1940

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✻ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ عہ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱

ادبیات

ملکی بھائیوں سے

(از سید غضنفر علی زیدی لکچرار عربی کالج کرنول)

رل مل کے آؤ بھائی صورت کوئی نکالیں
تنگ آچکے ہیں اب تو در در کی ٹھوکروں سے
آپس کی پھوٹ سے ہے یہ خانماں خرابی
گذریگی زندگی یوں آورگی میں کب تک
پھر اگلی زندگی ہو، اگلوں کی سادگی ہو
تہذیب مغربی کیا؟ انسانیت فروشی
رہزن ہیں درحقیقت اس دور کے مہذب
ہمدردیوں میں انکی خنجر چھپے ہوئے ہیں
اس دورِ ارتقا میں آفت ہے بے بسوں کی
بنگلوں کی پُر معاصی، پُر شور زندگی سے
جی چاہتا ہے زیدی شہروں سے دور جا کر
جنبش میں آرہا ہو ہر لمحہ سازِ فطرت
پوجا کیا کریں سب دن رات پھر اُسی کی
وہ شوق، وہ محبت، وہ میل، وہ مروّت
آپس کی چپقلش سے بے لطف زندگی ہے
جھگڑوں پہ خاک ڈالو اور ان کو بھولجاؤ

سویا ہوا نصیبہ جیسے بھی ہو جگائیں
ہے خیریت اسی میں جھگڑوں کو خود چکائیں
سب ایک رائے ہوکر گھر بار کو سنبھالیں
قبضہ جمائیں اپنا اغیار کو نکالیں
جو نقش مٹ گئے ہیں پھر اُن میں جان ڈالیں
فرعونیت نوازی، مکر و ریا کی چالیں
اندازِ گفتگو سے گو لاکھ جی لبھالیں
جو چاہیں آزمانا، جب چاہیں آزمالیں
عہدِ سلف کی آؤ بنیاد پھر سے ڈالیں
بہتر بدر جہا ہے، دھونی کہیں رمالیں
اک کھیت کے کنارے کٹیا کوئی بسالیں
تسکین بخش سُر ہوں، سمع نواز تالیں
لطف و یگانگت کی اک مورتی بنالیں
جذبے جو سو گئے ہیں اک بار پھر جگالیں
روٹھے ہوؤں کو ہم ہی چلکر چلو منالیں
طوفان میں ہے کشتی، پہلے اسے بچالیں

آؤ! کہ ختم کردیں برسوں کی یہ غلامی
اور مادرِ وطن کی ہم مل کے سب دعالیں

دنیائے اسلام

یورپ ٹرکی کے سامنے کیوں سرنگوں ہے؟

ایک فرانسیسی مدبر کا اظہار خیال

اخبار البلاد بغداد میں ایک فرانسیسی اخبار کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون مشہور فرانسیسی مدبر ایم ڈنلو سابق میفر مصر کا لکھا ہوا ہے۔ اور اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

آج فرانسیسی اور ترکی معاہدہ مودت پر دستخط ہونے سے پیرس میں جو خوشیاں ہورہی ہیں وہ انقلاب زمانہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ میری ساری سیاسی زندگی مسلمانوں میں گذری ہے اور میں نے اس مدوجزر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو مسلمانوں کے بحر حیات میں ہوتا رہا ہے لیکن میں نے کوئی ایسا حیرت انگیز انقلاب نہیں دیکھا جیسا کہ مصطفےٰ کمال نے مسلمانوں کی زندگی میں پیدا کیا۔

وہ ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لیکر سمرنا میں داخل ہوا اور جنگی تاریخ کا یہ محیر العقول واقعہ پیش آیا کہ سارا یونانی لشکر مع کمانڈر انچیف ترکوں کی مٹھی بھر فوج کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگیا۔ مگر اس سے زیادہ حیرت انگیز وہ انقلاب ہے جو مصطفےٰ کمال نے قرآن و تلوار کی مدد سے ساری دنیا کے مسلمانوں میں پیدا کردیا۔ یہاں تک کہ وہ ترک جو یورپ کے مرد بیمار کہلاتے تھے اور یورپ کے دست نگر تھے آج یورپ کے نجات دہندہ مانے جاتے ہیں اور ان کی دوستی نے اتحادیوں کو موت کے چنگل سے بچالیا ہے۔

آج ترکی کی دوستی حاصل کرنے پر ہم خوشیاں منارہے ہیں ان کا مفہوم اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور بعض لوگ یہ سمجھتے کہ روس سے معاہدہ مودت نہ کرسکنے کی سیاسی شکست کی تلافی ترکی کے معاہدہ مودت سے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ان کو ترکی کی طاقت کا صحیح علم نہیں اور نہیں جانتے کہ ترکی اب وہ ترکی نہیں جو گذشتہ جنگ میں تھا۔ ترکی کی پشت پر ساری دنیائے اسلام ہے۔ کون دنیائے اسلام! جس کے ہر فرد کے خمیر میں جنگجوئی داخل ہے۔ اور جس کو مصطفےٰ کمال کے نئے مذہب قرآن و تلوار نے دنیا پرست کے بجائے حق پرست اور وطن پرست بنادیا ہے اور جو موت کو ایک کھیل سمجھتا ہے۔

مسلمانان عالم کی ذہنیت میں جو انقلاب پیدا ہوا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ نجد و یمن کے بدو۔ عرق کے وحشی قبائل جن کو لوٹ مار کے سوا دنیا سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ اب سلک تنظیم سے وابستہ اور قرآن و تلوار کے ایسے پیرو بن گئے ہیں کہ عربستان کے کسی نخلستان میں جایئے تو عرب قبیلہ فوجی پریڈ کرتے نظر آئیں گے اور مواخات اسلامی کے جذبہ سے سرشار ہوں گے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں جو روح ان میں کام کررہی تھی وہ اب پھر لوٹ آئی ہے اور ہر مسلمان وطن و ملت کے نام پر جان دینے کے لیے تیار ہے۔

استنبول یا قسطنطنیہ صدیوں تک مرکز اسلام رہا مگر اب انقرہ میں وہ قوتیں مرکوز ہیں جن کی لہریں ساری دنیائے اسلام کو جنبش دے رہی ہیں۔ ترکوں نے خلافت کے فرسودہ آئین کو توڑدیا مگر اس کے بجائے قرآن و تلوار کا ایک نیا رشتہ (مواخات اسلامی) جوڑا جس نے دنیائے اسلام کو اس طرح متحد کردیا ہے کہ انقرہ کی ایک صدا پر مصر و عراق نجد و یمن بلکہ ہندوستان اور انگلستان سے آواز بازگشت بلند ہوجاتی ہے اتحادیوں کو ترکی کی حمایت پر اس لیے ناز ہے کہ اس کے ذریعہ اس نے ایک جنگجو اور بہادر قوم کو اپنا حمایتی بنالیا جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی تعداد چالیس کروڑ کے قریب بتلائی جاتی ہے۔

زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد ۴۵ ہزار تک پہونچ گئی۔

لندن ۲ر جنوری۔ جب بدبختی آتی ہے تو پے در پے مصیبتیں نازل ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ ٹرکی میں روز نئی مصیبت کھڑی ہوجاتی ہے پہلے زلزلہ آیا اور تباہی مچاگیا۔ اس کے بعد برف اور سیلاب نے غضب ڈھایا۔ اب بحر اسود (بلیک سی یا کالے سمندر) میں طوفان آگیا جس سے کتنے ہی ترکی جہاز تباہ ہوگیا۔ ایک برطانی جہاز استنبول میں جہازیوں سمیت ڈوب گیا۔ ٹرکی کے دورِ عصمت انونو مصیبت زدہ علاقوں کا دورہ کر کے امدادی کام کرنے کی نگرانی کررہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ آئندہ دس دن کے اندر تمام مردے دفن کردئے جائیں گے اور تمام مصیبت زدہ علاقوں میں امداد پہونچ سکے گی۔ مزید تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کے شمالی مغربی حصے میں دریاؤں میں سیلاب آنے سے تین سو سے زیادہ آدمی مرگئے۔ دریا بارش کی کثرت سے ایکدم اُبل پڑے۔ اور ان کے بہاؤ کے راستہ میں جتنے مکان اور پل وغیرہ آئے سب بہ گئے سینکڑوں دیہاتی پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ فوجی انجنیر کشتیوں کے پل باندھ کر ان کی حفاظت کا انتظام کررہے ہیں۔ جب تک سیلاب کا دور دورہ ختم نہ ہو نقصان کا پورا تخمینہ لگانا مشکل ہے تاہم یہ اندازہ ہے کہ صرف زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد ۴۵ ہزار سے کم نہیں ہے۔

استنبول تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ بروسا کے علاقہ اور کارودہ جیسے کمال پاشا اور مانی سا کے میدان میں جو کہ بحر مارمورا سے سمرنا تک پھیلا ہوا ہے اور خلیج اسمد کے علاقہ میں جہاں کہ ترکی کا بحری اڈہ ہے بڑا خوفناک سیلاب آیا ہے۔ بعض بعض جگہ ۶-۶ فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ بیس مواضعات کی آبادی نے پہاڑوں پر پناہ لی اور پانسو اشخاص سیلاب میں گھرے کھڑے ہوئے ہیں۔

استنبول ۲ر جنوری۔ سات سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوگئے جبکہ سمندری طوفان کی وجہ سے مغربی اناطولیہ کے کمال پاشا علاقہ میں پانی چڑھ گیا ہے اور بند ٹوٹنے سے چار سو مکان گرگئے۔ ہلاک شدگان کی صحیح تعداد کا پتہ لگانا ممکن نہیں ہے۔

پریزیڈنٹ انونو نے کل شہر ارزنکن کا دورہ کیا جو کہ مردوں کا شہر کہلاتا ہے۔ جس کو زلزلہ سے سب سے زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ آپ کے ہمراہ وزیر حفظان صحت وزیر داخلہ اور انسپکٹر جنرل فوج بھی تھے۔ پریزیڈنٹ نے فوراً ہی تباہ شدہ شہر کا دورہ شروع کردیا۔ بعد کو آپ نے حکام کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں ان کی امداد کے انتظامات کیئے۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ انونو توکٹ روانہ ہوگیے۔ زلزلہ سے بچے ہوئے لوگوں کے لیے خیمے کھڑے کیے جارہے ہیں۔ جھونپڑیاں ڈالی جارہی ہیں۔ شہر میں پلیگ پھیلنے کا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔

جلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو رخِ عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۱

کانفرنسوں کا ہفتہ

کرسمس کا ہفتہ کانفرنسوں کے لئے مخصوص ہے، چنانچہ ہم بعض اہم کانفرنسوں کی مختصر کارروائی ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

آل انڈیا اقتصادی کانفرنس

دنیا کا موجودہ نظام درہم برہم ہو رہا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمیشہ ہم پر بہت اچھی طرح یہ امر واضح نہ ہو کہ اس کی جگہ کونسا نظام قایم ہوگا۔ لیکن یہ تو یقینی ہی ہے کہ جہانتک دنیا کی معاشیات کا تعلق ہے۔ تمام نظاموں میں تقسیم کا مسئلہ مرکزی اہمیت رکھتا ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے انڈین اکنامکس (اقتصادی) کانفرنس الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ" دنیا میں تو پیداوار کا مسئلہ کامیابی کے ساتھ حل ہو چکا ہے لیکن ہندوستان میں غیر ملکی راج اور بعض دوسری وجہوں سے ہم کامیابی کے ساتھ تقسیم کے مسئلے کو حل کرنے میں معذور رہے ہیں لیکن اس کے باوجود تقسیم کے مسئلے کی طرف سب سے زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہیے۔ صنعتی قومی تنظیمی کمیٹی کے پیش نظر یہی چیز سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال تھا کہ کمیٹی فیکٹریاں اور بڑی صنعتیں قایم کرے گی! اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیداوار کی طرف اپنی توجہ مرکوز کریگی لیکن کیونکہ ہندوستان میں بہت سی مخصوص مفاد موجود ہیں۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ ہندوستان کی منظم اقتصادیات میں زیادہ دلچسپی سے کام لیا جائے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ ان مخصوص مفادوں نے سب سے پہلے مسئلے کی اصل جڑ پر غور کیا اور اس کی بنیاد یہی ہے کہ کمیٹی کے پاس اپنے فیصلے کی تعمیل کرانے کے اختیارات ہونے چاہئیں اور یہ اختیارات اس وقت حاصل ہوگا۔ جبکہ سیاسی آزادی مل جائے گی۔ اور سیاسی آزادی اس وقت ملے گی۔ جب اقتصادی طور پر ہم آزاد ہو جائیں گے۔ اقتصادی آزادی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہم مخصوص مفادوں کا معاملہ طے کر دیں۔

یو۔پی پوسٹل کانفرنس

جانسی میں ڈاک خانہ کے ادنیٰ ملازموں کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر اے جی کھیر سابق پارلیمنٹری سکریٹری یو پی نے اس بات پر زور دیا کہ ڈاک خانوں کے ملازموں کو اپنی نظر وسیع کرنی چاہیے اور اس بات پر زور دیا کہ وہ قومی اور بین الاقوامی معاملوں میں عملی دلچسپی لیں اور ملک کے سیاسی اور اقتصادی معاملوں کے حل کے ذریعہ اپنی شکایتیں رفع کرائیں اس لئے وہ اپنی قسمت کی بہتری کو ملک کی سیاسی اور اقتصادی آزادی کے ساتھ وابستہ کریں۔ صرف اپنے محکمہ کے متعلق ہی خیال کرنا تنگ نظری ہوگا۔ بلکہ دوسرے غریب لوگوں کی جانب بھی اپنا امداد کا ہاتھ بڑھانا چاہیے۔ جو اسی قسم کی جد وجہد میں مبتلا ہیں تاکہ مشترکہ کارروائی سے سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل ہو سکے۔ مسٹر کھیر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج ہم جنگ کے ہولناک سایہ میں جمع ہوئے ہیں جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور غریب ملازموں کے لئے زندگی اور زیادہ تلخ ہو گئی ہے۔ حکومت کو وار الاؤنس (جنگ کے زمانہ کا الاؤنس) دینا چاہیے۔ آخر میں صاحب صدر نے اپیل کی کہ مجنونانہ فرقہ پرستی کے کنارہ کشی کی جائے۔ اور اس انسٹی ٹیوشن کو فرقہ وارانہ اتحاد اور یگانگت کا مجسمہ بنایا جائے۔ کانفرنس نے یہ رزولیوشن بھی پاس کیا کہ وار الاؤنس اتفاقیہ رخصت۔ چھتری برساتی کوٹ قمیض وغیرہ دیجائے۔

آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن

آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانفرنس دہلی میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی جبکہ یوم آزادی کے رزولیوشن پر غیر متوقع طور سے بحث چھڑ گئی اور بحث کا موقع اس وجہ سے پیدا ہو گیا کہ فیڈریشن کے ایک بائیں بازو کے ممبر نے یوم آزادی کے رزولیوشن میں ایک ترمیم پیش کی۔ جس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ۲۶ جنوری کو یوم آزادی منانے کی اپیل کا استقبال کرتے ہوئے اس پر یہ افسوس ظاہر کیا تھا کہ حلف نامہ میں چرخہ اور کھادی کاتنے پر غیر ضروری طور سے زیادہ زور دیا گیا ہے اور عملی پروگرام کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جس کی ملک کو سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے درخواست ہے کہ وہ عملی پروگرام کو بھی حلف نامہ میں شامل کرلے۔ اصل رزولیوشن اور ترمیم پر موافق اور مخالف دونوں فریقوں کے ممبروں نے طویل تقریریں کیں۔ ترمیم کے خلاف تقریر کرنے والوں نے بتلایا کہ چرخہ کانگریس کی تعمیری پروگرام میں بہت اہمیت حاصل کی ہے۔ اور جب سے مہاتما گاندھی نے کانگریس کی لیڈر شپ سنبھالی ہے چرخہ کی بہت اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اور دیہاتی آبادی کو اس سے بہت فائدہ پہونچا ہے۔ ترمیم کے حق میں تقریر کرنے والوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ محض چرخہ کاتنے سے ہی سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس موضوع پر ایک گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی اور حاضرین کے بے قابو ہونے کی وجہ سے اجلاس میں کبھی کبھی گڑبڑ بھی ہوئی لیکن آخر میں ترمیم رائے شماری پر گر گئی ترمیم کے حق میں ۱۵۱ اور خلاف ۱۶۷ ووٹ آئے اور اصل رزولیوشن پاس ہو گیا۔

جنگ کے متعلق جو رزولیوشن پاس ہوا ہے اس میں موجودہ جنگ کو سامراجی جنگ قرار دیا گیا جس کا مقصد دنیا کو بانٹنا ہے اور وایسرائے اور برطانی حکومت کے اعلانوں کو ناکافی قرار دیتے ہوئے ہندوستانی عوام اور طالب علم سے اپیل کی گئی کہ وہ آزادی نیز آزادی و جمہوریت کی حامی بین الاقوامی قوتوں کے لئے لڑیں۔

ایک رزولیوشن میں لڑکیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے کاموں میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لیں اور ہر ضلع میں طالب علم لڑکیاں اپنی کمیٹیاں بناکر اپنے مطالبات پورے کرائیں اور شکایتیں دور کرائیں۔

راجکوٹ میسور۔ ٹراونکور۔ بھاؤنگر۔ کولھاپور اور اندور کی ریاستوں کے طالب علموں کو ریاستی حکام کے نوکرشاہی ظلم وستم کا مقابلہ کامیابی سے کرنے پر مبارکباد دی گئی۔

اس کے علاوہ سول لبرٹی اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے متعلق بھی رزولیوشن بھی پاس ہوئے مسٹر بوس کے حامیوں کو ایک دفعہ پھر شکست ہوئی۔ جبکہ ملک میں جد وجہد شروع کرنے کا رزولیوشن پیش ہوا۔ اصل رزولیوشن میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا تھا کہ اگرچہ سول لبرٹی کو کچلا جا رہا ہے لیکن جد وجہد شروع نہیں کی گئی۔ مسٹر بوس کے حامیوں کی طرف سے ایک ترمیم پیش کی گئی کہ موجودہ لیڈر شپ کے بجائے انقلابی لیڈر شپ قایم کی جائے اور کانگریس کی صدارت کے لئے بائیں بازو کا کوئی امیدوار کھڑا کیا جائے لیکن ترمیم ۶۰ ووٹ کی موافقت اور ۸۰ ووٹ کی مخالفت سے مہاتما گاندھی جی کے نعروں کے درمیان گر گئی۔

کم ہائی اسکول کے امتحان کے لئے پانچ طالب علموں کو شریک ہونے سے روک دیا گیا تھا

کرائسٹ چرچ جوبلی

کرائسٹ چرچ گرجا کی صد سالہ جبلی ۱ جنوری سے ۷ جنوری تک منائی جا رہی ہے۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

سناتن دھرم کالج کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ۷ جنوری کو ہوگا جسکی صدارت پنڈت امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کرینگے۔

اسٹاک ایکسچنج ایسوسی ایشن

کانپور میں اسٹاک ایکسچنج ایسوسی ایشن قایم ہوا ہے جو عنقریب اپنا کام شروع کرنے والا ہے۔ جس کے ڈائرکٹران میں بابو رام رتن گپتا۔ اور مسٹر رامیشور پرشاد باگلا شامل ہیں۔

ڈپوٹیشن

لیبر ڈپوٹیشن جسمیں پنڈت راجہ رام شاستری، مسٹر ارجن اروڑا اور مسٹر سنتوش چندر کپور شامل ہیں، مسٹر ایس۔ این پسر دلیبر کمشنر سے ملا اور کانپور ٹیکسٹائل مل میں ۳ سایجوں کے سلسلہ میں بات چیت کی۔

موجودہ جنگ یورپ

موجودہ جنگ یورپ کی تباہی وبربادی کے خوفناک واقعات آپ روزانہ اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ انھیں واقعات کے اصلی سین کو انگریزی فلم کمپنیوں نے فلمایا ہے۔ جس کے دو ریل نشاط ٹاکیز کانپور اور پیلانہ ٹاکیز کانپور میں ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے دکھائے جائیں گے۔ ان ریلوں میں ہوائی جہازوں کی بمباری کے خوفناک نتائج مشین گنوں سے ہوائی جہازوں کی خوفناک تباہی زہریلی گیسوں کی بربادیاں اور ان سے محفوظ رہنے کی ترکیبیں دکھائی گئی ہیں جو دیکھنے کے قابل ہیں۔

قابل تعریف انتظام

منروا فلم کمپنی کی شہرہ آفاق اور مقبول عام تصویر نکار ۲۲ دسمبر سنہ ۳۹ء سے سنٹرل ٹاکیز اور امپیریل ٹاکیز میں چل رہی ہے جسمیں ناظرین کے ذوق وشوق کی وجہ سے بڑا اژدہام ہوتا ہے۔ اور انتظامات میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ امپیریل ٹاکیز کے انتظامات کے سلسلہ میں مسٹر باقر سب انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت اور مستعدی کے ساتھ مینجر ہاؤس کو امداد دی جسکے لئے کارکنان ہاؤس مسٹر باقر کے ممنون ہیں۔

یوم شہید سلطان ٹیپو

شہید سلطان ٹیپو کی یادگار منانے کے لئے ۸ جنوری سنہ ۴۰ء ۶ بجے شام کو پریڈ گراونڈ میں ایک جلسہ ہوگا۔

آئینۂ کانپور

یوم آزادی منانے کی تیاریاں

۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء کو یوم آزادی منانے کے لئے شہر کانگریس کمیٹی نے ایک مفصل پروگرام مرتب کیا ہے۔ یوم آزادی پورے ہفتہ یعنی ۲۰ جنوری سے ۲۶ جنوری تک منایا جائیگا اور اس میں یوم شہید، یوم مخالفت جنگ وغیرہ بھی شامل ہونگے۔ یوم آزادی کے موقع پر کانگریس کی تمام انجمنوں کی طرف سے ایک ایک گرانڈ ریلی بھی ہوگی جسمیں والنٹیر شامل ہونگے۔ یوم آزادی سے پہلے دو ہزار والنٹیر بھرتی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ شری راجگوپال آچاری وغیرہ کو دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔

مزدور کانفرنس کی تیاری

مزدور سبھا کی جنرل کونسل نے زیر صدارت کامریڈ ایس۔ ایس یوسف اپنی ایک میٹنگ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے" جنرل کونسل مزدور سبھا کی یہ میٹنگ ٹیکسٹائل مل کے مالکوں کے اس نوٹس کی پرزور مخالفت کرتی ہے جس کے ذریعہ انھوں نے جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے بنائی میں موجودہ سایجوں سے تین سایجے فی مزدور چلانے کی مرضی ظاہر کی ہے۔ جنرل کونسل کے خیال میں اس طریقہ سے بہت سے مزدور بیکار ہو جائیں گے۔ اور باقیماندہ مزدوروں پر کام زیادہ ہو جائے گا۔ جو مزدوروں کے مفاد کے خلاف ہے۔ جنرل کونسل مل مالکان کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اس نوٹس پر عملدرآمد نہ کریں۔ اور اسے رد کر دیں ورنہ کانپور مزدور سبھا و دیگر مزدور انجمنوں کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کی منسوخی کے لئے اصرار کریں۔ یہ جنرل کونسل مزدوروں کو بھی مشورہ دیتی ہے کہ وہ اس نوٹس کی منسوخی کے لئے لڑیں اور اپنے اندر سنگٹھن کرکے ہر موقعہ کے لئے تیار رہیں۔

جنرل کونسل نے ۱۴ جنوری کو تمام سوتی اونی۔ جوٹ ہوزری کے مزدوروں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس روز مل مالکان سے وار الاؤنس کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اس کانفرنس کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی ہے جسمیں تمام مزدور سبھاؤں کا ایک ایک نمائندہ اور ہر مل سے ایک ایک نمائندہ شامل ہوگا۔ کامریڈ سنتوش چندر کپور اس استقبالیہ کمیٹی کے کنوینر منتخب ہوئے ہیں۔ والنٹیروں کی بھرتی جاری ہے۔ جگی لال کملاپت جوٹ مل کے مزدوروں کی بھی ایک سبھا زیر صدارت کامریڈ سوہن لال سکسینہ منعقد ہوئی جسمیں قیمتوں میں گرانی کی وجہ سے مزدوروں کی پریشانیوں کا ذکر کیا گیا اور ان کے لئے وار الاؤنس کا مطالبہ کیا گیا۔

سابق اسیر کاکوری پر پابندیاں

راجکمار سنہا سابق اسیر کاکوری جب وہ کلکتہ گئے تھے گورنمنٹ کی طرف سے ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی جسمیں انکو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ہر دن پولیس چوکی پر حاضری دیں۔ شام کے ۷ بجے سے صبح ۷ بجے تک کہیں باہر نہ جائیں اور سوائے اپنے رشتہ داروں کے اور کسی سے ملاقات نہ کریں۔ مسٹر سنہا فوراً ہی کلکتہ سے روانہ ہو گئے۔

یکہ تانگہ یونین کا مطالبہ

مقامی تانگہ یونین کے جنرل سکریٹری نے یونین کے مطالبات تمام میونسپل کمشنران کے پاس روانہ کر دئیے ہیں اور انکو تحریر کر دیا ہے کہ اگر ایک ماہ کے اندر وہ مطالبات منظور نہ کئے گئے تو یونین عام ہڑتال کا اعلان کر دیگی، یکہ تانگہ کے اڈوں پر میٹنگ بھی ہو رہی ہیں جنمیں یکہ تانگہ والوں کو ہڑتال کے لئے تیار ہونے کی تلقین کی جا رہی ہے۔

اسٹوڈینٹس یونین کا سرکلر

مقامی اسٹوڈنٹس یونین کے جنرل سکریٹری نے ایک بیان کے ذریعہ مقامی سناتن دھرم انٹر کالج کے پرنسپل کے اس فعل کے خلاف اظہار ناراضگی کیا ہے۔ جن کے ذریعہ وہ امسال ہائی اسکول وانٹر میڈیٹ کے امتحان میں کالج کے چند کمزور طلباء کو شامل ہونے سے روکتے رہے ہیں اور امسال بھی انھوں نے ایسا ہی کیا ہے۔

بورڈ کی کمیٹیوں کے انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کی میعاد ایک سال دسمبر میں ختم ہو گئی ہے۔ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء میں نئی کمیٹیاں قایم ہونگی۔ میونسپل کمشنروں میں کنوینگ شروع ہو گئی ہے۔ میونسپل تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی وسکریٹری شپ کے لئے اس مرتبہ کئی امیدوار میدان میں ہیں۔

مہتر یونین

مقامی تلک ہال میں کانپور مہتر یونین کی ایک میٹنگ زیر صدارت مسٹر اللورام منعقد ہوئی جسمیں مہتروں کی تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا گیا۔ کیونکہ اشیاء خوردنی کی قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں اسی میٹنگ میں کانگریسی حکومتوں کو انکے استعفوں پر مبارکباد دی گئی اور کانگریس ہائی کمانڈ کو یقین دلایا کہ ستیاگرہ شروع ہونے پر مہتر یونین پوری مدد کرے گی۔

زمیندار ایسوسی ایشن

یو۔پی کونسل کے انتخاب میں امیدواروں کی امداد کے لئے ایک نئی زمیندار ایسوسی ایشن بنائی گئی ہے جس کے قایم مقام صدر مسٹر برج کمار معرا بنائے گئے ہیں ایسوسی ایشن کو قایم کرنے کی میٹنگ چودھری رام دھین سابق چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے بنگلہ پر ہوئی اور تقریباً ایک صد ممبر بھی بنائے گئے۔

اشیاء خوردنی کی متعلق حکم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے سیکشن ۷۱ الف کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے جسمیں غلہ سٹاک کرنے والے ۲۹ بیوپاریوں کو مطلع کیا ہے کہ وہ غلہ سٹاک نہ کریں ورنہ انکے گوداموں کی تلاشی لی جائیگی۔ اور انکو اس جرم میں سزائیں دیجائینگی۔ قیمتیں مقرر کرنیوالی کمیٹی کے مشورہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس ہفتہ کے لئے اشیاء خوردنی کی وہی قیمتیں مقرر کی ہیں۔ جو پچھلے ہفتہ مقرر کی گئی تھیں، ۲۹ بیوپاریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر ہفتہ سنیچر کے روز اپنا سٹاک اور فروخت شدہ وباقیماندہ غلہ کی تعداد کی تفصیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھکر روانہ کریں۔

نمائش کا افتتاح

بابو ہری شنکر ودیارتھی مالک و اڈیٹر پرتاپ نے ہندو بال سبھا کی نمائش کی افتتاحی رسم ادا کی۔ اپنی تقریر میں ودیارتھی جی نے کہا کہ اس نمائش میں خاص بات یہ ہے کہ بچوں نے اپنے ملک کی بیکار چیزوں سے بھی کام لیا ہے اور ان کی کارآمد چیزیں بناکر نمائش سجائی ہے۔ یہ ذہنیت جاپان کے ملک میں پائی جاتی ہے۔ جہاں چھٹی کے وقت میں جاپانی بچے اپنے ملک کی خراب وناکارہ چیزوں سے کھلونے وغیرہ بناکر غیر ملکی بازاروں میں فروخت کرتے ہیں۔

سیاسی کانفرنس

موضع گھر ملا میں زیر صدارت پنڈت پرمانند ایک سیاسی کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں پنڈت پرمانند مسٹر جوگیش چٹرجی، مسٹر بینی سنگھ، مسٹر گنگا سہائے چوبے مسٹر راجیندر پرشاد نگم وغیرہ کی تقریریں ہوئیں۔ حاضری تقریباً ۴ ہزار تھی ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کی گئی۔ اور متھرا پولیٹیکل کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی یقین دلایا گیا۔ یو۔پی گورنر سے بقایا لگان معافی بل کو جلد منظور کر لینے کی درخواست کی گئی۔

زکوٰۃ بل کی حمایت

کانپور سٹی مسلم لیگ کے زیر اہتمام شہر کے مسلمانوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں خان بہادر مسعود الزماں ایم۔ ایل۔ سی کے زکوٰۃ بل کی حمایت کی گئی۔ اور خان بہادر صاحب کو یقین دلایا گیا کہ کانپور کے مسلمان ان کے بل کی حمایت کریں گے۔

کانپور ہائی اسکول

کانپور ہائی اسکول کے طالب علموں نے ۵ جنوری سنہ ۴۰ء سے اسلئے ہڑتال کر دی ہے کہ

سبد گل

جرمنی کے وزیر پروپگنڈا ڈاکٹر گوبلز نے اس جنگ کے متعلق جو پروپگنڈا شروع کیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ میں تارپیڈو اور سرنگ کے ذریعہ صرف انسان ہی ہلاک نہیں کئے جا رہے ہیں بلکہ سچ بھی ہلاک کیا جا رہا ہے۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ جرمنی سے جو خبریں براڈکاسٹ کی جاتی ہیں۔ ان میں افیون کا جز بھی ملا دیا جاتا ہے اور ان کی اہمیت افیونیوں کی داستانوں سے زیادہ نہیں ہوتی

جدید جنگ صرف جدید آلات ہی کے ذریعہ نہیں بلکہ پروپگنڈا کے ذریعہ بھی لڑی جاتی ہے۔ عام اخبار بینوں کو یا ریڈیو پر خبر سننے والوں کو جنگ کی اصطلاحات معلوم نہیں ہیں۔ وہ جنگی جہاز، اور ڈریڈ ناٹ اور جنگی کروزر، اور تباہ کن جہاز، اور سرنگوں کو ہٹانے والا جہاز، اور ایرکرافٹ کیریئر جہاز میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ جدید طریقہ جنگ کی مورچہ بندیوں اور خندق سازیوں اور ملیٹری لائنوں کو سمجھتے ہیں۔ وہ تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ اسی لئے وہ ہر بحری اور ہوائی جہاز کی تباہی کی خبر کے بعد اپنی خیالی تعداد میں اضافہ کر لیتے ہیں اور اپنے معمولی حساب و کتاب کے رو سے اندازہ لگا لیتے ہیں کہ فلاں ملک کے اتنے جہاز اب تک غرق ہوئے۔ اس لئے جب پروپگنڈا کا عمل حد سے تجاوز کرتا ہے۔ تو لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں کہ اتنے جہازوں کی تباہی کے بعد اب باقی کیا رہا؟

پچھلے دنوں جب جاپان اور چین کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی تو روز دونوں فریقوں کے ہلاک شدہ اور مجروح سپاہیوں کی تعداد ہمیں بتلائی جاتی تھی، ایک منچلا اخبار نویس، ان تمام اعداد کو روزانہ جوڑتا چلا جاتا تھا۔ آخر میں اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر ہلاک شدگان کی یہ کثیر تعداد صحیح ہے تو چین اور جاپان کے تمام انسان صرف ایک مرتبہ نہیں بلکہ مر کر اور پھر زندہ ہو ہو کر تین مرتبہ فرشتہ اجل کا لقمہ بن چکے ہیں اور اب ان دونوں ممالک میں ایک انسان بھی موجود نہیں ہے! لیکن حقیقت کیا تھی؟ یہی کہ صرف فوجوں کے کچھ سپاہی ہلاک ہوئے تھے، اور تھوڑی سی سول آبادی کا خاتمہ ہوا تھا، باقی سب کے سب زندہ و سلامت تھے۔

آجکل فنلینڈ پر روس کے جارحانہ حملہ کے باعث دنیا کی توجہ اسی جنگ کی طرف مبذول ہوگئی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی بہت دلچسپ خبریں آرہی ہیں۔ اگر ان تمام خبرنگاروں اور طاقتور روس کے مقابلہ میں فنلینڈ کی عظیم الشان فتوحات کو سچ سمجھ لیا جائے تو ظاہر ہے کہ روس کے ٹینکوں اور مشین گنوں کی نصف تعداد سے زیادہ ختم ہو چکی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جو موٹی سے موٹی عقل میں بھی نہیں سما سکتی۔ ایک کیونک کا شاعرانہ بیان یہ تھا کہ روس نے فنلینڈ پر جب ہوائی حملہ کیا تو اس نے کچھ کبوتر اور دوسرے خوبصورت پرندے ہلاک ہو کر زمین پر گر پڑے۔ کیا خوب! بالکل اسی طرح گذشتہ جنگ عظیم میں ایک مرتبہ یہ بتلایا گیا تھا کہ ایک جرمن "زپلین" کے حملے سے صرف چند کتے ہلاک ہوئے!

ان تمام پروپگنڈا پر ایک دلچسپ اضافہ وہ "خفیہ آلہ جنگ" ہے جس کا تذکرہ ہٹلر نے بھی کیا ہے اور اس کے اتحادیوں نے بھی۔ لیکن اب تک معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کیا بلا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ موت کی شعاع ہے، کوئی کہتا ہے مقناطیسی سرنگ ہے، کسی کا خیال ہے کہ اڑنے والی مچھلی ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہ چیز ہے جسے بازاری اصطلاح میں "بگڑم بازی" کہتے ہیں۔ کیونکہ صرف یہی ایک جدید آلہ جنگ ہے جو پرانے زمانے میں کبھی استعمال ✻

ادب لطیف

محبت ہی محبت!

(از شفیق بانو صاحبہ مدیرہ خاتون مشرق دہلی)

میں کیا چاہتی ہوں..... میں کیا چاہتی ہوں؟ محبت؟ ایسی محبت جو کبھی ختم نہ ہو جس کا انجام ہی نہ ہو۔ جو بے پناہ ہو۔ جسکی صبح و شام ہی نہ ہو جو خود غرضی کے جذبہ سے پاک ہو۔ جس میں پاکیزہ جذبات کے ساغر چھلکتے ہوں۔ جس کے پاکیزہ پھول آنکھوں سے گرا کر انمول موتی ہوں، ہاں ایسی محبت چاہتی ہوں جسکی تکلیف سے میری روح تڑپتی رہے۔ اور اس تکلیف پر میری روح نثار ہوتی رہے۔

میرے ہنسنے میں محبت کی سرشاریاں ہوں..... میرے رونے میں محبت کی مجبوریاں ہوں، میری آہوں میں محبت کی بے تابیاں ہوں..... میری نگاہوں میں محبت کی اضطرابیاں ہوں..... میرے دل میں صرف محبت کی جلوہ آرائیاں ہوں........

مجھے دولت نہیں چاہئیے عظمت کی ضرورت نہیں۔ میں حسن کی بھوکی نہیں ہوں، مجھے دنیاوی شان و شوکت کی ضرورت نہیں..... لیکن درد چاہتی ہوں..... محبت کا دکھ چاہتی ہوں لیکن محبت کا۔ بیخودی ہو لیکن محبت کے زیر سایہ۔

میرا اس پاکیزہ لفظ میں جذب ہونا چاہتی ہوں۔ میرے تخیل کی دنیا میں ہر چیز کے عکس میں محبت کا جلوہ ہو۔ جس وقت میں پہاڑ کی وادی میں گھومنے جاؤں۔ جب میں پتوں کو باہم سرگوشیاں کرتے دیکھوں..... جس وقت خودرو گھاس کی قدرتی خوبصورتی دیکھوں.. جب ابر سیاہ کے ٹکڑوں کو ہوا میں منتشر اڑتے ہوئے دیکھوں تو بس یہی چاہتی ہوں کہ ہر چیز کو محو حیرت بن کر دیکھوں اور یہی سمجھوں کہ یہ سب پیغام محبت کے دلکش نغمے سنا رہے ہیں، سمجھا رہے ہیں، سکھا رہے ہیں۔

میں جب یہ منظر دیکھتے دیکھتے مدہوش ہونے لگوں تو آہستہ سے کسی درخت کی جڑ سے سہارا لیکر جھک جاؤں اور ہاتھ بے بسی سے گھاس پر رکھ دوں، اور ہر پتے کو، ہر ٹہنی کو، ہر پھول کو محبت ہی محبت سمجھنے لگوں۔

محبت اور خوشی دو مختلف کیفیت کا نام ہوتا ہے بدقسمتی سے لوگ دونوں چیزیں تلاش کرتے ہیں۔ خوش وہ ہو سکتا ہے جس کے دل میں جذبہ حس نہ ہو، محبت نام ہے دکھ کا۔ احساس کا، درد کا، آنسوؤں کا، مایوس نگاہوں کا، ناشاد زندگی کا، حسرت نصیب حسرتوں کا۔

پھر بھی میں محبت کے بغیر زندہ رہنا نہیں چاہتی محبت کے ہر دکھ کو اپنے دل کے خون سے..... ... اپنے قیمتی آنسوؤں سے سرسبز کرنا چاہتی ہوں "کاش کہ میں محبت ہوں اور محبت میں ہوں۔"

---

۴ چاند منہ پھیر کر بولا" مجھے کیا علم"

بجلی دوڑتی رہی۔ پھرتی رہی، بادل کی تلاش میں مگر وہ نہ مل سکا۔ وہ ہر طرف سے مایوس ہوگئی، آخر کار وہ بادل کی تلاش میں زمین کی طرف بڑھی، کونا کونا، چھان مارا۔ مگر بادل کا کہیں پتہ نہ چلا، وہ دیوانہ وار اپنا سر پیٹنے لگی اور زمین میں گر کر غائب ہوگئی۔

بادل اور بجلی دونوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ سورج، ہوا، چاند اور تارے ہنس رہے تھے سرگوشیاں کر رہے تھے، وہ دونوں کی موت پر بے حد خوش تھے۔

آسمان پر سورج، ہوا، چاند اور تارے عیش و مسرت کا جشن منا رہے تھے۔

عالم نسواں

بیویاں محبوبہ بن رہی ہیں

ذیل کا دلچسپ مضمون سنڈے مرر کی ایڈیٹریس کے خیالات سے ماخوذ ہے۔ اس مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یورپ میں عورتوں کی فیشن پرستی کو کس نظر سے دیکھا جا رہا ہے:-

عورتوں میں اچھی بیویاں بننے کے بجائے محبوبہ بننے کے جذبات زیادہ نمایاں ہیں۔ بہتیری نا تجربہ کار عورتوں کی یہ رائے ہے کہ صرف خوبصورتی ہی مردوں کو انکی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ اس خیال کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر عورت اس کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ وہ ایکٹریس کی طرح خوبصورت معلوم ہونے لگے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتوں کی یہ کوشش انکو اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب کر سکتی ہے۔

خوبصورتی بلاشبہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ وہ مردوں کو ضرور اپنی جانب متوجہ کر لیتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضروری نہیں کہ مرد خوبصورت عورتوں کے گرویدہ بھی بن جائیں جو چیز مردوں کو عورتوں کا گرویدہ بنا سکتی ہے وہ خوبصورتی اور ظاہری حسن سے نہایت ہی بلند شے ہے۔

اگر محض خوبصورتی مردوں کی گرویدگی کے لئے کافی ہوتی تو ہولی وڈ کی ایکٹریسوں کو اپنے شوہروں سے طلاق لینے کی کبھی ضرورت پیش نہ آتی۔ ایکٹریسوں کے علاوہ انگلستان کی ملکۂ حسن اور ڈنمارک کی ملکۂ حسن کو بھی اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کرنی پڑی۔ جو اس چیز کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ مرد ظاہری خوبصورتی کے علاوہ کسی اور خاص شے کی جستجو میں ہے۔

اعداد و شمار اور تجربہ بتاتا ہے کہ خوبصورت عورتوں کے مقابلہ میں معمولی شکل و صورت کی عورتوں کو اپنے شوہروں سے طلاق لینے کی بہت کم ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی شکل و صورت کی عورتیں صرف ظاہری حسن ہی پر بھروسہ نہیں کرتیں بلکہ اپنے اندر کچھ ایسے جوہر بھی پیدا کر لیتی ہیں جو مردوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں

ظاہری خوبصورتی آرائش نفس پرستی کے جذبات کو تو ضرور دعوت دیتی ہے، لیکن اس روحانی تعلق میں بہت کم مددگار ہوتی ہے۔ جو نیک میاں بیوی میں عموماً پایا جاتا ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ دو میاں بیوی میں اس وقت تک تعلقات مضبوط نہیں ہو سکتے جب تک نفسیات کے علاوہ دونوں میں خلوص سچائی اور ہمدردی نہ ہو، یہی وہ چیز ہے جو بڑھاپے تک میاں بیوی کے تعلقات کو مضبوط رکھ سکتی ہے

ایک خوبصورت اور فیشن زدہ بیوی اس سینما میں تفریح گاہ کے مانند ہے جس کی طرف لوگ بڑے شوق سے بڑھتے ہیں لیکن جوں ہی تماشہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی جانب کبھی رخ نہیں کرتے۔ لیکن اس کے برخلاف ایک اعلیٰ اخلاق رکھنے والی شریف بیوی اس گھر کے مانند ہے جو سینما اور تفریح گاہ سے کم درجہ کا ہونے کے باوجود انسان اس کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہتا

جو عورتیں اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ وہ محض لپ اسٹک پاؤڈر اور قیمتی لباس سے شوہروں کو گرویدہ بنا لینگی۔ وہ غلط راستہ پر ہیں۔ شوہروں کو ان ظاہری چیزوں سے گرویدہ نہیں بنایا جا سکتا شوہر کو گرویدہ بنانے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ عورتیں اپنے ایثار کا ثبوت دیں۔ شوہروں کی سچی ہمدرد بن جائیں۔ اور انکے لئے سکون اور راحت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوں۔

خوبصورتی خواہ بناوٹی ہو یا حقیقی یہ عارضی ہے مرد کا ایک نہ ایک دن اس سے جی بھر جاتا ہے لیکن اعلیٰ اخلاق ایثار فرض شناسی اور خدمت ایک ایسی چیز ہے جو بڑھاپے تک کام دیتی ہے ایسی حالت میں عورتوں کو سوچنا چاہئیے کہ انھیں شوہروں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے کیا کچھ کرنا ہے۔

بچوں کی دنیا

لڑائی

از محمد فاروقی مالیگانوی

آسمان پر بادل چھایا ہوا تھا، بجلی بھی چمک رہی تھی، سورج اپنی باریک باریک تیز کرنوں سے ان کی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا، بات یہ تھی کہ بادل اور بجلی اپنی اپنی قوت اور طاقت کو منوانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لڑ رہے تھے جھگڑ رہے تھے۔ اور اپنی پوری قوت سے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ان ناسمجھوں کے دماغ میں یہ بات بھی نہ آتی تھی کہ وہ ایک ہی خدا کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں سمجھتے بھی کیسے، غصے اور حسد کی حالت میں عقل بھی ٹھکانے نہیں رہتی۔ بادل کڑک کڑک کر کہہ رہا تھا۔ میری قوت کے آگے کون سر اٹھا سکتا ہے۔ میرے سینہ میں بارش کا ہیبتناک طوفان اور تباہ کن سیلاب چھپا ہوا ہے" اور بجلی تڑپ تڑپ کر بولی۔ "میری ذرا سی آواز سے شیروں کے دل دہل جاتے ہیں۔ انسان اپنے گھروں میں دبک جاتا ہے آسمان اور زمین میری چمک سے دن کی طرح روشن ہو جاتے ہیں"

دونوں اسی طرح لڑ رہے تھے، بڑے بڑے دعوے اور دلیلیں پیش کر رہے تھے۔ اور ان کی خوفناک گرج اور کڑک سے دنیا خاموش دبکی پڑی تھی، سورج اور ہوا چاند اور تارے انکی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے، اور مذاق اڑا رہے تھے۔

سورج نے ہوا کے کان میں آہستہ سے کہا "دیکھتے ہو! یہ بیوقوف اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ دونوں ایک دوسرے کی گود میں پلتے اور بڑھتے ہیں ایک دوسرے کی مدد سے پروان چڑھتے ہیں"

چاند نے مسکرا کر تاروں سے کہا "اپنی قوت کے زعم میں مست ہیں، اپنی طاقت اور غرور کے سیلاب میں خود ہی بہے جا رہے ہیں"

ہوا نے کہا! "آؤ ہم انھیں اس غرور کا مزا چکھائیں۔"

سورج گرم ہونا شروع ہوا۔ ہوا نے اپنے سرد جھونکے کا ایک طمانچہ بادل کے منہ پر رسید کیا، بادل کانپ گیا، دہشت سے اس کے بدن پر لرزہ آگیا۔ اور وہ پانی بنکر قطرہ قطرہ زمین پر گرنے لگا۔ وہ چیخا چلایا، آہ و زاری کی۔ مگر سورج اپنی پوری تمازت سے اس کی آہ و زاری پر کھلکھلا رہا تھا۔ تاروں نے تالیاں بجانا شروع کیں، اور چاند الگ کھڑا اپنا پیٹ پکڑ کر ہنس رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے بادل پانی بن کر آسمان سے غائب ہو گیا۔ اس کے کچھ قطرے تپتے ہوئے صحرا میں گر گر کر جذب ہوگئے۔ کچھ پہاڑوں اور میدانوں میں بہ گئے۔ کچھ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب گئے بادل کی تمام قوت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اس کا مزدور جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بٹ گیا۔

اور جب بجلی نے دیکھا کہ سرد ہوا کے جھونکے اس کے جسم میں کپکپی پیدا کر رہے ہیں تو وہ روئی چلائی، لڑکی اور تڑپ کر دیوانوں کی طرح ادھر ادھر بھاگنے لگی۔ کل تک وہ بادل کی گود میں چین سے پڑی سو رہی تھی۔ آج اسے معلوم ہوا کہ وہ آسمان پر بے یار و مددگار چھوڑ دی گئی ہے۔ آس نے ہوا سے پوچھا سورج کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ تاروں کی منت و سماجت کی، چاند کے پیر پر گری۔ مگر کسی نے اسے پناہ نہ دی کسی نے اسے بادل کا پتہ نہ بتایا۔ ہوا نے کہا "مجھے کیا خبر"

سورج نے جواب دیا "میں کیا جانوں؟" تاروں نے ہنس کر جواب دیا "ہم کیا بتائیں؟" ۴

پردۂ فلم

فلمی افسانہ نگاری

از جناب اے۔ ایچ حنفی صاحب لکھنوی

موجودہ فلمی افسانہ نگاری پر بہرے جہاں تک غور کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسوقت ہندوستان میں فلمی افسانہ نگاری کا شوق نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اگر اس کی رفتار کا یہی عالم رہا تو ان نومشق افسانہ نویسوں کی تعداد۔ فلم اور شائقین سینما کی تعداد سے بھی بڑھ جائیگی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ فلم ٹکنک سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ فلم اسٹوری کن کن اصولوں کے ماتحت لکھی جاتی ہے۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ زیادہ تر یہ ملکی یا غیر ممالک کی مختلف کہانیوں کو سامنے رکھ کر تھوڑا تھوڑا چربہ سب کا اتار کے جوں جوں کا مرکب کی حیثیت سے تیار کر لیتے ہیں، اور اس کا نام ہوتا ہے"۔ فلمی افسانہ" اور اس امید پر کہ شاید کوئی فلمساز کمپنی اسے پسند کرکے خرید لے۔ لیکن آخر میں انھیں ناکامی کا بری طرح سامنا کرنا پڑتا ہے جس طرح افسانوں کے اطوار و خصائل سے واقفیت کامل ہوئے بغیر کسی افسانہ کو ڈائرکٹ کرنا ڈائرکٹر کے لئے ناممکن ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کی روزانہ زندگی کا مشاہدہ کئے بغیر فلمی افسانہ لکھنا بھی محال ہے۔ کیونکہ کسی ڈرامہ کی کامیابی ڈرامہ نویس کی محنت اور قابلیت ہی پر انحصار رکھتی ہے، ڈرامہ نویس کو شعر و سخن میں بھی کافی مہارت ہونا چاہئیے۔ ساتھ ہی ساتھ اردو ہندی زبان پر بھی عبور رکھتا ہو۔ نفسیات کا ماہر ہو۔ قصہ جو تصنیف کرے۔ اس میں کوئی خاص جاذبیت اور دلکشی ہو، نیز مکالمے عام فہم اور رنگا رنگ مؤثر لکھ سکتا ہو۔

آجکل بمبئی کی بعض فلمساز کمپنیوں میں ایسے ڈرامہ نویس کام کر رہے ہیں جو اس دور جدید میں بھی آئے دن فلموں میں اپنی غلطیوں کے نمونے پیش کرتے رہتے ہیں۔ افسانہ لکھتے وقت وہ اپنے دماغی توازن کو ایسا کھو بیٹھتے ہیں، جس کی وجہ سے افسانہ اور فلم دونوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ لوگ اب پرانی روایات کو پسند نہیں کرتے۔ وہ جدید تمدن' تازہ واقعات زندگی، فلموں میں دیکھنا چاہتے ہیں لیکن بعض اس قسم کے فسانہ نویس جو لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اب بھی بے بنیاد واقعات اور حسن و عشق کے لچر معیار کو مارپیٹ، دھاچوکڑی کے ساتھ ملا جلا کر کہہ دیتے ہیں، اور کہانی کو جہاں چاہتے ہیں ختم کر دینا تو وہ بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو فلم کمپنیاں اس قسم کے دقیانوسی پلاٹوں کو فلمی صورت میں لاکر پبلک کے سامنے پیش کرتی ہیں، کامیاب نہیں ہوتیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ تو کیا۔ چار آنے والے بھی اب ایسی فلموں کو مفت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ اس لئے وہ فلم کمپنیاں جواب تک گور کے بھینگے کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ذرا آنکھیں کھولیں، اور دیکھیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور پبلک آجکل کس مذاق کی تصویریں چاہتی ہے۔ لہٰذا اس کے واسطے انھیں ایسے بہترین اور کامیاب ڈرامہ نویس کی خدمات حاصل کرنا چاہئیے۔ جو روزانہ زندگی اور کشمکش حیات کے تازہ واقعات کو افسانوی صورت میں لا سکتا ہو مالکان فلم کمپنیوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ فلم کی کامیابی کا بہت بڑا انحصار بہترین افسانہ ہی پر موقوف ہے۔

✻ نہیں کیا گیا تھا کے معلوم ہے کہ "بھول ائی" اور سیگفرڈ لائن" کیا چیزیں ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جنگ کے اختتام پر اصلیت معلوم ہو جائے۔ اور دیکھنے والے دیکھ لیں۔ کہ یہ تحفظ کی آہنی دیواریں نہیں ہیں بلکہ اہل مغرب کے بنائے ہوئے۔ تاش گھر ہیں۔

اقوال زریں

افسوس اور رنج میں زندگی نہ برباد کرنی چاہیئے کیونکہ موقع عزیز ہے۔

جو نیکوں کی صحبت اختیار کرے گا وہ اسے کسی نہ کسی دن ضرور کام آئے گی۔

اگر تو کسی بلند مقام پر کھڑا ہے (یعنی امیر ہو گیا ہے) تو کسی گرے ہوئے (یعنی فقیر) پر رحم کر۔ اکثر ایسا ہوا ہے۔ کھڑا ہوا آدمی زمین پر گر پڑا ہے تو انکو گرے ہوئے نے سنبھال لیا ہے۔

معافی مانگنا اقبال جرم کا ایک مہذب طریقہ ہے۔ اس لئے صدق دل سے موزوں الفاظ میں معافی و ملیل شرایطا ہے۔

روپیہ جمع کرنے کے بجائے افعال سعد پر صرف کرنا بہتر ہے، یہ ایک ایسی نیکی ہو جس کا دیوالہ کبھی نہیں نکلتا۔

ٹرکی میں پھر زلزلے کے جھٹکے

لندن ۴ر جنوری۔ ٹرکی میں کل صبح زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ سیکڑوں عمارتیں گر پڑیں مگر بہت کم لوگ زخمی ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دن کا وقت تھا۔ اس لئے لوگ آسانی سے عمارتوں سے باہر نکل آئے۔ سیلاب میں کتنے ہی گاؤں بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔

استنبول ۳ر جنوری۔ زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرکے پریزیڈنٹ انونو انقرہ واپس آ گئے ہیں۔ شہر ارزنجان میں ملبہ صاف کرنے میں بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں اب تک ملبے کے نیچے سے ۱۲۰۰۰ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔

لندن ۴ر جنوری۔ برطانیہ نے ٹرکی کے زلزلہ زدوں کی طبی امداد کے لئے ایک اسپتالی جہاز دینے کی پیشکش کی ہے۔ ٹرکی کی حکومت نے برطانیہ کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ بشرط ضرورت یہ امداد قبول کی جائے گی۔ برٹش ریڈ کراس سوسائٹی نے ایک ہزار پونڈ ٹرکی کی امداد کے لئے دیئے ہیں۔

واشنگٹن ۴ر جنوری۔ امریکن کانگریس کے اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران پریزیڈنٹ روزویلٹ نے قومی حفاظت کے لئے ۱ کروڑ ۰۰ لاکھ پونڈ کا مطالبہ منظور کرنے کی سفارش کی۔

موج تبسم

ایک حکیم صاحب نے اپنے شاگرد کو مریضوں کے مرعوب گردیدہ کرنے کی یہ ترکیب بتائی کہ مریض کے گھر میں داخل ہوتے وقت چاروں طرف دیکھنا چاہیئے۔ جس چیز کو یا جس کے چھلکے وغیرہ پڑے ہوئے دیکھو وہی چیز نبض ہاتھ میں لے کر بتا دو کہ آج تم نے یہ کھایا ہے اس لئے تم بیمار ہو گئے۔ شاگرد سمجھدار تھے کہنے لگے میں سمجھ گیا یہ کام بہت آسان ہے۔ چند روز بعد۔

حکیم صاحب۔ (شاگرد سے) دیکھو سیٹھ چاند بہاری لال جی کے یہاں سے بلاوا آیا ہے۔ انکی طبیعت کچھ خراب ہے جا کر دیکھ آؤ۔

شاگرد۔ (مریض سے) نبض دیکھتے ادھر ادھر پلنگ کے نیچے چند ملیدے کے ٹکڑے پڑے ہوئے دیکھ کر۔ دیکھئے سیٹھ صاحب آپ نے آج ملیدہ کھایا ہے اسلئے پیٹ میں خرابی ہو گئی ہے۔

ماسٹر:۔ (ایک ننھے شاگرد سے) اگر تمہارے پاس چار پیسے ہوں اور میں تم کو چھ پیسے اور دلوا دوں تو بتاؤ تمہارے پاس کل کتنے پیسے ہونگے۔

لڑکا:۔ ایک بھی نہیں۔

ماسٹر:۔ کیوں؟

لڑکا:۔ چونکہ میرا جیب پھٹا ہوا ہے۔

وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل خالی ہونے والی نشستوں پر نئی تقرریوں کا بہت جلد اعلان ہونے والا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ سر ظفر اللہ اور سر جگدیش پرشاد کی میعاد میں توسیع نہیں کی جائے گی۔ دونوں اصحاب اگلی گرمیوں میں ریٹائر ہونے والے ہیں۔ سر جگدیش پرشاد کی جگہ ڈاکٹر ای رگھوبیندر راؤ منسٹر وزیر سندھ اور سر جی ایس باجپائی کا نام لیا جا رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے اس نازک مرحلے پر کسی قابل اور بجربہ کار سیاستداں کو اپنے کیبنٹ میں لیں گے مسلم نشست کے لئے سر فیروز خاں مقرر ہونگے اور سر ظفر اللہ خاں لندن جائینگے

ایک غلط خبر کی تردید

لندن ۳ر جنوری۔ لندن کے با اختیار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں ان افواہوں کو کوئی وقعت نہیں دی جا رہی ہے جو ۴

دلچسپ معلومات

دیکھنے میں مرد اور حقیقت میں عورت!

آپ کو یہ معلوم کرکے ذرا بھی حیران نہیں ہونا چاہیئے کہ دنیا میں بہت سی ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو دیکھنے میں تو بالکل مرد معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ عورت ہوتی ہیں۔

بلجیم کی ایک خاتون میڈم روئینا اس لحاظ سے عورتوں میں بے حد ممتاز ہے، دنیا کا کوئی شخص بھی اس خاتون کو دیکھنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عورت ہے کیونکہ اس خاتون کے نقش و نگار ہی مردوں جیسے نہیں ہیں بلکہ یہ داڑھی اور مونچھیں بھی رکھتی ہے۔

سب سے زیادہ جو چیز دلچسپ ہے وہ یہ ہے کہ یہ اپنی داڑھی نہیں منڈواتی بلکہ پادریوں جیسی شاندار داڑھی کی مالک ہے۔ اس خاتون کے اس وقت تک چار بچے ہو چکے ہیں جس میں سب سے بڑی اولاد ایک لڑکی ہے جس کی عمر تقریباً بارہ سال ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خاتون دنیا میں اپنی نوعیت کی عجیب و غریب عورت ہے۔ چنانچہ بلجیم میں اسے غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔

انسان کی طرح درخت میں بھی خون

آپ کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ بعض درخت ایسے بھی پائے گئے ہیں جن میں انسان کی طرح خون ہوتا ہے۔ چنانچہ چین کے ایک صوبہ موضع پالی چو میں ایک شخص کے پرائیوٹ باغ میں ایک بہت پرانا درخت ہے۔

جب اس درخت کا مالک خوشحال تھا اسوقت یہ درخت بھی ہرا بھرا تھا۔ لیکن اب جبکہ اس کی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے، یہ درخت بھی سوکھ رہا ہے اور اس پر صرف چند پتے باقی رہ گئے ہیں۔

یہ شخص بے حد توہم پرست ہے اس نے سوچا کہ شاید یہی درخت میرے افلاس کا موجب ہو چنانچہ اسے کٹوانے کا فیصلہ کیا گیا ابھی اس پر کلہاڑے کے چند وار ہی کئے گئے تھے کہ اس میں سے خون کی تلی بہ نکلی۔ خاندان کے لوگ یہ دیکھکر خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے درخت کو کاٹنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ص اس بارے میں پھیلی ہوئی ہیں کہ روسی فوجیں افغانستان کی سرحد پر جمع ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے ایران میں لام بندی کی سرکاری طور پر تردید کی ہے۔

افسانہ

طوفان محبت

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ حسن و عشق کی ایک ایسی دلگداز داستان ہو جو فن فسانہ نگاری کی خوبیوں کے ساتھ بہترین ادبی رنگینیوں کی سرمایہ دار ہے۔ ہمارے ناظرین نے ہندوستان کے مشہور فسانہ نگار جناب محمد امین صاحب شرقپوری کے بہت سے افسانے پڑھے ہیں لیکن یہ افسانہ ایک ایسا فسانہ ہے، جسے شرقپوری صاحب کے اس سال کے افسانوں میں بلا مبالغہ ایک شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ ہم کو امید ہو کہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں یہ افسانہ بے حد پسند کیا جائے گا کیونکہ افسانہ اول سے لیکر آخر تک حساسات اور جذبات سے پُر ہے۔

بوڑھے پجاری کے ہونٹوں پر عارضی مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی، سفید آنکھیں چمکنے لگیں، اجنبی کو مسکرا کر دیکھا اور بولا۔!

یہ مندر جسے تم خستہ حالت میں دیکھ رہے ہو اس وقت یہ مندر بھگوان کا مندر نہیں بلکہ پریم کا مندر تھا، کنول وتی مندر کے سنتری کی بیٹی تھی راجکمار اس ریاست کا ولی عہد تھا۔ گو اس قصہ کو آج ایک صدی گذر گئی ہے، اور اب راجدھانی میں نئی حکومت ہے۔ اسوقت راجپوتوں کا ایک مشہور خاندان یہاں حکمراں تھا، قدیم محلات کے آثار موجود ہیں، مگر کھنڈرات کو دیکھکر شاید تم ان کی عظمت کا اندازہ کر سکو، تاہم یہ سمجھنا بہت مشکل ہے کہ اس وقت یہ کھنڈر ایک وسیع عالیشان عمارت تھے، جس کی بلندی آسمان سے باتیں کرتی تھی، ان دنوں میں یہ مندر بھی شاہی تحویل میں تھا پجاریوں کو معقول رقم ہر سال شاہی خزانہ سے ملتی تھی، راجہ دھرم کے نام پر جان دیتا تھا، مندر میں سونے کی گھنٹیاں بجتی تھیں۔ اس کے اندر معمولی پتھر کی مورتی نہ تھی، سنگ موسیٰ کا تراشا ہوا نہایت خوبصورت بت تھا۔ آنکھوں میں قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے، قیمتی زیورات سے جگمگ جگمگ کرتا تھا، راجہ دونوں وقت پوجا پاٹ کے لئے آتا، رانیاں دیوتا کے چرنوں میں جواہرات کی بھینٹ چڑھاتیں، چتر بھج کی بیٹی کنول وتی مندر کی شوبھا تھی۔ چودہ پندرہ برس کا سن تھا جوانی کے سن میں ہر لڑکی حسن و شباب کا مجسمہ ہوتی ہے مگر کنول وتی کا روپ چندرماں کا روپ تھا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں صہبائے جوانی کے رنگین جام تھے۔ جن کا ہر قطرہ سرمستی میں ڈوبا ہوا تھا، جنہیں صرف دیکھکر انسان صبر و قرار کو ہاتھ سے کھو دیتا، نوکیلی پلکیں زہر میں بجھے ہوئے تیر تھے، دل میں اتر کر کبھی نہ بجھنے والی خلش پیدا کر دیتے ابرو کی باریک دھاریاں قوس قزح کی رنگینیوں کو مات کر رہی تھیں، خوبصورت ناک دنیائے حسن کی ناک تھی۔ سنیم کی لونگ ہیرے دار ناک پر اس طرح جگمگا رہی تھی۔ جیسے جگنو نکھری ہوئی چنبیلی کے گرد ناچتا ہو۔ یا کوئی رنگین بھونرا جوہی کی کلی پر بیٹھ کر بے کھٹکے رس پی رہا ہو، گالوں پر جوانی کی سرخی کے انگارے لوٹ رہے تھے، نازک ہونٹ گلاب کی پتی کو شرما رہے تھے جب مسکراتی تو معلوم ہوتا کہ دنیائے لطافت کا بندھن ایک ہلکی جھنکار پر ٹوٹ کر رہ جائے گا۔ نازک بدن ریشمی لباس میں اس طرح جھلک رہا تھا، جیسے نیلگوں بادلوں میں بجلیاں، کمر کو بل دے کر چلتی تو معلوم ہوتا کہ حسن و رعنائی کا مجسمہ دنیا کے سکون میں ایک طوفان برپا کرنے پر مچل رہا ہے۔

شاہی رسم و رواج کے مطابق اٹھارہویں سالگرہ کے روز راجکمار کو اس مندر میں لایا گیا "تاکہ وہ دیگر مشاغل کے ساتھ ساتھ گیان دھیان کی باتوں کی طرف بھی متوجہ ہو۔ راجہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسے بھگت بھی ہونا چاہیئے تھا، اس روز مندر کو غیر معمولی طور پر آراستہ کیا گیا، کنول وتی معمول سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی، معلوم ہوتا تھا کہ راجکمار کے استقبال کے لئے حسین ترین داسی مندر میں اتر آئی ہے۔ سفید باریک ساڑھی میں جھلکتا ہوا سفید مکھڑا گویا چندرماں بادلوں کی اوٹ سے جھانک رہا ہے۔ راجکمار دیکھتے ہی ششدر رہ گیا، ایک سنتری سے پوچھا "یہ کون ہے؟"

"مہاراج کی داسی"۔

"داسی؟" راجکمار نے جذباتی لہجہ میں کہا، راجہ کے خوف سے سہم گیا، دل زور سے دھڑک رہا تھا، رسم شان و شوکت کے ساتھ ادا ہوئی۔ راجکمار کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ بھگتی اور شکشا کے علاوہ مندر میں اس کے لئے نئے علم کا دروازہ کھل گیا ہے۔ جس کا ہر ہر لفظ دل و دماغ پر نقش ہو رہا تھا، کنول وتی کی صورت کی ایک جھلک راجکمار کے دل پر کبھی نہ مٹنے والا نقش بن گئی۔

شام کو مندر میں آیا۔ آج مندر میں اس کے لئے بے پناہ کشش تھی، کنول وتی راجکمار کو دیکھکر ادب سے جھک گئی، راجکمار ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ کنول وتی نے معصومانہ انداز سے دیکھا، راجکمار کی آنکھوں میں آنسو کھیل رہے تھے، محبت کے آنسو رخساروں پر ڈھلکتے ہوئے ریشمیں لباس میں جذب ہو رہے تھے۔ کنول وتی کنکھیوں سے دیکھتی ہوئی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ راجکمار کھوئے ہوئے دل و دماغ کے ساتھ مندر سے نکلا، تمام رات کروٹیں لیتا رہا، آج اسے نیند نہیں آتی تھی۔ کنول وتی کا مکھڑا دل میں چٹکیاں لے رہا تھا۔ آنکھوں کے آگے کبھی کی من موہنی تصویر تھی۔ کھڑکی سے جھانک کر دیکھا چھٹکی ہوئی چاندنی میں مندر کا کلس کندن کی طرح چمک رہا تھا "سنتری نے داسی کہہ کر کنول کے روپ کا اپراوھ ہے"۔ اس نے کہا "اُسے کیا معلوم کہ وہ داسی نہیں روپ کی دیوی ہے۔ جسکی صورت کی ایک جھلک میرے دل میں اس طرح جگمگا رہی ہے، جس طرح یہ کلس چاند کی کرنوں میں چمک رہا ہے"۔ تمام رات دل سے باتیں کرتا رہا صبح کے انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں، سوچتا رہا کہ کب صبح ہو اور وہ مندر میں جا کر دیوی کے درشن

میں اَب بالکل قانع ہوں...

"کیونکہ قانع ہونے کا میرے پاس ہر سبب موجود ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جس زمانہ میں میں شراب کا عادی تھا میں حقیقت میں خوش نہ تھا۔ مجھے نشہ سے دماغی اور جسمانی گراوٹ سے صرف ایک عارضی سکون حاصل ہوتا تھا، جس روز سے میں نے وہ بُری عادت چھوڑ دی ہے اور چائے پینے لگا ہوں میں نے صرف اسی قناعت کو حاصل نہیں کیا جس کی مجھے تلاش تھی بلکہ تندرستی کے صحیح احساس کو بھی پا لیا ہے۔ چائے مجھ پر کوئی گراوٹ پیدا کرنے کا اثر نہیں ڈالتی، اور جب میں طاقت میں کمی محسوس کرتا ہوں چائے کی ایک پیالی پی لیتا ہوں۔ جو مجھے تر و تازہ کر دیتی ہے۔ میں اس مسرت افزا پیالی کا اس کی تمام خدمتوں کے لئے بہت شکر گذار ہوں"

وہ پیالی جو خوش کرتی ہے

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا

IK 138

دنیا میں کیا کیا ہوا ۱۹۳۹ء کے واقعات کا آئینہ

ذیل میں ۱۹۳۹ء کے اہم واقعات کی ڈائری پیش کیجاتی ہے۔ یورپ میں ہولناک جنگ اس سال کا اہم ترین واقعہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ سال نو ہندوستان اور دنیا کے لئے اس سے بہتر ثابت ہو:۔

جنوری ۱۹۳۹ء

یکم جنوری نئے سال کے خطابات کی فہرست شائع ہوئی لندن میں بیکاروں نے ستیہ گرہ کیا۔

۲ر جنوری ریاست رام پور میں نئی اصلاحات کا اعلان کیا گیا۔

۳ر جنوری مدراس کی کانگریس وزارت کے ذیرٹ کے رمن کا سور گباش۔

۴ر جنوری۔ جاپان کی وزارت نے جس کے وزیر اعظم پرنس کونوے تھے استعفےٰ دیدیا۔ ریاست حیدر آباد کے جیل میں چار ستیہ گرہیوں کی پراسرار موت۔ امن کے لئے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ویلٹ کی اپیل

۶ر جنوری۔ اڑلیسہ کی ریاستوں کے پولیٹکل ایجنٹ میجر بزلگیٹ کو قتل کر دیا گیا۔ بیرن ہرانا نے جاپان میں نئی بنائی۔ مسٹر جیکر پریوی کونسل کے جج مقرر ہوئے

۸ر جنوری جاپانی کیبنٹ کے ۸ کونسلروں نے استعفےٰ دیدیا۔

۹ر جنوری۔ کلکتہ میں باٹا کے کارخانہ کے ہڑتالی مزدوروں پر گولی چلائی گئی

۱۰ر جنوری فلسطین کے عربوں کی بغاوت کے متعلق برطانی حکومت نے وائٹ پیپر شائع کیا امریکہ نے جاپان کو ہوائی جہازوں کی سپلائی بند کردی۔

۱۱ر جنوری مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس روم گئے ہوڑہ اکسپریس کو حادثہ۔

۱۳ر جنوری برطانی وزیر اعظم نے اٹلی کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ سندھ کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک گر گئی۔ جے پور پرجا منڈل خلاف قانون قرار دیدیا گیا۔

۱۴ر جنوری ہالینڈ میں جرمن قنصل کے بنگلہ پر گولی چلائی گئی۔ جے پور میں سیٹھ جمنالال بجاج کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا

۱۵ر جنوری۔ یو۔پی میں تعلیمی ڈے منایا گیا۔

۱۶ر جنوری، پنجاب کے کئی شہروں میں زلزلہ آیا

۱۷ر جنوری برطانیہ میں آئرلینڈ کے دہشت انگیزوں نے بم پھینکے۔

۱۹ر جنوری، وزیر اعظم برما کی کار پر بم پھینکا گیا جرمنی میں ڈاکٹر شاخت کو ریشس بنک کی صدارت سے الگ کر دیا گیا شاہ فاروق اسلام کے خلیفہ قرار دیے گئے۔

۲۲ر جنوری حیدر آباد دوس پر دہلی میں فساد ہوا۔

۲۳ر جنوری ریاست رانچ منڈگان میں ریاستی پولیس نے ستیہ گرہیوں پر گولی چلائی۔

۲۵ر جنوری۔ آر۔ آرٹن کا ایک اور حادثہ جنوبی امریکہ میں تباہ کار زلزلہ ۵ ہزار اشخاص ہلاک

۲۶ر جنوری سارے ہندوستان میں یوم آزادی منایا گیا۔ ترکی کی اسمبلی توڑ دی گئی۔

۲۷ر جنوری اسپین کی راجدھانی بارسیلونا پر باغی فوجوں نے قبضہ کر لیا۔ راجکوٹ میں پھر ستیہ گرہ شروع

۲۸ر جنوری جے پور پولیس نے مسلمانوں پر گولی چلائی دہلی کے شیو مندر کے دیوانی مقدمہ کا فیصلہ سادھو شیام پوری کے خلاف ہوا۔ آسام کے سابق گورنر سر لاری ہمہند کا لندن میں انتقال۔

۲۹ر جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کانگریس کے دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ برطانی کیبنٹ میں نئی تبدیلیاں کی گئیں۔

۳۰ر جنوری نئی دہلی میں شری الکشمی نرائن جی کے مندر میں موریتوں کی پرتشٹھا کی گئی۔ مہاتما نارائن سوامی بذریعہ ہوائی جہاز ستیہ گرہ کرنے کے لئے حیدر آباد میں داخل ہوئے

۳۱ر جنوری سی پی کے مسلمانوں نے ودیا مندر اسکیم کے خلاف سول نافرمانی کی۔

فروری

یکم فروری ریاست جے پور میں ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں سیٹھ جمنالال بجاج کی گرفتاری اور متھرا میں رہائی۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے برطانوی حکومت کو چھ ماہ کا الٹی میٹم دیدیا۔

۲ر فروری مہاتما نرائن سوامی اور ڈاکٹر ... ستیہ گرہ کو شولاپور میں لاکر رہا کر دیا گیا

۳ر فروری مرکزی اسمبلی کا بجٹ اجلاس شروع ہوا راجکوٹ میں ماتا کستور بائی اور کماری من بین پٹیل نے ستیہ گرہ کیا انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ انگلینڈ میں دہشت انگیزوں نے بم پھینکے مہاراجہ کشن گڑھ کا دیہانت۔

۴ر فروری ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے حیدر آباد میں ستیہ گرہ کرنے کیلئے شری بینسا ورکر کو اختیار دیا۔

۵ر فروری سیٹھ جمنالال بجاج کی جے پور میں دوبارہ گرفتاری لندن میں بموں سے شاہی محل کو اڑانے کی سازش کا انکشاف۔ زیکوسلاوکیہ اور ہنگری کی فوجوں میں جنگ۔

۶ر فروری مہاتما نارائن سوامی جی کو ایک سال کی سزا دی گئی مہاراجہ بڑودہ کا ۶۴ برس کی عمر میں سورگباس

۷ر فروری سیٹھ جمنالال بجاج کی دوبارہ رہائی۔ لندن میں فلسطین کانفرنس کا افتتاح

۸ر فروری بہار میں ای آرٹین کو گرانیکی کوشش آئرلینڈ کی دہشت انگیز پارٹی کو خلاف قانون قرار دیا گیا لیڈی لنلتھگو نے اندرپرست گرلز کالج کی بلڈنگ کا افتتاح کیا۔

۱۰ر فروری۔ مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کے بین الاقوامی لیگ سے علیحدہ ہونے کا رزولیوشن پاس ہو گیا کماری منی بین پٹیل نے راجکوٹ جیل میں بھوک ہڑتال کر دی۔ ودیا مندر کی سکیم پر سی۔پی کی حکومت اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ

۱۱ر فروری کانپور میں فرقہ وارانہ فسادات پولیس نے گولی چلائی

۱۳ر فروری سیٹھ جمنالال بجاج کو تیسری مرتبہ جے پور میں داخل ہونے پر گرفتار کر لیا گیا

۱۴ر فروری۔ جاپان اور روس کی فوجوں کے درمیان سرحد منچوکو پر لڑائی۔ فرانس نے سپین میں جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کر لی

۱۷ر فروری لدھیانہ میں ریاستی پرجا منڈل کانفرنس کا افتتاح۔ برما اسمبلی کے اپر ہاؤس میں حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہونے پر استعفےٰ دیدیا بنگال کیبنٹ سے مسٹر شمس الدین نے استعفےٰ دیدیا۔

۱۸ر فروری برطانی حکومت نے فلسطین کو آزاد کرنے کی تجویز مسترد کر دی۔

۱۹ر فروری حیدر آباد جیل میں ستیہ گرہیوں کی بھوک ہڑتال لیڈی پرجا پریشد پر پولیس کا اتیاچار دہلی جیل میں شاہی قیدیوں کی بھوک ہڑتال۔

۲۰ر فروری۔ حیدر آباد میں دو بم پھٹے۔

۲۲ر فروری کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں نے مسٹر بوس کو اپنے استعفے دیدیے۔ برطانیہ نے فلسطین کے عربوں کے مطالبے ٹھکرا دیے۔

۲۳ر فروری۔ بنگال کے گورنر لارڈ برابورن کا انتقال

۲۴ر فروری۔ یو۔پی اسمبلی میں پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بجٹ پیش کیا۔

۲۵ر فروری۔ مالٹا میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا گیا

۲۶ر فروری۔ حیدر آباد ریاست کی جیل میں پولیس نے قیدیوں پر گولی چلائی۔

۲۸ر فروری برما میں خوفناک ہندو مسلم فساد برطانی حکومت نے اسپین جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کر لی۔ مرکزی اسمبلی میں بجٹ پیش ہوا۔

مارچ

۲ر مارچ اسپین کی جمہوریت کے صدر ڈاکٹر ازانا نے استعفا دیدیا۔

۳ر مارچ راجکوٹ میں مہاتما گاندھی نے امرن برت شروع کر دیا محرم کے روز امرتسر قصور وغیرہ میں فرقہ وارانہ فساد

۴ر مارچ۔ امریکہ میں لالہ ہردیال جی کی مرتیو۔

۵ر مارچ گاندھی جی کے برت پر ملک بھر میں راجکوٹ ڈے منایا گیا۔ کنور چاند کرن شاردا نے حیدر آباد میں ستیہ گرہ کیا۔

۶ر مارچ۔ ہولی کے روز کلکتہ جبل پور وغیرہ میں فرقہ وارانہ فساد ماتا کستور بائی کی رہائی۔

۷ر مارچ مہاتما جی کا برت ختم ہو گیا۔ راجکوٹ کے ٹھاکر صاحب نے مطالبے مان لئے مولانا عبید اللہ سندھی ہندوستان واپس آ گئے۔

۱۰ر مارچ تری پوری میں انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس شروع ہوا مسٹر شیو برت لال ورمن کا دیہانت مسٹر کبیر الدین کا انتقال۔

۱۱ر مارچ، سلاوکیہ بھی جرمنی کے ساتھ مل گیا کانگریس کے اجلاس میں مہاتما جی کی رہنمائی کے متعلق پنت جی کا رزولیوشن پاس ہو گیا۔

۱۴ر مارچ۔ سلاوکیہ میں نئی حکومت قائم کی گئی موسیو سیدور وزیر اعظم بنائے گئے۔

۱۳ر مارچ۔ دہلی میں ٹرینڈر منڈل کا اجلاس وائسرائے کی تقریر کانگریس کا اجلاس ختم ہو گیا۔ اور مولانا منظر الدین کا قتل ہوا۔

۱۴ر مارچ۔ ہنگری نے رتھینیا پر حملہ کر دیا۔

۱۵ر مارچ۔ مہاتما گاندھی دہلی آئے اور وائسرائے سے ملاقات کی ہر ہٹلر نے زیکوسلاوکیہ پر قبضہ کر لیا مرکزی اسمبلی میں حکومت ہند کی ڈیفنس پالیسی کی مذمت کا رزولیوشن پاس ہو گیا۔

۱۷ر مارچ۔ ہنگری کی فوجوں نے رتھونیا کی راجدھانی پر قبضہ کر لیا اور عربوں اور یہودیوں نے برطانی تجویزیں ٹھکرا دیں

۱۸ر مارچ۔ دہلی کے تینوں شاہی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا فلسطین کانفرنس ختم راجکوٹ کا معاملہ سر ماریس گائر کے سپرد۔ مہاتما جی نے نئی دہلی میں شری لکشمی نراین کے مندر کا افتتاح کیا۔

۱۹ر مارچ۔ روس نے زیکوسلاوکیہ پر جرمنی کا قبضہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جے پور کا ستیہ گرہ ملتوی کر دیا گیا

۲۲ر مارچ۔ جرمنی نے میمل پر بھی قبضہ کر لیا۔ حیدر آباد ستیہ گرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند خورسند کی گرفتاری۔

۲۴ر مارچ اوم منڈلی کے معاملہ پر کراچی میں ہندوؤں نے ستیہ گرہ کیا۔ سندھ کے دونوں ہندو وزیروں نے استعفے دیدیے

۲۵ر مارچ۔ مرکزی اسمبلی نے وائسرائے کا تصدیق شدہ فائنینس بل نامنظور کر دیا۔ ہنگری کی فوجوں نے سلووک علاقہ پر قبضہ کیا۔

۲۶ر مارچ۔ مسولینی نے اپنی تقریر میں ٹیونس جبوتی اور نہر سوئز کا مطالبہ کیا۔

۲۷ر مارچ۔ لتھونیا کی حکومت نے استعفا دیدیا

۲۸ر مارچ جنرل فرانکو کی فوجوں نے میڈرڈ فتح کر لیا آسٹریلیا میں جبری بھرتی کا فیصلہ کیا گیا

۳۰ر مارچ اسپین پر جنرل فرانکو کا قبضہ ہو گیا مدح صحابہ کا معاملہ طے ہو گیا۔

۳۱ر مارچ۔ برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔

اپریل

یکم اپریل۔ مہاراجہ سنتوش کا سورگباش۔ یو۔پی میں تین ضلعوں میں نشہ بندی شروع کی گئی۔

۳ر اپریل۔ سر ماریس گائر نے راجکوٹ کے معاملہ میں اپنا فیصلہ دیا۔ انونو عصمت پاشا ترکی کی جمہوریت کے صدر منتخب ہوئے۔

۴ر اپریل بغداد کے شاہ غازی ہلاک ہو گئے۔ کنیڈا میں ایس میں جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کر لی۔

۵ر اپریل۔ مہاراجہ بنارس کا دیہانت۔ افغانستان میں بغاوت فرو ہو گئی۔ ریاست کشمیر میں اصلاحات کا نفاذ

۶ر اپریل۔ برطانیہ اور پولینڈ کے درمیان اتحادی معاہدہ۔ موسیو لیبورن فرانس کی جمہوریت کے صدر چنے گئے۔

۷ر اپریل۔ البانیہ نے اٹلی کے مطالبات ٹھکرا دیے آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر لائنس کا انتقال۔ انڈیا ایکٹ میں ترمیم۔

۸ر اپریل۔ البانیہ پر اٹلی نے قبضہ کر لیا

۹ر اپریل۔ ترکی اور رومانیہ میں معاہدہ

۱۱ر اپریل۔ وزیرستان کے علاقہ کا نظم ونسق گورنر صوبہ سرحد کے سپرد کر دیا گیا

۱۲ر اپریل۔ جرمنی نے پولینڈ کو اپنے مطالبے پیش کر دیے۔ نازی پارٹی نے بلغاریہ کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔

۱۴ر اپریل۔ وائسرائے کی سفارش کے بعد بھی اسمبلی نے انڈو برٹش تجارتی معاہدہ ٹھکرا دیا۔

۱۶ر اپریل۔ راجکوٹ میں مہاتما جی کی کار کو گھیرنے اور حملہ کا مظاہرہ۔

۱۹ر اپریل۔ برطانیہ میں جبریہ بھرتی اور روپیہ کی جبریہ وصولی کا بل پیش ہوا۔

۲۰ر اپریل۔ برطانی کیبنٹ نے محکمہ سپلائی قائم کیا نہر سوئز کے راستہ برطانی جہازوں کی آمد و رفت بند ہٹلر کی سالگرہ منائی گئی۔

۲۱ر اپریل۔ ریاست بھرت پور میں ستیہ گرہ شروع ہوا

۲۳ر اپریل۔ دربار پریشد راجکوٹ نے مہاتما گاندھی کی تجویزیں نامنظور کر دیں۔

۲۴ر اپریل۔ ایسٹ انڈیا ریلوے پر ایک اور حادثہ جرمنی کی حکومت نے تین انگریز تاجروں کو جرمنی سے نکال دیا

شاندار | مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر | تیسرا ہفتہ

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں | دونوں میں ایک ساتھ | امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۵ر جنوری ۱۹۴۰ سنہ عیسوی سے

منروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار

ڈائرکٹر سہراب مودی
اسٹوری رائٹر مرکالمے اور گانے از حضرت کمال امروہی

اداکاران
سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
نسیم (نورجہاں)
شیلا (کنور)
صادق علی (منگل سنگھ)
سردار اختر (رانی دھوبن)
وغیرہ

پکار

"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے

پکار دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان و شوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ (تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیئے)

امپیریل ٹاکیز میں روزانہ ۶½ اور ۹½ بجے رات کو اور سنٹرل ٹاکیز میں روزانہ ۷ بجے اور دس بجے رات کو میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

اب آپ میں کچھ نہیں رہا

گلیکسو!

کا دوسرا ٹین فوراً منگوائیے

Glaxo

۲۵ر اپریل۔ پارلیمنٹ میں برطانیہ کا جنگی بجٹ پیش کیا گیا

۲۶ر اپریل۔ مسٹر چیمبرلین نے برطانیہ میں جبریہ بھرتی نافذ کرنے کا اعلان پارلیمنٹ میں کیا۔

۲۸ر اپریل۔ ہر ہٹلر کی تقریر پر برطانیہ اور جرمنی کے درمیان بحری معاہدہ۔ پولینڈ کے ساتھ جرمنی کا معاہدہ بھی ختم۔

۲۹ر اپریل مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگریس کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا

۳۰ر اپریل۔ بابو راجندر پرشاد کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔

مئی

یکم مئی۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے نئی کیبنٹ بنائی۔

(۲) برطانیہ سے ۵۰ نازی لیڈر نکال دیے گئے۔

(۳) مسٹر سبھاش چندر بوس نے فارورڈ بلاک قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ریاست حیدر آباد میں کالا قانون پاس ہوگیا۔

(۵) روس کے وزیر خارجہ ہومیو لسولز کا استعفےٰ موسیو مولوٹف نئے وزیر خارجہ بنائے گئے۔ جرمنی اور لتھویہ میں معاہدہ ہوگیا۔ پولینڈ نے جرمنی کے مطالبوں کو ٹھکرا دیا۔ شاہ برطانیہ کنیڈا کے دورہ پر روانہ ہوگئے۔

(۷) جرمنی اور اٹلی کے درمیان نیا فوجی معاہدہ ہوا

(۹) اسپین نے بین الاقوامی لیگ سے علحدگی اختیار کر لی۔

(۱۳) برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ۔ ریاست دیواس اور چرکھاری میں اصلاحات کا اعلان۔

(۱۴) بحرالکاہل میں جزیرہ سالون میں زلزلہ

(۱۷) فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ نے وائٹ پیپر شائع کیا شاہ برطانیہ کنیڈا پہونچے۔

(۱۸) ادم منڈلی خلاف قانون قرار دی گئی۔

(۲۰) دربار راجکوٹ نے اصلاحات کا اعلان کیا لتھونیہ اور جرمنی میں تجارتی سمجھوتہ ہوگیا۔

(۲۱) شولا پور میں آریہ ستیہ گرہیوں پر مسلمانوں کا حملہ

(۲۲) اٹلی اور جرمنی میں فوجی معاہدہ پر دستخط ہوگئے جرمنی کا سوئٹزرلینڈ کو الٹی میٹم۔ ڈاکٹر ملتانی صاحب سے صاحبزادے خان عبید اللہ اور کامریڈ باملی والا گرفتار

(۲۴) جاپان کے جنگی جہاز نے ہانگ کانگ میں برطانیہ کے جہاز پر گولی چلائی۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ کی کلکتہ میں گرفتاری

(۳۰) برما کی پرانی وزارت پھر بحال ہوگئی

(۳۱) امریکہ کی حکومت کا تختہ پلٹنے کے لئے نفسٹوں کی سازش کا انکشاف ہنگری کے انتخاب میں نازیوں کی شکست روس نے برطانیہ کی تجویزوں کو ٹھکرا دیا۔

جون

یکم جون۔ جرمنی اور ڈنمارک میں غیر جارحانہ معاہدہ

(۲) جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں ایشیاٹک بل کی تیسری خواندگی منظور ہوگئی۔

(۵) دہلی میں بچوں کے اغوا کی افواہوں پر فساد حیدر آباد ستیہ آگرہ میں چھٹے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کی گرفتاری

(۶) ڈیوز آف کینٹ پر بندوق سے حملہ

(۸) شاہ برطانیہ نے پہلی مرتبہ ریاستہائے امریکہ میں قدم رکھا۔ مسٹر چینا سنی کو سر کا خطاب ملا ریاست باصرا میں اصلاحات کا نفاذ

(۹) لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد ٹینٹسن میں انگریزوں کی ناکہ بندی

(۱۰) لندن میں دہشت انگیزوں نے ڈاکخانوں میں بم پھینکے ریاست مرائے فلو میں اصلاحات کا نفاذ

(۱۳) اورنگ آباد جیل میں آریہ ستیہ آگرہیوں پر لاٹھی چارج

(۱۴) قبیلہ سلمان خیل نے حکومت افغانستان کی اطاعت منظور کر لی گلگت کا پولٹیکل ایجنٹ اور اس کی بیوی دریائے سندھ میں ڈوب گئے۔ گوالیار میں اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا گیا

(۹) ٹینٹسن میں انگریزوں کا دانہ پانی بند کانپور میں فرقہ وارانہ فساد

۲۲ر جون۔ فرانس نے سکندریہ کا علاقہ ترکی کے حوالے کر دیا۔

(۲۳) روس نے برطانی تجویزوں کو ٹھکرا دیا۔ جرمنی کی طرف سے روس سے دوستی کرنے کی تحریک حیدر آباد ستیہ آگرہ کے متعلق پنجاب میں سٹیٹس پروٹکشن ایکٹ نافذ کیا گیا۔

۲۷ر جون۔ دہرہ دون ایکسپریس کو شدید حادثہ

۲۹ر ،، اٹلی اور جرمنی میں ہوائی معاہدہ پر دستخط ہوگئے جرمنی کی فوجیں ڈینزگ پہونچ گئیں۔ مدراس میں ہندی ستیہ آگرہ ملتوی۔

۳۰ر جون۔ حیدر آباد میں ہندوؤں کی حق تلفیوں کے متعلق وائسرائے کو ہندو لیڈروں کا میموریل ہالینڈ کی کیبنٹ مستعفی ہوگئی۔

جولائی

یکم جولائی۔ حکومت پنجاب کے حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے پر آچاریہ نریندر دیو کی گرفتاری و رہائی۔

۳ر ،، ڈینزگ کے جرمن لیڈر نے جرمنی میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔

۷ر ،، علی پور جیل کے قیدیوں نے اپنی غیر مشروط رہائی کے لئے بھوک ہڑتال شروع کر دی ادم منڈلی توڑ دی گئی۔

۱۴ر ،، مہاتما گاندھی نے دہلی کا شیو مندر ستیہ آگرہ بند کرنے کی اپیل کی۔

۱۶ر ،، پنڈت جواہر لال نہرو لنکا میں

۱۷ر ،، جاپان اور برطانیہ میں صلح کی گفت و شنید ملتوی۔ ریاست دھامی میں پولیس نے گولی چلادی

۱۸ر ،، حیدر آباد کے حالات کے متعلق دربار ریاست حیدر آباد کا کمیونک شائع ہوا۔

۱۹ر ،، ریاست حیدر آباد میں آئینی اصلاحات کا نفاذ

۲۰ر جولائی۔ حیدر آباد کا ستیہ آگرہ ملتوی کر دیا گیا نئے دلائی لامہ مل گئے۔

۲۲ر ،، سکو رٹلیا میں ڈکٹیٹر شپ قائم ہوگئی۔

۲۴ر ،، پنڈت نہرو کی کوششوں سے لنکا میں مقیم ہندوستانیوں کی شکایتوں کا معاملہ طے ہوگیا۔

۲۵ر ،، لارڈ سنہا کو ہاؤس آف لارڈز میں بیٹھنے کا حق مل گیا۔

۲۶ر ،، شام کے صدر کو ہلاک کرنیکی سازش

۲۸ر ،، آسام کے کانگریسی لیڈر ڈاکٹر پھوکن کا سورگباش

۲۹ر ،، جاپان اور جرمنی میں تجارتی معاہدہ جنوبی افریقہ میں ستیہ آگرہ ملتوی۔

اگست

یکم اگست۔ بمبئی میں مکمل نشہ بندی شروع ہوگئی حیدر آباد ستیہ آگرہ کے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کو دو سال قید سخت کی سزا۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع

۲ر اگست۔ لنکا میں ہندوستانیوں کی دوکانوں پر پکٹنگ

۴ر ،، لندن میں گیس کا پائپ پھٹنے کا حادثہ

۸ر ،، ریاست حیدر آباد کا ستیہ گرہ بند کر دیا گیا۔ آریہ سماج کی ریاست حیدر آباد میں سپھلتا۔

۹ر اگست سیٹھ جمنا لال بجاج رہا کر دیے گئے سرحد پر قبائلیوں کی تباہ کاریاں

۱۱ر ،، دہلی صوبہ کانگریس کمیٹی کو ورکنگ کمیٹی نے توڑ دیا۔

۱۲ر ،، شری یت سبھاش چندر بوس کو تین سال کے لئے کانگریس سے نکال دیا گیا اور ورکنگ کمیٹی نے صوبوں کی حکومتوں سے کہا کہ وہ جنگ کی تیاریوں میں کسی قسم کی کوئی مدد نہ دیں

۱۳ر ،، برطانیہ اور جاپان میں صلح نہ ہو سکی

۱۵ر ،، جے پور ستیہ آگرہ کے تمام قیدی رہا کر دیے گئے۔

۱۷ر ،، نظام دکن نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں آریہ ستیہ آگرہ کے سارے ستیہ آگرہی رہا کر دیے

۱۸ر ،، سلووکیہ اور جرمنی میں فوجی معاہدہ ہوگیا۔

۱۹ر ،، پنڈت جواہر لال نہرو چین روانہ ہوگئے

۲۲ر ،، جرمنی اور روس میں غیر جارحانہ معاہدہ

۲۳ر ،، آسٹریلیا نے لڑائی میں برطانیہ کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔

۲۴ر ،، پارلیمنٹ کے اسپشل اجلاس میں مسٹر چیمبرلین کی تقریر

۲۵ر ،، جنگ کو روکنے کیلئے شاہ اٹلی سے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزولٹ کی اپیل۔

۲۷ر ،، چنکنگ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی مارشل چانگ کائی شیک سے ملاقات۔

۲۸ر ،، جاپان کی کیبنٹ نے استعفا دیدیا ہندوستان میں ڈیفنس آرڈیننس نافذ کیا گیا۔

۳۰ر ،، جاپان میں نئی کیبنٹ جنرل نوبو کی ابے نے بنائی۔ جنگ کے سلسلہ میں ہنگامی اعلان ہندوستان میں جنگ کے سلسلہ میں پیشبندیاں مرکزی اسمبلی کے اجلاس کا کانگریسی ممبروں نے بائیکاٹ کیا۔

ستمبر

یکم ستمبر۔ برطانیہ میں فوجی نقل و حرکت جرمنی میں نئی جنگی کونسل بن گئی۔ جرمن فوجوں نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ سوویٹ پارلیمنٹ نے روسی جرمنی کا معاہدہ منظور کر لیا۔ لکھنؤ میں علامہ مشرقی گرفتار۔

۲ر ،، برطانیہ کی طرف سے جرمنی کو الٹی میٹم

۳ر ،، برطانیہ نے جرمنی سے جنگ کا اعلان کر دیا

۴ر ،، ہندوستان میں جرمنی باشندوں کو پکڑ دھکڑ شملہ میں وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات مصر نے جرمنی سے قطع تعلق کر لیا۔ جرمنی نے برطانیہ کا مسافری جہاز ایتھینا ڈبو دیا۔ فرانس نے بھی جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا۔

۵ر ،، یگوسلادیہ نے جنگ میں غیر جانبداری کا اعلان کیا۔

۶ر ،، جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل ہرٹزوگ کا استعفیٰ۔

۷ر ستمبر۔ فرانس اور جرمنی کی سرحد پر لڑائی شروع ہوگئی۔ جنوبی افریقہ نے جرمنی سے اعلان جنگ کر دیا

۱۰ر ،، کنیڈا نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ پنڈت نہرو کی چین سے واپسی

۱۱ر ،، وائسرائے کا مرکزی اسمبلی میں جنگ کے متعلق اعلان فیڈریشن ملتوی کر دی گئی بھگوانداس کا دیہانت

۱۲ر ،، کانگریس ورکنگ کمیٹی نے برطانیہ سے جنگ کے متعلق اپنا مقصد واضح کرنیکا مطالبہ کیا

۱۵۔ افغانستان پر قبائلی لشکر کا حملہ مرکزی اسمبلی میں ہندو استریوں کا طلاق بل مسترد

۱۷ر ،، پولینڈ پر روس کی فوجیں داخل ہوگئیں

۱۸ر ،، پولینڈ پر روس اور جرمنی کا قبضہ

۱۲ر ،، رومانیہ کے وزیر اعظم موسیو کالسنکو کو قتل کر دیا۔ پولینڈ جرمنی اور روس نے بانٹ لیا

۲۳ر ،، برطانیہ نے جرمنی کی ناکہ بندی کرنے کا اعلان کیا۔

۲۸ر ،، ہٹلر نے پولینڈ میں فوجی راج قائم کر دیا وارسا پر جرمنی کا قبضہ

۲۹ر ،، پولینڈ کی روس اور جرمنی میں بانٹ۔

اکتوبر

یکم اکتوبر۔ وارسا فتح ہوگیا۔

۲ر ،، تمام ملک میں اور جابجا ہندوستان کے باہر گاندھی جینتی منائی گئی

۳ر ،، پنڈت جواہر لال نہرو اور راجندر بابو کی وائسرائے ہند سے ملاقات۔

۴ر ،، میرٹھ میں زبردست بلوہ

۵ر ،، کانپور کے مزدوروں کی ہڑتال

۸ر ،، بلند شہر جیل کے دروازہ پر خاکساروں کا بلوہ چھ خاکسار ہلاک

۱۴ر ،، روس اور لتھونیا کا معاہدہ مکمل ہوگیا

۱۶ر ،، باون لیڈروں سے ملاقات کے بعد ہندوستان کے متعلق وائسرائے ہند کا اہم اعلان

۱۹ر اکتوبر۔ وزیر ہند نے وائسرائے کے بیان کی تائید کی۔ حکومت بلغاریہ مستعفی ہوگئی۔ برطانیہ فرانس اور ترکی میں معاہدہ

۲۲ر ،، کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگریسی وزارتوں کے استعفوں کا فیصلہ کر دیا۔

۲۴ر ،، کانپور میں بلوہ

۲۵ر اکتوبر۔ اسلامی ملکوں کی کانفرنس

۲۶ر اکتوبر۔ مدراس کی کانگریسی وزارت کا استعفا پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث

۲۸ر اکتوبر۔ امریکہ میں ہتھیاروں کی سپلائی پر سے پابندیاں اٹھانے کا بل پاس ہوگیا

۳۱ر اکتوبر۔ بہار یوپی اور بمبئی کی وزارت کا استعفےٰ۔ روسی وزیر خارجہ کی تاریخی تقریر۔

نومبر

۳ر نومبر۔ یوپی گورنمنٹ نے اپنے تین مشیر مقرر کئے

۴ر نومبر وائسرائے سے مہاتما گاندھی کی پھر ملاقات اطالیہ کا وزارت کا استعفا۔

۶ر ،، صلح کے لئے شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کی اپیل

۷ر ،، سرحدی وزارت کا استعفےٰ

۹ر ،، ہٹلر پر قاتلانہ حملہ میونک کے شہروں کے گودام میں بم پھٹ گیا صلح کی تجویز نامنظور

۱۱ر ،، شاہ فاروق والئی مصر پر حملہ

۱۴ر ،، ہندوستانی جہازیوں کی ہڑتال

۱۵ر ،، آسام کی کانگریسی وزارت کا استعفا

۲۲ر ،، انگلینڈ کے قریب سمندروں میں سرنگیں

۲۷ر ،، متھرا میں پولیٹکل کانفرنس پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر۔

۲۸ر ،، روس اور فن لینڈ کے درمیان لڑائی چھڑ گئی

۳۰ر ،، لندن میں لالہ لاجپت رائے کے پتر کی مرتو

دسمبر

یکم دسمبر۔ فرانس کے وزیر اعظم کو جنگ کے سلسلہ میں ڈکٹیٹری کے اختیارات دیے گئے۔

۲ر ،، روس نے فن لینڈ میں کٹ پتلی حکومت قائم کر دی۔

۶ر ،، گورنر یوپی نے ٹینسی بل پر منظوری دیدی

۹ر ،، آچاریہ رام دیو جی کا سورگباش۔

۱۱ر ،، بین الاقوامی لیگ کی اسمبلی نے روس اور فن لینڈ سے جنگ بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر جناح نے رائل کمیشن کا مطالبہ کیا۔

۱۳۔ روس نے صلح کی اپیل ٹھکرا دی سویڈن میں نئی کیبنٹ بنی۔

۱۴ر ،، روس کو بین الاقوامی لیگ سے نکال دیا گیا

۱۷ر ،، جرمنی کے جنگی جہاز گرافسی نے خودکشی کی

۱۹ر ،، بنگال کی وزارت سے سر نلنی رنجن سرکار کا استعفےٰ۔

۲۲ر ،، ہندوستان میں مسلم لیگ نے یوم نجات اور قوم پرست مسلمانوں نے یوم اتحاد منایا

۲۸ر ،، ترکی کا زلزلہ ہندو سبھا کا اجلاس کلکتہ میں شروع ہوا۔

لکھنؤ کا گرام سدھار سنٹر

لکھنؤ ۳۰ر دسمبر۔ سر ہاریس اور لیڈی ہیلٹ نے مسٹر بشپ کمشنر لکھنؤ کے ساتھ غیر سرکاری طور پر موضع گوری کا معائنہ کیا جو ضلع لکھنؤ کا گرام سدھار کا مرکز ہے اس مرکز میں کنور جسبیر سنگھ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ مسٹر گوپی ناتھ سریواستو سابق پارلیمنٹری سکریٹری الیوسی ایشن۔ ڈاکٹر ایس۔ این سکسینہ (پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ) لالہ راد ہے شام رستوگی وغیرہ نے ان کا استقبال کیا۔ گورنر موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ تک پنچایت گھر۔ بیج گھر۔ چونہ اور اینٹوں کے بھٹے ایندھن اور چارے کے اسٹور ریڈیو ہوس۔ بنیادی تعلیم کے سکول وٹرنری ہسپتال، شفاخانہ۔ لڑکیوں کے سکول کتائی کے سنٹر اور انڈسٹریل سٹور وغیرہ کا معائنہ کیا۔

ڈبل پروگرام — اسٹیج پر ناچ وگانا — ڈبل پروگرام

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات اور پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

اندرابائی (ریڈیو سنگر وگراموفون)

مس وحیدن۔ مس خورشید۔ مس شریفہ

کا اسٹیج پر ناچ وگانا

ماسٹر منبی اور ماسٹر پھولچند کے اسٹیج پر مذاقیہ پارٹ نہایت خوبصورتی سے کریں گے۔

ساتھ میں

سروج فلم کا لاجواب ڈرامہ

شاہ بہرام

جس کی اداکاری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

ایک دلکش ——— سنسنی خیز ——— اور لاجواب شاہکار

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات اور پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

ہندوستان سنی ٹون کا لاجواب شاہکار

کون کسی کا

جس میں سوبھانہ اسمرتھ۔ خورشید۔ نذیر۔ پدما۔ مبارک۔ سنگھ۔ مارتی راؤ خلیل۔ کے۔ کے اڈوانی۔ گوپی۔ بی بی۔ اوتار۔ وغیرہ کے لاجواب کام۔ دل سوز نغمے دلکش ڈانس۔ پرلطف مذاق اعلیٰ سین سینریاں دیکھکر آپ خوش ہو جائیں گے۔

آنیوالے تماشے | جوش اسلام۔ بھابی۔ سپیرا۔ پریسیڈنٹ

سال نو پر ہٹلر کا پیغام اور پیشگوئی

برلن ۳۱ دسمبر۔ ہر ہٹلر نے نازی پارٹی کو سال نو پر ایک طویل پیغام بھیجا ہے جس میں پیشگوئی کی ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء جرمنی کی تاریخ میں ایک نہایت فیصلہ کن سال ثابت ہوگا۔

اپنے برسر اقتدار آنے کے بعد کے تمام اہم واقعات کو دہرانے کے بعد ہر ہٹلر نے لکھا ہے "خدا کرے کہ سنہ ۱۹۴۰ء فیصلہ کن ثابت ہو۔ جتنی زیادہ قربانیاں کی جائیں گی ہماری فتح یقینی ہوگی۔ جن قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے گا وہ اس مصیبت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہونگی جو کہ اہل جرمنی پر اس حالت میں نازل ہونگی اگر ورسائی کے مجرمان پھر جیت گئے۔ ہم نہ صرف ورسائی کی بے انصافیوں کے خلاف لڑ رہے ہیں بلکہ اس برطمی بے انصافی کے لئے لڑ رہے ہیں جو کہ اس کی جگہ لے سکتی ہے۔ مسٹر چیمبرلین کے مقابلہ میں ہمیں یقین ہے کہ نیا دور پرانی دنیا کی گھسی ہوئی اور بوڑھی حکومتوں کے ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا۔ یورپ کو دوبارہ بنانے کے لئے ان حکومتوں کی ضرورت پڑے گی جو کہ نوجوان اور جدت طراز ہیں۔ یہودی سرمایہ پرستوں کی دنیا ۲۰ ویں صدی میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ لڑائی کے پہلے مجرہ میں دو باتیں ثابت ہوئی ہیں (۱) دشمن کو ہماری مغربی دیوار پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی (۲) جہاں کہیں دشمن سے جرمن فوجوں کا مقابلہ ہوا جرمن فوج نے اپنی شہرت کا ثبوت دیا۔

نہرو کا نئے سال کا پیغام

لاہور ۳۱ دسمبر۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نئے سال کی آمد پر شہر لاہور میں ہمیں اپنے ذہن کو دس برس پیچھے لے جاکر اس دنیا کو یاد کرنا چاہئے جبکہ ہم نے دریائے راوی کے کنارے آزادی کا عہد کیا تھا وہ عہد ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے ملک کو نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے فرمائے آپ نے مزید فرمایا کہ اسوقت جبکہ دنیا میں جنگ کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور چاروں طرف مصیبت ہی مصیبت ہے کسی کے لئے مسرت کی خواہش کرنا آسان نہیں ہے۔ اسوقت کی تو خوشی یہ ہے کہ انسانی غم کو محسوس کیا جائے میں رسمی طور پر نئے سال کی خوشی کا پیغام دینے کی جرأت کرتا ہوں۔ ہمارے لئے اب کے جو نیا سال آرہا ہے وہ تشدد اور جنگ کے اثرات کی تاریکی سے پُر ہے اور کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ آخر اس کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص یا قوم حالات کی رفتار پر قابو نہیں پا سکتی مگر وہ ان حالات سے بالاتر ہوکر اپنی قسمت تک کو پلٹ سکتی ہے لہذا ہمیں اپنے ستونوں کو مضبوطی سے تھام کر اور اپنے اصولوں اور مقاصد پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہ کر پوری طاقت اور حوصلہ کے ساتھ ان کے لئے کام کرنا چاہئے اور جد و جہد میں ہم کامیابی کو پالیں گے۔ اگر اپنے بنیادی اصولوں کو قربان کرکے کوئی کامیابی حاصل کی جائے تو اس کامیابی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حقیقی نہیں ہوتی اور وہ ناکامی کی ابتدا ہوا کرتی ہے۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نئے سال کی آمد پر شہر لاہور میں ہمیں اپنے ذہن کو دس سال پیچھے لے جاکر اس وقت کو یاد کرنا چاہئے جبکہ آپنے دریائے راوی کے کنارے آزادی کا عہد کیا تھا۔ وہ عہد ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ آزاد متحدہ اور جمہوری ہندوستان کے قیام کے لئے ہمیں نیک اعتمادی کے ساتھ اپنے آپ سے ہی خطاب کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسوقت ہر شخص کے لئے خوش قسمتی کے دروازے کھلے ہونگے اصل زندگی یہ ہے کہ سب کی بھلائی کے لئے متحدہ کوشش کی جائے اس وقت اپنی ذاتی خوشی کو پیش نظر رکھ کر سوچنے کا وقت ہوگا۔ میں نئے سال پر خواہش ظاہر کرتا ہوں کہ میرے ملکی اپنے خوابوں کی تعبیر کے لئے محنت کے ساتھ کام کرینگے۔

کلکتہ مسلم تعلیمی کانفرنس

کلکتہ ۳۱ دسمبر۔ مسلم تعلیمی کانفرنس میں آج کے اجلاس میں اردو زبان کو ہر دلعزیز بنانے کے مسئلہ پر خاص طور پر بحث رہی۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے بحیثیت صدر یہ فرمایا کہ اردو ہندوستان کی قومی زبان ہے جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے وہ بھجن اور ہزار ہا ٹھمریاں لکھی ہیں جو ہندو مندروں میں گائی جاتی ہیں اسی طرح ہزاروں مسلمانوں نے خدا اور رسول کی شان میں حمد و ثنا کی ہے جنہیں مسلمان جوش کے ساتھ پڑھتے ہیں آپنے کانگریس کی اس کوشش کی مذمت کی کہ وہ اردو کی جگہ سنسکرت آمیز ہندی رائج کرنا چاہتی ہے۔ جو بول چال کی زبان نہیں اور مصیبت یہ ہے کہ اس نئی زبان کو نہ ہندو سمجھتے ہیں اور نہ مسلمان اور پھر بھی اسے جاری کرنا مقصود ہے یہ تنگ نظری کی پالیسی اگر متحدہ کوششوں کی ضرورت ہے تو زبان بھی متحدہ چاہئے یہ نکتہ چینی کہ اردو مسلم درباروں کی زبان ہے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مسلمان فرمانرواؤں نے

پلازا ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

سنیچر ۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

موجودہ جنگ یورپ کے خوفناک سین

ہوائی جہازوں کی بمباری اور شہروں کی بربادی مشین گنوں سے ہوائی جہازوں پر گولہ باری اور انکی تباہی، زہریلی گیسوں کے خوفناک نتائج اور ان سے محفوظ رہنے کی تدابیر۔ وار کونسلوں کی ہدایتیں۔ اور اسپر عملدرآمد۔
جنگ کے ان تمام خوفناک نظاروں کو اگر آپ بچشم خود دیکھنا چاہتے ہوں تو پلازا ٹاکیز میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

ساتھ میں

ٹیل اسپن

TAIL SPIN

پورا انگریزی فلم بھی دکھایا جائے گا

مختلف صوبجاتی زبانوں کی پرورش کی تھی آپ نے حکومت بنگال سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اردو کو فروغ دے اور بنگالی اپنی طرف سے بھی اردو پڑھنے کی کوشش کریں صاحب صدر نے آخر میں کہا کہ اردو کو اس وقت خطروں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس

چھپرہ ۳ جنوری۔ آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس تین دن کے اجلاس کے بعد ختم ہوگئی۔ کانفرنس میں کئی اہم رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ کانگریس اور مسلم لیگ میں جو سمجھوتہ ہوگا شیعوں پر اس کی پابندی لازم نہ ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ شیعہ کانفرنس کو کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے الگ رہنا چاہئے ایک اور رزولیوشن میں مشترکہ انتخاب کی زبردست حمایت کی گئی اور برطانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آئندہ آئین میں جداگانہ انتخاب کا سسٹم نہ رکھے بلکہ مشترکہ انتخاب جاری کردے کانفرنس میں جب کانگریس اور مسلم لیگ سے الگ رہنے کے رزولیوشن پر بحث ہورہی تھی تو کانفرنس کے جنرل سکریٹری میر جعفر حسین اجلاس سے اٹھکر چلے گئے انہوں نے علحدگی کی پالیسی کی مخالفت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ کانگریس جیسی قومی سنستھا سے شیعوں کا الگ رہنا اُن کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔
کانفرنس نے ترکی کے زلزلہ زدوں سے ہمدردی کا ایک رزولیوشن پاس کیا۔

آل انڈیا کانگریس کا ہدایتی سرکلر

الہ آباد ۳۰ دسمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی گذشتہ میٹنگ کی پاس کئے ہوئے دو رزولیوشنوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور تجویز کی گئی ہے کہ کانگریس کے پروگرام کو کامیابی سے چلانے کے لئے چار محکمے الگ الگ قائم کئے جائیں اور ہر محکمہ کا انچارج ایک افسر یا ایک چھوٹی سی کمیٹی ہو۔

(۱) محکمہ اشاعت اس محکمہ کی طرف سے پمفلٹ وغیرہ چھاپے جائیں جو موجودہ سیاسی حالات کے متعلق ہوں بالخصوص ورکنگ کمیٹی کے پاس کئے ہوئے رزولیوشنوں کی اشاعت کی جائے۔ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے متعلق مطالبہ کو ہر دلعزیز بنایا جائے اور اس کی وضاحت کی جائے۔

(۲) اقلیت کا محکمہ۔ اس محکمہ کی جانب سے کانگریس کی ان کوششوں کی وضاحت کی جائے جو اُس نے اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کی ہیں بالخصوص مسلمانوں کے حوالہ سے یہ بتایا جائے کہ کانگریس کی خواہش کے باوجود معاملہ کیوں طے نہیں ہوسکا اور آئندہ اس مسئلہ کو کانگریس کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ کیسے طے کرنا چاہتی ہے۔

(۳) ہریجن محکمہ۔ یہ محکمہ اس بات کی کوشش کرے کہ ہریجنوں اور اقلیتوں کے کافی ممبر کانگریس میں لوکل جماعتوں اور کمیٹیوں میں منتخب ہوں۔

(۴) چرخہ کا محکمہ۔ مقامی چرخہ سنگھ کی امداد سے کھادی کو عام پسند بنانے اور چرخہ کاتنے والوں کو سہولتیں بہم پہونچانے کا کام کیا جائے۔ (صدر دفتر)

جنرل سکریٹری نے لکھا ہے کہ ہیڈ آفس اس کام کے چلانے میں ہر ممکن مدد دے گا۔ انہوں نے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب شدہ کونسل اور اسمبلی کے ممبروں سے بھی کام لیں اور مرکزی دفتر کو اس کی اطلاع دیتے رہیں یہ اطلاع مہینے میں ۲ بار نہیں تو ایک بار ضرور ہونی چاہئے

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا فیصلہ

پٹنہ ۳۱ دسمبر۔ کئی دن سے چھپرہ میں آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ہورہا تھا کل کے اجلاس میں ایک اہم رزولیوشن پاس ہوا ہے جس میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سیاسی جماعتوں سے آزاد ہوکر اپنی پالیسی اور پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ ایک دوسرا رزولیوشن پاس کرکے کانفرنس نے قرار دیا ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان جو بھی سمجھوتہ ہوگا تو شیعہ فرقہ اس کا پابند نہ ہوگا۔ ایک اور رزولیوشن پاس کرکے حکومت یوپی سے مطالبہ کیا گیا کہ مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے بارے میں گذشتہ نومبر اور مارچ میں جو کمیونک شائع ہوا تھا اُسے منسوخ کیا جائے اسی سلسلہ میں جو تعزیری ٹیکس لگایا گیا ہے اُسے واپس لیا جائے اور شیعوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے ایک دوسرے رزولیوشن میں گولی چلنے کے اس واقعہ کی مذمت کی گئی جو گزشتہ جولائی میں امام باڑہ کے قریب پیش آیا تھا۔

کانپور انجمن وطن
جناب باردی صاحب ایڈیٹر ہماری آواز کی

زیر صدارت انجمن وطن کے ممبران کا ایک اہم جلسہ دفتر انجمن وطن میں ہوا جسمیں جناب محمد فاروقی صاحب صدیقی کرنل نیلی پوش نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی دوران تقریر میں صاحب موصوف نے مصطفےٰ کمال پاشا اتاترک کی سوانح حیات پر ایک مکمل روشنی ڈالی آپنے فرمایا کہ آپ سب ممبران انجمن وطن کو چاہئے کہ بلا امتیاز مذہب و ملت ملکی خدمت کریں۔ بعدازاں باردی صاحب نے بھی تقریباً پون گھنٹہ تقریر فرمائی دوران تقریر میں آپنے بھی بلا امتیاز مذہب و ملت ملکی خدمت کرنے پر زور دیا۔
اس کے بعد محمد وحیدالدین صاحب نے ایک نظم

آل انڈیا مومن کانفرنس

گورکھپور ۳۱ دسمبر۔ ۲۷، اور ۲۸ دسمبر کو گورکھپور میں آل انڈیا مومن کانفرنس کا ساتواں سالانہ اجلاس زیر صدارت مولوی ظہیرالدین صاحب ایڈوکیٹ انبالہ منعقد ہوا جسمیں کئی اہم رزولیوشن پاس ہوئے جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

(۱) مومن برادری سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ابتدائی پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۲) کانگریس یا مسلم لیگ کے اس دعوے کی تردید کی گئی کہ مومن برادری قطعی طور پر اُن کے ساتھ ہے۔

برطانوی حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ اگر مومن کانفرنس سے مشورہ کئے بغیر کوئی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کرلیا گیا تو مومن برادری اسے تسلیم نہیں کرے گی۔

(۳) حق رائے دہی بالغان کے اصول پر کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ آبادی کی بنیاد پر مومن برادری کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔

(۴) صوبجاتی حکومتوں سے درخواست کی گئی کہ مومنوں کی فلاح اور ترقی کے لئے کوشش کیجائے

(۵) برطانوی حکومت سے درخواست کی گئی کہ جنگ کے مقاصد کا اعلان کرکے ہندوستان پر ان کا اطلاق کیا جائے۔

(۶) پنجاب اور بنگال کی حکومتوں کی توجہ اسطرف مبذول کرائی گئی کہ ان دونوں صوبوں میں مومن برادری کی حالت کی طرف سے غفلت برتی جارہی ہے لہذا اس کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مؤثر قدم اٹھایا جائے ان کے علاوہ کئی اور اہم رزولیوشن پاس ہوئے کانفرنس میں یوپی۔ پنجاب بنگال۔ بہار۔ بمبئی اور سی۔ پی کے دو ہزار ڈیلی گیٹ شریک تھے کھلے اجلاس میں ۴۰ ہزار مومن مسلمانوں اور ہندوؤں نے شرکت کی۔

صدر مختصر تقریر فرمائی اور صاحبان موصوف کو ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ بعدازاں جناب کمونہ محمد مختار حسین صاحب نے

اطلاع عام

ہم نے منشی محمد ابراہیم ولد چاند خاں قوم شیخ ساکن ہمایوں باغ کانپور کو جو ہمارے یہاں بحیثیت ملازم کام کرتا تھا۔ اپنے یہاں سے الگ کردیا ہے۔ کوئی صاحب ہمارے فرم کے متعلق اس سے کسی طرح کا کاروبار نہ کریں۔ اور نہ کوئی روپیہ دیں۔ ہمارا فرم اس کے کسی فعل کا ذمہ دار نہیں ہے۔

بشیشر ناتھ مول چند
ٹمبر مرچنٹ کراچی خانہ کانپور۔

شاندار — نشاط ٹاکیز کانپور میں — دوسرا ہفتہ

جمعہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
اور پونے دس بجے رات کو

جوانی کی ریت

جسمیں — کانن (انیتا) — نجم (دلیپ) — نیمو (بھولاناتھ) — جگدیش (ڈاکٹر جگندھو) — بکرم کپور (چکرورتی)
کلاوتی (ریبا) وغیرہ کی جذباتی اداکاری دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیے

ساتھ میں

موجودہ جنگ کے خوفناک سین!

موجودہ جنگ یورپ کے خوفناک اور تباہ کن حالات یعنی ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری مشین گنوں کے ذریعہ ہوائی جہازوں کی تباہی وغیرہ کے دردناک سین بھی دکھائے جائیں گے۔ جو آپ کے لئے حیرت انگیز ہوں گے۔ تشریف لاکر اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

کہے۔ کنول وتی بھی راجکمار کی آنکھوں میں آنسو دیکھکر تمام رات سوچتی رہی محبت بھری آنکھوں میں پریم کے چھلکتے ہوئے آنسو دیکھکر اس کا نازک دل کانپ رہا تھا۔ سندر آنکھیں بے خوابی کی تلخیوں سے دوچار ہورہی تھیں۔ تمام رات راجکمار کی محبت کا رنگین سپنا دیکھتی رہی۔

علی الصباح راجکمار مندر میں آیا، وہ مندر کی ہر چیز کو نہایت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا بنتری پوجا پاٹ میں مشغول تھے۔ کنول وتی راجکمار کی بے چینی کو بغور دیکھ رہی تھی، حسن اپنی کامرانی پر مسکرا رہا تھا۔ روپ کی دیوی جی ہی جی میں مسکرا رہی تھی، پوجا ختم ہونے کے بعد راجکمار مندر سے نکلا۔ کنول وتی دروازے میں کھڑی تھی۔ راجکمار کے دل کا کنول کھل گیا۔ آنکھوں آنکھوں میں غیر معمولی بے چینی کا اظہار کیا۔ کنول وتی کی گردن جھک گئی۔ راجکمار نے مالا گلے سے اتار کر کنول وتی کو دی۔ کنول وتی کے چہرے پر حیا کی سرخی ناچ رہی تھی ہونٹوں پر ایک دل آویز تبسم رقص کر رہا تھا جھکی ہوئی آنکھیں دل ہی دل میں شکریہ ادا کررہی تھیں۔ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ راجکمار مندر سے چلا۔ کنول وتی خوبصورت مالا کو دیکھ رہی تھی، اسے محسوس ہورہا تھا کہ مالا کا ایک ایک موتی راجکمار کی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ مالا کے ہر موتی میں راجکمار کی تصویر دیکھ رہی تھی، بے اختیار چوم رہی تھی۔ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ لگا رہی تھی، راجکمار محل میں آیا۔ کنول وتی کی محبت کو دل میں پہلے سے سوا پایا در و دیوار پر کنول وتی کی حسین تصویریں دیکھ رہا تھا۔ شاہانہ مشاغل رو کھے پھیکے نظر آرہے تھے سمن باغ میں کسی مضطرب بھونرے کی طرح گھوم رہا تھا شگفتہ پھولوں کو والہانہ چوم رہا تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ پھولوں کی ایک ایک پتی میں کنول مسکرا رہی ہے۔ جوہی سے مسکرا کر بولا "تم میرے محل کی زینت ہو، تمہاری بھینی بھینی خوشبو چمن کی جان ہے۔ مگر تمہارا رنگ کنول کے روپ کی ہمسری نہیں کر سکتا، تمہاری خوشبو کسی کی زلفوں کی خوشبو کو نہیں پہونچ سکتی۔ تمہاری پتیاں ملائم ہیں مگر میری کنول کی نازک انگلیاں تم سے کہیں سوا گداز ہیں؟" جوہی کا پھول شرما گیا۔ راجکمار نے پتیاں مسل کر بکھیر دیں، اسکی بھٹکتی ہوئی نظر گلاب پر پڑی، اسے محسوس ہوا کہ گلاب اسکی والہانہ بیتابی پر مسکرا رہا ہے، اپنی ہمہ گیر خوبصورتی پر اترا رہا ہے، راجکمار نے ہاتھ بڑھا کر پھول کو چھیڑا۔ پھول یہ تمہاری بھول ہے۔ میری کنول کا چہرہ تم سے کہیں زیادہ شگفتہ ہے، گلابی ہونٹ تمہاری پنکھڑیوں سے بڑھ کر سندر ہیں۔ تمہاری خوبصورتی تمازت آفتاب سے کمھلا جائے گی۔ تمہارا جوبن مرجھا جائے گا، میری کنول ایک ایسا پھول ہے جسکی پتی کبھی نہیں مرجھاتی۔ جس کا روپ ابدی روپ ہے"۔ راجکمار نے مسل کر زمین پر ڈالدیا۔ برابر سے یاسمین کی کلی مسکرا کر بولی:-

"راجن تم پھولوں کو مسل رہے ہو، کنول کی محبت نے تمہیں دیوانہ بنادیا ہے، ذرا سوچو تو، پھول کی ہمسری کنول وتی کیونکر کر سکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ خوبصورتی ہماری عارضی ہے، ہم ہر صبح نکھرتے ہیں، شام سے پہلے مرجھا جاتے ہیں، ہر آنے والی صبح ہمیں نئے روپ میں پیش کرتی ہے، تم ہر صبح شاخوں کے ساتھ ہمیں مسکراتے ہوئے دیکھتے ہو۔ ہماری فنا بقا کا راز لئے ہوئے ہے، لیکن انسان مٹ کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے، دنیا اسے دوبارہ نہیں دیکھ سکتی، یاسمن کی کلی کی گستاخی کو دیکھکر راجکمار نے اسے نوچ کر پھینک دیا۔ دانت پیس کر بولا "شوخ کلی ایک راجکمار سے اس قدر شوخ گفتگو؟ میری کنول باغ حسن کا مہکتا ہوا پھول ہے۔ جس کی مہکار ہر لمحہ بڑھتی ہے، جس کی پتیاں دائمی شگفتگی لئے ہوئے ہیں۔ اس کی مہکار کبھی ختم نہیں ہوتی، راجکمار کے لئے اس میں ہر روز ایک نئی کشش ہے" چمپا کا پھول گردن جھکائے راجکمار کی تائید کر رہا تھا۔ راجکمار تالاب کے کنارے کھڑا اترتے ہوئے پھول کو دیکھ رہا تھا سورج کی کرنوں نے اس کی پتیوں میں نئی جان ڈالدی تھی راجکمار نہایت دلچسپی سے دیکھتا رہا، ہوا کے ہلکے ہلکے تھپیڑے کنول کے پھولوں کے ساتھ اٹکھیلیاں کر رہے تھے، راجکمار کا دل محبت کے ہچکولے کھا رہا تھا، کنول وتی ڈھلتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی آنے والی حسین شام کا انتظار کر رہی تھی۔

شام کے جھٹپٹے میں پہاڑی کی چوٹی پر کنول راجکمار کو آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ راجکمار کنول کی محبت کے گیت گاتا ہوا پہاڑی پر چڑھا، کنول دوڑ کر آگے بڑھی، راجکمار نے اسے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ لگا لیا! کنول اس کی آنکھوں میں وفور مسرت سے آنسو چھلک رہے تھے۔ راجکمار کے آنسو دیکھکر کنول نے کہا "راجن یہ داسی ہرگز اس لائق نہیں کہ ایک راجکمار اس سے پریم کرے" راجکمار چونک پڑا۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو کنول، تم داسی نہیں دیوی ہو جو میرے دل کے سنگھاسن پر بیٹھ کر محبت کی دنیا پر حکمرانی کر رہی ہے۔ یہ حقیر راجکمار نہیں تمہارا ادنیٰ غلام ہے"۔

"نہیں راجن تم یہ مالا واپس لے لو، جب سے تم نے دی ہے میرے دل میں ایک آگ سی بھڑک رہی ہے، جسم کا رواں رواں جل رہا ہے، انجانی کیفیت جذبہ کے ماتحت اس شدت سے تڑپ رہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے، ساری دھرتی کی بے چینیاں میرے جسم میں سرایت کر گئی ہیں، ایک دہکتی ہوئی چنگاری جس طرح خس و خاشاک میں آگ لگا دیتی ہے تمہاری مالا کا ہر موتی چنگاری لئے ہوئے ہے"۔ راجکمار نے تڑپ کر کہا "کنول تم کس قدر بھولی ہو! تمہاری آنکھیں ان موتیوں سے کہیں زیادہ شعلہ انگیز ہیں۔ حسن کی ہر جنبش میرے دل میں کبھی نہ بجھنے والی آگ بھڑکا رہی ہے۔ پریم کی آگ جو کبھی سرد نہیں ہوتی۔ راجکمار کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے، کنول بے چین ہو کر بولی "راجن تم رو کر میرے ہردے کو نہ تڑپاؤ پہلے ہی روزان آنسوؤں کو دیکھکر داسی جان گئی تھی کہ راجن محبت کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔ آہ یہ داسی کیونکر کہے، میرے دل میں بھی ایک طوفان برپا ہے۔ وہی طوفان جس میں تم غوطہ کھا رہے ہو" کنول کی گھگی بندھ گئی۔ گلوگیر آواز میں بولی "یہ داسی تمہاری جدائی میں آنسو بھی نہیں بہا سکتی، اگر میری آنکھوں سے کسی نے بہتے ہوئے آنسو دیکھ لئے تو راجن سنتری میرا گلا گھونٹ دینگے"۔ پھر کچھ سوچ کر بولی "راجن اس داسی کو بھول جاؤ۔ ایشور کے لئے اس سے پریم نہ کرو، پریم کا بیوپار بہت کٹھن ہے۔ بڑے بڑے چالاک بیوپاری اس کے آگے ہتھیار ڈالدیتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں بے حد رنگین ہے۔ مگر اس کی تہ میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ برہ کی آگ اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہے، وہ پر خار میدان ہے۔ جس کا ہر قدم ٹھوکریں لئے ہوئے ہے، مصائب سے پر ہے راجن یہ داسی درخواست کرتی ہے کہ آپ اسے بھول جائیں"۔ راجکمار نے کنول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر کہا "کنول تم نے جو کچھ کہا ہے۔ ٹھیک کہا ہے۔ میں نے جب تمہیں پہلی مرتبہ دیکھا ہزار کوشش کی کہ تمہیں بھول جاؤں، تمہارے سندر مکھڑے کو بھول جاؤں! مگر میں نے جس قدر تمہیں فراموش کرنا چاہا اسی قدر تمہارا خیال دل کی گہرائیوں میں اترتا گیا۔ کنول تم دنیا کی ہر ذی روح میں مجھے سمائی ہوئی نظر آتی ہو، حسین پھولوں میں تمہاری مہکار ہے۔ خوش الحان پرندوں میں تمہاری چہکار ہے۔ پہاڑی کے دامن میں بہتی ہوئی ندی تمہارے حسن کے گن گاتی ہے۔ آسمان کے چمکتے ہوئے ستاروں میں تم کھلکھلا رہی ہو، مسکراتے ہوئے چاند میں تمہارا حسن بے مثال دنیا کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہے، نکلتے ہوئے سورج کی کرنوں میں تم دمک رہی ہو، نسیم صبح کے جھونکوں میں تم ناچ رہی ہو، غرض کائنات کے ذرہ ذرہ میں تمہارا حسن جھلک رہا ہے۔ راجکمار تمہیں ایک لمحہ کے لئے نہیں بھول سکتا!"

مندر کی گھنٹیاں بجنے لگیں، کنول وتی روتی ہوئی جدا ہوگئی۔ راجکمار دیوتا کے آگے جھک کر کنول کی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا۔

اس کے بعد کنول اور راجکمار کی محبت روز بروز بڑھتی گئی۔ دونوں رات کو چھپ چھپ کر مندر کے پچھواڑے بڑی بڑی چٹانوں کی اوٹ میں ایک دوسرے سے ملتے۔ گوشۂ مغرب سے چاند جب خراماں خراماں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتا، نورانی کرنوں کا جال سے آغوش میں چھپا لیتا۔ اس وقت محبت کے دو پیکر دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ باہم ملتے۔ دفعتاً رنگینوں میں مل جاتی۔ نقرئی کرنوں کے پردوں میں چھپی ہوئی پریاں نقرئی ساز لے کر باہر نکل آتیں۔ ساز کا ہر تار محبت کی راگنیاں چھیڑ دیتا۔ وارفتگان محبت حسن و عشق کی راگنی سنکر بے چین ہو جاتے۔ حسن و عشق کے اجزا ساری کائنات سے امنڈ آتے، چاند کی چاندنی میں پریم کی لیلا کھیلی جاتی، پہاڑی کا ذرہ ذرہ سرمدی نغموں میں کھو کر بے خود ہو کر جھومتا، پریوں کے دل آویز نغمے محبت کے پھول برساتے۔ چاند کی کرنیں مچل مچل کر صدائے تحسین بلند کرتیں۔ پہاڑی کا یہ حصہ جہاں تم کھڑے ہو اور دریا کا وہ کنارہ جو دور سے آقرئی دھاری کی طرح نظر آرہا ہے۔ بے خود ہو کر لہروں سے گلے ملتا۔ راجکمار اور کنول وتی کے سنجوگ پر ساری دھرتی پر ایک بیخودی سی چھا جاتی۔

دونوں کو محبت کا جھولا جھولتے ہوئے تین ماہ گذر گئے۔ راجکمار کے چھپ چھپ کر محل سے نکلنے کا راز کھل گیا۔ محل کے چوکیداروں میں کانا پھوسیاں ہونے لگیں۔ اڑتی اڑتی بات راجہ کے کان میں پہنچ گئی۔ ایک رات جب راجکمار حسب لوٹ کر آیا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔ راجہ کے روبرو پیش ہوا۔ راجہ گرج کر بولا "تم راجکمار ہو، باپ کی عزت و آبرو کے پاسباں ہو۔ آج محل کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ ملازم تمہاری نقل و حرکت کی نگرانی کر رہا ہے۔ ایک ادنیٰ سنتری کی لڑکی سے پریم کا پھاگ کھیل رہے ہو۔ تمہیں شرم آنی چاہیئے۔ راج گدی کے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہو!"

محل کے گرد سنگین پہرہ لگا دیا گیا۔ راجکمار کو محل میں قید کر دیا گیا۔ کنول کی محبت کا قیدی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔ کنول روزانہ رات کو راجکمار کا انتظار کرتی، ایک دن راجکمار نے راجہ سے کہا "مہاراج کنول کی یاد میرے دل سے کبھی نہیں مٹ سکتی، اُس کی محبت کبھی نہ ٹوٹنے والا بندھن ہے۔ میری رگ رگ اُس کی محبت کے راگ الاپ رہی ہے"۔ راجہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا، متواتر دو روز سوچتا رہا —!

بوڑھا پجاری رک گیا، سرد آہ بھر کر بولا ایک چاندنی رات کو جب کنول حسب معمول راجکمار کا انتظار کر رہی تھی، اس کا دھڑکتا ہوا دل ہر دھڑکن کے ساتھ کہہ رہا تھا کہ راجکمار آج ضرور آئے گا"! ایک مضبوط ہاتھ ایک چٹان کی اوٹ سے بلند ہوا۔ چمکتا ہوا خنجر فضا میں چمکا۔ ایک ہی وار میں کنول کی لاش چٹان پر تڑپ کر ہمیشہ کے لئے سرد ہوگئی —! چاند مسکراتا ہوا بادل کے ٹکڑے میں چھپ گیا۔ ٹھیک اس وقت راجکمار پلنگ پر پڑا کروٹیں لے رہا تھا۔ چاندنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی، نیند کے بوجھ سے پپوٹے دبے جا رہے تھے، اسے ایسا محسوس ہوا گویا کسی نے اس کے دل میں خنجر گھونپ دیا ہے، وہ چونک پڑا۔ کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، چاند ابر پاروں میں چھپا ہوا غمگین نظر آرہا تھا، نیچے محل کے چوکیدار پہرہ دے رہے تھے۔ دور پہاڑی کی چوٹی دھندلی دھندلی نظر آرہی تھی۔ وہ کنول کو دیکھ رہا تھا، کنول آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسکی منتظر تھی راجکمار کی راہ دیکھ رہی تھی۔ اس کی بیوفائی پر شکوہ کر رہی تھی، آہ دو ہفتے کس طرح بیتے۔ ہو گئے! راجکمار کانپ اٹھا، اُسے محسوس ہوا کہ کنول آنسو بہا رہی ہے برسات کی آنکھیں جنھیں وہ پیار سے چوما کرتا تھا۔ رو رو کر نیر بہا رہی ہیں جوانی کی مدھ ماتا چھلکتے ہوئے پیالے جیون کی مدھ تا کو لٹا رہے ہیں۔ ان کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے ہیں۔ چھلکتے ہوئے گال پچک گئے ہیں آہ وہ گال کس قدر خوبصورت تھے، نازک ہونٹوں پر پپڑیاں جم گئی ہیں۔ خوبصورت ہاتھ اور نرم و گداز انگلیاں انتظار کی گھڑیاں گنتے گنتے تھک کر چور ہو گئی ہیں۔ رنگیں پھول گئی ہیں، آواز بیٹھ گئی ہے۔ پھیکی چاندنی میں اڑتی ہوئی چمگادڑیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں۔ کہ کنول تمہارا انتظار انتہائی شدومد سے کر رہی ہے، چاند کا افسردہ چہرہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کنول اس کی یاد میں بیحد مغموم ہو رہی ہے۔ یکایک اسے خیال آیا کہ پہاڑ کی چوٹی پر آگ لگ گئی ہے، مندر کا کلس آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا ہے، دھندلی چاندنی میں کلس کی رنگت پہلے سے کہیں زیادہ سرخ نظر آرہی ہے۔ راجکمار کے جسم میں ایک کپکپاہٹ دوڑ گئی۔ وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے اسکی کنول کو جلا کر راکھ کر رہے ہیں۔ وہ کھڑکی سے کود پڑا۔ وہ قطعاً بھول گیا کہ وہ محل کی ارتفاع سے کود رہا ہے اور یقیناً نیچے گر کر پاش پاش ہو جائے گا۔ چوکیداروں نے دھماکے کی آواز سنی دوڑ کر آئے۔ راجکمار چت پڑا تھا۔ سر کی ہڈی پاش پاش ہو گئی تھی۔ خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں، محل میں ایک کہرام مچ گیا، صف ماتم بچھ گئی —! راجہ اپنی غلطی پر بہت پچھتایا۔ پجاری ایک آہ بھر کر خاموش ہو گیا۔ نوجوان اجنبی کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

اعلان

برادران اسلام۔ آپ لوگوں کو نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ جامع العلوم و جامع مسجد ٹپکا پور کانپور کی سرپرستی عرصہ سے حضرت حکیم الامۃ جناب مولانا شاہ حاجی حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی فرما رہے ہیں اور چونکہ مولانا صاحب ممدوح بوجہ عذر قوی یعنی اضمحلال قویٰ سفر ترک فرما چکے ہیں۔ اسلیے کارکنان مدرسہ جامع العلوم و جامع مسجد کانپور کو معاونین و ہمدردان مدرسہ نے یہ مشورہ دیا کہ ان ہی میں سے ایک مجلس شوریٰ اہم ضروریات کے لئے مرتب کر دی جاوے۔ کیونکہ مولانا ممدوح کی سرپرستی سے قبل جو کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ اس نے حضرت ممدوح کو اپنے اختیارات سپرد کر کے حضرت ممدوح سے باختیار سرپرستی کی درخواست کی جسکو حضرت ممدوح نے قبول فرمالیا اور وہ کمیٹی اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر مسترد ہوگئی۔ اور اس لئے اس درمیان میں جو کچھ کام ہوتا رہا وہ تنہا حضرت مولانا صاحب ممدوح کی ہدایت و سرپرستی سے ہوتا رہا۔ چنانچہ لضرورت زمانہ جدید مجلس شوریٰ کے بارہ میں جناب مولانا صاحب ممدوح سے پھر استصواب کیا گیا۔ تو آپ نے بھی اپنی رضامندی و اجازت نئی تشکیل کے واسطے عطا فرمائی۔ چنانچہ حسب ذیل صاحبان عام ہمدردان و معاونین کے مشورہ و انتخاب سے مجلس شوریٰ کے ممبر منتخب کر لئے گئے۔ جسکو حضرت ممدوح نے پسند فرمالیا۔ اور مجلس شوریٰ مدرسہ و جامع مسجد کے اہم امور میں مشورہ دیگی۔ اور مجلس شوریٰ کی کثرت رائے پر عملدرآمد ہوگا۔ اور لضرورت موقع و اختلاف آراء وہی فیصلہ حضرت ممدوح کی خدمت میں آخری فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اور حضرت ممدوح کا جو فیصلہ ہوگا اس سے ممبران کو اطلاع دیکر عملدرآمد کیا جاوے گا۔ فقط

المرقوم ۲ر ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۹ء

محمد نور الحسن خاں مہتمم و متولی مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد کانپور

(۱) جناب حاجی بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم (۲) جناب مولوی غلام محی الدین صاحب تاجر چرم (۳) جناب حاجی ولدار رضا صاحب (۴) جناب حاجی نظام الدین صاحب (۵) جناب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب (خان بہادر) (۶) جناب کوتوال حاجی محمد سعید صاحب (۷) جناب منشی خلیل الرحمن صاحب (۸) جناب حکیم مولوی سعید الرحمن صاحب (۹) جناب مولوی محمد احمد صاحب (۱۰) جناب مولوی احمد عبدالحلیم صاحب (۱۱) جناب محمد بشیر صاحب بیرسٹرایٹ لا (آنریری مجسٹریٹ) (۱۲) جناب حاجی غنی احمد صاحب (۱۳) جناب حاجی محمد رفیع صاحب (۱۴) جناب حاجی عبدالرشید صاحب (۱۵) جناب حاجی مرزا محمد صدیق صاحب صادق (۱۶) جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب (۱۷) جناب سید احمد حسن صاحب بی اے۔ آنریری مجسٹریٹ (۱۸) جناب مولوی محمد حامد صاحب ایم۔ اے ایڈوکیٹ (۱۹) جناب مولوی شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ۔

مجلس اتحاد ملت صوبہ یوپی کی باشندگان ہند سے اپیل

زلزلہ زدگان ترکوں کی مدد کیجئے

کانپور ۱۳ دسمبر ۲ بجے رجبی میدان میں مجلس اتحاد ملت صوبہ یوپی کانپور کے زیر اہتمام باشندگان کانپور کا جلسہ زیر صدارت عالی جناب شاہ محمد رحمن صاحب جلالی غفاری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ صدر مجلس اتحاد ملت صوبہ دہلی کے منعقد ہوا۔ کرم علی صاحب نیلی پوش نے تلاوت قرآن کریم کی۔ افتخار احمد رضا صاحب و بیگم سردار اختر صاحبہ نے پر جوش نظمیں پڑھیں، اس کے بعد موصوف نے ذیل کی تجاویز پیش کیں۔

نمبر ۱۔ اہالیان کانپور کا یہ دوبارہ زلزلہ سے پہلا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت ترکی میں اناطولیہ کے قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاری کے سلسلہ میں شہداء کے لئے دعائے مغفرت و متوفیان کے مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی کرتا ہے اور باری تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ پسماندگان کے اعزا و اقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نمبر ۲۔ یہ جلسہ ہندوستان کی تمام اسلامی و دیگر اداروں و جماعتوں سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ ترکی کے اس ندوہ ناک قیامت خیز زلزلے کے موقع پر جلسہ کریں اور دامے درمے قدمے سخنے اپنی اخوت اسلامی کا عملی ثبوت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

نمبر ۳۔ یہ جلسہ ہندوستان کی ہر قوم و ملت اور خصوصاً مسلمانان ہند سے درخواست کرتا ہے کہ اس موقع پر اپنا فرض منصبی سمجھ کر کچھ رقم پیل ندار کر کے ترکی کے لئے امپیریل بنک آف انڈیا کے نام بھیجدیں۔ تاکہ اس رقم سے ترکی میں ان لوگوں کی جو خانمان برباد ہو کر پریشان و تباہ ہوئے ہیں۔ امداد کی جا سکے

نمبر ۴۔ یہ جلسہ حکومت ہند سے درخواست کرتا ہے کہ جو رقم حکومت ہند امپیریل بنک کو موصول ہو اسے صدر جمہوریہ ترکی کی خدمت میں ارسال کرنے کا انتظام کراوے۔

اس کی تائید مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی و صوفی معشوق صاحب نے کی آخر میں جناب صدر نے شکریہ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ ہز ایکسیلنسی غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ اور قونصل ترکیہ دہلی و بمبئی کی خدمت میں ہمدردی کے خطوط روانہ کئے جا چکے ہیں۔ محمد طلحہ صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یوپی کانپور

ضرورت ہے

اسلامیہ یتیم خانہ کانپور کے شعبہ صنعت و حرفت کے لئے ایک ایسے تجربہ کار ملازم کی جو علاوہ اردو و انگریزی میں خط و کتابت اور حساب کتاب کرنیکی قابلیت رکھنے کے ذیل کی ضرورتوں کو بھی پورا کر سکے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ ماہوار ہوگی درخواستیں ۱۰ر جنوری سنہ ۴۰ء تک آجانا چاہئے۔ صرف ایسے اشخاص جنہیں یہ قابلیتیں ہوں اور جنکی عمر ۴۰ سال سے زاید ہو درخواست پیش کریں۔

(۱) عمارتی لکڑی کی خریداری اور سامان کی تیاری کی مہارت

(۲) لکڑی کے متعلق مختلف قسم کے اسٹیمیٹ وغیرہ بنا سکنا۔

(۳) بہی کھاتے کے اصولوں کی واقفیت۔

(۴) فرنیچر کی دوکانداری۔ آرڈر لانے اور روپیہ وصول کرنے کی قابلیت وغیرہ وغیرہ۔

سید احمد حسن بی اے علیگ، آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پر توحق غم مستقل میں ہے * زبانِ بزمِ عزمی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سہ روزہ ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۴؎ ششماہی ۲؎

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۳؍جنوری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲؍ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲

ادبیات

حشر جذبات

(از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

بنکے مستی جب وہ دل پر چھا گئے
حاصلِ انجام غم، ہم پا گئے

کس قیامت کا تھا تیرا انتظار
پھول جو دامن میں تھے مرجھا گئے

کیا بتاؤں میری کیا حالت ہوئی
دیکھکر مجھکو جو وہ شرما گئے

دردِ دیگر میرے دل کو عشق میں
وہ طریقِ ضبط بھی سکھلا گئے

اُن کا جانا تھا کہ گھر ویراں ہوا
ایک دنیا لے گئے وہ کیا گئے

مسکرایا تم نے ہم کو دیکھکر
ہم صلہ اس آرزو کا پا گئے

لب پہ اک مُہرِ خموشی لگ گئی
کیا وہ رازِ زندگی سمجھا گئے

ہو چلا تھا اب عزیز اُن کا خیال
ہائے کیسے وقت میں وہ آگئے

جسمیں جلوے حُسن کے تھے رقص میں
ایک عالم ایسا بھی دکھلا گئے

لب پہ اُن کا نام جب آنے لگا
دلمیں آکر کچھ مجھے سمجھا گئے

اٹھئے ثاقب اب نہیں وقتِ نشاط
بزم سے وہ ساغر و مینا گئے

کافر

(از حضرت ملا احمق پھپھوندوی)

ہے غور طلب مفتیٔ قبلہ کا یہ فتوےٰ
ہندو سے کوئی صلح کا خواہاں ہے تو کافر

انگریز کی چوکھٹ کا سلامی ہے تو مومن
گر ہندو و گاندھی کا ثنا خواں ہے تو کافر

سرمایہ و دولت کا پجاری ہے تو مومن
مزدور کے افلاس سے نالاں ہے تو کافر

غداری ملت کا ہے خوگر تو مسلماں
ملت کی تباہی سے جو گریاں ہے تو کافر

ناموس نصاریٰ کا فدائی ہے تو مسلم
ناموس وطن کے لیے قرباں ہے تو کافر

حامی ہے اگر آرمی بل کا تو مسلماں
سرحد کے مظالم سے پریشاں ہے تو کافر

القصہ اگر کافر مطلق ہے تو مومن
اور واقعی گر صاحب ایماں ہے تو کافر

دنیائے اسلام

میثاق سعد آباد

سات اسلامی حکومتوں کی ستر لاکھ فوج!

بغداد کی اطلاع ہے کہ میثاق سعد آباد میں شامل ہونے والی حکومتوں کے اجتماع کی زبردست تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور انگورہ میں اس کے لئے خاص اہتمام کیا جارہا ہے۔ عربی حلقوں کا خیال ہے کہ اس کانفرنس میں ایران، افغانستان، عراق اور ترکی کی شرکت سے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جنگ کے وقت عسکری تعاون کی کوئی عملی صورت اختیار کی جائے۔ اور ایسی راہ پیدا کی جائے جس پر عمل کر کے چاروں حکومتیں ایک دوسرے کی فوجی امداد کر سکیں۔ نیز اس کانفرنس میں کوشش کی جائے کہ میثاق سعد آباد کے دائرے کو وسیع کیا جائے اور اس میں مصر، حجاز اور یمن کو بھی شامل کیا جائے۔

عربی ممالک کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ فوجی تعاون کی اسکیم کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ میثاق سعد آباد کی تمام حکومتوں کی ایک مشترکہ فوج تیار کی جائے گی جس کی تعداد کم سے کم ستر لاکھ ہوگی۔

طہران کی اطلاع ہے کہ وہاں سرکاری حلقوں میں اس کانفرنس کا گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا جارہا ہے اور یہ خیال کیا جارہا ہے کہ اس کے ذریعہ مشرقی ممالک کو عظیم الشان فائدے حاصل ہونگے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ کانفرنس پہلے انگورہ میں اور پھر طہران میں منعقد ہوگی۔ اور بعض کا خیال ہے کہ اس کے برعکس ہوگا۔

مصر میں اس کانفرنس کا عید کے چاند کی طرح انتظار کیا جارہا ہے کیونکہ امید یہ ہے کہ مصر کو بھی اس میں شامل کر لیا جائیگا۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نہر سویز کی حفاظت کا جو ذمہ ترکی حکومت نے لیا ہے اس میں تمام حکومتیں شامل ہو سکیں گی اور ترکوں کی ذمہ داری سب پر تقسیم ہو جائے گی۔

ترکی اخبار "جمہوریت" نے اس اجتماع پر مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے اس پر بھی عربی ممالک میں مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ مقالے میں بتایا گیا ہے کہ ترکوں کی خواہش ہے کہ مصر، حجاز اور یمن بھی اس میں شریک ہوں اور؎ اس بات کا ثبوت ہے کہ ترک عربوں کے ہمدرد ہیں اور مشکلات میں ان کی ہر طرح امداد کرنے کیلئے تیار ہیں۔

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) سرکاری حلقوں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ ترکی کے صدر غازی عصمت انونو بغداد تشریف لانے والے ہیں۔ ان کے اس سفر کا مقصد مشرقی ممالک کے لیے نہایت اہم ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ ایسی اسکیم پر حکومت عراق سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے عرب ممالک اور دیگر مشرقی ممالک کے درمیان باہمی اتحاد اور اعتماد کے روابط قائم ہو جائیں۔

عرب کے ریڈیو الشرق نے استنبول، بغداد اور مصر کے سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق یہ خبر نشر کی ہے کہ ترکی اور عراقی حکومتیں حکومت مصر کو بھی میثاق سعد آباد میں شرکت کی دعوت دے رہی ہیں۔ اس سلسلے میں عراق کے وزیر نوری السعید پاشا مصر تشریف لائے تھے اور وزیر اعظم مصر نے اس شرط پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ یہ میثاق مصر کے لیے مفید ثابت ہو تو مصر ضرور افغانستان، ترکی، عراق اور عہ

غازی عصمت انونو کے ارشادات عالیہ!

استنبول کے سیاسی حلقوں حلقوں کا بیان ہے کہ ترکی حکومت ہر ہنگامی حادثہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے اور اس نے اس مقصد کے لئے اتنی مکمل تیاری کر لی ہے، جس کا آج سے تین سال پہلے خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ترکی حکومت نے تمام ریزرو فوجوں کو طلب کر کے فیلڈ مارشل کے حوالے کر دیا ہے۔ اس احتیاطی فوج کو جنگ کے اہم نقاط پر تقسیم کر دیا جائیگا۔

یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حکومت ترکیہ تمام قلمرو میں جبری بھرتی کے قانون کا نفاذ کرنے والی ہے جس کا اطلاق ۱۶ سال سے لیکر ۶۰ سال کی عورتوں اور مردوں پر ہوگا۔ اگرچہ ترکی میں جبری بھرتی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کیونکہ نوجوان ترک توقع سے زیادہ فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ مگر احتیاطاً اس قانون کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔

ترکی اخبارات نے فنلینڈ کے حادثہ پر نہایت پرجوش مقالات لکھے ہیں، اور انھوں نے جمہوری حکومتوں کے اقدام کی پرزور تائید کی ہے۔

غازی عصمت انونو نے استنبول میں جو ایک تازہ تقریر کی ہے اسے ترکی اخبار نے نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ترکی حکومت خوب سمجھتی ہے کہ اس وقت اس کی پوزیشن کیا ہے؟ اس وقت اس کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ دنیا کے اہم ترین جنگی مرکز درہ دانیال اور باسفورس کی حفاظت کرے اور ان کی حفاظت کیلئے اپنی جان تک قربان کر دے۔ ہمارا یہ جذبہ بھی امن و سلامتی کی خاطر ہے نہ کہ کسی پر حملہ کرنے کی خاطر کیونکہ ہم ہجومی سیاست سے واقف نہیں ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اگر کسی نے ہماری سرزمین پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو ہم یقیناً اس کی مدافعت کریں گے اور ہم اپنی جنگی تیاریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ قدم بڑھائیں گے۔ تاہم یہ مدافعت اور جنگی تیاریاں بھی امن و سلامتی کے لئے ہوں گی۔ اور ہمارا یہ اقدام جنوبی مشرقی یوروپ کے لئے ہرگز خطرے کا باعث نہ ہوگا۔

اخبار "اقشام" نے اس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم اپنی حفاظت کیلئے اس قدر تیار و مستعد ہیں کہ اس کی کیفیت اخبار کے ذریعے ظاہر نہیں کر سکتے۔ ہر قوت کو اپنے احترام کے لئے ہمارے عزائم پر مجبور ہونا پڑے گا۔

حکومت مصر نے چند افسروں کو اس کام پر مامور کیا ہے کہ زہریلی گیس سے حفاظت کے لئے خواتین کو نقابوں کے استعمال کی تعلیم دیں خواتین دلچسپی سے یہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

عہ ایران کے معاہدے میں شریک ہوجائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جان پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۲

بمبئی میں وائسرائے کا اہم اعلان

۱۰ر جنوری کو اورینٹ کلب بمبئی میں ہز ایکسلینسی لارڈ لنلتھگو کے اعزاز میں ایک لنچ دیا گیا جسمیں ایک اہم تقریر کرتے ہوئے آپ نے موجودہ حالات کے متعلق معرکہ خیز سیاسی اعلان کئے اور فرمایا کہ ملک معظم کی حکومت نہایت وضاحت سے یہ کہہ چکی ہے کہ ہندوستان کا نصب العین کمل درجہ نو آبادیات ہے۔ اور اس وقت ہیں یہ فکر ہے کہ موجودہ حالات اور درجہ نو آبادیات کا درمیانی وقفہ کم از کم ہو جائے۔ نیز اس کے ساتھ ہی ہندوستان کی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو چاہیئے کہ موجودہ افسوسناک صورت حالات کو جلد از جلد ختم کرنے میں امداد دیں۔

صوبوں میں کانگریسی وزارتوں کے استعفے اور انکی وجہ سے صوبوں کی روزمرہ کی حکومتوں کا نظم و نسق چلانے کے لئے انڈیا ایکٹ کی ہنگامی دفعات کے استعمال کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ یہ تعطل عارضی ہوگا۔ اور بہت جلد ہی صوبوں میں آئین پر حسب معمول عملدرآمد دوبارہ بحال ہو جائے گا۔

اقلیتوں اور خاصکر مسلمانوں اور دولت اقوام کا ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسلینسی نے اپنی اور برطانی حکومت کی مشکل پوزیشن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ہمیں مختلف جماعتوں اور مفادوں کی طرف سے زبردست اور متضاد مطالبوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور انکی پوزیشن ایسی ہے کہ اس پر پورے طور سے غور کیا جائے۔ اور مختلف پارٹیوں سے اتفاق ہو، اور ملک معظم کی حکومت اس چیز کو کرانے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے میں اپنے مختلف پارٹیوں کے دوستوں سے یہ کہونگا کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ کیا وہ اکٹھے نہیں ہو سکتے اور آپس میں ایسا کوئی تصفیہ نہیں کر سکتے۔ جس سے میرا اور ملک معظم کی حکومت کا ہندوستان کی آئینی ترقی کے اہم مسئلہ کو سلجھانے کا کام سہل ہو جائے اور میں پھر اس سمجھوتہ پر زور دینے کی جرات کرونگا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں ہر اس عملی تجویز کرنے کو تیار ہوں جسے عوام کی تائید حاصل ہو اور میں ہر وقت ہر مدد دینے کو تیار ہوں جو میں ذاتی طور سے دے سکتا ہوں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

میں ہندوستان کی آزادی کے لئے کسی بھی شخص کے سامنے سو بار گھٹنے ٹیکنے کو تیار ہوں۔ لیکن انسانیت اور شرافت کا تقاضا ہے کہ ایک حد سے زیادہ نہ جھکا جائے، یہ وہ الفاظ ہیں جو پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح غازی آباد میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح اور مسٹر فضل الحق سے اپنی گفتگو ختم ہو جانے کے متعلق فرمائے۔ پنڈت جی نے اس تقریر میں جنگ کے متعلق کانگریس کی پالیسی کی وضاحت کی۔ اور فرمایا کہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ سب سے مقدم ہے آپ نے مخصوص مفاد والوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ زمانہ تو رہا نہیں کہ وہ سوراج کی کھلم کھلا مخالفت کریں اس لئے زبان سے تو اس کے حامی بنتے ہیں لیکن کبھی مذہب کبھی فرقہ پرستی اور کبھی کوئی اور آڑ لے کر عملاً حصول آزادی کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت جی نے یہ بھی بتایا کہ بہ حالت موجودہ ہندوستان کے مسئلہ کا حل قومی پنچایت (کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی) کے ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے تعمیری پروگرام میں مدد دینے کی اپیل کی اور کہا کہ جو لوگ کھدر نہیں پہنتے اور چرخہ نہیں چلاتے وہ ہمارے مقصد کے لئے نکمے ہیں۔ آپ نے ان نوجوانوں کے رویہ پر افسوس اور تعجب کا اظہار کیا جو پہنتے تو ہیں بدیشی اور کانگریس پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین کی پیشگوئی

۹ر جنوری کو برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے مینشن ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے اہل ملک کو آگاہ کیا تھا کہ نہایت دشوار اور سخت وقت آنے والا ہے۔ عام طور پر یہ رائے ہے کہ لڑائی کی تدبیروں میں عام اضافہ کیا جائے گا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ جو سخت پابندیاں اس وقت لگی ہوئی ہیں۔ ان سے بھی سخت پابندیاں لگانے کی ضرورت پڑے گی۔ جو چیزیں باہر سے منگائی جاتی ہیں۔ انکے استعمال پر سخت پابندی لگائی جائے گی بسوائے ان چیزوں کے جو کہ زندگی اور برآمدی تجارت کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ اور چیزوں کے استعمال پر بھی پابندی لگادی جائے۔ جس میں کپڑے وغیرہ بھی شامل ہیں حکومت اور لیبر لیڈر ۱۵ لاکھ بیکاروں کو قومی کام میں لگانے کی اسکیم پر غور کر رہے ہیں۔ بہترین طریقہ یہ سوچا گیا ہے کہ ہر کارخانہ سے بیکاروں کو کام پر لگانے کے لئے ایک معاہدہ کیا جائے۔ ہم لڑائی میں جٹے ہوئے ہیں۔ ایک بڑی تعداد انسانوں کی جو کہ نہایت خوفناک ہتھیاروں سے مسلح ہے جو کہ سائنس اب تک تیار کر چکی ہے ایک دوسرے کو اپنی ڈیفنس لائن کے پیچھے سے تاک رہی ہے۔ وقتاً فوقتاً ہمارے کانوں میں توپوں کی بھنک پڑ جاتی ہے۔ لیکن ابھی تک عام معرکہ آرائی شروع نہیں ہوئی ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ حالت کب تک رہے گی۔ ہوائی سرگرمیوں کا بہت زور رہا ہے۔ حکومت کی اسکیم کے مطابق کارخانوں میں کام کرنے کے لئے عورتوں کی ایک بڑی تعداد میں ضرورت پڑیگی۔

جناح نہرو خط وکتابت

پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کی وہ خط وکتابت جو ان کی دہلی کی ملاقات کے بعد ہوئی تھی شایع ہوگئی ہے۔ اس خط وکتابت سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مسٹر جناح کا تقاضا ایک تو یہ تھا کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمایندہ اور مقتدر جماعت مان لیا جائے۔ دوسرے وہ اس بات کے حق میں نہیں تھے کہ مسلم لیگ کانگریس کے اس مطالبہ کی تائید کرے جس کی رو سے برطانیہ سے موجودہ جنگ کے مقصد کی وضاحت اور ہندوستان کی آزادی اور اپنا آئین آپ مرتب کرنے کے حق میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس دوسری صورت کے باوجود مسٹر جناح نے پنڈت جواہر لال نہرو کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ مسٹر موصوف ہندوستان پر برطانیہ کا غلبہ قایم رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اسے کمینہ پن کہا ہے۔

برطانیہ وزیر جنگ کا استعفیٰ

لندن ۱۰ر جنوری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جب پارلمینٹ میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم سے مسٹر ہور بلیشا کی برطرفی کے حالات دریافت کئے جائیں گے تو اس وقت بڑی گرما گرم بحث ہوگی۔ ملک میں نمایاں تبدیلی کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے کیونکہ کیبنٹ کے ہر دو معزز ممبروں میں مسٹر چرچل کے بعد ہی ہور بلیشا کا درجہ تھا۔ مسٹر کومنگز (نیوز کرانیکل) کا بیان ہے کہ سوائے وزیر اعظم کے اس خبر سے کیبنٹ کے دوسرے ممبروں کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ کی رائے میں مسٹر ہور بلیشا کے مستعفی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ فوجی افسروں میں اندر ہی اندر انکے خلاف مہم جاری تھی کیونکہ وہ مسٹر ہور بلیشا کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس ناپسندیدگی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مسٹر ہور بلیشا یہودی ہیں۔ اور انہوں نے پوری کی پوری فوج کو جمہوری اصولوں پر منظم کیا تھا۔ ٹیلیگراف کے علاوہ تمام اخبارات نے وزیر جنگ کی اس اچانک تبدیلی پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے اخباروں کا یہ بھی بیان ہے کہ مسٹر اسٹینلے میں اپنے پیشرو کی سی قابلیت نہیں ہے۔ بعض اخباروں نے تو یہانتک لکھا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ اور کوئی شخص مقرر کئے جانے والا ہو اور جگہ کو پُر کرنے کے لئے انھیں عارضی طور پر عہدہ دیدیا ہو۔

مسٹر ہور بلیشا نے جس مسئلہ کی بنا پر استعفےٰ دیا ہے۔ اس کے بارے میں مختلف انداز سے قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ کچھ لوگوں کا تو کہنا یہ ہے کہ ہوائی طاقت فرانس میں فوج کے ساتھ کام کر رہی ہے اس پر کنٹرول کرنے کے لئے برطانوی مہاتی فوجوں کے دعویٰ پر اختلاف ہوا ہے۔ اختلاف کی دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس ماہ میں فوج میں مزید دو لاکھ سپاہیوں کی بھرتی کا جو اعلان کیا گیا ہے اس سے فوجی جنرلوں کو اتفاق نہیں ہے۔ بہر حال واقعہ کی اصلیت تو پارلیمنٹ کا اجلاس ہونے پر ہی اچھی طرح معلوم ہوگی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل کی تقریر

جب تک برطانوی حکومت کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مطالبہ منظور نہیں کرتی کانگریس عہدوں پر دوبارہ واپس نہیں جائے گی۔ اگر مطالبہ منظور کر لیا گیا تو کانگریس زیادہ طاقت اور قوت کے ساتھ پھر وزارتیں اپنے ہاتھ میں لے لیگی" یہ ہیں وہ الفاظ جو سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ۹ر جنوری کو احمد آباد میں کانگریس ہاؤس کے قریب ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ سردار پٹیل نے مزید فرمایا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلم لیگ سے گفت وشنید نہ کی جائے کیونکہ مسلم لیگ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کرنا نہیں چاہتی۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کانگریس مسلمانوں کے ساتھ کوئی تصفیہ کرنا نہیں چاہتی۔ اس کے یہ معنی بھی نہیں ہیں اگر کانگریس نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم کر لیا تو یہ کانگریس کی خودکشی کے مترادف ہوگا۔ کانگریس نے لیگ کی اس حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کی نمایندہ جماعت ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۸ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ لبصدارت مسٹر بی. پی. سریواستوا ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے رائے صاحب بابو نندلال بینرجی ڈپٹی کلکٹر و ریونیو افسر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ۔ رائے بہادر بابو کشن لال گپتا کے لڑکے لالہ رام کمار نیوٹیا کے بھائی اور لالہ گلو رام کی افسوسناک وفات پر اظہار ماتم کیا گیا۔ میونسپل بورڈ کے خزانچی تنخواہ تقسیم کرنے کے لئے جاتے ہوئے لوٹے جانے کے حادثہ کے سلسلہ میں یہ طے ہوا کہ آیندہ کے لئے حفاظت کا بہتر انتظام کیا جائے یا تنخواہ وغیرہ سب میونسپل دفتر میں تقسیم کی جایا کریں ایجنڈا کے اس آئٹم پر کافی بحث ومباحثہ ہوا جس میں اڈیٹرس نے بورڈ کی طرف سے وائس چیرمینوں اور سب کمیٹی کے چیرمینوں کو ایک ایک اردلی دیئے جانے پر اعتراض کیا تھا پنڈت رگھو بردیال بھٹ کی رائے تھی کہ یہ سب اردلی موقوف کر دیئے جائیں۔ لالہ منی لال نیوٹیا اس رائے سے متفق تھے۔ بابو دوار کا پرشاد سنگھ اور چودھری جیتری پرشاد نگم اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے حق میں تھے۔ بالآخر یہ مسئلہ آیندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

ٹیکس کے خلاف ہڑتال

گذشتہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں جو تعزیری پولیس ٹیکس لگایا گیا ہے اس کی مجموعی رقم پونے تین لاکھ روپیہ ہے۔ اس ٹیکس کی مخالفت میں ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو شہر کے ہندو مسلمانوں نے ہڑتال منائی۔ یہ ہڑتال بہت کامیاب ہوئی۔ اس ٹیکس کی مخالفت اس وجہ سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ طریقہ ٹیکس اور ترتیب فہرست بہت ہی ناقص ہے اور عذرداری کا طریقہ طول عمل رکھا گیا ہے۔ اور بعض لوگوں پر ایسی رقم لگائی گئی ہے جو انکی حیثیت سے بہت زیادہ ہے۔ گورنمنٹ کو اس فہرست پر مناسب نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

طالب علموں کی ہڑتال

پچھلے دنوں کالجوں اور اسکولوں کے لڑکوں نے امتحانات سے لڑکوں کو روکنے کے خلاف ہڑتال کی تھی ہم کو خوشی ہے کہ یہ ہڑتال جلد ہی ختم ہوگئی۔ اور طالب علموں کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور آیندہ سے بہتر طریقہ مقرر کرنے کا وعدہ کیا ہے اور لڑکوں کو روکنے کا طریقہ موقوف کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

کانگریس کے ڈیلیگیٹ

رام گڑھ کانگریس کے لئے شہر کانپور سے تین اور ضلع سے ۱ ڈیلیگیٹ بھیجے جائینگے جس کے انتخاب کے لئے ۲۸ر جنوری کی تاریخ مقرر ہے۔

ٹاؤن ایریا کے انتخابات

ضلع کانگریس کمیٹی نے بلہور بلہور اور جھنجھک کی ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کے انتخابات میں حصہ لینا طے کیا ہے۔ اور کانگریسی امیدواروں سے درخواستیں طلب کی ہیں۔

مزدور سبھا اور گورنمنٹ

اس ہفتہ مزدور سبھا کا ایک وفد نے مسٹر پنالال مشیر گورنر صوبہ متحدہ سے ملاقات کی اور مزدوروں کے مسئلوں پر بحث کی۔ موصوف نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ مزدوروں کو وار الاؤنس دلانے کے لئے مل مالکان سے لیبر آفسر کے ذریعہ گفت وشنید کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت نے مزدور سبھا کو مزدوروں کا نمائندہ تسلیم کر لیا ہے

ترکوں سے ہمدردی

۸ر جنوری کو حلیم مسلم کالج ہال میں شہر کے مسلمانوں کا ایک جلسہ سید محمد جان صاحب کی صدارت میں ہوا جسمیں ترکی کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد دینے کے لئے فنڈ جمع کرنے کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی۔

آل انڈیا مشاعرہ

سناتن دھرم کالج یونین کے زیر اہتمام ۲۲ر جنوری کو آل انڈیا مشاعرہ لبصدارت مسز سروجنی نائیڈو منعقد ہوگا

پریس ورکرس یونین

۱۰ر جنوری کو پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری کے زیر صدارت پریس ورکرس یونین کا ایک جلسہ ہوا اور ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی میں حصہ لینے کے لئے ہڑتال کرنا طے کیا گیا۔

نگم ایسوسی ایشن

۹ر جنوری کو نگم ہنگ میں ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ لبصدارت ڈاکٹر شیام بہاری نگم ہوا جس میں اس فرقہ کے نوجوانوں سے جہیز کا لین دین ترک کرنے اور بیواؤں سے شادیاں کرنے کی اپیل کی گئی۔

یو۔ پی اسٹاک اکسچینج

یو۔ پی اسٹاک اکسچینج ایسوسی ایشن نے رائے بہادر لالہ رامیشور باگلہ کو ایسوسیشن کا پریسیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

۷ر جنوری کو سناتن دھرم کالج کے اولڈ بوائز ایسوسیشن کے سالانہ جلسہ کا افتتاح کرنے کے لئے سر امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی تشریف لائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندو تہذیب و تمدن کی خوبیاں بیان کیں اور طلبا کو عدم تشدد اور ڈسپلن کی تلقین کی۔

موصوف کے اعزاز میں شام کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

حلیم مسلم انٹر کالج

۱۳ و ۱۴ر جنوری کو حلیم مسلم انٹر کالج کے اولڈ بوائز کا سالانہ جلسہ ہوا ۱۳ر جنوری کو ایک مشاعرہ بھی ہوگا

ٹیپو سلطان ڈے

۸ر جنوری کو مسلمانوں نے ٹیپو سلطان ڈے منایا۔ شام کے وقت پریڈ کے میدان میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں ٹیپو سلطان مرحوم کے کارناموں پر تبصرہ کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۸ر جنوری کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ لبصدارت مسٹر راؤ صاحب سیٹھی چیرمین کی صدارت میں ہوا جسمیں مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر صوبہ متحدہ کو قانون مزارعین کو (جسپر گورنر صوبہ نے اپنی منظوری دیدی ہے) دونوں ایوانوں سے کامیابی کے ساتھ پاس کرانے کے لئے مبارکباد کی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ حکام شہر کی توجہ قیمتوں کی نگرانی کی طرف دلائی گئی اور یہ اپیل کی گئی کہ قیمتیں مقرر کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسانوں کو انکی محنت کا معاوضہ مل جائے

کوتوال شہر

پنڈت گوپی کرشن ہنڈو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہر کی کوتوالی کا چارج مسٹر انور حسین خاں سٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (کوتوال شہر) سے ۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو لے لیا۔ مسٹر انور حسین خاں کا تبادلہ بستی کو ہوا ہے۔

یو۔ پی اولمپک کھیل

۱۳ و ۱۴ر جنوری کو گرین پارک میں یو۔ پی اولمپک کھیل ہونگے۔ صوبہ کے سو کھلاڑی اس میں حصہ لیں گے۔

عیسائی کانفرنس

ڈاکٹر ایچ. سی. مکرجی پریسیڈنٹ آل انڈیا عیسائی کانفرنس نے ایک بیان کے دوران میں کہا ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں ہندوستان کی کسی بھی سیاسی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن مسٹر ڈی. سی. ولیم۔ پریسیڈنٹ کانپور انڈین کرسچین ایسوسیشن نے اس رائے سے اختلاف کیا ہے۔ آپکی رائے میں عیسائیوں کو آل انڈیا عیسائی کانفرنس میں ہی رہ کر اپنے سیاسی پوزیشن قایم رکھنا چاہیئے کیونکہ دوسری سیاسی جماعتوں کیر شامل

سبد گل

ہندوستان، آزادی اور صنعتی ترقی کے معاملہ میں دوسرے ممالک سے پیچھے رہ جائے تو بلا سے لیکن نمایش حسن اور عریانی کے معاملہ میں وہ دنیا کے کسی "مہذب" ملک سے "پیچھے" رہنے کے لئے تیار نہیں۔

چشم بد دور اب ہندوستان میں ایسی ایسی آزاد منش لڑکیاں اور لڑکے پیدا ہو گئے ہیں جو ہر معاملہ میں یورپ کو بھی نیچا دکھانا چاہتے ہیں۔

ہندوستانی لڑکوں اور لڑکیوں کی حیرت انگیز کارنامے اگر دیکھنے ہوں تو کسی ایسی فلم کو دیکھ لیجئے جس میں کسی سوسائٹی گرل نے رقص کے فرایض انجام دیئے ہوں۔ دوران رقص میں یہ سوسائٹی گرل اپنے جسم کا ہر حصہ آپ کے روبرو عریاں کرکے رکھ دیگی، اور دل ہی دل میں اپنے اس "آرٹ" کی داد جناب سے طلب کریگی۔ یہ ہے ہندوستان اور ہندوستان کی لڑکیوں کی حالت۔

کراچی کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ جوں ہی سنہ ۱۹۴۰ء ہندوستان میں وارد ہوا، سیکڑوں نوجوان لڑکیاں ریلوے انسٹی ٹیوٹ میں حسن کی نمایش کے لئے جمع ہو گئیں۔ وہ منظر قابل دید تھا، جب یہ نوجوان لڑکیاں اپنے جسم کو نیم عریاں کئے ہوئے اپنے حسن کی آزادانہ نمایش کر رہی تھیں اور ان میں سے ہر لڑکی اس امید اور توقع میں تھی کہ اسکو کسی نہ کسی طرح سنہ ۱۹۴۰ء کی سب سے حسین لڑکی کا خطاب مل جائے۔

ناقدان حسن کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی جو ہر لڑکی کا جائزہ لیتے تھے۔ سر کے بالوں کو دیکھتے تھے۔ آنکھوں کی کشش کا جائزہ لیتے تھے، لب و رخسار کے حسن کا اندازہ لگایا جاتا تھا، بلوریں کلائیوں کو ٹٹول کر دیکھا جاتا تھا، سینہ کے ابھار پر نہ صرف گہری نظر ڈالی جاتی تھی بلکہ سینہ کے ابھار کو ناپا بھی جاتا تھا، اس کے بعد پیروں، سرین، ران اور پنڈلی کا جائزہ لیا جاتا تھا۔

کس قدر دلکش ہوگا وہ منظر جب ایک لڑکی درجنوں ماہرین حسن کے نرغہ میں کھڑی ہوئی اپنی جوانی اور خوبصورتی کا امتحان جسم کے ایک ایک حصہ کو عریاں کرکے دے رہی ہوگی۔

کہتے ہیں کہ حسن و خوبصورتی کے معاملہ میں ہندوستان دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ لیکن کراچی میں جو حسن کا مقابلہ ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی لڑکیاں ایک یورپین لڑکی سے بازی نہ لے جا سکیں، کیونکہ ناقدین حسن نے ہندوستانی لڑکیوں کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے مس لیم ملیگن کو "سنہ ۱۹۴۰ء کی حسینہ" کا خطاب عطا کر دیا۔

ہندوستانی لڑکیوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے کہ دنیا بھر کی بے حیائیاں اختیار کرنے کے باوجود بھی وہ موچی کی موچی رہیں۔ اور انکا نام حسینوں کی فہرست میں شامل نہ ہو سکا۔ خیر اب اگر نہیں تو آیندہ کبھی نہ کبھی کامیابی ہو ہی جائیگی۔ دنیا باامید قایم۔

امریکہ جزیروں کی قلعہ بندی کریگا

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ بحر الکاہل میں دو جزیروں کی قلعہ بندی کر رہا ہے۔ ان پر دس لاکھ پونڈ صرف ہونگے، یہ جزیرہ ہونولولو سے ۱۳۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ان میں اہم ہوائی اڈے ہیں اس کا ہوائی اور بحری ناکہ کی بھی قلعہ بندی مضبوط کیجائیگی۔

پنجاب میں ایک لاکھ ۹۲ ہزار کانگریس کے ممبر

لاہور ۷ر جنوری۔ پنجاب میں اس سال ایک لاکھ ۹۲ ہزار کانگریس کے ممبر بھرتی ہوئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے ۴۰۳، ۱۷ مسلمان ہیں۔

ادب لطیف

دو پھول

از پریمی

پریم دیوتا فضائے بسیط میں محو خواب تھا وہ عالم جذبات سے بالکل بیگانہ و ناآشنا تھا ایک دن آفتاب حسن کی گرم گرم پر شباب شعاعیں اس کے برف ایسے صاف و شفاف سینہ پر رقص کرتی ہوئی اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر کر ٹوٹ گئیں، دیوتا کا دل ایک غیر معمولی چبھن سے متاثر ہو کر اچھلنے لگا۔

پریم دیوتا آفتاب حسن کی پرستش کرتا رہا۔ ایک صبح جبکہ وہ "پریم پوجا" میں مصروف تھا، حسن کی معصوم دیوی قفنی شعاعوں کا اجلا نورانی لباس پہنے آسمان سے اتری اور اس کے بائیں جانب دل کے قریب آکر بیٹھ گئی، پریم دیوتا کا دل اور دیوی حسن کے حسین مخملیں لب، پھولوں کی طرح مسکرانے لگے۔

اے گلزار محبت

اے مقدس پریم کے سرسبز گلشن تیری رونق، تیری بہار، تیری شہرت، میرے دم سے ہے، تیرے کانٹے میری بیتقدمی کے لئے دوڑتے ہیں، مگر تیرے پھول کیوں میری طرف مسکرا کر نہیں دیکھتے، یاد رکھ، تیری یہ غیر منصفانہ روش تجھ کو راس نہیں آ سکتی، دیکھ میں اپنی آہوں سے تجھکو جلا کر خاک کئے دیتا ہوں میرا قصور معاف کرنا، میں بے خطا ہوں اے گلزار محبت! میں بالکل حق بجانب ہوں!

میری کشتی

جب تم نے مجھے پکارا — میں — اپنی چار دیواری کے — سایہ تلے — محو خواب تھا اور تمہاری آواز — میرے کان سننے سے — قاصر رہے — اس کے بعد تم نے — مجھے اپنے ہاتھوں سے — تھپک تھپا کر — بیدار کیا — میری آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے — میں چونک کر اٹھ بیٹھا — آفتاب نکل آیا تھا — سمندر میں تلاطم برپا اور — میری کشتی — ناچتی ہوئی موجوں پر — تیرنے کے لئے — تیار تھی — (ٹیگور)

مرد کا ایک پتلا ہے لیکن کیونکہ فتنی بے حد ہے۔ اس لئے اس نے دنیا پر اپنا قبضہ جما لیا ہے اور دنیا پر قبضہ جانے کے بعد عورتیں بھی یہ سمجھنے لگی ہیں۔ کہ مرد بڑا عقلمند ہوتا ہے۔ حالانکہ اسے کچھ بھی نہیں آتا۔

لیگ سے علیحدہ ہو جاؤ

جنیوا ۱۱ر جنوری۔ حکومت جرمنی نے غیر جانبدار ملکوں پر دباؤ ڈالا ہے کہ بین الاقوامی لیگ کے ممبر رہتے ہوئے وہ اپنے کو غیر جانبدار نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ لیگ کی ممبری اور غیر جانبداری میں کوئی مطابقت نہیں ہے۔ لیگ کے حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی نے غیر جانبدار ملکوں پر یہ دباؤ اسلئے ڈالا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے نیز بڑی حکومتوں سے ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر نہ مل سکیں۔ ان حلقوں کی یہ بھی رائے ہے کہ جرمنی کو یہ یقین ہے کہ اگر غیر جانبدار ملک اکیلے ہی رہیں گے۔ تو جرمنی کے ساتھ وہ آسانی سے اپنے تعلقات قایم کر سکتے ہیں۔

ڈنمارک کی فوجوں کی مشق

لندن ۸ر جنوری۔ جس جگہ ڈنمارک اور جرمنی کی سرحد ملتی ہے وہاں ڈنمارک کی فوجیں مشق کر رہی ہیں

عالم نسواں

مردوں کو اپنے عیب نہیں دکھائی دیتے

لیڈیز کنیوبل کی ایک مضمون نگار خاتون نے مردوں کے متعلق ایک مضمون لکھتے ہوئے اچھی طرح سے اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ ہم اس مضمون کے بعض اقتباسات ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:—

ہم کو (یعنی عورتوں کو) کہا جاتا ہے کہ ہم بے وفا ہیں ہم بے عقل ہیں، ہم پر ضدی ہونے کے الزامات لگائے جاتے ہیں لیکن کبھی مردوں نے اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر بھی غور کیا ہے۔ اگر مرد اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر غور کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا۔ کہ جس عورت ذات پر وہ طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں وہ مردوں کی مخلوق سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مردوں کی چند کمزوریوں پر روشنی ڈالوں تاکہ ایک طرف مرد اپنی خامیوں سے واقف ہونے کے بعد اصلاح کریں، دوسری جانب شادی شدہ عورتیں اپنے شوہروں کی کمزوریوں سے واقف ہونے کے بعد ان کی درستی کی جانب توجہ کریں۔

مرد خواہ بوڑھا ہو، ادھیڑ ہو، یا جوان اپنے آپ کو عام انسانوں سے بلند سمجھتا ہے۔ اس کے دل و دماغ میں خبط سما گیا ہے کہ جو وہ کچھ کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہی ہوتا ہے۔ اس کی رائے ہر حالت میں دانشمندانہ ہوتی ہے، احمق سے احمق مرد بھی اس مغالطہ کا شکار ہے۔ اس مغالطہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جب کوئی عورت اس کی غلطی جتاتی ہے تو مرد دل میں تو قائل ہو جاتا ہے۔ مگر زبان سے کہہ دیتا ہے کہ "تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں" گویا ان کے نزدیک عورت میں عقل ہی نہیں حالانکہ تجربہ بتاتا ہے کہ ہمیشہ مردوں نے عورتوں کے مقابلہ میں حماقتیں زیادہ کی ہیں۔

مرد دمکو اپنی خوبصورتی کے متعلق بھی مغالطہ ہے ایک اُبلے ہوئے آلو کی طرح زرد رو مرد بھی اپنے آپ کو دنیا کا حسین ترین انسان تصور کرتا ہے۔ جب وہ کسی عورت کے سامنے آن کر کھڑا ہوتا ہے تو اپنی ٹائی کو دس مرتبہ درست کرتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلی ہی ملاقات میں عورت کو اپنا گرویدہ بنا لے گا۔ لیکن ان احمقوں کو اس کا پتہ نہیں کہ عورت کبھی ظاہری شکل و صورت پر فریفتہ نہیں ہوا کرتی، وہ مرد کے محاسن تلاش کرتی ہے۔ جس مرد میں زیادہ خوبیاں ہوتی ہیں وہی اسے اچھا معلوم ہونے لگتا ہے۔

عورتوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بہت بولتی ہیں۔ ایک مرد مصنف نے تو زیادہ بولنے کی بنا پر عورتوں کو پرندوں کی مخلوق تک بنا ڈالا۔ مگر مرد کے مقابلہ میں عورت پھر بھی کم بولتی ہے۔ مرد یا تو ایک گاؤدی کی طرح خاموش بیٹھا رہتا ہے اور جب بولتا ہے تو بے طرح، نہ اس کی آواز میں کوئی لوچ ہوتا ہے نہ دلیل میں وزن مگر وہ بولے جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ صحیفہ آسمانی ہے، حالانکہ اگر مرد کی گفتگو کا تجزیہ کیا جائے تو اس کی گفتگو ۷۵ فیصدی حماقتوں سے پُر نظر آئیگی۔

اگر مرد کی اس حالت پر غور کیا جائے جب وہ اپنی بیوی یا محبوبہ سے بے تکلف ہوتا ہے تو اس وقت اس کی حماقتوں کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ وہ ایسی ایسی طفلانہ حرکتیں کرتا ہے کہ عورتیں دل ہی دل میں ہنستی ہیں، کیا ان ہی طفلانہ حرکتوں پر مرد یہ دعوے کرتا ہے کہ وہ دنیا کا بہت بڑا مدبر ہے۔ اور بڑا ہوشمند ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرد حماقتوں پر عقلوں کا

بچوں کی دنیا

بجلی اور مقناطیس

جناب علی احمد صاحب استاد مدرسہ ثانوی جامعہ

بچو! مقناطیس کا نام تو تم نے پہلے بھی سنا ہوگا بازار میں چھوٹے چھوٹے مقناطیس غالباً ایک آنہ میں ملتے ہیں۔ لیکن شاید تم کو معلوم نہ ہو کہ یہ مقناطیس بنائے کیسے جاتے ہیں اور بجلی اور مقناطیس میں کیا تعلق ہے۔

بجلی اور مقناطیس میں بہت گہرا تعلق ہے بجلی سے ہم مقناطیس بنا سکتے ہیں۔ اور مقناطیس کو بجلی کی قوت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ بجلی سے مقناطیس بنانے میں بھی ہماری بیٹری کام دیتی ہے کوئی ڈھائی تین انچ لمبی لوہے کی چوکور سلاخ لے کر خوب صاف کر لو تاکہ زنگ یا میل اس پر باقی نہ رہے۔ اب گتے یا موٹے کاغذ کی اتنی ہی لمبی نلکی بنا کر چوکور سلاخ کو اس میں رکھ دو۔ نلکی پر بجلی کا باریک تار ترتیب کے ساتھ لپیٹ دو تاکہ پوری نلکی پر تار کی ایک تہہ چڑھ جائے۔ اس تار کے دونوں سروں کا تعلق بیٹری کے ساتھ کر دو، اور اپنے بنائے ہوئے بٹن کو گھما دو۔ تاکہ بجلی کے لئے آنے جانے کا راستہ بن جائے۔ اب چوکور سلاخ کے ایک سرے کے قریب چھوٹی سی کیل یا لوہے کی نب یا سوئی لا کر دیکھو۔ کیا چوکور سلاخ ان چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے؟

چوکور سلاخ میں مقناطیسی قوت پیدا ہو گئی لیکن اگر یہ سلاخ معمولی کچے لوہے کی ہے تو یہ نئی قوت اس میں اسوقت تک رہے گی۔ جب تک کہ اس کے ارد گرد لپٹے ہوئے تار میں بجلی چکر کاٹتی رہے گی۔ اب بجلی کی رو کو بٹن گھما کر بند کر دو۔ لے لو چوکور سلاخ نے سوئی کو نیچے گرا دیا۔ یہ اسلئے کہ بجلی کے بند ہوتے ہی سلاخ کی مقناطیسی قوت بھی ختم ہو گئی۔ ایسے مقناطیسوں کو "برقی مقناطیس" یعنی بجلی کی مقناطیس کہتے ہیں۔ لیکن اگر تم ایسا مقناطیس بنانا چاہتے ہو جس کی قوت ایک عرصہ تک رہے تو تمہاری چوکور سلاخ نرم لوہے کی جگہ فولاد کی ہونی چاہیئے۔

شاہ رومانیہ کا اعلان

بخارسٹ ۷ر جنوری۔ رومانیہ کے بادشاہ کیرول نے کل ایک اہم تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں شاسترامان کی سرزمین پر رکھتا ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا پیر ایک ایسے ملک میں قدم نہیں رکھ رہا ہوں جو رومانیہ سے ملحق ہے بلکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایک ایسے ملک میں قدم رکھ رہا ہوں جو ہمیشہ رومانیہ کا رہا ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ تمام ملک کا اتحاد یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کی سرحد پر کبھی حملہ نہیں کیا جائے گا۔ اور جن الفاظ میں آج مجھے خطاب کیا گیا ہے۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قوم کا اتحاد اٹوٹ ہے۔ اور دشمن کو رومانیہ کی پاک سرزمین پر قدم رکھنے کی ہمت نہ ہوگی۔

شاہ کیرول کی تقریر سے پہلے بسرابیا کے رائل رزیڈنٹ نے اعلان کیا کہ تمام لوگ ملک کے لئے اپنی جانیں قربان کرنیکو تیار رہیں۔

فرانس کے جنگی وزیروں کی کانفرنس

پیرس ۷ر جنوری۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر دوسری مرتبہ موسیو ڈلاڈیر نے جنگی وزارت کے ساتھ کانفرنس کی کانفرنس میں جنرل سٹاف کے چیف جنرل گملن اور بحری بری اور ہوائی وزیر بھی شریک ہوئے۔

پردۂ فلم

ڈرامہ میں مکالمہ کی اہمیت

از جناب سید بادشاہ حسین صاحب

نومشق اور ناتجربہ کار مصنف عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ ڈرامہ کا مکالمہ لکھنا بہت آسان ہے، لیکن حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے، کیونکہ ڈرامہ کی جان مکالمہ ہے۔ اور ڈرامہ نگار کو اپنا پورا زور قلم اسی پر صرف کرنا پڑتا ہے، ڈرامہ کے مکالمہ کی اہمیت سے آگاہ نہ ہونا دراصل ڈرامہ کی اصولی اور فنی خوبیوں اور برائیوں سے ناواقف ہونا ہے۔ جو مصنف مکالمہ اچھا نہیں لکھ سکتا، وہ کبھی عمدہ ڈرامہ نگار نہیں بن سکتا نہ صرف نومشق ڈرامہ نگاروں نے اس خیال میں غلطی کی بلکہ ڈرامہ کے سرپرست مثلاً تھیٹر اور فلم کمپنیوں نے بھی ڈرامہ کی مکالمہ نگاری کو آسان سمجھا اور اتنا آسان کہ ہر پڑھا لکھا شخص اس کام کو انجام دیسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب سرپرستوں نے آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لی اور ناقدروں نے خاموشی اختیار کی تو اکثر و بیشتر ایسے ڈرامے لکھے گئے جو غلط اور مہمل ناموزوں مکالموں کی وجہ سے مہمل ہو گئے۔

ایک مستحکم اور حقیقت پر مبنی قول ہے کہ مکالمہ ایسا طفل ہے جو کردار کے صلب اور موقعہ کے بطن سے پیدا ہوا ہے، اس نومولود کی ساری توقعات اس کی دیکھ بھال، تربیت اور پرورش پر منحصر ہے۔ اگر نشو و نما کے پورے مواقع فراہم نہ کئے گئے تو وہ پروان نہیں چڑھے گا۔ اسی کی خوبیوں پر ڈرامہ کو چار چاند لگتے ہیں، اور اسی کی برائیوں سے ڈرامہ کی ناکامی قطعی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ڈرامہ کی ساری کامیابی کا دار و مدار مکالمہ پر ہوتا ہے۔

جنگ میں کینڈا کا اعلان

اوٹاوہ ۸ر جنوری۔ لڑائی میں کینڈا کتنی زبردست امداد کر رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کینڈا کے وزیر ٹرانسپورٹ مسٹر ہووے نے فرمایا کہ کینڈا اب تک سامان جنگ کی خرید کے لئے ایک کروڑ ۵۴ لاکھ پونڈ کے آرڈر دے چکا ہے اور ۵۵ لاکھ پونڈ کی رقم ریلوں پر صرف کی جائے گی۔ تاکہ سامان کے آنے جانے میں کسی قسم کی دقت نہ پڑے۔ جتنے آرڈر دئیے گئے ہیں۔ ان سے ۵۴ ہزار مزدور ایک سال تک کام پر لگے رہیں گے۔

ہوائی اسکیم کی ٹریننگ کے لئے چار ہزار ہوائی جہازوں کی ضرورت پڑے گی۔ ۹ سو ہوائی جہاز انگلستان سے اور ۲ سو ریاستہائے متحدہ امریکہ سے منگائے جائیں گے۔ ۸۰ ہوائی اڈے بنائے جائیں گے۔ جن میں اسوقت ۴۰ تیار ہو چکے ہیں

مرکزی اسمبلی کا آیندہ اجلاس

نئی دہلی ۸ر جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے بجٹ کے اجلاس میں انکم ٹیکس کی ترمیم کا بھی ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ یہ ترمیم بمبئی ہائیکورٹ کے ایک رولنگ کا نتیجہ ہے۔ اس رولنگ کی وجہ سے پہلے تو مرکزی حکومت کو ایک آرڈیننس بنانا پڑا۔ اور اب اسے قانون کی شکل دی جا رہی ہے مرکزی اسمبلی کے سرکاری ممبروں کی تعداد اس بار ۲۶ کی جگہ ۲۰ رہ جائے گی۔ ایک سرکاری اعلان گزٹ آف انڈیا میں اس بارے میں شایع ہوا ہے اس کی جگہ غیر سرکاری ممبروں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب تک گورنمنٹ بلاک میں ۳۹ ممبر تھے جن میں سے ۲۶ سرکاری اور بقیہ غیر سرکاری تھے۔ اب جو ترمیم کی گئی ہے اس کی رو سے ۲۰ سرکاری اور ۱۹ غیر سرکاری ممبر ہونگے۔ گزٹ میں اس کی وجہ یہ درج کی گئی ہے کہ سرکاری ممبروں کو جہاں تک ہو اضافی ذمہ داریوں سے مبرا کیا جائے:

اقوال زریں

اپنی زبان سے وہی بات نکالو جو بہترین ہو، خواہ اس کے بدلے کوئی تمہارا شکریہ ادا کرے یا نہ کرے۔

اچھا کہنے سے اچھا کرنا بہتر ہے۔

بدصحبت سے اکیلا بیٹھے رہنا اچھا ہے۔

اپنے فرض کو انجام دو تو دنیا بھر کی خوشی تمہاری ہے۔

بلند ہمت وہ ہے جو غریبی اور امیری میں یکساں ہے۔

دن جیسا گذرا ہے اس پر قانع رہو اور ہر بات کے روشن پہلو دیکھو۔

بیکاری میں خوش رہنا انسان کی سب سے بڑی غلطی ہے۔

مصیبتوں کا اس وقت تک مقابلہ کرتے رہو جب تک کہ وہ خود نہ رفع ہو جائیں۔

انسان بغیر دولت کے بھی خوش رہ سکتا ہے۔

وقت کا بیکار کھونا موت ہے اور اس سے فائدہ اٹھانا زندگی ہے۔

موج تبسم

مریض:۔ (جو ڈاکٹر سے باتیں کئے جاتا تھا) ڈاکٹر صاحب مجھے اس وقت بخار بہت تیز ہے۔ کیا آپ کے دواخانہ میں کوئی ایسی دوا نہیں جو اس مصیبت سے نجات دلا سکے؟

ڈاکٹر:۔ (مریض کو دیکھتے ہوئے) بخار تو آپ کو تیز نہیں ہے۔ البتہ زبان آپکی بہت تیز ہے اور اس کے لئے میرے دواخانہ میں کوئی دوا نہیں۔"

بیوی (شوہر سے) "غم بھی کیا بُری بلا ہے۔ انسان کی صورت بدل دیتا ہے"۔

شوہر۔ مگر میری صورت تو شادی ہی نے بالکل بدلکر رکھ دی۔

بیوی (شوہر کو جگاتے ہوئے) "میاں اُٹھو دیکھو بالا خانہ پر کوئی چور معلوم ہوتا ہے"۔

شوہر (کروٹ بدلتے ہوئے) جس گھر میں تم جیسی "سلیقہ مند" بیوی ہو بھلا اس گھر میں کھٹکا ہی کیا ہو سکتا ہے؟

شوہر:۔ آج تمہارا چہرہ اس قدر دلکش معلوم ہوتا ہے کہ بیساختہ منھ چومنے کو جی چاہتا ہے"۔

بیوی: بس اس دلکشی سے آج ہی فائدہ اٹھالیجئے کیونکہ پاؤڈر کا ڈبہ ختم ہوگیا ہے اور جنگ کی وجہ سے بیحد گراں ہے"۔

٭ دنیا میں سب سے زیادہ لانبی زلفوں والی خاتون تسلیم کیا گیا ہے۔

دلچسپ معلومات

۴۵ بیویوں کا شوہر

ہندوستانی والیان ریاست کے متعلق تو آپ نے سُنا ہوگا کہ ان کے سیکڑوں بیویاں ہوتی ہیں۔ لیکن کسی غریب شخص کے بارے میں آج تک یہ سُننے میں نہیں آیا کہ اس نے متعدد بیویاں رکھی ہوں لیکن روس کا ایک کسان اس وقت تک ۴۵ شادیاں کر چکا ہے۔

اس کسان کی عمر اسوقت ایک سو بائیس برس ہے۔ اس مدت میں اس نے ۴۵ شادیاں کی ہیں جن میں سے ۲۱ بیویاں تو مرچکی ہیں اور ۲۳ بیویاں کو یہ کسان طلاق دے چکا ہے۔ اس وقت جو عورت اس کسان کے پاس ہے وہ اسکی پینتالیسویں بیوی ہے۔ اس بیوی کی عمر مشکل سے ۲۸ سال ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کسان نے شادیاں کرنے اور طلاق دینے میں تمام دنیا کے مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

سب سے لانبی زلفوں والی حسینہ

اگرچہ موجودہ زمانہ میں عورتوں کی زلفیں قینچی کی نذر ہوچکی ہیں لیکن پھر بھی دنیا میں ایسی عورتیں موجود ہیں جو اپنے بالوں کو بے حد عزیز رکھتی ہیں۔

بوداپسٹ کی ایک خاتون کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اسکو اپنی زلفوں کی آرایش کا بڑا شوق ہے اس کے سر کے بالوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً سوا پانچ فٹ لانبے ہیں جب حسینہ بال کھول دیتی ہو تو اس کے پیروں تک بال پہنچ جاتے ہیں۔ اس حسینہ کو ۴

افسانہ

بے نقاب ہونے کے بعد

از محترمہ ن۔ ب صاحبہ

دنیا کی تقریباً سب نعمتیں اسے میسر تھیں اور اس کا بے لوث دل شاید رنج والم کے نام سے بھی آشنا نہیں تھا۔ باایں ہمہ وہ عجیب غریب سودا جو اس کے سر میں سما چکا تھا۔ اسے ہمیشہ بے چین رکھتا تھا۔ اسے ہر وقت یہی دُھن تھی، اور اس کے دل میں صرف یہی خواہش تھی۔

کاش میرے دل پر تمام دنیا کے مخفی حالات دلوں کے پوشیدہ راز اور جذبات جن سے میں ناواقف ہوں عیاں ہو جائیں، وہ ملک کا فرمانروا تھا۔ اور اس جنون کو تکمیل تک پہونچانے کے لئے اپنے سب خزانے خالی کردینے کو تیار تھا لیکن یہ بات نہ تو خود اس کے بس کی تھی اور نہ کسی دوسرے انسان کی بس کی، وہ قانون قدرت کے خلاف ایک علم حاصل کرنے پر تلا ہوا تھا اور اسکی خوفناک حقیقت سے ناآشنا تھا۔ جو اس علم کے حصول کے بعد اس پر ظاہر ہونیوالی تھی۔

اس نے کئی دور دراز کے سفر کئے اور بڑے بڑے اولیا اللہ سے ملاقات کی لیکن کوئی فرد بشر اس کی دلی آرزو کو پورا نہ کرسکا۔ بالآخر اسے اپنی ہی دل کی گہرائیوں کے اندر ایک نامعلوم سی آواز سنائی دی "کوئی شے ایسی نہیں جو خلوص نیت کے ساتھ خالق حقیقی سے مانگی جائے اور وہ نہ دے"۔

ایک مدت تک وہ یہ آواز سنتا رہا، اور اب وہ قادر مطلق کی طرف رجوع کر چکا تھا، وہ دن کو اپنی رعایا کی خدمت میں معروف رہتا اور اپنی راتوں کو اسی تمنا کی حصول کی دعاؤں اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا میں ختم کردیتا۔

اس کی پیہم التجائیں اور متواتر دعائیں آخر بکار آگئیں، اگرچہ اس کی مثال ایسی ہی تھی جیسے ایک نادان بچہ دہکتے ہوئے انگارے کو ہاتھ میں لینے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ اور اس کی زندگی میں وہ دن بھی آگیا جس کی تمنا میں وہ ایک مدت سے بیتاب تھا۔ لیکن وہ صرف ایک لمحہ کے لئے مسرور ہوا، ایسا مسرور جیسا وہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

اس کے خیالات دنیا کے اندرونی حالات کی طرف منعطف ہونے اور اس کا دل سینہ میں لرز گیا۔ اس کے دل پر تمام دنیا کے مخفی حالات دلوں کے پوشیدہ راز اور جذبات جن سے وہ ناواقف تھا عیاں ہو چکے تھے لیکن کس صورت میں؟ یہ اسی کا دل جانتا تھا۔

وہ ایک خوش اعتقاد انسان تھا، سچائی۔ خلوص، محبت، ایثار، رحم اور بے ریائی کو وہ دنیا میں ارزاں سمجھتا تھا۔ لیکن اس نے دیکھا کہ دنیا میں زیادہ تر اسی جنس کا قحط ہے، اب اس کے سامنے کذب و افترا، ریاکاری فریب دغابازی، اور جور وجفا کا بازار گرم تھا۔ معصوم دلوں کو پامال کیا جارہا تھا اور ہر شخص اپنی اندھا دھند خواہشات کی پیروی میں معروف تھا۔ وہ لوگ جن کے خلوص و محبت پر اسے دل سے اعتقاد تھا۔ آہ انکی اصل حقیقت کسقدر رنج دہ تھی۔ اس نے دیکھا کہ چاروں طرف سے بدی کی قوتیں اُمنڈ امنڈ کر نیکی کو مٹانے پر تلی ہوئی ہیں، اب اسے اپنا ملک جسے وہ امن وامان اور اپنے حسن کا انتظام کا نمونہ سمجھے ہوئے تھا اصل شکل میں نظر آیا۔ اس نے حتی المقدور ملک والوں کو ہدایت کی۔ لیکن وہ لوگوں کے دل کیونکر بدل دیتا۔ دنیا بھر میں صرف گنتی کے چند انسان انسان کہلانے کے مستحق تھے۔ وہ بھی بدی کے ہاتھوں نالاں، اس نے دنیا کے بیشتر حصہ کو اسی رنگ میں ڈوبا ہوا پایا۔ اور اس پر ایک عجیب یاس سی چھاگئی۔ اس نے سیکڑوں میل دور اس مرجھائے ہوئے چہرہ والی شکستہ دل عورت کو دیکھا۔ جس کا شوہر لڑائی میں کام آچکا تھا اور اس نے بیکس ننھے بچوں کی آہ و بکا بھی سُنی۔ وہ معصوم فاقوں پر فاقے کھینچ رہے تھے، اور ان کے ننگے بدن سردی میں ٹھٹھرتے تھے۔ قریب ہی وہ لوگ جن کی کبھی نہ ختم ہونے والی خواہشات پر دنیا بھر کی دولت قربان ہورہی تھی عیش وعشرت میں ڈوبے ہوئے اپنے انجام سے بے خبر خوشیاں منا رہے تھے۔

وہ بوڑھی عورت جس کا اکلوتا بیٹا اس کی تمام خوشیاں کا مرکز اس کے ٹوٹے ہوئے دل کی ڈھارس اس خوفناک جنگ کی نذر ہوچکا اور جس کے انجام سے وہ ابھی بے خبر تھی۔ اسے ایک جھونپڑی کے دروازے میں کھڑی نظر آئی۔ وہ اپنے بیٹے کے انتظار میں تھی، اسی بیٹے کے انتظار میں جس کی لاش اس سے کوسوں دور بے گور وکفن کھلے میدان میں پڑی تھی، وہ اس سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ چکا تھا، لیکن اس کا دل اس قسم کے خیالات سے بھی لرزتا تھا۔ اور وہ خلوص دل سے اسکی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

ان نوجوانوں کے جذبات جو اپنی ماؤں، اپنی بیویوں، اپنے بہن بھائیوں اور بچوں سے دور میدان جنگ میں دم توڑ رہے تھے کسقدر درد انگیز تھے، وہ لوگ جنھیں انکی ذراسی تکلیف پر اپنی تمام راحتیں قربان کردینے میں ذرا دریغ نہ تھا آج نزع کی حالت میں پانی کی ایک بوند سے انکا حلق بھی تر نہ کرسکے۔

ادھر تو یہ حالت تھی اور ادھر اُن لوگوں کا رویہ کسقدر سنگدلانہ تھا جن کے لئے یہ سب قربانیاں ہورہی تھیں۔

اس نے تخت وتاج پر ایک نفرت کی نگاہ ڈالی، کیا اسی حقیر شے کے لئے انسان لڑ لڑ کر مرتا ہے اور ہزاروں بندگان خدا کا خون بہاتا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ کیا ہے؟ بدی کو فروغ دینا زبردست کی طاقت کو بڑھانا اور عاجز و کمزور کو پیس ڈالنا۔

اس نے خیال کیا کہ میرے ملک میں بھی ایسے ہی واقعات گزر چکے ہیں اور میں بھی لوگوں کے لئے اسی قدر تکلیف کا باعث ہوں اگرچہ بذات خود اس نے کبھی کسی کو دُکھ نہیں دیا تھا۔ لیکن اس پر عجیب خوف و ہراس طاری ہوگیا۔ اب وہ جدھر اپنے خیالات کو لے جاتا وہیں اس کے دل کی جراحت کا سامان موجود تھا، ہر طرف لوگ ایک دوسرے کو فریب اور دھوکے میں مبتلا کر رہے تھے۔ اُف ظاہری محبت بناوٹی باتیں کتنی نفرت انگیز تھیں۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کسقدر زہر پوشیدہ تھا لیکن ہر شخص اپنی مقصد براری کے لئے دوسرے کو دھوکہ دے رہا تھا۔ اپنی ذرا ذراسی خواہشات کے لئے انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا۔

ہر طرف نفسانفسی کا شور بپا تھا، نہ کہیں سچی محبت تھی اور نہ رتی بھر ایثار۔

سیاہ راتوں کی ہیبت ناکی میں شقی القلب انسان اپنے دامن کو اور زیادہ گناہوں سے آلودہ کرنے کے لئے اپنے ہی بھائی بندوں کو لوٹ رہے تھے نہ تو انکے دل میں رحم تھا نہ اپنے انجام کی پرواہ اور وہ دل کھولکر سنگدلی کا ثبوت دے رہے تھے۔

اس نے ظالم کی تیز تلوار کی چمک کا اور مظلوموں کی آہ و فغاں سُنی اور اس تمام شور وغل کے طوفان میں اس کا دل ہمیشہ کے لئے ڈوب گیا۔

ظاہری خوشامد کرنے والے اسکی تعریفوں میں زمین وآسمان کے قلابے ملادیتے۔ وہ سب کچھ سُنتا۔

گلیکسو کے نام کا تنازعہ

بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ دیدیا

گلیکسو لیبورٹریز لیمیٹیڈ آف گرین فورڈ نے بمبئی ہائی کورٹ میں اس امر کا ایک مقدمہ دائر کیا تھا کہ سیالکوٹ کے گلیکسو سرجیکل کمپنی نے اپنے نام کے شروع میں گلیکسو کا لفظ استعمال کرکے نہ صرف اپنی کمپنی کو گلیکسو لیبورٹریز لیمیٹیڈ کی ایک شاخ سمجھانے کی کوشش کی ہے بلکہ پبلک کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے مختلف ادویات پر لفظ گلیکسو کندہ کرکے مختلف لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا اشیا گلیکسو لیبورٹریز کے کارخانے کی بنی ہوئی ہیں۔

مدعی نے یہ بھی بتایا کہ چونکہ گلیکسو لیبورٹریز ایک مدت سے اپنے کارخانے کی بنی ہوئی اشیاء ہندوستان میں فروخت کررہی ہے جسمیں سے گلیکسو نام کا دودھ اتنا مشہور ہوگیا ہے کہ دیگر کسی چیز پر اس لفظ کا موجود ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ مزید اشیا بھی اصل گلیکسو کارخانے کی بنی ہوئی ہے۔

چنانچہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو مقدمہ کی سماعت کے بعد آنریبل جسٹس سومجی نے گلیکسو سرجیکل کمپنی سیالکوٹ کو گلیکسو کے لفظ کے استعمال کی ممانعت کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ کمپنی کے گلیکسو نام کو استعمال کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پبلک کو دھوکہ دیا جانا مقصود ہے اس لئے گلیکسو سرجیکل کمپنی کو اس امر کی تاکید کی جاتی ہے کہ آیندہ وہ اس لفظ گلیکسو کو اپنے کسی چیز یا فارم پر نہیں استعمال کرسکتے۔ عدالت نے مدعا علیہ کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اپنا تمام اسٹاک جس پر کہ لفظ گلیکسو کندہ ہوا یا لکھا ہوا ہو، عدالت میں داخل کردے تاکہ ایسی اشیاء برباد کردی جائیں۔

نیو انڈیا لیگ کی میٹنگ

مدراس ۷ جنوری۔ ادیار میں ڈاکٹر جارج ایس آرنڈیل کی صدارت میں نیو انڈیا لیگ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ طے کیا گیا کہ جلد از جلد تمام پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس طلب کیا جائے۔ جو آزادی خواہ طبقوں کے نمائندے ہوں اور جو ہندوستان کا آئین مرتب کریں۔ اس میٹنگ میں یہ طے ہوا کہ بالغ رائے دہی کی بنا پر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی طلب کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ لیگ کی صوبجاتی شاخوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں پر مبنی ایک کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے مطالبہ کے لئے پبلک جلسہ کریں لیگ میں یہ بھی طے ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔

بلوہ سکھر کی گونج

کراچی۔ سکھر میں بلوہ ہونے کے بعد حکومت سندھ نے دیہاتیوں کو کثرت سے ہتھیاروں کے لائسنس دے دیئے ہیں پچھلے ماہ تین ہزار لائسنس جاری ہوئے جنیں سے آدھے سے زیادہ ضلع سکھر کے لئے تھے ۹ سو لائسنس ضلع حیدرآباد میں جاری ہوئے ہیں۔ چند ہندو سندھیوں کے درخواست دینے پر لائسنس حاصل کرنے کی کچھ شرطیں ہٹا دی گئی ہیں۔

بنارس میں تعزیری ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ

بنارس ۹ جنوری حکومت نے بنارس کے باشندوں پر تعزیری ٹیکس لگانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ میں آج ہندوؤں اور مسلمانوں نے شہر میں مکمل ہڑتال منائی۔ چھوٹی چھوٹی گلیوں تک میں دوکانیں بند ہیں۔ موٹر لاریوں یکوں اور تانگوں کی آمد ورفت بھی بند رہی۔

بعد دوپہر سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلوس نکلا جو شہر کے بڑے بڑے راستوں سے گذر کر ٹاؤن ہال میں ختم ہوا اور وہاں ایک جلسہ کرکے متفقہ طور پر رزولیوشن پاس کیا گیا جسمیں تعزیری ٹیکس کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اٹلی و ہنگری کے درمیان معاہدہ

روم ۱۰ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر کسا کی پھر روم آئیں گے۔ اور کاؤنٹ کیانو سے ملاقات کرنے کے علاوہ سائینور مسولینی سے بھی ملاقات کریں گے۔

اس اعلان سے اس خبر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اٹلی کی جانب سے ہنگری کے روبرو کوئی ٹھوس تجویزیں پیش کی گئی تھیں جن کا جواب دینے کے لئے موسیو کسا کی روم آرہے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی اور ہنگری کے درمیان کوئی معاہدہ ہونے والا ہے۔

پیرس ۱۰ جنوری۔ برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان ایک تجارتی اور مالی معاہدہ پر آج یہاں دستخط ہو گئے

فنی فوجوں کی فتح

ماسکو۔ ۱۰ جنوری۔ لینن گراڈ کمانڈر کی جانب سے ایک کمیونک شایع ہوا ہے جس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں کو سیومسلمی کے علاقہ سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں فنی فوجوں کو بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی روسی کمیونک میں لکھا ہے کہ اکھٹا کے مغرب میں بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔ اور روسی فوجوں کو کئی کلومیٹر پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہلسنکی سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے مشرق اور مغرب میں ۴ چھوٹے شہروں پر گولہ باری کی۔ کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

فنی فوجوں نے ایک ملیحہ لائن کاٹ دی۔

کانگریسیوں کو یوم آزادی کے عہد نامہ کی اہمیت سمجھنا چاہئے

مہاتما گاندھی کا مضمون

مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت کے لئے جو مضمون لکھا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگر کانگریسیوں نے سنہ ۱۹۲۰ء کے تعمیری پروگرام کو ایمانداری کے ساتھ اپنی زندگی کا جزو بنالیا ہوتا تو آج پورن سوراج ہوتا۔ آپنے کانگریسیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ آزادی کے عہد نامے کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے دیباچہ پر غور کریں۔ مہاتما جی اس مضمون میں فرماتے ہیں کہ:

میں امید کرتا ہوں کہ کانگریسین آیندہ ۲۶ر جنوری کے متعلق آزادی کے اس عہد نامہ کو جو ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں ہے نہ صرف اپنے ذہن میں محفوظ کرینگے بلکہ ازبر کرلینگے یہ عہد پہلے پہل سنہ ۱۹۳۰ء میں کیا گیا تھا۔ دس سال کا عرصہ تھوڑا نہیں ہے اگر کانگریسیوں نے سنہ ۱۹۲۰ء کے تعمیری پروگرام کو اپنی زندگی کا جزو بنالیا ہوتا تو آج پورن سوراج ہوتا فرقہ وارانہ اتحاد ہوتا۔ ہندوازم پوتر ہوتا اور دیہات میں مسکراتے ہوئے چہرے ہوتے اور ان باتوں کی بدولت وہ حرکت شروع ہوگئی ہوتی کہ آزادی کا رکنا نا ممکن ہوگیا ہوتا لیکن اس افسوسناک حقیقت کو ماننا پڑتا ہے کہ کانگریسین اس پروگرام کی خاطر خواہ تکمیل نہ کر سکے۔ انہوں نے یہ عقیدہ نہیں رکھا کہ یہ سہ گونہ پروگرام عملی اہنسا ہے انہوں نے یہ یقین نہیں رکھا کہ سول نافرمانی بغیر اس کی تکمیل نہیں ہوسکتی اسی لئے میں نے ان کالموں میں یہ لکھنے سے گریز نہیں کیا کہ ہماری اہنسا بزدل سے پیدا شدہ عدم تشدد کا عمل رہی ہے اس لئے ہمیں یہ افسوسناک نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ہم تسلیم کررہے ہیں کہ چاہے یہ کمزوروں کی اہنسا ہمیں برطانی حکومت سے آزادی دلادے لیکن اس کی بدولت ہم غیر ملکی حملہ کا مقابلہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اگر یہ اہنسا (کمزوروں کی اہنسا) انگریزوں کو جھکنے پر مجبور کرتی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے یہ تہیہ ہی کرلیا تھا کہ وہ اختیارات کو چھوڑ دینگے۔ اور کشمکش پیدا نہ ہونے دیں گے۔ کانگریسیوں کو کوئی تعجب نہ ہونا چاہئے اگر میں اس وقت تک سول نافرمانی شروع نہ کردوں جب تک اخلاقی طور پر یہ یقین نہ ہوجائے کہ انہوں نے اہنسا کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ لیا ہے اور وہ اس سہ گونہ پروگرام کو اسی قدر جوش سے پورا کررہے ہیں جیسے کہ وہ سول نافرمانی کرنے۔ اب شاید وہ سمجھ گئے ہونگے کہ میں اس پروگرام کو تینوں مدوں کو اہنسا کا لازمی جزو کیوں کہتا ہوں۔

فرقہ وارانہ یگانگت سے میری کیا مراد ہے جب جناح نہرو گفتگو ناکام رہی تو پھر یہ کیسے حاصل ہوگی چاہے وہ کامیاب رہی ہو یا ناکامیاب۔ معاہدے بڑے آدمیوں کے درمیان ہوتے ہیں عامۃ الناس سے اُن سے کیا مطلب کروڑوں پامال انسانوں سے اُن سے کیا مطلب۔ ان میں باہمی یگانگت کے لئے تحریری معاہدوں کی ضرورت نہیں ہے کیا کانگریسین بغیر سیاسی منفعت کے سب کی جانب نیک نیتی رکھتے ہیں۔ یگانگت کا احساس تو قدرتی ہونا چاہئے مصلحت کے خوف سے نہیں۔ یہ یگانگت ایسی ہونی چاہئے جیسی سگے بھائیوں میں ہوتی ہے جس میں کوئی بلا کی مصلحت مقصود نہیں ہوتی بلکہ وہ قدرتی اور مستقل ہوتی ہے یہ یگانگت ہندوؤں مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ عالمگیر ہونی چاہئے یہ ہم میں چھوٹے سے چھوٹے آدمی تک ہونی چاہئے سیاسی مخالفوں تک یہ یگانگت پھیل جانی چاہئے۔

اچھوت اُدھار کا معاملہ بھی اہم ہے ہندوؤں میں سے چھوٹے بڑے کا خیال اُٹھ جانا چاہئے ذات پات کے استحکام کی جگہ قومی استحکام ہونا چاہئے اور کانگریسی حلقوں میں تو ان باتوں کو دور قدیم کی یادگار سمجھنا چاہئے۔

اب چرخہ کو لیجئے بیس سال سے یہ چرخہ قومی جھنڈے کو زینت دیتا ہے جو کھادی کا بنا ہوتا ہے پھر بھی کھادی عالمگیر نہیں ہوئی ہے کھادی کو کانگریس نے اپنا لیا ہے کانگریسیوں کو اس وقت تک چین سے نہ بیٹھنا چاہئے جب تک ہندوستان کے دور دراز مقاموں میں بھی کھادی گھروں کے اندر نہ پہونچ جائے وہ اسی صورت میں قومی اتحاد اور ہمارے مقصد کا عظیم نشان ہوسکتی ہے یہ اس سرزمین میں غریب سے غریب سے یکجہتی کا نشان ہونا چاہئے۔ اب تک تو کانگریسین میں کھادی سے صرف کھیل کرتے رہے ہیں انہوں نے اس کے پیغام پر یقین نہیں رکھا بلکہ بے دلی سے اُسے استعمال کیا اگر ہم میں سچی اہنسا کو گھر کرنا ہے تو کھادی کو بھی محض مظاہرہ نہیں بلکہ حقیقی ہونا چاہئے۔

کانگریسیوں کو نئے عہد نامہ کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے پاس کئے ہوئے رزولیوشن کو نوٹ کرنا چاہئے۔ جو اس میں یقین نہیں رکھتے وہ عہد کرنے کے پابند نہیں ہیں بلکہ جو اس میں عقیدہ نہیں رکھتے انہیں تو پابندی کے ساتھ اس عہدنامہ سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ اس بار یہ عہد نامہ ایک مخصوص مقصد کے لئے کرنا ہے میرے کندھوں پر ایک بڑی ذمہ داری ہے کانگریس جیسی بڑی سنستھا سول نافرمانی کیجانب اس وقت تک نہ بڑھے گی جب تک میں نہ کہوں میرے لئے یہ کوئی خوشی یا فخر کی بات نہیں۔ میں اس ذمہ داری کے نیچے دب کر ٹوٹ جاتا اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میں کچھ نہیں ہوں کانگریسیوں نے یہ ذمہ داری میرے اوپر ڈالی ہے اور میں ستیہ اور پریم (جو خدائی ہے) میں حسن یقین سے کام لیتا ہوں۔ مرد و عورتوں کے کاموں کے ذریعہ خدا بولتا ہے اس معاملہ میں کانگریسی عورتوں اور مردوں کو بولنا ہے۔

پریس کی آزادی ہر شخص کی آزادی ہے

لنڈن ۳ر جنوری۔ مشہور جرنلسٹ مسٹر جے اے سپینڈر نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے لڑائی کے دوران میں پریس کی آزادی کی اہمیت پر زور دیا۔ آپنے یاد دلایا کہ امریکہ کی سول جنگ میں ابراہیم لنکن نے دریافت کیا تھا آیا ریاستہائے متحدہ امریکہ نصف غلام اور نصف آزاد رہ سکتا ہے۔ مسٹر سپینڈر نے کہا کہ یہ مسئلہ آج تمام دنیا کے لئے ہے اور خاص طور پر دنیا کے پریس کے لئے۔ نصف یورپ میں پریس کی آزادی نہ صرف ختم کردی گئی ہے بلکہ اس کی مشنری کو توڑ مروڑ کر ایک ظلم کا ذریعہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے بتلایا کہ جرمنی میں کس طرح غلط پروپیگنڈا کیا جارہا ہے اور صحیح خبروں کو توڑ مروڑ کر بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کہا کہ پریس کا پہلا فرض ہے کہ وہ سچی خبریں شایع کرے اور ایمانداری کے ساتھ تبصرہ کرے۔ آزاد پریس کے بغیر پارلیمنٹ ایک بحث کی خفیہ سوسائٹی بن جائے گی اور قانونی عدالتیں سٹار چیمبر بن جائیں گی۔ تحریر کی آزادی کے بغیر بولنے کی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ پریس کی آزادی ہر شخص کی آزادی ہے۔

یوپی کونسل کا انتخاب

لکھنؤ ۸ر جنوری۔ یوپی کونسل میں جو ۱۵ نشستیں خالی ہوئی ہیں انکو پُر کرنے کے لئے گورنر یوپی نے انتخابات کرنے کا حکم دیا ہے۔ ۱۵ر جنوری کو کاغذات نامزدگی داخل ہوسکینگے۔ گورنر نے مختلف انتخابی حلقوں میں انتخاب کی تاریخیں بھی مقرر کردی ہیں۔

سررادھا کرشنن وائس چانسلر بنارس ہندو یونیورسٹی کی تقریر

غلام جمہوریت کا ضابطہ تیار نہیں کرسکتے

پونا یکم جنوری۔ تعلیم کا مقصد روحانی آزادی ہے۔ یہ حصول مقصد کے لئے ایک ذریعہ نہیں بلکہ بذات خود ایک مقصد ہے۔" ان الفاظ میں سررادھا کرشنن وائس چانسلر بنارس ہندو یونیورسٹی نے ایک جلسہ میں تقریر شروع کی۔ جب کہ نیو انگلش ہائی اسکول کی ڈائمنڈ جوبلی منائی گئی۔ راجہ سانگل نے صدارت فرمائی۔

سر بی۔ پی رمن مہاراجہ بڑودہ۔ راجہ اوندھ مہاراجہ کولہاپور۔ مسٹر بی پی کھیر۔ مسٹر آر۔ پی مسانی نے ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر مبارکبادی کے تار بھیجے۔

اس سوسائٹی کی بنیاد سورگیا لوکمانیہ تلک رانا ڈے سعنڈارکر اور شریت گوکھلے نے ڈالی تھی۔

اپنی تقریر کے دوران میں سررادھا کرشنن نے مزید فرمایا کہ تعلیم کا مقصد انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ اس کو اپنی زندگی کس طرح بنانا چاہئے۔ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ وہ سوسائٹی کے خلاف جائے۔ آپنے سوسائٹی کے عظیم کام کی تعریف کی۔ اور کہا کہ گذشتہ ۶۰ سال سے سوسائٹی اچھا کام کررہی ہے سوسائٹی کی سرگرمیاں اس پنرجیون کے متعدد پہلوؤں کا مظہر ہیں جن کے ذریعہ ملک گذر رہا ہے پنرجیون محض پرانی باتوں کو بحال کرنے کا نام نہیں بلکہ پرانے آدرشوں کو نئی ضرورتوں کے مطابق شکل دینے کا نام ہے۔

آپنے مزید فرمایا کہ تعلیم کو سستی بنانے اور غریب سے غریب آدمی تک پہونچانے کی کوشش اس اعتقاد پر مبنی ہے کہ حقیقی بیداری خواہ وہ سیاسی ہو یا اقتصادی ہو یا سوشل ہو یا تمدنی ہو وہ بیداری ہونے پر قایم رہ سکتی ہے۔

دکن تعلیمی سوسائٹی کے ساتھ کم از کم عظیم ہستیوں کے نام وابستہ ہیں جیسے لوکمانیہ تلک شری چپلانکر جسٹس رانا ڈے مسٹر گوکھلے ان سے پتہ چلتا ہے کہ قومی ترقی میں مہاراشٹر کا کتنا بڑا حصہ ہے مہاراشٹر قومی تحفظ اور ترقی کا ایک ذریعہ رہا ہے اور اس نے باقی ہندوستان کے روبرو نہ صرف اس وقت بلکہ شیواجی کے زمانہ سے ایک مثال قایم کی ہے۔ لیکن تمام سرگرمیوں کو روحانی جذبہ سے تقویت حاصل ہوتی تھی جس کا تمام ملک شروع سے حامی رہا ہے عقیدہ سے میرا مطلب فانی ہوئی رسموں یا رویہ پوجا سے نہیں ہے جو کہ نیست و نابود ہوسکتے ہیں۔ بلکہ اعلیٰ جذبات سے ہے۔ جو کہ اس جذبہ کے زیر اثر زندہ رہنے کی تلقین کرتے ہیں جو کہ اس وقت بھی برباد نہیں ہوسکتا جبکہ مندر اور مسجدیں نیست و نابود ہو جائیں۔ جب سورگیہ لوکمانیہ تلک نے کرم یوگ کی وضاحت کی جب گوکھلے نے سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی سیاسیات میں روحانیت پیدا کرنے کے مقصد سے قایم کی جب دکن ایجوکیشن سوسائٹی نے اپنے لائف ممبروں سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ معمولی الاؤنس لے کر تعلیم کے جذبہ کے زیر اثر تعلیم دیں تو وہ سب اپنی روحانی قوت کو جدید زمانہ کی اغراض کے لئے استعمال کررہے تھے۔

مقرر نے مزید فرمایا کہ سوسائٹی کی نوعیت کا فیصلہ اس بات سے نہیں کرنا چاہئے کہ قانون اور انتظام کیا ہے بلکہ صرف اس بات سے کرنا چاہئے کہ اس کے نظام کی صلاحیت کیسی ہے۔ اور اس نے نیک نیتی کا کتنا جذبہ پیدا کیا ہے۔ جمہوریت کا ضابطہ غلام نہیں بنا سکتا۔ ان کی تعلیمی سنستھائیں آزاد آدمی نہیں پیدا کرسکتیں بلکہ غلام ہی پیدا کریں گی۔ لبرل ازم جب مطلق العنانی کے خلاف ہوتا ہے تو وہ بہت ٹھوس ہوتا ہے جمہوریت سے اس کے عقیدہ کا نتیجہ ایک ایسے نظام پر اعتماد کی صورت میں نکلنا چاہئے۔ جو اقتصادی انصاف اور ترقی پسند زندگی پر مبنی ہو۔

ایک اعتدال پسند رویہ کی یہ پہچان ہے کہ وہ معقولیت پر مبنی ہو اور انتہا پسندی سے نفرت ہو اور آج اس کی سخت ضرورت ہے جبکہ مذہبی اور سیاسی معاملات میں جنون کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ جس طریقہ پر مہاراجاؤں اور عوام ہندو اور مسلمانوں نے دکن ایجوکیشن سوسائٹی کی تعمیر کے لئے کام کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے ایک مثال اور باعث حوصلہ ہوگی۔ جو کہ قوم کی تعمیر کے لئے کام کرتے ہیں۔ خیالات بہت جلد پھیل جاتے ہیں۔ لیکن دماغ کی عادتیں اتنی جلد نہیں پھیلتیں۔ کیونکہ دماغ کی عادتوں کو ترقی دینے کے لئے ہمیں نہ صرف دماغی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ جذبات اور خیالات کو تقویت دینے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اس سنستھا کے اندر قربانی کا مادہ ہے۔ جب کسی ملک کا نوجوان آرام اور آسائش پسند ہوجاتا ہے تو قومی جذبہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور وہ نوجوان دلیری اور قربانی میں خوش ہوتا ہے تو قومی جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

نواب صاحب چھتاری کا بیان

لکھنؤ ۳ر جنوری۔ نواب صاحب چھتاری نے ایک بیان شایع کیا ہے۔ جس میں کہتے ہیں کہ اس ملک کا فرقہ وارانہ مسئلہ محض دھوکہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ یہ وزیر ہند یا وائسرائے کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہماری غلطیوں کا نتیجہ ہے اور ہمیں اسے حل کرنا ہوگا۔ آپنے اس بیان میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے حال کے رزولیوشن پر اظہار مایوسی کیا ہے۔ آپنے لکھا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی تو یہ چاہتی ہے کہ آزادی پہلے حاصل کرلی جائے۔ اور فرقہ وارانہ مسئلہ بعد میں طے کیا جائے لیکن اقلیتیں یہ چاہتی ہیں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ پہلے طے کردیا جائے۔ کیونکہ اقلیتیں یہ چاہتی ہیں کہ وہ یہ معلوم کرلیں کہ کل کو اگر ہندوستان آزاد ہوگیا۔ تو اس میں ہمارے فرقہ کی کیا پوزیشن ہوگی۔ اس سلسلہ میں سر مارس گوائر نے بنارس یونیورسٹی کی کنووکیشن ایڈریس میں جو کچھ کہا ہے وہ ہر ہندوستانی کے لئے قابل غور ہے۔ کہنے کو تو روس اور جرمنی میں جمہوریت قایم ہے لیکن کیا وہاں غیر نازی اور غیر کمیونسٹوں کو آزادی حاصل ہے۔ وہاں تو اس کا پتہ بھی نہیں۔ جب جرمنی اور روس میں یہ حال ہے تو پھر اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ ہم مسلمان اور ہندوستان کی دوسری اقلیتوں کا یہ مطالبہ ہے کہ آیندہ آئین کی تبدیلیوں سے پہلے ہمارا مسئلہ طے کردیا جائے۔ برطانی حکومت کا بھی اس سے اتفاق ہے۔ آخر میں نواب صاحب فرماتے ہیں کہ ۲۲ر دسمبر کے مظاہرے تمام ملک میں ہوئے ہیں۔ اس سے کانگریسی لیڈروں اور خاص طور پر ان کانگریسیوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جن کے ہاتھوں میں ڈھائی سال تک عنان حکومت رہی۔ یوم نجات میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ اچھوتوں بمبئی اور لاہور کے پارسیوں اور مدراس کی جسٹس پارٹی نے بھی حصہ لیا۔

ریاست رامپور میں نئے آئین کا اعلان

رامپور ۲ر جنوری۔ ہز ہائی نس نواب صاحب رامپور نے ایک فرمان میں نئے آئین کا اعلان کیا ہے جو علاقہ وارانہ بنیادوں کے بجائے پیشہ وارانہ بنیادوں پر مرتب کیا گیا ہے پیشہ وارانہ بنیادوں کی تائید کرنے کے بعد فرمان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ نمائندگی کی ضرورت کو گھٹا کر کم از کم کردیا گیا ہے اور لیجسلیچر میں تمام اہم مفادوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اس طرح نہ صرف تمام مفادوں اور حکومت کے درمیان تعاون اور رابطہ بڑھے گا۔ بلکہ اس سے میری رعایا کے غریب طبقے کے مفادوں کی بھی حفاظت ہوگی۔

فرمان میں مزید مذکور ہے کہ "ابتک لیجسلیچر میں ۲۴ ممبر ہوتے تھے۔ جن میں سے شہر کے نمائندہ تین غیر سرکاری ممبر ہوتے تھے انھیں میونسپل بورڈ منتخب کرتا تھا۔ دیہاتی علاقہ کے تین غیر سرکاری ممبروں کو میں نامزد کرتا تھا اور باقی سرکاری ممبر نامزد کئے جاتے تھے۔ نئی مجلس (اسمبلی) ۳۴ ممبروں پر مشتمل ہوگی جس میں ۱۷ غیر سرکاری ممبر ہونگے۔ جو مختلف انتخابی حلقوں سے منتخب ہوکر آئیں گے۔ مخصوص مفادوں کی نمائندگی کے لئے میں پانچ غیر سرکاری ممبر دنکو نامزد کرونگا۔ اور باقی ۱۲ ممبر سرکاری ہونگے جنکو میں نامزد کرونگا۔

فرمان میں مزید لکھا ہے کہ اقتصادی لحاظ سے ریاست میں سب سے زیادہ اہم طبقہ زراعت پیشہ لوگوں کا ہے۔ اس آئین میں دس نشستیں اس طبقہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ ان میں سے سات کاشتکاروں کے لئے مقرر ہیں۔ زراعت پیشہ طبقہ ہی ریاست کے اقتصادی نظام کی بنیاد ہے پہلی مرتبہ اس طبقہ کا حکومت کے ساتھ رابطہ قایم کیا جارہا ہے۔ کاشتکاروں کے لئے جو سات نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان میں سے تین مسلمان ممبروں کو مسلمان ووٹر منتخب کرینگے۔ اور باقی ۴ ممبر غیر مسلم ہونگے۔ اور انھیں غیر مسلم کاشتکار منتخب کرینگے۔ زراعت پیشہ طبقہ میں جو تین نشستیں باقی رہیں ان میں سے ایک دیہات کے زمینداروں اور دوسری ٹھاکر دواروں کے لئے اور تیسری جاگیر داروں کے لئے اور معافی داروں کے لئے مخصوص ہوگی۔ تین نشستیں رامپور میونسپلٹی کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ حلقہ انتخاب دو مسلمانوں اور ایک غیر مسلم کو منتخب کرکے بھیجے گا۔ ان ممبروں کو میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب کرینگے۔

انتخاب کے ذریعہ جن دوسرے مفادوں کی نمائندگی ہوگی ان میں ایک نشست تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ایک نشست قانون پیشہ طبقہ کے لئے۔ ایک نشست تجارت پیشہ طبقہ کے لئے اور ایک نشست فیکٹریوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ پبلک اور حکومت کے درمیان رابطہ بڑھانے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں پر مشتمل ایک مشاورتی بورڈ قایم کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ پہلی مرتبہ اسمبلی کا صدر ایک ہندو افسر ہوگا جسے ہز ہائی نس نامزد کریں گے۔

واشنگٹن ۹ر جنوری۔ آج ریاستہائے متحدہ کی سینٹ میں ایک بل پیش کیا گیا ہے جس کے ذریعہ خزانہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فنلینڈ کو .... ۶ ڈالر قرضہ دے سکتا ہے۔

اطلاع عام متعلق زائد پولیس ٹیکس و ٹیکس بغرض ادائیگی

مطالبہ معاوضہ جو منظور کیا گیا ہے

بسلسلۂ نوٹس مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۳۹ء شہر کانپور کے باشندگان کو مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع دی جاتی ہے:-

(۱) فہرست ہائے ٹیکس زائد پولیس و ٹیکس بغرض ادائیگی معاوضہ زیر دفعہ (۱۵) الف پولیس ایکٹ اب مشتہر کر دی گئی ہیں۔ یہ جملہ فہرست ہائے عام لوگوں کے دیکھنے کے واسطے ہر پولیس اسٹیشن۔ اجلاس جناب آر۔ ٹی۔ آئی۔ موہن صاحب ڈپٹی کلکٹر انچارج محکمہ زائد پولیس ٹیکس و دفتر میونسپل بورڈ کانپور پر موجود رہیں گی۔

(۲) ذیل میں شرح جس کی رو سے ٹیکس زائد پولیس عائد کیا گیا ہے درج کیا جاتا ہے۔

سالانہ آمدنی	ٹیکس جو عائد ہوا	سالانہ آمدنی	ٹیکس جو عائد ہوا
-/121 سے -/240 تک	4/-	-/961 سے -/1080 تک	18/-
-/241 سے -/360 تک	6/-	-/1081 سے -/1200 تک	20/-
-/361 سے -/480 تک	8/-	-/1201 سے -/3600 تک	2/- فیصدی آمدنی
-/481 سے -/600 تک	10/-	-/3601 سے -/6000 تک	3/- ″
-/601 سے -/720 تک	12/-	-/6001 سے -/10000 تک	4/- ″
-/721 سے -/840 تک	14/-	-/10001 سے -/15000 تک	450/-
-/841 سے -/960 تک	16/-	-/15000 زائد	500/-

(۳) شرح ٹیکس بغرض ادائیگی معاوضہ منظور شدہ زیر دفعہ ۱۵ الف ایکٹ پولیس ہر سرکل میں مطابق تعداد معاوضہ منظور شدہ جداگانہ ہے۔

(۴) ٹیکس پر جو عائد کیا گیا ہے عذرداری تاریخ نوٹس ہٰذا سے ایک ماہ کے اندر پیش کی جا سکتی ہے۔ مگر قبل عذرداری کے ٹیکس کی ادائے گی ضروری ہے۔ عذرداری باقاعدہ درخواست کی صورت میں بارہ آنہ کورٹ فیس ٹکٹ چسپاں کر کے بنام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب ضلع تحریر ہو کر اجلاس جناب آر۔ ٹی۔ آئی موہن صاحب ڈپٹی کلکٹر انچارج زائد پولیس ٹیکس میں پیش ہونا چاہیئے۔ ہر درخواست عذرداری کے ہمراہ رسید ادائیگی ٹیکس بھی شامل ہونا لازمی ہے۔ عذرداری منظور ہوتے پر روپیہ جو ادا کیا گیا ہے واپس کیا جاوے گا۔

(۵) ان لوگوں کی سہولت کے واسطے جو تنخواہ دار ہیں بشرطیکہ ایسے لوگوں کے مالکان جو فرد دری پیشہ یا کلرک ملازم رکھتے ہیں خود ایسے لوگوں کی تنخواہ سے ادائیگی ٹیکس کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیں جو ایسا کرنے کے لیے ان کو درخواست پیش کریں تو ایسے لوگوں کا ٹیکس تین مندرجہ ذیل قسط میں وصول کر لیا جاوے گا۔

(الف) ۵ر فروری ۱۹۴۰ء (ب) ۵ر مارچ ۱۹۴۰ء (س) ۵ر اپریل ۱۹۴۰ء

درخواست اس رعایت کو حاصل کرنے کے لیے مالکان کو ہمراہ فہرست ان اشخاص کے جن کی بابت وہ ٹیکس قسط وار ادا کریں گے پیش کرنا ہوگی۔

(۶) بجز ان لوگوں کے جن کا ذکر ضمن ۵ مندرجہ بالا میں کیا گیا ہے تمام لوگوں کو اپنا اپنا ٹیکس اس نوٹس کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر لازمی ادا کر دینا چاہیئے۔ جو لوگ اس میعاد کے اندر ٹیکس ادا نہ کریں گے ان سے بموجب قواعد مندرجہ ضابطہ فوجداری جو وصولی جرمانہ کے لیے درج ہیں وصول کیا جاوے گا۔

مندرجہ ذیل طریقوں سے ٹیکس ادا کیا جا سکتا ہے

(الف) ان ملازمان سررشتہ کو ادا کیا جاوے جو وصولی ٹیکس کے واسطے مقرر کیے گئے ہیں اور جن کے پاس مجسٹریٹ ضلع کا دستخطی سرٹیفکٹ مع مہر عدالت کے موجود ہوگا۔

(ب) خود یا بذریعہ منی آرڈر دفتر زائد پولیس ٹیکس کلکٹری کان پور کو روانہ کریں رسید فوراً دیجاوے گی اور ہر رقم جو ادا کی جاوے رسید فوراً حاصل کر لینی چاہیئے۔

(دستخط) **ایل۔ پی۔ ہینکاکس**

آئی۔ سی۔ ایس۔ او۔ بی۔ ای

مجسٹریٹ ضلع کانپور

(مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۴۰ء)

یورپ میں فیڈریشن

پیرس ۲ر جنوری۔ آج اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین سے ٹیلی فون پر بات چیت کرنے کے بعد فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈالاڈیر نے ترکی کے ساتھ ہمدردی کے بارے میں نیچر کو دونوں حکومتوں کی طرف سے تقریر کی۔ مسٹر چیمبرلین نے موسیو ڈالاڈیر سے یہ کہا کہ چونکہ اس وقت برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے۔ اس لیے دونوں ملکوں کی یکجہتی کا اعلان کر دیا جائے۔

سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ یہ واقعہ ایسا تھا جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ ان تعلقات کا ایک نمونہ تھا جو کہ یورپ کی فیڈریشن میں شامل ہونے والے ملکوں کے درمیان امن کے وقت قائم ہوں گے۔ جس کا کہ موسیو ڈالاڈیر نے کچھ دن ہوئے ذکر کیا تھا۔ جرمنی کی جہاں یہ کوشش ہے کہ اور ملک اقتصادی طور پر جرمنی کے ماتحت رہیں۔ فرانس یورپ کی ایک فیڈریشن چاہتا ہے۔ جس میں ہر ایک ملک آزاد ہے اور کوئی کسی کا ماتحت نہ ہو۔

اس سلسلہ میں برطانیہ اور سویڈن اور فرانس اور بلجیم کے تجارتی معاہدے قابل ذکر ہیں۔ جن کے بارے میں برطانیہ اور فرانس کا خیال ہے کہ یورپ کی کامن ویلتھ کا مسئلہ اس طریقہ پر حل ہو سکتا ہے۔

لنکا اور ہندوستان کانگریس

مسٹر جی سی بی کور یا وزیر لنکا نے لنکا کی کانگریس کولمبو کے بیسویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ لنکا کو ہندوستان سے کسی قسم کا بیر نہیں ہے۔ کولمبو میں سر راما سوامی مدالیار کامرس ممبر حکومت ہند نے جو کچھ بیان کیا تھا اور اس میں ہندوستان اور لنکا کے تجارتی معاہدہ کا جو ذکر کیا تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ہم نے اپنی ابتدائی تجویزوں کو بہت کچھ ترمیم کرنے میں پس و پیش نہیں کیا تھا تاکہ دونوں ملکوں میں صفائی سے بات چیت ہو سکے۔ اور بالآخر تجارتی معاہدہ مرتب ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ نہ کہا جائے گا کہ ہندوستان اپنی آزادی عمل کا اس نے خیال نہیں کیا۔ لنکا کے سیاسی مسئلوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہماری منزل مقصود درجۂ نوآبادیات ہے۔ لیکن ہم اس پر اس وقت زور نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ ہمیں امید ہے کہ جب لڑائی میں فتح حاصل ہو جائے گی تو آزادی جو برطانیہ کو اتنی عزیز ہے ہم کو بھی دیدی جاوے گی۔

پولیٹیکل سائینس کانفرنس

لاہور۔ ۲ر جنوری۔ نئے آئین کے ماتحت صوبہ کا گورنر ہونے کی حیثیت سے اس وقت میری جو پوزیشن ہے اس کی گذشتہ تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ایکسیلینسی سر ہنری کریک گورنر پنجاب نے آج دوسری انڈین پولیٹکل سائینس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔

کانفرنس میں پولیٹکل سائینس کے بہت سے پروفیسر اور سرکردہ حضرات شریک تھے۔ ڈاکٹر پی این بنرجی ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ ہز ایکسیلینسی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ مزید فرمایا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ پولیٹکل سائینس کے پجاریوں کے ہاتھوں میں کوئی بڑی سیاسی طاقت اور اختیار دے دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ دنیا سے دور ہو کر آپ صرف فلسفی بنے رہیں اور عملی معاملات سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھیں اور خاص کر اصولی بحث میں پھنس کر رہ جائیں۔

سابق اسیر کاکوری پر پابندیاں

راج کمار سنہا سابق اسیر کاکوری پر جب وہ کلکتہ گئے تھے تو گورنمنٹ کی طرف سے ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی تھی کہ وہ ہر روز پولیس چوکی پر حاضری دیں۔ شام کے ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک کہیں باہر نہ جائیں اور سوائے اپنے رشتہ داروں کے اور کسی سے ملاقات نہ کریں۔ مسٹر سنہا فوراً ہی کلکتہ سے روانہ ہو گئے۔

کانگریس ترکی ریلیف فنڈ

واردھا ۳ر جنوری۔ مسٹر راجندر پرشاد نے ترکی کے زلزلہ زدگان کے امداد کے لیے چندہ کی اپیل کی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ترکی کے ایک حصہ پر جو قدرتی مصیبت آئی ہے اُس کے متعلق گذشتہ ۳-۴ روز سے آہستہ آہستہ خبریں آ رہی ہیں یکے بعد دیگرے زلزلے سیلاب اور طوفان سے ایسی بڑی مصیبت نازل ہوئی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ گذشتہ ۵-۶ سال کے اندر اندر ہمیں کوئٹہ اور بہار کی مصیبتوں کا تجربہ ہو چکا ہے اس قسم کی آفت میں جو پریشانیاں اور تکلیفیں پیش آتی ہیں اُن سے ہندوستان کے باشندے بخوبی واقف ہیں۔ احباب نے مجھے مشورہ دیا کہ ہمارا صرف یہی فرض نہیں ہے کہ مصیبت زدوں کے ساتھ ہمدردی کریں بلکہ مصیبتوں کو کم کرنے کے لیے کچھ کام بھی کریں۔

کانپور میں سودیشی نمائش

۲۴ر فروری ۱۹۴۰ عیسوی سے شروع ہوگی اور ۱۲ر مارچ ۱۹۴۰ عیسوی تک رہے گی۔ نقشہ تیار ہے منگوائیے اور دوکان کھول کر فائدہ اٹھائیے۔

کانگریس کمیٹیوں کے نام سرکلر

الٰہ آباد۔ ۲ر جنوری۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے پراونشل اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں ان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ صوبہ کے باہر کے لیڈروں کو اپنے صوبہ کا دورہ کرنے کی دعوت دیں۔ دورہ کو کامیاب بنانے کے لیے چند قواعد بھی بیان کیے گئے ہیں۔ سکریٹری صاحب لکھتے ہیں کہ دورہ میں کانگریسی کارکنوں سے ملاقات ضرور ہونا چاہیئے۔ اور اس پر کافی وقت صرف کرنا چاہیئے جہاں وہ جائیں اس علاقہ کے کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع کریں۔ ان کے روبرو جو نظریہ رکھا جائے کارکنوں کو چاہیئے کہ اس کو سمجھنے کی پوری کوشش کریں۔ کارکنوں کی کانفرنسیں بحث کے جلسہ نہیں بن جانا چاہئیں مہمان کے روبرو اصل مشکلات پیش کرنا چاہئیں۔ اور جو مشورہ دیا جائے اس کو سمجھنے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ جہاں کہیں ممکن ہو چرخہ کا مقابلہ۔ کھادی کی فروخت اور کھادی اور دیسی صنعتوں کی نمائش کی جائیں۔ اگر میونسپل کمیٹیاں اور لوکل بورڈ چاہئیں تو ان کو مہمان کا استقبال کرنے کا موقع دیا جائے۔

یوم آزادی منانے کی تیاریاں

۲۶ر جنوری ۱۹۴۰ء کو یوم آزادی منانے کے لیے شہر کانگریس کمیٹی نے ایک مفصل پروگرام مرتب کیا ہے۔ یوم آزادی پورے ہفتہ یعنی ۲۰ر جنوری سے ۲۶ر جنوری تک منایا جائے گا اور اس میں یوم شہید یوم مخالفت جنگ وغیرہ بھی شامل ہوں گے۔ یوم آزادی کے موقعہ پر کانگریس کی تمام انجمنوں کی طرف سے ایک ایک گرانڈ ریلی بھی ہو گی جس میں والنٹیر شامل ہوں گے۔ یوم آزادی سے پہلے دو ہزار والنٹیر بھرتی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل و شری راجگوپال آچاری وغیرہ کو دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔

برطانیہ کو ہندوستان کا مطالبہ منظور کرنا چاہیے

رنگون یکم جنوری۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ کانگریس کے آئندہ اجلاس تک کانگریس کے تازہ مطالبہ کے متعلق اعلان کر دے۔ اس خطرے کا حوالہ دیتے ہوئے کہ اگر برطانیہ ہندوستان کا مطالبہ پورا نہیں کیا تو کانگریس سول نافرمانی شروع کر دے گی۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے فرمایا کہ میری رائے میں برطانیہ کو پورا پورا وقت دے کر یہ دیکھنا چاہیئے آیا وہ ہندوستان کو درجۂ نوآبادیات دیتا ہے یا نہیں۔

شاندار مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر ہے چوتھا ہفتہ

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

دونوں میں ایک ساتھ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۱۲ر جنوری ۱۹۴۰ عیسوی سے

منروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار

پکار

ڈائرکٹر سہراب مودی اسٹوری رائٹر مکالمے اور گانے از حضرت کمال امروہی

اداکاران

سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)

چندر موہن (جہانگیر)

نسیم (نور جہاں)

شیلا (کنور)

صادق علی (منگل سنگھ)

سردار اختر (رانی دھوبن)

وغیرہ

"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے

پکار دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان و شوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تشریف لا کر لطف اندوز ہوجئے

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو۔ مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

وقف شیخ فخر الدین صاحب مرحوم کانپور

حساب آمد و خرچ از یکم اپریل سنہ ۱۹۳۸ء لغایۃ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء

بموجب جانچ اڈیٹر صاحب

متولی - حاجی محمد حمزہ صاحب ہیرامن کا پوروہ کانپور

	پائی	آنہ	روپیہ
بقایا شروع سال	۵	۱۱	۶۱۰۳
لگان آراضی	کچھ نہیں		
کرایہ مکان	۶	۹	۱۰۱۷۹
منافع روپیہ جو بنکوں میں یا کفالت نامہ جات میں نفع پر لگایا گیا ہو۔	۰	۲	۱۲
دیگر ذرایع آمدنی	۰	۰	۱۵
کل آمدنی	۶	۱۱	۱۰۲۰۶
کل آمدنی معہ بقایا شروع سال	۱۱	۶	۱۶۳۱۰
مالگذاری سرکاری وابواب	کچھ نہیں		
لگان اور محصولات	۱۱	۴	۱۱۱۳
تحصیل آمدنی	۰	۰	۳۷۲
خرچ قانون	۰	۹	۹۴۴
اڈٹ فیس	۰	۰	۱۰۰
دیگر اخراجات بمیہ	۰	۱۴	۱۲۳
ٹکٹ	۰	۱۵	۵۳
میزان	۰	۱۳ / ۶	۱۷۷ / ۱۵۹۴
جائداد کا قایم رکھنا اور حفاظت	۹	۹	۸۵۷۵
مشاہرہ متولی اور اشخاص واحد کے وظیفوں کے لئے	کچھ نہیں		
خاص مذہبی اغراض کے لئے	کچھ نہیں		
خیراتی اغراض کے لئے	۶	۵	۵۷۵
کسی اور اغراض کے لئے			
میزان	۹	۹	۵۷۵
دیگر امداد	۳	۰	۴۳۹۹ تعمیر بنگلہ
کل خرچ	۸	۱۴	۱۶۲۵۷
بقایا آخر سال معہ تفصیل کہ وہ کہاں رکھا ہے۔			۳۵
	۳	۸	۱۷
	۳	۸	۵۲

(بتوسل انڈین نیشنل ٹیزری ذریعہ متولی نقد پاس متولی)

دستخط متولی مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۳۹ء

ترکی میں پھر زلزلہ

لندن ۹ جنوری۔ ترکی میں زلزلے کے جھٹکے برابر محسوس ہو رہے ہیں۔ کل زلزلے کے دو شدید جھٹکے محسوس ہوئے مگر ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔ کالے سمندر اور بحر روم میں زبردست طوفان آیا۔ طوفان آنے سے جہازوں کو نقصان ہوا ایک جہاز بہ گیا۔ جسکا ایک آدمی ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

مرکزی اسمبلی کا آیندہ اجلاس

دہلی ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارٹی مرکزی اسمبلی کے آیندہ بجٹ اجلاس میں ۸ فروری کو یا ۱۴ فروری کو صرف ایک روز کے لئے شریک ہوگی اس سلسلہ میں بھولا بھائی ڈیسائی تاریخ کا عنقریب ہی اعلان کریں گے۔

ڈاکٹر موبجے کی اپیل

کلکتہ ۳۱ دسمبر۔ آج صبح آل انڈیا ہندو یوتھ کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر بی۔ سی۔ مکرجی نے مہمانوں کا استقبال کیا ہندو نوجوانوں کو متحد ہونے اور ہندوستان کے لئے قومی فوج بنانے کی اپیل کی۔

انہہا پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیٹرجی نے فرمایا کہ یہ تحریک ملک کو اس پر درش کردہ مقصد آزادی کی طرف نہیں لے جائیگی بلکہ اس کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ بنے گی۔ آزادی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم میں اپنے ڈیفنس کی طاقت ہو۔ اس کے بغیر آزادی برقرار نہیں رہ سکتی تشدد کا مقابلہ تشدد سے ہونا چاہیے۔ آزاد ہندوستان کو اپنی شان برقرار رکھنے کے لئے حوصلہ مند قوی اور اپنا بچاؤ آپ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

آپنے پھر اس پر زور دیا کہ ہندو نوجوانوں کو تربیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آپنے ڈاکٹر موبجے کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے اس مقصد کے لئے بڑا کام کیا ہے

پولیس افسر مفت سینما نہ دیکھیں

پٹنہ ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ پولیس افسروں اور دوسرے سرکاری ملازموں کو ایک سرکاری سرکلر کے ذریعہ مفت سینما دیکھنے کی ممانعت کردی گئی ہے صرف اس صورت میں وہ دیکھ سکتے ہیں کہ انکی ڈیوٹی وہیں لگائی گئی ہو۔ یہ سفارش اس کمیٹی نے کی ہو جو محکمہ جاتی بدعنوانیوں کے لئے بنی۔

بحکم مسٹر امبکا پرشاد سریواستوا منصف بہادر شہر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی سٹی کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر اجرا ۳۰۳ بابتہ سنہ ۱۹۳۹ء

گوبردھنداس ڈگریدار

بنام رام نرائن وغیرہ مدیونان

بنام رام نرائن و جگدیش نرائن پسران گوری شنکر قوم برہمن ساکن تلی بازار مکان نمبر ۸۶/۸۴

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان گوبردھنداس ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء واسطے طے کرنے شرایط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج بتاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم سنت لال منصرم عدالت منصفی کانپور مہر عدالت

شاندار نشاط سینما کینال روڈ کانپور میں تیسرا ہفتہ

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

جمعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار

جوانی کی ریت

جسمیں کانن (انیتا) - نجم (دلیپ) - نیمو (بھولاناتھ) - جگدیش (ڈاکٹر جگیندر) - بکرم کپور (چکرورتی) - کلاوتی (ریبا) وغیرہ کی اداکاری دیکھنے کے لئے تیار ہو جایئے۔

غازی صلاح الدین ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

جسمیں مجاہد اعظم غازی صلاح الدین کے جنگی کارنامے بڑی خوبی سے دکھائے گئے ہیں۔

اداکار:- رتن بائی۔ غلام محمد۔ مظہر خاں۔ للتا دیوی۔ محمد اسحاق۔ یعقوب۔ ایشور لال۔ مرزا مشرف

اودے شنکر انڈیا کلچر سنٹرل انڈیا الموڑہ کی امداد کے لئے۔

نادر موقع کانپور میں دنیائے ڈانس کے شہنشاہ کی آمد، نادر موقع

صرف ایک روز کے لئے بمقام نرائن تھیٹر کنگ مارکیٹ مال روڈ کانپور میں صرف ایک روز کیلئے

۶½ بجے شام بروز منگل ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے ۱۰ بجے رات

اودے شنکر

شرح ٹکٹ
آٹھ روپیہ آٹھ آنہ 8/8
پانچ روپیہ بارہ آنہ 5/12
تین روپیہ چھ آنہ 3/6
دو روپیہ چار آنہ 2/4
ایک روپیہ دو آنہ 1/2

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور سے ۱۳ جنوری سے سیٹوں کے ریزرو کرانے کا انتظام کیجیے۔

معہ اپنے بیلے ڈانسنگ پارٹی کے فن رقص کے کمالات دکھائیں گے، آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں اور یورپ و امریکہ نے بھی آپکو فن رقص کا شہنشاہ تسلیم کرلیا ہے جو کانپور میں صرف ایک روز کے لئے تشریف لاکر اہل شہر کو اپنے کمالات سے محظوظ فرمائیں گے۔

زیر انتظام امپائر ٹاکیز و ٹی بیوٹرس کلکتہ

اسٹوڈینٹ کنسیشن صرف دو روپیہ چار آنہ 2/4 والے درجہ میں دیا جائیگا مگر پاس قطعی بند ہیں

ایک دلکش ولولہ انگیز شاہکار

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۲ جنوری سنہ ۴۰ء سے

فلم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کا لاجواب ڈرامہ

دل ہی تو ہے

کلکتہ کی آدھی رات کی رنگینیوں کا ایک دلکش اور دلچسپ واقعہ آپ اس ڈرامہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

جسمیں رمولا دیوی۔ رام دولاری۔ پریم کماری۔ بیبی سرور۔ رومیا۔ منجوا۔ رجنی۔ حزل۔ گیانی۔ نندکشور۔ راجندر سنگھ۔ نوازش علی۔ شبیر علی وغیرہ کی لاجواب اور ولولہ انگیز اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے۔

تشریف لاکر لطف اٹھایئے!

شاندار دوسرا ہفتہ

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۲ جنوری سنہ ۴۰ء سے

ہندوستان سنی ٹون کا مشہور ڈرامہ

کون کسی کا

جسمیں سوبھانہ اسمرتھ۔ خورشید۔ نذیر۔ پدما۔ مبارک۔ سنگھ۔ ماروتی راؤ۔ خلیل۔ کے اڈوانی۔ گوپی وغیرہ کی اداکاری دیکھنے کے قابل ہے۔

جوش اسلام ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

جس میں مس پشپا رانی۔ مس شاہجہاں۔ مس گلزار۔ مس نذیر بیگم۔ مس الکب۔ بابوراؤ۔ درکشمیری۔ نثار احمد۔ سندر سنگھ۔ رمیش۔ جوشی۔ غلام محمد۔ نظام الدین۔ اور محمد شفیع کی اداکاری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

دلفریب گھڑیاں

اخبار اسٹیٹسمین کی اشاعت ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون "ٹاٹلر" کی قلم سے زیر عنوان "چائے ایک بخشش ہے" شایع ہوا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انگلستان میں چائے کو کامیاب بنانے کے لئے شروع شروع میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں۔

کہا جاتا ہے کہ چائے پینے سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے۔ سستی دور کرتی ہے جگر صاف رہتا ہے۔ بھوک لگتی ہے۔ حافظہ کو مضبوط کرتی ہے۔ بخار اور جاڑا روکتی ہے تپ دق کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

چائے پینے سے مریض کے دل میں مرض کا خیال تک نہیں آتا۔ یہ دل کو تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو بگڑنے نہیں دیتی۔ بڈھوں کے پاؤں کو مضبوط کرتی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں کو درست کرتی ہے۔ زیادہ شراب پینے والوں کے دماغوں کو ٹھنڈا رکھتی ہے۔ اور اعتدال کرنے والوں کو گرم کرتی ہے بیماروں کو اچھا کرتی ہے۔ اور تندرستوں کو توانا بناتی ہے۔ زیادہ کھانا کھانے والے اسے ذائقہ کے لئے پیتے ہیں۔ شراب خوار نشہ دور کرنے کے لئے۔ پیٹو لوگ ہاضمہ درست کرنے کے لئے۔ مدبر سر کا چکر روکنے کے لئے۔ بانکے چھبیلے اپنی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے۔ چائے فضول خرچوں کے لئے دعوت عام ہے۔ خوش سیرتوں کے لئے دھوم دھام کی دعوت ہے۔ ایک کاروباری کے لئے کامیاب ایجنٹ ہے اور سست لوگوں کے لئے صحت آمیز تماشہ ہے "ٹاٹلر" نے دریافت کیا ہے کہ آیا اس سے بڑھ کر کسی دوسری گھونٹ گھونٹ پینے والی شے کی اتنی عمدہ تعریف ہوئی ہے۔

محکمہ امور خانہ داری کی اچھی دیکھ بھال امریکہ کی ڈائرکٹر کھیترین فیشر نے امور خانہ داری میگزین میں چائے پینے کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک دلنواز پیرایہ میں لکھا ہے کہ صدیوں کی دلفریبی چائے پینے کا باعث ہے۔ سیکڑوں برس ہوئے سب سے پہلے چینیوں میں چائے پینے کی عادت پھیلی اور اس کو اتنا زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ اب صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکتا۔ چائے کے بارے میں بہت سی کہانیاں ہیں۔ چین اور جاپان میں چائے پلانا ایک عرصہ سے ضروری رسم خیال کیا جاتا ہے۔

انگریز ناشتہ کے قبل ایک پیالی چائے پینا پسند کرتے ہیں۔ پھر ناشتہ میں بھی چائے پیتے ہیں۔ چار بجے لندن میں تمام دفتروں سے لوگ چائے پینے کے لئے چائے خانوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور جب موسم خوشگوار ہوتا ہے اور پارلیمنٹ کے بہت سے اراکین انکا باہر کے صحن میں جو لب دریائے ٹیمز ہے چائے پینے کے لئے چلے جاتے ہیں۔

جارج کیسنگ نے اپنی کتاب "ہنری رائیکرافٹ کے پوشیدہ خطوط" میں کیسی دلفریب تصویر کھینچی ہے کہ ایک انگریز کے گھر میں سہ پہر کی چائے کتنی خوشگوار کام کرتی ہے۔ یہ وقت دن بھر کا بہترین حصہ ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ وہ چائے پیتے وقت آرام کا مزہ پاتے ہیں۔ پہلی پیالی میں کسقدر اطمینان۔ پھر دوسری میں گھونٹ گھونٹ پینے میں اسے کتنا مزہ ملتا ہے۔ یہ تو درکنار صرف پرچ پیالی کی جھنکار سے محبت کسقدر مسرور ہوتی ہے۔

مرکزی اسمبلی کے سرکاری ممبر

دہلی ۹ جنوری۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابی قواعد میں ترمیم کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے سرکاری ممبروں کی تعداد بجائے ۲۶ کے ۲۰ ہوگی۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

اور نفرت سے اپنا منھ دوسری طرف پھیر لیتا۔ وہ دلوں کے پوشیدہ راز جانتا تھا۔ اب وہ کیونکر کسی کے فریب میں آتا۔

ہاں اب وہ بھلے اور برے میں تمیز کر سکتا تھا۔ اس کے دل میں فقط عاجز و بیکس لوگوں کے لئے محبت تھی اور سنگدلوں کے لئے نفرت۔

وہ نہ تو اپنے آپ کو اور نہ کسی اور اپنے جیسے انسان کو تعریف کا مستحق سمجھتا تھا۔ اس کے خیال میں سب تعریف اسی بزرگ و برتر ہستی کے لئے تھی جو ہزار پردوں میں نہاں ہونے کے باوجود عیاں تھا۔

وہ ایک خود مختار بادشاہ تھا لیکن اب اسے اپنی ہستی ایک ذرہ ناچیز سے زیادہ معلوم نہ ہوتی۔ کبھی اس کا خیال تھا کہ میں نے دنیا میں بہت کچھ کیا اور بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن اب وہ اس نتیجہ پر پہونچا تھا کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس نے اپنا تمام مال و زر غریب و محتاج لوگوں میں تقسیم کر دیا اور اس کے خزانے اب خالی تھے لیکن اس کی نظر کے سامنے ابھی اسقدر حاجتمند موجود تھے کہ اگر ایسے بےشمار خزانے خالی کر دیئے جاتے تو پھر بھی ان کی حاجتیں پوری نہ ہوتیں۔ وہ سب حالات سے باخبر ہونے کے باوجود معذور تھا۔ اب وہ دنیا میں صرف اس قیدی کی حیثیت سے تھا جو اپنی کال کوٹھری میں سلاخوں کی راہ سے باہر کا سب حال دیکھ سکتا ہو۔ اس کا دل رنج و الم میں ڈوب چکا تھا۔ وہی دل جو کبھی قید غم سے آزاد تھا۔ اب اس کے لئے ایک جہان کا غم تھا۔ دنیا اس کے لئے بیگانگی سے معمور تھی، اور خود وہ دنیا سے بیگانہ: کوئی شخص دنیا میں اس کا ہمخیال نہ تھا اور نہ خود وہ دنیا میں کسی کا ہمخیال تھا۔

حکومت اور تخت و تاج اس سے چھن چکے تھے کیونکہ ظاہر بیں نظروں میں اب وہ اس کا اہل نہیں تھا۔ اسے مجنون و دیوانہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

لیکن خود اس کی نظر کو اسقدر وسعت حاصل ہو چکی تھی کہ ان سب باتوں کی حقیقت بچوں کے کھیل سے زیادہ نہ معلوم ہوتی۔

اب اس کے سامنے دنیا صرف ایک آزمائش گاہ تھی جہاں نیکی اور بدی کو یکجا چھوڑ دیا گیا تھا۔ وہ اس طالب علم کی طرح جو امتحان کے بعد بےصبری کے ساتھ نتیجہ کا منتظر ہو فیصلہ کے دن کا منتظر تھا۔ اس علم کے حاصل کرنے سے پہلے اس کا خیال تھا کہ جو شخص زندگی کی تلخ کامیوں سے گھبرا کر موت کی طرف رجوع کرے وہ دنیا کا سب سے بزدل شخص ہے لیکن اب وہ خود موت کو ترستا تھا، ہاں اب وہ امتحان دے چکا تھا اور جلد سے جلد نتیجہ دیکھنے کا متمنی تھا۔ جس دن سے یہ عجیب و غریب علم اسے حاصل ہوا تھا نہ تو سوتے اور نہ جاگتے اسے کبھی چین نصیب ہوا لیکن اب وہ اس علم کو بھول نہیں سکتا تھا، اور نہ بھولنا چاہتا تھا۔ وہ بار بار کیوں اپنے آپ کو فریب میں مبتلا کرتا۔ جبکہ ایک دفعہ اسکی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھ چکا تھا۔ وہ دنیا کے ناپاک شور و شر سے الگ ایک عافیت کی جگہ چاہتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ اس دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے۔ اس کے لئے دنیا میں ہر طرف مایوسی اور ناکامیاں ہی تھیں اور فرط یاس سے اس کی زبان بند ہو چکی تھی۔ مدت گذر گئی اور اس نے کسی سے بات چیت نہ کی۔ لوگوں کے خیالات اس کی نسبت عجیب و غریب تھے لیکن وہ ان تمام باتوں سے بےنیاز دنیا کے ایک گوشہ میں پڑا زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔

ایک شب جب وہ بےچینی کے ساتھ اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا اسپر ایک لطیف نیند طاری ہو گئی اور آج مدتوں کے بعد اس نے اچھا خواب دیکھا۔

وہ دشوار گذار سفر کے بعد ایک خوبصورت باغ میں داخل ہوا جہاں ہر طرف بہار ہی بہار تھی اور جو خزاں کے خوف سے آزاد تھا۔ خوشنما شگوفوں اور خوش رنگ پھولوں سے لدے ہوئے درخت عجیب کیفیت کے ساتھ جھوم رہے تھے اور عجیب و غریب قسم کے خوبصورت پرند ایک انداز مسرت کے ساتھ چہچہا رہے تھے۔ باغ کی ساری زمین پر سبزے اور پھولوں کا فرش تھا۔ اس باغ کی ہر چیز کو قدرت نے اس قدر حسن عطا کیا تھا کہ وہ دیکھکر مبہوت و ششدر رہ گیا۔ کئی لوگ اس سے پہلے یہاں موجود تھے۔ ہر ایک نے سچی خوشی اور خلوص دل کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ ان کے دل بےلوث محبت، خلوص اور بےریائی سے مملو تھے اور ان کے پاکیزہ دلوں میں دنیوی حرص و ہوا کا نام و نشان نہ تھا۔ وہ اپنے مالک کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور اس جگہ بےانتہا مسرور تھے۔ ہر طرف مسرت ہی مسرت تھی۔ جیسے رنج و غم گناہ اور دیگر شناعتوں کو اس جگہ داخل ہونے کی اجازت ہی نہیں۔

اس باغ میں داخل ہوتے ہی اس کی ساری کوفت دور ہو گئی۔ اس کا بیقرار دل اب مطمئن تھا۔ وہ دنیا کے تمام افکار و آلام بھول گیا۔ اس وقت اس کے دل میں صرف ایک جذبہ تھا اور وہ اپنے مالک کی محبت کا جذبہ تھا۔

وہ ایک بلند درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ جس کی شاخیں زمین پر جھک جھک کر اپنے مالک حقیقی کو سجدہ کر رہی تھیں اور جس کے طیور بھی اسی ذات واحد کی تعریف میں نغمہ سنج تھے۔

اس وقت جو کیفیت اس کے دل پر طاری تھی آج سے پہلے وہ اس سے آشنا ہی نہ تھا، اور وہ خوبصورت درخت کے سایہ میں بیٹھکر اپنے پروردگار کی تعریف و توصیف کے گیت گانے لگا رات کی سیاہی غائب ہو چکی تھی اور ہر طرف سپیدۂ سحر کا نور جلوہ گر تھا۔ شاید تمام دنیا کو ایک ہی زندگی مل رہی تھی۔

آفتاب خاوری بھی آہستہ آہستہ اپنی آرام گاہ سے اٹھا اور افق سے اپنا نور پاش چہرہ دکھا کر اپنی سنہری کرنوں کے نور سے ایک عالم کو منور کرنے لگا۔

تمام دنیا بیدار ہو گئی۔ لیکن وہ جو موت کی پرامن سرزمین میں داخل ہو چکا تھا۔ پھر کبھی دنیا کے شور و شر اور ہنگاموں کے درمیان اپنے بستر پر بیدار نہ ہوا۔

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۸۶ سنہ ۱۹۳۸ء

مقدمہ درجن ولد لوکھا قوم ریداس ساکن گجو کا پوروہ ڈاک خانہ جاجمؤ کانپور انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ درجن قرضدار سائل مذکورہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اس کو ایک سال کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج عطا ہوئی تھی اب عدالت ہذا نے تاریخ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۰ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۲ دسمبر سنہ ۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نگم مفرم

عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

گورنر سرحد کا اعلان

پشاور ۹ جنوری۔ یہاں آج ایک پریس لاٹ شایع ہوا ہے کہ جس میں لکھا ہے کہ ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ سرحد نے ڈیفنس آف انڈیا کے قانون کے ماتحت اعلان کیا ہے کہ ہر قسم کا غلہ لازمی اشیائے خوردنی میں شامل ہے اور ضلع پشاور کی حدود کے اندر اندر کپڑا بھی ضروری چیزوں میں شمار ہوگا۔ لہذا جو شخص سپرچے یا غلہ کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ پیدا کریگا اسے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت سزا دیجائیگی

مسٹر ڈی ویلرا آئرلینڈ کے ڈکٹیٹر بن گئے

ڈبلن ۹ جنوری۔ مسٹر ڈی ویلرا کو اب تنے وسیع اختیارات حاصل ہو گئے ہیں کہ انکو ڈکٹیٹر کہا جا سکتا ہے۔ پریزیڈنٹ ڈاکٹر ہائڈ نے ہنگامی اختیارات کے بل پر دستخط کر لئے ہیں اور اس بل کے ذریعہ حکومت کسی شخص کو نظربند کر سکے گی۔

کل شہر کورک میں خفیہ پولیس کا جو آدمی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں شہر کے لارڈ میئر مرحوم کا اکلوتا لڑکا گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ۲۰ اور اشخاص گرفتار کئے گئے۔

برطانوی سفیر لارڈ لوتھین کی تقریر

شکاگو ۹ جنوری۔ امریکہ میں برطانیہ کے سفیر لارڈ لوتھین نے غیر ملکی معاملات کی شکاگو کونسل کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ کا نظریہ یہ ہے کہ جرمنی بہار کے شروع میں خوفناک بحری، بری و ہوائی حملہ کرکے اتحادیوں پر غالب آنے کی کوشش کرے گا لیکن ہمارا خیال ہے کہ ہم کامیابی کے ساتھ جرمن حملہ پسپا کر دیں گے اگر ہم پسپا کرنے میں کامیاب ہو گئے جیسا کہ ۱۹۱۸ء میں ہم نے کر دکھایا تھا تو ہٹلرزم کا خاتمہ کرنے میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔ اس مرتبہ جو حملہ ہوگا وہ کسقدر خوفناک اور زبردست ہوگا۔ اس کے متعلق ہمیں ذرا بھی دھوکہ نہیں ہے۔ اور جب حملہ ہوگا۔ اس کے نتائج کتنے خوفناک ہونگے اور اس سے کتنی تباہی ہوگی۔ اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

لنکا اور ہندوستان کے تعلقات

بنگلور ۹ جنوری۔ مسٹر ڈی۔ ایس سینا نائک وزیر زراعت و اراضیات لنکا کے اعزاز میں میسور چیمبر آف کامرس کی ٹیمنگ کمیٹی کی طرف سے ایک دعوت دی گئی۔ جس میں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میسور لنکا سے قریبی تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہے لنکا اور کسی ملک کی نسبت ہندوستانی چیزیں خریدنا پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں ہندوستان کے لئے بہت جذبہ ہے ہندوستان اور لنکا کے درمیان زیادہ عرصہ تک امتیاز نہیں رہ سکتا۔

پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن

لاہور ۹ جنوری۔ انڈین پولیٹیکل سائنس کانفرنس کا آئندہ اجلاس بنگلور میں ہوگا۔ سنہ ۱۹۴۱ء کے لئے ڈاکٹر بینی پرشاد (الہ آباد یونیورسٹی) انڈین پولیٹیکل کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر دی ایس رام (لکھنؤ یونیورسٹی) اور پرنسپل جی۔ ڈی سوندی (گورنمنٹ کالج لاہور) نائب صدر منتخب ہوئے ہیں اور پرنسپل گورکھ نہال سنگھ (احمد آباد) کو ایسوسی ایشن کا جنرل سکریٹری چنا گیا ہے۔

برطانیہ۔ فرانس اور ترکی

لندن ۹ جنوری۔ انقرہ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان جلد ہی ایک اقتصادی اور مالی معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس بارے میں بات چیت کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ استنبول کے سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ ترکی اور فرانس کے ڈیلی گیٹوں کے درمیان اقتصادی بات چیت ختم ہونے کے معاہدہ پر چند روز کے اندر دستخط ہو جائینگے۔

نوراللغات

مرتبہ مولوی نورالحسن صاحب نیر بی اے۔ ایل ایل بی

ہماری اُردو زبان کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک مفصل اور مستند لغت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ شکر ہے کہ ملک کے نامور ادیبوں نے اس طرف توجہ کی۔ امیر الشعرا حضرت امیر مینائی کے بعد حضرت سید احمد دہلوی نے فرہنگ آصفیہ کے نام سے کئی جلدوں میں ایک مفصل لغت لکھا اس کے ایک عرصے کے بعد حضرت نیر کاکوروی نے برسوں کی تلاش و تحقیق کے بعد ایک نہایت ضخیم لغت تیار کیا ہے جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں اردو زبان کے ایک ایک حرف کے متعلق بہت خوبی اور خوش اسلوبی سے داد تحقیق دی گئی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اتنا بڑا کام ایسے اچھے پیمانہ پر ایک فرد واحد سے کیسے انجام پا گیا بعض بعض جگہ ایک ایک لفظ کی تشریح و تحقیق میں کئی کئی صفحے بھرے ہوئے ہیں۔ انداز بیان بہت سادہ لیکن عالمانہ اور حکیمانہ غرض لغت کے سلسلے میں اب تک یہ آخری اور مستند کوشش ہے اور حامیان اردو کی قدردانی کی مستحق۔

دو رائیں

اردو زبان کی لغات میں نوراللغات اپنے طرز کی تنہا لغت ہے جو بالکل جدید اصول پر مرتب کی گئی ہے اور الفاظ کے ذخیرہ کے لحاظ سے بھی غالباً تمام دوسرے لغت سے افضل ہے مرتب نے اسے بےحد محنت و جانفشانی کے بعد مکمل کیا ہے اس لغت کی اشاعت سے اردو زبان کی کتابوں میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا۔ امید ہے کہ اہل علم و زبان دان حضرات اس کی قدر کماحقہ کریں گے اور مرتب کی محنت کی داد دینگے "زمانہ"

اردو کے تمام مروجہ الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، دخیل کلمات کا پورا استقصا کیا گیا ہے اور شعرا اور اساتذہ کے کلام نظم و نثر سے ہر جگہ استفادہ کیا گیا ہے۔ دیباچہ میں متروک الاستعمال سے بھی دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ اور قواعد کے لحاظ سے الفاظ کی وضاحت پر جسقدر اثر پڑتا ہے اسے متعدد مثالوں سے سمجھایا ہے "نگار"

نوراللغات	جلد اول	الف۔ ب	صفحات	۷۴۲	قیمت	عہ
"	" دوم	پ سے غ	"	۵۱۴	"	ستے
"	" سوم	د سے ق	"	۶۹۲	"	عنہ
"	" چہارم	ک سے ی	"	۱۰۳۲	"	للعہ

صدر دفتر:۔ مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں:۔ جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنسس بلڈنگ جے۔ جے اسپتال بمبئی!

کانپور میونسپلٹی

نوٹس برائے ٹنڈر

ہومیوپیتھک ڈسپنسری ڈپٹی کا پڑاؤ کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔

تخمینہ مبلغ ۴۲۷۴ روپیہ جو ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کے ۳½ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔

ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کا ایک سٹ ۲ روپیہ میں ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کے ۳ بجے دن تک دفتر میونسپل بورڈ سے مل سکتے ہیں۔

مزید معلومات میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے کسی بھی دفتر کے دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے دن تک حاصل کی جا سکتی ہے۔

بی۔ بی۔ سریواستوا

چیرمین

میونسپل بورڈ کانپور

[illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲۴ اے

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عا
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ	نمبر ۳

ادبیات

ہندوستانی لیڈر

باستثنائے چند

از جناب نگہت صاحب شاہجہانپوری

جنھیں یک جان ہونا تھا وہ سرگرمِ عداوت ہیں — یہ آزادی کے پروانے ہیں یا شمعِ جہالت ہیں

غلامی انکی فطرت ہے کہ یہ آپس میں لڑتے ہیں — یہ شیدائے سیاست سربسر ننگِ سیاست ہیں

سمجھتے ہی نہیں ہیں مذہب و ملت کی بربادی — یہ قائد بنکے آپس ہی میں سرگرمِ بغاوت ہیں

غضب الجھے ہوئے ہیں کس طرح باہم کشاکش ہیں — کبھی زورِ صحافت ہے کبھی مستِ خطابت ہیں

بلا سے انکی مذہب کا جو شیرازہ بکھر جاتے — کہ انکے فتنہائے گرم طوفانِ قیامت ہیں

یہ دعوے ہیں کہ دشمن کو شکستِ فاش دینا ہے — مگر خود بزم گاہِ ناز میں مصروفِ راحت ہیں

یہ ہیں دلدادۂ مغرب نمائش ان کا شیوہ ہے — یہ مجبورِ خیانت ہیں یہ محرومِ امانت ہیں

الف بے بھی سیاست کی سراسر متحد بننا — مگر یہ تفرقہ پردازیوں میں پُر مہارت ہیں

کدھر جانیکو ہیں اور کس طرف مقصودِ منزل ہے — خدا شاہد ہے یہ شرمندۂ ذوقِ ہدایت ہیں

یہ ہندوستان کی جنت ہے یا دوزخ کی دنیا ہے — یہاں تسبیح اور زنار دونوں ہی ضلالت ہیں

اقلیت کا پرن ہو کہ حیلہ اکثریت کا — یہ لیلائے امارت ہیں وہ مجنونِ سیادت ہیں

ضمیر ان کے ہیں آلودہ خیالِ فرقہ بندی سے — بظاہر گرچہ حسنِ لطافت ہیں نفاست ہیں نزاکت ہیں

کلامِ تلخ میں آمیز نگہت قند پارے ہیں — یہی روحِ بصیرت ہیں یہی جانِ بصارت ہیں

سید محمد احمد جلال علیمی قنوجی

بیخودیٔ عشق میں بھی مجھکو اتنا ہوش تھا
اب یہ تو جانے کہاں تک بیخودی کا ہوش تھا
عارض و رخ کی بہار آرائیاں آنکھوں میں تھیں
چشمِ ساقی روبرو تھی جامِ صہبا سامنے
کیا کہوں کیا گذری اٹھتے ہی نقابِ روئے یار
جنبشِ مضرابِ لب میں تھا سکونِ جانِ زار
بیخودی تھی محویت تھی جانے کیا تھا اے جلال

سامنے نظروں کے کوئی جلوۂ خاموش تھا
داستاں مے کشی کہدی جہاں تک ہوش تھا
اپنا ہر تارِ نظر گویا چمن بردوش تھا
ذرہ ذرہ گردشِ ایام کا مدہوش تھا
یاد ہے اتنا تزلزل میں نظامِ ہوش تھا
چھیڑ کر دیکھا تو سازِ زندگی خاموش تھا
کچھ کہا پھر رک گیا جب تک کہ کچھ کچھ ہوش تھا

دنیائے اسلام

حکومت ترکیہ کا نیا بجٹ!

انگورہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی نے سنہ ۱۹۴۰ء کا بجٹ مرتب کرایا ہے جس میں جنگی مصارف کی مد بڑی اہم ہے اور میزانیہ کا دو تہائی حصہ صرف جنگی معاملات کے لئے مخصوص کر دیا اگرچہ بجٹ ابھی باقاعدہ طور پر منظور نہیں ہوا ہے اور نہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کیا گیا ہے۔

مگر اخبار "ملیت" کے نامہ نگار کو تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے بجٹ میں ہوائی جہازوں کی تعمیر کے لئے چالیس کروڑ ترکی پونڈ بحری جہازوں کے لئے ۳۵ کروڑ پونڈ جدید قلعوں طیارہ شکن توپوں اور دیگر اسلحہ کے لئے ۳۸ کروڑ پونڈ بموں، گیسوں، اور کارتوسوں کے لئے ۱۷ کروڑ پونڈ پانچ جدید جنگی کارخانوں کی تعمیر کے لئے ۴۲ کروڑ پونڈ مخصوص کر دئے گئے ہیں اس کے علاوہ گیارہ لاکھ فوج کے لئے جو رقم مخصوص کی گئی ہے اس کا تخمینہ ابھی معلوم نہیں ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ فوجی اور جنگی مصارف کے سلسلہ میں اس مرتبہ جس قدر کثیر رقم منظور کی جائیگی اس کی نظیر ترکوں کی پوری تاریخ میں نہ مل سکے گی، حکومت جنگی کارخانوں کو زیادہ مفید بنانے اور انھیں وسعت دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ترکی میں ہر قسم کا جنگی سامان تیار کیا جائے تاکہ غیر ممالک سے منگانے کی ضرورت نہ پڑے۔

اسلامی حکومتوں کی کانفرنس کی تیاریاں

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) یہاں ایک اہم سیاسی اطلاع کی بنا پر سیاسی اور غیر سیاسی حلقوں میں زبردست قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں ذمہ دار لوگوں کا بیان ہے کہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک جلالۃ الملک شاہ فاروق والیٔ مصر انگورہ تشریف لے اور اوائل فروری سنہ ۱۹۴۰ء میں اس کا باقاعدہ اعلان بھی کر دیا جائے گا، ابھی تک سرکاری حکام اس خبر پر خاموش ہیں

دوسری طرف غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ انگورہ سے بغداد تشریف لیجائیں گے اور ملک شام ہوتے ہوئے مصر میں بھی رونق افروز ہوں گے۔

عراقی زعماء مقیم مصر کا بیان ہے کہ غازی عصمت انونو کی عراق میں تشریف آوری کی تصدیق ہو چکی ہے اور مزید تفصیلات چند ہفتوں کے بعد اخبارات میں آجائیں گی، اسی کے ساتھ یہ بھی افواہ گرم ہے کہ اگر میثاق سعد آباد کی کانفرنس انگورہ میں منعقد ہوئی تو جلالۃ الملک رضا شاہ پہلوی والیٔ ایران اس میں شرکت کے لئے انگورہ تشریف لے جائیں گے، طہران کے ایک بڑے لیڈر کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ بھی فرما لیا ہے۔

مصر کے ایک بڑے لیڈر نے جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کانفرنس در اصل انگورہ ہی میں ہوگی اور اسی میں شرکت کے لئے شاہ مصر اور شاہ ایران تشریف لے جاویں گے اور غازی عصمت انونو اس لئے عراق تشریف لے جائیں گے کہ وہ مشترک افواج کی نقل و حرکت اور اہم محاذات اور ترکی عراقی حدود کے سلسلہ میں معلومات بہم پہونچائینگے اور اہم خطوط کا معائنہ بھی فرمائیں گے۔

ترکی اور اٹلی کے تعلقات

اسکندرونہ (بذریعہ ڈاک) یہاں کے ایک اخبار نے اٹلی کی سیاسی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسولینی کا آخری اقدام دانشمندانہ ہے، اس اخبار نے اٹلی کی گذشتہ قلابازیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر اظہار استحسان کیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسولینی نے ترکی کے معاملہ میں اپنی پالیسی قطعی طور پر تبدیل کر لی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس وقت ترکوں سے بگاڑ نا جرمنی کو بلقان پر قبضہ کرنے کے لئے دعوت دینا ہے اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ اطالوی اخبارات میں ترکوں کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی جاتی تھی وہ اب بند ہو چکی ہے اور وہ بلقان کے معاملہ میں ترکوں کے طرز عمل کی پر زور تائید کر رہی ہیں۔

آگے چلکر بھی اخبار لکھتا ہے کہ اگر مسولینی البانیہ پر قبضہ نہ کرتا تو اس کے لئے بہتر ہوتا، اس نے البانیہ پر قبضہ کر کے جو فوائد حاصل کئے ہیں ان کی بہ نسبت اس نے اپنا کئی گنا نقصان بھی کر لیا ہے، اگر مسولینی شاہ زوغو کو واپس بلا کر ان کا ملک ان کے حوالے کر دیتا تو وہ اپنی فتح و کامرانی پر بجا طور پر فخر کر سکتا تھا مسولینی کا اس سے زیادہ اور نقصان کیا ہوگا کہ اس نے اپنی اس حرکت سے تمام عالم اسلام کو ناراض کر لیا ہے جسکا خمیازہ اسے ضرور بھگتنا پڑے گا، البانیہ اور حبش میں زمین و آسمان کا فرق ہے،

البانیہ کے باشندے انتقام لینے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں

طرابلس اور ٹریپولی!

الجزائر کا ایک عربی اخبار اطلاع دیتا ہے کہ طرابلس اور ٹریپولی کی مسجدوں میں ترکوں کی فتح اور کامرانی کیلئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں وہاں کے عام لوگوں میں روس کے اس رویہ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے جو اس نے ترکوں کے حق میں اختیار کیا ہے۔

الجزائر کے عربی اخبارات بھی روس کے خلاف سخت مضامین لکھ رہے ہیں، اور فن لینڈ کی مظلومی پر ہر طرف ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہل پر تو حق عزم مستقل میں رہے
نہاں لاکھ پردے میں بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت روزہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳

اسٹیٹسمین کا موجودہ جمود پر تبصرہ

معاصر "اسٹیٹسمین" نے مندرجہ ذیل آرٹیکل تحریر کیا ہے:-

اس ہفتہ نیک نام اخبار "اکچسٹر گارڈین" نے اپنی اس تجویز کو دہرایا ہے۔ جو کہ وہ پہلے پیش کر چکا ہے یعنی یہ کہ پارلیمنٹ کو ایک چھوٹا ڈیلی گیشن ہندوستان کو بھیجنا چاہئے جو موجودہ سیاسی جمود کو دور کرنے میں ہندوستان کی امداد کرے۔ یہ تجویز اچھی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اب وقت آگیا ہے کہ جب جمود حل کرنے کے لئے کوشش کرنا چاہئے اور یہ ہرگز یقین نہیں کیا جاسکتا کہ انگلستان کے ماہروں کا کوئی جتھا معاملہ کو حل کر دیگا۔ برخلاف اس کے اس قسم کے نئے جتھے کے آنے سے تاخیر اور انتشار کے سوائے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ اگر ہم ۶ سال پہلے کے اس میمورنڈم کی طرف دھیان دیں جو ہندوستانی ڈیلی گیشن نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو پیش کیا تھا تو معلوم ہوگا کہ سر آغا خاں اور ان کے ساتھیوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ آئندہ ہندوستان کی ترقی کے بارے میں جو معاملات طے کئے جائیں وہ ہندوستان میں طے کئے جائیں اور پارلیمنٹ کی مداخلت کے بغیر ہی طے ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا لفظ تو استعمال نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے چند تجویزیں پیش کی تھیں۔ ان میں سے ایک تجویز تھی کہ آئندہ آئینی ترقی کے لئے مشنری کے کام میں تحقیقات شامل نہیں ہونا چاہئے جیسی کہ سائمن کمیشن نے کی تھی۔ ہندوستانی مجالس آئین ساز کو آئینی تبدیلی کے لئے تجویزیں پیش کرنے کا اختیار حاصل ہونا چاہئے۔ وزیر ہند کو چاہئے کہ اس قسم کی تجویزیں پارلیمنٹ کے روبرو قانون کی صورت میں پیش کریں اور ان تجویزوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جس آئینی طریقہ کار کی ضرورت ہو وہ سوائے خاص حالات کے پارلیمنٹری قانون کا پابند ہونا چاہئے۔ نئے ایکٹ میں ایسی دفعات شامل کر دی جائیں جن کے ذریعہ پارلیمنٹ کے اختیارات ہندوستانی مجالس آئین ساز کو منتقل کر دئے جائیں۔ مثال کے طور پر ریلوے بورڈ کا معاملہ پیش کر سکتے ہیں۔ ڈیلی گیشن نے یہ بات مان لی تھی کہ آئندہ اس قسم کا ریلوے بورڈ قائم کر دیا جائے لیکن یہ رائے ظاہر کی تھی کہ بورڈ کے اختیارات آئینی وغیرہ کا فیصلہ فیڈرل لیجسلیچر کے قانون کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس کے بجائے ایکٹ بابت سنہ ۱۹۳۵ء اس معاملہ کے بارے میں بڑی بڑی تفصیل میں چلا گیا اس کا روشن پہلو یہ تھا کہ بورڈ کاروباری اصولوں پر کام کرے گا۔

یہ بات مان لینا چاہئے کہ ڈیلی گیشن کے اس بیان میں قدرتے وزن پایا جاتا ہے کہ وائٹ پیپر کی زبان سے جن میں کہ وہ تجویزیں درج تھیں جو کہ ایکٹ میں شامل کی گئی ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تجویزوں کی بنیاد اس خیال پر قائم کی گئی ہے کہ فیڈرل کیبنٹ جو برطانوی اور ریاستی ہندوستانیوں پر مشتمل ہوگی وہ ناتجربہ کار اور بے تکے لوگوں پر مشتمل ہوگی لیکن صوبوں میں آئین پر جس طریقہ پر عمل ہو رہا ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ خیال حق بجانب نہیں تھا۔ اگر ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو ہمیں آل انڈیا فیڈرل کیبنٹ کے متعلق نیا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر آسٹریلیا یا کینیڈا میں کوئی نیا آئین بنایا جائے گا۔ تو کیا برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران کی امداد کرنے جائیں گے۔ برطانوی معاملہ اور برطانوی روایت کی ہندوستان میں ہمیشہ نمائندگی ہوگی۔ اور وہ عدم نمائندگی کی وجہ سے ختم نہ ہو جائیں گی۔ اور ملک کو وہ عقلمندی کا وہ قیمتی ذخیرہ حاصل ہے جو کہ سائمن کمیشن پر گول میز کانفرنسوں اور جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹوں میں بھرا ہوا ہے۔

ڈیلی گیشن نے اور بھی باتیں کہی تھیں جن پر برطانیہ کو اس وقت غور کرنے کی ضرورت ہوگی جبکہ ہندوستان کے سیاسی لیڈر اپنے اختلافات دور کرنے اور لڑائی کی کوشش میں ملکر کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مثال کے طور پر یہ تجویز ہے کہ گورنر جنرل کا مالی مشیر وزیر مالیات کے مشورہ سے مقرر نہ کیا جائے اور اس کو اس پر اعتماد نہ ہو تو وزیر مالیات مالی مشیر سے کبھی مشورہ نہیں کرے گا۔ خواہ وہ کتنا ہی تجربہ کار اور قابل کیوں نہ ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وزیر مالیات مالی مشیر سے اس حد تک علیحدہ رہنے کی پوری کوشش کرے گا۔ جہاں تک کہ قانون اس کو اجازت دیتا ہے اور جس مقصد سے مالی مشیر مقرر کیا جائے گا۔ وہ فوت ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس کے برعکس وزیر مالیات کے مشورہ سے مالی مشیر مقرر کیا جائے تو اس کو اس سے مشورہ لینے کی عادت ہو جائے گی۔ اور ایسی حالت میں وہ اس کا صلاح و مشورہ بھی مان لیا کرے گا۔ غالباً یہ مسئلہ باہمی رضامندی سے طے ہو سکتا ہے۔ ریٹائر ہونے والا فائننس ممبر اس آسامی کے لئے موزوں ہو سکتا ہے بشرطیکہ منظور کر لیا جائے لیکن ایک اور اہم مسئلہ ہے جو تجربہ کی روشنی میں طے ہونا چاہئے! وہ برطانیہ میں ہندوستان کے لئے سول سروس والوں کی بھرتی کا ہے۔

یہ بات صاف ہو جانا چاہئے کہ ہندوستان ایک غیر معینہ عرصہ تک یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ محض اس وجہ سے تنخواہوں کا بار بڑھاتا رہے اور اپنا مستقبل رہن کردے۔ کہ وہ برطانوی یونیورسٹی سے نکلے ہوئے نوجوانوں کے ایک چھوٹے گروہ کو سال جگہ دینے پر مجبور ہے۔ یونیورسٹیوں یا نوجوانوں کی طرف سے اب ہندوستان آنے کا کوئی خاص مطالبہ نہیں ہے۔ ان نوجوانوں میں سے بہت سے جو یہاں آتے ہیں وہ یہاں آکر معلوم کرتے ہیں کہ انکے روبرو صورت حالات کا نقشہ غلط پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے اور کہ ان لوگوں کے لئے اب وہ مواقعے حاصل نہیں ہیں۔ جو کہ ریٹائر ہونے والے گورنر یا اور لوگ جو کہ سول سروس کو جاری رکھنا چاہتے ہیں انکے روبرو پیش کرتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے جوش و خروش سے آتے ہیں۔ اور نئے طرز حکومت کو اچھی طرح سیکھ کر آتے ہیں حکومت خود مختاری کی رفتار سے ان کو ہمدردی بھی ہوتی ہے لیکن یہاں آکر وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی سروس کو ہندوستانی بنانے کے راستہ میں ایک کاوٹ خیال کیا جاتا ہے اور ضرورت سے زیادہ تنخواہ پانے والے لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے جو کہ باہر سے لا دئے گئے ہیں اور تنخواہ کا پیمانہ گھٹانے کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔

اب چونکہ برطانیہ ان نوجوانوں کو دوسرے کاموں کے لئے استعمال کر سکتا ہے اس لئے اس معاملہ پر پھر سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مسٹر چیمبرلین کا بیان!

وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں لڑائی کے بارے میں ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ ہفتہ سے بلجیم اور ہالینڈ کو جرمنی کی دھمکی سے ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ بلجیم اور ہالینڈ میں بہت سی احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی گئی ہیں لیکن احتیاطی تدابیر اختیار کرنے ہی میں عقلمندی ہے اور دونوں حکومتیں کئی بار اپنے عزم کا اعلان کر چکی ہیں کہ اگر ان پر کسی نے جبر کیا تو وہ مقابلہ کریں گی۔

ہم دونوں حکومتوں کے دلیرانہ اور پر امن رویہ کی تعریف کرتے ہیں ان کے ساتھ ہماری پوری ہمدردی ہے شمالی یوروپ میں ہم اہل فنلینڈ کی بہادری اور دلیری کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں اہل فنلینڈ وحشیانہ حملوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں فن لینڈ کے متعلق ملک معظم کی حکومت کی پالیسی بین الاقوامی لیگ کے ریزولیوشن پر مبنی ہے اور اس ریزولیوشن کے مطابق ہی ہم فن لینڈ کی امداد کر رہے ہیں، فن لینڈ کو سامان جنگ سپلائی کرنے کے لئے لائسنس جاری کر دئے گئے ہیں یہ بتلانا پبلک مفاد کے خلاف ہے کہ ہم فن لینڈ کو کیا سامان جنگ سپلائی کر رہے ہیں۔

حکومت برطانیہ، اور حکومت فرانس دونوں ترکی کو بھی زبردست مالی امداد دے رہی ہیں جہاں کہ حال ہی میں زلزلہ نے تباہی مچا دی ہے اس کے بعد مسٹر چیمبرلین نے بتلایا کہ برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان ۸ر جنوری کو ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے سامان جنگ خریدنے کے لئے ترکی کو روپیہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے برطانیہ اور فرانس کے درمیان تعلقات پہلے سے زیادہ نزدیکی اور خوشگوار ہیں اور سپلائی کے معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ گہرا اتحاد ہے۔

لڑائی کا جہاں تک تعلق ہے کوئی خاص معرکہ کی ابھی تک لڑائی نہیں ہوئی میجنو لائن پر برطانی فوج سرگرمیوں کیساتھ پورا حصہ لے رہی ہے سرد ہواؤں کی وجہ سے ہوائی سرگرمیاں کم ہیں لیکن پھر بھی برطانی ہوائی فوج سرگرمی دکھا رہی ہے۔

جرمنی کو آبدوز کشتیوں کی مہم میں جو ناکامی ہوئی تھی ویسی ہی ناکامی اس کو سرنگوں کی مہم میں ہوئی۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ اب تک بحر روم لڑائی کی مصیبتوں سے بچا ہوا ہے مجھے امید ہے کہ ایک طویل عرصہ تک ایسی ہی رہے گا غیر جانبدار ملکوں کا جہاں تک تعلق ہے ہم ان کے مفاد کو کسی قسم کا نقصان پہونچائے بغیر لڑائی لڑنا چاہتے ہیں لیکن بعض وقت مجبوراً کوئی بات ایسی ہو جاتی ہے جس سے ان کے مفاد کو چوٹ لگ جاتی ہے۔

مشرق بعید میں چین اور جاپان کے درمیان لڑائی برابر جاری ہے ابھی تک اس بارے میں کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے کہ انکا معاملہ کب طے ہوگا لیکن ہم نے حکومت جاپان کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے کہ اس نے کچھ پابندیاں ہٹا دی ہیں جن سے دیگر حکومتوں کو دقت پیش آرہی ہے۔

مشرق قریب میں ترکی کا زلزلہ قابل ذکر ہے جہاں کہ جان و مال کا زبردست نقصان ہوا ہے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے بھی امداد بھیجی گئی ہے، اس کے بعد آپ نے ترکی کے ساتھ معاہدہ کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمارے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں۔

آئینۂ کانپور

زائد پولیس ٹیکس

گذشتہ ۱۱ر فروری سنہ ۳۹ء کے ہندو مسلم بلوہ کے سلسلہ میں حکومت نے جو تعزیری پولیس ٹیکس لگایا ہے اسکے خلاف ہندو مسلمانوں کی طرف سے زبردست مخالفت ہو رہی ہے ہندو سنگھ نے اس ٹیکس کے خلاف غور کرنے اور مقامی حکام و صوبہ کی حکومت سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں مندرجہ ذیل اصحاب بھی شامل ہیں:-

لالہ پدم پت سنگھانیہ۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ۔ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ مسٹر بی پی سریواستوا۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا۔ لالہ رام رتن گپتا۔

کانگریس کمیٹی اور پولیس ٹیکس

شہر کانگریس کمیٹی کی طرف سے پنڈت بالکرشن شرما اور لالہ بیارے لال اگروال کی نگرانی میں ایک ڈیپوٹیشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور سے ملا جس نے زائد پولیس ٹیکس کے متعلق گفتگو کرکے یہ بتایا کہ آمدنی تشخیص کرنے میں کافی بے عنوانیاں ہوئی ہیں۔ بیواؤں ورکروں تک پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے لہذا اس ٹیکس پر نظر ثانی کرنے کے لئے اس کی وصولیابی کو سردست ملتوی کر دینا چاہئے۔

کلکٹر صاحب نے کہا کہ آپ لوگ اس قسم کی شکایتیں لکھکر بھیجیں تا کہ اس پر غور کیا جائے اور ٹیکس کو ملتوی کرنے کے لئے اپنی مجبوری کا اظہار کیا۔

یوم آزادی کا پروگرام

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کی اگزیکیٹو کمیٹی کی ایک ضروری میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ۲۶ر جنوری کو منعقد ہونے والے یوم آزادی کے متعلق ایک مفصل پروگرام مرتب کیا گیا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یوم آزادی کے سلسلہ میں ۲۰ر جنوری سے پورے ایک ہفتہ کا پروگرام رکھا جائے جس میں کانگریس کے تعمیری پروگرام کا وسیع پیمانہ پر پروپگنڈا کیا جاوے۔ کمیٹی نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ مل ورکروں اور دوکان کے ملازمان کے اس مطالبہ کی تائید کی جس کے ذریعہ ۲۶ر جنوری کو تعطیل منانے کی درخواست کی گئی ہے کمیٹی نے ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ تعلیمی درسگاہوں کے حکام سے درخواست کی کہ وہ ۲۶ر جنوری کو تعطیل کر دیں تا کہ طلبا زیادہ سے زیادہ تعداد میں یوم آزادی کی تقریب میں شامل ہوسکیں۔ لیکن کمیٹی نے اپنے رزولیوشن میں یہ واضح کر دیا ہے کہ مہتروں۔ تانگہ یکے والوں۔ واٹر ورکس۔ اور بجلی کمپنی کے ملازمان کو رخصت نہ دی جائے، ورنہ باشندگان شہر کو تکلیف ہوگی

مزدور سبھا اور یوم آزادی

مزدور سبھا کانپور کی طرف سے یوم آزادی منانے کے لئے مزدور بستیوں میں زبردست پروپگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ مزدوروں کا ایک جلوس پریڈ کے میدان سے شروع ہو کر تمام مزدور بستیوں میں گشت کرتا ہوا واپس لوٹ آیا۔ جلوس کے ساتھ انواع و اقسام کے جھنڈے تھے جن پر مزدور سبھا کے مطالبات پیش کئے گئے تھے۔

باشندگان ترکی سے ہمدردی

مسٹر بنرجی میونسپل کمشنر نے بورڈ کی آئندہ میٹنگ میں یہ رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ ترکی کے زلزلہ کے مصیبت زدگان باشندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور اس رزولیوشن میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ پبلک سے چندہ کرکے مبلغ ایکہزار روپیہ کی رقم کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ترکی روانہ کر دی جائے۔

پریس ورکرز یونین

پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم۔ ایل۔ اے کی زیر صدارت پریس ورکرز کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں یہ طے پایا کہ ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی کے سلسلہ میں تعطیل منائی جائے۔ پریس منتظمان سے درخواست کیگئی ہے۔ کہ اس روز وہ اپنے پریس بند کردیں۔ یہ بھی طے پایا کہ اگر پریس مالکان کام بند نہ کریں تو اس روز ہڑتال کر دی جائے۔

میونسپل بورڈ

۱۸ر جنوری کی صبح کو مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ پولیس ٹیکس کو وصول نہ کرے۔ بورڈ نے ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ ہز اکسلینسی سر ہارس ہیلٹ گورنر یو پی کے کانپور تشریف آوری کے موقع پر انھیں اڈریس دینا طے کیا۔ اور اس کے لئے ۲۵۰ روپیہ خرچ کرنا منظور کئے گئے۔ کانگریسی ممبروں نے اس تجویز کی حمایت نہیں کی۔

گورنر صاحب کی تشریف آوری

ہز اکسلینسی سر ہارس ہیلٹ گورنر یو پی اور لیڈی ہیلٹ ۵ر فروری کو کانپور تشریف لائینگے۔ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی طرف سے آپکو ڈنر دیا جائے گا۔ اور کانپور میونسپل بورڈ نے بھی آپکو اڈریس دینا طے کیا ہے۔

مسٹر ایم۔ جی ورما

مسٹر ایم۔ جی ورما سابق سکریٹری کانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو فوجیوں کے معاملہ میں جو سزا ہوئی تھی اسکو عدالت عالیہ ہائیکورٹ نے کم کر دیا ہے یعنی بقیہ سزا کو معاف کر دیا ہے اور جرمانہ دوسو روپیہ سے کم کرکے ایک سو روپیہ کر دیا ہے۔

الکشن یو۔ پی کونسل

یو پی لیجسلیٹو کونسل کانپور جانے کے لئے شہری جنرل حلقہ کے لئے رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ اور رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا اور مسٹر اے۔ موہن۔ بار ایٹ لا کی نامزدگی ہوئی تھی مگر مسٹر موہن نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

ضلع کانپور جنرل دیہاتی حلقہ کے لئے:-
لالہ رام نرائن گرگ۔ مسٹر راج نرائن شکل۔ پنڈت کرپاناتھ معرا۔ ٹھاکر گلال چند سنگھ اور پنڈت امرناتھ پانڈے کی نامزدگی ہوئی تھی مگر ٹھاکر گلال چند سنگھ اور پنڈت کرپاناتھ معرا نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ ان دونوں حلقوں کا الکشن ۱۵ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء کو ہوگا۔

رہا شدہ قیدیوں کی امداد

رہا شدہ قیدیوں کو امداد دینے والی سوسائٹی پوری سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہے مسٹر ایل۔ بی۔ شنکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور و پریسیڈنٹ سوسائٹی نے ایک اپیل شائع کی ہے جسمیں اس سوسائٹی کو مالی امداد دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

مسلم لیگ

گذشتہ ہفتہ سٹی مسلم لیگ کے ایک جلسہ کے متعلق کچھ تنازعات پیدا ہوگئے تھے جسمیں کہ سکریٹری اور ایکٹنگ چیرمین کا معاملہ طے ہوا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ر جنوری کو دونوں پارٹیوں کا ایک جلسہ ہوا اور جسمیں دونوں پارٹیوں نے گذشتہ جلسہ کو ناجائز تسلیم کرکے یہ طے کیا کہ آئندہ جنرل کونسل کا ایک اجلاس بلا کر معاملے کو طے کر دیا جائے۔

اجتماع عید الضحیٰ

مسٹر ممتاز حسین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حسب معمول اجتماع عید الضحیٰ ۴ بجے شام کو ڈاکٹر عابد احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے کے بنگلہ پر ہوگا۔ احباب تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

بقرعید

۲۱ر جنوری روز یکشنبہ کو عید الضحیٰ کی نماز ۹ بجے دن کو ہوگی۔

ڈاکو گرفتار

۱۷ر جنوری کو عید گاہ کے قریب مسٹر سنڈر کوتوال شہر نے ۸ آدمیوں کو جو کہ ریوالور وغیرہ سے مسلح تھے گرفتار کیا کچھ لوگ ایک کار پر بھاگ نکلے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایک صراف کی دوکان پر ڈاکہ ڈالنے والے تھے۔

مشاعرہ

۲۴ر جنوری کو مقامی بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ کالج کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک مشاعرہ ہوگا جسکی صدارت مسٹر سر جی نیڈو نے منظور فرمائی ہے۔

اشیا گرانی

مزدور سبھا کی طرف سے

سبدگل

ہمارے شاعروں کو معشوقوں سے سخت شکایت ہے کہ یہ عاشق مزاج شاعروں کے دل کی تاک میں ہمیشہ اسی طرح لگے رہتے ہیں جس طرح بلی چوہے کی تاک میں رہتی ہے چنانچہ معشوقوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کبھی تو یہ مسکرا کر عاشق کا دل لے لیتے ہیں اور کبھی زلف کا جال بچھا کر اس جال میں غریب عاشق کے دل کو پھنسا لیتے ہیں اور کبھی کبھی یہ ستم شعار ایسا بھی کرتے ہیں کہ اگر عاشق کا دل ان کو راستہ میں مینڈک کی طرح پھدکتا ہوا مل جاتا ہے تو اسے لیڈیز شوسے کچل ڈالتے ہیں اس قسم کا حادثہ بھی سننے میں آیا ہے کہ اکثر معشوقوں نے عاشق کے دل کو مٹھی میں لے کر کچومر ہی نکال دیا ہے۔

چنانچہ ایک شاعر جسکے دل کا کچومر اسی طرح نکالا جا چکا ہے، اپنی سرگذشت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ؎

مرا دل لیکے مٹھی میں ستمگر نے مسل ڈالا
میں چلاّیا کیا، ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے

وہ شاعر اور وہ عشاق جن کے دل مندرجہ بالا طریقوں پر شہید ہو چکے ہیں ان کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ اب معشوقوں نے عہد کر لیا ہے کہ وہ عشاق کے دلوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچائیں گے بلکہ اب دل کی بجائے ایک نہایت ارزاں چیز یعنی روپیہ پر ڈاکہ ڈالا کریں گے، چنانچہ دل کی بجائے جیب پر ڈاکہ زنی کا یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

حال ہی میں لیورپول کی عدالت میں ایک عاشق نے معشوق کی ستم گاری کی داستان بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ؎

جیب سے بٹو انکالا اور یہ چلتی بنی
میں چلاتا رہا ظالم مرا بٹوہ مرا بٹوہ

عدالت نے معشوقہ کی اس ستم ظریفی کو خلاف قانون سمجھتے ہوئے چھ ماہ کے لئے جیل کی پر امن فضا میں رہنے کا حکم دیدیا ہے۔

اب شاعروں کو اور عشاق کو خوش ہونا چاہئے کہ کم از کم ان کے دل تو محفوظ ہو گئے، پہلے تو یہ ظالم دل کو شہید کر ڈالتے تھے اور اس کی داد بھی نہ فریاد یورپ ہی میں اس قسم کی لطیف ڈاکہ زنی کی وارداتیں نہیں ہو رہی ہیں، ہندوستان میں بھی یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

راولپنڈی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ راولپنڈی کی ایک خوش پوش حسینہ کو حال ہی میں پولیس نے گرفتار کیا ہے اس حسینہ پر الزام یہ ہے کہ پہلے تو یہ اجنبیوں سے تعلقات بڑھاتی ہیں اس کے بعد جیب صاف کر دیتی ہیں۔

جب یہ حسینہ گرفتار ہو کر تھانہ کی طرف جا رہی تھی تو ہزاروں اہل دل حضرات اس کے جمال کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ خداوند کریم تیرا شکر ہے کہ اب جان کی بجائے یہ بلا مال پر نازل ہونے لگی۔

سنا ہے کہ بعض عاشق ایسے بھی ہیں جو جان بوجھ کر اپنا دل کسی کو دینے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور ان کو اس وقت تک چین ہی نہیں پڑتا جب تک کوئی کافر ادا ان کا دل اچک کر نہیں لے جاتی اب یہ حضرات بجائے دل کے ہتھیلی پر بٹوہ لے پھرینگے تاکہ حسن کی ڈاکہ زنی کا کیف حاصل کر سکیں بہرحال عاشقوں کو خوش ہونا چاہئے کہ اب معشوقوں کو بھی ٹکہ پیسہ چاہئے روپیہ۔

جھوٹ بتانے والے آئینہ نے صاف صاف کہہ دیا کہ میری ناک بہت لمبی ہے۔ اور میں سنڈر ہیں ہوں میں نے غصہ میں قینچی لی اور دو دفعہ اس بڑھی ہوئی ناک کو روکی دی لیکن یہ کام ذرا دشوار تھا اور درد بھی ہوتا تھا۔ اسلئے عملی طور پر کچھ نہ کر سکی، آخر امیدیں بر آئیں، میری آرزو میں رنگ لائیں اور سیڈن تھیٹر کے بعد داخلہ بھی ملا اور اب میں تھیٹر میں کام کرتی ہوں۔

ادب لطیف

شادی کی سحر آفرینیاں!

از جناب (ل) احمد صاحب اکبر آبادی

شادی کی کیفیات ذرہ ذرہ کو متاثر کر دیتی ہے ذیل میں ہم ان دلچسپ تخیلات کو درج کر رہے ہیں جو شادی کے روز مختلف لوگوں کے دلوں کے اندر مختلف حیثیتوں سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

نوشہ:-

یاسمین کتنا پیارا نام ہے! صورت شکل بھی اتنی ہی پیاری ہے! اوہ اس کا اپنی مذاق!۔

کسی طرح جلد رخصت ہو تو اپنی عروس جمیل سے کہوں یاسمین؟ میرا گھر تیرا ہے اور میرا سب جائداد بھی میری زرخیز زمینیں تیری ہیں، اور میرے سب زر و جواہر بھی، میں اپنی طاقت اور اپنی عقل تیری نذر کرتا ہوں اور اپنے خواب اور محبت بھی میرا مرتبہ اور عزت تیری رہنمائی ہے، اور میرا دل اور جان بھی

عروس:-

میرے آقا! میں حیا سے آنکھیں نہیں اٹھاتی منہ نہیں کھولتی، آپ اس کا خیال نہ کریں میری نیچی نظریں اور میری بے زبانی آپ کی وجاہت، شان کے احساس کی صورتیں ہیں! گھونگھٹ کے اندر میری خوشی کے مارے پھولی نہیں سماتی ہوں۔

رات کے خیال سے سمٹی رہی ہوں ان کے سامنے ہونے کے خیال سے میرے حواس غائب ہوئے جا رہے ہیں میں ان کے گلے میں باہیں کیسے ڈال سکونگی! حالانکہ میرے دل کی بڑی آرزو یہی ہے کہ لوگ ان کی بہادری اور ان کے نام کا رعب مانتے ہیں مگر میں ان کی خوبصورتی اور جوانی سے خائف ہوں میرے سرداد میرے وسوسوں پر مہر کی نظر ہو۔

یہ ناچ گانا دھوم دھام کب بند ہوگی؟

دن چھپتا ہی نہیں! شام آئے تنہائی ہو اور دروازے کے پٹ بند ہوں تو ہم اور وہ ملیں! مگر مجھے ہمت کیونکر ہوگی؟ وہ مجھے گلے سے لگائیں گے میں کٹ کٹ جاؤنگی لیکن وہ میرے شوہر ہیں وہ مجھے چمٹا لیں گے، ہمارے ہونٹ اور جسم مل جائیں گے۔

عروس کی چھوٹی بہن:-

میں نے باجی کے ابٹن ملا، مہندی لگائی عروسی جوڑا پہنایا، سہاگ کا عطر لگایا اور اب اسے پھولوں سے سجا رہی ہوں، ایک دن میں بھی دلہن بنوں گی دیکھئے وہ دن کب آتا ہے؟

باجی کے کپڑوں کا ریشم کتنا نرم ہے ان کے گلے میں طلائی ہار اور موتیوں کی مالا کتنی اچھی معلوم ہو رہی ہے! آج رات یہ بیش بہا خزانہ دولہا بھائی کے قبضہ میں چلا جائے گا! دیکھئے میری باری کب آتی ہے۔

دلہن کی ماں:-

میری آنکھوں میں آنسو بھرے آتے ہیں میں اپنی بنری کو اچھی طرح دیکھ بھی تو نہیں سکتی اف ایک دن وہ تھا جب میں دلہن بنی تھی آہ وہ جوانی وہ محبت کے لطف میرا داماد کتنا دیدار و جوان ہے؟۔

آہ! میرے شوہر کا وہ گلفامی زمانہ!۔

رقاصۂ محفل:-

یہ دولہا کیسا گبرو جوان ہے اس کے بال ریشم کے لچھے، اور دانت موتیوں کی لڑیاں ہیں، ماں باپ کا ظلم ہے کہ اس کی شادی کئے دیتے ہیں ابھی تو اس کے کھانے کھیلنے کے دن تھے، نہ کہ نون، تیل، لکڑی کے گر سیکھنے ہیں کہ وہ ایک دولتمند زمیندار ہے یہ شادی دراصل میری ہم پیشہ بہنوں کا نقصان ہے اس کی محبت کے معاوضوں کے عوض میں اپنا سارا زر و جواہر بھی دے سکتی ہوں۔

راہ چلتا فقیر:-

دولہا دلہن کی خیرات با بانکے پہونچا ہے، پھرتے پھرتے پاؤں دکھ گئے اور کچھ کسی نے نہیں دیا، یہ بیاہ شادی بھی بابا اندر والوں کی خوشیاں اور باہر والوں کی حسرتیں ہیں! مگر بابا محبت ایک خواب ہے اور کچھ اس سے زیادہ نہیں!۔

عالم نسواں

مردوں کو خوبصورت عورتیں ناپسند

انگریزی زبان سے ماخوذ

مشہور مضمون نگار خاتون ڈاکٹر ایلن کا ایک نہایت ہی دلچسپ اور پر از معلومات مضمون "لیڈیز کرانیکل" میں شائع ہوا ہے جس میں خاتون مذکور نے یہ بتایا ہے کہ مردوں کو خوبصورت عورتوں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی، خود ہندوستان میں ہزاروں مثالیں ہمارے سامنے ایسی موجود ہیں کہ مردوں نے اپنی خوبصورت بیویوں کو چھوڑ کر معمولی عورتوں سے دل لگا لیا ہے اب تک یہ مسئلہ بہت پیچیدہ تھا کہ اس تبدیلی قلب کا کیا سبب ہے ڈاکٹر ایلن نے اس اہم اور پیچیدہ مسئلہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے ہم ڈاکٹر موصوفہ کے اس عجیب و غریب مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

مجھ سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مرد اپنی خوبصورت بیویوں کو چھوڑ کر معمولی شکل و صورت کی عورتوں سے کیوں دل لگا لیتے ہیں سیکڑوں عورتوں نے ایک ماہر نفسیات کی حیثیت سے مجھ سے بارہا یہی سوال کیا ہے لیکن اس سوال کا جواب میرے پاس نہایت آسان اور سادہ ہے۔

میں ہر سال سوئزرلینڈ جاتی ہوں مجھے وہاں کی فضا میں ایک خاص کیف اور لطف محسوس ہوتا ہے لیکن وہاں کے باشندوں کی نظر میں سوئزرلینڈ میں کوئی خاص کشش نہیں وہ دنیا کے بہترین خطہ جسے جنت کہا جاتا ہے رہتے ہوئے بھی ان ممالک کے دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں جو سوئزرلینڈ کی دلفریبی کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے اصل بات یہ ہے کہ انسان کی فطرت تبدیلی پسند ہے وہ ایک ہی چیز سے اکتا جاتا ہے اور اس کے بعد دوسری چیز کو تلاش کرنے لگتا ہے خواہ دوسری چیز پہلی چیز سے برتر ہی کیوں نہ ہو وہ تو محض تبدیلی چاہتا ہے مجھے دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے کسی بہترین ڈرامے کو دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ بس وہ تمام عمر یہی ایک ڈرامہ دیکھتا رہے گا۔ اسی طرح ایک شخص بھی دنیا میں ایسا نہیں ہے جو کسی بہترین ادبی شاہکار کے مطالعہ کے بعد ساری عمر اسی کو پڑھتا رہے، بالکل یہی حالت مردوں کی عورتوں کے معاملہ میں ہے۔

وہ ایک ہی عورت کو بار بار دیکھتے دیکھتے تھک جاتے ہیں خواہ وہ دنیا کی سب سے حسین عورت ہی کیوں نہ ہو اور اس کے بعد ان کی نگاہیں دوسری عورتوں کی تلاش اور جستجو میں ادھر ادھر دوڑنے لگتی ہیں۔

سوال کیا جا سکتا ہے کہ ایسے بھی مرد دنیا میں موجود ہیں جو اپنی بیوی سے مطمئن نظر آتے ہیں یہ صحیح ہے اور اس کی مثالیں موجود ہیں لیکن اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ وہ جدت پسند نہیں ہیں وہ بھی دوسری عورتوں کو دیکھ کر خوش ضرور ہوتے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ اخلاقی پابندیاں اور معاشرتی مجبوریاں ان کو لغزش سے روک دیں اگر یہ لوگ بھی اخلاقیات اور معاشرت کے مسئلہ کو بالائے طاق رکھ دیں تو ان کا حشر بھی وہی ہوگا جو دوسرے مردوں کا ہوتا رہتا ہے۔

اصل چیز یہ ہے کہ حسن اور خوبصورتی ابتدا میں تو کشش کا باعث ضرور ہوتی ہے لیکن بعد میں جدت پسند طبائع اسی طرح خوبصورتی کے بعد بدصورتی کی گرویدہ نظر آنے لگتی ہیں جس طرح نمک کے کھانے کے بعد میٹھا کھانے کو جی چاہتا ہے اور میٹھا کھانے کے بعد نمکین کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔

ہمارے لئے یہ تقریباً ناممکن ہے کہ ہم انسانوں کی فطرت بدل دیں ہاں اتنا ضرور ہو سکتا ہے کہ ان کو اخلاقی اور معاشرتی پابندیوں میں جکڑا جا سکتا ہے۔

بچوں کی دنیا

آکٹوپس کا شکار

آکٹوپس سیپ کی قسم کا ایک بڑا جانور جس کے آٹھ سونڈیں سی ہوتی ہیں، ساحلوں کے کنارے پایا جاتا ہے، اندھیری راتوں میں دیہاتی آگ اور بھالے اور جال کی ٹوکریاں لئے ہوئے ان کو پکڑتے پھرتے ہیں، لیکن ان دقیانوسی ترکیبوں سے زیادہ آکٹوپس ہاتھ نہیں آتے۔

زیادہ تعداد میں پکڑنا ہوں تو شکاری سمندر میں دور تک جاتے ہیں۔

ایک دفعہ شام کو ہم بھی ان کے ساتھ خلیج پار گئے مگر سورج غروب ہو گیا اور رات وہیں پہاڑی پر بسر کرنی پڑی۔

جب صبح ہوئی اور سورج کی پہلی کرن نظر آئی تو ہم نے ایک ڈور سے جس میں بہت سے جلتے لگے ہوئے تھے مچھلی کا شکار شروع کیا کشتی میں ڈالتے ہی پکڑی ہوئی مچھلیاں اچھلتیں اور گول اور چمکدار آنکھوں سے چاروں طرف دیکھتیں رات ہوئی تو پٹرول سے جلنے والا بڑا لیمپ روشن کیا گیا جس طرح چراغ کی لو کے آس پاس تمام پروانے چکر لگاتے ہیں بس بالکل اسی طرح لیمپ کی رنگین شعاعوں کے گرد چھوٹی چھوٹی مچھلیاں تیر رہی تھیں ان مچھلیوں کو کھانے کے لئے ایک بڑی مچھلی آئی شکاری اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور دس نوکوں والا بھالا اٹھا کر اس کے بھونک دیا پانی سے جب بھالا اوپر اٹھایا تو اس میں ایک آکٹوپس نظر پڑا جس کے بدن سے کالا کالا پانی نکل رہا تھا۔

تنہا تیرنے والوں کو یہ جانور خطرے میں ڈال دیتا ہے، اس واسطے چار پانچ پونڈ کا وزنی آکٹوپس آدمی کو باآسانی ڈبو سکتا ہے۔

اس کے آٹھ ہاتھوں یا سونڈوں میں بہت سے منہ سے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ یہ جانور پتھر وغیرہ بہت مضبوط چمٹ جاتا ہے اور انھیں کی مدد سے وہ مچھلی تو مچھلی آدمی کو بھی پکڑ لیتا ہے اپنی نوک دار سونڈ سے یہ پتھروں کے نیچے سے مچھلیاں نکال لاتا ہے۔

دشمن سے حفاظت کے لئے خدا نے اس کو عجیب چیز دی ہے، جب کوئی بڑا دریائی جانور اس کا پیچھا کرتا ہے تو یہ اپنے جسم سے کالا کالا سیاہی مائل رنگ نکالتا ہے جس سے آس پاس کا تمام پانی سیاہ اور گندلا ہو جاتا ہے اور یہ چپکے سے کسی پر امن جگہ کا راستہ لیتا ہے۔

صبح ہوتے ہی ہم نے واپسی کے لئے لنگر اٹھایا، کنارے پر پہونچے تو عورتیں ہماری طرف اس خیال سے دوڑیں کہ جو کچھ رات بھر میں ہم نے پکڑا تھا وہ خرید لیں، آکٹوپس سے عورتیں پیارا نگ نمکین چاولوں کا خاص قسم کا کھانا اور مکرونی بناتی ہیں دوسرے بعض ملکوں کے لوگ اس کو مزے لے لے کر کھاتے ہیں مگر ان کو یہ نہیں معلوم کہ اس زردی مائل جھینگے جیسی مزے دار گول گول چیز کی حقیقت کیا ہے؟۔

غلہ کے متعلق گورنر یوپی کا کمیونک

لکھنؤ ۹ جنوری گورنر یوپی نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ کوئی اس خیال میں نہ رہے کہ قیمتوں کو کنٹرول کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا ہے فی الحال صورت یہ ہے کہ حکومت نے ضلعوں کو موجودہ قیمتوں کے متعلق تیزی سے اطلاع دینے کا فیصلہ کیا ہے اور بیک وقت عمل ہونے کی صورتیں پیدا کی ہیں تاکہ یکسانی قائم رہے نفع بازی روکنے کے لئے حکام ضلع کو جو اختیارات حاصل ہیں وہ بدستور رہیں گے، اور ضرورت پڑنے پر انھیں استعمال کیا جائے گا۔

پردۂ فلم

نیو تھیٹرز کی مشہور فلمسٹار کانن دیوی

آپ مجھے اسٹار کہتے ہیں، شکریہ! لیکن آپ کو معلوم ہے کہ منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا! سنئے

سنائوں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

مجھے وہ شام کبھی نہیں بھول سکتی، جب پہلی مرتبہ میں اپنی ماں کے ہمراہ سینما دیکھنے گئی۔ اس وقت میری عمر ۸ برس کی تھی۔ میں نے تھیٹر دیکھا تھا مگر بائیسکوپ کا نام سنا تھا۔

میرے شوق نے میری ماں کو مجبور کیا کہ ہم سینما ہال میں سب سے پہلے پہونچیں، چنانچہ ہم پکچر شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے ہال میں براجمان ہو گئے۔ میرا دل دھڑک رہا تھا، بائیسکوپ کیا ہے، میں دیکھنا چاہتی تھی۔ پلیٹ فارم پر جس طرح لوگ بے صبری سے گاڑی کا انتظار کیا کرتے ہیں۔ میں نے تماشہ شروع ہونے کا انتظار کیا، جب تیسری گھنٹی بجی تو ہال میں اندھیرا ہو گیا، دل کی دھڑکن اور بھی بڑھ گئی۔

ان دنوں خاموش فلموں کا دور دورہ تھا۔ پکچر شروع ہونے سے پہلے بہت سے انگریزی حروف پردے پر پیش کئے گئے۔ یہ کریڈٹ ٹائٹل تھے۔ ان سے نہ مجھے نہ میری ماں کو کوئی دلچسپی تھی، بعض دفعہ خدا کے حضور میں بہت جلد دعائیں قبول ہو جاتی ہیں، جھٹ سے وہ حروف غائب ہو گئے۔ اور پردے پر ایک خوبصورت نوجوان ہماری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا یہ ایڈی پولو تھا۔ تھوڑی دیر میں ایک حسین لڑکی بھی وہاں چلی آئی، دونوں نے چائے پینا شروع کر دی، میرے منہ سے رال ٹپکنا لگی، دفعتہً ایک خنجر کسی نے ہیرو پر پھینکا، میں چلائی ایڈی پولو کھڑا ہو گیا چند بدمعاش کمرے میں آ گھسے اور دھینگا مشتی شروع ہو گئی، وہ مارا، وہ مارا، اب جو میں نے جوش میں آکر اپنی کرسی کی کوں سے مرمت کی تو ماں نے جھنجھلا کر کہا "کانن" میں نے ہاتھوں کو مشکل سے قابو میں کیا لیکن زبان اختیار سے باہر تھی، چنانچہ ایک خاموش فلم کو اپنی چیخ و پکار سے سو فیصدی ٹاکی بنا دیا۔

اب میں اکثر فلمیں دیکھا کرتی تھی، اور اب میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ میں بھی فلموں میں کام کروں گی مگر میں مجبور تھی، شوق اتنا بڑھ گیا کہ دو گڑیاں جو والدہ نے مجھے لا کر دی تھیں، ان میں سے ایک کا نام میں نے "للین گش" رکھا اور دوسری کا نام "دروتھی گش" رکھا، یہ پیاری بہنیں کتنی اچھی تھیں۔ میں انھیں ایکٹنگ سکھایا کرتی تھی چپکے چپکے انھیں بتایا کرتی تھی کہ مردوں سے کس طرح محبت کرتی چاہئے تھیں دونوں بہت سمجھدار، جو میں کہا کرتی تھی وہ کرتی تھیں، آہ دروتھی کی ایک ٹانگ اور دو ہاتھ ابھی تک میرے پاس ہیں، دور گذشتہ کی یاد!

میں اپنی دھن میں سدا محو رہا کرتی تھی اسبق بھی بھول جایا کرتی تھی۔ ماسٹر بگڑ جایا کرتے تھے۔ کیونکہ میں یہ بھی نہیں بتلا سکتی تھی کہ اکبر بابر کا بیٹا تھا یا بابر اکبر کا مگر جب مجھ سے یہ کوئی پوچھتا کہ ایڈی پولو، جان گلبرٹ، گریٹا گاربو یہ سب کون ہیں اور انھوں نے کون کونسی فلموں میں کام کیا ہے تو میرا جواب ہمیشہ ٹھیک ہوتا ——

آہستہ آہستہ میری عمر بڑھنی شروع ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ آرزوؤں کا ہجوم بھی بڑھتا گیا۔ فلمی دنیا میں آنے کے لئے میں نے موٹر چلانا، گھوڑے پر سوار ہونا، تیر نا غرضکہ سب کچھ سیکھا لیکن! ——

آخر ٹاکی کا دور شروع ہوا، اب مجھے معلوم ہوا کہ گانا لازمی ہے، شوق سب کچھ کرا سکتا ہے۔ اب میں اور میرا ہارمونیم دن رات سارے گاما کی پریکٹس کیا کرتے تھے۔

ایک روز میری ایک سہیلی نے مجھ سے کہا کہ فلمی دنیا میں حسن کی مانگ ہے، میں فوراً آئینہ کے پاس دوڑی وہ میرا ہمدرد میرا پرسان حال اور میرے ایکٹنگ کی داد دینے والا دفیق حال تھا۔ ہمیشہ سچ

اقوال زریں

خیرات کرنے سے آج تک کوئی بھی غریب نہیں ہوا

محبت حقیقی دوست سے ملا دینے والی ایک سیدھی اور بے خطر راستہ ہے۔

ہمارا بہترین زیور، ہماری بہترین یادداشت ہے

شیطان کے پاس پہونچنے کا سیدھا راستہ شراب نوشی ہے۔

شہرت حاصل بہت مشکل نہیں ہے اس لئے اس کے حصول کے لئے محض قربانی کی ضرورت ہے

زرین اور بہترین لباس ہماری ستر پوشی کرسکتا ہے لیکن ہمارے عیوب کی پردہ پوشی نہیں کرسکتا (ڈوایل)

نام وہ ہے جو انسان بذات خود پیدا کرے، والدین کا رکھا ہوا نام محض فرضی اور فانی ہے۔ (لقمان)

کوئی انسان دنیا کو ہمیشہ دھوکے میں نہیں رکھ سکتا

اٹلی روس کا مقابلہ کرے گا

لندن ۱۱ر جنوری روم ریڈیو نے ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے کہ اٹلی نے ہنگری سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر روس نے اس پر حملہ کردیا تو اٹلی اس کی فوج سے امداد کرے گا، ہنگری کو روسی حملہ کا زبردست خطرہ ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک فن لینڈ مقابلہ پر ہے روس ہنگری پر ہاتھ نہیں ڈال سکے گا۔

یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی غیر جانبدار نہیں ہے لیکن وہ کسی فوجی سرگرمی میں حصہ نہیں لے رہا ہے، اٹلی اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں لگا ہوا ہے کہ کسی کو اسے لڑائی میں گھسیٹنے کی ہمت نہ ہوسکے، اٹلی کا یہ پیغام نیویارک کو براڈکاسٹ کیا گیا۔

جرمن افسر لینن گریڈ کو روانہ

لندن ۸ر جنوری کی ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کے فوجی اسٹاف کے بیس افسر روسی حملہ کی نئی تنظیم کے لئے لینن گریڈ کو روانہ ہوگئے ہیں

موج تبسم

بیوی (اخبار پڑھتے ہوئے) "پیارے اگر ہندوستان میں بھی جنگ شروع ہوگئی تو پھر کیا ہوگا؟
شوہر (جو بدمزاج بیوی سے تنگ تھا) مگر یہ جنگ ہماری روزانہ جنگ کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی
بیوی "تمہارا مطلب"
شوہر:۔ یا تو ہندوستان میں جنگ چھڑ جائے یا تم اپنے میکہ چلی جاؤ تاکہ مجھو مصیبت سے نجات ملجائے

بیمہ کمپنی کا ایجنٹ (ایک دوکاندار سے) کیا اس سال دوبارہ آپ اپنی دوکان میں آگ لگنے کا بیمہ کرائیں گے۔
دوکاندار:۔ ضرور
ایجنٹ:۔ میرے خیال میں تو آپ آگ لگنے کے بیمہ کے ساتھ ساتھ زلزلہ کا بھی بیمہ کرا لیجئے۔
دوکاندار:۔ آگ لگانے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن اگر زلزلہ پیدا کرنے کا طریقہ آپ بتادیں تو میں ضرور زلزلہ کے لئے بھی اپنی دوکان کا بیمہ کرالوں گا

گداگر (ایک راہگیر سے) جناب غریب پر رحم فرماکر کچھ دیدیجئے۔
راہگیر:۔ مگر تم تو بالکل تندرست اور توانا ہو
گداگر:۔ اگر تندرست نہ ہوتا تو بھیک کے ذریعہ مبلغ پانچ روپیہ یومیہ کیونکر کما سکتا۔

ڈاکٹر (ایک مریضہ سے) میں نے آپ کو اچھی طرح دیکھ لیا اب آپ کو کوئی شکایت نہیں صرف آرام کی ضرورت ہے۔
مریضہ:۔ ذرا میری زبان بھی دیکھ لیجئے
ڈاکٹر:۔ زبان بھی دیکھ لی اس کو بھی آرام کی ضرورت ہے

ایک ہندوستانی نے ان تمام لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ اپنی تصویر کھنچوائی جو اس کے پاس پڑھتے تھے، اور اس تصویر کی ایک ایک کاپی اپنے تمام شاگردوں کو دیتے ہوئے کہا:۔ بچو! یہ تصویر ہمیشہ یادگار رہے گی جب تم بڑے ہوجاؤ گے تو تم کو یہ معلوم کرکے بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ تمہارے ساتھی لڑکوں میں سے بعض وکیل بن گئے ہیں بعض ڈاکٹر، اور تمہارے ساتھ پڑھنے والی لڑکیاں بڑے بڑے آدمیوں کی بیویاں بن چکی ہیں
ایک شاگرد:۔ یہ بھی معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ ہماری استانی جو ہم کو مارا کرتی تھیں مرچکی ہیں۔

دلچسپ معلومات

آنکھ کی بجائے ہاتھ سے دیکھنے والی عورت

آپ کو یہ معلوم کرکے حیران نہیں ہونا چاہئے کہ دنیا میں ایسے بھی عجیب و غریب انسان ہیں جو آنکھ کی بجائے ہاتھ سے دیکھتے ہیں۔

ہاتھ سے دیکھنے والی ایک عجیب و غریب عورت اس وقت اسکاٹلینڈ میں موجود ہے یہ عورت پیدائشی اندھی ہے لیکن قدرت نے آنکھ کی بجائے اس کے ہاتھوں میں ایسی عجیب و غریب صلاحیت پیدا کردی ہے کہ وہ ہاتھوں سے آنکھ کا کام لے لیتی ہے، یہ عورت مصافحہ کرکرتے ہی نووارد کو پہچان لیتی ہے، ہاتھ سے چھونے کے بعد کپڑے کا رنگ اور بیل بوٹے تک پہچان لیتی ہے، معمولی کتابوں کو انگلی رکھ کر پڑھ لیتی ہے، درخت کی پتیوں کو ہاتھ لگاتے ہی پہچان لیتی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عورت دنیا میں اپنی قسم کی پہلی اور بے مثال عورت ہے۔

پورے بارہ سال سے نہیں سویا

دنیا میں ایسے عجیب و غریب انسان بھی ہیں جو سالہا سال تک نہ سونے کے باوجود بھی تندرست اور بشاش نظر آتے ہیں۔

ایسا ایک عجیب و غریب انسان ہڈرسفیلڈ (انگلینڈ) کا ایک باشندہ ہے اس شخص کا نام (ولیم بلیک ہے) یہ گذشتہ بارہ سال سے نہیں سویا لیکن اس کے باوجود بھی نہایت تندرست اور بشاش ہے۔

یہ ہر رات کو عام انسانوں کی طرح اپنے بستر پر جاکر لیٹ جاتا ہے لیکن سوتا قطعی نہیں لیکن اس کے باوجود بھی صبح کو جب اٹھتا ہے تو بالکل تازہ دم ہوتا ہے، لیٹتے وقت وہ چند کتابیں، اخبارات اور پائپ اپنے پاس رکھ لیتا ہے، جن سے وہ تمام رات گذاری کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ اگر وہ رات کے وقت لیٹے نہیں تو صبح کو تھکان محسوس کرتا ہے کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک وہ دس ہزار سے زیادہ خواب آور گولیاں کھا چکا ہے مگر یہ گولیاں اس کے لئے قطعی بے اثر ثابت ہوئیں

دنیا میں سب سے زیادہ زبانیں مسٹر جان گریرسن جانتے ہیں آپ ۱۷۹ زبانوں کے ماہر ہیں اور ۱۷۹ زبانیں اچھی سے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

دیور کی محبت

ترجمہ از ہندی

رام دھن نے اُما کی انگلی میں انگوٹھی پہناتے ہوئے کہا:۔ بھابی بھول نہ جانا نہیں معلوم پھر کب ملنا نصیب ہو" بھائی ایشور تمہاری بڑی عمر کرے ہولی، دیوالی، بھی تو آخر سال کے بعد آہی جاتی ہے رام دھن نے ایک سرد آہ بھر کر کہا "کیا معلوم بھابی "کل" کس نے دیکھا ہے"۔

اُما نے جواب دیا رہنے بھی دو ایسی باتیں سامان تانگے پر رکھا جا چکا تھا، رام دھن کا دل بہت اداس ہو رہا تھا "ماں" جیسی مہربان اور شفیق بھاوج سے جدا ہونے کا آج پہلا دن تھا۔

خرچ، خرچ جب دیکھو خرچ، خرچ، خرچ، حضرت سال میں بارہ مہینے بیمار ہی رہتے ہیں نہ پڑھنا نہ لکھنا بس خرچ بھیجو" ہاتھ میں لفافہ لیکر اور غصہ میں بڑبڑاتے ہوئے بابو ہری دھن گھر میں داخل ہوئے اُما باورچی خانے میں تھی پتی کی آواز سن کر باہر نکل آئی چھٹی پر نگاہ پڑتے ہی اس نے دریافت کیا۔ کس کی ہے؟ ہری دھن خاموش تھے اما دل میں خیال کر رہی تھی کیا رام دھن کا خط ہوگا اس نے بڑی خواہش سے دوبارہ دریافت کیا "کیا بھائی کی چھٹی آئی ہے؟"

ہری دھن نے لفافہ اما کے سامنے پھینک دیا اور غصہ سے بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئے اما نے خط اٹھا لیا اور ایک ہی نگاہ میں سب پڑھ لیا رام دھن بیمار تھا اور اس نے خرچ بھیجنے کے لئے التجا کی تھی، اما کچھ سوچتے ہوئے رو پڑی وہ اپنے شوہر کی طبیعت سے بخوبی واقف تھی۔

ہری دھن روپئے کا غلام تھا اس کے خیال میں روپیہ ہی سب کچھ تھا۔

ڈاکٹر نے تاکید کی، کہ ان کو پھلوں اور دودھ کے سوا کچھ نہ دیا جائے، ابھی حالت اطمینان بخش نہیں ہوئی یہ سنکر رام دھن خاموش نہ رہ سکا ایک ماہ سے زیادہ متواتر بیمار رہنے کے سبب سے اس کا مزاج چڑچڑا ہوگیا تھا، اس نے کہا "ڈاکٹر صاحب کوئی فکر نہ کرو میرے لئے بیمار رہنا ہی اچھا ہے" چندن اس کا کلاس فیلو تھا اور اسکے سرہانے ہی کھڑا تھا اس نے رام دھن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "بھائی ایشور کے لئے ایسی باتیں مت کرو اور خاموش لیٹے رہو" جب ڈاکٹر واپس جانے لگا تو چندن اس کے ساتھ برآمدے تک آیا اور دریافت کیا ڈاکٹر صاحب کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر نے جواب دیا آپ پڑھ لکھ کر بھی نادانوں کی سی باتیں کرتے ہیں، مریض کو دوائی تو وقت پر ملتی نہیں فائدہ کیا خاک ہوگا؟"

چندن کا چہرہ غم کے مارے اتر گیا آہ غریبی! اس بچارے نے اپنی تمام جمع پونجی محبت کے رشتہ میں رام دھن پر قربان کردی تھی، اب اس کے پاس یہی ایک روپیہ تھا ہری دھن کو تار پر تار جا چکے تھے۔ روپیہ تو درکنار وہاں سے جواب تک بھی نہ آیا تھا آہ دنیا میں ایسے سنگدل بھی موجود ہیں۔

"اما نے کہا "بھائی کو کچھ بھیجو گے نہیں؟"

ہری دھن نے کرخت لہجے میں جواب دیا، میں نے بڑی محنت سے روپیہ جمع کیا ہے میں روپیہ مہینہ بھیجتا ہوں وہ کس کوئیں میں جا پڑتے ہیں"

پھر بھی ذرا غور کرو بیچارے پر کتنی مصیبت پڑی ہوئی ہے، تمہارے بھائی ہیں کیا تم کو ذرا بھی رحم نہیں آتا" رحم، رحم! میں ضرورت سے زیادہ اس کا خیال رکھتا ہوں، بابوجی کونسے خزانے کی چابی چھوڑ گئے تھے۔ جس سے ہر دفعہ اس نالائق کی فرمائشیں پوری کرتا رہوں اس دفعہ میرے کہنے ہی سے کچھ بھیجدو"۔

ہری دھن کے غصہ کا پارہ اور بھی اوپر چڑھ گیا انھوں نے کس کر اما کے سینہ میں ایک لات ماردی وہ بیچاری بیہوش ہوکر نیچے گر پڑی سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا ہری دھن برابر گالیاں دیتے رہے مگر اما بیچاری کو سوائے رونے کے اور چارہ ہی کیا تھا، ہندو سماج میں بیوی کی قدر ہی کیا ہے۔

صبح ہوئی رام دھن نے آنکھیں کھولتے ہی پکارا "چندن" شب بھر بیدار رہنے کی وجہ سے صبح کے وقت چندن کو بیٹھے بیٹھے ذرا غنودگی سی طاری ہوئی رام دھن نے کروٹ بدلتے ہوئے پھر آواز دی چندن چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور گھبرا کر اس کی طرف دیکھنے لگا رام دھن نے کراہتے ہوئے کہا، ذرا پانی دیجئے چندن نے گلاس میں پانی ڈال کر دیا، پانی پی کر رام دھن نے کہا چندن آج میری طبیعت کچھ اچھی ہے "بھائی صاحب کو ایک تار اور دیدو بس آخری تار شاید میری طرح وہ بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہوں۔

چندن نے آہستہ سے جواب دیا "بہت اچھا" اس کے پاس رہا سہا سرمایہ صرف یہی ایک روپیہ تھا کہنے کو تو وہ اچھا کہہ گیا مگر اب سوچ رہا تھا کہ رام دھن کی دوا اور دودھ کا کیا انتظام ہوگا وہ گہری سوچ میں پڑ گیا، اس اثنا میں اس نے ایک دفعہ رام دھن کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا"۔

آہ! وہ چندن کو کیسی شکر گذار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا، بیمار دوست کی خواہش پر اپنے سارے تفکرات بھول کر چندن نے بکس کھولا اور روپیہ نکالکر لباس تبدیل کیا اور پوسٹ آفس کی طرف چلدیا۔

بابوجی تار لیجائیے" دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتے ہوئے، تار والے نے بلند آواز سے کہا،۔

دس بج چکے تھے اور ہری دھن کھانا کھاکر آفس چلے گئے تھے اوما نے دروازہ کھول کر تار لے لیا، دھڑکتے ہوئے دل اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ کھولا تار میں جو کچھ تحریر تھا اسے پڑھ کر بے اختیار رو پڑی، رام دھن کے مہلک مرض کی خبر نے اسے پریشان کردیا تھا، اپنے کمرے میں جاکر بستر پر خاموش لیٹ گئی باوجود کوشش کے اس سے آنسو ضبط نہ ہوسکتے تھے خاوند کی بے رحمی پر اس کو رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔

میں کبھی نہیں جانتا تھا....

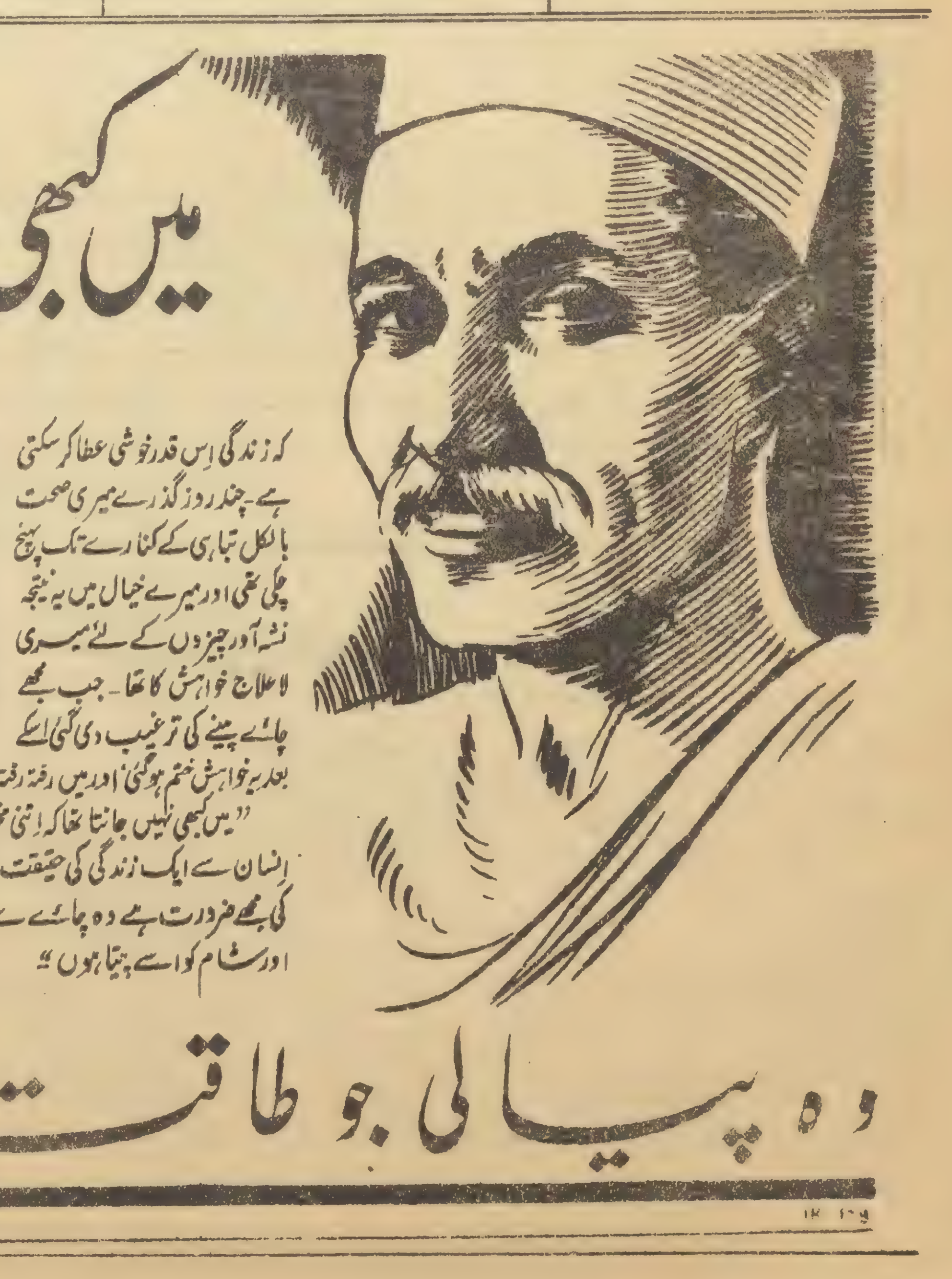

کہ زندگی اس قدر خوشی عطا کرسکتی ہے۔ چند روز گذرے میری صحت بالکل تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی تھی اور میرے خیال میں یہ نتیجہ نشہ آور چیزوں کے لئے میری لاعلاج خواہش کا تھا۔ جب مجھے چائے پینے کی ترغیب دی گئی اسکے بعد یہ خواہش ختم ہوگئی اور میں رفتہ رفتہ اپنی جسمانی طاقت کو دوبارہ حاصل کر رہا ہوں۔
"میں کبھی نہیں جانتا تھا کہ اتنی مختصر مدت میں چائے مجھے ایک شکستہ انسان سے ایک زندگی کی حقیقت جاننے والا انسان بنادے گی جس قدر توانائی کی مجھے ضرورت ہے وہ چائے سے حاصل ہو جاتی ہے، اور میں صبح، دوپہر اور شام کو اسے پیتا ہوں"

وہ پیالی جو طاقت بخشتی ہے

انڈین ٹی ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا

اورینٹ کلب بمبئی میں لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی تقریر

بمبئی ۱۰ر جنوری۔ وائسرائے ہند نے بمبئی اورینٹ کلب میں آج صبح کو تقریباً ایک لنچ کے موقع پر فرمائی جو ذیل میں وہ تقریر مکمل دی جاتی ہے:۔

مسٹر چیرمین۔ میں آپ کے تکلف آمیز الفاظ کے لئے نہایت گرمجوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپکا اور آپ کے اورینٹ کلب کے ممبروں کا بڑا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے آج یہاں حاضر ہونے کا موقع دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں بمبئی کو پھر دیکھ سکا اور آپ نے میرا استقبال جس گرمجوشی سے کیا ہے اسی گرمجوشی سے آپ نے ایک سال پہلے میرا استقبال کیا تھا۔

اسوقت سے اب تک بہت کچھ ہو چکا ہے سب سے اہم بات جو ہر ایک کے ذہن میں اہمیت حاصل کئے ہوئے ہے وہ لڑائی چھڑ جانا ہے چاہے اس کا نتیجہ اچھا نکلے یا خراب۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ بلاشبہ اس نے بہت شاندار جواب دیا ہے اور اس کی فیاضانہ پیشکش سے موجودہ جنگ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور اس پیشکش کی قدر نہ صرف برطانیہ میں بلکہ تمام سلطنت میں کی جا رہی ہے۔ اور مجھے یہ خیال کرکے خوشی ہوتی ہے کہ ہماری جنگی کوششوں کے پیمانہ کو کس حد تک سمجھا گیا ہے۔ ابھی ہمیں اور بہت منزلیں طے کرنی ہیں ممکن ہے کہ ہمارا سامنا بہت دشوار حالات سے ہو۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ ابھی ہمارے اصل امتحان کی ابتدا ہی باقی ہو لیکن ہمیں شکر گذار ہونا چاہیئے کہ ایک محدود پیمانہ پر ہندوستان میں اب تک ہم نے جو تیاریاں کیں وہ سب صحیح ثابت ہوئیں اور جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں اتحادیوں کی پوزیشن زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جیسا مجھے یقین ہے دشمن کی پوزیشن کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے اور ہر روز یہ زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا چلا جاتا ہے کہ جنگ کے متعلق ہم نے جو پوزیشن اختیار کی وہ ناگزیر تھی اور ان اونچے آدرشوں کو محسوس کیا جا رہا ہے جن کے لئے ہم لڑائی لڑ رہے ہیں۔

جب مجھے ایک سال پہلے آپ سے ملنے کا خوشگوار موقعہ حاصل ہوا تھا تو میں نے آپ سے صوبجاتی خود مختاری کا ذکر کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ اس عظیم صوبہ میں حکومت ہند کے ایکٹ سنہ ۳۵ء کے ماتحت اس اسکیم کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی میں نے یہ بھی کہا تھا کہ صوبجاتی خود مختاری اس اسکیم کا صرف ایک حصہ ہے۔ میں نے اس امر کی اہمیت پر بھی زور دیا تھا کہ جلد از جلد فیڈریشن کی اسکیم کا نفاذ کیا جائے۔ جو اس ایکٹ کی آئینی بنیاد ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ بین الاقوامی حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے اور بھی زیادہ اہم ہے کہ بغیر مزید توقف کے فیڈرل اسکیم کی تشکیل ہو جائے اور میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ اس کے لئے زور لگائیں خواہ اس میں کچھ خامیاں بھی ہوں کیونکہ فیڈرل اسکیم ہی سے جلد از جلد آئینی ترقی حاصل کرنے اور ہندوستان کے اتحاد کی امیدیں وابستہ تھیں۔

آج ہم بہت مختلف حالات میں جمع ہو رہے ہیں مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اس صوبہ میں صوبجاتی خود مختاری کے عملدرآمد میں عارضی طور پر فرق آگیا ہے۔ اب یہاں وہ وزیر بر سر اقتدار نہیں ہیں جنکی پشت پر ایوان کی اکثریت تھی۔ اور اب اس آئین پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کے ہنگامی اختیارات کے ماتحت کام چلایا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں آپ سے زیادہ اور کوئی اس بات پر افسوس نہ کرتا ہوگا کہ یہ صورت پیش آئی اور ایک ایسے وقت میں جبکہ عوام کی طرف سے پہلے سے زیادہ بار اور زیادہ ذمہ داریاں لینے کا موقع ملا ہے وزرا اپنے عہدوں پر نہیں ہیں کہ اس کام میں امداد دیں۔ ہمیں یہی یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خلل محض عارضی ہے۔ اور صوبوں میں آئین کی صوبجاتی اسکیم پر زیادہ عرصہ گزرنے سے پہلے ہی پھر شروع ہو جائیگا لیکن صوبجاتی میدان میں بہرحال ہم اس قابل ہوگئے ہیں کہ ایکٹ سنہ ۳۵ء کی دفعات کا عملی استعمال دیکھ سکیں۔ جن سے منتخب شدہ ممبروں کو ذمہ داریوں کا موقعہ ملا۔ ہم ابھی تک مرکز نہ پہونچ سکے تھے کہ جنگ چھڑ گئی۔ حالانکہ ہم اپنی تیاریاں پورے زور و شور کے ساتھ کر رہے تھے اور آغاز جنگ کے وقت ہمیں پورا یقین تھا کہ ترقی اسی لائن پر ہوگی۔ جس کی رو سے یہ فوری ضرورت ہوگی۔ کہ ہم اپنی طاقت کا ہر جزو دوسرے معاملوں کو چھوڑ کر جنگ کو کامیابی کے ساتھ چلانے پر صرف کریں اور معاملوں کو بالائے طاق رکھ دیں چاہے ہم سب کو اس کا افسوس ہی ہو جیسا کہ ہے لیکن فی الحال عقلمندی کا راستہ یہی تھا کہ ہندوستان کے فیڈریشن کے لئے جو تیاریاں جاری تھیں۔ انھیں روک دیا جائے۔ مجھے خود اس کا بہت افسوس ہے کہ ایسی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ فیڈریشن کی اسکیم پر ایک بار دوسری بنیاد پر چاہے جو کچھ نکتہ چینیاں کی گئی ہوں اس سے اتنا ضرور ہوتا (جیسا کہ میں ایک اور جگہ حال میں کہہ چکا ہوں) کہ ہمارے موجودہ مسئلوں میں سے قریب قریب تمام حل ہو جاتے مرکز میں وزیر موجود ہوتے دیسی ریاستوں کا ساتھ حاصل ہوتا (جو کہ برطانی ہندوستان کے لئے بہت اہم ہے) اور ایک مشترکہ حکومت میں تمام اقلیتوں کی نمائندگی ایک ایسے طریقہ پر ہوتی جو تمام دعووں اور تجویزوں پر پوری طرح دیکھ بھال کے بعد مرتب ہوا تھا۔ جو کہ اقلیتوں نے خود پیش کئے تھے۔ اور جس کے ذریعہ ہندوستان کا اتحاد مقصود تھا۔

آپ خود بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ ستمبر سے حالات کی رفتار کیا رہی ہے۔ میں اس مسئلہ پر کچھ بہت زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ جیسا آپ جانتے ہیں مفاد جنگ کی وضاحت کے تقاضے پر کہ ہندوستان کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے ارادے کیا ہیں۔ ملک معظم کی حکومت نے یہ واضح کر دیا ہے (میرے بیان سے بھی اور پارلیمنٹ کے بیان کے ذریعہ بھی) کہ ہمارا مقصد ہندوستان کے لئے مکمل درجہ نو آبادیات (ویسٹ منسٹر کی آئین کی رو سے) ہے جہاں تک درمیانی وقفہ کا تعلق ہے (اور ملک معظم کی حکومت کی یہ خواہش ہے کہ یہ وقفہ تھوڑے سے تھوڑا ہو) وہ اس بات کے لئے تیار ہے کہ ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی اسکیم کو ہندوستان کی رائے کی مدد سے جنگ کے بعد حتی الوسع جلد از جلد پھر سے کھولا جائے۔ صرف مختلف فرقوں کے لیڈروں میں ایسے مقامی رابطہ پیدا ہو جائیں کہ اسکیم کو چلانا ممکن ہو جائے اور اپنے ارادوں کا خلوص فوری طور پر ظاہر کرنے کے لئے گورنر جنرل کی اگزیکیٹو کونسل کو وسعت دے کر اس میں تھوڑے سے سیاسی لیڈروں کو شامل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا اور ہم نے یہ آمادگی ظاہر کی کہ آج ہمارے یا ہندوستان کے سامنے جو دشواریاں ہیں انکو حل کرنے میں مدد دینے کے لئے ہم ہر طرح پر تیار ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس یقین دہانی سے وہ شک و شبے دور نہیں ہوئے جن کی بنا پر کانگریسی وزیروں نے استعفے دیئے اور اسی وجہ سے بہت سے صوبوں میں ایکٹ کے ہنگامی اختیارات سے کام لینا پڑا۔

ملک معظم کی حکومت نے جنگ شروع ہونے پر جو اعلانات کئے تھے ان سے میرے خیال میں یہ غیر مبہم طریقہ پر واضح ہو جاتا ہے کہ اس کا ارادہ بلکہ اس کی تشویش یہ ہے کہ مدد دی جائے ایکٹ کا فیڈرل اسکیم کا حصہ بجائے خود درجہ نو آبادیات کی راہ میں ایک منزل تھا اور جو اسکیم تیار ہو رہی تھی اس کی رو سے یہ منصور تھا کہ جنگ کا سوال اٹھنے سے پہلے ہی مرکزی حکومت کے ہاتھ میں وسیع اور بسیط اختیارات دے دیئے جائیں جس میں برطانی ہند اور دیسی ریاستوں کی بھی نمائندگی ہو۔ اور جس کی بنیاد بہت وسیع ہو۔ ملک معظم کی حکومت کی نیک نیتی اور خلوص کے متعلق تو کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا کہ اس نے ہندوستان کا آئینی مسئلہ حل کرنے کی سعی کی۔ میں جانتا ہوں کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان مسئلوں کا انتہا پسندانہ حل پیش کرتے ہیں۔ جو لوگ یہ محسوس کرتے ہیں مجھے ان کے خلوص اور نیک ارادوں پر کوئی شبہ نہیں ہے۔ لیکن ہم میں سے جن لوگوں کا اس وسعت کے مسئلوں سے سابقہ پڑا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کتنی ہی بار ایسا ہوتا ہے کہ سیدھے سادھے حل ہمیں اپنی جانب راغب کر لیتے ہیں لیکن کتنی ہی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سیدھے سادے حل جب زیادہ قریب سے جانچ کی جاتی ہے تو غیر متوقع دشواریاں پیش کرتے ہیں۔ یہ دشواریاں بھی غیر متوقع اہمیت کی ہوتی ہیں حالانکہ ہم سب کو یہ تشویش ہے کہ ہم مختصر سے مختصر راستہ اختیار کریں۔

جیسا کہ ہم میں سے بہت سے لوگ جانتے ہیں تجربہ نے اکثر یہ ثابت کیا ہے کہ مختصر راستے ہمارا بہت سا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔

وائسرائے نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ بات تبھی ہندوستان کے

مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر!

عہد مغلیہ کی شان و شوکت

مغلیہ دربار کا شاندار نظارا

شہنشاہ جہانگیر عدل کی دلگداز داستان!

نواں ہفتہ

شاندار

جمعہ ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

ایک ساتھ دونوں میں

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

ڈائرکٹر سہراب مودی

منروا کا قابل قدر تاریخی شاہکار

پکار

خاص اداکاران

سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
شمیلا (کنور)
صادق علی (منگل سنگھ)

سردار اختر (رانی دھوبن) وغیرہ کی لاجواب اداکاری دیکھنے کے قابل ہے

تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

پکار کی رفتار

بمبئی	پچیسواں ہفتہ
حیدرآباد دکن	انیسواں ہفتہ
لاہور	سترھواں ہفتہ
دلی	سولھواں ہفتہ
لکھنؤ	تیراں ہفتہ
کلکتہ	گیارھواں ہفتہ

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیئے

جس نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے!

عید مبارک

عید مبارک

تصویر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت میں اپنی آنکھوں سے ان مغل بادشاہوں کا انصاف عظمت اور شان دیکھ رہے ہیں

"پکار" میں آپ دیکھیں گے کہ مغل بادشاہ اپنی رعیت کے لئے کس قدر بے چین رہتے تھے۔

"پکار" میں آپکو پتہ چلیگا کہ مغلوں کی نظر میں غریبوں کی زندگیاں کس قدر قیمتی تھیں۔

"پکار" آپکو بتائے گا کہ مغل بادشاہ رعیت کے لئے کس طرح اپنے سینہ پر پتھر رکھ لیتے تھے۔

"پکار" میں آپ یہ دیکھیں گے کہ مغل بادشاہ رعیت کے مقابلہ میں بیگمات کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔

"پکار" فلم نہیں ہے بلکہ حقائق، جذبات اور واقعات کا ایک خوبصورت مرقع ہے۔

"پکار" کو دنیا کی ہر قوم نے دیکھا ہے۔

"پکار" بیسویں صدی کا بہترین فلم تسلیم کیا گیا ہے۔

روزانہ:۔ پونے سات بجے شام، اور پونے دس بجے رات کو میٹنی شو عید مبارک اور اس کے دوسرے دن تین (۳) بجے دن سے تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

سیاسی معاملات پر صادق آتی ہے۔ اتنی اور کسی بات پر صادق نہیں آتی کیونکہ یہاں بہت سی مشکلیں پیش ہیں اور وہ حقیقی مشکلیں ہیں جنکو ہم سب جانتے ہیں اور جو سب قابل افسوس ہیں۔

لیکن ان کے وجود کو نظر انداز کرنے سے وہ حل نہیں ہو جائیں گے۔ دانشمندی کا طریقہ یہی ہے کہ ان کا مقابلہ کیا جائے۔ اور ان مشکلوں کا کوئی حل تلاش کیا جائے اور تمام پارٹیوں کے اشتراک عمل اور متعلقہ مفاد کے تعاون سے ہی حل تلاش ہو سکتا ہے ہمیں صرف ایک سیاسی پارٹی سے سروکار نہیں ہے۔ بلکہ بہت سی سیاسی پارٹیوں سے ہے۔ نہ ہی ہم ہندوستان کے اتحاد کے پیش نظر کسی آئینی اسکیم میں ہندوستانی ریاستوں کو شامل کرنے کی سخت ضرورت کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اقلیتوں کے مطالبات بھی ہیں۔ میں یہاں صرف بڑی اقلیتوں یعنی مسلم اقلیت اور دلتوں کی اقلیت کا نام لینا چاہتا ہوں اقلیت کے ساتھ بھی گارنٹی کی ہوئی ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ ان کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی۔ اور ان گارنٹیوں کا احترام کیا جائے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ یہ محسوس کرتے ہونگے کہ وائسرائے کی پوزیشن کتنی مشکل میں پڑ جاتی ہے اور ملک معظم کی حکومت کتنی مشکل میں ہے جبکہ ان کو ان مختلف مفاد اور جماعتوں کے زبردست اور متضاد مطالبات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن کی طرف زیادہ سے زیادہ دھیان دینے کی ضرورت ہے ان کے ساتھ انصاف ہونا ضروری ہے اور ملک معظم کی حکومت اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہے کہ انصاف ہونا چاہیئے۔

لیکن میں مختلف پارٹیوں کے لیڈر دوستوں سے مطالبہ کرونگا۔ آیا وہ ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں اور کسی باہمی سمجھوتہ پر پہنچ سکتے ہیں جن سے ہندوستان کی آئینی ترقی کے اہم مسئلہ کو حل کرنے کا میرا اور ملک معظم کی حکومت کا کام آسان ہو جائے اور ایک بار پھر میں باہمی سمجھوتہ کے لئے اپیل کروں گا۔

مقصد کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ میں ہر عملی تجویز پر جس کو عام حمایت حاصل ہو غور کرنے کو تیار ہوں اور میں وقت آنے پر ہر ممکن امداد ذاتی طور پر دے سکتا ہوں۔ ملک معظم کی حکومت باہم یہاں ان عملی مشکلات کی جانب سے اندھے نہیں ہیں جو کہ موجودہ آئینی پوزیشن سے اس آئینی پوزیشن کی جانب ایک قدم رکھنے میں پیش آئینگی۔ جو کہ نوآبادیوں کو حاصل ہے۔ لیکن میں یقین دلا سکتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت اور میں اس عرصہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ جو موجودہ حالات کو درجہ نوآبادیات کی صورت میں تبدیل کرنے میں لگے گا۔ پیشکش تو موجود ہے۔ بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں اور ان کے لیڈروں پر جو ذمہ داریاں پڑتی ہیں وہ بہت زبردست ہیں اور جن کا انکو بڑا احساس ہے انہوں نے پہلے میری امداد کی ہے اور میں پھر ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پھر میری اور ہندوستان کی امداد کریں اور میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صورت حالات کو جو ملک کی آئینی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہے ختم کرنے میں تعاون اور امداد کریں یہ ایسی حالت ہے جس پر ہر شخص افسوس کرتا ہے اور ہندوستان سے محبت کرنے والے ہر شخص کو جس سے بہت رنج ہے۔

آخر میں وائسرائے نے شکریہ ادا کیا۔

برطانیہ میں فوجی بھرتی

لندن ۱۰ جنوری۔ ۲۲۔۲۳ سال کی عمر کے نوجوانوں کا پہلا دستہ آج طلب کیا گیا۔ ان کے نام دسمبر میں درج رجسٹر کئے گئے تھے۔ تمام نوجوانوں کو طلب کرنے میں کئی ماہ لگیں گے۔ اس طریقہ پر ۲۴۰۰۰۰ نوجوان طلب کئے جائیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایسا کم امکان ہے کہ ۲۴ سے ۳۰ سال کی عمر کے نوجوانوں کو مارچ سے طلب کیا جائے گا۔

فنلینڈ کو جانے والا اٹلی کا مال

لندن ۹ جنوری۔ جرمن گورنمنٹ نے اٹلی سے فنلینڈ کو جانے والا بہت سا مال جو جرمنی کے راستہ جاتا ہے روک لیا ہے۔ جرمن گورنمنٹ نے اپنے اس فعل کی ابھی تک کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔ مگر اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اٹلی کا مال روکا گیا ہے اور اس میں ہوائی جہاز بھی شامل ہیں۔ یہ مال ریل گاڑی کے ذریعہ بحر بالٹک کے بندرگاہ تک جاتا تھا وہاں سے جہازوں پر فنلینڈ پہنچایا جاتا۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے روسی دباؤ سے ایسا کیا ہے۔

ہندوستان کے آئندہ وائسرائے

دہلی۔ ۹ جنوری۔ نئی دہلی کے باخبر حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ لارڈ لنلتھگو موجودہ وائسرائے کے بعد جن کی میعاد اپریل ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائیگی سر سیموئل ہور ہندوستان کے آئندہ وائسرائے بنائے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں سرکاری اعلان آئندہ موسم خزاں میں کیا جائے گا۔

روسی فوج کی کمان

لندن ۱۲ جنوری۔ فنش فوجیوں کا دعویٰ ہے کہ روس کا ایک ڈویژن باقی روسی فوجوں سے الگ کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب موسیو سٹالن نے فنلینڈ میں روسی فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اور وہ ٹیلیفون کے ذریعہ ہی فوجی کمانڈروں کو ہدایت بھیج رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انکے حکم سے کئی روسی افسر گرفتار کر لئے گئے۔

اسکول عبادت گاہیں ہسپتال اور سرکاری عمارتوں کی تباہی

ترکی ریڈیو اسٹیشن سے ہندوستان کے نام ایک پیغام

نئی دہلی ۹ جنوری۔ کل رات انقرہ کے ترکی ریڈیو اسٹیشن سے ہندوستان کے نام ایک اپیل تقریر براڈکاسٹ کی گئی۔ جس میں ترکی کے زلزلے کے سلسلہ میں ہندوستانیوں کی امداد کا شکریہ ادا کیا گیا۔ تقریر اردو انگریزی۔ اور فارسی تینوں زبانوں میں ہوئی جس میں ترکی کی مصیبت خیز داستان بیان کی گئی۔

تقریر کی عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۲۶ دسمبر کی رات کو جبکہ آپ ہندوستان میں اپنے گھروں میں میٹھی نیند سو رہے تھے۔ اناطولیہ کے شمال مشرقی صوبہ میں شدید زلزلہ آیا۔ جس نے ملک کے اس حصہ کو ویران کھنڈرات بنا دیا۔ غضب کی سردی تھی برف باری نے آگ پر تیل کا کام کیا۔ اور اس عظیم حادثہ میں ہزاروں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور چاروں طرف ویرانی پھیل گئی۔

بہت سب سے زیادہ اور بہت زیادہ اہمیت کے شہر ازنجان سیواس اور اماسیہ بالکل تباہ ہو گئے ہیں ازنجان میں صرف فوجی بارکیں محفوظ ہیں۔ اور دوکانیں سب منہدم ہو گئیں۔ گذشتہ سال جس نئے ریلوے اسٹیشن کے بننے پر سارا شہر خوشیاں منا رہا تھا وہ تباہ ہو چکا ہے۔ ملک کے اس خطہ میں درجہ حرارت صفر سے بھی ۲۴ درجہ نیچے ہے اور برف باری کا ایک طوفان برپا ہے۔ اس قسم کے غضبناک موسم میں تیس یا چالیس اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ جن لوگوں کے مکان کا کچھ حصہ منہدم ہونے سے بچ رہا ہے۔ وہ بھی خوف کی وجہ سے اپنے گھروں میں نہیں جاتے اور سردی اور برف میں ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہیں۔

جو لوگ زلزلے کے پنجہ سے زندہ بچ گئے ہیں ان کی حفاظت کے لئے حکومت نے فوری قدم اٹھایا ہے اور ہزاروں مردوں عورتوں اور بچوں کو ملک کے دوسرے حصہ میں پہنچا دیا ہے۔ دوسرے ہی روز صدر عصمت انونو وزیر داخلہ اور وزیر صحت مصیبت زدہ علاقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اور اپنی ذاتی نگرانی میں امدادی کام کرایا۔ حادثہ کے بعد دوسرے ہی روز صبح کو انجمن ہلال احمر نے دس ہزار لاکھ (ترکی کے سکے) کمبل کپڑے۔ اور ادویات وغیرہ بھیجیں۔ بحر اسود کے راستہ سے استنبول سے جہازوں میں لاد کر سامان رسد بھیجا گیا۔ اور اسے شمالی مرکزوں میں تقسیم کیا گیا۔ حادثہ پیش آنے کے تین گھنٹہ کے بعد ہی انقرہ سے پہلی ہسپتال ٹرین زلزلہ زدہ علاقہ کو روانہ ہو گئی۔ ملک کے تمام حصوں سے ڈاکٹر اور نرسیں زخمیوں کی امداد کے لئے پہنچ گئی ہیں ہزاروں زخمی برف میں پڑے ہوئے ہیں۔ ابتدائی ضرورت کی چیزوں سے بھی وہ محروم ہو گئے ہیں۔ روٹی وغیرہ کی چیزیں تباہ ہو چکی ہیں۔ سارے ملک سے روٹی اور دوسرا سامان لانے کے انتظامات کرنے ہیں۔ بے گھروں کے لئے گرم کھانا فراہم کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور احتیاطی تدبیریں اختیار کرنی ہیں۔ تاکہ کوئی وبا نہ پھیل جائے۔ حکومت کے سامنے کام بہت بڑا ہے۔

چندہ جمع کرنے کا کام

چندہ جمع کرنے اور سامان خوراک فراہم کرنے کا کام بہت اہم ہے۔ پوری ترکی قوم نے اس انتہائی ضروری کام کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ ملک کے تمام حصوں میں ریلیف کمیٹیاں چندہ جمع کر رہی ہیں۔ اور گھر گھر پھر کر کپڑے جوتے اور دوسرا سامان جمع کرتی ہیں۔ اب تک ۷ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ (ٹرکش) جمع ہوئے ہیں۔ بعض عورتوں نے تو اپنی بالیاں اتار کر دیدیں۔ ریلیف فنڈ میں قریب قریب دنیا کے تمام ملکوں سے چندہ موصول ہو رہا ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے دس ہزار ڈالر دان دیئے ہیں۔ حکومت برطانیہ فرانس۔ افغانستان۔ بلجیم۔ رومانیہ۔ یونان۔

یوگوسلاویہ، دمشق، مصر، عراق، فلسطین اور دوسرے ملکوں سے انجمن ہلال احمر کے پاس خاصہ چندہ موصول ہوا ہے۔ تمام دنیا سے تعزیت کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں نے مختلف طریقوں پر اپنی امداد پیش کی ہے۔ جن ملکوں نے ہمدردی کی ہے اور اخلاقی طور پر یا روپے پیسے کی امداد کی ہے۔ انکا ترکی پورے طور پر شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔

۳۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

اندازہ ہے کہ اس حادثہ میں ۳۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ مگر نہیں کہا جا سکتا کہ ٹھیک تعداد کیا ہے۔ جس قدر عمارتیں تباہ ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد کا بھی ابھی اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے بہت سی سرکاری عمارتوں کے علاوہ بہت سی قدیم یادگاریں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ کوئی چیز نہیں بچی بہت سے واقعے تو ایسے ہیں کہ سارا خاندان کا خاندان ختم ہو گیا معجزے سے جو بچ گئے ہیں۔ ان کی حالت قابل رحم ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان بچوں کو گود لے لیا ہے۔ برف باری کے طوفان کے باوجود کم از کم وقت میں حالات کی شدت کو ہلکا کرنے کے لئے سب کچھ کیا جا رہا ہے اور روزانہ تازہ امداد پہنچ رہی ہے۔ بے خانماں لوگوں کی عارضی رہائش کے لئے خیمے لگا دیئے گئے ہیں۔ مگر بہت سے لوگوں کے لئے ابھی تک کوئی انتظام نہیں ہوا ہے جن لوگوں کا تمام مال و اسباب ضائع ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کچھ نہ کچھ سوچنا ہے۔ بہت سے لوگ ریلوے اسٹیشنوں پر ریلیف ٹرینوں کے ذریعہ اپنے خاندانوں کی آمد کا انتظار کر رہے تھے جب انقرہ اسٹیشن پر ۴ بجے شام کو پہلی ٹرین پہنچی۔ اور اسٹریچر باہر نکالے گئے تو مجمع میں ایک کہرام مچ گیا اور ہر طرف سے آہیں بلند ہونے لگیں۔

دل ہلا دینے والا واقعہ

ایک ٹیلیفون کلرک کو نہایت لرزہ خیز واقعہ پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پر ہی بیٹھا رہا حتی کہ عمارت کی دیوار بھی اس پر گر پڑی بارکوں میں جو افسر اور سپاہی تھے۔ صرف وہی بچ سکے۔ باقی تمام لوگ ہلاک یا زخمی ہو گئے۔

کل رات کو انقرہ سے کچھ فاصلہ پر دوسرا زلزلہ آیا جس کی وجہ سے پانچ مکانات مٹی کا ڈھیر بن گئے۔ جس ملک پر پہلے ہی سے مصیبت نازل ہے شمالی اناطولیہ کے میدانی دریاؤں کے سیلاب نے اس میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

خوش وخرم؟

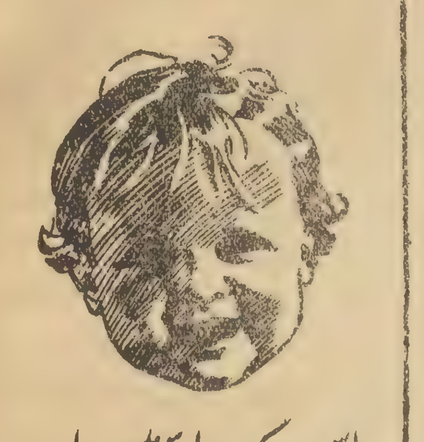

اس کے لئے میں! گلیکسو کا شکریہ ادا کروں گا۔

Glaxo

کمال پاشا کے ضلع میں مکانات بہ گئے۔ خطرہ ہے کہ شہتوت کے درخت تباہ ہو جانے سے کہیں ملک کی صنعت ختم نہ ہو جائے۔

ترکی کے لئے نیا سال ایک عظیم قومی سانحہ اپنے ساتھ لایا ہے۔ یہ ایسا خوفناک سانحہ ہے جس میں ہزاروں آدمی مر گئے۔ اور لاکھوں نقصان کے لئے ماتم کر رہے ہیں۔

ترکی میں نئے سال کی کوئی خوشی نہیں منائی گئی عموماً نئے سال کے جلسوں میں جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہ انجمن ہلال احمر کو امدادی فنڈ کے لئے دیدیا گیا۔

ہندوستان نے اس مصیبت کے وقت جو ہمدردی اور امداد کی ہے۔ اس کے لئے ترک ہندوستان کے باشندوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جنوبی امریکہ میں جرمنی کے جنگی جہاز

نیویارک ۱۱ جنوری۔ "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ریو ڈی جنیرو لکھتا ہے کہ جرمنی کے جنگی جہاز خط استوا کے قریب چکر لگا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جرمنی کے ان سوداگری جہازوں کو اپنی حفاظت میں لینے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جنکو برازیل کے بندرگاہ چھوڑنے کا حکم ہوا ہے۔ اور ان میں سے ۷ جہاز جن میں اون۔ قہوہ۔ روئی۔ تمباکو۔ اور سور کا گوشت لدا ہوا ہے۔ روانہ ہونے کو تیار رہیں۔

عید مبارک

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

خاص عید کے روز سے

اتوار ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء سے

انڈیا پکچرز کا لاجواب اور رنگین فلم

مدر انڈیا

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

میٹنی شو عید اور اس کے دوسرے دن ۳ بجے دن سے

"مدر انڈیا"، ہندوستانی ماں کی سچی کہانی اور بے غرض محبت کی جیتی جاگتی تصویر ہے، جس سے آپ کو یہ سبق ملے گا کہ ہندوستان کس طرح ہندوستانی اخلاق و عادات کے نوجوان پیدا کر سکتا ہے:۔

جس میں۔ مس شریف۔ مس سوشیلا مس پرمیلا

عاشق حسین اور غلام محمد وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس

آپ ملاحظہ فرما کر خوش ہونگے، تشریف لاکر لطف اٹھائیں۔

عید مبارک

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء سے

اندرا موی ٹون کا ولولہ انگیز اسلامی ڈرامہ

جوش اسلام

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

میٹنی شو عید مبارک کے دن اور اس کے دوسرے دن

جسمیں

مس پشپارانی مس شاہجہاں مس گلزار نظیر بیگم سرال کباب

بیبی بادھوری بیبی سرور بابو راؤ ورکشمیری نثار احمد

سندر سنگھ رتیش جوشی غلام محمد نظام الدین اور محمد شفیع کی ولولہ انگیز

اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپ کو بے خود بنا دیں گے۔

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیئے

مدراس پولیٹیکل کانفرنس کا فیصلہ

مدراس ۱۷ جنوری۔ شہر کے شمالی ڈویژنوں کی پولیٹیکل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سری راجگوپال آچاریہ سابق وزیر اعظم مدراس نے ہندو مسلم اتحاد کی پرزور اپیل کی۔ آپ نے فرمایا کہ کانگریسی وزارتوں نے اپنی مرضی سے قطعی رضاکارانہ طور پر استعفے دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اسے بعض ضروریات مثلاً کھانا کھانے کے لئے نیچے اترنا پڑتا ہے۔ بس اسی طرح کانگریس کے سواروں نے بھی یہی کیا ہے وہ گھوڑے پر سے اتر آئے اور عارضی طور پر اپنا گھوڑا دوسروں کی سپردگی میں دیدیا ہے تا کہ وہ ٹھیک رہے گھوڑا انکا اپنا ہی ہے۔ ہندو مسلم مسئلہ کا حوالہ دیتے ہوئے شری یت راجگوپال آچاریہ نے فرمایا کہ ہمارے سامنے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ آپ نے امید کی کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان صرف وقتی اختلافات ہیں اور وہ جلد ہی ختم ہو جائیں گے۔ کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے جن میں سے ایک میں مہاتما جی کی لیڈری پر پورے یقین کا اظہار کیا گیا اور مہاتما جی کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے دوبارہ ملک کی رہنمائی کرنا منظور کر لیا ہے۔ ایک دوسرے رزولیوشن میں عوام سے کانگریس کا تعمیری پروگرام چلانے اور کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے مطالبہ کی تائید کرنے کی اپیل کی گئی۔

بنگال کونسل کی کارروائی

ضلع نواکھلی کے فرقہ وارانہ فساد کا معاملہ بنگال کونسل میں مسٹر للت چندر داس (کانگریس) نے پیش کیا تو مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے یقین دلایا کہ اگر اس معاملہ میں مسلم ہجوم کا قصور ثابت ہوا تو میں فوری کارروائی کرونگا۔ مسٹر داس کا رزولیوشن یہ تھا کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے کہ اس ضلع میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ کیوں ہیں۔ اس رزولیوشن پر بحث آئندہ سوموار کے لئے ملتوی ہوئی ایک اور رزولیوشن مسٹر کامنی کمار دت نے بحیثیت لیڈر مخالف پارٹی یہ پیش کیا تھا کہ صوبہ بنگال کی حدود تبدیل کی جائیں۔ مسٹر فضل الحق نے کہا کہ اس رزولیوشن کا مطلب یہ نہیں جو بتایا گیا ظاہر کیا جا رہا ہے کہ صوبہ کا انتظام بہتر ہو کر مسلم اکثریت سے چھٹکارا پانا مقصود ہے بحث کا جواب ہوم ممبر سر ناظم الدین نے دیا اور بالآخر تجویز نامنظور ہو گئی۔

بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

کلکتہ ۷ جنوری۔ بنگال کانگریس کے انتخابات کی نگرانی کرنے کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس پر کل بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں غور ہوا۔ نئے صدر مسٹر راجندر چندر دیب نے جلسہ کی صدارت کی کمیٹی نے ایک طویل رزولیوشن پاس کر کے قرار دیا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے غیر آئینی طور پر کمیٹی مقرر کی ہے لہذا یہ جلسہ اس کے تقرر کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔

اٹلی کے والنٹیر ہلسنکی پہنچ گئے

ہلسنکی ۱۱ جنوری۔ ایک انٹرویو کے دوران میں فنلینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ سیوسلی میں فنلینڈ کی فتح سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ فنلینڈ کو اب امداد کی ضرورت نہیں رہی۔ غیر ملکی حکومتوں کو فنلینڈ کی امداد جاری رکھنا چاہیئے۔ فنلینڈ کو امداد کی سخت ضرورت ہے۔ اٹلی کے والنٹیروں کا پہلا دستہ آج یہاں پہونچا۔

ایک برطانی جہاز ڈوب گیا

لنڈن ۱۲ جنوری۔ برطانیہ کا تیل لے جانے والا ایک جہاز انگلستان کے مغربی ساحل پر سمندری گولوں سے ٹکرا کر ڈوب گیا ۳۶ جہازی تھے۔ ان میں سے ۴ ڈوب گئے اور ۸ زخمی ہوئے۔ باقی بچا لیئے گئے جہاز کا وزن سات ہزار ٹن سے زیادہ تھا۔

وائسرائے کی تقریر پر ڈاکٹر کاٹجو کا تبصرہ

لکھنؤ ۱۱ جنوری۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف حکومت یوپی نے ہز اکسلینسی وائسرائے کے بمبئی والے بیان کے متعلق نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

"کانگریس نے مقاصد جنگ کا اعلان کرنے کا جو مطالبہ کیا تھا اس کا لحاظ رکھتے ہوئے لارڈ لنلتھگو نے بظاہر اپنی تقریر میں برطانوی حکومت کی پوزیشن واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کوئی شخص اس حالت پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وضاحت کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں اور بظاہر ہندوستان کے نقطۂ نظر سے مفاہمت پیدا کرنے کے لئے آگے قدم بڑھایا جا رہا ہے۔ مگر اسی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات خراب ہوتی جا رہی ہے وائسرائے کے ۷ اکتوبر والے اعلان اور موجودہ تقریر کیا ہی ایک روش ہے میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ اس اعلان کا پبلک پر زیادہ موافق اثر پڑا ہوگا۔

بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان میں برطانوی حکومت یہاں کی صورت حالات کو نہیں سمجھتی اور یہ نہیں جانتی کہ موجودہ ہندوستان کا ۱۹۱۹ء حتی کہ ۱۹۳۵ء کے ہندوستان سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ قطعی طور پر ایسا وقت آ گیا ہے بلکہ برطانی حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کانگریس میز پر اپنے سارے پتے پھینک چکی ہے اور اب مبہم الفاظ سے ہندوستان کے مطالبہ کو ٹالا نہیں جا سکتا۔

کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے مطالبے کے متعلق وائسرائے خاموش ہیں ممکن ہے کہ وہ دروازہ کھلا رکھنا چاہتے ہوں میں تو یہ کہونگا کہ آزادی کی منزل کی جانب مزید ترقی کے لئے خواہ اسے ویسٹ منسٹر کے آئین کا درجہ نوآبادیات کہا جائے جس میں کہ سلطنت سے الگ ہونے کا پورا حق ہے انتہائی صاف دل اور امداد کی ضرورت ہے تا کہ موجودہ جمود ختم ہو جائے۔

ہندوستانی ریاستیں

ڈاکٹر کاٹجو نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ وائسرائے نے ہندوستانی ریاستوں کا حوالہ دیا ہے ہندوستانی والیان ریاست کا ذکر نہیں کیا یہ بنیادی چیز ہے کیونکہ ریاستوں میں ایسے لاکھوں آدمی آباد ہیں۔ جنہیں اپنے برطانی ہند کے بھائیوں کی طرح آزادی سے دلچسپی ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں۔ ہندوستانی اتحاد کے تحفظ کے لئے ہندوستانی فیڈریشن کی ضرورت ہے لیکن اس فیڈریشن کے ذریعہ عوام ہی متحد رہیں گے۔

وائسرائے نے تمام ہندوستانی فرقوں سے کچھ نہ کچھ کرنے کی جو اپیل کی ہے اس کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو نے فرمایا کہ ٹھیک اس لئے کانگریس کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی بلانا چاہتی ہے کہ کیونکہ اس سے عوام کو اپنے منتخب لیڈروں کے ذریعہ اظہار کا موقعہ مل جائے گا۔ اور اسی طرح آئین بنانا مقابلتاً آسان کام ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسوقت بہت سے خود ساختہ لیڈر پیدا ہو گئے ہیں لہذا شور و غل اور کہ اس میں لوگوں کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں اور آدمیوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں آپ نے اظہار افسوس کیا کہ وائسرائے نے پہلی بار مسلمانوں کے ساتھ دلت جاتیوں کا بھی ذکر چھیڑ دیا ہے وائسرائے نے یہ نہیں

فرمایا کہ گذشتہ دو سال میں کسی کانگریسی وزارت نے مسلمانوں اور بالخصوص دلتوں کے مفادوں کو اگر قربان کیا تو کس طرح۔

بلجیم پر جرمن ہوائی جہازوں کی اڑان

برسلز ۱۱ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آج جرمنی کے ہوائی جہازوں نے بلجیم کے کئی شہروں پر اڑان کی بلجیم کے ہوائی جہازوں نے انکا پیچھا کیا اور گینٹ برسلز، ہسلٹ، لیج اور دیگر مقامات پر بمباری کی حکومت بلجیم نے حکومت جرمنی سے پروٹسٹ کیا۔

سبھاش بابو مدراس میں

مدراس ۱۰ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے آج صبح مسٹر ڈین سی رنگا ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) سے ملاقات کی اور آپ مقامی فارورڈ بلاک کے ممبروں سے بھی ملے سہ پہر کو آپ نے مسٹر ہنومنتھ راؤ ایڈیٹر سے ملاقات کی سہ پہر کو فارورڈ بلاک کے کارکنوں کا ایک جلسہ بھی ہوا جس میں مسٹر بوس کے پیش کردہ پروگرام پر بحث کی گئی۔

اٹلی اور ہنگری

روم ۱۲ جنوری۔ حکومت اٹلی نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اگر ہنگری پر روس کا حملہ ہوا تو اٹلی ہنگری کی فوج سے امداد کرے گا۔

حکومت ترکی کو خاص اختیارات

انقرہ ۱۶ جنوری آج ترکی کی قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا گیا جس کے ذریعہ غیر معمولی حالات میں قومی تحفظ اور قومی اقتصادی مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے حکومت چند خاص اختیارات حاصل کریگی غیر معمولی حالات کی فہرست میں مندرجہ ذیل تین باتیں شامل ہیں۔

(۱) عام یا جزوی لام بندی

(۲) ترکی کا کسی لڑائی میں شامل ہونا

(۳) دیگر قوموں کے درمیان لڑائی کا ترکی پر اثر پڑنا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اسمبلی اس موجودہ بل کو کل ضرور پاس کر دے گی۔

حکومت ہند کا آئینی جمود

لنڈن ۱۶ جنوری، پارلیمنٹ کی چھٹیاں ختم ہونے کے بعد سے ہندوستان میں کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہوا یہ ہے وہ جواب جو سر ہیگ نیل نے دار العوام میں دیا جبکہ مسٹر گراہم وائٹ نے دریافت کیا آیا ہندوستان کے حالات کے بارے میں کوئی بیان دیا جائے گا سر نیل نے مزید فرمایا کہ ملک میں بالکل سکون ہے، وائسرائے صورت حالات سے اچھی طرح باخبر ہیں اور وہ کوئی ایسا سمجھوتہ کرانے میں امداد دینے کے لئے خواہشمند ہیں جس سے موجودہ آئینی مشکلات حل ہو جائیں۔

مسٹر گراہم وائٹ:- کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ سمجھوتہ کرنے اور موجودہ جمود کو ختم کرانے کی کوشش میں وائسرائے اور حکومت کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑیں گے سر ہیگ نیل نے جواب دیا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔

ایران میں لام بندی کی تیاریاں

بیروت ۱۰ جنوری طہران سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایران کے وزیر داخلہ نے تمام مملکت ایران میں مردم شماری کا حکم دے دیا ہے سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ایران مردم شماری کر کے یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ لام بندی کی ضرورت پڑنے پر کس قدر اشخاص فوج میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔

وائسرائے ہند اور ہندوستان کے لیڈروں میں بمبئی میں بات چیت

بمبئی ۱۴ جنوری، کل وائسرائے ہند سے برابر ایک گھنٹہ تک مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور ایک گھنٹہ تک مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی و لیڈر کانگریس اسمبلی پارٹی نے ملاقات کی خیال کیا جاتا ہے کہ ان ملاقاتوں میں موجودہ سیاسی معاملوں پر بات چیت ہوئی اس کے علاوہ وائسرائے ہند نے اور بھی بہت سے غیر سرکاری اور سرکاری حضرات سے ملاقات کی جن میں سے ایک مسلم لیگ کے لیڈر، دوسرے یوروپین ایسوسی ایشن کے صدر اور ایک پارسی فرقہ کے تھے۔

بمبئی کے اخباری حلقوں میں لندن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک کمیشن ہندوستان کے آئینی معاملوں کے متعلق ولایت سے آنے والا ہے جس میں چار ممبر ہوں گے، دو دار العوام کے، اور دو دار الامراء کے، اور شاید مسٹر ایم آر جیکر کو جو فیڈرل کورٹ کے جج رہ چکے ہیں اور اب امپیریل کونسل کے رکن ہیں اس کا صدر بنایا جائے گا یہ کمیشن نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ ہر جماعتوں کی ان شکایتوں پر غور کرے گا جو کانگریسی وزارتوں کے خلاف ہیں، لیکن دیسی ریاستوں کے متعلق ابھی کچھ نہیں معلوم کہ اس تصویر میں ان کی کیا پوزیشن ہوگی "اخبار کیسری" کے نامہ نگار مقیم لندن کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ، شری یت بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر کے ایم منشی، اور ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ ہندوستان کے درجہ نوآبادیات کے متعلق وائسرائے ہند سے بات چیت کر رہے ہیں، خیال ہے کہ روس اور برطانیہ کے درمیان جو خلیج بڑھتی جا رہی ہے اس کی وجہ سے برطانیہ کے رویہ میں ہندوستان کی جانب کچھ بہتری ہوئی ہے۔

امریکہ اور جاپان!

واشنگٹن ۱۵ جنوری با اختیار حلقوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ۲۶ جنوری کو جاپان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے گی، اس کے بعد ریاست متحدہ امریکہ، جاپان کے ساتھ اس وقت تک اس کی جگہ کوئی عارضی تجارتی سمجھوتہ تک نہیں کرے گی جب تک کہ جاپان اس بات کی گارنٹی نہیں کرے گا کہ چین میں جاپان نے جس علاقہ پر قبضہ کیا ہوا ہے، اس میں امریکہ والوں کے مفاد و حقوق کی حفاظت کیجائے گی

مسٹر بوس کلکتہ کو

پٹنہ ۱۵ جنوری مسٹر سبھاش چندر بوس بذریعہ پنجاب میل آج رات کو کلکتہ روانہ ہو گئے امید ہے کہ ۹ فروری سے آپ یوپی کا دورہ کریں گے۔

کالقادم ہلال و صلیب

اسلام کی شان و شوکت کا افسانہ

کا معرکہ حق و باطل

عید مبارک

نشاط ٹاکیز کانپور میں

عید مبارک

روزانہ دو شو
پونے سات بجے شام اور
پونے دس بجے رات کو

جمعہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے
سپریم پکچرس کا شاندار اسلامی فلم!

میٹنی شو
عید مبارک اور اسکے دوسرے
دن تین (۳) بجے دن سے۔

غازی صلاح الدین

جسمیں:- ہلال و صلیب کا تصادم، توحید و تثلیث کی جنگ، حق و باطل کا معرکہ، فرزندان اسلام کے فلک شگاف نعرے، اور الملک الناصر سلطان صلاح الدین غازی یوسف ایوبی کے جنگی کارنامے آپ ملاحظہ فرمائیں گے

خاص اداکار:- رتن بائی للتا دیوی کلیانی غلام محمد مظہر خاں محمد اسحاق یعقوب ایشور لال ڈبلو، ایم، خاں مرزا مشرف

خصوصیات ولولہ انگیز اداکاری پرزور مکالمے دلکش ڈانس
دل سوز نغمے پر لطف مذاق اعلےٰ سین سینریاں

ڈائرکشن ـــــ حافظ جی ‖ مکالمے ـــــ حکیم احمد شجاع

تشریف لاکر اس تاریخی اسلامی ڈرامے کو ملاحظہ فرمائیے

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

اس کے پیش نظر صرف رام دھن کا خیال تھا۔ اتنے میں ملازم نے آواز دی "بہو جی کہاں گئیں"۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اما نے جلدی جلدی باہر نکل کر نوکرانی سے کہا "منگلو کی ماں"! کیا میرا ایک کام کرو گی"۔ نوکرانی نے اس انوکھے سوال پر تعجب کرتے ہوئے کہا "کیوں نہیں بہو جی بتائیے"۔ اُما نے فوراً اپنے ہاتھوں سے سونے کے کڑے اتار کر اسے دیدیئے اور کہا "انکو کہیں گروی رکھ کر مجھے پچاس روپیہ لادو اور جلدی لاؤ مجھے سخت ضرورت ہے"۔ نوکرانی کڑے لے کر چپ چاپ باہر چلی گئی۔

رام دھن کی حالت اب کچھ بہتر ہو گئی تھی۔ امتحان کی تاریخ قریب تھی۔ وہ دل و جان سے امتحان کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔ دن رات پڑھتے رہنے کے سوا اسے اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ فائنل امتحان کا خیال آتے ہی وہ کبھی کبھی اپنی کمزوری کو محسوس کر کے پریشان ہو جاتا۔

پندرہ دن گذرنے پر امتحان کی تاریخ آگئی۔ رام دھن پہلا پرچہ کرنے کے لئے جب کالج کو روانہ ہونے لگا۔ ہوسٹل سے باہر قدم رکھتے ہی کسی نے چھینک ماری۔ یہ دیکھتے ہی اس کا دل کانپ اٹھا خوشی کے بجائے اس کا دل اُداس ہو گیا۔ اور کچھ مایوس سا ہو کر وہ کالج کی طرف چل دیا۔

دس بجے وہ پہلا پرچہ کر کے واپس آیا۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے فرش پر ایک لفافہ پڑا پایا۔ سُست ہاتھوں نے جلدی سے لفافہ کو اٹھا لیا۔ آنکھوں نے لفافہ کو پہچانا؟ آہا بھابی کا خط۔' رام دھن رنج و غم میں پڑ گیا۔ خط بالکل مختصر تھا اسے پڑھتے پڑھتے رام دھن بچوں کی طرح رونے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اٹھ کر لفافہ کو بکس میں بند کر دیا۔ اور بستر پر جا پڑا۔

اُما نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولیں۔ رام دھن نے پوچھا "بھابی مزاج کیسا ہے"؟ اما نے اشارے سے اسکو اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔ رام دھن بیٹھ گیا۔ اما کی حالت لحظہ بلحظہ خراب ہو رہی تھی۔ اس نے بمشکل آہستہ آہستہ کچھ کہا۔ اور اپنا سر ننگا کر دیا؟

اُن جگہ جگہ چوٹوں کے نشان تھے۔ اینچ بھر جگہ خالی نہ تھی۔ رام دھن نے اس حالت کی تاب نہ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اما کے بھی آنسو بہنے لگے۔ اس نے بڑی کوشش سے کہا . . . . ،

اب میں رخصت ہوتی ہوں۔ اپنی بدنصیب بھابی کو بھول جانا۔ اسے بھول کر ہی دنیا میں خوش رہ سکو گے"؟

رام دھن نے بات کاٹتے ہوئے کہا "یہ کہتی کیا ہو بھابی جان تم اچھی ہو جاؤ گی۔ بھائی ڈاکٹر کو لینے گئے ہیں"؟ اما کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں، وہ بمشکل یوں گویا ہوئی۔ اُن کو . . . خوش کرنا تمہارے بھائی ہیں۔ معافی مانگ لینا"؟

آہ ہرگز نہیں"! ہائے یہ کبھی نہ ہوگا۔ اس زندگی میں اُن سے معافی؟

اما کو خون کی قے آئی! اور وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی۔

بابو ہری دھن جب ڈاکٹر کو لے کر واپس لوٹے تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ایک دردناک چیخ ماری۔ رام دھن خاموش ایک طرف بیٹھا تھا۔ وہ یکایک اٹھا اور بھائی کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں ٹھیک ایک مجرم کی طرح ہری دھن نے سر جھکا لیا۔ رام دھن سسکتے ہوئے اس طرح گویا ہوا۔

" بھائی صاحب ذرا غور کرو۔ اس بیگناہ کے خون کا الزام آپ پر اور صرف آپ پر ہے۔ آہ اس بیوی کو آپ نے جس طرح تڑپا تڑپا کر مارا ہے۔ اور جس کے لئے مارا ہے۔ آپ کی وہ دولت آپ کو سونپتا ہوں۔ آپکو ہی مبارک ہو۔

آخری وقت گلے میں لٹکا لینا"۔

مارے غصے کے اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل سکے۔ اس نے اپنی کوٹ کی پاکٹ سے ایک گانٹھ نکالی اور ہری دھن کے آگے پھینک دی"۔

بابو صاحب کی آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھایا ہوا تھا، انہوں نے پوٹلی کو اٹھایا۔ اور کھول کر گننا شروع کیا۔ پورے پچاس روپے تھے۔ انہوں نے ایک آہ سرد بھر کر اوپر نگاہ اٹھائی اب رام دھن جا چکا تھا۔ انہوں نے اب پھر سر جھکا لیا اور کچھ سوچنے لگے۔ غالباً ایسی بدنصیب اما یاد آ رہی تھی۔

مسلم لیگ آزادی چاہتی ہے

علیگڈھ ۸ جنوری۔ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا افتتاح کرتے ہوئے نواب زادہ لیاقت علی خاں جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے فرمایا کہ مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کی حامی ہے۔ اور ہندوستان میں رہنے والے تمام فرقوں کے لئے وہ آزادی چاہتی ہے۔ کانگریس نے آزادی کا تصور یہ باندھا ہے کہ اکثریت کو شمار کر کے حکومت کی جائے۔ اسے عوام کی حکومت نہیں کہا جا سکتا۔

نواب زادہ صاحب نے فرمایا کہ افسوس ہے بعض حلقوں میں مسلم لیگ کو فرقہ وارانہ جماعت کہا جاتا ہے۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسلم لیگ ہر فرقہ کی آزادی چاہتی ہے۔ اور دوسری طرف کانگریس کی قومیت کا منشا یہ ہے کہ ایک فرقہ باقی فرقوں پر غلبہ حاصل کرلے کانگریس وہی ہے جو سنہ ۱۹۱۶ء میں تھی۔ مگر اس وقت فرقہ وارانہ سمجھوتہ ناممکن ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اب کانگریس کے لیڈر رام راج دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اسوقت وہ سوراج چاہتے تھے

وکٹوریہ کے روپیہ قانونی ہیں

دہلی ۹ جنوری۔ حکومت ہند کا ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ عام طور پر لوگوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ وکٹوریہ کے روپے قانونی نہیں ہیں۔ اور انھیں خزانوں یا ماتحت خزانوں میں نہیں لیا جاتا۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ وکٹوریہ کے سکے ہمیشہ سے قانونی ہیں۔ اور قانونی رہیں گے۔ پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انھیں وکٹوریہ کے کسی روپے کی بابت شبہ ہو تو انھیں امپیریل بنک کی کسی شاخ، کسی خزانہ یا ماتحت خزانہ میں دیدیا جائے۔ اگر یہ روپے ٹکسالی ہوئے تو انھیں انکی اصلی قیمت پر ہی لیا جائے گا۔ اور انکا وزن ہلکا ہونے کی وجہ سے کچھ کاٹا نہیں جائے گا۔

اسمبلی سے تنخواہ نہ لینے کا فیصلہ

ناگپور ۱۰ جنوری۔ سی پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ایک ممبر مسٹر آر۔ ایم دیش مکھ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک وزارت دوبارہ برسر اقتدار نہیں آئیگی اسوقت تک وہ اپنی تنخواہ نہیں لیں گے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حال ہی میں مہاتما گاندھی نے اس طرف اشارہ کیا تھا کہ کانگریسی ممبران اسمبلی کو جو تنخواہ ملتی ہے۔ وہ انھیں کانگریس فنڈ میں جمع کرانی چاہیئے مسٹر دیشمکھ کی یہ رائے ہے کہ ایک ممبر اسمبلی کے لئے یہ اخلاق سے گری ہوئی بات ہے کہ ایسے کام کے لئے روپیہ لیا جائے۔ جو وہ نہ کرتا ہو لیکن اس روپیہ کو دان کرنا اس سے بھی زیادہ بداخلاقی ہے۔

حکومت بہار کا قدم

پٹنہ ۱۰ جنوری۔ حکومت بہار ایک اسکیم پر غور کر رہی ہے جس کی رو سے سرکاری کلرکوں کو ہندی اور اردو دونوں جاننے کی ضرورت ہوگی۔ مسلمان کلرکوں کو ہندی اور اردو کلرکوں کو اردو سکھانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

راجندر پرشاد کا وائسرائے ہند کو جواب

واردھا ۱۱ جنوری۔ اورینٹ کلب بمبئی میں وائسرائے نے جو تقریر کی تھی۔ اس کے متعلق بابو راجندر پرشاد نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

مجھے تسلیم ہے کہ اب تک جسقدر اعلانات ہوئے ہیں وائسرائے کا یہ اعلان ان سب سے زیادہ صاف ہے۔ مگر بعض باتیں ایسی ہیں جنھیں کانگریس کی طرف سے واضح کر دینے کی ضرورت ہے۔ مثلاً وائسرائے نے مکمل درجہ نوآبادیات کا حوالہ دیا ہے مگر یہ بات صاف طور پر سمجھ لینی چاہیئے کہ کانگریس کا مقصد مکمل اور خالص آزادی ہے۔ دوسری چیز جس کی طرف میں توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ وائسرائے نے بہت سی پارٹیوں کا ذکر کیا ہے اور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کرنے کی بھی اپیل کی ہے۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعتوں کے لیڈروں کو اپنے فرقوں کی پوری پوری نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ اس طرح اگرچہ کانگریس تمام ہندوستان کی نمائندگی کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اور دعوی کرتی ہے لیکن قانونی طور پر میں خود انھیں ووٹروں کی نمائندگی کرتا ہوں جن کے نام کانگریس کے رجسٹروں میں درج ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگرچہ مسٹر جناح ایک نہایت اہم آل انڈیا مسلم جماعت کے صدر ہیں۔ مگر وہ قانونی طور پر ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسلم لیگ کی مخالف مسلم جماعتیں بھی موجود ہیں۔ ایشر ٹینی فرید فرماتے ہیں کہ "اب دلت جاتیوں کا معاملہ لیجئے۔ ڈاکٹر امبیدکر ایک قابل ممبر ہیں لیکن وہ حقیقت میں ان طبقوں کے ایک حصہ کی نمائندگی کرتے ہیں لہذا وائسرائے نے پارٹیوں سے اپیل کرتے وقت بظاہر ان داخلی اور مہلک نقائص کو فراموش کر دیا۔ جس کا میں نے اظہار کیا ہے۔ یہ پارٹیاں اس قدر اہمیت کے معاملہ میں منصفانہ نتیجہ پر ہرگز نہیں پہونچ سکتیں۔ کیونکہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان تیار کرنے کا سوال ہے۔ اس معاملہ میں جب تک برطانی حکومت کا رویہ تبدیل نہیں ہوگا۔ اسوقت تک ان وعدوں میں بھی کوئی وزن نہیں ہوگا کیونکہ ان وعدوں کے ساتھ ایسی شرط لگا دی جاتی ہے جس کے متعلق میں ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ اب یہ معلوم ہو جائے گا کہ کانگریس نے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مطالبہ جو تمام مسئلوں کا واحد حل ہے۔ بغیر سوچے سمجھے پیش نہیں کیا ہے۔ تمام کانگریسین محسوس کرتے ہیں۔ راستہ کو مختصر کرنے سے اختصار نہیں ہوتا۔ اور جہانتک اقلیتوں کا تعلق ہے۔ یہ شرط کافی ہے کہ انکا صاف صاف اعلان ہو جائے گا۔ اور احتیاط کے ساتھ ان کا احترام کیا جائے گا۔

روس نے لٹویا میں بحری اڈہ قائم کر لیا

ہلسنکی ۱۱ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ روس کا بحری بیڑہ کرونسٹاٹ سے لباؤ منتقل کر دیا گیا ہے چنانکہ لٹویا کے ساتھ نئے معاہدہ کی رو سے روس نے نیا بحری اڈہ قائم کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روسی بحری بیڑہ کو جس پر برف جم گئی ہے۔ ہوائی جہازوں کے اترنے کا اڈہ بنا رہے ہیں۔

ترکی میں برفانی طوفان

استنبول ۱۰ جنوری۔ زلزلہ زدہ علاقوں میں امدادی کام میں برفانی طوفان اور سرد ہواؤں سے بڑی رکاوٹ پڑی ہے۔ سردی اور بھوک کی وجہ سے اموات میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ دو ہفتہ گذرنے کے باوجود چند گاؤں ابھی تک زیر آب ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کم از کم ۳۵ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ۲۰ ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے۔

کانپور میں سودیشی نمائش

۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء عیسوی سے شروع ہوگی، اور ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء عیسوی تک رہے گی، نقشہ تیار ہے۔ منگوائیے اور دوکان کھول کر فائدہ اٹھائیے!

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوئم اٹاوہ ضلع مین پوری

نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۳۷ء

لالہ چھوٹے لال سائل

بمقدمہ نمبر ۱۷

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ چھوٹے لال ولد لالہ گوپالداس قوم کھتری ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل نیچے کئے ہوئے ضمیموں میں درج ہے ذرم گجانند جینتی لال قرضخواہ نے حسب دفعہ ۱۰ چھوٹے سائل مذکور کی جائداد بتلائی ہے۔ اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو سے جو اس اشتہار میں صوبہ ممالک متحدہ کی گورٹ میں شایع ہونے کی تاریخ ہے۔ تین ماہ کے اندر اپنے حقوق کی نسبت اوس حاکم کے روبرو اپنی درخواست پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ ب

قرضدار سائل کی جائداد جو حقوق مالکان آراضی کو چھوڑ کر حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق و نیلام ہو سکتی ہے۔

سلسلہ وار نمبر	جائداد کی قسم۔ درخواست دہندہ سائل کی جائداد کی وسعت
۱	۲
	سامان بساطخانہ قیمتی تخمیناً ۶ ہزار روپیہ جو سائل نے دو دوکانات محدودہ ذیل واقعہ بازار سوم گنج قصبہ اوریا میں رکھا ہے اور اونی دوکانات پر سائل نے فرمنی سائن بورڈ رام پرشاد رام رتن کے نام سے لگا رکھا ہے۔
	ہردو دوکانات ایک دوسرے سے ملی ہوئی واقعہ بازار سوم گنج قصبہ اوریا محدودہ ذیل

پورب: پچھم اوتر دکھن

دوکان کھیا۔ دوکان جوتی پرشاد۔ افتادہ زمین۔ دروازہ و لاربھینا تھ۔ چبوترہ پیدر سڑک

بحکم رگھوبر سہائے منصرم

عدالت اسپیشل جج درجہ دوئم اٹاوہ : مہر عدالت

ترکی کے زلزلہ کے متعلق سرکاری بیان

انقرہ ۱۱ جنوری۔ سرکاری اندازہ کے مطابق ترکی کے زلزلہ میں ۲۵ ہزار اشخاص ہلاک اور ۸۰۰۰ زخمی ہوئے۔

ترکی کی نیشنل اسمبلی میں وزیر داخلہ نے ایک بیان کے دوران میں تبلایا کہ زلزلے سے تیس ہزار مکان تباہ ہو گئے اور ۲۵ ہزار اشخاص ہلاک اور ۸۰۰۰ زخمی ہوئے۔

آپ نے تبلایا کہ زلزلہ کے بعد سیلاب سے جان و مال کا بہت بھاری نقصان ہوا۔

پیرس ۸ جنوری۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فرانس اور یونان کا ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے اس سے دونوں ملکوں کی تجارت کو زبردست ترقی ملے گی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ استقرار حق دفعہ ۱۲۱

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور مقام کانپور

بدری سنگھ مدعی

بنام داؤ دیال وغیرہ مدعاعلیہ

بابو جگل کشور عرف جگنوں بابو ولد بابو جگناتھ پرشاد قوم کھتری ساکن محلہ ہٹیا شہر کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

اٹلی ہنگری کی امداد کریگا

لندن ۹ جنوری۔ نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ اٹلی اور ہنگری کے خارجی وزیروں کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر روس نے ہنگری پر حملہ کیا تو اٹلی ہنگری کی مدد کریگا۔ روم میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روم کے سرکاری ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ اٹلی اور ہنگری بالشوزم کو جنوب مشرقی یورپ میں ہرگز نہیں پھیلنے دیں گے۔ کاونٹ کیانو اپریل یا مئی میں بوڈاپسٹ جائیں گے۔

بادشاہ کیلئے بھی خوراک کارڈ جاری ہوگئے

لندن ۸ جنوری۔ سنڈرنگھم میں آج پہلی مرتبہ خوراک کارڈ استعمال کئے گئے ان دنوں ملک معظم معہ ملکہ معظمہ کے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

بادشاہ اور ملکہ کو نیز شاہی خاندان کے دیگر ممبران کو اسی طرح کی خوراک دی گئی ہے جس طرح کہ انکی مسافروں کو دی جاتی ہے۔

گذشتہ چند ہفتے سے شاہی خاندان کے لوگوں کو خوراک کارڈ کے مطابق ہی سامان دیا جاتا تھا۔ جب نتیجہ کامیاب رہا تو چہ باقاعدہ خوراک کارڈ جاری کر دیئے گئے۔ خوراک کارڈ کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہر چیز ایک مقررہ مقدار میں استعمال کی جاتی ہے۔

لکھنؤ ۷ جنوری۔ مسٹر مدن گوپال سردانا کو تھاسن انجینرنگ کالج رڑکی کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے آپ پہلے ہندوستانی ہیں جو کہ کالج کے مستقل پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴

ادبیات

اتفاق

ہے اتفاق نے عالم کو سروری بخشی ۔۔۔ اٹھا کے قصر مذلت سے برتری بخشی
مٹا کے عسرت و نکبت تونگری بخشی ۔۔۔ غرضکہ ایک جہاں کی سکندری بخشی

اسی کے نام کا سکہ ہے دور شاہی میں !
اسی کے کام سے کس بل ہیں کجکلاہی میں

اسی کے نام کا دنیا میں بول بالا ہے، ۔۔۔ اسی نے گرتی ہوئی قوموں کو سنبھالا ہے
اسی نے پستیوں کو اوج پر اچھالا ہے ۔۔۔ جو کام اس کا ہے عالم سے وہ نرالا ہے

بتایا اس نے حکومت ہے اتفاق کا نام
اسی کے ہاتھ میں ہے دور ارتقا کا نام !

اسی کے نغموں کی لے میں ہے زندگی پنہاں ۔۔۔ اسی کے ساز میں روح نشاط ہر رقصاں
اسی کے نور سے روشن ہے شمع بزم جہاں ۔۔۔ اسی کے رعب جلالت پہ قیصری قرباں

یہ سرنگوں کو جو چاہے تو سربلند کرے
اگر یہ چاہے تو ناداں کو ہوشمند کرے

جو اس کے کیف محبت کا جام پیتا ہے ۔۔۔ جو اس کے نام کی خاطر جہاں میں جیتا ہے
اسی نے نام کیا ہے اسی نے جیتا ہے ۔۔۔ وہی تو شاہد مقصود کا چہیتا ہے

یہی تو فتح وظفر کا پیام دیتا ہے
جو گر رہے ہوں انھیں بڑھ کے تھام لیتا ہے

جو قوم راہ ترقی میں اس کا نام نہ لے ۔۔۔ فروغ اس کا بدل جائے دم میں ظلمت سے
وہ اپنے ہاتھوں ہی قسمت کا اپنی خون کرے ۔۔۔ ہیں بند اسکے لئے ارتقا کے سب رستے

مقدر اس کا ہے بدبختیوں کے سائے میں
وہ دو قدم بھی ترقی کی راہ چل نہ سکیں

مرے وطن مرے ہند اے مرے چمن کی بہار ۔۔۔ تجھے خبر بھی ہے کیوں ہے ترا یہ حال زار
تری سرزمیں کیوں اب ہیں رنج وغم کا مزار ۔۔۔ ملوکیت کا ہے جن آج تیرے سر پہ سوار

تو اپنی عظمت پُر نور کھو چکا ہے کیوں،
تو اپنے بخت کی مانند سو چکا ہے کیوں،

ابھی ہے وقت سنبھل جا ہو خواب سے بیدار ۔۔۔ پیام جوش عمل کے ہو نشہ سے سرشار
خزاں رسیدہ چمن کو سنا نوید بہار ۔۔۔ اٹھ اپنی سوئی ہوئی جراتوں کو بڑھ کے پکار

بدل دے نقشہ باطل عمل کو ہوشیار،
کہ ہند میں ابھی آجائے حریت کی بہار،

دنیائے اسلام

ترکی پر حملہ دُنیائے اسلام پر حملہ کے مترادف ہے

ترکی سے واپسی پر عراقی سفیر کا ولولہ انگیز بیان

(بغداد بذریعہ ڈاک) گذشتہ ہفتہ عراقی سفیر متعینہ انگورہ بغداد واپس آگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی یکایک آمد کی وجہ ترکی عراقی گفت وشنید سے جو میثاق سعد آباد میں مصر اور حجاز کو شامل کرنے کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہے نیز عراقی سفیر بغداد آکر ارکان دولت سے مشترکہ فوج کے مسئلہ پر بھی تبادلۂ خیال کریں گے۔

بغداد کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ سفیر عراق کی واپسی کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ چونکہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ عراق آنے والے ہیں اس لئے ان کی تشریف آوری کے لئے ضروری انتظامات کے بارے میں اپنی حکومت کو مشورے دیں اور ان کے آنے تک وہ تمام مسائل طے کرلیں جن کا غازی عصمت انونو صدر ترکی کی آمد سے خاص تعلق ہے۔

عراقی سفیر کی آمد پر شام اور عراق کے اخبار نویسوں کی بن آئی اور انھوں نے سفیر عراق سے ملاقات کر کے ترکی حکومت کے متعلق ایک مفصل بیان حاصل کرلیا۔

دمشق کے "الف باؤ" نے سفیر عراق کے وہ تمام خیالات شائع کردئے ہیں جو موصوف نے اخباری نمایندوں سے ملاقات کے دوران میں ظاہر فرمائے تھے۔

سفیر عراق نے سب سے پہلے تو ارشاد فرمایا کہ ترکی حکومت نہایت ہی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور اس نے جنگ مدافعت کا اتنا زبردست انتظام کیا ہے جس کا غیر ممالک کے لوگ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، آپ نے فرمایا میں یورپ کی بڑی بڑی حکومتوں کے فوجی مرکزوں کا معائنہ کرچکا ہوں، اس لئے کہہ سکتا ہوں کہ ترکی کی فوجی اور جنگی قوت یورپ کی کسی طاقت سے بھی کم نہیں ہے ترکی حکومت کے میگزین بے شمار اسلحہ سے معمور ہیں ان کی چھاؤنیوں میں لاکھوں فوج اسلحہ سے آراستہ و پیراستہ پڑی ہے، اس ہوائی جہازوں کی تعداد ۱۹۳۲ء کی نسبت سات گنی زیادہ ہوگئی ہے اور صرف ہوابازوں کی تعداد ۴۳ ہزار تک پہونچ چکی ہے۔

سفیر مذکور سے دریافت کیا گیا کہ اگر ترکوں پر بیک وقت دو حکومتیں حملہ کردیں جن سے مراد روس، اور جرمنی ہے تو اکیلے ترک کیا کرسکیں گے؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ ترکی ایسے حملوں سے شکست نہیں کھا سکے گا اور اس کی وجہ دو ہیں، اول تو ترکوں کی فوجی طاقت بہت مستحکم ہے، دوسرے ترکوں کی تاریخی شجاعت اتنی بے مثل ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی، دراصل فوجی طاقت کے ساتھ ان صلاحیتوں کی بھی ضرورت ہے جن پر فوجی قوت کا دار و مدار ہوتا ہے۔

پولینڈ نے اس لئے شکست کھائی کہ ان کے پاس فوجی اسلحہ تو بہت کافی تھے لیکن ان میں لڑنے اور مقابلہ کرنے اور دیر تک ڈٹے رہنے کی ہمت نہ تھی۔

آپ نے فرمایا اگر ترکوں پر حملہ ہوگیا اور ترکوں کو اپنی مدافعت کے لئے میدان میں نکلنا پڑا تو یہ ایک ایسا حادثہ ہوگا جس سے دنیا کا گوشہ گوشہ ہل جائے گا کیونکہ جب تک ترکوں کے پاس ایک آدمی بھی باقی رہے گا وہ جنگ کو بند نہیں کریں گے۔

سفیر عراق نے روس اور ترکی کے تعلقات پر اظہار خیال فرماتے ہوئے فرمایا، سیاسی مدبرین اس امر کو ناممکن سمجھتے ہیں کہ روس اور ترکی میں جنگ چھڑ جائے کیونکہ سوئٹ روس کو اس کے نتائج کا احساس ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ترکوں پر حملہ کرنا تمام دنیا کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ یورپ میں ایک حکومت کے حامی اور مخالف دونوں موجود ہیں مگر چونکہ ان کا مذہب ایک ہے اس لئے ان کی جنگ کو سول وار سے زیادہ حیثیت نہیں دی جاسکتی مگر ترکوں کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے اگر ترکوں اور عربوں میں جنگ چھڑ جائے تو اسے دنیا میں بالخصوص مسلمانوں میں زیادہ اہمیت نہیں دیجائیگی لیکن اگر ترکوں پر کسی ایسی طاقت نے حملہ کردیا جو ملی اور قومی اعتبار سے بالکل علیحدہ ہو تو اس کے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتے کہ دنیا کے کونہ کونہ میں آگ لگادی جائے گی۔

روس کو اس صورت حال کا احساس ہے اور اس کے علاوہ اسے بھی شک ہے کہ کہیں اس کی حرکت سے خود اسکے اقتدار کا خاتمہ نہ ہوجائے۔

سفیر عراق نے اخبارات کے نمایندوں کو یہ بھی بتایا کہ اس وقت اسلامی ممالک کے اتحاد کی جس قدر ضرورت ہے اتنی شاید کبھی پیش نہ آئے گی اور نہ آئی ہوگی، ہم حبش، آسٹریا اور البانیہ کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں، ترکوں پر سب سے زیادہ اثر البانیہ کا ہوا ہے کیونکہ وہ بلقان کا ہمسایہ ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایران، افغانستان، عراق اور ترکی سب ایک محاذ پر جمع ہوجائیں اور مصر اور حجاز کو اس محاذ میں شامل کرکے اتنا طاقتور بنادیں کہ وہ ہر قوت پر بھاری رہے، آپنے فرمایا کہ ابھی تک تو مشرقی میثاق ایک ضابطہ کی کارروائی تک محدود تھا اور اس کے فرائض کی تعین اور تقسیم عمل میں نہیں آئی تھی مگر اب اس میثاق کو متحرک اور جاندار بنایا جائیگا اور یہ چیز متعین کی جائیگی کہ اس سے کیا کام لیا جائے اسکا مقصد یہ ہے کہ اسے متحرک بنانے کے بعد ایسی قوت میں منتقل کردیا جائے گا کہ اگر ضرورت پڑے تو فوراً ہی بغیر کسی تاخیر کے اس سے کام لے لیا جائے۔ ۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زمانہ بزم مئی بی ہو جو مستقل مزاج ہے
جہاں تیر و تفنگ عزم سے نال بر رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۴

ملک کی موجودہ سیاسی اسکیموں پر ایک نظر!

ہمعصر نیشنل ”ہیرلڈ“ نے ملک کے موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کی تدبیروں اور اسکیموں پر نظر ڈالتے ہوئے تبصرہ کیا ہے، جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں کہ :-

والیسرائے ہند سرمائی دورہ کرنے کے بعد گذشتہ ہفتہ دہلی واپس آگئے، کلکتہ، ناگپور، اور بمبئی میں انھوں نے جو تقریریں کیں ان کی وجہ سے بہت کچھ قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں ہیں کہ دوران جنگ میں اہل ہند کے آئینی اور سیاسی مستقبل کی تشکیل کس صورت میں ہوگی والیسرائے کے بیانوں پر کانگریس کے مقرروں نے نیز ملک کی چھوٹی چھوٹی سیاسی جماعتوں کے مقرروں نے احترام کے ساتھ غور کیا اور گذشتہ سال جن مختلف مسئلوں پر ملک کے اہل الرائے حضرات نے رائیں قائم کی تھیں ان پر پھر پس و پیش ہونے لگا اور ہندوستان کے مسئلوں پر پبلک بحث شروع ہو گئی کم از کم جہاں تک حکومت کا تعلق ہے مسائل پھر زیر بحث آنے لگے ہیں قبل اسکے کہ ملک مختلف پہلوؤں سے حالات کا جائزہ لے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کی مجوزہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے جو تقریباً نصف درجن نعم البدل پیش کئے جاتے ہیں ان پر غور کر لیا جائے۔

اخباری شگوفہ بازوں نے لندن اور دہلی میں اخبار میں پبلک کے سامنے بڑے لطف کیساتھ حال میں مصدقہ حلقوں کی خبروں کے عنوان سے ملک معظم اور ہندوستان کی حکومت کے ان ارادوں کے متعلق کچھ مسالا پیش کیا ہے جو وہ ملک میں سیاسی اور آئینی جمود کو دور کرنے کے متعلق رکھتی ہیں ان میں سے پہلی رپورٹ لندن کی ہے جس کے مطابق یہ قیاس آرائی کی جاتی ہے کہ اعلےٰ کانگریسی لیڈر کو گفت و شنید کے لئے لندن بلایا جائے گا، ایک کانگریسی خاتون موجودہ ہائی کمشنر ہند (لندن) کی جگہ متعین کی جائے گی تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ہندوستانی عورتیں اپنے ملک کی لیڈری اپنے ہاتھوں میں لینے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ایک یا دو کانگریسی، اور مسلم لیگی نمایندوں کو والیسرائے کی اس ایگزیکٹو کونسل میں جگہ دی جائے گی جو زیادہ وسیع بنائی جانے والی ہے۔

ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، اور مسٹر کے ایم منشی، کو مدعو کریں گے تاکہ اس بنیاد پر بحث کی جائے جس پر حکومت اور کانگریس کا سمجھوتہ ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا بھی مناسب ہے کہ ہندوستان میں آغا خاں کی موجودگی بھی ایک خاص اہمیت رکھے گی جو پہلی گول میز کانفرنس میں برٹش انڈین ڈیلی گیشن کے صدر تھے، ناممکن ہے کہ اس سلسلہ میں ان سے کام نہ لیا جائے۔

سب سے زیادہ گرم خبر یہ ہے کہ فروری کے پہلے ہفتہ میں مہاتما گاندھی دہلی تشریف لائیں گے اور ان سے اور والیسرائے ہند سے ایک بار پھر بات چیت ہوگی اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ والیسرائے ہند جب بمبئی میں تھے تو انھوں نے کانگریس کے مرکزی اسمبلی پارٹی کے لیڈر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی سے ملاقات کی تھی، اور اس ملاقات کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی واردھا تشریف لے گئے تھے جہاں انھوں نے مہاتما گاندھی سے بتایا کہ ان کے اور لارڈ لنلتھگو کے درمیان کیا بات چیت ہوئی۔

یہاں بہت گہرائی کے ساتھ ان سب اسکیموں پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں ہے ہندوستان کی سیاسی اور آئینی ترقی کے لئے اور بھی بہت سی اسکیمیں ہیں جو گذشتہ چند ہفتوں میں منظر عام پر آتی رہتی ہیں کسی کانگریسی لیڈی کو لندن میں ہائی کمشنر آف انڈیا بنا دینے سے ہندوستان کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، مسٹر جیکر، یا والیسرائے کی ماتحتی میں کسی ایسے کمیشن کا قائم ہونا جو کانگریسی وزارتوں کے خلاف لگائے ہوئے مسلم لیگ کے الزامات کی تحقیقات قابل قبول نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اسکے لئے یہ پہلے ہی سے مان لینا ہوگا کہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کے تحفظ کے لئے صوبوں کے گورنروں کو از روئے آئین جو اختیارات خصوصی حاصل تھے وہ ان کے استعمال کرنے یا بقول سیگاؤں کے سنت کے جوہر آزادی کی تعریف میں نہیں آتے بہرحال ہندوستان کو خودمختاری ملنے کے متعلق کوئی تعین میعاد نہیں ہے چاہے ملک معظم کی حکومت کے فیصلے کے بموجب اس کی نوعیت اور احاطہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔

پھر یہ بات ہے کہ دہلی کی گفت و شنید ناکام رہنے کے بعد والیسرائے ہند نے گذشتہ نومبر میں صوبہ جاتی اسمبلیوں میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ اور گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کو دوران جنگ توسیع دینے کا ذکر کیا تھا لیکن کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ آزاد ہندوستان کے آئین مرتب ہونے کے مقابلہ میں یہ مسئلے بہت حقیر حیثیت رکھتے ہیں اگر کانگریس جو برابر کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کے فرقہ وارانہ انتخاب کے خلاف لڑتی رہی ہے ایک خاص صورت میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی طلب کرنے کے لئے جداگانہ انتخاب کو اس لئے منظور کر لیتی ہے کہ حقیقی فرقہ وارانہ اندیشے چاہے وہ غلطی پر ہی مبنی ہوں دور ہو جائیں تو اس کی جانب سے اس عظیم قربانی اصل کو مہاتما گاندھی کی اس دلی خواہش کا مظاہر سمجھنا چاہئے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایک بار ہمیشہ کے لئے گتھی سلجھ جاتے۔

لیکن کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مطالبہ تو والیسرائے ہند خاص طور پر اس لئے نامنظور کر چکے ہیں کہ یہ قابل عمل نہیں ہے کچھ دن ہوئے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے والیسرائے یا حکومت نے اصل معاملہ پر ہاتھ نہیں رکھا ہے اور جب تک یہ اصل معاملہ طے نہ ہو اس وقت تک ملاقاتوں کانفرنسوں مہاتما گاندھی اور والیسرائے کی ملاقات یا ملک کی دیگر سیاسی لیڈروں کی ملاقاتوں سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔

آئینہ کانپور

یوم آزادی

۲۰ جنوری سے شہر کانگریس کمیٹی نے آزادی کا ہفتہ منایا جس کا افتتاح مسٹر موہن لال سکسینہ ممبر اسمبلی نے کیا، آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے کانگریس کے خلاف غلط الزامات کی تردید کی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے خاص طور پر شہر کے فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس کا اظہار کیا۔ ۲۲ جنوری کو بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اور ۲۴ جنوری کو مسز سروجنی نیڈو نے بھی یوم آزادی کے سلسلہ میں تقریریں کیں۔

شہر کانگریس کمیٹی نے جبریہ ہڑتال کی مخالفت کرتے ہوئے اسکول و کالج و ملوں سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ یوم آزادی کے دن تعطیل کر دیں چنانچہ اس کا اثر اچھا ہوا۔

اس ہفتہ خاص طور پر سیاسی سرگرمی رہی اور صبح و شام ٹولیاں گاتی ہوئی نکلیں اور کھادی کے فروخت اور کانگریس کے دوسرے پروگرام کو بھی مقبول بنانے کی کوشش کی گئی۔

۲۶ جنوری کو یوم آزادی بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا، لوگوں نے اپنے اپنے مکانوں پر ترنگے جھنڈے لگائے، جھنڈے کی سلامی لیگئی اور تین بجے شام کو تلک ہال سے ایک عظیم الشان جلوس نکلا جس میں متعدد بینڈ باجے اور بکثرت عورتیں بھی شامل تھیں جو مشہور راستوں سے ہوتا ہوا پھول باغ میں جا کر ختم ہوا، جہاں جلسہ ہوا اور کانگریس کا ترمیم شدہ عہد نامہ پڑھ کر سنایا گیا رات کو سارے شہر میں زبردست روشنی کی گئی اور شہر کے خاص خاص حصوں میں پھاٹک بھی بنائے گئے تھے۔

جلوس اس قدر زبردست اور روشنی اس قدر شاندار عرصہ کے بعد نظر آئی ہے۔

بہرحال اہل کانپور نے یوم آزادی بڑی شان و شوکت اور اپنے شہر کے شایان شان منایا جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں، عام طور پر مسلمانوں نے یوم آزادی میں کوئی حصہ نہیں لیا

کونسل کا انتخاب

یوپی کونسل کے لئے کانپور، جھانسی عام شہری حلقہ انتخاب سے رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایڈوکیٹ اور رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا امیدوار ہیں۔

بابو برجیندر سروپ کی خدمات اور قابلیت سے تقریباً ہر شخص واقف ہے، آپ اس وقت میں کونسل کے ممبر ہیں تقریباً شہر کا تمام سربرآوردہ طبقہ اور کانگریس کی حمایت آپ کو حاصل ہے آپ کا منتخب ہونا ملکی ضروریات کے لئے ضروری ہے ہم کو امید ہے کہ ووٹر حضرات بابو صاحب کو منتخب کر کے اپنا قومی اور ملکی فرض ادا کریں گے

مزدور کانفرنس

۲۱ جنوری کو مسٹر سجاد ظہیر سوشلسٹ لیڈر کی صدارت میں شہر کے مل مزدوروں کی ایک کانفرنس پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی، کانفرنس نے اس الاؤنس کو ناکافی قرار دیا جو مل مالکان کی ایسوسی ایشن نے مزدوروں کو دینا طے کیا ہے اور چالیس فیصدی کے اضافہ کا مطالبہ کیا کانفرنس نے اس امر پر افسوس کیا کہ مزدور تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشوں پر ابھی تک کوئی عملی کارروائی نہیں کی گئی۔

کانفرنس نے اس پر زور دیا ہے کہ مل مزدوروں کے لئے کم سے کم ۱۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملنے کا قانون بنا دینا چاہئے، کانفرنس نے اس پر بھی زور دیا کہ مزدوروں کی تنخواہ مقرر کرنے کے لئے ایک سرکاری بورڈ قایم کیا جائے۔

کانفرنس نے پولیس ٹیکس کی بھی مخالفت کی اور اس کو موقوف کرنے کی حکومت سے درخواست کی۔

مسز سروجنی نیڈو

۲۳ جنوری کو مسز سروجنی نیڈو کانپور تشریف لائیں اور شام کو تلک ہال میں ایک پرزور تقریر میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔

۲۴ جنوری صبح کے وقت آپ نے مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج لٹریری یونین کا افتتاح کیا لالہ پدم پت سنگھانیا نے یونین کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا، مسز سروجنی نیڈو نے اپنی تقریر میں طالب علموں کو ڈسپلن قایم رکھنے اور فرقہ وارانہ اختلافات سے دور رہنے کی ہدایت کی اس کے بعد آپ بی، این، ایس، ڈی، انٹر کالج اور ڈی، اے، وی کالج بھی تشریف لے گئیں اور طالب علموں کو متذکرہ بالا باتوں کی نصیحت کی، رات کو آپ نے بی، این، ایس، ڈی، انٹر کالج کے مشاعرہ کی صدارت فرمائی۔

آل انڈیا مشاعرہ

۲۴ جنوری ۹ بجے رات کو بی، این، ایس، ڈی، اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے بی، این، ایس، ڈی، انٹر کالج ہال میں مسز سروجنی نیڈو کی صدارت میں آل انڈیا مشاعرہ ہوا جس میں :-

جوش ملیح آبادی، جگر مراد آبادی، ساغر نظامی سیماب اکبر آبادی، فراق گورکھپوری، روش صدیقی، پنڈت آنند نرائن ملا، احسان دانش نظر آبادی، اور احمق پھپھوندوی، وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

ہم کو افسوس ہے کہ بعض اسکول و کالج کے طلبا جو اندر نہ جا سکے انھوں نے باہر بڑا شور و غل مچایا اور بعد کے آنے والے لوگوں کو اندر جانے نہیں دیا جس کی وجہ سے اکثر معززین اور مدعو شدہ حضرات کو واپس جانا پڑا طلبا کی اس ذہنیت پر جس قدر بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۲۳ جنوری کو راؤ سردار سنگھ صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر مہیش پرشاد نے ہز ایکسیلنسی، گورنر یوپی، کی آمد پر ایک ایڈریس پیش کرنے اور اس کے لئے پانچ سو روپیہ کا خرچہ منظور کرنے کی تحریک پیش کی۔

کانگریسی ممبران نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ گورنر صاحب کی ذاتی طور پر قدر و عزت کرتے ہیں، لیکن وہ ایڈریس دینے کے خلاف ہیں کیونکہ کانگریس نے ایسے جلسوں میں عدم تعاون کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے بالآخر یہ تجویز دوسرے جلسہ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

اس کے بعد بورڈ کے ریوائزڈ بجٹ پر غور ہوا مخالف پارٹی کے ممبران نے بجٹ کے لئے خاص کورم پورا نہ ہونے کے لئے کوشش کی لیکن یہ کوشش ناکامیاب ثابت ہوئی، اور ریوائزڈ بجٹ نامنظور کر دیا گیا۔

ممبری سے علٰحدگی

گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے دو ممبران چودھری عترت حسین، اور مسٹر جگناتھ پرشاد کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے علٰحدہ کر دیا ہے، چودھری عترت حسین صاحب نے کمشنر صاحب کی اجازت کے بغیر بلہور میں اسلامیہ اسکول کی عمارت بنانے کا کام شروع کرا دیا تھا اور مسٹر جگناتھ پرشاد ڈسٹرکٹ بورڈ کے نامزد ممبر تھے آپ نے بورڈ کا ٹیکس ادا نہیں کیا۔

مشاعرہ

۲۷ جنوری کی رات کو کرائسٹ چرچ کالج کے ہال میں انجمن ترقی اردو کی طرف سے ایک مشاعرہ زیر صدارت پروفیسر نواب علی صاحب منعقد ہوگا۔

جس میں حضرت جوش ملیح آبادی حضرت جگر مراد آبادی، اور حضرت دانش صاحب وغیرہ بھی شرکت فرمائیں گے۔

یوم خواندگی

حکومت صوبہ نے ۴ فروری کو ”یوم خواندگی“ منانا طے کیا ہے۔ ضلع و شہر میں اس دن کے جلوس کا انتظام کرنے اور پروگرام بنانے کے لئے ایک ایسوسیشن قایم کی گئی ہے۔ اس ایسوسیشن کا ایک جلسہ ۲۲ جنوری کو منعقد ہوا جس میں لالہ دیوان چند ایم۔ اے۔ پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج اس ایسوسیشن کے صدر منتخب ہوئے ہیں اور شہر و ضلع کے لئے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔

ایک افسوسناک موت

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ ۱۲ جنوری بروز اتوار عین عید کے روز حاجی محمد رفیع صاحب مالک مجیدی پریس کے نوجوان صاحبزادے محمد وسیع عرف ببو میاں جن کا سن ابھی صرف ۱۸ سال کا تھا ایک مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں حاجی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور حاجی صاحب کو صبر جمیل۔

جنگ کا الاؤنس دیا جائے گا

جنگ شروع ہونے کے بعد سے مزدور سبھا کانپور مزدوروں کے لئے مل مالکان سے وار الاؤنس کا مطالبہ کر رہی ہے۔ چنانچہ اس ایجی ٹیشن کا اثر یہ ہوا کہ مل مالکان کی ایک میٹنگ ہوئی اور سوتی ملوں کے مزدوروں کو وار الاؤنس دینا طے کیا گیا، ایک اعلان کے ذریعہ انھوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ لال املی والے بھی جلد وار الاؤنس دینے کا فیصلہ کریں گے۔ مل مالکان ایسوسی ایشن کے نوٹس کے مطابق جوٹ ملوں میں ۱۴ روپے ماہوار سے کم مزدوری پانے والے مزدوروں کو ۲ آنہ فی روپیہ ۱۴ سے ۱۸ روپیہ ماہوار تک پانے والوں کو چھ پیسہ فی روپیہ ۱۸ سے ۲۴ روپیہ تک پانے والوں کو ۱ آنہ فی روپیہ ۲۴ سے ۳۰ روپیہ ماہوار پانے والوں کو ۹ پائی فی روپیہ اور ۳۰ سے ۷۵ روپیہ ماہوار تک پانے والے کو دو پیسہ فی روپیہ وار الاؤنس دیا جائے گا سوتی ملوں میں ۱۸ روپیہ سے کم پر ۲ آنہ فی روپیہ۔ ۱۹ روپے سے ۲۵ روپیہ تک چھ پیسے فی روپیہ۔ ۲۵ سے ۳۲ روپیہ تک ۱ آنہ فی روپیہ ۳۲ سے ۴۰ روپے تک ۹ پائی فی روپیہ اور ۴۰ سے ۷۵ روپیہ تک دو پیسے فی روپیہ وار الاؤنس دیا جائے گا۔ جنگ ختم ہو جانے کے بعد اس بھتے کی رقم کو واپس لینے کا حق مل مالکان کو رہے گا۔

ڈنر پکٹنگ

لالہ کلو رام رئیس ساکن محلہ جٹائی محال کا ستر برس کی عمر میں انتقال ہو جانے کے بعد انکے لڑکوں نے اپنی مارواڑی برادری کے ممبران کو ڈنر دیا لیکن تقریباً ایک سو نوجوان مارواڑی مرد عورتوں نے اس ڈنر کی مخالفت کی اور کہا کہ مرنے کے بعد اس قسم کا ڈنر پرانے زمانہ کی ایک ناخوشگوار یاد ہے لہٰذا اسکو ترک کر دینا چاہئے۔ لالہ کلو رام کے مکان پر زبردست پکٹنگ رہا۔ پکٹنگ کرنے والوں نے شریمتی پیارے لال اگروال شریمتی مصدی لال، ڈاکٹر آنند رام مسٹر سکھ پال و مسٹر گلاب چند جین شامل تھے جو مدعو حضرات سے ہاتھ جوڑ کر ڈنر میں نہ شریک ہونے کی التجا کر رہے تھے۔

جے کے گروپ ملس

کہا جاتا ہے کہ ۲۶ جنوری یوم آزادی کے دن جے کے گروپ مل کے مزدوروں اور وہاں کے منتظمان میں چھٹی کے سلسلہ میں کچھ گڑبڑ ہوئی جس کی وجہ سے خشت باری ہوئی مگر فوراً حکام اور پولیس کے پہونچ جانے کی وجہ سے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

مسٹر بوس

خبر ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس یوم آزادی کے دن رات کو کانپور تشریف لا کر پریڈ گراؤنڈ میں فارورڈ بلاک کے ایک جلسہ میں تقریر کریں گے۔

مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ کی دونوں پارٹیوں میں ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اور ہر پارٹی اپنے خیالات پر مصر ہے خبر ہے کہ چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی یو۔ پی اسمبلی عنقریب کانپور اس غرض سے آنے والے ہیں کہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کرا دیں خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ہی کی موجودگی میں دوبارہ انتخابات بھی ہوں گے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں دو سو روپیہ خرچ کئے تھے اب معلوم ہوا ہے کہ ...

سبدِ گل

آپ نے نپولین اور جوزیفائن کا افسانۂ عشق سنا ہوگا، اب چونکہ ہٹلر بھی یوروپ کا نپولین بننا چاہتا ہے، اس لئے اس کے عشق و محبت کی کہانی بھی سن لیجئے جو نہایت معتبر ذرائع سے امریکہ کے ایک مشہور رسالہ نے شائع کی ہے وہ کہانی یہ ہے کہ ہٹلر ایک جرمن لڑکی پر فریفتہ ہے اور چونکہ وہ ہٹلر کی سرکاری قیام گاہ (چانسلری) میں رہتی ہے اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے اس سے شادی بھی کرلی ہے ہٹلر کی اس معشوقہ کا نام ایوا فرالین ہے، عمر بھی ابھی خاصی ۲۸ سال کے قریب ہے، چہرے یا آنکھوں کا تذکرہ اس افسانہ میں نہیں ہے، لیکن اس کے بال بہت خوبصورت بتلائے جاتے ہیں۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ ہٹلر کی اس عشق بازی کی رومان انگیز داستان صرف چند نازی افسروں کو معلوم ہے، لیکن اب تو ہمیں اور آپ کو بھی معلوم ہوگئی، ان کا خیال ہے کہ ہٹلر نے اس پری جمال سے شادی کرلی ہے وہ ہٹلر کی سرکاری قیام گاہ یعنی (چانسلری) میں اس طرح بے تکلفی سے رہتی ہے جیسے اسکو جرمنی کے ڈکٹیٹر کی بیوی تسلیم کیا جاچکا ہے۔

افسانہ گو کی اس طرز تحریر پر ہمیں کسی قدر اعتراض ہے ظاہر ہے کہ اپنی محبوبہ کو بیوی "تسلیم" کرلینے کا حق صرف ہٹلر ہی کو حاصل ہے، مثل مشہور ہے کہ جب میاں اور بیوی راضی ہیں تو شہر کا قاضی اس معاملہ میں کیا دخل دے سکتا ہے۔

اس داستان عشق کے مزید چند ٹکڑے آپ کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے۔

ہٹلر کے اس رومان کی ابتدا دس سال پہلے ہوئی تھی اور ایوا پر اس وقت ہٹلر عاشق ہوا تھا جب ۱۹۲۹ء میں ایک فوٹوگرافر نے دونوں کی ملاقات کرائی تھی، یہ لڑکی جلد ہٹلر کی پوجا کرنے والے نازی حلقہ میں داخل ہوگئی اس کو اپنے قریب دیکھ کر ہٹلر بہت خوش ہوا کرتا تھا۔

چنانچہ کسی مصلحت کی بنا پر یہ حکم دیدیا گیا کہ نازی لیڈروں کی بیویاں اس لڑکی کی اس طرح حفاظت کریں جیسے کنواری لڑکیوں کی حفاظت کی جاتی ہے بعد کو ہٹلر نے خفیہ طور پر اس کو شادی کرلی

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ لڑکی میونچ کی رہنے والی ہے اور اس کا باپ ڈاکٹر جاردت براؤن میونچ میں پروفیسر ہے یہ شہر برطانی وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین اور ہٹلر کے درمیان میونچ پیکٹ کے لئے بہت مشہور ہو چکا ہے اب دوسری اہمیت اسے یوں حاصل ہوگئی ہے کہ ہٹلر کی محبوبہ کا وطن یعنی سسرال ہے اور اب ہمارا فرض ہوگیا ہے کہ ہٹلر اور ایوا کے پیمان عشق و وفا کو بھی ایک دوسرا میونچ پیکٹ سمجھ لیں!

اخبار "نیو یارک نیشن" کے سابق ایڈیٹر اور مشہور جرنلسٹ مسٹر آسولڈ ولارڈ نے چند روز ہوئے جرمنی سے واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ آیندہ "موسم بہار" میں انگلستان پر ایسا شدید جرمن حملہ ہوگا کہ جس کی مثال دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں پائی جاسکتی لیکن چونکہ بہار کا موسم عشق و محبت کی رنگ رلیوں کے لئے مشہور ہے، اس واسطے ہم خیال کرتے ہیں کہ ہٹلر کو اپنی محبوبہ سے اتنی فرصت ملے گی کہ وہ برطانی امپائر کی طرف متوجہ ہوسکے ورنہ یہی کہا جائے گا کہ ڈکٹیٹر کے سینہ میں دل نہیں ہوتا۔

دہلی ۱۹ جنوری ملک معظم کی درخواست پر سر الیس پی دیبرسن کو جو حکومت ہند کے انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں اس عہدہ سے سبکدوش کردیا جائیگا اسکے بعد وہ لندن میں بورڈ آف ریونیو میں ایک اہم عہدہ کا چارج لیں گے

ادبِ لطیف

پریم کہانی!

ازجناب پریمی صاحب

ایک رات وہ آسمانی دنیا کو کہانی سنا رہا تھا فضا خاموش تھی، بالکل ساکت و صامت سب کے سب نہایت ادب کے ساتھ اس کہانی کو سن رہے تھے، جسکو پریم کہانی کہتے ہیں۔

رفتہ رفتہ گرمئ حدیث سے بزم کی بزم میں بے چینی پھیل گئی اور کسی کو اس کے سننے کا یارا نہ ہوا، میں نے اس سے کہا، خاکی ہونے کے باوجود میں تیری کہانی سن سکتا ہوں۔

وہ دن مجھے اچھی طرح یاد ہے اور ہمیشہ یاد رہے گا لیکن اس مبارک دن کو کبھی نہیں بھول سکتا جبکہ میں پہلے پہل مقدس پریم سے آشنا ہوا تھا، اور تم نے مجھے اپنا پریمی منتخب کیا تھا۔ تم نے میری طرف مسکراکر دیکھا تھا اور آنکھوں آنکھوں میں پریم کی لطیف شراب کا صرف ایک گھونٹ پلاکر تم نے مجھے اپنا بنا لیا تھا، یہ اگرچہ ہمارا تمہارا پہلا پریم تھا مگر وہ خود فراموشی و بیخودی کے آخری حدود طے کر چکا تھا۔

اے پریم داتا! یہ تیری مخلوق کیوں میرا مذاق اڑاتی ہے، یہ لوگ کیوں مجھ پر ہنستے ہیں میں پریم پوجا کرتا ہوں اور یہ بدبخت مجھ پر جملے کستے ہیں کیا میں کوئی گناہ کرتا ہوں جو یہ میری پوجا میں خلل اندازی کرتے ہیں۔

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی ناپاک اور پر معصیت دنیا سراسر بے لطف رہتی۔

اگر اے پریم داتا تو اس میں پاک پریم کی روح نہ پھونکتا یہ نہیں دیکھتے کہ اس جہان کا ہر ذرہ پریم پوجا کرتا ہے کیا یہ سب اندھے ہوگئے ہیں

اے پریم داتا تو ان کو دیدۂ بینا عطا فرما تاکہ یہ "پریم پوجا" کی غیر محدود و غیر فانی معنویت کو دیکھ سکیں اور سمجھ سکیں۔

سر محمد ظفر اللہ

سی، پی کے گورنر مقرر ہونگے

ناگپور ۱۹ جنوری، ناگپور سی پی میں اس قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں کہ ہز ایکسی لینسی سر فرانکس ولی عنقریب ہی چھٹی پر جارہے ہیں، اور سر محمد ظفر اللہ کو جو وایسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔

ان کی جگہ سی، پی کا گورنر مقرر کیا جائے گا اور سر جگدیش پرشاد ممبر ایگزیکٹو کونسل کے ریٹائر ہونے پر ڈاکٹر راجہ راگھویندر راؤ ان کے جانشین ہوں گے۔

✻ اگر اپنے لئے نہیں تو اس کی خاطر دنیا میں کچھ کرنا چاہئے، چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت چانگ کائی شک برابر ترقی کرتا رہا اور آج وہ دنیا کا بہت بڑا اور قابل فخر انسان ہے۔

ان واقعات سے اندازہ لگائیے کہ شادی اور ذمہ داریوں کا احساس کسطرح انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ زندگی کی جدوجہد میں آگے بڑھے اور یہی احساس انسان کو ایک نہ ایک دن انتہائی عروج پر پہونچاتا ہے، بیوی بچے بظاہر ہمپر ذمہ داریوں کا بہت زیادہ بار ڈالدیتے ہیں لیکن یہی ذمہ داریاں تو ترقی کا زینہ ہیں اسلئے وہ نوجوان جو ان ذمہ داریوں سے گھبراتے ہیں نہ صرف بزدل ہیں بلکہ یاد رکھئے کہ وہ دنیا میں کوئی ترقی نہیں کرسکتے اور اگر کرتے ہیں تو وہ نمائشی ہوتی ہے، درحقیقت بیوی بچوں کی ذمہ داری اور احساس ایک نشہ اور سرور ہے جو انسان کو بیخود کرکے آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ترقی کے اس راز کو سمجھتے ہوں۔

عالمِ نسواں

کیا بیوی بچے زندگی کیلئے وبال ہیں

بیوی بچوں کا مسئلہ ہماری معاشرتی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے لیکن موجودہ دور میں نوجوانوں نے اس اہم مسئلہ سے بھی غلط نتائج مرتب کرنے شروع کردئے ہیں، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر ایک ہلکی سی روشنی ڈالکر یہ بتائیں کہ آیا بیوی بچے زندگی کے لئے وبال ہیں یا ہمارے لئے ان کا ہونا ضروری ہے۔

شادی ایک مصیبت ہے جس کا تخیل تو ضرور خوشگوار ہے لیکن نتائج بیحد تلخ ہیں اس نوجوان سے زیادہ دنیا میں کوئی احمق نہیں ہے جو اپنی اچھی خاصی زندگی کو بیوی بچوں کی الجھن میں پھنسانے کے بعد ایک عارضی اور خیالی مسرت پر اپنی آزادی اور سکون کو قربان کردے "یہ ہیں وہ خیالات جو زمانۂ حاضرہ کے نوجوانوں کے دماغ میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور ان ہی خیالات کا یہ نتیجہ ہے کہ نئی روشنی کے نوجوان شادی سے گریز کررہے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ شادی نوجوانوں کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب پیدا کردیتی ہے ان کی انفرادی ہستی کو مٹاکر ایک ایسی اجتماعی زندگی کا دور شادی کے بعد شروع ہوجاتا ہے جس کے بعد ایک نوجوان کو اپنی فلاں اور بہبود کے ساتھ دوسروں کی بھی فکر لاحق ہوتی ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دوسروں کی ذمہ داریاں اپنے سر لے لینا حماقت ہے یا عین فرض انسانیت ہے۔

واقعات اور حالات شاہد ہیں کہ دنیا میں آج تک زندگی کی جدوجہد میں کوئی ایسا شخص کامیاب نہیں ہوا جس نے قربانی نہ کی ہو جس نے دوسروں کا درد اپنے دل میں پیدا نہ کیا ہو گویا زندگی کی کامیابی اور ترقی کا راستہ ہی یہ ہے کہ انسان دوسروں کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرے اور اس ایثار اور قربانی کا پہلا قدم گھر سے شروع ہونا چاہئے یعنی ہم کو بیوی اور بچوں کی ذمہ داریاں اپنے سر لینے کے بعد اپنے آپ کو زندگی کی اس شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے کی ضرورت جو ہمکو انتہائی عروج پر لیجاسکتی ہے۔

صدر امریکہ مسٹر روز ویلیٹ نے ایکمرتبہ اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ شادی سے قبل میں بیحد قناعت پسند تھا میں ہر حال میں خوش رہتا تھا لیکن شادی کے بعد مجھ کو احساس پیدا ہوا کہ انسان کو دوسروں کے لئے بھی کچھ کرنا لازمی ہے چنانچہ یہی احساس میری ترقی کا باعث ہوا اور اس احساس کی بنا پر میں آج امریکہ کی صدارت کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں اگر مجھ میں یہ احساس نہ ہوتا تو میں بھی ایک گمنام شخص ہوتا۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم انگلستان کے متعلق کون نہیں جانتا کہ وہ ایک شرمیلے نوجوان تھے اتفاقی طور پر ان کو ایک لڑکی سے محبت ہوگئی اس لڑکی سے انھوں نے شادی کرلی اور شادی کے فوراً بعد ہی ان کو ترقی اور آگے بڑھنے کا خیال پیدا ہوا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ ان کو اور ان کی بیوی کو سوسائٹی میں نہایت ہی بلند مرتبہ حاصل ہو اسی اعلیٰ جذبہ کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ آج انگلستان کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔

چانگ کائی شک ڈکٹیٹر چین ایک معمولی انسان تھا، ایام جوانی میں ایک تعلیم یافتہ لڑکی پر چانگ کائی شک کی نظر پڑگئی یہ لڑکی چانگ کائی شک کے دل میں گھر کرتی چلی گئی یہاں تک کہ چانگ کائی شک نے اس لڑکی سے شادی کرلی، شادی کرنے کے بعد چانگ کائی شک کو یہ محسوس ہوا کہ اب ایک دوسری ہستی بھی ان کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوگئی ہے۔ ✻

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی خبریں

حکومت برطانیہ کو جنگ کی وجہ سے اپنی تجویزوں میں بہت سی تبدیلیاں کرنی پڑی ہیں، ان کے باوجود مئی ۱۹۴۰ء میں دنیا کے سب سے پہلے چپکانے والے ٹکٹوں کی صد سالہ برسی منائی جائے گی۔

واشنگٹن امریکہ میں ٹکٹوں کی نمائش کی عظیم الشان تیاریاں ہورہی ہیں اس نمائش میں دنیا کے اکثر ملکوں کے ٹکٹ ہوں گے۔

جمع کرنے والے حضرات بھی اس نمائش میں خاص طور سے حصہ لیں گے۔

اس سلسلہ میں امریکہ بہت سے ٹکٹ شائع کررہا ہے۔

میکسیکو میں چھ نئے ٹکٹ جاری ہوئے ہیں جن میں سے تین ڈاک کے اور تین ہوائی ٹکٹ ہیں اس سیٹ کی چھپائی بہت اچھی ہے ڈاک کے (۲۰) کے کانے ٹکٹوں میں فرانز جان ڈی ذو مارگار انٹونیوڈی مینڈوز (اسپینی وایسرائے) اور ٹکٹ کے چھاپے خانہ کی عمارت کی تصویریں ہیں

ٹراونکور میں سات نئے ٹکٹ جاری ہوئے ہیں اپ، ۲، اور ۳ (چکرم) کے ٹکٹوں پر مہاراجہ کی تصویر ہے باقی چار میں محل سری پدمانبھا سوامی کا مندر، راس کماری اور ایک بچی پارہ نامی آب پاشی کے تالاب کی تصویریں ہیں

"ٹائمز" کو حقیقت کا احساس

لندن ۱۶ جنوری اخبار "ٹائمز" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ کانگریس پارٹی اور اقلیتوں کے انتہا پسند گروپوں کے باہر ہندوستان میں اس بارے میں عام اتفاق رائے ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے اپنے دورے دوران میں جو تقریریں کی ہیں انھوں نے سمجھوتہ کے آثار بڑھا دئے ہیں۔

"اورینٹ" کلب بمبئی میں وایسرائے نے جو تقریر کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "ٹائمز" لکھتا ہے کہ اس بات کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ وایسرائے نے آئینی مطالبوں کے بارے میں برطانی رویہ کی صحیح تصویر کھینچ دی ہے وایسرائے نے ایک بار پھر یہ بات دہرادی ہے کہ برطانی پالیسی کے مطابق درجہ نوآبادیات ہی ہندوستان کا منزل مقصود ہے وہ اس تک جلد از جلد پہونچنے کی خواہش رکھتی ہے، وہ ہندوستان کی تمام پارٹیوں سے جن میں کانگریس بھی شامل ہے جو کہ اکثریت میں ہے مسلم اور دوسری اقلیتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے کوشش کریں جو کہ درجہ نوآبادیات کے لئے ایک ضروری شرط ہے لیکن حکومت برطانیہ کانگریس کے اس نظریہ کو منظور نہیں کرسکتی کہ ہندوستان کا آئین بنانے میں کوئی بیرونی ہاتھ نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا فیصلہ ایک ہندوستانی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی پر چھوڑ دینا چاہئے۔

سر مارس گوئر نے حال ہی میں اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ یوروپ میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلیوں کی تاریخ اس رائے کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی کہ پارلیمنٹ یا اور کوئی اسمبلی کوئی آئین مرتب کرنے کیلئے موزوں ہے یا حکومت برطانیہ کسی ایسی جماعت میں اپنی نمایندگی چھوڑ سکتی ہے جو کہ ہندوستان میں آئین بنانے کے لئے مقرر کی جائے۔

حکومت ہندوستانی ڈیفنس یا غیر ملکی تعلقات کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتی نہ ہی وہ اقلیتوں، والیان ریاست مسلمانوں اور دلتوں کا خیال چھوڑ سکتی ہے اگر مسلم لیگ کا کانگریس پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ بھی ہوجائے تب بھی ہندوستانی مسائل باقی رہ جائیں گے، کانگریس پارٹی کا یہ مطالبہ قطعی ناقابل منظور ہے کہ حکومت برطانیہ کو الگ کھڑا ہوجانا چاہئے اور خود ہندوستانیوں کو آئین مرتب کرنے کا اختیار دیدیا جائے اس کے ساتھ ہی آل انڈیا مسلم لیگ اور خاص کر اسکے صدر کا رویہ بھی قابل اعتراض ہے اس وقت ایسا دکھائی دیتا ہے کہ دونوں فرقوں کے درمیان برطانیہ کے زیر سایہ ہی سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔

پردۂ فلم

فلمی دنیا کے درخشندہ ستاروں کے اصلی نام

مس مادھوری	بیرل کلیسن
سلوچنا	روبی میئرس
سبیتا دیوی	آڑس گیبر
مس پربھا دیوی	سومترا
گجن	جہاں آرا
بتو	عشرت سلطانہ
بانو	اقبال بیگم
ایلا دیوی	الماس
رتن بائی	امام باندی
رینوکا دیوی	مسز خورشید مرزا
اندرا	اختری
مس آشا	مہر النساء
مایا رانی	بنت جدن بائی
جینت	مسٹر زکریا خاں
رنجیت	مسٹر عبد اللہ
کمار	مسٹر علی میر
نا ندریکر	مسٹر محمد یوسف
انل کمار	مسٹر انجسم
دلیپ (سابق)	نذیر
بھولا رام	مسٹر محمد مہدی رضا
شام لال	غلام حسین
رمیش	انور
سریش	اختر
ننھا نظم اسٹار چندر کمار	محمد اسحاق
پنڈت شور مکالمہ نویس	سید اصغر حسین شور
الیس نتھ لال (ڈائرکٹر)	شیخ فتح لال
نیمو	ایم ایم بیگ
غوری	منظر احمد
ڈیکنسٹ	منوہر جنیاردھن
چارلی	نور محمد

سندھ کے کانگریسی لیڈروں کا حکومت سے مطالبہ

وارد ھا ۱۹ جنوری پروفیسر گھنشیام داس اور ڈاکٹر چوتھ رام نے سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی طرف سے یہ مطالبہ پیش کیا ہے کہ منزل گاہ کے مسئلہ کی چھان بین کرنے کے لئے ایک آزاد ٹربیونل مقرر کیا جائے جو کہ فیصلہ کرے کہ منزل گاہ کی عمارت دراصل مسجد تھی یا نہیں، اگر ٹربیونل فیصلہ کردے کہ یہ عمارت واقعی مسجد تھی تو پھر امن عامہ کے تحفظ کی ضمانت لیکر مسلمانوں کو واپس کردیجائے حکومت کو امن و امان اور تحفظ عامہ کے مفاد میں جلد کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہم اس مسئلہ کو ہندو مسلم نقطۂ نظر سے نہیں دیکھ رہے ہیں اس سلسلہ میں جو افسوسناک واقعات پیش آچکے ہیں اگر ان کے بعد بھی معاملہ ٹربیونل کئے بغیر منزل گاہ مسلمانوں کو واپس کردی گئی تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ کہ حکومت تشدد کے سامنے جھک گئی، خان بہادر اللہ بخش نے کانگریس پارٹی پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ وزارت کو نیچا دکھانے کے لئے مسلم لیگ پارٹی سے مل گئی اس کے متعلق ان اصحاب نے بیان کیا ہے کہ کانگریس پارٹی کسی موقعہ پر بھی مسلم لیگ پارٹی کے ساتھ نہیں ملی، کانگریس پارٹی نے نہ کبھی یہ چاہا اور نہ کبھی یہ چاہے گی کہ سندھ میں مسلم لیگ کی وزارت قائم ہوجائے۔

وائسرائے کی تقریر میں باعزت سمجھوتہ کے آثار پائے جاتے ہیں!

ہریجن میں مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

(*)

بمبئی ۱۹ جنوری۔ مہاتما گاندھی اختلاف کرنے والے کے زیر عنوان آج کے ہریجن میں قمطراز ہیں شری جے پرکاش نارائن اور شری سمپورنانند نے حلف آزادی میں ترمیم کے متعلق اپنی رائے واضح کردی ہے۔ میں ان دونوں کا بہت احترام کرتا ہوں وہ قابل اور بہادر ہیں اور ملک کی خاطر انہوں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ ان کے ساتھ کھڑے ہو کر شانہ بشانہ لڑنا باعث فخر سمجھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں انھیں اپنے نقطہ نگاہ کا قائل کردوں۔ اگر جنگ شروع ہوئی اور مجھے اس کی رہنمائی کرنی پڑی تو میں اسے کامیابی سے جاری نہیں رکھ سکونگا۔ جس صورت میں کہ میرے لیفٹیننٹوں کے شکوک دور نہ ہوئے۔

میں جنگ چھیڑنے کے لئے بیقرار نہیں۔ میں اس سے پہلو تہی کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے متعلق خواہ کچھ کہا جائے میں سبھاش بابو کے اس الزام کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں برطانیہ سے سمجھوتہ کرنے کا خواہشمند ہوں بشرطیکہ یہ باعزت ہو اور اس ستیہ گرہ کا تقاضا بھی یہی ہے اس لئے میں جلدبازی سے کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتا۔ تاہم جب وقت آئے گا۔ تو خواہ کوئی بھی میرا ساتھ نہ دے میں تن تنہا مقابلہ کرونگا۔ لیکن ابھی تک میں برطانیہ میں اعتماد سے محروم نہیں ہوا۔ میں لارڈ لنلتھگو کے تازہ ترین اعلان کو پسند کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ خلوص دل سے کام لے رہے ہیں۔ ان کی تقریر میں بلاشبہ کئی مبہم باتیں ہیں جن میں سے بعض اہم ہیں اور بعض غلطیاں کی جاچکی ہیں۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایسے معاہدہ کے جراثیم ہیں جو دونوں ممالک کے لئے باعزت ہوسکتا ہے۔ اس لئے جو لوگ میرے ساتھ کام کرتے ہیں وہ میرے نقطہ نگاہ کے اس پہلو کو پسند کرتے ہیں۔ اختلاف رائے رکھنے والوں کے نقطہ نگاہ سے میری یہ مصالحانہ فطرت میری خامی ہے اگر ایسا ہے تو ملک کو یہ بات جان لینی چاہئے۔

شری جے پرکاش نارائن نے اچھا کیا ہے کہ اپنی اور سوشلسٹ پارٹی کی پوزیشن واضح کردی ہے۔ پروگرام کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ "ہم نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ یہ واحد پروگرام ہے یا یہ ہمارے پاس موثر ہتھیار ہے۔ ان معاملات کے متعلق ہماری رائے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ البتہ قومی لیڈروں نے موجودہ نازک صورت حالات میں جس بے بسی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مدنظر ہمارا نقطہ نگاہ اور بھی مضبوط ہوگیا ہے طلبا کو اسی روز اپنے اسکولوں اور کالجوں سے باہر آجانا چاہئے اور مزدوروں کو کام نہیں کرنا چاہئے اگر کانگریسیوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ شری جے پرکاش نارائن سوشلسٹ پارٹی کی ترجمانی کررہے ہیں۔ تو میں کبھی یہ امید نہیں کرسکتا کہ ایسی فوج کو فتح دلاسکتا ہوں۔ شری جے پرکاش کو کانگریس کے پروگرام یا اس کے لیڈروں پر کوئی اعتماد نہیں۔ میری رائے ہے کہ انھوں نے حقائق سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس پروگرام کو بٹہ لگایا ہے جس پر انھیں محض اس بنا پر عمل کرنا چاہئے تھا کہ قوم کی ہائی کمانڈ نے اسے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ذرا اس فوج کا تصور کیجئے جو میدان جنگ کی جانب کوچ کررہی ہو لیکن اسے اپنے ہتھیاروں یا انھیں کنٹرول کرنے والے لیڈروں پر یقین ہی نہ ہو۔ ایسی فوج اپنے آپ پر اپنے لیڈروں اور اپنے کاز پر مصیبت ہی لائیگی۔ اگر میں شری جے پرکاش کی پوزیشن میں ہوتا اور ڈسپلن کی پابندی کرانا چاہتا۔ تو اپنی پارٹی کے ممبروں کو مشورہ دیتا کہ وہ اپنے گھروں کے اندر چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ اگر میں ایسا نہ کرسکتا۔ تو انھیں تلقین کرتا کہ موثر قدم نہ اٹھانے والے لیڈروں کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کردیں اور ان کے ارادوں کو ناکام بنادیں۔ شری جے پرکاش چاہتے ہیں کہ طلبا اپنے اسکولوں اور کالجوں سے باہر نکل آئیں۔ اور مزدور ہڑتال کردیں۔ لیکن یہ ڈسپلن توڑنے کی تلقین کرنا ہے۔ اگر میری بات مانی جائے۔ تو میں ہر طالب علم کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنے سکول یا کالج میں رہے۔ جس صورت میں کہ اسے چھٹی نہ ملے یا پرنسپل یوم آزادی کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے کالج یا سکول کو بند کردینے کا فیصلہ نہ کرے۔ مزدوروں کو بھی میں اسی قسم کا مشورہ دونگا۔ سری جے پرکاش نرائن کو شکایت ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے بالتفصیل نہیں بتایا کہ یوم آزادی پر کیا کام ہونا چاہئے میرا خیال ہے کہ جس صورت میں کھادی کا پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ بالتفصیل ہدایات کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ میں ہر جگہ کی کانگریس کمیٹی سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ سوت کاتنے کے مظاہرے کرائے۔ کھدر کی پھیریاں لگائے۔ اور اسی قسم کی دیگر سرگرمیوں میں معروف رہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ چند کمیٹیاں پہلے ہی اس قسم کا کام کررہی ہیں۔ مجھے توقع تھی کہ جس روز ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن شائع ہوا تھا۔ کانگریس کمیٹیاں یوم آزادی کے لئے تیاریاں شروع کردینگی، ملک نے ورکنگ کمیٹی کی اپیل کا جواب دیا اس کا اندازہ سوت کی مقدار سے نہیں لگاؤنگا بلکہ اس کھدر کی مقدار سے جو سارے ملک میں فروخت ہوگا آخر میں شری جے پرکاش نے لکھا ہے کہ "ہم نے اپنی طرف سے نیا پروگرام پیش کیا ہے۔ یہ کسانوں اور مزدوروں کی تنظیم کا ہے جو انقلاب کے لئے اجتماعی تحریک کی بنیاد ہے"۔ اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان پر مجھے خوف آتا ہے۔ میں نے دونوں کی تنظیم کی ہے۔ لیکن شاید اس طریقہ سے نہیں کی جس کے حامی شری جے پرکاش ہیں۔ اس فقرے کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ اگر کسانوں اور مزدوروں کو کامل عدم تشدد کی بنیاد پر منظم نہ کیا جائے گا۔ تو وہ اسی قدر ستیاگرہ کی تحریک کو نقصان پہنچائیں گے۔ جس طرح انہوں نے رولٹ ایکٹ کے خلاف ستیاگرہ اور بعد میں بمبئی میں شہزادہ ویلز کی آمد پر پہنچایا تھا۔

شری سمپورنانند نے ایک روحانی سوال اٹھایا ہے انکا خیال ہے کہ پرانے حلف نامے کو بدلنا نہیں چاہئے تھا۔ اگرچہ وہ درست طور پر کہتے ہیں کہ یہ وضاحت طلب تھا۔ اسے میں نے مرتب کیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ لوگ صرف نہ آزادی کا منتر دہرائیں بلکہ انھیں یہ بھی بتایا جائے کہ وہ اسے کس طرح حاصل کرسکتے ہیں اور اسے کیوں حاصل کرنا چاہئے۔ بعد میں اس میں ترمیم کی گئی جبکہ اصل کے بعض حصے بے معنی بن گئے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آزادی کا منتر مقدس ہے۔ یہ پہلی اسوقت ملا تھا کہ جبکہ پہلی مرتبہ لوکمانیہ تلک نے کہا تھا کہ "آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے"۔

ہزاروں لوگوں نے اسے سنا اور یہ روز بروز زیادہ زور سے سنایا جارہا ہے۔ یہ لاکھوں لوگوں میں جاگزیں ہوچکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سال حلف آزادی میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ ضروری تھا۔ اس سے اصل کی پوزیشن میں اضافہ ہوگیا ہے اس میں لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح قومی آزادی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ شری سمپورنانند کے اعتراض کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات میں یقین نہیں رکھتے کہ کارخانے کھولنے سے نہیں بلکہ دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینے سے ہندوستان کا بھلا ہوسکتا ہے"۔ بلاشبہ میں حلف نامے کی تشریح کرنے کا مجاز نہیں لیکن ستیہ گرہ کی جنگ کا اعلان کرنے اور اسے جاری رکھنے کے لئے ذمہ دار جرنیل کے طور پر میں یہ ضرور کہونگا کہ یہ ذہنیت اجتماعی پروپیگنڈا میں خارج ہوگی سمپورنانند جی جیسا لیڈر یا تو دل سے جدوجہد میں کود سکتا ہے یا اس سے بالکل الگ تھلگ رہ سکتا ہے۔ اگر وہ حلف نامہ میں اضافہ کی تشریح نیم دلی سے کریں گے تو وہ عوام کے دلوں میں انتشار پیدا کرینگے۔ اگر کھدر کو قومی پروگرام میں کوئی دیرپا جگہ حاصل نہ ہو۔ تو حلف نامہ میں اضافہ میں بھی اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے اگر کوئی زیادہ موثر چیز بھی ہو تو ملک کے سامنے رکھی جانی چاہئے۔ کسی پالیسی کے متعلق اس خیال کے مدنظر رازداری سے کام نہیں لیا جانا چاہئے۔ کہ ایک بھاری جدوجہد جلد شروع ہونے کا امکان ہے یہ ضروری نہیں کہ سب لوگ یکدل ہوں۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں باگ دوڑ ہو (اور شری سمپورنانند بھی ان میں شامل ہونگے) وہ ایسے پروگرام میں فی الواقع یقین رکھتے ہیں۔ جسپر وہ عمل کرانا چاہتے ہوں۔ یقین کے بغیر ان کے عمل کرنے سے کام نہیں چلے گا۔

ایک سرکردہ کانگریسی سجن نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "جونہی سول نافرمانی کا اعلان کرونگا۔ عوام بھاری تعداد میں اس کا حوصلہ افزا جواب دینگے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ ملک کے کئی حصوں میں کسان اور مزدور بیک وقت ہڑتال کردینگے۔

میں نے انھیں بتایا کہ ایسی صورت حالات پیدا ہونے پر مجھے بہت پریشانی ہوگی۔ اور میری ساری سکیم درہم برہم ہوجائے گی۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے کوئی قطعی سکیم تیار نہیں کی۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ پرماتما میری رہنمائی کریگا جیسا کہ پہلے دنیا کی کرتا رہا ہے۔ میں کبھی اس کی رہنمائی سے محروم نہیں ہوا۔ اس نے میری طوفانی زندگی میں ہمیشہ میری امداد کی ہے میں جانتا ہوں کہ ملک میں سامنے کوئی ایسا پروگرام نہیں رکھونگا جس کے نتیجے کے طور پر بے قاعدہ اور اکا دکا ہڑتالیں ہوں کیونکہ اس کا نتیجہ تشدد ہوگا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر ستیہ گرہ کی تحریک بند ہوجائے گی۔ اور یہ میری موقوفی کے مترادف ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ سوشلسٹ لیڈر اور دیگر احباب جو اختلاف رائے رکھتے ہیں مجھ سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ میں کوئی ایسی تحریک شروع کرونگا جس کی ناکامی کا مجھے قبل از وقت علم ہو جائے۔ میں ایسے لفٹنٹ اور آدمی چاہتا ہوں جو یکدل ہوکر کام کریں اگر کسی نہ کسی طرح سے ہمیں قومی آزادی مل بھی جائے تو ہم قومی معاملات کو کامیابی سے سرانجام نہیں دے سکتے۔ جب تک کہ ہمیں اس طریقے سے آزادی نہ ملے جو میں نے تجویز کیا ہے حقیقی عدم تشدد کے بغیر طوائف الملوکی پھیل جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ مجھ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ میں کوئی ایسی جنگ شروع کرونگا جس کے نتیجہ کے طور پر طوائف الملوکی پھیلے اور تباہی آئے۔

جنوبی افریقہ لڑائی کا میدان بن سکتا ہے

کیپ ٹاؤن ۱۸ جنوری۔ کرنل اسٹالرڈ وزیر محکمہ کان نے ڈومینین پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ امر یقینی نہیں سمجھنا چاہئے کہ براعظم افریقہ گھمسان لڑائی کا میدان نہیں بنے گا وزیر موصوف یہ بات واضح کررہے تھے کہ جنوبی افریقہ کے باشندوں کو حکومت باہر جانے اور برطانوی فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت دینے کے لئے کیوں تیار نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ جنوبی افریقہ کی فوج کو نہایت اہم پارٹ ادا کرنا پڑسکتا ہے۔

روس نے سویڈن سے معافی مانگ لی

اسٹاک ہوم ۱۹ جنوری۔ روس کے جو دو ہوائی جہاز سویڈن کے علاقہ میں داخل ہوگئے تھے اور شہر سلیہ پر بمباری کی تھی۔ اس کے خلاف حکومت سویڈن نے حکومت روس سے پروٹسٹ کیا تھا حکومت روس نے جواب میں اظہار افسوس کیا ہے اور لکھا ہے کہ طوفان کی وجہ سے ہوائی جہاز راستہ بھول گئے تھے۔

بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کی اہم ہدایت

وارد ھاگنج ۱۹ جنوری۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے یوم آزادی منانے کے سلسلے میں ایک بیان شایع کیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ ملک سے اپیل کی تھی کہ وہ ۲۶ جنوری کو یوم آزادی بڑے جوش و خروش سے منائے اس رزولیوشن میں عہد نامہ بھی درج تھا جو اس روز کیا جائے گا۔ اس کے بعد سے عہد نامہ کے تعمیری کام اور چرخہ کاتنے کے حصوں کے متعلق بہت سے اعتراض اٹھائے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں یہ امر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ کسی شخص کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ پورے عہد نامہ یا اس کا جزو لے اور صرف وہ لوگ جو پورے عہدنامہ لینے کو تیار ہوں لیں۔ اس لئے ۲۶ جنوری کے جلسوں میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی جائے۔ شروع میں صدر جلسہ کو چاہئے کہ وہ سب حاضرین عہد نامہ کا مطلب اس طرح سے بیان کریں کہ وہ اسے سمجھ جائیں اس کے بعد صدر ایک ایک پارہ کرکے عہد نامہ کو پڑھے اور حاضرین اسے دہرائیں اور اگر کسی شخص کو عہد نامہ کا کوئی حصہ قبول نہ ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ بھی اس حصہ کو پڑھے جہاں یہ امید کی جاتی ہے کہ ملک کے زیادہ سے زیادہ لوگ ۲۶ جنوری کے جلسوں میں شریک ہوں گے۔ وہاں یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ کسی شخص پر اسکی مرضی کے خلاف دباؤ ڈالکر اُسے ان جلسوں میں شریک ہونے کے لئے نہیں کہنا چاہئے۔ اور نہ ہی اس سلسلہ میں کسی قسم کی ہڑتال کرنی چاہئے۔

مہاتما جی اور وائسرائے میں خط و کتابت

ورکنگ کمیٹی نے ملک کی موجودہ صورت حالات اور اس سلسلہ میں وائسرائے کے اعلان کے متعلق کوئی باضابطہ رزولیوشن پاس نہیں کیا ہے لیکن مہاتما جی کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ وائسرائے سے بعض نکتوں کی تشریح کرائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بارے میں مہاتما جی اور وائسرائے میں خط و کتابت ہورہی ہے۔ مہاتما جی نے ہریجن کی تازہ اشاعت میں وائسرائے کے بیان پر جو تبصرہ کیا ہے اس کی بنا پر توقع کی جاتی ہے کہ غالباً فروری کے شروع میں ان کے اور وائسرائے کے درمیان ملاقات ہوگی اس مرتبہ ورکنگ کمیٹی میں سیاسی صورت حالات کے متعلق جو بحث ہوئی ہے اس سے مہاتما جی کے ہاتھ اور بھی مضبوط ہوگئے ہیں۔

ورکنگ کمیٹی نے سندھ کے لیڈروں سے بھی بیانات سنے اور سندھ کی موجودہ صورت حالات کے متعلق غور و خوض کیا۔ عام طور پر ممبروں کی رائے تو یہی ہے کہ کانگریس پارٹی کو سندھ کی موجودہ وزارت کی حمایت کرنی چاہئے مگر اس سلسلہ میں کوئی باضابطہ رزولیوشن پاس نہیں ہوا ہے۔

مسٹر این۔ آر۔ سرکار سابق وزیر مالیات نے سیگاؤں میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی مسٹر سرکار سے پابندی اٹھانے کی جو افواہ ہے وہ بے وقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس قسم کی سفارش صوبہ کانگریس کمیٹی ہی کرسکتی ہے۔ اس کے بعد ممکن ہے کہ ہائی کمانڈ غور کرے۔

سوئٹزرلینڈ اور جرمنی

لندن ۱۵ جنوری۔ پیرس میں فرانس کے فوجی حلقوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ جرمنی اب سے ایک یا ڈیڑھ ماہ کے اندر کسی وقت بھی زور و شور سے حملہ کرسکتا ہے۔ اسلئے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ مغربی مورچہ کی موجودہ خاموشی ایک غیر معینہ عرصہ تک جاری رہ سکتی ہے۔ فوج کو اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ملی ہوئی جرمن سرحد شام کو ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک آمد و رفت کے لئے بند کردی جائے گی۔ جرمنی نے رائن پر کانٹے دار تاروں کی جگہ باڑہ لگانے کا بھی اعلان کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ ناجائز تجارت کو روکنا مقصود ہے۔

ایکسو مکانوں اور چھاپے خانوں کی تلاشی

کلکتہ ۱۴ جنوری۔ جنگ کے خلاف اشتہارات کی اشاعت کے سلسلہ میں آج کلکتہ شہر اور مضافات میں پولیس نے تقریباً ایکسو مکانات اور چھاپے خانوں کی تلاشی لی۔ کانگریس کے بعض عہدیداروں کے مکانات کی بھی تلاشیاں لی گئیں۔ بائیں بازو والے گروپ سے تعلق رکھنے والی ایک کانگریسی خاتون کے مکان کی بھی تلاشی ہوئی اور مزدوروں اور طالب علموں کی جماعتوں پر چھاپہ مارا گیا۔ اخبار فارورڈ بلاک کی اگلی اشاعت کے لئے جتنا مضمون چھپنے کے لئے تیار ہوچکا تھا اسے پولیس نے پریس کی تلاشی لے کر اپنے قبضہ میں کرلیا مسٹر سبھاش چندر بوس اس اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔

جرمنی نے اٹلی کو یقین دلادیا

پیرس ۲۴ جنوری اخبار "پٹیٹ پاریسین" لکھتا ہے کہ برلن سے خبر ملی ہے کہ ہر ہٹلر نے سائنور مسولینی کو باضابطہ طور پر گارنٹی دیدی ہے کہ جن علاقوں سے اٹلی اور ہنگری کا مفاد وابستہ ہے روس کو کسی وقت بھی ان کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور اگر روس ایسا کریگا تو جرمن اس کا مقابلہ کرے گا۔

یہ خبر بھی ملی ہے کہ ۱۶ جنوری کو ہروان رابن ٹروپ اور ہر ہیس نے ہٹلر کے روبرو اس قسم کا میمورنڈم پیش کیا تھا اور ۱۷ جنوری کو ایک سفارتی پیامبر اٹلی بھیجا گیا ہے جرمنی نے اٹلی کو یقین دلایا ہے کہ جرمن اب بھی اٹلی کا وفادار دوست ہے۔

اس میمورنڈم میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر لڑائی کے نتیجہ کے طور پر بلقان میں کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش آئی تو وہ حفاظتی قسم کی ہوگی اور اٹلی کا مفاد پیش نظر رکھا جائے گا۔ جرمنی نے یہ بھی واضح کیا ہے۔ کہ برطانیہ کی بنیادیں ہلانے کی ضرورت ہے اور امید کی ہے کہ اٹلی ہوائی اسکیم کی مخالفت نہیں کرے گا۔

عراق کے وزیر مالیات پر گولی چلائی گئی

بغداد ۱۸ جنوری۔ عراق کے وزیر مالیات مسٹر رستم حیدر پر آج ایک شخص نے گولی چلائی جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے۔ انکا آپریشن کیا جائے گا۔ حملہ آور گرفتار کرلیا گیا ہے۔

اپنے کو فٹ اور خوش محسوس کرتا ہے

گلیکسو! کا شکریہ

Glaxo

اقوالِ زرّیں

خوف سے جب تک ہی ڈرنا چاہئے جب تک وہ نزدیک نہ آئے، آئی ہوئی مصیبت کے لئے لازم ہے کہ اس کا انتظام کیا جائے۔

تکلیف دینے والی اولاد اگر زیادہ بھی ہوئی تو کیا، آرام و راحت پہونچانے والی صرف ایک ہی اولاد زیادہ اولادوں سے بالاتر ہے۔

وقت مصیبت کے لئے دولت جمع کرنی چاہئے اکثر دولتمند بھی مصیبت میں گرفتار ہوجاتے ہیں اگر دولت ضائع بھی ہو جائے، تو اپنا گیا گیا پس انداز کیا ہوا سرمایہ۔

صاحب عقل اور دانشمند حضرات اپنی اولاد کی تعلیم پر زور دیں کیونکہ تعلیم ہی سے وہ بعد میں اپنے خاندان کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

برے آدمی سے سانپ بہتر جو موت آنے پر آنے پر ہی کاٹتا ہے لیکن برا آدمی ہر وقت قدم قدم پر تکلیف دیتا ہے۔

مقروض باپ بدچلن ماں، خوبصورت بیوی، اور کم عقل لڑکا، دشمن ہوتے ہیں

صابر اور قانع کو جو حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے وہ لالچ اور حرص کے غلام کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

موجِ تبسم

پہلا دوست (بگڑ کر) "تمہارے چہرے سے بدمعاشی صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے"۔
دوسرا دوست مجھے آج معلوم ہوا کہ میرا چہرہ آئینہ کی صفت رکھتا ہے، جس میں دوسروں کی صورت نظر آجاتی ہے۔

موہن بھلا تم شراب پیتے وقت آنکھیں کیوں بند کر لیتے ہو۔
سوہن اس لئے کہ مجھ کو ڈاکٹر نے ہدایت کی تھی کہ میں شراب کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی کبھی نہ دیکھوں

مہمان (جو دعوت میں دیر سے پہونچا) معاف فرمائیے آپ کو انتظار کی زحمت خواہ مخواہ اٹھانی پڑی افسوس ہے کہ میں وقت پر نہ پہونچ سکا۔
میزبان "آپ کی توقف فرمائی کا شکریہ کیونکہ دعوت میں ایک آدمی کا کھانا بھی کم ہو گیا تھا۔

قرضخواہ:۔ افسوس ہے کہ پانچ روپیوں کے لئے میں آپ کے پاس روز روز نہیں آسکتا
مقروض:۔ بہت بہتر آپ روز روز آنے تکلیف نہ گوارہ فرمائیں، میں خود آیندہ ماہ آپ ہی کے محلہ میں مکان لے لوں گا، کیونکہ مکاندار نے کرایہ کی وصول یابی نہ ہونے کی وجہ سے مجھ کو بہت زیادہ پریشان اور تنگ کر رکھا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ کی فورڈ موٹر کمپنی نے اب تک ۲½ کروڑ موٹریں تیار کی ہیں۔

جاپان میں کسی بھی سرکاری افسر کو ۵۰۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہیں ملتی۔

دنیا میں سب سے بڑا چھاپہ خانہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا ہے اسمیں ۵۲۸ زبانوں کی کتابیں چھپ سکتی ہیں۔

انگلستان میں ریلوں کی اوسط رفتار فی گھنٹہ ۵۲ میل ہے، لیکن ہندوستان کی ریلوں کی اوسط رفتار صرف ۲۵ میل فی گھنٹہ ہے۔

امریکہ میں ۲۰۸۰ روزانہ، ۱۰۰۰۰ ہفتہ وار ۶۳۲۰ ماہانہ اخبار شائع ہوتے ہیں۔

ملک چین میں نوے فی صدی عورتیں ناخواندہ ہیں انھیں اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا۔

لندن گزٹ اخبار بادشاہ چارلس دوئم کے زمانہ میں جاری ہوا اسبات کو ۲۶۸ سال گذر چکے ہیں

گیس کی روشنی سب سے پہلے ۱۷۷۲ء میں ایجاد ہوئی تھی

افسانہ

(۱) چار دن کا عشق

ترجمہ از ہندی ــــــ از جناب آسی رام نگری

ذیل کا افسانہ ہندی کے ایک بہترین افسانے کا ترجمہ ہے جس میں آپ دیکھیں گے کہ مرد کے ہاتھوں غریب عورت پر کیسے کیسے مظالم ہو رہے ہیں، ہم اس افسانے کو جناب آسی صاحب رام نگری کے شکریہ کے ساتھ ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

اتنا بڑا گھر ہوتے ہوئے بھی چمپا اپنے کو اکیلی سمجھتی تھی اس گھر میں اس کی ساس بھی تھی سسر تھے، دیور تھے، جیٹھ تھے، دیورانی جٹھانی تھیں پھر بھی اپنے کو اکیلی سمجھتی تھی، کیونکہ سب کے ہوتے ہوئے بھی اس گھر میں ایک بے دلی تھی وہ بیوہ تھی اس کا شوہر شادی کے کچھ ہی دن بعد انتقال کر گئے تھے نہ آدمی اور نہ کوئی اولاد! پھر اس گھر میں وہ اپنے آپ کو اکیلی نہ سمجھتی اور کیا کرتی؟

جب سے چمپا بیوہ ہوئی تھی اس کے لئے دنیا دنیا نہ تھی مرگھٹ بن گئی تھی اس کے لئے بناؤ سنگھار تھا نہ گہنے زیور، نہ اچھا کھانا، نہ اچھے کپڑے کام۔کام! اور کام!! صبح سے لے کر آدھی رات تک وہ مشین کی طرح کام میں لگی رہتی اٹھتے ہی سارا گھر جھاڑتی چوکہ لگاتی، برتن مانجتی پھر تین بار کھانا پکاتی آٹھ بجے دفتر جانیوالوں کے لئے دوپہر کے بعد پھر حسب معمول وہی گھر جھاڑنا برتن مانجنا اور کھانا پکانا اگر اس سے کچھ ملتا تھا تو ان معمولات یومیہ کے دو حصوں کے درمیان میں جب دوپہر کا آگ برساتا ہوا سورج ٹھیک سر پر ہوتا ہے اس وقت وہ آنگن کے چھپر کے نیچے ایک کنارے بیٹھ کر اپنی زندگی پر کچھ غور کر لیتی تھی سو وہ فرصت کا وقت بھی کبھی کبھی مل جاتا تھا کیونکہ۔ دیورانیاں، جٹھانیاں اس کے سکون میں خلل انداز ہونے کے لئے وہاں بھی آپہونچتی تھیں ان کی تو یہ تفریح تھی ان کے لئے چمپا کی بدنصیبی دل بہلانے کا اچھا خاصہ مشغلہ تھی ان کے لئے چمپا کی درد بھری آہیں تعجب کا سامان بن جاتی تھیں لیکن آہ بدنصیب چمپا ان سے کچھ نہ کہہ سکتی تھی کیونکہ ساس ہر بات پر سزا دینے کے لئے ادھار کھائے بیٹھی رہتی تھی ایکبار اس نے ایک نند سے صرف اتنا کہہ دیا تھا "بہن! میں ویسے ہی دکھی ہوں تم ہنسی اڑاتی ہو؟" بس اتنے پر ساس کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی، شکاری کتے کی طرح پیچھے پڑ گئی۔

اف اتنی جرات نند سے منہ زوری سب کے آگے اپنا دکھڑا؟ اتنا کھاتی ہے، اتنا پہنتی گلچھرے اڑاتی ہے پھر بھی کہتی ہے کہ میں دکھی ہوں، بھلا بتاؤ تو اسے کون سا دکھ ہے؟ ابھاگی ہے۔ سوبھاگوں کو روتی رہتی ہے اور دوں کی ہنسی دیکھکر جلتی ہے یہ نہیں جانتی کہ بدھاتا نے اسے رونے کے لئے بنایا ہے، روئے گی تو اور کیا کرے گی؟ پہلے جنم کی کوئی چنڈالن، ان مصیبتوں کی سہن بھی اس کے بھاگوں میں لکھی ہوئی ہے لیکن مشکل تو یہ تھی کہ وہ گھر والوں سے بچ کر جاتی تو کہاں؟ اسے گھر سے باہر پاؤں نکالنے کی اجازت نہ تھی وہ ایک طرح سے لونڈی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔

ساون کے سہانے دن تھے گھر کے مرد ساؤنی کا میلہ دیکھنے گئے تھے بوڑھی ساس پڑوس کی عورتوں سے رنگ رلیاں کر رہی تھی، نند دیورانیاں اور جٹھانیاں پڑوس میں پڑے ہوئے جھولے جھولنے کے لئے گئی تھیں، بدنصیب چمپا اکیلی گھر کی رکھوالی کر رہی تھی اسے ساون کا جھولا جھولنے اور گانے کی اجازت نہ تھی اور عورتیں گا رہی تھیں۔

"پڑوری ہنڈولا چمپا باغ میں سب سب جھولن جائیں"

چمپا کھیر پکانے کے لئے چاول چن رہی تھی اس نے بھی یہ گیت سنا، "سب سب جھولن جائیں!" تو اس نے ایکبار گنگنایا اور پھر فوراً ہی چپ ہو گئی،

اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے آہ! وہ سب عورتوں میں گنے جانے کے لائق نہ تھی! اس نے فوراً آنچل سے آنسو پونچھ ڈالے تاکہ کوئی دیکھ نہ لے کیونکہ بدنصیب رونے کے لئے بھی آزاد نہ تھی! غرض اس طرح اس بدنصیب کی زندگی گذر رہی تھی ہمیشہ ہی روز کے دھندے، وہی بے عزتی وہی رونا، وہی ٹھنڈی آہیں، وہی گرم اشکباری، نہ کوئی ہمدردی جتانے والا تھا نہ تسلی دینے والا، اس طرح اس بدنصیب کے دن کے بعد، دن مہینے کے بعد مہینے، اور برس کے بعد برس گذرنے لگے جیسے ناپیدا کنار ریگستان کے تنہار ہرو کے دن گذرتے ہیں۔

جو گھوڑا مار کھاتا ہوا بھی بوجھ کو لے سرگرم رفتار رہتا ہے وہ بھی اپنے وجود کو اتنا ہیچ نہیں سمجھتا جتنی چمپا اپنی ہستی کو خیال کرتی تھی اور یہ اس کے لئے فطری بات تھی جب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کی دلچسپی کا باعث نہیں ہم سے کسی کو محبت و ہمدردی نہیں تو ہم اپنے وجود کو فنا کر دینے کی آرزو کر بیٹھتے ہیں کیونکہ دنیا میں ہر متنفس کی زندگی محبت و ہمدردی کے بغیر بالکل بیکار اور بے کیف ہو جاتی ہے۔

چمپا پہلے محبت اور ہمدردی کے لئے بے چین رہا کرتی تھی اس لئے ترستی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس کا سارا احساس سرد ہونے لگا تھا۔

خاصکر دلی جذبات پر تو سب سے پہلے اوس پڑ چکی تھی لیکن ایک واقعہ نے چمپا کی اس زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اب سے کچھ ماہ قبل چمپا کی ایک نند کی شادی ہوئی تھی، اس کے نندوئی شیام کشور بابو پہلی بار سسرال آنے والے تھے، ان کے استقبال اور خاطر و مدارات کے لئے بیحد اہتمام کیا جا رہا تھا اس سلسلہ میں ان کی خدمت کا بوجھ ڈالا گیا تھا غریب چمپا پر لیکن خاندان کے ایک فرد کی حیثیت سے نہیں خادمہ کی صورت میں اساس شیام کشور کو یہ بتانا خاندان کی توہین سمجھتی تھی کہ چمپا گھر ہی کی ایک متنفس ہے۔

شیام کشور آئے تنک مزاج تھے آتے ہی کہنے لگے سر میں درد ہے ساس کو فکر پیدا ہو گئی اور اس نے چمپا کو سر دبانے کے لئے بھیجا، اس غریب نے کبھی یہ کام نہیں کیا تھا، اس نے خدمت کی تھی اور لونڈیوں سے بھی زیادہ لیکن کسی اجنبی مرد کی خدمت آج تک نہیں کی تھی اس لئے وہ ہچکچاتی ہوئی شیام کشور بابو کے کمرے میں گئی، اور ان کا سر دبانے لگی۔

کشور بابو جنھوں نے چمپا کو خادمہ سمجھا تھا، کچھ دیر بعد ذرا تیز آواز میں بولے۔

"نوکرانی ذرا پیر اور دبا دے"

چمپا اسی ایک جملہ میں سب کچھ سمجھ گئی کہ اسے نندوئی کے سامنے نوکرانی کے بھیس میں پیش کیا گیا ہے وہ نوکری کرنے سے نہیں گھبراتی تھی لیکن اسے یہ برتاؤ کھل گیا وہ دل میں سوچنے لگی کیا وہ اس لائق بھی نہ تھی کہ اسے گھر کے ایک معمولی آدمی کی بھی حیثیت دی جا سکتی"، وہ شیام کشور بابو کے حکم کی تعمیل کے لئے اٹھی اور ایک پاؤں ہاتھ میں لیکر دبانے لگی دباتے دباتے اس کی آنکھوں سے گرم آنسوؤں کی دو بوندیں ٹپک پڑیں شیام کشور بابو حیرت سے چونک کر بولے "ایں یہ کیا!"، چمپا چپ رہی۔

"نوکرانی"

چمپا نے اپنے آنچل سے کشور بابو کے پاؤں پر پڑی ہوئی بوندیں پونچھ دیں لیکن بولی نہیں۔

"نوکرانی" انھوں نے پھر بلایا۔ ــ ص

ص "جی"، روتے ہوئے کانپتی ہوئی آواز میں اس بار چمپا نے جواب دیا،۔

کشور بابو نے اس "جی" کو سنا اس آواز میں ایک نوکرانی کا جواب نہ تھا! ان آنکھوں میں ایک نوکرانی کے آنسو نہ تھے، کشور بابو نے اٹھ کر چمپا کی طرف نگاہ پھیر کر دیکھا، انھیں اس کے گھونگھٹ میں سے اس کی افسردہ صورت اور آنسو سے بھری ہوئی آنکھیں نظر آئیں۔

"تم نوکرانی ہو؟" انھوں نے پھر پوچھا۔

آپ نہیں جانتے؟ اتنا کہہ کر چمپا نے پھر آنسوؤں کے دو قطرے کشور کے پاؤں پر گرا دئے۔

نہیں میں نے شادی کے وقت تو تمہیں نہیں دیکھا تھا، تم کون ہو؟"۔

"اس گھر کی داسی!"

یہ نہیں ہو سکتا"۔

"کیوں"؟

تمہاری صورت سے ظاہر ہے کہ تم داسی نہیں ہو"

"پھر کون ہو؟"۔

کوئی مظلوم مصیبت کی ماری"۔

اب باتیں رہنے دیجئے، آپ کے پیر دباؤں ساس آکر دیکھیں گی تو................"

ساس! نہیں کچھ نہیں مجھے میرا کام کر لے دیجئے۔ چمپا اپنی غلطی کو سنبھالتی ہوئی پاؤں دبانے لگی کشور بابو نے چمپا کے ہاتھوں سے اپنا پاؤں چھڑاتے ہوئے کہا معاف کرنا، اب میں تم سے پاؤں نہ دبواؤں گا؟"۔

"کیوں"؟

"میری طبیعت"

"آپ کے ایسا کرنے سے مجھے سزا ملیگی"

"تمھیں سزا کون دے گا؟"۔

"آپ کچھ نہیں جانتے"

"اب جاننے لگا ہوں تم میری سلہج ہو"

آپ ان جھگڑوں میں نہ پڑیں آپ دو چار روز کے لئے آئے ہیں، پھر چلے جائیں گے میں برسوں سے اسی کشمکش میں یہاں ہوں اور ہمیشہ یہیں رہنا ہے اور میری یہی زندگی ہے"

"اف یہ زندگی زندگی نہیں، سراسر ایک ظلم ہے، آپ بالکل سچ کہتے ہیں، بیوہ کی زندگی، زندگی نہیں ہے"

تمہارے میں میں نے بہت کچھ سنا تھا لیکن تمہیں اس صورت میں دیکھنے کی امید نہ تھی۔

آپ مجھ سے اتنی ہمدردی کیوں جتاتے ہیں؟ نہ جانے کیوں مجھے تمہارا دکھ اپنا ہی دکھ معلوم ہو رہا ہے" اتنے میں ساس نے چمپا کو نیچے بلایا چلتے چلتے کشور بابو کی طرف احسانمند آنکھوں سے کچھ دیر تک دیکھا اور کہا، آپ بڑے رحمدل ہیں۔

"تم ہو بھی رحم کے لائق"، کشور نے جواب دیا!

چمپا جلدی جلدی ساس کے پاس گئی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی، لیکن اب وہ اپنے اندر ایک قسم کا تغیر محسوس کر رہی تھی؛ وہ تغیر تھا کہ اس کا اثر تمام جسم پر پڑ رہا تھا، اس کی آنکھوں سے دیکھنے سے پتہ چل سکتا تھا کہ اس میں تغیر ہو رہا ہے اس کے دل کی دھڑکن بتا رہی تھی کہ اس کے اندر کچھ تغیر ہو گیا ہے۔

آج اسے پہلی بار ایک ہمدردی جتانے والا ملا تھا جس نے چمپا سے کچھ محبت جتائی وہ یہی تو چاہتی تھی اس کی دنیا میں اسی کی تو اک کمی تھی آج ایک ہمدرد و رفیق پا کر اس کے خوابیدہ جذبات ازسرنو بیدار ہو گئے۔

کشور بابو کو صرف دو چار روز رہنا تھا پھر بھی اسے ایسا معلوم ہوا جیسے اسے ایک ایسا محافظ مل گیا ہو جس سے وہ اپنی کچھ امیدیں وابستہ کر سکے ان جذبات انگیز خیالات نے اس کے اندر ایک نئی روح پھونکدی، آج اسے دنیا دوسری نظر آرہی تھی چڑیاں پہلے بھی اس کے گھر کے پیچھے والے نیم کے درخت پر بیٹھ کر چہچہاتی تھیں لیکن چمپا، اس طرف نظر اٹھا کر دیکھتی بھی نہ تھی آج اسے چڑیوں کا چہچہانا بیحد دلفریب اور دلکش و جذبات انگیز معلوم ہوتا تھا، سامنے کے چھوٹے چھوٹے خود رو درختوں کی نئی نئی کونپلیں آج سے پہلے اس کی توجہ کبھی اپنی طرف نہیں کھینچتی تھیں، لیکن آج اسے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ نئی کونپلیں ایک دوسری کو چھیڑ چھیڑ کر، تھرک تھرک، ناچ رہی تھیں ساون کے وہ گیت جو اسے زہر سے معلوم ہوتے تھے، آج اس کے دل کو گدگدا رہے تھے، وہ جدھر جاتی دھیرے دھیرے گنگناتی جاتی؛ "پڑوری ہنڈولا چمپا باغ میں "سب سب جھولن جائیں۔"

میں جھولوں، موری سکھیاں جھولیں۔ بالم ہم کو جھلائیں" آہ! بھولی چمپا کو کیا خبر تھی کہ اس جوش و ولولہ کے پردے کی اوٹ میں دنیا اس سے ایک سخت انتقام لینے سے سازش کر رہی تھی۔

کشور بابو چلے گئے اور چمپا کا سب کچھ اپنے ساتھ لیتے گئے، کچھ دنوں میں چمپا یہ جان گئی کہ اس نے جو کچھ کیا تھا اس کا نتیجہ کیا ہونے والا تھا اس کے لئے اب گھر تنگ ہونے والا تھا وہ جانتی تھی کہ کچھ دنوں میں اس کا یہاں رہنا ناممکن ہو جائے گا پاپ کرنا اور بات ہے اور سماج میں پاپی کے نام سے رہنا کچھ اور!۔

ایک روز جب ساری دنیا رات کی آغوش میں چمپا گھر سے نکل چلی اسے کشور بابو سے بہت کچھ امید تھی وہ انھیں کے سہارے جی رہی تھی اور کشور بابو بھی چلتے وقت اسے بہت تسلی و تشفی دے گئے تھے لیکن ابھی تک انھوں نے اس کا کوئی عملی ثبوت نہیں دیا تھا، چمپا کو امید تھی کہ وہ یہاں سے جا کر اسے خط لکھیں گے لیکن اس نے کوئی خط نہیں پایا تھا پھر بھی چمپا کے اعتبار و اعتماد میں کوئی کمی نہ ہوئی اس لئے سوچا بہت ممکن ہے انھوں نے خط لکھا ہو مگر ضائع ہو گیا ہو۔

چمپا کشور بابو سے ملی لیکن اب کشور بابو وہ پہلے سے کشور بابو نہیں تھے، انھوں نے کبھی اس سے ہمدردی جتائی تھی، اسے محبت کی نگاہوں سے دیکھا تھا، لیکن آج ان کی آنکھوں میں بے مروتی اور برتاؤ میں رکھائی تھی ان کی آواز میں اس روز کی مٹھاس کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔

"کہو چمپا! یہاں کیسے آئیں"؟

کشور بابو نے چمپا کو دیکھ کر پوچھا،۔

"آپ ہی کے درشنوں کے لئے آئی ہوں"

"کیا نند کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے آئی ہو"

"نہیں نہیں آپ ایسا کیوں کہتے ہیں"

"پھر؟"

چمپا نے انھیں ساری باتیں سمجھائیں۔

اوہو کلنگ کا ٹیکہ؟"

جو کچھ بھی کہئے۔

کس نے یہ کلنگ کا ٹیکہ لگایا، چمپا حیران رہ گئی

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک کے نیچے)

روس اور جرمنی کے تعلقات سے اٹلی کو بے چینی

لندن ۲۲ جنوری۔ اخبار "ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ جرمن اور روس کے بڑھتے ہوئے تعلقات سے اٹلی میں بے چینی بڑھتی جارہی ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ سال کے شروع میں سائنور مسولینی نے بذات خود ہر ہٹلر سے دریافت کیا تھا کہ کیا انکو معلوم ہے کہ بالٹک اور بلقان میں روس کے اصل ارادے کیا ہیں۔ سائنور مسولینی نے یہ ہدایات کھول کر بیان کردی تھیں کہ میں فنلینڈ پر روس کے حملہ کے سخت خلاف ہوں اور اس کی مخالفت کرتا رہوں گا۔ ہٹلر نے کیا جواب دیا اس کے بارے میں ابھی تک کوئی خبر نہیں مل سکی لیکن معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے یہ جواب دیا کہ میں فنلینڈ کے معاملہ میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا اور جرمن آخری ملک ہوگا جو بلقان میں کسی قسم کی لڑائی نہ چاہے گا۔ کیونکہ جرمنی کو بلقان سے ہی سب سے زیادہ اقتصادی امداد ملتی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر فنلینڈ کی لڑائی کو جلد از جلد ختم کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

کیا جرمنی پر پھر روم کی طرف سے حملہ کیا جائیگا؟

ماسکو ۲۳ جنوری۔ روسی فوج کے آرگن "ریڈ سٹار" میں ایک آرٹیکل کے ذریعہ اس بارے میں رائے زنی کی گئی ہے کہ مصر فلسطین اور شام میں اتحادیوں نے کس مقصد سے اپنی فوجیں جمع کی ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس واقعہ کی اہمیت کو کم نہیں کرنا چاہئے کہ یہ فوجیں بحر روم اور بلقان میں برطانیہ اور فرانس کے متحدہ سنگھ کے دشمنوں پر دباؤ ڈالنے کے لئے وہاں جمع کی گئی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ فوجیں جنرل ویگنڈ اور جنرل پیوبای کی زیر کمان جرمنی کی جنوبی مورچہ کی فوج پر پیچھے سے حملہ کرنے کے لئے جمع کی گئی ہیں۔ گو اس وقت بلقانی مورچہ موجود نہیں ہے لیکن برطانیہ اور فرانس کی اسکیم میں اس مورچہ کا قیام شامل ہے۔

مشرق قریب میں برطانیہ اور فرانس کی عظیم پیمانہ پر جنگی تیاریوں اور اس کے ساتھ سفارتی تیاریاں ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہیں کہ وہاں فوجیں یونہی جمع نہیں ہیں بلکہ ایک خاص فوجی اسکیم کے ماتحت وہاں رکھی گئی ہیں۔

یوم آزادی کے متعلق مہاتما گاندھی کا اہم مضمون

وار دھا ۲۲ جنوری: "یوم آزادی" کانگریس کے پروگرام کی ایک سالانہ خصوصیت ہے اس کا سول نافرمانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا یوم آزادی کی تقریب سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ اس دن سول نافرمانی کے آغاز کا اعلان ہوگا" یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے ایک مضمون میں لکھے ہیں۔ جو ہریجن کی آئندہ اشاعت میں شایع ہوگا مہاتما جی مضمون کے شروع میں فرماتے ہیں کہ" چاہئے تو یہ تھا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری یا صدر سے یوم آزادی کے حلف نامے کے متعلق سوالات دریافت کئے جاتے۔ کیونکہ وہی ذمہ دارانہ طریقہ پر ان کے جواب دے سکتے ہیں لیکن متواتر مجھ سے یہ سوالات دریافت کئے جارہے ہیں۔ کیونکہ میں نے سول نافرمانی شروع کرنے اور فوج کی رہنمائی کرنے کی ذمہ داری لے لی ہے۔ اس لئے ۲۶ جنوری سے پہلے پہلے چند سوالات کا جواب دینا میرے لئے ضروری ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر سول نافرمانی شروع کرکے دنیا کی لڑنے والی قوموں کو یہ دکھانا چاہئے کہ ہندوستان جیسا بڑا ملک حصول آزادی کے لئے اہنسا تمک جنگ لڑ سکتا ہے تو پہلے سے زیادہ اہنسا تمک فضا پیدا کرنا پڑے گی۔ لہذا میں سوقت تک جنگ شروع نہیں کرونگا۔ جب تک کہ مجھے اس امر کا یقین نہ ہو جائے کہ کانگریس مین پوری پوری اطاعت کرینگے۔ جتنی بہادری اپنی مرضی سے سخت آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی قدر بہادری خود ضبطی میں بھی ہے بشرطیکہ دونوں کام ایک ہی نیت سے کئے جائیں۔

یوم آزادی کانگریس کے پروگرام کی ایک سالانہ خصوصیت ہے اس کا سول نافرمانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا اس تقریب سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس دن سول نافرمانی شروع ہونے کا اعلان ہوگا اگرچہ اس سے ان لاکھوں کانگریسیوں کے ڈسپلین کا اظہار ہوگا۔ جو اب تک کانگریس کی ہر آواز کا جواب دیتے رہے ہیں۔ اس دن اتنا بڑا مظاہرہ ہونا چاہئے جو گذشتہ سارے مظاہروں کو مات کردے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کہ یہ تقریب امن و اماں کے ساتھ منائی جائے۔ دوسروں پر نکتہ چینی نہ کی جائے۔ تاکہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو اس مظاہرہ میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ ۶ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کو بمبئی میں اس قسم کا مظاہرہ ہوا تھا۔

طالب علم مجھ سے پوچھتے ہیں کہ انھیں کیا کرنا چاہئے۔ میں تو یہی توقع کرتا ہوں کہ وہ فرداً فرداً آزادی کا حلف اٹھائیں گے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ انھوں نے قابل اعتماد اور اہنسا تمک طریقہ سے ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ یہ تمام طریقے کانگریس کے تعمیری پروگرام میں موجود ہیں۔ چرخے کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے کام یہ ہیں۔ کہ مختلف فرقوں میں اتحاد قائم کیا جائے اور چھوت چھات کو بند کیا جائے۔ ان کاموں سے جدوجہد شروع نہیں ہوتی بلکہ یہ جدوجہد شروع کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اگر جدوجہد شروع ہوگئی تو طالب علم ہڑتال نہیں کرینگے۔ وہ اچھائی اور فائدہ کے لئے اپنے اسکولوں یا کالجوں کو چھوڑ دینگے مگر وہ ۲۶ جنوری کو ہڑتال نہیں کرینگے۔ اگر ذمہ دار خود تعلیمی اداروں کو بند کردیں۔ استاد کو جلوسوں اور پروگرام کے دوسرے حصوں میں شریک کرنے کے لئے لے جائیں تو یہ اچھا ہوگا۔ مزدوروں پر بھی انھیں باتوں کا اطلاق ہوتا ہے جو طالب علم رخصت لئے بغیر اپنے کام سے غیر حاضر ہونگے۔ میری رائے میں وہ ڈسپلن کے مجرم ہوں گے۔ اور ایک سپاہی کی حیثیت سے ستیہ گرہ کی فوج میں بھرتی کا اپنے آپ کو نااہل ثابت کردیں گے۔ اہنسا میں ڈسپلن ہی ڈسپلن ہے یہ بالکل واضح ہے کہ جن لوگوں کا اہنسا پر اعتقاد نہیں ہے وہ کھدر استعمال نہیں کرتے وہ آزادی کا حلف نہیں اٹھا سکتے۔

حلف نامہ کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہڑتالوں اور عدم ادائیگی ٹیکس کی مہمات کو روکا جائے۔ جیسا کہ بعض لوگ ڈرتے ہیں اگر جدوجہد شروع ہوگئی۔ تو ہڑتالیں اور عدم ادائیگی ٹیکس کی مہمات اس کا جز نہیں ہونگی۔ میری رائے میں موجودہ فضا کسی بڑے پیمانہ پر اہنسا تمک ہڑتالوں اور عدم ادائیگی ٹیکس کی مہمات کے لئے موزوں نہیں ہے مجھے امید ہے کہ کانگریس کمیٹیاں کھادی کو ہر دلعزیز بنانے اور موجودہ فضا کو صاف کرنے پر پوراز ور دیں گی۔ میرے نزدیک ستیہ گرہ اپنے نفس کی صفائی کا ایک طریقہ ہے۔ سب سے پہلے سنہ ۱۹۲۱ء میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن میں یہ لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے تعمیری پروگرام تیار کیا گیا ہے اگرچہ یہ لفظ بدنام ہوچکا ہے مگر میں پروگرام کا مصنف ہونے کی حیثیت سے اس لفظ کو دہرانے کی جرات رکھتا ہوں۔ ہم نے سنہ ۱۹۱۹ء میں ۲۴ گھنٹہ کا برت رکھکر ستیہ گرہ شروع کیا تھا ۲۵ جنوری کی شام سے ۲۶ جنوری کی شام تک میں برت رکھونگا۔ جو احباب برت کے موثر ہونے پر اعتماد رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ بھی میری طرح برت رکھیں گے۔ اگرچہ میں بہتر سے بہتر طریقہ پر جو میرے علم میں ہے اپنے آپ کو تیار کررہا ہوں۔ اور سامراج کا تختہ الٹنے کی جدوجہد میں شریک کرنے کے لئے اہل ملک کو دعوت دے رہا ہوں لیکن اس کے ساتھ میری یہ بھی کوشش ہے کہ جدوجہد ٹلی رہے مجھے یقین ہے کہ انگلستان اور دنیا کا سمجھدار طبقہ اس بات سے تنگ آچکا ہے کہ طاقتور کمزور سے ناجائز فائدہ اٹھائے مجھے لارڈ لنلتھگو کے خلوص پر اعتقاد ہے آجکل پالیسیاں چلانے میں انفرادی لوگوں کی ہی پوچھ ہے۔ میں نے اعتقاد اور امید کو دل میں جگہ دے کر کام کیا ہے۔ میں نے اس امید کو ابھی تک ترک نہیں کیا ہے کہ جدوجہد شروع کئے بغیر باعزت سمجھوتہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جدوجہد خواہ کسی قدر اہنسا تمک کیوں نہ ہو مگر اس میں بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں تمام انگریزوں کو باعزت سمجھوتہ کی اس کوشش میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔

کانگریس کا رام گڈھ سیشن

وار دھا ۲۱ جنوری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ملک کی عام صورت حالات پر غور کرنے کے بعد کانگریس کے رام گڈھ سیشن کے لئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں۔

۱۴، ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور سبجکٹ کمیٹی کے جلسے ہوں گے اور ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ مارچ کو کھلا اجلاس ہوگا۔

دوسرا ہفتہ شاندار — موتی محل ٹاکیز کانپور میں — دوسرا ہفتہ شاندار

جمعہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

انڈیا پکچرز کا لاجواب اور رنگین فلم

مٹی شو:۔ اتوار کے دن ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

مدر انڈیا

مدر انڈیا، ہندوستانی ماں کی سچی کہانی اور بے غرض محبت کی جیتی جاگتی تصویر ہے جس سے آپ کو یہ سبق ملے گا کہ ہندوستان کس طرح ہندوستانی اخلاق و عادات کے نوجوان پیدا کرسکتا ہے۔
جسمیں مس شریفہ مس سوشیلا مس پرمیلا عاشق حسین اور غلام محمد وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپ ملاحظہ فرماکر خوش ہوں گے۔

آنے والے تماشے:۔ ایماندار والنٹر برہمچاری۔

کانگریس کے خلاف مسٹر جناح کا نئی پارٹیوں سے میل

ہریجن میں مہاتما گاندھی کا مضمون

بمبئی ۲۱ جنوری۔ مہاتما گاندھی آج کے "ہریجن" میں لکھتے ہیں:۔

مسٹر جناح کے اعلان کردہ یوم نجات اور شکریہ پر مجھے گلبرگہ کے مسلمانوں کی طرف سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا۔ "یوم نجات پر مبارکباد قبول کیجئے۔ قائداعظم جناح زندہ باد" میں نے اس پیغام کا یہ مطلب لیا کہ یہ میرے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ لیکن تار بھیجنے والے نہیں جانتے تھے کہ تار سے انکا مقصد حل نہیں ہوسکتا جب مجھے یہ تار موصول ہوا۔ تو میں خاموشی سے تار بھیجنے والوں کی اس خواہش میں شامل ہوگیا" زندہ باد قائداعظم جناح"۔ قائداعظم ایک پرانے ساتھی ہیں یہ بات زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کہ بعض معاملات میں وہ آج ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے۔ اس سے ان کی طرف میری نیک خواہشات میں کوئی فرق نہیں پڑسکتا لیکن میرے پاس قائداعظم کو مبارکباد دینے کی خاص وجہ ہے۔ انھوں نے عید کے روز جو شاندار تقریر براڈکاسٹ کی میں نے اس پر انھیں مبارکباد کا تار بھیجا۔ اب وہ مزید مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ایسی پارٹیوں کے ساتھ معاہدے کئے ہیں۔ جو کانگریس کی پالیسی اور پالٹکس کے خلاف ہیں گویا انھوں نے مسلم لیگ کو فرقہ وارانہ دائرہ سے نکالکر اسے قومی شکل دینی شروع کردی ہے میں ان کے اس قدم کو نہایت معقول سمجھتا ہوں میرے خیال میں جسٹس پارٹی اور امبیڈکر پارٹی مسٹر جناح کے ساتھ شامل ہوچکی ہے۔ اخبارات میں اطلاع شایع ہوئی ہے کہ شری ساورکر پریسیڈنٹ ہندو مہاسبھا عنقریب ان سے ملنے والے ہیں۔ جناح صاحب نے اعلان کیا کہ بہت سے غیر کانگریسی ہندوؤں نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے میں اس صورت حالات کو نہایت خوشگوار سمجھتا ہوں کوئی چیز اس سے بہتر نہیں ہوسکتی کہ ملک میں دو پارٹیاں ہوں۔ کانگریس پارٹی اور غیر کانگریس پارٹی یا کانگریس کے خلاف پارٹی جناح صاحب اقلیت کے نئے اور اچھے معنی کر رہے ہیں۔ کانگریسی اکثریت اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نیچی ذات کے ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں پارسیوں اور یہودیوں پر مشتمل ہے اس لئے یہ ایک ایسی اکثریت ہے جس میں تمام جماعتیں شامل ہیں۔ جو ایک خاص رائے کی مالک ہیں۔

مجوزہ اتحاد ایک ایسی اقلیت ہے جو ایک اور خیال کی ترجمان ہے یہ اقلیت کسی وقت دوسروں کا اعتماد حاصل کرکے اکثریت حاصل کرسکتی ہے۔ پارٹیوں کا یہ اتحاد ایک ایسا اتحاد ہے جس کی ہر کوئی خواہش کرے گا۔

نہ صرف میں بلکہ تمام ہندوستان پکار اٹھیگا "قائداعظم جناح زندہ باد"

کیونکہ اس طریقہ سے وہ مستقل اور موثر اتحاد پیدا کردیں گے جس کے لئے تمام قوم پیاسی ہے۔

ہندوستان اور برطانیہ

ولنگٹن ۲۲ جنوری۔ نیوزی لینڈ سلطنت برطانیہ میں شامل ہونے کا دسواں سالانہ جشن منا رہا ہے برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ولنگڈن شریک ہوئے ہیں۔

ایک تقریر کے دوران میں لارڈ ولنگڈن نے فرمایا کہ ہندوستان میں ۱۶ سال تک قیام کے دوران میں میں نے برطانیہ اور ہندوستان کے لوگوں کے درمیان باہمی مفاہمت کی کوشش کی ہے مجھے یقین ہے کہ مفاہمت ہو جائے گی۔ اور ہندوستان نیوزی لینڈ کی تقلید کریگا۔

یوم آزادی میں شریک ہونیکی اپیل

بمبئی ۲۳ جنوری۔ بمبئی کے بہت سے مسلمانوں نے جن میں مسٹر عابد علی جعفر بھائی، مسٹر ایس. اے بریلوی مسٹر ایم. وائی نوری (ممبر اسمبلی) مسٹر علی بہادر خاں (ممبر اسمبلی) اور مسٹر یوسف مہر علی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نیز جنہیں بہت سی مقامی مسلم انجمنیں شامل ہیں مسلمانوں کے نام ایک اپیل شایع کی ہے۔ کہ وہ یوم آزادی کے مظاہرہ میں حصہ لیں۔

چین آخر تک لڑے گا

لندن ۲۳ جنوری۔ چین کے ایک سرکاری افسر نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اور چین کے درمیان صلح کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور جنرل وانگ جینگ وے نے جاپان سے جو سمجھوتہ کیا ہے وہ غلامانہ ہے چینی آخر تک لڑنے کا عزم کرچکے ہیں۔

جاپانیوں نے ہانگچو کے جنوب میں زبردست حملہ کیا۔ پچاس ہزار چینیوں کو پسپا کردیا۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

وار دھا ۲۲ جنوری۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی برطانوی حکومت سے مزید بات چیت کرنے سے پہلے اس بات پر زور دیں گے۔ کہ ہندوستان کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا جائے۔

دوسرا ہفتہ شاندار — جوبلی ٹاکیز کانپور میں — دوسرا ہفتہ شاندار

جمعہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

آبادر امووی ٹون کا ولولہ انگیز اسلامی ڈرامہ

مٹی شو اتوار کے دن ایک زائد تماشہ تین ۳ بجے دن سے

جوش اسلام

جس میں:۔ مس پشپا رانی مس شاہجہاں مس گلزار نظر بیگم مس الکاب نیمی ماودوری بیبی سردار بابوراؤ ورکشمیری نثار احمد سندر سنگھ رمیش جوشی غلام محمد نظام الدین اور محمد شفیع کی ولولہ انگیز اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپ کو بیخود بنادیں گے۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آنے والے تماشے:۔ دورنگی دنیا سنہری ٹولی بھابی نرملا سپیرا

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈروں کا نوٹس

سڑک نمبر ۶۵ کی نالیوں کی درستی اور سڑک نمبر ۶۵ اور ۶۶ ہیرامن پوروہ کو اونچا کرنے کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو ۶ فروری سنہ ۱۹۴۰ء کو ۳ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ -/2 قیمت میں ۱ فروری سنہ ۱۹۴۰ء کو ۴ بجے شام تک میونسپل انجنیئر صاحب کے دفتر سے حاصل ہو سکتا ہے۔

دیگر اطلاعات کسی کام کے دن ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجنیئر صاحب کے دفتر سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بی۔ پی سریواستوا

چیرمین میونسپل بورڈ۔ کانپور

کانپور میں سودیشی نمائش

۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء عیسوی سے شروع ہوگی، اور ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء عیسوی تک رہے گی، نقشہ تیار ہے۔ منگوائیے اور دوکان کھول کر فائدہ اٹھائیے!

سبھاش بابو کا بیان

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ بابو سبھاش چندر بوس ایک بیان کے دوران میں لکھتے ہیں پچھلے چند دنوں میں فارورڈ بلاک کے بہت سے ممبروں اور ہمدردوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ وہ ۲۶ جنوری کو کیا کریں میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں کہ یوم آزادی پر علیحدہ میٹنگیں منعقد کرنے اور علیحدہ جلوس نکالنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ سوال کہ وہ درحقیقت علیحدہ میٹنگیں منعقد کرتے ہیں یا نہیں ہر جگہ پر مقامی ممبران پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کسی ایسی میٹنگ میں جو سرکاری کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہو اور جہاں گاندھی جی کا حلف لیا جائے۔ فارورڈ بلاک کے ممبر مخالفت کی آواز نکالیں اور نہ ہی کوئی اعتراض کریں سرکانگریس کمیٹیوں کی میٹنگوں میں اس ہم کی مخالفت غیر مناسب ہے۔ اس قسم کے رویہ کی وجہ سے ہم پبلک کی نظروں میں غلط طور پر پیش ہوں گے۔ ہم نے کسی بھی جگہ علیحدہ میٹنگیں منعقد کرنے اور جلوس نکالنے کو درست نہ سمجھا لیکن ہمیں ڈر تھا کہ اس صورت میں ہمیں کہا جائے گا کہ ملک میں کسی بھی جگہ چرخہ کی کلاز کی مخالفت نہیں کی گئی ان حالات میں ہمیں علیحدہ میٹنگیں اور علیحدہ جلوس نکالنے کا فیصلہ کرنا پڑا جو میٹنگیں فارورڈ بلاک کے زیر اہتمام منعقد ہوں ان میں سنہ ۱۹۳۱ء کا حلف لیا جائے اور فارورڈ بلاک اور دیگر انتہا پسندوں کی کوئی مشترکہ میٹنگ منعقد ہو تو ایسا حلف لیا جائے جس کے متعلق پہلے سے فیصلہ کر لیا گیا ہو لیکن اس میں چرخہ کی کلاز شامل نہ کی جائے مجھے امید ہے کہ میرے ان الفاظ سے فارورڈ بلاک کے ممبران اور ہمدردوں کو ہدایت حاصل ہو جائیگی

مہاتما گاندھی اور وائسرائے

واردھا ۲۵ جنوری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی ۴ فروری کی صبح کو دہلی روانہ ہوں گے اور ۵ فروری کی صبح کو یہاں پہنچ جائیں گے امید ہے کہ ۵ یا ۶ فروری کو وائسرائے اور مہاتما جی میں ملاقات ہوگی۔

ترمیم شدہ عہد نامہ

ہمیں یقین ہو کہ آزادی اور اپنی محنت کے پھلوں سے لطف اندوز ہونا اور ضروریات زندگی حاصل کرنا ہندوستان کے باشندوں کا پیدائشی حق ہے تاکہ اس سے انھیں ترقی کرنے کا پورا موقع مل سکے۔ ہم یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ اگر کوئی حکومت عوام کو ان کے حقوق سے محروم کرے اور ان پر سختیاں کرے تو لوگوں کو یہ بھی حق ہے کہ وہ اس حکومت کو تبدیل کر دیں یا اس کا خاتمہ کر دیں۔

ہندوستان میں برطانوی حکومت نے نہ صرف یہاں کے باشندوں کو آزادی سے محروم کیا ہے بلکہ ایسے اصولوں پر اپنی بنیاد رکھی ہے جس کی وجہ سے عوام سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور ہندوستان کو اقتصادی، سیاسی تمدنی اور روحانی طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کو برطانیہ کے ساتھ قطع تعلق کر کے پورن سوراجیہ حاصل کرنا چاہئے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کا موثر طریقہ تشدد نہیں ہے۔ ہندوستان نے پرامن اور جائز طریقوں پر چلکر طاقت حاصل کر لی ہے۔ اور خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے اور انھیں طریقوں سے وابستہ رہ کر ہمارا ملک آزادی حاصل کریگا۔

ہم ہندوستان کی آزادی کا از سر نو عہد کرتے ہیں اور صاف اور پاک دلی کے ساتھ عہد کرتے ہیں۔ کہ پورن سوراج حاصل کرنے تک اہنسا تمک طریقہ پر جدوجہد آزادی جاری رکھیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ عموماً اہنسا تمک کارروائی خصوصاً براہ راست اہنسا تمک کارروائی کی تیاریوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ کھادی فرقہ دارانہ اتحاد اور چھوت چھات کو دور کرنے کے تعمیری پروگرام کو کامیاب بنایا جائے۔

ہم بلا امتیاز مذہب و ملت اپنے تمام ساتھیوں میں نیک اعتمادی کو پھیلانے کے لئے موقعوں کی تلاش میں رہیں گے۔ ہندوستان کے سات لاکھ دیہات از سر نو زندگی دینے اور عوام کی خوفناک غربت کو دور کرنے کے لئے چرخہ اور اپنی کھادی تعمیری پروگرام کے لازمی جزو ہیں۔ لہٰذا ہم باقاعدہ چرخہ کاتیں گے اور باقی ضروریات کے لئے کھادی کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا استعمال نہیں کریں گے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا صرف دیہات کی بنی ہوئی چیزیں استعمال میں لائیں گے۔ اور دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش کریں گے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ کانگریس کے اصولوں اور پالیسی پر ڈسپلن کے اندر رہ کر عمل کریں گے۔ اور ہندوستان کے جدوجہد آزادی کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے کانگریس کی طرف سے جب بھی پکار آئے گی۔ اس کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

جرمنی اور ترکی استنبول ۲۴ جنوری۔ وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ ترکی جلد ہی جرمنی کے ساتھ ایک تجارتی سمجھوتہ پر دستخط کریگا۔ تجارت ۱۵ لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ مال بھیجنے کی جوکھوں جرمنی نے اپنے سر لے لی ہے۔ سمجھوتہ میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی۔

وائسرائے کی تقریر میں شیریں الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

ناگپور ۲۱ جنوری۔ ٹینس پارک کے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے قومی اور بین الاقوامی حالات پر روشنی ڈالی حاضرین نے پر زور اپیل کی کہ وہ آئندہ قدم کے لئے تیار رہیں۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ جنگ چھڑ جانے کے بعد ہم نے جو اپنی جدوجہد فوراً شروع نہیں کی۔ اس سے قومی کاز کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ حالانکہ حکومت نے اپنے سنسر کے ذریعہ کانگریس کی پوزیشن کو مخفی رکھا اور اس طرح ہندوستان کے کاز کی جانب جو قومیں اور جو لوگ ہمدرد تھے انھیں اندھیرے میں رکھا۔ امریکہ اور دیگر قومیں کانگریس کی پوزیشن کو سمجھتی ہیں اور اس کے مطالبوں سے ہمدردی رکھتی ہیں۔ امریکہ والوں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ برطانیہ ہندوستان کو کیوں غلامی میں رکھتا ہے جبکہ وہ پولینڈ کے لئے لڑ رہا ہے۔ ہندوستان کو ہر جگہ ہمدردی حاصل ہے۔

وائسرائے ہند کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ اس میں شیریں الفاظ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میرے خیال میں فرقہ دارانہ مسئلہ مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہے۔ فرقہ داری کا ہوا ان لوگوں نے اٹھایا ہے جو ہندوستان کو دائمی غلامی میں رکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ جن لوگوں نے سنہ ۱۹۲۰ء میں صاف صاف برطانیہ سامراج کا ساتھ دیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ اب ہمارا پانسہ پلٹ گیا ہے اس لئے ان لوگوں نے فرقہ دارانہ مسئلہ کا ہوا بنا دیا ہے۔ خود وائسرائے ہند نے جو سوراج کے تلازمہ میں بولتے ہیں اس مسئلہ کو چھیڑ دیا ہے۔ وائسرائے ہند نے گاندھی جی، ڈاکٹر راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کو اس لئے بلایا کہ وہ آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیں تاکہ انھیں انتظامیہ کونسل میں نشستیں مل جائیں گویا ہماری لڑائی عہدوں کے ٹکڑوں کے لئے ہے۔ میں تو یہ امید کرتا تھا کہ مسلم لیگ آزادی اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے مطالبوں کا ساتھ دیگی۔ کیونکہ وہ عوام کے لئے ہے اور کسی خاص پارٹی کے لئے نہیں ہے مسلم لیگ تائید کے بجائے اس کی مخالفت کر رہی ہے اور اس طرح پر سامراج کے ہاتھوں کو مضبوط کر رہی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ برطانی کیبنٹ ہندوستان والے عام کے خلاف ہے۔ اس لئے کچھ امید نہیں کی جا سکتی۔ ہمارا مقصد تو یکجہتی اور ڈسپلن سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ پنڈت جی نے ان لوگوں پر نکتہ چینی کی جو اگلے لڑائی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور کوئی لڑائی اس طرح سے کبھی فتح نہیں ہوئی۔ حالات اس قدر تبدیل ہو رہے ہیں کہ اب ۱۰ فیصد کے قابو سے باہر ہو گئی ہیں۔ آئندہ قدم کیا ہوگا۔ یہ صرف حالات ہی طے

برطانیہ بلجیم کی امداد کرے گا

لندن ۲۴ جنوری۔ دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین سے دریافت کیا گیا کہ آیا یہ اعلان حکومت کی پالیسی کا مظہر ہے کہ اگر بلجیم پر حملہ کیا گیا تو برطانیہ اور فرانس اس کی فوراً ہی امداد کرینگے اور آیا اس کے لئے فوجی تیاری کر لی گئی ہے۔

وزیر اعظم نے جواب دیا کہ معاہدہ لوکارنو کے ماتحت ملک معظم کی حکومت نے یہ گارنٹی کی تھی کہ اگر بلجیم پر جرمنی نے حملہ کیا تو برطانیہ اس کی مدد کرے گا۔ اس معاہدہ کی اگست میں دوبارہ تصدیق کی جا چکی ہے۔ سوال کے آخری حصہ کے بارے میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہاؤس کو یقین رکھنا چاہئے کہ گارنٹیوں کو کس طرح پورا کیا جائے گا۔ اس بارے میں حکومت پوری توجہ سے کام کر رہی ہے۔

کانگریس کے خلاف بوس بابو کا ایک اور قدم

آگرہ ۲۵ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے کل رات مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

"یوم آزادی کے سلسلہ میں میں اپنے بیان میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ فارورڈ بلاک کے جلسوں میں سنہ ۱۹۳۰ء کا پرانا حلف نامہ دہراتے وقت اس میں سے آخری فقرہ نکال دیا جائے۔ اس فقرہ کے خارج کر دینے سے ہی عہد نامہ اپنی جگہ مکمل ہوگا۔ آخری فقرہ نکالنا اس لئے ضروری ہے کہ اس میں عوام سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ کانگریس کے حکموں کی تعمیل کرنے کا تہیہ کریں۔ اس وقت کوئی نہیں جانتا کہ مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں کانگریس نہ معلوم کس طرف جائے گی۔ اس لئے کانگریس یا اس کی ایگزیکیٹو کی تائید کا پہلے سے عہد کرنا آخر میں خطرناک ثابت ہوگا۔

کراچی ۲۶ جنوری۔ ہندو پارٹی کے حکم کے مطابق سندھ کے دو ہندو وزیروں مسٹر نگم داس وزیرانی اور مسٹر

مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر!

شاندار — دسواں ہفتہ

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں — دو نوبیر ایک ساتھ — امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

ڈائرکٹر سہراب مودی — کمال امروہی — اسٹوری رائٹر

جمعہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار

پکار

اداکاران
سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
نسیم (نورجہاں)
شیلا (کنور)
صادق علی (منگل سنگھ)
سردار اختر (رانی دھوبن)
وغیرہ

"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے

"پکار" دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت، مغلوں کی شان و شوکت، اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں (تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے)

روزانہ پونے سات بجے شام، اور پونے دس بجے رات کو ملٹی شو۔ اتوار کو ایک زائد تماشہ تین بجے دن سے

زندگی کے موافق ہے

چینی عورتوں میں اب تک یہ تعرہ مشہور چلا آرہا ہے کہ دیوتاؤں کے بادشاہ نے چائے کے پودے میں وہ طاقت عطا کی ہے جس کی وجہ سے انھیں اپنے خاندانوں کو شراب خواری کی کشش سے روکنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

سنگھالی زبان میں نظمیں لکھی گئی ہیں جن میں چینی عورتوں کے مذکورہ بالا خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ شراب خوار خاوندوں کے نجات دلانے کے لئے چائے ایک ماحو علاج ہے۔ ایک نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے شوہروں کو چائے پینے کی عادت ڈالنے سے وہ انھیں شراب خواری کی عادت سے بچالیں گی۔ ہر چینی عورت اس بات کو خوب جانتی ہے کہ اس کے شوہر کو نشے کے لئے نشیلی اور جوش کردہ اشیا کی کب خواہش ہوتی ہے۔ وہ اس وقت فوراً ایک پیالی خوشبودار چائے بنا دیتی ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ نشیلی چیز ملنے کی خواہش دور ہو جاتی ہے۔

دنیا کے بعض حصوں میں جہاں چائے کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ وہاں کی عورتوں نے اسے دوسرے مصرف میں بھی لانا شروع کر دیا ہے۔ اول تو وہ اسے گھر بھر کے تمام لوگوں کو پلاتی ہے اور سب اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دوم یہ کہ چائے پی کر طبیعت میں جو جوش پیدا ہوتا ہے اس سے سب کو سیری ہوتی ہے۔ انھیں آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے گھر بھر میں شادمانی ہو جاتی ہے۔

عورتوں کو چائے سے جو خصوصیت ہے اس کے بارے میں مشہور ناول نویس ولیم میک پیس تھیکری جو کلکتہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بہت سال قبل لکھ چکے ہیں کہ:-

جب سے چائے کے پودے کی شناخت ہوئی ہے۔ عام لوگوں میں اس بیچاری چائے دانی نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بے شمار عورتیں اس کے لئے روتی ہیں۔ کتنے مریضوں کو اس نے زندہ کیا ہے۔ بخار والے بے شمار ہونٹوں نے اس کو پی کر تر و تازگی پائی ہے۔ قدرت نے چائے کے پودے کو پیدا کر کے عورتوں کے ساتھ بڑا احسان کیا ہے اگر ذرا غور کیا جائے تو آپ کے ذہن میں بے شمار خیالات پیدا ہوں گے۔ ایک جگہ چائے دانی اور اس کے گرد ہنستے ہوئے لوگوں کے مجمع کی تصویریں دکھائی دیں گی۔ اور آپ یہ سب اجزا دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔

ڈاکٹر سی۔ ڈبلو سیلبی، ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ایڈن برا نے اپنی ایک کتاب میں بعنوان "عمر بھر کی بیماری ہے" چائے کے جوش پیدا کرنے والی طاقت کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔

چائے بیماری کے خیال کو دور کرتی ہے اسلئے نہیں کہ اس سے ضمیر بہرہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ طاقت کے ذرایع کو جگا دیتی ہے اور اس خیال کو پیدا کرتی ہے جس پر اندرونی طاقت کا دارومدار ہے یہ حقیقی معنوں میں جوش پیدا کرنے والی ہے۔ اور ایسی چیز ہے۔ جو زندگی کے لئے مفید ہے۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم تین

"بولتی کیوں نہیں"؟ کشور بابو نے تحکمانہ لہجہ میں کہا "آپ کو نہیں معلوم؟"

"جانتا تو پوچھتا کیوں؟"

"کیا وہ چار دن بھول گئے؟"

"اِیں ...... میں؟ ...... یہ کیا کہتی ہو؟"

ہاں میں بالکل سچ کہتی ہوں!۔

کوئی پرانا پاپ تو نہیں ہے؟

"نہیں، ہرگز نہیں"

"سراسر جھوٹ ہے!"

"ہاں اسی لئے کہ میں کمزور عورت ہوں!"

"یہ تریا چرتر"؟

اب چاہے آپ جو کچھ بھی کہیں میرے دونوں سنسار تو بگڑ ہی گئے اب بتایئے کیا کروں؟"

"یہاں کیا ہے"؟

"یہاں نہ سہی اور کہیں ہے"؟

"گھر جاؤ!"

پھر اسی دہکتی ہوئی بھٹی میں جاؤں؟

"کرموں کا پھل تو بھگتنا ہی پڑے گا"

"صرف مجھی کو ....؟"

"تو پھر اور کون بھگتے گا؟"

کشور بابو مسکراتے ہوئے بولے "سماج کے پردہ کی اوٹ میں!"

چمپا نے سوچا تو اسے یہ بات سچی معلوم ہوئی سماج کے پردے میں ایسے مردوں کے لئے واقعی جگہ تھی لیکن آہ! کمزور عورت کے واسطے کہاں جگہ ہے! وہ کس کی پناہ میں جائے گی؟ اس کی فریاد کون سنے گا؟ اس کی آنکھوں نے ساون بھادوں کی جھڑی لگا دی۔

کشور بابو اس کی آنکھوں کے سامنے ہاں! ان آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کے سامنے بیرحم اور ظالم راکشش کی طرح کھڑے تھے۔

چمپا نے کچھ نہ کہا اور چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی کشور بابو نے اسے اٹھتے ہوئے دیکھ کر کہا "سنو"! چمپا ٹھہر گئی کشور بابو نے جیب سے کچھ روپیہ نکالے اور انھیں اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولے، میں دس بیس روپیہ سے تمہاری مدد کر سکتا ہوں کہیں جا کر اس کا بندوبست کرا لینا"۔

چمپا نے کشور بابو کے ہاتھ سے روپیہ لیکر ان کے منھ پر مار دئے اور بولی "راکشش" ان رُوپیوں کو اپنے ظلم کی پیاس بجھانے کے لئے رکھ لے! "میں اس کا بندوبست خود اپنے بل پر کرلوں گی"۔

اس کے پھر کسی کو نہیں معلوم کہ چمپا کہاں گئی! اور اس کا کیا حشر ہوا۔

مسلمانوں کو ۵۰ فیصدی ملازمتیں

راولپنڈی ۲۱ جنوری۔ فنانشل کمشنر پنجاب کے دفتر سے صوبہ کے تمام کمشنروں کے نام ایک سرکار جاری کیا گیا ہے کہ آئندہ محکموں میں جن کا تعلق براہ راست کمشنروں یا محکمہ مال وغیرہ سے ہے نئے ملازمین بھی بھرتی کرتے وقت ۵۰ فیصدی آسامیاں مسلمانوں کو دس فیصدی ہندوؤں کو اور دس فیصدی سکھوں کو دی جائیں اور بقایا ۵ فیصدی باقی اقوام کے افراد کو۔ سول عدالتوں کے علاوہ باقی تمام محکموں پر اس کا اثر ہوگا۔

حکومت روس کے ہر کام کی تائید کرنا اندھی تقلید ہے

لکھنؤ ۲۱ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے "نیشنل ہیرالڈ" میں ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے حکومت روس کی تمام سرگرمیوں کی مدافعت کرنا اپنا عقیدہ بنالیا ہے اور اگر کوئی شخص حکومت روس کے کسی کام پر نکتہ چینی کرے تو وہ اسے اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ اندھا اعتقاد اسی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا دلیل سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہوتا۔ ان بنیادوں پر ہم آزادی حاصل نہیں کرسکتے۔

برما کی وزارت مستعفی ہوگئی

رنگون ۱۲ جنوری۔ برما کی وزارت مستعفی ہوگئی ہے اور وہی وزارت دوبارہ بحال ہوگئی ہے اس میں صرف یو با پی کو نہیں لیا گیا۔

فرانس اپنا حق نہیں چھوڑ سکتا

پیرس ۲۴ جنوری: "امریکہ کے تین سو میل کے محفوظ علاقہ میں جرمنوں کی سرگرمیوں کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کے اپنے حق کو فرانس نہیں چھوڑ سکتا"! یہ ہے وہ جواب جو فرانس نے حکومت پنامہ کے نوٹ کا دیا ہے۔ جواب اسی قسم کا ہے۔ جو کہ برطانیہ نے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دیا تھا۔

یوم آزادی کی مخالفت

مسٹر جناح کا تازہ بیان

راجکوٹ ۲۲ جنوری۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

میں دیکھتا ہوں کہ کانگریس یہ نہیں محسوس کر رہی ہے کہ آزادی کا ترمیم شدہ حلف نامہ محض ایک ڈھونگ ہے۔ وہ اپنے تصور کے لحاظ سے اصلی نہیں ہے مضحکہ خیز ہے اور یہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ مہاتما گاندھی کے تازہ ترین مضامین کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ بالادستی میں رہ کر وایسرائے سے اس طرح مفاہمت کرنا چاہتا ہے کہ ایک دفعہ پھر شریفانہ سمجھوتہ بحال ہو جائے۔ اور برطانوی حکومت کے ساتھ اتحاد کر کے مسلمانوں اقلیتوں اور دوسرے مفادوں کو اپنے رحم وکرم کے تابع کر لیا جائے اور انھیں کچلنے کا پروگرام شروع کیا جائے۔

کانگریس ہائی کمانڈ نے شیخی مار کر وزارتوں کو مستعفی ہو جانے کا حکم تو دیدیا۔ مگر اب چونکہ وایسرائے نے ان کی اس شیخی پر پانی پھیر دیا لہذا اب وزارتیں واپس لینے کے لئے وہ مرے جا رہے ہیں۔ اسوقت سارا ہنگامہ تو یہ ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے مسلم لیگ کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھکر کانگریس کو ہندوستان کا نمائندہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اور وہ کانگریس ہائی کمانڈ کو خوش نہیں کرسکے کیونکہ ایسا کرنا بالخصوص اس موقع پر برطانوی حکومت کے لئے بہت بڑا خطرہ تھا اگر مسلمان اقلیتوں اور دوسرے مفادوں کو نظرانداز کر دیا گیا یا انھیں قربان کر دیا گیا تو مہاتما گاندھی انھیں اختیارات کو لیکر گورنروں یا گورنر جنرل کے مخصوص اختیارات کے استعمال نہ کرنے کا وعدہ دے کر کانگریس ہائی کمانڈ کو دیئے گئے تھے۔ اور وایسرائے کی بمبئی والی تقریر کی جن باتوں میں انھیں سمجھوتہ کو جراثیم نظر آتے ہیں۔ اگر انکو قلمزد کرنے کی اجازت دیدی گئی تو وہ اور زیادہ مانگیں گے۔

لیکن میں اس خطرے سے آگاہ کر دینا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وایسرائے اور برطانوی حکومت پوری طرح سمجھ لیگی۔ کہ اگر اس پوزیشن کا پھر اعادہ کیا گیا کہ اقلیتوں کو ضمانت تو دیدی جائے اور عملاً اس کا احترام نہ کیا جائے تو ہندوستان میں نہایت تشویشناک جمود پیدا ہو جائے گا۔ اور ہندوستان کے مسلمان ہر ممکن طریقہ پر اس کی مدافعت کریں گے۔ اور کسی قربانی سے جی نہیں چرائیں گے۔ اور اگر برطانوی حکومت ایک پارٹی کی دھمکیوں اور جبر کے سامنے جھک گئی تو تمام نتیجوں کی وہ ذمہ دار ہوگی۔

میں خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں سے اور عموماً غیر مسلم ملکی بھائیوں سے ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کے یوم آزادی کے الگ اور بے تعلق رہنے کی اپیل کرتا ہوں کیونکہ اس کا منشا یہ ہے کہ یوم آزادی کے جلسیں میں عوام کو دھوکہ دیا جائے۔ مہاتما جی کی آزادی کا مفہوم روزانہ بدلتا رہتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان اس جال میں نہیں پھنسیں گے۔

برطانیہ کو جاپان کی دھمکی

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ باخبر جاپانی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ جاپان کے نائب وزیر خارجہ نے جاپانی جہاز سے جرمنوں کو پکڑنے کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے برطانوی سفیر سر رابرٹ کریگی سے کہا کہ برطانیہ کو رضاکارانہ طور پر گرفتار شدہ جرمنوں کو جاپان کے حوالہ کر دینا چاہئے۔ ورنہ حکومت جاپان اپنے حق کو استعمال کرنے پر مجبور ہوگی۔ جو کہ اس نے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے جرمنوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ جاپانی کیبنٹ نے اتفاق رائے سے پروٹسٹ کی حمایت کی۔

مدرسہ جامع العلوم کانپور

برادران اسلام۔ بعض مخالفین مدرسہ کی طرف سے جو اشتہارات منتظمین مدرسہ کے خلاف نکل رہے ہیں اور ان سے جو بدگمانی ایسے معاونین مدرسہ میں پھیل رہی ہے جو صحیح حالات اور مخالفین مدرسہ کے اصل مقصد سے واقف نہیں ہیں اسکو دیکھتے ہوئے متولی مدرسہ نے بتاریخ ۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء یوم یکشنبہ بعد نماز ظہر ان عمائدین شہر کی ایک مجلس شوریٰ طلب کی جو مدرسہ کے مستقل معاون اور ہمدرد ہیں یا مدرسہ کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں تاکہ یہ حضرات تمام شکایات کی جانچ کریں اور اپنے فیصلہ سے جملہ معاونین کو خصوصاً اور مسلمانان شہر کو عموماً مطلع کریں یہاں یہ ظاہر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ اس مجلس شوریٰ کا انتخاب اُن خاص ہدایات کے ماتحت عمل میں لایا گیا ہے۔ جو حضرت حکیم الامۃ مولانا حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی (سرپرست مدرسہ ہذا) نے اس غرض سے دی تھیں اور حضرت حکیم الامۃ مدظلہ العالی نے اس انتخاب کو پسند بھی فرمایا تھا۔

اس جلسہ میں حسب ذیل حضرات نے شرکت کی

(۱) جناب خان بہادر لواب حافظ شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ (۲) جناب الحاج بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم (۳) جناب مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب تاجر چرم (۴) جناب حاجی دلدار خاں صاحب تاجر چرم (۵) جناب حاجی محمد سعید صاحب کوتوال چھاؤنی کانپور (۶) جناب منشی محمد خلیل الرحمن صاحب (۷) جناب مولوی محمد احمد خاں صاحب (۸) جناب مولانا مولوی احمد عبدالحلیم صاحب (۹) جناب حاجی غنی احمد صاحب مالک مطبع رزاقی کانپور (۱۰) جناب حاجی محمد رفیع صاحب مالک مطبع مجیدی کانپور (۱۱) جناب حاجی ڈاکٹر عبدالصمد صاحب (۱۲) جناب سید احمد حسن صاحب بی اے آنریری مجسٹریٹ (۱۳) جناب مولوی محمد احامد صاحب ایم۔ اے ایڈوکیٹ (۱۴) جناب مولوی شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ۔

کارروائی مجلس شوریٰ مدرسہ جامع العلوم کانپور منعقدہ ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

نمبر ۱۔ بہ تحریک جناب حاجی بابو محمد حمزہ صاحب وبتائید جناب مولوی غلام محی الدین صاحب جلسہ امروزہ کی صدارت کے لئے جناب حافظ شیخ محمد ابراہیم صاحب کا انتخاب ہوا۔

نمبر ۲۔ جو اشتہارات مدرسہ جامع العلوم کی بدنظمی کے متعلق وقتاً فوقتاً شایع ہوئے آج کے اراکین جلسہ نے اُن پر غور کیا اور حسب تحریک جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب یہ طے پایا کہ ایک کمیٹی بغرض جانچ حسابات مدرسہ حسب ذیل اصحاب کی مقرر کی جائے اور بذریعہ اخبارات پبلک کو اطلاع دی جائے کہ انکو جو اعتراضات مدرسہ کے انتظامات کے متعلق ہیں وہ براہ مہربانی مع ثبوت قلمبند کر کے کمیٹی جانچ کے صدر کے پاس ایک ماہ کے اندر بھیجدیں اور جب کمیٹی طلب کرے تو وہ جو شہادت وغیرہ پیش کرنا چاہیں اس کے سامنے پیش کریں کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ جملہ اعتراضات کے متعلق مہتمم مدرسہ سے دریافت حال کرے۔ اپنی رائے اُن اعتراضات کے متعلق اس مجلس کے سامنے پیش کرے۔ کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ بشرط ضرورت کسی آڈیٹر کو اپنی مدد کے لئے بمعاوضہ مقرر کرسکتی ہے اور یہ معاوضہ مدرسہ کی آمدنی سے دیا جائے گا۔

حسب ذیل حضرات کی کمیٹی مقرر کی گئی

(۱) جناب محمد بشیر صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ (صدر جانچ کمیٹی) (۲) جناب حاجی محمد رفیع صاحب مالک مطبع مجیدی (ممبر کمیٹی) (۳) جناب مولوی احمد عبدالحلیم صاحب (ممبر کمیٹی) لہذا جملہ مسلمانان کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ اعتراضات مدرسہ جامع العلوم و جامع مسجد کانپور کے بارہ میں ہوں انکو وہ تحریر میں لاکر جناب محمد بشیر صاحب بیرسٹرایٹ لا کے پاس آج کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر روانہ فرمادیں بعد حصول اعتراضات کمیٹی جانچ شروع کرے گی۔

المشتہر

(حافظ) محمد نور الحسن خاں متولی ومہتمم مدرسہ جامع العلوم وجامع مسجد ٹپکاپور کانپور

نور اللغات

مرتبہ مولوی نور الحسن صاحب نیر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ہماری اُردو زبان کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک مفصل اور مستند لغت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی شکر ہے کہ ملک کے نامور ادیبوں نے اس طرف توجہ کی۔ امیرالشعراء حضرت امیر مینائی کے بعد حضرت سید احمد دہلوی نے فرہنگ آصفیہ کے نام سے کئی جلدوں میں ایک مفصل لغت لکھا اس کے ایک عرصہ کے بعد حضرت نیر کاکوروی نے برسوں کی تلاش وتحقیق کے بعد ایک نہایت ضخیم لغت تیار کیا ہے جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں اُردو زبان کے ایک ایک حرف کے متعلق بہت خوبی اور خوش اسلوبی سے داد تحقیق دی گئی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اتنا بڑا کام ایسے اچھے پیمانہ پر ایک فرد واحد سے کیسے انجام پاگیا بعض بعض جگہ ایک ایک لفظ کی تشریح وتحقیق میں کئی کئی صفحے بھرے ہوئے ہیں۔ انداز بیان بہت سادہ لیکن عالمانہ اور حکیمانہ غرض لغت کے سلسلے میں اب تک یہ آخری اور مستند کوشش ہے اور حامیان اردو کی قدردانی کی مستحق

دو رائیں

اُردو زبان کی لغات میں نور اللغات اپنے طرز کی تنہا لغت ہے جو بالکل جدید اصول پر مرتب کی گئی ہے اور الفاظ کے ذخیرہ کے لحاظ سے بھی غالباً تمام دوسرے لغت سے افضل ہے مرتب نے اسے بجید محنت وجانفشانی کے بعد مکمل کیا ہے۔ اس لغت کی اشاعت سے اُردو زبان کی کتابوں میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا۔ امید ہے کہ اہل علم وزبان داں حضرات اسکی قدر کما حقہ کرینگے اور مرتب کی محنت کی داد دینگے "زمانہ"

اُردو کے تمام مروجہ الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، دخیل کلمات کا پورا استقصا کیا گیا ہے اور شعرا اور اساتذہ کے کلام نظم ونثر سے ہر جگہ استفادہ کیا گیا ہے، دیباچہ میں متروک الاستعمال سے بھی دلچسپ بحث کی گئی ہے اور قواعد کے لحاظ سے الفاظ کی فصاحت پر جسقدر اثر پڑتا ہے اسے متعدد مثالوں سے سمجھایا ہے "نگار"

نور اللغات	جلد اول	الف ب	صفحات	۷۴۲	قیمت	عـہ
"	" دوم	پ سے غ	"	۵۱۴	"	ستے
"	" سوم	ف سے ق	"	۶۹۲	"	عـہ
"	" چہارم	ک سے ی	"	۱۰۴۲	"	للعـہ

صدر دفتر: مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں۔ جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنس بلڈنگ جے۔ جے اسپتال بمبئی

باہتمام [illegible] صداقت [illegible] کانپور سے شائع ہوا [illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ؎ ششماہی ۲ ؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ؎ ششماہی ۲ ؎

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۵

ادبیات

شباب کی دیوی

از جناب یاور علی خاں صاحب یاور!

وہ اٹھلا کے چٹکی بجاتی گئی
مری ہی غزل گنگناتی گئی
نرالی اداؤں سے گاتی گئی
ترنم کا دریا بہاتی گئی
لچکتی جھجکتی لجاتی گئی
مجھے مست و بیخود بناتی گئی

مجھے دیکھ آنکھیں چراتی گئی
نظر پھیر کے مسکراتی گئی
تبسم کی دولت لٹاتی گئی
نگاہوں کی بجلی گراتی گئی
لچکتی جھجکتی لجاتی گئی
مرے ہوش یکسر اڑاتی گئی

جو پھولوں کو آنکھیں دکھاتی گئی
تو کانٹوں سے دامن بچاتی گئی
وہ کلیوں کو ہنس کر دکھاتی گئی
گلستاں کو جنت بناتی گئی
لچکتی جھجکتی لجاتی گئی
مرا غنچۂ دل کھلاتی گئی

وہ خوابیدہ فتنے اٹھاتی گئی
جوانی کا جادو جگاتی گئی
ہزاروں دلوں کو لبھاتی گئی
زمانے کی راحت مٹاتی گئی
لچکتی جھجکتی لجاتی گئی
مرے دل کی دھڑکن بڑھاتی گئی

مرا نقد دل لے کے چلتی بنی
مجھے سوز غم دے کے چلتی بنی

دنیائے اسلام

ہندوستانی مسائل کے متعلق ایک عربی نقطۂ نظر

موسیٰ احسینی کے تاثرات

عرب لیڈر موسیٰ احسینی نے جو فلسطین کے مفتی اعظم کے بھتیجے ہیں اور آج کل لندن آئے ہوئے ہیں، ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ حق انتخاب حکومت کے متعلق کانگریس کے مطالبات سے فلسطین کے عرب بالکل متفق ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ تمام ہندوستان کی آزادی سے شام، فلسطین، اور شرق اردن، کی بلکہ تمام عرب دنیا کی اقوام کو بہت تائید حاصل ہوگی۔

انھوں نے کہا کہ کانگریس کا مطالبہ نہ صرف صحیح ہے بلکہ بالکل وہی ہے جو عربوں کا مطالبہ ہے انھوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریسی لیڈر عرب ممالک میں آئیں گے تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

موسیٰ احسینی نے مسلم لیگ کے مظاہروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تمام عرب لیڈر مسٹر جناح کے بے محل مظاہروں پر یک زبان ہو کر اعتراض کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان مظاہروں سے ہندوستان کے اتحاد کو نقصان پہونچا ہے۔

انھوں نے عربوں کے نقطۂ نظر کی یہ کہہ کر مزید وضاحت کی کہ جو کوئی تحریک ہندوستان کے مفاد کو نقصان پہونچاتی ہے۔ وہ عربوں کے لئے بھی مضر ہے یہی وجہ ہے کہ تمام عربی ممالک میں کانگریسی وزارتوں کے استعفے کی خبر نے بہت اثر کیا ہم نے یہ محسوس کیا کہ کانگریس نے جو نقطۂ نظر اختیار کیا ہے وہ ہی ہمارا بھی نقطۂ نظر ہے۔

اہل ہند کی طرح ہم بھی نازیوں کے طرز سیاست سے نفرت کرتے ہیں یہ سچ ہے کہ بعض لوگ اس پر بھی آمادہ ہیں کہ ان کو جہاں سے بھی مدد ملے حاصل کریں لیکن عربوں کے ذمہ دار لیڈر خوب جانتے ہیں کہ حق اور انصاف کسطرف ہے لیکن ہندوستان کی طرح ہم بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہماری امداد پوری رضامندی پر مبنی ہونی چاہئے اور ہمارے ممالک کو حکومت خود اختیاری کے حقوق کی ضمانت دی جائے اسی لئے ہمارے اور ہندوستان کے مطالبات یکساں ہیں ہم دونوں یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے ممالک کی آزادی کا سوال طاق پر نہ رکھ دیا جائے اگر ہندوستان کے مسلمان فرقہ داری اختلافات کو آلۂ کار بناتے رہیں گے تو اسلام کے مفاد کو تقویت نہیں پہونچ سکتی بلکہ وہ کمزور ہوتا جائے گا۔

اقلیتوں کے حقوق!

ہم سمجھتے ہیں کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت ضروری ہے اور اگر کانگریس یا مجلس دستور ساز ان حقوق کو نظر انداز کر دے گی تو بلاشبہ تمام دنیا کے مسلمانوں بلکہ سمجھدار غیر لوگوں کی ہمدردیاں بھی ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ ہوں گی لیکن ہندوستان کے ہر مسلمان کا پہلا سیاسی فرض یہ ہے کہ وہ ایک پکا ہندوستانی بنے، بالکل اسی طرح جس طرح کہ ہر فلسطینی عرب کا فریضہ ہے کہ وہ پہلے پکا فلسطینی بنے میری رائے ہے کہ اگر کانگریس عربی ممالک میں اپنے نمائندے بھیجے تو بہت اچھا ہو گا یعنی اگر مسٹر گاندھی یا مسٹر نہرو بھی آسکیں تو کوئی اور کانگریسی لیڈر ہمارے ممالک کا دورہ کرے، مصر سے ہندوستان تک کے تمام ممالک کے حالات کی یکسانیت کو فلسطین، شام، شرق اردن، اور حجاز کا ہر عرب لیڈر سمجھتا ہے اس قوم سے زیادہ جو خود اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہو کوئی دوسری قوم ان ممالک کے ساتھ صادقانہ خلوص اور ہمدردی نہیں کر سکتی جو اپنی سیاسی ترقی کے لئے کوشاں ہیں ہم سب کو اس کام میں ایک دوسرے کی تائید کرنی چاہئے۔

تحریک خلافت نے ایک مذہبی بنیاد رکھی تھی مگر اسوقت ہم کو اپنی کوششوں کی بنیاد حق انتخاب حکومت کے مطالبہ اور نازیوں کے خلاف برطانیہ کی امداد کرنے پر قائم کرنی چاہئے تمام اسلامی اقوام کے لئے جدوجہد کی ایسی مشترکہ بنیاد کبھی بھی پیدا نہ ہوئی تھی جیسی کہ اس وقت پیدا ہو گئی ہے

ترکی اور اٹلی میں معاہدہ ہونیوالا ہے

اطالوی اخبارات نے انگورہ کی ایک اطلاع کی بنا پر یہ خبر شائع کی ہے کہ ترکی اور اٹلی میں عنقریب ایک معاہدہ ہونے والا ہے جو اس معاہدہ کے مماثل ہو گا جو اٹلی اور یونان کے درمیان منعقد ہوا ہے۔

ترکی اخبار "وطان" کے نمایندے نے وزیر خارجہ ترکی سید سراج اوغلو سے ملاقات کی اور ان سے اس معاہدے کی تفصیلات دریافت کیں، وزیر خارجہ نے فرمایا کہ اٹلی کو اب احساس ہو گیا ہے کہ ترکی سے بگاڑنا کوئی اچھی بات نہیں ہے اور دونوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ تعاون کیساتھ زندگی بسر کی جائے گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں اٹلی کی طرف سے ایسی حرکات کا ظہور ہوا ہے کہ اگر ان کو افشا کر دیا جاتا تو تمام ترکی میں آگ لگ جاتی مگر ہم معاملہ کو آگے بڑھانا نہیں چاہتے اب مسولینی گذشتہ حرکات کا کفارا ادا کرنا چاہتے ہیں اور ہم ان کی معذرت کرنے کیلئے تیار ہیں۔

وزیر خارجہ نے فرمایا کہ ہمنے اس معاہدے کیلئے چند شرائط پیش کر دی ہیں جنکو قبول کرنے پر معاہدہ ہو سکے گا اور امید ہے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ کانپور شنبہ ۳ر فروری ۱۹۴۰ء نمبر ۵

مسٹر چیمبرلین نے پوزیشن واضح کردی

نیشنل پبلک انٹرسٹ کمیٹی کے لنچ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ نے بتلایا کہ لڑائی میں اب تک برطانیہ نے کیا کیا کامیابی حاصل کی ہے۔

آپ نے بتلایا کہ ہمیں بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ کل ایک ہن ڈوبی کشتی نے پہلی مرتبہ ایک حفاظتی جہاز پر حملہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بحری اور ہوائی فوجوں نے ملکر ہن ڈوبی کشتی کو تباہ کردیا۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ برطانیہ کی بحری طاقت بہت زیادہ ہے۔ اور وہ جہازوں کی حفاظت کے لئے مسلح جہاز بھیجنے میں کامیاب رہی ہے۔ غیر جانبدار ملک بھی اس سسٹم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ ہوائی فوج کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ہوائی جہاز بنانے پر ۱۹۴۰۔۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں سات گنا مزدور لگا ہوا ہے۔ گذشتہ لڑائی میں زیادہ سے زیادہ جتنا مزدور لگایا گیا تھا یہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

کینیڈا میں ہوابازوں کو تربیت دینے کی اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ کینیڈا میں کم سے کم ۷۰ ٹرینگ اسکول قایم کئے جائیں گے۔ ۸۰ سے زیادہ ہوائی مستقر بنائے جائیں گے۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ جب لڑائی کی اتنی بڑے پیمانہ پر تیاریاں کی جاتی ہیں۔ تو یہ امر یقینی ہے کہ کچھ نہ کچھ پابندیاں لگانا پڑتی ہیں جو کہ شکایت کا باعث ہو سکتی ہیں اخباروں کی خبروں اور پارلیمنٹ کی بحث سے بعض لوگ یہ اندازہ لگالیتے ہیں کہ لڑائی کے جیتنے کے لئے حکومت بہت کم کوشش کررہی ہے۔ لیکن وہ لوگ صحیح اندازہ نہیں لگاتے کوئی بھی جمہوری حکومت نکتہ چینی سے نہیں بچ سکتی۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہوگا اگر پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے اصل واقعہ یہ ہے کہ نہ صرف شاندار کوشش کی گئی ہے بلکہ شاندار نتایج بھی برآمد ہوئے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے یہ بھی اعلان کیا کہ ہم ایک نامی بے اصولے گر طاقتور دشمن کے ریشہ دوانیوں کو کچلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کے مفاد اور جذبات انکے ساتھ ہونگے جو کہ قوموں کے حقوق برقرار رکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس اسوقت تک لڑیں گے جب تک آزادی کو جس پر حملہ کیا جائے بحال نہ ہوجائے جب تک دوست اور دشمن ایک ساتھ ملکر ایک خوشحال اور محفوظ دنیا بنا سکیں۔

فوج کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ اسوقت برطانیہ، فرانس، ہندوستان اور دیگر ملکوں میں اور شاہی سلسلہ رسل و رسائل پر ہماری ۱۲ لاکھ مسلح سپاہ موجود ہے۔ ہماری ملک اور سلطنت کی پہلی ڈیفنس لائن ہمارے جہاز ہیں جہاں کہیں ہمارے جہاز جاتے ہیں وہی سمندر ان کے لئے میدان کارزار ہے اور ہمارے جہاز دنیا کے ہر گوشہ میں گھوم رہے ہیں۔ ایک مثال کے ذریعہ آپ نے بتلایا کہ لڑائی چھڑنے کے بعد ایک جنگی جہاز ۳۴۰۰۰ میل کا گشت لگا چکا ہے لڑائی کے پہلے ۱۲۰ ایام میں ہمارا ایک کروزر ۱۲۰ دن تک سمندر میں رہا۔

جرمنی کی طرف سے سب سے مضحکہ خیز جو بیان دیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے برطانیہ سے سمندر کی کمان چھین لی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جرمن غیر مسلح جہازوں پر حملہ کررہے ہیں اور اس طریقہ پر وہ چند جہازوں اور جہازیوں کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں لیکن یہ کوئی بہادری نہیں ہے بلکہ اس قسم کے حملوں کو بزدلانہ کہا جائے گا۔ برطانیہ کا بحری بیڑہ نہ صرف اپنے ملک کے جہازوں کی حفاظت کرنے کے قابل ہے بلکہ وہ غیر جانبدار ملکوں کے جہازوں کی بھی حفاظت کررہا ہے۔

لڑائی کے سلسلہ میں حکومت کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ خود جرمنوں کے فعل سے روزانہ یہ بات صاف ہوتی جارہی ہے کہ ہم ہر اس ملک کے لئے لڑ رہے ہیں جس کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں اس پر زیکوسلوویکیہ، پولینڈ اور فنلینڈ کی طرح حملہ نہ کردیا جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ غیر جانبدار ملکوں کو یہ فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے کہ وہ لڑائی میں شریک ہوں یا نہ ہوں لیکن ہم اُن سے اس بات پر غور کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں کہ گو اپنے لڑائی کے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہم ایسا کام کرتے ہیں جس سے انکو دقت یا نقصان ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے کبھی کسی غیر جانبدار ملک کا جہاز نہیں ڈبویا اور نہ کسی غیر جانبدار ملک کے کسی آدمی کی جان لی لیکن اس کے برعکس ہمارا دشمن کمزور اور چھوٹے ملکوں کو مٹانے پر تلا ہوا ہے۔

جاپان کے حال کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ ہمیں اس سے زیادہ دکھ اور کسی بات کا نہیں ہوگا۔ کہ اہل جاپان اور حکومت جاپان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوجائے کہ ہم نے دیدہ و دانستہ یا ارادتاً لڑائی کے حقوق کا استعمال جاپانی قوم کا پاس کئے بغیر کیا ہے۔

مہاتماجی اور وایسرائے

جوں جوں مہاتما گاندھی اور وایسرائے ہند کے درمیان گفت وشنید کا زمانہ قریب آتا جاتا ہے۔ واردھا اور دہلی میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ آجکل واردھا کے حلقوں میں مہاتما جی کی نقل و حرکت کا جائزہ نفسیاتی پہلو سے لیا جارہا ہے۔ مثلاً مہاتما گاندھی نے مون برت کی میعاد میں اضافہ کردیا ہے یعنی اب تک وہ جو ہفتہ میں چوبیس گھنٹہ کا برت رکھتے تھے۔ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد انہوں نے زیادہ عرصہ تک مون برت رکھا۔ وہ اپنی طاقت کو آیندہ جد وجہد کے لئے محفوظ رکھ رہے ہیں۔ معاصر امرت بازار پتر کا کے نامہ نگار خصوصی نے تو یہ اطلاع دی ہے کہ مہاتما گاندھی صلح کے لئے بے چین ہیں مگر مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ دہلی اور واردھا دونوں سے

یوپی کے زمینداروں کو مخلصانہ مشورہ

مہاراج کمار سر وجے آف وزیانگرم ایم ایل اے (یو. پی) نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

"صوبہ آگرہ کی زمیندار ایسوسی ایشن نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ نئے ٹیننسی ایکٹ کے قانونی جواز پر اعتراض اٹھایا جائے۔ میں قانون کی بحث میں تو نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ لیکن میں اتنا ضرور کہونگا کہ یہ ایسا ہی ہوگا۔ کہ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک کٹوائی جائے۔ اس قانون کو گورنر منظور کرچکے ہیں۔ کیا ضرورت ہے کہ ہم نیک اعتقادی اور صلح کن طریقہ پر کام کرنے کے بجائے جلدبازی میں اس قانون کو تباہ کرنے کی کوشش کریں؛ ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اب طاقت کا سیاسی اور اقتصادی توازن دیہات میں چلا گیا ہے۔ اور ہر دلعزیز نیک اعتقادی پر ہی ہمارا نظام قایم رہ سکتا ہے۔

وایسرائے کے تازہ اعلان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کو اب درجہ نوآبادیات ملنے والا ہے۔ اور جب یہ حقیقت میں ہندوستان کو مل جائیگا تو اس میں سب سے بڑا ہاتھ دیہات کا ہی ہوگا۔ لہذا یہی اچھا ہے کہ ہم ہر موقعہ پر عوام کے طرفدار رہیں۔ اور اگر ہم نے ہائی کورٹ یا فیڈرل کورٹ میں قانون کو تباہ کرنے کی اپنی مجوزہ کوششیں جاری رکھیں تو عوام کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ نہیں ہونگی۔ اس قانون کے خلاف لیجسلیچر میں جنگ کرنے سے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔ اسی وقت میں نے اپنے زمیندار بھائیوں سے اخبارات کے ذریعہ اور زبانی اپیل کی تھی کہ اس جنگ کو ختم کردیا جائے۔ مگر افسوس! میری یہ اپیل صدا بصحرا ثابت ہوئی ہماری مخالفت سے کسانوں میں بڑی بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا۔

قانون پر اعتراض کرکے اب اس ہنگامہ کو زیادہ کیوں بڑھایا جائے؛ یہ جمہوریت کا دور ہے، اور اس کا دوسرا نام یہ ہے کہ ایسی حکومت جو عوام کی ہو عوام کے لئے ہو اور جسے عوام ہی مرتب کریں۔ اسلئے اگر ہمیں زندہ رہنا ہے تو ضرور قربانی کرنا ہوگی۔ میرے خیال میں اس خودکشانہ کوشش سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم اس قصہ میں پڑکر اپنے لئے اور ایک شدید خطرہ لے لیں گے۔ اور میرا یہ کہنا بیجا نہیں ہے کہ یہ ایسا ہی بے تکا ہوگا۔ جیسا کہ ایک نامعلوم شکار کے پیچھے دوڑا جائے۔ درجہ نوآبادیات کے اتحت اب، جو حقیقی جمہوری دور آنے والا ہے اس میں اگر رائے عامہ ہمارے خلاف ہے تو نہ حکومت بالادست اور نہ ہی فیڈرل کورٹ ہماری کوئی امداد کرسکے گا۔ پھر ہم اس رنگین زمانہ کو ذہن میں رکھکر کسی زمانہ میں کیوں سوچیں؛ مکمل جمہوریت میں جواب جلد آنے والی ہے۔ عوام الناس ہمارا وجود بنا سکتے ہیں۔ اور ہم آج ان سے جو صرف محاذوں پر جنگ کررہے ہیں یہ ان کے لئے سب سے بڑا جواد ہوگا۔

۵ صرف پیوپلز گراموفون کمپنی اور کانپور گراموفون کمپنی میں ملے۔ جنکو پولیس نے اپنے قبضہ میں کرلئے

کونسل الکشن

یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کے ضلع کانپور کے دیہاتی عام حلقہ کا الکشن ۱۵ فروری کو ہوگا جس کے لئے مندرجہ ذیل ۶ پولنگ اسٹیشن مقرر کئے گئے ہیں۔

اکبرپور، ملہور، بھوگنی پور، کانپور، جھنجھک گھاٹم پور۔

مقابلہ مسٹر رام نرائن گرگ، پنڈت راج نرائن شکل اور پنڈت امرناتھ پانڈے میں ہوگا۔ کل ووٹروں کی تعداد تقریباً ۳۲۰۰ ہے۔

خدمات کا اعتراف

کانپور میں چند یوم سے انجمن "وطن" شہر کے چند نوجوانوں نے قایم کی ہے اور وہ آجکل پولیس ٹیکس کے متعلق مسلم لیگ کے دفتر میں مظلوم مسلمانوں کے ہاتھ بٹاکر شب و روز تحریری خدمت کررہے ہیں۔ ان نوجوانوں کی ان شب و روز کی

آئینہ کانپور

جناب حفیظ جالندھری

مدرسہ فیض عام اسکول کی مالی امداد حاصل کرنے کے لئے منتظمان اسکول نے یہ انتظام کیا ہے کہ جناب حفیظ جالندھری کو بلایا ہے اور انکو اس پر آمادہ کیا ہے کہ وہ محض اسکول کی اعانت اور امداد کے لئے اہل ذوق کو شاہنامہ اسلام کا حصہ سوم خود پڑھکر سنائیں چنانچہ ۲ر فروری ۸ بجے رات کو مدرسہ فیض عام مکھنیا بازار میں جناب حفیظ جالندھری شاہنامہ پڑھیں گے اس کے ٹکٹ کا داخلہ مندرجہ ذیل رکھا گیا ہے۔

عہ، ۸، عا، ۸، عہ

امید ہے کہ اہل ذوق اور متمول حضرات اس میں شریک ہوکر لطف اور ثواب دونوں حاصل کرینگے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم. ایل. سی کی صدارت میں ۳۰ر جنوری کو منعقد ہوئی جسمیں ایک ایکٹر سے کچھ زائد زمین سیسہ مئو نالہ اسکیم کی رعایتی قیمت پر سرونٹس آف پیوپلس سوسائٹی کانپور برانچ کے لئے دینا منظور کیگئی ٹرسٹ نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی تھی کہ وہ سارے ہندوستان کے امپرومنٹ ٹرسٹوں کے کاموں کا مطالعہ کرکے ایک رپورٹ پیش کرے چنانچہ اس سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی جو بحث و مباحثہ کے بعد منظور کی گئی۔

جن زمینوں کی فروخت کی اجازت اس ماہ میں دی گئی ہے اسکی قیمت کا تخمینہ ۸۔۱۲۔۱۳۶۰۱۲ روپیہ ہے

کونسل الکشن

یو. پی لیجسلیٹو کونسل کے عام شہری کانپور جنرل حلقہ کے الکشن کے سلسلہ میں مسٹر رفیع احمد قدوائی کانپور تشریف لائے تھے اور آپ نے ڈاکٹر برجندر سروپ جوکہ کونسل کے موجودہ ممبر ہیں اور آیندہ بھی امیدوار ہیں انکی حمایت میں شہر کے معزز حضرات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی حمایت میں بات چیت کی۔ کانگریس ڈاکٹر صاحب موصوف کی پوری حمایت کررہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف زبردست مجارٹی سے کامیاب ہوں گے۔

مسلم لیگ

چودھری خلیق الزماں صاحب ۲۸ر جنوری کو کانپور تشریف لائے اور آپکی موجودگی میں حاجی قمرالدین صاحب ایکٹنگ پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ اور مسٹر محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رئیس سکریٹری منتخب کئے گئے۔

مزدور لیڈروں کو نوٹس

مسٹر ایس ایس یوسف پریسیڈنٹ مزدور سبھا اور مسٹر ارجن اروڑا کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ۱۲۴ اے اور ۱۵۳ اے کے ماتحت پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت اور اسی قدر رقم کے مچلکے طلب کئے گئے تھے۔ مسٹر ارجن اروڑا نے ضمانت اور مچلکے دیئے اور چونکہ مسٹر یوسف نے ضمانت اور مچلکے پیش نہ کئے اسلئے وہ جیل بھیجدئے گئے۔ آیندہ پیشی ۸ر فروری کو ہوگی۔

میونسپل بجٹ

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے کانپور میونسپل بورڈ کا دائرڈ بجٹ ۴۰۔۱۹۳۹ء پاس کردیا ہے۔

مزدور سبھا

کانپور مزدور سبھا کے جنرل کونسل کا جو انتخاب ہوا ہے اسمیں زبردست مجارٹی کمیونسٹ پارٹی کی ہے۔ اور چند ممبران ایسے منتخب ہوئے ہیں جو کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ہیں مزدور سبھا کی نئی کونسل کا جلسہ ۴ر فروری ۹ بجے دن کو ہوگا۔ جسمیں عہدہ داران کے انتخاب کے لئے تاریخ مقرر کی جاویگی۔

مسٹر ایم. این رائے

گذشتہ ہفتہ مسٹر ایم. این. رائے کانپور آئے تھے اور تین روز کے قیام کے بعد بنارس چلے گئے۔ آپ نے ڈی. اے. وی کالج، سناتن دھرم کالج، کرائسٹ چرچ کالج، تلک ہال اور مسلم لیگ، ریڈیکل پارٹی کے سامنے تقریریں کیں۔

باغیانہ تقریر کے جرم میں نوٹس

مسٹر عوض علی سکریٹری ٹھیلہ گاڑی یونین اور مسٹر شبیر حسین کارکن سٹی مسلم لیگ کو زیر دفعہ ۱۰۸ پانچسو روپیہ کی ایک ضمانت اور اسی رقم کے دو مچلکے داخل کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جرم یہ ہے کہ انہوں نے باغیانہ تقریریں کیں جو زیر دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف قانونی چارہ جوئی کے قابل ہیں۔

مزدور لیڈر کو کالے پانی کی سزا

ڈسٹرکٹ جج کانپور نے ۵۰ سالہ کمیونسٹ لیبر لیڈر چچا جان محمد کو ۳ر ستمبر کو باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۶ ماہ قید سخت اور زیر دفعہ ۱۲۱ حکومت برطانیہ کا تختہ الٹنے کے جرم میں عمر بھر کے لئے کالے پانی کی سزا دی ہے۔ جج صاحب نے اس سزا پر اظہار افسوس کیا ہے لیکن دفعہ ۱۲۱ میں کم سے کم سزا کالا پانی ہی ہے۔ لہذا مجبوراً فاضل جج کو عمر بھر کے لئے کالے پانی کی سزا تجویز کرنی پڑی۔

تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ

پریڈ کے میدان میں ہندوؤں و مسلمانوں کی ایک مشترکہ میٹنگ مسٹر آر. ناطمی کی زیر صدارت منعقد ہوئی جسمیں تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف تقریریں کیں اور یہ بتایا گیا کہ یہ ٹیکس ناجائز و نامناسب اور غیر منصفانہ ہے۔

کامریڈ بوس کا مقدمہ

کامریڈ اشوک کمار بوس مشہور مزدور سبھا کارکن کا مقدمہ آج ۳۰ر جنوری کو رائے صاحب رماں کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ سرکار کی طرف سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور شارٹ ہینڈ رپورٹر مسٹر امیر حیدر کے بیانات ہوئے اس کے بعد مقدمہ ملتوی ہوگیا۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری

موضع سیتی تھا، گھاٹم پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۶ ڈاکوؤں کو جو مسلح تھے اور موضع بھیتی میں ڈاکہ ڈالنے کی تیاری کررہے تھے گرفتار کیا گیا ہے۔ ڈاکوؤں نے اپنے ہتھیار کنوئیں میں پھینک دیئے اور بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے انھیں گرفتار کرلیا۔ ڈاکو تمام کانپور کے رہنے والے ہیں۔ ان میں شمبھو رتن اور شیو پرشاد ساکن محلہ فیل خانہ۔ بابولال ساکن منی رام کی بغیہ۔ رام بھجن ساکن دھن کٹی شمبھو نرائن ساکن سیسامئو اور رگھناتھ ساکن شتر خانہ کے نام بھی شامل ہیں۔

مسلم آزادی کا مطالبہ

مسٹر مظفر نے جو مقامی مسلم لیگ کے ایک بارسوخ لیڈر ہیں، مسٹر جناح کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہندوستان بھر میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ یوم آزادی مقرر کریں اور اس موقعہ پر مسلمان اپنی آزادی کی خواہش کو ظاہر کرنے کی کوشش کرینگے۔ مسٹر مظفر لکھتے ہیں۔ کہ اگر مسٹر جناح نے ایسا نہ کیا تو اخلاقی طور پر مسلمان اپنی آزادی کی خواہش کا اظہار کرنے میں ہندوؤں سے پیچھے رہیں گے۔

مزدور سبھا کارکن کو سزا

کامریڈ عوض علی جنہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانت اور مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا تھا۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک دن کی مہلت مانگنے کے لئے حاضر ہوئے لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انھیں مہلت دینے سے انکار کردیا اور انھیں جیل بھیجدیا گیا۔

ہندو میمورنڈم

ہندو سنگھ کی طرف سے ہز ایکسیلینسی گورنر یوپی کی خدمت میں ایک میمورنڈم بھیجا گیا ہے جسمیں پیونٹی پولیس ٹیکس کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے اور اسکی خامیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے

ہریجنوں کا جلسہ

یکم فروری کو ڈپریسڈ کلاس کا ایک جلسہ ہوا جسمیں حکام سے یہ اپیل کی گئی کہ ہریجنوں کو پیونٹی پولیس ٹیکس سے مستثنیٰ کردیا جائے۔

گراموفون

یکم فروری کو سی. آئی. ڈی. پولیس نے گراموفون کی دو کانوں کی تلاشی "شہیدوں کی ٹولی" کے ریکارڈوں کے لئے لی جس کو کہ گورنمنٹ یو. پی نے ضبط کرلیا ہے۔ یہ ریکارڈ ۵

سبد گل

خدا نظر بد سے بچائے اب تو ہندوستان کی بھی عورتیں مردانہ وار خم ٹھونک ٹھونک کر مردوں کے مقابلہ میں آرہی ہیں اور یوروپین عورتوں کیطرح ہندوستان کا یہ نازک اندام طبقہ بھی روزانہ نئے نئے مطالبہ پیش کر رہا ہے۔

کئی سال کی بات ہے کہ لکھنؤ میں عورتوں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی اس کانفرنس میں جہاں دوسرے مطالبہ پیش کیے گئے تھے وہاں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ مردوں پر پابندی لگائی جائے کہ وہ عورتوں سے زیادہ بچے پیدا نہ کرائیں کیونکہ اس سے عورتوں کے حسن وجمال میں فرق آجاتا ہے

یہ تو تھی تین چار سال کی پرانی بات! اس تین سال میں عورتوں نے کافی ترقی کر لی ہے۔ اس ترقی کا نتیجہ یہ ہے کہ (اندھرا) کی حسین وجمیل عورتوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ تمام انتخابی باڈیوں اور ملازمتوں میں اس لطیف طبقہ کو ایک تہائی حصہ دیا جائے یہ بھی ان کی مہربانی ہے کہ ایک تہائی حصہ مانگ رہی ہیں اگر یہ جملہ حقوق ہی اپنے لیے محفوظ کرلیں تو کس کافر کو عذر ہو سکتا ہے۔

اندھرا کی عورتوں کے اس مطالبہ کے ساتھ ہی ساتھ بھوپال کی عورتوں نے بھی اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں دو ہفتہ ہوئے کہ پانچسو عورتوں کے لانبے چوڑے اور حسین وجمیل وفد نے نواب صاحب بھوپال سے ملاقات کی تھی اور اپنے متعدد مطالبات پیش کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ پولیس کو ہدایت کی جائے، کہ وہ عورتوں کی حرمت و عزت کیا کرے۔

اندھرا، اور بھوپال کی عورتوں کی اس سوجھ بوجھ کے ساتھ ذرا لکھنؤ کی بھی حاضری دماغی ملاحظہ فرمایئے:۔

حال ہی میں قیصر باغ لکھنؤ میں سارے ہندوستان کی عورتوں کی ایک کانفرنس میں ناکتخدا لڑکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

یہ کیا پرانہ طریقہ ہے کہ ماں باپ جس مرد کے ہاتھ میں چاہتے ہیں ہمارا ہاتھ دیدیتے ہیں اب ہمکو آزادی دیجائے تاکہ ہم خود اپنے لئے اپنا شریک زندگی تلاش کریں۔

سچ ہے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی بھلا کسی کو کیا حق حاصل ہے کہ بیچ کا بچولیا بنے۔

بہرحال ان دلچسپ واقعات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب ہندوستان جنت نشان کی بھی عورتیں کروٹ بدل رہی ہیں اور وہ زمانہ قریب ہے جب ہندوستان کے مردوں کو بھی عورتوں کا غلام بنکر رہنا پڑے گا، کسقدر پرلطف اور پرکیف ہوگا وہ زمانہ۔

غیر ملکی ریڈیو سننے والوں کو سزائے موت

لندن ۲۷ جنوری نازی افسروں نے جرمنی کے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ ریڈیو پر غیر ملکی براڈکاسٹ سننے والوں کو آیندہ ہرگز معاف نہ کیا جائے گا اور یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اس جرم کی سزا موت تک ہوسکتی ہے۔

جرمنی میں جو غیر ملکی لوگ آباد ہیں ان پر بھی یہ پابندی عائد ہے۔

کینڈا میں عام انتخابات ہونگے

اوٹاوہ ۲۵ جنوری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے لارڈ ٹوئیڈ میر گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ جاڑے کے موسم میں عام انتخابات کیے جائیں گے۔

ادب لطیف

نالۂ شبگیر!

از جناب قاضی نذیر الاسلام صاحب

مترجمہ فاطمہ صاحبہ

سیکڑوں برس بیت گئے۔

اور رات کی لیلا مشرق کے آستانہ پر اب تک آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے، تقدیر کا درخشاں ستارہ بحر خجالت میں غرق ہو کر کبھی کا ڈوب بھی چکا آہ! ہم آج تک اس شرمندگی کے دھبہ کو نہ دور کرسکے، نہ دھو سکے۔

موت! ظالم موت ہمارا خون چوس چوس کر اب تک زندہ ہے شاید اس طور پر ہم اپنے آباد اجداد کا قرض اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں، مادر ہند کیا تو جانتی ہے صبح صادق کی نورانی صورت ہمیں کبتک نظر آئے گی۔

شاید شام وطن کا دیا ہاری ہوئی بازی کی جنت اٹھا کر کبھی کا گل بھی ہوگیا، ہم صدیوں سے اس کی لو اکسا رہے ہیں، ہماری پیشانی پر جو داغ ہے جب وہ شفق میں رنگ بھرتا ہے تو زمانہ اسے دیکھ کر تڑپ جاتا ہے اور پکار اٹھتا ہے کہ وہ صبح ہوگئی، لیکن آہ! جو مژدۂ امید ہم اپنے خون دل سے لکھتے ہیں، تقدیر کے ظالم ہاتھ اسے فوراً ہی مٹا ڈالتے ہیں۔

افسوس! کیا یہ شام کبھی ختم ہوگی

ایک نسل کی بداعمالیوں کا خمیازہ باقی نسلیں کب تک اٹھاتی رہیں گی اے مادر وطن! بے شمار ہاتھ اپنے دلوں کے سیپارے تیرے حضور چڑھانے لائے ہیں تاکہ پوجا مقبول ہوجائے جاگ اٹھا بھارت ماتا اپنے سپوتوں کی نذر قبول کرلے۔

ہمیں وحشیانہ درندوں کی سی زندگی اور بے شرمی کی موت پسند نہیں، جب مرنا ہی ہے تو پھر دیوتاؤں کی موت کیوں نہ مریں۔

برطانیہ سے جاپان کا تازہ پروٹسٹ

ٹوکیو ۲۹ جنوری. دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے پریس کانفرنس میں تبلایا کر جہاز "اساماما رو" کے حادثہ کے بارے میں جاپان برطانیہ سے پھر پروٹسٹ کرے گا.

ممکن ہے کہ جاپان گرفتار شدہ ۲۱ جرمنوں کی واپسی کا مطالبہ کرے. آپ نے مزید کہا کہ اس واقعہ سے جاپان کے وقار کو زبردست دھکا پہونچا ہے.

جنوبی افریقہ کا نیا قانون

میسور ۲۹ جنوری. رائٹ آنریبل سرنیواس شاستری وائس چانسلر انا ملائی یونیورسٹی جو جنوبی افریقہ میں حکومت ہند کے سب سے پہلے ایجنٹ تھے آج میسور پہونچے تو ان سے نمائندہ اخبار نے مہاتما گاندھی کے اس بیان پر انٹرویو کیا جو حال میں انہوں نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے خلاف بل کے بارے میں دیا ہے مسٹر شاستری نے فرمایا کہ ڈاکٹر ملن جنوبی افریقہ کی یونین کی اس بات پر آمادہ کرنے کی کامیاب نہ ہوسکیں گے کہ یہ امتیازی قانون جنوبی افریقہ کی حکومت سے پاس کراسکیں.

فرانس کے وزیر اعظم کی تقریر

پیرس ۳۰ جنوری. فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈلاڈیر نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن کی طاقت کا کم تخمینہ لگانا حماقت ہے. جرمنی کے مقابلہ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنا ہوگی. اب یہ ثابت ہوگیا ہے کہ نازی دنیا پر اپنا سکہ جمانا چاہتے تھے اور فرانس ناانصافی اور ظلم کا دور مٹانا چاہتا ہے. جرمنی کی طاقت کچھ ہی سہی مگر فرانس فتح حاصل کرکے رہے گا.

عالم نسواں

شوہروں کا بیویوں کیسا تھ عشق

کیا شوہر بیویوں سے عشق کرسکتے ہیں شوہروں کے عشق ومحبت میں کون سے جذبات پوشیدہ ہوتے ہیں اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مغربی خاتون نے لیڈیز میگزین میں ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون شائع کیا ہے ہم اس مضمون کے بعض حصوں کا ترجمہ اپنے ناظرین کی معلومات اور دلچسپی کے لیے درج ذیل کرتے ہیں۔

میں یہ تو نہیں کہتی کہ دنیا میں ایسے مرد موجود ہی نہیں ہیں جو اپنی بیویوں سے عشق کرتے ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کروں گی کہ ایسے مردوں کی تعداد اس قدر کم ہے کہ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے، میرے نزدیک دنیا میں وہ عورت خواہ غریب ہی کیوں نہ ہو سب سے زیادہ خوش نصیب ہے جسکو عشق کرنے والا شوہر ملجائے کیونکہ ایسی عورت کی زندگی دنیا کی دولتمند سے دولتمند عورت کے لئے قابل رشک ہے۔

میں ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتی ہوں کہ بہت ہی کم مرد ایسے ہیں جن کو اپنی بیویوں سے عشق ہو عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا کہ شوہر محض اپنی بیویوں سے ایک رسمی تعلق رکھتے ہیں اس سے زیادہ ان کا اپنی بیویوں سے کچھ زیادہ واسطہ نہیں ہوتا۔

جن شوہروں کو اپنی بیویوں سے عشق ہوتا ہو اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیویوں کی خامیوں اور کمزوریوں کو بھی نظر انداز کرتے چلے جاتے ہیں اور کوئی ایسی بات کبھی بھول کر نہیں کرتے جس سے اس کی بیوی کے دل پر میل آئے لیکن عموماً دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ مرد کبھی بیویوں کی کمزوری کو نظر انداز نہیں کرتے اگر بیوی سے ذرا سی بھی لغزش ہوجاتی ہے تو اسے بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور کبھی بھی اس کے احساسات اور جذبات کی پرواہ نہیں کرتے جس کے معنی یہ ہیں کہ شوہر بیویوں سے عشق نہیں رکھتے بلکہ اسے گھر کی ایک نوکرانی یا منتظمہ خیال کرتے ہیں۔

اگر عورتیں اپنی زندگی کے واقعات پر غور کرینگی تو ان کو پتہ چلے گا کہ ذرا سی لغزش اور ذرا سے نقصان سے ان کے شوہر برافروختہ ہوجاتے ہیں اس کے برخلاف اگر خود شوہر کے ہاتھوں بڑے سے بڑا نقصان ہوجاتا ہے تو اسے "مقدر کی خرابی" کہہ کر نظر انداز کردیتے ہیں، مردوں کا یہ رویہ کیا صاف طور پر ظاہر نہیں کر رہا ہے کہ وہ بیویوں سے محبت نہیں رکھتے بلکہ ان سے ان کا ایک رسمی اور سوشل تعلق ہے۔

مجھے معاف کیا جائے اگر میں آزادی کے ساتھ یہ کہدوں کہ سو میں سے ننانوے مرد ایسے ہیں جو اپنی بیویوں کے ہوتے ہوئے بھی غیر عورتوں کا ذکر کرنا اور غیر عورتوں کے ساتھ زندگی گذارنا کوئی برائی نہیں خیال کرتے اور بعض اوقات حالات اس سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں اگر شوہروں کو اپنی بیویوں سے محبت ہوتی تو کیا وہ یہی اخلاق سوز رویہ اختیار کرتے۔

میں اپنی بہنوں کو صاف الفاظ میں بتادینا چاہتی ہوں کہ مرد کبھی کسی عورت سے اس لئے شادی نہیں کرتے کہ ان کو اس کے ساتھ محبت ہے یا وہ عاشقانہ زندگی گذارنے کے خواہشمند ہیں بلکہ شادی سے مردوں کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا کہ ان کو ایک ایسی عورت مل جائے جو ان کے مال کی حفاظت ونگرانی کرتی رہے اور ان کے گھر کے نظام کو صحیح اور ٹھیک طریقہ پر چلائے ان کے لئے اولاد پیدا کرے اور ان کی اطاعت اور خدمت گذاری کے فرائض انجام دے۔

چنانچہ عورتیں ایسا نہیں کرتی ہیں ان کو دھکے دیکر گھروں سے نکال دیا جاتا ہے اور اگر نکالا نہیں جاتا ہے تو ان کے ساتھ وہ ظالمانہ طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے جس سے وہ خود ہی گھر بار چھوڑ کر نکل جائیں۔

کمسن لڑکیوں کو نوجوانوں کے عشق پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے چنانچہ ایک دو نہیں لاکھوں لڑکیاں ایسی ہیں جنھوں نے نوجوانوں کے عشق کے فریب میں آکر شادی کرلی لیکن ان کو پتہ چلا کہ یہ عشق عارضی تھا جوں جوں زمانہ گذرتا گیا عشق سرد پڑتا گیا اور سرد پڑنا بھی چاہئے تھا کیونکہ یہ عشق نہیں تھا بلکہ نفسانی جذبات تھے جنھوں نے ابھر کر عشق کی صورت اختیار کرلی تھی اور جن کے سرد ہونے کے بعد اس نمائشی عشق کا سرد ہونا بھی یقینی تھا۔

ان ناسمجھ لڑکیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مرد بہت کم عشق کیا کرتا ہے کیونکہ وہ عشق کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا اس کی زندگی اول سے لیکر آخر تک کاروباری ہے لہذا وہ عورت کے ساتھ بھی ایک کاروباری کرنا چاہتا ہے۔ اور کاروبار بھی ایسا جس میں گھاٹے کی ذمہ دار ہمیشہ غریب عورت ہی قرار دی جاتی ہے۔

اس لئے میں نوجوان اور شادی شدہ لڑکیوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہ شوہروں سے عشق حقیقی کی امید نہ رکھیں بلکہ اپنی سلیقہ مندی سے ان کے دلوں پر قبضہ جما کر اپنی اہمیت اور ضرورت ثابت کردیں اگر وہ ایسا نہ کرسکیں گی تو ان کی زندگی کبھی خوشگوار نہیں ہوسکتی۔

بچوں کی دنیا

تندرستی

تم نے ریل کا انجن تو ضرور دیکھا ہوگا؟ وہی بڑا سا کالا کالا دیو کا دیو جو ریل گاڑی کے آگے لگا رہتا ہے اور ہزاروں من بوجھ کھینچکر لے جاتا ہے۔

یہ انجن دن بھر کوئلے کھاتا ہے اور منوں پانی پیتا ہے اور کوئلوں کے نیچے سے خوب ہوا جاتی ہے اس سے آنچ برابر تیز ہوتی رہتی ہے آگ کی گرمی سے پانی کی بھاپ بن جاتی ہے اور اسٹیم کی طاقت سے انجن چلنے لگتا ہے۔

اسی طرح ہم سب آدمی اور جانور بھی ایک انجن کی طرح ہیں، کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں اور ہوا میں سانس لیتے ہیں کھانے سے ہمارے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور ہم چلتے پھرتے رہتے ہیں اگر بدن میں گرمی باقی نہ رہے تو ہم مرجائیں گے۔

مردے کا بدن بالکل ٹھنڈا پڑ جاتا ہے انجن میں خراب کوئلہ ڈالیں یا کنڈے وغیرہ جلائیں تو کیا ہوگا؟

انجن میں گندہ اور خراب پانی کیچڑ بھر دیں تو کیا ہوگا؟ پانی تھوڑا پہونچے گا اور بھاپ کم بنے گی انجن بہت سست چلیگا، میل کی وجہ سے جلدی خراب ہوجائے گا، انجن کے اندر کوئلہ کو ہوا کم لے گی تو کیا ہوگا؟ کوئلہ سلگ سلگ کر بجھ جائے گا نہ آگ جلیگی نہ گرمی پیدا ہوگی نہ بھاپ بنے گی انجن ٹھنڈا رہے گا۔

یہی حال تمہارا ہمیں کھانا نہ ملے یا برا کھانا ملے تو بدن میں گرمی نہ پیدا ہوگی یا کم پیدا ہوگی اور ہم یا تو مرجائیں گے یا بیمار ہوجائیں گے ہمیں پانی نہ ملے یا گندہ اور میلا پانی ملے تو ہمارے بدن کے اندر میل اور کیچڑ بھر جائے گی اور ہم بیمار پڑ جائیں گے، ہمیں ہوا نہ ملے یا صاف اور تازہ ہوا نہ ملے تو ہمارا خون صاف نہ ہوگا اور ہم بیمار ہوجائیں گے۔

ان باتوں سے تمہاری سمجھ میں یہ بات آگئی ہوگی کہ ہمارے مرنے اور بیمار پڑنے کے دو سبب ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ بدن کے اندر گرمی کم پیدا ہو اور دوسرے یہ کہ بدن کے اندر میل کچیل بھر جائے۔

پردۂ فلم

عامیانہ تصاویر کا زمانہ ختم

وہ تصاویر جن میں اوچھل، کود، بھاگ، دوڑ، اور فضولیات کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہندوستان میں کئی سال تک تجارتی اعتبار سے اچھی خاصی کامیاب ہوتی رہی ہیں لیکن زمانہ کے ساتھ عوام کا مذاق بھی بدل رہا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب عامیانہ اور ادنیٰ درجہ کی تصاویر کو سخت سے سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔

ہندوستان میں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ایسی کمپنیاں ہیں جن کی آمدنی کا دار و مدار ہی ان عامیانہ اور بازاری تصاویر پر تھا لیکن اب ان کمپنیوں کے کارکنوں کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ اچھی سے اچھی تصاویر کی تیاری کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں

ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ عامیانہ تصاویر تیار کرنے والی کئی کمپنیوں نے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ آئندہ عامیانہ اور بازاری تصاویر نہیں تیار کریں گی۔

چنانچہ یہ کمپنیاں بہترین افسانوں اور ماہرین فن کی تلاش میں ہیں تاکہ وہ زمانہ حاضرہ کے مطابق بلند معیار کی تصاویر تیار کرسکیں۔

عامیانہ تصاویر تجارتی لحاظ سے خواہ کامیاب ہوں یا ناکام لیکن ان کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ عوام کی اخلاقی حالت پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں ضرورت ہے کہ فلمساز اپنی تصاویر کو ان عامیانہ مناظر سے ہمیشہ پاک رکھیں جو تماشہ دیکھنے والوں کے دل و دماغ پر زہر کا اثر کرتے ہیں۔

عامیانہ تصاویر کو نظر انداز کردینا صرف قومی اور ملکی خدمت ہی نہیں بلکہ تجارتی لحاظ سے بھی مفید ہے ہم ہندوستانی فلمسازوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، وہ عامیانہ تصاویر کو چھوڑ کر اب بلند معیار کی تصاویر کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔

خدا کرے ان کی یہ کوشش جاری رہے۔

اضافی منافع کے ٹیکس کا بل

نئی دہلی ۲۸ جنوری. مرکزی اسمبلی کا بجٹ کا اجلاس ۶ فروری کو شروع ہوگا اسی روز اضافی منافع کے ٹیکس کا بل اس میں پیش ہوگا. سر جیمس ریسمین فائننس ممبر حکومت ہند اسی روز اسی بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کریں گے اور اس کمیٹی کی رپورٹ ۱۶ فروری سے پہلے طلب کی جائیگی تاکہ جلد از جلد اسے تمام مدارج سے گذار کر بجٹ میں شامل کیا جاسکے گا.

ہنگری کے وزیر خارجہ کی تقریر

لندن ۲۹ جنوری. ہنگری کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چاکی کل ایک تقریر کرینگے. جس میں تبلائیں گے. کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ سیانو کے ساتھ کیا بات چیت ہوئی تھی. آپ رومانیہ کے ساتھ تعلقات پر بھی روشنی ڈالیں گے.

فنلینڈ میں اسٹالن کے منصوبے

لندن ۳۰ جنوری. اسٹاک ہوم کی اطلاع ہے کہ روسی ڈکٹیٹر موسیو اسٹالن نے فنلینڈ کے متعلق اب اپنا ارادہ تبدیل کردیا ہے. پہلے انکا یہ خیال تھا کہ فنلینڈ کو فتح کرکے روس کا حصہ بنا لیا جائے اب انکا یہ خیال ہے کہ فنلینڈ میں روسیوں کو آباد کیا جائے گا. اور فنوں کو کسی دوسری جگہ بھیجدیا جائے گا.

ترکی کو سونا

انقرہ ۲۸ جنوری. برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان معاہدہ کے ماتحت ترکی کو ۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ کا سونا دینا منظور کیا تھا وہ بذریعہ اسپیشل ٹرین انقرہ پہنچ گیا ہے.

اقوالِ زرّیں

دنیا میں بہترین دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آوے۔

سچا خلوص اور بے لوث محبت دوستی کی نشانی ہے

مشکل کے وقت ہمدردی کرنے والا دوست ہمت اور امیدوں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو پھر سے روشن کر دیتا ہے۔

دوستی کی سچی تعریف یہی ہے کہ وہ اس کے تمام ترعیبوں کو ظاہر کر دے۔

افلاس کے وقت اپنے بھی غیر ہو جاتے ہیں

مرد کی مشکلات عورت کی ذات سے بڑھ جاتی ہیں اور انھیں گھٹانیوالی اسکی سچی شریک حیات ہوتی ہی

عورت! اگر تباہ کرنے پر آجائے تو مرد کو دنیا کے کسی گوشہ میں بھی پناہ نہیں مل سکتی۔

عورت اگر ایک وقت میں مکر و فریب کی تصویر ہے تو دوسرے وقت ایثار و وفا کا دلکش مرقع ہے

عورت اگر مال و دولت کی بھوکی ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا جذبۂ محبت فنا ہو چکا ہے

زندگی ایک کشتی ہے اور عورت اس کا ملاح

دنیا میں جتنے انقلاب آئے ان میں عورت کی ذات زیادہ کار فرما ہے۔

موجِ تبسم

عظمت:۔ رفیق یہ تو بتاؤ تمہاری نئی بیوی کا نام کیا ہے؟

رفیق:۔ کہیں شریف آدمی اپنی بیویوں کا نام بتایا کرتے ہیں؟ اسلئے میں بھی کیوں بتاؤں کہ میری حسین و جمیل بیوی کا نام نسیم ہے۔

ایوب:۔ امجد تم تو کہتے تھے کہ میں گلدار کے دل پر گولی مارتا، مگر لگی ٹانگ میں۔

امجد:۔ بیوقوف اتنا بھی نہیں جانتے گلدار کا دل ٹانگوں ہی میں تو ہوتا ہے۔

مجسٹریٹ:۔ تم نے اس شخص کا ہاتھ توڑ دیا اگر یہ تمہاری ٹانگ توڑ دیتا تو کیا ہوتا؟

ملزم:۔ تو حضور کے پاس آنیکی ضرورت نہ ہوتی،

نوجوان:۔ فلم ایکٹریسوں میں سب سے زیادہ خوش اخلاق کون ہے۔؟

بڈھا:۔ جو مجھ جیسے ضعیف العمر انسان کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو جائے۔

ماں:۔ بیٹا آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہئے

لڑکا:۔ تو اماں وہ مٹھائی بھی مجھے آج ہی کھلا دیجئے جو آپ نے کل دینے کے لئے رکھی ہے۔

استاد (طالب علم سے) بتاؤ! انگریزوں نے ہندوستان کا نام انڈیا کیوں رکھا ہے؟

طالب علم:۔ اس لئے کہ انگریزوں کو (انڈا) زیادہ مرغوب ہے۔

دلچسپ معلومات

ہاتھی کی عمر ۴۰۰ سال اور وہیل مچھلی کی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے۔

لندن کے عجائب خانہ میں ۲۰ لاکھ کتابیں ہیں جن الماریوں میں یہ رکھی ہیں وہ سب اگر ایک دوسرے کے سرے سے ملا کر رکھی جائیں تو ۳۵ میل تک بچھائی جا سکتی ہیں۔

دنیا بھر میں سب سے زیادہ بوجھ سنبھالنے والا درخت نارنگی کا ہوتا ہے، بعض بعض درختوں میں اچھے موسم میں ۲۰ ہزار نارنگی تک لٹکتی ہیں

کوڑھ کا مرض افریقہ سے تمام دنیا میں پھیلا ہے تمام دنیا میں ۳۰ لاکھ کوڑھی ہیں اور صرف ہندوستان میں دس لاکھ کوڑھی ہیں۔

ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۵ اگست ۱۸۵۴ء کے دن ریل چلی تھی۔

یہودیوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے ایک صدی پہلے ان کی تعداد صرف ۴۰ لاکھ تھی لیکن آج کل ان کی تعداد ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ہے

دنیا کی اقوام میں جاپانی قوم سب سے کم ہنستی ہے،

فرانس کے بادشاہ لوئیس چودھویں نے ۷۲ سال تک یعنی سب سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی ملکہ وکٹوریہ کا نمبر دوسرا ہے آپ نے ۶۴ سال تک راج کیا۔

افسانہ

مہارانی کا خواب

ازجناب محمد امین صاحب ثمر قوری!

ذیل کا افسانہ ایک ایسا افسانہ ہے جسے بہترین ادبی شاہکار کہا جا سکتا ہے اور جو تخیلات و جذبات کا ایک ایسا عجوبہ ہے جو انسان کے قلب کو بیچین اور مضطرب کر دیتا ہی

جوں ہی محلوں میں طلائی گھنٹوں کی جھنکار بلند ہوئی مہارانی اپنی خوابگاہ میں داخل ہوئی فانوس فانوس کے اندر شمعیں پوری تابانیوں کے ساتھ جگمگا رہی تھیں، مہارانی نے خود کو نرم و گرم بستر میں ڈال دیا محل میں پھر ایک مرتبہ گھنٹوں کی آواز، گونج کر فضا رمیں گم ہو گئی، نوجوان مغنیہ، نے طلائی رباب کو چھیڑا، نیند کے ہلکے ہلکے نغمے گونجنے لگے حسین مغنیہ کی نقرئی انگلیاں ساز پر اس طرح چل رہی تھیں جیسے کوئی انگلیوں کے مس سے صبر و قرار کی دنیا میں تلاطم پیدا کر رہا ہے، سحور نغمے شب کی تاریکیوں میں جذب ہو رہے تھے کانپتی ہوئی شمعیں جھوم جھوم کر نغموں کو نواز رہی تھیں تھرکتے ہوئے پردے کسی مضطرب دل کی طرح دھڑک رہے تھے۔

آخر سحر طراز نغموں نے مہارانی کو نیند کی آغوش میں ڈال دیا کسی کی میٹھی لوریوں نے مہارانی کو تھپک کر سلا دیا، مغنیہ پر بھی نیند کی غنودگی طاری ہوگئی اس کی چلتی ہوئی انگلیاں سست پڑ گئیں آواز نیند کے غلبہ سے بھرا گئی ساز کے مرتعش تار رک راگ و دیا کی دیوی ساز زانو پر دھرے دنیا میں سکوت کا ابدی سحر پھونک کر نیند کی گہرائیوں میں کھو گئی وہ نیند کے بوجھ سے ساز پر اس طرح جھکی ہوئی تھی کہ دنیا کو خوابوں کی دنیا میں لیجا کر خود کسی رنگین خواب کی تعبیر دیکھ رہی ہے اور ایک لمحہ کے بعد انگڑائی لیکر مہر سکوت توڑ دیگی مسحور نغمے دنیا میں پھر ایک مرتبہ ہل چل ڈال دیں گے سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی لے بہرہ کی دبی ہوئی چنگاریوں کو بھڑکا کر دنیا میں روحانیت کی آگ لگا دی، مہارانی جو نیند کی میٹھی گہرائیوں میں گم تھی آنکھ لگتے ہی خوابوں کی رنگین وادی میں کھو گئی مغنیہ کے خوابیدہ نغمے دماغ میں چکر لگانے لگے اسے محسوس ہونے لگا کہ وہ کسی ایسی وادی میں پہونچ گئی ہے جہاں ہر شجر نورانی کرنوں میں نہا رہا ہے۔

اور اس شاماکسی کی فرقت میں درد فراق کی راگنی چھیڑے ہوئے ہے چنچل چکوی کسی کی تلاش میں بھٹک رہی ہے جگنو سوختہ جاں پروانے کیطرح پھولوں کے گرد منڈلا رہا ہے، بہتی ہوئی ندی اسطرح گنگنا رہی ہے جیسے کوئی بچھڑی ہوئی دلہن محبوب کی بے وفائی پر ہولے ہولے شکوے کر رہی ہو، جھمکتے ہوئے تارے اس طرح ٹمٹما رہے تھے جیسے کوئی برہ کی ماری آنسو بہا رہی ہو اور چاند کسی شوخ حسینہ کی طرح دنیا کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا یکایک اس کے کان میں دل آویز راگنی کی آواز پڑی اس نے دیکھا کہ ندی کے پار کوئی بنسری کا ہر نغمہ اس کے دل کو مقناطیسی کشش کی طرح کھینچ رہا ہے، نغموں کے آتار اور چڑھاؤ کے ساتھ اس کا دل پھڑ پھڑا رہا ہے۔

چاندی کی نورانی کرنیں بیخود ہو کر لہروں سے گلے مل رہی ہیں مہارانی آنکھیں بند کر کے ندی میں کود پڑی، ہوا کے تھپیڑے اسے دوسرے کنارے پر لے گئے بنسری کی لے پہلے سے زیادہ صاف سنائی دے رہی تھی اس نے دیکھا ایک نوجوان سفید لباس پہنے ایک ٹیلہ پر کھڑا ہے چاند کی کرنیں اسے غسل دے رہی ہیں، بنسری ہاتھوں میں لئے عالم بیخودی میں بجا رہا ہے، ہرن اسکے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔

اس کی زلفیں ہوا میں اس طرح لہرا رہی ہیں گویا روشن پیشانی پر بکھر کر داد نغمہ دے رہی ہیں اس کی موٹی موٹی انگلیاں نہایت پھرتی سے بنسری پر چل رہی ہیں سیاہ آنکھیں بنسری پر جمی ہوئی ہیں جن کی ہر جنبش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر دنیا کے خوابیدہ نغمے بیدار کر رہی ہیں جوں ہی وہ اس کے قریب پہونچی ہرن چوکڑیاں بھرتے ہوئے جھاڑیوں میں چھپ گئے مہارانی بیخود ہو کر ناچنے لگی اس کی آنکھیں نوجوان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں مگر اس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا، مہارانی تھک کر اس کے پاؤں پر گر پڑی نوجوان گانے کی دھن میں اس قدر مشغول تھا کہ اسے ذرہ برابر بھی احساس نہ ہوا کہ ایک راجدھانی کی حکمراں نیم بسمل ہو کر اس کے قدموں پر لوٹ رہی ہے ایک لمحہ کے بعد مہارانی سنبھل کر اٹھی نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر بولی اے پریم دیوتا سچ سچ بتا تو کون ہے نوجوان کے ہاتھ سے بنسری چھوٹ گئی اس نے آنکھیں جھپکا کر کہا مہارانی کو دیکھا، مسکراتے ہوئے بولا۔

”اے عورت تو دیوانی معلوم ہوتی ہے جو چاندنی رات میں محبوب سے بچھڑ کر جنگلوں میں بھٹک رہی ہے“ مہارانی نے سر جھکا کر کہا، تو سچ کہتا ہے میں دیوانی ہوں، تیری بنسری کی لے نے مجھے دیوانہ بنا دیا ہی

ہندوستان کی قومی پینے کی شئے

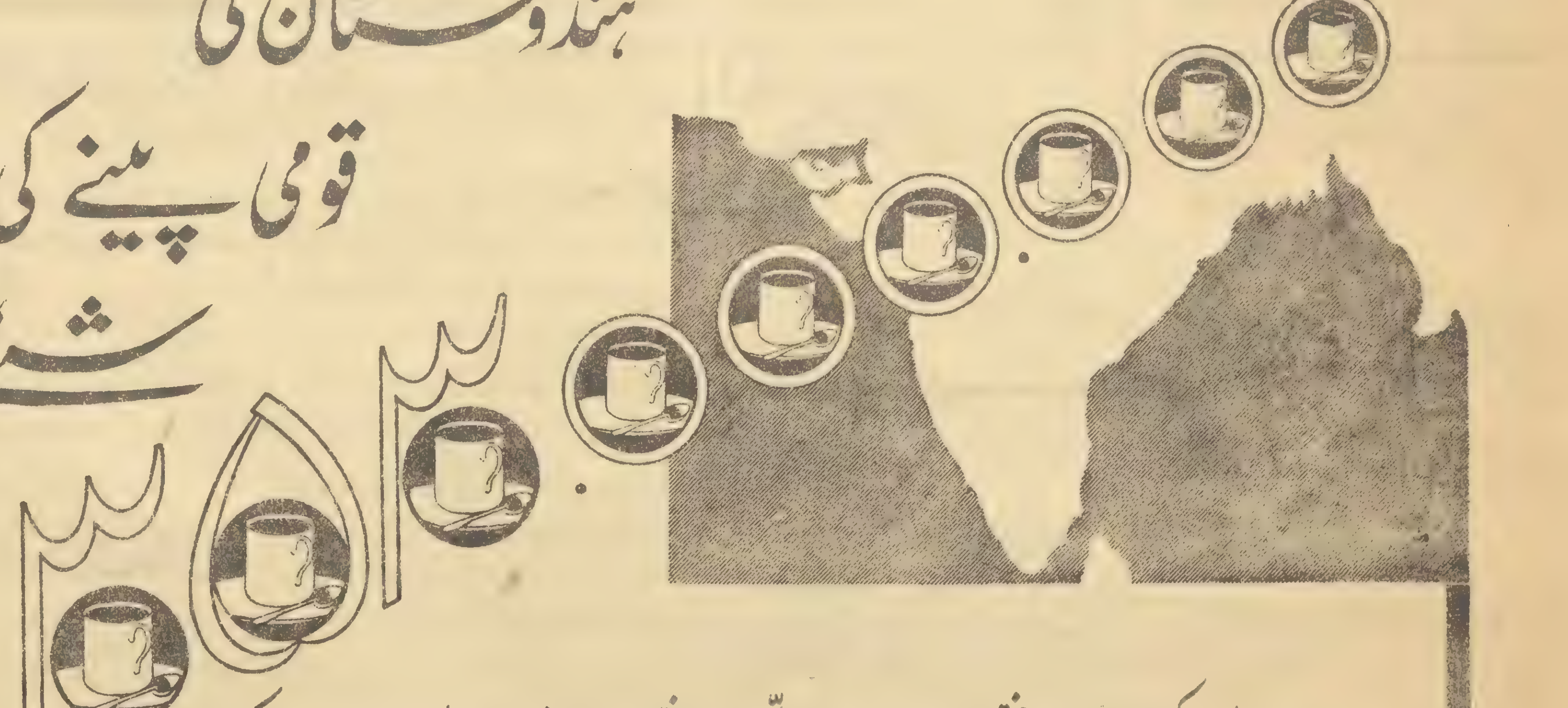

ہندوستان کی سرزمین میں مختلف مذاہب و ملّت اور مختلف زبانیں بولنے والے ۳۵-کروڑ ۳۰-لاکھ آدمی رہتے ہیں۔ چائے ہر ایک انسان کیلئے خواہ امیر ہو یا غریب۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ بلاشبہ بہترین پینے کی شئے ہے۔ یہ سستی ہے۔ خوش ذائقہ ہے۔ آسانی سے تیار ہو جاتی ہے اور تمام سال استعمال کیجا سکتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر سال ہندوستان میں چائے پینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اپنی یہ قومی شئے ہمیشہ پیتے رہئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔ تازہ پانی اُبال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ہر شخص کے لئے ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

خالص سودیشی پیداوار ہے

IK 111

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپنشن بورڈ نے شائع کیا

مسٹر جناح کو مہاتما گاندھی کا جواب

مدراس ۲۹؍جنوری۔ ہریجن کا جو پرچہ آج شایع ہوا ہے۔ اس میں مہاتما گاندھی نے اتحاد و انصاف کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ فرقہ وارانہ اتحاد کے بغیر سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکتا اس سے ہندوستان کو زبردست نقصان پہونچایا گیا ہے۔ آپ کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ اس وقت تک سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک مختلف اقوام کے درمیان یا مختلف اقوام سے انصاف نہیں ہوتا۔ میں نے اس آدمی کی دلائل سے تسلی کرنی چاہی۔ مگر وہ مطمئن نہ ہوا اور اس نے کہا کہ آپ نے اپنے مسلمان دوستوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے ضمیر کو فروخت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ان الفاظ کے خلاف پروٹسٹ کیا اور کہا کہ یقینی طور پر آپ جانتے ہونگے اور دنیا بھی اس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ میں ہندوستان کی آزادی خریدنے کے لئے اپنی ضمیر کو فروخت نہیں کر سکتا اگر میں مسلمانوں کی دوستی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تو یہ میری ذات کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہندوستان کی خاطر ہے۔ آپ نے مجھ سے ناانصافی کی ہے۔ اس شخص نے میرے الفاظ سننے کے بعد دوبارہ یہ کہا کہ میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ آپ کے دل میں اپنے ملک سے کسقدر محبت ہے۔ اگر مجھے اس بات کا پتہ نہ ہوتا تو آپ کے پاس خاص طور پر نہ آتا۔ لیکن آپ کی محبت نے آپکو اندھا کر دیا ہے جس کی وجہ سے آپ نے غلطی کی ہے اور کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ ہندو کیا ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ آپ اس بات سے ڈرتے رہیں۔ کہ کہیں مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہو جائے۔ ہندوؤں کو اس لئے نقصان پہنچتا ہے کہ وہ آپ پر اعتقاد رکھتے رہیں۔ لیں آپ سے یہ کہونگا کہ آپ اتحاد کی جگہ انصاف کر دیں۔

میرا اپنے دوست کے سامنے دلائل پیش کرنا بے معنی تھا اور نہ ہی میرے پاس اتنا وقت تھا۔ میں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ اس سوال پر "ہریجن" کے کالموں میں کچھ لکھونگا میرے اس جواب سے وہ کچھ نرم ہو گئے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ میرا جواب انکی تسلی کر سکے گا مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرا اس بات پر پورا یقین ہے کہ اگر ہم عدم تشدد کے اصول کے پیش نظر سوراجیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فرقہ وارانہ اتحاد نہایت ضروری ہے مگر اتحاد اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک مختلف اقوام میں انصاف نہ ہو۔ مسلمانوں یا کسی دوسرے کی دوستی بلا رشوت کے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ رشوت بذات خود بہت بری چیز ہے اور ایک قسم کی بزدلی ہے۔ میں اسے تشدد سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر میں اپنے ایک بھائی کو اس کے حصہ سے زیادہ دیتا ہوں تو اس صورت میں میں نہ تو اسے رشوت ہی دیتا ہوں اور نہ کسی قسم کی ناانصافی ہی کرتا ہوں۔ میں شبہات کو اسی صورت میں دور کر سکتا ہوں۔ اگر فراخدلی کا ثبوت دوں اس حالت میں اتحاد کے خیال یا اس کے لئے کوشش کو کس طرح ترک کر سکتا ہوں تاہم قائداعظم جناح کا جو بیان اخبارات میں میرے بیان کے جواب میں شایع ہوا ہے اس نے اگر مسٹر جناح مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں تو اتحاد کے متعلق میری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے مختلف گروہوں کے ساتھ انکے گٹھ جوڑ سے میں نے قدرتی طور پر جو مطلب نکالا ہے اس سے انکار کرنے سے ایک عجیب صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ ہندوستان کے مختلف مذہبی فرقوں کو قومی حیثیت دیکر آپ نے جو تصویر کھینچی ہے اگر مستقبل میں کبھی وہ حقیقت میں تبدیل ہو جائے تو اس سے کانگریس کی گذشتہ نصف صدی کی کوششیں خاک میں مل جائیں گی۔ لیکن میں امیدر کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کی تاریخ میں قائداعظم جناح کی یہ رائے وقتی ہے۔ مختلف صوبوں کے مسلمان کسی حالت میں بھی اپنے آپ کو اپنے ہندو اور عیسائی بھائیوں سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں ہی ہندوؤں سے پیدا ہوئے ہیں انہوں نے یا ان کے آبا و اجداد نے مذہب تبدیل کر دیا۔ لیکن مذہب کی تبدیلی کے ساتھ انہوں نے اپنے صوبجات کو تبدیل نہیں کیا جو انگریز اسلام قبول کر لیتے ہیں انہوں نے اپنی قومیت کو تبدیل نہیں کیا۔ مجھے امید ہے کہ قائداعظم جناح اپنی صائب الرائے اقلیتوں کے خیالات کی بھی ترجمانی نہیں کرتے۔

کامیاب سول نافرمانی کی شرطیں کیا ہیں؟

مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جسمیں فرماتے ہیں کہ اس ہفتہ ایک بنگالی دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ بنگال جنگ کے لئے تیار ہے مگر ورکنگ کمیٹی اور بالخصوص میں اس کو جنگ سے روک کر اس کاز کو نقصان پہونچا رہا ہوں یہ نہایت شدید الزام ہے۔ ورکنگ کمیٹی اپنے متعلق جواب خود دے سکتی ہے۔ اور جہاں تک میرے علم میں ہے ورکنگ کمیٹی نے کسی صوبہ اور کسی شخص کی خواہش کو دبایا نہیں ہے۔ لیکن میں ستیہ گرہ کا پوری طرح ذمہ دار اور بااختیار ہونے کی حیثیت سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی شخص یا جماعت کی خواہش کو دبایا نہیں۔ ستیاگرہ اس طرح خواہش کو دبانے کی اجازت نہیں دیتا اسی طرح مجھ پر ناواقفیت کی وجہ سے اہل راجکوٹ کی خواہشات کو دبانے کا الزام لگایا گیا لیکن میں نے کبھی بھی انکی خواہش کو نہیں دبایا۔ انھیں سول نافرمانی کرنے کی جو آزادی اس وقت ہے۔ وہی اس وقت تھی۔ اگر اسوقت ایک شخص کو بھی اس میں اعتقاد ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے اگر وہ غلطی پر ہوا تو خود ہی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اسکے مخالف کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ اس لئے میں ستیاگرہ کو سب سے زیادہ بے ضرر کہتا ہوں اور یہ کوتاہیوں کا حد درجہ کارگر علاج بھی ہے۔

بہر حال راجکوٹ میں میں نے سول نافرمانی بند کرنے کے لئے اپنے اس اختیار کو استعمال کیا جو راجکوٹ کے ستیاگرہیوں نے مجھے دیا تھا۔ اگر وہ چاہتے تو میرے مشورہ کو ماننے سے انکار کر سکتے تھے۔ اسکو حکم کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اگر انھیں ذمہ دار حکومت مل جاتی تو میں مبارکباد دیتا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ورکنگ کمیٹی نے جراں پر الا میں سول نافرمانی کرنے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا تھا اور معاملہ جرالہ کے لوگوں پر ہی چھوڑ دیا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داری پر سول نافرمانی شروع کریں۔ یہی راستہ بنگال اور دوسرے صوبوں کے لئے کھلا ہوا ہے وہ اپنی ذمہ داری پر سول نافرمانی شروع کر سکتے ہیں۔ اس کو میری منظوری یا تائید حاصل نہیں ہوگی اور اگر بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کے اختیار کو ماننے سے بالکل انکار ہی کرتی ہے تو وہ پوری طاقت اور موزونیت کے ساتھ جو چاہے کر سکتی ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو گئی تو اس کے لئے باعث شان ہوگا۔ اور موجودہ لیڈر شپ کو ختم کر کے وہ کانگریس پر خود قبضہ کرے گی۔ میں نے کامیاب سول نافرمانی کے لئے شرطیں مقرر کر دی ہیں۔ لیکن اگر بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی سمجھتی ہے کہ مسلم عوام کانگریس کے ساتھ ہیں۔ اگر وہ یہ کہتی ہے کہ ہندو اور مسلمان جنگ کے لئے تیار ہیں اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ نہ تو اہنسا اور نہ چرخہ ضروری ہیں۔ اور اہنسا کا چرخہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر وہ یہ جانتے ہوئے جنگ شروع نہیں کرتی تو خود اپنے ساتھ اور ملک کے ساتھ ایتہ ثابت ہوگی۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس کا ہر صوبہ اور ہندوستان کے ہر حصہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ میں سب سے زیادہ تجربہ کار ستیاگرہی ہونے کی حیثیت سے تمام متعلقہ لوگوں کو تنبیہ کرتا ہوں کہ جو شخص مناسب تربیت حاصل کئے بغیر اور ستیاگرہیوں کی شرطوں کو پوری طرح سمجھے بغیر سول نافرمانی کرتا ہے تو اس سے اس کے کاز کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے۔

کانگریسمین اور کھادی کی شرط

مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن میں کانگریس اور کھادی کے عنوان سے حسب ذیل مضمون لکھا ہے مجھے ایسی شکایتوں کے خط ملے ہیں کہ کانگریس کے آئین میں کھادی کی پابندی کے متعلق جو شرط ہے اس کی پابندی کم اور خلاف ورزی زیادہ ہوئی ہے۔ نامہ نگاروں کی خاص شکایت یہ ہے کہ جو امیدوار کانگریس کی طرف سے میونسپلٹی اور لوکل بورڈ کے لئے چنے جاتے ہیں کانگریس کے عہدیدار اپنر کھدر کی شرط کی پابندی لازمی قرار نہیں دیتے۔ ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ یہ شرط اسلئے سختی سے نہیں لگائی جاتی کہ کھادی پوشوں میں کافی قابل امیدوار نہیں ملتے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ معقول آدمی نہیں ملتے۔ تب تو یہ وجہ موزوں ہے کہ اس دفعہ کو ہی بدل دیا جائے گا تاکہ کانگریس کے آئین کے ایک جزو کی صریحی خلاف ورزی تو نہ ہو ایک لکھنے والے نے تو اس شرط سے درگذر کرنے کے متعلق یہاں تک لکھا ہے کہ کھادی اور سوراج میں کوئی تعلق نہیں ہے یہ بھی کانگریس کے آئین میں تبدیلی کرنے کی ایک وجہ ہو سکتی ہے لیکن درگذر کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ہر کانگریسمین ایک با اثر سول نافرمان ہے سول نافرمانی کرنے کا حق صرف انھیں لوگوں کو پیدا ہوتا ہے جو ریاست کے قانون کو ارادی طور پر ماننے کا فرض ادا کرتے ہوں۔ بالخصوص ایسے قوانین کو اور زیادہ مانتے ہوں جو انھیں کے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے کانگریسمین جو لاابالی پن سے آئین شکنی کرتے ہیں عظیم خطرناک کارروائی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اور کیا کھادی اور سوراج کے درمیان کوئی بھی تعلق نہیں ہے جن کانگریسمنوں نے آئین میں کھادی کی شرط رکھی کیا وہ اتنی موٹی عقل کے تھے کہ انہوں نے اس مغالطہ کو نہیں دیکھا جو کہ نکتہ چینیوں کو اتنا صاف نظر آتا ہے۔ میں نے اب تک یہ بات کہنے میں پس و پیش نہیں کیا اور نہ اب کرتا ہوں کہ کروڑوں ہندوستانیوں کے لئے بھوکوں اور ننگوں کے لئے اور کروڑوں بے پڑھی لکھی عورتوں کے لئے کھادی بغیر کوئی سوراج نہیں ہے۔ کھادی کا عادتاً استعمال ایک علامت ہے کہ پہننے والا اپنے آپ کو اس سر زمین کے غریب ترین طبقہ سے وابستہ کرتا ہے اور اس میں اتنی حب الوطنی اور قربانی کا مادہ ہے کہ وہ اس کپڑے کو استعمال کرتا ہے چاہے وہ اتنا ملایم یا دیکھنے میں خوبصورت یا اتنا سستا نہیں ہے۔ جتنا بدیشی کپڑا ہوتا ہے۔

برطانوی علاقہ میں قبائلی لشکر

بنوں ۲۸؍جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹینک اور شرقی ریلوے اسٹیشن کے درمیان قبائلی حملہ آوروں کا ایک بہت بڑا لشکر پڑا ہوا ہے۔ ایک مسلح ٹرین کل وہاں روانہ کی گئی ہے اور ٹرینوں کی باقاعدہ آمد و رفت جو عارضی طور پر بند کر دی گئی تھی۔ وہ کل سے کھل جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ لشکر ابھی تک برطانوی علاقہ میں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریلوے لائن اور پلوں کو نقصان پہونچانے کا ارادہ کر رہا ہے۔

اطلاع درخواست حصول حکم مشتہر منسوخی ...

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۹ (۲))

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر بابت ۱۹۳۹ء

متفرقہ نمبر بابت ۱۹۴۰ء

کیدار سنگھ نمبردار موضع ہردو ... پرگنہ کا...

بنام مساۃ سورجی کنور وغیرہ

بنام مساۃ سورجی کنور زوجہ سیورام سنگھ ... ہردوئی پرگنہ کانپور بمقام بدھون

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت ... درخواست حصول حکم مشتہر منسوخی ڈگری یکطرفہ نالش ... حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ماہ ۱۹۴۰ء ... کی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آ... عدالت میں بتاریخ ۲؍ماہ فروری ۱۹۴۰ء ... یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار جا... ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر ... اگر کوئی ہو ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخو... کیوں نہ منظور کی جائے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ... ۸؍ماہ جنوری ۱۹۴۰ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

بمبئی میں جائداد ٹیکس

بمبئی ۲۹؍جنوری۔ بمبئی ہائی کورٹ کی بنچ ... ہیراجی جے بھائی کی درخواست منظور کر ... اور جائداد ٹیکس کو جائز یا ناجائز ٹھہرانے ... پر فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجا... دے دی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ ٹیکس ... حکومت نے نشہ بندی کی اسکیم کے لئے ر... کرنے کے لئے منظور کیا تھا۔

سر ہیراجی نے حکومت بمبئی کے فیصلہ ... ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ ہائی کو... حکومت بمبئی کا فیصلہ جائز ٹھہرایا۔

کراچی ۲۹؍جنوری۔ گورنر سندھ نے ہندو وزیر ... نکل داس وزیرانی اور دیال دولت رام کا استعفے ...

کانپور سودیشی نمائش!

پھول باغ مال روڈ میں

۲۴؍فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے شروع ہوگی

۱۲؍مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک رہیگی

نقشہ تیار ہے

جلد منگائیے اور دوکان کھول کر فائدہ اٹھائیے

متھرا پرشاد باجپئی سکریٹری سودیشی نمائش کانپور

مسلم لیگ کا نظریہ کانگریس کے خلاف ہے

جھانسی ۲۵ر جنوری۔ الہ آباد جاتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو اٹارسی سے گزرے جہاں انہوں نے ایک عظیم جلسہ میں تقریر کی۔ پنڈت جی نے اس تقریر میں فرمایا کہ کانگریس ایک اصول کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس کا ایک مقصد ہے اس کے کچھ اصول ہیں جو اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

پنڈت نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کے بعض حصوں میں برطانیہ سے سمجھوتہ کے متعلق جو امیدیں باندھی جا رہی ہیں، میں ان میں شریک نہیں ہوں جب تک برطانی حکومت کا موجودہ رویہ تبدیل نہ ہو۔ اسوقت تک سمجھوتہ کی کوئی امید نہیں کی جاتی۔ برطانیہ میں ابھی تک سامراجی اسپرٹ پائی جاتی ہے۔ سمجھوتہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ برطانیہ ہندوستان کو آزاد ملک اور اپنے یہاں کا آئین آپ مرتب کرنے کا حق تسلیم کرے، بین الاقوامی حالات کا اثر ہمارے ملکی حالات پر پڑنا لازمی ہے کوئی سمجھوتہ ادھورے پن کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ ہم نے مسلم لیگ کے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ہمیں تو یہ نظر آیا کہ مسلم لیگ کا نقطہ نظر کانگریس سے بالکل مختلف ہے اور قومی اور بین الاقوامی معاملوں میں اس کے اور کانگریس کے نظریہ کے درمیان بہت کم مطابقت ہے۔ اب اس نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ کانگریس کے مخالف تمام عنصروں کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کرے۔ اور ان کے کاز کی حمایت کرے۔ ایسی صورت میں اس جماعت سے گفت و شنید جاری رکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس سے ہمارا ایک بھی مقصد مشترک نہیں ہے

بمون کے شہریوں کی جان و مال کو قبائلی ڈاکوؤں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مزید احتیاطی تدبیروں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ہتھیاروں کا لائسنس والے سویلین باشندوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حفاظت عامہ کی خاطر شہری پولیس کے ماتحت سٹی مجسٹریٹ کی ہدایات کے بموجب کام کریں۔ لیکن جب فوجیں حملہ کا یا کسی زبردست ہنگامہ کا مقابلہ کرنے کے لئے شہری حدود میں داخل ہوں تو ان لوگوں کو (جن میں والنٹیر کور کے ممبر بھی شامل ہیں) اپنے گھروں کے اندر رہنا ہوگا۔ کیونکہ اگر انھیں سڑک پر یا گھر کی چھت پر دیکھا گیا تو ممکن ہے۔ کہ انھیں دشمن سمجھکر گولی ماردی جائے۔ اور جب یہ لوگ مکان میں ہوں گے تو صرف جان و مال بچانے کے لئے وہاں سے اپنے ہتھیاروں کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر فوجوں پر یا پولیس پر فائر کیا گیا یا گھر کے اندر سے اندھا دھند گولی چلائی گئی۔ تو اس کا جواب گولی چلا کر دیا جائے گا۔ گھنٹہ یا بگل بجا کر شہر میں فوجوں کے داخلہ کا اعلان کیا جائے گا۔ اور حملہ ہونے کی صورت میں فوج کو فوراً موقع پر بھیج دیا جائے گا۔ اور اس صورت میں تمام پولیس بھی فوجی افسر کی کمان کے ماتحت ہو جائے گی۔

مسٹر محمد علی جناح کا بیان

احمد آباد ۲۸ر جنوری۔ سر یوگ اونیل نائب وزیر ہند نے دارالعوام میں رائل کمیشن کے متعلق برطانی حکومت کا جو رویہ ظاہر کیا تھا اس کے جواب میں مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

"کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں پر جو شدید مظالم ہوئے تھے انکی تحقیقات کرنے کے لئے ہم نے ایک غیر جانبدار جوڈیشل ٹریبونل مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ سر یوگ اونیل نے فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں باضابطہ طور پر تحقیقات کی گئی تو اس سے کسی فریق یا بحیثیت مجموعی ہندوستانیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔ لفظ "باضابطہ" کو ذہن میں رکھیے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ اس غیر معقول جواب نے ہمارے سامنے ایک دوسرا معاملہ پیش کر دیا ہے۔ ہم ان کے اس لفظ غلط خیال کو دور کر دینا چاہتے ہیں کہ انصاف عوام کے مفاد میں نہیں ہے۔ ان کا یہ فرمانا سراسر غلط ہے کہ اس قسم کی تحقیقات سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات تلخ ہو جائیں گے۔ الزام کانگریس ہائی کمانڈ اور کانگریسی وزارتوں کے خلاف ہے۔ لہذا اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ تاکہ آئندہ ایسا نہ ہونے پائے۔

لندن ٹائمز کے ایک مضمون کی طرف بھی میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ یہ اخبار عموماً باخبر رہتا ہے مگر اس کا کہنا بالکل گمراہ کن اور ہندوستان کی موجودہ پوزیشن سے بے خبری کی علامت ہے کہ مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی بااختیار اور نمائندہ جماعت نہیں ہے۔ شاید مسلم لیگ ملک میں واحد مسلم جماعت نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ ملک کے سو فیصدی مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہو مگر میں بلا خوف و تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ ملک معظم کی موجودہ حکومت کو برطانوی قوم کی جس حد تک نمائندگی حاصل ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ مسلمان قوم کی کہیں زیادہ موثر اور سچی نمائندگی کرتی ہے۔ اگر لندن ٹائمز اس خیال میں ہے کہ مسلمانوں کی منظوری کے بغیر برطانوی حکومت کے زیر سایہ اپنے کوئی سمجھوتہ ہو پا جا سکتا ہے۔ تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہے۔ مسلمان اپنی قسمت کو کسی کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ اپنی قسمت کا خود ہی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو پارٹیاں ہندوستان کے آیندہ نظام حکومت کی ترتیب میں حصہ لیں انھیں چاہیے کہ مسلمانوں کو باوقار اور ذمہ دارانہ حیثیت دیں۔

ہریجن کی تازہ اشاعت میں مہاتما گاندھی نے جو مضمون شایع کیا ہے اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ حال ہی میں مہاتما گاندھی کے خط کے جواب میں میرا سچا اور ایماندارانہ جو مضمون شایع ہوا ہے۔ اس کو پڑھ کر اچانک مہاتما گاندھی یہ سمجھنے لگے کہ انھیں ہندو مسلم اتحاد کی جسقدر امیدیں ہیں وہ سب ختم ہو گئیں۔ میں نے پہلی مرتبہ پوزیشن کو صاف کیا ہے۔ پھر یہ شبہ کیوں کیا جانے لگا۔ کہ میں پورے طور پر مسلمانوں کی رائے کی نمائندگی کرتا ہوں۔ یا نہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو صورت حالات کی حقیقت کا یقین دلانا آسان نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں نے جو تصویر پیش کی ہے اگر وہ عملی طور پر سامنے آگئی تو کانگریس کی نصف صدی کی تمام کوششوں پر پانی پھر جائے گا۔ جس کی مہاتما گاندھی پر سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے پچھلے بیس برس سے مہاتما گاندھی جس پالیسی اور پروگرام کو اندھا دھند چلا رہے ہیں۔ وہی موجودہ صورت حالات کی سب سے بڑی وجہ ہے وہ اب بھی مغالطہ میں یہی کہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کی تاریخ میں محض عارضی دور ہے۔ اور مسلمان اپنے ہندو اور عیسائی بھائیوں سے علیحدگی اختیار نہیں کر سکتے۔ ہندو اور عیسائی بھائیوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا یہ سوال نہیں ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ ہندو اور عیسائیوں بھائیوں کو یہ تبلایا جائے کہ ہم ہندوستان میں اپنا مناسب درجہ حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔

لاقانونی کو روکنے کیلئے کارروائی

نئی دہلی ۵ر جنوری۔ جب سر جارج کنگھم گورنر صوبہ سرحد بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مخدوش علاقوں کا دورہ مکمل کریں گے۔ تو حملہ آوروں اور اغوا کرنے والوں کے خلاف تدبیریں اختیار کرنے کے مسئلہ پر مفصل طریقہ پر غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

سرحد کے مختلف مقامات سے جو خبریں ملی ہیں ان سے وزیرستان کی صورت حالات کچھ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اور سرکاری طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ میجر ڈگل کی رہائی کے بعد جو بہتر صورت حالات پیدا ہو گئی تھی وہ برقرار ہے۔ لیکن بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جو خطرناک پوزیشن ہے اس کم کرنے کی کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔ صوبہ سرحد کی پوزیشن مضبوط کی جا رہی ہے اور ضلع حکام کو لاقانونی کا مقابلہ کرنے کے لئے وسیع اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔ علاقہ کوہاٹ میں پولیس چوکیوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اغوا کرنے والے گروہ کو پناہ دینے والے دیہاتیوں کے خلاف شدید کارروائی کی گئی ہے۔

برطانی جہازوں کو خطرہ

نیویارک ۲۶ر جنوری۔ معتبر عربی حلقوں سے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی پن ڈوبی کشتیاں جزائر غرب لنند میں برطانی سوداگری جہازوں پر حملہ کرنے کی مہم شروع کرنے والی ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تین پن ڈوبی کشتیاں ٹرنداد کے قریب گھوم رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اناج اور تیل لے جانے والے برطانی اور فرانسیسی جہازوں پر حملہ کئے جائیں گے۔

زیادہ نفع پر ٹیکس

لندن ۲۴ر جنوری۔ آج دارالعوام میں ہندوستان اور برما کے متعلق متفرق ترمیمات کے بل پر غور کیا گیا کمیٹی میں کلاز نمبر ا میں ایک سرکاری ترمیم شامل کی گئی جس کا منشایہ ہے کہ حکومت ہند کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو زیادہ نفع پر ٹیکس لگا سکتی ہے جیسا کہ انگلینڈ میں لگایا جاتا ہے۔

پنشنوں میں اضافہ کیا جائیگا

لندن ۳۰ر جنوری۔ دارالعوام میں آج سر جان سائمن نے اعلان کیا کہ جن بوڑھے پنشروں کے پاس اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے انکی پنشن میں حکومت اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے سر جان نے انکشاف کیا کہ ۲½ لاکھ سے زیادہ اشخاص حکام سے امداد حاصل کر چکے ہیں۔

پریذیڈنٹ یوپی فارورڈ بلاک گرفتار

لکھنؤ ۲۶ر جنوری۔ اناؤ سے خبر ملی ہے کہ مسٹر جٹا شنکر شکل ممبر اسمبلی پریزیڈنٹ یو۔پی فارورڈ بلاک آج صبح گرفتار کر لئے گئے۔

دربار ویروالا کا انتقال

راجکوٹ ۲۴ر جنوری۔ راجکوٹ کے دیوان دربار ویروالا کا طویل علالت کے بعد آج ان کے پیدائشی گاؤں باگرا (کاٹھیاوار) میں انتقال ہو گیا۔

۳۲ جہاز ڈوب گئے

لندن ۲۵ر جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ناروے کے ۳۲ جہاز جن کا وزن ۱۱۲۰۰۰ ٹن تھا ڈوب چکے ہیں اور ۱۵۰ جہازی ہلاک ہو چکے ہیں۔

بقایا لگان کا بل منظور

لکھنؤ ۳۱ر جنوری۔ گورنر یو۔پی نے بقایا لگان کا بل منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں امر قابل ذکر ہے کہ یہ بل کانگریسی حکومت نے پاس کیا تھا اس سے کسانوں کا سابقہ بقایا لگان معاف ہو جائے گا۔

اطلاع عام

متعلق زاید پولیس ٹیکس و ٹیکس بغرض ادائیگی مطالبہ معاوضہ جو شہر کانپور میں منظور کیا گیا

نوٹس مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء جو باشندگان کانپور کو جاری کیا جا چکا ہے اس کو ترمیم کرتے ہوئے یہ نوٹس باشندگان کانپور کی اطلاع کے لئے جاری کیا جاتا ہے کہ:۔

(۱) اب ٹیکس چار برابر قسطوں میں ادا کیا جا سکتا ہے جو نیچے لکھی ہوئی تاریخوں پر واجب ہوگا۔

پہلی قسط ۱۰ر فروری سنہ ۴۰ء	تیسری قسط ۱۰ر اپریل سنہ ۱۹۴۰ء
دوسری قسط ۱۰ر مارچ سنہ ۴۰ء	چوتھی قسط ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء

اگر کوئی شخص ایک وقت میں ایک سے زیادہ قسط ادا کرنا چاہے یا کل مطالبہ قبل تاریخ مقررہ داخل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اگر کوئی قسط تاریخ مقررہ پر ادا نہ کی جاوے گی۔ تو اس شخص کا کل ٹیکس فوراً ان قاعدوں کی رو سے جو ضابطہ فوجداری میں جرمانہ وصول کرنے کے لئے موجود ہیں۔ وصول کر لیا جائے گا۔ ٹیکس کے بارہ میں عذرداری ۱۵ر فروری سنہ ۴۰ء تک داخل کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ ٹیکس کی پہلی قسط ۱۰ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء تک ادا کر دی گئی ہو۔ اگر پہلی قسط ۱۰ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء تک ادا نہ کی گئی تو عذرداری کی سنوائی نہ ہوگی۔ اور کوئی عذرداری ۱۵ر فروری سنہ ۴۰ء کے بعد نہیں لی جاوے گی۔ عذرداری باقاعدہ درخواست کی شکل میں بارہ آنہ ۱۲ر کورٹ فیس ٹکٹ قانون کے رو سے لگا کر بنام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجلاس مسٹر آر۔ ٹی۔ ای۔ موسن ڈپٹی کلکٹر انچارج زاید پولیس ٹیکس میں پیش کرنا چاہیے۔ ہر عذرداری کے ساتھ پہلی قسط کے ٹیکس کی ادائیگی کی رسید شامل ہونا چاہیئے جس سے ظاہر ہو سکے کہ تاریخ مقررہ کے اندر ٹیکس ادا ہو چکا ہے۔ عذرداری منظور ہونے کی صورت میں ٹیکس کم کر دیا جاوے گا۔ اور زیادہ روپیہ جو ادا کیا جا چکا ہوگا۔ واپس دیا جاوے گا۔

اوپر لکھی ہوئی تبدیلی صرف اس وجہ سے کی گئی ہے۔ کہ شکایت آئی ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں پر بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ اور وہ کل ٹیکس ادا کرکے عذرداری نہیں کر سکتے۔

(۲) ایسے لوگوں کے نام جن پر ٹیکس بہت کم لگایا گیا ہے۔ یا بالکل نہیں لگایا گیا ہے ایک نئی فہرست میں عام لوگوں کو اطلاع دینے کے لئے درج کئے جائیں گے۔ اور یہ فہرست جانچ تحقیقات ختم ہونے پر بہت جلد نکالی جاوے گی۔

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکس بغرض ادائیگی معاوضہ کے متعلق جو منظور کیا گیا ہے لوگوں کو کچھ شبہات ہیں۔ یہ معاوضہ دفعہ ۱۵ الف پولیس ایکٹ کی رو سے ایسے لوگوں کو دیا جا رہا ہے جو سخت زخمی ہوئے ہیں۔ یا جن کو مالی نقصان بلوہ کے زمانہ میں ہوا ہے اور ایسے لوگوں کے وارثوں کو دیا جا رہا ہے جو مارے گئے ہیں۔ ہر درخواست معاوضہ کی پوری پوری تحقیقات کی گئی ہے اور جو پوری طور پر ثابت ہیں۔ صرف انکو ہی منظور کیا گیا ہے۔ جو ٹیکس لگایا گیا ہے وہ منظور شدہ درخواستوں کے معاوضہ کی رقم ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(۴) عام لوگوں کو یہ تبلانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو قسم کے ٹیکس جو لگائے گئے ہیں۔ اور وہ سرکل جہاں جہاں ٹیکس عاید کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ سے منظور کئے جا چکے ہیں۔

(دستخط) ایل۔ پی۔ ہنیکاکس
او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس
مجسٹریٹ ضلع کانپور
۲۴ر جنوری سنہ ۴۰ء

پریزیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان

لندن ۲۷ر جنوری۔ اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں امریکہ کے صدر روزویلٹ نے بتایا کہ فنلینڈ کا سفارتخانہ امریکنوں کو بھرتی کے لئے بلاوے تو یہ قانون کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب تک کوئی امریکن غیر ملکی حکومت کا حلف نہیں اٹھا لیتا ہے۔ وہ امریکہ کے شہری حقوق سے محروم نہیں کیا جاتا ہے۔

قیمت کنٹرول کانفرنس

دہلی ۲۶ر جنوری۔ قیمت کنٹرول کانفرنس میں معلوم ہوا ہے کہ مختلف حکومتوں کی ان کارروائیوں پر غور کیا گیا جو انہوں نے قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے اختیار کی ہیں۔

ایک حیرت انگیز — ولولہ خیز — لاجواب ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے

وشنو سنی ٹون کا ولولہ انگیز ڈرامہ

روزانہ
پونے سات
بجے شام اور
پونے دس بجے
رات کو

متی شو
اتوار کو ایک
زائد تماشہ
تین (۳) بجے
دن سے

ایماندار

خاص اداکار
مس نورجہاں
مس شمیم
مس انوری
مس شاہزادی
مختار۔ پیر محمد۔
سمسن۔ انل کمار۔

جسمیں
ولولہ انگیز اداکاری
دل سوز نغمے۔
دلکش ڈانس
پرلطف مذاق
اعلےٰ اسین سینریاں
آپ کو بے حد مسرور کر دیں گے

تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے!

آنے والے تماشے:۔ والنٹیر برہمچاری

ایک نہایت دلکش اور دلچسپ پُرمذاق اور پُرلطف ڈرامہ

ایک دلکش ڈرامہ — ایک دلچسپ ڈرامہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ — روزانہ پونے سات اور پونے دس بجے رات کو

میٹنی شو — اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

رنجیت مووی ٹون کا ایک مذاحیہ شاہکار

ON THE RIVER

ندی کنارے

جس میں آپ! شراب، مستی، حسن، اور حسن، پرستی، کے ولولہ انگیز، اور پرکیف نظاروں کے علاوہ بہترین اداکاروں کی رنگین ایکٹنگ دل ہلا دینے والے نغمے اور بیچین کردینیوالے ڈانس، کشت زعفران بنا دینے والے مذاق، پرکیف اور اعلےٰ سین، اور پرزور مکالمے آپ ملاحظہ فرمائیں

اداکاران :- کمار (پرنس انند) سُنیتا (شہزادی سریتا دیوی) ستارا (نیمہ)

اندو بالا (چمیلی) چارلی غوری رام مراٹھے (سکریٹریان) سوشیلا (مینا) کانتی لال (دبنی)

ابراہیم (بہارتی) بھگوانداس (خاص مہمان) (تشریف لاکر لطف اندوز ہوجئے)

شاندار — ایک ساتھ دو بہترین تماشے! — تیسرا ہفتہ

ڈبل پروگرام — جُبلی ٹاکیز کانپور میں — ڈبل پروگرام

پونے سات بجے شام — جمعہ ۲ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے — اور پونے دس بجے راتکو

اندرا مووی ٹون کا بہترین ڈرامہ

جوشِ اسلام

جسمیں :- بابوراؤ پہلوان، مس شہزادی، وغیرہ کے کام لاجواب ہیں،

پرامونٹ کا لاجواب ڈرامہ

سنگدیپ کی سندری

جسمیں :- نوین چندر، گوہر کرناٹکی، اور علی، وغیرہ کے کام دیکھنے کے قابل ہیں

تشریف لاکر ایک ٹکٹ میں ۲ دو تماشے ملاحظہ کیجئے

آنے والے تماشے :- سنیرا بھابی سنہری ٹولی دورنگی ڈاکو

روس کے دو لاکھ سپاہی ہلاک اور زخمی

لسنکی ۳۰ر جنوری۔ ہلسنکی میں تمام رات جنوبی فنلینڈ پر ہوائی حملوں کی خبریں آتی رہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فنلینڈ پر کل جقدر خوفناک ہوائی حملے کئے گئے تھے اس سے پہلے کبھی نہیں کئے گئے کبھی کو نشانہ بنایا گیا۔ شہروں اور دیہاتوں کے علاوہ کسانوں کے گھروں تک پر بمباری کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ جنوری سے ۲۸ر جنوری کے درمیان فنلینڈ پر تقریباً تین ہزار بم گرائے گئے۔ جن سے ۲۶۳ علاقوں میں ۳۲ اشخاص ہلاک اور ۵۹ زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ اتوار کو سورجہ پر ۵۰۰، ۲ روسی مارے گئے کل آبو پر ہوائی حملے میں بیس اشخاص ہلاک اور پچاس زخمی ہوگئے۔ درجنوں مکانات تباہ ہوگئے۔ روس کے ۵۰ ہوائی جہاز پیچھے سے شہر پر چھا گئے۔ آبو پر اتنا خوفناک حملہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ گزشتہ ۸ ہفتہ کے اندر آبو پر ۳۵ بار حملہ کیا جاچکا ہے۔

فنلینڈ میں سویڈن کے اخباروں کے جو نامہ نگار مقیم ہیں وہ پہلے کی نسبت آج زیادہ مایوس نظر آتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ فنوں کے حوصلے جلدی پسپا ہوجائیں گے۔ کل روسیوں کے جو ہوائی جہاز گرا دیئے گئے وہ غیر ملکی امداد کا نتیجہ تھا اور اب تک باہر سے جو امداد ملی ہے وہ ناکافی ہے اور اگر جلد ہی باہر سے امداد نہ پہنچی تو فنی مقابلہ نہ کرسکیں گے۔

نازی انقلاب کی سالگرہ پر ہٹلر کی تقریر

برلن ۳۰ر جنوری۔ نازی انقلاب کے ۷ویں سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ جرمنی کے سوائے باقی تمام دنیا میں جمہوری آدرش کا بہت چرچا ہے۔ جرمنوں کو گذشتہ دنوں میں جمہوری آدرش کا بہت کچھ تجربہ ہوچکا ہے۔ جرمنوں نے ۱۵ سال کے اندر اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ جمہوری آدرش کی للچانے والی صورت کیا ہے۔ ہم جمہوریت کے جانشین ہیں۔ برطانیہ کے نہایت حیرت انگیز مقاصد جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ برطانیہ مقاصد جنگ پیدا کرنے کا بہت زیادہ تجربہ رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے زیادہ لڑائی اسی نے چھیڑی ہے۔ برطانیہ اپنے لڑائی کے مقصد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک نیا یوروپ پیدا ہوگا۔ ایسا یورپ جسمیں انصاف ہی انصاف ہوگا۔ اور اس انصاف کی وجہ سے ہتھیار بیکار ہوجائیں گے۔ اور ہتھیار بندی میں کمی ہوجائے گی۔ تجارت ترقی کریگی۔ تمدن اور مذہب ترقی پائیں گے۔ اور ست یوگ (بہشتی دور) آجائے گا۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس سے پہلے کئی بار ہم سے بہشتی دور کا وعدہ کیا گیا اور وہی لوگ آج پھر اس کا وعدہ کررہے ہیں یہ پرانے دقیانوسی ریکارڈ پہلے بجائے جاچکے ہیں۔ اور ہمیں ان لوگوں پر بڑا افسوس آتا ہے جوکہ ہمارے لوگوں کو اس نئے آدرش کے جال میں پھنسانے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔

دسمبر تک برطانیہ کے کتنے آدمی مارے گئے

لندن ۲ر جنوری۔ دفتر جنگ نے پہلی فہرست شائع کی ہے جس میں ۳۱ر دسمبر ۳۹ء تک کے تمام نام دیئے گئے ہیں۔ اب تک ۵۸ مرے اور زخمی ہوئے۔ جنمیں سے ۱۹ مرے۔ ایک زخمی ہوا، ۲۴ زخمی ہوئے۔ ایک لاپتہ ہے اور ۱۳ ہلاک ہوئے۔

مرنیوالوں میں تین عورتیں بھی شامل ہیں۔ ہلاک شدگان میں تین افسر اور پانچ نن کمیشنڈ افسر شامل ہیں یہ سب جہاز "پارک شائر" پر سوار تھے۔ جس پر تارپیڈو نے حملہ کیا تھا۔

فہرست میں ہوم سروس اور ڈیفنس سروس دونوں کے آدمی شامل ہیں۔

رومانیہ سے تیل حاصل کرنے کی کوشش

بخارسیٹ ۳۰ر جنوری۔ رومانیہ کی تجارت کے لئے جرمنی کی مہم انتہا کو پہونچنے والی ہے۔ اتحادی حالات کا بغور مطالعہ کررہے ہیں۔ جرمنی تیل کو زیادہ مقدار میں حاصل کرنے کی زبردست کوشش

کررہا ہے۔

اسوقت مال لیجانے کے لئے گاڑیوں کی کمی پڑگئی ہے دریائے ڈینوب برف سے جم گیا اس وجہ سے جہازوں کے ذریعہ مال کی آمد ورفت بند ہوگئی ہے

ترکی کے وزیر خارجہ بلگریڈ کو

انقرہ ۳۰ر جنوری۔ بلقانی ملکوں کو متحد کرنے کی غرض سے ۲ر فروری کو جو کانفرنس ہورہی ہے اس میں شرکت کے لئے ترکی کے وزیر خارجہ ایم سراج اوغلو بلگریڈ تشریف لے جارہے ہیں راستہ میں آپ بلغاریہ کے وزیر اعظم سے بھی ملاقات کریں گے۔

مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات

دہلی ۳۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات ۵ر فروری کو دن کے گیارہ بجے وائسرائیگل لاج میں ہوگی اور مہاتما گاندھی اس ملاقات کے بعد واردھا واپس

تشریف لے جائیں گے۔

جرمنی اور ترکی میں تجارتی معاہدہ

انقرہ ۳۰ر جنوری۔ جرمنی اور ترکی کے درمیان تجارتی سمجھوتہ پر آج دستخط ہوگئے ہیں۔

ہز ہائی نس آغا خاں قاہرہ میں

بمبئی ۳۱ر جنوری۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں قاہرہ میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے وہ جلد ہی ہندوستان آرہے ہیں

ترکی غیر جانبدار نہیں ہے

لندن یکم فروری۔ ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو استنبول سے انگورہ کو روانہ ہوگئے جہاں کہ وہ بلقانی ملکوں کی کانفرنسوں میں شریک ہونگے۔ روانگی سے قبل دوران انٹرویو میں آپ نے کہا کہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ترکی غیر جانبدار ہے۔ گو وہ لڑائی کے میدان سے دور ہے وقت آنے پر وہ بتلائے گا کہ وہ لڑائی میں شریک ہوگا۔ ترکی کی کوشش ہے کہ امن قائم رکھا جائے اور مشرقی یورپ کو لڑائی

شاندار — مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر — تیرھواں ہفتہ

رائیٹر اسٹوری — شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان — کمال امروہی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں — دو نو جگہ ایکساتھ — امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

ڈائرکٹر — جمعہ ۲ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے — سہراب مودی

منروا فلم کمپنی کا قابلدر اور تاریخی شاہکار

پکار

اداکاران
سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
نسیم (نورجہاں)
شیلا (کنور)
صادق علی (منگل سنگھ)
سردار اختر (رانی دھوبن)
وغیرہ

"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کردیا ہے

"پکار" دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان وشوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ (تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے)

روزانہ :- پونے سات بجے شام، اور پونے دس بجے رات کو میٹنی شو۔ اتوار کو ایک زائد تماشہ تین (۳) بجے دن سے۔

افسانہ

مہارانی کا خواب

بقیہ صفحہ ۱

"نوجوان کے چہرے پر افسردگی چھاگئی پیشانی پر بل آگئے راجکماری کو گھورتے ہوئے بولا:۔

یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ایک عورت میرے نغموں سے متاثر ہوکر دیوانی ہو جائے شاید تم کوئی خواب دیکھ رہی ہو، ایسا خواب جو تم نے محبوب کی یاد میں دیکھا ہو" مہارانی بولی،" پریم دیوتا آپ غلط سمجھے میں نے آج تک کسی سے پریم نہیں کیا، تمہاری راگنیوں نے میرا دل جکڑ لیا ہے دل و دماغ پر قبضہ جمالیا ہے مجھے اس طرح کھینچ لائی ہے جیسے ہوا کا تیز جھونکا کسی تنکے کو اڑا لاتا ہے۔

نوجوان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی کرن نمودار ہوئی آنکھوں میں ایک چمک دوڑ گئی مسکرا کر بولا میرا گمان صحیح نکلا تم سچ مچ دیوانی ہو جو ایک معمولی انسان کو پریم کا دیوتا سمجھ رہی ہو بنسری کی لے کو مقناطیس سے تشبیہ دے رہی ہو کاش کہ جس طرح تیرا دل موم کا ہے مہارانی کے پہلو میں بھی ایسا ہی نرم و نازک دل ہوتا میرے نغموں سے مسحور ہوکر اس طرح کھنچی چلی آتی ہے جیسے تو چلی آئی ہے آہ اسے کیونکر معلوم ہو کہ اس کا دیوانہ چاندنی راتوں میں اس طرح بھٹک رہا ہے جیسے یہ جگنو ہوا پر تیر رہے ہیں اس کی محبت میں چور ہوکر بنسری کے سوراخوں سے برہ کی پیاس بجھا رہا ہے متوالے بھونرے کی طرح پریم مدھر تاپی کر ناچ رہا ہے آہ یہ چاندنی رات، ستاروں کی سرگوشیاں ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے، ندی کا شور، جگنو کی اضطرابی، چکور کی بیتابی اور ایک جرما نصیب! جس کا دل اس کے پریم سے اس طرح چھد رہا ہے جیسے اس نے بانس کی لکڑی کا سینہ راگنیوں نے چھید دیا ہے اور میرا دل اس کے نینوں نے! ، کاش وہ سندر نینوں والی محسوس کر سکے کہ اس کی محبت کا مجروح برہ کی آگ میں جل رہا ہے، برہ کے گیت گا رہا ہے سحر طراز نغموں سے مسحور ہوکر کائنات میں ہل چل ڈال رہا ہے ندی اس کی لے پر مست ہوکر بہہ رہی ہے چاند کی کرنیں نور میں نہا رہی ہیں ہوا رک رک کر چل رہی ہے، جنگل کی شوخ ہرنیاں چوکڑیاں بھول گئی ہیں ۔ مہارانی محلات میں سکھ کی نیند سو رہی ہے ، اسے مطلق خبر نہیں۔!" نوجوان کہتے کہتے رک گیا آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے رخساروں پر گر رہے تھے، مہارانی بے تاب ہوکر بولی" اے پریم دیوتا! تم نے مہارانی کو کہاں دیکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے تم کوئی راجکمار ہو۔ جو مہارانی کے عشق میں خود کو بھولے ہوئے ہو" نوجوان نے تڑپ کر کہا" میں راجکمار نہیں، مہارانی کی فوج کا ایک ادنیٰ سپاہی ہوں، مہارانی کو میں نے ایک دفعہ جنگل میں شکار کھیلتے ہوئے دیکھا تھا، مہارانی مملکت حسن کی مہارانی ہے۔ تمہیں کیونکر بتاؤں کہ وہ کس قدر حسین ہے۔ اس کی آنکھیں ہرن کی آنکھوں سے کہیں زیادہ سندر ہیں، حسین پیشانی چاند سے بڑھ کر منور ہے، دہکتے ہوئے گال آفتاب کی سرخی سے مات کر رہے ہیں، میری آنکھیں اس کے مکھڑے پر ایک پل کے لئے بھی نہیں رک سکیں، اس کا سڈول جسم نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔ سپید ہاتھ جب جنبش میں آتے تو معلوم ہوتا کہ وہ نازک ہاتھوں سے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو کچل کر رکھ دے گی، گھوڑا دوڑاتے ہوئے جب پلٹ کر دیکھتی تو معلوم ہوتا کہ اس کی جھلکتی ہوئی نظر میں شکارگاہ میں ہزاروں دلوں کو مجروح کر رہی ہیں، گھوڑے کے ہر قدم کے ساتھ دنیا کو روند رہی ہے۔ تیروں کی بوچھاڑ سے ساری دھرتی کے نظام کو درہم برہم کر رہی ہے۔ اے دیوانی میں کیا بتاؤں کہ مہارانی کی ایک جھلک نے میرے دل کی دنیا کو آناً فاناً اجاڑ کر رکھ دیا ہے"۔ نوجوان کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ مہارانی نے سنجیدگی سے کہا "اے نوجوان اگر تم معمولی انسان ہو تو مہارانی کا خیال دل سے نکال دو، مہارانی ہرگز تمہارے ہاتھ نہیں آسکتی، وہ ایک راجدھانی کی حکمراں ہے، اگر اسے معلوم ہوگیا کہ ایک معمولی سپاہی اس سے پریم کرتا ہے، تو جانتے ہو، اس کا انجام کیا ہوگا؟"

نوجوان چونک کر بولا" دیوانی محبت کسی سے کی نہیں جاتی، بلکہ یہ ایک پاک جذبہ ہے جو انسان کے دل میں خود بخود پیدا ہوتا ہے، میں اپنی کم روی اور ادنے پن کو خوب سمجھتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مہارانی میری نہیں ہوسکتی۔ مگر کیا کروں بے بس اور مجبور ہوں، ایک ناتجربہ کار ملاح کی طرح جو کشتی کو بھنور میں ڈال کر بے بس ہو جاتا ہے۔ میں نے دل کی کشتی کو محبت کے بحر ذخار میں ڈال دیا ہے۔ میرا دل ڈانواں ڈول ہو رہا ہے، اس انتظار میں ہوں کہ کوئی مہیب لہر سر اٹھا کر اسے ہمیشہ کے لئے گہرائیوں میں غرق کر دے، جہاں سے یہ کبھی ابھر نہ سکے، میری ہستی ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے۔!" نوجوان کی گھگھی بندھ گئی، مہارانی نے چاہا کہ اس سے کہدے کہ وہی مہارانی ہے۔ مگر نہ جانے کیوں اس کی زبان بند ہوگئی، معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے دفعتاً زبان پکڑ لی ہے۔ گلا دبوچ لیا ہے، وہ بولنے کی کوشش کرتی ہے مگر ایک مبہم سی چیخ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکلتا۔" اتنے میں ایک خوفناک چیخ کے ساتھ مہارانی کی آنکھ کھل گئی۔

اس نے چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا قندیلوں کی روشنی مدھم پڑ گئی تھی، مغنیہ جو ستون کے ساتھ سہارا لئے سو رہی تھی، مہارانی کی چیخ پر چونک پڑی" کیا ہوا سرکار" کہتے ہی دوڑ کر آئی" مغنیہ مجھے تھام لو، میرا بدن ٹوٹ رہا ہے حلق سوکھ رہا ہے، ہونٹ خشک ہوگئے ہیں"۔ مغنیہ دوڑ کر شربت کا ایک گلاس لائی۔ مہارانی کے ہاتھ کانپ رہے تھے، اس کے جسم میں بجلی کا سا ارتعاش دوڑ رہا تھا، کانپتی ہوئی انگلیوں سے گلاس تھاما، ایک لمبا گھونٹ لینے کے بعد مغنیہ کو تعجب سے دیکھا۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی، گلاس ہاتھ سے گر پڑا، لرزتی ہوئی آواز میں بولی" اچھی مغنیہ گاؤ"۔ کوئی ایسی چیز گاؤ جو میری بے چینی کو دور کر دے۔ میرے دھڑکتے ہوئے دل کو تسکین دے سکے، تم گانا خوب جانتی ہو، آج تمہارے گانے کا امتحان ہے۔ اگر تم امتحان میں پوری اتریں تو منہ مانگی مراد پاؤ گی" مہارانی کا حکم سر آنکھوں پر" کہتے ہوئے مغنیہ سنبھل کر مہارانی کے پاس بیٹھ گئی ساز کے تار درست کئے مہارانی بے چینی کے ساتھ مغنیہ کو دیکھ رہی تھی، تار کی ہر جنبش کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی، سانس زور زور سے چل رہا تھا۔ مغنیہ نے گانا شروع کیا:

"محبت ایشور کی دین ہے"۔ اور یہ ہر ذی روح میں اس طرح سمائی ہوئی ہے۔ جس طرح روح وجود میں، وجود فنا ہو جاتا ہے، روح غیر فانی چیز ہے، مگر محبت کو روح سے کہیں زیادہ حیات دوام حاصل ہے۔ یہ ہمیشہ جوان رہتی ہے، محبت ایک پاک جذبہ ہے، اگر عیسےٰ کی تمام پاکیزگیاں یکجا کی جائیں تو بھی محبت کے خاک پا کو نہیں پہونچ سکتیں۔ محبت ایک ارتقا ہے جس کی بلندی ثریا سے زیادہ اونچی ہے، آفرینش عالم سے لیکر ہر انسان ہر دیوی دیوتا اس کا پجاری ہے، اور رہتی دنیا تک اسکی پوجا ہوتی رہے گی۔!

مہارانی بے چین ہوکر بولی" اے میٹھی لے کی مالک مغنیہ، مغنیہ گاتے گاتے رک گئی، ہمہ تن گوش ہوکر مہارانی کے ارشاد کو بغور سننے لگی مہارانی نے کہا" اس میں کوئی شک نہیں تمہاری آواز شہد سے بڑھ کر شیریں ہے۔ تمہارا گلا دنیائے لطافت کا سرچشمہ ہے، اور تمہارے رباب کا ہر تار بے پایاں راگنیوں کا حامل ہے۔ مگر آج تمہارے نغموں میں کوئی کشش نہیں ہے۔ جو ایک سپاہی کی بنسری میں ہے۔ اور جس کا ہر سوراخ ایسی راگنی چھیڑتا ہے جس کے اندر کیف و سرور کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ جب وہ گاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیائے سکون کا نظم ایک ہی تان پر ٹوٹ جائے گا۔ اے مغنیہ میں کیا بتاؤں کہ اس کے نغمے کس قدر مشام جاں ہیں، جب وہ گاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک نیا سحر پھونک رہا ہے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ بے خود ہوکر ناچتا ہے۔ ساری دنیا کے منتشر اجزا سمٹ کر اس کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں، ستاروں کی انجمن کھو جاتی ہے، اور ہر ستارہ دیوانہ وار چاند کے گرد گھومتا ہے۔ چاند اس کے نغموں سے مسحور ہوکر رقص بسمل کا ناچ ناچتا ہے۔ اس کی لے دل کے پردوں میں اس طرح اتر جاتی ہے، کہ محسوس ہوتا ہے کوئی سنسناتا ہوا تیر کمان سے نکل کر دل کے پار اتر گیا ہے۔ اس کی آواز میں ایک جادو ہے جو تن بدن میں کبھی نہ بجھنے والی آگ بھڑکا رہا ہے۔ کیا تو کوئی ایسا گانا نہیں جانتی، جو میرے دل کی لگی کو بجھا سکے"۔ مغنیہ نے تعجب سے مہارانی کی باتوں کو سنا۔ ہاتھ باندھ کر بولی" معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی خواب دیکھ رہی ہیں۔ میں نے آج تک کوئی ایسا گانا نہیں سنا"۔ مہارانی کے ماتھے پر بل پڑ گیا، اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی اے مغنیہ معلوم ہوتا ہے کہ نیند کا خمار ہنوز تمہاری پلکوں پر طاری ہے دل و دماغ پر مستور ہے، میں عالم خواب میں نہیں، بلکہ بیدار ہوں"۔ مغنیہ نے ارباب کو سنبھالا درد بھری آواز سے گانے لگی!

"محبت ایک روگ ہے تن بدن کو اس طرح کھاتا ہے۔ جیسے لکڑی کو گھن، جو اس مرض میں مبتلا ہوا، جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بجز موت اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔! بڑے بڑے مہاتما اور دیوتا اس کی زد سے نہیں بچ سکے، ان کی سالہا سال کی تپسیا کا بندھن ایک ہی جھکولے سے ٹوٹ گیا۔! محبت ایک تلخ مٹھاس ہے، جو دیکھنے میں بے حد شیریں مگر زہر سے بڑھ کر ہلاکت آفریں جسم کی نس نس میں دوڑ جاتی ہے۔ رگ و ریشہ کو کاٹ کر اس طرح رکھ دیتی ہے۔ جیسے کھوکھلا پیڑ ایک تند جھکڑ کے ساتھ زمین پر گر پڑتا ہے۔!

مغنیہ کی آواز بھرا گئی۔ مہارانی جو خود کو مشکل سنبھالے ہوئے تھی تڑپ کر اٹھی، مغنیہ کے ہاتھ سے رباب چھین کر بولی" بس میں اس سے زیادہ کچھ سننا نہیں چاہتی۔ میرے کان کسی کی سریلی بنسری کی لے کو ترس رہے ہیں۔ تمہارا گانا اس کے آگے ہیچ ہے"۔ مہارانی نے ساز فرش پر ڈال دیا۔ مرتعش تاروں کی جھنکار محل میں گونج کر فضا میں گم ہوگئی جو بداعمالی نے رات کا لو وداع کہتے ہوئے نوید صبح کا طبل بجایا۔! خاموش طلائی گھنٹیوں میں طویل جھنکار پیدا ہوئی، مہارانی افسردہ ہوکر خوابگاہ سے نکلی، وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ شکار کے لئے تیاریاں کی جائیں، وزیر نے سر جھکا دیا۔ شہر میں آئینہ بندی کی گئی۔ بازاروں کو آراستہ کیا گیا روانگی کے طبل بجنے لگے، مہارانی کی سواری نہایت تزک و احتشام کے ساتھ چلی۔ شہر سے باہر نکل کر اس نے سپاہیوں پر ایک غائر نگاہ ڈالی۔ پچھلی رو میں ایک نوجوان جس کی مسیں ابھی بھیگی تھیں، سنہری ہاتھ میں لئے سپاہیانہ انداز کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا۔ جوں ہی مہارانی کی نظر پڑی دل کی دھڑکن بڑھ گئی، کانوں میں پریم کی راگنیاں گونجنے لگیں، مہارانی نے اسے دوش بدوش چلنے کا حکم دیا۔! نقاب کی اوٹ سے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی، اور مہارانی کی محبت کا مجروح نوجوان کنکھیوں سے مہارانی کو دیکھ رہا تھا۔ بارگاہ حسن میں اپنی غیر معمولی کامیابی پر خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ مہارانی نے نقاب الٹ دیا۔ سپاہی دل تھام کر رہ گیا مہارانی کی بارعب آنکھوں میں پریم کی جھلکتی ہوئی مدھرتا دیکھ کر اس کا دل پہلو میں اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے مرتعش رباب میں نغمے مچل رہے ہوں حسن و عشق کا قافلہ خراماں خراماں جنگل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دفعتاً ایک سیاہ ہرن مہارانی کے آگے سے نکل کر بھاگا۔ مہارانی کی بھٹکتی ہوئی نگاہ ہرن پر پڑی۔ باریک ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی، مسکرا کر سپاہی کو دیکھا، نوجوان سمجھ گیا۔ کمان کھینچ کر گھوڑا سرپٹ ڈال دیا، ہرن اس تیزی سے دوڑ رہا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ وہ زمین پر نہیں ہوا میں اڑ رہا ہے۔ دیکھتے دیکھتے ایک چھلاوہ کی طرح سپاہی کی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ نوجوان کا گھوڑا پسینے سے شرابور تھا۔ اونچے اونچے ٹیلوں کو طے کرتا ہوا بجلی کی سی سرعت کی طرح دوڑ رہا تھا۔ اور جھاڑیوں کے سیاہ دھبے نظر آرہے تھے، جنہیں دیکھ کر سپاہی کے دماغ میں ہرن کا مبہم سا تخیل دوڑ جاتا۔ آج اس کی محبت اور بہادری کا امتحان تھا۔! بے تحاشا تیروں کی بوچھار کرتا ہوا ہرن کا تعاقب کر رہا تھا۔! لشکر سے بہت دور نکل آیا۔ اچانک گھوڑے کے پاؤں ایک جھاڑی سے الجھ گئے۔ لڑکھڑا کر منہ کے بل گر پڑا۔ جس کے ساتھ ہی سپاہی بھی زمین پر آرہا۔ سر میں شدید چوٹ آئی۔ خون کا فوارہ بہ نکلا۔ چاروں شانے چت زمین پر سسکیاں لینے لگا۔ مہارانی اس کا انتظار بے چینی سے کر رہی تھی، ڈھلتے ہوئے سورج کے ساتھ اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ نوجوان کسی ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہوگیا ہے۔ مہارانی نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ نوجوان کو ڈھونڈ لائیں سپاہی ٹڈی دل کی طرح جنگل پر چھا گئے۔ ایک گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد سپاہی اس کی تڑپتی ہوئی لاش کو لے کر آئے۔ نوجوان پر موت کی غشی طاری تھی، مہارانی اس خونی منظر کو دیکھ کر کانپ اٹھی، نوجوان نے آخری کوشش کرتے ہوئے بنسری کو ہونٹوں کے ساتھ لگایا، جوں ہی اس کے ہونٹ بنسری سے پیوست ہوئے ہاتھوں میں تشنج پیدا ہوا آنکھیں کھلی رہ گئیں، مردہ جسم دھڑ سے گر پڑا۔ عشق نے حسن کے قدموں میں دم توڑ دیا۔ مہارانی کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ وہ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ سپاہی کی لاش کو لیکر شہر میں داخل ہوئی۔ سورج جب مغرب کے گوشہ میں آگ کے شعلوں میں جذب ہو رہا تھا۔! سپاہی کی چتا میں آگ لگا دی گئی۔ بھڑکتے ہوئے شعلے بلند ہوئے۔ مہارانی نے مغنیہ سے آخری بار گانے کی فرمائش کی، مغنیہ کی نازک انگلیاں نہایت تیزی سے رباب پر چلنے لگیں، ہر تار سے نغمے گونجتے تھے۔ مغنیہ نے انتہائی درد میں ڈوبی ہوئی لے سے گانا شروع کیا۔!

محبت کا پجاری موت سے نہیں ڈرتا۔ وہ موت سے اس طرح کھیلتا ہے، جیسے دریا میں لہریں، وہ محبوب کے لئے ہنس ہنس کر اس طرح جان دیتا ہے، جیسے سطح آب پر حباب ابھر کر لہروں میں گم ہو جاتے ہیں۔

تار کی ہر جنبش کے ساتھ مہارانی کا دل دھک دھک کر رہا تھا مغنیہ گا رہی تھی اور مہارانی دیوانہ وار ناچ رہی تھی، ناچتی ہوئی آگے بڑھی اور چتا میں اس طرح کود پڑی جیسے کوئی روشن ستارہ ٹوٹ کر چنگاریاں بکھیرتا ہوا آسمان میں جذب ہو جاتا ہے۔ مغنیہ چیخ مار کر بیہوش ہوگئی۔ گونجتا ہوا رباب آخری جھنکار کے ساتھ خاموش ہوگیا۔ مہارانی محبوب کے ساتھ جلکر راکھ ہوگئی۔

بلقان کے مسئلہ پر غور

برلن ۲۶ جنوری۔ رومانیہ۔ ہنگری۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور بلغاریہ میں جرمن وزیروں کی برلن میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ یونان کے جرمن وزیر کے سوا باقی سب اپنی اپنی راجدھانیوں کو روانہ ہوگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے بلقان کے متعلق جرمن پالیسی پر غور کیا۔

جرمنی غیر جانبدار رہے

لندن ۲۶ جنوری۔ جرمنی کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور فنلینڈ کی لڑائی میں جرمنی قطعی غیر جانبدار ہے اور آئندہ بھی غیر جانبدار رہے گا۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ جرمنی کے ہوا باز روس کی طرف سے فنلینڈ میں لڑ رہے ہیں۔

اسلامی ملکوں کے درمیان فوجی معاہدہ کی تجویز

لندن ۲۶ جنوری۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ بغداد سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت عراق اس تجویز پر جو کہ حکومت ایران اور حکومت افغانستان نے مشترکہ طور پر پیش کی ہے۔ غور کر رہی ہے کہ سعد آباد کے غیر جارحانہ معاہدہ کو فوجی معاہدہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور روس کے امکانی حملہ کے خلاف عراق۔ ایران۔ افغانستان۔ اور ترکی کا ایک متحدہ محاذ قایم کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایران اور افغانستان میں روس کے حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

اس سے پہلے یہ خبر ملی تھی کہ ممکن ہے کہ مصر بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے مگر بعد کو ایسی خبر نہیں ملی تھی۔ اب پھر اطلاع ملی ہے کہ ممکن ہے کہ مصر اس مسئلہ پر پھر غور کرے۔

استنبول سے خبر ملی ہے کہ وزیر اعظم ترکی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ترکی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ لڑائی مشرقی یورپ میں نہ پھیلنے پائے لیکن کوئی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ لڑائی ٹل جائے گی۔

جاپان کا امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ ختم

ٹوکیو ۲۶ جنوری۔ چین میں جاپان کی پالیسی کو تیسری طاقت کے جائز اور معقول مفاد کو مٹانے پر مبنی نہیں ہے" یہ ہے وہ اعلان جو حکومت جاپان کی طرف سے امریکہ اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ ختم ہونے کے بارے میں شایع کیا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا ہے کہ اس کے برعکس مشرقی ایشیا میں نیا نظام قایم کرنے کے لئے ایسے بہت سے میدان ہیں جن میں جاپان اور دیگر حکومتیں تعاون کر سکتی ہیں۔

جاپان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ جو ۲۹ سال سے جاری تھا۔ آج ختم ہوگیا۔ اسوقت کوئی نیا معاہدہ ہونے کے آثار نہیں ہیں۔ معاہدہ کو ختم کرنے کا نوٹس ۶ ماہ ہوئے امریکہ کی طرف سے دیا گیا تھا، امریکہ نے انھیں تبلایا تھا کہ وہ معاہدہ ختم کرنا چاہتا ہے کہ چین میں امریکنوں کے ساتھ جاپانی جو سلوک کر رہے ہیں۔ اس سے اہل امریکہ ناراض ہیں۔

لڑائی سخت اور لمبی ہوگی

لندن ۲۶ جنوری۔ سر ہنڈرسن نے جو کہ لڑائی سے پہلے برلن میں برطانی سفیر تھے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لڑائی لمبی اور سخت ہوگی لیکن آخر میں جیت اتحادیوں کی ہوگی۔ برطانیہ کے اقتصادی ذرایع بہت وسیع ہیں۔ لیکن جرمنی نے بھی اپنی اقتصادی پوزیشن کو بہت مضبوط بنایا ہوا ہے اور جلد ہی اس کا اقتصادی ڈھانچہ درہم برہم نہیں ہوسکے گا۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ میں اور جنرل گوئرنگ ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں بوتل کا ایک کارک گر گیا۔ جنرل گوئرنگ نے اپنے ملازم کو کارک اٹھانے کا حکم دیا۔ اور مجھ سے تبلایا کہ ان کارکوں کو جمع کرکے جو روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اس سے ہم ہر سال ایک لاکھ سور خریدتے ہیں۔

سویڈن خطرہ میں

سٹاک ہوم ۲۶ جنوری۔ امریکن منسٹر نے سویڈن میں مقیم امریکنوں کو خاص طور پر عورتوں اور بچوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جتنا جلد ہوسکے امریکہ واپس چلے جائیں۔ سرکلر میں مزید لکھا ہے کہ گو صورت حالات کے فوراً خطرناک ہونے کا ڈر نہیں ہے۔ تاہم مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

پریذیڈنٹ روز ولٹ

کولمبس (اوہیو) ۲۵ جنوری مسٹر جان لوئس لیبر لیڈر نے امریکہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈیموکریٹک پارٹی کے نظام پر زبردست حملہ کیا اور یہ رائے ظاہر کی، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی صدارت کے لئے پریذیڈنٹ روز ولٹ کا نام اب بار نامزد نہیں کیا جائے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✱ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

REGD. NO. A 1424

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سالانہ ششماہی

صداقت
ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۶

ادبیات

سنہ ۱۹۴۰ء

ازجناب نکہت صاحب شاہجہاں پوری

بربادی وطوفاں کی دنیا ترے سر ہے
اللہ تری ظلمت کی فضاؤں کا تموّج ،
ہاں خطۂ یورپ میں یہ ہنگام وغا ہے
غفقانہ ہو کیوں راحت و آرام جہاں سے
اللہ رے نیرنگیٔ عالم کا تغیّر
جو زہر ہلاہل ہو وہی شہد مصفا
برہم ہے اس انداز سے شیرازۂ عالم
سرمایہ ومزدور کی اللہ یہ شورش
فریاد کہ اب عقل بھی نازاں ہے اسی پر
قربان ہوئے جاتے ہیں لب بوالہوسی پر
کیا حسن کی تفسیر زمانے میں یہی تھی ،
اب مذہب وملت کی نمائش ہے پرستش
ایقان کی بے شبہ جھلک بھی نہیں دل میں
اک لہر ہدایت کی چمکتی نہیں دل میں
ہاں رزم ہو یا بزم ، سفر ہو کہ حضر ہو

پھر بھی تو زمانے کے لئے نورِ نظر ہے
کس درجہ غم انگیز تری شام وسحر ہے
اورصور قیادت سے جہاں زیروزبر ہے
یہ گردشِ ایام عجب شعبدہ گر ہے
جو عیب سراسر ہے وہی جان ہنر ہے
جو تلخ تریں چیز ہو وہ قند وشکر ہے
انسان کو خود راہِ سلامت سے حذر ہے
ہر بادۂ رنگیں ہمہ تن خونِ جگر ہے
ہاں تازگی دل کی دوا آتشِ تر ہے
اور اس پہ یہ دعوے ہیں یہی ذوقِ نظر ہے
ہر دامنِ آلودہ محبت کا ثمر ہے
اب روحِ سیاست ہمہ تن فتنہ وشر ہے
اب حاصلِ ایمان اگر اور مگر ، ہے
یہ رنگِ ترقی ہمہ تن دامِ نظر ، ہے
اب زیست خود اک منزلِ پرخوف وخطر ہے

اب تک تو زمانے کے موافق نہیں نکہت
بے شبہ ابھی تجھ میں شرافت کا اثر ہے

قاہرہ مرحوم شاہ مصر محمد نوالاول نے اپنی عمر کے آخر میں مسجد نبوی کیلئے متعدد نفیس قالین تیار کرنے کا حکم دیا یہ کام ماہر قالین باف کئی سال سے انجام دے رہے تھے اب یہ کام پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے اور ان قالینوں کو مدینہ منورہ بھیجا جارہا ہے جو مصری فن قالین بافی کی یادگار اور ایک گرانقدر پیشکش ہے اور مسجد نبوی کی صحیح پیمایش سے تیار کئے گئے ہیں اور اس کے ابتدا و انتہا کی تاریخیں بھی ان پر منقش ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کام عہد فواد میں شروع ہوا اور عہد فاروق میں تکمیل کو پہونچا۔

دنیائے اسلام

ترکوں کی باقاعدہ زیرو فوج کے اعداد وشمار!

مصر کے سابق وزیر اوقاف کے تازہ فراہم کردہ اعداد وشمار

[illegible] پاشا سابق وزیر اوقاف حکومت مصر ترکی کے [illegible] شہروں کا دورہ کر رہے ہیں ، آپ نے ڈھائی ماہ کے عرصہ میں ترکی فوج کے اہم مراکز کا معائنہ کیا اور نہایت احتیاط سے ترکی حکومت کی جنگی تیاریوں کے اعداد وشمار فراہم کئے اور غالباً دنیا کو پہلی بار بتایا کہ ترکوں کی بحری بری اور ہوائی طاقت کا معیار کیا ہے ، موصوف نے اپنے مشاہدات کی بناء پر ترکی فوج کے متعلق جو اعداد وشمار مصری اخبارات میں شائع کرائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں ۔

ترکی	۱۹۱۴ء	۱۹۳۹ء میں
باضابطہ ترکی فوج کی تعداد	۱۰۰۳۵	۷۰۰۰۰۰
ریزرو فوج کی تعداد جو چھ ماہ میں جمع ہوسکتی ہے	×	×
	×	۵۰۰۰۰۰
بحیثیت مجموعی کم سے کم طاقت	۲۰۰۰۰۰	۲۱۰۰۰۰۰

بحری طاقت :- بحری جہازوں کی تعداد کا مجموعی کل وزن

وزن	۶۰۰۰۰ ٹن	۳۰۰۸۰ ٹن
جنگی جہازوں کی تعداد	۲	۹
طیارہ پرواز جہاز	×	۳
کروز	۱	۱۴
تباہ کن جہازات	۱۱	۳۲
آبدوز جہازات	×	۲۰

فضائی قوت

درجہ اول کے طیارے	نامعلوم	۱۰۰۰
زیر تعمیر	×	۱۵۰
ترکی نیشنل بنک کا سرمایہ	×	۷۰۰۰۰۰۰ پونڈ
فوجی خرچ کی مد میں محفوظ سرمایہ	×	۳۰۰۰۰۰۰

عسکری پاشا کا بیان ہے کہ اس وقت ترکوں نے فوجی اعتبار سے جس قدر ترقی کی ہے اس کا اندازہ باہر سے نہیں لگایا جاسکتا ، مجھے ایک ذمہ دار ترک کی زبانی معلوم ہوا کہ ترکی موجودہ فوج کے علاوہ ۲ لاکھ مزید فوج صرف چند گھنٹہ میں طلب کرسکتی ہے کیونکہ ترکی دراصل ایک فوجی ملک ہے جہاں اس قدر کثیر تعداد میں فوج کا قائم ہوجانا کوئی تعجب اور حیرت انگیز بات نہیں ہے ۔

اتحادیوں کے ساتھ ترکی کا معاہدہ

انقرہ انگریزی، فرانسیسی ، ترکی ، معاہدے کے اہم نکات کی صراحت کرتے ہوئے مسٹر سیمن سیا غلو نے بیان کیا کہ ترکی کو ڈھائی کروڑ پونڈ قیمت کے آلات حرب اور ڈیڑھ کروڑ پونڈ سونے کی شکل میں قرض ملیں گے اور ۳۵ لاکھ پونڈ کا تجارتی قرضہ حاصل ہوگا علاوہ بریں اتحادیوں کی حکومتیں اس بات پر آمادہ ہوگئی ہیں کہ سالانہ ایک کروڑ پونڈ منقے ، انجیر ، اور ہیزل وغیرہ پھل ترکی سے خریدیں گی ۔

جدید انتظامات کے تحت برطانیہ اور فرانس کے تمام بڑے بڑے فاصلات جو عرصہ سے چلے آرہے ہیں ، تیزی کے ساتھ بیباق کردے جائیں گے تاکہ آیندہ تینوں ممالک کے درمیان اقتصادی تبادلوں کی رفتار میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہوسکے ۔

ترکوں کی امداد کیلئے بارہ ۱۲ لاکھ عرب مجاہدین

بیروت مفتی اعظم فلسطین عراق میں بیٹھے ہوئے ان اثرات کا مطالعہ فرمارہے ہیں جو موجودہ جنگ کے باعث فلسطین کے سیاسی مستقبل پر مرتب ہورہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت مفتی اعظم سے نوری سعید پاشا وزیر اعظم عراق نے طویل ملاقات کی اور فلسطین کے معاملات پر ان تمام گفتگوؤں کے پیش نظر جو موصوف سے مصر میں ہوچکی ہیں گفت وشنید فرمائی ، چند ملاقاتوں کے بعد عراقی اخبارات کے نمایندوں نے مفتی اعظم سے ملاقات کی اور نجی ملاقاتوں کے حالات معلوم کرنا چاہے ، مفتی صاحب نے سرسری جواب دیکر پیچھا چھوڑایا دیگر معاملات پر آپ نے مفصل جواب دئے اور گہرے خیالات کا اظہار فرمایا ۔

اخبار فتی العرب کے نمایندوں نے آپ سے دریافت کیا کہ اگر ترکی پر حملہ ہوا تو آپ کیا طرز عمل اختیار کریں گے ؟ ۔

اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ روس اور جرمنی کی روش ابھی تک غیر مسلم حکومتوں کو مسلمانوں کے جذبات کا احساس نہیں ہوا ہے مسلمانوں کا معاملہ یورپ کے معاملات سے قطعاً مختلف ہے یورپ میں ایک سلطنت ذبح ہوتی ہے تو دوسری سلطنت اطمینان سے تماشہ دیکھتی رہتی ہے مگر مسلمانوں کا معاملہ ہے کہ وہ عرب ، افغانستان ، ایران ، ترکی ، اور مصر وغیرہ کے مصائب میں برابر کے شریک ہوجاتے ہیں ، اگر روس نے ترکی کیخلاف کوئی حرکت کی تو یہی اس بات کی دلیل ہوگی کہ سویٹ روس اپنے پروگرام میں فیل ہوچکا ہے ، میری روش ان حالات میں یہ ہوگی کہ اگر میں کچھ کرسکا تو ترکوں کی امداد کے لئے کم سے کم دس لاکھ مجاہد عربوں کی پیش کش کرسکوں گا ۔

سوال :- کیا اس بات کا امکان ہے کہ روس قفقاز کیطرف سے ترکوں پر حملہ کرسکے ؟

جواب :- روس کی خارجی سیاست کا بہت بڑا تعلق ترکوں کی سیاست پر ہے اور روس کیطرف سے حملے کا امکان ہو تو اسٹالن کو بہت بڑا اجنبوتی تصور کرنا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۶

مہاتما جی کے بیان پر اخبارات کا تبصرہ

وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد مہاتما گاندھی نے جو بیان شایع کیا ہے، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "ٹائمز آف انڈیا" نے بتلایا کہ برطانی حکومت اور کانگریس کے درمیان مرکزی اور غالب مسئلہ کونسا ہے۔ معاصر مذکور لکھتا ہے کہ "اگر ہندوستان کو دولت مشترکہ کی مثال سے سبق لینا ہے تو اسے اپنے داخلی اختلافات کو طے کرنا چاہیئے، اس کے بعد برطانیہ عظمیٰ کی رضامندی سے ایک آل انڈیا فیڈریشن مرتب کرنا چاہیئے۔ آخر میں یہ مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ ویسٹ منسٹر کے قانون کے مطابق ہندوستان کو مکمل حقوق اور آزادی کے پورے اختیارات دیئے جائیں۔

"مارننگ اسٹینڈرڈ" لکھتا ہے کہ "جب تک کانگریس یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہندوستان باہری مداخلت کے بغیر آپ اپنی قسمت کا فیصلہ کرے گا۔ اس وقت تک برطانیہ کو یہ مطالبہ پورا کرنے سے انکار کرتے رہنا چاہیئے۔

"بمبئی کرانیکل" لکھتا ہے کہ "ہندوستان آپ اپنی قسمت کا فیصلہ کرے گا۔ کانگریس اس مسئلہ پر کوئی مفاہمت برداشت نہیں کر سکتی۔

فری پریس جرنل نے لکھا ہے کہ "مہاتما گاندھی نے بنیادی اختلافات کو ایسا واضح کردیا ہے جو ہمارے لئے باعث اطمینان ہے۔

"امرت بازار پترکا" لکھتا ہے کہ "بار بار یہ لکھکر کہ مہاتما گاندھی وائسرائے کے ساتھ سمجھوتہ کریں گے انکے ساتھ شدید ناانصافی تھا، کانگریس کے حقیقی لیڈر نے جھنڈے کو نیچا نہیں کیا ہے۔

اسٹار آف انڈیا نے اس کمیونک کا خیر مقدم کیا ہے جو وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی منظوری سے شایع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہزاکسیلنسی نے مہاتما گاندھی سے کہا کہ جو بھی سمجھوتہ ہو وہ تمام پارٹیوں کی منظوری سے ہونا چاہیئے۔ معاصر مذکور نے مزید لکھا ہے کہ وائسرائے کے یہ کہنے سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی غلط فہمیاں دور ہوگئیں۔

معاصر ایڈوانس لکھتا ہے کہ اگر برطانی تدبر خلوص دل کے ساتھ ہندوستان کے ساتھ انصاف کرنا چاہیں تو اسی وقت کوئی سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ اگر وہ انصاف کرنا چاہتے ہیں تو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا طریقہ قبول کرلینا چاہیئے۔

اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ "سردست کانگریس اپنے پرانے رجحان کے مطابق یہ چاہتی ہے کہ دوسرے لوگ یہ کریں اور وہ کریں۔ وہ اعلانات چاہتی ہے اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلیاں چاہتی ہے مگر وہ خود مسلمانوں اور راجاؤں سے سمجھوتہ کرنے کا کام نہیں کرنا چاہتی"۔ مسٹر گاندھی خیالی باتیں کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ صرف "ہندوستان" کو یہ کرنے وہ کرنے اور سب کچھ کرنے کا اختیار ہے۔ ایک پریشان وائسرائے یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس "ہندوستان" کی کیسے تلاش کی جائے"۔

ہندوستان خود ہندوستانیوں میں مل سکتا ہے۔ ملک کا تخیل اس کے لوگوں کے ذریعہ ہی عملی جامہ پہنتا ہے۔ جس بات کی ضرورت ہے وہ ایک ایسی نمائندہ کانفرنس ہے جو اپنے کام میں لگی رہے تاوقتیکہ وہ سمجھوتوں پر نہ پہونچ جائے"۔

صلح کیلئے جرمنی کی شرطیں

نیویارک ریڈیو نے اسٹاک ہام کی ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ فیلڈ مارشل گورنگ نے صلح کی ایک اہم اسکیم مرتب کی ہے جسے ہر ہٹلر نے منظور کرلیا ہے۔ اس اسکیم میں ذیل کی تجویزیں شامل ہیں۔

۱۔ کوئی ملک تاوان جنگ طلب نہ کرے۔

۲۔ مختلف ملکوں کے اقتصادی مفاد کا فیصلہ ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا جائے۔

۳۔ سوڈٹن علاقہ کو جرمنی کا حصہ تسلیم کیا جائے۔

۴۔ پولینڈ کے وہ علاقے جرمنی میں شامل رہیں گے جو درسائی کے معاہدہ سے پہلے جرمنی کے تھے۔

۵۔ آسٹریا جرمنی میں شامل رہے گا یا علیٰحدہ ہوگا۔ اس کا فیصلہ آسٹریا والوں کی رائے سے کیا جائے۔ اور جرمنی آسٹریا اور فرانس کی نگرانی میں ان کی رائے معلوم کی جائے۔

۶۔ جرمنی، فرانس اور برطانیہ کا مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو زیکوسلاویکیہ اور پولینڈ کے غیر جرمن حصوں کے بارے میں مناسب فیصلہ کرے تاکہ پرامن سمجھوتہ ہوسکے۔

فرانس و برطانیہ کو دھمکی

ایک روسی اخبار میں ایک بیان شایع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے شہنشاہیت پسند روس کے خلاف اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ ان کے ارادوں کو روسی فوج خاک میں ملادے گی۔ اگر انہوں نے فنلینڈ کی فوجی امداد کی تو روسی فوج منہ توڑ جواب دے گی۔

تازہ اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ دن سے متواتر حملے کرنے کے باوجود روسیوں کو فولادی دیوار توڑنے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب روسی حملوں کا زور گھٹ رہا ہے۔ روسیوں کا بھاری نقصان ہوا ہے وہ دیوگ سے صرف دو تین میل آگے بڑھ سکے ہیں، شمالی مورچہ پر بھی گھمسان لڑائی ہوئی اس علاقہ میں ایک اور روسی ڈویزن مشکلوں میں پھنس گئی ہے۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل ایک روسی بٹالین کا صفایا کردیا گیا۔ پانچ سو کے قریب روسی کھیت رہے۔ تین سو پہلے مارے جاچکے ہیں۔

جھیل لڈوگا کے شمال میں ۱۸ ویں روسی ڈویزن کے بچے کھچے لوگوں کا صفایا کردیا گیا۔ ایک بھاری دستہ فنوں کے ہاتھ آیا ہے جسمیں ٹنک ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد کا راستہ

اپنے اخبار "منادی" کی تازہ اشاعت کے سرورق پر خواجہ حسن نظامی صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے مندرجہ ذیل اپیل نمایاں طور سے شایع کی ہے:-

آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک ہند کو بہت جلد آزادی ملنے والی ہے اور مسٹر محمد علی جناح نے مسلم لیگ کے ذریعہ ہندو مہاسبھا کے ہندوؤں اور دوسرے فرقوں مثلاً سکھوں اور پارسیوں اور عیسائیوں اور اچھوتوں کو متحد اور جمع کردیا ہے جس پر گاندھی جی اور کانگریسی لیڈروں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور تازہ بقرعید پر سارے ملک میں امن کا قایم رہنا بھی اس بات کی علامت ہے کہ اب ہند کا اچھا زمانہ آگیا ہے۔ پس ہند کی سب قوموں کو چاہیئے کہ وہ آپس کے جھگڑوں کی ان باتوں پر غور کریں جس پر جھگڑے ہوتے تھے۔ اور ان میں سب سے پہلی چیز تو مشترکہ اور جداگانہ انتخاب ہے۔ مگر یہ چیز ہم عوام کے سوچنے کی نہیں ہے۔ اس کو تو ہم ہندو مسلمانوں کے لیڈر ہی طے کریں گے۔ دوسری چیز اردو ہندی زبان ہے۔ جسپر آپس کے جھگڑے رہتے ہیں۔ اس کے واسطے دونوں جماعتوں کو اپنی اپنی جگہ اس طرح سوچنا چاہیئے کہ ہندو مسلمانوں کے فائدے کی بات سوچیں اور مسلمان ہندوؤں کے فائدے کی بات سوچیں اور ہندو مسلمانوں کو ایسے نقصان سے بچانے کا خیال کریں جس کا اثر سارے ملک پر پڑتا ہو۔ اور مسلمان ہندوؤں کو ایسے نقصان سے بچانے کا خیال رکھیں جس نقصان سے سارے ملک کا نقصان ہوتا ہو، میری رائے میں مسلمان ہندی بول چال کی طرف راغب ہوں اور ہندو عربی رسم الخط کو اختیار کرلیں۔ کیونکہ عربی رسم الخط اختیار کرنے سے ہندوستان افغانوں اور ایرانیوں اور عراقیوں اور مصریوں اور حجازیوں اور ترکی وغیرہ حکمراں اور جنگ جو قوموں سے متحد ہو جائے گا۔ جہاں عربی رسم الخط کا رواج ہے۔ اگر ہندو قوم سندھ کے ہندوؤں کی طرح عربی رسم الخط کو اختیار کرلے گی تو اس رسم الخط سے بنگالی اور گجراتی اور ہندی اور مدراسی اور برمی زبانیں بھی متحد ہو جائیں گی۔ کیونکہ عربی رسم الخط میں یہ سب زبانیں لکھی جاسکتی ہیں ہندوستان آئندہ زمانہ میں تمام ایشیا کے ملکوں کا لیڈر اور رہنما بننے والا ہے۔ اور ہندو قوم اپنے فلسفہ اور کلچر کو تمام ایشیا میں اس عربی رسم الخط کے ذریعہ مقبول عام خاص کراسکتی ہے۔ گویا ہندوستان اور ہندو قوم کی آئندہ عظمت اور ترقی بہت حد تک عربی رسم الخط اختیار کرنے پر منحصر ہے۔ ناگری رسم الخط کو بھی قایم رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن ایشیا کے اور ہندوستان کے مشترکہ فائدے کے لئے عربی رسم الخط ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

گائے کشی اور مسجدوں کے آگے باجہ بجانے کے جھگڑے بھی صاف دل سے ختم کردینے چاہئیں۔ مسلمانوں کو غور کرنا ہوگا کہ گائے کی عزت ہندو قوم میں ہزاروں برس سے رائج ہے اور یہ خیال مسلمانوں یا کسی اور قوم کی ضد سے بدل نہیں سکتا لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ گائے کشی بند کردیں اور اس معاملہ میں ہمارے ایشیا کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملاکر یورپ اور امریکہ سے بھی گئے کشی بند کرادیں کیونکہ جب ہندوستان متحد ہو جائے گا۔ تو وہ اپنے ملک کی روایات کو اپنی روایات سمجھنے لگے گا۔

اسی طرح ہندوؤں کو مسجدوں کے آگے باجہ بجانے یا اسی قسم کے اور کام کرنے چھوڑ دینے چاہئیں۔ جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو۔

یہاں تک ایک مشترکہ خطاب تھا اب میں بعض مسلمانوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں اور ان سے زوردار لفظوں میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ غیر مسلم اقوام سے لڑائی جھگڑا بند کردیں۔ اور اگر غیر مسلم قوموں کی طرف سے کوئی بدسلوکی بھی ہو تب بھی صبر اور برداشت سے کام لیں اور ہر مسلمان امیر و غریب عورت مرد قرآن مجید کے عربی رسم خط کو رائج کرنے کا کام شروع کردے اور اردو زبان کو ترقی دینے اور مقبول خاص و عام بنانے کے لئے اپنے وقت کا ایک حصہ وقف کردے۔

آئینۂ کانپور

گورنر صاحب کی تشریف آوری

۵ر فروری کو بذریعہ کار ہزاکسیلنسی سرہار س ہیلٹ گورنر یوپی اور لیڈی ہیلٹ معہ پرسنل اسٹاف کے کانپور تشریف لائے اور چار روز کانپور میں قیام فرمایا۔

۵ر فروری کی رات کو ایرانڈیا چیمبر آف کامرس کے ڈنر میں گورنر صاحب اور لیڈی ہیلٹ نے شرکت فرمائی۔

۶ر فروری کو ۹½ بجے گورنر صاحب بمعیت مسٹر ای۔ ایم سوٹر رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ڈاکٹر پنالال اڈوائزر گورنمنٹ۔ مسٹر ال۔ پی ہنکا کس کلکٹر، ڈاکٹر ایس۔ این تواری ایگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ، اور مسٹر ایس۔ این سکنڈ سکریٹری کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سرکٹ ہاؤس سے روانہ ہوکر ۲ گھنٹہ تک امپرومنٹ ٹرسٹ کی اسکیموں کی معائنہ کے لئے روانہ ہوئے، اور خصوصاً انہوں نے فیکٹری ورکرس ایریا اسکیم، سیسہ مئو ویٹ ایریا اسکیم۔ رائے پوروہ دجہاں ۳۰۰ کوارٹرس مل ورکرس کے لئے بن رہے ہیں) ناظر باغ۔ بیچ باغ، ناچ گھر بریانہ کو ملاحظہ فرمایا۔ جو وقت کہ گورنر صاحب معہ اپنی پارٹی کے مسلم اسکول کے سامنے سے گذر رہے تھے تو مسلم اسکول کے اسکاؤٹ نے سامنے سے گارڈ آف آنر دیا۔ اسی دوران میں گورنر صاحب نے واٹر ورکس کا بھی معائنہ فرمایا جہاں کہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ نے آپکا استقبال کیا۔

۶ر فروری کی رات کو سرجوالا پرشاد سریواستوا اور لیڈی کیلاش سریواستوا نے اپنے بنگلہ "کیلاش" کٹی میں گورنر صاحب و لیڈی ہیلٹ کو ایک ڈنر پارٹی دی۔

۷ر فروری کو گورنر صاحب و لیڈی ہیلٹ نے مسٹر ایل۔ پی ہنکا کس کلکٹر کے ہمراہ گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد گورنر صاحب نے ڈاکٹر پنالال مسٹر ایل۔ ان ہیر ولیبر کمشنر اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے آنریری چیف ارگنائزر کے ہمراہ شہر کے گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹرس کا معائنہ فرمایا۔

لیڈی ہیلٹ صاحبہ دوپہر کے بعد میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ویلفیر سنٹر آف گوالٹولی میں تشریف لے گئیں جہاں آپکا استقبال مسز ایل۔ پی ہنکا کس اور مسٹر بی پی سریواستو وغیرہ نے کیا۔

لیڈی ہیلٹ نے ۷ر فروری کو بعد دوپہر لیڈی ہنگ۔ رگھوناتھ پیاری ڈسپنسری وارڈ آف نواب گنج کا افتتاح کیا۔ مسٹر ایل پی درما اکونٹنٹ جنرل یوپی رخلف رائے بہادر بابو شیام لال ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر آگرہ نے اپنی والدہ مسز رگھوناتھ پیاری کے نام سے یہ اسپتال کھولا ہے۔

اس کے بعد مسٹر ورما نے ایک ایٹ ہوم دیا جسمیں گورنر صاحب و لیڈی ہیلٹ نے شرکت فرمائی۔

۸ر فروری کو گورنر صاحب و لیڈی ہیلٹ سودیشی کاٹن ملس جوہی تشریف لے گئے۔ جہاں مسٹر لے۔ ایف ہارسمین نے استقبال کیا۔

اس کے بعد ۹½ بجے صبح گورنر صاحب معہ لیڈی ہیلٹ کے میونسپل بورڈ تشریف لائے جہاں آپ کے ہمراہ مسز ایل۔ پی ہنکا کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی تھے مسٹر بی پی سریواستوا اور ڈاکٹر ایس۔ این تواری نے گورنر صاحب کا استقبال کیا۔

چیرمین صاحب نے گورنر صاحب کے اور ڈاکٹر تواری صاحب نے لیڈی ہیلٹ کے گلے میں سنہرے ہار پہنائے مسٹر بی پی سریواستوا نے چیرمین بورڈ نے اڈریس پڑھا جس کا موزوں جواب گورنر صاحب نے دیا۔

شادی

خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ اسپیشل مجسٹریٹ کی صاحبزادی کی شادی سید مختار حسین ایم۔ اے۔ خلف حاجی سید مسعود حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر و تعلقدار کلیم پور کیسری کے ساتھ ۸ر فروری ۱۱ بجے دن کو ہوئی۔ نکاح مولانا رحمت اللہ میاں آف گنج مرادآباد نے پڑھایا۔

بارات میں دیگر معززین اودھ کے علاوہ راجہ صاحب سلیم پور اور راجہ صاحب کوتوارا نے بھی شرکت فرمائی شہر کے معزز ہندو مسلمان حضرات بھی محفل عقد میں شریک تھے، نکاح کے بعد خان بہادر صاحب موصوف نے ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

پولیس ٹیکس اور گورنر صاحب

۷ر فروری ۶ بجے شام کو سرکٹ ہاؤس میں ہندو سنگھ کا ایک ڈیپوٹیشن جسمیں لالہ پدم پت سنگھانیہ اور سرجوالا پرشاد سریواستوا شامل تھے گورنر صاحب سے ملا ڈیپوٹیشن نے پولیس ٹیکس کے غلط تشخیص پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگر ٹیکس لگانا ضروری ہو تو اس کی تشخیص صحیح کرانا چاہیئے۔ گورنر صاحب نے نہایت غور سے سنا اور اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس گفتگو کے وقت مسٹر ہنکا کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسلم لیڈران بھی موجود تھے۔

چالیس فیصدی

۵ر فروری کو الگن مل۔ وکٹوریہ مل۔ جے۔ کے کاٹن مل۔ ویسٹ مل اور جے کے جوٹ مل کے پھاٹکوں پر مزدوروں کے جلسے ہوئے جسمیں ۴۰ فیصدی کے اضافہ اجرت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سیاسی مقدمے

جن سیاسی لیڈروں پر ۱۲۴ اے اور ۱۵۳ اے کے ماتحت مقدمات چل رہے ہیں ان کے مقدمات کی تاریخیں حسب ذیل ہیں کہ:-

(۱) کامریڈ سنتوش کمار بوس کی تاریخ پیشی ۱۰ر فروری (۲) کامریڈ یوسف (۳) کامریڈ ارجن اروڑا (۴) کامریڈ عیوض علی کے مقدمات کی تاریخ پیشی ۱۲ر فروری مقرر ہے۔

پولیٹیکل ضلع کانفرنس

۲۵ و ۲۶ر فروری کو گھاٹم پور میں کانپور ضلع پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس مسٹر رفیع احمد قدوائی کی صدارت میں ہوگا۔

گذشتہ بلوہ کے مقدمات

مسٹر آر۔ ٹی ہومن مجسٹریٹ درجہ اول نے چوک کے دوکانداروں کے خلاف بلوہ کے مقدمات میں فیصلہ سنادیا اور ثبوت کافی نہ ہونے کی وجہ سے انلوگوں کو بری کردیا

مزدور سبھا کے عہدیداران کا انتخاب

۵ر فروری کو مزدور سبھا کے ایک جلسہ میں عہدیداران اور ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب ہوا مسٹر ایس۔ ایس۔ یوسف اور مسٹر سنتوش چندر کپور پریسیڈنٹ اور جنرل سکریٹری کے عہدہ پر دوبارہ منتخب کئے گئے۔

وائس پریسیڈنٹ۔ پنڈت بالکرشن شرما۔ پنڈت رام شاستری۔ مسٹر یونس خاں۔

جائنٹ سکریٹریاں۔ پنڈت سورج پرشاد اوستھی، مسٹر ارجن اروڑا، مسٹر کاشی بابا۔ اور مسٹر سونے لال۔

خزانچی۔ پنڈت رام آسرے دوبے۔ چونکہ مسٹر یوسف جیل میں ہیں اس لئے انکی جگہ پر ایکٹنگ پریسیڈنٹ کی حیثیت سے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری مقرر کئے گئے ہیں۔

ممبر اسمبلی سے ضمانت

پنڈت راجہ رام شاستری ایم۔ ایل۔ اے وائس پریسیڈنٹ کانپور مزدور سبھا و جنرل سکریٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی کو کلکٹر صاحب کی طرف سے ایک نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ سکشن ۱۰۸ کے ماتحت تین سو روپیہ کی ذاتی ضمانت اور اسی رقم کے دو مچلکے ایک سال کے لئے داخل کریں۔ یہ نوٹس ایک تقریر کے سلسلہ میں بھی جاری کیا گیا ہے

احرار والنٹیر گرفتار

۵ر فروری کو مقامی خفیہ پولیس نے مسٹر عبدالرحیم و صادق علی کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ وہ ایک لیفلٹ موسومہ "تحفہ اقلیت" تقسیم کر رہے تھے۔ جس میں پریس وغیرہ کا نام نہیں دیا ہوا تھا، چنانچہ انکو پریس ایکٹ کے سکشن ۱۸ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

چار سو کرایہ داروں کی اسٹرائک

۸ر فروری کو جنی گنج کے چار سو کرایہ داروں نے اس بنیاد پر اسٹرائک کی کہ مالک مکان کرایہ کم نہیں کرتے ہیں۔ اور انہوں نے طے کیا ہے کہ وہ موجودہ کرایہ نہیں دیں گے۔

انجمن ترقی اردو

انجمن ترقی اردو کی پہلی میٹنگ ۸ر فروری ۴ بجے شام کو کرائیسٹ چرچ کالج ہال میں نواب خاقان حسین صاحب کی صدارت میں ہوئی جس پروفیسر مسعود حسن رضوی ادیب صدر شعبہ اردو و فارسی لکھنؤ یونیورسٹی و مولف ہماری شاعری و روح انیس وغیرہ نے اردو غزل پر ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ اسکے بعد سردار اختر صاحبہ و منشور واحدی صاحب نے اردو پر نظمیں پڑھیں آخر میں منشی دیانرائن نگم صاحب اڈیٹر زمانہ نے اردو کی حمایت میں ایک پرمغز تقریر کی۔

سبد گل

کراچی کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ پچھلے دنوں ایک نام نہاد مولوی صاحب تشریف لائے وعظ فرماتے فرماتے آپ کی نظر جو ایک کمسن لڑکی پر پڑی جو اپنا دل، جگر، اور پھیپھڑا، سب کچھ اس نوعمر حسینہ پر قربان کر دیا۔

کئی روز تک تو مولوی صاحب اس لڑکی کیلئے آہ بھرتے رہے لیکن آخرکار آپ سے نہ رہا گیا آپ نے لڑکی کی ماں کو پیغام بھیجا اور کوئی ایسا داؤں چلا کہ یہ غریب عورت اپنی کمسن لڑکی کو اس بوڑھے کے پلے باندھنے کے لئے آمادہ ہو گئی۔ نکاح کی تاریخ مقرر ہو گئی اور شادی کے انتظامات ہونے لگے لیکن برا ہو کمبخت مردوں کا کہ انھوں نے نعرۂ مخالفانہ بلند کرکے سارا کام بگاڑ دیا اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ مولوی وعظ و پند میں بھی عشق بازی سے نہیں چوکتا۔

ایک دوسرے عشق باز مولوی صاحب کی عشق بازی کا واقعہ اس سے زیادہ دلچسپ ہے قصہ یہ ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور ریاست کے مولوی صاحب جو محض قاعدہ بغدادی پڑھ کر مولوی بن گئے تھے، ایک بیوہ پر عاشق ہو گئے اور اس بیوہ کے ساتھ نکاح بھی فرما لیا۔

حسن اتفاق دیکھئے کہ اس بیوہ کے پہلے شوہر سے بھی ایک لڑکی تھی جو بیوہ کے ساتھ ہی مولوی کے ہاں چلی آئی مولوی صاحب کا دل کسی قدر بلبلا واقع ہوا تھا آپ ماں کے ساتھ بیٹی پر بھی عاشق ہو گئے مولوی صاحب کی بیوی نے جو یہ رنگ دیکھا کہ گھر میں ہی سوت پیدا ہوئی جاتی ہے تو اس نے جھٹ لڑکی کی شادی کر دی، مگر مولوی صاحب کا عشق کوئی ایسا ویسا تو تھا ہی نہیں جو خاموش ہو کر بیٹھ جاتے انھوں نے فوراً داماد کو کسی چیز میں ملا کر سنکھیا کھلا دی۔

مولوی صاحب جہاں اعلے درجہ کے عشق باز واقع ہوئے تھے وہاں وقت کی بھی بے حد قدر کرتے تھے چنانچہ آپ سنکھیا دیتے ہی داماد کے مرنے کا انتظار کئے بغیر گھر سے چل نکلے، پہلے ہی سے کفن خرید لائے اور ساتھ ہی گورکن کو بھی قبر کھودنے کے لئے کہہ آئے غرضکہ آپ نے داماد کے مرنے سے قبل ہی کفن دفن اور تجہیز تکفین کا تمام انتظام کر ڈالا۔

کہتے ہیں کہ عشق اور مشک کا چھپنا مشکل ہے مولوی صاحب کی حرکات سے لوگوں کو شبہ ہو گیا اور پولیس نے آپ کو دھر لیا، داماد کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو زہر نکلا، معلوم ہوا ہے کہ مولوی صاحب کی بیوی نے سارا راز طشت از بام کر دیا ہے۔

ریاست چرکھاری میں فساد کیوں ہوا؟

جھانسی ۱۳ر جنوری ریاست چرکھاری میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا اس کے متعلق حکام ریاست نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ سارا ہنگامہ ریاست کے بعض چڑھے ہوئے افسروں کا برپا کیا ہوا ہے اور ان کے خلاف چوری وغیرہ کے مقدمے چل رہے ہیں اور وہ دیوان بہادر عین الدین کیخلاف غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور ہندوؤں کی فرقہ وارانہ جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ریاستی گؤخانہ کا ملازم جب تین طرفسے ایک گائے کو رسوں سے باندھ رہے تھے تو ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا یعنی گائے مر گئی حکام نے فوراً متعلقہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور انکے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، شرارت پسندوں نے اس صورت حالات سے فائدہ اٹھانے کیلئے دوسرے دن ایک مندر میں ہڈیاں ڈالدیں اور ان ہی شرارت پسندوں نے دیوان کیخلاف ایجی ٹیشن بھی شروع کر دیا لیکن ریاست نے ہرممکن تدابیر اختیار کرکے صورت حالات پر قابو پا لیا اور اس شخص کو ۱۰۰۰ روپیہ دینے کا اعلان کیا جو مندر میں ہڈیاں رکھنے والوں کا پتہ بتائے گا اسکے علاوہ ریاست میں کامل امن و امان ہے۔

ادب لطیف

پریم!

از جناب پریمی صاحب

پریم! اے مقدس پریم، تیری نورانی شمع "یزدانی فانوسوں" کے ہم پلہ تیری مدھ بھری نہریں کوثر و سلسبیل سے زیادہ شیریں تیرے سادہ محل فردوس بریں کے محلات سے ہزار درجہ بلند پایہ اور شاندار، تیری زمردیں راہیں جنت کی شاہراہوں سے زیادہ خوشنما اور سیدھی، تیرا ظل ہماوں طوبےٰ کی چھاؤں سے زیادہ ٹھنڈا اور پرسکون، تیری نغمہ بار ہوائیں باغ عدن کی ہواؤں کو مست بنانے والی، تیری شیرینی دنیا کی تلخ کامی کو دور کر دینے والی۔

اے پریم تو شیریں ہے اور بیحد شیریں۔

پریم مالا!

ایک دن میں ناراض تھا، نہیں معلوم کس سے۔ تو نے میری گردن میں اپنی سیمیں باہیں حمائل کر دی تھیں، اسی دم میں سب کچھ بھول گیا۔ کیونکہ! پریم مالا خاکی کو نوری بناتی ہے اور انانیت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔

پریم پھول

جنت میں جب پریم پھول کھلا تو سب کو بھایا فرشتوں نے اس کو آنکھوں سے لگایا اور حوروں نے اوس کو سر چڑھایا مگر میں نے اوسکو سینہ سے لگایا اور دل کی گہرائیوں میں جگہ دی۔

٭ اس لئے وہ اکثر اوقات شوہر کی غیر موجودگی میں شراب کی بوتلوں کو پھوڑ دیا کرتی تھی، ظاہر ہے کہ اس نیک عورت کا یہ فعل بالکل درست تھا لیکن اس کا بدچلن شوہر اس کی اس نیکی اور پاکبازی سے نفرت کرنے لگا اور ایک ایسی عورت سے وابستہ ہو گیا جو شعلہ بی تھی، اگرچہ وہ بیحد مکروہ صورت تھی۔

اس افسوسناک واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ مرد عورت سے کیا چاہتا ہے۔

اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کی بیوی اسکے گناہوں کو بھی لبیک کہے اس کی خطا کاریوں کی بھی تعریف کرتے اور اس کی کسی غلطی یا لغزش پر اسے نہ ٹوکے یہ ہے مرد کی فطرت۔

اسی طرح امریکہ کے ایک مشہور مصنف کی عادت تھی کہ وہ اپنی بیوی کو اپنی تصانیف کے مسودے سنایا کرتا تھا اور اس غریب کو آدھی رات تک بیدار رکھتا اور اس کے بعد اس سے تعریف اور توصیف کی بھی امید رکھتا تھا، لیکن کیونکہ مصنف کی بیوی نہایت نیک اور سادہ مزاج تھی اسے خوشامد نہیں آتی تھی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اس مصنف نے ایک دن اس نیک اور خوبصورت خاتون کو طلاق دیدی میری آزادانہ رائے یہ ہے کہ مرد نہ خوبصورت عورتوں کو پسند کرتے ہیں اور نہ نیک عورتوں کی ان کی نظر میں کوئی وقعت ہے ان کو صرف وہ بیویاں اور عورتیں پسند ہیں جو ان کی خوشامد کرتی رہیں، ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہیں ان کی خطا کاریوں کو بھی ایک ہنر سمجھیں اور ان کی حماقتوں کو عقلمندی ظاہر کریں گویا مرد کو ایک ایسی عورت کی ضرورت رہتی ہے جس میں اسی کا عکس ہو اور جو ہو بہو مرد جیسی بن جائے ایسی حالت میں عورتیں غور کریں کہ وہ خوبصورت بننے کی کوشش کرکے کیا اپنا وقت اور روپیہ ضائع اور برباد نہیں کر رہی ہیں۔

عالم نسواں

مرد خوبصورت عورتوں کو بہت کم پسند کرتے ہیں

ایک مغربی خاتون نے مردوں کے متعلق ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون لکھا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ مرد کیسی بیویوں کو پسند کرتے ہیں، ہم اس مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں

عورتوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ مرد خوبصورت اور موزوں جسم والی عورتوں کو پسند کرتے ہیں اسی خیال کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر حصہ میں عورتیں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ حسین اور خوبصورت بنانے کی کوشش کرتی ہیں خواہ ان کو خوبصورت بننے کے لئے غیر قدرتی طریقہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑیں۔

ایک تاجر نے پچھلے دنوں اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ اگر دنیا میں عورتوں کا وجود نہ ہوتا تو سامان آرائش کو کوئی کوڑی کو بھی نہ پوچھتا، تاجر کا یہ خیال بالکل درست ہے سامان آرائش کی دنیا میں سب سے بڑی خریدار عورتیں ہیں ان ہی کی بدولت ہزاروں کارخانے وہ چل رہے ہیں جو صابن، پاؤڈر، لپ اسٹک، سُرخی، سینٹ اور خوشنما لباس تیار کرتے ہیں یہ سب سامان عورتیں محض خوبصورت بننے کے لئے خریدتی ہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ خوبصورت بن کر وہ اپنے شوہر کے دلوں کو آسانی کے ساتھ لبھا سکتی ہیں اور لبھا سکیں گی مگر ان غریب عورتوں کو کیا معلوم کہ وہ اپنا روپیہ برباد کر رہی ہیں مرد ہرگز خوبصورتی کے شیدائی نہیں ہیں، ان کو خوبصورتی کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس سے عام طور پر عورتیں ناواقف ہیں، ایک دو نہیں دنیا میں ہزاروں ایسی عورتیں ہیں جو نہایت بدشکل ہیں جسم کے اعتبار سے بھدی ہیں ان کی آواز بے حد کرخت ہے۔

غرضکہ بظاہر ان میں کوئی خوبی نہیں لیکن اس کے باوجود بھی ان کے شوہر ان بھدی اور بدشکل عورتوں پر دیوانہ وار فدا ہیں اگر درحقیقت خوبصورتی مرد کو رجھا سکتی ہے تو پھر ایسی عورتوں کو کوئی دو کوڑی کو بھی نہیں پوچھتا لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ مرد ان بدوضع عورتوں کی پرستش کرتے ہیں اس کے برخلاف ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں پری صورت، موزوں جسم عورتیں ایسی بھی موجود ہیں جو بظاہر بے حد خوبصورت ہیں لیکن شوہر کبھی ان کی جانب توجہ نہیں کرتے۔

میں نے یہ دیکھا ہے کہ جب کبھی کسی بدشکل عورت کا شوہر اس کی پرستش کرتا ہے اور خوبصورت عورت کو اس کا شوہر پوچھتا تک نہیں تو اس معاملہ کو "قسمت" کہہ کر ٹالدیا جاتا ہے ممکن ہے کہ قسمت کو بھی اس نوعیت کے واقعات میں دخل ہو لیکن اصل حقیقت کچھ اور ہے۔

وہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مرد نہ خوبصورتی کو دیکھتا ہے اور نہ بدصورتی کو اس کو تو صرف اپنی فطرت اور اپنے مزاج کے مطابق بیوی کی تلاش رہتی ہے۔

اگر بیوی حسب منشا ثابت ہوتی ہے اس کی ہر جائز و ناجائز خواہش کو اپنا دین و ایمان تصور کرتی ہے تو وہ اس سے خوش ہے خواہ وہ عورت خوبصورت ہو یا بدشکل۔

میں اس سلسلہ میں اپنی ایک واقف کار خاتون کا واقعہ سنانا چاہتی ہوں، یہ خاتون بیحد حسین تھی اعلےٰ قابلیت بھی بہت زیادہ رکھتی تھی اور اخلاقی اعتبار سے بھی کافی بلند تھی اس کے برخلاف اس کا شوہر ایک بھدا اور بدمذاق مرد تھا جو شب و روز شراب کے نشہ میں مدہوش اور سرشار رہتا تھا، اس خاتون کو اپنے شوہر کی شراب نوشی سے بیحد نفرت تھی۔ ٭

بچوں کی دنیا

نامعلوم دنیا

دنیا میں بھی بہت سی جگہیں ہیں جہاں انسان یا کم سے کم پڑھے لکھے لوگوں کے قدم نہیں پہونچے ان ہی میں ایک جگہ ہے شیومندر (SHIWAS TEMPLE) اوس کی اونچائی سطح زمین سے کوئی ایک میل ہے گذشتہ پچاس برس میں کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ ایک دن انسان اس بلندی پر پہونچنے میں کامیاب ہو جائے گا اور وہ بھی پیدل اس لئے کہ ہوائی جہاز سے پہونچنا تو ناممکن تھا وہاں کوئی جگہ ہی ایسی نہ تھی جہاں جہاز کو اتارا جاتا اس کامیابی کا سہرا ڈاکٹر ہیرالڈ نتونی کے سر ہے برطانوی گائنا کے پیچھے ایک دوسری دنیا ہے اسے کوہ "رادرے ما" کہتے ہیں کوئی ڈہائی ہزار فٹ کی اونچائی تک اس پہاڑ پر چڑھ سکتے ہیں مگر اس کے بعد آدھ آدھ میل اونچی چٹانیں ملتی ہیں جن پر بہت سے آبشار گرتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا یہاں مسٹر ای الف استھرن چڑھے تھے انھوں نے چوٹی پر گھاس کا میدان دیکھا یہاں شیومندر کی چوٹی سے کہیں بڑا اور گھنا جنگل تھا، اس جنگل میں چھپکلی چوہے اور دوسرے کیڑے مکوڑے بہت رہتے ہیں۔

جانوروں کے اعتبار سے یہاں کوئی چیز نئی نہیں ہاں چند پودے ایسے ضرور ملے جو نیچے نہیں پائے جاتے ہیں۔

جنوبی امریکہ میں ایک دوسری گمنام دنیا ہے اسے مسٹر ایچ سی ہڈلٹن نے دریافت کیا ہے یہ ایک وادی ہے جس میں رڈ انڈین آباد ہیں۔ وادی چاروں طرف سے زبردست چٹانوں سے گھری ہوئی ہے اس میں جانے کا کوئی راستہ نہیں بس ایک دریا ہے جو گھنے جنگل اور دلدل میں سے ہو کر گیا ہے، یہاں کے رڈ انڈین وادی کو چھوڑ کر کبھی باہر نہیں جاتے مگر یہ جنوبی امریکہ کی دوسری وحشی نسلوں سے زیادہ شریف اور نیک ہیں مسٹر ہڈلٹن ان چٹانوں سے کسی طرح بچتے بچاتے ایسے راستے سے پہونچے جس میں انھیں دو دن اور تین راتیں لگ گئیں، ان پہاڑوں پر سوائے سانپ کے اور کوئی چیز نہیں ملی۔

مسٹر ہڈلٹن کچھ دنوں تک ان سانپوں میں رہنے کے لئے مجبور ہو گئے یہاں تک کہ رڈ انڈین کی مہذب جماعت نے انھیں اس مصیبت سے نکالا قریب قریب ایسی ہی صورت آسٹریلیا کے چھپے ہوئے علاقے (HIDDENLAND) کی ہوئی اسے مسٹر مچل ٹیری نے دریافت کیا ہے یہ مرکزی اسٹریلیا کے خطرناک ریگستان میں ایک ہرا بھرا میدان ہے۔

اس کا بیس چالیس میل لمبا، بیس میل چوڑا اور کوئی سوسے ڈھائی سو فٹ تک گہرا ہے اسے چاروں طرف سے چٹانوں کی اونچی اونچی دیواروں نے گھیر رکھا ہے یہاں پانی اور خشکی کی افراط ہے کچھ پالتو جانور بھی نظر آئے، گرانے جنگلی جیسے ہرن اس کا کچھ حصہ ایسا کھلا ہوا میدان ہے جہاں ہوائی جہاز اتر سکتے ہیں، یہاں آبادی کے نشان بھی نظر آئے لیکن سیاہ نسل کا کوئی باشندہ نظر نہ آیا اس کا نام کھویا ہوا رکھا گیا ہے (پیام تعلیم)

ہندوستان کے تمام بازاروں میں ہڑتال

حکومت کے اضافی منافعہ پر ٹیکس بل کے خلاف بطور پروٹسٹ ہندوستان کے تمام سب بڑے بڑے شہروں کے بازار بند رہے جن میں شہر کلکتہ، شہر بمبئی، شہر کان پور، شہر ہاپوڑ، شہر دہلی ما اور شہر کراچی وغیرہ شامل ہیں

پردۂ فلم

ترکی میں فلمسازی

مصطفےٰ کمال اتاترک کے ہاتھوں ترکوں کی نشاۃ ثانیہ سے پیشتر ملک کی تمام اہم صنعتوں کی طرح فلم انڈسٹری پر بھی غیر ملکیوں کا قبضہ تھا اور انھوں نے سلطنت عثمانیہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بڑے بڑے حقوق حاصل کر رکھے تھے۔

ٹرکی میں سینما کو سب سے پہلے فرانس نے رائج کیا اور اسی نے سنہ ۱۹۰۳ء استنبول (قسطنطنیہ) میں پہلا پکچر ہاؤس قائم کیا ملک میں کئی سال تک فرانس کی گرم بازاری رہی اور سوائے فرانسیسی فلموں کے ترکی میں کسی دوسرے ملک کا فلم نظر بھی نہیں آتا تھا لیکن چھ سال کے بعد جب ملک میں دستوری حکومت قائم ہوئی اور انجمن اتحاد و ترقی کے ذمہ دار ارکان پر بتدریج جرمن اثرات غالب آنے لگے تو ملک میں فرانسیسی فلموں کی اگلی سی گرم بازاری نہ رہی اور اس کے دوش بدوش جرمن پکچریں بھی نظر آنے لگیں سنہ ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے طرابلس پر حملہ کیا، فرانس نے اس موقعہ پر نا اتفاقی ظاہر کی اس سے ترکوں میں انگریزوں کے ساتھ ساتھ فرانسیسیوں کیخلاف بہت بددلی پھیل گئی ترکی اور فرانس کے رہے سہے دوستانہ تعلقات کا بھی عملی طور پر خاتمہ ہو گیا اسی زمانہ میں فرانسیسی کمپنی کا ایک ایسا فلم ترکی میں آیا جس میں حضرت موسیٰؑ کی پیدائش دکھائی گئی تھی اس فلم کی نمائش سے ترکوں کے مذہبی جذبات بھڑک اٹھے حکومت نے صرف یہی نہیں کہ اس فلم کی نمائش حکماً بند کر دی بلکہ تمام فرانسیسی فلموں پر ایسی سخت پابندیاں عائد کر دیں کہ ترکی میں ان کی نمائش عملی طور پر بند ہو گئی اور فرانسیسی فلموں کی جگہ ہالی ووڈ کے امریکن فلموں نے لے لی۔

جنگ یوروپ کے اختتام پر جب ترکوں کو شکست ہوئی تو جرمن فلموں کا سلسلہ مسدود ہو گیا اور امریکن پکچریں ملک پر تمام و کمال چھا گئیں، لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں فرانسیسی فلموں کی آمد بھی شروع ہو گئی مصطفےٰ کمال کی فتوحات کے بعد ترکی میں روسی فلموں کا تسلط بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں خود ترکوں نے فلمسازی کی جانب توجہ مبذول کی ٹرکی میں پہلی پکچر تیار کرنے کا سہرا "افق برادران" کے سر ہے جو متعدد بڑی بڑی امریکن کمپنیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اور انھوں نے فلمی دنیا میں کافی اعتماد حاصل کر لیا تھا، "افق برادران" نے جب اپنی تجویز حکومت کے روبرو پیش کی تو اس نے اظہار مسرت کرتے ہوئے "افق برادران" کی مالی امداد بھی منظور کر لی

چنانچہ مئی سنہ ۱۹۲۰ء میں انگورہ میں ترکوں کا پہلا اسٹوڈیو قائم ہو جو وطنی تھا اور جس کی رسم افتتاح خود غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے انجام دی۔

افق اسٹوڈیو ابتدا میں مختصر پیمانہ پر قائم ہوا تھا لیکن چند سال کے اندر اندر اس نے ایک ایسی حیرت انگیز ترقی کی کہ آج اس کا شمار دنیا کے بہترین اسٹوڈیوں میں ہوتا ہے۔

جب ترکوں نے فلم سازی کی طرف توجہ مبذول کی تو ملک میں ایسے لوگوں کا قحط تھا جو فنی نکات سے واقف ہوں۔

چنانچہ "افق اسٹوڈیو" کے لئے بھی ابتدا میں جرمن روسی ماہرین فن کی خدمات حاصل کی گئیں تھیں لیکن ترکوں نے بہت جلد فلم انڈسٹری کے تمام شعبوں سے واقفیت حاصل کر لی، متعدد نوجوان غیر ممالک میں تحصیل فن کے لئے گئے اس سلسلہ میں ٹرکی کے مشہور ترین ڈائرکٹر ارطغرل محسن کی کوششیں خاص طور پر قابل قدر ہیں۔

محسن موصوف نے ایک معمولی ایکٹر کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا، کچھ عرصہ بعد وہ کام سیکھنے کے لئے پیرس چلے گئے اس کے بعد برلن گئے، پھر ہالی ووڈ میں کچھ عرصہ بسر کرکے ماسکو میں فن کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔

ارطغرل محسن نے ترکی واپس آکر ملک میں فلم انڈسٹری کو فروغ دینے کیلئے یہ تجویز پیش کی۔ (باقی برصفحہ ۵ کالم ۵ پر)

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن

دہلی ۵ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں۔

یہ قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک ڈیپوٹیشن جو مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال۔ سر سکندر حیات خاں وزیراعظم پنجاب۔ سر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال اور چودھری خلیق الزماں پر مشتمل ہو جلد از جلد انگلستان جائے اور مسلم ہندوستان کا معاملہ برطانی پارلیمنٹ، برطانی رائے عامہ اور ملک معظم کی حکومت کے سامنے رکھے۔

مسٹر عبدالرحمٰن صدیقی کے بیان پر بھی غور کیا گیا جو انہوں نے یوم نجات کے متعلق دیا تھا مسٹر صدیقی نے اپنے بیان میں گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے اس لئے کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے کسی ممبر کو کمیٹی یا صدر کے فیصلہ کے خلاف پبلک طور سے کوئی بات نہ کہنی چاہیئے۔ جبتک کہ وہ ورکنگ کمیٹی کا ممبر رہے۔

پنجاب، آسام، اور اڑیسہ کی پراونشل مسلم لیگوں کی طرف سے آل انڈیا مسلم لیگ سے الحاق کرنے کی جو درخواستیں آئی ہیں ان پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے اور مسٹر جناح کی خط و کتابت پر بھی غور کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ وائسرائے کا جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ کیونکہ چند اہم نکتوں کی مزید وضاحت اور تصریح کی ضرورت ہے اس لئے یہ کمیٹی مسٹر جناح کو اختیار دیتی ہے کہ وہ ورکنگ کمیٹی کا نظریہ وائسرائے کے سامنے رکھیں اور ان سے درخواست کریں کہ مسلم لیگ نے اپنے سابقہ رزولیوشن میں جن باتوں کا وعدہ مانگا ہے اسپر دوبارہ غور کریں اور ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں سے شبہات اور خطرے دور کر دیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ستمبر کے اجلاس کے رزولیوشن میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اگر برطانی حکومت مسلمانوں کے کمل موثر اور باعزت تعاون چاہتی ہے۔ اور اگر وہ موجودہ جمود اور نازک صورت حالات کو کامیابی سے ختم کرنا چاہتی ہے تو اسے مسلمانوں میں اطمینان اور تحفظ کا احساس پیدا کرنا چاہیئے اور مسلم لیگ کا اعتماد حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کہ واحد مسلم ہندوستان کی طرف سے بولنے کا حق رکھتی ہو اس رزولیوشن میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ فیڈرل اسکیم کو ترک کر دیا جائے اور ہندوستان کے مستقبل کے آئین پر گذشتہ تجربہ کی روشنی میں جو صوبجاتی آزادی سے حاصل ہوا ہے از سر نو غور کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے اکتوبر کے اجلاس کے رزولیوشن میں وائسرائے کے اعلان کے چند حصوں پر بے اطمینانی ظاہر کی گئی۔ اور تجویز کیا گیا تھا کہ اگر وائسرائے مسلمانوں کا اعتماد اور تعاون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مشکوک باتوں کی وضاحت کی جائے۔ اس رزولیوشن میں بھی مسٹر جناح کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ وائسرائے سے ان باتوں کی وضاحت حاصل کریں۔

ان کے علاوہ اور بھی متعدد رزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ سید عبدالعزیز نظام گورنمنٹ کے لا ممبر مقرر ہوئے ہیں اس لئے انکا استعفیٰ منظور کیا گیا۔ یو پی کونسل کے ملند شہر کے حلقہ سے انتخاب کے متعلق یو پی کی مسلم لیگ نے جو فیصلہ کیا تھا اسے منظور کیا گیا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں اپیل کیا گیا تھا۔ کونسل آف سٹیٹ کے تین مسلم لیگی ممبروں کے خلاف فوجی کمیٹی میں شریک ہونے اور سر سکندر حیات خاں کے خلاف انڈو برٹش تجارتی معاہدہ کے حق میں تقریر کرنے کی وجہ سے ضابطہ کی کارروائی کرنے کا معاملہ بھی ورکنگ کمیٹی میں پیش ہوا لیکن یہ قرار پایا کہ اس معاملہ میں ضابطہ کی کارروائی نہ کی جائے۔ برہان پور میں ۱۵ جنوری کو جو گولی چلائی گئی۔ اس پر افسوس ظاہر کیا گیا اور گورنر سی پی سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ان واقعات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک غیر جانبدار ٹریبونل ممبر مقرر کریں۔

ترکی میں پھر زلزلہ

انقرہ ۵ فروری۔ ۵۴ اشخاص ہلاک ہوگئے اور درجنوں شدید زخمی ہوگئے۔ جبکہ پھر زلزلہ آنے سے ارزنجان کے قریب دو مواضعات کا قطعی صفایا ہوگیا۔ ۲۷ دسمبر سے شمالی اناطولیہ پر روزانہ جھٹکے محسوس کئے جارہے ہیں۔ لیکن گذشتہ ۴۸ گھنٹے کے جھٹکوں کی رفتار بہت تیز ہے۔ عوام میں زبردست خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

لوکل بورڈوں میں مخلوط انتخابات

بمبئی ۲ فروری۔ بمبئی لوکل سلف گورنمنٹ کمیٹی کی حال میں جو رپورٹ شایع ہوئی ہے اس کی سفارش کی گئی ہے کہ اب لوکل باڈیز کے دیہاتی اور شہری حلقوں میں حق رائے دہی بالغان کا اصول رائج کرنے کا وقت آپہنچا ہے۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حکومت اور لوکل باڈیز کے مالی تعلقات اور لوکل باڈیز کے انتظامی معاملات کی اچھی طرح جانچ کی ہے۔ حکومت کمیٹی کی سفارشات پر غور کر رہی ہے۔ رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ موجودہ اندازہ یہ ہے کہ اس وقت میونسپل بورڈ کی ۱۲ فیصدی اور لوکل بورڈ کی ۹ فیصدی آبادی کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ حق رائے دہی بالغان کا طریقہ رائج ہونے پر ۵۰ فیصدی آبادی کو ووٹ دینے کا حق مل جائے گا۔ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میونسپل علاقوں میں حق رائے دہی بالغان کا طریقہ رائج کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتیں بلاواسطہ اور بالواسطہ ذریعہ سے ٹیکس لگا کر پبلک اور لوکل باڈیز کی آمدنی میں کافی حصہ لے رہی ہیں۔ طریقہ انتخاب کے بارے میں کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ مسلمانوں ہریجنوں اور عورتوں کے لئے نشستیں مقرر کر کے مخلوط انتخاب کو رائج کیا جائے۔

ستر جہاز ڈوب چکے

اوسلو ۴ فروری۔ گذشتہ دس روز کے اندر ناروے کے دس جہاز ڈوب گئے۔ اور ستر جہازی تباہ ہوگئے۔ لڑائی کے شروع ہونے سے ناروے کے ۴۰ جہاز جن کا وزن ۱۲۸۰۰۰ ٹن تھا ڈوب چکے ہیں اور ۴۸ جہازی تباہ ہو چکے ہیں۔ پہلی لڑائی میں سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء میں ناروے کے کل ۴۰ ہزار ٹن کے جہاز تباہ ہوئے تھے اور ۴۰ جہازی ڈوبے تھے۔

اسٹاک ہام کے ریڈیو نے اعلان کیا کہ لڑائی شروع ہونے سے اب تک سویڈن کے ۳۰ جہاز ڈوب چکے ہیں اور دو سو جہازی فنا ہو چکے ہیں۔

ترکی کا فوجی بجٹ

انقرہ ۴ فروری۔ ترکی کے بجٹ میں سب سے بڑی رقم ۱۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی ہے جو کہ قومی ڈیفنس کے لئے رکھی گئی ہے جو کہ گذشتہ بجٹ کے مقابلہ میں دس لاکھ پونڈ زیادہ ہے لیکن اسمیں وہ بھاری قرضہ کی رقم شامل نہیں ہے۔ جو کہ برطانیہ اور فرانس سے سامان جنگ خریدنے کے لئے لی گئی ہے۔ خیال ہے کہ برطانیہ اور فرانس سے بالترتیب ......۳ پونڈ اور ......۲ پونڈ کے ہتھیار خریدے جائینگے۔

وزیراعظم بنگال اپنی جلپائیگوڑی کی تقریر کی مذمت میں

دہلی ۴ فروری۔ مولوی فضل الحق وزیراعظم بنگال نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

"میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے اب سے زیادہ پہلے کبھی اتنا بے چین نہیں ہوا۔ اس مقصد کے لئے میں نے گذشتہ ہفتہ کلکتہ سے ہندو مہاسبھا کے لیڈر مسٹر بی۔ سی چٹرجی کے ساتھ ایک مشترکہ بیان شایع کیا تھا اور میں نے ۱۰ فروری کو اپنے مکان پر ۱۵ ہندوؤں اور ۱۵ مسلمانوں کا ایک جلسہ بھی بلایا ہے اور میرا ارادہ یہ ہے کہ ایک میز کے چاروں طرف بیٹھکر اسوقت تک نہ اٹھا جائے، جب تک کہ سمجھوتہ نہ ہو جائے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں طرف سے خواہش اور نیک اعتمادی برابر ہو۔

ہندوؤں میں سے میں مسٹر بی سی چٹرجی ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مسٹر سرت چندر بوس سے ملاقات کر چکا ہوں۔ مجھے کامیابی کی پوری امید ہے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر حق فرماتے ہیں کہ میری انتہائی خواہش یہ ہے کہ ہندوستان کو اپنی تاریخ کے اس نازک دور میں موقع کو ہاتھ سے دینا نہیں چاہیئے میری رائے میں کسی فرقہ یا جماعت کو ملک کی ترقی کو روکنے کا حق نہیں ہے۔ ملک کا بہترین مفاد اسی میں ہے۔ کہ موجودہ جمود دور ہو جانا چاہیئے۔ اور حکومت اور سیاسی پارٹیوں میں اور دوسری پارٹیوں کے درمیان فوراً مصالحت ہو جانی چاہیئے۔ میرے ذہن میں بہترین حل یہ ہے کہ جنگ کے درمیانی عرصہ کے لئے صوبوں میں کولیشن وزارتیں قایم کر لی جائیں۔ اس سے ہندوستان کے دو بڑے بڑے فرقوں میں فرقہ وارانہ اور تمدنی اتحاد ہونے کا راستہ نکل آئے گا۔ بنگال میں میرے قدم کافی مستحکم ہیں، تاہم بحیثیت مجموعی ملک کے بہترین مفاد کی خاطر میں اپنی وزارت میں کانگریسیوں کو لینے کے لئے تیار ہوں۔

اس کے بعد مسٹر فضل الحق اپنی جلپائیگوڑی والی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جو الفاظ میں نے استعمال کئے ان کا خصوصیت کے ساتھ انتخاب نہیں کیا گیا۔ مجھے بحیثیت مجموعی ہندو فرقہ کی ہتک کرنا، انکے جذبات کو ٹھیس پہنچانا مقصود نہ تھا۔ میں نے تو بالکل اس طرح کانگریس اور ہندو مہاسبھا پر حملہ کیا تھا۔ جیسے کہ اکثر ان دونوں جماعتوں پر میں حملہ کیا کرتا تھا لیکن نہ تو کانگریس میں ہی پورا ہندو فرقہ شامل ہے اور نہ ہندو مہاسبھا میں بہر حال میں اپنی جلپائیگوڑی والی تقریر پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ تمام متعلقہ حضرات مجھے اسی طرح معاف کر دیں گے۔ جیسا کہ میں نے ان اصحاب کو معاف کر دیا ہے۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً مجھپر ذاتی حملے کئے ہیں۔ میں ایک جذباتی آدمی ہوں اور اکثر میں کچھ کا کچھ کہہ جاتا ہوں۔ اس لئے عوام کو میرے ساتھ مہربانی سے پیش آنا چاہیئے اب ہمیں صاف دل ہو کر کام شروع کرنا چاہیئے۔ اور وطن کو آزاد کرنے کے لئے دوش بدوش چلنا چاہیئے۔

آخر میں مسٹر فضل الحق فرماتے ہیں کہ اسوقت مسٹر جناح سر سکندر حیات خاں اور دوسرے سیاسی لیڈروں کی طرف سے غلط فہمی میں رہنا سب سے بڑی سیاسی غلطی ہوگی۔ مجھے مسٹر جناح کے کشادہ دل ہونے میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی آزادی وطن کے لئے بے چین ہیں مگر ان پر ذمہ داریاں بھی ہیں اگر عوام ان ذمہ داریوں کو سمجھ لیں تو مجھے یقین ہے کہ ملک کے سامنے جو مسئلہ پیش ہے۔ وہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

مسٹر فضل الحق آج شام کو کلکتہ روانہ ہوگئے۔

کانگریس کا آیندہ صدر

ناگپور ۳ فروری۔ ناگپور ریلوے اسٹیشن پر جب کانگریس کی آیندہ صدارت کے مسئلہ کا ذکر آیا تو مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں مولانا ابوالکلام آزاد کا بہترین انتخاب ہے مجھے امید ہے کہ انھیں اتفاق رائے سے منتخب

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵ سے آگے

کہ ہالی ووڈ کی بجائے ٹرکی کو اسٹینٹین (جرمنی ... پدوکین (روس) کے تجربات سے فائدہ اٹھ... چاہیئے، حکومت نے بھی اس تجویز سے اتفاق کی... میں آج کل زیادہ تر پکچریں جرمنی اور روس ... معیار پر تیار کی جاتی ہیں اور ارطغرل محسن اس ... ملک کو مشہور ترین ڈائرکٹر ہیں۔

ترکی میں پہلی پکچر "علی بابا چالیس چور ... کی گئی تھی، ملک میں چونکہ عاشقانہ پکچریں ز... مقبول نہیں ہوتی ہیں اس لئے چند سال تک ... الف لیلیٰ کے افسانوں اور مناظر جنگ ... پکچریں تیار ہوتی رہیں۔

آخر سنہ ۱۹۳۲ء میں "افق برادران" ... بیداری قوم کے نام سے، ایک خالص قومی او... سیاسی فلم تیار کر کے ٹرکی کی فلمی تاریخ میں ایک ... باب کا اضافہ کیا اس فلم میں سلطان وحید ... محمد خاں سادس کا ملک سے اخراج اور قوم پر ... ترکوں کے ہاتھوں انگریزوں کی شکست فاش ... نظارے دکھائے گئے ہیں۔

یہ فلم نہ صرف ٹرکی میں بہت مقبول ... بلکہ جرمنی روس اور اٹلی وغیرہ میں بھی بہت ... کیا گیا "بیداری قوم" کے بعد افق برادران ... اخلاقی اور تعلیمی فلم تیار کئے سنہ ۱۹۳۵ء میں ارطغرل ... نے اپنی ذاتی کمپنی قائم کر کے "کوہستانی دو... کے نام سے ایک مشہور فلم تیار کیا جو نیم سیا... اور نیم اخلاقی ہے، اس کا پلاٹ سرویہ پر ترکو... کے فاتحانہ حملے سے تعلق رکھتا ہے۔

ٹرکی کا بہترین مزاحیہ فلم "میری پیاری مشا... اسکے بعد مزاحیہ فلموں میں "بیوی کا دھوکہ"، ... طور پر قابل ذکر ہیں، چند سال ہوئے ٹرکی میں "د... ایک بان ایک" نام سے ایک بہترین اخلاقی فل... ہوا ہے جس نے ملک میں غیر معمولی شہرت حاصل کی ... انگورہ کے سینما ہاؤس میں پہلی مرتبہ دکھایا گ... غازی مصطفےٰ کمال، اور غازی عصمت پاشا ... اسے دیکھنے کے لئے آئے تھے اور اپنی خوشنو... اظہار کیا تھا۔

کانپور میں سودیشی نمایش

بمقام پھول باغ مال روڈ

۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے شروع ہوگی

۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک رہیگی

دوکانات

دوکانیں بک ہو رہی ہیں آپ بھی جلدی دوکان لیکر فائدہ اٹھائیے

متھرا پرشاد باجپئی سکرٹری سودیشی نمایش کانپور،

اقوال زریں

خدا پتھر، لکڑی، مٹی، یا پانی میں نہیں ہے بلکہ درحقیقت اعتقاد اور یقین میں ہے۔

تنگدست غریب نہیں، بلکہ غریب وہ ہے جو علم کی دولت سے محروم ہے۔

دنیا میں جتنے انقلاب آئے ان سب میں عورت کی ذات زیادہ کار فرما ہے۔

عورت کی صحیح تعریف محبت اور وفا ہے!

خوش سلیقہ عورت مرد کے افلاس کو دور کر دیتی ہے

عورت جب محبت کرتی ہے تو دنیا کی ہر چیز کو فراموش کر دیتی ہے۔

ایک طرح سے زندگی عورت ہے اور عورت ایک پرکیف زندگی۔

عورت میں اگر ایک ضد کا مادہ نہ ہوتا تو بیشک وہ فرشتہ سے بھی بالاتر تھی۔

دنیا کے بہت سے کام عورت کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچتے۔

مرد کو مصائب سے نکال کر شاہراہ ترقی پر لانے والی ایک اچھی عورت ہے۔

جس بات کو تم نہ جانتے ہو اس کے متعلق دریافت کرو کیونکہ دریافت کرنے کی تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنے سے آپ کو واقف کار ہونے کی عزت ملے گی۔

موج تبسم

یونس:- اماں میں آپ کی نظر میں کتنا قیمتی ہوں؟-
ماں:- بیٹا تم میری نظروں میں ایک کروڑ روپئے سے بھی زیادہ قیمتی ہو۔
یونس:- اچھا تو پھر کیا آپ مجھ کو ایک روپیہ پیشگی دے سکتی ہیں!-

بیوی:- تمہارا کیا خیال ہے کہ بچہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے؟-
شوہر:- میرا خیال ہے کہ بچہ یہ سوچ رہا ہے کہ آج رات کو کس طرح شور مچانا چاہئے۔

تم نے جو شہد کی مکھیاں پال رکھی ہیں ان سے کچھ فائدہ بھی ہوا۔
ہاں! چند روز ہوئے کہ شہد کی مکھیوں نے میرے ایک مارواڑی قرضخواہ کی بری طرح خبر لی کہ اب اسے دوبارہ میرے مکان کا رخ کرنے کی بھی جرأت نہیں ہو سکتی۔

منیجر:- کیا اس شہر میں کسی معزز نے تمہارا بوسہ لیا ہے!
ایکٹریس:- یہ دریافت کیجئے کہ اس شہر کے کس معزز آدمی نے میرا بوسہ نہیں لیا۔

ایک شوہر:- اس شخص کے ساتھ مجھے مطلق ہمدردی نہیں جو اپنی بیوی کو پیٹتا ہے۔
دوسرا شوہر:- بس رہنے دیجئے جو شخص اپنی بیوی کو پیٹ سکتا ہے، اوسکو آپ کی ہمدردی کی ضرورت ہی کب ہے۔

بچہ:- ابا جان جنگ کس طرح ہوتی ہے؟
باپ:- فرض کرو جیسے جرمنی اور اٹلی میں جھگڑا ہو جائے ....!
ماں (بات کاٹ کر) بالکل غلط! جرمنی اور اٹلی میں جھگڑا ہو ہی نہیں سکتا۔
باپ:- تم کو اس سے کیا! میں تو بچہ کو سمجھا رہا ہوں
ماں:- مگر تم بالکل غلط سمجھا رہے ہو۔
بچہ:- بس بس اب میں سمجھ گیا جنگ اسطرح ہوتی ہے۔

دلچسپ معلومات

فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار ہوئی ہے جس پر گولی بھی اثر نہیں کرتی اس پوشاک پر گولی لگ کر چپٹی پڑ جاتی ہے اس کی موٹائی صرف ½ انچ ہے اور وزن میں یہ فولاد کی بنی ہوئی ہونے پر بھی صرف پونے دو سیر کی ہے۔

ملک چین میں افیون کے استعمال کا رواج عام ہے لہذا اب وہاں کی حکومت نے پچاس برس سے کم عمر کے لوگوں کے لئے افیون کا استعمال قانوناً بند کر دیا ہے۔

کتے کے سننے اور سونگھنے کی طاقت انسان سے آٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

آج کل انگلستان میں تین سو چونتیس ۳۳ کروڑ پتی انگریز بستے ہیں۔

دنیا کا رقبہ ۱۹ کروڑ ۷۰ لاکھ مربع میل ہے اس میں خشکی صرف ۵ کروڑ مربع میل سے بھی کم ہے۔

سنہ ۱۹۱۳ء میں دنیا کی کل آبادی ایک ارب ۸۷ کروڑ ۶۰ لاکھ تک تھی، سنہ ۱۹۲۸ء میں ایک ارب ۹۴ کروڑ ہو گئی۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں تمام دنیا میں عیسائی ۶۸ کروڑ ۲۰ لاکھ، ہندو ۲۵ کروڑ مسلمان ۲۴ کروڑ، اور یہودی ۱½ کروڑ تھے۔

سنہ ۱۸۷۲ء سے سنہ ۱۹۳۱ء تک یعنی ۵۰ سال میں ہندوستان میں سات مرتبہ مردم شماری ہو چکی ہے اس عرصہ میں ۱۶ کروڑ ۴۴ لاکھ آدمیوں کا اضافہ ہوا

سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ہندوستان میں عورتوں کی تعداد آدمیوں سے ایک کروڑ ۸ لاکھ کم تھی۔

افسانہ

پروفیسر کی محبوبہ

از جناب پران ناتھ صاحب ایم، اے

بعض اوقات انسان ایک ایسے عجیب و غریب عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے جو انتہائی دلچسپ ثابت ہوتا ہے ذیل کا افسانہ ایک پروفیسر کی محبت کی نہایت دلچسپ داستان ہے امید ہے کہ حلقہ ناظرین میں بہت دلچسپی کیساتھ یہ داستان پڑھی جائیگی

پروفیسر کرشن لال ایم اے نے تنگ آکر کتاب کو میز پر پٹک دیا اور کھڑکی کھول کر دیکھا ابھی کچھ بوندا باندی ہو رہی تھی "آج بھی سیر کو نہیں جا سکیں گے" "ستیاناس ہو اس بارش کا"، کہتے ہوئے کھڑکی کو بند کر دیا اور کوٹ کی جیب سے قلم نکال کر اپنے دوست کندن لال کو یہ خط لکھا۔

۱۵ ایڈورڈ روڈ کوہ مری

پیارے کندن:-

تم بھی عجب آدمی ہو تمہارا کالج بند ہوئے آدھا مہینہ ہونے کو آیا اور تم ابھی تک یہاں نہیں پہونچے میں یہاں اکیلا زندگی کے دن کاٹ رہا ہوں ایک خط تک بھی تو نہیں لکھا کہ کب آ رہے ہو اور ادھر ان تین تین دن کی لگاتار بارشوں نے پہاڑ پر آنے کا سب مزا کرکرا کر دیا گھر ہی میں قیدی کی طرح دن کاٹ دیتا ہوں ایک ۲۷ سالہ کنوارے نوجوان کے لئے تم جانتے ہو کہ یہ کتنی مشکل بات ہے ہاں! کبھی کبھی برابر کے مکان سے بیٹھے سروں میں کسی کے گانے کی آواز ضرور آ جاتی ہے، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہے بس اسی کو سنکر کچھ دل بہلا لیا کرتا ہوں اکثر اس کے گانے کے الفاظ باجے کی آواز میں ڈوب میں ڈوب جاتے ہیں مگر کبھی کبھی کچھ سمجھ بھی لیتا ہوں کل گا رہی تھی:-

"کچھو را الکھت ہو پیا من میں بسیل"

اور "آج تمہیں ڈھونڈھ ہی لینگے کہیں نہ کہیں"

میں ہنس دیا، میں نے کہا یہ کمبخت بارش تمہیں باہر ہی نہ جانے دے گی تو ڈھونڈو گی کس طرح ابھی تک اسے دیکھا نہیں ہے لیکن میں نے اپنے خیال میں اس کی ایک بہت خوبصورت تصویر بنائی ہے، میرا مکان ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں سے بڑی سڑک تک جانے کے لئے دس بارہ مکانوں کے آگے سے گذرنا پڑتا ہے جن میں اس کا مکان سب سے پہلا ہے اس لئے امید ہے کہ اسے جلد ہی دیکھ سکوں گا۔

انھیں مکانوں کی قطار میں بڑی سڑک کی طرف سے اندر آتے ہوئے پہلا مکان ایک بوڑھی اینگلو انڈین بیوہ مسز سمتھ کا ہے اس کے متعلق یہاں بہت سے قصے مشہور ہیں، کہتے ہیں بہت وہمی عورت ہے خیر جب یہاں آؤ گے اسے بھی دیکھ لینا اور چیز ہے بھی دیکھنے کے قابل بھاری بھرکم اتنی کہ مجھ جیسے چار اس میں سے نکل آئیں۔

لو اب اس خط کو بند کرتا ہوں وجہ یہ ہے کہ میری بلی کے آنے کا وقت ہو گیا ہے پندرہ بیس منٹ لیٹ ہو چکی ہے، کندن ایک اکیلے نوجوان کو کمرے میں بند ہو کر وقت کاٹنے کیلئے کوئی تو ساتھی چاہئے۔

ایک دن اچانک یہ بلی آ گئی تھی میں نے دودھ پلا دیا اب ہر روز پورے چار بجے آ جاتی ہے تمہارے نہ آنے تک یہ بلی ہی میری ساتھی ہو گی نہ معلوم آج ابھی تک کیوں نہیں آئی۔

تمہارا کرشن

خط نوکر کو دیا اور ہدایت کی کہ چھاتا لے کر ابھی لیٹر بکس میں ڈال آئے نوکر کے واپس آ جانے پر پروفیسر صاحب نے اپنی بلی کے لئے دودھ منگا اور اپنے پاس میز پر رکھ لیا وہ حیران تھے کہ بلی ابھی تک آئی کیوں نہیں کیا اسے بھوک نہیں لگی

یہ تو ناممکن ہے اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ بارش کی وجہ سے نہ آ سکی ہو کل اس سے زیادہ بارش ہونے کے باوجود وہ ٹھیک چار بجے گھر پہونچ گئی تھی اور آج پونے پانچ بجے تک نہیں آئی ضرور کوئی حادثہ ہو گیا ہوگا اف انتظار بھی کیا بری چیز ہے۔

اسی فکر میں پندرہ منٹ اور گذر گئے تب جاکر کہیں بلی نے منھ دکھایا دودھ اس کے سامنے رکھا لیا مگر اس نے اُدھر دیکھا تک نہیں، پروفیسر صاحب سمجھ گئے کہ آج کہیں سے تر مال کھاکر آئی ہے ورنہ بلی اور دودھ نہ پئے! لیکن کسی نے اسے کچھ کھلا دیا ہے؟ یہ ان کی بلی سے محبت کرنے والا کون رقیب نکل آیا پروفیسر صاحب کو اپنی پیاری بلی کے انتظار میں اتنی دیر تک تڑپانے والا یہ کون ہے!-

یہ سوچتے ہوئے انھیں ایک دم ایک بات سوجھی بلی کے گلے میں چمڑے کے پٹے کے ساتھ ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل مضمون انگریزی میں لکھ کر ڈال دیا

اس بلی پر صرف میرا حق ہے، جس نے آج شام کو اسے کچھ کھلایا پلایا ہے، اس نے میرے ساتھ بے انصافی اور ظلم کیا ہے اور مجھے اس بلی کو دودھ پلانے میں جو لطف آتا ہے اس سے محروم رکھا ہے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

دوسرے دن بلی آئی تو دیر سے لیکن اسکے گلے میں گلابی رنگ کا ایک کاغذ بندھا ہوا تھا یقیناً یہ ان کے خط جواب تھا بہت بے قراری سے کاغذ کو نکالا اور کھولنا شروع کیا، کھولتے ہی دنگ رہ گئے عبارت کسی عورت کے ہاتھ کی تھی! اور تھی بھی انگریزی میں اور وہ گلابی رنگ کا کاغذ کتنا دیدہ زیب اور پیارا تھا پروفیسر صاحب کے دل میں مسرت کا ایک طوفان امنڈ آیا چاہتے تھے کہ خوشی سے ناچنا شروع کردیں اور شاید وہ ایسا کر بھی گذرتے لیکن تعجب کی مورت بنے ہوئے نوکر کو سامنے کھڑا دیکھ کر رک گئے خط کا مضمون یہ تھا۔

"اوہو آپ کو بھی عجب گمان ہے، بلی پر میرا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا میں بھی اس سے پیار اور محبت کر سکتی ہوں"۔

پروفیسر صاحب نے دو تین مرتبہ اسے پڑھا پھر دنیائے تصور میں کھو گئے، یہ خط لکھنے والی آخر ہے کون؟ کیا یہ وہی تو نہیں جو اتنے سریلے گیت گایا کرتی ہے اس کا نام کیا ہے! شکل و صورت کیسی ہے کہاں تک پڑھی ہوئی ہے انگریزی تو بالکل درست لکھتی ہے لیکن حروف کچھ اتنے زیادہ خوبصورت نہیں ہیں اگر وہ ان کی شاگرد ہوتی تو وہ اسے بتاتے کہ خوشنویسی کیا چیز ہوتی ہے مگر لڑکوں کے کالج میں لڑکی!-

وہ آج تک مخلوط تعلیم کے خلاف تھے مگر اب سوچنے لگے کہ آخر ہرج ہی کیا ہے؟ اس دن اس بوڑھے وکیل نے مباحثے میں جو کچھ مخلوط تعلیم کے خلاف کہا تھا سب کو اس ہی تو تھی آج اس کی دلائل کتنی بے معنی نظر آ رہی ہیں۔

اسی طرح کچھ دیر تک سوچتے رہے اب وہ بلی نہیں پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت اور پیاری نظر آنے لگی، پروفیسر صاحب نے ایک اور خط لکھا کوئی بیس مرتبہ تو اس مضمون بدلا جب آخر تسلی بخش مضمون تیار ہوا تو کاغذ اسی طرح پھر بلی کے گلے ڈال دیا اتنی ردو بدل کے بعد جو مضمون تیار ہوا تھا وہ مندرجہ ذیل ہے:-

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۱ پر ملاحظہ کریں)

شاندار! چوتھواں ہفتہ
مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر!
رائٹر، اسٹوری کمال امروہی
شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
دونوں میں ایک ساتھ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
ڈائرکٹر سہراب مودی
جمعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
منروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار
پکار
اداکاران
سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
نسیم (نور جہاں)
شیلا (کنور)
صادق علی (منگل سنگھ)
سردار اختر (رانی دھوبن)
"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے
پکار دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان و شوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ تین بجے دن سے
آنے والے تماشے
کنگن (بمبئی ٹاکیز)
زندگی (نیو تھیٹرس)

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

"آپ کی چٹھی ملی۔ اگر آپ بھی بلی سے پیار کرتی ہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں جو مرضی میں آئے کیجیے"۔ ہاں آج موسم بہت اچھا ہے کیا کہیں سیر کو جائے گا۔

اس خط کے بعد تقریباً ہر روز انھیں ایک خط آجایا کرتا۔ بلی اب صبح بھی آنے لگی۔ وہ عام طور پر صبح خط لکھتے اور شام کو اس کا جواب آجاتا۔ جس ترتیب میں خطوط آتے جاتے رہے۔ اسی ترتیب سے چند کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"چلو سمجھوتا کرلیں۔ میں سے کچھ کھلا تو ضرور دیا کرونگی لیکن پیٹ بھر کر نہیں۔ نقایا بھوک آپ اس کی مٹا دیا کریں۔ موسم تو اچھا ہے۔ مگر میں آج باہر نہیں جاؤں گی"۔

مجھے سمجھوتہ منظور ہے۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کل آپ موسم اچھا ہونے پر بھی کیوں سیر کو نہ گئیں۔ کہیں دشمنوں کی طبیعت ناساز تو نہیں؟ اتفاقاً دیکھیے کہ میں بھی کل نہ جا سکا۔ نہ معلوم کیوں۔ شاید اسلیے کہ مجھے طبعاً کچھ ایسا محسوس ہوا تھا کہ آپ نہ جائیں گی۔ آج تو میں ضرور پورے ۵ بجے باہر نکل آؤنگا۔ امید ہے کہ آپ بھی آسکیں گی"۔

یہ خط بھیجکر پروفیسر صاحب اس انتظار میں گھڑیاں گننے لگے کہ کب پانچ بجیں اور وہ سیر کو جائیں۔ اور ان کی اس خط وکتابت کا کوئی دلفریب نتیجہ نکلے۔ چار بجتے ہی تیاری شروع کردی۔ پورے پانچ بجے مکان سے باہر آ نکلے اور سڑک پر آہستہ آہستہ چلنا شروع کردیا۔

جس مکان سے انھیں سحر انگیز نغموں کی آواز آیا کرتی تھی اس کے سامنے آتے ہی ایک دم ٹھٹھک کر کھڑے ہوگئے۔ انھیں کیا نظر آیا یہ وہ اب تک ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ اس مکان کے دروازے میں انھیں بیس برس کی ایک نوجوان حسینہ حسن وشوخی کی زندہ تصویر کھڑی ہوئی یوں نظر آرہی تھی۔ جیسے کسی ماہر سنگ تراش کا بنایا ہوا حسن کی دیوی کا بت ہو۔ جس میں خدا نے روح پھونک دی ہو۔ ایک ہاتھ سے بلی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اسے پیار کررہی تھی۔ پروفیسر صاحب یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ یوں پتھر کی مورت بنے وہاں کتنی دیر کھڑے رہے۔ دو سکنڈ یا دو منٹ۔ وہاں جب وہ اس خواب سے بیدار ہوئے تو انھیں خیال آیا کہ یوں گلی میں کھڑے ہوکر کسی کو تاکتے رہنا سراسر تہذیب و اخلاق کے خلاف ہے۔ اس لئے آگے چل دیئے۔ انھیں معلوم ہوا کہ وہ بھی مکان سے باہر نکل کر انھیں دیکھ رہی ہے لیکن پھر کر دیکھنا مناسب نہ سمجھکر آگے بڑھتے گئے۔ وہ دل ہی دل میں نادم تھے اور اپنے آپ کو کوس رہے تھے کہ کیوں نہ اسے ساتھ آنے کو کہا۔ وہ انھیں کے انتظار میں تو کھڑی تھی۔ مگر انکا بھی کیا قصور تھا۔ اس کا حسن اتنا ہوشربا تھا کہ انھیں اسے مدعو کرنے کا خیال تک نہ آیا۔

گلی کے سب سے پہلے مکان کے دروازے میں بوڑھی مسز سمتھ بھی اپنے دو کتوں کو لئے کھڑی تھی اور پروفیسر صاحب کی طرف گھور رہی تھی۔ وہ سمجھے کہ ان کے ساتھ ابھی جو واقعہ یا حادثہ پیش آیا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے چہرے پر اندرونی ہیجان کی وجہ سے جو جذبات ظاہر ہورہے ہیں۔ وہ انھیں تاڑ گئی ہے۔ لیکن وہ اس کی حرکت کو قابل التفات نہ سمجھتے ہوئے بڑی سڑک پر آپہنچے۔

سوچنے لگے میں کتنا خوش قسمت ہوں۔ یہ نوجوان حسینہ اس ننھے سے ہاتھ سے جس کی پیاری پیاری انگلیاں وہ بلی کے ملائم بالوں میں پھیر رہی تھی ہر روز مجھے ایک خط لکھتی ہے۔ اُف اتنا دلفریب حسن، اتنی شیریں آواز اور پھر انگریزی بھی کیا اچھی لکھتی ہے۔ اور بات ہے کہ وہ اپنی عبارت میں اِدھر اُدھر چھوٹے چھوٹے نکتہ ڈال لیتی ہے۔ لیکن ایسا کرنے میں اگر اسے لطف آتا ہے تو اس کا پورا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ قواعد کے لحاظ سے تو اس کی انگریزی بالکل درست ہے اور شاید اسے مجھ سے کچھ محبت بھی ہے ورنہ پورے پانچ بجے مجھے دیکھنے باہر کیوں آکھڑی ہوتی۔ غلطی صرف میری ہوئی کہ میں نے اُسے ساتھ آنے کو نہ کہا اور وہ بلی کو کتنا پیار کررہی تھی۔ ایک بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی وہ یہ کہ بلی کے گلے میں پٹہ نہیں تھا، نہ معلوم وہ اس نے کیوں اتار دیا ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ خط وکتابت بلی کے ذریعے سے جاری رکھنا اسے منظور نہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ شاید یوں ہی پٹہ اتار دیا ہو۔ خط بھیجتے وقت پھر باندھ لے گی۔ انھیں یقین تھا کہ جس طرح ان کے دل میں جذبات محبت نے آگ لگا رکھی ہے اسی طرح اس کا دل بھی خلش محبت سے خالی نہ ہوگا۔ خیال آتے ہی ان کا دل جوش محبت سے دھڑکنے لگا۔ اس رات بستر پر لیٹے ہوئے پروفیسر صاحب نے ایک بہت دلیرانہ قدم اٹھانے کا ارادہ کیا اور وہ یہ تھا کہ صبح جو خط لکھا جائے اس میں خوب سرگرمی سے اظہار محبت کیا جائے۔ صبح وہ کاغذ قلم لے کر بیٹھے ہی تھے کہ بلی یہ خط لائی۔

"کیا آپ وہی نہیں ہیں۔ جو کل شام پانچ بجے شتری رنگ کا سوٹ پہنکر نکلے تھے۔ میں دروازہ میں کھڑی انتظار کررہی تھی۔ لیکن آپ مُڑے تک نہیں۔ مجھے یہ امید نہ تھی کہ آپ مہذب سوسائٹی کے اصولوں سے اتنے بے بہرہ ہوں گے"۔

اس کے جواب میں پروفیسر صاحب نے ایک بڑی لمبی چٹھی لکھی اور اگر بلی کے ذریعہ نہ بھیجنی ہوتی تو شاید اور بھی بھاری ہوتی۔ اس مکتوب کو انہوں نے "پیاری" کے القاب سے شروع کیا اور جوں جوں مضمون بڑھتا گیا۔ انکا بڑھتا ہوا جذبہ شوق بھی حد سے باہر آتا گیا۔ چنانچہ کل شام انھیں ساتھ نہ لے جانے کی غلطی کی معافی مانگنے کے بعد سب وہ باتیں لکھیں جو ایک نوجوان اپنی پہلی معشوقہ کو پہلے خط میں لکھتا ہے۔ اچھی طرح دل کی بھڑاس نکال چکنے پر "تمہارا گرفتار گرفتار محبت کرشن" لکھ کر خط کو ختم کیا اور بھیج دیا۔

شام کو اس خط کا جواب آیا تو مگر جلا بھنا ہوا سا "مسٹر کرشن! تم کون ہو؟ اتنے بداخلاق! ناشائستہ!! ایک اجنبی ناواقف عورت کو محبت بھرے نامہ پیام بھیجنے میں شرم نہیں آتی۔ میں تم سے ملکر اس بات کا فیصلہ کرنا چاہتی ہوں"۔

یہ خط پڑھ کر پہلے تو پروفیسر صاحب کچھ گھبرائے پھر سمجھے کہ شاید وہ ان کے ہاں آنے کا بہانہ ڈھونڈھ رہی ہے۔ دیکھو کیا تریا چرتر ہے۔ بس جواب میں لکھ دیا کہ بے شک! آؤ پیاری میں تو اس گھڑی کے لئے ماہی بے آب کی طرح بے چین ہوں۔ میرے مکان کا نمبر ۱۵ ہے۔ کرشن۔

اب پروفیسر صاحب دوسرے دن شام کے چار بجنے کا انتظار کرنے لگے۔ صبح اٹھتے ہی سارے مکان کو خوب صاف کرادیا۔ میزوں پر نئے دھلے ہوئے میز پوش بچھائے گئے اور اپنی خاص میز پوش پر سے سب کتابیں ہٹا کر صرف دو رہنے دیں۔ ایک شیلے کی نظموں کا مجموعہ اور ایک عمر خیام کی رباعیوں کی باتصویر کاپی۔ پھول دانوں میں خوبصورت مہکتے ہوئے پھولوں کے گلدستہ رکھ دیئے گئے۔ غرضیکہ مکان کو عروس نو کی طرح سجا دیا گیا۔

پروفیسر صاحب کو اپنی خوش قسمتی پر یقین نہ آتا تھا۔ سوچتے تھے کہ ایک ہفتہ پہلے ان کی زندگی کتنی روکھی تھی۔ اب اسی زندگی میں رس ہے۔ دلچسپی ہے، کشش ہے، اور یہ سب انقلاب ایک حسینہ کے دو چار خطوط سے ہوگیا ہے۔ یہ سوچکر کہ اب وہ آئے گی۔ اور پھر آتی رہا کرے گی۔ ان کے دل میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جس نے ان کے سوئے ہوئے ارمانوں کو بیدار کرکے ایک ہیجان سا پیدا کردیا۔ اور آرزوؤں کی ایک میٹھی میٹھی آگ سلگا دی۔

دو بجے کی ڈاک میں ان کے دوست کندن لال کی چھٹی آئی وہ پرسوں مری آئے گا۔ لیکن پروفیسر صاحب بہت غور وفکر کے اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان کے امیدوں کی اس نئی دنیا میں جو ابھی دو گھنٹہ تک ظہور میں آنے والی ہے۔ کسی بھی تیسرے شخص کے آنے سے رکاوٹ پیدا ہوگی۔ جھٹ تار بھیج دیا کہ "ابھی مت آؤ مکان بدل رہا ہوں خط کا انتظار کرو۔ کرشن۔

آہستہ آہستہ وقت گذرنے لگا۔ تین بجے پھر ساڑھے تین۔ پھر پونے چار۔ پروفیسر صاحب نے اپنی پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈالکر کمرے میں اس طرح چکر لگانا شروع کئے۔ جس طرح چڑیا گھر میں قید کیا ہوا شیر اپنی خوراک کے انتظار میں چکر کاٹتا ہے۔ ایک دو دفعہ شیشہ اٹھا کر دیکھا بھی کہ نکٹائی کی گرہ تو ٹھیک ہے۔

پورے چار بجتے ہی کسی نے دروازے پر زور سے دستک دی۔ ساتھ ہی کتوں کے بھونکنے کا شور ہوا۔ مگر یہ کیا؟ اتنے زور سے کیوں دستک دی ہے۔ پروفیسر صاحب نے انگریزی میں کہا "آؤ ڈیر دروازہ کھلا ہے۔

کرخت سی آواز میں جواب آیا۔ "باہر آؤ"

باہر آئے مگر جو نظارہ وہاں نظر آیا اسے دیکھکر دنگ رہ گئے۔ بوڑھی مسز سمتھ اپنے کتوں کو لئے کھڑی تھی۔ اور اسی قاصد بلی کو اپنے موٹے اور ڈھیلے بازوؤں میں اٹھائے تھی دیکھتے ہی بولی۔

"آپ ہی کا نام مسٹر کرشن ہے؟"

"ہاں میڈم"

او بدتہذیب شخص تجھے شرم نہیں آتی کہ تو ایک نامحرم خاتون کی اس بلی کے ذریعہ سے بے عزتی کرتا ہے اور اسے ایسی چٹھیاں لکھتا ہے۔

لیکن میڈم میں ۔ ۔ ۔ ۔

"لیکن ویکن کیا؟ اگر میں نے ایک دو خطوط بلی اور موسم کے بارے میں لکھ دیئے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم میرے ساتھ محبت کا اظہار کرکے میرا ٹھٹھا اڑاؤ"۔

مسز سمتھ اس زور سے بول رہی تھیں کہ پاس پڑوس کے مکانوں سے لوگ باہر نکل آئے۔ ساتھ والے مکان سے وہی نوجوان حسینہ جو گایا کرتی تھی، ایک بلی کو اٹھائے ہوئے نکل آئی۔ اس بلی کی شکل وشباہت بھی بالکل ویسی تھی جیسی مسز سمتھ کی بلی کی۔ صرف اس کے گلے میں پٹہ نہیں تھا۔

"اُف میں بھی کس غلطی میں رہا" سوچتے ہوئے پروفیسر صاحب ماتھے پر سے پسینہ پونچھتے ہوئے اندر آگئے۔ اسی دن وہ مکان بھی چھوڑ دیا دوسرے دن ایک نئے مکان میں بیٹھے ہوئے ایک تار اپنے دوست کندن لال کو لکھ رہے تھے "مکان تبدیل کرلیا ہے۔ جلدی پہنچو تار سے اطلاع دو۔ کرشن"

چین کی لڑائی سے جاپان کو کیا مل جائیگا

ٹوکیو ۴ فروری۔ منیٹو پارٹی کے ایک سرکردہ ممبر مسٹر ٹاکیو لیاٹو کی تقریر سے جاپان کی پارلیمنٹ میں بڑی سنسنی پیدا ہوگئی۔ جب کہ آپ نے دریافت کیا کہ چین کی لڑائی سے جاپان کو کیا مل جائے گا۔

متعدد پارٹیوں کی جانب سے اسپیکر کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کی گئی کہ انھوں نے مسٹر بیاٹو کو اس قسم کی تقریر کرنے کی کیوں اجازت دی۔ جب پارلیمنٹ کا اجلاس پھر شروع ہوا تو اسپیکر نے اعلان کیا کہ مسٹر سیاٹو کی تقریر کے جملے ریکارڈ سے نکال دئے گئے ہیں۔

وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اس مسئلہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے میں چین کے بارے میں حکومت کی پالیسی پھر دہرانا چاہتا ہوں۔ وہ اپنی موجودہ پالیسی پر مستعدی کے ساتھ عمل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے مسٹر سیاٹو نے پارٹی سے استعفے دے دیا ہے تاکہ ان کی زبان کی بھول کا پارٹی کو خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔

اخباروں کے خلاف ڈنفیس رول

کلکتہ بذریعہ ڈاک۔ حکومت ہند کے دفعہ ۱۱۶ کے نفاذ کا اعلان حکومت بنگال نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ کیا ہے جس کا مقصد یہ ہو کہ خبروں کا ذریعہ معلوم کیا جائے تاکہ اخبار خطرناک افواہیں اور مفاد عامہ کے خلاف خبریں نہ پھیلا سکیں۔ اس نوٹ میں یہ بھی واضح کردیا گیا ہے کہ حکومت اپنے خلاف جائز نکتہ چینی روکنا نہیں چاہتی صرف بے تکی خبروں کی روک تھام کرنا چاہتی ہے۔

پہلے جاپانی شہنشاہ کی تخت نشینی

نئی دہلی ۳ فروری۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ جاپان کے پہلے شہنشاہ جمو کی تخت نشینی کی ۲۶۰۰ ویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ اس سلسلہ میں قنصل جنرل مقیم کلکتہ نے ۱۴ فروری کو ہوٹل امپیریل میں ایک پارٹی دینا طے کیا ہے۔

ایک دلکش اور پرمذاق ڈرامہ
شاندار — نشاط ٹاکیز گان پور میں — دوسرا ہفتہ
جمعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ تین بجے دن سے
رنجیت موویٹون کا پرمذاق ڈرامہ
ON THE RIVER!
ندی کنارے
خاص اداکاران:- کمار (پرنس انند) سُنیتا (شہزادی سریتا دیوی) ستارا (نیمہ) اندو بالا (چمیلی) چارلی، غوری، رام مراٹھے، (سکریٹریان) سوشیلا (مینا) کانتی لال (منی) ابراہیم (بھارتی) بھگونداس (خاص مہمان)
آنے والے تماشے
علی بابا چالیس چور — اس کی تمنا — سول میرج

نور جہاں رکارڈ — ملکہ حسن نسیم
منروا فلم کمپنی کا بہترین اور لاجواب ڈرامہ
روزانہ — جوبلی ٹاکیز کان پور میں — مٹنی شو
جمعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
اتوار کو، ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے
منروا ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ
واسنتی
خاص اداکار
پری چہرہ نسیم پتلی بی بی کملا نوین یگنیک صادق علی شانتا دت خواجہ صابر رمیش غلام حسین وغیرہ کام کرتے ہیں۔
جسمیں آپ لاجواب اداکاری دلسوز گانے دلکش ڈانس ملاحظہ فرمائیں گے
آنیوالے تماشے:- دورنگی ڈاکو سنہری ٹولی بھابی سنپیرا

ڈبل پروگرام — ایک ٹکٹ میں دو تماشے — ڈبل پروگرام
شاندار — موتی محل ٹاکیز کان پور میں — دوسرا ہفتہ
روزانہ دو بہترین تماشے — جمعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے — روزانہ دو بہترین تماشے
ایماندار — رائل کمانڈر
ان دونوں تماشوں میں بہترین اداکار کام کرتے ہیں
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
آرہا ہے حاتم طائی چاروں حصے اکٹھا ایک ٹکٹ میں ۱۶ فروری سے ملاحظہ فرمایئے گا

وائسرائے سے ملاقات کے بعد مہاتما جی کا بیان

ذیل میں مہاتما گاندھی کا وہ معرکۃ الآرا بیان شایع کیا جاتا ہے کہ جو انہوں نے ۶ فروری کو دہلی سے واردھا کو روانہ ہونے سے پہلے شایع کیا اس بیان میں مہاتما جی نے برطانی حکومت اور کانگریس کے درمیان نیز مسٹر جناح اور کانگریس کے درمیان بنیادی اختلاف ظاہر کیا ہے۔ برطانی حکومت ہندوستان کی قسمت کا خود فیصلہ کرنا چاہتی ہے جبکہ کانگریس ہندوستان کی اپنی قسمت آپ طے کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس بنیادی اختلاف کے طے ہونے کے بغیر کوئی باعزت سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ مسٹر جناح سے بنیادی اختلاف یہ ہے کہ ان کے تخیل میں کئی ہندوستان ہیں اور کانگریس کے تخیل میں صرف ایک ہے۔ مہاتما جی نے اگرچہ اس گفت و شنید کو آخری نہیں بتایا ہے مگر مایوسی ضرور ظاہر کی ہے۔ خاص طور پر انکا یہ جملہ بہت معنی خیز ہے کہ اگر سمجھوتہ جلد نہ ہوا تو پھر ہندوستان برطانیہ اور دنیا کا خدا ہی حافظ ہے۔ وہ بیان حسب ذیل ہے:۔

کانگریس کے مطالبہ اور وائسرائے کی پیشکش کے درمیان بنیادی اختلاف یہ ہے کہ وائسرائے کی پیشکش میں ہندوستان کی قسمت کا آخری فیصلہ برطانی حکومت پر رکھا گیا ہے جبکہ کانگریس کا تخیل بالکل اس کے برعکس ہے۔ کانگریس کی پوزیشن یہ ہے کہ آزادی کی کسوٹی یہ ہے کہ ہندوستان کے عوام بغیر بیرونی مداخلت کے اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کر سکیں۔ میں اسوقت تک انگلستان اور ہندوستان میں پر امن اور باعزت سمجھوتہ کے کوئی امکانات نہیں دیکھتا۔ جب تک یہ بنیادی اختلاف نہ مٹ جائے اور انگلستان صحیح راستہ نہ اختیار کرے۔ یعنی وہ اس پوزیشن کو تسلیم نہ کرے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کو اپنا آئین اور اپنی حیثیت آپ طے کرنے کا موقعہ دیا جائے لیکن جب یہ ہو جائے گا تو بقیہ اقلیتوں والیان ریاست اور یورپینوں کے مفاد کے معاملے آپ سے آپ طے ہو جائیں گے۔

میں اس بات کو واضح اور زیادہ صاف کرنا چاہتا ہوں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا مسئلہ ہمارا مشترکہ کام ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ یہ بات ہے کہ ایک نمائندہ اسمبلی اس وقت تک کوئی مستحکم آئین بنا ہی نہیں سکتی، جب تک اقلیتوں کے جائز حقوق پورے اطمینان بخش طریقہ پر طے نہ ہو جائیں۔ میں نے لفظ جائز جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ اقلیتیں اس کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں۔ کہ اکثریت کوئی باقی ہی نہ رہ جائے گی۔ پورے اطمینان بخش طریقہ سے میری مراد اس اطمینان سے ہے جو کہ مجموعی طور پر قوم کی ترقی کے سد راہ نہ ہوں۔ لہذا اختلاف ہونے کی صورت میں میں اسے اپنے بلند اور غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کر دونگا۔ جس سے زیادہ بلند اور غیر جانبدار ٹریبونل کو انسان سوچ ہی نہیں سکتا۔

اس ٹریبونل کا فیصلہ قطعی ہوگا کہ اقلیتوں کے مفاد کے مکمل اطمینان کے کیا معنی ہیں۔

جہاں تک ملکی تحفظ کا تعلق ہے۔ بلاشبہ اس بارہ میں آزاد ہندوستان کو اپنا انتظام آپ کرنے کا حق ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستان زبردست تیاری چاہتا ہے، اور اس کے لئے اسے برطانیہ کی امداد کی ضرورت ہوگی۔ سامراجی پالیسی کی بدولت غیر مسلح ہندوستان سوا برطانی مہربانی کے ہر صورت میں بالکل غیر محفوظ ہے۔ یا وہ ہندوستانی سپاہی ہیں جنہیں برطانی حکومت نے اپنی پالیسی سے تیار کیا ہے۔ یہ پالیسی برطانیہ اور ہندوستان کے لئے یکساں ذلت آمیز ہے۔ مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ اگر میں ہندوستان کو اپنے ساتھ لے چل سکا تو مجھے ڈاکوؤں وغیرہ سے تحفظ کے لئے ایک پولیس فورس کے علاوہ اور کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ جہاں تک تحفظ کا تعلق ہے ایک غیر مسلح اور پرامن ہندوستان کل دنیا کی نیک نیتی پر اعتماد کرے گا۔ لیکن میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ فی الحال یہ ایک دن کا خواب ہے۔

جہاں تک یورپینوں کے مفاد کا تعلق ہے۔ لفظ یورپین پر جو زور دیا جا رہا ہے اسے بالکل ہی ہٹا دینا چاہتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ آزاد ہندوستان یورپینوں کے مفاد کو یا کسی اور مفاد کو غصب کرے گا۔ معقول معاوضہ کے لئے دفعات رکھی جائیں گی۔ جیسا کہ ہونا ہی چاہئے ہر موجودہ مفاد کے لئے جو جائز ہو اور قوم کے لئے مضرت نہ ہو لیکن یورپینوں کے مفاد کو جو خصوصی رعایتیں حاصل ہیں ان کے قایم رہنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ میں تو انھیں بڑے بڑے زمینداروں اور سرمایہ داروں کی طرح سمجھونگا، اور انکو وہی حیثیت دی جائے گی۔

جہاں تک والیان ریاست کا تعلق ہے انھیں نیشنل اسمبلی میں شریک ہونے کی آزادی ہوگی۔ اس میں شریک ہو کر وہ ہندوستان کی قسمت طے کرنے میں رائے دے سکیں گے۔ لیکن انکی حیثیت انفرادی نہ ہوگی۔ بلکہ اپنی رعایا کے نمائندوں کی حیثیت سے ہوگی۔ کیونکہ والیان ریاست کی حیثیت سے وہ تاج برطانیہ کے بڑے بڑے باجگذار ہیں۔ میرے خیال میں تو تاج برطانیہ سے الگ ان کی کوئی پوزیشن ہی نہیں ہے۔ اور اس میں تو شبہ ہی کیا ہے کہ ان کی پوزیشن تاج برطانیہ سے بالاتر نہیں ہو سکتی۔ اگر ہندوستان میں تاج برطانیہ اپنی طاقت سے علیحدہ ہونا پسند کرے تو قدرتی طور پر یہ والیان ریاست کو یہ کرنا ہوگا۔ اور انھیں یہ کرنا ہی چاہئے کہ وہ ہندوستانی عوام پر نظر رکھنے میں فخر محسوس کریں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اسے میرا لمبا چوڑا دعوی نہ سمجھا جائے گا۔ میں جو دعوی ان کروڑوں ہندوستانیوں کی طرف سے کر رہا ہوں اسے بہت لمبا چوڑا نہ خیال کرنا چاہئے۔ میں خود تو ایک حقیر ہستی ہوں لیکن ایسا خیال کیا جاتا ہے مجھے۔ ان آواز نہ رکھنے والے کروڑوں انسانوں میں کچھ اثر حاصل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے وجود کے ہر جزو میں ان سے یگانگت پائی جاتی ہے۔ انکے بغیر تو میں کوئی چیز ہی نہیں ہوں اور نہ اس حیثیت کے بغیر زندہ رہنا چاہتا ہوں۔

میں انکی جانب سے برطانیہ سے ایک باعزت سمجھوتہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ اسلحہ کا مقابلہ ہوئے بغیر ہی یہ ہو جائے۔ میں نے اس نظریہ کو وائسرائے ہند کے سامنے نہایت ہی متواضع اور دوستانہ انداز میں پیش کیا کہ جتنا کہ مجھ سے ممکن تھا ہم نے ذاتی دوستوں کی حیثیت سے بات چیت کی ہم ایک دوسرے کے خلوص پر بھروسہ تھا اور دونوں یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان دونوں نظریوں میں ایک خلیج حائل ہے جو کہ انہوں نے برطانی حکومت کی طرف سے پیش کیا اور جو میں نے ان پر واضح کیا اگرچہ یہ وضاحت میں نے بہ حیثیت انڈین نیشنل کانگریس کے نمائندہ کے نہیں کی بلکہ کروڑوں بے زبان ہندوستانیوں کے خود ساختہ نمائندے کی حیثیت سے کی۔ ہم دوستوں کی حیثیت سے ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ مجھے اس بات چیت کے ناکام رہنے پر کوئی مایوسی نہیں ہے۔ اس ناکامیابی کو میں کامیابی کے زینہ کی صورت میں تبدیل کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ وائسرائے ہند بھی یہی کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر کامیابی جلد ہی حاصل نہ ہوئی تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ برطانیہ ہندوستان کو برطانیہ کو اور دنیا کو بجائے موجودہ لڑائی ہتھیاروں کے جھنکار سے طے نہیں ہو سکتی بلکہ اسے وہ اخلاقی طاقت طے کرے گی۔ جو ہر پارٹی کو حاصل ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کے جائز حقوق تسلیم نہیں کر سکتا تو یہ اس کا اخلاقی دیوالہ نہیں تو اور کیا ہے۔

جاپان کی دھمکی

ٹوکیو ۸ فروری۔ جاپان کے ایک بحری افسر نے بیان کیا کہ جاپانی *

سرکاری بیان

مہاتما جی کی وائسرائے سے ملاقات کی متعلق کل شام مندرجہ ذیل سرکاری بیان شایع ہوا ہے:۔

ہز اکسیلنسی کی دعوت پر مہاتما گاندھی آج وائسرائے سے ملنے آئے اور دوستانہ نوعیت کی طویل بات چیت ہوئی جسمیں ساری پوزیشن پر جامع طور سے غور کیا گیا۔ مہاتما گاندھی نے بات چیت کے شروع میں ہی یہ واضح کر دیا کہ مجھے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے کوئی ہدایت حاصل نہیں ہے اور مجھے کسی بھی طرح کسی معاملہ میں کوئی وعدہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ نیز میں صرف اپنی ذات کی طرف ہی سے بول سکتا ہوں۔

ہز اکسیلنسی نے ملک معظم کی حکومت کی تجویزیں اور ارادے قدرے تفصیل کے ساتھ ان کے سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے ملک معظم کی حکومت کی اس دلی خواہش کو شروع میں واضح کر دیا کہ ہندوستان جلد از جلد درجہ نوآبادیات حاصل کرے اور جہاں تک برطانوی حکومت کے اختیار میں ہے۔ وہ ہر ذریعہ سے اس مقصد کے حصول میں سہولت دے گی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے چند پیچیدہ اور مشکل مسئلوں کا ذکر کیا جن کا حل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً نوآبادی کی پوزیشن میں ہندوستان کی ڈیفنس کا معاملہ آپ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ جب وقت آئے گا۔ تو برطانی حکومت اس سارے مسئلہ پر ہندوستان کی تمام پارٹیوں اور مفادوں کے نمائندوں سے مشورہ کر کے غور کرنے پر تیار ہے۔ نیز ملک معظم کی حکومت عبوری دور کو کم سے کم کرنے کی اور ایسے مستعد طریقہ سے جلد از جلد پاٹنے کی خواہش رکھتی ہے ہز اکسیلنسی نے مہاتما جی کی توجہ اس حقیقت کی جانب بھی مبذول کرائی جیسا کہ انہوں نے حال ہی میں بڑودہ کی تقریر میں کہا تھا کہ انڈیا ایکٹ کا فیڈرل اسکیم جو اسوقت معطل پڑی ہوئی ہے۔ درجہ نوآبادیات کی طرف ایک تیز ترین قدم ہے اور تمام متعلقہ اصحاب کی رضامندی سے اگر اسے منظور کیا گیا تو اس سے بہت سے متعلقہ مسئلوں کو حل کرنے میں سہولت ہو جائیگی۔ ہز اکسیلنسی نے یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے گذشتہ نومبر میں گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل میں توسیع کے متعلق جو پیشکش کی تھی وہ بدستور قایم ہے اور ملک معظم کی حکومت اس پیشکش کو فوری عملی جامہ پہنانے کو تیار ہے اور متعلقہ فریقوں کی رضامندی سے ملک معظم کی حکومت جنگ کے بعد فیڈرل اسکیم پر دوبارہ غور کرنے کو تیار ہے کہ درجہ نوآبادیات کا حصول جلد از جلد ممکن ہو جائے۔ اور اس سے پیدا ہونے والے مسئلوں کا حل سہل بنایا جائے۔ مہاتما گاندھی جی نے اس جذبہ کی قدر کی جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ واضح کر دیا۔ کہ ان کے نظریہ میں وہ تجویزیں اس مرحلہ پر کانگریس پارٹی کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتیں۔ انہوں نے تجویز کیا اور وائسرائے اس امر پر متفق تھے کہ ان حالات میں بہتر ہے کہ موجودہ مزید بات چیت ملتوی کر دی جائے تاکہ ان مسئلوں کو حل کیا جائے جو پیدا ہو گئے ہیں۔

سر سکندر حیات خاں کا بیان

سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب ۵ فروری کی رات کو فرنٹیر میل سے لاہور تشریف لے گئے۔ انہوں نے گاندھی وائسرائے بات چیت پر کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا۔ البتہ صرف اس قدر کہا کہ بدقسمتی ہے کہ کانگریس جمود کو ختم کرنے کے لئے اپنے آپ کو قاصر پاتی ہے پنجاب میں مشترکہ وزارت بنانے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اگر آل انڈیا پیمانہ پر اس مسئلہ کو حل کرنا مقصود ہو تو میں اپنے صوبہ میں اس تجربہ کو آزمانے کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ملک کے اہم مفاد کے پیش نظر سب فریقوں کو اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے موقعہ فراہم کیا جائے گا۔ آپ نے اپنے اس خیال کو دہرایا کہ ہندوستان کے مسئلہ کا صحیح حل فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں مضمر ہے مسلم لیگ کا جو ڈیپوٹیشن انگلینڈ جا رہا ہے اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ اس کی ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ البتہ میں پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس تک جو اپریل کے آخر میں ختم ہوگا۔ ہندوستان سے کہیں باہر جانے سے معذور ہوں

سر آغا خاں آج ہندوستان آ جائینگے

کراچی ۹ فروری۔ ہز ہائینس سر آغا خاں نے شیعہ امامیہ اسمٰعیلیہ سپریم کونسل (کراچی) کو تار دیا ہے کہ آج صبح قاہرہ سے روانہ ہو گئے ہیں اور کل شام کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ آغا خاں ۱۲ فروری کو کراچی سے روانہ ہوں گے۔

بلغاریہ غیر جانبدار رہے گا

استنبول ۸ فروری۔ انقرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ نے بلقانی کانفرنس کو باضابطہ طور پر یقین دلایا ہے کہ جب تک لڑائی جاری رہے گی وہ غیر جانبدار رہے گا۔

وائسرائے کی صاحبزادی مہاتما جی سے ملیں

۵ فروری کی شام کو ہز اکسیلنسی وائسرائے کی صاحبزادی لیڈی سادھبتی لفٹنٹ سادھبتی کے ہمراہ برلا ہاؤس میں تشریف لے گئیں اور انہوں نے مہاتما جی سے ملاقات کی مہاتما جی نے انکی وجہ سے مون برت توڑ دیا۔ برلا جی نے لیڈی سادھبتی کو گلدستہ پیش کئے۔

وائسرائے جناح ملاقات کے متعلق بیان

دہلی ۷ فروری۔ مسٹر جناح کی وائسرائے سے ملاقات کے متعلق ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا ہے کہ ہز اکسیلنسی کی دعوت پر مسٹر جناح وائسرائے سے ملنے کے لئے آئے بات چیت میں جو ایک گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک رہی ساری پوزیشن پر غور کیا گیا۔ مسٹر جناح نے ہز اکسیلنسی کو بتایا کہ مسلمان اور دوسری اقلیتیں کسی بھی سمجھوتہ میں یا کسی بات چیت میں جو اس سلسلہ میں ہو اپنی پوزیشن کے تحفظ کو کسقدر اہمیت دیتی ہیں، ہز اکسیلنسی نے مسٹر جناح کو یقین دلایا کہ ملک معظم کی حکومت کو اقلیتوں کے جائز مفاد کی ضرورت کا پورے طور سے احساس ہے اور انھیں اس بات کی

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستو صاحب بہادر منصف سٹی کانپور

بعدالت منصفی سٹی شہر کانپور

بنمبر مقدمہ ۶۸۹ سنہ ۱۹۳۹ء

حاجی مولا بخش عمر تخمیناً ۴۰ سال ولد پیر بخش قوم مسلمان شیخ دکھن خاں ولد پیر خاں قوم پٹھان وغیرہ ابرار حسین ولد فدا حسین خاں قوم مسلمان پٹھان ساکنان محلہ گوالٹولی شہر کانپور مدعیان

بنام

گردھاری لال ولد لچھمی نرائن قوم ہندو ساکن بنگلہ کمپنی باغ متصل نواب گنج شہر کانپور و لچھمی نرائن ولد گوبردھن قوم ہندو ساکن بنگلہ کمپنی باغ متصل نواب گنج شہر کانپور۔

ہرگاہ مدعیان نے ایک نالش استقراریہ بابت اس امر کے داخل کی کہ عمارت محدودہ ذیل واقع احاطہ نمبری ۱۱/۱۲ سابق وحال نمبر ۱۱/۱۱ محلہ گوالٹولی مسجد ہے اور مدعیان و دیگر مسلمانان کو حق مسجد مذکور میں بدستور سابق نماز و دیگر فرائض مذہبی ادا کرنے کا ہے۔ اور حکم امتناعی دوامی بنام مدعا علیہم اس امر کا جاری فرمایا جاوے کہ مدعا علیہم مدعیان و دیگر مسلمانان کو مسجد مذکور میں نماز ادا کرنے یا دیگر فرائض مذہبی ادا کرنے میں مزاحمت نہ کریں داخل عدالت ہذا کی ہے اور مدعیان نے یہ اجازت مانگی ہے کہ ان کو منجانب جملہ مسلمانان محلہ گوالٹولی دا حاضرین نالش کرنے کی اجازت دی جائے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ مسلمانان خاص و عام کو حسب آرڈر ایک رول ۸ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو کچھ عذر نسبت نالش مذکور رکھتے ہوں بتاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء روبرو عدالت پیش کریں۔ اور اگر کوئی فریق مقدمہ ہونا چاہئے تو اس تاریخ کو عدالت میں حاضر ہو کر درخواست پیش کرے۔ المرقوم ۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

حدود اربعہ عمارت نزاعی

پورب گلی، پچھم گلی، اوتر کواٹر۔ دکھن کواٹر

بحکم لنبت لال سفرم

عدالت منصفی سٹی کانپور مہر عدالت

دس ہزار ایسے بیوپاریوں کی ضرورت ہے

جو کہ دس لاکھ آنوں کی مالیت کی ’اسپرو‘

مفت تقسیم کر کے اپنی خدمات کا معاوضہ ہم سے وصول فرمائیں

بیوپاری لوگ اسے ضرور پڑھیں

اسپرو لمیٹڈ کی فرم جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی دوائی ’اسپرو‘ کے مالک ہیں ’اسپرو‘ میں ہر گھر سے درد اور بخار دور کرنے کا اسقدر اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ پبلک کو مشرقی ہندوستان کلکتہ وغیرہ سے بیوپاریوں کے ذریعہ دس لاکھ آنوں کی قیمت کی ’اسپرو‘ بالکل مفت دینے والے ہیں۔

اسپرو کے مالکان خدمات کا معاوضہ ضرور دیتے ہیں اور وہ بیوپاریوں کو بھی اسقدر بھاری تعداد میں ’اسپرو‘ مفت بانٹنے کا عوض ضرور دیں گے۔ اس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:۔

ہندوستان کے تمام مشہور اخباروں میں بڑے بڑے اشتہار شایع ہوں گے۔ ہر ایک اشتہار میں ’اسپرو‘ کا مفت کوپن ہوگا پبلک اس کوپن کو دوائی فروش کے پاس لے جائیگی دوائی فروش ایک کوپن لے کر ’اسپرو‘ کا ایک آنہ والا ایک پیکٹ مفت دیدے اور کوپنوں کو اکٹھا کرتا رہے۔ ان کوپنوں کو اسپرو لمیٹڈ کے پاس بھیجنے سے اسپرو لمیٹڈ ایک کوپن کے بدلے میں ایک آنے والا ایک پیکٹ اور ایک پائی نقد دوائی فروش کو مفت دیں گے۔

اس طریقہ کا پبلک پر یہ اثر ہوگا کہ وہ فوراً اس بات کو تسلیم کرے گی کہ ’اسپرو‘ کی تمام خوبیاں واقعی سچ ہیں ورنہ مالکان کمپنی اتنی بھاری مقدار کو مفت دینے میں بیوقوف ہوتے۔

یہ طریقہ پبلک کو۔ ڈاکٹروں کو اور پیشہ ور انسانوں کو موقع دیتا ہے کہ ’اسپرو‘ دوائی کو اسپرو لمیٹڈ کے اخراجات پر آزمائیں۔ اسپرو لمیٹڈ کے علاوہ کسی کا بھی اس میں کچھ نقصان نہیں ہے اور حقیقتاً اسپرو لمیٹڈ کا بھی کچھ نقصان نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا بھر میں یہ مان لیا گیا ہے کہ ایک بار جو دوائی مشہور ہو جاتی ہے تو سب کے لئے گھریلو دوا بن جاتی ہے۔ یہ دردسر۔ بخار۔ زکام۔ گٹھیہ۔ دانت کا درد۔ چڑچڑاپن۔ ماہواری ایام کی تکالیف و بے خوابی کو دور کرنے کے لئے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے

’اسپرو‘ کے بارے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ یہ سیل ٹائیٹ نمی نہ پکڑنے والے شفاف طریقہ سے بند کی گئی ہے۔ اس عجیب و غریب طریقہ سے ہر ایک ٹکیہ الگ الگ خانہ میں بند ہے۔ یہ دوائی فروش کی دوکان میں سالہا سال تک تر و تازہ رہے گی اور اسکی خوبیوں میں مطلق کمی نہ ہوگی۔ بخلاف اس کے معمولی طور پر کھلے لفافوں میں بند کی ہوئی ٹکیاں جلدی خراب ہو جاتی ہیں اور انہیں دوائیوں کا اثر نہیں رہتا

مسرز جے۔ ایل۔ مارین۔ سن۔ اینڈ جونز (انڈیا) لمیٹڈ۔ پی۔ او باکس نمبر ۲۸۷ کلکتہ ٹیلیفون نمبر کلکتہ ۷۹۶ ۔ جو کہ اس تعجب خیز دوائی کے ایجنٹس ہیں۔ تمام دوکانداروں کو کہتے ہیں کہ ہم کو فوراً لکھیں اور پیش قدمی کیلئے پہلے مفت اسٹاکس۔ ایک پوسٹر اس طریقہ کے دوران تک آپ کی دوکان پر لگا رہنے کے لئے اور ایک کاغذ جس پر سب حالات درج ہوں گے منگوائیں۔

احمد آباد جیسے چھوٹے سے شہر میں اسی طریقہ کے تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ دس دنوں کے اندر دس ہزار گاہک دوکانداروں کے پاس گئے تھے۔

بمبئی میں جہاں یہ طریقہ اب پورے زور پر جاری ہے۔ یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ سے زاید لوگ کوپن بدلوائیں گے فروخت کے تمام ریکارڈ مات کرنے والی بکری بھی بمبئی میں ہو رہی ہے۔

تمام بیوپاریوں کو دعوت ہے کہ فوراً مسرز جے ایل مورلین سن اینڈ جونز سے ملیں یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

اگر ضرورت ہو تو مزید تفصیلات ایجنٹس مسرز جے۔ ایل۔ مورلین سن۔ اینڈ جونز (انڈیا) لمیٹڈ۔ پی۔ او۔ باکس ۲۸۷ مشن کورٹ مشن رو کی حدود۔ کلکتہ کو درخواست دینے پر ڈاکٹر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

آل انڈیا لیڈیز کانفرنس

الٰہ آباد ۲۹ر جنوری۔ آل انڈیا مہلا کانفرنس میں فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق شریمتی اوماہنرو نے رزولیوشن پیش کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات مٹادیں۔ اور متفق ہوکر ان رکاوٹوں کو دور کریں جو ہندوستان کے لئے جلد سوراج حاصل کرنے کی راہ میں حائل ہیں۔ اس رزولیوشن کے پیش نظر ہوتے ہی تحفظ سوراج کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ کیونکہ اس مسئلہ پر عورتوں میں اختلاف پایا جاتا تھا۔

مسز فریدوں جی نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ اسکول نہیں تو فرقہ پرستی اتنی نہ بڑھے۔ اگر مشترکہ اسکولوں میں تعلیم دی جائیگی تو اسکول کے زمانہ کی دوستی لڑکوں میں آئندہ بھی قائم رہے گی۔ اقلیتوں کے لئے رعایتی حقوق کے متعلق آپ نے کہا کہ رعایتی حقوق کا بہت برا اثر یہ ہوتا ہے کہ فرقہ سے خود اعتمادی جاتی رہتی ہے۔ لیڈی وزیر حسن اور مسز آئیل نے اس رزولیوشن کی تائید کی۔

ٹراونکور کی مسز جانکی چاری نے یہ ترمیم پیش کی کہ حصول سوراج کی جگہ ترقی کا تحفظ رکھا جائے۔ کیونکہ لفظ سوراج کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔

جنابہ رقیہ نے فرقہ وارانہ اتحاد کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے یہ کہا کہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے کہا کہ اسلام میں قربانی کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے ہندو ذہنیت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس اسلامی حق کا تحفظ کریں۔

مسز آصف علی نے ایک اور ترمیم پیش کی کہ لفظ سوراج کی جگہ آزادی کا لفظ رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لفظ سوراج سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن میں باہمی اختلاف سے بچنے کے لئے یہ ترمیم پیش کر رہی ہوں تاکہ رزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ دیسی ریاستوں کی عورتیں بھی آئی ہوئی ہیں جو اس لفظ سوراج پر اعتراض کرتی ہیں۔

مسز مناسین نے مسز آصف علی کی پیش کردہ ترمیم کی حمایت کی۔ بیگم حبیب اللہ نے مسز چاری کی پیش کردہ ترمیم کی حمایت کی، اور کہا کہ ہم اپنی حالت کو درست کئے بغیر سوراج یا آزادی کب حاصل کر سکتی ہیں۔ راجکماری امرت کور نے لفظ سوراج کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ لفظ کانگریس میں کبھی استعمال نہیں ہوا ہے۔ اس لئے اس سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بیگم اعجاز رسول نے کہا کہ فرقہ وارانہ اتحاد کے رزولیوشن سے آزادی کے متعلق رزولیوشن الگ کر دینا چاہیئے۔ صدر کانفرنس بیگم حامد علی صاحبہ نے اتفاق رائے سے رزولیوشن پاس کرنے کی اپیل کی۔ چنانچہ شریمتی اوماہنرو نے مسز آصف علی کی ترمیم کو منظور کر لیا لیکن مسز چاری نے اپنی ترمیم واپس نہ لی۔ اور یہ کثرت رائے سے گر گئی اور اصل رزولیوشن کی صرف دو نے مخالفت کی ایک مسز چاری تھیں اور دوسری ایک یورپین عورت تھی۔

جنوبی افریقہ میں سرکاری تحریک منظور

لنڈن ۲ر فروری۔ کیپ ٹاؤن سے اطلاع ملی ہے کہ جنوبی افریقہ کی سینٹ نے ۱۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۱ ووٹوں سے سرکاری تحریک منظور کر لی ہے۔ اور لڑائی کے متعلق حکومت کی پالیسی منظور کر لی ہے۔

مولانا آزاد کے نام کی سفارش

بمبئی ۳ر فروری۔ بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی کے دس ممبروں نے کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد کا نام پیش کیا ہے۔

پشاور ۳ر فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ آج صبح ۹ بجے بنوں ٹوچی روڈ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر قبائلی لوگوں نے تین فوجی کاریں روک لیں۔

بڑودہ میں آئینی اصلاحات

بڑودہ یکم فروری۔ مہاراجہ بڑودہ نے آج ایک اہم اعلان کیا ہے جس کے ذریعہ نئی اصلاحات نافذ کی گئی ہیں۔ اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مہاراجہ اور رعایا کے مفاد ایک ہی ہیں۔ مہاراجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ نئے آئین کے ذریعہ عوام کی خدمت کرنے کے جو بڑے بڑے موقع حاصل ہونگے ان کا وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ نئے آئین کے مطابق لجیسلیٹو کونسل ۶۰ ممبروں پر مشتمل ہو گی جن میں سے ۳۷ ممبر منتخب شدہ ہونگے اور ۲۳ نامزد ہونگے یہ آئین رعایا کی مختلف جماعتوں کے مفاد پر مبنی ہے۔ اس لئے مشترکہ انتخاب ہوگا شہروں اور دیہاتوں کے حلقہ انتخاب میں کوئی امتیاز نہیں ہوگا صرف شہر بڑودہ کو اس سے مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

دیوان بڑودہ کونسل کے صدر ہونگے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب تین سال کے لئے غیر سرکاری ممبروں میں سے ایک ڈپٹی پریزیڈنٹ مقرر کریں گے اسکے بعد دھارا سبھا لجیسلیٹو کونسل ڈپٹی پریزیڈنٹ کو منتخب کرے گی۔ دیوان اور ایگزیکیٹو کونسل کے ممبروں کے روزمرہ کے کاموں میں امداد کرنے کے لئے غیر سرکاری ممبروں میں سے پارلیمنٹری سکریٹری مقرر کئے جائیں گے۔

ایکٹ میں جو حدود مقرر کر دیئے گئے ہیں ان کے اندر اندر دھارا سبھا کو قانون بنانے کا اختیار ہوگا فوجی معاملات ہز ہائینس کے دفتر محکمہ امور خانہ شاہی ایسے معاملات جو دوسری ریاستوں یا حکومتوں کے ساتھ معاہدوں اور تعلقات یا ہز ہائینس یا ان کے خاندان کے اراکین کی پوزیشن اور اختیارات پر اثر انداز ہوتے ہوں یا جن کا حکومت بڑودہ کے قانون یا قرضہ لینے اور کوئی ضمانت دینے پر اثر پڑتا ہو۔ ایسے سارے معاملات دھارا سبھا کے دائرہ اختیارات سے باہر ہیں۔ جو قانون پبلک قرضہ یا ریونیو یا پالکس مذہب، مذہبی حقوق اور ہز ہائینس کی رعایا کے رسم و رواج یا ہز ہائی نس کے اختیارات خصوصی۔ کسی معاملہ میں حق یا دھارا سبھا کے ممبروں کے حقوق پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ہز ہائینس کی پہلے سے منظوری حاصل کئے اسمبلی نہیں بنا سکتی۔ بلوں، رزولیوشنوں۔ بجٹ وغیرہ کی کارروائیوں کے متعلق بھی قواعد شایع ہوئے ہیں۔ ایگزیکیٹو کونسل کو ریاست کے انتظامی اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔ اس کونسل کو مہاراجہ صاحب خود مقرر کرینگے۔ اور یہ دیوان اور دوسرے جن ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ ایگزیکیٹو کونسل کا ایک ممبر اسمبلی سے غیر سرکاری ممبروں میں سے منتخب کیا جائے گا۔ ہر معاملہ میں اس ممبر کی پوزیشن دوسرے ممبروں سے کسی طرح کم نہیں ہوگی صرف فرق اتنا ہوگا کہ یہ اسمبلی کی زندگی میں ہی ایگزیکیٹو کونسل کا ممبر رہ سکے گا۔ اس کے بعد نئی اسمبلی میں سے ممبر چنا جائے گا۔ ایگزیکیٹو کونسل کے تمام ممبر ہز ہائینس کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

مصر بھی میثاق سعد آباد میں شریک ہوگا

قاہرہ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ سید محمد صادق مجددی افغان وزیر قاہرہ نے ۳۰ر جنوری کو ڈیڑھ گھنٹہ تک مصر کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ افغان حکومت مصر پر زور ڈال رہی ہے کہ وہ ایران، ترکی عراق اور افغانستان کے ساتھ میثاق سعد آباد میں شریک ہو جائے۔ مصر کا روزنامہ البلاغ اس سلسلہ میں رقمطراز ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے مصر کے ساتھ کامیابی سے بات چیت ہو رہی ہے اور غالباً فروری کے ماہ کے اندر ہی اندر افغانستان، ایران۔ ترکی۔ عراق۔ اور مصر میں فوجی معاہدہ ہو جائے گا۔ اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ قدم اس لئے رکھا جا رہا ہے کہ ترکی اور ایران کو روس کے حملہ کا جو خطرہ ہے اسکو موثر جواب دیا جائے۔

لیگ ورکنگ کمیٹی کے سامنے پاکستانی سکیم

نئی دہلی ۲ر فروری۔ آج صبح سر عبداللہ ہارون کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی امور خارجہ کے ممبروں اور مختلف آئینی اسکیموں کے مصنفوں کا ایک مشترکہ جلسہ ہوا جسمیں چند ایسے بنیادی اصول مقرر کئے گئے، جنپر مسلمانان ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کی بنیاد رکھنا چاہتے اب تک ۹ آئینی اسکیمیں مرتب ہو چکی ہیں۔ ان پر آج بین الاقوامی صورت حالات اور ہندوستان کی موجودہ پوزیشن کا لحاظ رکھکر بحث ہوئی اور تمام اسکیموں کا پوری طرح تجزیہ کیا گیا۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا ہے۔

اس موقعہ پر جلسہ کی رائے میں یہ مناسب اور ضروری ہے کہ ہندوستان کی مسلم قوم کے مستقبل کے متعلق نہایت غیر مبہم زبان میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے سفارشات پیش کی جائیں اور مندرجہ ذیل بنیادی حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کرنے کے لئے مسلمانوں کو تیار کیا جائے نیچے جن حقوق کی تفصیل بیان کی گئی ہے ان کے بارے میں مسلم قوم پوری طرح متفق اور متحد ہے۔

(۱) مسلمانان ہند جن کی تعداد آبادی ۹ کروڑ ہے ایک الگ قوم ہیں اور وہ خود مختاری کے ساتھ اپنے معاملات کو طے کرنے کے لئے اس حق کے مستحق ہیں۔ جو دوسری قوموں کو دیا گیا ہے۔

(۲) مسلمانان ہند کسی طرح بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہونگے کہ انھیں ہرگانہ اور غیر ملکی لحاظ کی بنیاد یا کسی سیاسی سہولت یا مصلحت وقت کی خاطر اقلیت کی پوزیشن دی دی جائے۔

(۳) مسلمانوں کے اس حق کو حقیقی طور پر موثر بنانے کے لئے کہ وہ اپنے معاملات خود طے کریں یہ ضروری ہوگا۔ کہ ایک خود مختار ریاست کی صورت میں مسلمانوں کا قومی وطن ہو۔

(۴) جو مسلمان ہندوستان کے دوسرے حصوں میں رہتے ہیں ان کے ساتھ مذکورہ بالا مسلم ریاست کے قومی باشندوں کی طرح سلوک کیا جائے گا۔ اور ان کے حقوق کا پوری طرح تحفظ کیا جائے۔

(۵) ہندوستان کی مسلم قوم اصلاحات نافذ کرنے کی ہر اس اسکیم کی جو ان بنیادی اصولوں سے ٹکراتی ہو اسوقت تک سخت مخالفت کرے گی۔ جب تک کہ مذکورہ بالا مقصد حاصل نہ ہو جائے۔

یہ رزولیوشن کل آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

مشترکہ جلسہ نے ۱۹ اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو مذکورہ بالا اصولوں کو بنیاد قرار دے کر اپنی آئے دن کی ٹھیکوں میں آئینی اسکیم کا ایک مفصل مسودہ تیار کرے گی۔ اور جلسہ کے سامنے جو اسکیمیں پہلے سے پیش ہیں ان میں سے بھی بعض قابل قبول حصوں جات کو طے کیا جائے گا۔ سب کمیٹی سر عبداللہ ہارون۔ مسٹر غلام رسول مہر مسٹر علی محمد راشدی۔ چودہری اختر حسین۔ ڈاکٹر عبداللطیف۔ مسٹر رضوان اللہ۔ ڈاکٹر قادری۔ پروفیسر جنری اور مسٹر کے علم پر مشتمل ہے۔

نواب آف ممدوٹ۔ ڈاکٹر عبداللطیف۔ ایک بی اے صاحب مسٹر رضوان اللہ۔ ڈاکٹر افضل حسین قادری خان بہادر کفایت اللہ۔ مسٹر اسد اللہ۔ کلکتہ کی تصنیف کی ہوئی اسکیمیں کمیٹی کے سامنے پیش ہیں۔ ان کے علاوہ پاکستانی اسکیم اور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی مرتب کی ہوئی خلافت اسکیم بھی زیر غور ہے۔

سب کمیٹیوں کی کانفرنس

بمبئی ۳۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ قومی منصوبہ کمیٹی نے جو مختلف سب کمیٹیاں مقرر کی تھیں ان میں سے کئی سب کمیٹیاں اپنی اپنی رپورٹ پیش کر چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام ۵۰ سب کمیٹیوں کے صدر اور سکرٹری صاحبان نے فروری کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں بمبئی میں ایک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے کانفرنس کی صدارت پنڈت جواہرلال نہرو کریں گے۔

چند اہم کتابیں

نقوش سلیمانی: ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب و مفکر علامہ سید سلیمان ندوی کی تازہ ترین اہم کتاب، علامہ موصوف نے ہندوستانی زبان و ادب کے متعلق اب تک جتنی تقریریں اور خطبے دیئے ہیں ان سب کو اس مجموعے میں جمع کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان میں ہندوستانی ہماری زبان کا نام اور ہماری زبان بیسویں صدی میں، اردو و انسائیکلوپیڈیا، زبان اردو کی ترقی کا مسئلہ وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر اس مجموعے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ شایع کی گئی ہے۔ قیمت مجلد ہے غیر مجلد عہ۔

یورپ کی حکومتیں: مصنفہ نجم الدین جعفری بی اے۔ ایل ایل۔ ڈی۔ مظہر انصاری بی اے (آنرز) ہندوستان میں سیاسی بیداری بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے اور خواص و عوام ایسے سیاسی لٹریچر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو ان کی سیاسی تربیت کر سکیں۔ صوبجاتی خود اختیاری اور فیڈریشن اسکیم سامنے ہوتے ہوئے ہندوستانیوں کو یورپ کی حکومتوں کے طرز حکمرانی سے باخبر ہونے کی سخت ضرورت ہے۔ اس کتاب میں۔ برطانیہ۔ فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ۔ اور جرمنی کے نظام حکومت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ ہر ملک میں حکومت کے مختلف شعبے کس طرح فرائض حکمرانی سے عہدہ برآ ہوتے ہیں ہر ملک کے تذکرے حالات سے پہلے اس کی سیاسی ارتقا کی تاریخ بھی بیان کر دی گئی ہے۔ ضخامت ۵۲۲ صفحات مجلد ہے

معاہدہ عمرانی: از ژان ژاک روسو۔ مترجمہ ڈاکٹر محمود حسین خان صاحب بی اے (جامعہ) ایم، اے، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ (سائینڈ گری) حریت۔ اخوت، اور مساوات جس کا روحانی پیام دنیا کو اسلام نے پہنچایا تھا۔ اس کی سیاسی تبلیغ یورپ میں روسو کے معاہدہ عمرانی نے کی، روسو کا کمال یہ ہے کہ اس نے سیاست مدنی کے دقیق مسائل باتوں باتوں میں سمجھا دیئے ہیں۔ اس کی کتاب جو معنوی حیثیت سے فلسفہ سیاست کی اہم کتاب ہے زبان اور طرز بیان کے لحاظ سے سب سہل ہے۔ قیمت مجلد عہ

پستالوزی: از ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب بی اے (جامعہ) ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برلن) جس طرح یورپ کے عہد جدید میں کولمبس نے جغرافیہ کا نقشہ اور کانٹ نے فلسفے کا استحالہ کر دیا۔ اسی طرح پستالوزی نے تعلیم کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اس کتاب میں پستالوزی کی زندگی، اس کے فلسفہ تمدنی، اس کے تعلیمی نظریے اور تعلیمی کارنامے اور ان کی تفصیل سلیس زبان اور دلکش انداز بیان میں ملاحظہ فرمائیے قیمت عہ

صدر دفتر:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی

مہاتماجی کا مشورہ ڈاکٹر ملن کو

واردھا ۲۷ر جنوری۔ مہاتما گاندھی نے اخبارات کے نام حسب ذیل بیان شایع کیا ہے:-

جنوبی افریقہ سے پریشان کن خبریں آرہی ہیں "ڈاکٹر ملن جنگ کی راہ پر ہیں۔ قانوناً ہندوستانیوں پر علیحدگی نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یورپین اور ایشیائیوں کے درمیان جائز شادیاں بھی نہ ہونے دیں گے۔ وہ ہندوستانیوں کی موجودگی صرف لکڑہاروں یا پنہاروں کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ انسانوں کی حیثیت سے نہیں دیکھنا چاہتے۔ ایسے انسانوں کی حیثیت سے نہیں دیکھنا چاہتے جنکو سفید قوموں کے برابر موقعے اور حقوق حاصل ہوں۔

یہاں ہندوستان میں خودداری اور اپنے اس حق کا جذبہ روز بروز ترقی کر رہا ہے کہ ہمیں آزاد قوم کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے، اس نسلی امتیاز پر ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی آزادی اس سے بہت جلد ہو جائیگی جتنا بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں۔ ہندوستان کے اس قدرتی کوچ کو جو منزل مقصود کی جانب ہے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں تو برطانیہ اور نوآبادیوں سے اتحاد کو تصور میں رکھتا ہوں، بشرطیکہ دونوں ملکوں میں باعزت سمجھوتہ سے آزادی حاصل ہو لیکن اگر جنوبی افریقہ کی جمود کی حالت قائم رہی تو غیر مساوی فریقوں میں اتحاد غیر ممکن ہوگا۔ میں اس جنگ کو ایشوری فیصلہ کی حیثیت سے دیکھتا ہوں۔ تمام دنیا پر یہ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ ہر آزاد یا محکوم ملک کو اپنی پسند سے کام لینا ہے۔ موجودہ اکیڈمی کی خواہشات بہت ممکن ہے کہ دھکر رہ جائیں میں ڈاکٹر ملن اور دوسرے جنوبی افریقیوں سے جو اون کے ہم خیال ہیں۔ طویل نظر رکھنے کی اپیل کرتا ہوں۔ اگر ڈاکٹر ملن اور بہت سے ہیں جنوبی افریقہ کی طرح یہ خیال کرتے ہیں کہ پرماتما نے سفید قوموں کو غیر سفید قوموں پر حکومت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ تو وہ اپنے عمل میں ٹھیک ہیں۔ لیکن میں تو امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر ملن ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ بہر حال میں جنرل سمٹس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ملن کا مجوزہ رجعت پسندانہ قانون پاس نہ ہونے دیں گے۔

لڑائی بند کر کے بالشویزم کا مقابلہ کرو

نیویارک ۲ر فروری۔ "لڑنے والے ملکوں کو آپس میں لڑائی بند کر دینا چاہیئے۔ اور فنوں کی مدد کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو بھیج دینا چاہیئے تاکہ دنیا سے بالشویزم کا خاتمہ کرایا جائے"۔ یہ ہے وہ رائے جو جرمنی کے سابق قیصر نے اپنے ایک خط میں ظاہر کی ہے جو کہ ۱۶ جنوری کو انہوں نے اپنے دوست مسٹر نگلو کے پاس بھیجا ہے۔ خط میں مزید لکھا ہے کہ فنوں کے شاندار مقابلہ نے بالشویزم کا کھوکھلاپن ظاہر کر دیا ہے اور لوگوں نے حالات پر غور کرنا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ صلح کی خواہش کے امکانات بڑھتے جا رہے ہیں۔

سرحدی پولیس میں اضافہ

نئی دہلی یکم فروری۔ حکومت صوبہ سرحد نے سرحدی پولیس بڑھانے کے لئے پہلے سال میں ۴ لاکھ روپیہ اور آئندہ ہر سال کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بنوں اور ڈیرہ اسمعیل خان کی پوزیشن کتنی خراب ہے۔ سنہ ۱۹۳۳ء سے سنہ ۱۹۳۶ء تک وزیرستان میں امن رہا۔ اس سے وہاں پولیس کی تعداد گھٹا دی گئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب بنوں سے ڈیرہ اسمعیل خان تک فساد بڑھ گئے۔ یہ پولیس ناکافی ثابت ہوئی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷
ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۴۰ع مطابق ۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۷

ادبیات

یادِ حسینؓ

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

ہر دل میں جاگزیں ہے محبت حسینؓ کی
آنکھوں کی پتلیوں میں ہے تربت حسینؓ کی

کچھ بات ہے کہ ایک جہاں سوگوار ہے
آنکھوں سے کب نہاں ہے حقیقت حسینؓ کی

راہِ خدا میں کٹ کے جہاں کو دکھا دیا،
درسِ فنائے نفس ہے سیرت حسینؓ کی

تیغ ستم کے سائے میں سجدہ ادا کیا
اک شانِ عبدیت تھی عبادت حسینؓ کی

ایثار نفس کوئی بھی ایسا دکھا سکا؟
بے وجہ آج تک نہیں شہرت حسینؓ کی

بے شبہ اک شبیہ مبارک تھی آئینہ
شکلِ نبی سے ملتی تھی صورت حسینؓ کی

باطل کے سامنے نہ کبھی سر ہو خم کوئی،
پیشِ نظر رہے جو وصیت حسینؓ کی

کافی نہیں ہیں آپ کی یہ نوحہ خوانیاں،
عبرت کے واسطے ہے شہادت حسینؓ کی

ہر قوم مانتی ہے مسلمان ہی نہیں،
ہر ایک دل پہ نقش ہے عظمت حسینؓ کی

پوری ہو کاش! بزمیؔ محزوں کی آرزو
ہو خواب ہی میں اوس کو زیارت حسین کی

فنائے نفس کا انجام بقائے دوام ہے

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

کھلا یہ دل پہ مرے اک بڑے غبار کے بعد
طلوع صبح سعادت بھی ہے غبار کے بعد

پریشاں ہوں نہ زیادہ قلوب کے ذرے
سکون ہو کے رہا ہے ہر انتشار کے بعد

ضرور ظالم و مظلوم پاتے ہیں بدلہ،
یہ وقت آتا ہے لیکن کچھ انتظار کے بعد

شہید حق ہی تو محبوب ہر دو عالم ہیں،
بڑی ہے کون فضیلت اس افتخار کے بعد

نہ جائیں گی تری قربانیاں کبھی بیکار
گھڑی سعید ہے ادبار روزگار کے بعد

ذرا مصائب دنیائے رنگ و بو سہہ لے
گل مراد ہے تکلیفِ نوکِ خار کے بعد

جلی جو شمع تو بزمی فضا ہوئی روشن
نمودِ نور ہوئی ہے وجودِ نار کے بعد

دنیائے اسلام

ترکی بہت اچھا دوست لیکن بہت برا دشمن ہے

روس، جرمنی، اور اٹلی کو ترکی کے نیم سرکاری اخبار کا انتباہ!

ہماری تاریخ سے ثابت ہے کہ ترک بہت اچھا دوست اور بہت برا دشمن ہے یہ فیصلہ کرنا دوسری طاقتوں کا فرض اور دور اندیشی ہے کہ وہ ہمیں دوست بنانا پسند کرتی ہیں یا ہم سے بگاڑ پیدا کرنے میں اپنی بھلائی سمجھتی ہیں جمہوریت کے لئے جہاں کہیں بھی خطرہ پیش ہوگا ہم اپنی زندگی سے اسکی حفاظت کریں گے کیونکہ ہمارا ایوان زندگی بھی اسی چٹان پر تعمیر ہوا ہے، ان الفاظ میں ترکی کے سرکردہ نیم سرکاری اخبار "یِنی صباح" نے اٹلی، روس، اور جرمنی کو ان کے بلقانی ریاستوں کے حصے بخرے کرنے کے ارادوں کے متعلق انتباہ کیا ہے۔

اخبار مذکور نے اس ضمن میں مزید لکھا ہے کہ ہمیں اٹلی سے کوئی عناد نہیں، ہم روس کے بدستور دوست ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم کسی دوسری طاقت کے دبیل ہیں اور کوئی دوست یا دشمن ہمیں ڈرا دھمکا کر ہم سے یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو۔

"ینی صباح" نے جنگ عظیم کے بعد سے اب تک روس اور روس کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

جنگ کے بعد روس اور ترکی کے درمیان رابطہ اتحاد قائم ہوئے جوں جوں وقت گذرتا گیا ان میں استواری پیدا ہوتی گئی، ترکی حکومت نے مجلس اقوام میں ہر مرحلہ پر روس کی ہمنوائی کی۔

لیکن اب میثاق انگورہ کے بعد برطانیہ، ترکی، اور فرانس کے اتحاد، روس کے رویہ پر تبدیلی پیدا ہو رہی ہے ہماری صدق دلی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ ہم نے میثاق انگورہ میں اپنی اور روس کی دوستی کو محفوظ کر لیا، فرانس اور برطانیہ کے ساتھ ہمارا اتحاد کسی طاقت کے خلاف جارحانہ نہیں ہماری یہ کوشش ہے کہ ترکی میدان جنگ سے الگ تھلگ رہے۔

ہم امن و صلح چاہتے ہیں لیکن اپنا قومی وقار فروخت کر کے اس کے طلبگار نہیں ہم جنگ و فساد کو اپنی قومی تعمیر اور ملی ترقی کے لئے تباہ کن خیال کرتے ہیں لیکن کسی کو مغالطہ نہ رہے ہم امن پسند ہیں لیکن امن پرست نہیں۔

متاع امن ہمارے لئے متاع بے بہا ضرور ہے مگر اس کی قیمت میں ترک قوم کا وقار پیش نہیں کیا جا سکتا دنیا میں امن قایم رکھنے کے لئے ترک قوم اور ترکی حکومت دنیا کی تمام قوتوں اور حکومتوں سے دوستانہ تعلقات اس قدر رکھنا چاہتی ہے جس میں قوم یا حکومت سے ہمارا جو عہد اور معاہدہ ہے ہم ان پر قایم رہنا زندگی کے برابر عزیز خیال کرتے ہیں، بلقانی حکومتوں کی مجلس اتحاد کے ہم بانی ہیں اور ہم کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے۔

مسلمان حکمرانوں کا اجتماع

انقرہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس

اخبار "البلاغ" بغداد میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ غازی عصمت پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ عنقریب بغداد شریف تشریف لے جائیں گے، تاکہ وہ عراق کے جنگی مورچوں اور خطوط دفاع کا معائنہ فرمائیں اور عراقی افواج کی طاقتور جماعت کا بھی اندازہ فرمائیں بغداد شریف سے غازی عصمت پاشا ملک شام تشریف لے جائیں گے، اور ملک شام سے پھر مصر تشریف لے جائیں گے۔

اس دورے کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ جنگ کے خطرات بڑھ گئے ہیں اور پورا یقین ہو گیا ہے کہ جنگ کے شعلے ایشیا میں آگ لگا دیں گے اسی وجہ سے غازی عصمت پاشا ممالک اسلامیہ کی جنگی تیاریوں کو بچشم خود دیکھ کر ان کی طاقت کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ غالباً فروری کے مہینہ میں مجاہدین سعد آباد کی ایک کانفرنس انقرہ میں منعقد ہوگی جس میں رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران، جلالۃ الملک ظاہر شاہ والئ افغانستان، شاہ فاروق والئ مصر، نائب السلطنت، اور ملک عبدالعزیز بن سعود شاہ نجد و حجاز بھی شرکت فرمائیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہزادہ سیف الاسلام ولیعہد یمن کو بھی اس کانفرنس کی دعوت دی گئی ہے۔

شام کے لئے بادشاہ کا انتخاب

بغداد کے عربی اخبار نے اپنے نامہ نگار مقیم استمبول کا ایک مکتوب شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ترکی میں سابق شاہ البانیہ اور انکے سابق کمانڈر ترکی حکومت کی دعوت پر تشریف لے آئے ہیں شام کے سیاسی حلقوں میں اس اطلاع پر یہ کہا جا رہا ہے کہ شام میں ملوکیت قایم ہوگی اور فرانس ترکی کے مشورہ سے تاج و تخت کیلئے کوئی ایسا امیدوار منتخب کریگا جسے حکمرانی کا عملی تجربہ ہو یہ امر یقینی ہے کہ تخت شام کیلئے یہ دونوں امیدوار ہیں معلوم ہوا ہے کہ عراق کے عربی حلقوں نے ابھی تک اس خیال سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق حرم مستقل ہیں رہے
زمانہ پھر بھی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۷

زائد منافع کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد

ہندوستان کے متفقہ احتجاج کے باوجود حکومت نے زاید منافع کا بل اسمبلی میں پیش کردیا۔ اب یہ بل سلیکٹ کمیٹی کے پاس ہے جو ہر مارچ کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ سر جریمی ریسین فائنینس سکریٹری نے بل کو پیش کرتے وقت اس کے حق میں صرف یہ دلیل پیش کی ہے کہ جنگ کی وجہ سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اس میں سے ایک حصہ جنگی اخراجات کے لئے محسوب ہونا اخلاقاً و قانوناً درست ہے۔ لیکن اس بل کے سلسلہ میں ایوان کے اندر جتنی تقریریں بھی ہوئیں وہ سب کی سب بل کے خلاف تھیں حتیٰ کہ یوروپین لیڈر نے بھی بل کی دفعات سے اختلاف کیا۔ اس بل کے خلاف جو موٹے موٹے اعتراضات ہیں انکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱۔ ہندوستان کو ہندوستانیوں کی مرضی کے خلاف جنگ میں شریک کیا گیا ہے اس لئے اخلاقاً و قانوناً ان پر اخراجات جنگ کی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی۔

۲۔ ٹیکس سے وصول شدہ روپیہ ہندوستانیوں کی مرضی کے بغیر صرف کیا جائے گا۔ اس لئے اخلاقاً و قانوناً یہ روپیہ ان سے وصول نہیں ہونا چاہئیے۔

۳۔ موجودہ جنگ ہندوستان کے نزدیک برطانی حکومت کی ذاتی جنگ ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی جاسکتی۔

۴۔ سنہ ۱۹۲۵ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۰ء تک ہندوستان کی صنعتیں بیرونی درآمد کی وجہ سے نقصان اُٹھاتی رہی ہیں۔ اور ان کی حکومت نے کوئی مدد نہیں کی ہو اس لئے اب جبکہ ان کو نفع ہونے لگا ہے حکومت کو حصہ داری کا کوئی حق نہیں ہے۔

۵۔ برطانوی حکومت نے جنگی تیاریوں کے سلسلے میں جو ایک عرصے سے جاری ہیں ہندوستانی کارخانوں کو آرڈر نہیں دئیے اس لئے ہندوستانی کارخانوں کو جنگ سے کوئی مدد نہیں پہونچی۔ اور اس لئے ان کارخانوں کے منافع کو جنگ پر حق سمجھ کر صرف کرنا غلط ہے۔

۶۔ اس وقت ہندوستانی مصنوعات کو ترقی کا جو موقع ملا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ بحری راستوں کے بند ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں باہر سے اشیا نہیں آسکتیں۔ اس لئے حکومت کو کوئی حق حاصل نہیں ہوتا۔

۷۔ صنعتیں نئے قانون کی رو سے صوبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے ان سے حکومت کو جو آمدنی ہو وہ صوبوں کی فلاح پر صرف ہونی چاہئیے۔

۸۔ جنگ کے بعد دور انحطاط شروع ہوگا اس وقت حکومت ہند بیرونی مصنوعات پر پابندیاں عاید کرکے ہندوستانی مصنوعات کا تحفظ نہ کرے گی۔ جیسا کہ اس نے پچھلی جنگ کے بعد نہیں کیا تھا۔

۹۔ ٹیکس ایک معین عرصہ کے لئے نہیں لگایا جاتا بلکہ مستقل صورت میں عاید کیا جارہا ہے۔

۱۰۔ ٹیکس کی پچاس فی صدی شرح بہت زیادہ ہے۔

۱۱۔ ٹیکس لگانے کی صورت میں ہندوستان کی صنعتی ترقی کا میدان تنگ ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ ایوان کے جملہ ممبر اور ہندوستان کے جملہ کارخانے اس بل کے خلاف ہیں۔

۱۳۔ زائد منافع میں قدرتی حصہ دار مزدور ہونا چاہئیے۔ جس کو اس ٹیکس کی صورت میں محروم کیا جارہا ہے۔

اس سلسلہ میں جو سلیکٹ کمیٹی بلائی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔ سر رام سوامی مدلیار مسٹر جے۔ ایف بشھی، مسٹر ایس۔ پی۔ چیمبرز۔ مسٹر ایکمین۔ سر ایچ۔ پی۔ مودی۔ سر عبداللہ ہارون۔ ڈاکٹر ضیاء الدین، مسٹر لے۔ سی۔ دت۔ سر رضا علی۔ مسٹر ایف۔ ڈی۔ چیمبرز۔ سر عبدالحمید، سر کاؤس جی جہانگیر اور سر ریسمین۔

کانگریس کی صدارت

انڈین نیشنل کانگریس کے جنرل سکریٹری نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کی صدارت کے لئے کامریڈ ایم این۔ رائے، اور امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔ کامریڈ ایم۔ این۔ رائے ایک مشہور انقلابی لیڈر ہیں۔ لیکن کانگریس حلقوں میں آپ کو وہ اثر حاصل نہیں ہے جو مولانا کو ہے کیونکہ کامریڈ ایم۔ این۔ رائے کانگریس کی موجودہ پالیسی اور پروگرام سے متفق نہیں ہیں۔ وہ کھدر۔ اہنسا۔ بائیکاٹ وغیرہ حربوں کو فضول سمجھتے ہیں۔ اور ان کی رائے میں حکومت برطانیہ سے کسی وقت اور کسی طرح بھی مفاہمت نہیں کی جاسکتی۔ لیکن مولانا آزاد کانگریس کی پالیسی اور موجودہ پروگرام سے بالکل متفق ہیں اس لئے خیال یہ ہے کہ امسال مولانا آزاد ہی صدر منتخب کئے جائیں۔ مناسب ہوگا کہ اس موقعہ پر مولانا کے کچھ سوانح حیات معاصر شہباز کی زبان میں کسی قدر ضروری اضافہ و ترمیم کے ساتھ پیش کردیئے جائیں۔

مولانا کا سن ولادت سنہ ۱۳۰۵ھ ہے تاریخی نام فیروز بخت اصل نام احمد لقب محی الدین اور کنیت ابوالکلام ہے وطن مالوف دہلی ہے لیکن ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور چار سال تک وہیں رہے۔ مولانا کے خاندان میں مدت سے دعوت و ارشاد کا سلسلہ چلا آتا ہے مولانا نے کسی درسگاہ میں تعلیم نہیں پائی بلکہ پرانے قاعدے کے مطابق اپنے عہد کے مشہور علماء سے استفادہ کیا۔ کم عمری ہی میں انکی ذہانت۔ علمی تبحر، اصابت رائے اور استقامت مشہور ہوگئی سنہ ۱۹۰۰ء یا سنہ ۱۹۰۱ء میں وکیل امرتسر کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اس وقت مولانا کا سن سترہ اٹھارہ سال تھا۔ پھر کلکتہ سے "الہلال" نکالا جس نے ہندوستان کے سامنے سیاست اور ادب کی نئی راہیں کھول دیں۔ ابتدا ہی سے لیگ کی آزاد خیال جماعت سے تعلق رکھتے تھے مگر رجحان کانگریس کی طرف ہو چلا تھا۔ مولانا شبلی جیسے آزاد خیال حریت پسند شخص کی صحبت سونے پر سہاگہ ہوگئی۔ حکومت نے جنگ عظیم کے آغاز میں رانچی میں نظر بند کردیا۔ رہا ہوئے تو کانگریس اور خلافت کی تحریکیں جاری تھیں جن میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ اور اس وقت سے اب تک کانگریس میں شریک ہیں۔ ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ مولانا نے ڈٹ کر کیا۔ اور پائے ثبات میں جنبش نہ آئی سنہ ۱۹۲۶ء میں پھر الہلال نکالا لیکن کچھ عرصہ بعد بند ہوگیا۔ مولانا کی خود نوشت سوانح عمری "تذکرہ" اردو ادب میں ایک قیمتی اضافہ ہے مگر افسوس ہے کہ ناتمام ہے۔ حال ہی میں تفسیر قرآن بھی لکھی ہے جو ترجمان القرآن کے نام سے دو جلدوں میں شایع ہو چکی ہے۔ اور بہت مقبول ہے۔ مولانا کو عربی اور فارسی میں غیر معمولی تبحر حاصل ہے۔ انگریزی بھی خوب جانتے ہیں۔ تحریر اور تقریر دونوں میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ اردو نثر میں صاحب طرز ہیں۔ آزاد تخلص ہے۔ جوانی میں شعر بھی کہتے تھے۔ مولانا انتہائی خوددار غیور اور ذکی الحس ہیں۔ مختصر یہ کہ خوبیوں کے لحاظ سے مولانا مشرق کے فقید المثال اکابرین میں سے ہیں۔ مولانا جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہندوستان اور بالخصوص اسلامیان ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ انکا ایک فرد اتنا بلند درجہ رکھتا ہے۔

کانگریس پریسیڈنٹ کا الکشن شروع ہوگیا ہے تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ایم۔ این رائے کے مقابلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کو بہت زیادہ ووٹ مل رہے ہیں۔ اور آپ ہی آیندہ سال کے لئے کانگریس کے صدر منتخب ہوں گے۔

مہاتما گاندھی کا جواب

مہاتما گاندھی نے لارڈ زٹلینڈ کے جواب میں بیان شایع کیا ہے جو حسب ذیل ہے کہ:۔

لارڈ زٹلینڈ کا تازہ اعلان اگر صحیح طور پر شایع کیا گیا ہے تو اس سے وہ تمام قیاس آرائیاں ختم ہو جاتی ہیں جو نیشنلسٹ مطالبہ کی طرف برطانوی حکومت کے رویہ کے متعلق کی جارہی تھیں۔ مجھے یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ویسٹ منسٹر کی قسم کا درجہ نوآبادیات آزادی سے ملتا جلتا ہے اور اس میں علیحدگی اختیار کرنے کا حق بھی شامل ہے لہذا میں نے یہ خیال کیا کہ ہندوستان کو اپنے درجہ کا خود فیصلہ کرنے کی اجازت دینے میں برطانیہ کو کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ مگر لارڈ زٹلینڈ نے یہ واضح کردیا کہ ہندوستان نہیں بلکہ برطانیہ اس درجہ کا فیصلہ کرے گا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہئے کہ برطانیہ ہندوستان کو اپنی گرفت میں رکھے گا۔ فرقہ وارانہ اور اس قسم کے دوسرے مسئلوں کو حل کرنے کا بار بھی انھوں نے قوم پروروں پر ڈال دیا ہے اگر تحفظات کے ساتھ ہندوستان کی آزادی تسلیم کرلی جائے۔ تب ہی یہ مسئلے حل ہو سکتے ہیں اس کے بغیر ان کا حل ہونا نا ممکن ہے۔

وزیر ہند سمجھتے ہیں کہ بعض ہندوستانیوں نے انگریزی تعلیم پائی ہے اور انگریز مصنفوں سے آزادی کے خیالات لئے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ برطانیہ کی حفاظت میں رہنا پسند کرینگے دوسرے نرم الفاظ میں اسے برطانوی حصہ داری کہا جاسکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہکر قوم پرور ہندوستان پر دروازہ بند کردیا گیا یہ معاہدہ اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ جس کا گذشتہ گول میز کانفرنس میں اعلان کیا گیا تھا۔ اگر بات یہی ہے تو پھر قوم پروروں کے خلاف یہ ایک اعلان جنگ ہے۔ قوم پرور تو سلطنت کے احساس کو فنا کرنا چاہتے ہیں۔ قوم پروروں پر حقیقت کی دنیا سے خیالی دنیا میں آنے کا الزام لگا کر ہندوستان کے مطالبہ کو مسترد کردینا میرے خیال میں غلطی ہے لارڈ زٹلینڈ ہی حقیقتوں کا سامنا کرنے سے گریز کرکے ایسے جنگل میں بھٹک رہے ہیں کہ جو حقیقتوں سے دور ہے میں ان پر خیالی دنیا میں رہنے کا الزام نہیں لگا سکتا میں انھیں قوم پرور ہندوستان کے کامل خلوص کا یقین دلاتا ہوں۔

ڈیفنس لائن مضبوط

خیال کیا جاتا ہے کہ روس کے حملے کے خطرہ کی وجہ سے سوئیڈن نے اپنی شمالی لائن بہت مضبوط بنالی ہے یہ لائن "بوڈن لائن" کہلاتی ہے۔ بوڈن کا قلعہ سنہ ۱۹۰۰ء اور سنہ ۱۹۰۲ء کے درمیان تعمیر ہوا تھا۔ اب اسکو بالکل جدید طرز کا بنادیا گیا ہے۔ اور خلیج بوتھنیا کے شمال میں سوئیڈن اور فن لینڈ کی سرحد کی حفاظت کرتا ہے جہانکہ ٹورنی اور ہیراندہ کے فوجی اہمیت رکھنے والے ریلوے اڈہ ہیں۔ فن لینڈ میں سوئیڈن میں آنے کے لئے کوئی راستہ ہے۔

آئینہ کانپور

کونسل الکشن

لیجس لیٹو کونسل کے عام حلقہ انتخاب شہر کانپور و جھانسی اور ضلع کانپور کا الکشن ۱۵ر فروری کو ہوا۔

شہر کانپور و جھانسی میں رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ، اور رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا میں مقابلہ تھا۔

یہ مقابلہ بہت زبردست تھا کیونکہ بابو برجیندر سروپ کی امداد کانگریس اور شہر کا پڑھا لکھا طبقہ کر رہا تھا، اور لالہ رامیشور پرشاد باگلا کی امداد شہر کا کاروباری طبقہ کر رہا تھا مقابلہ نہایت زبردست تھا اور بڑی کشمکش تھی کانپور میں ۰ ۵ ۷ ووٹ تھے، جس میں سے صرف ۵ ۹ ۷ ووٹ ریکارڈ ہونے کی خبر ہے۔

عام خیال ہے کہ بابو برجیندر سروپ نے ووٹ زیادہ حاصل کئے ہیں۔

جھانسی میں بھی مقابلہ زبردست تھا وہاں کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ بابو صاحب نے ووٹ زیادہ حاصل کئے ہیں۔

بہرحال عام خیال ہے کہ بابو برجیندر سروپ صاحب نے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں اور وہ کامیاب ہوں گے۔

ضلع کانپور میں بابو رام نراین گرگ اور پنڈت راج نرائن شوکل میں مقابلہ تھا، خبر ہے کہ گرگ صاحب کافی مجارٹی سے کامیاب ہوں گے۔ گرگ صاحب کو زمیندار الیوسی ایشن کی امداد حاصل تھی اور شوکل صاحب کو کانگریس کی۔

کانپور فلاور شو

کانپور فلاور شو (پھولوں کی نمائش) کی سالانہ نمائش ۲۴ر فروری کو ۳ بجے دن سے ۶ بجے شام تک گرین پارک میں ہوگی اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے پریسیڈنٹ مسٹر ایل، پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور آنریری سکریٹری و خزانچی مسٹر سی، ای، ایس، پل جائنٹ مجسٹریٹ ہیں اور ممبران میں مسرس بی پی سریواستوا نواب خاقان حسین ڈاکٹر ایس این تواری وغیرہ بھی شامل ہیں۔

یہ کمیٹی حسب ذیل چیزوں پر انعام دے گی

(۱) پھولدار پودوں اور خوشنما پتیوں والے درختوں والے بہترین گملوں پر (۲) بہترین گلدستوں پر (۳) بہترین ترکاریوں پر (۴) میز کیلئے پھولوں کے بہترین گلدستوں وغیرہ پر۔

جو اصحاب اس نمائش میں چیزیں بھیجنا چاہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ۲۳ر فروری کو ۴ بجے شام تک اپنی چیزیں بھیجدیں۔

ہم کو امید ہے کہ جو لوگ پھولوں سے شوق رکھتے ہیں وہ اس نمائش میں اپنے پھول ضرور بھیجیں گے

خاکسار کیمپ

گذشتہ ہفتہ شہر اور باہر کے خاکساروں نے پریڈ گراؤنڈ میں اپنا کیمپ لگایا جس میں کافی تعداد میں خاکسار شامل تھے، کیمپ فوجی قانون کا پابند تھا، پریڈ دیکھنے کیلئے لوگوں کو ٹکٹ دئے گئے تھے، شہر کوتوال مسٹر ہنڈ بھی اس موقعہ پر موجود تھے جن کے اعزاز میں گارڈ آف آنر نے سلامی دی کہا جاتا ہے کہ جب کیمپ ختم ہوگیا تو پانچ آدمیوں کو جن میں خود ملک شریح الدین کمان افسر بھی شامل تھے، قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں پانچ پانچ دروں کی سزا دی گئی

محرم

۱۰ر فروری بروز شنبہ سے محرم شروع ہوگیا ہے سال گذشتہ محرم کے جلوس نہیں نکالے گئے مگر امسال حسب معمول محرم کے جلوس برابر سابقہ شان و شوکت کے ساتھ نکل رہے ہیں پولیس کا بہت کافی انتظام ہے اور خود مسٹر ہنڈ و کوتوال شہر جلوس کے ہمراہ اول سے آخر تک رہتے ہیں اس وقت شہر نہایت پرسکون ہے اور ہندو مسلم تعلقات بھی بہتر نظر آرہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ محرم کے ایام نہایت امن و امان کے ساتھ گذریں گے۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

محرم کے سلسلہ میں ۱۵ر فروری سے ۲۰ر فروری تک کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر، میونسپل بورڈ، جوہی، چھاؤنی، ایریا میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا حکم دیا ہے جس کی رو سے ۵ آدمیوں سے زیادہ مجمع خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

پبلک کو یہ بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی جلوس نہ نکالیں، یا اس قسم کے ہتھیار استعمال و فروخت نہ کریں، جن کے لئے لائسنس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

وار الاؤنس کا مطالبہ

پریڈ کے میدان میں زیر صدارت مسٹر مظہر علی مزدوروں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مل مالکان سے وار الاؤنس کا مطالبہ کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ اگر جلد ہی مزدور سبھا کا مقرر کردہ وار الاؤنس نہ دیا گیا تو بعد محرم عام ہڑتال کی جاوے گی۔

اس میٹنگ میں تمام گرفتار شدہ مزدور لیڈران کو سیاسی قیدی کا درجہ دیا جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا اور پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس سے درخواست کی گئی کہ وہ گورنمنٹ کی سخت گیری کے خلاف مظاہرے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کردے

عدالت کی بے عزتی کرنے پر سزا

مسٹر اجگراج بہاری ماتھر ڈپٹی کلکٹر نے ایک ملزم جس کو رائے صاحب زماں کانت سٹی مجسٹریٹ نے دو ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا تھا اور جس کو ملزم نے عدالت میں گالی دی تھی اور جوتہ پھینکا تھا۔ ۳۰ بید کی سزا دی اور سپرنٹنڈنٹ جیل کو یہ مشورہ دیا کہ اس قسم کی حرکتوں کو روکنے کے لئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو ملزم کو بید لگاتے وقت جیل کے اور قیدیوں کو بھی جمع کرلیں، فاضل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزمان کی طرف سے اس قسم کی حرکت عدالت کی توہین کے برابر ہے اور اسکا بڑھنا قطعی مضر ہے لہذا اس مقدمہ میں ملزم کو ایسی سزا دی جاوے جو اور ملزمان کے لئے عبرتناک ثابت ہو۔

زاید پولیس ٹیکس کے متعلق

سرکاری اعلان

کانپور میں پبلک کو زاید پولیس ٹیکس و ٹیکس واسطے ادائیگی مطالبہ معاوضہ جو منظور کیا گیا ہے کی بابتہ اطلاع

کانپور شہر کی پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ زاید پولیس ٹیکس و ٹیکس واسطے ادا کئے جانے منظور شدہ معاوضہ کی فہرستیں پھر سے دہرالی جاویں اس سے پہلے جو ہدایتیں (بابتہ ادائیگی ٹیکس و داخل کئے جانے عذر داری اگر کوئی تھیں) جاری کی گئی تھیں رد کی جاتی ہیں۔ دوسری ہدایتیں اجرا ہونگی جبکہ فہرستیں تیار ہونگی۔ جو رقم ادا ہو چکی ہیں وہ اس وقت مجرا دی جاویں گی۔ جبکہ فہرستیں جاری ہونگی۔

پبلک کو یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹیکس کی دوسری فہرستیں انھیں حلقہ جات میں تیار ہونگی جو پہلے ٹیکس عاید کئے جانے کے لئے منتخب ہوئے تھے، اور ان حلقہ جات میں صرف انھیں قوموں پر ٹیکس لگایا جاوے گا۔ جن پر پہلے لگا تھا ان حلقہ جات و قوموں کی تفصیل کی اطلاع پبلک کو پہلے ہی دی جا چکی ہے۔

دستخط ایل۔ پی۔ منکاکس
او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔
کانپور ضلع مجسٹریٹ

سبد گل

آپ کو شاید معلوم ہو کہ یوروپ اور امریکہ کے ہوشمند تاجر اپنی تجارت کو چمکانے کے لئے خوبصورت اور نوخیز لڑکیوں سے بہت زیادہ مدد لیتے ہیں یوروپ اور امریکہ کے کسی حصہ میں چلے جایئے وہاں دوکانوں پر، ہوٹلوں میں، ریسٹورنٹ میں، غرضکہ ہر جگہ آپ کو نوخیز لڑکیاں دکھائی دیں گی جن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی اداؤں سے نوجوانوں کے دلوں کو مجروح کریں اور ان کو حسن کی کشش کے ذریعہ کھینچ کھینچکر دوکانوں اور ہوٹلوں میں لائیں۔

ہندوستان کے حسن پرست اور زندہ دل نوجوانوں کو یہ معلوم کر کے خوشی حاصل ہوگی کہ اب ہندوستان میں بھی ایسے تاجر پیدا ہو گئے ہیں جو خوبصورت لڑکیوں کے ذریعہ سے اپنی تجارت کو چمکانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی کی ایک اطلاع ہے کہ بمبئی کے ایک تاجر نے اخبارات میں اشتہار دیا ہے کہ، چند خوبصورت لڑکیوں کی ضرورت ہے جو کنویسنگ کے کام کو نہایت حسن وخوبی کے ساتھ انجام دے سکیں۔

اس اشتہار کا شائع ہونا تھا کہ لڑکیوں کی صدہا درخواستیں اس تاجر کے پاس پہونچ گئیں جن میں سے ہر درخواست اپنی جگہ پر ایک نہایت ہی دلچسپ چیز ہے۔

ایک لڑکی نے درخواست بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ «جناب عالی میں ایک خوبصورت اور پھرتیلی لڑکی ہوں، میرا خیال ہے کہ میرا حسن اور پھرتیلا پن آپ کی تجارت کو کامیاب بنانے میں بے حد ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

دوسری لڑکی لکھتی ہے، کہ جناب من میرے حسن میں غیر معمولی کشش ہے، میرا خیال ہے کہ میں آپ کے مقصد کے لئے سب سے زیادہ کامیاب ثابت ہوں گی۔

غرضکہ ہر لڑکی نے اپنی درخواست کے ساتھ جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ حسن وجمال ہے»، دیکھا آپ نے ہندوستان کی لڑکیاں کہاں سے کہاں پہونچ چکی ہیں۔

اگر ہندوستان مغرب کی تقلید کے سلسلہ میں اسی تیزی کے ساتھ ترقی کرتا رہا تو وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ لڑکیاں اپنی درخواستوں میں حسن وجمال کی تعریف کے ساتھ ساتھ نہ جانے اور کیا کیا لکھ دیا کریں گی۔

بہرحال ہندوستانی لڑکی اب چھل چھلا کر کچھ سے کچھ بنتی چلی جارہی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟۔

پٹنہ میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

پٹنہ ۱۷ر فروری ۲۸ر فروری سے پٹنہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد مہاتما گاندھی کے تازہ بیان گاندھی والسرائے ملاقات کے بعد ملک کی صورت حالات اور «سنڈے ٹائمز» کو لارڈ زٹلینڈ کے انٹرویو پر اس اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ ورکنگ کمیٹی رام گڈھ کانگریس سیشن کے لئے دفتری طور پر کچھ ریزولیوشن بھی منظور کرے گی غالباً اس جلسہ میں بنگال کانگریس کے معاملات پر غور نہیں کیا جاوے گا۔ کیونکہ صوبہ میں عارضی کمیٹی اپنا کام کر رہی ہے اجلاس میں مہاتما گاندھی بھی شریک ہوں گے

ادب لطیف

پوجا کی وقت

از جناب چاند شرما جرنلسٹ لدھیانہ

سکھی! جب میں مندر کو جاتی ہوں، ایک ہاتھ میں تھالی لیکر جیسں پھول، دھوپ، ساگری، اور پوجا کا اور دوسرا سامان ہوتا ہے،……

دوسرے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا لوٹا تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی چپکے چپکے میرے پیچھے چلا آتا ہو، لیکن جب میں پیچھے مڑکر دیکھتی ہوں تو وہاں کسی کو بھی نہیں پاتی میں حیران سی ہو جاتی ہوں، تب سکھی!»……

اور جب میں مورتی کی پوجا کرتے لگتی ہوں تب بھی مجھے یہی محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی میرے ساتھ ساتھ پوجا کر رہا ہو لیکن جب میں ادھر ادھر دیکھتی ہوں تو وہاں کوئی نہیں ہوتا سکھی رکا!……

اور پھر جب میں مندر کے گرد اگرد گھومتی ہوں تب بھی مجھے یوں معلوم دیتا ہے، جیسے کوئی میرے ساتھ، ساتھ آہستہ آہستہ گھوم رہا ہو لیکن مجھے پتہ نہیں لگتا کہ ایسا ہوتا کیوں ہے سکھی!……

جب میں مندر سے واپس آتی ہوں، تب بھی یہ ہی محسوس کرتی ہوں،……

کہ کوئی دھیرے دھیرے میرے ساتھ ساتھ قدم اٹھا رہا ہے! لیکن ادھر ادھر دیکھنے پر میں کسی کو بھی وہاں نہیں پاتی، اور حیران سی رہ جاتی ہوں! -

ہر روز اسی طرح ہوتا ہے لیکن میں جان نہیں سکتی کہ کیوں ہوتا ہے؟»

ہاں شاید میرے دل کا دیوتا…… میرے من کا راجہ…… باہر نکل کر میرے ساتھ ساتھ چلنے لگتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ہوتے ہوئے میں کسی اور کی پوجا کروں…… یا شاید وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم دونوں ملکر پوجا کریں اور ہم دونوں دیوتا سے ساتھ ساتھ رہنے کا آشیرباد حاصل کریں۔

عالم نسواں

ملک آسام میں عورتیں حاکم اور مرد محکوم ہیں

از محترمہ مسز اقبال زیدی صاحبہ آف کالپی

صوبہ آسام کے کوہستانی علاقہ میں جو کھاسیا قوم آباد ہے اس کے حالات کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں، حکومت نے اس پورے پہاڑی علاقہ کا نام «کھاسیا ہل ڈسٹرکٹ» رکھدیا ہے اور اس کا صدر مقام شیلانگ ہے۔

کھاسیا عورتیں بھوٹان وغیرہ کی پہاڑی عورتوں کے خلاف کشیدہ قامت ہوتی ہیں اور اگر ان کی ناک کو جو چینیوں کی طرح بالکل سپاٹ ہوتی ہے نظر انداز کر دیا جائے تو انھیں خوبصورت کہا جاسکتا ہے رنگ صاف خوب گورا ہوتا ہے اور جسم مائل بہ گدازی۔

کھاسیا عورتوں کی نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنی عام ہندوستانی بہنوں کی طرح غلامی اور محکومی کی زندگی بسر نہیں کرتیں بلکہ اپنے قومی نظام معاشرت میں انھیں مردوں سے زیادہ حقوق حاصل ہیں اور یہ مردوں سے خیال کی جاتی ہیں، جائداد کی وارث عورت قرار پاتی ہے اور اولاد نرینہ اپنے والدین کا ترکہ حاصل کرنے سے محروم رہتی ہے، شادی بیاہ کا انحصار بھی عورتوں کی مرضی پر ہوتا ہے۔

انھیں کسی ایسی جگہ شادی کرنے پر جہاں وہ پسند نہ کریں مجبور نہیں کیا جاسکتا اور حق طلاق بھی عورتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ جس وقت چاہیں اپنے شوہر کو چھوڑ سکتی ہیں، ازدواجی زندگی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ پر لطف بات یہ ہے کہ شادی کے بعد لڑکی میکے سے وداع ہوکر اپنے سسرال نہیں جاتی بلکہ دولہا اپنے گھر سے وداع ہوکر بیوی کے میکے میں سکونت اختیار کر لیتا ہے۔

کھاسیا عورتوں کی عصمت شعاری تمام صوبہ آسام میں مشہور ہے اس قدر آزادی اور اختیارات کے باوجود بے انتہا شوہر پرست ہوتی ہیں، اور صدیوں میں بھی ایسی ایک مثال نہیں ملتی کہ کسی کھاسیا عورت نے اپنے شوہر کی موت پر دوبارہ شادی کی ہو عام طور پر یہ اپنا زمانہ بیوگی صابرانہ اور فقیرانہ حالت میں بسر کر دیتی ہیں۔

اگرچہ عیسائی مشنری اپنی مذہبی تبلیغ کے ساتھ اس قوم میں تعلیم بھی بڑھا رہے ہیں اور اس وقت «کھاسیا ڈسٹرکٹ» میں متعدد مشن اسکول قائم ہو چکے ہیں لیکن کھاسیا عورتیں تقریباً بالکل جاہل ہوتی ہیں اب تک شاید ہی کسی لڑکی نے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی ہو یہ لکھنا پڑھنا بد اخلاق عورتوں کا کام سمجھتی ہیں، ان کے خیال میں عورتوں کی زندگی کا ماحصل یہ ہے کہ وہ کسب معیشت کرے اور اپنے شوہر کو آرام پہونچائے، اس جہالت کے باوجود کھاسیا عورتیں سینے پرونے میں نہایت ہوشیار اور چابکدست ہوتی ہیں ان کی سلائی اور کشیدہ کاری کے نمونہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، انھیں پارچہ بافی کا بھی بہت زیادہ شوق ہوتا ہے، اور چاہے عورت اپنے لئے کپڑا بازار سے خریدے لیکن شوہر کیلئے بالعموم خود بنتی ہے۔

کھاسیا عورتیں ضرورت سے زیادہ شوخ رنگ کے کپڑے استعمال کرتی ہیں اگرچہ گھروں میں لمبا کرتہ اور لہنگا ان کی قومی پوشاک ہے لیکن لہنگا پہن کر باہر نکلنا معیوب ہے، جب خرید وفروخت محنت ومزدوری یا اپنے مویشی چرانے کے لئے باہر نکلیں تو بنگالی طرز کی ساڑی باندھ کر پیٹھ پر ایک رنگین چادر ڈال لیتی ہیں۔ ص

ص ہندوستان کی جاہل عورتیں غیر معمولی طور زیورات کی شائق ہوتی ہیں، لیکن کھاسیا عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، عام طور پر سوائے چوڑیوں کے اور کوئی زیور نہیں پہنتیں جو عورتیں زیادہ دولتمند اور خوشحال ہیں وہ گلے میں صرف ایک ہار کا اور اضافہ کر لیتی ہیں نہ ان کے کانوں میں کوئی زیور نہ پیروں میں ہوتا ہے -

عیسائی مشنریوں نے کھاسیا عورتوں میں گوشواروں کو رائج کرنا چاہا تھا لیکن کامیابی نہ ہوئی کھاسیا عورتیں نہایت رحمدل اور مہمان نواز ہوتی ہیں ان کے علاقہ میں اگر کوئی بھوکا پیاسا بھٹکا ہوا مسافر آنکلتا ہے تو یہ اس کی بڑی خاطر و مدارات کرتی ہیں اور اگر ضرورت پڑ جائے تو اس کے ساتھ کئی کئی میل تک جاکر اسے راستہ بھی بتا دیتی ہیں حالانکہ کھاسیا قوم کے مرد ایسے مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں چونکہ کھاسیا قوم میں عملی طور پر عورتوں کی حکمرانی ہے، اس لئے صدیوں کی آزادی نے انھیں غیر معمولی طور پر نڈر اور دلیر بنا دیا ہے، تیر اندازی اور شمشیر زنی کی مشق انھیں ابتدائے عمر سے کرائی جاتی ہے عورتیں آدھی رات کو خوفناک پہاڑی اور جنگلوں میں تنہا گشت کرتی ہیں اور نہ انکو رہزن کا خوف نہ جنگلی خونخوار درندوں کا ڈر ہوتا ہے ایسی عورتیں بیک وقت متعدد نکلیں گی جنھوں نے جنگلوں میں شیر کو اپنے تیر یا خنجر سے ہلاک کیا ہو۔

اس قوم کا کوئی خاص مذہب نہیں انکے مرد ارواح خبیثہ کی پرستش کرتے ہیں کسی چیز کے گوشت یا شراب سے پرہیز نہیں کرتے ان کے دیوتا ہندوؤں سے مختلف ہوتی ہیں کھاسیا قوم کے اکثر وبیشتر افراد عیسائی مذہب اختیار کر چکے ہیں جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اور انکے اثرات سے مرد بھی اپنے موروثی مذہب کو خیرباد کہدیتے ہیں

بچوں کی دنیا

وقت کی قدر

از جناب بشیر احمد صاحب، صدیقی حیدرآبادی

تم فرانس کے مشہور سپہ سالار نپولین کے نام سے تو واقف ہی ہو، جہاں اس کے بہت سے دوست تھے، وہاں اس کے دشمن بھی بے شمار تھے، جو آئے دن طرح طرح کی سازشیں کرتے رہتے تھے۔

ایک دن اس کے خاص دشمنوں نے کہیں سن پایا کہ آج رات کے آٹھ بجے نپولین تھیٹر جانے والا ہے، اس زمانے میں آج کل کی طرح سینما تو ہوتے ہی نہیں تھے غرض ان میں آپس کے صلاح مشورے کے بعد طے پایا کہ ان میں کا ایک شخص تو سڑک کے کنارے کھڑا ہوکر ہاتھ کا اشارہ کرے، اور دوسرا بم کا گولا پھینک کر نپولین کا خاتمہ کر دے۔

تقریباً رات کے آٹھ بجے نپولین تھیٹر جانے کے لئے آرامگاہ سے باہر نکلا اشارا کرنے والے شخص نے سوچنے میں ایک سیکنڈ کی دیر کر دی جب اس نے اشارہ کیا ہے تو نپولین کی سواری مقررہ جگہ سے بڑھ چکی تھی۔

بم کا گولا پھٹا بھی اور لگا تو سہی مگر کسے؟ نپولین کے نہیں بلکہ اس کے اور دوسرے ساتھیوں کے۔

دیکھئے کہ ایک سیکنڈ کی دیر نے کیا سے کیا کر دیا، اگر نپولین کا دشمن ایک سیکنڈ بھی دیر نہ کرتا تو بے چارے نپولین کی ہڈی پسلی ایک ہو جاتی اور اگر وہ کروڑوں روپئے بھی صرف کرنے کو تیار ہوتا تو وہ کھویا ہوا سیکنڈ واپس نہیں مل سکتا تھا۔

ص بھیجے گئے ان دنوں آلہ میں ان کے کوئی حرکت اور بے چینی ظاہر نہیں ہوئی لیکن چند دنوں کے بعد جب وہی بچے پھر سینما بھیجے گئے تو شب کو ان کی بے چینی ۲۵ فی صدی اور بڑھ گئی اور یہ بے چینیاں رات کے اول حصہ میں زیادہ تھیں جبکہ نیند پورے سکون اور آرام کی ہوتی ہے سوچنے کی بات ہے کہ جب بچوں کو متواتر کئی کئی گھنٹے تک ایک ایسی اندھیری جگہ میں بند کر دیا جائے گا جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا گزر ناممکن ہے تو ان کی صحت کیوں نہ خراب ہو جائے گی۔ (باقی آئندہ)

جنگ کا ساتھی

سکندرپور ضلع فتحگڈھ میں شراب نوشی کے انسداد کی ایک میٹنگ میں اس حلقے کے انڈین ٹی مارکیٹ اکس پینشن بورڈ کے پروپیگنڈا پارٹی نے تمام حاضرین کو مفت چائے پلائی۔

اس موقع پر آبکاری انسپکٹر صاحب نے کہا کہ:۔

«یہ چائے کا بورڈ نشیلی چیزوں کے انسداد میں ہم لوگوں کو بڑی مدد دے رہا ہے»۔

جرمنی روس کی امداد پر

ہاسنکی ۱۳ر فروری اطلاع ملی ہے کہ تربیت یافتہ جرمن فوجی ماہر فنون کیخلاف روس کی امداد کر رہے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی فوج روسیوں کی امداد کے لئے بھی تیار کھڑی ہے وہ فن لینڈ پر اسی طرح چڑھائی کر دے گی جس طرح پولینڈ پر روسی فوج نے چڑھائی کر دی تھی۔

پردۂ فلم

سینما کا اثر بچوں کی زندگی پر

از جناب حکمت اللہ خانصاحب بی اے الہ آبادی

ہر ملک، ہر قوم، ہر مذہب، اور ہر والدین کو اپنے بچوں کی صحت اور تندرستی کا خیال ہوتا ہے سب اپنے بچوں کی صحت قایم رکھنے اور ان کی زندگی کو خوشگوار بنانے کی ہر ممکن کوشش اور توجہ عمل میں لاتے ہیں اور ایسی چیزوں کو بچوں کی زندگی ہرگز شامل نہیں ہونے دیتے جو ان کی صحت پر برا اثر ڈالتی ہو لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں اب تک اس مسئلہ پر دلچسپی کے ساتھ غور نہیں کیا گیا کہ سینما کا بچوں کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے ہم اس وقت اسی مسئلہ پر غور کریں گے۔

آج دنیا میں فلم تیز آندھی بڑھتا ہوا سیلاب اور بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح پھیل رہا ہے، گھر گھر سینما کا چرچا ہے، مرد عورت، اور بچے سب اس کے شیدائی ہیں گویا دنیا کی ساری دلچسپی اور دلکشی اسی کی آغوش میں سمٹ کر آگئی ہے روزشام کو ہزاروں بچے اپنے شہر کے سینما ہاؤس میں سینما کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی غرض سے جمع ہوتے ہیں اور کثرت سے اپنی صحت پر برا اثر لیکر گھر واپس جاتے ہیں۔

سینما کا اثر بچوں کی بینائی پر بھی بہت برا پڑتا ہے، تقریباً ۸۰ فی صدی بچے فلم دیکھنے کے بعد آنکھوں میں تکلیف محسوس کرتے ہیں، لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں زیادہ اس قسم کی تکلیف کی شکار ہوتی ہیں اور وہ لڑکے بھی جو اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، نسبتاً ان لڑکوں سے جو اسکول میں تعلیم نہیں پاتے آنکھوں میں زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں، بچوں کو اس خوفناک خطرے سے بچانے کے لئے اس بات پر توجہ دینا ضروری ہے کہ فلم تیز نہ چلایا جائے تاکہ تصویریں صاف نظر آئیں اور آنکھوں پر زور نہ پڑے۔

اس کے علاوہ نشست بھی اسکرین کے قریب نہ ہونا چاہیئے، اسکرین کے قریب بیٹھنا بھی بچوں کی آنکھوں کے لئے مضرت رساں ثابت ہوتا ہے سینما ہال کی خوفناک تاریکی بچوں کی آنکھ اور دماغی صحت کو کس طرح خطرے میں ڈالتی ہے اس مسئلہ پر اکثر مغربی ملکوں میں غور کیا جاچکا ہے اور بلجیم کی سینما کمیشن نے سینما ہاؤس میں کچھ ایسی روشنی کا انتظام بھی کر دیا ہے جس کے باوجود تصویریں نہایت صاف اور اچھی نظر آتی ہیں۔

اسکاٹلینڈ اور دیگر مغربی ملکوں میں بھی اس قسم کے تجربات عمل میں لائے جارہے ہیں امید ہے کہ بہت جلد فلموں سے متعلق کچھ ایسی چیزیں ایجاد ہو جائیں گی کہ باوجود سینما ہال میں کسی قدر روشنی کے تصویریں صاف نظر آسکیں گی۔

فرانس کے ایک مشہور انجینیر مسٹر ایم گروڈیٹ نے ایک ایسا پردہ ایجاد کیا ہے جس پر دن کے اجالے میں بھی تصویریں بہت صاف نظر آتی ہیں، سینما بچوں کی نیند پر بھی بہت برا اثر ڈالتا ہے سینما سے واپس آنے کے بعد اکثر بچے پرسکون نیند نہیں سو سکتے اس سلسلہ میں امریکہ کے مشہور سائنسداں ڈاکٹر سیموئل رینشا نے ایک نہایت دلچسپ اور مفید تجربہ کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بچوں کو جو سینما کثرت سے دیکھتے ہیں ان بچوں کے مقابلہ میں جو سینما نہیں دیکھتے یا جو کبھی کبھی دیکھتے ہیں راتوں کو نیند کم آتی ہے اور انکی صحت برابر خراب رہتی ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے کچھ لڑکے اور کچھ لڑکیوں کے بستر کے قریب ایک آلہ HYPONOGRAPH لگا دیا تھا جس سے بچوں کی تمام نقل وحرکت اور ان کی بے چینیاں جو سونے کی حالت میں پیدا ہوتی تھیں معلوم ہو جاتی تھیں۔

تقریباً تین سو…سو راتوں تک یہ تجربہ جاری رہا اور یہ دیکھا گیا کہ جن دنوں میں بچے سینما نہیں ص

اقوالِ زرّیں

دانا وہ ہے جو صرف ضروری کام اختیار کرے زائد از ضرورت کام کرنے والا شخص دانا نہیں، طامع ہے۔

جو شخص شب و روز محنت و مشقت میں مصروف رہتا ہے اس کی دولت دن بدن بڑھتی رہتی ہے اور وہ بہت آرام پاتا ہے۔

جو لوگ بزرگوں کی خدمت کرتے ہیں ان کی عمر شہرت، نیکی اور زور دن بدن بڑھتے ہیں۔

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے چنانچہ آدمی ایسا کام ہرگز نہ کرے جس سے کہ بستر علالت پر نادم ہو یا موت کے وقت پچتائے۔

سنگدل، جلد باز، جھوٹے، خود غرض، متلوّن مزاج اور مغرور کے ساتھ کبھی دوستی اور میل ملاپ نہیں کرنا چاہیئے۔

رذیل کے ساتھ سختی اور شریف کے ساتھ شرافت جو آدمی جیسا ہو ویسا ہی اسکے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیئے

صدر کا انتخاب ملتوی نہیں کیا جائے گا

کلکتہ ۱۷ فروری مسٹر ایم این رائے نے بابو راجندر پرشاد سے درخواست کی تھی کہ چونکہ بنگال کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب فروری کے آخر مہینہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے لہٰذا صدارتی انتخاب کو بھی ملتوی کر دیا جائے، لیکن پریسیڈنٹ نے مسٹر رائے کی اس درخواست کو منظور کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

موجِ تبسم

مجسٹریٹ:۔ تم نے اپنے کتے کا لائسنس ابھی تک تبدیل نہیں کرایا۔
مالک: جی ہاں!........ مگر
مجسٹریٹ:۔ اگر مگر کچھ نہیں کیا تم کو نہیں معلوم کہ لائسنس کی میعاد ختم ہوگئی ہے۔
مالک:۔ اور کتا بھی تو ختم ہوگیا ہے۔

مریض:۔ ڈاکٹر صاحب مجکو ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں
ڈاکٹر:۔ کیا آپ چاروں کو یہی مرض ہے۔

باپ (ڈاڑھی مونڈتے ہوئے) کل تک تو میرا برش نہایت ملائم تھا، لیکن معلوم نہیں آج یہ کیوں اس قدر سخت اور سست رو ہوگیا ہے۔
بچہ:۔ جب میں نے اپنی تختی پر اس سے رنگ پھیرا تھا تب تو خوب چل رہا تھا۔

راہگیر (سائیکل سے مجروح ہوکر) کیا تم گھنٹی نہیں بجا سکتے تھے؟
سائیکل سوار:۔ گھنٹی تو خوب بجا لیتا ہوں مگر ابھی اچھی طرح سائیکل پر چڑھنا نہیں آتا۔

باپ (کوٹ ہاتھ میں لئے ہوئے، بیوی اور بچہ پر قہر کی نظر ڈال کر بچہ سے) اوعرتو آ! تو نے اس میں سے ایک روپیہ کیسے نکال لیا۔
ماں:۔ اس قدر کیوں خفا ہو رہے ہو ممکن ہے میں نے ہی نکال لیا ہو۔
باپ:۔ (بیوی سے) نہیں نہیں، اس میں باقی تو موجود ہیں۔

یک چشم تھانیدار (ملزم سے)
تم سچ سچ بولو! امیر ہو یا غریب میں سب کیساتھ ایک جیسا سلوک کرتا ہوں، اور انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر حق فیصلہ کرتا ہوں۔
ملزم:۔ بیشک حضور سبکو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں

دلچسپ معلومات

سمندر کی لہریں تقریباً بیالیس ۴۲ فٹ تک اونچی اٹھ سکتی ہیں۔

سنترہ کا درخت تقریباً ۱۵۰ سال تک برابر پھل دیتا ہے۔

شہد کی مکھیوں کے چھتہ کے ایک مربع فٹ ٹکڑے میں تقریباً نو ہزار سوراخ ہوتے ہیں۔

دنیا بھر میں سب سے زیادہ سونا ٹرانسوال میں پایا جاتا ہے۔

شتر مرغ کے ایک سیر وزنی پروں کی قیمت تقریباً دو ہزار روپئے تک ہوتی ہے۔

ترکی میں سائیکل پر چڑھنے والے حضرات اسوقت تک سڑکوں پر سائیکلیں نہیں دوڑا سکتے جب تک کہ وہ اس چلانے کا باقاعدہ طور پر امتحان پاس کرکے لائسنس نہ حاصل کریں۔

دکھنی امریکہ میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے کہ جب آدمی اس کے نزدیک جاتا ہے تو اس پیڑ کے پھولوں کی مہک سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

یوروپ میں ایک ایسی جدید گھڑی تیار کی گئی ہے جو صرف لکڑی کی بنی ہوئی ہے اور جس میں ۱۸ ڈائل لگائے گئے ہیں۔
یہ گھڑی دنیا کے مشہور بڑے بڑے اٹھارہ شہروں کا وقت تبلاتی ہے، اس گھڑی کے تیار کرنے میں ۲۲ برس کا عرصہ صرف ہوا۔

رقابت!

وہ دونوں دوست تھے، نہایت گہرے دوست! ان کی دوستی کی ابتدا کیونکر ہوئی یہ ایک نہایت دلچسپ قصہ ہے۔

جنوری کی ایک سرد شام کو ایک جسیم نوجوان کسی ہوٹل میں چائے پی رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک اور نوجوان لمبا کوٹ پہنے، سردی سے ٹھٹھرتا ہوا ہوٹل میں داخل ہوا اسے چائے کی گرم گرم ایک پیالی کی چہتی ہوئی آواز سے بولا پہلے نوجوان نے نووارد کو مسکرا کر دیکھا اور چائے کے لمبے لمبے گھونٹ پی رہا تھا۔

"پھلی ہے؟" نووارد نے پیالی خالی کرتے ہوئے کہا "جی حاضر ہے" ہوٹل والے نے پھرتی سے ایک کباب طشتری میں رکھ کر بڑھاتے ہوئے کہا۔

شکریہ میں نے ابھی ابھی دو کباب کھائے ہیں مگر،...... کمال رک گیا، شجاع نے چمکتی ہوئی آنکھیں کمال کے چہرے پر گاڑ دیں جس کے ماتھے پر ایک لمبی شکن ابھر کر بجلی کی تیز روشنی میں چمک رہی تھی، وہ تیزی سے بولا آج کے کباب مزیدار نہیں ہیں کسی سڑی ہوئی مچھلی کے معلوم ہوتے ہیں۔

ہاں! آج کل ہوٹلوں میں اچھی چیزیں نہیں ملتیں، شجاع نے کباب چھوڑتے ہوئے کہا اس کی موٹی موٹی انگلیاں پھرتی سے چل رہی تھیں دیکھتے دیکھتے چائے کی چار پیالیاں خالی ہوگئیں سگرٹ کا دھواں کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔

"آپ دلچسپ آدمی معلوم ہوتے ہیں" کمال نے شجاع کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا شجاع گرم جوشی سے کمال کا بھاری ہاتھ دباتے ہوئے کھڑا ہوگیا دونوں سگرٹ کے کش لگاتے اور باتیں کرتے ہوئے ہوٹل سے باہر نکل گئے!۔

شجاع نے اسی رات ایک سیٹھ کے مکان پر چھاپا مارا دروازے کھولتے ہوئے سیٹھ کی خوابگاہ میں داخل ہوا شمع بتیاں گل تھیں تاریک رات میں کمرے کے اندر گھٹا ٹوپ تاریکی پھیلی ہوئی تھی، ٹارچ کی تیز روشنی برابر کے کمرے میں نمودار ہوئی اور فوراً ہی تاریکی میں گم ہوگئی شجاع کا دل دھڑک رہا تھا ہاتھ پاؤں میں ایک لرزہ سا طاری تھا، اسے ایسا محسوس ہوا گویا کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے، سیٹھ کے خراٹوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی اور گاہے گاہے سیٹھانی کے زیورات کی جھنکار، کروٹ کیساتھ سنائی دیتی، شجاع کی باچھیں کھل گئیں اس نے پھرتی سے پاؤں سے کپڑے آتارے برابر کے کمرے کا دروازہ کھول کر جست لگا کر باہر نکل آیا اسے محسوس ہوا صحن میں کوئی لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا جا رہا ہے تاریکی میں ستون کی کی طرح بلند سایہ چل رہا ہے وہ صدر دروازے کی کنڈی کھول کر تیزی سے باہر نکلا ایک شخص اس کے آگے بھاگا ہوا جا رہا تھا، گلی کے نکڑ پر آکر وہ رک گیا بجلی کے کھمبے کے نیچے کھڑے ہوکر اس نے چاروں طرف دیکھا، اس کا بیش رو گم ہو چکا تھا شجاع چکر کاٹتا ہوا دو بجے رات ایک تنگ گلی کے ہوٹل میں پہونچا ہوٹل والا دوکان بڑھا کر کمبل لپیٹے ہوئے اونگھ رہا تھا!۔

"ارے سو گئے کیا؟" اس نے شانہ ہلاتے ہوئے کہا۔

"آیئے آیئے" ہوٹل والا آنکھیں ملتا ہوا اٹھا چائے ہے کیا؟ شجاع نے تحکمانہ انداز سے پوچھا "ابھی تیار کرتا ہوں، آپ اندر تشریف رکھیے" "ہاں ذرا جلدی! ایک پیالی کے چار آنے دوں گا" وہ پاؤں کی ٹھوکر سے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا، ہوٹل والا انگیٹھی جلانے میں مشغول تھا، چائے کی کیتلی گنگنا رہی تھی، شجاع بے صبری سے چائے کا انتظار کر رہا تھا "ہے، چائے ہے"

ہوٹل والے نے پلٹ کر دیکھا ایک شخص لمبے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، کان چھپائے ہوئے کھڑا تھا، چلئے، چلئے، اندر تشریف رکھئے! "میں ابھی چائے لاتا ہوں" ہوٹل والا کانپتے ہوئے بولا اور پھر فوراً ہی پیالیاں صاف کرنے میں مشغول ہوگیا کمال کمرے میں داخل ہوا ہوٹل میں چاروں طرف مدہم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

شجاع ایک کونہ میں بیٹھ کر سگرٹ پی رہا تھا کمال کی حیرت بڑھ گئی، شجاع کی طرف بڑھا جھک کر بغور دیکھا "ارے" اس نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "آپ سے تو آج شام کو ہی ملاقات ہوئی تھی، چاندپوری ہوٹل میں..... ! آپ بڑے دلچسپ آدمی ہیں"

کمال زیورات کی صندوقچی بغل میں دبائے ہوئے کرسی گھسیٹ کر شجاع کے برابر بیٹھ گیا۔

شجاع ایک ہاتھ میں سگرٹ لئے دوسرا کوٹ کے اندر کی جیب میں ڈالے جس میں سونے کے کڑے اور دو ایک قیمتی زیورات تھے، متبسم نظروں سے کمال کی باتوں کو سن رہا تھا! اس کی نظریں کمال کے متوحش چہرے اور سیاہ کوٹ پر جمی ہوئی تھیں اسے گمان ہو رہا تھا کہ وہ شخص جو سیاہ کوٹ میں لپٹا ہوا اسکے آگے بھاگا تھا، وہ کمال ہی ہے، اور غالباً وہ چوری ہی کے لئے گیا ہوگا، کمال کے کوٹ کی ابھری ہوئی آستین اس کے خیالات کی ترجمانی کر رہی تھی کمال کے متعلق طرح طرح کے خیالات دماغ میں دوڑ رہے تھے۔

ہوٹل والے نے چائے کی دو پیالیاں میز پر رکھدیں، شجاع نے چونک کر ایک پیالی اٹھائی دوسری کمال کے ہاتھ میں تھی، گھونٹ لیتے ہوئے دونوں کی آنکھیں باہم ملتیں، شجاع نے چاہا کہ کمال سے کسی موضوع پر گفتگو چھیڑ کر اصل واقعہ کی طرف رجوع کرے مگر کمال کی بڑھتی ہوئی بے چینی نے اس کی زبان پر مہر سکوت لگادی۔

دوست اس وقت تم خوب ملے! کمال نے پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

شجاع کے ہاتھ سے پیالی چھوٹ گئی فرش پر گرنے سے ایک ہلکی سی آواز گونجی۔

"اف" شجاع کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔

"کچھ فکر نہ کیجئے" ہوٹل والا دوڑ کر آیا ٹوٹی ہوئی پیالی پر جھک گیا، اور چائے ہے، کمال نے کہا۔

اور لاؤں ہوٹل والا مسکرا کر بولا، ہاں! دو پیالی اور ایک میرے دوست کے لئے" کمال نے شجاع کے چہرے پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

معاف کیجئے، میں اور نہیں پیوں گا؟ شجاع نے کہا، رسٹ واچ کو دیکھ کر بولا "تین بجے ہیں" مجھے ابھی ایک ضروری کام کے واسطے جانا ہے اور..... !

"تین بج گئے کیا؟" کمال نے کسی قدر حیرت زدہ ہوکر کہا، چائے کی گرم گرم پیالیاں میز پر آگئیں "لیجئے نا" کمال نے ایک پیالی شجاع کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا، شجاع نے کھڑے کھڑے پیالی خالی کر دی ایک روپیہ ہوٹل والے کی مٹھی میں دیکر تیزی سے باہر کیطرف نکل گیا!

اگلے روز شجاع صبح کمال کے مکان پر آیا! ایک مختصر سا مکان لب سڑک گنجان آبادی میں واقع تھا تعجب ہے آپ اس قدر مختصر سے مکان میں رہتے ہیں "ہاں!" آجکل کاروبار مندا ہے میں نے اسی کو اپنی رہائش کے لئے منتخب کیا ہے۔ (باقی برصفحہ کالم ا)

کانپور میں سودیشی نمائش!

بمقام پھول باغ مال روڈ (کانپور)

۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے شروع ہوگی

۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک رہے گی

دوکانات

دوکانیں بک ہو رہی ہیں آپ بھی جلدی دوکان لیکر فائدہ اُٹھائیے

متھرا پرشاد باجپئی سکریٹری سودیشی نمائش کانپور

جناح وائسرائے خط وکتابت

دہلی ۱۶ر فروری مسلم لیگ نے کانگریس سے جو وعدے مانگے تھے، انکے سلسلہ میں وائسرائے اور مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان طویل خط وکتابت ہوئی. ذیل میں وہ تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے.

مسٹر جناح کا خط

مسٹر جناح نے ۵ر نومبر سنہ۳۹ء کو نئی دہلی سے لارڈ لنلتھگو کو مندرجہ ذیل خط ارسال کیا.

ڈیر لارڈ لنلتھگو،

میں مشکور ہوں کہ آپ نے اپنے ۸ر اکتوبر کے وعدہ کے مطابق ۴ر نومبر کو مجھے شرف ملاقات بخشا ۲۰ر اکتوبر کے خط میں آپ نے لکھا تھا کہ آپ خوشی کے ساتھ کسی موزوں موقع پر مشکوک نکتوں کو صاف کرنے کی کوشش کرینگے جیسا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ۲۲ر اکتوبر والے رزولیوشن میں خواہش ظاہر کی گئی ہے.

۴ر نومبر کو میری اور آپکی ملاقات میں اس موضوع پر پوری طرح بحث ہوئی. اور اب میں جناب کی خواہش کے مطابق غور و فکر کے لئے مندرجہ ذیل نکتے پیش کرتا ہوں اور جلد جواب کا متوقع ہوں.

(۱) جسقدر جلد حالات اجازت دیں، یا جنگ کے فوراً بعد گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ۱۹۳۵ء سے قطع نظر ہندوستان کے آیندہ آئین کے پورے مسئلہ کی جانچ کی جائے اور اسپر از سر نو پھر غور کیا جائے.

(۲) ملک معظم کی حکومت یا پارلیمنٹ ہندوستان کے دو بڑے بڑے فرقوں مسلمانوں اور ہندوؤں کی تصدیق یا منظوری کے بغیر کوئی اصولی یا کسی دوسری قسم کا کوئی اعلان نہ کرے، اور کوئی آئین نافذ نہ کرے

(۳) ملک معظم کی حکومت کو فلسطین کے عربوں کے تمام معقول قومی مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے. اور انھیں منظور کر لینا چاہیئے.

(۴) ہندوستان کے باہر کسی مسلم طاقت یا ملک کے خلاف ہندوستان کی فوجوں کو استعمال نہ کیا جائے.

میں نے ان نکات کی تائید میں آپ سے ملاقات کرتے وقت تمام وجوہات وضاحت کے ساتھ پیش کر دی ہیں. اور سب سے زیادہ تو یہ کہ ۱۸ر ستمبر کے بیان اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ۲۲ر اکتوبر والے رزولیوشن میں بہت کچھ ظاہر کیا جا چکا تھا اس بیان اور رزولیوشن کی نقلیں آپ کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہیں.

ورکنگ کمیٹی کے ۱۸ر ستمبر والے بیان میں ایک نکتہ اور ہے جس کا میں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں. اور وہ نکتہ یہ ہے کہ جن صوبوں میں کانگریسی حکومتیں ہیں. وہاں کے مسلمانوں کے ابتدائی حقوق تک کو بے رحمی کے ساتھ کچلا گیا ہے. لیکن اب چونکہ کانگریسی وزارتیں اپنے عہدوں سے مستعفی ہو چکی ہیں لہٰذا میں سردست اس سلسلہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا.

آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ میں کل صبح بمبئی جا رہا ہوں.

آپ کا مخلص

ایم. اے. جناح

وائسرائے کا خط

لارڈ لنلتھگو نے ۶ر نومبر سنہ۱۹۳۹ء کو نئی دہلی سے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل جواب دیا.

ڈیر مسٹر جناح

آپکے ۵ر نومبر کے خط کا شکریہ. آپ نے جو نکات پیش کئے ہیں. میں ان کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتا ہوں میں آپ کو جلد سے جلد جواب دوں گا.

آپ کا مخلص

لنلتھگو

۱۸ر نومبر سنہ۳۹ء کو بمبئی سے مسٹر جناح نے لارڈ لنلتھگو کو مندرجہ ذیل خط بھیجا.

ڈیر لارڈ لنلتھگو

جناب کے ۶ر نومبر سنہ۱۹۳۹ء کے خط کا شکریہ جب سے آپکا خط آیا ہے ملک کے مختلف گوشوں سے پوچھا جا رہا

لہٰذا اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں آپ کے نام اپنا ۵ر نومبر والا خط اور آپکا خط زیر جواب شایع کروں.

آپ کا مخلص

ایم. اے. جناح

وائسرائے کا خط

لارڈ لنلتھگو نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل خط بھیجا.

وائسرائے کیمپ (رجہ عباسیان) ۲۶ر نومبر سنہ۱۹۳۹ء

ڈیر مسٹر جناح.

آپ کے ۱۸ر نومبر کے خط کا شکریہ آپکو اپنا ۵ر نومبر والا خط اور میری طرف سے اس کا جواب شایع کرنے کا اضطراب ہے. اس کو میں پوری طرح سمجھتا ہوں اگر آپ اشاعت کو اور دس دن کے لئے ملتوی کر سکتے ہوں. تو میں اس کا خیر مقدم کرونگا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں. کہ آپ کے خط شایع کرنے اور میرے جواب (جس کی تیاری میں قدرتی طور پر کچھ وقت لگے گا کیونکہ مجھے ملک معظم کی حکومت سے مشورہ کرنا ہے) کے درمیان کم از کم فاصلہ رہنا چاہیئے لیکن اگر آپ تنے دن انتظار کے بغیر اشاعت ضروری سمجھتے ہیں تو میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا ہاں اتنا ضرور کیجئے جس تاریخ کو آپ خط شایع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں از راہ کرم اس کی مجھے پہلے سے اطلاع کر دیجئے.

آپ کا مخلص

لنلتھگو

مسٹر جناح کا تار

۲۹ر نومبر سنہ۳۹ء کو مسٹر جناح نے بمبئی سے لارڈ لنلتھگو کے نام مندرجہ ذیل تار بھیجا:-

امید ہے کہ میرا ۱۸ر نومبر کا خط آپکو مل گیا ہوگا. براہ کرم جلد سے جلد جواب دیجئے میں منتظر ہوں.

وائسرائے کا تار

۲۹ر نومبر سنہ۳۹ء کو وائسرائے نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل تار بھیجا:-

آپ کے تار کا بہت بہت شکریہ. امید ہے کہ آپ کو میرا ۲۶ر نومبر کا خط مل گیا ہوگا جو بھاولپور سے روانہ کیا گیا تھا (وائسرائے)

لارڈ لنلتھگو نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل خط ارسال کیا

ڈیر مسٹر جناح

اب میں آپ کو ۵ر نومبر والے خط کا جواب دیتا ہوں جس میں آپ نے میرے غور کے لئے چند نکتے پیش کئے تھے.

(۱) مجھے یقین ہے کہ آپ بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ اگر آپ کے ایک سے زیادہ سوالوں پر انکے مضمرات کی روشنی میں غور کیا جائے تو ایسے معاملات پیدا ہو جائینگے جو ہندوستان کے دوسرے فرقوں پر اثر انداز ہونگے اور ہمارے درمیان جو خط وکتابت ہو رہی ہے اس کو مناسب موزوں قرار دیکر کوئی اعلان نہیں کیا جائے گا. مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے محسوس کرتے رہیں گے

(۲) آپ کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نے گذشتہ ۱۸ر اکتوبر کو ملک معظم کی حکومت کی منظوری سے جو اعلان کیا تھا اس میں گورنمنٹ آف انڈیا سنہ۳۵ء کے کسی حصہ یا پالیسی اور طریق کی جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے. جانچ کرنے کے سوال کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا ہے

(۳) آپکے دوسرے نکتے کا جواب یہ ہے کہ میں آپ کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہوں کہ ہندوستان میں آئینی نشوونما کی کامیابی اور اس کے استحکام میں مسلم فرقہ کی قناعت اور تسلی کے متعلق ملک معظم کی حکومت کسی غلط فہمی میں نہیں ہے.

اس لئے آپ کو خطرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہندوستان میں آپکے فرقہ کو جو پوزیشن حاصل ہے اسے ضرورت سے کم اہمیت دی جائے گی.

(۴) ملک معظم کی حکومت نے فلسطین میں اپنی پالیسی مرتب کرتے وقت عربوں کے تمام معقول مطالبے پورے کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ مسئلہ کی اہمیت سے پوری طرح باخبر ہے.

(۵) آخر میں آپ یہ وعدہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے باہر مسلم طاقت یا ملک کے خلاف ہندوستان کی فوجیں استعمال نہ کی جائیں. خوش قسمتی سے یہ سوال محض قیاس پر مبنی ہے کیونکہ ملک معظم کی حکومت کسی طاقت کے خلاف برسر جنگ نہیں ہے، بہر حال اس امر کو آپ بھی محسوس کرینگے کہ آپ جن واضح الفاظ میں ضمانت چاہتے ہیں اسکا اثر یہ ہوگا کہ ایسے حالات میں جن کی بابت پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اپنی مدافعت میں اپنی فوج استعمال کرنے کا ہندوستان کو حق ہے وہ محدود ہو جائے گا. بہر کیف موجودہ صورت حالات میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حکومت ہند کے اس ایما پر کہ اس معاملہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کا پورا احترام کیا جائے. ملک معظم کی حکومت نے ہر ممکن تدبیریں اختیار کی ہیں.

آپ کا مخلص

لنلتھگو. دہلی بروز منگل

مسٹر جناح کا خط

۶ر فروری سنہ۱۹۴۰ء کو مسٹر جناح نے لارڈ لنلتھگو کو مندرجہ ذیل خط بھیجا.

ڈیر لارڈ لنلتھگو

میرے اور آپ کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی ہے اس کے بارے میں ۳ر فروری کو ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس کی ایک نقل میں آپ کے غور کے لئے ارسال خدمت کر رہا ہوں.

آپکا مخلص. ایم. اے. جناح

۳ر فروری کو آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ ذیل میں درج ہے،

مسٹر ایم. اے جناح اور حضور وائسرائے کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی اور جو وائسرائے کے جواب مورخہ ۲۳ر دسمبر سنہ۳۹ء پر ختم ہوئی اس پر آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے غور کیا کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ہز اکسیلنسی کا جواب اطمینان بخش نہیں ہے. کیونکہ ابھی بعض اہم نکتوں کی مزید وضاحت اور صفائی کی ضرورت ہے. لہٰذا ورکنگ کمیٹی اپنے صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ حضور وائسرائے کے سامنے ورکنگ کمیٹی کے خیالات پیش کریں اور ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن مورخہ ۱۸ ستمبر اور ۲۲ر اکتوبر سنہ۳۹ء میں جو وعدہ طلب کئے گئے ہیں. انکے متعلق دوبارہ غور کرنے کی درخواست کریں تاکہ مسلمانوں کے ذہن میں جو شکوک وشبہات ہیں انکو اس طرح دور کیا جائے

مزاحمانہ رویہ کو دانشمندی نہیں کہا جا سکتا

لندن ۱۱ر فروری. اسٹیٹسمین کا خاص نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ یہاں ابھی تک گاندھی وائسرائے گفت وشنید کے انسداد کے بارے میں کوئی انقطاعی رائے ظاہر نہیں کی جا رہی ہے بلکہ ہندوستان کی صورت حالات کی تفصیل کا انتظار ہے. لیکن مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے بیانات سے یہاں مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ان میں کوئی بنائے اشتراک نہیں پائی جاتی اور کوئی ایسی بات ظاہر نہیں کی گئی جس سے کانگریس مسلمان والیان ریاست مشترکہ طور پر ایک طرف توجہ کریں. یہاں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جب تک ہندوستان کے مختلف طبقوں میں سمجھوتہ ہونے کی کوئی توقع نہ ہو آزادی درجہ نوآبادیات یا خود مختاری کی تمام گفتگو بے حقیقت ہے. برطانیہ کی باخبر رائے عامہ نے ابھی تک کوئی ایسا خیال ظاہر نہیں کیا ہے کہ آیا انقطاعی طور پر جمود پیدا ہو گیا یا گفت وشنید منقطع ہو گئی مگر اس چیز سے قطع نظر کہ سمجھوتہ کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے. آیا مختلف پارٹیوں کا مقصد مشترک ہے یا الگ الگ. برطانوی پبلک کو ہندوستان کے اس نظریہ کے ساتھ تو ہمدردی ہے کہ اکثریت بڑے بڑے اقلیتوں کی منظوری حاصل کر کے ذمہ دار خود مختار حکومت چلائے. لیکن اگر کانگریس کا مقصد یہ ہے کہ آخر میں اکثریت کی ہی حکومت ہو تو صاف ظاہر ہے کہ مستحکم ذمہ دار حکومت کے لئے موافق حالات پیدا ہونے مشکل ہیں. بہت سے حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ طاقتور جماعت ہونے کی حیثیت سے کانگریس کو ہندوستان کے اتحاد کی خاطر اقلیتوں کے نقطہ نظر کو پورا کرنے کے لئے

سعی کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بالکل انکاری طور پر مزاحمانہ رویہ اختیار کرنا ہرگز تدبر نہیں ہے اس سلسلہ میں مجوزہ مسلم ڈیپوٹیشن کے انگلستان کے دورہ کی خبر سے اس اقدام سے مقصد اور دانشمندی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں. بعض حلقوں میں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ انگلستان میں آکر ہندوستان کی پھوٹ کی اشاعت کرنے سے بہتر تو یہ ہے کہ ہندوستان ہی رہ کر مفاہمت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے.

لارڈ زٹلینڈ کو پنڈت جواہر لال نہرو کا جواب

بمبئی ۱۱ر فروری. آج شام کو چوپاٹی پر ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ جنگ شروع ہونے کے بعد فوراً کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو اصول کار مقرر کیا تھا وہ آج بھی اس پر قایم ہے. اور اس سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا جائے گا. پنڈت جی نے فرمایا کہ ملک میں بہت سے لوگوں کو یہ امید تھی کہ گاندھی وائسرائے ملاقات کے نتیجہ میں جمود حل ہو جائے گا. مگر مہاتما گاندھی یہ معجزہ نہیں کر سکتے یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ دو شخص دوستانہ طریقہ پر ملاقات کر کے معمولی مسئلہ کو حل کر لیں. یہ بہت بڑا معاملہ ہے. ہندوستان کی آزادی کا سوال ہے. یہ ایسا مسئلہ ہے. جو ملک کے کروڑوں باشندوں پر اثر انداز ہو رہا ہے. کانگریس نے جو مطالبات مرتب کئے ہیں. مہاتما گاندھی ان سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے. آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ لارڈ زٹلینڈ اور دوسرے برطانوی مدبر کانگریس کے مطالبوں کی لسانی اور ان کی اصطلاحی ترکیبوں سے خوفزدہ ہیں. لیکن ان مطالبوں میں کوئی بات نئی نہیں ہے. برسوں سے کانگریس یہی مطالبہ کر رہی ہے اور انھیں کے لئے جد وجہد کر رہی ہے. پنڈت جی نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ برطانوی مدبر کانگریس کے اظہار وفاداری کے رزولیوشن کا خیر مقدم کریں مگر مشکل یہ ہے کہ کانگریس ان لوگوں کو کسی طرح قائل معقول نہیں کر سکتی ہیں. ہندوستان کے محکوم رہنے سے ہی فائدہ ہے.

حکومت ہند اور حکومت افغانستان

پشاور ۹ر فروری. حکومت ہند اور افغانستان حکومت میں خط وکتابت کے نتیجے کے طور پر اس مشری پر جو ہندوستان ہو کر افغانستان جائیگی. اور اس روئی پر جو افغانستان سے ہندوستان آئیگی. پچاس فیصدی باربرداری کا ٹیکس کم کر دیا گیا ہے. یہ اطلاع کابل سے موصول ہوئی ہے. کہا جاتا ہے کہ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات کئی سال سے بہت اچھے ہیں، ایکسچینج سسٹم بہت کامیاب ثابت ہوا. پچھلے سال خان عبدالمجید خاں افغان وزیر تجارت کے [illegible]

میں اتنا خوش کبھی نہیں ہوا...

اس گھڑی سے جبکہ میں نے شراب پینا چھوڑ دیا اور چائے کا استعمال شروع کیا ہے. میں خود کو ایک نیا آدمی محسوس کرنے لگا ہوں. میں اپنی زندگی میں اس تبدیلی پیدا کرنے والے اسباب کے لئے ان لوگوں کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے چائے کا عادی بنا دیا.

"اب میں دل میں اس قدر خوش ہوں. کہ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ پہلے پہل شراب کی خواہش پر فتح پانا کوئی آسان کام نہ تھا، اور اگر مجھے اس کا اتنا اچھا اور اتنا سستا بدل نہیں ملتا تو مجھے معلوم نہیں کہ میں کیا کرتا. میں گھریلو زندگی کی مسرت سے واقف نہ ہوتا، اور نہ میں اپنی خودداری کو واپس پاتا. چائے میری نجات دہندہ بن گئی ہے.

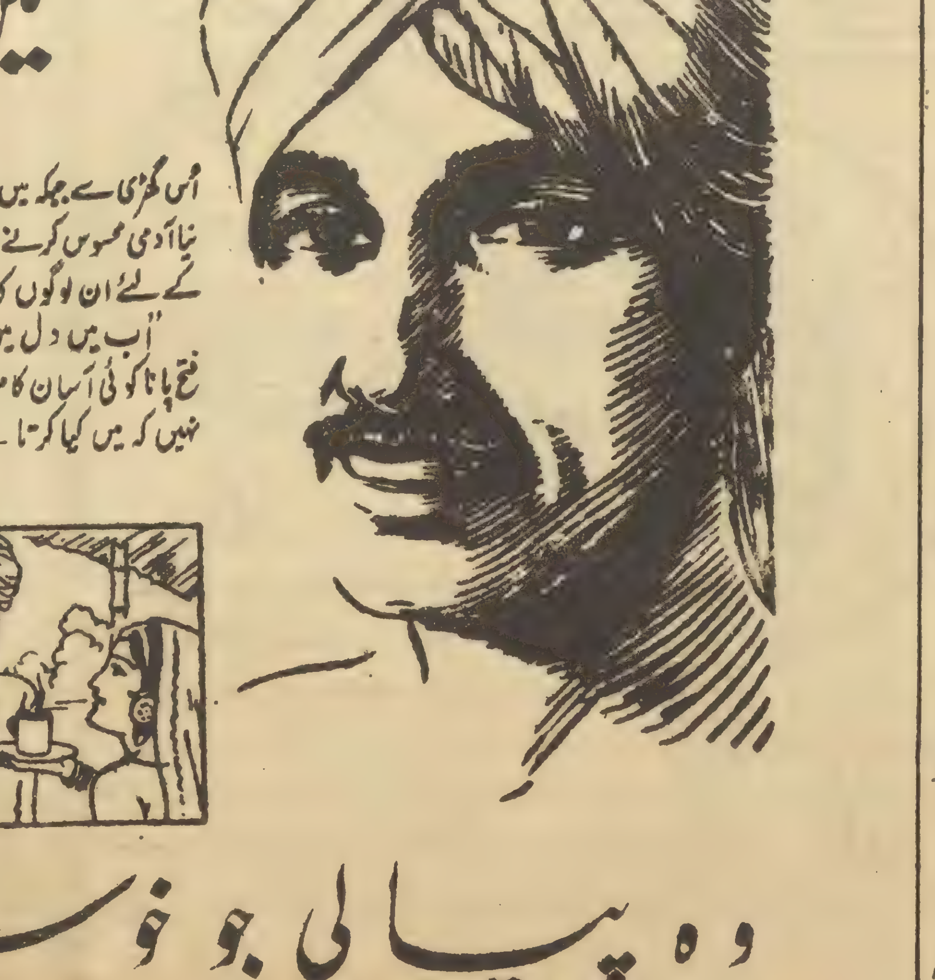

وہ پیالی جو خوش کرتی ہے

ڈبل پروگرام
ایکساتھ دو بہترین تماشے
ڈبل پروگرام
جوبلی ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۲ تماشے
جمعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
مٹنی شو میں صرف علاء الدین کا بیٹا
دو بہترین تماشے ایک ساتھ
نوجوان
علاء الدین کا بیٹا
ایک ساتھ ایک ٹکٹ میں دو بہترین تماشہ ملاحظہ فرما کر لطف اٹھایئے
آنے والے تماشے:۔ دورنگی ڈاکو سنہری ٹولی بھابی سنپیرا

ہمیں گفت وشنید کی ناکامی سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

بمبئی ۱۰ فروری۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت کے لئے "ہمارے سامنے کیا کام ہے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ گاندھی وائسرائے گفت وشنید کے ناکام رہنے سے کانگریسیوں میں کوئی مایوسی نہیں ہونی چاہیئے ہم ایک سمجھوتہ کے لئے ملے تھے۔ مجھے وائسرائے کی بمبئی کی تقریر میں سمجھوتہ کے جراثیم نظر آتے تھے مگر اب مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ میں غلطی پر تھا۔ وائسرائے کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ وہ اس پیشکش سے آگے نہیں جا سکتے جو انہوں نے ملک کے سامنے پیش کی ہے۔ شائد اس سے ان کی اپنی رائے بھی ظاہر ہوتی ہے لیکن ہماری ملاقات سے کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ اسی کا جی کے باوجود ہم دونوں ایک دوسرے سے قریب تر ہوگئے ہیں۔ معاملات کی وضاحت ہوگئی ہے۔ اہنسا میں بہت برداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ناکامی محض ظاہری ہے۔ اگر مقصد اور ذریعہ دونوں جائز ہوں تو ناکامیابی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس ملاقات سے ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اگر وائسرائے نے برطانی پالیسی کی وضاحت بہت صفائی سے کی تو میں نے بھی کانگریس کی پالیسی کی وضاحت کرنے میں ایسی صفائی سے کام لیا کہ کوئی کسر نہیں چھوڑی، جہاں تک مجھے معلوم ہے بات چیت بند نہیں ہوگئی ہے۔ دوسرے ہمیں دنیا کو جتانا بھی تو ہے کہ ہم کن مطالبوں پر اڑے ہوئے ہیں۔ ہندستان نوآبادیوں میں سے ایک نہیں ہوسکتا یعنی وہ غیر یورپین قوموں کی لوٹ گھسوٹ میں شریک کار نہیں بن سکتا۔ اگر ہندوستان کی لڑائی اہنسا تمک ہے تو ہندوستان کو اپنے ہاتھ صاف رکھنے ہوں گے۔ اگر ہندوستان کو افریقہ والوں کی لوٹ کھسوٹ میں شریک کار نہیں ہونا ہے نہ اس تذلیل میں شریک کار ہونا ہے جو دوسری نوآبادیوں میں ہندوستان کے ساتھ روا رکھی جاتی ہے تو اسے اپنی حیثیت آزاد ہی رکھنی ہوگی۔ اس آزادی کی عبارت یا نوعیت کے طے کرنے والے یا حکماً عاید کرنے والے برطانی نہیں ہوسکتے۔ وہ تو ہم ہی ہوسکتے ہیں۔ یعنی قوم کے منتخب شدہ نمائندے ہی ہوسکتے ہیں چاہے اس اسمبلی کو کسی نام سے یاد کیجئے۔

جب تک برطانی مدبر اسبات کو صاف صاف نہ مان لیں اس وقت تک گویا وہ اپنا اقتدار نہیں چھوڑنا چاہتے۔ اس غیر مبہم اعلان کے لئے اس کی راہ میں نہ تو یوروپین مفاد کو آنا چاہیئے اور نہ ڈیفنس کے مسئلہ کو سدراہ ہونا چاہیئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ان دونوں اہم معاملوں پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کے حل کے گنجائیش تو اسی صورت میں پیدا ہوسکتی ہیں جبکہ مطلوبہ اعلان کر دیا جائے۔ اور فوراً اسی ایسا عمل شروع کر دیا جائے۔ جس سے اس اعلان سے مطابقت پیدا ہوتی ہو۔ بغیر اس کے جرمنی سے برطانیہ کی جنگ منصفانہ نہیں کہی جاسکتی اور بے غرض تو ہرگز نہیں کہی جاسکتی۔ پھر کیا کیا جائے؟ کیا سول نافرمانی شروع کردی جائے؟ ہیں ابھی نہیں۔ جب میں لارڈ لنلتھگو کے خلوص کا ذکر کرتا ہوں تو میرا مطلب وہی ہے۔ جو میرے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ہماری بات سمجھنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے فرائض اپنے افسروں اور اپنی قوم کی جانب سے بھی ہیں۔ باوجود اپنی روایات کے ان سے یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کود کر ہماری پوزیشن میں آجائیں، نہ انھیں اس پوزیشن میں ڈھکیلا جاسکتا ہے۔ اور ہمیں یہ لازم نہیں ہے کہ ہم اپنے مخالفوں سے نفرت کریں یا انکی طاقت کا اندازہ کریں۔ یہ غلط ہے کہ اس کی کمزوری کا تصور کر کے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہم اپنے مخالف کی کمزوری سے مضبوط یا جنگے نہیں بن سکتے۔ اور اگر ہم مضبوط ہوں تو ہمیں اس کی طاقت سے گھبرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اپنی طاقت محسوس کرائیں۔ یہ ہم سول نافرمانی سے نہیں بلکہ اپنا گھر درست کر کے کر سکیں گے۔ ہم برطانی حکومت کو تو یہ موقع نہ دیں گے۔ کہ وہ صلح عمل کی راہ میں اقلیتوں وغیرہ کے معاملے کو روڑا بنائے لیکن ہم اس بارے میں اندھے نہیں ہیں۔ کہ یہ مسئلے ہمارے ہاتھوں طے ہونے چاہئیں۔

ہم اپنے ذہن سے قائد اعظم جناح کے بیروں امکان اور انتہائی خلاف قومیت رویہ کو خارج کرسکتے ہیں لیکن مسلمانوں کو تو ہم اپنے ذہن سے خارج نہیں کرسکتے۔ یہی بات دوسرے مسئلوں کے متعلق بھی کہی جاسکتی ہے۔ ہمیں ان مسئلوں پر عوام کے ذہن کو تربیت دینی ہوگی۔ اور اپنے ذہن کو بھی صاف کرنا ہے کہ ان معاملوں میں ہم کہاں کھڑے ہیں۔ بہ مولانا صاحب مجھ سے کہتے ہیں کہ کانگریسین اور کانگریس کمیٹیاں میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کے انتخابات منظم کرنے میں ہمیشہ وسعت خیال سے کام نہیں لیتے اور لوکل بورڈوں میں ہمیشہ مختلف فرقوں کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا جاتا۔ ہمیں شبہات سے بالاتر ہونا چاہیئے۔ کانگریس کمیٹیوں کو ہر انفرادی شکایت کی چھان بین کرنے میں پوری طرح محنت کرنی چاہیئے۔ کسی شکایت کو یہ سمجھ کر سرسری طور پر نہ ٹال دیا جائے کہ وہ حقیر ہے مجھے اس قسم کے خط تار ملے ہیں جن میں بڑی تلخی سے یہ شکایت کی گئی ہے کہ کانگریس کمیٹیوں اور لوکل بورڈوں وغیرہ کے انتخابات میں بعض جگہ مسلمانوں ہریجنوں اور عیسائیوں کے حقوق کا پورا پورا خیال نہیں رکھا گیا۔ جہاں کہیں ایسا کیا گیا وہاں بعنات کرنے کا ایک سنہری موقعہ کھو دیا گیا ہم اپنی بے جبری کی وجہ سے یا محض اپنی خامیوں کو چھپانے کے لئے سول نافرمانی نہیں کرسکتے۔ سول نافرمانی ہماری تمام داخلی اور خارجی خرابیوں کا علاج نہیں ہے وہ تو ایک مخصوص دوا ہے اور خاص صورتوں میں ہی استعمال کی جاسکتی ہے لیکن ہمیں اس کے لئے تیار تو ہونا ہی چاہیئے۔ میں تو اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ موقعہ موزوں نہیں ہے لیکن اگر موقعہ آجائے تو کچھ نہ ثابت ہوں۔

بجٹ کی تجویزوں کو جلد از جلد تیار کرو

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات کے بعد صوبجاتی حکومتوں میں جہاں گورنر اپنے مشیروں کی مدد سے اپنے اپنے صوبوں کا نظم ونسق چلا رہے ہیں۔ غیر معمولی سرگرمی کا اظہار پایا جاتا ہے اور اسے بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات کے متعلق سرکاری اعلان کے شایع ہونے اور پھر مہاتما گاندھی کا بیان شایع ہونے کے بعد جس میں انہوں نے کانگریس کی پوزیشن واضح کی ہے صوبجاتی حکومتوں نے بجٹ کی تجویزوں کے مسودوں پر شدت سے غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو کہ وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات کی وجہ سے التوا میں پڑے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ بیشتر صوبوں میں بجٹ کی تجویزوں کے مسودے جنوری کے وسط تک تیار ہوگئے تھے۔ اور اس کے فوراً بعد گورنروں کو اپنے اپنے صوبوں میں ان تجویزوں پر غور کرنا تھا۔ لیکن غالباً دہلی سے کی ہوئی ہدایات کے ماتحت وہ تجویزیں مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات کے نتیجہ تک ملتوی کر دی گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبوں کے موجودہ مشیروں کو یہ توقع تھی کہ کانگریسی وزارتیں اس ملاقات کے بعد واپس آجائینگی اور وہ بجٹ بنانے کی ذمہ داری نہیں لینا چاہتے تھے۔ لیکن اب گورنروں نے بجٹ کی تجویزوں پر ایک دم غور وخوض شروع کر دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ سرکاری حلقوں کو اس امر کی امید نہیں ہے کہ آئندہ مالی سال کے آغاز تک سیاسی صورت حالات میں کوئی تبدیلی ہوجائے گی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ماہ بجٹ کی جو تجویزیں تیار کی گئی ہیں۔ ان میں جہاں تک کانگریسی وزارتوں کی پالیسی کا تعلق ہے۔ کوئی بڑی تبدیلی نہیں کی گئی اور کانگریسی وزارتوں نے ترک منشیات وغیرہ کے متعلق جو پروگرام اختیار کیا تھا۔ اس میں کوئی بڑی اہم تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

دنیا کا نظام کس بنیاد پر قایم ہوگا

لندن ۱۱ فروری۔ واشنگٹن میں امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر کارڈل ہل نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ امریکہ اور غیر جانبدار ملکوں کے درمیان جو بات چیت ہورہی ہے اور پریزیڈنٹ روزولٹ نے مسٹر ویلیس کو یورپ کے حالات معلوم کرنے کا جو کام سپرد کیا ہے۔ اس سے یہ مقصد یہ ہے کہ یہ غور کیا جائے۔ لڑائی کے بعد کس طرح امن قایم رکھا جاسکتا ہے اور اقتصادی تعلقات کس طرح قایم رہ سکتے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ کچھ عرصے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ ایسے بنیادی فارمولا اور پروگرام معلوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے جس سے لڑائی ختم کرنے کے بعد بین الاقوامی تعلقات ایک ٹھوس بنیاد پر قایم کئے جاسکیں۔ اس پالیسی کی کنجی یہ ہے کہ اول تو ہتھیار بندی روکی جائے۔ اور ہتھیاروں میں تخفیف کی جائے دوئم تمام قومیں مستحکم اور فراخدلانہ تجارتی پالیسیاں اختیار کریں۔ آپ نے فرمایا کہ لڑائی کے بعد مطلق العنانی کے بجائے معقولیت پر مبنی اقتصادی تعلقات کے دور کے لئے یہ ضروری ہے کہ مذکورہ مقصدوں کو حاصل کیا جائے جب صلح ہوگی۔ تو یہ امید ہے کہ پرامن دنیا کے لئے جو بنیادی اصول ضروری ہیں ان کے لئے پختہ وعدہ اور معاہدے کئے جائیں گے۔

شاندار
مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر!
ستر ہواں ہفتہ
اسٹوری رائیٹر
شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان
کمال امروہی
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
ایک ساتھ دونوں میں
جمعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
ایک ساتھ دونوں میں
منروا
فلم کمپنی کا قابل قدر
اور
تاریخی شاہکار
پکار
روزانہ
پونے سات بجے شام
اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ایک زاید
تماشہ ۳ بجے دن سے
"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کردیا ہے۔
"پکار" دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت، مغلوں کی شان وشوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
اداکار
سہراب مودی۔ (سردار سنگرام سنگھ)
چندر موہن (جہانگیر)
نسیم (نورجہاں)
شیلا (کنور)
صادق علے (منگل سنگھ)
سردار اختر (رانی دھوبن)
آنیوالے تماشے:۔ کنگن (بمبئی ٹاکیز) زندگی (نیو تھیٹرس) اچھوت (رنجیت فلم کمپنی) سنت گیانیشور (پربھات فلم کمپنی)

چاروں حصے
دنیا کے بہترین سخی انسان کی داستان
ایک ساتھ دیکھئے
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
دنیا کے ایک بہترین انسان کی داستان
حاتم طائی
چاروں حصے ایکساتھ ایک ٹکٹ میں ملاحظہ فرمایئے

ہندوستان کی صورت حالات سے لارڈ زٹلینڈ کو پریشانی

لنڈن ۱۱ فروری۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے سنڈے ٹائمز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈروں سے اپیل کی کہ "الفاظ کی مکڑ بندی سے نکلو"۔ آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت صوبوں میں جو آئین چلایا گیا ہے۔ اس کے تجربہ سے یہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ خود ہندوستانی اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں پلیٹ فارم اور اخبارات کے ذریعہ بڑی بڑی شخصیتیں الفاظ کی بمباری کرتی ہیں۔ ان سے کچھ حاصل نہیں ان الفاظ کی جکڑ بندی سے نکلنے خواب کی دنیا سے حقیقت کی دنیا میں آنے لطیف چیزوں کو چھوڑ کر قابل وجود چیزوں کو پکڑنے کی ضرورت ہے مجھے یقین ہے کہ محض نمائندہ لوگوں کی آپس کی گفتگو مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے گر شرط یہ ہے کہ دونوں جانب حقیقی جذبہ مفاہمت ہونا چاہیئے۔ ان باتوں کے لئے برطانوی حکومت مجبور نہیں کر سکتی۔ وہ تو صرف میری طرح خلوص دل کے مشورہ ہی دے سکتی ہے گاندھی وائسرائے گفت و شنید کے خاتمہ کے متعلق دریافت کرنے پر لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ مجھے یہ معلوم کر کے مایوسی اور حیرت ہوئی کیونکہ مجھے تو یہ توقع تھی کہ اس بار گفت و شنید زیادہ طول اور زیادہ نتیجہ خیز ہوگی۔ مگر مجھے معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔ اور گفت و شنید پھر شروع ہونے کی گنجائش ہے۔ وائسرائے سے ملاقات کے بعد مہاتما گاندھی نے جو بیان شائع کیا ہے اس کو دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے لیڈر اپنے اصل مطالبات سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے ہیں۔ میں امید کرتا تھا کہ ان مطالبات کو منظور کرنے میں برطانوی حکومت کے راستے میں جو دشواریاں ہیں ایکس کانگریس کے لیڈر زیادہ محسوس کرینگے۔

مہاتما گاندھی کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے جسمیں انہوں نے کہا تھا کہ اگر برطانوی حکومت آئین کی ترتیب کے کام کو ہندوستانیوں پر چھوڑدے تو ڈیفنس۔ اقلیتوں والیان ریاست اور یورپین مفاد کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا۔ لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ اگرچہ میں مہاتما گاندھی کی اس امید کو بہت پسند کرتا ہوں۔ لیکن افسوس ان کے اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کانگریس کے لیڈروں کا موجودہ رویہ قایم ہے باعزت سمجھوتہ کے راستے میں رکاوٹیں بڑھتی ہی رہیں گی۔

لارڈ زٹلینڈ نے آئینی مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ ہندوستان کے تمام طبقے متحدہ مقصد کے ساتھ جنگ میں جوشاندار کوششیں کر رہے ہیں۔ انکا میں پرجوش خیرمقدم کرتا ہوں۔ آئینی مسئلہ کا حوالہ دیتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے کانگریس کے لیڈروں سے اندھا دھند آزادی آزادی پکارنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کی وسیع اکثریت کے ذہن میں۔ جو مقصد ہے اس سے برطانیہ پر اس کا غلط اثر پڑا ہے۔ مجھے اس میں شک نہیں کہ ہندوستانی اپنے اوپر حکومت خود کرنے کی آزادی چاہتے ہیں لیکن میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ وہ ہندوستان کو برطانوی دولت مشترکہ کے دائرہ سے الگ کر لینا چاہتے ہیں اس دیوانی دنیا میں برطانیہ کی مسلح بحری اور بری طاقت ان کی جو حفاظت کر رہی ہے وہ اس کے بہت قدردان ہیں سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ برطانیہ اور ہندوستان کے باشندے نہ صرف مادی بلکہ ذہنی بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو نقصان پہنچائے بغیر ان بندھنوں کو توڑا نہیں جا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل جو لوگ کانگریس کی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے انگریزی ادب اور سیاسی تخیل سے رہنمائی حاصل کی۔ لارڈ زٹلینڈ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان میں انگریزی زبان کا سب سے بڑا اثر ہے۔ وہاں انگریزی قانون کی عظمت و انصاف کے انگریزی نظریات اور نظم و نسق کے بے عیب ہونے کا احساس موجود ہے۔ ان حالات کی روشنی میں ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات پر نظر ڈالنی چاہیئے۔

مشترکہ وزارتوں کے حامیوں کو جواب

سورت ۱۰ فروری۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں نے اپنے بیان میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی جس تقریر کا ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ بعض حلقوں سے یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے کہ صوبوں میں مشترکہ وزارتیں بنائی جائیں۔ لیکن چونکہ صرف اکثریت رکھنے والی پارٹی ہی وزارت بنا سکتی ہے۔ اس لئے یہ تجویز منظور نہیں کی جا سکتی بہرحال اگر یہ لوگ مشترکہ وزارتیں چاہتے ہیں تو پہلے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرانی چاہیئے۔ ہم پہلے ہی وزارتوں کو چھوڑ کر اس ایکٹ کو پاش پاش کر چکے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ کر انہیں ایک شکل بنا دینا چاہتا ہے تو وہ بخوشی ایسا کرے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار پٹیل نے فرمایا کہ مسٹر جناح کا یہ کہنا کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ ہندوستان میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ آپ نے کہا کہ خواہ ایک اقلیت یا سب اقلیتیں اس کی حمایت کریں کانگریس ہرگز اس نظریہ کو قبول نہیں کر سکتی اور مجھے یقین ہے کہ برطانوی حکومت بھی اس سے اتفاق نہیں کر سکتی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریس اس قسم کے جھگڑے نہیں چاہتی۔ وہ تو صرف یہ چاہتی ہے کہ ہندوستانیوں کو کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ اپنے ملک کے آئین بنانے کا خالص حق دیا جائے اگر اس تجویز کے خلاف شکایت ہے کہ وہ ناقابل عمل ہے تو دوسرا طریقہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ تمام صوبجاتی اسمبلیوں اور کونسلوں کے ممبروں کی ایک کانفرنس کیوں نہ بلائی جائے اور ملک کا آئین بنانے کا کام اس کے سپرد کر دیا جائے۔ بہرحال ایک ہزار اشخاص پر مشتمل جماعت نہیں آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی سب کمیٹی لازمی طور پر مقرر کرنی پڑے گی۔

گفت و شنید کی ناکامی کا آئینی اثر

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ گاندھی وائسرائے بات چیت کی ناکامی کا ایک نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت نے پارلیمنٹ کی یہ تصدیق طلب کی ہے کہ گورنروں کے اعلان کو آئندہ بارہ ماہ کی توسیع زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ دی جائے۔ یہ اعلان وزارتوں کے استعفوں کے بعد شایع ہوئے تھے۔ گورنروں کے جاری کردہ اعلان ۶ ماہ تک کے لئے جائز ہوتے ہیں۔ اور یہ میعاد آئندہ اپریل میں گزر جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مہینہ کے شروع میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رزولیوشن پیش ہوں گے۔ کہ آئینی جمود کی حالت قایم رہنے پر بارہ مہینے کی توسیع کی تصدیق کی جائے۔ اگر حکومت اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا تو اس کی تنسیخ کر دی جائے گی۔

سرحد پر مزید حملے

پشاور ۱۲ فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ رات بنوں کوہاٹ روڈ پر حملہ کی کئی وارداتیں ہو گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کوہاٹ سے ۵ میل کے فاصلہ پر چند جھونپڑیاں جلا دی گئیں۔ پولیس فوراً ہی وہاں پہنچ گئی اور قبیلہ والے بھاگ گئے۔

برلن کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی روس کے ساتھ فوجی معاہدہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

نظم عالی جناب مستطاب معلی القاب مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ العالی

عقیدت سے پڑھے کلمہ نبی کا پیار ہو جائے
جسے ہو عشق صادق زندگی دشوار ہو جائے
نبی کے ہجر میں الفت کا جو بیمار ہو جائے
چلیں حکم شریعت پر کریں طاعت محمد کی
اٹھا دے پردۂ غفلت کو تو معبود مسلم سے
بلا احکام ربی کے نہ ہو سکتا نہ کچھ ہو گا
لگا یا جرم راز افشا کا تھا منصور کے اوپر
ملا یہ عشق کا ثمرہ ہوئی منصور کو سولی
الٰہی جذبۂ الفت ہمارے دل میں پیدا کر
الٰہی ہم ہیں عاصی اور تو ہے بخشنے والا
دعا ہو فضل کی حق سے محبت قوم مسلم کو
الٰہی فضل کر اپنا اڈیٹر اور مطبع پہ
الٰہی زینت اسلام کر اس قوم مسلم کو
کرے جو ورد اس کا واقف اسرار ہو جائے
بلا محبوب کے دنیا میں رہنا بار ہو جائے
مرض ایسا ہو جاں کے ساتھ بیڑا پار ہو جائے
تصدق قوم مسلم احمد مختار ہو جائے
دفع ہو خواب اس سے اور یہ بیدار ہو جائے
انا الحق کہہ کے کیوں منصور قابل دار ہو جائے
ہوئی اس واسطے سولی کہ یہ سردار ہو جائے
سبب تھا دار چڑھ کر واصل دلدار ہو جائے
تصدق میں صحابہ کے ہمیں دیدار ہو جائے
ترے الطاف سے مسلم کا بیڑا پار ہو جائے
عطا کر جان و دل سے خادم سرکار ہو جائے
صداقت پرچہ میں مضمون طبع ہر بار ہو جائے
زیارت کعبہ کی سب کو مرے سرکار ہو جائے

حسب الارشاد عالیجناب مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ العالی۔ آیندہ آنیوالے واقعات

۱۲ فروری سنہ ۴۰ء سے ہوا تیز بادل بارش کی علامت پائی جاتی ہے۔ دودھ پیتے بچوں کی ماؤں کو سرجگہ سرد ہوا سرد غذا سے احتیاط رکھنا چاہیئے بلکہ اب سے احتیاط کرنا مناسب ہے کمزور اور ضعیف حضرات کے لئے بھی احتیاط کرنا مناسب ہے اور احتیاط تو ہر طرح سے سب کے واسطے بہتر ہے۔ از جانب یوسف علی

پتہ مولانا صاحب کا یہ بندہ عرض کرتا ہے قیام ان کا شہر کانپور ہیرامن کا پورہ ہے

۲ ملشہ

حافظ فیض بخش حافظ حفیظ الدین مولوی یوسف علی عبدالعزیز خاں

باقی حال آیندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمایئے

انگریزوں سے مسٹر جناح کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے "ٹائمز اینڈ ٹائڈ" کے لئے ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ مغربی جمہوریت ہندوستان کے لئے قطعی ناموزوں ہے۔ اور یہ ہندوستان کی سیاسیات میں ایک روگ ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں ایک ایسا آئین نافذ ہونا چاہیئے جس میں ہندوستان کی دونوں قوموں کے وجود کو تسلیم کیا جائے۔ ان دونوں کا اپنے مشترکہ مادر وطن کے نظام حکومت میں حصہ ہوگا۔ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ "کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو اپنے مقصد حاصل ہو جائیں گے۔ برطانوی کنٹرول اور تجارت ختم ہو جائے گی۔ ہندوستانی ریاستیں فنا ہو جائینگی اور ایک عظیم ہندو قوم ابھرے گی۔ جس پر اس کے مشفق لیڈر مسٹر گاندھی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی حکومت کرے گی۔ ہم نے مرض اور علامتوں کی تشخیص کر لی ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ اس مرض کا علاج کیا ہے (۱) اور انگریزوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ غیر مشروط مغربی جمہوریت ہندوستان کے لئے قطعی ناموزوں ہے۔ اور اس کو ٹھونسنے کی تمام کوششیں ختم ہو جانی چاہئیں (۲) ہندوستان کو یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ "پارٹی" گورنمنٹ موزوں نہیں ہے۔ مرکز اور صوبوں میں تمام طبقوں کی نمائندہ حکومتیں قایم ہونی چاہئیں۔

اللہ بخش وزارت کو اسمبلی میں شکست

کراچی ۱۴ فروری۔ گورنر سندھ کے پرائیوٹ سکریٹری کے ضروری بلاوے پر آج صبح کانگریس پارٹی کے لیڈر ہز اکسیلنسی سے ملاقات کرنے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ تار دیتے وقت آپ وزارتی معاملات کے سلسلہ میں ہز اکسیلنسی گورنر سے ملاقات کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں آج صبح ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر نکل داس اور رانی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خان بہادر کھوڑو نے بھی آج صبح گورنر سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ ان تینوں مخالف پارٹیوں کے لیڈروں سے دریافت کیا گیا کہ اگر خان بہادر اللہ بخش اپنی کیبنٹ کو استعفے دے دیں تو وہ ایسی صورت میں اس کے بدل دوسری وزارت بنانے کی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔ ماہر سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اگر ان تینوں میں سے کوئی گروپ انفرادی یا مشترکہ طور پر کوئی وزارت نہ بنا سکا تو گورنر کے پاس اسمبلی کو توڑنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔

کراچی ۱۳ فروری۔ مارکٹنگ بل میں کانگریس پارٹی کے ایک ممبر کی ترمیم پر حکومت کو ۲۶ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۶ ووٹوں سے شکست ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اسمبلی میں حالات نے نازک صورت اختیار کر لی۔ کانگریس پارٹی کی ترمیم پر تفصیل کے ساتھ بحث ہونے کے بعد رائے شماری کی گئی۔ اور تحریک مسلم لیگ کی امداد سے پاس ہو گئی۔ رائے شماری کے اعلان کے وقت ہاؤس کو ملتوی کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ کیونکہ ہاؤس میں میری اکثریت نہیں ہے۔ اس لئے اب مجھے یہ غور کرنا ہے کہ آیا میں عہدے پر رہوں یا مستعفی ہو جاؤں ہاؤس کل پر ملتوی کیا جاتا ہے کہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے سہ پہر کو اللہ بخش پارٹی کے ممبروں کا جلسہ ہوا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے گورنر سے ملاقات کی۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ مارکٹنگ بل میں کانگریس کی ترمیم پر حکومت کو جو شکست ہوئی ہے اس کی روشنی میں گورنمنٹ کو اپنی پوزیشن پر از سر نو غور کرنا پڑے گا۔ سیاسی حلقوں میں اس اعلان کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم نے مخالف پارٹی کو دعوت دی۔ کہ وہ سب مل کر اپنی حکومت بنا لیں۔ یا پھر ہر قانون کی خصوصیات کی بنیاد پر موجودہ وزارت کی تائید کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارٹی اور ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی الگ الگ اور مشترکہ طور پر صورت حالات پر غور کرنے کے لئے اپنے جلسے کر رہی ہیں۔

ایک یہ بھی تجویز ہے کہ مسٹر جمشید مہتہ کے مرتب کئے ہوئے اصولوں پر ایک نیشلسٹ یا ڈیموکریٹک پارٹی بنا لی جائے جس میں مختلف گروپوں کے ممبر شامل ہوں۔

تھکاوٹ کا مقابلہ کرنے کیلئے
چائے سب سے عمدہ چیز ہے

ایک ہندوستانی ہوا باز مسٹر آر۔ ڈبلو چاولا جو ہندوستان سے ولایت تک ہوائی جہاز کے چلانے میں دنیا میں مشہور ترین سمجھے جاتے ہیں چائے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"دور کا فاصلہ طے کرنے میں کمزوری اور تھکاوٹ پر قابو حاصل کرنے کے لئے میں ہمیشہ چائے پیتا ہوں"

وقتاً فوقتاً ایک چائے کی پیالی سے میری نس نس میں ایک تر و تازگی پیدا ہو جاتی ہے جو بیحد تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل

دہلی ۱۲ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا آیندہ اجلاس ۲۵ فروری کو دہلی میں ہوگا۔ جس میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے لئے جو مارچ کے آخری ہفتہ میں لاہور میں ہوگا۔ تاریخوں کا آخری فیصلہ کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں ان رزولیوشنوں کو بھی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ جو جنگ چھڑنے کے بعد سے ورکنگ کمیٹی نے منظور کئے ہیں۔ آیندہ سال کے لئے صدر کے انتخاب اور چند مسلم لیگیوں کے آل انڈیا مسلم لیگ سے الحاق کے معاملے بھی اس اجلاس میں پیش ہوں گے۔ بہار اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر نے ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ یوم نجات نے ظاہر کر دیا ہے کہ ان صوبوں میں جہاں کانگریسی وزارتیں تھیں۔ صوبجاتی آئین ناکام ہوا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس وائسرائے کی اورینٹ کلب کی تقریر پر بے اطمینانی ظاہر کرتا ہے جس میں انہوں نے بمبئی میں صوبجاتی خود مختاری کی کامیابی کا ذکر کیا ہے۔

ایک عجیب اور
تین خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کی رنگین داستان
تین نوخیز لڑکیاں
روزانہ
پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
نشاط ٹاکیز کانپور
ٹی شو
اتوار کو ایکزاٹد تماشہ ۳ بجے دن سے
جمعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
ساگر موی ٹون کا دلکش اور مذاحیہ شاہکار
LADIES. ONLY
لیڈیز اونلی
جسمیں آپ تین خوبصورت نوخیز لڑکیوں اور ایک نوجوان انجنیئر کی رنگین داستان ملاحظہ فرماکر مسرور ہونگے
آنیوالے تماشے
آپ کی مرضی
(سدا بہار دلکش)
علی بابا
(ساگر موویٹون)
خاص اداکار سبیتا دیوی (سردجنی) مس تبو (آشا) مس پربھا (چھایا) سریندر ناتھ اڈوانی ہریش پانڈے مس گلزار ستا لیمنی دیوی کوشالیا دیوی وغیرہ (تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے)

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

آپ جرمنی کی ایک مشہور فرم کے ایجنٹ ہیں آپ کی مالی حالت بہتر ہونی چاہیے" شجاع نے کنایۃً کہا، "آپ صحیح فرماتے ہیں، مگر کاروبار پھر کاروبار ہے اس کا فروغ و نزول انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا، سردی نکلنے کے بعد امید ہے مال فروخت اچھی ہوگی!"

شجاع کمال کی دو دلگوئی کو گذشتہ رات کے واقعہ سے بخوبی سمجھ چکا تھا، مسکرا کر بولا مال تو رات بھی خوب ہاتھ آیا ہے" کمال چونک پڑا" اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے دل پر گھونسہ مار دیا ہو سانس زور زور سے جلدی جلدی چلنے لگی نتھنے پھول رہے تھے "کیسا مال"؟ کسی قدر متعجب ہو کر بولا" سیٹھ لکشمی نرائن کے یہاں! وہ اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا جیب سے تازہ اخبار نکال کر کمال کے آگے ڈال دیا، تیزی سے اوراق گردانی کرتے ہوئے بولا یہ دیکھئے سیٹھ لکشمی نرائن کے ہاں چوری کی خبر درج ہے، گذشتہ رات چور کئی ہزار کا مال لیگیا! کمال کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا رات کے وقت تمام واقعات دماغ میں چکر لگا رہے تھے، کیا اس نے رات صندوقچی دیکھی ہے؟"

اسے کیونکر معلوم ہوا کہ میں ہی چور ہوں، کاش میری اس کی ملاقات ہوٹل میں نہ ہوتی!۔ فرم کی ایجنسی محض ڈھکوسلا ہے؟ آپ میرے متعلق غلط سمجھے" اس نے اکھڑی ہوئی آواز میں کہا، شجاع جو کمال کے چہرے سے دلی کیفیات کا اندازہ لگا چکا تھا، دھیمی آواز میں بولا "دوست گھبراؤ نہیں آپ کا راز فاش نہیں ہوگا، پولیس کو کانوں کان بھی خبر نہیں ہوگی!"۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ میں نے چوری کی ہے! کمال تیز ہو کر بولا"۔

دوست مجھے یقین ہی نہیں بلکہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، آپ کو چوری کرنے کے بعد بھاگتے ہوئے!" کمال کچھ سوچ کر اٹھا ایک لمحہ کے بعد پستول اس کے ہاتھ میں تھا، اس سے پیشتر کہ تم میری چوری کو ثابت کرو اپنا انجام؟ شجاع نے پھرتی سے اچھل کر کمال کی کلائی پکڑ لی"!۔

ٹھہرو! دوست اتنی جلدی نہ کرو آج سے ہم اور تم دوست ہیں"

"بالکل غلط یہ جان بچانے کا بہانہ ہے"، یقین کرو دوست آج سے ہم اور تم دونوں ملکر چوری کریں گے، مجھے مدت سے ایک ایسے جری دوست کی تلاش تھی جو بہادر ہونے کے ساتھ ایک پکا چور بھی ہو کمال کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی، پستول زمین پر گر پڑا کیا آپ سچ کہتے ہیں؟" "بالکل" شجاع نے انتہائی گرمجوشی سے کمال کا ہاتھ دبا کر کہا" اس کے بعد وہ دونوں دوست تھے اور دونوں باہم مل کر چوری کرتے!"

دو مہینہ گذر گئے! ایک دن صبح شجاع مسکراتا ہوا کمال کے پاس آیا آج اس کے چہرے پر ایک غیر معمولی مسرت رقصاں تھی، اس نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے کمال کی طرف ہاتھ بڑھایا، کمال کی نظریں انگلیوں پر پھسلتی ہوئی نئی انگوٹھی پر پڑیں"

"ارے یہ کہاں سے اڑا لائے؟"

"دوست کچھ نہ پوچھو یہ کیسے ملی" کمال نے انگوٹھی کو بغور دیکھا دو روز ہوئے اس نے یہ انگوٹھی بازار سے خرید کر اپنی محبوبہ کی نذر کی تھی اس نے انگلی دانتوں میں دبا لی!"۔

آپ تعجب نہ کریں مجھے یہ انگوٹھی محبوبہ سے ملی ہے کیا بتاؤں دوست وہ کس قدر حسین! "سمجھ لو کہ وہ چاند کا ایک منور ٹکڑا ہے، چودہ پندرہ برس کا سن، سرخ و سفید رنگت، جب بات کرتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں آج رات میں نے اسے گود میں لے لیا اس کا گٹھا گٹھا ہوا گداز بدن ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چاند میری گود میں اتر آیا ہے، اس کی سیاہ مخمور آنکھیں شراب حسن کے دو چھلکتے ہوئے رنگین جام تھے، آہ! جب میں نے بے اختیار ہو کر ان کے لب لعلیں کا بوسہ لیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آتشیں شراب پی رہا ہوں جس کا خمار ابھی تک میرے دل و دماغ پر مستور ہے، جب اسے چھوڑ کر چلا تو اس نے یہ انگوٹھی انتہائی خلوص کے ساتھ میری انگلی میں ڈال دی، یہ انگوٹھی مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے۔

"ایک شوخ محبوبہ کی نشانی ہے" شجاع نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کمال کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا، اس نے اس نے انتہائی بے صبری کے ساتھ شجاع کی "نوں کو سنا"۔

خاموش کیوں ہو گئے کیا میری باتیں تمہیں پسند نہیں، کمال سوچ رہا تھا کہ شاید کسی اور لڑکی کے متعلق کہہ رہا ہو، ایسی ملتی جلتی انگوٹھی اور بھی بازار سے مل سکتیں ہیں۔

"بہت خوب میرے یار بہت دلچسپ ہو تم"، کمال نے خفیف ہنسی کے ساتھ کہا"

اس کے بعد شجاع نے پولیس اور اس کی سرگرمیوں کا تذکرہ چھیڑ دیا مگر کمال اس کی باتوں کو کھوئے ہوئے دل و دماغ کے ساتھ سن رہا تھا، اس کی تلاش کن اور بھٹکتی ہوئی نظریں کبھی شجاع کے چہرے اور کبھی انگوٹھی پر دوڑ رہی تھیں۔

اگلے روز شام کو کمال، شجاع سے ملا مسکرا کر بولا "دوست دیکھو میں بھی آج اپنی محبوبہ سے انگوٹھی لایا ہوں، کس قدر خوبصورت اور قیمتی ہے؟"

شجاع نے انگوٹھی کو دیکھا اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی، کل رات اس نے یہ تحفہ پروین کی نذر کیا تھا، کمال کیونکر اڑا لایا!

میرے یار وہ بہت خوبصورت ہے کل صبح تم اپنی محبوبہ کی تعریف کر رہے تھے مگر کیا بتاؤں دوست وہ کیسی ہے، نازک بدن، سڈول جسم، جیسے حور، حور سے بڑھ کر حسین، عمر کوئی پندرہ سولہ برس کے قریب کندن کی طرح دمکتا ہوا چہرہ، عریاں بازو اور گول گول شانے، وفور شباب سے تھرک رہے تھے جیسے نیلگوں آسمان پر بجلیاں کوند رہی ہوں، چمکتے ہوئے شفاف گالوں پر سرخی انگاروں کی طرح لوٹ رہی تھی، نازک گلابی ہونٹ تتلی کو شرما رہے تھے، جنھیں دیکھ کر بھونرا پھولوں کا رس پینا چھوڑ دے، اسے دیکھ کر میری کیا حالت تھی! کچھ نہ پوچھو دوست اس نے پیار سے باہیں میرے گلے میں ڈال دیں، میں دیوانہ وار اس کے خوبصورت ہونٹوں پر جھک گیا، وہ ہونٹ کیف ابدی کے ابلتے ہوئے چشمے تھے میرے دل میں ایک آگ سی بھڑک اٹھی میں نے بے اختیار اپنے تڑپتے ہوئے ہونٹ اس کے نازک ہونٹوں میں مس کر دئے! اس کی باہوں کی گرفت کس قدر کیف اندوز اور لطافتوں میں ڈوبی ہوئی تھی معلوم ہوتا تھا کہ عیش و نشاط کی نئی دنیا میں پہونچ گیا ہوں، وہ تمام رات میری گود میں پڑی رہی علی الصبح جب میں اس سے جدا ہونے لگا تو اس نے یہ انگوٹھی اپنی انگلی سے اتار کر یہ کہتے ہوئے میری انگلی میں ڈال دی کہ یہ میری محبت کی انمول نشانی ہے۔

"کمال نے انگوٹھی انگلی میں گھماتے ہوئے کہا"

شجاع کی حالت غیر تھی اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا چہرے پر غصہ اور نفرت کے آثار نمایاں تھے، وہ گھور گھور کر شجاع کمال کو دیکھ رہا تھا اور چمکتی ہوئی انگوٹھی کو!۔

"کمال مسکرا کر بولا، دوست کیا تم نے کبھی ایسی حسین لڑکی سے محبت کی ہے، شجاع چونک پڑا۔ تم بڑے خوش نصیب ہو جو ایسی محبوبہ سے محبت کرتے ہو۔

"دبی ہوئی آواز میں بولا"

ہاں! ایک بات اور سنو دوست، کمال نے مسکرا کر کہا، اس نے مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کیا ہے شجاع کو ایسا محسوس ہو رہا تھا، گویا کسی نے اس پر پہاڑ گرا دیا ہے، جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا ہے کمال کا ایک ایک لفظ اس کے دل پر نشتر کی طرح چبھ رہا تھا، وہ سچ مچ تم سے شادی کرے گی؟"۔

بڑبڑا کر بولا۔

"بالکل سچ کہتا ہوں دوست"

بہت خوب، ہاں! آج رات کو میرا ارادہ اس جوہری کے ہاں چوری کرنے کا ہے" شجاع بات کا پہلو بدل کر بولا۔

آج شہر بھر میں اس کی ٹکر کا کوئی مالدار جوہری نہیں، اگر ہم کامیاب ہو گئے تو دوست ایک عرصہ کے لئے ہمیں مالی مشکلات سے چھٹکارا مل جائیگا! "کیوں تمہاری کیا رائے ہے"

مجھے آپ کی رائے سے پورا پورا اتفاق ہے کمال مسکرا کر بولا۔

دیکھو بھول نہ جانا، اگر چوک گئے تو ایک سنہری موقع ہاتھ سے کھو بیٹھو گے، جانتے ہو ایسی مواقع بار بار پھر نہیں آتے!" شجاع نے بلند آواز میں خدا حافظ کہتے ہوئے کہا۔

"کون؟ مسٹر کمال، آئیے آئیے میں آپ کا انتظار بڑی بے صبری سے کر رہی ہوں" پروین نے مسکرا کر کہا، کمال شراب کے نشہ میں جھومتا ہوا پروین کی طرف بڑھا۔

"پیاری پروین میں تم سے بیحد محبت کرتا ہوں"، اپنے مضبوط بازو پروین کی گردن میں ڈال دئے، مجھے آپ کی ذات سے یہی امید ہے کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں" پروین نے لجاتے ہوئے کہا۔

"اس میں شک بھی کیا ہے" کمال قہقہہ لگا کر بولا میں چور ہوں، مگر پروین ایک چور کے پہلو میں بھی عام انسانوں کا سا دل ہوتا ہے جس میں جذبات کی ایک دنیا بس رہی ہے جس کی ہر دھڑکن تمہاری محبت میں کھوئی ہوئی ہے تمہاری ایک لمحہ کی جدائی میرے لئے ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے بڑی بے چینی سے اس رنگین لمحہ کا انتظار کرتا ہوں کہ کب .... " اس نے کہتے ہوئے پروین کو سینہ سے لگا لیا۔

اس کے پیاسے ہونٹ تڑپ رہے تھے اس نے چاہا کہ تڑپتے ہوئے ہونٹوں پر پروین کے رنگین ہونٹوں کے ساتھ پیوست کر دے دفعتاً دروازہ کھلا، شجاع دروازے میں کھڑا تھا پروین کو کمال کی آغوش میں دیکھ کر شجاع کی آنکھیں پھٹ گئیں، پروین کس قدر وارفتگی سے اس کو چمٹی ہوئی تھی!"

شجاع کی آنکھوں میں خون اتر آیا! کوٹ کی لمبی جیب میں ہاتھ ڈالا پستول کی سنسناتی ہوئی گولی کمال کے پہلو میں اتر گئی! دھماکے کی آواز، دھواں کے قہقہے، کمرہ گونج رہا تھا، پروین تڑپ کر اٹھی پیارے شجاع!"

وہ شجاع کی طرف بڑھی، شجاع کے ہاتھ میں دوبارہ جنبش پیدا ہوئی، گولی پروین کا نازک سینہ چیرتی ہوئی پار نکل گئی! پروین دھڑ سے فرش پر گر پڑی خون میں دو تڑپتے ہوئے لاشے فرش پر لوٹ رہے تھے شجاع قہقہہ لگا کر دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا

برطانیہ سے مہاتما گاندھی کا مطالبہ

لندن ۸ فروری۔ مہاتما گاندھی نے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کو اپنا دستخطی ایک بحری تار ارسال کیا ہے جس میں مہاتما جی لکھتے ہیں کہ وائسرائے کے ساتھ میری ملاقات سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت برطانیہ اور قوم پرست ہندوستان کے درمیان ابھی تک ایک وسیع خلیج موجود ہے۔ جو کچھ وائسرائے نے پیشکش کی ہے۔ وہ حقیقی آزادی نہیں ہے حقیقت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس بات کا خود ہندوستان فیصلہ کرے کہ اس کو کس چیز کی ضرورت ہے نہ کہ اس کا فیصلہ برطانیہ کرے برطانیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ اعلان کر کے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دے کہ وہ ہندوستان کی فوری آزادی تسلیم کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان کا آئین ایک کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی یا اس کے ہم پلہ کوئی اسمبلی جلد از جلد ممکن ہو سکے بنائے۔ آزاد نو آبادیوں کی مثال ہندوستان پر صادق نہیں آتی۔ ہندوستان کا اپنا معاملہ الگ ہے، اور اس کو ایسا ہی سمجھ کر طے کرنا چاہیئے۔ ہندوستان میں جو معاملے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ سب برطانیہ کے پیدا کردہ ہیں۔

مہاتما گاندھی اپنے بیان کے آخر میں لکھتے ہیں کہ برطانیہ کی اخلاقی فتح اس وقت یقینی ہوگی جبکہ وہ ہندوستان پر سے اپنا غیر اخلاقی قبضہ چھوڑنے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ اور اس کے بعد اس کی دوسری فتح اس طرح سے آجائیگی جس طرح رات کے بعد دن آتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تمام دنیا کا ضمیر اس کی طرف ہوگا۔ کوئی عارضی سمجھوتہ جیسا کہ اس وقت پیش کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے دل میں دنیا کے ضمیر کو بیدار نہیں کر سکتا۔

ہز ہائی نس آغا خاں

بمبئی ۸ فروری۔ ہز ہائی نس آغا خاں گوالیار سے بمبئی پہنچ گئے۔ نمایندہ پریس کے انٹرویو کرنے پر انہوں نے فرمایا کہ میں سردار پٹیل کی اس تجویز کے حق میں ہوں کہ ہندوستان کی اسمبلیوں اور کونسل کے ممبران کی ایک کانفرنس کر کے ملک کے بڑے بڑے سیاسی مسئلوں کو ان کے طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک عمدہ تجویز ہے جس کے ذریعہ ہمارا اسکلہ یعنی فرقہ وارانہ مسئلہ برطانی ہند اور دیسی ریاستوں کے تعلقات اور بالآخر ہندوستان اور برطانی سلطنت کا معاملہ انفصالی طور پر طے ہو سکتا ہے۔ یہ تجویز سردار پٹیل نے گزشتہ ہفتہ سورت کی ایک تقریر میں کی تھی۔ آغا خاں صاحب نے مزید فرمایا کہ انگریزوں کی زبردست اکثریت ہندوستان سے سمجھوتہ کرنے کے حق میں ہے لیکن انگلستان میں ایک رجعت پسند اقلیت اب تک موجود ہے۔ جب ان سے کانگریس کے اس رویہ کے متعلق سوال کیا گیا جسکی رو سے کانگریسی وزارتوں نے استعفے دے دیا ہے تو انہوں نے کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن اس رائے کو ہر ظاہر کیا کہ میری رائے میں جس کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی تجویز سردار پٹیل نے کی ہے۔ جو مرکزی اور صوبجاتی ایوان ہائے آئین ساز پر مشتمل ہو اس سے کم از کم ہندوؤں، مسلمانوں برطانی ہند، دیسی ریاستوں اور برطانی حکومت سے سمجھوتہ کا دروازہ کھل گیا ہے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ مہاتما گاندھی اور ملک کے دوسرے لیڈروں سے ملاقات کرینگے تاکہ ملک کا موجودہ جمود ختم ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ میں نہ تو کانگریس کا ممبر ہوں نہ مسلم لیگ کا اور نہ کسی مجلس کا ممبر ہوں لیکن سیاسیات کے ایک معمر طالب علم کی حیثیت سے مجھے کوئی عملی تجربہ حاصل ہے۔ اگر کوئی ذمہ دار جماعت میری رائے یا مشورہ طلب کرے تو میں اپنی خدمات اسکے سامنے پیش کرنے کو تیار ہوں۔

کتنے جہاز ڈبوئے جا چکے

لندن ۸ فروری۔ جرمنی کے دعوی کے جواب میں رائٹر کو با اختیار طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ لڑائی شروع ہونے سے ۴ فروری کی رات تک جرمنی نے کل ۲۰۳ سوداگری جہاز ڈبوئے۔ جن میں برطانیہ اور غیر جانبدار دونوں کے جہاز شامل ہیں۔ برطانیہ کے ۷۳ جہاز ڈوبے ۱۰ اتحادیوں کے ۱۴ اور غیر جانبدار ملکوں کے ۱۱۷ جہاز ڈوبے۔ جرمنی کا دعوی ہے کہ لڑائی چھڑنے سے جنوری کے آخر تک ۱۴۹۲۳۳ ٹن کے جہاز ڈوبے۔ اس کے جواب میں رائٹر کو مطلع کیا گیا ہے کہ ۴ فروری کی آدھی رات تک ۷۴۴۰۵۰ ۲۹ ٹن کے جہاز ڈوبے، جن میں اتحادیوں اور غیر جانبدار ملکوں کے جہاز شامل ہیں۔

جرمن ہائی کمانڈ نے ایک براڈ کاسٹ میں بتلایا ہے کہ ۳۱ جنوری تک جرمنی کے ۴۴ سوداگری جہاز تباہ ہوئے ہیں۔

ہمیر پور پولیٹیکل کانفرنس

جھانسی ۱۰ فروری۔ پنڈت شری کرشن دت پالیوال ایم۔ ایل۔ اے۔ کی صدارت میں ۲۸ اور ۲۹ فروری کو ہمیر پور پولیٹیکل کانفرنس ہوگی۔ انھیں تاریخوں میں ہریجن کانفرنس بھارت کے سابق وزیر چودھری جگ لال کی صدارت میں ہوگی۔

چند اہم کتابیں

نقوش سلیمانی ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب و مفکر علامہ سید سلیمان ندوی کی تازہ ترین اہم کتاب علامہ موصوف نے ہندوستانی زبان و ادب کے متعلق اب تک جتنی تقریریں اور خطبہ دئے ہیں ان سب کو اس مجموعہ میں جمع کر دیا ہے ہندوستان میں ہندوستانی ہماری زبان کا نام اور ہماری زبان بیسویں صدی میں اردو انسائیکلوپیڈیا، زبان اردو کی ترقی کا مسئلہ وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر اس مجموعہ میں روشنی ڈالی گئی ہے، یہ کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ **قیمت** مجلد تین روپئے ہے غیر مجلد ڈھائی روپیہ عہ

مصنفہ نجم الدین جعفری بی، اے، ایل، ایل، ڈی مظہر انصاری

یوروپ کی حکومتیں بی، اے، (آنرز) ہندوستان میں سیاسی بیداری بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے، اور خواص و عوام ایسے سیاسی لٹریچر کی تلاش میں رہتے ہیں جو ان کی سیاسی تربیت کر سکیں صوبجاتی خود اختیاری اور فیڈریشن اسکیم سامنے ہوتے ہوئے ہندوستانیوں کو یورپ کی حکومتوں کے طرز حکمرانی سے باخبر ہونے کی سخت ضرورت ہے اس کتاب میں برطانیہ، فرانس، اٹلی، سوئزرلینڈ، اور جرمنی کے نظام حکومت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ ہر ملک میں حکومت کے مختلف شعبے کس طرح فرائض حکمرانی سے عہدہ برآ ہوتے ہیں ہر ملک کے تذکرے حالات سے قبل اس کی سیاسی ارتقا کی تاریخ بھی بیان کر دی گئی ہے ضخامت ۲۳۵ صفحات مجلد **قیمت** بیس آنہ عہ

از ژان ژاک روسو، مترجمہ ڈاکٹر محمود حسین خاں صاحب بی اے، (جامعہ)

معاہدہ عمرانی ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، (سائیڈ گری) حریت، اخوت، اور مساوات جس کا روحانی پیام دنیا کو اسلام نے پہونچایا تھا، اس کی سیاسی تبلیغ یوروپ میں روسو کے معاہدہ عمرانی نے کی روسو کا کمال یہ ہے کہ اس نے سیاست مدنی کے دقیق مسائل باتوں باتوں میں سمجھا دئے ہیں اس کی کتاب جو معنوی حیثیت سے فلسفہ سیاست کی اہم کتاب ہے زبان اور طرز بیان کے لحاظ سے سب سے عمدہ اور سہل ہے **قیمت** مجلد صرف ایک روپیہ عہ

از ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب بی، اے (جامعہ) ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، برلن

پستالوزی جس طرح یوروپ عہد جدید میں کولمبس نے جغرافیہ کا نقشہ اور کانٹ نے فلسفہ کا استحالہ کر دیا اسی طرح پستالوزی نے تعلیم کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا، اس کتاب میں پستالوزی کی زندگی اس کے فلسفہ تمدنی اس کے تعلیمی نظریہ اور تعلیمی کارنامے اور ان کی تفصیل سلیس زبان اور دلکش انداز بیان میں ملاحظہ فرمایئے **قیمت** عہ

صدر دفتر مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں

نمبر ۱ جامع مسجد دہلی نمبر ۲ لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۳ امین آباد لکھنؤ

نمبر ۴ پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق غرم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۸	کانپور شنبہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ	جلد ۳۱

ادبیات

رنگینیٔ دل دیکھنے والے

(از حضرت جگر مرادآبادی)

نقوشِ پرتو رنگینیٔ دل دیکھنے والے! — کبھی خود کو بھی دیکھ او خود سے غافل دیکھنے والے

ترے جلوؤں کو دیکھیں اور مرے دل کی طرف دیکھیں — کہاں ہیں اتصالِ موج و ساحل دیکھنے والے

ترے کوچے میں آ کر فخر سمجھے ہیں اسیری کو — زمیں سے آسماں تک وسعتِ دل دیکھنے والے

تری صورت کا مظہر ہے ترا ہر پرتو رنگین — تجھی کو دیکھتے ہیں تیری محفل دیکھنے والے

شہادت انتقامِ عشق کی صورت بدلتی ہے — سنبھلنا ہاں سنبھلنا، رقصِ بسمل دیکھنے والے

مری ہستی کا ہر ذرہ اڑا جاتا ہے منزل سے — مرا منہ دیکھتے ہیں جذبِ منزل دیکھنے والے

زمین و آسماں کیا ہیں؟ مکاں والا مکاں کیسے — سما جا تو بھی او گنجایشِ دل دیکھنے والے

انھیں تہ کی خبر کیا؟ گو ہر مقصد کو کیا جانیں — یہ سب ہیں رقصِ موج و سکرِ ساحل دیکھنے والے

شہیدانِ محبت سے لڑا آنکھیں نہ اے ناصح — یہی وہ ہیں جنھیں کہتے ہیں قاتل دیکھنے والے

اِدھر آ، ہر قدم پر حسنِ منزل تجھ کو دکھلا دوں — فلک کو یاس سے منزل بہ منزل دیکھنے والے

مری آتش نوائی کا بھی کچھ اندازہ فرمائیں — اسی محفل میں ہونگے نبضِ محفل دیکھنے والے

انھیں میں کھینچکر روحِ محبت میں نے بھر دی ہے — مرے اشعار دیکھینگے مرا دل دیکھنے والے

مجھے آغوشِ طوفاں ہی جگر! آغوشِ مادر ہے

وہ کوئی اور ہوں گے امنِ ساحل دیکھنے والے

دنیائے اسلام

ہماری پالیسی کو سمجھنے میں کسی قوم کو غلطی نہ کرنی چاہئے

(ترکی وزیر خارجہ کی تقریر)

ترکی اخبار "طان" نے وزیر خارجہ ترکی کی وہ تقریر شائع کی ہے جو موصوف نے غیر ملکی اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں کی تھی۔ اور جس میں بتایا تھا کہ ترکی گورنمنٹ کے مقاصد کیا ہیں اور وہ زندہ رہ کر کیا چاہتے ہیں۔ استانبول کے اس اجتماع میں وزیر اقتصادیات اور دیگر عمال حکومت نے بھی شرکت کی۔ اور انھوں نے بھی اپنے خیالات سے وزیر خارجہ کی تقریر کی تائید فرمائی۔

وزیر خارجہ نے فرمایا اگرچہ موجودہ بین الاقوامی حالات، امن و صلح کے نقطۂ نظر سے کچھ زیادہ اُمید افزا نہیں ہیں کیونکہ جو دن گذرتا ہے وہ ایک نئے خلفشار کی خبر لاتا ہے تاہم ترکی قوم مستقبل سے مایوس نہیں ہے۔ اسے توقع ہے کہ جب انتقام کے بادل چھٹیں گے اور سیاسی مطلع صاف ہوگا تو غلط کاروں کو یقیناً اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے گا اور حالات خود بخود ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ وہ اپنی غلطیوں کی تلافی کی کوشش کریں گے۔

آپ نے ترکی کے داخلی معاملات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس انتشار کے زمانہ میں تمام قلمرو ترکیہ میں کامل امن و سکون ہے۔ سوائے وطنی حفاظت کے مسئلہ کے یہاں اور کوئی مسئلہ قابل غور نہیں ہے۔ ترکی کا شہری اور دیہاتی، ترکی کا تاجر اور کسان۔ غریب اور سرمایہ دار عورت اور مرد سب حکومت کے وفادار ہیں۔ حکومت سے میری مراد پبلک کی خواہشات ہیں اور چونکہ حکومت پبلک کی ہے اس لئے جو شخص بھی حکومت سے وفاداری کا اظہار کرتا ہے وہ خود اپنی خواہشات کا احترام کرتا ہے۔

ہم نے آزادی کی قیمت خون سے ادا کی ہے اور جب کوئی طاقت ہماری آزادی پر حملہ آور ہوگی تو پھر ہمارا وہی خون حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور ہمیں یقین ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔ ترکی نجات دہندہ کمال اتاترک کی پالیسی یہ تھی کہ ترک کسی دوسری طاقت سے متصادم نہ ہوں۔ آج بھی یہی پالیسی کارفرما ہے مگر اس پالیسی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی نہ کرنی چاہئے۔ ترکی قوم اپنے حقوق کی حفاظت میں اپنا خون دریغ بہادے گی اور ہرگز اجازت نہ دیگی کہ حکومت کسی اعتبار سے بھی اسے ذلیل کرے۔ ہم ذلیل ہونے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہم نے عزت کا ہر عنصر خون بہا کر حاصل کیا ہے اور ہم اس کی حفاظت بھی خون ہی کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں۔

اگر دنیا ہماری پالیسی پر صدائے تحسین بلند کرتی ہے تو وہ اپنا اخلاقی فرض ادا کرتی ہے۔ اگر وہ اس کی قدر نہیں کرتی اور ہماری آزادی اور عزت کو مجروح کرنا چاہتی ہے تو ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں کیونکہ ہم جب مرنا جانتے ہیں تو جینے اور زندہ رہنے کا گر بھی ہمیں آتا ہے ناحق شناسوں کو سزا ملے گی اور ہم اس فرض کو بادل ناخواستہ انجام دیں گے۔

وزیر موصوف نے مزید فرمایا کہ ترکی حکومت کی اقتصادی حالت دوسروں کے لئے قابل رشک بنی ہوئی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ قوم کی آواز ہماری آواز اور قوم کا سرمایہ ہمارا سرمایہ ہے۔ نہیں نہیں قوم کا سرمایہ قوم ہی کا ہے کیونکہ حکومت خود قوم کی ہے۔

اس وقت ترکی گورنمنٹ جن فوجی اور جنگی اسکیموں کا تجربہ کر رہی ہے وہ بہت ہی اطمینان بخش ہیں۔

اگر ترکی پر حملہ ہوا؟

بغداد کا اخبار "الصوت الشعب" لکھتا ہے کہ ترکی کے خلاف حملہ نہ صرف ترکوں کے لئے پریشانی کا موجب ہوگا۔ بلکہ اس کا پہلا ہدف حکومتِ عراق کو بنایا جائے گا۔ لیکن اگر جنگ نے مشرق قریب کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تو عرب عزم کر چکے ہیں کہ وہ سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے واقعات کا اعادہ کریں گے اور ترکوں کی حفاظت کے لیے اور عربی ممالک کی مدافعت کے لئے اس قدر خونریزی کا بازار گرم کریں گے کہ دنیا نے اس کی مثال نہ دیکھی ہوگی۔

یہی اخبار لکھتا ہے کہ ایران، افغانستان، عراق اور ترکی کا معاہدہ سعدآباد اور مصر اور حجاز کا تعاون ہی وہ قوت ہے جس سے ہمیں پورے طور پر اطمینان ہے۔ اس وقت عربی ممالک اور ترکوں کو غیروں پر اعتماد کرنے کی پالیسی ترک کر دینی چاہئے۔ اور یہ سمجھ کر حفاظت کی تدابیر اختیار کرنی چاہیں کہ ہر حملے کی مدافعت ان ہی کو کرنی ہوگی۔ اس طرح اعتماد علی النفس کی قوت بھی بڑھیگی اور ہم دفاعی اسباب مہیا کرنے کے لیے صحیح اندازہ بھی لگا سکیں گے۔

یافا میں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ اس سال بعض ایسی عظیم الشان شخصیتیں حج کے لیے حجاز مقدس گئی ہیں جن کا عربوں پر خاص اثر ہے۔ یہ حضرات اس موقعہ پر سلطان ابن سعود سے حالات حاضرہ اور جنگ کے خطرات پر تبادلہ خیالات کریں گے اور ان تدابیر پر غور کریں گے جنھیں اختیار کر کے عرب کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

کابل کی اطلاع ہے کہ حکومت افغانستان کے نمایندوں کا ایک اہم اجتماع منعقد ہوا جس میں حالات حاضرہ کی روشنی میں اہم تجاویز پر غور کیا گیا۔ خصوصیت کے ساتھ روسی، افغانی سرحدوں کی حفاظت و نگرانی کے مسئلے پر طول طویل بحثیں ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۸

مولانا ابوالکلام آزاد سے اہم انٹرویو

"اگر قریب مستقبل میں ملک کے مستقبل کے متعلق کانگریس اور برطانی حکومت کے درمیان قطعی مصالحت نہ ہوئی تو سول نافرمانی کی تحریک کو رام گڑھ کانگریس کے بعد زیادہ عرصہ تک ملتوی نہیں کیا جا سکتا"۔ ان الفاظ میں مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے جو انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۳ ویں اجلاس کے صدر منتخب ہوئے ہیں اظہار خیال فرمایا کہ جبکہ نمایندہ پریس نے آپ سے ملاقات کی۔

جب مولانا صاحب کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی گئی کہ مہاتما گاندھی نے جدوجہد شروع کرنے کے امکان کے متعلق اظہار خیال کیا ہے تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کا ہندو مسلم اتحاد پر زور دینا اچھی بات ہے لیکن اگر مکمل اتحاد نہ ہو تب بھی اسے ملک کی ترقی کی راہ میں حائل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ کانگریس کی طرف سے تحریک شروع کرنے میں رکاوٹ ڈالے۔ ملک کو مسلم لیگ کے رویہ سے قطع نظر اپنے طرز عمل کے متعلق خود فیصلہ کرنا ہے اور پھر گذشتہ تحریکوں میں بھی مسلم لیگیوں نے کانگریس کا ساتھ نہیں دیا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا بالکل اندیشہ نہیں ہے کہ تحریک سول نافرمانی شروع کرنے سے فرقہ وارانہ جھگڑے پیدا ہوں گے از میرا خیال ہے کہ مسلم عوام مسلم سرمایہ داروں اور صاحب جائداد طبقہ کا شکار نہیں بنیں گے۔ جو ان سے ناجائز فائدہ اٹھاتے اگرچہ اس بات کا امکان خارج از وجود نہیں ہے کہ اس مقصد کے لئے مسلمانوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے متعلق سردار پٹیل نے جو تجویز کی تھی کہ اس کا انتخاب صوبجاتی اسمبلیوں کے موجودہ حق رائے دہی کی بنا پر کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ کانگریس کے مطالبہ کا اہم نکتہ یہ ہے کہ ملک کو ایک منتخب اسمبلی کے ذریعہ اپنے آئین کا فیصلہ کرنے کا خود حق ہونا چاہیئے اور یہ اسمبلی جو آئین مرتب کرے حکومت کو اسے منظور کرنے پر رضامند ہونا چاہیئے۔ حق رائے دہی کا معاملہ تفصیل کی بات ہے۔ جداگانہ انتخاب سے قطع نظر کانگریس حق رائے دہی بالغان کی حامی ہے لیکن حکومت اور دیگر کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حق رائے دہی بالغان کا اصول ناقابل عملدرآمد ہوگا سردار پٹیل کی تجویز اس مشکل کے جواب میں تھی لیکن کچھ بھی ہو یہ واضح طور سے معلوم ہونا چاہیئے کہ کانگریس گول میز کانفرنس جیسی نامزد جماعت پر رضامند نہیں ہوگی۔ جب تک کچھ آئینی اصلاحات حاصل کرنے کا مقصد تھا ممکن ہے کہ یہ طریقہ ٹھیک ہوا ہو لیکن جب یہ ملک کی آزادی کی طرف کوچ کا آخری قدم ہے اور اب انقلابی طور سے آئین مرتب ہونا ہے تو یہ کام عوام کے نمائندوں کے ذریعہ ہی ہونا چاہیئے۔ جو وسیع الامکان حق رائے دہی کی بنا پر چنے جائیں۔ اگر حکومت ایک دفعہ ہندوستان کا آزادی کامل کا حق تسلیم کرے تو حق رائے دہی کا معاملہ بلا کسی مشکل کے طے کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ پرامن سمجھوتہ کے لئے کوشش کرنے تک تحریک کو روکے رکھنا تو ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن اسے زیادہ عرصہ تک روکنا ٹھیک نہیں ہوگا اگرچہ مہاتما گاندھی تحریک شروع کرنے سے ایک منٹ پہلے تک بھی وایسرائے سے ملاقات کرنے اور باعزت سمجھوتہ کے لئے امکان معلوم کرنے کو تیار ہوں گے

آپ نے فرمایا کہ میں کانگریس کی صدارت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لینا نہیں چاہتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ میں نے گزشتہ دو برس میں اس سے انکار کیا جبکہ میرا نام تجویز کیا گیا تھا لیکن ملک کی موجودہ صورت حالات نے مجھے اپنی ذاتی سہولت اور آرام کے تمام خیالوں کو بالائے طاق رکھنے پر مجبور کر دیا اور اس لئے میں اس نازک مرحلہ پر ملک کی خدمت کرنے کو تیار ہوا۔

ریلوے بجٹ پر بحث

مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ کے مطالبات پر ۸۰ سے زیادہ تخفیف کی تحریکیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اگرچہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں ان تحریکوں کی تعداد بتائی بھی نہیں ہے لیکن ان سے بحث کے مختلف موضوع چھڑ جائیں گے۔

محصول کی شرح اور مسافروں کے کرایہ میں اضافہ کرنے کی تجویز پر کانگریس نیشنلسٹ اور مسلم لیگ پارٹی دونوں نے تحریکیں پیش کی ہیں۔ ان دونوں پارٹیوں نے تیسرے درجہ کے عام سفر کی حالت پر بحث کرنے کے لئے تحریکیں پیش کی ہیں۔ ابھی تک یوروپین گروپ کی طرف سے کسی تحریک کا نوٹس نہیں دیا گیا۔ اس لئے نہیں معلوم کہ وہ کس موضوع پر بحث چھیڑیں گے حسب معمول تخفیف کی تحریکوں میں سب سے پہلا نمبر مسٹر این۔ ایم جوشی کا ہے جو مزدوروں کے متعلق ریلوے کی پالیسی پر بحث کریں گے۔

۲۲ فروری کو مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر ایس. سی. دت نے کرایہ اور محصول میں اضافہ کی تجویز کی پر زور مخالفت کی ہندوستان کے حالات کے پیش نظر محصول اور کرایہ میں اضافہ سے زبردست نقصان پہونچے گا اس سے صنعت، تجارت اور زراعت سب کو نقصان پہونچے گا۔ آپ نے یہ شکایت کی کہ ممبر کمیونیکیشن نے اخراجات میں کمی کر کے بجٹ کا توازن پورا کرنے کی کوشش کی۔ بڑی بڑی تنخواہ پانے والے افسروں کی تنخواہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ یوروپین پارٹی کے لیڈر مسٹر ایکین نے ریلوے کے مالی نظام کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ریلوے بجٹ نہیں ہے اسکو جنگی بجٹ کہنا چاہیئے اور اسکو امن کے پیمانہ سے نہیں تولا جا سکتا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین نے کرایہ اور محصول میں اضافہ کی مخالفت کی، اور کہا کہ اضافہ کرنے سے رائے عامہ معلوم کر لینا ضروری تھا۔

پروفیسر پی. این بنرجی نے اس دعویٰ کی تردید کی زراعتی پیداوار کو محصول میں اضافہ سے مستثنیٰ کرنے سے کسانوں کو فائدہ پہونچے گا۔ ان سے کسانوں کے بجائے برطانیہ اور فرانس کو فائدہ پہونچے گا۔ جنکو کچے مال کی ضرورت ہے۔

قبائلی علاقہ پر فوجی کنٹرول

وزیرستان کے اندر اور قریب جو فوجی مہم شروع کی جانے والی ہے، اس کے دو مقصد ہوں گے اول یہ کہ بنوں، کوہاٹ روڈ اور قبائلی علاقوں کے درمیان واقعہ نام نہاد قانونی علاقوں سے باغیوں اور ان کے حامیوں کا صفایا کیا جائے۔ علاقہ بنوں کے دیہاتیوں میں اعتماد بحال کیا جائے اور سلسلہ رسل وسائل کی حفاظت کی جائے۔ اس کے بعد احمد زئی علاقہ کا صفایا کیا جائے۔ یہ علاقہ بنوں کے شمال مغرب اور شمال میں واقعہ ہے اور وزیرستان میں یہ علاقہ نہایت مشکل گذار اور پتھریلا ہے۔ یہ علاقہ گہرا اور تنگ گھاٹیوں اور چٹانوں سے پٹا پڑا ہے۔ مخالف گروہ کا یہ خاص اڈہ ہے اور اس علاقہ پر کنٹرول حاصل کرنا مہم کا خاص مقصد ہے اس مہم کو شروع کرنے کے لئے مزید فوج کی ضرورت پڑیگی۔ یہ مہم دریائے ٹوچی سے مشرق کی جانب شمال میں تھل سے لے کر جنوب میں بنوں تک شروع کی جائے گی۔ ان گھاٹیوں میں مخالف گروہ نے اپنے اڈے قایم کئے ہوئے ہیں۔ فقیر ایپی نے بھی ان لوگوں کو بھڑکایا ہوا ہے اور لوٹ مار کرنے کے لئے سیکڑوں لوگ اس گروہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صوبہ سرحد کے قانونی علاقوں میں صورت حالات کو ناقابل برداشت کر دیا ہے، حکومت نے ان لوگوں کے خلاف جرائم کی ایک طویل فہرست تیار کی ہے اور پچھلے ۶ ماہ کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ صوبہ سرحد کے اس علاقہ میں اسوقت تک امن وامان قایم نہ ہوگا جب تک کہ مخالف گروہ کا اس علاقہ سے صفایا نہ کر دیا جائے اور کنٹرول کرنے کے لئے چوکیاں نہ قایم کر دی جائیں اور بہتر قسم کا سلسلہ رسل ورسائل قایم نہ کیا جائے۔

ترکی اور ایران

معتبر ذرایع سے خبر ملی ہے کہ اس بارے میں حقیقی خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ روس جرمنی کی امداد سے ترکی اور ایران پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کاکیشیا کے علاقہ میں روسی فوج کی سرگرمی بڑھتی جا رہی ہے۔ تیل کے مشہور بندرگاہ باٹوں کے چاروں طرف بڑی تیزی کے ساتھ قلعہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور ترکی اور ایران سے روس کی جو سرحد ملی ہوئی ہے اس پر بھی قلعہ بنائے جا رہے ہیں۔ کاکیشیا کے علاقہ میں دو خاص مقامات پر ترکی بھی قلعہ بنا رہا ہے اور اتحادی انجنیر ترکی کی امداد کر رہے ہیں اس سے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی کی کئی لاکھ فوج اس علاقہ میں پہنچ چکی ہے، روس کے اخباروں نے ترکی اور ایران کے خلاف ایک شدید مہم شروع کر دی ہے، فنلنڈ پر حملہ کرنے سے پہلے بھی روس کے اخبار ...

بنگال گورنمنٹ کا نوٹس

کانپور کے مشہور کانگریسی کارکن مسٹر راجندر دت نگم جو آجکل جیل میں ہیں اُن پر گورنمنٹ بنگال کا ایک نوٹس تعمیر کرایا گیا ہے کہ وہ صوبہ بنگال میں بلا حکومت کی اجازت کے داخل نہ ہوں۔

مہتروں کے کوارٹر

کمشنر صاحب نے بورڈ کو لکھا ہے کہ اگر بورڈ مہتروں کے کوارٹر بنانا چاہے تو اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرے، گورنمنٹ آیندہ سال گرانٹ دینے کے سوال پر غور کرے گی۔

اسکول کی عمارتیں

کمشنر صاحب نے بورڈ کو لکھا ہے کہ گورنمنٹ اسکول کی عمارتوں کے لئے ۳ لاکھ روپیہ کی گرانٹ بورڈ کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

آئینہ کانپور

بابو برجیندر سروپ کی شاندار کامیابی

لیجسلیٹو کونسل کے شہر کانپور جہانسی اور ضلع کانپور کا جو الکشن ۱۵ فروری کو ہوا تھا اس کا نتیجہ ۲۲ فروری کو شایع ہو گیا ہے۔ شہر کانپور و جہانسی میں رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ کا مقابلہ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا سے تھا، کل ووٹ ۷۳۲ ریکارڈ کئے گئے جنمیں سے ۳۹۲ ووٹ بابو برجیندر سروپ کو ملے اور ۳۴۰ ووٹ لالہ رامیشور پرشاد باگلا کو، اس طرح ۵۲ ووٹ سے بابو برجیندر سروپ کامیاب ہو گئے۔

بابو صاحب موصوف کی کامیابی دراصل شہر کی کامیابی ہے ہم اس شاندار کامیابی پر بابو صاحب موصوف کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ضلع کانپور میں لالہ رام نرائن گرگ اور پنڈت راج نرائن شکلا میں مقابلہ تھا۔ کل ووٹ ۲۵۸ ریکارڈ کئے گئے جس میں سے ۱۶۸ ووٹ گرگ صاحب کو ملے اور ۹۰ ووٹ شکل صاحب کو اس طرح ۷۸ ووٹ سے گرگ صاحب کامیاب ہوئے ہم گرگ صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ مبارک پیش کرتے ہیں۔

سودیشی نمایش

سودیشی لیگ کی زیر نگرانی جو نمایش پھول باغ میں ہو رہی ہے اس کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں اور اس کا افتتاح ۲۴ فروری ۶ بجے شام کو ملک کی نامور خاتون لیڈی سر وزیر حسن کریں گی۔

منتظمان نمایش پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ نمایش ایک آئیڈیل نمایش ثابت ہو چنانچہ لیڈیز کورٹ کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے جسمیں عورتوں کی دستکاری اور خانہ داری کے انتظامات اور معمولی طور پر رہن سہن کی نمایش صرف عورتیں کریں گی۔

علاوہ اس کے دیگر علمی اور سوشل دلچسپیوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ ملک کے مشہور علم دوست حضرات کے لکچروں کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ مشاعرہ کا انتظام بھی اعلیٰ پیمانہ پر کیا جا رہا ہے جسمیں ہندوستان کے مایہ ناز شعرار کے تشریف آوری کی توقع کی جاتی ہے۔ ایک عالیشان دنگل کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے جسمیں دنیا کے مشہور ومعروف پہلوان ایس بے یوبین آف رومانیہ کو بلایا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ دنگل بھی اپنی نوعیت کا کانپور میں پہلا دنگل ہوگا، بہرحال امید کی جاتی ہے کہ یہ نمایش کانپور میں اپنی نوعیت کی پہلی نمایش ہوگی۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۲ فروری کو مسٹر بی. پی سریواستوا کی صدارت میں ہوا جسمیں مسز سوشیلا سریواستوا کا رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا جسمیں سر سیٹھ ہری ہار سین اور بھائی البرٹ ہار سین کے شاہانہ عطیہ کا شکریہ ادا کیا گیا جو انہوں نے ڈفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کی تعمیر جدید کے لئے تین لاکھ روپیہ دیئے ہیں۔

اس سلسلہ میں بورڈ نے بھی اسپتال مذکور کی گرانٹ میں دس ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ منظور کیا ہے۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ فی الحال مہتروں کے کوارٹر بنانے کے لئے بورڈ اپنے بجٹ میں ۵۰ ہزار روپیہ کی گنجایش نکال لے اور آیندہ سال گورنمنٹ سے وصول کر لے۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ گوردوارہ کمیٹی کے پریسیڈنٹ ماسٹر تارا سنگھ کے کانپور آنے پر انکو ایڈریس دیا جائے۔

گمشدہ سوبجر

گذشتہ اپریل سنہ ۳۹ء میں دو سوبجر معہ بندوقوں کے غائب ہو گئے تھے۔ حال میں خفیہ پولیس نے درگا گنگا پنیرے کے مکان سے ایک بندوق برآمد کی ہے جو کہا جاتا ہے کہ ان ہی سوبجروں میں سے ایک کی بندوق ہے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے تین اور آدمیوں کو موضع نکرہ میں گرفتار کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان ہی لوگوں نے سوبجروں کو گھیر کر قتل کر دیا۔ اور بندوقوں کو فروخت کر دیا۔

پولیٹیکل کانفرنس

۲۵ و ۲۶ فروری کو تحصیل گھاٹم پور میں زیر صدارت مسٹر رفیع احمد قدوائی ضلع کانپور کی پندرہویں پولیٹکل کانفرنس ہوگی جسمیں تقریباً اکہتر دیہات کے کانگریس کمیٹیوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی ہدایت کی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو مسٹر سمپورنانند۔ مسٹر اجیت پرشاد جین مسٹر وینکٹیش نرائن تواری اور مسٹر سلیمان انصاری بھی شریک ہوں گے۔

مزدور سبھا

گذشتہ اتوار کو مزدور سبھا کے جنرل کونسل کا جلسہ پنڈت ہری ناتھ شاستری کی صدارت میں ہوا جسمیں مالکان مل کے خلاف ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ انھوں نے مزدوروں کو ۴۰ فیصدی گرانی کا الاؤنس نہیں دیا جلسہ میں مزدوروں کو ایک جنرل ہڑتال کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کی گئی۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی پر بھی نکتہ چینی کی گئی کہ اس نے مزدوروں کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ مسٹر جان محمد کی فوری رہائی کے لئے ایک درخواست بھیجی جائے مندرجہ ذیل پانچ اصحاب جنرل کونسل کے ممبر بنائے گئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالصمد۔ حکیم کمال الدین۔ مسٹر بہر دواج مسٹر پیارے لال اگروال، اور مسٹر ایس ایس مترا

ایک سال قید کی سزا

مزدور سبھا کے لیڈر مسٹر اشوک کمار بوس کو باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں رائے صاحب راما کانت مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

محرم

عشرہ محرم کانپور میں بخیر وعافیت اور نہایت امن وامان کے ساتھ ختم ہو گیا۔ چونکہ سال گزشتہ محرم کے جلوس نہیں نکالے گئے تھے لہذا امسال قدرتی طور پر نہایت تزک واحتشام کے ساتھ نکالے گئے۔ پولیس کے انتظامات نہایت کافی اور موزوں تھے، جلوسوں کے ہمراہ اول سے آخر تک نہایت مستعدی کے ساتھ مسٹر ہنڈ کوتوال شہر خود موجود رہتے تھے۔

بہرحال پولیس کے انتظامات قابل تعریف تھے جس کے لئے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری

پولیس نے زورا اسٹیشن کے قریب ۱۴ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جو مختلف اسلحہ جات سے مسلح تھے، کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ڈکیتی ڈالنے جا رہے تھے۔

مسلم لیگ

سٹی مسلم لیگ کے ممبروں کے بنانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری مقرر کی گئی ہے۔

مال گودام کے مزدور برخاست

برخاست کرنے کی اطلاع ریلوے یونین کے سکریٹری کو ملی ہے معاملہ لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

بھٹ جی کی تجویز

بھٹ جی نے میونسپل بورڈ کو ایک تجویز اس مضمون کی بھیجی ہے کہ مقامی ڈی۔ اے۔ وی کالج کو دس ہزار روپیہ کی گرانٹ دی جائے۔

یو۔ پی پراونشل کانگریس

یو۔ پی پراونشل کانگریس کے آیندہ سال کے لئے پنڈت سری کرشن پالیوال پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما جنرل سکریٹری اور مسٹر سری پرکاش خزانچی منتخب ہوئے ہیں۔

سبد گل

جب کسی پبلک فنڈ یا امدادی انجمن یا جنگی کاموں کو فائدہ پہونچانے کے لئے کوئی ناچ ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ روپیہ جمع کیا جاتا ہے تو لوگ ازروئے محاورہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے یا فلاں عورت نے ملک و قوم کے لئے بزم رقص و سرود قائم کیا۔

اسی طرح قوم و ملک کے لئے ڈرامے در دیگر کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں، اور چندہ فراہم کیا جاتا ہے، یہ تمام چیزیں دچیریٹی شو، غیراتی تماشہ کہی جاتی ہیں، جب سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے صلح کی کوشش میں اس طرح کا کوئی تماشہ نہیں دکھلایا گیا ہے۔

لیکن امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ نے صلح کے لئے دریائی سفر کا طریقہ اختیار کیا ہے آپ کچھ دنوں کی تعطیل منانے کے خیال سے ایک جہاز پر سیر و تفریح کے لئے جا رہے ہیں لیکن اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ میں سیر و تفریح کے ساتھ ساتھ کچھ کام بھی کروں گا جب اس کام، کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا اور یہ پوچھا گیا کہ آیا آپ اس سفر میں برطانی، فرانسیسی یا اطالوی "اتھریٹیز" سے بھی ملاقات کریں گے تو آپ بالکل خاموش رہے اور ایک جب میں ہزاروں بلائیں ٹالدیں، اب اس پہیلی کو بوجھنا ہمارا آپ کا کام تو ہے نہیں لیکن اگر یہ سچ ہے کہ تفریح کے ساتھ کچھ فرائض بھی انجام دیئے جائیں گے، تو ہمیں اکبر کا یہ شعر یاد آجاتا ہے ؎

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کیساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

کچھ دنوں سے مطالبات تجاویز اور معاہدوں کے سلسلہ میں نکتوں کا لفظ بڑی کثرت سے استعمال کیا جا رہا ہے، کسی زمانے میں امریکہ کے صدر مسٹر ولسن نے چودہ نکات پیش کئے تھے اس کے بعد سے ہر طرف نکتے ہی نکتے نظر آنے لگو سر دست ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ بلقان کی حکومتوں میں جو معاہدہ ہوا ہے وہ سات نکتوں پر مشتمل ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسٹر جناح نے والسرائے سے جو خط و کتابت کی تھی اس میں تین خطوط، ایک تار اور ایک ریزولیوشن کی نقل تھی۔

اس سے ظاہر ہے کہ اب مسلم لیگ کے پاس پانچ نکتہ رہ گئے ہیں، اس کے بعد مہاتما گاندھی اور والسرائے کی ملاقاتوں میں چار دفعہ جو کچھ ناکامیابی ہوئی اسے چار نکتے سمجھنا چاہئیں۔ اس سے نیچے اترئے تو تعمیری پروگرام میں آپ کو تین نکتے نظر آئیں گے، لیکن فارورڈ بلاک کے کاروبار میں جو نکہ دو بوس، یعنی مسرت بابو اور سبھاش بابو، شامل ہیں، اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کو دو نکتے سمجھیں، رہ گیا آخری یعنی ایک نکتہ تو وہ صرف حکومت برطانیہ کے پاس ہو۔

جنگی منافع کا ٹیکس بل

دہلی ۲۰ فروری۔ فیڈریشن آف انڈین چیمبر دکامرس نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے درخواست کی تھی کہ ان کے ایک ڈیپوٹیشن کو جنگی منافع کے ٹیکس بل کے سلسلے میں ملاقات کا موقع دیا جائے معلوم ہوا ہے کہ انھیں ہز ایکسلینسی کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس قسم کی ملاقات سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ کیونکہ بل اس وقت اسمبلی کی سلکٹ کمیٹی کے سامنے ہے جس میں تجارتی مفاد کو مناسب نمائندگی حاصل ہے۔

مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی

دہلی ۱۷ فروری۔ مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا اجلاس دہلی میں ۵ مارچ کو ہوگا اور اس سے اگلے روز یعنی ۶ مارچ کو کانگریس پارٹی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوگی۔

ادب لطیف

سوزش دل!

از جناب ثمر صدیقی ردولوی

ان فردوس بداماں لمحوں کی شیریں یاد اب بھی میری سوگوار آنکھوں کے پیمانے چھلکا دیتی ہے، .... اور وہ سکون آفریں ماحول دل کی اجڑی ہوئی نگری، میں، ایک عظیم ترین انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ ....

جب میں یاد کرتا ہوں ان سنہرے اور قیمتی لمحات کو جو کبھی نشاط آفریں تخیلات کی حسین وادیوں میں، مجھے میسر تھے۔ .... لمحات کتنے ہی، .... غم اندوہ سے مملو ہوں یا مسرت و شادمانی سے معمور! گذر جاتے ہیں۔ تیز ہوا کی مانند؟ بالکل اس خواب پریشاں کی طرح، جس کی تعبیر موت سے زیادہ تلخ ہوتی ہے

آہ! رومانیت کے دور میں وہ کتنا اچھا زمانہ تھا جبکہ پھولوں کے تبسم آفریں جھرمٹ میں پہلے پہل دل کی معصوم کلیاں کھلکھلا کر ہنس پڑیں تھیں۔ .... کیا خبر تھی کہ ..... صبح کا تبسم شام کی پژمردگی میں تبدیل ہو جائیگا۔ .... زمانہ گذرتا گیا .... اور ..... ہزاروں بہاریں آئیں اور گئیں، ...... لیکن مسرت کی دیوی نے مازندگی کے قصر عالیشان میں کروٹ نہ بدلی ....

مسرت اور غم نظام قدرت کے ماتحت تقسیم ہوتے رہے، میں نے کوشش کی، ..... اور دست آرزو دراز کئے کہ شاید وہ چیز حاصل کر لوں جسکا آرزومند ہوں، ...... لیکن قدرت نے مجھے دھتکا دیا ....

میری جہالت آفریں دنیا پر پانی پھر گیا تاہم میں اسکی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوا۔ ایک رات جو زندگی کی پیش بہا رات تھی، میں نے خواب دیکھا کہ ایک نورانی سایہ اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ میرے خیالات کی دنیا میں رقصاں ہے، میری روح اس سے مس ہوئی، میرے دل و دماغ نے محسوس کیا زندگی کی بے چین ساعتوں کا راز سمجھ میں آگیا

آہ! یہ میرے گناہوں عکس تھا جس نے زندگی کی ساری حلاوتوں کو تلخیوں سے بدل دیا تھا جب آنکھ کھلی ...... دو فرشتے میری خوابگاہ میں داخل ہوئے، ایک معصوم ..... دوسرا گناہ آلود .... میں نے کمال ندامت سے توبہ و استغفار کا دروازہ کھٹکھٹایا ....

اہرمن نگاہوں سے پوشیدہ ہو گیا اور یزداں کے پرجلال اور دلکش راگ سنائی دینے لگے! .... میں پھر معصومیت کی دنیا میں پہونچ گیا لیکن وہ آزار کن خلش باقی رہی۔ ....

خلاق فطرت نے یہ کہکر کہ میری سماعت کو مجروح کر دیا کہ ...... یہ خار آفریں کھٹک زندگی کی آخری سانسوں تک اسی طرح برقرار رہے گی۔ .... وہ خواب اور یہ دن برابر اسی آگ میں جل رہا ہوں۔ شاید یہی اس مقدس ہستی کا انتقام اور قدرت کا فیصلہ ہے۔ !

(بقیہ) نے دائرہ عمل بالکل جدا کر دیا ہے۔ اکثر حالات میں تو عورتوں کو عیش پسندی کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ عورتوں کی خامیاں اور کمزوریاں سب مردوں کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اس لئے کسی مرد کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی عورت کو کسی قسم کا الزام دے۔ (جے۔ بی۔ واٹسن)

عالم نسواں

عورت یورپین مشاہیر کی نظر میں

یورپ کے تقریباً تمام مشاہیر نے عورت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان مشاہیر کے خیالات کو ناظرین کے لئے درج ذیل کرتے ہیں

عورت شیطان بھی ہے۔ اور فرشتہ بھی۔ خوش نصیب ہے وہ مرد جسے فرشتہ صفت عورت مل جائے۔ اور بدبخت ہے وہ شوہر جسے شیطانی صفات رکھنے والی بیوی کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے۔ جس خوش نصیب انسان کو فرشتہ صفت عورت مل جاتی ہے، اس کے لئے یہی دنیا جنت بن جاتی ہے۔ اسے روح کا سکون، آسودگی اطمینان، سب کچھ حاصل ہوتا ہے، لیکن جب کسی شخص کو شیطان سیرت عورت سے واسطہ پڑتا ہے تو اس کے لئے یہی دنیا جہنم بن جاتی ہے۔ اور اس کی روح کو کبھی سکون میسر نہیں آتا۔ (جے نیوٹن)

دنیا میں بہت کم انسان ایسے ہیں جنھوں نے عورت کو سمجھنے کی کوشش کی ہو۔ عورت ایسی خوبیوں اور صفات کا مجموعہ ہے جسکی مثال اس کائنات میں موجود نہیں ہے لیکن مردنے ہمیشہ ظاہری آنکھ سے دیکھا ہے۔ ظاہری صورت سے پہچانا ہے اگر مرد دل کی آنکھ سے عورت کو دیکھیں تو انکو معلوم ہوگا کہ وہ محبت کا ایک دریا ہے، ایثار اور قربانی کا مجسمہ ہے، اور اس کی زندگی کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ دوسروں کے کام آئے۔ لیکن افسوس کہ بدنصیب عورت کے سمجھنے والے اس دنیا میں بہت کم ہیں۔ تھیکری

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عورت کو محبت کا فریب دے کر احمق بنایا جا سکتا ہے کیونکہ عورت کو دھوکہ دینے کے لئے دنیا میں محبت سے بڑھ کر کوئی حیلہ نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ جب عورت اس فریب سے واقف ہو جاتی ہے تو اس سے زیادہ مرد کے لئے کوئی چیز خطرناک نہیں ثابت ہو سکتی۔ عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے لیکن یہ چیز اس کے لئے ناقابل برداشت ہے کہ محبت کا فریب دے کر اسے احمق بنایا جائے۔ (السوکک)

دنیا کہتی ہے کہ عورت میں راز کے پوشیدہ رکھنے کی صلاحیت نہیں، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عورت مرد سے زیادہ رازدار ثابت ہوتی ہے۔ عورت جس راز کو چھپانا چاہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس راز کو عورت سے نہیں معلوم کر سکتی کیونکہ عورت میں اسقدر رازداری کا مادہ ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے آپ سے سیکڑوں راز پوشیدہ رکھ لیتی ہے۔ اگر عورتوں میں راز کے پوشیدہ رکھنے کا مادہ نہ ہوتا تو دنیا میں کوئی راز راز نہ رہتا کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا مرد نہیں ہے جسکی رازدار کوئی عورت نہ ہو۔ آسن اپولے)

مختلف اقوام اور مختلف ممالک کی جب دو عورتیں ملتی ہیں تو اس طرح ملتی ہیں گویا وہ دونوں بہنیں ہیں اس کے برخلاف مختلف اقوام اور مختلف ممالک کے مرد ایک دوسرے کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔ جب عورتیں آپس میں ملتی ہیں تو اس طرح گھل مل جاتی ہیں جیسے وہ سب ایک ہیں۔ ان میں چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کا امتیاز بہت کم ہوتا ہے۔ عورتوں کی یہ صفت ان کی صاف دلی کا ایک بین ثبوت ہے۔ (جے۔ بی۔ واٹسن)

عورت کی خامی اور کمزوری صرف اس لئے ہے کہ انکو مردوں کی طرح نہ تعلیم دی جاتی ہے اور نہ تربیت کی جاتی ہے۔ اگر عورتوں کو آزادانہ میدان میں آنے کا موقع دیا جائے تو وہ مرد سے زیادہ مستقل مزاج اور محنتی ثابت ہوں لیکن مردوں نے ان کے (بقیہ)

بچوں کی دنیا

ہماری ترقی

تم نے ریل کا سفر تو کیا ہوگا، اور ہاں ہوائی جہاز بھی اڑتا دیکھا ہوگا۔ اور جب تم بازار گئے ہوگے تو کیا موٹریں اور ٹرام تمہاری نظر سے نہیں گذریں؟ کبھی اس پر بھی غور کیا کہ وہی انسان جو جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ پتوں سے اپنا بدن ڈھانکا کرتا تھا۔ جو نہ کبھی بازار لگاتا اور نہ کوئی رسالہ نکالتا۔ اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ کھانا پکانا بھی نہ جانتا تھا کس طرح اتنی بڑی بڑی چیزیں بنانے لگا۔ لوہے کے دیو چھوٹی چھوٹی پٹریوں پر دوڑا دیئے۔ آسمانوں کی سلطنتوں پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اترانے لگا۔ اور اس کا پاگل پن تو دیکھو کہ چاند کے اندر جانا چاہتا ہے تاکہ اس ننھی منی دنیا کو بھی دیکھ لے۔

آؤ۔ اب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ کس طرح ترقی کی خواہش اور اسے حاصل کرنے کی کوشش نے ہمیں ترقی کا یہ دن دکھایا۔

یہ تو تم کو معلوم ہی ہے کہ انسان پرانے زمانے میں بہت اچھی اچھی چیزیں بناتا تھا اجنتا کے غار اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ زمین سے نکلے ہوئے شہروں کی ہر ہر چیز نے موجودہ زمانے کے لوگوں کی آنکھیں کھول دیں۔ لیکن تم کو تعجب ہوگا کہ جب انسان یہ سب کام کر سکتا تھا۔ تب بھی وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتا تھا۔ اور اگر اس وقت ہم اپنے علم اور اپنی معلومات کو تھوڑی دیر کے لئے بھول جائیں تو ہماری آنکھوں کے سامنے دنیا کے لڑکپن کی تصویر پھرنے لگے۔

آؤ۔ اب ہم ذرا شروع شروع دنیا کی سیر تو کر لیں۔ دیکھنا یہ بہت سارے آدمی اس پودے کے نیچے کیوں جمع ہو رہے ہیں، ارے یہ پتھروں سے اس پودے کی جڑیں اکھاڑ رہے ہیں۔ اور دیکھو تو انھیں شرم بھی نہیں آتی۔ بالکل ننگے ہیں۔ اے لو وہ پودا اکھاڑ ڈالا۔ اور یہ انسان اس کو بانٹ بانٹ کر کھانے لگے۔

تم نے ان لوگوں کو اچھی طرح دیکھ لیا؟ یہ پہلے پہل کے انسان ہیں۔ یہ لوگ پیڑوں کی جڑیں اور پتے کھا کر ہی گذر کرتے تھے۔ بالکل ننگے رہتے اور دل کو ڈرانے والی بات تو یہ ہے کہ یہی آدمی آپس میں لڑتے اور اپنے دشمنوں کی لاشوں کو کھا جاتے۔

لیکن تم جانو خدا بڑا رحیم ہے۔ وہ اپنی اچھی زمین میں ایسی بُری بُری باتیں کب برداشت کر سکتا تھا۔ آخر اس نے ان کے اندر بھی ایک لیڈر پیدا کیا۔ جس نے ان آدم خور لوگوں کو اشاروں سے سمجھایا، بجھایا اور منع کیا۔ پھر اس لیڈر نے پرندوں کی طرف اشارہ کر کے شکار کی ترغیب دی۔ اور ممکن ہے کہ اسی لیڈر نے آگ جلانے اور گوشت کو پکانے کا طریقہ بھی بتایا ہو۔ بھئی یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

لیکن تم جانو کہ جب سب ایک ہی بات کی طرف جھک جائیں تو کیا ہو؟ پس دنیا ہی پرانی نسلوں کے ساتھ ہوا۔ یعنی جب سب انسان درخت اور جانور ہی کھانے لگے تو ان چیزوں کی تعداد میں کمی ہونے لگی۔ اب تو وہ لوگ چکرائے۔ کر کیا کریں۔ کیونکہ پیٹ بھرنا ہی پڑتا تھا۔ آخر کو انسان نے بھیڑ، بکریاں، اور گائے جمع کیں۔ اور انھیں حفاظت سے اپنی نظروں کے سامنے رکھنے لگا۔ اب جہاں کی آب و ہوا ان جانوروں کی پرورش اور نشو و نما کے موافق تھی۔ وہاں ان کی تعداد بڑھنے لگی۔ اور اب وہ جنگلی انسان گلہ بانی کے درجے تک پہنچ گیا۔

لیکن جب بھیڑ، بکریاں، چاروں طرف چلتی پھرتیں تو انھیں جو سبزی ملتی اسی کو صاف کر دیتیں

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۵ پر)

پردۂ فلم

سینما کا اثر بچوں کی زندگی پر

از جناب حکمت اللہ خاں صاحب بی۔ اے الہ آبادی

گذشتہ سے پیوستہ

"بچوں کے دماغ پر متحرک تصویروں کا کیا اثر ہوتا ہے" یہ بھی ایک اہم سوال ہے، ہم کو نہایت غور کے ساتھ اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے ہندوستان میں لاکھوں بچے ہر ہفتہ سینما سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان کے سامنے جو تصویریں پیش کی جاتی ہیں۔ عموماً ان کا پلاٹ بے نوشی، قمار بازی، چوری، ڈاکہ زنی، اغوا، حسن و عشق اور صنف نازک کی عریانیوں سے بھرا ہوتا ہے۔

کمسن اور نابالغ لڑکی اور لڑکوں کے سامنے جب صنف نازک کا راز زندگی کھلتا ہے، وہ اس کی لطافت کو دیکھتے ہیں، عشق بازی کی مشق پر غور کرتے ہیں، عورت و مرد کے تعلقات کو سمجھتے ہیں، تو ان کے دماغ مسموم ہوئے بغیر نہیں رہتے، بچوں کے دماغ میں بالعموم کچھ ایسی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ ہر بات کے اثر کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ ان میں یہ مادہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی بات کی تہ کو پہونچکر اس کی اچھائی یا برائی ڈھونڈ نکالیں، انکی طبیعت نہایت صاف اور سادہ ہوتی ہے، وہ جو دیکھتے ہیں اسے دل میں رکھتے ہیں اور بلا کسی نفع اور نقصان کی تمیز کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اکثر بچوں میں عمل کی قابلیت نہیں ہوتی۔ پھر بھی انکی ذہنیت ضرور متاثر ہوتی ہے۔ اور یہ آخر الذکر صورت زیادہ خطرناک ہوتی ہے، کیونکہ خیالات زہریلے کیڑوں کی طرح آہستہ آہستہ دماغ میں بڑھتے اور پرورش پاتے ہیں حتی کہ وہ قوت ارادی کی شکل میں نمودار ہو کر معصوم اور بے لوث ہستیوں کو گناہوں کی تباہ کن بھٹی میں کھینچ لے جاتے ہیں۔ جہاں ان کی زندگیاں تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں۔ لیکن یہ دیکھکر اور زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے فلم پروڈیوسرز اور ڈائرکٹرز باوجود ان خطرات کے بھی لغو قسم کے پلاٹ تیار کرنے سے پرہیز نہیں کرتے، بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو ملک و قوم کی فلاح اور بہبودی سے زیادہ اپنی مالی منفعت کا خیال ہے، وہ جانتے ہیں کہ ایسے ہی فلم نیچے طبقہ کے لوگوں سے زرکثیر کھینچ کر لاتے ہیں۔

اگر ڈائرکٹرز اور پروڈیوسرز صاحبان کو زیادہ چھیڑا جاتا ہے تو وہ یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں کہ اس قسم کی تصویروں کو پیش کرنے سے ہمارا یہ مقصد ہوتا ہے کہ برے فعل کی برائیوں سے لوگ آگاہ ہو جائیں اور اچھے کاموں کی طرف توجہ کریں۔ لیکن اس بات پر غور نہیں کرتے کہ بچے جو ابھی بدی کو بدی نہیں سمجھتے اور جنھوں نے برائی کے راستہ میں ٹھوکر نہیں کھائی ہو وہ برے افعال کا خاکہ اپنے سامنے دیکھکر بھلا کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر ایک ایسے شخص کو جس کے ہاتھ پیروں میں پانی کو چیرنے پھاڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ دریا میں تیرنا سیکھنے کے لئے چھوڑ دیا جائے تو تیرنا سیکھنے کے قبل وہ دریا میں ڈوب کر اپنی زندگی کھو بیٹھے گا۔ اسلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ فلم کے کردار کو برائیوں سے بچایا جائے۔ اور بچوں کے سامنے صرف ایسی تصویریں پیش کی جائیں جو ان کے لئے حقیقی معنوں میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

مصر اور جرمنی کے درمیان لڑائی

لندن ۱۹ فروری۔ جرمنی نے اب یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مصر اور اس کے درمیان لڑائی چھڑی ہوئی ہے۔ مصر نے ستمبر میں جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات توڑ دیئے تھے مگر نازیوں نے اب تک یہ رویہ ظاہر نہیں کیا تھا کل جرمنی نے فیصلہ کیا کہ وہ یونانی جہازوں میں ہو کر جو مصر کو جو مال جانے والا ہے وہ ضبط کر لیا جائے۔ جرمنی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اب مصر اور اسکے درمیان لڑائی ہے

اقوال زرّیں

محبت کا پرستار بن کیونکہ حقیقت میں محبت ہی خدا ہے۔

خودغرضی، کامیاب ہونے میں ایک بڑی اہم رکاوٹ ہے۔

وطن پرستی خداپرستی کا ایک دوسرا نام ہے۔

بڑے بننے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ چھوٹی باتوں سے بڑے نتائج حاصل کیئے جائیں۔

زندگی کا واحد مقصد انصاف ہے۔

انسانیت اور وطن پرستی میں کوئی فرق نہیں ہے

غدار وہ ہے جو وطن پرست نہیں۔

موت اور بے کاری ایک ہی چیز ہے۔

وقت پر کام کرنا ایک دانائی ہے۔

اگر مخلوق خدا کی عبادت کیجائے تو جنت اسکے لئے اس دنیا میں ہی موجود ہے۔

اگر ہم دوسرے سے انصاف چاہتے ہیں تو ہمیں بھی انصاف کرنا چاہیئے۔

موج تبسم

امیدوار:۔ حضور میں آج کل بیمار ہوں مجھے آپ ملازم رکھ لیجئے۔
مالک:۔ پھر میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے تم سے زیادہ عمر کے لڑکے کی ضرورت ہے۔
امیدوار:۔ لیکن حضور اب تو میری عمر ایک ماہ اور زیادہ ہوگئی ہے۔

غریب بیوی (مالدار شوہر سے)
پیارے تم اکثر یہ کہا کرتے ہو کہ میں بڑا ایثار پسند ہوں اور بڑا غریب نواز ہوں لیکن میں نے تو کوئی ایثار پسندی اور غریب نوازی دیکھی نہیں۔
شوہر کیا یہ ایثار پسندی نہیں اور غریبہ نوازی نہیں ہے کہ میں نے تم جیسی عورت سے شادی کرلی ہے

شانتارام:۔ مجھے ریل کے سفر سے سخت نفرت ہے کیونکہ میں جس کمپارٹمنٹ میں بیٹھا ہوں اس میں دو چار آدمی بات چیت کرنے والے ضرور موجود رہتے ہیں
جمنا پرشاد پھر آپ کیا چاہتے ہیں؟
شانتارام میں! بالکل خموشی اور سکون چاہتا ہوں
جمنا پرشاد تو پھر آپ مال گاڑی میں سفر کیجئے۔

چنچل بیوی پیارے تم بہت اچھے شاعر ہو! مجھے تمہاری شاعری بہت پسند ہے۔
شاعر شوہر آپ کی ذرہ نوازی ہے۔
بیوی:۔ لیکن پیارے! تم بیوقوف بھی ہو۔
شوہر:۔ یہ بھی سچ ہے کیونکہ اگر مجھ میں یہی ایک بات نہ ہوتی تو آپ سے شادی ہی کیوں کرتا۔

قاسم:۔ رشید! آج کون سی تاریخ ہے۔
رشید:۔ آج پہلی تاریخ ہے۔
قاسم:۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کیا آج تم نے جنتری میں دیکھا تھا۔
رشید:۔ نہیں، آج امی جان ابا جان سے محبت کے ساتھ بات چیت کر رہی تھیں۔

دلچسپ معلومات

سات ہزار میل سے مرض کی تشخیص

یورپ میں آج کل ریڈیو سے بہت سے مفید کام لیئے جا رہے ہیں، حال ہی میں ایک ڈاکٹر نے جو مریضہ سے سات ہزار میل کے فاصلہ پر تھا ریڈیو کے ذریعہ سے اس کے حالات معلوم کیئے اور علاج بھی شروع کر دیا۔

مریضہ ارجنٹا کے شہر بوئنوز ایرز میں رہتی ہے اور معالج جرمنی کے دارالخلافہ برلن میں ریڈیو کی مختصر لہروں کے آلہ پر ان دونوں کی بات چیت کرائی گئی جو تقریباً ۱۰ منٹ تک جاری رہی۔

دوران گفتگو میں ایک دوسرے کی آواز کو بخوبی سن سکتا تھا، گفتگو کے بعد ڈاکٹر نے مرض کو تشخیص کرلیا اور اس کا نسخہ بذریعہ تار بحری راستہ بھیجدیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ ٹیلیفون پر بھی ہوا ایک ماہر قفل کو جو اڈاہو میں رہتا ہے اوریگن کے ایک شخص نے ٹیلیفون پر ملایا یہ شخص کسی دفتر میں ملازم تھا اور اس سے دفتر کے سیف کا کنجھا کہیں کھو گیا تھا۔

ملازم نے ٹیلیفون کے رسیور کو سیف کے دروازے کے قریب رکھدیا اور اس ماہر نے سیف کے دروازے کی کمانیوں کے گرنے کی نامعلوم آواز کو ٹیلیفون کے ذریعہ سنکر ملازم دفتر کو اس کے کھولنے کی ترکیب بتادی جس سے تقریباً پانچ منٹ کے اندر ہی سیف کا دروازہ کھل گیا۔

افسانہ

کنواری لڑکی

از جناب وقار صاحب انبالوی

ذیل میں ہم ایک ایسا افسانہ درج کر رہے ہیں جس میں ایک معصوم لڑکی کے احساسات اور جذبات کو لائق افسانہ نگار نے انتہائی قابلیت کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

ساون کے بھیگے بھیگے دن تھے پروائی ہوا چلتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرلبے رونق اور اداس گاؤں بہشت کا ایک گوشہ بن گیا ہے پھوار پڑتی تو یہ محسوس ہوتا کہ دنیا کا غم دل سے دھلا جا رہا ہے، اور مور کوکتے تو ان کی دلگداز آواز سے روح جھومنے لگتی دھوپ نہ چھاؤں، گرمی نہ سردی عجیب دن تھے، اور عجیب سماں تھا، خواہش کے مطابق نہ سہی ضرورت کی تمام چیزیں گاؤں میں مہیا ہو ہی جاتی ہیں اور نہ بھی ہوں تو بھی قدرت نے جذبات کے معاملہ میں تو کوئی فرق نہیں رکھا، اس لیئے افلاس و تباہی کی گھنگھور گھٹاؤں میں بھی جذبات کی بجلی کوندتی تھی جذبہ خوشی کا ہو یا غم کا، دیہات کی صاف و سادہ فضا میں جسطرح پرورش پاتا ہے اور اسکے اظہار کی جو نوعیت گاؤں میں ہوتی ہے شہر میں وہ بات کہاں؟۔

ایک قیامت جس کا سامنا ہر چوماسہ میں کرنا پڑتا ہے۔

جھولا تھا کمسن، الھڑ، بے باک، اور شوخ لڑکیاں کہیں کہیں، شرمیلی، جوان کنواریاں مہندی رچی سہاگنیں دیوار کی اوٹ میں تھم گاڑے جو جھولے پر ہیں وہ جھول رہی ہیں، جو جھلا رہی ہیں وہ پینگ کے ساتھ ساتھ جھوم رہی ہیں اور ہلکے ہلکے سروں میں جن کے دھیمے پن میں خوف کی نہیں حیا اور غم کی جھلک ہے گا رہی ہیں گاؤں کے سادہ جفاکش اور مسلسل کام کرنے والوں میں اہل دل نظر کہاں؟

ہوں بھی تو منظر کی یکسانی وہ بری بلا ہے کہ غالب بہشت پر دوزخ کو ترجیح دیتا ہے، ان کے نزدیک جھولا بے فکری لڑکیوں کا کھیل تھا یا سسرال کے میکے میں آئی ہوئی سہاگنوں کا دل بہلاوا اس کی رومانیت سے وہاں کون واقف کوئی بہت فراخدل بزرگ ہوئے تو مسکرا کر نکل گئے گاؤں کے مرد گھروں میں آتے ہیں تو کسی ضرورت سے اس لیئے کبھی کبھی یہ نظارہ رقصاں ساکن بھی ہو جاتا ہے اور کوئی نہ کوئی لڑکی کسی کام سے چلی جاتی ہے۔

لڑکیاں اطمینان سے ان دنوں میں جھومتی ہیں جب بارش موسلا دھار پڑے، اور چاول کی بو دلگائی جائے، مرد سارا سارا دن کھیتوں میں بڑی بوڑھیاں گھر کے کام کاج میں، اور نوعمر لڑکیاں جھولے پر ہلکی ہلکی پھوار، مست مست ہوا، رسیلے رسیلے گیت حسن معصوم کے قہقہے اور چہچہے، جنت میں کیا ہوگا جو گاؤں میں ہے؟۔

آہ! قدرت اپنی فیاضی کے جوہر کہاں دکھاتی ہے! لڑکیاں جھولے پر ہنستی ہی نہیں، روتی بھی ہیں اور بعض گیتوں پر تو آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی ہیں یہ گیت یا تو سسرال میں ماں باپ کی یاد...... یا میکے میں ساس نندوں کے مظالم کی داستان پر مشتمل ہوتے ہیں، جھولا اس وقت "پھانسی" بن جاتا ہے اور گیت چبھتے ہوئے "نشتر"، اس کے بعد دل کا بوجھ جو ذرا تو پھر وہی چہچہے اور قہقہے۔

ایک دن بارش ختم ہو چکی تھی لیکن کھلا نہیں تھا سامنے صحن میں کچھ نوعمر لڑکیاں جھول رہی تھیں اور سہاگنیں بھی ایک سماں باندھے ہوئے تھیں جو ایک گیت ختم ہوا دوسری نئی سہاگن نے یہ گیت چھیڑ دیا۔
"ونگھٹ سے لاگی یاریاں"

جھولے پر جو جوڑی بیٹھی تھی اس میں سے ایک گانے والیوں کا ساتھ بھی دے رہی تھی اور پاؤں سے ٹھوکے دے دے کر دوسری سے بھی اشاروں اشاروں میں گلے سے گلا ملانے کو کہہ رہی تھی۔

دوسری لڑکی جس کا چمپا نام تھا تھی تو نہایت شوخ طرار لیکن اسے نہ جانے اس وقت کیا چپ لگی کہ نہ گانا تھا نہ گایا۔

باری ختم ہوئی جھولا تھمکا، پھر ایک نئی جوڑی بیٹھی چمپا جھولے سے اتری تو اس کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں لڑکیاں پینگ وینگ سب بھول گئیں پہلے تو سب نے حیرت سے چمپا کی طرف غور سے دیکھا اور پھر ایک دوسری پر معنی خیز نظریں ڈالیں، اس ہجوم میں جو بالکل چپ چاپ تھا نگاہوں نگاہوں میں خدا جانے کیا باتیں ہوگئیں، چمپا نے بہت کچھ چاہا کہ ضبط کرے لیکن آنسو تھے کہ امنڈے آرہے تھے، وہ جھلاتی رہی اور ڈوپٹے کے آنچل سے آنسو پونچھتی رہی ساتھ کی کھیلی سہیلیوں کو یہ گوارا نہ ہوا کہ ہنسی ہنسی کے گیتوں میں کوئی روئے، اور سارا مزہ کرکرا ہو جائے، گیت میں آخر رونے کی کونسی بات تھی، لڑکیوں سے خدا بچائے جھولا تھما تو اس مرتبہ ایک بحث چھڑ گئی اب چمپا نگاہوں کا نہیں زبان کا ہدف تھی۔ (باقی بر صفحہ ۸ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

قوم پروروں اور سامراج پرستوں میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

مہاتما گاندھی کا اہم اظہار خیال

بمبئی ۱۷ فروری۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں "کیا یہ جنگ ہے" کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لارڈ زٹلینڈ نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اگر وہ برطانوی حکومت کے پختہ نظریہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تو پھر قوم پروروں اور سامراج پرستوں کے درمیان مفاہمت کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔ اور یہ قوم پرستوں کے خلاف اعلان جنگ" کے مترادف ہے۔ آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر جنگ میں برطانیہ کی کامیابی کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان کی غلامی کا پٹہ اور بڑھ جائے گا۔ تو میں اس کامیابی کے لئے دل سے پرارتھنا نہیں کر سکتا" مہاتما جی شروع میں فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں برطانوی سلطنت کے ہاتھوں نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ اس کے چار ستون قایم کئے ہیں۔ یورپین مخصوص مفاد۔ والیان ریاست اور فرقہ وارانہ تفریق۔ آخری تین ستون پہلے ستون کے ماتحت ہیں۔ حقیقت شناس اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ احساس سلطنت کو ختم کرنے سے پہلے ان چاروں ستونوں کو ہٹانا ضروری ہے مگر قوم پروروں سے کہا یہ جا رہا ہے کہ تم فوراً اپنے ان چار ستونوں کو ہٹاؤ بعد میں ہم ہندوستان کے ساتھ ایک آزاد ملک کا سا سلوک کریں گے دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتے ہیں کہ "یورپین مفادوں کی حفاظت کرو۔ خود اپنی فوج بناؤ۔ والیان ریاست اور فرقہ پرستوں (جو اقلیتوں کے نام سے مشہور ہیں) کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

فرقہ پروروں کا مطالبہ

سلطنت کے جذبہ کو تباہ کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ہم پر یورپین مفادوں کو تھوپا۔ ان کی مدافعت کے لئے آپ نے فوج بنائی آپ اپنے مقصدوں کے لئے موجودہ والیان ریاست کو استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ ہی نے انھیں بنایا آپ ہی نے بگاڑا۔ آپ نے نئے نئے راجے مہاراجے پیدا کر دیئے۔ اور انکو وہ اختیارات دیئے جو انھیں پہلے حاصل نہ تھے۔ حقیقتاً آپ نے ہندوستان کو اس طرح تقسیم کر دیا۔ کہ وہ کبھی ایک آواز ہو کر آپ کے خلاف کھڑا نہ ہو۔ آپ نے ہمیں فرقہ بندی اور ذات پات کی لعنت میں مبتلا دیکھکر ہماری کمزوری سے فایدہ اٹھایا۔ اور اس تفریق کو اس قدر واضح کر کے پیش کر دیا۔ کہ بالآخر یہ دعوے کئے جانے لگے کہ ہندوستانی ایک قوم نہیں ہیں۔ اور انھیں آزادی نہیں ملے گی۔ ان تمام مشکلات میں ایک اضافہ یہ بھی ہوا کہ آپنے اپنے ہتھیاروں میں کمی کرنے کی پالیسی سے ساری قوم کو نامرد بنا دیا۔ مگر ماضی کے واقعات کا ہم آپ پر الزام نہیں لگاتے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم آپکی بہادری مہارت اور فہم کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں آپ سے پہلے جن لوگوں نے سلطنت کو بنایا تھا آپ نے ان کی نقل کی ہے اور مختلف طریقوں سے آپنے ان پر فوقیت حاصل کرلی ہے۔ لیکن کیونکہ آپ ہندوستان کو اس واجب حق دینے کا فیصلہ کرنے کا اعتراف کر چکے ہیں۔ تو پھر اپنی پیدا کی ہوئی تمام مشکلات کو راستے سے ہٹائیے۔ آپ ہم سے راستے کی ان مشکلات کو محسوس کرنے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اور انکو مٹانے کے لئے ہم سے امداد بھی مانگ سکتے ہیں۔ اگر آپ ایماندار ہیں تو بہتر کام کرنے کے لئے ہمیں اپنی مرضی پر چھوڑیں گے۔ آپ کو ہمارے انصاف کے جذبہ پر اعتماد رکھنا چاہیئے آپ کے مضبوط ہتھیار ہم کو یہ نہیں بتا سکتے کہ حق اور انصاف کے کام کو انجام ... تو اسی وقت

تو آپ ہمارے ملک کے نظام حکومت مرتب کرنے کا معاملہ نہ صرف ہم پر چھوڑ دیں گے۔ بلکہ اگر ہم آپ کی مدد چاہیں تو مدد بھی کریں گے۔

لارڈ زٹلینڈ کا جواب

ان تمام باتوں کا لارڈ زٹلینڈ نے جو جواب دیا ہے وہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"ہندوستان پر ہمیں جو قدرت و اقتدار حاصل ہے ہم اسے قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کو وہ آزادی دیں گے۔ جو ہم آپ کے لئے اچھی سمجھتے ہیں۔ موجودہ جنگ ہم اس لئے لڑ رہے ہیں کہ ہماری سلطنت سے انتشار دور ہو جائے۔ اگر آپ ان شرطوں پر امداد دیں تو ہم آپ کی امداد چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے اور آپ کے دونوں کے لئے اچھا ہے۔ اگر آپ نے مدد نہ دی تو ہم اس کے بغیر ہی لڑینگے۔ آپ کے علاوہ ہندوستان میں دوسرے بھی ہیں جن سے ہمیں معاملات طے کرنے ہیں۔ ہندوستان میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو برطانوی راج کے نمائندوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہندوستان کے دنی دار حلقوں سے ہمیں جو امداد مل رہی ہے۔ اس سے ہم لڑائی جیت لیں گے جب وقت آئے گا تو ہم مزید اصلاحات نافذ کرکے ان کی خدمات کا اعتراف کریں گے۔ جیسا ہم کہتے ہیں کہ دنیا کو جمہوریت کے لئے محفوظ کر دیں گے۔ تو اس سے ہمارا مطلب ہوتا ہے کیونکہ ہم دنیا کی سب سے بڑی جمہوری طاقت ہیں۔ اس لئے اگر ہم محفوظ ہیں تو ہمارے ساتھی بھی محفوظ ہیں۔ ہندوستان کی طرح جو ملک ہمارے ماتحت ہیں انکو درجہ بدرجہ جمہوریت کا فن سکھایا جائے گا۔ تاکہ ان کی ترقی ناہموار نہ ہو اور انھیں ان مشکلات سے نہ گزرنا پڑے جن سے ہم گزر چکے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس منطقی تجزیہ سے لارڈ زٹلینڈ کے جذبات کو کوئی ٹھیس نہیں لگے گی۔ اگر یہ تمام باتیں صحیح ہیں تو قوم پروروں اور سامراج پرستوں کے درمیان معاملات بالکل صاف ہیں اور ان کے درمیان کوئی میدان اشتراک نہیں ہے۔ زٹلینڈ کے خیالات اگر برطانوی حکومت کے پختہ نظریہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تو یہ قوم پرستوں کے خلاف اعلان جنگ ہے؟ اگر موجودہ جنگ میں برطانیہ کی فتح ہندوستان کی غلامی کے پٹے میں مزید اضافہ کا باعث ہوگی تو میں دل سے اس فتح کے لئے پرارتھنا نہیں کر سکتا۔ میں یہ آخری فقرہ بڑے غمگین دل کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔

صدارتی انتخاب ایک نظر میں

دہلی ۱۹ فروری۔ کانگریس کے ۲۰ صوبوں میں سے دہلی اور بنگال نے صدارتی چناؤ میں حصہ نہیں لیا۔ سندھ کا نتیجہ ابھی تک نہیں ملا ہے۔ باقی ۱۷ صوبوں کے نتیجے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

صوبہ	مولانا آزاد	مسٹر رائے
پنجاب	۱۸۸	۲۳
یو۔پی	۲۷۲	۴۹
صوبہ سرحد	۴۸	۲
بہار	۲۳۴	۱۹
بمبئی	۱۹	۱
اندھرا	۱۴۳	۱۵
تامل ناد	۱۶۸	۹
کرالہ	۸۲	۱
مہاراشٹر	۱۲۷	۱۷
کرناٹک	۹۲	۱۹
سی پی (ناگپور)	۲۱	۴
دوسریا	۲۶	۵
اڑلیسہ	۱۱۹	۴
آسام	۴۵	۳
مہاکوشل	۹۷	۹
اجمیر	۳	صفر
گجرات	۱۱۱	۱

پارلیمنٹ کا ڈیپوٹیشن ہندوستان آئیگا

لندن ۱۶ فروری۔ تقریباً دو ماہ ہوئے اس طرح کی ایک تجویز پیش ہوئی تھی کہ انگلینڈ سے ایک ڈیلی گیشن جس میں پارلیمنٹ کی سب پارٹیوں کے نمائندے شامل ہوں ہندوستان جائے لیکن وائسرائے اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان بات چیت کے نتیجے کا انتظار کرنے کے لئے یہ تجویز پیچھے پڑ گئی تھی اب پھر یہ تجویز سامنے آگئی ہے۔ اور حال ہی میں جو انڈین نیشنل کمیٹی بنی تھی وہ اس کے لئے خاص طور پر کوشش کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبر بھی اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ تجویز ہے کہ ۸ ممبران کا ایک ڈیلی گیشن ۱۲ مارچ کے قریب ہندوستان جائے۔ اور رام گڈھ کانگریس کے اجلاس میں شریک ہو اور وہاں ہندوستان کے جذبات کی طاقت کا اندازہ لگائے۔ مسٹر ورنن بارٹلٹ مسٹر ڈوبائی اور لارڈ لسٹول بھی ڈیلی گیشن میں شامل ہوں گے۔

Grand Opening Night!

شاندار افتتاح

شاندار افتتاح

عظیم الشان اور قابل دید سودیشی نمائش

کانپور سودیشی نمائش!

بمقام پھول باغ کان پور

۲۴ فروری سے ۱۲ مارچ ۱۹۴۰ء تک

روزانہ ۴ بجے شام سے ۱۱ بجے رات تک

جس کا افتتاح

ممتاز خاتون لیڈی سر وزیر حسن کریں گی

جس میں ملک کے اعلیٰ صنعت و حرفت کے قابل قدر نمونے آپ کے پیش نظر ہونگے۔

دلچسپیاں — ملکی صنعت و حرفت کی نمائش کے علاوہ آپ کی دل چسپی کے لئے بہترین دل چسپی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

لیڈیز کورٹ — اس مرتبہ لیڈیز کورٹ کا خاص طور سے انتظام کیا گیا ہے جس میں عورتوں کی بہترین دستکاری کے نمونے اور حفظان صحت کے اصول کے مطابق خانہ داری کے نمونے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

ان سب دل چسپیوں کے باوجود

ٹکٹ داخلہ صرف دو آنہ ۲ر

دو آنہ 2 ANNAS

ہندوستان میں صرف ایک قوم آباد ہے

ابوالکلام آزاد کا اہم انٹرویو

لاہور ۱۰ فروری. موجودہ صورت حالات جاری نہیں رہ سکتی. رام گڈھ کانگریس کے اجلاس کے بعد کانگریس کو جو اگلا قدم اٹھانا پڑے گا. وہ قدم سول نافرمانی کا ہوگا. یہ سول نافرمانی کیا صورت و شکل اختیار کرتی ہے. اس کے متعلق میں اسوقت کچھ نہیں کہہ سکتا" یہ اہم اعلان کانگریس کے صدر منتخب مولانا ابوالکلام آزاد نے میاں افتخارالدین ایم. ایل. اے. کی کوٹھی پر لاہور کے اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران میں کیا، آغاز میں اخبار نویسوں نے مولانا صاحب کو ان کے صدر منتخب کئے جانے پر مبارکباد دی. جس پر مولانا صاحب نے اخبار نویسوں کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا.

سوال:- اب جبکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے آپ کے صدر منتخب کئے جانے کا باقاعدہ اعلان ہو چکا ہے کیا آپ فرمائیں گے کہ آپ کا انتخاب گاندھی جی یا گاندھی ازم کی فتح ہے مولانا صاحب نے جواب میں کہا کہ یہ ایک پیچیدہ سا سوال ہے. پچھلے تین سال سے کانگریس ورکنگ کمیٹی میں میرے رفیق اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ میں کانگریس کی صدارت کروں. مگر میں انکار کرتا رہا. ۳۸ء میں مجھ پر زور دیا گیا. مگر میں اس ذمہ داری کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوا. ۳۹ء میں حالات نے جو صورت اختیار کی وہ سب کو معلوم ہے. اس مرتبہ پھر ورکنگ کمیٹی میں میرے رفیقوں نے اصرار کیا. چنانچہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا. ۳ ستمبر کے بعد حالات میں یکایک تبدیلی آ گئی. ان حالات کے پیش نظر کانگریس نے جو طریق کار اختیار کرنے کا فیصلہ کیا. اس میں میں نے سرگرم حصہ لیا. صوبوں میں گورنمنٹوں کا بوجھ اٹھا کر کانگریس نے ملک میں سیاسی زندگی پیدا کر دی تھی. مگر ۳ ستمبر کے بعد حالات نے اچانک نیا ورق الٹ دیا. اور جب میرے رفیقوں نے اصرار کیا کہ اس موقعہ پر میری خدمات ملک کے لئے مفید ہو سکتی ہیں. تو میں نے محسوس کیا کہ مجھے اس ذمہ داری کو قبول کرنے میں کوئی جھجھک نہیں ہونی چاہیئے. میں اس عزت افزائی کے لئے اپنے رفیقوں کا شکر گذار ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس عہدہ کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے میں مجھے انکا پورا پورا تعاون اور اعانت حاصل ہوگی. یہ بات صاف ظاہر ہے کہ میرا انتخاب گاندھی جی کی لیڈرشپ کی فتح ہے اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی نے جو طریق کار اختیار کیا ہے. ملک کو اس پر پورا اعتماد ہے.

ہندو مسلم مسئلہ

سوال:- کیا آپ کانگریس کے آئندہ پروگرام پر روشنی ڈالیں گے ؛ کیا آپ اپنے عہد میں ہندو مسلم سوال کے حل کرنے کی پھر کوشش کریں گے ؟

مولانا صاحب نے جواب میں کہا کہ جہاں تک ہندو مسلم سوال کے حل کا تعلق ہے، وہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہا ہے. مگر اسوقت اصلی سوال فرقہ وارانہ نہیں. بلکہ سیاسی مسئلہ ہمارے سامنے ہے. یہ بات صاف ظاہر ہے کہ رام گڑھ میں کانگریس کے اجلاس کے بعد موجودہ صورت حالات قائم نہیں رہ سکتی. کانگریس کو جو قدم اٹھانا ہے وہ اٹھائے گی. اور یہ ظاہر ہے کہ وہ قدم سول نافرمانی ہوگا. یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس شکل میں ہوگی. ہندوستان کا سیاسی مطالبہ فرقہ وارانہ سوال سے وابستہ نہیں. میں اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ سیاسی مطالبہ فرقہ وارانہ سوال کے حل پر موقوف ہے. یہ ٹھیک ہے کہ کانگریس آئندہ جو تحریک شروع کرے. اس کے لئے فضا موزوں ہو. مگر یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ جب تک فرقہ وارانہ سوال حل نہ ہو. آئندہ کوئی قدم نہ اٹھایا جائے، فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے کانگریس کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اگر مسلم لیگ صحیح راستہ اختیار کرے تو اس کے لئے بھی کھلا ہے.

مولانا صاحب نے ہندوستان میں دو علیحدہ قوموں کے متعلق مسٹر جناح کی تھیوری پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ میں اس تھیوری کو صحیح تسلیم نہیں کرتا. ہندوستان میں صرف ایک ہی قوم ہے، دو نہیں. مشترکہ ورکنگ کمیٹی کے متعلق مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگر اصولوں اور نظریہ کا اختلاف ہو تو میں بھی ملی جلی ورکنگ کمیٹی کے حق میں نہیں. میں نے پنجاب میں کانگریس کے مختلف گروپوں کی ورکنگ کمیٹی میں نمائندگی کی اس لئے حمایت کی ہے کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں اصولوں کا کوئی اختلاف نہیں بلکہ محض ذاتی اختلاف ہے. میں نے یہاں محسوس کیا کہ دونوں خواہش تعاون ہے، اس لئے میں نے اس امر پر اظہار رضامندی کیا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی میں سب گروپ مل جل کر کام کریں.

مشترکہ وزارتیں

اس سوال کے کہ صوبوں میں مشترکہ وزارتیں قایم کرنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جواب میں مولانا صاحب نے کہا کہ کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں. اس لئے اسوقت یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا جب تک آزادی کامل کے متعلق کانگریس کے مطالبہ کو منظور نہ کیا جائے. کانگریس پھر وزارتیں قبول کرنے کو تیار نہ ہوگی.

ذاتی طور پر کانگریسی اصحاب وزراء کی غیر کاری دعوتوں میں شریک ہو سکتے ہیں یا انہیں مدعو کر سکتے ہیں. جب چودھری کرتار سنگھ کی طرف سے سر چھوٹو رام کو دعوت دینے کا سوال آیا تھا. تو میں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا. اور ڈاکٹر گوپی چند لیڈر کانگریس اسمبلی پارٹی کو اس کے متعلق لکھ دیا تھا.

کل کو اگر وزیر کے لڑکے کی شادی ہو اور وہ کانگریسی اصحاب کو دعوت دیں تو وہ اس میں شریک ہو سکتے ہیں.

ڈاکٹر گوپی چند کے استعفے کے متعلق آپ نے کہا کہ اس معاملہ میں کچھ غلط فہمی سی پیدا ہو گئی تھی. مجھے خوشی ہے کہ وہ دور ہو گئی ہے.

اس کے بعد سندھ کی موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی مولانا صاحب نے ان تمام حالات پر روشنی ڈالی جو اللہ بخش وزارت کے قایم ہونے پر رونما ہوئے ہیں. انہوں نے فرمایا کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم نے صورت حالات کو بہت پیچیدہ بنا دیا ہے. ایک طرف تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ انہیں منزل گاہ دیں گے. اور دوسری طرف ہندوؤں سے کہا کہ یہ معاملہ ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا. آپ نے مزید کہا کہ میں سندھ کے جھگڑے کے متعلق عنقریب ایک مفصل بیان جاری کروں گا.

سر فریڈرک سائکس کا مضمون

لندن (بذریعہ ڈاک) اخبار ٹائمز میں سر فریڈرک سائکس سابق گورنر بمبئی کا ایک مضمون شایع ہوا ہے جو دیسی راجاؤں کے حق میں اور کانگریس کے خلاف ہے. اس مضمون میں لکھا ہے کہ والیان ریاست کے یہاں بدانتظامی اور ظلم تو مستثنیات سے ہے. ورنہ عام طور پر انتظام بہت اچھا ہے اور روشنی یافتہ اور جدید کی تعریف اس پر پوری طرح صادق آتی ہے. کانگریس والے تو والیان ریاست کو تباہ کر کے توازن کو ہی تباہ کرنا چاہتے ہیں. یہ لوگ جمہوریت کے بے غرض دلدادہ نہیں ہیں

سر صاحب جی مہاراج

آگرہ ۱۵ فروری. ڈسٹرکٹ وسشن جج آگرہ نے ایک بڑے اہم مقدمہ کا فیصلہ سنایا، اس مقدمہ میں سر صاحب جی مہاراج مرحوم کے دونوں لڑکوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مسٹر سنہرا ج کو میر صاحب جی مہاراج کی کتابوں کے چھاپنے کا حق نہیں ہے. مسٹر سنہراج نے جو مسٹر مہتہ کو سر صاحب جی کا جانشین مانتے ہیں کا دعویٰ تھا سر صاحب جی نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب الہامی کیفیت رکھتا ہے. اس لئے ان کی تصنیفوں کا کوئی کاپی رائٹ نہیں ہو سکتا. عدالت نے حکم امتناعی جاری کر دیا ہے کہ آئندہ مسٹر سنہراج یہ کتابیں نہ چھاپئیں اور جو کتابیں چھپی ہیں. ان کے متعلق یہ حکم صادر کیا کہ پندرہ روز کے اندر مدعیوں یعنی مسٹر پریم سروپ اور مسٹر شانتی سروپ کو واپس کر دی جائیں.

کرایہ اور محصول میں اضافہ

بمبئی ۱۶ فروری. مسٹر سی بی مہتہ صدر انڈین مرچنٹس چیمبر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہ وقت ریلوے کا کرایہ اور محصول بڑھانے کے لئے بہت ناموزوں ہے. وہ فرماتے ہیں کہ عام حالات میں تو نمایاں منافع ہوا ہوتا اور مسافروں اور سامان لے جانے والوں پر زیادہ بار نہ پڑتا. اس وقت ہندوستان ایک کساد بازاری کے دور سے گذر رہا ہے اور بارہا محکمہ ریلوے سے کہا گیا کہ وہ زرعی پیداوار پر محصول گھٹائے مگر کچھ نہیں کیا گیا لیکن حالات قدرے بہتر ہونے ہی یہ مزید بوجھ ڈال دیا گیا گویا زائد منافع ٹیکس بل کے بعد یہ دوہرا مار ہے.

لٹہ پولیٹیکل کانفرنس میں مسٹر رفیع احمد قدوائی کی اہم تقریر

جھانسی ۱۶ فروری. وہ لوگ بیوقوفوں کی دنیا میں رہتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ کانگریس اپنے مطالبات کو کم از کم کر دے گی. یا وہ کسی نہ کسی قیمت پر حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کو تیار ہے. کانگریس کے تمام گروپ، خواہ وہ دائیں بازو والے ہوں. یا بائیں بازو والے اس بات کا مضبوط ارادہ کر چکے ہیں کہ کانگریس کے مطالبات نہ تو کم ہو سکتے ہیں اور نہ وہ کم ہوں گے". یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر یو. پی نے اپنے پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے فرمائے کانفرنس میں تقریباً ۳۰ ہزار آدمی شریک تھے. اور زیادہ تر کسان تھے. موجودہ آئینی جمود کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان بنیادی اختلافات ہیں. اس لئے یہ جمود ناقابل حل ہے. مسٹر قدوائی نے فرمایا کہ مستقبل قریب میں کانگریسی وزارتوں کے واپس آنے کا کوئی امکان نہیں ہے. وجہ بالکل ظاہر ہے کہ کانگریس اور حکومت میں بنیادی اختلافات ہیں. کانگریس تو یہ چاہتی ہے کہ اسے اپنا نظام حکومت خود مرتب کرنے کا حق دیا جائے انگریز اپنی ملکیت کو ٹالیں. اور وہ ہماری کوئی رہنمائی نہ کریں. لیکن اس کے بالکل برعکس برطانیہ اپنا قبضہ اٹھانا نہیں چاہتا. اور وہ ہر طریقہ سے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنا چاہتا ہے. جب تک یہ اختلاف دور نہ ہو حکومت اور کانگریس میں انتظامی دائرہ یا جنگ کے چلانے کے معاملہ میں تعاون ہونا ناممکن ہے. اس عدم تعاون کا صرف منفی پہلو ہے لیکن اگر برطانیہ نے ہندوستان کے ساتھ یہ طریقہ عمل متواتر جاری رکھا تو گاندھی جی جن کا پیالہ صبر آسانی کے ساتھ لبریز نہیں ہوتا سامراج کے خلاف جنگ شروع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے. سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر قدوائی نے فرمایا کہ ہمیں ان تمام امکانات کے لئے تیار رہنا چاہیئے. اور یو. پی والوں کو آئندہ جدوجہد میں اپنی بہترین صلاحیت کا ثبوت دینا چاہیئے مسلم لیگ کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت تو مخصوص مفادوں کی نمائندگی کرتی ہے مخصوص مفادوں کے یہ لوگ سیاسی اور اقتصادی معاملات میں کانگریس کی مخالفت تو کر نہیں سکتے. اس لئے انہوں نے فرقہ واریت کی پناہ لی ہے. اور اپنی مقصد برآری کے لئے عوام کے مذہبی جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں. اور جب طبقہ وارانہ مفادوں کو خطرہ ہوتا ہے تو کانگریس کی مخالفت کرنے کے لئے ایسے ہندوؤں کو دوست بنانے سے بھی گریز نہیں کرتے. جو مخصوص مفادوں کی نمائندگی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں. حال ہی میں اس کا اظہار ہو چکا ہے کہ "یوم نجات" منانے میں مدراس جسٹس پارٹی. ڈاکٹر امبیدکر کے حامی اور دوسرے کانگریس کے مخالف مسلم لیگ کے ساتھ شریک ہو گئے. ہندوستان کا مسئلہ بالکل سیاسی ہے. لیکن مخصوص مفاد والوں نے اس کو فرقہ وارانہ رنگ دے دیا ہے. آخر میں آپ نے تلقین کی کہ کانگریس کو مضبوط بنانا چاہیئے. کیونکہ عوام کی حمایت ہی کانگریس کا ہتھیار ہے اور انھیں کی طاقت پر کانگریس چیلنج دے سکتی ہے.

برطانوی فرانسیسی معاہدہ کے نتائج

لندن (بذریعہ ڈاک) برطانیہ کے لئے جنگ کے پہلے چند ماہ تیاریوں کے دن تھے جب کہ سلطنت کے تمام ذرائع کو یکجا کیا گیا تھا.

یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ برطانیہ نے اقتصادی اعتبار سے اب تک جو ترقی کی ہے وہ تمام توقعات سے کہیں بڑھ کر ہے. سلطنت کے اقتصادی وسائل کو جنگ میں استعمال کرنے میں نہ کوئی دقت ہوئی ہے اور نہ اس سے ملک کی تجارتی حالت پر کوئی برا اثر پڑا ہے.

اس سلسلہ میں سپلائی کی وزارت کا ایک قابل قدر کارنامہ یہ ہے کہ اس کے حرفتی پیداوار کو مزید ترقی دی ہے اور ضروری خام سامان کی فراہمی کا یقین دلایا. لیکن اقتصادی اعتبار سے اب تک جو سب سے بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ برطانیہ اور فرانس کا اقتصادی اور مالی اتحاد ہے. تمام بین الاقوامی معاملات میں برطانوی اور فرانسیسی معاہدہ کی پختگی اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ دونوں قومیں امن عالم کی کسقدر خواستگار ہیں.

اگرچہ جنگ کی وجہ سے یہ معاہدہ جلد از جلد مکمل کرنا پڑا. پھر بھی بین الاقوامی اقتصادی سمجھوتوں کے سلسلہ میں یہ معاہدہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور باوثوق طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مستقبل میں قوموں کے درمیان اتحاد کی ایک نئی راہ نکل آئی ہے اس لحاظ سے بھی یہ معاہدہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے.

اب تک کوئی بات ایسی نہیں ہوئی ہے جس سے اتحادیوں کو اپنی فتح میں کسی قسم کا شبہ ہوا ہو انہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ اس جنگ میں قطعی حق بجانب ہیں ان کی مالی اور اقتصادی حالت بھی نہایت عمدہ ہے اس کے علاوہ ان کے پاس سونے کی خاص مقدار موجود ہے. ان کے دیگر وسائل بھی لامحدود ہیں.

درد انگیز — دلکش — ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

ٹمی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے

دادیا موویٹون کا دلچسپ ڈرامہ

ہند کا لال

جس میں رادھا رانی. مس گلشن مس آزوری. سردار منصور. مٹھو میاں. بمن شرف ماسٹر چیدلو اور احمد دلاور وغیرہ کی لاجواب اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس آپ کو خوش کر دیں گے.

تشریف لاکر لطف اٹھائیے.

دوکانیں کچھ دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں مندرجہ ذیل پتہ سے گفتگو کیجئے:- متھول ٹھیکہ دار سنٹرل دھرم شالہ کانپور.

دل ہلا دینے والا — دلکش اور دلچسپ — لاجواب ڈرامہ

جبلی ٹاکیز کانپور میں!

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

ٹمی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے

جے بھارت موویٹون کا حیرت انگیز ڈرامہ

غریب کا لال

جس میں نوین چندر. غلام محمد. مس کوکیلا اور مرزا مشرف وغیرہ کے بہترین اداکاری دل ہلا دینے والے سین سینریاں، حیرت انگیز مناظر بے چین کر دینے والے گانے دلکش ڈانس آپ کو مسرور کر دیں گے.

آنیوالے تماشے سپیرا. بھابی. سنہری لوٹی

دلکش — دلفریب — داستان
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات
نشاط ٹاکیز کانپور میں
ٹی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے
جمعہ ۲۳ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
سپریم پکچرس کی دلفریب تصویر
"MY EYES"
میری آنکھیں
یہ دنیا اور دنیا والوں کی ایسی دلفریب داستان ہے جو اول سے لے کر آخر تک جذبات میں ڈوبی ہوئی ہے۔
جسمیں خورشید۔ ستارہ۔ مظہر خاں۔ ایشور لال۔ ترلوکی کپور اور بھگوانداس کی اداکاری، دل سوز نغمے، دلکش ڈانس، پر لطف مذاق اور پُرزور مکالمے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔
آنیوالے تماشے:۔ آپ کی مرضی (سپریم پکچرس) علی بابا (ساگر)

ہندوستان کے آئین میں مسلمان اپنے جج آپ ہونگے

برطانی اخبار ڈیلی میل کو قائد اعظم مسٹر جناح کا بیان!

نئی دہلی۔ برطانیہ کے اخبار ڈیلی میل، لندن کے نمایندے کے انٹرویو کرنے سے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے فرمایا کہ:

جس وقت حکومت برطانیہ اور دوسری پارٹیاں سنجیدگی اور جوش دل کے ساتھ ہندوستان کے آیندہ دستور کے مسئلہ کو چھیڑنے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اور اس مقصد کے لئے ایک موزوں اور عملی مشنری قایم کرنے پر آمادگی کا اظہار کرنے لگیں گی۔ اس وقت ہم ایسی مشنری کی نوعیت اور ارکین کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنے میں تاخیر نہیں کریں گے۔ شد و مد کے ساتھ نظری باتیں کرنے کے بجائے ہم ٹھوس تجویزیں پیش کرنے کے لئے آمادہ اور تیار ہیں۔

مہاتما گاندھی برابر حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں وہ آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے اس مطالبہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ آئم نز سے چاہتے ہیں۔ اس پر بھی اعتراض نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اس ناقابل اعتراض نصب العین کو کیونکر پورا کرنا چاہتے ہیں؟ مسٹر گاندھی ان باتوں کے باوجود وہ حکومت برطانیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ ان مقاصد کی تکمیل کرے۔ ان کی تجویز ہے کہ ہندوستانیوں کی ایک نمائندہ اسمبلی ایک ایسا آئین بنانے کے لئے بلائی جائے۔ جس میں جائز اقلیتوں کے پورے پورے اطمینان کا سامان شامل ہو سوال یہ ہے کہ اس اسمبلی کو کون جمع کرے پھر جب وہ اسمبلی ایسے اعلیٰ ترین اور نہایت ہی غیر جانبدار ٹربیونل کی مدد سے جس کا تخیل انسانی ذہن میں آسکتا ہے اپنے نتیجے مرتب کرلے گی۔ اس وقت ان نتائج کو کون جامہ عمل پہنائے گا؟ اس وقت مسٹر گاندھی کے ذہن میں اقتدار برطانیہ کے سوا کوئی دوسری سپریم موجود نہیں ہے۔

اسی طرح کیا مہاتما گاندھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جائز اقلیتیں ان کے یا ایک پارٹی کے قول پر بھروسہ کرینگی اور یہ مان لیں گی کہ مسٹر گاندھی یا ایک پارٹی کا قول ہمارے پورے پورے اطمینان کا ضامن ہے صوبوں کے اندر کانگریس کا عہد حکومت مسلمانوں کو ایسے قول پر بھروسہ نہیں کرنے دیتا علاوہ ازیں یہ چیز ناقابل تصور ہے کہ معاشرتی معاہدہ، جسے ایک متفقہ دستور کی بنیاد ہونا چاہیئے۔ وہ اعلیٰ ترین غیر جانبدار ٹربیونل کے عدالتی فیصلہ کا موضوع بن سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جو فیصلہ وہ اعلیٰ ترین غیر جانبدار ٹربیونل صادر کرے وہ اقلیت سے زیادہ اکثریت کے لئے تکلیف دہ ہو۔ یہ چیز بجائے خود ایک مایوس کن ابتدا ہوگی۔

مہاتما گاندھی حقیقت میں حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ کانگریس کی درخواست پر بعینہ ملک کے سر ایسی خود مختاری اور ایسا طریقہ حق خود اختیاری منڈھ دے جس کا ڈیزائن کانگریس پارٹی کا تیار کیا ہوا ہو۔ اگر مہاتما گاندھی عقل کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں تو انھیں مطالبہ کرنا چاہیئے کہ فوراً برطانیہ کی ذلت آفریں سنگینیں ہندوستان سے ہٹالی جائیں۔ اگر جمہور ہند مکمل آزادی و خود مختاری کی حالت میں اپنے حق خود اختیاری کے استعمال کا طریقہ طے کرسکیں، لیکن مہاتما گاندھی ایسا مطالبہ حکومت برطانیہ سے نہیں کرتے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ان حالات میں کانگریس ہوتی سے اپنا موجودہ نصب العین جمہور ہند کے سر منڈھنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

بعض حلقوں میں مسلم لیگ پر یہ جھوٹا الزام لگا یا ہے کہ مسلم لیگ روڑے اٹکانے والا طرز عمل اختیار کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان میں مسلم لیگ کے خلاف غلط پروپگنڈا کیا گیا ہے اور مسلم لیگ کے طرز عمل کے متعلق یہ پروپگنڈا بالکل غیر حق بجانب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مسلم لیگ نے ایک اثباتی مطالبہ کیا ہے جو یہ ہے کہ جوں ہی حالات اجازت دیں یا زیادہ سے زیادہ جنگ کے فوراً بعد ہندوستان کے آئیندہ کے کل مسئلہ کو ہاتھ میں لینا چاہیئے چنانچہ جب حکومت برطانیہ اور دوسری پارٹیاں سنجیدگی جوش دل کے ساتھ ہندوستان کے آئندہ دستور کے مسئلہ کو چھیڑنے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اور اس مقصد کے لئے ایک موزوں اور عملی مشنری قایم کرنے پر اظہار آمادگی کریں گی۔ اس وقت ہم ایسی مشنری کے ارکین اور نوعیت کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ شد و مد کے ساتھ نظری باتیں کرنے کے بجائے ہم ٹھوس تجویزیں پیش کرنے کے لئے آمادہ اور تیار ہیں۔ مگر اب تک وایسرائے نے یا ملک معظم کی حکومت نے کبھی ایسی خواہش کا اشارہ نہیں کیا ہے۔ برخلاف اس کے دونوں مہاتما گاندھی کو اس پر آمادہ کرنے میں معروف ہیں کہ وہ نظریات سے اتر کر اصلیت پر آئیں۔

لیکن مجھے بتا دینا چاہیئے کہ اب ایک بات یقینی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی ہندوستان کبھی اس پر راضی نہ ہوگا کہ اپنے آیندہ مقسوم یا قسمت کو یا اس ملک کی حکومت میں یا کسی آیندہ دستور کی تشکیل سے متعلق اپنے حقوق کو مسٹر گاندھی کے تصور کے کسی ٹربیونل یا کسی اور قسم کے ٹربیونل کے ہاتھوں میں چھوڑ دے، نہ مسلمانان ہند اس پر تیار ہیں کہ حکومت برطانیہ کے آخری فیصلے کو قبول کیا جائے۔ ہمارے لئے کیا چیز بہترین ہے اس کے تنہا اور آخری جج مسلمانان ہند کو ہونا چاہیئے۔ اور وہی ہوں گے۔

جرمنی کس سے لڑ رہا ہے؟

لندن ۲۱ر فروری۔ پچھلے ہفتہ میں برطانیہ کی نسبت غیر جانبداروں کا کہیں زیادہ بحری نقصان ہوا۔ اتوار کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۴۶۸۰۱ ٹن کے ۱۵ غیر جانبدار جہاز اور ۳۹۲۷۶ ٹن کے ۵ برطانی جہاز ڈوبے۔ پچھلے کسی ہفتہ میں اتنے ٹن جہاز نہیں ڈوبے۔ بیس جہازوں میں سے ۱۳ جہازوں پر جرمنوں نے خبردار کئے بغیر تارپیڈو مارا۔ برطانیہ کے حفاظتی دستوں کی نگرانی میں جانے والے جہازوں میں صرف ایک برطانی جہاز پچھلے ہفتہ ڈوبا۔ لڑائی کے شروع سے برطانی حفاظتی دستوں کے ساتھ غیر جانبداروں کے صرف دو جہاز ڈوبے ہیں۔ ۱۰۷ غیر جانبدار جہازوں نے سلامتی سے سفر کیا۔

پچھلے ہفتہ جرمنی کی چار تین ڈبیاں ڈوب گئیں۔ جرمنی کے کچھ جہاز پکڑ لئے گئے۔ اور کچھ نے خودکشی کرلی۔

قلعہ بندی میں توسیع

برلن ۲۰ر فروری۔ صوفیہ سے جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ لگ بھگ ۵۰ برطانی انجنیر افسر پچھلے ہفتہ ایڈریانوبل پہنچے ہیں۔

جہاں وہ ایڈریانوبل اور کرک کلس میں قلعہ بندی کی توسیع میں مدد کریں گے۔

قبائلی گروہ کا خوفناک حملہ

پشاور ۲۱ر فروری۔ ۲۰ر فروری کو شیخ زیارت میں سرکاری فوج پر حملہ ہوا اس کے بارے میں ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ مخالف گروہ ۸۰ آدمیوں پر مشتمل تھا جس نے سرکاری تین لاریوں پر حملہ کر دیا۔ ان لاریوں میں ۴۰ سپاہی سوار تھے۔ مخالف گروہ نے لاریوں پر فائر کرنا شروع کر دئے لیکن بہت کم نقصان پہنچا تین اشخاص کو معمولی چوٹ آئی۔ کسی خاصہ دار یا اور کسی شخص نے مخالف گروہ کی موجودگی کی خبر نہیں دی حالانکہ یہ حملے موضع بنگ سے ایک میل سے بھی کم فاصلہ پر ہوا ہے اور خاصہ داروں کی ایک بڑی چوکی سے صرف ۶۰۰ گز کے فاصلے پر تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے ایک اونچے ٹیلہ پہ کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشہ دیکھا کمانڈر کا بیان ہے کہ جنوبی وزیرستان میں ۹ سال کے تجربہ میں انہوں نے ایسا حملہ کبھی نہیں دیکھا

ایجنٹوں کی ضرورت

لکھنؤ اور کانپور کے ضلع میں ایک مشہور پریس کی سیاہی بنانے والے فرم کو ایجنٹوں کی اور اسٹاک رکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ صرف ان ہی لوگوں کو درخواست دینا چاہیئے جن کا کاروبار چالو اور مستقل ہو اور جن کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہو۔
ان لوگوں کی درخواستوں پر جو کہ کاغذ کی تجارت یا چھپائی کے دیگر چیزوں کی تجارت کرتے ہوں اور جو کہ اس قسم کے دوسری سیاہی کے ایجنٹ نہ ہوں انکو ترجیح دی جائے گی۔

بکس ۲۱۲ صداقت کانپور سے خط و کتابت کیجئے۔

برطانیہ کے جنگ کے مقاصد

لندن ۲۱ر فروری۔ آج دار العوام میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ برطانیہ کے جنگ کے مقاصد کے متعلق ایک واضح بیان دیا جائے اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ اراکین حکومت برطانیہ کے جنگ کے مقاصد کے بارے میں پہلے جو بیانات دے چکے ہیں ان میں کچھ اضافہ کرنا میں فضول سمجھتا ہوں۔

ترکی میں ہنگامی اختیارات کے لئے قانون کا نفاذ

استنبول ۲۱ر فروری۔ انقرہ سے خبر ملی ہے کہ قوم کی حفاظت کے لئے کیبنٹ نے ہنگامی اختیارات کے قانون کو نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس قانون کے ذریعہ حکومت کو وسیع اختیارات دئے گئے ہیں۔

عراق کی کیبنٹ مستعفی ہو گئی

بغداد ۲۰ر فروری۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری سعید نے استعفے دیدیا ہے۔ امید ہے کہ سابق وزیر اعظم رشید علی جیلانی کیبنٹ بنائیں گے۔

روس اور فنلینڈ کا بیان

فن لینڈ کی طرف سے بیان شایع ہوا ہے کہ فن لینڈ کی کھاڑی اور ووکسن کے درمیان دشمن کے حملے پسپا کر دئے گئے۔ اور سالنکوٹیا کے جنوب مشرق میں فتح حاصل کی جھیل لاڈوگا کے شمال مشرق میں ۳۱ توپوں پر قبضہ کیا گیا۔ ناسن کے علاقہ میں لڑائی جاری ہے۔

شاندار — مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر! — بیسواں ہفتہ
شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان!
مبروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار
سنٹرل ٹاکیز لیمیٹڈ کانپور میں
ایک ساتھ دونوں میں
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
ڈائرکٹر سہراب مودی
جمعہ ۲۳ر فروری سنہ ۱۹۴۰ء سے
اسٹوری رائٹر کمال امروہی
"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے
پکار
"پکار" دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان و شوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے۔
اداکار
سہراب مودی (سردار سنگرام سنگھ) چندر موہن (جہانگیر) نسیم (نورجہاں) شیلا (کنور) صادق علی (منگل سنگھ) سردار اختر (رانی دھوبن)
آنیوالے تماشے:۔ کنگن (بمبئی ٹاکیز) زندگی (نیو تھیٹرس) اچھوت (رنجیت فلم کمپنی) سنت گیانیشور (پربھات فلم کمپنی)

افسانہ
کنواری لڑکی

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

کیوں بہن آخر تمہیں کیا ہوا؟ -
"اے" کہیں کنواری لڑکیاں بھی ایسے گیتوں پر روتی ہیں۔"
روتی کیوں نہیں! ڈوم بجائے بنی ذات دکھائے اپنی، یہ ہیں عشق جتانے لگی ہیں بڑی آئیں "ہیر" کہیں کی چلیں لسوے بہانے،
"کیا جانے اس گیت پر نہ روتی ہوں"
"اجی رہنے دو بھلا کوئی بات بھی ہے"
چمپا سوال و جواب کے اس بکھیڑے میں خاموش بت بنی کھڑی رہی۔
رات کو گھر گھر یہی چرچا تھا، کنواری لڑکی اور ایسے گیت پر روئے، کچھ دال میں کالا ضرور ہے، ہزار منہ اور ہزار باتیں۔
"چمپا تو ایسی لڑکی نہیں"
"جو دیکھی نہیں وہ بھلی"
موئی پانی بھرنے جاتی ہے یا آنکھ مٹکا کرنے، خدا کی پھٹکار ہو ان نئی پود کی لڑکیوں پر"
اے بہن ہے بھی تو غضب جوان جوان ہے ماں باپ کے دیدے پھوٹ گئے ہیں، کیا، کہیں ٹھکانے کیوں نہیں لگا دیتے۔
غرض رات کیا آئی چمپا کے خلاف چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور ایک اچھی خاصی فرد جرم مرتب کر کے لائی گئی گھر والوں تک بھی یہ بات پہونچی، بہتیری صفائی پیش کی گئی لیکن گاؤں والوں کی زبان کون پکڑتا اور وہ کیوں چپ ہوتیں ان کے دامن داغدار نہ تھے مصلحت کو ان کے کیریکٹر میں راہ کیونکر ملتی، گاؤں کے اخلاق کی اجارہ دار یہ تھیں، اس حرکت پہ کیوں نہ جلتیں اور کیوں نہ چمپا کے ساتھ اس کے گھر والوں کو بھی کھری کھری سنائیں، بہو بیٹی سب کی یکساں ہیں آج یہ کل وہ عیب باہر سے تو نہیں آتے اور آج چمپا کے معاملہ میں دخل نہ دیا گیا تو کل ساری لڑکیوں کی لئے راہ کھل جائے، گی! -
الزام، طنز، اور جواب دہی کے تقاضوں سے گھبرا کر آخر جب چمپا کے گھر والوں نے یہ کہہ دیا کہ کل سے چمپا پانی بھرنے نہیں جائیگی تو کھسر پھسر کچھ کم ہوئی لیکن اس فیصلہ نے گاؤں والوں کے شک کو یقین سے بدل دیا۔
چمپا کے دل میں بھری برسات میں آگ لگ رہی تھی اور بجھنے کی کوئی صورت تھی بھی تو وہ مٹ چکی تھی، اب بھڑکنے کا اندیشہ تھا وہ اس گھڑی کو پچھتا رہی تھی کہ جو بے بگی ان ہونی ہوئی، اور ان کہی سنی "پنگھٹ والا" آرام سے جسکے دل کو لگی ہے وہ جانے پانی بھر لایوں، بند ہوا جو لے پر کیا منہ لیکر جائے اور جائے بھی، تو ایک بار کے جانے سے یہ کچھ ہوا دوسری بار نہ جانے کیا ہو۔
یہ دن! آہ یہ دن! گھر میں گھٹ گھٹ کر مرنے کے نہ تھے کہا جائے اور کیا کرے۔
پنگھٹ پر جانا نہ جانا دونوں برابر تھا پنگھٹ والا گاؤں سے پہلے ہی جا چکا تھا چمپا کو پنگھٹ سے دلچسپی تھی تو اتنی کہ وہ ادھر سے آتا تھا اور یہاں کھڑا ہوتا تھا یوں مسکراتا تھا۔
"چمپا گھڑا اٹھواؤں"
اکیلی پا کر یہ بھی کہہ گذرتا تھا، اور اس کے تیوری چڑھانے پر مسکرا کر ادھر کو چلا جاتا تھا۔
جب چمپا کا تصور ذرا شدید ہوتا تو وہ کبھی کبھی کنوئیں کی جگت پر کھڑے کھڑے ایک ایک بار ڈول کی بیچ ڈور پر رکھے ایک ہاتھ میں کسی قدر ڈھیلی گرفت سے پکڑے گنگنایا کرتی۔

دل برسے بادل سار،
میرے بحتم کے تلے کی ایسی متی
بوند پڑے رس جائے،
دل برسے بادل سار،
تیری جوتی اور چکن مکن،
تیری پگیا جیسے مور رے
دل برسے بادل سار،
میرے بحتم کے تلے کی متی ایسی
بوند پڑے رس جائے

یہ گیت اسے بہت پسند تھا اسمیں "پنگھٹ والے" کی ہلکی سی تصویر تھی، چکن والی اور مایا دار پگڑی اس ڈھب سے بندھی ہوئی کہ طرہ، پگڑی، اور شملہ سب مل کر مور معلوم ہوا اور جھولے پر وہ زیادہ یہی گیت گاتی تھی، -
یہ سہاگنوں عام گیت ہے، لڑکیاں بھی شرما کر گا ہی لیتی ہیں، لیکن اس دن یہ گیت ختم ہوا ہی تھا کہ چمپا کے تصورات کی دنیا میں "پنگھٹ والا" اپنی چکن دار جوتی پہنے اور مور جیسی پگڑی باندھے پنگھٹ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔
چمپا کے نازک احساسات غم پذیری سے اس قدر رقیق ہو رہے تھے کہ جونہی یہ گیت۔
"پنگھٹ سے لاگی یاریاں"
شروع ہوا، چمپا کا پگھلا ہوا دل آنسو بنکر آنکھوں میں آگیا۔
بات یہ تھی اس چیت سے پنگھٹ والا غائب تھا اس کے گھر کی حالت عام گاؤں والوں کی طرح خراب تھی نہ جانے کدھر نکل گیا کوئی خیر نہ خبر خط نہ پتر اور ہو بھی تو اس کے گھر والے جانیں۔
چمپا کو کیا معلوم! وہ اس کے لئے رو سکتی تھی لیکن اس کا نام زبان پر کیونکر لاتی اور لاتی تو پھر دنیا کی زبان کیونکر پکڑتی شکر یہ ہوا کہ وہ اس وقت گاؤں میں نہیں تھا کسی اور کی طرف چمپا رخ نہ کرتی تھی، ورنہ جیسے دل کا راز آنکھوں تک آگیا تھا، رسوائی میں کیا کسر تھی؟ -
اب اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ لگی ہے لیکن یہ تو کوئی نہیں جانتا کہ کس سے؟ -
"پنگھٹ پر کسی کا نام تو نہیں لکھا"
ایک دن بستی میں شور مچا کہ چھجو کے نام بیس روپے کا منی آرڈر آیا ہے لڑکا کہیں اچھی جگہ نوکر ہو گیا ہے، اب ماں باپ کے مزے ہیں دس روپے مہینہ بھی آئے گا تو سب دلدر دور ہو جائیں گے، کما پوت ہے کر باندھ کر نکلا ہے چھجو کے روپے نہ آئیں گے تو کس کے آئیں گے۔
چمپا کے کانوں میں بھنک پڑی سو کھے دھانوں پانی پڑا، جھولے پر آج بھی لڑکیاں وہی گیت گا رہی تھیں۔
"پنگھٹ سے لاگی یاریاں"
چمپا چرخے پر بیٹھی تھی وہ گیت سن رہی تھی اور مسکرا رہی تھی، پنگھٹ والے کی خبر تو آئی وہ آجائیگا لیکن وہ تڑپ رہی تھی کہ کس طرح چھجو کے ہاں جائے ادھر ادھر دیکھ کر اس نے اپنا تکلا ٹیڑھا کر لیا چھجو کی عورت کا ہاتھ تکلا سیدھا کرنے میں بڑا صاف تھا چمپا نے مال ڈھیلی کر کے تکلا بڑیوں میں سے نکالا ہاتھ میں لئے لئے دوڑی دوڑی گئی چچی ذرا تکلا سیدھا کر دینا چچی کے ہاں آج عید تھی بیٹے کی خیریت کے ساتھ روپیہ بھی آیا تھا گھر کے گرے ہوئے پاکھے، ٹوٹے ہوئے کولے اور بے ہنگم در و دیوار آج مسکراتے ہوئے نظر آرہے تھے۔
چمپا کے ہاتھ سے تکلا لیکر چھجو کی بیوی میں پر بیٹھ گئی اور اسے سیدھا کرنے لگی آنے جانے والیوں سے باتوں باتوں میں چمپا نے سب کچھ معلوم کر لیا، جھولے والی بات آئی گئی ہو گئی اس لئے کہ "پنگھٹ والا" تو گاؤں سے باہر اور اس دوران میں چمپا کو کسی لڑکے سے تو درکنار کسی عورت سے بھی کھل کر بات کرتے کسی نے نہیں دیکھا تھا بات آگے چلتی تو کیونکر جہاں تھی وہیں رہ گئی لیکن چمپا کے دلیں طعن و تشنیع اور ہلکی سی رسوائی ایک کھٹک تی تھی وہ بھی اسطرح مٹنے لگی کہ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ کسی بہانے سے بھی چمپا چھجو کے ہاں جاتی کوئی خط پتر آیا ہوتا تو اسے بھی "پنگھٹ والے" کی خبر معلوم ہو جاتی۔
ادھر چمپا کی خاموش اجڑی ہوئی دنیا پھر آباد ہو رہی تھی ادھر قسمت کچھ تانا بانا بن رہی تھی دیوالی کے لیہ گیہوں کا بورہ پڑا ہی تھا کہ چمپا کا ایک جگہ پیام لگا، ماں باپ کے دل کا بوجھ ہلکا ہوا گھر اچھا ہے، لڑکا بھی اچھا ہے کچھ زیادہ دور کی بات بھی نہیں چار پانچ کوس کا فاصلہ ہے سمد ھیانے کے لوگ ملنسار بھی ہیں اور غریب طبیعت بھی۔
اب کیا ہو گا؟ چمپا دلھن بنے گی سہاگ کی رات دیکھے گی، ساتھ کی کھیلی سہیلیوں کو ایک بات ہاتھ آئی انھوں نے ایک اودھم مچایا وہ چمپا کی جان کو آگئیں، چمپا برا اس لئے مانتی کہ یہ پیام اسکے لئے پیام موت تھا اور سہیلیاں اسے زیادہ چھیڑتیں کہ وہ شرماتی لجاتی ہے اور ذرا اور بنائیں پریشان کریں ایکدن سب کے سب اسکے سر ہو گئیں، جھولا تو اب نہ تھا بچن میں لیگئیں رات بھر گیت گائے گئے اب چمپا کا راستہ سہیلیوں کی نظروں میں صاف تھا کوئی روڑا درمیان میں حائل نہ تھا، اور کوئی اونچ نیچ نہ تھی اب ڈر کیسا؟ ایک شریر لڑکی نے دوسری کے کان میں کہا، "ذرا وہ گیت تو چھیڑو"۔
دوسری نے گھڑک سہیلی کو خاموش کر دیا کہ اتنے دن بعد تو بے چاری کا آنا جانا کھلا ہے اور پھر اب کیا ہے، کنوارپنے کی بات اور ہے اب خیر سے وہ بیاہی جائے گی دنیا جھک مارتی ہے تو مارا کرے چمپا کا دامن بالکل پاک ہے۔
چمپا کے دل کی بات کون جانے اس کا آنا جانا کھل گیا تھا لیکن دل کی گرہ نہ کھلی تھی من کی لگی ہوئی آگ بھڑک رہی تھی، لیکن لونے نہ دیتی تھی، دغا جینے نہ دیتی تھی دن پہاڑ کی طرح بھاری اور راتیں گور کی مانند اندھیری تھیں۔
گھر میں چمپا کے بیاہ کا تذکرہ ہوتا تو اس کے سینہ پر سانپ لوٹ جاتا۔
وہ اس مصیبت سے کیونکر نجات پا سکے گی اسکا محبوب یہاں نہ تھا اس کی آس تو تھی لیکن اب وہ بھی ٹوٹ کر آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے، یا چمپا کسی غیر کی ہو کر جی سکتی ہے وہ کیا کہے گا کہ منہ دیکھے کی محبت تھی آنکھیں پھرتے ہی دل بھی پھر گیا کیا وہ واپس آکر یہ سن سکے گا کہ چمپا کسی اور گھر کی ہو گئی، وہ گھر سے بے گھر ہو تو میرے لئے، پردیس گیا تو میرے لئے، پرائی تابعداری قبول کی تو میرے لئے آئے گا تو کیا کہے گا؟
بہار کا موسم تھا مہاوٹیں پڑ رہی تھیں وانت سے وانت بج رہا تھا ایک دن صبح سویرے ایک کہاری گھبرائی ہوئی چمپا کے گھر آئی اور گھر والوں سے کہا:-
"پنگھٹ پر چمپا مری پڑی ہے"
کوئی دس دن گذرے تھے کہ چھجو کا لڑکا گاؤں میں پہونچا اس نے سب کچھ سنا جھولے پر چمپا کا رونا پھر اس کا پیام، پھر اس کی موت اس سے کسی نے سلسلہ بیان نہیں کیا۔
اس لئے کہ بیچ کی کڑی لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھی، لیکن چھجو کا لڑکا سب کچھ سمجھ گیا وہ پھر نوکری پر واپس نہیں گیا، کچھ دن تو چپ چاپ رہا لیکن اب دن بھر پاگلوں کی طرح پنگھٹ، اور مرگھٹ کے درمیاں یہی گیت گاتا پھرتا ہے۔
"پنگھٹ سے لاگی یاریاں"

رام گڈھ کانگریس کی تاریخیں

رام گڈھ ۱۵ فروری۔ ذیل میں کانگریس کے آیندہ اجلاس کے پروگرام کی چند تاریخیں درج کی جاتی ہیں۔

نمائش کا افتتاح	۱۰ مارچ
ورکنگ کمیٹی	۱۴، ۱۵ اور ۱۶ مارچ
سبجکٹ کمیٹی	۱۷، ۱۸ اور ۱۹ مارچ
کھلا اجلاس	۱۹، ۲۰ اور ۲۱ مارچ

ایسٹ انڈین ریلوے

مسافروں کے کرائے اور دیگر سوداگری کے سامان مثلاً کوئلہ۔ کوک۔ اور جلانے کی لکڑیوں کے کرایہ میں اضافہ۔
یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے مسافروں کے کرایہ اور سامان کے محصول مقامی اور غیر مقامی بکنگ میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔
(۱) ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے مسافروں، اسپیشل ٹرینوں اور ریزرو کوچوں وغیرہ کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن ایک روپیہ یا اس سے کم کے کرایہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔
(۲) دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے (جس میں جنگی اور دوسرے محصولات بھی شامل ہیں) آمد و رفت کے تمام سوداگری کے سامان کے محصول میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن جہاں پر کسی مال کا محصول آٹھ آنہ یا اس سے کم ہو گا اس پر صرف ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے اضافہ ہو گا۔
اس دو آنہ یا ایک آنہ محصول کے اضافہ سے اجناس خوردنی مثلاً دال وغیرہ یا اس کے سلسلہ میں ہری و سوکھی گھاس یا کھاد وغیرہ مستثنیٰ ہوں گے۔
(۳) کوک۔ کوئلہ اور اصلی جلانے والی لکڑی (علاوہ سافٹ کوک) پر جو آجکل سرچارج لگ رہا ہے۔ اسکی جگہ پر ۱۵ فیصدی ہو گا (یعنی ۱۲½ فیصدی جسکی تعداد زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ فی ٹن ہو گی)
دیگر حالات اسٹیشنوں مال گوداموں شہر کے بکنگ آفسوں یا چیف کمرشیل منیجر ایسٹ انڈین ریلوے کلکتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

خان بہادر اللہ بخش کا بیان

کراچی ۱۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیراعظم سندھ نے آج سہ پہر کو ہز ایکسیلنسی گورنر کے سامنے اپنی کیبنٹ کا استعفیٰ پیش کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے خان بہادر اللہ بخش سے درخواست کی ہے کہ جب تک حکومت چلانے کے لئے کوئی دوسرا انتظام نہ ہو جائے۔ موجودہ کیبنٹ ہی کام کرتی رہے۔
وزارت کے استعفے کا اعلان ہونے کے بعد صورت حالات پر غور کرنے کے لئے فوراً اسمبلی کی مسلم لیگ اور ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کا ایک جلسہ ہوا۔ یہ دونوں پارٹیاں دوسری وزارت بنانے کے امکانات پر غور کر رہی ہیں۔
معلوم ہوا ہے کہ سندھ میں جو دوسری وزارت بنے گی۔ خان بہادر اللہ بخش ہی اس کے وزیر اعظم ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کا وزیراعظم کی پارٹی سے پھر اشتراک ہو گیا ہے ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی نے اپنی حمایت کے لئے شرط یہ پیش کی ہے کہ خان بہادر اللہ بخش کو منزل گاہ ایجی ٹیشن کے جھگڑے کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک ٹریبونل تقرر کرنا چاہیئے، اور دو سابق وزیروں کو نئی کیبنٹ میں نہ شامل کیا جائے۔
خان بہادر اللہ بخش نے نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اکثریت حاصل نہیں ہے اور میں عملی طور پر عہدے سے دست بردار ہو چکا ہوں اگر میرے استعفیٰ نہ دینے سے دوسری وزارت بنانے کے راستہ میں کوئی رکاوٹ تھی تو میں نے بلا تامل اسے دور کر دیا۔ خان بہادر اللہ بخش نے مزید فرمایا کہ اگر مسلم لیگ اور ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹیاں آپس میں سمجھوتہ کر لیں۔ تو میں راستہ میں رکاوٹ ثابت نہیں ہونگا۔ بلکہ میں تعاون کرونگا۔ انھیں متحد ہو کر میرے عہدے کا چارج لینا چاہیئے میں ایک خلیج کو پر کر رہا ہوں

سبھاش بابو کا خفیہ خط

وارد ھا ۱۵ فروری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے سکریٹری آج کلکتہ سے یہاں تشریف لائے معلوم ہوا ہے کہ آپ مہاتما جی کے نام سبھاش بابو کا ایک خفیہ خط لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس خط میں کیا لکھا ہے۔ مگر مہاتما جی نے سبھاش بابو کے سکریٹری سے یہ کہا ہے کہ خط کا جواب بعد میں بھیج دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سبھاش بابو نے کانگریس کے آئندہ پروگرام کے متعلق چند تجویزیں پیش کی ہیں۔
معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کلکتہ ہو کر بنگال کانگریس کے دونوں گروپوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں گے۔

بچوں کی دنیا
ہماری ترقی

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴

اس لئے انسان کے لئے رفتہ رفتہ سبزی کی کمی پڑنے لگی۔ اب تم ہی بتاؤ کہ وہ کیا کرتا بسوائے اس کے کہ بھیڑ بکریوں کی چراگاہ الگ بنا دیتا۔ اور اپنے واسطے ایک الگ چراگاہ بناتا۔ اس نے ایسا ہی کیا بھی۔ اور پھر جب اس کی اپنی چراگاہ کا اناج ختم ہونے کو آیا تو اس نسان نے پھر اس کے دانے زمین میں ڈالے اور خدا کی قدرت سے کچھ مدت کے بعد وہ دانے اگ آئے اب تو وہ جنگلی انسان کاشتکاری کے درجے تک پہنچ گیا۔
لیکن اب یہ ہوا کہ ایک انسان کے پاس گیہوں زیادہ ہو گیا اور دوسرے کے پاس جو۔ تو ان دونوں نے آپس میں طے کیا کہ بھئی تم تو مجھے جو دے دو۔ اور میں تم کو اس کے بدلے میں گیہوں دیتا ہوں۔ اس طریقے سے جنس کا تبادلہ جنس سے ہونے لگا۔ آخر یہ کب تک؟ رفتہ رفتہ انسان نے ایک دھات لی۔ اور اس کے وزن کے لحاظ سے اس کی قیمت مقرر کی۔
پس اب تو اس نسان کے پاس روپے پیسے بھی ہونے لگے۔ لیکن وہ اتنے اچھے تھوڑی تھے جتنے تمہارے پاس اس وقت ہیں۔
اور اب آؤ۔ ایک بہت ہی مزے دار بات بتائیں۔ دیکھو انسان میں کچھ کچھ سمجھ آئی تو گلہ بانی کرنے لگا۔ پھر ان ریوڑیوں کی حفاظت اور دیکھ بھال بھی اپنے ذمہ لے لی۔ پھر اس کے لئے ایک چراگاہ بنائی۔ اور پھر دیکھو یہی محنت رفتہ رفتہ انسان کو کاشتکاری کے درجے تک لے آئی۔ اس کے بعد اسی محنت اور سوجھ بوجھ کی بدولت سکہ بنا۔

مسلم لیگ اور سر آغا خاں میں اختلاف

کلکتہ ۱۰ فروری۔ اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ کو معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ ہز ہائی نس سر آغا خاں نے سردار پٹیل کی اس تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا تھا کہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل کرنے کے لئے اسمبلیوں اور کونسلوں کے نمایندے ایک کانفرنس کی صورت میں جمع ہوں مگر مسلم لیگ نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے کیونکہ اس کے نزدیک اس صورت میں بھی ہندو ووٹوں کی کثرت رہے گی۔ اور جو خطرہ انھیں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی سے ہے وہی اس سے بھی ہے۔

لندن ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ کی طرح ناروے اور ڈنمارک نے بھی جرمنی کی اندھا دھند بحری لڑائی کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ جرمنی نے ہالینڈ کا پروٹسٹ ٹھکرا دیا ہے اور خیال ہے کہ دوسرے غیر جانبداروں کو بھی کورا جواب ملے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۹

ادبیات

درس اتحاد

از جناب معین الدین صاحب سیف اعظمگڈھ

لے فدائے حریت اے تشنہ کام اتحاد ہے بہت پرکیف یہ صہبائے جام اتحاد
ملکے کر آپس میں تکمیل نظام اتحاد مژدہ صبح طرب لائی ہے شام اتحاد
چھا رہا ہے ہر طرف ابر بہار زندگی
آ رہی ہے پھر نسیم خوشگوار زندگی
اک نفاق باہمی کا ہو رہا ہے کیوں شکار نذر خاک و خون ہوتی جاتی ہیں جانیں بیشمار
دور کر ہاں دور کر یہ افتراق و انتشار دیکھ عبرت کی نظر سے ملک کا یہ حال زار
کیوں نظر آتا نہیں اس خانہ جنگی کا مآل
ہے اگر قید غلامی سے رہائی کا خیال
زندگی آپس کے جھگڑوں میں نہ یوں برباد کر پھر وہی درس مساوات و اخوت یاد کر
سرنگوں ملکر بنائے قصر استبداد کر خود بھی ہو آزاد اور غیروں کو بھی آزاد کر
راہ آزادی میں تو اپنا اٹھا پائے ثبات
خود ابھی آجائے گی مرکز پہ کھنچکر کائنات
دوری منزل سے مت گھبرا قدم آگے بڑھا اہل عالم کیلئے بن مشعل راہ ہدے
پھر وہی شان اولوالعزمی زمانے کو دکھا خلق کو پھر اپنا آئین جہانبانی سکھا
پھونک دے سارے جہاں میں ایک روح انقلاب
پھر وطن کے ذرہ ذرہ کو بنا دے آفتاب

(بقیہ) یمن کے نواحی جزائر پر، امام یمن کی سیادت قایم رہے گی۔ جزیرہ شیخ سعید اور عدن کی آراضی کے متعلق بھی بہت جلد فیصلہ ہونے والا ہے، اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عدن کے بعض مقامات سے حکومت برطانیہ نے یمن کے حق میں دستبرداری دیدی ہے۔

دنیائے اسلام

جلالۃ الملک رضا شاہ پہلوی کی جنگی مصروفیتیں

طہران ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ایران غیر معمولی طریقہ پر جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہے، اور جلالۃ الملک رضا شاہ پہلوی ملک کے اہم جنگی خطوط کا معائنہ فرما رہے ہیں۔

تمام ایران کے لیے عنقریب ایک قانون کا نفاذ بھی ہونے والا ہے جس کی رو سے نوجوانان ملک کی جبریہ بھرتی کے لیے ایک بہت وسیع میدان تیار کیا جائے گا۔

فروری کے آخر میں ایرانی فوج کے جنگی مظاہروں کا انتظام کیا گیا ہے، اہم مقامات میں مصنوعی جنگیں ہوں گی اور فوجی افسروں میں دفاعی معاملات پر اہم تبصرے ہونگے اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی والیٔ ایران ان تمام مظاہروں میں بہ نفس نفیس شرکت فرمائیں گے، اور ولیعہد کے اہتمام و انصرام میں یہ تمام مظاہرے انجام پائیں گے۔

اخبار "النشرۃ الاخباریہ" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت روسی ایرانی سرحدوں پر قلعوں کی تعمیر کا کام زور و شور سے جاری ہے، فوجی چھاؤنیاں بھی اہم نقاط پر قائم کی جا رہی ہیں، ایران میں عام خیال یہ ہے کہ روس ایران پر حملہ آور نہیں ہوگا لیکن اگر ایسا ہوا تو حکومت اپنی پوری قوت کے ساتھ اس کا جواب دے گی۔

ولی عہد ایران سے ایک اخباری نمایندے نے سوال کیا کہ کیا روس کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے؟ ولی عہد نے فرمایا کہ ابھی اس تخیل کے لیے کوئی امکان پیدا نہیں ہوا ہے اور ہماری جنگی تیاریاں محض دفاعی نقطۂ نظر سے بروئے کار آ رہی ہیں۔

ترکی میں جرمنوں کی ریشہ دوانیاں

استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی میں جرمن جاسوسوں کی گرفتاریاں بڑی شدت سے عمل میں لائی جا رہی ہیں اور ترکی پولیس نے عزم کر لیا ہے کہ وہ ملک کو اجنبی جاسوسوں سے پاک کر کے دم لیگی۔

جرمن جاسوسوں نے ترکی اور بلقان کے خلاف جو جال بچھایا تھا اس کا تار و پود بکھر گیا ہے اور تمام مشتبہ جرمن گرفتار کر لیے گئے ہیں، ترکی کے تمام گوشوں میں جرمن اشخاص کی نگرانی بھی شروع کر دی گئی ہے۔

جرمن اخبار کے دفتر پر استانبول کی پولیس نے چھاپا اور وہاں سے اور وہاں سے اہم کاغذات برآمد کر لیے اس کے علاوہ ترکی پولیس نے پانچ ایسے جرمنوں کو گرفتار کیا ہے جو اجنبی جاسوسی کے سرغنہ بتائے جاتے ہیں ان میں ایک جرمنی عورت بھی ہے، پولیس کا دعویٰ ہے کہ ان اشخاص کی نشان دہی پر تین سو اشخاص کو مختلف اطراف سے گرفتار کیا گیا ہے، اس جم غفیر نے جن خفیہ طریقوں سے ترکی کے خلاف سازش کا جال پھیلایا تھا ان سب کا انکشاف ہو گیا ہے، تحقیقات کے لیے ترکی حکومت نے خاص محکمہ مقرر کر دیا ہے، امید ہے کہ ان اشخاص کے ذریعے اہم رازوں کا انکشاف ہوگا۔

افغانستان کی جنگی تیاریاں

کابل حکومت افغانستان نے سترہ سال کی عمر سے نوجوانوں پر فوجی خدمت لازمی قرار دی ہے اس لیے ایک نیا ٹیکس بھی لگانے کی تجویز کی ہے جس کی آمدنی سے جنگی اسلحہ کثیر تعداد میں خریدے جاویں گے۔

حکومت نے فی الحال جنگی اسلحہ کی خریداری کے لیے آرڈر دیدیا ہے، اور دفاعی امور اطمینان بخش طریقہ پر انجام پا رہے ہیں۔

حکومت افغانستان نے دو لاسلکی اسٹیشنوں کی تعمیر کا حکم دیدیا ہے جو اہم مقامات میں قائم کیے جاویں گے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے دو بالشویکوں کو گرفتار کر لیا ہے جن کے قبضہ سے اہم اور پراسرار کاغذ برآمد ہوئے ہیں، حکومت نے ان کاغذات کی تحقیقات کے لیے پولیس کا ایک خاص محکمہ بھی قائم کیا ہے جو نہایت احتیاط کے ساتھ پراسرار کاغذات کی جانچ پڑتال کرے گی اور افغانستان کو بالشویزم سے بالکل پاک و صاف کر دے گی۔

اسلامی ممالک میں جنگ کے اثرات

اخبار "الشرق" کے نامہ نگار نے اس گفت و شنید کا مفصل حال شائع کر دیا ہے جو اعلان جنگ سے پہلے اور بعد اب تک حکومت یمن برطانیہ اور فرانس کے درمیان بعض اہم مسائل پر ہوتی رہی ہے، گفت و شنید کا موضوع وہ اہم مسائل ہیں جو فرانس اور برطانیہ اور یمن کے مابین متنازعہ فیہ ہیں، یہ گفتگو دوستانہ طریقہ پر جاری ہے اور بعض مسائل کا تصفیہ بھی ہو گیا ہے۔

حکومت یمن کے ایک سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گفت و شنید کے خوشگوار نتائج عنقریب ظہور میں آنے والے ہیں کیونکہ فرانس اور برطانیہ نے یمن کے بہت سے مطالبات تسلیم کر لیے ہیں۔

اس گفت و شنید کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا ہے کہ فرانس اور برطانیہ سے حکومت یمن کے تعلقات مستحکم ہو گئے ہیں حکومت برطانیہ نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ (باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جوش عزم مستقل ہے
زمانہ بھی بھی ہو جو نیز سبز ہستی بدستہ

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۹

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مطالبہ!

"ہندوستان کے لوگوں کو مکمل آزادی سے کم کوئی چیز قبول نہ ہوگی"۔ یہ ہے وہ اعلان جو اُس رزولیوشن کے ذریعہ کیا گیا ہے جو کہ یکم مارچ کی شب کو کانگرس ورکنگ کمیٹی پٹنہ نے پاس کیا ہے یہ رزولیوشن سات سو الفاظ پر مشتمل ہے۔ رام گڑھ کانگرس کے لئے صرف ایک ہی رزولیوشن ہوگا اس رزولیوشن کے پاس کرنے کے بعد کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا وہ رزولیوشن حسب ذیل ہے کہ:-

یورپ میں لڑائی چھڑنے سے جو نازک انٹرنیشنل صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اس پر اور اس کے متعلق برطانی پالیسی پر اس کانگرس نے غور کیا۔ اور یہ ان رزولیوشنوں اور کارروائی کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی نے لڑائی کی صورت حالات کے متعلق پاس کئے ہیں، یا جو اس کے متعلق کارروائی کی ہے ہندوستان کی برطانی حکومت نے ہندوستان کو لڑائی میں شریک کرنے کے متعلق جو اعلان کیا ہے اور اس لڑائی میں وہ ہندوستان کے وسائل کو جس طریقہ پر استعمال کر رہی ہے۔ اس کانگرس کی رائے میں وہ ہندوستان کی کھلی ہتک ہے۔ جو کہ کوئی بھی خوددار یا آزادی پسند لوگ منظور یا برداشت نہیں کر سکتے۔ حکومت برطانیہ کی جانب سے ہندوستان کے بارے میں حال ہی میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ محض سامراجی مقصدوں اور اپنی سلطنت کو برقرار اور مضبوط بنانے کے لئے لڑائی لڑ رہا ہے۔ جس کی بنیاد ہندوستان نیز ایشیائی اور افریقی ملکوں سے ناجائز لوٹ کھسوٹ بازی پر قائم ہے۔ ان حالات میں یہ صاف ہے کہ کانگرس بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر لڑائی میں شریک نہیں ہو سکتی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ناجائز لوٹ کھسوٹ بازی جاری رہے۔

کانگرس پھر یہ اعلان کرتی ہے کہ اہل ہندوستان مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر رضامند نہیں ہو سکتے اور ہندوستان کی آزادی برطانی سامراج کے دائرہ میں قائم نہیں ہو سکتی۔ برطانی ڈھانچہ کے اندر درجہ نو آبادیات یا کوئی اور درجہ ہندوستان کے لئے بالکل ناقابل اطلاق ہے اور وہ ایک عظیم قوم کی شان کے خلاف ہے کیونکہ اس کے ذریعہ ہندوستان بہت سے طریقوں پر برطانی سیاسی اور اقتصادی ڈھانچہ سے وابستہ رہے گا۔ صرف اہل ہندوستان ہی مناسب طور پر اپنا آئین مرتب کر سکتے ہیں اور یہ طے کر سکتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں ان کا کیا تعلق ہے اور یہ ایک کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ ہو سکتا ہے جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر قائم ہو۔

کانگرس کی مزید رائے یہ ہے کہ جیسے اب تک وہ ہمیشہ فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے آمادہ رہی ہے آئندہ بھی آمادہ رہے گی۔ لیکن کوئی مستقل حل سوائے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے نہیں ہو سکتا۔ جس میں سمجھوتہ کی رو سے تمام اقلیتوں کے حقوق محفوظ رہیں اور یہ سمجھوتہ حتی الوسع اکثریت اور اقلیت کے نمائندوں کے درمیان ہوگا۔ اور اگر کسی خاص مسئلہ پر سمجھوتہ نہ ہو سکے تو وہ ثالثی کے سپرد ہو جائیگا اس کا جو نعم البدل ہوگا وہ انقطاعی نہ ہو سکے گا۔ ہندوستان کا آئین آزادی کامل کی جمہوریت اور قومی اتحاد کی بنیاد پر مرتب ہونا چاہیئے کانگرس اس کوشش کی مذمت کرتی ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کیا جائے اس کی قومیت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے کانگرس نے ہمیشہ ایک ایسے آئین کی کوشش کی ہے جسمیں جماعتوں اور افراد کو پوری آزادی اور ترقی کی گارنٹی ہو اور سوشل بے انصافی کی جگہ سوشل انصاف کا دور قائم ہو۔

کانگریس دیسی راجاؤں اور نوابوں کا یا غیر ملکی مخصوص مفاد کا یہ حق تسلیم نہیں کر سکتی کہ وہ ہندوستان کی آزادی کی راہ میں کھڑے ہوں۔ ہندوستان کی بالادستی عوام کے ہاتھوں میں رہنی چاہیئے۔ اور ان کے بنیادی مفاد سے ہر مفاد کو ماتحت ہونا چاہیئے۔ کانگریس کی یہ رائے ہے کہ دیسی ریاستوں کے متعلق جو دشواری ہے وہ برطانیہ کی پیدا کی ہوئی ہے اور یہ دشواری اس وقت تک کامیابی کے ساتھ حل نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر مبہم طور پر غیر ملکی حکومت سے ہندوستان کی آزادی کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ غیر ملکی مفاد اگر ہندوستانی عوام کے خلاف نہ ہوگا تو اس کا تحفظ کیا جائے گا۔

کانگریس نے ہندوستان کو جنگ سے الگ رکھنے اور اس امر پر زور دینے کے لئے کہ کانگریس ہندوستان کو غیر ملکی اقتدار سے آزاد کرانے کا مضبوط ارادہ کر چکی ہے۔ وزیر ازتوں کو ان صوبوں کی حکومتوں سے ہٹا لیا جہاں اس کی اکثریت تھی۔ اس ابتدائی قدم کے بعد قدرتی طور پر دوسرا قدم سول نافرمانی ہے۔ کانگریس جب اپنے آپ کو موزوں سمجھے گی یا جب حالات ایسی صورت اختیار کر لیں جن سے اتحاد پیدا ہو جائے تو کانگریس بلا پس و پیش سول نافرمانی شروع کر دیگی۔ کانگرس گاندھی جی کے اس بیان کی طرف کانگریسیوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہے کہ وہ سول نافرمانی شروع کرنے کی ذمہ داری اسی وقت لے سکتے ہیں جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ تمام کانگریسین سختی کے ساتھ ڈسپلن کے پابند ہیں اور اس تعمیری پروگرام کو چلا رہے ہیں جو یوم آزادی کے عہدنامہ میں درج ہے۔

کانگریس بلا امتیاز مذہب و ملت تمام فرقوں اور طبقوں کی نمائندگی اور خدمت کرتی ہے ہندوستانی آزادی کی جد و جہد پوری قوم کی آزادی کے لئے ہے۔ اس لئے کانگریس امید کرتی ہے کہ تمام طبقے اور فرقے اس جد و جہد میں حصہ لیں گے سول نافرمانی پوری قوم میں قربانی کے جذبہ کو پیدا کر دے گی۔ اس لئے کانگریس آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ضروری حالات کے لئے ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا رزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو قدم ضروری سمجھے اٹھائیے۔

فائینس ممبر کی تقریر

سرجرمی ریس میں ممبر مالیات نے حکومت ہند کا سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے نئی تجویزوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آئیندہ مالی سال کے بجٹ میں سات کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ خسارہ ہے۔ اس لئے آمدنی اور خرچ کے توازن کو پورا کرنے کے لئے ضرورت ہے سب سے پہلے تو ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ سال رواں میں ہمارے آمدنی کے ریزرو فنڈ میں ۹۱ لاکھ روپے کی بچت ہوگئی۔ خسارہ پورا کرنے کے لئے اس رقم کو بھی استعمال کر سکتے ہیں اسٹیٹ ریلوے اور ڈاک و تار کے محکموں کی آمدنی سے یہ بچت ہوئی ہے۔ آئیندہ سال ہمیں جس خسارہ سے دوچار ہونا پڑے گا انھیں دونوں محکموں کی بدولت اس میں بہت بڑی کمی ہوئی ہے، دوسرے الفاظ میں اس کو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تجارتی محکموں کی آمدنی کا ذریعہ قوم ہی ہوتی ہے اور وہ ہی عام ٹیکس دہندوں کی صورت میں قوم کی امداد کرتی ہے۔ لیکن بہر حال اس صورت حالات کی اگر جانچ کی جائے تو اس میں نقائص بھی موجود ہیں۔ فرنے خوشحالی کے وقت میں جیسا کہ موجودہ حالات میں تجارتی محکمے چاہتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچت کر کے روپیہ محفوظ کر لیں تاکہ جب آمدنی کم ہو جائے اور دشواریاں پیش آئیں تو وہ عام ٹیکس دہندوں پر مزید بوجھ بڑھائے بغیر اپنے اس محفوظ روپے سے نقصان کو پورا کر لیں لیکن چونکہ جنگ کی وجہ سے اس وقت مجبوری ہے اسلئے ہم ان تمام مسئلوں کو اس وقت ذہن میں کہیں گے جس سے ہمیں آگے چلکر دوچار ہونا ہے اور اس وقت ہمیں جن وسائل سے کام لینا ہوگا انھیں ہم حتی الامکان ختم نہیں ہونے دیں گے۔ اب میں براہ راست ٹیکس اور زائد منافع ٹیکس کے مسئلہ کو لیتا ہوں جو ہاؤس کے سامنے پہلے ہی پیش کیا جا چکا ہے میں بھی جو باتیں کہہ چکا ہوں پرائیوٹ اور سرکاری کاروبار پر ان کے جو اثرات پڑینگے مجھے انکا احساس ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ حال اور مستقبل کے متصادم مطالبوں کے درمیان معقول مطابقت ہونے کی اس بل میں گنجائش موجود ہے۔ اگر ہم اپنی پرائیوٹ محموں کی طرح ہی اپنے تجارتی محکموں کے ساتھ برتاؤ کریں تو مجھے اس سے بڑی خوشی ہوگی۔

بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے تجویزوں کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ میں تجویز کرتا ہوں کہ شکر پر فی ہنڈرویٹ دو روپیہ کے بجائے تین روپیہ محصول کر دیا جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ پٹرول ٹیکس بڑھایا جائے۔ ایک گیلن کی قیمت دس آنے کی بجائے ۱۲ر کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ موٹر کے ذریعہ باربرداری کا کام کرنے والے لوگ یہ مزید بار پڑنے پر ضرور بروڈٹ کریں گے۔ مگر انھیں شکر بھیجی جانے کہ وہ خوش قسمت ہیں کیونکہ جنگ نے ابھی تک پٹرول کی کھپت میں کوئی خاص رکاوٹ پیدا نہیں کی ہے۔

ان دونوں ٹیکسوں کا نفاذ اس وقت سے ہو گیا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں ہاؤس کے سامنے مزید تجویزیں پیش کر چکا ہوں میں اپنی جگہ پر بیٹھنے سے پہلے میں آنریبل ممبروں سے یہ درخواست کرونگا کہ میں نے جو پیش نظر بیش کیا ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے تمام باتوں پر غور کرنا چاہیے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سمجھتے ہیں کہ جنگ جلد ختم ہو جائے گی۔ ہم اسوقت جن حالات سے دوچار ہیں وہ ایسے ہیں کہ ہمیں ہندوستان کے ڈیفنس پر گیثر رقم صرف کرنی پڑے گی۔ ہمیں اسوقت یہ سمجھنا چاہیئے کہ آگے چلکر پوزیشن بہتر نہیں بلکہ بدتر ہوگی۔

آئینہ کانپور

سودیشی نمائش کا افتتاح

۲۸ر فروری کی شام کو کانپور سودیشی لیگ کے زیر اہتمام لیڈی وزیر حسن نے سودیشی نمائش کی افتتاح کی رسم ادا کی۔ ڈاکٹر ایس، این سین۔ ڈاکٹر مراری لال ایم ایل سی نے لیڈی وزیر حسن کی قومی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین سے انکا تعارف کرایا سودیشی لیگ کے سکریٹری پنڈت متھرا پرشاد باجپئی نے لیڈی وزیر حسن کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ نمائش کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے لیڈی وزیر حسن نے فرمایا کہ کانپور صوبہ میں صنعت و حرفت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اور اس لئے یہ عین مناسب ہے کہ سودیشی نمائش یہاں پر منعقد ہو رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آجکل جب کہ دنیا کے دیگر ملک لڑائی جھگڑے میں مصروف ہیں اور کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سودیشی کا پرچار کر کے دنیا کو شانتی اور محبت کا سبق سکھا دیں لیڈی وزیر حسن نے یہ امید ظاہر کی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں سودیشی چیزوں کا استعمال کر کے سودیشی چیزوں کے تیار کرنے والوں کی ہمت افزائی کریں گے۔

نمائش میں یو پی گورنمنٹ کے انڈسٹریز کے تمام محکمہ جات کو خاص طور سے منگوایا گیا ہے جس کا مطالعہ نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

نمائش میں آرٹ کورٹ کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے جسمیں عہد قدیم کی دستکاری۔ فن مصوری کے قابل قدر نمونے موجود ہیں۔ علاوہ اس کے فارسی اور سنسکرت کے قابل دید قلمی اور مطلع نسخے بھی موجود ہیں جو قابل دید ہیں نمائش میں لیڈیز کورٹ بھی ایک خاص چیز ہے جس سے مستورات خانگی زندگی کے لئے بہت کچھ معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔ نمائش کے سلسلہ میں مشاعرہ بھی ۹ر مارچ کو ہو رہا ہے جسمیں امید کی جاتی ہے کہ باہر سے شعرا بھی تشریف لائیں گے۔

سارے شہر میں تلاشیاں

یکم مارچ کی رات کو سٹر پے ڈبلو۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر جی۔ کے ہنڈ و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اکوتوال شہر نے تقریباً سارے شہر کے ایک سو مکانات کی تلاشی لی ۴، آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جسمیں سے اکثر لوگ سزا یافتہ ہیں۔ ان تلاشیوں میں بعض جگہ سے بلا لیسنس اسلحہ شراب اور کوکین برآمد ہوئی ہے۔ چونکہ شہر میں غنڈا پن۔ ڈاکہ زنی۔ چوری قماربازی۔ اور ناجائز طور پر شراب اور کوکین کی فروخت میں زیادتی ہو رہی ہے اور جس سے شہر کے امن و اماں میں فرق آنے کا خوف تھا لہذا اس کے انسداد کے لئے یہ دھاوا بولا گیا تھا۔ ہم اس مستعدی پر مسٹر ہنڈ و کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ عرض کرینگے کہ اگر انہوں نے اپنی مستعدی کو کچھ دنوں اور قائم رکھا تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ شہر غنڈا پن کے اثرات سے بہت کچھ محفوظ ہو جائے گا۔

پریس سے ضمانت

مسٹر نرائن پرشاد اروڑا کے کرشنا پریس سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

ضلع پولٹیکل کانفرنس

۲۵ر و ۲۶ر فروری کو مسٹر رفیع احمد قدوائی کی صدارت میں کانپور ضلع پولٹیکل کانفرنس کا پندرھواں اجلاس منعقد ہوا جس میں صاحب صدر نے فرمایا کہ آجکل ہمارے ملک کی سیاسی حالت بہت نازک ہے یورپ میں جنگ چھڑا ہوئی ہے اور جن مقاصد کے لئے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے ان پر اپنا انتظامی سے عمل نہیں کیا جا رہا ہے:

ملک شریح الدین کی رہائی

ملک شریح الدین صاحب ایس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کو جنھیں ۵ر فروری سنہ ۱۹۳۹ء کو ایک باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سال قید سخت کا حکم دیا تھا کل ڈسٹرکٹ جج مسٹر ڈی۔ سی ہنٹر آئی سی ایس نے بے قصور سمجھ کر رہا کر دیا۔

مزدور سبھا کا بیان

۲۶ر فروری کو مزدور سبھا کانپور نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کانپور کی کپڑے کی صنعت میں بیرجمود پیدا ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اگر مل مالکوں نے معقولیت اور دانشمندی سے کام نہیں کیا تو مزدور براہ راست کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مزدور لیڈروں کی ضمانت

پنڈت راجا رام شاستری ایم ایل۔ اے و مسٹر سونے لال اور پنڈت دولارے لال ترویدی جنھیں باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا ضمانت پر رہا کر دیئے ہیں یہ اصحاب مزدور سبھا کانپور کے مشہور لیڈر ہیں اور ان کے مقدمات دیر دفعہ ۱۲۴ الف زیر سماعت ہیں

امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ

۲۷ر فروری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ زیر صدارت ڈاکٹر برجندر سروپ ایم ایل سی منعقد ہوئی جس میں پچاس ہزار آٹھ سو بیس روپیہ کی قیمت کے پلاٹ فروخت کرنے کی اسکیم پاس ہوئی۔ چیر ہیوں کی ترقی کا مسئلہ کثرت رائے سے نامنظور کر دیا گیا۔

بلوہ کے ملزمان بری

ڈسٹرکٹ جج مسٹر ہنٹر آئی سی، ایس نے مسمی رام رتن۔ کرشن کمار۔ شری پال واجودھیا پال سنگھ کو جنپر گزشتہ ہندو مسلم بلوہ میں حصہ لینے اور مسمی عبد الحکیم فنا ساکن جوہی کانپور پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۰۷ مقدمہ چل رہا تھا بری کر دیا ہے فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزمان کے خلاف کافی ثبوت بہم نہیں ہو سکا ہے اسلئے انھیں رہا کر دیا گیا

پھولوں کی نمائش

۲۹ر فروری کو گرین پارک میں ضلع کانپور کی پھولوں کی نمائش منعقد ہوئی جس میں تقریباً ایک سو مرد و عورتیں مقابلے کے لئے شامل ہوئے، کئی انعامات اور تحفے دئے گئے۔ انعامات حاصل کرنے والوں میں مسٹر اسمتھ، مسٹر ہارسین، مسٹر ولکنسن، مسٹر رام چندر، ورائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا وغیرہ شامل ہیں مسٹر ولکنسن نے انعامات تقسیم کئے۔

ڈاکٹر عبد الصمد کا استعفےٰ

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم، ایل اے، نے مزدور سبھا جنرل کونسل کی ممبری سے عدیم الفرصتی کی بنا پر استعفےٰ دیدیا ہے ڈاکٹر صاحب کو ابھی حال ہی میں مزدور سبھا جنرل کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا تھا۔

قائمقام صدر مزدور سبھا کا بیان

پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم، ایل، سی، قایم مقام صدر مزدور سبھا کانپور نے ایک بیان کے ذریعہ مزدوروں کی ہدایت کی ہے کہ وہ ۳۰ ہزار کی تعداد میں سبھا کے ممبر بنیں اور ہر مل سے تین تین سرخ پوش والنیٹر بھرتی کریں کیونکہ انھیں جلد ہی عام ہڑتال شروع کرنی ہوگی۔

شاستری جی نے کہا ہے کہ مزدوروں کے مزدوروں کے ۴۰ فی صدی وار الاؤنس میں سے صرف ۱۰ فی صدی منظور کیا گیا ہے مل مالکان

سبد گل

آجکل یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ایک ملک کے متعلق کوئی اہم خبر دوسرے ملک کے ذریعہ ہم تک پہنچتی ہے۔ مثلاً چین کے متعلق کوئی خبر لندن سے یا افریقہ کے متعلق کوئی اطلاع آسٹریا سے آجاتی ہے۔ اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ ناروے کے نامہ نگار نے اٹلی سے یہ خبر حاصل کی ہے کہ کناڈا کا ایک اخبار انگلستان کی ایک اطلاع کے حوالے سے جاپانی وزیر اعظم کے متعلق یہ لکھتا ہے کہ اسکو ماسکو کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ بعض روسی دستے چین کی شمالی سرحد پر بھیجے جا رہے ہیں۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ یہ خبر اتنے ذرائع طے کر کے جب ہمارے پاس پہنچتی ہے تو کس قدر مضحکہ انگیز بن جاتی ہے۔ صحافت اور نامہ نگاری کا یہ طریقہ جنگ میں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ ذمہ داری کسی پر نہ رہے۔ اور خبر کی اصلیت حوالات کے ہنگاموں میں گم ہو جائے۔

بہر حال اس سلسلہ کی ایک نہایت دلچسپ خبر ہمارے پاس آئی ہے۔ رائٹر کی ایجنسی نیو یارک سے ہمیں اطلاع دیتی ہے کہ واشنگٹن کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جرمنی نے پولینڈ کے لئے وہ تمام امداد بھی بند کر دی ہے جو دوسرے ممالک کی ریڈ کراس سوسائیٹوں کی طرف سے آیا کرتی تھیں۔ یعنی جن بھوکوں ننگوں اور بیماروں کو کپڑا، کھانا یا دوائیں اس ذریعہ سے ملتی تھیں وہ آیندہ ان چیزوں سے بھی محروم کر دیئے گئے۔ ہٹلر جیسے شخص سے کوئی بات بعید نہیں ہے۔ اور اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس شخص کی سنگدلی اور شقاوت حد سے زیادہ گذر گئی ہے۔

لیکن اس خبر کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن حکومت نے پولینڈ کے تمام قیدیوں کو Sterilize کرنے یعنی متعدد دواؤں اور انجکشنوں کے ذریعہ انکو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینے کا حکم دیدیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہٹلر اب پولش نسل کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے تاکہ جرمنی کو پولینڈ کے قوم پرستوں سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ یہ جدید سائنس اور علم نے انسان کو بہیمیت اور شیطنت کی کس منزل تک پہونچا دیا ہے۔

ایک اطلاع کہتی ہے کہ بخارسٹ (رومانیہ) کا ایک کتب فروش مشہور کتاب "ہٹلر بولتا ہے" کے ذریعہ بہت دولتمند بنا جا رہا ہے۔ یہ کتاب ہٹلر کی مخالفت میں لکھی گئی ہے اور اس میں اس شخص کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ اس کا مصنف ہر روشننگ ہے رومانیہ کی جرمن سفارت نے اس کتاب کی تمام کاپیاں خرید کر جلانا شروع کر دیا ہے لیکن یہ کاپیاں کبھی ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ کتب فروش جو اس کتاب کا "کاپی رائٹ" رکھتا ہے ہمیشہ اس کی مزید کاپیاں چھپوا کر جرمن سفارت خانہ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔ اور سفارت خانہ میں یہ کتابیں فوراً جلا دی جاتی ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت دلچسپ کھیل ہے۔ اس سلسلہ میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسی طرح کا واقعہ انگلستان میں بھی ہوا تھا۔ کسی زمانہ میں لندن کے بشپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ انجیل کا جو ایڈیشن ٹنڈیل نے شایع کیا ہے۔ اس کی تمام کاپیاں نذر آتش کرنے کے لئے خرید لی جائیں گی۔ ان کو سینٹ پال کے گرجا میں بھیج دیا جائے گا۔ بس اس اعلان کا شایع ہونا تھا کہ خود ٹنڈیل نے اس کی ہزاروں مزید کاپیاں چھپوائیں اور لندن کے بشپ کے پاس بھیجنی شروع کر دیں۔ جو کاپیاں پہنچتیں جلا دی جاتیں اور پھر مزید کاپیاں موجود ہوتیں۔ غرض یہ سلسلہ بہت دنوں تک چلا اور ٹنڈیل کے تجارتی نقطہ نگاہ سے بہت کامیاب رہا۔ اب دیکھنا ہے کہ "ہٹلر بولتا ہے" کی کاپیاں کب ختم ہوتی ہیں اور کتب فروش کو کس حد تک مالدار بناتی ہیں۔

ادب لطیف

محبّ وطن

از جناب زیبا

گلاب ہی گلاب میرا فرش راہ تھا،
سبزہ روئیدہ دیوانہ وار میرا قدم روکے تھا
گھروں کی چھتیں فرط انبساط سے جھوم رہی تھیں،
کلیسا کا کلس پرچم کو اپنے سر پر جگہ دیئے ہوئے تھا۔
یہ ایک سنہری سال کا واقعہ ہے۔

ہوا گھر میں سے ہوتی ہوئی شور بپا کر رہی تھی،
عمر خوردہ دیواروں سے لاتعداد جمع شدہ افراط کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔
کاش! میں ان سے کہتا، میرے اچھے بھائیو غل کم کر دو۔ اور مجھے ذرا آسمان سے آفتاب لادو
مجھے اعتماد ہے کہ وہ ضرور میرے حکم کی تعمیل کر کے عرض کرتے اور کچھ؟

افسوس میں وہ تھا جس نے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اُن کی خاطر آسمان کے تارے توڑے تاکہ وہ انھیں اپنے قبضہ میں کرلیں۔
جو کچھ ایک انسان سے کئے جانے کی توقع کی جا سکتی ہے وہ تو سب کچھ میں انھیں دے چکا۔
تم جانتے ہو جو کچھ میں نے بویا اور جو کاٹ رہا ہوں، وہ بھی تم سے پوشیدہ نہیں،
اس بات کو پورا ایک سال ہو چکا ہے

گھروں کی چھتوں پر آج لوگوں کا مجمع نہیں رہا۔
ہاں چند لرزہ براندام نفوس دریچوں سے جھانک رہے ہیں، وہ بھی صرف موزوں نظارے کے لئے۔
دیکھو وہ کہہ رہے ہیں کہ قابل دید نظارہ شمبلز گیٹ یا پھانسی گاہ کے قریب ہوگا۔
مجھے اکثر بارش میں بھیگتا لے جاتے رہے ہیں۔
ہائے میرے دونوں ہاتھ میری پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے ہیں۔
میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری پیشانی سے خون بہ رہا ہے
لوگ مجھ پر راہ میں سنگباری کر رہے ہیں۔
میں دنیا میں یوں وارد ہوا اور اس طرح رخت سفر باندھ رہا ہوں"
دنیا والوں نے، بدبختی لسیا ریوں مجھے مردہ کر کے گرا دیا ہے۔
اگر اس کے سوا مجھے کچھ اپنی خدمات کا صلہ دنیا ہی میں ملتا تو خدائے لایزال یہ کہنے میں یقیناً حق بجانب ہوتا کہ تم نے اپنا معاوضہ دنیا ہی میں وصول کر لیا ہے مقام شکر ہے کہ میں اس صلہ سے بچ گیا۔ اس لئے میری خدمات کا اجر مجھے خدا سے ملے گا۔

عالم نسواں

مرد کے سینہ میں کئی دل ہوتے ہیں

مشہور ہفتہ وار اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" میں ایک خاتون مسز ای نیل کا ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون شایع ہوا ہے۔ اس مضمون میں خاتون مذکور نے یہ بتایا ہے کہ اسکو کن اسباب کی بنا پر اپنے شوہر سے طلاق لینی پڑی۔ اس خاتون کا خیال ہے کہ مردوں کے سینہ میں ایک کے بجائے کئی دل ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم اس عجیب مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے شایع کرتے ہیں

میں نہ ڈاکٹر ہوں۔ اور نہ علم الاجسام سے واقف ہوں لیکن اس کے باوجود یہ کہہ سکتی ہوں کہ مرد دنیا کی اس عجیب و غریب مخلوق میں سے ہے جس کے سینہ میں ایک کے بجائے کئی دل ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ میری بعض بہنیں میری اس رائے سے متفق نہ ہوں، اور ان کو ایسے مردوں سے واسطہ پڑا ہو جن کے سینہ میں ایک ہی دل ہو، لیکن میں ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتی ہوں کہ دنیا میں ایسے مردوں کی کمی نہیں جو اپنے سینہ میں بیشمار دل رکھتے ہیں، خود مجھکو ایک ایسے مرد سے واسطہ پڑا ہے جس کے سینہ میں ایک کے بجائے کئی دل تھے۔

میں چاہتی ہوں کہ اپنی بہنوں کو اپنے حالات سے آگاہ کر دوں تاکہ وہ میری طرح ٹھوکر نہ کھائیں۔ اور ایسے مردوں سے بچ سکیں جن کے سینہ میں ایک سے زیادہ دل ہوتے ہیں۔ میری مختصر سی سرگزشت یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں جبکہ میں کالج میں تعلیم حاصل کر رہی تھی، میری ایک نوجوان مسٹر ای نیل سے ملاقات ہوئی، میرے اور اس نوجوان کے تعلقات برابر بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ نوجوان مجھ پر بُری طرح فریفتہ ہے۔ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء میں ہماری محبت اتنی بڑھ گئی کہ میں نے اس نوجوان کے ساتھ شادی کر لی۔

شادی کو ابھی چھ ماہ بھی نہیں گذرے تھے کہ مجھے پتہ چلا کہ میرا شوہر ایک دوسری لڑکی سے محبت کرنے لگا۔ میں حیران تھی کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔ میں اس لڑکی سے خود جا کر ملی تو پتہ چلا کہ وہ تقریباً دو سال سے اس لڑکی کے پیچھے پڑا ہوا ہے، کیونکہ وہ شادی کے لئے آمادہ نہیں ہوئی۔ اس لئے اس نے مجھ سے شادی کر لی ہے۔

ایک شادی شدہ نوجوان کا غیر لڑکیوں سے محبت کرنا کسقدر معیوب ہے اس سے کون واقف نہیں لیکن میرا شوہر اس مرض میں بُری طرح مبتلا تھا میں نے اسے ہر چند روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا بعد کو مجھے پتہ چلا کہ اس کا مشغلہ ہی یہ ہے کہ وہ لڑکیوں کو محبت کا فریب دیکر چند روز ان کے ساتھ گزار دے اور اس کے بعد انکو چھوڑ کر نئے شکار کی جستجو میں لگ جائے۔

جب میں اپنے شوہر کی ان حرکتوں سے تنگ آگئی تو میں نے اسکو تنبیہ کر دی کہ اگر وہ راہ راست پر نہیں آتا تو میں طلاق حاصل کر لونگی، میری اس دھمکی کے جواب میں میرے شوہر نے جو عجیب و غریب بات کہی وہ ایک ایسی بات ہے جو آج تک کسی مرد نے نہ کہی ہوگی، میرے شوہر نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا کہ "تم کو ذرا بھی اس چیز کو محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ میں غیر عورتوں سے محبت کرتا ہوں، دراصل چیز یہ ہے کہ کوئی مرد اسوقت تک مطمئن ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ متعدد لڑکیوں سے محبت نہ کرے کیونکہ مرد کے سینہ میں ایک کے بجائے کئی دل ہوتے ہیں"۔

میں نہیں کہہ سکتی کہ میرے شوہر کا یہ خیال کس حد تک درست ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مردوں کی اکثریت ایسی پائی جاتی ہے، جو اپنی زندگی میں شادی کے بعد غیر عورتوں اور لڑکیوں سے محبت ے

ے کرنا کوئی گناہ نہیں خیال کرتے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرد فطری طور پر غیر مستقل مزاج واقع ہوا ہے۔ اس لئے وہ اپنی بیوی کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے دل بہلاتا ہے۔ اس کے برخلاف عورت صرف ایک ہی مرد سے محبت کر سکتی ہے۔ یہی اسکی پہلی محبت ہوتی ہے اور یہی آخری۔

شوہر کے اس جواب نے میرے دل میں اسکی جانب سے نفرت پیدا کر دی اور میں نے ارادہ کر لیا کہ میں ایسے مرد سے کوئی واسطہ نہیں رکھونگی جس کے سینہ میں بجائے ایک کے کئی دل ہوں، چنانچہ میں نے اسی سال طلاق لیلی اور اب اپنے شوہر سے علیحدہ نہایت آرام اور سکون کی زندگی بسر کر رہی ہوں، مجھے اپنے شوہر کی جدائی کا رنج ضرور ہے لیکن یہ رنج اس تکلیف کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو غیر عورتوں سے شوہر کو ملوث دیکھکر مجھ کو ہوتی تھی۔

میرا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ کے مردوں ے

بچوں کی دنیا

ہندوستان سے امریکہ

از سعید انصاری صاحب بی۔ اے جامعہ ایم اے۔

جہاز کا پہلا سفر بمبئی پہنچ کر میں نے اپنے میزبان اور عزیز دوست حارث صاحب سے کہا کہ سب سے پہلے مجھے وہ سمندر دکھایئے۔ جس پر مجھے کل سفر کرنا ہے۔ وہ شام کو مجھے چوپاٹی[1] لے گئے۔ جہاں میں نے زندگی میں ... پہلی بار وسیع سمندر دیکھا، ہم دونوں کچھ دیر تک سمندر کے کنارے پتھروں پر بیٹھے رہے۔ میں ہلکی ہلکی لہروں کا تماشہ دیکھ رہا تھا جو دور افق سے اٹھتی ہوئی چلی آرہی تھیں، مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ گویا وہ مجھے لینے آرہی ہیں۔ ہم دیر تک بیٹھے یہ تماشا دیکھتے رہے، یہاں تک کہ پانی کھسکتے[2] کھسکتے ہمارے پاؤں سے آلگا۔ اور جب پتھروں سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے چھینٹے ہمارے اوپر آنے لگے، تو اٹھ کر چلے آئے۔

ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں میں نے کلکتہ، دہلی۔ لاہور، کانپور۔ لکھنؤ۔ بنارس آگرہ سب کچھ دیکھتے تھے، لیکن جو بات مجھے بمبئی میں نظر آئی وہ ان میں سے کسی میں نہ تھی کلکتہ گو بڑا شہر ہے لیکن اس پر مغربی رنگ کا ایسا گہرا ہے کہ بعض وقت اس کے ہندوستانی ہونے میں بھی شبہ ہونے لگتا ہے۔ باقی اور شہر ہندوستان کے زیادہ تر صوبائی شہر ہیں یعنی ان پر اس صوبے کی زندگی اور تمدن کا اثر غالب نظر آتا ہے۔ جس میں وہ واقع ہیں۔ مثلاً لاہور میں تمام تر پنجاب کا اثر چھایا ہوا ہے، دہلی۔ پنجاب اور صوبہ متحدہ کے بیچ میں ہے۔ اس میں دونوں صوبوں کا اثر نظر آئے گا۔ گو صوبہ متحدہ کی بہ نسبت پنجاب کا کسی قدر زیادہ ہے۔ کانپور۔ لکھنؤ۔ بنارس آگرہ۔ سب صوبہ متحدہ کے شہر ہیں اور سب پر ایک ہی اثر غالب ہے۔ سوائے اس کے کہ بعض اپنی مقامی خصوصیتوں کی وجہ سے ممتاز ہیں، جیسے کانپور صنعتی شہر ہے، یہاں کارخانے اور مزدور زیادہ نظر آئیں گے۔ بنارس ہندوؤں کا تیرتھ ہے یہاں کثرت سے مندر اور پجاری دکھائی دیں گے۔

لیکن بمبئی ان سب سے جدا ہے۔ یہ باوجود سمندر کے کنارے ہونے کے یورپی اثر سے بہت پاک ہے کلکتہ کی بہ نسبت یہ یورپ سے زیادہ قریب ہے یہاں یورپ سے بڑے بڑے جہاز آکر رکتے ہیں۔ پھر بھی اس نے اپنی ہندوستانیت باقی رکھی۔ یہ اگر چہ صوبہ بمبئی میں ہے لیکن اس صوبہ کا خود کوئی ایک رنگ نہیں۔ ایک طرف مہاراشٹری اثر ہے دوسری طرف گجراتی، اس لئے دونوں اثرات نظر آئیں گے۔ پھر پارسی رنگ کا یہاں کا ایک امتیازی رنگ ہے۔ جو اور کسی صوبے میں نہیں شمالی ہند کی آبادی بھی بکثرت نظر آئے گی۔ اور مدراس کے لوگ بھی کچھ نہ کچھ دکھائی دیں گے۔ غرض ہندوستان کا یہ ایک مشترک شہر ہونے کے علاوہ مشرق و مغرب کا سنگم بھی ہے جہاں مغربی رنگ آکر مشرق سے اس طرح ملتا ہے کہ وہ اپنی مغربیت باقی نہیں رکھتا۔ بمبئی کو ہندوستان کا "باب الہند"[3] بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یورپ اور امریکہ سے آنے والے لوگ سب اس طرف سے آتے ہیں۔ یہ ایک بڑا بندرگاہ بھی ہے۔ کوئی دوسرا بندرگاہ ہندوستان میں اتنا بڑا نہیں، جہاں بڑے بڑے جہاز آکر کنارے لگ سکیں۔ ایک کولمبو ہے لیکن وہ بہت جنوب میں ہے کلکتہ سمندر سے بہت دور دریائے ہگلی پر واقع ہے جس میں بڑے بڑے جہاز نہیں آسکتے۔

میں جس جہاز سے جا رہا تھا اس کا نام کونت وردے تھا اور وہ اطالین کمپنی لائیڈ ٹریسٹینو کا جہاز تھا۔ اس کمپنی کا ایک اور جہاز وکٹوریہ نامی نہایت اچھا جہاز ہے۔ لیکن وہ مجھے اسی ے

ے سکا۔ وہ پندرہ روز پہلے روانہ ہو گیا تھا۔ کونت وردے بھی اس سے کچھ کم نہ تھا۔ کوئی ۲۲ ہزار ٹن وزن میں تھا۔ البتہ وکٹوریہ کی طرح موٹر سے نہیں چلتا تھا۔ بلکہ بھاپ سے چلتا تھا۔ لائیڈ ٹریسٹینو کے علاوہ ایک اور انگریزی کمپنی پی اینڈ او۔ بھی ہے جس کے جہاز ہندوستان سے انگلستان تک جاتے ہیں لیکن اس کمپنی میں انگریزیت بہت ہے۔ اس لئے میں نے اس میں جانا پسند نہیں کیا۔ (باقی آیندہ)

[1] بمبئی میں سمندر کا ایک کنارہ ہے جہاں شام کو لوگ تفریح کی غرض سے جاتے ہیں۔
[2] جوار بھاٹے کی وجہ سے شام کو سمندر کا پانی تھوڑا تھوڑا بڑھنے لگتا ہے۔
[3] ہندوستان کا دروازہ۔

پردۂ فلم

سینما ایکٹرس کے متعلق پبلک رائے

ماہ اکتوبر میں ویکلی الوسٹریٹڈ (انگریزی) نے بہترین فلم ستاروں کے متعلق پبلک کی رائے دریافت کی تھی ۲۰،۶۷۰ اصحاب نے اس بارہ میں اپنی رائے ظاہر کی ۸۰۳۰ ستاروں کے نام پر ووٹ پڑے جن کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

خوبصورتی کا مقابلہ

نام	ووٹ
نسیم بانو	۱۹۷۳
لیلا ڈیسائی	۱۷۲۷
دیوکا رانی	۱۷۱۰
کانن دیوی	۱۶۱۷

نسیم خوبصورتی میں درجہ اول رہی۔

ایکٹنگ کا مقابلہ

نام	ووٹ
دیوکا رانی	۲۲۱۷
لیلا ڈیسائی	۱۸۲۲
کانن دیوی	۱۷۲۵
نسیم	۵۱۵

دیوکا رانی ایکٹنگ میں اول رہی۔

میوزک کا مقابلہ

نام	ووٹ
کانن دیوی	۲۰۹۸
دیوکا رانی	۱۳۷۶
لیلا ڈیسائی	۸۰۹
نسیم	۵۷۴

کانن دیوی اول درجہ پر رہی۔

ناچ کا مقابلہ

نام	ووٹ
لیلا ڈیسائی	۲۵۰۱
دیوکا رانی	۱۲۸۶
کانن دیوی	۹۹۲
نسیم	۳۷۰

لیلا ڈیسائی میدان مار گئی۔

میزان

نام	ووٹ
لیلا ڈیسائی	۶۸۵۹
دیوکا رانی	۶۵۸۹
کانن دیوی	۶۳۳۲
نسیم	۳۴۳۵

سیتا دیوی اور شانتا آپٹے کو ۴۴۷۷ اور ۴۳۰۱ دیوکا رانی اور لیلا ڈیسائی کو غیر ممالک سے بھی ووٹ ملے۔

ے نے غیر عورتوں سے محبت کرنا اپنی زندگی کا دلچسپ مشغلہ بنا لیا ہے، اور یہ مشغلہ عورتوں کی کمزوری کا نتیجہ ہے اگر عورتیں سختی کے ساتھ اپنے مردوں کو راہ راست پر لانا چاہیں تو یہ تکلیف دہ عادت آسانی سے دور کی جا سکتی ہے۔

اقوال زریں

ہمت والا انسان دنیا کو بدل دیتا ہے۔ — ایمرسن

مفلسی نہایت خوفناک شے ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہماری روح کی پاکیزگی کو بھی مار دیتی ہے۔ — گوئٹے

کہاوتیں تجربات کے بچے ہیں۔ — پوپ

ایک ہی غلط اقدام تمہیں ابدی گرا سکتا ہے۔ — شیکسپیر

موت ہر چیز کا خاتمہ کر دیتی ہے لیکن بیشتر اس کے کہ موت آئے لازم ہے کہ انسان کوئی نیک کام دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ جائے۔ — ٹینی سن

سچی محبت وقتی تغیرات پر فتح پا سکتی ہے۔ — شیلے

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضایع نہ کرو کیونکہ زندگی وقت ہی سے بنتی ہے۔ — فرینکلن

دیو کی طاقت رکھنا اچھا ہے مگر اسے دیو کی مانند استعمال کرنا ظلم ہے۔ — بائرن

کوئی شے ایسی مضرت رساں نہیں ہے جیسا کہ وقت کو ضایع کرنا۔ — لقمان

نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہے۔

مناسب موقع پر خاموشی تقریر سے بڑھ کر عقلمندی ہے۔ — پلوٹارچ

یو۔پی کونسل کے انتخابات

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ کل ایک سرکاری گزٹ شایع ہوگا۔ جس میں یو۔پی کونسل کے ۷ ممبروں کا اعلان کیا جائے گا۔ جو کہ حال ہی کے انتخاب میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل موجودہ ممبران کامیاب ہوئے ہیں۔

رائے بہادر برجندر سروپ۔ مسٹر چند پال۔ رائے بہادر متھرا داس۔ مسٹر لکشمی نرائن۔ مسٹر سہائے گپتا۔ راجہ آف سعدی۔ نثار اللہ۔ بیگم اعجاز رسول اور مسٹر اظہر احمد فاروقی۔

مندرجہ ذیل نئے ممبر چنے گئے ہیں:۔ مسٹر احسان الرحمٰن۔ لالہ دیپ چند۔ رانی شیر کوٹ۔ مسٹر رام نرائن گرگ۔ ڈاکٹر نانک۔ راجہ شیو گڑھ

موج تبسم

نوجوان:۔ میں نے آپکو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔

حسین خاتون:۔ ممکن ہے میں کچھ عرصہ کے لئے پاگل خانہ میں نرس کا کام کرتی تھی۔

عاشق:۔ آج ایک حسین عورت مجھے دیکھکر ہنس رہی تھی۔

محبوبہ:۔ مجھے اس کا کوئی غم نہیں، بعض آدمی تم سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہوتے ہیں؟

مجسٹریٹ:۔ تم نے ایک ہفتہ میں سات مرتبہ چوری کی؟

ملزم:۔ ہاں اگر ہر شخص مجھ جیسا محنتی ہو تو سب لوگ خوشحال ہو جائیں۔

بیٹا:۔ (ماں سے) جب موٹر بہت پرانی ہو جاتی ہے اور بالکل نہیں چل سکتی تو اسوقت کیا ہوتا ہے؟

ماں:۔ اس وقت کوئی نہ کوئی تمہارے باپ کے پاس بیچ جاتا ہے۔

ایک دوست:۔ مجھے اب یقین آگیا ہے کہ بغیر شادی کے زندگی کوئی زیادہ پُر لطف نہیں۔

دوسرا دوست:۔ تمہیں شادی کئے کتنا عرصہ ہو گیا؟

پہلا دوست:۔ ایک ہفتہ۔

عاشق:۔ میں نے شہر کے رئیس مسٹر سمتھ کی طرح تمہیں دولت موٹر کار اور بنگلہ نہیں دے سکتا۔ مگر محبت کر سکتا ہوں۔

محبوبہ:۔ پیارے محبت سے بہتر دنیا میں کوئی چیز نہیں اس نے نزدیک ہوتے ہوئے جواب دیا، ہاں تو پھر مسٹر سمتھ رہتے کہاں ہیں۔

جج نے ملزم سے پوچھا:۔

تمہارے جرایم پیشہ ساتھی کہاں ہیں؟

ملزم میرے اور آپ کے سوا سب پھانسی پا چکے ہیں۔

بیوی:۔ میں نے کتاب میں ابھی ایک ایسی عجیب چیز پڑھی ہے کہ ایک شخص چالیس برس کی عمر تک بغیر لکھے پڑھے پہنچ گیا۔ اس کے بعد اسکو ایک ایسی عورت ملی کہ جس کی خاطر اس نے دو برس میں سکالر شپ حاصل کر لی۔

خاوند:۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں کہ چالیس برس کی عمر تک بہت اچھا اسکالر تھا۔ اس کو ایک ایسی عورت ملی کہ وہ اس کی خاطر دو دن میں بیوقوف بن گیا۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان میں مٹھوں کی تعداد دو لاکھ ۲۶ ہزار ہے اور ان سے ہونے والی آمدنی ۱۸ کروڑ روپیہ ہے۔

ہندوستان کے ۲۵ لاکھ بھیک مانگنے والوں پر ۵۲ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

راولپنڈی میں چار شادیاں ایسی ہوئی ہیں جنمیں جہیز وغیرہ کچھ نہ لیا گیا اور چاروں شادیوں میں کل ۲۵ روپے خرچ ہوئے۔

آل انڈیا ریڈیو سے ایک روز ۱۰ زبانوں میں خبریں براڈکاسٹ ہوتی ہیں۔

ناگپور یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹس نے فیصلہ کیا ہے کہ بی اے اور بی ایس سی کے ہر مرد طالب علم کے لئے یہ لازمی ہو کہ وہ گولی چلانا سیکھے

پوسٹل سیونگ بنک کی ۳۹-۱۹۳۸ء کی رپورٹ کے مطابق اس سال لوگوں نے ۸۲ کروڑ روپیہ ڈاکخانوں میں جمع کیا جو کہ پچھلے ۹ سالوں کے ریکارڈ کو بھی مات کر گیا ہے۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی کوشش سے لاہور ہائیکورٹ کے رجسٹرار نے صوبہ کی تمام ماتحت عدالتوں کو ہدایت بھیجی ہے کہ مقدمہ سنتے ہوئے افسر لوگ عدالتوں میں تمباکو نہ پئیں۔

ہندوستان میں ۱۶ کروڑ ۹۰ لاکھ عورتوں کے مقابلہ میں مرد ۱۰ کروڑ ہیں۔

محکمہ ڈاک کی ۳۹-۱۹۳۸ء کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر روز اوسطاً ۱۲۶ چیزیں پتہ لکھے بغیر لیٹر بکسوں میں ڈالی گئیں، سال کے آخر میں حساب لگانے پر ان لاپتہ چٹھیوں اور پیکٹوں میں سے ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ کی چیزیں نکلیں محکمہ کے افسران نے پتہ لگا کر ان چیزوں کو ان کے مالکوں کے پاس پہونچانے کی پوری کوشش کی۔

ایک کروڑ ۵۰ لاکھ انگریز عورتوں نے جنگ کے دنوں میں بچوں کی دیکھ بھال کا کام اپنے اوپر لیا ہے فوجی اور بحری فوج میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۵۰ ہزار ہے۔

افسانہ

سزا

از جناب محمد امین خسر تبوری

لالہ رائے مل کو خوش دیکھکر پنڈت رام بھروسے کی باچھیں کھل گئیں، مسکرا کر بولے "لالہ جی ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے، یہی کچھ اوپر چالیس کی ہوگی؛ کل کی بات ہے سرگباشی لالہ جی نے آپکا بیاہ کتنی دھوم دھام سے کیا تھا۔ ہو جی پر لوگ سدھار گئیں۔ یہ ایشور کی لیلا ہے۔ گھر میں بھگوان کی دیا سے کس بات کی کمی ہے۔ یہ مکان، جائداد، دھن اور سنسار ہو جی کے بنا کیا اچھے لگتے ہونگے"۔

پنڈت جی کی بات پر لالہ جی کھلکھلا کر ہنس پڑے گویا پنڈت جی نے ان کے دل کی بات بوجھ لی تھی، سینی کو رمکتے ہوئے بولے، پنڈت جی آپ ٹھیک کہتے ہیں مگر کوئی ایسی ... لالہ جی رک گئے "آپکا بیاہ تو یوں ہو جائے گا لالہ جی" لالہ رام بھروسے چٹکی بجا کر بولے "آپ کچھ چنتا نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا بھگوان کی کرپا سے، لیلا کی بیٹی بڑی سندر ہے، دس برس کی ہوگی، مگر کنیا کے جوان ہوتے کیا دیر لگتی ہے۔ آپ کے گھر میں تو دو ہی برس میں جوان ہو جائے گی۔ معاملہ بھی سستے داموں پٹ جائے گا، بدھوا کی بیٹی ہے، بڑا پن ہوگا مہاراج!" پھر سوچکر بولے "میں نے جنم پترا دیکھا ہے، سنجوگ جا ہے، اسی مہینہ اگر بیاہ ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہوگا" پنڈت جی پھر دیر کس بات کی ہے، نیکی اور پوچھ پوچھ، سب کام ٹھیک ٹھیک ہو جانا چاہئے"۔ منیم اوچھل کر بولا، لالہ جی نے مسکرا کر منیم کو دیکھا، منیم جی مسکرا کر بولے "مہاراج سچ کہتے ہیں، آپ تو مہاتما ہیں، پنڈت جی!" پنڈت جی اپنی تعریف سنکر اور پھول گئے۔ مسکراتے ہوئے بولے "میں آج ہی لیلا سے ملکر سب کام ٹھیک کر دونگا" کاندھے پر انگوچھا ڈال، کھٹ پٹ کرتے ہوئے چلے گئے۔ لالہ جی دل ہی دل میں مسکرا رہے تھے، منیم لالہ جی کو دیکھکر کھسیانی ہنسی ہنس رہا تھا۔

"لیلا لیلا" پنڈت رام بھروسے چلائے، لیلا چکی پیس رہی تھی، پنڈت جی کو گھر میں دیکھکر مسکرا اٹھی "آپ ہیں، پنڈت مہاراج! بڑی دیا کی جو آج چلے آئے"۔

"ہاں ذرا ادھر کام کو آیا تھا، میں نے سوچا چلو لیلا سے بھی مل لوں"

پھر رقت انگیز لہجے سے بولے "تمہیں دکھی دیکھکر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے لیلا!"

پنڈت جی کی ہمدردی پر رادھا کے چہرے پر افسردگی چھا گئی، آنکھیں بھر گئیں:

"رادھا کہاں گئی؟" پنڈت جی بولے۔

"ابھی تو کھڑی تھی میرے پاس" لیلا نے گھوم کر دیکھا رادھا اچھلتی ہوئی باہر سے آئی "ارے بڑی سیانی ہو گئی ہے اب تو چڑیل" رادھا اٹھلاتی ہوئی اندر چھپ گئی۔

"میرے تو دن کٹ گئے پنڈت جی، اس کی بڑی فکر ہو رہی ہے" لیلا بولی

"سچ کہتی ہو، کنیا کے بیاہ کی فکر بہت بڑی ہوتی ہے، پھر باپ بھی زندہ نہیں بیچاری کا" پنڈت جی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا،

لیلا ایک ہمدرد کو پا کر غموں کے طوفان میں کھو گئی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

"لیلا کچھ چنتا نہ کرو" پنڈت جی نے انتہائی شفقت سے کہا،

رادھا نے شبھ گھڑی جنم لیا ہے بڑی بھاگوان ہوگی"

"پنڈت جی" لیلا آنسو پونچھتے ہوئے بولی "بھاگوان ہوتی تو اس کا باپ کیوں ہاتھ سے جاتا۔"

"کیا کہہ رہی ہو لیلا! ایشور کے کاموں میں ہمارا تمہارا کیا چارہ اس کا نصیبہ بہت اچھا ہے، اس کے ساتھ تمہاری گردش کا بندھن بھی ٹوٹ جائے گا"

پنڈت جی کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لیلا کے لئے کسی الہام سے کم نہ تھا، اگر کوئی اور کہتا تو شاید نہ مانتی، مگر پنڈت جی کے اونچے استھان سے بھلا کیسے انکار کر سکتی تھی۔ اسے محسوس ہونے لگا گویا پنڈت جی نے اسکی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچا لیا ہے۔ اسے گرہ کے بندھن سے نکال کر سکھ اور چین کی دنیا میں ڈال دیا ہے، مہاراج کے پاؤں چھوتے ہوئے بولی "بھگوان کرے آپ کی بات سچ ہو، مجھے آپ پر پورا یقین ہے! پنڈت جی کا جادو چل گیا، سنجیدہ ہوکر بولے "مجھے لالہ رائے مل نے بھیجا ہے" اور کھنکارتے ہوئے بولے، رادھا انکے گھر بڑی سکھی رہے گی، بھاگوان کے سایہ تلے کسے دکھ ہوتا ہے، وہ چار سو جو مانگو گی تمہیں دے دیں گے؛ تمہارا دکھی جیون سکھی ہو جائیگا" لیلا نے کسی قدر چونک کر پنڈت جی کو دیکھا۔

"اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں لیلا۔ انھوں نے سچ مچ مجھ سے کہا ہے۔ تمہیں بیٹی کی قسمت پر خوش ہونا چاہئے۔ ایسا بر ڈھونڈھنے سے بھی ہاتھ نہیں آتا۔ تمام عمر دھن سے کھیلے گی! دھن سے!"

دولت کا لالچ بہت برا ہوتا ہے اچھے اچھے اس کے فریب میں آ جاتے ہیں۔ رادھا تو پھر ایک عورت تھی، غریب بیوہ عورت! افسردہ چہرے پر مسرت دوڑ گئی، پنڈت جی سے حامی بھر لی! پنڈت جی ٹھوڑی کھجاتے ہوئے اٹھے۔ بغل میں چھری، منہ میں رام، مسکراتے ہوئے نکلے لالہ جی سے معقول رقم دان دکھشنا کی صورت میں ہاتھ آنے والی تھی، کئی دن سے انکی ہتھیلی کھجا رہی تھی، آج انکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، لالچ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔

مہاجن رائے مل گاؤں میں آگ دے ساجھی تھے، تین پشتوں سے انکا خاندان نون تیل کی دوکانداری سے پیٹ پال رہا تھا، برسوں سے دوکان چلی آ رہی تھی، رائے مل نے جب گدی سنبھالی، تو قسمت بھی چمک گئی، سودا سلف کے علاوہ روپیہ نقد ادھار دینے لگے۔ (باقی صفحہ ۶ کالم ایک پر)

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی کاروائی

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں کل کافی گرماگرمی اور دلچسپی پیدا ہوئی، جبکہ مسٹر جناح اور سرسید رضا علی میں کانگریس سے سمجھوتہ کرنے کے متعلق لطیف سی جھڑپیں ہوئیں، سر رضا علی نے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے اور مسلم لیگ کو کانگریس سے سمجھوتہ کرنا چاہیئے کیونکہ گفت وشنید کی راہ میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو اسے دور کیا جا سکتا ہے مسٹر جناح نے انھیں کہا کہ آپ میرے وہ بیان پڑھیں جو میں نے حال ہی میں چھاپے ہیں

مولانا ظفر علی خاں نے بھی اپنی تقریر میں مسلم لیگ کے بالائی طبقہ پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ مسلم عوام جد وجہد کے لئے تیار ہیں لیکن اعلیٰ طبقہ تیار نہیں ہے۔ نیز سنہ ۳۷ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ نے اگرچہ آزادی کامل کا رزولیوشن پاس کر کے اپنا چولہ بدل لیا تھا لیکن مسلم لیگ پر اب بھی نوابوں، سروں، راجاؤں اور سرمایہ داروں کا قبضہ ہے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک روزہ اجلاس کل صبح ساڑھے دس بجے آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر واقع دریا گنج میں مسٹر جناح کی صدارت میں شروع ہوا۔ سب سے پہلے ان رزولیوشنوں کو منظور کرنے کا معاملہ پیش ہوا۔ جو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ۱۸ ستمبر ۲۲ اکتوبر اور ۳ فروری کے اجلاس میں پاس کئے گئے ہیں۔

مسٹر جناح نے ان رزولیوشن کو منظوری کے لئے پیش کرتے ہوئے ان تمام حالات پر تبصرہ کیا جو جنگ چھڑنے کے بعد سے اسوقت تک پیدا ہوئے ہیں۔ اور کہا کہ میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن وائسرائے کو بھیج چکا ہوں، اور انھیں لیگ کا زاویہ نگاہ بتا دیا ہے۔ حالات ابھی وہی ہیں اور آگے نہیں بڑھے۔ لیگ نے وائسرائے کے سامنے پانچ گونہ مطالبہ رکھا ہے کہ وائسرائے برطانی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کریں کہ موجودہ انڈیا ایکٹ ختم کیا جائے گا۔ اور گذشتہ ۲۰ سال کے تجربہ کی روشنی میں آئینی اصلاحات کے معاملہ پر از سر نو غور کیا جائے گا۔ ان دو باتوں کے متعلق وائسرائے نے ہمارا مطالبہ منظور کر لیا ہے، دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ مسلمان کسی ایسے آئین کو منظور نہیں کریں گے۔ جس کے لئے ان کی مرضی اور رضا مندی حاصل نہیں کی جائیگی۔ اور نہ انھیں کوئی ایسا معاہدہ منظور ہوگا۔ جو کسی فریق کے خواہ وہ کسی قدر طاقتور ہو دھمکی یا دباؤ سے کیا جائے گا اس معاملہ میں بھی وائسرائے نے یقین دلایا ہے کہ مسلمانوں کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں اور ایسے کسی سمجھوتہ کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں مسلمانوں کو نظر انداز کیا جائے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ وائسرائے یہ بیان تسلی بخش ہے مسلم لیگ کا تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ ہندوستانی اور خاص کر مسلمانوں کی نوجوانوں کو کسی اسلامی ملک کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔ وائسرائے نے اس بارے میں مسلم لیگ کے زاویہ نگاہ کو غلط سمجھا ہے چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ عربوں کے ساتھ حکومت برطانیہ سمجھوتہ کرے آخری مطالبہ کانگریسی صوبوں میں جو مسلمانوں کی شکایتیں سے تعلق رکھتا ہے یہ سچ ہے کہ گورنر جنرل کانگریسی وزارتوں کی عدم موجودگی میں مداخلت نہیں کر سکتے لیکن اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں اول یہ کہ کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں پر ظلم کئے گئے ہیں۔

اور مسلم لیگ کے ممبروں کو خاص طور سے ظلم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ کانگریس ہائی کمانڈ نے ان باتوں کو جھوٹ قرار دیا ہے البتہ وہ جوڈیشل بنچ مقرر کرنے کو تیار ہے یہ تجویز بالکل فضول ہے ۲ اس کے برعکس میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان واقعات کی تحقیقات کرنے کے لئے رائل کمیشن مقرر

کیا جائے جو ہندوستان کے باہر کے دو اصحاب پر مشتمل ہو کانگریس باہر والوں کو اپنے گھریلو معاملوں میں ثالث ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اور شاید سر مارس گائر بیں وارد ہا میں پیدا ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ یوم نجات کے مظاہرہ نے ظاہر کر دیا ہے کہ کانگریس کے علاوہ ہر طبقہ کانگریس راج کے خلاف ہے۔ اگرچہ کانگریس ہائی کمانڈ پھر کانگریسی وزارتوں کو بحال کرنا چاہتا ہے۔ لوگ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ ہمارا منزل مقصود کیا ہے۔ اگر آپ اب بھی نہیں سمجھتے تو کبھی بھی نہیں سمجھیں گے کہ ہمارا منزل مقصود کیا ہے۔ برطانیہ ہندوستان پر راج کرنا چاہتا ہے، اور مہاتما گاندھی بھی ہندوستان اور مسلمانوں پر راج کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم نہ کسی کو بھی برطانیہ کو اور نہ گاندھی کو مسلمانوں پر حکومت کرنے کی اجازت دیں گے۔ ہم آزاد ہونا اور مسلمانوں کو منظم کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں کی تقریر

مولانا ظفر علی خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کو ایک قوم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے کانگریس اور ہندوؤں کا کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ لیکن کیا برطانی حکومت نے اس مطالبہ کو منظور کر لیا ہے۔ اسی طرح برطانی حکومت نے رائل کمیشن کی تجویز کو منظور نہیں کیا۔ مسٹر جناح کہتے ہیں کہ اگر مسلمان آزادی کی جد وجہد کے لئے تیار ہوں تو وہ گولیاں کھانے کو تیار ہیں لیکن گولیاں کھانا تو کجا۔ کیا پنجاب اور بنگال کی حکومتیں اس مسئلہ پر مستعفی ہونے کو تیار ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مسلم قوم آزادی کی جد وجہد کے لئے تیار ہے لیکن صرف بالائی طبقہ ہی جد وجہد کے لئے تیار نہیں۔ اور لکھنؤ اجلاس کے بعد اگرچہ مسلم لیگ نے اپنا چولہ بدل لیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ پر اب بھی سرمایہ داروں نوابوں۔ راجاؤں اور سروں کا قبضہ ہے۔ اور وہ عامۃ الناس مسلمانوں کے جذبات کی پرواہ نہیں کرتے۔

سر رضا علی کی تقریر

سر رضا علی نے بھی مولانا ظفر علی خاں کے خیالات کی حمایت کی۔ اور کہا کہ مسلمانوں کا نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ اور مفاہمت چاہتا ہے۔ اور ان کے خیال میں اگر خلوص سے کام لیا جائے تو سمجھوتہ ضرور ہو سکتا ہے۔ اسی سلسلہ میں مسٹر جناح نے مسٹر رضا علی سے کہا کہ وہ میرے بیانوں کا اچھی طرح سے مطالعہ کریں۔ سر رضا علی نے کہا کہ میں اپنے بیانوں کا مطالعہ کر چکا ہوں۔

ملک برکت علی نے کہا کہ اس سمجھوتہ کی راہ میں مہاتما گاندھی اور کانگریس ہی رکاوٹ ہیں مہاتما گاندھی نے کیمونل اوارڈ کے متعلق حال ہی میں جو بیان دیا ہے وہ بنگال کے ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ہے۔ آخر میں ان رزولیوشنوں کو منظور کر لیا گیا

مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ کو لاہور میں کیا جائے۔ اس کے لئے مسٹر جناح اتفاق رائے سے صدر چنے گئے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں نے کہا کہ مسٹر جناح کا ہر سال منتخب کیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ صدارت کے لئے موزوں اصحاب کی کمی ہے۔ کانگریس کو دیکھیئے جو ہر سال نیا صدر منتخب کرتی ہے اگرچہ مہاتما گاندھی اس کے واحد اور مسلم لیڈر ہیں۔

خارجی وزیروں کی اہم کانفرنس

لندن ۲۶ فروری۔ سویڈن اور ناروے کے خارجی وزیروں کی کل جو کانفرنس کوپن ہیگن میں منعقد ہوئی وہ بہت مختصر تھی۔ اور اس میں اتفاق رائے سے بڑی جلد فیصلہ کر لیا گیا ہے تاکہ اتحادیوں اور جرمنی کی جنگ یا روس اور فنلینڈ کی لڑائی کے بارے میں کسی قسم کی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔

تینوں ملکوں کی کانفرنس ختم ہونے کے بعد ایک کمیونک شائع کیا گیا جس میں بتلایا گیا کہ کانفرنس میں روس اور فنلینڈ کے لڑائی کے بارے میں پوزیشن پر غور کیا گیا۔ وزیروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ تمام شمالی ملکوں کی خواہش ہے کہ یہ لڑائی جلد از جلد ختم ہو جائے اور آپس میں صلح ہو جائے اور فنلینڈ کی آزادی برقرار رہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ وہ قطعی غیر جانبدار ہیں۔ اس بیان کو غلط بتلایا گیا کہ ان پر کسی طرف سے دباؤ پڑ رہا ہے۔

سمندری لڑائی میں بین الاقوامی قانون کے اصولوں کی خلاف ورزی پر سخت اعتراض کیا گیا ہے جس سے کہ غیر جانبدار ملکوں کو جان ومال کا زبردست نقصان پہنچتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک دوسرے کی امداد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

وزیروں کو اس بارے میں اتفاق تھا کہ اگر لڑائی جلد ہی ختم نہ ہو گئی تو اس سے اتنی تباہی ہوگی کہ جس سے تعلقات بالکل کشیدہ ہوں گے۔ اور پھر مستقل حل مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے ان کی رائے میں یہ ضروری ہے کہ لڑنے والے ملکوں کے درمیان صلح کی بات چیت شروع کی جائے تاکہ مستقل امن قائم رہے۔

مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ آج صبح تھوڑی دیر کے لئے اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں ڈیڑھ کروڑ کے ریلوے بجٹ کے ضمنی مطالبات پر بحث ہوئی۔ ریلوے کے کمشنر مالیات مسٹر پی۔ ایم اسٹنگ نے ۱۸۶۵۰۰۰ کے مطالبہ کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان مطالبات کی اسٹینڈنگ فائننس سب کمیٹی نے پوری طرح جانچ پڑتال کی ہے۔ سر محمد یامین خان، سر ضیاء الدین احمد نے بھی بحث میں حصہ لیا اور سر اینڈریو ز ممبر رسل ورسائل نے گورنمنٹ کے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ آخر میں ہاؤس نے اس مطالبہ کو منظور کر لیا۔ باقی تمام مطالبوں کو بھی منظور کر لیا گیا۔

بلقان پر حملہ ہوتے ہی ٹرکی شریک جنگ ہوگا

لندن ۲۴ فروری۔ آجکل ٹرکی کے تمام اخبارات یورپ کے مختلف حصوں سے آنے والی اس قسم کی خبروں سے بھرے ہوئے ہیں کہ کالے سمندر اور بحر کیمجد پر لڑائی کا زبردست خطرہ ہے۔ گو اخباروں نے اپنی رائے ظاہر نہیں کی ہے لیکن ان خبروں کو بڑی اہمیت کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ حالات اور واقعات سے ان خبروں کی تصدیق کی جا رہی ہے برلن سے آنے والی اس خبر کو بڑے نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے کہ شام میں فرانس کی فوج جمع ہے اور روس کے تیل کے علاقوں پر آسانی سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ ادھر فرانس برطانیہ اور مصر میں ملکر کاروائی کرنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ ترکی نے یہ اعلان کیا ہے کہ جس روز بلقان کے کسی ملک پر حملہ ہو جائے گا وہ اتحادیوں کی طرف سے لڑائی میں شریک ہو جائے گا۔

اس سے پہلے یہ خبر ملی تھی کہ بحر مجمد میں زبردست ہوائی لڑائی ہو رہی ہے اور برطانیہ کے جنگی جہاز بحر مجمد میں پہنچ گئے ہیں۔

کمیونل وارڈ کی موجودگی میں سوراجیہ ناممکن ہے

بمبئی ۲۴ فروری۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "فرقہ وارانہ فیصلہ" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں جب تک فرقہ وارانہ فیصلہ قائم ہے ہندوستان کو حقیقی سوراج نہیں مل سکتا۔ بنگال کے معترضوں کے بیان کی تردید کرتے ہوئے مہاتما جی نے لکھا ہے کہ میں نے یا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کبھی کیمونل اوارڈ کے بارے میں فیصلہ کن رائے کا اظہار نہیں کیا جو چیز جبراً تھوپ دی گئی ہو اسے نہ تو منظور کیا جا سکتا ہے اور نہ مسترد کیا جا سکتا ہے آپ مزید فرماتے ہیں کہ کمیونل اوارڈ ملک کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ برطانی سامراج کے پنجہ کو مضبوط کرنے کے لئے ہندوستان پر تھوپا گیا ہے برطانیہ کے علاوہ اس فیصلہ سے کسی پارٹی کو فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایسے وقت بدلا جا سکتا ہے جب ہندوستان کے تمام فرقوں میں اتحاد ہو جائے۔ اس کے تبدیلی ہونے کی تو صرف دو ہی شکلیں ہیں یا برطانوی حکومت غلطی کو درست کرے یا "کامیاب بغاوت" ہو یہ باہمی اتفاق سے ہی طے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے اگر ہندو اور مسلمان متفق بھی ہو گئے تو یوروپین باقی رہ جاتے ہیں۔ ان کا بھی اتفاق ضروری ہے۔ الیکشن نتائج پر رضامند ہونا ہے یہ اصول سیاسیات میں کبھی پایا ہی نہیں گیا۔

ہندوستان کا پونڈ کا قرضہ

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ ہندوستان پر پونڈ کا قرضہ چار سو کروڑ روپیہ ہے۔ اب چونکہ تجارت برآمد بڑھ جانے کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ ہندوستان میں برطانیہ اور فرانس کے لئے جنگی ضروریات خریدی جا رہی ہیں۔ ہندوستان زیادہ پونڈ حاصل کر رہا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ پونڈ کا قرضہ روپے کے قرضہ میں بدل لیا جائے اس زبردست اسکیم کے لئے ریزرو بنک آف انڈیا کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں سر جیمز ٹیلر گورنر ریزرو بنک سے گورنمنٹ کی گفت وشنید ہوئی۔ سر جیمز ٹیلر جو نئی دہلی میں ہیں بمبئی کو واپس جا رہے ہیں۔ ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھا کر اس اسکیم کی تفاصیل پر غور وخوض کیا جائے گا۔ اور ان تفاصیل کو ۲۹ فروری کو ہوم ممبر بجٹ پیش کرتے ہوئے بیان کریں گے جہاں تک حکومت ہند کے پونڈ کا قرضہ کا ہندوستان میں لانے اور اسے ہندوستانی قرضہ میں بدل لینے کا تعلق ہے۔ ہندوستان اور برطانیہ میں یہ اقتصادی رشتہ ختم ہو جائے گا۔ ہندوستان کے سیاسی لیڈر اس اسکیم کو خوش آمدید کہیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ قرضہ ضرور رہے گا۔ لیکن یہ قرضہ ہندوستان میں ہوگا۔ اور اس کا سود ہندوستان میں رہنے والوں لوگوں کو جنہوں نے سرکاری کفالتیں لی ہوئی ہیں ملے گا۔ یہ سود اس سے پہلے برطانیہ میں جاتا تھا۔

کانپور مدن سودیشی نمائش

بہترین دلچسپی

لاجواب دلکشی

روزانہ ۶ بجے شام سے بمقام پھول باغ کانپور ۱۲ بجے رات تک

نمائش کی دلچسپیاں

آرٹ کورٹ یہ کورٹ نمائش کی جان ہے جسمیں عہد قدیم کی صنعت وحرفت دستکاری اور فن مصوری کے بہترین نمونے اور فارسی وسنسکرت کی قابل قدر اور لاجواب کتابیں آپ ملاحظہ فرمائیں گے

لیڈیز کورٹ نمائش میں یہ کورٹ بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جس میں عورتیں تمام خانگی ضروریات اور رہنے سہنے کے طریقوں کو پیش کرتی ہیں۔

لکچر زاور گانے مختلف سبجکٹ پر روزانہ لکچر ہوتے ہیں جس سے کافی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فن موسیقی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات روزانہ اپنے نغموں سے حاضرین کو مسرور کرتے ہیں۔

علاوہ اس کے بلجیم سرکس (یوروپ) ڈانس اور مختلف کھیل تماشے بھی ہوتے ہیں۔

روزانہ بائیسکوپ بھی مفت دکھایا جاتا ہے۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود داخلہ ٹکٹ صرف دو آنہ ۲ بچوں اور طالب علموں کے لئے صرف ایک آنہ ار

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

سود پر رقم اُٹھنے لگی، غریبوں کا گلا کند چھری سے کٹنے لگا۔ تھوڑی ہی عرصہ میں بڑے بڑے مہاجنوں میں شمار ہونے لگا۔ سارے گاؤں والے اُن کے مقروض تھے۔ اچھے اچھے کھاتے پیتے زمیندار ان کی اسامیوں میں شمار ہوتے تھے۔ بے ایمانی نے دھاک بٹھادی، دولت کی فراوانی نے معمولی آدمی سے مہاجن بنا دیا! بیوی کی موت سے بہت پریشان تھے۔ پنڈت رام بھروسے نے یہ عقدہ بھی حل کردیا۔ بیاہ کی تیاری ہونے لگی۔ رادھا کے لئے زیورات اور نئے نئے کپڑے بنوائے جانے لگے۔ کسی نیک ساعت میں لالہ رلئے مل کی شادی دھوم دھام سے ہوگی۔ پچاس برس کی عمر میں سولہ برس کی دولہن بیاہ لائے۔ پنڈت مہاراج کے وارے نیارے ہوگئے۔ انہوں نے جو ہتیالی تو کیا؟ ذاتی مفاد کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے لالہ رلئے مل بہو کو دیکھکر خوش تھے۔ کمسن بہو بدن پر نئے نئے کپڑے اور سونے کے جھمکے تہوئے زیورات دیکھکر خوش تھی، کمسن بچہ کی طرح جو طرح طرح کے کھلونے لے کر خوش ہوتا ہے۔ رادھا کی ماں بھی خوش تھی، نقد پانچ ہاتھ آگئے تھے۔ یہ سودا کس قدر مہنگا پڑے گا۔ یہ نہ لیلا جانتی تھی اور نہ ہی معصوم رادھا۔

رادھا کے بیاہ کو چار برس گذر گئے! ہری کونپل کی طرح بڑھ رہی تھی، حسن کی مہکتی ہوئی کلی نازونعم سے سینچی جا رہی تھی، ہر آنے والا دن اسے زندگی کے اس دور کے قریب لا رہا تھا۔ جس کی آمد سے انسان خود کو کسی نئے ماحول میں محسوس کرتا ہے، معصومیت اور الھڑ پن میں شباب کی ہنگامہ آرائیاں جھلکنے لگیں، گال کندن کی طرح چمک رہے تھے۔ باتوں میں شوخی، آنکھوں میں کاجل کے سیاہ ڈوروں کی رنگینی، ناز و ادا میں بجلیاں، بات بات پر ہونٹوں پر دل آویز مسکراہٹ، غرض رادھا حسن و شباب کی منہ بولتی تصویر تھی، لالہ جی اُسے دیکھکر جی رہے تھے رادھا ان کے دل میں زندگی کی نئی روح پھونک رہی تھی، اُس کے معمولی اشاروں پر لالہ جی نثار ہو رہے تھے۔ مگر نہ جانے رادھا کیوں اُداس سی رہتی، لالہ جی کے مطابق اسے خوش ہونا چاہیئے تھا۔ گاؤں بھر میں ان سے بڑھ کر کوئی سکھی نہ تھا، دولت، زیور، کپڑے۔ کھانے پینے کو طرح طرح کی چیزیں موجود۔ رادھا لکشمی کے روپ میں مایا سے کھیل رہی تھی، تمام جسمانی راحتوں کو پاکر بھی وہ خوش نہ تھی، دولت کا فریب سے جیت نہ سکا، دلکو موہ کا نہ دے سکا آنکھوں میں دھول نہ جھونک سکا، اُس کی سہیلیاں

اُسے دیکھ کر خوش ہوتیں، زیورات کی تعریف کرتیں، ریشمی کپڑوں کو دیکھکر تعجب کرتیں! "اری تو بہت اچھی ہے؟" ایک کہتی، "آج تم سا سکھی کون ہے؟" دوسری مسکرا کر کہتی، "کاش وہ مجھے بھی ایسا زیور بنوادیں!" تیسری حیران ہوکر بولی، "میری تقدیر پھوٹ گئی، جس کے پلے باندھی جا رہی ہوں، بہت غریب لڑکا ہے" چوتھی نے آہ سرد بھر کر کہا، ان کی باتوں پر رادھا مسکراتی۔ مگر اس کا دل کسی خاص جذبہ کے ماتحت تڑپ رہا تھا، انکی باتیں دل پر بجلیاں بنکر گرتیں۔ چہرے پر افسردگی چھا جاتی۔

"ارے" جمنا نے ناک پر انگلی رکھ کر کہا "ایسے نخروں پر بھی رانی کا مزاج حاضر نہیں"۔

"سچ ہے بڑے لالہ کی بہو ہے، ہم سے کیوں سننے اور بولنے لگی"!

"ائے ہم تو یوں ہی اس کے پاس چلے آتے ہیں" درگا ناک سکیڑ کر بولی"۔

"کیا جوانی تم پر ہی آئی ہے؟" لسنتی نے شرارتاً کہا رادھا کے دل پر ایک گھونسہ سا لگا، ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں بہ نکلیں بھرا کر بولی"۔

"تو نہیں جانتی درگا، رادھا کتنی دکھی ہے، تمہیں میری قسمت پر رشک آتا ہے، مجھے دیکھکر جل رہی ہو، مگر رادھا کو یہ جیون ایک آنکھ نہیں بھاتا"۔

سہیلیوں نے متعجب ہوکر ایک دوسری کو دیکھا "تمہاری رادھا دکھوں میں گھری ہوئی ہے، تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ تمہارے پتی جوان ہیں۔ تم جوان ہو۔ تمہاری ہر آشا جوان ہے، اور دکھی ہو؟ سکھی کا کر تمہیں ایک اطمینان اور سکون حاصل ہے، مگر رادھا"

"اچھی سکھی نہ پوچھو رادھا کا جیون برباد ہوگیا۔ زیور ریشمی کپڑے میرے لئے کسقدر وبال جان ہیں کاش میں غریب ہوتی۔ کسی غریب سے میرا سنجوگ ہوتا میرا پتی غریب ہوتا، بھوکی رہ کر دن کاٹ لیتی، اس وقت رادھا کتنی خوش ہوتی؛ اچھی سکھی تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں۔!" رادھا کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

اگر دنیا میں انسان صرف دولت سے خوش رہ سکتا تو دولتمندوں سے بڑھ کر دنیا میں کوئی خوش نصیب نہ ہوتا۔! رادھا کو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ وہ خوش رہنے کی کوشش بھی کرتی کئی بار اس نے چاہا کہ لالہ جی سے آنکھیں مٹکا کر ذرا مسکرا کر بات کرے۔ ان کے دولتمند جھریوں دار چہرے کو کسی فاقہ کش نوجوان مزدور کا نعم البدل سمجھ لے، ان کی خضاب زدہ جھکی ہوئی مونچھوں کو کسی غریب تنومند جوان کی مقدار مونچھوں سے تعبیر کرے۔ اگر ان کی صورت دیکھتے ہی رادھا پر اوس سی پڑ جاتی۔ شرما کر گردن جھکا لیتی دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر پہروں سسک سسک کر روتی۔ اس کی آنکھوں کے آگے کسی نوجوان کا مبہم سا تخیل چھا جاتا۔ جسے دیکھکر اس کے بہتے ہوئے آنسو تھم جاتے وہ اس سے جی بھر کر باتیں

کرتی، کسی کی باتوں میں اُسے کس قدر لطف محسوس ہوتا، رادھا خود کو بھول جاتی مگر یہ بندھن جلد ہی لالہ جی کے بلغم آلود بھونڈی آواز سے ٹوٹ جاتا، اُس کی اُمیدوں کی حسین دنیا ایک ہی جھکولے سے ملیامیٹ ہو جاتی۔!

ہولی کے دن آئے، گاؤں میں ایک نیا سماں بندھ گیا، ڈھولک بجنے لگی، نئے نئے سوانگ بھرے جا رہے تھے۔

سیٹھ مرلی دھر کا بیٹا بنواری لالہ جی کے دروازہ پر کھڑا باپ کو ڈھونڈھ رہا تھا، رادھا نے جھانک کر دیکھا۔ "ارے بنواری کیا بات ہے"؟

بنواری نے چونک کر رادھا کو دیکھا، یہ وہی رادھا ہے جو بچپن میں اُس کے ساتھ کھیلتی تھی، ہنستی اور بولتی تھی۔ آج لالہ جی کے گھر میں لکشمی کو مات کر رہی ہے۔ اور رادھا پیاری نظروں سے بنواری کو دیکھ رہی تھی، وہی پھٹی ہوئی دھوتی، میلا کرتہ رنگ میں لتھڑا ہوا، سر سے ننگا کھڑا تھا

"بہو جی، میرے بابو آئے ہیں یہاں"!

رادھا نے نفی میں سر ہلایا۔

"اور لالہ جی؟"

"نہیں" وہ دبی آواز میں بولی بنواری پلٹ کر جانے لگا۔

"بنواری" رادھا نے چلا کر کہا، بنواری نے مڑ کر دیکھا

"یہ تمہاری صورت کیسی ہو رہی ہے آج۔! ہولی کھیل رہے ہو ہولی"!

"جی بہو جی!" بنواری مسکرا کر بولا

"اور آپ نے نہیں منائی، لالہ جی کہاں گئے"؟

بنواری نے ڈرتے ڈرتے کہا، ہاتھ اُٹھا کر پچکاری چلائی جس کی تیز دھار رادھا کی نئی ساڑی پر بکھرتی ہوئی، دمکتے ہوئے چہرہ پر آرہی۔!

"ہٹ شریر" رادھا پھریری لے کر بولی۔

"بہو جی آج ہولی ہے ہولی" بنواری کھلکھلا کر ہنسا،

"اب تو تو بہت بڑا ہوگیا ہے بنواری۔؟ رادھا تڑپ کر بولی۔

"اور آپ بہو جی! آج ... " کچھ سوچ کر بولا "میں نے بڑی غلطی کی، آپ پر رنگ ڈال دیا۔ لالہ جی بگڑیں گے تو نہیں"۔؟

"وہ کچھ نہیں کہیں گے بنواری۔! رک کر بولی "ذرا ٹھہرنا" ہنستے ہوئے رنگ کا گلاس بنواری پر انڈیل دیا۔

"خوب اسی لئے آپ۔!" بنواری جھینپ کر بولا"

"اب تم بہت اچھے معلوم ہو رہے ہو" رادھا نے مسکرا کر کہا

"آپ بہو جی"۔ اسفید ساڑی پر رنگ کیا خوب کھل رہا ہے، اور ماتھے پر کیسر کی بندی، نیلے رنگ میں بھیگ کر اس طرح چمک رہی ہے، جیسے بادلوں کی اوٹ میں چندرماں۔! بنواری نے دبی آواز سے کہا۔

"بس کہہ چکے"۔! رادھا نے محبت آمیز لہجہ میں کہا

"بہو جی اب کہنے سننے کے دن ہی کہاں ہیں لالہ جی نے سن لیا تو بڑی آفت ہوگی، آپ سے تو کیا کہیں گے، بابو کو نوکری سے جواب مل جائے گا"۔

بنواری کہتے کہتے رک گیا۔! رادھا ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں کے آگے بچپن کے رنگین سپنے دوڑ رہے تھے۔ ہولی کی رُت تھی۔!" وہ اور بنواری کیا کیا کھیل کھیلتے تھے۔! مٹی اور رنگ میں دونوں کھو جاتے۔! آہ جوانی نے اُسے سکھ اور آنند کی دنیا سے نکال کر کسی گہرے غار میں ڈال دیا، جہاں سونے چاندی کی جھنکاریں ہیں۔ مگر دلبستگی کا سامان عنقا ہے! بنواری کو دیکھکر اُس کا جی چاہتا تھا، کہ وہ بھی ہولی کھیلے! وہ ہوتی جو آج گاؤں کا ہر بچہ، جوان بوڑھا کھیل رہا ہے، ایک دوسرے پر رنگ ڈالیں قہقہوں کی جھنکاریں گم ہو جائیں۔! ایک دوسرے کے پیچھے دوڑیں، وہ چھپ جائے، یہ ڈھونڈے! وہ روٹھ جائے۔ یہ چرنوں میں گر پڑے، وہ مسکرائے یہ روتے ہوئے دامن پکڑ لے۔! رادھا اور بنواری کے سمبندھ پر ہولی کا رنگ پھیکا پڑ جائے۔ دونوں پانی اور رنگ کی طرح گھل مل جائیں۔! رادھا کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔!

"آپ رو رہی ہیں بہو جی!" بنواری نے متعجب ہوکر کہا

"کچھ نہیں بنواری" رادھا آنسو پوچھتے ہوئے بولی"

"بہت دنوں کے بعد دکھائی دیئے تم آج۔!" بات

کا پہلو بدل کر بولی"۔

"ہاں بہو جی" اب میں آپ سے کیونکر مل سکتا ہوں"!

"نہیں بنواری تم روز آیا کرو، میرا تم سے باتیں کرنے کو بہت جی چاہتا ہے، تم بہت اچھے ہو، بنواری کی گردن جھکائے کسی گہری سوچ میں کھو گیا۔

"میں کیسے آسکتا ہوں، بہو جی! لالہ جی سے خوف آتا ہے" تڑپ کر بولا۔

"تم کسی سے مت ڈرو، میرے پاس آؤ گے نہ کہ لالہ کے پاس"؟

"نہیں بہو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے"؟

"ہو سکتا ہے بنواری"؟

"اچھا بہو جی" بنواری نے دبی آواز سے کہا، آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا چلا گیا، رادھا دروازے پر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی، گلی کے نکڑ نے آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔!

بنواری کے جانے کے بعد رادھا کے رکے ہوئے آنسو اُمنڈ آئے، اُسے آج اپنے مقید ہونے کا احساس بُری طرح ستا رہا تھا، آج اُسے زندگی اجیرن نظر آرہی تھی، زیورات جنھیں بڑے شوق سے پہنے ہوئے تھی، سب اتار دیئے سنہری زنجیریں اتار کر پھینکدیں، دل میں جذبات کی غیر معمولی ریل پیل تھی تخیلات کی دنیا میں ایک ہیجان برپا تھا، آنسوؤں کا بے پناہ طوفان آنکھوں سے اُمنڈ چلا آرہا تھا۔! تھوڑی دیر بعد لالہ جی

ہاتھ منہ سُرخ کئے مسکراتے ہوئے آئے، رادھا کو غمگین دیکھکر بولے "کیا ہوا رادھا، ہولی کے دن تمہاری یہ حالت" رنگی ہوئی انگلیاں ماتھے پر رگڑ دیں"

"دیکھو اب تم کیسی اچھی نظر آرہی ہو" لالہ جی مسکرا رہے تھے، رادھا غموں کے سیلاب میں بہہ رہی تھی، نرگسی آنکھوں سے ڈھلکتا ہوا آنسو گر پڑا۔

"آخر کچھ بات بھی ہے" لالہ جی مضطر ہوکر بولے۔

"کچھ نہیں، طبیعت کچھ خراب ہے آج"!

"وید جی کو لاؤں"؟

"نہیں ضرورت نہیں"۔

"تو پھر کیا بات ہے"؟

"کوئی بات نہیں"۔

"اری زیور سب کیا ہوئے، اتار دیئے ہولی کے دن"؟

"کہہ تو دیا میرا جی نہیں چاہتا ہے"۔

"جی اچھا نہیں تو ہم گہنوں نے کیا قصور کیا؟ تو تو انھیں پہن کر بہت خوش ہوتی تھی۔ اور آج ۔؟"

"ہاں آج میں نے اتار دیئے ہیں" رادھا بات کاٹ کر بولی؟

"یہ تو نے اچھا نہیں کیا"؟

"میں نے بہت اچھا کیا، جو دل کو نہ بھائے اُسے پہننے سے فائدہ؟

"پگلی چھوڑ ان باتوں کو، لاؤ کہاں ہیں۔ موتی، ہار کنگن، جھومر، ان کے بنا مجھے اچھی نہیں لگتیں تم! لالہ جی نے پٹاری کھولکر ہار رادھا کے گلے میں ڈال دیا، مسکرا کر دیکھا۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

ایسٹ انڈین ریلوے

ایسٹر کی تعطیلوں کی رعایتیں

۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء تک جسمیں دونوں تاریخیں شامل ہیں ۱۰ میل یا اس سے زاید فاصلہ کے سفر کے لئے ای۔ آئی۔ ریلوے نے ایسٹر کی تعطیلوں کے سلسلہ میں رعایتی واپسی ٹکٹ دینا منظور کیا ہے ان ٹکٹوں کے دام ایک طرف کا پورا اور ایک تہائی کرایہ ہوگا۔

اسی طرح کا رعایتی کرایہ ہردوار دہرہ ریلوے سکشن پر بھی لاگو ہوگا جسمیں کہ ای۔ آئی اور ایچ۔ ڈی ریلوے دونوں ریلوے کو ملاکر ۱۰ میل سے زاید سفر شامل ہے۔

ڈیوڑھے اور تیسرے درجوں کی رعایت پر حسب معمول کچھ چند گاڑیوں سے سفر کرنیکی ممانعت ہے ان رعایتی ٹکٹوں سے کسی بھی درمیان کے اسٹیشن پر سفر منقطع کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ کسی ایک طرف اسی لائن پر ایک مرتبہ سے زیادہ سفر نہ کیا جاوے۔ اور سفر مقررہ وقت پر ختم ہو جاوے۔ جہاں سے ٹکٹ لیا گیا ہو وہاں سے ۳۰ میل کے اندر سفر منقطع نہیں کیا جاسکتا۔

موٹر کار کی رعایتیں

موٹر کار کی واپسی ٹکٹ ایک طرف کے کرایہ پر ۱۰۰ میل سے زاید کے فاصلوں کے لئے صرف شہر کے ٹکٹ گھروں سے اسی وقت کے لئے اور انھیں اسٹیشنوں کے درمیان جہاں مال چڑھانے اور اتارنے کا انتظام ہے جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ وہی موٹر جو جانے کے لئے بک کی گئی ہے۔ واپس کرنے کے لئے بھی بک ہو۔

موٹر بک کرنے کے لئے واپسی ٹکٹ جو ۸ اپریل ۱۹۴۰ء کی آدھی رات تک کے لئے رائج ہوں گے یہ بھی مل سکتے ہیں۔

غیر استعمال کئے ہوئے ٹکٹ

غیر استعمال کئے ہوئے مسافری یا موٹر کے ٹکٹوں کے دام بکے ہوئے آدھے ٹکٹ کیلئے واپسی نہیں لی جائے گی۔

شاندار دوسرا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ — جمعہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء سے — میٹنی شو

وادیا موووی ٹون کا دلچسپ ڈرامہ

ہنڈکالا

پونے سات بجے شام، اور پونے دس بجے رات کو

اتوار کو ایک زائد تماشہ تین (۳) بجے دن سے ملاحظہ فرمائیے۔

جسمیں رادھارانی مس گلشن مس آزوری سردار منصور مٹھو میاں بمن شراف ماسٹر چھوٹو اور احمد دلاور وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے، دلکش ڈانس آپ کو مسرور کردیں گے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

دوکانیں کچھ دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں مندرجہ ذیل پتہ سے گفتگو کیجئے۔
نتھو مل ٹھیکیدار سنٹرل دھرم شالہ کانپور

ایک قابل دید شاہکار

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

جمعہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا اصلاحی ڈرامہ

بڑی دیدی

روزانہ پونے، سات بجے شام اور پونے دس بجے راتکو

میٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

جسمیں ملینا پہاڑی نواب جگدیش نیمو بکرم کپور وید سراج الیاس وغیرہ کی لاجواب اداکاری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔

آنے والے تماشے۔ سنپیرا۔ بھابی۔ سنہری ٹولی۔

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے
سپریم پکچرز کا لاجواب ڈرامہ
میری آنکھیں
خورشید ستارہ مظہر خاں الیشورلال بکرم کپور
اور بھگوانداس وغیرہ کی لاجواب اداکاری قابل دید ہے
میگنٹ لاین کیا ہے؟
آپ روزانہ اخبارات میں نہ فتح ہونے والی، میگنٹ لاین کی مضبوطی کے واقعات پڑھتے ہیں، نشاط ٹاکیز میں تشریف لاکر آج اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایئے

جنگ کے حالات پر تبصرہ

برمنگھم ۲۴ فروری۔ وزارت جنگ کے اراکین کی تقریروں کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فنلینڈ کو اس کی بہادرانہ جدوجہد میں خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ پولینڈ اور زیکوسلاویکیہ کے مفتوح لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کی لرزہ خیز اطلاع ہمیں موصول ہو رہی ہیں۔ اس وقت محض فتح حاصل کرنا ہی جرمنی کا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ وہ ان لوگوں کو بھی فنا کرنا چاہتا ہے۔ جنھوں نے اس کے حملہ کی مدافعت کی۔ جرمنی کے قریب کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو مستقل خطرہ درپیش ہے۔ غیر جانبدار ملکوں کے جہاز اگر غیر جانبدار بندرگاہوں کے ہی درمیان سفر کریں تب بھی جرمنی کے حملے سے محفوظ نہیں ہیں۔

سوداگری جہازوں کو بغیر تنبیہ کے ڈبو دیا جاتا ہے۔ لیکن دشمن خواہ کچھ ہی تباہ کاریاں کیوں نہ کرے۔ ایک چیز تو یقینی ہے۔ جنگ خواہ کتنا ہی طول کھینچے۔ ہمیں اس کے نتیجے سے خوف کرنا نہیں چاہیئے۔ ہم تنہا نہیں ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کے سپاہی اچھی مورچہ پر دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ اور ہماری اور فرانس کی ترکی کے ساتھ بھی دوستی قایم ہو چکی ہے۔ اتحادیوں کے جنگ کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ پہلا مقصد تو یہ ہے کہ پولوں اور زیکوں کو آزادی ملے۔ دوسرے ہمیں کوئی ایسی شہادت ملنی چاہیئے۔ کہ وعدے کئے جائیں انھیں پورا بھی کیا جائے گا۔ ہم آزادی کا دور دورہ کرنے کا مضبوط ارادہ کر چکے ہیں۔ کیونکہ آزادی کو خطرہ درپیش تھا۔ اور ظلم و جبر ہونے لگا تھا۔ اس لئے ہم جنگ میں شریک ہوئے رہیں جب تک ہمیں یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ آزادی محفوظ ہے۔ ہم اپنی اور اپنی پوری سلطنت کی طاقت سے لڑائی جاری رکھیں گے۔

چین کے ایک با اثر اخبار کا بیان

چانگنگ ۲۵ فروری۔ چین کی ممکن صلح کی شرائط کو ایک با اثر اخبار تاکنگ پو میں پہلی مرتبہ معقول شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ چین کی علاقہ وارانہ بالادستی قایم کی جائے۔ ٹائکو کراہ بندرگاہ آرتھر چین کو واپس دی جائے۔ چین و جاپان کے درمیان جو غیر مساویانہ معاہدے ہیں انھیں تنسیخ کیا جائے۔ جاپان کا فیکٹریاں اور بستیاں قایم کرنے کا حق بھی منسوخ کیا جائے۔ جو جاپانی چین میں آباد ہیں۔ انھیں چین کے قانون کی پابندی کرنی چاہیئے۔ جاپان اور دوسرے ملکوں کے سرمایہ کا چین خیر مقدم کرتا ہے جاپان کے سرمایہ کو جو چین میں لگا ہوا ہے۔ چینی قانون کے مطابق دوبارہ منظم کیا جائے۔ سنی آتم زن کے اصول پر کوریا اور فارموسان کے معاملات کو طے کیا جائے۔

مہاتما گاندھی نے بحث میں حصہ لیا

پٹنہ ۲۶ فروری۔ آج صبح ۸½ بجے صداقت آشرم میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا اور سیاسی صورت حالات کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کا مرتب کیا ہوا، رزولیوشن کا مسودہ غور کے لئے پیش ہوا، بحث میں مہاتما گاندھی نے بھی حصہ لیا صبح کی بیٹھک ۱۱ بجکر ۱۶ منٹ پر ختم ہو گئی اب ۲ بجے سے اجلاس پھر شروع ہو گیا ہے۔ رزولیوشن آج پاس ہو جائیگا اور اجلاس آج رات کو ۹ بجے تک ختم ہو جائیگا مہاتما جی آج ہی رات کو واردھا روانہ ہو رہے ہیں۔ آج صبح شریمتی سروجنی نائیڈو اور سیٹھ جمنا لال بجاج بھی تشریف لے آئے ہیں سکھر کے فسادات کے متعلق مسٹر عبدالقیوم کی رپورٹ کی نقلیں ممبروں میں تقسیم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے کمیٹی آئندہ اجلاس میں اس پر غور کرے گی۔

ہالینڈ کے قریب زبردست لڑائی

لندن ۲۹ فروری۔ ہیگ سے خبر ملی ہے کہ ہالینڈ کے ساحل کے قریب بڑی زبردست بحری لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک گھنٹہ تک توپوں کے گولے چلنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔

حکومت ترکی کا نیا حکم

استنبول ۲۸ فروری۔ انقرہ سے خبر ملی ہے کہ ترکی میں کوئلہ کی صنعت کو حکومت نے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ کالے سمندر کے قریب اونگلی فرنگلڈاک کے کوئلہ کے میدانوں میں مزدوروں کی جبریہ بھرتی سے کام لیا جائے گا۔ اس طریقہ پر ایک سال کے اندر کوئلہ کی پیداوار میں ۳۵۰۰۰۰ ٹن کا اضافہ ہو جائے گا۔

سرکاری ملازم خاکسار نہیں بن سکتے

لاہور ۲۸ فروری۔ حال ہی حکومت پنجاب کی توجہ اس جانب دلائی گئی کہ بعض ریوٹوں میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازم خاکسار تحریک میں شریک ہو سکتے ہیں اس کی تردید میں حکومت کی طرف سے ایک کمیونک شایع ہوا سوائے جنہیں عام اطلاع کے لئے حکومت نے یہ درج کیا ہے کہ خاکسار تحریک ہی یا ایسی کسی اور تحریک میں سرکاری ملازموں کا شریک ہونا سرکاری ملازموں کے ضابطہ کی دفعہ ۲۳ کے خلاف ہوگا۔ ان سب انجمنوں سے یکساں سلوک کیا جا رہا ہے۔

مرکزی آمدنی سے صوبوں کی امداد میں اضافہ

نئی دہلی ۲۹ فروری مرکزی حکومت کا بجٹ آج حکومت ہند کے فائننس ممبر سر جیرمی ریسمین نے مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں اور مسٹر جونس فائننس سکریٹری نے کونسل آف اسٹیٹ میں پیش کیا، مرکزی بجٹ میں سنہ ۱۹۳۹ء و سنہ ۱۹۴۰ء میں ۹۱ لاکھ روپیہ کا گھاٹا دکھایا گیا ہے اور موجودہ ٹیکسوں کے تخمینہ کی بناء پر سنہ ۱۹۴۱ء کے لئے ۷ کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ کے گھاٹے کا اندازہ ہے۔

ڈیفنس (فوج) کے اخراجات پر حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کی رو سے حکومت کو امن کے زمانے کے معمولی اخراجات کا ہی بار برداشت کرنا ہوگا اس میں وہ اضافہ شامل ہے جو قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے ہوگا اور وہ صرفہ بھی شامل ہے جو ہندوستان کی اپنی جنگی تدابیر پر ہوگا نیز اس میں ایک کروڑ روپیہ کی وہ مزید رقم شامل ہے جو ہندوستان کو سمندروں کے پار اپنی بیرونی حفاظت پر صرف کرنا ہوگی اس کے علاوہ جو کچھ اخراجات ہوں گے، وہ برطانی حکومت برداشت کرے گی سنہ ۱۹۴۰ء کیلئے ہندوستان کو ڈیفنس کی مد میں جو زائد رقم دینا ہوگی اس کی تعداد ۳ کروڑ ۷۶ لاکھ روپیہ ہے اور سنہ ۱۹۴۰ء و سنہ ۱۹۴۱ء میں اس کی تعداد ۶ کروڑ ۳۹ لاکھ روپیہ ہو گی۔

برطانی پارلیمنٹ نے نیمسر ایوارڈ میں انکم ٹیکس کے بٹوارے کے متعلق فیصلہ میں آرڈر ان کونسل کے ذریعہ جو کچھ ترمیم کی ہے اس کی رو سے مرکزی خزانہ میں ریلوے سے آنے والی رقم سنہ ۱۹۳۹ء و سنہ ۱۹۴۰ء میں دو کروڑ ۱۳ لاکھ سے بڑھکر ۳ کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ ہو گئی ہے اور سنہ ۱۹۴۱ء میں یہ رقم ۵ کروڑ ۳۱ لاکھ روپیہ ہو جائے گی انکم ٹیکس کی آمدنی کا جو حصہ مرکزی خزانے سے صوبوں میں تقسیم ہوگا اسکی تعداد سنہ ۱۹۴۰ء میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ سے بڑھکر دو کروڑ ۳۸ لاکھ ہو جائے گی اور سنہ ۱۹۴۱ء میں اس کی تعداد تین کروڑ ہو جائے گی۔

شکر اور پٹرول کے ٹیکس میں اضافہ

نئی دہلی ۲۹ فروری، مرکزی بجٹ میں صرف دو ٹیکس بڑھائے گئے ہیں، شکر پر اکسائز ڈیوٹی دو روپیہ سے بڑھا کر تین روپیہ تک کر دی گئی ہے۔ اور پٹرول پر ٹیکس دس آنہ فی گیلن سے بڑھا کر بارہ آنہ فی گیلن کر دیا گیا ہے۔

دونوں ٹیکسوں میں اضافہ اسی وقت سے ہو گیا ہے۔

زائد منافعہ پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے (جسے جنگی ٹیکس کہا جاتا ہے) اس تین کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوگی، شکر کے ٹیکس میں اضافہ سے ایک کروڑ نوے لاکھ روپیہ کی، اور پٹرول ٹیکس میں اضافہ سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ کی مزید آمدنی ہوگی اس طرح بجٹ کے اعداد حسب ذیل ہوں گے۔

آمدنی ۹۳ کروڑ ۴۶ لاکھ روپیہ خرچ ۹۲ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ اور بچت ۵۰ لاکھ روپیہ ہے۔

اگر آپ بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات دستیاب کو
خوردنی مشکی زعفرانی عنبری وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ
پتہ بذا سے طلب فرمائیں شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۲ قنوج

ہٹلر کا زبردست دعویٰ

لندن ۲۵ فروری۔ نازی پارٹی کی بیسویں سالگرہ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے میونخ کے ایک مشہور مقام ہال بریوری سے جو ساڑھے تین سو سال کی پرانی عمارت ہے ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے یہ عمارت وہ ہے جہاں گزشتہ نومبر میں بم پھٹا تھا ہٹلر کی تقریر سے پہلے برلن ریڈیو اسٹیشن بند کر دیا گیا اور فضا بالکل صاف ہونے کے بعد تقریر شروع ہوئی شروع میں ہر ہٹلر نے مختصراً تاریخی واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جنگ عظیم کے بعد جرمنی عالمگیر ٹھگی کا شکار بنایا گیا۔ یہ سچ ہے کہ ہم ہی اکیلے نہیں تھے بلکہ ہمارے ساتھ دوسروں کو بھی شکار کیا گیا تھا اٹلی کو فریب دیا گیا ہندوستانیوں کو فریب دیا گیا کیونکہ ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ برطانیہ کی فتح ہونے کے بعد انھیں آزاد کر دیا جائے گا۔ عربوں کو دھوکہ دیا گیا اور بے شک یہودیوں کو بھی فریب میں رکھا گیا کیونکہ انگریزوں کے وعدہ کے مطابق جو علاقہ عربوں کو ملنا چاہیئے تھا۔ یہودیوں سے بھی اس کا وعدہ کیا گیا انگریز اور فرانسیسی قوم کو بھی دھوکہ دیا گیا اور سب سے زیادہ فریب جرمن قوم کو دیا گیا۔ ہٹلر نے کہا کہ جنگ عظیم کے بعد مخالفوں نے جو دنیا کے منصفانہ نظام تخفیف اسلحہ اور امن کے وعدے کئے تھے جرمن قوم نے اپنی حماقت سے ان پر بھروسہ کیا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ چیمبرلین ایسے وقت میں جبکہ سارا ہندوستان ان کے خلاف پروٹسٹ کر رہا ہے اور عرب ان سے لڑ رہے ہیں۔ بہانہ کرتے ہیں کہ ہم جرمنی کے خلاف اس لئے لڑ رہے ہیں کہ وہ طاقت سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خدا نے دنیا کو برطانیہ کے لئے نہیں بنایا ہے خدا یہ نہیں چاہتا کہ چند چھوٹی چھوٹی نسلیں ایسی صورت میں جبکہ وہ اپنی قوم کے لئے بھی ضروریات زندگی مہیا کرنے کے قابل نہ ہوں دنیا کے تین حصوں پر حکومت کریں۔

لاجواب ایک دلفریب اور دلکش داستان بہترین
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں (دونوں میں ایک ساتھ) سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
بمبئی ٹاکیز کا بہترین اور دلفریب شاہکار
KAN جمعہ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے GAN
کنگن
روزانہ
پونے سات بجے شام
اور
پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو
ایک زائد تماشہ ساڑھے تین بجے ۳½ دن سے۔
اداکاران
لیلا چٹنس
اشوک کمار، للتا
مبارک، سروج بورکر
کرونا دیوی اور
عشرت انور وغیرہ
جسمیں ایک زمیندار کے جذباتی دل نے ایک بھکارن کے پریم بھرے دل کو اپنا لیا اور اپنا سب کچھ اس بھکارن پر نثار کر دیا، یہ دلکش اور دلفریب داستان پردۂ سیمیں پر تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے۔

افسانہ:- بقیہ صفحہ ۱ کالم پانچ

"ہنیں آپ اینا ہنیں ہونگی بعنی آپ چھوڑدیں مجھے"۔ رادھا نے ہار زمین پر ڈالدیا، لالہ جی ترپاہٹ کے آنگے دم بخود ہوکر رہ گئے۔ "اچھا تو جاؤ" مسکراتے ہوئے نکل گئے"۔

اگلے روز صبح ہزاری اُجلے کپڑے پہنے۔ رادھا کے پاس آیا لالہ جی دکان پر تھے" اچھا کیا تم آگئے"۔ رادھا مسکرا کر بولی ہزاری کی گردن جھک گئی۔ رادھا نے ہاتھ پکڑ لیا "بھوجی" ہزاری نے ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا "بھول جائیے بہن کی باتوں کو"۔ رادھا نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر کہا۔ "اب ہم دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے کسے علم تھا کہ آپ بھوجی"۔ ہزاری کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ "تمہیں دیکھکر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے ہزاری۔ شاید تم بھول گئے ہو ان باتوں کو، جب ہم تم ایک ساتھ کھیلتے تھے ہنستے اور بولتے تھے مجھے یاد ہے بھوجی"۔ بھوجی نہیں رادھا کو ہزاری اسی نام سے جسے تم مجھے پکارا کرتے تھے۔ ! میں وہی ہوں۔ تم وہی ہو اور سب "نہیں بھوجی! بھول جائیے ان باتوں کو نہیں بھول جاؤں" ہزاری یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ رادھا نے سر اسکے کاندھے پر ڈالدیا۔ ہزاری کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جسم کے رگ ریشہ میں سنسناہٹ دوڑ رہی تھی "رادھا" ہزاری کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے نکلا۔ رادھا نے باہیں ہزاری کے گلے میں ڈالدیں۔ "بھوجی" وہ چونک کر بولا آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

"پھر ایک مرتبہ کہو "رادھا"۔ رادھا تڑپ کر بولی۔ "نہیں بھوجی، میں اب جاتا ہوں لالہ جی آگئے تو کیا ہوگا"۔ رادھا لالہ جی انگنائی میں کھڑے دونوں کو بغور دیکھ رہے تھے "یہ سب کیا ہو رہا ہے" لو کہلا کر آگے بڑھے ہزاری کی گردن جھکائے باہر نکل گیا۔ "میں سمجھا تمہاری پریشانیوں کی وجہ میری سمجھ میں آگئی"۔ رادھا رو رہی تھی ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے پتی کو دیکھا۔ لالہ جی انتظار میں رہے تھے۔ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلے "ہوا وہی جو ہونا چاہئے تھا" منیم جی کو علیحدہ کر دیا گیا ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا کہ اگر وہ یا انکا ہزاری اس گاؤں میں دیکھے گئے تو کھال کھینچ لی جائے گی۔ ایک ہفتہ گزر گیا رادھا کی حالت دن بدن خراب ہو رہی تھی، اسے اب لالہ جی کی صورت سے نفرت تھی۔ لالہ جی دودھ پیتا، پھونکتے۔ رادھا پیچ و تاب کھاتے رہتے تھے، پھر رادھا نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ اگر ہزاری اس گاؤں میں نہیں آئے گا۔ تو وہ خود اس کے پاس چلی جائیگی۔ لالہ جی بہت سٹپٹائے۔ اسی روز پنڈت رام بھروسے سے ملے، حالات کا بغور جائزہ لیا گیا بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ آخر لالہ نے مل پنڈت جی کے ساتھ تیرتھ یاترا چلنے پر آمادہ ہو گئے، مسکراتے ہوئے گھر آئے۔ رادھا جو انکے خوف سے سہمی ہوئی رہتی تھی۔ انھیں آج خوش دیکھکر کسقدر تذبذب میں پڑ گئی"۔ رادھا مسکرا کر بولے" میں جانتا ہوں ہم دونوں کہیں گھوم آئیں۔ شاید تمہاری طبیعت سنبھل جائے مگر آج ہی شام کو چلنا ہوگا میں نے سب کام ٹھیک کر دیا ہے، کیوں چلو گی نا"۔ رادھا نے سر جھکا دیا شام کو ایک بیل گاڑی پر رادھا لالہ جی کے ساتھ جا رہی تھی، یہ اسے معلوم نہ تھا۔ پنڈت رام بھروسے بھی ہمراہ تھے جانے رادھا کا دل کیوں ڈوبا جا رہا تھا کبھی ہوا آ کر منہ پہار جاتی تھی۔ رات کی بڑھتی ہوئی تاریکی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ گاڑی بان کے ہانکنے کی آواز گاہے گاہے لالہ جی اور رام بھروسے کی "ہوں ہاں" سنائی دے رہی تھی، آدھی رات آئی تھی زیادہ گئی گاڑی چلتے چلتے دریا کے کنارے رکی۔

"ہاں ٹھیک ہے لالہ جی" پنڈت رام بھروسے بولے۔ اندھیرے میں دریا کا پاٹ بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ جنگلی درندوں کی ہولناک آوازیں فضا میں گونج رہی تھیں۔ لالہ جی گرج کر بولے آؤ رادھا نیچے آؤ آج ہم سے تمہیں کچھ کہنا ہے! رادھا کانپتی ہوئی گاڑی سے نکلی"۔ "اشارہ پاتے ہی گاڑیبان آگے بڑھا۔ رسی کا مضبوط پھندا رادھا کے گلے میں ڈالدیا گیا رادھا چلائی، لالہ جی نے قہقہہ لگایا "تیری یہی سزا ہے، تو نے دہرم کا ناش کر دیا ہے میری آبرو پر پانی پھیر دیا ہے"۔ رادھا کے منہ سے چیخنے چلانے کی دبی ہوئی آواز نکل رہی تھی! ایک بڑا پتھر رسی سے باندھ کر بولے "یہ تیرا ہزاری ہے، اب تو ہزاری کے پاس جلد پہنچ جائے گی"۔ تینوں اٹھا کر دریا میں اتورے، کسی چیز کے ڈوبنے کی آواز فضا میں تیر گئی پنڈت رام بھروسے "ہری اوم ہری" پکار رہے تھے، لالہ نے ل گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔ تو ہی ہیکل گاڑیبان آستین چڑھائے ہانپ رہا تھا!

دوسرے روز شام کو گاؤں لوٹ کر آئے۔ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ رادھا کہاں گئی ہائے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا، سماج نے ظلم کو چھپالیا۔ کہتے ہیں کہ اس روز کے بعد ہزاری قریب جوار کے گاؤں میں کسی کو نظر نہیں آیا۔

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

کانپور یکم محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۴۰ء سے روزانہ محرم کے سلسلہ میں اٹھنے والے جلوسوں میں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کی سرکردگی میں نیلی پوش مجاہدین نے اور ڈاکٹر ابوالعزم صاحب کمونیر نیشنل گارڈ کی سرکردگی میں نیشنل گارڈ مجاہدین نے گشت کر کے کامیاب بنایا۔ اور علمدار محمد شاہ صاحب جنرل و محمد ابراہیم خاں کابلی حبیب اللہ صاحب نائب جنرل اشفاق علی صاحب کپتان اتحاد ملت کی سرکردگی میں نیلی پوشوں نے دورہ کر کے مسلمانوں کو ہر قسم کی سہولت پہونچائی اور ۹ محرم کے مہندی کے جلوس میں تمام شب گشت کر کے مسلمانوں کو ہر قسم کی خدمت کر کے انکو اپنا مدح خواں بنایا۔ بارگاہ حضرت امام حسنین میں مجلس اتحاد ملت کا

ہدیۂ عقیدت

۱۰ محرم کو بعد نماز فجر فاروق نگر میں نیلی پوشوں نے قرآن کریم کا شریف و درود شریف پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، پیغمبران علیہ السلام۔ صحابہ کرام ازواج مطہرات، شہدائے بدر و احد غیر خندق و سیدنا حضرت امیر حمزہ و سیدنا حضرت امام حسن و امام حسین و شہدائے کربلا۔ فلسطین، مسجد شہید گنج، سرحد، سکھر۔ کانپور۔ جے پور۔ ٹانڈہ، بمبئی۔ و بزرگان ملت مولانا محمد علی شوکت علی۔ مولانا مظہر الدین۔ مولانا نثار احمد۔ مولانا عبدالماجد۔ علامہ اقبال۔ غازی مصطفےٰ کمال۔ بیگم صاحبہ مولانا حسرت موہانی۔ و والدہ محترمہ مولانا ظفر علی خاں۔ و سید محمد شاہ مختار برادر سید حسن احمد شاہ۔ سابق سکرٹری مسلم لیگ کانپور۔ و مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کے والد بزرگ مولوی عبدالغفور صاحب و برادر معظم عبدالوحید صاحب کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا گیا۔ کیمپ) ۱۰ محرم کو ہر پیکے دن سے کربلا گوالٹولی میں وارڈ کمیٹی اتحاد ملت گوالٹولی کے زیر اہتمام اتحاد ملت کا کیمپ لگایا گیا، جہاں سردار احمد علی سلطان احمد صاحب جوائنٹ سکرٹری عبدالرشید صاحب صدر و بابو زاہد علی صاحب کی سرکردگی میں تقریباً ۲۰۰ سو کھوئے ہوئے بچے جس میں ہندو مسلمان شریک تھے تلاش کر کے والدین تک پہونچایا اور ہر قسم کی خدمت کی

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یو۔پی کانپور

مجلس اتحاد ملت کانپور کی سرگرمیاں

کانپور ۲۵ر فروری ۱۹۴۰ء مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام جلیقی رضاکاران نیلی پوش و مسلم نیشنل گارڈ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کی سرکردگی میں مسلم لیگ کے ممبر بنانے کیلئے چمن گنج سے نعرہ ہائے تکبیر اسلام مسلم لیگ مجلس اتحاد ملت مسٹر محمد علی جناح مولانا ظفر علی خاں مولانا حسرت موہانی مجاہد ملت محمد فاروق صدیقی زندہ باد اور مسلم لیگ کے ممبروں کے فلک شگاف نعروں کے درمیان روانہ ہوئے۔ مجاہد ملت موصوف مع چند نیلی پوشوں کے اور سبز پوشوں کے بیلگوں و سبز لہلہاتے پرچم کے نیچے تشریف فرما تھے۔ مسٹر احمد حسین صاحب پرنس ورکن احمد علی صاحب محمد ابراہیم خاں کابلی محمد شاہ صاحب حبیب اللہ صاحب سرداران اتحاد ملت و محمد شفیق الحسن صاحب سردار نیشنل گارڈ نے ہزاروں مسلمانوں کو مسلم لیگ کے ممبر اور سیکڑوں کو نیلی پوش بنایا، علاوہ ازیں جب جلوس مسٹر ممتاز احمد صاحب لاری ایکٹنگ صدر مسلم لیگ کے دولتکدہ پر پہونچا تو موصوف کی سلامی ہوئی اور مجاہد ملت موصوف نے نہایت خضوع و خشوع سے بارگاہ رب العزت میں موصوف کی صحت کے واسطے دعا مانگی چنانچہ جاری بھی

علمائے کرام و مفتیان عظام کی

خدمت میں ضروری استفتاء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حالات مندرجہ ذیل خدمت اقدس میں پیش کر کے شرعی حکم چاہتا ہوں۔ مہربانی فرما کر بعد غور و فکر جلد اپنی رائے اور شرعی حکم سے مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کی منظوری دا جازت سے اور اس کی سرپرستی اور ماتحتی میں ایک سب کمیٹی "اسلام پرچارک سنگھ" کے نام سے قایم ہوئی ہے اور اس کا سکرٹری مجھ کو مقرر کیا گیا ہے۔ اسلام پرچارک سنگھ کے مقاصد یہ ہیں کہ:-

(۱) ہندی تعلیم یافتہ غیر مسلمین میں اشاعت اسلام اسلامی لٹریچر کے ذریعہ سے کی جائے۔

(۲) جو ہندی لٹریچر اسلام کے خلاف عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اور جس کی وجہ سے غیر مسلموں میں اور ہندی داں مسلمانوں میں بھی اسلام کے خلاف طرح طرح کی غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پیدا کی جا رہی ہیں اُن کے دفیعہ کے لئے مناسب لٹریچر ہندی زبان میں طیار اور شایع کیا جائے

(۳) غیر مسلمین کی معتبر کتابوں کی رو سے جو ان کے عقائد اور اصول ہیں ان سے مسلمانوں کو آگاہ اور باخبر کیا جائے، تاکہ مسلمانوں پر تمام مذاہب عالم پر اسلام کی بڑائی اس کا تفوق اور اس کی حقانیت ظاہر ہو جائے۔ مخالفین اسلام کے لٹریچر کے مطالعہ اور ان کے پروپگنڈے سے متاثر نہ ہوں اور اس کا کوئی اثر قبول نہ کر سکیں۔

حصول مقاصد کے لئے فی الحال یہ قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کا ہندی ترجمہ مع ضروری اور مناسب حواشی جس میں متن بھی ہندی رسم الخط میں درج ہو شایع کیا جائے۔ چنانچہ دیباچہ اور ربع پارہ کا ترجمہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۰ء تک شایع کر دینے کا قصد تھا ضروری انتظامات ہو چکے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک اعلان عالیجناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ ایڈوکیٹ و معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر (پنجاب) کی طرف سے شایع ہوا، اُس پر بعض حضرات نے اعتراض کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ قرآن کریم کی عبارت کو کسی دوسری زبان کے رسم الخط میں لکھنا ممنوع ہے خواہ اس کی غرض اور مقصد قرآنی تعلیمات اور اسلام کی اشاعت ہی ہو۔ اگر ایسا کیا گیا تو تحریف قرآن کے جرم کا ارتکاب کیا جائے گا۔ اس ارادہ سے باز آیا جائے، چنانچہ اس کام کو فی الحال روک دیا گیا اور اس مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت پیش آئی۔ لہذا استفتاء پیش کرتا ہوں، شرعی حکم صادر فرمایا جائے۔ اس کے بالمقابل جواب مع دلائل لکھکر جلد سے جلد روانہ فرمایا جائے تاکہ شرعی حکم کے مطابق عمل کیا جائے۔

استفتاء

(۱) غیر مسلمین میں خصوصاً ہندوؤں میں قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور ان کی ہدایت کے لئے ہندی ترجمہ کے ساتھ اگر ہندی رسم الخط میں متن بھی درج کیا جائے تو کیا ہے۔

(۲) ملک کے ان حالات میں جبکہ ہر چہار جانب سے اسلام کی توقیر اسکی عظمت اور اسکی بڑائی کو گھٹانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں ہو رہی ہیں یا ہو رہی ہوں اور اسلامی عقاید و اصول اور اسکی تعلیمات کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ یا پھیلائی جا رہی ہوں تو جواباً انکی مدافعت اور اسلام کی اشاعت کسقدر ضروری ہے اور شرعاً اسکی کیا حیثیت ہے۔

(۳) اس کام کی مخالفت کرنے والوں یا اسکو غیر ضروری سمجھنے والوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے اور اس کام میں امداد و اعانت کرنے والوں کو کس درجہ کا ثواب حاصل ہوگا۔

(۴) کیا ملک کی موجودہ سیاسی جدوجہد کو اس کام پر مقدم کیا جا سکتا ہے اور اس کام کو کچھ عرصہ کے لئے بحیثیت جماعت موخر کیا جا سکتا ہے

(۵) مسلمانوں کی عام بے حسی اور بے توجہی کی وجہ سے اگر تبلیغی جماعت کے ذمہ دار کارکن اس کام سے دستکش ہو جائیں خاموش اور علیحدہ ہو کر سیاسی جدوجہد میں یا کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جائیں تو ان کا یہ عمل شرعاً کیسا ہوگا

محمد عبدالحی عفی عنہ ناظم تبلیغ
جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ کانپور و
سکرٹری اسلام پرچارک سنگھ کانپور

ایسٹ انڈین ریلوے

مسافروں کے کرائے اور دیگر سوداگری کے سامان مثلاً کوئلہ، کوک۔ اور جلانے کی لکڑیوں کے کرایہ میں اضافہ،

یکم مارچ ۱۹۴۰ء سے مسافروں کے کرایہ اور سامان کے محصول مقامی اور غیر مقامی بکنگ میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔

(۱) ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے مسافروں اسپیشل ٹرینوں اور ریزرو کوچوں وغیرہ کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن ایک روپیہ یا اس سے کم کے کرایہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔

(۲) دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے (جسمیں جنگی اور دوسرے محصولات بھی شامل ہیں) آمد و رفت کے تمام سوداگری کے سامان کے محصول میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن جہاں پر کسی مال کا محصول آٹھ آنہ یا اس سے کم ہوگا اس پر صرف ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے اضافہ ہوگا۔

اس دو آنہ یا ایک آنہ محصول کے اضافہ سے اجناس خوردنی مثلاً دال وغیرہ یا اس کے سلسلہ میں ہری و سوکھی گھاس یا کھاد وغیرہ مستثنیٰ ہوں گے۔

(۳) کوک۔ کوئلہ اور اصلی جلانے والی لکڑی (علاوہ سافٹ کوک) پر جو آجکل سرچارج لگ رہا ہے اسکی جگہ پر ۱۵ فیصدی ہوگا (یعنی ۱۲½ فیصدی جسکی تعداد زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ فی ٹن ہوگی)

دیگر حالات اسٹیشنوں مال گوداموں شہر کے بکنگ آفسوں یا چیف کمرشیل منیجر ایسٹ انڈین ریلوے کلکتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مذہبی کتابیں

کیا آپ کے بچے جانتے ہیں،

رسول پاک کون تھے؟ کیسے تھے؟ اور آپ نے دنیا والوں کو کیا سکھایا؟ رسول پاک کا پیام یعنی قرآن شریف کیا ہے اور اس نے کیا کر دکھایا؟ قرآن کیسے شروع ہوا اور کیسے پھیلا؟ یہ تمام باتیں اگر آپ کے بچے نہیں جانتے تو آپکا فرض ہے کہ انکو یہ سب باتیں تبلائیں۔ آپ مکتبہ جامعہ کی یہ چار کتابیں پڑھیئے۔

(۱) رسول پاک کون تھے کیسے تھے اور آپ نے کیا سکھایا

(۲) قرآن پاک کیا ہے اور اس نے کیا کر دکھایا۔

(۳) اسلام کیسے شروع ہوا۔

(۴) اسلام کیسے پھیلا (زیر طبع)

بچوں میں خالص اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے یہ کتابیں آسان زبان میں تیار کرائی ہیں، لکھائی چھپائی میں بچوں کی آسانی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

صدر دفتر مکتبہ جامعہ، نئی دہلی

شاخیں: ۱ جامع مسجد دہلی ۲ لوہاری دروازہ لاہور ۳ امین آباد لکھنؤ ۴ پرنسز بلڈنگ جے جے ہسپتال بمبئی ۳

حکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرا پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵ دفعہ ۲۲۱

بعدالت صاحب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور مقام کانپور

شیو بالک رام مدعی بنام سردار سنگھ مدعا علیہ

بنام سردار سنگھ ولد گوبند سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سرگانوں خورد پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۲۲۱ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ مارچ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بنا ئید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
مہر عدالت
عدالت

تمام مسلمانان ہند سے عموماً اور مسلمانان کانپور سے خصوصاً التجا ہے کہ بروز جمعہ یکم مارچ کو موصوف کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یوپی کانپور

تحریک عدم اعتماد مسترد ہو گئی

کراچی ۲۶ر فروری۔ سندھ اسمبلی میں آج خان بہادر اللہ بخش کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی نتیجہ میں دونوں طرف کے ووٹ برابر رہے۔ اسپیکر نے اپنا کاسٹنگ ووٹ اللہ بخش کو دیا۔ تحریک عدم اعتماد مسترد ہو گئی۔

دہلی ۲۶ر فروری۔ ہز ہائینس سر آغا خان دہلی سے بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے روانگی سے پہلے ۱۵ منٹ تک انہوں نے سر ظفر اللہ خاں سے تخلیہ میں بات چیت کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ ترقی عزمِ مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۵
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

خاکِ وطن

ازجناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

آسمانی نقش کی تنویر ہے خاکِ وطن ۔۔۔ نیرِ اعظم کی اک تصویر ہے خاکِ وطن
سورۂ والشمس کی تفسیر ہے خاکِ وطن ۔۔۔ بے شبہ اک نور کی تحریر ہے خاکِ وطن
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

اے وطن تیری زمیں کو کیوں نہ ہم اچھا کہیں ۔۔۔ جس کے ہر ذرہ کو نورِ دیدۂ بینا کہیں
ہے بجا اس کو اگر ہم طور کا سرما کہیں ۔۔۔ پانی والے سنگریزوں کو دُرِ یکتا کہیں
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

تجھ پہ اے ہندوستاں کوئی نہ کیوں قربان ہو ۔۔۔ تجھ میں جب موجود ہر اک عیش کا سامان ہو
میں فدا ہوں تجھ پہ دل سے صدقہ میری جان ہو ۔۔۔ تجھ سے الفت سب کو ہے انساں ہو یا حیوان ہو
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

ہیں ممالک دُوسرے بھی تجھسا پر کوئی کہاں ۔۔۔ فخر کے قابل بہر صورت ہے تو ہندوستاں
تجھ کو چشمِ آز سے تکتے ہیں سب اہلِ جہاں ۔۔۔ جانتے ہیں خوب ہم ، تجھ میں ہیں جو جو خوبیاں
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

کوئی بتلا دے ہمالہ جیسی رفعت کس میں ہے ۔۔۔ دل بہلنے کے لئے کشمیر جنت کس میں ہے
نربدا و سندھ و گنگا کی سہولت کس میں ہے ۔۔۔ اس طرح ہر جنس کا سامانِ صنعت کس میں ہے
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

ہم نے مانا صنعتِ یورپ کا سب میں راج ہے ۔۔۔ لیکن اس کی خام پیداوار کا محتاج ہے
انحصارِ دولت و حشمت اسی پر آج ہے ۔۔۔ موجبِ شاہنشہی اس کا خراج و باج ہے
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

ہم وطن کے ہوں ہمیں اس سے محبت چاہئے ۔۔۔ باغِ رضواں چاہئے ہم کو نہ جنت چاہئے
ہند پر قربان ہونا فی الحقیقت چاہئے ۔۔۔ جس طرح بھی ہو سکے کرنی حفاظت چاہئے
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

یاد رکھنا چاہئے ، یہ یاد رکھنا چاہئے ۔۔۔ دل کو اس کے عشق سے آباد رکھنا چاہئے
دست و بردِ غیر سے آزاد رکھنا چاہئے ۔۔۔ ہم کو جاری باہمی امداد رکھنا چاہئے
ہر روشِ عالم میں دامنگیر ہے خاکِ وطن
پائے عاشق کے لئے زنجیر ہے خاکِ وطن

دنیائے اسلام

ایران اور ترکی کے تعلقات

انگورہ بذریعہ ڈاک ، سید بکر کاظمی سفیر ایران جدید نے عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ کی خدمت میں سرکاری طور پر اپنی سند سفارشات پیش کی اور اس تقریب میں ایک حقیقت افروز تقریر فرمائی ۔

غازی عصمت انونو نے سفارت کو قبول فرماتے ہوئے ترکی اور ایران کے تعلقات پر نہایت لطیف خیالات کا اظہار فرمایا اور جلالتہ الملک رضا شاہ پہلوی والیٔ ایران کو خراجِ تحسین ادا کیا ۔

ایرانی سفیر نے سند سفارت ادا کرتے ہوئے فرمایا :-

جلیل القدر ، قوم کے صدر محترم ! میں اپنی سند سفارت اپنے جلیل القدر بادشاہ کی اجازت سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور متوقع ہوں کہ میرا یہ جدید تقرر ترکی اور ایران کے تعلقات میں استواری کا باعث ہوگا ۔

صدر محترم ! ایران کو ترکی سے محبت ہے اور ترکی کو ایران سے ، کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ محبت اور دوستی کے دن آگئے ہیں ، میں یقین دلاتا ہوں کہ دولت ایران ترکوں کی ہر مساعی میں برابر کی شریک ہے ، دراصل ایران اور ترکی جدید میں اب کوئی مغائرت باقی نہیں رہی ہے اور ہم دولتین کو واحد دوست سے تعبیر کر سکتے ہیں ۔

صدر محترم ! موجودہ حالات پر تبصرہ کرنا میرا مقصد نہیں مگر میں جلالتہ الملک شاہ ایران کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایران کو ترکوں کی مشکلات کا پورا پورا احساس ہے ، وقت آئندہ اگر ایران کی خدمت طلب کیگئی تو یہ بات اسکے لئے موجب سعادت ہوگی ۔

مشہور اسلامی ممالک کی آبادی

ٹرکی	ایک کروڑ ۷۰ لاکھ
مصر	ایک کروڑ ۶۰ لاکھ
مراکش	۶۵ لاکھ
الجزائر	۶۶ لاکھ
شام	۲۸ لاکھ ۳۱ ہزار
فلسطین	۱۴ لاکھ
لیبیا طرابلس الغرب	۱۰ لاکھ
شرق اردن	۳ لاکھ

ترکی جمہوریہ کا مسلک

ترکی کے ایک اخبار نے وزیر خارجہ ترکیہ کی وہ تقریر شایع کی ہے جو موصوف نے غیر ملکی اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں کی تھی اور جس میں بتایا تھا کہ ترکی گورنمنٹ کے مقاصد کیا ہیں اور وہ زندہ رہ کر کیا چاہتے ہیں ۔

استنبول کے اس اجتماع میں وزیر اقتصادیات اور دیگر عمال حکومت نے بھی شرکت کی اور انھوں نے بھی اپنے اپنے خیالات سے وزیر خارجہ کی تقریر کی تائید فرمائی اس تقریر کا حسب ذیل حصہ قابل غور ہے ۔

وزیر خارجہ نے فرمایا ، اگرچہ موجودہ بین الاقوامی حالات امن و صلح کے نقطۂ نظر سے کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہیں کیونکہ جو دن گذر جاتا ہے وہ ایک نئے خلفشار کی خبر لاتا ہے تاہم ترکی قوم مستقبل سے مایوس نہیں ہے اسے توقع ہے کہ جب انتقام کے بادل چھٹیں گے اور سیاسی مطلع صاف ہوگا تو غلط کاروں کو یقیناً اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے گا اور حالات خود بخود ایسے پیدا ہو جائینگے کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کیلئے کوشش کریں گے ۔

آپ نے ترکی کے داخلی معاملات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس انتشار کے زمانے میں تمام قلمرو ترکیہ میں کامل امن و سکون ہے ، سوائے وطنی حفاظت کے مسئلے کے یہاں اور کوئی مسئلہ قابل غور نہیں ہے ، ترکی کا شہری اور دیہاتی تاجر اور کسان غریب اور امیر عورت اور مرد سب حکومت کے وفادار ہیں ، حکومت سے میری مراد پبلک کی خواہشات ہیں اور چونکہ حکومت پبلک کی ہے اس لئے جو شخص بھی حکومت سے وفاداری کا اظہار کرتا ہے وہ خود اپنی خواہشات کا احترام کرتا ہے ۔

ہم نے آزادی کی قیمت خون سے ادا کی ہے اور جب کوئی طاقت ہماری آزادی پر حملہ آور ہوگی تو پھر ہمارا وہی خون حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور ہمیں امید ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کبھی ناکام نہ ہوں گے ۔

عراقی فوجوں کی جدید طریقہ پر تنظیم

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) "الشعب" کا نامہ نگار مقیم عراق لکھتا ہے کہ ٹرکی کی طرح عراق نے بھی اپنے تمام دروازے نازی زندگی کے لئے بند کر دئے ہیں ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت عراق اگرچہ براہ راست جنگ میں شریک نہیں ہے ، لیکن اپنی فوجوں کو جدید طریقہ پر بہترین ماہروں کی نگرانی میں مکمل طور پر تیار کر لیا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق نے اپنے سالانہ بجٹ میں اسی غرض کے لئے گرانقدر رقم منظور کی ہے عراق کی فوجیں دور جدید کے تمام آلات جنگ سے مسلح ہیں اور فضائی بری ، اور بحری ، حملوں سے حفاظت کے لئے تمام انتظامات اطمینان بخش طور پر کر لئے گئے ہیں ۔

جلال

THE SADAQAT CAWNPORE

[illegible]

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۱ کانپور پنجشنبہ ۹ مارچ ۱۹۴۰ء نمبر ۱۰

فنلینڈ اور روس کی جنگ کا پس منظر

اب جبکہ فن لینڈ اور روس کی جنگ آخری مرکز پر پہونچ رہی ہے اور صلح کا چرچا شروع ہوگیا ہے، اس جنگ کا پس منظر بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا سنہ ۱۹۲۰ء کے معاہدے کے بعد سے فن لینڈ اور روس کے تعلقات درست رہے ہیں سنہ ۶ میں ایک غیر جارحانہ معاہدہ ہوا جس میں یہ طے پایا کہ تمام وہ تنازعات جو تدبر کے موجودہ وسائل سے حل ہو سکتے ہوں ایک ایسے متعین کے سامنے پیش ہوں گے جن میں ہر ملک کے دو ارکان ہوں گے۔

۵ ار اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کو مسٹر مالوٹاف وزیر اعظم روس نے فن لینڈ کے سفیر مقیم ماسکو کو بلایا ملاقات کے دوران میں انھوں نے فنی سفیر سے کہا کہ وہ اپنی حکومت کو مطلع کردے کہ حکومت روس کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنا خاص نمایندہ ماسکو روانہ کرے تاکہ سیاسی اور اقتصادی امور پر گفت و شنید ہو سکے جن پر کچھ عرصے سے بحث و تمحیص ہو رہی تھی۔

۸ ار اکتوبر کو فن لینڈ کی کابینہ وزارت نے روس کا دعوت نامہ قبول کر لینے کا فیصلہ کیا۔ ماسکو میں گفت و شنید کرنے کے لئے انھوں نے ڈاکٹر پیس کیوی کو مقرر کیا جو ملک کے بہت تجربہ کار مدبروں میں سے ہیں اور جو سنہ ۱۹۲۰ء میں نفش رشین ہیس کانفرنس میں فنی نمایندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے۔

گفت و شنید کی ابتدا ہی میں یہ واضح ہوگیا کہ روس بہت اہم علاقوں کا طالب ہے۔ سوویٹ یونین صرف ان دو امور کا فیصلہ چاہتا ہے

(۱) لینن گراڈ کی حفاظت۔

(۲) اس کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ فن لینڈ کے تعلقات روس سے مستقل دوستانہ رہیں گے یہ دونوں باتیں اس لئے ضروری ہیں کہ خلیج فن لینڈ اور الیسٹونیا کے روسی ساحلوں کی حملوں سے حفاظت ہو سکے جس کی ذمہ داری روس نے اپنے سر لی ہے اس فرض کی ادائے گی کیلئے یہ ضروری ہے :۔

(۱) خلیج فن لینڈ کو جنگی اور باربرداری والے جہازوں کی دست برد سے بچانے کے لئے خلیج کے دونوں جانب توپیں لگا دی جائیں تاکہ اس خلیج میں داخلہ نہ ہو سکے۔

(۱) ان جزائر کا راستہ بند کیا جا سکے جو جو فن لینڈ میں لینن گراڈ کے مغرب میں واقع ہیں تاکہ دشمن وہاں تک نہ پہونچ سکے۔

(۳) فن لینڈ کی خاکنائے کریلیا کی موجودہ سرحد کو لینن گراڈ سے شمال اور شمال مغرب کی جانب اور فاصلہ پر کر دیا جائے کیونکہ موجودہ سرحد لینن گراڈ سے صرف ۳۲ کلو کے فاصلہ پر ہے جہاں سے آسانی سے بڑی بڑی توپیں گولے پھینک سکتی ہیں، بالفاظ دیگر سوویٹ کے قبضہ میں یہ میل کا علاقہ دے دیا جائے۔

جس میں قلعہ بندی کی گئی اور جو میزہیم لائن کے نام سے مشہور ہے۔

ایک اور منسلکہ نقشہ کے مطابق ہونی چاہیئے، مندرجہ بالا بنیادی امور کو تسلیم کرنے کے بعد یہ ضروری ہے کہ حسب ذیل مسئلہ باہمی رضامندی سے مشترکہ مفاد کے لیے طے کیا جائے

بندرگاہ ہنگو اور اس کے گرد و نواح کا پانچ چھ میل کا علاقہ تیس سال کے لیے روس کو پٹہ پر دیدیا جائے، جہاں ایک بحری مستقر قایم کیا جائے گا جس کے ساحلوں پر توپوں کا انتظام ہوگا نیز یہ کہ خلیج فن لینڈ یہ جنوبی ساحل کی پلڈسکی کا بحری مستقر بھی پٹہ پر دے دیا جائے اس مستقر کی حفاظت کے لئے فن لینڈ روس کی حکومت کو ہنگو کی بندرگاہ میں حسب ذیل محافظ فوج رکھنے کی اجازت دے۔

ایک پیادہ رجمنٹ، دو اینٹی ایرکرافٹ بیٹریاں دو ایر فورس رجمنٹ، ایک بٹالین مسلح موٹریں، یہاں کل پانچ ہزار سے زائد آدمی نہ ہوں گے

(۲) سوویٹ روس کی بحری افواج کو خلیج لیھوجا میں جہازوں کی لنگر اندازی کا حق دیا جائے۔

روسی علاقوں سے معاوضہ میں بعض اور علاقے سوویٹ روس کو دئے ہیں۔

غیر جارحانہ معاہدہ میں ایک شرط اور بڑھائی جائے کہ طرفین میں سے کوئی بھی کسی حالت میں نہ شریک ہوگا اور اسے امداد دیگا جو دیگر لوگوں کی دشمن ہو، روس اور فن لینڈ کی سرحد کے تمام قلعہ مسمار کر دئے جائیں سرحد پر صرف فرنٹیر گارڈ ٹروپس ہی رہیں، اس تجویز کا مطلب یہ ہوتا کہ فن لینڈ نے سنہ ۱۹۲۰ء سے اب تک جو قلعہ بندی کی تھی وہ سب مسمار کر دی جاتی۔

(۴) اگر فن لینڈ بغیر کسی اور ملک کے امداد کے لینڈ کے جزیرہ کی قلعہ بندی کرے روس کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ذیل میں ایک مثال پیش کی جاتی ہے تاکہ انگریزی بولنے والی اقوام اور اہل برطانیہ ان تجاویز کی اہمیت سے واقف ہو جائیں۔

برطانیہ کے سامنے ایک ہمسایہ ملک جو چالیس میل کے فاصلہ پر ہو یہی تجاویز پیش کرے تو وہ اس قسم کی ہوں گی۔

(۱) برطانیہ کو رود بار کے تمام جزائر اس ہمسایہ ملک کو دیدینے ہوں گے۔

(۲) جزیرہ وائٹ کی قلعہ بندی کا کام ہمسایہ ملک کرے۔

(۳) برطانیہ کو ساؤتھ ہیمٹن کی بندرگاہ بھی دینا چاہیئے تاکہ ہمسایہ ملک وہاں اپنا بحری اور ہوائی مستقر بنا سکے۔

(۴) برطانیہ کو جزائر آرکنے بھی دیدینے چاہئیں تاکہ ہمسایہ ملک کو اس کا پا غلو اور اسکاٹ لینڈ کے تمام بندرگاہوں پر پورا اختیار حاصل ہو جائے

(۵) برطانیہ اپنے تمام قلعہ اور فوجی تعمرات کو تباہ کردے محض ننگے سپاہی اور رائفلیں چاہئیں

(۶) برطانیہ اس ہمسایہ ملک کو نارفورک کے ساحل کا دس میل لمبا علاقہ بھی دیدے۔

(۷) معاوضہ کے طور پر ہمسایہ ملک ہزار میل کا بنجر اور بیکار علاقہ دینے کے لئے تیار ہوگا جس کی اقتصادی یا فوجی اعتبار سے کوئی اہمیت نہ ہوگی۔

ظاہر ہے کہ آزاد اور برطانی خود مختار قوم کبھی بھی اس قسم کی تجاویز کو منظور نہ کرے گی۔ فن لینڈ کی جغرافیائی پوزیشن بھی برطانیہ سے کچھ مختلف ہے لیکن یہ نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ فن لینڈ بھی ایک آزاد خود مختار اور امن پسند ملک ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ کے زیر انتظام جو سودیشی نمائش ۲۴ مارچ سے ہو رہی ہے وہ ۱۲ مارچ کو ختم ہو جائے گی۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نمائش میں شہر کے ہر طبقہ کے لوگ دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور روزانہ شام کو نمائش میں نہایت ستھرا مجمع ہوتا ہے جس میں ہندو مسلمان عیسائی پارسی۔ اور یوروپین سب ہی آتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔

عورتوں کے لئے لیڈیز کورٹ ایک خاص دلچسپی کی چیز ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر طبقہ کی عورتیں وہاں کثرت سے آتی ہیں۔

گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹرس

مسٹر اے۔ این سپرو آئی سی ایس لیبر کمشنر مسٹر آر۔ پی گپتا۔ ایم اے۔ بی ایچ۔ ڈی۔ لیبر افسر اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی آنریری چیف ارگنائزر گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹرس کاموں کو بڑی عمدگی سے چلا رہے ہیں۔

تقسیم انعامات اور سالانہ جلسہ ۹ و ۱۰ مارچ کو ہوگا جس میں ڈاکٹر پنا لال سی۔ آئی۔ ای۔ آئی سی۔ ایس ادوائزر دی گورنر یو پی بھی تشریف لا رہے ہیں۔ ۹ مارچ ۲ بجے دن کو بیبی شو اور ۱۰ مارچ کو اسپورٹس میٹنا اور انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

میکسی ٹون ریکارڈس کمپنی

کریڈیٹرس آف دی میکسی ٹون ریکارڈ کمپنی لیمیٹڈ کانپور کا جلسہ ۱۰ مارچ کو ۵ بجے شام کو کمپنی کے رجسٹرڈ آفس میں منعقد ہوگا جسکے لئے مندرجہ ذیل رزولیوشن تجویز ہوا ہے کہ اس کا کاروبار بند کر کے دیوالیہ کر دیا جائے کیونکہ اس کی مالی حالت خراب ہے۔

ولیفر انسٹی ٹیوٹ

مسرس بیگ اینڈ صدر لینڈ کی طرف سے ایک ویلفیر انسٹی ٹیوٹ قایم کیا گیا ہے۔ اس کا افتتاح ۱۹ مارچ کو لیبر کمشنر صاحب کرینگے۔

ہڑتال

اینٹوں کے بھٹوں کے ۵۰۰ مزدوروں نے مہنگائی الاؤنس کا مطالبہ کرنے کے لئے ۵ مارچ سے ہڑتال کر دی ہے۔

مسلم لیگ

گذشتہ ہفتہ مسلم لیگ کے ممبر بنانے کا بڑے زور و شور سے کام ہوا کہا جاتا ہے کہ امسال سارے شہر سے ۱۵۵۶۳ ممبر بنے ہیں۔ جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں تقریباً دونی ہے۔

ڈسٹرکٹ آدیہ ہندو کانفرنس

اس ہفتہ تحصیل ڈیرہ پور کے گاؤں لونار میں آدی ہندو ڈسٹرکٹ کانفرنس کا اجلاس ہوا جسمیں حکومت برطانیہ کو موجودہ جنگ میں ہر طرح کی امداد دینا طے ہوا۔

شکر ڈیوٹی کی مخالفت

انڈین شگر ملز ایسوسی ایشن کانپور شگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے بذریعہ تار گورنمنٹ آف انڈیا کے فائنینس ممبر کو مطلع کیا ہے کہ شکر پر بڑھی ہوئی ۔۔ فیصدی ڈیوٹی اس صنعت کو قطعی برباد کر دے گی۔ اور اسلئے اسکو جلد از جلد واپس لے لینا چاہیئے یو پی چیمبر آف کامرس کے صدر رائے بہادر وکرماجیت سنگھ اور لالا رام جی داس نے بھی پریس نوٹ کے ذریعہ اسی ڈیوٹی کی شکایت کی ہے اور کہا ہے کہ شکر پر پہلے سے ہی اسقدر ٹیکس لگا ہوا ہے کہ مزید ڈیوٹی کی ضرورت نہیں ہے

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲ مارچ کو مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جس میں سنہ ۱۹۴۰-۴۱ء کا بجٹ پیش ہوا۔

جلسہ کے شروع میں مسٹر انندی پرشاد رئیس کانپور کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

پنڈت رگھو بردیال بھٹ نے تجویز کیا کہ شہر کے جن علاقوں میں پانی کی قلت ہے وہاں کے باشندگان کا بقایا واٹر ٹیکس معاف کر دیا جائے۔ یا پانی کی سپلائی کا عمدہ انتظام کیا جائے۔

چیرمین صاحب نے بتلایا کہ واٹر ٹیکس کی از سر نو تعمیر اور توسیع کے بعد ہی یہ شکایت دور کی جا سکتی ہے۔

سنہ ۱۹۴۰-۴۱ء کے مالی سال کے بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ۲۵ لاکھ روپیہ اور خرچ کا تخمینہ ۲۷ لاکھ روپیہ ہے۔ اس سال کی بچت کو شامل کر لینے کے بعد دو لاکھ روپے کی بچت کا اندازہ ہے آمدنی کے مدوں میں صرف ہاؤس ٹیکس کی آمدنی میں کچھ ترمیم کی گئی۔ لیکن اخراجات کی مدوں پر خوب بحث ہوئی۔

مسٹر منی لال نیوٹیا نے تجویز کیا کہ ۵۰ روپیہ سے کم تنخواہ پانے والے میونسپل ملازمین کو دس فیصدی کا گرانی الاؤنس دیا جائے۔

مسٹر دوار کا پرشاد سنگھ نے تجویز کیا کہ اگزیکیٹو افسر صاحب کے پاس کام بہت رہتا ہے اس لئے چار سو روپیہ ماہوار پر ایک اسسٹنٹ سکریٹری کی جگہ قایم کی جائے۔

مسٹر محمد رضا نے تجویز کیا کہ عام اخراجات کے مد کی رقم ۹ ہزار سے بڑھا کر ۹ ہزار کر دی جائے جسمیں سکریٹری کی تنخواہ بھی شامل ہو جو منظور ہوا شہر کے چند وارڈوں میں آزمائش کے طور پر میونسپلٹی کے دواخانے قایم کرنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی رقم منظور ہوئی۔ اور دو دواخانے کھولنا منظور کیا گیا۔

مسٹر مصطفیٰ حسین بیرسٹر نے کرائسٹ چرچ کالج کو دس ہزار روپے کی امداد دینا تجویز کیا مسز سوشیلا سریواستوا اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ ابھی بورڈ کو اپنے اسکولوں کی عمارتیں بنانا ہے۔ بالآخر اس مد کی رقم میں اضافہ کیا گیا۔

بورڈ کی مختلف سب کمیٹیوں کے چیرمینوں کے انتخاب کے متعلق چیرمین صاحب نے بتلایا کہ کچھ ممبروں کی یہ رائے ہے کہ انتخابات کے بجائے یہ معاملہ ذاتی طور پر ایک جلسہ کر کے سمجھوتہ کے ذریعہ طے کر دیا جائے جسے بورڈ نے منظور کیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۴ مارچ کو راؤ صاحب سردار سنگھ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں سالانہ بجٹ منظور کیا گیا۔

بجٹ پر غور کرتے وقت مسٹر ماجد علی نے یہ اعتراض پیش کیا کہ بجٹ کو مالی کمیٹی سے منظور ہونے کے بعد بورڈ کے سامنے آنا چاہیئے۔

مسٹر برج بہاری مہروترا نے کہا کہ بجٹ کے سلسلہ میں جو کارروائی کی گئی ہے وہ بالکل درست ہے صاحب صدر نے اس اعتراض کو نامنظور کر دیا اس سال کے بجٹ میں چار ہزار روپیہ کی بچت کا اندازہ کیا گیا ہے۔ بجٹ پر گرما گرم بحث ہوئی اور بالآخر منظور ہو گیا۔

بالکا ودیالہ انٹر کالج

۲۸ فروری کو بالکا ودیالہ انٹر کالج کا جلسہ تقسیم انعامات مسٹر جے۔ سی پاول پرائس ڈائرکٹر آف انسٹرکشن کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر ٹی۔ بی کھتری سپرنٹنڈنٹ نے رپورٹ پڑھی مسٹر پاول نے انعامات تقسیم کرنے کے بعد کالج کی انتظامیہ کمیٹی کو کالج کے عمدہ انتظام کے لئے مبارکباد دی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوستانی عورتوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ساتھ اب بھی برابر کا برتاؤ نہیں کیا جاتا گو کہ عورتیں کسی بھی طرح آدمیوں سے کم نہیں ہیں، تعلیم نسواں کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سنہ ۱۹۱۲ء میں جب میں اس صوبہ میں آیا تو لڑکیوں کے لئے صرف ایک ہائی اسکول تھا لیکن اسوقت، ۲ اسکول قایم ہیں۔

گرلس ہائی اسکول کا افتتاح

۲۹ فروری کو مسٹر جے۔ سی پاول پرائس ڈائرکٹر آف انسٹرکشن نے میونسپل گرلس ہائی اسکول کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ مس۔ ایس بنولکر ہیڈ مسٹرس نے رپورٹ پڑھی اور اسکول کی مختصر تواریخ بتائی۔ یہ اسکول سنہ ۱۹۳۳ء میں قایم کیا گیا تھا اور سات سال کے اندر ہی ہائی اسکول بن گیا۔ آئندہ سال انٹر میجیٹ کالج ہو جائے گا۔

اس کے بعد مسٹر پاول نے انعامات تقسیم کئے اپنی تقریر کے دوران میں آپ نے کہا کہ عورتوں کے ڈگری کالج کے لئے کانپور نہایت موزوں مقام ہے۔ برسٹل یونیورسٹی کی مثال دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس یونیورسٹی کو برسٹل کے سوداگروں اور تاجروں نے چندہ جمع کر کے قایم کیا تھا۔ اس شہر میں بھی ایسے مالداروں کی کوئی کمی نہیں ہے جو عورتوں کے لئے ڈگری کالج قایم کرنے میں امداد کر سکتے ہیں۔

مقامی بار ایسوسیشن کا ڈنر

۱ مارچ کو مقامی بار ایسوسیشن کا سالانہ ڈنر ہوا۔

سر تیج بہادر سپرو نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بڑے وکلاء کو چھوٹے چھوٹے مقدمات کی پیروی نہیں کرنا چاہیئے تاکہ چھوٹے اور نئے وکلاء کو بھی کام مل سکے۔ آپ نے برطانوی بار ایسوسی ایشن کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہاں اسی طرح کا قاعدہ رائج ہے جس کی وجہ سے اس پیشہ کے لوگوں کو پریشانیاں نہیں اٹھانا پڑتی۔

ڈاکٹر کاٹجو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وکلاء کو اپنے پیشہ کی مصروفیات کے علاوہ ملک کی جد و جہد میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ برطانی بار ایسوسیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہ عوام کی سول آزادی کی حفاظت کرتا ہے اور میں اس ایسوسی ایشن سے بھی یہی امید کرتا ہوں۔

دیہاتی پنچایتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ انکا مقصد یہ ہے کہ غریب لوگ جو عدالتی کارروائی میں روپیہ نہیں خرچ کر سکتے، آسانی سے اپنے جھگڑوں کا تصفیہ کرا سکیں اور اسلئے وکیلوں کو ان پنچایتوں سے کسی طرح کا خطرہ نہیں کھانا چاہیئے۔

مسٹر بوس کی تقریر

۴ مارچ کو گوری کرن گاؤں میں ڈسٹرکٹ کسان کانفرنس کے موقعہ پر تقریر کرتے [illegible] مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی آزادی کی جد و جہد کے متعلق رزولیوشن پاس کرنے کے باوجود سمجھوتے کے لئے کوشش جاری رکھے گی۔ اسکے سمجھوتہ کے خلاف کانفرنس ضرور کی جائیگی۔ آپ نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی علیحدہ جماعت قایم کریں تاکہ انکے حقوق کی حفاظت ہو سکے۔

سزا

رائے صاحب جے۔ بی ماتھر کی عدالت سے مسٹر [illegible] اور مسٹر مہابیر پرشاد کو قابل اعتراض پرچے تقسیم کرنے کے جرم میں چھ چھ ماہ کی قید سخت اور تین تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

معاوضہ کی درخواستیں

معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ فسادات کے سلسلہ میں معاوضہ کی درخواستوں پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مزید اطلاع انکم ٹیکس آفسر صاحب سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

شانذار عطیہ

مسز ہاریمن برادران نے ڈفرن اسپتال کی از سر نو تعمیر کے لئے ڈھائی لاکھ روپیہ کا شانذار عطیہ دیا تھا۔ لیکن اب آپ نے اسکو بڑھا کر تین لاکھ کر دیا ہے۔

سبد گل

پنجاب کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ پنجاب کے ایک قصبہ میں ایک پیر صاحب جن کو پیر اولاد کہنا چاہئے، نازل ہوئے، اپنے قصبہ میں پہونچتے ہی اعلان فرما دیا کہ میں اولاد دلانے والا پیر ہوں، جس کو اولاد کی ضرورت ہو میرے پاس چلا آئے میں بذریعہ جھاڑ پھونک سو برس کی بانجھ بڑھیا کو بھی قابل اولاد بنا سکتا ہوں

آپ کے اس نعرۂ مستانہ کے بلند ہوتے ہی دن رات آپ کے گرد بیوقوف مرد اور جاہل عورتوں کا ہجوم رہنے لگا، اور آپ کا مسکن ایک اچھی خاصی اولاد سپلائنگ ایجنسی بن گیا۔

پیر اولاد شاہ یوں تو تمام ہی عورتوں کو لٹا کر ان کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے تھے اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ عمل فرمایا کرتے تھے، لیکن ایک عورت پر آپ کی خاص توجہ ہوگئی چنانچہ آپ نے اس کے شوہر سے کہا، کہ تمہاری بہت ہی پکی بانجھ ہے، اس لئے اس کے بانجھ پن کے لئے مجھے مکمل چالیس دن کا چلہ کھینچنا ہوگا۔

شاہ صاحب کا ارشاد فرمانا تھا کہ ان کی چلہ کشی کے لئے ایک علاحدہ مکان تجویز کر دیا گیا دن بھر تو قبلہ شاہ صاحب قورمے اڑاتے اور رات کو مریضہ کے ساتھ چلہ کشی کرتے، یہاں تک کہ ایک دن شاہ صاحب کے عمل نے اس قدر زور کیا کہ لوگوں نے دیکھا کہ شاہ صاحب معہ مریضہ کے ہوا ہوگئے ہیں۔

دیکھی آپ نے ان پیروں کی کرامات

اس پیر نے تو خیر قصبہ کے چند سیدھے سادھے آدمیوں کو ہی احمق بنایا تھا لیکن راولپنڈی کے ایک گرو مہاراج نے تو سارے شہر ہی کو بنا مارا، گرو موصوف نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں ۱۲ فروری کو ۶ بجے کے عمل میں دم توڑ دوں گا۔

یہ اعلان ہونا تھا کہ ہزاروں مرد عورت ان کے دیدار اور زیارت کے لئے روزانہ جمع ہونے لگے، یہاں تک کہ لوگوں کی رجوعات اور توجہ کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ہر وقت گرو مہاراج کے چاروں طرف ایک بھیڑ اور میلا سا لگا رہتا۔

جس صبح کو ۶ بجے گرو مہاراج دم توڑنے والے تھے اس رات کو آپ کے مرنے کا تماشہ دیکھنے کے لئے تقریباً بیس ہزار آدمی جمع ہوگئے جب دم توڑنے میں تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا تو گرو مہاراج کو ایک لاری پر بٹھا دیا گیا اور لاری پر لاؤڈ اسپیکر لگا دیا گیا تاکہ آپ کے سانس اکھڑنے کی آواز ہزاروں بندگان خدا سن سکیں، لیکن لوگوں کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ گرو مہاراج نے دم توڑنے کا ارادہ بدل دیا ہے۔

دیکھا آپ نے، ہندوستان میں کیسے کیسے عیار و پُر فن لوگ موجود ہیں جو پبلک کو اس طرح احمق بناتے ہیں۔

ہندوستان جنت نشان صدیوں سے پیروں اور مکار سادھوؤں کا مسکن بنا ہوا ہے، لیکن دور حاضرہ میں جو پیر پیدا ہوتے ہیں وہ جرائم پیشہ اور نقلی پیر دکھائی دیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی جاہل طبقہ ان کی پرستش اور خدمت کو اپنا فرض عظیم سمجھتا ہے اور اسوقت تک انکی پوجا ہوتی رہیگی جب تک ہندوستان میں احمق موجود ہیں۔

ادب لطیف

محبّت!

از جناب ریاست اللہ خاں صاحب ضا شاہجہاں پوری

چاند بہار کے رنگین بادلوں میں مسکرا رہا تھا مہتاب کی پریاں...... ننھی ننھی...... سندر سندر...... لچک لچک کر...... زمین پر رقص کر رہی تھیں...... سنہری مائل سپید آسمان پر...... ابر کے ہلکے ہلکے ٹکڑے کھیل رہے تھے......

ہوا خواب سے بیدار ہو چکی تھی۔

میں تن تنہا، نیلی ساری پہنے...... کھڑی تھی، سمندر کے کنارے...... پانی میں ایک ہلکا سا تموج تھا...... خوشگوار، کیف آور...... دور سے ایک کشتی نمودار ہوئی...... وہ میرے پاس کو گذری ایک نوجوان ملاح...... مست و سرشار ہو رہا تھا...... پتوار اس کے شانہ پر پڑی ہوئی تھی لمبے لمبے سنہرے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے...... بڑی بڑی سیاہ آنکھیں...... ہلالی ابرو...... پتلے پتلے...... نرم و نازک...... متبسم ہونٹ...... میں نے اسے دیکھا، اف کتنا خوبصورت تھا وہ......

اس نے کنکری اٹھا کر اس کے ماری...

وہ بیدار ہوا...... اس نے مجھے دیکھا، اپنی بڑی بڑی مخمور آنکھوں سے......

دنیا میرے سامنے رقص کرنے لگی......

میں نے مترجم نگاہوں سے اس کو دیکھا...... اس نے مجھے اشارہ کیا کشتی میں بیٹھنے کا۔

میں کشتی میں بیٹھ گئی...... مخمور بدمست نوجوان نے پتوار اٹھایا، اور کشتی کھینے لگا میں نے کہا...... حسین ناخدا! میرے پاس بیٹھ جا، اور کشتی کو سمندر کی لطیف موجوں کی آغوش میں چھوڑ دے......

جہاں بھی یہ کشتی جائے...... نوجوان میری جانب دیکھ کر مسکرایا، میں دیوانی ہوگئی......

وہ رات برساتی رات تھی......

سمندر تلاطم خیز تھا...... میری کشتی سمندر کے طوفانی تھپیڑوں سے ٹکرا رہی تھی۔

حسین ملاح جا چکا تھا۔

※ لوئیس ابھی بولنے نہ پایا تھا کہ اس کی بیوی (ڈوردھی) نے جو پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی جواب دیا کہ جناب میرا شوہر اپنے کپڑے خود خریدکرتا ہے اور ویسے اس دوکان کا پتہ میں بھی جانتی ہوں۔

لوئیس ایک نہایت ہنس مکھ مزاح خوش باش اور خوش پوش انسان ہے اور وہ اپنے ملاقاتیوں سے ملکر بہت خوش ہوتا ہے۔

بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں ہڑتال

بمبئی ۸ مارچ، بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں آج صبح سے عام ہڑتال ہوگئی ہے، اور تقریباً ۶۷ کارخانے بند ہوگئے ہیں، ہڑتال میں ایک لاکھ تیس ہزار مزدور شامل ہیں یہ ہڑتال بمبئی پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس کی کونسل عاملہ کے حکم سے کی گئی ہے، اس وقت تک صورت حالات پرامن ہے علاقہ مل میں ایک بڑی تعداد میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے اور اسی سلسلہ میں بیس آدمی گرفتار بھی کر لئے گئے ہیں۔

مل مالکان اور مزدوروں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کئی دن سے بات چیت ہو رہی تھی لیکن اب تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

عالم نسواں

آج کل کی عورتیں گمراہ ہوگئی ہیں

از سنکلر لوئیس صاحب

مغربی مفکر سنکلر لوئیس نے عورتوں کی آزادی پر اخباری نمایندے سے نہایت ہی مفید خیالات کا اظہار کیا ہے، ہم ان خیالات کو ناظرین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

لوئیس کا خیال ہے کہ عورتوں کی بڑھتی ہوئی آزادی گھریلو زندگی کی استقامت اور احساس کو برباد کر رہی ہے، وہ کہتا ہے کہ آجکل اکثر اس مصیبت میں مبتلا ہیں کہ عورتوں کی بڑھتی ہوئی آزادی اور بے باکی مردوں کے مذاق اور جذبات کی مطلق پرواہ نہیں کرتی میں اسے سخت معیوب خیال کرتا ہوں کیونکہ اس سے دونوں صنفوں کو نقصان پہونچ رہا ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ پرانے خیالات اور قدیم روایات نئے خیالات کو آسانی سے جگہ نہیں دے رہے ہیں۔

پرانے وقتوں سے آج تک مرد کا کام ہمیشہ روزی کمانے کا اور عورت کا کام گھر کی دیکھ بھال اور مرد کو آرام و سکون پہونچانے کا رہا ہے، عورت ہمیشہ اس امر کی متمنی رہی کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ اپنے خاوند کو دن بھر کی محنت و مشقت کے بعد خوش خرم رکھے، لیکن آج کل گھریلو زندگی عورت کو مطلق نہیں بھاتی وہ یا تو کوئی نفع بخش کام اختیار کر لیتی ہے یا پھر کسی ایسے خیال کے پیچھے پڑ جاتی ہے جو تمام زندگی اس کے ساتھ وابستہ رہتا ہے خانگی زندگی پر اس کا یہ اثر پڑتا ہے کہ حفاظت اور استقلال کا شریف احساس کلیتہً فنا ہوگیا ہے۔

موصوف کا خیال ہے کہ عورت کی طرف سے مالی امداد اس عظیم الشان نقصان کی تلافی کے بالکل نا قابل ہے، آج خانگی زندگی کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو گھریلو فضا میں تحلیل اور جذب کر دے شادی کا واحد مقصد یہ ہے کہ دو ذی روح ہستیوں کا اتصال ہو جائے نہ کہ اقتصادی اور معاشرتی عہد و پیمان۔

جہاں تک ازدواجی تعلقات کا تعلق ہے عورت کی اقتصادی آزادی نے انھیں اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے تقابل کے ضرر رساں اجزا گھریلو زندگی میں داخل ہو کر فساد کا باعث بنتے ہیں اگر عورت مرد سے زیادہ کماتی ہے تو وہ سمجھتی ہے کہ مرد میرا ماتحت ہے اور اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگتی ہے ادھر مرد خود کو عورت سے کم رتبہ اور ذلیل سمجھنے لگتا ہے، لوئیس کا خیال ہے کہ یہ احساس اس تمدن میں جسکی بنیاد اقتصادی خوشحالی پر رکھی گئی ہے اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔

گھریلو زندگی پر عورت کی روز افزوں اقتصادی آزادی کا اثر یہ پڑ رہا ہے کہ وہ دن بدن زیادہ مردانہ، اور مرد زیادہ زنانہ ہوتا چلا جا رہا ہے اس کی بڑی وجہ محض یہ ہے کہ عورت مردانہ کردار اختیار کرتی جا رہی ہے اس دعوے کے ثبوت میں لوئیس نے ایک ایسی فرم کا نام لیا جو سلے سلائے کپڑے فروخت کرتی ہے۔

اس فرم کے مینجر نے بتایا تھا کہ اس کے ہاں سے مردوں کے استعمال کے اکثر کپڑے عورتیں خریدنے جاتی ہیں تمام دنیا میں محض امریکہ والے ایک ایسی قوم ہیں جن کی عورتیں ان کے لباس کا اہتمام کرتی ہیں اس موقعہ پر نمایندے نے لوئیس سے پوچھا کہ کیوں جی آپ کے استعمال کی قمیص اور ٹائیاں کون خریدتا ہے۔ ※

بچوں کی دنیا

ہندوستان سے امریکہ

از جناب سعید انصاری صاحب بی، اے جامعہ

گذشتہ سے پیوستہ

بہرحال اگلے دن ۲۲ راگست کو اس بڑے سفر کی باری تھی، میں بہت سویرے ہی اٹھ گیا تھا بلکہ رات ہی میں سویا بھی کم تھا۔

علی الصبح نہا دھو کر تیار ہوگیا مگر دوست احباب ملنے آئے تو کچھ دیر ان سے باتیں کرتا رہا کوئی یہ مشورہ دیتا، "دیکھی یہ کرنا"، کوئی یہ کہتا "دیکھی وہ کرنا"، ایک جو پہلے یورپ سے آچکے تھے، فرمانے لگے، تم نے دہلی سے ٹکٹ ناحق خریدا یہاں چلے آتے میں تمہیں کمپنی میں لیجا کر بہتر جگہ کا ٹکٹ دلوا دیتا۔

یہ سب کچھ سہی لیکن یہ دانشمندی اور تجربہ انسان کو بعد ہی میں حاصل ہوتا ہے اور ہر انسان کا حق ہے کہ اپنی راہ آپ تلاش کرے، میں نے سننے کو تو سب کی سن لی اور دل میں سوچا کہ کرو وہی جو تمہاری اپنی سمجھ بوجھ کہے، غرض گاڑی آئی اور ہم نیپلز پلیٹیر کو روانہ ہوئے جہاں سے ہمارا جہاز چھوٹنے کو تھا ہم گودی میں پہونچے اور اپنا تمام سامان ایک قلی کے حوالے کیا جو براہ راست جہاز پر لے گیا اور مجھ سے کہا کہ آپ دوسرے راستے سے آئیے جو مسافروں کے لئے تھا، دروازے پر پاسپورٹ، اور ویزا کی سخت دیکھ بھال ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی بھی کہ چیچک یا ہیضہ کا ٹیکہ تین سال کے اندر لگ چکا ہے یا نہیں مجھے خدا کے فضل سے کسی بات میں رکنا نہیں پڑا اور میں سیدھا ڈاک پر پہونچ گیا میں ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ جہاز کہاں ہے حالانکہ وہ میرے سامنے ہی کھڑا ہوا تھا لیکن وہ اتنا بڑا تھا کہ مجھے یہ اندازہ نہ ہوا کہ یہ جہاز ہے، جب میں نے ادھر ادھر اس کے دونوں سرے دیکھے تو سمجھا کہ جہاز یہی ہے میں نے ایک صاحب سے پوچھا کہ اس پر جاتے کیسے ہیں؟ انھوں نے کہا "آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ زینے سے اوپر چڑھ رہے ہیں میں نے بھی لوگوں کی تقلید کی اور اندر پہونچا اور اندر جہاز کے ایک ملازم کی مدد سے اپنے کیبن تک پہونچ گیا۔

جہاز کی صفائی ضرب المثل ہوتی ہے میں جب اندر پہونچا تو مجھے ہر چیز نہایت صاف و ستھری اور قرینے سے نظر آئی فرش نہایت صاف سپید دھلا ہوا، لکڑی کی ہر چیز پر سفید روغن چڑھا ہوا دروازے یا کسی اور چیز میں پیتل کے حصے نہایت چمکتے ہوئے، جہاز کے ملازمین سب نہایت صاف اجلے کپڑوں میں ملبوس، کمرہ چھوٹا سا مگر ہر چیز نہایت قرینے سے باقاعدہ طور پر اپنی جگہ اور نیچے اوپر دونوں طرف چار بستر لگے ہوئے میں یہ سب چیزیں دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا کہ اپنے ان دوستوں کو بالکل بھول گیا جو مجھے رخصت کرنے جہاز تک آئے تھے، اور جب بعد میں خیال آیا تو اپنے کو ایک قیدی کی طرح اس کمرے میں تن تنہا پایا جہاز کے دروازے سے کمرے تک کا راستہ ایسا پر پیچ تھا کہ پھر میری ہمت دروازے تک واپس آنے کی نہ ہوئی میں یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہاں سے نکل کر ڈک یا عرشہ، پر یا اور کہیں بھی جا سکتے ہیں مجبوراً اس ایک سوراخ سے جو روشنی یا ہوا کے لئے ہر کمرے میں رہتا ہے جسکو روشندان کہتے ہیں، میں لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ کوئی رومال ہلا رہا ہے کوئی ہاتھ سے اشارہ کر رہا ہے، اور اس طرح لوگ اوپر جہاز کے عرشے سے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو رخصت ہو رہے ہیں۔ (باقی آیندہ)

پردۂ فلم

ہندوستان میں فلم انڈسٹری!

از جناب دھرم دیو کیشپ ایم اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر پربھات

ہندوستان میں سینما انڈسٹری کے متعلق لوگوں میں اختلاف رائے ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابھی اپنے بچپن میں ہی ہے، اور بعض اسے ملک کی مشہور صنعتوں میں سے ایک تصور کرتے ہیں۔

آخر الذکر لوگوں کا نقطہ نگاہ کسی حد تک ٹھیک خیال کیا جاتا ہے اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ ملک کی دیگر مشہور صنعتوں، مثلاً کپاس، پٹ، سن، لوہا، اور فولاد وغیرہ سے کسی بھی حالت میں کم نہیں یہ صحیح ہے کہ یہ انڈسٹری ملک کی دیگر صنعتوں سے زیادہ پرانی اور منظم نہیں ہے مگر جو کچھ بھی ہو یہ ہندوستان میں قدم رکھ چکی ہے اور اس کا مستقبل روشن اور شاندار خیال کیا جاتا ہے۔

اس صنعت کی غیر معمولی اہمیت صرف یہ دیکھنے سے ہی معلوم ہو جائے گی کہ یہ کس حد تک ہندوستان کے ناخواندہ لوگوں کو تعلیمیافتہ اور ایک اچھا خاصہ شہری بنانے کا ذریعہ بنتی ہے اور عام لوگ فلموں میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔

ہندوستانی فلمیں اور مشہور ایکٹر ہی آجکل ہر گھر میں گفتگو کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

ابتدا و نشو و نما

بمبئی کے مسٹر ڈی، جی پھالکے نے سنہ ۱۹۱۳ء میں سب سے پہلی فلم "ہریشچندر" تیار کی جسکا پلاٹ ہند و اتہاس سے لیا گیا، اس کا یہ دلیرانہ قدم بعض دوسرے لوگوں کو بھی جن کا رجحان اسی صنعت کی طرف تھا یا جن کو نفع کمانے کی غرض تھی اس طرف کھینچ لایا اور بہت تھوڑے ہی عرصے میں بہت سی فلم کمپنیوں کی بمبئی کلکتہ اور کولہاپور میں تشکیل ہوئی، بہت سی جگہوں پر تو رہائشی بنگلے ہی اسٹوڈیو کی شکل میں ہی تبدیل کر لئے گئے اور ہندوستانی فلم ساز دوسرے ممالک کے ہم پیشہ لوگوں کی ہی وقتاً فوقتاً امداد اور اپنے معمولی ٹکنیکل سامان کیساتھ اس صنعت میں لگ گئے ہندوستان کی آب و ہوا نے یقیناً ان کا ساتھ دیا۔

ہمارے ملک کی یہ انڈسٹری دنیا کے نقشہ پر اس وقت لائی گئی جبکہ مسٹر ہمنسو رائے نے مہاتما بدھ کی زندگی کے متعلق ایک خاموش فلم لائٹ آف ایشیا تیار کی جو غیر ممالک کے اندر بھی دکھائی گئی اور غیر معمولی طور پر کامیاب ہوئی اس کے بعد سنہ ۱۹۳۰ء میں متکلم فلموں کا زمانہ آیا، اگرچہ اس میں بہت سی ٹکنیکل مشکلات کا سامنا درپیش تھا اور ہندوستانی فلم سازوں کو ابھی کچھ دیر انتظار کرنے کی ضرورت تھی مگر تاہم انھوں نے زیادہ دیر تک انتظار نہ کیا اور سنہ ۱۹۳۱ء میں بمبئی کی امپیریل فلم کمپنی میدان میں آئی، اور سب سے پہلی متکلم فلم "عالم آرا" اردو زبان میں تیار ہوئی۔

باقی فلمسازوں نے بھی اس کی تقلید کی اور ان کی کوششیں نفع کے لحاظ سے آواز کی غیر معمولی کشش کی وجہ سے نفع بخش ثابت ہوئیں، ان حالات میں انڈسٹری نے ان لوگوں کو اپنی طرف کھینچا، جن کو دولتمند اور امیر بننے کی ہوس تھی، لہذا فلم کمپنیوں کا ایک جال بچھ گیا اور نتیجہ کے طور پر کئی کمپنیوں کو اپنے دروازے بند کرنے پڑے کیونکہ فلم بنانے کی لاگت کافی بڑھتی گئی، اور اس کے مطابق نفع اس انڈسٹری سے نہ نکل سکا۔

لوگوں کا شوق و اشتیاق رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا اسکی وجہ یہ تھی کہ جہاں ایک خاموش فلم بنانے میں تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ کی لاگت درکار تھی اب تو متکلم فلم کے مصارف پچاس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگئے ہیں۔

باقی بر صفحہ ۷ کالم ۵ پر ملاحظہ کریں

اقوال زرّیں

سچا خلوص، اور بے لوث محبت دوستی کی نشانی ہے۔

افلاس کے وقت اپنے بھی غیر ہو جاتے ہیں۔

عورت اگر ایک وقت میں مکر و فریب کی تصویر ہے تو دوسرے وقت ایثار و وفا کا دلکش مرقع ہے۔

عورت اگر تباہ کرنے پر آجائے تو مرد کو دنیا کے کسی گوشہ میں بھی پناہ نہیں مل سکتی

عورت اگر مال و دولت کی بھوکی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا جذبۂ محبت فنا ہو چکا ہے۔

دنیا میں جتنے انقلاب آئے ان میں عورت کی ذات زیادہ کارفرما ہے۔

مشکل کے وقت ہمدردی کرنے والا دوست ہمت اور امیدوں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو از سرِ نو روشن کر دیتا ہے۔

یوپی ٹیننسی ایکٹ کا جواز!

لکھنؤ یکم مارچ سرکردہ قانونی اکسپرٹوں سے مشورہ کرنے کے بعد یوپی کے سرکردہ زمیندار اس نتیجہ پر پہونچے کہ یوپی ٹیننسی ایکٹ کو رد کرانے کے لئے قانونی کارروائی کیجائے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک سرکردہ وکیل کو عرضی دعوے مرتب کرنے کیلئے رکھا گیا ہے جو اودھ کی سول کورٹ میں پیش کیا جائے گا، یہ معاملہ چیف کورٹ کے بعد فیڈرل

موجِ تبسم

کانسٹبل کھڑکی کے راستہ سے کیوں داخل ہو رہے ہو؟"
آدمی بھائی کچھ شک مت کرو، میری بیوی نے راستہ کا فرش ابھی ابھی دھویا ہے"۔

مینیجر آپ کو مشترکہ کھاتہ کھولنا منظور ہے
عورت جی ہاں! مجھے منظور ہے، میرا شوہر روپیہ جمع کر دیا کرے گا اور میں نکلوا لیا کروں گی

مجسٹریٹ (عادی مجرم سے) مجھے امید ہے کہ میں پھر تمہیں آیندہ اس جگہ نہ دیکھوں گا۔
مجرم کیوں حضور! ایسا کیوں! خدانخواستہ کیا آپ ملازمت سے برخاست ہونے والے ہیں

جج جب سے تمہارا خاوند پردیس گیا ہے اس نے کچھ بھیجا بھی"۔
بیوی "جی ہاں! حضور"
جج "کیا!"
بیوی "ایک مرتبہ بچے کیلئے ایک پیار"

مینیجر (ایکٹریس) کیا اس شہر کے کسی آدمی نے تمہارا بوسہ لیا؟"۔
ایکٹریس، حضور یہ سوال یوں کیجئے کہ اس شہر کے کس آدمی نے تمہارا بوسہ نہیں لیا

محمود معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی بیویوں سے تنگ آگئے ہیں
ہاشم "یہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا؟
محمود میں نے شادی کیلئے اشتہار دیا تھا تو مجھے سیکڑوں آدمیوں نے خط بھیجے کہ تم شادی نہ کرنا اور اگر کرنا ہی ہے تو میری بیوی لیکر میرا بوجھ ہلکا کر دو

دلچسپ معلومات

برطانیہ سے تین ستمبر سے تین ستمبر تک ۲۲ کروڑ پونڈ کی چیزیں جنگ کے لئے خریدی گئیں یعنی ۲۵ لاکھ روپیہ کی روزانہ

برطانیہ کے وزیر مالیات سر سائمن نے بتلایا ہے کہ موجودہ جنگ کو چلانے کے لئے برٹش سرکار کو روزانہ ساٹھ لاکھ پونڈ (تقریباً ۹ کروڑ روپیہ) خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔

انگلستان میں ہر روز صبح ایک کروڑ تیس لاکھ اخبار فروخت ہوتے ہیں، اور شام میں شائع ہونے والے ۷۰ لاکھ اخبار بکتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں ہندوستان میں کل ۸۱۴۸ کمپنیاں کام کرتی تھیں، بڑے کارخانوں کا مجموعی سرمایہ تقریباً ۷ ارب روپیہ تھا، جس میں ہندوستانیوں کا سرمایہ تین ارب سے زیادہ نہ تھا اس کے مقابلہ میں انگلینڈ میں، جس کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا ۱۳ فی صدی ہے سنہ ۱۹۲۸ء میں ایک لاکھ ۷ ہزار پانسو کارخانے تھے اور ان میں سرمایہ ۷۰ ارب ۷۰ کروڑ یعنی ہندوستانی سرمایہ سے ۲۳ گنہ تھا ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آبادی ہندوستانی آبادی کا قریب ۳۵ فیصدی ہے، لیکن وہاں تجارت پیشہ کمپنیوں کی تعداد ایک لاکھ ۵ ہزار ہے اور ان میں لگا ہوا سرمایہ ۲ کھرب ۳۰ ارب روپیہ ہے یعنی ہندوستانی سرمایہ سے ۷۵ گنہ۔

افسانہ

گرانی!

ازجناب کوثر صاحب چاندپوری

گرانی اور لڑائی کا مفہوم غالباً ایک ہے یا کم از کم ہندوستانی تاجروں کی اصطلاح میں دونوں الفاظ ایک ہی معنی کے لئے مستعمل ہیں یہی وجہ ہے کہ لڑائی چھڑتے ہی گرانی کی وبا مسلط ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات تو لڑائی کا اندیشہ ہی گرانی کا سبب بن جاتا ہے گرانی اور جنگ کا تعلق اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب گھر کے آدمیوں میں چھپٹ ہو جاتی ہے تو پان چائے، حقہ، سگریٹ، اور کھانے سے لیکر گھر کی چہار دیواری میں میسر آنے والی ہر چیز گراں ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ سر بھی گراں ہو جاتے ہیں اور گھروں کے اندر جہاں جج منصف اور اسی قسم کی قانونی روشنیوں کے تاریک مجسمے نہیں پہونچ سکتے یہ "درسرِ گرانی" ہی بڑی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔

بہرحال کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ لڑائی اور گرانی میں اتنا ہی گہرا تعلق ہے، جیسا کہ ہٹلر زمانہ اور نازی ازم میں ہم نے ابھی ابھی عرض کیا ہے کہ کبھی لڑائی کا اندیشہ ہی گرانی پیدا کر دیتا ہے، اس کی مثال ماضی قریب ہی میں تلاش کی جا سکتی ہے جب محض اس خطرے کی بنا پر کہ جرمنی سے برطانیہ کی لڑائی ہونے والی ہے بازار کی اکثر اجناس کے نرخ بڑھ گئے تھے، موجودہ جنگ واقعی طور پر شروع ہو گئی ہے، اور اب کوئی دانشمند یا بیوقوف انسان اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ میجنو اور سیگفرید لائینیں آپس میں ٹکرا رہی ہیں اگرچہ ابھی تک تلواروں اور مشین گنوں سے زیادہ زبانیں چل رہی ہیں، تاہم یہ واقعہ ہے کہ لڑائی چھڑ گئی ہے اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ سردی کی شدت نے لڑائی کو بڑھنے نہیں دیا مگر گرانی وہ بلا ہے جس پر سردی، گرمی، آگ اور پانی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

حتے کہ نمونیا، اور انفلوانزا بھی "گرانی" کو نہیں روک سکتے، حالانکہ بڑے بڑے تاجروں کو ان کا ایک ہی حملہ در یابرد کر دیتا ہے چنانچہ گرانی کا شدید سے شدید تر ہو جانا لازمی تھا اور یہی ہوا کہ جنگ کا آغاز ہوتے ہی ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک گرانی پہاڑ کی آگ کی طرح پھیل گئی اور بازار کی ہر چیز مہنگی ہو گئی اب کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ گیہوں اور گھی سے لیکر نمک اور دھنیہ تک کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا، کتابوں کے دام بڑھ گئے اور جلد سازی کی اجرت زیادہ ہو گئی کپڑا، کپڑے کی سلائی، دوا اور غذا غرض ہر ایک چیز کی قیمت بڑھ گئی۔

پٹرول اور ٹائر تو خیر کھانے پینے کی چیزوں میں داخل نہیں ہیں لیکن زیادہ تنخواہ پانے والے ہندوستانی ان کو بھی اکل و شرب کی فہرست میں درج کر لیتے ہیں اس لئے موٹروں کا کرایہ بھی زیادہ ہو گیا۔

حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے اپنی فیس اور مزدوروں نے اپنی اجرت میں اضافہ کر دیا، جو خوش اخلاق ڈاکٹر پہلے صرف "مروت" ہی میں مریض کو دیکھ لیا کرتے تھے، مریضوں سے اب فیس کے لئے لڑ پڑتے ہیں ہوٹلوں میں کھانے اور چائے کے دام بڑھ گئے حالانکہ اسی نسبت سے گھی چائے اور شکر کی مقدار میں کمی واقع ہو گئی، گاجر، مولی، میتھی، پالک، اور اسی قسم کی ہندوستانی ترکاریاں، نیز انگریزی سبزیاں مثلاً ٹماٹر، چقندر وغیرہ جو نہ بارود بنانے کے کام میں آسکتے ہیں اور نہ گیس کے برقعوں میں ان کا کوئی جزو شامل ہے گراں ہو گئے اگرچہ اس وقت تک سائنس کی حیرت انگیز ترقیوں کے باوجود عالم بالا کے حالات معلوم نہیں ہو سکے تاہم وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ کارکنان قضا و قدر کی مصروفیت میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے کہ فرصت گراں ہو گئی ہے اور فرشتہ اجل کی غیر معمولی مشغولیت کے باوجود بم پھینکنے، مختلف قسم کی گیسوں کے پھیلانے، اور سمندروں میں تیرنے والے جہازوں کے ڈبونے کی وجہ سے بہت زیادہ بڑھ جانی چاہیئے، یقیناً زندگی کے نرخ بھی بڑھ گئے ہوں گے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ جناب شیطان کی پوری توجہ ڈکٹیٹروں کو آمادۂ جنگ کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔

اس لئے ہندوستان کے طول و عرض میں فرقہ دارانہ فسادات بھی کم ہو گئے ہیں، دیکھیئے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے بس برہان پور ہی میں ذرا ہنگامہ خیز فساد ہوا ہے اور اس میں بھی شک ہے کہ یہ فساد جناب "شیطان" کے اشارے سے ہوا ہے یا صرف وہاں کے بسنے والے افراد کو "فسادِ گندم" نے اکسا دیا تھا۔

بہرحال ہندوستان کی ہر چیز خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ، جاندار ہو یا بے جان کھانے کی ہو یا برتنے کی گراں ہو گئی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک پر ملاحظہ کریں)

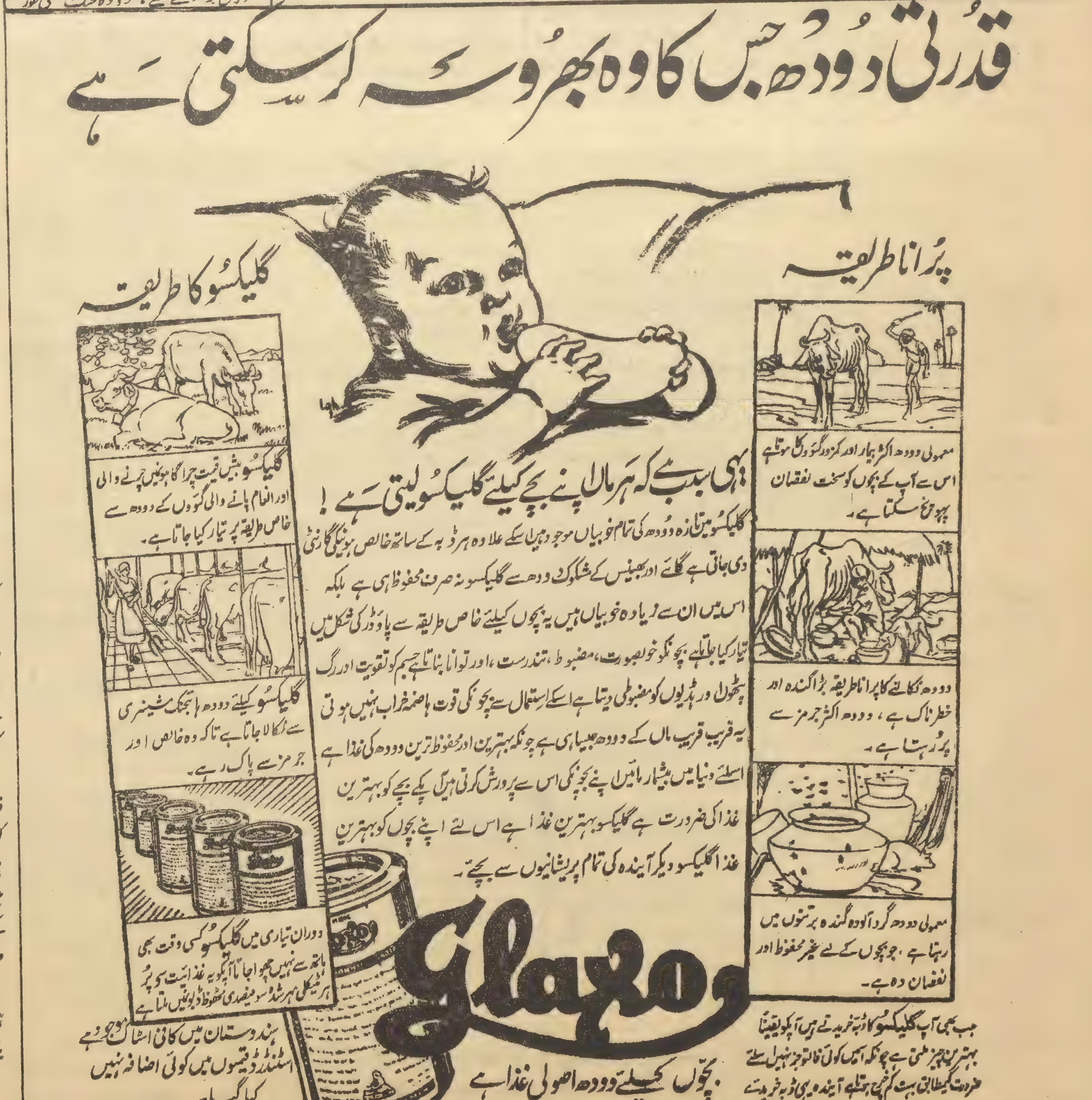

فری ایڈ۔ فری ایڈ

جراثیم کو مارنے کیلئے

ایجاد کی ہوئی درد کی دوا

ہر روز انسان ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں جن کے بارے میں وہ بہت کم یا بالکل نہیں جانتے ہیں۔ ہر روز انسان ایسے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں جنکے کوئی معنی ہی نہیں ہوتے۔ نہ جانے کتنی مرتبہ پھٹنے والے TNT کا نام سنائی پڑتا ہے لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا مطلب

TRINATO TAL UAL

سے ہے یہی حال عام طور سے گھروں میں استعمال کرنے والی دواؤں کا ہے۔

جب کسی انسان کے سر میں درد ہوتا ہے تو اُس کو دس میں سے نو دوست اسپرین استعمال کرنے کو کہتے ہیں لیکن دریافت کیا جائے تو وہ سب ہی نو دوست یہی کہیں گے کہ وہ نہیں جانتے کہ اسپرین کیا بلا ہے اسپرین

ACETYL = SALICYLIC = ACID

ہے اور کچھ نہیں اور اُس کی ایجاد سر کے درد کو دور کرنے کے لئے نہیں ہوتی تھی۔

سچ تو یہ ہے کہ دوسری دواؤں کی طرح اسپرین کی تاریخ بھی بہت عمدہ ہے مذاق کے طور پر اسے یوں کہا جاسکتا ہے کہ علاج کرنے والوں میں ملکر اندر کے جراثیموں کے مارنے والی دوا کی درخواست کی اور یہ اُس کا نتیجہ ہے کہ اسپرین کی ایجاد ہوئی بعد کو اس کے اور بھی دوسرے آثاروں کا پتہ لگا جس میں بخار کو مارنا اور درد کو دور کرنا بھی شامل ہے اور یہی دوا وصاف ہیں جنھوں نے اسپرین کو دنیا کی سب سے زیادہ مشہور دوا بنادیا اور وہ گھر گھر میں پائی جاتی ہے۔

لیکن آگاہ کردینا ضروری ہے کہ جس طرح دھوپ پاکر کھانا سڑ جاتا ہے اسی طرح ہوا پاکر اسپرین بھی خراب ہوجاتی ہے۔ اسپرین کی ٹکیا اسپنج کی طرح ہے یہ نمی کھینچ لیتی ہے اور اس طرح اسپرین نمی میں مل کر فائدہ مند دوا ہونے کے بجائے دل پر سید ھا اثر ڈالنے والی خطرناک چیز بن جاتی ہے کیونکہ نمی ٹکیا میں اسپرین کے ساتھ ملکر سائنس کے اصولوں پر

SELICYCLE = ACID

پیدا کرتی ہے اور یہی وہ ایسڈ ACID ہے جو دل دھڑکنے یا اور دوسری بیماریوں کو پیدا کرنے والی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ کسی بھی اچھے فرم کی تیار کی ہوئی اسپرین اچھی ہوتی ہے لیکن بہت کم اسپرین ایسی ہوتی ہیں جو آخر تک اچھی رہتی ہیں۔ ایک یا دو ہفتہ کے بعد بوتل یا ٹب میں بند ٹکیاں کافی نمی پاجاتی ہے۔ اور استعمال کے لئے نہیں رہتیں۔ خاص کر بچوں یا کمزور دلوں والوں کے لئے چاہے وہ کتنے تندرست کیوں نہ ہوں خراب ہوئی اسپرین مضر ہوتی ہے۔

اس لئے جب کوئی خالص

ACITILE SALICYLIC ACID

ٹکیوں میں خریدتا ہے جو SALICYLIC ACID سے بری ہوتی ہیں (جسے اچھی اسپرین بھی کہتے ہیں) تو یہ سوال پیدا ہوجاتا ہے کہ اُسے کس طرح محفوظ رکھا جائے اُس کا ایک ہی اچھا طریقہ ہے کہ اُسے

HARMET IC LY SEALED CONTAINER

میں رکھا جائے جسمیں ہوا یا نمی نہیں پہونچتی ہے۔ یا اسپرو جیسی بہترین چیز خریدی جائے جو

HAR MOTIC LY SEALIED E

ربیوں میں بکتی ہے۔

اسپرین کو قاعدہ سے رکھنے کی یہی شناخت ہے کہ اگر اُس کا رنگ بدل جائے تو وہ خراب ہوگئی ہے اور اگر ویسا ہی تیار ہے تو وہ ٹھیک ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ جسے بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں۔

ہندوستان میں برطانوی ڈیلیگیشن

لندن ۷ مارچ۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے آل پارٹی پارلیمنٹری ڈیلیگیشن ہندوستان بھیجنے کی جو تجویز کی ہے اُس کا نتیجہ کچھ متوقع نظر نہیں آتا۔ دارالعوام کے سرکردہ لیبر پارٹی کے ممبروں نے اس خیال سے اتفاق تو کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سر اسٹینلے ریڈ اور سر جارج بچر جیسے قدامت پسند پارٹی کے ممبروں کو جنھوں نے ہندوستانیوں کی خواہشات سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ڈیلیگیشن کے ساتھ جانا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈیلیگیشن جانے سے ہندوستانیوں کے اختلافات ختم ہونے کے بجائے ہندوستانی رائے عامہ اور برطانیہ کے درمیان تنازعہ ہوجائے گا۔ مزید براں اگر باضابطہ طور پر مختلف پارٹیوں کے نمائندے کا کوئی ڈیلیگیشن گیا تو سوائے اپنی اپنی پارٹی کے رویہ کی تصدیق کرنے کے علاوہ اور کیا کرسکتا ہے اس میں کافی شک یہ ہے کہ نہ معلوم کانگریس پر اس ڈیلیگیشن کے جانے کا کیا اثر ہوا۔ اور یہ بھی سوال ہے کہ اس کے جانے کے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے۔ اور انھیں کون برداشت کرے گا۔ آئینی حلقوں کا خیال ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تازہ رزولیوشن کے بعد اس قسم کے مشن کی کامیابی کی توقع ہے سرکاری حلقے اس سلسلہ میں ابھی تک خاموش ہیں۔ کیونکہ ابھی تک یہ تجویز اس مضبوط مقام تک نہیں پہنچی ہے جہاں کہ اس معاملہ پر دا بیرانے کی رائے طلب کی جائے

ہرتال کتنی مہنگی پڑیگی

بمبئی ۷ مارچ۔ بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں عام ہرتال ہونے سے مزدوروں اور مل مالکوں کا جو نقصان ہوگا اس کا مندرجہ ذیل اندازہ لگایا گیا ہے۔ ایک دن مل بند رہنے سے دو لاکھ روپیہ سے زیادہ مزدوروں کی مزدوری کا نقصان ہوتا ہے اور مل مالکوں کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ایک روز میں تقریباً ۴ لاکھ گز کپڑا تیار ہوتا ہے۔ لیکن مل بند رہنے کی وجہ سے کپڑا تیار نہیں ہوسکتا، ۱۲ برس ہوئے بمبئی میں عام ہرتال رہی تھی اور وہ ۶ ماہ تک جاری رہی تھی۔

سر سکندر حیات خاں پاکستانی اسکیم کی مخالفت میں

لاہور ۴ مارچ۔ آپ کی زندگی کے اصول اور نظریات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں مگر ایسی اسکیم سے ہرگز اتفاق نہ کیجئے۔ جس کا مقصد ملک کے مسلمانوں کو الگ الگ کرنا ہو یہ نہ صرف قرآن کی تعلیمات کے صحیح جذبے کے خلاف ہوگا بلکہ یہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام تو اپنے پیرؤوں کو حکم دیتا ہے کہ دنیا کے چاروں کونوں میں اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے اسلامیہ کالج لاہور کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے فرمائے۔

چین سے صلح کرنے کی فکر

لندن ۵ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ حکومت جاپان نے حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس سے متنازعہ معاملات کو طے کرانے کا اشارہ کیا ہے۔ اخبار "جاپان ٹائمز" نے ایک آرٹیکل میں لکھا ہے کہ چین کی لڑائی کے معاملہ میں غیر مصالحانہ رویہ کا امکان ہے۔ اخبار نے اس بات چیت کی بنا پر بہت امید باندھی ہے جو کہ حال ہی میں لارڈ ہیلی فیکس اور جاپانی سفیر کے درمیان ہوئی تھی۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس اور یورپ کی لڑائی کے دوران میں مشرق بعید میں امن برقرار رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ حکومت جاپان وانگ چنگ وائی کی نئی سینٹرل گورنمنٹ کے ذریعہ چین میں معاملہ طے کرنا چاہتی ہے۔ اگر چین کے روبرو صلح کی ایسی شرطیں پیش کی جائیں جس سے چین کی آزادی برقرار رہے تو امید کی جاتی ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت چین پر اثر ڈالکر فضول کی لڑائی بند کرنے کا مشورہ دے گی۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ جاپان کو چین کا معاملہ سلجھانے میں امریکہ کی امداد مل سکی۔ اس لئے وہ چین کے متعلق اپنی اسکیم کی حمایت کرانے کے لئے برطانیہ اور فرانس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ لیکن جاپان نے یہ محسوس نہیں کیا۔ کہ برطانیہ یا یہی امریکہ کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو قربان نہیں کرسکتی۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ بات بہت اہم ہے کہ جاپان ایسی تجویزیں پیش کرنا چاہتا ہے۔ جس سے چین کی آزادی برقرار رہے اور غیر ملکی حقوق کا احترام ہوسکے۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی

نئی دہلی ۷ مارچ: آج مرکزی اسمبلی میں کانگریسی ممبر شری بھولا بھائی کی زیر رہنمائی اجلاس میں شریک ہونے۔ لیکن کانگریس پارٹی کے فیصلہ کے مطابق وہ کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ زاید منافع ٹیکس بل کی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر آج دستخط ہوگئے۔ کمیٹی نے کئی اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ ترمیم کی رو سے مارچ ۱۹۴۱ء کے آخر میں اس پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ بشرطیکہ اس دوران میں اس میں توسیع نہ کردی گئی۔ دفعہ ۲ میں ایک اہم ترمیم یہ ہوئی ہے کہ اسمبلی کو ٹیکس کی شرح پر غور کرنے کا اختیار حاصل رہے گا۔ اور حکومت نے یہ یقین دلایا کہ اگر بل پر عملدرآمد کے وقت حکومت کو کوئی خاص خامی نظر آئی تو وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اسمبلی کی رائے لی جائے گی۔ جن لوگوں کو شکایت ہوگی۔ ان کو اپیل کا حق ہوگا۔ لڑائی کے بعد اگر گنجائش ہوئی تو زاید منافع کی رقم واپس کردی جائے گی۔

اس کے دیباچہ میں اہم ترمیم یہ کی گئی ہے۔ کہ یہ ٹیکس صرف لڑائی کے دوران تک ہی رہے گا۔ منافع کی کم سے کم رقم بیس ہزار کے بجائے بڑھا کر تیس ہزار کردی گئی ہے۔ کلاز ۲ میں یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو ختم ہونے والا سال اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو ختم ہونے والا سال ایک ساتھ ملاکر منافع پھیلانے کے لئے میعادی سال تصور کیا جا سکتا ہے۔

صلح کی کوئی اُمید نہیں!

لندن ۵ مارچ۔ نیویارک میں ملک کے تمام حصوں سے جو خبریں پہنچ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر سمنر ولیس سے بات چیت کے دوران میں ہر وان ربن ٹروپ نے جو مطالبات پیش کئے وہ حد درجہ شدید تھے۔ ان خبروں کو امریکہ کے اخبار نہایت مستند بتلاتے ہیں۔ امریکہ کے اخباروں نے اس پر اظہار افسوس کیا ہے کہ جرمنی کی طرف سے اس قسم کے سخت مطالبات پیش کئے گئے۔ ان

اخباروں نے جرمنی کی اس دلیل کو کہ برطانیہ د... گلا گھونٹ رہا ہے۔ تسلیم نہیں کیا اور اس کے... ان اخباروں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ امریکہ سمندر... پر جرمن غلبہ کے مقابل برطانیہ کا غلبہ زیاد... کرتا ہے۔

پیرس میں مسٹر ولیس کے دورہ سے صرف... نتیجہ نکلتا ہے کہ دورہ کے بعد مسٹر ولیس کو پختہ یق... ہوگیا ہوگا کہ اسوقت تک یورپ میں معقول ص... کوئی امکان نہیں ہے۔ جب تک کہ ہر ہٹلر اور ا... ساتھی برسر اقتدار ہیں اور کہ برطانیہ اور فرا... لڑائی کو آخر دم تک لڑنے کے لئے پہلے سے... مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔

اخبار "بوسٹن ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ ابھی ک... امید نہیں ہے کہ مسٹر ولیس کے دورہ سے کوئی... نتیجہ نکلے گا۔ امریکہ کے تقریباً تمام اخباروں... بھی رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ "واشنگٹن پو... لکھتا ہے کہ ہر ہٹلر دھوکہ دینے کے لئے ڈینگ... مار رہا ہے۔ اگر مسٹر ولیس کا مشن صلح کرانا تھا تو ا... نتیجہ نکلتا ہے کہ انکا مشن ختم ہوگیا ہے۔

برطانیہ اور جرمنی کے جہاز

لندن ۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گ... کہ لڑائی شروع ہونے سے اب تک برطانیہ... ....۹۲ ٹن کے جہاز ڈوبے ان کی ½ کمی نئے... بنا کر اور دشمن کے جہاز پکڑ کر پوری کرلی گئی... صرف ½ نقصان باقی رہا۔ جرمنی کے ....۲۷۱... جہازوں کا نقصان ہوا۔

ترکی میں جہازوں کے متعلق بل

استنبول ۷ مارچ۔ حکومت نے ایک بل ت... ہے جسکی رو سے ترکی جہازوں کو بلا لائسنس غی... سمندروں میں چلنے کی ممانعت کردی جائے گی... اس بل کا خاص مقصد یہ ہے کہ ترکی جہاز سام... ٹرانسپورٹ کے لئے مہیا ہوسکیں۔ ترکی کے جہا... دوسرے ملکوں نے کرایہ پر لئے ہوئے ہیں جو... اتحادیوں کو کرایہ پر دئے ہوئے ہیں وہ بل... زد میں نہیں آئیں گے۔

صرف ۱۲ / ۱۲ مارچ تک

کان پور میں سودیشی نمائش!

بمقام پھول باغ کانپور

روزانہ
۴ بجے شام سے
۱۲ بجے رات تک

داخلہ ٹکٹ ۲/
طالب علموں اور بچوں کے لئے صرف ایک آنہ ا/

سیر و تفریح اور دلچسپی کا بہترین موقع

ہندوستانی صنعت و حرفت عہد قدیم کی دستکاری کے نمونے

فن مصوری، اور قلمی قابل قدر اور نایاب فارسی، و سنسکرت کتابوں کے نمونے آپ

نمائش میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

لیڈیز کورٹ میں عورتیں جاکر یہ سبق حاصل کرسکتی ہیں کہ اس کی سوشل زندگی کیسی ہونا چاہئے

مختلف مضامین پر لکچروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے

فن موسیقی سے دلچسپی رکھنے والے حضرات حاضرین کو اپنے نغموں سے مسرور کریں گے۔

علاوہ اس کے بلجیم ڈانس، سرکس، سائیکل کے کھیل اور مختلف کھیل تماشے آپ کی دلچسپی کے لئے موجود ہیں، بائیسکوپ کا بھی انتظام ہے جو مفت دکھایا جاتا ہے۔

مشاعرہ ۹ مارچ ۹ بجے رات کو ایک شاندار مشاعرہ ہوگا جس میں باہر سے شعراء کے تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے۔

ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے سے نفرت

لندن ۴ر مارچ ۔ مسٹر ایچ ۔ این بریلس فورڈ نے رنولڈز نیوز میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے مسئلہ پر فوجی مصلحت غالب ہے ہم کانگریس کا جمہوری (حق خود اختیاری) کا مطالبہ اس لئے منظور نہیں کرتے کہ اگر روس ہندوستان پر کسی وقت حملہ کردے تو ہم مسلمانوں کی حمایت حاصل کر سکیں ۔ یہ مطالبہ بالکل سیدھے سادے طریقہ پر پیش کیا جاتا ہم نے مہاتما گاندھی کو یہ مشورہ دیا کہ وہ پہلے مسلم لیگ سے سمجھوتہ کریں ۔ اس کے بعد ہم ان کا مطالبہ منظور کرینگے ۔ ہندوستان کو حصوں میں تقسیم کرنے کے مطالبے کے بارے میں ٹائمز میں سر عبداللہ ہارون کا جو خط چھپا تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر بریلس فورڈ لکھتے ہیں کہ " اگر لیگ نے باضابطہ طور پر اس خیال کو قبول کر لیا ہے تو اس میں نئی بات کونسی ہے اس اسکیم کے ماتحت صوبہ پنجاب ۔ سندھ صوبہ سرحد اور کشمیر کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائیگی لیکن ان صوبوں میں اس وقت بھی کثیر تعداد میں ہندو اور سکھ اقلیتیں موجود ہونگی ۔ ترقی پسند مسلمانوں کو علیحدگی کے اس خیال سے نفرت ہے ہندو اکثریت والے صوبوں میں جو مسلمان رہتے ہیں وہ بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہونگے ۔ کہ انکے ساتھ غیر ملکیوں کا سا سلوک کیا جائے اور نہ ہی وہ اپنے حق رائے دہی سے دستبردار ہونے کو تیار ہیں ۔ یہ پوری تجویز ناقابل عمل ہے ۔ یہ السٹر اور آئرلینڈ جیسا مسئلہ پھر چھڑ گیا ہے ۔ ایک دفعہ پھر مذہب کے نام پر علیحدگی کی تجویز کی جا رہی ہے جسے اکثریت رضامندی کے ساتھ ہرگز قبول نہیں کریگی بلحاظ زبان اور تمدنی تاریخ کے لحاظ سے مجوزہ السٹر کے باشندے ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یہ مسئلہ ہمارے دماغوں کو پریشان کر رہا ہے کیا حکومت ایک الگ ہندوستانی السٹر بنانے کے حق میں ہے یا وہ آزادی کی طرف ہندوستان کی ترقی کی رفتار کو روکنے کے لئے اس تقسیم کو استعمال کر رہی ہے ؛ ہم ایک مرتبہ پھر سول نافرمانی کے کنارے پر کھڑے ہوئے ہیں ۔ قومی تحیل سے آئندہ برطانی پالیسی کے لئے خطرہ ہے ۔

مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن

کلکتہ بذریعہ ڈاک ۔ سر مرزا اسمٰعیل دیوان ریاست میسور نے آج مسلم اسٹوڈنٹس میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اسباب پر زور دیا کہ مسلمانان ہند اپنا سیاسی مستقبل ہندوستان سے وابستہ رکھیں ۔ ہر ہندوستانی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایک اچھا ہندوستانی بھی ہو اور ایک اچھا مسلمان بھی ۔ ہمارا ملک قدرتی اور انسانی وسائل سے پر ہے اور اس کے آگے ایک شاندار مستقبل ہے ۔ ضرورت یہ ہے کہ ہندوستان کے لڑکے اور لڑکیاں اپنے باہمی اختلافات دور کردیں اور اپنے خیالات اور قوت کو ایک بہتر اور زیادہ خوشحال ہندوستان بنانے میں صرف کریں ۔ موجودہ وقت میں ہمارے ملک کے لئے یا دنیا کے لئے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں بہت کم معلوم ہوتی ہیں ۔ ہمارے ملک میں فرقہ وارانہ اختلاف اور رقابت پہلے سے ہی زیادہ بڑھ گئی ہے اور باہر کی دنیا میں ایک زبردست جنگ چھڑی ہوئی ہے ۔ جس کے خاتمہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ میں ہندوستان کے نوجوان مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے آگے ایک متحدہ ہندوستان اور ایک پرسکون دنیا کا آدرش رکھیں اور کسی ایسی چیز کو ترقی نہ دیں جس سے ہندوستان کے اتحاد پر یا دنیا کے پرسکون مستقبل پر خراب اثر پڑے ۔

ہندوستان کی سیاسی صورت حالات

لندن ۴ر مارچ ۔ دارالعوام میں مسٹر سورنسین نے نائب وزیر ہند سے دریافت کیا آیا ہاؤس کو یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور کانگریسی لیڈروں سے حکومت کی اور کیا بات چیت ہوئی ۔ سر آغا خان نے سیاسی صورت حالات کے بارے میں وائسرائے کے روبرو کیا تجویزیں پیش کی ہیں اور آیا سر آغا خان مسلم لیگ کی طرف سے کام کر رہے ہیں ۔ سر ہیل نے جواب دیا کہ مہاتما گاندھی یا کانگریسی لیڈروں سے مزید بات چیت نہیں ہوئی سوال کے آخری حصہ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ آغا خان نے وائسرائے کے روبرو کیا تجویزیں پیش کی ہیں ۔

روس اور فنلینڈ کے درمیان صلح

ہلسنکی ۵ر مارچ ۔ بورگ میں فنی فوجیں روسی فوجوں کا ابھی تک مقابلہ کر رہی ہیں ، کہا جاتا ہے کہ شہر کے کچھ حصہ پر ابھی تک فنوں کا قبضہ ہے فنی فوجوں نے شہر کے پیچھے ڈیفنس لائن قایم کرلی ہے ۔ روس کی جانب سے ایک بیان شایع ہوا ہے جس میں دعوی کیا گیا ہے کہ روس نے فنلینڈ کی کھاڑی میں مزید سات ٹاپوؤں پر قبضہ کر لیا ہے ۔

فن لینڈ میں مارچ کی برف بڑنا شروع ہوگئی ہے اس سے فنوں کو اپنی طاقت مضبوط کرنے کا موقعہ مل جائے گا ۔ سوئڈن کے سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ اب روسی فوج وبورگ تک پہنچ گئی ہے اس لئے فنلینڈ اور روس کے درمیان صلح کا زیادہ امکان ہو گیا ہے ۔ سوئڈن اور جرمنی بھی چاہتے ہیں کہ اب صلح ہو نا ہی ٹھیک ہے ۔ لیکن فنلینڈ مارشل مینرہیم اور دیگر فنی حکام کا کہنا ہے کہ وہ ایسی کوئی شرط منظور نہیں کرینگے جو غیر تسلی بخش ہو ۔

ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی تشریح

کلکتہ ۸ر مارچ ۔ مہاتما گاندھی نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے " لندن سے پوچھا گیا ہے کہ آیا کانگریس نے مصالحتی بات چیت اور سمجھوتہ کا دروازہ بند کردیا ہے ۔ کانگریس اور ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے متعلق میری تشریح یہ ہے کہ کانگریس نے دروازہ بند نہیں کیا ہے ۔ جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے وہ لارڈ زٹلینڈ کی پیش کردہ شرایط پر کوئی بات نہیں کر سکتی ۔ ہندوستان اپنی لوٹ کھسوٹ اور غیر ملکی تسلط میں مجبور رہے یا شریک کار نہیں بنا رہ سکتا ۔ کانگریس اسوقت تک دم نہیں لے گی ۔ جب تک ہندوستان بھی اسی طرح آزاد نہیں ہو جاتا جس طرح برطانیہ آزاد ہے اور اگر ہندوستان نے عدم تشدد کو اپنی طے شدہ پالیسی مان لیا تو وہ برطانیہ سے بھی زیادہ آزاد ہوگا ۔ برطانیہ جس نے سمندر کی لہروں پر حکمرانی کی ہے آج اسے اپنی آزادی چھن جانے کا خطرہ درپیش ہے ۔ ہندوستان کو آزاد کرانے میں کانگریس کا ہاتھ ہوگا یا نہیں یہ ایک علیحدہ سوال ہے ۔ ریزولیوشن میں صاف طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کانگریس کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں کریگی ۔ جسکا مقصد ہندوستان کو مکمل آزادی سے کم کوئی چیز دینا ہو ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کانگریس نے اس بات کو صاف کر دیا ہے ۔ کہ چونکہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ موجودہ جنگ میں برطانیہ کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ اپنی سلطنت کو مستحکم کرنا چاہتا ہے ۔ اس لئے کانگریس کے زیر اثر ہندوستان جنگ میں شریک کار نہیں ہوگا ۔ دوسرے الفاظ میں کانگریس برطانیہ کی اخلاقی حمایت نہیں کرے گا ۔ تیسری چیز یہ ہے کہ ریزولیوشن میں اس بات کو صاف کر دیا گیا ہے کہ جنگ جب بھی ہوگی کلیتہً عدم تشدد پر مبنی ہوگی لہذا سخت ڈسپلن کے ماتحت لڑی جائے گی ۔ آیا ہندوستان کو ایک مرتبہ پھر ان لوگوں کے لئے جیل خانہ بنا دیا جائے گا ۔ جو جب چاہیں اور مجبوری سے اپنے ملک پر برطانیہ یا کسی دوسری طاقت کا غلبہ قایم و دایم دیکھتے رہنے پر جیل خانہ کو ترجیح دیں گے ۔ اس بات کا فیصلہ برطانیہ کی مرضی پر ہے کانگریس پر نہیں ۔

چین کی لڑائی کا خرچ

ٹوکیو ۴ر مارچ ۔ جاپانی پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا کہ جاپان کو امید ہے کہ چین میں لڑائی پر جو کثیر رقم صرف کر رہا ہے اس کا پھل جیت کی صورت میں ملے گا اور جاپان کو چین کی لڑائی کے کارن جو قومی قرضہ لینا پڑیگا خواہ وہ کتنا ہی زیادہ ہو وہ اس کی اقتصادی حالت بڑھنے سے اتر جائے گا کیونکہ یہ طے ہو چکا ہے کہ جاپان منچوکو اور چین کے درمیان اقتصادی تعاون کیا جائے گا ۔ آپ نے یہ تسلیم کیا کہ چین کی لڑائی پر جاپان کو ایک زبردست رقم صرف کرنا پڑے گی ۔ لیکن جاپان چین اور منچوکو ایک دوسرے سے تعاون کریں گے ۔ اور کوئلہ اور لوہا وغیرہ کی پیداوار بڑھانے اور بحری صنعت کو فروغ دینے میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے ۔ اس سے نہ صرف جاپان کو منافع ہوگا بلکہ چین کو بھی زبردست فائدہ پہونچے گا ۔ اس طریقہ پر جاپان کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی ۔

لڑائی میں کس کی جیت ہوگی؟

برلن ۴ر مارچ ۔ جرمن وزیر ڈاکٹر گوبلز نے لیپزگ کے میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ فتح کی رفتار گو دھیمی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ اس کا رخ جرمنی کی طرف ہے ۔ غیر ملکی پالیسی کی کامیابی حاصل کرنے میں ہٹلر نے اتنے معجزے کر دکھائے ہیں کہ اہل جرمن یہ خیال تک دل میں نہیں لا سکتے کہ وہ لڑائی میں ہار جائیں گے ۔ ہم اقتصادی میدان میں بھی اپنے دشمنوں سے پیچھے نہیں ہیں ۔ ۱۹۱۸ء کی لڑائی میں ہم اس وجہ سے نہیں ہارے

ایسٹ انڈین ریلوے

ایسٹر کی تعطیلوں کیلئے ہر درجہ کے سستے واپسی ٹکٹ

۱۵ر مارچ سے ۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک مل سکیں گے

واپسی ۸ر اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کی آدھی رات تک ہو سکتی ہے

یہ رعایتی واپسی ٹکٹ ۵۰ میل سے زاید فاصلہ کے لئے ایک طرف پورا اور ایک تہائی کرایہ پر جاری کئے جائیں گے ۔

ان ٹکٹوں پر واپسی سفر ختم کرنے کی میعاد ۸ر اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کی آدھی رات تک ہوگی ۔

سفر درمیان میں ملتوی بھی کیا جا سکتا ہے

موٹر کار کے رعایتی واپسی ٹکٹ

ایک طرف کے کرایہ میں دونوں طرف کی آمد و رفت

مفصل حالات کسی بھی ٹکٹ گھر سے دریافت کئے جا سکتے ہیں ۔

تھے کہ ہمارے دشمن اقتصادی طور پر ہم سے بہتر پوزیشن رکھتے تھے بلکہ ہم اس وجہ سے ہار گئے تھے کہ ہم نے ہمت ہار دی تھی ۔

جرمن جہازوں کا زبردست نقصان

لنڈن ۵ر مارچ ۔ برطانیہ کے بحری بیڑہ نے بیان شایع کیا ہے کہ پچھلے ہفتہ برطانی بیڑہ کو خاص طور پر نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ۔ پچھلے ہفتہ برطانیہ کے صرف دو جہاز ڈوبے جن کا وزن دو ہزار ٹن سے بھی کم تھا لیکن اس کے مقابلے میں جرمنی کے چار جہازوں نے خودکشی کی اور تین پکڑے گئے اور جرمنی کا ۱۸ ہزار ٹن سے زیادہ کا نقصان ہوا

گمشدہ ہوائی جہاز کی تباہی

نئی دہلی ۴ر مارچ ۔ امپیریل ایرویز کا جو ہوائی جہاز یکم مارچ کو کراچی سے روانہ ہوا تھا اور راستہ میں ساحل ایران کے قریب گم ہو گیا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس میں ۱۵۵۶ پونڈ ڈاک تھی جو بمبئی کلکتہ ۔ دہلی وغیرہ مختلف شہروں سے یورپ بھیجی گئی تھی ۔ ابھی تک ڈاک یا مسافروں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے ۔

حکومت یوپی کا دفتر پہاڑ پر جائیگا

لکھنؤ ۴ر مارچ ۔ حکومت یوپی کا دفتر ۱۵ر اپریل کو نینی تال چلا جائے گا اور ۱۵ر جولائی تک وہیں رہے گا ۔ گورنر ان کے سیکرٹری ڈپٹی سکریٹری معہ اپنے اسٹاف کے وہاں جائیں گے ۔ افسروں کے الاؤنس پر غور کیا جا رہا ہے سنہ ۳۷ سے پہلے پہاڑ پر جانے کا خرچ تقریباً ۹۰ ہزار روپیہ تھا لیکن کانگریس حکومت کے وقت اس خرچ میں کمی کر کے بیس ہزار روپیہ کر دیا گیا تھا

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم پانچ کے آگے

اس وقت تمام ہندوستان میں ۱۳۵ فلم کمپنیاں ہیں لیکن مشہور مرکز صرف بمبئی ۔ کلکتہ اور پونا ہی ہے ۔ سالانہ صرف ۲۰۰ مکمل طویل فلمیں تیار ہوتی ہیں ۔ کیونکہ زیادہ تر کمپنیوں کے پاس صرف ایک ہی مشین ہوتی ہے اس لئے ایک وقت میں صرف ایک ہی فلم تیار ہو سکتی ہے ہندوستان میں ۱۵۰ ڈسٹری بیوٹنگ کمپنیاں ہیں ۔ ۲۰۰ سینما ہال ہیں جنمیں سے ۳۰۴ ایسے ہیں جنمیں صرف ہندوستانی فلموں کی نمائش ہوتی ہے ۔ ۱۰۷ میں غیر ممالک کی اور ۲۱۳ میں ملی جلی فلمیں دکھائی جاتی ہیں ۔ ۲۰۰۰۰ آدمی اس انڈسٹری میں کام کرتے ہیں اور ۱۱½ کروڑ روپیہ ان تینوں شعبوں و دیگر لوازمات میں صرف ہوا ہے ہندوستان کی یہ انڈسٹری ہر سال ۲۲ لاکھ روپے کا RAW MATERIAL غیر ممالک سے خریدتی ہے اور ۳۵ لاکھ روپیہ سالانہ مشینری اور ۱۰ فیصدی محصول انگریزی چیزوں پر لگایا جاتا ہے اور ۲۰ فیصدی غیر انگریزی پر ۔

ترکی برطانیہ اور فرانس

لنڈن ۴ر مارچ ۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نے کہا کہ اگر برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ پر عمل شروع ہونے پر ترکی لڑنے والے ملکوں میں شامل ہوگا اور انس معاہدہ کے مطابق وہ برطانیہ اور فرانس کے جنگی جہازوں کو درہ دانیال سے گذرنے کی اجازت دے گا ۔

ایک سنسنی خیز ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۸ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات سے

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین بجے ۳½ دن سے

بھوانی فلم کمپنی کا حیرت انگیز ڈرامہ

زمبو کا بیٹا

جیمن بملا کماری سنیتا دیوی وٹسلا نوین یا گنگ ناتھ پلی فٹی پرشاد وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپ ملاحظہ فرمائیں گے تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے ۔

آنیوالے تماشے :۔ والینٹر دیکھا جائیگا وجے کمار

ایک ولولہ انگیز لاجواب ڈرامہ

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۸ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات سے

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

طلاق

ڈائرکٹر سہراب مودی

اداکار

نسیم شیلا ویلا جاگیردار پریم ادیب اور ابوبکر وغیرہ کام کرتے ہیں تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آنے والے تماشے :۔ سنیرا بھابی سنہری ٹولی

امریکہ والوں کا خیال

دہلی کے ایک کانگریسی اخبار نے ذیل کا سوال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "آپ چائے کی ایک پیالی سے کیا کچھ نہیں کرسکتے"؟

"کلکتہ اور بمبئی کے ایک تھکے ماندے مزدور سے پوچھئے کہ اپنے ہتھیار اور کام کاج چھوڑ کر دوڑا دوڑا کسی قریب کے چائے خانے میں چائے کی پیالی کے لئے لپکتا ہے۔ کسی وکیل سے پوچھئے، جس نے فوراً خون کے مقدمے میں پیروی کرنے کے بعد ہی چائے مانگی ہو۔ کسی ڈاکٹر سے پوچھئے کہ وہ کیوں کسی اہم اپریشن کے بعد چائے پیتا ہے۔ مجھ سے پوچھئے کہ جونہی میں اخبار کا مضمون ختم کرتا ہوں مجھے چائے کی خواہش کیوں ہوتی ہے اس لئے کہ چائے کا لطف حاصل ہو۔

"چائے کا لطف" اس کو بیان کرنا آسان نہیں کیونکہ یہ ہر شخص کی طبیعت کے لگاؤ کے خیال سے مختلف ہے۔ تاہم عمدہ چائے کی پیالی پینے والوں کی متفقہ رائے ہے کہ "چائے کا لطف" سے مراد انسان کے جسمانی اور روحانی، بیقراری کے احساس کا دور کرنا ہے۔

چائے ایک اعلیٰ درجہ کی جوش میں لانے والی چیز ہے۔ یہ خیال امریکہ کے ایک بڑے چائے خانے کے مالک کا ہے۔ اور انہوں نے جو خیال ظاہر کیا ہے۔ بہت کم لوگوں نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ چائے نہایت عمدہ طریقہ پر جوش پیدا کرتی ہے۔ امریکہ والے تو اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کی قوت وطاقت کو برقرار رکھنے کے لئے چائے ایک لازمی چیز ہے۔ کیونکہ سخت کام کرنے یا ناقابل برداشت آب وہوا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ ہم ذیل میں دو انتخاب کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

جب آپ غور کرتے ہیں کہ گھوڑ بازوں یا کشتی چلانے کی ریس کرنے والوں یا فٹ بال سکھانے والے فٹ بال کے کھلاڑیوں کو آدھے وقت کے بعد گرم گرم چائے بہت زیادہ چینی ملاکر دیتے ہیں تو آپ خیال کرتے ہوں گے کہ اس چیز میں ضرور کوئی نہ کوئی خاصیت موجود ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ عام لوگ اسے باور نہیں کرتے کہ کسی چیز میں اتنی طاقت ہے پہلے ہی گھونٹ میں اپنا پورا اثر کرے۔

باوجود سردیوں میں بہترین پینے کی چیز ہونے کے گرمیوں میں بھی چائے بہترین ہے بعض دنوں میں جب آپ کوئی نرالی چیز پینا چاہیں تو ایک آدھ پیالی گرم کالی چائے ایک لمبے سے لمبے گلاس میں ڈال لیں، پھر اس میں لیمو کے پتلے پتلے ورق کاٹ کر ڈالیں۔ تھوڑی دیر تک انہیں گرم چائے میں رہنے دیں۔ پھر ایک مٹھی بھر شکر اس میں ڈال دیں اور نارنگی کے کرواہٹ کے چند قطرے بھی، پھر تین چار ڈلیاں برف کی۔ پھر گلاس کو "جنجر ایل" سے بھرلیں۔ پھر خوب زور سے ہلائیں تاکہ سب چیزیں مل جائیں اور ٹھنڈی بھی ہوجائیں۔ اس کے بعد یہ ایک عجیب وغریب پینے کی چیز بن جائے گی اور گرم سے گرم دنوں میں پینے کے قابل ہوگی۔

آپ ایک چائے کی پیالی سے کیا کچھ نہیں کرسکتے"؟

کاٹجو کی نکتہ چینی

لکھنؤ ۲ مارچ۔ پہلی مارچ سے پندرہ مارچ تک کے لئے یوپی گورنمنٹ نے گنے کی قیمت تین پیسہ فی من کم کردی ہے۔ اس طرح پر گویا شکر پر اکسائز ڈیوٹی بڑھانے کی تلافی کی گئی ہے۔ اس پر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر یوپی نے ایک مضمون کے ذریعہ زبردست نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ

پٹنہ ریلوے جنکشن اسٹیشن کے افتتاح پر گورنر بہار کی تقریر

پٹنہ ۲۹ فروری۔ سر تامس اسٹورٹ گورنر بہار نے ایسٹ انڈین ریلوے کے نئے پٹنہ جنکشن کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے پبلک اور محکمہ ریلوے کے درمیان تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ محکمہ ریلوے کا کام اکثر شرمندہ شکر گذاری نہیں ہوتا۔ اس کے کام کا پھیلاؤ اتنا زیادہ ہے کہ پبلک کی تنقید بہت زیادہ ہوسکتی ہے۔ اور اکثر اس کے بڑے بڑے کارنامے بلا توجہ ہی گزر جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ ہم پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں سے کچھ کے ہم مستحق بھی ہیں۔ ہم نے یہ نظریہ قایم کرلیا ہے کہ ہم عوام کی خدمت کا کام کررہے ہیں۔ لیکن عوام کی رائے سے اپنے آپ کو بے نیاز رکھنا یہ رویہ اب جاری نہیں رکھا جاسکتا۔ اور اب محکمہ ریلوے اپنے نظم ونسق میں عوام کی رائے سے لگاؤ پیدا کررہا ہے لیکن جو کام ہاتھ میں لیا گیا ہے وہ چنداں آسان نہیں ہے اور نہ اس کو ایک دن میں پورا کیا جاسکتا ہے لیکن میں یہ یقین کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں دور سابق کی باہمی خصومت کا دور ہوجانا غیر ممکن نہیں ہے، خاص طور پر میں یہ یقین کرتا ہوں کہ میری حکومت کے تعلقات ایسٹ انڈین ریلوے کے محکمہ سے بہت خلوص کے ساتھ رہیں گے۔ کیونکہ صوبے کے اور ریلوے کے مفاد ایک دوسرے سے بہت قربت رکھتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ کی حکومت اور محکمہ ریلوے دونوں کے لئے یہ بہت اچھا ہوگا۔ اگر سرکاری خط وکتابت کے ذریعہ تبادلہ خیالات کے بجائے ہم آزادانہ اور نجی طور پر آپس میں مشورہ کرلیا کریں۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

اس تجربہ کے ذریعہ ہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۴۰۹۰/۱۱-۱۲۵۰ ای مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کے ماتحت منظور شدہ ٹرمنیل ٹیکس TERMINAL TAX کے نقشہ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے۔

اس نوٹس کی تاریخ اشاعت کے چودہ ۱۴ یوم کے اندر جو اعتراضات یا تجاویز دستخط کنندہ کو موصول ہونگے ان پر بورڈ غور کرے گا۔"

"۳۵ ایسے چھالوں سے نکالے ہوئے صرف رنگنے کے سامان کی درآمد IMPORT پر

دستخط ایس این تواری
ڈی پی۔ ایچ۔
ایگزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۴۰ء

نے اسمبلی میں بیان کی تھی۔ اور یقین دلایا تھا کہ اس ٹیکس کے اضافہ سے کاشتکاروں پر کوئی مخالفانہ اثر نہ پڑے گا۔

بمبئی میں مزدوروں کی ہڑتال

بمبئی ۲ مارچ۔ سوتی کپڑے کے کارخانوں کی ہڑتال کا آج تیسرا دن ہے ایک اور مل شہر میں اور ایک نواحی علاقہ میں بند ہوگیا ہے۔ چونکہ صرف چند مل کھلے ہیں

دہلی ۳ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد سے مجلس احرار اسلام صوبہ دہلی کے ماتحت ایک عظیم الشان جلوس نکلا۔ جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں ہوتا ہوا گاندھی گراؤنڈ پہونچا۔ اور وہاں ایک شاندار پنڈال میں جناب علی بہادر خاں ایم۔ ایل۔ اے (بمبئی) کی صدارت میں رضاکاران احرار صوبہ دہلی کی کانفرنس شروع ہوئی۔ مولانا حافظ محمد سعید صاحب چیرمین مجلس استقبالیہ نے ایک جامع خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد کانفرنس کی پہلی نشست ختم ہوگئی۔ ۹ بجے رات کو دوسری نشست شروع ہوئی جو حضرات اسٹیج پر موجود تھے ان میں مولانا حافظ محمد سعید صاحب صدر مجلس استقبالیہ مولانا حبیب الرحمن صاحب سابق صدر مجلس استقبالیہ۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب۔ مولانا محمد قاسم صاحب اور مسٹر محمد احمد کاظمی ایم ایل۔ اے (مرکزی) کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کانفرنس میں داخلہ ٹکٹ سے تھا مسٹر علی بہادر خاں نے تقریباً ۲ ہزار اشخاص کے سامنے اپنے خطبہ صدارت پڑھا۔ شروع میں آپ نے رضاکارانہ کی تنظیم کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ انقلابات میں رضاکاروں کا کیا حصہ ہوتا ہے۔

ایک نامہ نگار کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی، ۲ مارچ۔ کسی صاحب نے مہاتما گاندھی سے سوال کیا ہے کہ جس طرح گاندھی سیوا سنگھ کو سیاسیات سے الگ کردیا گیا۔ اسی طرح کیا ہریجن سیوک سنگھ کو بھی سیاسیات سے علیحدہ کردیں گے؟ مہاتما جی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں اس سوال کا جواب دیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ تعمیری کام کرنے والی تمام جماعتوں کو سیاسیات سے دور رہنا چاہئے اور قومی جھنڈا نہیں لہرانا چاہئے۔ بالخصوص ایسے موقع پر جب یہ ہندو مسلمانوں کے درمیان وجہ فساد نہ بن جائے ممکن ہے کہ میری بات عجیب معلوم ہو مگر سچی بات یہی ہے کہ یہ جماعتیں اور سب باتوں کو چھوڑ کر اپنے خاص مشن کی طرف جس قدر توجہ کریں گی۔ اسی قدر وہ پھلے پھولیں گی۔ اور اتنی ہی زیادہ وہ قومی کاز کی خدمت کریں گی۔ ان جماعتوں کے اندر مختلف رائے رکھنے والے لوگوں کے لئے میدان اشتراک موجود ہے۔

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی ۵۰ سنہ ۲۱ء

بمقدمہ رام کشن ولد سرجو پرشاد قوم چھتری ساکن اے بی روڈ کانپور قرضخواہ سائل

بنام

گوری شنکر ولد نین قوم کھٹک ساکن محلہ کرنیل گنج کھدکانہ کانپور قرضدار فریقثانی (انسالونٹ)

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہر خاص وعام وجملہ قرضخواہاں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ برطبق درخواست رام کشن قرضخواہ مذکورہ بالا واسطے توسیع میعاد ڈسچارج عدالت ہذا نے بتاریخ ۲۰ فبروری ۱۹۴۰ء حکم صادر فرمایا ہے کہ انسالونٹ مذکورہ بالا کو چھ ماہ کا وقت واسطے داخل کرنے درخواست ڈسچارج مزید توسیع کرکے عطا کیا جاتا ہے۔ المرقوم ۴ مارچ ۱۹۴۰ء

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت

نئی کانگریس ورکنگ کمیٹی

دہلی ۴ مارچ۔ مقامی قوم پرور مسلم حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد جو آیندہ سال کے لئے انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے ہیں وہ اپنی ورکنگ کمیٹی میں تین مسلم لیڈروں کو شریک کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں دہلی سے مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند اور پنجاب سے ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کے نام لئے جارہے ہیں۔

مسٹر بینے انگلینڈ جارہے ہیں

دہلی ۵ مارچ۔ مسٹر جوسلین بینے پرنسپل انفارمیشن افسر حکومت ہند عنقریب ہی پندرہ روز کے لئے لندن جارہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے بورڈ آف انفارمیشن اور برٹش منسٹری انفارمیشن کے تعلقات مضبوط بنانے کے لئے آپ لندن جارہے ہیں

ہندوستان اور اٹلی میں ہوائی سروس

کراچی ۵ مارچ۔ ہندوستان اور اٹلی کے درمیان ہوائی سروس قایم کرنے کے بارے میں خط وکتابت ہورہی ہے اگر یہ سلسلہ قایم ہوگیا تو ہندوستان میں کراچی اس کا مرکز ہوگا۔

یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی

بریلی یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر اشرف اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کی ممبری سے استعفے دیدیا ہے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ استعفے ابھی تک منظور نہیں کئے گئے ہیں۔ اور یہ معاملہ ۹ مارچ کو یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کے جلسے کے سامنے پیش ہوگا۔ استعفے دینے کی وجہ معلوم نہ ہوئی

دیہاتی صنعتوں اور بنیادی تعلیم

الہ آباد ۶ مارچ۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے کل شام کو الہ آباد ڈویژن کے دیہاتی صنعتوں کا اسٹور کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس کے لئے صرف اقتصادی وجہ نہیں بلکہ ذہنی وجہ بھی موجود ہے کہ دیہاتی گھریلو صنعتوں کو کیوں ترقی دینی چاہئے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ ہر فرد کو نہ صرف خریدار بلکہ مال تیار کرنے والا بھی ہونا چاہئے۔ اسے اس قابل ہونا چاہئے کہ ملک کی دولت میں اضافہ کرنے میں حصہ لے۔ چاہے وہ آرٹ کی قسم کی ہو یا مادی۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ اس سے نہ صرف دیہاتیوں کی اقتصادی حالت بہتر ہوگی۔ بلکہ ان میں ایک ذہنی تبدیلی بھی پیدا ہوگی۔ جس سے انکے احساس تخلیق کی تسلی ہوگی۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے بنیادی تعلیم کی [illegible]

اگر آپ

بہترین سے بہترین عطریات وروغنیات وتمباکو خوردنی مشکی زعفرانی نقرئی وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں۔

شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۱۴ قنوج

ایک ——— دلچسپ ——— ڈرامہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

جمعہ ۸ مارچ ۱۹۴۰ء سے شاندار و دلکش دلچسپ اور دلکش ڈرامہ

میٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

'As You Please'

آپ کی مرضی

आप की मरज़ी

ڈائرکٹر سروتم بادامی

اداکار

سبیتا دیوی موتی لال وستی مظہر خورشید بنالینا دیوی سنگھ کرپلانی وغیرہ کی اداکاری گانے، ڈائلاگ دیکھنے کے قابل ہیں

تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

ایک بزرگ جنگ شروع ہونے سے قبل اپنا مکان جس کا کرایہ دس روپیہ ماہوار تھا چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے، واپسی پر جب انھیں دوبارہ مکان کی ضرورت ہوئی تو ایک نامعلوم کشش پہلے ہی غریب خانہ کی طرف لے گئی مگر ابھی تک خالی تھا، مالک مکان پر اپنے سابقہ حقوق کی وضاحت کرنے کے بعد انھوں نے پھر اس مکان میں داخل ہوکر قبضہ کرنے کی درخواست کی انھوں نے فرمایا بڑی خوشی سے آپ رہئے مگر کرائے میں اضافہ ہوگیا ہے!۔

کتنا اضافہ؟۔

صرف تین روپیہ مہینہ جنگ کی وجہ سے بڑھا دئے گئے ہیں!۔

وہ تو اضافہ کا لفظ سنکر یہ سمجھے کہ شاید غسلخانہ اب پختہ بنا دیا گیا ہے، اور اس بنا پر یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے جنگ کیوجہ کرایہ کا بڑھ جانا انکی سمجھ میں نہ آیا، تعجب سے پوچھا۔

جناب یہ تو بتلایئے کہ مکان کے کرایہ پر جنگ کا اثر کیونکر پڑگیا۔

مالک مکان اتفاق سے اخبار بین واقع ہوئے تھے کہنے لگے کہ دیکھتے نہیں ہو کہ سیکڑوں جہاز ڈوبتے چلے جا رہے ہیں، اور سیکڑوں پکڑ لئے گئے ہیں آخر ان میں ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں یا نہیں؟"۔

"مگر مکانوں سے بھرا ہوا کوئی جہاز اب تک پکڑا یا ڈوبا نہیں گیا ہے!۔

مکانوں سے بھرا ہوا نہیں تو مکانوں کی ضروریات تو ضرور ہیں، جو چیزیں داخل ہیں ان کے بھرے ہوئے جہاز تو ڈوب رہے ہیں۔

مگر آپ کے مکان کو سوائے کرایہ دار کے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے!۔

ہندوستان کا ہر آدمی خواہ وہ جاہل ہو یا خواندہ اس حقیقت سے باخبر ہے کہ لڑائی کی وجہ سے کل اشیاء کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔ لہذا تاجر، پیشہ ور، مزدور، سب ہی اپنی اپنی اجرتوں اور قیمتوں میں اضافہ کر رہے ہیں ہر سفید پوش شریف کے یہاں ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو دھوبی آکر یہ مطالبہ کرجاتا ہے کہ لڑائی کی وجہ سے مصالحہ مہنگا ہوگیا ہے اب دھلائی بھی بڑھنی چاہیے۔

ہمارے ایک ستم ظریف دوست نے گذشتہ مہینے دھوبی سے خفا ہوکر دو روپیہ ماہانہ بڑھادیئے اگلے مہینے جب وہ تنخواہ لینے آیا تو تین روپے اس کی تنخواہ سے کاٹ لئے وہ حیران ہوکر بولا سرکار یہ کیا ہے؟۔

سرکار نے فرمایا بھائی اس مہینہ میں جنگ کی بڑی شدت رہی روپیہ سخت گراں ہوگیا مجبوراً میں تمہاری تنخواہ میں سے تین روپیہ کم کر رہا ہوں"۔

گرانی کا تاریک پہلو جس سے مجلسی زندگی پر نہایت خراب اثر پڑ رہا ہے، یہ ہے کہ ہندوستان سے تواضع اور خاطر و مدارات کا دستور بڑی تیزی کے ساتھ کم ہو رہا ہے۔

پہلے "ملنے میں حقہ" جو خالص ہندوستانی قسم کا آلہ جہالت ہے، احباب کی تواضع کا حق ادا کر دیتا تھا جس پر گرانی، اور ارزانی لڑائی اور صلح کا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا مگر جب دنیا نے ترقی کی اور تمدن و معاشرت میں غیر ضروری تکلفات داخل ہوگئے اور "حقہ" کی جگہ پان، سگرٹ، اور چائے نے لے لی، ظاہر ہے کہ یہ سب چیزیں ارزانی، اور گرانی کے زمانے میں ایک ہی حیثیت نہیں رکھتیں، پھر چائے جس کے ساتھ انڈا، بسکٹ، مکھن، کیک، اور توس کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ جنگ کیلئے ہوائی جہازوں، بموں، اور بن ڈبیوں کا

چنانچہ جب سے جنگ اور اس کے اثر سے گرانی شروع ہوئی ہے مجلسی زندگی سے تواضع کی یہ روح کھنچتی جا رہی ہے۔ کتنی ہی یہ امید اور حسن ظن کے ساتھ کسی دوست کے یہاں اس کے اخلاق اور تواضع پر اعتماد کرکے جا بیٹھئے اور کتنی ہی دیر بیٹھے رہئے، جمائیاں لیجئے، انگڑائیاں بلائیے۔ مگر جیسے اس کے آنکھیں ہی نہیں یا خدا نے سوچنے سمجھنے کو عقل ہی نہیں دی۔ وہ خاموش بیٹھا رہے گا، اور جیسے خود اس قسم کی کوئی ضرورت پیش آئے گی تو فوراً "اد عمل" کے حیلے سے اُٹھ کر گھر میں چلا جائے گا اور اپنی اقتصادی حکمت عملی سے آپ کو ایک حسین مغالطہ کا شکار بنا دے گا۔

بعض حضرات جن کی چائے اور کسی ایسی ہی عادت کا کوئی خاص وقت مقرر ہوتا ہے اور وہ اپنے احباب میں بیٹھے معروف گفتگو ہوتے ہیں تو اندر سے بچہ آکر کہتا ہے" اباجی اندر چلئے اماں بلا رہی ہیں اب چاہے وہ کیسے ہی خوش اخلاق ہوں اپنے اقتصادی میزانیہ کی رعایت سے فوراً اندر آجانے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور بڑی عاجزی سے کہیں گے، معاف فرمائے گا صرف پانچ منٹ کی اجازت چاہتا ہوں"

اسی قسم کے ایک حسن اتفاق سے ہمیں واسطہ پڑگیا۔ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ایک کمسن بچہ نے پردہ اٹھاکر کہا۔ اباجی چلئے اماں بلا رہی ہیں"

میزبان گویا اس فردوسی آواز کے اتنی ہی بےچینی سے منتظر تھے جتنے اضطراب کے ساتھ تاریخ گو شاعر مادہ تاریخ کے لئے ہاتف غیبی کی صدائے حسین کا انتظارہ کیا کرتا ہے۔ فوراً کھڑے ہوگئے" اور معذرت کرتے ہوئے بولے۔ "معاف فرمایئے گا بس پانچ منٹ کی اجازت چاہتا ہوں"

ہم نے کہا آپ نہیں جا سکتے۔ چائے یہیں منگا لیجئے۔ لڑکا جلدی سے بول اٹھا۔ نہیں دودھ تھوڑا ہے؟ اس پر سب ہنس پڑے اور ہمارے میزبان کو مجبوراً اس موقع پر مجروح ہونا پڑا۔

سب سے زیادہ حیرت ناک بات یہ ہے کہ گرانی کی برکت سے جذبات عشق بھی آہستہ آہستہ سرد ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آرائش حسن و گیسو کے متعلق جسقدر سامان بازار میں مل سکتا ہے اس کا غالب حصہ بدیشی اشیاء پر مشتمل ہے جن کی قیمتوں کا بڑھ جانا قدرتی امر ہے اور بارگاہ حسن میں نیاز عشق کی باریابی کا بڑا سبب یہ بیش قیمتی ہدیئے تھے جواب بیش قیمت ہوگئے۔ نقد فروخت ہونے لگے۔ لہذا اب نہ صرف اکثر شادیوں کے وعدے بھی بعرض التوا میں پڑگئے ہیں، بلکہ عام طور پر عشق مجازی بھی عشق حقیقی میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔

لیکن ان صبر آزما حالات میں بھی ہندوستان کی ایک مخلوق رہتی ہے جس پر گرانی کا بالکل اثر نہیں ہے اور یہ شاعروں کا وہ گروہ ہے جس کی شعر گوئی کے لئے "شکم سیری" اور بھوک کی کوئی قید نہیں۔ جیسے اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے تو وصل اور بہار کے اشعار جیسں زیادہ ترمطلع ہوتے ہیں کہنے لگتا ہے۔ اور بھوک کی شدت میں حضرت میر کی پیروی کرکے سوز و گداز کے واقعات نظم کرنے لگتا ہے۔ اسے ملنکی پر بم برسنے کی فکر ہے نہ ترکی میں زلزلہ آنے کی خبر، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شعر گوئی کا ذوق لنگری طور پر ودیعت کیا گیا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کا مظاہرہ

یروشلم ۳ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یروشلم تلاویو اور حیفہ میں یہودیوں نے مظاہرہ کیا اور پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ یروشلم میں جلوس بنایا گیا۔ جہاں پولیس نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ حیفہ میں پولیس نے ہجوم پر پتھر پھینکے۔ کئی کانسٹبل اور مظاہرین زخمی ہوگئے، تلاویو میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

جھانسی پولیٹیکل کانفرنس

جھانسی ۳ مارچ۔ کل جھانسی پولیٹیکل کانفرنس موضع پالی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق ریونیو منسٹر یوپی نے فرمایا کر پس پردہ کانگریس اور حکومت کے درمیان مفاہمت کی تازہ تحریک شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی اور وائسرائے میں ملاقات ہوئی لیکن اس کے نتیجوں کی طرف سے مجھے پہلے ہی کوئی امید نہیں تھی۔ کانگریس اپنے تمام مطالبے کو لکر بیان کرچکی ہے اور اس نے ایک سوال دریافت کیا ہے کہ کیا برطانیہ ہمیں آزاد کر دیگا۔ اور اپنے حلیف کی حیثیت سے ہندوستان کو آزاد دیکھنا پسند کرے گا۔ ملک کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک جارحانہ پالیسی اختیار کی گئی۔ یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ اگر برطانیہ جنگ چاہتا ہے تو چاہے جنگ ابھی شروع ہو جائیگی مگر اس کی سہل کرنے کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ ایک مرتبہ اگر جدوجہد شروع ہوگئی تو اس کا ختم کرنا ہمارے اختیار میں نہ ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ یہ ہماری آخری جنگ ہوگی۔ اور یہ آزادی ملنے سے پہلے ختم نہیں ہونے کی۔ مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ جو کہتی ہے وہ چاہتی نہیں اور جو چاہتی ہے وہ کہتی نہیں ہے۔ صرف نوابوں بڑے بڑے زمینداروں اور سرمایہ داروں کی نمائندہ ہے یہ لوگ سیاسی اور اقتصادی معاملوں میں تو کانگریس کی مخالفت نہ کرسکے۔ اس لئے وہ اب مذہب سے ناجائز فائدہ اٹھاکر فرقہ دارانہ بنیادوں پر کانگریس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی یہ ساری کوششیں ناکام رہیں گی۔ اور جب مسلمان بیدار ہوگا۔ اس وقت وہ ساری باتوں کو ان ہی لوگوں کے سر مار دیگا۔ آخر میں آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ شدید ترین جدوجہد شروع ہونے والی ہے اس کے لئے سب کو تیار ہو جانا چاہیئے۔

سمجھوتہ ناممکن ہے

یوپی کانگریس اسمبلی پارٹی کے وہپ شری ستیہ آر دی دھلکر نے فرمایا کہ برطانوی حکومت سے اسی وقت سمجھوتہ ہوسکتا ہے جب وہ ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہو جائے اندرونی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دائیں بازو اور بائیں بازو میں امتیاز اسی وقت مفید ہے جب تک کہ ہمارے اندر انتشار پیدا نہیں ہوتا جو لوگ سامراج کے خلاف متحدہ محاذ پیش کرنے سے انکار کرتے ہیں وہ یقیناً برطانیہ کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اگر قصداً یا حماقت سے غلطی کی جائے تو سیاسیات میں اسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔

گمشدہ ہوائی جہاز کی تلاش

کراچی ۴ مارچ۔ اب یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آیا ہنی بال جہاز کے مسافر اور ہوا باز ساحل تک پہنچ سکے۔ اگر یہ ممکن ہے تو وہ جاسک پہنچے ہوں گے۔ تلاش کرنے والے ہوائی جہاز ان کے لئے کھانا اور پانی بھی لے گئے ہیں۔ تاکہ اگر پتہ لگ جائے تو فوراً ان کی بھوک پیاس دور کی جاسکے۔ جاسک کے ایرانی ہوائی اڈے سے ایک افسر کو بھیجدیا گیا ہے تاکہ اگر پسماندگان جہاز مل جائیں تو انھیں امداد پہنچائے۔

بعد کی خبر گمشدہ جہاز ہنی بال کے تباہ شدہ ٹکڑے ایران کے ساحل کے جنوبی علاقہ میں راس الکوہ سے دو میل کے فاصلہ پر ملے ہیں۔ ڈائرکٹر ایکسول ہوابازی نے حکومت ایران کو لکھا ہے کہ وہ اپنے آدمی موقع پر بھیجیں۔

روس میں جرمن فوج

لندن ۴ مارچ۔ جنوبی روس میں جرمن فوج کے پہونچنے کے بارے میں مزید افواہیں لندن پہنچی ہیں۔ جنوبی مشرقی یورپ سے جو خبر ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن فوج کے دو ڈویژن کاکیشیا اور مزید مشرق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

جرمنی کن شرطوں پر لڑائی بند کرسکتا ہے!

برلن ۴ مارچ۔ امریکن ایلچی مسٹر سمز ویلس مٹلر اور دیگر جرمن افسروں سے بات چیت کرنے کے بعد آج برلن سے روانہ ہوگئے ہیں۔ مسٹر سمز ویلس نے ردولف ہیس سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی اس کے بعد آپ فیلڈ مارشل گورنگ سے ملاقات کرنے کے لئے کرن ہال گئے۔

اخبار "ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ کل ملاقات کے دوران میں ہر ہٹلر نے مسٹر سمز ویلس کے روبرو صلح کی پانچ تجویزیں پیش کیں اور کہا کہ لڑائی بند کرنے سے پہلے جرمنی مندرجہ ذیل شرطوں کو پورا دیکھنا چاہتا ہے (۱) بوہیمیا، مراویا اور پولینڈ پر جرمنی کا مستقل قبضہ تسلیم کیا جائے (۲) برطانیہ سکینڈے نیویا (ناروے اور سویڈن) کے ساتھ سازش کرنی یا اس پر اپنا اثر ورسوخ ڈالنا چھوڑ دے (۳) مالٹا جبرالٹر اور سنگاپور سے برطانیہ کے "بحری ڈاکوؤں کے اڈوں" کو ہٹا یا جائے (۴) جرمنی کی نوآبادیاں جرمن کو واپس کی جائیں (۵) وسط یورپ میں جرمنی کے لئے "مونروئی" اصول قایم کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ امریکن سفیر پھر برلن بھیجا جائے جرمن اخباروں نے مسٹر سمز ویلس کی بات چیت کم سے کم سطروں میں شایع کی ہے لیکن آج کے آنے کے بعد ایسی خبریں بڑے زور و شور سے شایع کی جا رہی ہیں کہ جرمن جلد ہی زبردست حملہ کرے گا اور کہ جہاں تک جرمنی کا تعلق ہے۔ لڑائی ہتھیاروں کی طاقت سے ختم کی جاسکتی ہے۔ دریں اثنا اخباروں میں برطانیہ کے خلاف بڑے سخت آرٹیکل لکھے جا رہے ہیں۔ اور برطانیہ نے جنگ یورپ ہندوستان اور آئرلینڈ میں جو زیادتیاں کی ہیں۔ انکو نمایاں طور پر شایع کیا جا رہا ہے۔ روم کی خبر ہے کہ ہر ہٹلر نے مسٹر سمز ویلس کی ملاقات کے بارے میں اٹلی کے اخباروں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے لیکن برلن سے جو خبریں ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ صلح کا کوئی امکان نہیں ہے۔

گاندھی سیوا سنگھ کا فرض

بمبئی ۲ مارچ۔ مہاتما گاندھی نے "صحیح قدم" کے عنوان سے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے کہ گاندھی سیوا سنگھ توڑ کر از سرنو کیوں ترتیب دی گئی۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ گذشتہ دو سال سے ہم گاندھی سیوا سنگھ کے بانی تاریکی میں کچھ ٹٹول رہے تھے۔ ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ سنگھ اپنے آدرشوں کے شایان شان کام نہیں کر رہا ہے۔ یہ پارٹی یا طاقت کے سیاسیات سے کبھی الگ نہیں رہا۔ اس کے وجود میں آنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ کانگریس کے تعمیری حصہ کو مقبول عام بنائے۔ مہاتما جی کے خیال میں سنگھ کے نتیجے غیر اطمینان بخش ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ ہم کمزور رہتے تھے بلکہ اصل وجہ مشن کی کمزوری ہے مالیکنڈہ میں اصل مرض اور اس کا علاج معلوم ہوگیا۔ جہاں تک محض تعمیری پروگرام کے چلانے کا تعلق ہے سنگھ غیر ضروری تھا۔ کیونکہ جب ضرورت پڑی تو آل انڈیا چرخہ سنگھ ہریجن سیوا سنگھ۔ آل انڈیا ویلج انڈسٹریز ایسوسی ایشن اور تعلیمی سنگھ قائم ہوگئے۔ لہذا اب سنگھ کے لئے کیا کام باقی تھا؟ مہاتما جی مزید لکھتے ہیں کہ بڑی وقت سے جواب مالیکنڈہ جاکر ملا۔ سنگھ زندگی کے تمام پہلوؤں میں اہنسا کے امکانات کو تلاش کرے اسے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا تعمیری پروگرام کی سرگرمیوں کا حقیقتاً اہنسا سے تعلق ہے۔ ان کے لازمی نتایج کیا ہیں۔ اور آیا قومی زندگی پر اہنسا کا اطلاق ہوتا ہے۔ جب معلوم ہوا کہ ہمیں یہ کرنا ہے تو ہم نے محسوس کیا کہ ہم کتنی بڑی ذمہ داریوں کا بار اپنے کاندھوں پر لینے کا ذمہ لینے میں بہت کمزور ہیں

آخر میں مہاتما جی فرماتے ہیں کہ سنگھ کو اس امید میں زندہ رکھا گیا کہ صحیح آدمی کام کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ لیکن فالص اور ان ٹوٹ تعلق اب قائم ہوا ہے۔

جرمنی کا دعوی۔ چھ ماہ کی رپورٹ

برلن ۳ مارچ۔ لڑائی کے پہلے ۶ ماہ کے متعلق جرمن ہائی کمانڈ نے جو رپورٹ شایع کیا ہے اس میں بیان کیا ہے کہ سمندری لڑائی میں جرمنی کے بحری بیڑہ نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس میں دعوی کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے کئی جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ جن میں رائل اوک "کریجس" اور راولپنڈی بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ تباہ کن جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ہیں اور جہاز ڈبوئے گئے۔ اور ۱۹۰۰۰۰ ٹن کے سوداگری جہاز ڈبو دیئے گئے، اور جرمنی کے ہوائی جہازوں نے ۴۵ جہاز ڈبو دیئے جن کا وزن ۵۰۰۰۰ ٹن تھا۔ جرمنی کا کروزر، دو تباہ کن، ۱۱ ڈوبکنی کشتیاں اور ۹ گشتی جہاز تباہ ہوئے۔ ان کے علاوہ ۵۲ برطانی جہازوں کو شدید نقصان پہونچایا گیا ہے۔ جرمنی نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے ۲۸۵ ہوائی جہاز نیچے گرا دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ۵۰ اور ہوائی جہاز تباہ ہوئے جو کہ ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز کے ذریعہ لے جائے جا رہے تھے۔ جرمنی کے ۸۷ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں جرمنی بیان کو غلط تبلایا جا رہا ہے۔ اور جرمنی کا یہ دعوی مجنونانہ ہے

دہلی ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آیندہ یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے مصالحہ اور دیسی شراب بیر اور باہر سے آنے والی شراب پر ۷ روپیہ ۴ آنہ فی گیلن محصول بڑھا دیا گیا ہے۔

مذہبی کتابیں

کیا آپ کے بچے جانتے ہیں؟

رسول پاک کون تھے؟ کیسے تھے؟ اور آپ نے دنیا والوں کو کیا سکھایا؟ رسول پاک کا پیام یعنے قرآن شریف کیا ہے، اور اس نے کیا کر دکھایا؟ قرآن کیسے شروع ہوا اور کیسے پھیلا ہے، یہ تمام باتیں اگر آپ کے بچے نہیں جانتے، تو آپ کا فرض ہے کہ ان کو یہ سب باتیں بتلائیں کہ آپ مکتبہ جامعہ کی یہ چار کتابیں پڑھئے۔

نمبر ۱ رسول پاک کون تھے؟ کیسے تھے؟ اور آپ نے کیا سکھایا۔
نمبر ۲ قرآن پاک کیا ہے اور اس نے کیا دکھایا۔
نمبر ۳ اسلام کیسے شروع ہوا۔
نمبر ۴ اسلام کیسے پھیلا (زیر طبع)

بچوں میں خالص اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے یہ کتابیں بہت ہی آسان زبان میں تیار کرائی ہیں، لکھائی چھپائی میں بچوں کی آسانی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

صدر دفتر مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں نمبر ۱ جامع مسجد دہلی نمبر ۲ لاہوری دروازہ لاہور۔
نمبر ۳ امین آباد لکھنو نمبر ۴ پرنسز بلڈنگ جے جے ہسپتال بمبئی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ الف

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

میں عہد وفا کو نبھاتا رہوں گا

از حضرت ذوقی صاحب کاندھلوی

دل و جان تم پر لٹاتا رہوں گا !
محبت میں عمریں گنواتا رہوں گا !

تمہیں جس طرح بھی ہو اپنا بنا لوں
اسی سوچ میں سر کھپاتا رہوں گا

خوشی سے اٹھاؤں گا بارِ محبت
غمِ دہر پر مسکراتا رہوں گا

تڑپتی ہوئی درد کی بجلیوں میں
غمِ عشق کو آزماتا رہوں گا

جھکاتا رہوں گا سرِ بندگی کو
ترے در پہ سجدے بچھاتا رہوں گا

فضاؤں پہ چھا جاؤں گا درد بن کر
محبت کے نغمات گاتا رہوں گا

کروں گا تجھے شاد رکھنے کی کوشش
زمانے کے غم خود اٹھاتا رہوں گا

جو خوابوں کی دنیا نہ کی تو نے آباد
تو میں رات بھر خوں بہاتا رہوں گا

محبت کے شعلے جو بھڑکیں گے دل میں
تری یاد ہی سے بجھاتا رہوں گا

تصور سے کھینچوں گا تصویر تیری
شبِ غم کو رنگیں بناتا رہوں گا

چھپا لوں گا دل میں شرر بار آہیں
ترے سامنے مسکراتا رہوں گا

چمن زارِ حسرت میں بو دوں گا کانٹے
الم کی خلش کو بڑھاتا رہوں گا

تڑپ برق کی درد میں کر کے پیدا
تجھے مسکرانا سکھاتا رہوں گا

پرستش کدے میں نیازِ وفا کے
محبت کے سجدے لٹاتا رہوں گا

ہر اک جذبۂ شوق کا خون کر کے
ترے ناز کو جگمگاتا رہوں گا

نفس کو بنا لوں گا سازِ محبت
ترے عشق کے گیت گاتا رہوں گا

بہاؤں گا اس طرح اشکوں سے موتی
کہ تاروں کو نیچا دکھاتا رہوں گا

بس اک آہ میں بھر کے کل زندگی کو
ترے نام پر جاں سے جاتا رہوں گا

مجھے یاد رکھیں کہ بھولیں وہ ذوقی
میں عہدِ وفا کو نبھاتا رہوں گا

دنیائے اسلام

یوروپ اور ایشیا میں مسلمانوں کی تعداد

ایشیا میں مسلمانوں کی تعداد

ترکی جدید	ایک کروڑ پچاس لاکھ
شام و لبنان	۳۲ ½ لاکھ (مجموعی تعداد)
فلسطین	۸ لاکھ (مطابق مردم شماری)
شرق اردن	دو لاکھ کل
عراق	۲۳ لاکھ
حجاز	۹۵ لاکھ
جزائر بحرین	ایک لاکھ بیس ہزار
راس آل خیمہ	ایک لاکھ بیس ہزار
قاطارہ	تقریباً تیس ہزار
ایران	ایک کروڑ پچاس لاکھ
افغانستان	ایک کروڑ
سماترا	۵۱ ہزار
ہندوستان	ایک کروڑ

بورنیو برٹش سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی ۲۲۳،۰۲۲ تھی (اکثریت مسلمانوں کی ہے)۔

بورنیو	آخر سنہ ۱۹۳۲ء میں ۲۲۹،۱۷ تھی
سارواک	تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار
لنکا	۶ لاکھ
بلوچستان	۸ لاکھ چالیس ہزار
نو آبادیات آسٹریلین) سنگاپور، پینیانگ، ملاکا، اور گیوان وغیرہ	۷ لاکھ
ریستہاتے مالے	۹۹۲۱۸
سلانگور	۵۱۵۸۴
ہنگری سمبلان	۲۴۰۱۸۶
جوہر	۳ لاکھ
کیواک	۳ لاکھ ۵۰ ہزار
پرلیس	۴۳ ہزار
کلنتان	۲۵ ہزار
ٹرینگانو	۱۳ ہزار پانچسو

یوروپ میں مسلمانوں کی تعداد

برطانیہ	۳۰ ہزار
فرانس	۲ لاکھ
ہنگری	۳ لاکھ نوسو
فن لینڈ	۳ ہزار
رومانیہ	۲۶ ہزار سنہ ۱۹۳۴ء میں
بلغاریہ	۹۰۲۹۶
یوگوسلادیہ	۱۷ ½ لاکھ
البانیہ	۷ ½ لاکھ
بلجیم	۵ ہزار سنہ ۱۹۲۹ء میں
ہالینڈ اور جرمنی	۶ ہزار
ہسپانیہ	۵ ہزار
سائپرش	۸۳۳ ۱۳ سنہ ۱۹۳۱ء میں
رہوڈ	۱۳ ½ ہزار

ترکی میں ڈیفنس کے انتظامات

انقرہ ۱۳ مارچ برطانیہ کی مشرق قریب کی فوج کے کمانڈر انچیف اور فرانسیسی کمانڈر آج کل انقرہ آئے ہوئے ہیں اور وہاں ڈیفنس کے انتظامات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

ترکی کی سپریم کونسل ڈیفنس کے معاملہ پر کئی روز سے غور کر رہی تھی، آج اس کا اجلاس ختم ہو گیا ہے اور اب تک جو جو انتظامات کئے گئے ہیں انسے وہ مطمئن ہے

ترکی میں لڑکیوں اور عورتوں کو فوجی تربیت

انقرہ ۹ مارچ ترکی کے وزیر تعلیم نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے لڑکیوں اور عورتوں کی ایک جماعت کو تربیت دیکر اس لایق بنایا جائیگا کہ اگر ترکی کو اپنی حفاظت میں لڑنا پڑے تو یہ عورتیں اور لڑکیاں میدان جنگ میں شریک ہونے والے مردوں کی جگہ ان کے کام کریں گی لڑکیوں کے اسکولوں میں فوجی افسر آیندہ ایک گھنٹہ کی بجائے دو گھنٹہ فوجی تربیت دیا کریں گے۔

جو لڑکیاں فوجی معاملوں میں اصولی اور عملی تربیت کے امتحان میں پاس نہ ہوں گی ان میں دوسرے مضمونوں میں پاس ہو جانے کے باوجود اونچے درجہ میں نہ چڑھایا جائیگا

ترکی میں فوجی جبریہ بھرتی

انقرہ ۱۲ مارچ ترکی کی سپریم کونسل کا اجلاس ہوا معلوم ہوا ہے کہ اس میں فوجی خدمت کے لئے جبریہ بھرتی کے ضابطوں پر غور کیا گیا، معلوم ہوا ہے کہ نئے ضابطے کے مطابق ۱۵ سال سے لیکر ۶۰ سال تک کے مرد اور عورت فوجی خدمت کے لئے طلب کئے جا سکیں گے مردوں اور عورتوں کی طلبی میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا گیا ہے البتہ جو خدمت جس کے لائق ہے وہ اسکے سپرد کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پہ توحق مرہ مستقل ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱

ایک افسوسناک واقعہ

(*×*)

ہمارے خیال میں انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ کے خونیں سانحہ پر انگلستان کے ساتھ ہندوستان کے ہر طبقہ میں بھی انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کیا جائے گا۔

اب تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ اس قاتلانہ حملہ میں کوئی سیاسی وجہ تھی یا ذاتی یا یہ کہ خالص جنون کا نتیجہ تھا اگر اس حملہ میں سیاسی نیت تھی تو ہندوستان کے تمام حلقوں میں اس قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرنے کی ضرورت ہے۔

اس افسوسناک واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔ ۱۳ مارچ کو ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن لندن کے اجلاس میں ایک زبردست تہلکہ مچ گیا جبکہ ایک ہندوستانی ہندوقچی نے پنجاب کے سابق لفٹنٹ گورنر سر مائیکل اڈوائر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ کو زخمی کر دیا انکے علاوہ سر لوئیس ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی زخمی ہوئے۔ انکا ایک بازو ٹوٹ گیا بمبئی کے سابق گورنر لارڈ لمنگٹن کو بھی چوٹ آئین۔ بریگیڈیر سر برسی سائیکس کو جو کہ لارڈ زٹلینڈ کے پاس ہی کھڑے تھے کوئی چوٹ نہیں آئی۔ یہ واقعہ کاکسٹن ہال میں ایک جلسہ ختم ہونے پر پیش آیا۔

وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ تو اپنی صدارتی کرسی کے پاس ہی گر گئے۔ اور لارڈ لمنگٹن اور سر لوئیس ڈین کو گولی لگتے ہوئے دیکھی گئی، ایک شخص جو کہ بندوق لئے ہوئے تھا، چلاتے ہوئے سنا گیا "راستہ دو" اور وہ چلاتا ہوا دروازہ تک چلا گیا۔ تھوڑی دیر تک سناٹا چھا گیا، لیکن دو اشخاص اس پر جھپٹے ۱۵۰ اشخاص کے مجمع میں کسی شخص کو ڈھائی گھنٹہ تک جلسہ سے باہر یا ٹیلیفون تک جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پولیس نے عمارت کے چاروں طرف حلقہ ڈال دیا اور تمام موجودہ اشخاص کے بیان قلمبند کئے گئے۔ لارڈ زٹلینڈ نے ایک رپورٹر سے کہا کہ میں نے اپنے نزدیک جھنجھناہٹ سنی اور پھر اپنی پسلی میں بڑا سخت درد محسوس کیا۔ اس سے میں گر گیا۔ جب میں نیچے تھا۔ میں نے گولی چلنے کی اور آوازیں سنیں۔ ہسپتال میں لارڈ زٹلینڈ کے کپڑوں میں سے ایک گولی نکالی گئی۔

گولی ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں چلائی گئی۔ ایک ٹھگنا، سیاہ اور موٹا ہندوستانی پریس ٹیبل کی جانب جاتے ہوئے دیکھا گیا لگاتار چار گولیاں چلائی گئیں۔ سر مائیکل اڈوائر زمین پر گر گئے۔ اور انکے سینہ کے ایک زخم سے خون کا دریا بہ نکلا۔

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں گولی چلنے کے واقعات کے سلسلہ میں تازہ ترین خبر ملی ہے کہ حملہ کرنے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس نے اپنا نام محمد سنگھ آزاد بتلایا ہے۔ یہ شخص ٹیپا کرنے والا بیان کیا جاتا ہے اس کے خلاف پنجاب کے سابق لفٹنٹ گورنر سر مائیکل اڈوائر کو قتل کرنے اور وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ، لارڈ لوئیس ڈین اور لارڈ لمنگٹن کو قتل کرنے کی نیت سے حملہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

اس واقعہ نے لندن کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بڑی سنسنی پیدا کر دی ہے۔ اور اس خبر کے مقابلہ میں فن لینڈ کی صلح کا معاملہ بھی ماند پڑ گیا ہے۔ دہلی کے سرکاری حلقوں میں اس خبر پر بڑی ناراضگی ظاہر کی جا رہی ہے اور افسوس کیا جا رہا ہے کہ ایسے شخص کو ہلاک کر دیا گیا جس نے سلطنت برطانیہ کی بہت خدمت کی ہے سرکاری حلقوں میں یہ انتظار کیا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کا رام گڑھ کانگریس پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور امید کی جا رہی ہے کہ ہندوستان میں اس واقعہ کی مذمت کی جائے گی۔

اس خبر کو تمام برطانی اخباروں نے بڑے نمایاں طور پر صفحہ اول پر شائع کیا ہے اور تمام اخباروں نے لیڈنگ آرٹیکل لکھے ہیں، اور اظہار ناراضگی کیا ہے اور کہا ہے کہ اس واقعہ کا ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت سے کوئی تعلق نہیں ہے جب پارلیمنٹ کے ممبروں نے یہ خبر سنی انھوں نے اس کی پر زور مذمت کی۔

سر مائیکل اڈوائر سنہ ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئے اور سینٹ سٹینس لاس کالج ٹلاور اور بلور کالج آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔

آپ سنہ ۱۸۸۵ء میں آئی۔ سی۔ ایس میں داخل ہوئے اور سنہ ۱۸۹۶ء میں پنجاب کے لینڈ ریکارڈ اور زراعت کے محکمہ کے "ڈائرکٹر" مقرر ہوئے۔ اگلے سال انکو ریاست الور اور بہاولپور میں سٹلمنٹ افسر بنا دیا گیا۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک آپ صوبہ سرحد میں ریونیو کمشنر رہے۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں آپ حیدر آباد دکن میں رزیڈنٹ رہے اور سنہ ۱۹۱۰ء میں انکو وسط ہند میں گورنر جنرل کا ایجنٹ مقرر کر دیا گیا۔

سنہ ۱۹۱۳ء میں انکو پنجاب کا لفٹنٹ گورنر بنا دیا گیا اور سنہ ۱۹۱۹ء تک آپ اسی عہدہ پر رہے سنہ ۱۹۲۰-۱۹۱۹ء میں ہندوستان کی فوجی کمیٹی کے ممبر رہے جب آپ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر تھے۔ آپ نے سنہ ۱۹۱۹ء کی تحریک ترک موالات کے وقت پنجاب میں مارشل لا نافذ کیا تھا اور اسی سلسلہ میں جلیانوالہ باغ میں ہجوم پر فوج نے گولی بھی چلائی تھی جس نے بہت آدمی مر گئے تھے اور اس واقعہ نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا تھا۔

سر لوئیس ویلیم ڈین جن کی عمر اس وقت ۷۸ سال ہے سنہ ۱۹۰۸ء سے سنہ ۱۹۱۳ء تک پنجاب کے لفٹنٹ گورنر رہے۔ آپ سنہ ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۹۰۰ء تک پنجاب میں مختلف اہم عہدوں پر مامور رہے۔ اس کے بعد آپ ہندوستان سے چلے گئے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کو کشمیر میں رزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو برٹش مشن کا انچارج بنا کر کابل بھیجا گیا جہاں آپ نے امیر حبیب اللہ خاں سے سنہ ۱۹۰۵ء میں معاہدہ کیا۔

سر مائیکل اڈوائر کے مرنے اور لارڈ زٹلینڈ، لارڈ لنلتگو اور سر لوئیس ڈین کے زخمی ہونے کی خبر سنکر مجھے بہت دکھ ہوا؟ یہ ہے وہ بیان جو مہاتما گاندھی نے دیا، جب کہ نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس نے انکو اس واقعہ کی خبر دی۔ مہاتما جی نے مزید فرمایا کہ میں آنجہانی کے خاندان سے اظہار ماتم کرتا ہوں۔ اور امید ہے کہ زخمی جلد ہی صحتیاب ہو جائیں گے۔ میں اس حملہ کو پاگل پن خیال کرتا ہوں۔ اس قسم کے فعل میں ان مکانوں کے لئے نقصان دہ خیال کرتا ہوں جن کے لئے یہ کئے جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس واقعہ کو سیاسی فیصلہ پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ہندوستان کے دیگر لیڈران نے بھی اس افسوسناک واقعہ پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ اس قسم کے قاتلانہ حملوں سے ہندوستان کو فائدہ پہونچنے کے بجائے نقصان پہونچنے کا خوف ہے، ہم خیال کرتے ہیں کہ اس قاتلانہ حملے کا سیاسی واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا بلکہ قاتل کا یہ فعل ایک مجذوبانہ حیثیت رکھتا ہے، اور اس افسوسناک واقعہ پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

روس اور فنلینڈ کی صلح

روس اور فنلینڈ کے درمیان صلح ہو گئی اور ۱۴ مارچ ۱۱ بجے دن کو ان دونوں کے درمیان لڑائی ختم ہو گئی اگر چہ اصطلاحی طور پر ہم اسکو صلح ہی کہیں گے مگر حقیقت میں فنلینڈ روس کے ماتحت ہو گیا ہے کیونکہ جو صلح ایک قوم کی فتح اور دوسری قوم کی شکست کے بعد ہوتی ہے وہ صلح نہیں بلکہ ماتحتی ہوتی ہے۔

اگر فنلینڈ شروع ہی میں روس کی وہ شرطیں منظور کر لیتا جو روس نے پیش کی تھیں تو وہ موجودہ حالت سے بہت اچھا رہتا اور اسکو نہ تو وائی بوری یا ویبورگ دینا پڑتا نہ تمام فاکنائے کریلیا اس کے ہاتھ سے نکل جاتا اور نہ بحری علاقہ میں اسے اپنے اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑتا وہی فنلینڈ جسے روس نے آج سے بیس سال پہلے آزاد کیا تھا پھر روس نے بیس سال بعد اپنا محکوم بنا لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کی ہوس پرستی کی خواہش پھر دوبارہ عود کر رہی ہے۔

کانگریس

آل انڈیا نیشنل کانگریس کا اجلاس رام گڑھ میں ۱۹، ۲۰، ۲۱ مارچ کو ہونیوالا ہے جس کی وجہ سے ساری دنیا کی نظریں اسوقت رام گڑھ کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ دیکھئے وہاں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ رام گڑھ میں سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں مہاتما گاندھی پہونچ گئے ہیں اور انہوں نے نمایش کا افتتاح کیا۔

کانپور کی تفریحات

نشاط ٹاکیز — آپکی مرضی
۱۵ مارچ سے دوسرا ہفتہ

امپریل ٹاکیز — میرا حق
۱۵ مارچ سے شروع

سنٹرل ٹاکیز — کنگن
۱۵ مارچ سے تیسرا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز — زمبو کا بیٹا
۱۵ مارچ سے دوسرا ہفتہ

جبلی ٹاکیز — درگا، چندی داس
۱۵ مارچ سے ڈبل پروگرام

گولڈن ٹاکیز — پیام حق
۱۵ مارچ سے شروع

آئینہ کانپور

سودیشی نمائش کانپور سودیشی لیگ کی زیر نگرانی جو سودیشی نمائش پھول باغ میں ۲۴ فروری سے ہو رہی ہے اسکی آخری تاریخ ۱۷ مارچ ہے۔

گزشتہ سنیچر ۱۰ مارچ کو مشاعرہ ہونے والا تھا مگر عین اسی دن اور اس کے دوسرے دن بارش ہونے کی وجہ سے مشاعرہ نہ ہو سکا۔ اور جو معزز شعرا باہر سے تشریف لائے تھے انکو مجبوری واپس جانا پڑا۔

منتظمان نمائش کی آخری تاریخ یعنی اتوار کو پھر مشاعرہ کا انتظام کر رہے ہیں۔ اور جناب جوش ملیح آبادی۔ جناب جگر مراد آبادی، جناب بسمل الہ آبادی اور جناب نوح ناروی وغیرہ کو بلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ مشاعرہ ایک کامیاب مشاعرہ ہوگا، مصرعہ طرح حسب ذیل ہے کہ:۔ "دل میں اتر گیا کوئی نشتر لئے ہوئے"

ایٹ ہوم رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ ایم۔ ایل۔ سی۔ کے کونسل کے الکشن میں دوبارہ کامیاب ہونے کی خوشی میں اہل شہر کی طرف سے ایک شاندار ایٹ ہوم ۱۴ مارچ سوا پانچ بجے شام کو کرزن پارک میں دیا گیا۔ مدعو کرنے والوں میں شہر کے ہر طبقہ و ہر ایک گروہ کے لوگ شامل ہیں۔

لیبر ویلفیر سنٹرس کا جلسہ ۱۱ مارچ کو کانپور لیبر ویلفیر سنٹرس کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں کھیل کود اور دیگر دلچسپی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ تقسیم انعامات اگریکلچر کالج کے ہال میں بصدارت ڈاکٹر پنالال منسٹر گورنر صوبہ متحدہ ہوا ڈاکٹر آر۔ پی۔ گپتا۔ لیبر آفسر صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔

ڈاکٹر پنا لال نے ویلفیر سنٹروں کے عمدہ کام کی تعریف کی اور لیبر کمشنر، لیبر آفسر اور آنریری آرگنائزر کی خدمات کا اعتراف کیا اور سنٹروں کی کامیابی پر انکو مبارکباد دی۔ آپ نے مزدوروں کی خراب حالت سے ہمدردی ظاہر کی آپ نے میونسپل بورڈ کے ملازمین کو نیک نیتی سے کام کرنے کی صلاح دی اور حکومت کی طرف سے ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا۔ آپ نے شہر کے مل مالکان سے گورنمنٹ کے سنٹروں کی طرح کے لیبر سنٹر قایم کرنے کی درخواست کی تاکہ انکو سہولتیں پہنچائی جا سکیں۔

محکمہ گرام سدھار کانپور ڈسٹرکٹ رورل ایسوسی ایشن کے حکومت کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں گرام سدھار کے ذریعہ "فوجی اخبار" کی کاپیاں عوام میں تقسیم کرانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے اور اس بات کی درخواست کی گئی ہے کہ اس محکمہ کو گرام سدھار کے علاوہ کسی دوسرے مصرف کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

ایسوسی ایشن نے اس محکمہ میں تخفیف کے خلاف بھی پروٹسٹ کیا ہے۔

وفد ۱۱ مارچ کو مقامی مزدور سبھا کا ایک وفد ڈاکٹر پنالال منسٹر گورنر سے ملا اور مزید گرانی الاونس دلانے کی درخواست کی کیونکہ جو الاونس دیا گیا ہے وہ موجودہ ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔

وفد نے شہر میں ایک لیبر ایکسچینج قایم کرنے کی بھی درخواست کی۔

انڈسٹریل کارپوریشن کانپور انڈسٹریل فائننس کارپوریشن نے اپنا صدر دفتر کانپور منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کارپوریشن نے اپنے سرمایہ کا ۵۰ فیصدی تجارتی کاموں پر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

گرفتاری کیلئے انعام صوبجاتی حکومت نے تھانہ گھاٹم پور کے گاؤں کے ایک مشتبہ شخص کنہیا لال کی گرفتاری کے لئے پانچ سو روپیہ کا انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا سردار ہے۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ۱۱ مارچ کو ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے عہدیداران کا انتخاب ہوا مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر ایڈوکیٹ ایم۔ ایچ بیز پریسیڈنٹ، مسٹر زین العابدین، اور حکیم نواب علی صاحب وائس پریسیڈنٹ، مسٹر ایس ایم زیدی سکریٹری اور حاجی شوکت علی صاحب خزانچی منتخب ہوئے ہیں۔

یو۔ پی خاکسار کیمپ ۱۶ و ۱۷ مارچ کو ملک شریف الدین صاحب کمانڈر کانپور خاکساروں کے زیر اہتمام صوبے کے خاکساروں کا پریڈ کے میدان میں اجتماع ہوگا۔

مسلم لیگ نسیم آباد کے حلقہ مسلم لیگ کی وارڈ کمیٹی میں اختلافات کی وجہ سے کئی پارٹیاں بن گئی ہیں۔ اختلافات دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

آدھ سیر کے اولے ۱۰ مارچ کو شیخ پور، موتی پور اور اردل پور کے گاؤں میں اولے گرے جس سے فصل بالکل خراب ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض بعض اولے پاؤ ڈیڑھ پاؤ یا آدھ پاؤ کے تھے۔ وہاں کے کاشتکاران کا ایک وفد ۱۱ مارچ کو کلکٹر صاحب سے ملا اور امداد کی درخواست کی۔

مسلم لیگ الکشن سٹی مسلم لیگ کے عہدیدران و ممبران انتظامیہ کمیٹی کا الکشن ۱۷ مارچ کو ہو رہا ہے جس نے مسلمانوں میں ایک خاص دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ دو پارٹیاں ہیں اور ہر ایک پارٹی کی طرف سے زبردست جدوجہد ہو رہی ہے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے بجٹ پر غور ہوا، بجٹ میں ۲۲۶۰۰۰۱۵۰ روپیہ کی آمدنی اور خرچ ۱۵۵۱۹۸۱ روپے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے۔

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول ہمارے اسکول کے پڑھے ہوئے حضرات کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں اسکول اپنا صد سالہ جشن منائے گا۔ اس سلسلہ میں مجھے اپنے پرانے طلبا، کے پتوں کی ضرورت ہے تاکہ میں انھیں دن اور تاریخ سے وقت پر اطلاع دے سکوں اور وہ بھی اس خوشی کے موقع پر شریک جلسہ ہو سکیں، مجھے اپنے تمام طلبا، سے امید ہے کہ وہ اپنے مفید مشوروں اور کوششوں سے اس جشن کو کامیاب بنانے کی انتہائی کوشش کرینگے، بہت سے حضرات اس صوبہ سے باہر کہیں مقیم ہونگے اگر کسی صاحب کو پرانے ایسے طلبا، کا پتہ معلوم ہو تو وہ مجھے تحریر فرمائیں۔

ہیڈ ماسٹر کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور

الکشن پٹیشن راؤ صاحب سردار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشن کے خلاف الکشن پٹیشن ٹھاکر نین سنگھ صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ڈسٹرکٹ جج صاحب کے عدالت میں دائر کیا ہے۔

مارواڑی کانفرنس مارواڑی کانفرنس ۱۵ مارچ سے ۱۷ مارچ تک پھول باغ میں ہو رہی ہے۔ کانفرنس کے پریسیڈنٹ کا جلوس بڑی شان کے ساتھ ۱۴ مارچ کو ۷ بجے پھول باغ میں لایا گیا یہ خبر ہم نے بڑے افسوس کے ساتھ سنی کہ ۱۴ مارچ کو دو بجے دوپہر کو پنڈال میں یکا یک آگ لگ گئی، پنڈال کو بیش قیمت تصویروں اور قالینوں سے سجایا گیا تھا اسلئے کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۲۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

سبد گل

ہندوستان والے کچھ ایسے بھدے مذاق کے واقع ہوئے ہیں کہ جہاں تفریح طبع کی کوئی صورت نکلی انھوں نے ناک بھوں چڑھانی شروع کر دی اور لگے اعتراض پر اعتراض کرنے۔

ان کی بد مذاقی ملاحظہ ہو کہ جب ہندوستان کی خوبصورت لڑکیاں چلمنیں توڑ کر پردے سے باہر آئیں تو لگے یہ وعظ و نصیحت فرمانے حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ مردوں کا وفد ان بے نقاب محبوبوں کی خدمت میں حاضر ہو کر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتا کہ مردوں کی برادری آپ کی شکر گذار ہے آپ نے بغیر مانگے دعوت نظر کا سامان فراہم کر دیا۔

پچھلے دنوں ہندوستان میں لڑکیوں کی دوڑ ہوئی تھی اس دوڑ میں خوبصورت لڑکیوں نے اوچھل کود میں پورا پورا حصہ لیا تھا۔

ایک صاحب کو لڑکیوں کی اوچھل کود کچھ پسند نہ آئی آپ نے کسی اخبار میں سے لڑکیوں کی اوچھل کود کی تصویریں کاٹ کر ایک خط کے ساتھ ہم کو بھیجیں اور لکھا کہ اس بے حیائی کے خلاف آواز بلند کیجیئے"۔

تصویریں بیحد دلچسپ تھیں درجنوں لڑکیاں سینے تانے ہوئے مست ہرنیوں کی طرح دوڑ رہی تھیں، کچھ لڑکیاں بانس کی مدد سے قلابازیاں کھا رہی تھیں اور ان قلابازیوں میں ان کے جسم کے اکثر حصہ ابھر کر بالکل نمایاں ہوگئے تھے دقیانوسی خیال والوں کے لئے تو واقعی یہ بے حیائی ہے مگر زندہ دل نوجوان سے پوچھئے کہ یہ تماشہ انکے ذوق نظر کیلیئے کس قدر دلکش سامان ہے

آج کل پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام لاہور میں لڑکیوں کے تیرنے اور نہانے کے لئے ایک تالاب بن رہا ہے جس میں لڑکیاں نیم عریاں لباس میں پانی میں غوطہ لگایا کریں گی، بعض اخبارات کی بد مذاقی ملاحظہ فرمیئے کہ انھوں نے اس زیر تعمیر تالاب ہی کے خلاف چیخ پکار شروع کر دی ہے۔

یہ بدمذاق اخبارات ذرا اس منظر کا تصور کریں جب سیکڑوں حسین وجمیل لڑکیاں جسم سے چپکے ہوئے حریری لباس کے ساتھ پانی میں سے ڈوبی ہوئی نکلیں گی اور ان کا بلوریں جسم لباس میں سے جھلک جھلک کر ایک طلسماتی کیفیت پیدا کر رہا ہوگا۔

خوش مذاقوں کو تو چاہیئے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کا شکریہ ادا کریں اس نے زندہ دل نوجوانوں کی دلچسپی کا ایک ایسا ذریعہ مہیا کر دیا ہے جو اس سے پہلے مفقود تھا۔

دقیانوسی خیال کے بزرگ خواہ مخواہ لڑکیوں کی بے پردگی اور اوچھل کود اور نیم عریانی لباس میں غسل پر چیں بر جبیں ہو رہے ہیں۔

لڑائی کیلئے ستر کروڑ پونڈ

لندن ۹ر مارچ وزیر خزانہ بدھوار کو لڑائی کے لئے ستر کروڑ پونڈ منظور کرنے کا مطالبہ کریں گے، ستمبر میں پچاس کروڑ پونڈ کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔

فن لینڈ کو سامان جنگ

پیرس ۸ر مارچ تازہ ترین اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ فن لینڈ کو برطانیہ اور فرانس سے فن لینڈ کو اب تک ۴۵۵ ہوائی جہاز ۶۱۷۹ توپیں ۲۵ لاکھ گولے۔ ..... ۲۵ مشین گن ۱۲۴، بھاری مشین گن ۱۵۰ انٹی ٹینک، اور اس کے علاوہ ہزاروں رائفلیں، بم، سمندری گولے، وغیرہ سپلائی کئے جارہے ہیں۔

ادب لطیف

بکھرے پھول!

از جناب شنکر سروپ صاحب بھٹناگر ایم، اے،

چلتے چلتے رک کیوں گئے۔؟

میرے سامنے بے رحم حیا نے چن چن کر پھول بچھا دیئے ہیں ....

میں ان کو اپنے پیروں سے روندتا ہوا کیسے چلوں؟ ....مگر یہ پھول تو تمہیں راستہ بھر بچھے ملیں گے!".........

تمکو انھیں پھولوں کو روندتے ہوئے چلنا پڑے گا۔ ....

"چلتے چلتے رک کیوں گئے؟"

مگر آہ!..... یہ پھول تو میرے ہی دل کے پھول ہیں میری آرزوئیں، اور امیدوں کو چن چن کر میرے سامنے کس نے بچھا دیا؟" ....

میں ان کو اپنے ہی پیروں سے پیروں سے روندتا ہوا کیسے چلوں۔ .. ..

"مگر یہ پھول تو تمہیں راستہ بھر ملیں گے"

"ابھی تو تھوڑے ہی نظر آرہے ہیں"!

آگے چل کر لاتعداد اپنے سامنے تمہیں بچھے ہوئے نظر آئیں گے ان پھولوں کو تم کو روندتے ہوئے چلنا ہی پڑے گا۔

وائسرائے کا اعلان

نئی دہلی ۱۱ر مارچ آج وائسرائے نے افتتاح کیا اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ لڑائی میں ہمیں تمام والیان ریاست کا تعاون حاصل ہے اور ہمیں تمام راؤں اور نوابوں نے اپنی وفاداری کا پورا پورا یقین دلایا ہے، لیکن ابھی تک ہم نے راجاؤں کی ذاتی خدمات طلب نہیں کیں۔

وائسرائے نے ہندوستان کے اتحاد کا بھی ذکر کیا کہ ہندوستان میں یک جہتی کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ فیڈریشن ہے۔ حکومت نے فیڈریشن کی اسکیم ملتوی کی ہے۔ اس کو ترک نہیں کیا ہے، فیڈریشن ہمارا مقصد ہے موزوں وقت آنے پر اس اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

وائسرائے نے والیان ریاست کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ریاستوں میں امن قایم رکھیں، اسکے بعد چانسلر کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا جس میں جنگ میں والیان ریاست اور وفادار رعایا کی امداد کا یقین دلایا گیا۔

ترکی میں ہوائی جہازوں کے اڈے

لندن ۱۱ر مارچ انقرہ سے ایک اطلاع ملی ہے کہ ترکی میں ہوائی جہازوں کے نئے اڈے قائم کرنے کی کوشش بڑے زور وشور کے ساتھ شروع ہوگئی ہے۔

مشرق بعید کی برطانی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف اور بحرۂ روم کی فرانسیسی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف انقرہ پہونچ گئے ہیں، وہاں انھوں نے ترکی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف سے مشورہ کیا انھوں نے ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو سے بھی ملاقات کی ترکی کے ہوا بازوں کو تربیت دینے کے لئے برطانیہ اور فرانس سے ماہر فن معلم پہلے ہی بھیجے جاچکے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ انقرہ میں اس بارے میں مشورہ ہو رہا ہے کہ مشرق قریب میں لڑائی چھڑ جانے پر تینوں ملکوں کی ہوائی فوج کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون ہو سکے

ترکی میں جہازوں کی تباہی

لندن ۹ر مارچ ترکی میں زیادہ جہاز بنانے کی ۵

عالم نسواں

عورتوں کی خوبیاں

اس زمانے میں بیکار ہیں

یوروپ اور امریکہ کے زنانہ رسائل میں عورتوں کے نہایت ہی عجیب وغریب مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں نہایت ہی لطیف انداز میں مردوں پر چوٹیں کی جاتی ہیں، ذیل میں ہم ایک مغربی خاتون کے ایک مضمون کا ترجمہ لیڈیز ریویو سے شائع کر رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ خوبی ہر حالت میں خوبی ہے اس کی ہر زمانہ اور ہر دور میں قدر کی جاتی ہے ممکن ہے کہ یہ خیال مردوں کے معاملہ میں صحیح ثابت ہو لیکن جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ اس زمانے میں عورتوں کی خوبیوں کے مقابلہ میں ان باتوں کی زیادہ تر قدر کی جاتی ہے جو عورتوں کی حقیقی وقار کے لئے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔

اگر آپ غور کریں گی تو آپ کو پتہ چلیگا کہ ہزار میں سے ایک مرد بھی ایسا نہیں ہے جو نیک اور سلیقہ شعار عورتوں کو پسند کرتا ہو حالانکہ ہر مرد یہی کہتا ہے کہ عورتوں کا بہترین جوہر ان کی نیکی اور سلیقہ مندی ہے۔

لیکن افسوس کہ سلیقہ شعار اور نیک عورتوں کی مردوں کی نظر میں کوئی قیمت نہیں ہے۔

میرے اس قول کا ثبوت آپ کو اس چیز سے مل سکتا ہے کہ مرد زیادہ تر ان عورتوں سے شادی کے خواہشمند نظر آتے ہیں، جو یا تو خوبصورت ہوں یا دولتمند خواہ ان کا کیریکٹر کتنا ہی مشتبہ کیوں نہ ہو چنانچہ خوبصورت اور دولتمند لڑکیوں کے گرد ہمیشہ آپ نوجوانوں کا گروہ دیکھیں گی۔

اس کے برخلاف وہ لڑکیاں جو سنجیدہ متین اور نیک ہیں ان کی جانب نوجوان توجہ کرنا کچھ ضروری نہیں خیال کرتے، اس لئے کہ ان کا معیار انتخاب صرف نفسانیت پر مبنی ہے۔

فلم ایکٹریسوں کی زندگیاں جیسی کچھ ہوتی ہیں اس سے کون واقف نہیں سو میں سے پچانوے ایکٹریسیں اپنے خاوند سے طلاق لے چکی ہیں۔ اخلاقی معیار پر ان کی زندگی مشکل ہی سے پوری اترتی ہے لیکن اس کے باوجود ہر ایکٹریس کے پاس شادی کے روزانہ سیکڑوں پیغامات آجاتے ہیں یہ ہے مردوں کا معیار انتخاب اس سے اندازہ لگائیے کہ مرد نیک اور سلیقہ مند عورتوں کو پسند کرتے ہیں یا ان شوخ اور طرار لڑکیوں کو جن کا نیکی اور سلیقہ مندی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

میں صاف الفاظ میں کہدینا چاہتی ہوں کہ عورت کے معاملہ میں مرد بالکل اندھا ہے اس میں ذرا بھی عقل نہیں ہوتی وہ ہر اس لڑکی کے چکر کاٹنے لگتا ہے جو اسے بھلی معلوم ہو خواہ اخلاقی معیار پر وہ کتنی ہی پست کیوں نہ ثابت ہو کیونکہ مرد صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کا وقت اچھی طرح سے کٹ جائے وہ عورت کے ذریعہ اپنی زندگی نہیں سنوارنا چاہتا بلکہ عیش پرستی اس کا حقیقی منشا رہے۔

ایک طبقہ مردوں کا وہ ہے جو عورت کے ذریعہ سے تجارت کرتا ہے یعنی دولتمند عورتوں کو صرف اس لئے ٹٹولتا ہے کہ ان عورتوں کے ذریعہ اس کی اقتصادی حالت سنبھل سکے اور وہ بغیر کسی محنت ومشقت کے دولت سے کھیل سکے ایسے مردوں کا معیار نہ عورت کا حسن ہے نہ اخلاق ان کا معیار صرف روپیہ ہے۔

ان حقائق سے اندازہ لگائیے کہ اس زمانے میں اچھی شریف اور نیک عورتوں کی زندگی کس قدر مصیبت بن گئی ہے، گویا مردوں نے اپنے پست کیریکٹر سے عورتوں کو مجبور کر دیا ہے ۴

بچوں کی دنیا

ہندوستان سے امریکہ

از سعید انصاری صاحب بی اے جامعہ

گذشتہ سے پیوستہ

میں بدنصیب بغیر کسی سے سلام و وداع کیے اس طرح روانہ ہوا۔

تقریباً بارہ بجے دن کے ہمارے جہاز نے لنگر اٹھایا تھوڑی ہی دیر کے بعد کھانے کی گھنٹی بجی، جہاز کا ملازم آیا، اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بولا کہ لنچ تیار ہے ادہر چلئے میں اس کے پیچھے پیچھے ہولیا اور ایک پر پیچ راستے سے اوپر پہونچا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑے سے کمرے میں میزیں لگی ہوئی ہیں چار چار آدمی اس پر بیٹھے ہوئے ہیں ایک ایک کی ٹولی ساتھ ساتھ بیٹھی ہوئی ہے چھری اور کانٹے رکھے ہوئے ہیں اور نہایت باقاعدہ ہر میز پر ایک ایک ملازم تعینات ہے میں بھی ایک میز پر چپکے سے جاکر بیٹھ گیا اور اپنے آس پاس کے ساتھیوں کی دیکھا دیکھی میں نے بھی پہلے نیپکن اٹھایا اور اسے اپنے آگے ٹانگوں پر رکھا، چھری اور کانٹا ہاتھ میں لیا لیکن یہ احتیاط سے دیکھ لیا کہ لوگ کس ہاتھ میں چھری پکڑتے ہیں اور کس ہاتھ میں کانٹا۔

اس لئے کہ اکثر لوگوں کو اس کا مذاق اڑاتے سنا تھا، پھر یہ دیکھا کہ لوگ کھاتے کس طرح ہیں، غرض یہ مغربی زندگی کا پہلا سبق تھا جو اس طرح سے میں نے ہر چیز کو قدم قدم سیکھا۔

لیکن مغربی سفر کا پہلا تجربہ جو کم وبیش ہر ایک کو نہایت تلخی کے ساتھ اٹھانا پڑتا ہے ابھی باقی تھا، ابھی جہاز ساحل سے کچھ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا، اور ہم لوگوں نے ابھی اپنا کھانا بھی نہیں ختم کیا تھا کہ وہ آزمائش اور امتحان کی گھڑی آپہونچی اور جہاز نہایت زوروں کے ساتھ حرکت کرنے لگا کبھی چھری گوشت پر پڑتی تو کبھی کانٹا چھری پر پڑتا اور لقمہ کھانیے کو کانٹا منھ کے اندر پہونچنے کے بجائے، منھ کے اوپر لگ جاتا ہے، القصہ ایک تو یونہی اس سبق میں کچے تھے دوسرے اس حرکت نے اور بھی جان مصیبت میں ڈال دی۔

تھوڑی دیر میں محسوس ہوا کہ اب تو کھانے کو بھی طبیعت نہیں چاہتی ہے کیا کم تھا کہ نئے اور اجنبی قسم کے کھانے دیکھ کر طبیعت میں کچھ میلان نہ تھا، دوسرے اندر سے متلی اور قے کی کیفیت محسوس ہونے لگی پھر تو مجھے میز سے اٹھنا ہی پڑا اور لڑکھڑاتا لڑکھڑاتا اپنے کمرے میں پہونچا لیکن اس تمام کیفیت میں اگر کوئی چیز قابل تسکین تھی تو یہ کہ بعض اور لوگوں کی حالت مجھ سے بھی زیادہ خراب تھی۔

۴ کہ وہ نسوانی خوبیوں کو چھوڑ کر ان عیوب کو اختیار کرلیں جو مردوں کی نظر میں محبوب ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور کا مرد عورتوں کی گمراہی، اور اخلاقی بردباری کا سب سے بڑا سبب ہے، اور یہ مرد کا اتنا بڑا جرم ہے کہ جس پر اسے سخت سے سخت سزا دی جاسکتی ہے لیکن قانون مردوں کے ہاتھ میں ہے، عدالتیں مردوں کے قبضہ میں ہیں پھر بھلا کون ان کو سزا دے سکتا ہے۔

۵ کوشش کیجارہی ہے یہ جہاز برطانوی کمپنیوں کے زیر اہتمام تیار کئے جادیں گے، اس کے لئے بیس کروڑ پونڈ کی رقم منظور کی گئی ہے۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں میں مسخرے

ہندوستانی فلموں میں جہاں اور بہت سی کمزوریاں موجود ہیں وہاں ایک یہ بھی لغویت موجود ہے کہ یہاں کی ہر فلم میں خواہ وہ کتنی ہی سنجیدہ کیوں نہ ہو کسی نہ کسی مسخرے کا کیریکٹر ضرور ٹھونس دیا جاتا ہے۔

ہندوستانی فلموں میں "مسخرہ پن" کی لغویت اس تھیٹریکل دور کی یادگار ہے جبکہ کوئی تھیٹریکل ڈرامہ اس وقت تک اسٹیج ہی نہیں کیا جاتا تھا۔ جب تک کہ اس ڈرامہ میں تین چار مسخرہ پن کے سین نہ ہوں۔

اسی تھیٹریکل لغویت کا اثر ہندوستانی فلم انڈسٹری پر بھی پڑا چنانچہ ہندوستان میں مشکل ہی سے کوئی ایسی فلم تیار ہوتی ہوگی جس میں کسی نہ کسی حد تک مسخرہ پن کی لغویت موجود نہ ہو۔

فلموں میں یہ مسخرہ پن اس لئے خصوصیت کے ساتھ رکھا جاتا ہے کہ ناظرین اس سے خوش ہوں لیکن فلم سازوں کو یہ معلوم نہیں کہ سنجیدہ فلموں میں یہ مسخرے پن کا پیوند بجائے اس کے کہ پبلک کے لئے کوئی دلچسپی پیدا کرے، پبلک کے دل ودماغ کے لئے بار ثابت ہوتا ہے۔

ایک دو نہیں بلکہ ایسی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ سنجیدہ فلموں میں مسخرے پن کے پیوند نے اچھی خاصی فلم کو غارت کر دیا ہے۔

فلمسازوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ زمانہ بدل چکا ہے حالات تبدیل ہو رہے ہیں اب تماشہ کو تماشہ سمجھ کر نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ ہر فلم کو پبلک عقل کی کسوٹی پر بھی کسنے کی عادی ہوگئی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ وہ مسخرے پن کی اس لغویت کو سنجیدہ فلموں سے بدل دیں اور اس عیب کو دور کردیں۔

ہمارے خیال میں فلمسازوں کو چاہیئے کہ اپنی تصویروں کو دو حصوں میں تقسیم کردیں ایک حصہ تو سنجیدہ تصاویر کی ہو جو سنجیدہ واقعات پر تیار کی جائیں، اور دوسری قسم مذاحیہ تصاویر کی ہو جو اول سے لے کر آخر تک بہترین مذاحیہ ٹکڑوں سے پر ہوں، ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان کے ذمہ دار فلم ساز اور فلم ڈائرکٹر صاحبان ہمارے اس مشورے پر غور کریں گے۔

جرمنی کا وزیر خارجہ اٹلی میں

روم ۱۰ر مارچ جرمن کا وزیر خارجہ ہر وان رابن ٹروپ آج صبح برلن سے روم پہونچ گئے اسٹیشن پر اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ چیانو اور دفتر خارجیہ کے اعلیٰ افسروں نے خیر مقدم کیا، آتے ہی ہر وان رابن ٹروپ نے سائنور مسولینی سے ملاقات کی، جرمن سفیر اور کاونٹ چیانو بھی بات چیت کے وقت موجود تھے۔

ایک کمیونک میں بتلایا گیا ہے کہ سائنور مسولینی سے ہر وان رابن ٹروپ نے ملاقات کی اور تقریباً ۱½ گھنٹے تک دوستانہ طریقے پر بات چیت جاری رہی ملاقات کے وقت جرمن سفیر اور کاونٹ چیانو بھی موجود تھے، کل پھر سائنور مسولینی اور ہر وان رابن ٹروپ کے درمیان ملاقات ہوگی ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کس معاملہ پر بات چیت ہوئی لیکن خیال ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا گیا، ہر وان رابن ٹروپ اٹلی کے پوپ سے کل ملاقات کریں گے۔

تجربہ کار مبصروں کا کہنا ہے کہ ہر وان رابن ٹروپ کیساتھ قانونی مشیر ڈاکٹر گوس کی موجودگی کا عام طور پر یہ مطلب ہوتا ہے کہ کوئی سمجھوتہ زیر تجویز ہے، برلن کے غیر جانبدار نامہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ روس، اور اٹلی کے درمیان مصالحت کرانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ فن لینڈ کے معاملہ میں مداخلت کرنے کی اجازت دیدی جائے۔

اقوال زریں

خیرات ایسے پوشیدہ طور پر کرو کہ بالکل کسی کو حتی کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہو۔

یاقوت سب پہاڑوں میں، موتی سب سیپیوں میں سادھو سب جگہ اور چندن ہر جنگل میں نہیں ہوتا۔

ایسے امتحان کو جسکی امید نہ ہو یاد نہ کرو۔

جرمن سرنگوں کا مقابلہ

لندن ۹ مارچ۔ فرانسیسی جہاز "مناوی فرسٹ" کے جہازیوں کو اٹھانے کے بعد برطانی جہاز "تھورسٹن" (۳۰۷۲) ایک سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ اس کے چار جہازی بچا لئے گئے ہیں۔ تھورسٹن میں بیس جہازی تھے۔

لورپول کا جہاز "کونسلر" (۵۰۶۸ ٹن) شمال مغربی ساحل پر دشمن نے ڈبو دیا۔ اس کے جہازی شمال مغربی بندرگاہ پر اترے جن میں ۵۱ ہندوستانی بھی تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے بتلایا کہ بڑے زور سے ایک دھماکہ ہوا جس سے دو اشخاص زخمی ہو گئے۔

جرمنی کی مقناطیسی سرنگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ کے سیکڑوں سوداگری جہازوں کو اور دوسرے جہازوں کو غیر مقناطیسی بیلیٹوں سے مسلح کر دیا گیا ہے۔

یو۔پی کا معافی لگان

الہ آباد ۱۱ مارچ۔ ایک استصواب کے جواب میں الہ آباد ہائی کورٹ کی مکمل بنچ نے فیصلہ دیا کہ یوپی کا معافی لگان کا قانون بابت ۱۹۳۹ء ضابطہ کے اندر نہیں ہے اور وہ یوپی اسمبلی کے اختیار میں نہ تھا۔ ابتدائی اپیل جس سے یہ استصواب پیدا ہوا وہ زرتھکیہ کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تھی۔ معافی لگان کا قانون کانگریسی حکومت کے پاس کئے ہوئے اہم قانونوں میں سے ایک تھا۔

خیال ہے کہ یہ معاملہ فیڈرل کورٹ میں پیش ہوگا

اگر آپ بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات، و تمباکو خوردنی مشکی زعفرانی نقرئی کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں۔ قنوج
شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۱۲

موج تبسم

بیوی (خادمہ سے) دیکھو میرا پیارا بچو کا ہے اس کے کھانے کے لئے کچھ لاؤ۔
شوہر بیوی تم بڑی مزاجدان ہو گئی ہو واقعی مجھے بھوک معلوم ہو رہی تھی، مگر میں نے خوف کی وجہ سے کچھ بھی نہیں کہا۔
بیوی خاموش رہو جی! میں نے تمہارے لئے نہیں، اپنے پیارے کتے کے لئے کہا ہے۔

قرضخواہ (نوکر سے) آخر ان کے ملنے کا کوئی وقت بھی ہے۔
ملازم وہ صرف مکان اس وقت آتے ہیں جب ان کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اب کوئی قرض خواہ مکان پر نہ آسکے گا۔
قرضخواہ وہ کون سا وقت ہے۔
ملازم جس وقت آپ نہ آسکیں۔

ایک شخص اپنی بدمزاج بیوی کے جنازے کے ساتھ گردن جھکائے ہوئے خاموش غمگین جا رہا تھا۔ اتفاق سے اثنائے راہ میں کسی بچہ نے ایک پتھر پھینکا اور وہ اس شخص کے سر پر آکر لگا۔ شوہر نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔
معلوم ہو گیا کہ بیوی تم بخیریت تمام آسمان پر پہونچ گئیں۔

پروفیسر (میڈیکل کالج کے طلباء سے) اگر خوردبین سے کسی کتے کے پھیپھڑے کا معائنہ کیا جائے تو بتاؤ کیا دکھائی دے گا۔
طالب علم وہی دکھائی دے گا جو کتے کے پھیپھڑے میں ہوگا۔
پروفیسر میں یہی تو پوچھتا ہوں کہ آخر کتے کے پھیپھڑے میں کیا ہوگا۔
طالب علم وہی جو آپ کے پھیپھڑے میں ہو سکتا ہے

دیہاتی "کیا اس شہر کے قاضی آپ ہی ہیں"
قاضی جی ہاں! مجھ ہی کو شہر قاضی کہا جاتا ہے۔
دیہاتی قاضی صاحب کے سامنے سوا روپیہ رکھتے ہوئے۔ جناب یہ فیس حاضر ہے۔ میری پہلی بیوی تو مر گئی ہے مہربانی فرما کر دوسری بیوی کا انتظام کر دیجئے۔

ماسٹر بتاؤ! سب سے خطرناک اور تباہ کن سیلاب کونسا ہوتا ہے
طالب علم :۔ جو عورت کی آنکھوں سے نکل کر اس کے خوبصورت رخساروں پر بہتا ہے۔

دلچسپ معلومات

اٹھارہ من کا سنگ شہاب

نواح کوئنز لینڈ میں کچھ عرصہ ہوا آسمان سے ساڑھے سو سیر کا ایک آہنی گولہ گرا تھا حال میں اس گولے کو امریکہ میں لایا گیا ہے اور ڈاکٹر ایکور فرنگٹن ماہر معدنیات نے اس سنگ شہاب کا معائنہ کیا ہے۔

ڈاکٹر موصوف کی جانچ کے مطابق اس گولہ میں ۹۳ فی صدی لوہا کچھ نکل اور دیگر معدنیات بھی شامل ہیں۔

مرطوب موسم میں انجنوں کی طاقت

ترٹی خشکی کے موسم میں آٹو پیل انجن کی طاقت زیادہ ہو جاتی ہے اکثر موٹر والوں کا خیال ہے کہ جب آب و ہوا مرطوب ہوتی ہے تو موٹر بہترین کام کرتا ہے، لیکن ایک رسدگاہ میں اس کے متعلق جو تجربہ کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جوں جوں موسم میں نمی تری یا رطوبت بڑھتی جاتی ہے ویسے ہی انجن کی طاقت میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔

جب رطوبت کا درجہ بڑھ جاتا ہے تو انجن کی شرح حرارت کمی محسوس کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی رفتار مدھم ہو جاتی ہے۔

شہد کی مکھیوں کے تنفس کا امتحان

کیلوفورنیا یونیورسٹی کے پروفیسر جی ایچ، والنس نے شہد کی مکھیوں کی جانچ کر کے یہ دریافت کیا ہے کہ موسم سرما میں شہد کی محال میں کوئی کام نہیں ہوتا۔

مکھیاں ہوا سے رطوبت حاصل کرتی ہیں جو موسم گرما میں جب وہ شہد بنانے میں مصروف ہوتی ہے، اپنی سانس کے ذریعہ پچیس گنہ زیادہ رطوبت خارج کر دیتی ہے، ڈاکٹر موصوف کے خیال میں محال کے صحت بخش ہونے کا یہ اب ایک امکانی دیباچہ ہے۔

ڈیڑھ سو سال کا سن رسیدہ کچھوا

لندن کے چڑیا خانے میں بہت بوڑھے بوڑھے کچھوے ہیں جیمیں ایک کچھوا ڈیڑھ سو سال کا ہے جس کا قد ۴ فٹ لمبا ہے اور تین تین دن سویا کرتا ہے۔

افسانہ

عورت کا جادو

از جناب رفیعی صاحب (اجمیری)

میں جو سمجھتا تھا کہ دنیا کی کوئی عورت میرے دل کو ذرہ بھر بھی متاثر نہیں کر سکتی، جب اس کا حقیقی موقعہ آیا تو ایک لمحہ کے لئے بھی مزاحمت کی تاب نہ لاسکا اور میری ساری رعونت صنم کدہ آذری کی ایک سب سے زیادہ جمیل مورت نے اپنے برہنہ پاؤں کے نیچے ایک کیڑے کی طرح مسل ڈالی!۔

کسے خبر تھی کہ احمد آباد، اور بمبئی کے درمیان ایک ایسا آتشکدہ مل جائے گا جہاں دل کی سی متاع گرانمایہ نثار کرنے کے باوجود اپنے ایثار و عبودیت پر کچھ زیادہ تسکین حاصل نہ ہوگی۔ فطرت ہنس رہی تھی، مضحکہ اڑا رہی تھی مجھے تباہ کرنے پر تلی ہوئی تھی جس وقت بڑودے کے اسٹیشن پر گی، میرا اسرار اسکون واعتماد ایک شعلہ مضطر کی صورت میں تبدیل ہو کر رہ گیا!

میرا کمپارٹمنٹ اتفاق سے صدر دروازے کے سامنے ہی آکر رکا جہاں سے مسافر آجا رہے تھے میں کھڑکی میں سے سر نکالے بیٹھا تھا اور مسافروں کی گھبراہٹ، بدحواسی، اور کشمکش کا تماشہ دیکھ رہا تھا، دفعتاً مسافروں کے ہجوم میں مجھے ایک نہایت ہی کثیف، اتنی کثیف کہ خیال اس سے تکلیف ہوتی ہے، ساری کے نیچے دو بے انتہا سپید حسین دلکش پاؤں نظر آئے میں نے متعجب ہو کر، صرف متعجب ہو کر آنکھ اوپر اٹھائی اور پھر مجھے نہیں معلوم کیا ہوا۔

میرا دل مجنونانہ طور پر جست و خیز کرنے لگا سانس کی آمد و شد خطرناک حد تک تیز ہو گئی اور میرے تمام بدن میں ایک سناٹا سا آگیا آہ! وہ الجھے ہوئے سنہری بال جن میں آفتاب کی شاعیں بند تھیں وہ تھکی ہوئی مضمحل آنکھیں جو ایک عالم کو اداس کر دیں وہ پژمردہ چہرہ وہ تلخی چشیدہ ابشرہ جو ایک دنیا کو سینہ کوبی پر آمادہ کر دے!

آہ میں نے اسے دیکھا اور ایک دلخراش تڑپ، ایک جانکاہ بے چینی، کے ساتھ میرا سارا وجود سرتاپا سجدہ بن گیا!۔

میں مسحور و مبہوت ہو کر غیر ارادی طور پر اپنے ڈبے سے نکلا مجھے قطعاً کوئی احساس نہ تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں، میں ایک خود فراموشی کی حالت میں اس ڈبے تک گیا، جہاں وہ ابھی بیٹھی تھی مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کرتا، اور کیا کہتا، اگر میرے اس جسارت آمیز اقدام پر اس کے ساتھ کی ایک مکروہ صورت بڑھیا اپنی نگاہ تیز سے میری بیخودی کو زائل نہ کر دیتی، میں خفیف ہو کر واپس لوٹا اور اتفاقی طور پر میری توجہ اس بڑھیا کی شخصیت کی طرف منعطف ہو گئی مجھے یقین کامل ہو گیا تھا کہ یہ بڑھیا اس آفت جاں کی ماں تو ہرگز نہیں ہو سکتی، غالباً کوئی اور رشتہ دار ایسے شیطانی وجود، اس ملکوتی پیکر کے ساتھ وابستہ کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔

پھر کون ہے! میرے دل میں خوفناک اوہام و اشتبہات پیدا ہونے لگے اور جتنی میں نے ان کو محو کرنے کی کوشش کی اتنے ہی محکم ہوتے گئے یہاں تک کہ فرط دہشت سے میرا بدن پھٹنے لگا مگر جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوگا یہ قلب کی آواز اور محبت کی پکار تھی اس کے بعد میری یہ حالت تھی کہ ہر اسٹیشن پر اتر کر قلب مجروح کی جراحت طلبی کا سامان بہم پہونچاتا اور زخم کہن کے ساتھ ایک تازہ زخم اور لگاتا وہ بڑھیا ہر بار میری طرف دیکھتی اور میرے شبہات اور زیادہ قوی ہوتے جاتے لیکن اس کا فرا جرالڑکی نے ایک دفعہ بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا وہ اپنے مغموم چہرے کو اپنے دونوں نازک ہاتھوں میں لئے نظر جھکائے بیٹھی تھی ہائے میرا دل اس کو دیکھ دیکھ کر کیا چاہتا تھا۔

آہ! اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم میری قلب ماہیت پر کیا کہو گے تو بتا دیتا کہ کیا چاہتا تھا!۔

وہ ایک نہایت کثیف ساری پہنے ہوئے تھی مگر چودھویں رات کا چاند بھی ابر غلیظ میں سے کبھی اتنا جمیل نظر نہ آیا ہوگا!!۔

پاؤں کے چکر کی وہی حالت تھی اور دل کی وحشت سامانیوں کا وہی عالم، یہاں تک کہ گاڑی "گرانٹ روڈ" پر پہونچی، جہاں مجھے کچھ دیر کے لئے اترنا ضروری تھا۔ وہ بڑھیا بھی اس مخزن جمال کیساتھ یہاں اتری میں اسی کشمکش میں تھا کہ اب کیا کرنا چاہئے کہ میری نظر میرے ایک محسن دوست اشرف نامی پر پڑی جو محکمۂ سراغرسانی کے انسپکٹر ہیں میں دوڑ کر ان کے پاس پہونچا اور قبل اس کے کہ وہ مجھے دیکھ کر کچھ کہیں میں نے انگلی سے اشارہ کر کے اس بڑھیا کے متعلق پوچھا انھوں نے متحیر ہو کر جواب دیا وہ میرے شبہ کو یقین سے بدل دینے والا تھا ہاں اب کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی کہ یہ قحبۂ دلامہ اس لڑکی کو کسی فریب سے یہاں لے آئی ہے میں نے پریشان ہو کر اشرف سے امداد کی درخواست کی جو انھوں نے فوراً منظور کر لی اور ایک سپاہی کو حکم دیکر اس بڑھیا کو روک لیا، اور سارا واقعہ طشت ازبام ہو گیا۔

مختصر یہ کہ اس لڑکی کا نام "نوشابہ" تھا ماں کا پہلے انتقال ہو چکا تھا باپ "دلدار بھی" بڑودہ کے ایک نہایت دولتمند تاجر تھے، لیکن انھوں نے ایک دوسرے ہم پیشہ کی رقابت سے نقصان عظیم اٹھایا اس صدمے سے وہ جانبر نہ ہو سکے بہت ہی مفلسی کے عالم میں مرے اور ان کی اکلوتی لڑکی "نوشابہ" زمانے کے رحم و کرم پر چھوڑ دی گئی، اتنا کہدینا کافی ہوگا کہ اس ناز و نعم میں پلی ہوئی نازنین کو شدید ترین سختیوں سے متصادم ہونا پڑا۔

چند روز ہوئے کہ یہ پیرزن رسی نژاد جس کا کام ہی یہ ہے بڑودہ پہونچی اور اب اس کو یہ امید دلا کر بمبئی لائی ہے کہ یہاں کافی شریفانہ مشاغل دستیاب ہو سکتے ہیں۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم اپر ملاحظہ کیجئے)

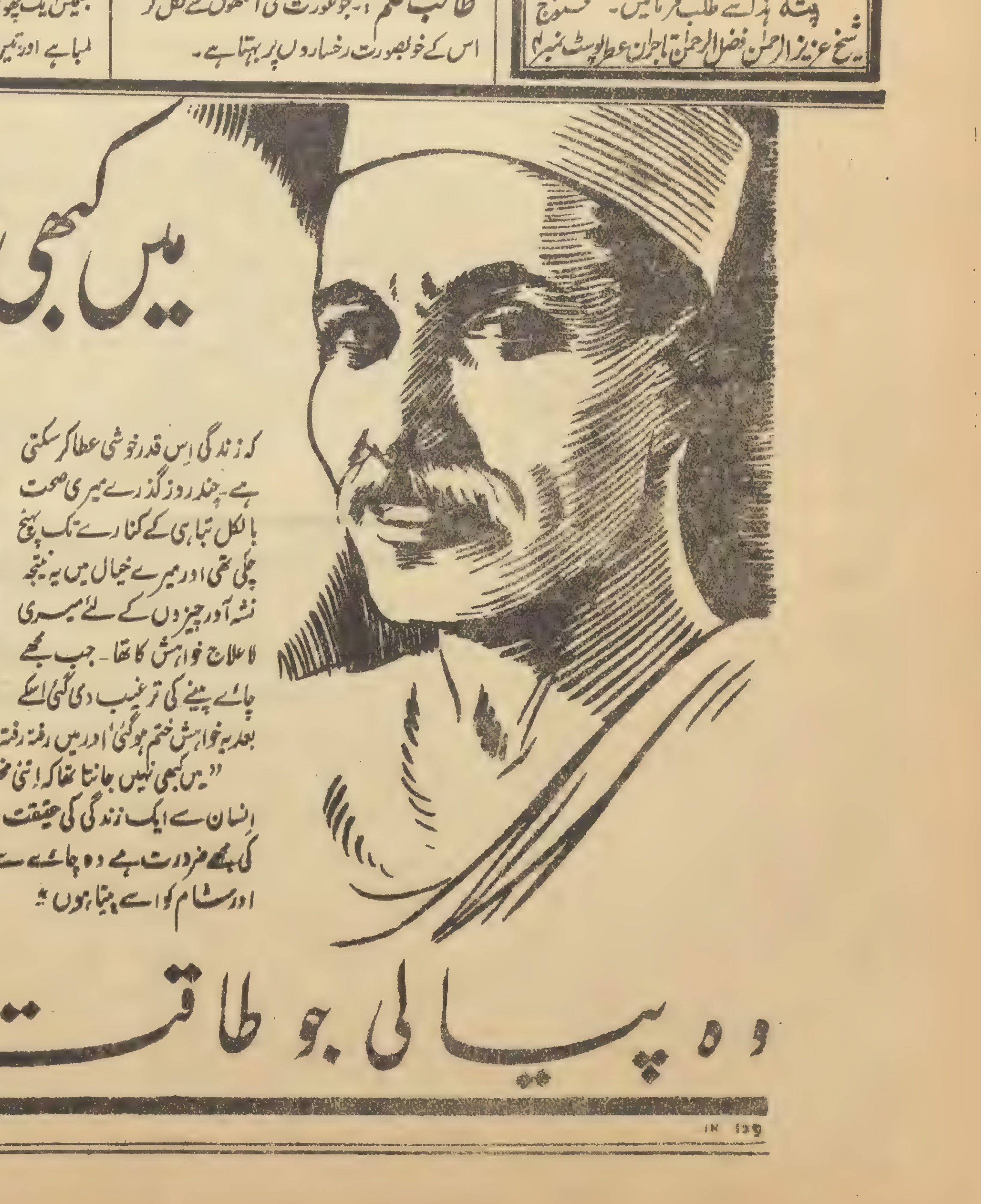

میں کبھی نہیں جانتا تھا....

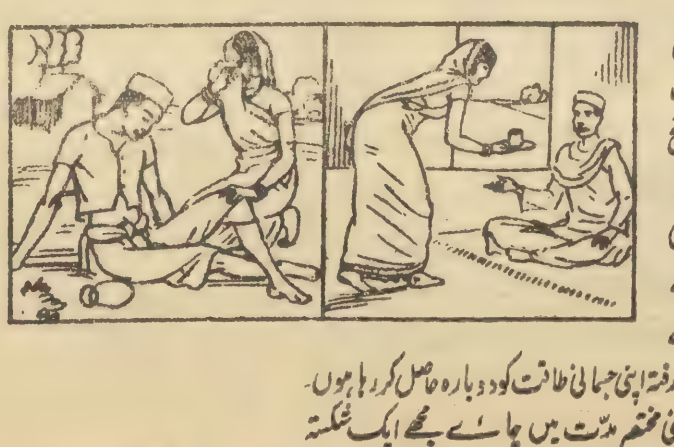

کہ زندگی اس قدر خوشی عطا کر سکتی ہے۔ چند روز گذرے میری صحت بالکل تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی تھی اور میرے خیال میں یہ نتیجہ نشہ آور چیزوں کے لئے میری لاعلاج خواہش کا تھا۔ جب مجھے چائے پینے کی ترغیب دی گئی اسکے بعد یہ خواہش ختم ہو گئی اور میں رفتہ رفتہ اپنی جسمانی طاقت کو دوبارہ حاصل کر رہا ہوں۔

"میں کبھی نہیں جانتا تھا کہ اتنی مختصر مدت میں چائے مجھے ایک شکستہ انسان سے ایک زندگی کی حقیقت جاننے والا انسان بنا دے گی۔ جسقدر توانائی کی مجھے ضرورت ہے وہ چائے سے حاصل ہو جاتی ہے، اور میں صبح، دوپہر اور شام کو اسے پیتا ہوں"

وہ پیالی جو طاقت بخشتی ہے

صلح نہ ہوئی تو اتحادی پوری طاقت سے فن لینڈ کی مدد کرینگے

لندن ۱۱ مارچ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس پہلے ہی حکومت فن لینڈ کو مطلع کر چکی ہیں کہ اگر مزید امداد کی اپیل کی گئی تو ہم فن لینڈ کو فوراً ہی امداد بھیجدیں گے اور ہمارے پاس جتنی طاقت اور ذرائع ہیں سب فن لینڈ کے لئے استعمال کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے یہ اعلان مسٹر اٹیلی کے سوال کے جواب میں کیا جبکہ آپ سے یہ دریافت کیا گیا آیا فنلینڈ اور روس کے درمیان صلح کی بات چیت کے بارے میں وہ کوئی بیان دینگے

مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ ہاؤس کو یہ بات معلوم ہے کہ حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ دونوں فن لینڈ کی مادی امداد کر رہی ہیں اور اس سے فن لینڈ کی طاقت میں ایک زبردست اضافہ ہوا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ اس وقت میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے جو میں روس اور فن لینڈ کی صلاح کے بارے میں ہاؤس کو دے سکوں۔

ضمنی سوالوں کے جواب میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ حکومت برطانیہ سے کوئی مداخلت کی درخواست کی گئی ہے؛ لیکن ایک موقع تھا جبکہ موسیو میسکی نے چند شرطوں کا ذکر کیا تھا جو کہ حکومت روس فن لینڈ کے روبرو پیش کرنے کو تیار تھی لیکن حکومت برطانیہ نے وہ تجویزیں فن لینڈ کے روبرو پیش کرنا مناسب نہیں خیال کیا۔

مسٹر چیمبرلین نے مسٹر اٹیلی سے کہا کہ فن لینڈ کو جو مدد دی جائے گی وہ لیگ کے ریزولیوشن کے مطابق ہوگی دوسری حکومت کے تعاون کا جہاں تک تعلق ہے میں نے اپنے ساتھ فرانس کو شامل کیا ہے، میں نہیں کہہ سکتا کہ اور دوسری حکومتیں کیا کریں گی۔

مسٹر کرک ووڈ نے دریافت کیا کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم روس کے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہیں؟

مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا، ابھی تک یہ اعلان اس حد تک نہیں کیا گیا ہے۔

دریافت کیا گیا آیا حکومت فن لینڈ کو فوج بھیجنے کیواسطے تیار ہے، اور اگر تیار ہے تو کیا وہ ناروے کی غیر جانبداری کی خلاف ورزی کرنے کو تیار ہے۔؟

مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ میں نے جو بیان دیا ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

رائٹر کا لابی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فن لینڈ کے بارے میں وزیر اعظم کے بیان کا یہ مطلب ہے کہ اگر فن لینڈ نے اپیل کی تو برطانیہ اور فرانس امداد دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔

بعد کو وزیر اعظم کی کوٹھی سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے کہ فن لینڈ کو امداد دینے کے بارے میں وزیر اعظم کے بیان سے چونکہ غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے اس لئے وزیر اعظم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حکومت فن لینڈ کی جانب سے مزید امداد کے لئے کوئی اپیل نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کے موصول ہوتے ہی فرانس اور برطانیہ دونوں اپنی پوری طاقت کے ساتھ فن لینڈ کی امداد کرنے کو تیار ہیں۔

باخبر حلقوں میں اس خبر کی تردید کی جارہی ہے کہ سوئڈن نے سامان جنگ اور فوج دینے کا وعدہ کر لیا ہے بشرطیکہ اتحادیوں کی امداد فیصلہ کن نوعیت رکھتی ہو معلوم ہوا ہے کہ سوئڈن پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اتحادی فن لینڈ کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ حکومت سوئیڈن ٹرانسپورٹ کی سہولت بہم پہونچائے، لیکن حکومت سوئڈن نے ابھی تک اپنے رویہ کا اظہار نہیں کیا۔

غیر ملکی سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ سے اتحادیوں اور سوئڈن کے تعلقات میں بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہوگئی ہے

روس اور فنلینڈ میں صلح ہوگئی

ماسکو ۱۳ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فنلینڈ اور روس کے درمیان صلح ہوگئی ہے اور صلح کی شرطوں پر دونوں جانب سے دستخط ہوگئے ہیں۔ روس کی طرف سے وزیر اعظم مولوٹوف موسیو زیڈنو اور جنرل وسیلو سکی نے اور فنلینڈ کی طرف سے ڈاکٹر ریٹی، موسیو پاسیو کی اور موسیو والڈن نے دستخط کئے۔ صلح کی شرطوں کے مطابق آج دوپہر سے لڑائی بند ہوگئی۔ اور ۱۵ مارچ تک روسی فوج واپس چلی جائے گی۔ صلح کی مندرجہ ذیل شرطیں قرار پائی ہیں (۱) فنلینڈ کریلیا کی خاکنائے کا علاقہ اور جھیل لڈوگا علاقہ روس کے حوالہ کر دے گا۔ اور ہانگو کی بندرگاہ اور اس کے آس پاس کا علاقہ تیس سال کے پٹہ پر روس کو دے گا۔ اس کے بدلے روس فنلینڈ کو ۲۰ ہزار پونڈ سالانہ کرایہ دے گا (۲) پٹسامو کے علاقہ سے روس اپنی فوجیں ہٹالے گا (۳) قطب شمالی میں روس اپنا بحری بیڑہ قایم کرے گا (۴) فنلینڈ کو جنگی جہاز رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی (۵) روس کو سوئیڈن اور ناروے کے ساتھ تجارت کرنے کی اجازت ہوگی اور فنلینڈ کسٹم وغیرہ چارج نہیں کرے گا (۶) روسی فوجیں ۱۵ مارچ تک واپس چلی جائیں گی (۷) اس کے فوراً بعد ہی تجارتی بات چیت شروع ہو جائے گی (۸) دس روز کے اندر فنلینڈ کی پارلیمنٹ اور روس کی سپریم کونسل اس سمجھوتہ کی تصدیق کر دیں گے

لڑائی سے پہلے روس کی کیا شرطیں تھیں؟

لندن ۱۳ مارچ۔ روس اور فنلینڈ کی لڑائی ۳۰ نومبر کو شروع ہوئی تھی۔ ٹھیک ساڑھے تین مہینے جاری رہی اندازہ ہے کہ اس لڑائی میں تین چار لاکھ روسی مارے گئے۔ روسیوں کی روزانہ ہلاکتوں کا اوسط چار اور پانچ ہزار کے درمیان تھا۔ روس نے شروع میں صرف دو بڑے مقصد ظاہر کئے تھے ایک یہ کہ وہ اپنی راجدھانی لننگریڈ کی حفاظت کا بہتر انتظام کر سکے۔ دوسرا یہ کہ روس کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ فنلینڈ اس کے ساتھ مستقل طور پر دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ ان دونوں مقصدوں کو حاصل کرنے کے لئے روس نے لڑائی سے پہلے ذیل کی شرطیں فنلینڈ کے سامنے رکھی تھیں۔

(۱) خلیج فنلینڈ کے دونوں طرف توپیں لگادی جائیں

(۲) لننگریڈ کے مغرب میں فنلینڈ میں جو جزیرے ہیں انکا راستہ بند کر دیا جائے۔

۳۔ فنلینڈ کی خاکنائے کریلیا کی سرحد کو موجودہ جگہ سے ہٹا دیا جائے اور بیس میل کا علاقہ جسمیں مینر ہیم لائن ہے روس کے حوالہ کر دیا جائے۔

(۴) بندرگاہ ہانگو اور آس پاس کا علاقہ تیس سال کے لئے روس کو پٹہ پر دیدیا جائے جہاں بحری اڈہ قایم کیا جائے۔

(۵) خلیج فنلینڈ کے جنوبی ساحل پر بلڈسکی کا بحری اڈہ بھی پٹہ پر دیدیا جائے۔

(۶) فتح علاقوں کے معاوضہ میں بعض روسی علاقہ فنلینڈ کو دے دیئے جائیں۔

(۷) غیر جارحانہ معاہدہ میں یہ شرط بڑھادی جائے کہ دونوں میں سے کوئی ملک کسی ایسے ملک کا ساتھ نہ دے گا جو ان میں سے کسی کا دشمن ہو۔

اسی قسم کی کچھ شرطیں اور بھی تھیں مگر مجموعی حیثیت سے یہ شرطیں موجودہ معاہدہ کی شرطوں سے کہیں زیادہ نرم تھیں۔

تین لاکھ ٹن کے جرمن جہاز تباہ

لندن ۱۳ مارچ۔ لڑائی کے شروع سے اب تک جرمنی ۳ لاکھ ٹن کے جہاز کھو چکا ہے۔ ان میں سے کچھ برطانیہ اور فرانس کے ہاتھ آئے کچھ ڈوب گئے اور کچھ نے خودکشی کر لی۔ یعنی آپ ہی آپ ڈوب گئے۔ جرمن کی کل بحری طاقت ۴۰ لاکھ ٹن ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ۷½ فیصدی طاقت تباہ ہو چکی۔ باقی جہازوں میں سے ¼ کے قریب غیر جانبدار بندرگاہوں میں پڑے ہیں اور باقی خود جرمنی کے بندرگاہوں میں بیکار کھڑے ہیں۔

اب تک ۴۰۰،۰۰۰ ٹن وزنی جہاز ڈوب چکے

لندن ۱۲ مارچ۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۰ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں دشمن کے حملوں سے کل ۵ برطانی جہاز ڈوبے۔ جن کا وزن ۱۱۶۷۳ ٹن تھا۔ کوئی غیر جانبدار جہاز نہیں ڈوبا۔ جب سے یہ لڑائی چھڑی ہے، ہفتہ میں یہ سب سے کم نقصان ہے اب تک ۴۰۰،۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوب چکے ہیں۔ فی ہفتہ اوسط ۶۴۰۰۰ ٹن رہا۔ پچھلے ہفتہ دو جہاز ڈوبے جن کا وزن ۱۱۴۷۷ ٹن تھا۔ ۱۰ مارچ تک جنگی جہازوں کے پہرہ میں کل ۲ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۱۴۷۷۴ ٹن تھا۔ ۱۳۶۰ غیر جانبدار جہازوں میں سے کل دو جہاز ڈوبے۔

یو-پی سے اخراج کا حکم

لکھنؤ ۱۱ مارچ۔ حکومت یوپی کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں گورنر نے یہ حکم دیا ہے کہ حسب ذیل اشخاص ۱۶ مارچ تک صوبہ یوپی سے نکل جائیں۔

بیریندر چندر عطا چارجی سریندر ناتھ سرکل سینہ رنجن عرف پتر ینور بھٹا چارجی بیجے کرشن پال راجو سدھیر ادھیکاری۔

فنلینڈ کی چار اور جزیروں پر روس کا قبضہ

ماسکو ۹ مارچ۔ روس کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ روسی فوج نے ناشی پر قبضہ کر لیا ہے جو کوپیٹاسو سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہے اس کے علاوہ جھیل لیڈوگا کے شمال میں چار جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے، ۱۵ ہوائی جہاز نیچے گرا دیئے گئے ہیں کوپن ہیگن سے خبر ملی ہے کہ فیلڈ مارشل مینر ہیم بذریعہ ہوائی جہاز سٹاک ہام پہنچ گئے ہیں۔

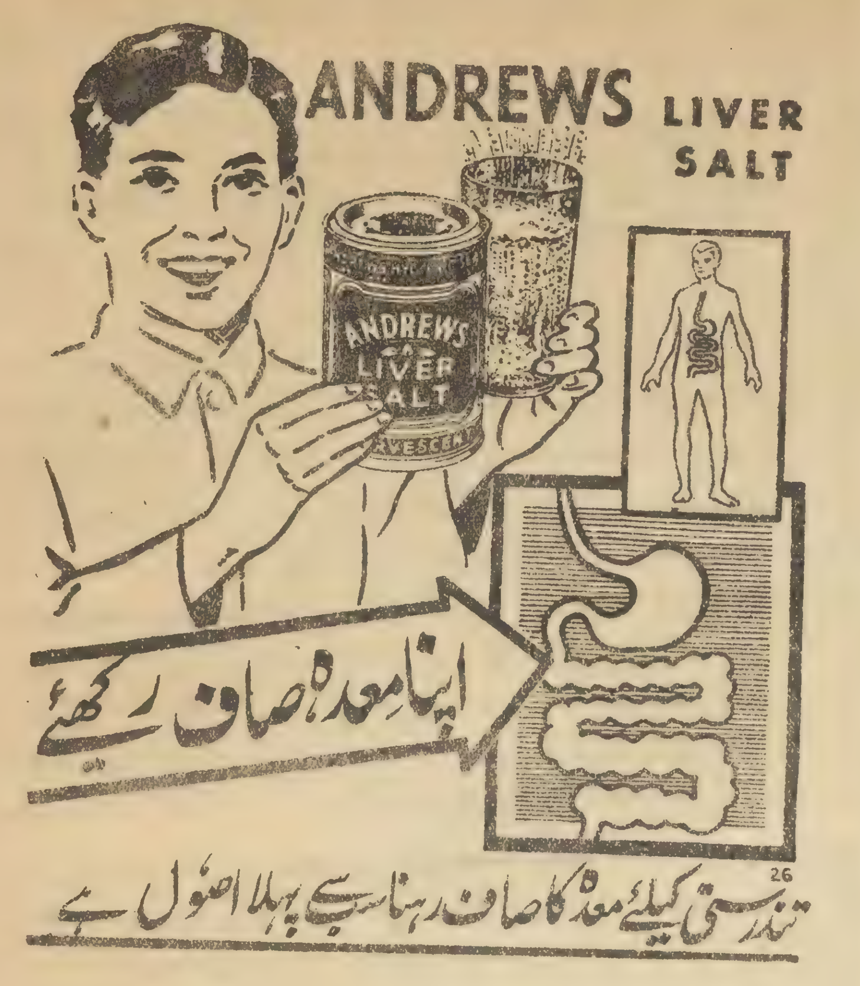

مرکزی اسمبلی میں بجٹ میں تخفیف کی تحریکیں نامنظور ہو گئیں

نئی دہلی ۱۰ مارچ مولانا ظفر علی خاں نے سرحد میں حکومت ہند کی فارورڈ پالیسی پر نکتہ چینی کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی میں شنکر وار کو جو تحریک تخفیف پیش کی تھی وہ آج بھی جاری رہی لیکن بالآخر بغیر تقسیم رائے کے نامنظور ہوگئی ہے۔

مولانا ظفر علی خاں نے یہ تجویز کی تھی کہ قبائلی علاقہ اور برطانی ہند کے درمیان ایک چھوٹی سی ریاست قایم کر دی جائے۔

پنڈت کرشن کانت مالوی نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورپ میں بھی پالیسی لڑائی کا سبب رہی ہے، نواب صاحب ڈیرہ نے مولانا ظفر علیخاں کی تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سرحد میں حکومت ہند کی پالیسی قبیلہ والوں کی آزادی میں مداخلت کرنا نہیں ہے بلکہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ آزاد قبائلی اپنے ہمسایہ پڑوسیوں کے لئے مصیبت کا سبب نہ بنیں۔

آپ نے ایوان کے ممبروں کو چیلنج کیا کہ یہ چاہیے کہ مسٹر جناح اور مہاتما گاندھی سے ملکر قبائلی حملہ آوروں کی روک تھام کرنے کے لئے کوئی اہنسا تمک پروگرام بنائیں۔

سید مرتضےٰ صاحب نے تحریک کی تائید کی سردار سنت سنگھ نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قبیلہ والوں کے لئے یہ کیسی آزادی چاہی جاتی ہے کہ وہ حکومت سے روپیہ حاصل کریں اور پھر لوٹ مار بھی جاری رکھیں۔

مسٹر کیرو نے حکومت کی جانب سے جواب دیا کہ ہم قبیلہ والوں کی آزادی میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے، بلکہ انھیں پر امن طریقے پر رکھنا چاہتے ہیں، ہم وزیرستان میں کوئی حکومت قایم کرنا نہیں چاہتے، اس ایوان کو یہ چاہیئے کہ وہ امن و امان کی کوششوں میں ہمارے پس پشت ہونے کا ثبوت دے۔

ہم تہذیب پھیلانا چاہتے ہیں

مسٹر لغمان نے یونینوں کے تسلیم کرنے کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی پر بحث کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں جسے حکومت ہند کے نئے قانون کی رو سے تسلیم کر لیا گیا ہے اسکی تائید سر ضیاء الدین نے کی۔

جنگ کا مقصد

مسٹر اینے نے برطانی حکومت کے اس ناکافی اعلان کی جانب توجہ دلانے کیلئے تحریک تخفیف پیش کی جو جنگ کے مقصد کے بارے میں کہا گیا ہے کہ

مسٹر اینے نے مختلف اعلانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ یقین نہیں کرتا کہ برطانیہ یہ لڑائی چھوٹی چھوٹی قوموں کے تحفظ کے لئے لڑ رہا ہے۔

یہ تو جب مانا جا سکتا ہے کہ جب اس آزادی کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہو، سوال یہ ہے کہ برطانی حکومت جن اصولوں کے لئے یہ لڑائی لڑی جارہی ہے ان کا اطلاق یورپ ہی ہوگا یا دنیا کی تمام مہذب قوموں پر انگلستان کو ایک بار القطعی طور پر اس بارے میں اپنی پالیسی طے کر لینی چاہیئے

آپ نے کہا کہ اس معاملہ میں اگر دیر کی گئی یا دو قوموں اور تین قوموں کی تھیوری کو پیش دیا گیا تو بہت برا ہوگا۔

مسٹر اکھل چندر دت ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی نے تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے برطانیہ کے اعلانوں پر کوئی بھروسہ نہیں ہے اعلان تو ہوتے ہی رہتے ہیں، ہندوستان برطانیہ کے خلوص کا ثبوت چاہتا ہے۔

سر محمد یامین خاں نے مسٹر اینے کی تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کانگریس کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی، معظم صاحب بہادر (نامزد ممبر) مسٹر پی جے گرفتھ، یوروپین ممبر، مولانا ظفر علی خاں، سر رضا علی مسٹر این ایم ددماسیہ، مسٹر الیف ای جیمز، سر اے ایچ غزنوی، اور نواب صاحب ڈیرہ نے مخالفت کی اور پنڈت کرشن کانت مالوی نے حمایت کی بالآخر تحریک نامنظور ہوگئی۔

چین میں جاپان کے ماتحت نئی حکومت

ٹوکیو ۱۱ مارچ چین میں لڑنے والی جاپانی فوج کے چیف افسر نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان نے چین کے جس علاقہ پر قبضہ کیا ہے وہ ایک باعزت طریقہ پر جاپان کی قایم کردہ مرکزی حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا جو کہ مسٹر وانگ چنگ وائی کے ماتحت قایم کی گئی ہے۔

جاپان کے خلاف جارحانہ حملوں کے متعلق الزاموں کا ذکر کرتے ہوئے جاپان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ بہت بڑا سوال ہے۔ لیکن جاپان رائے عامہ کے روبرو جارحانہ حملہ کرنے کا ملزم ثابت نہیں ہو سکتا۔

جاپان نے امن کی دیوی پر خون اور روپیہ پیسہ ایک بھاری تعداد میں قربان کیا ہے۔ جب سے کہ چین کی لڑائی شروع ہوئی ہے لیکن پھر بھی ہم چین سے نہ کوئی علاقہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں۔

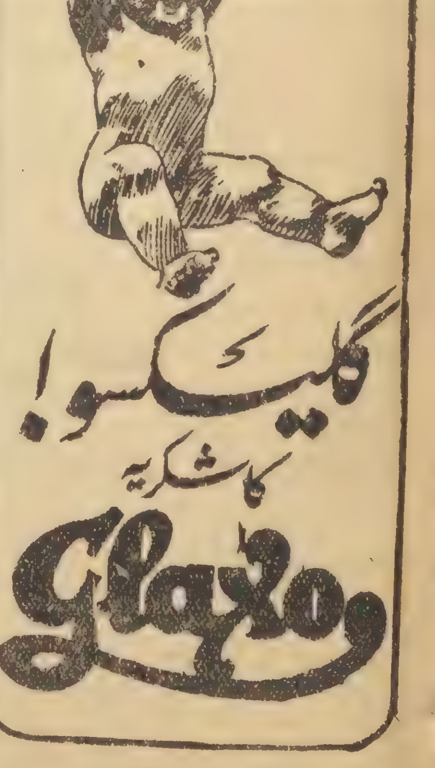

اہل ملک سے مہاتما گاندھی کی اثر انگیز اپیل

بمبئی ۹ مارچ ۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی آج کی اشاعت میں ایک جوابی مضمون لکھا ہے مہاتما جی کا یہ مضمون ایک نامہ نگار کے خط کا جواب ہے جس نے لکھا تھا کہ اگر آل پارٹی گورنمنٹ بنائی گئی تو برطانی تحفظ کے ہٹ جانے کے بعد ہندو مسلم جھگڑوں کا راستہ تیار ہو جائے گا ۔ نامہ نگار موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ کانگریس جو برسر اقتدار آئی ۔ اسکی وجہ اہنسا نہیں بلکہ ان کی زبردست مقناطیسی شخصیت اور اس کی پشت پر برطانی بھالوں کی طاقت تھی ۔

اس جواب میں مہاتما جی فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے میں تھوڑا بہت میرا مقناطیسی اثر ہو لیکن وزارتوں کو برسر اقتدار رکھنے میں اس مقناطیسی اثر نے رتی بھر کام نہیں کیا ۔ اسے قایم رکھنے والی طاقت برطانی بھالا تھا ۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ اس کا علاج آل پارٹی گورنمنٹ نہیں ہے کیونکہ وہ عوام کی حکومت عوام کے لئے نہ ہوگی ۔ بلکہ ایک مجموعہ کی حکومت اپنے مقصد کے لئے ہوگی ۔ اسے بھی برطانی بھالوں پر انحصار کرنا ہوگا ۔ مہاتما جی آخر میں لکھتے ہیں کہ اس سرزمین میں کوئی صلح نہیں ہو سکتی ۔ جب تک برطانی بھالے نہ ہٹ جائیں ۔ بلوؤں کا خطرہ تو برداشت کرنا ہی ہوگا ۔ اہنسا ایسے ہی خطروں کو برداشت کرنے سے پیدا ہوگی یا اسی صورت میں اہنسا قومی زندگی کا جزو ہو سکتی ہے ۔ روزانہ یہ بات صاف ہوتی جا رہی ہے کہ اصلی اتحاد اسوقت تک قایم ہی نہیں ہو سکتا جب تک برطانی بھالوں سے عوام کی اسپرٹ کچلی جا رہی ہے ۔ اس کے ذریعہ جو سکون عاید کیا جا رہا ہے وہ قبر کا سکون ہے میں تو یہ محسوس کرتا ہوں کہ آزادی کے لئے ہمیں یہ قیمت دینی ہوگی کیونکہ اسی کے ذریعہ سکون حاصل ہو سکتا ہے یہ موجودہ غیر حقیقی فضا میں ناممکن ہے ۔ ایک طرف بلوؤں سے اور دوسری جانب برطانی بھالوں سے نجات ملنے کا طریقہ یہی ہے کہ اہنسا کو آزادانہ طور پر تسلیم کر لیا جائے ۔ میری زندگی اسی کے لئے وقف ہے اور اس کے امکانات اور صلاحیت میں مجھے جو یقین ہے وہ اس جسم کے ختم ہونے کے بعد تک باقی رہے گا ۔

مجھ سے ہر شخص پوچھتا ہے کہ میں ملک سے سول نافرمانی شروع کرانے کا نوٹس کب لگاؤنگا ۔ بعض سوال کرنے والے وہ ہیں جو میرے بہت بیدار مغز ساتھیوں میں ہیں ۔ ان کے نزدیک پٹنہ کے رزولیوشن کے کوئی اور معنی سوائے اس کے نہیں ہیں کہ آئندہ جدوجہد شروع کرنے میں صرف دنوں کا سوال ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کا جو حصہ اب تک جدوجہد آزادی میں حصہ لیتا رہا ہے ۔ وہ اب انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہے ۔ یہ بات امید افزا ہے کہ ملک میں ایسے آدمی ہیں جو حصول آزادی کے لئے کسی قربانی کو زیادہ مہنگا نہیں سمجھتے ہیں ۔ سوال کرنے والوں کے جوش کی قدر کرتا ہوں لیکن میں انھیں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ بیتاب نہ ہوں ۔ رزولیوشن میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی بنا پر یہ یقین کر لیا جائے کہ سول نافرمانی کے اعلان کے لئے فضا موزوں ہے آج جبکہ خود کانگریس میں اتنی بے انضباطی اور تشدد موجود ہے ۔ ایسی حالت میں سول نافرمانی کرنا خودکشی کے لئے مترادف ہوگا ۔ کانگریسین اگر میرے لفظوں کو پورا وزن نہیں دیتے تو وہ سخت غلطی کرتے ہیں ۔ میں اس وقت تک سول نافرمانی شروع نہ کرونگا ۔ بلکہ شروع نہیں کر سکتا ۔ جب تک کانگریسی حلقوں میں کوئی ڈسپلن اور اہنسا موجود نہ ہو ۔ تعمیری پروگرام یعنی چرخہ چلانے اور کھادی کی جانب جو سرد مہری ہے اسے میں عدم اعتماد کا صریحی ثبوت سمجھتا ہوں ایسے ہتھیاروں سے جو لڑائی لڑی جائے گی ۔ اس کی ہار تو لکھی ہی ہے ان لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں اگر ضروری ڈسپلن اور اہنسا کی فضا پیدا نہ ہوئی تو پھر یہ بہتر ہوگا کہ مجھے لیڈری سے ریٹائر ہونے دیا جائے ۔

یہ بات صاف سمجھ لینی چاہیئے کہ مجھے جدوجہد جلد شروع کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ میں نام نہاد بائیں بازو والوں کے کہنے سے سول نافرمانی شروع کر سکتا ہوں میری نظر میں دائیں اور بائیں بازو والوں کا کوئی امتیاز نہیں ہے ۔ دونوں ہی میرے مددگار اور دوست ہیں کانگریسیوں اور غیر کانگریسیوں کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ چاہے تمام ملک میرے خلاف ہو میں تن تنہا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں دوسروں کے پاس اہنسا کے علاوہ ہتھیار ہوں یا نہ ہوں ۔ لیکن میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے سیاسی ہوا ان میں کبھی میری اصطلاح ہے اس وقت تو مجھے لڑنا ہی ہوگا جب اندر سے آواز آئے گی ۔

اس قسم کے جدوجہد کا داخلی پہلو یہ ہے کہ مجھے ٹایم ٹیبل پہلے سے معلوم نہیں ہوتا تقاضا کسی وقت بھی ہو سکتا ہے ۔ چاہے اسے انیثوری تقاضہ نہ کہا جائے بہرحال اندر کی آواز ایک رواں فقرہ ہے جسے آسانی سے سمجھا جاتا ہے کبھی نہ کبھی تو ہر شخص اندر کی آواز پر کام کرتا ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ عمل ہر حال میں درست نہ ہو لیکن بعض کاموں کے لئے اور کوئی موزوں جواب دہی ہوتی ہی نہیں مجھے اکثر یہ خیال آتا ہے کہ کیا اچھا ہو کانگریس مجھے بھول جائے ۔ بعض اوقات میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں کانگریس کے لئے موزوں نہیں ہوں چاہے مجھ میں کانگریس اور ملک کی سیوا کرنے کے جو کچھ جوہر ہیں وہ شاید اس صورت میں بہتر استعمال ہو سکتے ہیں ۔ اگر میں کانگریس سے بالکل الگ تعلگ رہوں لیکن میں نے پٹنہ کا رزولیوشن تیار کیا ہے ۔ اس لئے اس کی وضاحت کرنا میرا فرض ہے میں بغیر مبینہ شرطوں کی تکمیل کے عام سول نافرمانی جاری کرنے کا نا اہل ہوں میری اس بات کو سب کانگریسین یقین کر لیں ۔

سمجھوتہ کرانے کی کوشش

واشنگٹن ۱۰ مارچ ۔ امریکہ کی سنیٹ کی کمیٹی برائے تعلقات خارجہ کے چیرمین مسٹر پٹمین نے اشارتاً یہ بات کہی کہ یورپ سے مسٹر سمنر ویلس کی واپسی کے بعد بہت ممکن ہے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جانب سے یہ تجویز کیا جائے کہ لڑنے والے تمام ملک ۳۰ روز کے لئے لڑائی بند کر دیں ۔ یورپ کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے مسٹر پٹمین نے کہا کہ اگر لڑائی گرمی کا موسم شروع ہونے تک جاری رہی تو لڑائی بہت خوفناک ہوگی ۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس طریقہ پر معاملہ طے ہونے سے کتنا فائدہ ہوگا ۔ لڑنے والے ملک ۳۰ روز تک لڑائی روکنے کی تجویز کو نا منظور نہیں کرینگے اس سے غیر جانبدار ملکوں کو سمجھوتہ کا کوئی حل تلاش کرنے میں امداد مل جائے گی ۔ لڑائی کے جاری رہتے ہوئے یہ امید نہیں ہے کہ لڑنے والے ملک انکی بات سنیں گے ۔

روس اور فنلینڈ کی صلح

ہلسنکی ۱۱ مارچ ۔ روس اور فنلینڈ کے درمیان صلح کی جو بات چیت چل رہی ہے ۔ اس کے متعلق خاموشی کو آج ایک سرکاری بیان میں توڑ دیا گیا ۔ کمیونک میں لکھا ہے کہ چند روز ہوئے حکومت روس اور حکومت فنلینڈ کے درمیان حکومت سویڈن کے ایما پر اس بارے میں بات چیت شروع ہوئی ۔ آیا صلح ہونے کا کوئی امکان ہے دونوں فریقوں نے یہ تسلیم کیا کہ اگر براہ راست بات چیت ہو تو بہت اچھا ہے ۔ حکومت روس نے فنلینڈ کے ڈیلیگیشن کو ماسکو آنے کی دعوت دی چنانچہ موسیو ریتی ۔ موسیو پاسکوی ل والدن ۔ اور ڈٹی وو عا پر مشتمل ایک ڈیلیگیشن ۰۰ کی شام کو ماسکو روانہ ہو گیا ۔ ڈیلیگیشن نے حکومت روس کے نمائندوں سے دو یا تین بار ملاقات کی ۔ روس کی جانب سے صلح کی جو شرطیں پیش کی گئیں ۔ ان پر غور کیا گیا ۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔

رومانیہ غیر جانبدار رہے گا

بخارسٹ ۹ مارچ ۔ شاہ کیرول نے رومانیا کی نئے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ملک کی غیر جانبداری کے متعلق پالیسی کا اعادہ کیا ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ رومانیہ کی آزادی کی گارنٹی کے لئے ملک کے تمام ذرایع حکومت کی پشت پر ہوں گے ۔

دوسری حکومتوں کے ساتھ رومانیہ کے اچھے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بلغاریہ اور اٹلی کا نام بھی لیا ۔

رومانیہ کی غیر جانبداری کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اپنے مفاد میں اور امن کے مفاد کے لئے رومانیہ اپنی تجارت کے معاملہ پر غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل کرے گا ۔

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

دہلی ۷ مارچ ۔ سر جرمی رسیمین ممبر مالیات نے کونسل آف اسٹیٹ میں بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اس تنقید میں بہت دلچسپی رکھتا ہوں لیکن مجھے تعجب ہے کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں نے آمدنی کا اندازہ ضرورت سے زیادہ کیا ہے مثلاً شکر کے معاملہ کو لیجئے جس وقت بجٹ پیش کیا گیا تھا اس وقت سے اب تک بارش کی وجہ سے صنعت شکر سازی کی پوزیشن بہت کچھ مختلف ہو چکی ہے اور میں نے جتنی شکر کی درآمد کا اندازہ کیا تھا شاید اتنی درآمد نہ ہوگی ۔ میں نے شکر کی درآمدی ڈیوٹی سے ڈیڑھ کروڑ روپے کی آمدنی رکھی تھی ۔ لیکن یہ آمدنی اب کم ہوگی یہ ضرور ہے کہ اکسائز ڈیوٹی کی وجہ سے کچھ اضافہ بھی ہوگا لیکن پھر بھی سات روپے فی ہنڈریڈ ویٹ کا فرق پڑے گا ۔

ہندوستان کے گیارہ لاکھ اونٹ

دہلی ۸ مارچ ۔ پنجاب کے علاوہ کسی اور صوبہ یا ریاست میں باقاعدہ اونٹ پالنے کی ہمت افزائی نہیں کی جاتی ہے ۔ یہ جانور کاشتکاروں کے اقتصادی اعتبار سے اور جنگ میں محکمہ دفاع کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے ۔

شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے مختلف صوبوں اور ریاستوں سے مختلف نسل کے اونٹوں کے متعلق معلومات فراہم کی ہیں ۔ اونٹ پالنے کے خاص مرکز پنجاب ۔ سندھ ۔ بلوچستان ۔ اور راجپوتانہ میں ہیں ۔ اس سلسلہ میں راجپوتانہ میں جودھپور اور بیکانیر کی ریاستیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ ان سب مقامات پر اونٹ کی نسل کشی کے طریقے بہت پرانے اور دقیانوسی قسم کے ہیں ۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں تقریباً ۱۱ لاکھ اونٹ ہیں ۔ کونسل اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ اونٹوں کی بہتر نسلیں کس طرح تیار کی جائیں ۔

آئندہ نسلوں کیلئے فلمیں

دہلی ۱۲ مارچ ۔ اگر کل اور آج کے بنائے ہوئے فلم قایم رہ سکیں تو مستقبل کے مورخین کو ہماری زندگی کی تفصیلات کا صحیح علم ہو سکیگا ۔ لیکن یہ اگر بہت اہم چیز ہے کیونکہ بدقسمتی سے اب تک کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں ہو سکا ہے جس کے مطابق سلولائڈ کے فلم دس سال بعد خود بخود جل جانے کے خطرے سے محفوظ ہو سکیں ۔

حال ہی میں برطانی ماہرین اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں کہ کن خاص خاص طریقوں سے فلموں کو آئندہ کے لئے محفوظ رکھا جا سکتا ہے ۔

فلموں کو محفوظ کرنے کے لئے برٹش فلم انسٹی ٹیوٹ نے لارڈ رائسٹھ چائلڈ کی عمارت کے تہ خانے حاصل کر لئے ہیں جہاں انہیں ایک خاص درجہ حرارت پر محفوظ رکھا جا سکے گا ۔

سر ظفر اللہ کے عہدہ کی میعاد میں توسیع

نئی دہلی ۱۱ مارچ ۔ سرکاری کمیونک شایع کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے عہدہ کی میعاد ۱۳ اپریل سنہ ۴۰ء کو ختم ہونے کے بعد وہ مزید عہدہ کے لئے گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر رہیں گے ۔ ملک معظم نے

بمبئی ٹاکیز کا دلفریب شاہکار
شاندار چوتھا ہفتہ
ایک دلفریب اور دلکش داستان
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں ایکساتھ دونوں میں امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
KAN جمعہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے GAN
اداکار
لیلا چٹنس
اشوک کمار
للتا ، مبارک
سرج بورکر ، کرونہ دیوی
اور عشرت الانور وغیرہ
کنگن
روزانہ
پونے سات بجے شام
اور پونے دس بجے رات کو ، مٹنی شو آتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے
آنیوالے تماشے :۔ اچھوت (رنجیت فلم کمپنی) زندگی (نیو تھیٹرس)

ایک سنسنی خیز ڈرامہ !
شاندار ۲ موتی محل ٹاکیز کانپور میں دوسرا ہفتہ
جمعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے
بھونانی فلم کمپنی کا حیرت انگیز ڈرامہ
زمبو کا بیٹا
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے
جسمیں بملا کماری سنیتا دیوی نوین یاگنگ ۔ ولسٹلا فلتی پرشاد وغیرہ کی سنسنی خیز اداکاری
دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپ کو خوش کر دینگے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے
آنیوالے تماشے :۔ والنیٹر دیکھا جائے گا دجے کمار

ڈبل پروگرام ایک ساتھ دو بہترین تماشے ڈبل پروگرام
جوبلی ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے صرف درگا دکھایا جائیگا
جمعہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا بہترین ڈرامہ
درگا چنڈی داس
جسمیں :۔ بہترین اداکار کام کرتے ہیں ۔
تشریف لاکر لطف اٹھائیے !
آنیوالے تماشے :۔ بھابی سنہری ٹولی جادو نگری

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ
شاندار نشاط ٹاکیز کانپور میں
دوسرا ہفتہ
جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات
متنی شو
اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیے
سدا ما پروڈکشن کا دلکش ڈرامہ
آپکی مرضی
جس میں
سبیتا دیوی موتی لال وسنتی مظہر خاں خورشید سنالیتا دیوی کے این سنگھ اور کرپلانی وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپکو بیخود بنادیں گے
علی بابا ساگر فلم کمپنی کا بہترین فلم ۲۲ مارچ سے شروع ہوگا

مولانا آزاد کی برطانیہ کو تنبیہ

...اتحاد ہو جائے گا۔ اسوقت اس مسئلہ سے بچا نہ جا سکے گا۔ برطانیہ سے پورن سوراج تو نہ ملے گا لیکن یہ ممکن ہے کہ ہندوستانیوں کو حکومت میں بڑا حصہ مل جائے۔

الہ آباد ۹ مارچ۔ لندن کے اخبار نیوز کرانیکل نے مولانا ابوالکلام آزاد سے جو رام گڑھ کانگریس کے صدر منتخب ہوئے ہیں ایک پیغام مانگا تھا چنانچہ اس کے جواب میں مولانا صاحب نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔

میرا یقین ہے کہ دنیا ہماری پوزیشن کی قدر کرے گی۔ اور ہمارے فیصلہ پر ہمیں یہ الزام نہیں دیگی۔ ہم نے اپنے دل اور دماغ پر سخت ضبط کیا ہے۔ تاکہ ہم اس موقع پر جلدبازی میں قدم نہ اٹھائیں۔ ہم نے انتظار کیا اور صبر سے انتظار کیا لیکن یقیناً ہم غیر معینہ عرصہ کے لئے انتظار نہیں کر سکتے۔ اگر واقعی آزادی کا معاملہ ہو تو ہندوستان یقیناً آزادی کا ساتھ دے گا اور اس کے آزادانہ انتخاب اور مرضی کو تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن برطانوی حکومت نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

اگر ہندوستان کے باہر کسی شخص کا یہ خیال ہو کہ ہندوستان کے مسلمان آزادی کے مخالف ہیں۔ تو میں انھیں پورے احساس ذمہ داری سے کہونگا کہ یہ خیال سراسر غلط ہے اور مسلمانوں میں سے کوئی بھی ذمہ دار گروپ اس کے خلاف نہیں ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے عام رجحان نے مسلم لیگ کو بھی مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے مکمل ذمہ دار حکومت کے عقیدہ کو "جمہوری آزادی" میں بدل دے۔

مزدوروں پر ہڑتال کا بار

بمبئی ۷ مارچ۔ ۴ مارچ جب سے کہ بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں ہڑتال شروع ہوئی ہے آج تک مزدوروں کو ۱۳ لاکھ کی اجرت کا گھاٹا ہو چکا ہے تقریباً ۸۰۰ مزدوروں کو اب تک اجرت ملی ہے۔

محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول کانپور

جناب اڈیٹر صاحب اخبار صداقت۔ تسلیم۔ براہ کرم ذیل کی چند سطور اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں سب سے پہلے اشاعت میں درج فرما کر مرہون منت فرمائیے:۔

"اڈیٹر صاحب عزیز نے اپنے ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کے پرچے میں مجھسے چند سوالات دریافت کئے ہیں جن کے جوابات مع سوالات پبلک کی آگاہی کے لئے نمبروار درج ذیل ہیں۔

سوال نمبر ۱:۔ کیا یہ سچ ہے کہ بمقابلہ عیسائی لڑکیوں کے مسلمان لڑکیوں کی فیس کم ہے؟

جواب:۔ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ کیا یہ سچ ہے کہ ہندی پڑھانے کے لئے کوئی ہندو ماسٹر اسکول میں آتے ہیں۔

جواب:۔ سچ ہے۔ مگر پنڈت جی اسکول کے باہر والے آفس میں بیٹھکر ہندو لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمیشہ ایک معتبر پرانی دائی وہاں موجود رہتی ہے۔ اور دوران تعلیم میں، میں خود کئی بار وہاں جاتی رہتی ہوں۔

سوال نمبر ۳:۔ کیا یہ سچ ہے کہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں کم و بیش ۷ مسلمان لڑکیوں کا فیس ادا کرنے کے جرم میں اسکول سے علیحدہ کیا گیا۔

جواب:۔ فروری کے آخر ہفتہ میں صرف ایک عیسائی لڑکی کا نام خارج ہوا ۱ مارچ کے پہلے ہفتہ میں صرف ۳ مسلمان لڑکیوں کے نام بوجہ کئی ماہ کی فیس نہ ادا ہونے کے درج رجسٹر نہیں ہوئے۔

سوال نمبر ۴:۔ کیا یہ سچ ہے کہ فیس کے مسئلہ میں عیسائی لڑکیوں کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے۔ بمقابلہ مسلمان لڑکیوں کے۔

جواب:۔ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ کیا یہ سچ ہے کہ لڑکیاں نیلی تتلی بنائی جاتی ہیں۔ جن کا لباس نیلی شلوار اور سفید جمپر اور وہ ننگے سر رہتی ہیں

جواب:۔ سب چھوٹی بچیاں نیلی چڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ انکی مقررہ یونیفارم نیلی شلوار۔ سفید جمپر ہے۔ سر کی چادر وہ اپنے اپنے گھر کی استعمال کرتی ہیں۔ صرف عیسائی بچیاں ننگے سر رہتی ہیں۔

سوال نمبر ۶:۔ کیا یہ سچ ہے کہ لڑکیوں کو نیلی تتلی بنا کر کسی بنگلے پر کھلے سر دعوت میں لیجایا جاتا ہے۔

جواب:۔ یہی نیلی چڑیاں جو بالکل کمسن بچیاں ہیں اپنی یونیفارم اور چادر میں ملبوس ہندلاری میں سال میں صرف ایک بار دعوت کی شرکت کے لئے مسز بکلینڈ کے بنگلہ پر ۴۔۵ استانی صاحبان کی زیر نگرانی اپنے والدین کے علم اور اجازت سے کمال پردہ کی پابندی کے ساتھ عرصہ سے جاتی رہی ہیں اور اس سال بھی حسب معمول گئی تھیں۔

سوال نمبر ۷:۔ کیا یہ سچ ہے کہ حبیب بلقیس بیگم کی لڑکیوں کو صرف اس شبہ پر اسکول سے علیحدہ کیا گیا کہ غریب میں جو مضمون شایع ہوا ہے وہ بلقیس بیگم کا تھا۔

جواب:۔ بالکل غلط ہے۔ حبیب بلقیس بیگم کی لڑکیوں کے نام ایجوکیشنل کوڈ کے ماتحت ۱۰ ماہ کی فیس جو تقریباً اسی روپے ہوتے ہیں باوجود طلب و تقاضے کے ادا نہ ہونے کی وجہ سے بادل ناخواستہ رجسٹر سے کاٹنے پڑے۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا جوابات۔ واقعات اور تحریری شہادت کی بناپر دیئے گئے ہیں اور بلا کسی تعصب کے لکھے گئے ہیں۔ امید ہے کہ عام پبلک ایسی غلط اور بے بنیاد افواہوں کا ہرگز ہرگز یقین نہ کریگی جو محض عداوت سے ایک اسلامی ادارہ کو نقصان پہونچانے کے لئے پھیلائی جارہی ہیں۔

راقمہ ہیڈ مسٹرس محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول کانپور

دنیا کا اقتصادی نظام

واشنگٹن ۹ مارچ۔ مسٹر کارڈل ہل نے اعلان کیا کہ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ۵۵ غیر جانبدار ملکوں سے اس بارے میں مشورہ کیا ہے کہ لڑائی کے بعد دنیا کا اقتصادی نظام کس طرح بہتر بنایا جائے ان میں سے زیادہ تر نے موافقت میں جواب دیا ہے۔

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ سید سجاد ظہیر ممبر ایگزیکٹو کانگریس سوشلسٹ پارٹی آج صبح گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے...

طاقت کے ذریعہ مقصد پورا کرنیکا عزم

برلن ۱۰ مارچ۔ آج ہر ہٹلر نے ان لوگوں کی تعریف پیش کرنے کے لئے ایک تقریر کی جو کہ جرمنی پر اپنی جان نچھاور کر چکے ہیں۔ یہ تقریر برلن کے موجودہ عجائب گھر اور سابق اسلحہ خانہ میں کی گئی۔ ہر ہٹلر کے ساتھ فیلڈ مارشل گورنگ اور جنرل واز براحش ایڈمرل ائڈر تھے۔

ہر ہٹلر نے فرمایا کہ یہ بہت ہی نازک وقت ہے جبکہ اہل جرمن اپنے ہلاک شدگان کی یاد منا رہے ہیں۔ مشرق کی مہم میں فتح پانے کے بعد تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے بہادر ہمارے جہازوں کی جہازی اور ہماری ہوائی فوج کے ہوا باز مغرب کے اپنے پرانے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے ملک کی حفاظت کرنے کو تیار ہیں۔ ان کی پشت پر وہ ملک ہے جو ناچاقی اور نااتفاقی کے عناصر اور تباہ کن قوتوں سے پاک کیا جا چکا ہے۔ ہماری تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ تمام جرمن قوم متحد ہو کر خدا کے روبرو حاضر ہوئی ہے اور اس سے دعا کر رہی ہے کہ وہ اس لڑائی میں اس کو فتح نصیب کرے۔ جو کہ وہ اپنی ہستی قائم کرنے کے لئے لڑ رہی ہے

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے فرمایا کہ ہمارے سپاہی کی لڑائی بہت مشکل ہے۔

سپاہی قوم کا بہترین جوہر ہے جو کہ نہ صرف اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالدیتا ہے بلکہ اسکو قربان بھی کر دیتا ہے اور اس طریقہ پر آنے والی نسل کا وجود برقرار رکھتا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ پرماتما قوموں کی قیمت کا اندازہ لگا رہا ہے سپاہی اس وقت خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے بتلایا کہ کسقدر سپاہی قوم پر قربان ہو چکے ہیں اور کہا کہ ہماری زبردست قربانیاں تمام دنیا پر روشن ہیں۔ دنیا میں اپنے بہادروں کی یادگار منانے کا جتنا حق اہل جرمنی کو ہے اتنا اور کسی کو نہیں اگر ہم دو سال تک رہنمائی کرتے رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کے لوگ تمام ملک کے لئے جان قربان کرنے کو تیار رہے ہیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ جرمن قوم کا اتحاد خون سے سینچا گیا ہے۔ دنیا ہمیں تباہ کرنا چاہتی ہے لیکن ہم نے پرن کر لیا ہے کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے۔

کی تھی کہ جرمنی ۱۵ سال کے لئے سمجھوتہ کرنے کو تیار ہے۔ لیکن دنیا نے برابری کے حقوق دینے کی بنیاد پر سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا۔

نیشنل سوشلسٹ سپاہی کی حیثیت سے میں نے اپنی تمام عمر میں یہ ارادہ رکھا ہے کہ اپنی قوم کے حقوق کو پرامن طریقہ پر حاصل کروں اور اگر ضرورت پڑے تو طاقت کے ذریعہ انکو ختم کر دوں۔ جرمن قوم کے لیڈر اور جرمن فوج کے کمانڈر کی حیثیت سے میں دن رات اس کام کے لئے کوشش کر رہا ہوں کہ فتح حاصل کروں اور میں یہ جانتا ہوں کہ اس بار جو کچھ ہوگا اس سے جرمن قوم کی قسمت صدیوں تک سنورتی جائے گی۔"

مسٹر جناح بھی سوراج چاہتے ہیں

بریلی ۱۰ مارچ۔ مسٹر جناح نے ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک اردو میں تقریر کی آپ نے فرمایا کہ ہم نہ برٹش راج چاہتے ہیں نہ ہندو راج چاہتے ہیں بلکہ ہم تو ایک مشترکہ راج چاہتے ہیں۔ اس مشترکہ سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہندو اور مسلمان گھل مل کر ایک قوم بن جائیں بلکہ بالکل جدا جدا ہو جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ آپکو مجھ پر اعتماد ہونا چاہیئے کیونکہ یہ صرف میں ہی جانتا ہوں کہ آپ کی دشواریاں کیا ہیں اور آپ کیا چاہتے ہیں۔ ابھی تک مسلم لیگ نوعمر ہے اور اسے اس پختہ تجربہ کی ضرورت ہے جو کہ بلوغیت حاصل ہونے پر آتا ہے اسوقت لیگ کی ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ اس کے پاس اپنا کوئی اخبار نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی غرضوں کی مناسب شاعت کرے۔ اس دشواری کو جلد دور کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جو نئیں ہم غیر مبہم طریقہ پر ظاہر کرتے ہیں وہ اپنی صحیح صورت میں پیش کی جائیں۔ اس لحاظ سے کانگریس بہت ترقی کر گئی ہے۔ ہاتھی کی طرح اس کے دو قسم کے دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

ملک کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ برطانیہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے آزادی دینے سے قاصر ہیں کہ دونوں فرقوں میں مصالحت نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسی معذرت کو...

کانپور کی دو سنہری اور آخری راتیں
دو سنہری راتیں
سودیشی نمائش
روزانہ چار بجے شام سے ۱۲ بجے رات تک
روزانہ ۴ بجے شام سے ۱۲ بجے رات تک
بمقام پھول باغ کانپور میں!
صرف ۱۶ و ۱۷ مارچ سنیچر اور اتوار تک!
بیحد پبلک کے اصرار پر سودیشی نمائیش ۱۷ مارچ اتوار تک رہے گی
جسمیں آپ کی تفریحات اور دلچسپی کے لئے پورا سامان موجود ہے
لیڈیز کورٹ لیڈیز کورٹ میں میونسپل انٹر کالج کی لڑکیوں کا پروگرام جو صرف عورتوں کے لئے ہے
مشاعرہ
اتوار کو دس بجے رات سے مشاعرہ ہوگا جس میں جناب جوش ملیح آبادی، جناب جگر مراد آبادی، جناب بسمل الہ آبادی، اور جناب نوح ناروی، وغیرہ کی تشریف آوری کی پوری امید ہے
بائیسکوپ حسب معمول بائیسکوپ بھی دکھایا جائیگا، ان تمام خوبیوں کے باوجود ٹکٹ داخلہ صرف ۲ بچوں طالب علموں اور مزدوروں کیلئے ...

افسانہ

عورت کا جادو

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

جن کے حصول میں وہ خود امداد دیگی چونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ معاملہ زیادہ بڑھے اور ایک معصوم روح کی بدنامی ہو اس لئے میں نے اشرف سے کہکر صرف تنبیہ پر اس بڑھیا کو چھڑا دیا۔

میں جس عمارت کے طبقہ اعلیٰ میں رہتا ہوں اس کے طبقہ اسفل میں میری بیوہ خالہ اقامت گزیں ہیں۔ میں فورًا منتظم کے پاس گیا اور ان سے تمام واقعہ بیان کرکے التجا کی کہ وہ نوشابہ کو اپنے آغوش عاطفت میں لے لیں میری خالہ طبعًا رحمدل ہیں، انھوں نے فورًا یہ بات منظور کرلی، چنانچہ وہ خود جاکر وہاں سے نوشابہ کو لے آئیں۔

ایک رند مینوش کے ہاتھ سے بادۂ سرجوش اس وقت چھن جائے۔ جب جام اس کے لبوں تک پہنچ چکا ہو۔ ایک زاہد مرتاض کی ریاضت کو اس وقت اکارت ثابت کردیا جائے جب اس میں اور خلد بریں میں صرف ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا ہو۔ اتنی ہی اذیت و مایوسی مجھے بھی ہوئی۔ جب کامیابی کے پہلے جوش کے بعد یہ احساس میرے خرمن امید کو جلا گیا کہ باوجود اس قدر قرب کے مجھ میں اور نوشابہ میں اب تو اور بھی بعد حائل ہوگیا۔ آہ! میں مرجانا پسند کرتا تھا لیکن یہ نہیں چاہتا تھا کہ نوشابہ کو میرے اظہار محبت پر خفیف سا بھی شبہ ہوسکے کہ میں اس کی بیکسی سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔

میری خالہ اس سے بہت لطف اور محبت سے پیش آیا کرتی تھیں اور میں تو جب کبھی جاتا۔ ایک ملکہ سے بڑھ کر اس کا احترام کیا کرتا۔ میں کوشش کیا کرتا کہ میری گفتگو، میرے انداز، غرض کسی بات سے بھی اسے کبھی اس قسم کا شبہ نہ ہوسکے مگر میرا دل اندر ہی اندر خاکستر ہوا جارہا تھا۔ ضبط اور ضبط کے اس خیال نے کہ اس کی میاد کوئی متعین نہیں۔ مجھے زندگی سے بیزار کردیا تھا۔ مگر میں تہیہ کرچکا تھا کہ خواہ مجھ پر کچھ ہی کیوں نہ گذر جائے۔ مگر میں نوشابہ کے شگفتہ دل کو اپنے سفیہانہ اظہار محبت سے کبھی آزردہ نہ کروں گا۔ یہ ایک جانکاہ تہیہ تھا۔ مگر بہرحال تہیہ تھا۔ اپنی نوشابہ کے سکون خاطر کے لئے تو یہ قربانی کوئی بڑی بات نہ تھی۔

میں نے اس باب میں کسی قسم کے منصوبے باندھنے ہی چھوڑ دیئے تھے۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ بیکار ہوں گے اور خاموشی سے اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ نوشابہ کبھی میری نہیں ہوسکتی۔ اس کی پرستش میں مشغول ہوگیا۔ میرے لئے یہی خوش بختی کیا کم تھی کہ میں اس کی شیریں گفتار سے لذت یاب ہوتا رہتا تھا۔

یکبارگی ایک نیا واقعہ پیش آیا۔ جس نے صورت حالات کو بالکل بدل ڈالا۔

ایک دن میں "ٹائمز آف انڈیا" کا مطالعہ کررہا تھا کہ میری نظر صفحہ اشتہارات پر پرسنل کالم میں اس تحریر پر پڑی۔

"میں بستر مرگ پر ہوں اور داراب جی سفید بارجی کی بیٹی نوشابہ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو یہ تحریر دیکھتے ہی مجھ سے آکر ملے۔ قباد از بڑودہ"

میں سخت حیران ہوا اور یہ اخبار لے کر نوشابہ کے پاس گیا اس نے پڑھ کر سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں یہ میرے باپ کے دوست ہیں، نہیں معلوم کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟"

میں "ایک مرنے والے کی تمنا کو رد کرنا نہ چاہیئے مل لو تو اچھا ہے"۔

نوشابہ "آپ بھی ساتھ چلئے۔ اگر کوئی ہرج نہ ہو"۔ پہلا موقع تھا کہ اس نے ایک عجیب لگاوٹ کے لہجہ میں کہا

گو دوسرا جملہ عجز سے مملو تھا۔ اس لہجہ نے میرے سینہ میں ایک بحر جذبات متلاطم کردیا، مگر میں نے ضبط کرکے اپنی آمادگی ظاہر کی، اور روانگی کا تار دیکر ہم پہلی ٹرین سے بڑودہ روانہ ہوگئے۔ راستہ بھر میں نے اپنے تئیں بہت محتاط رکھا لیکن بڑودہ کے اسٹیشن پر میں اپنے احساسات سے بہت زیادہ مغلوب ہوگیا تھا۔ یہ وہی اسٹیشن تھا جہاں پہلی بار میں زخمی ہوا تھا، اور اب وہی غارتگر متاع صبر وشکیب میرے ساتھ تھی! مجھ پر عجیب کیفیات طاری تھیں کہ دفعتًا نوشابہ نے چلتے چلتے میرے شانے پر ہاتھ رکھا مگر فورًا ہی ہٹا لیا۔ میرے بدن میں بجلی کا سا ارتعاش پیدا ہوگیا۔ میرے جذبات بے قابو ہوئے جارہے تھے۔ مگر میں نے ایک دل شق کردینے والے ضبط سے کام لیا اور خاموشی سے ساتھ ہولیا۔ اسٹیشن سے باہر موٹر ہمارے انتظار میں تھی۔ پندرہ منٹ میں ہم ایک عالیشان عمارت کے سامنے رکے۔ ایک ملازم جو انتظار ہی میں تھا، اس نے آگے بڑھ کر پٹ کھولا۔ اور ہماری رہنمائی کو آگے ہوا۔ میں "ڈرائینگ روم" میں بیٹھ جانا چاہتا تھا۔ مگر نوشابہ نے مجھے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ کئی کمرے طے کرنے کے بعد ملازم نے ہمیں ایک کمرہ کے دروازہ پر لے جاکر اندر جانے کے لئے کہا۔ ہم اندر داخل ہوئے۔ مسہری پر ایک ہشتاد سالہ بوڑھا کراہ رہا تھا۔ نوشابہ کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ایک چمک پیدا ہوگئی۔ اور اس نے ہاتھ پھیلا دیئے اس نے نوشابہ کو پیار کرکے پاس بیٹھنے کو کہا نوشابہ بیٹھ گئی۔ میں بھی پاس پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک قباد اپنا تنفس درست کرتا رہا پھر اس نے بیمار الفاظ میں کہا۔

"نوشابہ بیٹی! مجھے تم سے مرتے وقت ملنا ضروری تھا میں نے اسی غرض سے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

وہ دفعتًا چپ ہوگیا اور میری طرف دیکھنے لگا میں نے جلدی سے کہا۔ میں باہر چلا جاتا ہوں"۔

نوشابہ نے مجھے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور قباد سے کہا" آپ انکے سامنے فرمائیے۔

قباد نے میری طرف سے نوشابہ کی طرف۔ نوشابہ کی طرف سے میری طرف چار پانچ مرتبہ میری طرف دیکھا اور کہا "اچھا تم دونوں اس مرنے والے بڑھے کی سب سے زیادہ ننگینی داستان محسن کشی سنو نوشابہ! میرے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تمہارے باپ کی مجھ پر کیا کیا احسانات تھے اور کن کن مواقع پر انہوں نے میرے ساتھ گرانقدر سلوک کئے میں مختلف اوقات میں ان سے قرض لیتا رہتا تھا اور چونکہ انھیں مجھ پر پورا بھروسہ تھا اس لئے وہ بتغیر کسی تحریر کے مجھے دیتے رہتے تھے۔ اس قرض کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ روپیہ ہے۔ یہ انکی صداقت شعاری و دوست نوازی تھی۔ اب میری احسانفرموشی سنو کہ جب ان کا دیوالہ نکل گیا۔ اور انھیں روپے کی سخت ضرورت لاحق ہوئی تو دوسرا اس شیطانی میں گھر کر میں یہاں سے چلا گیا۔ کہ میرا انکا سامنا ہی نہ ہو۔ جو مانگنے کا موقعہ ملے۔ اس کے بعد انکا انتقال ہوگیا۔ اگرچہ نوشابہ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم کس مصیبت میں ہو۔ مگر میں نے اپنی قساوت قلبی سے کوئی پرواہ نہ کی اور تم سے کسی قسم کا رابطہ رکھنا پسند نہ کیا۔ میں بےخوف تھا کہ کوئی تحریری شہادت تو موجود نہیں ہے۔ پھر میں کیوں خواہ مخواہ اس کے متعلق کوئی خیال بھی اپنے دل میں لاؤں مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ دنیا کی تمام سزاؤں سے کہیں بڑھ کر تکلیف دہ ضمیر کی ملامت ہے۔ نوشابہ! جب سے میں بیمار پڑا ہوں ضمیر کی یہ آواز میرے دل میں گونج رہی ہے۔ اس نے نوشابہ کان لگا کر سنو کہ میں نے اپنی وصیت میں یہ چھ لاکھ کی رقم تمہارے سپرد کردیتے کے لئے لکھ دیا ہے! مگر یہ میری آرزو تھی کہ مرنے سے پہلے تم سے بالمشافہ معافی مانگوں، نوشابہ! ایک بڈھے پر رحم کرکے معاف کردو، اور اسے سکون واطمینان کی موت سے مرنے دو"!

نوشابہ جو ایک سے زیادہ مرتبہ اپنے باپ کا نام آنے کی وجہ سے رو چکی تھی بڑی مشکل سے یہ جواب دے سکی:

"نوشابہ:" میں دل سے آپ کو معاف کرتی ہوں اگر روپے کے متعلق: ۔ ۔ ۔ "

قباد" (قطع کلام کرکے) نوشابہ! اس کے متعلق کچھ نہ کہو آہ! مجھے سکون پہنچا جب تمہارے منہ سے معافی کا لفظ سنا مجھ پر شدت ضعف سے بیہوشی طاری ہونے لگی ہے۔ جاؤ! اب تم دوسرے کمرے میں جاکر بیٹھو۔ جب میری حالت درست ہوگی۔ تو میں تمہیں پھر بلاؤنگا اور نوشابہ! جب وقت تک میں مر نہ جاؤں تم یہیں رہو۔ تاکہ میں تمہیں روز دیکھ دیکھ کر تسکین حاصل کرلیا کروں"!

یہ کہکر قباد پر جو اس گفتگو سے بالکل نڈھال ہوگیا تھا۔ نیم غشی طاری ہوگئی۔ ہم وہاں سے اٹھے اور دوسرے ملحق کمرے میں آہستہ آہستہ جاکر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی۔ میرے اور نوشابہ کے درمیان ایک چھوٹی سی میز حائل تھی اس نے میز پر ذرا جھک کر آہستہ سے کہا: مجھے یہ رقم لینی چاہیئے، آپکا کیا خیال ہے"؟

اس کے انداز استفسار نے مجھے بیتاب کردیا مگر میں نے اپنا تحیر ظاہر کرتے ہوئے کہا" یہ روپیہ تو تمہارا ہی ہے۔ اس میں پس وپیش کی کیا گنجائش ہے"

اس نے نہایت نازک آواز میں کہا:-

"مجھے اس روپے کی مطلقًا ضرورت نہیں۔ لیکن اگر یہ دولت مجھے ایک دوسری دولت کے ملنے میں مدد دے سکے تو صرف اس لئے اس کے قبول کرنے سے انکار نہ ہوگا"۔

میں چونک اٹھا۔ اس کی سحرکار آنکھیں ایک عجیب تجلی کا مرکز بنی ہوئی تھیں۔ آہ! میں نے ان آنکھوں سے دفعتًا پڑھ لیا۔ اس راز کو پڑھ لیا۔ جس کو وہ آج سے بہت قبل چھپانے کی ہزاروں کوششوں کے باوجود میری آنکھوں میں پڑھ چکی تھی آہ، مرد کبھی عورت سے محبت کا راز اخفا نہیں کوئی راز بھی چھپانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ میرے دل میں ایک مسرور حبت کی۔ میرے بدن میں ایک عجیب شیریں احتراق پیدا ہوگیا۔ اب عنان ضبط میرے ہاتھ سے چھٹ چکی تھی۔ صورت حال میں بھی بہت تغیر ہوچکا تھا۔ میں بیتاب ہوکر اٹھا۔ اور اس کا دامن پکڑ کر اپنے اتنے دنوں کے دبے ہوئے جذبات کو ایک وحشیانہ تقریر کے ذریعہ اس کے سامنے عریاں کرکے رکھ دیا۔ وہ سنتی رہی اس کی آنکھیں بند رہیں، چہرہ کچھ سپید تھا۔ اور بدن میں ایک ہلکی سی لرزش تھی۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے اپنی آبدیدہ آنکھیں کھولیں اور کچھ کہنا چاہا لیکن الفاظ آواز اختیار نہ کرسکے۔ اس نے اپنا نازک سپید ہاتھ میری طرف بڑھایا۔

چند روز کے بعد نوشابہ ۶ لاکھ کے اثاثہ کی مالک تھی، اور اس کے ساتھ ہی میرے پہلو کی زینت۔ کسقدر حیرت انگیز ہیں زندگی کے انقلابات کون کہہ سکتا تھا کہ میری افسردہ زندگی میں یکایک یہ خوشگوار انقلاب رونما ہوجائے گا۔

دنیا کا سب سے بڑا جہاز کوئن الزبتھ

لندن ۷ مارچ۔ دنیا کا سب سے بڑے جہاز "کوئن الزبتھ" (۸۵۰۰۰ ٹن) اپنا سفر پورا کرکے آج نیویارک پہونچ گیا۔ راستہ میں اس کو کوئی ٹوڈ کشتی نہیں ملی۔ یہ جہاز ۲۶ فروری کو کلائڈ بناب کے بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا۔ اس کو آج صبح ایک امریکن ہوائی جہاز نے امریکہ کے ساحل سے کچھ دور فاصلہ پر دیکھا۔ بحر اٹلانٹک بغیر مسافروں کے خفیہ طور پر پار کیا گیا۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ "کوئن الزبتھ" کو "کوئن میری" کے پاس ہی لنگر انداز کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کے سفر کو حکام نے قطعی صیغہ راز میں رکھا۔ جہاز "کوئن میری" لڑائی چھڑنے کے وقت سے نیویارک کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہے اور اس کے ساتھ ہی فرانس کا جہاز "نارمنڈی" لنگر انداز ہے۔ "کوئن میری" پر ہر ماہ پانچ ہزار پونڈ کی رقم صرف ہوتی ہے۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ "کوئن الزبتھ" امریکہ اس لئے بھیجا گیا ہے کہ انگلینڈ میں دوسرے جہازوں کے لئے جگہ ہوجائے۔

ہندوستان کے متعلق لارڈ سینل کی تقریر

لندن ۷ مارچ۔ بینٹ ممبر کورٹ میں لارڈ سینل کے اعزاز میں لنچ دیا گیا جس میں لارڈ ملنگٹن نے سر اطبا ئن، لیڈی چٹرجی، سر ہری سنگھ گوڑ، سر مٹواٹ مسٹر الفریڈ واٹسن مسٹر یوسف علی و مولوی شمس بھی شریک ہوئے۔

لارڈ سینل نے کہا کہ میں ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کو حد درجہ خراب نہیں سمجھتا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے روبرو جو مشکلات اسوقت موجود ہیں وہ بنیادی نہیں ہیں۔ جو لوگ ہم سے گول میز کانفرنس اور انڈین سلیکٹ کمیٹی میں موجود تھے۔ انھوں نے ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ صوبوں میں جس طریقہ پر اس پر عمل ہوا اس سے ہماری امید حق بجانب ثابت ہوئی۔ میں اپنے ہندوستانی دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ یقین رکھیں کہ اہل برطانیہ ہندوستان کی جانب نیک فہم ہیں اور ہم سب ہندوستان کے ساتھ پختہ اور دائمی دوستی رکھنا چاہتے ہیں اور اگر اہل ہندوستان انتظامیہ نقطۂ نگاہ سے ہمارا کام دیکھیں تو انکو معلوم ہوگا کہ ہمارے راستہ میں اتنی مشکلیں ہیں جو کہ ہمارے پیدا کی ہوئی نہیں ہیں۔ منزل مقصود کی جانب بڑھتے وقت ہمیں اقلیتوں کو اپنے ساتھ لینا پڑے گا

جرمن ہوائی جہازوں کے حملے

لندن ۸ مارچ۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج تیسرے پہر ایک برطانی ہوائی جہاز نے اسکاٹ لینڈ کے شمالی مشرقی ساحل پر دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرادیا۔ یہ ہوائی جہاز پہلے ابرڈین شائر پر ۳ بجے پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا تھا۔ لیکن طیارہ شکن توپوں نے فورًا ہی گولے پھینکنے شروع کردیئے۔ اور ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے اوپر اڑے۔

برطانی ہوائی جہازوں نے آج شام انگلینڈ کے مشرقی ساحل پر دو جرمن ہوائی جہازوں سے مقابلہ کیا۔ تماشہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ایک برطانی ہوائی جہاز ایک جرمن جہاز سے جٹ گیا۔ جبکہ وہ بادلوں میں چھپنے والا تھا وہاں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔

اس کے بعد دوسرا جرمن ہوائی جہاز دکھائی دیا۔ دو برطانی ہوائی جہاز اس کا پیچھا کررہے تھے۔ تین اور برطانی ہوائی جہاز وہاں پہنچ گئے اور جرمن ہوائی جہاز سمندر کی طرف بھاگ گیا برطانی ہوائی جہازوں نے اس کا پیچھا کیا۔

ایک کروڑ روپیہ کے بوٹ خریدے جائینگے

شملہ ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے حکومت ہند کے سپلائی

اٹلی کی دھمکی

لندن ۱۱ مارچ۔ سائنیور موسولینی کے اخبار میں سائینور گیاڈا نے جو کہ اٹلی کے ڈکٹیٹر کا دایاں بازو سمجھے جاتے ہیں ایک معنی خیز مضمون لکھا ہے کہ اگر برطانیہ اور فرانس نے روس کی اور فنلینڈ کی صلح کی بات چیت میں روڑے اٹکائے تو لڑائی یورپ کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل جائیگی یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس حالت میں سوئیڈن اور ناروے لڑائی کے اثر سے کیسے محفوظ رہ سکیں گے سائینور گیاڈا نے اپنے مضمون میں یہ دھمکی دی ہے کہ روس اور جرمنی ان ملکوں سے جو اپنی غیر جانبداری توڑیں گے۔ بدلہ لئے بغیر نہ رہیں گے سائینور گیاڈا کا مضمون اٹلی کے مشہور سرکاری اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں برطانیہ اور فرانس پر مزید الزام لگایا گیا ہے کہ وہ جان بوجھ کر لڑائی تمام یورپ میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ مضمون میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ روس کے ساتھ لڑائی جاری رکھنے یا بند کرنے کا فیصلہ فنلینڈ ہی کرسکتا ہے

ڈپارٹمنٹ کو لکھا ہے کہ وہ دس لاکھ فوجی بوٹوں کی فراہمی کا انتظام کرے۔ جس کی لاگت اندازًا ایک کروڑ روپیہ ہوگی۔ ان بوٹوں کی تیاری کا آرڈر عنقریب ہی ہندوستانی فرموں کو دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی لوگوں کو کمبل پہونچانے کے آرڈر ۹۰ لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ملک معظم کی حکومت کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے اس ملک میں کیمیکل چیزوں کی تیاری کی رفتار تیز کرنے کے لئے قدم اٹھائے جارہے ہیں۔

غیر جانبدار جہازوں کا نقصان

لندن ۹ مارچ۔ بحری محکمے نے جو تازہ ترین اعداد وشمار شائع کئے ہیں۔ ان سے جرمنی کے اس بیان کی تردید ہوتی ہے کہ کنٹرول کرنے والے برطانی اڈوں سے آنے اور جانے میں غیر جانبدار جہازوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا ہے برطانی بیان میں بتلایا گیا کہ فروری کے تیسرے ہفتہ تک جو نقصان ہوا اس کی تفصیل یہ ہے۔ سوئڈن کے ۲۰۷ جہازوں سے ۲، ہالینڈ کے ۲۰۵ جہازوں میں سے ۲، ڈنمارک کے ۱۵۰ جہازوں میں سے ایک، اور ناروے کے ۲۲۷ جہازوں میں سے ۵ جہاز تباہ ہوئے۔

پچاس ہزار ہوا باز سالانہ تیار ہونگے

لندن ۹ مارچ۔ اخبار "ٹائمز" لکھتا ہے کہ اس میں شبہ نہیں کہ کینیڈا میں ہوا بازوں کو تربیت دینے کے لئے جو اسکیم تیار کی گئی ہے وہ بہت وسیع ہے اور اس اسکیم کے مطابق ہر سال ۲۰۰۰۰ پائلٹ اور ۳۰۰۰۰ ہوا باز تیار ہونے لگیں گے لیکن اس کا معمولی حصہ برطانیہ کے کام آسکے گا۔ اس لئے یہ اعلان کہ فرانس میں بہت سے ٹریننگ اسکول قایم کئے جائیں گے۔ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

جاپان میں چاندی کی خرید

ٹوکیو ۸ مارچ۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ تمام جاپان میں چاندی خریدنے کا ایک زبردست پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

عوام سے چاندی کا مال خریدنے کو کہا جارہا ہے۔ وزارت اس تحریک کے پس پشت ہے بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی کے دوران میں چاندی کرنسی کے طور پر کام آسکے گی۔

رام گڑھ کانگریس کے حالات

دہلی ۹ مارچ۔ انڈین نیشنل کانگریس کے رام گڑھ اجلاس کے پروگرام میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اب سابقہ پروگرام کے مطابق مہاتما گاندھی ۱۰ مارچ کو تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ ۱۳ مارچ کو مظفر پور پہنچیں گے اور کھادی و دیسی صنعتوں کی نمائش کا افتتاح ۱۳ مارچ کو کریں گے۔

صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق جلوس کی تاریخ بھی بدل گئی ہے۔ پروگرام موجودہ کے مطابق مولانا اب ۱۴ مارچ کے بجائے ۱۵ مارچ کی صبح کو تشریف لائیں گے۔ اور اسی وقت رانچی روڈ اسٹیشن سے مظفر پور تک آپ کا جلوس تمام شاہانہ شان وشکوہ کے ساتھ نکالا جائے گا۔

رام گڑھ میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کے موقع پر ۱۰ مارچ کو نمائش کے میدان میں ایک آل انڈیا مشاعرہ ہونا قرار پایا ہے۔ مشاعرہ میں طرح کی کوئی قید نہ ہوگی۔ ہاں نظمیں قومی اور ترقی پسند ہونی چاہئیں۔ یہ بھی طے پایا ہے کہ مشاعرہ اور کوی سمیلن علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جلسہ میں اردو اور ہندی کے شعرا نظمیں پڑھیں اور ایک دوسرے کے ادب سے واقفیت پیدا کریں۔ ملک کے اکثر مشہور انقلابی اور ترقی پسند شعرا نے شرکت جلسہ کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کی اطلاع محکمہ نشر واشاعت کو بھیجدی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہمارے گذشتہ چند برسوں کی تاریخ میں اتنی شاندار ادبی صحبت نہ ہوئی ہوگی اور یہ اپنی مثال آپ ہوگی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ا ے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شش ماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ شش ماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

افکار تازہ

از جناب سید محمد احمد جلال علیمی قنوجی

ساقی کی چشم مست ہے ساغر لئے ہوئے
مینائے دل ہے کیف بر ابر لئے ہوئے

آیا ہوں ایک فتنۂ محشر لئے ہوئے
پہلو میں یعنی یہ دلِ مضطر لئے ہوئے

کیا سوچتے ہو ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے
مشتاقِ قتل دوش پہ ہے سر لئے ہوئے

آیا ہوں داغ عشق کو دل پر لئے ہوئے
یا آفتاب روکشِ محشر لئے ہوئے

دیوانگانِ عشق کی منزل نہ پوچھئے
بے خانماں ہیں دوش پہ ہیں گھر لئے ہوئے

پھر رخ سے ایکبار اٹھا دیجئے نقاب
دل میں ہوں برقِ طور کا منظر لئے ہوئے

یہ وقتِ امتحاں ہے جھکا دو سرِ نیاز
قاتل کا دست ناز ہے خنجر لئے ہوئے

بجلی نہ گر پڑے کہیں توبہ کی جان پر
وہ ہنس رہے ہیں ہاتھ میں ساغر لئے ہوئے

مقتل میں غلغلہ نہ ہو قاتل کا کیوں بلند
خنجر کی نوک پر ہے مرا سر لئے ہوئے

آئے ہیں وہ چڑھانے لحد پر جلال کے
چشمِ کرم میں چادرِ گوہر لئے ہوئے

دنیائے اسلام

حکومت اٹلی و بحیرۂ اسود

بحیرۂ اسود کو روس اور ترکی کی سیاسی زندگی میں شہ رگ کی حیثیت حاصل ہے، روس کے لیے جنوبی سمت میں یہی ایک بحری راہ ہے جس سے وہ اپنے جنگی اور تجارتی جہازوں کو بیرونی دنیا کے ساحلوں پر پہونچا سکتا ہے اور یہی ایک راہ ہے جس پر چلکر بیرونی دنیا، روس پر بحری حملہ کر سکتی ہے یا اپنا تجارتی مال جہازوں کے ذریعہ پہونچا سکتی ہے۔

روس کے لیے بحرۂ اسود نہایت اہم خطہ آب ہے لیکن ترکی کے لیے اس کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء میں جب مونٹریو کی کانفرنس ہوئی تھی تو ترکوں نے اس سمندر کو پوری طرح اپنے اقتدار میں رکھنے کے لیے پورا زور لگا دیا تھا اور مصطفےٰ کمال مرحوم کی سیاسی کامیابیوں میں یہ سب سے بڑی کامیابی تھی کہ آبنائے فاسفورس، اور درۂ دانیال میں سے غیر ملکی جہازوں کی آمد و رفت اور بحیرۂ اسود میں ان کا داخلہ تمام تر ترکی حکومت کی مرضی پر منحصر قرار دیدیا گیا ہے، مونٹریو کانفرنس نے حقیقت میں ترکی کو دنیا کی بحری طاقتوں پر وہ اقتدار دیدیا کہ جس کے بغیر اس کی زندگی محال تھی۔

درۂ دانیال، باسفورس، اور بحرۂ اسود پر بحری اقتدار قایم کرنے کے لیے برطانیہ، فرانس، اور اٹلی نے ایک سو برس سے اپنی توجہات مرکوز کر رکھی تھی اور بالآخر سلاطین عثمانیہ کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاکر انھوں نے یہ حق حاصل کرلیا تھا کہ نہ صرف یہ اہم راستہ آمد و رفت کیلئے آزاد رکھی جائیں گے بلکہ ان کے سواحل پر ترکی حکومت کوئی مخصوص قلعہ بندی بھی نہیں کر سکے گی اس حق کو دنیا کی عظیم ترین بحری طاقتوں نے دو عذرات کی بنا پر حاصل کیا تھا، اول سمندر آزاد ہونے چاہئیں دوسرے تجارت آزاد ہونی چاہیے۔

لیکن حقیقت میں جو شے کار فرما تھی وہ صرف قوت تھی جس کے سامنے سلاطین عثمانیہ بے بس تھے یا پاشاؤں اور ترکی وزیروں کی غداری جو اپنی خوبصورت سفید فام بیگمات کے ہاتھوں میں غلام اور رشوتوں کا شکار تھے، چنانچہ ہر دوسرے تیسرے جب یورپی طاقتوں کو سلاطین عثمانیہ سے کوئی بات منوانی ہوتی تھی تو وہ اپنے مہیب ڈریڈناٹ باسفورس کے ساحل پر بھیجدیتی تھیں جن کی اژدہوں توپیں اپنے قیامت خیز دہانے کھولے ہوئے باب عالی کو اس ہیبت ناک انداز میں گھورتی تھیں کہ سلاطین عثمانیہ کے حواس خطا ہو جاتے تھے اور وہ معاہدوں پر چپکے سے دستخط کر دیتے تھے لیکن جب اتاترک کی شمشیر خارا شگاف نے یورپ کی تمام جنگی طاقتوں کو مار مار کر ترکی کے سواحل سے بھگا دیا اور ترکی کا "مرد بیمار" تندرست ہوکر اٹھ بیٹھا اور سلطنت عثمانیہ کی راکھ میں سے ایک نیا ترکی پیدا ہو گیا، تو اتاترک مرحوم نے سواحل ترکی اور ترکی سمندروں کے اقتدار کے مسئلہ کو حل کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جہاں دوسرے ملک توپ اور تلوار کے ذریعہ کامیاب ہوتے تھے، انھوں نے صرف بین الاقوامی نزاکتوں اور یورپی طاقتوں کی رقابتوں کو استعمال کرکے درۂ دانیال باسفورس اور بحیرۂ اسود پر پورا ترکی قبضہ جمالیا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ روس اور ترکی کے مابین اتنے گہرے روابط و تعلقات تھے کہ اس نے ایک دوست کی طرح خود اس بات پر آمادگی ظاہر کر دی کہ بحیرۂ اسود اور باسفورس کی موجوں پر اس کے دوست کا قبضہ رہے سب سے زیادہ اعتراض بے شمار سیاسی آرزوئیں ترکی علاقوں کے دالبستہ تھیں، لیکن فرانس اور برطانیہ کو یہ گوارا نہیں تھا کہ اٹلی کو ترکی سمندروں میں کسی قسم کا حق آمد و رفت حاصل ہو اس کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ اٹلی فرانس و برطانیہ کے اختیارات و حقوق کا مخالف ہو گیا اور چھوٹی سی پیچیدگی نے ترکوں کو موقعہ دے دیا کہ وہ تمام ترکی سواحل کو بوسہ دینے والے سمندروں پر پورا قبضہ جمالیں چنانچہ مونٹریو میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں مندرجہ ذیل اختیارات ترکی کو حاصل ہو گئے۔

(۱) درہ دانیال کو ترکی قلعہ بند کر سکے گا۔

(۲) جو سلطنتیں بحیرۂ اسود کے سواحل پر واقع نہیں ہیں وہ صرف زمانہ امن میں اپنے جہازوں کو باسفورس میں سے گذار سکیں گی، جنگ کے زمانے میں ترکوں کی مرضی پر منحصر ہوگا کہ کسی طاقت کے جہازوں کو گذرنے دیں ورنہ باسفورس کا دروازہ تصور کیا جائیگا۔

(۳) امن کے زمانے میں باسفورس سے ہلکے سطحی جہاز گذر سکیں گے اور تجارتی جہازوں کو آمد و رفت کی آزادی ہو گئی لیکن یہ آمد و رفت صرف دن کے اوقات میں ہوگی اور ان راہوں پر جو ترکی حکام مقرر کریں گے۔

(۴) بحیرۂ اسود پر واقع نہ ہونے والی سلطنتوں کے جنگی جہازوں کو باسفورس میں سے گذارنے کے لیے ترکی کو آٹھ روز پیشتر اطلاع دینی ہوگی اور تیس ہزار ٹن سے زیادہ ان کا وزن نہ ہوگا۔

ص

ص (۵) امدادی اور خدماتی ضرورتوں کے لیے آٹھ ہزار ٹن کے جہازوں کو حکومت ترکی دوسری اسودی حکومتوں کے مشورے کے بعد اجازت دے گی؛ ان شرائط کا مطلب یہ ہے کہ باسفورس میں سے جہازوں کی آمد و رفت خواہ تجارتی ہوں یا غیر تجارتی اسودی حکومتوں کے ہوں یا غیر اسودی حکومتوں کے ہوں جہازوں کی آمد و رفت قطعی طور پر ترکوں کی مرضی پر منحصر ہے، اور ترکوں کی کامل نگرانی میں ہوسکے گی اس طرح ترکوں نے ان تمام خطرات کا سد باب کرلیا جو بحری اعتبار سے "غیر اسودی حکومتوں کی طرف سے پیدا ہو سکتے تھے، لیکن جب سے جنگ چھڑی ہے اور بلقانی ریاستوں کے متعلق اٹلی کو روس کے خلاف بدگمانیاں پیدا ہوئی ہیں وہ اس فکر میں ہے کہ کسی طرح باسفورس سے اپنے جنگی جہازوں کے گذارنے کا حق حاصل کرے، حالانکہ مونٹریو کنونیشن کی دفعات معاہدہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ان اشکال کا حل اس نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس نے اپنے تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لیے جنگی جہاز شامل کرنے کی اجازت مانگی ہے، اس اجازت طلبی کا جو انجام ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے، اول ان سمندروں اٹلی کے تجارتی جہازوں کو کوئی مخصوص خطرہ نہیں ہے، دوسرے یورپ کے عام حالات ایسے ہیں کہ ترکی نے اپنے علاقہ میں اقتصادی اعتبار سے حالت جنگ تسلیم کرکے مخصوص احکام نافذ کر دئے ہیں، جنگی جہاز تو درکنار تجارتی جہازوں کی آمد و رفت بھی دشوار ہوگئی ہے اور لازمًا ترکی اس درخواست کا جواب نفی میں دیگا تیسرے فرانس و برطانیہ اور روس بھی اس درخواست کی منظوری کو پسند نہ کرینگے اور اٹلی طاقت کے زور سے بھی اس حق کو حاصل نہ کر سکیگا ان حالات میں اندازہ کہتا ہے کہ اٹلی کا یہ مطالبہ نامنظور ہوگا اور اسے پیچ و تاب کھاکر خاموش ہو جانا پڑیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش عزم مستقل ہی رہے زبان بہ بڑھی بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲

نیشنل کانگریس کا اجلاس

مظہرپوری میں ۲۰ مارچ کو انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۳ ویں سیشن کا کھلا اجلاس ہوا جس میں موجودہ سیاسی جمود کے متعلق پنڈت جواہرلال نہرو کا ریزولیوشن مہاتما گاندھی کی جے کے نعروں کے درمیان بھاری اکثریت سے پاس ہو گیا صرف ۱۶ ڈیلی گیٹوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا جس قسم کی ترمیموں کو سبجیکٹس کمیٹی بھاری اکثریت سے مسترد کر چکی تھی، اس قسم کی پانچ ترمیمیں بھی پیش کی گئیں، ان میں سے کسی ترمیم کے حق میں ۳۰ سے زیادہ ووٹ نہیں آئے۔

مہاتما گاندھی اجلاس میں شروع سے آخر تک موجود رہے اجلاس ½۱۲ بجے دوپہر کو ختم ہو گیا مہاتما گاندھی نے تقریباً ۲۰ منٹ تک تقریر کی آپ نے پرزور لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے

فرمایا کہ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم غلام ہیں ہمیں غلامی کی زنجیروں کو توڑ دینا چاہئے اگر میرے گھر پر چور نے قبضہ کر لیا تو میرا فرض یہ ہے کہ اس چور کو اپنے گھر سے نکال دوں لیکن اگر وہ میرے گھر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تو میں اس سے قبضہ لینے کی تدبیریں سوچوں گا جیسا میں نے سبجیکٹس کمیٹی میں کہا ہے نہ وہ آپ سے بھی کہتا ہوں کہ ہم تیار نہیں ہیں اگر میں آپ کا جنرل ہوں تو پھر میری شرطیں پوری کیجئے میری رہنمائی میں کبھی کسی فوج کو شکست نہیں ہوئی میں ہار کا نام بھی نہیں جانتا۔

راجکوٹ کے معاملہ کو بھی میں ہار نہیں سمجھتا وقت خود آپ کو بتا دے گا کہ شکست نہیں بلکہ فتح تھی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو شکست ہو میری اور آپ کی شکست ہندوستان کی شکست ہوگی میں جانتا ہوں کہ آزادی کی جدوجہد شروع ہو جانی چاہئے آگے بڑھنے کیلئے دوسرا قدم اٹھانا چاہئے مگر پوری طرح تیار ہونے کے بعد ہی یہ قدم اٹھایا جائے ہمیں فتحیاب ہونے کے لئے مقابلہ کرنا چاہئے ستیاگرہ سے چرخہ کا گہرا اور براہ راست تعلق ہے میں جنرل ہونے کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ بیس سال سے ستیاگرہ کی وجہ سے کامیابی ہوئی ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس کے خطبہ صدارت کے متعلق اخبارات نے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:-

انڈین ایکسپریس لکھتا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ایڈریس میں شروع میں جو عمومیت کا خیال پیدا ہوتا ہے وہ آخر میں بالکل ختم ہو جاتا ہے جہاں مولانا صاحب نے اپنے ہم مذہبوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فرقہ پرستی سے بالاتر رہیں اور اپنے آپ کو اول و آخر ہندوستانی سمجھیں۔

بمبئی کرانیکل نے لکھا ہے کہ یہ ایک روشنی ڈالنے والا ایڈریس ہے اس میں ہندوستان کے اور دنیا کے حالات پر نہایت قابلانہ انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے اس میں برطانی سامراج کی ہندوستانی پالیسی کو طشت از بام کیا گیا ہے لب ولہجہ مضبوط اور شاندار ہے اور منطق ناقابل تردید ہے لب ولہجہ اتنا بے لوث اور عدل گسترانہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ کے سامنے برطانی سامراج پر فیصلہ سنایا گیا ہے۔

اخبار فری پریس جرنل لکھتا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی آواز آوازۂ خلق نقارۂ خدا ہے صدارتی ایڈریس میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا گیا ہے نہ تو کسی مسئلہ کو ناقابل اطمینان سمجھ کر چھوڑا گیا ہے اور نہ ہی شیخی سے کام لیا ہے۔

نیشنل کال نے لکھا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا صدارتی ایڈریس اپنی دلیری، سادگی وضاحت، اور اپنی باریک نکات کے حل کے لئے ممتاز حیثیت رکھتا ہے، ہندوستان کے حق آزادی کا اس سے بہتر اور اس سے واضح اظہار شاید ہی اور کہیں ملتا ہو، ایڈریس انڈین نیشنل کانگریس کے پلیٹ فارم کے شایان شان ہے اس میں برطانیہ کے فاخرانہ دعووں کا تار پود بکھیر دیا ہے

ہندو مدرس نے لکھا ہے کہ اس وقت کوئی غلط قدم بہت پیچھے لے جا سکتا ہے اور گاندھی جی جنہوں نے پھر کانگریس کا عملی کمانڈ لے لیا ہے، یہ صاف کہدیا ہے کہ انھیں کسی ایسے فیصلہ میں دھکیلا یا مجبور نہیں کیا جا سکتا جو ان کے ضمیر کے مطابق نہ ہو یا عوام کی منظم قوت جس کے پس پشت نہ ہو اس قوت کو حرکت میں لانے کے لئے اور اسے عظیم مقصد کے لئے استعمال کرنے میں کانگریس پر خاص قومی ذمہ داری ہے کیونکہ کانگریس سب سے بڑی قومی جماعت ہے اور اس موقعہ پر اس سے زیادہ اچھا مشیر کون چنا جا سکتا ہے جیسے کہ مولانا ابوالکلام آزاد جو اپنے عقیدوں میں نہایت پختہ ہیں اور ان کا صدارتی ایڈریس ایک اعلان ہے جو بالکل موزوں حال ہے

مدراس میل نے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ محض تعداد کی بنا پر اپیل کرنے سے ہندو مسلم مسئلہ کا حل نہیں ہو سکتا۔

صدر کانگریس کی یہ بات انتہائی پتہ کی ہے کہ بد اعتمادی اقلیتوں کی موجودہ بد اطمینانی کا سب سے بڑا سبب ہے لیکن بدقسمتی سے اس بات کو مانتے ہوئے بھی وہ یہ بتانے سے قاصر رہے ہیں کہ اعتماد کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ ان کا ایماندارانہ یقین یہ ہے کہ بالغ رائے دہی پر مبنی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی اسے قایم کر دے گی۔

اینٹی سمجھوتہ کانفرنس

مظہرپوری میں ۱۹ مارچ کو اینٹی سمجھوتہ کانفرنس مسٹر سبھاس چندر بوس کی صدارت میں شروع ہو گئی مسٹر سبھاش بابو نے اپنے ایڈریس میں رسمی شکریہ ادا کرنے کے بعد کانفرنس کا مقصد بیان کیا اور کہا کہ یہاں سامراج کی مخالف تمام طاقتیں جمع ہوئی ہیں تاکہ ہر ممکن طریقہ پر برطانی سامراج سے سمجھوتہ روکا جائے آپ نے ان بائیں بازو کہلانے والوں کی مذمت کی جنہوں نے اس کانفرنس کی مخالفت کی اور اس کی راہ میں روڑے اٹکائے ازاں بعد آپ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رویہ اور ریزولیوشن کی مذمت کی اور کہا کہ مہاتما گاندھی کانگریس کے خاص ڈکٹیٹر بن بیٹھے ہیں اور سوراج کے مطالبہ کو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے مطالبہ کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے اسکے بعد آپ نے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ دائیں بازو والے لڑنے کو تیار نہیں ہیں اور انکے رزولیوشنوں کی برطانی حکومت نے کوئی پرواہ نہیں کی اسکے بعد آپ نے جنگ شروع ہونے سے اب تک کے واقعات پر تبصرہ کیا اور کانگریس کی خانہ جنگی کا بھی تذکرہ کیا اور دوسرے ملکوں کی حالت بیان کرکے کہا کہ اسوقت سمجھوتہ کرنا ہندوستان کے حق میں زہر قاتل ثابت ہوگا۔

آئینہ کانپور

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ کے زیر انتظام جو سودیشی نمائش پھول باغ میں ۲۴ فروری سے شروع ہوئی تھی وہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۷ مارچ کو ختم ہو گئی۔ شہر کے ہر طبقہ نے نمائش سے اپنی دلچسپی کا کافی اظہار کیا اور خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ آدمیوں نے نمائش دیکھی، منتظمان نمائش نے بھی اپنے حتی المقدور نمائش میں دلچسپی اور دلکشی پیدا کرنے کا کافی انتظام کیا تھا۔ لیڈیز کورٹ اور آرٹ کورٹ خاص طور پر توجہ کے مستحق تھے، منتظمان نمائش کا ارادہ تھا کہ مشاعرہ بھی شاندار طریقہ سے کیا جائے اور اس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے مایۂ ناز شعرا کو دعوت دی گئی تھی۔ مگر ۹ مارچ کی بارش کی وجہ سے سب انتظامات درہم برہم ہو گئے۔

ہم کو افسوس ہے کہ بعض حضرات اپنی ذمہ داری اور منتظمان کی مشکلات کو نظرانداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر عام لوگ اور خصوصاً طالب علم اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگیں تو منتظمان کو اپنے ارادوں میں بڑی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے منتظمان نمائش اہل شہر کے ممنون ہیں کہ انکے تعاون سے نمائش کامیاب ہوئی۔

سٹی مسلم لیگ کا الکشن

۱۷ مارچ کو سٹی مسلم لیگ کے الکشن کی وجہ سے شہر میں کافی چہل پہل رہی ۱۹ وارڈوں میں سے صرف چمن گنج وارڈ میں زبردست مقابلہ تھا، باقی وارڈوں میں یا تو مقابلہ ہی نہیں ہوا یا برائے نام مقابلہ ہوا چونکہ امسال ½۱۵ ہزار سٹی مسلم لیگ کے ممبر ہوئے ہیں اس لئے ۱۶۴ ممبروں کی نمائندگی کا حق مسلم لیگ کو ملا ہے۔ اور انہی ۱۶۴ ممبروں کے انتخاب کے لئے ۱۷ مارچ کو الکشن ہوا تھا۔

سٹی مسلم لیگ کے عہدہ داران کے انتخاب کے لئے جلسہ کی تاریخ ۱۹ مارچ مقرر تھی چنانچہ اس جلسہ میں ۱۶۴ ممبروں میں سے ۱۶۰ ممبران آ گئے تھے۔ مگر بعض تعضوں کی وجہ سے یہ انتخاب ملتوی کرکے مولوی رمضان اللہ صاحب ایم ایل اے مہتمم الکشن کو یہ حق دیدیا گیا کہ وہ جس کو چاہیں منتخب کر دیں اور اس کے لئے دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے نمایندوں کی فہرست مہتمم صاحب کے حوالہ کر دی ہے۔

مولانا حسرت موہانی صدر اور حاجی بابو محمد حمزہ صاحب خزانچی تعینی نامزد ہو جائیں گے کیونکہ دونوں پارٹیوں کی طرف سے آپ کے نام پیش کئے گئے ہیں۔ البتہ سکریٹری کے لئے احمد نبی خاں صاحب (ڈاکٹر پارٹی) اور حسن احمد شاہ صاحب (مخالف پارٹی) کے نام پیش کئے گئے ہیں اس لئے دیکھئے کن صاحب کے نام قرعہ فال نکلتا ہے۔

ضلع مسلم لیگ

ضلع مسلم لیگ کے ممبروں کی تعداد تقریباً ۶ ہزار بتائی جاتی ہے۔ ضلع مسلم لیگ کے صدر مسٹر مصطفےٰ حسین تیرز سکریٹری سید علی زیدی صاحب خزانچی حاجی شوکت علی صاحب اور کنوینر نیشنل گارڈ محمد فاروق صاحب نیلی پوش بالاتفاق منتخب ہوئے ہیں۔

چلڈرن ایسوسی ایشن

۱۲ مارچ کو چلڈرن (بچوں) ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ باکا دیوالہ ہال میں ہوا جس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ہولی کی تعطیلوں میں بچوں کا دن منایا جائے۔

اسٹاک ایکسچنج

۲۲ مارچ کو سرا کے پی. مودی. ایم. ایل. اے (منسٹر) نے یوپی اسٹاک ایکسچنج کا افتتاح کیا۔

ہارسمین میموریل ڈفرن اسپتال کا سنگ بنیاد

۲۰ مارچ سوا بارہ بجے دوپہر کو ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ اور لیڈی ہیلٹ "الائس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے تشریف لا رہے ہیں۔

مسٹر ہارسمین کے تین لاکھ کے شاہانہ عطیہ سے (مردانہ اسپتال) ارسلا ہارسمین کی شاندار تعمیر ہوئی تھی۔ اب مسٹر ہارسمین نے مزید ۳ لاکھ کے شاہانہ عطیہ سے زنانہ اسپتال یعنی الائس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال کی تعمیر ہونے جا رہی ہے مسٹر ہارسمین نے ۶ لاکھ کا شاہانہ عطیہ پبلک مفاد کے لئے عنایت فرما کر اہل شہر کے قلوب کو موہ لیا ہے اور اس شاہانہ اولوالعزمی کے لئے اس نیک دل انسان کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

سب کمیٹیوں کی چیرمینی

۲۰ مارچ کو مسٹر بی. این. سریواستوا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کی صدارت میں ½۶ بجے شام کو ایک جلسہ ہوا جس میں سینیر و جونیر وائس چیرمین اور سب کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب ہوا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:-

سینیر وائس چیرمین	مسٹر ایس. ایم. بشیر
جونیر وائس چیرمین	لالہ منی لال بنوٹیا
فنانس کمیٹی کے چیرمین	بابو گور پرشاد کپور
سٹی ٹیکس کمیٹی "	مسٹر ایم. ایچ. بیز
سول لائن ٹیکس کمیٹی "	پنڈت شیو نرائن مصر
واٹر ورکس کمیٹی "	پنڈت برہما نند مصرا
روڈ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی "	چودھری جھنشوری پرشاد نگم
ایجوکیشن کمیٹی "	پنڈت سری رتن شکل
بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی "	مسٹر لئے محمد
پبلک ہیلتھ کمیٹی "	حاجی قمرالدین
پبلک ورکس کمیٹی "	مسٹر وحید احمد
انور گنج ٹیکس کمیٹی "	شیخ عبدالرزاق
گنگا جل سدھار کمیٹی "	ڈاکٹر برکم نرائن
انڈسٹریل اسکول کمیٹی "	مسٹر ٹی. سی گریل
اسکول کمیٹی "	مسٹر بخت نرائن
پارک کمیٹی "	مسٹر جھنگا مل
قبرستان کمیٹی "	سید منظور علی
ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی "	پنڈت رگھبر دیال بھٹ
برننگ گھاٹ کمیٹی	مسٹر وشوناتھ بھرتیا

پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور مسٹر وشوناتھ بھرتیا نے چیرمیناں قبول نہیں کی اور اسکے لینے سے انکار کر دیا اس لئے اب اس کا انتخاب دوبارہ ہوگا۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ ای. آئی. ریلوے کی اڈوائزری کمیٹی کے لئے نامزد کئے گئے۔ مسٹر بھیلی داس ڈپریسڈ کلاس کی نمائندگی کرنے کے لئے ایجوکیشن کمیٹی میں نامزد کئے گئے۔

امسال سب کمیٹیوں کی چیرمینوں وغیرہ کا الکشن نہیں ہوا ہے بلکہ آپس کے سمجھوتہ سے چیرمین صاحب نے انکو نامزد کر دیا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کا بجٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے ایک گذشتہ جلسہ میں سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے بجٹ پر غور ہوا۔ بجٹ ۱۵۸۰۲۲۶ روپیہ کی آمدنی اور ۱۵۵۱۹۸۱ کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اس سال انجینیرنگ کے کام کے لئے بہت بڑے پروگرام کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کے واسطے ۹۵۸۲۶۸ روپیہ رکھا گیا ہے اسمیں سے فیکٹری رقبہ میں ۱۳۱۲۵۶ روپیہ، سدرن سٹی ایکسٹنشن اسکیم ۲۶۰۷۷۰ روپیہ اور سیسہ مئو اسکیم جسمیں ۱۳۱۲۷۸ روپیہ۔ گوٹیا اسکیم ۹۴۰۱۴ روپیہ۔ رائے پوروہ اسکیم ۲۰۴۸۳۷ ۔ ناچگھر برہانہ اسکیم میں ۴۲۰ ۶ ۲۲ روپیہ۔ اور سیسہ مئو نالا اسکیم ۴۵۰۱۷ روپیہ خرچ ہوگا۔ باقی روپیہ ٹرسٹ کی اندرونی اسکیموں پر خرچ ہوگا۔

ٹرسٹ کے ان رقبوں کے لئے جہاں درستی کی سخت ضرورت ہے درستی کے لئے ۱۰۹۳۲۷ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ۴۳۰۰۰ روپیہ زمین حاصل کرنے کے لئے رکھا گیا ہے جس کا زیادہ حصہ پیچ باغ دلیل پوروہ اسکیم. ناچ گھر. برہانہ اسکیم اور جنوبی سیسہ مئو کی توسیع اسکیم میں صرف ہوگا۔ لیڈیز کلوسس سیپ تورم اسکیم کے سلسلہ میں زمین حاصل کرنے کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ ۶۵ ہزار ۲۶ روپیہ کے صرف سے سیسہ مئو نالہ اسکیم اور رائے پوروہ اسکیم میں ٹرسٹ کی طرف سے ۲۲۰ مزدوروں کے کوارٹروں کے بنانے کے واسطے رکھا گیا۔ ۱۲ ہزار روپیہ ٹاؤن پلاننگ کے لئے رکھا گیا ہے۔ ٹرسٹ کی ڈیبنچروں کی اس سال کی واپسی کی تجویز نہیں ہوئی۔ بجٹ کے جلسہ کے بعد معمولی جلسہ بھی منعقد ہوا جسمیں سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ۲۵ فٹ کی سڑک پر ایس ڈبلیو پائپ سیور بنانے اور سیسہ مئو نالا اسکیم میں بجھور روڈ سے گوالٹولی تک ۱۰۰ فٹ کی سڑک ۵ پر سیور بنانے کے واسطے ۵۸۴۹ روپیہ کے تخمینے پاس ہوئے۔

فیکٹری ڈسٹرکٹ رقبہ ایف بلاک میں ایک کھیل کا میدان بنانے کے لئے ۵۴۹۳ روپے کا تخمینہ پاس ہوا۔

ٹرسٹ نے مسٹر ایس. این سکسینہ کو سکریٹری کے عہدہ پر اور مسٹر صابر حسین نقوی کو اسسٹنٹ سکریٹری کے عہدہ پر مستقل کر دیا۔

لیبر سنٹر

کانپور کے مالکان ملس کی طرف سے انگسن مل میں ایک لیبر ویلفیر سنٹر کھولا گیا ہے۔

سنگیت سماج

۱۸ مارچ کو باکا دیوالہ میں سنگیت سماج کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا اور مسٹر ہنڈو نے انعامات تقسیم کئے۔

کانپور کی تفریحات

نشاط ٹاکیز — علی بابا
۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

گولڈن ٹاکیز — منموہن
۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

امپیریل ٹاکیز — جیون پربھا، ودیاپتی، مایا
۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

سنٹرل ٹاکیز — اچھوت
۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

موتی محل ٹاکیز — دیکھا جائیگا
۲۴ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

جبلی ٹاکیز — سنہری ٹولی
۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

سبد گل

قاہرہ مصر کے ریڈیو اسٹیشن سے جو گانے نشر کئے جاتے ہیں ان کے متعلق ایک مصری اخبار میں یہ شکایت شائع ہوئی ہے کہ گانے عموماً عشق و محبت، سوز و ساز، آہ و بکا، ہجر و وصال کے عریاں افسانے ہوتے ہیں جن کے ذریعے مصری نوجوانوں کے جذبات کو مشتعل کیا جاتا ہے اس پر معاصر "شاہکار" نے لکھا ہے کہ ہمارے ہندوستانی ریڈیو اسٹیشنوں سے جو گانے بازاری طوائفوں کے ذریعہ نشر کئے جاتے ہیں اگر آزاد ممالک کی زبانوں میں ترجمہ کرکے انھیں سنایا جائے تو ہندوستان کی مہذب قوموں میں قاف تا قاف رسوا ہو جائے۔

ان گانوں کی ہوس غیر عریانی ہماری مشرقی تہذیب اور ملکی شاعری کے لئے باعث ننگ ہے یہ منظوم نواحش ملک کے نوجوانوں کو جس قدر مسموم کر رہے ہیں اخبارات کے کالموں اور پولیس کی رپورٹوں سے اس کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

ان اظہار خیال کے بعد معاصر موصوف آل انڈیا ریڈیو کی خرابیوں کے اسباب ان الفاظ میں بیان کرتا ہے، بات یہ ہے کہ بدقسمتی سے آل انڈیا براڈکاسٹ ریڈیو میں کچھ ایسے لوگ سفارشوں سے منتخب ہو گئے جن کی کتاب زندگی کا ہر ورق سیاہ ہے اور پھر اس بدقسمتی پر اس بدنصیبی کا اضافہ ہو گیا ہے کہ یہ رندمشرب لوگ اس محکمہ میں دخیل کار بنا دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ریڈیو اسٹیشنوں پر سب سے زیادہ عمل دخل بازاری طوائفوں کا ہو رہا ہے، آپ کسی ہفتہ کا پروگرام اٹھا لیجئے اس کے گانوں اور گانے والوں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہو جائے گا کہ آل انڈیا ریڈیو کا اقتدار مطلق کس سمت بہہ رہا ہے مجالس قانون ساز کے اراکین اگر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے تو اس روحانی وبا سے اخلاق عامہ کو بچا سکتے تھے"۔ اس اقتباس کے بعد غالباً اس مسئلہ پر کچھ اور کہنے کی ضرورت باقی نہیں ہے۔

مدراس میں ایک تقریر کرتے ہوئے سر سی وی رمن نے فرمایا ہے "کالج کی تعلیم کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ دماغ اور جسم کو ترقی دے بلکہ یہ بھی ہے کہ نوجوانوں میں زندگی کی بہتر اور لطیف چیزوں کو محسوس کرنے کا جذبہ پیدا کرے، ظاہر ہے کہ بہتر اور لطیف چیزوں کو محسوس کرنے کے لئے وہ کسی جنس لطیف پر عاشق ہو کر اسے اپنا "نصف بہتر" بنا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

رامگڈھ کانگریس نے آزادی کے مطالبہ کا ریزولیوشن پاس کر دیا

مظہرپوری ۲۰ مارچ آج جھنڈا چوک میں کانگریس کا ۵۳ واں اجلاس منعقد ہوا جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے موجودہ سیاسی جمود کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا جو مہاتما گاندھی کی جے کے نعروں کے درمیان زبردست اکثریت سے پاس ہو گیا صرف ۱۷ ڈیلی گیٹوں نے اس کے خلاف رائے دی سبجکٹ کمیٹی کی طرح کھلے اجلاس میں بھی ترمیمیں پیش ہوئیں مگر ان کی تعداد صرف پانچ تھی، یہ ترمیمیں زبردست اکثریت سے نامنظور ہو گئیں کسی بھی ترمیم کے حق میں تیس سے زیادہ ووٹ نہ تھے مہاتما جی اجلاس میں موجود تھے، اجلاس ڈیڑھ بجے رات کو ختم ہوا ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد مہاتما گاندھی نے ڈیلی گیٹوں سے مخاطب ہو کر

ادب لطیف

کامرانی!

از جناب زیبا درانی صاحب

تو اپنی جملہ پوشیدہ طاقتوں کو کام میں لا اس کی زندگی کے مقصد کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس امر کا انتظار نہ کر کہ حالات تیرے مقدر کو کسی نئے سانچے میں ڈھالیں یا اس میں تغیر پیدا کریں۔

دیکھ تجھ میں تیرا مقدر پنہاں ہے اس لامحدود صداقت کو خوف تعصب اور تساہل کو نیست و نابود کرنے دے۔

جان لے کہ تو عظیم ہے اور تیری عظمت الہیت کی طفیل ہے۔

اپنی فرزانگی کو اس قدر وسعت دے کہ تو ازلی انعامات سے اپنا دامن بھر سکے۔

محبت کو لاتعداد اور بے انداز وسیع کر مگر نفرت کو بھول جا، ہرگز کوئی ایسا مقصد پیش نظر نہ رکھ جس میں عالمگیر بھلائی نہ ہو۔

سن جو کچھ تجھ سے آسمانی خاموشی زبان سکوت سے کہہ رہی ہے۔

دنیا کی مسرتیں اور خوشیاں تیری واحد ملکیت ہیں، بشرطیکہ تو استحقاق جتائے، ایک بار پھر روحانی قوانین کو ذہن نشیں کرے تاکہ جملہ مادی اشیاء تیرے تابع فرمان ہوں

ــــــ۵ کوئی چیز خطرناک نہیں ہے۔ لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ ان نوجوانوں سے بچتی رہیں جو ان کو عشق کا فریب دینا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا عشق عارضی ہوتا ہے۔

عاشق مزاج شوہروں سے ہزار درجہ بہتر وہ شوہر ہیں جو نہ باتیں بتلاتے ہیں اور نہ عشق کے دعوے کرتے ہیں، ایسے ہی شوہروں کے ساتھ عورتوں کی زندگی اچھی طرح گذر سکتی ہے

دہی باتیں دہرائیں جو انھوں نے سبجکٹ کمیٹی میں کہی تھیں، یعنی یہ کہ جب تک میری شرطیں پوری نہ کر دی جائیں اس وقت تک میں کسی قسم کی سول نافرمانی شروع کرنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔

مہاتما جی نے کہا اگر آپ لوگ میرے طریقوں پر یقین نہیں رکھتے تو آپ کسی اور کو اپنا لیڈر بنا لیں، اجلاس میں تقریباً پچاس ہزار آدمی شریک ہوئے تمام ڈیلی گیٹ اور لیڈر آج روانہ ہو رہے ہیں، مہاتما گاندھی ساڑھے سات بجے واردھا کو روانہ ہو جائیں گے۔

اجلاس میں باوجود قدرتی پریشانیوں کے بہت جوش تھا پچاس ہزار آدمی اجلاس کے دقت بھیگی ہوئی زمین پر کھڑے یا بیٹھے رہے لیڈر اور مقرر اس چبوترے پر تھے جس میں جھنڈا لگا ہوا تھا آج رات کو ۹ بجے تک کانگریس نگر بالکل خالی ہو جائے گا گاڑیاں ایک ایک گھنٹہ بعد روانہ ہوں گی اسپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا گیا ہے، کانگریس نگر سے ریلوے اسٹیشن تک سامان اور مسافروں کو پہنچانے کے لئے بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔

آج موسم کی حالت کل سے بہتر ہے۔

آل انڈیا ریاستی پرجا منڈل

مظہرپوری ۱۹ مارچ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ریاستی پرجا منڈل کا مرکزی دفتر اب الہ آباد میں قایم ہو گا اگرچہ بمبئی کا دفتر بھی موجود رہے گا مختلف صوبوں میں کمیٹیاں قایم کی جا دیں گی۔

ڈاکٹر پٹا بھی سیتارامیہ ایک اخبار نکالیں گے جسمیں ریاستوں کے کل حالات ہونگے اس لئے چندہ عنقریب جمع کیا جائے گا۔

عالم نسواں

عاشق مزاج شوہر

ایک امریکن خاتون کے خیالات

مغربی تہذیب کی بدولت ہندوستان کے نوجوانوں اور لڑکیوں میں بھی شادی سے پہلے عشق کی وبا نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے شادی سے پہلے نوجوانوں اور لڑکیوں کی عشق بازی معاشرتی اعتبار سے کس حد تک مناسب ہے اس کا اندازہ ایک امریکن خاتون کے مضمون سے ہو سکتا ہے جو حال ہی میں ایک انگریزی زبان کے ماہوار رسالہ میں شائع ہوا ہے، ہم اس مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔

شادی سے پہلے عشق اسی طرح خوشگوار معلوم ہوتا ہے جس طرح شراب کے نشہ کے آثار سے قبل شراب اچھی معلوم ہوتی ہے، لیکن اس عشق کے نتائج بہت کم خوشگوار ثابت ہوتے ہیں، اکثر حالات میں تو عشق کے بعد جو شادیاں ہوتی ہیں وہ زیادہ تر ناکام ہی ہوتی ہیں عشق بلاشبہ ایک اچھی چیز ہے بشرطیکہ وہ عشق ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو عورتیں عشق اور محبت سمجھے ہوئے ہیں وہ ایک فریب ہے اور دھوکہ ہے جس کے ذریعہ نوجوان مرد ہمیشہ لڑکیوں کو احمق بناتے رہتے ہیں۔

موجودہ زمانے کے عشق اور محبت کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ مردوں نے عورتوں کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے یہ اندازہ لگا لیا ہے کہ عورت کو سب سے زیادہ محبت کے نام پر فریب دیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ عورتیں برابر فریب میں مبتلا ہو رہی ہیں اور عشق کے نام پر اپنی زندگیاں برباد کر رہی ہیں۔

میری وہ بہنیں جو آج بھی مردوں کے عشق کی قائل ہیں میں ان کو مشورہ دوں گی کہ وہ یوروپ اور امریکہ کے طلاق کے دفتر میں جائیں اور یہ معلوم کریں کہ ان اطلاق کے واقعات کا کیا اوسط ہے، جو عاشق مزاج شوہر اپنی بیویوں کو دے دیتے ہیں۔

میں نے طلاق کے اعداد و شمار کو بغور دیکھا ہے اس لئے میں کہہ سکتی ہوں کہ سو میں سے اسی طلاق دینے والے وہ مرد ہوتے ہیں جو ابتدا میں لڑکیوں سے دیوانہ وار عشق کرتے ہیں لیکن بعد میں یہ ان کی زندگی برباد کر دینے کے بعد پھر طلاق دے دیتے ہیں۔

عورتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مرد دنیا میں عشق اور محبت کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا وہ جانتا ہی نہیں کہ مرد دنیا میں عشق اور محبت کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا وہ جانتی ہی نہیں کہ دنیا میں عشق اور محبت کسے کہتے ہیں اس نے نفسانیت کا نام عشق اور محبت رکھ چھوڑا ہے اس کا عشق صرف ان عورتوں تک محدود رہتا ہے جو جوان اور خوبصورت ہوتی ہیں، لیکن اگر کسی وجہ سے ان جوان اور خوبصورت عورتوں کے حسن میں کمی آجاتی ہے تو اس کا عشق بھی گھٹ گھٹا کر بہت کم رہ جاتا ہے۔

ایک دو نہیں اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں کہ نوجوانوں نے محبت کے بعد لڑکیوں سے شادیاں کیں لیکن شادی کے فوراً بعد ہی جب ان کو کوئی دوسری خوبصورت لڑکی پھر پسند آگئی تو وہ سابقہ بیوی کی طرف قطعاً بے فکر اور لاپرواہ ہو گئے، اور ان کی وہ ساری محبت ختم ہو گئی جس کا وہ شادی سے قبل دعوے کیا کرتے تھے۔

میرے نزدیک لڑکیوں کے لئے اور عورتوں کے لئے عاشق مزاج شوہر سے بڑھ کر سےــــ۵

بچوں کی دنیا

میرے چند شوق

ہر شخص کو! بچہ ہو یا بوڑھا کوئی نہ کوئی شوق ضرور ہوتا ہے، مجھے بھی بہت سی چیزوں کا شوق ہے ان کا کچھ حال میں بیان کرتا ہوں شاید مجھوں کے لئے کچھ مفید اور دلچسپ ہو۔

آٹوگراف آٹوگراف کہتے ہیں کسی مشہور شخص کے دستخط یا تحریر کو میری ننھی سی خوبصورت نوٹ بک میں بہت سے مشہور لوگوں کے دستخط یا آٹوگراف ہیں، خود حیدرآباد میں بڑے بڑے لوگ رہتے ہیں، میں نے بڑی محنت سے ان سب کے آٹوگراف جمع کئے ہیں۔

تصویریں مجھے تصویریں جمع کرنے کا بھی بہت شوق ہے میرے پاس اس وقت بہت سی تصویریں جمع ہیں، انھیں میں نے بہت سلیقہ کے ساتھ ایک خوبصورت البم میں لگا دیا ہے انہیں بعض بعض ایسی پرانی تصویریں بھی ہیں جو اب نادر سمجھی جاتی ہیں میں نے انھیں بڑی جستجو اور محنت سے جمع کیا ہے، جس ہا کمان کی تصویر مجھے ملی میں نے اسے بحفاظت تمام اسی البم میں لگا دیا۔

پتھر میرے پاس قسم قسم کے پتھر بھی ہیں گوداوری کی سیر کے موقع پر بہت کثرت سے مل گئے تھے میں نے ان میں سے بعض خوبصورت پتھروں کو چن کر علاحدہ کر لیا ہے اور اپنی چھوٹی سی عجائبات کی الماری میں انھیں بھی جگہ دی ہے ان میں سے دو ایک پتھروں پر بالکل آنکھ کی شکل بنی ہوئی ہے اگر یہ پتھر ان لوگوں کی آنکھوں پر پھیرا جائے جن کی آنکھ میں ایرا ہے تو یہ مرض فوراً دور ہو جاتا ہے ان میں بعض پتھر اس قدر شفاف اور چکنے ہیں جیسے بلور کے ٹکڑے ہوں ان کے علاوہ میرے پاس چند خاص قسم کے مونگے اور سیپیاں بھی ہیں جو بس دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں ان ہی میں دو اتنی بڑی کوڑیاں ہیں کہ مشکل سے میرے ہاتھ میں آسکتی ہیں۔

ٹکٹ ٹکٹ جمع کرنے کا شوق تو بہت عام ہو چلا ہے "پیام تعلیم" کی بدولت ٹکٹ جمع کرنے والوں کی تعداد دن پر دن بڑھتی چلی جا رہی ہے میرے پاس بھی مختلف قسم کے ٹکٹوں کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے، کوئی صاحب حیدرآباد کے ٹکٹ جمع کرنا چاہیں تو میں مبادلہ کرنے کو تیار ہوں۔

رقعے مجھے شادیوں کے رقعے اور ملاقات کے کارڈ جمع کرنے کا بھی عجیب شوق ہے میرے پاس اس وقت بہت سے رقعے اور سہرے کی چھپی ہوئی دستیاں رومال اور ملاقاتی کارڈ جمع ہیں، رقعوں کے رکھنے کے لئے میں نے مختلف خانے بنائے ہیں کسی میں چھوٹے کسی میں بڑے کسی میں ڈنر اور کسی میں ایٹ ہوم کے کسی میں شادی کے، غرض ہر ایک کا خانہ علیحدہ علیحدہ بنا دیا ہے۔

شکار مجھے شکار کا بھی شوق ہے میں اکثر پرندوں کا شکار کرتا ہوں ایک مرتبہ ہرن مارنے کا اتفاق ہوا تھا، اس کے کباب بڑے مزے کے ہوتے ہیں والد صاحب اچھے شکاری، چنانچہ میرے پاس جانوروں کی کھال کے علاوہ سشیر کے دانت اور ناخن بھی ہیں جنھیں میں نے بڑی احتیاط سے رکھا ہے دانت سفید کوئی ایک بھر لانبے اور قدرے ۲

۲ گول ہیں ناخن میلے اور بلی کے ناخن کی طرح سے مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

ڈرائنگ نقشہ کشی اور ڈرائنگ کا بھی مجھے بے حد شوق ہے اس میں مجھے زیادہ محنت اور توجہ کا موقع نہیں ملا پھر بھی برا بھلا الٹا سیدھا کچھ کر لیتا ہوں، اپنا ایک نمونہ ایڈیٹر صاحب کے پاس بھی بھیجا ہے اگر یہ چھپ جائے تو آپ بھی میری ڈرائنگ کا اندازہ کر سکیں گے

مظہرپوری رام گڈھ ۱۸ مارچ سے جھنڈا چوک میں ۵۰ فٹ اونچی ایک لاٹ بنائی گئی ہے جس پر قومی جھنڈا لگایا جائیگا یہ لاٹ اشوک کی لاٹ کے طریقہ پر بنائی گئی ہے اور اسکو بنگال آرٹسٹ مسٹر کاتک چندر پال نے بڑی خوبی کیساتھ بنایا ہے۔

پردۂ فلم

پبلک اور ہندوستانی نگارخانے!

از جناب مجتبیٰ خاں یوسف زئی نسیم آبادی

انسان کو محنت، دماغی کام اور دوسرے مشاغل سے فرصت پانے کے بعد اس کے لئے تفریح طبع کا ہونا لازمی ہے بعض اصحاب طلبہ دیگر تفریحات پر سینما کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ ایک حد تک مناسب ہے، یہ اظہر من الشمس ہے کہ دیگر ممالک کے مقابلے میں ہندوستانی فلم سازی بہت پیچھے ہے۔

مزید برآں ہمارے نگارخانوں میں متعدد برائیاں پیدا ہو گئی ہیں اور برابر ترقی پذیر ہیں۔ اگر ان کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو ان کا ازالہ ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو جائے گا۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں نئی کمپنیاں روز بروز پیدا ہوتی جاتی ہیں جن کے تیار کردہ فلم زیادہ تر بیکار اور ناکارہ ثابت ہوتے ہیں اور غضب تو یہ ہے کہ آرٹ کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا، ذیل میں چند نکات پیش کرتا ہوں جس سے فلم ایک بہترین اور قابل قدر فلم ہو سکتا اور پبلک کے مذاق کی ایک حد تک تعمیل ہو سکتی ہو۔

ہر فلم معیار میں جب ہی پورا اتر سکتا ہے جب اس میں یہ عناصر یا اجزاء موجود ہوں۔

(۱) تعلیمی مفاد (۲) اداکاروں کا انتخاب (۳) فن تمثیل یا اداکاری (۴) ڈائرکشن (۵) عوام کی تہذیب و تمدن اخلاق اور قومی زندگی کا اصل نقشہ (۶) شستہ مذاق (۷) صرف رقم پیدا کرنے کے خیال سے پبلک کی تفریح کا خیال ہی نہیں ہونا چاہئے بلکہ پبلک کے مذاق تبدیل کرنے کی ضرورت ہے (۸) مکالمہ نویسی (۹) موسیقی (۱۰) عکاسی (۱۱) صدابندی (۱۲) فن رقص (۱۳) سینری یا مناظر قدرت (۱۴) میک اپ یعنی بہروپ

غیر ممالک مثلاً اطالیہ جرمنی، انگلینڈ، فرانس وغیرہ میں فلم تعلیم کے ذرائعہ سے چلائے جا رہے ہیں حتیٰ کہ اسکول اور کالج میں فلموں کے ذریعے تعلیم کا بیشتر حصہ پڑھایا جاتا ہے آپ جب خود انگریزی فلم دیکھتے ہونگے تو اس میں کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور نوٹ کرتے ہوں گے۔

آپ کی علمی اور عملی لیاقت ان کے ذریعے بڑھتی ہے لیکن ہمارے بدقسمت ہندوستان میں عشق یا مارپیٹ کے فلم بیشتر تیار ہوتے ہیں بدیں وجہ ہندوستانی فلموں سے لوگ بہت کم مستفید ہوتے۔

وہ عشق اور عاشقی کے فلم دیکھ کر نئے گورکھ دھندے میں پڑ جاتے ہیں۔ ع

"ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا"

ہندوستانیوں کو فی زمانہ سوشل فلموں کی اشد ضرورت ہے لہٰذا فلمساز کمپنیوں کو یہ ملحوظ خاطر رہے کہ وہ ایسے فلم تیار کریں جن سے شائقین کچھ حاصل کر سکیں۔

اقوالِ زرّیں

تین چیزوں سے محبت کرو	شجاعت شرافت الفت
〃 〃 کی قدر کرو	ذہن لیاقت خوشی
〃 〃 سے نفرت کرو	ظلم غرور بے وفائی
〃 〃 کی عزت کرو	مذہب انصاف انکساری
〃 〃 کو حقارت سے دیکھو	کینہ بغض حسد
〃 〃 سے خوش ہو	آزادی حسن کشادہ دلی
〃 〃 کی تمنا کرو	صداقت ایمانداری نیکی
〃 〃 کی دعا کرو	ایمان امن خلوص
〃 〃 کو عزیز رکھو	خوشامد عقل استقلال
〃 〃 کو پسند کرو	شفقت خلق رحم
〃 〃 اعتبار نہ کرو	دشمن زندگی فوری محبت
〃 〃 کو چھوڑ دو	کاہلی دروغگوئی برے کام
〃 〃 کیلئے لڑو	عزت ملک انصاف
〃 〃 کو ترک کرو	غصہ خودغرضی بدزبانی
〃 〃 کیلئے تیار رہو	موت غم زوال
〃 〃 کو ترقی دو	اچھے دوست اچھے کام اچھی صحبت

تین آدمیوں سے فیض کی امید نہ رکھو!

نیا............ امیر.....

بے علم............ پیر

مجذوب............ فقیر.....

تین آدمیوں پر لعنت اور پھٹکار بھیجو

فتنہ پرور دوست، کینہ پرور رشتہ دار اور حاسد ہمسایہ۔

موجِ تبسم

حاکم (گواہ سے) کیا تم نے اپنی آنکھ سے گولی چلتے ہوئے دیکھی تھی۔

گواہ جی نہیں! میں نے اپنے کانوں سے صرف آواز سنی تھی۔

حاکم سنی سنائی باتیں عدالت کے لئے اطمینان بخش اور قابل اعتبار نہیں ہوسکتیں، گواہ نے باہر جاتے ہوئے دروازے کے قریب آڑ میں ایک قہقہہ لگایا، اسپر مجسٹریٹ نے خفا ہو کر کہا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ، اس پر توہین عدالت کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

گواہ مذکور نے نہایت متانت سے پوچھا

گواہ کیا سرکار نے اپنی آنکھوں سے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا ہے۔

حاکم نہیں! ہم نے تمہارے ہنسنے کی آواز اپنے کانوں سے سنی ہے۔

گواہ سنی سنائی ہوئی باتیں عدالت عالیہ کے لئے قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔

حاکم (ملزم سے) میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ آیندہ کبھی آوارہ اور اوباش لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے نہ دیکھوں۔

ملزم حضور میں مجبوراً آپکے سامنے کھڑا کیا گیا تھا آیندہ اب کبھی آپ مجھ کو اپنے قریب نہ دیکھیں گے

دلچسپ معلومات

دنیا کے مرد اور عورتیں

لیگ آف نیشنز کے ماہواری بلیٹن میں دنیا کے ۳۶ ملکوں کی آبادی حسب ذیل شائع ہوئی ہے

وہ ملک جن میں مرد زیادہ ہیں!

نام ملک	مرد	عورتیں
جنوبی افریقہ	۱۰۳۸۰۰۰	۱۰۰۵۰۰۰
آسٹریلیا	۳۴۸۷۰۰۰	۳۱۰۴۰۰۰
برہما	۸۰۸۸۰۰۰	۷۷۷۴۰۰۰
بلگیریا	۳۰۵۳۰۰۰	۳۰۲۴۰۰۰
کنیڈا	۵۷۸۲۰۰۰	۵۴۲۷۰۰۰
امریکہ	۶۴۱۰۱۰۰۰	۶۳۱۸۰۰۰۰
ہندوستان	۱۸۰۲۰۶۰۰۰	۱۶۹۵۵۴۰۰۰
آئرلینڈ	۱۵۲۰۰۰۰	۱۴۴۵۰۰۰
جاپان	۳۴۷۳۴۰۰۰	۳۴۵۲۰۰۰۰
ملایا	۲۵۸۴۰۰۰	۱۷۷۴۰۰۰
نیوزی لینڈ	۷۶۹۰۰۰	۷۴۸۰۰۰

وہ ملک جن میں عورتیں زیادہ ہیں

نام ملک	مرد	عورتیں
جرمنی	۳۶۴۲۷۰۰۰	۳۸۴۰۰۰۰۰
بلجیم	۴۱۱۰۰۰۰	۴۱۹۳۰۰۰
چلی	۲۴۹۳۰۰۰	۲۱۶۵۰۰۰
ڈنمارک	۱۸۶۲۰۰۰	۱۹۱۵۰۰۰
مصر	۷۰۵۸۰۰۰	۷۱۲۰۰۰۰
اسٹونیا	۵۳۱۰۰۰	۶۰۰۰۰۰
فن لینڈ	۱۸۹۴۰۰۰	۱۹۴۱۰۰۰
فرانس	۱۹۹۰۰۰۰۰	۲۱۴۰۰۰۰۰
یونان	۳۰۷۶۰۰۰	۳۱۲۸۰۰۰
ہنگری	۴۴۵۶۰۰۰	۴۶۳۴۰۰۰
اٹلی	۲۱۶۰۷۰۰۰	۲۱۸۴۹۰۰۰
لاٹویا	۹۲۸۰۰۰	۱۰۵۳۰۰۰
میکسیکو	۸۱۱۹۰۰۰	۸۴۳۴۰۰۰
ناروے	۱۴۲۰۰۰۰	۱۴۷۹۰۰۰
نیدرلینڈ	۴۳۰۸۰۰۰	۴۳۲۴۰۰۰
پولینڈ	۱۶۱۲۴۰۰۰	۱۷۹۶۶۰۰۰
پرتگال	۳۲۵۶۰۰۰	۳۵۷۰۰۰۰
رومانیہ	۸۸۷۱۰۰۰	۹۱۸۲۰۰۰
برطانیہ کلاں	۲۲۷۳۵۰۰۰	۲۴۵۶۲۰۰۰
سوئیڈن	۳۱۰۱۰۰۰	۳۱۶۶۰۰۰
سوئزرلینڈ	۲۰۳۴۰۰۰	۲۱۷۴۰۰۰
زیکوسلوویکیا	۷۳۷۲۰۰۰	۷۷۸۷۰۰۰
ترکستان	۷۹۳۷۰۰۰	۸۲۲۱۰۰۰
روس	۷۱۴۳۰۰۰۰	۷۵۹۸۵۰۰۰
یوگوسلاویا	۶۸۹۲۰۰۰	۷۰۴۲۰۰۰

ایسٹ انڈین ریلوے
ضروری نوٹس

رسک نوٹ فارم بی ایچ ڈی، اور جی، میں ترمیم حسب الاعلان گورنر جنرل آف کونسل نمبر 6726 جو ہندوستان کے گزٹ تاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء میں شائع ہو چکی ہے، رسک نوٹ فارم بی، ایچ، ڈی، اور جی، میں ترمیم ہوگئی ہے اور یہ ترمیم شدہ رسک نوٹ کے فارم یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے عمل میں لائے جائینگے، وہ تمام رسک نوٹ فارم ایچ اور جی جو پیشتر سے بھرے جا چکے ہیں صرف ۳۱ / مارچ ۱۹۴۰ء تک جائز رہیں گے، جن لوگوں کے پاس ایسے سک نوٹ فارم ہوں ان سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے فارم یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو نئے ترمیم شدہ ایچ اور جی فارموں میں تبدیل کرالیں کیونکہ یکم اپریل ۱۹۴۰ء کے بعد سے پورانے فارم ناجائز ہو جائینگے۔ چیف کمرشیل منیجر

افسانہ

غیر شادی شدہ بیوہ

ایک فرانسیسی افسانہ نگار موپاسان کے قلم سے

مترجمہ از جناب انعام الحق صاحب شیدائی

فرانس کا مشہور افسانہ نگار موپاساں حقیقت اور جذبات میں ڈوبے ہوئے افسانوں کے لئے غیر فانی شہرت رکھتا ہے، ذیل میں ہم موپاسان کے ایک فرانسیسی افسانہ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں

بڑے کمرے میں رات کو کھانے کے بعد وہ سب مل کر کھیلتے، ہوا کے سرد و تیز جھونکے شور کرتے ہوئے زور زور سے دریچوں سے ٹکراتے ایک سب کسی نے تجویز کی کہ قصہ گوئی ہونا چاہئے لیکن شکاریوں میں سے کوئی بھی مزیدار قصہ سنا نہ سکا شکاریوں نے اپنے اپنے شکار کے قصے سنائے، اور عورتیں بھی کوئی دلچسپ قصہ سنانے میں کامیاب نہ ہوئیں۔

وہ سب قصہ گوئی کو کسی دوسرے شغل سے بدلنے والے ہی تھے کہ ایک نوجوان لڑکی نے جو بے پرواہی کے ساتھ اپنی بوڑھی اور کنواری خالہ کی انگلیوں سے کھیل رہی تھی ان میں بالوں کا ایک خوبصورت چھلا دیکھا جسے وہ پہلے بھی کئی بار دیکھ چکی تھی اور اس کا خیال نہ کیا تھا لیکن اس نے اسے آہستہ آہستہ گھماتے ہوئے یکایک کہا:۔

خالہ جان! آپ اس چھلہ کا قصہ ہم لوگوں کو سنائیں یہ کسی بچے کے بال معلوم ہوتے ہیں

بوڑھی عورت کا چہرہ سرخ ہو گیا اور پھر پیلا ہلدی کی طرح، اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ نہ سنو میرے فسانۂ غم کو نہ سنو! یہ چھلا میری زندگی کے تمام غم والم کا مرکز ہے میں اس وقت جوان نہیں لیکن اس کی یاد ہنوز اس قدر تکلیف دہ ہے کہ جب کبھی بھی یاد کرتی ہوں بے اختیار روتی ہوں"۔

سب لوگوں نے قصہ سننے کی خواہش ظاہر کی لیکن بوڑھی عورت انکار کرتی رہی آخر کار ان لوگوں نے اسے قصہ سنانے کے لئے راضی و آمادہ کر ہی لیا، اس نے کہنا شروع کیا۔

میں نے کئی بار تم لوگوں سے سینٹیا خاندان کا ذکر کیا ہے جو اب بالکل معدوم ہو چکا ہے میں اس خاندان کے آخری تین شخصوں کو جانتی ہوں، ان تینوں کی موت تین سال کے اندر ایک ہی طرح سے ہوئی۔

یہ بالوں کا چھلا جو میری انگلی میں ہے آہ! یہ اسی خاندان کے آخری فرد سے تعلق رکھتا ہے وہ اس وقت تیرہ برس کا تھا جب اس نے میرے لئے جان دیدی، خودکشی کرلی! تم لوگ حیران ہو گے، کیوں؟

وہ ایک عجیب خاندان تھا، عاشق مزاج بے وقوفوں کا خاندان! وہ محبت کے پرستار تھے محبت کی سرگرمی اس خاندان کے ہر فرد میں انتہا درجہ تک تھی اضطراب اور جوش کے ولولے کچھ اس حد تک تھے، کہ انھوں نے بڑے بڑے کام کئے محبت کو جنون کے درجہ تک پہونچا یا اور بہتیروں نے تو خودکشی کرلی محبت کے معاملہ میں ان کے نام عام طور پر ضرب المثل کی طرح استعمال کئے جاتے تھے

ان کی صورت سے یہ خصوصیت ظاہر تھی ابروؤں تک لٹکے ہوئے خمیدہ، بڑی بڑی آنکھیں! بہت بڑی، اس خاندان کا ایک بوڑھا فرد اپنی سیاحت اور عورتوں کے سلسلہ میں بہت لڑائی جھگڑے کے بعد ۶۵ برس کی عمر میں اپنے مالک کی لڑکی پر عاشق ہو گیا میں ان دونوں کو جانتی تھی، لڑکی جوان حسین تھی

اس کی آواز کا سحر اور دلربا صورت کی کشش ہر شخص کو اپنی جانب رجوع کئے بغیر نہ رہتی وہ بوڑھا اسے اپنے گھر لے گیا اور بہت جلد اس کی محبت میں اس قدر دیوانہ ہو گیا کہ اس کے بغیر ایک لمحہ بھی نہ رہ سکتا تھا۔

اس کی لڑکی، اور بہو، اس کی اس حرکت سے کچھ متعجب نہ ہوئیں کیونکہ ان کے خاندان میں یہ کوئی نئی بات نہ تھی، محبت میں ناکامی ان کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا جس سے جانبر ہونا غیر ممکن تھا۔

ایک سال خزاں کے موسم میں گریڈل نامی ایک نوجوان جو شکار کے لئے مدعو کیا گیا تھا اس حسینہ کو لیکر بھاگ گیا۔

سنٹیا خاموش ہو گیا! بالکل مطمئن جیسے کچھ ہوا ہی نہیں لیک ایک صبح وہ باغیچہ میں ایک درخت کے ساتھ مردہ لٹکا ہوا پایا گیا، اس کے بیٹے کی موت بھی جسے ایک حسین رقاصہ نے دھوکا دیا تھا، اس کے دوران سفر میں پیرس کے ایک ہوٹل میں اسی طرح ۱۸۶۵ء میں واقع ہوئی وہ ایک بارہ برس کا بیٹا اور اپنی بیوہ بیوی جو میری خالہ تھی چھوڑ کر مرا میری بیوہ خالہ میرے گھر رہنے کیلئے اپنے بیٹے کے ساتھ چلی آئیں میں اس وقت تقریباً سترہ برس کی تھی۔

تم لوگ تصور نہیں کر سکتے کہ وہ لڑکا کتنا عجیب اور زکی الحس تھا بلکہ اس کے خاندان کی تمام خصوصیات اس آخری فرد میں یکجا جمع ہوگئیں تھیں وہ ہمیشہ صنوبر کے درختوں کے درمیان جو قریب ہی مکان سے باہر تھے اکیلا ٹہلتا اور اپنی محبت کے خواب میں منہمک رہتا میں اکثر اس لڑکے کو اپنی کھڑکی سے دیکھا کرتی وہ اپنے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھے اور سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اور کبھی کبھی سر اٹھا کر اوپر دیکھتا اس طرح کہ گویا اس نے اپنی عمر اور تجربہ سے بعید کسی چیز کو پالیا ہے۔

کھانے کے بعد چاندنی راتوں میں اکثر وہ مجھ سے کہتا "آؤ ٹہلیں" اور خواب دیکھیں" ہم باغ کو نکل جاتے جہاں وہ چلتے چلتے یکبیک صاف چاندنی میں ٹھہر جاتا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کہتا! دیکھو! ادھر دیکھو!! میں سمجھتا ہوں تم مجھے نہیں جانتی ہو اگر جان لوگی تو خوش ہو جاؤ گی۔

کسی کو جاننے کے لئے محبت نہایت ضروری ہے یہ سنکر میں ہنس دیتی اور اسے سینہ سے لگا لیتی اس لڑکے کو جو میری پرستش کرتا اور میری محبت میں سرشار تھا۔ آہ!

بعض اوقات کھانے کے بعد وہ میری ماں کے نزدیک بیٹھ کر کہتا خالہ جان! کوئی محبت کی کہانی سنائیے"، میری ماں ہنستی ہوئی اس کے خاندانی قصے اور اس کے آباؤ اجداد کی جانبازی محبت کے کارنامے سناتی لڑکا ان کے خوفناک کارنامے سنکر چیخ اٹھتا، میں بھی جانتا ہوں کہ محبت کس طرح کرنی چاہئے اپنے آباؤ اجداد سے زیادہ جانتا ہوں

اس کے بعد وہ نہایت انکساری سے میری عزت کرنے لگا کچھ اس قدر بھولے پن اور سنجیدگی سے کہ مجھے اس پر ہنسی آتی ہے۔

باقی بر صفحہ ۸ کالم ا پر ملاحظہ فرمائیے

تندرست ہیں، خوش ہیں!
انکو کوئی بیماری نہیں ہے
یہ تندرستی کا پہلا اصول جانتے ہیں

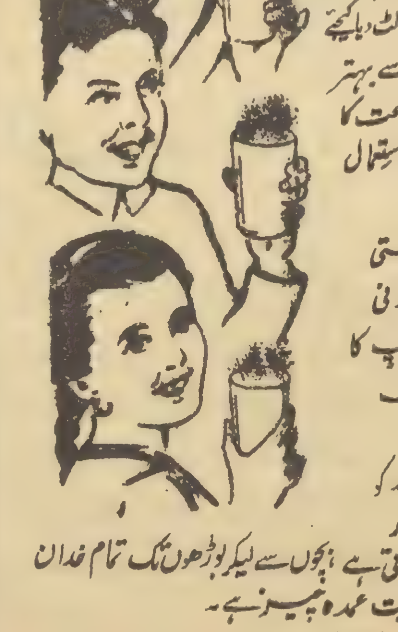

روزمرہ کی بہت سی بیماریاں معدہ کی گندگی سے ہوتی ہیں اگر آپ معدہ کو صاف رکھینگے تو ان بیماریوں سے محفوظ ہو جائینگے اور آپ کو وہ مسرت حاصل ہو گی جو مکمل تندرستی سے حاصل ہوتی ہے آپ اپنے گھر والوں کو بھی تندرستی کا یہ پہلا اصول بتلایئے اور یہ جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھنے کیلئے انکو روزانہ اینڈریوز لور سالٹ دیا کیجیے انتڑیوں کو قدرتی طور پر صاف رکھنے کے لئے اینڈریوز لور سالٹ سے بہتر اور کوئی چیز نہیں یہ ان گندگیوں کو دور کر دیتا ہے جو خرابی صحت کا سبب ہوتی ہیں، یہ خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے اس کے استعمال سے جلد صاف اور جسم تندرست رہتا ہے۔

یاد رکھئے! بیماریوں سے محفوظ رہنے اور اچھی تندرستی حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ کا جسم اندرونی طور پر صاف رہے اینڈریوز لور سالٹ کے استعمال سے آپ کا جسم اندرونی طور پر نہایت عمدہ اور خوشگوار طور پر صاف رہے گا۔

اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے، اور معدہ و جگر کو تقویت دیتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے اس کے استعمال کی عادت نہیں ہوتی ہے بچوں سے لیکر بوڑھوں تک تمام خاندان کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔

اس سارٹیفکیٹ کو پڑھئے مجھے بدہضمی کی تمام شکائتیں تھیں دو ماہ سے میں نے اینڈریوز لور سالٹ کا استعمال شروع کیا جس سے میری تمام شکایتیں دور ہوگئیں، اب میں جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں مجھے معدہ کی کوئی شکایت محسوس نہیں ہوتی۔

اینڈریوز لور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر صفائی کرتا ہے

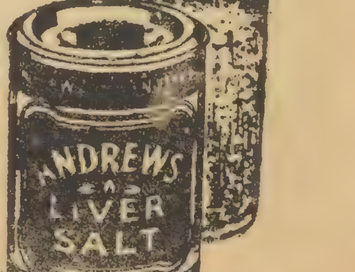

19

انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۳ ویں سالانہ اجلاس میں مولانا ابوالکلام آزاد کا صدارتی ایڈریس

دوستو!

آپ نے مجھے ۱۹۲۳ء میں اس قومی انجمن کا صدر منتخب کیا تھا۔ دوسری مرتبہ سترہ سال بعد آپ نے ایک بار پھر مجھے یہ اعزاز بخشا ہے قومی تحریکوں کی تاریخ میں سترہ سال کا زمانہ طویل نہیں ہے لیکن اب زمانہ کی رفتار اور دنیا کی تبدیلی اتنی تیز ہے کہ ہمارے پرانے معیار عاید نہیں ہوتے پچھلے سترہ سال میں ہم یکے بعد دیگرے بہت سے منزلوں سے گذرے ہیں۔ ہمارا سفر طویل تھا اور یہ ناگزیر تھا کہ ہم متعدد منزلوں سے گذریں بلاشبہ ہم نے کئی منزلوں پر آرام کیا مگر سفر نہیں چھوڑا۔ ہم نے ہر پہلو پر نظر ڈالی اور اسے جانچا۔ لیکن پھر نہیں چلتے ہی رہے ہم نے بہت سے نشیب و فراز کا سامنا کیا۔ لیکن ہمارا رخ آج برابر منزل مقصود کی طرف رہا دنیا نے چاہے ہمارے عزم وارادہ پر شبہ کیا ہو لیکن ہم نے ایک لمحہ کے لئے شبہ نہیں کیا۔ ہمارا راستہ دشواریوں سے پر تھا اور ہمیں قدم قدم پر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اس تیزی سے نہ چل سکے ہوں جتنا ہم چاہتے تھے لیکن ہم آگے بڑھنے سے باز نہیں رہے اگر ہم اس زمانہ پر نظر واپسیں ڈالیں جو ۱۹۲۳ء اور ۱۹۴۰ء کے درمیان گذرا ہے تو ہمیں سنہ انیس سو تیس دور دراز کا ایک دھندلا سا نشان معلوم ہوگا۔ ۱۹۲۳ء میں ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچنا چاہتے تھے لیکن منزل مقصود تب اتنی دور تھی کہ سنگ نشان بھی ہماری نظروں سے اوجھل تھے۔ آج اپنی آنکھیں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہی نہیں کہ سنگ نشان صاف نظر آتے ہیں بلکہ خود منزل مقصود دور نہیں ہے لیکن یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جتنا ہم منزل مقصود کی طرف پہنچتے ہیں اتنی ہی ہماری جدوجہد زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے۔ اگرچہ واقعات کی تیز روی نے ہمیں اپنے پرانے نشان منزل سے بہت آگے اور منزل کے بہت قریب کردیا ہے۔

تاہم اس نے ہمارے لئے نئی مصیبتیں اور نئی دشواریاں پیدا کردی ہیں۔ آج ہمارا کارواں ایک بڑی کٹھن منزل سے گذر رہا ہے ایسے نازک دور کی بنیادی دشواری اس کے متضاد امکانات میں مضمر ہے یہ عین اغلب ہے کہ ایک صحیح قدم ہمیں اپنی منزل مقصود کے بہت قریب پہنچا دے۔ اور دوسری جانب ایک غلط قدم ہمیں نئی مصیبتوں اور دشواریوں میں ڈال سکتا ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر ہمیں آپ نے صدر چنا ہے اور اس طرح پر ظاہر کیا ہے کہ آپ نے ایک رفیق کار پر کتنا اعتماد ہے یہ ایک عظیم عزت اور ایک عظیم ترین ذمہ داری ہے میں اس اعزاز کے لئے شکر گذار ہوں اور اس ذمہ داری کو کندھوں پر لینے میں آپکا سہارا لیتا ہوں مجھے یقین ہے کہ آپکا بھرپور اعتماد اس امداد کی تکمیل کا پیمانہ ہوگا جو میں آپ سے حاصل کرتا رہوں۔

وقت کا اصلی سوال

اب میں سمجھتا ہوں مجھے بغیر کسی تمہید کے وقت کے اصلی سوال پر آجانا چاہیئے۔

ہمارے لئے وقت کا سب سے پہلا اور سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ۳ ستمبر ۳۹ء کے اعلان جنگ کے بعد ہم نے جو قدم اٹھایا ہے وہ کس طرف جارہا ہے؟ اور اس وقت ہم کہاں کھڑے ہیں؟

غالبًا کانگریس کی تاریخ میں اس کے ذہنی نقشہ کا ایک نیا رنگ تھا کہ ۳۶ء کے اجلاس لکھنؤ میں تو یہ کی بین الاقوامی (انٹرنیشنل) صورت حال پر ایک لمبی تجویز منظور کرکے اُس نے اپنے نقطۂ خیال کا صاف صاف اعلان کردیا اور اس کے بعد سے وہ کانگریس کے سالانہ اعلانوں کا ایک اہم اور ضروری حصہ بن گئی۔ یہ گویا اس بارے میں ہمارا ایک سوچا سمجھا ہوا فیصلہ تھا جو ہم نے دنیا کے سامنے رکھ دیا۔

ان تجویزوں کے ذریعہ ہم نے دنیا کے سامنے ایک ہی وقت میں دو باتوں کا اعلان کیا تھا۔

سب سے پہلے بات جسے میں نے ہندوستانی

(※※)

سیاست کے ایک نئے رنگ سے تعبیر کیا ہے۔ ہمارا یہ احساس ہے کہ ہم اپنی آج کی مجبوری کی حالت میں بھی دنیا کی سیاسی صورت حال کے الگ تھلگ نہیں رہ سکتے یہ ضروری ہے کہ اپنے مستقبل کی راہ بناتے ہوئے ہم صرف اپنے چاروں طرف ہی نہ دیکھیں۔ بلکہ اس سے باہر کی دنیا پر بھی برابر نظر رکھیں۔ زمانہ کی بے شمار تبدیلیوں نے ملکوں اور قوموں کو ایک دوسرے سے نزدیک کردیا ہے۔ اور فکر وعمل کی لہریں ایک گوشے میں ابھر کر اس تیزی کے ساتھ دوسرے گوشوں پر اپنا اثر ڈالنا شروع کردیتی ہیں کہ آجکل کی حالت میں ممکن نہیں کہ ہندوستان اپنے مسئلوں کو صرف اپنی چار دیواری کے اندر ہی بند رہ کر سوچ سکے۔ یہ ناگزیر ہے کہ باہر کے حالات ہمارے حالات پر پوری اثر ڈالیں اور ناگزیر ہے کہ ہماری حالتوں اور فیصلوں سے دنیا کی حالتوں اور فیصلوں پر اثر پڑے۔ یہی احساس تھا جس نے اس فیصلے کی شکل اختیار کی۔ ہم نے ان تجویزوں کے ذریعہ اعلان کیا کہ یورپ میں جمہوریت اور انفرادی اور قومی آزادی کے خلاف فیٹسزم اور نازی ازم کی جو ارتجاعی (ری ایکشنری) تحریکیں روز بروز طاقت پکڑتی جاتی ہیں۔ ہندوستان انھیں دنیا کی ترقی اور امن کے لئے ایک عالمگیر خطرہ تصور کرتا ہے اور اس کا دل اور دماغ ان قوموں کے ساتھ ہے۔ جو جمہوریت اور آزادی کی حفاظت میں ان تحریکوں کا مقابلہ کررہی ہیں۔

لیکن جب فیشی ازم اور نازی ازم کے خطروں کے خلاف ہمارا دماغ جارہا تھا تو ہمارے لئے ناممکن تھا کہ ہم اس پرانے خطرہ کو بھلا دیتے۔ جو ان نئی قوتوں سے کہیں زیادہ قوموں کے امن وآزادی کے لئے مہلک ثابت ہوچکا ہے اور جس نے فی الحقیقت ان نئی ارتجاعی (تحریکوں) کی پیدائش کا سارا مواد بہم پہنچایا ہے۔ میرا اشارہ برطانیہ کی سامراجی قوت کی طرف ہے۔ اسے ہم ان نئی ارتجاعی (قوتوں) کی طرح دور سے نہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ خود ہمارے گھر پر قبضہ جمائے ہمارے سامنے کھڑی ہے اسلئے ہم نے صاف صاف لفظوں میں یہ بات بھی کھول دی کہ اگر یورپ کی اس نئی کشمکش نے لڑائی کی شکل اختیار کرلی تو ہندوستان جو اپنے آزادانہ ارادے اور آزادی سے محروم کردیا گیا ہے۔ اس میں کوئی حصہ نہیں لے گا وہ صرف اسی حالت میں حصہ لے سکتا ہے جب کہ اسے اپنی آزاد مرضی اور پسند سے فیصلہ کرنے کی حیثیت حاصل ہو۔ وہ نازی ازم اور فیشی ازم سے بیزار ہے مگر اس سے بھی زیادہ برطانی شہنشاہیت سے بیزار ہے۔ اگر ہندوستان اپنی آزادی کے قدرتی حق سے محروم رہتا ہے تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ برطانی شہنشاہیت اپنی تمام روایتی خصوصیتوں کے ساتھ زندہ موجود ہے اور ہندوستان کسی حال میں تیار نہیں کہ برطانوی شہنشاہی کی فتمندیوں کے لئے مدد دے۔ یہ دوسری بات تھی جسکا یہ تجویزیں اعلان کرتی ہیں۔

یہ تجویزیں کانگریس کے اجلاس لکھنؤ سے کر اگست ۳۹ء تک منظور ہوتی رہیں اور لڑائی کی تجویزوں کے نام سے مشہور رہیں۔

کانگریس کے یہ تمام اعلان برٹش گورنمنٹ کے سامنے تھے پھر اچانک ۳۹ اگست ۳۹ء کے تیسرے ہفتہ میں لڑائی کے بادل گھر کر آئے اور گرجنے لگے۔ اور ستمبر کے شروع میں لڑائی شروع ہوگئی۔

اس مرحلہ پر میں پہلے سے درخواست کرونگا کہ ایک لمحہ ٹھہر کر ماضی پر ایک نظر ڈالیں۔ گزشتہ اگست میں حالات کیا تھے۔

۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ زبردستی ہندوستان کے سر تھوپا گیا تھا اور ہمیشہ کی طرح پرانے کرشمہ کی آڑ لیتے ہوئے برطانی حکومت نے دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ ایکٹ نے ہندوستان کے قومی حقوق کی ایک بڑی قسط ادا کردی۔ دنیا کو ایکٹ کو رد کرنے کا کانگریس کا فیصلہ معلوم ہے تاہم کانگریس نے یہ طے کیا کہ اس منزل پر مقابلہ سے گریز کیا جائے اور عارضی سکون کو ترجیح دی۔ اس نے طے کیا کہ چند مخصوص شرطوں پر صوبوں کی حکومتیں سنبھال لی جائیں۔ اس فیصلہ کے بعد ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے ۸ میں کانگریسی وزارتیں کامیابی کے ساتھ چلنے لگیں اور یہ خود برطانیہ کے مفاد میں تھا۔ کہ اس صورت حالات کو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قایم رکھا جائے۔ ایک عنصر اور بھی تھا جہاں تک جنگ کا تعلق تھا ہندوستان نے صاف صاف نازی جرمنی کی مذمت کی اس کی جدید جمہوری قوموں کے ساتھ تھی اور یہ ایک نکتہ برطانیہ کے حق میں تھا۔ ان حالات میں یہ امید کرنا قدرتی تھا کہ اگر برطانی حکومت اپنی پرانی سامراجی ذہنیت کو تھوڑا بھی تبدیل کردے۔ اور چاہے مصلحتًا ہی اپنے طریقوں کو اس موقعوں پر تبدیل کردے تو ہندوستان کو یہ یقین کرنے کا موقعہ مل جاتا کہ وہ ایک تبدیل شدہ فضا میں سانس لے رہا ہے۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں برطانی حکومت نے کیا سلوک روا رکھا لیکن اس کے طریقوں سے صاف ظاہر ہوگیا کہ ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اسکی پالیسی بالکل انھیں سامراجی خصائل کے مطابق مرتب ہوئی جو ڈیڑھ سو برس پہلے کے اس نے اپنا طریق عمل طے کرلیا اور بغیر ہندوستان کو کسی طریقہ پر ذرا بھی یہ موقعہ دئے ہوئے کہ وہ آزادی سے اپنی رائے ظاہر کرے۔ اس بات تک کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کہ ان نمائندہ اسمبلیوں ہی کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا ایک موقعہ دے دیا جائے۔ جسے خود برطانی حکومت نے اپنے سیاسی بخششوں کی نمائش کرتے ہوئے ہندوستان کے سر تھوپا ہے۔ تمام دنیا کی طرح ہمیں بھی معلوم ہے کہ اس موقعہ پر برٹش امپائر کے تمام ملکوں کو اپنے اپنے طرز عمل کے فیصلہ کا کس طرح موقعہ دیا گیا ہے۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ جنوبی افریقہ۔ آئرلینڈ۔ سب نے لڑائی میں شریک ہونے کا فیصلہ اپنی اپنی قانون ساز مجلسوں میں بغیر کسی باہر کی مداخلت کے کیا اتنا ہی نہیں بلکہ آئرلینڈ نے شریک ہونے کی جگہ غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا اور اس کے اس فیصلے پر برطانیہ کے کسی باشندے کو تعجب نہیں ہوا۔ مسٹر ڈی ویلرا نے برطانیہ کے ہمسایہ میں کھڑے ہوکر صاف صاف کہہ دیا تھا کہ جب تک السٹر ( ) کا سوال قابل اطمینان طریقہ پر طے نہیں ہوتا۔ وہ برطانیہ کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے۔

لیکن برطانوی نوآبادیوں ( ) کے اس پورے مرقع میں ہندوستان کی جگہ کہاں دکھائی دے رہی ہے؟ جس ہندوستان کو آج یہ قیمتی خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ اسے برطانوی حکومت کے فیاض ہاتھوں سے جلد مگر کسی نامعلوم زمانے میں برطانوی نوآبادیوں ( ) کا درجہ ( ) ملنے والا ہے اسکی ہستی کا کیونکر اعتراف کیا گیا؟ اس طرح کہ اسے دنیا کی تاریخ کی شاید سب سے بڑی بننے والی لڑائی میں اچانک دھکیل دیا گیا۔ بغیر اس کے کہ اسے معلوم بھی ہوا ہو کہ وہ لڑائی میں شریک ہورہا ہے۔

صرف یہی ایک واقعہ اس کے لئے کافی ہے کہ برطانی حکومت کے موجودہ مزاج اور رخ کو ہم اسکے اصلی رنگ و روپ میں دیکھ لیں مگر نہیں۔ ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیئے ہمیں اور موقعے بھی پیش آنے والے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ہم اسے اور زیادہ نزدیک سے اور زیادہ بے پردہ دیکھنے لگیں گے!

۱۹۱۴ء کی لڑائی کی پہلی چنگاری بلقان کے ایک گوشہ میں سلگی تھی۔ اسلئے انگلستان اور فرانس نے چھوٹی قوموں کے حقوق کا نعرہ لگانا شروع کردیا تھا۔

(باقی آئندہ)

علامہ مشرقی کو گرفتار کرلیا گیا

۱۹ مارچ کو لاہور میں خاکساروں کے مجمع پر پولیس نے گولی چلائی اور اس کے تقریبًا بارہ گھنٹہ بعد دہلی پولیس نے مرکزی حکومت کے حکم کے مطابق علامہ مشرقی کو جو خاکساروں کی تحریک کے بانی ہیں۔ قرول باغ میں ان کے مکان سے گرفتار کرلیا گیا۔ علامہ مشرقی کی گرفتاری ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ہوئی ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ انھیں غیر معینہ عرصہ کے لئے جیل میں سپیشل قیدی کے طور پر نظر بند رکھا جائیگا گرفتاری سے پہلے علامہ مشرقی نے ایک بیان میں یہ کہا کہ سر سکندر حیات خاں اسوجہ سے میرے خلاف ہیں کہ میں نے جنگ میں حکومت برطانیہ کو ۵۰ ہزار خاکساروں کی پیشکش کی ہے اور اس سے سر سکندر حیات خاں کے جذبہ وفاداری کو ٹھیس پہنچی ہے۔

ہلاک شدگان کی تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی

لاہور ۲۰ مارچ۔ خاکساروں اور پولیس کے درمیان مڈبھیڑ سے جو صورت حالات پیدا ہوگئی تھی۔ اس کے بارے میں تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ دو زخمی خاکسار چل بسے ہیں۔ یعنی اب ہلاک شدگان کی تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی ہے۔ جنمیں دو پولیسمین شامل ہیں اور زخمیوں کی تعداد سو بتلائی جاتی ہے۔ شہر میں صورت حالات معمول پر آرہی ہے۔ اور دوکانیں کھلنا شروع ہوگئی ہیں۔ کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ مسٹر گینس ونڈ سپرنٹنڈنٹ کی حالت بہتر ہے اور رات آرام سے گذری۔ مسٹر بیٹی کی بھی حالت بہتر ہے۔

سبجکٹس کمیٹی میں مولانا آزاد کا اعلان

منظر پوری۔ ۱۹ مارچ مسٹر مبارک ساغر نے سبجکٹ کمیٹی میں رزولیوشن پیش کیا تھا کہ ہندوستانی زبان میں ایک نیا قومی گیت تیار کیا جائے جس سے ہر عقیدہ کے لوگ متفق ہوں۔ پریزیڈنٹ آزاد نے اس رزولیوشن کا حوالہ دیتے ہوئے ہاؤس کو تبلایا کہ تین سال ہوئے کلکتہ میں یہ مسئلہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے آیا تھا۔ اسوقت ایک سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ نریندر دیو شامل تھے۔ ہم سب نے اس مسئلہ پر خوب غور کیا۔ اور کئی باتوں کو صاف کردیا۔ مولانا نے فرمایا کہ قومی گیت کبھی کوئی کمیٹی نہیں بناتی۔ اور بندے ماترم کا گیت چالیس برس سے برابر گایا جارہا ہے اور وہ ہماری قومی جماعت کا لازمی جز بن گیا ہے اور اس طرح اس نے قومی گیت کی جگہ حاصل کرلی ہے۔

احرار کانفرنس کا اجلاس

کسان نگر ۱۸ مارچ۔ بہار پراونشل احرار کانفرنس کا اجلاس صاحبزادہ سید سلیمان شاہ ڈکٹیٹر آل انڈیا احرار پارٹی کی صدارت میں آج شام کو منعقد ہوا جسمیں مکمل آزادی اور جنگ سے علیحدگی کے رزولیوشن پاس ہوئے اور حکومت پنجاب کی مذمت کی گئی۔ جس نے پانچو احرار کو گرفتار کرلیا۔ کانفرنس نے ہندوستانی مسلمانوں سے آزادی کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی اپیل کی۔ اس کانفرنس میں سبھاش بابو اور فارورڈ بلاک کے بہت سے لیڈر شامل ہوئے۔

سبجکٹس کمیٹی کے اجلاس میں اہم بحث

منظر پوری ۱۸ مارچ لمبی بحث اور غور و فکر کے بعد سبجکٹس کمیٹی میں سیاسی صورت حالات کے متعلق ڈاکٹر راجندر پرشاد کا رزولیوشن پاس ہوگیا آج اور کل اس رزولیوشن پر کل دس گھنٹہ تک برابر بحث ہوئی اور کم وبیش ۲۰ ترمیمیں پیش ہوئیں، رزولیوشن میں جو ترمیمیں پیش ہوئی تھیں انھیں تین مدوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

اوّل مسٹر ایم این رائے کی ترمیمیں جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ برطانیہ سے بالکل قطع تعلق کرلیا جائے

دوئم وہ ترمیمیں جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سول نافرمانی کی بجائے نیا پروگرام مرتب کیا جائے۔

سوئم ان لوگوں کی ترمیمیں جنھوں نے سول نافرمانی شروع کرنے کے اعلان کا مطالبہ کیا، کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے مسٹر یوسف علی مہر نے اعلان کیا ہے کہ قومی جمود کے اس نازک وقت میں ہماری پارٹی نے رزولیوشن کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اپنی پرزور تقریر میں ممبروں سے اپیل کی ہے کہ سب کو مہاتما گاندھی کی رہنمائی پر کامل بھروسہ رکھنا چاہیئے رزولیوشن کی تائید کرکے یا اس میں ترمیمیں پیش کرکے تقریبًا ۳۵ اصحاب نے بحث میں حصہ لیا۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اتحاد و اتفاق کی اپیل کی اور محرکوں سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی ترمیمیں واپس لے لیں اس اپیل کے بعد کچھ ترمیمیں تو واپس لے لی گئیں اور باقی مسترد ہوگئیں کمیونسٹوں کی تمام ترمیمیں گر گئیں۔

اصل رزولیوشن تالیوں کے درمیان بھاری اکثریت سے پاس ہوگیا، صرف دس اصحاب نے اس کے خلاف ووٹ دیا صبح اور شام کی بیٹھکوں میں مہاتما گاندھی خاصی دیر تک اجلاس میں شریک رہے، آپ نے تقریر بھی فرمائی۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین کا بیان

لندن ۱۹ مارچ، ہم کب اور کہاں چوٹ کریں اسکا فیصلہ بہت سوچ کر ماہر رائے کی بنا پر کرنا چاہیئے دریں اثنا یقینی فتح حاصل کرنے کا بہتر راستہ یہ ہو کہ ہم اپنے عزم کو مضبوط اور اٹل رکھیں، ان الفاظ کے ساتھ مسٹر چیمبرلین نے آج پارلیمنٹ میں بیان شروع کیا۔

آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہونگے جو یہ مطالبہ کریں گے کہ اور زیادہ سخت پالیسی اختیار کرنا چاہیئے اور کہتے ہیں کہ ہمیں ہمت اور دلیری کے ناقابل قیاس مجموعہ کے ذریعہ حملہ کرنے میں پہل کرنا چاہیئے حکومت کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر لئے ہوئے ہم ایسی کوئی مہم شروع کرنے میں جلد بازی نہیں کرسکتے جس کی کامیابی کا بہت کم امکان ہو اور خطرہ و تباہی کا امکان شاید زیادہ ہو برطانیہ کے بحری اڈے سکیپا فلو پر ہوائی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ یہ غلبہ ناکام ثابت ہوا ہے فلو پر کل ۲۰ بم گرائے گئے ایک جنگی جہاز پر بم گرا اور اسکو کم نقصان پہونچا ہمیں اپنے شمالی اور مشرقی ساحلوں پر اور اپنے بحری اڈوں پر حملہ کی ہمیشہ توقع رکھنا چاہیئے لیکن ہمیں اپنی طاقت پر بھروسہ ہے ہم ان کا

جب تک

امّاں جان
گلیکسو
نہ دینگی میں رُوتا رہوں گا
Glaxo

کانپور میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام یوم مولانا مظہر الدین شہید

کانپور ۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو فاروق نگر بابعد نماز فجر قرآن کریم کا ختم شریف، درود شریف نیلی پوش مجاہدین نے پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ انبیا علیہ السلام، صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور خصوصاً سیدنا حضرت امیر حمزہ وحضرت عمر فاروق وحضرت عثمان غنی وحضرت علی وحضرت امام حسین وحضرت امام حسن وشہدائے بدر واحد، خندق خیبر کربلا، فلسطین، سرحد، مسجد شہید گنج، سکھر، کانپور، جے پور، بارانڈہ، بمبئی ودیگر شہدائے اسلام وشہید ملت مولانا محمد مظہر الدین وغازی عبدالرشید شہید، غازی علم الدین شہید وغازی عبدالقیوم شہید، وغازی اللہ دے شہید وشاہ غازی عراق شہید، مولانا محمد علی شوکت علی، مولانا نثار احمد، مولانا عبداللہ کافی، مولانا عبدالغنی بن حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب مدظلہ، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاں، غازی اعظم مصطفےٰ کمال، علامہ اقبال، والدہ محترمہ حضرت مولانا ظفر علی خاں، بیگم صاحبہ مولانا حسرت موہانی، سید احمد شاہ مختار برادر سید حسن احمد شاہ صاحب سکریٹری مسلم لیگ ومجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی جنرل سکریٹری مجلس اتحاد ملت کے والد محترم مولوی عبدالغفور صاحب وبرادر محترم عبدالوحید صاحب وخوبی خاں شہید نیلی پوش کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا گیا، علاوہ عام بعد نماز جمعہ مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوئے جس میں مولانا مظہر الدین شہید مجاہدانہ سرگرمیوں اور اسلامی خدمات پر مقررین نے زبردست تقریریں کرتے ہوئے آپس میں متحد رہنے کی ہدایت کی اور اس کے بعد ذیل کی تجویز ہر مسجد میں بالاتفاق پاس ہوئی۔ جس میں مولانا شہید کی بے موقع شہادت پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کی گئی اور کانگریسی علماء سے اپیل کی گئی کہ کثیر سے کثیر تعداد میں مسلم لیگ میں شریک ہو کر مسلم لیگ کو مضبوط بنائیں۔ آخر میں مسٹر ممتاز احمد خاں لاری ایکٹنگ صدر مسلم لیگ کے واسطے دعائے صحت کی گئی۔

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یو۔پی کانپور

اسکیمیں یہ مان کر تیار کی گئی ہیں۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایک قوم نہیں ہے اور پانچویں اسکیم سر سکندر حیات خاں نے تیار کی ہے جس میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان ایک قوم ہے لیکن ان کا یہ خیال نہیں ہے۔ کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ کے ڈھانچے سے باہر رہ کر کام کر سکتا ہے۔

نئی دہلی ۱۹ر مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں اضافہ منافع پر ٹیکس بل کے کلاز دفعہ ۶ میں سر رضا علی کی ترمیم پسند کی گئی منافع کی تعداد ۳۰ ہزار سے بڑھا کر ۳۶ ہزار کردی گئی۔ اس بل میں منافع کی تعداد شروع میں بیس ہزار روپیہ

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

کوپر گنج میں جدید کلکٹر گنج ڈسپنسری بنانے کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

تخمینہ ۹ ہزار ۹ سو ۵۵ روپیہ ہے Rs. 9955/- جو ۲ر اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کو ۳½ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔

دو کاپیوں کے فی سٹ دو روپیہ -/2 کے حساب سے ٹنڈر فارم ۲ر اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کو ۳ بجے شام تک میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کسی کام کے دن ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک حاصل ہو سکتی ہیں۔

دستخط بی۔ پی سریواستوا چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

ہندوستان پر روس کے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے

پشاور ۱۶ر مارچ۔ ہز ایکسیلنسی سردار فیض محمد خاں وزیر افغانستان مقیم ترکی کا ایک انٹرویو کابل کے اخبار اصلاح میں شایع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے رائے ظاہر کی ہے کہ افغانستان کے راستے سے ہندوستان پر روس کے حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے، سردار فیض محمد خاں نے یہ فرمایا کہ افغانستان اور روس کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں۔ ان حالات میں نہیں سمجھتا کہ روس مشرقی ملکوں کو کیونکر میدان جنگ بنائے گا۔ یا ہندوستان پر حملہ کریگا روس اور افغانستان کی سرحد کے مسئلہ کے متعلق سمجھوتہ ہو جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات اور بہتر ہو جائیں گے۔ ترکی کے معاملات کا ذکر کرتے ہوئے سردار صاحب نے فرمایا کہ ترکی بہت مضبوط طاقت ہے۔ اور اس کی پالیسی صلح جو ہے اگر ترکی پر بحری یا بری راستے سے حملہ کیا گیا تو اس کی مدافعت کرنے کا ترک مضبوط ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ آیا یورپ کی جنگ جلد ختم ہو جائے گی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے سردار فیض محمد خاں نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں خواہش نے خیال کو پیدا کر دیا۔ موجودہ حالات میں صلح ناممکن نظر آتی ہے۔ اس وقت یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ جنگ کتنا عرصہ لے گی۔

ہندوستان کی متعلق مسلم لیڈروں کی اپیل

رام گڈھ ۱۸ر مارچ۔ سرکردہ مسلمانوں نے ہندوستان کے بارے میں جو پانچ اسکیمیں تیار کی ہیں۔ آپنے نمائندہ پریس کو مطلع کیا کہ میں جلد ہی ان اسکیموں کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرونگا اور مسلمانوں کو مدعو کروں گا۔ کہ وہ اس مسئلہ پر غور کریں آپنے کہا کہ چار

صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے اپنا خاص نمائندہ بھیجا ہے۔ ترکی میں ہر شخص کو یہ خطرہ لگا ہوا ہے کہ مشرق قریب یا بلقان لڑائی کا نیا میدان بننے والا ہے۔

خیال ہے کہ اس مرتبہ ایران پر حملہ کیا جائے گا ترکی میں گو کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا جا رہا ہے لیکن احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں اور اتحادیوں کے فوجی افسران صورت حالات کا مطالعہ کر رہے تھیں۔

وزیر ہند کا اعلان

لندن ۱۸ر مارچ۔ کیکسٹن ہال میں گولی چلنے کے سانحہ کے بعد وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے آج تیسرے پہر پہلی مرتبہ دارالعوام میں تقریر کی آپ نے کہا کہ میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ مختلف طلقوں میں اس اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سانحہ کی وجہ سے ہندوستان کے معاملات کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ پر اثر پڑے۔ آپنے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ اس قسم کے اندیشوں کا اظہار کیا گیا۔ لیکن چونکہ انکا اظہار کیا گیا ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اس کے بارے میں اس بات کا اعلان کر دوں جو کہ میں ایک سے زیادہ پرائیوٹ طور پر کہہ چکا ہوں کہ ایک واحد جنونی کے اس فعل کا ہندوستان کے بارے میں ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ پر کسی طرح بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

حکومت پنجاب نے خاکساروں پر گولی چلادی

لاہور ۱۹ر مارچ۔ کئی اشخاص ہلاک وزخمی ہوگئے۔ جبکہ آج دوپہر کو ہیرامنڈی شہر لاہور میں خاکساروں اور پولیس کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ تقریباً تین سو خاکسار جو کہ بیلچوں سے مسلح تھے۔ سرکاری حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شہر میں جلوس کی شکل میں نکلے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو کہ موقع پر موجود تھے انکو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ انکے انکار کرنے پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ خاکساروں نے اپنے بیلچوں سے مقابلہ کیا۔ اس پر پولیس نے گولی چلادی۔ جس سے کئی خاکسار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی زخمی ہوئے۔

سندھ کی نئی وزارت

کراچی ۱۹ر مارچ۔ میر بندہ علی خاں ٹالپور نے سندھ میں جو نئی وزارت بنائی ہے اس میں محکموں کی تقسیم حسب ذیل طریقہ پر کی ہے کہ خود تو وہ وزیر اعظم ہونگے۔ اور قانون اور پولیس کے محکمے ان کے سپرد ہوں گے مسٹر نکل داس وزیرانی وزیر مال خان بہادر کھوڑو پبلک ورکس مسٹر صاحب گوکل داس لوکل سلف گورنمنٹ اور زراعت مسٹر جی یم سید تعلیم لیبر صنعت اور دیہاتی تنظیم شیخ عبدالمجید فنانس میڈیکل اور اکسائز۔

ٹبل پروگرام ← ٹبل پروگرام ← ٹبل پروگرام

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

اول شو میں ۶½ بجے صرف ایک ڈرامہ

جمعہ ۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے

دوسرے شو میں ۹½ تینوں ڈرامے

بمبئی ٹاکیز — نیو تھیٹرس — نیو تھیٹرس

جیون پربھات — ودیاپتی — مایا

جسمیں:۔ بمبئی ٹاکیز، اور نیو تھیٹرس کے بہترین اداکار کام کرتے ہیں

ایک ٹکٹ میں تینوں بہترین تماشے تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

نوٹ اتوار کو مٹنی شو ۳½ بجے دن سے اسمیں بھی صرف ایک ڈرامہ دکھایا جائیگا

اوّل شو میں ۶½ بجے شام کو صرف ایک ڈرامہ دکھایا جائیگا۔
کون ڈرامہ کس وقت ہوگا اسکی تفصیل سینما ہال سے دریافت کیجیے

روس ایران پر حملہ کرے گا؟

لندن ۱۸ر مارچ۔ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ لندن اور پیرس میں نہایت سنسنی خیز خبریں موصول ہو رہی ہیں جن سے اتحادی فوجی اسٹاف کو بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور مشرق اور وسط قریب کی صورت حالات کا بڑے غور سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جو خبریں نہایت معتبر ذرایع سے ملی ہیں۔ اُن سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ کاکیشیا، ترکی کا مشرقی سرحد اور ایران کی شمالی سرحد پر روسی فوجیں بڑی بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ روسی فوجوں کے اجتماع کے ساتھ یہ بھی خبر آئی ہے کہ جارجیا اور آرمینیا میں بڑی بھاری تعداد میں گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ماسکو کے پریس اور ریڈیو نے ترکی اور ایران دونوں کے خلاف ایک زبردست مہم شروع کردی ہے۔ ان دونوں ملکوں کے خلاف یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ فرانس اور برطانیہ کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف ایسے ہی الزامات لگائے جا رہے ہیں جیسے کہ روس نے حملہ کرنے سے پہلے فنلینڈ کے خلاف لگائے تھے اور یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس کوئی سیا حملہ کرنے والا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رومانیہ پر جرمنی کے دباؤ کی وجہ سے ہی ترکی نے قومی ڈیفنس کے لئے ہنگامی تدبیریں اختیار کی ہیں۔ اٹلی کے اخبار "پوپولو" نے مشرق قریب کی

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

ایف بلاک نیکٹری ورک مین ایریا میں (۱) کھیل کا میدان اور اُس میں ایک پویلین (PAVILI ON) اور (۲) ایک پویلین (PAVILION) جوہی خورد میں مختلف نمونہ پر بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔

(۱) لاگت کام تخمیناً ۲۹ ہزار ۷ سو ۷۵ روپیہ Rs. 29775/- اور (۲) ۲۲ ہزار ۹ سو ۶۱ روپیہ Rs. 22961/- ہے ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم ایک روپیہ Rs. 1/-) بھر کر مع ضمانت نقد (۱) ۳ سو ۴۳ روپیہ Rs. 343/- اور (۲) ۲ سو ۶۷ روپیہ Rs. 267/- ٹرسٹ کے دفتر میں ۲۷ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو بوقت ڈھائی بجے (۲½) دن تک داخل ہونا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجنیر

مسٹر جناح صدر مسلم لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں لاہور کے واقعہ پر اظہار افسوس کیا ہے اور خاکساروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ قانون کی خلاف ورزی نہ کریں مسٹر جناح مزید فرماتے ہیں کہ مسلم لیگ کے اجلاس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

ایک — تعجب خیز — ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے

مہر ایکچرس کا لاجواب ڈرامہ

دیکھا جائیگا

جسمیں مس خورشید مس مادھوریکا مس رادھا ماسٹر شیراز اسمٰعیل گوپے اوکے در عباس ماسٹر وسنت اور مرزا مشرف وغیرہ کی حیرت انگیز اداکاری سے آپ خوش ہو جائینگے تشریف لاکر لطف اٹھایئے

آنے والے تماشے:۔ والنٹیر ہمسار اویش

ایک — دلکش — ڈرامہ

جُبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ ساڑھے تین بجے دن سے

جمعہ ۲۲ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرامونٹ کا سنسنی خیز ڈرامہ

سنہری ٹولی

جسمیں نوین چندر مس موتی بلبنی کرناٹکی ماسٹر بچہ علی منصور اور بوس وغیرہ کی سنسنی خیز اداکاری آپ کو خوش کر دے گی

تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آنیوالے تماشے:۔ بھابی سپنیرا دورنگی ڈاکو

فرانس کی کیبنٹ نے استعفےٰ دے دیا

پیرس ۲۰ مارچ۔ موسیو ڈلاڈیر وزیر اعظم فرانس اور ممبر آج صبح ۱۱ بجے پریزیڈنٹ کے پاس گئے اور استعفےٰ داخل کر دیا۔

اس سے پہلے فرانس کی پارلیمنٹ میں وزارت میں رزولیوشن پیش کیا گیا جو کہ ایک ووٹ کے مقابلے میں ۲۳۹ ووٹوں سے منظور ہوگیا۔ لیکن تین سو ممبر اجلاس سے غیر حاضر رہے۔ مخالفوں کی رائے میں ایک طرح سے یہ حکومت کی شکست تھی اور ایک سوال یہ تھا کہ آیا موسیو ڈلاڈیر اپنی کیبنٹ میں تبدیلی کریں گے یا استعفےٰ دیں گے۔ موسیو ڈلاڈیر نے اپنی کیبنٹ کا اجلاس منعقد کیا اور استعفےٰ دینے کا فیصلہ کیا۔

پارلیمنٹ میں اعتماد کی تحریک پاس ہوئی تھی اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی۔ کہ حکومت فرانس کی طاقت کو چوٹی تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور اتحادیوں کے ساتھ ملکر لڑائی کو فتح حاصل کرنے تک جاری رکھے گی۔

پریزیڈنٹ نے استعفےٰ منظور کر لیا ہے اور نئی کیبنٹ بنانے کے لئے مشورہ ہو رہا ہے۔

حفاظتی دستہ پر جرمن حملہ

لندن ۲۱ مارچ۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل تیسرے پہر برطانی حفاظتی دستہ کے ساتھ جانے والے جہازوں پر حملہ کر دیا۔ برطانیہ کے کسی جنگی یا تجارتی جہاز کو نقصان نہیں پہونچا نہ جان کا نقصان ہوا۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن حملہ کے دوران دو چھوٹے غیر جانبدار جہاز ڈوب گئے۔ ان میں ایک ناروے کا ایک دوسرا سویڈن کا تھا۔ ایک اور غیر جانبدار جہاز کو کچھ نقصان پہونچا۔ جرمنی کے کئی جہازوں کو نقصان پہونچا۔

تازہ خبر ملی ہے کہ جرمنی کے دس ہوائی جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا۔ برطانی جنگی جہازوں اور ہوائی جہازوں نے انکا مقابلہ کیا۔ جرمنی کا دعویٰ ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے جہازوں کا گھیرا ڈال دیا۔ اور کئی برطانی ہوائی جہاز یا تو ڈوب گئے یا انکو سخت نقصان پہونچا۔

مرنیوالوں کی تعداد ۳۱ تک پہنچ گئی

لاہور ۲۱ مارچ۔ میو ہسپتال میں ڈاکٹر چل بسے جنکو ملا کر ہلاک شدگان کی تعداد ۳۱ تک ہو چکی ہے جن میں دو کانسٹبل بھی شامل ہیں۔

مسٹر ڈی گینس فورڈ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر بیٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی صحت روبہ ترقی ہے۔

صورت حالات پُر امن ہے خاکساروں کی گرفتاری جاری ہے۔

مرکزی اسمبلی میں سوال

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد نے علامہ مشرقی لیڈر خاکسار تحریک کی گرفتاری کے بارے میں سوال کیا۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ علامہ مشرقی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے جنگ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے انکی گرفتاری ضروری تھی اس کے بعد آپ نے لاہور کے فساد کا ذکر کیا اور کہا کہ دہلی خاکساروں اور پولیس میں زبردست مقابلہ ہوا اور حکومت بہت حد تک علامہ مشرقی کو اس کے لئے ذمہ دار سمجھتی ہے۔

جہازوں کے شیڈ اور تیل کے ٹنک برباد

لندن ۲۱ مارچ۔ جزیرہ زلٹ پر جرمنی کے ہوائی اڈہ ہارنم پر منگل کو برطانی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا اسکی تفصیل اب معلوم ہوگئی ہے۔ ساٹھ برطانی جہازوں نے حملوں میں حصہ لیا ایک کے سوا سب سلامتی سے واپس آگئے۔ ہوائی وزارت کا اعلان ہے کہ حملہ منگل کی رات کو ۸ بجے شروع ہوا اور رات بھر جاری رہا۔ جرمنی کے تمام مغربی ساحل پر بم برسائے گئے۔ جن سے ریلوے لائن ہوائی جہازوں کے شیڈ اور تیل کے ٹنک برباد ہوگئے۔ اندازہ ہے کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ بم برسائے گئے۔

کانگریس کی نئی کیبنٹ

مظفر پوری ۲۰ مارچ۔ آج سہ پہر کو مولانا آزاد نے نئی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کا اعلان کر دیا۔ ممبران میں سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ آچاریہ کرپلانی۔ شریمتی سروجنی نائیڈو۔ سیٹھ جمنالال بجاج۔ شریت راجگوپال آچاری۔ شری بھولا بھائی ڈیسائی۔ خان عبدالغفار خاں۔ شری ایت شنکر راؤ دیو۔ ڈاکٹر پی۔ سی گھوش مسٹر آصف علی اور ڈاکٹر سید محمود شامل ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد ورکنگ کمیٹی کے چیرمین ہوں گے کمیٹی کے پندرھویں ممبر کے نام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

تلک اور آرتی کی خبر غلط ہے

مظفر پوری۔ ۱۹ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد صدر استقبالیہ کمیٹی رام گڑھ کانگریس نے حال میں شایع شدہ اس خبر پر تعجب ظاہر کیا ہے کہ بعض اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ کانگریس کے صدر منتخب کا تلک کیا گیا اور دیگر سیوکاؤں نے منگل آرتی اتاری۔ آپ لکھتے ہیں کہ استقبالیہ کمیٹی نے ایسا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا۔ یہ خبر بے بنیاد ہے۔

مسٹر جناح لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۲ مارچ۔ مسٹر جناح صدر منتخب مسلم لیگ آج صبح بذریعہ اسپیشل ٹرین لاہور پہنچ گئے جہاں آپ کا استقبال کیا گیا۔ مسٹر جناح نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اگر موقع آیا تو مہاتما گاندھی کے ساتھ خوشی سے ملاقات کروں گا۔

اسپین اور برطانیہ میں تجارتی معاہدہ

میڈرڈ ۱۹ مارچ۔ برطانیہ اور اسپین کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اسپین نے سوئٹزرلینڈ سے بھی ایک معاہدہ کیا ہے۔

ترکی میں ٹیکس بڑھائے جائیں گے

استنبول ۱۹ مارچ۔ انقرہ سے خبر ملی ہے کہ قوم کی حفاظت کے لئے ہنگامی قوانین کا نفاذ کرنے کے متعلق حکم کا پہلا مرحلہ نیشنل اسمبلی نے پاس کر دیا ہے اس کے بعد نیشنل اسمبلی میں ممبر مالیات ایک بل پیش کرینگے جو کہ ٹیکسوں کو بڑھانے کے لئے ہے تاکہ ۸۰ پونڈ کا گھاٹا پورا ہو جائے۔

نکل کی کانوں پر روس کا کنٹرول

سٹاک ہام ۱۹ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ روس پٹسامو کی نکل کی کانوں پر سے برطانی اثر کو مٹانے کی کوشش کرے گا۔ اور فنلینڈ کے ساتھ جو تجارتی بات چیت ہونے والی ہے۔ اس میں روس کی جانب سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ نکل کی کانوں پر روس کا کنٹرول ہونا چاہیئے۔

زاید منافع ٹیکس بل پاس ہوگیا

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں تالیوں کے درمیان زاید منافع ٹیکس بل پاس ہوگیا۔

صلح نامہ کی تصدیق

ماسکو ۲۰ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سوویٹ یونین کی سپریم کونسل نے فن لینڈ کے ساتھ صلحنامہ کی تصدیق کر دی ہے۔

اٹلی کی فوجی تیاریوں کے متعلق مشورہ

روم ۲۱ مارچ۔ سائنور مسولینی سے اٹلی کی فوج کے چیف مارشل گرزیانی نے ملاقات کی اور اٹلی کی فوجی تیاریوں کے بارے میں چند مسئلوں پر غور کیا۔

بلغاریہ لڑنے کو تیار ہے

صوفیا ۲۰ مارچ۔ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ بلغاریہ غیر جانبدار ہے لیکن اگر اس کی آزادی پر حملہ کیا گیا تو وہ لڑنے کو تیار ہے اسکو فوج کی پوری حمایت حاصل ہے۔

اشتہار

چونکہ اب معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے عام لوگوں کی سمجھ میں ٹیکس زاید پولیس و ٹیکس معاوضہ زیر دفعہ (۱۵) الف پولیس ایکٹ کے لگائے جانے کا طریقہ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ لہذا کانپور شہر کے لوگوں کی اطلاع کے لئے یہ بتلایا جاتا ہے کہ ٹیکس لگانے کے لئے ایک نیا طریقہ کام میں لایا جا رہا ہے ٹیکس اس مکان یا حصہ مکان کے کرایہ کی بنیاد پر قائم کیا جاوے گا۔ جو ایک کرایہ دار ادا کرتا ہے یا جو مالک مکان کے نام خود تشخیص ہوا ہے اور یہ میونسپلٹی کے رجسٹروں میں موجود ہے۔ ٹیکس صرف کرایہ داروں سے لیا جاویگا یا جو مالک مکان خود کسی عمارت میں رہتے ہیں ان سے صرف اس قدر حصہ کا لیا جاوے گا جتنا ان کے ذاتی قبضہ میں ہے چونکہ میونسپلٹی کی فہرست ٹیکس ۲۰-۱۹۳۹ سال پرانی ہیں اس لئے غلطی و ناانصافی کو بچانے کے واسطے مالک مکانوں سے ان کے موجودہ کرایہ داروں کے نام انکا کرایہ و مذہب دریافت کیا جا رہا ہے۔ نوٹس جو مالک مکانوں کے نام اسوقت جاری ہو رہے ہیں وہ ٹیکس لگنے کی بابت نہیں ہیں۔ بلکہ محض اسواسطے ہیں کہ وہ لوگ اپنے کرایہ داروں کی بابت پوری و صحیح اطلاع دیدیویں۔ البتہ اگر کسی مالک نے موجودہ کرایہ داروں کے نام و کرایہ وغیرہ تبلانے میں غفلت کی تو وہ ضرور اس ٹیکس کا ذمہ دار ہوگا جو اس کے اطلاع نہ دینے سے وصول نہ ہو سکیگا۔ اگر نوٹس میں نام ٹھیک موجود ہیں تو کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

مالک مکان پر صرف اس وقت ٹیکس لگایا جاویگا جبکہ وہ خود کسی مکان میں رہتا ہے اور صرف اسی قدر حصہ مکان پر لگے گا۔ جسمیں وہ خود آباد ہے۔

اس لئے تمام مالک مکانوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنا ذاتی نفع نقصان دیکھتے ہوئے نوٹس کو بہت ہوشیاری و غور سے پڑھیں جو انکے پاس چند ہی دن میں پہونچیں گے۔

جو نام میونسپلٹی کی فہرستوں میں درج کیا گیا ہے اگر اسوقت کوئی فرق ہے تو انکو چاہیئے کہ وہ فوراً تمام ضروری اطلاع اپنے کرایہ داروں کی بابت افسر انچارج صاحب زاید پولیس ٹیکس کو اندر پندرہ یوم دیدیویں۔ مالک مکان کسی ذمہ داری اس اطلاع دینے کے لئے کسی صورت سے بھی بچ نہیں سکتی۔ خواہ وہ نوٹس لینے میں حیلہ حوالہ کریں کیونکہ نوٹس مکان پر چسپاں دینا ہی نوٹس کی تعمیل کے لئے کافی ہے۔ ٹیکس لگانے کی واقعی کاروائی بعد میں ہوگی جسکی بابت ہر ٹیکس دہندہ کو ذریعہ نوٹس اطلاع دیجاویگی اور اسکو عذر کرنے کا موقعہ بھی دیا جاویگا۔

ایل۔ پی۔ ہنکاکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۷

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

پنڈت پتی رام مدعی بنام مہادیو سنگھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام مہادیو سنگھ ولد شیو بخش سنگھ۔ مسماۃ رانی کنور بیوہ صوبہ سنگھ قوم ٹھاکر۔ رگھونندن سنگھ ولد گوکل سنگھ مسماۃ جگنا تھی کنور بیوہ رگھوراج سنگھ قوم ٹھاکر دسری ٹھاکر جی مہاراج براجمان مندر خانپور ساکنان موضع خانپور ڈلول پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور بسربراہی مسماۃ جگنا تھی کنور بیوہ رگھوراج سنگھ ٹھاکر۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے ۔۔

گولڈن ٹاکیز کانپور میں
منموہن
ساگر فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
متنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے۔
خاص اداکار سریندر ببو لالہ یعقوب
وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس اور پرلطف مذاق تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔
آخری ایام

ہندوستان کے ۸ کروڑ اچھوت
اچھوت
یہ تصویر ہندوستان سے اونچ نیچ کی دقیانوسی خیال کو مٹانے میں مدد دیگی
جسکو رنجیت فلم کمپنی نے بڑی خوبی اور محنت سے تیار کیا ہے
ڈائرکٹر چندولال شاہ
خاص اداکار
مس گوہر وسنتی ستارہ راج کماری موتی لال چارلی دیکشت مظہر خاں کپور اور لالہ یعقوب کی اداکاری قابل دید ہے
سنیچر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
روزانہ: پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
متنی شو: اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

الف لیلہ کی مشہور داستان
علی بابا
علی بابا مشرق کی مشہور کتاب الف لیلہ کی وہ داستان ہے جس کے تراجم انگریزی، فرانسیسی، جرمنی، اور دنیا کی ہر زبان میں ہو چکے ہیں اور جسکو گذشتہ دور کی سب سے مستند کہانی تسلیم کیا گیا ہے۔
جسکو ساگر مووی ٹون نے بڑی قابلیت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے
ڈائرکٹر مسٹر محبوب
خاص اداکار
سریندر سردار اختر غلام محمد وحیدن جگدیش کپو عشرت جان امیر جان سیٹھی وغیرہ کی بہترین اداکاری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے
جمعہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ: پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو۔
متنی شو: اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

ہر صبح میرے پاس اس کے چنے گئے ہوئے خوبصورت پھول ہوتے اور ہر شام اپنے اپنے کمرہ میں جانے سے پہلے وہ میرے ہاتھ کو چومتا ہوا کہتا۔ "مجھے تم سے محبت ہے"۔

میں مجرم تھی، بڑی خطاکار اور اس وقت سے ہمیشہ روتی ہوں۔ تمام زندگی ناکتخدا رہ کر مصیبتیں جھیلتی رہی۔ بلکہ صرف نسبت کی ہوئی بیوہ رہ کر۔ غیر شادی شدہ رہ کر۔

میں اس کے اس طفلانہ جوش پر خوش ہوتی اور اس کی ہمت افزائی کرتی اس کی یہ حرکت میرے لئے باعث مسرت اور میری اور اس کی ماں کے لئے باعث تفریح تھی۔

ذرا خیال کرو وہ صرف بارہ برس کی عمر کا بچہ تھا اس کی طفلانہ محبت اور پُر جوش الفت کی طرف کون متوجہ ہو سکتا تھا۔ میں اکثر اسے محبت کے خطوط لکھتی وہ نہایت پر جوش اور سرگرم الفاظ میں جواب دیتا جس کو میں ہمیشہ اپنے پاس رکھتی۔ وہ یہی سمجھتا رہا کہ ہماری ملاقات ہنوز راز ہے اور بالکل پوشیدہ بالکل اسی طرح جس طرح ایک تجربہ کار جوان سمجھ سکتا ہے۔ ہم بھول چکے تھے کہ وہ منثیا خاندان کا ایک فرد ہے۔

ہمارا یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔ ایک شام باغ میں اس نے خود کو میرے قدموں پر ڈال دیا اور میرے دامن کو بے اختیار چومنا شروع کیا اور کہنے لگا ـــ مجھے تم سے محبت ہے ... میں تمہاری محبت میں مر جاؤں گا۔ اگر تم نے مجھے دھوکا دیا اور کسی دوسرے کے لئے مجھے چھوڑ دیا تو میں وہی کرونگا جو میرے باپ نے کیا" اور پھر نہایت دھیمی آواز میں پوچھا "تم جانتی ہو اس نے کیا کیا؟"

میں حیرت زدہ تھی کہ وہ اُٹھا اور اپنے پنجوں پر کھڑا ہو گیا کیونکہ میں اس سے زیادہ لانبی تھی ـــ اور اس نے میرے نام کو آہستہ اور نرم لہجہ میں میرے کان کے نزدیک دُہرانا شروع کیا "جنیوا" ـــ اس قدر حسین اور شیریں لہجے میں کہ میں سر سے پاؤں تک کانپ گئی۔

میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ چلو اب گھر چلیں دیر ہو رہی ہے"۔ وہ چپ چاپ میرے ساتھ گھر کو چل دیا۔ راستہ میں دفعتہً رُک کر کہا "اگر تم نے مجھے دھوکا دیا تو میں خودکشی کر لوں گا"۔

میں نے اس وقت محسوس کیا کہ میں حد سے زیادہ بڑھ رہی ہوں اور اس کے بعد سنجیدگی اختیار کر لی۔ اور آخر ایک دن اُس سے کہہ ہی دیا "دیکھو تم اس قسم کا مذاق چھوڑ دو۔ بیشک تم کافی بڑے ہو چکے ہو، اور سچی محبت کے لئے ابھی کم سن ہو، لیکن میں تمہارا انتظار کروں گی"۔

دوسری خزاں میں وہ اسکول بھیجا گیا۔ لیکن گرمی کے دنوں میں جب وہ واپس آیا تو اس وقت میری نسبت ایک شخص سے ہو چکی تھی جسکی اسے خبر ہو گئی۔ اور وہ چند روز تک کسی خیال میں اس قدر منہمک رہا کہ میں اس کی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئی۔ نویں دن صبح کو جب میری آنکھ کھلی تو میری نظر ایک کاغذ کے ٹکڑے پر پڑی جسے کسی نے کواڑ کے سوراخ سے کمرے میں ڈال دیا تھا۔ میں نے اسے اُٹھا لیا اور پڑھا "تم نے مجھے چھوڑ دیا لیکن تم جانتی ہو میں نے کیا کہا تھا "آؤ تم مجھے باغ میں اسی جگہ پاؤ گی جہاں میں نے اگلے سال تم سے اپنی سچی محبت کا بے اختیار اظہار کیا تھا" پرزہ پڑھ کر میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ میں گھبرا گئی۔ فوراً لباس پہنکر اسی جگہ دوڑی۔ اس کی اسکول کی ٹوپی سڑک کے کنارے کیچڑ میں پڑی تھی ساری رات بارش ہوتی رہی تھی، میں نے اوپر دیکھا اور درخت کے پتوں کے درمیان کوئی بڑی چیز لٹکی ہوئی ہوا کے جھونکوں سے جھولی رہی تھی۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہیں کہ میں نے کیا کیا۔ میں چلائی اور گر کر بیہوش ہو گئی۔ لیکن میں پھر اُٹھی اور گھر کو دوڑی جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے کو ماں کے پہلو میں پلنگ پر لیٹا ہوا پایا۔ پہلے میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی ہولناک خواب دیکھ رہی تھی لیکن جب میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ ـــ "میں ـــ وہ کہاں ہے؟" تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

آہ! وہ واقعہ بالکل سچا تھا۔

میں اسے پھر نہ دیکھ سکی۔ صرف اُس کے کچھ گھونگھر والے بال لوگوں سے مانگ لئے ـــ یہی وہ بال ہیں جن سے چھلا بنا گیا ہے"! بوڑھی عورت نے مضطرب ہو کر اپنی انگلی بڑھا دی۔ پھر رومال سے کئی بار اپنی آنکھوں کو خشک کرتے ہوئے اپنے قصے کو جاری رکھا ـــ "اس کے بعد میں نے اپنی نسبت بغیر وجہ بتائے توڑ ڈالی۔ اور اس وقت سے آجتک اس تیرہ برس کے لڑکے کی غیر شادی شدہ بیوہ ہوں" اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ کو چھپا لیا اور دیر تک روتی رہی۔

مُراسلات

مدرسہ جامع العلوم کانپور

۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۴۰ء کو مجلس شوریٰ مدرسہ جامع العلوم و جامع مسجد کانپور کا ایک معمولی جلسہ بعد نماز ظہر جامع مسجد کانپور میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

شرکاء جلسہ۔ (۱) جناب حاجی محمد سعید صاحب چھاؤنی (۲) جناب سید احمد حسن صاحب بی۔ اے آنریری مجسٹریٹ کانپور (۳) جناب حاجی غنی احمد (۴) جناب حاجی نظام الدین صاحب (۵) حکیم مولوی سعید الرحمٰن صاحب رہبر (۶) جناب حاجی محمد رفیع صاحب (۷) جناب منشی خلیل الرحمٰن صاحب۔

بہ تحریک جناب حاجی محمد رفیع صاحب بتائید جناب حاجی محمد سعید صاحب جلسہ امروزہ کی صدارت کے لئے جناب سید احمد حسن صاحب بی اے و آنریری مجسٹریٹ منتخب ہوئے۔

دفعہ نمبر ۲۔ ایجنڈا پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ سب کمیٹی جو حسابات مدرسہ جامع مسجد کے جانچ کے لئے بنی تھی اور جسکی رپورٹ ابتک موصول نہیں ہوئی اوس میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام اور اضافہ کر دیئے جائیں اور حاجی محمد رفیع صاحب کا استعفا انکو بغرض نظر ثانی واپس کیا جائے۔

شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ۔ سید احمد حسن صاحب بی۔ اے آنریری مجسٹریٹ

نیز اس کمیٹی کی توسیع بشمول پانچ ارکان ایک ماہ کے لئے یعنی ۳ اپریل ۱۹۴۰ء تک اور کر دی جائے اور اس توسیع کا اعلان جامع مسجد و اخبارات میں کر دیا جائے کہ پبلک کو جو اعتراضات ہوں وہ بقیود سابقہ ظاہر کر دیں۔

دفعہ نمبر ۳۔ ایجنڈا پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اس امر پر غور کرے کہ مدرسہ میں کون کون مدرسین اپنی خدمات کے اہل ہیں اور اگر ان میں کوئی کمی ہو تو وہ کیونکر پوری کی جا سکتی ہے۔ اس کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ وہ اگر کسی عالم کی امداد حاصل کرنا چاہے تو حاصل کر کے ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے جو مولانا مولوی احمد عبد الحلیم صاحب و مولانا حکیم سعید الرحمٰن صاحب رہبر پر مشتمل ہو گی۔

دفعہ نمبر ۴۔ ایجنڈے پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ مولوی قاری حافظ احتشام علی صاحب کا تقرر بمشاہرہ ماہوار یکم محرم الحرام ۱۳۵۹ھ سے مستقل کر دیا جائے اور وہ خدمات نائب امامت بھی انجام دیسکتے ہیں۔ یہ تقرر بجائے حافظ محمد عمر صاحب مستعفی کے ہوا ہے حافظ محمد یسین خانصاحب مدرس حافظ خانہ کا تقرر سابقہ کمیٹی کے مشورہ سے ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ کو عمل میں آ چکا تھا اوس سے بھی اس جلسہ نے اتفاق کیا

دفعہ نمبر ۵۔ ایجنڈے پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ جناب مولوی مقبول حسین صاحب انجینئر سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ عمارت جدید مدرسہ کی چھت گرڈر سے پاٹی جاوے یا سیمنٹ کے بیم سے پاٹی جائے۔ جیسی کہ تجویز اور اسٹیمیٹ پیش کردہ سیمنٹ مولڈنگ کمپنی کانپور ہے۔

دفعہ نمبر ۶۔ ایجنڈا یعنی تحریک پیش کردہ جناب حکیم مولوی سعید الرحمٰن صاحب رہبر سنائی گئی۔ طے پایا کہ حکیم مولوی سعید الرحمٰن صاحب و مولانا مولوی احمد عبد الحلیم صاحب موجودہ دستور العمل میں ضروری ترمیمات کا مسودہ پیش کریں اور اس پر بھی اپنی رائے کا اظہار کریں کہ آیا موجودہ مجلس شوریٰ قبل انتخابیہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ رپورٹ دو ماہ میں آ جانی چاہیئے۔

بعدہٗ جناب قاری حافظ مولوی احتشام علی صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

المشتہر:- حافظ نور الحسن خاں مہتمم و متولی مدرسہ جامع العلوم و جامع مسجد پٹکاپور کانپور

بہادر مسلم نوجوانوں سے اپیل

از خدیجہ بیگم صاحبہ کانپوری

بہادر سپاہیوں کب تک خواب غفلت میں ہو گے دنیا بیدار ہو چکی ہے تم غافل ہو دشمن تم پر خاموشی سے حملہ کرنے پر کمربستہ ہیں، تم کو کچھ خبر نہیں۔ یہ ہنس ہنس کر مٹانا چاہتے ہیں اور تمہیں محسوس نہیں ہوتا۔ ان باتوں کے باوجود تم اپنی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں کرتے کب تک سوتے رہو گے دنیا کی آنکھیں تم نوجوانوں کی طرف لگی ہیں لیکن تم پر موت کا سا سکون طاری ہے دنیا میں انقلابات ہو رہے ہیں مگر تم خاموش بیٹھے ہوئے ہو۔ طاقتور ملک کمزوروں کو فنا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سرمایہ دار غریبوں کو پیس ڈالنے پر بالکل تیار ہیں ہر ملک اور ہر قوم کا نوجوان اپنے اپنے ملک اور قوم کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر جس وقت میں یہ دیکھتی ہوں کہ ہندوستان کے بدقسمت مسلم نوجوان اب تک خواب غفلت میں پڑے ہوئے آرام کی نیند سو رہے ہیں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے انکی حالت پر جہاں تک افسوس کیا جائے کم ہے۔ تاج گیا، تخت گیا، وقار خاک میں ملگیا، طوق غلامی گلے میں پڑا ہے لیکن پھر بھی وہ خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ خدارا ہوش میں آؤ۔ ورنہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تمہارا نام و نشان ہندوستان کی سرزمین سے مٹ جائیگا اسپین کے وہ خوفناک حالات جو وہاں کے مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کئے گئے تھے وہی نقشہ اب ہندوستان کی سرزمین پر نظر آ رہا ہے۔ بہادر سپاہیوں۔ تم دنیا کو دکھا دو کہ ہندوستان کے مسلم نوجوان اپنے اندر کسقدر جوش عمل رکھتے ہیں۔ وقت آنے پر وہ سب کچھ کر سکتے ہیں تاریخیں تمہارے کارناموں سے بھری پڑی ہیں۔ خدا کا نام لے کر اٹھو اور اپنی عملی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے دنیا کو دکھا دو کہ اب بھی مسلم نوجوان سب کچھ کر سکتے ہیں خدارا اپنی اور اپنی قوم کی بہتری کے لئے میدان عمل میں آ جاؤ۔ اور کثیر سے کثیر تعداد میں "انجمن وطن" کے ممبر بنو، اور وطنی فوج میں نام لکھواؤ۔ میں ہر بہادر مسلم نوجوان سے اپیل کرتی ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انجمن وطن کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور اسکی امداد کریں جہاں تک انجمن وطن کی خدمات کا اعتراف کیا جائے کم ہے" انجمن وطن" نہایت ہی خاموشی کے ساتھ غریبوں کی امداد کر رہی ہے اور واقعی قابل تعریف ہے انجمن وطن نے جو پروگرام مسلم نوجوانوں کی اصلاح کے لئے تیار کیا ہے بہترین ہے۔

لہٰذا

میں امید کرتی ہوں کہ تمام نوجوانان اسلام جو اپنے دل میں اسلامی جذبہ رکھتے ہوں اور وطن کی صحیح معنوں میں خدمت کرنا چاہتے ہوں انجمن وطن کے ممبر بنکر اپنی قوم پرستی اور وطن پرستی کا ثبوت دیں گے۔

اگر آپ

بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات و تمباکو خوردنی مشکی، زعفرانی نقرئی وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں

شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۴ قنوج

تعلیم بالغان اور انجمن وطن

مشہور ماہرین تعلیم کے اعلیٰ دماغ عرصہ سے ہمارے عوام الناس کی افسوسناک حالت کے مسئلہ پر غور و فکر کر رہے ہیں اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک جہالت کی تاریکی رفع نہ ہو جائے یہ ناممکن ہے کہ کوئی قوم اپنے مستقبل کو صحیح طور سے دیکھ اور سمجھ سکے۔ اگر ہم کثیر تعداد میں بچوں کی تعلیم دیتے رہے تب بھی اس طریقہ پر تمام سب کو تعلیم یافتہ بنانے میں بہت دن لگ جائینگے اس لئے اس طریقہ کو عملی صورت میں بہتر کرنے کی ضرورت ہے اسواسطے ہم کو چاہیئے کہ ہم بڑوں کو تعلیم کا گرویدہ بنائیں ساتھ ہی اس کے اس موقعہ پر سب کو یاد دلانا مناسب سمجھتا ہوں کہ صرف حرف پہچنوا دینا، پڑھنا لکھنا سکھا دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم کے معنی کچھ اور ہیں عوام کو یہ سکھانا چاہیئے کہ وہ اپنے حقوق کو ہی نہیں بلکہ اپنے فرائض کو بھی پہچانیں۔ یہ بھی بتا دینا فرض ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے ہی حقوق کو نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق کو بھی جانیں اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم لوگوں نے ایک تعلیم کا افتتاح کیا ہے جہاں کہ بڑے عمر والے لوگ تعلیم پائیں گے ہمارے اکثر معاملات اس لڑائی میں ہماری جہالت کے باعث ہیں۔ اور یہ جہالت اکثر ناخواندگی کے سبب سے ہوتی ہے۔ تعلیم کے بغیر عوام کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس تحریک کی ترقی و آزادی کی ضرورت کی قدر کر سکیں۔ اس لئے سب سے پہلا قدم جو ہماری "انجمن وطن" نے اٹھایا ہے وہ ناخواندگی کو دور کرنے کا ہے اسلئے میری از حد تمنا ہے اور امید ہے کہ جو تعلیم ہم لوگ عوام کو دیں گے۔ وہ دونوں جانب سے مکمل اور دونوں پہلوؤں کو برابر کرنے والی ہو گی۔ اور کانپور کے ہر آدمی کو نیک اور عمدہ شہری بنا دیگی اسواسطے مجھے امید ہے کہ ہر صحیح الخیال شخص ہم سے تعاون کریگا۔ اور اسکی (انجمن وطن) ترقی میں کوشاں ہوگا۔

خادم کنندہ محمد مختار حسین

وزیر اعظم پنجاب کی دھمکی

لاہور ۱۶ مارچ۔ دو دن تک بجٹ کے مطالبات پر جو بحث ہوئی اس کا جواب دیتے ہوئے سر سکندر حیات خاں نے پنجاب اسمبلی میں فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ کل کی بحث ہاؤس کے شایان شان نہیں تھی۔ آپ نے کانگریس کے ممبروں کو آگاہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو صوبہ سے کانگریس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سوائے ایک یا دو آدمیوں کے صوبہ میں کوئی ذمہ دار کانگریس میں نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے کانگریسیوں سے اپیل کی کہ انھیں صوبے کی بھلائی کے کاموں میں میرے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

جرمنی کا حملہ

برلن ۲۰ مارچ۔ برلن کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی مغرب کے مقابلہ کے لئے تیار ہے اور برطانی سکیپا فلو پر حملہ اس کی ابتدا تھی۔

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستو منصف صاحب درجہ اول کانپور

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

(دفعہ ۹۱ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

(قاعدہ ۱۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور

نمبر مقدمہ ۳۱ ۴ سنہ ۱۹۳۸ء

سری متی جانکی کنور بنام لکھن لال

سری متی جانکی کنور زوجہ بابو منوہر لال قوم کائستھ ساکن محلہ خالے سرا سے ضلع اوناؤ حال بود و باش شتر خانہ شہر کانپور

بنام لکھن لال وغیرہ ـــ مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام مسماۃ سری متی ..... دختر منو لال زوجہ دولو گرو عرف دولارے پرشاد قوم برہمن ساکن الور گنج لاٹوش روڈ متصل اکھاڑا شہر کانپور فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور العدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۱ ۴ سنہ ۱۹۳۸ء کہ جو بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۹ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ ۱۶۶۲/۱۲/۱۵ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم بسنت لال منصرم عدالت منصفی شہر کانپور

(مہر عدالت)

نئی تعلیم

ہندوستانی تعلیمی سنگھ کا ترجمان

واردھا کی تعلیمی اسکیم نے ہندوستانیوں کی تعلیم کی ایک نئی راہ نکالی ہے۔ یہ راہ بالکل نئی اور انوکھی ہے۔ اس کو بروے کار لانے کے لئے مختلف مراکز میں تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اور ان تجربات میں حصہ لینے والے وہ کام انجام دے رہے ہیں جو اگر پورا ہو گیا تو ہندوستان کی کایا پلٹ کر دیگا ہر نیا کام اور ہر نئی منزل میں قدم رکھنے کے لئے بڑا حوصلہ چاہیئے مگر اس کے باوجود قدم اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔ اس پرچہ کا مقصد محترمہ آشا دیوی کے قول کے مطابق یہ رکھا گیا ہے کہ "اس چھوٹے سے رسالے کے ذریعہ ہم انکا ہاتھ بٹا سکیں گے اور انکو آپس میں ملا کر یہ اطمینان دلا سکیں گے کہ وہ اس مہم میں اکیلے نہیں ہیں"۔

پرچہ ہندی اور اردو دونوں میں شایع ہوتا ہے۔ نئے طریقہ تعلیم کے متعلق اصولی مباحث اور عملی تجربات کا ایک مرقع ہوتا ہے، اس تعلیم سے دلچسپی اور ہمدردی رکھنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ قیمت ہندی اڈیشن ۴ھ اردو اڈیشن ۶ھ

صدر دفتر مکتبہ جامعہ، نئی دہلی

شاخیں:- (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ۔ (۴) پرنسس بلڈنگ جے۔ جے اسپتال بمبئی۔

ایجنسیاں:- (۱) کتاب خانہ عابد شاپ حیدر آباد (۲) اقبال بک ڈپو بوہر و سندور پٹنہ (۳) سرحد بک ایجنسی، پشاور۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ عزمِ مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

درسِ اتحاد

از جناب سید احمد رشید عثمانیہ (جامعہ عثمانیہ) حیدر آباد دکن

تاک میں ہے دیر سے گردوں کی چشم فتنہ بار ‏ اپنی غفلت سے وطن کے پاسبانو ہوشیار
یہ گراں خوابی تمہاری ٹھوکریں کھلوائے گی ‏ پھولتی پھلتی بہارِ زندگی لٹ جائے گی
حیف ہے معلوم ہی تمکو نہیں جینے کے ڈھنگ ‏ ایک عالم اس زبون و خستہ حالت پر ہے دنگ
تیغ کے جوہر ہیں اوروں کو دکھانے کیلئے ‏ دشمنانِ دہر کی گردن جھکانے کے لئے
ایک ہو کر کیوں جدا ہونے پہ تم تیار ہو ‏ کس لئے نا اتفاقی کے علم بردار ہو
ایک ہی تسبیح کے بکھرے ہوئے دانے ہو تم ‏ کچھ سمجھتے ہی نہیں اُف کیسے دیوانے ہو تم
دو کا لڑنا تیسرے کی فتحمندی کی دلیل ‏ اپنے ہاتھوں کیوں کئے جاتے ہو اپنے کو ذلیل
راس تم کو کیوں نہ آنے کی ہوا آتی نہیں ‏ اپنے نازیبا عمل پر کیوں حیا آتی نہیں
خون رُلوائیگی یہ غفلت شعاری ایکدن ‏ بدمزاجی رنگ لائے گی تمہاری ایکدن
تُل گئے ہو کس لئے بے موت مرنے کیلئے ‏ عظمتِ دیرینہ کو برباد کرنے کے لئے
یاد رکھنا خون پانی کی طرح بہہ جائیگا ‏ اک سیہ دھبہ جبینِ زیست پر رہ جائیگا
کیوں نظر سے اٹھ نہیں جاتا حجابِ زندگی ‏ کیا نظر آتی نہیں تعبیرِ خوابِ زندگی
پڑ نہ جائے سینۂ احساسِ آزادی پہ داغ ‏ گل نہ ہو جائے کہیں طاقِ اخوت کا چراغ
آتشِ کینہ زمانہ کی ہوا بھڑکا نہ جائے ‏ دامنِ عظمت کی رنگینی پہ دھبہ آنہ جائے
آندھیوں کی زد میں آجائے نہ کشتی حیات ‏ چھا نہ جائے روزِ روشن پر کہیں تاریک رات

خود تمہارے ہاتھ میں ہے ملک و ملت کا وقار
ہوشیار ہندوستاں کے پاسبانو ہوشیار

دنیائے اسلام

جدید ترکی کا بانی

ایک امریکن سیاستداں کے تاثرات

حسب ذیل مختصر مضمون ایک امریکن سیاست داں نے لکھا ہے کہ جس میں جدید ترکی کے بانی مرحوم اتاترک کی شخصیت وسیرت پر دلچسپ روشنی ڈالی گئی ہے اس کے علاوہ اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم مصطفےٰ کمال اتاترک جدید ترکی کو کن بلندیوں پر لیجانا چاہتے تھے

غازی کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکی ہر ہفتہ تفریح کی غرض سے انقرہ سے باہر چلے جاتے تھے، یہ بھی ایک ایسا ہی موقعہ تھا میں استنبول کے شاندار ہوٹل (توکاتلین) میں ٹھہرا ہوا تھا وہیں مجھے پہلی بار غازی سے سرسری ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا میں نے ترکی کے متعلق ان سے باتیں کیں اور وہ جدید ترکی کے حالات بیان کرتے رہے وہ امریکی موسیقی کے دلدادہ تھے، اور میرے پاس اسی دن صبح کو پیرس سے کچھ نئے گراموفون رکارڈ آئے تھے ان ریکارڈوں کو سُنکر مصطفےٰ کمال اسقدر محظوظ اور لطف اندوز ہوئے کہ میں نے وہ نذر کر دیئے۔

دوسرے دن صبح کو میرے کمرے کے دروازہ پر ایک شخص پیغام لایا کہ انقرہ واپس جانے سے پہلے غازی مجھے شرف باریابی بخشنا چاہتے ہیں، میں اسی وقت شاہی محل کی طرف روانہ ہوا وہاں پہونچنے پر وہاں مجھے مطالعہ کے کمرے میں لیجایا گیا، غازی موصوف اپنی میز کے سامنے بیٹھے تھے، آپ کے گرد تین سکریٹری تھے "مہربانی صرف ایک منٹ" انھوں نے مجھ سے کہا "میں ابھی آپ سے بات کرتا ہوں" وہ جلدی جلدی اور مختصر الفاظ میں حکم دیتے تھے ان کی ذات میں جو قوت عمل اور سرگرمی پائی جاتی تھی اس سے کمرہ کی فضا معمور معلوم ہوتی تھی۔

حسب معمول انھوں نے اپنے ہاتھ کے اشاروں سے اپنے مددگاروں کو کمرے سے باہر چلے جانے کو کہا اس کے بعد مسکراتے ہوئے وہ مجھ سے مخاطب ہوئے۔

"مجھے آپ سے صرف ایک مسئلہ پر بات کرنی ہے"

"فرمایئے یور ایکسی لینسی" "میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو ترکی سے دلچسپی ہے" غازی نے کہا "میں آپ سے ترکی کی ترقی و تنظیم کے سلسلہ میں بعض تجویزوں پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہوں۔"

غازی نے کہا کہ ان کے سامنے بہت بڑا کام یہ ہے کہ قوم کے نوجوانوں کی ذہنیت تبدیل کرنی ہے ان کی جسمانی تربیت کی ضرورت ہے، انھیں ملجلکر کام کرنا سکھانا ہے۔

مختصر یہ کہ ترکی میں ایک ایسی جدید اور خاص تہذیب کی بنیاد ڈالی ہے جہاں سے وہ تمام مشرق قریب میں پھیل جائے انھوں نے کہا کہ جوں جوں انھیں سرمایا ملتا جاتا ہے وہ بڑی تعداد میں ہسپتال، اسکول، اکیڈمی، اور فیکٹریاں قایم کر رہے ہیں۔

اور جب انھوں نے اپنے الفاظ میں میرے سامنے جدید ترکی کا نقشہ کھینچا تو میں نے مصطفےٰ کمال کو بالکل دوسرا شخص پایا ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور جوش سے ان کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

اس وقت مصطفےٰ کمال اپنی سچی مصلحانہ شان میں اور سلطنت ترکی کے بانی کی حیثیت سے میری نظر کے سامنے آئے "اس کھڑکی کے پاس ذرا آجایئے" انھوں نے کہا اور انگلی کے سامنے نظر دلے کشادہ صحن کی طرف اشارہ کیا، حال کی بات ہے کہ اس صحن سے گذرتے ہوئے لوگ اپنی جان کے خوف سے کانپتے تھے مگر اب انھیں دیکھ لیجئے" سامنے کچھ بچہ کھیل رہے تھے غازی انھیں دیکھ کر مسکرائے اس کے بعد وہ یکایک بولے، میں ہفتہ میں اٹھارہ گھنٹے روزانہ کام کرتا ہوں، اچھا خدا حافظ اب ہم دونوں کو رخصت ہونا چاہیئے، مگر یاد رہے جلد ہی آپ لوگ ہماری بابت بڑی بڑی باتیں سنیں گے ترکی دوبارہ ایک بہت بڑا ملک ہو کر رہے گا، وہ دن عجیب ہوگا اور مجھے امید ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا

اور جب میں جانے لگا تو انھوں نے کہا: ہاں آپ مجھے کچھ ویسے ہی ریکارڈ اور بھیج سکتے ہیں وہ مجھے بیحد پسند ہیں

ترکی سے معاہدہ کا جنگ پر نمایاں اثر

لندن ۲۲ مارچ اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے برطانیہ اور ترکی کے متعلق ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ کے اور موجودہ جنگ کے چھ مہینہ کے عرصہ کا مقابلہ بھی کیا ہے اس نے لکھا ہے کہ اس دفعہ ہماری مشکلوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے لیکن اسبار ترکی ہمارا دشمن نہیں بلکہ ہمارا دوست ہے۔ آج ترکی سلطانوں کی ترکی نہیں ہے بلکہ ایک منظم اور مضبوط ملکیت ہے جسے مرحوم اتاترک نے قائم کیا ہے اس کے بعد اخبار مذکور نے ذکر کیا ہے کہ کس طرح جرمنی اور روس نے ترکی کو مغربی ملکوں (برطانیہ اور فرانس) سے دوستی کرنے سے باز رکھا لیکن ترکی نے اپنے معاملہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۳

ہندوستان کو دوسرا بلقان بنانے کی فکر

مسٹر محمد بھائی راؤجی کا باطل سوز بیان

مسٹر محمد بھائی راؤجی سابق شریف بمبئی نے نمائندہ پریس کو مسلم لیگ کے اجلاس میں واقع لاہور میں مسٹر جناح کی صدارتی تقریر پر انٹرویو دیتے ہوئے جو بیان دیا ہے وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اتنا مدلل اور اہم ہے کہ ذیل میں ہم اسے ناظرین کی واقفیت کے لئے تمام و کمال درج کرتے ہیں:۔

اگر اپنے کارناموں کی کھوکھلی خودستائی اور کانگریس کے خلاف حسب معمول بہتان کو نکال دیا جائے تو مسلم لیگ کے ۲۷ ویں اجلاس میں مسٹر جناح کا صدارتی ایڈریس ہندوستان کے لئے دو قوموں کی تھیوری کی صورت میں ان کے لونڈر نظریہ کے ایک بوجھل مضمون سے زیادہ اور کچھ نہیں اس طرح پر ہندوستان کی آزادی کامل کا دعویٰ کرنے والی انجمن کا لیڈر آخر کار حیرت انگیز طریقہ پر ہمارے ان حاکموں کی صف میں آ گیا ہے جن کی پالیسی مدتوں سے مصنوعی طریقوں پر تقسیم کر کے حکومت کرنے کی ہے۔

مسٹر جناح اس امکان کو تسلیم کرتے ہیں کہ آیندہ ہندو اور مسلم ہندوستانوں میں دوستانہ تعلقات رہ سکتے ہیں لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ انکو یہ امکان نظر نہیں آتا کہ ایک آزاد اور متفقہ ہندوستان میں دو ایسے فرقوں میں اتحاد رہے جو پاس پاس رہتے ہیں۔ مسٹر جناح کے پیش کردہ عجیب و غریب حل کی یہ ایک کھری کسوٹی ہو سکتی ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مسلم لیگ کہاں تک ہندوستان کے عام مسلمانوں کی طرف سے بولنے کا حق رکھتی ہے۔ مسٹر جناح ہندو راج کے خطرے کی گھنٹی بجانے یا خانہ جنگی کی دھمکی دینے کے بجائے تمام ان مسلمانوں کے نام ایک فتویٰ صادر کر دیں جو ایسے صوبوں میں رہتے ہیں جہاں ہندوں کی اکثریت ہے کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کے صوبوں میں آ کر پناہ لیں۔ اگر یہ فتویٰ ان کے ہم مذہبوں کی ذہنی تائید حاصل کرنے سے قاصر رہے (اور اسے قاصر رہنا ہی ہے) تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ بنیادی طور پر انکا پیش کردہ حل غلط ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے نظریہ زندگی میں یا زندگی کے متعلق ایک دوسرے سے ناقابل ربط نہیں ہیں لیکن حقیقت ان سب لوگوں کے سامنے نمایاں ہے جو دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہیں کہ ہندوستان ایک قوم ہے اور ہمیشہ ایک قوم ہی رہے گا چاہے مسٹر جناح کا یہ آرزو تصور کچھ بھی کیوں نہ ہو لیکن جغرافیائی اور تاریخی اعتبار سے ایک ہی قوم کے مختلف طبقے ہیں ان کا رشتہ اتحاد زمانہ کی رفتار خود مضبوط کر دے گی۔ اس اتحاد کی راہ میں چوٹی کے لوگوں کے حصول طاقت کے جھگڑے یا رعایتی حقوق نشستوں اور ملازمتوں کے تنازعے مستقل رکاوٹوں کی حیثیت اختیار کریں یہ انتہا درجہ کی بے تکی بات ہے۔

مسٹر جناح اپنی تھیوری کے جواز میں تاریخ کی مدد تلاش کرتے ہیں لیکن تاریخ سے تو اسے قبول کر لینے کے خطرے ظاہر ہوتے ہیں۔ مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ ایک جزیرہ نمائے بلقان میں سات آزاد ریاستیں ہیں لیکن آج تو ہر اعلیٰ درجہ کا سیاسی مفکر بہت غیر مبہم الفاظ میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے یکجا ہونے کی مذمت کر رہا ہے کیونکہ یہ ریاستیں اپنے طاقتور ہمسایوں کے لئے شکار یا وجہ تنازعہ بن جاتی ہیں جنکی بدولت ایک دائمی بین الاقوامی کشمکش رہتی ہے اور اندرونی انتظام بھی خراب ہو جاتا ہے اسی لئے تمام دنیا اس فکر میں لگی ہے کہ مختلف حکومتوں اور مختلف باشندوں میں ہمہ گیر اتحاد ہو لیکن تعجب ہے کہ مسٹر جناح ان خطروں کے ظاہر ہوتے ہوئے بھی ہندوستان کو بلقان بنا کر چھوڑنے کی فکر میں ہیں۔

یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ مسٹر جناح مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلم لیگی وزارتیں قایم کر کے تو لیگ کی نمائندہ حیثیت ثابت نہ کر سکے لیکن وہ اب تک فخریہ طور پر مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کے دعویدار ہیں لیکن جب تک وہ اپنا اقتدار ثابت نہ کر سکیں اسوقت تک لیگ کتنی ہی لفاظی اور رسوخ سے کام لے لیں لیکن دو آزاد قوموں کی تھیوری کے پس پشت کوئی منظوری نہیں دلا سکتی نہ وہ خطاب یافتہ حضرات یا لاء یا زمیندار جو انکے اتنے قریب ہیں اس سے بہت اطمینان محسوس کریں گے۔ کیونکہ اگر اس خیال کو تعمیری شکل دی گئی تو اس سے ان کے مخصوص مفاد پر اثر پڑے گا۔ جو ہندو اکثریت کے صوبوں سے وابستہ ہے زیادہ سے زیادہ مسٹر جناح کی نئی تھیوری سے اب تک یہی نتیجہ نکل سکتا ہے اور شاید یہی مقصد بھی ہے کہ کچھ ہندو ڈر جائیں یا کچھ مسلمان گمراہ ہو جائیں اور نادانستہ طور پر تیسری پارٹی کو فائدہ پہونچ جائے۔

ایک اور بات یہ ہے کہ مسٹر جناح تو ہندوستان کو ہندو ہند اور مسلم ہند میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اُن عظیم اختلافات اور تنازعوں کے متعلق نمایاں طور پر خاموش نظر آتے ہیں جو خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں پائے جاتے ہیں کیا مسٹر جناح یہ بھی مشورہ دیں گے کہ شیعہ اور سنیوں میں مزید تقسیم ہو اور مسلم ہندوستان کے دو ٹکڑے کئے جائیں تاکہ شیعوں کے مفاد مسلم ہندوستان میں محفوظ رہیں اور مسٹر جناح جو ایک ہندوستانی اقلیت کو کانگریس کے مبینہ مظالم سے چھڑانے والے نجات دہندہ بنے ہوئے ہیں یہ بھول جاتے ہیں کہ آئندہ ہندوستان میں پارسیوں سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں کی کیا پوزیشن ہوگی۔ جن کے طور طریقے ہندوؤں سے اتنے ہی مختلف ہیں جتنے مسلمانوں سے ہیں یہ تو سب قومیں بن سکتی ہیں بشرطیکہ مسٹر جناح کی تعریف کو صحیح مان لیا جائے۔ کیا یہ صحیح ہوگا کہ ایک اصول کو صرف اپنے فرقے تک محدود دکھا جائے تو پھر دو ہندوستانوں کی جگہ نصف درجن ہندوستان کیوں نہ ہوں۔

مسٹر جناح اور ان کے دوستوں کے لئے یہ انتہائی موزوں وقت ہے کہ وہ اپنی تخریبی کارروائیوں کو روک دیں اور اپنے فرقے کے معقول اور مخصوص حقوق کے لئے لڑیں مثلاً ملازمتوں میں حصہ یا ان ٹیکسوں سے بچاؤ جن کا اثر خاص طور پر مسلمان فرقوں پر پڑتا ہے، نمائندگی میں ترجیح یا کسی ایسے قانون کی منسوخی جس کا اثر خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف پڑتا ہو میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ بادل سے اتریں اور ملک کے مسئلوں کو ایسے حقیقی اور تعمیری طریقوں سے ہاتھ میں لیں۔ جس سے ہماری مادر وطن کو فائدہ ہو سکے۔

۶ انقلاب کی تجویز پیش کی ہے وہ ساری ہندوستانی قوم کے لئے خودکشی کا موجب ہوگی اور اس کا ظلم [illegible]

آزاد مسلم کانفرنس

دہلی میں اپریل کے وسط میں آزاد مسلم کانفرنس ہو رہی ہے جس کی استقبالیہ کمیٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر شوکت اللہ صاحب انصاری ہیں۔ ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ انھیں اس کانفرنس کے سلسلہ میں آل انڈیا کرشک پرجا پارٹی آل انڈیا مومن کانفرنس مجلس احرار جمعیۃ العلماء ہند آزاد مسلم پارٹی اور بہت سی دوسری مسلم جماعتوں کی طرف سے امداد اور حمایت کی اطلاع مل چکی ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کا ایک اجلاس جلد ہونے والا ہے جس میں کانفرنس کی تاریخیں مقرر کی جائینگی۔ کانفرنس کے صدر کے نام کا فیصلہ کیا جائے گا۔

یہ کانفرنس اس لحاظ سے بہت اہم ہو گی کہ تمام قوم پرور مسلمان نہایت واضح اور صاف الفاظ میں یہ فیصلہ کریں گے کہ مسٹر جناح نے ہندوستان میں دو قوموں کی جو تھیوری پیدا کی ہے۔ نیز ہندوستان کو ہندو ہند اور مسلم ہند میں ۶

اہل شہر سے گورنر صاحب کی اپیل

۲۸ مارچ ۵ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں ایک پبلک میٹنگ ہوئی جس میں ہز ایکسی لینسی سر مارس ہیلٹ گورنر یوپی نے اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ وہ ریڈ کراس سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کے لئے جنگ کے سلسلہ میں چندہ جمع کریں۔

سرکاری تحقیقات

لالہ پدم پت سنگھانیا پریسیڈنٹ ہندو سنگھ نے گورنر صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ گذشتہ کانپور کے ہندو مسلم فساد کی تحقیقات سرکاری طور پر کریں۔

ہولی

کانپور میں ہولی سارے ہندوستان سے جداگانہ طور پر منائی جاتی ہے۔

عام طور پر ہولی جلنے کے دوسرے روز میلہ ہو جانا چاہیئے مگر کانپور میں یہ درمیانی وقفہ آٹھ روز کے قریب ہوتا ہے۔

امسال لالہ پدم پت سنگھانیا صاحب نے یہ کوشش کی تھی کہ ہولی کا میلہ ۲۷ مارچ کو یعنی چوتھے روز ہو جائے مگر یہ کوشش کامیاب ثابت نہیں ہوئی اب یہ میلہ یکم اپریل کو یعنی نویں روز ہوگا

چہلم

۳۰ مارچ کو چہلم ہے، امید کی جاتی ہے کہ امن و امان کے ساتھ کانپور میں چہلم ہو جائے گا۔

آئینۂ کانپور

شرمناک ہندو مسلم فساد

۲۲ مارچ ۸ بجے رات کومول گنج کی مسجد کے پاس ہولی جلانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۴۳ ہندو مسلمان زخمی ہو کر اسپتال میں داخل ہوئے اور جن میں سے دس بے قصور اور معصوم انسانوں کو اپنی قیمتی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

کہا جاتا ہے کہ نزاع کا باعث یہ امر تھا کہ تقریباً دو فٹ ہولی ہٹا کر لگائی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ، اور ہندو سنگھ کے ذمہ دار لیڈران اس عظیم الشان قضیہ کو طے کرنے کے لئے تقریباً دو گھنٹہ تک عین موقعہ پر کانفرنس کرتے رہے، مگر نتیجہ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مدعیان لیڈری حقیقتاً اس مہتم بالشان فیصلہ کو طے نہ کر سکے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لیگ، سنگھ، اور حلقہ کے تھانے نے کوتوال صاحب کو یہ بتایا تھا کہ معاملات طے ہو گئے ہیں اور کوئی تشویش کی بات نہیں ہے لہذا کوئی خاص پولیس کا انتظام نہیں کیا گیا۔

اب کانپور اس قدر خونخوار ہو گیا ہے کہ فساد کے شروع ہوتے ہی صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر اسٹیشن سے شہر آنے والی سڑک پر تقریباً بیس بے قصور انسانوں کو مجروح کر دیا گیا جس میں سے چار مر گئے۔

کوتوال شہر اور حکام کی سخت جدو جہد اور خوش انتظامی اور فوری کرفیو آرڈر کے نفاذ کی بدولت سارا شہر اس وبا سے محفوظ رہا اور دس بجے رات کے بعد سے کوئی ناگوار واقعہ رونما نہیں ہونے پایا اور یہ پر امن زندگی ۲۵ مارچ ۱۰ بجے صبح تک اہل کانپور کو نصیب رہی مگر شہر کی بدقسمتی سے ۱۰ بجے کے بعد کرنسی آفس کی پشت پر رنگ پاشی کے سلسلہ میں ایک نوجوان کے زخمی ہو جانے کی بدولت پھر از سر نو سارا شہر میدان جنگ بن گیا اور شہر کے مختلف محلوں کے انسانوں نے درندگی اختیار کر کے بے قصور انسانوں پر حملے شروع کر دئے، اور چند ہی گھنٹوں میں ۱۷ انسان مجروح ہو گئے جس میں سے چار یا پانچ مر بھی گئے۔

مگر کوتوال صاحب کی زبردست جدو جہد اور انتظامات کی بدولت پھر امن قایم ہو گیا اور اب تک (۲۹ مارچ) الفضلہ مکمل امن قایم ہے ۲۸ مارچ سے کرفیو آرڈر کا وقت ۷ بجے سے تبدیل کر کے ۹ بجے کر دیا گیا ہے، اور خدا کی ذات سے اب پوری توقع ہے کہ اہل کانپور کے سر سے جنگ و جدال کا بھوت اتر گیا ہے، اور اب انشاء اللہ تعالےٰ امن و امان رہے گا۔

کانپور کے ہندو مسلمانوں کے لئے یہ بات غور کرنے کی ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہر ایک تیسرے مہینہ کانپور میں ہندو مسلم فساد ہو جاتا ہے اور جس کے نتیجہ میں متعدد قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور شہر کو امن و امان، خوشحالی، اور کاروباری حیثیت سے کافی سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور کانپور کے باشندے تمام ہندوستان میں غنڈوں کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اگر آج سے پندرہ سال پہلے کے کانپور پر آپ نظر ڈالیں تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ کانپور سارے ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد اور آپس کی رواداری کے لئے مشہور تھا مگر آج کانپور تمام ہندوستان میں نا اتفاقی اور آپس کے جھگڑے فساد کے لئے ضرب المثل ہو رہا ہے، یہ آخر کیوں؟؟

کیا کانپور کے اصلی باشندے اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔

کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ کانپور کی لیڈری ان لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئی ہے کہ جن کو کانپور کے حقیقی مفاد سے کوئی گہرا تعلق نہیں؟

اور اگر ایسا ہے تو کیا کانپور سے گہرا تعلق رکھنے والی آبادی اس کے استیصال کے لئے کچھ حرکت کرے گی، یا وہ خاموش رہ کر شہر کو اسی طرح تباہ و برباد ہونے دے گی۔

بہر حال ہم کانپور کے اصلی ہندو مسلم باشندوں سے یہ درخواست کریں گے کہ خدا را وہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے عزیز ترین شہر کو تباہی و بربادی سے نجات دلانے کی ایک انتھک کوشش کریں۔

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۲ مارچ سے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا تھا اب ۲۸ مارچ سے کرفیو آرڈر کا وقت بجائے ۷ بجے شام کے ۹ بجے رات کر دیا گیا ہے اور چھاؤنی و نواب گنج کے علاقوں کو کرفیو آرڈر کے نفاذ سے مستثنےٰ کر دیا گیا ہے۔

کرفیو آرڈر سے یوروپین، انگلو انڈین، دیسی عیسائی، اور پارسی، مستثنےٰ ہیں، علاوہ ان کے ڈاکخانہ، تارگھر، بجلی گھر، میونسپل بورڈ، بینکوں، ملوں، اور ریلوے کے وہ ملازم بھی مستثنےٰ ہیں جن کے پاس ان کے افسران اعلےٰ کی چٹھیاں ہوں اور وہ کرفیو آرڈر کے وقت میں سرکاری کام کرنے جا رہے ہوں، اس کے علاوہ پرتاپ پریس، ورتمان پریس، انتظامی پریس کے وہ ملازمان بھی مستثنےٰ ہوں گے جن کی رات کی ڈیوٹی ہوگی اور جن کے پاس ان کے افسران اعلےٰ کے اجازت نامے ہوں گے

ہوائی جہاز کے ذریعہ اپیل

کوتوال صاحب نے ہوائی جہاز سے اردو ہندی کے اشتہارات تقسیم کئے جس میں اہل شہر سے پر امن رہنے کی اپیل کی گئی تھی اس اپیل پر امن کمیٹی کے ممبران کے نام درج تھے۔

امن کمیٹی

مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ کی صدارت میں ایک امن کمیٹی بنائی گئی ہے، جس میں لالہ پدم پت سنگھانیا، ڈاکٹر برجیندر سروپ، ڈاکٹر جواہر لال، ڈاکٹر عبدالصمد، خان بہادر شیخ محمد ابراہیم، اور حاجی محمد سمیع، شامل ہیں اس کمیٹی نے سارے شہر کا موٹروں کے ذریعہ گشت لگا کر اہل شہر سے پر امن رہنے کی اپیل کی، اس کمیٹی کی اپیل اردو ہندی اشتہاروں کی صورت میں تقسیم کی گئی۔

حکام

بلوہ کے دوران میں مسٹر آر۔ ٹی۔ آئی۔ موہن ڈپٹی کلکٹر ان لوگوں کے مقدمات کر رہے ہیں جو کہ دفعہ ۱۴۴ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے، مسٹر جگراج بہاری ماتھر کرفیو آرڈر کے پاس لوگوں کو دے رہے تھے، اور مسٹر رما کانت کے ذمہ شہر کی عام نگرانی تھی۔

گرفتاریاں

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے سلسلہ میں جو گرفتاریاں ہوئی ہیں اس کی تعداد تقریباً تین سو بتائی جاتی ہے، عام طور پر دو دو روپیہ جرمانہ وصول کر کے ان لوگوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔

الائس ہارسمین میموریل اسپتال

۲۶ مارچ ۱۱½ بجے دن کو ہز ایکسی لینسی سر مارس ہیلٹ گورنر یوپی اور لیڈی ہیلٹ الائس ہارسمین میموریل اینڈ ڈفرن اسپتال کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائے، جہاں آپکا استقبال مسٹر البرٹ ہارسمین مسٹر ایل، پی، ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ میجر اے ایم، شریڈن، سول سرجن اور دیگر ممبران انتظامیہ کمیٹی ڈفرن فنڈ اسپتال نے کیا مسٹر البرٹ ہارسمین نے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لیڈی ہیلٹ سے عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی اور اس کے بعد لیڈی ہیلٹ نے عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کے بعد لیڈی ہیلٹ نے مسٹر ہارسمین کے شاندار عطیہ کی

سبدِ گل

ہم سمجھتے تھے کہ لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد اور نل دمن، کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے لیکن حالات و واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اب بھی دنیا لیلےٰ مجنوں اور شیریں فرہاد وغیرہ کے افسانوں سے خالی نہیں یہ دوسری بات ہے کہ اس زمانے کا مجنوں پرانے زمانے کے مجنوں کے مقابلے میں کسی قدر اپ ٹو ڈیٹ ہو گیا ہے اور اسی طرح لیلےٰ بھی مغربی رنگ میں رنگ گئی ہے

لیلےٰ اور مجنوں کے افسانے آج بھی کس طرح زباں زدِ عام ہیں اور اس کا اندازہ مشہور انگریزی اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" کے اس دلچسپ واقعہ سے ہو سکتا ہے جو اس اخبار نے حال ہی میں ایک مغربی لیلےٰ کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔

یہ اخبار نیو یارک کی ایک لیلےٰ کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ لیلےٰ اونٹ کی بجائے موٹر میں بیٹھی ہوئی ایک پارک کے قریب سے گذر رہی تھی کہ اس لیلےٰ کے عاشق نے اپنی موٹر کو سامنے لاکر لیلیٰ کی موٹر کو روک لیا اور اس کے بعد لیلےٰ کو لیکر فرار ہو گیا، آپ نے ملاحظہ فرمایا زمانہ کا انقلاب کہ پہلے تو مجنوں لیلےٰ کے دیدار کے لئے ریگستانوں کی خاک اڑاتا پھرتا تھا، لیکن اس زمانہ کا مجنوں موٹر روک کر لیلےٰ کو زبردستی اٹھا کرلے جاتا ہے

اسی طرح کانپور کے ایک لیلیٰ مجنوں کی داستان ہے کہ ایک انگلو انڈین لیلےٰ اور انگلو انڈین مجنوں میں محبت ہو گئی، محبت کی پینگوں کا بڑھنا تھا کہ حضرت مجنوں ہر وقت لیلےٰ کے در دولت پر دھرے رہتے۔

انگلو انڈین لیلیٰ کی ماں نے انگلو انڈین مجنوں کو اپنے گھر آنے سے بالکل اسی طرح روک دیا جس طرح کہ نجد کی لیلےٰ کی ماں نے نجدی مجنوں کو گھر آنے سے منع کر دیا تھا، بیچارہ نجد کا مجنوں تو سینہ پر پتھر رکھ کر بیٹھ گیا تھا، مگر انگلو انڈین مجنوں اس انسلٹ (توہین) کو گوارا نہ کر سکا اس نے ایک روز موقعہ پاکر پہلے تو اپنی محبوبہ یعنی انگلو انڈین لیلےٰ کو پستول سے ہلاک کیا اس کے بعد انگلو انڈین مجنوں ریل کی پٹری پر جاکر دراز ہو گئے اور اپنی جان میدان عشق میں گنوا دی، دیکھا آپ نے قدیم اور جدید مجنوں کا فرق، قدیم زمانہ کا مجنوں تو اپنی جان دیا کرتا تھا مگر نئی روشنی کا مجنوں پہلے لیلےٰ کی جان لیتا ہے اور پھر اپنی جان دیتا ہے۔

اسی طرح امرتسر کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں کے ایک عشقباز مجنوں نے اپنی رشتہ دار لیلےٰ کو بذریعہ موٹر اغوا کرنے کی کوشش کی مگر ان مجنوں کا مقدر نے کچھ یاوری نہ کی اور لیلےٰ ان کے پنجے سے صاف نکل گئی۔

حسن و عشق کے ان دلچسپ واقعات سے اندازہ فرمایئے کہ موجودہ زمانہ کا مجنوں کس قدر عجیب و غریب چیز ہے اور موجودہ زمانے کی لیلےٰ کس درجہ دلچسپ کھلونہ ہے اور زمانے نے کچی محبتوں پر کس قدر جلا کر دی ہے۔

بقیہ فلم صفحہ ہذا کالم ۵

بھرسہ

منروا فلم کمپنی کا ڈرامہ

ڈائرکٹر ـــــ سہراب مودی

ـــــ ادا کاران ـــــ

چندر موہن سردار اختر

مظہر خاں اور شیلا وغیرہ

ادبِ لطیف

زندگی!

از جناب درگا پرشاد صاحب سری واستوا

جب آفتاب نے کالی چادر اوڑھ لی اس وقت میں ایک تالاب کے کنارے بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ:۔

"زندگی کیا ہے؟"

کیا یہ اس تالاب میں اٹھنے والی لہروں کی طرح بحر حیات کی ایک لہر ہے؟"

اتنے میں میں نے شب کی دیوی کو اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھا، اس سے پوچھنے پر جواب ملا کہ:۔

"زندگی تاریکی کا دوسرا نام ہے"

میں سوچنے لگا کہ کیا یہ سچ ہے؟

اتنے میں مشرق کے ایک گوشہ سے آفتاب نے سر نکال کر جھانکا، اور کھلکھلا کر ہنس پڑا جب میں نے اس سے پوچھا تو جواب ملا کہ:۔

"زندگی ایک روشنی ہے"

بتاؤ کس کا خیال ٹھیک تھا؟

ـــــ

عورتوں کی تعلیم (بقیہ)

کھیتی کے کام میں بہت زیادہ جسمانی مشقت کی ضرورت ہے لہٰذا اجمالی لحاظ سے عورتیں اس کام کے قابل نہیں ہو سکتیں لیکن اگر عورتوں کو مناسب تعلیم دی جائے تو یقیناً وہ کھیتی کے کاموں میں کافی ترقی کرکے کامیابی حاصل کریں گی، آجکل بھی دیہاتوں میں کھیتی کے بہت سے کام عورتیں ہی کرتی ہیں یوں تو کھیتی کے کام سے عورتوں کو مختلف قسم کے فائدے ہو سکتے ہیں، لیکن ان میں سے دو خاص ہیں پہلا تو یہ کہ کھلی ہوئی ہوا میں رہنے سے ان کی صحت درست ہو گی دوسرا یہ کہ انھیں اس کے لئے گھر چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔

مغربی ممالک میں ایسی متعدد تعلیم گاہیں ہیں جن میں عورتوں کو گائے بھینس وغیرہ پالنے دودھ دہی اور مکھن وغیرہ تیار کرنے شہد کی مکھیاں پالنے اور قسم قسم کے پھل پھول اور ساگ ترکاری سبزی وغیرہ پیدا کرنے کی بہت اچھی تعلیم دیجاتی ہے ہمارے ملک میں بھی ایسی تعلیم کی بہت ضرورت ہے جس سے عورتوں کا حلقہ عمل بڑھکر انھیں اپنی زندگی کے مفید کام کرنے کے قابل بنا سکے، اگرچہ دیہات سدھار اسکیم اس قسم کی ترقی میں معاون ہو رہی ہے لیکن اس میں عورتیں کتنا حصہ لے رہی ہیں اور دیہات کی عورتوں کی حقیقی ترقی کے لئے کیا کیا جا رہا ہے یہ سوالات قابل غور ہیں۔

دیہاتوں کی عورتوں کی ترقی کے لئے ایسی عورتوں کی ضرورت ہے جو شوق سے کام کریں یہ کام شروع میں ضرور مشکل معلوم ہو گا کیونکہ طرح طرح کے توہمات سے دیہاتی عورتوں کا دل جکڑا ہوا ہے اور وہ خواب غفلت کی گہری نیند سو رہی ہیں لیکن تھوڑی سی کوشش کرنے سے وہ جاگ اٹھیں گی اور اپنے بند توڑنے میں خود مدد دیں گی اس میں قطعی شبہ نہیں۔

دنیا کی زیادہ تر عورتیں ہمیشہ گرہستی ہی کے کام سے عدیم الفرصت رہتی ہیں اور اگر ان کو اسی کی تعلیم ٹھیک طریقہ پر نہ ملی تو پھر ایسی تعلیم سے فائدہ ہی کیا؟ عورتوں کی تعلیم کا خاص الخاص مقصد یہی ہو کہ وہ ایک اچھی بیوی اور قابل ماں بن سکے اور مصیبت کے وقت اپنا پیٹ بھر سکے۔

زندگی میں خوشی اور محبت بڑھانے میں عورتوں ہی کا ہاتھ ہے یہ خوشی و محبت جبھی بڑھ سکتی ہے جبکہ عورت تعلیم یافتہ ہو

گھر کی صفائی، بچوں کی تربیت و تعلیم خانہ داری میں کفایت اور معمولی مرضوں کا علاج وغیرہ ایسے کام ہیں جنکے بغیر گھر میں آرام و سکون نہیں ملتا۔

یہ حقیقت ہے کہ تعلیم ہی ہماری ساری گھریلو سماجی اور قومی مسئلے کا واحد حل ہے۔

عالمِ نسواں

عورتوں کی تعلیم

از شریمتی تارا پانڈے صاحبہ

عورتوں کی تحریک آج دنیا کے سب سے بڑے واقعات میں سے ایک ہے اور ایسا واقعہ ہے کہ دنیا بھر کے انسانی سماج کا فیصلہ اسی سے ہو گا۔

یہ تو سب جانتے کہ ابتدائی دور میں ایک زمانہ میں عورتوں کی بڑی قدر تھی لوگ انھیں دیویوں کی طرح مانتے اور ان کی عزت کرتے تھے خصوصاً ہندوستان میں تو عورتیں لکشمی اور سرسوتی وغیرہ کے معزز القاب سے مخاطب کی جاتی تھیں، جب یورپ میں تہذیب کا زمانہ شروع بھی نہیں ہوا تھا، ہمارے ملک میں عورتوں کی بڑی قدر تھی، جب اسلام کا زیادہ زور تھا اس وقت مسلمان عورتوں کو بھی مردوں ہی کی طرح اختیارات حاصل تھے۔

حضرت محمد صاحب کی بیوی جنگ میں ان کے ساتھ لڑی تھیں، اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہ تو ایک مشہور سیاست داں تھیں اسکے علاوہ ہمارے یہاں جو قاعدے عورت کی ذاتی ملکیت کے متعلق موجود ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانے میں عورتوں کی کسقدر عزت ہوتی تھی، لیکن اب صدیوں کی غلامی کے سبب ہماری جو حالت ہو گئی ہے وہ سب پر روشن ہے

یہ بات بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ترقی کا واحد ذریعہ علم کی اشاعت ہے مگر اس علم کا جائز استعمال بہت ضروری ہے تعلیم یافتہ عورت مصیبت کے وقت اپنے شوہر کی مصیبت کچھ کم کر سکتی ہے وہ اپنے بچوں کو ابتدا ہی سے خوش اخلاق اور تعلیم یافتہ بنا سکتی ہے اور دنیا کی عملی واقفیت حاصل کرا کے زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بنا سکتی ہے۔

کسی ایک عاقل کا قول ہے کہ دنیا میں اچھی باتیں صرف اچھے علم ہی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہیں اس لئے عورتوں کی تعلیم نہایت لابدی اور ضروری ہے۔

عورتوں کی تعلیم اس طرز پر ہونی چاہئے جو ہر قسم کی ترقی میں معاون ہو جو تعلیم وطن، قوم اور سماج کے متعلق انھیں اپنے فرائض ادا کرنے کے قابل بنا سکے وہی بہترین ہے۔

عورتیں خود بھی پبلک کاموں میں حصہ لینے لگی ہیں سنہ ۱۹۲۰ء کی تحریک آزادی نے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں جو بیداری پیدا کی اس میں عورتوں کا خاص حصہ تھا۔

عورتوں نے تحریک سول نافرمانی میں حصہ لیکر میدان سیاست میں جو انقلاب پیدا کر دیا وہ یقیناً موجب فخر ہے، ان کے ایثار و قربانی سے عوام کی جتنی حوصلہ افزائی ہوتی اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد بھی لگاتار عورتیں ملک کی ہر تحریک میں حصہ لینے لگیں جو عورتیں پہلے گھر سے باہر نہیں نکلتی تھیں وہی جلوس میں شامل ہوتی تھیں اور جلسے کیا کرتی تھیں، آزادی وطن کیلئے وہ بڑے شوق سے جیل خانے بھی گئیں لیکن شہر کی خواتین کی بیداری کے ساتھ دیہات کی عورتوں کا کوئی تعلق نہ ہونا سچ مچ بڑی شرم کی بات ہے جب تک دیہاتی عورتوں میں بیداری کے آثار نہیں نظر آتے اس وقت تک کوئی بھی تحریک مکمل نہیں کہی جا سکتی۔

ہندوستان کے اسی فی صدی سے بھی کچھ زیادہ باشندے کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں اور یہی ہم لوگوں کا خاص پیشہ ہے اسی لئے اس پر بھی کچھ اظہار خیال کرنا چاہئے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ

صفحہ ۴

بچوں کی دنیا

میرے چند شوق

گذشتہ سے پیوستہ

میرے چند شوق کی پہلی قسط تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، دوسری قسط حسب ذیل ہے

مطالعہ ان تمام چیزوں سے زیادہ مجھے مطالعے کا شوق ہے میں اکثر کتابیں بھی کثرت سے بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھتا ہوں اب سے نہیں بلکہ بچپن ہی سے میری یہ عادت ہے۔

جب میں چھوٹا سا تھا تو میرے نام بہت سے رسالے آتے تھے، اخبار اور پھول کی کہانیوں کی تمام کتابیں موجود ہیں، میں نے اردو کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں، بعض دوست کہتے ہیں کہ میری اردو اچھی ہے۔

بہرحال میں ہمیشہ اس مضمون میں اپنے درجے میں اول رہتا ہوں۔

تقریر و تحریر مجھے لکھنے اور تقریر کرنے کا بھی بہت شوق ہے میں نے بہت سے مضمون اور افسانے لکھے ہیں یہ مختلف رسالوں اور کالج اور میگزینوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

تقریریں بھی میں نے بہت سی کی ہیں کالج کے بہت سے تقریری مقابلوں میں بھی اول آیا ہوں، میں نے انعامات بھی حاصل کئے ہیں

مجھے اور بہت سے شوق ہیں لیکن میرے یہ شوق پورے نہیں ہوتے، مثلاً مجھے گانے کا بھی بڑا شوق ہے لیکن میرے یہ شوق پورے نہیں ہوتے اور میں نے اس میں کوئی خاص بات پیدا نہیں کی اس لئے اس کا ذکر فضول ہے البتہ بلبل ترنگ بہت اچھا بجا لیتا ہوں میں اکثر کھیلوں کا بھی بڑا دلدادہ ہوں، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، سب ہی کھیلتا ہوں لیکن کرکٹ کا زیادہ شوق ہے۔

رنگ برنگ کی تتلیاں جمع کرنے کی بھی میں نے بہت کوشش کی لیکن اس شوق میں بھی کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

مجھے ہوائی جہاز چلانے کی بہت خواہش ہے آسمان میں ہوائی جہاز اڑتے پھرتے ہیں تو دل چاہتا ہے کہ کسی طرح ان میں پہونچکر میں بھی جہاز چلانا سیکھ جاؤں۔

پیارے بھائیو! دعا کرو کہ میری یہ آرزو بھی پوری ہو جائے اور میں جہاز چلا کر اپنے تجربے بیان کر سکوں، احباب خدا حافظ۔

ـــــ

دہلی کے اخباروں سے ضمانت

دہلی ۲۲ر مارچ معلوم ہوا ہے کہ "الاصلاح" اخبار کا ڈکلریشن تین پریسوں سے منظور ہو چکا تھا اور چوتھے پریس "ادب جدید" کی درخواست دی گئی تھی لیکن حکومت نے اس درخواست پر ادب جدید پریس سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے دین و دنیا پریس سے بھی ضمانت طلب کر لی گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ مزید چھاپے خانوں کیخلاف بھی کارروائی ہونے والی ہے۔

"الاصلاح" سے ۳ ہزار کی جو ضمانت مانگی گئی ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ضمانت کا حکم چیف کمشنر صوبہ دہلی کیطرف سے جاری ہوا ہے جنکی تعمیل پرنٹر و پبلشر کو ہو کرائی گئی اس حکم میں لکھا گیا تھا کہ اخبار الاصلاح جو دہلی سے شائع ہوتا ہے اسکے ۱۵ر مارچ کے پرچہ میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے کہ سر سکندر حیات کو دھمکیاں ادارہ عالیہ کے احکام اس لئے ان اختیارات کی رو سے جو چیف کمشنر صاحب کو انڈین ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۱۱ کے ماتحت حاصل ہیں وہ مسٹر فضل احمد پرنٹر و پبلشر کو حکم دیتے ہیں کہ وہ تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کریں

پردۂ فلم

چند بہترین تصویریں!

حال میں جو بعض بہترین تصویریں تیار ہوئی ہیں ان میں سے بعض تصویروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

زندگی ـــــ (نیو تھیٹرس) ـــــ
ڈائرکٹر ـــــ بروا ـــــ
اداکار، سہگل، جمنا، پہاڑی سانیال، نیمو، بکرم کپور

آندھی ـــــ (نیو تھیٹرس) ـــــ
خاص اداکار ملینا، لیکھا دیوی، مزمل ملک، اور کے، سی، ڈے، وغیرہ۔

ست دیا نیشور ـــــ (پربھات) ـــــ
اداکار:۔ بشونت، سمتی گپتے، سادھو مودک منجلا اور بھگوت وغیرہ

بہورانی ـــــ (انڈیا آرٹسٹس) ـــــ
اداکار:۔ مس رادھا، انور رادھا، پریتما دیوی، کشور ساہو، اور مبارک وغیرہ

عورت ـــــ (نیشنل اسٹوڈیو) ـــــ
ڈائرکٹر ـــــ محبوب ـــــ
اداکار، سریندر، سردار اختر یعقوب، جیوتی، ہریش، ارون،

چھوٹی بہو ـــــ (نیشنل اسٹوڈیو) ـــــ
اداکار مس روز، جیوتی، ہریش بھولا دلی دھیدن، سنالیتا، اور ستیش وغیرہ۔

اپنی نگریا ـــــ (ہندوستان سنی ٹون) ـــــ
اداکار سوبھنا اسمرتھ، نذیر، جینیت، شانتا دت، مادھوری کیسکر بابا۔

ہولی ـــــ (رنجیت) ـــــ
ڈائرکٹر ـــــ اے، آر، کاردار ـــــ
اداکار:۔ خورشید موتی لال ستارا ایشور لال ڈیکشت، غوری، مرزا اشرف

سادھنا ـــــ (ساگر) ـــــ
اداکار سوبھنا اسمرتھ، پریم ادیب، مس بیو، ہریش اور پانڈے وغیرہ،

گھم گھم دی ڈانسر (رقاصہ) ـــــ (ساگر فلم کمپنی) ـــــ
اداکار سادھنا بوس دھیراج بھٹاچاریہ پدما دیوی مزمدار کامتا پرشاد اڈوانی،

بھولے بھالے ـــــ (ساگر) ـــــ
اداکار:۔ مایا بنرجی، ببو، پریم ادیب اڈوانی اور ارون وغیرہ

جیون ساتھی ـــــ (ساگر) ـــــ
اداکار مایا بنرجی، سریندر ہریش جیوتی، اور سنکٹا، وغیرہ

وصیت ـــــ (منروا) ـــــ
ڈائرکٹر ـــــ ملتانی ـــــ
اداکار شیلا جاگیردار ایرچ تارا پوارو سنالتی دیوی وغیرہ

میں ہاری ـــــ (منروا) ـــــ
ڈائرکٹر ـــــ جاگیردار ـــــ
اداکار نسیم نوین مایا دیوی ایرچ تارا پوار وغیرہ

اقوال زریں

گاندھی جی کے جواہر پارے

وہ تمام چیزیں جنھیں فنون لطیفہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ایسی ہونی چاہئیں جو روح کو احساس حقائق و حقیقت میں مدد دے سکیں وہ تمام چیزیں جو حقیقت کی طرف روح کے پرواز میں رکاوٹ ثابت ہوں پُر فریب ہیں۔

مشینیں آج صرف چند آدمیوں کو لاکھوں انسانوں کی پشت پر سوار ہو جانے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں، مشینوں کے استعمال میں محنت و مشقت سے بچانے کا مخیرانہ جذبہ کارفرما نہیں ہے بلکہ اس تجز کے لباس میں طمع و لالچ کا دیو کام کر رہا ہے چیزوں کی یہی وہ صورت ہے جس کے خلاف میں اپنی پوری طاقت سے مصروف پیکار ہوں۔

انسانی زندگی کا مقصد نجات ہے ازدواجی تعلقات اس اعلےٰ مقصد کے حصول کی راہ میں رکاوٹ ہیں کیونکہ شادی نام ہے صرف جسمانی تعلقات کے مضبوط ہو جانے کا۔

ان تمام تر توہمات جن میں آج ہندوستان گرفتار ہے یہ وہم سب سے زیادہ بڑا ہے کہ خیالات کی سنجیدگی کو ترقی دینے اور افکار آزادی کے اظہار کے لئے انگریزی تعلیم ضروری ہے

موج تبسم

عاشق (محبوبہ سے) پیاری یہ تو بتاؤ کہ اب میں کہاں تک انتظار کی گھڑیاں گنتا رہوں۔
محبوبہ بہت جلد آپکے انتظار کا زمانہ ختم ہونیوالا ہے
عاشق تو کیا تم نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے
محبوبہ ہاں! فیصلہ تو ضرور کر لیا ہے لیکن تمہارے ساتھ نہیں بلکہ ایک دوسرے نوجوان کے ساتھ جس کو میں چاہتی ہوں۔

آقا (باورچی سے) کتے کے مرنے سے تم بہت مغموم اور رنجیدہ خاطر نظر آتے ہو، معلوم ہوتا ہے کہ تمکو کتے سے بے حد محبت تھی۔
باورچی حضور اس نے میری بڑی خدمت کی ہے
آقا خدمت، وہ کیسے؟۔
باورچی حضور! جب تک وہ کتا زندہ رہا مجھے ایک روز بھی رکابیاں اور برتن دھونے کی زحمت نہ اٹھانا پڑی مرحوم خود رکابیاں اپنی زبان سے چاٹ چاٹ کر صاف کر دیا کرتا تھا۔

شوہر (بیوی سے) بتاؤ! پیاری میری اس نئی شیروانی میں تمہیں سب سے زیادہ کون سی چیز خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔
بیوی مجھے تو سب سے زیادہ خوشنما اور پیاری اس شیروانی کی جیب معلوم ہوتی ہے۔
شوہر لیکن یہ تو بالکل خالی ہے۔
بیوی:۔ تب اس نگوڑی شیروانی میں کیا خوبی ہے، بیکار ہے۔

دلچسپ معلومات

برطانی فوج سپاہیوں کے لئے فولادی ٹوپیاں جن پر گولی اثر نہیں کرتی ایک کارخانہ میں ۵۰ ہزار ٹوپیاں فی ہفتہ کے حساب سے بنتی ہیں۔

روغن کرنے سے پہلے ان کا بغور معائنہ کیا جاتا ہے پھر ان کو مشین کے ذریعہ رنگا جاتا ہے رنگ خشک ہو جانے کے بعد ان میں استر اور فیتہ لگایا جاتا ہے، بعد ازاں ان کا وزن کر کے ان پر سرکاری مہر لگائی جاتی ہے پھر ان کی خفیہ آزمائش ہوتی ہے، یہ ٹوپیوں کی خصوصیت یہ ہے کہ سوائے اس گولی کے جو بالکل سر کے اوپر سے آئے اطراف سے آنے والی گولیاں ان کی سطح پر لگ کر ادھر ادھر اچھل کر خطا کر جاتی ہیں۔

روس اور فن لینڈ کی جنگ میں فن لینڈ کے پندرہ ہزار سپاہی اور دو ہزار افسر ہلاک ہوئے ۵، ملین (ملین = ۱۰ لاکھ) پونڈ خرچ ہوئے جنرل میز ہیم نے فن لینڈ کی فوج کے نام آخری اعلان میں بتلایا کہ روس کے دو لاکھ سپاہی ہلاک ہوئے ۷۰۰ طیارے اور ۱۵۰۰ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔

اٹلی میں سالانہ ۱۲ ملین (ملین = ۱۰ لاکھ) ٹن کوئلہ کا خرچ ہے ۹ ملین ٹن کوئلہ جرمنی سے آئے گا۔
باقی ۳ ملین ٹن کوئلہ روس سے طلب کرنیکی تجویز ہے، اس لئے کہ روس کی بندرگاہیں انگلستان کی بندرگاہوں کی نسبت اٹلی سے قریب تر ہیں

افسانہ

کمال عشق!

از جناب رُومیش سی مہندر بی اے دہلوی

اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے راجن بابو کے دل میں ڈاکٹر کپور کے گھر کا جو خیال آیا تو ادھر ہی کا رخ کیا اوپر گئے جہاں ڈاکٹر کپور کی اکلوتی بیٹی "ببل" کام میں مصروف اکیلی ہی بیٹھی تھی۔

شام کے وقت غروب ہوتا ہوا سورج نیلے نیلے آسمان پر بے رنگ اور سفید بادلوں کو کتنے ہی خوبصورت رنگوں میں رنگ دیتا ہے۔ اور پھر انھیں بادلوں کا عکس ندی میں سطح آپ پر کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے "ببل" بھی اتنی ہی خوبصورت تھی بغیر اجازت راجن کے ساتھ ملنے جلنے کے باوجود بھی آج تک کبھی بھی راجن بابو سے بے تکلف نہیں ہوئی تھی۔

آج اتفاق کی بات ہے کہ راجن کے چہرے پر ایک غیر معمولی جھلک نے اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا۔

راجن کا خیر مقدم کرتے ہوئے "آیئے کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا؟ آج یہ رنگ کیسا ہے؟" راجن بڑی ہی بے پرواہی سے بولا، چھوڑ دو "ببل" آخر مجھے ہی کچھ ہو گا نا" صبح شراب، شام شراب، ہر وقت شراب! طبیعت کیا کرے گی کب تک ٹھیک رہ سکو گی زندگی کا چراغ تو میں دونوں سروں سے جلاتا چلا آ رہا ہوں"۔

"ببل" ماسوا اس طرز عمل کے اور کوئی بہتر صورت باقی نہیں رہ گئی؟۔

"راجن" یہ زندگی کسقدر بے لطف ناکارہ اور شرمناک ہے، کوئی، کوئی میرے دل سے پوچھے، لیکن۔

"ببل" لیکن کیا؟"

اچانک "ببل" کی نظر جو "راجن" پر پڑی تو وہ رو رہا تھا جیسے کہ اب وصیت کے وقت بھی اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی "ببل" اب میری اس بہتری کا کون موقعہ ہے اب راہ راست پر آنے کی کون سی منزل ہے گناہ کے گہرے دریا میں میں تو اب ایک پتھر کی طرح ڈوبتا چلا جا رہا ہوں"

"ببل" سے اس کی پرانی ملاقات تھی لیکن راجن کتنا جذباتی ہے یہ اس نے آج ہی دیکھا تھا کچھ دیر بعد "ببل، اصلی بات تو جذبات ہی میں گم ہو گئی معاف کر دینا مجھے آج تم سے ایک دو باتیں کرتی ہوں گی۔

دھوپ میں موم پگھل جاتا ہے ببل جانتی تھی کہ راجن جذبات کی رو میں بہا چلا جا رہا ہے لیکن جذبات کی گرمی کے سامنے وہ بھی اپنے آپ کو قایم نہ رکھ سکی۔

اسی نے کہا "کہو راجن شوق سے کہو"

راجن، مجھے اور کیا کہنا ہے بس یہی کہ مجھے نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھا کرو، حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھا کرو، میں تو اب ایسا ہوں جیسے کوئی بھری جوانی میں دم توڑ گیا، میں تو وہ عمارت ہو جسے بنتے تو برسوں لگ گئے لیکن زلزلہ کے ایک ہی جھٹکے مسمار کر دیا اگر زندہ رہتا تو جانے کیا کیا کچھ کرتا۔

"ببل" زندگی سے اتنے مایوس کیوں ہو گئے آخر اس کا بہترین حصہ تو ابھی آنے کو باقی ہے اب بھی آپ سے ایسے ہی نیک کام ہوں گے جیسے کہ پہلے ہونے تھے"۔

"راجن" ٹھیک ہو گا لیکن میں اپنے آپ کو تم سے کہیں بہتر جانتا ہوں یہ میرے لئے کوئی نیا نہیں میں اسے خوب سمجھتا ہوں، یہ مجھے خوب جانتا ہے دور کیوں جاتی ہو میری کوشش کے باوجود بھی کمبخت سے تمہارا نام نہیں چھوٹتا۔

ان الفاظ میں کیا تھا کہ ان کے سنتے ہی "ببل" بت بنکر رہ گئی، سفید اور بے حرکت! راجن بابو اپنی جگہ سے اٹھکر اس کے پاس آگئے دونوں چپ چاپ لینی جذبات کے عمیق سمندر میں ڈوبے ہوئے آخر راجن نے ببل سے کہا، تم نے مجھے منھ نہ لگایا اچھا کیا بہت ہی اچھا کیا میں کون ہوں، آخر مجھے دیکھو! ایک شرابی ایک نکما بے کار آوارہ گرد تمہیں مجھ سے پیار کر کے آخر کیا ملتا، آرام، نہیں بالکل جھوٹ سفید جھوٹ، بلکہ آنسو دکھ، اور بدقسمتی ہمیشہ کیلئے تمہارے پیچھے پڑ جاتی، تمہیں پر رحم نہیں آسکتا اور آئے بھی کیوں بلکہ سچ پوچھو تو خوش ہوں کہ تم نے ایسی غلطی ہی نہیں کی۔

"ببل" راجن آج تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ بھیکی بھیکی باتیں کیسی کر رہے ہو مانا کہ تمہارے انمول پیار کا بدلہ مجھ سے نہیں بن پڑا اور یہ بھی مانتی ہوں کہ تم مجھے پیار کرتے ہو، اور میں تمہیں پیار کے بدلے پیار نہیں کر سکی لیکن!۔

"راجن مجھے کچھ نہیں چاہئے تمہاری مہربانی ہو"

"ببل" اگر ہو سکے تو مجھ سے سنو کہ میں تمہیں کس طرح پیار کرتا ہوں، میری زندگی کا سب سے زیں خواب تم ہو سب سے دلفریب نغمہ تم ہو لیکن میں بگڑتا بگڑتا یہ بن گیا جواب ہوں لیکن اس کے باوجود اب بھی جب کبھی تمہارا تمہارے پتا جی اور تمہاری طرز زندگی کا خیال دل میں سے گذرتا ہے تو میرے دل میں بھی ایک بار پھر سے انسانیت کی زندگی بسر کرنے کی تمنا اٹھتی ہے ایک دفعہ دل کرتا ہے کہ میں بھی انسان بن کر زندگی بسر کروں اور بفراغت تمام جیوں مجھے تو امید تھی کہ ایسی نیک خواہش اور ایسی مبارک تمنا میرے گناہوں کے ہاتھوں کبھی کی مر چکی ہو گی لیکن ابھی اس میں دم باقی ہے، کئی بار کتاب ہستی کے اس سیاہ ورق کو الٹ کر نیا باب شروع کرنے کا ارادہ دل میں پیدا ہوا ہے، کئی بار اس زندگی کے خلاف جنگ کرنے کی ٹھانی ہے، لیکن اب بھی وہیں ہوں جہاں کہ پہلے تھا نتیجہ کچھ نہیں نکلا، خواب کی تعبیر کچھ نہ بنی لیکن ببل اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ امواج تمنا یہ پرکیف زندگی کی امنگ میرے دل کے ساکت دریا میں تم ہی پیدا کر رہی ہو"

"ببل" راجن پھر کیا سوچ رہے ہو ایک چھلانگ لگاؤ اور اس زندگی کے بحر بیکراں کو عبور کر لو۔

"راجن" لیکن عبور کر کے میں کیا کرونگا! شراب اب میری ہڈیوں اور خون میں اس قدر زیادہ تعداد میں شامل ہو چکی ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں اب گناہ میرے لئے گناہ نہیں رہا بلکہ زندگی کا ایک جزو اعظم بنگیا ہے۔ لیکن۔

اس موقع پر راجن کے چہرے پر مسکراہٹ کی ایک جھلک سی نمودار ہوئی لاکھوں نفرتوں اور حقارتوں سے پر خاموشی کے بعد پھر اس امر کا فخر ہے کہ میں ایک راکھ کا انبار تھا جسے تم نے شعلۂ تاباں کی شکل میں بدل دیا لیکن اب اس شعلہ میں گرمی نہیں رہی، اس میں روشنی نہیں رہی بس اپنے آپ کو اب ضائع ہی کر رہا ہے۔

"ببل" لعنت اس زندگی پر جس نے تمہاری خوشی اور مسرت سے روشن زندگی کو برسات کی رات کر دیا۔

"راجن" سرد آہ بھر کر، تمہارا قصور کیا ہے پروانہ جلنے کیلئے خود ہی شمع کے پاس آگیا ۵

۵ اس میں شمع کی ذمہ داری کیسی؟

"ببل" حقیقت مجھ سے آخر کب تک پوشیدہ رہے گی، تم نہ کہو تو بھی زندگی کے اس حسرتناک انجام کی ذمہ دار میں ہی ہوں میرے میرے اپنے چین کے لئے مجھے اپنے فرض سے ادا ہونے کیلئے راجن! اپنی کچھ خدمت کرنے دو، کاش تم جانو کہ اس موقعہ کے لئے میری روح کس طرح تڑپ رہی ہے تمام عمر تو میری خدمت تم ہی کرتے رہے ہو اب مجھے بھی مت روکو"۔

"راجن مجھے اور کوئی ضرورت نہیں ہاں تم چاہو تو ایک کام میرے لئے ہو سکتا ہے اور اسی لئے اب میں تمہارے پاس آیا ہوں میری اس درخواست پر خیال سے غور کرنا۔

"ببل" کہو! اور ضرور کہو! راجن،

"راجن" مان لوگی۔!

"ببل" کاش تم مجھ پر یقین کرو"

"راجن" بس یہی کہ اپنے دل کا کوئی گوشہ مجھے بھی دے دو جہاں رہ کر تمہاری پرستش کیا کروں۔

"ببل" یہ تمام کہانی کہنے کا آج یہ پہلا اور آخری دن ہے اس سے قبل نہیں ایسا اتفاق نہیں ہوا اور نہ اب کبھی ہو گا، اب اسی کی یاد کو پہلے ایک دن میں نے ایک درخواست کی تھی اور تم نے اسکو قبول بھی کر لیا تھا۔

لیے اپنے دل کے گہرے سے گہرے کونوں میں اپنے آخری ایام زندگی تک سنبھال سنبھال کر رکھوں گا۔

"راجن بابو" جو کچھ تھا، وہ نہیں تھا جو وہ نہیں تھا وہ تھا دامن زندگی کو اس نے اپنے ہی ہاتھوں کس طرح تار تار کر ڈالا منور اور روشن ہستی کو خود ہی سیاہ کر دیا اب ہر وقت اداس اور کھویا ہوا سا رہتا ہے۔

برسات کے موسم میں آسمان پر بادل کسطرح آتے اور جاتے ہیں، اسی طرح "ببل" کے دل میں ایسے خیالات آور جا رہے تھے اور وہ راجن بابو کو دیکھ دیکھ کر رو رہی تھی، راجن بابو ببل کو روتا دیکھ کر اسکے پاس آگئے اور اس سے کہا:۔

تم رو کیوں رہی ہو" پاگل نہ بنو" میرا کیا ہے میری کا کوئی قیمت، کوئی وقعت نہیں لیکن تمہارے آنسو! بہت قیمتی ہیں۔

ابھی ایک لمحہ بھی نہیں گذرے گا کہ میں اور میرے وہی پرانے مکردہ، ہم نوالہ وہم پیالہ یکجا اکٹھا ہوں گے اور پھر سے قابل نفرت کاموں میں الجھ جاؤں گا، جن سے حقیقتاً مجھے بڑی نفرت ہے لیکن جن سے اب چھٹکارے کی صورت ہو میں تمہارے لئے ہمیشہ ہی ایسا رہوں گا جیسا کہ اب ہوں، گو تم لوگوں کی نظروں میں ایک رند شرابی گوچہ گرد اور نہ جانے کیا کیا ہوں۔

تمہارے لئے، اور جنھیں تم چاہتی ہو پیار کرتی ہو ان کے لئے مجھے ایک قربانی کرنی ہو گی

"ببل"! دعا مانگو نیک فرض کے لئے موقعہ ہاتھ لگے۔

کچھ دن کے بعد یہ فرض ادا ہو گیا "ببل" کے اثر سے راجن نے ہمیشہ کے لئے شراب کو ترک کر کے کانگریس کے کاموں میں حصہ لینے لگا، اور نشہ بندی کی تحریک میں راجن سب سے پیش پیش رہنے لگا۔

ہٹلر کی صلح کی شرطیں

نیو یارک ۱۹ مارچ اخبار "نیو یارک ٹائمز" کو روم سے خبر ملی ہے کہ ہٹلر نے جو صلح کی تجویزیں رابن ٹروپ کے ذریعہ پوپ کے پاس بھیجی ہیں وہ گیارہ ہیں جن میں ہتھیاروں میں عام تخفیف اور بالشویزم کے خلاف پالیسی شامل ہے۔

یہ تجویزیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

نمبر۱ بحری، بری، اور ہوائی ہتھیاروں میں عام ایک ساتھ اور فوری تخفیف کی جائے۔

نمبر۲ چاروں طاقتوں کے درمیان ایک معاہدہ کیا جائے جو یورپ کو اثر و رسوخ کے لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم کرے! اور بالشویزم کے خلاف پالیسی شروع کرے اور روس کو کمیونزم سے نجات دلائے اور ضرورت پڑے تو اس کام کے لئے ہتھیار استعمال کرے۔

نمبر۳ جرمن یہودیوں کے برطانیہ سے فلسطین، اٹلی سے الحونیا، اور فرانس سے مڈگاسکر آنے کے بعد ان سب کو مذہب کی پوری پوری آزادی حاصل ہو۔

نمبر۴ جرمنی کی نوآبادیوں کو بیس سال کے اندر واپس کر دیا جائے یا ان کے بدلے جرمنی کو اور نوآبادیاں دی جائیں یا کم از کم افریقہ میں آباد جرمنوں کو تحفظ ادا کیا جائے۔

نمبر۵ تجارت کی مکمل آزادی دی جائے اور کچا مال سب کو مل سکے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ اقتصادی تعاون کیا جائے اور اٹلی و جرمنی کے آدمیوں کو آباد ہونے کی سہولت بہم پہونچائی جائے۔

نمبر۶ ایک آزاد پولینڈ قایم کیا جائے جس کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ہو گا ڈنیا، ایک آزاد بندرگاہ ہو گا، پولینڈ کی سرحد استصواب رائے عامہ کے ذریعہ طے کی جائے گی۔

نمبر۷ زیکوں، سلاوکوں اور گمیار کی ایک اسٹیٹ قایم ہو گی جو ۲۵ سال تک جرمن کیساتھ ہی ملحق رہے گی۔

نمبر۸ آسٹریا جرمن میں شامل رہے گا

نمبر۹ اٹلی، جرمنی یوگوسلاویہ، رومانیہ، بوہیمیا سلاویکیہ، اور ہنگری کی ایک فیڈریشن قایم کیجائے

نمبر۱۰ بلقان میں جو حالت کہ اس وقت موجود ہے اوس کو برقرار رکھنے کی گارنٹی دی جائے۔

نمبر۱۱ جبوتی کے راستے اٹلی کے مال کو لے جانے کی اجازت بغیر کسٹم دیئے حاصل ہو ۱۹۴۵ء کے معاہدے کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد نہر سوئز میں جہاز رانی کی عام اجازت ہو۔

مولانا شاہد فاخری کو سزا

لکھنؤ ۱۴ مارچ مولانا فاخری پریذیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی الہ آباد و پریذیڈنٹ جمیعتہ العلمار یوپی کو زیر دفعات ۱۲۴ اے اور ۵۳ الف تعزیرات ہند ملزم قرار دیتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورکھپور نے ایک ایک سال قید سخت کی سزا دیدی انکو یہ سزا گورکھپور میں ایک تقریر کی بنا پر دی گئی ہے آپ کو "بی کلاس" میں رکھا گیا ہے۔

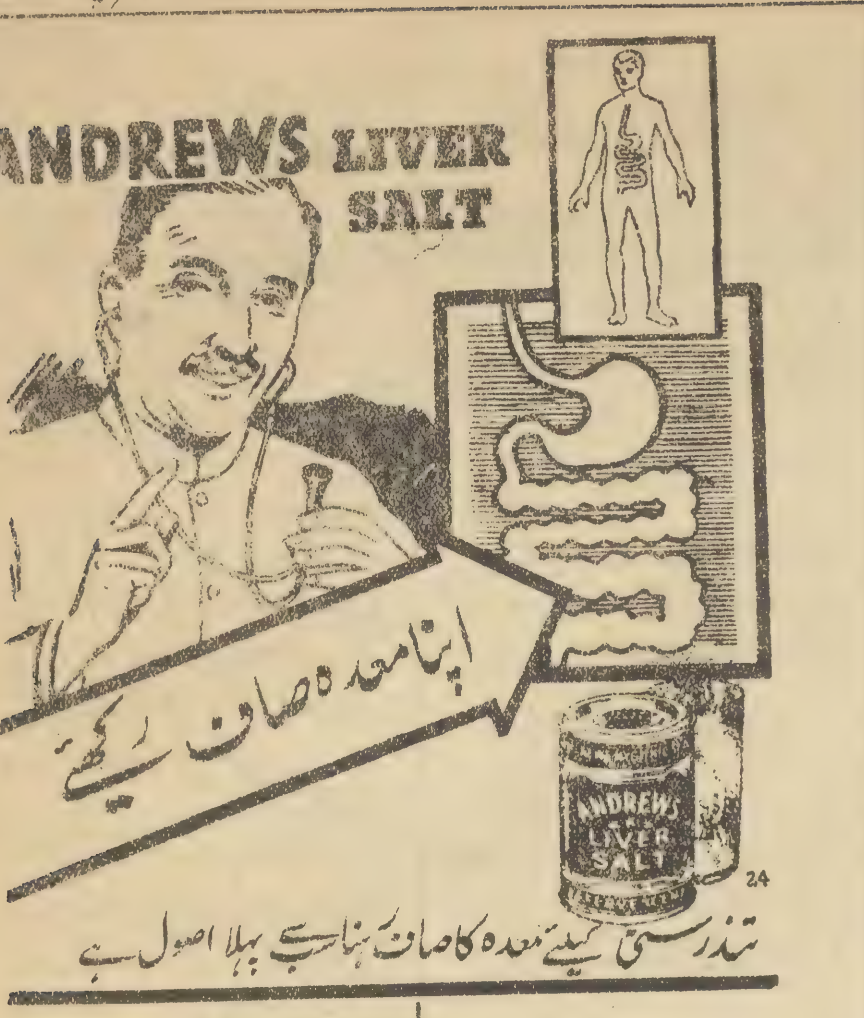

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

خود مختار اسلامی ریاستوں کے قیام کا مطالبہ

لاہور ۲۳ مارچ کو آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں آنریبل مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا:-

رزولیوشن

آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس ورکنگ کمیٹی اور کونسل کی اس کارروائی کی تصدیق کرتا ہے جو اس نے ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے متعلق ۲۷ اگست، ۱۷ ستمبر اور ۱۸ ستمبر اور ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء اور ۳ فروری سنہ ۱۹۴۰ء کے جلسوں میں پاس شدہ رزولیوشنوں کی صورت میں کی۔ اور نہایت زور دار الفاظ میں اپنے اس اعلان کا اعادہ کرتا ہے جس کے ذریعہ قرار پایا جا چکا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کا نظام وفاقی ہندوستان کے مخصوص حالات کے پیش نظر سخت ناموزوں اور ناقابل عمل ہے۔ اور مسلم انڈیا کو قطعی طور پر ناقابل قبول ہے۔

وائسرائے ہند کے اس اعلان کے متعلق جو انہوں نے ملک معظم کی گورنمنٹ کی طرف سے ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کو جاری کیا۔ اور جس میں مسلم لیگ کے مطالبہ کی روشنی میں یہ یقین دلایا گیا تھا کہ سنہ ۱۹۳۵ء کے آئین کی پالیسی اور تجاویز پر ہندوستان کے تمام فرقوں پارٹیوں اور جماعتوں کے مشورہ سے نظر ثانی کی جائے گی۔ یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ مسلمانوں کو کوئی ایسی آئینی اسکیم قابل قبول نہیں ہو گی۔ جو مسلمانوں کی مرضی کے بغیر مرتب کیا جائیگا اور مسلم انڈیا کی اسوقت تک تسلی نہیں ہو گی، جب تک کہ تمام آئینی اسکیم کو از سر نو زیر غور لایا جائے گا آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس مزید قرار دیتا ہے کہ کوئی ایسی آئینی اسکیم نہ تو اس ملک میں کامیاب ہو سکتی ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو سکتی ہے جس کی بنیاد مندرجہ ذیل اصولوں پر قائم نہیں کی جائے گی۔

یعنی ہندوستان کے مختلف حصوں کو اس طریقہ سے جغرافیائی طور پر منطقہ جات میں تقسیم کیا جائے کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے مثال کے طور پر ہندوستان کے شمال مغربی (پنجاب سرحد، بلوچستان اور سندھ) اور مشرقی (آسام بنگال) منطقہ جات کو ملا دیا جائے۔ تاکہ یہ آزاد ریاستیں مانی جائیں۔ ان کے تمام حصے آزاد اور خود مختار ہوں گے۔

نیز یہ کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں اور جن صوبوں میں غیر مسلم فرقے اقلیت میں ہیں وہاں ان اقلیتوں کے مذہبی، تمدنی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دوسرے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے متعلقہ فرقوں کے مشورہ کے ساتھ تحفظات کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ غیر موثر اقلیت ہونے کے باوجود ان کے حقوق اور مفادات محفوظ رہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس ورکنگ کمیٹی کو ان بنیادی اصولوں کے مطابق ہندوستان کے لئے اپنے سکیم مرتب کرنے کا اختیار دیتا ہے جس کی رو سے متعلقہ منطقہ جات دفاع، معاملات خارجہ، ذرائع، رسل و رسائل، محصولات اور دوسرے معاملات سے متعلق تمام اختیارات ہاتھ میں لیں

مولانا فضل الحق کی تقریر

مولانا فضل الحق وزیراعظم بنگال محرک رزولیوشن نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اس رزولیوشن میں قطعی طور پر کہ دیا ہے کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ وہ فیڈریشن کے سلسلہ میں تھوڑی بہت اصلاح نہیں چاہتا بلکہ چاہتے ہیں کہ اسے مکمل طور پر بدل دیا جائے وقت آ سکتا ہے کہ ہم کبھی کسی قسم کی فیڈرل سکیم منظور کریں۔ لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہم قسم کے فیڈرل پر رضامند ہوں۔ اس لئے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اسے صرف ملتوی ہی نہ کیا جائے بلکہ منسوخ کر دیا جائے۔ میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اور بنگال اسمبلی میں قطعی طور پر اعلان کر چکا ہوں کہ مسلمان کبھی ایسے آئین کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو مسلمانوں کو مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے منظور نہ ہو۔ اگر اس قسم کا کوئی آئین نافذ کرنے کی کوشش بھی کی گئی تو مسلمان اسے کبھی چلنے نہیں دیں گے۔ یہ حقیقت ہے محض الفاظ اور دھمکی نہیں ہے۔ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں ہندوستان کے لئے آئین بنانے کے اختیارات ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ اس قسم کا قدم اٹھانا ہندوستان کے لئے تباہ کن ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ سول نافرمانی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا

یہ مسئلہ صاف ہے اسوقت مسلمان ۸ کروڑ ہیں گو مختلف صوبوں میں ان کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن وہ ہر صوبہ میں امدادی طور پر کمزور ہیں۔ بنگال اور پنجاب میں اکثریت ہے۔ لیکن ہماری اکثریت نہیں اس لئے جب سے پراونشل اٹونومی کا نفاذ ہوا ہے۔ مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

مولانا آزاد صدر کانگریس نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ مسلمان اپنے مستقبل کے متعلق گھبراہٹ اور تشویش میں کیوں ہے۔ ان کی معمولی اقلیت نہیں ہے۔

میں نہیں کہ سکتا کہ مولانا آزاد نے یہ باتیں اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے کانگریسی دوستوں کو خوش کرنے کے لئے کہیں یا کیوں کہیں لیکن یہ بات قابل افسوس ہے کہ ایک مسلمان کے منہ سے اس طرح غیر اسلامی باتیں نکلیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ جن صوبوں میں مسلمان اکثریت میں بھی ہیں وہاں بھی ان کی یہ حالت ہے کہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بنگال اور پنجاب میں بھی ہماری پوزیشن محفوظ نہیں ہے کیونکہ مجلس قانون ساز میں قطعی اکثریت ہمیں حاصل نہیں ہے۔ اور ہمیں دوسری پارٹیوں کی مدد سے کولیشن وزارتیں بنانی پڑی ہیں۔ اس لئے اس بات کا کچھ حل ضرور ہونا چاہیئے۔ جب تک موثر حل نہ ہو جائے تب تک تحفظات فضول ہیں اور حل یہ رزولیوشن ہے

چودھری خلیق الزماں کی تائید

چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی یو۔ پی اسمبلی نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ سوال یہ ہے کہ اس رزولیوشن کی ذمہ داری کس پر پڑتی ہے۔ رزولیوشن پیش کردہ ہے۔ کس نے مسلمانوں کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ جن صوبوں میں ہماری اکثریت ہے وہاں ہم اپنی آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پہلی ذمہ داری انگریزوں کے سر جاتی ہے۔ ہندوستان میں حکومت قائم کرنے کے دوران انہوں نے پہلے اسی سوال پر غور کیا کہ کس طرح حکومت کو مستحکم کریں۔ کسی مشیر کار نے انہیں بتایا ہوگا۔ کہ نیشنلزم کا ڈھنگ پیدا کر کے اکثریت اور اقلیت کا مسئلہ پیدا کر دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ مسلمان قوم کو اقلیت کی حیثیت دیدی گئی۔ ۹ کروڑ مسلمان اور اقلیت اس ملک میں ۲۲ کروڑ ہندو ہیں کون نہیں جانتا کہ ہندو برسوں سے اپنا ایک فلسفہ اور علیحدہ ذہنیت رکھتے ہیں، ۸ کروڑ اچھوتوں کو آج تک برہمن اپنے اندر رکھ کر وہ انہیں اپنا نہیں بنا سکے۔ وہ وہاں آشرم کی قید میں گھرے ہوئے ہیں۔

مسلمان پہلی دفعہ یہاں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ بعد میں اسے اقلیت قرار دیا گیا۔ حکمرانوں نے اپنے فائدہ کے لئے اس صورت حالات کو قائم رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنہ ۳۵ء کا ایکٹ آیا۔ دوسری ذمہ داری ہمارے برادران وطن پر عاید ہوتی ہے۔ جو رام راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی ذہنیت سے مجبور ہو کر مسلمانوں نے ایسی تقسیم کا مطالبہ کیا جو انہوں نے کبھی نہیں کیا۔

تیسری ذمہ داری ان جماعتوں پر پڑتی ہے۔ جو مسلمانوں کے نام سے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مولانا فضل الحق نے مولانا ابوالکلام کے خطبہ صدارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا:-

وہ کہتے ہیں کہ مسلمان ۹ کروڑ ہیں۔ یہ ختم نہیں ہو سکتے تو ڈر کیوں ہے۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر معاملہ تلوار پر ہوتا تو ۹ کروڑ کیا ہم تھوڑے بھی کافی ہیں (طویل نعرے اور پرجوش چیرز) لیکن یہ بات نہیں۔ یہ لوگ اس کے لئے بہت حد تک ذمہ دار ہیں۔ وہ لوگ ہمارے ہندو بھائیوں اور حکومت برطانیہ کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ سول وار کے سوائے کچھ نہیں۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو جلد اس کا احساس کرنا چاہیئے۔ مسلمان جہاں اکثریت میں ہیں وہاں اپنی آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے سرحدی صوبہ وغیرہ میں جو ہو رہا ہے اس طرح نہیں ہو گا۔ اور ہمارا یہ مطالبہ ہے اور انشاءاللہ اسے حاصل کر کے رہیں گے۔

جو آئین ہمارے مخالف چاہتے ہیں۔ اس میں وہ یہ اصول رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ۱۰ پانچ سے زیادہ ہیں لیکن ہم یہ بات نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں کہ پانچ مسلمان اپنی اہمیت سے ایک بھاری جماعت کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ فضیلت ان کی اہمیت سے ہے تعداد سے نہیں ہے۔

ہم جہاں بھی رہیں گے احترام و شان سے رہیں گے اگر ہم کچھ صوبوں میں اقلیت سے ہیں تو کیا ہوا۔ ہم نے اقلیت میں رہ کر اپنے بڑے کام کئے ہیں۔ وہاں ہم تحفظات کیوں نہ مانگیں

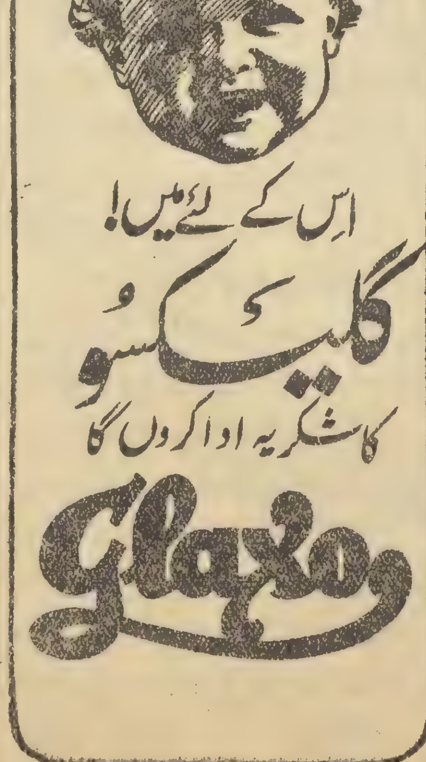

کیا ہندو اقلیت والے صوبوں میں تحفظ نہیں مانگیں گے۔ ہم تو کہتے ہیں وہ نہ مانگیں نہ ہم تحفظ مانگیں دونوں آزاد ہو کر رہیں (چیرز) ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ جن صوبوں میں ہم اکثریت میں ہیں۔ وہاں کسی آئین کے ذریعہ اس اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کر دیا جائے۔ آخر میں کہا کہ ہمارے کانگریسی دوست کہتے ہیں کہ جدا ہونے میں کچھ حاصل نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو ہمارے مطالبے کو فضول سمجھ کر ہی مان لیا جائے۔ (چیرز)

مولانا ظفر علی خان کی تقریر

مولانا ظفر علی خان نے قرارداد کی تائید مزید کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں ایک پرجوش اور طویل تقریر کی اور قرارداد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم منطقہ شمال مغربی اور منطقہ شمال مشرقی میں ایک آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں میں لگی لپٹی رکھے بغیر صاف اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ ہندو مسلم اتحاد کا تمنائی کوئی نہیں۔ میں نے کانگریس میں رہ کر ہر ممکن قربانی دی اور بڑی بڑی مصیبتیں سہیں اور وہ کام کر دکھایا جو اوروں سے نہ ہو سکا مگر برسوں کے بعد مجھے تجربہ ہوا کہ ہندو آزادی نہیں چاہتا بلکہ زیر سایہ برطانیہ ترنگا جھنڈا لہرا کر مسلمانوں کو کچلنا چاہتا ہے۔ یہ رزولیوشن بہت بڑی اہمیت اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے آئندہ تاریخ داں سنہری حرفوں میں لکھیں گے کہ مسلمانوں نے ان تین دنوں میں شمال مغربی اور شمال مشرقی ہند کو آزاد کر دیا۔ (زندہ باد کے نعرے)

ہم پنجاب میں ۵۶ فیصدی ہیں لیکن ہماری یہ اکثریت برائے نام ہے اگر ہم میں سے چند منافق نکل آئیں اور غیروں سے جا ملیں تو ہم اقلیت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم آزاد پر امن طریق سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم نے عہد ماضیہ میں مٹھی بھر جوانوں کی امداد سے قیصر و کسریٰ پر فتح پائی تھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہم ایک طاقت ہیں۔ اور جو بھی اس طاقت سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا ہم اقلیت ہرگز نہیں۔ بلکہ مسلمان ایک قوم ہے (نعرہ ہائے تحسین)

مولانا نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم کسی ایسے دستور اساسی کو قبول نہ کریں گے جو مسلمانان ہند کی رضا و منشا کے خلاف ہم پر ٹھونسا جائے گا ہم کسی دوسری قوم کے آگے سر جھکانا نہیں جانتے جو بھی دستور اساسی ہندوستان کے لئے مرتب کیا جائے گا اسے مسلمانوں کی منظوری ضرور حاصل ہونی چاہیئے اور یہ وہ دستور اساسی ہو گا جسے خود مسلمان اپنے لئے مرتب کریں گے۔

ہم اپنے لئے ایک آزاد ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پرانے زمانے میں اسلامی تہذیب کے دو بڑے مرکز تھے ایک تو علیگڑھ اور دوسرا لکھنؤ اور اس آزاد مسلم ریاست کے یہی دو بڑے ثقافتی مرکز ہوں گے اس آزاد ریاست میں صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ، پنجاب، بنگال اور دیگر مسلم اکثریت رکھنے والے علاقہ شامل ہوں گے۔ اور ان کا الحاق اسی آزاد ریاست کے مرکز سے ہوگا۔

ہندو اور گاندھی حکومت برطانیہ سے نمائندہ اسمبلی کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن میں پرزور الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ نمائندہ اسمبلی کا مطالبہ چرخہ کاتنے سے پورا نہیں ہو سکتا۔

مولانا ظفر علی خان نے کانگریس پریزیڈنٹ مولانا ابوالکلام آزاد کے اس خیال کا مضحکہ اڑایا کہ ہندوستان ایک متحدہ قوم ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ یہ الفاظ مولانا آزاد ایسے مفکر و مفسر قرآن کریم کے ہیں جبکہ مسلمان ایک جداگانہ قوم ہیں وہ کبھی بھی ہندوؤں میں ضم نہیں ہو سکتے۔ اگر برطانیہ کو بھی یہی خیال ہے تو اس خیال کو قطعاً دور کر دینا چاہیئے۔

ہندو مسلم اتحاد محض اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مرکز تجویز کیا جائے جہاں وہ کامل طور پر آزادانہ زندگی بسر کر سکیں ہم ہندوستان کی آزادی کے علمبردار ہیں اور گذشتہ زمانے میں بھی باب ہند کے کلید بردار رہ چکے ہیں اگر ہندوستان کی ممالک غیر کی حملوں سے حفاظت کرینگے تو وہ ہم ہونگے نہ کہ ہندو اور میں کہے دیتا ہوں کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کا فخر ہمیں حاصل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حاجی عبداللہ ہارون کی تقریر

حاجی سر عبداللہ ہارون نے قرارداد کی تائید مزید کرتے ہوئے فرمایا کہ بحیثیت سندھ کا باشندہ ہونے کے مجھے مسرت ہے کہ مجھے اس رزولیوشن کی تائید کا موقع دیا گیا ہے۔ تحریروں اور تاریخوں میں مشہور ہے کہ اسلام سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوا ہے۔ اس لئے ہم سندھیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ سب سے پہلے سندھ کا صوبہ اس آزادی کو حاصل کر لینے کے لئے مسلمانوں کا ہاتھ بٹائے۔ سنہ ۳۸ء میں اس قسم کا رزولیوشن سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس میں پیش ہوا تھا۔ وقت آیا کہ آج یہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے پاس ہو رہا ہے اور تمام صوبوں کے نمائندوں کی موجودگی میں ہم یہ رزولیوشن آپ کے سامنے لائے ہیں۔ ہم لوگ اگر ہندوستان میں رہیں گے تو اپنی حکومت اور آزادی کے ساتھ قائم رہیں گے۔ ورنہ اس ملک میں نرک ختم ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح دوسرے صوبوں والے اپنا فرض سمجھیں گے۔ کہ اگر ہماری اقلیتوں کا ایک بال بھی بیکا ہوا تو ہم وہی کارروائی کریں گے۔ جو جرمنی نے سوڈیٹن سے کیا تھا۔ ہم بنگال اور پنجاب میں اچھا اٹرواٹس گارڈ کے مرکز بنا چکے ہیں اور ہندو انگریز ہم کو

اپنے حقوق کے حصول سے نہیں روک سکتا۔

سردار اورنگ زیب خاں کی تقریر

سردار اورنگ زیب خاں لیڈر اپوزیشن پارٹی سرحد اسمبلی نے کہا کہ مبارکباد کے مستحق ہیں بمبئی کے لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ خود خواہ غلام رہیں لیکن سرحد پنجاب سندھ اور بلوچستان کے باشندے آزاد ہو جائیں۔ میں صوبہ سرحد کی طرف سے اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں۔

سر عبد اللہ ہارون (سندھ) نے رزولیوشن کی تائید کی اور کہا کہ تاریخ میں یہ مشہور ہے کہ ہندوستان میں اسلام سندھ کے راستے داخل ہوا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے مسلمانوں کو آزادی دلانے کے لئے سندھ کے مسلمانوں پر بھاری ذمہ داری عاید ہو جاتی ہے۔ میں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں کوئی اقلیت سمجھے گا تو ہم اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو جرمنی نے جرمن سوڈیٹن لینڈ سے کیا تھا مسلمانوں کی بہتری کے لئے ہندوؤں کی بہتری کے لئے اور برطانیہ کی بہتری کے لئے اس سے اچھی کوئی سکیم نہیں ہے۔

نئی قسم کا جرمن تارپیڈو

لندن ۲۵ مارچ۔ بحری محکمہ کے افسران ایک نئی قسم کی جرمن تارپیڈو کا معائنہ کر رہے ہیں۔ جو کہ برڈلنگٹن کے قریب ساحل پر بہہ آیا ہے۔ یہ ۲۴ فٹ لمبا ہے اور کہیں کہیں اس پر نیلے نشان ہیں۔ خیال ہے کہ ایک ہفتہ ہوا کسی جرمن ہوائی جہاز نے اس کو پھینکا دیا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دوہرا کام کرتا ہے اگر یہ بطور تارپیڈو وار کرنے میں ناکام رہے۔ تو پھر ایک بارودی گولہ کا کام کرتا ہے۔

ڈاکٹر جیکر کا نیا عہدہ

لندن ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے رائٹ آنریبل ڈاکٹر جیکر کو مطلع کیا ہے کہ وہ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے لئے تیار رہیں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عہدہ ایگزیکیٹو نوعیت کا ہوگا۔

الہ آباد ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی کا ۱۵ اپریل کے قریب واردھا میں جلاس ہوگا

مولانا یعقوب حسن کی تعزیت

مدراس ۲۲ مارچ مولانا یعقوب حسن صاحب رامگڈھ کانگریس سے واپسی کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے، آج سہ پہر کو ان کا جنازہ اٹھا کل رات سے آج صبح تک انکے مکان پر مختلف پارٹیوں کے لیڈروں اور ارکان کا تانتا رہا!

ان کی وفات پر بہت سے لیڈروں نے اظہار تعزیت کیا ہے مولانا ابو الکلام آزاد فرماتے ہیں کہ آج کے اخباروں میں یہ پڑھکر کمال صدمہ ہوا کہ سیٹھ یعقوب حسن جو ۲۰ مارچ کو مجھے رامگڈھ میں خدا حافظ کہکر آئے تھے انتقال فرما گئے میں ۱۹۰۹ء سے موصوف سے واقف تھا وہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کی کارروائیوں سے سرکردہ تعلق رکھتے تھے جب کانگریس نے ۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات شروع کی تو مرحوم اسمیں بڑی جوش کیساتھ شریک ہوگئے وہ خلافت کمیٹی میں مولانا شوکت علی کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں ترک موالات کے بعد کانگریسی کو موقع نہیں پھر کوئی عملی حصہ نہ لے سکے لیکن ان کا دل ہمیشہ ہمیشہ کانگریس کی تحریک کے ساتھ رہا اور وہ اپنے سیاسی عقیدوں پر روایتی مضبوطی کے ساتھ قایم رہے۔ انکی موت ایک عظیم قومی نقصان ہے۔

ہندوستان کو تقسیم کرانے کیلئے ہم ہر مشکل کا سامنا کرینگے

لاہور ۲۵ مارچ۔ آج شام کو مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اخبارات کے نمایندوں سے گفتگو میں بتایا کہ ہندوستان کو تقسیم کرانے کا مقصد کیونکر حاصل کیا جائے گا۔ مسٹر جناح نے کہا کہ ہم انقطاعی طور پر اپنا مقصد متعین کر چکے ہیں۔ اور وہ مقصد ہندوستان کو تقسیم کرانا ہے۔ مسلمانوں کی آیندہ تاریخ میں یہ نشان منزل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسٹر جناح نے فرمایا کہ مجھ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کریں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم دلائل سے اپنے ہندو دستوں اور برطانوی حکومت کو ترغیب دیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا کاز مضبوط ہے اور ہم انکو قائل کرنے میں مایوس نہ ہوں گے۔

مسٹر جناح نے مزید فرمایا کہ یقیناً میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ہندو دوست اور برطانوی حکومت ہماری تجویز کی کامیابی کے راستے میں کیوں مشکلات پیدا کرتی ہے۔ میرا مضبوطی کے ساتھ یہ یقین ہے کہ متحدہ ہندوستان کا تخیل ایک خواب ہے اور مسلم ہندوستان اور ہندو ہندوستان میں دونوں امن وسکون اور نیک اعتمادی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ دونوں میں جھگڑا نہیں ہوں گے بلکہ دونوں حکومت اطمینان بخش ترقی کرینگی۔

مسٹر جناح نے فرمایا کہ جدوجہد جاری رہیگی اور رہنی چاہیئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم اس جدوجہد کے دروازے پر کب پہنچ جائیں اور یہ جدوجہد کس طرح آگے بڑھے اس وقت اس کا کوئی پروگرام مقرر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آیندہ جو حالات پیدا ہوں گے اور جو رکاوٹیں پیش آئینگی اس کا ان پر ہی دارومدار ہے اور صورت حالات کے مطابق ہمیں بھی کام کرنا پڑے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ مسلم ہندوستان کسی قربانی سے جی نہیں چرائے گا۔ کیونکہ ہم نے جو اپنا مقصد تعین کر لیا ہے اسے حاصل کرنے کا مضبوط ارادہ کر چکے ہیں۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ مجہول بات نہیں ہے۔ اور یہ خیال کرنا غلط ہے کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا طریقہ مسلمانوں کی اس مضبوط رائے کو بدل دے گا۔

کیا سمجھوتہ کی بات چیت پھر شروع کی جائیگی؟

کلکتہ ۲۶ مارچ۔ "امرت بازار پتریکا" کو خاص ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ رام گڈھ کانگریس کے اجلاس میں مہاتما گاندھی جی نے جو تقریر کی تھی اسکا لندن کے باخبر سیاسی حلقوں میں استقبال کیا گیا ہے اور اس پر اطمینان کا سانس لیا جا رہا ہے۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ابھی سمجھوتہ کا راستہ قطعی طور پر بند نہیں ہوا۔ مہاتما جی کے اس فیصلہ کا خاص طور پر استقبال کیا جا رہا ہے کہ سول نافرمانی شروع نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ ملک تیار نہ ہو جائے۔ اس فیصلے سے سمجھوتہ کی بات چیت پھر سے شروع کرنے کی مہلت مل گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ڈیفینس اور خارجہ معاملات پر فرصت سے غور کیا جا سکتا ہے اور مطالبات کے متعلق سمجھوتہ کی راہ نکل جا سکتی ہے۔ ان تین باتوں کو چھوڑ کر اور کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے جس پر پہلے ہی کافی اتفاق رائے موجود نہ ہو۔ ایک برطانی مدبر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اگر سمجھوتہ کا موقعہ آیا تو ریاستی راجاؤں کی طرف سے فیڈریشن کی جو مخالفت ہو رہی ہے وہ اس میں ہرگز حائل نہ ہو سکے گی۔ زیادہ سے زیادہ اس کا یہی نتیجہ ہوگا کہ سارے ہندوستان کے فیڈریشن کے سوال کو سردست بالائے طاق رکھکر صرف برطانی ہند کا فیڈریشن قایم کر دیا جائے گا۔ ۸ کانگریسی صوبوں میں گورنری راج کی ۶ ماہ کی مدت اب ختم ہونے والی ہے اس لئے موجودہ چھٹیاں ختم ہوتے ہی پارلمینٹ کے اجلاس میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کی جائے گی۔ بہت ممکن ہے کہ برطانی ہند کو یہ موقع دیدیا جائے کہ وہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی یا صوبجاتی وزیروں کی کانفرنس کے ذریعہ اپنے اندرونی مسئلے حل کرے۔ یہ خیال ہے کہ برطانی حکومت کی ہدایتوں کے مطابق حکومت ہند حالات کو غور سے دیکھے گی اور نئے آئین کی ترتیب میں ہمدردانہ مشورہ دینے کو تیار رہے گی۔

بعد انقضائے تاریخ معینہ کوئی درخواست مسموع و قابل توجہ نہ ہوگی۔ و نیز بعد منظوری داخلہ نہ حاضر ہونے والے طلبہ کی فیس داخلہ بغیر کر دی جاوے گی۔ اور بغیر منظوری و اجازت آنے والے طلاب کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔

قواعد و ضوابط دستور العمل کی پابندی ہر صورت لازمی ہوگی۔ دستور العمل فارم درخواست داخلہ۔ نقشہ فیس ہائے کالج لغایت تعلیم اردو وعربی و دیگر کاغذات بارسال ٹکٹ ۲/ دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

کلرک منبع الطب کالج لکھنؤ

بحکم جناب مسٹر خلیل الدین احمد صاحب بہادر منصف ہاتھرس ضلع علی گڈھ

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۷۰ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت خفیفہ ہاتھرس ضلع علیگڈھ

لالہ پرشوتم داس ولد لالہ بھینی رام قوم ویش اگروال ساکن ہاتھرس مالک و کارکن فرم پرشوتم داس جمناسرن واقعہ ہاتھرس۔

بنام۔ کنور لال جین عرف کے۔ ایل جین ولد نامعلوم و کنور چند جین ولد کنور لال مذکور اقوام ردسوال ساکن محلہ جنرل گنج شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بہی کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیا جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
خفیفہ ہاتھرس ضلع علیگڈھ
مہر عدالت

تقسیم کی تجویز مسلمانوں کے لئے گمراہ کن ہے

بمبئی ۲۵ مارچ "ایسے وقت میں جبکہ دنیا حکومتوں اور قوموں کو زیادہ سے زیادہ متحد اور ایک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ مسٹر جناح ہندوستان میں طبقاتی تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس کے خطرات ہمارے سامنے موجود ہیں" یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر محمد بھائی راؤجی سابق شریف بمبئی اور ہز ہائینس آغا خاں کی سپریم کونسل کے صدر نے مسٹر جناح کے صدارتی اڈریس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمائے۔ مسٹر راؤجی فرماتے ہیں کہ مسٹر جناح کی "دو خود مختار قوموں" والی تجویز کو عوام کی تائید حاصل نہیں ہے۔ اگر اس تجویز کو عملی شکل دیدی جائے تو بہت سے سرداروں نوابوں اور تعلقداروں کو بڑی دشواری پیش آئیگی کیونکہ ہندو اکثریت والے صوبوں میں ان کے جو مخصوص مفاد ہیں انھیں اس سے بڑا دھکا پہنچے گا۔ مسٹر راؤجی آگے چلکر فرماتے ہیں۔ کہ مسٹر جناح کی اس نئی تجویز سے یہی نتیجہ نکل سکتا ہے جیسا کہ اس کا مقصد ہے کہ کچھ ہندوؤں کو خوفزدہ کیا جائے اور بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا جائے۔ اور شاید غیر محسوس طور پر تیسرے فریق کو بھی اس سے فائدہ پہنچ جائے گا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر راؤجی نے فرمایا کہ "مسٹر جناح ہندوستان کو ہندو اور مسلمانوں کے لئے دو حصوں میں تقسیم کرنا تو چاہتے ہیں مگر ان زبردست اختلافات اور جھگڑوں کے متعلق انہوں نے خاموشی اختیار کر لی جو ہندوستانی مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں موجود ہیں۔ کیا مسٹر جناح شیعہ اور سنیوں کے لئے ہندوستان کو تقسیم کرنے کا مشورہ دیں گے۔ تاکہ اسلامی ہندوستان کے جن علاقوں میں سنیوں کی آبادی غالب ہو وہاں شیعوں کے حقوق کی حفاظت ہو سکے؟ مسٹر جناح اپنے آیندہ ہندوستان میں پارسیوں سکھوں عیسائیوں۔ یہودیوں کو جگہ دینی بھول گئے۔ کیونکہ رسم ورواج اور ان کے طور طریقے ہندو مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ مسٹر جناح کی تعریف کے مطابق یہ سب الگ الگ قومیں بن سکتی ہیں کیا ان کے اصول کو ان کے ذرہ تک ہی محدود رکھنا حق بجانب ہوگا؟

آخر میں مسٹر راؤجی نے مسٹر جناح سے درخواست کی ہے کہ اپنے فرقے کے مضبوط اور معتدل مطالبے پیش کیجئے اور ان کے لئے لڑئیے۔ ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ انھیں ملک کے مسئلوں کو حقیقت کی نظر سے دیکھنا چاہیئے تاکہ ملک کو فائدہ پہنچے۔

روشنی کے نئی قسم کے جہاز

لندن ۲۵ مارچ۔ برطانیہ کے جہازی ماہروں نے روشنی کے جہازوں پر جرمن حملہ کا موثر جواب معلوم کر لیا ہے۔ آیندہ جرمن ہوائی جہاز ان پر حملہ کر سکتے ہیں لیکن انکا کام مشکل ہو جائیگا اور جہازیوں کو کم خطرہ ہوگا۔

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان حسب معمول ۱۴/۱۵ و ۱۶/۱۷ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ء لغایتہ ۸ ربیع الاول بروز یکشنبہ لغایتہ چہارشنبہ ۲ بجے سے ۸ بجے تک منبع الطب ہال میں لیا جائے گا۔

حسب دفعہ دستور العمل جدید ۲۸/۲۹ بطریق پرائیویٹ شریک امتحان ہونے والے اصحاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں مع نقول اسناد و قابلیت مصدقہ مقامی مجسٹریٹ جس سے صحیح معیار قابلیت واضح ہو سکے مطبوعہ فارم پر مع فیس امتحان ۸ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک عالی جناب مولانا حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ کے پتہ سے بھیج دینا چاہئیں۔ اور داخل شدہ طلاب کو اپنا حساب ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک صاف کر دینا چاہیئے۔

شری ویر ساورکر کا بیان

سیلم ۲۴ مارچ شری ویر و نائک امودر ساورکر روہان ہندو مہاسبھا نے موجودہ سیاسی مسئلوں پر اخباری نمایندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر انڈین نیشنل کانگریس بغیر کسی ایک یا دوسری پارٹی کے حوالے کے قوم پرستی کا نظریہ ظاہر کرے تو میرا اس سے کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن حال ہی میں کانگریس اقلیتوں اور کافی تحفظات کا حوالہ بہت زیادہ دیتی رہی ہے، ایک معنی میں تو کانگریس مسلم لیگ کا حق ماننے کو تیار ہے۔

اس معنی میں کانگریس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تمام قوم سے قومی پیمانے پر سلوک کر رہی ہے اور اسی لئے ہندو مہاسبھا اکثریت کے مفاد کی دیکھ بھال کر رہی ہے، ہندو مہاسبھا ہندوؤں کے حقوق کی رکشا کرنے کے حق میں ہے اور ساتھ ہی سرزمین کے تمام غیر ہندو عنصروں کیلئے انصاف کی حامی ہے مگر اس سے زیادہ نہیں کانگریس اقلیتوں سے سلوک کرتے ہوئے ہندوؤں کی اکثریت کے نقطہ نظر کو نہ بھلا سکتی ہے اور نہ ہی نظر انداز کر سکتی ہے جب شری ساورکر سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا آپ کانگریس کے قاعدہ کے بموجب ہندو مہاسبھا کا کوئی رکن کانگریس کا سیوک نہیں ہو سکتا لیکن اگر کانگریس والے ہندو مہاسبھا میں شامل ہونا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

ہندو مہاسبھا مکمل سیاسی آزادی کے لئے ہے اور اسکی پالیسی ذمہ دارانہ تعاون کی ہے جس میں جوابی مخالفت بھی شامل ہے سبھا، کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کی تائید اسی صورت میں کر سکتی ہے کہ اسمیں ہندو مفاد کی مخالفت نہ ہوگی اور اگر اس تحریک میں ہندوؤں کیلئے خطرہ نظر آیا تو سبھا اس سے کوئی تعلق نہ رکھے گی اگر سبھاش بابو نے اپنی طرف سے فارورڈ بلاک کے زیر اہتمام سول نافرمانی شروع کی تب بھی یہی

ڈاکٹر امبیدکر کی تقریر

رسا کری ۲۲ مارچ، مہاد نامی ایک مقام پر اچھوت جاتیوں کا یوم آزادی منایا گیا آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ اپنی تمام توجہ ملک کی سیاسی آزادی کی جانب مرکوز رکھنا ہی ٹھیک نہیں ہے اقتصادی اور سوشل آزادی کے اہم مسئلوں کو نہ مانئیے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو سماج کی بہت سی خرابیاں بیان کیں اور ان کی ذمہ داری آریہ سنسکرتی اور بھتیا پر عائد کی آپ نے کہا کہ پرانی سوسائٹی میں جو ذات پات کی بنیاد پر انی تہذیب قایم رکھتی تھی چلے ہے اور جو خوبیاں ہوں لیکن اب اس کی زندگی مفید نہیں رہی ہے اگر ہندو سوسائٹی نئی لائن پر ترقی کرتا ہے تو اس کے موجودہ ڈھانچہ کو بالکل توڑ دینا ہوگا آریہ تہذیب میں عورتوں کو اچھوتوں سے بھی کم درجہ کی پوزیشن دی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی تہذیب ہے کہ جس میں مذہب کے نام پر جانوروں بلکہ انسانوں تک کا نہایت بے دردانہ قتل اور ان کی قربانی کو روا رکھا گیا ہے۔

نئی ہندو سوسائٹی میں تمام انسانوں کا درجہ برابر کا رکھنا ہوگا۔

اپنا ایڈریس ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے دلتوں کی تحریک کی ابتدا بیان کی اور بتایا کہ کمیٹیوں وغیرہ نے حال ہی میں اپنی سوشل اور معاشی آزادی کے لئے کیا کوششیں کی ہیں، آپ نے سورن ہندو سدھارکوں کی تعریف کی کہ انھوں نے دلت ادھار کی کوشش کی ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کے یہ بھی کہا ہے کہ ان طبقوں کی اصل نجات خود کفیل ہونے سے ہی ہو سکتی ہے۔

رات کے وقت میونسپلٹی کی طرف سے پیش کیا گیا۔

کانگریس کمیٹیوں کے نام

الہ آباد ۲۵ مارچ حال ہی میں حکومت نے جو کارروائیاں کی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت ہندوستان سے اپنا اقتدار اٹھانا نہیں چاہتی حکومت کی طرف سے جو یہ حملہ کیا گیا ہے قوم اس کا جواب صرف یہی دے سکتی ہے کہ سول نافرمانی شروع کر دی جائے۔

یہ ہیں وہ اہم الفاظ جو شری یت آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک سرکلر میں لکھے ہیں جو صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے پاس بھیجا گیا ہے، سری آچاریہ کرپلانی نے فرمایا ہے کہ مہاتما گاندھی دو اخبار ہریجن" میں جو کچھ لکھ رہے ہیں اور انھوں نے رام گڈھ میں اپنی تقریروں میں جو کچھ فرمایا ہے اوس کو سامنے رکھ کر رام گڈھ کانگریس کے ریزولیوشن کو پڑھنا چاہئے۔

آپ نے صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو یاد دلایا ہے کہ کانگریس مینوں کو چاہئے کہ وہ مہاتما گاندھی کی پیش کی ہوئی شرطوں کو پورا کریں تاکہ مہاتما جی حسب وعدہ آزادی کی جد وجہد شروع کرنے کے لئے ملک کی رہنمائی کریں اس سرکلر میں مزید لکھا ہے کہ تعمیری پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تازہ ترین کوشش کی جائے، کانگریس مین اپنے باہمی اختلافات کو ختم کریں اور کانگریس کمیٹی کو طاقتور اور مضبوط بنائیں۔

پروٹسٹ کے طور پر پہلا استعفٰی

بمبئی ۲۵ مارچ اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ ہندوستان کو، ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں تقسیم کرنا مسلمانوں نیز ہندوستان کے بہترین مفاد کے خلاف ہے مسٹر محمد راشد علی بیگ ممبر مسلم لیگ نے جو انڈین پروگریو گروپ کے پریذیڈنٹ ہیں مسلم لیگ سے استعفٰی دیدیا ہے اس سلسلہ میں مسٹر بیگ نے پریس کو ایک بیان دیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ اب جبکہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ہندوستان کی تقسیم کو دفتری طور سے اپنا کریڈ تسلیم کر لیا ہے، میرے لئے مسلم لیگ سے مستعفی ہونے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے اور میری رائے میں ہندوستان کی تقسیم کا مطلب یہ ہوگا کہ فرقہ دارانہ اتحاد کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتا اور اس طرح اقلیتوں کا مسئلہ بالکل بے حل رہ جائیگا نیز ان صوبوں میں جہاں ہندوؤں کی غالب غالب اکثریت ہے۔

مسلمانوں کی پوزیشن موجودہ حالت سے بھی بدتر ہو جائے گی۔

رام گڈھ کانگریس اینگلو انڈین پریس کی نظر میں

اخبار "اسٹیٹسمین" کے خاص نامہ نگار نے رامگڈھ کانگریس کے اجلاس کے بارے میں مندرجہ ذیل تاثرات بھیجے ہیں:-

کانگریس کی تاریخ میں رام گڈھ کی کیا خصوصیت ہوگی؟ طوفانی موسم اور پانی میں ڈوبے ہوئے پنڈال سے جو دقت ہوئی وہ جلد ہی بھلا دی جائے گی، لیکن یہ واقعہ ہے کہ بالآخر اجلاس کھلی ہوا میں عام جلسہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔

کانگریس کی موجودہ تاریخ میں ایک بے مثل ثابت ہوگا جس قابلیت کے ساتھ مولانا ابوالکلام آزاد نے اجلاس کی کارروائی سرانجام دی وہ بھی تاریخی حیثیت رکھتی ہے، لیکن سب سے بڑا واقعہ جس کے لئے رام گڈھ خاص طور پر یاد رکھا جائے گا۔

وہ یہ ہے کہ مہاتما گاندھی نے اپنی شرطوں پر ایک دفعہ پھر کانگریس کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

اسکے علاوہ ایک خاص بات یہ ہوئی ہے کہ باغیوں کے ایک گروہ کا ظہور ہو گیا جس نے وہاں ایک کانفرنس کی اور اپریل کے قومی ہفتہ میں تحریک سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک طریقہ سے یہ سیاست کی ترقی کا ایک بہت مضبوط پہلو ہے کہ جو لوگ سیاسی جد وجہد کے مختلف طریقے پر رکھتے ہیں۔

اور جن کا طریقہ یا جن کا سیاسی آدرش مختلف پہلو رکھتا ہے۔

وہ سب لوگ الگ الگ اپنے طریقوں اور رویوں کا استعمال کریں۔

ہندوستان میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں

امپھل (منی پور) ۲۴ مارچ پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھل منی پور کی ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہر قسم کی جبر و تشدد سے پرہیز کرے، لیکن سکون اور خاموشی کے ساتھ اپنی تنظیم کرتی رہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ مجھ سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کے معاملہ کو وائسرائے یا حکومت تک پہونچاؤں۔

لیکن ساتھ ہی یہ یقین دلایا کہ جن لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی، وہ ان سے ہمدردی کریں گے پنڈت جواہر لال نہرو نے مزید فرمایا کہ تمام ہندوستان میں عنقریب زبردست تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

اور اس صورت میں کبھی بھی آپ کی ریاست ان سے مبرا نہیں رہ سکتی۔

درجۂ نوآبادیات دیدیا جائے

لندن (بذریعہ ڈاک) لندن کے اخبار "ٹریبون" نے ہندوستان کی صورت حالات پر ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں حکومت برطانیہ کو مشورہ دیا ہے کہ اسے اپنے ارادے کا فورًا اعلان کر دینا چاہئے کہ وہ برطانی ہند کے تمام حصوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ ممبر منتخب کرانے کے لئے تیار ہے، جو بعد ازاں کانسٹی ٹیوشنل کانفرنس کی شکل اختیار کریں گے اور اس کے بعد سلطنت برطانیہ اس کی کارروائی میں حصہ لینے سے دست بردار ہو جائیگی۔

اور اگر ڈیلی گیٹ خواہش کریں گے تو وہ ایک بجولیا یا مشیر کے طور پر اپنی خدمات پیش کریگا

اور اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنے سے انکی پٹنہ ریزولیوشن کا حقیقی مفہوم حل ہو جائے گا۔

ہندو مسلم مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کی مداخلت کی وجہ سے مسلم پروپیگنڈہ بازوں کو جن میں مسٹر جناح بھی شامل ہیں یہ کہنے کی جرأت ہوگئی ہے کہ وہ ایک علٰحدہ قوم ہیں برطانیہ کے مختلف علاقوں کے چنے ہوئے ممبروں کی کانفرنس فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کر دے گی مہاتما گاندھی اور ان کے ساتھی سیاسی طور سے نادان نہیں ہیں اگر وہ کانفرنس انتشار میں ختم ہوتی ہے تو وہ محسوس کریں گے کہ یہ کس قدر ہولناک واقعہ ہو کانگریس کے لیڈر پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اقلیتوں کو بہت رعائتیں دیں گے اگرچہ وہ رعائتیں برطانی طرز کی نہیں ہوں گی۔

کانگریس اس آزادانہ کانفرنس میں اپنے ساتھی ہندوستانیوں کے مشورے سے ان رعائتوں کا فیصلہ کرے گی: اس پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

آخر میں یہ اخبار لکھتا ہے کہ کچھ روماں نولز اب بھی یہ توقع لگائے بیٹھے ہیں کہ جس طرح جارج پنجم کا عظیم الشان دربار ہوا تھا اسی طرح جارج ششم کا بھی دربار ہو لیکن انھیں اپنی سرگرمیاں اس امکان کے لئے مرکوز کرنی چاہئیں کہ بادشاہ ایک ایسا نہایت ہی شاندار دربار کریں جو موجودہ سوسائٹی میں بے مثل ہو اور جس میں ملک معظم اس ملک کی حکومت کو رسمی طور سے ہندوستانی لوگوں کے منتخب نمایندوں کے حوالے کر دیں۔

کے سلسلہ میں پیش کی گئی تھی. بحث میں پانچ اصحاب نے حصہ لیا جن میں سے وزیر اعظم بھی شامل تھے. بحث کے وقت فضا بہت مکدر تھی پبلک گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں. اور ہاؤس میں حاضری تقریبًا پوری تھی. دو یونینسٹ ممبران خان صاحب خواجہ غلام محمد خاں اور مسٹر صاحبداد

اٹلی و جرمنی کے ساتھ روس

روم ۲۷ مارچ. سائنیور مسولینی نے ہنگری کے وزیر اعظم موسیو ٹلسکی کی بات چیت کے بارے میں ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ جس میں بتلایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان میل جول بڑھانے کی تجویز قرار پائی. یہ دوستی اٹلی اور جرمنی اور اٹلی اور ہنگری کی موجودہ دوستی کے عین مطابق ہوگی. دونوں ملک بلقان اور ڈینیوب کے علاقہ میں امن برقرار رکھنے کی کوشش کرینگے.

بوڈاپیسٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ حکومت ہنگری کے اخبار پیسٹر لائیڈ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اس بارے میں بات چیت چل رہی ہے کہ روس جنوب مشرقی یورپ کی گارنٹی کرے. روم میں کاونٹ ٹلسکی کے ساتھ بات چیت کے متعلق اخبار لکھتا ہے کہ بات چیت کے دوران میں گارنٹی کے متعلق غور کیا گیا اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ اس بارے میں بات چیت چل رہی ہے. اس بارے میں بھی غور کیا گیا کہ اٹلی جرمنی اور روس کے اشتراک عمل سے جنوب مشرقی یورپ پر کیا اثر پڑے گا. لیکن اٹلی کسی غیر ضروری جلد بازی میں پڑنا نہیں چاہتا. اٹلی کی پالیسی مضبوط اصولوں پر مبنی ہے اس لئے وہ انتظار کرے گا.

مہاتما جی کا تازہ بیان

واردھا گنج. ۲۷ مارچ. مہاتما گاندھی نے "ہریجن" کے لئے ایک تازہ آرٹیکل لکھا ہے کہ جس کا عنوان ہے کہ "ہر ایک کانگریس کمیٹی ایک ستیاگرہ کمیٹی ہے" اس میں مہاتما جی نے منجملہ دیگر باتوں کے یہ بھی لکھا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی ستیاگرہ کمیٹیوں کی تنظیم کرے گی. اور ایک ماہ کے اندر رپورٹ کرے گی اگر ایک ماہ کے

اندر حوصلہ افزا جواب ملا تو اس وقت یہ بتلانا ممکن ہوگا کہ ستیاگرہی کمیٹیوں کو چالو حالت میں لانے کے لئے کتنا عرصہ لگے گا.

پنجاب اسمبلی

لاہور ۲۶ مارچ. ۴۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۳ ووٹوں سے پنجاب اسمبلی نے مسٹر کے. ایل گابا کی تحریک التوا، اجلاس منسوخ کر دی جو کہ ۱۹ مارچ کو خاکساروں پر گولی چلانے

چائے بنانیکے مختلف طریقے

یہ بڑے مزے کی بات ہے کہ الگ الگ ملکوں میں جہاں کی تہذیب و معاشرت جداگانہ ہے. وہاں چائے بنانے کے طریقے بھی نرالے ہیں یہ طریقے عام طریقوں سے بہت ہی مختلف ہیں. عمومًا لوگ چائے کو دودھ اور شکر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں. بہت سے لوگ دودھ اور شکر کے بغیر پیتے ہیں. کچھ لوگ سادہ چائے لیمو کے ساتھ پیتے ہیں. اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طریقے پر ان چائے پینے والوں میں بہت کم فرق ہے. کیونکہ شکر اور دودھ کے بغیر بھی صرف چائے اپنی ذات سے نہایت عمدہ چیز ہے.

لیکن بعض ملکوں میں چائے پینے والوں کے طریقے عجیب و غریب ہیں.

بوہیمین. گمیار. ہنگرین. چیکس. اور وسط یورپ کے لوگ عام طریقے سے چائے میں رم (ایک قسم کی شراب) ملا کر پیتے ہیں. تبت کے باشندے جو کہ بہت پرانی چائے پینے والی قوم ہے اسے مکھن اور نمک کے ساتھ جوش دیتے ہیں. برما کے بعض علاقوں میں معلوم ہوا ہے کہ دولہا دولہن شادی کے موقع پر ایک ہی پیالی سے ایسی چائے پیتے ہیں جنکی پتیاں تیل ملی ہوئی ہوتی ہیں. انکا اعتقاد ہے کہ اس سے دولہا دولہن میں میل ہوتا ہے. سیام کے لوگ چائے کو 'میانگ' کہتے ہیں، اور اس کی پتیاں نمک اور مصالحہ ملا کر پیتے ہیں: کشمیر میں بھیگی ہوئی تلخ چائے کچھ سرخ سبھی سونف اور نمک ملا کر پینا پسند کرتے ہیں. ترکستان میں اُبلی ہوئی سیاہ چائے میں ملائی ملاتے ہیں اور روٹیوں کے ٹکڑے بھگو کر استعمال کرتے ہیں. الجیریا کے لوگ چائے میں پودینہ اور شکر ڈالتے ہیں.

کہا جاتا ہے کہ وہ عرب کے لوگ ایک چٹکی چائے اور ایک چٹکی شکر ملا کر ایک برتن میں ڈالدیتے ہیں. اور اس میں پانی ڈالکر ایک ساتھ اُبالتے ہیں.

آسٹریلیا کے لوگ جنوبی اور قوموں کے بعد ہی چائے کا استعمال شروع کیا ہے. بڑی کڑی چائے بناتے ہیں اور اسے 'بیلی' چائے کہتے ہیں. کسانوں کی بڑی مرغوب چیز ہے. ایک ٹین جسے بیلی کہتے ہیں. آگ پر چڑھا دیا جاتا ہے اور اس میں بہت سی چائے ڈالکر جوش دیتے ہیں. کہا جاتا ہے کہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف گلاسٹر جب آسٹریلیا تشریف لے گئے تھے تو اس قسم کی چائے خود سے بنا کر نوش کی تھی.

تبت میں لوروز کے موقع پر چائے کا پینا بہت ہی ضروری رسم ہے. ملک کے تمام دینی اور دنیوی پیشوا دلائی لاما کی سرداری میں اس رسم میں حصہ لیتے ہیں. ایک مضمون میں جسے حال ہی میں برٹش سیاسی وفد نے جو لاسا کو گئی تھی. لکھا تھا اور اسٹیٹسمین کی یکشنبہ کی اشاعت میں شایع ہوا تھا اس رسم کو نہایت وضاحت سے دکھایا گیا ہے کہ کس طرح دلائی لاما اپنے تخت کے قریب جا کر لوروز کے رسومات ادا کرتا ہے.

"وہ پہلے اپنی ٹوپی اتار کر تخت کے سامنے تین مرتبہ جھکتا ہے اور رومال پیش کرتا ہے اس کے بعد دلائی لاما کے لئے سونے کی چائے پرچی میں اور دیگر شرکاء کے لئے چاندی کی چائے پرچی میں چائے لائی جاتی ہے. ہر شخص اپنا لکڑی کا پیالہ نکالتا ہے اور چائے پینا شروع کرتا ہے. دلائی لاما کی چائے ایک خاص لاما چکھ لیتا ہے تاکہ زہر کا اندیشہ نہ رہے".

دہلی ۲۷ مارچ. آج کونسل آف اسٹیٹ میں زائد منافع کا ٹیکس بل پاس ہو گیا کونسل آف سٹیٹ میں اس بل میں ۶ معمولی سی ترمیمیں ہوئی ہیں.

خاں اور سر گوکل چند نارنگ (انڈیپنڈنٹ) غیر جانبدار رہے. کانگریس پارٹی. متعدد انڈیپنڈنٹ ممبروں وزارتی پارٹی کے دو ممبران ملک برکت علی اور بیگم حاجی رشید لطیف نے تحریک کی حمایت کی. انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ممبروں نے حکومت کے حق میں ووٹ دیا.

قومی ہفتہ کیلئے اپیل

الہ آباد ۲۶ مارچ. آچاریہ کرپلانی نے بحیثیت جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے لئے ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک قومی ہفتہ منانے کے لئے ایک سرکلر شایع کیا ہے جس میں انھوں نے مہاتما گاندھی کے ان الفاظ کی یاد دلائی ہے کہ قومی ہفتہ آتم پوترتا کا ہفتہ ہے جس میں کھادی اور دوسری دیہاتی صنعتوں کو وسیع پیمانہ پر منظم کیا جاتا ہے میں کہہ چکا ہوں کہ بغیر کھادی اور دیہاتی صنعتوں کے دیہات کے لئے کوئی سوراج نہیں ہو سکتا. آچاریہ کرپلانی نے قومی ہفتہ کی تاریخ بیان کی ہے جو ۱۹۱۹ء سے منایا جاتا ہے اور جو ملک کے لئے اپنے حصول کے مقصد کے لئے ارادے کی تجدید اور جد وجہد کی تیاری کے کام کو مضبوط کرنے کا پیغام لے کر آتا ہے. تعمیری کام اس ہفتہ کی تقریبوں کا خاص جزو رہا ہے. اس سال قومی ہفتہ کی خاص اہمیت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کا یہ اصرار ہے کہ جب تک کانگریس کا تعمیری کام موثر طریقہ پر نہ چلے گا. میں جد وجہد شروع نہ کروں گا.

علامہ مشرقی کا جانشین

لاہور ۲۶ مارچ. نواب بہادر یار جنگ نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ ۲۸ مارچ کو میرٹھ میں مختلف صوبوں کے خاکسار لیڈروں کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں علامہ مشرقی کا جانشین مقرر کیا جائیگا.

بیان میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے حکومت پنجاب سے اس بارے میں بات چیت شروع کر دی ہے کہ خاکساروں کو خلاف قانون جماعت قرار دینے کا قانون منسوخ کر دیا جائے. آپ نے خاکساروں سے اپیل کی ہے کہ بات چیت کے جاری رکھنے کے لئے موزوں فضا پیدا کریں. اور جب تک میرٹھ کانفرنس ختم ہو اسوقت تک پنجاب میں والنیٹر نہ بھیجیں. میرٹھ کانفرنس میر مقرر کریگی جو آئندہ کے متعلق احکام جاری کریگا.

خاکساروں کے خلاف احکام

لاہور ۲۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب خاکسار تحریک کو خلاف قانون قرار دینے کے حکم کی واپس لے لیگی بشرطیکہ اسے اس بات کی طرف سے اطمینان ہو جائے. کہ خاکساروں نے فوجی نوعیت کی ڈرل کے متعلق امتناعی حکموں کے خلاف مظاہرے بند کر دیئے ہیں. بیان کیا جاتا ہے کہ عنقریب خاکساروں کے سالاروں کا ایک اجتماع ہوگا جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا مظاہرے بند کر دیئے جائیں یا نہیں.

یو.پی ملازمت ٹیکس بل

لکھنؤ ۲۶ مارچ. وائسرائے ہند نے یو.پی ملازمت ٹیکس بل کی منظوری زیر دفعہ ۷۶ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء روک لی ہے یہ کارروائی انڈیا اور برما امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۹ء کے پیش نظر کی گئی ہے

انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۳ ویں سالانہ اجلاس میں مولانا ابوالکلام آزاد کا صدارتی ایڈریس

گذشتہ

پھر یادش بخیر ! پریسیڈنٹ ولسن کے چودہ نکتے دنیا کے سامنے آئے اور ان کا جو کچھ حشر ہوا دنیا کو معلوم ہے۔ اس مرتبہ صورت حال دوسری تھی پچھلی لڑائی کے بعد انگلستان اور فرانس نے اپنی فتمندی کے نشے میں مخمور ہو کر جو طرز عمل اختیار کیا تھا اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ ایک نیا رد عمل شروع ہو جائے۔ وہ شروع ہوا۔ اس نے اٹلی میں فیسزم اور اٹلی میں نازیزم کا روپ اختیار کیا۔ اور جیتنا طاقت کی بنیادوں پر بے روک آمریت دنیا کے امن اور آزادی کو چیلنج دینے لگی۔ جب یہ صورت حال پیدا ہوئی۔ تو قدرتی طور پر دو نئی صفیں دنیا کے سامنے آکھڑی ہوئیں ایک جمہوریت اور آزادی کا ساتھ دینے والی۔ اور دوسری ارتجاعی قوتوں کو آگے بڑھانے والی اور اس طرح لڑائی کا ایک نیا نقشہ بننا شروع ہو گیا۔ مسٹر چیمبرلین کی حکومت جس کے لئے فسسٹ اٹلی اور نازیسٹی جرمنی سے کہیں زیادہ سوویٹ روس کی ہستی ناقابل برداشت تھی۔ اور جو اسے برٹش سامراج کے لئے ایک زندہ چیلنج سمجھتی تھی تین برسوں تک اس منظر کا تماشہ دیکھتی رہی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس نے اپنے طرز عمل سے کھلے طور پر فیسٹ اور نازیسی قوتوں کی جرئتیں ایک کے بعد ایک بڑھائیں۔ ابے سینیا، اسپین، آسٹریا، زیکوسلاویکیہ اور البانیہ کی ہستیاں ایک کے بعد ایک دنیا کے نقشہ سے مٹتی گئیں۔ اور برطانوی حکومت نے اپنی ڈگمگاتی ہوئی پالیسی سے انھیں دفن کرنے میں برابر مدد دی۔ لیکن جب اس طرز عمل کا قدرتی نتیجہ اپنے انتہائی شکل میں ابھر آیا۔ اور نازیسی جرمنی کا قدم بے روک آگے بڑھنے لگا۔ تو برطانی حکومت بالکل بے بس ہو گئی۔ اسے لڑائی کے میدان میں اترنا پڑا۔ کیونکہ اب اگر نہ اترتی تو جرمنی کی طاقت برطانی شہنشاہی کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی۔ اب چھوٹی قوموں کی آزادی کے پرانے نعرے کی جگہ جمہوریت آزادی اور عالمگیر امن کے نئے نعروں نے لی اور تمام دنیا ان صداؤں سے گونجنے لگی۔ ۳ر ستمبر کا اعلان جنگ انگلستان اور فرانس نے ان ہی صداؤں کی گونج میں کیا۔ اور دنیا کی ان تمام بے چین روحوں نے جو یورپ کی نئی ارتجاعی قوتوں کی وحشیانہ زور آزمائیوں اور عالمگیر بدامنی کے عذاب سے حیران اور سراسیمہ ہو رہی تھیں۔ ان خوشنما صداؤں پر کان لگا دیئے۔

کانگریس کا مطالبہ

۳ر ستمبر سنہ ۳۹ء کو لڑائی کا اعلان ہوا اور ۸ر ستمبر کو آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی واردھا میں اکٹھی ہوئی۔ تاکہ صورت حال پر غور کرے۔ ورکنگ کمیٹی نے اس موقع پر کیا کیا ؟ کانگریس کے وہ تمام اعلانات اس کے سامنے تھے جو سنہ ۳۶ء سے لگاتار ہوتے رہے ہیں۔ اعلان جنگ کے بارے میں جو طرز عمل اختیار کیا گیا تھا۔ وہ بھی اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھا۔ یقیناً اسے ملامت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگر وہ کوئی ایسا فیصلہ کر دیتی۔ جو اس صورت حالات کا منطقی نتیجہ تھا لیکن اس نے پوری احتیاط کے ساتھ اپنے دل و دماغ کی نگرانی کی اس نے اس وقت کے ان تمام جذبوں سے جو تیز رفتاری کا تقاضہ کر رہے تھے، اپنے کانوں کو بند کر لیا۔ اس نے معاملے کے تمام پہلوؤں پر پورے سکون کے ساتھ غور کر کے وہ قدم اٹھایا جسے آج ہندوستان سر اٹھا کر دنیا سے کہہ سکتا ہے کہ اس صورت حال میں اس کے لئے وہی ایک ٹھیک قدم تھا اس نے اپنے سارے فیصلے ملتوی کر دیئے۔ اس نے برطانوی حکومت سے سوال کیا کہ وہ پہلے اپنا فیصلہ دنیا کے سامنے رکھ دے۔ جس پر نہ صرف ہندوستان کا بلکہ دنیا کے امن و انصاف کے سارے مقصدوں کا [illegible]

بقیہ

ہونے کی ہندوستان کو دعوت دی گئی ہے تو ہندوستان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ لڑائی کیوں لڑی جا رہی ہے ؟ اس کا مقصد کیا ہے ؟ اگر انسانی ہلاکت کی اس سب سے بڑی المناکی کا بھی وہی نتیجہ نکلنے والا ہے۔ جو پچھلی لڑائی کا نکل چکا ہے۔ اور یہ واقعی اس لئے لڑی جا رہی ہے کہ آزادی، جمہوریت، اور امن کے ایک نئے نظم سے دنیا کو آشنا کیا جائے۔ تو پھر یقیناً ہندوستان کو اس مطالبے کا حق حاصل ہے کہ وہ معلوم کرے۔ خود اس کی قسمت پر ان مقصدوں کا کیا اثر پڑے گا ؟

ورکنگ کمیٹی نے اپنے اس مطالبہ کو ایک مفصل اعلان کی صورت میں مرتب کیا اور ۱۴ر ستمبر سنہ ۳۹ء کو یہ شایع ہو گیا۔ اگر میں امید کروں کہ یہ اعلان ہندوستان کی نئی سیاسی تاریخ میں اپنے لئے ایک مناسب جگہ کا مطالبہ کرے گا تو مجھے یقین ہے میں آنے والے مورخ سے کوئی بیجا توقع نہیں کر رہا ہوں۔ یہ سچائی اور معقولیت کا ایک سادہ مگر ناقابل رد نوشتہ ہے۔ جس کو صرف مسلح طاقت کا بے پروا گھمنڈ ہی رد کر سکتا ہے۔ اس کی آواز اگرچہ ہندوستان میں اٹھی لیکن فی الحقیقت یہ صرف ہندوستان ہی کی آواز نہ تھی۔ یہ عالمگیر انسانیت کی زخمی امیدوں کی چیخ تھی پچیس برس ہوئے کہ دنیا بربادی اور ہلاکت کے ایک سب سے بڑے عذاب میں جسے تاریخ کی نگاہیں دیکھ سکی ہیں۔ مبتلا کی گئی۔ اور نہ صرف اس لئے مبتلا کی گئی تاکہ اس کے بعد اس سے بھی زیادہ ایک سخت عذاب کی تیاریوں میں لگ جائے۔ کمزور قوموں کی آزادی۔ امن کی ضمانت خود اختیاری فیصلے ہتھیاروں کی حدبندی بین الاقوامی پنچایت کا قیام یہ اور اسی طرح کے سارے اونچے اور خوشنما مقصدوں کی صداؤں سے قوموں کے کانوں پر جادو کیا گیا ان کے دلوں میں امیدیں سلگائی گئیں۔ مگر بالآخر کیا نتیجہ نکلا ؟ ہر صدا فریب نکلی، ہر جلوہ خواب خیال ثابت ہوا۔ آج پھر قوموں کے گاؤں کو خون اور آگ کی ہولناکیوں میں ڈھکیلا جا رہا ہے کیا معقولیت اور حقیقت کی موجودگی سے ہمیں اس درجہ مایوس ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم موت اور بربادی کے سیلاب میں کودنے سے پہلے یہ بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے ؟ اور خود ہماری قسمت پر اس کا کیا اثر پڑے گا ؟

برطانوی حکومت کا جواب

کانگریس کے اس مطالبہ کے جواب میں برطانوی حکومت کی جانب سے بیانوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا، جو ہندوستان اور انگلستان میں ہوتے رہے اس سلسلے کی پہلی کڑی وائسرائے ہند کا وہ اعلان ہم پہونچاتا ہے جو ۱۷ر اکتوبر کو دہلی سے شایع ہوا۔ یہ اعلان جو شاید حکومت ہند کے سرکاری علم ادب کے الجھے ہوئے انداز اور تھکا دینے والی طوالت کا سب سے زیادہ مکمل نمونہ ہے صفوں کے صفے پڑھ جانے کے بعد بھی) اس قدر بتانے پر مشکل آمادہ ہوتا ہے کہ لڑائی کے مقصد کے لئے برطانوی وزیراعظم کی ایک تقریر پڑھنی چاہیئے۔ جو صرف یورپ کے امن اور بین الاقوامی رشتوں کی درستگی کا ذکر کرتی ہے "جمہوریت" اور "قوموں کی آزادی" کے لفظ اس میں نہیں ڈھونڈے جا سکتے۔ جہاں تک ہندوستان کے مسئلہ کا تعلق ہے وہ ہمیں بتاتا ہے کہ برطانی حکومت نے سنہ ۱۹۱۹ء کے قانون کی تمہید میں اپنی جس پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ اور جس کا نتیجہ سنہ ۳۵ء کے قانون کی شکل میں نکلا آج بھی وہی پالیسی اس کے سامنے ہے اس سے زیادہ اور اس سے بہتر وہ کچھ نہیں کہہ سکتی۔

۱۷ر اکتوبر سنہ ۳۹ء کو وائسرائے کا اعلان شایع ہوا اور ۲۲ر کو ورکنگ کمیٹی اس پر غور کرنے کے [illegible]

سے پیوستہ

پہنچی کہ یہ جواب کسی طرح بھی اسے مطمئن نہیں کر سکتا اور اب اسے اپنا وہ فیصلہ بلا تامل کر دینا چاہیئے جو اس وقت تک اس نے ملتوی کر رکھا تھا۔ جو فیصلہ کمیٹی نے کیا، وہ اس تجویز کے لفظوں میں یہ ہے "ان حالات میں کمیٹی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ برطانوی حکومت کی سامراجی پالیسی کو منظور کرے کمیٹی کانگریس وزارتوں کو ہدایت کرتی ہے کہ جو راہ اب ہمارے سامنے کھل گئی ہے۔ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بطور ایک ابتدائی قدم کے اپنے اپنے صوبوں کی حکومتوں سے مستعفی ہو جائیں"۔

چنانچہ آٹھوں صوبوں میں وزارتوں نے استعفے دیدیا یہ تو اس سلسلہ کی ابتدا تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ سلسلہ زیادہ سے زیادہ ترقی کر کے کہاں تک پہنچتا ہے ؟ وائسرائے ہند کا ایک کمیونکے جو ۵ر فروری کو دہلی سے شایع ہوا اور جو اس گفتگو کا خلاصہ بیان کرتا ہے جو مہاتما گاندھی سے ہوئی تھی اور پھر خود مہاتما گاندھی کا بیان جو انھوں نے ۶ر فروری کو شایع کیا۔ اس کی آخری کڑی سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم سب کو معلوم ہے۔ برطانوی حکومت اس بات کی پوری خواہش رکھتی ہے کہ ہندوستان جلد از جلد وقت میں جو صورت حال کے لحاظ سے ممکن ہو۔ برطانوی نوآبادیوں کا درجہ حاصل کرے۔ اور درمیانی زمانے کی مدت جہاں تک ممکن ہو کم کی جائے مگر وہ ہندوستان کو یہ حق ماننے کے لئے تیار نہیں کہ بغیر باہری مداخلت کے وہ اپنا دستور اساسی (کانسٹی ٹیوشن) جو اپنے چنے ہوئے نمائندوں کے ذریعہ بنا سکتا ہے" اور اپنی قسمت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں برطانوی حکومت ہندوستان کے لئے خود اختیاری فیصلے کا حق تسلیم نہیں کر سکتی۔

حقیقت کی ایک اچھوت سے دکھاوے کا سارا طلسم کس طرح نابود ہو گیا۔ پچھلے چار برسوں سے جمہوریت اور آزادی کی حفاظت کے نعروں سے دنیا گونج رہی تھی۔ انگلستان اور فرانس کی حکومتوں کی زیادہ سے زیادہ ذمہ دار زبانیں اس بارے میں جو کچھ کہتی رہی ہیں۔ وہ بھی بقدر تازہ ہیں۔ کہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔ مگر جونہی ہندوستان نے یہ سوال اٹھایا۔ حقیقت کو بے پردہ ہو کر سامنے آجانا پڑا۔ اب ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ قوموں کی حفاظت بلاشبہ اس لڑائی کا مقصد ہے مگر اس کا دائرہ یورپ کی جغرافیائی حدوں سے باہر نہیں جا سکتا۔ ایشیا اور افریقہ کے باشندوں کو یہ جرأت نہیں کرنی چاہیئے کہ امید کی نگاہ اٹھائیں۔ مسٹر چیمبرلین نے ۲۴ر فروری کو برمنگھم میں تقریر کرتے ہوئے یہ حقیقت اور زیادہ واضح کر دی ہے اگرچہ ان کی تقریر سے پہلے بھی ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہ تھا انھوں نے ہمارے لئے برطانوی حکومت کے صاف طرز عمل کے ساتھ صاف قول بھی ہم پہونچا دیا۔ "وہ لڑائی کے برطانوی مقاصد کا اعلان کرتے ہوئے دنیا کو یہ یقین دلاتے ہیں "ہماری لڑائی اسلئے ہے کہ ہم اس امر کی ضمانت حاصل کر لیں کہ یورپ کی چھوٹی قومیں آیندہ اپنی آزادی کو بے جا زیادتیوں کی دھمکیوں سے بالکل محفوظ پائیں گی ؟

برطانوی حکومت کا یہ جواب اس موقعہ پر اگرچہ برطانی زبان سے نکلا ہے مگر فی الحقیقت وہ اپنی قسم میں خاص برطانی نہیں ہے بلکہ ٹھیک ٹھیک براعظم یورپ کی اس عام ذہنیت کی ترجمانی کر رہا ہے۔ جو تقریباً دو صدیوں سے دنیا کے سامنے رہی ہے۔ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں انسان کے انفرادی اور جماعتی آزادی کے جو قدر اصول قبول کئے گئے ان کے مطالبے کا حق صرف یورپی قوموں ہی کے لئے خاص سمجھا گیا۔ اور یورپ کی قوموں میں بھی [illegible]

صدی کے درمیانی عہد میں یہ اس قدر بدل چکی ہے کہ پچھلی صدی کے فکر و عمل کے نقشے تاریخ کی پرانی کہانیوں کی طرح سامنے آتے رہیں اور ہمیں ان نشانوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں جنہیں ہم بہت دور پیچھے چھوڑ آئے۔ لیکن ہمیں تسلیم ہیں کرنا چاہیئے کہ از کم ایک نشان اب بھی ہمارے پیچھے نہیں ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ساتھ آ رہا تھا۔۔ وہ انسانی حقوق کے لئے یورپ کا امتیازی نشان ہے۔

ٹھیک ٹھیک معاملہ کا ایسا ہی نقشہ ہندوستان کے سیاسی اور قومی حق کے سوال نے بھی ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ ہم نے جب اعلان جنگ کے بعد یہ سوال اٹھایا کہ لڑائی کا مقصد کیا ہے اور ہندوستان کی قسمت پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے ؟ تو ہم اس بات سے بے خبر نہ تھے کہ برطانی حکومت کی پالیسی سنہ ۱۹ء اور سنہ ۳۵ء میں کیا رہ چکی ہے۔ ہم معلوم کرنا چاہتے تھے کہ سنہ ۳۹ء کی اس پالیسی جو دونوں کے اندر صدیوں کی چال سے بدلتی اور پلٹتی ہوئی دوڑ رہی ہے۔ ہندوستان کو برطانوی حکومت کس جگہ سے دیکھنا چاہتی ہے ؟ اس کی جگہ اب بھی بدلی ہے یا نہیں ؟ ہمیں صاف جواب مل گیا کہ نہیں بدلی۔ وہ اب بھی اپنے سامراجی مزاج میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکی ہے۔ ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ برطانوی حکومت بہت زیادہ اس کی خواہشمند ہے کہ ہندوستان جہاں تک جلد ممکن ہو نوآبادیات کا درجہ حاصل کرے۔ ہمیں معلوم تھا کہ برطانوی حکومت نے اپنی یہ خواہش ظاہر کی ہے اب ہمیں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ وہ اس کی بہت زیادہ خواہشمند ہے۔ مگر سوال برطانوی حکومت کی خواہش اور اس کی خواہش کے مختلف درجوں کا نہیں ہے۔ صاف اور سادہ سوال ہندوستان کے حق کا ہے ہندوستان کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرے ؟ اسی سوال کے جواب پر وقت کے سارے سوالوں کا جواب موقوف ہے۔ ہندوستان کے لئے یہ سوال بنیاد کی اصلی اینٹ ہے وہ اسے ہلنے نہیں دیگا۔ اگر یہ ہل جائے تو اس کی قومی ہستی کی ساری عمارت ہل جائیگی۔

جہاں تک لڑائی کے سوال کا تعلق ہے ہمارے لئے صورت حال بالکل واضح ہو گئی۔ ہم برطانوی سامراج کا چہرہ اس لڑائی کے اندر بھی اسی طرح صاف صاف دیکھ رہے ہیں جس طرح ہم نے پچھلی لڑائی میں دیکھا تھا ہم تیار نہیں کہ اس چہرے کی فتمندیوں کے لئے لڑائی میں حصہ لیں۔ ہمارا مقدمہ بالکل صاف ہے ہم اپنی محکومیت کی عمر بڑھانے کے لئے برطانوی سامراج کو زیادہ طاقتور اور زیادہ فتمند نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ہم ایسا کرنے سے صاف صاف انکار کرتے ہیں۔ ہماری راہ یقیناً بالکل اس کے مقابل سمت جا رہی ہے۔

ہم آج کہاں کھڑے ہیں ؟

اب ہم اس جگہ پر واپس آجائیں جہاں سے ہم چلے تھے ہم نے اس سوال پر غور کرنا چاہا تھا کہ ۳ر ستمبر کے اعلان جنگ کے بعد جو قدم ہم اٹھا چکے ہیں اس کا رخ کس طرف ہے ؟ اور ہم آج کہاں کھڑے ہیں ؟ میں یقین کرتا ہوں کہ ان دونوں سوالوں کا جواب اس وقت ہم میں سے ہر شخص کے دل میں اس طرح صاف صاف ابھر آیا ہو گا۔ کہ اب اسے صرف زبانوں تک پہنچنا ہی باقی رہ گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ کے لب ہلیں۔ میں آپ کے دلوں کو ملتا ہوا دیکھ رہا ہوں ہم نے عارضی تعاون کا جو قدم سنہ ۳۷ء میں اٹھایا تھا۔ ہم نے اعلان جنگ کے بعد واپس لے لیا۔ اس لئے قدرتی طور پر ہمارا رخ ترک تعاون کی طرف تھا۔ ہم آج اس جگہ کھڑے ہیں۔ جہاں ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ اس رخ کی طرف آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹیں ؟ جب قدم اٹھا دیا جائے تو وہ رک نہیں سکتا۔ اگر رکے گا تو پیچھے ہٹے گا۔ ہم پیچھے ہٹنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ آگے بڑھیں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ سب کے دلوں کی آواز اپنی آواز کے ساتھ ملا رہا ہوں جب میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آگے بڑھیں گے۔

باہمی مفاہمت

اس سلسلہ میں قدرتی طور پر ایک سوال سامنے آجاتا ہے۔ تاریخ کا فیصلہ ہے کہ قوموں کی کشمکش میں ایک طاقت جبھی اپنا قبضہ چھوڑ سکتی ہے جبکہ دوسری طاقت اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دے۔ اور معقولیت اور اخلاق کے اعلیٰ اصول افراد کا طرز عمل بدلتے رہے ہیں مگر غلبہ جمائی ہوئی قوموں کی خود غرضیوں پر کبھی اثر نہیں ڈال سکے۔ آج بھی ہم عین بیسویں صدی کے درمیانی عہد میں دیکھ رہے ہیں۔ کہ یورپ کی نئی ارتجاعی قوموں نے کس طرح انسان کے انفرادی اور قومی حقوق کے تمام عقیدے ملیا میٹ کر دیئے، اور انصاف اور معقولیت کی جگہ صرف وحشیانہ طاقت کی دلیل فیصلوں کے لئے اکیلی دلیل رہ گئی۔ (باقی آیندہ)

اگر آپ بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات و تمباکو خوردنی مشکی عفرانی نقرئی وغیرہ کے طلبگار تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں۔

پتہ

شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمان تاجران عطر پوسٹ نمبر ۱۴ قنوج

نئی تعلیم !

ہندوستانی تعلیمی سنگھ کا ترجمان

واردھا کی تعلیمی اسکیم نے ہندوستانیوں کی تعلیم کی ایک نئی راہ نکالی ہے یہ راہ بالکل نئی اور انوکھی ہے اسکو بروئے کار لانے کیلئے مختلف مراکز میں تجربات کئے جا رہے ہیں اور ان تجربات میں حصہ لینے والے وہ کام انجام دے رہے ہیں جو اگر پورا ہو گیا تو ہندوستان کی کایا پلٹ کر دیگا، ہر نیا کام اور ہر نئی منزل میں قدم رکھنے کیلئے بڑا حوصلہ چاہیئے مگر اسکے باوجود قدم اکثر ڈگمگائے جاتے ہیں اس پرچہ کا مقصد مہاتما گاندھی کے قول کے مطابق یہ رکھا گیا ہے کہ اس چھوٹے سے رسالہ کے ذریعہ ہم ان کا ہاتھ بٹا سکیں گے اور انکو آپس میں ملا کر یہ اطمینان دلا سکیں گے کہ وہ اس مہم میں اکیلے نہیں ہیں۔ ، پرچہ ہندی، اردو دونوں زبانوں میں شایع ہوتا ہے نئے طریقہ تعلیم کے متعلق اصولی مباحث اور عملی تجربات کا ایک مرقع ہوتا ہے اس تعلیم سے دلچسپی اور ہمدردی رکھنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے قیمت ہندی ایڈیشن عہ، اردو ایڈیشن عہ

صدر دفتر، مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں: نمبر ۱ جامع مسجد دہلی نمبر ۲ لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۳ امین آباد لکھنؤ، نمبر ۴ پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی۔

ایجنسیاں: نمبر ۱ کتابخانہ عابد شاپ حیدر آباد نمبر ۲ اقبال بک ڈپو ہر در ہند ور پٹنہ نمبر ۳ سرحد بک ایجنسی پشاور۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

چاہے جہاں لے چل!

(از جناب ڈاکٹر سعید صاحب بریلوی)

نہ سوئے دشت لیچل اور نہ سوئے گلستاں لیچل || نہ ہو جس راہ پر کوئی نشانِ کارواں لیچل
نہ ہو معلوم جس منزل کا تجکو بھی نشاں لیچل || محبّت کے رواں ہوں ہر طرف دریا جہاں لیچل

بس اے جوشِ جنوں لیچل وہاں لیچل وہاں لیچل

جہاں پر خونِ انساں کی نہو اسقدر ارزانی || کہ گلیوں میں بہے وہ جسطرح برسات کا پانی
نہ کرتے ہوں جہاں انسان انسانوں کی قربانی || جہاں مبنی نہوں نفرت پہ آئینِ جہانبانی

نہوں جس سر زمیں پر خون کے دریا رواں لیچل

ترستے ہوں نہ باشندے جہاں کے دانے دانے کو || جہاں انسان کو انساں نہ دوڑیں پھاڑ کھانے کو
سمجھتے ہوں گنہ جس جا کسی کا دل دکھانے کو || جہاں ہر آدمی روتا نہ ہو گذرے زمانے کو

کوئی ایسی جگہ معلوم ہے تجھ کو تو ہاں لے چل

جہاں یہ جنسِ نایابِ محبت خوب سستی ہو || جہاں دن رات بس اک نور کی برکھا برستی ہو
جہاں سب ایک سی ہوں کچھ بلندی ہو نہ پستی ہو || جہاں غالب زبردستی پہ اپنی زیر دستی ہو

ابھی تک آدمی میں آدمیت ہو جہاں لے چل

محبت کے جہاں نغمے بھرے ہوں سب کتابوں میں || نہو جس جا تعصّب کا لغت دل کی کتابوں میں
جرایم کو جہاں داخل نہ کرتے ہوں صوابوں میں || گنہ چھپتے نہوں پرہیزگاری کی نقابوں میں

وہاں چلکر بناؤں گا میں اپنا آشیاں لیچل

تفوّق ہو نہ جہاں گر عراقی پر نہ شامی کو || خدا کے سامنے جھکتے ہوں سب کے سر سلامی کو
جہاں عزت سمجھتے ہوں نہ تحقیرِ دوامی کو || پہنتے ہوں نہ زیورِ جان کے طوقِ غلامی کو

اڑا لے چل مجھے تو جانبِ سیارگاں لے چل

بسیط آسماں میں ہونگے تو ایسے بھی سیارے || دہکتے ہوں جہاں ہر سو عداوت کے نہ انگارے
لہو کے جس جگہ چھٹتے نہ ہوں رنگین فوّارے || نہ توپوں کی گرج ہو اور نہ منڈلاتی ہوں طیارے

الگ اس پاپ کی دنیا سے بس چاہے جہاں لے چل

دنیائے اسلام

ہندوستان پر روس کے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے

افغانستان کے وزیر مقیم ترکی کا اہم بیان

پشاور ۱۶ مارچ ہز ایکسی لینسی سردار فیض محمد خاں وزیر افغانستان مقیم ترکی کا ایک انٹرویو کابل کے اخبار "اصلاح" میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے رائے ظاہر کی ہے کہ افغانستان کے راستہ سے ہندوستان پر روس کے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے، سردار فیض محمد خاں نے یہ فرمایا کہ افغانستان اور روس کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں ان حالات میں میں نہیں سمجھتا کہ روس مشرقی ملکوں کو کیونکر میدان جنگ بنائے گا، یا ہندوستان پر حملہ کرے گا۔

روس اور افغانستان کی سرحد کے مسئلہ کیمتعلق سمجھوتہ ہو جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات اور زیادہ بہتر ہو جائیں گے، ترکی کے معاملات کا ذکر کرتے ہوئے سردار صاحب نے فرمایا کہ ترکی اب دنیا کی مقتدر حکومت میں سے ہے اور بحمد اللہ بہت مضبوط اور طاقتور ہے اور میرے خیال میں وہ کسی سے تعرض کا مطلق ارادہ نہیں رکھتا، اس نے انگلستان اور فرانس کیساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس کی نوعیت مدافعانہ ہے۔

البتہ اگر بحر روم میں یا خود اپنی سرزمین میں کسی قسم کا خطرہ دیکھے گا تو وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے گا، بحر روم یا سرزمین ترکی کو خطرہ لاحق ہوئے بغیر ترکی کی طرف تعرض کا خیال نہیں کیا جاسکتا اسکی پالیسی صلح جویانہ ہے، اس نے دنیا کی حکومتوں میں بہت زیادہ اہم پوزیشن حاصل کرلی ہے۔

دریافت کیا گیا ہے کہ آیا یوروپ کی جنگ ختم ہوجائے گی اور صلح اور امن قائم ہو جائے گا، اس کا جواب دیتے ہوئے سردار فیض محمد خاں نے فرمایا کہ تمام غیر جانبدار ممالک اور اقوام کی خواہش تو یہی ہے کہ جنگ ختم ہو لیکن اگر صلح ممکن ہوتی تو بات یہاں تک نہ پہونچتی موجودہ حالات میں صلح بالکل ناممکن نظر آتی ہے اس وقت یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ جنگ کتنا عرصہ لے گی۔

میثاق سعد آباد کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ترکی کے نزدیک اس معاہدہ کی اب بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ پہلے تھی۔

معاہدے کی دفعات کے مطابق حسن مواقعہ پر دول میثاق کے جلسے ہونے چاہئیں ہوں گے۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ بعد مسافت اور ان حکومتوں کے وزرائے خارجہ کی مصروفیتوں کی بنا پر کوئی جلسہ ملتوی کردیا جائے لیکن بوقت ضرورت اگر اگر میثاق کا کوئی ایک فرد بھی جلسہ طلب کرے گا تو جلسہ ہوگا۔

افغانستان کی خبریں

حضرت حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک غزنی میں ہے، مدت سے اس مزار کی مرمت نہیں ہوئی تھی کئی سال ہوئے حکومت نے تمام تاریخی وعلمی و مذہبی آثار کی حفاظت کے سلسلہ میں حضرت حکیم موصوف مرحوم کے مزار کی تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا تھا تعمیر مکمل ہوچکی ہے

غزنی میں دروازہ بہلول صاحب کی طرف سے ایک اعلیٰ درجہ کا فوجی شفاخانہ زیر تعمیر تھا اب یہ مکمل ہوچکا ہے اس میں مریضوں کے لئے دور حاضرہ کے اعلیٰ شفاخانوں کے تمام انتظامات مہیا ہیں۔

سال گذشتہ سمت شمالی میں پتھر کے کوئلہ کی دو کانیں دریافت ہوئی تھیں ایک درہ "صوف" مزار شریف میں دوسری "اشپشتہ برغک" میں ان میں کام بھی شروع کردیا گیا تھا جو سردی کی وجہ سے رک گیا، اب جناب محمد احسان صاحب ماہر معدنیات وہاں اجرائے کار کے لئے تشریف لے گئے ہیں وزارت معادن کا ارادہ ہے کہ معادن کی دریافت کے لئے وہاں ایک اور جماعت بھی جائے۔

وزارتِ زراعت افغانستان میں جنگلات کی توسیع کی خواہاں ہے اس غرض سے شیشم، چلغوزہ، اور بلوط وغیرہ کے درختوں کے بیج بمقدار کثیر لگائے گئے ہیں تاکہ جا بجا مناسب مقامات پر جنگل تیار کرلئے جائیں۔ محکمہ زراعت کے ایک ماہر کو درختوں کی خرید کیلئے ہندوستان بھیجا گیا تھا اب وہ ہندوستانی درختوں کی ایک بڑی مقدار ساتھ لیکر واپس پہونچ گیا ہے یہ درخت قندہار کے علاقہ میں لگائے جائیں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے — زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴

یو۔پی کا سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کا بجٹ

یو۔پی کا سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کا بجٹ ۲۸ مارچ کے گزٹ میں شایع ہوا ہے۔ اس میں افیون چرس، گانجہ اور شرابوں پر ڈیوٹی میں ۲۲۱۳۵ روپے کا اضافہ دکھایا گیا ہے اور جن علاقوں میں کانگریسی حکومت نے نشہ بندی کی تھی ان میں جاری رہے گی۔ یہ بجٹ ایک ایسے زمانہ میں تیار ہوا ہے جبکہ یو۔پی میں آئین معطل ہے اور زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ گورنروں نے صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلئے اس قیاس پر بجٹ تیار کیا گیا ہے کہ موجودہ حالت قایم رہے گی۔ اور بجٹ کو متوازن کرنے کا خیال خاص طور پر رکھا گیا ہے۔ گورنر صوبہ کو یہی بات سب سے زیادہ مدنظر تھی۔ نو لاکھ ۵ ہزار روپے کی رقم نئی مدوں کے لئے رکھی گئی ہے تین کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا قرضہ لیا جائے گا۔ اور ایک کروڑ روپے کے زیر بار جاگیروں کے بانڈ جاری کئے جائیں گے۔ تمام تخمینے ملا کر ۲۲۱۳۵ روپے کی بچت ہوتی ہے۔ قرض کی ادائیگی کی رقم میں ۳ لاکھ ۸۰ ہزار روپے کی بچت ہی امسال کل آمدنی کا تخمینہ ۱۳۳۱۷۰۶۵۸ روپیہ ہے۔ جبکہ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کا نظرثانی کیا ہوا تخمینہ ۱۳۴۲۵۰۶۵۸ روپیہ تھا۔ اس طرح پر آمدنی میں ۶۴۵۰۰۰ روپیہ کا اضافہ رہا ہے۔ اس اضافہ کے لئے زیادہ تر اکسائز ڈیوٹی ذمہ دار ہے۔ بجٹ کو متوازن رکھنے کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ افیون چرس اور گانجہ نیز بیر اور اسپرٹ پر ڈیوٹی بڑھا دی جائے گی۔ اور دوکانوں کو سرکاری ٹھیکہ میں رکھنے کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔ افیون کی قیمت اجرا کی ایک سو دس روپے سے ایک سو چالیس چرس سو روپے سے ایک سو چالیس اور گانجہ کی ساٹھ روپے سے سو روپیہ کر دی گئی ہے جو کی شراب پر ڈیوٹی سوا آنہ فی کوارٹ اور امپیریل پر ساڑھے چار آنہ فی کوارٹ بڑھائی جائے گی۔

ان ضلعوں میں نشہ بندی قایم رہے گی، جہاں کانگریسی وزارت نے قایم کردی تھی لیکن سال زیر بجٹ میں سے کسی اور ضلع میں نہ پھیلایا جائے گا۔

تمام صیغہ جات آمدنی کو ملا کر ۲۳ لاکھ ۴۴ ہزار روپے کی کمی رہی۔ دس لاکھ روپیہ کی کمی لیجسلیٹو صیغہ میں رہے گی۔ کیونکہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ موجودہ آئینی جمود قایم رہے گا۔ اور زیر دفعہ ۹۳ گورنروں ہی کے ہاتھوں میں اختیارات رہیں گے اور اسمبلیوں کی میٹنگ نہ ہوگی۔ جیل کے بڑے بڑے خرچوں کے لئے ۵ لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے صوبہ کی حکومت کی طرف سے ۹ ہزار سات سو روپے کی جو رقم انفرادی طور پر تقسیم کرنے کے لئے رکھی گئی تھی وہ سب تقسیم ہو گئی اور خیال ہے کہ السی اور مونگ پھلی کا تیل نکالنے کے آٹھ کارخانے صوبہ میں امسال جاری ہو جائینگے۔ صوبہ کے مارکٹنگ افسر کے مشورہ سے ان چیزوں کے صاف کرنے اور تیل نکالنے کی تفصیلات طے ہوتی ہیں۔ حکومت نے کا دو ہزار دس میں چھ ہزار روپے سے گھی تیار کرنے کا ایک کارخانہ کھولنے والی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ذاتی طور پر کارخانہ چلانے والوں کے لئے یہ کارخانہ ایک اچھا نمونہ ثابت ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس مقصد کے لئے ۸ ہزار روپیہ پرائیوٹ کارخانوں میں تقسیم کر چکی ہے جو حکومت کی نگرانی کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ گورنمنٹ اسی قسم کے کارخانے صوبہ کے دوسرے حصوں میں بھی قایم کریگی بعض جگہ سالانہ عطیے بھی دیئے گئے ہیں۔ ان کمپنیوں کے کام کی اسسٹنٹ مارکٹنگ افسر یو۔پی جانچ کریں گے۔

لارڈ زٹلینڈ کی تقریر

۳ اپریل کی رات کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے لڑائی میں ہندوستان کی جانب سے امداد اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سیاسی تعلقات کا ذکر کیا۔

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سیاسی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ جو منزل مقصود ہم نے اپنے سامنے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی اتحاد حاصل کرنے میں ہندوستان کے لوگوں کی امداد کی جائے جس سے وہ برٹش کامن ویلتھ آف نیشنز میں ایک خود مختار ڈومینین کا درجہ حاصل کر سکیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت برطانی ہند کے صوبوں کی حکومت ہندوستانی وزیروں کو منتقل کر دی گئی ہے جو کہ ہندوستانی پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار ہیں اور اس ایکٹ میں ایسی بھی دفعات ہیں جن کے ذریعہ صوبے اور ہندوستانی ریاستیں ایک بڑی ہندوستانی فیڈریشن میں منسلک ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں اس کی مشکلوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں تین بڑی بڑی سیاسی طاقتیں ہیں فیڈریشن قایم کرنے میں ان تینوں کے اشتراک عمل کی ضرورت ہے۔ وہ تین طاقتیں انڈین نیشنل کانگریس، والیان ریاست اور آل انڈیا مسلم لیگ۔ ان تینوں میں فیڈرل اسکیم کے خلاف اپنے نظریہ سے اعتراض کیا ہے۔ جن کا نتیجہ یہ ہے کہ کانگریس اب بجائے درجہ نوآبادیات کے مکمل آزادی مانگ رہی ہے اور وہ ایک کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ ہندوستان کا سیاسی آئین تیار کرانا چاہتی ہے اس کے برعکس مسلم فرقہ اس قسم کا حل پسند نہیں کرتا۔ وہ ایک الگ مسلم سٹیٹ کا مطالبہ کر رہا ہے۔

لارڈ زٹلینڈ نے مزید فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندؤں اور مسلمانوں کے درمیان حقیقی مصالحت کے بغیر ہندوستان میں دائمی سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔ اور میرا منشا اور کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم تہ دل سے اور اپنی پوری صلاحیت سے اس قسم کی مصالحت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ یہ بات قدرتی ہے کہ جرمنی کے پروپگنڈہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن ڈاکٹر کو نظرانداز کر کے دشمنوں کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے اور جس کی آزادی کے وہ سپر بنے ہوئے ہیں وہ ہندوستان کی نظروں میں مضحکہ کا سامان بنے ہوئے ہیں۔

لارڈ زٹلینڈ نے انڈین نیشنل کانگرس کے ایک آرگن کا حوالہ دیا جسمیں لکھا تھا کہ "ہندوستان دنیا کی ہمدردی کو حقیر نہیں سمجھتا لیکن وہ نازیوں کی ہمدردی سے معافی چاہتا ہے"۔

وزیر ہند نے مزید کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک نازی حکومت سے نفرت کا تعلق ہے۔ تمام ہندوستان ایک ہے اور اس طریقہ پر وہ اتحادیوں کی فتح میں امداد کر رہا ہے۔

لڑائی میں ہندوستان کی جانب سے امداد کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ فرانس میں ہندوستان کی جو فوج گئی ہوئی ہے، اس کے علاوہ مصر اور ملایا میں ہندوستان کی فوج بھیجی گئی ہے اور عدن میں بھی ہندوستان کی فوج مقیم ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کتنی صدق دلی سے امداد کر رہا ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں کی خواہشات کو پورا کرنا ممکن نہیں ہوگا جو اپنی تمام خدمات ملک معظم کے سپرد کر دینا چاہتے ہیں خاص کر یہ بات ہندوستانی ریاستوں کے والیان ریاست کے بارے میں بالکل صادق آتی ہے۔

مانچسٹر گارڈین کی صاف گوئی

ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے متعلق انگلستان کا اخبار "مانچسٹر گارڈین" اپنے ایڈیٹوریل میں لکھتا ہے کہ "اسوقت ہندوستان کی تمام پارٹیاں جس صورت حالات سے دوچار ہیں وہ بہت تکلیف دہ ہے۔ ممکن تھا کہ جنگ شروع ہونے کے وقت ہندوستان کے اعتدال پسند آدمی جو ہندوستان کی تمام پارٹیوں اور فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برطانی حکومت کی نمایاں رہنمائی کو قبول کر لیتے لیکن اسوقت جو حالات پائے جاتے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے یہ اسوقت تک مشکل ہے۔ جب تک کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح اپنی ناقابل شکست پوزیشن کو ترک نہ کر دیں اور لیڈرشپ ایسے لوگوں کے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ پہنچ جائے جو آخری نتیجوں سے دلچسپی رکھنے کے بجائے ایسی قابل عمل اسکیموں کو تلاش کریں جو ہندوستان کی فوری ضرورتوں کے لئے موزوں ہوں۔

اس کے بعد کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی تجویز پر بحث کرتے ہوئے معاصر مذکور لکھتا ہے کہ سچی نمائندہ اسمبلی وہی ہوگی جو کم از کم ایکنرا ڈیلی گیٹوں پر مشتمل ہو اور اسے ایسے سمجھوتہ کو منظور کرنے یا مسترد کرنے کا حق ہوگا جسے مختلف فرقوں کے لیڈروں کی حمایت حاصل ہو۔ ہندوستان کے مختلف فرقوں کا اسوقت جو انداز ہے اگر اسکو دیکھتے ہوئے کوئی سمجھوتہ کیا گیا تو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی اس کے پرزے پرزے کر دیگی یہ دیکھکر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ اصلاح کی کوئی امید نہیں ہے۔ مہاتما گاندھی ملک کو ایک نئی اہنساتمک سول نافرمانی کی مہم کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

اخبار مذکور آگے چلکر لکھتا ہے کہ "مسٹر جناح یہ واضح کرنیکی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی اور آل انڈیا فیڈریشن دونوں کی مخالف ہے اور اس بارے میں وہ کوئی مفاہمت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی الگ قوم یا قوموں کی اصول پیش کر دیا ہے جو ہندوستانی قومیت کے لئے ایک کاری ضرب ہے۔

اگرچہ یہ اصول قابل عمل نہیں ہے لیکن مسٹر جناح کے قبول کر لینے سے خود مختار حکومت کی طرف سے ہندوستان کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہو جائیگی اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات تلخ ہو جائینگے۔ مسٹر جناح کو حد سے گذر جانے کا کوئی نتیجہ بھگتنا پڑے یا نہ پڑے لیکن مسلمانوں کے لئے جو دانشمندانہ طریقہ ہے مستقبل اسے سامنے لے آئیگا لیکن اسوقت تو مسٹر جناح ...

آئینہ کانپور

شہر اپنی اصلی حالت پر

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شہر میں اب بالکل امن وامان ہے اور شہر اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہے کرفیو آرڈر بھی اٹھا لیا گیا ہے۔ اور شہر کے تمام کاروبار بدستور شروع ہو گئے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل کانپور اپنے شہری فرائض محسوس کرتے ہوئے شہر میں امن وامان بیدار رکھنے کی کوشش کرینگے۔

ایک افسوسناک موت

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ مسٹر ایم۔ اے لاری ایکٹنگ چیرمین سٹی مسلم لیگ کانپور جو کہ عرصہ سے منحوس مرض تپ دق میں مبتلا تھے اپنے موضع لاری ضلع گورکھپور میں ۲ اپریل کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحوم ایک نوجوان وکیل تھے اور مسلم لیگ کے ایک سرگرم کارکن۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

ہڑتال و جلسہ

۴ اپریل ۵ بجے دن کو مسٹر ایم اے لاری ایکٹنگ چیرمین سٹی مسلم لیگ کے انتقال کی خبر آنے پر مسلم دکانداروں نے بطور اعزاز کے فوراً فوراً اپنی اپنی دوکانیں بند کر دیں اور رات کو ۹ بجے سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں ایک ماتمی جلسہ بھی ہوا۔

کانگریس

یو۔پی کانگریس کمیٹی ستیاگرہ کمیٹی کی صورت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ جس نے سارے صوبہ میں ایک خاص کیف پیدا کر دیا ہے۔ کانپور میں بھی کانگریسی حلقہ میں ایک خاص قسم کی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اور کانگریس کے خاص خاص کارکن تیاری کے انتظامات میں معروف ہو گئے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں مہاتما گاندھی حکومت سے ٹکر لینے کو تیار نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک کانگریس میں انکی شرائط کے مطابق تیاری نہیں ہے۔ یو۔پی کانگریس کمیٹی نے بڑی عجلت سے کام لے کر کانگریس کمیٹی کو ستیہ گرہ کمیٹی میں تبدیل کر دیا ہے جس کی وجہ سے اہل یو۔پی کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اہم ہم امید کرتے ہیں کہ یو۔پی کانگریس کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی کہ جسکی وجہ سے بعد کو افسوس کرنا پڑے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی ایک خاص میٹنگ ۲۷ مارچ کو رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں مشرقی سیسہ مئو اسکیم کے "ایف اور جے" بلاکوں میں برساتی پانی کی نکاسی کے لئے نالے تعمیر کرنے کا تخمینہ ۱۷۲۶۱ روپے کا منظور کیا گیا۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ بشرط منظوری گورنمنٹ مسرز فرنڈونی کمپنی کو ایک سال کے لئے امپروومنٹ ٹرسٹ کا میٹر تعمیرات مقرر کیا جائے بعض لوگوں کو اس تقرر پر اعتراض ہے مگر ہم سمجھتے ہیں کہ رائے بہادر سری نرائن کے جانے کے بعد ایک ماہر انجنیر کی ٹرسٹ کو اشد ضرورت ہے اس لئے یا تو کوئی ماہر انجنیر کا تقرر ٹرسٹ کو کرنا چاہیئے ورنہ بلا کسی منیجر کے ٹرسٹ کا کام چلنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

باغیانہ تقریر میں سزا

مسٹر شبیر احمد صاحب پریسیڈنٹ ریڈیکل مسلم لیگ کو ایک باغیانہ تقریر کے الزام میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ ان ہی دونوں دفعات کے الزام میں رائے صاحب رما کانت مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں مسٹر شبیر احمد کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ مسٹر شبیر احمد نے اپنے بیان میں عدالت میں کہا تھا کہ پولیس رپورٹر نے جو تقریر نوٹ کی ہے وہ اصل تقریر سے بالکل علیحدہ ہے اور انکی تقریر باغیانہ تقریر نہ تھی۔ مگر عدالت نے اس بیان کو باور نہ کرتے ہوئے دونوں جرموں میں ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید سخت کا حکم سنا دیا اور دونوں سزاؤں کا شمار ایک ساتھ ہوگا۔

انجمن وطن کا جلسہ

۳ اپریل کو مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں انجمن وطن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ یوم سلطان ٹیپو کے سلسلہ میں جو جلسہ ہوا تھا اور جسمیں مسٹر شبیر احمد نے تقریر کی تھی وہ ہرگز اس قابل نہ تھی کہ حکومت اسکو گرفت میں لاتی علاوہ اس کے ایک دوسری تجویز میں مسٹر شبیر احمد کی خدمات کا اعتراف کیا گیا اور حکومت کے طرز عمل کو جو کہ مسٹر شبیر احمد کے ساتھ برتا گیا ہے اس کو سختی سے تنقید کیا گیا۔

پانچسو روپیہ کا انعام

مسٹر کولی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص مسمی کہنی سنگھ تھانہ گھاٹمپور کو گرفتار کر کے لائے گا اسکو پانچسو روپے کا انعام دیا جائے گا۔

سرخ اشتہار

۲۶ جنوری کو سرخ نوٹس تقسیم کرتے ہوئے ایک شخص مسمی بھجن کو پولیس نے گرفتار کیا تھا اب اسکو عدالت سے ۶ ماہ قید سخت اور ۳۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

مولوی محمد ظہور صاحب صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یو۔پی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

کانپور ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام نیلی پوشوں کا انتظامی کیمپ گوالٹولی میں لگایا گیا۔ نیلی پوش مجاہدین نے امجد علی صاحب محمد ابراہیم خاں کابلی سلطان احمد صاحب کی سرکردگی میں تمام و کمال ہر قسم کا آرام مسلمانان کانپور کو پہنچایا اور تقریباً ۲۵ کھوئے ہوئے بچوں کو تلاش کر کے انکے والدین تک پہنچایا۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مجاہد ملت محمد فاروقی صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو۔پی و کنوینر ضلع مسلم لیگ کے اعلان پر اس مرتبہ مسلم مستورات کربلا گوالٹولی نہیں گئیں جنکے ہم مشکور ہیں اور اسی طرح سے ہم آئندہ مسلمانان کانپور سے امید ہے کہ اس قسم کے اجتماعات میں مستورات کو شریک ہونے کا موقع نہ دیں گے۔

قومی ہفتہ

۶ اپریل سے قومی ہفتہ شروع ہو جائیگا کہا جاتا ہے کہ پراونشل کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کانپور کی کانگریس کمیٹی بھی ستیاگرہ کمیٹی میں منتقل ہو رہی ہے اور اس ہفتہ ستیاگرہی بھی بھرتی کئے جائینگے جو اس عہدنامہ پر دستخط کرینگے جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکرٹری کی طرف سے شایع کیا گیا ہے۔

مسٹر یوسف کا مقدمہ

۱۴ اپریل کو رائے صاحب رما کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ایس۔ ایس یوسف پریسیڈنٹ مزدور سبھا کے مقدمہ ...

کانپور کی تفریحات

نشاط ٹاکیز	علی بابا
گولڈن ٹاکیز	نرملا
امپیریل ٹاکیز	سادھنا
سنٹرل ٹاکیز	[illegible]
موتی محل ٹاکیز	اچھوت کنیا
جبلی ٹاکیز	سنہری ٹولی

سبد گل

مسٹر جناح تقریر کرتے ہوئے کبھی کبھی شیریں شعر بھی فرما دیا کرتے ہیں چنانچہ زنانہ اسلامیہ کالج میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جو ایک مزیدار بات کہی ہے وہ ہمارے نزدیک نثر میں شعر کہنے کے ہم معنی ہے۔

آپ نے کالج کی لڑکیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں قلم اور تلوار کی طاقتوں کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے لیکن عورت کی طاقت ان دونوں سے زبردست ہے

ذرا اندازہ فرمایئے کہ کس قدر شاعرانہ تخیل ہے گویا ایک حسین عورت کی مسکراہٹ بڑے سے بڑے حکمراں کو بھی زیر کر سکتی ہے اور ایک مہ پارا کا تبسم بڑے سے بڑے اہل قلم کو نیم جاں بنا سکتا ہے

مسٹر جناح کی اس دلچسپ تقریر کے سلسلہ میں ہم کو حضرت سعدی کا ایک واقعہ یاد آگیا یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب حضرت سعدی کے زور قلم کی سارے ملک میں دھوم تھی۔

ایک صاحب حضرت سعدی رح سے ملنے کے لئے گئے، دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سعدی برہنہ پا اور چاک گریباں گھر سے نکل کر ایک کوچہ کی جانب بھاگتے چلے جارہے ہیں ان حضرت نے حضرت سعدی صاحب کا یہ حال دیکھا تو یہ بھی ان کے پیچھے لپکے اور دوڑ کر دریافت کیا۔ جناب خیریت تو ہے۔

حضرت سعدی نے گھبراکر جواب دیا بھائی جس کے گھر میں بدمزاج بیوی ہو اس کے ہاں خیریت کا کیا کام۔

دیکھا آپ نے یہ تیسری طاقت دنیا کے مسلمہ اہل قلم سعدی صاحب رح پر کس قدر حاوی تھی۔

جارج برنارڈ شا دنیا کا سب سے بڑا اہل قلم مانا جاتا ہے اس کی تحریروں سے بڑی بڑی حکومتیں ڈرتی ہیں لیکن ان حضرت کی بھی حالت یہ ہے کہ یہ بیوی کے سامنے دبی بلی کی طرح رہتے ہیں، جہاں بیوی نے تیوری بدلی اور ان کی ساری مضمون نگاری اور انشاپردازی رخصت ہوئی۔

اب رہی شاعروں کی حالت وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے یہ اپنی نظموں سے دنیا میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں اور اپنی شاعرانہ بلند پروازیوں سے دنیا کو ہلا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لیکن جب کوئی خوبصورت لڑکی ان کی نظروں کے سامنے آجاتی ہے تو یہ اپنا دل، جگر، پھیپھڑا، سب کچھ اس پر قربان کر ڈالتے ہیں، واقعی تیسری طاقت بلا کی طاقت ہے۔

بادشاہوں اور حکمرانوں کو اس تیسری طاقت نے کس طرح ناچ نچائے ہیں، اس سے تاریخ بھری پڑی ہے، کون نہیں جانتا کہ نپولین کتنا بڑا بہادر تھا لیکن دراسی لونڈیا سے چت ہو جاتا تھا۔

پرانے زمانہ کے واقعات کو چھوڑ کر زمانہ حال ہی کے حالات پر اگر آپ نظر ڈالیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خوبصورت لونڈیوں نے بڑے سے بڑے حکمرانوں اور بادشاہوں کی کیسی مٹی پلید کی ہے۔

ترکی کو اٹلی کی منصوبوں کا شبہ

لندن ۳۱ر مارچ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول لکھتا ہے کہ حال ہی میں جرمنی اٹلی اور روس نے بلقانی ملکوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے اس نے بلقان اور اپنی آزادی برقرار رکھنے کے متعلق ترکی کے عزم کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے حملہ کا مقابلہ کرنے کے عزم میں تمام بلقانی ممالک شامل ہیں جس کا اظہار بلگریڈ کانفرنس میں کھلے طور پر کر دیا گیا تھا۔

لیکن بلقانی ریاستوں میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ جنگ بلقانی ملکوں یا مشرق قریب میں نہیں پھیلے گی اور قریب مستقبل میں تو اس کا کوئی امکان نہیں ہے بلقانی ملکوں کو پولینڈ اور فن لینڈ کے مقابلہ میں فرانس اور برطانیہ کی جانب زیادہ آسانی کے ساتھ امداد مل سکتی ہے، اور اس وجہ سے بلقانی ملک حملہ سے محفوظ ہیں۔ دریں اثنا ترکی اٹلی پر کڑی تاک لگائے ہوئے ہے، اٹلی کی مشتبہ اور مبہم پالیسی ترکی کو ہمیشہ کھٹکتی رہی ہے اور اٹلی کے اعلانوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آخر وقت تک کسی خاص پالیسی کا پابند نہیں ہوگا۔

ادب لطیف

آس!

از جنابہ شفیق بانو صاحبہ

لب سڑک ایک چراغ روشن تھا اس کی زندگی یہ تھی کہ ہر ہوا کا جھونکا اسے بار بار سہما دیتا تھا... گویا کہ اب ختم ہوا ہوا کے مخالف جھونکوں میں اتنی طاقت تھی کہ ایک ہی وار میں یہ جھلملاتا ہوا چراغ ختم کر دیں لیکن چراغ جلتا رہا یہاں تک کہ رات آخر ہوگئی اور ہوا کے جھونکے پہلے سے بھی تیز چلنے لگے۔

چراغ کی مدھم روشنی ایک دفعہ ٹمٹمائی اور ایک تیز ہوا کے جھونکے نے اسے ختم کر دیا وہ خاموشی سے ٹھنڈا ہوگیا، چلو قصہ ہی تمام ہوگیا۔ زندگی ختم ہوئی، آس بھی ختم ہوگئی! فرصت ہوگئی "یاس" نے "آس" کا جھگڑا چکا دیا۔

کسے خبر ہے کہ اسی طرح ہماری زندگی کا بھی چراغ ہے وہ بھی یونہی مخالف ہواؤں کا مقابلہ کر رہا ہے دو کرتے کرتے ایک دن اسی طرح ختم ہو جائیگا چراغ کی موت کا فلسفہ تو میں نے لکھا، لیکن آہ! میری زندگی کے چراغ کو خاموش دیکھ کر کون یہ فلسفہ سلجھائے گا آس، یا، یاس ؟

※ چھوئی موئی ہوکر پتوں کی طرح سکڑ کر دھات کے پترے کے ساتھ جا لگے گا۔

نوٹ:- ان کھیلوں میں جتنی چیزیں استعمال کی جائیں وہ سب خشک ہوں خاصکر کنگھا اور تمہارے سر کے بال (پیام تعلیم)

---

۵ اور ایک بناوٹی زندگی رکھنے والی لڑکی سے کہیں بہتر ہے، اگر ایک وقت میں ملازمہ نہیں تو برتن مانجنے، آٹا گوندھنے، مصالحہ پیسنے اور دیگر مصروفیتوں سے اس کے ہاتھ نہیں دکھتے، نہ ہی چولہے کے پاس بیٹھنے سے آنکھوں سے پانی آتا ہے، نہایت خندہ پیشانی سے گھر کا سب کام کاج پورا کر لیتی ہے، اس کے برعکس نیم تعلیم یافتہ گھرانوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ملازمہ نہیں آئی تو کھانا وغیرہ ہوٹلوں سے آتا ہے اور باورچی خانے کا مالک اردلی بنا ہوا ہے ورنہ اٹوائی کھٹوائی تو ہے ہی۔

میں امید کرتی ہوں کہ میری تعلیمیافتہ بہنیں اس طرف توجہ کریں گی اور اپنے نئے تعلیم یافتہ فرزند کے دل سے یہ خیال خام دور کرنے کی کوشش فرمائیں گی، کہ غیر تعلیم یافتہ لڑکی اچھی خاصی شریک حیات اور رفیق زندگی بن سکتی حالانکہ وہ اس قدر جلد اپنے آپ کو گھر گرہست اور بدمزاج ساس بنا لیتی ہے جو ایک اچھی تعلیمیافتہ لڑکی کے لئے ممکن نہیں ہے ایسی بچیوں کو اپنے بدمزاج کے موافق بنا لینا کوئی دشوار امر نہیں ہے بشرطیکہ لڑکوں میں اس کی صلاحیت ہو اور ساس نندیں بھی اس غریب کی امداد کریں۔

عالم نسواں

کونسی لڑکیاں اچھی بیویاں بن سکتی ہیں؟

از محترمہ مبارک دلہن صاحبہ بھوپال

جہاں مسلمانوں کی معاشرت میں باہر کی بہت سی باتوں کا دخل ہوگیا ہے وہاں آج کل تعلیم یافتہ لڑکوں کو اس کا خبط بھی ہو رہا ہے کہ ان کی بیویاں اردو جانیں یا نہ جانیں لیکن انگریزی ضرور جانتی ہوں۔

موجودہ جدید فیشن واقفیت رکھتی ہوں اور سنیما اور دیگر کھیل تماشوں جلسوں وغیرہ میں ان کے ہمراہ آجاسکیں۔

موجودہ تعلیم یافتہ لڑکے اپنے کو اس قدر پست ہمت کرتے جارہے ہیں کہ اگر ان کی شریک زندگی ملازم ہے تو وہ اپنی بیکاری کو بیکاری نہیں سمجھتے حالانکہ یہ ایک مردی مردانگی سے کوسوں دور ہے کہ وہ ایک عورت کی آمدنی پر اکتفا کئے بیٹھا رہے۔

یہی نہیں بلکہ آج کل جہاں جہیز کی رسم کا خاتمہ کرنا چاہئے تھا وہاں اب اس کا مطالبہ زیادہ ہی بڑھتا جارہا ہے۔

تعلیمیافتہ لڑکوں کے باپ خاص طور پر پہلے جہیز طے کرتے ہیں، اور بیچارے لڑکیوں والے جہیز فراہم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، کیونکہ لڑکا تعلیم یافتہ ہے۔

عموماً یہ ایسے ماں باپ ہوتے ہیں جن کی بچیوں کی تربیت پرانے اصول پہ ہے اور جن کو موجودہ طور طریقہ نہیں آتے، اعلےٰ تعلیم یافتہ یا ملازم لڑکیوں کے والدین کو اس کی چنداں ضرورت نہیں۔

عام طور سے دیکھا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے نہ والدین کے پاس اس قدر روپیہ ہے کہ جہیز کے لالچ میں ان کی لڑکیوں سے کوئی شادی کرے اور نہ تعلیم یافتہ لڑکے ایسی لڑکیوں کو پسند کرتے ہیں، خدا جانے ان شریف بچیوں کا کیا حشر ہوگا۔!

اگر ان بچیوں کے رنگ ڈھنگ کا موازنہ ان لڑکیوں سے کیا جائے جن کی تعلیم ادھوری اور نامکمل ہے اور جن کی تربیت کھلی فضا میں ہوئی ہے تو ان کے بہت سے جوہر بے حد قابل قدر نظر آئیں گے ایسی نظیر کسی قوم یا فرقہ میں ملنا مشکل ہے کہ سولہ برس سے اٹھائیس برس تک کی لڑکی ماں باپ کے گھر میں صبر وشکر اور سکون کی زندگی بسر کرتی ہے۔

تعلیمیافتہ لڑکوں کے دماغ میں یہ خیال بالکل غلط پیدا ہوگیا کہ غیر تعلیمیافتہ لڑکی اچھی شریک زندگی نہیں ہوتی اگر مقابلتاً دیکھا جائے تو غیر تعلیم یافتہ لڑکی چراغ خانہ ہے جو تیل ختم ہو جانے پر بھی نہیں بجھتی۔

مصیبت کی شریک غم کی ساتھی اطاعت و فرمانبرداری کا نمونہ جس کا امتحان اس وقت ہوتا ہے، جب خدانخواستہ ادبار نے یا بیماری نے گھر کو گھیر لیا ہو، فاقہ پر فاقہ کریں گی مصیبت کے وقت کو صبر وشکر کے ساتھ سسرال میں گذار دیں گی ذرا ابرو پر بل نہ آئے گا جائے نماز پر سربسجود خاوند کی بہبودی کے لئے دعا کرتی دکھائی دیں گی۔

میری کامسرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے سی، پی، کے بعض مقامات میں ایسی بیویاں دیکھیں جن کی معلومات اور تعلیم محدود ہے لیکن ان کی نشست و برخاست انتظام خانہ داری بچوں کی تربیت گھر کی صفائی کی تعریف کئے بغیر دل نہ رہ سکا، اس سے معلوم ہوا کہ غیر تعلیم یافتہ شریف گھرانے کی لڑکی ایک نیم تعلیم یافتہ ۵

بچوں کی دنیا

بجلی کے کھیل!

از جناب علی احمد صاحب استاد جامعہ

پچھلے مہینہ کے پیام تعلیم میں آسمانی بجلی کے بارے میں ایک دلچسپ مضمون تم نے پڑھا ہوگا۔

آج ہم تمہیں بجلی پیدا کرنے کی ترکیب اور اس کے متعلق چند کھیل بتاتے ہیں۔

ان کے لئے سامان جمع کرنے میں تمہیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔

آسمانی بجلی

رات کے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ میز پر رکھ کر اپنے کمرے کی روشنی چند منٹ کے لئے بجھا دو آئینہ کو اپنے سامنے رکھ کر کنگھے کو جلد جلد اپنے سر کے بالوں میں پھیرو آئینہ میں تمہارے سر سے شرارے نکلتے اور غائب ہونے دکھائی دیں گے، یہ آسمانی بجلی کی چمک ہے ذرا غور سے سننے پر چٹ چٹ کی آواز بھی سنائی دے گی یہ اسکی گرج ہے۔

کنگھے کو پھر ایک مرتبہ سر میں پھیرنے کے بعد کسی بچے کی ناک کے قریب لے جاؤ کنگھے سے ایک ننھا سا شرارہ نکل کر بچے کی ناک میں غائب ہو جائے گا۔

کنگھے کو بالوں میں جلد جلد گھمانے سے اس میں برق یا بجلی پیدا ہو جاتی ہے اس صورت سے کسی چیز میں برق پیدا کرنے کو اصطلاح میں برقانا کہتے ہیں۔

تنکوں اور کاغذ کے پرزوں کا ناچ

کاغذ ½ انچ چوڑے آدھ آدھ انچ لمبے ٹکڑے اور گھاس کے بھی تقریباً اسی قدر لمبے خشک تنکے میز پر رکھ لو اب کنگھے کو برقا کر ان کے قریب جاؤ یہ سب گویا ہاتھ باندھے کنگھے کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور اس کے بعد لپک کر گلے جا ملیں گے، پھر علحدہ ہو جائیں گے اور دوبارہ کچھ پس و پیش کے بعد کود کر کنگھے کے ساتھ جا چمٹیں گے۔

برقی لنگر

دیوار میں لگی ہوئی بڑی گھڑیوں میں تم نے لنگر گھومتے اور ٹک ٹک کرتے دیکھا ہوگا ہم تمکو برقی لنگر بنانے کی ترکیب بتاتے ہیں۔

سرکنڈے کا تقریباً پاؤ انچ لمبا اور اسی قدر موٹا گودے کا ٹکڑا لے کر اس کو ریشمی دھاگے میں باندھ کر دیوار میں کسی کیل کے ساتھ لٹکا دو یہ تمہارا لنگر ہوگیا اب کنگھے کو برقا کر گودے کے قریب لے جاؤ گودا کنگھے کی طرف کھنچ کر اس کے ساتھ چمٹ جائے گا پھر خود بخود علحدہ ہوکر کنگھے سے دور ہٹ جائیگا

برقی چھوئی موئی

موم بتی کا ایک ٹکڑا لیکر اس کو روشن کرو جب موم بتی کے ارد گرد کا موم ذرا نرم ہو جائے تو اس میں لوہے یا کسی اور دھات کا تقریباً ڈیڑھ انچ لمبا پاؤ انچ چوڑا پترا گاڑ دو اب سگریٹ والے پیکٹ کے ورق میں سے ایک انچ لمبا پاؤ انچ چوڑا ٹکڑا کاٹ کر دھات کے پترے کے بالائی سرے پر ذرا سے گوند سے چپکا دو اس ورق کو اپنی انگلی سے چھوؤ کیا کوئی حرکت پیدا ہوئی، اب اپنے برقائے ہوئے کنگھے کو ورق کے قریب لاؤ پھر دیکھو کہ ورق کس طرح دھات کے پترے سے علحدہ ہوکر کنگھے کی طرف کھنچتا ہے۔

ورق کو کنگھے سے ذرا جنبش دو اب ورق کو اپنی انگلی سے چھو دو ورق فوراً ※

پردۂ فلم

"مکی ماؤس" فلموں کی نمائش کیجائے

ہمیں آل انڈیا سینما ریفارم لیگ دہلی کے جائنٹ سکریٹری آغا محمد شریف بی اے کا ایک خط موصول ہوا جس میں آپ نے اخبار نویسوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مالکان سینما کو "مکی ماؤس" اور مختصر مذاحیہ فلموں کی نمائش کا سلسلہ دیگر تصاویر کے ساتھ جاری کرنے پر مجبور کریں۔

اور لکھا ہے کہ "مکی ماؤس" فلموں کو فلم بیں طبقہ پسند کرتے ہیں، اور انھیں تفریح دماغی و تسکین دل سمجھتے ہیں۔

ہمیں آغا صاحب کے خیالات اور تحریک سے قطعی اتفاق ہے چونکہ مالکان سینما اس بات کو نظر انداز کرتے جارہے ہیں کہ انھیں فلم بینوں کی خواہشات کی تکمیل اور ان کے لئے مکمل تفریح کا سامان مہیا کرنا ہے۔

ایک فلم بیں اس لئے سینما جاتا ہے کہ وہ دن بھر کی محنت ومشقت دماغی کاوش اور اپنے الجھنوں کو بھول جائے مگر وہاں وہ اقتصادی سماجی یا سیاسی کشمکشوں کے فلم دیکھتا ہے جو اس کے دماغ کو زیادہ تھکا دیتے ہیں ایسی حالت میں جبکہ ایک انسان تھکا ماندہ ہوا سے تفریح اور مزاح کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں محو ہوکر وہ اپنی دن بھر کی صعوبتوں کو بھول جائے اس لئے فلم بینوں کی تفریح طبع کے لئے مالکان سینما کو معمولی فلموں کے ساتھ ایک دو ریل کا "مکی ماؤس" یا "نیوز ریل" لگانا چاہئے۔

ہم مالکان سینما سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلم بینوں اور اپنے سرپرستوں کی خواہشات اور جذبات کا احترام کریں اور آئندہ اپنے سینما گھروں میں دیگر پروگرام کے ساتھ "مکی ماؤس" یا نیوز ریل کی بھی نمائش کریں۔ (وحدت)

خاکساروں پر گولی چلانے کے متعلق تحقیقات

لاہور ۲۸ر مارچ سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ خاکساروں پر گولی چلنے کے واقعہ کے بارے میں حکومت پنجاب نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔

اس کمیٹی میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ (پریذیڈنٹ) اور چودھری نعمت اللہ الہ آباد ہائی کورٹ شامل ہوں گے۔ کمیٹی یہ معلوم کرے گی۔

نمبر۱ ۲۸ر فروری ۱۹۴۰ء سے سرکاری حکم کے باوجود ایک بڑی تعداد میں خاکسار لاہور میں ۱۹ر مارچ کی صبح کس لئے اور کس ارادے سے جمع ہوئے اور انھوں نے شہر میں گشت شروع کیا۔

نمبر۲ ڈپٹی کمشنر سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر افسران پولیس کو کس طرح زخم آئے اور کس طرح دو کانسٹبل ہلاک ہوئے۔

نمبر۳ پولیس نے خاکساروں پر کس لئے گولی چلائی جس سے بہت سے خاکسار ہلاک اور زخمی ہوئے، کمیٹی اس بارے میں رپورٹ پیش کرے گی، آیا پولیس گولی چلانے میں حق بجانب تھی۔

(ب) آیا گولی چلانا قابو سے باہر تھا یا صورت حالات کی ضرورت سے گولی چلائی گئی، کمیٹی گورنر پنجاب کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی خیال ہے کہ ۸ر اپریل سے تحقیقاتی کمیٹی لاہور ہائی کورٹ میں تحقیقات شروع کرے گی، اور تحقیقات بالکل صاف اور کھلے طور پر ہوگی لیکن اگر مفاد عامہ کے لئے ضروری خیال کیا گیا تو کارروائی کا کچھ حصہ بند کمرہ میں ہو سکتا ہے۔

مسٹر برین آئی، سی، ایس، کمیٹی کے سکریٹری مقرر ہوں گے۔

"صدائے وقت" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اقوال زرّیں

گاندھی جی کے جواہر پارے

گذشتہ سے پیوستہ

والدین کو اپنے بچوں اور شوہروں کا اپنی بیویوں کو مادری زبان کی جگہ انگریزی میں خطوط لکھنا ایسی حرکات ہیں جنھیں میں برداشت نہیں کرسکتا

مدارس میں حاصل کئے ہوئے ان تمام علوم کی مثال جس کو عمل سے کوئی تعلق نہ ہو ایک ایسے لاش کی ہو جو کسی خوبصورت صندوق میں بند ہو جو دیکھنے میں نگاہوں کو بھلا تو معلوم ہوتا ہو لیکن جس میں روح پر اثر ڈالنے والی یا خیالات میں شرافت پیدا کرنے والی کوئی بات نہ ہو۔

میں اعلےٰ تعلیم کا دشمن نہیں ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ میں اس اعلےٰ تعلیم کا دشمن ضرور ہوں جو ہمارے ملک میں جاری ہے میری تجاویز کے مطابق ملک کے اندر زیادہ اور بہتر لائبریریاں معملات اور تحقیقاتی اداری

موج تبسّم

ایک دوست میری بیوی دستانوں پر بڑا خرچ کرتی ہے کیا کروں میں تو اس کی دستانوں کا بل ادا کرتے کرتے بہت تنگ آگیا ہوں۔
دوسرا دوست اس کو تم ہیری کی انگوٹھی کیوں نہیں خرید دیتے۔

ڈاکٹر (ایک باتونی عورت سے) میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمکو کوئی بیماری نہیں صرف آرام کرنے کی ضرورت ہے۔
عورت لیکن جناب ذرا میری زبان تو دیکھئے
ڈاکٹر خاموشی کے ساتھ ساتھ اس کو بھی آرام کی ضرورت ہے۔

مسافر آپ نے جو کچھ سمجھایا ہے وہ میں نے خوب اچھی طرح سے سمجھ لیا کہ ہوائی جہاز میں بالکل اطمینان اور آرام سے بیٹھا رہوں لیکن قبلہ یہ تو بتلائیے کہ اگر ہوائی جہاز کو کچھ ہو جائے تو اس وقت کیا کروں
ہوا باز اگر ایسا اتفاق پیش آئے اور جب تم جہاز سے گرجاؤ تو جو چیز تمہارے ہاتھ آئے اسے مضبوط پکڑ لو

دلچسپ معلومات

ایک عجیب الخلقت انسان جس نے عورت کو کبھی نہیں دیکھا

آپ کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی عجیب وغریب موجود ہیں جنھوں نے تمام عمر کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا ایسا عجیب المخلوقات انسان (کوہ اتھوس) یونان، نام کا ایک راہب تھا جو پچھلے دنوں ۸۲ سال کی عمر میں مرا ہے۔

اس راہب نے پورے بیاسی سال میں کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا یہ راہب جب پیدا ہوا تو اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی ماں مرگئی ماں کے مرجانے کے بعد وہ ایک ایسی خانقاہ میں پرورش پاتا رہا جہاں کسی عورت کا گذر نہ تھا چنانچہ مرتے دم تک وہ اسی خانقاہ میں رہا اور اس نے کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔

ملک آسام میں گائے کے سینگ نہیں ہوتے

اسٹریلیا کی چھپکلی تقریباً ۲ گز لمبی ہوتی ہے

افسانہ

پجاری

ایک فرانسیسی افسانہ

مترجمہ جناب سید شاد دیوالوی صاحب لاہوری

ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک بہت پرانا مندر تھا اس کا پجاری بھی بوڑھا تھا مندر کی پوجا کا گھڑیال بالکل خراب ہو چکا تھا اس کی آواز اس طرح معلوم پڑتی تھی جیسے کوئی بڑھیا کھانس رہی ہو اس کی ناگوار آواز کھیت میں کام کرنے والے کسانوں کی طبیعت کو بیزار کر دیتی نہ معلوم کس مصیبت کے بارے ان کی یہ حالت ہوجاتی تھی

پجاری کا چہرہ بڑھاپے میں بھی کھلا ہوا تھا ہمیشہ بچوں کی طرح خوشی سے پھولا رہتا تھا۔

کافی عمر ہوچکی تھی پھر بھی تندرستی کے آثار نمایاں تھے اس کا چہرہ گاؤں کی دوشیزہ کے ہاتھ سے کاتے ہوئے سوت کے گچھوں کی طرح سفید سفید بالوں میں گھرا ہوا تھا۔

نرم طبیعت اور ہر ایک کے ساتھ محبت سے سلوک کرنے کرنے ہی سے اس کے بھگت اس پر دل و جان سے فدا تھے، اور ان کے دلوں میں اسکے لئے عقیدت تھی۔

پجاری کی پوجا کی تقریب کا سالانہ دن نزدیک آرہا تھا، پچاس سال پہلے اس نے اٹھتی جوانی میں اس بات کا عہد کرکے گرو منتر لیا تھا اس خاص موقعہ پر بھگتوں نے پجاری کو کچھ خاص نذرانہ پیش کرنے کا ارادہ کیا۔

آخر انھوں نے گھر گھر سے تھوڑا بہت چندہ کر ایک سو روپیہ کی رقم پجاری کے حوالے کرتے ہوئے عرض کی مہاراج! شہر میں جاکر آپ اپنی حسب مرضی نیا گھڑیال خرید لائیں

پجاری نے خندہ پیشانی سے جواب دیا۔

بھگوان تمہارا بھلا کرے تم لوگوں نے نیا گھڑیال بے چارہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکا بھگتوں کی عقیدت سے اس کا دل پھولے نہ سماتا تھا دل ہی دل میں کہنے لگا بھگوان آپ کی خدمت سے میں نہال ہوگیا۔

دوسرے دن پجاری گھڑیال خریدنے چلا وہ بیحد خوش تھا راستہ میں دونوں طرف خوبصورت درختوں کی قطاریں طائران خوش الحان کی روح افزا اٹکھیلیاں خورشید کی حسین وجمیل کرنوں سے آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں چاروں طرف مسرت وانبساط اور نغمات دلکش کی دنیا تھی اس کے ساتھ ہی پجاری کے کانوں میں نئے گھڑیال کی صدا گونج اٹھتی تھی بیخود ہوکر بھگوان کی انوکھی مہاکے گیت گاتا ہوا اپنے راستہ پر گامزن تھا۔

شہر نزدیک ہی تھا کہ راستہ میں اس نے دیکھا کہ ایک گھوڑا مرا پڑا ہے ایک ایک بوڑھا اور ایک بڑھیا پاس بیٹھے آنسوؤں سے منہ دھو رہے ہیں۔

ان کے کپڑے پھٹے پرانے تھے کئی کئی پیوند لگے ہوئے تھے، اچانک ایک نوجوان لڑکی وہاں آنکلی پجاری کے پاس آکر کہنے لگی۔

"باباکچھ بھیک دو بھلا ہوگا"

اس لڑکی کی شیریں آواز میں سحر دلکش تھا اس کے جسم کا رنگ تازہ صاف کئے ہوئے تانبے کے برتن کی طرح تھا اس کے کپڑے بوڑھے اور بڑھیا سے کہیں زیادہ اچھے نہیں تھے لیکن اسکی خوبصورتی میں کسی قسم کا فرق نہ آنے پایا تھا۔ سیاہ مخمل کی طرح اس کی آنکھیں تھیں مکھن کی طرح سفید اور نرم اس کے رخسار تھے۔

سُرخ گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح اس کے ہونٹ تھے اور کالے گھونگروالے بال بکھر کر پیچھے کی طرف بل کھائے ہوئے تھے۔

پجاری نے ٹھہر کر ایک چھوٹی سی تھیلی سے ایک پیسہ نکال کر اس کو دینا چاہا لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کر پیسہ دینے کی جرأت نہ کرسکا اور اس کی بابت کچھ واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی

(باقی آئندہ)

بازاری گھی اور ارزاں تیل ہو کہ کھلے ڈبوں میں بکتے ہیں نہ جسم کی قوت کو برقرار رکھ سکتے ہیں نہ اُن سے صحت کو کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے اگر آپ اپنی خوراک پکانے کیلئے ایک نہایت خالص بے میل اور بالکل بھروسے لائق روغن استعمال کرنا چاہتے ہیں تو صرف

ڈالڈا ونسپتی

خریں جسکے ہر ایک ڈبے پر مہر لگی ہوئی ہے اور جسکو کسی ہاتھ نے نہیں چھوا ہے۔

ڈالڈا ونسپتی پلاؤ زردہ بریانی کھچڑی وغیرہ کو بگھارنے کے لئے بہترین چیز ہے کیونکہ اس سے ان لذیذ اطعمہ کی لذت دوچند ہو جاتی ہے چپاتیاں پھلکے وغیرہ ڈالڈا ونسپتی سے چپڑے جائیں تو خوش مزہ ہونے کے علاوہ مقوی غذا بن جاتے ہیں، ہر ایک چیز ڈالڈا ونسپتی میں بھونی اور تلی جاسکتی ہے پوریاں کچوریاں سموسے اور مٹھائیاں بڑا عمدہ ذائقہ حاصل کرتی ہیں، غرضیکہ پکانے کے ہر کام کیواسطے ڈالڈا ونسپتی صحت بخش مقوی اور خوش مزہ روغن ہے جو خوراک کو جلد ہضم کرتا ہے اس کا استعمال بھی آسان ہے یا آگ پر گرم کرکے کھانے کے اوپر ڈال دیجئے یا حسب معمول گرم کرکے کھانوں کو اسمیں تلئے یا چاول میں چمچ بھر ایسے ہی ڈال دیجئے۔

ایک ہزار روپیہ انعام

ایچ۔ وی۔ ایم۔ ڈالڈا ونسپتی کے اجزار کی تفتیش پبلک اینلائزر صاحب کی طرف سے ہوچکی ہے اور اس کے خالص ہونیکے متعلق ہم پورا ذمہ لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کردے کہ ڈالڈا ونسپتی میں کسی مضر چیز کی آمیزش کی گئی ہے تو ایک ہزار روپیہ انعام بڑی خوشی سے پیش کیا جائیگا

ڈالڈا ونسپتی کی قیمت نسبتاً کم ہے اور اسکی کم مقدار سے نسبتاً زیادہ کام نکلتا ہے۔ ڈالڈا ونسپتی صرف سیل بند ڈبوں میں بکتا ہے۔
ایک سیر ڈھائی سیر اور پانچ سیر کے ڈبے ہیں۔ آج ہی خرید لیں ! ہر جگہ مل سکتا ہے۔

HVM. 1C-93—UD
THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD., BOMBAY

مسلم لیگ کا نصب العین

ضد اور نفرت کا افسوسناک مظاہرہ

لاہور میں ۲۲ مارچ کی صبح کو آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس اپنی مخصوص شان و نمایش کے ساتھ شروع ہوا۔ شرکائے اجلاس کی تعداد بھی غیر معمولی تھی اور نشست و برخاست کے انتظامات بھی قابل تعریف تھے۔ ذوق و شوق کا فقدان بھی نہ تھا اور جوش و خروش کی کمی بھی نہ تھی لیکن سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان اور شاندار اجتماع کے سامنے کیا راہ عمل پیش کی گئی؟ اس سلسلے میں ہمارے سامنے اس وقت صرف خطبات استقبالیہ و صدارت ہیں جن کو سامنے رکھکر ہم کوئی رائے قایم کرسکتے ہیں خطبہ استقبالیہ نواب سر محمد شاہنواز نے پڑھا۔ یہ خطبہ اگرچہ خطبہ صدارت سے طویل ہے لیکن مہمانوں کے خیر مقدم لاہور کے حالات اور سر سکندر حیات کی حکومت کی تعریف کے علاوہ اس میں وہی تمام باتیں ہیں جو خطبہ صدارت میں اختصار کے ساتھ جمع کردی گئی ہیں۔ خطبہ صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر قائداعظم مسٹر محمد علی جناح نے ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ یہ انگریزی زبان میں پیش کیا گیا ہے جس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ قائداعظم کے مخاطب عوام تھے اور دوسری وجہ یہ بیان کی جاسکتی ہے کہ صدر مسلم لیگ کو اپنی اردو دوستی کا ثبوت دینا مقصود تھا۔ اس موقع پر یہ عرض کردینا بھی ضروری ہے کہ خطبہ صدارت پہلے سے تیار نہ تھا اس لئے اگر اس میں بے ترتیبی اور پریشان خیالی پائی جاتی ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں اور اگر یہ کوئی نقص ہے تو اسے اس لئے نظرانداز کردینا چاہیئے۔ کہ علمی دنیا میں سانس لینے والوں کے پاس ہمیشہ وقت کی کمی رہتی ہے ہمارا خیال بھی اسی کی مقتضی ہوتی ہے کہ تحریر کے بجائے تقریر سے کام لیا جائے تاکہ آیندہ اگر ضرورت پیش آئے تو آزادی کے ساتھ بحث کی جاسکے اور مافی الضمیر کو مختلف رنگوں میں پیش کرنے کا موقع حاصل رہے۔ بہر حال اس خطبہ پر شروع سے آخر تک نظر ڈال جایئے اور انتہائی کوشش کے ساتھ تلاش کیجئے کہ مسلم لیگ کا متعین نصب العین کیا ہے؟ وہ مسلمانوں کو کہاں لے جارہی ہے؟ اور مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے کیا کررہی ہے؟ ان سوالوں کا جواب قائداعظم کے ارشادات میں نہیں مل سکتا۔ البتہ متعدد جگہ آپکو ضد اور نفرت کے وہ افسوسناک مظاہرے ملیں گے۔ جو کسی رہنما کے الفاظ میں نہیں بلکہ کسی عامی شخص کے کلام میں ہوتے ہیں۔ کانگریس۔ کانگریسی رہنماؤں اور کانگریسی حکومتوں کا تذکرہ جس انداز اور جن الفاظ میں کیا گیا ہے اُن سے دوستانہ شکایت یا قلبی اذیت کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ ہر لفظ نفرت اور ضد کے زہر میں ڈوبا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کاش مسٹر جناح نے یہ انداز بیان اختیار نہ کیا ہوتا

مسلم لیگ کے کارنامے

مسٹر جناح نے گذشتہ اجلاس پٹنہ سے اب تک کے وہ کارنامے جو مسلم لیگ نے انجام دیئے ہیں بہت ہی شاندار الفاظ میں پیش کئے ہیں۔ اور اُن کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ ان کارناموں پر بہت زیادہ خوش اور نازاں ہیں۔ بہر حال وہ عظیم الشان کارنامے یہ بتائے گئے ہیں۔

(۱) ہر صوبہ میں پراونشل مسلم لیگوں کا قیام
(۲) ضمنی انتخابات میں سخت پوزیشن کا مقابلہ
(۳) ودیا مندر اسکیم اور واردھا اسکیم کا مقابلہ
(۴) کانگریسی صوبوں اور چند ریاستوں میں مسلمانوں پر مظالم کا مقابلہ
(۵) راجکوٹ کا قضیہ

اول الذکر دو کارناموں کے متعلق تو ہمارا کچھ عرض نہ کرنا ہی مناسب ہے۔ کارنامہ نمبر ۳ و کارنامہ ۴ کے متعلق ہم قائداعظم کو سی پی کے مسلمانوں کی تحریک سول نافرمانی اور مسلم لیگ کے فرار کا واقعہ یاد دلائیں گے جس نے ثابت کردیا ہے کہ مسلم لیگ اپنی موجودہ شکل میں مسلمانوں کے لئے نہ صرف یہ کہ کوئی قربانی نہیں کرسکتی بلکہ وہ ایثار پیشہ مسلمانوں کی راہ میں روڑے اٹکا کر انھیں ناکام ضرور بناسکتی ہے۔ ودیا مندر اسکیم کے قضیہ کا جو فیصلہ مسلم لیگ نے قبول کیا۔ یا مسلمانوں سے منظور کرایا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے واردھا اسکیم کا جہاں تک تعلق ہے دنیا جانتی ہے کہ مختلف صوبوں کی حکومتیں اس اسکیم کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہیں اور مسلم لیگ کی مخالفت کسی درجہ میں بھی کامیاب نہیں ہوسکی اب کارنامہ ۴ کو لیجئے۔ جہاں تک کانگریسی صوبوں کا تعلق ہے ان میں اگر مسلمانوں پر مظالم ہوئے ہیں تو لیگ نے انکا مقابلہ کسطرح کیا اور کہاں کیا؟ ہمیں تو صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ مقابلہ چند تقریروں اور تحریروں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ چنانچہ خود مسٹر جناح نے بھی اپنے اس دعوی کا ثبوت پیش نہیں کیا۔ ریاستوں کے سلسلہ میں ہم سمجھتے ہیں کہ ریاست جے پور کے واقعہ کی طرف اشارہ کردینا ہی کافی ہے جس میں لیگ نے مسلمانوں کا مطلق ساتھ نہیں دیا اور اگر اس سلسلہ میں کوئی دلچسپی لی بھی تو مسلمانوں کے خلاف۔ اور لیگ کے آخری کارنامہ کا جہاں تک تعلق ہے دنیا جانتی ہے کہ راجکوٹ کے قضیہ سے لیگ کو کوئی گہری دلچسپی نہیں تھی۔ یہ قضیہ گاندھی جی اور دربار ویروالا آبھانی کے مابین تھا۔ اگر مسٹر جناح نے کوئی حصہ لیا ہے تو وہ دربار ویروالا کے ایک معاون کی حیثیت سے تھا۔

مزید کامیابیاں

مسٹر جناح نے فخریہ لہجہ میں فرمایا ہے کہ مسلم لیگ کی کوششوں سے فیڈرل اسکیم ملتوی ہوئی حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ فیڈرل اسکیم کا التوا اس لئے نہیں ہوا کہ لیگ مخالف تھی بلکہ اس کی وجہ موجودہ جنگ ہے۔ لیگ نے جو مطالبہ پیش کیا تھا وہ یہ تھا کہ فیڈرل اسکیم کو ترک کردیا جائے لیکن ظاہر ہے کہ یہ اسکیم صرف ملتوی کی گئی۔ پھر حکومت برطانیہ کی طرف سے بار بار یہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ ہندوستان اور فیڈرل سکیم لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسلم لیگ کو اس سلسلہ میں فخر کرنے کا کیا موقعہ ہے۔ مسٹر جناح نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر انڈیا ایکٹ پر نظرثانی کرنے کا اعلان بھی لیگ کی بہت بڑی کامیابی ہے لیکن ہم قائداعظم کو یاد دلائیں گے کہ لیگ نے تو اس ایکٹ کو ہمیشہ کے لئے دفنا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ نظرثانی کا مطالبہ تو بہتوں نے کیا تھا پھر حکومت کے اس اعلان کو لیگ کی کامیابی کسطرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی تو جناب ہی کی صدارت میں وائسرائے کے اعلانوں کو صرف اسی لئے غیر تسلی بخش قرار دیچکی ہے اور اس خطبہ میں بھی ایک جگہ آپ نے اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔

ہندوستان کی تقسیم

مسٹر جناح نے ہندوستان کے لئے مغربی طرز کی جمہوریت کو غیر موزوں بتاتے ہوئے ہندوستان کے مسائل کا حل یہ بتایا ہے کہ ہندوستان کو مسلم اور ہندو دو ریاستوں میں تقسیم کردیا جائے کیونکہ ہندو اور مسلمان دو ایسی قومیں ہیں جنمیں بجز اس کے کہ وہ ایک ہی سرزمین کے باشندے ہیں اور کوئی بات مشترک نہیں ہے۔ اگر ہم یہ بھی تسلیم کرلیں کہ ہندوستان کے مسائل کا حل صرف اسی طرح ہوسکتا ہے تو سوال یہ ہے کہ مسلم لیگ اس مقصد کو کسطرح حاصل کرنا چاہتی ہے وہ اس سلسلہ میں آیندہ کے لئے کیا پروگرام بنا چکی ہے یا بنا رہی ہے؟ اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے۔ کیونکہ مسٹر جناح چاہتے ہیں کچھ اور کہتے ہیں کچھ۔ مثلاً ایک جگہ انہوں نے فرمایا ہے:۔

"جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے اس سے ہماری گفت و شنید ختم نہیں ہوئی۔ ایک مطالبہ تو ہم نے کچھ حد تک منوالیا ہے وہ یہ کہ ہندوستان کے آئین پر از سر نو غور کیا جائے۔ وائسرائے نے ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو جو جواب دیا اُس میں انہوں نے کہا کہ سنہ ۱۹۳۵ء ایکٹ کے کسی حصہ پر غور کے معاملہ کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا نیز اس پالیسی پر بھی نظرثانی کی جائے گی۔ جس پر یہ مبنی ہے۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ ہندوستان کے آئین کے متعلق برطانیہ مسلم لیگ کی رضامندی اور مشورہ کے بغیر کسی پارٹی سے مشورہ نہ کرے یہ مطالبہ بھی تقریباً منظور ہوگیا ہے لیکن دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"ہمیں اس بات میں یقین نہیں کہ حکومت برطانیہ سے اعلانات کے مطالبے کریں۔ کیونکہ محض برطانیہ سے اعلانات کرا کے انھیں ہندوستان سے باہر نہیں نکالا جاسکتا"

ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ برطانوی اعلانات بے معنی ہیں اور دوسری طرف ان ہی اعلانات کو اپنی کامیابی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسی قسم کے اعلانات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آخری گذارش

مسلم لیگ میں اگر تضاد پایا جاتا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جب تک کوئی معین نصب العین سامنے نہ ہوگا اسوقت تک اس قسم کی بے تکی باتوں کا اظہار ہوتا رہے گا مسلم لیگ ہندوستان کے لئے مکمل آزادی بھی چاہتی ہے۔ اور اس کے سرکردہ افراد حکومت برطانیہ کی مشینری کے پُرزے بھی ہیں۔ وہ اسوقت تک جنگ میں مدد دینا نہیں چاہتی جب تک کہ اس کے مطالبات منظور نہ کرلئے جائیں۔ اور اس کے لیڈر روپیہ اور آدمیوں سے بھی مدد دے رہے ہیں مسلم لیگ کا مطالبہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کو پنچ نہیں تسلیم کرتے۔ کانگریس اس مطالبہ کو مان لیتی ہے اور حکومت برطانیہ صاف انکار کردیتی ہے لیکن لیگ کانگریس سے تو تعاون نہیں کرسکتی۔ مگر حکومت برطانیہ سے تعاون کررہی ہے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن سے لیگ کے دامن کو پاک ہونا چاہیئے۔ اگر فی الحقیقت لیگ کا کوئی نصب العین متعین ہوچکا ہے تو اس کا صاف صاف اظہار اور اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے۔ ورنہ لیگ کا موجودہ رویہ مسلمانوں کے مستقبل کے لئے بے انتہا خطرناک ہے۔ لیگ کی موجودہ روش خواہ اس کی خواہش کچھ ہی ہو ہمارے نزدیک یہ ہے کہ ہندوستان کو حتی الامکان برطانیہ کے قبضہ سے باہر نہ ہونے دینا چاہیئے یہ مقصد ہمارے نزدیک یہ ہے مقصد ہے جو لیگ کی تباہی کا باعث ہوگا اور مسلمانوں کو بے انتہا نقصان بھی پہنچائے گا۔ آرام کرسیوں پر لیٹ کر دماغی عیاشیاں کرنے کا وقت گذرچکا اور پلیٹ فارم پر آکر گالیاں دینے کا زمانہ بھی جاچکا۔ یہ دور عمل کا دور ہے اور اس دور میں کامیابی اُسی کی ہے۔ جو باتیں بنانے کی بجائے میدان عمل میں قدم بڑھائے چلا جاتا ہے۔ (مدینہ)

ڈیفنس ایکٹ میں تبدیلیاں

دہلی ۱۴ مارچ۔ سر محمد ظفر اللہ نے مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے جس کا مقصد ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں تین معمولی سی ترمیمیں کرنا ہے پہلی تبدیلی قابل اعتراض خبروں کی اشاعت کے متعلق ہے۔ دوسری تبدیلی کی رو سے چیف کمشنر کے صوبہ میں کام کرنے والے تمام افسر حکومت ہند کے ماتحت ہونگے تیسری تبدیلی ہندوستانی سپاہیوں کے قانون ملازمت پابندی کے متعلق ہے۔

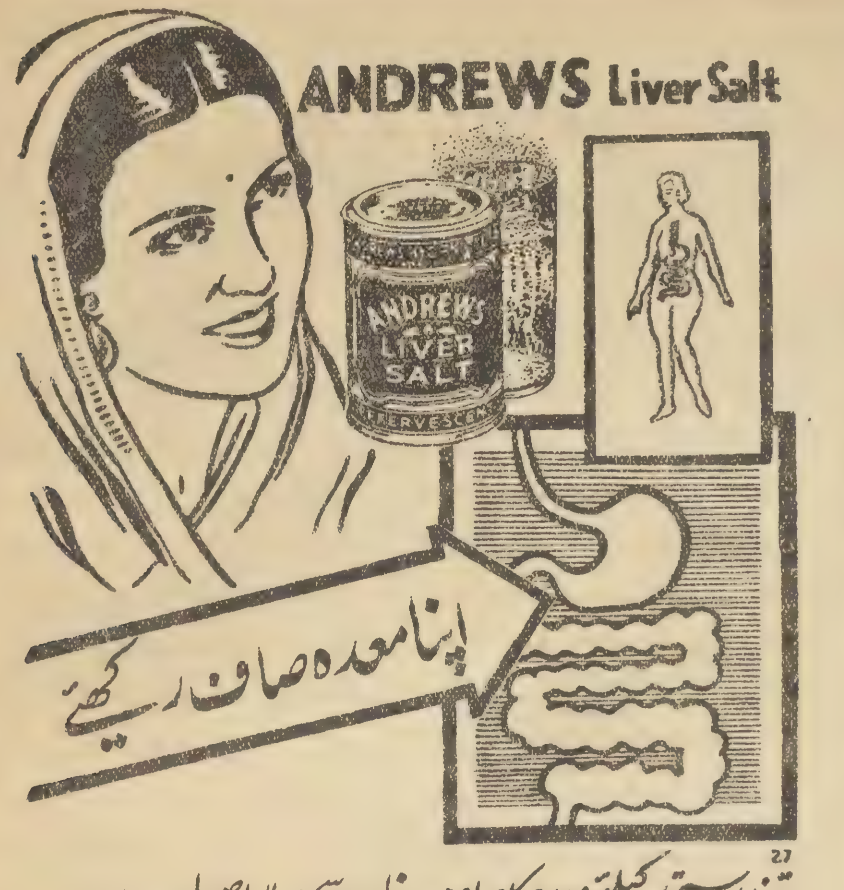

مسٹر جناح کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۳۰ مارچ۔ میں ایک ہندو ہونے کی حیثیت سے ہندو مسلم اتحاد کرانے کے لئے کسی کے پاس نہیں گیا کیونکہ میرا ہندو دھرم کسی معاہدہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ یہ ہے وہ اعلان جو مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں قائداعظم کے جواب میں شائع کیا ہے۔ مہاتما گاندھی یہ مضمون مسٹر جناح کے اس سوال کے جواب میں لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ مہاتما گاندھی ایک ہندو لیڈر ہونے کی حیثیت سے کیوں نہیں آتے تاکہ میں مسلمانوں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان کے ساتھ ملوں۔ مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ "میری پوزیشن صاف ہے اور ہمیشہ صاف رہی ہے۔ مجھے ہندو ہونے پر فخر ہے لیکن میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے کبھی کسی کے پاس ہندو ہونے کی حیثیت سے نہیں گیا۔ میرا ہندو دھرم کسی معاہدہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ خلافت کی تحریک کی میں نے غیر مشروط طور پر تائید کی تھی۔ سیاست داں کے جو معنی تسلیم کئے گئے ہیں۔ میں ان معنی میں سیاستداں نہیں ہوں۔ میں نے قائداعظم اور دوسرے احباب سے تمام گفتگو کانگریس کی طرف سے جو ہندو جماعت نہیں ہے کیا مسلمانوں کا ایک عالم دین ہندو جماعت کا صدر ہوسکتا ہے اور کیا اس کی ورکنگ کمیٹی میں چار مسلمان ممبر ہوسکتے ہیں میں اب بھی کہتا ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سوراج نہیں مل سکتا کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی جو تجویز میں نے پیش کی ہے اس سے مراد کسی پر جبر کرنا نہیں ہے۔ یہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے ایک حل کو منظور کریگی جس پر سب متفق ہوں اگر سمجھوتہ نہیں ہوا تو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی آپ سے آپ ٹوٹ جائے گی۔

صرف کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی یا منتخب نمائندوں کی کسی جماعت کو پوری نمایندہ حیثیت حاصل ہوسکتی ہے۔ کانگریس کی نمائندہ حیثیت پر اعتراض کیا گیا ہے اور کیا جاسکتا ہے لیکن کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے منتخب ڈیلیگیٹوں کی مکمل نمائندہ حیثیت پر کون انگلی اٹھا سکتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مسلمانوں کی طرف سے مجوزہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی کیوں مخالفت کی جارہی ہے کیا مخالفوں کو یہ خوف ہے کہ مسلم رائے دہندہ مسلم لیگ کے نمائندوں کو منتخب نہیں کریں گے؟ کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ مسلم ڈیلیگیٹ مسلمانوں کے لئے جو مطالبہ کرینگے اسکی مخالفت نہیں کی جاینگی؟ اگر ہندوستانی مسلمان کی وسیع اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنے ہندو اور دوسرے بھائیوں کے ساتھ ایک قوم میں مسلک نہیں ہیں تو پھر اس کی مخالفت کون کریگا؟ لیکن ان بچاس ہزار مسلمانوں کے اختیار کو زیر بحث لایا جاسکتا ہے جن کے سامنے قائداعظم نے ۸ کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

جرمنی لوہے کی روک کو برداشت نہ کرے گا

سٹاک ہام ۹ مارچ۔ جرمنی کو جانے والے کچے لوہے کے متعلق صورت حالات کا ناروے اور سویڈن بڑی تشویش سے مطالعہ کررہے ہیں۔ شمالی ملکوں خاصکر ناروے میں پوزیشن کو خطرناک بیان کیا جارہا ہے تمام اخباروں کی یہی رائے ہے کہ بحر شمالی میں کوئی گل کھلنے والا ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ کل سپریم کونسل میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ناروے سے جرمنی کو جانے والے لوہے کے جہازوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس طریقہ پر ناروے کا راستہ روک دیا گیا تو جرمنی کو زبردست نقصان پہونچے گا۔ کیونکہ جرمنی کو ایک ماہ تک ٹھہرنا پڑے گا۔ جب تک بالٹک سمندر کا بندرگاہ للیا برف سے صاف ہو۔ مزید برآں نارو ک صرف سو میل ہے، اور للیا ڈھائی سو میل ہے برلن کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ "جرمنی کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ پچھلے ۴۸ گھنٹے کے اندر غیر جانبدار ملکوں خاصکر ناروے اور سویڈن کے لئے حالات بہت خطرناک صورت اختیار کرگئے ہیں۔ مغربی حکومتوں (برطانیہ اور فرانس) نے جرمنی کو جانے والا لوہا روکنے کا عزم کرلیا ہے۔ جرمنی کے لئے لوہے کی سپلائی نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ لڑائی جاری نہیں رکھ سکتا۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ اب معاملہ اس حد کو پہنچ گیا ہے۔ جبکہ جرمنی کو اپنے اہم مفاد کی حفاظت کے لئے قدم اٹھانا پڑے گا برلن میں یہ مان لیا گیا ہے کہ مغربی ملکوں نے سکنڈنیویا کی غیر جانبداری کو نظرانداز کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے وہ اس اصول کی بنا پر کہ "جو ہمارے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے خلاف ہے۔"

مرکزی اسمبلی میں فائنینس بل میں ترمیم

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں فائنینس بل ایک ترمیم کے ساتھ منظور ہوگیا۔ ۲۹ فروری سے پہلے جو شکر تیار ہوچکی ہے۔ اس کو اس ترمیم کے ذریعہ مزید ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیدیا گیا ہے ممبر جری رئیسین ممبر مالیات نے تاکیوں کے درمیان مسٹر ریزے اسکاٹ کی یہ ترمیم منظور کرلی کہ تین روپے ڈیوٹی اس شکر پر لگائی جائے جو یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء یا اس کے بعد تیار ہوئی ہو اور ۲۹ فروری سے پہلے جو شکر تیار ہوچکی ہے۔ اس پر دو روپے کی پرانی ڈیوٹی ہی وصول کی جائے۔ ہاؤس نے متفقہ طور پر یہ ترمیم منظور کرلی۔ مسٹر اسکاٹ اور سردار منت سنگھ نے تخمینہ لگایا ہے کہ اس ترمیم کے بعد شکر کی ڈیوٹی میں ۷۰ لاکھ روپے کی چھوٹ ہو جائے گی۔

قائمقام پریس سنسر

دہلی ۱۴ مارچ۔ مسٹر ایف ڈی ہارٹلے کے مستعفی ہونے کی وجہ سے میجر جی ایم ہارڈ یکم اپریل سے انکی جگہ قائم مقام چیف سنسر مقرر ہوئے ہیں۔

پاکستانی سکیم کے معترضوں کو مسٹر جناح کا جواب

نئی دہلی ۳۱ر مارچ۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں روشن خیال ہندوؤں اور دوسرے فرقوں سے اپیل کی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے لاہور رزولیوشن پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ میں اب بھی امید کرتا ہوں کہ روشن خیال ہندو ہماری تجویزوں پر صدق دلی اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے۔ کیونکہ ان ہی تجویزوں میں ہندوستان کی آزادی کا راز چھپا ہوا ہے۔ ہم اس آزادی کو داخلی اور خارجی طور پر امن داماں کے ساتھ قایم رکھیں گے۔

لیگ کے رزولیوشن کے نکتہ چینیوں کو جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ جھوٹی پراپیگنڈا بازی شروع کر دی گئی ہے اور مسلم اقلیتوں کو ڈرایا جا رہا ہے کہ انھیں کمل طور پر نقل وسکونت کرنا پڑے گی۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس غلط بیانی کے لئے کوئی جواز نہیں ہے۔ ہندوستان کی جغرافیائی تقسیم ہونے پر قابل عمل حد تک آبادی کے تبادلہ کے مسئلہ پر غور تو کرنا پڑیگا دوسرے مسلم اقلیتوں کے دماغ میں غلط طور پر یہ بٹھا دیا گیا ہے کہ ان کی حالت بدترین ہو جائیگی اور ہندوستان کی تقسیم کی کسی بھی اسکیم کے ماتحت انھیں پریشانی کے عالم میں چھوڑ دیا جائیگا میں یہ واضح کئے دیتا ہوں کہ جہاں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کی پوزیشن متحدہ ہندوستان یا ایک مرکزی حکومت کے ماتحت بہتر نہیں ہو سکتی جو کچھ بھی ہو وہ رہیں گے تو اقلیت ہی ایک مہذب حکومت جو زیادہ سے زیادہ تحفظات دے سکتی ہے وہ صحیح طور پر ان سے مطالبہ کر سکتے ہیں لیکن ہندوستان کی تقسیم کے راستے میں آڑے بن کر وہ خود اپنی پوزیشن کو بہتر نہیں بنا سکتے دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنے مزاحمانہ رویہ سے مسلم وطن اور ۶ کروڑ مسلمانوں کو ایک حکومت کے ماتحت لے آئیں گے۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اکثریت میں رہیں گے۔ اسی حقیقت کو محسوس کرکے ہندو ہندوستان کی مسلم اقلیتوں نے لاہور کے رزولیوشن کی تائید کی۔ ہندو ہندوستان میں رہنے والی مسلم اقلیتوں کا مسئلہ یہ ہے کہ آیا ۹ کروڑ کا پورا کا پورا مسلم ہندوستان ہندو اکثریت کے راج کا غلام بن جائے یا ۶ کروڑ مسلمان جو ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں ان کی اکثریت ہے اپنا وطن بنائیں تاکہ انھیں اپنے جوہر دماغی کے مطابق روحانی۔ تمدنی۔ اقتصادی اور سیاسی زندگی کو نشوونما دینے کا موقع ملے اور وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں اس کے ساتھ ساتھ وہ ہندوؤں اور دوسرے فرقوں کو بھی اسی طرح کا موقع دیں گے ہندوؤں اور دوسری اقلیتوں کی بھی اسلامستان میں بالکل یہی پوزیشن ہوگی۔ میری رائے میں ایک فرقے کی دوسرے فرقہ پر غالب آنے اور ایک کی سب پر سیاسی بالادستی قایم کرنے کی خواہش کی وجہ سے جو کشمکش پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہونے کے بعد ہم میں بہتر مفاہمت ہو سکے گی۔ اور چاروں طرف نیک اعتمادی اور رواداری کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد ہر خطہ میں وہاں کی اکثریت پر اس بات کی ذمہ داری آ جائے گی کہ وہ اقلیتوں میں ان کے مکمل اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ حقیقی تحفظ کا احساس پیدا کرے۔

سکھوں کے خطرے

لاہور رزولیوشن سے سکھوں کو جو خطرے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد مسٹر جناح نے اس پر بحث کی ہے آپ فرماتے ہیں۔ میں سکھ فرقہ کی قدر اور احترام کرتا ہوں۔ میں اپنے سکھ دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا پوری طرح مطالعہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی متحدہ ہندوستان یا ایک مرکزی حکومت کے ماتحت رہنے کے مقابلہ میں شمال مغربی مسلم علاقہ میں انکی حالت بہتر ہو گی کیونکہ ایک مرکزی حکومت کے ماتحت ان کی آواز نہیں سنی جائے گی۔ پنجاب بہرصورت خود مختار ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ متحدہ ہندوستان میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ لیکن خود مختار ریاستوں کو ملا کر جو خود مختار اسلامستان بنایا جائے گا۔ اس میں سکھوں کو ایک باعزت جگہ حاصل ہوگی۔ اور اس میں انکا بااثر حصہ ہوگا۔ ہندوستانی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا کہ قابل ذکر ریاستیں شرقی میں نہیں بلکہ شمال مغربی خطہ میں ہیں۔ مثلاً کشمیر بہاولپور۔ پٹیالہ وغیرہ اگر یہ ریاستیں اسلامستان کے ساتھ شامل ہونے پر راضی ہو گئیں تو ہم خوشی کے ساتھ ان سے معقول اور باعزت سمجھوتہ کرینگے۔ ہم کسی طرح انھیں مجبور کرنا یا ان پر جبر کرنا نہیں چاہتے۔

برطانیہ کے ساتھ اسلامی ہندوستان کے جو تعلقات ہوں گے اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے لاہور ریزولیوشن کا حوالہ دیا ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ اجلاس ورکنگ کمیٹی کو اختیار ہے کہ وہ ان بنیادی اصولوں کے مطابق آئین کی ایک اسکیم تیار کرے جس میں یہ گنجایش رکھی جائے کہ تمام طاقتوں کے خطے ڈیفنس خارجی معاملات رسل ورسائل اور کسٹم اور اس قسم کے دوسرے ضروری معاملات کو اپنے اختیار میں رکھیں۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ:۔

ہندوستان کے باقی حصہ میں جو خطہ یا خطے بنائے جائیں گے۔ ان کے ساتھ ہمارے تعلقات بین الاقوامی نوعیت کے ہوں گے ہندوبرما اور سیلون کے باہمی تعلقات پہلے ہی سے یہ مثال قایم کر چکے ہیں۔

مسٹر جناح مزید فرماتے ہیں کہ چند کانگریسی مسلمانوں نے بھی مسلم لیگ کے رزولیوشن پر نکتہ چینی کی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مالک کی آواز ہے میرے خیال میں اس سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک کانگریس کے چند لیڈروں کا تعلق ہے وہ طوطے کی رٹ لگا رہے ہیں جو سمجھ سے خالی ہے صرف مسٹر راجگوپال آچاری نے سنجیدگی کے ساتھ لاہور رزولیوشن پر نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ دوسروں کو اپنی سیاسی دیانت کے معیار پر پرکھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مسٹر جناح یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی آبادی کے اشتراک سے جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کے ماتحت جو حکومت بنے اسکی کسی مزاحمت کے بغیر نام نہاد مسلم ہندوستان کے لئے ترقی کرنے کی پوری پوری گنجایش ہو۔ اس قابل تعریف خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ یقیناً ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بجائے دوسری بہت سی چیزوں کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ مسٹر راجگوپال آچاری نے بچہ کے ٹکڑے کرنے اور شاہ سلیمان کی مثال دے کر تو اپنی ذہانت کا کمال ہی دکھا دیا ہے۔ اس تشبیہ کی وہ ہماری تجویزوں کے ساتھ مطابقت پیدا کرنا چاہتے ہیں پورا ہندوستان یقیناً کانگریس کی ملکیت نہیں ہے اور اگر حقیقی ماں معلوم کی جائے تو وہ نہ آریہ ہیں اور نہ مسلمان آریوں کا دعوی مسلمانوں کے مقابلہ میں کچھ بہتر نہیں ہے صرف فرق یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے پہلے ہندوستان آ گئے تھے مسٹر راجگوپال اچاری کی یہ بات کس درجہ حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے کہ ٹیپو سلطان حیدر علی اورنگ زیب یا اکبر ایسے زمانہ میں رہتے تھے جبکہ اختلافات اب سے زیادہ گہرے تھے حکمران تک نے یہ نہیں سوچا کہ ہندوستان ناقابل تقسیم ہونے کے علاوہ اور کچھ بھی ہو سکتا ہے یہ بڑے بڑے آدمی بہت سے پہلوؤں سے ایک دوسرے سے اختلاف کر سکتے ہیں مگر وہ اس بیش قیمت سرزمین کو واحد ملک کی حیثیت سے دیکھنے اور اس کو ناقابل تقسیم سمجھنے میں متفق تھے۔ جی ہاں انہوں نے فاتح اور شفیق حکمراں ہونے کی حیثیت سے ایسا کیا کیا مسٹر راجگوپال آچاری اب بھی اس قسم کی حکومت چاہتے ہیں؟ اور کیا اس زمانہ کے ہندوؤں نے ان بڑے بڑے آدمیوں کی حکومت رضامندی کے ساتھ قبول کر لی تھی۔

میری ذہنیت روگی ہو یا نہ ہو لیکن مسٹر راجگوپال آچاریہ کے بیان اور لاہور رزولیوشن پر انکی نکتہ چینی کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دماغ سے بالکل محروم ہی ہو چکے ہیں میں تو یہی امید کرتا ہوں کہ وہ ہندوؤں کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے ہیں اور جہاں تک لاہور رزولیوشن پر ان کے بیان کا تعلق ہے وہ کانگریس ہاؤس کے ہائی کمانڈ کی بھی نمائندگی نہیں کرتے۔

یو۔ پی کے لوکل بورڈوں کی خراب حالت

لکھنؤ ۲۸ر مارچ۔ یو۔ پی کے لوکل فنڈ اکاؤنٹس کے جانچ کرنے والے افسر نے سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کی جو رپورٹ شایع کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یو۔ پی کی میونسپلٹیوں میں سے بیشتر کی حالت یا تو ناقابل اطمینان ہے یا ترقی دینے کے قابل ہے۔ رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ بورڈ کم و بیش غفلت شعار نکلے۔ انہوں نے اڈٹ نوٹ پر عملی کارروائی کرنے میں تساہل کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے سال جو غلطیاں نکالی گئی تھیں۔ سال زیر رپورٹ میں انکا ازالہ نہیں ہوا۔ غبن جعلسازی وغیرہ کے بہت سے معاملے روشنی میں آئے۔ اور یہ زیادہ تر قاعدوں کی پرواہ نہ کرنے کا نتیجہ تھے اور ساتھ ہی دیکھ بھال یا تو کی ہی نہیں گئی یا ناقابلیت کے ساتھ ہوئی۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے متعلق رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی حالت پہلے سے کچھ بہتر نہیں ہوئی ہے۔

جاپان سے زیادہ کپڑا ہندوستان آیا کریگا

ٹوکیو ۹ر مارچ۔ باخبر جاپانی حلقوں کا بیان ہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان با تجارتی معاہدہ ہونے تک یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جاپان سے ہندوستان کو جانے والے سوتی کپڑے کی تعداد بڑھا کر زیادہ سے زیادہ .... ملین گز سالانہ کر دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی حکام کے مصالحتی رویہ کے پیش نظر جاپان اپنے ابتدائی مطالبات پیش کریگا

فنلینڈ ناروے اور سویڈن

سٹاک ہام ۳۰ر مارچ۔ گورڈسی وزیر اعظم سویڈ لوٹوے۔ فنلینڈ ناروے اور سویڈن کے درمیان مجوزہ مدافعانہ معاہدہ کی تجویز کی مخالفت کی ہے لیکن اس کے باوجود سویڈن اس سمجھوتہ کے لئے کوشش جاری رکھے گا۔ حکومت سویڈن کا بیان ہے کہ وہ سمجھوتہ جنگ کے لئے نہیں بلکہ امن کے لئے کر رہی ہے اور روس نے بھی اس قسم کے سمجھوتے کئے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے ہر پہلو پر غور کیا جائے گا۔

جہازوں کو نہیں ڈبویا جائیگا

واشنگٹن ۹ر مارچ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسروں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمنی کے بحری افسروں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بحری افسروں کو یقین دلایا ہے کہ امریکہ کے جہازوں کا احترام کیا جائے بشرطیکہ وہ انخادی بندرگاہوں کو نہ جا رہے ہوں گے

چالیس ہزار ہوائی جہاز سالانہ

واشنگٹن ۲۸ر مارچ۔ اعلی سرکاری افسران نے اس خبر کی تصدیق کر دی کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سنہ ۱۹۴۲ء کے ۳۶ ہزار سے ۴۰ ہزار تک ہوائی جہاز سالانہ تیار کر سکے گا۔

ستیاگرہیوں کیلئے ہدایتیں اپنے آپکو جیل میں سمجھو

آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری کانگریس کا سرکلر

الہ آباد ۲۹ر مارچ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک سرکلر صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے نام جاری کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگر گاندھی جی کی ہدایتیں ہر کانگریس کمیٹی میں پوری طرح مانی جایئں تو ہر کانگریس کمیٹی کو ایک ستیہ گرہ کمیٹی بن جانا چاہیئے۔ اس خط کے ساتھ انہوں نے مہاتما گاندھی کا اخبار ہریجن کا وہ مضمون بھی شامل کر دیا ہے جس میں انہوں نے عملی اور خاموش ستیاگرہیوں کی تخصیص کی ہے جنہیں ستیاگرہ کی آیندہ جدوجہد میں حصہ لینا اور مدد دینا ہے اور انکو مشرح ہدایتیں دی ہیں۔ اس سرکلر میں عملی اور خاموش ستیاگرہیوں کے فرایض کو دہرایا بھی گیا ہے۔ جن کا ذکر مہاتما گاندھی نے کیا ہے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کانگریس کمیٹی کے ممبروں یا عہدہ داروں کی اکثریت عملی ستیاگرہیوں پر مشتمل نہ ہو۔ اس صورت میں ایک الگ ستیاگرہ کمیٹی بنائی جا سکتی ہے جو عملی ستیاگرہیوں پر مشتمل ہو۔ کانگریس کمیٹیوں کا فرض ہوگا کہ ان ستیاگرہ کمیٹیوں کی مدد کریں اور ان کے نام چلانے میں سہولتیں بیش کریں یعنی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ستیاگرہ کمیٹیاں جدوجہد شروع کرنے کا کام کرتی رہیں اور کانگریس کمیٹیاں کانگریس کا معمولی کام چلاتی ہیں۔ میں صوبہ کانگریس کمیٹیوں سے یہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ اپنے کام کے چار محکمے رکھیں۔ خرچہ۔ اقلیت، ہریجن اور اشاعت اگر اور محکموں کی ضرورت ہو تو ان کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ہر محکمہ کے لئے فنڈ کا انتظام کر لینا چاہیئے۔ ہر محکمے کو یہ اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے صیغہ کے لئے الگ فنڈ جمع کرے۔ لیکن سب محکموں کو ایک دوسرے سے اتحاد عمل کرنا چاہیئے۔

اس سرکلر میں یہ بھی درج ہے کہ عملی ستیاگرہ کے لئے یہ عہد کرنا ضروری ہے کہ وہ ستیاگرہ کے بنیادی اصولوں پر قایم رہے گا۔ اور اس کے خاص خاص اجزا پروگرام کی تکمیل کرتا رہیگا اس خط کے ساتھ اسی سے ملتا جلتا ایک عہدنامہ شامل کر دیا گیا ہے جو اکتوبر ۱۹۲۱ء میں احمد آباد میں کانگریس کے کھلے اجلاس میں منظور ہوا تھا۔ کانگریس کمیٹیوں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے اپنے عہد نامے تیار کر لیں اس عہد نامے کی رو سے یہ ضروری ہوگا کہ روزانہ چرخہ کاتا جائے قول اور فعل میں اہنسا کا لحاظ رکھا جائے۔ ہندوستان کے تمام فرقوں ہندو مسلمان، سکھ۔ پارسی عیسائی۔ یہودی وغیرہ میں اتحاد بڑھانے کی کوشش کی جائے اچھوت پن دور کیا جائے اور اچھوت کہلانے والے طبقوں سے ذاتی طور پر رابطہ پیدا کیا جائے دوسرے ہر قسم کے کپڑے کو چھوڑ کر ہاتھ کا کتا اور ہاتھ کا بنا کھدر استعمال کیا جائے اور یہ وعدہ کیا جائے کہ اعلی افسران کانگریس کے احکام کی تعمیل کی جائے گی اور تمام ضابطوں کی تکمیل کی جائے گی جو ورکنگ کمیٹی کے مقرر کردہ یا کسی اور جماعت کے مقرر کردہ (جو کانگریس کی طرف سے ہو) اصولوں کے خلاف نہ ہو۔ دوسرے اس کا نہ کہ کے لئے قیدخانہ اور موت کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہا جائے گا اور کانگریس سے اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے کسی طرح کی امداد نہ طلب کی جائے کوئی شخص جسکی عمر کم از کم ۱۸ سال کی نہ ہو یہ عہد نہیں لے سکتا۔

اس خط میں صوبہ کانگریس کمیٹیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اس بارے میں مہاتما گاندھی کے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جو بیانات وقتاً فوقتاً جاری ہوئے ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ کریں اور ماتحت انجمنوں سے ایسا ہی کرانے کو کہیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کو پندرہ روزہ رپورٹیں بھیجنی ہونگی۔ اس میں کام کے متعلق اعداد وشمار اور واقعات درج ہوں۔

اس خط میں یہ بھی درج ہے کہ اگر ستیاگرہ کرنے کی خواہش ہو تو پھر ان شرطوں کا پورا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے جو ہمارے لیڈر نے پیش کی ہیں۔ ہر فرد عورت کو ابھی سے یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ گویا وہ جیل میں ہے کسی کانگریسی جماعت یا ستیاگرہ کمیٹی کے ماتحت یکجا ہو جانا چاہیئے۔ یا اس مقصد کے لئے ستیاگرہ آشرم انجمن یا کیمپ قایم کئے جایئں۔ جہاں ہر ممبر روزانہ وہ پروگرام پورا کریں جو مقرر کیا گیا ہے پھر اپنی عام شخصی سرگرمیاں بھی روک دینا ہوں گی اور اپنے آپ کو تیاری کے کام میں لگانا ہوگا ایسے آشرموں یا کیمپوں میں فرسٹ ایڈیا زخمیوں کو امداد دینے کا سا اضافی کام بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ یہ کیمپ اس وقت تک جاری رہیں جب تک کہ ان میں بسنے والے جیلوں میں نہ پہنچ جایئں۔ ان کیمپوں کو نہایت سادگی سے رہنا چاہیئے۔ جتنی کہ ایک ستیاگرہی کے لئے جیل کی زندگی میں ضروری ہوتی ہے اگر ایسا کیا گیا تو گاندھی جی کو امید ہے کہ ایک ماہ کے اندر ہی کوچ کا حکم دیا جا سکے گا۔

اس خط کے آخر میں درج ہے کہ گاندھی جی ملک کی حالت سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اور انھوں نے یہ تنبیہ کر دی ہے کہ مجھے فضا میں تشدد کی بو آئی تو میں فوراً تحریک کو روک دونگا۔ جو لوگ اہنسا میں اتنا گہرا یقین نہیں رکھتے جتنا مہاتما جی چاہتے ہیں ان سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ بجز سے کام لیں اور ستیاگرہیوں کو ایک موقع دیں بالخصوص ایک ایسے موقع پر جبکہ تقریباً ایک آواز سے قوم نے مہاتما جی کی رہنمائی میں اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ بہرحال جو لوگ اس ملک میں یا دنیا میں صلح اور انصاف کا دور قایم کرنا چاہتے ہیں انھیں بے صبر نہ ہونا چاہیئے۔ انھیں تو ہر ایسے طریقہ کو آزمانا ہی پڑے گا۔ جس سے انسانیت جنگ تشدد اور خونریزی سے بچ جائے۔

اس خط میں تمام صدق دل حضرات سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ آپس میں رشتہ اتحاد مضبوط کریں یا اس تحریک کو خاموش رہ کر ہی مدد دیں وہ لوگ بھی خدمت کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر انتظار کرتے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین کی تقریر

لندن ۳ر اپریل۔ برطانی اخباروں نے مسٹر چیمبرلین کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اقتصادی جنگ کے متعلق برطانی مدبروں کی بہت تعریف کی ہے اور رائے ظاہر کی ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کو ایک قوم کی حیثیت سے نازی بدعت کا خاتمہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے برطانیہ اپنے مقصد میں ضرور کامیابی حاصل کرے گا۔

سوئیڈن میں تقریر پر اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے اور اخباروں نے لکھا ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں کوئی بات ایسی نہیں کہی جس سے غیر جانبدار ملکوں کے حقوق کو نقصان پہونچے۔ ناروے میں تقریر کو اطمینان بخش بتلایا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ ناروے کے متعلق حال ہی میں جو قیاس آرائیاں شروع ہوئی تھیں وہ اس سے ختم ہو جائیں گی اور اس نے ناروے کی تشویش کو مٹانے میں مرہم کا کام دیا ہے۔

سٹاک کے باہر کے سیاسی حلقوں میں تقریر کو معقول بتلایا جا رہا ہے۔ اوسلو کے سیاسی حلقوں میں تقریر پر اظہار اطمینان کیا گیا۔

ایک ← دلکش ← ڈرامہ

جوبلی ٹاکیز کان پور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو

مٹنی شو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے اتوار کو

جمعہ ۵/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرامونٹ کا سنسنی خیز ڈرامہ

سُنہری ٹولی!

جسمیں نوین چندر مس موتی بنسی کرناٹکی ماسٹر بچہ علی منصور اور بوس وغیرہ کی لاجواب اداکاری آپ کو خوش کر دے گی
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے۔

آنیوالے تماشے :۔ بھابی سنپیرا دورنگی ڈاکو

دھویں کے گھرے بادل آسمان پر چھا گئے۔ اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی کہ لڑنے والے ہوائی جہازوں نے ہالینڈ کے علاقہ پر اڑان کی۔ لیکن توپوں کی گرج رات تک سنائی دیتی رہی تماشہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ پانچ بڑی بڑی سرچ لائٹوں سے برگن کے قریب روشنی ڈالی گئی فرانس میں برطانوی ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹر کی جانب سے ایک بلیٹن شایع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ تین برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے نو ہوائی جہازوں پر تھیز کے قریب حملہ کر دیا، تمام برطانی ہوائی جہاز صحیح وسلامت واپس آ گئے۔

مصری مفاد کی حفاظت کرنے کا مطالبہ

قاہرہ یکم اپریل۔ مصر کی مخالف وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے برطانی سفیر کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ جس میں مصر اور برطانیہ کے درمیان دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت برطانیہ کو یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ مصر کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی اور لڑائی ختم ہونے کے بعد سوڈان میں مصری حقوق کا احترام کیا جائے گا۔ یہ میمورنڈم حکومت برطانیہ

دو ← دلکش ← ڈرامے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۲ تماشے

مٹنی شو اتوار کو

جمعہ ۵/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے چار روز کے لئے
بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ
اچھوت کنیا
خاص اداکار
دیوکارانی اشوک کمار

منگل ۹/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے تین روز کے لئے
ساگر موویٹون کا بہترین ڈرامہ
ہم، تم، وہ
خاص اداکار
مایا بنرجی موتی لال

آنیوالے تماشے والینٹر جادونگری ہمارا وطن گورکھ دھندا

گھنٹہ تک ڈرل ہو سکتی ہے اور آدھ گھنٹہ تک تقریرے

سے دریافت کیا گیا کہ روس اور جرمنی کے درمیان

بھی شامل ہے۔ میں نے برطانیہ کے ایک دوست کی حیثیت سے اپنے تمام وسیلے حکومت کے سپرد کر دیئے ہیں۔

ستیاگرہی والنٹیروں کی تعداد ایک لاکھ

لکھنؤ یکم اپریل۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار مقیم لکھنؤ لکھتا ہے کہ ایک طرف کانگریسی لیڈروں نے آنے والے اندولن کے لئے جسمانی تربیت حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ اور دوسری طرف حکومت ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری تیاری کر رہی ہے۔ یوپی میں اندولن کی تیاریاں بڑے زور سے شروع ہو گئی ہیں۔ مہاتما گاندھی کا یہ اعلان ہوتے ہی کہ کانگریس کمیٹیوں کو ستیاگرہ کمیٹیوں میں تبدیل کر دیا جائے کانگریسی احباب کی سرگرمیاں بڑے زور وشور سے شروع ہو گئی ہیں، سپیشل والنٹیر کیمپ کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔ کانگریسی لیڈروں کا اندازہ ہے کہ ایسے ستیہ گرہیوں کی تعداد جو مہاتما گاندھی کی شرطوں پر پورے اتر سکیں، صرف یوپی ہی میں ۲۵ ہزار تک پہونچ جائے گی۔ اور ان کو سپیشل کیمپ کھولکر تربیت دی جائے گی، اور یہ بھی اندازہ لگایا ہے کہ تمام ہندوستان میں ستیاگرہی والنٹیروں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ الہ آباد میں سندی ودیاپیٹھ کیمپ ایک ماڈل بنے گا اور دوسرے کیمپوں میں بھی اس قسم کے کیمپ کھولے جائیں گے اس قسم کے کیمپوں میں کہ ہر روز صبح ۱½

اودھم سنگھ سشن سپرد

لندن ۲/ اپریل۔ اودھم سنگھ کو جس کے خلاف مائیکل اوڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کو ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے، آج سشن سپرد کر دیا گیا۔ مقدمہ کی کارروائی میں ایک منٹ سے بھی کم وقت لگا۔

لکھنؤ کے اخباروں پر پابندی

لکھنؤ ۲/ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ زیر دفعہ ۱۴۴ اخبار ونسکار اخباروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ لکھیں جس سے شہر کے سنیوں اور شیعوں کے تعلقات کو خطرہ پیدا ہو۔

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے۔

جمعہ ۵/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

نرملا

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب ڈرامہ

خاص اداکار دیوکارانی اشوک کمار مایا دیوی ممتاز علی کامتا پرشاد سروج بورکر
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آنیوالے تماشے
بچن
پریسیڈنٹ

پیر ڈرل کی جاتی ہے۔ چرخہ کاتا جاتا ہے اور ہر روز تین دفعہ سیاسی مسئلوں پر تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ شام کے وقت مختلف کھیل ہوتے ہیں

جرمنی واتحادی جہازوں کے درمیان جنگ

ایمسٹرڈم ۲/ اپریل۔ خبر ملی ہے کہ کل شام ہالینڈ کی سرحد پر ہزاروں لوگوں نے جرمنی اور اتحادیوں کے ہوائی جہازوں کے درمیان بڑی زبردست ہوائی لڑائی دیکھی۔ ہالینڈ کے ہوائی جہاز ہالینڈ کی غیر جانبداری کی حفاظت کرنے کے لئے اوپر اڑے مشرقی اور وسطی ہالینڈ کے بہت سے آدمی تماشہ دیکھنے کے لئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ ہوائی جہاز صاف نظر آتے تھے۔ سرحد کی طرف سے جرمن طیارہ شکن توپیں چلنے کی آواز سنائی دی اور

کے پاس بھیج دیا جائے گا۔

جرمنی اور روس کے درمیان تعاون

لندن ۲/ اپریل۔ "جرمنی اور روس کے درمیان اقتصادی دائرہ میں اشتراک عمل بہت بڑھ گیا ہے"۔ یہ ہے وہ جواب جو نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے فرمایا۔ جب کہ پارلیمنٹ میں آپ

اقتصادی تعاون کس حد تک بڑھ گیا ہے۔

نواب بھوپال کی تقریر

بھوپال ۲/ اپریل۔ نواب بھوپال نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ لڑائی کا کو ہندوستان پر ابھی تک اثر نہیں پڑا۔ لیکن سلطنت برطانیہ سے اسکا گہرا تعلق ہے جس میں ہندوستان

نوٹس

پیران کلیر میلا بمقام روڑکی
۱۵/ اپریل سے ۲۶/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک
خاص تاریخیں ۲۱، ۲۲، ۲۳/ اپریل

ایسٹ انڈین ریلوے کے تمام اسٹیشنوں سے میلے کے واسطے ہر ایک درجہ کے سستے واپسی ویکینڈ ٹکٹ روڑکی کے لئے بشرطیکہ ۱۰۱ میل سے زائد کا سفر ہو ۱۵/ اپریل سے ۲۳/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک مل سکیں گے، واپسی ۲۷/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کی آدھی رات تک ہو سکتی ہے۔

تیسرے درجے کے سرکلر ٹکٹ بھی ہوڑہ آسنسول، اور دیناپور، ڈویژن کے تمام اسٹیشنوں سے روڑکی کے لئے ۱۵/ اپریل سے ۲۳/ اپریل تک مل سکیں گے، ان ٹکٹوں کے ذریعہ سفر سیدھے راستے سے ہوگا، اور واپسی دہلی، اور آگرہ کے راستہ سے، ایسٹ انڈین ریلوے کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے، ان ٹکٹوں کے ذریعہ سفر کی واپسی ۳۰/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کے ۱۲ بجے رات تک ہوگی سہارنپور، اور روڑکی، کے درمیان اسپیشل ٹرین بھی حسب ضرورت جائے گی۔

ان ٹکٹوں پر واپسی سفر نہ کرنے پر دام واپس نہ کئے جاویں گے۔

آرام سے ریل میں سفر کیجئے۔

چیف کمرشل منیجر
ایسٹ انڈین ریلوے

نصف کروڑ کا چیک

کلکتہ ۲/ اپریل۔ ایسٹ انڈین ریلوے نے آج ریزرو بینک آف انڈیا سے نصف کروڑ روپیہ نکلوایا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس ریلوے نے ایک چیک کے ذریعہ پہلی مرتبہ اتنی بڑی رقم نکلوائی ہے ایسٹ انڈین ریلوے نے یہ رقم دوار کا ہردوار ریلوے کو ادا کی ہو

جو ۲۳ میل لمبی چھوٹی سی لائن ہے سوا لاکھ فی میل کے حساب سے اس لائن کی قیمت ادا کی گئی ہے۔ (اپ)

جنگ فنلینڈ میں جانی نقصان

معاصر ٹریبون لکھتا ہے کہ ایم مولوٹو کے کہنے کے بموجب فن لینڈ کی لڑائی میں ۴۸۷۵۴ روسی کام آئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فنیوں نے کتنا زبردست مقابلہ کیا۔

پچھلی جنگ عظیم میں بلجیم کے ۴۴۵۵ اشخاص اشخاص ہندوستان کے ۳۶ ہزار اور سرویہ کے ۴۶ ہزار ہلاک ہوئے تھے جنگ عظیم میں امریکہ کے ۸۷۴۸۴ آدمی ہلاک ہوئے تھے ایم مولوٹو کے کہنے کے بموجب فنلینڈ کی جنگ میں ۱۵۸۸۶۳ آدمی زخمی ہوئے گذشتہ جنگ عظیم میں ۶۲ ہزار ہندوستانی کناڈا کے ڈیڑھ لاکھ اور آسٹریلیا کے ایک لاکھ ۱۵ ہزار آدمی زخمی ہوئے تھے۔

فلسطین میں امن

لندن ۱۳/ اپریل۔ وزیر محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین میں تحفظ معمول پر آ گیا ہے، لندن میں جو تازہ خبر ملی ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ کے شروع مہینہ میں جو جوش وخروش پیدا ہوا تھا وہ دب گیا اور ۸/ مارچ سے کوئی یہودی مظاہرہ نہیں ہوا۔

جرمن جہاز کی خودکشی

لندن ۱۴/ اپریل سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایک اور جرمنی جہاز دومنی ہارن "۴۰۰۰ ٹن وزنی نے خودکشی کر لی ہے۔

جبکہ انتری سمندروں میں برطانی جنگی جہازوں نے اس کو روکنے کی کوشش کی اس کے جہازیوں نے اس میں آگ لگا دی تمام جہازی بچا لئے گئے۔

یہ اٹھائیسواں جرمن جہاز ہے جس نے خودکشی کر لی ہے۔

تشریف لاکر عورت کی دیوانہ وار محبت کا ایک حیرت انگیز اور دلکش واقعہ ملاحظہ فرمایئے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں ایک ساتھ دو میں امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ دو تماشے جمعہ ۵/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے۔

ساگر موویٹون کا بہترین ڈرامہ

سادھنا

خاص اداکاران

شوبھانہ ہو پریم ادیب ہریش اڈوانی پانڈے وغیرہ کی بہترین اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق پر زور ڈرامہ کا لطف اٹھایئے ملاحظہ فرما کر

پیام آزاد

ہمیں کیا کرنا ہے؟

انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس وقت پر شروع ہو کر ختم ہو گیا۔ اس اجلاس کے ابتدائی انتظامات کی خبریں اخبارات میں شایع ہو چکی ہیں۔ اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ باتوں کی بجائے صرف عمل کو سامنے رکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ استقبالیہ اور صدارتی خطبات میں بھی لاطائل بحثوں سے احتراز کیا گیا ہے اور یہی حال آل انڈیا کانگریس کمیٹی، مجلس مضامین اور کانگریس کے کھلے اجلاس کا رہا ہے۔ تمام کارروائیوں پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منظر پوری کی فضا ارادوں کی پختگی اور جوش عمل سے بھرپور تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کم سے کم وقت میں ایک بہت بڑے اقدام کا فیصلہ کر لیا گیا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ دوسری تمام جزوی باتوں سے قطع نظر کر کے صرف اسی مسئلہ کو سامنے رکھا جائے جس سے ہمارا مستقبل وابستہ ہے یعنی وہ جدوجہد جس کے آغاز کا اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے اور جس میں ہمیں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں میر ملک مولانا آزاد کا خطبہ صدارت ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتا ہے۔ مولانا کے خطبہ صدارت میں ضروری اختصار کے ساتھ ہمارے وہ تمام پہلو پیش کر دیئے گئے ہیں جن کی روشنی میں ہم کوئی فیصلہ کر کے اپنے لئے راہ عمل متعین کر سکتے ہیں۔

ہندوستان اور برطانیہ

ہندوستان اور برطانیہ کے موجودہ تعلقات جنمیں برطانیہ کو آقایانہ اور ہندوستان کو غلامانہ حیثیت حاصل ہے۔ روز روشن کی طرح ظاہر ہیں ان افسوسناک تعلقات کے ثبوت میں امیر ملت مولانا آزاد نے موجودہ جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

" اس موقع پر برٹش امپائر کے تمام ملکوں کو اپنے اپنے طرز عمل کے فیصلہ کا کس طرح موقع دیا گیا ہے۔ کنیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، آئرلینڈ سب نے لڑائی میں شریک ہونے کا فیصلہ اپنی اپنی قانون ساز مجلسوں میں بغیر کسی باہری مداخلت کے کیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ آئرلینڈ نے شریک ہونے کی جگہ غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کے اس فیصلہ پر برطانیہ کے کسی باشندے کو تعجب نہیں ہوا لیکن برطانوی نو آبادیوں کے اس پورے مرقع میں ہندوستان کی جگہ کہاں دکھائی دے رہی ہے؟ جس ہندوستان کو آج یہ خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ اسے برطانی حکومت کے فیاض ہاتھوں سے جلد مگر کسی نامعلوم زمانے میں برطانی نو آبادیوں کا درجہ ملنے والا ہے۔ اس کی ہستی کا کیونکر اعتراف کیا گیا؟ اس طرح کہ اسے دنیا کی تاریخ کی شاید سب سے بڑی بننے والی لڑائی میں جانکنی تمیل دیا گیا۔ بغیر اس کے کہ اسے معلوم بھی ہوا ہو کہ وہ لڑائی میں شریک ہو رہا ہے۔"

حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف کانگریس نے جو جوابی کارروائی کی اور اس کا جو جواب حکومت کی طرف سے ملا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم نے جب اعلان جنگ کے بعد یہ سوال اٹھایا کہ لڑائی کا مقصد کیا ہے اور ہندوستان کی قسمت پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے؟ تو ہم اس بات سے بے خبر نہ تھے کہ برطانوی حکومت کی پالیسی ۱۹۱۷ء اور ۱۹۱۹ء میں کیا رہ چکی ہے۔ ہم معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ۱۹۳۹ء کی اس دنیا میں جو دنوں کے اندر صدیوں کی چال اسے بدلتی اور بدلتی ہوئی دوڑ رہی ہے۔ ہندوستان کو برطانی حکومت کس جگہ سے دیکھنا چاہتی ہے؟ اس کی جگہ اب بھی بدلی ہے یا نہیں؟ ہمیں صاف جواب ملگیا کہ نہیں بدلی۔ ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ برطانی حکومت بہت زیادہ اس کی خواہشمند ہے کہ ہندوستان جہاں تک جلد ممکن ہو نو آبادیات کا درجہ حاصل کر لے۔ ہمیں معلوم تھا کہ برطانوی حکومت نے یہ خواہش ظاہر کی ہے اب ہمیں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ وہ اس کی بہت زیادہ خواہشمند ہے مگر سوال برطانوی حکومت کی خواہش اور اس کی خواہش کے مختلف درجوں کا نہیں ہے۔ صاف اور سادہ سوال ہندوستان کے حق کا ہے۔ ہندوستان کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرے۔ اسی سوال کے جواب پر ترقت کے سارے سوالوں کا جواب موقوف ہے۔ ہندوستان کے لئے یہ سوال بنیاد کی اینٹ ہے وہ اسے نہیں ہلنے دیگا۔ اگر یہ ہل جائے تو اس کی قومی ہستی کی ساری عمارت ہل جائے گی"۔

اس کے بعد مولانا فرماتے ہیں:

" جہاں تک لڑائی کے سوال کا تعلق ہے ہمارے لئے صورت حال بالکل واضح ہو گئی۔ ہم برطانوی سامراج کا چہرہ اس لڑائی کے اندر بھی اسی طرح صاف صاف دیکھ رہے ہیں جس طرح ہم نے پچھلی لڑائی میں دیکھا تھا۔ ہم تیار نہیں کہ اس چہرے کی فتحمندیوں کے لئے لڑائی میں حصہ لیں۔ ہمارا مقدمہ بالکل صاف ہے۔ ہم اپنی محکومیت کی عمر بڑھ جانے کے لئے برطانوی سامراج کو زیادہ طاقتور اور زیادہ فتحمند نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہم ایسا کرنے سے صاف صاف انکار کرتے ہیں۔ ہماری راہ یقیناً اس کے مقابل سمت جا رہی ہے"۔

اقلیتوں کا مسئلہ

مولانا نے اقلیتوں کے مسئلہ پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے جس کے دوران میں آپ نے بجا طور پر موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش کی ذمہ داری حکومت کے کاندھوں پر ڈالی ہے اور پھر فرمایا ہے کہ:۔

" کانگریس نے ہمیشہ اس بارے میں دو بنیادی اصول اپنے سامنے رکھے اور جب کبھی کوئی قدم اٹھایا تو ان دونوں اصولوں کو صاف صاف اور قطعی شکل میں مان کر اٹھایا"۔

(۱) ہندوستان کا جو دستور اساسی بھی آیندہ بنایا جائے اس میں اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی پوری ضمانت ہونی چاہیئے۔

(۲) اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کے لئے کن کن تحفظات کی ضرورت ہے؛ اسکے لئے جج خود اقلیتیں رہیں نہ اکثریتیں۔ اس لئے تحفظات کا مسئلہ ان کی رضامندی سے ہونا چاہیئے نہ کہ کثرت رائے سے یہ دو اصول بیان کرنے کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ:۔

" اقلیتوں کا مسئلہ صرف ہندوستان ہی کے حصہ میں نہیں آیا ہے دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی رہ چکا ہے۔ میں آج اس جگہ سے دنیا کو مخاطب کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سے بھی زیادہ کوئی صاف اور بے لاگ طرز عمل اس بارے میں اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اگر کیا جاسکتا ہے تو وہ کیا ہے؛ کیا اس طرز عمل میں بھی کوئی ایسی خامی رہ گئی ہے جس کی بنا پر کانگریس کو اس کا فرض یاد دلانے کی ضرورت ہو؟ کانگریس اپنے اولئے فرض کی خامیوں پر غور کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہی ہے اور آج بھی تیار ہے۔

مسلمانوں سے

مولانا نے یہ سوال قایم کرتے ہوئے ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت ایک ایسی اقلیت کی ہے جو اپنے مستقبل کو شک اور خوف کی نظر سے دیکھ سکتی ہے اور وہ تمام اندیشے اپنے سامنے لاسکتی ہے جو قدرتی طور پر ایک اقلیت کے دماغ کو مضطرب کر دیتے ہیں! لفظ اقلیت کے سیاسی معنی تلبے ہیں کہ اس سے مقصود یہ نہیں ہوتا کہ ریاضی کے عام حسابی قاعدے کے مطابق انسانی افراد کی ہر ایسی تعداد کو جو ایک دوسری تعداد سے کم ہو لازمی طور پر اقلیت ہوتی ہے اور اسے اپنی حفاظت کی طرف سے مضطرب ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس سے مقصود ایک ایسی کمزور جماعت ہوتی ہے جو تعداد اور صلاحیت دونوں اعتباروں سے اپنے کو اس قابل نہیں پاتی کہ ایک بڑے اور طاقتور گروہ کے ساتھ رہ کر اپنی حفاظت کے لئے خود اپنے اوپر اعتماد کر سکے۔ اس کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ:۔

" اب ذرا یہ دیکھئے کہ اس لحاظ سے مسلمانوں کی واقعی حیثیت کیا ہے۔ آپ کو دیر تک غور کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ آپ صرف ایک ہی نگاہ میں معلوم کر لیں گے کہ آپ کے سامنے صرف ایک عظیم گروہ اپنی اتنی بڑی اور پھیلی ہوئی تعداد کے ساتھ سر اٹھائے کھڑا ہے کہ اس کی نسبت اقلیت کی کمزوریوں کا گمان بھی کرنا نگاہ کو صریح دھوکا دینا ہے۔

اس سلسلہ میں آگے چلکر مولانا نے ارشاد فرمایا ہے کہ

" ہندوستان کا آئندہ دستور اساسی اپنی تفصیلات میں خواہ کسی نوعیت کا ہو مگر اس کی ایک بات ہم سب کو معلوم ہے کہ وہ کامل معنوں میں ایک آل انڈیا وفاقی کا جمہوری دستور ہوگا جس کے تمام حلقے اپنے اندرونی معاملات میں خود مختار ہوں گے اور فیڈرل مرکز کے حصہ میں صرف وہی معاملات رہیں گے۔ جن کا تعلق ملک کے عام اور مجموعی مسائل سے ہوگا۔ مثلاً بیرونی تعلقات۔ دفاع۔ کسٹم وغیرہ ایسی حالت میں کیا ممکن ہے کہ کوئی دماغ جو ایک جمہوری دستور کے پوری طرح عمل میں آنے اور دستوری شکل میں چلنے کا نقشہ تھوڑی دیر کے لئے بھی اپنے سامنے لاسکتا ہے اندیشوں کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا جنھیں اکثریت اور اقلیت کے اس پر فریب سوال نے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

بنیادی سوال

مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے اسی سلسلہ میں مولانا نے فرمایا کہ۔

" سارے معاملہ کا فیصلہ صرف ایک سوال کے جواب پر موقوف ہے۔ ہم ہندوستانی مسلمان ہندوستان کے آزاد مستقبل کو شک اور بے اعتمادی کی نظروں سے دیکھتے ہیں یا خود اعتمادی اور ہمت کی نظر سے؟ اگر پہلی صورت ہے تو بلاشبہ ہماری راہ بالکل دوسری طرف ہو جاتی ہے۔ وقت کا کوئی اعلان آئندہ کا کوئی وعدہ دستور اساسی کا کوئی تحفظ ہمارے شک اور خوف کا اصلی علاج نہیں ہو سکتا۔ ہم مجبور ہو جاتے ہیں کہ کسی تیسری طاقت کی موجودگی برداشت کریں یہ تیسری طاقت موجود ہے اور اپنی جگہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور ہمیں بھی اسی خواہش رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑ سکے لیکن اگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے لئے شک اور خوف کی کوئی وجہ نہیں تو پھر ہماری راہ عمل بالکل صاف ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد آگے چلکر مولانا نے فرمایا ہے کہ

" میں کسی مسلمان کے لئے بشرطیکہ اس نے اسلام کی روح اپنے دل کے ایک ایک کونے سے ڈھونڈ کر نکال نہ پھینکی ہو یہ ممکن نہیں سمجھتا کہ اپنے کو پہلی حالت میں دیکھنا برداشت کرے۔

متحدہ قومیت

مولانا نے اس عنوان پر اپنے خیالات کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے۔

" میں مسلمان ہوں اور فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں اسلام تیرہ سو برس کی شاندار روایتیں میرے ورثہ میں آئی ہیں۔ میں تیار نہیں کہ اس کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضایع ہونے دوں۔ اسلام کی تاریخ، اسلام کے علوم و فنون اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے میں مذہبی اور کلچرل دائرے میں اپنی ایک خاص ہستی رکھتا ہوں اور میں برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے لیکن ان تمام احساسات کے ساتھ ایک اور احساس بھی رکھتا ہوں جسے میری زندگی کی حقیقتوں نے پیدا کیا ہے۔ اسلام کی روح مجھے اس سے نہیں روکتی کہ وہ اس راہ میں میری راہنمائی کرتی ہے میں فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ میں ہندوستانی ہوں۔ میں ہندوستان کی ایک اور ناقابل تقسیم متحدہ قومیت کا ایک عنصر ہوں۔ میں اپنے اس دعوے سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتا"۔

آگے چلکر مولانا فرماتے ہیں کہ۔

" ہماری گیارہ صدیوں کی مشترک تاریخ نے ہماری ہندوستانی زندگی کے تمام گوشوں کو اپنے تعمیری سامانوں سے بھر دیا ہے۔ ہماری زبانیں ہماری شاعری، ہمارا ادب، ہماری معاشرت ہمارا ذوق، ہمارا لباس، ہمارے رسم و رواج ہماری روزانہ زندگی کی بیشمار حقیقتیں کوئی گوشہ بھی ایسا نہیں ہے جس پر اس مشترک زندگی کی چھاپ نہ لگ سکی ہو۔ ہماری بولیاں الگ الگ تھیں مگر ہم ایک ہی زبان بولنے لگے۔ ہمارے رسم و رواج ایک دوسرے سے بیگانہ تھے۔ مگر انھوں نے مل جل کر ایک نیا سانچہ پیدا کر لیا۔ ہمارا پرانا لباس تاریخ کی پرانی تصویروں میں دیکھا جاسکتا ہے مگر وہ اب ہمارے جسموں پر نہیں مل سکتا۔ یہ تمام مشترک سرمایہ ہماری متحدہ قومیت کی ایک دولت ہے اور ہم اسے چھوڑ کر اس زمانے کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے! جب ہماری یہ ملی جلی زندگی شروع نہیں ہوئی تھی۔ ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی واپس لائیں تو انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ کبھی پورا ہونے والا نہیں، اسی طرح اگر ایسے مسلمان دماغ موجود ہیں جو چاہتے ہیں کہ اپنی گذری ہوئی تہذیب و معاشرت کو پھر تازہ کریں جو وہ ایک ہزار برس پہلے ایران اور وسط ایشیا سے لائے تھے تو میں ان سے بھی کہونگا کہ اس خواب سے جسقدر جلد بیدار ہو جائیں بہتر ہے۔

(مدینہ)

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ پریزیڈنٹ کا بیان

پونا ۲۹ مارچ۔ مسٹر جناح نے ہندوستان کی تقسیم کا جو مطالبہ کیا ہے وہ انتہائی لغو ہے ہندوؤں اور برطانوی حکومت کو چاہیئے کہ اس مطالبہ کو پوری قوت کے ساتھ دبا دیا جائے۔ اس مطالبہ کی نوعیت نہ صرف خلاف قومیت اور خلاف جمہوریت ہے بلکہ اس میں آیندہ کے لئے خانہ جنگی کے امکانات موجود ہیں۔ اگر مسٹر جناح اپنی آیندہ تقریر میں پورے ہندوستان پر مسلم راج قایم کرنے کی تجویز پیش کریں تو کم از کم مجھے تو ذاتی طور پر کوئی تعجب نہیں ہوگا۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر ایل بی بھوپٹکر ورکنگ پریزیڈنٹ ہندو مہاسبھا نے مسلم لیگ کی پاکستانی اسکیم پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائے۔

مسٹر بھوپٹکر نے مزید فرمایا کہ مسلم لیگ کے لاہور سیشن میں مسٹر جناح نے جو صدارتی تقریر کی ہے میرے خیال میں وہ اس پالیسی کا نتیجہ ہے جو گذشتہ چند سال اور بالخصوص ۱۹۱۸ء کے بعد سے انڈین نیشنل کانگریس اور برطانی حکومت نے مشترکہ طور پر اختیار کی ہے ان دونوں پارٹیوں نے مسلمانوں کو ان کی روایات استحقاق سے زیادہ اہمیت دے دی ہے۔

مسٹر بھوپٹکر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ مسٹر جناح کی پاکستانی اسکیم کے بارے میں ہندوستان کی دوسری سیاسی جماعتیں کچھ رویہ کیوں نہ اختیار کریں لیکن ہندو مہاسبھا اسے کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کر سکتی اور وہ اس کی پوری طاقت سے مخالفت کرنے کا مضبوط ارادہ کر چکی ہے۔

جرمنی اور ہالینڈ کی سرحد کھل گئی

ایمسٹرڈم ۲۹ مارچ۔ جرمنی نے ہالینڈ کے ساتھ ملی ہوئی سرحد کا کچھ حصہ کھولدیا ہے جو کہ دس روز ہوئے بند کر دیا گیا تھا۔ آج تک تاروں کی باڑھ لگی ہوئی تھی اور آمد و رفت بالکل بند تھی۔ اب روزانہ ۱۰ بجے گھنٹے تک آمد و رفت جاری رہے گی۔

پراونشل کانگریس کمیٹی کا اہم فیصلہ

الہ آباد ۳ اپریل۔ آج یہاں لیڈروں کے رٹننگ کیمپ میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس کے مطابق یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹو کونسل کو مہاتما گاندھی کی تازہ ترین ہدایتوں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سرکلر کے مطابق سپریم ستیاگرہ کونسل میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس سپریم ستیاگرہ کونسل کا کام یہ ہوگا کہ وہ صوبہ کو مہاتما گاندھی کی ہدایتوں کے مطابق ستیاگرہ کے لئے تیار کرے۔ تمام ضلع سنٹرل سٹی اور ٹاؤن کانگریس کمیٹیاں بطور ستیاگرہ کمیٹیاں کام کرینگی۔ انہیں سے ہر ایک کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ سرگرم اور خاموش ستیاگرہیوں کے رجسٹر کھول لیں اور ہر پکھواڑہ اپنی اپنی رپورٹ پراونشل کانگریس کمیٹی کے دفتر میں بھیجیں اور اس میں تمام حال لکھیں جو انہوں نے ستیاگرہ کی تیاری کے لئے اور تعمیری پروگرام کے سلسلہ میں کیا ہے۔ رزولیوشن میں مزید لکھا ہے کہ کونسل کو توقع ہے کہ ضلع سنٹرل سٹی اور ٹاؤن کانگریس کمیٹیوں کے وہ موجودہ ممبران جو کسی وجہ سے سرگرم ستیہ گرہیوں میں اپنا نام درج کرانے سے معذور ہوں وہ علیحدہ ہو جائیں تاکہ وہ لوگ جو بوجھ کو اٹھانے کے لئے زیادہ تیار ہوں وہ ان کی جگہ لے لیں۔

تمام کوششوں کو یکجا کرنے کے لئے نئی ضلع سنٹرل سٹی اور ٹاؤن کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کرائے گئے ہیں اور موجودہ کانگریس کمیٹیاں کام کرتی رہیں گی۔

چرخہ اور کھادی کے پروگرام کو تقویت پہنچانے کے لئے کونسل گاندھی آشرم میرٹھ سے انتظام کر رہی ہے کہ وہ چرخہ کاتنا سکھانے میں امداد کرے اور چرخہ تکلی وغیرہ سامان سپلائی کرے۔ مسٹر وی۔ این شرما کو کونسل کی طرف سے اس کام کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور تمام کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کیگئی ہے کہ وہ مسٹر شرما اور گاندھی آشرم کے ساتھ تعاون کریں۔ تمام کانگریسیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندرونی اختلافات بھلا دیں اور ایک ہو جائیں۔ اس دفعہ جو قومی ہفتہ منایا جائے۔ اس میں سرگرم اور خاموش ستیاگرہیوں کی فہرست تیار کی جائیں۔ یہ قرارداد بتے ہوئے کہ ستیاگرہ لابدی ہے کونسل نے اعلان کیا ہے کہ رامگڑھ میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے اور کسی کانگریسمین کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو ہندوستان کی شان کے خلاف ہو۔ کونسل کا اجلاس پچھلے تین روز سے ٹرنیگ کیمپ میں ہو رہا تھا۔ آج آخری روز مولانا ابوالکلام آزاد سہ گھنٹہ تک موجود رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کونسل ایک بڑی رقم گا...

امریکہ سے اتحادیوں کو ہوائی جہازوں کی سپلائی

واشنگٹن ۲۹ مارچ۔ بریگیڈیر جنرل مارشل چیف آف سٹاف نے انکشاف کیا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۴۱ء تک ریاستہائے امریکہ کی فوج کو ۵۵۰۰ ہوائی جہازوں سے مسلح کرنے کی اسکیم دو یا تین سال کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے کیونکہ اتحادیوں کو ہوائی جہاز سپلائی کرنے ہیں۔

یوپی کا بجٹ ایک نظر میں

آمدنی	۱۳۵۸۳۵۷۳۸	روپیہ
خرچ	۱۳۵ ۸۱۳۶۰۳	"
رقم فاضل	۲۲۱۳۵	"

اگر آپ

بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات و تمباکو خوردنی مشکی زعفرانی نقرئی وغیرہ کے طلبگار ہوں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں

پتہ

شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر پوسٹ بکس نمبر ۴ قنوج

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

غیر فانی محبت

از جناب احسان بن دانش

محبت ہر طرف ہے کارفرما بزمِ عالم میں ستاروں میں گھٹا میں کہکشاں میں گل میں شبنم میں
محبت کی ضیاء سے چاند کا مکھڑا ہے تابندہ محبت سے عذارِ مہرِ عالمتاب رخشندہ
محبت کی چمک ہے چرخ کے سیمیں ستاروں میں محبت کی تڑپ ہے تلملاتے برق پاروں میں
محبت کی خموشی کے ہیں سکے کوہساروں پر محبت گنگناتی ہے روپہلی آبشاروں پر
محبت ہی کی بو آتی ہے کلیوں کے پسینے سے محبت ہی چھلکتی ہے فضا کے آبگینے سے
محبت سے نسیم جانفزا کی نبض چلتی ہے محبت شبنمی قالین پر کروٹ بدلتی ہے
محبت کی روانی ہے خرامِ جوئباری میں محبت پھول برساتی ہے فصلِ نوبہاری میں
محبت بن کے آیا ہے خدا خود شکلِ انساں میں محبت کعبہ و بتخانہ کی شمعِ فروزاں میں
محبت فلسفی کے فکر میں پیغامِ بیداری محبت لشکری کی روح میں آثارِ سالاری
محبت گلرخوں میں حسن بن کر جلوہ آرا ہے محبت ہی نے قیس و کوہکن کا روپ دھارا ہے
محبت گر نہ ہو تو زندگی بے نور ہو جائے محبت ہو تو ہر ذرہ دماغِ طور ہو جائے
محبت روح کا مذہب ہے ایماں ہے نگاہوں کا محبت مدعا پچھلے پہر کی سرد آہوں کا
محبت جادۂ راہِ وفا سے ہٹ نہیں سکتی محبت ضربتِ تیغِ فنا سے کٹ نہیں سکتی
محبت کو سکوں ملتا ہے اکثر اضطرابوں میں محبت کھولتی ہے آنکھ بے تعبیر خوابوں میں

محبت غازیوں کے ولولے میں لہر کھاتی ہے محبت برچھیوں کے ساز پر تانیں اڑاتی ہے
محبت ناچتی ہے جنگ کی خونیں زمینوں پر محبت روکتی ہے گولیاں بڑھ بڑھ کے سینوں پر
محبت کشتیٔ جاں موت کے دھارے پہ لاتی ہے محبت خنجروں کے بادلوں میں مسکراتی ہے
محبت ناز فرماتی ہے توپوں کے دھماکوں میں محبت رنگ بھرتی ہے قضا کے سادہ خاکوں میں
محبت سنسناتے تیر کھاتی ہے جبینوں پر محبت لوٹتی ہے خون کی پیاسی زمینوں پر
محبت کھیلتی ہے سورماؤں کی جوانی سے محبت کلیاں کرتی ہے تلواروں کے پانی سے
محبت زیرکوں کی روح کے بیکل شراروں میں محبت برچھوں میں بکتروں میں ذوالفقاروں میں
محبت شورشوں میں یورشوں میں داب شاہی میں محبت ہر شوں میں سوزشوں میں کج کلاہی میں
محبت کا ہے پہرا رات دن بابِ شہادت پر محبت پھول برساتی ہے اربابِ شہادت پر

محبت کو کوئی طاقت مسخر کر نہیں سکتی!!
محبت غیر فانی ہے محبت مر نہیں سکتی!!

دنیائے اسلام

قفقاز اور بحر اسود میں روسی افواج

ترکوں پر حملہ کرنا اپنی موت کو آپ دعوت دینا ہے

ترکی کو فی الحال روس سے کوئی خطرہ نہیں

سوویٹ روس نے بحر اسود اور بلاد قفقاز میں جو فوجی مظاہرے شروع کئے ہیں وہ ترکی اخبارات میں بحث و نظر کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ترکی اخبار "ینی صباح" لکھتا ہے کہ سوویٹ روس نے بحر اسود میں جو فوجی مظاہرے شروع کئے ہیں۔ ان سے ترکی کو کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ یہ مظاہرے قدیم دستور کے مطابق ہیں اور ان میں کوئی بات خلاف معمول نہیں ہے۔ روس کی یہ فوجی حرکت ترکوں کے لئے خدشے کا باعث نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سوویٹ روس کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ترکی افواج ضرورت کے وقت اپنی مدافعت کے طور طریق سے خوب واقف ہیں اور ان سے بلا وجہ مقابلہ کرنا اپنی موت کو آپ دعوت دینا ہے۔

یہی اخبار بلاد قفقاز میں روسی افواج کے اجتماع پر لکھتا ہے کہ اس وقت کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی ہے جس کی وجہ سے سوویٹ روس کو الزام دیا جا سکے۔ اس امر کو باور کرنے کے بھی وجوہ نہیں ہیں کہ سوویٹ روس اس جانب سے ترکی پر حملہ آور ہوگا۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ روسی افواج کی راہ میں ترکوں کی ایک جرار اور عظیم الشان فوج حائل ہے۔

اخبار "ینی صباح" لکھتا ہے کہ اس امر کی شاید کوئی بھی تصدیق نہیں کر سکتا کہ جرمنی کی ترغیب پر روس ہندوستان پر حملہ کریگا۔ کیونکہ ہندوستان پر حملہ کرنا روس کے لئے بیشمار مشکلات پیدا کر دے گا۔

ترکی اخبار "طان" لکھتا ہے کہ طاقتور ترکی کو ہر مقابلے پر فتح و کامیابی حاصل کرنے کے ڈھنگ خوب آتے ہیں اور اسے معلوم ہے کہ تجاوز کرنیوالوں کو کس طرح سزا دینی چاہیئے۔

"الشرق العربی" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مشرق قریب میں یہ شعور پیدا ہو گیا ہے کہ اسے روس اور جرمنی کے مقابلے میں کس طرح متحد رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مشرق قریب کی حالت بلقان سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ ڈکٹیٹروں کے اغراض مشرق پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ نہ صرف حلفاء کے لئے مشکلات پیدا کر دینا چاہتے ہیں بلکہ ان کا ارادہ ہے کہ مصر کی روئی پر موصل اور خلیج فارس کے تیل پر فرات کے گندم پر اور افغانستان کی کھال اور اون پر قبضہ جمائیں۔

بین الاقوامی عدالت کے ججوں کا انتخاب

حکومت مصر کے وزیر خارجہ نے ۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو سکریٹری جنرل مجلس اقوام کے نام حسب ذیل خط بھیجا تھا۔ اسی مضمون کا ایک خط عراق کے وزیر خارجہ کی طرف سے بھی موصول ہوا تھا۔

"بین الاقوامی انصاف کی مستقل عدالت عالیہ انتخابات کے موقع پر مصر نیز ترکی ایران اور عراق مجلس اقوام کے ارکان کی توجہ آئین عدالت مذکور کے قاعدہ نمبر ۹ کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جس کی رو سے ہر انتخاب کے موقع پر رائے دہندگان اس امر کا خیال رکھیں کہ جن اصحاب کا تقرر ہو ان کی جماعت بہ حیثیت مجموعی دنیا کی خاص خاص تہذیبوں اور قانونی نظام کی نمائندگی کرتی ہو۔

بلاشبہ اسلامی تہذیب کا شمار اپنے شاندار ماضی اور موجودہ وسیع اثرات کی بنا پر دنیا کی خاص تہذیبوں میں ہے۔ اس کے علاوہ شریعت اسلامی جس کی رو سے دنیا کے ایک بڑے حصہ کے لوگوں پر حکومت کی جاتی ہے ایک ممتاز اور آزاد ضابطۂ عدالت ہے جس کے اپنے ذاتی مخارج ہیں اور جس کی خاص ہیئت اور تصورات ہیں۔

لہٰذا مستقل عدالت عالیہ میں آئین عدالت کے قاعدہ نمبر ۹ کی تعمیل میں ایک ایسا ماہر قانون بھی شامل ہونا چاہیئے جو اسلامی تہذیب و شریعت کی نمائندگی کرتا ہو۔

سنہ ۱۹۳۰ء کے عام انتخابات کے موقع پر اس امر پر کیوں زور نہیں دیا گیا اس کی وجہ بلاشبہ یہ ہے کہ اس وقت کئی اسلامی ممالک مجلس اقوام میں شامل نہیں تھے۔ لیکن سنہ ۱۹۳۰ء سے ترکی۔ عراق اور مصر کے شامل ہو جانے کی وجہ سے مسلم ارکان کی مجلس اقوام کے اندر ایک خاص حیثیت ہے۔ اور مسلمانوں کی آبادی اور ان کے مفاد کے پیش نظر بین الاقوامی انصاف کی مستقل عدالت عالیہ کے ارکان کے تقرر کے سلسلے میں مجلس اقوام کے ارکان انکی اہمیت کی طرف سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔

لہٰذا ہماری تجویز یہ ہے کہ مندرجہ بالا عرضداشت مجلس اقوام کے ارکان کے علم میں لائی جائے۔

مجلس اقوام کی اسمبلی اور کونسل کے اجلاس ملتوی ہو جانے کی وجہ سے ابھی ججوں کا انتخاب عمل میں نہیں آیا ہے۔

وزیر اعظم ترکی کی تقریر

بیروت (بذریعہ ڈاک) ڈاکٹر رفیق سیدام وزیر اعظم ترکی نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ اگر ترکوں کو جنگ میں شامل ہونیکی ضرورت پیش آئی تو وہ محض اپنے مفاد کی خاطر شریک ہونگے ترکی کو حکومت جنگ کو اس وقت لبیک کہے گی جب اس کی ہستی معرض خطر میں پڑ جائے گی اور اس پر کسی جانب سے حملہ ہوگا۔ یہ بھی اعلان کیا تھا کہ گذشتہ ۶ ماہ کے عرصہ میں ترکی اور روس کے معاملہ میں حکومت نے کوئی پالیسی اختیار نہیں کی ہے۔

اس تقریر پر جرمنی میں مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جرمنی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ کچھ روز سے یہ خبر اڑائی جا رہی تھی کہ روس اور ترکی کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں مگر ترکی وزیر اعظم کے بیان سے ایسے لوگوں کو یقیناً مایوسی ہوئی ہو گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے　زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۵

نازی بربریت کے تازہ شکار

پھر ایک بار نازی بربریت کے ہولناک مظاہرہ نے دنیا کو ہیجان میں ڈال دیا۔ ڈنمارک اور ناروے تہذیب و امن کی بہترین روایتوں کے علمبردار دو مزید ملک جنھوں نے آج تک کسی کو نہیں ستایا نازی حملوں کا شکار ہوگئے۔ نازیوں کے فولادی پاؤں نے برقی رفتار سے ڈنمارک کی آزادی کو روند ڈالا اور اب یہ پاؤں ناروے کے سینہ پر پہونچ گیا ہے۔ اگر اتحادی امداد کا سہارا نہ ہوتا تو شاید اب تک یہ خبر آچکی ہوتی کہ ڈنمارک کی طرح ناروے بھی جرمنوں کی مکمل "حفاظت میں" پہونچ گیا ہمیش آسٹریا۔ زیکوسلواکیا۔ البانیہ۔ پولینڈ اور فن لینڈ کے بعد ڈنمارک اور ناروے کی باری آپہونچی۔ لیتھونیا، استھونیا اور لٹویا ابھی برائے نام باقی ہیں، یہ تمام چھوٹی چھوٹی قومیں یکے بعد دیگرے تین ڈکٹیٹروں کے خونریز تشدد یا "بلا خون تشدد" کی نذر ہوچکی ہیں اور یہ تشدد اپنی پوری ہولناکی کے ساتھ برابر جاری ہے اس تشدد کی موجودگی میں ہالینڈ، بلجیم اور سوئٹزرلینڈ یا بلقان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں کب تک اپنی خیر منا سکتی ہیں۔ اتحادی جمہوریتوں کو دنیا کے آئندہ نقشہ کا علم نہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈکٹیٹروں نے اس نقشہ کا خاکہ تیار کرلیا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اسمیں رنگ بھر رہے ہیں۔ کچھ معلوم نہیں کہ اس نقشہ کی آخری شکل کیا ہوگی مگر یہ آسانی سے کہا جاسکتا ہو کہ تشدد کے راج میں کمزوروں کی ہستی محفوظ نہیں ہے کیونکہ کمزوروں کا تشدد زبردستوں کے تشدد پر سبقت نہیں لیجا سکتا۔ دوسرے لفظوں میں جو قومیں چھوٹی کمزور یا غیر مسلح ہیں ان کی نجات کی امید اگر ہے تو تشدد میں نہیں بلکہ "اہنسا" میں ہے جو مادی اور جسمانی کمزوری کو بھی طاقت میں بدل دینے کا اثر رکھتی ہے۔"

ناروے اور ڈنمارک پر حملہ کا جرمن ہائی کمانڈ نے یہ سبب بتایا ہے کہ ان دونوں ملکوں پر اتحادیوں کے حملہ کا خطرہ تھا۔ اسی لئے نازیوں نے اپنے حملہ کو "حفاظت" کا نام دیا ہے ناروے کو جرمنی کا راستہ روکنے کے لئے اتحادیوں نے سرنگیں بچھائی تھیں۔ ناروے پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی اس واقعہ کی آڑ لے سکتا ہے حالانکہ ایک ملک کی غیر جانبداری کی اصطلاحی خلاف ورزی کرنے اور اسپر فوجی چڑھائی کر دینے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مگر ڈنمارک پر جرمن چڑھائی کا کیا سبب پیش کیا جاسکتا ہے؟ یہ کہہ کر دنیا کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکی جاسکتی کہ برطانیہ اور فرانس ڈنمارک پر حملہ کرنیکی تدبیریں کر رہے تھے انھوں نے ڈنمارک کی غیر جانبداری کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ ناروے کا قصور تو یہ تھا کہ وہ جرمنی کے لئے اہم سامان کی سپلائی کا مرکز ہے اور شمالی سمندر پر اقتدار حاصل کرنے کی کنجی ہے اور ڈنمارک کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ نازی فوج کے راستہ میں واقع تھا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ناروے کے سمندروں میں برطانی سرنگیں بچھنے کے بعد چند گھنٹہ کے اندر جرمن فوجیں ڈنمارک سے ناروے تک نہیں چھا سکتی تھیں۔ ناروے کا سمندری ساحل ایک ہزار میل کے قریب ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ کے دعوے کے مطابق جرمن فوجیں بندرگاہ ناروک تک پر جو کہ ناروے کے شمالی سرے پر واقع ہے پھیل گئی ہیں کیا چند گھنٹہ میں اتنی زبردست فوجی نقل و حرکت ہونا اور وہ بھی اس منظم ڈھنگ سے کہ دو ملکوں پر قبضہ کرلیا جائے سمجھ میں آسکتا ہے؟ زیادہ حیرت کی بات یہ ہے سرنگیں بچھانے کے بعد برطانی جنگی جہاز ۴۸ گھنٹہ تک پہرہ دینے کے لئے ناروے کے سمندروں میں موجود تھے اور یہ ۴۸ گھنٹہ ناروے پر جرمن حملہ سے پہلے ختم نہ ہونے پائے تھے۔ کیا اس کا یہ مطلب سمجھا جائے کہ برطانوی جنگی جہاز جرمن فوجوں کی نقل و حرکت سے بے خبر رہے یا اُسے نہ روک سکے۔ دونوں باتیں سمجھ میں نہیں آتیں واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرنگیں بچھنے سے پہلے ہی جرمنی نے ناروے پر حملہ کرنے کی ٹھان لی تھی اور جرمنی فوجیں ڈنمارک کو روندتی ہوئی ناروے پہونچ چکی ہونگی۔ اگر ایسا تھا تو بھی اس سے اتحادیوں کی فوجی چستی اور ہوشیاری پر اچھی روشنی نہیں پڑتی۔ یہ تو اچھا ہے کہ ناروے کی حفاظت اور خود اپنی آئندہ حفاظت کی خاطر اتحادیوں نے جرمنی کے خلاف ناروے کی مدد کرنے کی ٹھان لی ہے اس سلسلہ میں مسٹر چیمبرلین کے اعلان سے زیادہ اسبات پر اطمینان کا اظہار کیا جائے گا کہ اتحادی بیڑہ فوج کی بڑی تعداد لے کر ناروے کو روانہ ہوچکا ہے۔ سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا کی یہ تنبیہ صحیح ثابت ہو رہی ہے کہ روس کے خلاف فن لینڈ کو اصطلاحی رکاوٹوں کی وجہ سے مدد نہ پہنچائی گئی تو خطرہ ہمارے دروازہ پر آجائے گا ناروے کی شکست بلاشبہ خطرہ کو برطانیہ کے دروازہ پر پہنچا دے گی۔

بالآخر ناروے کے سمندروں میں اتحادیوں اور جرمنی کے درمیان مورچہ لگ گیا۔ اس کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہو ہٹلر کو یہ محسوس کرنا پڑیگا کہ ناروے ڈنمارک کی طرح تر نوالہ نہیں ہے دونوں ہی ملکوں پر جرمن حملہ اچانک اور منظم تھا مگر ڈنمارک جرمنی سے ملا ہوا ہے اور اسکی پوزیشن ایسی ہے کہ جرمنی ہر وقت بلاتکلف اسپر قبضہ جما سکتا تھا۔ ناروے پر حملہ کرنا جس قدر آسان تھا قبضہ جمانا اتنا آسان نہیں کیونکہ ناروے اور جرمنی کے درمیان فوج اور سامان کی آمد و رفت کا سلسلہ قایم رکھنا ایسی صورت میں جبکہ مقابلہ نہ صرف ناروے بلکہ طاقتور اتحادیوں سے ہو بہت مشکل ہو۔ سمندری لڑائی کے جو حالات اب تک آئے ہیں اُن سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ اتحادی بیڑے نے اتحادیوں کی بحری طاقت کی برتری کی روایت قائم رکھی ہے۔ مگر اتحادیوں کو جو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے وہ یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ جرمنی کی بحری طاقت بھی جس کے ساتھ ہوائی طاقت بھی کام کرتی ہے اتنی حقیر نہیں ہو جیسی کہ اب تک ظاہر کی جاتی رہی ہو۔

فتح و شکست کا آخری فیصلہ

"اخبار نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار مقیم پیرس سے اوٹو سٹریسر نے کہا کہ یہ جنگ ہٹلر کے لئے موت کی لڑائی بنائی جاسکتی ہے! جو نامہ نگار نازیوں کے تازہ حملہ کے متعلق رائے لینے گیا تھا جب اس نے سٹریسر کو یہ خبر سنائی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

مسٹر سٹریسر نے شمال مغربی یورپ کے نقشہ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب اتحادیوں کے لئے وہ موقع ہاتھ آگیا ہے جس کے لئے وہ عرصہ سے خواہشمند تھے۔ اب لومڑی اپنے بل سے باہر آگئی ہے، اب اس کے شکار کرنے کا وقت ہے۔ سٹریسر نے کہا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ہٹلر نے ناروے اور سویڈن پر حملہ کرنے کی عرصہ سے اسکیم تیار کر رکھی تھی۔ اس کے لئے ناروے کا ساحل بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جب سے اس نے ہالینڈ پر حملہ کرنے کی اسکیم ترک کی تھی وہ ناروے پر حملہ کرنے کی فکر میں تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ نازیوں نے ڈنمارک اور ناروے کے ساحل کے علاوہ جنوبی سویڈن پر کیوں حملہ نہیں کیا۔ سٹریسر نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ایک تو اس کی وجہ یہ تھی کہ سویڈن کی فوج ڈنمارک اور ناروے کی فوج کے مقابلہ میں زیادہ بڑی اور بہتر طریقہ پر مسلح ہے۔ دوئم ناروے میں کاروائی کرنا بڑا ضروری تھا لیکن ان تمام باتوں کے علاوہ میرا سب سے بڑا شبہ یہ ہے کہ سویڈن پر حملہ کرنے سے پہلے ہٹلر روس کے تعاون کا انتظار کر رہا ہے۔ عنقریب یا دیر سے اگر ہٹلر ناروے کے ساحل پر اپنی فوجیں قایم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تو میرا خیال ہے کہ سویڈن پر نازی اور روسی فوجیں دونوں حملہ کریں گی۔ ناروے کے بندرگاہوں پر فوجوں کو اسوقت تک رکنا پڑے گا۔ جب تک کہ سویڈن کو اچھی طرح شکست نہ دیدی جائے اتحادیوں کو اس مہم سے پہلے کوئی کاروائی کرنا چاہیئے۔ ہٹلر اب کھلے میدان میں آنے پر مجبور ہوگیا ہے اور اس نے سب سے بڑے داؤ پر اپنے مستقبل کی بازی لگادی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہوگیا تو اتحادی لڑائی میں ہار جائینگے۔ اس کے برعکس اگر ہٹلر ہار گیا تو اسکو ناروے کے ساحل سے ہوگا دبا گیا تو ہٹلر کے لئے یہ موت کی لڑائی ثابت ہوگی۔

ہے پبلک کی آسانی اور سہولت کے خیال سے چھوٹے ڈبے مندرجہ ذیل قیمت کے رکھے گئے ہیں۔

۲ پونڈ	۵ پونڈ	۱۰ پونڈ
۱۳ /۱۰	۵/ ۱	۱۲

لاری پر نمونہ کے لئے آدھے پونڈ کے ڈبے بھی ہیں جنکی قیمت صرف ۳ ہے۔

یہ لاری ۱۲ اپریل سے لکھنؤ گئی ہے ہم پبلک سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ڈالڈا بناسپتی سے کافی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

۵ مارچ سنہ کو بعد نماز فجر فاروق نگر میں اتحاد ملت کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جسمیں سر ممتاز احمد لاری مسلم لیگ کے نائب صدر کے لئے قرآن کریم کلمہ شریف درود شریف پڑھ کر مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ آخر میں مرحوم کے اعزا سے دلی ہمدردی کی گئی اور ۱۰ بجے دن قصبہ جاجمؤ میں حضرت مخدوم شاہ اعلیٰ صاحب کے عرس میں اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ لگایا گیا جہاں شاہ صاحب جنرل مجد علی و محمد ابراہیم صاحب لفارمی کی سرکردگی میں، اپریل سنہ ۶ کو بہرگاہی کے جہلم میں داؤد (باقی)

آئینۂ کانپور

غلط افواہ

۱۱ اپریل کو نسیم آباد (سیسامئو) میں جے کے جوٹ مل کے کام کرنے والوں کے دو پارٹیوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا اور اس میں خشت باری ہوئی جس کی وجہ سے موقع کا کانسٹبل مسمی عزیز اللہ بھی زخمی ہوگیا، بس اس خبر کو بعض بدمعاشوں نے تقریباً ۸ بجے رات کو مسٹن روڈ پر اس طور پر مشتہر کیا کہ نسیم آباد میں ہندو مسلم جھگڑا ہوگیا، اس خبر کے مشتہر ہوتے ہی مسٹن روڈ، چوک، صرافہ، اور مول گنج کی دکانیں بند ہونا شروع ہوگئیں اور راہ گیروں میں ایک بھگدڑ سی مچ گئی۔ مگر فوراً ہی مسٹر ہانڈو کوتوال شہر نے موقع پر پہونچکر تقریباً ۷۰ آدمیوں کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت گرفتار کرلیا اور ایک پولیس لاری کے ذریعہ یہ مشتہر کرایا کہ نسیم آباد میں ہندو مسلم جھگڑے کی خبر بالکل غلط ہے اور شہر میں بالکل امن و اماں ہے۔

بہر حال خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شہر میں اس افواہ کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا اور شہر میں بالکل امن و امان رہا۔

جن غنڈوں نے یہ جھوٹی افواہ مشتہر کرکے شہر میں بدامنی پیدا کرنی چاہی تھی۔ وہ حقیقت میں شہر کے بدترین دشمن ہیں۔ اور ہر ایک شہری کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس قسم کے شہر کے بدترین دشمنوں کے متعلق پولیس کو اطلاع دیدیں تاکہ انکی اس دشمنی سے شہر کو نجات حاصل ہوسکے۔

مسلم لیگ کا قضیہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ سٹی مسلم لیگ کے عہدیداران کے انتخاب میں چونکہ دو پارٹیوں میں زبردست اختلاف رائے تھا اس لئے پراونشل مسلم لیگ نے مسٹر سبحان اللہ ایم۔ ایل اے آف گورکھپور کو اس قضیہ کے طے کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور انہوں نے دونوں پارٹیوں کی رائے سے یہ طے کیا تھا کہ بجائے الکشن کے وہ دونوں پارٹیوں کی امیدواروں میں سے موزوں امیدواروں کو نامزد کردیں گے مگر بعد کو مسٹر سبحان اللہ نے شاید اس نامزدگی کو مناسب نہیں سمجھا اور یہ طے کیا کہ ۱۰ اپریل کو الکشن ہو، مگر چونکہ وہ اس تاریخ کو نہیں آسکتے تھے اس لئے انھوں نے پراونشل لیگ کو لکھ دیا اور پراونشل لیگ کی طرف سے مولانا کرم علی صاحب کو اس الکشن کرانے کے لئے بھیجا گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیز صاحب کے پارٹی یہ کہتی تھی کہ چونکہ ممبر انکو اطلاع بہت مختصر وقت میں مل سکی ہے اسلئے آج الکشن نہ ہونا چاہیئے اور غالباً مولانا حسرت موہانی بھی اس کی تائید میں تھے۔ بہر حال چونکہ ۱۶۴ ممبران میں ۱۳۰ ممبران آگئے تھے اسلئے مولانا کرم علی صاحب نے اس عذر کو معقول نہیں سمجھا اور الکشن کرانے کے لئے انہوں نے حکم دیدیا۔

اس پر کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگ مولانا کرم علی کے ساتھ سخت بدکلامی کے ساتھ پیش آئے اور اس سے بھی آگے نوبت آنے والی تھی کہ مولانا نے موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے الکشن کی کارروائی کو موقوف کردیا اور اس کی اطلاع پراونشل کو کردی۔

قومی ہفتہ

جلیانوالہ باغ کے خونیں واقع کی یادگار ۲۰ سال سے ہر سال ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک منائی جاتی ہے چنانچہ امسال بھی سٹی کانگرس کمیٹی کی طرف سے قومی ہفتہ کو ۶ اپریل سے منایا جا رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۱۳ اپریل ہے۔

جسمیں ۶ و ۷ اپریل کو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ شہر میں قومی ہفتہ کی اہمیت اور سستیہ گرہی سپاہیوں کی بھرتی کا اعلان کیا گیا۔

۸ اپریل کو اچھوتوں کی بستی میں کانگرس کا پیغام سنایا گیا۔ ۹ اپریل کو ہر محلہ میں کانگرس کے نئے ممبران بھرتی کئے گئے۔ ۱۰ اپریل کو سینا گرہ کے سپاہی بھرتی کئے۔ ۱۱ اپریل کو صبح ۸ بجے تلک ہال میں چرخہ کا دنگل کیا گیا۔ ۱۲ اپریل ۶ بجے شام کو کھدر پہننے والوں کا جلسہ تلک ہال میں ہوگا اور ۱۳ اپریل ۶ بجے شام کو خوردمحل پارک میں (شردھانند پارک) عام جلسہ ہوگا۔

مزدور لیڈروں کے مقدمات

مسٹر عوض علی جنرل سکریٹری ٹھیلا والا یونین دفعہ ۱۲۴ الف یعنی باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں ماخوذ ہیں اور آپ کے مقدمہ کی کارروائی رائے بہادر مسٹر ان۔ ان چکرورتی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہو رہی ہے۔

مسٹر ارجن اروڑا پروپگنڈا سکریٹری مزدور سبھا دفعہ ۱۲۴ الف یعنی باغیانہ تقریر کے الزام میں ماخوذ ہیں اور آپ کے مقدمہ کی کاروائی بھی عدالت متذکرہ بالا میں ہو رہی ہے۔

مسٹر ایس۔ ایس یوسف۔ پریسیڈنٹ کانپور مزدور سبھا زیر دفعہ ۱۰۸ باغیانہ تقریر کے الزام میں ماخوذ ہیں اور انکے خلاف رائے صاحب رما کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔

مسٹر راجہ رام شاستری ایم ایل۔ اے۔ کے خلاف زیر دفعہ ۱۱۸ جو مقدمہ رائے صاحب جگراج بہاری ماتھر کی صدارت میں چل رہا تھا اب وہ وہاں سے منتقل ہوکر رائے صاحب ما کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں آگیا ہے۔

ڈالڈا بناسپتی

ہندوستان بناسپتی مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹیڈ بمبئی نے ڈالڈا بناسپتی یعنی نباتاتی گھی تیار کیا ہے جس کے متعلق دعوے کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کے تمام نباتاتی گھی سے ہر ایک حیثیت سے بہتر ہے اور ڈالڈا بناسپتی سے جو سامان تیار کیا جاتا ہے وہ کسی صورت میں بھی اصلی گھی کے ذائقہ خوشبو اور فائدہ سے کم نہیں ہوتا ہے۔

کمپنی مذکور کی ایک لاری سارے ہندوستان کے دورہ کے لئے نکلی ہے تاکہ لوگوں کے سامنے سامان تیار کرکے انکو ذائقہ چکھایا جائے۔ اور اس کی خوبیوں سے عوام کو مطلع کیا جائے چنانچہ وہ لاری آجکل یو۔ پی کا دورہ کر رہی ہے اور گذشتہ ہفتہ کانپور بھی آئی تھی اور تقریباً ایک ہفتہ لاری نے "ڈالڈا بناسپتی" کا زبردست پروپگنڈا کیا اور لاری میں پبلک کے سامنے پوریاں کچوریاں اور مٹھائی وغیرہ تیار کرکے لوگوں کو اس کا ذائقہ چکھایا گیا لوگوں کا بیان ہے کہ حقیقتاً ڈالڈا بناسپتی سے تیار کی ہوئی چیزوں کا ذائقہ نہایت خوشگوار ہے۔ اور اس کی تیار کی ہوئی چیزیں کسی صورت میں بھی اصلی گھی کے ذائقہ خوشبو وغیرہ سے کم نہیں ہیں۔

عام طور پر لوگ یہ خیال کر رہے ہیں کہ ہندوستان بناسپتی مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹیڈ بمبئی نے ڈالڈا بناسپتی تیار کرکے اس غریب ملک کی ایک بہت بڑی اقتصادی خدمت ادا کی ہے کہ اس نے ایک ایسا بناسپتی گھی تیار کردیا ہے۔ جو کہ ذائقہ خوشبو اور فائدہ کے لحاظ سے تو اصلی گھی کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت کے لحاظ سے ایک تہائی یعنی ایک روپیہ کے بجائے صرف چھ آنہ

کمپنی مذکور نے اس خیال سے کہ کہیں لوگ ملاوٹ نہ کرنے لگیں صرف مہر بند ڈبوں میں ڈالڈا بناسپتی کے فروخت کا انتظام کیا (باقی)

سبد گل

یورپ و امریکہ کی جدت آفرینی کے قربان جائیے کہ یہاں کی جدت پسند طبیعتیں روزانہ نئے نئے گل کھلا رہی ہیں۔ چنانچہ تازہ ترین اطلاع ہے کہ یورپ امریکہ میں فن رقص، فن موسیقی کی طرح کچھ جدید فنون بھی دریافت ہوئے ہیں جنمیں فن بوسہ بازی اور فن زناکاری کو آجکل بہت زیادہ ترقی دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

فن بوسہ بازی نے یورپ امریکہ میں کسقدر ترقی کرلی ہے اس کا اندازہ اس سے فرمالیجئے کہ ان ممالک کے ماہرین فن نے بوسہ کی ۱۵۴ قسمیں دریافت کی ہیں اور سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے تلوے تک کا بوسہ لینے کے نہایت ہی سائنٹیفک طریقے ایجاد فرما دیئے ہیں۔ چنانچہ آجکل یورپ امریکہ میں جو لوگ بوسے لیتے ہیں وہ قاعدہ میں اور دستورات بوسہ بازی کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اندھا دھند بوسے لینے شروع کردیئے۔ گویا ان ممالک میں بوسہ لینے کے لئے بھی باقاعدہ کسی بوسہ بازی کے کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بڑی بڑی ہوشیار استانیاں بوسہ بازی کی تعلیم دیتی ہیں۔

بوسہ بازی کے علاوہ فن زناکاری نے بھی باقاعدہ ایک آرٹ کی صورت اختیار کرلی ہے۔ چنانچہ بوڈاپسٹ کی اطلاع ہے کہ وہاں ایک ایسا مرکز پولیس نے دریافت کیا ہے جہاں کم عمر اور نوخیز لڑکیوں کو باقاعدہ سیاہکاری کی تعلیم دیجاتی ہے معلوم نہیں کہ اس تعلیم کا کورس کتنی مدت کا ہے اور یہ بھی پتہ نہیں کہ پہلی جماعت میں لڑکیوں کو کیا تعلیم دیجاتی ہے۔ اور جب یہ فارغ التحصیل ہوتی ہیں تو انکا امتحان کیونکر لیا جاتا ہے اور یہ انکو سند جو دیجاتی ہے اسمیں کیا لکھا ہوا ہوتا ہے، بہر حال دنیا بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ اور آگے بڑھنے کے بعد دنیا نے ہر گناہ کا نام آرٹ رکھ لیا ہے۔ لعنت ہے اس تہذیب اور ترقی پر۔

اس تہذیب ترقی کے نتائج کیا ہیں اس کا اندازہ امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کی ان مہ جبین لڑکیوں کے اعداد شمار سے لگا لیجئے جو نہایت آزادی کے ساتھ حسن فروشی کا بزنس کررہی ہیں امریکہ کے اخباروں کا بیان ہے کہ نئی تہذیب کی عنایت سے اس ایک شہر میں ایک لاکھ عورتیں ایسی آباد ہیں، جو سرٹیفائڈ پیشہ ور ہیں۔ اس ایک لاکھ کی تعداد میں وہ نوجوان لڑکیاں اور خوبصورت عورتیں شامل نہیں ہیں۔ جو بلا لائسنس لئے پرائیوٹ طور پر عصمت فروشی کرتی ہیں خیال ہے کہ انکی تعداد ایک لاکھ سے بھی کہیں زیادہ ہے یہ ہے جدید تہذیب کی برکت اور جدید تمدن کی نیرنگی خدا دنیا کو اس جدید تہذیب سے محفوظ ہی رکھے۔

نیویارک میں دن رات کسطرح عیش پرستی کا دور چلتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانے میں بھی امریکہ کے حسابدانوں نے کمال کردیا ہے انکا اندازہ ہے کہ ایک سال میں ۴ ارب، کروڑ ۵۴ لاکھ مرد نفس پرستی کے شکار ہوتے ہیں۔ گویا اس ایک شہر نے جو دنیا کا سب سے خوشحال شہر ہے۔ فن بدکاری میں تمام دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اگر ان لوگوں کی رفتار ترقی میں کمی نہ آئی تو نہ معلوم آئندہ اس دنیا کا ان جدید فنون کی بدولت کیا انجام ہوکر رہے گا۔

سینما کے بکنگ کلرک منہ پر لعو پسینہ ایک کرتے ہیں۔ اب اگر انکے سامنے بجائے اسکے کہ کوئی سادہ اور عام فہم پلاٹ رکھا جائے ایک پیچیدہ پلاٹ رکھا جاتا ہو معلوم نہیں ڈائرکٹر اس میں کیا بھلائی سمجھتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ ان پلاٹوں کی ایڈیٹنگ کو بھی پیچیدہ کرنیکی کوشش سے

ادب لطیف

کیا میں در اصل پاگل ہوں؟

از جناب رائے سنگھ دہتیہ بی، اے ناہری

جب رات کو چاند کی چاندنی رات کو پرسکوت فضاء میں سب پریم کی نیند سو جاتے ہیں۔ ساری کائنات سوتی ہے۔

بھونرے بھی پریم میں پاگل ہوکر سو جاتے ہیں، کوئل بھی دن بھر پریت کی تان الاپنے کے بعد چپ ہوکر سو رہتی ہے۔

پریم کا مارا پپیہا بھی پی پی کرکے پریم کی نیند سو رہتا ہے اس وقت میں اکیلا چپ چاپ کچھ سوچا کرتا ہوں، میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں تمہارے پریم کو پا سکوں گا؟

میں نے اکثر سنا ہے تم سب جگہ موجود ہو میرے دل میں بھی، لیکن کیا میں تمہیں اپنا سچا پریم نذر کرسکتا ہوں؟

جب تم ہی سب کچھ ہو تو اے مالک دوجہاں بتاؤ کیا میں تم کو پا سکتا ہوں؟ جواب دو! نہیں بولتے!! آخر جواب، تو دینا ہی چاہیئے میرے سوامی! تم نے سن تو لی ہوگی اپنے پریمی کے پریم بھرے دل کی پکار، پھر بھی تم جواب کیوں نہیں دیتے؟۔

جب کبھی چاند کی چاندنی رات کو تمہارے پریم میں پاگل ہوکر اور یہ سوچکر کہ شاید تم کو پا سکوں گا، میں اکیلا، دور گاؤں سے دور ان چھوٹی چھوٹی دو پہاڑیوں کے درمیان جھرنے کا صاف پانی ترنم ریز آواز سے بہہ رہا ہو اس دلکش فضا میں جہاں جھینگروں کی آواز کے سوائے فضاء بالکل خاموش ہوتی ہے۔

اکثر چلا جایا کرتا ہوں مجھ تنہا سے پریم کی یاد رہ رہ کر آتی ہے آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں یہ ہیں پریم کے انمول موتی، وہ انمول موتی جن کو میں تمہاری نذر کرنا چاہتا ہوں!۔

کیا تم اس ناچیز نذر کو قبول کروگے؟ میں اکثر ان خوبصورت پنکھڑیوں سے پوچھا کرتا ہوں۔

”اور کیا میں در اصل پاگل ہوں“۔

پھول ہنسنے لگتے ہیں غنچے مسکراتے ہیں اور چاند کھلکھلا اٹھتا ہے، گویا تمام کائنات جاگ اٹھتی ہے کتنی دلکش ہوتی ہے، وہ فضاء! میں بھول جاتا ہوں، اپنے آپ کو، اپنے پاگل پن کو، ساری دنیا کو، دنیا والوں کو۔

روپیہ پیسہ کے معاملہ میں میں نے دیکھا ہے کہ فضول خرچ شوہروں کی بیویاں شوہروں کی فضول خرچی کی بدولت بیحد تکالیف اٹھاتی ہیں اور منہ سے اف تک نہیں کرتیں گویا وہ دیدہ و دانستہ اپنے شوہروں کو گمراہ کررہی ہیں اور ان کو فضول خرچی کا عادی بنا رہی ہیں۔

حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس فضول خرچی کا جواب مردوں کو فضول خرچی ہی سے دیا جاتا اس کے بعد ان کو پتہ چلتا کہ فضول خرچی کس قدر تکلیف دہ چیز ہے؛ عورتوں میں ایثار و قربانی کا مادہ بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ وہ مردوں کی خاطر بڑی سے بڑی قربانیاں کرڈالتی ہیں اور یہ امید کرتی ہیں کہ مرد اس ایثار کی بنا پر ان کی قدر کریں گے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتیں کہ مرد یہ سمجھے ہوئے ہے کہ عورت کا ایثار کوئی ایثار نہیں بلکہ یہ عورت کا فرض ہے میرے نزدیک عورتوں کا بیجا ایثار مردوں کو گمراہ کردینے کے ہم معنی ہے۔

ہمکو چاہئے کہ ہر معاملہ میں سہولت کیساتھ کام لیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے شوہر کی نظر میں ذلیل رہیں اگر ہم اسکا تدارک نہیں کرسکتے تو ہم کو قیامت تک مردوں کی حماقتیں مردوں کی زیادتیاں اور مردوں کی سختیاں برداشت کرنی ہوں گی۔

عالم نسواں

مردوں کو عورتوں نے گمراہ کیا ہے!

ایک خاتون کے خیالات

مسز ہار دی جو اپنے مضامین کے لئے یوروپ میں کافی شہرت رکھتی ہیں ان کا عورتوں اور مردوں کے بارے میں ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون انگریزی زبان کے ایک زنانہ رسالے میں شائع ہوا ہے ہم اس مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں اس دلچسپ مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس تہذیب و ترقی کے دور میں عورتوں کے مردوں کے متعلق کیا خیالات ہیں۔

ایک دو نہیں بیشمار ایسی عورتوں سے میں ملی ہوں جن کو میں نے مردوں کی شکائتیں کرتے ہوئے پایا ہے۔

یوں تو تقریباً سب ہی عورتیں مردوں کی شکائتیں کیا کرتی ہیں لیکن بعض عورتوں نے تو مجھے یہاں تک بتایا ہے کہ ان کے شوہروں کو زدوکوب کرنا بھی کوئی گناہ نہیں خیال کرتے بلکہ وہ خود عورتوں پر شدید مظالم کرنا اپنا فرض اور ایک قسم کا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔

عورتوں کی اس بدنصیبی اور کمبختی پر بہت زیادہ غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ عورتوں کی اس بدبختی کی بڑی حد تک ذمہ دار خود عورتیں ہیں کیونکہ عورتوں نے مردوں کو اپنے اوپر اس قدر مسلط کرلیا ہے کہ عورتوں کی حیثیت خوبصورت غلاموں جیسی رہ گئی ہے اگر عورتوں نے مردوں کو اپنے اوپر مسلط نہ کیا ہوتا تو عورتوں کی حالت شاید اس قدر خراب نہ دکھائی دیتی۔

عورتوں کی سب سے بڑی غلطی تو یہ ہے کہ انھوں نے قولی و فعلی طور سے اور ہر چیز سے مردوں کو یہ یقین دلادیا ہے کہ مرد انسانی لحاظ عورتوں پر فوقیت رکھتے ہیں، حالانکہ مردوں کو کسی طرح بھی عورتوں پر فوقیت حاصل نہیں بلکہ ان کی حیثیت اکثر و بیشتر ان معاملات میں عورتوں سے کہیں زیادہ پست ہے، خود ہی غور فرمالیجئے کہ جب ہم اسی طرح مردوں کو مغرور بنا دیں گے تو وہ ہمارے ساتھ اگر ظالمانہ سلوک کرتے ہیں تو کیا تعجب ہے شوہروں کا تو ذکر ہی کیا ہے، اگر گھر کے کسی ملازم کو یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اس کے بغیر آقا کے گھر کا کام نہیں چل سکتا تو وہ نوکر اس قدر مغرور ہو جاتا ہے کہ اس کا وجود اچھی خاصی مصیبت بن جاتا ہے، اس سے اندازہ فرمایئے اگر مرد یہ محسوس کرنے لگیں کہ عورتوں کا کام ہمارے بغیر نہیں چل سکتا تو وہ عورتوں کے ساتھ کیا کچھ نہ کریں گے۔

در اصل بات یہ ہے کہ ہم نے بے حد محبت، ایثار، اور خدمت، سے مردوں کا دماغ خراب کردیا ہے اور ہماری ان خوبیوں سے مردوں کی جنس ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے میں یہ نہیں کہتی کہ عورتوں کو اپنی یہ شریفانہ خصوصیات ترک کردینی چاہئیں۔

لیکن اس کے ساتھ میں یہ ضرور کہوں گی کہ ہم کو شریفانہ خصوصیات کے استعمال میں احتیاط ضرور کرنی چاہئے۔

مردوں کا خاصہ ہے کہ وہ جا اور بے جا باتوں کا الزام عورتوں ہی کے سر رکھدیتے ہیں اور عورتیں ان الزامات کو صبر کے ساتھ برداشت کرلیتی ہیں، عورتوں کو چاہئے کہ بیجا الزامات کی ذمہ داری کبھی اپنے سر نہ لیں بلکہ مردوں کو بتادیں کہ وہ اس الزام تراشی کو خوب سمجھتی ہیں۔

بچوں کی دنیا

ملکی بچے اور نوجوانوں کی دنیا

پیارے بچو اور نوجوانو۔ تم مادر وطن کے لعل ہو جواہرات پر جلا دینے والے اور تراش خراش کر خوبصورت بنادینے والے جس طرح سے جواہرات کو قیمتی بنادیتے ہیں اور وہ جواہرات بادشاہوں کے تاج اور لباس کی زینت ہوا کرتے ہیں۔ اوسی طرح سے تم بھی اپنے اسکولوں اور کالجوں سے جلا پاکر اور تراش خراش سے صاف اور بے داغ ہوکر دنیا میں قیمتی زندگی لیکر داخل ہوتے ہو۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مادر وطن کے تم ایک زبردست سرمایہ ہو۔ تمہارے ہی ہاتھوں میں اپنے وطن کی قسمت کی باگ ہوگی۔ تم ہی وطن کی آزادی سے فائدہ اٹھاکر دنیا والوں کے لئے ایک ایسا اصول قایم کروگے۔ جس سے وطن کی خوش قسمتی۔ میل ملاپ۔ اور آپس کی محبت کا پرچار ہوگا۔ یہ بات تمہارے ہی اختیار کی ہوگی خواہ تم اور تمہارے وطن والے خوش اور آسودہ پرامن زندگی بسر کریں یا تمہارے طفیل سے وطن والوں کو بھوگ بھوگنا پڑے۔

تم ہندوستانی بچے ہو۔ ہندوستان کو تم پر ناز ہے۔ ہندوستان کی آنکھیں تمہارے پروان چڑھنے اور تمہاری بلندی دیکھنے کی منتظر ہیں۔ تمہارے بزرگوں نے اپنے اپنے نام اور اپنے کارنامے اسی ملک میں چھوڑے ہیں تمہیں بھی اپنے بزرگوں کی نقش قدم پر چلکر نام پیدا کرنا ہے۔ قبل اس کے کہ تم دوسروں کی باتوں پر بلا سوچے سمجھے قدم آگے بڑھاؤ تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے ضروری فرائض پر پہلے غور کرو اور اس کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔

تمہارا پہلا فرض تعلیم حاصل کرنا ہے اور ایک ایسے راستہ کو اختیار کرنا ہے جسمیں سلامت روی، نیک چلنی دور اندیشی موجود ہو۔ وقتی شورش۔ استاد کی نافرمانی اور اصول و قاعدہ کے خلاف چلنا تمہارے بزرگوں کا رویہ نہ تھا۔ ایسا نہ ہو کہ زمانہ تعلیم ہی میں جبکہ تم ناتجربہ کار ہو اور دنیا کی دوسری ذمہ داری کا بوجھ تم پر نہ ہو اوس وقت اپنی تعلیم و تہذیب سے غافل ہوجاؤ۔ خدا نے تمہیں عقل دی ہے جو کام دوسروں کے کرنا ہے اوسپر اپنی دماغی طاقت قبل از وقت صرف کرکے اپنے کو ناکارہ نہ بناؤ جلدی کس بات کی ہے۔ ابھی تم اپنے کو ایسا تو بنالو کہ تمہاری تہذیب تمہارے اخلاق اور قومی شرافت کی شعاعیں تم میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلنا شروع ہوں اور تم مثل مقناطیس کے اپنے میں ایسی کشش پیدا کرلو کہ دنیا خود سے تمہاری طرف کھیچ جائے۔

تمہارے سامنے آج اسکی زندہ مثالیں موجود ہیں اسوقت بوڑھے اور نوجوان ملک کے لیڈر اپنے تعلیم کے زمانوں میں کسقدر تحصیل علم تہذیب اور اخلاق کی پیروی کرتے تھے۔ اور اسی رویہ سے آج دنیا آنکھ بند کرکے اون کی باتوں پر بھروسہ کرکے رہی ہے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتی ہے۔ اگر وہ کمسنی میں اپنے کو اچھا نہ بناتے تو دنیا کی نظروں میں کوئی عزت اور وزن انکا نہ ہوتا۔

تم کو چاہیئے کہ رواداری۔ آپس کا میل۔ ہمسایہ کی محبت اور اپنے بزرگوں کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اون کے بیش قیمت روپہ پر چلکر ترقی کے میدان میں آگے بڑھو۔ پھر کامیابی اور شہرت تو خود تمہاری محکوم رہے گی۔

(میل ملاپ)

پردۂ فلم

فلموں کے پلاٹ کیوں پیچیدہ ہوتے ہیں

از جناب چوہدری عبدالعزیز گل لاہور۔

اس مضمون میں چند ایسی چیزیں پیش کی گئی ہیں جو کہ فلموں میں قابل اعتراض ہوتی ہیں اور جنپر آپ وقتاً فوقتاً اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ غلطیاں ڈائرکٹروں یا متعلقین سے کن حالات میں اور کیوں سرزد ہوتی ہیں، تاہم اسکی دو وجوہات ہوسکتی ہیں۔ انکی ناقابلیت اور ناتجربہ کاری یا فلمسازی کی ضد میں مجبوری حالت۔ اگر ان سے مجبوری حالت میں یہ غلطی ہوتی ہے تب تو اس کا ذمہ دار وہ فلمساز ہے۔ جس نے انھیں مجبور کیا کہ وہ ایسا کریں اور اگر انکی ناقابلیت اور ناتجربہ کاری کا نتیجہ ہیں۔ تو اس غلطی کے مرتکب ہونے کے وہ خود ذمہ دار ہیں علاوہ ازیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس پر آپکا اعتراض ہو وہ آپکی ناواقفیت کی بنا پر درست نہ ہو اور اگر درست ہو تو دوسرا اس پر متفق نہ ہو۔

اس لئے ہمیں فلمسازوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان قابل اعتراض غلطیوں کے لئے فوری توجہ سے کام لیں اور اس بات کو محسوس کریں کہ آج پبلک محض تفریحی غرض سے ہی سینما ہال کا رخ نہیں کرتا بلکہ وہ ایک فلم کو مجموعی طور پر جانچتا ہے۔ اور اس قابل ہوچکا ہے کہ اسپر مناسب نکتہ چینی کرے۔

گو ہندوستان میں متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں تاہم ہندوستانی زبان کو مشترکہ زبان کا درجہ دیا گیا ہے اور اسی زبان کی فلمیں بھی زیادہ تعداد میں تیار کی جاتی ہیں۔ اسیلئے ضروری ہے کہ اس زبان کے الفاظ کا تلفظ بھی محفوظ ہو لیکن ہمارے اداکاروں کی کثیر تعداد ایسی ہے جنکی مادری زبان یہ نہیں لہذا وہ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں صحیح تلفظ میں ادا نہیں کرسکتے اور خاص کو کلاس اور شہرت کو سہرت کہہ جاتے ہیں۔ اور اس میں انکا بھی کوئی قصور نہیں ہوتا کیونکہ زبان سے مجبور ہوتے ہیں۔ لہذا ڈائرکٹروں کو چاہیئے کہ وہ ایسے لفظوں کا خیال رکھیں اور ایسے لفظوں کو جو کہ اداکار کی زبان پر نہ چڑھتے ہوں یا تو بالکل نکالدیں یا مناسب لفظ سے تبادلہ کریں۔

پلاٹ کے متعلق یہ شکایت رہتی ہے کہ تمام فلموں کے پلاٹ عموماً ایک سے ہی ہوتے ہیں اور بعض فلموں کے پلاٹ میں بہت ہی مشابہت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات فلم میں کو یہ دھوکہ لگتا ہے کہ اس نے یہ فلم کبھی پہلے بھی دیکھی ہے اسکی وجہ شاید یہ بھی ہوسکتی ہے کہ عام فلم کمپنی والوں نے چند اسٹوری نویسوں کی خدمات حاصل کی ہوتی ہیں اور بعض حالتوں میں مستقل ملازم بھی ہوتے ہیں تو اب خیال کیجئے کہ ایک دماغ سے کب تک نئے نئے تخیلات کا اختراع ہو جائیگا۔ یقیناً وہ چند عرصہ کے بعد اپنی خیالات کو رد و بدل کرکے پیش کرتا جائے گا۔ لہذا پروڈیوسر اور ڈائرکٹروں کو اس مغالطہ میں نہ رہنا چاہیئے کہ انکے خاص اسٹوری نویسوں کے سوا اور کوئی دوسرا ہے ہی نہیں بلکہ بوقت ضرورت اسٹوری نویسوں کے تخیلات کو خیر مقدم کہیں اور انکی حوصلہ افزائی کریں اس میں ہندوستان اور اس انڈسٹری دونوں کا فائدہ ہے۔

اس کے علاوہ فلموں کے پلاٹ پیچیدہ ہونے کا مرض بھی دن بدن بڑھ رہا ہے اور یہ بیماری عموماً اسٹنٹ فلموں میں ہوتی ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ پروڈیوسر یا ڈائرکٹر پیچیدہ پلاٹ آخر کیوں بناتے ہیں، یا کیوں پیچیدہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو یہ اسٹنٹ فلم ہمارے اخلاقی اصلاح کے لئے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ایک خاص طبقہ کے مذاق اور فرمائش پر بنائے جاتے ہیں یہ طبقہ محض تفریحی غرض سے سینما کا رخ کرتا ہے! دراصل یہ لوگ ہیں جو محنت مزدوری کرتے ہیں اور پیسے بچاکر دن بھر کی تھکاوٹ کو دور کرنے کی غرض سے ختم

اقوال زرّیں

گاندھی جی کے جواہر پارے

گذشتہ سے پیوستہ

انسان عقل محض ہے اور کندۂ ناتراشیدہ جانور نہ صرف دل اور محض روح بلکہ ایک واقعی اور حقیقی انسان کی تشکیل کے لئے ان تینوں چیزوں، جسم، روح، اور دل، کے تالیف کی ضرورت ہے، اور انھیں چیزوں کی صحیح تالیف نام ہے تعلیم کا۔ کہا جاتا ہے کہ عقل اکثر اوقات دودھ پیتے بچوں سے حاصل ہوتی ہے ممکن ہے اسمیں شاعرانہ مبالغہ بھی ہو لیکن حقیقت بھی یہی کہتی ہے کہ کبھی کبھی شیرخوار بچے بھی معلم عقل ثابت ہونے کیلئے ہماری پوری رہنمائی کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کے اہل قلم اور ادیب حضرات کالیداس، بھبھوتی اور انگریز مصنفین کے کاموں کے نقلی نمونے حاصل کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ملک کے اہل قلم حضرات دیہاتوں میں گشت کریں، دیہاتوں کے حالات کا جائزہ لیں اور ان کی نفسیات کا معائنہ کریں اور کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جن میں روح پائی جاتی ہے۔

ہماری ساری علمی قابلیت ویدوں کی قرائت سنسکرت، لاطینی گریک اور اس قسم کی دوسری چیزیں تمام کی تمام کیوں نہ ہوں ہمیں ان سے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا تاوقتیکہ یہ حضرات ہم اپنی تصنیفات و تالیفات اور اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ ہمارے قلوب کے اندر صفائی پیدا کرنے کی عادت اور صلاحیت پیدا نہ کرسکیں علوم کا ماحصل یہی ہے کہ کیریکٹر کی تشکیل کی جائے۔

موج تبسم

مسافر آپ نے جو کچھ سمجھایا ہے وہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ ہوائی جہاز میں بالکل آرام سے بیٹھا رہوں بالکل نہ گھبراؤں لیکن قبلہ یہ تو بتلائیے کہ اگر ہوائی جہاز کو کچھ ہو جائے تو پھر اسوقت کیا کروں گا

ہوا باز جب ایسا اتفاق ہو اور تم جہاز سے نیچے گر جاؤ تو جو چیز تمہارے ہاتھ لگے اسے پکڑ لو۔

دوا فروش بھائیو! میں ان گولیوں کو بیس سال سے برابر فروخت کر رہا ہوں اور آج تک کسی نے بھی ان کی شکایت نہیں کی، آخر کیوں!

ایک آواز مردے شکایت کرنے نہیں آتے۔

باپ (بیٹے سے) دیکھو بیٹا تمہیں میرا ادب کرنا چاہیئے کیونکہ میں تمہارا باپ ہوں۔

شریر لڑکا مگر اس کا ثبوت کیا ہے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔

باپ ثبوت کچھ بھی نہیں مگر میں تمہارا باپ ہوں۔

شریر لڑکا (آپ زبردستی میرے باپ بنیں) اگر آپ کے پاس اس کا کچھ ثبوت نہیں ہے تو میں بھی اپنے تئیں یہی دعوے کرسکتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

مچھلیاں زمین پر چلنے لگیں

مچھلی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر اسے پانی سے نکال لیا جائے تو وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدیتی ہے لیکن حال ہی میں ایسی بھی مچھلیاں دریافت ہوئی ہیں جو دوسرے جانوروں کی طرح نہایت بے تکلفی کے ساتھ خشکی پر چلتی پھرتی ہیں اور تفریح کرتی ہیں۔

اسی قسم کی ایک عجیب و غریب مچھلی لنکا میں پائی گئی ہے اس مچھلی کی خصوصیت یہ ہے کہ جب کوئی تالاب خشک ہو جاتا ہے تو یہ ایک تالاب سے نکل کر

ہیرا دنیا کی تمام چیزوں سے ۸۰ گنا زیادہ سخت ہوتا ہے

گرمی سے جسم کا وزن بڑھتا ہے۔

ایک دن میں جونک ۰۰۵ انچ چلتی ہے ایک گھنٹہ میں تازہ ہوا پانچ میل بہتی ہے۔

مرغ دو میل ہاتھی ۲۵ میل اور انسان ۹½ میل فی گھنٹہ چل سکتا ہے۔

طوفان ۱۲۰۰ میل، رائفل کی گولی ۸۰۰ میل ایک گھنٹہ میں، روشنی کی شعاع ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ ۸۶ ہزار ۳۲۰ میل دوڑتی ہے

افسانہ

پجاری

ایک فرانسیسی افسانہ

مترجمہ جناب دیارشاد یوالوی صاحب لاہوری

گذشتہ سے پیوستہ

جائے گا، اس طرح لٹکا دینا ٹھیک نہیں۔

پجاری مندر میں واپس آتے ہی بڑھیا سے کہنے لگا:۔

بڑھیا! میرے پاس چوکی، آسن، اور برتن وغیرہ جو کچھ سامان ہے اسے فروخت کردینے سے ایک سو روپیہ مل سکتا ہے کیا؟۔

بڑا سامان ہے جو سو روپے مل جائیں گے سو پیسے کی بھی امید نہیں ہے۔ تو آج سے گھی دودھ کا کھانا پینا چھوڑتا ہوں ایسا نہیں ہو سکے گا۔

بڑھیا حیران ہوکر بولی:۔ پجاری جی! یہ آج کیا شام کے وقت ہی تھوڑا بہت دودھ گھی کھا پیتے ہو اب وہ بھی نہیں؟۔

آخر بات کیا ہے صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہو جس دن سے شہر سے واپس لوٹے ہو نہ معلوم کیا ہوگیا ہے؟۔

بڑھیا کے سوال پر سوال کرنے پر پجاری اپنے راز کو مخفی نہ رکھ سکا۔

اوہ! یہ بات ہے، خیر فکر نہ کیجئے تمہارے دل رحم ہے، محبت ہے، اسی سے ایسا ہوا اچھا جب تک روپے جمع نہ ہو جائیں، لوگوں کو باتوں ہی باتوں میں ٹال دینے کا ذمہ میں لیتی ہوں تم بے فکر رہو رہو۔

گاؤں میں چاروں طرف یہ خبر دوڑ گئی کہ مندر کے نئے گھڑیال پر ایک سو آٹھ دیوتاؤں کے نام لکھے جا رہے تھے اس سے وہ پھٹ گیا ہے اب اسے دوبارہ پھر بنایا جائے گا۔

تیار ہو جانے پر بڑے پروہت جی سے پاک کرایا جائے گا یونہی باتوں سے تو نیا گھڑیال لگ نہیں سکے گا۔

بڑھیا کی گپ کے متعلق پجاری نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا لیکن دل ہی دل میں محسوس ہو رہا تھا ایک تو وہ اپنے جھوٹ کے بار کے نیچے دبا جا رہا تھا اور دوسرا ان سب بھولی گیوں کا بھی اپنے آپ کو ہی قصور وار ٹھہراتا جنھوں نے دئے ہوں روپے یا دان کو برباد کرنے کے علاوہ یہ سب جھوٹ فریب، مکر اور پاپ کے پہاڑ کی طرح چاروں طرف سے اسے گھیرے گھے اب وہ بڑھاپے کے بار سے بھی دبنے لگا تندرستی اور سرور کی گھڑیاں گذر گئیں

لڑکی نے کہا! بابا ہم غریب ہیں نہ پیٹ بھر کھانے کو ملتا ہے اور نہ سردی کی شدت سے بچنے کے لئے تن پر کپڑا، میرا ایک بھائی تھا وہ بھی چوری کے جرم میں جیل میں پڑا ہے وہی ہم لوگوں کے لئے روٹی کا تھوڑا بہت سامان مہیا کرتا تھا اس وقت وہ نہیں ہے دو دن سے بھوکے ہیں۔

پجاری نے پیسہ تھیلی میں رکھ لیا اور ایک روپیہ تھیلی میں سے نکالا۔

وہ لڑکی کہتی جا رہی تھی، میں بازیگری کی کرتب جانتی ہوں، میری ماں کو ہاتھ دیکھ کر قسمت کا اندازہ لگانا اچھی طرح آتا ہے مگر چوکیدار ہمیں ہر جگہ کھیل دکھانے سے منع کرتے ہیں ہماری مصیبت کی بھی کوئی حد ہے!۔

کیا کریں گھوڑا تھا وہ بھی مر گیا۔

پجاری نے اس سے کہا تم لوگ کہیں نوکری ہی کیوں نہیں کر لیتے؟۔

لوگوں کا اعتبار ہی نہیں جتنا گھر میں داخل کرنے سے کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں، پتھر مار کر بھگا دیتے ہیں، صرف ادھر ادھر چکر کاٹنا اور دربدر مارے مارے پھرنا ہی کام ہے، اگر ہمارا گھوڑا زندہ رہتا تو بیچنے والی چیزوں کو خریدنے کے لئے کچھ رقم ہوتی تو ہم لوگوں کی روزی کا کوئی ذریعہ نکل آتا اب تو مرنے کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے"۔

پجاری نے روپیہ تھیلی میں رکھتے ہوئے پوچھا "تم بھگوان کا شکریہ ادا کروگی!۔

کیوں نہیں؟ اگر وہ ہماری مدد کریں گے تو لازمی طور پر شکریہ ادا کریں گے، لڑکی نے جواب دیا۔

پجاری بھگتوں کے دئے ہوئے ایک سو روپیہ کی تھیلی کو بغل میں دباتے ہوئے اس کی قسمت کا اندازہ کرنے لگا۔

نوجوان خوبصورت غریب لڑکی کی حسین وجمیل آنکھیں پجاری کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اس کی آنکھوں میں ایک انوکھا اور عجیب سحر تھا۔

تم دھرم تو رکھتی ہو؟ پجاری نے پوچھا۔

دھرم۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ حیران سی رہ گئی۔

اچھا کہو بھگوان! میں تم سے پریم کرتی ہوں، پجاری نے کہا نہیں نہیں میں تم سے پریم نہیں کرسکتی، میں ایک دوسرے سے پریم کرتی ہوں اس لڑکی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر جواب دیا۔

پجاری نے روپیوں کی تھیلی باہر نکالی ہی تھی کہ لڑکی نے چیل کی طرح جھپٹا مار کر پجاری کے ہاتھ سے چھین لی اور یہ کہتی ہوئی بھاگ گئی!!۔

"بابا میں تم سے پریم کروں گی؛ تم بہت اچھے ہو اس وقت بھی بوڑھا اور بڑھیا وہاں بیٹھے رو رہے تھے۔

پجاری شہر کی طرف چلنے لگا اس بات کی اسے ذرا بھی خبر نہ تھی کہ وہ کہاں جا رہا ہے وہ اس وقت گہری سوچ میں تھا کہ بھگوان کا یہ کیسا اصول ہے کہ اسی کے کتنے انسان مصیبت میں گرفتار ہیں پجاری دل ہی دل میں پرارتھنا کر رہا تھا۔

کہ پرتما اس بھولی بھالی لڑکی کے دل کو اپنے نور سے منور کر دے، جو اسے نہیں پکارتا اسے وہ پکار تا ہے یہ اتنی خوبصورت لڑکی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کچھ دور جانے کے بعد ہوش آیا کہ جس مقصد کے لئے وہ شہر کی طرف جا رہا ہے لڑکی کے تھیلا چھین لینے سے یونہی رہ گیا اب اسے یہ تکلیف کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

اسی طرح گرد آلود پاؤں سے بوڑھا پجاری واپس گھر کی طرف لوٹا۔

اب اس نے سوچا کہ اس نے ایک ہی بار لڑکی کو اتنا روپیہ دے کر زبردست غلطی کی ہے وہ روپیہ بھی تو اپنا نہیں تھا وہ الٹے پاؤں وہاں سے واپس پھرا خیال کیا کہ راستہ میں وہ لڑکی پھر ملے گی تو اس سے روپیہ واپس لے لیا جائے گا مگر وہاں آکر دیکھا صرف مرا ہوا گھوڑا اپنی جگہ پڑا ہوا ہے نہ تو بوڑھا ہے اور نہ بڑھیا ہے۔

اب کیا ہو؟ بیشک اس نے ایک بہت بڑا پاپ کیا ہے، بھگتوں کے یقین کا اس طرح خون! چندہ سے جمع کی ہوئی رقم پھینک دی۔ دیوتا کی رقم کی اس قدر فضول خرچی!۔

اس کے نتیجہ پر نظر دوڑاتا ہوا خوف کے مارے تھر تھرا اٹھا کہاں سے اتنی رقم حاصل کی جائے کس طرح اس ناانصافی کی تلافی کی جائے؟ لوگوں کے پوچھنے پر کیا جواب دیا جائے گا اور اپنی بے وقوفی کس طرح لوگوں پر ظاہر کروں گا۔

آسمان ابر آلود ہوگیا کالی گھٹاؤں کی آڑ میں دھند لے بڑے راکشسوں کی طرح کھڑے ہوئے تھے، دیکھتے دیکھتے بڑے بڑے اولے پڑنے لگے پجاری کا دل کانپ اٹھا۔

پجاری گاؤں واپس پہونچ گیا خوش قسمتی سے اسے کسی نے دیکھا نہیں تھا۔

کیوں مہاراج؟ راستہ ہی سے کیوں لوٹ آئے کیا شہر نہیں پہونچے؟ مندر کی بڑھیا نے نہایت حلیمی سے پوچھا۔

پجاری نے جھوٹ ہی بولا نہیں گیا جانے کے لئے گاڑی نہ مل سکی پھر کبھی جاؤں گا لیکن ایک بات یاد رہے میں واپس لوٹ آیا ہوں اس کے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا، سمجھی؟۔

دوسرے دن صبح پجاری پوجا کرنے کے لئے مندر میں نہ گیا، گھر میں بیٹھا رہا۔

اسی دن ایک گاؤں سے ایک بھگت آکر ایک بھگت آکر کہنے لگا کہ ایک مرتے ہوئے آدمی کی آخری رسم ادا کرنے کے لئے پجاری جی کو بلانا ہے بڑھیا نے کہا! پجاری جی شہر گئے ہوئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے۔

بڑھیا کو معلوم نہیں کہ میں واپس آگیا ہوں پجاری نے دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔

اس گاؤں کے راستہ پر ایک دو بھگتوں سے پجاری کی ملاقات ہوگئی۔

آہا پجاری جی مہاراج ہیں ڈنڈوت"! شہر جانے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟۔ اور گھڑیال؟ دکھائیے تو سہی آپ کیسا خرید کر لائے ہیں؟۔

گھڑیال؟ اس کا کیا کہنا اچھا بڑا ہی عمدہ ہے آواز بھی ایسی ہے کہ چاندی کا باجہ بج۔ ہاں ہو آہستہ سے بجانے سے بہت دیر تک آواز بند ہونے کو نہیں آتی اور وہ آواز بھی نہایت شیریں ہے "ہم لوگ کب دیکھیں گے پجاری جی"، جلد ہی دیکھ لوگے گھڑیال پر ایک سو آٹھ دیوتاؤں کے نام کھدوانے ہیں۔

جب شبھ مہورت دیکھ کر ہی تو اسے لٹکایا

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۵ پر ملاحظہ کریں)

پاکستانی اسکیم کے حامی اسلام کی غلط تاویل کر رہے ہیں

مہاتما گاندھی کا بیان

بمبئی۔ ۱۰ راپریل۔ مہاتما جی نے ہریجن میں حسب ذیل مضمون لکھا ہے:۔

مجھ سے ایک سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا آپ اب بھی سول نافرمانی شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جب کہ قائد اعظم جناح نے ہندوؤں کے خلاف جہاد بول رکھا ہے اور مسلم لیگ سے ہندوستان کو دو حصوں میں کاٹ دینے کا ریزولیوشن پاس کرالیا ہے اگر آپ کا ارادہ ہے تو پھر وہ فارمولا کیا ہوا کہ بغیر ہندو مسلم اتحاد کے سوراج نہیں ہو سکتا۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ لاہور میں مسلم لیگ نے جو قدم رکھا ہے اس نے ایک پریشان کن حالات پیدا کردئے ہیں لیکن میرے نزدیک وہ اتنا پریشان کن نہیں ہے کہ سول نافرمانی ناممکن ہوجائے فرض کیجئے کہ کانگرس گھٹتے گھٹتے ایک مایوس کن اقلیت رہ جائے تب بھی اس کا یہ راستہ کھلا رہے گا بلکہ اس کا یہ فرض ہو سکتا ہے کہ سول نافرمانی شروع کرے اس کی جدوجہد اکثریت کے خلاف نہیں بلکہ غیر ملکی حکومت کے خلاف ہوگی اگر یہ جدوجہد کامیاب ہوئی تو اس کا پھل صرف کانگرس کو ہی نہیں بلکہ مخالف اکثریت کو بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر شرطیں پوری نہ کی گئیں تو سول نافرمانی کسی حالت میں شروع نہیں کی جا سکتی موجودہ حالت میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو غیر مبہم طور پر برطانی حکمرانوں کو یہ اعلان کرنے سے باز رکھے کہ اب ہندوستان اپنی مرضی کے مطابق اپنے اوپر حکومت کرسکے گا نہ یہ کہ اب تک جیسے ان حکمرانوں کی حکومت رہی ہے ویسے ہی آئندہ بھی رہے ایسے اعلان کی مخالفت نہ مسلم لیگ کر سکتی ہے نہ کوئی اور جماعت کیونکہ مسلمان اپنی شرطیں منوا سکیں گے تاوقتیکہ ہندوستان کا بہترین حصہ داخلی طور پر برادر کشی میں مبتلا ہونے کا شوق نہ رکھتا ہو اگر مسلمان اپنی بات منوانا چاہیں تو دوسروں کو ماننا ہی ہوگا۔ مجھے کوئی ایسا طریقہ نہیں معلوم ہے جس سے آٹھ کروڑ مسلمانوں سے بقیہ ہندوستان کی مرضی منوائی جائے چاہے بقیہ آبادی کتنی ہی زبردست اکثریت میں کیوں نہ ہو مسلمانوں کو آزادی کا وہی حق حاصل ہوگا۔ جو بقیہ ہندوستان کو حاصل ہے۔ اس وقت ہمارا خاندان مشترکہ ہے اس کا کوئی ممبر تقسیم کا مطالبہ کرسکتا ہے پس جہاں تک میرا تعلق ہے میری یہ بات کہ بغیر فرقہ وارانہ اتحاد کے سوراج نہیں ہو سکتا اب بھی اتنی ہی درست ہے جیسی کہ ۱۹۱۹ء میں بھی جبکہ میں نے پہلے پہل کہا تھا۔

لیکن سول نافرمانی ایک اور بنیاد پر قایم ہے تنہا ایک شخص بھی سول نافرمانی کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ اندر کی آواز محسوس کرتا ہو وہ صرف کانگریس ہی کے لئے نہ ہوگا نہ کبھی خاص طبقہ کے لئے ہوگی اس سے جو کچھ فائدہ پہونچے گا وہ تمام ہندوستان کو پہونچے گا۔

لیکن مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ عملاً جب تقسیم کا سوال آئیگا تو مسلمان جتنے تجربے کرنا چاہیں گے ان کی نیک فہمی انھیں باز رکھے گی خود ان کا مفاد ایسا نہ کرنے دیگا جو تقسیم کا نتیجہ ہوگی۔

دو قوموں کی تھیوری ہی غلط ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی زبردست اکثریت اسلام میں مذہب تبدیل کرکے داخل ہوئی ہے یا ایسے ہی لوگوں کی اولاد ہے۔ تبدیل مذہب کرتے ہی وہ الگ قوم نہیں بن گئے۔ ایک بنگالی مسلمان وہی زبان بولتا ہے جو بنگالی ہندو بولتا ہے وہی کھانا کھاتا ہے اور وہی تفریحیں کرتا ہے جو اسکا ہندو پڑوسی کرتا ہے ان کی وضع بھی یکساں ہے۔

یہی بات کم و بیش اس کے غریب طبقہ پر بھی صادق آتی ہے اور زیادہ تر ہندوستان کی آبادی انہی لوگوں پر مشتمل ہے جب میں پہلے پہل سر علی امام سے ملا تو مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ہندو نہیں ہیں ان کی بولی، ان کی وضع، ان کے طریقے اور ان کی غذا انھیں ہندوؤں کی اکثریت جیسی تھی جن میں وہ رہتے تھے صرف ان کے نام سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسلمان ہیں۔

یہی نہیں قائد اعظم جناح کو لیجئے یہ نام کسی ہندو بھی ہو سکتا ہے جب میں پہلے پہل ان سے ملا تو مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہیں مجھے تو جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہیں جب میں نے ان کا پورا نام جانا۔ پڑھنے والوں کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ مہینوں نہیں ہفتوں تک میں آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل کو مسلمان خیال کیا کرتا تھا کیونکہ ان کے لمبی سی داڑھی تھی اور وہ ترکی ٹوپی لگایا کرتے تھے۔ ہندوؤں کے قانون وراثت کا بہت سے مسلمانوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ سر محمد اقبال فخر کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے کہ میں برہمن نسل سے ہوں۔ اقبال اور کچلو ہندو اور مسلمان دونوں کے نام ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دو قومیں نہیں ہیں جنھیں خالق نے ایک بنایا ہے انھیں انسان کبھی تقسیم نہیں کر سکتا۔

اور کیا اسلام ایسا ہی تنہائی پسند مذہب ہے جیسا قائد اعظم اسے پیش کرتے ہیں کیا اسلام اور ہندو دھرم اور دوسرے مذہبوں میں کوئی مشترک چیز نہیں ہے۔ یا اسلام محض ہندو دھرم کا دشمن ہی ہے۔ کیا علی برادران اور ان کے ساتھی جبکہ وہ ہندوؤں کو سگے بھائیوں کی طرح گلے لگایا کرتے تھے اور ایس اتنی مشترک چیزیں دیکھا کرتے تھے غلطی پر تھے۔

میں اس وقت انفرادی طور پر ان ہندوؤں کا خیال نہیں کر رہا ہوں جن سے مسلمان دوستوں کا مغالطہ دور ہوا لیکن قائد اعظم نے تو ایک بنیادی سوال اٹھایا ہے ان کا تجزیہ یہ ہے:۔

"یہ سمجھنا انتہائی مشکل ہے کہ ہمارے ہندو دوست اسلام اور ہندوپن کی صحیح نوعیت کیوں نہیں سمجھتے لفظ کے صحیح معنوں میں یہ مذہب نہیں ہیں بلکہ دراصل یہ مختلف اور ممیز سوشل نظام ہیں اور یہ محض خواب ہے کہ ہندو اور مسلمان کبھی ایک مشترکہ قومیت بن سکتے ہیں ابتک ہندوستانی قوم کا تخیل اب اپنی حدود سے بہت متجاوز ہوگیا ہے اور ہماری بہت سی مصیبتوں کا سبب ہے اگر ہم اس تخیل کو بروقت نہ بدل سکے تو ہندوستان تباہ ہوجائے گا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مذہب فلسفہ سول نظام اور لٹریچر الگ الگ ہے نہ آپس میں شادی بیاہ ہوتے ہیں نہ ساتھ کھانا کھایا جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان دونوں کی تہذیبیں جدا جدا ہیں جو متضاد تخیل اور تصور پر مبنی ہیں زندگی کا پہلو اور زندگی کا معیار جدا جدا ہے یہ بالکل ظاہر ہے کہ ہندو اور مسلمان تاریخ کے مختلف وسیلوں سے اپنے حوصلے حاصل کرتے ہیں ان کے تاریخی کارنامے جدا جدا ہیں ان کے ہیرو جدا جدا ہیں اور ان کے تاریخی واقعات جدا جدا ہیں بیشتر تو ایسا ہے کہ ایک کا ہیرو دوسرے کا دشمن ہے اسی طرح ایک کی فتح دوسرے کی شکست ہے ایسی دو قوموں کو ایک سلطنت میں جوت دینا جو کہ تعداد کے اعتبار سے ایک اکثریت ہے اور دوسری اقلیت ہے لازمی طور پر بے اطمینانی پیدا کرے گا اور بالآخر اسی سلطنت کے حکومت کے تاروپود کو بکھیر دے گا۔"

قائد اعظم یہ نہیں کہتے کہ ہندو بڑے ہیں وہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی بات مشترک نہیں ہے۔ میں تو یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ وہ اور ان کی طرح کے خیال کرنے والے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں وہ تو لفظ اسلام کے داخلی پیغام کی ہی غلط تاویل کر رہے ہیں۔ میں اس لئے ایسا کہتا ہوں کیونکہ مسلم لیگ کے نام سے جو کچھ ہو رہا ہے اس سے میرے دل کو بہت چوٹ لگتی ہے مسلمانان ہند میں جو پروپگنڈہ کیا جا رہا ہے اگر میں اس کے خلاف تنبیہاً اپنی آواز نہ اٹھاؤں تو میں اپنے فرض سے قاصر رہوں گا۔ یہ تنبیہ اس لئے میرا ایک فرض ہے کیونکہ میں نے ضرورت کے وقت وفاداری سے ان کی خدمت کی ہے اور ہندو مسلم اتحاد میری زندگی کا مشن رہا ہے اور اب بھی ہے۔

بنگال حکومت کی کڑی پابندیاں

کلکتہ ۵ راپریل۔ آج رات کو حکومت بنگال کے ایک غیر معمولی گزٹ میں ہدایت کی گئی ہے کہ معطل شدہ بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی یا جس جماعت کا مسٹر سبھاس چندر بوس اور سوامی سہجانند سے تعلق ہو اس کے قومی ہفتہ کے پروگرام کو کسی بیان یا اشتہار۔ نوٹس خبر تبصرہ یا کسی دوسری طرح شایع نہ کیا جائے۔ گزٹ میں مذکور ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنر صوبہ بنگال کے اندر مندرجہ ذیل چیزوں کے چھاپنے یا شایع کرنیکی ممانعت کرتے ہیں:۔

(۱) معطل شدہ بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی کی طرف سے ۱۹۴۰ء کے نام نہاد قومی ہفتہ کا جو پروگرام شایع کیا ہے اس کے کسی حصہ کو نہ چھاپا جائے اور نہ شایع کیا جائے اور اس سلسلہ میں کسی ایسی جماعت یا پروگرام کو بھی نہ شایع کیا جائے جس کا مسٹر سبھاش چندر بوس یا سوامی سہجانند سے تعلق ہو۔ اس پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے کوئی جلسہ اور جلوس نہ نکالا جائے اور کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے۔

سی الیف اینڈریوز کا انتقال

دار دھا ۵ راپریل۔ سی الیف اینڈریوز کے انتقال سے نہ صرف ہندوستان کا بلکہ انسانیت کا ایک سچا فرزند اور خادم اٹھ گیا پھر بھی ان کی موت دکھوں سے نجات اور اس دنیا میں ان کے مشن کی تکمیل ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو مہاتما گاندھی نے ریورینڈ اینڈریوز کے انتقال پر بیان دیتے ہوئے فرمائے ہیں۔ مہاتما جی مزید فرماتے ہیں کہ اینڈریوز ان ہزاروں انسانوں میں زندہ رہیں گے جن سے انکے ذاتی مراسم تھے یا جنھوں نے ان کے پڑھی ہیں میری رائے میں چارلی اینڈریوز عظیم ترین اور بہترین انگریزوں میں تھے۔ اور چونکہ وہ انگلستان کے نیک فرزند تھے لہذا وہ ہندوستان کے بھی فرزند بن گئے اور یہ سب کچھ انھوں نے انسانیت کی خاطر اور اپنے آقا یسوع مسیح کی خاطر کیا۔ میں نے سی الیف اینڈریوز سے بہتر انسان یا بہتر عیسائی نہیں دیکھا۔ ہندوستان نے ان کو دین بندھو کا خطاب دیا تھا وہ اس کے مستحق تھے وہ غریبوں کے سچے دوست تھے۔

ترکی کی تجارت

انقرہ۔ ۴ راپریل۔ محکمہ تجارت نے سال کے پہلے دو ماہ کے جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان دو ماہ کے اندر جرمنی کو کل برآمد کا ۲۰ فیصدی مال برآمد کیا گیا جبکہ ۱۹۳۹ء میں ان ہی دو ماہ کے اندر ۵۸ فیصدی مال برآمد کیا گیا تھا اور فرانس اور برطانیہ کو ۲۸ فیصدی مال برآمد ہوا جبکہ پہلے ۷ فیصدی ہوتا تھا۔

ترکی کا برطانی سفیر لندن کو

انقرہ۔ ۵ راپریل۔ ترکی کے برطانی سفیر لندن جانے کے لئے استنبول سے روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ وہاں برطانی سفیروں کی کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ جو کہ بلقان کے معاملہ پر غور کرے گی۔

ترکی کے ذمہ دار حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ۔ فرانس اور ترکی کے درمیان دوستی بہت گہری ہے۔ اور وہ لڑائی میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھایئے

ایک دلکش ـــ دلچسپ ـــ ڈرامہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

منی شو اتوار کو ایک زاید تماشہ ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

ساگر موویٹون کا دلکش ڈرامہ

ایک ہی راستہ

دلکش اداکاری. دلسوز نغمے. دلچسپ ڈانس. پُرلطف مذاق. پر زور مکالمے. بہترین سین سنیریاں.

خاص اداکار: ارون. ممتاز. الزار دھا. جیونتی. ہریش. جگدیش. عنی.

آنے والے تماشے: ہولی. چنگاری

گناہ نام ہے اس صدائے لطیف کا جو انسان اپنے جذبات کی آواز پر بلند کرتا ہے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات. منی شو. اتوار کو ایک ایدتماشہ ساڑھے تین بجے دن سے

جمعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

گناہ گار

وینس موویٹون کا لاجواب ڈرامہ

جس لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پُرزور مکالمے. دلچسپ مذاق اعلی سین سنیریاں آپ ملاحظہ فرمائیں گے.

خاص اداکار: کملا دیوی. گوہر. مس مرے. مسٹر سوبے. منوہن. حیدر شاہ. مارونی راؤ. ڈاکٹر دکمڑا فضل شاہ

آنیوالے تماشے: بچپن. پریذیڈنٹ

جرمنی نے ناروے اور ڈنمارک پر حملہ کر دیا

لندن ۹ اپریل. جرمن وائرلیس نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ڈنمارک اور ناروے پر حملہ کر دیا. اس خبر کی بھی تصدیق ہو گئی ہے کہ جرمن فوجوں نے ڈنمارک کی دارالسلطنت کوپن ہیگن پر اور کچھ دوسرے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے. یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کے جنگی جہاز ناروے کے بندرگاہوں پر پہنچ گئے ہیں. اور جرمن فوجیں وہاں اتاری جا رہی ہیں.

جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے. اوسلو کی اطلاع ہے کہ ناروے نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا. پیرس کی ایک اطلاع ہے کہ اوسلو کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنوں نے برجن اور ٹرانڈہیم پر بھی قبضہ کر لیا ہے. اوسلو کی ایک اور اطلاع ہے کہ ناروے کی حکومت نے دارالخلافہ چھوڑ دی ہے اور وہ اوسلو سے کسی مرکزی مقام پر چلی گئی ہے.

لندن ۹ اپریل. جرمن وائرلیس نے سپیشل اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ڈنمارک اور ناروے پر حملہ کر دیا ہے.

اوسلو سے خبر ملی ہے کہ ناروے کی حکومت اپنی راجدھانی اوسلو چھوڑ کر وسطی ناروے کے شہر ہمر میں چلی گئی ہے.

بندرگاہوں پر قبضہ

پیرس سے خبر آئی ہے کہ جرمن فوجوں نے ناروے کے بندرگاہوں برجن اور ٹرانڈہیم پر قبضہ کر لیا ہے.

جرمنی کا اعلان

برلن سے جرمن ہائی کمانڈ نے آج صبح جرمن وائرلیس پر اعلان کیا ہے کہ ڈنمارک اور ناروے کو حملے سے بچانے کے لئے جرمنی نے ان ملکوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اسلئے جرمنی کی فوجوں نے ان ملکوں پر حملہ کر دیا ہے.

جرمنی کے خلاف اعلان جنگ

ناروے نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے. واشنگٹن سے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ امریکن وزیر مقیم اوسلو نے تار دیا ہے کہ وزیر خارجہ نے اطلاع دی ہے کہ ناروے کی توپوں نے جرمنی کے چار جنگی جہازوں پر گولہ باری کی جو کہ جرمنی سے اوسلو آ رہے تھے. پیرس سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوجیں آج صبح ۳ بجے ناروے کے بندرگاہ پر پہنچ گئیں.

واشنگٹن سے خبر آئی ہے کہ ناروے کے وزیر نے آدھی رات سے کچھ دیر پہلے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے بات چیت کی اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں فوراً ہی سرگرمی پیدا ہو گئی. اور افسر لوگ اپنے اپنے دفتروں کو پہنچ گئے.

راجدھانی پر قبضہ

"نیویارک ٹائمز" کا بیان ہے کہ جرمن فوجوں نے کوپن ہیگن پر قبضہ کر لیا ہے. یہ بھی خبر ملی ہے کہ جرمن فوجوں نے ڈنمارک کی سرحد پار کر لی. کوپن ہیگن کے ریڈیو اسٹیشن پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے. جرمن فوجیں ڈنمارک کی سرحدیں پار کر کے شمال کی جانب بڑھ گئی ہیں اور انہوں نے ڈنمارک کے قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے.

اوسلو پر حملہ

ناروے کی راجدھانی اوسلو پر جرمنی کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا. حکومت ناروے نے لام بندی کا حکم دے دیا ہے. اوسلو کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجیں ناروے کے جنوبی ساحل پر اجرنڈ پر پہونچ گئی ہیں.

مقابلہ نہ کرو

اوسلو سے خبر آئی ہے کہ حکومت ناروے کے اوسلو چھوڑنے سے پہلے ڈاکٹر کوٹ وزیر خارجہ نے کہ بیری اور زبانی طور پر مطالبہ کیا کہ ناروے کو جرمنی کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے. اس کے بعد ناروے کی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جرمنی کے آگے نہیں جھکنا چاہیئے. وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ جرمن وزیر نے کہا تھا کہ اگر جرمنوں نے ناروے پر قبضہ نہیں کیا تو اتحادی قبضہ کر لیں گے.

سرنگیں بچھا دی گئیں

برطانیہ نے مغربی ناروے کے تمام بڑے بڑے بندرگاہوں پر سرنگیں بچھا دی ہیں.

لڑائی کا خطرہ

لندن کے باخبر حلقوں میں بارود کی سرنگ بچھانے کے متعلق یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ نہایت موزوں قدم اٹھایا گیا ہے.

اس سوال کے بارے میں کہ اگر ناروے نے سرنگوں کو ہٹا دیا تو کیا ہوگا. یہ کہا جا رہا ہے کہ سرنگیں پھر بچھا دی جائیں گی. لیکن اگر جرمنی نے ہٹانے کا کام کیا تو برطانیہ کا بحری بیڑہ بخوشی مقابلہ کرے گا.

بیان کیا جا رہا ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے پچھلے ہفتہ پوزیشن واضح کر دی تھی. جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ گو برطانیہ کسی غیر جانبدار ملک کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتا. اور وہ قواعد کی پابندی کرنا چاہتا ہے. لیکن یہ توقع نہیں کرنا چاہیئے کہ برطانیہ جرمنی کو اس بے اصولے پن سے غیر معینہ عرصہ تک فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دے سکتا.

اتحادیوں کے جنگی جہاز آج صبح ناروے کے ساحل سے کچھ دور فاصلے پر دیکھے گئے. مجھ کو بیان ہے کہ جنگی جہاز خلیج سناڈ کا کے ساحل پر پہونچے اور وہ آنے والے جہازوں اور جانے والے جہازوں کو سرنگوں سے آگاہ کرینگے.

اتحادی جہاز ہٹ گئے، جبکہ ناروے کا ایک جنگی جہاز آیا، چند لوگوں کا بیان ہے کہ اتحادی جہاز بہت بڑے جنگی جہاز معلوم پڑتے ہیں.

سرنگوں کا علاقہ

جن علاقوں میں بارود کی سرنگ بچھائی گئی ہے وہ گو چھوٹے ہیں لیکن بہت اہم ہیں. اور ناروے کے ساحل کے قریب ہیں. سب سے اہم علاقہ بوڈ بو کے قریب ہے، جس سے مغربی فجورڈ اور بندرگاہ ناروک کا دروازہ بند ہو جائیگا جس کے ذریعہ جرمنی کو سویڈن سے لوہا جاتا تھا تینوں علاقے جہازوں کے راستہ میں پڑتے ہیں.

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرنگ بچھانے میں کل ایک گھنٹہ صرف ہوا اور کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کی گئی. ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ آیا اسوقت ناروے کا کوئی جہاز وہاں تھا یا نہیں.

حکومت ناروے کو اس کی پہلے ہی اطلاع دی گئی تھی. ریڈیو نے سب سے پہلے اعلان کیا تھا کیونکہ جہازوں کو آگاہ کرنا ضروری تھا.

فرانس میں مسرت کی لہر

پیرس ۸ اپریل. جرمن جہاز "الٹمارک" کے ڈوبنے کے بعد فرانس میں جو سب سے حوصلہ افزا خبر سنی گئی وہ آج کا وہ اعلان تھا کہ ناروے کے سمندروں میں جرمن جہازوں کی ناکہ بندی کے لئے سرنگ بچھا دی گئی ہیں. اور عام طور پر یہ محسوس کیا جانے لگا ہے کہ اتحادی پہلے کام کرتے ہیں اور پیچھے باتیں کرتے ہیں.

سرنگیں ہٹاؤ

حکومت ناروے نے حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ سے نہایت زبردست پروٹسٹ کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ آج صبح حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس نے ناروے کے سمندروں میں سرنگیں بچھا دیں جس سے جہازوں کی آمد و رفت آزادی کے ساتھ جاری نہ رہ سکے گی. اور برطانی جہاز ان علاقوں کا گشت لگانے کے لئے بھیجے گئے ہیں. حکومت ناروے بین الاقوامی قانون کی اس صریح خلاف ورزی کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتی ہے. لڑائی میں ناروے قطعی غیر جانبدار رہا ہے. اس نے لڑنے والے ملکوں کے جہازوں کی جائز آمد و رفت پر کوئی پابندی نہیں لگائی. ناروے نے ان قوانین کے مطابق کام کیا ہے جو کہ مانے ہوئے جائز قانون ہیں. اب حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس نے اس ٹریفک کو روکنے کے لئے قدم اٹھایا ہے.

حکومت ناروے انکو یاد دلانا چاہتی ہے کہ اس سال حکومت برطانیہ نے ناروے کے ساتھ ایک سمجھوتہ کیا تھا. جس کی رو سے ناروے کے مال کو خواہ وہ ممنوعہ ہی کیوں نہ ہو، جرمنی کو فروخت کرنے کی اجازت حاصل ہے. اس لئے حکومت ناروے کوئی وجہ نہیں سمجھتی کہ اتحادی حکومتیں اس قسم کی مداخلت کیوں کر رہی ہیں. حکومت ناروے کسی صورت میں بھی یہ ماننے کو تیار نہیں کہ لڑنے والے ناروے کے سمندروں میں سرنگ ڈالیں. حکومت ناروے مطالبہ کرتی ہے کہ سرنگوں کو فوراً ہی ہٹا لیا جائے اور جہازوں کا گشت بند کر دیا جائے. حکومت ناروے کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کرے.

برطانی اور فرانسیسی وزیروں نے آج اوسلو میں وزیر خارجہ کو وہ مراسلے دیدیئے جو حکومت برطانیہ اور فرانس نے بھیجے تھے.

اخباروں کا بیان ہے کہ اتحادیوں نے سرنگ بچھانے کے متعلق حکومت ناروے کو نہ تو پہلے سے اطلاع دی تھی اور نہ حکومت ناروے نے سرنگ بچھانے کی درخواست کی تھی. اتحادیوں کی اس حرکت کو "آسمان سے بجلی گرنے کے مترادف" بیان کیا جاتا ہے.

ناروے کے وزیر خارجہ کا اعلان

آج صبح ناروے کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کی کانفرنس ہوئی. اور اس کے بعد ناروے کی غیر ملکی امور کی کمیٹی کا خاص اجلاس منعقد ہوا.

ناروے کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ موسیو کوہٹ نے کہا کہ

آج ناروے کی غیر جانبداری کی صریح خلاف ورزی کی گئی ہے. آپ نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کے لوگوں کو سخت

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

شاندار ـــ دوسرا ـــ ہفتہ

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

منی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرامونٹ کا سنسنی خیز ڈرامہ

سنہری ٹولی

جس دلکش اداکاری دلسوز نغمے دلچسپ ڈانس. پُرزور مکالمے. پُرلطف مذاق عمدہ سین سنیریاں آپ پسند کریں گے.

خاص اداکار: لزلین چندر. موتی. مینی کرناٹکی. ماسٹر بچہ. علی. منصور. بوس.

آنیوالے تماشے: بھابی. سینیرا. دور نگی ڈاکو.

حب الوطنی ـــ قوم پرستی ـــ کا سچا نمونہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ ½ بجے دن

جمعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

والنٹیر

خاص اداکار: راج کماری. یاسمین. نذیر. جیون. صادق. غلام رسول.

ساتھ میں: بمبئی کانگریس (۲) پریاگ کا ماگھ میلا

آنیوالے تماشے: جادونگری. ہمارا وطن. گورکھ دھندا

نئی دہلی میں لیڈروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۹ اپریل۔ آج شام کو مرکزی اسمبلی اور کونسل کے لیڈروں اور سرکردہ ممبروں کی کانفرنس میں حکومت ہند کی فوجی کارروائیوں کے ڈائرکٹر نے جنگ کی صورت حالات کے بارے میں ایک تقریر کی۔ اور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ عنقریب جنگ کیا صورت اختیار کرنے والی ہے۔ اور ہندوستان میں کیا تازہ حالات پیدا ہونے کا امکان ہے۔

کانفرنس دو گھنٹہ تک رہی۔ اس دوران میں ڈائرکٹر مذکور نے تقریر کی۔ اور چند سوالات کے جواب دیئے۔ مندرجہ ذیل اصحاب کانفرنس میں شریک تھے۔

مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے۔ سر ہنری کریڈنی مسٹر ایل سی۔ بیں۔ سر شیر محمد خاں۔ راؤ بہادر شوراج۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ مسٹر پی۔ این سپرو۔ مسٹر حسین امام۔ سر حسام الدین مسٹر آر۔ ایچ۔ پارکر۔ مہاراجہ صاحب دربھنگہ سردار بوٹا سنگھ۔ سر محمد ظفر اللہ۔ سر رحبلڈ میکسویل۔ مسٹر اوگلوا در مسٹر لے ڈے۔ سی دلیم۔

ایک غیر سرکاری ممبر نے نمائندہ پریس کو بتایا کہ کانفرنس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ جو ہمیں پہلے سے معلوم نہ ہو۔ وہاں نشستوں جغرافیہ اور حکمت عملی کا سادہ بیان تھا مرکزی اسمبلی سے مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر ایم۔ اے جناح اور ڈپٹی لیڈر مسٹر غلام بھیک نیرنگ اور سر ایچ پی مودی کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔

مسٹر جناح کا خط

مسٹر جناح نے کانفرنس سے اپنی غیر حاضری کی وضاحت میں ڈیفنس سکرٹری کی دعوت کے جواب میں مندرجہ ذیل خط بھیجا ہے۔

"آپکا خط مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء موصول ہوا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے نمائندے کی حیثیت سے میرے اور ہز اکسیلنسی وائسرائے کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے مجھے یقین ہے کہ آپ سے ہز اکسیلنسی ڈیفنس واقف ہوں گے۔ جن وعدوں کا مطالبہ کیا ہے جب تک وہ انقطاعی طور پر طے نہ کر لئے جائیں اور تعاون کی بنیادیں طے نہ ہو جائیں اس وقت تک مجوزہ جلسہ میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ ہز اکسیلنسی ڈیفنس ممبر اور آپ کے محکمے کی اطلاع کے لئے علیحدہ لفافہ میں ایک پمفلٹ بھیج رہا ہوں۔ اسکو پڑھنے سے آپ کو اب تک کی ساری پوزیشن تفصیل کے ساتھ معلوم ہو جائے گی۔"

اس پمفلٹ میں جنگ کے متعلق مسلم لیگ کے رزولیوشن مسٹر جناح اور وائسرائے کی خط و کتابت درج ہے۔

بادشاہ کی حسرت بھری اپیل

لندن ۹ اپریل۔ "خدا تم سب لوگوں کو محفوظ رکھے۔ خدا ڈنمارک کو سلامت رکھے۔" یہ تھے اس اپیل کے آخری الفاظ جو کہ ڈنمارک کے بادشاہ کرسچن نے کوپن ہیگن کے ریڈیو سے براڈکاسٹ کی۔ "موجودہ حالات میں حکومت ڈنمارک نے جرمنی کی حفاظت میں آنا منظور کر لیا ہے۔" یہ ہے وہ اعلان جو جرمن وائرلیس نے براڈکاسٹ کیا ہے۔

ایمسٹرڈم سے خبر ملی ہے کہ ڈنمارک کے بادشاہ نے شاہی محل سے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں ڈنمارک پر قبضہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور عوام سے پر امن رہنے کی اپیل کی ہے بادشاہ اور وزیر اعظم کے دستخطوں سے ایک اور اپیل شایع کی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ڈنمارک نے پروٹسٹ کرتے ہوئے جرمن قبضہ سے پیدا شدہ حالات میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ڈنمارک میں جرمن فوجیں ڈنمارک کی فوجوں سے مل گئی ہیں۔ عوام کو چاہیئے۔ کہ انکا مقابلہ نہ کریں۔ حکومت ڈنمارک عوام کی جنگ کے تباہ کن نتائج سے ملک اور عوام کی حفاظت کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور ان کے ساتھ وفادار رہنا چاہیئے۔ جنکو حکومت کے اختیارات حاصل ہیں۔

ہالینڈ کو تشویش

ہیگ ۹ اپریل۔ جنرل ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ساحل اور سرحدوں کے قریب مقیم فوج کی چھٹی عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے فوج کی چھٹی بند کرنے کا اعلان کیبنٹ کے اجلاس کے بعد کیا گیا۔ جبکہ ہالینڈ کی پوزیشن پر غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صورت حالات کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے، گزشتہ چند روز کے اندر کچھ فوجی تدبیریں اختیار کی گئی تھیں۔ کئی ماہ سے ہالینڈ میں فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور انکو یقین ہے کہ ہالینڈ ڈنمارک کی طرح قابو میں نہیں آئے گا۔

سوئڈن میں گھبراہٹ

اسٹاک ہام ۹ اپریل۔ شاہ گاسٹو نے کیبنٹ کے اسپیشل اجلاس کی صدارت فرمائی جو کہ آج تمام صورت حالات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ ڈنمارک اور ناروے پر جرمنی کے حملے سے سٹاک ہام میں بڑی گھبراہٹ پھیل گئی۔ اور لوگوں نے ڈاکخانوں سے اپنا روپیہ نکلنا شروع کر دیا۔

رائٹر کا بیان ہے کہ سوئڈن میں مقابلہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوئڈن حملہ آور کا مقابلہ کرے گا۔ اگر حملہ نہ کیا گیا تو وہ بالکل غیر جانبدار رہے گا۔

ہیلی فیکس کا پیغام

برطانی وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس نے ناروے کے نام پیغام براڈکاسٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناروے کے لوگوں نے جو دلیرانہ فیصلہ کیا ہے برطانیہ اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انھیں ہمت اور حوصلہ کا پیغام دیتا ہے۔ نازی ظلم کے مقابلہ کے لئے برطانیہ ناروے کا ساتھ دیگا۔ اور جب تک جرمنی پر فتح حاصل نہ ہو جائے۔ برطانیہ اور ناروے ساتھ ملکر اس کے مقابلے پر ڈٹے رہیں گے ڈنمارک کو پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ جرمنی حملے سے برطانیہ میں بڑی ناراضگی پھیل گئی ہے۔ اس سے برطانیہ کا یہ ارادہ اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے۔ کہ یورپ کو نازی ظلم سے پاک کر دیا جائے گا۔

مسٹر چیمبرلین کا اعلان

لندن ۹ اپریل۔ ڈنمارک اور ناروے پر جرمنی کے حملے کے بعد جو حالات پیش آئے ہیں ان کے متعلق مسٹر چیمبرلین کی تقریر سننے کے لئے آج بڑے جوش و خروش کی فضا میں دار العوام کا اجلاس ہوا ڈپلومیٹک گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ اور ان میں اسپین۔ روس بلجیم ارجنٹائن اور چین کے سفیر بیٹھے تھے۔ ناروے کا وزیر بھی موجود تھا۔ مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے بڑے بڑے طاقتور جہاز سمندر میں موجود ہیں۔ وہ جس کارروائی میں مصروف ہیں۔ اس کی تفصیلات بتانا پبلک کے مفاد میں نہیں ہوگا۔

ڈنمارک سے جرمنی کا وعدہ

برلن ۹ اپریل۔ جرمن فوج کے کمانڈر زان فاکنبورسٹ نے ناروے اور ڈنمارک کے لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ آئندہ جرمن فوجیں برطانی حملوں کے خلاف انکی حفاظت کریں گی۔

جرمن کمانڈر نے یہ بھی اعلان کیا کہ برطانیہ اور فرانس نے ڈنمارک اور سوئڈن پر قبضہ کرنے کی اسکیم کر لی تھی۔ اس کے پیش نظر جرمنی نے یہ فیصلہ کیا کہ برطانیہ سے پہلے چپکے سے جرمن فوجوں کو وہاں پہونچ جانا چاہیئے اور لڑائی میں ناروے اور ڈنمارک کی حفاظت کرنا چاہیئے۔ ہم نے لڑائی کرنے کے لئے فیصلہ نہیں کیا ہے بلکہ سکنڈنیویا کو میدان جنگ ہونے سے روکنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ حکومت جرمنی اور حکومت ناروے کے درمیان انتظامات کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے۔

جرمن فوجوں نے جو اڈے قائم کئے ہیں جرمنی انہیں برطانیہ کے خلاف لڑائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تاوقتیکہ برطانیہ اس کو ایسا کرنے پر مجبور نہ کر دے۔ ان الفاظ میں ناروے اور ڈنمارک کو جرمنی نے ایک میمورنڈم بھیجا ہے۔

جرمن میمورنڈم میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت جرمنی کو امید ہے کہ حکومت ڈنمارک اور اہل ڈنمارک مقابلہ نہیں کرینگے۔ لیکن اگر مقابلہ کیا تو اسکو کچل دیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ بلا وجہ خون خرابی ہوگی۔ جرمنی نے یقین دلایا ہے کہ جرمنی اب یا آئندہ ڈنمارک کی آزادی کو تباہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

برطانیہ کا اعلان

لندن ۹ اپریل۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس جرمن حملہ کے مقابلے پر ناروے کی امداد کے لئے بحری اور فوجی انتظامات کر رہی ہیں۔ اتحادیوں نے حکومت ناروے کو یقین دلایا ہے کہ وہ ناروے کے ساتھ ملکر جرمنی کا ہوائی طاقت سے مقابلہ کرینگے۔

ناروے میں نازی حکومت

گوتھن برگ ۱۰ اپریل۔ اوسلو ریڈیو نے جو کہ اسوقت جرمنی کے کنٹرول میں ہے اعلان کیا ہے کہ ناروے میں ایک نیشنل گورنمنٹ قائم کر دی گئی ہے۔ اس کے وزیروں میں نازی پارٹی کے آدمی شامل ہیں۔

ہٹلر کے کارنامے

رائن لینڈ پر قبضہ	۷ مارچ سنہ ۳۶ء
آسٹریا پر قبضہ	۱۱ مارچ سنہ ۳۸ء
سوڈیٹن لینڈ پر قبضہ	۱۰ اکتوبر سنہ ۳۸ء
چیکوسلاویکیہ پر قبضہ	۱۵ مارچ سنہ ۳۹ء
پولینڈ پر حملہ	یکم ستمبر سنہ ۳۹ء
ڈنمارک پر قبضہ	۹ اپریل سنہ ۴۰ء
ناروے پر حملہ	۹ اپریل سنہ ۴۰ء

لندن ۱۱ اپریل۔ ہیگ سے خبر ملی ہے کہ ہالینڈ کی سرحد پر جرمن فوج کی تعداد سب سے زیادہ ۲۵ ہ بڑھ گئی ہے۔ جس سے ہالینڈ کی تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے اور اس نے اپنی احتیاطی تدبیروں کی رفتار تیز کر دی ہے۔ دریائے شل میں سرنگیں ڈال دی گئی ہیں

قبضہ کس طرح کیا گیا

برلن ۹ اپریل۔ ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ ۹ اپریل کو جرمنی فوجوں نے اسکیم کے مطابق ڈنمارک اور ناروے کے ساحل پر قبضہ کر لیا ڈنمارک میں فوجوں کے کوچ کرنے اور اس ملک میں فوجوں کے اترنے کے دوران میں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ ناروے کے ساحل پر بھی قابل ذکر کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ صرف اوسلو میں کچھ مقابلہ ہوا لیکن اس پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

سرکاری وائرلیس نے اعلان کیا کہ شام کے ۳ ½ بجے تک تمام ڈنمارک پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔ صرف تھوڑا حصہ باقی رہا

جرمنی کے بیس ہوائی جہاز تباہ

لندن ۱۱ اپریل۔ جرمن ہوائی جہازوں نے شمالی سکاٹلینڈ پر حملہ کیا۔ جرمنی کے بم برسانے والے دو ہوائی جہاز کھاڑی میں گرا لئے گئے۔ اور جرمنی حملہ ناکام رہا۔ ایک اور ہوائی جہاز برباد ہو گیا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے بحری اڈہ سکاپا فلو پر بھی حملہ کیا۔ جرمن ہوائی جہازوں کو زبردست نقصان پہونچا۔ جرمنی کے تین ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے ۴۸ گھنٹے کے اندر جرمنی کے ۲۰ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

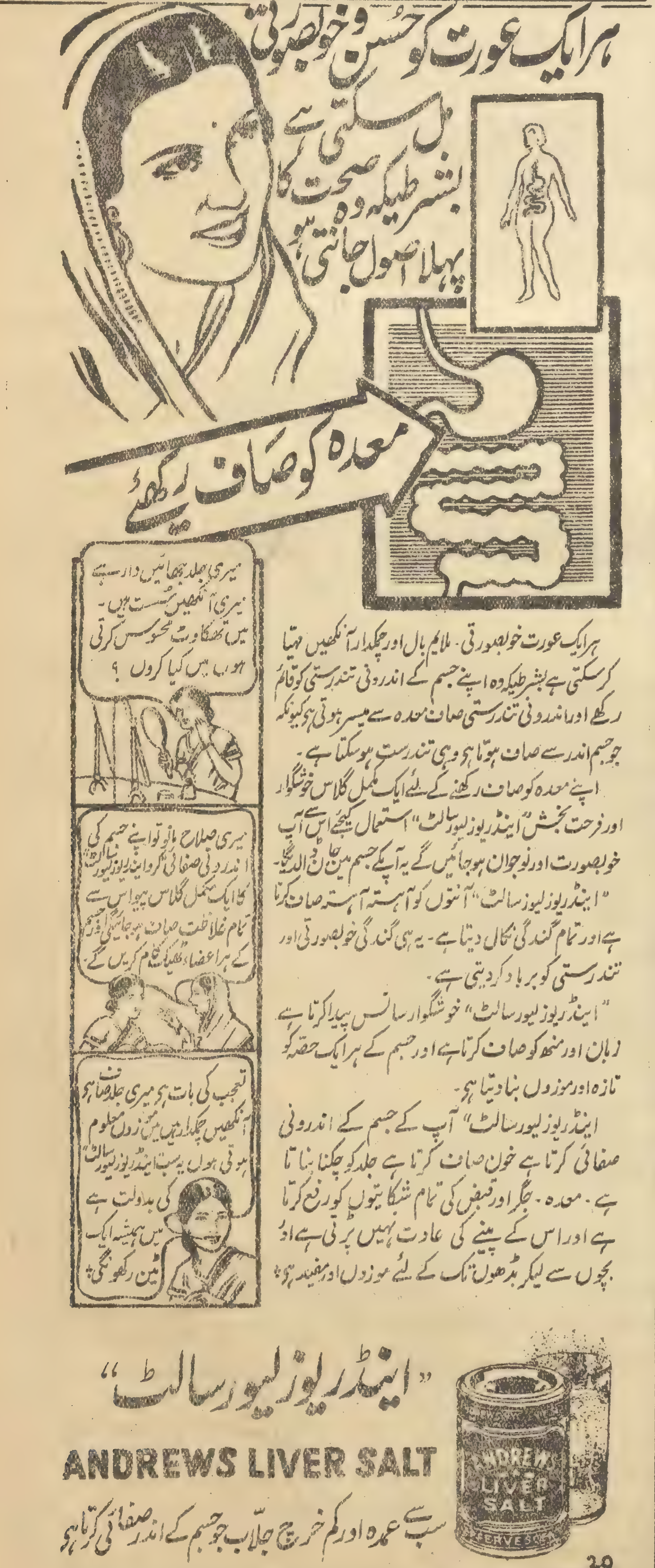

برطانی فوجوں نے برگن اور ٹرنڈہم چھین لئے

ناروے کی سمندری لڑائی میں برطانی بحری بیڑہ نے اپنی برتری کی روایت قائم رکھی۔ اب تک ۱۶ جرمن جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی فوجوں نے برگن کا بندرگاہ جرمنوں سے واپس چھین لیا ہے ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ ٹرنڈہم کا بندرگاہ بھی برطانی قبضہ میں آگیا ہے۔ بعد کی اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانی جہاز ناروک اور اوسلو کی کھاڑیوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور وہاں فوجیں اتارنا شروع کر دی ہیں۔ برطانی فوجوں نے جرمنوں سے مطالبہ کیا ہے کہ اوسلو کو ان کے حوالے کر دیں۔

ناروے کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ اوسلو میں جو نئی حکومت قائم کی گئی ہے۔ وہ جرمنوں کی کٹھ پتلی حکومت ہے اور میں اسے تسلیم نہیں کرتا ہوں۔

ہالینڈ میں تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں ہالینڈ کی سرحد پر آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے سوئیڈن میں بھی لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے

فرانس کے وزیر اعظم کا اعلان

پیرس ۱۰ اپریل۔ "خواہ کچھ ہو جائے یہ یقین رکھنا چاہیے کہ تمام لڑائی کے دوران میں سوئیڈن سے کچے لوہے کا ایک ٹن بھی جرمنی نہیں جانے دیا جائے گا۔" یہ ہے وہ اعلان جو فرانس کے وزیر اعظم موسیو رینو نے سینٹ میں کیا۔ آپ نے مزید کہا کہ اتحادیوں نے جو قدم اٹھایا ہے اس سے مستقل فائدہ پہونچے گا۔ ڈنمارک کی لوٹ مار سے جرمنی کو اقتصادی طور پر جو فائدہ پہونچے گا جب وہ ختم ہو جائے گا۔ جرمنی ڈنمارک اور ناروے کے راستہ سپلائی حاصل نہیں کر سکے گا۔ بحر شمالی میں ان دونوں کھاڑیوں کو بند کر دیا جائے گا۔ جہاں تک فوجی مسئلہ کا تعلق ہے ہٹلر کئی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ اپنی فوج کو منتشر کرنا نہیں چاہتا لیکن اب اسکو اپنا مورچہ وسیع کرنا پڑ گیا ہے۔ خبر ہے کہ جرمنی کا آدھا سمندری بیڑا ابھی تک بندرگاہ سے نہیں ہلا تھا اب اتحادی بیڑے کے ساتھ لڑ رہا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اتحادیوں کا بیڑا اپنی عظیم روایات برقرار رکھیگا موسیو رینو نے مزید کہا کہ جرمنی کے جو جنگی جہاز ناروے میں داخل ہو گئے ہیں انکو فرانس اور برطانیہ کی فوجوں نے گھیر لیا ہے۔ سینٹ نے ہنگامی خفیہ اجلاس ملتوی کر دیا ہے۔

اگر آپ بہترین سے بہترین عطریات و روغنیات و تمباکو خوردنی، مشکی، زعفرانی، نقرئی، وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب کریں
شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ بکس نمبر ۱۴ شہر قنوج

کیا میجنولائن پر دھاوا ہوگا

ایمسٹرڈم۔ ۱۳ اپریل تمام جرمنی خاصکر دریائے رائن کے قریب علاقہ میں ایک بہت بڑی تعداد میں ہسپتال تعمیر کئے گئے ہیں جس سے عام لوگوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ہٹلر میجنو لائن (فرانس کی فولادی دیوار) پر ایک بہت سخت اور زبردست ہلا دینے والے کی تیاریاں کر رہا ہے، شہروں اور دیہاتوں میں پرانے قلعوں اور جدید طرز کے ہوٹلوں کی چھتوں کی زمیں سفید رنگ کرا کر سرخ کراس کھینچ دئیے گئے ہیں، جس سے اتحادی ہوابازوں کو آگاہی حاصل ہو جائے۔ جہاں کہیں ممکن ہو سکا ہے۔ موجودہ ہسپتالوں کو فوجی ہسپتالوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے لیکن بہت سے مقاموں پر اسکولوں خانقاہوں، پرائیوٹ ہوٹلوں اور قلعوں کو استعمال کیا جا رہا ہے میرمنسٹر، کرسلا باد، ٹیلز اور دیگر شہروں کے آسائشی ہوٹلوں کے ہسپتالوں میں تبدیل کر کے ہزاروں مریضوں کے لئے جگہ کر دی گئی ہے۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلیاں

لندن ۱۴ اپریل۔ برطانی کیبنٹ میں تبدیلیوں کے متعلق برطانی اخباروں نے سوائے ایک تبدیلی کے اور کسی تبدیلی پر جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا۔ وہ تبدیلی مسٹر چرچل کا سروس کمیٹی کا لیڈر مقرر کیا جاتا ہے۔ برطانی اخبارون خاص کر "ٹائمز" نے اس بارے میں مایوسی کا اظہار کیا ہے کہ جنگی کیبنٹ کا سائز بڑا نہیں کیا گیا۔ دیگر اعتراضوں کو دہرایا نہیں کیا گیا اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے تبدیلیوں کو مایوس کن قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تبدیلیاں ملک کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔

فرانس کی پارلیمنٹ کے ممبروں کو سزا

پیرس ۱۴ اپریل۔ فرانس کی پارلیمنٹ کے ۲۷ سابق کمیونسٹ ممبروں کو ۵۔۵ سال قید کی سزا دی گئی ہے اور ۵۔۵ سال کے لئے سول اور سیاسی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے، ان میں موسیو بونٹ بھی ہیں، جنہوں نے مزدور کسان پارٹی قایم کی تھی انہوں نے چیمبر کے پریزیڈنٹ کو ایک خط لکھا تھا کہ صلح کی فوراً ہی بات چیت شروع کر دی جائے۔ اس خط کی بناء پر ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔

وزارت پنجاب کے خلاف سازش

لاہور ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ایک سازش کا پتہ لگایا ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی میں وزارتی بنچوں پر بم پھینکا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک شخص مسمی محمود حسن کشمیری کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دوبار پنجاب اسمبلی چیمبر میں اس مقصد کے لئے داخل ہوا۔ آخر پولیس نے اسے پکڑ لیا اور اس کے گھر کی تلاشی لی گئی جہیں دیسی ساخت کے دو بم برآمد ہوئے۔

کمیونسٹوں کو موت کی سزا

پیرس ۱۵ اپریل۔ ایک نیا حکم نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے کمیونسٹ پروپیگنڈا کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کی زیادہ سخت نگرانی کرنے کے لئے پولیس میں اضافہ کیا جائے گا۔ کمیونسٹوں کی نظر بندی کے کیمپ پیرس سے شمالی افریقہ کو منتقل کئے جا رہے ہیں۔

ہٹلر کی سنسنی خیز اسکیم

لندن ۷ اپریل۔ برطانیہ کے محکمہ اطلاعات نے ایک رنگین پوسٹر شایع کیا ہے جس میں یورپ کو ختم کرنے کے متعلق نازیوں کی دس سالہ اسکیم درج ہے۔ یہ اسکیم زیک پولیس نے سنہ ۱۹۳۲ء میں برآمد کی تھی۔ اس اسکیم کے مطابق حسب ذیل پروگرام۔

آسٹریلیا اور زیکوسلادیہ پر سنہ ۱۹۳۸ء میں قبضہ۔ پولینڈ اور ہنگری پر سنہ ۱۹۳۹ء میں قبضہ۔ رومانیا، یوگوسلادیہ اور بلغاریہ پر سنہ ۱۹۴۰ء میں قبضہ ڈنمارک ہالینڈ، بلجیم سوئٹزرلینڈ بکرائن اور شمالی فرانس پر سنہ ۱۹۴۱ء میں قبضہ۔ اس کے بعد ناروے اور سوئیڈن اور پرتگال پر قبضہ اور سنہ ۱۹۴۲ء سے پہلے برطانیہ پر قبضہ۔ اس اسکیم کی نقل خفیہ طور پر آسٹریا اور زیکوسلاویہ میں نازی پارٹی کے پاس بھیجدی گئی تھی اور انکو حکومت کے خلاف نافرمانی شروع کرنے کی ہدایت کی تھی۔

لندن میں اہم کانفرنس

لندن ۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دوشنبہ کو دفتر خارجہ میں جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کی صدارت لارڈ ہیلی فیکس فرمائیں گے۔ اس میں ماسکو، روم، انقرہ میں مقیم برطانی سفیروں کے علاوہ اتھنس بلگریڈ بخاریسٹ، بوداپسٹ اور صوفیا میں مقیم برطانی وزراء بھی شامل ہوں گے۔

مسٹر بیٹی چل بسے

لاہور ۸ اپریل۔ مسٹر بیٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جنکو ۱۹ مارچ کو خاکساروں کے مظاہرہ کے موقع پر شدید چوٹ آئی تھی آج صبح ہسپتال میں جان بحق ہو گئے۔ انکا تین مرتبہ آپریشن کیا گیا۔

ص "الگمن ڈنینگ" نے لکھا ہے کہ یہ قدم ان لوگوں کی طرف سے انتہائی مایوسی کی حالت میں اٹھایا جا رہا ہے جو کہ حقیقی لڑائی لڑنے سے کانپتے ہیں اور جن کا یہ خیال ہے کہ ناکہ بندی کر کے بھوکا مارنے سے جو موت ہوگی۔ وہ میدان جنگ میں ایک سپاہی کی موت کی نسبت انسانیت کا زیادہ بہتر ہے ہے اتحادیوں کو جرمنی پر حملہ کرنے کی ہمت ہوتی نہیں اور انہوں نے غیر جانبدار ملکوں پر حملہ شروع کر دیا۔ حکومت ناروے اور سوئیڈن کو سرنگیں بچھانے کے متعلق راسلے بھجائیں ہوں گے کہ سرنگیں پہلے ہی بچھا دی گئیں۔ دنیا کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ جرمنی اس مجرمانہ سازش کا مقابلہ کریگا۔

اٹلی

روم ۹ اپریل۔ آج شام کے اخباروں نے رائے ظاہر کی ہے کہ ناروے کے سمندروں میں سرنگ بچھانے کے متعلق اتحادیوں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ ناروے کی غیر جانبداری کی خلاف ورزی کی ہے۔

اخبار "ٹریبونا" لکھتا ہے کہ برطانیہ جس نے سرنگ بچھانے کے متعلق جرمنی کے فعل کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا اور اس فعل کو وحشیانہ قرار دیا تھا اب اس نے ایک غیر جانبدار ملک کے خلاف وہی طریقہ اختیار کیا ہے۔

وزیر اعظم کا بیان۔ لندن ۸ اپریل ص ص

بقیہ مضمون صفحہ ۶ کالم پانچ

اضطراب اور پریشانی ہوگی جبکہ وہ یہ سنیں گے کہ بین الاقوامی قانونوں کی اس طرح پر صریح خلاف ورزی کی گئی ہے۔ میں بہت زیادہ سخت الفاظ استعمال نہیں کرونگا۔ کیونکہ یہ فعل اپنی زبان سے کہہ رہا ہے۔ میں پارلیمنٹ کے روبرو تمام کاغذات پیش کرونگا اور حکومت تبلائے گی کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کیا کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سوئیڈن میں ناراضگی

سوئیڈن کی کیبنٹ کا آج صبح اجلاس ہوا جس میں ناروے کے سمندر میں سرنگ بچھانے کے مسئلہ پر غور کیا گیا ابھی کوئی سرکاری بیان شایع ہونے کی توقع نہیں ہے لیکن سرکاری حلقوں میں اسکو غیر جانبدار کی صریح خلاف ورزی خیال کیا جا رہا ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اتحادیوں کے اس قدم سے عوام میں بڑی زبردست ناراضگی پھیل گئی ہے۔ دفتر خارجہ نے کسی قسم کی سرکاری رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا لیکن رائٹر سے ایک سرکاری رائے یہ ظاہر کی گئی کہ برطانیہ حد سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے۔

"لڑائی ہمارے علاقہ میں دھکیلی جا رہی ہے اگر جرمنی نے جوابی کارروائی کی تو کون اس کو روک سکیگا؟ اسوقت کیا ہوگا۔ اگر جرمنی نے سرنگوں کو بہانہ بنا نا شروع کر دیا؟ اس کا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ناروے کے سمندروں میں ایک بہت بڑی بحری لڑائی چھڑ جائے گی۔"

اس کا نعم البدل یہ ہوگا کہ جرمنی ناروے کی فوجی امداد کرنے کا وعدہ کرے اور فوجیں بھیجدے، ان میں سے جو بھی کارروائی ہوگی۔ صورت حال خطرناک ہو جائیگی۔ پھر لڑائی شمال کی جانب بڑھ جائے گی۔

سکنڈری نیویا کو دھمکی

برلن کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سکنڈری نیویا کا امن خطرے میں ہے۔ اس کا بیان ہے کہ صورت حالات اتنی تشویشناک کہ تمام شمالی ملکوں کو اپنی پوزیشن پر غور کرنا چاہئے۔

برلن میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مغربی حکومتوں کی لڑائی کے متعلق پالیسی کی وجہ سے ناروے اور سوئیڈن کو اب غیر جانبدار خیال نہیں کرنا چاہئے۔ اور جرمن حلقہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ ملک اپنی غیر جانبداری کو حفاظت کرنے کے لئے کافی ہمت سے کام نہیں لے رہے ہیں۔ برلن میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اتحادی سکنڈری نیویا میں فوجی مداخلت کر کے جرمنی کو گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمنی خاموش نہیں بیٹھے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی فوراً ہی حملہ کرنے کے لئے تیار ہے اور وہ جو طریقہ ہوگا وہ عجیب و غریب ہوگا۔

ہالینڈ کو تشویش

المسٹرڈم سے خبر ملی ہے کہ اتحادیوں کے اس قدم سے ہالینڈ کے سرکاری حلقوں کو بڑی تشویش ہوئی۔ لیکن سرکاری حلقوں میں اس کے بارے میں ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی گئی۔ اصولاً بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ خواہ یہ قدم کوئی جواز رکھتا ہے یا نہیں۔ لیکن قابل مذمت ہے یہ بھی رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ ناروے کے سمندروں میں سرنگ بچھانے سے جبا و ویز حلہ کا موزوں جواب نہیں ہے۔ اس قسم کے طریقوں سے چھوٹے ملکوں کا اتحادیوں میں اعتماد نہیں بڑھے گا۔ اگر برطانیہ چھوٹے ملکوں کی غیر جانبداری پر حملہ کر کے لڑائی ختم کرنا چاہتا ہے تو وہ جرمنی کے مقابلہ میں اپنے کو کس طرح کم جارحانہ کہہ سکتا ہے۔

امریکہ میں اظہار تعجب

سرنگ بچھانے کی خبر پر امریکہ میں زبردست اظہار تعجب کیا گیا۔

جرمنی میں غصہ کی لہر

برلن سے خبر ملی ہے کہ جرمن اخبار ص

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

دونوں گال اندر گھس گئے آنکھوں کی بینائی بھی مدھم سی پڑ گئی۔

پجاری کی پوجا کی تقریب کا دن یونہی گذر گیا، گھڑیال کا افتتاح بھی نہ ہوا بھلی لوہار لوگوں کے کانوں ہی کانوں میں کہنے لگا کہ میں نے شہر کی سڑک پر پجاری مہاراج کو ایک نوجوان خوبصورت حسین لڑکی سے آنکھ لڑاتے اور ہنستے کھیلتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے دھیان دیکر غور سے نہیں سن رہے ہو انھوں نے گھڑیال کی رقم ایک بارہی ضایع کر دی ہے۔

آہستہ آہستہ یہ بات گاؤں میں ہر طرف بجلی کی طرح دوڑ گئی۔

پجاری سے راستہ میں جو ملتا وہ نہ نمسکار کرتا نہ بلاتا۔

بوڑھا پجاری اسی غم میں مرا جا رہا تھا لیکن جو کیا ہے اس کے لئے بھی زیادہ افسوس کرنا اس نے زیادہ موزوں نہ سمجھا۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۵ پر ملاحظہ کریں)

اس نے عزت کو بھیک دی یہ کون سا بڑا پاپ ہے؟ ہاں یہ درست ہے کہ یہ دان اچھے ڈھنگ سے نہیں ہوا وہ رقم دوسروں کی امانت تھی لیکن اس وقت ایسا سوچنے کا موقعہ نہیں تھا۔

یہ بات سوچنے کے لایق ہے کہ ممکن ہے اس سے اس بھولی بھالی لڑکی کے دل میں روحانی علم کا جذبہ پیدا ہو جائے پرماتما اس کے دل کو روشن کرے۔

اسی سوچ میں پجاری کو اس نوجوان لڑکی کی پختہ جامن کی طرح سیاہ آنکھوں کی اشک آلودہ، دلکش، گہری نظر یاد آگئی۔

لیکن کسی طرح بھی اس کے دل کو تسلی نہ ہوسکی، روح کو پھٹکارنے کو برداشت نہ کرسکا ایک دن پجاری بہت دیر تک، پوجا پر اٹھا، ختم کر کے جب اٹھا تو اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ بھگتوں سے اپنا سارا پاپ کھول کر کہہ دوں گا اب میں اس راز کو نہ چھپا سکونگا۔

دوسرے دن پجاری مندر میں پوجا کے آسن پر بیٹھ گیا اس وقت اس کا چہرہ زرد سا پڑ گیا تھا جیسے تلوار کے آگے قربانی دینے کے لئے کھڑا ہو اور بلند آواز میں کہنے لگا:-

"بھائیو! تم سب لوگ سنو"

اتنے میں پوجا کا گھڑیال اپنی نہایت دلکش اور سریلی آواز میں بج اٹھا، سارے پوجا کرنے بھگت خوشی سے پکار اٹھے "دنیا گھڑیال" "دنیا گھڑیال"!

پجاری بھگتی میں مست آنکھیں بند کر کے سوچنے لگا پرتما! یہ تمہاری کیسی مہما ہے بھگوان مجھ پاپی کے پاپ کو دور کرنے کا یہ کیسا حیران کن ذریعہ ہے۔

سب بھگتوں کے پیچھے ایک طرف کھڑی ہو کر بڑھیا مسرور کن آنکھوں سے پجاری کی بھگتی دیکھ رہی تھی اس نے اپنی زندگی کی تمام کمائی سے پجاری کے اس بہت بڑے رحم کے جرم کی پوری صفائی کی تھی۔

اس کے بعد پجاری کو اپنا قصور ظاہر کرنے کی ضرورت ہی نہ رہی تھی۔

ص ص رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ناروے کے سمندر میں سرنگ بچھانے کے متعلق وزیر اعظم کل دار العوام میں ایک بیان دیں گے۔

روس اور جاپان کے تجارتی معاہدہ میں جمود

برلن ۹ اپریل۔ ماسکو کی اطلاع ہے کہ ماسکو میں روس اور جاپان کے درمیان جو تجارتی بات چیت ہو رہی تھی اس میں اب جمود پیدا ہو گیا ہے۔

۲۵ سال سے بائے کی تکلیف تھی بازو بیکار ہو رہے تھے

۲۵ سال کا عرصہ ہوا کہ اس مریض پر اول مرتبہ بائے کا حملہ ہوا۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ وہ اپنے بازو ہلانے سے بھی معذور ہو گیا۔ لیکن اس کو کس طرح آرام ہوا اس کہانی کو غور سے پڑھئے۔

"عرصہ ۲۵ سال کا ہوا مجھے پہلی مرتبہ بازو اور کندھوں میں بائے کا درد محسوس ہوا چند سال کے بعد کمر میں بھی درد ہو گیا۔ جوں جوں دن گذرتے گئے مرض بڑھتا گیا یہانتک کہ دونوں بازوں اور دونوں رانوں میں سخت درد رہنے لگا سیدھا ہاتھ کر کے ایک گلاس پانی اٹھانا بھی مشکل ہو گیا۔ ابھی ایک سال عرصہ ہوا کہ میں نے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا ایک شیشی ختم ہونے نہ پائی تھی کہ مجھے کافی آرام محسوس ہونے لگا اسکے بعد ایک شیشی خریدی اسکے ختم ہونے تک تمام درد جاتا رہا اسکے بعد پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی اگر آپ خوردبین کے ذریعہ یورک ایسڈ کے نوکیلے کرسٹلز کو دیکھ سکیں تو پھر آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ درد کیوں ہوتا ہے"

کروشین سالٹ

سے اول کرسٹلز کی تیز نوکیں تحلیل ہوتی ہیں اور رفتہ رفتہ تمام کرسٹلز تحلیل ہو کر خارج ہو جاتے ہیں۔

No 2

نوٹس

پیران کلیر میلا (بمقام روڑکی) ۵ اپریل سے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک خاص تاریخیں ۲۱، ۲۲، ۲۳، اپریل

ایسٹ انڈین ریلوے کے تمام اسٹیشنوں سے میلے کے واسطے ہر ایک درجہ کے سستے واپسی ٹکٹ روڑکی کے لئے بشرطیکہ ۱۶ میل سے زائد کا سفر ہو ۱۵ اپریل سے ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک مل سکیں گے، واپسی ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کی آدھی رات تک ہو سکتی ہے۔

تیسرے درجہ کے سرکلر ٹکٹ بھی، ہوڑہ، آسنسول، اور دیناپور ڈویزن کے تمام اسٹیشنوں سے روڑکی کے لئے ۱۵ اپریل سے ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء تک مل سکیں گے ان ٹکٹوں کے ذریعہ سفر سیدھے راستے سے ہوگا، اور واپسی دہلی اور آگرہ کے راستہ سے ایسٹ انڈین ریلوے کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے ان ٹکٹوں کے ذریعہ سفر کی واپسی ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کے ۱۲ بجے رات تک ہوگی سہارنپور اور رڑکی کے درمیان اسپیشل ٹرین بھی حسب ضرورت جائے گی۔

ان ٹکٹوں پر واپسی سفر نہ کرنے پر دام واپس نہ کئے جاویں گے، آرام سے ریل میں سفر کیجئے

چیف کمرشیل منیجر
ایسٹ انڈین ریلوے

ماسکو اور فنلینڈ کے سیاسی تعلقات بحال

ماسکو ۹ اپریل سوویٹ روس اور فنلینڈ میں سیاسی تعلقات بحال ہو گئے ہیں۔ ماسکو میں فنلینڈ کی طرف سے موسیو پاسیکری اور موسیو زدنو روس کی طرف سے فنلینڈ میں سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈنمبر ۱۴۲۲

جمال پر تو قوم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۲ شششماہی ۱
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۱

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

ہندوستانی عورت

از جناب منشی فیاض الدین احمد خان فیاض گوالیاری

ترا ٹیکہ، تری بندی، ترا چندن، ترا قشقہ
تری چادر، تری ساڑھی، ترا آنچل، ترا جلوہ
ترے تیور، تری آنکھیں، تری چتون، ترا نغمہ
تری چھلبل، تری بنوٹ، ترے گیسو، ترا شانہ

یہ مستی کی دھڑی، یہ آنکھ کا کاجل قیامت ہے
یہ ناگن زلف، یہ ہاتھوں میں گنگا جل قیامت ہے

ترے ملبوس رنگا رنگ کی رنگینیاں واللہ!
تری پازیب کے نغمونکی خوش آہنگیاں واللہ
ترے گھونگھٹ کی وہ محجوب جلوہ چینیاں واللہ
تری دینداریاں واللہ تری بے دینیاں واللہ

تری برسات میں جھولوں پہ وہ نغمہ نوازی اُف
تری ہر صبح کو پنگھٹ پہ وہ جلوہ طرازی اُف

صباحت میں ملاحت کی نزاکت۔ تیرا حصہ ہے
مزاج رنگ و رنگینی و رنگت تیرا حصہ ہے
ادائیں تیری فطری حسن فطرت تیرا حصہ ہے
زہے صورت، زہے سیرت، محبت تیرا حصہ ہے

مشقت خانگی مصروفیت کی کام ہے تیرا
تری صحت کا ضامن ہے، تو یہ ہی کام ہے تیرا

ٹھہر۔ اے مشرقی دیوی کدھر کو جا رہی ہے تو
یہ مغرب کی طرف رُخ کرکے ٹھوکر کھا رہی ہے تو
شفق کو خون کے آنسو عبث رُلوا رہی ہے تو
گذشتہ دَور سے اپنے عبث شرما رہی ہے تو

خصوصیات اپنی وجہ نازش کیوں نہیں تجھ کو
انھیں کھونیکی ہر کوشش یہ کاہش کیوں نہیں تجھ کو

پرستاروں کے جمگھٹ میں نظر کا لطف جائیگا
رہیگی گھر سے باہر تو، تو گھر کا لُطف جائیگا
محبت کا، عقیدت کا، اثر کا لطف جائیگا
گھڑی بھر کی ہوس میں عمر بھر کا لُطف جائیگا

یہ مانا علم اچھا، روشنی اچھی، ہنر اچھا
مگر وہ کیا بُرا تھا، آپ اچھے اپنا گھر اچھا

تری تعلیم سے ہے تربیت آیندہ نسلوں کی
اِسی پر ہے بنائے فوقیت آیندہ نسلوں کی
اسی سے شستہ ہوگی ذہنیت آیندہ نسلوں کی
مگر، سُن اے اُمید و تقویت آیندہ نسلوں کی

ہوائے ہمسری تا حدِ تقسیم عمل اچھی
کہ گھر باہر میں قایم سدِ تقسیم عمل اچھی

خوشی سے سیکھ تو حفظانِ صحت کے اصولونکو
خوشی سے سیکھ دنیا میں معیشت کے اصولونکو
نہ بھول اتنا مگر اپنے قدامت کے اصولوں کو
اصول خانہ داری کو۔ محبّت کے اصولوں کو

نہ اِس ردِّ عمل میں انتقامی شان پیدا کر
حدوں میں اپنی رہ کر انقلابی شان پیدا کر

ابھی فیاضؔ پھر اچھی ہے ہندوستانکی عورت
ابھی بنکر نہیں بگڑی ہے ہندوستان کی عورت
ابھی اتنی نہیں بدلی ہے ہندوستانکی عورت
ابھی صورت میں عورت کی ہے ہندوستان کی عورت

کبھی حد سے گذرنے کا جنوں اسکو بھی ہوتا ہے
مگر ہنستی نہیں یہ اُسپہ۔ یورپ جسکو روتا ہے

دنیائے اسلام

ہمیں کوئی قوت اپنا آلۂ کار نہیں بنا سکتی

نیویارک ٹائمز کے نمایندہ سے وزیر اعظم ترکی کی گفتگو

نیویارک۔ ۳۱ مارچ۔ ترکی میں اب بھی کمال اتاترک ہی کی حکومت ہے گو وہ جسمانی طور پر موجود نہیں لیکن مرحوم کی روح اپنے جانشینوں کے ہر فعل ہر قول اور ہر اقدام پر حاوی ہے۔"

یہ نتیجہ نیویارک ٹائمز کے نمایندہ خصوصی نے ترکی وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدام سے ایک انٹرویو کے بعد اور ترکی کی موجودہ سرگرمیوں اور تیاریوں کے پیش نظر اخذ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ کمال اتاترک جب زندہ تھے اُس وقت ترکوں کو یقین تھا کہ اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی وہ اپنے جانشینوں کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ واقعات اور مشاہدات کی بنا پر اور ترکی مدبرین حکومت کے آراء و خیالات سُنکر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ روایت زندہ ہے اور ایک طویل مدت تک زندہ رہے گی۔

ڈاکٹر رفیق سیدام نے انٹرویو دیتے ہوئے ابتدا میں ہی مجھ پر یہ حقیقت واضح کی۔ اور کہا "جمہوریہ ترکیہ کے ..... بانی اعظم نے حکومت کی داخلی اور خارجی پالیسی کے متعلق جو اُصول وضع کئے تھے ہم ابتک ہی عمل پیرا ہیں ان اصولوں پر عمل کرنا نہایت آسان ہے کیونکہ یہ اُصول نہایت سادہ۔ صاف اور غیر مبہم ہیں ان میں کوئی ڈھکی چھپی اور پوشیدہ بات نہیں ترکی حکومت نے جن ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھایا ہے ان کی تہہ میں کوئی راز پنہاں نہیں۔

ہمارے لئے اسمیں شک وشبہ کی کوئی گنجایش نہیں کہ اگر اسوقت جبکہ دنیا میں سیاسی بحران پیدا ہے۔ کمال اتاترک زندہ ہوتے تو وہ یہی پالیسی اختیار کرتے جو ہم نے اختیار کی ہے گذشتہ جنگ کے بعد مرحوم نے جو پالیسی وضع کی تھی اسکا مقصد قومی اور وطنی مفاد کا تحفظ تھا۔ اب بھی ہماری پالیسی میں یہی اُصول کار فرما ہے۔

نمایندہ اخبار کے اس سوال کے جواب میں ...... کہ رومانیہ پر روس کے حملہ کی صورت میں ترکی حکومت کی پالیسی کیا ہوگی ڈاکٹر رفیق سیدام نے کہا کہ "اس بارے میں ہمارا فیصلہ محفوظ ہے۔ اس کا انحصار حالات کے ارتقا پر ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے اپنے آپ کو پابند نہیں کیا۔ لیکن آپ اس بات کا اطمینان رکھیں کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت اور مدافعت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔ ترکی بین الاقوامی سازشوں کی آماجگاہ یا شکار بننے کو تیار نہیں۔ ہمیں کوئی قوت اپنا آلہ کار نہیں بنا سکتی۔ ہم کسی کے مرہون منت نہیں۔ خدا کے بعد ہمیں اپنے قوت بازو پر پورا بھروسہ ہے۔ ہم نے اپنی آزادی اور خود مختاری ہر طرح سے محفوظ رکھنے کا عزم راسخ کر رکھا ہے۔ اور ہمارا یہی عزم ہمارے موجودہ اقدام کا سبب ہے۔

ڈاکٹر رفیق سیدام نے مزید کہا کہ "ہم بالکل چوکس ہیں ہم نہایت خرم و احتیاط کے ساتھ واقعات کا اور حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں ہمیں کسی کا خوف نہیں اور نہ ہم کسی کی دھمکیوں میں آنیوالے ہیں۔

نازیوں کا جھوٹا پروپیگنڈا

ترکی اخبارات کی رائے

انقرہ سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ کہ آج کل ترکی اخبارات میں زیادہ تر نازیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی پول کھولی جا رہی ہے نازیوں نے امریکہ پر جو جنگ کی ذمہ داری کا الزام تراشا ہے اسکے متعلق اخبار ینی صباح مورخہ ۴ اپریل رقمطراز ہے۔ نازیوں کی طرف سے جب کوئی کتاب یا پمفلٹ شایع ہوتا ہے تو ہر ایک آدمی کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ نازیوں نے صداقت پر پردہ ڈالنے کا ایسا فن حاصل کر لیا ہے کہ ان کے بیانات کو کسی قسم کی اہمیت دینا ہی غلطی ہے

بعض یورپی ممالک کی غیر جانبداری پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار جمہوریت مورخہ ۴ اپریل لکھتا ہے "ان کی روش شتر مرغ سے بھی زیادہ قابل رحم ہے جو اپنا سر ریت میں چھپا لیتا ہے صرف اتحادیوں ہی کی وجہ سے اسکنڈ نیویا کی آزادی برقرار ہے ہالینڈ اور بلجیم بھی کب کے ختم ہو گئے ہوتے اگر اتحادی مٹ گئے تو تمام چھوٹے ملک بھی نیست و نابود ہو جائیں گے۔"

بین الاقوامی مسائل میں نازیوں اور جمہوری ملکونکے اختلاف پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ینی صباح مورخہ ۴ اپریل لکھتا ہے۔ ترکی فرانس اور برطانیہ کی اس وجہ سے عزت کرتا ہے کہ یہ بین الاقوامی معاملات میں اپنے اخلاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اس کے برخلاف آمرانہ حکومت کسی نہ کسی بہانہ سے چھوٹے ممالک کے مٹانے پر تلی ہوئی ہے۔ جمہوریتیں حق و انصاف و معاہدوں اور حلف ناموں کا احترام کرتی ہیں۔

اتحادیوں کی ناکہ بندی کے متعلق اخبار جمہوریت مورخہ ۶ اپریل رقمطراز ہے۔ باوجودیکہ جرمنی میں بعض مقامات سے سامان داخل ہو رہا ہے لیکن اتحادیوں کی ناکہ بندی ایک موثر حربہ ثابت ہوئی ہے۔ نازی اسقدر بڑی فوج کے کھانے پینے کا سامان فراہم نہیں کر سکتے اور نہ عوام ادہر ادہر سے حاصل کئے ہوئے سامان کے سہارے پر یہ جنگ زیادہ عرصہ تک جاری رکھ سکتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ایسے ترکی جہازوں کی جو تجارتی اغراض کے لئے استعمال ہو رہے ہیں مجموعی تعداد ۱۶۶ ہے جنکا وزن ۱۹۰۷ ۴ ٹن ہے۔ ان کے علاوہ گیس کے جہازوں کی تعداد اور انکا وزن ۹۷۰۵ ٹن ہے ان سبکو ملا کر تجارتی جہازوں کی تعداد ۱۸۵ ہے اور وزن ۲۲۴۴۷۱ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان بریدہ ہی ہو جو تیرے ذکر سے رہ جائے
جدا ہو تیغ ستم سے وہ سر جو سجدے میں نہ رہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۰/اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۶

پاکستانی اسکیم کیخلاف سر غلام حسین ہدایت اللہ کا بیان

سر غلام حسین ہدایت اللہ نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ برطانیہ جس جنگ میں مبتلا ہے وہ صرف برطانیہ کے لئے ہی اہم نہیں ہے بلکہ ہمارے ملک کے لئے بھی اہم ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اس کاز کو امداد پہنچائیں۔ جس کے لئے یہ لڑائی لڑی جارہی ہے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اس بیان میں ملک کی آئینی اور فرقہ دارانہ حالت پر بھی اظہار کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ مشترکہ انتخاب سے ہی ملک کی فضا بہتر ہو سکتی ہے۔ آپ نے ہندوستان کی منزل مقصود ویسٹ منسٹر کے آئین کے مطابق درجہ نوآبادیات کو بیان کیا ہے۔ اور یہ حالت جنگ کے بعد حاصل ہو جائے گی۔

اسلئے ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے ملک کی اندرونی حالت درست کریں۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اس ملک کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا پس منظر بھی پیش کیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ حالت میں صوبجاتی حکومت دو پارٹیوں کے درمیان ایک وجہ تنازعہ بن گئی اور اکثریت اور اقلیت کی پارٹیاں فرقہ دارانہ بنیاد پر قایم ہوئیں اس لئے بہترین طریقہ یہی ہے کہ اصولوں اور پالیسی کی بنا پر پارٹیاں مرتب کی جائیں اور اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مشترکہ انتخاب مجموعی رائے دہی اور تخصیص نشست کے ساتھ رائج کیا جائے جداگانہ انتخاب کا زمانہ گزر چکا اب وہ مفید نہیں ثابت ہو سکتا صرف سیاسی تربیت سے کام بن سکتا ہے اس صورت اقلیتوں کو خوف باقی نہ رہے گا اور مشترکہ انتخاب میں سبکی نمایندگی معقول طریقہ پر ہو سکے گی۔

دو فرقوں میں ہندوستان کو تقسیم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے کیونکہ اس میں بہت پیچیدگیاں پیدا ہونگی بالخصوص ریاستوں کا معاملہ بہت پیچیدہ ہو اور یہ اسکیم اقتصادی اعتبار سے ناقابل عمل بھی ہے اور دوسرے الگ الگ فوج وغیرہ رکھنے کا خرچہ اتنا زیادہ ہوگا کہ اسے برداشت نہ کیا جا سکے گا۔ دوسرے جب ان آزاد ریاستوں کے آپس میں دل صاف نہ ہوں گے تو کام کیسے چلے گا۔ بہرحال برطانی فوج کا غلبہ رہے گا۔ اور اس پر پہلے ہی اعتراض کیا جا چکا ہے۔ اور سب سے بڑا اعتراض تو اس علیحدگی کی سکیم پر یہ ہے کہ اس سے امن اور رواداری کی فضا پیدا ہونے کے بدلے باہمی خصومت اور زیادہ بڑھ جائیگی

سر غلام حسین ہدایت نے آخر میں کانگرس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ ایسے وقت میں سول نافرمانی شروع نہ کرے۔ کیونکہ ہندو سبھا مسلم لیگ دلت اقوام اور مالدار طبقہ کی طرف سے اسکی مخالفت کی جائیگی۔ آپ نے کانگریس سے اپیل کی ہے کہ پہلے کی طرح تعاون کی ہی اسپرٹ رکھے اور تمام ہندوستان سے اسمبلیوں اور کونسلوں کے ممبروں کو مدعو کر کے ایک کانفرنس کی جائے جس میں تمام آئینی مسئلہ پر غور کیا جائے۔ فرقہ وارانہ مفاہمت کی اسکیم تیار کی جائے۔ اور ملک کے سامنے جو مسئلے ہیں انکا کوئی معقول حل نکالا جائے۔

جنگ کا میدان

ناروے لڑائی کا میدان بنا ہوا ہے اور ابھی کچھ معلوم نہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا اب تک واضح صورت یہ ہے کہ شمالی بندرگاہ ناروک جہاں سے سوئیڈن کا لوہا جرمنی آتا تھا۔ برطانی قبضہ میں آگیا ہو باقی تمام اہم بندرگاہ اور اندرونی مقامات خاص کر جنوب کا تمام علاقہ جرمن ہاتھوں میں ہو۔ اسٹونگر کے ہوائی اڈہ کو سخت نقصان پہونچانے کے بعد برطانی ہوائی جہازوں نے ٹرانڈہم کے بحری اڈے پر بمباری شروع کر دی ہے۔ یہاں کے ہوائی اڈے پر بمباری ہونے والی ہے ٹرانڈہم سوئیڈن کی سرحد سے صرف ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر یہاں جرمنوں کے پاؤں جم گئے تو ناروے کا شمالی حصہ جو ابھی تک ناروینکے قبضہ میں ہے جنوب سے الگ ہو جائیگا۔

ایک طرف ناروے کا یہ حال ہے دوسری طرف چھوٹے چھوٹے غیر جانبدار ملکوں یعنی سوئیڈن، ہالینڈ بلجیم، سوئیزرلینڈ اور لکسمبرگ میں ہر لمحہ جرمنی حملہ کا خطرہ ہے اور وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدبیریں اختیار کیجارہی ہیں مثلاً فوجی اہمیت کے مقاموں پر پہرے لگائے گئے ہیں۔ غیر ملکیوں کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے اور فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

شمالی اور وسطی یورپ کے ملکوں سے بھی زیادہ تشویش بلقان کے ملکوں میں پیدا ہو گئی ہے جہاں جرمنی اور اٹلی دونوں کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔ کل یہ خبر آچکی ہو کہ رومانیہ، ہنگری، یگوسلاویہ اور بلغاریہ نے ملکر یہ فیصلہ کیا ہو کہ دریائے ڈینوب میں جہازرانی کے قاعدوں کی پابندی کی سختی سے نگرانی کی جائے تاکہ کوئی طاقت اپنے جارحانہ منصوبوں کے لئے اس دریا کو استعمال نہ کر سکے۔ ٹرکی اور دوسرے بلقانی ملکوں میں مشکوک غیر ملکیوں کے داخلہ کو روکنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

حکومت پنجاب کا اعلان

حکومت پنجاب نے ایک کمیونکے شایع کیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کن شرطوں پر حکومت اس حکم کو جس کے ماتحت خاکسار تحریک کو ناجایز قرار دیا گیا ہے واپس لینے کے سوال پر غور کرنیکے لئے تیار ہو گی۔

حکومت پنجاب کو اس بات کی طرف سے اطمینان ہو جانا چاہیئے کہ:-

خاکسار کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے امن عامہ میں خلل پڑے یا قانون و نظم کے قیام میں دخل اندازی ہو۔ اور ۲۸/فروری سنہ ۱۹۴۰ء کو ہتھیار یا ایسی چیزیں لیکر چلنے جو ہتھیار کی جگہ استعمال کی جا سکیں یا ہتھیار لیکر اور بغیر ہتھیاروں کے فوجی نوعیت کی ڈرل کرنے کی ممانعت کرنے کے لئے جو نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اسکی خلاف ورزی کرنیکی کوشش نہیں کیجائیگی۔

(۲) خاکسار جماعت قابل اطمینان طریقہ پر اس بات کی ضمانت دیگی کہ اسکی سرگرمیاں قانون کے اندر رہیں گی اور وہ سچائی کے ساتھ سوشل کام کرے گی۔

(۳) تحریک قانون کی پابندی کرنیوالے اور ذمہ دار اشخاص کے کنٹرول اور رہنمائی میں چلے گی۔

کمیونکے میں مزید لکھا ہے کہ دوسرے صوبوں سے پنجاب میں جو خاکسار آئے ہیں انھیں اپنی نیک نیتی کو ظاہر کرنے کے لئے واپس چلا جانا چاہیئے۔ اور لاہور راولپنڈی اور دوسرے مقامات پر جو خاکسار جمع ہیں انھیں اپنے اپنے گھروں واپس چلا جانا چاہیئے۔ جب خاکسار ایسا کر چکیں گے اور حکومت پنجاب کو مذکورہ بالا تینوں شرطوں کے پورا ہو جانے کے متعلق اطمینان ہو جائے گا۔ اس وقت حکومت قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بابتہ سنہ ۱۹۰۸ء کے تحت جاری شدہ حکم کو منسوخ کرنے کے لئے تیار ہو گی۔

تبرا ایجی ٹیشن ملتوی

تنظیم المومنین کے جنرل سکریٹری نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں شیعوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ بارہ وفات کے دن پُرامن رہیں اور تبرا ایجی ٹیشن کے معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس بیان میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ تنظیم کی ہدایت پر ۱۳/مارچ کو تحریک دوبارہ شروع کی گئی تھی لیکن آل پارٹیز شیعہ کانفرنس اور امام باڑہ آصف الدولہ میں شیعوں کے جلسوں کے نتیجے کے طور پر اس تحریک کو معطل کیا جاتا ہے اب اس فیصلہ کے بموجب ۱۸/اپریل کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا ہو۔ سکریٹری صاحب لکھتے ہیں کہ یہ فیصلہ شیعوں کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہے لیکن شیعہ پبلک کو بہرحال پُرامن رہنا چاہیئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ہدایت

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد اپنا چار روزہ اجلاس ۱۸/اپریل کو ختم کیا۔ کانگرس کمیٹی نے ملک کے ان حالات پر پوری طرح غور کیا جو رام گڈھ کانگریس کے اجلاس کے بعد سے پیدا ہوئے ہیں اور کانگریس کو ستیاگرہ کے لئے تیار کرنیکی ضرورت پر کافی غور کیا گیا جسے رام گڈھ کانگریس نے ملک کے لئے ناگزیر بتایا تھا کمیٹی نے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے اس عمل کو پسند کیا کہ انھوں نے گاندھی جی کی ہدایت پر اپنے آپ کو ستیاگرہ کمیٹیوں میں تبدیل کر لیا ہے اور عملی اور خاموش ستیاگرہی بھرتی کئے جارہے ہیں کمیٹی کو یہ یقین ہے کہ ملک میں تمام کمیٹیاں اس پروگرام پر خلوص اور پوری توجہ کیساتھ عمل کریں گی اور آئندہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی تنظیم کو مکمل کرینگی کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ کانگرس ایگزیکیٹو کمیٹی کے وہ ممبر جو مجوزہ عہدنامہ میں حصہ لینے اور ذمہ داری اپنے کندھوں پر سنبھالنے کانگریس کے ڈسپلن کے مطابق چلنے کو تیار نہیں ہیں وہ ایگزیکیٹو کونسل سے استعفے دیدیں۔ کمیٹی نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ مہاتما گاندھی کی پیش کردہ ان شرطوں کو پورا کیا جائے جو انھوں نے سول نافرمانی کے لئے ضروری قرار دی ہیں

مہاتما گاندھی کی ان تینوں شرطوں کا بارہا ذکر آچکا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ عدم تشدد (اہنسا) کی اسپرٹ پیدا کی جائے جس کا اظہار چرخہ اور کھدر کے ذریعہ ہوتا ہو۔ دوسری شرط یہ ہو کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کی جائے جسے مہاتما جی حصول سوراج کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں۔ تیسری شرط یہ ہو کہ ہندوستان سے اچھوت پن کا خاتمہ کیا جائے۔

یہ تینوں شرطیں بہت آسان ہیں مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ عوام ابھی تک ان کی اہمیت ہی کو نہیں سمجھ سکے ہیں اور صرف کھدر پہن لینا ہی حصول مقصد کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

لارڈ زٹلینڈ کا اعلان

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت ہندوستان کے صوبوں میں جو اعلانات کئے گئے ہیں انپر دارالامرا میں بحث کا آغاز کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ میرے نام سے ہاؤس جو تحریکیں پیش ہیں انکی ضرورت پر مجھ سے زیادہ کوئی افسوس نہیں کر سکتا۔ برطانوی ہند کے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کے بارے میں یہ تحریکیں پیش کیجارہی ہیں۔ جو اصحاب ہندوستان اسکی منزل کی طرف ہموار ترقی کے طریقہ پر دیکھنا چاہتے ہیں یہ بات ان کے لئے باعث اطمینان ہو گی کہ صوبہ بنگال۔ پنجاب۔ سندھ اور آسام میں جن کی آبادی بحیثیت مجموعی برطانی ہند کی آبادی کا ایک تہائی ہے اور رقبہ ۳ لاکھ مربع میل ہو۔ پارلیمنٹری حکومت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔

آئینہ کانپور

لیگ کے عہدہ داران کا انتخاب

سٹی مسلم لیگ کے عہدہ داران کا انتخاب ۱۶/اپریل سوا سات بجے شام کو مولوی رضوان اللہ صاحب ایم ایل اے آن گورکھپور ریٹرننگ آفسر کی موجودگی میں ہوا ۱۴۶ ممبروں میں سے صرف ۶۲ ممبروں نے اس الکشن میں حصہ لیا اور ۸۰ ممبران جو دوسری پارٹی سے تعلق رکھتے تھے انھوں نے اس الکشن میں شرکت نہیں کی۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران ورکنگ کمیٹی بلا اختلاف آرا منتخب کئے گئے۔

پریسیڈنٹ۔ مولانا حسرت موہانی
سکریٹری۔ مسٹر احمد نبی خاں
خزانچی۔ حاجی محمد حمزہ

ممبران ورکنگ کمیٹی

مسٹر وحید احمد مسٹر حبیب الحق مسٹر حاجی محمد سمیع۔ مسٹر محمد حامد اختر۔ مسٹر محمد یعقوب۔ مسٹر محمد ابراہیم صدیقی۔ حکیم مختار احمد سٹی مسلم لیگ نے صوبہ کی مسلم لیگ کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو نامزد کیا ہے کہ:-

مولانا حسرت موہانی، مسٹر عارف فاطمی، ڈاکٹر ابوالفرح، مسٹر حسین احمد، مسٹر احمد اللہ انصاری۔ میاں فضل الکریم، مسٹر احمد نبی خاں۔ حکیم عبدالرحمٰن مسٹر سیارالحسن، مسٹر محمد مبین صدیقی، نواب قیصر حسین، مسٹر وحید احمد، مسٹر شفیق احمد، مسٹر محمد یعقوب مسٹر حاجی محمد سمیع۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر جو کہ سٹی مسلم لیگ کے دوسری پارٹی کے لیڈر ہیں اور جنھوں نے الکشن میں مع اپنے ۸۰ ممبروں کے شرکت نہیں کی تھی۔ انھوں نے پراونشل مسلم لیگ میں اس الکشن کے خلاف اپیل کی ہے۔

کانگریس

سٹی کانگریس کمیٹی نے جو قومی ہفتہ منایا تھا اس میں ستیاگرہی کی بھرتی ہوئی کہا جاتا ہے کہ اگرچہ ستیہ گرہیوں کی درخواستیں بہت کافی تعداد میں آئی تھیں مگر اس میں سے اس وقت تک صرف ۱۶۰ درخواستوں کو منظور کیا گیا ہے

زمینداروں کا جلسہ

۲۳/اپریل ۴ بجے شام کو کرزن پارک میں ضلع کانپور کے زمینداروں کا ایک جلسہ ہو گا جسمیں زمینداروں کے مستقبل پر غور و خوض کیا جائے گا۔

تانگہ یونین ڈپوٹیشن

۱۶/اپریل کو تانگہ یونین وغیرہ کے ایک ڈپوٹیشن نے مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن پریسیڈنٹ انجمن جانوران (S.P.C.A.) سے ملاقات کر کے ایک انسپکٹر کے خلاف سخت شکایات کیں اور اسپر نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔

توہین عزت کا مقدمہ

ڈاکٹر ایس سی داس وغیرہ نے روزنامہ پرتاپ کے ایک نوٹ کے سلسلہ میں مسٹر سرشنکر ودیارتھی اور مسٹر جگل کشور راٹھور ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ و ۱۲۰ یعنی توہین عزت وغیرہ میں مقدمہ دائر کیا ہے جو کہ مسٹر مبارک علی درجہ اول کی عدالت میں ہے اور جسکی پہلی پیشی ۱۰/اپریل کو ہوئی۔

سبزی فروش یونین

سکریٹری پریڈ سبزی فروش یونین نے چیرمین میونسپل بورڈ کے خلاف ایک پٹیشن دائر کی ہے جو کہ بی سرایو اسٹوا مارکیٹ کے سلسلہ میں ہے

سیلیہ موسٹینرن

۱۰/اپریل کو سیلیہ موسٹینرن ایسوسی ایشن کے ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسرس جے فرزدنی اینڈ کو کے تقرر پر پروٹسٹ کیا گیا اور کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سے یہ درخواست کیگئی کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

ذاتیات

شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ نے اپنے بھائی شاہ صغیر عالم صاحب کی شادی کے سلسلہ میں ۱۰/اپریل ۸ بجے رات کو اپنے بنگلہ واقعہ پریڈ پر معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

مسٹر انل کمار داس مینجر جبلی ٹاکیز کانپور کی شادی مس الیکا دیوی دختر مسٹر آر۔ آر۔ اے یارڈ انسپکٹر ای۔ آئی۔ ریلوے لکھنؤ کے ساتھ ۱۸/اپریل کو رات کو ہوئی ۱۷/اپریل کو ۳ بجے کی ٹرین سے بارات لکھنؤ گئی، جسمیں علاوہ عزیزوں کے مسٹر داس کے دوستوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ یہ شادی پارٹی لکھنؤ پہونچکر دولہن کے مکان بارات کی صورت میں گئی جہاں دولہن والوں نے باراتیوں کا استقبال کیا اور ایک شاندار ڈنر دیا

اڈریس

سرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے پریسیڈنٹ سردار تارا سنگھ صاحب لکھنؤ سے کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر آپکا زوردار استقبال کیا گیا۔ ۱۸/اپریل کو صبح ۸ بجے کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے آپکی خدمت میں اڈریس پیش کیا گیا۔

رام نومی

۱۶/اپریل کو رام نرائن کی بازار میں رام نومی نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی اور ایک جلوس بھی نکالا گیا۔

ایجوکیشن کانفرنس

۱۴/اپریل ۶ بجے شام کو بانکا دربار میں بندیل ہائی سکنڈری ایجوکیشن ایسوسی ایشن کی استقبالیہ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی

میونسپل بورڈ

۱۳/اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر بار ایٹ لا سینئر وائس چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں اے۔ بی۔ سی۔ ایف اینڈریوز مسٹر ایم۔ اے۔ لاری اور مسٹر برہادین کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کئے گئے اس کے علاوہ بورڈ نے ریو۔ سی۔ ایف اینڈریوز کی یادگار بنانے کے لئے پانچ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی بورڈ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ نیر گنج میں جو پارک بن رہا ہے وہ آنجہانی مسٹر لاری کے نام سے موسوم کیا جائے۔

جلوس یوم النبیؐ

حسب معمول بارہ وفات کا جلوس ۲۱/اپریل، ۱۲/ربیع الاول بروز اتوار ۲ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے اٹھے گا۔ جو حسب معمول بیکن گنج۔ فراش خانہ نئی سڑک۔ کوپر گنج تلی بازار۔ کاکا گنج۔ بیا گنج۔ نا گھر۔ پھول باغ رام نرائن بازار۔ چوڑی محال۔ بھٹڑائی مل روڈ ہوتا ہوا پریڈ گراؤنڈ واپس آئے گا۔ بعد نماز مغرب پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ ہو گا جسمیں علاوہ مسلمانوں کے غیر مسلم حضرات کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

یوم پاکستان

۱۹/اپریل کو یوم پاکستان کو کانپور کے مسلمانوں نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا مسلم آبادی کے خاص خاص حصوں کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا شام کو پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ بھی ہوا جسمیں تحریک پاکستان کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔

ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی

کوٹ یوپی ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی (قیدیوں کی کمیٹی) کی جو ضلع کمیٹی قایم ہے اس کا ایک جلسہ ۱۹/اپریل کو ۸ بجے صبح ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر انکی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اور آیندہ سال کا بجٹ پاس کیا گیا اور آیندہ سال کے لئے مسٹر ایل۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پریسیڈنٹ اور ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے آنریری سکریٹری منتخب کئے گئے علاوہ اس کے ایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبران کا انتخاب بھی ہوا۔

گرفتاری

پنڈت رام سروپ پانڈے جو کہ کانگریس کے پرجوش کام کرنے والوں میں ہیں ۱۹/اپریل کی رات کو گرفتار کر لئے گئے۔ یہ گرفتاری فرخ آباد پولیس کی ہدایت سے دفعہ ۳۸ (۵) یعنی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ہوئی ہے۔ پانڈے جی نے فرخ آباد میں ایک تقریر کی تھی یہ گرفتاری اسی سلسلہ میں ہوئی ہے۔

سبد گل

ہندوستان طرح طرح کی بازیوں کے لئے مشہور ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان میں مُرغ بازی اور بٹیر بازی بلے نکرے امراء کا سب سے محبوب مشغلہ تھا۔ اس کے بعد ایک زمانہ آیا جبکہ کبوتر بازی اور پتنگ بازی نے ایسی محبوبیت حاصل کی کہ کوئی کھاتا پیتا شخص ایسا نہ تھا جو کبوتر بازی کی علت کا شکار نہ ہو۔

مغربی تمدن کے ہندوستان میں آنے کے بعد یہ پُرانی بازیاں تو رفتہ رفتہ فنا ہو گئیں اور اسکی جگہ نئی نئی بازیوں نے لیلی۔ چنانچہ زمانۂ حاضرہ کی سب سے زیادہ دلچسپ بازی۔ ایکٹریس بازی ہے اس ایکٹریس بازی کے مرض میں۔ ہندوستان کے لاکھوں من چلے مبتلا ہیں چنانچہ ان من چلوں کی کیفیت یہ ہے کہ یہ ایکٹریسوں کو محبوبہ ہی بنانے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ وقت ضرورت یہ ان کو ماں بہن۔ بیٹی سب کچھ بنا لینے پر تیار ہیں۔

ان ایکٹریس بازوں کو کس طرح ایکٹریسوں سے عشق کرنیکا جنون ہو گیا ہے اس کا اندازہ تیرہ سالہ ایکٹریس وسنتی کے اس دلچسپ بیان سے ہو سکتا ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ عوام خطوط کے ذریعہ اس بچی سے کیسی کیسی عجیب خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ ایکٹریس بازوں کی حماقتوں کا مذاق اڑاتے ہوئے وسنتی لکھتی ہے کہ

ایک عاشق مزاج نوجوان نے مجھ سے بذریعہ خط ایک تصویر مانگی اور اس بات دلی خواہش ظاہر کی کہ وہ مجھے اپنی بہن بنانا چاہتا ہو کیونکہ اس کے کوئی بہن نہیں ہے۔

بہت خوب۔ ان صاحبزادہ کو جب ایک عدد بہن کی ضرورت محسوس ہوئی تو انکی نظر انتخاب ایک کمسن ایکٹریس پر پڑی۔ اسکے معنی تو یہ ہیں کہ اگر کسی من چلے کو ماں کی ضرورت ہوگی تو وہ درگا کھوٹے اور جلو کو خط لکھے گا اور اگر باپ کی ضرورت ہوگی تو نواب کشمیری اور نیمو کو اس مقصد کے لئے تکلیف دی جائے گی۔ گویا فلم کمپنیاں کیا ہوئیں اچھی خاصی ماں باپ سپلائنگ کمپنیاں بن گئیں۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ وسنتی کا معاملہ صرف بہن تک بنانے تک ہی ختم ہو جاتا ہو۔ جورو بنانیکی خواہشمندوں کی بھی اسکے پرستاروں میں کافی تعداد ہو چنانچہ وسنتی لکھتی ہے کہ

کچھ خطوط ایسے بھی ہوتے ہیں جنمیں اظہار عشق کے بعد شادی کی بھی تجویز ہوتی ہو۔ اس قسم کے خطوط لکھنے والے یہ نہیں سوچتے کہ میں اگر شادی کے لئے تیار بھی ہو جاؤں تو شاردا ایکٹ کی رو سے ہم سب جیل میں دکھائی دیں گے۔ کیونکہ میری عمر تو صرف تیرہ سال ہو۔

وسنتی بیچاری کو کیا معلوم کہ عشق اندھا ہوتا ہے کیسے سچے عاشق۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا کیا کرتے ہیں جیل ہو جائے تو بلا سے مگر ایک کمسن ایکٹریس تو ہتھے چڑھ جائے۔

بعض ایکٹریس بازوں کا درجہ عشق مجازی سے گذر کر عشق حقیقی تک پہونچ گیا ہو۔ چنانچہ ایک نوجوان نے وسنتی کو گوشت پوست نے مجوبہ کی بجائے پتھر کی دیوی مان لیا ہو وہ لکھتا ہے

وسنتی میرا دل چاہتا ہو کہ میں تمھاری پوجا کے جاؤں میں نے فیصلہ کر لیا ہو میں تمھاری پوجا کر کے اپنی زندگی گذار دوں

یہ حضرت سب سے آگے گئے۔ ان کو تو ایکٹریس کے اندازہ فرمائیے کہ ہندوستان میں ایکٹریس بازی کا مرض کس تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

فلم کو بہ اک وقت تمام ہندوستان کے لاکھوں آدمی دیکھتے ہیں تو ظاہر کہ ایک فلم کا اثر کئی لاکھ قلوب پر پڑیگا اور وہ اپنے تاثرات دوستوں

ادب لطیف

انتظار

از عبد الغنی صاحب منظر بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج۔ کانپور۔

جب صبح کا سہانا وقت ہوتا ہے جب سورج پردۂ سیاہ کو چاک کرتا ہوا روشنی کے ایک بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوتا ہے جب ستارے رات کے سفر سے تھک کر پریشان ہو جاتے ہیں اور اپنی قیمتی اشرفیوں کو ایک ایک کر کے شہنشاہ خاور پر نثار کرتے ہیں۔ جب لیلی لیل اپنی سیہ زلفوں کو اس عالم اسباب سے ایک ایک کر کے دور کرتی ہے جب قُمری حق سرہ کی صدا سے لوگوں کو پیام حق دیتی ہے جب طیور حق کی صدا بلند کرتے ہیں جب باد صبا اپنے سست جھونکوں سے لوگوں کے دلوں پر ایک غیر فانی اثر ڈالتی ہو جب موذن کی دلکش صدا محفل قمری کے درہم برہم ہونیکی خبر دیتی ہے جب صدائے ناقوس ایک نئے دور کا اعلان کرتی ہو جب شہنشاہ خاور کے محافظ نور کی شمشیر تان کر آگے بڑھتے ہیں جب پرندے خوش الحانی کرتے ہیں جب سرو اپنی سبز چادر سے جھانک کر شفق کی سُرخ قبا کو حسرت سے دیکھتا ہو جب نرگس نئے دور کی نیرنگیوں پر نظر کرتی ہو اور ششدر رہ جاتی ہو جب سوسن اپنی سبز زبان کو حرکت دیتی ہے تب میں ...... بدقسمت میں ...... آہ نامراد میں ...... دریا کے کنارے کس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہوں اور اپنے سے بالکل بے بہرہ ہو کر اسطرح کہتا ہوں۔

اے دریا کی لہرو تم بتاؤ کہ وہ میری سائیکل سوار کہاں ہے اے سبزہ پر پڑی ہوئی شبنم تو ہی بتا کہ وہ تجھکو اپنے پامال کرنیوالے پیروں سے برباد کرتی ہوئی کیا یہاں سے واپس آگئی۔ تو ہی کچھ اسکا نشان بتا دے افسوس کہ تم کچھ جواب بھی نہیں دیتے ...... نہیں نہیں تم سے جواب کی اُمید ہے مجھے ابھی اور انتظار کرنا چاہئے اچھا اے دل اب تو ہی اسکے انتظار میں اپنی حرکت بند کر دے تاکہ وصال نصیب ہو اے جنگل میں آزاد پھرنیوالے پرندو تم ہی بتاؤ کہ کیا جنگل میں تم کو اسکا کہیں نشان ملا ہو یا نہیں۔ اے انتظار تو اب ہم دونوں کے درمیان کبتک حائل رہے گا آہ اب تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا۔

آہ وہ میری محبوبہ .... محبوبہ .... منظور نظر ...... اور میری امیدوں کا سہارا کہاں ہے آہ وہ میری .... ز ...... ن ...... و ...... گ ...... می ...... کے .... میں بیہوش ہو جاتا ہوں تھوڑی دیر میں جب مجھکو ہوش آتا ہے اور میں آنکھیں کھول کر دیکھتا ہوں تو اپنے کو ایک پر جمال ماہ تمثال بلکہ اس سے بھی بڑھکر خوبصورت خاص قدرت کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی لڑکی کی گود میں پاتا ہوں وہ میری آنکھیں کھلتے دیکھکر فرط مسرت سے اُچھل کر کہتی ہے۔ اے میرے پیارے کہو کیسی طبیعت ہے میں فوراً اُسکی آواز پہچان لیتا ہوں اور کہتا ہوں آہ تم ...... کیا میری آنکھیں دھوکا دیتی ہیں ...... تم ...... میں نے تمھارے انتظار میں بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔

کچھ دیر محبت کی باتیں ہوتی ہیں پھر ہم دونوں پاس ہی بندھی ہوئی کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں کشتی تیز رفتاری سے دریا کے بہاؤ پر چل پڑتی ہے اور ہم دونوں دنیا والوں کی نظروں سے بہت دور محبت کے بحر بے پایاں میں پہونچکر دریا کی لہروں میں غائب ہو جاتے ہیں دنیا ہم کو تلاش کرتی ہو مگر نہیں پاتی۔

اور عزیزوں پر ظاہر کریں گے۔ اس طرح اگر ہندوستان میں ایک ہی فلم سلیقہ کی بنے تو وہ کم از کم ہندوستان کے ایک چوتھائی حصہ کو متاثر کر سکتی ہو

عالم نسواں

شادی سے پہلے عشق و محبت

(از جناب خلیل الرحمن صاحب ایم اے)

یورپ میں یہ قاعدہ ہو کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جس سے شادی کرنا چاہتے ہیں شادی سے قبل نہایت بے تکلفانہ میل جول پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں۔ عشق و محبت کی بھی کرتے ہیں۔ اس طریقہ کو انگریزی میں کورٹ شپ کہا جاتا ہے۔

کورٹ شپ کی موافقت اور مخالفت میں اکثر مضامین شایع ہو چکے ہیں موافقین کی رائے میں کورٹ شپ نام ہے اس پاک تعلق کا جو شادی سے قبل مرد اور عورت کے درمیان دوستانہ اصول پر قایم ہوتا ہو۔ مخالفین سمجھتے ہیں کہ کورٹ شپ در اصل ایک مہذب فریب ہے جس کے ذریعہ ایک فریق دوسرے فریق پر اپنا اثر ڈال کر اپنی ہوسناکیوں کو پورا کرتا ہو۔ میری رائے میں یہ دونوں خیالات حقیقت سے دور ہیں۔ کورٹ شپ کے لئے بے پردگی لازمی ہے اسلئے ممکن نہیں کہ کورٹ شپ میں بوالہوسی کا شائبہ ہو۔ اسکے ساتھ یہ بھی غلطی ہوگی کہ اگر کورٹ شپ کو ناجائز طریقہ سے نفسانی خواہشات کی تکمیل کا واحد ذریعہ سمجھا جائے کورٹ شپ در اصل ان ممالک میں رائج ہو جہاں پردہ کا وہم بھی ممکن نہیں، یہاں فریقین کے والدین موقع دیتے ہیں کہ انسانی جوڑے ازدواجی رشتہ میں منسلک ہونے سے قبل ایک دوسرے کی طبیعت، عادات اخلاق اور طور طریق سے واقف ہو جائے۔ یہ خیال کرنا کہ کورٹ شپ کے دوران میں بھی بوالہوسی کے جذبہ سے متاثر ہو کر مرد اور عورت اخلاق سوز حرکتیں کر گذرتے ہیں در اصل واقعات سے لاعلمی کا اظہار ہو۔ جب ایک عورت کسی مرد سے اسلئے ملتی ہے کہ اسے اپنا رفیق حیات بنائے یا ایک عورت سے اسلئے مراسم پیدا کرتا ہو کہ اسے اپنی شریک زندگی بنائے۔ تو دونوں فریق اپنی برائیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور خوبیوں کو دوچند دکھاتے ہیں۔ عورت اچھی طرح سمجھتی ہے کہ اگر وہ مرد کی نفسانی خواہشات کی شکار ہو گئی تو یہ کورٹ شپ منقطع ہو جائیگی اور پھر مرد کسی طرح سے اسے اپنے عقد میں لانیکا خواہشمند نہ ہوگا البتہ مرد اور عورت کے وہ ناجائز تعلقات جو کورٹ شپ کے پردہ میں بے پردگی کے سبب قایم ہوتے ہیں اکثر بد اخلاقیوں کا سرچشمہ بنتے ہیں۔

کورٹ شپ پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں جہاں کورٹ شپ کے بعد شادیاں ہوتی ہیں مرد و زن کے تعلقات خوشگوار نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی ممالک میں نوے فیصدی شادیاں خواہشات کے زیر اثر ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ خواہشات سے سیر ہونے کے بعد التفات میں کمی ہونے لگتی ہے فریقین اسے محسوس کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ میاں بیوی میں بدمزگی بڑھتی جاتی ہے مغربی ممالک کے خانگی جھگڑوں کا اصلی سبب بے پردگی اور عورتوں کی گری ہوئی اخلاقی پستی ہو۔

گھروں سے بے حجابانہ باہر نکلنے والی خواتین بلا تامل اپنے مہذب دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح میں شریک ہوتی ہیں انسانی فطرت کا تقاضا ہو کہ وہ ایسی بیباکی کو مشکوک نظروں سے دیکھے رسم و رواج کے مطابق شوہر بیوی کی آزادی میں مداخلت تو کر نہیں سکتا مگر اس کا دل متنفر ہونے لگتا ہو اور بیوی بھی "تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی" پر عمل کرتے ہوئے شوہر کو منہ نہیں لگاتی۔ برخلاف اسکے مقابلۃً ہندوستانی گھرانوں میں ایسی کشیدگی

(باقی مضمون برصفحہ ۸ کالم ۵ پر)

بچوں کی دنیا

جاپانی ریشم

(گذشتہ سے پیوستہ)

ریشم در اصل ایک لیس دار رطوبت ہے۔ جو کیڑے کے معدے کے نیچے کے غدودوں سے نکلتی ہے۔ نیا نکلا ہوا کیڑا بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ تقریباً چالیس ہزار کیڑوں کا وزن بمشکل ایک اونس کے برابر ہوتا ہے جب وہ ایک مہینے شہتوت کے پتے کھا چکتے ہیں تو اُن کا وزن چھ سو پونڈ (۳۰۰ سیر) ہو جاتا ہو۔ اتنا وزن بڑھانے کے لئے اُن پر ڈیڑھ ٹن پتے صرف ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں کیڑے کشتیوں پر رکھے ہوئے ہوتے ہیں جنھیں ایک خاص درجہ حرارت پر رکھا جاتا ہے۔ اُن کے گرد و نواح کی چیزیں بے انتہا صاف رکھی جاتی ہیں تاکہ زہریلے جراثیم پرورش نہ پائیں اور اس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ اُن کے جسموں کے پھیلنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔ غرضکہ اُن کی پرورش اور پرداخت مخصوص طریقہ سے اس زمانے میں بے انتہا محنت اور عرق ریزی سے کی جاتی ہے۔ جاپانی لڑکیاں رات رات بھر اُن کشتیوں کے قریب بیٹھ کر یونہی کاٹ دیتی ہیں۔ موسم بہار کی دل فریب صبح کو جاپان کی جوان اور نوعمر کنواری لڑکیاں بانس کی ٹوکریوں کو اپنے کولھوں پر رکھے ہوئے شہتوت کے درختوں کے نیچے کھڑی ہوئی اپنے دل نواز نغموں سے جنگل کی روح کو تڑپاتی جاتی ہیں اور پتیاں چنتی جاتی ہیں۔

جب یہ کیڑے خوب بڑھ جاتے ہیں تو وہ اس طرح حرکتیں کرتے ہیں جیسے انھیں کسی چیز کی تلاش ہو یہ اس بات کی نشانی ہو کہ وہ اب کوئے بنانے والے ہیں۔ چنانچہ اُن کے کوئے کے کمرے میں منتقل کر دیا جاتا ہو۔ ایک کوئے میں تقریباً تین ہزار فٹ لمبا تار ہوتا ہو جس کے متعلق ایک جاپانی ادیب نے تحریر کیا تھا کہ "اگر چار پانچ کیڑوں کے کوئے ایک دوسرے سے جوڑ دئے جائیں تو اُن کی لمبائی اتنی ہی ہو جائے گی جتنی کہ ہمارے مقدس پہاڑ فیوجی یاما کی بلندی"

کوئے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے کوئے فوراً معائنہ کے دفتر بھیجدئے جاتے ہیں جہاں اُن کو خوردبینوں کے نیچے رکھ کر دیکھا جاتا ہو۔ اب اُن کو خشک کر کے گودام میں رکھ دیا جاتا ہو۔ اب کاشتکاروں اور عورتوں کو اُن سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اسی زمانے میں اپنی دن رات کی محنت اور مشقت کا صلہ لینے کے لئے ہر گاؤں میں "کوئے کے میلے" منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں بڑی تفریحیں رہتی ہیں۔

منظور شدہ کوئے ریل بنانے والوں کے ہاتھ فروخت کر دئے جاتے ہیں۔ وہ لوگ اُنکو اُبالتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے سب تار الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد بڑی شدید محنت سے ان کے سروں کا پتہ لگایا جاتا ہو اور تار کو ریل پر چڑھانے کا کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ایکڑ شہتوت کے درختوں سے ۴۶۲ پونڈ کوئے حاصل کئے جاتے ہیں اور اس میں صرف ۸۰ پونڈ کچا ریشم کاتا جاتا ہے۔ اس طرح ایک گٹھے ریشم کے لئے ساڑھے تین ایکڑ شہتوت کے درخت خرچ ہوتے ہیں۔

●● ہمیں بھی چاہئے کہ سینما کی غیر محدود قوت سے فائدہ اُٹھائیں اہل ملک کے دل و دماغ کو روشن کریں ملک میں اتحاد و یکجہتی کی لہر دوڑا دیں کیوں کہ سینما میں برق سے بھی زیادہ طاقت اور دل موہ لینے کی ایسی کشش ہے کہ اسکے آگے تیر و تفنگ بیکار ہیں اور بڑے بڑے مُلّاؤں کے وعظ اور پنڈتوں کے اُپدیش بے سود ہیں۔ یہ ایک ●●

پردۂ فلم

ہم سینما کیوں دیکھتے ہیں؟

(از جناب زاہد صاحب حیدرآبادی)

قادر کائنات نے نظام عالم کی ہر شے کو ایک خاص مقصد کے تحت خلق کیا ہے اور دنیا میں ہر چیز کی ضرورت اور وجہ پوشیدہ رکھی ہے۔ تو یہ خیال قدرتاً پیدا ہوتا ہے کہ سینما کس لئے وجود میں آیا۔ اور ہم اس کو دل و جان سے کیوں پسند کرتے ہیں اور پروانہ وار دیکھتے ہیں۔ اسکی وجہ بظاہر یہ ہے کہ سینما میں تھوڑے وقت میں ایسی عجیب و غریب چیزیں نظر آتی ہیں۔ جنھیں ہم برسوں کی دشت نوردی کے بعد بھی ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے نہیں دیکھ سکتے۔ سینما میں بلا کی کشش اور غضب کی جاذبیت ہے۔ اسلئے حضرت انسان اشرف المخلوقات ہونے کے بعد بھی اسکے دام فریب میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ہر ملک کی معاشرت اور وہاں کا تمدن جُدا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح کے نصب العین اور مقصد حیات میں بھی کوئی ہم آہنگی پائی نہیں جاتی۔ باوجود اسکے سات سمندر پار کے فلم ہمارے یہاں بڑی دلچسپی اور قدر و عزت کی نگاہوں سے کیوں دیکھے جاتے ہیں؟ اور سینما ہمارا جزو زندگی کیوں بن گیا ہو؟

ہر چیز کا چونکہ ایک مقصد ہوتا ہے۔ اسلئے سینما دیکھنے کا بھی کوئی خاص مقصد ہونا چاہئے۔ سینما میں جس قدر نقصانات ہیں اس سے بڑھ کر اسمیں فوائد بھی مضمر ہیں انگلستان اور دیگر آزاد ممالک میں سینما بینی کا مرض امراض متعدی کی طرح پھیلا ہوا ہے خورشید خاور نے اُدھر منہ چھپایا اُدھر شراب خانوں کی طرح سینما گھروں کے دروازے کھل گئے عالم ہے کہ اسکی طرف سیلاب کی طرح بہا جا رہا ہو۔ اسکی وجہ یہ ہو کہ وہاں کے لوگ ہندوستانیوں کی طرح آرام طلب نہیں ہیں صبح سے شام تک کام کرتے ہیں جب دماغ تھک جاتا ہے اور اعضاء میں سستی پیدا ہو جاتی ہو تو دماغی تھکن اور دل کا غبار دور کرنے کے لئے سینما چلے جاتے ہیں۔

وہاں کے سینما ہمارے سینما گھروں کی طرح دو ڈھائی گھنٹوں کا طویل پروگرام نہیں رکھتے بلکہ انکی فلمیں گھنٹے سوا گھنٹے میں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہاں سینما تفریح کی خاطر دیکھا جاتا ہے۔ اور یہاں سینما کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ یہ جزو زندگی بن گیا ہو۔ جو لوگ سینما کے عادی نہیں ہیں اور یورپ کی سرزمین میں اپنی زندگی کے کچھ دن بسر کئے ہیں وہ اس طولانی پروگرام سے گھبرا جاتے ہیں طبیعت اُکتا جاتی ہے اور وہ نصف کھیل سے سینما گھر چھوڑ کر اپنے اپنے مکانوں کا رُخ کرتے ہیں یہ سچ ہو کہ وہ بھی فلم تضیع اوقات کا باعث ہوتے ہیں اور ایسی تفریح بعض اوقات وبال جان بن جاتی ہے جس طرح زیادہ مٹھاس تلخی پیدا کر دیتی ہو۔

اگر سینما دیکھنے کا یہ مقصد ہے کہ اس سے وقت ضائع ہو صحت پر بُرا اثر پڑے، اور عادات بگڑیں تو ایسے سینما کو دور سے سلام کرنا چاہئے۔ لیکن ہم سینما دیکھنے کے ایسلئے عادی ہیں کہ ہمارے یہاں اوقات کار کم اور اوقات فرصت زیادہ ہیں اور یہی ہماری بیکاری مختلف صورتوں میں گمراہی کا باعث ہوتی ہے۔

اہل مغرب سینما تفریح کی خاطر دیکھا کرتے ہیں اور اس سے انھیں تفریح کے علاوہ عبرت اور بصیرت کے سبق بھی ملتے ہیں۔ یہی سینما ان کو کبھی انقلابی بنا دیتا ہے۔ کبھی وہ اسی سینما کی بدولت میدان کارزار میں بہترین سپاہی ثابت ہوتے ہیں کبھی اسکو معلم بنا کر قوم کو درس آزادی دیتے ہیں اور اسکے ذریعہ اپنی معاشرت، سیاسی اشتراکی اور تہذیبی حالت کو درست کرتے ہیں اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر مختلف صورتوں میں جلوہ فرما ہوتے ہیں۔ برخلاف اسکے ہندوستان کے سینما عادات کو بگاڑتے اور اطوار کو خراب کرتے۔ بیکاری کے دیگر مشاغل میں سب سے اہم مشغلہ سینما سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے اہل مغرب کی تقلید تو شروع کر دی مگر ان کے نظریہ کو آج تک نہ سمجھ سکے کہ وہ سینما کیوں دیکھتے ہیں؟ اور ہم سینما کیوں دیکھتے ہیں۔ ●●

شادی

از جناب مسٹر حشمت علی صاحب حشمت جرنلسٹ پرتاب گڈھ

کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ آپ کی قوت متخیلہ کس وقت کام کرتے کرتے سو جاتی ہے؟ — ہمارے خیال میں صرف دو ہی وقت ایسے ہیں جبکہ انسان گذشتہ باتوں کو اس تیزی سے یاد کرتا ہے کہ ماضی، حال و مستقبل ایک ہی نشان پر نظر آتے ہیں — ماضی، حال پھر مستقبل — پھر ماضی پھر حال پھر مستقبل — یہ گردش تیز ہوتے ہوتے لٹو کی طرح سو جاتی ہے اور آپ کو ماضی، حال اور مستقبل ایک ہی نقطہ پر نظر آتے ہیں — یعنی قوت متخیلہ سو جاتی ہے — یہ دو وقت ہیں — شادی اور غمی (موت)

اگر آپ غور کریں تو شاید معلوم ہوگا کہ یہی دو وقت ہیں جبکہ زیادہ سے زیادہ تخیل اپنی اپنی محدود فضاؤں کو چیر کر محض ایک ہی نشان تک پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں — کاش انسان ایک دوسرے کو تخیلات کو بھی سینما کی تصویروں کی طرح پڑھ سکتا — واقعی اگر ایسا ہوتا تو میں نے پکار جیسے نہ معلوم کتنی فلم اس پر قربان کر دے ہوتے۔

خیر چونکہ اس وقت ہمارا موضوع بحث صرف شادی ہے اسلئے ہم اسی کی سحر آفرینیوں کو اجمالاً بیان کرنیکی کوشش کریں گے۔

اری دیکھ کیسا داؤں چلا میں نے — آخر پھنسا دیا نا — اب چت بھی میری اور پٹ بھی میری — واہ بی میں — کیوں نہ ہو — یہ بال دھوپ میں تھوڑی سفید کئے ہیں —

اور تو سب جھول ہے بس بریانی اڑانیکو ملیگی — ہاں اور کچھ سُنا تم نے — نہیں واللہ — اے جناب کل صبح ہی صبح گجردم میر صاحب نے آکر لحاف اُلٹ ہی تو دیا — اب جو پوچھتا ہوں تو اے سبحان اللہ کس ادا سے فرماتے ہیں — "اماں چلو گے نہیں — دریوں وریوں کا انتظام کرنا ہے" — اور میں نے انسے بھی کہہ دیا کہ میاں دیکھو ہم تو تر بریانی کھائیں گے اور باقی سب ہے جھول —

"کیا غضب ہے یہ شادی نہ ہوئی بلائے جان ہو گئی — ایک ہفتہ سے کمبختوں نے نیند کر رکھی ہے"
"ارے شادی بیاہ میں تو یہ ہوتا ہی ہے — کیا تمہاری شادی میں نہیں ہوا تھا"

"کیوں انھیں کیا ہوا" — ابا جی آج صبح سے کھانا نہیں کھایا — آپ گہنا لائے — اسی لئے تو اماں بڑی ہیں — ابا جی — چاچی کا گہنا مانگ لا دو نا — نہیں تو اماں کو بخار آ جائے گا — " — "ہوں"

اے اللہ تو نے مفلسی کیوں پیدا کی — اور اگر پیدا کی تھی تو تو نے دنیا بھر کو مفلس پیدا کیوں نہ کیا — آخر اس سرمایہ داری اور مفلسی کا کیا جوڑ ہے — کل شادی ہے — لوگ زرق برق کپڑے پہنکر آئیں گے — دروازہ پر خیر مقدم کیا جائے گا — بھلا ان کے سامنے مجھے کون پوچھے گا — اے میرے اللہ — او خدا —

کتنے دن گذر گئے جب میری رسم ہوئی تھی — مارچ، اپریل، مئی — جو — وُ — ن — او وہ دن — خیر کسی طرح گذر گئے — آج وقت کو کیا ہو گیا ہے — سو گیا ظالم معلوم ہوتا ہے — ارے گذر جا بھئی — آفتاب کو اپنے سمندر میں ڈبو لے — یہ لوگ دور ہو جائیں اور مجھے میری دنیا میں چھوڑ دیں — میں کہوں میری منزل — میری تمنا — تم میرے خوابوں کی تعبیر ہو — تم میری روح ہو اور ظالم بھی — یور رائل ہائی نس — اس پر وہ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے — میں کہوں — یور رائل ہائی نس

تم مست ناز حُسن میں سرشار آرزو
تم اختیار میں ہو نہ میں اختیار میں

ہاں — میں اسے قسمیں دلاؤں — وہ میری ہو — اور اسے ماننا پڑے گا — ا — و — ر —

— توبہ — دیوی کی شادی کی وقت میں نے کیا سوچا تھا؟ — میری شادی بھی جلدی ہو جائے — ہے ہے مجھے کسقدر شرم آئیگی —

(بقیہ مضمون شادی بر صفحہ ۱۱ ملاحظہ ہو)

دلچسپ معلومات

طوفان ۱۲۰۰ میل رائفل کی گولی ۱۸۰۰ میل ایک گھنٹہ میں روشنی کی شعاع ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ ۸۶ ہزار ۳۲۵ میل دوڑتی ہے۔

ایک بار سانس لینے میں دل چار بار دھڑکتا ہے ہر ایک دھڑکن کے ساتھ ۵ سیر صاف خون رگوں میں جاتا ہے۔

ایک بڑی ویل مچھلی کے اندر کی چوڑائی ۸۰ فٹ اور وزن قریب ۲۵، ۲۷ من (ایک سو ٹن) ہوتا ہے ہے، بڑے ہاتھی کا وزن ۱۳۸ من کے قریب ہوتا ہے اس طرح ویل کے پیٹ کے اندر ہاتھی آسانی سے گھوم سکتا ہے ویل کو ایک بار کے لئے ½۴ ۵ من خوراک چاہیئے۔

ہندوستان میں کپڑے کی ۳۸۹ ملیں ہیں اس کاروبار میں کروڑوں روپے لگے ہیں اور ۴ لاکھ، ۴ ہزار مزدور روزآنہ کام کرتے ہیں۔

مچھلی کبھی بھی آنکھ بند نہیں کرتی،

موج تبسم

بیوی = پیارے تم کو مجھ سے ذرا بھی محبت نہیں"
شوہر = یہ تم کیسے کہتی ہو"
بیوی = اسلئے کہ تم میرے لئے نئی ساڑھی لیکر نہیں آئے"
شوہر = پیاری مجھے تم سے بے حد محبت ہے لیکن تم سے کہیں زیادہ محبت روپے سے ہے"

ایک شخص لاری سے سفر کر رہا تھا۔ جب لاری منزل کے قریب پہونچی تو بگڑ گئی۔ مسافر کرایہ ادا کئے بغیر جانے لگا۔ اس پر لاری والے نے کہا۔ "جناب کرایہ تو دے دیجئے"
مسافر = (کھوٹی چونی دیتے ہوئے) لو یہ تمہارا کرایہ ہے"
لاری والا = مگر یہ تو کھوٹی ہے اس کا چلنا ناممکن ہے"
مسافر = تمہاری لاری کا چلنا ناممکن ہے اور اس چونی کا چلنا بھی ناممکن ہے۔ معاملہ برابر ہوا"

عاشق "میں نے تمہارے باپ سے کہا کہ میں آپ کی بیٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا"
محبوبہ = تو انھوں نے کیا جواب دیا" تجہیز و تکفین کے مصارف

اقوال زرّیں

جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ بھلائی کر۔

غریبوں کو خوش کرنا خدا کو خوش کرنا ہے۔

انسان کا مقدم فرض خدا یعنی وطن کی خدمت کرنا ہے۔

جو انسان ہر حال میں خوش ہے وہی پورا مرد ہے

پریم، پریم ہی سے بڑھتا ہے اپنے آپ نہیں بڑھتا۔

خواہشات نفسانی پر قابو پانیوالا آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہے

دوسروں کی عزت کرنیسے اپنی عزت ہو سکتی ہے۔

انسان دولت سے خوش نہیں رہ سکتا۔

سچائی آدمی کا جوہر ہے۔

ناروے اور ڈنمارک کے متعلق دلچسپ اعداد

جرمنی کے حملہ سے پہلے ناروے اور سویڈن نے ایک بڑی مدت تک امن کی زندگی بسر کی ڈنمارک میں آخری لڑائی ۱۸۶۴ء میں ہوئی تھی۔

ناروے جو سیاسی طور پر چار سو سال تک ڈنمارک کے ساتھ ملا رہا ۱۸۱۴ء میں سویڈن کے ساتھ ملا دیا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۰۵ء میں ان کا یہ سیاسی ملاپ ناروے کے کہنے پر ٹوٹ گیا تھا۔

موجودہ لڑائی چھڑنے سے پہلے جرمنی نے گزشتہ مئی میں ڈنمارک، ناروے، سویڈن و فنلینڈ کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ تجویز کیا تھا و مئی کو سٹاک ہام میں اس تجویز پر غور کیا گیا اس کے بعد انھوں نے بیان شایع کیا وہ کسی حکومت کے ساتھ ملنا نہیں چاہتے اور لڑائی سے الگ رہنا چاہتے ہیں۔ ناروے سویڈن اور فنلینڈ نے جرمنی کی تجویز نامنظور کر دی لیکن ڈنمارک نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ اور اس پر ۳۱ مئی کو ہر لنڈ ین رابن ٹروپ اور ڈینش وزیر نے دستخط کئے۔ اس معاہدہ میں لکھا ہے کہ دونوں ملک پختہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر حالت میں اپنے درمیان صلح قایم رکھیں گے۔ اور کسی حالت میں بھی ایک دوسرے کے خلاف حملہ نہیں کریں گے۔ لڑائی چھڑنے پر سکنڈ نیویا نے اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا۔

لیکن یورپ کے اور ملکوں کی طرح ناروے کی پارلیمنٹ نے مارچ ۱۹۳۸ء میں ایک سرکاری بل پاس کیا تھا جس کے ذریعہ فوجی تیاریوں کے لئے ۲۶۰۰۰۰۰ پونڈ منظور کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۰ء تک اس میں ۲۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ کر دیا گیا۔

آبادی

ڈنمارک کی آبادی	۳۷۰۶۳۴۹
ناروے کی آبادی	۲۹۲۲۰۰۰
سویڈن کی آبادی	۶۲۸۶۴۷۲

سویڈن کا ساحلی ڈیفنس اچھا ہے اور اس کا بحری بیڑہ بھی طاقتور ہے۔ سویڈن کے پاس ڈیڑھ لاکھ سے ۵ لاکھ تک سپاہ ہے۔ کچھ دنوں سے وہ بڑی تیزی کے ساتھ تیار ہو رہا ہے۔

اسوقت وہ اپنے ڈیفنس پر ۵۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ خرچ کر رہا ہے یعنی اسوقت وہ اس سے ۸ گنا زیادہ صرف کر رہا ہے جو کہ وہ پانچ سال پہلے کر رہا تھا۔

ناروے کے خاص قلعہ اوسکار سبرگ، اوسلو منجورڈ، برگن اور ایجڈین ہیں۔ ناروے میں فوجی تعلیم لازمی ہے۔ ۱۹۳۸ء میں ناروے کی مستقل فوج ۱۱۳۵ افسران اور ۶۵ ماتحت افسران پر مشتمل تھی اور تربیت یافتہ سپاہیوں کی تعداد ۱۲۵۰۰ تھی ۱۹۳۸ء میں اس کا بحری بیڑہ چار جنگی جہازوں پر، پانچ تباہ کن جہازوں ۱۷ تارپیڈو کشتیوں کا ۹ آبدوز کشتیاں اور ۲ مچھلی پکڑنے والے جہازوں کی حفاظت کرنے والے جہازوں پر مشتمل ہے۔ اس کے پاس سمندر میں اڑنے والے پچاس ہوائی جہاز ہیں اور ۵۰۷ بحری افسر ہیں۔

ڈنمارک میں ہر تندرست آدمی کو لازمی طور پر فوجی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے ہر سال تقریباً ۶۸۰ آدمی فوجی تربیت حاصل کرتے ہیں ۱۹۳۸ء میں اس کے پاس ۶۵ ہوائی جہاز تھے۔

ناروے کی زیادہ تر آبادی جنوبی حصہ میں اس کی راجدھانی اوسلو کے پاس ہے ساحل کے پاس گنجان آبادی ہے۔ اندرونی علاقہ پہاڑی ہے اور جنگلوں سے پٹا پڑا ہے۔ شمالی حصہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ ناروے کی آبادی بہت بکھری ہوئی ہے آبادی کا اوسط ۲۰ اشخاص فی میل ہے جبکہ ہندوستان میں ۲۰۰ اشخاص فی میل ہے اور انگلینڈ میں سات سو اشخاص فی میل ہے۔ اس کے ساحل کی لمبائی ۲۰۰۰ میل ہے ناروے میں دو لاکھ ملاح ہیں، اور مچھیروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

جرمنی کا مقصد یہ ہے کہ وہ ناروے کے جنوبی حصہ کو الگ کر دے۔ اگر جرمنی اس میں کامیاب ہو گیا تو وہ ناروے کی سب سے زیادہ آبادی والے حصہ پر کنٹرول حاصل کر سکے گا۔ اس علاقہ میں ناروے کے کاغذ کے سب سے بڑے کارخانے ہیں۔ شمالی حصہ میں لوہے کی کانیں ہیں جنکو جرمنی اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی ناروے کے تیل اور چربی کے ذخیرہ پر قبضہ کرنے کی فکر کر رہا ہے۔ ناروے میں کوئی زراعتی پیداوار خاص نہیں ہے۔

ناروے میں بہت کم سڑکیں اور ریلیں ہیں اس کی ریلوں کی لمبائی تقریباً ۲۵۰۰ گز ہے۔ اتحادی سب سے پہلے اوسلو سے برگن جانے والی لائن پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈنمارک کا ڈیفنس ناروے سے بھی کمزور ہے ڈنمارک کی برآمد برطانیہ جاتی ہے۔ اس سے برطانیہ کو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ ڈنمارک سے برطانیہ کو ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا مکھن برطانیہ جاتا ہے۔

ناروے کی راجدھانی اوسلو کی آبادی ۲۵۱۰۰۰ ہے۔ ناروے اور ڈنمارک میں جمہوری حکومت ہے۔

خاکساروں کے متعلق مہاتما گاندھی کا مضمون

بمبئی ۱۳ اپریل۔ مخالف جماعتوں کا قیام کوئی علاج نہیں ہے بلکہ اس سے خرابیاں اور زیادہ ہو جاتی ہیں۔ یہ ہے وہ رائے جو مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن میں خاکسار تحریک کے متعلق ظاہر کی ہے۔ ایک نامہ نگار نے مہاتما جی کو لکھا تھا کہ اگر خاکساروں پر سے پابندی اٹھائی گئی تو ان ہی اصولوں پر ہندو، مسلم اور سکھوں کی جماعتیں بن جائیں گی۔ ملک میں تصادم اور خونریزی ہو گی۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ کوئی حکومت پرائیوٹ فوجی جماعتوں کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور ان سے امن عامہ میں خطرہ نہ پڑے مجھے یقین ہے کہ حکومت پنجاب خاکسار تحریک کو اس کی اصلی شکل میں دوبارہ ابھرنے کی اجازت نہ دیگی۔ مجھے نامہ نگار کی اس بات سے پورا اتفاق ہے کہ اگر خاکساروں کو پہلے کی طرح سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دے دی گئی تو سکھوں اور دوسروں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اس کا نتیجہ باہمی تصادم کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ خاکساروں کا خطرہ بذات خود کوئی خطرہ نہیں ہے۔ زیادہ گہرے مرض کی علامت ہونے کی حیثیت سے یہ فال بد ہے۔ میں ایسے طریقہ پر تو لوگوں کو مشورہ دونگا کہ خاکساروں کے تشدد کا عدم تشدد سے مقابلہ کیا جائے۔

ترکی میں لڑائی کی تیاری

استنبول ۱۲ اپریل۔ ہتھیار بنانے کے کارخانوں میں کام کرنے والی عورتوں اور بچوں کو آئندہ ہر روز ۹ گھنٹہ کے بجائے ۱۲ گھنٹہ تک کام کرنا پڑے گا جبکہ ضرورت ہو گی۔ اس کے بارے میں وزیروں کی کونسل نے آج ایک نیا قانون پاس کیا ہے۔ نئے قانون کے مطابق تمام مزدوروں کو رات کے وقت بھی کام کرنا پڑے گا۔ ایک دوسرے حکم کے ذریعہ عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین روز کے اندر حکومت کے پاس مکمل فہرست بھیجدیں کہ ان کے پاس کتنا روپیہ ہے۔ وزیر ڈیفنس نے نیشنل اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے جس کے ذریعہ سامان جنگ خریدنے کے لئے ۲۵ لاکھ پونڈ قرضہ کا مطالبہ کیا ہے۔ آیندہ مالی سال کے لئے غیر معمولی قرضہ کی رقم ۱۴۰۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔

جرمنی فوجوں کے ۲۵ جہاز ڈبو دیئے

لندن ۱۳ اپریل سویڈن کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اب تک فوج لے جانے والے جرمنی کے ۲۵ یا ۳۰ جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ جن میں کم سے کم دو دو سو سپاہی سوار تھے۔ اس طریقہ پر جرمنی کے پانچ ہزار سپاہی راستہ میں ہی کام آئے۔ اور ناروے میں پہونچ سکے۔ انکا وزن ۷۰-۸۰ ہزار ٹن تھا۔

لندن ۱۴ اپریل۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ سکیگرک اور کیٹیگٹ دونوں میں بارود کی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اور اس طریقہ پر ناروے کے مغربی ساحل پر مقیم جرمن جہازوں کو جرمنی سے آنے والی سپلائی بند کر دی گئی ہے۔ اب جرمن جہازوں کو یا تو بذریعہ ہوائی جہاز مال سپلائی ہو سکے گا۔ یا انکو سرنگوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ سرنگوں کے بچھنے سے سکیگرک کے راستہ بحر شمالی میں جرمنی کا سلسلہ رسل و رسائل بند ہو گیا ہے۔ نازی جہاز اب سکیگرک سے اوسلو کی کھاڑی اور قلعوں تک جو کہ انھوں نے جنوبی مغربی ناروے میں قبضہ میں کئے ہیں، خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ جس علاقہ میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں وہ ڈیفنس جرمن ساحل اور سویڈش اور ڈچ سمندر سے ملتا ہے۔ چینل میں سرنگیں نہیں ڈالی جائینگی

اتحادی سویڈن کی امداد کریں گے

پیرس ۱۴ اپریل۔ با اختیار حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اتحادیوں نے سویڈن کو یقین دلایا ہے کہ اگر جرمنی نے اس پر حملہ کیا تو وہ اس کی پوری امداد کریں گے۔

فرانسیسی حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی کی پروپیگنڈا منسٹری نے برلن کے سویڈش جرنلسٹوں کو دھمکی دی ہے کہ کیٹیگٹ اور سکیگرک میں اتحادیوں نے جو بارود کی سرنگیں ڈال دی ہیں۔ اس سے سویڈن کے متعلق جرمنی کا رویہ بدل گیا ہے۔ چونکہ اب سمندر کے ذریعہ جرمنی ناروے میں فوج اور سپلائی نہیں بھیج سکتا۔ اس لئے وہ سویڈن کے راستہ فوجیں بھیجنے پر مجبور ہو گا۔ اور اگر بذریعہ ہوائی جہاز کافی فوج ناروے پہونچائی جا سکی تو سویڈن سے صرف اتنا مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ سامان جنگ بھیجنے کے لئے اپنی ریلیں دیدے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت پر دباؤ ڈالنے سے پہلے سویڈن کی رائے عامہ پر اثر ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اسٹاک ہام میں مقابلہ کی پوری پوری تیاری کر لی گئی ہے۔ اور مسلح سپاہی شہر میں تعینات کر دیئے گئے ہیں اور جگہ جگہ ریت کے بورے لگا دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فرموں اور دفتروں کے سامنے ریت کی بوریاں ڈال دی گئی ہیں۔

فوجی تیاریاں بڑی خفیہ طریقہ پر ہو رہی ہیں لیکن یہ امر مسلمہ ہے کہ سرحد پر خاص انتظامات ہیں چند روز سے سامان جنگ اور سپاہیوں سے بھری ہوئی لاریاں شہر میں گشت لگا رہی ہیں۔

برطانی اخباروں کا اظہار مسرت

لندن ۱۵ اپریل۔ نارِوک جرمن ہاتھوں سے چھیننے بحر شمالی اور بحر بالٹک میں سرنگیں بچھانے۔ اور جرمن بحری بیڑہ کو زبردست نقصان پہنچانے میں برطانی بیڑہ نے زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ اسکو تمام برطانی اخباروں میں بڑے نمایاں طور پر شایع کیا گیا ہے۔ اور اسکو برطانی بیڑہ کی پہلی فتح بتلائی جاتی ہے۔

ناروے میں ۳۵ ہزار جرمن سپاہ

لندن ۱۴ اپریل۔ پیرس میں بیان کیا جاتا ہے کہ ناروے میں جرمنی کی ۳۵ ہزار سے زیادہ سپاہ نہیں ہے۔ زیادہ تر جرمن فوج اوسلو کے ارد گرد ہے۔ اور وہ سویڈن برگن اور ٹرونڈہیم کی جانب کام کر رہی ہے۔

تازہ ترین خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے بڑے دریاؤں کے پلوں پر ناروے والوں کا قبضہ ہے اور وہ اپنی پوزیشن مضبوط کر رہے ہیں۔

علامہ مشرقی جرمنی کے ایجنٹ ہیں

لاہور ۱۵ اپریل "ہندوستان کی خاکسار تحریک کا لیڈر علامہ مشرقی جرمنی کا ایجنٹ ہے" یہ ہے وہ سنسنی خیز بیان جو مسٹر جے ٹی ایم بینیٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (سی۔ آئی۔ ڈی) نے مسٹر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ چودھری نعمت اللہ سابق جج الہ آباد ہائیکورٹ پر مشتمل جوڈیشل کمیٹی کے سامنے جرح کے جواب میں دیا۔ ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ ۱۹ مارچ کو لاہور میں خاکساروں پر پولیس نے جو گولی چلائی تھی۔ یہ کمیٹی اس کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں مختلف گواہوں کی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ مسٹر بینیٹ نے مزید کہا کہ علامہ مشرقی نے خاکساروں کے نام ایک اپیل جاری کی تھی کہ وہ فلسطین جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنے کی درخواست دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاکساروں نے جس طرح بعد میں یوپی اور پنجاب میں مداخلت کی۔ اسی طرح وہ فلسطین کے ہنگامے میں بھی دخل اندازی کرنا چاہتے تھے گواہ نے مزید کہا کہ معلوم ہوا تھا کہ جنگ چھڑنے پر علامہ مشرقی نے برطانوی حکومت کو جنگ کے لئے پچاس ہزار خاکسار دینے کی پیشکش کی تھی۔

خاکساروں کے وکیل نے دریافت کیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ علامہ مشرقی برطانوی حکومت کا ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ گواہ نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم مگر مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی جرمنی کے ایجنٹ ہیں۔ مسٹر اے ڈبلیو سی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور مسٹر ایف سی بورن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے بھی طویل جرح کی گئی۔

ہالینڈ اور بلجیم میں خطرہ بڑھ رہا ہے

لندن ۱۵ اپریل۔ ہالینڈ میں حفاظتی تدبیریں بڑھا دی گئی ہیں۔ سرحدوں پر رہنے والے لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ گھروں سے باہر نکلیں اور رات کو ٹیلیفون کاٹ دیئے گئے۔ اور سڑکیں بند کر دی گئی ہیں۔

بلجیم میں بھی تشویش بڑھ گئی ہے۔ تمام سرکاری عمارتوں ریڈیو اسٹیشنوں اور دوسرے اہم مقاموں پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ملک اپنی حفاظت کے لئے پوری طرح پر ہتھیار بند ہے۔

برطانیہ ہالینڈ پر حملہ نہیں کریگا

لندن ۱۴ اپریل۔ اس بارے میں صرف چند لوگوں کو مغالطہ ہو سکتا ہے کہ ہالینڈ کو اصل خطرہ کس سے ہے" یہ ہے وہ جواب لندن کے با اختیار حلقوں کی جانب سے جرمنی کے اس الزام کا دیا گیا ہے کہ اتحادی ہالینڈ کی غیر جانبداری پر حملہ کریں گے اور ہالینڈ کے ساحل پر اپنی فوجیں اتاریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی افواہیں بالکل من گھڑت ہیں۔

کانگریس کمیٹیوں کو مضبوط بنانیکی اسکیم

واردھا ۱۵ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے کانگریس کمیٹیوں کو آئندہ جدوجہد کے لئے مضبوط بنانے کی غرض سے جو اسکیم تیار کی ہے نیز یہ تجویز کہ صوبوں کی اسمبلیوں سے جن میں کانگریس اقلیت میں ہیں۔ اور تمام لوکل باڈیز (ڈسٹرکٹ بورڈوں میونسپلٹیوں وغیرہ) سے کانگریسین باہر آجائیں۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں خاص طور پر زیر غور آئیگی آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ شروع ہو جائیگی بیشتر لیڈر آ چکے ہیں۔ اجلاس غالباً تین دن تک رہے گا۔ آج سہ پہر کو مہاتما گاندھی کا سون برت ختم ہو جائے گا۔ مہاتما گاندھی سے مولانا ابوالکلام آزاد نے دو گھنٹہ تک اور مسٹر آصف علی نے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے نمائندہ پریس کو تبلایا کہ ہم میں سیاسی صورت حالات پر تبادلہ خیالات ہوا اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ پر بھی گفتگو آئی۔ اس اجلاس میں سیٹھ جمنالال بجاج کے شریک ہونے کی امید نہیں ہے کیونکہ وہ جیپور میں مشغول ہیں۔ بہت سے لیڈر پہنچ چکے ہیں۔ آج سہ پہر کو ۴ بجے میٹنگ شروع ہو گی۔ جسمیں مہاتما گاندھی بھی شریک ہونگے

جرمنی کی دھمکی

لندن ۱۴ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے کل پھر اس خبر کو دہرایا کہ برطانی ہوائی جہازوں نے سنٹلوگ یا سٹینن کے ریلوے اسٹیشن پر بمباری کی۔ اور برطانی ہوائی وزارت نے اس خبر کی تردید کی ہے ریڈیو پر ہٹلر کی تقریر کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ "میں عورتوں اور بچوں کے خلاف لڑائی لڑنا نہیں چاہتا" ہٹلر نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ لیکن اگر دشمن اس کے خلاف جاتا ہے تو اس کا جواب دیا جائے گا۔

پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

واشنگٹن ۱۵ اپریل "مغربی کرۂ ارض کا امن جو باہمی اشتراک عمل پر مبنی ہے محض چاہنے سے ہی قایم نہیں ہو گیا ہے۔ اور اس کو برقرار رکھنے کے لئے محض لفظوں سے ہی کام نہیں چلے گا" ان الفاظ میں پریزیڈنٹ روزولٹ نے پان امریکن یونین کے جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہم نے دنیا سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ امن برقرار رکھنے میں ہمارا ساتھ دے۔ لیکن ہم امن کا راستہ اسی وقت برقرار رکھ سکیں گے۔ جبکہ ہم طاقت کا طاقت سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر ہمیں کبھی مقابلہ کرنا پڑے تو مقابلہ کر سکیں۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ آج سے زاید منافع ٹیکس ایکٹ سے نافذ ہو گیا۔

آزاد مسلم کانفرنس کی عظیم الشان تیاریاں

دہلی ۱۶ اپریل۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے لئے جس کے منعقد ہونے میں صرف دس روز باقی رہ گئے ہیں۔ تیاریاں پورے زور و شور سے ہو رہی ہیں۔ دفتر استقبالیہ کمیٹی سے معلوم ہوا ہے کہ آسام سے مسٹر فخر الدین علی احمد سابق وزیر آسام مسٹر مغیث الدین چیرمین لوکل بورڈ گوال پاڑہ مسٹر طیب اللہ صدر آسام پراونشل کانگریس کمیٹی اور مسٹر امیر الدین ڈپٹی اسپیکر آسام اسمبلی کے علاوہ پندرہ ڈیلی گیٹ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ بمبئی شہر سے تیس ڈیلی گیٹوں کا ایک دستہ آ رہا ہے جن میں مسٹر لیس نوری سابق وزیر بمبئی خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر حمید قاضی۔ مسٹر ایم بی چھاگلہ مسٹر یوسف مہر علی مسٹر سید عبداللہ بریلوی۔ مسٹر عابد علی جعفر بھائی اور صالح بھائی عبدالقادر کے نام قابل ذکر ہیں۔ صوبہ سرحد سے بھی خدائی خدمتگاروں کے لیڈر ڈیلی گیٹوں کی ایک زبردست جمعیت کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔

صدر استقبالیہ کی آمد

خان بہادر ایس ایم جان جو کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر چنے گئے ہیں۔ ۲۵ اپریل کو کلکتہ سے دہلی تشریف لا رہے ہیں آپ کے استقبال کا شاندار انتظام کیا جا رہا ہے۔

یو۔پی بازی لے جائے گا

کانفرنس میں سب صوبوں سے ڈیلی گیٹ آ رہے ہیں لیکن ڈیلی گیٹوں کی تعداد کے لحاظ سے غالباً یو۔پی نمبر لے جائے گا۔ کیونکہ ہر ضلع سے ڈیلی گیٹوں کے آنے کی اطلاع دفتر استقبالیہ کمیٹی میں پہونچ چکی ہے اور خیال ہے کہ صرف یو۔پی کے ڈیلی گیٹوں کی تعداد پانچسو سے زاید ہو جائے گی۔ اس کے بعد غالباً پنجاب کا نمبر رہے گا۔ اگرچہ پنجاب کے ڈیلی گیٹوں کی پوری فہرست نہیں آئی۔ لیکن خیال ہے کہ پنجاب کے بھی تقریباً ہر ضلع سے ڈیلی گیٹ آئیں گے۔

ڈیلی گیٹوں کے ٹھہرنے کا انتظام

دہلی کے مہمان نواز سرکردہ قوم پرست مسلمانوں نے استقبالیہ کمیٹی کو اپنی خدمات پیش کی تھیں اور کہا تھا کہ وہ ڈیلی گیٹوں کی رہایش کے لئے اپنے مکانات وغیرہ دینے کو تیار ہیں۔ لیکن استقبالیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ڈیلی گیٹوں کو ایک ہی جگہ رکھا جائے اور اس مقصد کے لئے ایک وسیع میدان لیا جا رہا ہے۔ جہاں ڈیلی گیٹوں کے لئے خیموں کا شہر بسایا جائے گا۔ جو اصحاب ڈیلی گیٹ نہیں ہوں گے۔ لیکن ویسے کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے باہر سے تشریف لائینگے۔ ان کے لئے کانفرنس کے پنڈال کے پاس ہی کیمپوں کا انتظام کیا جائے گا۔ اور وہاں انکے قیام کا کوئی خرچہ نہیں ہوگا۔ قیام کے علاوہ ڈیلی گیٹوں کے طعام کا انتظام بھی استقبالیہ کمیٹی نے کیا ہے اور قیام و طعام کے لئے ڈیلی گیٹوں سے کچھ چارج نہیں کیا جائیگا البتہ غیر ڈیلیگیٹوں کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے باہر سے تشریف لائیں گے۔ کانفرنس کے پنڈال کے پاس ہی ہوٹل وغیرہ کا انتظام ہوگا۔ جہاں وہ سستے داموں کھانا وغیرہ کھا سکیں گے غیر ڈیلیگیٹوں کو اپنے کھانے وغیرہ کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ البتہ ڈیلیگیٹوں اور غیر ڈیلی گیٹوں کو اپنی آنے کی اطلاع ۲۵ اپریل تک دفتر استقبالیہ کمیٹی کو دینا ہوگی۔ تاکہ ان کے ٹھہرنے کا انتظام کیا جا سکے۔ لیکن جو اصحاب پرائیوٹ طور سے قیام و طعام کا انتظام کرنا چاہیں وہ بھی قبل از وقت اطلاع دے دیں تاکہ کھانے کے لئے بھی انتظام کیا جا سکے۔

داخلہ کا ٹکٹ

کانفرنس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مختلف شرح کے ہونگے۔ ٹکٹ تین درجوں کے یعنی دس روپے پانچ روپیہ اور ایک روپیہ قیمت کے ہونگے استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کی فیس دس روپے ہے۔ ڈیلی گیٹوں کی فیس ایک روپیہ ہوگی۔

ڈیلی گیٹوں کو ضروری ہدایات

ڈیلیگیٹوں کی اطلاع کے لئے دفتر استقبالیہ کمیٹی نے ایک ضروری اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ دعوت نامے ضرور لائیں تاکہ یہاں ڈیلیگیٹ کا ٹکٹ ملنے میں سہولت ہو۔ اسوقت دہلی میں دن کے وقت گرمی پڑتی ہے لیکن صبح کے وقت ذرا سردی ہوتی ہے۔ اس لئے ڈیلیگیٹوں کو کپڑے اور بستر کا معقول انتظام موسم سرما کے مطابق کرنا ہوگا۔ کانفرنس کے پنڈال میں پوچھ تاچھ کا دفتر بھی قایم ہوگا۔ وہاں سے ہر قسم کی معلومات اور تحقیقات کی جا سکتی ہے۔

اخباروں کے لئے سہولت

پریس کے نمایندوں کے لئے کانفرنس میں ایک خاص حصہ مخصوص کیا جائے گا۔ جہاں سے وہ کارروائی سہولت سے سن اور دیکھ سکیں گے۔ کانفرنس میں اخباروں کے نمایندوں کا داخلہ مفت ہوگا۔ اس لئے اخباروں کے نمایندوں کو دفتر استقبالیہ کو کافی پہلے اپنی شرکت کی اطلاع دے دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے لئے پریس گیلری میں انتظام ہو سکے۔

والنٹیر

کانفرنس کے انتظام ہونے کے لئے والنٹیروں کو تربیت دی جا رہی ہے کچھ والنٹیر باہر سے بھی آ رہے ہیں انکے قیام و طعام کا انتظام استقبالیہ کمیٹی کے ذمہ ہوگا۔

جلسوں کا انتظام

دہلی میں کانفرنس کے سلسلہ میں زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ آج رات حوض قاضی پر ایک پبلک جلسہ ہوگا جس میں مولانا احمد سعید۔ مولانا حفظ الرحمن مولانا نور الدین بہاری اور دیگر اصحاب تقریریں کریں گے۔ پرسوں نزاہا بیرام خاں میں جلسہ ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی کو کانفرنس کے لئے مسلم عوام کی طرف سے حوصلہ افزا جواب مل رہا ہے۔ اور خیال ہے کہ کانفرنس مسلمانوں کی خدمت میں جو اسوقت لیڈرشپ کی وجہ سے گمراہ ہو رہی ہے۔ ہم انقلاب پیدا کرنے اور انہیں صحیح راستہ پر گامزن کرنے میں کامیاب ہوگی۔

اسٹیج پر — خوبصورت فلم اسٹار کا — ناچ و گانا

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

ڈبل پروگرام

جمعہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

سادھو یا شیطان

فلم اور اسٹیج پر ناچ و گانا

ایک ٹکٹ میں ملاحظہ فرمائیے

روزانہ دو شو اتوار کو ۳ شو

پولیس نے اپنے بچاؤ کیلئے خاکساروں پر گولی چلائی

لاہور ۱۵ اپریل۔ ۱۹ مارچ کو لاہور میں خاکساروں پر گولی چلنے کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے جوڈیشل کمیٹی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس کے سامنے مسٹر جے ٹی ایم بینٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (سی آئی ڈی) نے خاکساروں کے وکیل کی جرح کے جواب میں کہا "مجھے نہیں معلوم غیر مسلح بھی خاکسار جماعت کے رکن ہیں یا نہیں۔ لیکن میں نے خاکسار تحریک کے آفشل ترجمان اخبار میں جرمنوں کے فوٹو چھپے ہوئے دیکھے ہیں جو اس میں خاکسار کی حیثیت سے شایع ہوئے تھے۔ پولیس کے گولی چلانے کے متعلق مسٹر بینٹ نے فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم گولی چلانے کا حکم کس نے دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پولیس نے گولی خود چلائی تھی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر بیٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرتے ہوئے کہا تھا کہ گولی چلاؤ"۔ ایک سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم اس دن پولیس نے کتنی گولیاں صرف کیں۔ لیکن یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ مسٹر بینٹ نے خاکساروں کے وکیل کے اس بیان کی سختی کے ساتھ تردید کی۔ کہ خاکساروں کی کچھ لاشوں کو جلانے جا کر پولیس نے غائب کر دیا۔ مسٹر بینٹ نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور پولیس والے ایسے بدمعاش نہیں ہیں۔

خاکساروں کے ہیڈ کوارٹر اچھرا پر پولیس نے جو چھاپہ مارا تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر بینٹ نے فرمایا کہ وہاں دوسرے لوگوں کے ساتھ علامہ کے صاحبزادے کو بھی گرفتار کیا تھا جو "پرنس آف ویلز" کے نام سے مشہور تھا۔ مسٹر ولیں ڈپٹی انسپکٹر جنرل (مرکزی) نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹ مارچ کو خاکساروں کے مظاہرہ کی جو شخص رہنمائی کر رہا تھا وہ جرمن خود پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے کہا کہ پولیس نے لاٹھی چارج نہیں کیا۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ پولیس کے لاٹھی چارج سے ایک خاکسار مر گیا۔ خاکساروں نے پولیس پر جب حملہ کیا تو فوراً میں نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ٹیلیفون کیا۔ اور ان سے فوج اور ریزرو پولیس بلانے کی درخواست کی۔ گولی چلنے کے متعلق آپ نے کہا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے بتایا کہ خاکساروں نے پولیس پر حملہ کر دیا تھا۔ اور پولیس نے اپنے بچاؤ کے لئے گولی چلائی۔

برطانی فوجوں کا قبضہ

اسٹاک ہام ۱۶ اپریل۔ "برطانیہ کے جنگی جہازوں نے ناروک میں جرمنی کی بحری فوجوں کا مکمل طور پر صفایا کر دیا ہے"؟ یہ ہے وہ خبر جو اخبار ڈیگنس نیٹر کے نامہ نگار نے بھیجی ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ برطانی فوجوں نے بحری توپوں کی آڑ میں شہر پر قبضہ کر لیا۔ جرمن فوجیں ناروک سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ کو چلی گئیں۔ جو کہ سویڈن میں لوہے کی کانوں کا مرکز ہے۔ ناروے کی فوجیں ان کا محاصرہ کر رہی ہیں اور جرمن فوجیں نرغہ میں پھنس گئی ہیں۔

روم کی اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی کا سمندری بیڑہ لڑائی کی مشق کر رہا ہے اس کی نقل و حرکت کے متعلق پوری رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ مگر کہا جاتا ہے کہ ہر سال ان دنوں اٹلی کا سمندری بیڑا اسی قسم کی مشق کیا کرتا ہے اور اس کی موجودہ نقل و حرکت میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔

رومانیہ کی حکومت نے فوجی اہمیت کے مقاموں پر اور پیٹرول کے چشموں پر پہرے لگا دیئے ہیں۔ اور گیہوں کی برآمد بند کر دی ہے۔ اور دریائے ڈینوب میں جہازرانی کی حفاظت کے لئے پیشبندیاں اختیار کی ہیں۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ رومانیہ جرمنی کے دباؤ کا دلیری سے مقابلہ کر رہا ہے۔ بلقان کی تشویشناک حالت پر اس واقعہ سے اور زیادہ روشنی پڑتی ہے کہ بلغراد (یوگوسلاویہ کی راجدھانی) میں خفیہ پولیس نے بہت سے نازی گرفتار کئے ہیں۔

ناروے کے بادشاہ کو بم سے اڑانیکی کوشش

لندن ۱۵ اپریل۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ناروے نے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ناروے کے بادشاہ پر بمباری کریں گے۔ جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ بادشاہ جہاں کہیں جاتا ہے وہیں بمباری کی جاتی ہے۔ جرمنی بادشاہ کے اس لئے پیچھے پڑے ہیں کہ بادشاہ نے جرمن وزیر سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ناروے کی کٹھ پتلی حکومت مستعفی

لندن ۱۶ اپریل۔ اوسلو ریڈیو نے جس پر جرمنی کا کنٹرول ہے۔ اعلان کیا ہے کہ ناروے میں جرمنی نے جو کٹھ پتلی حکومت قایم کی تھی اس نے استعفے دیدیا ہے اور ناروے میں جرمن علاقوں کے انتظام کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جس کا ہیڈ موسیو کرسچن چیف اوسلو میونسپل کونسل ہے۔

اٹلی نے فرانس کیخلاف الزام لگانے شروع

روم ۱۵ اپریل۔ سانیور گایڈا نے آج ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں فرانس کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ معاہدہ ورسائل کے بعد فرانس اٹلی کے خلاف پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ اور فرانس جس کی فوجی طاقت اٹلی سے بہت کم ہے۔ اس کو بحر روم اور بحر اٹلانٹک دونوں میں کارروائی کرنے کی آزادی ہے اور اٹلی کی زندگی کا دایرہ صرف بحیرہ روم ہی ہے۔ بحیرہ روم میں فرانس کی پالیسی اور پوزیشن نہ صرف اس کے تحفظ بلکہ سامراجی مفاد کی بھی حفاظت کرتی ہے۔ اٹلی فرانس کے مفاد کو تسلیم کرتا ہے لیکن وہ دوسری قوموں کے مفاد پر ان کی فوقیت کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

کرونا میں جرمنوں کی آمد

اسٹاک ہام ۱۵ اپریل۔ سویڈن کے لوہے کی کانوں کے مرکز کرونا سے فوجی افسروں نے خبر بھیجی ہے کہ سات جرمن جن میں بحری افسر بھی تھے کل ناروک سے یہاں پہونچے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ قطعات آراضی نمبر ۴۔ اے و ۵۔ اے و ۵۔ بی (4-A, 5-A, 5-B) بلاک اود ۵ اسکیم مؤ بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء بروز سوموار بوقت ۱۰ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور میں فروخت ہوں گے۔ نقشہ آراضیات وقواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

سنٹرل انڈیا ریاستی پرجا منڈل کانفرنس

جھانسی ۱۳ اپریل۔ سنٹرل انڈیا ریاستی پرجا منڈل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کھنڈوا میں ۲۰ اپریل کو زیر صدارت آچاریہ نریندر دیو منعقد ہوگی۔

ایک دلکش — ایک دلچسپ — لاجواب ڈرامہ

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

خاص شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

اندرا مووی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

دورنگی ڈاکو

جس میں سنسنی خیز اداکاری دلکش ڈانس دلسوز نغمے پرلطف مذاق آپ ملاحظہ فرمائینگے

بابو راؤ اور پٹیارانی کی اداکاری دیکھنے کے قابل ہے۔

آنیوالے تماشے: بھابی۔ سپیرا۔

شاندار — دوسرا — ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

خاص شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

والنٹیر

خاص اداکار:۔ راجکماری۔ یاسمین۔ نذیر۔ جیون۔ صادق۔ غلام رسول۔

ساتھ میں

رام گڈھ کانگریس

جس میں مولانا ابوالکلام کا صدارتی ایڈریس اور پنڈت جواہر لال نہرو وغیرہ کی تقریر اور جلوس کا منظر آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

آنیوالے تماشے:۔ جادو نگری۔ ہمارا وطن۔ گورکھ دھندا۔

فرقہ پرستوں کی غلط رہنمائی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا

لاہور بذریعہ ڈاک مسلم لیگ نے ہندوستان کو مذہبی خطوں میں تقسیم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے اس کے متعلق بیگم عبدالعزیز صدر نیشنلسٹ مسلم خواتین ایسوسی ایشن نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

مسلم لیگ والے اپنی لیڈری کو خطرہ میں دیکھکر برطانوی سامراج کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں انھیں اسلامی مفاد کے مقابلہ میں اپنی لیڈری کی زیادہ فکر ہے۔ انہوں نے اسلامی اصولوں کو بالکل نظر انداز کرکے ملک کو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں تقسیم کرنے کا رزولیوشن پاس کردیا یہ اسکیم نہ صرف شرارت آمیز اور ناقابل عمل ہے بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تمام سمجھدار اور حق پسند حضرات میرے اس خیال سے متفق ہوں گے کہ مسٹر جناح اور ان کے خود ساختہ فرقہ پرست دوست اس قسم کی غیر اسلامی اور خلاف قومیت اسکیمیں پیش کرکے مسلمانوں کے لئے برا کر رہے ہیں۔ اس قسم کی تجویزوں سے غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت نہیں ہو سکے گی۔ اور ہندو مسلم اتحاد میں بھی رکاوٹ پیدا ہوگی۔ مجھے پورا پورا یقین ہے کہ میری پنجابی مسلمان بہنیں اپنی پوری طاقت سے اس اسکیم کی مخالفت کریں گی۔ میں یہ بھی عرض کردینا چاہتی ہوں کہ مسلمان عورتیں آزادی کی قومی جدوجہد میں پیچھے نہیں رہیں گی۔ وہ بیدار ہو چکی ہیں۔ اور فرقہ پرست لیڈر اسلام خطرہ میں ہے اس کا جھوٹا نعرہ بلند کرکے جو غلط اور وطن کش رہنمائی کر رہے ہیں۔ وہ پورے شد و مد کے ساتھ اس کے خلاف لڑیں گی۔ میں صاف صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتی ہوں کہ مسلمان عورتیں لیگیوں کی اس بکواس کو پسند نہیں کرتیں۔ اور اب ان کے آگے بڑھنے کا وقت آگیا ہے وہ ضرور آگے بڑھیں گی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

واردھا ۱۶ اپریل۔ آج صبح تین گھنٹہ تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری رہا اور اس میں سیاسی صورت حالات پر بحث ہوئی ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ مہاتما جی ایف اینڈریوز اور مولانا محمد یعقوب حسن سابق وزیر مدراس کے انتقال پر تعزیتی رزولیوشن پاس ہوا۔ دو بجے سہ پہر کو بحث شروع ہوئی۔ جس میں مہاتما گاندھی نے بھی شرکت کی۔ آچاریہ نریندر دیو علیل ہو جانے کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکے۔

جرمنی اور برطانیہ کے کتنے جہاز ڈوبے

لندن ۱۵ اپریل۔ برطانیہ کے جہازی حلقوں کا بیان ہے کہ برطانیہ کے ۱۷۲ جہاز جن کا وزن ۷۰۰۰۶۶ ٹن تھا۔ برباد ہو چکے ہیں۔ ناروے پر حملے سے پہلے جرمنی کے ۶۴ جہاز برباد ہو چکے تھے۔ جن کا وزن ۱۵۱۶۱۹۹ ٹن تھا۔ اسوقت تک جرمنی کے ۹۰ جہاز تباہ ہو چکے ہیں جن کا وزن ۳۷۰۰۰۰ ٹن ہے ان میں ۸ اور جنگی جہازوں کا اضافہ ہونا چاہئے۔ جو حال ہی میں ڈبوئے گئے ہیں۔

مراسلات

یوم میلاد النبی صلعم کو یاد رکھیے

۱۲ ربیع الاول کی مبارک تاریخ جس میں پیدا ہونے والے انسان کامل شہنشاہ دو عالم حضور رحمت اللعالمین صلعم نے عالم انسان کو ایسے وقت امن کا پیغام دیا جبکہ قتل و غارت گری اور اغوا کا بازار گرم تھا اور رعایا تو ہی غریبوں بیکسوں اپاہجوں کو غلام بنانا اور معصوم بچیوں کو زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا۔ ایسے محسن اعظم کی پیدایش کی مبارک تقریب کو منانا نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دنیائے عالم پر فرض ہے۔

آج آدکا کانپور کے باشندوں ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار کو اپنے تمام سیاسی و مذہبی اختلافات کو پس پشت ڈالکر پریڈ گراؤنڈ میں کثیر سے کثیر تعداد میں پہونچکر یوم میلاد النبی صلعم کے مبارک جلوس کو جو حسب معمول امسال بھی مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر انتظام اٹھے گا کامیاب بنائیں۔

نوٹ:۔ تمام انجمن ہائے اسلامیہ کے رضاکار مع جھنڈے و جھنڈیوں کے باوردی ٹھیک ایک بجے پریڈ میدان میں پہونچ جائیں اور تجارت پیشہ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنے کاروبار بند کرکے جلوس کو کامیاب بنانے میں مدد دیں رضاکاران نیلی پوش ۱ بجے صبح سے باوردی اپنے اپنے دارو سے پریڈ پہونچ جائیں اور

مطلق العنانہ حکومت ختم ہونی چاہیئے

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ راجہ رام بہاری مصرا کی جائے قیام پر زیر صدارت کنور سر مہاراج سنگھ اودھ کی لبرل ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور ہوا۔

"بعض صوبوں میں سرکاری افسروں کی امداد سے گورنروں کی جو مطلق العنانہ حکومت قایم ہے اسے ہم ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے غیر سرکاری ہندوستانی نمائندے نظام حکومت میں مشورہ اور امداد دینے کے لئے تیار ہوں ان کی امداد حاصل کرنے کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔

امریکہ سے ہوائی جہازوں کی خرید

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ برطانیہ اور فرانس کو محکمہ جنگ سے اجازت ملگئی ہے کہ وہ چار سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے والے ہوائی جہاز خرید سکتے ہیں۔ یہ ہوائی جہاز دنیا میں تیز ترین ہوائی جہاز ہوں گے۔

برطانی فوجیں جزیرہ فارو میں

لندن ۱۶ اپریل۔ جزیرہ فارو میں برطانی فوجیں اترنے کی تصدیق مسٹر آر اے بٹلر نائب سکریٹری امور خارجہ کے اس بیان سے ہوئی جو انہوں نے برطانی پارلیمنٹ میں دیا۔

جلوس نکلنے والے راستوں میں سبیلیں رکھی جائیں

احقر محمد فاروق صدیقی کرنل نیلی پوشان و کنوینر ضلع مسلم لیگ کانپور

جھنجھک ٹاؤن ایریا کا انتخاب

مسٹر محمد ادریس خاں صاحب زمیندار جھنجھک ضلع کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۱۲ اپریل سنہ کو انتخاب نامزدگی امیدواروں کے لئے مقرر تھی جسقدر جگہ انتخاب کے لئے مقرر تھیں صرف اسی قدر امیدواروں کی درخواستیں آئے گذریں اسلئے مندرجہ ذیل صاحبان بلا مقابلہ منتخب ہو کر مشتہر کردیئے گئے۔ پنڈت پنالال صاحب شرما چیرمین و ٹھاکر متھرا سنگھ و ٹھاکر مکٹ سنگھ و محمد یعقوب خاں و سیٹھ دوارکا پرشاد و پنڈت گنگا پرشاد تواری ممبران مذکورہ بالا صاحبان ٹاؤن ایریا کمیٹی عرصہ ۳۶ سال سے منتخب بلا کسی مقابلے کے متواتر ہوتے چلے آرہے ہیں۔ صاحبان مذکورہ بالا کی حسن کارکردگی سے باشندگان قصبہ جھنجھک ہمیشہ نہایت خوش رہتے ہیں۔

بانیان محفل میلاد شریف کو اطلاع

جو حضرات خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا سعید احمد صاحب محدث و مفتی اعظم کانپور و صدر مدرس مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور

لندن میں مسٹر چمبرلین کی پرزور تقریر

لندن ۱۲ اپریل۔ مسٹر چمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے نیشنل فری چرچ کونسل میں آج رات تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی کے ان بدترین شیطانوں کے جنون نے انسانیت پر رحم کے تمام دروازے بند کردیئے ہیں۔ اس تازہ ترین حملے کے بعد میری تمام توجہ اس جانب مرکوز ہوگئی ہے۔ کہ اس حملہ کا کس طرح مقابلہ کیا جائے ہر روز یہ بات زیادہ واضح ہوتی جارہی ہے کہ نازی ازم کے خلاف ہماری لڑائی حق اور باطل کے درمیان لڑائی کا ایک حصہ ہے جو دن گزرتا ہے اپنے پیچھے اسبات کا ثبوت چھوڑ جاتا ہے کہ جرمنی کو مذہب رحم بستہ اور انصاف کا قطعی کوئی لحاظ نہیں ہے۔ اگر جرمن اپنی ان حرکتوں میں فتح پا گئے تو انسانیت کے اصولوں کی بنیاد پر جو قلعے تعمیر کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک مسمار ہو جائے گا۔ اور دنیا میں بربریت کا دور دورہ ہو جائے گا۔ جو کچھ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ صدیوں کی ترقی کے نیچے دفن ہوگئی ہے۔ تہذیب کے قلعے مسمار نہیں ہونے دیئے جائیں گے۔ کچھ دن ہوئے میں نے کہا تھا کہ لڑائی کے شروع ہونے پر فتح حاصل کرنے کی مجھے جتنی امید تھی۔ اب اس سے دس گنا زیادہ ہے۔ میں اب پھر اسکو تعین کو دہرانا چاہتا ہوں۔

مسٹر چمبرلین نے مزید فرمایا کہ ہر وہ شخص جو جرمنی کی بربریت کا شکار ہوتا ہے۔ ان لاکھوں اشخاص کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے۔ جو پہلے ہی جرمن بربریت کی پرزور مذمت کرچکے ہیں کیونکہ جرمنی جو کوئی کام کرتا ہے۔ اس سے آئینہ کی طرح یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ کوئی بھی قوم خواہ وہ کتنی ہی عاجز ہو خواہ کتنی ہی پر امن ہو اور خواہ کتنی ہی بے ضرر ہو اسوقت تک محفوظ نہیں ہے جب تک کہ پاگل کتے کا خاتمہ نہ کردیا جائے۔ جرمنی نے بہت سے غلط اندازے لگائے ہیں لیکن اس سے بڑا غلط اندازہ اور کوئی نہیں لگایا گیا۔ یہ لڑائی دنیا کی روحانی قوتوں نیز اس کی حفاظت کرنے والے بہادروں کی مادی قوت سے فتح کی جائے گی۔ جرمنی نے جو کچھ کیا ہے۔ اور جو کچھ کر رہا ہے اس سے وہ روحانی قوتیں

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
اطلاع

(۵۰۰)

بورڈ نے فہرست تشخیص ٹیکس دررسال سنہ ۴۱-۱۹۴۲ء پاس کردی ہے۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ آفس میں کل اضلاع کی اور بقیہ ہر ایک تحصیل میں تحصیل مویشی خانہ پر آویزاں ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ بغرض اطلاع پبلک و ٹیکس دہندگان مشتہر کیا جاتا ہے کہ فہرست تشخیص ٹیکس دررسال سنہ ۱۹۴۰-۴۱ء ۴۱-۴۲ سنہ ۱۹ء مندرجہ ذیل مقامات پر آویزاں رہیگی۔ لہذا جن لوگوں کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو وہ اپنی عذرداری تاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک اسسٹنٹ آفیسر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس بھیجدیں اسکے بعد کوئی درخواست قابل سماعت نہ ہوگی۔

(۱) صدر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ آفس کانپور میں کل ضلع کی فہرست آویزاں ہوگی۔

(۲) پرگنہ بلہور	مویشی خانہ بلہور	شیوراجپور
(۳) پرگنہ اکبرپور	اکبرپور	شیولی
(۴) پرگنہ ڈیرہ پور	ڈیرہ پور	جھنجھک
(۵) پرگنہ گھاٹم پور	گھاٹم پور	تپارہ
(۶) پرگنہ کانپور	ہتھور	نردل
(۷) پرگنہ بکھرایاں	بکھرایاں	گوریکرن

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

شاندار دوسرا ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

ساگر موویٹون کا دلکش ڈرامہ

ایک ہی راستہ

خاص اداکاران:۔ اردن۔ مختار۔ انوارودھا۔ جیوتی۔ ہریش۔ جگدیش

جسمیں آپ نیچرل اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرزور مکالمے پرلطف مذاق اعلیٰ سین سینریاں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہولی رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب شاہکار جلد آرہا ہے تاریخ کا انتظار کیجئے

بھڑک اٹھی ہیں۔ میں آپ سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ شیطنت اور ظلم کی قوتوں کو ہمیشہ سے کچلنے کے لئے اپنی امداد دیجئے۔

ہندوستان کے متعلق وائٹ پیپر

نئی دہلی ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے متعلق ایک وائٹ پیپر شایع کیا ہے جس میں مہاتما گاندھی کے ساتھ وائسرائے کی ۵ فروری کی ملاقات کے بارے میں کمیونک۔ رامگڑھ کانگریس کا رزولیوشن۔ مسلم لیگ کا لاہور والا رزولیوشن اور زمیندار سنٹرل کا ۱۲ مارچ والا رزولیوشن درج ہیں۔ وائٹ پیپر میں وہ تمام حالات درج ہیں کہ سات کانگریسی صوبوں میں وزارتوں نے استعفے دے دیا۔ اور ہر گورنروں نے آئین اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اب حکومت کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ پارلیمنٹ سے اس اعلان کی توسیع کا مطالبہ کرے جس کے ذریعہ گورنروں نے اپنے آئین ہاتھ میں لیا ہے۔

کانپور کے بیان کے مشتاق ہیں۔ ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مفتی صاحب موصوف لاہور و امرتسر و علیگڈھ وغیرہ مقامات پر وہاں کے حضرات کی استدعا و اصرار پر بغرض وعظ تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہاں سے ۲۰ ربیع الاول ۵۹ھ تک کانپور واپس تشریف لائیں گے۔ اسلئے وہ ۲۰ ربیع الاول کے بعد کی تاریخیں انعقاد محفل شریف کی معین فرماکر پہلے سے دفتر مدرسہ کو بذریعہ خط ڈاک مطلع کردیں کہ دوسرے مقامات کے وعدوں کی وجہ سے وقت پر انکی فرمایش کی تعمیل سے معذور نہ ہوسکے۔

ارباب عقیدت کو مژدہ

ذیلرین گنج مراد آباد شریف کے لئے سفری سہولت راقم الحروف کی استدعا پر چیف کمرشیل منیجر ای آئی آر نے اعلان کیا ہے کہ من ابتدائے ۲۹ اپریل سے یکم مئی سنہ ۴۰ء باٹا جاتا اور ۳ مئی سنہ ۴۰ء ۱۲ بجے رات تک کارآمد رہنے والے واپسی ٹکٹ سلسلہ عرس گنج مراد آباد شریف کے موقع پر کانپور سنٹرل اور دوسرے متعلقہ اسٹیشنوں سے برابر جاری کئے جائینگے امید ہے کہ اس رعایت کے پیش نظر حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھنے والے نوادرین کثیر سے کثیر تعداد میں عرس شریف میں شرکت فرماکر جو تاریخ

کانپور میونسپلٹی

عام پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے تجویز کیا ہے کہ مکان نمبر ۱۴۲/۱۰۴ سے ۱۴۶/۱۰۴ تک کی سامنے والی گلی کو پبلک گلی قرار دیدیا جائے۔ لہذا اس اعلان کے سلسلہ میں اگر کوئی اعتراض دستخط شدہ تاریخ اشاعت نوٹس سے دو ماہ کے اندر وصول ہو گا تو اس پر میونسپل بورڈ غور کرے گا۔

دستخط ایس۔ این۔ تواری
ایکزیکٹیو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۴۰ء منعقد ہو رہا ہے۔ داخل حسنات ہوں گے۔

کنور عبدالحمید خاں

دعوت ثواب

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بمقام گنج مراد آباد مورخہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۵۹ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۴۰ء منعقد ہو رہا ہے۔

عرس شریف میں عرصہ سے درد مند بزرگ جناب حافظ عبدالرزاق صاحب سبیل کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ امسال بوجہ علالت شرکت نہ کرسکیں گے عرس شریف میں سبیل کی ضرورت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ مریدین و معتقدین سے التماس ہے کہ اس ضرورت کو رفع فرماکر داخل حسنات ہوں۔ عرس شریف شدت کی گرمیوں میں واقع ہو رہا ہے۔ لہذا سبیل کے بغیر زائرین شداید میں مبتلا ہو جائیں گے۔

کنور عبدالحمید خاں

مجلس عاملہ آل انڈیا مومن کانفرنس

(بمقام ٹانڈہ فیض آباد)

بتاریخ ۲۴ و ۲۵ اپریل سنہ ۴۰ء بروز چہارشنبہ پنجشنبہ بمقام ٹانڈہ ضلع فیض آباد آل انڈیا مومن کانفرنس کی مجلس عاملہ۔ مالیاتی کمیٹی۔ مومن گزٹ کے اجلاس ہو رہے ہیں جسمیں ہندوستانیوں کی دو قوم والی اور پاکستان اسکیم پر غور و فکر ہوگا۔ اسکے علاوہ دوسرے مسائل بھی پیش ہونگے۔ ممبران کے نام ایجنڈا جاری کردیا گیا ہے۔ انھیں تاریخوں میں

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

زمین کی قیمت گھٹا دی گئی

چند قطعات آراضی واقعہ آر (R) بلاک سیسہ مئو و ٹی (T) بلاک گوٹھیا جنکی قیمت ٹرسٹ نے ایک روپیہ فی گز گھٹا دی ہے۔

بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۴۰ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے دن

دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔

نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجیے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

جرمنی کے چار لاکھ ٹن وزنی جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن ۱۶ اپریل۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ لڑائی چھڑنے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ اتوار کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دشمن برطانیہ کا ایک جہاز بھی نہیں ڈبو سکا۔ اس ہفتہ میں غیر جانبدار ملکوں کے چار جہاز ڈوبے جن کا وزن ۱۴۴۲۶ ٹن تھا۔ اور ایک جہاز ناروے کا ڈوبا جس کا وزن ۱۲۸۵ ٹن تھا۔ ناروے پر جرمنی کے حملے کے بعد جرمنی کے جہازوں کو زبردست نقصان پہونچا ہے۔ نامکمل خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کے ۱۵ جہاز ڈوب گئے۔ ہیں یا پکڑ لئے گئے ہیں۔ جرمنی کے چار اور چھوٹے جہاز پکڑ لئے گئے ہیں۔ گیارہ جرمن جہازوں نے خودکشی کرلی ہے۔ یا ڈوب گئے ہیں۔ جن کا وزن ۵۱۴۸۰ ٹن تھا۔ یہ تمام جہاز سامان جنگ لے جانے والے جہاز تھے۔ سات جہازوں کو برطانی ڈبکنی کشتیوں نے ڈبویا۔ ایک ناروے کے جہاز نے ڈبویا۔ اور ایک نے بچنے کے لئے خودکشی کرلی۔ ان تمام جہازوں کے نقصان کو ملاکر اتحادی جرمنی کے ۳۰۶۳۹۳۰ ٹن کے سوداگری جہاز ڈبو چکے ہیں۔ کم سے کم ۱۸۰۰۰ ٹن کے جرمن جہاز برطانی ڈبکنی کشتیوں نے ڈبوئے اور ناروے کی بندرگاہ میں جرمنی کے بہت زیادہ جہاز ڈبوئے گئے جرمنی کے ۰۰۰۰۰۴ ٹن کے جہاز ڈبوئے جا چکے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ جرمنی کا بیڑہ غرق کردیا گیا ہے۔ جرمنی کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ کی ۸ ڈبکنی کشتیاں ڈبو دی گئیں۔

لڑائی کے متعلق اٹلی کی پالیسی

روم ۱۶ اپریل۔ سنیچر وار کی صبح کو سائینور موسولینی ایک تقریر کرنے والے ہیں۔ خیال ہے کہ اس میں وہ لڑائی یا صلح کے بارے میں اپنے خیال ظاہر کرینگے۔ یہ تقریر روم میں ۱۹۴۱ء میں ہونے والی نمائش کی دوسری رپورٹ کے موقع پر ہوگی۔ پچھلے سال پہلی رپورٹ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے سائینور موسولینی نے فرمایا تھا کہ اگر حکومت اٹلی کے دل میں لڑنے کا خیال ہوتا تو وہ اس قدر بڑی عالمگیر نمائش کی تیاری نہ کرتی۔

رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ اور ہنگری میں سمجھوتہ

لندن ۱۷ اپریل۔ بخارسٹ سے خبر ملی ہے کہ ڈینیوب میں انتظامات کرنے کے متعلق رومانیہ نے جو تجویز پیش کی تھیں۔ ان کے متعلق یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ اور ہنگری نے جواب دیدیا ہے اور وہ بہت موافق ہیں۔ چاروں طاقتوں نے جو باتیں منظور کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) جو جہاز جنگی جہازوں میں تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔ انکو ڈینیوب میں چلنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲) جہازیوں کی خاص نگرانی رکھی جائے (۳) ایسے جہازوں کو جانے کی اجازت نہ دی جائے جس سے دریا اور کے کناروں کو نقصان پہونچے

(۴) قواعد میں تبدیلی نہ کی جائے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

واردھا ۱۶ اپریل۔ ۶½ گھنٹے تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ مہاتما گاندھی نے جلسہ میں شرکت کی۔ شروع سے آخر تک سیاسی صورت حالات اور ہندو مسلم مسئلہ پر بحث ہوتی رہی باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے آل انڈیا والنیٹر کور بنانے کے مسئلہ پر بھی غور کیا۔ اور مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں ۱۵ مئی تک رپورٹ پیش کریں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مئی کے وسط میں واردھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اگلا اجلاس ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل کے اجلاس میں قطعی فیصلہ کئے جائیں گے۔ مہاتما جی نے آج سہ پہر کے اجلاس میں شرکت کی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے صبر کی تلقین کی۔ اور ٹھوس تعمیری کام کرنے پر زور دیا۔ ستیاگرہ کی جدوجہد میں اگلا قدم اٹھانے کے متعلق صرف ان لفظوں میں ساری پوزیشن سمجھاتی ہے "میں تمہارا جنرل ہوں مجھپر اعتبار کرو"

ورکنگ کمیٹی نے مہاکوشل کی بعض انتخابی بے قاعدگیوں کی تحقیقات کرنے کے لئے شری ست شنکر راؤ دیو کو مقرر کیا ہے۔ ہندوستانی ریاستوں میں ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کے مسئلہ کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے کمیٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ شری ست بھولا بھائی ڈیسائی اور آچاریہ کرپلانی پر مشتمل ایک اسپیشل سب کمیٹی مقرر کی ہے۔

رانچی میں عورتوں کا دلچسپ تیوہار

رانچی ۱۵ اپریل۔ کل سینکڑوں عورتوں نے الگ الگ جتھے بناکر جانی شکار کا تیوہار منایا۔ یہ عورتیں مردانہ لباس پہنے ہوئے تھیں۔ اور ہاتھوں میں نیزے تھے۔ یہ تیوہار ہار ۵ برس میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عورتیں جتھے بناکر مرغیوں۔ سوروں بکریوں اور چرموں کا شکار کرنے جاتی ہیں۔ اس تیوہار پر عام طور پر تو عورتیں جنگلوں میں جاتی ہیں۔ لیکن جو جنگلوں میں نہیں جاسکتیں۔ وہ آس پاس کے دیہات میں ہی اپنا شکار تلاش کرتی ہیں اس سلسلہ میں یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اس موقع پر لوگ اپنے پالتوں جانوروں کا گلہ تباہی اور ہلاکت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

جرمنی اور بلجیم میں اقتصادی سمجھوتہ

برسلز ۱۶ اپریل۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی اور بلجیم کے درمیان اقتصادی بات چیت تسلی بخش طریقہ پر ختم ہوگئی ہے۔ تمام بڑے بڑے مسائل طے ہوگئے ہیں۔ اور جرمن ڈیلیگیٹوں کی اکثریت برلن واپس چلی گئی ہے

ناروے کا بادشاہ فوج کے ساتھ

نیویارک ۱۷ اپریل۔ ناروے میں سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی وزیر مسٹر ہیرمین نے اطلاع بھیجی ہے کہ ناروے کے بادشاہ ہاکن اپنی فوج کے ساتھ ہیں۔ لیکن انھوں نے یہ نہیں بتلایا کہ وہ کہاں ہیں۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ برطانی فوجیں نارورک پہنچ گئی ہیں۔ اور انھوں نے نارورک پر قبضہ کرلیا ہے اور برطانی فوجیں کئی جگہ اتر گئی ہیں۔ ناروے کی فوجیں بڑے زور سے لڑ رہی ہیں۔

بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ وہ نہ تو خود اطاعت قبول کریگا اور نہ اپنی فوج کو اطاعت قبول کرنے کی اجازت دے گا۔

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴)

—— جب ان کے پہلے الفاظ میرے کان میں پڑیں گے —— میں پانی پانی ہو جاؤنگی —— وہ مجھے گدگدائیں گے —— مگر میں آنکھیں کبھی نہ کھولونگی —— ہائے مجھے کسقدر شرم آئیگی —— توبہ —— میں انھیں نظر کے گوشوں سے دیکھونگی —— وہ ہنسیں گے اور مجھے بنائیں گے —— مگر میں آنکھیں نہ کھولونگی —— وہ کہیں گے ——

⁂

—— آہ —— اک زمانہ وہ تھا جب میں بھی اسی طرح دلہن بنی تھی —— اب وہ دن یاد آتے ہیں تو چھاتی پر سانپ لوٹ جاتا ہے —— کس طرح دھوم سے میری بارات آئی تھی —— کیا ٹھٹھ کا ٹھٹھ باراتی تھے سارا مکان بھر گیا تھا —— میں نے بھی تو جھانک کر اپنی بارات آپ دیکھی تھی —— ہائے ایام جوانی ——

المدد بھیا کہ میری ناؤ ڈوبی جائے ہو

⁂

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ——

—— چڈو بہت نام رکھا کرتی تھیں ہم سب کو —— آخر خود بھی آہی گئیں دو پاٹوں کے بیچ۔ —— بھلا اسکے میاں میں کونسے ایسے سرخاب کے پر لگے ہیں جو یہ میرے سرتاج کو ٹوئیاں کہتی ہے —— اس نے کیا کثر اٹھا رکھی —— ٹوئیاں انکو بنایا اس نے —— ان کے کارٹون اسنے پیش کئے —— دوسروں پر رکھ رکھ کر پھبتیاں اسنے کسیں —— اُلٹے سیدھے شعر اس نے چست کئے —— مجھے دیکھا اور کاغذ قلم اٹھا ایک موٹی بھدی تصویر بنادی —— آخر یہ میرے میاں کو ٹوئیاں کیوں کہتی ہے —— میرے میاں کی ناک ٹوئیاں —— نہیں نہیں توبہ طوطا —— ہاں طوطے کی چونچ کی طرح سہی —— مگر خوبصورت تو ہے —— مجھے تو اچھی لگتی ہے دوسرے کو لگے یا نہ لگے —— اور اگر وہ ٹوئیاں —— لاحول ولاقوۃ ٹوئیاں ہی منہ سے نکلتا ہے کمبخت —— ہاں اگر وہ طوطے کی طرح آنکھ مٹکا مٹکا کر بات کرتے ہیں تو اسمیں کسی کا کیا —— مجھے تو انکی یہ ادا اتنی پیاری معلوم ہوتی ہو —— اتنی پیاری معلوم ہوتی ہے کہ —— کہ —— بس میں کیا بتاؤں ——

⁂

"یہاں کیا ہے بھیا؟"

"شادی"

"شادی" —— "اے تمھیں واللہ —— آج صبوں صبوں کسوا چھے کا منہ دیکھا ہے —— ال چلو —— چلتے چلاتے یہاں بھی ہات دھوتے چلیں ——"

"اماں کل دیکھا جائیگا —— قسم قرآن کی تیرے گلے میں بہت درد ہو رہا ہے —— سالے اکے والے کے ہواں بہت چلانا پڑا اور پھر بھی چندڈول نے ایک دھیلی ہی نکالی ——"

"ارے یار اسے مارو گولی —— چلو یہاں بھی ہولیں کچھ نہ کچھ تو مل ہی جاوے گا"

"ذرا میں دیکھوں تو —— ارے یار ابھی تو رخصتی ہو رئی ہے"

"اے سبحان اللہ تم بھی ہو نرے چوغا —— اماں مردہ چاہے دوزخ میں جائے چاہے جنت میں —— ہمیں تو اپنے ——"

"ہاں —— خدا سلامت رکھے —— ہم بھی ہیں ——"

عالم نسواں

(بقیہ صفحہ ۳)

کے کم ہونے کی وجہ ہندوستانی خواتین کی حیا، پاک نظری، پاک بازی اور عصمت ہے ہندوستان کا معیار اخلاق بہت بلند ہے۔ حیا ہندوستانی عورتوں کا ایمان ہے شرم ان کی فطرت ثانیہ ہے عصمت انکا زیور اور وفاداری انکا سنگھار ہے جب تک ہندوستان کا معیار اخلاق اسی بلندی پر رہے گا اس وقت تک انشاء اللہ بے پردگی کی زہریلی ہوا سے صنف نازک محفوظ رہیں گی اسلئے ہندوستانی نقطۂ نگاہ کورٹ شپ کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتی ہندوستانی خیال کے مطابق عصمت وہ آئینہ ہے جو بوالہوسی سے نہیں بلکہ بوالہوسی کے تصور سے بھی چکنا چور ہوجاتا ہے اسلئے شادی سے قبل غیر مرد اور عورت کا باہمی اختلاط خواہ اسمیں بوالہوسی کا گمان تک نہ ہو کسی طرح جائز نہیں رکھا جاسکتا۔

پھر وہ کونسی صورت ہوسکتی ہے جو زن وشوہر کے تعلقات کو بدمزگی سے پاک کرے۔؟

عموماً ہندوستانی گھرانوں میں جو شادی بیاہ ہوتے رہیں وہ محض والدین کی خوشنودی کے لئے ہوتے ہیں کہیں تو یہ رشتہ اسلئے قایم کیا جاتا ہے کہ دو گھرانوں میں پرانے مراسم کی بنا پر انکار کی گنجایش نہیں کہیں تو خاندانی دباؤ اور اثر سے کام لیا جاتا ہے۔ کہیں دولت پر لٹو ہو رہے ہیں۔ کہیں خوبصورتی پر فدا ہیں، کہیں نام ونمود پر فریفتہ بہت کم گھرانے ایسے ہیں جہاں دولہا اور دلہن کے مزاج طبیعت اور افتاد کا بھی خیال کیا جاتا ہو۔ غور کرو اگر لڑکی فیشن ایبل شوقین اور مغربی تہذیب کی دلدادہ اور اس کا بیاہ ایسے لڑکے سے ہوگیا جو بالکل مولوی صفت ہے تو پھر دونوں میں کیسے نباہ ہوسکتا ہے؟ یا یہ کہ لڑکا حد درجہ بخیل اور لڑکی ضرورت سے زیادہ فضول خرچ یا یہ کہ لڑکا تو انگلینڈ سے بیرسٹری پاس کر آیا ہو اور بیوی ٹھہری جاہل مطلق ایسی بے جوڑ شادیاں عموماً نفاق کا سبب بنتی ہیں۔

دو دل ایک نہ ہو تو پھر کس طرح گزر ہوسکتی ہے؟ گھر کا بارونق بنانے کے لئے ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ہمخیال، ہم زبان، ہم سخن، ہم آواز ہمدرد اور بہی خواہ بنے رہیں، اس کے بغیر بچوں کی پرورش اور خانہ داری کا انتظام مکمل نہیں ہوسکتا۔

جس ماحول میں ہندوستانی لڑکوں اور لڑکیوں کی پرورش ہوتی ہے وہاں اس بات کی توقع نہیں کیجاسکتی کہ لڑکیاں اپنا بر خود تلاش کرلیں گی دراصل ہماری معاشرت ہمیں اس بات کی اجازت دے سکتی البتہ ماموں زاد، چچا زاد، خالہ زاد، پھوپی زاد، بھائی بہنوں میں اختلاط ممکن ہے۔ اگر فریقین کے اپنے سے اونچے سے گھرانوں میں رشتہ قایم کرنیکی خواہش بیجا نہ کریں تو شادی کا مسئلہ بغیر انگریزی طرز کے کورٹ شپ کے بھی طے ہوسکتا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لڑکے والے برادری سے باہر اپنی حیثیت سے زیادہ دولتمند گھرانوں میں لڑکی تلاش کرتے ہیں اسی طرح لڑکی والے خاندان سے باہر اپنی استعداد سے بڑھ کر بر ڈھونڈھتے ہیں چنانچہ جب بات جیت پختہ ہوتی جاتی ہو تو ہر ایک یہ سمجھتا ہو کہ بازی میں جیتنا اپنا کھوٹا مال پورے دام فروخت کر آیا۔ مگر شادی کے بعد جب واقعات سامنے آتے ہیں تو ہر ایک فریق کف افسوس ملتا اور کہتا ہو کہ میں گھاٹے میں رہا۔ شادی بیاہ کے معاملہ میں اس قسم کی سوداگری سے دور ہی رہنا بہتر ہے مبادا لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ ایسی انمیل بے جوڑ شادیوں سے تو ہزار درجہ بہتر کورٹ شپ ہو۔ مگر ہماری معاشرت اسکی بھی اجازت نہیں دیتی۔

بڑے بڑے لیڈروں کو نظر بند کرو

مدراس ۱۲ اپریل۔ مسٹر ایف۔ ای جیمز نے یوروپین ایسوسی ایشن مدراس میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مختلف پارٹیوں کے بڑے بڑے سیاستدانوں کو نظر بند کردیا جائے اور اس شرط پر رہا کیا جائے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ اور سیاسی میدان میں سمجھوتہ کریں گے تو اچھا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ، ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

فرقہ دارانہ لڑائی

از جناب منشی تلوک چند صاحب محروم بی اے

رسوا وطن ہوا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں | پامال صد جفا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں
ذلت کی انتہا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں | لڑنا بہت بُرا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں
دونوں کا ایک خدا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں

ایمان کا جز و امن ہے، یہ جانتے بھی ہیں | ممنوع ہے فساد، اسے مانتے بھی ہیں
امن و امان کی قدر کو پہچانتے بھی ہیں | یہ بات اپنے دل میں کبھی ٹھانتے بھی ہیں
لڑنا بہت بُرا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں

خالق ہے ایک دونوں کا معبود ایک ہے | رستے الگ ہوں منزلِ مقصود ایک ہے
اک زاد بوم اور زیاں سود ایک ہے | دونوں کے واسطے رہِ بہبود ایک ہے
کچھ بھی نہیں جدا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں

یہ بھی غلام غیر کے، وہ بھی غلام ہیں | کرتے ہیں روز و شب جو غلاموں کے کام ہیں
مجبور و بے نوا ہیں کہ پابندِ دام ہیں | نے پرفشاں ہوا میں نہ بالائے بام ہیں
کنجِ قفس میں جا ہے، مگر پھر بھی لڑتے ہیں

اہلِ وطن! ذرا تو کریں دل میں غور ہم | دنیا کو کیوں دکھاتے ہیں وحشت کے طور ہم
ہندوستاں میں کونسا لاتے ہیں دور ہم | ہوتے ہیں کیوں ذلیل سوا اس سے اور ہم
ذلّت کی انتہا ہے مگر پھر بھی لڑتے ہیں

دنیائے اسلام

اگر یورپ میں ہی شہنشاہیت قایم ہوگئی تو ترک ساتھ نہیں دینگے

ترکی کے ایک اخبار کا زبردست مقالہ

انگورہ (بذریعہ ڈاک) ترکی کے اخبار "رولکو" نے ذیل کا مقالہ سپرد قلم کیا ہے:-

اثباتی رنگ میں غور و فکر کرنا اور ہراس و خوف کے بغیر حقیقت کا اظہار کرنا ترکوں کی خصوصی زندگی بن گیا ہے۔ ترکی منطقی دلایل کے سوا اور کسی چیز کے سامنے گردن جھکانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ان کو کوئی ضرورت نہیں کہ اپنی موجودہ حالت میں تغیر و تبدل کریں۔

یورپ کی تقلید

آج یورپ کی مرکزی حکومتوں کا مقصد یہ ہے کہ یورپ میں ایک عظیم الشان شہنشاہیت قایم کی جائے اور اس کے سابقہ نقشوں میں تغیر و تبدل کیا جائے۔ چنانچہ یہ حقیقت گوئبلز کی اس تقریر سے صاف عیاں ہے جو انھوں نے طویل خاموشی کے بعد ڈانڈیک میں فرمائی۔ لیکن یہ تمام خیالات اور بالشویزم کی تمام پالیسیاں اور ہٹلر کی کتاب "میری جد و جہد" کے دلایل ترکی سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ ملت ترکیہ دور و قریب کی کسی حکومت کی تقلید کے لئے تیار نہیں۔ اگر تمام یورپ نازیت کی طرف متوجہ ہو جائے یا اشتراکیت کو قبول کرلے اور نظام جمہوریت سے دست برداری دیدے تو ترکوں کے لئے ضروری نہ ہوگا کہ وہ بھی اس کی تقلید کریں۔ ترکی ملت کا مستقبل خود اس کے ہاتھ ہے وہ اپنے مستقبل کی تعمیر خود کریں گے اور اس راہ میں کسی کو حائل نہ ہونے دیں گے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ترکوں کا انقلاب اقتصادی نہیں بلکہ استقلالی ہے وہ سب سے پہلے اپنے استقلال کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اس کے اقتصادی بنیادوں کو تلاش کیا جائیگا۔ اس لئے یہ قطعاً ناممکن ہے، کہ ترکوں کے استقلال میں ذرہ برابر بھی رخنہ پڑے بلکہ ہر قیمت اور قربانی پر وہ استقلال کو باقی رکھیں گے۔

ترکوں کے انقلاب نے جو بنیاد قایم کی ہے وہ خود اعتمادی اور اپنے لاکھوں مقدرات کی تعمیر ہے۔ اسی لئے معاہدۂ لوزان میں ترکوں کو کامیابی ہوئی اور یورپ کی حریص اور بخیل حکومتوں کو ذلت کیساتھ شکست اُٹھانی پڑی حالانکہ دنیا کی مرکزی حکومتیں اپنی زندگی کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے دوسروں کے وجود کو برداشت نہیں کرتیں مگر ترکوں نے اُن کی گردن پکڑ کر اپنی موجودگی کا اعتراف کرالیا اور یہ کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ہمارے وجود سے انکار کرے۔

اس وقت ترکوں کی پالیسی کہ ہزاروں سال کا جو تمدن اور تہذیبی سرمایہ ان کے پاس محفوظ ہے وہ ترقی کرے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ترک قوم جس امن و رفاہیت کے لئے کوشاں ہے اس سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ غیور ترک دوسروں سے کچھ لینا نہیں چاہتے بلکہ دینا چاہتے ہیں۔

آج ترکی میں جو نتایج رونما ہیں وہ اس کے انقلاب کا لازمی نتیجہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی احمق نہیں جو ترکوں کو کمزور سمجھ کر خیالی پلاؤ پکاتا ہے اور گذشتہ جنگ کی طرح ترکی کو تقسیم کرنے کے جنون میں مبتلا ہے۔

ترکی سے مشتبہ اشخاص کا اخراج

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت ترکی نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ترکی سے مشتبہ اشخاص کو خارج کر دیا جائے۔ ترک حکام بیطور یورپ سے آنے والے اُن اشخاص کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جو سوداگروں اور ماہرین فنون کے بھیس میں بہ تعداد کثیر وارد ہو رہے ہیں۔ یہ تدابیر اس اندیشہ سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ کہ ناروے کی تاریخ ترکی میں نہ دہرائی جائے۔ ناروے کو جرمنوں نے محض اس وجہ سے باسانی فتح کرلیا کہ اس ملک کے اندر کچھ غدار موجود تھے۔ اکثر مشتبہ اشخاص کو ترکی سے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے اور جو باقی ہیں انھیں بھی عنقریب خارج کر دیا جاوے گا۔ جنگ نے یورپ کے اندر جو غیر معمولی حالات پیدا کر دئے ہیں۔ ان کے پیش نظر دوسرے ممالک بھی مشتبہ اشخاص کے متعلق وہی روش اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں جو حکومت ترکی نے اختیار کی ہے۔ چنانچہ یگو سلاویہ سے تازہ وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ پولیس صرف ان غیر ملکی لوگوں کو مقیم رہنے کی اجازت دے گی۔ جو اپنے قیام کی خاص ضرورت ثابت کر دیں۔ لیکن ان لوگوں کو بھی اجازت کے بغیر باہر جانے کی ممانعت ہے۔ اور پروانہ ہائے راہداری پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

قاہرہ۔ ۱۹ اپریل۔ مصر کے بعض مقامات پر سینکڑوں ہندوستانی سپاہی نہایت عمدہ خدمات انجام دے رہے ہیں بعض اوقات ان لوگوں کو وطن کی یاد ستاتی ہے لیکن ان کی صحت بہت عمدہ ہے اور یہ لوگ خوب نام پیدا کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان میجر جنرل ہیم نے ایک نامہ نگار کو ایک خاص ملاقات کے دوران میں دیا۔

میجر جنرل ہیم نے کہا کہ اگرچہ ہندوستانی سپاہیوں کی اکثریت ایسی ہے جو کبھی کسی غیر ملک میں نہیں گئی۔ لیکن بہت سے ایسے ہندوستانی افسر بھی ہیں جنھوں نے جنگ عظیم میں خدمات ادا کی تھیں۔

آپ نے فرمایا کہ وائسرائے کی کمیشن رکھنے والے ہندوستانی افسر ہندوستانی فوج کی ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہیں۔ جن کی قدر و قیمت کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ ہوش عمل دستِ مقتدر سے ... زمانہ بھی ہو جو تیز ...

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷

آزاد مسلم کانفرنس

آزاد مسلم کانفرنس جسے ملک کی سات سرکردہ اور نمائندہ مسلم جماعتوں یعنی جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار ہند، آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس، بنگال کرشک پرجا پارٹی، بہار انڈیپینڈنٹ مسلم پارٹی، انجمن خدام وطن بلوچستان اور آل انڈیا مومن کانفرنس نے طلب کیا ہے ۲۷ اپریل سے اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔ ہندوستان بھر کے مسلمانوں کے سیکڑوں ڈیلی گیٹ اس میں شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس کو جو مسئلہ حل کرنا ہے وہ ۸ کروڑ مسلمانوں کی نجات اور ان کے ساتھ سارے ملک کی نجات سے تعلق رکھتا ہے اور اس کانفرنس کو جس سوال کا جواب دینا ہے وہ یہ ہے کہ ۸ کروڑ مسلمان دراصل کیا چاہتے ہیں۔ مادر وطن کے ٹکڑے اور دائمی پھوٹ اور مستقل غلامی یا کہ اتحاد جمہوریت اور آزادی۔

اس سلسلہ میں ہم مسلم لیگ اور کانگریس کے رزولیوشن ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ آپ دونوں میں تقابل کرکے یہ معلوم کر سکیں کہ مسلم لیگ اور کانگریس کے رزولیوشن میں کتنا زبردست فرق ہے مسلم لیگ کے رزولیوشن کا لازمی نتیجہ غلامی اور کانگریس کے رزولیوشن کا نتیجہ آزادی ہے آزاد مسلم کانفرنس کو یہ بھی طے کرنا ہے کہ آیا ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمان غلامی چاہتے ہیں یا آزادی اور مسلم لیگ ۸ کروڑ مسلمانوں کے نام پر جو کچھ کرنا چاہتی ہے وہ درحقیقت ۸ کروڑ مسلمانوں کی آواز ہے۔ یا مسلمانوں کے ایک حصہ کی۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کانفرنس اپنے اغراض و مقاصد میں پوری طرح کامیاب ہوگی۔ اور حکومت برطانیہ پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ مسلم لیگ کی پاکستانی اسکیم حقیقت میں سارے مسلمانوں کی اسکیم نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی اسکیم ہے جو نہ معلوم کیا چاہتے ہیں اور نہ صرف ہندوستان بلکہ ۳ کروڑ مسلمانوں (بقول مسٹر جناح) کو بھی تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

مسلم لیگ نے اپنے لاہور کے اجلاس میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے:-

"آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ سوچی سمجھی ہوئی رائے ہے کہ کوئی آئینی اسکیم اس ملک میں قابل عمل نہیں ہو سکتی اور مسلمانوں کو منظور نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ وہ مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر مبنی نہ ہو۔ جغرافیائی اعتبار سے علاقوں کی حد بندی اس طرح سے کی جائے کہ وہ صوبے جہاں مسلمان تعداد کے لحاظ سے اکثریت میں ہیں۔ مثلاً ہندوستان کی شمالی مغربی اور مشرقی حد کے صوبے انھیں ملا کر آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں انفرادی طور سے ان صوبوں اور علاقوں کی پوزیشن آزاد ہو نیز انفرادی صوبوں۔ علاقوں اور منطقوں کے آئین میں اقلیتوں کے لئے کافی اور موثر تحفظات ان کے مذہبی تمدنی اقتصادی سیاسی حقوق اور مفادوں کی حفاظت کے لئے خاص طور سے رکھے جائیں"۔

کانگریس نے رام گڈھ میں جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس کا اہم اقتباس حسب ذیل ہے:- "کانگریس اعلان کرتی ہے کہ پوری آزادی سے کم کوئی چیز ہندوستان کے لوگوں کو قبول نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان کی آزادی سامراجی حلقے میں نہیں رہ سکتی۔ اور نو آبادیاتی درجہ یا سامراجی ڈھانچہ میں کسی دوسرے درجہ کا ہندوستان پر اطلاق نہیں ہو سکتا نہ یہ درجہ ایک بڑی قوم کے شان کے شایاں ہے اس قسم کا درجہ بہت سے طریقوں سے ہندوستان کو برطانی سیاسیات اور برطانی اقتصادی ڈھانچہ سے باندھ دیگا۔ ہندوستان کے لوگوں کو ہی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بالغوں کی رائے سے چنی ہوئی قومی پنچایت (کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی) کے ذریعہ اپنے آئین کا اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ اپنے تعلق کا فیصلہ کریں۔

"کانگریس اگرچہ فرقہ وارانہ یکجہتی حاصل کرنے کی خاطر ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے پہلے کی طرح آیندہ بھی ہمیشہ تیار رہے گی۔ تاہم اس کی یہ رائے ہے کہ مستقل حل قومی پنچایت کے سوائے اور کسی ذریعہ سے ممکن ہی نہیں ہے قومی پنچایت میں جہاں تک ممکن ہوگا۔ اکثریت اور اقلیت والی مختلف جماعتوں کے چنے ہوئے نمائندوں کے درمیان رضامندی سے یا کسی نکتہ پر اتفاق نہ ہونے کی صورت میں ثالثی کے ذریعہ تمام مسلمہ اقلیتوں کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کی جائے گی۔ قومی پنچایت کا کوئی نعم البدل مفید کن نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کا آئین آزادی جمہوریت اور قومی اتحاد پر مبنی ہونا لازمی ہے اور ہندوستان کو تقسیم کرنے یا اسکی قومیت کے ٹکڑے کرنے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کانگریس ان کی تردید کرتی ہے۔ کانگریس ہمیشہ ایسے آئین کی طالب رہی ہے جسمیں جماعتی اور انفرادی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ آزادی اور موقع حاصل ہونے کی ضمانت ہو اور سماجی ناانصافی کی جگہ ایک زیادہ منصفانہ سماجی نظام قائم ہو جائے"۔

جنگ کی پوزیشن

مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ انگریزی اور ناروجی فوجیں ناروک کو گھیرتی آ رہی ہیں انگریزی فوجوں نے کم دبیش ناروک کا گھیرا ڈال دیا ہے اور سڑکیں نہ ہونے اور سخت لڑنے کے باوجود انگریزی فوجیں شہر کے قریب پہنچ رہی ہیں۔

لیلی ہمر کے مورچہ پر یعنی اوسلو کے شمال میں جرمن فوجیں لوئیرٹن میں ڈٹی ہوئی ہیں اور اتحادی فوجیں اوٹا میں ہیں۔ جو کہ دوبیاس سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں جرمن ہوائی جہازوں نے زبردست بمباری کی لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ٹرانڈھم کے مورچہ پر جرمن فوجوں نے سنکیار میں پڑاؤ ڈال لیا ہے اور اتحادی فوجیں لمنس کے جنوب میں تیس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ وہاں بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے۔

دفتر جنگ نے بیان شایع کیا ہے کہ ٹرانڈھم کے م

شمال میں کوئی خاص لڑائی نہیں ہوئی۔ دشمن سنکیار کے شمال میں خندقیں کھود رہا ہے جنوب میں دشمن کے حملے کا زور بڑھنے سے اتحادی فوجوں کو اپنی پوزیشن چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ ناروک علاقہ

تلاشیاں مقامی پولیس نے ۲۲ اپریل کو آزاد لائبریری اور کسان سنگھ کے دفاتر کی تلاشی لی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تلاشیاں "زلیخہ آلما" نامی کتاب کے سلسلہ میں لی گئی تھی۔

فارورڈ بلاک ۲۳ اپریل کو فارورڈ بلاک کے ہمدردوں کی ایک میٹنگ مسٹر راجکمار سنہا۔ پبلسٹی سکریٹری یو پی کے مکان پر مسٹر نیتا نند کی صدارت میں ہوئی جسمیں موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس کے پروگرام پر نکتہ چینی کی گئی۔

مسٹر رام سروپ پانڈے گرفتار پولیس نے مسٹر رام سروپ پانڈے کو زیر دفعہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ گرفتار کیا ہے۔ یہ گرفتاری ایک تقریر کے سلسلہ میں ہوئی ہے جو کہ ضلع فرخ آباد میں کی گئی تھی۔

سگرٹ کا بائیکاٹ کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ سگرٹ پینے والے لوگ ولایتی سگرٹ کا بائیکاٹ کردیں کیونکہ سہارنپور سگرٹ فیکٹری کی ہڑتال مزدوروں سے اظہار ہمدردی میں ایسا کرنا مناسب ہے۔

غنڈا ایکٹ میں اخراج حکومت نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت بدری اور شیام منوہر گنگا پتروں کو تین تین سال کے لئے کانپور سے چلے جانے کا حکم دیدیا ہے۔

پھانسی کی سزا مسٹر ڈی بسی ہیمبر ڈسٹرکٹ و سیشن جج نے مسمی کریم الدین کو فروری سنہ ۳۹ء کے بلوہ میں ایک ہندو کو ہلاک کرنے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی ہے۔

فنانس کارپوریشن کا صدر گورنر صاحب یو پی نے لالہ پدم پت صاحب سنگھانیہ کو دوبارہ یو پی انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کانپور کا صدر آیندہ سال کے لئے مقرر کیا ہے۔

توہین عزت کا مقدمہ خارج روزانہ پرتاپ کے اڈیٹر و پرنٹر پر جو مقدمہ توہین عزت کا دائر کیا گیا تھا وہ مسٹر مبارک علی مجسٹریٹ درجہ اول نے خارج کردیا۔

مسٹر راجندر دت کو سزا صوبہ کانگریس کمیٹی کے ممبر مسٹر راجندر دت کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا مسٹر چکرورتی مجسٹریٹ کانپور نے دی موصوف نے تحصیل بھوگنی پور میں ۲۶ جنوری سنہ ۴۰ء کو ایک تقریر کی تھی جو خلاف قانون قرار دی گئی۔

کانسٹبل کا قاتل گرفتار محمد سعید خان پولیس کانسٹبل کے قتل کے الزام میں پولیس نے مسمی شمبھو سنگھ کو گرفتار کیا ہے مقتول اچانک قتل کردیا گیا تھا اور اس کی نعش الہ آباد کے قریب ایک نہر سے برآمد ہوئی تھی ملزم مفرور تھا کئی ماہ کے بعد گرفتار ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم نے جرم تسلیم کر لیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ۵ اپریل کو حاجی قمر الدین صاحب کی صدارت میں ہوا جسمیں ایک خط پر غور ہوا جو کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کے پاس سے بابت بجٹ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے آیا تھا۔ بورڈ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس خط پر بھی غور ہوا جسمیں ڈپریسڈ کلاس کے ممبر مسٹر جگناتھ پرشاد کی جگہ پر دوسرا کوئی موزوں نام تجویز کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں مسٹر سن للورام۔ بدلورام۔ بابولال گھیٹے لال۔ تلک چند کریل۔

ضلع کانگریس کمیٹی کانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ تلک ہال میں ۵ اپریل کو مسٹر بینی سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں یہ اعلان کیا گیا کہ ضلع کانگریس کمیٹی ستیہ گرہ کمیٹی میں تبدیل کردی گئی اور کمیٹی نے امپیریل ٹوبا کو کمپنی کے بائیکاٹ کی تجویز بھی منظور کی۔

آئینہ کانپور

بارہ وفات کا جلوس ۱۲ ربیع الاول (۲۱ اپریل) بروز اتوار ۲ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے بارہ وفات کا جلوس اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ اٹھا مسٹر جی۔ کے ہانڈو کوتوال شہر معہ کافی پولیس کے جلوس میں شروع میں آخر تک رہے اور جلوس نہایت پرامن طریقہ سے اپنے مقررہ راستوں کو طے کرتا ہوا شام کو پریڈ گراؤنڈ واپس آ گیا۔ بارہ وفات اور رجبی شریف کے جلوسوں کو منتظمان نے اسوقت تک سیاست سے علیحدہ رکھا تھا کیونکہ اس میں تمام عقیدوں کے لوگ شریک ہوتے تھے۔ مگر ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی قلق اور افسوس ہوا کہ بارہ وفات جیسے مقدس جلوس کو امسال سیاست کی گتھیوں میں الجھا دیا گیا۔ اور امسال دیگر نعروں کے علاوہ پاکستان زندہ باد کے نعرے بھی لگائے گئے۔ جو اس مقدس جلوس کے لئے کسی صورت میں بھی موزوں نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگر منتظمان جلوس اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے تو انکو اپنی غلطی محسوس ہوگی۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں۔ کہ منتظمان حسب سابق بارہ وفات اور رجبی شریف کے جلوسوں کو سیاست کی گتھیوں سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرینگے

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی مہاتما گاندھی نے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی دسویں برسی کے موقع پر حسب ذیل پیغام بھیجا ہے کہ:-

میں نہیں جانتا کہ آیا گنیش شنکر ودیارتھی کی قربانی بیکار گئی ہے انکی اسپرٹ مجھے ہمیشہ ولولہ دلاتی رہتی ہے اور مجھے انکی قربانی پر رشک ہے کیا یہ دل ہلا دینے والی بات نہیں ہے کہ ملک میں کوئی اور گنیش شنکر ودیارتھی پیدا نہیں ہوا۔ کوئی انکے بعد اس جگہ کو پورا کرنے نہیں آیا۔ گنیش شنکر کا عدم تشدد مکمل عدم تشدد تھا اگر میں بھی اسی طرح اپنے سر پر کلہاڑی کی چوٹ کھا کر مر سکوں تو میری اہنسا بھی مکمل ہو جائے میں ہمیشہ اپنی موت کا خواب دیکھتا رہتا ہوں اور اس خواب کو قایم رکھنا چاہتا ہوں یہ موت کتنی شاندار ہوگی۔ خنجر کا وار ایک طرف سے اور سر پر کلہاڑی کا وار دوسری طرف سے اور لاٹھی کا وار تیسری جانب سے اور لاتیں و گالیاں ہر جانب سے اگر یہ سب ہوتے بھی میں پرامن اور عدم تشدد پر قایم رہ سکوں اور دوسروں کو بھی اسی طرح پرامن اور عدم تشدد پر رہنے کی تلقین کر سکوں اور اپنے چہرے پر خوشی کے آثار اور لبوں پر مسکراہٹ کے ساتھ مر سکوں تب ہی میری اہنسا (عدم تشدد) مکمل اور سچی ہو سکتی ہے۔ میں ایسے موقع کا مشتاق ہوں اور کانگریس مینوں سے یہی کہتا ہوں کہ وہ بھی ایسے موقع کی تلاش میں رہیں"

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی خصوصیات قربانیوں اور بلند نظری سے اہل شہر ناواقف نہیں۔ آج اگر وہ ہمارے درمیان ہوتے تو شاید کانپور کی پبلک لائف اس قدر تباہ و برباد نہ ہوتی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل کانپور دوسرا گنیش شنکر ودیارتھی پیدا کرنے کی کوشش کرینگے

ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ۲۲ اپریل کو ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس موضع سرسول میں پنڈت وینکٹیش نرائن تواری۔ ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں ہوئی۔ جسمیں مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اچاریہ کرپلانی مسٹر اشرف علی اور دیگر لیڈران قوم کے پیغامات پڑھے گئے۔ جس میں مہاتما گاندھی کی رہنمائی پر پورے اعتماد کا رزولیوشن منظور کیا گیا اور پاکستان کی تحریک کے خلاف رزولیوشن پاس کیا گیا اور حکومت کے موجودہ طرز عمل پر نکتہ چینی کی گئی

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس ۱۴ اپریل کو پرگنہ ڈیرا پور کے موضع دستوں پور میں مسلم لیگ کانفرنس شاہ قطب الدین کی صدارت میں ہوئی جسمیں پاکستان کی تحریک کی تائید کی گئی۔

زمیندار ایسوسی ایشن ۲۰ اپریل کو کرزن پارک میں کانپور ڈسٹرکٹ انڈیپینڈنٹ زمیندار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام زمینداروں کی ایک کانفرنس ہوئی جسکی صدارت راؤ مہاراجہ سنگھ چیرمین آف دی ایگزیکٹیو کمیٹی آف دی آگرہ پراونشل زمیندار ایسوسی ایشن نے کی جسمیں زمینداروں کے منظم کرنے پر غور و خوض ہوا اور انکے مستقبل کی حفاظت کے لئے تجاویز منظور کی گئیں۔

مزدور سبھا ۱۴ اپریل کو مزدور سبھا کا ایک جلسہ مسٹر ایس۔ ایس۔ یوسف کی صدارت میں ہوا جسمیں شہر کے مختلف ملوں کے مختلف پوزیشن پر غور کیا گیا اور سبھا کے ورکروں کی گرفتاری پر اظہار خیالات کیا گیا۔

ٹریننگ کیمپ کا افتتاح مسٹر اے کاظمی انسپکٹر آف اسکولز الہ آباد نے گزشتہ اتوار کو بلہور میں ایک کیمپ قایم کیا ہے جس کا افتتاح مسٹر ایل۔ پی شنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسٹر کاظمی کی نئی اسکیم کے ساتھ پوری ہمدردی اور امداد کریں گے۔

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں سزا رائے صاحب راما کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے پنڈت نند کشور ترپاٹھی اور دیگر ۱۱ مزدور سبھا کے کارکنوں کو تین تین ماہ قید اور ۳۰-۳۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی در صورت عدم ادائیگی جرمانہ دو ماہ کی قید کی مزید سزا ہوگی۔ ان پر الزم یہ تھا کہ ان لوگوں نے ۱ فروری کو پنڈت راجہ رام شاستری کی گرفتاری کے موقع پر باوجود دفعہ ۱۴۴ کے لگے ہونے کے جلوس نکال کر قانون کی خلاف ورزی کی تھی۔

کامریڈ عوض علی کو سزا مسٹر ان۔ ان۔ چکرورتی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے کامریڈ عوض علی مزدور سبھا کے کارکن کو زیر دفعہ ۱۲۴ الے ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ کامریڈ موصوف پر ۷ جنوری سنہ ۴۰ء کے ایک تقریر کے بنیاد پر یہ مقدمہ قایم ہوا تھا۔

فوٹو کیلئے تلاشیاں سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس نے لالہ شیام لال پکچر مرچنٹ چوک کی دوکان پر چھاپہ مار کر تلاشی لی۔ سینڈرسبکر آزاد کی ۲۱۰ تصویر اور بھگت سنگھ کی ۱۹ تصویروں کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور لالہ جی کو گرفتار کر لیا گیا مگر بعد کو ضمانت لے کر چھوڑ دیا۔ سنٹرل پریس میں بھی پولیس نے تلاشی لی اور یہاں سے بھگت سنگھ کے فوٹو لے گئے۔

ڈاکٹر عبدالصمد اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں

مکرمی، اڈیٹر صاحب صداقت۔

ازراہ مہربانی ذیل کی چند سطور اپنے معزز اخبار میں شایع کرکے ممنون فرمائیے۔

حال ہی میں ایک اشتہار مستورات پریس سے شایع ہوا تھا جسمیں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی درج تھا کہ میں اب تک اسمبلی کا ممبر ہوں اور تنخواہ لے رہا ہوں۔ عام طور سے میں اشتہارات نہ دیکھتا ہوں اور نہ اسکی ضرورت سمجھتا ہوں کہ کیا اس میں میرے بابت درج ہوتا ہے اور اس کا جواب دوں۔ یہ بات البتہ ایسی ہے کہ مجھے اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیئے۔

واقعہ یہ ہے کہ میں نے یکم اکتوبر سنہ ۳۹ء کو اپنا استعفے براہ راست گورنر صاحب یو پی کی خدمت میں بھیج دیا تھا اور انڈیا ایکٹ کے بموجب میری نشست اسی دن خالی ہوگئی نومبر کی سول لسٹ میں میرا نام ممبران کی فہرست سے

سبدِ گُل

آج کل یورپ کی حکومتیں اپنے سپاہیوں کو ہدایات جاری کر رہی ہیں کہ

بدلیشی عورت کو ہاتھ ہرگز نہ لگاؤ یہ بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

چنانچہ دلیشی اور بدلیشی عورت کے اس جھگڑے نے فوجیوں کی زندگیاں بالکل بےکیف کر دی ہیں اور یہ بےچارے عورتوں کے بغیر تنہائی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔

پچھلے دنوں جب اطالوی فوج نے حبش پر قبضہ جمایا تو ان کو حکم ملا

تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ہرگز کسی بدلیشی عورت کو ہاتھ نہ لگانا یہ بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

مگر یہ من چلے کب ماننے والے تھے اُنھوں نے دست درازی شروع کر دی۔ ان کا دست درازی کرنا تھا کہ حبش میں سخت بےچینی پیدا ہوگئی۔ اور نوبت یہاں تک پہونچی کہ خود حبش کی عورتوں نے اطالویوں کا بائی کاٹ کر دیا۔

عورتوں کا بائی کاٹ کرنا تھا کہ فوج بگڑ گئی اور فوج کے سپاہیوں نے افسرِ اعلےٰ سے مطالبہ کیا کہ ہم کو دوسرے راشن کی عورتیں بھی سپلائی کی جائیں۔ افسرِ اعلےٰ نے اطالیہ کے مرکزی دفتر کو لکھا۔ اور دفتر نے حکم دے دیا کہ

اطالوی سپاہیوں کے لئے اطالیہ سے لڑکیاں فراہم کر کے حبش روانہ کی جائیں۔

ذرا اندازہ فرمائیے کہ وہ منظر کس قدر دلچسپ ہوگا جب یہ حسین سامان جہاز پر سپاہیوں کے لئے لادا جا رہا ہوگا۔ گویا عورت کیا ہوئی اچھا خاصہ آٹا دال بن گئی۔

اس قسم کی ایک اور دلچسپ اطلاع ملی ہے کہ روس کے ڈکٹیٹر اسٹالین نے ان روسی سپاہیوں کے نام جو پولینڈ میں مقیم ہیں ہدایت جاری کی ہے کہ

روسی سپاہی ناچ گھروں اور تفریح گاہوں میں غیر ملکی لڑکیوں اور خوبصورت عورتوں سے بات نہ کریں۔ ان کے ساتھ بےتکلف نہ ہوں۔ اور ہمیشہ ان سے بچتے رہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کی جاسوس ہوں۔

اسٹالین بڑا پُرانا گھاگ ہے اسے یاد ہے کہ انقلاب روس کے سلسلہ میں روسی لیڈروں نے خوبصورت لڑکیوں سے کیسے کیسے کام لئے تھے اس لئے اسے اندیشہ ہے کہ کہیں دوسرے بھی وہی لطیف چوٹ نہ کر جائیں جو روسی لیڈر دوسروں پر کر چکے ہیں،

اسٹالین کا یہ خیال اس لئے اور بھی ہوا کیونکہ پچھلے دنوں جنیوا کے ایک اجلاس میں نازی اخبار نویس اپنے ساتھ کچھ لڑکیاں لے گئے تھے جنھوں نے مجلس اقوام کے ممبروں سے ساز باز کر کے تمام سربستہ راز نازی اخبار نویسوں پر ظاہر کر دئے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ اس تہذیب و ترقی کے دور میں دیوسی نے بھی کس طرح سیاسی حیثیت حاصل کر لی ہے،

یہ ہے زمانہ کا انقلاب

برطانیہ کے پاس ۱۴ لاکھ سپاہ

لندن ۲۴ اپریل۔ مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں اس وقت ۱۴ لاکھ فوجی سپاہ متھیار بند ہے۔ ان میں سمندری بیڑہ شاہی بیڑہ اور بیوپاری جہازوں کے سپاہی شاہی ہوائی فوج۔ پولیس۔ سول۔ ڈیفنس

ادبِ لطیف

"ہاں"

(انسا پبو لیمی)

صبح کا وقت ہے تارے جھلملا رہے ہیں نسیم سحر چل رہی ہے میں اپنے بےقرار دل کو لئے گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا ہوں اور اپنی غم نصیبی پر آنسو بہا رہا ہوں آنکھیں آنسوؤں کے بوجھ سے جھکی ہوئی ہیں، کشتیِ حیات نا اُمیدی کے دریا میں ڈگمگا رہی ہے، بہار کی صبح شام موسم کی تبدیلیاں اور آسمان کے جھلملاتے حسین تارے شاہد ہیں چاند میری بیتابیوں اور بےقراریوں کا گواہ ہے کہ تمھاری یاد میں کس طرح تڑپتا ہوں میرے رؤیں رؤیں میں تمھاری یاد بسی ہے جب سانس آتا ہے اور جاتا ہے تو مجھ کو تمھارے پریم کی راگنی سنائی دیتی ہے۔ محویت کا یہ عالم ہے کہ میں تجھ میں گم ہوگیا ہوں لیکن پھر بھی تم میری طرف سے غافل ہو۔

اُن مسرت بخش ایام کی یاد کا کیا کہنا جبکہ تمھاری جلوہ آرائی میرے لئے خیال کا عنوان تھا، وہ راز و نیاز کی ابتدائی صحبتیں صبح عشرت اور شام مسرت کی لطف انگیزیاں اور محبت کے شکوے شکایتیں؛ اب اس عہد رفت کی یاد ستاتی ہے اب تو وہ زمانہ اسی طرح خواب و خیال ہوگیا،

تیرے حُسن و جمال کی سحر کاریاں میں نے بُھلا دینی چاہیں لیکن اس کے غیر فانی نقوش میرے دل سے محو نہ ہو سکے اور اب تیری محبت کا نقش دل سے مٹائے نہیں مٹ سکتا اب تو ہے اور تیری یاد ؂

جرمن فوجیں سویڈن میں!

لندن ۲۵ اپریل۔ جرمن فوجیں بالٹک سمندر میں ایسے جہازوں پر سوار ہیں۔ جو برف سے جمے ہوئے سمندر پر چل سکتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ جہاز کونسا راستہ اختیار کرینگے۔ جرمن ہوائی جہاز سویڈن پر بار بار اڑان کرتے ہیں۔ اس بارے میں سویڈن کی حکومت نے جرمنی سے پروٹسٹ کیا تھا۔ جرمنی نے گول مول جواب دیا ہے کہ ہمارے جہاز جان بوجھ کر ایسا نہیں کرسکتے۔ دھوکے سے سویڈن کے علاقہ میں پہنچ جاتے ہوں گے۔

ڈنمارک کا جو ٹاپو سویڈن کی حد سے ملا ہوا ہے اس پر بھی جرمن فوجیں جمع ہیں۔ اور جہازوں پر سوار ہو رہی ہیں۔ سویڈن اپنی حفاظت کی زوروں سے تیاری کر رہا ہے۔ ملکی حفاظت کے لئے تین کروڑ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور ۱۷ سال سے اونچی عمر کے لوگوں کو لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے۔

پیرس میں جو خبر ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کے بالٹک بندرگاہوں میں جرمن فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ اتاری جا رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انکو ناروے پہنچایا جائے گا۔ اور یہ سوال دریافت کیا جا رہا ہے کہ آیا انکو سویڈن کے راستہ ناروے پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہاز سویڈن پر مسلسل اڑان کر رہے ہیں۔ اور کہ جرمن پولیس اور ریڈیو سویڈن کو دھمکی دے رہے ہیں۔ سرنگ بہانے والے پانچ جرمن جہازوں کو سکیگرگ میں سویڈش سمندر سے نکلنے کے لئے کہا گیا جہاز فوراً ہی وہاں سے چلے گئے۔

روس کے سپاہی ٹرانسپورٹ کے سپاہی جنگی سامان تیار کرنے والے کارخانوں کے مزدور اور دیگر سرکاری ملازم شامل نہیں ہیں۔

فرانس اور وسط مشرق میں فوجوں کو بڑی مستعدی کے ساتھ بڑھایا جا رہا ہے۔ ایک برطانی سپاہی کی اوسط عمر ۲۶ سال ہے۔

عالمِ نسواں

عورتیں کیا کریں؟

(از محترمہ بیگم حامد علی حبیبا)

ہمیں اپنا ایک نصب العین لعینی ملک میں مکمل اتحاد اور باہمی رواداری قایم کرنے کے لئے کندھے سے کندھا ملا کر کام کرنا چاہیے اور ہم عورتوں کے لئے ایسی کوئی طاقت نہ ہونی چاہیے جو ہمیں اس راہ سے ہٹا سکے۔

دیگر تمام باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی اور انھیں سلجھانے کے لئے ہمیں اچھا موقع مل جائے گا۔ لیکن اس وقت اگر ہم نے یہ اہم سوال نظر انداز کر دیا تو ہمارے ملک کو ایسا نقصان پہونچے گا جسکی تلافی ناممکن ہوگی۔

ان لوگوں کو جو نہ صرف ملک کے عوام کے ایک حصّہ کے لئے بلکہ اس ملک میں رہنے والے سبھی لوگوں کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے جس کام کو خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا شروع کیا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے پر کیسی خوشی ہوسکتی ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ہر ایک بات کی ایک دوسرے کے مقابلہ میں بہتر ہوسکتی ہے ممکن ہے آپ جس بات کو حقیر سمجھتی ہوں اس میں اتنی زیادہ طاقت موجود ہو۔ جو ملک کی آزادی کا ایک خاص ذریعہ ثابت ہو سکے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم عاجزی و انکساری کے ساتھ، لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی قوت کا علم رکھتے ہوئے ان سبھی لوگوں کی طرف جو خدمت وطن کے لئے راضی ہیں اور بےقرار ہیں اور اس کے لئے ہم سے درخواست کرتے ہیں۔ انھیں ہم اپنی خدمت اپنی محبت پیش کریں۔ لیکن ہم یہ خدمت ان لوگوں کی خدمت میں اور بھی پیش کریں جو اس کے لئے ہم سے درخواست نہیں کرتے بلکہ بلکہ ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں جب کسی شخص کو غصہ آتا تھا تو وہ تشدّد کی صورت میں اس کا اظہار کرتا تھا۔ یہ بیسویں صدی تہذیب کا زمانہ ہے۔ اسلئے آج کل کے انسانوں کا زمانۂ جاہلیت کے انسانوں سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن پھر بھی اس مہذب زمانہ کا انسان زمانہ جاہلیت کے اس جذبہ کو بالکل فراموش نہیں کر سکا ہے۔ آج بھی اس کی چھوٹی شکل بچوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ آرام سے سونے والے بچے کا آپ کوئی عضو دبا دیجئے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ بچہ غصّہ سے جھنجھلا اُٹھے گا۔ اس کا چہرہ غصّہ سے لال ہو جائے گا۔ اور وہ چیخ پڑے گا۔

کچھ بچوں میں جن کے خیالات پست ہوتے ہیں جھگڑا کرنے کی بُری عادت پڑ جاتی ہے لیکن بیشتر بچوں کو ان کے ساتھ زیادتی کئے جانے پر یہ عادت پڑ جاتی ہے۔ اور سرپرستوں کو اپنے بچے کے غصّہ کا اظہار دیکھنا پڑتا ہے۔ عام طور سے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کچھ سرپرست اپنے بچوں کو تنگ کرتے ہیں۔ یہ ان کی سراسر حماقت ہے۔

بالغوں کی بہ نسبت بچوں میں بھی جذبات کا جسمانی حرکات کے ذریعہ اظہار کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اگر بچوں کی توجہ دوسری طرف منتقل کر دی جائے تو جذبات کے جسمانی حرکات کی شکل میں اظہار کرنے کا عمل روکا جاسکتا ہے۔

غصّہ ور بچوں کی طرف ان کے والدین کا یہ فرض ہے کہ انھیں تشدد کے بجائے بچوں کی توجہ دوسری طرف مبذول کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے تاکہ وہ غصّہ کو بھول کر کسی دلچسپ یا مفید بات کی طرف متوجہ ہوسکیں۔ بچوں کے اس خیال کو کھیل کے ذریعہ بھی بدلا جاسکتا ہے ؂

---

۵ کشتیوں نے ۹ ہزار ٹن کے دو اور جہاز ڈبوئے اسوقت تک جرمنی کے ......۵ لاکھ ٹن کے جہاز ڈوب چکے ہیں اور برطانیہ کے ...۲،۶۲ ٹن کے سوداگری جہاز ڈوب چکے ہیں۔ پچھلے ہفتہ حفاظتی جہاز کے بیڑے میں کوئی جہاز نہیں ڈوبا۔

بچوں کی دنیا

ٹکٹ کی سوانح حیات

ٹکٹ استعمال کرنے کا خیال دورِ جدید کی اختراع پسند تہذیب کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ولادت مسیح سے ۵۰۰ برس قبل سے دنیا ٹکٹ کے وجود سے واقف ہے ازمنہ قدیم میں یونانی اپنے تھیٹروں میں داخلہ ٹکٹ کے ذریعے سے کرتے تھے۔ اپنی اشنان گاہوں میں داخلہ کے لئے رومیوں نے ٹکٹ رکھ چھوڑے تھے۔ اور تحریک "اصلاح مذہب" کے بعد یورپ کے اکثر مقامات پر ٹکٹوں کے استعمال کا رواج تھا۔ ابتدا میں ٹکٹ تانبے، ہڈی یا مٹی کے بنائے جایا کرتے تھے۔ البتہ ان کے تقسیم کرنے کا ڈھنگ یہی تھا جو آج ہے۔

جب فروخت کا ریکارڈ رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو ٹکٹوں پر نمبر سلسلہ ڈالے جانے لگے۔ نمبر سلسلہ ڈالنے کے اصول سے ٹکٹوں کی تعداد کا شمار بھی رہتا ہے۔

موجودہ دور میں ٹکٹ بنانے اور بانٹنے کا فن ایک مخصوص اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ اس کی ابتدا ۱۸۱۶ء میں انگلستان کی بیل پنچ کمپنی نے کی تھی۔ اس نے مشین سے ٹکٹ بنانے کا طریقہ ترک کر کے ٹکٹوں کو پریس کے ذریعے چھاپنا شروع کیا تاکہ تھوڑے وقت میں زیادہ ٹکٹ بنائے جاسکیں آج اس کمپنی کی بنائی ہوئی ٹکٹ چھاپنے کی عجیب و غریب اقسام کی مشینیں بازار میں فروخت ہوتی ہیں۔ ان مشینوں میں اعداد و شمار رکھنے کی حیرت انگیز صلاحیت بھی ہے۔ بیل پنچ کمپنی نے ٹکٹ سازی میں عالمگیر خصوصیت پیدا کر لی ہے۔

اس وقت دو قسم کی ٹکٹ بنانے والی مشینیں بہت مشہور ہیں۔ ایک سے پہلے کے چھاپے ہوئے ٹکٹ اِمشُو ہوتے ہیں دوسری وقت کے وقت سادہ کاغذ پر ٹکٹ چھاپتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ دوسری قسم کی مشین زیادہ قیمتی ہے مگر جن ممالک میں صحیح چھاپے ہوئے ٹکٹ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں وہ زیادہ قیمت خرچ کر کے بھی دوسری قسم کی مشین استعمال کرتے ہیں۔

بیل پنچ کمپنی اب بھی برابر نئی نئی اقسام کی ٹکٹ چھاپنے والی مشینیں بناتی چلی جاتی ہے۔ حال ہی میں اس نے دو ایسی ٹکٹ بنانے والی مشینیں بازار میں بھیجی ہیں جو ہر چیز پر لامحدود عرصہ تک حرف چھپائی کی پلیٹ بدل دینے سے لاتعداد ٹکٹ چھاپ سکتی ہیں۔ ان مشینوں کی پلیٹ ۲ سے ۵ انچ ہے۔ جہاں تک ان مشینوں کی رفتار کا تعلق ہے وہ بہت ہی تیز ہے ؂

غیر جانبدار ملکوں کے بیرونی مقبوضات

لندن ۲۴ اپریل۔ اگر ہالینڈ پر حملہ کیا گیا تو اسکے بیرونی مقبوضات کی کیا پوزیشن ہوگی۔ اس کے بارے میں سر چیمبرلین نے آج پارلیمنٹ میں ایک بیان دیا۔ آپ نے کہا کہ اگر نازیوں نے کسی اور غیر جانبدار ممالک پر حملہ کیا تو برطانیہ اس کے مقبوضات کو دشمن کے ہوائی اڈہ کے طور پر استعمال کی اجازت نہیں دیگا۔ اگر اس قسم کی کوئی صورت حالات پیدا ہوئی تو ہم جانتے ہیں کہ اسوقت ہمیں کیا کارروائی کرنا ضروری ہے۔

خاکساروں کا ۱ ½ لاکھ روپیہ ضبط

لاہور ۲۴ اپریل۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب درحکومت دہلی نے خاکسار ایسوسی ایشن کا ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ روپیہ ضبط کیا ہے جو کہ مختلف بنکوں میں علامہ مشرقی کے نام سے جمع تھا۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی میں ہندو مسلم سوال

ہم نے اس اطلاع کو نہایت رنج و افسوس کے ساتھ پڑھا کہ ہندوستانی فلمسازی میں بھی ہندو مسلم سوال کی وہ لعنت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس نے ہندوستان کے مستقبل کو تاریک کر رکھا ہے اور جس کے طفیل میں آج ہندوستانی غلامانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

یہ چیز ہمارے لئے بےحد تکلیف دہ ہے کہ بمبئی میں صنعت فلمسازی سے تعلق رکھنے والے بعض ہندوؤں نے ایک انجمن بنالی ہے اسی طرح بعض مسلم ڈائرکٹروں نے بھی ہندوؤں کے مقابلہ کے لئے ایک انجمن کی بنیاد رکھ دی ہے۔

اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب ہندوستان کی صنعت فلمسازی فرقہ پرستی کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہونے والی ہے۔

صنعت فلمسازی ہندو مسلمان اور پارسیوں کی یکساں ممنون احسان ہے اس صنعت میں جہاں ہندوؤں نے روپیہ لگایا ہے، وہاں مسلمانوں نے اس کو چمکایا ہے اور پارسیوں نے اسکی انتہائی خدمت کی ہے۔ ایسی حالت میں اس صنعت کو فرقہ وارانہ جھگڑوں کا مرکز بنانا اگر ملک کی بدقسمتی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ضرورت ہے کہ صنعت فلم سازی سے تعلق رکھنے والے ذمہ دار حضرات اس لعنت کو روکیں اور فلمی حلقوں میں ایسی فضا پیدا کریں کہ ہندوستان کا ہر متنفس خواہ وہ کسی قوم اور ملت سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو۔ فرقہ وارانہ جذبات سے بلند ہو کر اس صنعت کی خدمت کرے ؂

روس اور برطانیہ

لندن ۲۴ اپریل۔ دارالعوام میں مسٹر آر۔ اے۔ بٹلر نے کہا کہ حال ہی میں روس کے سفیر موسیو میسکی نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ برطانیہ اور روس کے درمیان تجارتی بات چیت کا سلسلہ پھر شروع کر دیا جائے۔ اس کے جواب میں حکومت برطانیہ نے کہا کہ حکومت برطانیہ کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی اقتصادی پالیسی کو اس طریقہ پر ترتیب دے جس سے جنگ کے متعلق کوشش میں امداد مل سکے اس لئے جس بھی غیر جانبدار ملک کے ساتھ کوئی تجارتی سمجھوتہ کیا جائے گا۔ وہ جنگ کے موجودہ حالات کے پیش نظر ہونا چاہیئے۔ اور اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیئے کہ دشمن کو سپلائی ہونے والے مزدوری مال میں کتنی کمی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ نے حکومت روس سے کہا کہ وہ ان تمام باتوں کے پیش نظر ضروری تجویز پیش کرے۔ برطانوی سفیر کے ماسکو واپس جانے کی ابھی تک تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

کس کے کتنے جہاز ڈوبے

لندن ۲۳ اپریل۔ برطانیہ کے سمندری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی چھڑنے کے بعد سے جرمنی کے ۲۴ جنگی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ ان میں ڈبکنی کشتیاں شامل نہیں ہیں۔ اسی عرصہ میں برطانیہ کے ۱۰ جنگی جہاز تباہ ہوئے جن میں ۵ ڈبکنی کشتیاں بھی شامل ہیں۔ ۵ بڑے جنگی جہازوں میں سے ایک جنگی جہاز تباہ ہوا۔ ہوائی جہاز لے جانے والے سات جہازوں میں سے ایک جہاز تباہ ہوا۔ کوئی کروزر تباہ نہیں ہوا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۱ اپریل کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دشمن نے برطانیہ کے تین سوداگری جہاز ڈبوئے۔ ان میں سے ایک ۹۳۰ ٹن، ایک ۱۰۳۷ ٹن اور ایک ۵۴۰ ٹن کا تھا۔ یہ نقصان ہفتہ وار اوسط آدھا نقصان ہے۔

جو جرمن جہاز ڈوبے ان میں ایک ۲۲۶۵ ٹن کا جہاز ہے۔ اس کے علاوہ برطانی ڈبکنی

اقوال زریں

لالچی کو مانگنے والا دشمن دکھائی دیتا ہے۔ بیوقوف کو زحمت دینے والا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ بدچلن عورت کو خاوند دشمن معلوم ہوتا ہے۔

فراخدلی۔ میٹھا بولنا۔ صبر۔ جائز باتوں کی تمیز یہ باتیں مشق کرنے سے نہیں آتیں۔ یہ چاروں قدرتی خاصہ ہیں۔

خواہش نفسانی۔ غصہ۔ لالچ۔ میٹھی اشیاء۔ سنگار۔ زیادہ کھیلنا۔ زیادہ سونا۔ اور زیادہ خدمت کرنا طالب علم کے لئے ناقص ہیں۔

زرین لباس تمہارے عیوب کی پردہ پوشی نہیں کرسکتا۔

بھلائی کا ایک لفظ لمبی چوڑی خوشامدانہ تقریر سے بہتر ہے۔

اس کا احساس کہ تم ناواقف ہو واقفیت اور علم کا اولین قدم ہے۔

سچی محبت ایک نایاب شے ہے لیکن سچی دوستی اس سے زیادہ نایاب،

خوش اخلاقی ایک درخت ہے اور ہردلعزیزی اسکا ثمرہ ہے۔

جو شخص انتقام کا خواہشمند ہے وہ گویا اپنے زخموں کو تازہ کرتا ہے۔

اصلاح نفس عقل پر موقوف ہے عقل کو آئینہ بناؤ اسمیں تمہارے افعال نظر آئیں گے۔

موج تبسم

بلٹ سیلر۔ آپ اس کتاب کو پڑھئے تو سہی رات کی نیند حرام ہوجائے گی؟

خریدار۔ مہربانی کریئے صاحب۔ میری بیوی کی عدم موجودگی میں مجھے ایسے کتاب کی ضرورت نہیں

احمد۔ دوست آج مجھے تین روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ آپ صرف مجھے ڈیڑھ روپیہ دے دیجئے۔

زام۔ بھائی ڈیڑھ کیوں؟

احمد۔ پھر ہم دونوں ایک دوسرے کے ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ کے قرضدار ہوجائیں گے۔

گاہک۔ چھوٹی سی کتاب کے اتنے دام دیکھئے اس میں کتنی تصویریں ہیں۔

بلٹ سیلر۔ اجی صاحب سب قیمت تو تصویروں ہی کی ہے۔

گاہک۔ تو آپ اپنی تصویریں نکال لیجئے۔

اُستاد۔ بتاؤ ۱۸ اور ۲۴ امل کرکتنے ہوئے۔

شاگرد۔ (جلدی میں) صاحب ۴۲

اُستاد۔ خوب آپ تو بڑے قابل شخص ہیں۔

شاگرد۔ ہاں جناب۔ قابل استاد کے شاگرد بھی قابل ہوتے ہیں۔

مریض۔ ڈاکٹر صاحب میں تو اس بیماری سے تنگ آگیا ہوں۔

ڈاکٹر۔ مت گھبراؤ۔ میں ایسی دوا دوں گا کہ پھر تم کو ہمارے پاس یا کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

مریض۔ معاف کیجئے۔ مجھے ایسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔

دلچسپ معلومات

جھپٹنے کے وقت باز پرندے کی رفتار ۱۷۵ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

آسٹریلیا کی چھپکلی اندازاً ۲ گز لمبی ہوتی ہے۔

پودوںکے بھی پانی کا وقت مقرر ہوتا ہے سائنس دانوں نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا ہے کہ عموماً پودے ۱۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام کے اندر اندر پانی پیتے ہیں۔

نیویارک شہر میں کل ۱۶ لاکھ ۲۹ ہزار دوسو بچے ہیں جن میں سے ۵ لاکھ ۸ ہزار ایسے کنبوں میں پرورش پاتے ہیں جو دان پر بسر کرتے ہیں۔

آدمی ایک سال میں ۸ کرور ۴۰ لاکھ بار پلک مارتا ہے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ الفاظ بولتا ہے۔

ہرسال برطانیہ کی شیر فروش کمپنیوں اور دوکانوں کی ایک کروڑ تیس لاکھ بوتلیں ضایع ہوجاتی ہیں۔

بحری سرنگیں صاف کرنے والے جہازوں پر جو لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کے استعمال کے لئے عنقریب پچاس لاکھ سگریٹ مہیا کئے جائیں گے۔

برطانیہ کی طرف سے ٹوکیو میں ایک لائبریری ثقافتی معلومات کے لئے کھولی گئی ہے۔ برطانی دوکاندار اور باشندے اس میں جی کھول کر چندہ دے رہے ہیں۔

مجموعی طور پر ساری آبادی کے لئے ۳۵ کروڑ بوتلیں یعنی ہر مرد عورت اور بچہ کے لئے ۵ بوتلیں سال بھر میں درکار ہوتی ہیں۔

افسانہ

ماں کا گناہ

(از جناب میر اصغر علی صاحب جامعی)

مجسٹریٹ کے سامنے۔ ملزموں کے کٹھرے میں میلی کچیلی پھٹی پرانی ساڑھی پہنے، وہ عورت روکر بولی ہاں سرکار! یہ سچ ہے کہ میں نے چوری کی لیکن یہ تو صرف میرا ہی قصور نہیں کوئی چارہ نہ تھا..... ...... یہ بچہ! معصوم جان........ اسکی عمر بھی تو کتنی ہوگی؟ ابھی کوئی چار سال ہی کی تو ہے! اگر آپ اس کا رونا مچلنا دیکھئے نہ کھائے نہ پئے یہ ایسی ضد میں پڑ گیا کہ ماں کی ماستا ٹھیری۔ بال ہٹ پر غالب نہ آسکی۔ مجبوراً چوری کرنی پڑی۔ سنئے پورا حال سناتی ہوں۔

ہم بالکل بے سہارا تھے میرے میاں معمار کا کام کرتے تھے ایک روز خبر آئی کہ مچان سے گر کر مر گئے۔ میں اور یہ بچہ۔ میرا لال۔ میرا پیارا عید وبے سہارا ہوگئے۔

کفن دفن کے لئے ٹوٹا پھوٹا لوٹا اور وہ پرانی سی تھالی تک بیچنی پڑی۔ ہماری حالت ہی ایسی تھی۔ اپنا کہنے جیسا کوئی بھی نہ تھا۔

دوسرے روز اپنے میاں کے مالک کے پاس گئی۔ اس کے ذمہ جو مزدوری تھی وہی لینے گئی تھی مگر مالک بڑے آدمی ٹھہرے! میری طرح چھوٹے آدمی کی بات سننے کے لئے اُن پاس وقت نہیں تھا۔ شاید ان کے بچہ کی بسم اللہ بھی تھی۔ بڑی شاندار تیاریاں ہورہی تھیں میں اپنے بچہ کو لے کر ان کے پیروں پر گرپڑی ــ انھوں نے جواب دے دیا "کسی اور دن آنا" میں نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

حضور کھانے کو کچھ نہیں۔ کل سے چولھا ٹھنڈا ہے میرا بچہ یہ ننھی سے جان۔ بھوک سے......." انھوں نے کڑک کر کہا: "چل ہٹ یہاں سے۔ میں کچھ نہیں دونگا۔ کچہری ہے۔ جا نالش کردے"

سرکار ہم مورکھ۔ چھوٹے آدمی ہیں۔ غریب ہیں پھر عدالت کا خرچ کتنا ہے۔ یہ تو جانتے ہی ہیں۔ کہاں نالش کرنے جاؤں۔ اور پھر چند پیسوں کے لئے! اور اس کے علاوہ ـــ برا نہ مانئے حضور۔ ہم غریب ہی ہر جگہ قصوروار ہوتا ہے۔

مجھے مالک کے سامنے سے ٹلنے میں ذرا دیر ہوئی۔ اور انھوں نے گالیوں کی بوچھار شروع کردی۔ لوگ کہتے ہیں کہ بڑے آدمیوں کا غصہ اُن کی زبان پر ہی ہوتا ہے۔ مگر غریبوں کے آنسوں بھی تو ان کی پلک پر ہی ہوتے ہیں۔ میں روتے ہوئے اور چلاتے ہوئے وہاں سے چلی آئی۔

مزدوری کے لئے سارا شہر پیروں تلے روندڈالا لیکن ہر جگہ ناکام رہی۔ کہیں کوئی کام نہ ملا کچھ لوگوں نے مذاق کیا اُف! کچھ لوگوں نے جسم بیچ کر پیٹ بھرنے کا مشورہ بھی دیا۔ میں ایک بیکس ولاچار عورت تھی۔ سب کی باتوں کو برداشت کرگئی۔

کہیں سے روٹیوں کے چند ٹکڑے مل جاتے۔ میرے نے نہیں۔ میرے بچہ کے لئے! اس عید کے لئے! غریب کا بچہ تو ہے۔ لیکن بھوک کی جلن کو برداشت کرنا اس نے ابھی سیکھا نہیں ہے۔ خدا! قانون بھی ایسا سخت ہے کہ نہ کھائے۔ مرجائے۔ مگر ماں ہوکر میں یہ اپنی آنکھوں سے کیونکر دیکھوں۔ سینے میں دل نہ ہوتا۔ پتھر کا ٹکڑا ہوتا تو شاید چپ رہ جاتی۔

آپ لوگ امیر آدمی ہیں۔ سرکار! آپ کے گھر میں بھی بال بچے ہوں گے ـــ آپ کتنی رنگین پوشاکوں سے انھیں سنوارتے ہیں۔ کتنی مٹھائیاں، کتنے کھلونے دے دے کر ان کو ہمیشہ خوش رکھتے ہیں ہم غریب ہیں پھر بھی اپنے بچوں کو پیار کرنا جانتے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو صبح وشام دو روٹیاں دے کر خوش نہیں رکھ سکتے اس لئے اور بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ تاکہ روٹیوں کی کمی پوری ہوجائے۔

آخرکار ایک دن عید کو گود میں لیکر بھیک مانگنے نکلی۔ اس میں مجھے کچھ بھی پس وپیش نہ ہوا۔ میرا لال.... ...... اس کے لئے میں اپنی جان بھی دے سکتی ہوں۔ پھر آن کس شمار میں ہے!

رات کے اندھیرے میں بھیک مانگنے کے لئے نکلی تھی۔ کیونکہ یہ پہلا ہی موقع تھا۔ سڑک کے ایک کنارے ہاتھ پھیلا کر کھڑی ہوگئی کتنے ہی لوگ میرے سامنے سے گزرتے جارہے تھے۔ لیکن زبان سے کچھ نہ کہہ سکی۔ حلق خشک ہوگیا تھا مگر ایسی شرم سے تو کام نہیں بنتا۔ اتنے میں عید رونے لگا۔ "ماں بھوک لگی ہے۔ پیٹ میں درد ہورہا ہے ماں!"

اب میری زبان نے حرکت کی۔ التجا کے دوچار الفاظ ادا ہوئے بہت سے لوگوں نے صرف میری طرف ایک نگاہ ڈال کر ہی نفرت سے منہ پھیر لیا ان کو کتنا کام تھا۔ میرے لئے اپنا وقت تو ضایع نہیں کرسکتے تھے۔ بعض منچلے نوجوان تو ایسے بھی تھے جو مجھے دیکھ کر آنکھ مچانے لگے۔ مگر میری گود میں بچہ دیکھ کر منہ بناتے چلے گئے۔ ہاں سرکار میں سچ کہہ رہی ہوں۔

دنیا میں کسی مجال نہیں کہ کسی بڑے گھر کی بیٹی کو آنکھ اُٹھا کر دیکھ لے۔ مگر غریب ـــ چاہے وہ بچہ ہو یو بوڑھا۔ عورت ہو یا مرد امیروں کی ملکیت سمجھے جاتے ہیں۔

میں نے کتنی لجاجت سے کہا: "یہ چھوٹا بچہ، ننھی سی جان، دن بھر سے کچھ نہیں کھایا" لیکن سنے کون؟ ایک مزدور شاید دن بھر کے کام سے تھک کر گھر کی طرف لوٹ رہا تھا۔ (باقی آیندہ)

کیا آپ ناروے اور ڈنمارک کے حالات سے واقف ہیں

ناروے اور ڈنمارک کی خبریں آپ اخبارات میں روزانہ پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی بہت کم لوگ ناروے اور ڈنمارک کے اصل حالات سے واقف نہ ہونگے۔ ذیل میں ہم ناروے اور ڈنمارک کے وہ حالات درج کرتے ہیں جو اسی ہفتہ ذمہ دار اخبارات میں شایع ہوئے ہیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ ان ممالک کی سیاسی اور مالی پوزیشن کیا ہے۔

ہٹلر کی بربریت کے تازہ شکار ناروے اور ڈنمارک آبادی کے اعتبار سے بالکل معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ ناروے کی آبادی صوبہ بہار کے ایک ضلع مثلاً دربھنگہ سے بھی کم ہے۔ اور ڈنمارک کی آبادی صوبہ متحدہ آگرہ اودھ کے ایک ضلع مثلاً گورکھپور کے لگ بھگ ہے۔ ذیل میں ہم ان ملکوں کے سرسری حالات ناظرین کرام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ناروے

ناروے کا رقبہ ۱۲۴۵۸۸ مربع میل ہے اور آبادی ۲۹ لاکھ ۸ ہزار ہے۔ یہ بہت کم آباد ملک ہے اسمیں زیادہ تر پہاڑ ہیں سارا ساحل کٹا پھٹا ہوا ہے ملک کا ½ حصہ جنگل ہے اسکے بڑے بڑے شہر یہ ہیں:۔

شہر	آبادی
اوسلو (دارالحکومت)	۲۵۳۱۲۴
برگن	۹۸۲۰۳
ٹرانڈہیم	۵۴۴۵۸
سٹاونجر	۴۶۷۸۰

باکوم ہفتم اس ملک کا بادشاہ ہے۔

پیداوار اس میں کھیتی باڑی کم ہوتی ہے غلوں میں سے گندم اور جو کی کاشت ہوتی ہے۔ آلو کافی مقدار میں بوئے جاتے ہیں۔ دھاتوں میں سے کوئلہ لوہا۔ تانبا ایلومینیم وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کے سکے کا نام "کرونز" ہے قریباً بیس کرونز ایک پونڈ کے برابر ہوتا ہے۔

مالی حالت مالی حالت زیادہ تفصیل کی محتاج نہیں ۱۹۳۹ء کے اعداد کے مطابق درآمد برآمد کی حالت یہ تھی۔
درآمد۔ ایک ارب ۲۷ کروڑ ۳۵ لاکھ کرونز۔
برآمد۔ ۸۰ کروڑ ۱۹ لاکھ کرونز۔

ملک کی آمدنی ۱۹۳۹ء میں ۵۴ کروڑ ۲ لاکھ کرونز تھی۔ اور خرچ سوا پینتالیس کروڑ تھا قرضہ عامہ کی مقدار ایک ارب ۵۶ کروڑ ۹۳ لاکھ کرونز بتائی جاتی ہے۔ سوا کروڑ ۵۸ لاکھ کرونز کا سونا محفوظ موجود ہے۔

ڈنمارک

ڈنمارک کا رقبہ ناروے سے بہت کم ہے یعنی صرف ۱۶ ہزار ۵۷۰ مربع میل۔ لیکن آبادی ناروے سے زیادہ ہے یعنی ۳۰ لاکھ ۴۹ ہزار نفوس اس کے بڑے بڑے شہر یہ ہیں:۔

شہر	آبادی
کوپن ہیگن (دارالحکومت)	۸۴۳۰۶۸
آرہس	۹۰۸۹۸
اوڈنس	۷۶۱۱۶
آل بورگ	۴۸۱۳۲

کنگ کرسچن دہم اس ملک کا بادشاہ ہے۔

مالی حالت ۱۹۳۹ء کے تجارتی اعداد یہ ہیں:۔
درآمد۔ ایک ارب ۴۶ کروڑ ۴۲ لاکھ کرونز
برآمد۔ ایک ارب ۴۵ کروڑ گیارہ لاکھ کرونز۔

ڈنمارک کا کرونز ناروے کے کرونز سے کسی قدر چھوٹا ہے قریباً ساڑھے بائیس کرونز ایک پونڈ کے برابر ہوتے ہیں۔

گذشتہ سال ۱۵ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آمدنی ہوئی اور ۱۵ کروڑ ۴۴ لاکھ کرونز خرچ ہوئے قرضہ عامہ کی مقدار ایک ارب سوا تین کروڑ کرونز ہے اور گیارہ کروڑ ۷۷ لاکھ کا سونا بہ مد محفوظ کہ ہے۔

دو آبنائیں ڈنمارک کا مشرقی ساحل بحر بالٹک پر ہے اور مغربی ساحل بحیرہ شمالی پر۔ سویڈن ناروے اور ڈنمارک کے درمیان دو مشہور آبنائیں ہیں۔ اول سکیگرک جو فی الحقیقت بحیرہ شمالی کا ایک بازو ہے۔ باقی کا یہ تنگ خطہ ناروے اور ڈنمارک کے درمیان واقع ہے۔ اس کی لمبائی قریباً ایک سو چالیس میل اور چوڑائی زیادہ سے زیادہ ۷۵ میل ہے۔ ڈنمارک کے ساحل کے پاس اس کی گہرائی کم ہے لیکن ناروے کے ساحل کے پاس گہرائی بہت زیادہ ہے۔

دوسری آبنائے کا نام کیٹے گیٹ ہے۔ اسے بالٹک کا ایک بڑھا ہوا بازو سمجھنا چاہیئے جو ڈنمارک کے عین شمالی و مشرقی گوشے میں سکیگراک سے مل جاتا ہے۔ اس کی لمبائی ڈیڑھ سو میل اور چوڑائی زیادہ سے زیادہ ۸۰ میل ہے۔

جرمنی کی ناکہ بندی جرمنی کے لیے بحیرہ بالٹک سے ہوکر کھلے سمندر میں نکلنے کے صرف دو دروازے ہیں۔ اول رودبار انگلستان جو فرانس اور برطانیہ کے درمیان ہے۔ دوم بحیرہ شمالی کا وہ راستہ جو ناروے اور برطانیہ کے مابین ہے اور جو قریباً دو سو میل ہے۔ لڑائی چھڑتے ہی جرمنی کی ناکہ بندی ہوگئی اور اس پر دونوں دروازے بند کردیئے گئے۔ لیکن جرمنی نے ناروے کے آس پاس کے سمندر سے فائدہ اٹھانا شروع کردیا۔ اور اتحادیوں نے اس خیال سے ناروے پر کوئی دباؤ نہ ڈالا کہ کہیں ناروے کی حکومت اسے غیر جانبداری کے منافی نہ سمجھے۔

ناروے کی نام نہاد غیر جانبداری اب تک جرمنی کا یہ عام دستور رہا کہ اس کے جو جہاز باہر سے کوئی سامان لاتے اور اتحادی جہازوں کی نگرانی سے بچکر ناروے کے قریب پہنچ جاتے وہ سیدھے اس خطے میں گھس آتے۔ جسے عام حالات کے اعتبار سے ناروے کا سمندر کہا جاتا ہے اور جہاں اتحادی ان پر حملہ نہ کرسکتے۔ انہی سمندروں میں سے ہوتے ہوئے وہ موقع پاکر جرمنی پہنچ جاتے۔ بعض جہازیوں کو اتحادیوں نے ناروے کے سمندروں سے باہر نکلتے ہی غرق کردیا۔ لیکن فی الجملہ جرمنی ناروے کی غیر جانبداری سے پورا فائدہ اٹھاتا رہا اور اس کے ساتھ ساتھ کھلے سمندر میں ناروے کے جہاز ڈبوتا رہا۔

اتحادیوں کی سرنگیں اتحادیوں نے کافی دیر تک انتظار کیا۔ وہ سمجھتے رہے کہ ناروے شاید خود اس صورت حالات کا انسداد کریگا۔ لیکن جب ادھر سے کوئی حرکت نہ ہوئی تو اتحادیوں نے خود مجبوراً قدم اٹھایا اور ناروے کی سمندروں میں سرنگیں بچھادیں تاکہ جرمنی جہاز اس راستہ کو استعمال نہ کرسکیں اور کھلے سمندروں میں چلنے پر مجبور ہوجائیں۔ اس باب میں عام اعلان کیا گیا۔ آج اعلان ہوا کہ اگلے دن یہ اطلاع ملی کہ جرمنی نے ڈنمارک پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ناروے پر حملہ کردیا ہے۔ حالانکہ اس بیجا تصرف کے لئے جرمنی کے پاس کوئی وجہ موجود نہ تھی۔

پچاس لاکھ روپے کا عظیم نقصان

بمبئی ۱۱ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے ریاست حیدرآباد کے ایک گاؤں بدار کے ہولناک واقعات کا ذکر کیا ہے جہاں دو لڑکوں کا معمولی سا باہمی فساد آسی خطرناک صورت اختیار کرگیا کہ لوگوں نے ۷۱۱ مکانوں اور دکانوں کو نذر آتش کردیا جس سے تقریباً ۵۰ لاکھ روپے کا عظیم نقصان ہوگیا۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ یہ چیز بالکل صاف ہے کہ یہ نقصان دیدہ و دانستہ کیا گیا ہے ورنہ اتنا زبردست نقصان آسانی سے نہیں ہوسکتا تھا۔ آخر میں پنڈت جی نے فرمایا کہ اس حادثہ سے یہ ظاہر ہوگیا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست میں حالات کس دور سے گذر رہے ہیں۔

مسٹر راجگوپال آچاری کا بیان

بمبئی ۱۱ اپریل۔ بمبئی کے پردیگریسو گروپ نے مسٹر راجگوپال آچاریہ کے بمبئی پہونچنے پر اعیس پارٹی دی اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر راجگوپال آچاریہ نے سیاسی معاملوں پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں جو حالت ہے برطانیہ اس سے مختلف پیش کرتا ہے۔ برطانیہ تو ایسا ظاہر کررہے ہیں کہ یہاں ہم لوگ دو لڑتے ہوئے گروہوں میں تقسیم ہیں اور جس لمحہ برطانیہ ایک پارٹی کو مطمئن کردے گا۔ اسی لمحہ ہندوستان میں بڑا بھاری بلوہ ہوجائے گا۔ اور اس کے لئے انگلستان کو خدا کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ دنیا کے لوگوں کو یہ یقین دلانا مقصود ہے کہ ہندوستانی ایک عجیب قسم کی قوم ہیں اور کانگرس کی بدانتظامی کی وجہ سے ملک دو لڑتے ہوئے گروہوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔ ہندوستان کی جو تصویر وہ پیش کرتے ہیں۔ اسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہندوستان ایک داخلی انقلاب کے کنارے ہے اور اگر کانگرس کے مطالبے منظور کرلئے تو دس لاکھ آدمی مرجائینگے۔ اس پروپیگنڈہ کی خواہش برطانیہ میں دو وجہوں سے ہے ایک تو یہ ہے کہ دنیا کو ہندوستان میں دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ دوسرے ہندوستان کا مطالبہ اتنا مضبوط ہے کہ اسکا جواب نہیں ہے۔

برطانی مستعمرات اور نو آبادیوں کی قربانیاں

موجودہ جنگ میں برطانیہ کی مستعمرات اور نو آبادیاں جو امداد برطانیہ کو دے رہی ہیں۔ انکے پیش نظر یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ گذشتہ جنگ میں انہوں نے برطانیہ کو کس قدر امداد دی تھی۔ اور اس کے لئے کسقدر قربانیاں کی تھیں۔

آسٹریلیا

فوج ۴۱۶۸۱۹ بحری بیڑہ۔ افواج کی آمدورفت میں بہت مدد دی۔ فضائی فوج ۴۰ پائلٹ اور ۴۱۳ دیگر ہوائی ملازم۔ مالی امداد۔ ۳۷ کروڑ ۶۹ لاکھ ۹۳ ہزار پونڈ اشیاء خام و خورد و نوش۔ مکھن۔ پنیر۔ اون گیہوں۔ گوشت وغیرہ۔

نیوزیلینڈ

فوج ایک لاکھ ۲۴ ہزار ۲۱۱۔ مالی امداد ۷۷ ملین پونڈ

جنوبی افریقہ

فوج ۲ لاکھ ۳۱ ہزار ۲۰۹ مالی امداد ۲ کروڑ ۶۶ لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ۔ اشیاء خام۔ تمام اون برطانیہ کے ہاتھ فروخت کی گئی۔

کینیڈا

فوج۔ ۶ لاکھ ۱۹ ہزار ۶۳۶۔ مالی امداد ایک ارب ۳۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ۔

ہندوستان

فوج۔ ۱۴۲ توپخانے کے اسکواڈرن ½ ۲۸۹ پیادہ پلٹن ۳۴ ہزار افسر باہر بھیجے گئے۔ ان کے علاوہ ۸ لاکھ ۲۷ ہزار ۸۶۸ متحارب سپاہی اور ۴ لاکھ ۴۵ ہزار ۵۹۲ غیر متحارب ملازم۔ اشیاء خورد و نوش وغیرہ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن چاول ایک لاکھ ۳۳ ہزار ٹن میدہ ۳۰ لاکھ ساڑھے ۲۲ ہزار ٹن آٹا۔ ۵ لاکھ ۴ ہزار ۸۸۷ ٹن مواشی کے لئے غلہ ۷۰ لاکھ ۱۷ ہزار ۳۰۷ ٹن گھاس اور بھوسہ ۲۶ ہزار ۲۱۴ ٹن گھی۔ ۳۵ ہزار ۶۰۲ ٹن شکر۔ ۶ ہزار ۵۰۲ ٹن چائے۔ ۶ لاکھ ۳ ہزار ۳۲۲ ٹن جلانے کی لکڑی اس کے علاوہ سوتی کپڑا۔ انجن گاڑیاں۔ پل کا سامان کشتیاں۔ ہسپتالی جہاز چمڑا۔ موٹر لاریاں۔ ایمبولنس کاریں ریل ٹریکٹر۔ جہاز وغیرہ بہ تعداد کثیر دیئے۔ مالی امداد ۱۶۰ ملین پونڈ۔

ملایا

فوج۔ ایکہزار یورپی افراد ۶۰۰ چینی مزدوروں کی فوج مالی امداد۔ ۸۰ لاکھ پونڈ ۵۰ لاکھ پونڈ جنگی قرضہ۔ ملایا کی وفاقی حکومتوں نے مجموعی طور پر ۴۰ لاکھ پونڈ جنگی قرضہ جاری کرکے فراہم کئے اور ۲ لاکھ ۸۶ لاکھ ۴ ہزار پونڈ بطور عطیہ دیئے گئے۔

ڈیڑھ لاکھ روپیہ ضبط

دہلی ۲۲ اپریل۔ چند دن ہوئے جب حکومت ہند نے علامہ مشرقی کو ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کیا تھا تو یہ خبر بھی ملی تھی کہ حکومت نے انجمن خاکسارن کا تمام روپیہ بھی ضبط کرلیا ہے۔ یہ روپیہ امپیریل بنک آف انڈیا و دیگر بنکوں میں جمع تھا۔ اس روپئے کی رقم کی بابت طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہورہی تھیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم ایک لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ تھی

بمبئی ۱۹ اپریل۔ سابق وزیر بمبئی مسٹر کے ایم منشی اور ان کی بیوی نے ستیہ آگرہ کے عہدنامہ پر دستخط کردیئے ہیں۔

گولڈن ٹاکیز کانپور میں!

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

سادھنا

ساگر مووی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

روزانہ - پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات ٹمنی شو - اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار - سوبھانا سمرتھ - پریم ادیب ہریش - اوڈانی - پانڈے۔

شاندار چھٹا ہفتہ

آنے والے تماشے | نوجن - پریسیڈنٹ

لکھنؤ میں خوفناک شیعہ سنّی فساد

لکھنؤ ۱۹ اپریل۔ آج سنیوں نے شہر میں مدح صحابہؓ کا جلوس نکالا۔ اس کی وجہ سے زبردست شیعہ سنی فساد ہوگیا۔ نتیجہ میں چار آدمی ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ اب تک تین سو اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ مدح صحابہ اور تبرا ایجی ٹیشن کی وجہ سے شیعہ سنیوں میں تعلقات نہایت کشیدہ ہیں۔ اور اس کا نتیجہ فساد کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

اگرچہ جلوس ۳ بجے سہ پہر کو نکلنے والا تھا۔ لیکن صبح سے ہی شہر کے مغربی حصوں میں جہاں شیعوں کی آبادی ہے۔ اکے دکے حملے شروع ہوگئے تھے۔ ان حملوں سے یوں تو بہت سے آدمی زخمی ہوئے لیکن تین آدمیوں کے چھرا بھونکنے کی مہلک وارداتیں پیش آئیں۔ حکام نے بڑے پیمانہ پر احتیاطی تدبیریں اختیار کی تھیں۔ ایکزار سے زاید مزید فوج بلائی تھی۔ جس میں گھوڑا سوار۔ لاٹھی بند اور مسلح پولیس بھی شامل تھی۔ شہر میں کچھ تو پیدل پولیس نے گشت کیا۔ اور کچھ جوان لاریوں اور ٹیکسیوں میں گشت کر رہے تھے اور جلوس کے راستہ میں ایسے مقامات پر جہاں فساد کا ڈر تھا پولیس کا سخت پہرہ لگا دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر سینئر مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے افسران نے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ چوک پولیس اسٹیشن میں تیار بیٹھے رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب کچھ سنی محلہ کاظمین سے نکلے تو ان پر پتھر۔ ہاتھ کے بنے ہوئے پھٹنے والے پٹاخے اور اینٹیں وغیرہ پھینکی گئیں۔ کنور جسبیر سنگھ ڈپٹی کمشنر۔ مسٹر ڈبلیو اے۔ آر۔ چیپالڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دوسرے افسر پولیس کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر جائے وقوعہ پر پہونچے پولیس کو بلوائی ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ اس کا اچھا اثر پڑا تقریباً ۱۵ یا اس سے زاید اشخاص کو گرفتار کیا۔ حسین آباد کے علاقہ میں بھی اسی قسم کی وارداتیں پیش آئیں۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پھر موقع کی طرف دوڑے سٹی مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چھرے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ پولیس نے ہنگامہ پر قابو پانے کے لئے معمولی سا لاٹھی چارج کیا۔ اور تقریباً ۵۰ اشخاص کو حراست میں لے لیا گیا سہ پہر کو صورت حالات معمول پر آگئی اور حالانکہ کسی قسم کا کوئی تصادم نہیں ہوا۔

۳ بجے سہ پہر کو مدح صحابہؓ کا جلوس نکلا اور مقررہ راستے سے گزرتا ہوا ۶ بجے شام کو چار باغ پہنچ گیا۔ جلوس تقریباً ایک میل لمبا تھا اسے ایک مقام سے گزرنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگتا تھا۔ آگے آگے ہاتھی تھا۔ اہل جلوس بے شمار جھنڈے لئے مدح صحابہؓ پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے جا رہے تھے۔ دونوں طرف تماشائیوں کی قطاریں بندھی ہوئی تھیں۔ راستے میں پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ بعض چوراہوں پر کانٹوں دار تار لگا دیئے گئے تھے دفعہ ۱۴۴ تو پہلے ہی سے نافذ کر دی گئی تھی۔ جس کی رو سے فساد زدہ علاقہ میں ۵ سے زیادہ مسلمانوں کا اجتماع یا ہتھیار لیکر چلنا منع تھا لیکن اب شیعہ و سنی محلوں میں کرفیو آرڈر بھی نافذ کر دیا گیا ہے تاکہ جھگڑے کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حکم جاری کر کے ممانعت کی ہے کہ چوک سادات گنج اور وزیر گنج میں پانچ سے زیادہ مسلمان جمع نہ ہوں ہتھیار لیکر نہ چلیں۔ اس کے علاوہ شیعوں پر ۶ بجے شام سے اور سنیوں پر ۸½ بجے رات سے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ شہر کے تقریباً ایک درجن علاقوں میں پولیس بھیجی گئی جس میں گولا گنج حسین آباد۔ کھالا کی بازار اور نخاس قابل ذکر ہیں۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ بلوائیوں نے بندوق سے فائر بھی کئے اور دیسی بم بھی پھینکے اور پولیسمین زخمی ہوئے جس میں سے ایک کے پیر میں گولی بھی لگی ہے اور دوسرے کے آتشگیر مادہ پھٹنے سے چوٹ آئی ہے بصورت حالات کو قابو رکھنے کے لئے حکام بڑی احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔

کل رات بھی اکے دکے حملے کی تین وارداتیں پیش آئیں۔ لکھنؤ کے بہت سے سنی باشندوں نے اپنے گھروں پر چار یاری جھنڈے لہرائے شیعوں نے اس کے جواب میں اپنے گھروں پر بھی جھنڈے لہرائے۔ جن پر انکے لیڈروں کے نام لکھے ہوئے تھے ایک گدھے کی پیٹ پر تبرا لکھکر چھوڑ دیا گیا۔ جب سنیوں نے دیکھا تو وہ گدھے کو چوک پولیس اسٹیشن لے گئے۔

ہنگامہ پر قابو پانے کے لئے پولیس کو دو مقامات پر بلوائیوں کے ہجوم پر گولی چلانا پڑی اور معمولی لاٹھی چارج بھی کیا۔

آج مسٹر جے ایم چالیس سٹی مجسٹریٹ بال بال بچگئے جبکہ ایک شخص نے تلوار کھینچکر ان پر وار کیا انھوں نے تلوار کے وار کو اپنی چھڑی پر روکا۔ چھڑی کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ سنیوں کا ایک گروہ مدح صحابہؓ کے جلوس میں شامل ہونے کے لئے عیدگاہ جا رہا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ راستہ میں مکانوں کی چھتوں سے اینٹیں اور پھٹنے والے پٹاخے پھینکے گئے۔ صورت حالات کو قابو سے باہر دیکھکر پولیس نے چند گولیاں چلائیں اس کے بعد حالات پر قابو پالیا گیا۔ میری محلہ میں بھی پولیس کو معمولی لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

خبر ملی ہے کہ جس شخص نے سٹی مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملے کرنے کی کوشش کی تھی اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سرکاری بیان

شیعہ سنی فساد کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے:-

آج صبح جبکہ سنیوں کی پارٹیاں عیدگاہ جا رہی تھیں جہاں سے انکا جلوس روانہ ہونے والا تھا۔ ان کے اوپر شیعوں کے مکانوں سے پٹاخوں کے بم پھینکے گئے۔ اور گالیاں دی گئیں۔ اس قسم کا ہنگامہ شہر کے مختلف حصوں میں ہوا۔ پولیس اور مجسٹریٹوں کو جو پہلے سے موجود تھے اس پر قابو پاتے ہی بڑی دشواری ہوئی جگہ جگہ پولیس کی امداد بھیجی گئی۔ اور اس نے جاکر مختلف حصوں میں صورت حالات پر قابو پایا۔

½۱۲ بجے دوپہر تک تمام سنی۔ جو جلوس میں شریک ہونے کے لئے عیدگاہ جا رہے تھے، خطرناک راستہ سے گذر گئے۔ جن علاقوں سے پٹاخوں کے بم اور اینٹیں پھینکی گئیں ہیں۔ وہاں سے شیعوں کو فوراً گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد شہر میں امن و اماں بحال ہوگیا۔

کہا جاتا ہے کہ سنیوں کے جلوس میں پچاس ہزار اور ۷۰ ہزار کے درمیان لوگ شامل تھے۔ ہزاروں سنی مسلمان ہندو اور سکھ جلوس کے دونوں جانب قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ لیکن میں تقریباً ۷ شیعہ اور سنی زخمی ہوئے جنھیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ تین پولیسمینوں کو بھی۔ چار شیعہ اور سنی ہلاک ہوگئے جنہیں وہ بھی سنی شامل ہے جسے رات قتل کیا گیا تھا۔ دو مزید اشخاص کی حالت نازک ہے۔

لکھنؤ ۲۲ اپریل۔ کل سوموار کو لکھنؤ میں پھر شیعہ سنی فساد ہوگیا جس میں دو آدمی مارے گئے۔ اور کئی زخمی ہوئے۔ بلوائیوں نے لکڑی کی دو ٹالوں میں آگ لگا دی۔ اتوار کو جو دو آدمی زخمی ہوئے تھے۔ وہ ہسپتال میں فوت ہوگئے۔ شام کو صورت حالات بہتر ہوگئی تھی۔ اب تک ۸ آدمی ہلاک ۱۰۰ زخمی اور ۵۰۰ سے زیادہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ اتوار کو دن میں فساد ہونے کے بعد رات کو امن و اماں ہوگیا اور شہر کے کسی حصہ میں کوئی ہنگامہ نہ ہوا لیکن دوشنبہ کی صبح کو پھر آگ بھڑک اٹھی اور ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی۔ محلہ عیش باغ سے ایک جنازہ گذر رہا تھا۔ بلوائیوں نے جنازہ کے ساتھ جانے والوں پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ میں کئی آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس فوراً موقع کی طرف دوڑی اور بہت سے بلوائیوں کو حراست میں لے کر امن و اماں بحال کر دیا گیا۔

مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلوس

کانپور ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار کو جلوس اول بیادگار ولادت حضور رحمۃ اللعالمین صلعم کے ۴ بجے صبح اتحاد ملت کے زیر اہتمام ۵ ہزار فرزند توحید کا عظیم الشان جلوس درود و سلام پڑھتا ہوا مسجد مچھلی بازار سے روانہ ہوا اور نماز فجر سے پہلے مختلف محلوں میں گشت کر کے مسجد مذکور کے نیچے آکر ختم ہوا۔

بارگاہ رحمۃ اللعالمین صلعم میں اتحاد ملت کانپور کا ہدیہ عقیدت

بعد نماز فجر ظفر آباد میں نیلی پوش مجاہدین نے قرآن کریم کلمہ شریف درود شریف پڑھ کر حضور صلعم صحابہ کرام ازواج مطہرات شہدائے اسلام بزرگان ملت کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا۔

جلوس دوم ۲ بجے دن کو پریڈ ریتی میدان سے ایک لاکھ فرزندان توحید کا عظیم الشان جلوس زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت کے نعرہ تکبیر اسلام زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان روانہ ہوا جس میں علماء کرام افغانی پٹھان انجمن ہائے اسلامیہ برادران وطن تجارت پیشہ مسلمانوں نے کاروبار بند کر کے اور اراکین سٹی مسلم لیگ و مجلس اتحاد ملت و مسلم نیشنل گارڈ اور نیلی پوش نیلگوں ہلالی پرچم کے نیچے محمد شاہ صاحب جنرل حبیب احمد صاحب نائب جنرل۔ محمد ابراہیم خاں کابلی امجد علی اشفاق آتی سرداران کی ماتحتی میں فوجی تنظیم سے چل رہے تھے۔ جلوس نکلنے والے مسلم محلوں کو سجایا گیا تھا اور جگہ جگہ پانی و شربت کا انتظام تھا۔ یہ جلوس پریڈ سے اٹھکر شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں گشت کرتا ہوا ۵ بجے پھول باغ پہونچا۔ جہاں نماز عصر ادا کی گئی۔ اور بعد عصر کے پھول باغ سے اٹھکر نماز مغرب کے وقت پریڈ پر پہونچ کر ختم ہوا۔

منتظمان جلوس کے اسمائے گرامی۔ شیخ محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر۔ فیاض احمد صاحب علمبردار، مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی۔ عالی جناب فخر قوم سید امجد علی صاحب وکیل صدر اتحاد ملت مسٹر واجد حسین حکیم سید نواب علی، حاجی شرف الدین، سید محمد جامع۔ بابو عبدالغفور۔ تاجر چرم رکن مسلم لیگ۔ مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر وکیل صدر ضلع مسلم لیگ حافظ احمد نبی خاں سکریٹری سٹی مسلم لیگ مسٹر شفیق احمد صاحب محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یوپی کانپور

وزیروں سے گھر پر نہ ملو

کراچی ۱۹ اپریل۔ سندھ میں پبلک کے کسی آدمی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ سندھ کے وزیروں سے انکے مکان پر مل سکے۔ وزیروں سے سندھ سکریٹریٹ میں انکے کمروں میں دفتر کے اوقات میں ملاقات کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

جرمنی کا تین گنا نقصان

لندن ۱۹ اپریل۔ جنگ شروع ہوتے وقت برطانیہ کے پاس جس قدر جہاز تھے ان میں ۹۹ فیصدی حصہ برطانیہ کے پاس اسوقت موجود ہے۔ صرف ایک فیصدی جہاز تباہ ہوئے پکڑے گئے اور فروخت ہوئے۔ ہمارے ماہانہ نقصان کا اوسط ۸۱۰۰۰ ٹن ہے اس کے مقابلہ میں گزشتہ جنگ میں ۴ سال تک ۱۵۴۰۰۰ اوسط رہا۔ جرمنی کا برطانیہ سے تین گنا نقصان ہوا ہے اور اس کے کل بحری بیڑہ کا دسواں حصہ تباہ ہو چکا ہے۔

لاہور ۱۹ اپریل۔ مولانا سید ناصر حسین صاحب نے جو ایک شیعہ مجتہد ہیں، شیعہ سنی قضیہ میں حکومت یوپی کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر اپنا شمس العلماء کا خطاب واپس کر دیا ہے۔ اس بارے میں انہوں نے گورنر یوپی کو ایک مراسلہ لکھا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

اطلاع

بورڈ نے فہرست تشخیص ٹیکس دو سالہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء پاس کر دی ہے۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ آفس میں کل اضلاع کی اور بقیہ ہر ایک تحصیل میں تحصیل مویشی خانہ پر آویزاں ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ بغرض اطلاع پبلک ٹیکس دہندگان مشتہر کیا جاتا ہے کہ فہرست تشخیص ٹیکس دو سالہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء مندرجہ ذیل مقامات پر آویزاں رہے گی۔

لہٰذا جن لوگوں کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو وہ اپنی عذرداری تاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک آسسنگ افسر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس بھیجدیں اس کے بعد کوئی درخواست قابل سماعت نہ ہوگی۔

(۱) صدر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ آفس کانپور میں کل ضلع کی فہرست آویزاں ہوگی۔

(۲) پرگنہ بلہور	مویشی خانہ بلہور	شیوراجپور
(۳) پرگنہ اکبرپور	" اکبرپور	شیولی
(۴) پرگنہ ڈیراپور	" ڈیرہ پور	جھنجھک
(۵) پرگنہ گھاٹم پور	" گھاٹم پور	ہتارہ
(۶) پرگنہ کانپور	" بٹھور	نرول
(۷) پرگنہ بکھراپاں	" بکھراپاں	گوریکرن

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

ڈبل پروگرام ← ڈبل پروگرام

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ دو شو دیکھئے

ٹمنی شو اتوار کو صرف ایک تماشہ

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک ٹکٹ میں دو بہترین تماشے ملاحظہ فرمائیے

دورنگی ڈاکو　　نہ ہونیوالی بات

بہترین اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس دیکھکر آپ خوش ہو جائیں گے۔

آنے والے تماشے | بھابی - سپیرا

ایک دلکش ——— سنسنی خیز ——— لاجواب ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

جادو کا کنگن

جسمیں مس سروجنی۔ مس اندورانی۔ مس للی۔ مس ودیا۔ ماسٹر شیراز ماسٹر بچہ۔ خلیل خاں۔ غریب شاہ وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس آپکو بیخود بنا دیں گے۔

آنیوالے تماشے | ہمارا وطن - گورکھ دھندا۔

جرمن جہاز ہالینڈ میں

لندن ۲۲ اپریل۔ آج صبح جرمنی کے ایک جہاز نے بلجیم کے علاقہ پر اڑانا کیا اڑان کی بلجیم کے جہازوں سے اس کا مقابلہ ہوا جرمن جہاز کو مجبوراً اترنا پڑا جو لوگ جہاز میں سوار تھے ان کا بیان ہے کہ وہ میگنٹ ۵ ٹن پر اڑان کر رہے تھے بلجیم کے ایک جہاز نے ہمارے جہاز کو بیکار کر دیا۔ اور ہمیں مجبوراً ہالینڈ کی سرزمین پر اترنا پڑا۔ جہاز میں پانچ آدمی سوار تھے۔ ان سب کو نظر بند کر لیا گیا ہے جن میں سے ایک شخص گولیوں سے سخت زخمی ہوا ہے۔

جرمنی اور رومانیہ میں نیا معاہدہ

لندن ۲۳ اپریل۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ بخارسٹ میں جرمن نمائندہ ڈاکٹر کلوڈس اور رومانیہ کے وزیر تجارت نے جرمنی اور رومانیہ کے درمیان ایک نیا معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ ریڈیو میں مزید اعلان کیا گیا ہے کہ اس معاہدہ کی تفصیلات چند روز میں شایع ہو جائینگی۔

روس نئی بندرگاہ

لندن ۲۲ اپریل۔ روس کے بحری بیڑہ کا پہلا دستہ بندرگاہ ہنگو پر پہنچ گیا۔ روس نے اس بندرگاہ کو ۳۰ برس سے پٹہ پر دے رکھا تھا فنلینڈ کی خلیج ابھی تک جمی ہوئی ہے لیکن برف کو توڑنے والے جہاز نے برف کو کاٹ کر گزرنے کے لئے راستہ نکال لیا۔

سٹلینڈ پر اجنبی جہاز

لندن ۲۲ اپریل۔ آج سہ پہر کو شٹلینڈ کے علاقہ پر دو ہوائی جہاز اڑتے ہوئے دیکھے گئے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دشمن کے جہاز تھے۔ طیارہ شکن توپوں نے گولے برسائے۔ برطانیہ کے جنگی جہازوں نے انکا پیچھا کیا اور وہ فرار ہو گئے۔ ان جہازوں نے کوئی بم نہیں گرایا اور حملے کے خطرہ کی بھی گھنٹی نہیں بجائی گئی۔

کانپور میونسپلیٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میونسپلٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء کے سیکشن ۲۹۸۱ (سی) کے ماتحت قبرستان اور مردہ جلانے کے کمپونڈ کے متعلق بنائے ہوئے بائی لاز کے بائی لا نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا تجویز کرتا ہے جو گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۱۰۵۲/۲۳-۱۱۴ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۸ء کے ذریعہ منظور ہوئے تھے۔

دفعہ ۲ (۳) کے بعد مندرجہ ذیل بڑھایا جاوے

(۴) کوئی شخص پانچ سال سے زاید عمر والے بچے کی نعش گنگا جی میں نہیں ڈبوئے یا بہائے گا۔

(۵) نعش صرف بہتے دھارا میں غرق کی جائے۔ بند دھارا یا رکے ہوئے پانی میں نہیں ڈبوئی جانا چاہیئے۔

(۶) کوئی شخص کسی بچے کی نعش میں بالو سے بھرے ہوئے گھڑے باندھے بغیر نہیں ڈبوئے گا۔

(۷) نعش کو لانے والے اشخاص مردہ نعش کے پوری طرح ڈوب جانے کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔

ان ترمیمات کے متعلق کوئی اعتراض یا تجویز جو اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے دو ہفتہ کے اندر دستخط شدہ وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

دستخط۔ ایس۔ ان۔ تواری۔

ایگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ناچ گھر برہانہ اسکیم

واضح ہو کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ عنقریب قیمتی پلاٹ واقعہ ناچگھر برہانہ اسکیم بذریعہ اپنے نیلام کنندگان مسرس پی۔ اسٹانول اینڈ کمپنی کانپور فروخت کریگا۔ یہ قطعات آراضی وسط شہر مال روڈ اور تجارتی مقامات جرنیل گنج و نیاگنج کے قریب واقع ہیں۔ یہ آراضی رہایشی مکانات و دوکانات اور بنیک و دفتر بنانے کے لئے بالکل موزوں ہے۔ ان پلاٹوں کا رُخ ۶۰ فٹ کی سمینٹ سڑک پر ہے۔ اور پچھواڑہ ۳۰ فٹ کی سڑک پر ہے مالک مکانات و روپیہ لگانیوالوں کیلئے یہ ایک نادر موقع ہے۔

سکریٹری کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

تقریباً سات سو خاکسار گرفتار

لاہور ۲۲ اپریل۔ سردار ہری سنگھ (کانگرسی) کے سوال کے جواب میں وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے آج پنجاب اسمبلی میں بتایا کہ اب تک صوبہ میں ۶۹۵ خاکسار گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۳۴۹ دوسرے صوبوں کے ہیں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ۱۸۱ خاکساروں کو سزا دی جا چکی ہے سزا یافتوں میں سے ۵۶ دوسرے صوبوں کے ہیں۔ گرفتار شدوں میں سے ۱۹۷ خاکساروں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آیندہ خاکسار تحریک میں حصہ نہیں لیں گے۔

کرسی عدالت پر قبضہ کرلیا

پشاور ۲۲ اپریل۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوابی کی عدالت میں ایک نہایت دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو شخص جنکو فارورڈ بلاک کا ممبر بتایا جاتا ہے مجسٹریٹ کے آنے سے کچھ دیر پہلے عدالت میں گئے۔ اور ان میں سے ایک شخص مجسٹریٹ کی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اور اس انداز سے بیٹھا کہ گویا مقدموں کی سماعت کرکے فیصلہ کرے گا۔ پولس نے ان دونوں آدمیوں کو ایک گاڑی میں لے جا کر چھوڑ دیا۔

سویڈن میں جرمن جہاز گرائے گئے

اسٹاک ہام ۲۲ اپریل۔ سویڈن کی طیارہ شکن توپوں نے گوتھن برگ کے شمال میں گولے مار کر ایک جرمن جہاز کو نیچے گرا دیا۔ مشین چلتی ہوئی نیچے گر پڑی لیکن ہوا باز بچ گئے۔ اور ان چاروں کو نظر بند کر دیا گیا اور جرمن جہازوں کو جزیرہ گوٹ لینڈ پر اترنا پڑا ہوا بازوں نے مشین کو آگ لگا دی۔

حکومت بنگال آرڈیننس بنائے گی

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ حکومت بنگال ایک نیا آرڈیننس بنانے والی ہے جس کی رو سے اتوار کو دوکانیں بند رہیں گی۔ اس سلسلہ میں کئی مستند انجمنوں سے رائیں طلب کی جا رہی ہیں، چونکہ باقاعدہ قانون بنانے میں عرصہ لگے گا اس سے آرڈیننس بنانا ہی مناسب خیال کیا جا رہا ہے۔

امپیریل ٹاکیز کانپور میں!

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

آدمی

پربھات کا لاجواب شاہکار

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات ٹمنی شو، اتوار کو ایک زاید تماشہ ۳½ بجے دن سے

جسمیں پربھات فلم کمپنی کے بہترین اداکار کام کرتے ہیں۔

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

آنیوالے تماشے۔ زندگی (نیو تھیٹرس) سنت گیانیشور (پربھات)

ناروے میں برطانی فوج سے مقابلہ

لندن ۲۲ اپریل۔ جرمن کمیونک میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ناروے میں خشکی پر برطانوی فوجوں کے ساتھ جرمنی فوجوں کی دو گھنٹہ تک لڑائی ہوئی اب تک جرمن کمیونک میں آسمانی اور سمندری لڑائی کا ذکر آتا تھا۔ برطانی فوجوں کے ساتھ خشکی پر لڑائی تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔

لندن میں ہندوستانی بستی

لندن ۲۲ اپریل۔ ایسٹ اینڈ میں غریب ہندوستانیوں کے لئے ایک بستی بسائی گئی ہے لارڈ اسٹن نے اس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مہاتما گاندھی جی کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا جسمیں انھوں نے بستی کے پھولنے پھلنے کی امید ظاہر کی ہے۔ بستی کا نام ہے ہندوستان کمیونٹی ہاؤس۔

مسٹر جی۔ این برنس کا انتقال

لندن ۲۲ اپریل۔ رائٹ آنریبل مسٹر جارج نکل برنس کا انتقال ہوگیا۔ آپ مسٹر لائڈ جارج کی کیبنٹ کے ممبر تھے اور آپ معاہدہ ورسائلز کے دستخط کنندگان میں بھی شامل تھے۔

پانچ دن میں نازیوں کے سو جہاز تباہ

لندن ۲۲ اپریل۔ لندن کے ذمہ دار حلقوں نے تخمینہ لگایا ہے کہ ناروے کی جنگ کے پہلے پانچ روز میں جرمنی کے ایک سو ہوائی جہاز تباہ ہوئے معلوم ہوا ہے کہ البرگ پر حملے کرتے وقت برطانیہ کے ہوائی جہازوں سے جرمنی کے جہازوں نے کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ اور رات کے وقت کسی حملے میں بھی دشمن کی طرف سے کوئی منظم مدافعت نہیں کی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی کے جنگی ہوا بازوں کو رات کے وقت پرواز کرنے کی مشق نہیں ہے۔

لکسمبرگ کے دریاؤں میں نازی سرگرمیاں

لکسمبرگ ۲۲ اپریل۔ جرمنی اور لکسمبرگ کے درمیان دریائے موزیل و سار کے کناروں پر جرمنی نے جہاز سے اترنے کے اڈے بنائے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ ان اڈوں کا مقصد یہ ہے کہ ریل کے ذریعہ آمد و رفت کم کرکے دریائی آمد و رفت زیادہ کی جائے حکومت لکسمبرگ نے بھی احتیاط کے طور پر اپنی طرف کے کناروں پر پختہ دیواریں بنائی ہیں اور ان میں کیلیں وغیرہ لگا دی ہیں۔

ہولی

خورشید اور چاند ستارہ کی کہانی

باغباں اور ٹھوکر کے ڈائرکٹر کا ایک اور حسین شاہکار

جسے پھولوں کی رنگینی اور ستاروں کا حسن لیکر بنایا گیا۔ جسمیں تفریح کی روح بھری گئی ہے اور کشش و جاذبیت کی قوتیں سموئی گئی ہیں۔

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش شاہکار

خاص اداکار۔ خورشید۔ ستارہ۔ تارا بائی۔ موتی لال۔ ایشور لال۔ ڈیکشٹ۔ غوری۔ لالہ یعقوب۔ کپور۔ مرزا مشرف بھگوانداس۔

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۲ تماشے اتوار کو تین تماشے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور

جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے

گوپال کرشنا

پربھات کا لاجواب ڈرامہ

روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات ٹمنی شو اتوار کو ایک زاید تماشہ ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار۔ رام مراٹھے۔ شانتا آپٹے

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے۔

آنیوالے تماشے۔ زندگی (نیو تھیٹرس) سنت گیانیشور (پربھات)

چند نئی کتابیں

مضامین محمد علی حصہ اول و دوم کچھ دن ہوئے مکتبہ جامعہ نے مضامین محمد علی کا حصہ اول شایع کیا تھا. اس مجموعے میں آپ بیتی، مسائل ملی، مسلمان اور قومیت، مسلمان اور کانگریس، مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ وغیرہ وغیرہ پر مولانا محمد علی رحمۃ مرحوم کے بصیرت افروز مضامین تھے. اب مولانا کے مضامین کا یہ دوسرا حصہ شایع ہوا ہے.

اس حصہ کو بھی جناب پروفیسر محمد سرور صاحب بی اے (آنرز) جامعہ فاضل مصر نے مرتب فرمایا ہے. یہ مجموعہ اس ہنگامہ خیز دور کی پوری تاریخ ہے جو ۱۸۵۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۳۰ء پر ختم ہوتا ہے. سرسید نے کانگریس کی مخالفت کس بنا پر کی؟ وہ مسلمانوں کو تمام تحریکوں سے الگ رکھنے پر کیوں مصر تھے؟ اسلامی سیاست کا یہ مسلک آخر کار کیا رنگ لایا؟ مسلم لیگ کا قیام کیسے اور کہاں عمل میں آیا؟ لیگ انگریزوں کی دوستی سے ہٹ کر کیوں کانگریس سے ہمنوا ہونے پر مجبور ہوئی؟ پھر کس طرح دونوں کی راہیں الگ الگ ہو گئیں. قیمت مجلد اول ۱۲؍ دوم ۶؍

جوہر اقبال علامہ اقبال بحیثیت ایک شاعر نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں مشہور تھے چنانچہ اون کے باکمال شاعر ہونے کا یہ ایک ادنے ثبوت ہے کہ اونکی اکثر نظموں کا ترجمہ دنیا کی بہت سی زبانوں میں ہو چکا ہے "جوہر اقبال" علامہ اقبال کی زندہ جاوید اور بے مثال شخصیت کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب ہے. اس میں ہندوستان کے چوٹی کے ارباب علم دفضل ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سید عابد حسین، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، مولانا سید سلیمان ندوی، مہاتما گاندھی، پروفیسر مجیب، پروفیسر رشید احمد صدیقی اور خواجہ غلام السیدین کے مضامین اور پیغامات جمع ہیں. اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا ایڈیشن چند ماہ میں ختم ہو گیا اور اب یہ دوسرا ایڈیشن ارباب علم کی خدمت میں پہلے سے زیادہ خوشنما طریقہ سے حاضر ہے. قیمت مجلد ۱۲؍

تاریخ مسلم لیگ از مظہر الدین انصاری بی اے (آنرز) اردو زبان میں اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے مسلم لیگ اور مسلمانوں کی پوری سیاسی تاریخ. اس کتاب میں مسلم لیگ کے قیام کے وقت سے موجودہ دور تک کے مکمل سیاسی حالات درج ہیں. تمام بڑی بڑی شخصیتوں اور ان کے اہم اور تاریخی کارناموں کا حال ہے. زبان سلیس اور شگفتہ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ کپڑے کی خوشنما اور مضبوط جلد قیمت مجلد ۶؍

صدر ـ مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ. (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی نمبر ۳

ایجنسیاں کتاب خانہ عابد شاپ. حیدرآباد دکن (۲) اقبال بک ڈپو بھیر پور. ہندرو، پٹنہ

سرحد بک ایجنسی، بازار قصہ خوانی پشاور

ترکی کے سابق وزیر کی گرفتاری

استنبول ۱۸ اپریل. انقرہ سے خبر ملی ہے کہ ترکی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا جائے گا جس کا مقصد قومی تحفظ کو یقینی کرنا ہے. ہر فوجی کور میں فوجی عدالتیں قایم کی جایں گی جو سازشوں جھوٹی خبریں (جن سے ملک کے کاز کو نقصان پہونچے) پھیلانے والوں اور قومی تحفظ اور فوجی رازوں کے بارے میں غلط خبریں اڑانے والوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کریں گی. ملزموں کو سخت سزایں دی جاینگی. ترکی کے سابق وزیر اقتصادیات سری باولو آج گرفتار کر لیئے گئے. انکے خلاف یہ الزام لگایا کہ انھوں نے بڑے بڑے افسروں کے نام گمنام چھٹی بھیجی جنیں حکومت کی پالیسی خاص کر برطانیہ اور فرانس سے باہمی امداد کے معاہدہ کے خلاف سخت نکتہ چینی کی گئی. اخباروں کا بیان ہے کہ باؤلو کئی مرتبہ جرمنی اور روس جا چکا ہے.

جرمن بیڑے کو دس فیصدی نقصان

لندن ۱۹ اپریل. برطانی جہازی تجارت کے وزیر کا بیان ہے کہ ہمارا بیڑہ اب بھی اتنا ہی بڑا اور اتنا ہی مضبوط ہے جتنا کہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے تھا. جنگ شروع ہونے سے اب تک برطانی جہازوں کو تین فیصدی نقصان ہوا ہے. لیکن یہ نقصان کچھ تو نئے جہاز بنا کر اور کچھ دشمنوں کے جہاز پکڑ کر پورا کیا گیا ہے. جرمنوں کا دس فیصدی نقصان ہوا ہے جسے وہ پورا نہیں کر سکتے.

آئس لینڈ کی نئی حکومت

آئس لینڈ ۱۹ اپریل. یہاں نئی حکومت قایم ہو گئی ہے جو بالکل آزاد ہے. اور جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ موجودہ جنگ میں ہم قطعاً غیر جانبدار

رہیں گے. اب تک جہاں ڈنمارک کا کنٹرول تھا لیکن اب خود ڈنمارک جرمنی کے کنٹرول میں ہے.

شیعہ نیشنلسٹ مسلم کانفرنس سے تعاون کریگی

لکھنؤ ۱۸ اپریل. آل انڈیا شیعہ پولٹیکل کانفرنس کی مرکزی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کل سید کاظم عباس صاحب ممبر اسمبلی کی صدارت میں ہوئی اور اس میں متفقہ طور پر یہ طے کیا گیا کہ دہلی میں ہونے والی مسلم نیشنلسٹ کانفرنس سے تعاون کیا جائے. اس مقصد کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی. جس کے ممبر مرزا جعفر حسین جنرل سکریٹری اور شاہ محمد سجاد بہار ہیں. یہ کمیٹی نیشنلسٹ کانفرنس کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب کرے گی.

سر سلطان احمد کا بیان

لکھنؤ بذریعہ ڈاک. سر سلطان احمد صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اس کانفرنس کے متعلق کچھ غلط خبریں شایع ہو گئی ہیں. اس کانفرنس میں نہ تو پاکستانی اسکیم کا کوئی ذکر آیا اور نہ موجودہ جنگ کی جانب شیعوں کے رویہ کے بارے میں کوئی رزولیوشن پیش یا پاس ہوا بلکہ اس کا ذکر بھی نہیں آیا.

فرقہ دارانہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائیگا

لندن ۲۰ اپریل. کل مزید بحث کے بعد ہندوستان میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کا اطلاق مزید ایک سال کے لئے منظور ہو گیا. لارڈ سنیل نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں ذاتی طور پر یہ خیال نہیں کرتا کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے آزاد ریاستیں بنا دینے سے وہاں کی دشواریاں دور

ہو جایں گی بلکہ اس سے تو اندرونی جھگڑے اور بھی زیادہ بڑھ جاینگے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں میں تفرقہ کے اور مذہبی جذبات مشترکہ عقیدہ اور وطن کے جذبہ پر غالب آ جاینگے اور ہندوستان کی یکجہتی کی جگہ اختلاف کی اسپرٹ بڑھ جائیگی بہتر تو یہ ہے کہ لارڈ زٹلینڈ خود ہندوستان چلے جائیں اور ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دینے کے لئے وقت کا تعین کر دیا جائے. ساتھ ہی انہوں نے ہندوستانیوں سے بھی اپیل کی کہ وہ آپس کے اتحاد سے اسے ممکن بنا دیں.

شاہ ناروے کی دردبھری اپیل

لندن ۱۹ اپریل. ناروے کے بادشاہ اور اس کے وزیروں نے اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر سے آج علی الصبح ایک درد بھری اپیل شایع کی ہے جس میں مذکور ہے کہ میجر کوسلنگ کی نام نہاد حکومت نے استعفےٰ دیدیا اور ناروے کی قانونی اور جائز حکومت کے مقابلہ میں دوسری حکومت قایم کرنے کی کوششیں ختم ہو گئیں. ناروے کے ہر باشندے کو یقین رکھنا چاہئے کہ غیر ملکی حکومت سے ملک کو بچانے اور جلد سے جلد ناروے میں دوبارہ آزادی حاصل کرنے کے لئے بادشاہ اور حکومت پوری طرح کوشش کر رہے ہیں. اگر آپ ناروے رہنا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو ناروی کہنا چاہتے ہیں تو سب کو لڑائی میں دشمن کا پورا پورا مقابلہ کرنا چاہیئے. متحدہ کوششوں سے ہم اپنے وطن کو پھر واپس لے لیں گے. اور نہ وہ خود اپنے ملک کے مالک بنیں گے.

مہاتما جی پولیس کے رویہ کی مذمت میں

وارودھا ۲۰ اپریل "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں مہاتما جی نے اجمیر میں قومی جھنڈے کی توہین اور پولیس کی بدسلوکی کے واقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے. مہاتما جی لکھتے ہیں کہ جھنڈے کے معاملہ میں پولیس کی مداخلت سراسر خلاف قانون تھی. اتنا ہی نہیں جھنڈے کو اکھاڑ ڈالنا ایک اشتعال انگیز فعل تھا. اس قسم کی توہین کے واقعات سے ایسے نتیجے نکل سکتے ہیں جو ہماری امیدوں کے خلاف ہوں گے. میرے خیال میں معاملہ اتنا اہم ہے کہ مرکزی حکومت کو اس کی تحقیقات کرنا چاہیئے. مجھے امید ہے کہ مرکزی حکومت اس قسم کی ٹکر کی نوبت لانا نہیں چاہتی اجمیر کے واقعات کو دہرانے کا نتیجہ ٹکر کی شکل میں نکلنا عین اغلب ہے مضمون کے آخر میں مہاتما جی نے اجمیر کے کانگریسیوں کو مبارکباد دی ہے. جنہوں نے ان کے مشورہ پر عمل کیا اور جھنڈے کی توہین پر ضبط سے کام لیا. مہاتما جی مزید لکھتے ہیں کہ مرکزی حکومت سے یہ توقع ہے کہ اس واقعہ کا ازالہ کرے جو کہ کانگریس کی معمولی غیر سیاسی پُرامن سرگرمیوں میں شرارت آمیز مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے.

ناروے کے جہاز ہندوستان میں

مدراس ۱۹ اپریل. ٹامبرگ فورڈ نامی ناروے کے تجارتی جہاز کو مدراس کے ساحل پر اسوقت تک کے لئے روک لیا گیا ہے. جب تک ناروے میں حالات صاف نہ ہو جائیں. یہ جہاز جس روز یہاں داخل ہوا اس سے ایک روز پہلے جرمنی ناروے پر حملہ کر چکا تھا. اس کے سب جہازراں اوسلو کے ہیں اور وہ اپنے خاندانوں کا حال معلوم کرنے کے لئے بیتاب ہیں انھیں ساحل پر جانے کی اجازت دیجاتی ہے اور ان کے ساتھ دوستانہ سلوک ہو رہا ہے. اسی طرح ایک جہاز کلکتہ میں روک لیا گیا ہے.

کانگریسی ممبروں نے استعفےٰ دیدیا

ہاپوڑ ۱۹ اپریل. معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگریس کمیٹی نے مقامی میونسپل بورڈ کے کانگریسی ممبروں کو بورڈ سے مستعفی ہونے کی اجازت دیدی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کمیٹی کی رائے میں جب تک بورڈ میں کانگریسی ممبروں کی ایسی زبردست

اکثریت نہ ہو جو شہر کے مفاد میں مشترکہ طور سے کام کر سکیں اسوقت تک میونسپل معاملوں کی بڑھتی ہوئی گراوٹ اور غیر آئینی رویہ کو روکنا ناممکن ہے. چنانچہ اس کے مطابق لالہ سر جویر شاد اور لالہ بختاور لال نے میونسپل بورڈ سے اپنے استعفے کمشنر کے پاس بھیج دیے ہیں.

ترکی رومانیہ اور سوئیڈن

لندن ۲۰ اپریل. غیر جانبدار ملکوں میں حفاظتی تدبیروں کے سلسلہ میں تازہ اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلجیم میں ہزاروں غیر ملکیوں کو نظر بند کر دیا گیا ہے. بروسلز کے قریب نظر بندوں کے لئے کیمپ بنا دیئے گئے ہیں. جاسوسوں کی کھوج کرنے والے عملے کی تعداد بڑھا دی گئی ہے. بلجیم اپنی لام بندی پر سات کروڑ پونڈ صرف کر رہا ہے جو اس کے کل بجٹ کا نصف حصہ ہے.

ہالینڈ میں محاصرہ کی حالت کا اعلان کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دوسرے ملکوں نے ڈاک اور تار کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے یہاں بھی نظر بندوں کے کیمپ بنائے جا رہے ہیں اور موٹر اور موٹر سائیکل والوں کے لئے شناخت کے کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں.

سوئیڈن کا وہ علاقہ جو ناروے کی سرحد سے ملا ہے فوج کی نگرانی میں دیدیا گیا ہے ترکی میں ایسے بدیشی لوگوں کی فہرست تیار ہو رہی ہے. جن کو ملک میں خطرناک سمجھا جاتا ہے سوئٹزرلینڈ میں یکم مئی کو کمیونسٹوں کے جلسے ہونے والے تھے انکی ممانعت کر دی گئی ہے.

لارڈ زٹلینڈ کی تقریر میں نئی بات نہیں

بمبئی ۱۹ اپریل. لارڈ زٹلینڈ کے بیان میں کوئی نئی بات نہیں ہے. یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے لارڈ زٹلینڈ کے بیان پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائے.

آپ نے کہا کہ ہماری پوزیشن کانگریس متعین کر چکی ہے. اور ہم اسی پر قایم ہیں. ہمیں ہندوستان کے کام سے دلچسپی ہے. اور اسی کی تیاریوں میں ہم معروف ہیں. برطانی پارلیمنٹ میں اور دوسری جگہوں پر جو کچھ کہا جا رہا ہے اس سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں.

سرحد کے حالات

پشاور ۱۸ اپریل. حکومت سرحد نے مہردل گل نواز اور سردار محمد خیل کی گرفتاری کے لئے پانچ پانچ ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے یہ تمام فقیر ایپی کے ساتھی ہیں. فی الحال یہ انعام ایک سال کے لئے جاری کیا گیا ہے. ایبوارڈ روڈ پر کیتہ کے پل کو قبیلہ والوں نے نقصان پہونچایا تھا اب وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہے.

معلوم ہوا ہے کہ عالم زیب اور نواب صاحب دیر میں سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے اگر یہ سمجھوتہ ہو گیا تو تیرہ سال کی دشمنی دور ہو جائیگی.

ہندوستان میں ہوائی پرواز کی اسکیم

نئی دہلی ۱۸ اپریل. حکومت ہند کے ممبر مالیات نے ۲۹ فروری کو اپنی بجٹ کی تقریر میں ہوائی پرواز کے پروگرام کو ترقی دینے کی جس اسکیم کا ذکر کیا تھا اسے عملی شکل دینے کے لئے فوری تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں. سر جرمی ریسمین نے یہ اعلان کیا تھا کہ سات سال تک ۲۵ لاکھ روپیہ عام آمدنی سے اس کام کے لئے دیا جائے گا. ۳۶-۱۹۳۵ء سے یہ فنڈ جاری کیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے ۹۳ لاکھ روپیہ دیا گیا تھا. اس میں سے ۸۹ لاکھ روپے کی اسکیم تیار ہوئی پہلے اس اسکیم کا مقصد یہ تھا کہ داخلی طور پر ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جو تجارتی اور صنعتی مرکز ہیں ہوائی جہازوں کا سلسلہ قایم کیا جائے لیکن شاہی ہوائی ڈاک کی اسکیم جاری ہو جانے کے سبب سے سول پرواز کے محکمہ کو زیادہ توجہ کراچی اور کلکتہ کی

میں موٹاپے کو کم ہوتا دیکھتی رہی

چار مہینے میں ۲۸ پونڈ وزن کم ہو گیا

اس عورت کا قد صرف ۵ فٹ ہے لیکن اس کا وزن ۱۵۴ پونڈ تھا. آخر اسکو موٹاپا کم کرنے کا بہت اچھا نسخہ مل گیا اور اس نے چار ماہ تک اس نسخہ پر پورے اعتقاد کے ساتھ کام کیا. اب اس کا وزن ۱۲۶ پونڈ سے بھی کم ہو گیا. اس کے متعلق وہ کیا لکھتی ہے. ملاحظہ فرمائیے:-

عرصہ چار ماہ کا ہوا کہ میں نے بطور ایک عجیب چیز کے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا مجھے اس قسم کی چیزوں میں زیادہ اعتقاد نہیں تھا. کیونکہ اس سے پہلے بھی میں ایک سال تک ایک دوا استعمال کر چکی ہوں. جس سے میرا وزن بجائے کم ہونے کے چار پونڈ زیادہ ہو گیا تھا کروشین سالٹ کی پہلی شیشی استعمال کرنے کے بعد سے ہی میں اپنے میں ایک زبردست تبدیلی محسوس کرنے لگی.

میں نے اس کا استعمال برابر جاری رکھا اور میری حالت دن بدن بہتر ہوتی چلی گئی میں دیکھا کرتی تھی کہ میرا موٹاپا ہر ہفتہ کم ہو رہا ہے میرا قد پانچ فٹ ہے. کروشین سالٹ استعمال کرنے سے پہلے میرا وزن ۱۵۸ پونڈ تھا اب میرا وزن ۱۲۶ پونڈ سے بھی کم ہے. (مسز) جے ـ ڈبلو

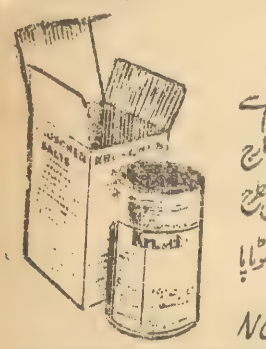

کروشین کے چھٹنک روزانہ جسم سے گندہ مادے اور چربی کو خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں اس طرح آہستہ آہستہ کر کے بدنما موٹاپا دور ہو جاتا ہے

No.3

ٹرانس کانٹیننٹل لائن کی جانب دی گئی. اسی میں کراچی مدراس اور لاہور کا سلسلہ بھی شامل تھا.

وزیرستان کو کانگریسی ڈیپوٹیشن

پشاور ۱۷ اپریل. گورنر سرحد اور صوبہ سرحد کانگریس کمیٹی کے درمیان اس بارے میں خط وکتابت ہو رہی ہے کہ کانگریس وزیرستان میں ایک ڈیپوٹیشن لے جانا چاہتی ہے اب تک یہ خط وکتابت ابتدائی درجہ پر ہے اس کے بعد گورنر موصوف دو تین ممبروں سے دوبدو بات چیت کرینگے. تب کوئی فیصلہ ہوگا.

سکھر کے بلوہ کی تحقیقات شروع

کراچی ۱۹ اپریل. سکھر میں بلوہ کی تحقیقات کا کام شروع ہو گیا ہے اور ہندو سبھا مسلم لیگ اور کانگریس سب پارٹیوں کو اشتراک عمل کی دعوت دی گئی ہے تاکہ تحقیقات زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو.

افغانستان میں نیا وائرلیس اسٹیشن

پشاور ۱۸ اپریل. افغانستان میں مزار شریف میں جو چوتھا وائرلیس اسٹیشن قایم ہو رہا ہے. اس کی بابت کابل سے اطلاع ملی ہے کہ یہ کام پچھلے سال شروع ہوا تھا لیکن جاڑے میں کام روک دینا پڑا.

جنگ اور ریاستیں

نئی دہلی ۱۸ اپریل معلوم ہوا ہے کہ اب تک جنگ کے سلسلہ میں برطانیہ کو ہندوستانی ریاستوں سے جو مدد ملی ہے وہ تقریباً ایک کروڑ ہے اور اس میں سے ۴۰ لاکھ روپے کی رقم ایسی ہے جو ہر سال ملتی رہے گی جب تک کہ موجودہ جنگ ختم نہ ہو جائے اس کے ماسوا بہت سی ریاستوں نے سرکار کو فوجوں ہوائی جہاز اور ایمبولنس کار کی بھی امداد دی ہے نظام حیدرآباد نے ایک ہوائی دستہ کا خرچہ برداشت کیا ہے اور مہاراجہ نیپال نے ۸ ہزار فوج سرکار کو دی ہے.

مشترکہ انتخاب کا بل منظور

کراچی ۱۹ اپریل. گورنر سندھ نے پنجاب اسمبلی کا پاس کردہ مشترکہ انتخاب کا بل منظور کر لیا ہے.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ ے

جان پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو کہ دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ ممالک غیر سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۴ مئی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ مشاعرہ کا انتخاب

جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ نعتیہ مشاعرہ کا انتخاب جو کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ، ۷ بجے صبح کو جناب شاکر صاحب ناطقی کے زیر اہتمام منعقد ہوا اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

جناب اختر شاکری صاحب

چلا ہوں سوئے طیبہ ساز آہنگ جنوں لیکر — مرا ہر نغمہ پر کیف ہے مدحت محمدؐ کی
ربیع الاولیں کا پاک و خوش منظر نہینہ ہے — یہ وہ دن ہے ولادت جب ہوئی حضرت محمدؐ کی

جناب عاصی صاحب انصاری شاکری

مدد اے جذبۂ دل روز افزوں ہو غم الفت — کہ جتنی مل سکے میں لوٹ لوں دولت محمدؐ کی
پسند خاطر عاصی نہیں اب بوئے گل کوئی — دماغ و دل میں جب سے بس گئی نکہت محمدؐ کی

جناب خالد شاکری صاحب کانپوری

ہر اک نقش قدم انکا ہے رہبر سارے عالم کا — ہدایت ہے زمانے کے لئے سیرت محمدؐ کی
غلام اُس ذات کا کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے — وہ ہے عزت محمد کی وہ ہے عظمت محمدؐ کی

جناب حافظ ناطقی کانپوری

نہوتا احتمال کفر تو میں صاف کہدیتا — کہ جو صورت خدا کی ہے وہی صورت محمدؐ کی
یہی ہے آرزو میری یہی میری تمنا ہے — نظر آجائے مجکو خواب میں صورت محمدؐ کی

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی

تمنا کوئی باقی ہے نہ کوئی آرزو باقی — ہوئی ہے جب سے میرے دلنشیں حسرت محمدؐ کی
غم کونین سے آزاد میں کیونکر نہ ہوں بزمی — یہاں دولت محمد کی وہاں جنت محمدؐ کی

جناب وفا صاحب شاہجہانپوری

نظر آنے لگی ہے شاہراہ لامکاں مجکو — کہاں سے لیکے آئی ہے کہاں حسرت محمدؐ کی
حجاب قدس میں یہ جنبشوں پر جنبشیں کیسی — نظر آئیگی شاید اے وفا صورت محمدؐ کی

جناب حافظ عبدالقادر صاحب تحسین ناطقی

مقدر کا اُسے یاور نصیبے کا دھنی سمجھو — نظر آجائے جس کو خواب میں صورت محمدؐ کی
یہ تکمیل بصارت ہے وہ معراج تصور ہے — مری آنکھوں میں جلوہ دلمیں ہے صورت محمدؐ کی

جناب احسن صاحب مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

خدارا سب سمٹ آؤ نفاقوں کو مٹا دو تم — یہی وہ راستہ ہے جس میں ہے الفت محمدؐ کی
ہم ایسے اِن دنوں سوئے ہیں گویا پھر نہ جاگیں گے — ہماری غفلتوں میں کھو گئی عظمت محمدؐ کی

جناب سنجا صاحب شاہجہانپوری

حقیقت میں یہی شمع رسالت کے تھے پروانے — وہ چاروں یار جنسے گرم تھی خلوت محمدؐ کی
قبول اے کاش ہو جائے کہیں اک مصرعہ موزوں — مری بخشش کا پروانہ بنے مدحت محمدؐ کی
شب اسرا خدا نے اس لئے اُن کو بلایا تھا — کہ دیکھیں ساکنان عرش بھی رفعت محمدؐ کی

جناب شاکر صاحب ناطقی

بہت مدت میں یہ مشق تصور کا صلا پایا — کہ اب دل میں نظر آنے لگی صورت محمدؐ کی
گناہوں کی پشیمانی پہ بھی دل میں امیدیں ہیں — مجھے معلوم ہے کیا چیز ہے شفقت محمدؐ کی
زباں میں جب نہ ہو قوت تو عرض مدعا کیا ہو — میں اک حیرت زدہ انساں اور مدحت محمدؐ کی
حجاب اٹھ جائیں اب تو میری چشم شوق سے یارب — نظر آجائے اکدن سامنے صورت محمدؐ کی
مجھے اپنی حقیقت کا ہے جو کچھ علم اے شاکر — میں کس منہ سے کہوں مجکو بھی ہے الفت محمدؐ کی

جناب سلیم صاحب ناطقی سکرٹیری جامعہ ادبیہ

سر محشر ہے اترائی ہوئی اُمت محمدؐ کی — محمد کا خدا ہے اور ہے جنت محمدؐ کی

دنیائے اسلام

ایران میں تعلیم

(از کینتھ ولیمس۔ ماہر مشرق وسطےٰ)

یہ عام خیال ہے کہ مشرق خصوصاً مشرق وسطیٰ ترقی و تجدید کے سلسلہ میں مغرب کے اکثر معاشرتی اداروں کی کم ذہنی تقلید کرتا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ مشرق وسطیٰ یورپ کی تقلید کرنے میں بہت محتاط واقع ہوا ہے۔ اس خطۂ زمین میں جو ملک واقع ہیں وہ اپنی اپنی اور خصوصیات سے بخوبی واقف ہیں اور وہ کتنی ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو جائیں اپنی ان اعلیٰ خصوصیات کو ترک کرنے پر تیار نہیں ہو سکتے۔

ایران کو خاص طور پر اپنی ممتاز روایات پر ناز ہے۔ اور اس نے اپنی اس خصوصیت کو سب سے زیادہ تعلیم کے مسئلہ میں برقرار رکھا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اس میں فرانسیسی اور اینگلو سکیشن طرز تعلیم کی مثال سامنے رکھی ہے۔

ایرانیوں کی تعلیم میں آج بھی مذہب کو سب سے زیادہ دخل ہے۔ قدیم ایران میں جب سارے ملک میں زردشتی مذہب پایا جاتا تھا مذہب کو خاص اہمیت حاصل تھی اور اس سے زیادہ ایران کی تعلیم میں مذہب کا دخل اس وقت ہوا جب ایران میں اسلام نے قدم جمائے۔

صدہا برس پہلے حکومت میں ملاؤں کو جو اقتدار حاصل تھا وہ تو اب باقی نہیں رہا لیکن آج بھی ان کے اقتدار کا یہ نتیجہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کو روزانہ پانچوں وقت کی نماز پڑھنے اور بڑا ہو کر رمضان شریف کے روزے رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ محرم اور صفر کے مہینوں میں جبکہ شہدائے کربلا کی یاد تازہ کی جاتی ہے تمام مدرسے بند ہوتے ہیں۔

۱۸۵۱ء سے پہلے حکومت ایران تعلیم میں کوئی دلچسپی نہیں لیتی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ملک میں بہت پرائیویٹ سکول موجود تھے جن میں منجملہ دیگر مضامین کے فرانسیسی زبان بھی پڑھائی جاتی تھی (عرصہ تک خوش گفتار ایرانی "مشرق کے فرانسیسی لوگ" کہلاتے تھے) اس کے علاوہ مسجدوں کے مدرسے بھی تھے۔ مگر ۱۹۲۶ء تک جبکہ رضا شاہ پہلوی نے ایران کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی، ایران کے لوگوں میں تعلیم کو ایک قومی ذمہ داری کی حیثیت سے دیکھنے کا احساس نہیں پیدا ہوا تھا۔ اس سال مجلس ایران نے طے کیا کہ ملک کی مالگذاری کا نصف حصہ ایران میں پرائمری اسکولوں کے کھولنے پر صرف کیا جائے۔

اس کے بعد سے تعلیم نے بہت تیز رفتاری سے ترقی کی ہے تعلیم پر ملک کی دولت بیدریغ طور پر صرف کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۲۸ء میں پارلیمنٹ نے طے کیا کہ سرکاری خرچ سے ایرانی طلباء کو فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بھیجا جائے۔ اس وقت ہر سال تقریباً دو سو طلباء ممالک مذکورہ میں بھیجے جاتے ہیں۔ جہاں وہ اگری انجنیری اور اقتصادیات کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان ملکوں کی یونیورسٹیوں سے ایرانی طلباء فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن میں ترقی کے جدید خیالات لے کر واپس آئے ہیں۔ ان میں سے بہت سے طلباء آج ایران میں استادوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

ایران میں تعلیم کو تین خاص حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دیہاتی اور شہری مدرسے (ابتدائی تعلیم کے لئے) ثانوی مدرسے اور اعلیٰ تعلیم کے ادارے۔

ابتدائی تعلیم سات سال اور اس سے زائد عمر کے تمام بچوں کے لئے تقریباً جبری ہے۔ مگر ابھی اس اصول پر عموماً پورا پورا عملدرآمد نہیں ہوتا ہے۔ نصاب میں ایسے مضامین شامل ہیں جو بچوں کی ذہنی جمالیاتی اور جسمانی ترقی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی عربی حروف تہجی پڑھنا۔ لکھنا۔ انشاء۔ تحریر۔ ہجا اور قواعد) مذہبی تعلیم۔ حساب تاریخ۔ جغرافیہ کی تعلیم شامل ہے اور بڑے درجوں میں پودوں جانوروں۔ ابتدائی طبیعات و کیمیا اصول حفظان صحت و اسباق بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

جو طلباء خواہ وہ لڑکیاں ہوں یا لڑکے امتحان میں پچاس فیصدی نمبر پاتے ہیں، وہ ثانوی اسکول میں داخل ہو سکتے ہیں۔ پچھلے سال میں ثانوی اسکولوں کے طلباء کی تعداد بڑھ گئی ہے ان اسکولوں میں ابتدائی مدرسوں کے مضامین کے علاوہ غیر ملکی زبانوں علم ہندسہ جبر و مقابلہ اور عام سائنس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان مضامین کی تعلیم کے بعد تعلیم کا پہلا دور ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرے دور میں اس سے زیادہ سخت قسم کا امتحان ہوتا ہے اور اس کے بعد کامیاب طلباء کو یونیورسٹی میں داخل ہونے کا پروانہ ملجاتا ہے۔

طہران میں ایران کی اپنی یونیورسٹی ہے۔ شاہ ایران نے ۴ فروری ۱۹۳۵ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس یونیورسٹی میں چھ شعبے ہیں۔ ڈاکٹری۔ قانون۔ سیاسی اقتصادیات۔ دینیات۔ سائنس۔ علوم و فنون اور انجنیرنگ یونیورسٹی کی تمام عمارات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ مگر اس یونیورسٹی نے اپنے کام سے لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کر لی ہے۔

تعلیم بالغان

پچھلے تین سالوں میں ایران نے تعلیم بالغان کا بڑا اچھا انتظام کیا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں عورتوں اور مردوں کی تعلیم کے لئے باقاعدہ شام کے اسکول ہیں۔ یہ اسکول دو قسم کے ہیں۔ پہلی قسم کے اسکول ناخواندہ لوگوں کے لئے ہیں۔ دوسری قسم کے ان لوگوں کے لئے ہیں جو تھوڑا بہت پڑھنا لکھنا جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۴ مئی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۸

آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس

آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس دہلی کا عظیم الشان اجلاس دہلی میں ۲۷ اپریل سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جسمیں تقریباً ۷۵ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کو ملک کے سات نمایندہ جماعتوں نے طلب کیا تھا جسمیں جمعیۃ علمائے ہند مجلس احرار ہند۔ آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس آل انڈیا مومن کانفرنس۔ بنگال کرشک پرجا پارٹی۔ بہار انڈپنڈنٹ مسلم پارٹی اور انجمن وطن بلوچستان کے ڈیلی گیٹوں کے علاوہ دوسرے آزاد خیال و ترقی پسند مسلمانوں نے شریک ہو کر مسلمانوں کے مستقبل کے لئے غور و فکر کیا اور مسلمانوں کی سیاسی زندگی کے لئے نئی تعمیر کی بنیاد ڈالی۔

خان بہادر محمد جان ممبر بنگال لیجسلیٹو اسمبلی صدر مجلس استقبالیہ نے ایک روح افزا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جسمیں آپ نے ڈیلی گیٹوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے یہ اپیل کی کہ وہ نہایت سکون قلب کے ساتھ اس بین الاقوامی صورت حالات پر غور کریں جس سے نہایت دور رس نتائج و اثرات برآمد ہونے والے ہیں۔ اور بالخصوص مسلمانان ہند کے مختلف نقطہ ہائے نگاہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کریں کہ اقوام عالم کی مجلس میں ہندوستان کے لئے ایک باوقار جگہ حاصل کرنے اور مادر وطن کی ترقی میں مسلمانان ہند کو واجب حصہ دلانے کے لئے بہترین سوقت کیا عمل کرنا ہے۔

خان بہادر اللہ بخش سابق وزیر اعظم صوبہ سندھ و صدر آزاد مسلم کانفرنس نے مسلم لیگ کی پاکستانی تحریک کو شر انگیز اور خودکشی کے مترادف بتاتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا کہ مسلمانوں کی اکثریت اس تجویز کو ہرگز منظور نہیں کریگی۔ آپ نے لیگ کی دو قوم والی تجویز کی پرزور تردید کرتے ہوئے آزادی اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے قومی مطالبہ کی پرزور حمایت کی اور یہ اعلان کیا کہ مسلمان ہرگز ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ انھیں مادر وطن کی نجات کے راستہ میں روڑا سمجھا جائے۔

۷۵ ہزار سے زاید اشخاص کے عظیم الشان اجتماع میں ۲۸ اپریل کو کامل ۳ گھنٹہ کی زبردست بحث و مباحثہ کے بعد کانفرنس نے وہ ہنگامہ خیز رزولیوشن پاس کر دیا جسمیں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی منزل مقصود مکمل آزادی ہے۔ یہ رزولیوشن اس سے قبل ۷ گھنٹے کے بحث مباحثہ کے بعد سبجکٹ کمیٹی منظور کر چکی تھی۔

اس رزولیوشن میں اس الزام کو بھی جو ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف لگایا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہیں پرزور تردید کی گئی اور پاکستانی اسکیم کی بھی پرزور مذمت کی گئی۔ رزولیوشن کو مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند نے پیش کیا تھا اور خان عبدالصمد خان بلوچستانی گاندھی اور مسٹر ظہیر الدین صدر آل انڈیا مومن کانفرنس وغیرہ نے اس کی تائید میں تقریریں کیں۔

کانفرنس کے ایک دوسرے اجلاس میں ۳ گھنٹہ کی زبردست بحث و مباحثہ کے بعد مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار کا اہم رزولیوشن پاس کیا جسمیں پاکستانی اسکیم کو ملک کے لئے اور خاص کر مسلمانوں کے لئے سراسر ناقابل عمل اور مضر قرار دیا۔ رزولیوشن میں یہ بھی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ اس تجویز کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مشکلات پیدا ہوں اور برطانوی شہنشاہیت اس سے فائدہ اٹھائے۔

کانفرنس میں جناب صدر کی طرف سے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا رزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق منظور کیا گیا جسمیں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی آیندہ حکومت کا دستور اساسی وہی قابل قبول ہوگا۔ جو ہندوستانیوں کا ہی بنایا ہوا ہو اور اس دستور ساز جماعت (کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی) کے ارکان کا انتخاب ایسے اصول پر ہوگا جسمیں ہر بالغ کو رائے دینے کا حق حاصل ہو۔

۳۰ اپریل کے آخری اجلاس میں حافظ محمد ابراہیم صاحب سابق وزیر یو۔پی نے مسلمانوں کے تحفظات کے متعلق ایک نہایت اہم اور ضروری رزولیوشن پیش کیا جو کہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل تھا اور جس میں کہ مسلمانوں کے

(۱) پرسنل لا انکی تہذیب و مذہب کی حفاظت

(۲) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور انکی حفاظت

(۳) آیندہ حکومت کی ایسی تشکیل جسمیں صوبہ دار کامل خود مختاری کے ساتھ لامرکزیت کے اصول پر وفاق کے لئے لابدی وفاقی امور کی تشریح کیگئی ہو۔

(۴) مسلمانوں کے اقتصادی معاشرتی تمدنی حقوق اور ملازمتوں میں تناسب کی تفصیل اور ان کے لئے تحفظات۔

اس رزولیوشن کی رو سے ۲۷ ممبروں کا ایک بورڈ مقرر کیا جائے گا۔ جو مسلمانوں کے مطالبات مرتب کرکے کانفرنس کے سامنے رکھے گا یہ رزولیوشن مسلم نقطہ نگاہ سے نہایت ضروری اور اہم تھا جو چار گھنٹہ کی زبردست بحث و مباحثہ کے بعد زبردست اکثریت کے ساتھ منظور کیا گیا۔

اس کے علاوہ کانفرنس میں بلوچستان، وزیرستان۔ جنگلات و کھادی کے متعلق بھی رزولیوشن منظور کئے گئے۔

خان بہادر اللہ بخش صدر کانفرنس نے کانفرنس کے آخری اجلاس میں اپنی اختتامی تقریر میں کہا ہے کہ آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہونچے گا۔ اور مذہب کی آڑ میں ملک کی ترقی کو روکنا ٹھیک نہیں کانفرنس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ کانفرنس نہایت نمایندہ اور کامیاب رہی اور ہر شخص کا فرض ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرلے۔

کانفرنس نے مسلمانوں کے مطالبات مرتب کرنے کے متعلق جو بورڈ بنایا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس کا مرکزی دفتر دہلی میں ہوگا۔ اور ڈاکٹر شوکت اللہ انصاری اس کے سکریٹری ہوں گے۔ اور انکی امداد کے لئے ایک منظم سکریٹریٹ ہوگا۔ یہ مرکزی دفتر کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کام کرے گا۔

ہمارے نزدیک اس وقت کانفرنس کے داعیوں و منتظموں کے سامنے سب سے بڑا کام یہ ہے کہ ان پارٹیوں کے فیصلے کو جو کہ دوبارہ خوش قسمتی سے آپس میں ملگئی ہیں، ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہونچایا جائے۔ چنانچہ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہے کہ کانفرنس نے اجلاس کے ختم ہوجانے کے بعد اپنے کام کو ختم نہیں سمجھا ہے اور یہ طے کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے تمام صوبوں میں کانفرنسیں منعقد کرکے عام مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کے ساتھ انمیں یہ جذبہ پیدا کرینگے کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو صحیح حیثیت سے سمجھ سکیں۔

ہر حال ہماری یہ دلی خواہش اور دعا ہے کہ آزاد مسلم کانفرنس اپنے نیک ارادوں میں کامیاب ہو اور مسلمانوں میں سیاسی بیداری اور اپنے نفع و نقصان سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ آمین۔

مسٹر چیمبرلین کا بیان

۲ مئی کو دار العوام میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اتحادیوں نے جنوب ٹرانڈھم پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دیا ہے اور اتحادیوں کی تمام فوجیں بغیر کسی نقصان کے واپس آگئی ہیں آپ نے مزید فرمایا کہ تین ہفتہ کی لڑائی میں اتحادیوں کا پلہ بھاری رہا اور جرمنی کے بہت عظیم نقصانات ہوئے آپ نے یہ بھی کہا کہ جرمنی کے بحری بیڑے کو بالکل لنگڑا اور اپاہج کر دیا گیا ہے۔

آپ نے اعلان کیا کہ ہمارا بحری بیڑہ اسکندریہ کو جارہا ہے اور اس وقت، وہ بحر روم کے مشرقی اڈے پر ہے۔

وزیر اعظم صاحب کے اس بیان پر لندن کے اخبارات میں مختلف رائے کا اظہار کیا گیا ہے کچھ اخباروں نے بیان کے خلاف سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور کچھ وزیر اعظم صاحب کی صاف گوئی کی تعریف کر رہے ہیں کہ انھوں نے وہاں کے حالات کو صاف صاف بیان کر دیا لیکن سب اخبارات اس بارے میں متفق ہیں کہ حالات ناخوشگوار ہیں، لیکن مایوس نہ ہونا چاہئے اور بہادری سے مقابلہ کرنا چاہئے بعض اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جنگ کی ابھی ابتدائی منزل ہے اس لئے ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا

نائب وزیر ہند کا بیان

۲ مئی کو دار العوام میں سر اسٹینلے ریڈ اور مسٹر مورلیسن کے جواب میں سر ہیوگ او نیل نائب وزیر ہند نے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ مہاتما گاندھی نے ابتدائی سمجھوتہ کرنے کے لئے لیڈروں کی ایک کمیٹی بلانے کی جو تجویز کی ہے وہ قابل توجہ ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کمیٹی میں جو اشخاص لئے جائیں ان کا انتخاب قابل قبول طریقہ پر ہونا چاہئے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اگر ہندوستان کے مختلف طبقوں کی رائے عامہ کے نمایندے ایک جگہ بیٹھکر گفتگو کریں تو حکومت اس کا خیر مقدم کریگی لیکن حکومت کو یہ یقین ہے کہ جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اتنا ہی کامیابی کا امکان کم ہوگا، آپ نے مزید فرمایا کہ اگر ہندوستان کی مختلف پارٹیوں نے کانفرنس کی تجویز کو منظور کر لیا تو مجھے یقین ہے کہ والیسرائے اس کے لئے ہر امکانی امداد کریں گے۔

مصر کی تیاریاں

بحر شمالی میں اٹلی کی بڑھتی ہوئی جارحانہ روش کو دیکھکر مصر بھی ہر ہنگامی صورت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے اور وہ اپنی حفاظت کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کر رہا ہے مصر کے وزیر اعظم اور مصر کے برطانوی ہائی کمشنر کے درمیان اہم مشورے ہو رہے ہیں۔ اور مصر میں نیا قانون نافذ کیا جارہا ہے جس کی رو سے جاسوسی کرنے والوں اور قومی حفاظت کے خلاف کام کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

برطانوی وزیر اعظم کے اس اعلان پر کہ بحیرۂ روم کے مشرقی سرے سے مصر کے مشہور بندرگاہ اسکندریہ کے لئے برطانوی بحری بیڑہ روانہ ہوگیا ہے اس پر مصر میں اطمینان کا اظہار کیا جارہا ہے اور اس پر یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ برطانیہ کو مصر کی حفاظت کا پورا پورا خیال ہے۔

حکومت ترکی کا اعلان

حکومت ترکیہ کے وزیر خارجہ سراج اوغلو نے ڈکٹیٹری حکومتوں کو ایک بار پھر زوردار الفاظ میں تنبیہ کیا ہے کہ بلقانی ریاستوں پر حملہ کرکے انکی تقسیم کرنے کی سازش کا انجام اچھا نہ ہوگا اور اس صورت میں ترکی کو بھی مجبوراً اعلان جنگ کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اٹلی اور جرمن کے منصوبوں سے بے خبر نہیں ہیں ہم کو معلوم ہے کہ یہ دونوں حکومتیں بلقانی ریاستوں پر حملہ کرکے انکو آپس میں تقسیم کرلینا چاہتی ہیں جسکو ترکی کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

انکو معلوم ہونا چاہئے کہ ترکی معاہدہ بلقان کا حصہ دار ہے۔ ہم اپنی آزادی اور خود مختاری کی حفاظت کے ساتھ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ اور یونان کے تحفظ کے بھی پابند ہیں اور اسی کے ساتھ معاہدۂ انقرہ کی رو سے برطانیہ اور فرانس کے متعلق بھی اپنی ذمہ داریوں کا ہمیں پورا احساس ہے ان ڈکٹیٹری حکومتوں کو یہ حقیقت بھی فراموش نہ کرنا چاہئے۔ کہ ترکی کا اعلان جنگ دنیائے اسلام کا اعلان جنگ ہوگا۔ کیونکہ معاہدہ سعد آباد کی رو سے ایران۔ افغانستان اور عراق بھی ترکی کے شریک ہوں گے۔

آئینۂ کانپور

مسٹر ارجن اروڑا کو سزا مسٹر ارجن اروڑا پروپگنڈا اسکریٹری مزدور سبھا کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے آپکو بی کلاس دیا گیا ہے۔ مزدور سبھا کا مطالبہ ہے کہ آپکو اے کلاس ملنا چاہئے۔

پریس ورکرس کا فیصلہ گورنمنٹ لیبر آفسر نے پریس مالکان اور پریس ورکرس کے تصفیہ کا فیصلہ کردیا جسکو دونوں نے منظور کرلیا ہے۔

سینما کے منیجر کو سزا گزشتہ مارچ ۱۹۴۱ء کو مسٹر سی۔ بی سکسینہ انسپکٹر ٹکٹیس سینما نے منیجر رگھوناتھ ٹاکیز سیرمئو کے خلاف یہ رپورٹ کی تھی کہ انکی ٹاکیز میں ۵۳ ٹکٹ بلا اسٹامپ کے پائے گئے۔ اس بنیاد پر منیجر ٹاکیز پر مقدمہ قایم کیا گیا اور اب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے منیجر موصوف کو ۴۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

فوجی گورے کی گرفتاری گزشتہ ہفتہ ایک فوجی گورہ اپنی بندوق اور ایک لاری لیکر کلکتہ کی طرف فرار ہوگیا۔ کوتوال شہر نے اس کا تعاقب کرکے ۳۰ میل کے فاصلہ پر جاکر اسکو گرفتار کیا۔

رائفل برآمد کہا جاتا ہے کہ گوالٹولی سے ایک رائفل چوری گئی تھی اس سلسلہ میں مسٹر پانڈے کوتوال شہر اور مسٹر یار علی سب انسپکٹر پولیس نے ایک مکان کی تلاشی لیکر رائفل اور ۲۰۰ کارتوس برآمد کئے۔

افسران کا گشت ۲ مئی کو مسٹر سنکا کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، مسٹر چیمبین اور مسٹر بولم سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر پانڈے کوتوال شہر دیگر مجسٹریٹ صاحبان نے مع کمانڈر افسر فوج کے ایک پٹرول کار میں بیٹھکر سارے شہر کا معائنہ کیا۔

یونٹی پولیس ٹیکس کانپور میونسپل بورڈ کے ملازمان نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ انکو یونٹی پولیس ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔

خودکشی کانپور میوریل کے خزانچی مسٹر کلارک نے لکھنؤ جاکر ایک لفافہ اپنی محبوبہ مس نورسٹر ساکن سندر باغ کو دیا اور اس کے بعد ریوالور نکالکر دو گولیاں اپنے سر میں مارکر ہلاک ہوگئے۔

جبریہ شادی کہا جاتا ہے کہ موضع ساتھا تھانہ گھٹمپور میں ایک لالہ نامی بنیے نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایک دوسرے بنیے مسمی بابو کے مکان میں گھسکر اس کی نوعمر ۱۳ سالہ لڑکی کو نکال لائے اور اسکے ساتھ اپنی شادی بھی کرلی۔ پولیس نے اس معاملہ میں لالہ جی موصوف پر لڑکی کو بھگا لے جانے کا مقدمہ قایم کرکے انکو مع ساتھیوں کے گرفتار کیا ہے

مسلح ڈکیتی موضع ناصر پور تھانہ بلہور میں ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے جو بندوقوں سے مسلح تھے بابو رام کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور فیر کئے جس سے دو آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ ڈاکو ایک بندوق گھر کا سامان لے کر فرار ہوگئے۔

بم پھٹنے سے زخمی کہا جاتا ہے کہ موضع بڑا گاؤں تھانہ ڈیرا پور سے شیام لال نامی ایک شخص بم سے زخمی ہو کر اسپتال میں داخل ہوا ہے۔ اس بم کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو ایک لڑکے نے ریل کی پٹری کے پاس سے پایا۔ اور اس نے شیام لال کو دیا جس کے ہاتھ میں آکر یہ پھٹ گیا۔

کانپور میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ ۴ مئی کو مسٹر بی۔ بی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوگا۔

ایجوکیشن سکریٹری سید محمد رضا صاحب میونسپل ایجوکیشن کمیٹی کے سکریٹری اور سید علی زیدی صاحب وائس پریسیڈنٹ منتخب کئے گئے ہیں

ڈسٹرکٹ جج مسٹر ہنٹر ڈسٹرکٹ وسشن جج دو ماہ کے لئے الہ آباد ہائیکورٹ تشریف لے گئے ہیں آپکی جگہ باندہ سے مولوی محمد میر صاحب نے تشریف لاکر ڈسٹرکٹ وسشن جج کا چارج لے لیا ہے۔

نیلی پوشان کانپور کا جلسہ ۳ مئی سنہ ۴۰ء بعد نماز مغرب ظفرآباد میں حضرت مولانا شاہ محمد فضل الرحمن صاحب گنج مرادآباد کے عرس کے سلسلہ میں نیلی پوشان کانپور نے قرآن کریم کلمہ شریف درود شریف پڑھ کر حضور صلعم مع جملہ انبیا علیہ السلام صحابہ کرام ازواج مطہرات شہدائے اسلام علمائے کرام نیز حضرت مولانا شاہ محمد فضل الرحمن صاحب گنج مرادآباد و بیگم صاحبہ مولانا حسرت موہانی والدہ محترمہ مولانا ظفر علی خاں و بیگم صاحبہ نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب کی روح مبارک کو ایصال

ہندوستانی مسلمان پاکستان کی مہلک اسکیم ہرگز منظور نہ کریں گے!

دہلی آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس میں

خان بہادر اللہ بخش کا قابلانہ خطبۂ صدارت

دہلی ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس کے اجلاس میں خان بہادر اللہ بخش صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سندھ نے مندرجہ ذیل فاضلانہ خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا:-

حضرات! آج سے سو برس پہلے کی بات تو جانے دیجئے لیکن اس سو برس کے عرصہ میں ہم یہ دیکھتے چلے آئے ہیں کہ ہندوستان جغرافی اور سیاسی لحاظ سے ایک وحدت ہے جس کی حدیں خیبر سے آسام، اور کشمیر سے راس کماری تک پھیلی ہوئی ہیں، پرانے وقتوں میں بھی افغانستان اور ترکستان کا کچھ حصہ بھی ہندوستان کا زیر نگیں رہ چکا ہے اور ادھر برما اور بحرۂ ہند کے دوسرے جزائر تک بھی اس کا سیاسی اثر رہا ہے کبھی اس سر زمین میں تمام ڈراوڑی قومیں ہی آباد تھیں۔ اور کبھی شمال سے آریہ قبائل یہاں آکر بس گئے لیکن بدھ مت کے عروج کے بعد ایران اور وسط ایشیا میں ملکوں سے نئے نئے قبائل آنے شروع ہو گئے تھے جو رنگ و نسب میں آریاؤں کے بھائی بند تھے ہی آگے چل کر جاٹ کہلائے۔

گذشتہ دو ہزار برس میں ہندوستان کی آبادی میں شمال سے آنے والوں کی وجہ سے نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں اور آج شمالی صوبوں کے چہروں مہروں سے آپ کو میرے اس دعوے کا پورا ثبوت مل جائے گا نئے آنے والے اپنا اپنا تمدن اور خاص خاص مذہبی عقیدے بھی اپنے ساتھ لائے تھے۔

یہاں آکر جب وہ اس ملک میں بس جاتے تو پہلے باشندے ان کی بہت سی باتوں کو قبول کر لیتے تھے اسی طرح یہ اجنبی بھی یہاں کی بہت سی چیزیں لے لیتے تھے ایک دوسرے کی باتوں کو اپنانے کا یہ عمل نہایت خوش اسلوبی اور مناسب طریق سے برابر ہوتا رہا ہے اور مختلف عناصر اور ان کے مخصوص جداگانہ اوصاف آپس میں کچھ اس طرح مل جل گئے ہیں کہ آج ہم ہندوستانی قوم کو دوسروں سے بالکل ممتاز پاتے ہیں، ہندوستانی قوم کے اس مرکب کا تجزیہ کیجئے تو آپ کو صاف صاف الگ الگ خون اور نسلیں ملیں گی مجموعی طور پر دیکھیئے تو سب میں ایک مشترک یگانگت موجود ہے ہندوستان کا ہر مسلمان حجاز میں ہندی ہی پکارا جاتا ہے اور ایران و افغانستان میں آئے "ہندوستانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس کے بنیادی اصول واضح اور مقرر ہیں جن کو ہندوستان کے رہنے والے مسلمان بھی اسی صدق اور خلوص سے مانتے ہیں جس طرح ایران ترکی اور مصر کے مسلمان اسی طرح تمام روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کا یہ پانچواں حصہ جو ملت اسلامیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان بنیادی اصولوں میں متفق ہے اور اس اصولی اتفاق اور ہم آہنگی کا اثر بہت بڑی حد تک ان کی زندگیوں پر بھی پڑ رہا ہے اور آج مختلف ملکوں، قوموں، تمدنوں، زبانوں اور رنگوں میں منقسم ہونے کے باوجود ان پر اقبال مرحوم کا یہ شعر بڑی طرح سے صادق آتا ہے کہ ؎

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اقبال مرحوم کا دوسرا شعر بھی حرف بحرف صحیح ہے کہ ؎

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ایک ملک کے رہنے والے کسی مذہب کو قبول کرنے سے اس ملک کے حق وطنیت کو کبھی نہیں کھوتے ہندوستان کا رہنے والا مسلمان اگر ہندوستانی کے برابر رہے گا اس طرح اسلام کا عالمگیر پیغام الگ قوموں کو اپنا ہم خیال بنا کر ان کی قومی وحدتوں کو ختم نہیں کر دیتا مثال کے طور پر اگر جرمنی، انگلستان فرانس جاپان وغیرہ کے رہنے والے مسلمان ہو جائیں تو یہ کیا لازم آئے گا کہ وہ اپنی قومیت سے دست کش ہو جائیں اپنی معاشرت کو بھلا دیں اور اپنے تمدن کو خیر باد کہہ دیں؟-

اسلام اگر تمام انسانیت کے لئے ہے اور اسلام کا خدا سب ملکوں اور سب قوموں کا خدا ہے تو کسی خاص نسل یا قوم یا ملک تک اس کی وسعت کو محدود کر دینا کیونکر ممکن ہے۔ اسلام نسلوں سے بالاتر ہے، فرقوں، اور قوموں سے بالاتر اور جغرافی اور ملکی حدود سے بالاتر ایک عالمگیر نظام کا نام ہے اور یہ ایک کھلا ہوا دھوکہ ہے، اور ہم ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بیحد نقصان دہ اور تباہ کن دھوکا اگر آج ہمیں مذاہب کی بنیاد پر الگ الگ قومیں بنانے کی دعوت دی جا رہی ہے

ایک قوم

اسلام اور قومیت کی اس مسئلہ کو میں نہایت وضاحت سے پیش کر رہا ہوں تاکہ آج بعض گوشوں سے ہندو ہندوستانی اور مسلم ہندوستانی بنانے کی جو آوازیں اٹھ رہی ہیں ان کی پوری حیثیت کھل جائے، اس بدعت کے علمبردار وہ سیاستدان ہیں جو نسلی طور پر بھی اس ملک کے باشندے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں دو قومیں آباد ہیں ایک ہندو قوم، اور دوسری مسلمان قوم اس کی بجائے اگر وہ کہتے کہ ہم ہندوستانی مسلمان اس بات پر نازاں ہیں کہ ہم ہندوستانی ہیں اور ہمیں یہ بھی فخر ہے کہ ہم مذہب اسلام کے حلقہ بگوش ہیں تو ان کی بات معقول ہوتی، ہم ہندوستانی خواہ ہندو ہوں یا مسلمان اس ملک کی چپہ چپہ زمین اور اس کی تمام مادی اور تمدنی نعمتوں کے پورے اور کلیہ مالک ہیں، اور تو اور شعر و ادب میں ہم سب ایک دوسرے کیساتھ شریک ہیں "ہیر رانجھا"، "سسی پنوں" وغیرہ کے قصے لکھنے والے مسلمان تھے، آج سندھ اور پنجاب مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سب کا مشترکہ سرمایہ ہے اور سب بغیر کسی قسم کے اختلاف کے ان کو پڑھتے ان سے حظ اٹھاتے ان سب کو اپنا سمجھتے ہیں، اس سے بڑی اور کیا حماقت ہو گی کہ اس وسیع سرزمین کے کسی حصہ کے رہنے والے اس خطہ کو صرف اپنی جائداد سمجھیں، اور اپنے ہمسایوں ایک ہی زبان والوں اور ایک ہی طرح کی بود و باش رکھنے والوں کو بیگانہ قرار دیں ہندوستان ایک نہ تقسیم ہونے والی جغرافی وحدت ہے۔ اور اس میں یہاں کے سب باسیوں کا برابر حصہ ہے، یہاں کے نو کروڑ مسلمان بھی اسی طرح اس کل سرزمین کے مالک ہیں جس طرح بائیس کروڑ دوسرے باشندے، ہم کسی کو یہ حق نہیں دیتے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان جو ہم مسلمانوں کو ہندوستان کے کسی حصہ میں محروم کرنے کی جرأت کریں سارا ہندوستان ہمارا ہے جس طرح یہ ہندوؤں عیسائیوں سکھوں اور پارسیوں کا ہے۔

الگ سلطنت!

جو لوگ ہندوستان میں مسلمانوں کی جدا اور ایک محدود مستقل مملکت بنانے کی رٹ لگا رہے ہیں ان کو پوری آزادی ہے کہ وہ اپنی تجویزوں پر عمل کریں اگر واقعی دل سے یہ بات چاہتے ہیں اس حالت میں اس جاتی ہندوستان میں جو ان کو حقوق حاصل ہیں ان سے ہاتھ دھونا ہو گا اور ایک چھوٹی سی زمین پر قانع ہونا پڑیگا اگر وہ ایسا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے سب کچھ کر گذریں لیکن ہندوستانی مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے اور جنہیں اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ جہاں چاہیں رہیں، کبھی بھی ان لوگوں کی بات پر کان نہ دھریں گے اور وہ اس مہمل اور نقصان دہ تجویز کو بالکل قابل التفات نہ سمجھیں گے اور بدستور اپنے اپنے علاقوں میں جہاں وہ مدتوں سے رہتے چلے آئے ہیں رہنے پر اصرار کریں گے اور ہندوستان کی کل سرزمین کو اپنا وطن سمجھیں گے۔

ہندوستانی ہونے پر بجا طور پر فخر کرنا اپنا شعار سمجھیں گے، ہندوستان کے کسی حصہ میں جہاں لاکھوں ہندوؤں میں ایک بھی مسلمان ہو گا کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے اس کے کسی جائز حق سے جو اوس کو بحیثیت ہندوستانی قوم کے ایک فرد ہونے کے حاصل ہے محروم کیا جا سکے، اس طرح مسلمانوں کی اکثریت والے علاقوں میں کسی ہندو کو غیر ملکی اور غیر نہیں قرار دیا جائے گا ہم سب اس سارے ملک کے مالک ہیں اور کوئی تبلیغی ڈھونگ اور سیاسی فریب ہمیں اس عقیدے سے نہیں ہٹا سکتا بھلا دنیا کی کوئی طاقت کسی شخص کو زبردستی آج تک اپنے مذہبی عقیدے سے ہٹانے میں کامیاب ہو سکی ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ہندی مسلمانوں کا یہ حق کہ وہ ہندوستانی ہیں اور اس ملک میں دوسروں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں کوئی چال یا راز نہیں اس حق سے محروم کر سکے۔

ہم ہندوستان میں بسنے والے دوسرے لوگوں کے جو حقوق ہیں وہی حقوق ہم بھی رکھتے ہیں، اور کسی کی مجال نہیں کہ ہمیں ان حقوق سے ذرہ بھر بھی محروم کر سکے اس وطن کے جو اور وں پر فرائض ہیں ہم ایک لحظہ کے لئے بھی ان فرائض سے پہلو بچانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مجھے پورا یقین ہے کہ ہم سب جو یہاں جمع ہیں پوری طرح اس بات میں متفق ہیں کہ ہمارا ملک آزاد ہو اور دنیا میں ایک باعزت اور قابل فخر مرتبہ حاصل کر سکے اور اس کے لئے ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ جس طرح بن پڑے اپنے ملک کو اس مقصد تک جلد سے جلد پہونچانے کی پوری سعی کریں۔

برطانیہ کی عہد شکنی

جنگ عظیم میں اتحادیوں نے بڑے زور و شور سے یہ اعلان کیا تھا کہ آیندہ قوموں کو اپنے اوپر خود حکومت کرنے کا حق دیا جائے گا، اس لئے ہر محکوم قوم کو اتحادیوں کی مدد کرنا چاہئے۔ لیکن معاہدہ ورسائی میں یہ سب وعدے بالائے طاق رکھے رہ گئے اور ہندوستان کو برطانیہ کی مدد کا صلہ جلیانوالا باغ اور رولٹ بل کی صورت میں ملا دوسری طرف مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر برطانیہ نے اپنا اقتدار قایم کر لیا اور ترکی کے حصہ بخرے کر کے اتحادیوں نے انھیں آپس میں بانٹ لیا ان وعدہ خلافیوں اور ظالمانہ کارروائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں حکومت کے خلاف نفرت کا عام جذبہ پھیل گیا اس طرح ہندو مسلمان دونوں مل گئے اور انگریزوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم ہو گیا۔

چنانچہ دونوں نے ملکر حکومت سے ترک تعاون کی تحریک چلائی اور ہندو مسلمان دونوں کا "سوراج" سیاسی نصب العین قرار دیا۔ "سوراج" کی تحریک بڑے زوروں پر تھی اور بمبئی کے ایک سابق گورنر کے قول کے مطابق منزل مقصود سے ہمکنار ہوا ہی چاہتی تھی کہ ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے سنہ ۱۹۲۲ء سے سنہ ۲۳ء تک کا زمانہ ہندوستان کے لئے بہت منحوس ثابت ہوا فسادات کو روکنے کی بڑی بڑی تدبیریں ہوئیں مہاتما گاندھی نے اپنا تاریخی برت بھی رکھا لیکن حالات بد سے بدتر ہوتے گئے آخر یہ طے پایا کہ متفقہ دستور اساسی بنا کر ہندوستان کے فرقہ وارانہ تنازعات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں نہرو رپورٹ مرتب ہوئی لیکن اس وقت کے مسلمان زعماء نے اس کی سخت مخالفت کی۔ ایک اعتراض تو انکا یہ تھا کہ مجوزہ دستور میں ایک تو مسلمانوں کے جداگانہ حق انتخاب کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ دوسرے مجالس مقننہ میں ان کی نشستیں محفوظ نہیں کی گئیں۔ سمجھوتے کی ہر کوشش ناکام رہی۔ اس کے بعد سمجھوتے کی ہر گفتگو ناکام ہوتی گئی۔ تا آنکہ سنہ ۱۹۲۹ء میں کانگریس نے آزادی کامل کی قرار داد منظور کی اور کچھ عرصہ بعد اس مقصد کے حصول کے لئے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی گئی۔ گول میز کانفرنس میں ہندو اور مسلمان آپس میں لڑتے رہے۔ اور یہ لڑائی مجالس مقننہ کی ایک یا دو نشستوں کے لئے تھی جو ایک فریق دوسرے فریق سے طلب کرتا تھا۔ برطانی وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد سنہ ۱۹۳۲ء میں الہ آباد میں نیشنل یونین کانفرنس منعقد ہوئی لیکن یہاں بھی چند ایک نشستوں کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کی صلح نہ ہو سکی۔ الہ آباد میں ان کے جن مطالبات کو ہندو اکثریت ماننے کے لئے تیار نہ تھی۔ وہ دن نہیں گذرے تھے کہ برطانی حکومت نے ان سب مطالبات پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

کانگریس کا معقول مطالبہ

گول میز کانفرنس کی بحثوں کے بعد سنہ ۱۹۳۵ء کا دستور ہندوستان کو مرحمت ہوا۔ جس کی رو سے صوبوں میں ذمہ دار حکومتوں کا وعدہ ہوا۔ اور مرکزی وفاقی طرز کی امید دلائی گئی۔ اس دستور سے ہندوستان کو اتنے اختیارات بھی نہ ملے جو درجہ نوآبادیات کے مطابق اسے ملنا چاہیے تھے۔ چنانچہ ملک کی سب سیاسی جماعتوں نے اس دستور سے اپنی بیزاری ظاہر کی۔ گو ہر فریق کے اسباب بیزاری الگ الگ تھے۔ والیان ریاست وفاق سے بدکتے تھے اور وفاق کو برسر کار لانے کے لئے والیان ریاست کی جس قدر تعداد کی شرکت ضروری تھی وہ بھی تیار نہ ہو سکی۔ دوسری طرف لیگ کانگریس اور دوسری سیاسی جماعتوں نے کسی نہ کسی وجہ سے وفاق کی مخالفت کی۔ ان ناسازگار حالات میں وفاق کیا جاری ہوتا۔ چنانچہ سنہ ۳۵ء کے دستور کا یہ حصہ اب بغرض التوا ہی میں ہے۔ یا دوسرے معنوں میں برطانیہ نے اسے واپس لے لیا ہے اور اب برطانیہ یہ کہتی ہے کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کا دوسرا قدم یہ ہو گا کہ اسے ویسٹ منسٹر کی طرز کا دستور عطا کیا جائے جو دوسری برطانی نوآبادیات کو مل چکا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے یہ آمادگی ظاہر کی گئی تھی کہ اگر کانگریس اور لیگ آپس میں سمجھوتہ کر لیں تو ان دونوں کے دو تین نمایندے گورنر جنرل کی مجلس عاملہ میں لے لئے جائیں گے۔ کانگریس نے حکومت کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ برطانی حکومت نے ہندوستان کے معاملات میں اس وقت جو روش اختیار کی ہے۔ کانگریس اس پر صاد کرنے کو تیار نہیں، اس کا مطالبہ ہے کہ ہندوستانیوں کے منتخب شدہ نمایندوں کی رائے کے بغیر برطانیہ کو ہندوستان کے نام سے بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ دوسرے درجہ نوآبادیات جو ہندوستان کی کامل آزادی کی راہ کی پہلی منزل ہے۔ اب تک ہندوستان کو اس سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ اسی بنا پر کانگریس نے ۸ صوبوں کی حکومتوں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اور وہاں اس وقت صوبوں کے گورنر اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے حکومت چلا رہے ہیں۔ ہندوستان کا تو یہ حال اور ادھر یورپ میں جنگ زوروں پر جاری ہے اور اس کا دائرہ برابر بڑھتا ہی جا رہا تھا اور معلوم نہیں اس کا آگے جاکر کیا حشر ہونے والا ہے اس وقت ہندوستان اور برطانیہ کے باہمی تعلقات نے جو عجیب و غریب شکل اختیار کی ہے اس کی وجہ سے مہذب دنیا کی نظروں میں برطانیہ کا بھرم کھلتا جا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ سے بے حد پریشانیاں ہیں۔ برطانیہ اور فرانس جرمنی سے اس بات پر برسر پرخاش ہیں۔ جرمنی نے آزاد ریاستوں کی آزادی کو سلب کر لیا ہے لیکن اگر برطانیہ اور فرانس اپنے اس وعدے میں سچے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ جب ہندوستانی یہ مطالبہ کریں کہ انھیں اپنا دستور خود وضع کرنے کا حق دیا جائے تو برطانیہ اس کو ماننے سے انکار کرے۔

لیگ برطانیہ کا آلہ کار بن گئی

کانگریس کا یہ مطالبہ اتنا معقول اور واضح ہے کہ ایک نہ ایک دن برطانیہ کی حکومت کو جو اس قسم کے مطالبہ کی بنا پر اپنے لاکھوں نوجوانوں کو لڑائی کی آگ میں ڈھکیل رہی ہے کانگریس کے سامنے ہار ماننا ہو گی۔ برطانیہ جرمنی کو زک دینے کے لئے مہذب دنیا کی ہمدردی حاصل کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں امریکہ جو جمہوریت کا بہت بڑا حامل ہے۔ اور اب تک غیر جانبدار ہے۔ اس کی بہت بڑی آبادی برطانیہ کی موجودہ پالیسی کو جو ہندوستان کے متعلق اس نے اختیار کر رکھی ہے۔ مشکوک نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ ان حالات میں بہت جلد برطانیہ کو ہندوستان کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرنا پڑے گا۔ لیکن برطانیہ نے اپنے لئے ایک راہ ڈھونڈھ لی ہے۔ اسلئے مسلمانوں کا مسئلہ دنیا کو دکھانے کے لئے چھیڑ دیا گیا ہے۔

(باقی آیندہ)

ہندوستان کو تقسیم کرنیکی گفتگو نہ صرف نامعقول بلکہ ناقابل عمل ہے

جداگانہ انتخاب کا طریقہ ختم کردیا جائے جس نے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ کردیئے ہیں

دہلی آزاد مسلم کانفرنس کے صدر استقبالیہ شیخ محمد جان کا خطبہ صدارت

خان بہادر شیخ محمد جان صاحب ممبر بنگال کونسل نے آزاد مسلم کانفرنس دہلی کے جلسہ میں جو کہ ۲۷ اپریل کو ہوا حسب ذیل اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔

اپنی اور مجلس استقبالیہ کی جانب سے میں اُن تمام دوستوں کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہوں جو ہندوستان کے مختلف گوشوں سے دور دراز کا سفر کرکے یہاں جمع ہوئے ہیں اور جن کا مقصد اجتماع یہ ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے سکون و اطمینان اور حزم و احتیاط کے ساتھ اس بین الاقوامی صورت حالات پر بہ غور کریں جس سے نہایت دوررس نتائج و اثرات برآمد ہونے والے ہیں بالخصوص مسلمانان ہند کے مختلف نقطہ ہائے نگاہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کیا جائے کہ اقوام عالم کی مجلس میں ہندوستان کے لئے ایک باوقار جگہ حاصل کرنے اور مادر وطن کی ترقی میں مسلمانان ہند کو واجب حصہ دلانے کے لئے ہمارا اس وقت کیا عمل کرنا ہے۔

اکثریت کا اعتماد

میں آل انڈیا مسلم لیگ کا بحیثیت ایک جماعت کے زبردست حامی رہ چکا ہوں کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ بعض صوبوں اور مرکز میں مسلمانوں کی اقلیت کے باعث اس امر کی ضرورت ہے کہ انکا ایک مضبوط سیاسی نظام ہو جو عظیم الشان اسلامی کلچر اور دیرینہ اسلامی روایات کے بقاء و قیام کا نگراں رہے۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں چاہتا کہ مسلمانوں کا وجود بحیثیت ایک ممتاز ملت کے باقی نہ رہے اور وہ اکثریت والی قوم کے ساتھ مدغم ہوکر اپنی جداگانہ حیثیت کو ضائع کردیں جو ایک عظیم مذہب کے پیرو ہونے کی صورت میں انھیں حاصل ہے۔

۱۹۳۶ء میں جب مسٹر جناح نے بنگال میں آل انڈیا مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم کی تھی میں نے بلا پس و پیش ان کے ساتھ اشتراک عمل کیا اور تمام ممکن ذرائع سے بنگال میں مسلم لیگ کی امداد کی اور اس کے موافق زبردست رائے عامہ پیدا کرنے کے لئے جو کام کیا گیا اس میں میں نے اپنا پورا حصہ ادا کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دوسرے تمام مخلص خیر خواہوں کی طرح ایمانداری کے ساتھ میرا عقیدہ ہندو مسلم اتحاد پر بھی راسخ ہے اور میں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انتہائی دشواریوں کے باوجود حتی الامکان زیادہ سے زیادہ سعی کی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر ہم ہندوؤں کے ساتھ جہاں کہیں وہ اقلیت میں ہیں مجالس مقننہ کی چند نشستوں کے متعلق مراعات کردیں بشرطیکہ اس سے ہماری اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ ہوجائے تو اس طریقہ سے ہم اکثریت والی قوم کا اعتماد اور دوستی حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ اہم معاملات جن سے ہمارا خاص مفاد وابستہ ہے۔ اسی صورت میں بطریق احسن محفوظ رہ سکتے ہیں کہ جہاں کہیں ممکن ہو ہم ایک دوسرے کے ساتھ مراعات کی اسپرٹ پیدا کریں اور اسے ترقی دیں اگر ہم ایسی فضا میں کام کریں جو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ مراعات کی اسپرٹ سے پیدا ہوتی ہے تو ہم ایسے بہت سے مسائل حل کرسکتے ہیں جن کا نتیجہ آج تک سوائے غیر ضروری تیز نااور تندی و تلخی و کمن اثرات نفرت و مخالفت کے اور کچھ نہیں نکلا۔ اور جن سے ملک کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ترقی جس میں ہمارا حصہ بھی ضروریات کے مطابق یقیناً شامل ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ جداگانہ انتخاب کا طریقہ ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے کیونکہ یہی وہ معیوب طریقہ ہے جس نے موجودہ زمانہ میں ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ کرادیئے ہیں۔ اس طریقے سے مسلمانوں نے ماضی میں خواہ کتنا ہی بڑا فائدہ کیوں نہ حاصل کیا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ آج اس طریق انتخاب کا مفید پہلو بالکل ختم ہوچکا ہے اور وہ کسی طرح مناسب حال نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے ہمارے بہت سے مخلص رہنماؤں کے اخلاق پست کردیئے ہیں اور ان میں کم ہمتی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ جداگانہ انتخاب ہی کا کرشمہ ہے کہ انتخابات کے وقت اور دوسرے ایسے ہی مواقع پر ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کو خوب دل بھر کر گالیاں دیتے ہیں۔ اور جسقدر ایک امیدوار گالیاں زیادہ دیتا ہے۔ اسی قدر اسکو میونسپلٹیوں ڈسٹرکٹ بورڈوں، صوبجاتی مجالس مقننہ اور مرکزی مجلس مقننہ کے لئے منتخب ہونے کا موقع زیادہ ملتا ہے۔ خدانخواستہ کسی وقت دونوں قومیں صرف ان ہی امیدواروں کو منتخب کرانے میں کامیاب ہوجائیں جنکا انتخابی بنیاد باہمی نفرت اور سب و شتم پر قائم ہو تو اسوقت ہمارے لئے ہر لمحہ خانہ جنگی کا خطرہ یقینی ہوجائے گا۔ اور یہ ایسی صورت حالات ہے جس کا تصور مخلص ہندو اور مخلص مسلمان کسی طرح بھی سکون قلب کے ساتھ نہیں کرسکتے۔

مسٹر جناح کی لیت و لعل

دسمبر ۱۹۳۷ء میں جبکہ مسٹر جناح کلکتہ ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے موقع کو غنیمت سمجھکر ان سے یہ کہا کہ وہ ہر خیال اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کی ایک نمائندہ کانفرنس طلب کریں اور جہاں تک ممکن ہو معقول اور متفقہ مطالبات مسلمانان ہند کی طرف سے مرتب کرکے ان کی بنیاد پر کانگریس سے سمجھوتہ کی گفت و شنید کریں اور ان مطالبات کو ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی میں داخل کرائیں مگر انھوں نے مجھ سے کہا کہ ابھی اس قسم کی کانفرنس کا وقت نہیں آیا ہے اور جب وقت آئے گا تو میں ضرور ایسا ہی کرونگا بدقسمتی سے گذشتہ دو سال کے دوران میں مسٹر جناح نے بہت سے مخلص اور ذمہ دار مسلمانوں کی انتہائی سعی کے باوجود اس کو مناسب خیال نہیں کیا کہ وہ کسی دوسرے مختلف الخیال مسلمان سے خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کسی قسم کا مشورہ کریں یا اسے اپنے اعتماد کا اہل سمجھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے ان تمام مخلص مسلم کارکنوں کو جو ان کے ساتھ متفق الرائے نہیں ہیں۔ قطعاً نظر انداز کردیا ہے۔ اور نہ انھوں نے کبھی اس کی وضاحت کی ہے کہ مسلمانوں کے لئے تصفیہ حقوق کی کونسی تعمیری اسکیم سب سے بہتر ہے اور وہ کونسی ٹھوس شرائط ایسی ہیں جو انکو مطمئن کردینگی اور جن سے مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہوجائیں گے۔ اسلیئے ایک طویل و شدید انتظار کے بعد وہ تمام خیر خواہان اسلام اور آل انڈیا مسلم جماعتوں نے جن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا یہ کانفرنس طلب کی ہے اور اب آپ حضرات ہی کا یہ کام ہے کہ آپ فیصلہ کریں اور بتائیں کہ ملکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور مشترکہ مادر وطن کے باعزت فرزند ہونے کی حیثیت سے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانے کی غرض سے مسلمانان ہند کو کیا کرنا چاہیئے۔

کھدر سے نفرت کیوں؟

مجھے مجبوراً یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں تعلیمی دائرے کے اندر بالخصوص ابتدائی اور ثانوی تعلیم میں مسلمانوں نے خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کی ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی نقطۂ نظر سے ہم نے اپنے آپکو تباہ کرلیا ہے۔ اور ہماری قوم کی مالی حالت اسی سطح سے بہت زیادہ پست ہوگئی ہے جسپر ہم ایک نسل پہلے کھڑے ہوئے تھے بہت سی جائدادیں اور وسیع زمینداریاں جو کسی زمانہ میں ہماری مملوکہ تھیں۔ آج ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہیں۔ ہم ابھی تک اپنے افلاس کے اسباب معلوم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ان اسباب میں سب سے نمایاں سبب میری حقیر رائے میں یہ ہے کہ ہماری معاشرت کا معیار بہت بلند ہے اور ہم بہت زیادہ اسراف میں مبتلا ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہماری زندگی کا معیار ہندوستان کی ان دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت زیادہ بلند ہے جو ہم سے زیادہ متمول ہیں۔ اور جنہیں ملک کی تجارت کا بڑا حصہ ملا ہوا ہے۔ ہم میں بہت سے ایسے غریب ہیں جو کھدر سے صرف اس لئے نفرت کرتے ہیں کہ کانگریس نے اسے اختیار کرلیا ہے حالانکہ ان کی اقتصادی حالت انھیں ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک دن کے لئے بھی کھدر کے سوا کوئی کپڑا استعمال کریں۔

کانگریس کے فرضی مظالم کی داستان

بعض مسلم رہنماؤں نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہندوؤں کے خلاف نفرت و حقارت کے شعلے اس طرح بھڑکائے ہیں کہ محض معمولی واقعات کو جو روزانہ کی زندگی میں بہترین ماحول کے اندر بھی پیش آتے رہتے ہیں۔ مبالغہ کے ساتھ خوفناک بنا کر سات صوبوں میں کانگریس کے مظالم کی فرضی داستانیں وضع کرلی ہیں۔ اور انھیں شہرت دے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ قوم کی تمام تعمیری سرگرمیوں میں ہمارا حصہ صفر کی برابر ہے۔ اور ہم سب سے زیادہ نقصان برداشت کررہے ہیں۔ ذاکر حسین کمیٹی کی تعلیمی اسکیم کو ان ہی لوگوں نے رد کردیا ہے جو سب سے زیادہ اس کے ضرورتمند ہیں۔ اور وجہ یہ قرار دی ہے کہ اس میں مذہبی تعلیم کا بندوبست نہیں ہے۔ حالانکہ اس اسکیم کے اندر عملاً یہ صورت رکھی گئی ہے۔ کہ ہر شخص اپنی مذہبی تعلیم کے لئے خود آزاد رہے۔ اور اس میں حکومت دخل نہ دے ہم "ہندوستانی" کے متعلق نہایت زور و شور کی بحثیں سنتے رہے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں جہاں اردو بولی نہیں جاتی ہندی کے الفاظ کا غلبہ ہے۔ بعض رجحانات مسلمہ طور پر تکلیف دہ اور پریشان کن ہیں۔ مگر ان کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ آپس میں فساد انگیز جھگڑے شروع کردیئے جائیں۔ ہم نے دیہاتی اصلاح کے کام میں محض اس لئے حصہ نہیں لیا ہے۔ کہ اس سے کانگریس کا پرسٹیج بڑھے گا۔ جسکا مقابلہ کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔ مکمل نشہ بندی کی تجویز محدود قبول میں بھی ہمیں گوارا نہیں ہے۔ کیونکہ مسلم لیگ کے ایک بہت بڑے لیڈر کے قول کے مطابق یہ تجویز ابھی قبل از وقت ہے اور ملک کے اقتصادی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ

یہ صحیح ہے اور بہت سے مسلمان فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں کانگریس کی لیت و لعل والی پالیسی سے پریشان ہوئے ہیں۔ اور اس اہم اور مشکل ترین مسئلہ کو پوری توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ ہاتھ میں لینے سے کانگریس کے سربرآوردہ رہنماؤں کی پہلو تہی نے بے اطمینانی پیدا کردی ہے۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے اور دونوں قوموں کو ایک مشترک سطح پر لانے کے لئے سنجیدگی اور اخلاص مندی کے ساتھ مسلسل کوششیں کی گئی ہیں۔ جنکی نظیر پہلے کبھی نہیں ملتی اس مقصد کے لئے ان اصحاب نے مسٹر جناح سے براہ راست مراسلت بھی کی ہے۔ اور خود ان ہی کی شرائط پر ان سے خود جاکر ملے بھی ہیں۔ اگر مسٹر جناح نے ان پر خلوص اقدامات کا جواب صحیح اسپرٹ میں دیا ہوتا تو آج سے بہت قبل ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے دوش بدوش منزل آزادی کی طرف گامزن ہوچکے ہوتے اور مکمل درجہ نوآبادیات کی آج ہم سے بہت قریب تر ہوتا اور اس کی حیثیت محض ایک آرزو کی نہ ہوتی جس کی تکمیل کے لئے مستقبل کا کوئی زمانہ متعین ہی نہیں ہے۔

ہندوؤں کے ساتھ باعزت سمجھوتہ

اب سوال یہ ہے کہ آیا ہم ہندوؤں کے ساتھ اپنے اختلافات کو باعزت طریقہ پر ختم کرنے کے لئے اس سنہرے موقع سے اٹھانا چاہتے ہیں۔ جبکہ خوش قسمتی سے کانگریس کو ہندوؤں کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ اور گاندھی جی جو عملاً کانگریس کے ڈکٹیٹر ہیں اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کا تہیہ کرچکے ہیں۔ یا ہم نئے فریب لفظی اور خیالی خوش نما جلوؤں کے طلسم میں مبتلا ہوکر نہ صرف اپنے ملک کی ترقی کو روکنا بلکہ خود اپنے آپ کو انتہائی نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ ہم آئندہ نسلوں کو یہ کہنے کا موقع دینا نہیں چاہتے کہ "اگر ہمارے آباؤاجداد نے غیر دانشمندی سے کام نہ لیا ہوتا تو آج سے بہت قبل ہندوستان آزاد ہوگیا ہوتا اور ہندوستانی مسلمانوں کو آزاد ہندوستان میں باوقار جگہ حاصل ہوتی"

عالمگیر حالات

مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں دنیا کے اندر زبردست انقلابات برپا ہونے والے ہیں جن سے ہندوستان بھی ضرور متاثر ہوگا۔ ہم کل ہندوستان ایک جامد ملک نہیں رہے گا۔ وہ اپنی محکومیت پر قانع نہیں رہ سکتا۔ کیا مسلمانوں کو آنے والے انقلاب میں اپنا واجب حصہ نہیں لینا چاہئے؟ کیا ان کے لئے یہ طرز عمل باعزت ہوگا کہ وہ اس وقت تو کچھ نہ کریں اور جب دوسرے جنگ لڑکر فتحیاب ہوجائیں تو وہ مال غنیمت میں برابر کا حصہ بٹانے کے لئے مستعد ہوں؟ مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس

اپنے بچوں کو صحت کا یہ پہلا اصول سکھائیے

اینڈریوز لیور سالٹ

آپ کے جسم کو اندر سے صاف کرکے خون کو ٹھنڈا صاف اور جلد کو صاف کردیتا ہے اور معدہ و جگر کی شکایات اور قبض کو دور کردیتا ہے

اس کی عادت نہیں پڑتی اور بچوں و بوڑھوں کو یکساں مفید ہے اور موافق آتا ہے

ہر بچہ کو یہ سکھانا چاہیئے کہ جسم کے اندر کی صفائی بہت ضروری ہے اور اسی سے صحت حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر آپ بچوں کو "اینڈریوز لیور سالٹ" استعمال کرانا شروع کردیں تو بچے خود بخود یہ سبق جلد سیکھ جائیں گے۔

"اینڈریوز لیور سالٹ"

بچوں کے لئے بہترین چیز ہے یہ آہستہ آہستہ آنتوں کو صاف کرکے قبض کو دور کردیتا ہے معدہ کو آرام دیتا ہے جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ اور خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے۔

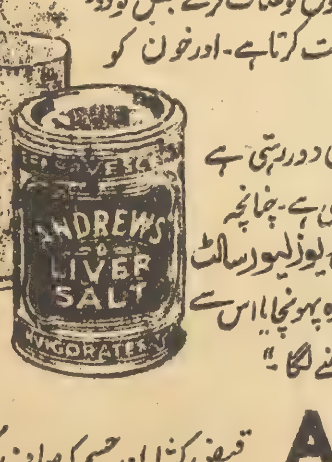

باقاعدہ ایک گلاس استعمال کرنے سے بیماری دور رہتی ہے تروتازگی حاصل ہوتی ہے اور جسم کو طاقت پہونچتی ہے۔ چنانچہ "ایک ماں لکھتی ہے کہ میں نے اپنے بچہ کو اینڈریوز لیور سالٹ نہایت اطمینان کے ساتھ دیا اُس سے بہت فائدہ پہونچا اس سے بچوں کے جگر درست ہوگئے اور انکا وزن بڑھنے لگا"

ANDREWS
LIVER SALT

قبض کشا اور جسم کو صاف کرنیوالا جسم کے اندرونی حصہ کو صاف رکھتا ہے

"اینڈریوز لیور سالٹ"

زور دے مسلمانان ہند کے جائز حقوق و مطالبات منضبط کرنے کے لئے ایک مشترکہ فارمولا تلاش کریگی ۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک لائحہ عمل بھی تیار کریگی ۔ جس کے ماتحت وہ اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے اپنی عظیم الشان قومی خصوصیات کے لائق قربانیاں پیش کر سکیں ۔

ہندوستان کی تقسیم

میں صرف ایک بات اور کہونگا ۔ اور اس کے بعد ختم کر دونگا ۔ ہندوستان کو ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا میں تقسیم کرنے یا جداگانہ ہندو اور مسلم ریاستیں قایم کرنے کی تمام گفتگو نہ صرف نامعقول بلکہ ناقابل عمل ہے کیونکہ ان اسکیموں یا سے کوئی اسکیم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ اور یہ کروڑوں مسلمان اور ہندو دور دراز کے حکمتوں کی حقیقت نہیں ہیگی ۔ پیدا کرنا چاہتی ہے سوائے پانی کے بلبلوں کے اور کیا ہو سکتی ہے ۔ میرے حقیر رائے میں ہندو اور مسلمانوں کو ہمیشہ ہندوستان میں ساتھ رہنا ہے ۔ اور ایک ایسی نئی تہذیب کے بنانے میں اپنا اپنا بہترین حصہ ادا کرنا ہے جو ترقی کریگی اور پھلے پھولے گی ۔ اور شاید ایک دن تمام دنیا کی رہنمائی کریگی ۔

سویڈن کی غیر جانبداری برقرار رکھی جائے روس کا مطالبہ

لنڈن ۲۹ اپریل ۔ اخبار ٹیلیگراف کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بہت جلد ہی تمام محاذوں پر لڑائی بہت زور و شور کے ساتھ چھڑنے والی ہے جس میں وہ ملک بھی شریک ہوں گے ۔ جو اب تک لڑائی سے الگ ہیں ۔ فرانسیسی اور انگریز افسروں کا خیال ہے کہ اس لڑائی میں نازی اپنی جان کی بازی لگا دیں گے ۔ نازی افسروں کا خیال ہے کہ وہ لڑائی میں موسم گرما سے پہلے فتح حاصل کر لیں گے ۔

برلن ریڈیو کے اعلان کیا ہے کہ فون لینڈ کی بحری بیڑے نے ساحل استونیا کے قریب ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اسلئے جرمن جہازوں کو وہاں داخل نہیں ہونا چاہیئے ۔

خبر ملی ہے کہ حکومت روس نے حکومت جرمنی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں سویڈن کی غیر جانبداری برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا ہے ۔ اسی قسم کا مطالبہ اتحادیوں سے کیا گیا ہے ۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی

شرارت پسندوں کو ملک بدر کیا جائیگا

رنگون ۔ ۱ اپریل ۔ سرکاری حلقوں میں

ظاہر کیا جا رہا ہے کہ حکومت برما فرقہ وارانہ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے مضبوط پالیسی اختیار کرنے کا مصمم ارادہ کر چکی ہے ۔ بیان کیا جا رہا ہے ۔ حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کے سوال پر حکومت غور کر رہی ہے اگر شرارت پسند اور فسادپسند لوگوں کے خلاف کافی شہادت مل گئی تو حکومت کو انھیں ملک بدر کرنے میں بھی کوئی تامل نہیں ہوگا ۔

سی ۔ پی میں اپنی حکومت بنائینگے

ناگپور ۲۸ اپریل مسٹر ٹی جے کیدار ممبر سی پی اسمبلی نے گورنر سی ۔ پی سے درخواست کی ہے کہ سی پی اسمبلی کی مخالف پارٹی کے لیڈروں کو طلب کرکے انھیں ایک مضبوط حکومت بنانے کا موقعہ دیا جائے ۔ قبل اس کے کہ زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۸ مئی سے سی پی کی گورنری راج میں ایک سال کی توسیع کرنے ، ان کی رائے میں اس بات کے لئے کافی وجوہات موجود ہیں کہ مخالف پارٹی ایک مضبوط حکومت بنا کر چلا سکے گی ۔

تحقیقات کا بائیکاٹ

لکھنؤ ۲۴ اپریل ۔ اہل شیعہ کی ایک اہم جماعت تنظیم کے سکریٹری نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں شیعوں سے اپیل کی ہے کہ کل شیعہ سنی فساد کے سلسلہ میں جو تحقیقات شروع ہونے والی ہے اس میں کوئی حصہ نہ لیا جائے ۔

حکومت نظام کا بیان

حیدرآباد (دکن) ۲۳ اپریل ۔ حکومت نظام نے بیدر کے حادثہ کے متعلق ایک سرکاری بیان شایع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ حقیقت حکومت کے علم میں لائی گئی ہے کہ بیدر کے افسوسناک حادثہ سے سیاسی مقاصد کے لئے ناجائز طور پر فائدہ اٹھایا جا رہا ہے ۔ بیان میں مزید لکھا ہے کہ " حادثہ کے سلسلہ میں تمام مقدمات جوڈیشل عدالت کے سامنے پیش ہیں ۔ اسی لئے حکومت نے اس حادثہ کے بارے میں کوئی بیان شایع نہیں کیا ۔

بہرحال حکومت یہ بتلا سکتی ہے کہ اس حادثہ میں جو کچھ نقصان ہوا ہے ۔ اس کے بارے میں باہر کے چند اخباروں میں بہت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے ۔

جموں کانفرنس میں چیرمین کی تقریر

جموں ۲۳ اپریل مسٹر جناح اور انکی مسلم لیگ نے ہندوستان کو فرقہ وارانہ خطوں میں تقسیم کرنے کی مجنونانہ تصویریں پیش کی ہیں ۔ پاکستانی اسکیم کے ساتھ کچھ اور بھی اسکیمیں پیدا ہو گئی ہیں لیکن جن لوگوں نے یہ اسکیمیں پیش کی ہیں انھوں نے مسلمانوں کی بڑی بدخدمتی کی ہے کیونکہ انکا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ کے لئے محکوم رہیں ۔ اگر یہ اسکیمیں تقویت اختیار کر گئیں تو تو نیا ایسا ہوگا یہ ہیں وہ الفاظ جو چودھری غلام عباس نے استقبالیہ کمیٹی جموں پولیٹیکل کانفرنس نے فرمائے ۔

بحر روم کا راستہ چھوڑ دیا

مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے اخباروں کے مخالفانہ رویہ اور ذمہ دار اطالوی مدبروں اور افسروں کی تحریروں اور تقریروں کے جنگجویانہ لب لہجہ کو دیکھکر برطانی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بحیرہ روم میں برطانی مفاد کی حفاظت کے لئے ضروری بندشیں کی جائیں اور جب تک صورت حالات درست نہیں ہوتی ، مشرق جانے کے لئے بحیرہ روم کا راستہ چھوڑ دیا جائے ۔ اب ہندوستان چین اور جاپان کو برطانی جہاز افریقہ کے گرد گھوم کر کیپ (جنوبی افریقہ کے جنوب میں بندرگاہ ہے) کے راستہ آیا جایا کریں گے ۔ بحر روم کے راستہ سے یہ راستہ سیکڑوں میل لمبا ہے اسلئے جہازوں کی آمد و رفت میں زیادہ وقت لگا کریگا ۔ مگر آسٹریلیا سے آنے جانے والے جہازوں کے لئے تھوڑا ہی فرق پڑے گا ۔ برطانیہ کو امید ہے

افسانہ

ماں کا گناہ

از جناب میر اصغر علی صاحب حبّ امی !
گذشتہ سے پیوستہ

اس نے میری بات سُن لی ہوگی ۔ ورنہ میں نے اس سے سوال نہیں کیا تھا ۔ وہ میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں کاغذ کی ایک تھیلی تھی ۔ اور تھیلی کے باہر آٹے کے ذرات نظر آ رہے تھے ۔ اس نے تھیلی میری طرف بڑھا دی اور کہنے لگا ۔ " دن بھر سے بچہ بھوکا ہے ۔ یہ لے آٹا روٹی بنا کر اسے جلدی کھلا " ۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے ۔ ہاتھ بے حس و حرکت ہو گئے ۔ لیکن وہ بھی دیئے نہیں مانتا ۔ میں پس و پیش میں تھی کہ اتنے میں عیدو پھر رونے لگا ۔ " ماں روٹی نہیں تو پانی " ۔ اب میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا ۔ اس کے ہاتھ سے تھیلی لے لی اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا میں نے آگ پکڑ لی ۔

اسی طرح دن کٹ رہے تھے ۔ ایک ۔ دو ۔ تین چار ..... اسی طرح ہر روز بھیک مانگنے کے لئے نکلنے لگی ۔ اپنی ضرورت پوری ہوتے ہی گھر لوٹ آتی ۔ ضرورت سے زیادہ پانے کی چاہ نہیں تھی ۔

اس روز چھپٹا ہونے سے کچھ پہلے ہی ایک بازار کے کونے میں کھڑی تھی ۔ وہ عید کی شام تھی ۔ چاروں طرف بچے رنگیں پوشاکوں سے سج سجا کر ہاتھوں میں کھلونے اور مٹھائیاں لئے خوش خوش آ جا رہے تھے ۔ اور ادھر میرا یہ ننھا روٹی کے ایک ٹکڑے کے لئے بلبلا رہا تھا ہائے میرا بچہ ! دنیا میں اتنی ماؤں کے ہوتے ہوئے میری ہی کوکھ میں کیوں آیا کسی اور گھر میں جنم لیتا تو ایک چیتھڑے اور روٹی کے ٹکڑے کے لئے کیوں ترستا ؟ اپنی اپنی قسمت !

یکایک عیدو مچل گیا " ماں ہمیں کھلونا " سامنے سے جو بچے گزر رہے تھے ۔ ان کے ہاتھ میں عیدو نے کھلونے دیکھے ۔ اب کھلونا کہاں سے لاؤں ؟ بھیک مانگ کر پانچ چھ پیسے ملے تھے ۔ ان سے پیٹ بھرنے کی چیزیں لے گا یا کھلونے لیکر توڑ پھوڑ پھینکے گا ۔ میں نے اسے طرح طرح سے بہلانے کی کوشش کی " وہ ہوا ہے کھلونا نہیں " ۔ لیکن وہ کب ماننے لگا ۔ اپنی ضد پہ اڑ گیا ۔ ہاں ایک حقیر کھلونے کے لئے ۔

بازار کی چوڑی سڑک روشنی سے جگمگا رہی تھی ۔ معلوم ہوتا تھا کہ چاند سورج ستارے سب زمین پر اتر آئے ہیں ۔ سجی سجائی دوکانوں میں کھلونوں کے انبار لگے ہوئے تھے ۔

آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ غریب کے بچے کھلونوں کی چاہ کیوں ؟ جانتی ہوں یہ چاہ اس کے لئے مناسب نہیں ۔ پر وہ جو یہ بات نہیں سمجھتا ۔ آپ لوگ کہیں گے اس نے کھلونے کے لئے ضد کی لیکن کیا اس کی ہر ضد پوری کرنی چاہیئے ۔

آپ لوگوں کو کسی چیز کی کمی نہیں ۔ خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے ۔ آپ ہزاروں تفریحوں میں کتنے ہی پیسے بہا دیتے ہیں ۔ آپ سرکار یہ دکھ نہیں سمجھ سکیں گے ۔ پھر یہ بچہ بھی کیوں مانے وہ تو سمجھتا ہے کہ روٹی کے ٹکڑے کی طرح کھلونا بھی ایک ضرورت کی چیز ہے ۔ اسی میں اس کی خوشی ہے ۔ سکھ ہے ، راحت ہے ۔ کھلونا نہ پانے پر وہ رو رو کر جان ہی دیدیگا ۔

وہی پانچ چھ پیسے لیکر میں ایک کھلونے کی دوکان کے سامنے آئی ۔ میرے تو آنکھیں چکا چوندہ ہو گئیں ۔ اور عیدو کی خوشی کا کوئی

اس نے ایکدم ہاتھ بڑھا کر ایک کھلونا اٹھا لیا دوکاندار نے کڑک کر کہا " ارے عورت اپنا بچہ سنبھال " ۔

میں نے کہا " میں یہ کھلونا خرید دوں گی بابو " ، چاروں طرف سے قہقہہ کی آواز میرے کان میں پڑی ۔ میں نے پھر کہا " لو یہ پیسے " اور میں نے دوکاندار کے ہاتھ میں چھ پیسے دھر دیئے اس نے بگڑ کر کہا مذاق کرنے کے لئے تجھے کوئی اور جگہ نہ ملی ۔ کھلونا واپس کر ۔ لونڈے کے ہاتھ میں گندا ہو جائے گا " ۔

" کتنی قیمت ہے اس کی بابو " میں نے عاجزی سے پوچھا ۔ اس نے کڑک کر جواب دیا " چار آنے " ستی ہے چار آنے ؟

میں عیدو کے ہاتھ سے کھلونا لینے لگی ۔ مگر اس نے بھی دونوں ہاتھوں سے اسے جکڑ لیا ۔ کسی طرح بھی چھوڑنے پر راضی نہ ہوا ۔ میں نے اسے کتنا سمجھایا " اچھے بیٹا ، دیدے وہ خراب ہے میں اس سے اچھا کھلونا لے دونگی " ۔

پر وہ ایک نہیں سنتا تھا ۔ ایک ہٹ ماننا تھا بس رونے لگا ۔ میں نے دوکاندار کی منت و سماجت کی " تمہارے پیروں پڑتی ہوں ۔ آج جیسے تہوار کے دن سمجھ لو کہ کسی کو بھیک دے دی " ۔

لیکن بابو کا دل ذرا بھی نرم نہ ہوا ۔ اس نے بڑی بری طرح ڈانٹ کر جواب دیا " یہاں خیرات کرنے کے لئے ہی تو بیٹھا ہوں نا کہ کھلونا جلدی دے رنڈی حرامزادی کہیں کی " اس کے بعد بابو نے مجھے ایسی سنگین گالی دی کہ جسے شاید بازار کی بیٹھنے والی بھی برداشت نہ کر سکے

اب میں نے سوچا کہ کیا کیا جائے ؟ چار آنے اتنے تو پیسے کبھی آنکھوں سے دیکھنے کی بھی امید نہیں اور عیدو تو کسی طرح بھی باز نہ آئے گا ۔ زندگی بھر میرا من نے کبھی ایسی ضد نہیں کی تھی ہائے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے لال کو میں ایک معمولی سا کھلونا بھی نہیں دے سکتی ۔

میں نے پھر سمجھانا شروع کیا " بیٹا کھلونا رکھدے " ۔ ماں کہکر اس نے میری چھاتی میں منھ چھپا لیا اور دونوں ہاتھوں سے کھلونے کو اور زیادہ کس کر پکڑ لیا ۔

اس کے اس بے چین کر دینے والے لہجے میں " ماں " سن کر میرا تو دل پھٹ گیا ۔ کاش آپ لوگ اس کا وہ " ماں " کہنا سنتے ۔ ایسا جی میں آیا کہ وہیں گر کر مر جاؤں ۔ یا زمین پھٹ پڑے اور میں اس میں سما جاؤں ۔ آہ میرا بچہ ۔ میرا عیدو ۔ میرے جگر کے ٹکڑے آج تو نے کیسی دلخراش آواز میں " ماں " کہا ۔

میرا سر چکرا رہا تھا مجھے کچھ بھی ہوش نہ تھا اور میں کچھ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ۔ عیدو میری گود میں تھا اور کھلونا عیدو کے ہاتھ میں تیزی کے ساتھ وہاں سے بھاگی ۔

مگر کتنی دور جا سکتی تھی اسی وقت چور ، چور پکڑو ، پکڑو " کا شور اٹھا ۔ چاروں طرف سے آدمیوں نے مجھے گھیر لیا اور پھر ؟ اُف ، کتنی بے دردی سے سب نے ملکر مجھے مارا ۔ میرے عیدو کو بھی انھوں نے نہیں چھوڑا ۔ ہاں سرکار وہ لوگ ایسے سنگدل تھے ۔ یہ دیکھئے اس بچہ کا منھ اب تک سوجا ہوا ہے ۔ سینے میں کتنی چوٹیں آئی ہیں اور یہ دیکھئے ۔ میری پیٹھ جوتوں کی مار سے لہولہان ہو رہی ہے " ؟

ہاں سرکار مجسٹریٹ صاحب میں چور ہوں

اب آپ جو سزا دینا چاہیں دیں ۔ میں حاضر ہوں مجھے جیل بھیج دیجئے ۔ مجھے انکار نہیں لیکن ایک التجا ہے ۔ میرے بچے کے ہاتھ سے کھلونا مت چھینئے اسے اسی کے پاس رہنے دیجئے ۔ اسی کے لئے میں نے اتنی دکھ سہا ۔ سرکار آپ کے پیروں پڑتی ہوں ۔ میری صرف اتنی درخواست مان لیجئے ۔ خدا آپ کا بھلا کریگا ۔ مائی باپ !

یو ۔ پی کی لیگ کونسل

لکھنؤ ۲۹ اپریل ۔ کل چودھری خلیق الزماں کی صدارت میں یو پی مسلم لیگ کی اسمبلی پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں طے کیا گیا کہ چودھری خلیق الزماں ، مسٹر ظہیر الحسن لاری مسٹر بشیر حسین قدوائی نواب اسمٰعیل خاں ، مسٹر عزیز احمد خاں اور ایوان بالا کے ایک اور ممبر پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن گورنر سے ملاقات کرکے یہ مطالبہ کرنے کہ یوپی اسمبلی کے قرضے کے قانون کا جو بل پاس کیا تھا اسے ایکٹ کی صورت میں جلد از جلد نافذ کیا جائے اور وقف ایکٹ کو بھی فوراً عملی شکل دی جائے ۔

اتوار کو محمود آباد ہاؤس میں زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل خاں یو پی مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ہوا مفتی فخر الاسلام اور سید اعزاز رسول لیگ کے جائنٹ سکریٹری چنے گئے ۔

غیر سرکاری رزولیوشن میں مسٹر ظہیر الحسن لاری کے رزولیوشن نے سب سے زیادہ وقت لیا ۔ رزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ورکنگ کمیٹی کو آئین تیار کرنے کا جو اختیار دیا ہے اس کے پیش نظر آئینی اور دوسرے تحفظات سیاسی ، شہری مذہبی اور دوسرے حقوق کی حفاظت کے بارے میں یو پی کے مسلمانوں کے مطالبات مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے ۔ رزولیوشن کی تحریک کرتے ہوئے مسٹر لاری نے کہا کہ آئندہ آئین تین اصولوں پر مبنی ہوگا ۔

آزاد مسلم ریاستوں کا قیام ان ریاستوں میں ہندوؤں کا تحفظ اور جن ریاستوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں مسلمانوں کی حفاظت کئی مقرروں نے رزولیوشن کی تائید کی لیکن خلیق الزماں وغیرہ نے اس بناء پر مخالفت کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پاس کی ہوئی ہندوستان کی تقسیم کی جو تجویز مسلمانوں کے سامنے ہے ۔ اس رزولیوشن کے پاس ہو جانے سے اس میں رکاوٹ پیدا ہوگی ۔ ہاؤس نے رزولیوشن مسترد کر دیا ایک دوسرے رزولیوشن میں حکومت سے درخواست کی گئی کہ قانون قرضہ نافذ کیا جائے ۔

وزیر اعظموں کی کانفرنس بلانے کی تجویز

کالی کٹ ۳۰ اپریل ۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی صدارت میں مالابار ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا اجلاس ہوا جسمیں ایک رزولیوشن پاس کرکے خود مختار مسلم ریاستیں بنانے کے متعلق لیگ کے لاہور کے فیصلے کی تصدیق کی گئی اور ظاہر کیا گیا کہ اقلیتوں کے لئے قانونًا ضمانتیں رکھنی چاہیئے ۔

مسٹر فضل الحق صدر کانفرنس نے اپنی افتتاحی تقریر میں تجویز کیا کہ ہندو مسلمانوں کے اختلافات کو حل کرنے کے لئے موجودہ اور گذشتہ وزیر اعظموں کی ایک کانفرنس بلائی جائے ۔ یہ کانفرنس کانگریس اور مسلم لیگ کی مختلف تجویزوں مثلاً کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی اور تقسیم کی اسکیم کی جانچ کریگی اور کسی نتیجہ پر پہنچے گی دہلی کی آزاد مسلم کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر فضل الحق نے کہا کہ جو لوگ یہ کانفرنس کر رہے ہیں وہ برساتی لیڈر ہیں ۔ انکی رائے صرف اپنی ذاتی ہے وہ مسلمانوں کی نمایندہ نہیں ہیں ۔

آپ نے کہا کہ میرا ہندوؤں کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے میرا جھگڑا تو کانگریس اور ہندو سبھا کے موجودہ لیڈروں سے ہے ۔ میں ہندوؤں کا دوست ہوں ۔ بنگال میں میں نے ہندوؤں کے مفاد کی تائید کرکے مسلمانوں کو نقصان پہونچایا ۔

جرمنی اٹلی کو لڑائی میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کا خیال ہے کہ اٹلی جلد ہی جرمنی کی طرف سے

ہولی

جسمیں تفریح کی روح بھری گئی ہے

کشش اور جاذبیت کی قوتیں سموئی گئی ہیں

جمعہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

شاندار دوسرا ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار

خورشید ستارہ
تارا بائی موتی لال
ایشور لال ڈیکشت
غوری لالہ یعقوب
کپور بھگوانداس مرزا مشرف

آنے والا تماشہ :- چنگاری

اٹلی پر روس کا الزام

ماسکو یکم مئی۔ ایک بیان میں روس کی حکومت نے اٹلی پر الزام لگایا ہے کہ بلقان میں اس کی سرگرمیاں تشویشناک شکل اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ اور وہ اس علاقہ میں اپنا اثر و دخل بڑھانے کے لیے لڑائی کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جنہیں خاموشی سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ ہٹلر کی کوششوں کے باوجود بلقان کے معاملہ میں روس و اٹلی کے درمیان کوئی مفاہمت قائم نہ ہو سکی اور یہ دونوں ملک ایک دوسرے کو بدستور رشک مخاصمت اور مخالفت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ناروک کا محاصرہ

سویڈن کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ناروک میں جرمنوں کو گھیرنے کے متعلق اتحادیوں کی اسکیم مکمل ہو گئی ہے۔ جرمن فوجیں ناروک کے اردگرد بلند مقامات سے ہٹ گئی ہیں۔ اور انہوں نے ساحل پر خندقیں کھود دی ہیں تاکہ اتحادی فوجوں کو وہاں نہ اترنے دیں۔ برطانی سمندری بیڑہ نے جرمنی کی بھاری توپوں کو خاموش کر دیا ہے

اسلامی دنیا کیسے آزاد ہوگی؟

مومن کانفرنس کے صدر استقبالیہ کی تقریر

پٹنہ ۲۵ اپریل۔ دنیائے اسلام کی آزادی کا دارومدار بہت بڑی حد تک ہمارے ملک کی آزادی پر ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر ظہیر الحسن ایڈوکیٹ چیرمین استقبالیہ نے پہلی بار صوبہ بہار مومن کانفرنس کے صدر اور ڈیلی گیٹوں کا استقبال کرتے ہوئے فرمائے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ مسلم لیگ نے ہندوستان کو تقسیم کرنے کی جو اسکیم پیش کی ہے وہ مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کے لئے مضرت ہے کیونکہ اس سے ہندوستانیوں کی غلامی کا جوا اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اسکیم خاص طور پر اسلام کے لئے مضرت رساں ہے۔ کیا تقسیم کا سوال مسلمانوں کو کسی طرح مفید ہے اگر یہ مفید ہوتا تو سب سے پہلے چینی مسلمان یہ تجویز پیش کرتے کیونکہ ۴۲ کروڑ کی آبادی میں صرف سات کروڑ ہیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس کے برعکس وہ مشترکہ دشمن کے مقابلہ میں دوش بدوش لڑے ہندوستان کے مسلمانوں کو ان سے سبق لینا چاہئے اور پاکستان کی قسم کی مجنونانہ اسکیموں کو ٹھکرا دینا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ پاکستان کا تخیل آ رہا ہے آپ ہندوستانی مسلمانوں کے ذہن میں منفور [illegible] ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پس پشت ایک طاقت کام کر رہی ہے۔ اور اس سے غیر مسلموں کے ذہن میں یہ خیال قائم کیا ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے بلکہ دفعہ اسکی نمائندہ حیثیت پر حرف گیری کی جا چکی ہے۔

آپ نے مومنوں کو اپنی جماعت کو مضبوط کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے مومن کانفرنس کے جھنڈے کے نیچے ہو جاؤ۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ اور غیر معینہ عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

خان بہادر اللہ بخش کا دہلی میں عظیم الشان استقبال

ایک میل سے زیادہ لمبا جلوس

کل جب آزاد مسلم کانفرنس کے صدر منتخب خان بہادر اللہ بخش کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا تو اس سے ۲۱-۱۹۲۰ء کے زمانہ خلافت کی یاد تازہ ہو گئی اور ہندوستان کی تمام مسلم جماعتیں سوائے مسٹر جناح کی لیگ کے اس میں شریک تھیں جلوس اپنی نوعیت کا واحد اور نرالا تھا۔ شہر کے بازار پھولوں جھنڈیوں اور دروازوں سے نہایت ہی خوبصورتی سے سجائے گئے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں عورتیں راستہ میں مکانوں کے چھجوں اور چھتوں پر جلوس کا نظارہ دیکھنے کے لئے کھڑی تھیں جس کا انتظام جمیعۃ العلماء ہند مجلس احرار اور کانفرنس بلانے والی دوسری جماعتوں نے کیا تھا۔ جلوس جمعہ کی نماز کے بعد ڈھائی بجے کے قریب شروع ہوا اور شدت کی گرمی کے باوجود انسانی سروں کا ایک سمندر ٹھاٹیں مار رہا تھا جو خان بہادر اللہ بخش کا خیر مقدم کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ایکہزار کے قریب سرخپوش احرار والنٹیر جلوس کے ہمراہ تھے۔ نئی مجلس احرار کی ریڈیو لاری بھی جلوس کے ہمراہ تھی۔

دہلی کی تمام مسلم آبادی جلوس کو دیکھنے کے لئے اُمنڈ پڑی تھی۔ حالانکہ مسلم لیگ کی طرف سے ایک اشتہار بھی شایع کیا گیا تھا کہ مسلمان اس جلوس میں شریک نہ ہوں کیونکہ یہ مسلم لیگ کا جلوس نہیں ہے۔ تمام راستہ "انقلاب زندہ باد" "ہندوستان آزاد" "پاکستان مردہ باد" اور "اللہ بخش زندہ باد" کے پرزور نعرے لگتے رہے۔ دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے احرار والنٹیروں سے ان کی لاٹھیاں لے لی گئیں۔ جلوس کے ہمراہ پولیس کا بھی وسیع انتظام تھا۔ جلوس شام کو پونے پانچ بجے کے قریب جامع مسجد میں جا کر ختم ہوا۔ جہاں ایک پبلک جلسہ میں خان بہادر اللہ بخش نے تقریر کی۔

سابق وزیر یوپی کی صدارت میں یہاں پولیٹکل کانفرنس ہوئی جس میں ریاست کشمیر میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ رزولیوشن لالہ ایشپال نے پیش کیا اور ڈاکٹر سیتہ پال ایم اے اور شریمتی سنتو دیوی ایم ایل اے نے اس کی تائید کی یہ کانفرنس جموں کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ہوئی تھی۔ اس میں ایک رزولیوشن یہ بھی پاس ہوا کہ ریاست میں مکمل نشہ بندی کا انتظام کیا جائے۔ انڈین نیشنل کانگریس کے مکمل آزادی اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے مطالبہ کی حمایت کی گئی۔ مسٹر عبدالقیوم ممبر مرکزی اسمبلی نے پاکستان اسکیم کی مخالفت کا رزولیوشن پیش کیا جسے منظور کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ ٹیکسوں میں کمی خرچہ حکومت میں کفایت ضروریات زندگی کی چیزوں کی مہنگی سے خاتمہ وغیرہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں پنجاب اور پنجابی ریاستوں کے بھی بہت سے ڈیلی گیٹ شریک تھے

ہندوستانی عیسائیوں کی ایسوسی ایشن

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ مسٹر ایس۔ سی۔ مکرجی پریزیڈنٹ انڈین کرسچین ایسوسی ایشن بنگال نے جنرل میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی عیسائیوں سے اپیل کی کہ ہندوستانی عیسائیوں کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے ہندوستان کے مختلف فرقوں کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع ہو جائے۔ ہم ہندو اور مسلمان دونوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان کے ساتھ دوستانہ طریقہ پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں و مسلمانوں کے درمیان اتحاد قایم کرانے کی کوشش کرے۔ وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جو انھوں نے دارالامرا میں کی۔ اختلاف کی تمام ذمہ داری کانگریس کے سر تھوپ دی ہے۔ یہ قطعی جائز نہیں ہے اس کے لئے ایک بہت بڑی حد تک برطانی پارلیمنٹ ذمہ دار ہے اور ہندوستانی عیسائیوں کی یہ تجویز ہے کہ وائسرائے کو ایک گول میز کانفرنس بلانا چاہئے جس میں ہندوؤں، مسلمانوں، عیسائیوں، دلتوں اور انڈین لبرل فیڈریشن کے نمائندے شریک ہوں اور اس کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

یگوسلاویہ کی تنبیہ

یگوسلاویہ میں جرمنی اور اٹلی کی فوجی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ حکومت نے جرمنی اٹلی اور ہنگری تینوں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ اس کے علاقہ میں جو دیشی جہاز اڑتے ہوئے دیکھے جائینگے انھیں توپوں سے گولے مار کر گرا دیا جائے گا۔ یوگوسلاویہ کے وزیر نے اعلان کیا ہے کہ انکا ملک لڑائی سے الگ رہنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

لندن یکم مئی۔ سویڈن نے مزید علاقہ غیر ملکیوں کے لئے ممنوع قرار دیدیئے ہیں۔

جائداد کی خریداری کا نادر موقع

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ایک قطعہ مکان پختہ و خام سہ منزلہ نمبری ۴۴/۱۱ واقع محلہ مصری بازار شہر کانپور لب سڑک ملکیت لالہ منالال ٹرسٹ کمپنی فروخت ہوگی۔ لہٰذا جو صاحب جائداد مذکورہ بالا خرید کرنا چاہیں وہ اپنی درخواست مع قیمت جائداد جس پر وہ خریدنے کو رضامند ہوں ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک حسب ذیل پتہ پر بھیجدیں۔

پتہ:- بابو کالکا پرشاد صاحب دھون کیر آف لالہ چھوٹے لال گیا پرشاد ٹرسٹ آفس گیا پرشاد اسٹیٹ مول گنج کانپور۔ ٹیلیفون نمبر ۲۲۹۱

بہار مومن کانفرنس

پٹنہ ۲۲ اپریل۔ بہار صوبہ مومن کانفرنس کے اجلاس سے مسلم لیگ کی پاکستانی اسکیم کی مذمت کا رزولیوشن پاس ہوا جس میں اس اسکیم کو ناقابل عمل مفاد وطن کے خلاف اور اسلامی اصولوں کے متضاد بتایا گیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی آبادی صدیوں سے ایک ساتھ رہتی چلی آئی ہے۔ اسے الگ نہیں کیا جا سکتا ہندوستان کے مختلف صوبوں کی جغرافیائی پوزیشن بھی اس اسکیم کی اجازت نہیں دیتی دونوں فرقوں میں بہت سی باتیں صدیوں ساتھ رہتے رہتے مشترک ہو گئی ہیں۔ اگر اس اسکیم کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو مومن اس کی مخالفت کریں گے۔ میٹنگ میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک مومن پارلیمنٹری بورڈ قایم کیا جائے جس کے ماتحت اسمبلیوں، کونسلوں، میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات لڑائے جائینگے۔ ایک رزولیوشن کی رو سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو مومنوں کی مجبوریوں کے متعلق تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کریگی۔ مومنوں کی ترقی کے متعلق اور بھی کئی رزولیوشن پاس ہوئے

جموں میں پولیٹیکل کانفرنس

جموں ۲۲ اپریل۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی

شاندار دوسرا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچر کا سنسنی خیز ڈرامہ

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

جادوئی کنگن

اداکار
مس سروجنی
" اندورانی
" علی
" وادیا
ماسٹر شیراز

جسمیں حیرت انگیز جادو کے کام دیکھ کر آپ دنگ رہجائینگے گانے اور ڈانس آپکو بے چین کر دیں گے

تشریف لا کر لطف اٹھائیے

آنیوالے تماشے :- ہمارا وطن گورکھ دھندا

شہر میں سنسنی پیدا کرنیوالا ڈرامہ دیکھنے والوں کو بے چین کرنے والا

جوبلی ٹاکیز کانپور میں ایک ساتھ دونوں میں گوونڈ ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو۔
مٹنی شو اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳½ دن سے۔

جے سوویش

خاص اداکاران
رادھا رانی
نبی جامن
عبدالخالق
مٹھو میاں
ایک کتا
ایک گھوڑا

وادیا مووی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

بھابی - آرہی ہے -

ایسٹ انڈین ریلوے
بندکی شہر اور لودی سکندر آباد میں ریلوے کے ٹکٹ گھر کھولدئے گئے

صرف تیسرے اور ڈیوڑھے درجوں کے ٹکٹوں کے لئے یکم مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے مندرجہ بالا ٹکٹ گھر کھول دئے گئے ہیں ان جگہوں سے مندرجہ ذیل ٹکٹ جاری کئے جا ئینگے

بندکی شہر سے کانپور سنٹرل اسٹیشن کے تمام اسٹیشنوں سے فتحپور (دونوں اسٹیشنیں شامل ہیں) تک کرایہ بندکی روڈ اسٹیشن سے ہی لگایا جائے گا۔

لودی سکندر آباد سے علیگڈھ سے دہلی (دونوں اسٹیشنیں شامل ہیں) سکشن کے تمام اسٹیشنوں کے لئے اور خورجہ شہر کرایہ دنکور اسٹیشن سے ہی لگایا جائے گا

ہفتہ کے کام کے دنوں میں ۹ بجے صبح سے ۶ بجے شام تک ٹکٹ گھر کھلے رہیں گے۔

بندکی شہر، لودی سکندر آباد بندکی روڈ اور دنکور اسٹیشنوں کا درمیانی سفر مسافروں کو بطور خود طے کرنا ہوگا۔

دیگر حالات مندرجہ بالا ٹکٹ گھروں سے یا ڈویزن سپرنٹنڈنٹ ای۔ آئی ریلوے الہ آباد سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

چیف کمرشیل منیجر

شاہجہانپور مسلم پولیٹکل کانفرنس

شاہجہانپور ۲۸ اپریل۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے شاہجہانپور مسلم پولیٹکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ بعض حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ مسلم لیگ صرف مسلمانوں کا لحاظ رکھتی ہے اور کسی فرقہ کی پرواہ نہیں کرتی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ ہندوؤں یا مسلمانوں کے مستقبل کا الگ الگ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

مسلمان اگرچہ مجموعی طور پر اقلیت میں ہیں لیکن انکی تعداد ۹ کروڑ ہے۔ یہ تعداد بہت سے دنیا میں بہت سے ملکوں کی آبادی سے زیادہ ہے۔ ہندوستان کے دوسرے فرقوں سے ان کا نظریہ مختلف ہے۔ لاہور میں مسلم لیگ نے ۹ کروڑ مسلمانوں کے لئے حق خود اختیاری سے زیادہ اور کچھ طلب نہیں کیا۔ جبکہ یہ بات شبہ سے بالا تر ہے کہ مسلم الگ ایک قوم ہیں۔

نواب زادہ نے آزاد مسلم کانفرنس دہلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کانگرسی مسلمان اس بات کے خلاف ہیں کہ مسلمانوں کی آزاد ریاستیں ہوں جہاں وہ اپنی روایتوں اور اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی ترقی کر سکیں۔ اگر ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کا خیال ہے تو پھر وہ کانگرس کو اس بات پر آمادہ کیوں نہیں کرتے کہ وہ ہندو مسلم مسئلہ کو حل کے لئے کوئی معقول تجویز رکھے۔ کانگرسی مسلمانوں کو کانگرس کی نیک نیتی کی کسوٹی مسلمانوں کے لئے اپنی تجویزوں کا پیش کرنا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ مسلمانوں کی منزل طے شدہ ہے کام بڑا ہے لیکن ہمارا عزم اس سے بھی بڑا ہے۔ انشا اللہ ہم برابر بڑھتے چلے جائیں گے حتی کہ منزل مقصود پر پہونچ جائیں گے۔

جرمنی کا نیا قدم

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ جرمنی دریائے ڈینوب کے ان حصوں میں جو یوگوسلاویہ اور رومانیہ سے ملتے ہیں جلدی توپوں سے مسلح کشتیاں بھیجنے کا حیلہ تراشنے والا ہے۔ ۱۷ اپریل کو اس کی کوشش بیکار چلی گئی کیونکہ ہنگری، یوگوسلاویہ، رومانیہ اور بلغاریہ نے یہ اعلان کر دیا کہ ہر ملک ڈینوب میں اپنے حصہ کی خود نگرانی کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اب جرمنی نے ہنگری کو اس بات کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار کر لیا ہے کہ ڈینوب میں جس جگہ آہنی پھاٹک لگے ہوئے ہیں۔ اس حصہ کی نگرانی ایسے بین الاقوامی دستہ کے سپرد کی جائے جس میں جرمنی بھی شامل ہو سکے گا۔ رومانیہ، یوگوسلاویہ نے یہ تجویز ٹھکرا دی ہے مگر بلغاریہ نے ابھی جواب نہیں دیا ہے۔

برطانی فوجیں سوئز میں

قاہرہ کی اطلاع ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جو برطانی فوج ہے اس میں کل اضافہ ہو گیا جبکہ نوآبادی رو ڈیشیا کی فوجوں کے کچھ دستے سوئز میں پہنچے۔ ان میں سے کچھ دستے انگلینڈ جائیں گے۔ باقی یہاں رہیں گے۔ اس نوآبادی نے آیندہ سال لڑائی کے اخراجات پر پندرہ لاکھ پونڈ صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے

برطانیہ کا اعلان

برطانیہ کے دفتر جنگ نے اعلان شایع کیا ہے کہ اتوار کو گڈبرانڈ ڈیل میں دشمن نے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی امداد سے زبردست حملہ کیا، تمام حملے پسپا کر دئے گئے دشمن کو زبردست نقصان پہونچا۔ اس کے تین ٹینک برباد ہو گئے۔ رات کے وقت ہماری فوجیں ڈومباس کی طرف پیچھے ہٹ گئیں ان پر اندلسنز اور مولڈے پر ہوائی حملے جاری رہے

آسٹریلیا کو جواب

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اٹلی کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا تھا جس میں اس کو برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم کرنے کا مشورہ دیا تھا آج روم ریڈیو نے اس کا جواب دے دیا ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ اٹلی لڑائی سے الگ نہیں ہے اٹلی بحر روم میں آزادی چاہتا ہے

جرمنی کو لوہے کی سپلائی بند

لندن ۳۰ اپریل۔ ناروے اور سویڈن سے جرمنی میں لوہا آنا بند ہو گیا ہے۔ جس سے جرمنی کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ لڑائی چھڑنے سے پہلے جرمنی کو ناروے سویڈن برطانیہ اور فرانس سے لوہے کی سپلائی ہوتی تھی۔ لیکن اب ان میں سے کہیں سے بھی اسکو لوہا نہیں مل سکتا۔ پہلے اسکو ایک کروڑ ٹن لوہا سکنڈی نیویا سے ملتا تھا اور ۹۰ لاکھ ٹن اتحادی سپلائی کرتے تھے صرف ۳۰ لاکھ ٹن اور ذرایع سے سپلائی ہوتا ہے۔

بیروزگاری دور کرنیکی اسکیم

بھوپال ۳۰ اپریل۔ ریاست بھوپال نے درمیانہ درجہ کے بیروزگاروں کو کام مہیا کرنے کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ اس کا تجربہ کرنے کے لئے اس نے ۱۶ آدمیوں کو کھیتی باڑی پر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کو کچھ زمین دی جائے گی جس میں کھیتی کریں گے بیلوں کی جوڑی دی جائے گی۔ اور ضروری سامان بھی دیا جائے گا۔ ان کے لئے نمونہ کے مکانات بھی بنوائے جائینگے پہلے سال گذارہ کا الاؤنس بھی ملے گا۔

امریکہ نئے تجارتی معاہدہ کریگا

لندن ۳۰ اپریل۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ مختلف ملکوں سے نئے تجارتی معاہدے کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس نے جو تجارتی معاہدے کئے ہیں۔ وہ بہت پرانے ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ نے چند ملکوں سے بات چیت بھی شروع کر دی ہے۔

یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کا اعلان

لندن ۲۹ اپریل۔ بلغاریہ کے اخبار "زدنیس" نے لکھا ہے کہ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ اپنی غیر جانبداری کی حفاظت کریں گے۔ دنیا کو بلغاریہ اور یوگوسلاویہ کے باشندوں کے دلیرانہ اسپرٹ کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ قومیں اپنی غیر جانبداری یا آزادی پر حملہ کو ہرگز برداشت نہیں کرینگی وہ برلن ماسکو لندن یا پیرس کے دباؤ میں آئیں گی۔

ڈینوب میں جرمنی جہاز

لندن یکم مئی۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ لندن میں معتبر ذرایع سے خبر ملی ہے کہ جرمنی کے مسلح تجارتی جہاز اپنی شکل بدلکر زیریں ڈینوب میں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ جہاز رسٹ چنگ میں لنگر انداز ہیں۔ لندن میں اس کے بارے میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ جرمنی نے ڈینوب کے کمیشن پر رعب بٹھانے کے لئے ایسا کیا ہے۔

بلقان کی یکجہتی

صوفیہ یکم مئی۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم نے ایک بیان دیا ہے جس میں بلقانی قوموں کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بلغاریہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنا چاہتا جس سے کسی بلقانی ملک کو نقصان پہونچے۔

بخارسٹ سے خبر ملی ہے کہ پریس نے بلغاریہ کے وزیر اعظم کے اس بیان کا استقبال کیا ہے کہ اگر ہمارے کسی پڑوسی کو لڑائی کا خطرہ ہوا تو ہم ایسا کوئی کام نہیں کرینگے جس سے سیاسی صورت حالات اور نازک ہو جائے۔ اسکو بلقانی اتحاد کی جانب ایک زبردست قدم خیال کیا جا رہا ہے۔

سائینور ڈلیو کی دھمکی

روم ۴ مئی۔ برطانیہ نے بحیرہ روم کا راستہ چھوڑ دینے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس پر اٹلی کے اخباروں نے تبصرہ نہیں کیا ہے مگر ایک ذمہ دار مدبر سائینور ڈلیو نے برطانی پیشقدمیوں پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک تقریر میں کہا کہ انگریزوں کو بحیرہ روم پر کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اور انہیں یہاں سے نکال دینا چاہئے۔ روم کے برطانی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ کے تازہ فیصلہ سے اٹلی اور برطانیہ کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اور لوگوں کا خیال ہے کہ چند دن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

سویڈن کے کنارے لڑائی

لندن ۴ مئی۔ اسٹاک ہام وائرلیس نے اطلاع دی ہے کہ سویڈن کے کنارے سمندری لڑائی بڑے زور و شور سے ہو رہی ہے۔ گوتھن برگ سے اسکیگرک تک توپوں کے گولوں کے دھماکے سنائی دے رہے ہیں۔ بہت سے جہاز لڑتے ہوئے دیکھے گئے۔ شمالی لائن ہال جانے والے جہازوں پر گولے برسائے گئے۔ ہوائی جہاز بھی لڑائی میں شریک ہیں۔ کل رات قلعہ سے توپوں کے چلنے کی آواز سنی گئی اور ایک جلتا ہوا جہاز دیکھا گیا۔ خیال ہے کہ یہ جہاز ڈوب گیا۔

اٹلی کی کیبنٹ کا اجلاس

کل صبح اٹلی کی کیبنٹ کا اجلاس ہوا۔ سائینور مسولینی نے صدارت فرمائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ کوئی بیان نہیں دیا گیا۔ اشارہ کیا گیا ہے کہ کیبنٹ میں چند عام انتظامی معاملات پر غور کیا گیا اور لڑائی کے منافع پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔

برطانی سفیر کی ملاقات

برطانی وزیر متعینہ روم نے اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ چیانو سے ملاقات کی۔ جو تقریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ امریکہ کے سفیر نے سائینور مسولینی سے ملاقات کی

لڑائی کی تیاریاں

لڑائی میں چند اور قانون بنائے گئے جو اٹلی کی لڑائی کی تیاریوں کو اور آگے بڑھاتی ہیں۔ ایک قانون کے ذریعہ اٹلی کے رسل و رسائل پر کنٹرول کو جنگی پیمانہ پر کر دیا گیا ہے۔ اس میں ٹیلیگراف ریڈیو اور ٹیلیفون کا کنٹرول بھی شامل ہے۔

اٹلی کے اخبار

حکومت برطانیہ نے اپنے جہازوں کو بحیرہ روم کا راستہ چھوڑنے کی جو ہدایت کی ہے اسکو اٹلی کے اخباروں نے بڑی اہمیت دی ہے۔ اسپر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

رومانیہ نے تجویز ٹھکرادی

بلگریڈ یکم مئی۔ بلگریڈ میں اعلان کیا گیا ہے کہ رومانیہ اور یوگوسلاویہ نے ہنگری کی یہ تجویز ٹھکرا دی ہے کہ ڈینوب میں ۵ ہمیل تک پولیس کا انتظام کیا جائے۔

ضرورت ہے

لیبر کمشنر کے دفتر میں مندرجہ ذیل جگہوں کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں درخواست دینے والوں کی سکونت یوپی، رام پور، بنارس، ٹہری، اور گڈھوال اسٹیٹ میں سے کسی جگہ کی ہونی چاہئے، یہ جگہیں ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء تک کے لئے عارضی یعنی غیر مستقل ہیں لیکن ان کے آیندہ بھی قایم رہنے کی امید کی جاتی ہے۔

جگہ	قابلیت
۱۔ اسٹینوگرافر۔ تنخواہ ۷۵۔۵۔۹۰۔۵۔۱۳۰ روپیہ	بی کام ہونا چاہئے۔ شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ بھی جانتا ہو، نوٹ لیکر یا مضمون بنا کر خطوط لکھنے کی لیاقت ہو۔
۲۔ تین کلرکوں کی۔ تنخواہ ۴۵۔۵۔۵۵ روپیہ	کسی منظور شدہ (RECOGNISED) یونیورسٹی کی ڈگری حاصل ہو دفتر کے کاموں کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
۳۔ لیبر ویلفیر کلرک۔ تنخواہ ۳۵۔۲½۔۴۴ روپیہ	ہائی اسکول کا امتحان پاس ہو یا کمرشیل ڈپلومہ حاصل ہو ٹائپ رائٹنگ جاننے والے یا دفتر کے کام کا عملی تجربہ رکھنے والیکو ترجیح دی جائے گی
۴۔ ہیلتھ وزیٹرس (نرس) تنخواہ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار۔ چھ مہینہ کے بعد اگر کام ٹھیک ہوگا تو ۳۵ روپیہ ماہوار کر دئے جائیں گے اور دو سال ٹھیک کام کرنے کے بعد ۴۰ روپیہ ماہوار ملیگا	تعلیم یافتہ نرس (NURSE) ہونی چاہئے۔ بچہ جنانے کا خاص تجربہ درکار ہے عام بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر پروپیگنڈے کا کام کرنا پڑے گا۔

درخواست دینے والے کی عمر بجز ۴ نمبر والی جگہ کے یکم مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔

نمبر ۴ والی جگہ کے لئے زائد سے زائد عمر ۴۲ سال کی ہونی چاہئے۔

تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک آجانا چاہئیں۔

دستخط صدیق حسن ——— لیبر کمشنر
یونائیٹڈ پراونسیس کان پور

کہاں ہے منزل تیری؟ ← کیا آپ اس کا جواب دے سکتے ہیں
تشریف لاکر امپریل ٹاکیز اور سنٹرل ٹاکیز میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیے

امپیریل ٹاکیز کانپور میں — ایکساتھ دونوں میں — سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

جمعہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

کہاں ہے منزل تیری

واڈیا مووی ٹون کا حیرت انگیز ڈرامہ

خاص اداکار

الہ دیوی رادھارانی ہریش چندر اور شاہ نواز وغیرہ کی لاجواب اداکاری دلکش گانے عمدہ سین سینریاں دیکھنے کے قابل ہیں۔

روزانہ
سات بجے شام اور دس بجے رات کو۔ مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے۔

آنیوالے تماشا
سنت تلسی داس
زندگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
ناظر باغ گھسیانہ کی زمین کی فروخت

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۴ و ۵ واقعہ بی بلاک ناظر باغ گھسیانہ بتاریخ ۱۰ مئی سنہ ۴۰ء بروز جمعہ بوقت ۱۰½ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہوں گے۔ نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

سول نافرمانی کی اسکیم میں خود تیار کرلوں گا!
مہاتما جی کا اعلان!

بمبئی ۲۰ اپریل۔ اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت کے لئے مہاتما گاندھی نے جو خاص مضمون لکھا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مصلحتاً اس بار کوئی حیرت انگیز یا نیا رزولیوشن پاس نہیں کیا۔ کیونکہ اس کے سامنے کوئی پروگرام نہیں تھا۔ سول نافرمانی کا پروگرام مجھے تیار کرنا ہے لیکن مجوزہ تحریک کے متعلق بہت سے مسائل پر کمیٹی میں بحث ہوئی۔ جو کچھ میں نے مزید تشریح کے ساتھ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے کہا اسے میں یہاں اختصار سے لکھ دینا چاہتا ہوں۔

ملک میں جو لاقانونی کی کیفیت ہے اس کے پیش نظر سول نافرمانی بھی آسانی سے لاقانونی میں تبدیل ہو جائے گی۔ تاوقتیکہ وہ اس نوعیت سے مختلف نہ ہوں جو آجکل نظر آرہی ہے۔ خاکساروں کی تحریک مسلمہ طور پر اور کھلم کھلا تشددانہ ہے۔ گیا اور کیول کے درمیان جن کسانوں نے چلتی گاڑی روک لی انھوں نے بھی عدم تشدد کے بھیس میں تشدد کیا۔ اسنا کے تخیل کے اعتبار سے تو انہوں نے دوہرا جرم کیا۔ کیونکہ وہ کانگریسین خیال کئے جاتے ہیں گاڑی کا روک لینا بلاشبہ سول نافرمانی ہے اور جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے یہ مسلمہ بات ہے کہ کانگریسین مجموعی یا انفرادی طور پر بغیر میری منظوری کے ستیاگرہ نہیں کر سکتے ہیں۔ میں یہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ پروفیسر رنگا کی نافرمانی سول نافرمانی نہ تھی ان کے دوستوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی نکتہ چینی واپس لے لوں میں تو مسٹر رنگا سے دیرینہ دوست ہونے کا دعویدار ہوں۔ ہم میں تو اس زمانہ سے دوستی ہے

کہ پروفیسر رنگا کو اس زمانہ میں جانتے بھی نہیں تھے۔ اور ایسے قریبی دوست ہونے کی وجہ سے ہی میں نے کھلے لفظوں میں ان کے رویہ کی مذمت کی۔ مجھے یقین ہے کہ انھیں میرے متعلق غلط فہمی نہ ہو گی۔ بہرحال جب پروفیسر رنگا جیسا پڑھا لکھا آدمی ڈسپلن کی خلاف ورزی دیدہ دانستہ طور پر کرے تو یہ میرے لئے جلد بازی کے خلاف ایک تنبیہ ہے۔

سول نافرمانی اگر واقعی سول ہے تو مخالف کو بھی وہ سول ہی نظر آنی چاہئیے اسے یہ محسوس ہونا چاہئیے کہ یہ مخالفت کسی نقصان پہونچانے کے لئے نہیں کی جا رہی ہے۔ اس وقت تو ایک اوسط انگریز یہ خیال کرتا ہے کہ اصلاحاً ایک پردہ ہے مسلم لیگی یہ خیال کرتے ہیں کہ سول نافرمانی انگریزوں کے مقابلہ میں زیادہ تر ان کے خلاف ہے جہاں تک میرا تعلق ہے میں پورے زور کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے انگریزوں کو پریشانی میں ڈالنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ ان کے لئے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ میں سول نافرمانی کے ذریعہ کانگریس سے جو عمل کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت کو وہ اخلاقی مدد نہ دی جائے جو کانگریس سے مل سکتی ہے جہاں تک ہندوستان کے وسائل اور وہاں کے فوجی طاقت حاصل کرنے کا تعلق ہے کیونکہ اس چھوٹے سے کھنڈ پر اسے پورا کنٹرول حاصل ہے۔

اور اگر سول نافرمانی کے ذریعہ کانگریس انگریزوں

عظیم الشان نیلام
زمین امپرومنٹ ٹرسٹ

حسب الحکم جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس زمین کے نیلام کا آپ صاحبان بہت عرصہ سے انتظار کر رہے تھے وہی نہایت بیش قیمتی زمین یعنی

پلاٹ زمین

جو کہ شہر کانپور میں نہایت بیش قیمتی اور بالکل محفوظ مقام پر ٹھنڈی سڑک اور رینا گنج کے درمیان ۶۰ فیٹ چوڑی نئی سڑک پر پانچ گھر بیرہانہ اسکیم بلاک (ا، دسی) میں واقع ہیں اور جن پر اب ٹرسٹ خاص ریبٹ اور بھی دیگر رعایتیں دی جائیں گی بروز سنیچر بتاریخ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو خاص موقع پلاٹ ہذا پر نیلام کئے جائیں گے۔

پی اسٹاین وال اینڈ کمپنی ٹرسٹ آکشنرس کانپور

اگر آپ

بہترین سے بہترین عطریات عرقیات روغنیات اور تمباکو خوردنی مشکی زعفرانی ہر قسم دانہ پتی قوام گولیاں نقرئی و طلائی وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں

شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر پوسٹ بکس نمبر ۱۴ شہر قنوج

اٹلی اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا دوست ہے

برلن ۲۹ اپریل۔ جرمنوں کو جرمنی حکومت کی طرف سے یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ اٹلی اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیگا اور یہ کہ جسطرح انگریزوں کو بحر بالٹک میں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح بحر روم میں بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ ہر ہٹلر اور سائنیور مسولینی کے درمیان دوستی دونوں قوموں کی باہمی دوستی کی بہترین یقین دہانی ہے۔

کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تو مسلم لیگیوں کو پریشان کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور یہ بات تو میں کانگریس کی جانب سے اس سے بھی زیادہ یقین سے کہہ سکتا ہوں جتنا کہ میں برطانیہ کے بارے میں کہہ سکتا ہوں بشبہ کی رفتار اور زبردست بدگمانی ایک طرف اور کانگریس کے اندر اور باہر انتشار دوسری طرف ہوتے ہوئے مجھے سول نافرمانی شروع کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنے کی ضرورت ہے۔

جہاں تک میں دیکھتا ہوں موجودہ حالات میں عام سول نافرمانی انتہائی ناممکن ہے انفرادی سول نافرمانی یا بڑے پیمانہ کی سول نافرمانی کے درمیان انتخاب کرنا ہے بہت محدود ہو یا صرف مجھ تک محدود رہے ہر صورت میں کانگریس کی پوری امداد ہونی چاہئیے۔ کروڑوں لوگوں نے ہمیشہ اپنے موثر تعاون سے امداد دی اگرچہ وہ کانگریس کے ممبر نہیں ہیں۔

میں ان کالموں میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ تمام کانگریسی اور دوسرے کروڑوں آدمی جو سب سے زیادہ موثر تعاون کر سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ سول نافرمانی کے طریقہ عمل میں مداخلت نہ کریں چرخہ کاتیں اور تمام کپڑوں کے استعمال کو چھوڑ کر کھادی پہنیں اگر انھوں نے ایسا کیا تو میں سمجھونگا کہ انھوں نے چھوت چھات کو ختم کر دیا اور بالا انتہا رنگ ونسل اور مذہب سب کی طرف سے ان کے برادرانہ جذبات ہیں جو لوگ ایسا کرینگے ان کا درجہ سول نافرمانی کرنے والوں کے ہی برابر ہوگا

مردم شماری کی سیاسی اہمیت

نینی تال ۲۵ اپریل۔ اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نینی تال مردم شماری کے متعلق چند فرقہ وارانہ انجمنوں کی طرف سے کچھ درخواستیں ملی ہیں جس میں انھوں نے صحیح اعداد شمار درج کرانے کے لئے افسران مردم شماری سے تعاون کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

آنے والی مردم شماری کی سیاسی اہمیت کو تمام فرقہ وارانہ جماعتیں تسلیم کرتی ہیں۔ لیکن چھوٹے فرقوں کو اس کے متعلق بہت تشویش ہے مثلاً اس صوبے کے عیسائیوں اور سکھوں کو خاص تشویش ہے ان کی یہ تجویز ہے کہ محکمہ مردم شماری کے مجوزہ کردہ فارموں کو وہ چھپوالیں اور انکو بھر کر بھیجدیں یا وہ اپنے فرقہ کی مردم شماری کے فارم سپرنٹنڈنٹ محکمہ مردم شماری کے پاس بھیجدیں اور پھر ان کا سرکاری اعداد شمار سے مقابلہ کر لیا جائے۔

ہندوستان ہمارا مشترکہ وطن ہے

کراچی ۲۵ اپریل۔ ہم خواہ کسی عقیدے طبقے یا فرقے سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں یہ چیز ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئیے۔ کہ ہندوستان ہمارا مشترکہ وطن ہے ہم میں سے ہر ایک کو یہیں رہنا ہے اور یہیں مرنا ہے۔ ہم سب کے لئے یہی بہتر ہے کہ مستقل لڑائی جھگڑوں کے بجائے دائمی امن و سکون کے ساتھ رہیں"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو سر غلام حسین ہدایت اللہ نے آل انڈیا نیشنلسٹ کانفرنس کے نام ایک پیغام میں لکھے ہیں

بہار پراونشل مومن کانفرنس

پٹنہ (ایڈیٹر ڈاک) یہ کتنا کفر ہے کہ اسلام خطرہ میں ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کی علیحدگی کے لئے پاکستان تجویز کیا جا رہا ہے۔ تخلیہ کی تلاش میں زندگی کی لڑائی سے بھاگنا اسلام کی شکست ہے۔ یہ ایک سرمایہ داری حالت کا نمونہ ہے" ان الفاظ میں مسٹر عبدالقیوم انصاری نے مسلم لیگ کی پاکستانی اسکیم کی مذمت کی جبکہ آپ نے بہار پراونشل مومن کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کانفرنس میں تمام صوبہ سے مومن ایک بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

صدر موصوف نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کو دو ٹکڑوں میں بانٹنے کی اسکیم بالکل لغو اور ناقابل عمل اور اسلام کے صحیح مفہوم کے خلاف ہے آپ نے مزید فرمایا کہ جو ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے وہ غدار ہے۔

رنگون کا فساد

رنگون ۲۳ اپریل۔ رنگون کے ہندو مسلم فساد میں اب تک ۱۴ آدمی ہلاک اور ۱۳۹ زخمی ہو چکے ہیں پولیس نے آج صبح وسیع پیمانہ پر تلاشیاں لیں اور تین سو آدمی گرفتار کر لئے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
اطلاع

بورڈ نے فہرست تشخیص ٹیکس دو سالہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء و ۴۲-۱۹۴۱ء پاس کر دی ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈ آفس میں کل ضلع کی اور بقیہ ہر ایک تحصیل میں بحصیل مویشی خانہ پر آویزاں ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ بغرض اطلاع پبلک ٹیکس دہندگان مشتہر کیا جاتا ہے کہ فہرست تشخیص ٹیکس دو سالہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء ۴۲-۱۹۴۱ء مندرجہ ذیل مقامات پر آویزاں رہے گی۔

لہذا جن لوگوں کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو وہ اپنی عذر داری تاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک اسسٹنٹ افسر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس بھیجدیں اس کے بعد کوئی درخواست قابل سماعت نہ ہوگی۔

(۱) صدر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ آفس کانپور میں کل ضلع کی فہرست آویزاں ہوگی۔

(2) پرگنہ بلہور	مویشی خانہ بلہور	شیوراجپور
(3) پرگنہ اکبرپور	,, اکبرپور	شیولی
(4) پرگنہ ڈیراپور	,, ڈیرہ پور	جھنجھک
(5) پرگنہ گھاٹم پور	,, گھاٹم پور	بیتارہ
(6) پرگنہ کانپور	,, بٹھور	نرول
(7) پرگنہ بکھراباں	,, بکھراباں	گوریکرن

سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

چند نئی کتابیں

مضامین محمد علی حصہ اول و دوم کچھ دن ہوئے مکتبہ جامعہ نے مضامین محمد علی کا حصہ اول شایع کیا تھا۔ اس مجموعے میں آپ بیتی، مسائل ملی، مسلمان اور قومیت، مسلمان اور کانگریس، مسلم یونیورسٹی۔ جامعہ ملیہ وغیرہ وغیرہ پر مولانا محمد علی مرحوم کے بصیرت افروز مضامین تھے۔ اب مولانا کے مضامین کا یہ دوسرا حصہ شایع ہوا ہے۔

اس حصہ کو بھی جناب پروفیسر محمد سرور صاحب بی۔ اے (آنرز) جامعہ فاضل مصر نے مرتب فرمایا ہے۔ یہ مجموعہ اس ہنگامہ خیز دور کی پوری تاریخ ہے جو سنہ ۱۸۵۷ء سے شروع ہو کر سنہ ۱۹۴۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ سر سید نے کانگریس کی مخالفت کس بنا پر کی؟ وہ مسلمانوں کو تمام تحریکوں سے الگ رکھنے پر کیوں مصر تھے؟ اسلامی سیاست کا یہ مسلک آخر کار کیا رنگ لایا؟ مسلم لیگ کا قیام کیسے اور کہاں عمل میں آیا؟ لیگ انگریزوں کی دوستی سے ہٹ کر کیوں کانگریس سے ہمنوا ہونے پر مجبور ہوئی؟ پھر کس طرح دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں۔ قیمت مجلد اول ۲ دوم ۲

جوہر اقبال علامہ اقبال بحیثیت ایک شاعر نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں مشہور تھے چنانچہ ان کے باکمال شاعر ہونے کا یہ ایک اور نیا ثبوت ہے کہ ان کی اکثر نظموں کا ترجمہ دنیا کی بہت سی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ جوہر اقبال علامہ اقبال کی زندہ جاوید اور بے مثال شخصیت کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب ہے۔ اس میں ہندوستان کے چوٹی کے ارباب علم و فضل ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سید عابد حسین، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، مولانا سید سلیمان ندوی، مہاتما گاندھی، پروفیسر مجیب، پروفیسر رشید احمد صدیقی اور خواجہ غلام السیدین کے مضامین اور پیغامات جمع ہیں۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا ایڈیشن چند ماہ میں ختم ہو گیا اور اب یہ دوسرا ایڈیشن ارباب علم کی خدمت میں پہلے سے زیادہ خوشنما طریقے سے حاضر ہے۔ قیمت مجلد ۸

تاریخ مسلم لیگ از مظہر انصاری بی اے (آنرز) اردو زبان میں اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے مسلم لیگ، اور مسلمانوں کی پوری سیاسی تاریخ۔ اس کتاب میں مسلم لیگ کے قیام کے وقت سے موجودہ دور تک کے مکمل سیاسی حالات درج ہیں۔ تمام بڑی بڑی شخصیتوں اور ان کے اہم اور تاریخی کارناموں کا حال ہے۔ زبان سلیس اور شگفتہ، کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ کپڑے کی خوشنما اور مضبوط جلد قیمت مجلد ۶

صدر مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ۔ (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی نمبر ۳۔

ایجنسیاں کتاب خانہ عابد شاپ حیدر آباد دکن (۲) اقبال بک ڈپو سبزی باغ پٹنہ۔

سرحد بک ایجنسی، بازار قصہ خوانی پشاور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ ا ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

بیوفا محبوبہ سے

ازجناب اُمید رضوی بریلوی

مایوس التفات جو فرما رہی ہو تم
کیوں اعتبار شوق کو ٹھکرا رہی ہو تم

محسوس کر رہا ہوں میں رگ رگ میں ارتعاش
ہستی پہ میری ناز سے یوں چھا رہی ہو تم

آنکھوں میں ہے نمی سی بعنوانِ انفعال
شاید وفا پہ تبصرہ فرما رہی ہو تم

میرے لئے تباہیاں اب وجہ ناز ہیں
میری تباہیوں پہ جو پچھتا رہی ہو تم

یہ مستیٔ شباب یہ رنگینیٔ جمال
فردوس کی بہاروں کو شرما رہی ہو تم

پھر دل ہے اور مرکز اُمید و آرزو
بے اختیار پھر مجھے یاد آرہی ہو تم

تم کو خدائے عشق سمجھتا رہا ہوں میں
میرے نیاز شوق کا کعبہ رہی ہو تم

وہ راز جو امانت حسُن لطیف ہے
نظروں کی جنبشوں سے وہ سمجھا رہی ہو تم

میں اور بھول جاؤں تمھیں جانِ آرزو
تسکین دے کے کیوں مجھے بہلا رہی ہو تم

حیران انتخاب ہے اب چشم انتخاب
جلوہ ہر ایک رنگ میں دکھلا رہی ہو تم

نظریں ہیں پھر پیام محبت لئے ہوئے
بھولے ہوئے فسانہ کو دہرا رہی ہو تم

اب کیوں ملال ہے مرے حال تباہ کا
اپنے کئے پہ کس لئے پچھتا رہی ہو تم

تم اور پاس عہدِ وفا جانتا ہوں میں
دے کر فریب کیوں مجھے بہلا رہی ہو تم

دنیائے اسلام

تُرکی کا اعلانِ جنگ عالم اسلام کیطرفسے اعلانِ جنگ ہوگا

انقرہ ۳۰ر اپریل ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو نے ایک بار پھر نہایت زور دار الفاظ میں ڈکٹیٹری حکومتوں کو انتباہ کیا ہے کہ بلقانی ریاستوں کے بحبی اندرونی معاملات میں مداخلت کی کوشش یا ان کے حصے بخرے کرنے کی سازش کا انجام یہ ہوگا کہ ترکی کو بھی اعلان جنگ کرنا پڑے گا۔

موصوف نے غیر ملکی اخبارات کے نمایندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان اتحاد کی تجدید کے سلسلہ میں بلقانی ریاستوں کے حصہ بخرے کرنا قرار پایا ہے مگر ان ڈکٹیٹری حکومتوں کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ ترکی معاہدہ بلقان کا حصہ دار ہے ہم اپنی آزادی اور خودمختاری اور خودمختاری کی حفاظت کے ساتھ رومانیہ یوگوسلافیہ اور یونان وغیرہ کے تحفظ کے بھی پابند ہیں اور اس کے ساتھ ہی معاہدہ انقرہ کے رو سے برطانیہ اور فرانس کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا بھی ہمیں پورا پورا احساس ہے جنھیں پورا کرنے میں ہم کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

ان ڈکٹیٹری حکومتوں کو یہ حقیقت بھی فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ ترکی کا اعلان جنگ دنیائے اسلام کا اعلان جنگ ہوگا کیونکہ معاہدہ سعد آباد کے رو سے ایران، افغانستان، اور عراق، بھی ترکی کے شریک کار ہونگے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی ایک کے خلاف جارحانہ اقدام کی صورت میں باقی اسلامی حکومتیں اس کی امداد اور اعانت کریں گی۔

عرب لیڈر کا بیان!

نیویارک ۲۸ر اپریل تمام عرب اقوام اور حکومتوں کی یہ پختہ رائے ہے کہ اگر اس جنگ میں جرمنی کامیاب رہا تو ان کی آزادی اور خودمختاری سب سلب ہو جائے گی جو انھیں جان سے زیادہ عزیز ہے اور جس کے حصول کیلئے انھوں نے سابقہ جنگ میں ترکوں سے بگاڑ پیدا کیا تھا

یہ بیان نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے یروشلم سے بھیجا ہے اس نے مشرق قریب اور ممالک عرب کا دورہ کیا سرکردہ عرب لیڈروں اور حکمرانوں سے ملاقاتیں کیں اور سب کو مذکورہ بالا خیال پر متفق پایا اس سلسلہ میں اس نے عرب لیڈروں سے بھی ملاقات کی جو اپنی سابقہ تحریکوں کے باعث جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور انھوں نے بھی یہی کہا کہ اس وقت برطانیہ اور فرانس کو پریشان کرنا گویا نازیوں کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے، جو ہر طرح کی آزادی کے دشمن ہیں۔

اور اپنے سوا کسی اور کو آزاد اور خودمختار زندہ بھی نہیں دیکھنا چاہتے ایک عرب لیڈر نے کہا، نازیوں نے یورپ کی اقوام آسٹرین پول چیک اور دل آویزیوں سے جو سلوک روا رکھا وہ دنیا کے سامنے ہے ایشیا کی اور خصوصاً ساری نسل کی اقوام ان سے کیونکر بہتر سلوک کی امید رکھ سکتی ہیں جنھیں جرمنی ہمیشہ خارج از انسانیت سمجھتے رہے ہیں، نمایندہ نیویارک ٹائمز مزید لکھتا ہے کہ یہی خیال اور عقیدہ عرب کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں پایا جاتا ہے اور اسی کے زیر اثر عرب اقوام اتفاق رائے سے اتحادیوں کی امداد اور اعانت پر کمربستہ ہیں۔

ترکی میں سامان جنگ پہونچ رہا ہے

انقرہ ۳۰ر اپریل جرمنی اور اٹلی کے محوری اتحاد کی تجدید سے ترکی میں مدافعت کی تدابیر اختیار کرنے کی رفتار بہت زیادہ تیز ہوگئی ہے سرکاری حلقوں میں اگرچہ شرق قریب میں جنگ کا امکان غیر اغلب قرار دیا جاتا ہے مگر وزارت خارجہ کے ایک سرکردہ رکن کے بیان کے مطابق تدبر اور فراست کا تقاضا یہی ہے کہ ہر صورت حالات کے لئے تیاری مکمل رہے۔

فرانس، اور برطانیہ، سے آلات حرب اور دیگر ضروری سامان جنگ جس رفتار سے ترکی میں پہونچ رہا ہے اس پر اظہار اطمینان کیا جاتا ہے حکومت کے ایک سرکردہ رکن نے ایک موقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے باوجود تجارتی معاہدوں کو فرانس اور برطانیہ کا پورا کرنا ان کی فوجی قوت کی برتری کی دلیل ہے۔

روس اور اٹلی سے ترکی کے تعلقات میں کوئی نئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی گذشتہ اکتوبر میں جب سراج اوغلو وزیر خارجہ ماسکو سے واپس آئے تھے، روسی اور ترکی تعلقات کی جو حالت پہلے تھی وہی اب بھی ہے۔

ایک خبر یہ مشہور کی گئی تھی کہ اٹلی نے ترکی کو روس کے خلاف جنگ کی صورت میں اپنی امداد کی پیش کش کی تھی، ترکی کے سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید کی جاتی ہے اور اسے نازی پروپیگنڈے کا نمونہ قرار دیا جاتا ہے جس کا مقصد ایک طرف روس کو دھمکانا اور دوسری طرف دنیائے اسلام کی ہمدردی حاصل کرنا تھا، سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ترکی کو روس کی طرف سے فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے اور اگر کبھی اٹلی نے کسی موقعہ پر اپنی امداد پیش کی، تو پھر ترکی اپنی شرائط پر یہ امداد قبول کریگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زمانہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۱۱ر مئی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۹

ناکامیابی کی پوری کہانی

مسٹر چیمبرلین کی تقریر

۷ر مئی کو مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے ناروے سے فوجیں واپس ہٹانے کے جواز میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی کہ یہ ہمارا اتنا ہی بڑا کارنامہ تھا جتنا کہ اسوقت ہوا تھا جبکہ ناروے کو ہماری امداد کی ضرورت پڑی تھی۔

دوران تقریر میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ فوج کے ذمہ داروں کی رائے یہ تھی کہ اس موقع پر بحث نہ کی جائے۔ مسٹر چیمبرلین نے اس امر کو تسلیم کیا کہ نالطے سے فوجیں واپس ہٹنے سے دنیا کو صدمہ ہوا ہے اور برطانوی حکومت کا وقار بھی ایک درجہ گر گیا ہے تاہم دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس سے جنگ کی رفتار پر کوئی نمایاں اثر پڑا یا نہیں۔ وزیر اعظم نے اس حقیقت کو بھی تسلیم کیا کہ جرمن فوجوں کی پیشقدمی کو روکنے کے متعلق بعض تخمینے غلط لگائے گئے۔ کچھ تو یہ کہ جرمنی نے پہلے ہی سے اچھے موقع حاصل کرلئے تھے۔ اور کچھ یہ کہ اتحادی بہت کم بندرگاہیں اپنے استعمال میں لاسکے۔ کیونکہ وہ ناروے کی غیر جانبداری کے حق کو نظرانداز کرنے کو تیار نہ تھے یہی وجہ تھی کہ جرمنی کے بندش کو ڈھیلا کرنا ناممکن ہوگیا۔ چھوٹی سی جنگی کیبنٹ مقرر کرنے کے عام مطالبہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ موجودہ کیبنٹ کا سوئی تجربہ کار اس قسم کی مجلس کی تائید نہیں کرسکتا۔ آپ نے اعلان کیا کہ آیندہ سے مسٹر چرچل پر روزمرہ کی جنگی کارروائیوں کی نگرانی کرنے کا خاص ذمہ داری ہوگی۔ اسٹاف کمیٹی کے اعلیٰ افسروں کی رہنمائی کرنے اور انھیں ہدایات دینے کا مسٹر چرچل کو اختیار دیا گیا ہے۔ ان نئے فرائض کی ادائیگی میں امداد دینے کے لئے مسٹر چرچل کو ایک ذاتی اسٹاف رکھنا پڑےگا۔ مسٹر چیمبرلین کے بعد مسٹر اٹیلی نے تقریر کی سب سے پہلے آپ نے فوجوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد مسٹر چیمبرلین اور مسٹر چرچل دونوں سابقہ بیانات میں ضرورت سے زیادہ امید سے کام لیتے رہے۔ آپ نے کہا کہ ہم جرمانہ ادا کررہے ہیں۔ کیونکہ بڑی بڑی توقعات باندھنے کے بعد قدرتًا ایسا ہی ہوا کرتی ہے۔ مسٹر اٹیلی نے جنگ کے بارے میں حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی

"جس قدر جلد ہوسکا ہم ناروے کو ہر ممکن امداد دینگے اسی کے ساتھ ہم اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرینگے کہ دوسرے بھی مورچے ایسے ہیں جن پر کسی وقت بھی جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں!"

یہ ہیں وہ الفاظ۔ جو مسٹر چیمبرلین نے ناروے کی جنگ کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمائے۔ اس بیان کا ساری دنیا میں بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جارہا تھا۔

ٹرانڈھیم سے فوجوں کی واپسی کی وجوہات کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ناروے کے کمانڈر انچیف نے اتحادیوں سے امداد کے لئے انتہائی ضروری اپیل کی تھی۔ اتحادیوں کو معلوم تھا کہ ہوائی اڈے ناکافی ہیں لیکن ان حالات میں ہم نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ اس خطرے سے گذرنا چاہیئے۔

آپ نے مزید کہا کہ حکومت کے اس فیصلہ پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔

اتحادیوں کے نقصانات کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ وہاں بہت بڑی فوج نہیں لڑرہی تھی۔ جرمنی کے جنگی جہازوں، ہوائی جہازوں، بار برداری اور آدمیوں کا کہیں زیادہ نقصان ہوا ہے

مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ناکامی کی تاریخ اور وجوہات کی جانچ کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور چند سوالات کا جواب دونگا۔ میں کسی چیز کو گھٹا کر بیان کرنا نہیں چاہتا۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ہمارے راستہ میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے اثر اور اہمیت کو مبالغہ کے ساتھ پیش نہیں کیا جائیگا جنوبی ناروے سے فوجوں کی واپسی کا گیلی پولی کی واپسی سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس جنگ میں کوئی بڑی فوج نہیں لڑرہی تھی۔ حقیقت میں وہاں ایک ڈویژن سے زیادہ فوج نہ تھی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی حقیقتًا نہ تو تعداد زیادہ ہے اور نہ ہی وہ قابل لحاظ ہے۔ اور نہ ہی ہمارا قیمتی ذخیرہ وہاں رہ گیا۔

مسٹر چیمبرلین نے پُرزور الفاظ میں اس امر کا اعادہ کیا کہ اگر ہمارا نقصان ہوا تو جرمنی کے جنگی جہازوں، ہوائی جہازوں۔ بار برداری اور آدمیوں کا کہیں زیادہ نقصان ہوا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ موقعہ پر ہمارا جو نقصان ہوا ہے۔ واقعات کو محض ان سے نہیں مانا جاسکتا۔ اس حقیقت کو ماننا پڑا ہے کہ ہمارے وقار کو بھی کچھ نقصان پہونچا ہے۔ جرمنی نے غلط واقعات کو کچھ ایسا رنگ دیدیا کہ وہ ہمارے دوستوں کی پست حوصلگی کا باعث بنا اور ہمارے دشمن کا لیس کائیں کررہے ہیں۔

میرے خیال میں بیرونی ملکوں میں اثر اور بھی زیادہ خطرناک پڑا ہوگا۔ اس مشکل زمانہ میں شروع سے آخر تک فرانس نے قابل تعریف باقاعدگی سے کام کیا اور اہل ملک کی طرح وہاں بھی مخالف اثر صرف یہ پڑا کہ فرانسیسی قوم کے ارادے اور مضبوط ہوگئے۔ ہمارے حلیف ٹرکی میں کوئی انتشار اور پریشانی نہیں ہے مصر برابر اپنے ڈیفنس کو مضبوط کررہا ہے۔ بحیرۂ روم میں ہم نے اپنے بیڑہ کو تقسیم کردیا۔ اس لئے مشرق قریب کی پوزیشن معمول پر آگئی۔ جیسا کہ آپ توقع کرینگے۔ سویڈن میں اثرات سب سے زیادہ تشویشناک پڑے ہیں۔ اور ان کی وجوہات کو میں خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔

سویڈن کے اخبارات میں جو بعض تبصرے ہوئے ہیں انکو پڑھ کر مجھے افسوس ہوا۔ اگرچہ سویڈن کا اظہار مایوسی قدرتی تھا لیکن اس سے سویڈن یا اتحادیوں کے کاز کو کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ اب ہمارے سامنے یہ سوال نہیں کہ دونوں طرف سے برابر کے الزامات لگائے جاسکتے ہیں۔

اور پیش نظر یہ ہے کہ آیندہ زیادہ مضبوط تدبیریں اختیار کی جائیں اور حکومت سویڈن اور وہاں کے باشندے غیر جانبداری کی پالیسی قایم رکھنے کا فیصلہ کرینگے تو مجھے یقین ہے کہ غیر جانبداری بالکل بے لوث ہوگی۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے حالات کے نتیجوں اور کیبنٹ کے فیصلوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے ناروک کو (جو بحر شمالی کا دروازہ ہے) فوجوں کو بھیجنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ میں نے اس پر کوئی نکتہ چینی ہوئی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں ہمارا فیصلہ عام منظوری سے ہوا تھا۔

لیکن یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ جب ہمیں مقامی طور پر دشمن کی ہوائی قوت کا علم تھا اور اس امر کا امکان تھا کہ اوسلو سے فوجی امداد آجائے گی۔ تو پھر ہم نے ٹرانڈھیم کو مہم کیوں بھیجی۔

میں یہ جھوٹا دعویٰ نہیں کرتا کہ پہلے چند دنوں میں ہم نے سب کو معلوم کرلیا تھا لیکن ہم نے یہ ضرور محسوس کیا تھا یہ مہم پر از خطر ہوگی۔ ہم نے یہ بھی محسوس کیا تھا کہ ٹرانڈھیم پر قبضہ کرنا اور اسے روکے رکھنا مشکل ہوگا۔ ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ٹرانڈھیم میں ہوائی اڈوں کی سہولتیں ناکافی ہوں گی۔ اور اسکی درستی کے بغیر ہمارے ہوائی جہاز کام نہیں کرسکیں گے۔

دوسری طرف ہمیں یہ بھی سوچنا تھا کہ اگر ہم نے مرکزی ناروے پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کی تو اس کا حکومت ناروے کی فوجوں اور نارویی قوم پر کیا اثر ہوگا۔

ہمارے پاس ناروے کے کمانڈر انچیف کی بار بار ضروری اپیلیں آئیں کہ ٹراونڈھیم پر حملہ کردیا جائے یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر ہم نے ٹراونڈھیم پر حملہ نہ کیا تو نارویی فوجیں مداخلت نہ کرسکینگی۔ اور سارا ملک جرمنی کے قبضہ میں آجائے گا۔ ان حالات میں ہم نے محسوس کیا کہ ان تمام مشکلات کے باوجود ان خطروں سے ہمیں گذرنا چاہیئے۔ اور اس بہادر قوم کی مدد کرنی چاہیئے۔ جو اپنی آزادی کو بچانے کی کوشش میں یہ بھی بھول گئی تھی کہ جرمن گولیوں کا کسطرح مقابلہ کیا جائے۔ کیا یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو اس کے علاوہ اور کچھ کرتا، میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہم اس پکار کا جواب نہ دیتے تو یہ اسباب کا جواز ہوجاتا تھا سکنڈینیویا میں صرف لوہے کی کمی کانوں پر ہماری نظریں ہیں۔ اور ہمیں چھوٹی قوموں کی آزادی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اور میں اس نکتہ پر بحث کرتا ہوں کہ ہمیں ٹرانڈھیم پر براہ راست حملہ کرنا چاہیئے تھا۔ یہ ایسا نکتہ ہے جس پر ماہرین اختلاف کرسکتے ہیں۔ اور کریں گے۔ اور وہ رائے ایسی ہوگی جس کا احترام کیا جائے گا کیونکہ فوجی کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے انفقطائی طور پر فیصلہ کیا جاسکا۔ یہ خیال متواتر ہمارے ذہن میں تھا۔ اور ایسی اسکیمیں موجود تھیں کہ نام سوزاد انڈلیسنں پر فوجی کارروائی کرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانڈھم پر براہ راست حملہ کیا جائے۔ یہ اسکیمیں تیار تھیں اور ان پر احتیاط کے ساتھ غور کیا گیا تھا لیکن یہ کارروائیاں کھٹائی میں پڑ گئیں۔ اور کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے مکمل تیاریوں کی ضرورت ہوئی مزید براں ایک مرتبہ ایسا معلوم ہوا کہ جو فوجیں کسی دوسری جگہ اتری تھیں صرف وہ ہی ٹرانڈھم کو فتح کرلیں گی۔ ہم نے یہ بھی فرض کیا کہ ریل اڑانے اوزاد سلو سے آنے والی سڑکوں پر رکاوٹیں پیدا کرنے سے جرمن فوجوں کے آنے میں دیر ہوگی۔

(باقی برصفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے)

آئینہ کان پور

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۴ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو کان پور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ بتایا گیا کہ گورنر صاحب نے یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈپرسڈ کلاس ایجوکیشن کمیٹی کے ممبران دستیاب ہونے پر ڈپرسڈ کلاس میں سے مقرر کئے جائیں اور وہ ممبران ان کمیٹیوں کے چیرمینی کے حقدار بھی ہوسکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مسٹر تلک چند کریل نے ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہا لیکن چیرمین صاحب نے اس کی اجازت نہیں دی۔

اس کے بعد گورنمنٹ کا وہ نوٹیفیکیشن پیش ہوا جس میں میونسپل ملازمان کو ۶۰ سال کے بعد کوئی توسیع نہ دیئے جانے کی ہدایت کی گئی تھی، اس نوٹیفیکیشن کے متعلق پنڈت سری رتن شوکل نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ اس نوٹیفیکیشن پر فی الحال کارروائی ملتوی رکھے، کیونکہ گذشتہ دفعہ گورنمنٹ نے اس پر کارروائی کرنا ملتوی کردیا تھا جو کہ آئندہ میونسپل انتخابات کے لئے تھا جس کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اور اس لئے فی الحال اس کو ملتوی رکھنے کی ضرورت ہے۔

بابو گوبر پرشاد کپور نے شوکل جی کے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ موجودہ ایگزیکٹو افسر صاحب کو گذشتہ سال ایک سال کی توسیع دی جا چکی ہے اور اب آپ کی عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہوچکی ہے اس لئے مزید مہلت دینے کے یہ معنی ہوں گے کہ پبلک فنڈ کو ہم برباد کررہے ہیں اس لئے گورنمنٹ نوٹیفیکیشن پر فورًا عمل درآمد کیا جائے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ سے کوئی درخواست نہ کی جائے۔

اس تقریر کے دوران میں کہا جاتا ہے کہ پنڈت برہمانند مصرا نے کئی بار آہستہ سے یہ کہا کہ مقرر بے پڑھا لکھا ہے جسکو مسٹر کپور نے سنا اور چیرمین صاحب کو اس طرف توجہ دلائی لیکن مصرا جی نے اس توجہ پر کچھ دھیان نہیں دیا اس پر کپور صاحب نے سخت اعتراض کیا اور مصرا جی کو "بے وقوف" کہا اس پر دونوں ممبران میں سخت کلامی ہوئی اور ہاتھا پائی کی دھمکی دی گئی اور چند سیکنڈ تک جلسہ کی کارروائی بھی رک گئی۔

اس حد تک نوبت پہونچ جانے کے بعد چیرمین صاحب نے اپنے پورے اثر سے کام لے کر دونوں کو خاموش کیا اور پنڈت برہمانند مصرا سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں چنانچہ مصرا جی نے اپنے الفاظ واپس لے لئے اس کے بعد بابو گوبر پرشاد کپور نے بھی اپنے الفاظ واپس لے لئے۔

اس طرح چیرمین صاحب کے دخل دینے کی وجہ سے تصفیہ رفع دفع ہوگیا، شوکل جی کے ریزولیوشن پر ووٹ لئے جانے پر ۲۰ ووٹ اور کپور کی تجویز پر ۹ ووٹ آئے اس طرح بھاری کثرت رائے سے شوکل جی کا ریزولیوشن منظور ہوگیا۔

ہماری رائے میں بورڈ کی اکثریت نے نہایت سمجھداری سے کام لے کر گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ موجودہ ایگزیکٹو افسر صاحب کو مزید ایک سال کی توسیع دی جائے جو پبلک مفاد کے خیال سے نہایت ضروری ہے۔

اسکے بعد مسٹر عزیز الحسن کپتی کروح انسپکٹر کو ۳۰-۲-۵۰- روپیہ کے گریڈ میں مقرر کرنے اور ان کی جگہ مستقل کرنے کا چیرمین صاحب کا نوٹ اور پنڈت راج نرائن پانڈے کو چونکہ ۱۲ سال سے کوئی ترقی نہیں ملی ہے اس لئے ان کو دوسرے گریڈ میں دس روپیہ ماہوار کی ترقی دینے کی ایگزیکٹو افسر صاحب کی سفارش منظور ہوئی اور خزانچی صاحب کو روپیہ خزانہ لے جانے کیلئے ۳۰ر روپیہ ماہوار کا الاؤنس دینا منظور ہوا۔

۴ر مئی کے بورڈ کے جلسہ کا جو ایجنڈا باقی رہ گیا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص میٹنگ ۱۰ر مئی کو ہوگی۔

ذاتیات

۱۹ر اپریل کی رات کو حاجی محمد سعید صاحب بانسمنڈی نے اپنے صاحبزادے مسٹر محمد سمیع کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

بابو سرستی پرشاد عرف بٹن بابو کی بہن منشی جوالا پرشاد آنجہانی کی لڑکی کی شادی بریلی کے ڈاکٹر بھگوتی پرشاد کے صاحبزادے ڈاکٹر چوتندرہ ورما سے ہونا قرار پائی ہے۔ ۱ر مئی کو بارات آئی اور شام کو دروازہ چار کی رسم ادا ہوئی جس میں معززین شہر نے شرکت کی۔

۱ر مئی کی رات کو مسٹر گوردھن داس ست سنگی نیجر موتی محل ٹاکیز نے اپنے نوعمر لڑکے اندر کاشی سلمہ کے مونڈن و مکتب کی تقریب کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پر تکلف ڈنر دیا

مزدوروں کا جلسہ

پریڈ گراؤنڈ میں مزدوروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حسرت موہانی پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پنڈت بالکرشن شرما پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے تقریریں کیں اور مزدوروں کے لئے مل مالکان سے وار الاؤنس کا مطالبہ کیا۔

۲۵ر گرفتاریاں

۹ر مئی کو کلکٹر گنج میں نزول انسپکٹر نے ۲۵ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جو کہ نزول کی زمین پر بلا اجازت غلہ وغیرہ کی دوکانیں لگائے ہوئے تھے۔

ستیہ گرہ کمیٹی

مقامی ستیہ گرہ کمیٹی (کانگریس کمیٹی) کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۳ ستیہ گرہیوں نے برابر دفتر میں حاضری دی اور انھوں نے ہفتہ میں ۲۲۳۱۵ گز سوت کاتا۔

خدائی خدمتگار

۹ر مئی کو تلک ہال میں ڈاکٹر جان محمد لیٹیا درستی کانگریس کمیٹی نے ایک تقریر کے دوران میں وزیرستان کے حالات پر ایک زبردست تقریر کی

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ

۱۸ اور ۱۹ر مئی کو پرگنہ اکبر پور میں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس کا تیسرا شاندار جلسہ ہوگا

خفیہ رپورٹر کا وارنٹ گرفتاری

رائے صاحب رما کانت اور مسٹر این این چکرورتی کی عدالتوں سے مسٹر دودھ ناتھ سنگھ سی۔ آئی۔ ڈی شارٹ ہینڈ رپورٹر کے لئے وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا ہے کیونکہ ان کی رپورٹ کی بنیاد پر مسٹر ایس ایس یوسف اور مسٹر سونے لال کے خلاف مقدمہ قایم کیا گیا ہے اور اس کے حاضر نہ ہونے کی وجہ سے مقدمہ پڑا ہوا ہے

مویشی بازار

ایک درخواست کے ذریعہ کلکٹر صاحب سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ جس دن پریڈ کا بازار نہ ہو ان دنوں میں یہاں پر مویشیوں کا بازار لگانے کی اجازت دی جائے مگر چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں پر مویشیوں کا بازار لگانا مناسب نہیں ہے بلکہ اس کی اجازت شہر کے مضافات میں دینا چاہیئے ہمارے خیال میں بھی یہ بازار شہر سے باہر لگنا چاہیئے

سبدِ گُل

یورپین تہذیب نے ہر اس گناہ اور سیاہ کاری کو بالکل جائز قرار دیا ہے جو بڑے آدمیوں کی جانب سے ہو مثال کے طور پر اگر کوئی قحبہ بڑھاپے میں دلالی کا پیشہ کرتی ہے اور عصمت فروشی کا اڈا کھولتی ہے تو یہ قانون اور اخلاق کی رو سے بدترین جرم ہے لیکن اگر ہٹلر، اور مسولینی، پرانی قحبہ کی طرح فوجیوں کے شہوانی جذبات کو فرو کرنے کے لئے چکلے کھولتے ہیں اور سیاہ کاری کے اڈے قائم کرتے ہیں تو یہ بہت بڑی قومی خدمت ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آج کل ہٹلر بہادر پرانی قحبہ کی طرح اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ نازی سپاہی جب دوسرے ممالک میں جائیں تو ان کو راشن میں آٹا، دال، اور گوشت کی طرح خوبصورت لڑکیاں بھی مل سکیں۔

دیکھی جناب نے ڈکٹیٹر جرمنی کی وسیع النظری۔

جناب ہٹلر بہادر حسین لڑکیوں کی فراہمی میں کیا کچھ کر رہے ہیں اس کا اندازہ نیویارک ٹائمز کے اس بیان سے ہوسکتا ہے، کہ وارسا میں ہٹلر بہادر کا حکم پہونچا کہ "سپاہیوں کیلئے خوبصورت لڑکیوں کا انتظام کرو" اس مقدس حکم کا ملنا تھا کہ لڑکیوں کی تلاش کے لئے دوڑ دھوپ شروع ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ نازی افسروں اور نازی سپاہیوں کے لئے الگ الگ قحبہ خانے کھولے جائیں تاکہ سپاہی اور افسر دونوں خوبصورت لڑکیوں کی ہم آغوشی سے کیف اندوز ہوسکیں۔

ہٹلر بہادر کے ایجنٹ ابھی پولینڈ میں لڑکیوں کی تلاش میں چکر ہی لگا رہے تھے کہ پولینڈ والوں کو اس مقدس "مشن" کی خبر ہوگئی اور پولینڈ کے غیور باشندوں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے ہم اس طرح اپنی آبرو کو برباد نہ ہونے دیں گے، یہاں تک کہ پولینڈ میں بغاوت کے آثار رونما ہوگئے۔

نازی افسروں نے جو دیکھا کہ معاملہ بگڑا جارہا ہے تو انھوں نے باقاعدہ چکلے کھولنے کی اسکیم کو ملتوی کرتے ہوئے سپاہیوں سے کہدیا کہ وہ لڑکیوں کے اغوے کا سلسلہ شروع کردیں چنانچہ آج کل پولینڈ کی سیکڑوں خوبصورت لڑکیاں روزانہ اغوا ہوجاتی ہیں، اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ آیا ان فرار کردہ لڑکیوں کو کہاں پہونچا دیا جاتا ہے۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ پولینڈ کی کسی بڑھیا کی لڑکی کو جب اس طرح اغوا کیا گیا تو اس بڑھیا نے لڑکی کا سراغ چلا لیا اور یہ لڑکی کو واپس لینے کے لئے نازیوں کے کیمپ میں دوانہ گھسی چلی گئی جہاں اس نے دیکھا کہ بے شمار لڑکیوں کی بالجبر عصمت دری کی جارہی ہے بڑھیا اس منظر کو دیکھ کر اپنے آپے میں نہ رہ سکی اس نے نازیوں کو برا بھلا کہنا شروع کردیا جس پر نازیوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے بڑھیا کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

پولینڈ کے پادریوں کی جو شامت آئی تو انھوں نے دھمکی دی کہ وہ اس سیاہ کاری کی اطلاع پاپائے روم کو دئے بغیر نہیں رہیں گے۔

ان دھمکیوں پر پادریوں کو گرفتار کرلیا گیا اور ان کو بھی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ جن والدین نے نازی حکام کو عرضداشتیں بھیجیں کہ ان کی لڑکیاں انھیں واپس دیدی جائیں تو ان کو جواب ملا کہ خبردار اگر ہماری عیش پرستی میں خلل ڈالا تو تم کو بھی گولی مار دوں گا

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حسین وخوبصورت لڑکیوں کی سپلائی کا یہ کام صرف ہٹلر ہی نے نہیں کیا ہے اس سے قبل مسولینی بھی عبش کے سپاہیوں کے لئے پرانی قحبہ کے

فرائض انجام دیتا رہا ہے دیکھا آپ نے کہ یورپین تہذیب کس قدر ترقی کرگئی ہے کیا دنیا اس سے بڑھ کر ترقی کی کوئی دوسری مثال پیش کرسکتی ہے۔

ادبِ لطیف

پریم درپن

از جناب پریمی صاحب

میرے آئینۂ دل نے نہایت احتیاط سے تیری نورانی تصویر کو اپنے اندر چھپا لیا ہے تاکہ اس پر عام نظریں نہ پڑیں۔

یہاں تک کہ میری ظاہری آنکھیں بھی اوس کو نہیں دیکھ سکتیں، وہ تیری تصویر کو مجھ سے بھی چھپائے ہوئے ہے، باوجود اسکے کہ میں اس کا احترام کرتا ہوں کیونکہ وہ احترام کئے جانے کے قابل ہے میں نے ابتک اپنے مقدور موافق اس کی حفاظت کی مگر اس کی شکست و ریخت اب تیرے ہاتھ ہے دیکھ یہ پریم درپن کہیں ٹوٹ نہ جائے۔

پریم پاپی

اے دامن کوہ میں منھ چھپا کر پڑ رہنے والے جوگی مجھے تیری مکتی ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ تو پریم پاپی ہے، تو جھوٹا پریمی ہے۔ تجھے لیلیٰ کی ہر چیز سے نفرت ہے اور تو اس پر بھی اس کے پریم کا دعویدار ہے، تیری مکتی نہیں ہوسکتی اے پریم پاپی تیری مکتی ہرگز نہیں ہوسکتی۔

تاکہ وہ بے فکری اور اطمینان کے ساتھ بیرونی دنیا سے فائدہ اٹھاسکیں۔

بعض شادیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جو لڑکیوں کی خوبصورتی کی بنا پر کرلی جاتی ہیں، ان شادیوں میں محبت کے مقابلہ میں نفس پرستی کو زیادہ تر دخل ہوتا ہے اور اس خواہش نفسانی کے جذبے کو عورتیں غلطی سے محبت سمجھنے لگتی ہیں جو سراسر ایک فریب اور مغالطہ ہے۔

ایک دایم المریض بیوی سے کبھی کسی شوہر کو دلچسپی نہیں ہوتی وہ ہمیشہ اسکو اپنے لئے ایک بارِ خیال کرتا ہے، اور وہ ہمیشہ اس کی بیماری پر بڑبڑ اتا رہتا ہے خواہ وہ اس کے علاج کے لئے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر رہا ہو اگر درحقیقت مردوں کو اتنی ہی محبت اپنی بیویوں کے ساتھ ہوتی جتنی کہ وہ ظاہر کرتے ہیں، تو یہ بیویوں کی بیماری اور تکلیف زیادہ بڑھ جاتی مگر ایسا نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ مرد کے مادی اور نفسانی مقاصد کو ٹھیس لگتی ہے اس لئے وہ ایسی بیویوں سے جو ان کے لئے کارآمد نہیں رہتیں، دل برداشتہ ہوجاتا ہے۔

اکثر و بیشتر مثالیں ایسی بھی موجود ہیں کہ بیمار بیویوں کی زندگی ہی میں مردوں نے غیر کے ساتھ تعلقات پیدا کرلئے ہیں، اگر مرد حقیقی محبت رکھتا ہوتا تو کیا یہ چیز ممکن تھی، کبھی نہیں محبت اوس کو اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی کہ وہ کسی دوسری عورت کا تصور کرسکے۔

اسی طرح اگر عورتوں میں بدمزاجی فضول خرچی اور چڑچڑا پن کے عیوب موجود ہیں تو مرد اس کو کبھی بھی نہیں برداشت کرسکتا، مرد تو صرف اس عورت کو پسند کرتا ہے جو اس کے نفسانی، مادی، اور معاشرتی مقاصد میں بھی معاون ہو وہ محبت سے کوسوں دور ہے وہ ساری دنیا کی طرح بیوی سے بھی سودا کرتا ہے اور یہ حساب لگاتا ہے کہ آیا اس پر جو کچھ خرچ ہو رہا ہے اس کا بہترین معاوضہ اوس کو مل رہا ہے کیونکہ اگر اس میں کاروباری جذبہ نہ ہو اور وہ سودا کرنا نہ جانتا ہو تو وہ دنیا میں ترقی ہی نہیں کرسکتا۔

عالم النسواں

کیا مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں

ایک مغربی خاتون کے خیالات

"ماڈرن وومن" کی تازہ ترین اشاعت میں ایک مغربی خاتون نے مردوں کی محبت پر ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون سپرد قلم کیا ہے اس مضمون سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مغرب میں جہاں عورتوں کو انتہا سے زیادہ آزادی حاصل ہے وہاں کی عورتیں مردوں کے بارے جو رائے ظاہر کرتی ہیں وہ درج ذیل ہے۔

محبت ایک ایسا لفظ ہے جس میں عورتوں کے لئے غیر معمولی کشش ہے عورت کو اگر کوئی چیز مرد کا سب سے زیادہ گرویدہ بناسکتی ہے تو وہ محبت ہے، کون نہیں جانتا کہ محبت کے نام پر روزانہ لاکھوں لڑکیوں کو دھوکا دیا جارہا ہے ناسمجھ لڑکیاں نوجوانوں کے اظہار محبت کے فریب میں آکر روزانہ اپنی زندگیوں کو برباد کررہی ہیں ایسی ہی ناسمجھ لڑکیوں کے لئے میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تاکہ ان کو معلوم ہوسکے کہ مردوں کی محبت کس حد تک اصلیت رکھتی ہے۔

یورپ کی سرزمین پر اس وقت لاکھوں ایسی لڑکیاں موجود ہیں جنھوں نے اپنے مستقبل کی پرواہ کئے بغیر صرف محبت کے دھوکہ میں اپنے آپ کو آج کل کے نوجوانوں کے حوالہ کردیا ان نوجوانوں کی محبت جو نفس پرستی پر مبنی تھی چند ماہ میں بخیر انجام ہوگئی اور اس کے بعد ان نوجوانوں نے لڑکیوں کو تاریکی اور گناہ کی وادی میں ٹھوکریں کھانے کے لئے تن تنہا چھوڑ دیا محبت کے نام پر ناسمجھ اور کج فہم لڑکیوں کو دھوکا دینا میرے نزدیک بدترین اخلاقی اور قانونی جرم ہونا چاہئے لیکن افسوس ہے کہ آج تک اس فریب سے بچانے کے لئے کوئی قانون نہ بن سکا۔

میں یہ نہیں کہتی کہ سب نوجوان اور سب مرد جذبہ محبت سے خالی ہوتے ہیں ایسی بھی مثالیں موجود ہیں کہ مردوں نے عورتوں کے لئے نہایت ہی شاندار قربانیاں کی ہیں لیکن ایسی مثالیں اس قدر کم ہیں کہ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اگر دوسو چار سو مردوں میں کوئی مرد محبت کے جذبات سے سرشار نظر بھی آگیا تو اس سے عورتوں کی مشکلات کا حل پیدا نہیں ہوسکتا نہ صرف عورتوں کو بلکہ مردوں کو بھی یہ تسلیم کرلینا پڑا کہ ان میں محبت کے مقابلہ میں معاملت کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔

سالہا سال تک مردوں کی فطرت کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ مرد میں محبت یعنے ایثار کے مقابلہ میں معاملت کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔

اور یہ چیز مرد میں ہونی بھی چاہئے کیونکہ مرد کی تمام زندگی ابتدا سے لیکر انتہا تک معاملت یعنی سودے بازی میں گذرتی ہے۔ مرد جونہی عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے وہ ہر اس طرف دوڑنے لگتا ہے جہاں اوسکو کچھ فائدہ نظر آتا ہے چنانچہ آخر عمر تک وہ مادی مفاد کیلئے سرگرداں رہتا ہے ایسی حالت میں اگر مرد کی فطرت کاروباری بن جاتی ہے تو یہ ایک قدرتی بات ہے عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ مرد ان سے محبت نہیں رکھتے بلکہ عورتوں کے ساتھ ان کا زیادہ تر تعلق کاروباری ہوتا ہے وہ کسی لڑکی کو اس لئے کبھی شادی نہیں کرتے کہ ان کو اس سے محبت ہے بلکہ وہ اس لئے شادی کرتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ معاشرتی معاملات میں حصہ بٹانے کے لئے ان کو ایک ساتھی مل جائے یا دوسرے دوسرے الفاظ میں ایک ایسا منتظم ان کے ہاتھ آجائے جو ان کے گھر کے انتظام کو سنبھال سکے۔

بچوں کی دنیا

تندرستی

از ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی

اگر تمھیں یہ معلوم ہوجاتے کہ ہمارے پیٹ کے اندر کون کون سے کل پرزے ہیں اور ہمارا کھانا کس طرح تحلیل یا ہضم ہوتا ہے، تو پھر تم خود ہی سمجھ جاؤ گے کہ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی ہم کیوں بیمار ہوجاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ پہلے تو جو چیز بھی ہم منھ میں ڈالتے ہیں اسے ہمارے دانت چبا چبا کر اور پیس پیس کر خوب باریک کردیتے ہیں منھ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے وہ پستے وقت ہمارے نوالوں کے ساتھ ملتا رہتا ہے، اس تھوک کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ پسا ہوا مہین لقمہ خوب نرم ہوجاتا ہے اور دوسرے یہ کہ ہمارے نوالے میں جتنا نشاستہ ہوتا ہے وہ تھوک کے ساتھ ملکر شکر بن جاتا ہے۔

یہ بات تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہوگی تم نے بسکٹ یا سوکھی روٹی کا ٹکڑا کبھی نہ کبھی ضرور چبایا ہوگا اس بسکٹ یا سوکھے ٹکڑوں میں ذرا سی بھی شکر نہیں ہوتی لیکن چباتے وقت وہ تمہیں میٹھا میٹھا معلوم ہوتا ہے، یہ مٹھاس کہاں سے آگئی؟ گیہوں میں نشاستہ ہوتا ہے وہ تمہارے منھ میں تھوک کیساتھ مل کر شکر بن گیا اب سمجھے؟

اچھا تو اب منھ سے چل کر تمہارا کھانا "معدے" میں پہونچا، جب معدے میں کھانا پہونچتا ہے تو معدے کے اندر سے کھٹا کھٹا پانی سا نکلنے لگتا ہے اور معدہ اس طرح ہلنے لگتا ہے کہ کھانا برابر ہلتا رہے ہلنے سے وہ کھٹا پانی جو ایک قسم کا تیزاب ہے کھانے میں خوب مل جاتا ہے اور کھانے کو گلا دیتا ہے اس کام میں تین چار گھنٹے لگتے ہیں پھر یہ کھانا نیچے آنتوں میں چلا جاتا ہے، اور آہستہ آہستہ ہضم ہوتا رہتا ہے جتنا بچ رہتا ہے وہ پاخانہ بن کر نکل جاتا ہے۔

اب تمہاری سمجھ میں یہ باتیں آسانی سے آجائیں گی کہ اگر ہم ایسی چیزیں کھائیں جو کھلی رکھی رہتی ہیں اور جن پر مکھیاں بھی بیٹھتی ہیں اور خاک مٹی بھی اڑ اڑ کر پڑتی ہے تو ہمارے پیٹ میں بہت کا مکھیوں کا میل اور نہ جانے کتنی خاک دھول اور گوبر اور لید کی خاک دھول پہونچ جائے گی اور معدے کو کیچڑ مٹی اور میل سے بھر دے گی اور اسی سے ہم بیمار ہوا کرتے ہیں سخت چیزیں جلدی ہضم نہیں ہوتیں اور معدہ کو بہت زیادہ محنت اور کام کرنا پڑے گا اور وہ بیمار ہوجائے گا اگر ہم ایسی چیزیں کھائیں جو مزیدار تو ہوتی ہیں لیکن معدے کے اندر پہونچکر وہ گرمی اور حدت کم پیدا کرتی ہیں۔ تب بھی ہم کھا تو بہت کچھ لیں گے مگر بدن کو گرمی نہ ملے گی جس کی مدد سے ہم جیتے ہیں کمزور ہوجائیں گے؛ اگرچہ ہم کھانا اچھا اور مقوی استعمال کریں لیکن اسے اچھی طرح چبائیں نہیں تب بھی وہ مشکل سے ہضم ہوگا اور معدے کو بہت زیادہ کام کرنا پڑے گا۔

ایک کھانا اچھی طرح معدے سے ہضم ہوکر نہ نکلے اور اسمیں دوسرا کھانا پھر پہونچ جائے تو اس صورت میں ہمارا معدہ یا تو دونوں کھانوں کو ایکساتھ فوراً نکال دیگا یا دونوں کھانوں کو اس وقت تک قید رکھے گا جب تک کہ دوسرا کھانا بھی ہضم نہ ہوجائے اس طرح پہلے کھانے کو معدے کے اندر سات آٹھ گھنٹے بند رہنا پڑے گا اور اس عرصہ تک کھانا سڑ جائے گا اور ہمیں بیمار کردے گا۔

پردۂ فلم

فلمی دُنیا

ہندوستان کی فلم انڈسٹری سے ہمیں بیحد دلچسپی ہے اس کے دو وجوہ ہیں، اول تو یہ کہ اس میں کئی کروڑ روپیہ کا ہندوستانی سرمایہ لگا ہوا ہے اور ہزاروں آدمی اس کے طفیل میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

دوئم آرٹ اور لٹریچر کو اس سے گہرا تعلق ہے، ڈراموں کی زبان کے اثرات مسلم ہیں اور بعض فلمیں تو تاریخ و تمدن کو بھی پیش کرتی ہیں اس لئے علمی ادبی رسائل اس ضروری موضوع کے لئے ایک دو صفحات مخصوص کردیں اور اپنے نکتۂ نظر سے کچھ لکھا کریں تو اس کا مفید نتیجہ نکلے گا۔

یہ پہلی ہندوستانی فلم ہے جس نے ہندوستان کے قدیم تمدن اور بادشاہوں کی شان و شوکت کو پردۂ تصویر پر پیش کیا ہے "پکار" کو دیکھتے وقت ہم اپنے آپ کو ایک ایسے زمانے میں پاتے ہیں جب ہندو مسلمان اس بدقسمت ملک میں شیر و شکر کی طرح رہتے تھے۔

رعایا بادشاہ کو اپنا باپ تصور کرتی تھی اور بادشاہ اپنی رعیت کو اولاد سے زیادہ سمجھتا تھا یہ وہ زمانہ تھا جب راجپوتوں کی شمشیر خار اشگاف اپنی بہادری کے جوہر دکھاتی تھی۔

ہندو کی تلوار مسلمان کی حفاظت میں اور مسلمان کی تلوار ہندو کی حفاظت میں چمکتی تھی، مغل اعظم کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں کی سلطنت میں ہندو وزراء اور افسروں نے تمام بڑے بڑے عہدے سنبھال رکھے تھے اور سلطنت کا کاروبار نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہا تھا یہ وہ زمانہ تھا جب ہندو جرنیل اپنی جانیں اپنے ملک پر نچھاور کردیتے تھے۔

جب وہ بادشاہ کے سامنے جاتے تو وہ اپنی راجپوتی آن بان کا پورا پورا مظاہرہ کرتے تھے ان کی زبانیں درد دل کے اظہار میں آزاد تھیں مگر ان کی آنکھوں میں احترام و عزت کی جھلک پائی جاتی تھی بادشاہ ان سے ایسے ملتا گویا وہ ان کے جگر پارے ہیں، لاڈ، اور پیار مان اور عزت سب کچھ تھا اور پھر وہ بھائی بھائی بھی تھے اور جب وقت آتا تو وہ بادشاہ اور رعیت بھی تھے اور دونوں اپنے اپنے عہدوں کا احترام کرتے تھے۔

"پکار" اس عہد کی تصویر ہے جب بہادری اور جرأت ہر ہندوستانی کا گل سرسبد تھا جب عہد اور اقرار کا پاس کیا جاتا تھا جب دشمن دشمن کے گھر میں گھس کر اپنا حق انتقام مانگتا تھا اور دشمن گھر میں آئے ہوئے دشمن کو قتل نہیں کرسکتا تھا جب باپ قانون کے احترام میں اپنے بیٹے کو گرفتار کرکے پھانسی کے تختہ پر لٹکانے کے لئے لیجاتا تھا اور سب سے زیادہ یہ کہ جب بادشاہ سلامت اپنی چہیتی ملکہ نورجہاں کو خون کے بدلے میں خاک و خون میں تڑپا کر اپنی زندگی برباد کرنے کا فیصلہ کرتا تھا آہ وہ بھی کیا زمانہ تھا جب یہ سب کچھ تھا اور ایک آج کا بھی زمانہ ہے جب ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان ایک خوفناک خانہ جنگی کے لئے مستعد ہو رہا ہے، اور ملک کے اندر ہی اندر فتنہ و فساد کی ایک ایسی آگ سلگ رہی ہے جو نہ معلوم کب بھڑک اٹھے اور ہندو مسلمان ایک دوسرے پر پل پڑیں! عبرت!!

منروا فلم کمپنی نے "پکار" پیش کرکے ایک اچھی تصویر ہی نہیں پبلک کی خدمت میں پیش کی ہے بلکہ اس نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک عملی سبق بھی پیش کیا ہے کاش کہ اندھے ہندوستانی اسے سمجھیں۔

اقوالِ زرّیں

کسی کے ہنر کی تعریف کرنے کی بجائے یہ اچھا ہے کہ اس کے ہنر کو حاصل کرنے کی کوشش کیجائے

جو اپنے دلکو اچھا لگے اسکو اچھا نہیں مان لینا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ چار نیک آدمیوں کی کیا رائے ہے ۔

جو شخص شب و روز دوسروں کی بھلائی میں دل و جان سے کوشاں رہتا ہے اس کو اپنی بہبودی کی فرصت کہاں ۔

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو، کیونکہ زندگی وقت سے ہی بنتی ہے ۔

موجِ تبسُّم

بیوی پیارے تم کو مجھ سے ذرا بھی محبت نہیں

شوہر تم کیسے کہتی ہو ۔

بیوی اس لئے کہ تم میرے لئے نئی ساڑی لے کر کیوں نہیں آتے ۔

شوہر پیاری مجھے تم سے بیحد محبت ہے لیکن بتسے بھی کہیں زیادہ مجھ کو روپیہ سے محبت ہے

ایک شخص لاری سے سفر کر رہا تھا جب لاری منزل کے قریب پہونچی تو بگڑ گئی مسافر کرایہ ادا کئے بغیر جانے لگا اس پر لاری والے نے کہا کرایہ تو دیدیجئے“ **مسافر** (کھوٹی چونی دکھاتے ہوئے) لو یہ کرایہ حاضر ہے۔

لاری والا مگر یہ تو کھوٹی چونی ہے اس کا تو چلنا بھی ناممکن ہے **مسافر** آپکی لاری کا چلنا بھی ناممکن اور میری چونی کا بھی لہذا معاملہ برابر ہو گیا ۔

دلچسپ معلومات

عمومًا پانچ آدمیوں کی طاقت ایک گھوڑے کے برابر ہوتی ہے ۔

ایک اونٹ اتنا بوجھ اوٹھاتا ہے جتنا کہ چار ٹٹو اٹھاتے ہیں ۔

ریشم کا کیڑا زندگی بھر میں صرف چار سو گز ریشم کا دھاگا تیار کرتا ہے ۔

برٹش امپائر کے زیر حکومت ۱۳۲۷۰۵۱ ۳۶ مربع میل آراضی ہے ۔

زار الیگزینڈر شہنشاہ روس دپیٹر اعظم شہنشاہ روس کے عہد حکومت میں ڈاڑھی رکھنے والوں کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا ۔

افسانہ

ماں کا دل

از جناب ابو محمد امام الدین صاحب رامنگری

سریش کھانا کھا چکا تو ماں نے کہا :۔ ”کیوں بیٹا تو رمیش کے یہاں گیا تھا؟“

سریش بولا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ؟

ماں کچھ سوچنے لگی ۔

سریش نے پھر کہا، وہاں جانے سے کیا فائدہ ماں ؟ بھیا میری بات نہ مانیں گے ۔

نہ جانے کیوں ماں کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں اور اس نے ڈوپٹہ کے آنچل سے آنسو پوچھ کر صرف اتنا کہا، تو کیا مجھی کو جانا پڑے گا“

سریش نے کہا اگر بھائی کو گھر لانا نہیں ہے تو تم بھی جا کر کیا کرو گی ؟“

ماں کی ہمت پست ہو گئی وہ چپ چاپ چلی گئی اوما جو ماں بیٹے کی باتیں سن رہی تھی اس سے ساس کی یہ مجبوری دیکھی نہ گئی وہ بولی ”کچھ تو کرنا ہی چاہئے ورنہ ماں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔

سریش نے اوما کیطرف دیکھتے ہوئے کہا، ”کیا تم اتنا نہیں سمجھتیں کہ جب ماں بھائی کو گھر لانا نہیں چاہتیں تو بھیا کیسے آسکتے ۔

تو آپ اپنے بھائی کو سمجھاتے کیوں نہیں بیوی کے لئے کوئی ماں کو چھوڑ دیتا ہے۔۔ ۔ ۔ ؟

اوما! بھیا میں ایک عجیب عیب ہے وہ جو کچھ کہہ دیتے ہیں وہ ہی کرتے ہیں“

اوما نے سمجھا سریش مذاق کر رہا ہے وہ جھنجلا کر بولی، آپ وہاں جاتے ہی کب ہیں ماں کو ستانے کے لئے آپ دونوں بھائیوں نے ایکا کر لیا ہے سریش نے ایک لمبی سانس لیکر کہا یہ ہی تو اچھا ہے کہ میں بھیا سے ایکا نہ کر سکا ۔

وہ چلا گیا اوما کھڑی دیکھتی رہ گئی، رمیش کو کایستھ خاندان کی ایک بنگالی لڑکی سے محبت ہو گئی تھی اس نے اس سے شادی کر لی تھی اور باپ کی ساری جائداد چھوٹے بھائی کے نام لکھ کر خود میونسپل آفس میں نوکری کرنے لگا تھا اس طرح ماں بیٹے میں کچھ ناچاقی ہو گئی تھی پھر بھی ماں کے دل میں بیٹے کی وہی محبت پوشیدہ تھی جو اب کانٹے چبھنے لگی تھی۔

سریش کے خشک جواب دینے پر اوما نے طے کر لیا کہ وہ آج خود رمیش کے پاس جائے گی۔ اور اس سے اس بارے میں بات چیت کرے گی دیکھے گی کہ وہ ماں کی محبت کو کس طرح ٹھکرا دیتا ہے اس نے جلدی جلدی سب کام پورے کئے اور چادر اوڑھ کر جانے کے لئے تیار ہو گئی اس وقت ساس سو رہی تھی نوکر سے کہہ گئی کہ کہدینا آنندی بابو کے گھر گئی ہیں۔

جس وقت اوما رمیش کے یہاں پہونچی رمیش دفتر گیا ہوا تھا اس کی بیوی ہیما البتہ گھر پر موجود تھی وہ اسے دیکھ کر دنگ رہ گئی ہیما کا جیسا نام تھا ویسی ہی وہ تھی بھی بالکل سفید برف کی پتلی بڑی بڑی کالی آنکھیں تھیں جن میں کمسنی کا بھولا پن کھیل رہا تھا گلابی ہونٹوں پر فطری تبسم رقص کر رہا تھا اور اس کے لمبے بال بنگلہ وضع سے گوندھے ہوئے تھے

ہیما بھی اوما کو دیکھ کر حیران رہ گئی اس لئے کہ اوما اس بے تکلفی کے ساتھ اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی جیسے کہ وہ اس کی پرانی سہیلی اور روز کی آنے والی ہو ۔

ہیما کی سمجھ میں ہی نہ آتا کہ وہ اس نے مہمان کی خاطر کس طرح کرے اس نے سلام کرنے کی غرض سے گلے میں ساری کا آنچل ڈال لیا اس پر اوما ہنس پڑی اور بولی، بہن پرنام تو مجھے کرنا چاہئے میں عمر اور رشتہ دونوں میں تم سے چھوٹی ہوں“

اب ہیما کی سمجھ میں کچھ کچھ آیا پھر بھی وہ چپ تھی اوما نے سوال کیا ”تم نے مجھے پہچانا نہیں بہن ؟ “ ہیما کو اور بھی تعجب ہوا“ اوما، کھکھلا کر ہنس پڑی بہن میں تو تمہاری دیورانی ہوں“۔

ہیما بے ساختہ بول اٹھی ” ارے تم ہو“ اوما“ آؤ میں نے تو تمہیں کبھی دیکھا ہی نہیں تھا، پہچانتی کیسے ہیما اسے اپنے کمرے میں لے گئی اوما نے ایک ہی نظر میں اپنے کمرے سے اس کمرے کا مقابلہ کر کے سمجھ لیا کہ اس کے آراستہ اور سجے ہوئے کمرے سے یہ سادہ اور صاف ستھرا کمرہ کہیں زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔

کچھ دیر تک دونوں بیٹھی آپس میں باتیں کرتی رہیں

(باقی دیگر)

ایک عظیم الشان بیمہ کمپنی   ایک عظیم الشان بیمہ کمپنی

سن لائف انشورنش کمپنی آف کینیڈا

قایم شدہ سنہ ۱۸۶۵ء

کی سالہا سال کی مسلسل ترقی جو کہ کمپنی کی گذشتہ کئی سال کی پختہ کار تنظیم کا نتیجہ ہے۔ نہ صرف بیمہ زندگی کی اہمیت اور تحفظ میں پبلک کے بڑھتے ہوئے اعتماد کا ایک حیرت انگیز ثبوت ہے۔ بلکہ بیمہ زندگی کے اُن باہمی امداد کے اصولوں کے سودمند ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ جو سن لایف آف کینیڈا کے دس لاکھ سے زاید پالیسی ہولڈروں کو حفاظت کی گارنٹی دیتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۹ء میں کمپنی کے اداشدہ کلیمز زایداز ———— ۲۴۸۵۹۴۰۵۶ روپیہ

پہلی پالیسی کے اجراسے لیکر آج تک اداشدہ کلیمز زایداز ———— ۳۵۷۴۱۵۹۰۴۵ روپیہ

سال ہذا میں نیا کاروبار مالیتی ———— ۵۳۲۰۰۴۹۸۶ روپیہ

آج تک کل جاری شدہ کاروبار مالیتی ———— ۸۰۵۰۶۲۵۳۵۳ روپیہ

سرمایہ ———— ۲۵۰۶۲۱۱۸۱۲ روپیہ

سن لائف کی وسیع تنظیم اور اُس کے ملازمین کے اوصاف حمیدہ اور اُن کی اعلےٰ قابلیت اپنے پالیسی ہولڈران اور بہی خواہاں کیلئے فوری فائدہ مند اور موثر خدمت کی مظہر ہے!

لکھنؤ برانچ :۔ حضرت گنج لکھنؤ پوسٹ بکس نمبر ۱ ٹیلیفون نمبر ۱۵۶

سن لایف انشورنس کمپنی آف کینیڈا

(کینیڈا میں سنہ ۱۸۶۵ء میں لطور لیمٹیڈ کمپنی قایم ہوئی)

ہیڈ آفس :۔ مانٹریل

پبلک —— خدمت —— میں —— پیش —— پیش

آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس دہلی کے منظور شدہ رزولیوشن

آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس کے اجلاس دہلی منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل میں جو رزولیوشن منظور کئے گئے ہیں۔ انکی مکمل عبارت درج ذیل کی جاتی ہے کہ:۔

مکمل آزادی کا رزولیوشن

مسلمانوں کا یہ اجتماع جس میں تمام آزادی خواہ مسلم جماعتوں کے مندوب اور ہر حصہ ملک کے جاں نثاران اسلام اور محبان وطن مسلمان موجود ہیں پورے غور و خوض کے بعد ذمہ دارانہ طریق پر حسب ذیل اعلان کرتا ہے۔

ہندوستان اپنے جغرافیائی اور سیاسی حدود کے ساتھ ایک متحدہ ملک ہے جو اپنے تمام باشندوں کی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں مشترکہ ملکیت اور ہندو مسلمانوں اور دوسری ملتوں کا مشترکہ وطن ہے۔ اس کے چپے چپے اور گوشے گوشے میں مسلمانوں کی ملکیت اور ان کے مذہبی اور ملی شعائر اور جان سے زیادہ عزیز یادگاریں موجود ہیں۔ اس مشترک سرزمین میں تمام باشندوں کے حقوق اور ذمہ داریاں قومی اور شخصی زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں طور پر قایم ہیں۔

وطنیت کے لحاظ سے ہندوستان کا ہر مسلمان باشندہ ہندوستانی ہے۔ اور وہ ہندوستان کے کونے کونے گوشے گوشے میں ملک کی حکومت۔ اقتدار۔ ملازمت۔ اقتصادیات۔ اور ہر قسم کی عام زندگی میں ان تمام حقوق کا مستحق ہے جن کا کوئی دوسرا ہندوستانی مستحق ہو سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح وطن کی آزادی اور استخلاص کے راستہ میں جد وجہد اور قربانیوں کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر اسی طرح عاید ہوتی ہے جس طرح ہندوستان کے دوسرے باشندوں پر یہ مسئلہ ایک بدیہی مسئلہ ہے۔ جس میں صائب الرائے مسلمان کو ادنی تامل نہیں ہو سکتا۔ یہ اجتماع پوری قوت کے ساتھ بانگ دہل اعلان کرتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا نصب العین اپنے ملی و مذہبی حقوق کی حفاظت کے ساتھ ہندوستان کی مکمل آزادی ہے جسے وہ جلد از جلد حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ اور اسی عقیدہ اور جذبہ کے ماتحت انہوں نے تحصیل آزادی کی جد وجہد میں ہر قسم کی بیش بہا قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور ہر وقت پیش کرنے کو تیار ہیں

یہ اجتماع اس بے بنیاد الزام کی جو برطانوی امپیریلزم اور بعض دوسرے حلقوں سے مسلمانوں پر لگایا جا رہا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مسلمان سنگ راہ ہیں پوری بلند آہنگی سے تردید کرتا ہے اور صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ مسلمان اپنی ذمہ داری کو کامل طور پر محسوس کرتے ہیں۔ اور وہ کسی دوسرے سے تحصیل آزادی کی جد وجہد میں پیچھے رہنے کو اپنے ملی وقار اور دیرینہ روایات کے خلاف سمجھتے ہیں۔

تحفظات کا رزولیوشن

حافظ محمد ابراہیم صاحب سابق وزیر یو۔ پی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا۔ جو بحث و مباحثہ کے بعد زبردست اکثریت کے ساتھ اصل رزولیوشن منظور کیا گیا۔

دستور اساسی ہندوستان کے لئے مرتب کیا جائے چونکہ اس پر ہر شہری اور ہر جماعت کو کامل اطمینان ہونا استحکام حکومت اور قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ اسلئے لازم ہے کہ یہ موتمر مندرجہ ذیل بنیادی امور کے ماتحت تحفظات کی تفصیلات مرتب کرلے جو مسلمانان ہند کے لئے باعث اطمینان ہو۔ بہ غرض مذکور ۲۷ افراد کا ایک بورڈ قایم کیا جاتا ہے کہ وہ پورے غور و خوض اور وسیع تحقیقات و مشورہ کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے اس موتمر کے دوسرے اجلاس میں پیش کردے تاکہ فرقہ وارانہ مسائل کا ایک سہل و پایدار قومی حل بنانے کا موقعہ پیدا کرے۔ سفارشات زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں مرتب ہو جائیں۔

محولہ بالا بنیادی امور حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مسلمانوں کے پرسنل لاء اور انکی تہذیب و مذہب کی حفاظت۔

(۲) مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور انکی حفاظت

(۳) آیندہ حکومت کی ایسی تشکیل جس میں صوبہ دار کامل خود مختاری کے ساتھ لامرکزیت کے اصول پر وفاق کے لئے لابدی وفاقی امور کی تشریح کی گئی ہو

(۴) مسلمانوں کی اقتصادی۔ معاشرتی۔ تمدنی حقوق اور ملازمتوں میں تناسب کی تفصیل اور ان کے لئے تحفظات۔

اس بورڈ کو حق ہوگا کہ اگر کسی ممبر کی جگہ خالی ہو جائے تو اس کی جگہ دوسرے ممبر اس کی موجودہ پوزیشن کے لحاظ سے منتخب کرے۔ بورڈ کو یہ بھی حق ہوگا کہ متفقہ رائے سے اپنی تعداد میں اضافہ کرے اور یہ بھی حق ہوگا کہ مسلمانوں کی دوسری جماعتوں یا ماہر افراد سے مشورہ کرے اور ضرورت ہو تو ملک کی کسی دوسری ذمہ دار جماعت سے مشورہ کرے۔ بورڈ کے ارکان کی تعداد ۲۷ ہوگی جن کو جناب صدر موتمر نامزد کرینگے۔ اور کورم ۹ ممبران پر مشتمل ہوگا۔

پاکستان کا رزولیوشن

پاکستان کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔

یہ موتمر کسی ایسی تجویز کو جو ہندوستان کو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں تقسیم کردے ناقابل عمل اور وطنی مفاد کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے ملی مفاد کے لئے خصوصاً مضر سمجھتی ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ اس تجویز کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مشکلات پیدا ہوں اور برطانوی شہنشاہیت اس سے فائدہ اٹھائے۔

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا رزولیوشن

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور کیا گیا ہے۔

اس موتمر کی یہ قطعی رائے ہے کہ ہندوستان کی آئندہ حکومت کا دستور اساسی وہی قابل قبول ہوگا جو ہندوستانیوں کا ہی بنایا ہوا ہو۔ دستور ساز جماعت کے ارکان کا انتخاب ایسے اصول پر ہوگا جس میں ہر بالغ کو رائے دینے کا حق حاصل ہو۔ دستور اساسی میں مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کا تحفظ اسی طریق پر ہوگا۔ جو اس جماعت کے مسلم نمایندے منظور کریں گے۔ دوسری ملت کے نمایندوں یا کسی بیرونی طاقت کو اس میں رائے دینے یا مداخلت کرنے کا حق نہ ہوگا۔

بلوچستان کے متعلق رزولیوشن

بلوچستان کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کیا گیا:۔

اس موتمر کو نہایت افسوس ہے کہ بلوچستان ابھی تک اس نظام حکومت سے بھی محروم ہے جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہو چکا ہے۔ موتمر کی قطعی رائے ہے کہ بلوچستان بھی ان تمام حقوق کا مستحق ہے جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہوں۔ موتمر بڑے زور کے ساتھ اس تحریک کی تائید کرتی ہے۔ جو بلوچستان کو دوسرے صوبجات کے ساتھ مساوی درجہ پر لانے کی غرض سے جاری ہے اور بلوچستان کے حریت پسند باشندوں کو اپنی طرف سے ہر امکانی تائید کا یقین دلاتی ہے۔

جنگی پالیسی پر لائڈ جارج کی سخت نکتہ چینی

لندن ۵ مئی۔ مسٹر لائڈ جارج نے جو کہ گزشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ کے وزیر اعظم تھے۔ اخبار "سنڈے پکٹوریل" میں ایک آرٹیکل تحریر کیا ہے جس میں حکومت برطانیہ کے خلاف بڑا سخت حملہ کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہمیں صرف ایک عظیم غلطی کا خمیازہ نہیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

ناروے کا بگڑا ہوا کھیل ناقابل یقین خونریزیوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مسٹر لائڈ جارج مزید لکھتے ہیں۔ جب ہم نے ناروے کے سمندر میں سرنگیں بچھانے کا فیصلہ کیا تو ہمیں اسی وقت یہ توقع رکھنا چاہیے تھی کہ جرمنی فوراً ہی کوئی جوابی کارروائی کریگا لیکن جب جرمنی نے ناروے پر حملہ کیا تو ہم اس کے مقابلہ کے لئے قطعی تیار نہ تھے ہم نے جلد بازی میں ادھر ادھر سے جمع کرکے ایک مہم وہاں بھیجی جس کے پاس تمام ضروری سامان جنگ نہ تھا نتائج لازمی اور لابدی تھے۔ برطانیہ کی طرف سے جو سرکاری بیان شایع کئے گئے۔ ان میں بتلایا گیا کہ ناروے میں جرمنی کی بڑھتی ہوئی فوجوں کو روک دیا گیا ہے اور ایسی سخت تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں کہ ناروے کو دشمن کے پنجہ سے چھڑایا جا سکے گا۔ آپ دریافت کرتے ہیں۔ آیندہ ہماری سرکاری خبروں پر کون یقین کرے گا؟ آپ مزید لکھتے ہیں کہ حکومت کی نااہلیت اور حماقت کی ایک افسوسناک کہانی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ لڑائی میں اتحادیوں کی رہنمائی ان کے غضبناک دشمنوں کے مقابلہ میں نہایت مایوسکن اور بدترین طریقہ پر کی جا رہی ہے۔

قوم ہر طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہے لیکن قوم ایسی حالت میں فتح حاصل کرنے سے لاچار ہے مالکہ اس کے رہنما نہ صرف قصور وار ہیں بلکہ کمزور اور بے وقوف بھی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صورت حالات نہایت نازک ہے۔ نازک صورت حالات پر قابو حاصل کرنے میں برطانی کیبنٹ قطعی ناکام رہی ہے۔ اب برطانوی پارلیمنٹ کا فرض ہے کہ وہ فوری کارروائی کرے۔ اگر برطانی پارلیمنٹ نے تاخیر کی کارروائی نہیں کی تو وہ قوم کے ساتھ بھاری دغا کرے گی۔

قوم کے رہنماؤں کی از سر نو تنظیم ہونا چاہیئے ورنہ قوم پر زبردست سنکٹ پڑے گا۔

ڈاکٹر کھرے وزارت کی فکر میں

بمبئی ۵ مئی۔ ڈاکٹر این بی کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے آج صبح غیر کانگریسی وزارت بنانے کے سلسلہ میں ہز اکسیلنسی گورنر سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ واپسی پر ڈاکٹر کھرے کے چہرے پر ایسی کوئی علامت نہ تھی جس سے معلوم ہوتا کہ گفتگو کیا ہوئی اور کس نتیجہ پر پہونچی۔ نمایندہ اخبارات سے آپ نے کہا کہ ہم کوئی چیز اخبار میں شایع کرانا نہیں چاہتے۔ ہز اکسیلنسی نے بھی مجھے یقین دلایا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں اخبارات کو کوئی بیان نہیں دیگی۔

ملایا میں بحری فوج تیار ہو رہی ہے

سنگاپور ۳ مئی۔ برطانیہ کے بحری بیڑہ کی سب کے چھوٹی شاخ سمندری اڈہ پر تیار ہو رہی ہے اور تربیت حاصل کر رہی ہے۔ ملایا کے سیکڑوں اشخاص تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور انکا ایک سمندری بیڑہ بن جائیگا انکو جہاز "پلانڈک" میں تربیت دی جا رہی ہے۔

مسجدوں کے اردگرد کانٹے دار تار

لاہور ۵ مئی۔ جو خاکسار مسجدوں میں پناہ گزیں ہیں ان کی ناکہ بندی زیادہ سخت کرنے کے لئے تین مسجدوں کے اردگرد کانٹے دار تار لگا دیئے گئے ہیں۔ ناکہ بندی کے علاقوں کے اندر جس قدر دوکانیں ہیں وہ آج بند ہیں۔ پولیس تلاشی لے کر نمازیوں کو مسجدوں میں جانے دیتی ہے۔ آج سہ پہر کو سنہری مسجد کے قریب ایک مسلمان گرفتار کیا گیا۔ تلاشی لینے پر اس کی جیب سے خاکساروں کے کچھ عہدنامے نکلے۔

زنانہ پولیس کی سرگرمیاں

لاہور ۵ مئی۔ اس وقت تک ۲۲ عورتیں زنانہ پولیس میں بھرتی ہو چکی ہیں۔ ۳ عورتیں تین مسجدوں پر آٹھ آٹھ گھنٹہ پہرہ دیتی ہیں۔ اور مردانہ پولیس کی حفاظت میں بیٹھی رہتی ہیں۔ جب عورتیں مسجدوں کی طرف آتی ہیں۔ تو زنانہ پولیس انکی تلاشی لیتی ہے اور کھانے پینے کی چیزیں جو خاکساروں کے لئے لاتی ہیں۔ ان سے چھین لیتی ہیں۔ سنہری مسجد کے باہر آج ایک عورت نے زنانہ پولیس کی ایک کانسٹبل کو دو تین تھپڑ رسید کئے۔ مارنے والی عورت بہت ضعیف تھی۔ زنانہ پولیس نے اس کی گٹھری چھین لی۔ اونچی مسجد میں زنانہ پولیس اور عورتوں میں ہاتھا پائی ہوئی۔

صلح کے لئے پوپ کی اپیل

روم ۴ مئی۔ پوپ نے اپیل کی ہے کہ اٹلی لڑائی سے الگ رہے۔ اور یورپ کی موجودہ لڑائی کو ختم کرنے کا راستہ نکالا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پوپ کی طرف سے پہلے بھی صلح کی اپیلیں کئی بار شایع کی جا چکی ہیں مگر ان سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

اوڈیشیا کی فوج فلسطین میں

یروشلم ۳ مئی۔ جنوبی اڈوشیا کا ایک فوجی دستہ کل فلسطین پہونچ گیا۔

اپنے کو فٹ اور خوش محسوس کرتا ہے

گلیکسو! کا شکریہ
Glaxo

اعلیٰ صحت ہی شادی کی خوشی کی بنیاد ہے

شادی کی خوشی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ میاں بیوی دونوں تندرست اور صحتور ہوں۔ تندرست خاوند اپنے کاروبار میں ہمیشہ کامیاب رہتا ہے اور تندرست بیوی اپنے خاوند کی خوشی کا باعث ہوتی ہے اور ایسے میاں بیوی کی اولاد بھی تندرست اور خوش و خرم ہی ہوتی ہے۔

اعلیٰ صحت کے لئے قدرت کے اصول چند اور آسان ہیں۔ سب سے ضروری اصول یہ ہے کہ جسم کو اندر سے صاف رکھا جائے اینڈریوز لور سالٹ کا ایک گلاس استعمال کرنے سے جسم اندر سے صاف ہو جاتا ہے۔ اس سے زبان اور منہ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ اور جگر کا فعل درست ہوتا ہے اور آنتیں تمام گندگیوں سے صاف ہو جاتی ہیں جو اکثر خرابیوں کا باعث ہوتی ہیں۔

معدہ کا صاف رہنا صحت کا پہلا اصول ہے۔

اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے۔ معدہ جگر اور قبض کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے عادت نہیں پڑتی بچوں اور بوڑھوں سب کے لئے یکساں ایک خریدار لکھتا ہے۔ کہ:۔

"میں کئی سال سے قبض میں مبتلا تھا کئی ہسپتالوں میں علاج کے لئے گیا۔ عرصہ تین سال کا ہوا میں نے اینڈریوز لور سالٹ استعمال کرنا شروع کیا میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس نے مجھے بڑا فائدہ پہونچایا۔ اب میں ہر چیز کھا سکتا ہوں خوشی سے کام کرتا ہوں اور آرام سے سوتا ہوں۔"

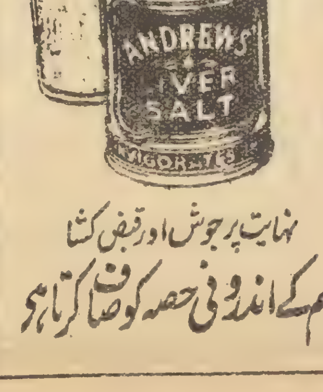

نہایت پرجوش اور قبض کشا
جسم کے اندرونی حصہ کو صاف کرتا ہے

اینڈریوز لور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT

NO. 22

رقابت ایک آگ ہے — رقابت محبت کا ایک جزو ہے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام اور دس بجے رات کو

مٹی شو
اتوار کو
۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

دل و دماغ میں نئی روح پیدا کر دینے والی تصویر

رہ گیا

خاص اداکار
رتن بائی
سنالینی ویلیٹ کپور
سنگھ مرزا مشرف
دیکھنے کے قابل ہے

خورشید
نذیر مبارک
وغیرہ کی لاجواب اداکاری
تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

آنیوالے تماشے :- ہمارا وطن گورکھ دھندا

نام نہاد مذہبی ٹھیکیداروں کے خلاف بغاوت
سنت تلسی داس رامائن کے مصنف کی پریم کہانی

نشاط ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ
۷ بجے شام
اور ۱۰ بجے رات

مٹی شو
اتوار کو
۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء

رنجیت فلم کمپنی کا عظیم الشان اور قابل دید فلم

سنت تلسی داس

خاص اداکار وشنو پنت پگنس لیلا چٹنس کیشو راؤ ڈاٹے
رام مراٹھے وسنتی تشریف لاکر ایک تاریخی اور دلکش ڈرامہ ملاحظہ فرمائیے

زندگی (نیو تھیٹرس) سیگل جمنا (تاریخ کا انتظار کیجئے)

بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۳ سے آگے

اس امید میں ہیں مایوسی ہوئی برطانوی فوج دیلوں کو تباہ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکی جرمن فوجیں ٹینکوں اور توپخانوں کے ساتھ تیزی سے بڑھتی چلی آئیں۔ انہوں نے ہماری فوجوں کو روک لیا اور آخر کار واپس ہونا پڑا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں ایک بار پھر یہ بات کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے کچھ فوج اس کام کے لئے تیار رکھی ہوئی تھی کہ اگر جرمنی ناروے کی غیر جانبداری پر حملہ کرے تو ہم ناروے کے بندرگاہوں پر قبضہ کر لیں۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس کام کے لئے تھوڑی فوج کافی ہوگی۔ اور جب تک اور فوج پہونچے گی اس وقت تک وہ بندرگاہوں کو اپنے قبضہ رکھ سکیں گے۔ لیکن جرمنوں نے ان بندرگاہوں پر پہلے ہی قبضہ کر لیا تھا اس نے انکو بڑی فوج کے ساتھ ہی شامل کر لیا گیا۔ جو کہ تماس اور انڈسس میں اتری۔

جب ہماری فوج ٹرانڈہم پر قبضہ نہ کر سکی تو پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ فوج وہاں سے واپس بلالی جائے یا ناروے اور کہاں بھیجی جائے۔ اور پھر کوشش کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ جب ہمیں وہاں کامیابی نہ ہوئی اس وقت دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ ٹھیک تھیں۔ یعنی یہ بھی ٹھیک تھا کہ پھر کوشش کی جائے اور یہ بھی ٹھیک تھا کہ فوجوں کو واپس بلالیا جائے۔ ناکامی کے دو وجوہ تھے۔

(۱) یہ کہ ہم ہوائی مستقر حاصل کرنے میں ناکام رہے جہاں پر ہم اپنے ہوائی جہازوں سے حملے کر سکتے۔

(۲) جرمن کمک بڑی تیزی کے ساتھ پہونچی۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ آخری پالنہ کس طرف پڑے گا۔ لڑائی ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔ ناروے کا ایک بڑا حصہ جرمنوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ ناروے کا بادشاہ اور حکومت ابھی تک ناروے میں ہی ہیں وہ اپنی نوجوں کو جمع کر کے لڑیں گے۔ اور ہم انکی امداد کرینگے ناروے کے وزیر اعظم موسیو کوٹ نے اہل ناروے کو صبر سے کام لینے کا جو مشورہ دیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ یہ ایک اچھا مشورہ ہے۔ لیکن گو ہمیں ناروے کو ہر ممکن امداد دینا چاہئیے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئیے۔ کہ اور بھی مورچے ہیں جہاں کہ کسی وقت میں لڑائی بلند ہو سکتی ہے۔ جرمنی کے پاس ایک بہت بڑی مسلح فوج ہے اور اس کے علاوہ اسکی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ کسی وقت بھی کسی مورچہ پر حملہ کر سکتا ہے۔ ہمیں اس حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔

سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تیار رہیں مسٹر چیمبرلین نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جو زبردست ظاہر کرتا ہے وہ خلیق کہلاتا ہے اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسکو شکست خوردہ کہا جاتا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں درمیانی راستہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ نہ تو میں غیر ضروری امیدیں باندھتا ہوں اور نہ ہی میں لوگوں کے اندر مایوسی پیدا کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب میں نے یہ کہا کہ ہٹلر کا وار چوک گیا تو میں نے ناروے کے حملے کا ذکر کیا تھا۔ جب میں میں نے یہ بات کہی تھی وہ تقریر ۴ر اپریل کی تھی یعنی حملے سے تین روز پہلے کی۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ ڈکٹیٹروں کو یہ فائدہ حاصل ہے کہ وہ لڑائی کے لئے تیار ہیں اور ہم امن کی فکر کرتے رہیں۔ میرے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ لڑائی کے شروع میں جرمنوں کے پاس ہم سے زیادہ ہتھیار اور سامان جنگ تھا اس وقت ہٹلر نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا اور اتحادیوں پر حملہ نہیں کیا۔ میں نے "نشانہ چوکنا" آیندہ کے بارے میں نہیں کہا تھا بلکہ ماضی کے بارے میں کہا تھا۔

ناروے کی پیچیدگیوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے گو مجھے پورا یقین ہے کہ آخر میں فتح ہماری ہوگی لیکن مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی تک اس خطرہ کو محسوس نہیں کیا جو ہمیں لاحق ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ میں تمام پارٹیوں کے ممبران کے تعاون حاصل کرنا چاہتا ہوں ہم اپنے آپ کو یہ نہیں کہتے کہ ہم بے قصور ہیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ ہم کو ان لوگوں کی امداد کی ضرورت نہیں جو کہ امداد کرنے کو تیار ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہئیے کہ نئے مقابلوں کے لئے پورے زور وشور سے تیاری شروع کر دیں۔

مسٹر لائڈ جارج کا مطالبہ

لندن ۸ر مئی۔ آج دار العوام میں ناروے کی جنگ کے متعلق پھر بحث ہوئی۔ ناروے میں حکومت نے جو طریقہ عمل اختیار کیا اس پر مسٹر لائڈ جارج (جو گذشتہ جنگ عظیم میں وزیر اعظم تھے) نے ان واقعات پر جو سر سیموئل ہور نے بیان کئے تھے نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ناروے کو انگریزی فوج کا جو پہلا دستہ بھیجا گیا تھا وہ چیدہ آدمیوں پر مشتمل ہونا چاہئیے تھا۔ حکومت کے پاس چیدہ آدمی تھے برطانیہ نے ایک علاقہ دارانہ فوجی دستہ بھیجدیا جسکو لڑنے کی مہارت نہیں تھی۔ وہاں پہاڑ اول دستہ بھیجنا چاہئیے تھا۔ جو اس کام کو پورا کر سکتا جس پر کہ تمام کامیابی منحصر تھی۔

ہماری سمندری اور بری فوج کو مل جل کر کارروائی کرنا چاہئیے تھی ہم نے ویسا نہیں کیا ہم ہوائی اڈہ تلاش کرنے میں لگے رہے۔ یہ اہم مہم جس سے کہ اس ملک کی فوجی پوزیشن بہت مختلف ہو سکتی تھی۔ اور دنیا میں ہمارا وقار بڑھ جاتا۔ نیم تیار شدہ سپاہیوں پر مشتمل کی گئی۔ اتنا ہی نہیں سمندری اور بری فوج نے ایک ساتھ ملکر کارروائی نہیں کی۔ ناروے میں حکومت نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کی اس سے زیادہ اور کیا خدمت ہو سکتی ہے جب اسکو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ جرمن کسی ملحقہ ملک پر غالبًا بالٹک میں حملہ کرنے والے ہیں اور انہوں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی۔

ہمارے آدمیوں نے جو بہادری دکھلائی ہم سب کو اسپر فخر ہے۔ ہمارے لئے یہ شرم کی بات ہے کہ ہم انکو بیوقوف بنائیں۔ جب میں نے لڑائی لڑی میں نے دقتوں کو کبھی کم نہیں سمجھا۔ پوزیشن بحال کرنے کے لئے آپ لوگوں کو واقعات کا مقابلہ کرنا چاہیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ملک کے روبرو تمام واقعات کھولکر رکھ دو۔ وہ دقتوں کو خود محسوس کرینگے برطانیہ اور فرانس کی دو بڑی بڑی سلطنتیں آزادی کے لئے اس جد وجہد میں ایک ہو گئی ہیں۔ آپ لوگ سلطنت برطانیہ کو اس وقت تک نہیں ابھار سکتے۔ جب تک کہ آپ یہ نہ بتلائیں گے کہ آپ پر کیا مصیبت ہے ہمیں حقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ شرمناک کارروائیوں سے کام نہ چلے گا۔ جیسی کہ ہم اب تک کرتے رہے ہیں۔ دونوں جانب کے نقصان کا گوشوارہ پیش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

فوجی لحاظ سے ہماری پوزیشن پہلے سے بہت بدتر ہے اس غیر معمولی انسان ہٹلر کی سب سے بڑی جیت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اس سے زیادہ خطرہ میں ڈال دیا ہے جتنا کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں اس کے پیش روؤں نے ڈالا تھا۔

بائی کا درد جسم کے تمام جوڑوں میں
کئی مہینوں کی بیماری کے بعد
اسے بستر پر لیٹے رہنے کی صلاح دیگئی

یہ ایک سنجیدہ قصہ ہے لیکن اسکا اختتام خوشگوار ہے اس عورت کو بائی کی بیماری ہوئی تھی جو بعد میں تمام جسم میں پھیل گئی اور آخر میں وہ لیٹ گئی لیکن اسکو ایسا زبردست فائدہ پہونچا کہ اسنے حسب ذیل خط لکھا ہے۔ میں اسے اپنا ایک اولین فرض سمجھتی ہوں کہ میں بلند آواز میں لوگوں کو بتلا دوں کہ کروشین سالٹ میں کتنی خاصیتیں موجود ہیں اور بائی کے درد کے مہلک حملے سے اس نے کیسے نجات دلائی میری ٹانگوں اور گھٹنوں میں بائی کا درد تھا بعد میں وہ تمام جسم میں پھیل گیا یہ قریب ۱۳ ہفتہ رہا مجھے بستر پر لیٹے رہنے کا حکم مل گیا ایک نیک دل نے مجھے کروشین سالٹ لینے کی سفارش کی اور قبل اسکے کہ میں دوسری بوتل ختم کروں میں اپنا روزمرہ کا کام کرنے لگی

(مسز) آئی ڈی

جسم میں اورک ایسڈ کا زیادہ ہونا بائی کا درد پیدا کر دیتا ہے کروشین سالٹ میں وہ ایسی دوائیاں ہیں جو اس قسم کی پتھریوں کو گلا دیتی ہیں

NO 4

اور دوسری ادویات بھی اسی سالٹ میں ایسی شامل ہیں جو ان گلی ہوئی پتھریوں کو قدرتی راستہ سے باہر نکال دیتی ہیں۔

اہل کانپور کو بے قرار کر دینے والا ڈرامہ

جس نے کانپور کے موجودہ ریکارڈ کو توڑ دیا ہے

شاندار — آٹھواں — ہفتہ

عورت کی دیوانہ وار محبت کا ایک دلکش واقعہ

جوبلی ٹاکیز کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور دس بجے رات کو

جمعہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

مٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

ساگر موویٹون کا دلکش ڈرامہ

سادھنا

خاص اداکار

سوبھانہ اسمرتھ
پریم ادیب ہریش
اڈوانی اور پانڈے

نیچرل اداکاری دل سوز نغمے
دلکش ڈانس پر لطف مذاق
پرزور مکالمے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

شرح ٹکٹ ۱؍۔ ۳؍ ۴؍ ۹؍ زنانہ ۴؍

گیاہے اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

جرمنی اور سویڈن

برلن ۸ر مئی۔ سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ اپریل کے آخری ہفتہ میں سیاسی صورت حالات کے متعلق ہٹلر اور شاہ سویڈن کے درمیان تحریری تبادلہ خیالات ہوا۔ پیرسن تبادلہ خیالات سے آیندہ پالیسی کے متعلق مسئلہ پر مکمل سمجھوتہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔

امریکہ صلح کرانے کی کوشش کریگا

واشنگٹن ۸ر مئی۔ یہاں یہ یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ لڑائی کے سلسلہ میں کوئی تجویز تیار کر رہے ہیں۔ چند مبصروں کا کہنا ہے کہ وائٹ ہاؤس صلح کرانے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے ساتھ پوپ بھی کرے گا۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے آج اچانک پریس کانفرنس ملتوی کر دی اور اس کے لئے یہ بہانہ پیش کیا۔ کہ میں سائنس کانفرنس کے لئے تک رہا ہوں۔

آج آپ نے برلن کے سابق سفیر مسٹر گراؤ کے ساتھ لنچ کیا اور پھر مسٹر سمنر ویلس کے ساتھ مشورہ کیا اس کے بعد آپ نے مسٹر سمٹن سے بھی بات چیت کی۔ وائٹ ہاؤس کے حالات جاننے والے لوگوں کا بیان ہے کہ پریزیڈنٹ لڑائی کو اٹلی تک پھیلنے سے روکنا چاہتے ہیں۔

ناروے میں لڑائی زور پکڑے گی

لندن ۷ر مئی۔ یہ عین اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ناروے میں توقع سے زیادہ بڑے پیمانہ پر لڑائی شروع ہو گی۔ اب وہاں موسم اچھا بہتر ہو جائے گا۔ ناروی ایجنسی کا بیان ہے کہ ناروی فوجیں ایردرال اور سٹورن کے درمیان جرمن فوج کا ابھی تک مقابلہ کر رہی ہیں

مسولینی کے مطالبے

ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ امریکن سفیر مسٹر ولیم فلپس نے سائینو مسولینی سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ اٹلی فرانس اور برطانیہ سے اپنے مطالبے پورے کرانے کے لئے یہی وقت موزوں سمجھتا ہے۔ فسطائی اٹلی کے وقار کے لئے حسب ذیل تین مطالبے ضروری ہیں۔

۱۔ شمالی افریقہ میں فرانس کے بندرگاہ جبوتی پر دونوں طاقتوں کا برابر کنٹرول۔

۲۔ سوئیز پر نگرانی کرنے والے بورڈ میں اٹلی کی نمائندگی

۳۔ ٹیونس (فرانس کا بندرگاہ شمالی افریقہ میں) میں اٹلی کے حقوق میں توسیع۔

انگریزی فوج ناروے سے واپس آگئی

لندن ۷ر مئی۔ برطانیہ اور فرانس کی جو فوج ناروے سے واپس چلی آئی تھی۔ وہ برطانیہ پہونچ گئی ہے۔ فوج کے جنرل کے سب سے بڑے افسر نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا تم لوگ وہاں سے بھاگ کر نہیں آئے ہو بلکہ تم کو یہاں آنے کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کی تم نے تعمیل کی۔

سویڈن غیر جانبدار رہے گا

سٹاک ہام ۷ر مئی۔ سویڈن کے وزیر خارجہ نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ سیاسی صورت حالات کے بارے میں شاہ سویڈن اور ہٹلر کے درمیان تحریری تبادلہ خیالات ہوا سویڈن نے غیر جانبدار رہنے کا اقرار کیا اور جرمنی نے اسکی غیر جانبداری کا احترام کیا۔

یوپی کے چھ خاکساروں کو سزا

لاہور ۶ر مئی۔ آج سٹی ایڈیشنل سپیشل مجسٹریٹ نے یو پی کے ۶ خاکساروں کو دو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ یہ خاکسار ۲ر اپریل کے بھاٹی گیٹ کے اندر حکومت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔ جن تین مسجدوں میں خاکسار پناہ گزیں ہیں انکی ناکہ بندی جاری ہے۔

بلجیم تیار

بلجیم کے وزیر خارجہ مسٹر سپاک نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بلجیم اپنی آزادی اور غیر جانبداری برقرار رکھنے کا پورا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اب بلجیم میدان جنگ نہیں بن سکتا جیسا دوسروں کے معاملے طے ہوں اس کے چاروں طرف قلعوں کی دیوار ہے اور فوج مقابلہ کو تیار ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

نینی تال ۸ر مئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنے سکریٹری کے ساتھ آج صبح کلکتہ سے یہاں تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم بھی اسٹیشن پر موجود تھے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق مولانا آزاد یہاں ایک ماہ تک قیام کرینگے۔

بخاریسٹ ۷ر مئی۔ ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے رومانیہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ طیارہ شکن توپوں کی مشق کرائی جا رہی ہے۔

میکسکو اور برطانیہ

حکومت چلائی۔ اسے آپ نے خلاف توقع بتایا۔

لندن ۵ر مئی۔ میکسیکو میں برطانی مفاد کی نگرانی کرنے کا کام ڈچ حکام کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں میکسیکو اور برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے تھے۔ اس وقت سے ڈینش سفارتخانہ برطانی مفاد کی نگرانی کرتا تھا۔ لیکن اب جرمنی نے ڈنمارک پر قبضہ کر لیا ہے جبھی اس تبدیلی کی ضرورت پڑی۔

ہندوستانی سپاہی لندن میں

لندن ۶ر مئی۔ فرانس سے ہندوستانی فوج کا پہلا دستہ تفریح کرنے کے لئے آج لندن گیا اس پارٹی میں چار افسر اور ۱۱ سپاہی تھے۔ تمام لوگ بہت تندرست اور توانا نظر آتے تھے۔ وکٹوریہ اسٹیشن سے یہ لوگ مارچ کرتے ہوئے گئے۔

روس اور برطانیہ

لندن ۶ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے تجارتی سمجھوتہ کے لئے جو تجویزیں پیش کی تھیں۔ ان پر حکومت برطانیہ غور کر رہی ہے۔ یہ خبر غلط ہے کہ انکو مسترد کر دیا

حکومت یوپی تصفیہ کرانیکی کوشش کر رہی ہے

نینی تال ۸ر مئی۔ حکومت یوپی سہارنپور کی سگرٹ فیکٹری کی ہڑتال کا معاملہ طے کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس نے فیکٹری کے ڈائرکٹرس کو کلکتہ سے نینی تال بلایا ہے: معلوم ہوا ہے کہ وہ جلدی ہی کلکتہ سے نینی تال جانے والے ہیں۔ جہاں حکومت سے بات چیت کریں گے۔ بہت ممکن ہے کہ مزدور لیڈروں کو بھی بلایا جائے لیکن انکو ڈائرکٹروں سے بات چیت کے بعد بلایا جائے گا لیبر کمشنر مسٹر صدیق حسین جو صورت حالات کا معائنہ کرنے سہارنپور گئے تھے نینی تال آگئے ہیں۔

لندن میں سرہری ہیگ کی تقریر

لندن ۸ر مئی۔ سرہری ہیگ سابق گورنر یوپی نے حال ہی میں کیکسٹن ہال میں ایک تقریر کی جس میں آپ نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء نافذ ہونے کے بعد ہندوستان کے سیاسی حالات میں کیا کیا تغیرات ہوئے اور صوبوں میں وزارتوں نے اس نظام کے ماتحت کس طرح کام کیا آپ نے کانگریسی حکومتوں کی بڑی تعریف کی اور انہوں نے جس کامیابی کے ساتھ

صبح اور شام کے وقت

آپ کے لئے چائے پینی لازمی ہے۔ جب آپ صبح کو نیند سے بیدار ہوتے ہیں یا شام کو دن کا کام ختم کرتے ہیں۔ تب صرف چائے ہی آپکو توانائی عطا کر سکتی ہے۔ آپ کام کر رہے ہوں یا آپ آرام کر رہے ہوں۔ ہر وقت چائے آپ کو تروتازہ اور زندہ دل کرتی ہے۔ آفتاب کے نکلنے کے وقت سے ڈوبنے کے وقت تک آپ جتنی مرتبہ چاہیں چائے پئیں۔ آپ اس میں ہمیشہ بہتری محسوس کرینگے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔

تازہ پانی ابال لیجئے اور پھر ایک صاف برتن کو گرم کرکے اس میں ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ہر شخص کے لئے ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر استعمال کیجئے۔

ہندوستانی چائے

ہر وقت ہر جگہ پر

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا

IK 118

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد صاحب سریواستوا منصف بہادر شہر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر اجراء ۱۹۵ بابت سنہ ۱۹۳۹ء

دی مسلم بنک آف انڈیا لمیٹیڈ برانچ کانپور ڈگریدار

بنام کفایت اللہ مدیون

بنام کفایت اللہ ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن ٹھنڈی سڑک کانپور مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ معنونہ میں دی مسلم بنک ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مدیون کے درخواست گذرانی ہے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۱۴ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت

جسمیں تفریح کی روح بھری گئی ہے کشش اور جاذبیت کی قوتیں سموئی گئی ہیں

جمعہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ

۷ بجے شام اور دس بجے رات کو

مٹنی شو

اتوار کو ایک زائد تماشہ ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

خاص اداکار خورشید ستارہ تارابائی موتی لال الیشورلال ڈیکشت غوری۔ لالہ یعقوب کپور بھگوان داس اور مرزا مشرف کے کام دیکھنے کے قابل ہیں۔ تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے۔

آنیوالے تماشے:۔ چنگاری (سداما پروڈکشن) آندھی (نیوتھیٹرس)

زندگی اور زندہ دلی کا شاندار مظاہرہ

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

نیوتھیٹرس کا بہترین اور دلکش ڈرامہ

جمعہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۴۰ عیسوی سے

جوانی کی ریت

جسمیں جوانی اور اس کے راہ و رسم کا آئینہ محبت اور اس کے خاموش مگر پُر اثر کارنامے، آزادی اور اس کے نتائج آپ ملاحظہ فرمایں گے۔

خاص اداکار:۔ کانن نجم جگدیش نیمو وید کپور چمن الیاس نند کشور وغیرہ

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

اگر آپ بہتر سے بہترین عطریات عرقیات روغنیات وتمباکو خوردنی مشکی زعفرانی نقرئی طلائی دانہ پتی قوام وغیرہ کے طلب گار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں

پتہ

شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۱۴ شہر قنوج

سن لائف آف کناڈا

سنہ ۱۹۳۹ء کے سال کے مختصر حالات

سن لائف آف کناڈا کے ۶۹ ویں سالانہ اجلاس کے پریسیڈنٹ مسٹر آرتھر بی وو ڈ نے سن لائف کی خوبیوں اور مالی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ سن لائف آف کناڈا کا سرمایہ ۹۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ہے اور اوسط درجہ کی آمدنی میں سے بھی کمپنی کی تاریخ میں سب سے بڑی رقم جو سنہ ۱۹۳۹ء میں پالیسی لینے والوں کو بطور فائدے کے دی گئی ہے اس کی تعداد تقریباً ۹ کروڑ ڈالر ہے۔

اس تقسیم شدہ رقم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں سال کے نفع میں تقریباً ۶۵ لاکھ ڈالر کا مزید اضافہ ہوا ہے اور اس سال کی رقم کو لے کر کمپنی کے سنہ ۱۸۷۱ء سے آج تک کے دئے ہوئے منافع کی میزان ۳۰ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر ہوتی ہے موت اور لاعلاج ہونے میں سال بھر کے اندر ۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ڈالر کا اضافہ ہوا ہے اور گذری ہوئی میعاد کے سلسلہ میں ۳ کروڑ دس لاکھ ڈالر دئے گئے اور ایک کروڑ ۴۰ لاکھ پالیسی دینے والوں کو بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کئے گئے۔

سن لائف آف کناڈا جو سلطنت امریکہ میں سب سے بڑی کمپنی ہے اس کے پاس آج دس لاکھ پالیسی لینے والے ہیں اور شمالی امریکہ میں اس سے بہتر بیمہ کمپنی کوئی نہیں ہے اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور اس کا سب سے زیادہ کاروبار کناڈا یونائیٹڈ اسٹیٹ گریٹ برٹن اور برطانیہ کی تمام سلطنتوں میں ہوتا ہے، مگر کونٹی نینٹل یورپ کے کسی ملک میں اس کمپنی کا کاروبار نہیں ہے، مسٹر آرتھر بی ووڈ نے دوران تقریر میں اپنے پالیسی ہولڈروں کو یہ بتایا ہے کہ کمپنی اپنا کاروبار کس ڈھنگ سے کرتی ہے اور اس کی خوبیاں کیا ہیں موصوف نے سال بھر کے تمام اہم واقعات پر نہایت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی، آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں بیمہ کے مقاصد کو نہایت واضح طور پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ بیمہ کرانے کا صرف یہ مقصد نہیں ہے کہ بیمہ کرنے والا اپنے مرنے کے بعد اپنے وارثوں کے لئے کچھ روپیہ چھوڑ جائے اور نہ بیمہ کمپنی کا یہ مقصد ہے کہ وہ اپنی پالیسی ہولڈروں کو اس کے مرنے کے بعد کچھ روپیہ ادا کر دے بلکہ بیمہ کا مقصد یہ بھی ہے کہ جب انسان کام کرنے کے قابل نہ رہے تو اس کو روپیہ موجود ملے یعنی ہر شخص اپنی زندگی میں بیمہ کا فائدہ اٹھا سکے۔

مثال کے طور پر آپ نے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۳۹ء میں سن لائف نے ۷۵ فی صدی زندہ پالیسی کرنے والوں کو رقمیں ادا کیں یا یوں کہیئے کہ ہر ایک مردہ پالیسی کرنے والے کو جو رقم ادا کی گئی ہے اس کے مقابلے میں زندہ پالیسی کرنیوالوں کو سہ گنی (تگنی) رقمیں ادا کی گئیں ہیں جس میں سے ۹ ہزار رقمیں پانے والوں کی عمریں ۷۰ سال کی تھیں، بیمہ کا روپیہ زیادہ تعداد میں غریب خاندانوں میں تقسیم کیا گیا جس سے نہ صرف ہر شخص کو فائدہ پہونچا بلکہ تمام کمیونٹیوں پر اس کا اچھا اثر ہوا، مسٹر ووڈ نے کہا کہ کمپنی نے امسال ۵۳ ہزار نئی پالیسی لینے والے حاصل کئے اور قریب ۲۲ ہزار پرانے پالیسی لینے والوں نے بیمے لے کر اپنی پالیسیاں بڑھالیں اور قریب ۳ لاکھ ۱۳ ہزار ملازموں مزدوروں اور کاروبار کرنے والوں کو سن لائف گروپ نے پالیسی کے ذریعہ سے محفوظ رکھا، جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر ووڈ نے بیان کیا کہ موجودہ جنگ میں جس انداز سے کام کئے جا رہے ہیں وہ گذشتہ جنگ کے مقابلہ میں بہت کم ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ان ملکوں کے بیموں میں جو جنگ میں شامل ہیں بیناد ار کلماز شامل کر دیا گیا ہے لہذا جنگ کا اثر صرف ان بیموں پر پڑتا ہے جو جنگ کے بیشتہ رجا ،۷، کئے گئے ہیں، چونکہ اس قسم کا زیادہ تر کاروبار چند سالوں سے چل رہا ہے اس لئے تجربے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کمپنی کے پالیسی لینے والوں کی اوسط عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہے اور یہ عمر فوجی عمر سے زیادہ ہے اس کے علاوہ سنہ ۱۹۱۸ء کے مقابلہ میں کمپنی کا کام جنگ میں نہ شامل ہونے والے ملکوں میں زیادہ ہے، گذشتہ جنگ کے دوران میں کمپنی نے جو ترقی کی تھی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر ووڈ نے کہا کہ گذشتہ جنگ میں کمپنی کے کاروبار نے سنہ ۱۹۱۹ء تک سہ گنی (تگنی) ترقی کی تھی، مسٹر ووڈ نے کناڈا کے عام حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کناڈا کی حالت پیشتر سے آج بہت تسلی بخش ہے اور اس کی آبادی ۵۰ فی صدی بڑھ گئی ہے اور ملک کی پیداوار کی طاقت میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے چنانچہ گیہوں، اخبارات کے کاغذ تانبا اور المونیم پہلے کے مقابلہ میں آج کئی گنا زیادہ تعداد میں باہر بھیجا جاتا ہے اور سنہ ۱۹۱۴ء کے مقابلے میں سونے کی پیداوار گیارہ گنی زیادہ ہو گئی ہے اور بنائی ہوئی چیزوں کی قیمت میں بھی ڈھائی گنا اضافہ ہوا ہے۔

کناڈا پہلے کے مقابلہ میں آج بہت زیادہ زرخیز اور خوش حال ہے اور وہ اس وقت کی موجودہ بڑی قوموں کا ہر حالت میں مقابلہ کرنے کے قابل ہے، کناڈا کے جنگی قرضے کے بارے میں مسٹر ووڈ نے فرمایا کہ دنیا میں اس کی بڑی ساکھ ہے۔

آخر میں مسٹر ووڈ نے کمپنی کے ڈائرکٹروں اور دیگر ملازمان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی رپورٹ دراصل ایک شاندار کام ہے جو کہ انھوں نے پبلک کے سامنے پیش کی ہے۔

ڈائرکٹروں کی رپورٹ اور مالی حالت کے بارے میں مسٹر ووڈ نے کہا کہ یہ گورنمنٹ کی کنسرویٹو (قدامت پسندی) پالیسی سے ملتی جلتی ہے اس میں ہر طرف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنی نے ایز رزرو کو بڑھایا ہے اور سرمایہ کو بڑھانے میں کسی بات کو نظر انداز نہیں کیا ہے، تقریباً ۳ کروڑ ڈالر اب بھی سرپلس (SURPLUS) میں پڑے ہوئے ہیں۔

سرپلس کی آمدنی نے ترقی کی ہے اور وہ سنہ ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں اب اضافہ ہو کر ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ہو گئی ہے، جبکہ سرمایہ ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ تھا اس وقت کمپنی کا کل سرمایہ ۹۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ہے جو کمپنی کے لئے دراصل ایک بڑی شاندار کامیابی ہے۔

انگلینڈ پر بمباری کرنے کی دھمکی

کوپن ہیگن ۹ مئی۔ جرمنی میں پروپگنڈے کے لئے ایک نیا فلم تیار ہوا ہے جس کا نام "بپٹزم اف فائر" ہے۔ اس کا پہلا شو فیلڈ مارشل گورنگ، ڈاکٹر گوبلز جنرل وان برچس کمانڈر انچیف جرمن فوج اور بہت سے فوجی افسروں نے دیکھا۔ اس فلم میں دکھلایا گیا ہے کہ پولینڈ میں جرمن ہوائی فوج نے کیا کیا کارنامے دکھلائے۔

فلم کے آخر میں فیلڈ مارشل گورنگ کی آواز بااعلان کرتے ہوئے سنی جاتی ہے کہ جرمنی کی ہوائی فوج برطانیہ پر بھی اسی طرح حملہ کرے گی جس طرح پولینڈ پر کیا ہے"۔ اے مسٹر چیمبرلین یہ ہمارا کام ہے یوم قیامت تم کو حساب دینے کے لئے طلب کیا جائیگا یہ ایک ضمنی سرخی ہے۔ فلم میں برطانیہ کے نقشے دکھلائے گئے ہیں۔ اور اس میں لندن نمایاں طور سے دکھلایا گیا ہے۔ جس پر ہوائی جہاز اڑتے ہوئے دکھلائے گئے ہیں۔ فلم میں جرمن ہوا باز ایک جنگی گانا گاتے ہیں۔ "انگلینڈ پر بمباری" اس گانے کے الفاظ یہ ہیں: ہم شیر برطانیہ کو آخر تک لڑائی لڑنے کا چیلنج دیتے ہیں۔ قیامت اور سلطنت کے زوال کا دن ہم مقرر کریں گے۔ وہ دن ہمارے لئے سب سے زیادہ فخر کا دن ہوگا۔

اٹلی کی ہوائی طاقت

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم روم لکھتا ہے کہ اٹلی کے اخباروں میں مشرقی بحیرہ روم میں برطانیہ اور فرانس کی نوجوں کے جمع ہونے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اتحادیوں نے وہاں کس وجہ سے فوج جمع کی ہے اس کے بارے میں لاعلمی کی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے نہ اس کی پرواہ ہے۔ وہ ہر دھمکی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

اٹلی اور برطانیہ

ابھی تک لندن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ حکومت اٹلی نے برطانیہ سے بہت سے سوالات دریافت کئے جو کہ بحیرہ روم میں برطانوی بیڑہ کی موجودگی کے متعلق ہیں۔

حکومت برطانیہ کی یہ پالیسی ہے کہ اٹلی کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے جائیں۔ بحیرہ روم میں جو احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں وہ اٹلی کے اخباروں کے مخالفانہ رویہ کے پیش نظر اختیار کی گئی ہیں۔ حکومت برطانیہ کو امید ہے کہ اٹلی کے ساتھ اسکے تعلقات بہتر ہو جائینگے۔ اور بحیرہ روم میں امن قائم رہے گا۔ برطانوی سفیر سر پارسی لورین اٹلی جا رہے ہیں اور آج رات کو وہاں پہونچ جائیں گے۔

مہاتما گاندھی کی نئی کیبنٹ

بمبئی ۹ مئی۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی مہاتما گاندھی کے سکریٹری امور خارجہ ہو گئے ہیں۔ غیر ملکوں اور بالخصوص امریکہ سے مہاتما جی کے نام جو تار اور خطوط آتے ہیں ان کے جوابات وغیرہ آپ ہی لکھتے ہیں۔ شریمتی راجکماری امرت کور مہاتما جی کی پرائیوٹ سکریٹری ہیں آپ کے ذمہ مہاتما جی کی ہندوستان کی تمام خط و کتابت ہے۔ اس کام میں مسٹر پیارے لال آپ کی مدد کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مہادیو ڈیسائی آجکل مولانا ابوالکلام آزاد کی سوانح عمری لکھ رہے ہیں۔

لندن ۹ مئی۔ ترکی تجارتی ڈیلی گیشن بخاریسٹ پہنچ گیا ہے جہاں وہ حکومت رومانیہ کے ساتھ تجارتی سمجھوتہ کی بات چیت کریگا۔

ضرورت ہا

لیبر کمشنر کے دفتر میں مندرجہ ذیل جگہوں کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں درخواست دینے والوں کی سکونت یوپی، رامپور، بنارس ٹہری، گڑھوال اسٹیٹ میں سے کسی جگہ کی ہونی چاہئے یہ جگہیں ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء تک کے لئے عارضی یعنی غیر مستقل ہیں لیکن ان کی آیندہ بھی قایم رہنے کی امید کی جاتی ہے۔

جگہ	قابلیت
۱۔ اسٹنوگرافر۔ تنخواہ ۶۵-۵-۹۰-۵-۱۳۰ روپیہ	بی کام ہونا چاہئے شارٹ ہنڈ اور ٹائپ رائٹنگ بھی جانتا ہو نوٹ لے کر یا مضمون بنا کر خطوط لکھنے کی لیاقت ہو۔
۲۔ تین کلرکوں کی۔ تنخواہ ۴۵-۵-۵۵ روپیہ	کسی منظور شدہ (RECOGNISED) یونیورسٹی کی ڈگری حاصل ہو دفتر کے کاموں کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دیجائے گی۔
۳۔ لیبر ویلفیر کلرک۔ تنخواہ ۳۵-۱½-۴۴ روپیہ	ہائی اسکول کا امتحان پاس ہو یا کمرشیل ڈپلومہ حاصل ہو ٹائپ رائٹنگ جاننے والے یا دفتر کے کام کا عملی تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی
۴۔ ہیلتھ وزیٹرس (نرس) تنخواہ تینس ۳۰ روپیہ ماہوار۔ چھ مہینہ کے بعد اگر کام ٹھیک ہوگا تو ۳۵ روپیہ ماہوار کر دئے جائیں گے اور دو سال ٹھیک کام کرنے کے بعد ۴۰ روپیہ ماہوار ملیگا	تعلیم یافتہ نرس (NURSE) ہونی چاہئے۔ بچہ جنانے کا خاص تجربہ درکار ہے عام بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر پروپیگنڈے کا کام کرنا پڑے گا۔

درخواست دینے والے کی عمر بجز ۴ نمبر والی جگہ کے یکم مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔

نمبر ۴ والی جگہ کے لئے زائد سے زائد عمر ۳۴ سال کی ہونی چاہئے۔

تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک آ جانا چاہئیں۔

دستخط صدیق حسن — لیبر کمشنر

یونائیٹڈ پراونسیس کان پور

جائداد کی خریداری کا نادر موقع

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ایک قطعہ مکان پختہ و خام سہ منزلہ نمبری ۴۴/۱۱ واقع محلہ مصری بازار شہر کان پور لب سڑک ملکیت لالہ منالال ٹرسٹ کمپنی فروخت ہوگی لہذا جو صاحب جائداد مذکورہ بالا خرید کرنا چاہیں وہ اپنی درخواست معہ قیمت جائداد جس پر وہ خریدنے کو رضامند ہوں ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک حسب ذیل پتہ پر بھیجدیں۔

پتہ

بابو کالکا پرشاد صاحب دھون کیر آف لالہ چھوٹے لال گیا پرشاد ٹرسٹ آفس گیا پرشاد اسٹیٹ مول گنج کان پور ٹیلیفون نمبر ۲۲۹/۱

عظیم الشان نیلام

زمین امپرومنٹ ٹرسٹ

حسب الحکم جناب چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس زمین کے نیلام کا آپ صاحبان بہت عرصہ سے انتظار کر رہے تھے وہی نہایت بیش قیمت زمین یعنی۔

پلاٹ زمین

جو کہ شہر کان پور میں نہایت بیش قیمت اور بالکل محفوظ مقام پر ٹھنڈی سڑک اور نیا گنج کے درمیان ۶۰ فٹ چوڑی نئی بنی ہوئی سڑک پر ناچ گھر بیرہانہ اسکیم بلاک (اے) اور (سی) میں واقع ہیں اور جن پر اب ٹرسٹ خاصہ ریبیٹ اور بھی دیگر رعائتیں دینے کو تیار ہے بروز سنیچر بتاریخ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو خاص موقع پر پلاٹ ہذا نیلام کئے جاویں گے

المشتہر

پی اسٹاین وال اینڈ کمپنی ٹرسٹ آکشنرس کان پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹ .... دفعہ ۳۷

لعدالت پرگنہ کانپور مقام کانپور ضلع کان پور

بھورے مدّعی

بنام بھگوا ندین مدّعا علیہ

بنام بھیکا ولد للّوا قوم بوریا ساکن سلیم پور پرگنہ کان پور

واضح ہو کہ مدّعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۹ لم کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ر ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ ر بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوے کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ نہم ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر توحق غرم مستقل ہے ... دل بیدری

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

پیام فطرت

نتیجہ فکر از جناب مسٹر مصطفےٰ حسین صاحب نیر علیگ وکیل کانپوری

غالباً ناظرین ہمارے شہر کے نوجوان سیاستداں اور مقنن مسٹر مصطفےٰ حسین نیر علیگ و میونسپل کمشنر کو اس حیثیت سے بھی جانتے ہونگے کہ وہ صرف سیاست کے مرد میدان نہیں بلکہ شاعری کے بھی مرد میدان ہیں چنانچہ ہم ان کی ایک نظم درج کر رہے ہیں جس کا عنوان "پیام فطرت" ہے جو کہ انگریزی عروض کے مطابق ردیف قافیہ سے بے نیاز ہے عام طور پر اساتذہ اس رنگ کو اردو شاعری میں رائج کرنے کے خلاف ہیں مگر انگریزی داں نوجوان طبقہ ردیف قافیہ سے بے نیاز ہو کر جذبات پیش کرنا چاہتا ہے اس کا خیال ہے کہ ردیف و قافیہ کی پابندیوں کی بدولت خیالات کا خون ہوتا ہے، بہرحال چاہے یہ خیال صحیح ہو یا نہ ہو مگر اس سیلاب کو روکنا ذرا مشکل نظر آتا ہے۔

نیر صاحب کی یہ نظم خیالات وجذبات کے لحاظ سے اپنے میں کافی جاذبیت رکھتی ہے؛ امید ہے کہ ناظرین اس کے مطالعہ سے محظوظ ہوں گے (ایڈیٹر)

اے بوالہوس اے بے بصر   نادان وغافل بے خبر
اب دیدۂ دل کھول کر   تو ڈال دنیا پر نظر
ہے ذرہ ذرہ دہر کا،
آئینۂ الفت نما،
یہ چاند سورج کہکشاں   زینت فضائے آسماں
یہ پھول کلیاں گلستاں   کہتے ہیں تجھ سے بے گماں
فطرت کی ہر اک چیز سے
حسن محبت ہے عیاں،
بیخود نہ بن ہوشیار ہو   اب خواب سے بیدار ہو
مست مئے گلنار ہو   نظارے سے سرشار ہو
فطرت کا حسن دلکشا
ہر سمت ہے جلوہ نما
تو ایک مشت خاک ہے   ناچیز ہے ناپاک ہے
اس پر انانیت تری   کس درجہ عبرتناک ہے
سمجھا ہے تو ممکن نہیں
مجھ سے خطا کا ارتکاب
یہ حسن جاں فزا   بے داغ مثل آئینا
کہتا ہے تجھ سے برملا   نظارہ کر تو دہر کا
حسن بصیرت اس سے لے
درس محبت اس سے لے
راز محبت کو سمجھ   سر طریقت کو سمجھ
اپنی حقیقت کو سمجھ   اسرار فطرت کو سمجھ
یعنی تو اک انسان ہے
انسانیت کی جان ہے
یہ خود پرستی چھوڑ دے   یہ رنگ مستی چھوڑ دے
اسباب ہستی چھوڑ دے   دنیا کی بستی چھوڑ دے
ہے چند روزہ زندگی
اس کو بنا کچھ کام کی

دنیائے اسلام

ناروے میں اتحادی فوجوں کے پسپا ہونے کے متعلق

ترکی اخبارات کی رائے

انقرہ سے حسب ذیل مضمون کا ایک تار ابھی موصول ہوا ہے عام ترکی اخبارات ان اسباب سے بخوبی واقف معلوم ہوتے ہیں جن کی بنا پر ناروے کے جنوبی علاقوں سے اتحادیوں کو اپنی فوجیں ہٹانی پڑیں۔

اخبار "والس" انقرہ فوجوں کے ہٹائے جانے کے وجوہ یوں بیان کرتا ہے کہ جرمن ان تمام مقامات پر جو فوجی اعتبار سے اہم ہیں قابض ہو چکے تھے اور ناروے کی افواج نے جو مقابلہ کیا وہ برائے نام تھا اس اخبار کی رائے یہ بھی ہے کہ فوجوں کو ہٹا لینا ناکامی کی دلیل ضرور ہے لیکن اس سے جنگ کے آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہ ہو گا سنہ ۱۹۱۴ء میں جرمنوں کو ایک فتح کے بعد دوسری فتح نصیب ہوئی لیکن فیصلہ کن ضرب اتحادیوں ہی نے لگائی تھی۔

اخبار "جمہوریت" کسی قدر معترضانہ انداز میں لکھتا ہے کہ اتحادیوں نے اپنی فوجوں کو کھلے مقامات میں اتارا جہاں بمباری ہو سکتی تھی اس وجہ سے انھیں بعد میں پسپا ہونا پڑا اس کے بعد یہ اخبار مزید لکھتا ہے کہ برطانیہ اب بھی اسکینڈ ینویا کے سمندروں میں طاقتور ہے اور ان پر پوری طرح سے قابض ہے اور اسے یہ بھی فائدہ ہے کہ شمالی ناروے ان کے قبضہ میں ہے مگر خام لوہے کے لحاظ سے جرمنی اپنی بہتر حالت میں نہیں ہے۔

"اعلیٰ صباح" کا تبصرہ یہ ہے کہ اتحادیوں نے اپنے لشکروں کو ناروے سے ہٹا کر دیگر محاذوں پر ڈال دیا ہے اور ان محاذوں کو مستحکم بنا دیا ہے؛ اس سے بنیادی اعتبار سے حالات میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

وزیراعظم برطانیہ کی صاف گوئی کی بڑی تعریف کی گئی ہے "اعلیٰ صباح" لکھتا ہے کہ اگرچہ وزیر اعظم ناکامی کا اعلان کر رہے تھے لیکن یہ بیان حکومت کے لئے ناکامیاب ثابت ہوا، اس زمانے میں جب کہ شہزور اور طاقتور ڈکٹیٹر صداقت کے سامنے کانپتے ہیں اور اسے رائے عامہ سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور دروغ راستی آمیز اور غلط الزامات سے کام لیکر دنیا کو بہکانا فریب میں ڈالنا اور بہکانا چاہتے ہیں۔

برطانیہ کی عظیم الشان جمہوریت کا وزیر اعظم اپنے ہموطنوں کے سامنے اتحادیوں کے ناکام واپس آنے کا حال بیان کرنے سے خوف نہیں کھاتا، یہ صاف اعتراض جرارت کی دلیل ہے اور یہ جرارت ہی اس کی ضامن ہے کہ آخر میں فتح اتحادیوں ہی کو نصیب ہو گی۔

اخبار مذکور یہ بھی لکھتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ کا اصول صاف گوئی ہے اور وہ کامیابی اور مخالفت کو مبالغہ کا رنگ دینا پسند نہیں کرتے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۸ مئی ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰

جنگ یورپ کی موجودہ حالت

نازیوں کے پے در پے جارحانہ پیش قدمیوں اور کامیابیوں نے ساری دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ ہالینڈ اور بلجیم کے حملے نے اس ہیجان میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ ہالینڈ کی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد فرانس کا شمالی اور شمالی مشرقی علاقہ تو بلجیم کے ساتھ ساتھ لڑائی کا مرکز بن چکا ہے۔ یہ وقت فرانس اور برطانیہ کے لئے سخت آزمائش کا وقت ہے انہیں اب کمزوروں اور مظلوموں کی آزادی کی حفاظت کے لئے ہی نہیں بلکہ خود اپنی ہستی کی حفاظت کے لئے لڑنا ہے اور ایسے دشمن سے لڑنا ہے جس کی طاقت کی ہمسری خود اس کی بربریت ہی کر سکتی ہے۔

بحر روم میں جسے صحیح معنوں میں مشرق کا راستہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کو اٹلی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے اور جرمنی کی کامیابیوں پر خوشیاں منا رہا ہے اور اتحادیوں کے خلاف مظاہرے کئے جا رہے ہیں اور ان کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔ بحر روم کے مغرب مشرق میں اتحادی بیڑہ تیار کھڑا ہے۔ مصر اور ترکی دونوں اپنی اپنی حفاظت کے لئے تیار ہیں۔ ترکی کے جنوب مغرب میں "ڈوڈ کنز" جزیروں میں اٹلی کی فوجیں جمع ہو چکی ہیں، بلقان سے نازی اور فسٹ ایجنٹوں کی سرگرمیوں کی تشویش ناک خبریں آ رہی ہیں۔

ہندوستان کے جنوب مشرق میں وہ جزیرے ہیں جو ہالینڈ کے تابع ہیں، جاپان کو ان جزیروں سے قدرتی دلچسپی ہے۔ ہالینڈ پر نازی قبضہ کے بعد ان جزیروں کے مستقبل کا سوال پیدا ہو گیا ہے اگرچہ فی الحال امریکہ برطانیہ اور جاپان تینوں نے ان جزیروں کی موجودہ حالت برقرار رکھنے اور دخل نہ دینے کا یقین دلا دیا ہے۔ مگر یہ نہ بھولنا چاہیے کہ جاپان روم۔ برلن دنیا کے لئے یہ ایک خطرناک اتحاد ہے "ڈچ ایسٹ انڈیز" (ہالینڈ کے جزائر شرق الہند) یہ خطرناک اتحاد ثلاثہ کس طرح حرکت کرے اس کے متعلق کوئی رائے قایم نہیں کی جا سکتی۔ اس موقع پر جاپان کی حرکت امریکہ سے ٹکرا سکتی ہے اور ہندوستان اس طرف سے خطرہ کی زد میں آ سکتا ہے۔ افریقہ کے مشرقی ساحل پر اٹلی کا اثر و دخل بھی ہندوستان کے لئے کوئی سکون آمیز بات نہیں ہے۔ روس کا خاموشی کے ساتھ جنگ کی صورت حال کا بغور مطالعہ بھی ہندوستان کے لئے باعث تشویش ہو سکتا ہے۔

یہ جنگ جس طرح سے لڑی جا رہی ہے اس نے تمام معدقہ نقشوں اور خیالات پر ایک دم پانی پھیر دیا ہے اور طرح طرح کی پریشان کن خیالات منکرین کے دماغوں میں چکر لگا رہے ہیں۔ اور یہ نہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کون ملک محفوظ ہے اور کس کو خطرہ لاحق ہے۔

ہم ہندوستانیوں کے دماغوں میں بھی ہندوستان کی حفاظت کا سوال در پیش ہے اگرچہ ہندوستان کے متعلق کسی قسم کا خطرہ کا سوال بعد کا سوال ہے۔ ہمارے خیال میں ہندوستان کی حفاظت اور غیر محافظت کا سوال بہت آخر میں آتا ہے۔ مگر انگریزی حکومت کے ترجمان اخبار "اسٹیٹسمین" کا ایک نوٹ ضرور پریشان کن ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ایسا موقع بھی آ سکتا ہے کہ جب برطانیہ کو یہ کہہ دینا پڑے کہ ہم ہندوستان کو اس کے حال پر چھوڑتے ہیں" جس طرح رومیوں نے انگلستان کو چھوڑ دیا تھا۔

معاصر "اسٹیٹسمین" نے ہندوستانیوں کو یہ دھمکی دی ہے مگر ہمارے خیال میں اس دھمکی کا یہ وقت نہ تھا۔ ہم اب بھی اسکے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جرمنی اتحادیوں کو بیڑ لے گا۔ بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ آخر میں اتحادیوں ہی کی فتح ہو گی اور نازیوں کو اپنے ظلم کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔

مگر یہ بات ضرور قابل غور ہے کہ ہندوستان اپنی مدافعت کے لئے اتنا بھی تیار نہیں ہے جتنی کہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں حکومت برطانیہ نے جو سب سے بڑی غلطی کی وہ یہی ہے کہ اس نے جرمنی کے ۲۵ سالہ پروگرام کے مقابلہ میں خود کوئی خاص تیاری نہیں کی اور آج اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اگرچہ اس ۸ ماہ میں برطانیہ بہت کچھ تیار ہو گیا ہے مگر پھر بھی ہندوستان بالکل غیر محفوظ ہے۔

بہر حال ہمکو امید ہے کہ خدا حق والصاف کا ساتھ دیگا اور نازیوں کو بالآخر شکست اٹھانا پڑیگی۔

چیرمین صاحب کی واپسی

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ال. ال. ڈی. ایم. ایل. سی. چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ماہ اپریل میں اپنی آنکھ کا آپریشن کرانے بمبئی تشریف لے گئے تھے۔ آپکا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ اور آپ کانپور واپس تشریف لے آئے ہیں اور دو ایک ہی روز میں آپ منصوری تشریف لے جا رہے ہیں

لوکل بورڈ کے الکشن ملتوی

خبر ہے کہ گورنمنٹ نے جنگ کی وجہ سے یوپی کے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشن ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں

لنڈن ۱۶ مئی۔ سوئٹزرلینڈ کی ایک اطلاع ہے کہ اسکی شمالی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں کل لام بندی ہو چکی ہے۔ اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے ہر طرح تیار ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

مسٹر ونسٹن چرچل نے دار العوام میں وزیر اعظم کی حیثیت سے پہلی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

گزشتہ جمعہ کی شام کو نیا نظام حکومت بنانے کے لئے مجھے ملک معظم کی ہدایت موصول ہوئی۔ پارلیمنٹ اور قوم کی یہ کھلی ہوئی خواہش تھی کہ نیا نظام حکومت زیادہ سے زیادہ وسیع بنیادوں پر مرتب ہونا چاہیے۔ اور اس میں سب پارٹیوں جنھوں نے گزشتہ حکومت کی تائید کی تھی۔ یا مخالفت کی تھی۔ سب کو شامل کرنا چاہیے۔ میں اس سب سے بڑے کام کو مکمل کر چکا ہوں۔ وار کیبنٹ میں پانچ ممبر لئے گئے ہیں۔ اس میں مخالف پارٹی اور لبرل پارٹی کے بھی نمایندے ہیں۔ یہ کیبنٹ قومی اتحاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ مسٹر چرچل نے فرمایا کہ کارروائی کے آخر میں ہاؤس کو ۱۸ مئی تک کے لئے ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی جائیگی۔ مگر اس کے ساتھ شرط یہ ہوگی کہ اگر پہلے ضرورت پڑ جائے تو اجلاس بلا لیا جائے گا۔ اس ہفتہ جو مسئلے قابل غور ہوں گے ان کے متعلق ممبروں کو پہلے سے اطلاع دے دی جائیگی۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ "نئی حکومت پر اعتماد کا جو رزولیوشن میرے نام سے درج ہے اب میں اس کی طرف ہاؤس کی توجہ مبذول کرتا ہوں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم تاریخ کی سب سے بڑی جنگ کے ابتدائی دور سے گزر رہے ہیں۔ ہم ناروے اور ہالینڈ میں برسر جنگ ہیں۔ اور بحر روم کے لئے تیار ہونا ہے اور ہوائی لڑائی جاری ہے اور ہمیں خود اپنے گھر میں بہت سی تیاریاں کرنی ہیں۔ ان نازک حالات میں اگر میں ہاؤس کے سامنے کوئی لمبی تقریر کروں تو میرا خیال ہے کہ مجھے معاف کیا جائیگا میں نے جو نئے وزیروں سے کہا ہے۔ وہی ہاؤس کے سامنے کہتا ہوں کہ میرے پاس سوائے خون سخت محنت آنسوؤں اور پسینہ کے اور کچھ نہیں ہے اگر یہ پوچھا جائے کہ [illegible] مقصد کیا ہے۔ اس کے جواب میں میں صرف ایک لفظ کہونگا۔ فتح ہر حالت میں فتح خطرہ کے باوجود فتح۔ راستہ خواہ کسی قدر طویل اور مشکل گزار کیوں نہ ہو۔ لیکن ہم فتح حاصل کر لیں گے کیونکہ فتح کے بغیر زندگی نہیں اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر ہمیں فتح حاصل نہ ہوئی تو برطانوی سلطنت کی زندگی میں اور برطانوی سلطنت کے پیش نظر جو نشانہ ہے وہ زندہ نہیں رہے گا۔

لیکن میں نے اُمید کے ساتھ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ مجھے آج سب سے امداد مانگنے کا حق ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آئیے اور ہم متحدہ طاقت کے ساتھ آگے بڑھیں۔

جنگ کی تازہ خبریں

لنڈن ۱۶ مئی۔ بلجیم کے شمال میں انیٹورپ سے لے کر بلجیم کے جنوب میں فرانس کے شہر سیڈان تک ساڑھے چار سو میل لمبے مورچہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ برلن کے سرکاری اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سیڈان کے علاقہ میں دریائے میوز پار کرتے ہوئے فرانس کی میجنو لائن اس جگہ توڑ دی گئی۔ جہاں وہ شمال مغرب کی طرف جاتی ہے۔

پیرس کے مستند حلقوں کا کہنا ہے کہ لائن سے مونٹ میڈی تک سیڈان کے جنوب مغرب میں ۲۰ میل تک اصل میجنو لائن بالکل صحیح سلامت ہے۔

پیرس ۱۵ مئی۔ ناروے کے جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ جس کسی قیدی کے پاس ہتھیار برآمد ہونگے اسکو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ناروی فوج کونگسونگر اور ایورس کے قریب جرمنوں کو پریشان کر رہی ہے۔ جرمن ناروے کو فوج اور سامان جنگ برابر بھیج رہے ہیں۔ حال ہی میں اتحادیوں نے ناروک پر بمباری کا حکم دیا تھا جس سے شہر بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

دفتر جنگ کے ایک کمیونک شایع ہوا ہے کہ اتحادی فوج بجروک میں اترنے میں کامیاب ہو گئی جو کہ ناروک کے شمال میں [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے

آئینہ کانپور

لیبر کمشنر کے آفس کی جگہیں

یو. پی گورنمنٹ کے لیبر کمشنر کے دفتر میں اسٹینو گرافر، کلرک، لیبر ویلفیر کلرک، اور مبلغ وزیٹرس کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں اور درخواست دینے کی آخری تاریخ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء ہے۔

ہم کو یہ دیکھکر نہایت افسوس ہوا کہ ایک مقامی اخبار میں ایک صاحب نے ان جگہوں کے متعلق اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ درخواستیں محض قاعدہ و قانون کی خانہ پُری کے لئے طلب کی گئی ہیں، ورنہ دراصل ان جگہوں پر ان ہی لوگوں کو مقرر کیا جائے گا۔ جو پہلے سے دفتر میں بطور امیدوار کے کام کر رہے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان صاحب نے اپنی رائے قایم کرنے میں بڑی عجلت اور نہایت بدگمانی سے کام لیا ہے، ورنہ جہاں تک ہمکو معلوم ہوا ہے کہ درخواستیں حقیقی معنوں میں طلب کی گئی ہیں اور اس ہی شخص کو جگہ دی جائیگی۔ جو کہ ان جگہوں کا واقعی طور پر مستحق ہوگا۔ البتہ ڈگری کے مقابلہ میں عملی کام کے تجربہ رکھنے والے کو ضرور ترجیح دی جائیگی اور جس کی ضرورت بھی ہے۔

ودیارتھی جی کی یادگار

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی جی جنھوں نے سنہ ۱۹۳۱ء میں ہندو مسلم اتحاد کی خاطر اپنی جان تک نذر کر دی تھی۔ انکی یادگار قایم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ تعجب ہے کہ جس شخص نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے اپنی جان تک کی پروا نہ کی ہو اس کی یادگار بنانے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں کسی مسلمان کا نام تک نہیں ہے۔ افسوس!

کلکٹر صاحب

مسٹر ایل. بی. ہنڈ کاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے ۱۲ روز کی چھٹی پر جا رہے ہیں۔ آپکی جگہ مسٹر اے. دی. ڈکسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ قایم مقامی کریں گے۔

[illegible] ایمپلائرس ایسوسی ایشن

۵ مئی کو ایمپلائرس ایسوسی ایشن آف نارڈرن انڈیا کانپور کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے لئے چیرمین مسٹر ایچ. اے. ولکنسن ایم. ایل. سی اور ڈپٹی چیرمین لالہ پدم پت سنگھانیا ایم. ایل. اے ہوئے۔

ایمپلائرس ایسوسی ایشن

۱۲ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ایمپلائرس ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ قاضی عزیز احمد صاحب پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں ایسوسی ایشن کے لئے کانسٹی ٹیوشن آخری بحث و مباحثہ کے بعد منظور کیا گیا اور جناب صدر کے شکریہ کے بعد میٹنگ برخاست کی گئی۔

اجناس خوردنی پر کنٹرول

پبلک کو تکلیف نہ ہونے کے خیال سے حکومت یو. پی نے اشیائے خوردنی کی قیمتوں پر کنٹرول رکھنے کے لئے کنٹرولر آف پرائز کا محکمہ قایم کیا ہے۔ جو بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے فرایض ادا کر رہا ہے اور جو وقتاً فوقتاً عوام کی اطلاع کے لئے سرکاری قیمتوں کی اشاعت بھی کرتا رہتا ہے۔ ہم آیندہ سے ان اطلاعات کو شایع کرنے کی کوشش کرینگے۔

لیبر لیڈر گرفتار

مسٹر دیو پرشاد ممبر جنرل کونسل مزدور سبھا کو زیر دفعہ ۱۵۱ انتہائی نقض امن پولیس نے گرفتار کیا ہے اور مسٹر رام کشور لیبر لیڈر کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

احرار پارٹی

تقریباً ۳۰ لال کرتی والنٹیر بمبئی کے دہلی آزاد مسلم کانفرنس سے واپس ہوتے ہوئے ۱۱ مئی کو کانپور آئے اور ایک روز قیام کر کے بمبئی واپس گئے۔

پولٹیکل قیدی

مسٹر ارجن اروڑا اور مسٹر راجندر دت نظم جنگو سدائشن کے سلسلہ میں سزا ہو گئی ہے وہ فتح گڑھ اور آگرہ میں ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ انکو لکھنؤ یا بنارس منتقل کر دیا جائے۔

ایک پورا موضع جلگیا

پنڈت گنگا سہائے چوبے ضلع کانگریس کمیٹی نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ موضع ڈل آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر خاک سیاہ ہو گیا ہے اسکی آبادی سخت تکالیف میں مبتلا ہے لہذا اسکی امداد کرنا چاہیئے۔

مزدور سبھا کا جلسہ

۱۱ مئی کو کانپور مزدور سبھا کے جنرل کونسل کی ایک میٹنگ مسٹر ایس. پی. یوسف کی صدارت میں ہوئی جسمیں گورنمنٹ کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی گئی۔

مسلم لیگ کانفرنس

۱۱ مئی کو گھاٹم پور میں ڈاکٹر اشفاق حسین کی صدارت میں مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا جس میں پاکستانی اسکیم اور آزاد مسلم کانفرنس دہلی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا اور ضلع مسلم لیگ پر اظہار اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

۱۷ مئی کو مسلم لیگ پولٹیکل کانفرنس کا ایک جلسہ اکبر پور میں مسٹر ظہور علی بیرسٹر الہ آباد کی صدارت میں منعقد ہوگا جسمیں چودھری خلیق الزماں کی شرکت کی بھی امید کی جاتی ہے۔

مسٹر پالیوال

۱۵ مئی ۷ بجے شام کو غور د محل پارک (شردھانند پارک) میں ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر سری کرشن دت پالیوال پریسیڈنٹ یو. پی کانگریس کمیٹی نے موجودہ پولٹیکل حالات پر ایک دلچسپ تقریر کی۔

۷ سال جیل کی سزا

مسٹر ایس. ایم. نیر ڈسٹرکٹ سشن جج کانپور نے گوبردھن اور بلو کو زیر دفعہ ۳۹۵ ڈکیتی کے الزام میں سات سات سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

گنگا پتر گرفتار

گنگا پتروں کی دو پارٹیوں میں لڑائی ہوئی تھی اسی سلسلہ میں ۵ گنگا پتر گرفتار کئے گئے ہیں۔

کپڑا بازار کے ملازمان کا مطالبہ

کپڑا بازار کے ملازمان کی انجمن کا مطالبہ ہے کہ انکو ایک مہینے میں دو اتوار ملا کی تعطیل ملنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں کپڑے کی دوکانوں کے مالکان اور کام کرنے والوں کے انجمن کے درمیان تنازعات تھے۔ اب دونوں کی رضامندی سے یہ معاملہ گورنمنٹ لیبر افسر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

اتحاد ملت

کہا جاتا ہے کہ آل انڈیا مجلس اتحاد ملت کا ایک جلسہ کانپور میں ہونے والا ہے جسکی مجلس استقبالیہ کے چیرمین حکیم عباسی صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ اور جسمیں مولانا ظفر علی خاں صاحب کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

تحصیلدار صاحب

مرزا کاظم علی صاحب تحصیلدار کانپور کو گورنمنٹ نے قایم مقام ڈپٹی کلکٹر ہردوئی مقرر کیا ہے۔ اور آپ ۱۸ مئی کو کانپور سے تشریف لے جائیں گے۔

مرزا صاحب تقریباً ۶ سال ضلع کانپور میں رہے آپ نے اس دوران میں جس قابلیت محنت اور بے لوثی کے ساتھ اپنے فرایض ادا کئے ہیں اس کا ہر شخص معترف ہے اور مدت تک آپ کی یاد لوگوں کے دلوں میں رہے گی۔

کوتوال صاحب

مسٹر ایچ. ملے ہاند ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کوتوال شہر ۱۴ دن کی رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۶ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل. ال. ڈی. ایم. ایل. سی کی صدارت میں ہوئی جسمیں ۲۵ فٹ روڈ اور سیسو مئو تالاب اسکیم وغیرہ کے تخمینہ جات منظور کئے گئے۔ ایف۔

سبد گل

بن باپ کے یہ بچے کس طرح عالم وجود میں آتے ہیں اس کا اندازہ ان دلچسپ مقدمات سے ہو سکتا ہے جو آئے دن عیش پرستوں کے خلاف مغرب اور مشرق کی لڑکیاں دائر کرتی رہتی ہیں۔

اسکن کی عدالت کا نہایت ہی دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک حسین و جمیل لڑکی نہایت تیزی کے ساتھ عدالت میں داخل ہوئی اور اس نے بھری عدالت میں بچہ کو ایک نوجوان کی گود میں زبردستی دیتے ہوئے کہا لو یہ تمہاری اولاد ہے تم اس کی پرورش کرو۔ یہ بیچارہ بڑا گھبرایا اس نے ہرچند انکار کیا مگر لڑکی یہی کہتی رہی کہ یہ تمہاری اولاد ہے۔ آخر اس لڑکی کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا مقدمہ سے پتہ چلا کہ یہ لڑکی ان حضرت کی ملازم تھی مالک صاحب چھپا چوری لڑکی کے ساتھ عیش فرما لیا کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ بچہ تھا۔

عدالت نے لڑکی کے حق میں ڈگری دیتے ہوئے ان رنگیلے صاحب بہادر کو حکم دیا کہ وہ سولہ سال تک دس شلنگ فی ہفتہ اس بچہ کی پرورش کا خرچہ دیتے رہیں گویا اس بیچارے کو اپنی عیش پرستی کی پاداش میں سولہ سال تک جرمانہ ادا کرنے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

لوداپیسٹ کا دلچسپ واقعہ ہے کہ وہاں کے ایک بہت بڑے ڈاکٹر کے خلاف ایک لڑکی نے دعویٰ کیا کہ اس نے مجھے حاملہ کیا ہے اس لئے اس ڈاکٹر سے میری عزت کا معاوضہ اور میری ہونے والی اولاد کی پرورش کا خرچ دلایا جائے لڑکی نے بھری عدالت میں بیان دیا کہ میں ایک مریض کی حیثیت سے علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس جایا کرتی تھی میں نسوانی شکایتوں میں مبتلا تھی دوران علاج میں ڈاکٹر نے مجھ سے محبت کا اظہار کیا اور مجھ سے آشنائی پیدا کرلی دو تین ماہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوں۔

ڈاکٹر موصوف نے حسینہ کے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے انکار کیا کہ وہ لڑکی سے واقف تک نہیں لیکن عدالت نے ڈاکٹر کے انکار کو ناکافی سمجھتے ہوئے ۱½ پونڈ فی ہفتہ کی ڈگری دیدی دیکھا آپ نے یورپ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

یورپ ہی کا کیا ذکر ہے ہندوستان کی عدالتوں میں بھی اب اس قسم کے مقدمات دائر ہونے لگے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں ایک ہندوستانی لڑکی نے اپنے عاشق کے خلاف استغاثہ دائر کیا تھا کہ میرے عاشق نے کئی ماہ تک میرے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم رکھے لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوں تو وہ مجھ کو تنہا چھوڑ کر فرار ہوگیا۔

لڑکی نے ایک حسین و جمیل بچہ بھی عدالت میں پیش کیا تھا جو عاشق کی عشق بازی کا نتیجہ تھا معلوم نہیں کہ ہندوستان کی عدالت نے اس مقدمہ کا کیا فیصلہ دیا لیکن پھر بھی ان واقعات سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ اس تہذیب و ترقی کے دور میں بغیر باپ کے بچوں کی پیدائش کا مرض کس قدر تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

بلجیم کی قلعہ بندی

اس دفعہ ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں بلجیم اپنی حفاظت کرنے کی زیادہ بہتر پوزیشن رکھتا ہے ہالینڈ کے جنوبی ساحل پر بلجیم کی سرحد جرمنی سے ملی ہوئی ہے

ادب لطیف

سچی محبت

میں تیرے بوسوں سے ڈرتا ہوں، نیک لڑکی لیکن تو میرے بوسوں سے ناحق ڈرتی ہے، میری روح بوجھ سے اس قدر دبی ہوئی ہے کہ وہ تجھے دغا دے ہی نہیں سکتی میں تیری صورت سے، تیرے لہجہ سے، تیری حرکت سے، ڈرتا ہوں، مگر تو مجھ سے ناحق ڈرتی ہے۔

میرے دل کے جذبات پاک اور صادق ہیں اور میں ان پاک اور صادق جذبات سے تیری پرستش کرتا ہوں۔ (شیلے)

خدا کا نوشتہ!

خدا نے لکھدیا ہے:۔ اس پھول پر جو ہوا کو خوشبو کی دل آویزی دیتا ہے، اس بادِ سحر پر جو پھولوں سے لدی ہوئی شاخ کو ٹھوکے دیتی ہے اس قطرۂ باراں پر جو سیب کے سینہ پر چل کر موتی بنتا ہے، اس گوہر شبنم پر جو گھاس کی پتی پر تھرکتا ہے، اس چادر آب پر جو شعاع نے جھلمل جھلمل سے چمکتی ہے، اس باسی ہار پر جو شب عشرت کی یادگار رہنے کے لئے اپنی بہار کھوتا ہے، اس شعاع آفتاب پر جو غریب کی کٹیا اور امیر کے دو محلے کو یکساں نورانی ہے۔ خدا نے ان سب پر لکھدیا ہے، یہی کہ اس دنیا میں کوئی شخص اپنے لئے زندہ نہیں رہ سکتا۔

آئینے کا عکس

دوسروں کی خوبصورتی پر حسد کرنے والی کتنی ایسی عورتیں ہیں جو آئینے میں اپنی بدصورتی کو دیکھ کر قدرت پر الزام لگاتی ہیں؟

لیکن کیا در اصل اسمیں قدرت کا قصور ہے کیونکہ عورتیں اپنی بدصورتی کی خود ذمہ دار ہیں۔

چہرہ کا حسن اور جلد پر گلابی رنگ کی جھلک کسی صابن یا دیگر کسی دوا کے لگانے سے نہیں حاصل ہوتی، یہ چیز تو جسم کے اندرونی صفائی سے میسر ہوتی ہے۔

ایک گلاس اینڈرلیوز لیور سالٹ کے پینے سے جسم کے اندر صاف خون کا چشمہ بہنے لگتا ہے اور اس سے جسم کے تمام اعضاء تر و تازہ ہو جاتے ہیں اور گندگی دور ہو جاتی ہے۔

جو عورت اپنے جسم کی اندرونی صفائی کا خیال رکھتی ہے وہ نہ صرف خوبصورت اور تر و تازہ رہتی ہے بلکہ اس کے تمام جسم کی جلد میں وہ گلابی جھلک آجاتی ہے جو صرف اندرونی صفائی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

جو کہ تقریباً ۰۰ میل لمبی ہے یہ زیادہ تر اونچی نیچی اور پتھریلی زمین ہے اس کی تلہٹی میں لکسمبرگ کے صوبے سے ۵ میل کے فاصلہ پر شہر لیج ہے جو کہ دریائے میز پر واقع ہے ملرگ اور لیج کے درمیان جو خطہ ہے اس کے راستے جرمنی نے ۱۹۱۴ء میں اپنی فوج بلجیم میں داخل کی تھی اس سے سبق حاصل کرکے بلجیم نے جرمن سرحد پر حصار بندی کرلی تھی، لائن کے پیچھے نئے قلعہ ہیں اور اس کے پیچھے پرانے قلعہ ہیں اور تمام سڑکوں پر خوب مضبوط حصار بندی ہے۔

بلجیم کا قدرتی ڈیفنس لائن دریائے میز ہے

عالم نسواں

ذاتی لگاؤ

چائے بنانے کا کام عورتوں ہی کے حصے میں آتا ہے ہندوستان میں باورچی خانے کا تمام کام عورتوں کے ہی ہاتھ ہے اور وہ تمام کاموں کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتی ہیں اور بہتیرے ہندوستانی گھروں میں تو آج کل چائے کی عمدہ پیالی دستیاب ہوسکتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گھر کی عورتوں نے خود سے چائے تیار کرنا شروع کر دی ہے اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے کیونکہ چائے تو گھر ہی میں پینے کی چیز ہے۔

ایک لایق اور امور خانہ داری سے واقف مالکہ کو چائے بنانا اور چائے پلانا اپنے روزمرہ کے فرائض میں سمجھنا چاہئے۔

اور اس سے بڑھکر اسے کیا خوشی حاصل ہوسکتی ہے کہ وہ روزمرہ چائے کے وقت سب گھر والوں کی میزبانی کرے تمام ملکوں کی عورتیں چائے پینے کو ایک عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی تہذیب خیال کرنے لگ گئی ہیں خوبصورت عورتوں کا حصہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر عورتیں اچھے کپڑے پہنتی ہیں عمدہ جگہ پھرنا پسند کرتی ہیں اور جب موقعہ پاتی ہیں تو اپنے دوستوں کو چائے پر پلاتی ہیں۔

لیڈی اسٹر خاتون رکن پارلیمنٹ جو کچھ عرصہ ہوا ہندوستان تشریف لائی تھیں ان کا بیان ہے کہ انگلستان سے روانہ ہونے کے قبل انھوں نے اپنے دوستوں کو دعوت دی اور اس موقع پر انھوں نے اپنے مہمانوں کو اپنے ہاتھ سے چائے پیالیوں میں ڈالکر دی انھوں نے اپنے ملازموں کو صرف کیک وغیرہ دینے کو کہا، کچھ عرصہ ہوا اور ایک ایسا واقعہ سننے میں آیا ایک خاتون نے نہایت دشواریوں کے باوجود بھی چائے اپنے ہاتھ سے بنانا ضروری سمجھا وہ خاتون مس ایلا میلارٹ ہیں جنھوں نے انگریز اخبار نویس پیٹر فلیمنگ کے ہمراہ چین اور تبت سے ہوتے ہوئے ہندوستان کے تین ہزار میل کی سیاحت کی تھی۔

وسطی ایشیا میں سفر کے دوران ان کا بیان ہے کہ ایک موقعہ پر انھوں نے گھاس اور سوکھی جھاڑیوں کی جڑیں جمع کرکے آگ جلائی اور چائے تیار کی بحیرۂ ارال کے قریب جہاں سخت سردی پڑتی ہے اور دشت برف سے ڈھک جاتا ہے وہ ترکستان کا سب سے بڑا حصہ ہے وہاں سردی کے مارے آدمی بھی جم جاتا ہے انھوں نے دو ہفتے وہاں گذارے ان کا بیان ہے کہ وہاں پر بھی انھوں نے چائے بنائی مگر برف کی ڈلی سے۔

سہ پہر کو چائے پینے کی عادت کے بارے میں کیتھولین فیشر فواز کرٹا امور خانہ داری کا بیان ہے کہ سہ پہر کی چائے دعوت اور عام موقع پر بہت عمدہ تفریح ہے، بڑے بڑے مجمع یا دو تین دوستوں کا ملکر چائے پینا کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے یہ غیر ضروری چیزوں میں سے ہے مگر ہماری زندگی کے لئے نہایت ہی ضروری ہوگئی ہے۔

انتہائی مصروفیت پر بھی یہ آدھے گھنٹے کے اندر بنائی اور پی جا سکتی ہے اگر ضرورت ہو تو ایک گھنٹہ آپ اس میں صرف کرسکتے ہیں چائے اپنے تمام لوازمات کے ساتھ وہی مزہ دیتی ہے جو آپ کو نئے لباس میں ملتا ہے یا اپنی تھکان دور کرنے میں جو میسر ہوتی ہے۔

لندن ۱۱ رمئی ملکہ ہالینڈ ولہلمینا نے بادشاہ اٹلی سے امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

بچوں کی دنیا

آنکھوں کا نسخہ

سکندر اعظم کے لئے کسی حکیم نے آنکھوں کی دوا تیار کی اور اس میں ایسی ایسی چیزیں ڈالیں جن سے نظر بہت تیز ہو جاتے لیکن چونکہ اس حکیم کی اپنی ہی ایجاد کردہ دوائیں تھیں اس لئے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں الٹا اثر نہ ہو اور لینے کے دینے نہ پڑ جائیں آخر وہ ایک دن بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور کہا جہاں پناہ اس دوا کو میں نے بہت کچھ عقلمندی اور ہوشیاری سے بنایا ہے مگر تجربہ کے لئے اگر کسی اور کی آنکھ میں لگایا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

سکندر اعظم کو یہ بات بڑی بری معلوم ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اس نسخے سے جو کہ میرے لئے بنا ہے میں اندھا ہوگیا تو کچھ پرواہ نہیں لیکن میرے نفع کے لئے اور کا اندھا ہونا مجھے کبھی منظور نہیں۔

سکندر میں یہ خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے اس کا نام صدیوں بعد ہندوستان کیا تمام دنیا میں عزت سے لیا جا رہا ہے۔

اچھی نیت

ایک شخص نے کسی عبادت گاہ کے پاس ایک کھونٹا اس خیال سے گاڑ دیا کہ لوگ کہ لوگ، جانوروں کے ساتھ آتے ہیں وہ اس کھونٹے میں اپنے جانور باندھ دیں گے لیکن دوسرے آدمی نے اس خیال سے کہ کوئی آدمی ٹھوکر کھاکر نہ گر پڑے اس کھونٹے کو ہٹا دیا کسی شخص نے ایک مہاتما سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کسی نے نیک کام کیا مہاتما جی نے فرمایا دونوں کی نیت اچھی تھی اس واسطے دونوں کو اس بھلائی کا پھل ملیگا۔

دنیا میں سب سے دور کا ہوائی راستہ

گریٹ برٹین اور نیوزیلینڈ کے درمیانی تسمین ائرمیل سروس کے جاری ہو جانے کا تمام انتظام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے ۱۹۲۱ء میں اس کی سب سے پہلی سروس مصر اور عراق کے درمیان قایم ہوئی تھی دسمبر ۱۹۲۶ء میں امپریل ائرویز کی قیر، بغداد سے لیکر پرشین گلف میں بصرہ تک قائم ہوئی ۱۹۲۹ء میں کراچی تک پہونچکر ۱۹۳۳ء میں کلکتہ تک باقاعدہ سروس قایم ہوگئی یہاں تک کہ ۱۹۳۴ء میں رنگون سنگاپور سے ہوکر آسٹریلیا اور گریٹ برٹین کے درمیان ایک مکمل راستہ بن گیا اور ۱۹۳۷ء میں نیوزی لینڈ کی اس آخری کڑی جوڑنے کا انتظام ہاتھ میں لیا گیا جو اب قریب اختتام کے ہے۔

یہ ہوائی سروس کا انتظام کیپٹن جے ڈبلو۔ برگس کے زیر نگرانی رہے گی جو خود نیوزیلینڈ کے ایک بہترین ماہر فن ہیں۔

نارتھ اٹلانٹک امریکن ائرمیل سروس کے ساتھ ساتھ نئے بنے ہوئے ائرویز کارپوریشن جس میں امپیریل ائرویز اور برٹش ائرویز شامل ہیں شمالی امریکہ سے نیوزی لینڈ تک جس کا کل راستہ ۲۷،۸۵۳ میل ہے اس کی ہوائی سروس مسلسل جاری رہے گی یہ دنیا میں کاروبار کے لحاظ سے سب سے دوری کا فاصلہ ہے۔

پردۂ فلم

ڈائریکٹر کی مجبوریاں

از جناب چودھری عبدالعزیز گل لاہور

آج سے چند سال ڈائرکٹر کو اتنی اہمیت نہ تھی جتنی کہ آج ان دنوں سینما والے تھیٹریکل رنگ میں رنگے ہوئے تھے انھیں ڈائرکٹر کی ذمہ داریوں کا احساس نہ ہوتے ہوئے اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی غرض نہ تھی اس کی دن رات کی مشقت سے کوئی واسطہ نہ تھا اور اس کے آرٹ سے کوئی دلچسپی نہ تھی انھیں ضرورت تھی تو چند سلولائیڈ کے ٹکڑوں کی جو ان کے مذاق کی کسوٹی پر پورے اتریں۔

انھیں دلچسپی تھی تو اس فلم سے جس میں ہنسی مذاق مار دھاڑ لڑائی جھگڑے اور سٹنٹ سین بکثرت ہوں ان کی نظروں میں کامیاب فلم تھا تو وہ جس میں ایک، دو نیم عریاں رقاصہ ہیروین کی ساحرانہ قوت سے پرکشش عشوہ طرازی ہیرو ہیروین کا جذبات بھرا مکالمہ اور انسانی خواہشات کو ابھارنے والے عشقیہ مناظر ہوں یہ چند اوصاف تھے ان فلموں کے جو ڈائرکٹر کو سیلولائڈ کے ٹکڑوں پر ثبت کرنے پڑتے یہ کام اس دور کے ڈائرکٹر صاحبان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا جس کے لئے اس کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ اور چند ہزار روپیوں کی ضرورت پڑتی۔

۱۹۱۳ء میں ہندوستان میں ٹاکی کا دور دورہ شروع ہوا۔ عالم آرا کو ہندوستان کے لاتعداد انسانوں نے دیکھا اور سائنس کے اس محیر العقول کارنامے کی داد دی اور خوب بڑھ چڑھ کر اس کا پروپیگنڈا کیا گیا۔

اس فلم کے بعد بیسیوں فلم ساز اور سیکڑوں فلم مارکیٹ میں آئے اور اپنی موت سے خود فوت ہوئے سیکڑوں بہترین فلم آئے اور اب پورن بھگت آیا یہ دوسری فلموں سے نرالا تھا فلموں کے اوصاف موجود نہ تھے لیکن باوجود اس کے یہ چند دوسینما نوازوں کے دلوں میں گھر کر گیا اس کی موسیقی اور تمثیل نگاری نے ان کے پژمردہ دلوں میں نئی روح پھونک دی اس کے آرٹ نے ہزار ہا کو فلم بین حضرات کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور انھیں بتایا گیا کہ اس فلم کا ذمہ دار صرف ایک شخص ہے اور وہ ہے اس کا ڈائرکٹر دیوکی بوس۔

یہ فلمی دنیا میں ایک انقلاب تھا اس انقلاب میں دیوکی بوس نے ایک نئی شاہراہ نکالی خود اس پر چلا اور دوسروں کو چلنے کی ترغیب دی۔

دیوکی بوس کے اس اشارے پر کئی ڈائرکٹر چلے اور کامیاب ہوئے شانتارام نے "امرت منتھن" "مارکنڈ" "پڑوسی کی لڑکی" بروا نے "روپ لیکھا" "دیوداس"۔ دیوکی بوس نے "سیتا اور کاردار نے چندرگپت اور باغی سپاہی پیش کئے اور سکہ خوب جمایا۔

آج آپ سینما کا رخ کرنے سے پیشتر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کا ڈائرکٹر کون ہے اس کا فوٹوگرافر کون ہے۔

فلم دیکھنے کے بعد اس کے متعلق اپنی رائے قائم کرتے ہیں اس کی خامیاں جانچتے ہیں اس کے نقائص گنتے ہیں، اور مجموعی طور پر اس کا ذمہ دار ڈائرکٹر کو ہی ٹھہراتے ہیں۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کی موجودہ پوزیشن

لندن ۱۲ رمئی باختیار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ پہلے ہی یہ رائے ظاہر کرچکی ہے کہ وہ ڈچ ایسٹ انڈیز میں اسوقت جو پوزیشن ہے برقرار رکھنا چاہتی ہے حکومت کے اس رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی حکومت برطانیہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے معاملہ میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور نہ ہی اور کسی ملک نے ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

اقوال زریں

طبی جواہر پارے

صحت کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

۱۔ کھلی ہوا میں سانس لی جائے۔
۲۔ جسم اور قلب کو یکساں صاف رکھا جائے
۳۔ نشہ آور اور محرک غذاؤں سے پرہیز کیا جائے
۴۔ دودھ اور مرغن غذا کا استعمال کیا جائے
۵۔ کسی کھیل میں حصہ لیا جائے اور کھلے میدانوں میں باقاعدگی کے ساتھ ورزش کیجائے
۶۔ خیالات اور چال چلن کو بے عیب رکھا جائے
۷۔ ایسی خوراک کھائی جائے جس میں وٹامن کافی مقدار میں موجود ہوں۔

انسان کی صحت کا دار و مدار صحیح اور اچھی خوراک پر منحصر ہے اگر اسے کافی اور مناسب غذا دی جائے تو وہ امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے ایسی خوراک بہت مفید ہے جس سے جسم کی نشو و نما ہوتی ہے، زیادہ کھانا بھی انسان کو بیمار کر دیتا ہے اس سے موٹاپا پیدا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ معدہ بھی خراب اور کمزور ہو جاتا ہے الغرض اس قسم کی بے ترتیبی اور بے اصولی سے سراسر نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔

موج تبسم

بیوی (شوہر سے) میں اس خوبصورت خادمہ کو ہرگز نہیں رکھ سکتی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ بددیانت ثابت ہوگی۔
شوہر یہ تم نے کس طرح سمجھ لیا۔
بیوی اس لئے کہ یہ بے حد حسین اور خوبصورت ہے اور تم ضرورت سے زیادہ حسن پرست ہو۔

بیوی "پیارے رات میں نے خواب میں دیکھا کہ تم ایک نہایت ہی خوشنما نیکلیس خرید کر لائے ہو اور اپنے ہاتھوں سے مجھے پہنا رہے ہو"۔
شوہر خواب کی تعبیر ہمیشہ الٹی ہوتی ہے غالباً مجھے تمہارا کوئی زیور فروخت کرنا ہوگا۔

آقا (ملازم سے) لو یہ آٹھ آنے لو اور ہماری ساس کو اسٹیشن سے جا کر لے آؤ وہ ابھی اب آنے والی گاڑی سے آ رہی ہیں۔
ملازم اور سرکار، اگر وہ نہ آئیں؟ تو
آقا تو اس خوشی میں پھر تمہیں آٹھ آنے اور بطور انعام دوں گا۔

کوتوال تم نے رات کو نقب کیوں لگائی؟
چور حضور! رات کو تو دھوکیونہ سے مجھ کچھ نظر نہیں آتا

آپ کے روزگار کا دار و مدار آپ کی صحت پر ہے

تندرستی کا پہلا اصول ہے

جو آدمی نا تندرست ہوتے ہیں وہ اکثر کام سے جی چراتے ہیں اور اس طرح اپنی روزی کھو دیتے ہیں۔ وہ خود بھی ناخوش رہتے ہیں اور ان کے بیوی بچے بھی پریشان رہتے ہیں اس لئے ہر شخص کو اعلیٰ صحت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ اچھا کام کر کے باقاعدہ روزی کماتا رہے۔

اعلیٰ صحت حاصل کرنے کے لئے خوشگوار اینڈریوز لور سالٹ کے استعمال سے گندہ مادہ جو خرابی صحت کا باعث ہوتا ہے قدرتی طور پر خارج ہو جاتا ہے اور آنتیں صاف رہتی ہیں۔ اینڈریوز لور سالٹ سے زبان اور منہ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ کو آرام پہونچتا ہے اور سستی اور بدہضمی دور ہو جاتی ہے۔
اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا رکھتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے جگر اور معدہ کو درست کر کے قبض کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے عادت نہیں پڑتی۔ بچوں اور بوڑھوں کو یکساں موافق آتا ہے۔

اینڈریوز لور سالٹ

نمکین۔ پر جوش اور قبض کشا

اس شخص کو اینڈریوز لور سالٹ سے کس طرح فائدہ پہنچا ملاحظہ فرمایئے کہ:۔ "میں عرصہ دس سال سے دل کی جلن معدہ کی خرابی اور بیماری میں مبتلا تھا ہر چیز آزمائی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا بالکل ناامید ہو گیا اسکے بعد میں نے اینڈریوز لور سالٹ استعمال کیا اس نے ایکماہ میں ہی آرام کر دیا

ANDREWS
LIVER SALT

جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے

No23

دلچسپ معلومات

تاروں کے متعلق کچھ انوکھی باتیں

کسی بھی صاف ستھری اور چاندنی رات میں ہم کو اتنے تارے دکھائی دیتے ہیں کہ وہ بے شمار معلوم ہوتے ہیں۔
کوئی کم چمکدار اور کوئی زیادہ روشن ہوتے ہیں لیکن بہت سے تاروں کی چمک گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اور بعض اکثر تارے زیادہ عرصہ تک یکساں طور پر روشن رہتے ہیں اور یکایک ان کی روشنی کم ہونے لگتی ہے۔
پھر تھوڑی ہی دیر میں ان کی چمک کم رہنے کے بعد بڑھنی شروع ہوتی ہے اور وہ رفتہ رفتہ وہ پہلا سا روشن اور چمکدار ہو جاتا ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان تاروں کے اردگرد کوئی دوسرا تارا ضرور چکر لگاتا ہے جو بذات خود چمکدار کم یا بالکل نہیں روشن ہوتا ہے اور جب یہ روشن تارے کے سامنے آتا ہے تو اس کی روشنی چھپا یا کم کر دیتا ہے کیونکہ پھر ہم کو چمکیلا تارا پورا نظر نہیں آتا لیکن کچھ تاروں کی روشنی اس طرح گھٹتی بڑھتی رہتی ہے کہ ان کے متعلق کچھ بھی نہیں جا سکتا۔
کبھی کبھی کسی تارے کی چمک اتنی بڑھ جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا تارا پیدا ہو گیا ہے اس قسم کے نئے تارے اکثر نظر آ جاتے ہیں اور اخباروں میں ان کی اطلاع شائع ہوتی ہیں سمجھا جاتا ہے کہ کسی دوسرے تارے سے لڑ جانے کے سبب سے یا کسی اور خاص وجہ سے اس کی گرمی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ چمکنے لگتے ہیں بعض تاروں کی چمک اتنی بڑھ جاتی ہے کہ وہ سنکر سے زیادہ چمکنے لگتے ہیں اس قسم کے نئے تاروں کی چمک پائیدار نہیں ہوتی اور رفتہ رفتہ یہ تارے پہلے جیسے ہو جاتے ہیں۔

افسانہ

ماں کا دل

از جناب ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری

گذشتہ سے پیوستہ

لیکن آدما کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ جس مقصد سے آئی ہے اسے کیونکر ظاہر کرے۔ ہیما ایک کے بعد دوسرا سوال کرتی جاتی تھی "ماں جی کا کیا حال ہے؟ سریش بابو کیا کرتے ہیں؟" وغیرہ وغیرہ اور آدما اختصار کے ساتھ سب کا جواب دیتی جاتی تھی "اچھا حال ہے"۔ "زمینداری کا کام دیکھتے ہیں"۔
آدما کشمکش میں پڑ گئی۔ وہ سوچنے لگی ایسی بھولی بھالی سیدھی سادھی عورت سے ایسی دلشکنی کی باتیں کیسے کہے: مگر ماں کا معاملہ ہے کہے بغیر کام کیسے چلے گا۔ آدما اسی کشمکش میں پڑی ہوئی تھی مگر ہیما اسے اپنی محبت آمیز اور پیاری پیاری باتوں سے کچھ کہنے کا موقع ہی نہ دیتی تھی۔ آخر آدما نے اپنے دل کو سخت بنا کر کہا۔ "ایک بات کہتی ہوں بہن"۔
ہیما کچھ بولی نہیں۔
آدما نے پھر کہا "تم پچھلے جنم میں ہم لوگوں کی دشمن تھیں بہن۔ اگر دشمن نہ ہوتیں تو ماں بیٹے اور بھائی بھائی میں اس طرح جھگڑا پیدا نہ ہوتا اور ایک اچھے خاصے گھر کو تباہ نہ کرتیں"۔
اب ہیما سے کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا وہ آدما کی بات کا مطلب بھی اچھی طرح سمجھ گئی۔ آدما یہ کہکر بے چینی کے ساتھ جواب کا انتظار کرنے لگی۔ مگر جب اس نے کچھ نہیں کہا تو وہ اٹھ کر چلنے لگی۔ ہیما نے کہا "لیکن اس میں میرا کیا قصور ہے؟"
آدما اٹھتے ہوئے بولی اور کس کا قصور ہے بہن! اگر تم نہ ہوتیں تو بھیا اس طرح ہم لوگوں کو کیوں چھوڑ دیتے، آدما کی اس زبردستی کی بات پر ہیما نے کہا: "اچھا تو تم جا کیوں رہی ہو؟ ٹھہرتی کیوں نہیں؟"
"اد ماں کی نہیں، ہیما نے اُس کے جاتے جاتے کہا اچھا ہوتا کہ تم نے یہ سب باتیں ان سے کہی ہوتیں" آدما مڑ کر بولی "تم کہہ دینا بہن"۔ یہ کہکر وہ چلی گئی ہیما سوچنے لگی۔ میں خود سے تو آئی نہیں وہ لائے تو آئی۔ لیکن نہ جانے کیوں ان سے کوئی کچھ نہیں کہتا۔
۶ بجے شام کو رمیش دفتر سے واپس آیا۔ آج اس کے ساتھ سریش تھا۔ ہیما کا دل دھڑکنے لگا۔ اس نے سوچا معلوم نہیں آج کیا ہونے والا ہے۔ کچھ دیر ٹھہر کر سریش واپس جانے لگا تو ہیما سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اسکی آنکھیں روتے روتے سرخ ہو گئیں تھیں۔
سریش چونک پڑا اس نے کہا۔ بھابی تم کیوں رو رہی ہو؟" ہیما نے گلوگیر آواز میں کہا "تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو سریش بابو؟"
سریش نے تعجب سے پوچھا۔ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا۔ تم یہ کیا کہہ رہی ہو؟" تم کیوں آئے تھے۔ جنگی کے بارے میں کچھ دریافت کرنا تھا۔
ہیما نہ جانے کیا سوچ کر بولی "تو ٹھہرتے کیوں نہیں؟ کھانا کھا کر نہ جاؤ گے" سریش ہنس پڑا اور بولا واہ بھابی نیکی اور پوچھ پوچھ۔ میں بیٹھا ہوں کیا کھلاتی ہو۔ لاؤ۔
ہیما نے رمیش کے پاس جا کر کہا۔ بیٹھتے ہو میں نے سریش کو کھانا کھلانے کے لئے کہا ہے"۔ رمیش چونک کر بولا۔ کیا سریش کھانے کے لئے تیار ہے؟"
"ہاں" کہکر ہیما کھانا پکانے چلی گئی۔
دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا دونوں کی آنکھیں کئی بار بھیگیں اور سوکھیں دونوں کے دلوں میں کئی بار جذبات کا طوفان اٹھا اور فرو ہوا۔ آخر میں سریش بابو بولا بہت دنوں کے بعد ایک ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا ہے بھیا!"
ہاں بہت دنوں کے بعد لیکن ماں سے تو کہو گے
سریش بولا نہیں۔
سریش نے ہیما سے کہا اچھا بھابی اب میں جاتا ہوں پرنام۔ پھر جب تم کھانے کو بلاؤ گی تب ضرور آ جاؤں گا"۔
ایک روز برہمنی نے آتے ہی آدما کو خبر دی رمیش کو ہیضہ ہو گیا ہے"۔
سریش بولا" میں تو جانتا ہی تھا دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ ناشتے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ نہ جانے کن خدمتوں سے بھابی نے انھیں سنبھال رکھا ہے"۔
ماں کا دل تڑپ اٹھا اور وہ اسی وقت بیٹے کے پاس جانے کو تیار ہو گئی مگر سریش کے آخری فقرہ نے اس کا مزاج برہم کر دیا۔ "اس ڈائن نے میرے بیٹے کو مجھ سے جدا کیا ہے اب وہی اسے ہیضہ سے بچائے"، وہ خود نہیں گئی۔ مگر اسی وقت برہمنی کو بلا کر کہا "جا کر دیکھو کیا حال ہے؟" وہ رونے لگی آدما نے سریش سے کہا تم وہاں ڈاکٹر صاحب کو نہ لے جاؤ گے؟"
سریش نے کہا نہیں۔ تم بھیا کی طبیعت سے واقف ہوتیں تو ایسا نہ کہتیں وہ ہمارے ڈاکٹر کو اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دیں گے"۔ آدما چپ چاپ سریش کے پاس سے چلی گئی۔
رمیش تندرست ہو گیا۔ ہیما چار رات اور دن برابر اس کے پلنگ کے پاس بیٹھی تیمارداری کرتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رمیش تو اچھا ہو گیا مگر ہیما بیمار ہو گئی۔ رمیش ابھی تک کمزور تھا اس کے علاوہ نہ پاس پیسہ تھا نہ آڑے وقت میں کوئی مدد کرنے والا۔ دوسروں کے سامنے اپنی مصیبت کا رونا رونے اور ہاتھ پھیلانے کی عادت نہ تھی۔ ہیما روز بروز کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ ایک روز اس نے رمیش سے کہا "اب میں نہیں بچوں گی"۔
رمیش سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ بے اختیار رونے لگا ہیما نے کہا: "ہائیں یہ کیا کرتے ہو؟ مرد بھی کہیں روتے ہیں؟ تم بیمار تھے تو میں عورت ہو کر بھی ایک دفعہ نہیں روئی"۔
"ہیما تمہارے بغیر میں بھی زندہ نہیں رہ سکتا"۔
ہیما نے رمیش کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔
"ماں کے پاس چلے جانا"۔
اس کی آواز گلوگیر ہو گئی۔
یکایک رمیش کو کچھ یاد آیا۔ اس نے کہا میں ابھی آتا ہوں" یہ کہکر وہ اپنے خاندانی ڈاکٹر کے پاس دوڑا ہوا گیا۔ مکان راستہ میں پڑتا تھا۔ اس نے سوچا ماں سے کہتا چلوں۔ اب وہ مر رہی ہے چل کر ایک دفعہ دیکھ لو"۔
سریش نے بھائی کو جاتے ہوئے دیکھا مگر وہ کچھ کہہ نہ سکا۔ رمیش گھر نہیں گیا وہ سیدھا ڈاکٹر کے پاس جا کر رو دیا۔ ڈاکٹر صاحب! وہ مر رہی ہے ایک دفعہ چل کر دیکھ لو۔ میں تمہارا تمام عمر احسانمند رہوں گا"۔
اپنے دوست کے گود کھلائے بیٹے کو دیکھکر ڈاکٹر گھبرا اٹھے"۔ میں ابھی چلتا ہوں مگر تم پہلے سے میرے پاس کیوں نہیں آئے"؟
سریش شام کو گھر واپس آیا تو کہنے لگا۔ بھیا تو جان کھپا کر بھابی نے بچا لیا۔ مگر بھیا میں اتنا دم کہاں کہ وہ بھابی کی جان بچا سکیں۔ پیسہ بھی پاس نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی بات کے پکے ہیں۔ وہ اپنی ضد سے کبھی باز نہ آئیں گے"؟
آدما نے گھبرا کر پوچھا "کیا تم وہاں گئے تھے؟"
اتنے میں ماں بھی آ گئیں۔ انہوں نے کہا "کیا سچ مچ رمیش کی بیوی نہ بچے گی سریش"۔
ماں کے جذبات امنڈے ہوئے اور آواز گلوگیر تھی۔
سننے میں تو یہی آتا ہے"۔ سریش نے کہا۔
ماں رو پڑی۔ بولی "مجھے اس کے پاس لے چل"
سریش کہنے لگا چلو لیکن تمہارے پہنچنے سے پہلے بھابی رخصت ہو چکی ہوگی"؟
ماں نے کہا "نہیں سریش میں نے کتنے ہی پاپ کئے ہوں مگر بھگوان مجھے ایسی سخت سزا نہ دیں گے"۔
سریش ماں اور بیوی کو ساتھ لیکر رمیش کے گھر پہنچا۔ ڈاکٹر ہیما کو دیکھ رہا تھا۔ رمیش فکر میں ڈوبا ہوا پاس ہی کھڑا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں دیکھا ماں نے رمیش کی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر کہا: "اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں سریش یہاں ہے۔ رمیش نے مڑ کر دیکھا۔ ماں سامنے کھڑی تھی۔ وہ ماں کی گود میں سر رکھکر بے اختیار رو پڑا "ماں مجھے معاف کر دو"!
ماں نے کسی طرح بیٹے کو باہر بھیجا اور بہو کا سر گود میں رکھکر بولی "اب تم نہ مرو ہیما۔ میں تمہاری ساس ہوں"۔
آدما بت بنی کھڑی تھی۔ ماں نے ڈاکٹر کی طرف دیکھکر کہا۔ ڈاکٹر تم نے میرے خاندان کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اسکے بیان کرنے کا اسوقت موقع نہیں لیکن اگر تم نے ہیما کو بچا لیا تو سمجھ لو میرا جو کچھ بھی ہے وہ تمہارا ہے"۔ ماں کی بات سنکر سریش کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔

رومانیہ میں پیشبندی

بخارسٹ ۱۱ مئی حکومت رومانیہ نے حکم دیا ہے کہ کوئی جہاز رات کو بندرگاہ کونسٹینزا میں داخل نہ ہو۔

چیمبرلین کی الوداعی تقریر

لندن ۱۰ مئی مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے قوم کے نام مندرجہ ذیل پیغام براڈکاسٹ کیا ہے۔

آج صبح کسی تنبیہہ یا عذر کے بغیر ہٹلر نے ہالینڈ، بلجیم، اور لکسمبرگ پر اچانک حملہ کر کے اپنے خوفناک گناہوں میں جو پہلے سے ہی اس کو بدنام کر چکے ہیں ایک گناہ کا اور اضافہ کر لیا گذشتہ تاریخ میں کوئی شخص اس خوفناک انسانی تکلیف اور بربادی کا باعث نہیں بنا ہٹلر نے یہ موقعہ اس لئے منتخب کیا کہ شاید اسے یہ معلوم ہوا کہ یہ ملک سیاسی جمود کے منھ میں ہے۔ اور وہ یہاں پھوٹ ڈال سکے گا اگر اس نے سمجھا ہے کہ ہمارے باہمی اختلافات اس کی کوئی مدد کریں گے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہمارے قوم کے ذہن کو نہیں سمجھتا۔

گذشتہ منگل اور بدھ کو دارالعوام میں جو بحث ہوئی میں اس پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا لیکن اب جبکہ بحث ختم ہو چکی ہے، میرے خیال میں دارالعوام کا اعتماد بحال کرنے اور پورے زور و طاقت کے ساتھ جنگ چلانے کے لئے کوئی نیا سخت قدم اٹھانا چاہئے آج سہ پہر تک یہ ظاہر ہو گیا کہ میرے ماتحت نہیں بلکہ دوسرے وزیر اعظم کے ماتحت ضروری اتحاد ہو سکتا ہے ان حالات میں ظاہر ہے کہ میرا فرض کیا ہونا چاہئے آج شام کو میں نے بادشاہ سلامت سے ملاقات کی اور ان کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا جو انھوں نے منظور کر لیا۔

اب ملک معظم نے قومی بنیادوں پر وزارت بنانے کا کام میرے دوست اور رفیق مسٹر چرچل کے سپرد کیا ہے مجھے یقین ہے کہ وہ کامیاب ہونگے میں یہ بھی عرض کروں گا کہ مسٹر نے مجھ سے خواہش کہ میں وار کیبنٹ کا رکن بن جاؤں میں نے ان کو کہدیا کہ میں زیادہ سے زیادہ جو کچھ امداد کر سکتا ہوں خوشی کے ساتھ کروں گا۔

کیونکہ میں اب آخری بار نمبر ۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ سے آپ کو آخری پیغام دے رہا ہوں اس لئے میں ایک یا دو باتیں آپ سے اور کہدینا چاہتا ہوں۔ میں تین سال تک وزیر اعظم رہا اس دوران میں مجھے بہت بڑی ذمہ داری اٹھانی پڑی جب تک مجھے کہ باعزت طور پر امن قائم رکھنے کا موقع رہا ہے میں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی لیکن جب امید ختم ہو گئی اور جنگ کو نہ روکا جا سکا تو اسی طرح میں نے بھی جنگ لڑنے میں اپنی پوری طاقت ختم کر دی اور ہمت سے کام لیا۔

شاید یہ معلوم کر کے اطمینان ہو گا کہ یہ جنگ چند دن جاری رہے یا چند ہفتوں لیکن اب تذبذب کا دور ختم ہو چکا ہے۔

ہماری آزمائش کا وقت آپہونچا ہے جس میں بلجیم ہالینڈ اور فرانس پہلے ہی سے مبتلا ہو چکے ہیں مجھے اور آپ کو متحدہ طاقت اور لڑائی کے ناقابل شکست حوصلہ کے ساتھ اپنے نئے لیڈر کے پیچھے چلنا چاہئے اور جب تک اس خونخوار درندہ کو جو ہم پر ٹوٹ پڑا ہے شکست نہ دیدیں اور اسے انقطاعی طور پر غیر مسلح نہ کر دیں۔

امریکہ بھی محفوظ نہیں ہے

نیویارک ۱۴ مئی آپ کا ملک بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں جو بنی نوع انسان کے مہذب وجود کو لاحق ہے ان الفاظ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈول ہل نے اہل امریکہ کو تنبیہہ کی جبکہ آپ نے امریکن سوسائٹی آف ونٹ نیشنل لا میں تقریر کی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہم اپنے کو محض اس امید میں دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے کہ ہم کسی نہ کسی طرح اس خطرے سے بچ جاویں گے جہالت کے زمانے میں دنیا کے اندر جو تاریکی پھیلی ہوئی تھی وہ ہی حالت آج نظر آرہی ہے مجھے پورا یقین ہے کہ اس سے مہذب دنیا ہر قوم ہر شخص خطرے میں ہے اور ہم اس علٰحدہ نہیں رہ سکتے آج اس بات کی جتنی ضرورت ہے اتنی کبھی پیدا نہیں ہوئی امریکہ والوں کو متحد ہو کر اپنی اخلاقی طاقت ان بنیادی اصولوں کو بحال اور زندہ کرنے پر صرف کرنا چاہئے جو کہ قانون پر مبنی ہوں آپ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ قانونی اور انتشار پر قانون اور اخلاق فتح پائے گا۔

حکومت ہالینڈ نامعلوم مقام پر

لندن ۱۴ مئی ہلورسم ریڈیو کا بیان ہے کہ ڈچ کمانڈر نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ حکومت ہالینڈ کسی نامعلوم مقام کو منتقل کر دی گئی ہے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے کاموں کو جاری رکھ سکے۔

زوردار لڑائی

پیرس ۱۴ مئی تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ اب بڑی گھمسان جنگ شروع ہو گئی ہے اور ہر جگہ جرمنی فوجوں نے بڑے زور کا دھاشروع کر دیا ہے بلجیم کے ایک علاقہ میں ۵ اسو اور دو ہزار کے درمیان ٹنک لڑ رہے ہیں ہالینڈ میں جرمن فوجیں ارنہم کی طرف بڑھ رہی ہیں اور تقریباً ۱۲۰۰۰ ڈچ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں ہالینڈ میں صورت حالات تشویشناک ہے لیکن مقابلہ کا زور بڑھ رہا ہے۔

بلجیم میں جرمنی کی مسلح کاروں کے فوجی دستے سرکش ہسلٹ اور ٹانگریس سے بڑھ رہی ہیں فرانس کی مسلح کاروں کے فوجی دستے ان کا مقابلہ کر رہے ہیں یہاں اس وقت موٹر سوار فوجوں کی ایسی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے کہ دنیا نے کبھی نہیں دیکھی ہوگی، تازہ ترین پوزیشن ہے کہ شہر لیج کے ایک قلعہ پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے باقی بلجین فوج کے قبضہ میں ہیں۔

آرڈینیس میں جرمن بہت جد وجہد کر رہے ہیں اور جرمنوں کے زبردست حملے کے آگے بلجیم اور فرانس کی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

میجنولائن کے سامنے لڑائی

میجنولائن کے سامنے موزیل کے ساتھ بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے خشکی پر لڑائی بہت زور پکڑ گئی ہے ریوڈرزی سے موزیل تک ۵۰ میل مورچہ پر لڑائی ہو رہی ہے تمام مورچہ پر بڑی زبردست لڑائی ہو رہی ہے اور ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔

لندن ۱۴ مئی ہالینڈ کا وزیر اعظم اور ہالینڈ کی حکومت لندن پہونچ گئی۔

شمالی ہالینڈ پر جرمنوں کا قبضہ

لندن ۱۴ مئی ہالینڈ اور بلجیم کی اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کو دونوں جگہ خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی ہے اور دونوں ملکوں کی فوجیں اتحادی فوجوں کی مدد سے بہت مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہیں اور ہالینڈ میں جرمن فوجیں کچھ آگے بڑھ گئی ہیں۔

آرنہم سے جرمن فوجیں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں شمال کے کچھ صوبوں پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے مگر ہالینڈ نے ان صوبوں کو کبھی زیادہ اہمیت نہیں دی اور ان کی حفاظت کا کوئی خاص انتظام نہیں کیا تھا دوسرے جن حصوں پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا تھا انھیں ہالینڈ سے واپس لے لیا ہے۔

بلجیم میں دشمن کا بھاری نقصان ہوا ہے جرمن فوجیں سرحد سے ۲۲ میل اور بروشلز سے ۳۵ میل تک پہونچ گئی ہیں آرڈنیز میں بھی وہ کچھ آگے بڑھ آئی ہیں، بلجیم لکسمبرگ کی سرحد پر جرمنوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔

موزیل اور ذار کے علاقوں میں بھی جرمنوں نے بڑھنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی انگریزی ہوائی جہاز بری فوجوں کی مدد سے دشمن کو آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں پندرہ جرمن ہوائی جہاز گرا دئے گئے دشمن کے ہوائی جہازوں نے صفوں کے پیچھے جا کر حملے کئے مگر زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکے۔

بلجیم کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہماری فوجوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جس گاؤں پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا تھا وہ واپس لے لیا گیا لیج کی مشہور و مضبوط قلعہ بندیوں کے ایک حصہ پر جرمنوں کے قبضہ کی تصدیق ہو گئی ہے مگر باقی حصوں پر جرمنوں کے قبضہ کی تصدیق نہیں ہوئی دشمن کو رائسٹرڈم سے نکالنے کی کوششیں کامیابی کے ساتھ جاری ہیں کل جرمنوں نے انگریزی اور فرانسیسی ہوائی اڈوں پر کوئی بڑا حملہ نہیں کیا مگر سرگرمی جاری رکھی چالیس جرمن جہاز گرائے گئے اتحادیوں نے دشمن کے اگلے دستوں پر دن رات سخت بمباری کی بلجیم اور لکسمبرگ میں دشمنوں پر بم برسائے گئے اور سمندر کی طرف سے بھی جرمنوں پر گولہ باری کی گئی برطانی بحری بیڑہ ہالینڈ اور بلجیم میں لڑائی کے علاقوں سے لوگوں کو نکالنے میں بڑا مددگار ثابت ہوا ہے۔

جرمن کے ۴۰ ہوائی جہاز گرا دئے

لندن ۱۳ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۴۰ ہوائی جہاز نیچے گرا دئے ہیں۔

اہل ہالینڈ کی امداد

کیپ ٹاون ۱۴ مئی جنوبی افریقہ نے ہالینڈ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

اٹلی میں ناراضگی

روم ۱۳ مئی اتحادیوں نے لڑائی میں کام آنے والے سامان کو دشمن کے پاس جانے سے روکنے کے لئے جو کنٹرول قائم کیا ہے اس سے اٹلی میں بڑی ناراضگی پیدا ہو گئی ہے اس سے اٹلی کو جو نقصان پہونچا ہے اس کے بارے میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے اس رپورٹ کے متعلق ذمہ دار حلقوں کی یہ رائے ہے کہ حکومت اٹلی نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ سفارتی ذرائع سے یہ معاملہ تسلی بخش طریقہ پر حل نہیں ہو سکتا۔

ڈچ ویسٹ انڈیز میں اتحادی فوجیں

لندن ۱۱ مئی کوراشیوز ڈچ ویسٹ انڈیز میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ کوراشیوز ہالینڈ کا حصہ ہے اس لئے اس نے بھی جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے یہاں پر اتحادیوں کی فوجیں پہونچ گئی ہیں۔

دوستوں کی صحبت میں وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے جس میں بات چیت ایک دلچسپ تفریح بن جاتی ہے چائے پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے دوست دن میں ہر وقت مزیدار ہندوستانی چائے کی ایک اچھی بنی ہوئی پیالی کو پسند کریں گے۔

آؤ ہم
ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

IK 113

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائین

LTK 21 B

ہالینڈ کی ملکہ لندن کو پہونچ گئیں

لندن ۱۳ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہالینڈ کی ملکہ ولہمینا آج لندن پہونچ گئی ہیں جہاں ملک معظم نے ان کا استقبال کیا اس سلسلہ میں ڈچ سفارت خانہ سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ملکہ ولہمینا کا ملک چھوڑنے کا قطعی کوئی ارادہ نہیں تھا ہالینڈ کی کیبنٹ کو اس بات کا علم تھا کہ جرمنی ملکہ کو پکڑنے کی تاک میں ہیں اس لئے کیبنٹ نے ملکہ کو مشورہ دیا کہ وہ فوراً ہی نیوزیلینڈ چلی جائیں۔

دریں اثنا خبر ملی ہے کہ جرمنوں نے اس جگہ بھی بمباری شروع کر دی جہاں کہ ملکہ جانے والی تھیں اس خیال کے پیش نظر کہ ملکہ ایک محفوظ مقام پر رہ کر زیادہ خدمت کر سکیں گی انھوں نے برطانیہ کے بادشاہ کا دعوت نامہ منظور کر لیا ملکہ جلد سے جلد اپنے ملک میں واپس آنے کی کوشش کریں گی۔

پیرس سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لکسمبرگ کی ملکہ اور شہزادہ فیلکس اور ا کے بچے سوموار کو یہاں پہونچ گئے ہیں اور ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

جب تک

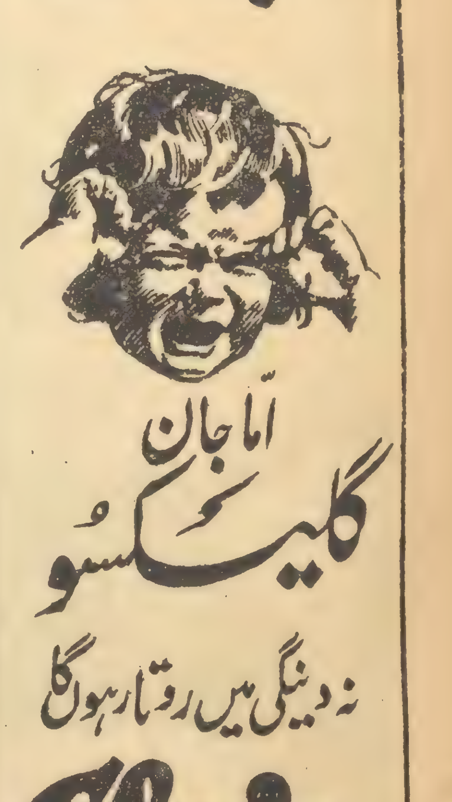

اما جان
گلیکسو
نہ دینگی میں روتا رہونگا
Glaxo

برطانیہ میں غیر ملکیوں پر پابندی

لندن ۱۳ رمئی. معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ سے ۶۰ سال تک کے عمر کے جرمن اور آسٹرین مردوں کی وسیع پیمانہ پر گرفتاری شروع ہو گئی ہے. ہوم سکریٹری نے حکم دے دیا ہے کہ انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے مشرقی حصوں میں رہنے والے تمام ایسے بدیشی باشندوں کو عارضی طور پر نظر بند کر دیا جائے. یہ کارروائی احتیاط کے طور پر کی گئی ہے تاکہ کوئی آدمی ان جرمنوں کی مدد نہ کر سکے جو ممکن ہے کہ چھتریوں کے ذریعہ برطانیہ پر اتر آئیں پولیس کی پارٹیاں جگہ جگہ نگرانی کے لئے بٹھا دی گئی ہیں. اب تک ۳۰۰۰ جرمن نظر بند کئے جا چکے ہیں اور اہزار دوسرے غیر ملکیوں پر کڑی پابندیاں لگائی جا چکی ہیں. اکثر غیر ملکیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تھانہ میں حاضری دیں اور ۸ بجے شام سے صبح تک باہر نہ نکلیں. اور کرایہ کی گاڑیوں کے سوائے کوئی سواری حتیٰ کہ سائیکل بھی استعمال نہ کریں. شہریوں کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص ان جرمنوں کی مدد نہ کرے جو چھتریوں سے اتریں اور کوئی جرمن اتر تا دکھائی دے تو حکام کو اس کی اطلاع کریں. فرانس میں بھی اس قسم کی پیشبندیاں کر لی گئی ہیں.

اٹلی کے سمندری وزیر کی بوکھلاہٹ

روم ۱۳ رمئی. سائنیور مسولینی نے آج اور کل کچھ گھنٹے اپنے تین انجن والے ہوائی جہاز کے ذریعہ دورہ کرنے میں صرف کئے اور ادھر روم کے جنوب میں مونٹے ٹرانگو تک پہونچے اور اُدھر ادستیا تک پہونچے سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ سائنیور مسولینی نے ریلوے کے کارخانہ اور لائنوں کا معائنہ کیا. سائنیور مسولینی نے آج فوج کے جنرل سٹاف کے چیف مارشل گریانی اور نائب وزیر خارجہ جنرل سوڈر اور جنرل پٹیور اور جنرل گردونی سے ملاقات کی. آخر الذکر دونوں جنرلوں کو سٹو پولیس میں مغربی سرحد پر ڈیفنس کو مکمل کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے. یہ بھی خبر ہے کہ اٹلی میں مزید فوج طلب کر لی گئی ہے.

بحر روم اور اٹلی

روم ۱۱ رمئی. "طاقت ہی موجودہ صورت حالات کو تبدیل کر سکتی ہے جو کہ کسی کے مفاد کے خلاف ہے" یہ ہے وہ رائے جو اٹلی کے نائب سمندری وزیر ایڈمرل کونگریانے سینٹ میں بحری بجٹ پیش کرتے ہوئے ظاہر کی.

آپ نے مزید کہا کہ بحر روم میں فرانس اور برطانیہ نے سمندری راستوں پر کنٹرول کر کے جو شدید گڑبڑ پیدا کر دی. اس کو اٹلی خاص طور پر محسوس کر رہا ہے بحر روم کی جغرافیائی. فوجی اور اقتصادیات صورت حال تبدیل ہونا چاہئے. کیونکہ یہ ہماری قوم کے حق کے خلاف ہے آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ اٹلی کا ۳۵ ہزار ٹن کا چوتھا جنگی جہاز جون میں کام کرنے لگے گا. ۳۴۰۰۰ ٹن وزنی جہاز مکمل ہو گئے ہیں. پہلے پروگرام کے مطابق تمام ڈبکنی کشتیاں تیار ہو گئی ہیں.

ملک معظم کو شاہ بلجیم کا پیغام

لندن ۱۲ رمئی. ملک معظم کو شاہ بلجیم کے پاس سے مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا ہے.

آپ کے دور رس اور حوصلہ افزا پیغام نے میرے دل پر گہرا اثر کیا. اس نازک وقت میں جس سے کہ میرا ملک گذر رہا ہے مجھے ثابت ہو گیا کہ برطانیہ نے دنیا سے جو عہد کیا تھا وہ اس پر سچا اترا ہے بلجیم جس مقصد سے جنگ کر رہا ہے وہ میرے ملک کے لئے پاک اور مقدس ہے. آپ نے اپنے پیغام میں ہمارے دونوں کے آزاد مستقبل پر جس

ناقابل شکست اعتماد کا اظہار کیا ہے. اس سے میں اتفاق کرتا ہوں.

پنجاب کی وزارت پاکستان کے خلاف ہے،

دہلی ۱۱ رمئی. روہتک کے پاس موضع کگرانہ میں گوڑ برہمن کانفرنس ہوئی جس میں تقریر کرتے ہوئے سرچھوٹو رام وزیر پنجاب نے پھر پاکستان کی سکیم کی جانب اپنی غیر مصالحانہ مخالفت کا اعلان کیا اور فرمایا کہ پنجاب کی کیبنٹ اس معاملہ پر بالکل ہم رائے ہے. آپ نے اس بات کی پرزور تردید کی کہ پنجاب کی وزارت مسلم لیگی وزارت ہے یا وہ لیگ کے اثر میں ہے. اس سلسلہ میں آپ نے سر سکندر حیات خاں کے اس اعلان کا بھی ذکر کیا کہ پنجاب کی وزارت مسلم لیگی وزارت نہیں ہے. اور کہا کہ سر سکندر حیات، انفرادی طور سے مسلم لیگ میں اسی طرح سے ہیں. جس طرح میں اپنی ذاتی حیثیت میں جاٹ مہاسبھا کا اور سر سندر سنگھ مجیٹھیہ خالصہ پارٹی کے رکن ہیں.

ترکی کے شکریہ کا خط

الہ آباد ۱۱ رمئی. معلوم ہوا ہے کہ لندن میں مقیم ترکی سفیر نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری کو ایک خط لکھا ہے جس میں انکا اس امداد کے لئے شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے ترکی کے زلزلہ زدوں کی امداد کے لئے ۲۵۰ پونڈ کی رقم بطور عطیہ بھیجی.

نیویارک ۱۵ رمئی. خبر ملی ہے کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ ملک کی حفاظت کے لئے کانگریس سے مزید رقم منظور کرنے کا مطالبہ کرینگے. امریکہ میں مزید ہوائی جہاز تیار کئے جاینگے

ہالینڈ اور بلجیم میں سخت مقابلہ

ہالینڈ اور بلجیم میں جرمن فوجوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے. جرمن فوجیں نہر یل اور میوز دریاؤں کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئیں. مگر ہالینڈ کی فوجوں سے انکا سخت مقابلہ ہو رہا ہے بلجیم میں بھی جرمن فوجوں نے البرٹ نہر اور دریائے میوز کو پار کر لیا ہے. مگر انکا مضبوطی سے مقابلہ ہو رہا ہے. لکسمبرگ میں پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے. اتحادی فوجیں اب ہالینڈ اور بلجیم کی فوجوں کے ساتھ ملکر جرمنوں کا مقابلہ کر رہی ہیں. اور اتحادی ہوائی جہاز جرمن بمباری کا منہ توڑ جواب دے رہے ہیں.

فرانس کے شمال مشرق اور مشرق میں جرمنوں کی ہوائی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں. مگر اتحادی ہوائی جہاز اور توپیں انکا مقابلہ کر رہی ہیں.

پیرس ریڈیو کی اطلاع ہے کہ کل ہالینڈ کی راجدھانی ہیگ میں ۱۱۳ جرمن مارے گئے. باقی جرمنوں کو جنمیں ۳۰ زخمی شامل ہیں ہالینڈ کی فوجوں نے گرفتار کر لیا. بلجیم کے وزیر خارجہ موسیو اسپاک نے تسلیم کیا ہے. صورت حالات نہایت شدید ہے مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے. حکومت راجدھانی چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی.

سائنیور مسولینی کی اہم تقریر

لندن ۱۲ رمئی. یہاں سائنیور مسولینی کی ایک تقریر کی اطلاع پہنچی ہے. جو انہوں نے خفیہ طور پر ۱۲ راپریل کو کی تھی. اور جو اب خفیہ طور پر تقسیم کی جا رہی ہے. اس تقریر میں سائنیور مسولینی نے فسسٹوں سے کہا کہ وہ واقعات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں. خاموش تماشائی کا پارٹ زیادہ عرصہ تک ادا نہیں کیا جا سکتا. سائنیور مسولینی کی اس تقریر میں ایک جملہ یہ تھا کہ واقعی ہم تو جبرالٹر اور سوئز کے درمیان قیدی ہو کر رہ گئے ہیں. جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے سائنیور مسولینی نے کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ فسسٹ اٹلی اپنی بات پر قائم رہتا ہے. مزید برآں ہمارے جرمن دوستوں نے ہم سے کوئی امداد طلب نہیں کی. اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اٹلی سے یہ مطالبہ کرتا کہ ہماری طرف سے لڑو.

وزیر اعظم پنجاب کی اپیل

لاہور ۱۰ رمئی. یورپ کی جنگ میں جو نازک صورت حالات پیش آئی ہے. اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں. جو یقین نہ کرتے تھے کہ جنگ کے پھیلنے سے ہندوستان کے امن و اماں کو نقصان پہونچ سکتا ہے. جابرانہ نازی قوت کے اس تازہ مظاہرہ سے دنیا (جس میں ہندوستان بھی شامل ہے) کے امن اور آزادی کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے. یہ ہیں وہ الفاظ جو آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ہالینڈ اور بلجیم اور لکسمبرگ پر جرمن حملے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائے.

سر سکندر حیات خاں نے مزید فرمایا کہ اگر یہ سچائی کے ساتھ اپنے ملک کے لئے آزادی چاہتے ہیں تو اسوقت دنیا پر ظاہر کر دینا چاہئے کہ ہندوستان نہ صرف اپنے آپکو بچانے کے قابل ہے بلکہ وہ ان لالچی حملہ آوروں کے ارادوں

بلجیم کا جواب

برسلز ۱۰ رمئی. جرمن سفیر وان بلوشر فرٹی نے بلجیم کے وزیر خارجہ موسیو سپاک سے ملاقات کی.

ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بلجیم کے وزیر خارجہ نے جرمن سفیر کو جواب دیا کہ جرمنی فوجوں نے بلجیم پر حملہ کر دیا ہے. سنہ ۱۹۱۴ء کے بعد یہ دوسرا موقع ہے کہ بلجیم پر دوبارہ حملہ کیا جا رہا ہے. اس کا جرم پہلے سے کہیں زیادہ سنگین ہے. کیونکہ اس مرتبہ نہ تو کوئی الٹی میٹم دیا گیا. نہ کوئی مراسلہ بھیجا گیا اور نہ حکومت بلجیم سے کسی قسم کا پروٹسٹ کیا گیا. اس کو حملہ ہونے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ بلجیم اور جرمنی کے درمیان معاہدہ ٹوٹ گیا. جرمنی نے ایسا سنگین جرم کیا ہے کہ دنیا کی آنکھیں کھل جائیں گی اور جرمنی کو تاریخ کے روبرو اس کا جواز پیش کرنا ہوگا. بلجیم اپنی حفاظت کرنے کا عزم کر چکا ہے. اس کا کاز صداقت پر مبنی ہے اس لئے اسکو کوئی فتح نہیں کر سکتا.

اوٹاوہ ۱۱ رمئی. وزیر اعظم کنیڈا مسٹر مکنیزی کنگ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کنیڈا. ہالینڈ اور بلجیم کی امداد کرے گا.

کو بھی باطل کر سکتا ہے. جو آزادی انصاف اور مذہب کی قیمت پر اپنی طاقت اور بالادستی کی ہوس کو بجھانے کے لئے جمہوریتوں کی حقیقی آزادی کو بے رحمی کے ساتھ کچلنا چاہتے ہیں.

پنجاب اسمبلی کے ستیا گرہی کانگریسی ممبر

لاہور ۱۱ رمئی. معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ان کانگریسی ممبروں کو جو ستیاگرہ کے پرتگیا پتر پر دستخط کریں گے اسمبلی سے اپنی نشستوں سے استعفا دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا. معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس نے اس بارے میں ہدایتیں جاری کر دی ہیں.

سکھر کے بلوہ کی تحقیقات

سکھر ۱۱ رمئی. آج سکھر بلوہ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے چھ گواہوں کی شہادتیں ہوئیں جنمیں مسٹر ... صاحب سنگھ ایڈوکیٹ مشیر قانونی حسب سادہ بلا بھی تھے انکے بعد دو خفیہ پولیس کے کانسٹبلوں کی شہادتیں ہوئیں ان پر جرح جاری تھی. جب اجلاس دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوا. گواہ اول نے بلوے کی چھ وجہیں بتائیں جنمیں سب سے خاص منزل گاہ کا ایجی ٹیشن تھا.

نیلی پوشان کانپور کا جلسہ

کانپور ۵ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء گنگا پار میں نیلی پوشان کانپور کی جنگی کونسل کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جو ۳ گھنٹہ تک جاری رہا جسمیں کافی غور و خوض کے بعد ذیل کی تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں.

نمبر ۱. نیلی پوشان کانپور کی جنگی کونسل کا یہ ہنگامی اجلاس فیصلہ مسجد شہید گنج پریوی کونسل کو بے چینی کے ساتھ دیکھتا ہوا سر سکندر حیات خاں سے اظہار بیزاری کرتا ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سر سکندر کو وزارت سے مستعفی ہونے کے لئے مجبور کیا جائے

اور مسلم لیگ کے اجلاس لکھنؤ و کلکتہ پاس شدہ تجویز کے بموجب مسجد مذکور کی واگذاری کے لئے لائحہ عمل بنا کر مسلمانان ہند کو مطمئن کیا جائے ورنہ اس کی ساری ذمہ داری مسلم لیگ پر ہوگی.

نمبر ۲. نیلی پوشان کانپور کی جنگی کونسل کا یہ ہنگامی اجلاس مجالس اتحاد ملت ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ مسلم لیگ کے مرکزی فیصلہ تک نہایت صبر و تحمل سے نیلی پوشوں کی بھرتی جاری رکھی جائے تاکہ مسجد شہید گنج کی واگذاری میں ہر ممکن قربانی کی جا سکے

نمبر ۳. نیلی پوشان کانپور کی جنگی کونسل کا یہ ہنگامی اجلاس مسلمانان ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ کثیر سے کثیر تعداد میں اتحاد ملت کے نیلی پوش بنکر مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے ہر وقت تیار رہیں.

محمد ظہور صدیقی سالار نیلی پوشان یوپی کانپور

کانپور میں مجلس اتحاد ملت کانفرنس کی عظیم الشان تیاریاں

کانپور ۱۲ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء ۵ بجے دفتر اتحاد ملت طلاق محل میں مجلس اتحاد ملت کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ زیر صدارت مولوی عبد اللہ شاہ صاحب نائب صدر اتحاد ملت کے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس میں طے پایا کہ ۱۶ رجون سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار کو کانپور میں مجلس اتحاد ملت کانفرنس پریڈ گراؤنڈ رجبی میدان میں منعقد کی جائے جس کے صدر عالی جناب فخر قوم سید مجد علی صاحب وکیل صدر اتحاد ملت اور عالی جناب حکیم عباسی صاحب نائب صدر اتحاد ملت (صدر مجلس استقبالیہ. محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان یو پی و جنرل سکریٹری) مجلس استقبالیہ منتخب کئے گئے. اور مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کو مع سرداران اتحاد ملت کے مشورہ سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کا پورا اختیار دیا گیا

کانفرنس میں ظفر الملۃ والدین الحاج حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب صدر. امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی نائب صدر. فخر نوجوانان اسلام حضرت مولانا غلام خدا بخش صاحب امرتسری جنرل سکریٹری مجلس اتحاد ملت ہند. فخر ہند میاں فیروز الدین احمد صاحب سالار اعظم نیلی پوشان ہند شرکت فرمائیں گے.

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار یوپی نیلی پوشان و جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ

روٹرڈم کا ہوائی اڈا واپس لے لیا

لندن ۱۱ رمئی. ہالینڈ کا وزیر خارجہ جو آجکل لندن میں ہے. بیان کیا کہ روٹرڈم کے ہوائی اڈے پر برطانوی جہازوں نے دھواں دھار بمباری کی. اور ہوائی اڈا جرمنوں سے واپس لے لیا.

ایک ہندوستانی ماں کی حیرت انگیز اور سچی کہانی

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۷ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

انڈیا سینے پکچرس کا لاجواب رنگین شاہکار

مدر انڈیا

رنگین اور بالکل نئی

خاص اداکار مس شریف مس سوشیلا مس پرمیلا عاشق حسین غلام محمد جس تصویر کو والیسرائے ہند ہز ہائینس آغا خاں اور مسز سروجنی نائیڈو وغیرہ نے بہت پسند کیا ہے

شرح ٹکٹ ۱ر ۱۲ر ۸ر ۶ر زنانہ ۸ر

ایک حیرت انگیز ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ سات بجے شام اور ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو لکٹ زنانہ تماشہ ۳ بجے دن

جمعہ ۱۷ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرامونٹ مووی ٹون کا حیرت انگیز ڈرامہ

گورکھ دھندا یا گولی رُبا

خاص اداکاران

مس موتی مس صوفیہ مس کانتا کماری نوین چندر

پی بوس ماسٹر بچہ ماسٹر دھولیا وسنت پہلوان

گنپت علی منصور دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیے

پنڈت نہرو کا اظہار خیال

بمبئی ۱۰ مئی۔ تازہ ترین بین الاقوامی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ پر حملے سے یورپ کی جنگ میں جو نئے حالات پیش آئے ہیں، ان کے معنی یہ ہیں کہ جنگ میں اب ایک نئی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کچھ تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ گذشتہ ۸ ماہ میں ہم اس جمود کے دور سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ جب جنگ شروع ہوئی تو ہر شخص جانتا تھا کہ اس قسم کے حالات پیش آئینگے۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ جنگ کے اس پھیلاؤ کے نتیجے بہت دور رس اور خوفناک ہوں گے۔ ہم سب کو اس پر گہرا افسوس ہے۔ یہ جنگ ساری دنیا کو اپنے ساتھ لپیٹ لیگی۔ اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ جرمنی کے فوجی نظام کی باقاعدگی اور صلاحیت تعریف کے قابل ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ حقیقی خطرہ یہ ہے کہ یورپ میں اور دنیا کے دوسرے حصوں میں کہیں نازیوں کا غلبہ نہ ہو جائے۔ دوسری طرف یہ بھی بالکل ظاہر ہے کہ برطانوی حکومت ادھر میں گر گئی ہے اور گرتی رہے گی۔ جب تک کہ وہ اپنے اوپر برطانوی سلطنت اور دنیا پر اثر ڈالنے والے بنیادی معاملات کے متعلق فیصلہ نہ کرے سلطنت سے بھی چمٹے رہیں۔ اور سامراجیت کے خلاف جنگ بھی لڑیں۔ یہ دونوں باتیں موثر طریقہ پر بیک وقت نہیں ہو سکتیں۔ حالات کی رفتار اس قدر تیز ہے اور طاقتیں اسقدر بڑی ہیں کہ اب انفرادی لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں اور شاید اس برف کے تودے لڑھکتے ہوئے روکنا ممکن نہیں۔ جب تک اپنا راستہ طے نہ کرے۔

ہماری مرضی کے خلاف جو واقعات پیش آرہے ہیں۔ انکی وجہ سے پریشان ہونے یا توازن کھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سامنے جو چیز بھی آئیگی۔ ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ جس کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔

میں اتحادیوں کی فتح چاہتا ہوں

پٹنہ ۱۰ مئی۔ حال ہی میں یورپ میں جو حالات پیش آئے ہیں جس میں ملک کے ملک فتح ہوتے چلے آئے ہیں۔ انہوں نے مجھ جیسے آدمی کے لئے بہت الجھاؤ پیدا کر دیا ہے،، یہ ہیں وہ الفاظ جو ڈاکٹر راجندر پرشاد سابق صدر انڈین نیشنل کانگریس نے بلجیم اور لکسمبرگ پر جرمنی کے حملے کے متعلق نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ چند روز میں جو حالات پیش آئے ان سے میرا دماغ پریشان ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انگلستان سے ہماری شکایات ہیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ انھوں نے ہندوستان کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ برطانیہ مطلق العنانہ حکومتوں کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ اور میری خواہش یہی ہے کہ جنگ میں انگلستان اور فرانس کو فتح ہو۔ برطانیہ ہندوستان کے انتہائی جائز مطالبوں کو پورا کرے۔ نہیں جو لوگ ... انکو دیکھکر ہم ... کے حالات کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ کانگریس اس طرف توجہ کریگی ... ہمدردیاں ان ملکوں۔ پولینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور چیکوسلاویہ کے ساتھ ہیں۔ جن کی آزادی پر حملہ کیا گیا ہے۔

جرمنی ابھی اور غیر جانبدار ملکوں پر بھی حملہ کریگا

شملہ ۱۳ مئی۔ اہل الرائے طبقہ کا خیال ہے کہ ہالینڈ اور بلجیم کے حملے پر جرمنی نے اپنی پوری بازی لگا دی ہے اور یہ حملہ بڑے زور و شور کا رہے گا۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ آئندہ انتظامات پر نظر رکھنا چاہیے ممکن ہے کہ جرمنی دوسرے غیر جانبدار ملکوں پر بھی حملہ کرے اور براہ راست برطانیہ پر بھی حملہ ہونے کا امکان ہے۔ جہاں تک ہالینڈ اور بلجیم پر حملہ ہونے کا تعلق ہے یہ بتایا جاتا ہے کہ ہالینڈ اور بلجیم میں انکی فوجوں کے مقابلہ کے باوجود ایک مقررہ مقام تک جرمنوں کا بڑھ جانا متوقع ہے لیکن برطانوی اور فرانسیسی فوجیں تیزی سے ان مقامات پر پہنچ رہی ہیں۔ تاکہ جرمنی فوجوں کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ اس سلسلہ میں معاصر ہندو مہا سبھا نے یہ اندازہ شایع کیا ہے کہ آدھ گھنٹہ میں ہوائی جہاز ہالینڈ سے برطانیہ پہنچ سکتے ہیں۔

برطانیہ کا نیا کیبنٹ

لندن ۱۲ مئی۔ وزیراعظم اور ۵ دیگر وزیروں نے پریوی کونسل میں ملک معظم کے روبرو حلف وفاداری اٹھایا۔ حلف وفاداری اٹھانے کے بعد مسٹر چرچل وزیروں کے انتخاب میں مصروف ہو گئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کا جنگی کیبنٹ مندرجہ ذیل وزیروں پر مشتمل ہوگا۔ مسٹر چرچل وزیراعظم اور وزیر ڈیفنس مسٹر چیمبرلین لارڈ پریزیڈنٹ آف کونسل مسٹر اٹیلی۔ لارڈ پریوی سیل: لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ اور مسٹر گرین ووڈ وزیر بغیر محکمہ مندرجہ ذیل اصحاب اور مقرر کئے گئے ہیں۔ مگر جنگی کیبنٹ میں نہیں لیا گیا۔ مسٹر اے الیگزینڈر سمندری بیڑہ کے

مسٹر ایڈن:۔ وزیر جنگ۔ سر آرچیبالڈ سنکلیر: وزیر محکمہ پرواز۔ سر جان سائمن۔ لارڈ چانسلر۔ لارڈ ... وزیر نوآبادیات۔ سر کنگسلے ووڈ وزیر خزانہ: سر جان اینڈرسن ہوم سکریٹری۔ مسٹر ہربرٹ موریسن وزیر رسد ... مسٹر ڈف کوپر وزیر معلومات سر ... اینڈریو ... پریزیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ ابھی کچھ اور عہدوں کے لئے انتخاب باقی ہے جن کے بارے میں مشورہ ہو رہا ہے۔ نئی کیبنٹ میں لیبر پارٹی کے وزیر اور لبرل مخالف پارٹی کا ایک وزیر شامل ہے۔ امریکہ کا اخبار نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کی کیبنٹ میں معقول آدمی لے لئے گئے ہیں لیکن کسی کیبنٹ کی قوت اس کے لیڈر کی قوت پر منحصر ہوتی ہے۔ جو کام مسٹر چرچل کے سپرد ہوا ہے وہ بہت بھاری ہے۔ انگلینڈ بڑا خوش قسمت ہے کہ اسکے پاس ایسا تجربہ کار اور لائق ...

مہاتما گاندھی اور وائسرائے

شملہ ۱۱ مئی۔ مہاتما گاندھی نے حال ہی میں جو تازہ بیان دیا ہے جس میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں۔ اس کو سرکاری حلقوں میں بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ مہاتما گاندھی اور وائسرائے کے درمیان پھر ملاقات ہو جائے۔

واردھا کی خبر ہے کہ سیٹھ جمنا لال بجاج اور سیٹھ گھنشیام داس برلا نے آج سیواگرام میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اور موجودہ سیاسی صورت حالات پر بحث کی۔

ہالینڈ کی ملکہ کا اغوا کرنے کی کوشش

نیویارک ۱۱ مئی۔ کولمبیا براڈ کاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار مقیم ایمسٹرڈم کی اطلاع ہے کہ جرمنی کے ہوائی فوج نے ہالینڈ کی ملکہ الہامینا کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ ہوائی جہاز لکسمبرگ کے ہوائی اڈے کے قریب اترے جہاں کہ ملکہ کا محل ہے ہر ہوائی جہاز میں سپاہی تھے جو کہ مشین گنوں سے مسلح تھے تجویز یہ تھی کہ ہالینڈ کی راجدھانی ہیگ کو چند گھنٹوں کے لئے تمام ملک سے الگ کر دیا جائے اور ملکہ اور اس کے وزیروں کو پکڑ لیا جائے۔ لیکن جرمن ہوا بازوں کی کوشش کارآمد ثابت نہ ہو سکی۔ ہالینڈ کے سینکڑوں سپاہی مقابلہ پر ڈٹ گئے۔ جرمنی کے ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اور بہت سے جرمن ہلاک ہو گئے۔

مانچسٹر گارڈین کا مشورہ!

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مہاتما گاندھی کی پوزیشن سے عنوان سے ماتحت مانچسٹر گارڈین نے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھتے ہوئے حکومت برطانیہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت کو ہر نکتہ کو پکڑنا چاہیئے۔ جس سے اسے ہندوستان سے پرامن تصفیہ کرنے میں مدد ملے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے۔ کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ہر موقع سے جو مہاتما گاندھی دیں جو کہ ہندوستان میں کسی اور شخص یا جماعت کی حیثیت سے سب زیادہ با اقتدار ہیں فائدہ اٹھائے۔ مہاتما گاندھی نے حال ہی میں نیوز کرانیکل کے نمائندے سے اپنا ذاتی خیال ظاہر کیا ہے۔ نئے آئین کے متعلق ایک چھوٹی سی کانفرنس پر گفتگو ہے بشرطیکہ لیڈر نامزد نہ ہوں بلکہ منتخب ہوں۔ مہاتما گاندھی نے اس کے متعلق اپنے ساتھیوں سے مشورہ نہیں کیا لیکن اس سے ان کی ہمت اور پرامن تصفیہ کے لئے ان کی ذاتی خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کہاں تک جھک گئے ہیں۔ اب سوال صرف اس اعلان کی نوعیت کا ہے جو کانگریس حکومت ہند سے چاہتی ہے۔ لیکن یہ چیز ایسی نہیں جو ناقابل عبور رکاوٹ سمجھی جائے۔ ہندو مسلمانوں کے درمیان خلیج بہت وسیع ہے لیکن کیا ہم مہاتما گاندھی کے پیغام پر سمجھوتہ کا ایک اور زینہ تعمیر نہیں کر سکتے۔

جرمنی کا دعویٰ

حکومت جرمنی نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ جس میں دعویٰ کیا ہے کہ ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ کی سرحدیں پار کرنے کے بعد جرمن فوجیں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ہوائی جہازوں نے قلعوں اور فوجوں پر حملے کئے۔ اس بیان میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ ۷۲ ہوائی اڈوں پر حملہ کیا گیا اور ۳۰۰ اور ۴۰۰ کے درمیان ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ایک اور بیان میں جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دریائے ماس اور نہر البرٹ کے راستہ کی نگرانی کرنے والا سب سے مضبوط قلعہ آج جرمن فوجوں کے حوالے کر دیا گیا ہے قلعہ کا کمانڈر اور ایک ہزار سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔

ہالینڈ نے جرمنی کے آگے ہتھیار ڈال دیئے

بالآخر ہالینڈ نے نازی بربریت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ پانچ دن تک اپنے سے کہیں زیادہ طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے کے بعد ہالینڈ کی فوجوں نے اپنے کمانڈر کے حکم سے لڑائی بند کر دی۔ ہالینڈ کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ دشمن کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مزید مقابلہ کرنا بے سود ہے۔

ہالینڈ کے سفارتخانہ نے لندن میں رات کو ایک بجے اعلان کیا کہ ہالینڈ کے کمانڈر انچیف نے لڑائی بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر زی لینڈ میں لڑائی جاری ہے۔ اعلان میں مزید لکھا ہے:۔ یہ فیصلہ کل دوپہر کیا گیا۔ دشمن کی فوجیں بھاری تعداد میں دریائے موزوک کے پل پار کر چکی ہیں۔ اور راٹرڈم پر جہاں کہ نازیوں نے پہلے سخت بمباری کی تھی دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اب ملک کا وسطی علاقہ دشمن کے رحم پر ہے اور ہالینڈ کے آبی مورچہ کے پیچھے ہماری فوجوں کا اصل حصہ ہے۔ اسپر پیچھے سے دشمن کے فوری حملہ کا خطرہ ہے۔ ان حالات میں ملک کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے کمانڈر انچیف کی یہ رائے ہے۔ کہ دشمن کا مزید مقابلہ بیکار ہے اسلیئے لڑائی بند کر دی جائے۔

ہٹلر برطانیہ کو تباہ کرنے پر تلا ہے

نیو یارک ۱۳ مئی۔ "دنیا کا عزم" کے عنوان سے اخبار "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ ہٹلر نے اب اعلان کر دیا ہے کہ اس کا ارادہ اس سے کچھ کم نہیں ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ کو برباد کر دیا جائے اگر ہٹلر اپنے اس زبردست اسکیم میں کامیاب ہو گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ وہیں رک جائے گا۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ اس امکان کو پیش نظر رکھکر دنیا کو بندوبست کرنا چاہیئے۔ اور ایک لمحہ کی دیر کئے بغیر اس سانحہ کو ٹالنے کے لئے ہر ممکن کارروائی کرنا چاہیئے۔

ہیرالڈ ٹریبیون لکھتا ہے کہ لڑائی کا جو دھماکا کہ ہمارے روبرو ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فوجی نقطہ نگاہ سے ابتدا جمہوریتوں کے لئے بہت خراب نہیں ہوئی لیکن یہ بات روز روشن کی طرح صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ پرامن لوگوں پر نہایت وحشیانہ حملہ کیا گیا ہے۔

امریکہ کو چوکنا رہنا چاہیئے

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ جنرل پرشنگ نے جو کہ گزشتہ لڑائی میں امریکن فوج کے کمانڈر تھے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ ہمیں لڑائی کے خلاف تیاری کر لینا چاہیئے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہم نہ معلوم کب

گولڈن پائیز کانپور میں

شاندار دسواں ہفتہ

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو۔ مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین بجے دن سے ملاحظہ فرمایئے۔

جمعہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

ساڈھنا!

مووی ٹون کا دلکش شاہکار

خاص اداکاران

سوبھانا سمرتھ۔ پریم ادیب ہریش۔ اڈوانی اور پانڈے۔

تشریف لاکر لطف اٹھایئے

شرح ٹکٹ

۱ ۳

۱۲ ۹

زنانہ

ساڑھے چار آنہ ۴

اگر آپ

بہترین سے بہترین عطریات عرقیات۔ روغنیات۔ و تمباکو خوردنی۔ مشکی۔ زعفرانی۔ نقرئی۔ طلائی دانہ۔ پتی۔ قوام وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں۔

شیخ عزیز الرحمن فضل الرحمن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۴ شہر قنوج

دنیائے اسلام اور عیسائیت کی خونریز جنگ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے
دنیا کا عظیم الشان انگریزی فلم
جنگ صلیبیہ یعنی غازی صلاح الدین
انگریزی میں
جسمیں شاہ رچرڈ کی نگرانی میں دنیائے عیسائیت نے بیت المقدس پر حملے کئے مگر غازی صلاح الدین کی مجاہدانہ کوششوں کی بدولت سب کو ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا! شان و شوکت ساز و سامان اور کروفر دیکھکر آپ دنگ رہجائینگے
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
شرح ٹکٹ ۲؍ ۴؍ ۹؍ ۲؍ زنانہ ۴؍

ظالم ساس کی ستائی ہوئی غریب بہو!
ہر ایک مرد اور عورت کے دیکھنے کے قابل
ہر عورت آج بیٹی کل بہو اور پرسوں ساس ہوگی
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور
جمعہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
کرشن مووی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ
روزانہ ۲ تماشے
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے
زمانہ
خاص اداکار پدما دیوی مس امیر کرناٹکی مس گلاب ماسٹر نذیر ہنسا واڈکر مجید وسنت
جس میں دل سوز گانے دلکش ڈانس پرلطف مذاق پر زور مکالمے اور اعلیٰ سین سینریان
جہیز کی رسم و رواج کا پرزور احتجاج
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
آنے والا تماشہ:۔ زندگی (نیو تھیٹرس) سہگل جمنا (تاریخ کا انتظار کیجئے)

میں برطانیہ سے باعزت سمجھوتہ کیلئے تیار ہوں
مہاتما جی کا اعلان

بمبئی ۱۰ مئی۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ٹائمز آف انڈیا کو ایک اہم انٹرویو دیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے سمجھوتہ کا خیر مقدم کرونگا جس سے امن و امان اور عزت برقرار رہنے کا یقین ہو دا انگریز سچ چاہتے ہیں کہ میں ہمیشہ تیار ہوں مہاتما جی نے مزید فرمایا کہ میں ڈیفنس اور تجارتی مفاد جیسے معاملوں پر برطانیہ سے سمجھوتہ کرنے کو تیار ہوں اور مجھے پوری طرح منظور ہے کہ یہ بندوبست ایک طے شدہ سمجھوتہ کی صورت میں ایک کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے سپرد کردیا جائے۔ مجوزہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کی جانب اپنا رویہ واضح کرتے ہوئے مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ میرے نزدیک بہترین ضابطہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا ہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولئے کہ میرا اس بارے میں کھلا دماغ رکھتا ہوں اگر بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اور بھی ضابطوں کی صورتیں ہوسکتی ہیں جو زیادہ نمایندہ نوعیت کی ہوں تو میں اسے ماننے کو تیار ہوں آج تو میں یہ کہتا ہوں کہ اسمبلی بالغ رائے دہی سے منتخب ہونی چاہئے۔ لیکن اس بارے میں بھی کسی متبادل تجویز کے لئے میرا دماغ کھلا ہے بشرطیکہ ایسی تجویزوں کو نمایندہ اشخاص کی پشت پناہی حاصل ہو۔

منظوری کے لئے شرط

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار نے دریافت کیا "اگر وائسرائے اعلان کردیں کہ بہترین انگریزوں اور بہترین ہندوستانیوں کی کانفرنس بلائیں گے اور وہ اس پر بھی تیار ہو جائیں کہ اس کانفرنس کا دائرہ عمل یہ ہوگا کہ وہ کم سے کم قابل عمل وقفے میں خود مختار حکومت قائم کرنے کے انتظامات طے کرے، تو کیا آپ اس پیشکش کو قبول کرلیں گے؟"

مہاتما گاندھی نے جواب دیا کہ "یقیناً یہ پیشکش قابل قبول ہوگی۔ یہ ضروری ہے کہ بہترین انگریز اور بہترین ہندوستانی ایک ساتھ بیٹھیں اور اپنے اختلافات ختم کر کے آپس میں مفاہمت پیدا کریں۔ لیکن آئین کی ترتیب کے کام میں صرف ہندوستانیوں کو حصہ لینا چاہیئے۔"

مہاتما جی نے مزید فرمایا کہ "اگر وائسرائے کو یہ اعلان کرنے کا مجاز ہے کہ ملک معظم کی حکومت انقطاعی طور پر اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اپنے ملک کا آئین بنانا ہندوستانیوں کا قطعی حق ہے۔ اور اگر اس مقصد کے لئے وہ بہترین انگریزوں اور بہترین ہندوستانیوں کی ایک کانفرنس بلائیں (جس میں ہندوستانی نمائندوں کو تسلیم شدہ طریقہ پر منتخب کیا گیا ہو) تو اس کے بعد آئین بنانے اور تمام مسئلوں کو حل کرنے کے لئے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی بلائی جاسکتی ہے۔ میں اس تجویز کو قبول کرونگا۔ لیکن میں موجودہ فضا کو مناسب نہیں سمجھتا نامہ نگار نے دریافت کیا کہ اگر ملک معظم کی حکومت نے کانفرنس بلائی اور نیک نیتی سے کام کیا تو آپ کانگریسی وزارتوں کے واپس لانے کے لئے اپنا اثر استعمال کریں گے۔

مہاتما جی نے جواب دیا کہ "میں ہندو مسلم سمجھوتہ کے بغیر اس مقصد کے لئے اپنے اثر کو استعمال نہیں کرونگا۔ میں اس سمجھوتہ کا انتظار کروں گا۔

ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ پر حملہ

۱۰ مئی ڈنمارک اور ناروے پر حملے کے ٹھیک ایک ماہ بعد آج صبح جرمنی نے ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ پر بیک وقت حملہ کردیا۔ لکسمبرگ کی ریاست بلجیم کے جنوب مشرق میں اس جگہ واقع ہے جہاں جرمنی اور فرانس کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس کی آبادی صرف ڈہائی لاکھ ہے۔ یہاں کی حکومت کہیں چلی گئی مگر ہالینڈ اور بلجیم دشمن کا مقابلہ کررہے ہیں۔ اتحادیوں نے انھیں مدد دینے کا اعلان کردیا ہے۔

دونوں ملکوں کی دارالسلطنت یعنی ہیگ اور بروسلز پر جرمن ہوائی جہاز بری طرح بمباری کررہے ہیں۔ بروسلز پر ہوائی جہازوں نے بیک وقت بمباری کی۔

مزید اطلاع ملی ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے دریائے ٹیمز (جہیرنذرن واقع ہے) کے دہانے پر اور فرانس کے ہوائی اڈے لینز پر بھی بمباری کی برطانیہ نے آئس لینڈ میں فوجیں اتار دی ہیں۔ یہ جزیرہ برطانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ یہ ڈنمارک کے تابع تھا مگر ڈنمارک پر جرمنی کا قبضہ ہوجانے کی وجہ سے برطانیہ نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم بن گئے

لنڈن ۱۰ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے استعفےٰ دیدیا ہے انکی جگہ مسٹر چرچل وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے بکنگھم محل میں بادشاہ سے ملاقات کی۔ اور اس کے پانچ منٹ بعد مسٹر چرچل کو بادشاہ نے شرف ملاقات بخشا۔ لیبر پارٹی کی اگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ لیبر پارٹی کی اگزیکٹو نے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک نئے وزیر اعظم کے ماتحت نئی حکومت میں پورا حصہ لیا جائے۔ جس کو قوم کا اعتماد حاصل ہو۔ یہ فیصلہ ہوتے ہی مسٹر ایٹلی اور مسٹر آرتھر گرین وڈ لنڈن کو روانہ ہوگئے۔ امید ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۴ مئی کو طلب کیا جائے گا۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج مسٹر چرچل کے ماتحت ایک غیر محکمانہ حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک وار کیبنٹ مقرر کیا جائے گا۔ اور ان محکموں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جن کا کیبنٹ سے تعلق نہیں ہے۔

اہل آئرلینڈ کو مسٹر ڈی ویلرا کی تنبیہ

ڈبلن ۹ مئی۔ بین الاقوامی خطرہ کے وقت عوام سے قومی اتحاد کی اپیل براڈ کاسٹ کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ کچھ سازشی لوگوں کی موجودہ سرگرمیاں جاری رہیں تو لازمی طور پر ملک میں فسا جنگی ہو جائیگی۔ اس قسم کی سرگرمیوں سے قومی طاقت اسقدر کمزور ہو جائے گی کہ دشمن آسانی کے ساتھ ہمارے ملک کو شکار بنائے گا حکومت مضبوط ارادہ کرچکی ہے کہ وہ اس قسم کی صورت حالات پیدا نہیں ہونے دیگی۔

فرانس کی نئی کیبنٹ

پیرس ۱۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ موسیو رینو نے اپنی کیبنٹ دوبارہ بنائی ہے اور اس میں تمام پارٹیوں کے نمائندے شریک کئے ہیں۔

ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ موسیو لوئس مارن سابق وائس پریذیڈنٹ ریپبلکن فیڈریشن اور موسیو بزنگری وائس پریذیڈنٹ فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کیبنٹ میں شامل ہوگئے ہیں۔

ہالینڈ۔ بلجیم اور لکسمبرگ

لنڈن ۱۰ مئی۔ ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ تینوں ملکوں میں گھمسان لڑائی ہورہی ہے۔ برطانیہ اور فرانس کی وقت پر مدد پہنچ جانے کی وجہ سے جرمنوں کی یہ امید پوری نہیں ہوسکی۔ اور وہ ان چھوٹے چھوٹے ملکوں کو برقی رفتار سے کچل ڈالے گا۔ مگر برطانیہ اور فرانس یہ محسوس کررہے ہیں کہ اب فیصلہ کن لڑائی شروع ہوچکی ہے۔

لکسمبرگ میں لڑائی

لکسمبرگ میں لڑائی ہورہی ہے۔ جرمنی نے میرک کے علاقہ تک حملہ کیا ہے اور موزیل کے مشرق تک حملہ کیا ہے۔

ہالینڈ آخر دم تک لڑے گا

لنڈن ۱۰ مئی۔ لنڈن سے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کل رات ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمارا ملک غیر ملکیوں میں ایک وسیع سلطنت کا مالک ہے اور اس کے پاس وسیع ذرایع ہیں۔ اب یہ تمام ذرایع ایک مشترکہ کاز یعنی جرمنی کی جارحانہ اسپرٹ کی تباہی کے لئے استعمال کئے جائینگے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہالینڈ اسوقت تک لڑائی جاری رکھیگا۔ جبتک کہ وہ فتح حاصل نہ کرلے۔

امریکی وزیر کا بیان

واشنگٹن ۱۰ مئی۔ مسٹر کارڈل ہل سکریٹری آف اسٹیٹ نے بیان کیا کہ مغربی کرۂ ارض میں ڈچ مقبوضات کے بارے میں امریکن ریپبلک سے مشورہ کیا جائے گا۔ گو معاملہ ابھی تک اس حد کو نہیں پہنچا ہے۔ ڈچ ویسٹ انڈیز کے متعلق ہالینڈ کے سفیر سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

برطانی فوج بلجیم میں

لنڈن ۱۰ مئی۔ دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی فوج کے سرکردہ عناصر فرانسیسی فوج کے ساتھ بلجیم میں داخل ہوگئے ہیں۔ وہاں اہل بلجیم نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

مسجدوں کے باہر سے پولیس ہٹالی

لاہور ۱۲ مئی۔ سنہری مسجد۔ اونچی مسجد اور بیرونی مسجد کے باہر جہاں کہ خاکسار چھپے ہوئے ہیں۔ پولیس کمپٹ پڑے ہوئے تھے وہ اٹھالئے گئے ہیں۔ لاہور کے سرکردہ مسلمانوں کے ایک ڈپوٹیشن نے کل رات وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ ہم خاکساروں کو سمجھائیں گے کہ وہ اپنی خلاف قانون سرگرمیاں بند کرلیں۔ اس وعدہ کی بنا پر پولیس ہٹالی گئی ہے۔ مسلمان ایک بڑی تعداد میں ان مسجدوں میں جارہے ہیں۔

ان مسجدوں کے قریب جو دوکانیں چار روز سے بند تھیں وہ آج صبح کھل گئیں اور حسب معمول کاروبار شروع ہوگیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے اس فیصلہ کا مسلم پریس نے استقبال کیا۔

ملک معظم نے فرمان جاری کردیا

لنڈن ۹ مئی۔ ملک معظم برطانیہ نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ چند مستثنیات کے ساتھ تمام انگریز باشندے جو ۹ مئی کو ۱۹ سال کے ہو چکے ہیں۔ اور ۳۶ سال سے زیادہ عمر کے نہیں ہیں۔ وہ فوجی خدمت کے لئے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ ارادہ ہے کہ نئے فرمان کے ماتحت پچیس لاکھ سے زیادہ تعداد حاصل ہو سکے گی۔ فی الحال درجہ بدرجہ عمر کے لحاظ سے بھرتی کا جو طریقہ قایم ہے وہ جاری رہے گا۔ اور کوئی شخص اسوقت تک رجسٹرڈ کیا جائے گا جب تک کہ اس کی عمر بیس سال کی نہ ہو جائے۔

کسی ہندوستانی کو برما سے نہیں نکالا جائیگا

رنگون ۹ مئی۔ افواہوں کے باوجود ایسوسی ایٹڈ پریس یہ کہہ سکتا ہے کہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں اب تک کسی ہندوستانی کو ملک سے باہر نکلنے کی سزا نہیں دی گئی۔ فرقہ وارانہ فساد کو روکنے کے لئے اور تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔ ملک بدر کی کارروائی حکومت بڑے سوچ وچار کے بعد کرے گی۔

کمشنر پولیس نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص ہندو یا مسلمان پر حملہ کرنے کے متعلق اطلاع دے گا۔ اس کو ۵۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

شاندار دوسرا ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
جمعہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا عظیم الشان فلم
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
سنت تلسی داس
جسمیں سنت تلسی داس رامائن کے مصنف کی پریم کہانی اور نام نہاد مذہبی ٹھیکہ داروں کے خلاف بغاوت ملاحظہ فرمایئے۔
خاص اداکار وشنو پنت پگنس لیلا چٹنس کیشوراؤ ڈاتے رام مراٹھے وسنتی
آنیوالا تماشہ زندگی (نیو تھیٹرس) سیگل جمنا (تاریخ کا انتظار کیجئے)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

بال پر تو جو غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

جذباتِ ثاقب

از جناب حاجی سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری

مجھکو خبر نہیں کہ کہاں جارہا ہوں میں
منزل وہی ہے ایک جسے پارہا ہوں میں

تیری تجلیوں کی کرے کون جستجو
ہر شے یہ کائنات کی جب چھارہا ہوں میں

کب تک فریب دیگی متاعِ خرد مجھے
اس حد آب و گل سے بڑھا جارہا ہوں میں

آخر میں اس فریب تمنا کو کیا کروں
منزل نہیں ہے اور چلا جارہا ہوں میں

قایم رہیگی کچھ تو مری یادگارِ عشق
تیری ہی رہگزر میں مٹا جارہا ہوں میں

پروانے کی طرح نہیں مجھکو خیالِ شمع
وہ دل کی آگ ہے کہ جلا جارہا ہوں میں

انجام بندگی سے مجھے کچھ غرض نہیں
نقش قدم پہ سجدے کئے جارہا ہوں میں

سوزِ غمِ فراق کی اللہ ری کاہشیں
اب عرصۂ حیات سے گھبرا رہا ہوں میں

وہ حسن جس سے تھی کبھی تسکین زندگی
اب بے خبر اسی سے ہوا جارہا ہوں میں

ثاقب وفورِ جلوہ نے برباد کردیا
محفل میں اس کی آج لٹا جارہا ہوں میں

دنیائے اسلام

ترکی اور روس میں پھر گفت و شنید ہوگی

اخبار الاہرام کے نامہ نگار خصوصی کا بیان

استنبول الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ روس کی خواہش یہ ہے کہ ترکی اس آزادی کا ادعا نہ کرے جو معاہدہ لوزان نے اس کو بخشی ہے۔

نامہ نگار مذکور معاہدہ لوزان پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس معاہدے میں ترکی کو اس بات کا ذمہ دار بنایا گیا تھا کہ وہ حکومتیں جن کا تعلق بحر اسود کے سواحل سے نہیں ہے ان کی جنگی جہازوں کو درہ دانیال اور باسفورس سے گذرنے نہ دیا جائے۔

مزید براں قابل توجہ امر یہ ہے کہ معاہدہ مانترو میں اس کی ترمیم ہوگئی ہے جس کی رو سے ترکی بالکل آزاد اور خود مختار ہے یعنی اس کو کسی چیز کا پابند نہیں رکھا گیا بلکہ آزاد چھوڑ دیا گیا ہے وہ چاہے جس فریق کے جہازوں کو گذرنے دے اور جس کے چاہے روک لے۔

ترکی کا یہ اقتدار روس کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے اور اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ ترکی کو ذرا دھمکا کر اس اقتدار سے محروم کردے گذشتہ دنوں دونوں حکومتوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس کا بنیادی نقطہ یہی مسئلہ تھا ظاہر ہے کہ ترکی آسانی سے اس اقتدار کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے کہ گذشتہ گفت و شنید بے نتیجہ رہی لیکن ابھی ایک دوسرے سے مایوس نہیں ہوئے ہیں امید ہے کہ عنقریب پھر گفت و شنید شروع ہوگی

جرمنی سے ترکی کے لئے جہاز

نیوز کرانیکل کا نامہ نگار مقیم استنبول اطلاع دیتا ہے کہ ترکی حکومت جرمنی پر اپنے جہاز وصول کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ جنگ سے پہلے ترکی حکومت نے جرمن کارخانوں کو چار تجارتی جہاز بنانے کا آرڈر دیا تھا اب وہ جہاز مکمل ہوچکے ہیں لیکن جرمن حکومت جنگ کا عذر کرکے اس وقت جہازوں کو حوالہ کرنے سے انکار کررہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اب ترکی حکومت کے شدید اصرار کی وجہ سے جرمنی نے جہازوں کو حوالہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اور اتحادی حکومتوں نے بھی اس بات کی ذمہ داری لی ہے کہ ان جہازوں کی ان کے سمندروں میں کامل حفاظت کی جائے گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جرمن ملاحوں کو اتحادیوں کے سمندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی ترک ملاحوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ جہازوں کا معقول انتظام کریں۔

ترکی میں شادی نہ کرنیوالوں پر ٹیکس

استنبول الاہرام کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مجلس وطنی کبیر میں ایک جدید قانون پیش کیا گیا ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ بے شادی شدہ مردوں پر اور عورتوں پر ۱۰ فی صدی ٹیکس لگایا جائے مردوں کے لئے ۲۳ تا ۵۰ کی عورتوں کے لئے ۱۷ تا ۵۰ کی عمر مقرر کی گئی ہے، قانون کی رو سے اس طرح حاصل شدہ رقم کو کثیر العیال غریب خانوں پر تقسیم کردیا جائے گا۔

عراق اور دولت سعودیہ کے تعلقات

قاہرہ (بذریعہ عربی ڈاک) مکہ معظمہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عراقی وفد جس میں نوری السعید پاشا بھی شریک تھے جمعرات کے روز جلالۃ الملک المعظم سلطان ابن سعود کی خدمت عالیہ میں باریاب ہوا اور ولیعہد اور وزیر خارجہ دولت عربیہ سعودیہ سے بھی ملاقات کی، دوران ملاقات میں عراق اور دولت سعودیہ کے درمیان مخلصانہ تعلقات کے قیام کی اہمیت پر زور دیا گیا ہر دو ممالک کے نمایندوں نے باہمی تعاون اور دوستانہ ربط کی فضا میں تبادلہ خیالات کیا، عراقی وفد گفتگو کے بعد دوشنبہ کے روز واپس چلا گیا۔

ترکی میں تیل کا چشمہ

لندن بذریعہ ڈاک استنبول کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ضلع بصیری میں کوہستان رامن کے قریب دریائے دجلہ کے شمال میں ۳½ ہزار فٹ کی گہرائی پر تیل کا چشمہ برآمد ہوا ہے، تیل نہایت کثیر مقدار میں پایا گیا ہے جس سے امید پیدا ہوگئی ہے کہ یہ چشمہ ترکی تجارت کے لئے ترقی اور فروغ کا باعث ہوگا۔

استنبول میں فوجی مردم شماری

انقرہ ۱۴ مئی ضروری ضرورت کے پیش نظر عام بھرتی کی جارہی ہے لیکن ساتھ ہی اس امر کی وضاحت بھی کیجارہی ہے کہ اس بھرتی کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں ہے اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ ضرورت کیوقت اس فوج سے کام لیا جاسکے استنبول میں فوجی مردم شماری کا کام بھی شروع کردیا گیا ہے ۲۵ سے ۳۵ سال کی عمر کے تمام لوگوں کو بھرتی کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زمانہ بدلی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱	کانپور شنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۱

اڈیٹوریل نوٹ

جنگ کی موجودہ پوزیشن

۲۴ مئی کو پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل وزیر اعظم نے جنگ کی پوزیشن کے متعلق ایک مختصر بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

فرانس کی فوج میں ایک خلا سے فائدہ اٹھا کر جرمنی کی مسلح فوجیں بلجیم میں اتحادیوں فوجوں کے پیچھے گھس آئی ہیں اور اب ہمارے راستوں کو تباہ کرنے میں لگی ہیں۔ وزیر اعظم صاحب کے بیان کے مطابق ابی ویل جرمنوں کے ہاتھوں میں پہونچ گیا ہے اور بولوں میں اور اسکے آس پاس زبردست لڑائی ہو رہی ہے اور اتحادی فوجیں جرمنوں پر زبردست جوابی حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

جرمنی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ابھی اصل معاملہ باقی ہے اور شمالی بلجیم میں اتحادیوں کی زبردست فوجوں کی وجہ سے جرمن فوجوں کے بڑھنے کی رفتار سست ہے۔

مغرب میں بلجیم فوجیں کیلے کی طرف بڑھ رہی ہیں انگلش چینل کی طرف بھی جرمنوں کے جہاز چکر لگا رہے ہیں۔

مسٹر چرچل کی براڈکاسٹ تقریر

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ۲۰ مئی کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس کے تین حصے کئے جا سکتے ہیں اول وہ جہاں انہوں نے جرمنوں کے حملوں کے خطرناک ہونے کا اعلان کیا ہے دوسرے وہ جہاں انہوں نے آیندہ امکانات کی طرف اشارہ کیا ہے اور تیسرے حصے میں انہوں نے اہل ملک سے اپیل کی ہے۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ ۳۰ لاکھ فوج پر چند ہفتوں یا چند مہینوں میں قابو حاصل نہیں کیا جا سکتا مسٹر چرچل کی تقریر سے حالات کی اہمیت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ جرمنی نے اپنی پوری قوت لگادی ہے اور یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ چند دنوں میں جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ خواب پورا ہوتا نظر نہیں آتا اور آخر میں یہ جنگ۔ جرمنی ہی کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

برطانیہ کا نیا قانون

۲۲ مئی کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں صرف ۲½ گھنٹے کے بحث و مباحثہ کے بعد مسٹر اٹیلی ڈپٹی لیڈر دارالعوام کی تحریک پر جس بل کو پاس کیا ہے اور جس کی منظوری ملک معظم سے بھی حاصل کی جا چکی ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اس قدر اہم ہے کہ برطانیہ جیسے ملک میں صلح کے زمانہ میں اس قسم کے قانون کا تصور بھی نہیں لایا جا سکتا تھا۔

اس قانون کی رو سے کارخانوں کا تمام منافع (سو فیصدی) حکومت کو حاصل ہوگا۔ اور تمام اشخاص کی جائداد اور ملکیت پر حکومت کا کنٹرول ہوگا اور حکومت جس شخص سے جو کام چاہے لے سکتی ہے۔

ملک کی نازک حالات کا اندازہ لگاتے ہوئے اس قانون پر مل مالکان اور ٹریڈ یونین دونوں نے اس قانون پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔

سرحد کے گورنر سے خاکساروں کا مطالبہ

خاکساروں کے ایک ڈیپوٹیشن نے گورنر سرحد سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ سرحد کے خاکساروں پر پنجاب میں داخل ہونے پر جو پابندی لگائی گئی ہے یا تو اُسے ہٹا دیا جائے یا کم سے کم اُسکو ہلکا کر دیا جائے۔ اس کے جواب میں گورنر صاحب نے یہ کہا کہ اگر واقعی سرحد کا کوئی خاکسار امن شکنی کی غرض سے نہیں بلکہ کسی ذاتی کام کی غرض سے پنجاب جاتا ہے تو وہ سرحد کے سالار سے اس قسم کی تحریر لے جائے جو پولیس کو دکھا دی جائے تاکہ کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو لیکن ڈیپوٹیشن نے اس بات کو منظور نہیں کیا

فرنٹیر میل کا حادثہ

گزشتہ ہفتہ جیکوٹ میں فرنٹیر میل اور مال گاڑی کے تصادم سے جو خوفناک حادثہ ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے جس میں سرکاری بیان کے مطابق ۲۰ قیمتی جانیں ضایع ہوئی ہیں۔ اس حادثہ کی تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہلاک شدگان کے پسماندگان کو اور زخمیوں کو حکومت کی طرف سے کافی معاوضہ دیا جائے گا۔

روس میں بے چینی

کہتے ہیں کہ جرمنوں کی فتوحات سے روس میں بھی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ وقتی طور پر جرمنی اور روس کے تعلقات کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہو گئے ہوں لیکن اصولی طور پر ان کے اصول سیاسیات میں زبردست فرق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر اتحادی جرمنوں کے مقابلہ کو جھیل گئے تو روس اتحادیوں کا ساتھ دیگا۔ بظاہر یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے لیکن روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن کی سیاسیات نے اتنے رُخ بدلے ہیں کہ اسکی کسی بات پر تعجب نہیں کیا جا سکتا سنہ ۱۹۳۴ء میں ہٹلر اور اسٹالن کے باہمی تعلقات اتنے اچھے تھے کہ جرمنی نے روس کو قرض دیا تھا لیکن اس کے بعد دوسرے سال جب روس لیگ آف نیشنز میں شامل ہو گیا تو جرمنی اور روس میں ان بن ہو گئی پہلے تو زبانی مقابلہ ہوتا رہا لیکن اسپین کے میدان میں روس اور جرمنی کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں لڑیں اور اس لڑائی کو ختم ہوئے ابھی ایک ہی سال گذرا تھا کہ پولینڈ کے حصے بخرے کرنے کی خاطر روس اور جرمنی میں خلاف امید ایک سمجھوتہ ہو گیا۔ اب اگر اتحادیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور روس کو یہ نظر آیا کہ جرمنی کا قلع قمع ہونے والا ہے تو وہ ضرور اتحادیوں کے ساتھ ہو جائے گا۔

جنگ یورپ کے تازہ حالات

لندن ۲۲ مئی۔ جرمنی نے شمالی فرانس میں کچھ کامیابی حاصل کر لینے کے بعد اب انگلینڈ کی طرف رُخ کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک تازہ اطلاع میں بتایا ہے کہ انگلینڈ کے جنوبی مشرقی کنارے پر مشین گنوں کے چلنے کی آوازیں اور توپوں کی زبردست گرج سنائی دی اور ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی۔

پچھلے کئی مہینوں میں یہ پہلا موقع ہے کہ خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی۔ ہوائی محافظوں نے سیٹیاں بھی بجائیں، رات کا وقت تھا اس لئے ہر جگہ سرچ لائٹ ڈالی جا رہی تھی اور ہوائی جہازوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل شام کینٹ کے مشرق میں ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی۔ دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے ایک جنوب مشرقی شہر کی طرف آکر سمندر پر اور خشکی پر بم گرائے مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا، اور خطرہ کی گھنٹی نہیں بجائی گئی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور نے جہازوں کو نشانہ بنانا چاہا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

بحری گشتی جہازوں نے گولیاں چلائیں مگر حملے کرنے والا جہاز شہر پر ہو کر جنوب کی طرف چلا گیا، جہاں سے بعد میں مزید گولیاں چلنے کی آوازیں آئیں (کینٹ انگلستان کے جنوب مشرق میں ہے)

شمالی فرانس میں جرمنی آراس، ایبا ولی۔ اور امئینس، تین مزید شہروں پر قبضہ کر چکا ہے۔ ایبا ولی انگلش چینل میں فرانس کے شمال مغربی ساحل پر بندرگاہ ہے اور اراس کے شمال مشرق میں اور امئینس جنوب مشرق میں واقع ہے فرانس کے وزیر اعظم موسیو رینو نے سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے ان تینوں شہروں پر جرمنوں کے قبضہ کی خبر سنائی دی اور کہا کہ میں صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ فرانس خطرہ میں ہے مگر مجھے یقین ہے کہ فرانس اور برطانیہ مر نہیں سکتے۔ اور اگر فرانس کی جیت ایک معجزہ ہوگی تو یہ معجزہ ہو کر رہے گا۔

لندن ۲۳ مئی۔ فرانس کے شمالی علاقہ میں گھمسان لڑائی برابر جاری ہے مگر اس واقعہ کے بعد کہ اتحادیوں نے شہر آراس جرمنوں سے واپس چھین لیا ہے اور کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

پیرس ریڈیو کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی فرانس کی لڑائی میں کم سے کم پانچ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان شایع ہوا ہے اس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ جرمن فوجیں پرسوں سے فرانس کے اس کنارے کی طرف جو کہ انگلش چینل سے ملا ہوا ہے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اُن کا رُخ سنٹ پول اور مونٹریل سور میر کی طرف ہے۔ اعلان میں یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ جرمن جہازوں نے بلجیم کے بندرگاہ اوسٹینڈ اور فرانس کے بندرگاہ کیلے بولوں اور ڈیپی پر بمباری کی۔

پیرس کی ایک تازہ اطلاع ہے کہ کامبرے اور ویلینشنز کے درمیان کل تیسرے پہر کو زبردست لڑائی ہوئی۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ جرمنی کی کتنی فوجیں مقابلہ پر تھیں مگر مقابلہ بہت اہم تھا۔ آراس کے علاقہ میں اتحادی فوجیں بے روک ٹوک سرگرمی دکھا رہی ہیں۔ آراس اور دریائے سومی کے درمیان حالت صاف نہیں ہے۔ جرمنی کی موٹر فوج دریائے سومی کے جنوب کی طرف حملے کر رہی ہے دریائے سومی اور دریائے آئسنے پر فرانس کی فوجیں ڈٹی ہوئی ہیں

لندن ۲۳ مئی۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات برطانیہ کے بمبار ہوائی جہازوں کے ایک بڑے غول نے پرسیا میں فوجی چوکیوں اور فوجی مقاموں پر بمباری کی۔ ریلوے جنکشنوں اور انجنوں پر بم گرائے۔

کل رات شاودیرہ کے ہوائی اڈہ پر بھی بمباری کی گئی۔ اور وہاں آگ لگ گئی۔ کل تمام دن ہمارے ہوائی جہازوں نے بلجیم اور شمالی فرانس میں گشت لگایا کئی بار لڑائی ہوئی اور دشمن کے کم سے کم ۲۴ ہوائی جہاز تباہ اور بیکار کر دیئے گئے۔ ہمارے ۸ ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

شملہ ۲۳ مئی۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع ہے کہ محض احتیاط کے طور پر عدن اور برٹش شمالی لینڈ سے ہندوستانی اور انگریز شہریوں کو جنہیں عورتیں اور بچے شامل ہیں، ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، یہ لوگ جہازوں پر جلد ہی بمبئی پہنچنے والے ہیں۔ ہندوستان میں ان لوگوں کو اس وقت تک تمام سہولتیں دی جائنگی۔ جب تک ان کا کوئی مستقل انتظام نہ ہوگا۔ برٹش شمالی لینڈ مشرقی افریقہ میں اٹلین شمالی لینڈ کے شمال مغرب اور حبش کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

لندن ۲۳ مئی۔ آج رات کو برطانی پارلیمنٹ میں یہ سوال دریافت کیا جائے گا۔ کیا آئرلینڈ پر جرمن حملے کا خطرہ ہے۔ اس مسئلہ پر کل رات کنزرویٹو پارٹی نے غور کیا۔ اور فیصلہ کیا کہ ایک ڈیپوٹیشن وزیر اعظم سے ملے اور ان سے اس بارے میں رائے طلب کرے۔ یہ خطرہ اس وجہ سے پیدا ہو گیا ہے کہ اول تو آئرلینڈ میں جرمن ایک بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ دوئم آئرلینڈ والوں کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

پیرس ۲۱ مئی۔ فرانس کے ہائی کمانڈ کی طرف سے تازہ بیان شایع ہوا ہے کہ متعدد لڑائیوں کے باوجود رات کے وقت صورت حالات میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی اور دو دریائے سوما اور علاقہ کیمبرے کے درمیان پر انتشار رہے کئی علاقوں میں دشمن کے حملے پسپا کر دیئے گئے۔ اور دریائے الیسن اور علاقہ رہٹیل میں خاص طور پر دشمن کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ دشمن کے پیچھے لائن پر رات کے وقت بمباری کی گئی۔

لندن ۲۱ مئی۔ آج دارالعوام میں مسٹر میلکم میکڈانلڈ وزیر محکمہ حفظان صحت نے اس بل کی دوسری خواندگی پیش کی جس کے ذریعہ نوآبادیوں کی ترقی کے لئے دس سالہ پروگرام میں پچاس لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے اور نوآبادیوں کی ریسرچ پر ۲½ لاکھ پونڈ کا اختیار دیا گیا ہے اور نوآبادیوں کے ذمہ برطانیہ کے ...... ۱ پونڈ کی رقم معاف کی گئی ہے۔

سلسلہ تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے کہا گو ہم اپنی پوری طاقت دشمن کو برباد کرنے پر صرف کر رہے ہیں مگر پھر بھی ہاؤس نے نوآبادیوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لئے وقت نکال لیا ہے، دنیا کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایسے وقت میں برطانی پارلیمنٹ کے ذریعہ اس قسم کے بل کا منظور ہونا فتح کی نشانی ہے۔

شملہ ۲۲ مئی۔ ہندوستانی فوجیں جو ملایا کمانڈ کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اس بڑی پریڈ میں نمایاں حصہ لینگی جو کہ ۱۳ جون کو بادشاہ کے جشن دن کے موقع پر ہوگی سنگاپور میں اتنی بڑی فوجی پریڈ آج تک نہیں ہوئی۔ فوجی سمندری اڈہ پر سلامی دیں گے جس سے پتہ چلیگا کہ سنگاپور کی حفاظت کا زبردست انتظام ہے

لندن ۲۳ مئی۔ برطانیہ کے نئے وزیر سپلائی مسٹر ہربرٹ موریسن نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے۔ اور کہا کہ زیادہ بم کے گولوں، توپوں اور ٹینکوں کی ضرورت ہے۔ اب لڑائی کا پورا دباؤ ہم پر ہے اس لئے سامان جنگ کی تیاری کی رفتار بہت تیز کر دینا چاہیئے۔ جو محکمہ میرے کنٹرول میں ہے وہ اس سامان کو حاصل کرے گا۔ جنگ اسکو ضرورت ہے اور لوگوں کو قدرے سخت زندگی بسر کرنا پڑیگی۔ مزدوروں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مناسب کام کریں گے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ نے گورنمنٹ کے اس حکم کو بالاتفاق منظور کر لیا ہے کہ میونسپل ملازمان کے رکھنے اور ریٹائر کئے جانے کے لئے گورنمنٹ کے جدید قواعد کے مطابق کسی ملازم کو توسیع نہ دی جائیگی جسکی عمر ۶۰ سال کی ہو چکی ہو۔

بورڈ نے طویل بحث و مباحثہ کے بعد صرف مسٹر نوٹیا کے اختلاف سے مسٹر سری رتن سنگھ کے رزولیوشن کے ساتھ میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ منظور کر لی۔

میونسپل ملازمان کو گرانی کا الاونس دیئے جانے کے تجویز کو ایکزیکیوٹو افسر صاحب کے سپرد کیا ہے کہ یہ الاونس دیئے جانے پر کتنا روپیہ بورڈ کو خرچ کرنا ہوگا

بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ایک اسسٹنٹ ایکزیکیوٹو افسر کی جگہ بھی قایم کی جائے۔ جسکی تنخواہ ۴۰۰-۱۰-۵۰۰ روپے ہوگی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے مسرز فرزدنجی کمپنی کو ماہر تعمیرات کی حیثیت سے ملازم رکھنے کی گورنمنٹ سے سفارش کی تھی مگر گورنمنٹ نے اس سفارش کو منظور نہیں کیا۔

لوکل بورڈوں کے ٹھیکہ دار کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے تمام ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈوں کے نام اس مطلب کا ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ وہ بورڈ میں کام کرنے والے ٹھیکہ داروں کی رجسٹری کرائیں اور صرف ان ہی ٹھیکہ داروں کو کام دیا جائے جو انجینئرنگ کا تجربہ رکھتے ہوں یا جنکے ملازمان انجینیری جانتے ہوں اور ان لوگوں کو ٹھیکے نہ دیئے جائیں۔ جو محض مقامی اثر سے کام لے کر ٹھیکہ دار بن جاتے ہیں۔

تحریک خاکسار ملک شریع الدین احمد وکیل نائب حاکم اعلی خاکساران یو۔ پی نے اعلان کیا ہے کہ کانپور کے خاکساروں کے سردار منشی نیاز احمد صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔

پرنسپل حلیم کالج حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج کے یونین کے طلبا نے گزشتہ ہفتہ کالج کی مجلس انتظامیہ کے سامنے بطور ڈیپوٹیشن کے پیش ہو کر ان سے یہ درخواست کی کہ وہ گورنمنٹ سے مسٹر رفیق احمد صاحب عقدی پرنسپل کالج کی خدمات ایک سال کے لئے اور لینے کی کوشش کریں۔

ستیہ گرہیوں کی تعداد مسٹر حمید خاں سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کانپور نے اپنی ۱۵ روزہ رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ ماہ رواں کے پہلے دو ہفتوں میں ۳۰ ستیہ گرہ اور ۲۰۰ کانگریس ممبر بھرتی ہوئے اس طرح ستیہ گرہیوں کی معمولی تعداد ۱۲۱۸ ہوئی ہے ۱۷ ستیاگرہیوں کی کانگریس کے ممبروں کی مجموعی تعداد ۱۲۱۸ ہوئی ہے۔ ۱۷ ستیاگرہیوں نے ۱۱۴۰۰ گز سوت کاتا ہے۔

ازالہ حیثیت عرفی میں سزا اخبار خادم مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بعنوان "یزید بچہ" شایع ہوا تھا جس کو مسٹر شرف الدین نے اپنی توہین سمجھ کر ملا محمد یوسف اڈیٹر خادم اخبار کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب مسٹر امام الدین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور عدالت نے ملا محمد یوسف صاحب کو دس روپے جرمانہ کی سزا اور درصورت عدم ادائیگی دو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

میورل کمیٹی میورل کمیٹی کے سکریٹری کی طرف سے منتظمان ملس کو اس مطلب کا نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ یا تو علیحدہ کئے گئے کارکن جنکو انہوں نے برخاست کیا ہے بحال کر دیں ورنہ مل مذکور میں جنرل ہڑتال کر دی جائے گی۔

پریسوں کی تلاشی خفیہ پولیس نے جگدیش پریس اور سندیش ساتھی پریس کی تلاشی لی مگر کوئی چیز قابل اعتراض برآمد نہیں ہوئی۔

مغربی حکومتیں صرف ایک ہی اصول کو مانتی ہیں کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

سبد گل

ہندوستان کی عورتوں نے ابتدا میں جب گھروں سے نکل کر اور بے نقاب ہو کر من چلے مردوں کے دلوں پر بجلیاں گرانا شروع کیں تو حضرت الہ آبادی جیسے شاعروں کو عورتوں کی یہ ادا ایک آنکھ نہیں بھائی چنانچہ موصوف نے عورتوں کی بے پردگی پر پھبتی کستے ہوئے فرمایا

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
بولیں وہ ہنس کے عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

گویا اکبر الہ آبادی کی یہ خواہش تھی کہ یہ حسین و جمیل مورتیں بس گھروں ہی کی زینت بنی رہیں لیکن ان کو کیا معلوم تھا کہ عورتیں دنیا میں کیا کیا گل کھلانے والی ہیں۔

اس بے پردگی کے چند ہی سال بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ گھر کی دیویاں جو کبھی اپنا پلو بھی کسی کو نہ دکھاتی تھیں، آزادانہ ہزاروں مردوں کے سامنے رقص کر رہی ہیں سینہ کا ابھار دکھا رہی ہیں دنیا کو مست بنا رہی ہیں غرضکہ ہندوستان کی عورت نے وہ ترقی کی جو مرحوم اکبر الہ آبادی کے تخیل میں بھی نہ تھی۔

ہندوستان کی عورتوں کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک کی عورتوں نے تو غضب ہی کر دیا کسی نے بوسہ بازی کی انجمن کی بنیاد رکھی کسی نے عریانی کے کلب کا افتتاح فرمایا غرضکہ عورت اس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کہاں جاکر دم لے گی۔

عورتوں کی اس تقویٰ شکن اور بے پردگی کی ترقی کے سلسلہ میں اسپین کی ایک نہایت ہی دلچسپ اور پرلطف اطلاع ہے کہ وہاں کی عورتیں کئی سال سے حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کو سر بازار ننگ دھڑنگ، اور مادر زاد برہنہ پھرنے کی اجازت دی جائے۔

حکومت کا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی اجازت دیدی گئی تو نہ صرف عوام کے اخلاق پر اس کا برا اثر پڑے گا بلکہ ان ننگی عورتوں کی وجہ سے بازاروں میں روزانہ نئے نئے ہنگامے ہنگامے برپا ہوا کریں گے کیونکہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جب یہ عریاں ہو کر سر بازار اپنی نمائش فرمائیں گی تو کتنے بگڑے دل بے قابو ہو جائیں گے چنانچہ ان دقتوں کے پیش نظر حکومت نے کہدیا کہ تم کو مادر زاد برہنہ رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

حکومت کے اس کورے جواب نے ان عورتوں کا دل توڑ دیا جو مادر زاد برہنہ ہو کر اپنے حسن کی نمائش کا جذبہ اپنے دلوں میں لئے ہوئے تھیں آخر انھوں نے جھلا کر یہ فیصلہ کر لیا کہ حکومت کے اس ناواجب فیصلہ کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے ایک جلوس نکالا جائے جس میں بہت سی مادر زاد برہنہ عورتیں جلوس کی صورت میں شہر کا گشت کریں۔

آپ جانتے ہی ہیں کہ عورت کسی بات کا ارادہ کر لیتی ہے تو اسے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی، چنانچہ دس بارہ مادر زاد برہنہ عورتوں کا ایک نہایت ہی حسین و جمیل جلوس نکالا گیا جب بیشمار برہنہ عورتیں بازاروں سے گذر رہی تھیں اور تمام خلقت ان کے دیدار کیلئے ٹوٹی پڑتی تھی وہ منظر دیکھنے کے قابل تھا۔

حکومت نے پولیس کو حکم دیا کہ وہ ان عورتوں کو سر بازار زبردستی کپڑے پہنائے چنانچہ جب ان کو کپڑے پہنانے کی کوشش کیجاتی تو یہ برہنہ عورتیں پولیس والوں گتھ جاتی تھیں۔

دیو انگی سے دوش پہ اک تار بھی نہیں
یعنے ہمارے جسم پہ اک تار بھی نہیں

ادب لطیف

میرا دل!

میرے محبوب! میرا دل ایک آندھی ہے جو تپتی ہوئی دوپہر میں ایک دیوانے کی مانند اٹھ کر جنگل کے کنارے کے درختوں سے زور آزمائی کرتی ہے، لیکن جب کچھ زور نہیں چلتا تو روتی ہوئی اور کراہتی ہوئی درختوں کے گھنے جھنڈ میں غائب ہو جاتی ہے۔

میرے محبوب میرا دل وادی کا پھول ہے شگفتہ اور خوش رنگ تو شام کے بھونرے کی طرح آیا، اس کی سمٹی ہوئی پنکھڑیوں میں مقید ہو گیا۔

لیکن اے محبوب تو میرا ہے، میرا ہے، زندگی کی صبح تک، صبح کی ان اولین ساعتوں تک جب سورج کی گرم اور تیز کرنیں مجھے پژمردہ کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیں گی۔

ص اور ہم ان کمیوں کو محسوس کر کے ذرہ بھر بھی بے چین نہیں ہوتے خیر ان کو جانے دیجئے، یہ تو معمولی چیزیں ہیں یوروپ میں جدید تحریک النسواں نے دو قدرتی، حقیقی، اور ازلی، ساتھیوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے، بسا اوقات تنفر مخالفت کے جذبے اس قدر جوش زن ہو جاتے ہیں کہ بیچارے صنف کرخت ہی کو تمام عفت و حیا سوزی کا بانی قرار دے کر رشتہ ازدواجی ہی کو بائیکاٹ کیا جاتا ہے اور جو عورتیں ایسا نہیں کرتیں تو کم از کم اس رشتہ کو غیر ضروری اور بیکار خیال کرتی ہیں جس سے بچنا اور پیچھا چھڑانا مشکل ہے۔

پھر وہ باہم موالنت، اتحاد، اور اتفاق مسرت جو لازم و ملزوم ہوا کرتے تھے اور ہونے بھی چاہئیں، مفقود ہیں۔

اس کے علاوہ روز بروز زمانہ شادی پیچھے ہی ہٹتا چلا جا رہا ہے۔

۳۵ اور ۴۰ سال کی عمر میں عورتوں کا شادی کرنا عام طور پر پایا جاتا ہے، اور ۴۰ فی صدی سے کچھ کم ایسی شادیاں نہ ہوتی ہوں گی، جس میں مغربی ممالک میں دلھن کی عمر تقریباً ۲۵ سال سے زائد نہ ہو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پانڈے گئے دونوں دین سے نہ حلوے کے رہے نہ مانڈے کے، لذت حیات، اور ذائقہ زیست خواب و خیال نظر آنے لگے بلکہ «ویرانے لا» یعنی فنا ہوگئے

عورتوں کو ماں کہلانے اور گھریلو زندگی بسر کرنے کی ایک وجدانی خوشی اور فطری خواہش ہوتی ہے، مگر آج کل بچہ پیدا ہونے کا وقت ماں کے واسطے قریب قریب نزع کے برابر پر درد عبرتناک اور بے چین کن ہوتا ہے۔

آلات اور نشہ آور دواؤں سے تسہیل ولادت ہمارے زمانہ کا جز لاینفک بن گئی ہے۔

اگر آج ہم کہیں کہ بارہ ہزار برس قبل (اور افریقہ میں اب بھی) یہ تجربہ تلخ نہ تھا بلکہ زچہ کو عین مسرور کن ہوا کرتا تھا تو زیادہ تر لوگ ہرزہ گوئی کا ایک اعلے نمونہ کہیں گے یا سفید جھوٹ یا ایک اچھی خاصی گپ بتائیں گے۔

غرضیکہ دنیا بدل گئی زمانہ بدل گیا اور اس کے ساتھ ساتھ عورت بھی بدل گئی۔

عالم نسواں

افسوس کہ عورت عورت نہیں رہی!

از جناب قاضی منظور احمد صدیقی بی اے الہ آبادی

یوروپ کے اثرات نے عورت کو بالکل بدل ڈالا ہے، وہ شوہر سے غافل ہے اپنے فرائض سے بے خبر ہے گویا عورت نے اپنی نسوانیت کو کھو دیا ہے، ذیل میں اسی موضوع پر لائق مضمون نگار نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے

مسئلہ ارتقا کے بموجب ہر سے پہلو بدلتی نظر آتی ہے، تمدن و معاشرت کے طریقے مغرب سے تیر کر مشرق پہونچ گئے، مکانات بدل گئے خیالات بدل گئے، حرکات و سکنات کیا۔

ذرا دیکھئے تو آپ کے ذاتی جو ہر بھی بدل گئے نئی تہذیب اور جوش آزادی کے ولولوں نے سب کے سر چکرا دئے خصوصاً مغربی عورتیں تو اس ڈور میں حد مناسب سے بھی دو کوس آگے نکل گئی ہیں۔

ہندوستان کا عبوری دور گزر چکا ہے اور عورتوں کا تعلیم یافتہ طبقہ صدہا معاملات میں یوروپ کی پیروی کو آسائش انسانیت اور آزادی سے تعبیر کرتا ہے بلکہ عین حق آفرینش جانتا ہے مگر کسی کو خیال کیا گمان تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنی حقیقی خوشیوں کو خود ونٹا رہی ہیں ان کو نیست و نابود کر رہی ہیں اور اپنی کوتاہیوں کو عین کمال سمجھ رہی ہیں۔

میں مغربی عورتوں کی محض انھیں چند باتوں کا ذکر کروں گا جو قریب قریب ہندوستان میں بھی رائج ہو گئی ہیں یہ زمانہ مادیت اور الحاد کا ہے، مشین نے سینا پرونا، پکانا کھلانا، دودھ پلانا اور بچہ کی پرورش کرنا گویا سب ہی تو اپنے ذمہ لے لیا ہے، عورتوں کی ساری خوشیاں چھین گئی ہیں۔

تو پھر کیا تم کیوں بے چین ہو، قاضی کیوں دبلے، بھئی شہر کا اندیشہ، کیا مطلب ہے۔

جب ہمکو خدا نے علم دیا، دماغ دیا، قوت ایجاد و اختراع عطا کی تو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنے ہاتھ پیر تھکائیں، نگوڑے ہندوستانیوں کی دقیانوسیت اور قدامت پسندی نہ گئی جدید سامان آسائش سے فائدہ نہیں جانتے اگر کوئی اٹھا دے بھی تو دیدے پھٹوں سے دیکھا بھی نہیں جاتا، ادبر، سے جلتے ہیں یہ ہیں عورتوں کے خیالات۔

نہیں نہیں خداوند تعالےٰ نے دو مختلف صنف پیدا کئے ہیں، اس میں بھی کوئی مصلحت ہوگی یا تمہاری طبیعت چاہے اس کو بھی تہمت لگا دو مگر ذرا سوچو تو نظام قدرت بہت زبردست ہے اس میں تصرف کرنے والا منہ کی کھاتا ہے۔

میں نے اکثر پرانے لوگوں سے سنا تھا کہ جب سے ڈاکٹری رائج ہوئی بیماریاں اور بھی زیادہ ہو گئی ہیں پہلے تو میں اس خیال کو محض جہالت اور توہم پرستی پر مبنی سمجھتا تھا مگر یوروپ کے جدید ڈاکٹروں نے اس کو اپنے تجربوں سے ثابت کر دیا بجائے اس کے کہ ہم اپنے معدے کی اصلاح کریں ہم مصنوعی طریقوں سے اشتہا پیدا کرنے لگے ہیں اور قوت ہاضمہ کی کمزوری گولیوں اور پیٹنٹ چیزوں سے رفع کی جاتی ہے۔

ہر چند اس زمانے کو مادیت کا زمانہ کہئے مگر جسمانی قوت روز بروز تنزل میں ترقی کر رہی ہے، آنکھوں میں روشنی کی کمی کو ہم چشمہ یا عینک سے پورا کرتے ہیں جلد کی درستگی و ملائمیت کے لئے غازہ اور پاؤڈر لگایا جاتا ہے۔ ص

بچوں کی دنیا

ڈیڑھ دوست

کنھیا لال ایک لڑکا تھا، اس کے کئی دوست تھے ہر اتوار کو وہ اس کے گھر میں جمع ہوتے تھے، کھانا پینا ہوتا اور کچھ دیر ہنس بول کر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔

ایک دن کنھیا لال کے باپ نے پوچھا «بیٹا یہ کون لڑکے ہیں»

پتا جی یہ میرے متر ہیں» لڑکا بولا۔ باپ اتنے متر دوست بنانے کی کیا ضرورت ہے، کیا وہ سب تمہارے اچھے اور سچے دوست ہیں۔

کنھیا لال اس کا کچھ جواب نہ دے سکا جب کنھیا لال بڑا ہوا تو اس کے دوست بھی ساتھ رہے اور ہزاروں روپے ان پر صرف کرنے لگا، اس پر کنھیا لال کا بوڑھا باپ بہت رنج و ملال کرنے لگا وہ سمجھتا تھا کہ یہ نالایق لڑکے میرے بیٹے کو بے وقوف بنا رہے ہیں میں نے محنت و مشقت سے جو کچھ روپیہ پیسہ کمایا ہے یہ بیوقوف اسی طرح اڑا دیں گے اور میرا بیٹا ایک دن مفلس اور فقیر ہو جائیگا

ایک دن یہ سوچ کر اس نے اپنے بیٹے سے کہا ذرا اپنے دوستوں کی آزمائش تو کرو کہ وہ وقت پر تمہارے کچھ کام آتے ہیں یا نہیں۔

ایک دن آدھی کے وقت باپ نے بیٹے سے کہا کہ تم اپنے اپنے دوستوں کے پاس پہلو میں امتحان کروں گا کہ مصیبت اور ضرورت کے وقت یہ لوگ کیا کام آتے ہیں۔

جس دوست کے ہاں یہ آدھی رات کو پہونچے پہلے تو وہ بات کرنے سے گھبرایا پھر جب کنھیا لال کے باپ نے بتایا کہ ہم نے ایک شخص کا خون کر دیا ہے اور پولیس والے ہمارے پیچھے ہوں گے ہماری کچھ مدد کرو اور ہمیں رات بھر اپنے ہاں ٹھہرنے کی اجازت دو لیکن ایک دوست بھی خونیوں کو اپنے گھر میں رکھنے پر راضی نہ ہوا۔

اس آزمائش کے بعد کنھیا لال کا باپ ایک ایسے دوست کے پاس پہونچا جو اس کا پرا ساتھی اور سچا رفیق تھا رات کو جب وہ وہاں پہونچا تو سارا ماجرا اس سے کہہ سنایا تو اس نے اپنی ساری پونجی نکال کر اس کے سامنے رکھدی جو کئی ہزار روپیہ کی تھی اور کہا تم گھبراؤ نہیں یہ روپیہ موجود ہے اس کو کام میں لاؤ اور مقدمہ لڑ چھوٹ جاؤ گے۔

یہاں سے لوٹ کر وہ ایک اور دوست شنکر لال کے ہاں گئے اس نے جب یہ واقعہ سنا تو اس نے کہا میں میری بیوی میرے بچے میرا دھن دولت غرض جو کچھ بھی ہے تم کو بچانے کے لئے لگا دوں گا تم بالکل فکر نہ کرو چلو اندر چلکر بیٹھو میں تلوار لیکر باہر بیٹھتا ہوں جب تک میری جان میں جان ہے تمہیں بچانے کی کوشش کروں گا اور کوئی تمہارے پاس نہ پہونچ سکیگا

کنھیا لال کے باپ نے اس پر اپنے نادان اور بے وقوف لڑکے کو سمجھایا کہ دوستی اس کو کہتے ہیں امرت لال میرا پہلا دوست صرف روپیہ دیکر میری مدد کر سکتا تھا وہ میرا آدھا دوست تھا اور یہ دوسرا دوست شنکر لال تن من دھن سب کچھ پر نچھاور اور قربان کرنے کے لئے تیار ہے یہ میرا پورا دوست ہے میں نے اپنی ۷۰ سال کی زندگی میں صرف ڈیڑھ دوست بنائے ہیں اور ان پر مرتے دم تک فخر کروں گا، تم بھی اس سے سبق لو صرف چند دوست بناؤ مگر اچھے اور وقت پر کام کرنے والے دوست بناؤ۔

اس نصیحت سے کنھیا لال نے کام لیا اور اپنے سب نکمے دوستوں کو چھوڑ دیا۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی فلم سازی

از جناب نسیم اکبر آبادی

زمانہ بدل رہا ہے اور اس کے ساتھ ہر چیز کا بدلنا ضروری اور لابدی ہے اگر کوئی زمانہ کا ساتھ دے گا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ بسرعت ... کی تنگ و تاریک گھاٹی کی طرف دوڑا چلا جا رہا ہے اور بہت ہی جلد اس کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے اس کے جواز میں متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

دور کیوں جائیں ہندوستان کی صنعت فلم سازی پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ آٹھ یا دس سال بیشتر ہندوستان میں خاموش فلمیں تیار ہوا کرتی تھیں لیکن دور جدید میں متکلم فلمیں بنتی ہیں ان ناطق فلموں کا جو عروج ہوا ہے وہ خاموش اور ساکن فلموں کو خواب میں بھی نظر نہ آیا۔

اگر آٹھ یا دس سال عہد گذشتہ کسی نہ کسی طرح آج واپس آجائے تو اس ترقی کے زمانہ میں کوئی بھی ذی ہوش و عقلمند ناطق فلموں پر خاموش فلموں کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

زمانہ سابقہ میں فلموں پر تنقیدیں نہیں ہوتی تھیں بلکہ ایکٹریسوں کے حسن و جمال پر تنقیدیں ہوتی تھیں لیکن دور میں ایک ایکٹریس اپنے حسن کی سحر کاریوں اور رعنائیوں سے نقادان کو مسخر نہیں کر سکتی بلکہ وہ جذبات کی صحیح ترجمانی و جد آور نغمات اور فطری ایکٹنگ سے ان حضرات کو اپنے فن کا معترف کرا سکتی ہے اب وہ زمانہ گیا جبکہ مالکان کمپنی چند نا اہل اور نادان ڈائرکٹران کو پکڑ کر سیلو لائڈ کے اوپر بے معنی نقش بنا لیتے تھے اور ناقص فلموں کو پبلک کے سامنے پیش کر کے ان کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے تھے، آج فلم ساز کی ذرہ برابر لغزش اور فروگذاشت فلم کی ناکامیابی کا باعث بن جاتی ہے۔

ہندوستان میں اب تک جتنے فلم بنے ہیں ان میں ۵۰ فی صدی فلم ہندوستانی ناموس و عزت کی تحقیر کا باعث ہیں، ہماری اور ہمارے قدما کی تہذیب معاشرت اور سیرت کی خوبیوں کو پیش کرنے کی بجائے ہماری توہین اور تذلیل کی جاتی ہے۔

کیا ہماری تہذیب و معاشرت یہی ہے جو فلموں میں دکھائی جاتی ہے، کیا ہمارے اسلاف علم و ہنر، تہذیب و اخلاق، ادب و فلسفہ، اور روحانیت میں ایک وقت پر تمام مجالس پر حاوی نہ تھے۔

پھر کیوں ہمارے آبا و اجداد کی خوبیاں ہمارے سامنے پیش نہیں کی جاتیں جن سے ہم سبق حاصل کریں اور ہندوستان کی گذشتہ عظمت کو واپس کر لیں۔

کیا میں امید کروں کہ ہمارے فلم ساز اس بات کا خیال رکھیں گے کہ ان کے فلموں سے جذبات میں تموج پیدا ہونے کی بجائے ہم میں ہندوستان کی عظمت قدیم کو واپس حاصل کرنے کے علوی جذبات پیدا ہو جائیں۔

جنگی فنڈ اور نظام حیدر آباد

شملہ ۲۰ مئی نظام حیدر آباد دکن نے وائسرائے کو ہوائی منسٹری کے لئے مزید ۵۰ ہزار پونڈ دئے ہیں تاکہ حیدر آباد ہوائی سکوڈرن کی ضروریات وغیرہ کے کام آسکے نظام حیدر آباد اس سے پیشتر بھی بھاری رقمیں جنگی فنڈ میں دے چکے ہیں۔

اقوال زرّین

ناامیدی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مہلک چیز نہیں ہے یہ موت کا دوسرا نام ہے۔

منازل ترقی میں ناکامی پہلی منزل ہے

ساکن دریا اور خاموش آدمی بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

خدائے تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

کبھی ایک لمحے کی غلطی تمام عمر کا افسوس پیدا کر دیتی ہے۔

زندگی کا بہترین سرمایہ ایک سلیم الفطرت انسان کے نزدیک ایک اچھی کتاب ہے۔

جو لوگ زیادہ باتیں کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں ان میں غور و فکر کا مادہ بہت کم ہوتا ہے

جس جگہ مال و دولت کی زیادتی ہوتی ہے وہاں مصائب دروازہ توڑ کر گھس آتے ہیں۔

اگر تم اپنی عزت کرانا چاہتے ہو تو پہلے دوسروں کی عزت کرنا سیکھو۔

عورت وہی ہے جو نیک اور فرماں بردار ہو

کبھی کسی سے بھول کر بھی تم ایسا وعدہ نہ کرو جس کے ایفا کرنے کی امید نہ ہو۔

موج تبسم

بدمزاج بیوی نے مشکوک نظروں سے شوہر کو دیکھتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ آج رات کو تم ٹھیک نو بجے گھر پہونچ جاؤ گے! شوہر جو بیوی سے ڈرتا تھا اس نے ذرا گھبراتے ہوئے جواب دیا "میرا دس تک خیال تھا" بیوی نے غصہ سے پوچھا "کیا کہا تم نے" شوہر نے خوشامدانہ انداز میں جواب دیا میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر دس پانچ منٹ کی دیر ہو جائے تو کچھ خیال نہ کرنا۔

ایک دوست (دوسرے دوست سے) جب کوئی عورت میرے بچہ کو پیار کرتی ہے تو میرا خون کھولنے لگتا ہے۔
دوسرا دوست میرے خیال میں تو آپ کو اس پر ناراض اور خفا نہیں ہونا چاہئے
پہلا دوست مگر میرے بچہ کی عمر اسوقت تقریباً تیس سال ہے۔

ایک دوست کل رات کو آپ کی بیوی کس سے کس ہمسایہ سے لڑ رہی تھی گھر میں بڑا شور و غل ہو رہا تھا۔
دوسرا دوست اگر میں آپ سے یہ کہدوں کہ وہ مجھ سے ہی لڑ رہی تھی تو پھر میرے گھر میں ایک نیا ہنگامہ برپا ہو جائے اس لئے افسوس ہے کہ میں اپنے خانگی معاملات کو آپ پر ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔

ایک لڑکا (دوسرے لڑکے سے) میرے باپ کو جانوروں کے سدھارنے کمال حاصل ہے
دوسرا لڑکا تعجب ہے کہ پھر بھی وہ تم

دلچسپ معلومات

گذشتہ جنگ عظیم یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کو شروع ہوئی۔

صلاح نامہ پر ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۱۸ء کو دستخط ثبت کئے گئے۔

جنگ چار سال تین مہینے اور گیارہ روز تک جاری رہی

پیرس میں صلاح کانفرنس ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء کو شروع ہوئی۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء کو یورپ کی جنگ میں شرکت کی۔

جرمنی کے ساتھ معاہدہ صلح پر ۱۸ر جنوری سنہ ۱۹۱۹ء کو دستخط ثبت ہوئے۔

اسٹریا کے ساتھ معاہدہ صلح پر ۱۰ر ستمبر سنہ ۱۹۱۹ کو دستخط ہوئے۔

بلغاریہ کے ساتھ معاہدہ صلح پر ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے۔

ہنگری کے ساتھ معاہدہ صلح پر ۴ر جون سنہ ۱۹۲۰ء کو دستخط ہوئے۔

ترکی کے ساتھ معاہدہ صلح پر ۹ر اگست سنہ ۱۹۲۰ کو دستخط ہوئے۔

جنگ عظیم میں ۲۷ر اقوام شریک تھیں ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۱۸ء کی جنگ میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۴۷ لاکھ ۵۰ ہزار دو سو تھی۔

جرمنی، اسٹریا، ترکی، بلغاریہ، کے خلاف مندرجہ ذیل ممالک عملاً شریک جنگ تھے۔

برطانیہ، امریکہ، کنیڈا، ہندوستان، اسٹریلیا، نیوزیلینڈ، جنوبی افریقہ، فرانس، روس، بلجیم، سرویا، مانٹی نیگرو، جاپان، اٹلی، رومانیہ، پرتگال، اور یونان وغیرہ۔

روس کے ساتھ بریسٹ لٹوسک کا معاہدہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۱۸ء کو ہنوز معاہدہ (ورسائی و اسیلز) پر ۲۸ر جون سنہ ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے۔

معاہدہ سینٹ جرمین (اسٹریا کے ساتھ) ۱۰ر ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے۔

معاہدہ نیولی (بلغاریہ) کے ساتھ پھر ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۱۹ء کو دستخط ہوئے۔

معاہدہ گرانڈ (گرانڈ ٹرائینن پر ۴ر جون سنہ ۱۹۲۰ء کو دستخط ہوئے۔

معاہدہ سلورسے ترکی کے ساتھ ۱۰ر اگست سنہ ۱۹۲۰ء کو دستخط ہوئے۔

افسانہ

تین ۳ پیسے کی چھوکری

ازجناب قاضی عبدالغفار صاحب

دنیا کی تاریخ عورتوں کے عجیب وغریب واقعات سے پُر ہے ذیل کا واقعہ بھی ایک سچا اور تاریخی افسانہ ہے جس میں ایک حسن فروش لڑکی کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آج سے پندرہ سو برس پہلے۔

بائی زنطہ کے شاہی سرکس میں بادشاہ کے وحشی جانوروں کا داروغہ ایک بوڑھا شخص تھا بہت بوڑھا مگر اپنے کام میں بہت ہوشیار اس نے اپنے بڑھاپے کا سہارا ایک بارہ سالہ چھوکری کو بنا لیا تھا جس کو نا معلوم وہ کہاں سے لایا تھا۔

وہ نہ اس کی بیٹی تھی نہ پوتی تھی اور نہ کوئی رشتہ دار اس کی ہم وطن لیکن اس نے اس کو منہ بولی بیٹی بنالیا تھا اور بیٹی ہی کی طرح چاہتا تھا کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس چھوکری کی قوم کیا ہے اس کا مذہب کیا ہے اور وہ کس طرح بڈھے کے پاس پہونچی۔

بائی زنطہ کے عظیم الشان دارالسلطنت میں شہنشاہ جسٹنین کا پرچم اقبال بلند تھا اس زمانہ کی تہذیب اور بائی زنطی مخلوق کا تمدن خصوصاً امرار اور عمائدین کی معاشرت یونان درومای قدیم تہذیب سے بھی دس پانچ قدم آگے تھی شہنشاہ اور اس کے امرار اراکین سلطنت کے اسباب تفریح وتعیش میں سے ایک سرکس بھی بھی تھا جس میں ہزاروں قسم کے وحشی اور جنگلی پلے جاتے تھے بارہ برس کی چھوکری کو دنیا میں کوئی کام نہ تھا سوائے اس کے کہ سرکس کے درندوں میں صبح سے شام تک کھیلتی رہتی وہ حسین بھی تھی اور شوخ بھی اور دل اس کا ایسا ہی بے خوف تھا جیسا کہ وحشی درندوں کا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ خوف وہراس کس چیز کا نام ہے وہ یبردن کی عیاں پکڑ کر لٹک جاتی تھی اور دوپہر کو کھیلتے کھیلتے اکثر ہاتھی کے پیٹ کے نیچے لیٹ کر سو جاتی تھی اس کی دنیا میں اس کے رفیق اور یار شیر اور ہاتھی اور ریچھ ہی تھے۔

دن بھر بڈھا سرکس کے جانوروں کی خدمت میں مصروف رہتا اور چھوکری اپنے شغل میں شام کو وہ دونوں گھر چلے جاتے تھے مگر ایک دن شام کو چھوکری سرکس سے تو چلی گئی لیکن گھر نہ پہونچی رات جب بڈھا اس کا انتظار کر تا رہا وہ رات بھر غائب رہی صبح کو ہنستی ہوئی گھر آئی اور بڈھے کے ہاتھ میں تین چمکتی ہوئی اشرفیاں رکھدیں یہ اس کے حسن کا پہلا سودا تھا یہ اس کی جوانی کا پہلا موقعہ تھا گذشتہ شام اور موجودہ صبح کے درمیان گذشتہ شب کی تاریکی میں بڈھے کی چھوکری عورت بن گئی۔

راتوں کو غائب رہنے کا سلسلہ جاری رہا اور سرکس کے درندوں کے ساتھ جو کھیل کو دہوا کرتا تھا وہ اب دوسری قسم کے حیوانوں کے ساتھ کھیلا جانے لگا یہ آغاز تھا ملکہ بازنطہ کی حکومت کا تھوڈورا کی جوانی اب ہر طرف سے آنکھوں نظروں اور دلوں کو کھینچ رہی تھی وہ شاہی سرکس میں ناچا کرتی تھی اور بائی زنطہ کے ہزارہا نظر باز ہر شام کو اس کے حسن کی خاطر سرکس میں جمع ہوا کرتے تھے شاہی دربار کے رکن واراکین نقشب وجبیں نے تو ایک دن تھوڈورا کو ناچتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار کہہ دیا۔

گھانس کا یہ بھلکتا ہوا ٹکڑا کسی دن سارے بائی زنطہ میں اچھلے گا دیکھنا!۔

لیکن اس وقت نقشب کو بھی خبر نہ تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے ستم ظریف قدرت اس ناچنے والی کو نہ معلوم کہاں سے کہاں تک اچھالنے والی تھی۔

تھوڈورا سرکس کے نظر بازوں سے تنگ آ گئی ایک ہی کھیل کو بار بار کھیلنا اس کو کبھی بھاتا تھا اب وہ منظر عام پر بکھرنے کی بجائے مخصوص فنونوں میں ایک بلند نشیں حسن فروش بن بیٹھی حسن فروشی اس عہد کی تہذیب میں کوئی ایسی معیوب بات نہ تھی بلکہ حسن و ہوس کے ساتھ یہ کھیل تماشے تو بائی زنطی تہذیب کے جزو لازمی تھے۔

امرار طوالفوں کی نگہ التفات کو سرمایۂ افتخار سمجھتے تھے اور عوام کی زندگی ان رنگین تتلیوں کے بغیر بے رنگ ہو جاتی تھی حسین تھوڈورا اپنی دوکان حسن کھولتے ہی دلوں کی مالک، آنکھوں کا تارا، کلیجوں کی ٹھنڈک اور گھروں کا روشن چراغ بن گئی۔

امرار اس کے سنگ آستان پر جبین نیاز رکھتے دل جلے سپاہی اور میدان جنگ کے سورما اس کے اشارۂ ابرو کا انتظار کرتے ان کی خوں آشام تلواریں اس کے قدموں میں پڑی ٹھوکری کھایا کرتیں اہل علم اور اہل مذہب بھی اس دیوی کے استھان پر سر جھکاتے تھے اور سرکس کی ناچنے والی چھوکری بائی زنطہ کی حسن پرست دنیا میں ایک ملکہ عالیہ تھی کہ اس کا سکہ ہر طرف جاری تھا۔

نوجوان شہنشاہ جسٹنین بارہا اس کو تھیٹر میں ناچتے باغوں میں اٹکھیلیاں کرتے اور باسفورس کے ساحل پر ایک ہجوم عاشقاں کے ساتھ چہل پہل کرتے دیکھ چکا تھا اس کے دل میں خلش تھی تیر اپنے نشانے پر بیٹھ چکا تھا۔

ایک شب شہنشاہ نے اپنے محافظ دستہ کے کپتان کو موتیوں کا ایک بیش قیمت ہار دیکر تھوڈورا کے گھر بھیجا اور پیام دیا کہ وہ شاہی خلوت میں آئے آدھی رات کے قریب شاہی کپتان تھوڈورا کی خلوت میں اس کا کوئی چاہنے والا موجود تھا اس نے کپتان کو گھر کے اندر نہ بلایا بلکہ خود دروازہ پر آ گئی شہنشاہ کا پیام سنکر اس نے کہا۔

شہنشاہ کی یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ مگر یہ ہار واپس لے جائیے میں بکاؤ نہیں ہوں شہنشاہ سے کہہ دیجئے کہ اس ہار سے کسی دوسری حسین چھوکری کا حسن خرید لیں میری قیمت اس ہار سے بہت زیادہ ہے۔

اب وہ سرکس کی بجائے ایک عظیم الشان سلطنت کے شیر اور ہاتھی سے بے خوف ہو کر کھیل رہی تھی اسی شب پھر ایک شاہی مصاحب شہنشاہ کا پیام بہت سے تحائف اور اکرام و الطاف بہت سے وعدے لیکر تھوڈورا نے دوسرا پالنہ پھر پھینکا۔

شہنشاہ سے کہدیجئے کہ وہ اس کنیز کے طالب ہیں تو اس کے سیاہ خانہ پر تکلف فرمائیں بائی زنطہ کے شہنشاہ سے جس کی خاک پا بادشاہوں اور گردن کشوں کی سجدہ گاہ تھی یہ گستاخانہ سوال وجواب موت سے کھیلنا تھا مگر تھوڈورا نے بہت بڑی بازی لگائی تھی۔

شب کی آخری ساعتوں میں بالآخر بادشاہ خود اس کے دروازے پر آیا جس وقت وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ تھوڈورا ایک صلیب کے سامنے جھکی ہوئی عبادت میں مشغول ہے بہت دیر کے بعد اس نے اس طرح کہ وہ گویا کسی دوسرے عالم میں ہے نظر اٹھا کر شہنشاہ کی طرف مخاطب ہو کر دیکھا۔

تم ہی تھوڈورا ہو؟ شہنشاہ نے سوال کیا

ہاں حضور! میرا ہی نام تھوڈورا ہے سے ۵

سے ۵ میں شہنشاہ کی سرکس میں ناچا کرتی تھی تم وہی ہو جس کو ہر ملاح تین پیسہ میں خرید لیا کرتا ہے شہنشاہ کے تیور بگڑے ہوئے تھے۔

تھوڈورا نے کہا:-

"جی ہاں! میں وہی ہوں"

پھر تم شہنشاہ کی خلوت میں آنے سے کیوں انکار کرتی ہو؟"

اب جسٹنین کا غصہ تیز ہوتا جاتا تھا حضور! تھوڈورا نے عرض کیا ملاح کے پاس میں اس لئے جاتی ہوں کہ اس کی جیب میں تین پیسے ہی ہوتے ہیں اور وہ سب میں ہی لے لیتی ہوں وہ تین پیسہ دیکر اپنا سارا سرمایہ مجھے دے ڈالتا ہے۔

تو کیا تم اپنے چاہنے والوں سے جو کچھ ان کے پاس ہو لے لیتی ہو؟۔

تو پھر مجھ سے تم کیا مانگتی ہو؟۔

آپ کا تاج وتخت اے بائی زنطہ کے شہنشاہ؟

اس طرح چند روز بعد یہ تین پیسے کی چھوکری شہنشاہ بائی زنطہ کی مشہور عالم ملکہ تھوڈورا بن کر اس زمانے کی سب سے بڑی اور عظیم الشان سلطنت کے سیاہ وسفید کی مالک بنی۔

وہ اپنا حسن بیچتے بیچتے ملکۂ عالم بنی اور ملکۂ عالم بن کر جب اس کو حسن فروشی کی ضرورت نہ رہی تو اس نے بائی زنطہ کے خوبرو نوجوانوں کی جوانی خرید نا شروع کر دی اسکی ہوس پرستی کی داستانیں اسی قدر مشہور ہیں جس قدر اس کا حسن۔

کن کن چیزوں کی درآمد پر پابندی لگائی گئی ہے؟

حکومت ہند کا اعلان

شملہ ۲۰ رمئی حکومت ہند کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ اتحادیوں کو غیر ملکوں سے جو سامان جنگ اور جنگ کی سپلائی کا دوسرا سامان خریدنا پڑتا ہے اس کے اخراجات اسقدر کثیر ہیں کہ یہ انتہائی ضروری ہوگیا ہے کہ اپنی غیر ملکی کرنسی کے وسائل کی احتیاط کے ساتھ نگرانی کیجائے اور جو چیزیں کہ ضروری نہیں ہیں ان کو خرید کر فضول خرچی نہ کی جائے۔

لہٰذا ان تمام امور کے پیش نظر ملک معظم کی حکومت نے اور برطانوی سلطنت کے دوسرے حصوں کی حکومتوں نے اپنے علاقوں میں غیر ملکوں سے مال کی درآمد پر پابندیاں لگانے کے لئے دوررس تدبیریں اختیار کی ہیں، حکومت ہند نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہندوستان پر بھی اس نوعیت کی پابندیاں عائد کردی جائیں۔

۶۸ چیزوں کی درآمد پر پابندی

ہندوستان میں ۶۸ چیزوں کی درآمد پر پابندی عائد کی گئی ہے، کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ضروری مفاد کو نقصان پہونچائے بغیر ان چیزوں کے خرچ کو محدود رکھا جائے گا۔

حکومت ہند کے غیر معمولی گزٹ میں ان چیزوں کی مندرجہ ذیل فہرست شائع ہوئی ہے نمبر۱ کچا ہاتھی دانت نمبر۲ ہر قسم کے تازے اور خشک نمکین یا محفوظ کئے ہوئے میوے ان میں سے کوئی نام لیکر مقرر نہیں کیا گیا بلکہ ہر قسم کے میوے شامل ہیں نمبر۳ شوگر جس میں مٹھائی اور مربہ شامل نہیں ہے نمبر۴ مٹھائی اور مربہ نمبر۵ مصری نمبر۶ جام جیلی، اچار چٹنیاں، چٹنی کا مسالحہ، مصالحہ ڈبوں میں بند یا ابلا ہوا مکھ پھل ڈبوں میں بند یا ابلے ہوئے نمبر۸ ابلے بیر پورٹر سنڈر اور دوسری خمیر کی ہوئی شرابیں نمبر۹ بنا ہوا تمباکو اس میں وہ تمباکو بھی شامل ہو جس کی توضیح نہیں کی گئی نمبر۱۰ سنگ مرمر اور پتھر اس میں وہ پتھر بھی شامل ہیں جس کی توضیح نہیں کی گئی نمبر۱۱ مالکانہ اور پیٹنٹ ادویات نمبر۱۲ نہانے دھونے کا سامان اس میں وہ بھی شامل ہے جس کی توضیح نہیں کی گئی۔

نمبر۱۳ سینما کی فلم نمبر۱۴ سرمہ کی پنسلیں نمبر۱۵ صابن جس کی توضیح نہیں کی گئی نمبر۱۶ صابن جس کی توضیح نہیں کی گئی اور اس کا سامان نمبر۱۷ گھر میں استعمال کرنے اور کپڑے دھونے کا صابن نمبر۱۸ رنگی اور پکی ہوئی کھالیں (سور کے علاوہ) اور غیر ساختہ چمڑا نمبر۱۹ سور کی کھالیں نمبر۲۰ ربڑ کے ٹائر اور ٹیوب اور ربڑ کی بنی ہوئی دوسری چیزیں جن کی توضیح نہیں کی گئی اس میں بوٹ اور شو شامل نہیں ہیں نمبر۲۱ فرنیچر اور میز کا سامان اس میں ڈھلے ہوئے سامان کے علاوہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے نمبر۲۲ بانسوں کی تیلیوں کا بنا ہوا فرنیچر نمبر۲۳ اسٹیشنری جس میں ڈرائنگ کی کاپیاں کارڈ دوسری قسم کی کاپیاں لیبل اینڈ ٹاگز نگ سرکلر شیٹ کارڈ کلنڈر کرسمس اور دوسری قسم کے کارڈ اس میں وہ کارڈ بھی شامل ہیں جو چھوٹی سی کتاب کی صورت میں ہوتے ہیں سگار اور سگریٹ نمبر۲۶ کچی ردی نمبر۲۷ سلک میں جو دکھاتے لگتے ہیں ان کا ۹۰ فی صدی حصہ، اس میں وہ دھاگے بھی شامل ہیں جو مصنوعی سلک میں لگائے جاتے ہیں نمبر۲۹ چٹائیاں اس میں ساری چٹائیاں شامل ہیں جن کی توضیح نہیں کی گئی نمبر۳۰ فیتہ اور زردوزی نمبر۳۱ لباس اس میں وہ سب لباس شامل ہیں جن کی توضیح نہیں کی گئی نمبر۳۲ ہیٹ اور ٹوپیاں ان میں وہ تمام ٹوپیاں بھی شامل ہیں جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے نمبر۳۳ چھتریاں بنانے کا سامان اوپر کی چھت وغیرہ نمبر۳۴ چھتریاں نمبر۳۵ پتھر یا سنگ مرمر کی بنی ہوئی چیزیں نمبر۳۶ شیشے کے ٹائل چینی کے ٹائل اور کھلونے بنانے کی مٹی کے ٹائلوں کے علاوہ دوسرے ٹائل نمبر۳۷ تمام قسم کے چینی کے ٹائل جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے۔ نمبر۳۹ چینی کے نل اور صفائی کی چیزیں نمبر۴۰ چینی کے اور مٹی کے کھلونے بنانے کے ٹائل نمبر۴۱ گھروں لگانے کے چینی کے ٹائل نمبر۴۲ شیشہ کی چادریں اور رکابیاں نمبر۴۳ میز کا شیشہ کا سامان نمبر۴۴ شیشہ کی چوڑیاں، پوت اور جھوٹے موتی نمبر۴۵ بغیر جڑے ہوئے موتی نمبر۴۶ قیمتی پتھر بغیر جڑے ہوئے اور باہر کے تراشے ہوئے نمبر۴۷ تمام قسم کی چاندی کی پلیٹیں اور چاندی کی چیزیں جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے نمبر۴۸ تمام قسم کی سونے پلیٹیں اور سونے کی بنی ہوئی چیزیں جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے نمبر۴۹ کاٹنے کے اوزاروں اور چیر پھاڑ کے اوزاروں کے علاوہ دوسری چیزیں جن پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہو نمبر۵۰ کاٹ چھانٹ کرنے کے اوزار جن پر سونے یا چاندی کا پانی پھرا ہو نمبر۵۱ ہیرا جواہرات نمبر۵۲ وضع کیا ہوا لوہے کا سامان نمبر۵۳ دھات کا گھریلو سامان اور انگریزی چولہے (اسٹو) نمبر۵۵ وائرلیس کے آلات جس میں تمام الیکٹرک الو اور لاؤڈ اسپیکر جو وائرلیس سننے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، اور لازمی طور پر وائرلیس کے آلات کے ساتھ آتے ہیں نمبر۵۶ موٹر گاڑیاں اور موٹر لاریاں جو مکمل شکل میں غیر ملکوں سے آتی ہیں نمبر۵۷ موٹر کاریں اور ٹیکسیاں اور ربڑ کے ٹائر اور ٹیوب کے علاوہ ان کے استعمال میں آنے والی چیزیں ۵۸ موٹر بسیں اور موٹر بسوں موٹر گاڑیوں اور موٹر لاریوں کی مشنری میں آنے والی تمام چیزیں جن کی توضیح نہیں کی گئی ہے۔ نمبر۵۹ سائیکلیں جن میں موٹر سائیکلیں بھی شامل ہیں خواہ مکمل صورت میں باہر سے آتی ہوں یا ان کے الگ الگ حصہ آتے ہوں۔

اور ان کے تمام حصے جن میں ٹائر اور ٹیوب شامل نہیں ہیں نمبر۶۰ گھنٹہ اور گھڑیال اور گھڑیاں اور ان کے پرزے نمبر۶۱ گراموفون اور ریکارڈ نمبر۶۲ ذیل کی چیزیں سوا ان کے جن کی تخصیص درآمدی ٹیرف کی مد (۳) میں کی گئی ہے۔

نمبر۱ آتشیں اسلحہ جن میں گیس اور ہوائی فائر کی بندوقیں بھی شامل ہیں اور گیس اور ہوائی فائر کے پستول جن کی دوسری طرح پر تخصیص نہ ہوئی ہو لیکن اب ان ہتھیاروں کے جزو آسکتے ہیں نمبر۲ الف بندوق کی نالیاں اکہری یا دوہری ان میں گیس اور ہوائی فائر کی بندوقوں گیس اور ہوائی فائر کے رائفل اور گیس اور ہوائی فائر کے پستولوں کی نالیاں بھی شامل ہیں جن کی دوسری طرح پر تفصیل نہ کی گئی ہو (ب) آتشین اسلحہ کے لئے خاص کمانیاں یا میگزین کی کمانیاں اس میں ہوائی اور گیس کی بندوقوں اور ہوائی اور گیس کے رائفلوں اور ہوائی اور گیس کے پستولوں کی نالیاں بھی شامل ہیں۔

(ج) بندوقوں کے اگلے حصہ اسٹاک اور پچھلے حصہ۔

(د) بندوقوں کے سلنڈر ان چھروں کے حساب سے جو ان میں آسکتے ہوں۔

(ا س) بندوقوں کے ڈھانچے اور ان کی کڑیاں پچھلے حصوں کے گولٹو ان کی ڈھیریاں توڑنے کے حصہ اور بندوق چڑھانے کے قفل۔

(س) رائفلوں کے سے ہتھیاروں میں چھرے بھرنے یا بند کرنے کی مشین۔

(ص) رائفلوں جیسے ہتھیاروں کے لئے ان کو سر بمہر کرنے کی مشین نمبر۶۳ چھروں کے صندوق خالی یا بند نمبر۶۴ تیار شدہ ہاتھی دانت جس کی اور طرح پر تخصیص نہ ہوئی ہو نمبر۶۵ کھلونے کھیل کے سامان تاش باہر کے کھیلوں کے سامان چڑیوں کے نشانے کا سامان نقلی بندوقیں ہوائی بندوقیں اور ہوائی پستول نمبر۶۶ پیتل کے بٹن نمبر۶۷ تمباکو پینے کی چیزیں جن میں دیا سلائی اور تمباکو بھی شامل ہیں اور نمبر۶۸ پیتل کے علاوہ اور بٹن۔

اٹلی لڑائی سے الگ نہیں رہ سکتا

ملان ۲۰ رمئی۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو نے ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ بڑے زبردست واقعات رونما ہو رہے ہیں جن سے نئی قسمت اور نئی دنیا بن رہی ہے۔

یورپ میں جو نئے واقعات پیش آرہے ہیں اٹلی ان سے الگ نہیں رہ سکتا۔ ان میں اٹلی کی بات مانی جائے گی۔ اہل اٹلی اس نئے کام کے لئے تیار ہیں جس کے لئے انکو بلایا جائے گا جیسا سائینور مسولینی نے فیصلہ کرلیا ہے وہ حکم جاری کردیں گے۔

روم سے خبر ملی ہے کہ مارشل بڈاگ جو نے آج سائینور مسولینی سے ملاقات کی اور اٹلی کی مغربی سرحد کے معائنہ کا حال بتایا۔

اٹلی کے اخبارات جرمن فتوحات کو بڑی نمایاں سرخیوں سے شائع کر رہے ہیں اخبار ٹیلو گو لکھتا ہے کہ جرمن موکر مارتے ہوئے انگلش چینل کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں سے وہ برطانیہ پر سخت حملہ کرسکیں گے۔

لوٹ نہ لینے پر تین سال سزا

غازی آباد ۱۹ رمئی۔ یہ خبر پہلے دی جاچکی ہے کہ نوٹ بھنانے کے سلسلہ میں غازی آباد میں کچھ دشواری پیش آئی۔ اب ضلع میرٹھ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قصبوں اور شہروں میں منادی کرادی ہے کہ جو دوکاندار خریداروں سے کرنسی نوٹ لینے سے انکار کریں گے۔ انھیں سزادی جائیگی۔ کیونکہ نوٹ سرکاری سکوں ہی کی حیثیت رکھتا ہے اسے لینے سے انکار کرنا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنا ہے اور تین سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے دوکانداروں کو اپنے پاس کافی نقد رکھنا چاہئے۔

بلجیم کی حکومت فرانس میں

پیرس ۲۰ رمئی۔ لہاروے کا ایک پیغام مظہر ہے کہ بلجیم کا شاہی خاندان بہت جلد ہاروے کے نواح میں سینٹ ایڈریسی پہونچ جائے گا گزشتہ جنگ عظیم میں یہی علاقہ سرکاری طور پر بلجیم کی دارالسلطنت تھا جس مقام پر بلجیم کی حکومت جاری ہے۔ فرانس کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔

ہٹلر کا کارنامہ۔ گوئرنگ کا دعویٰ

لندن ۱۸ رمئی۔ فیلڈ مارشل گوئرنگ نے ایک تقریر میں بتایا کہ مغربی محاذ پر جرمنوں کا موجودہ حملہ جرمن کے فوجی حاکموں کے صلاح ومشورہ کا نتیجہ نہیں بلکہ صرف ہٹلر کے دماغ کا نتیجہ ہے۔ گوئرنگ نے یہ بھی بتایا کہ اس قسم کی بڑی باتیں ہٹلر اکیلا ہی سوچا کرتا ہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیز کی پوزیشن

لندن ۲۰ رمئی۔ حکومت جاپان کو ابھی تک اس خط کا جواب نہیں ملا۔ جو اس نے ایک ہفتہ ہوا حکومت جرمنی کو بھیجا تھا جس میں ڈچ ایسٹ انڈیز میں موجودہ صورت حالات برقرار رکھنے کا ذکر تھا۔

جوہانسبرگ ۱۹ رمئی۔ جنوبی افریقہ میں جرمن جاسوسوں کو پکڑنے کی تدبیریں اختیار کی ہیں۔

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شائع کیا　IK 119

LTK 21 B

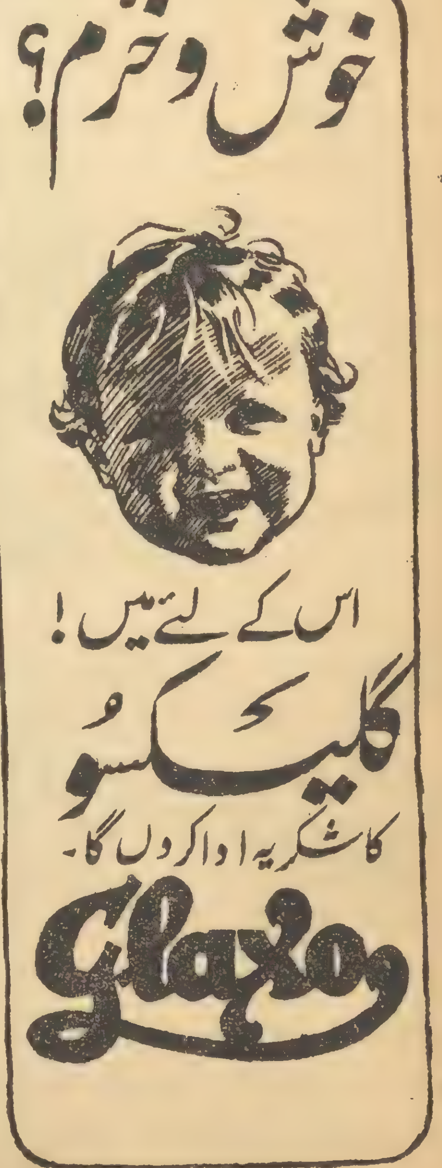

فطرت انسانی کی منہ بولتی تصویر

تماشا گاہ نیوکال فرسٹ روڈ کانپور میں

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

ساگر موی ٹون کا دلکش ڈرامہ

HER LAST DESIRE.

اس کی تمنا

خاص اداکار مایا بنرجی مس جیوتی مس گلزار

پتلی بائی کوشلیا یعقوب ستیش سنکھٹا اڈوانی

آینوالے تماشے بھولے بھالے (ساگر) متوالی میرا - (سدا ما)

حالات انتہائی نازک ہیں انکو چھپانا حماقت ہوگا

مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۱۹ر مئی۔ "ہمیں اعتماد ہے کہ ہمارا مورچہ مستحکم ہے اور اس کی طرف عوام کی عام توجہ مرکوز ہے جس سے فرانسیسی اور انگریزی سپاہ اپنی خوبیوں کے اعتبار سے اپنے مخالفوں کا مقابلہ کرینگے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر ونسٹن چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمائے۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ میں اپنے ملک سلطنت اور اتحادیوں کی زندگی کے اس نازک وقت میں وزیراعظم کی حیثیت سے پہلی دفعہ تقریر کر رہا ہوں۔ فرانس اور فلینڈرس میں خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن اپنی قابل تعریف ہوائی بمباری اور بھاری مسلح ٹینکوں کی مدد سے میجنو لائن کے شمال میں فرانس کے بچاؤ کی صف توڑ کر اندر گھس گئے۔ اور فولادی موٹروں کے مضبوط دستے کھلے ہوئے دیہات کو برباد کر رہے ہیں۔ شروع میں ایک یا دو دن تو اس بربادی کی مدافعت کرنے والے بھی نہ تھے

اگر جرمن فوجیں ہمارے مورچے کے پیچھے ہیں تو فرانسیسی بھی ان کے مورچے کے پیچھے کئی جگہ لڑ رہے ہیں۔ دونوں طرف حالت انتہائی خوفناک ہے اور اگر فرانس کی فوج اور ہماری فوج کی اچھی طرح کمان کی گئی، جس کا مجھے یقین ہے کہ اگر فرانس نے اپنے بازیابی اور جوابی حملہ کرنے کے کمال کو قایم رکھا جس کے وہ عرصے سے مشہور ہیں۔ اور اگر انگریزوں فوجوں لڑنے کی ٹھوس طاقت برقرار رکھی جس کی ماضی میں وہ بہت سی مثالیں قایم کر چکے ہیں۔ تو صورت حالات فوراً بدل جائے گی۔

وقت کی نزاکت کو چھپانا حماقت ہوگا۔ حوصلے پست کرنا یا یہ فرض کرنا اور زیادہ حماقت ہوگا کہ بہتر تربیت یافتہ اور اچھی طرح مسلح تین اور چار لاکھ کے درمیان فوجوں پر چند ہفتوں یا مہینوں میں موٹر سوار فوجیں قابو پا سکتی ہیں ہر حال خوفناک ہیں۔

مضبوط صفوں کے پیچھے سے مقابلے کرنے کا خیال فوجوں کو اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ اور یہ محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ غضبناک اور بے رحم حملے ہی سے بالادستی پر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس جذبہ سے صرف ہائی کمانڈ کے ہی دل معمور نہیں ہونے چاہئیں۔ اور ہر سپاہی میں یہ جذبہ کارفرما ہونا چاہیئے۔

جو خوفناک جوابی حملے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ ان سے میرا یہ اعتقاد اور بھی زیادہ مضبوط ہوگیا ہے کہ ہم جرمنی کی ہوائی طاقت سے آخر تک لڑ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے بڑے بڑے بمبار ہوائی جہازوں نے دشمن کی موٹر سوار فوجوں اور تیل کے ذخیرہ پر شدید بمباری کی۔ جس پر براہ راست طور پر دنیا پر غلبہ پانے کی نازی کوششوں کا دارومدار ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی مورچہ کا استحکام ہونے کے بعد وہ بڑی طاقت جس نے چند روز میں ہالینڈ کو تباہ کر دیا ہماری طرف رخ کریگی۔ میں یہ بات سب کی طرف سے کہہ رہا ہوں کہ ہم اس طاقت کا مقابلہ کرینگے اور جس حد تک کہ ہمارے غیر تحریری قوانین اجازت دیتے ہیں، ہم اس سے انتقام لیں گے۔ زندگی اور عزت زندگی اور آزادی کی جدوجہد کے مقابلہ میں مال کی محبت اور کام کرنے کے اوقات کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ فرانس کے سرداروں اور بالخصوص وزیر اعظم ایم رینو نے مجھ سے یہ مقدس وعدہ کیا ہے کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو ہم آخر تک لڑیں گے۔ خواہ یہ تلخ ہو یا شاندار اگر ہم آخر تک لڑتے رہے تو انجام شاندار ہی ہو سکتا ہے۔

ملک معظم کا حکم پاتے ہی میں نے ایک ایسا نظم ونسق بنایا کہ جس میں تمام پارٹیوں اور ہر نقطہ نگاہ کے مردوں اور عورتوں کو شامل کیا ماضی میں ہمارے درمیان اختلافات رہے۔ اور ہم آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے لیکن اب سب اتحاد کے بندھن میں بندھ گئے ہیں اور سب اس بات میں متحد ہیں کہ اس وقت تک جنگ لڑی جائے جب تک فتح حاصل نہ ہو ہمیں خواہ کچھ ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے لیکن شرم اور غلامی کو کبھی قبول نہ کرینگے۔

ہم اور فرانس نہ صرف یورپ کو بلکہ انسانیت کو تباہ کن حملے سے بچانے کے لئے آگے بڑھے ہیں ہمیں سوائے اپنی نوآبادیوں اور سلطنت کے کسی دوسرے کی امداد حاصل نہیں ہے۔ چیکوسلواکیہ پول نارویجین۔ ڈچ اور اہل بلجیم جرمنی کے ظلم کا شکار بن چکے ہیں۔ ان پر بربریت کی تاریکی اس وقت تک چھائی رہے گی۔ اور امید کی ایک بھی شعاع نظر نہ آئے گی۔ جب تک ہمیں فتح نہ ہو ہمیں فتح ہونی چاہیئے۔ ہم ضرور فتحیاب ہونگے۔

سر رضا علی کی تجویز

مراد آباد ۱۸ر مئی۔ سر رضا علی ممبر مرکزی اسمبلی نے تجویز کی ہے کہ وائسرائے ہند مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کو آزادانہ تبادلہ خیالات کے لئے بلائیں اس وقت سیاسی جمود دور ہونے کے امکانات پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اسی بیان میں سر رضا علی فرماتے ہیں کہ گذشتہ ۲ ہفتہ سے یورپ میں جو واقعات ہوئے ہیں ان سے انکی اہمیت ظاہر ہوتی ہے کہ آپس میں سمجھوتہ کے لئے خواہ وہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہو یا ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان ہمہ حالات کی پھر سے جانچ کرنی چاہیئے۔

امریکہ کو اپنی حفاظت کا انتظام کرنا چاہیئے

واشنگٹن ۱۸ر مئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے تین سرکردہ مدبران نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر کی حمایت کی ہے جسمیں انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کو اپنا ڈیفنس مضبوط کرنا چاہیئے۔

استنبول ۱۸ر مئی۔ امریکہ کے سفیر نے ٹرکی میں مقیم امریکنوں کو ٹرکی سے فوراً امریکہ واپس چلے آنے کا مشورہ دیا ہے۔

نیوتھیٹرس بمبئی ٹاکیز

ڈبل پروگرام

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

ڈبل پروگرام

روزانہ دو تماشے

جمعہ ۲۴ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

اتوار کو تین تماشے

نیوتھیٹرس اور بمبئی ٹاکیز کے دو بہترین تماشے!

بڑی دیدی

نیوتھیٹرس

جیون پربھات

بمبئی ٹاکیز

خاص اداکار

ملینا پہاڑی نواب جگدیش

خاص اداکار

دیوکارانی مایا بنرجی رینوکا دیوی ممتاز علی

آرہا ہے انڈیا ٹوڈے یعنی آج کا دن (رنجیت فلم) تاریخ کا انتظار کیجئے

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجئے

مسجد مول گنج کانپور

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم

حسب ذیل مضمون اپنے اخبار میں شایع فرماکر مشکور فرمائیے:-

ہر خاص و عام کی آگاہی کے واسطے عرض کیا جاتا ہے کہ مسمی شیخ خدابخش صاحب متولی مسجد موسومہ پیر محمد صاحب مرحوم واقع مول گنج کانپور بتاریخ ۱۵ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اس لئے چند دوکانداران نے بذریعہ ہینڈبل مورخہ ۱۶ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء جلسہ عام مسلمانان کانپور کا بغرض انتخاب متولیان بتاریخ ۱۸ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء طلب کیا۔ چنانچہ آج بتاریخ ۱۸ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام احاطہ کمال خاں مسجد مولانا شاہ غلام حسین صاحب قبلہ میں بصدارت جناب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب خلف الصدق جناب مولانا شاہ غلام حسین صاحب قبلہ جلسہ عام ہوا۔ جلسہ عام مذکور میں دستور العمل وقف مسجد محلہ مول گنج موسومہ شیخ پیر محمد مرحوم دفعہ ایک لغایت دفعہ ۹ پڑھ کر سنایا گیا۔ جو باتفاق رائے جلسہ عام پاس ہوا بعدازاں حسب ذیل متولیان کا انتخاب باتفاق رائے جلسہ عام عمل میں آیا

جو پانچ اصحاب تولیت مسجد مذکور کے لئے تجویز ہوئے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

محمد حسین صاحب دارثی۔ حاجی احسان الدین صاحب نذیر محمد صاحب۔ امام بخش صاحب، ایس ایم۔ ظہور عجب شاہ۔

بعد ہونے انتخاب مذکور دس بجے جلسہ عام برخاست ہوا۔ نیازمندان

مرزا ادریس بیگ دوکاندار بازار مول گنج کانپور

حافظ احمد علی دوکاندار مسٹن روڈ کانپور۔ ۱۸ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء

ماسکو ریڈیو سے حملہ کی مذمت

لندن ۱۸ر مئی، ماسکو (روس) کے ریڈیو نے جرمن زبان میں اعلان کیا ہے کہ ہالینڈ اور بلجیم پر جرمنی کے حملے سے غیر جانبدار ملکوں کو بڑا صدمہ پہونچا ہے۔ یہ تہذیب کو چیلنج ہے اور اب یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا طریقہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ شدت کے ساتھ جنگ بڑھتی جارہی ہے اور اس سے دنیا کے ہر ملک کو خطرہ ہے۔ امریکنوں کو اس خبر سے سخت صدمہ ہوا ہے اور وہاں عام طور سے یہ رائے ہے کہ امریکہ آخر تک غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

نیویارک ۱۹ر مئی۔ کم سے کم ۵ اشخاص ہلاک ہو گئے بہت سے زخمی ہوئے۔ جبکہ جنوبی کیلیفورنیا میں زلزلہ آیا۔ بہت سے مکان گر گئے۔

لرزہ خیز حیرت انگیز لاجواب ڈرامہ

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرکاش کا لاجواب سنسنی خیز ڈرامہ

بجلی

جسمیں ولولہ انگیز اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق آپ ملاحظہ فرمائیں گے

خاص اداکار

پرمیلا دیوی مس گلاب شیریں بانو بے راج

للو بھائی خلیل خاں جال منشی شیام بسندر وغیرہ

شرح ٹکٹ ۱ر ۳ر ۴ر ۹ر زنانہ ۴ر

حیرت انگیز جادو کے کام

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ سات بجے شام دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

وشنو سنی ٹون کا سحر انگیز ڈرامہ

جادو کی نگری

جسمیں باشندگان کانپور کی خدمت میں پہلی مرتبہ جادو کے ایسے کمالات پیش کئے جاویں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی آج تک نہ آتے ہوں گے، تشریف لاکر پردہ فلم پر ملاحظہ فرمائیں۔

اداکار لیشونت دوبے راج کماری سمن پہلوان فضلو شہزادی ہمت اور بلبلے وغیرہ

ایک پُر مذاق ـــ دلکش ـــ اور ـــ دلچسپ ـــ ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ سنی شو | سات بجے شام اور دس بجے رات کو
اتوار کو ساڑھے تین بجے ۳½ دن سے

جمعہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

برہمچاری

رائیل فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

لاجواب اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس

خاص اداکار

ماسٹر ونائک ـ منکسی ـ مس نورجہاں

شرح ٹکٹ ۱ے ۳ر ۴ر ۹ر زنانہ ۴ر

برٹش اوورسیز آئر ویز کارپوریشن

مندرجہ بالا کارپوریشن کے قائم ہو جانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تاریخ خود بخود پلٹا کھاتی ہے کیونکہ امپیریل ائرویز اور برٹش ائرویز کا ایک ساتھ شامل ہو جانے کا وہی مطلب ہے جو کہ سنہ ۱۹۲۴ء میں بہت سی چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کا امپیریل ائرویز میں شامل ہونے کا تھا سولہ سال کے عرصہ میں امپیریل ائرویز نے بہت کام کیا پیشتر صرف یوروپ کے تھوڑے سے حصے میں جاری تھی لیکن رفتہ رفتہ اس نے دنیا کے تین بڑے بڑے فاصلوں میں مثلاً آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، اور شمالی امریکہ تک اپنی سروس جاری کر دی اور ادھر برٹش ائرویز کی بڑھتی ہوئی ترقی نے اس بات کو ضروری ثابت کر دیا کہ یہ دونوں کمپنیاں ایک میں ملا دی جاویں اس مقصد کو لیکر برٹش اوورسیز ائرویز کارپوریشن قائم کیا گیا ہے۔

حالانکہ اس کمپنی کی بنیاد ایسے وقت میں پڑی ہے جب کہ جنگ کی وجہ سے مشینوں وغیرہ کا دستیاب ہونا مشکل ہے، پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ اس کمپنی کا مستقبل نہایت امید افزا ہوگا۔ امپیریل ائرویز کی امداد میں ابھی تک سرکاری ہاتھ تھا لیکن یہ امداد بہت تھوڑی تھی اور برٹش ائرویز ہمیشہ ہی سے روزگاری نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے چلتی رہی لیکن پھر بھی امپیریل ائرویز نے کبھی اپنے مقاصد کو نظر انداز نہیں کیا، اس کارپوریشن کے قائم ہو جانے سے سب سے بہتر بات جو ہوئی وہ یہ ہے کہ باہر سے مال خریدنے میں وہی دشواریاں نہ ہوں گی جیسی کہ امپیریل ائرویز کے ساتھ رہتی تھیں اور اس لئے اب پورا یقین کیا جا سکتا ہے کہ ایسی کارپوریشن کو مشین دستیاب کرنے میں ذرا بھی پریشانی نہ رہے گی، کیونکہ ایسی کارپوریشن کے لئے دنیا کے بازار کھلے رہیں گے۔

ان حالات میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ نئے کارپوریشن کی کارگذاری برٹش ـ سول ـ اویشن ـ کو دنیا کے سامنے ایک لیڈر کی حیثیت سے کھڑے ہونے کا اچھا موقع دے گی۔

ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کی ہوائی چھتریوں والی فوج جو کہ آگ لگانے والے بموں اور مادہ آتشگیر سے مسلح ہے حملہ میں بڑا نمایاں حصہ رہی ہے جو کہ سوما کے شمال میں کیا گیا ہے۔ یہ ہوائی فوج جنکشنوں اسٹیشنوں اور پلوں کو روانہ ہوئی۔ اور سرکاری عمارتوں کی طرف بھی یہ لوگ بڑھ گئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی ہوائی فوج جو کہ ایک بڑی تعداد میں کل رات فرانس میں اتاری گئی ہے خطرناک صورت حالات پیدا کر سکتی ہے لیکن مکمل قبضہ نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ ایک بڑی تعداد میں پیدل فوج موجود نہ ہو۔ کل رات کے حملوں کا مقصد اتحادیوں کے مقابلہ کو کمزور کرنا تھا۔

ترکی مزید قرضہ لے گا

انقرہ ۲۱ مئی۔ حکومت ترکی نے سپیشل اسمبلی کے روبرو ایک بل پیش کیا ہے جس کی رو سے ملک کے بچاؤ کے لئے ۲ کروڑ پونڈ کا قرضہ لینے کی اجازت چاہی ہے اب تک حکومت ۲۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا قرض لے چکی ہے اور اس کے علاوہ ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ بجٹ سے دیا جا چکا ہے معلوم ہوا ہے کہ ایک فوجی مشن سیریا جانے والا ہے وہاں وہ فیلڈ مارشل ٹکامک سے ملے گا۔ جو کہ اتحادی فوجوں کے جنرلوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔

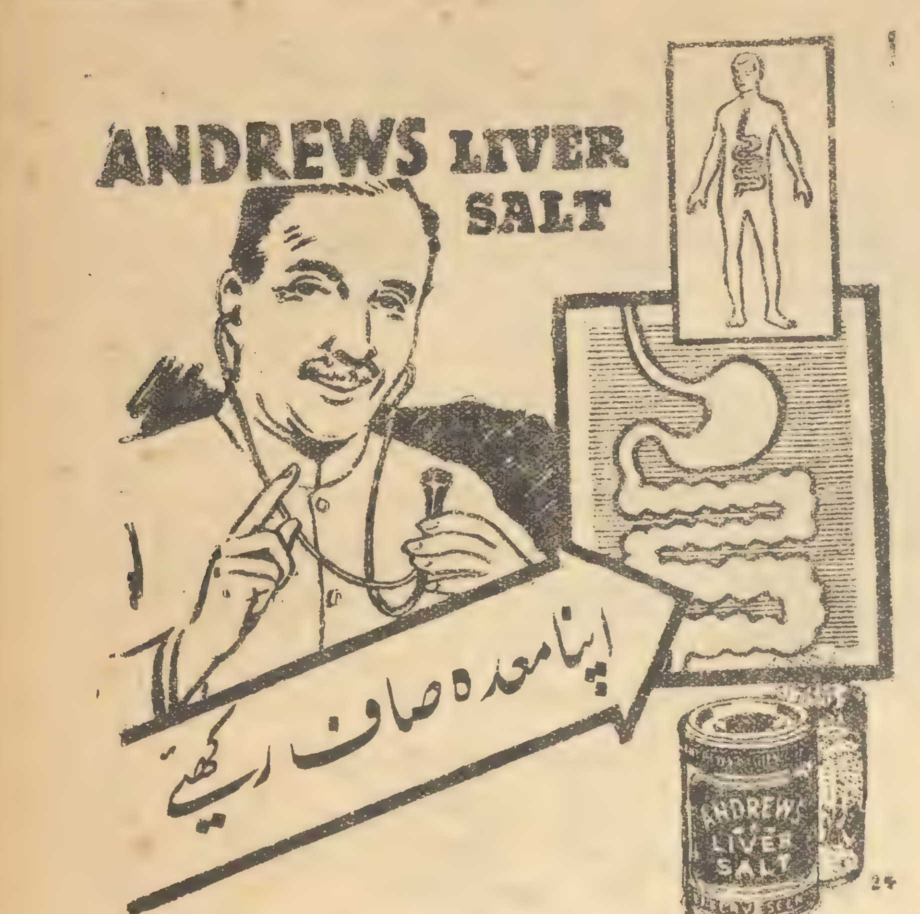

اگر آپ
بہترین سے بہترین عطریات عرقیات روغنیات و مٹھا کو خوشبو مشکی زعفرانی نقرئی طلائی دانہ بتی قوام وغیرہ کے طلب گار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں
پتہ
شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر لوپٹ نمبر ۱۴ قنوج

حکومت ہند کی احتیاطی تدبیریں

شملہ ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو ہندوستان میں جرمنی کے شرارت انگیز جاسوسوں کی سرگرمیوں کے امکان کا پورا دھیان ہے اور اس نئی بدعت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس نے چند احتیاطی تدبیریں بھی اختیار کی ہیں۔ ان احتیاطی تدبیروں کے علاوہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں عمارتوں پر اور ملک کے خاص خاص مرکزوں پر پہرہ کا خاص انتظام کرنے کی تدبیریں اختیار کر لی گئی ہیں اور جو کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اس میں کمی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

فرانس ریڈیو

پیرس ۲۱ مئی۔ پیرس کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ نازک صورت حالات کے پیش نظر ریڈیو پر گانے بجانے اور دیگر قسم کے پروگرام بند کر دیے گئے ہیں صرف خبریں اور تقریریں براڈکاسٹ کی جایا کریں گی۔

راجکوٹ ۲۱ مئی۔ کرکٹ کے مشہور کھلاڑی لالہ امرسنگھ انتقال کر گئے۔

اٹلی لڑائی میں کودے گا

روم ۲۲ مئی۔ "اب یا کبھی نہیں"۔ اس قسم کا پروپگنڈا ہو رہا ہے اس کا یہاں کے عام لوگوں پر بڑا اثر پڑ رہا ہے اور اس فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو کہ ٹالا نہیں جا سکتا جس کے بارے میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ لڑائی میں اٹلی کے کودنے کا سوال محض چند روز کی بات ہے تمام اٹلی میں جنگی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور اس میں اس سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے کہ جنوبی شہروں میں ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بڑھ

گومیشور جین
ہومیوپیتھک خیراتی دوخانہ کانپور
کچہری کے پاس کھتری اسکول کے سامنے
انچارج ڈاکٹر ڈاکٹر چندر پرکاش بی اے
اوقات دواخانہ
ڈاکٹر کرشن سہائے بی اے ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک
ڈاکٹر چندر پرکاش بی اے ۱ بجے سے ۱۲ بجے تک
ہر مریض کو دوا مفت دی جاتی ہے۔
محتاج مریضوں کو دودھ وغیرہ بھی دواخانہ کی طرف سے مفت دیا جاتا ہے۔
غریب مریضوں کے گھر پر جانے کی ڈاکٹری فیس بھی نہیں لی جاتی ہے۔

ہوائی چھتری والی فوج

پیرس ۲۱ مئی۔ یہاں سے جو خبریں پہونچی ہیں

دوستوں کو بدن دیکھکر تعجب ہوا
کیونکہ اس کی ۵۴ پونڈ
چربی کم ہو گئی تھی

ایک سال سے کم کی بات ہے اس عورت کا وزن ۱۲ اسٹون ۱ پونڈ تھا لیکن اسکو اپنی اس بدشکل موٹاپن یا چربی کم کرنیکا ایک طریقہ معلوم ہو گیا تھا در اصل اس چربی کا وزن ۵۴ پونڈ تھا اس موٹاپے کے دور ہوتے ہی اسمیں کمسنی کی جھلک آگئی اسکا خط حسب ذیل ہے:۔ کروشین سالٹ کو مکمل طور سے استعمال کرنیکے بعد مجھے اسبات کا موقعہ ملا ہے کہ میں آپسے بتلاؤں کہ کس طریقہ سے مجھے دوبارہ وہ شکل حاصل ہوئی ہے جس پر مجھے اپنے بچپن میں ناز تھا کئی سال سے مجھے جوڑوں کے درد کی شکایت تھی اور اسکے مختلف علاج میں میں نے تمام روپیہ صرف کیا، میں نے اپنا وزن بھی لیا دوست بدن دیکھکر تعجب کرنے لگے کیونکہ اسکی ۵۴ پونڈ چربی کم ہو گئی تھی ۱۲ ماہ سے کچھ کم پیشتر میرا وزن ۱۲ اسٹون ۱ پونڈ تھا اب میرا وزن کم ہو کر ۹ اسٹون ۱ پونڈ رہ گیا ہے اور میرے تمام دوست میرے بدن کو دیکھکر تعجب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں تمنے کروشین لیا ہوگا اور میں اسکا جواب دیتا ہوں کہ دراصل کروشین کی بدولت مجھے مسرت حاصل ہے میں نے اسکو پوری پابندی کیساتھ استعمال کیا ہے اور اب میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گی۔ (مسز) ای۔ ایم۔ جی۔

کروشین کوئی دوا یا نسخہ نہیں ہے ایک قسم کا کھار ہے جو مختلف قسم کے نمکوں سے بنایا جاتا ہے یہ نمک ولایت کے محفوظ کئے ہوئے چشموں سے بنایا جاتا ہے ان چشموں کو خاص طور سے محفوظ رکھا گیا ہے کیونکہ ان کا پانی مختلف بیماریوں جس میں موٹاپن بھی شامل ہے کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

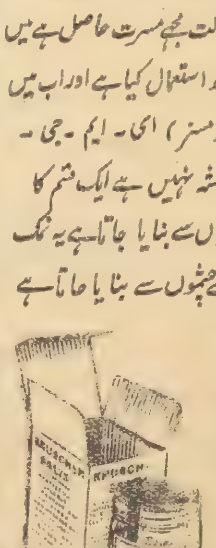

No. 6

نیو تھیٹرس کی ـــ ایک زندۂ جاوید ـــ اصلاحی تصویر

روزانہ
سات بجے شام اور دس بجے رات سے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

مٹنی شو
اتوار کو ایک اتوار تماشہ ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹیڈ کلکتہ کا لاجواب اصلاحی شاہکار

ڈائرکٹر
پی، سی، بروا

زندگی

ہیرو اور ہیروئن
سائیگل، جمنا

خاص اداکاران
سیگل جمنا پہاڑی سانیال
مس آسالت ستارہ منورما۔
رام کماری بکرم کپور اور نیمو وغیرہ

جمنا
ایک شادی شدہ عورت کی زندگی کے تاریک پہلو کا درد انگیز افسانہ دیکھکر آپ پر کیف درد محسوس کریں گے۔

تشریف لاکر اس اصلاحی شاہکار کو ملاحظہ فرما کر لطف اندوز ہوجئے

حکومت ہند کے گزٹ کا اعلان

شملہ ۱۸ ر مئی حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں تین اہم ترمیمیں کی ہیں جو حسب ذیل ہیں، رول نمبر ۳۴ میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے ہر ایسی کارروائی کی ممانعت کر دی گئی ہے جس سے کسی شخص یا کسی جماعت کو عام طور پر پبلک کو کسی مالگذاری یا ٹیکس یا ریٹ یا ابواب یا کوئی واجب شدہ رقم ادا کرنے سے روکا جائے جب کہ وہ ادائیگی کسی سرکاری یا نیم سرکاری جماعت کو کرنی ہو یا کسی قانون کے ماتحت واجب الادا ہو یا کسی ایسے رواج کے ماتحت قابل ادا ہو جو قانون کا اثر رکھتا ہو اور جو جماعت کی کسی خدمت کے معاوضہ میں ہو اسی قاعدے میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا گیا ہے کہ جو شخص ملک معظم اور دیسی ریاستوں یا کسی غیر ملکی طاقت کے درمیان تعلقات خراب کرنے کی کوشش کرے گا یا قبائلی علاقہ کی پر امن حالت کے قیام میں خلل انداز ہوگا، پہلے اس فقرے کا آخری حصہ شامل نہیں تھا دفعہ ۶۹ میں ایک ترمیم کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت ایک افسر کو یہ اختیار دے گی کہ اگر وہ ہندوستان کے تحفظ کیلئے یا جنگ کو کامیابی سے چلانے کیلئے جہازوں کو روکنا ضروری سمجھے تو روک لے۔

سمندری کمیٹی کی سفارش

واسنگٹن، سینٹ کی سمندری معاملہ کی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے جس میں لکھا ہے کہ امریکہ کو مغربی کرہ ارض کی حفاظت کیلئے تیار ہو جانا چاہئے، اور کاریلین میں نئے اڈے قائم کرنا چاہئیں۔

رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سمندری بیڑہ مشرق بعید کے سمندروں میں نہیں لڑ سکتا رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ امریکہ کو یورپ کی لڑائی میں حصہ نہیں لینا چاہئے اول تو ہماری تیاری میں ابھی کمی ہے دوسرے یہ ڈر ہے کہ آبدوز کشتیاں اور ہوا باز طیارے ہمارے سمندری بیڑے کو غرق نہ کر دیں۔

نئے وزیر ہند مسٹر امیری کا بیان

مدراس ۱۷ ر مئی ہندوستان کے نئے وزیر مسٹر ایل ایس امیری نے گذشتہ مارچ میں یونائٹڈ پریس سے دوران انٹرویو میں کہا تھا کہ ہندوستان ایسے مرحلے پر پہونچ گیا ہے جبکہ وہ آزادی کا مستحق ہے ہر شخص یہ بات اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ہندوستان ایسی پوزیشن کو پہونچ گیا ہے جبکہ وہ اپنے معاملات کا انتظام کرنے کی خود اسکیم تیار کر سکتا ہے یہی مطالبہ انڈین نیشنل کانگریس کا ہے مسٹر امیری نے ہندوستان کے تمام فرقوں کے ساتھ معاملہ طے کرنے کی ضرورت پر زور دیا اس قسم کے سمجھوتے پر پہونچنے کے لئے انگلینڈ کو مدد کرنا چاہئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے لئے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی نہایت موزوں ہے اور کہ یہ مختلف صوبوں کے وس بارہ نمایندوں کے ذریعہ مرتب کی جانا چاہئے۔

مسٹر امیری نے کہا کہ تمام صوبوں کے وزیر اعظموں کی کانفرنس ہونا چاہئے۔

فیسزم کی ترقی خطرناک ہے

بمبئی ۱۷ ر مئی نئے وزیر ہند مسٹر ایل ایس امیری کے تقرر پر اظہار خیال فرماتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے انفرادی لوگوں سے کوئی پریشانی نہیں میرے ذہن میں تو ہندوستان کی آزادی کا خیال ہے اور کانگریس انفرادی طور پر نہیں بلکہ مجموعی طور پر برطانوی سامراج کے خلاف لڑ رہی ہے بین الاقوامی صورت حالات پر رائے زنی کرتے ہوئے پنڈت جی نے اپنے اسی خیال کا اعادہ کیا ہے کہ فیسزم کی ترقی قابل اعتراض ہے اور دنیا کے لئے خطرناک ہے جرمنی کے جن جن ملکوں پر حملہ کیا ہے ان سے مجھے گہرا تعلق اور دلی ہمدردی ہے لیکن ہندوستان اپنی موجودہ حالت میں ان کے لئے کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا کہ خود ہندوستان پر غیر ملکی غلبہ ہے اور وہ غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے سخت جد وجہد کر رہا ہے۔

پنڈت جی نے موجودہ سیاسی جمود پر کوئی رائے زنی کرنے سے انکار کر دیا صرف اس قدر کہا کہ کانگریس کا مطالبہ صاف ہے اور بار بار اس کو دھرایا جا چکا ہے حالات خواہ کچھ ہی کیوں نہ پیش آئیں لیکن کانگریس اپنے پروگرام کے مطابق آگے بڑھتی رہے گی۔

بنگال میں زمینداری سسٹم کا خاتمہ

کلکتہ، ار مئی حکومت بنگال نے جو بنگال لینڈ ریونیو کمیشن مقرر کیا تھا اس نے ۸۴۳ چھپے ہوئے صفحوں میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے اس کمیشن کی اکثریت اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ۱۷۹۳ء میں بندوبست استمراری کے لئے خواہ کچھ بھی جواز موجود رہا ہو لیکن وہ موجودہ وقت کے حالات کے لئے موزوں نہیں ہے اور زمینداری سسٹم میں اتنی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں کہ اب اس سے کوئی قومی فائدہ نہیں ہے کمیشن کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ کاشتکاروں کو براہ راست حکومت کے ماتحت ہونا چاہئے اس کمیشن نے بہت سے گواہوں کی شہادت لی جو مختلف مفادوں کے نمایندے تھے اور مدراس یو پی، پنجاب، وغیرہ کے مالگذاری کے سسٹم کا مطالبہ بھی کیا اس نے ۲۱ مارچ کو اپنی رپورٹ پیش کر دی، کمیشن کی رپورٹ متفقہ نہیں ہے مثلاً معاوضہ دینے کی سطح کے اصول کے بارے میں اختلاف ہے لیکن طے شدہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے دفعہ ۲۹۵ کے ماتحت معاوضہ منصفانہ ہونا چاہیئے کمیشن کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ عام منافع زمینداران سے دس گنا معاوضہ ہونا چاہیئے۔ معاوضہ کی رقم اگر ممکن ہو تو نقدی دی جائے ورنہ ۶۰ سال تک قابل ادائیگی بونڈ کی صورت میں ہو۔ لیکن جو رقم پانچ روپے سے کم کی ہو اس کا معاوضہ نقدی ہی دیا جائے تاکہ حکومت حساب کتاب کینے کے اخراجات سے بچ جائے اور چھوٹی چھوٹی رقموں کی سالانہ ادائیگی نہ کرنا پڑے۔

پاکستان کانفرنس سے مسلم لیگ کا تعلق نہیں

دہلی ۱۷ ر مئی۔ بیگم محمد علی صاحبہ صدر دہلی صوبہ مسلم لیگ نے ایک بیان دیا ہے کہ کچھ اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ آئندہ ماہ دہلی میں پاکستان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے چونکہ اس کے متعلق کچھ غلط فہمی ہے اور مجھ سے بہت سے اصحاب نے دریافت کیا ہے اس لئے میں واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ پاکستان کانفرنس نہ صوبہ مسلم لیگ کی سرپرستی میں ہو رہی ہے اور نہ ہی اس کے اہتمام میں۔

جبرالٹر کو خالی کرنیکی اسکیم

لنڈن ۱۸ ر مئی۔ خبر ملی ہے کہ احتیاط کے طور پر جبرالٹر سے عورتوں اور بچوں کو ہٹانے کا انتظام کر لیا گیا ہے اور خطرناک صورت حالات پیدا ہوتے ہی انکو باہر بھیجدیا جائے گا، امریکنوں کو جبرالٹر خالی کرنے کا مشورہ دیدیا گیا ہے۔ جبرالٹر بحر روم میں ہے اور انگریزی سمندری اڈہ ہے۔

ساحل افریقہ پر سرنگ بچھادی گئیں

پریٹوریا۔ ۱۷ ر مئی۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹر سے ایک کیمونک شائع ہوا ہے کہ خاکنائے اگلباس کے قریب سرنگ بچھا دی گئی ہیں۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے معقول تدبیر اختیار کر رہا ہے اور کئی سرنگوں میں آگ لگا دی گئی ہے اور وہ پھٹ گئی ہیں۔

خاکنائے اگلباس افریقہ کے ساحل پر ہے۔

جرمن جہازوں میں ہندوستانی مال

شملہ ۱۷ ر مئی۔ حکومت ہند اس درخواست پر غور کر رہی ہے جو ہندوستانی تجارتی طبقہ نے پیش کی ہے کہ غیر جانبدار ملکوں نے ساحلوں پر جرمنی میں جہازوں میں جو ہندوستانی مال ہے اس کا حساب کتاب کیا جائے لیکن ڈچ ایسٹ انڈیز میں جو مال جرمن جہازوں پر ہے اسکے متعلق پوزیشن اب بالکل تبدیل ہوگئی ہے یہ مال پرائز کورٹ کے سامنے جائے گا۔ اور انتظام اسکے فیصلے پر منحصر ہوگا۔

ہندوستان کی جنگی ضروریات

دہلی ۱۶ ر مئی۔ آجکل ہندوستان ہی کے اندر ملک کی ۹۰ فیصدی جنگی ضروریات کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ رائفلیں مشین گنیں گولہ بارود۔ وردیاں فوجی کمبل ۴۔۷ انچ کے ڈھانے والی توپیں وغیرہ ہندوستان ہی میں بنائی جاتی ہیں۔ مقررہ کہ موٹروں اور ہوائی جہازوں کے علاوہ تمام چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

جنگی سامان کی تیاری کے لئے بہت وسیع تدابیر سوچی گئی تھیں جن کی وجہ سے اب ہندوستان نہ صرف اپنی فوجی ضروریات پورا کر سکتا ہے بلکہ تھوڑی بہت مقدار میں یہ سازوسامان برطانیہ کو بھی سپلائی کر سکتا ہے جو سنگاپور ہانگ کانگ مصر اور مشرق وسطی میں تقسیم ہوتا ہے۔

فرانس کے وزیر اعظم کی تقریر

پیرس ۱۸ ر مئی۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو رینو نے آج رات قوم کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا اور فرمایا کہ صورت حالات بہت نازک ہے لیکن مایوس کن نہیں ہے ایسے ہی حالات میں فرانسیسی قوم ثابت کرتی ہے کہ وہ کیا ہے۔ ہماری قوم کی اتنی بڑی عظمت ہے کہ اس قسم کے موقعوں پر وہ اپنی مصیبتوں کو بھول جاتے ہیں۔ ملک حکومت سے منتظموں کی پیش ملکہ عمل کی امید لگائے بیٹھا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ دفتروں اور ہر جگہ جنگ کی اسپرٹ ہونا چاہیئے۔ ہر فرانسیسی کا فرض ہے کہ وہ لڑائی کو جیتنے کے اس عہد میں میرے ساتھ میں شریک ہیں۔

جرمنی سے امریکہ کا پروٹسٹ

پنامہ ۱۹ ر مئی۔ ہالینڈ اور بلجیم پر جرمنی کے حملہ کے خلاف امریکہ کی ۲۱ قومیں پروٹسٹ کر رہی ہیں۔ پروٹسٹ میں لکھا ہے کہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق امریکہ کی حکومتیں بلجیم ہالینڈ اور لکسمبرگ کی غیر جانبداری پر حملہ کو ظلم اور غیر حق بجانب خیال کرتی ہیں اور عوام میں حق اور انصاف کے دوبارہ قیام کی اپیل کرتی ہیں۔

بلقان اور روس

بلگریڈ ۱۹ ر مئی سیاسی حلقوں میں اطمینان کا سانس لیا جا رہا ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ بحرۂ روم میں اب پہلے جیسی خراب صورت حالات نہیں رہی، باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں یوگوسلاویہ کے تجارتی ڈیلی گیشن سے ماسکو میں کہا گیا تھا کہ روس بلقان میں امن کا خواہاں ہے لیکن وہ فوجی امداد کا وعدہ نہیں کرتا۔ اس کا یہاں یہ مطلب نکالا گیا ہے کہ روس کو بلقان میں اٹلی کے حملہ کا خطرہ نہیں ہے۔

شہر راٹرڈم میں ایک لاکھ آدمی ہلاک

لنڈن ۱۹ ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شہر راٹرڈم پر بمباری سے ایک لاکھ آدمی ہلاک ہو گئے شہر کا ایک تہائی حصہ تباہ ہو گیا۔ شہر کے بہت سے حصے میں آگ لگ گئی۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ۲۵۰۰ فٹ کی بلندی سے بم گرائے۔

ایران اور روس میں معاہدہ

طہران (بذریعہ ڈاک) روسی ایرانی معاہدے پر دستخط کرتے ہوئے ایرانی نمایندہ آغائے احمدی نے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ معاہدہ کی قرارداد کے علاوہ ہمیں ایک ایسی مرکزیت بھی حاصل ہوگئی ہے کہ جو صلح اور سلامتی کے نصب العین میں دنیا کے لئے مشعل ہدایت کا کام دے سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے روسی محافل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس حقیقت کا دوبارہ اعادہ کرتا ہوں کہ معاہدہ کے علاوہ بھی روسی ایرانی تعلقات دیگر ہمسایہ حکومتوں کے لئے معاون ثابت ہوں گے اور اس کی روشنی میں صلح داماں کی طرف ہاتھ بڑھایا جائیگا ان تمام امور کے پیش نظر روسی ایرانی معاہدے پر مسرت وابتہاج کے ساتھ دستخط کرتا ہوں۔

برطانی جہازوں کا ابتک کتنا نقصان ہوچکا

نئی دہلی ۲۰ ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جب وقت سے لڑائی شروع ہوئی ہے برطانیہ کے جہازوں کو کل ۵ فیصدی کا نقصان ہوا ہے ۲۹ ر اپریل کو جو ۶ ہفتے ختم ہوئے ہیں۔ اس میں وس سوداگری جہاز تباہ ہوئے ہیں جن کا وزن ۳۰۰۰۰ ٹن تھا۔ لڑائی چھڑنے کے شروع چار ہفتہ میں ۱۶۰۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے تھے۔ گزشتہ لڑائی میں اپریل ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کے جہاز ڈوبے تھے ان کا وزن ۵۵۰۰۰۰ ٹن سے کسی حالت میں کم نہ تھا اس کے مقابلہ میں اپریل ۱۹۴۰ء میں کل ۲۱۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے۔ اب تک جہاز ڈوبنے کا اوسط ۸۸۰۰۰ ٹن رہا ہے اور ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک ۲۰۰۰۰۰ ٹن تھا۔ اپریل میں جرمنی کے ۳۰۰۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے۔

بلجیم کے ساتھ ڈاک بند

شملہ ۲۰ ر مئی۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور لکسمبرگ کے ساتھ سلسلہ تار اور ڈاک بند کر دیا گیا۔

چند اچھی کتابیں

ناموران اسلام:- از مولوی حسین حسان صاحب "ایڈیٹر پیام تعلیم" مسلمانوں میں ایسے بزرگ حد وشمار سے باہر ہیں جن کے قابل فخر کارنامے اسلامی تاریخ کا زرین باب ہیں ان بزرگوں نے اپنی زندگی، اپنے مذہب، اپنی قوم، اور علم وفن کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی، یہ مثالیں آنے والوں کے لئے عزم و ارادہ ہمت واستقلال۔ جرات وبے باکی، قربانی و ایثار کا بہترین نمونہ ہیں اس کتاب میں ان ہی بزرگوں میں سے چند حضرات کی زندگیوں کے حالات ہیں زبان بہت صاف وسادہ اور طرز بیان پر اثر ہے کیا عجب جو ان حالات کو پڑھ کر ہمارے نوجوانوں میں اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے کچھ اسلام کا ولولہ پیدا ہو قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

ہٹلر اعظم:- ہٹلر کی ابتدائی زندگی اس کی جماعت اس کا عروج ان سب کی دلچسپ داستان اس ضخیم میں ملے گی یہ ایک فرد کی داستان بھی ہے اور ایک قوم کی نشاۃ الثانیہ کی تاریخ بھی، ہندوستان کے لئے اس میں بہت سے عبرت کے سبق ملیں گے اور یورپ کی پیچیدہ سیاست کے بہت سے عقدے بھی کھل جائیں گے، بین الاقوامی سیاست اور اس میں ہٹلر اور اس کی جرمنی کا مقام سمجھنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے قیمت مجلد عہ

اسلام کیسے شروع ہوا جناب عبد الواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ملیہ دہلی کی یہ تصنیف مسلمان بچوں کے لئے بالکل نئی چیز ہے، موصوف کی سابقہ دو تصانیف قرآن پاک قیمت چھ آنہ ۶ر اور "رسول پاک" قیمت آٹھ آنہ ۸ر ملک میں نہایت پسندیدہ نگاہ سے دیکھی گئی ہیں، یہ کتاب بھی ان دونوں کتابوں کی طرح نہایت سلیس اور سادہ زبان میں لکھی گئی ہے، کتابت کا قلم بہت جلی ہے، مصنف نے اسلام کی ترویج کے اسباب بیان کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ "اسلام" انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے اچھے اعمال کے باعث دنیا میں پھیلا ہے، پہلے حصے میں بتایا ہے کہ اسلام کا چشمہ رحمت رسول اکرم کی مکمل زندگی کے سبب جاری ہوا، دوسرے حصہ میں جو ابھی زیر طبع ہے بتایا ہے کہ "اسلام" خلفاء راشدین صحابہ کرام اور دوسرے مسلمانوں کے اچھے اعمال کے سبب پھیلا پہلا حصہ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ قیمت حصہ اول مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے عہ

صدر دفتر　　مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں نمبر ۱ جامع مسجد دہلی نمبر ۲ لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۳ امین آباد لکھنؤ نمبر ۴ پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی

ایجنسیاں نمبر ۱ کتاب خانہ عابد شاپ حیدر آباد دکن نمبر ۲ اقبال بکڈپو بہیر پور مہندرو پٹنہ نمبر ۳ سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

RECD. No. A 1424

رجسٹر نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ نے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ یکم جون سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

محبت کی وادی

از حضرت درد صاحب کاکوروی

جہاں کرتی ہے بلبل وجد چڑیاں چہچہاتی ہیں
جہاں سبز سبزیاں رنگینیوں سے لہلہاتی ہیں
جہاں کلیاں عروس رنگ و بو سے مسکراتی ہیں
جہاں موسیقیاں انوار کے چشمے بہاتی ہیں
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں اشک محبت کے ستارے مسکراتے ہیں
جہاں نغمے ترنم سے فضاؤں کو لبھاتے ہیں
جہاں ہر دم جوانی کے فرشتے گیت گاتے ہیں
جہاں غنچوں پہ جگنو رقص کر کے جگمگاتے ہیں
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں ہوتی ہے رنگینی جوانی پر بہاروں کی
جہاں جلوہ نما ہوتی ہیں فوجیں برق پاروں کی
جہاں دل چھین لیتی ہیں ضیائیں گلعذاروں کی
جہاں پر نغمہ زن ہوتی ہیں پریاں آبشاروں کی
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں مہر درخشاں کی کرن بھی رقص کرتی ہے
جہاں انداز سے پھولوں میں قدرت رنگ بھرتی ہے
جہاں فطرت ضیائے کیف و مستی میں ابھرتی ہے
جہاں اک نازنیں بنتی سنورتی ہے نکھرتی ہے
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں فردوس در آغوش ہر کیف و ترنم ہے
جہاں پر ہوش کیسے عقل بھی انسان کی گم ہے
جہاں گویا تصور کی ادا محو تکلم ہے
جہاں کے ذرے ذرے میں مگر اقصائے انجم ہے
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں ہوں گو نجتے نغمے فضاؤں میں محبت کی
جہاں کچھ پینگ دیتی ہوں ہوائیں عیش و عشرت کی
جہاں کی صبح کہتی ہو کہانی عشق و الفت کی
جہاں پیغام آتے ہوں ہواؤں میں محبت کی
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

جہاں پر ہو دماغ و دل میں اک برق دو الزوال
جہاں پر روح شاعر کی بصد اسرار ہو رقصاں!
جہاں نغمے کی دنیا ہو نشاط و عیش کا ساماں
جہاں پر ہو محبت حکمراں و درد و دل شاداں
وہاں مدہوش ہو جاتا ہوں جام بیخودی پیکر

دنیائے اسلام

دردانیال میں ترکوں کے فوجی انتظامات!

بلغاریہ کے وزیر مال نے بلغاری اخبارات میں اپنی سیاحت ترکیہ کے حالات شائع کرائے ہیں جن میں وزراء سے گفتگو کا حال بھی بیان کیا گیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ میں جب دردانیال پہونچا تو فوجی انتظامات کا وہ منظر دیکھنے میں آیا جس کا معائنہ کئے بغیر تصور ہی نہیں ہو سکتا میں دردانیال کے استحکامات کا معائنہ کرنے کے بعد اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یوروپ کی یہ کنجی ترکوں کے ہاتھ میں اچھی طرح محفوظ ہے اور ہمیں یہ خطرہ نہیں ہے کہ حملے کے وقت ترکوں کی فوجی طاقت دردانیال کی ذمہ داریوں کو سنبھال نہ سکے گی انھوں نے تمام فوجی استحکامات کے لئے وزراء ترکیہ بالخصوص فیلڈ مارشل فوزی چقماق کو خراج تحسین ادا کیا، اور کہا کہ ہمیں یوروپ کی بڑی حکومتوں کے بعد ترکوں کی عسکری قوت پر پورا اعتماد ہے

وزیر مال نے یہ بھی کہا کہ مجھے ترکی وزراء سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض حکومتوں نے دردانیال کو مزید استحکام بخشنے کے لئے فوجی پیشکش بھی کی تھی، جسے ترکوں نے شکریہ کے ساتھ رد کر دیا، کیونکہ ترکوں کے خیال میں اس قسم کی پیشکش کا قبول کرنا ترکی حکومت کی سیاحت کے لئے کسی طرح بھی زیبا نہیں ہے۔

ترکی کو روس سے کوئی اندیشہ نہیں

ترکی اخبار جمہوریت نے ”شبہات“ کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں ٹرکی پر روسی حملہ کی افواہوں پر رائے زنی کرتے ہوئے ان لوگوں کو سخت ڈانٹ بتائی ہے جو اس قسم کی افواہیں پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔

جمہوریت لکھتا ہے کہ ٹرکی سے زیادہ بین الاقوامی حالات کا علم اور کسے ہو گا تاہم اسے روس کی طرف سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

جب تک کسی جانب سے اقدام نہ ہو قانون اور انصاف کا تقاضا ہے کہ کسی قسم کی افواہ نہ پھیلائی جائے جو لوگ کہ افواہوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہمسایہ حکومتوں کی کوئی اچھی خدمت نہیں ہے، ہم ترکی قوم کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ شبہات کے عمیق دلدل میں گرفتار نہ ہو اور اپنے دماغ کو غور و فکر کے لئے تیار رکھے۔

افغان نیشنل بینک لندن میں

کابل ۱۲؍ مئی دولت خداداد افغانستان کی نظروں میں ہندو اور مسلم رعایا میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا اس امر کا مزید ثبوت حکومت افغانستان کے ایک تازہ اقدام سے ملتا ہے۔

لندن میں افغانستان کے بینک کی ایک شاخ افغان نیشنل بنک ہے اس بنک کے ایک ذمہ دار عہدہ پر ایک ہندو کو حکومت افغانستان نے مقرر کیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندو نوجوان ہندوستان کے مشہور مغل شہنشاہ اکبر اعظم کی مجلس ”نورتن“ کے مشہور رکن راجہ بیربل کے خاندان میں سے ہے۔

صدر ٹرکی اور برطانی سفیر میں ملاقات

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانی سفیر مقیم انگورہ کو عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ نے شرف باریابی بخشا اور برابر ڈیڑھ گھنٹہ تک دونوں میں گفت و شنید ہوتی رہی، دوران گفتگو میں سراج اوغلو وزیر خارجہ ٹرکی بھی موجود رہے اور انھوں نے بھی بات چیت میں حصہ لیا۔

سیاسی حلقوں میں اس ملاقات کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے اس کے بعد برطانی سفیر وزارت خارجہ میں گئے جہاں حکام سے گفت و شنید کی، معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ دشمنوں کی گردن پر شاہ ضرب لگانا چاہتی ہے، ترکی کے تمام اخبارات نے نازیوں کے خلاف متحدہ کارروائی کی پر زور الفاظ میں تائید کی ہے

مملکت شام کی مردم شماری

دمشق سے جو سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے اس سے علاقہ شام کی آبادی کا حال معلوم ہوتا ہے بیان میں اعداد و شمار دیگر بتایا گیا ہے کہ شام کی آبادی کل تیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے چونکہ اسکندرونہ کی علیحدگی کے بعد اس کا مملکت شام سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا اس لئے اس کی آبادی کو ان اعداد و شمار سے خارج کر دیا گیا ہے۔

دیہات کے نام بدل دئے

افغانستان میں کچھ مدت سے ملکی زبان یعنی پشتو ترویج و ترقی پر خاص توجہ مبذول کی جا رہی ہے روزانہ اخبار ”اصلاح“ کی ایک تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ خان آباد کے اکتالیس دیہات کے پرانے نام بدل کر پشتو کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ نوحِ عزم مستقل ہیں رہے
زمانہ برہمی ہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ یکم جون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۲

بلجیم کے بادشاہ کا حیرت انگیز طرز عمل

بلجیم کے بادشاہ کی اپیل پر اتحادیوں کی فوجوں نے بلجیم میں جاکر بلجیم فوجوں کے ساتھ نبرد آزمائی شروع کی تھی اور بلجیم میں اتحادی فوجیں نہایت مضبوطی کے ساتھ لڑ رہی تھیں اور بلجیم سے کوئی خبر ایسی نہیں آئی تھی کہ جرمن ہمباریوں سے کوئی شہر ہالینڈ کے شہر رٹرادم کی طرح تباہ ہوا ہو جہاں ۲ لاکھ کی آبادی میں ایک لاکھ جانیں بموں کے نذر ہو گئی تھیں۔ مگر یہ بات نہایت حیرت انگیز ہوئی کہ بادشاہ لیوپولڈ نے جو اپنی فوجوں کی خود کمان کر رہے تھے اپنے وزیروں کے متفقہ فیصلہ کے خلاف اپنی فوجوں کو ہتھیار ڈالدینے کا حکم دے دیا۔ سب سے تعجب انگیز بات یہ ہے کہ بادشاہ لیوپولڈ نے اس موقع اور مورچہ پر پیٹھ دکھائی جو مورچہ اتحادیوں کے لئے نہایت نازک تھا اگر اس نازک موقع پر دغا دینے کو وزیراعظم فرانس نے بادشاہ لیوپولڈ کے فعل کو غداری سے منسوب کیا ہے تو کچھ بے جا نہیں کیونکہ فرانس کا تمام شمالی و مشرقی علاقہ خونریز جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ بلجیم کے تقریباً پانچ لاکھ فوج فلنڈرس اور شمالی فرانس میں لڑ رہی تھی اتنی بڑی فوج کا ہتھیار ڈالدینا ایک زبردست واقعہ ہے جسکو برداشت کرنے کے لئے فولادی ہمت و حوصلہ کی ضرورت ہے۔

مگر برطانیہ و فرانس دونوں کے وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے بل بوتے پر شمالی فرانس میں جرمنوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔

مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے زیادہ بلند نظری سے کام لے کر بادشاہ لیوپولڈ کے طرز عمل پر اظہار خیال کرنے سے پرہیز کرتے ہوئے اہل برطانیہ سے یہ کہا ہے کہ وہ اس سے زیادہ شدید خبریں سننے کے لئے تیار رہیں۔

بلجین فوجوں کے ہتھیار ڈالدینے کے بعد جرمنوں کے لئے فرانس کے شمالی بندرگاہ ڈنکرک کا راستہ کھل گیا ہے۔ یہ بندرگاہ شمالی مورچہ کے اتحادی فوج کے لئے سپلائی کا مرکز تھا۔ ڈنکرک کے قریب مشہور بندرگاہ کیلے ہے۔ شمالی بندرگاہوں میں بولون اور ایبی وِل پہلے ہی سے جرمنوں کے قبضے میں آچکے ہیں۔

بلجیم کی شکست اور فرانس کے شمالی ساحل تک جرمنوں کے پہونچ جانے کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خطرہ برطانیہ کے دروازہ تک پہونچ گیا ہے۔ غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک صدی سے زیادہ ہوا کہ جب بولون ہی پر نپولین اعظم نے اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تھا۔ اور چینل پار کرنے کے لئے موسم کی تبدیلی کا انتظار کر رہا تھا مگر اس کا یہ منصوبہ پورا نہیں ہوا۔

اسی طرح ہم کو یقین ہے کہ جرمنوں کا یہ ارادہ بھی کہ وہ چینل کو پار کرکے لندن پر قبضہ کریں پورا نہیں ہوگا کیونکہ چینل کا پار کرنا بہت مشکل ہے اہل برطانیہ کے لئے اس وقت موت و زندگی کا سوال ہے وہ غلام ہونے کے بجائے موت کو زیادہ ترجیح دینگے لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ جرمنوں کی شکست اور اتحادیوں کی فتح شروع ہو۔

اگرچہ حالات بہت نازک ہیں مگر خدا کی قدرت سے یہ پوری اُمید ہے کہ آخر میں فتح اتحادیوں ہی کی ہوگی۔

ناروک پر اتحادیوں کا قبضہ

برطانیہ کے جنگی جہازوں کی گولہ باری کی آڑ میں اتحادیوں کی فوجوں نے ناروک میں دونوں طرف سے داخل ہو کر جرمنی کے ہاتھ سے ناروے کے بندرگاہ ناروک کو چھین لیا یہ بندرگاہ اپنی لوکیت کے اعتبار سے بہت اہم ہے اس کے قبضہ کے معنی یہ ہیں کہ لوہے کے علاقہ کی ریل پر قبضہ ہو گیا ہے۔

ناروک میں اتحادیوں کی شکست ہی کی وجہ سے مسٹر چیمبرلین کی وزارت ٹوٹی تھی اور مسٹر چرچل کی یہ بڑی کامیابی ہے کہ انھوں نے ایسے اہم بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ناروک پر قبضہ کے بعد اتحادیوں اور سویڈن کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔

مسلمانوں کی تعلیم

آجکل مسلم ایجوکیشن کانفرنس کی کمال یار جنگ کمیٹی تمام ہندوستان کا دورہ کر رہی ہے۔ اس دورے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کی عام حالات پر تبصرہ کیا جائے۔ خان بہادر مسٹر عزیز الحق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی اس کمیٹی کے روح رواں ہیں آپ نے بمبئی میں مسلم تعلیمی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیمی معاملات میں اسلامی تمدن کا لحاظ رکھنا تو ضروری ہے لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ مسلمانان ہندوستان قومی زندگی کے سچے اصولوں پر پورے نہ اتریں۔ اسی قسم کے خیالات خان بہادر عزیز الحق صاحب نے علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں بھی ظاہر کئے تھے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مسلمان ان قیمتی خیالات پر توجہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

سر اسٹیفورڈ کرپس ممبر پارلیمنٹ برطانیہ کی طرف سے روس سے تجارتی معاہدہ کرنے کی...

جنگ یورپ کے تازہ حالات

لندن ۳۱ مئی۔ فلانڈرس میں ساحل کے قریب گھمسان لڑائی ہو رہی ہے محکمہ اطلاعات کی وزارت کا اعلان ہے کہ شمالی اور جنوبی بازوؤں پر جرمنی کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے شمال میں لڑنے والی برطانی اور فرانسیسی فوجیں ساحل کی طرف ہٹ گئی ہیں دریائے سوم کے جنوب میں برطانی فوجیں فرانس کی فوجوں کے ساتھ ملکر سرگرمی دکھا رہی ہیں۔

فرانس کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ فرانس کے شمالی بندرگاہ ڈنکرک کے جنوب مغرب میں گریولائن سے سنٹ اومر تک تمام علاقہ میں پانی بھر گیا ہے۔ شمال مشرق میں نیوپورٹ سے یپرس تک دریائے یسرز کی وادی میں دو سے لے کر تین میل تک چوڑے علاقہ میں پانی بھرا ہوا ہے پچھلے ۴۸ گھنٹہ میں ہزاروں ٹن پانی بھر چکا ہے جسکی گہرائی کئی فٹ ہے۔ پیدل اور موٹر فوج کا گذرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس جگہ کی اتحادی فوج کو فلانڈرس کی پہاڑیوں کے مورچہ پر دشمن کے مقابلہ میں مدد دینے کا موقع مل گیا ہے۔

لندن کی اطلاع ہے کہ فلانڈرس کے میدان سے بہت سے برطانی سپاہی ۲۸ مئی کو ہی انگلینڈ واپس آگئے تھے۔ انہوں نے جرمنوں کے بھاری نقصان کا حال بتایا۔ کل شمالی فرانس سے بھی ہزاروں کی تعداد میں برطانی سپاہی انگلینڈ واپس آگئے۔

لندن ۳۰ مئی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ بدھ کو رائل ایرفورس کے ہوائی جہازوں نے دشمن کے جہازوں کے بڑے بڑے دستوں سے جو بلجیم اور فرانس کے ساحلوں پر بم برسا رہے تھے۔ مقابلہ کیا۔ اگرچہ دشمن کے بہت سے حفاظتی جنگی جہاز موجود تھے۔ لیکن ہمارے ہوائی جہازوں نے ہر مرتبہ انکے حملہ کو پسپا کیا دن دن میں دشمن کے ۵۲ ہوائی جہاز مار کر نیچے گرا دیئے گئے۔ ان میں ۲۵ بمباز ہوائی جہاز بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ ۱۷ جہازوں کو سخت نقصان پہونچا۔ ہمارے دس جنگی جہاز لاپتہ ہیں۔ انکا ایک زخمی ہوا باز سلامتی سے واپس آگیا ہے۔

کل برطانیہ کے ۱۲ جنگی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے دشمن کے ۳۷ جہازوں کو مار گرایا صبح کے گشت میں دشمن کے ۱۷ جہازوں اور ایک نیچائی سے بم برسانے والے جہاز کو گرا لیا گیا بعد دوپہر ہمارے جہازوں نے دشمن کے ۱۹ جہازوں اور غالباً ۱۲ بمباروں کا شکار کیا۔ سوائے ایک کے ہمارے سب جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آگئے۔

کل برگن میں جرمنی کے ایک تین ہزار ٹن کے سپلائی کے جہاز کو آگ لگا دی۔

لندن ۳۰ مئی۔ جنرل ویگان نے رائل ایرفورس کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں ہوائی طاقت کا شکر گذار ہوں۔ اس پیغام میں ایک ایسی کہانی چھپی ہوئی ہے جو اس ہوائی دستے کی روایات بن جائیگی جسکے نام یہ پیغام بھیجا جا رہا ہے

" جب جرمن اتحادیوں کی صف کو توڑنے کے لئے گھسے چلے آتے تھے تو سوائے ایک کے تمام پلوں کو اُڑا دیا گیا تھا اس ایک پل سے جرمن فلکوں اور سامان جنگ کا ایک نہ ٹوٹنے والا سلسلہ چلا آ رہا تھا کیونکہ یہ جگہ بہت اہم تھی لہذا اس کی سخت نگرانی کی جا رہی تھی۔ بہت سی طیارہ شکن توپیں بیکار ہو گئیں۔ اور بہت نقصان ہوا لیکن پل محفوظ تھا۔ رائل ایرفورس کے دستہ کے کمانڈر نے اپنے سپاہیوں کے سامنے ایک مختصر تقریر کی اور کہا کہ پل کو تباہ کر دینا چاہیئے جسکے لئے رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ ہر ہوا باز آگے بڑھا ان میں سے چار کو منتخب کیا گیا ہوائی جہاز موقع پا کر پل کے نیچے اُڑنے لگے۔ ان چار میں سے صرف ایک واپس آیا لیکن پل کو اڑا دیا گیا

اتحادیوں کیلئے دعا

۲۶ مئی کو اہل کانپور نے اتحادیوں کی فتح کے لئے دعائیں مانگیں چنانچہ ۲۶ مئی کی صبح کو سرسیا گھاٹ پر رائے بہادر بابو کرپا جیت سنگھ صاحب کی صدارت میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جس میں مذہبی حیثیت سے اہل جلسہ نے اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا مانگی۔ اس جلسہ میں مسٹر ڈکسن قایم مقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی شرکت کی۔

۲۶ مئی کی شام کو محمد علی پارک چمن گنج میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ مسٹر ڈکسن قایم مقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں تلاوت قرآن شریف کے بعد اتحادیوں کی فتح کے لئے خداتعالیٰ سے دعا مانگی گئی۔

اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ عیسائیوں نے بھی اپنے مذہبی حیثیت سے اتحادیوں کی فتح کی دعا مانگی ہے۔

اہل شہر کا فرض

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بعض غیر ذمہ دار لوگ طرح طرح کی غلط اور بے بنیاد افواہیں جنگ کے متعلق اڑاتے ہیں جس کی وجہ سے عام لوگوں میں ہیجان اور بےچینی پیدا ہوتی ہے لہذا اہل شہر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر ان تک کسی قسم کی بے بنیاد اور غلط افواہوں کی خبریں پہونچیں تو وہ اپنی جگہ پر خود غلط افواہوں کی تردید کرکے لوگوں کو اطمینان دلانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک ہم کو علم ہے کہ حکومت برطانیہ ہر حیثیت سے کافی مضبوط ہے اور انشاءاللہ آخر میں حکومت برطانیہ ہی کو فتح ہوگی۔

حکومت ہند کی مالی پوزیشن بھی بہت کافی اچھی اور مضبوط ہے جو لوگ نوٹوں سے گھبراتے ہیں یہ انکی خام خیالی ہے اور ناواقفیت کی دلیل ہے اس کے علاوہ جہانتک ہمکو معلوم ہوا ہے کانپور میں کرنسی اور بنکوں کے ذریعہ تقریباً ۴ لاکھ روپیہ روزانہ دیا جا رہا ہے۔ آپ گورنمنٹ کی مالی پوزیشن کا اسی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس وقت سنہ ۱۹ء و سنہ ۱۹۲۰ء کا نیا روپیہ گورنمنٹ دے رہی ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ ۲۰ سال میں جو روپیہ ٹکسال کیا گیا ہے گورنمنٹ نے اس کو ابھی تک نکالا بھی نہیں ہے۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر بے بنیاد افواہوں کا انسداد کرکے اپنا شہری فرض ادا کریں گے۔

غلط افواہیں پھیلانا جرم ہے

کلکٹر صاحب کے حکم سے پولیس نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے کہ نوٹ لینے سے انکار کرنا یا غلط اور بے بنیاد افواہیں پھیلانا جرم ہے اور جو شخص اسکی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ قانوناً مجرم ہے اور اسکو گرفتار کیا جاوے گا۔

الکشن پٹیشن

رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے خلاف رائے بہادر لالہ راجیشور پرشاد باگلا نے کونسل پٹیشن دائر کر دیا ہے۔ جو گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ اور اگر کوئی اصطلاحی نقص درخواست میں نہ ہوا تو درخواست کی سماعت کے لئے ٹربیونل مقرر کیا جائے گا۔

پریسیڈنٹ امریکہ سے اپیل

یو۔ پی۔ پرنسٹس آف کامرس نے ایک بحری تار کے ذریعہ پریسیڈنٹ امریکہ کو یہ اطلاع دی ہے کہ :-

پرامن ملکوں پر جرمنی کے ظالمانہ حملوں کو ہندوستان بہت بری اور غضبناک نظروں سے دیکھتا ہے اور مہذب دنیا امریکہ سے یہ امید کرتی ہے کہ وہ یورپ کی جمہوری حکومتوں کو

آئینۂ کانپور

تباہی و بربادی سے بچائے گا۔

ایڈورڈ میموریل ہال

بورڈ یہ کوشش کر رہا ہے کہ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال کو پبلک مفاد کے لئے کلکٹر صاحب سے لے لیا جائے اور اس میں ایک ریڈنگ روم کھولا جائے کیونکہ یہ ہال اسی ضرورت کے لئے تعمیر ہوا تھا۔ درمیان میں سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ چھڑ جانے کے بعد سے اس ہال کو کلکٹر صاحب نے اپنے اختیارات میں لے لیا تھا۔ بورڈ نے اس مضمون کا ایک رزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔

ستیہ گرہیوں کا جلوس

۲۶ مئی کو سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے ستیہ گرہیوں کا ایک جلوس تلک ہال سے نکالا گیا جسمیں بینڈ باجہ وغیرہ بھی تھا جس نے شہر کے مختلف بازاروں کا گشت لگایا۔ اسی دن پنڈت بالکرشن شرما نے نواب گنج میں افسر ٹریننگ کیمپ کا افتتاح کیا

مسلم لیگ

۲۶ مئی کو پرگنہ کانپور کی مسلم لیگ کا جلسہ زیر صدارت مسٹر مصطفےٰ حسین نیر بابو پوروہ میں منعقد ہوا جسمیں پاکستانی اسکیم پر اپنی پسندیدگی اور مسٹر جناح پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ تحصیلوں اور پولیس میں مسلمانوں کی مناسب نمایندگی کا مطالبہ کیا گیا۔

قابل اعتراض تقریریں

تین قابل اعتراض تقریروں پر تین لیبر لیڈران کے خلاف مقدمات عدالت میں چل رہے ہیں :-

پنڈت راجارام شاستری جنرل سکریٹری کانپور کانگریس سوشلسٹ پارٹی پر مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۸ رائے صاحب رماکانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے جس کی پیشی یکم جون کو ہوگی۔

مسٹر راجکشور لیبر ورکر پر بھی ایک تقریر کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت رائے بہادر ان۔ ان۔ چکرورتی اڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے جسکی آیندہ پیشی ۴ جون کو ہوگی

مسٹر دیو برتا لیبر ورکر پر بھی زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت چل رہا ہے جس کی آیندہ پیشی ۶ جون کو ہوگی۔

۷ سال قید سخت کی سزا

۲۹ مئی کو مسٹر ایس۔ ایم میر ڈسٹرکٹ و سشن جج نے صوبیدار سنگھ کو ۷ سال قید سخت کی سزا زیر دفعہ ۳۹۶ قانون فوجداری دی۔ ملزم پر الزام یہ تھا کہ اس نے گزشتہ ۲۵ فروری کو تھانہ سچینڈی میں سومنیا کے مکان پر مسلح ڈکیتی ڈالی تھی جسمیں دو آدمی جان سے بھی ضایع ہوئے تھے۔

انجمن اسلامیہ

حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر کی صدارت میں انجمن اسلامیہ کی ایک سالانہ میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں آیندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب ہوا آیندہ سال کے لئے حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر پریسیڈنٹ اور مسٹر ممتاز حسین سکریٹری دوبارہ منتخب کئے گئے۔

---

۴ غرض سے روس گئے ہیں، آپ نے روس جانے سے پیشتر یونائیٹڈ پریس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ :- مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کی نجات کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے اور اسی سے ہندوستان کا فرقہ وارانہ مسئلہ بھی طے ہو سکتا ہے۔ کسانوں اور مزدوروں کو یہ یقین ہے کہ کانگریس ہی زمینداروں اور سرمایہ داروں کی گرفت سے انکو نجات دلا سکتی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دے کہ جنگ ختم ہونے کے ۱۲ ماہ کے اندر ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دیدی جائے گی۔

سبد گل

عشق و محبت کے طفیل میں اغوے کے واقعات دنیا کے ہر حصہ میں آئے دن ہوتے رہتے ہیں ساری دنیا کو چھوڑ کر ہندوستان ہی کو لیجئے یہاں روز انہ منچلے لونڈے اور لونڈیاں بھاگتی رہتی ہیں، لیکن یوروپ کی حالت ہندوستان سے کسی قدر مختلف ہے وہاں اغوا ہونے والوں یا اغوا کرنے والوں کے ہاں عمر کی کوئی قید نہیں چنانچہ بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اسی برس کے "دادامیاں" کو اغوا کر لیا گیا اور پچھتر برس کی "نانی اماں" ایسی فرار ہوئیں کہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، اور نواسہ، نواسی سب کے سب دیکھتے ہی رہ گئے اس کے معنی یہ ہیں کہ یوروپ کے بوڑھوں میں بھی اسی طرح ہوس پرستی کا مادہ موجود ہے جس طرح ہندوستان کے نوخیز نوجوانوں اور لڑکیوں میں پایا جاتا ہے۔

ہنگری کے ایک بڑے میاں جن کے منھ میں نہ دانت تھے اور نہ پیٹ میں آنت، کس صفائی سے "نو دو گیارہ" ہو گئے اس کا اندازہ معاصر "نیوز آف دی ورلڈ" کی اس دلچسپ اطلاع سے ہو سکتا ہے کہ بوڈاپیسٹ کے ایک بڑے میاں جو رات کو آرام سے سوئے تھے۔ صبح کو غائب تھے اور ان کی میز پر ایک خط رکھا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

میں اب اس گھر میں نہیں چاہتا، میں بے کیف زندگی گذارتے گذارتے تنگ آگیا ہوں اس لئے میں وہاں جا رہا ہوں جہاں میری دلچسپی کا سامان "میرا پیچھا ہرگز نہ کرنا" بڑے میاں کا غائب ہونا تھا کہ درجنوں بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے نواسیاں، جمع ہو گئیں اور غور کرنے لگیں کہ آخر بڑے میاں کی اس خفگی کا کیا راز ہے آخر کئی دن کی چھان بین کے بعد پتہ چلا کہ بڑے میاں ایک چودہ سالہ مہ پارہ پر لٹو ہو گئے تھے اور اب یہی حرافہ بڑے میاں کو اغوا کر کے لے گئی ہے۔

بڑی تلاش اور جستجو کے بعد پتہ چلا کہ بڑے میاں مضافات میں اسی مہ پارہ کے ساتھ عیش کی زندگی گذار رہے ہیں اس اطلاع کے ملتے ہی بڑے میاں کی اولاد جو ایک چھوٹی سی فوج کے برابر تھی، بڑے میاں کو لینے کے لئے مضافات میں پہونچی مگر بڑے میاں جو بڑھاپے میں جوانی کا خواب دیکھ رہے تھے بھلا گھر کیونکر واپس آسکتے تھے۔

آخر بڑے میاں کی اولاد نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس حسین و خوبصورت چھوکری کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا جو بڑے میاں کو اغوا کر کے لے گئی تھی۔

استغاثہ کا مضمون یہ تھا ہمارا باپ جو بہت بوڑھا ہے اور نہایت دولتمند ہے اس کا دماغ کچھ مدت سے خراب ہو گیا ہے چنانچہ اس کے دماغ کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ملزمہ نے جو اس کی پوتی سے بھی کم عمر ہے اس کو اغوا کر لیا ہے، لہذا عدالت سے گذارش ہے کہ ہمارے باپ کو اس لڑکی سے چھٹکارا دیا جائے کیونکہ ہم کو اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے باپ کی دولت کو برباد کر دیگی۔

مقدمہ عدالت میں چلتا رہا بڑے میاں یہ ثابت کرنے میں ناکام ہوئے کہ ان کا دماغی توازن درست ہے، آخر کار فیصلہ بڑے میاں کی اولاد کے حق میں ہوا اور عدالت نے بڑے میاں کو زبردستی اولاد کے حوالے کر دیا، اور اس طرح بڑے میاں کو اغوا کرنے والی مہ پارہ سے نجات مل گئی۔

کس قدر خوش نصیب ہیں یوروپ ✻

ادب لطیف

زندگی

از جناب عبدالغنی صاحب منظر طی، این، ایس، ڈی، انٹر کالج شہر کان پور

شام کا وقت تھا شمع آفتاب جھلملا رہی تھی، دریا ایک شور کے ساتھ بہہ رہا تھا۔ طیوران چمن زمزمہ سرائی کر کے خاموش ہو رہے تھے ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا لیلیٰ لیل اپنی سیاہ زلفوں کا دام اس عالم اسباب پر ڈال رہی تھی، محفل قمری کی آراستگی شروع ہو چکی تھی۔ ....

اس وقت میں ندی کنارے بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا "زندگی کیا ہے؟" ۔

اور دل سے کہہ رہا تھا، کیا زندگی کھیلنے کودنے کا نام ہے؟ ...... نہیں .... ہرگز نہیں ..... پھر کیا زندگی عیش و آرام کا نام ہے؟ ...... نہیں ..... زندگی عیش و آرام کا نام بھی نہیں ہے ..... کیا زندگی آوارہ پھرنے کا نام ہے؟ .... نہیں ایسا بھی نہیں ہے .... تو پھر .... کیا زندگی دنیا کی برائیوں میں گرفتار ہونے کا نام ہے؟ ...... نہیں .... زندگی دنیا کی برائیوں میں بھی گرفتار ہونے کا نام نہیں ہے؟ .... تو کیا زندگی دوست و احباب میں محفل میں وقت گذارنے کا نام ہے؟ .... نہیں ...... یہ بالکل غلط ہے .... تو شاید زندگی دولت جمع کرنے کا نام ہو .... نہیں .... یہ بھی نہیں ہو سکتا .... بلکہ زندگی .... آہ! زندگی ...... نامراد زندگی ..... جس چیز کو ہم بھول چکے ہیں ..... جسے ہمکو نہ بھولنا چاہئے تھا ..... اس کا نام ہے ..... زندگی ...... پیاری زندگی ..... محبوب ...... آہ محبوب کی یاد کا نام ہے۔ ...... زندگی قابو بلے کے وعدے کو پورا کرنے کا نام ہے ....

"زندگی" محبوب کے فراق میں دامن تر کرنے کا نام ہے ...... زندگی محبوب کے عتاب سے ڈرنے کا نام ہے ...... زندگی عمر بھر رونے کا نام ہے ....

بس زندگی خدا کی یاد کا نام ہے

✻ کے وہ لوگ جن کو حسین و جمیل لڑکیاں اس طرح اغوا کر لیتی ہیں اس واقعہ پڑھنے کے بعد نہ جانے ہندوستان کے کتنے من چلے بوڑھوں کے دل میں یہ تمنا پیدا ہو گئی ہوگی کہ کاش ان کو بھی کوئی خوبصورت حسینہ اغوا کر کے لے جائے۔

جرمن ہوائی جہازوں کو بھگا دیا

لندن ۲۸ رمئی جرمن ہوائی جہازوں کو جو کہ آج انگلینڈ کے جنوبی مشرقی ساحل پر دکھائی دئے جنہوں نے بمباری کی کوشش کی، طیارہ شکن توپوں نے ان کا مقابلہ کیا

(بقیہ) اس وقت ہوتا ہے جب اس کی کسی خواہش یا تمنا کو ٹھکرا دیا جاتا ہے اس وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ سر تا پا خود غرضی کا مجسمہ ہے اور اس میں محبت کے جذبات نام کو بھی نہیں ہیں۔

ان حالات سے باخبر ہوتے ہوئے میں نے کبھی مرد کی محبت پر بھروسہ نہیں کیا میں نے خدمت اور سلیقہ مندی سے شوہر کو گرویدہ بنایا تھا اگر یہ چیز موجود نہ ہوتی تو شاید ہمارے تعلقات کبھی قائم نہ رہتے اسلئے اپنی بہنوں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اپنے شوہروں کی محبت پر کبھی بھروسہ نہ کریں یہ ذرا سی دیر میں نفرت میں بدل سکتی ہے۔

عالم نسواں

مرد کی محبت کا کوئی بھروسہ نہیں

ایک مغربی خاتون کے خیالات

لیڈیز جرنل میں ایک خاتون نے مردوں کے بارے میں جن عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں یوروپ کی عورتوں اور مردوں میں کس درجہ بدگمانی بڑھی ہوئی ہے ہم اس مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

یہ کہنا تو شاید غلط ہوگا کہ مرد محبت کے جذبے سے بالکل خالی ہیں کیونکہ خود میں نے ایسے مردوں کو دیکھا ہے جو اپنی بیویوں سے دیوانہ وار محبت کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ ضرور کہوں گی کہ ایسے مردوں کی تعداد دنیا میں بہت کم ہے جو عورتوں سے سچے دل سے محبت کرتے ہوں، میرا خیال ہے کہ مشکل سے ایک فی صدی مردوں میں محبت کا جذبہ پایا جائیگا محبت ایثار اور قربانی کا دوسرا نام ہے اسی لئے محبت وہی لوگ کر سکتے ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنی عزیز ترین چیزوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اسکے برخلاف جو لوگ ایثار و قربانی کی بجائے اپنے ذاتی اغراض کو زندگی کا اصل مقصد سمجھتے ہوں بھلا وہ مرد عورتوں سے کیونکر محبت کر سکتے ہیں۔

مردوں کی فطرت کا جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے ان میں ایثار اور قربانی میں اپنا وقت برباد کرنے کی بجائے ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ ان کو زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوں خواہ وہ مالی ہوں یا جسمانی اس لئے اگر ان میں محبت کا جذبہ کم پایا جاتا ہے تو تعجب نہیں۔

انسان جیسے ماحول اور حالات میں زندگی گذارتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے مرد کا ماحول کیونکہ ایسا واقع ہوا ہے کہ اسے فوائد حاصل کرنے کے لئے جد وجہد کرنی پڑتی ہے اس لئے حالات سے مجبور ہو کر مرد ایک غرض پرست انسان بن گیا ہے اگر وہ غرض پسند نہ ہو تو اس کے لئے روپیہ پیدا کرنا اور معاشرتی ضروریات کو بہم پہونچانا ناممکن ہے چنانچہ معاشرتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وہ ایسا خود غرض بن جاتا ہے کہ وہ اپنی محنت یا دماغ کا معاوضہ پورا پورا وصول کرتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو معاشرتی نظام درہم برہم ہو جائے ایسی حالت میں اگر مرد خود غرض بنجاتا ہے تو عورتوں کو تعجب نہیں کرنا چاہئے۔

حالات اور واقعات انسان کو اپنے سانچے میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں چنانچہ مردوں کی غرض پسندی نے مردوں کو اس طرح سانچے میں ڈھال لیا ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ بھی اچھی خاصی تجارت کرتے ہیں اگر ان کو کسی عورت سے دماغی عیش اور جسمانی آرام میسر آتا ہے تو اس سے ان ایک قسم کا لگاؤ یا تعلق رہتا ہے لیکن دیگر دماغی عیش اور جسمانی آرام میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو ان کو اس عورت سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی خواہ وہ ان کی بیوی ہی کیوں نہ ہو

مرد در اصل ایک کاروباری انسان ہے وہ دنیا کے ہر متنفس سے کاروبار کرنا چاہتا ہے وہ باپ سے بھی کاروباری تعلق رکھتا ہے ماں بہن سے بھی کاروباری واسطہ رکھنا چاہتا ہے، اور بیوی بچوں سے بھی وہ کاروبار کرنے کا عادی ہے وہ عورتوں کی طرح بے غرض ہو کر دیوانہ وار محبت کرتا ایک جنون خیال کرتا ہے مرد کی فطرت کا صحیح اندازہ (بقیہ)

بچوں کی دنیا

سنہرا کارنامہ

از جنابہ نفیس جہاں بیگم صاحبہ

بہت زمانہ گذرا جبکہ امریکہ اور افریقہ کے درمیان جنگ ہو رہی تھی، امریکیوں کی ایک فوج افریقہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں پر حملہ آور ہوئی، یہ گاؤں دریا کے کنارے واقع تھا۔

گاؤں کے اس طرف پہونچنے کے لئے دریا کو عبور کرنا پڑتا تھا مگر دریا پر کوئی پل نہ تھا جس کے ذریعہ یہ لوگ گاؤں تک پہونچ لیکن دریا کے کنارے ایک بہت بڑا املی کا درخت تھا۔

امریکہ والوں نے درخت کو اس طرح دریا میں گرایا کہ اس کے اوپر کا سرا دریا کے دوسرے کنارے تک پہونچ گیا۔

جب گاؤں کے آدمیوں نے امریکن فوج کو اپنے گاؤں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو سب لوگوں نے جمع ہو کر حملہ روکنے کے لئے مشورہ کر کے سات سو آدمی روانہ کئے تا کہ یہ حملہ کو روکیں۔

ان سات سو آدمیوں کے علاوہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ان لوگوں کے ساتھ گھر سے نکل آیا تھا وہ باوجود اپنے باپ کے منع کرنے کے اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور اپنے گاؤں کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اپنے باپ کے ہمراہ میدان میں آگیا۔

ان بہادر لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اگر امریکی فوج دریا کو عبور کر کے گاؤں میں پہونچ گئی تو سارے گاؤں کو تباہ کر دیگی اس لئے انھوں نے فوج کے تدارک کے لئے کلہاڑیوں سے پل کاٹنا شروع کیا، لیکن دوسری جانب سے امریکن اس قدر شدید گولہ باری کر رہے تھے کہ سب جانباز ان وطن سوائے اس لڑکے کے شہید ہو گئے

یہ بڑا نازک وقت تھا لیکن ایک بہادر باپ کا بچہ بھی بہادر ہی ہوتا ہے، اس نے اپنے باپ کی کلہاڑی اٹھائی اور پل کاٹنے میں مشغول ہو گیا گولیاں برابر مینھ کی طرح برس رہی تھیں لیکن لڑکا ذرا بھی نہ گھبرایا اور برابر درخت کاٹتا رہا صرف دو چار ضربوں میں پل کٹ جاتا لیکن بہادر لڑکے نے یہ خیال کیا کہ اگر میں بھی گولی کا نشانہ بن جاؤں اور پل اسی طرح کھڑا رہے تو امریکن گاؤں میں پہونچ کر حشر برپا کر دیں گے۔

اس خیال کے آتے ہی وہ کلہاڑی چھوڑ کر پل پر کودا اس کے کودتے ہی پل کا ایک ٹکڑا دریا میں گر گیا اور بہادر لڑکے نے وطن کیلئے اپنی عزیز جان دیدی۔

امریکن فوج دریا کے کنارے کھڑی رہ گئی امریکیوں کو جب لڑکے کی بہادری کا علم ہوا تو انھوں نے لڑکے کی نعش کو نکالا اور بڑی شان و شوکت سے دفن کیا اور ایک پتھر پر کل واقعہ لکھ کر لٹکا دیا جو وہاں پر ابھی تک بطور یادگار موجود ہے اور اس بہادر وطن پرست لڑکے کا نام بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

جرمنی کا اعلان

برلن ۲۸ رمئی ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے مندرجہ ذیل بیان شائع ہوا ہے۔

بلجیم کے بادشاہ نے جرمن ہتھیاروں کے تباہ کن اثر کی تاب نہ لاکر اپنی فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیدیا ہے چنانچہ بلجیم کی فوج نے ہتھیار ڈالدئے ہیں اور اس کا کوئی وجود نہیں رہا۔

پردۂ فلم

بمبئی ٹاکیز کے بانی ہمانسو رائے کا انتقال!

ہم نے اس خبر کو نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنا کہ بمبئی ٹاکیز کے بانی مسٹر ہمانسو رائے کا ۱۸ رمئی کی دوپہر کو ایک مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا موصوف کا شمار ان لائق فلم سازوں میں تھا جن پر ہندوستان کی فلمی صنعت بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

چنانچہ آپ کی موت کو فلمی صنعت کا نقصان عظیم تصور کیا جا رہا ہے۔

مسٹر موصوف پہلے ہندوستانی فلم ساز ہیں جن کی تصویر "لائٹ آف ایشیا" نے نہ صرف ہندوستان بلکہ یوروپ میں غیر معمولی مقبولیت اور شہرت حاصل کی اسی طرح آپکی دوسری تصویر "کرما" کو بین الاقوامی شہرت نصیب ہوئی۔

اگر سچ پوچھا جائے تو ہندوستانی فلمسازوں میں مسٹر موصوف کا درجہ نہایت ہی بلند تھا۔ آپ کی قابلیت اور آپ کی جد وجہد کا بہترین نمونہ بمبئی ٹاکیز کی وہ تصاویر ہیں جن کو ٹیکنگ کے لحاظ سے یوروپین تصاویر کے مقابلہ پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں مسٹر موصوف نے جب مشترکہ سرمایہ سے بمبئی ٹاکیز کی بنیاد رکھی تو اس کمپنی نے اپنی پہلی ہی تصویر "جوانی کی ہوا" پیش کر کے سارے ہندوستان میں ایک تہلکہ برپا کر دیا بمبئی ٹاکیز ہندوستان کی پہلی فلم کمپنی ہے جو اپنی پہلی ہی تصویر کو پیش کرنے کے بعد نہایت بلند پایہ فلم کمپنی شمار ہونے لگی اور یہ سب کچھ مسٹر موصوف کی غیر معمولی قابلیت کا نتیجہ تھا۔

مسٹر ہمانسو رائے کی موت بلا شبہ فلمی صنعت کا اتنا بڑا نقصان ہے جس کی مدت تک تلافی نہ ہو سکے گی، ہم کو اس رنج میں مسٹر ہمانسو رائے کی بیوہ دیو کا رانی اور ان کے جملہ اعزا اور دوستوں سے دلی ہمدردی ہے۔

سڑکوں کی حفاظت

ملایا اور پیرک میں حکومت نے ہر ایک بیل گاڑی میں برک اور ربڑ ٹائروں کا ہونا ضروری کر دیا ہے۔

اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ سڑکیں جلدی خراب نہیں ہوں گی اور شور و غل بھی نہیں مچے گا اور سڑکوں کی پوری طرح سے حفاظت رہے گی۔

کیا ہندوستان کی حکومت بھی اس طرف توجہ دے کر سڑکوں کی حفاظت کر کے ملک کا بہت سا روپیہ بچائے گی؟۔

اپنے بادشاہ کیخلاف اہل بلجیم کا مظاہرہ

پیرس ۲۸ رمئی فرانس کے باخبر حلقوں سے اطلاع ملی ہے کہ پیرس کی بلجیم بستی کے باسندے اور حکومت بلجیم کے ممبران شاہ لیوپولڈ کے خلاف زبردست غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔

بلجیم کی سینٹ کے ایک ممبر نے کہا کہ بادشاہ کا یہ فعل ہماری قومی تاریخ میں ایک نمایاں داغ ہے فرانس میں بلجیم اخباروں کے نمایندوں نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ شاہ لیوپولڈ نے ہتھیار ڈالدئے ہیں بادشاہ نے قوم کے ساتھ دغا کی ہے فرانس کو۔ چاہئے کہ وہ ہمارے بادشاہ کے فعل سے ہمارا فیصلہ نہ کرے۔

بادشاہ مرچکا، بلجیم زندہ باد۔

اقوال زریں

یہ کیا کرتے ہو میری غلطیاں مجھے بتاؤ کیونکہ وہ مجھے منزل مقصود تک پہونچا دیں گی۔

بات اور کام میں بڑا فرق ہوتا ہے حالانکہ دونوں کا تعلق ایک دوسرے سے بہت گہرا ہے

محبت سے دلوں پر قبضہ جمایا جاتا ہے تلوار سے نہیں

دوست وہ ہے جو تمہاری غلطیاں تمہیں بتائے

انسان وہ ہے جو وقت کو اپنا اور خود کو وقت کا بنالے

ہر وقت، ہر لمحہ خدمت قوم کیلئے تیار رہو

ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم قوم کے فوائد پر اپنے فوائد کو قربان کر دیں

وطن ہمارا ہے اور ہم وطن کے خدمتگار ہیں یہ آواز ہر وقت اپنے دلنشیں رہنا چاہئے

وقت کیمطابق کام کرنے والا کامیاب ہوتا ہے

دانائی نام ہے وقت پر کام کرنے کا

بیکار، غدار، خود غرض، مکار، اور نادان آدمیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

اتنی بلندی پر مت چڑھو جو تمہیں نیچے گرا دے

موج تبسم

عاشق میری دل نواز محبوبہ اگر میں تم سے شادی کرنے کے لئے کہوں تو بتاؤ تم کیا جواب دو گی

محبوبہ میں تمہاری اس حماقت پر ہنسوں گی اور ہنس کر خاموش ہو جاؤں گی۔

عاشق تو گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ "الخاموشی نیم رضا"

محبوبہ مگر تم کو اس نیم رضا کے لئے بھی تمام عمر انتظار کرنا پڑے گا۔

بدمعاش ایک دوکان میں گھس گیا اور اس نے دوکاندار کے سامنے بھرا ہوا پستول رکھ کر کہا میں اس پستول کو بیچنا چاہتا ہوں، تم کو اس کے مبلغ سو روپیہ ادا کرنے ہوں گے کیونکہ مجھے اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے

دوکاندار کیا یہ پستول بہت عمدہ قسم کا ہے

بدمعاش ہاں یہ پستول تم جیسے کئی ایک۔ دوکانداروں کا خون کرچکا ہے۔

دوکاندار تو واقعی یہ بہت اعلےٰ ہے "لیجئے یہ سو روپیہ حاضر خدمت ہیں"

طبیب تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارا مرض نہایت ہی مخدوش اور خطرناک ہے۔

مریض مخدوش سے آپ کا کیا مطلب ہے

طبیب مطلب کچھ بھی نہیں صرف یہی کہ مبلغ سو روپیہ آپ کو خرچ کرنا ہوں گے۔

ڈاکٹر (ایک زخمی کو دیکھتے ہوئے) بہت سخت چوٹ آئی ہے، یہ مرچکا ہے۔

زخمی نہیں ڈاکٹر صاحب ابھی میں مرا نہیں ہوں

دلچسپ معلومات

ہندوستان میں گذشتہ تین سال میں ایک کروڑ ستر لاکھ چیزیں ریلوے کے محکمہ کو ایسی ملیں جو مسافر بھول گئے تھے۔

ان چیزوں میں چک کرنسی نوٹ ہنڈیاں اور روپیہ بھی شامل تھے۔

ساٹھ فیصدی چیزیں مالکوں کو واپس کی جاسکیں

اس محکمہ میں ہندوستان میں دو سو آدمی کام کرتے ہیں جو مجموعی طور پر ۳۱ زبانیں جانتے ہیں اور ۴۲ رسم الخط سے واقف ہیں اور ان کے علاوہ کئی غیر ملکی زبانوں کا انتظام ہے

ہونٹوں میں سرخی لگانے کا رواج اب سے کئی ہزار برس پہلے مصر میں موجود تھا۔

۱۴۰ برس گذرے کہ نپولین نے ہوائی غباروں میں فوج بھیجکر برطانیہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا

پیراشوٹ (ہوائی جہاز سے اترنے والی چھتریوں) کا ذکر سب سے پہلے لنڈن گرافک نامی اخبار میں ۱۸۸۸ء میں آیا تھا۔

جرمنوں کی حفاظتی لائن جسے اب سیگفریڈ لائن کہتے ہیں پہلے ہنڈنبرگ لائن کہلاتی تھی۔

پچھلی گذشتہ جنگ میں ۲۶، مارچ سنہ ۱۹۱۸ء اتحادیوں کے لئے سب سے زیادہ خطرہ کا دن تھا۔

قوم کے نام ملک معظم کا پیغام

لنڈن ۲۴، مئی کسی کو غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے ہمارے دشمن محض چند علاقوں کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ ہماری سلطنت کو مکمل طور پر برباد اور ملیامیٹ کرنے پر تلے ہوئے ہیں یہ ہے وہ پیغام جو یوم سلطنت کے موقعہ پر آج رات ملک معظم نے قوم کے نام براڈکاسٹ کیا۔

ملک معظم نے مزید فرمایا کہ شبہ کا وقت اب گذر چکا ہے اب تمام دنیا کے روبرو اور سمجھدار طبقہ کے روبرو معاملہ صاف ہے شکست کے معنی صرف یہی نہیں ہوں گے کہ ہم پر کچھ مصیبت آجائے گی اور پھر ہم اپنی طاقت سے اس کو دور کرسکیں گے بلکہ شکست کے یہ معنے ہوں گے کہ ہماری دنیا ملیامیٹ ہو جائے گی اور اس کے کھنڈرات پر تاریکی کی عمارت کھڑی ہوں گی۔

ہمارے دشمن ہمارے خلاف ایک لفظ استعمال کرتے ہیں وہ ہے "امپیریلزم" سامراج ان سے ان کا یہ مطلب ہے کہ ہم دوسروں کو غلام رکھنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور ہم میں ملک گیری کی ہوس ہے ہم سلطنت کے آزاد لوگ یہ لفظ ان ہی کے منھ کے اندر ڈالتے ہیں کہ ہمارے دشمن بھی اس قسم کے برُے جذبات اپنے میں رکھتے ہیں۔

آخر میں ملک معظم نے فرمایا کہ تمام دنیا کے عورتوں اور مردوں سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے کام میں پوری طاقت صرف کردو اپنے دلوں کو خوش رکھو اور اپنا ارادہ اٹل رکھو اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے ہمیں یکدل ہو کر آگے قدم بڑھانا چاہئے خدا کے بھروسہ رکھ کر بڑھے چلو ہمیں اس کی ذات سے امید ہے کہ ہم شکست نہیں کھائیں گے۔

افسانہ

میاؤں

ایک نہایت ہی دلچسپ افسانہ

از جناب محمد امین صاحب نسر قپوری

صحن میں دھم سے کسی کے کودنے کی آواز آئی تو آپا صغرا کی چیخ نکل گئی گھبرا کر اٹھیں چاروں طرف دیکھا کوئی نہ تھا لیکن باورچی خانہ میں کھڑ بڑ ہو رہی تھی یکایک کسی برتن کے گرنے کی آواز آئی پھر کیا تھا آپا کے حواس ٹھکانے نہ رہے گھبرا کر بول اٹھیں۔ "اری سلامو" سنتی ہے گھر "آواز کانپ رہی تھی "سلامو خراٹے لے رہی تھی" کروٹ بدلتے ہوئے نیند میں بولی "ہوں" ہوں کی بچی باورچی خانہ میں کوئی برتن سمیٹ رہا ہے ذرا دیکھ جلدی سے، سلامو سو رہی تھی آپا کے چہرے پر مارے خوف کے ہوائیاں اڑ رہی تھیں ذرا ہمت کر کے چلا کر بولیں توبہ! ایسی نیند بھی کیا ایک گھنٹہ سے گلا پھاڑ رہی ہوں اس اللہ کی بندی کو خبر تک نہیں سارا گھر لٹ جائے گا تو آنکھ کھلے گی "اری میں کہتی ہوں" ذرا دیکھ تو لے وہ تو گھر میں نہیں ہیں ورنہ کاہے کو تیری خوشامد کرتی ایک اور برتن گرنے کی آواز آئی آپا کا دل آپا کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

سلامو کو جھنجھوڑ کر بولیں۔ مردار سانپ سونگھ گیا کیا؟ جوانی میں نیند کسے نہیں آتی مگر ایسا بھی کیا گھر میں چور گھسا ہے یہ کانوں میں تیل ڈالے پڑی ہے سلامو نے جو آپا کو چلاتے ہوئے دیکھا آنکھیں ملتی ہوئی بولی کیا ہوا آپا خیر تو ہے۔ آپا کی بچی میں کہتی ہوں باورچی خانے میں کوئی ہے کوئی چوہا ہوگا تم تو ناحق پریشان ہو رہی ہو"۔ بالوں کو درست کرتے ہوئے بولی۔

چوہے کی بچی ذرا کھڑی ہو کر دیکھ مجھے تو چور، آپا آگے اور کچھ نہ کہہ سکیں چور کا نام سنتے ہی سلامو پر اوس سی پڑ گئی، تو آپا میں کیسے بڑھ سکتی ہوں اسے آپ نے مجھے فالتو سمجھا ہے لاکھ ماما سہی، جان سب کو پیاری ہے "سلامو" منھ بنا کر بولی اری تیرے کو کھا تھوڑا ہی لے گا اتنی موٹی ہو رہی ہے آخر کس کام آئے گی۔

سلامو آپا کا منھ تک رہی تھی اور آپا کا مارے غصہ اور خوف کے برا حال تھا "سلامو" کو کوس رہی تھیں۔ سلامو تجھے خدا سمجھے ابھی کل دو روپئے دے نیا ڈوپٹہ لیکر دیا اس پر یہ بوناؤ چلی ہیں بن بیر۔۔ ساتھ چلتی ہوں آگے آگے سلامو اور پیچھے پیچھے آپا دبے پاؤں باورچی خانے میں آئیں سلامو ڈرتے ڈرتے بولی کون ہے؟۔

اندر سے آواز آئی میاؤں سلامو کو بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی آپا جلکر بولیں؛۔

اری یہ بھی کوئی وقت ہے ہنسنے کا "بی میاؤں" نے جو مورچہ بندی دیکھی تو برتنوں کو گراتی ہوئی اچھل کر باہر آئی سلامو ہنس رہی تھی آپا نے کھسیانی ہو کر کہا "چڑیل" تو کیوں دانت نکال رہی ہے میرا تو دل ڈوبا جا رہا ہے پسینے چھوٹ رہے ہیں دیکھ دودھ کی پتیلی اوندھی پڑی ہے مردار سارا ہی تو پی گئی، آپا کا سانس پھول رہا تھا۔

آپا میں نے تو دودھ ڈھک کر رکھدیا تھا سلامو ہنسی کو روک کر بولی آپا بڑبڑاتی ہوئی پلنگ پر گر پڑیں دل میں ہول بیٹھا ہوا تھا ساری رات بے قراری سے کروٹیں بدلتی رہیں۔

صبح آنکھ کھلی تو آپا کو گھر میں جس چیز کی تلاش تھی وہ بلی تھی جو ان کے پلنگ کے نیچے انگڑائیاں لے رہی تھی دودھ کا ایسا چسکا پڑا کہ رات میں دسیوں چکر کر چکی تھی برتن اوندھے سیدھے پڑے تھے

سلامو جھاڑو دے رہی تھی پلنگ کے نیچے بلی کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

میں بھی سنوں صبح ہی صبح تو کیوں ہنس رہی ہو آپا نے روتی اور اداس صورت بنا کر کہا۔

آپا تم تو تیری جان کو آگئیں بلی گھر میں کیا آئی مصیبت آگئی، آپا اور جل گئیں تیوری چڑھا کر بولیں مردار تجھے مذاق سوجھ رہا ہے یہاں تو رات بھر نیند نہیں آئی کلیجہ اب بھی دھڑک رہا ہے مل جائے تو دونوں ٹانگیں توڑ کر رکھدوں، کہتی ہوئی پلنگ سے نیچے اتریں، بلی ٹانگ تلے سے نکل گئی، بس آگ ہی لگ گئی جو تہ تلاش کر رہی تھیں بلی بھاگ گئی آپا نے جو سلیپر نکال کر مارا تو سیدھا زینے میں! کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی آپا نے جھانک کر دیکھا میاں رشید کھڑے چھاتی سہلا رہے تھے!

یہ کیا بدتمیزی ہے بوکھلا کر بولے۔

ہائے تم ہو! "آپا کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

میاں! رات ہی سے بگڑ رہی ہیں بلی کو دیکھ کر آپے سے باہر ہو رہی ہیں "سلامو" کہہ رہی تھی آپا کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا سرجھکائے خاموش کھڑی تھیں یہاں رات بھر بلی نے وہ اودھم اٹھایا کہ نیند حرام ہوگئی۔

سلامو کی باتیں آپا کو ناگوار گذر رہی تھیں آنکھیں نکال کر گھورا جیسے وہ کہہ رہی تھیں "سلامو بندی تجھے خدا سمجھے زبان چلا رہی ہے ایسی خبر لوں گی کہ تو یاد کرے گی، دل تلابازیاں کھا رہا تھا جی چاہتا کہ بوٹیاں نوچ کر چیل کوؤں کو دیدوں رشید بھویں سکیڑے اندر آئے بیوی سے نہیں بولے نہ ہی مسکرا کر دیکھا نہ مخاطب ہوئے۔

"میں نے بلی پر پھینکا تھا کیا معلوم کہ تم" کہہ کر آپا رک گئیں آنکھیں ڈبڈبا گئیں رشید کمزور اور بودے دل کے آدمی تھے بیوی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ کر بولے "رونے پر اتر آئیں خوب ہو تم بھی" سلامو نے جھانک کر دیکھا میاں بیوی کو منا رہے تھے آپا روتے روتے نڈھال ہوگئیں تھیں

دوپہر کو رشید کھانا کھا رہے تھے برابر کی کھڑکی سے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی چونک کر دیکھا بلی "میاؤں! میاؤں" کر رہی تھی چمکارتے ہوئے ایک ٹکڑا ڈالا بلی پاس بیٹھ گئی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے کیسی پیاری ہے! کریم صاحب کی معلوم ہوتی ہے سلامو ایک کٹورے میں دودھ تو لانا آپا جان دالان میں تپائی پر بیٹھی ہوئی قمیص کے بٹن ٹانک رہی تھیں پلٹ کر دیکھا میاں ادھر پیرہ بنے ہوئے تھے، بلی کو گود میں دودھ پلا رہے تھے ہائے کیا غضب کر رہے ہو گلا پھاڑ کر چلائیں رات سیر بھر دودھ پی گئی چینی کے دو برتن توڑ ڈالے میں اسے گھر میں گھسنے نہیں دوں گی تڑپ کر اٹھیں فضول بگڑ رہی ہو یہ تو میرے دوست کی بلی ہے دیکھو نا کیسی اچھی معلوم ہو رہی ہے، بلی کی پیٹھ تھپکتے ہوئے بولے بلی ٹانگیں پھیلائے خاموشی سے پڑی تھی آپا پیچ وتاب کھا رہی تھیں چاہتی تھیں کہ ٹانگ پکڑ کر کھینچ لیں جھڑکی سے وہ مرمت کریں کہ یہ ادھر کا راستہ بھول جائے مگر میاں رشید کے آگے کچھ پیش نہ چلتی تھی۔

اگلے روز صبح میاں رشید پچھواڑے کی کھڑکی سے جہانک رہے تھے سامنے چھوٹی کھڑکی میں بلی میاں کو دیکھ کر "میاؤں! میاؤں" کر رہی تھی

(باقی بر صفحہ ۸ کالم پر ملاحظہ کریں)

اختلافات دور کردو اور متحد ہو جاؤ

باشندگان ہند سے وائسرائے کی اپیل

شملہ ۲۲ مئی۔ آج شب کو ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے باشندگان ہند سے اعتماد، حوصلہ اور اتحاد کی اپیل کی۔ ہز ایکسیلنسی نے تقریر میں ہندوستان کے حق خود اختیاری کے مطالبہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا "میں ایسے مشکل وقت میں جب کہ فرانس میں فوجی حالت نازک ہے آپ سے چند باتیں کہنا چاہوں گا اخبارات اور ریڈیو سے آپکو جو خبریں مل رہی ہیں ان سے زیادہ میں کوئی خبریں نہیں دے سکتا نہ میں اس امر کی کوئی پیشینگوئی کرنا چاہتا ہوں۔ کہ فوجی کارروائیوں کے کیا فوری نتائج ہونگے لیکن میں فخر کے ساتھ عرض کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو بھی فخر ہو گا کہ اس انتہائی آزمائش کے وقت ہندوستانی فوج کے کچھ دستے انگریزی فوجوں کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہندوستانی فوج کی بلند روایات کو قائم رکھیں گے۔ اور جن کے حوصلے اور جاں نثاری کی شہرت کسی سے کم نہیں ہے۔

ابھی ابھی میں نے کہا تھا کہ شمالی فرانس کے اہم اور نازک مورچوں پر فوراً جو فوجی نتائج پیدا ہونے والے ہیں۔ ان کے بارے میں میں کوئی پیشینگوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن میں بہرصورت اپنے پورے زور سے اور اعتماد کے ساتھ آپکو یقین دلا سکتا ہوں کہ ہم نے دشمن کے خلاف لڑنے کے لئے تلوار میان سے باہر نکالی ہے۔ اس ابتدائی دور میں خواہ کتنی ہی مشکلات پیش آئیں کتنا ہی نقصان ہو اور خواہ کتنی ہی مایوسی ہو۔ ہم مقصد میں کامیابی حاصل کئے بغیر تلوار کو میان میں نہیں رکھیں گے۔ گزشتہ ہفتہ دارالعوام میں وزیراعظم نے جو تقریر کی تھی۔ میں اس کی بھی آپکو یاد دہانی کراتا ہوں۔

"انتہائی شدید قسم کی آزمائش ہمارے سامنے ہے۔ مشکلات اور جد وجہد کے بہت سے مہینے ہمارے پیش نظر ہیں۔ آپ پوچھتے ہیں کہ ہمارا کیا مقصد ہے۔ اس کا جواب میں ایک لفظ میں دے سکتا ہوں — ہمارا مقصد فتح ہے ہر قیمت پر فتح۔ راستہ خواہ کسی قدر مشکل و طویل کیوں نہ ہو لیکن ہمارا مقصد فتح ہے"۔

یہ تو بہادرانہ الفاظ تھے۔ اب ہم ان سچائیوں سے دوچار ہوتے ہیں جو شروع ہی میں ایک مشکل و طویل مہم کی صورت میں ہمارے سامنے آئی ہیں۔ یہ مہم زمین پر سمندر میں اور ہوا میں متواتر لڑی جائے گی۔ جو طول میں ۱۹۱۴ء-۱۸ء کی جنگ عظیم سے کسی طرح سے کم نہ ہو گی۔ اور اس میں ہمارے تمام مادی اور اخلاقی وسائل کی بازی لگ جائے گی۔ جہاں تک ہم اپنے سانچے ہیں۔ اس جنگ کے نتیجہ میں باطل کے خلاف (جس سے ہماری تہذیب کی پامالی کا احتمال ہے) حق کی فتح ہو گی۔

جن واقعات کی طرف دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ ان کے جائے وقوعہ سے میں اور آپ بہت دور ہیں ہم میں سے بہت سے لوگ مدد کرنا چاہتے ہیں بہت سے لوگ اس خطرہ کے مقابلہ میں بہادری سے لڑنے والوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنا چاہتے ہیں۔

برطانوی ہند اور ہندوستانی ریاستیں جنگ لڑنے اور دوسرے آدرش کے حصول کے لئے متحد ہیں۔ ملک کی زبردست رائے عامہ کی تائید حاصل ہے۔ آدمیوں روپے اور سامان کی شکل بہت بڑی اور فیاضانہ امداد کر چکی ہیں۔ اس امداد کی عظمت اور اہمیت کو ہر جگہ تسلیم کیا گیا ہے میں جانتا ہوں کہ ہندوستان اس قسم کے حالات میں جن سے کہ ہم دوچار ہیں۔ مخلصانہ اور حق پسندانہ مقصد کی فتح کے لئے ہر وہ امداد دے جائے گا جو اس کی طاقت میں ہے۔ بالخصوص ڈیفنس کے میدان میں آپ دیکھیں گے کہ اس تو تینا کو واقعات کے پیش نظر ڈیفنس کی طاقتوں کو جن میں ہندوستان کی ہوائی طاقت بھی شامل ہے زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لئے فوری اقدام کئے گئے ہیں جو سامان کی فراہمی کے معاملہ میں ملکی وسائل کے محدود ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے قابل عمل ہیں۔ جنگ کے کامیاب نتیجہ برآمد کرنے کے لئے جس وسعت اور عمومیت کے ساتھ امداد دینے کی خواہش ظاہر کی جا رہی ہے اس کے جواب کی بھی کوئی کوشش اٹھا کر نہیں رکھی جائیگی۔

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سامان کے علاوہ دوسرے اعتبار سے ہم بہترین طریقہ پر کس طرح امداد کر سکتے ہیں اور میں آپ میں سے ہر شخص سے اس قسم کی امداد کی اپیل کرتا ہوں۔

سب سے پہلے ہمیں فوراً اس امر پر اعتماد کلی قایم کر لینا چاہئے کہ ہمارے مقصد کو ناکام نہیں بنایا جا سکتا اور نہ عرصہ تک کوئی شخص انسان کے جذبہ کو دبا سکتا ہے کیونکہ آدمی میں اس جذبہ کی آخری تحریک پرماتما کی طرف سے ہوتی ہے لہذا ہمیں اس اعتماد سے بھروسہ اور اطمینان حاصل کرنا چاہئے۔ جسے ایک زمانہ سے بنی نوع انسان کی تائید حاصل رہی ہے۔ اس طرح مضبوط ہو کر ہمیں ان لوگوں کو مضبوط بنانا چاہئے۔ جن سے ہمارا واسطہ قایم ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کڑی آزمائش کے وقت میں مادر وطن کا فرض جان کر تمام اختلافات کو جن کی وجہ سے ہم میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے ختم کر دینا چاہئے ممکن ہے کہ اختلافات کافی حد تک حقیقی ہوں لیکن وقت آنے پر ان پالیسیوں پر بحث کی جائے گی۔ جو اختلافات کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اس وقت ہم سب کی خواہ رائے کچھ ہو اپنے ضمیر کے مطابق اپنے اپنے اثر کو استعمال کرنے میں آزاد ہونگے لیکن ہمیں صاف طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ داخلی اختلافات اور جھگڑوں کا یہ وقت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ ساری چیزیں ختم کر کے اپنے دل و دماغ اس خدمت کے لئے وقف کر دینے چاہئے۔ جو سب کی خوشحالی کا باعث ہو گی اتحاد میں قوت ہوتی ہے اس کے علاوہ امن عامہ اور داخلی امن قایم رکھنے کے لئے ہمیں امداد کرنا چاہئے کیونکہ اس زمانہ میں امن عامہ ہمارے لئے بہت بڑی قیمت ہے۔

آخر میں ایک انسان کی حیثیت سے میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں۔ خطرہ بہت سخت ہے کیونکہ یہ نہ صرف دماغ بلکہ اسپرٹ کو تباہ کر رہا ہے لہذا تمام خطرہ کو دور کر دینا چاہئے اور شکوک بہانہ دل سے نکال دینا چاہئے۔ ہندوستان کی سرزمین قدیم ہے اور اس نے بہت سے طوفان دیکھے ہیں اگر آپ ہندوستان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر دیکھیں تو ایک دفعہ یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ خوفناک ترین طوفان آخر میں ضرور ڈھل جاتا ہے اور مناسب موسم آنے پر سیاہ بادل پھٹ جاتے ہیں آسمان صاف ہو جاتا ہے اور سیاہی کی جگہ روشنی لے لیتی ہے خوشگوار وقت ہو یا دور مشکلات کے ایام میں میں آپ کے ساتھ رہا ہوں۔

ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں مجھے جو اعتماد اور بھروسہ ہے اس میں کسی مشکل یا مایوسی سے فرق نہیں آیا۔ اور یہ اعتماد پہلے کی طرح اب بھی مضبوط ہے۔ ہندوستان کو اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہب و ملت سے قطع نظر سب کی بےغرضانہ خدمت کے جائے۔ جیسا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی کوشش اٹھا کر نہ رکھوں گا۔ میرے لئے یہ آسان ہو گا۔ کیونکہ جن لوگوں کا میں احترام کرتا ہوں اور جن سے اب محبت ہے ان کے لئے میں سخت سے سخت کام کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص۔ جو بہترین اور سچی خدمت کر سکتا ہے اس کے لئے میں آپ سے بیکار درخواست نہیں کر رہا ہوں۔

جب تک میں دوبارہ تقریر نہ کروں آپ ان تین لفظوں پر دھیان رکھئے، اتحاد اور حوصلہ اور اعتماد۔ خدا حافظ۔ خدا۔

جبرالٹر اور مالٹا میں کرفیو آرڈر

جبرالٹر ۲۷ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل سے جبرالٹر میں رات کے ۱۱½ بجے سے صبح کے ۵½ بجے تک کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا جائے گا۔ اور کسی کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ فوجی سپاہیوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہو گی۔ مالٹا سے خبر ملی ہے کہ ہوائی چھتریوں سے اترنے والی فوج کے خلاف احتیاطی تدبیر کے طور پر مالٹا میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے اور رات کے ۱۱ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ رہے گا۔ عوام کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو انکو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

برطانیہ کا تجارتی مشن ماسکو روانہ ہو گیا

لندن ۲۷ مئی۔ رائٹر کو مستند ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس روس اور برطانیہ کے درمیان تجارتی بات چیت کے سلسلہ میں بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔

اس سے پہلے معلوم ہوا تھا کہ حکومت برطانیہ نے حکومت روس کو مطلع کیا تھا کہ سر سٹیفورڈ کرپس کی زیر سرکردگی ایک برطانی مشن ماسکو جائے گا رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جواب موافق نہیں تھا۔

پولوں جرمنوں کے ہاتھ آگیا

پیرس ۲۰ مئی۔ ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فرانس کے شمال میں دریائے سوم کے کنارے سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اور ان میں اتحادیوں نے اپنے قدم کچھ اور آگے بڑھا دئے ہیں بولونی کے علاقہ میں دشمن نے پچھلے چند دن میں اپنی پوزیشن بہت مضبوط کر لی تھی اور وہ سڑکوں پر خوفناک لڑائی کے بعد بولوں کو دوبارہ لینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ دریائے آئسنے اور دریائے سوم کے درمیان لڑائیوں میں اتحادی توپخانوں نے دشمن کو زبردست نقصان پہونچایا۔ اور بہت سپاہیوں کو ہلاک یا زخمی کر دیا۔ اس خبر کی تصدیق ان جرمن سپاہیوں سے ہو گئی ہے۔ جو قید کر لئے گئے ہیں۔

ہوائی حملے سے بچاؤ کی پیشبندی

لندن ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ ہالینڈ اور بلجیم کا بہت بڑا حصہ اور شمالی فرانس پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے۔ اسلئے جنوب مشرقی ساحل پر واقع مندرجہ ذیل شہر خالی کر دئے جائیں گے۔

گریٹ یارتھ، ولسٹنٹ، فلکس سٹو، ہارویچ کلیکٹن، فرنٹن، رائی، ساوتھنڈ، مارگیٹ، رامسگیٹ، براڈسٹیرز، سینڈوچ، ڈوور، ڈیل اور فاکسٹن۔ یہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ بچوں کو مڈلینڈ اور ویلز کے محفوظ علاقوں میں بھیج دیا جائے۔ اتوار سے یہ شہر خالی ہونا شروع ہو جائینگے۔

لندنی اخباروں کی رائے

لندن ۲۹ مئی۔ لندن کے اخباروں نے لکھا ہے کہ بلجیم کے ہتھیار ڈالنے سے اتحادیوں کو بڑا زبردست نقصان پہونچا ہے۔ اور ان کی پوزیشن خراب ہو گئی ہے لیکن جیت ہماری ہی ہو گی۔

مزدور پارٹی کے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے لکھا ہے کہ ہمیں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے کہ بادشاہ لیوپولڈ نے ہتھیار ڈالکر اچھا کیا یا برا کیا بلکہ اپنے دشمن سے برابر لڑتا رہنا چاہئے۔

لندن ٹائمز نے لکھا ہے کہ بادشاہ لیوپولڈ نے خواہ کسی وجہ سے ہتھیار ڈالے ہوں لیکن فرانس کے وزیراعظم نے جو کھری کھری باتیں کہی ہیں۔ ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا

ڈسلڈرف پر بمباری

نیویارک ۲۸ مئی۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے ڈسلڈرف پر بم برسائے اس خبر کی تصدیق ہوائی وزارت کے بیان سے ہو گئی جسمیں کہا گیا تھا کہ اتوار کی رات کو برطانی ہوائی جہازوں نے ڈسلڈرف، ڈوسبرگ، ڈورٹمنڈ، ہمبرگ، بریمن اور کولونی میں فوجی مقامات پر بمباری کی۔ تمام برطانی ہوائی جہاز صحیح وسلامت واپس آگئے۔

ساحل پر سمندری محکمہ کا کنٹرول

لندن ۲۸ مئی۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ساحل کی حفاظت کا کنٹرول اور انتظام سمندری محکمے نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ حکم پر آج سے عملدرآمد شروع ہو گیا۔

روزمرہ کا ایک ضروری واقعہ

جس وقت آپ کا شوہر اپنے کام سے اور آپ کے لڑکے اسکول سے واپس آئیں۔ اُس لمحہ آپ کو چائے بنانے میں مصروف ہو جانا چاہئے کیونکہ اس طرح آپ اپنے گھر میں روزانہ چائے کی مجلس قائم کرتے ہیں جو کہ گھریلو خوشی کی انتہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ خوش کن واقعہ جس طرح آپ کے گھر میں ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔

آؤ ہم

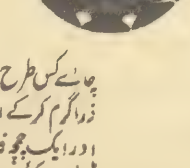

ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہئے :- تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکس پینشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا IK 115

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائین

LTK 21 B

اہل کانپور میں زندگی پیدا کرنیوالا ڈرامہ
شاندار
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں
دوسرا ہفتہ
جمعہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
نیو تھیٹرس کا لاجواب اصلاحی شاہکار
روزانہ ۶ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
میٹنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے
زندگی
ڈائرکٹر پی سی بروا
ڈائلاگ:- کیدار شرما، جواد حسین
خاص اداکار سیگل جمنا پہاڑی سانیال نیمو
بکرم کپور مس آسالتا ستارہ منورما رام کماری

شاہ بلجیم کی غداری

لندن ۲۸ مئی۔ ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے فرانس کے وزیراعظم موسیو رینو نے یہ حیرت انگیز اعلان کیا کہ بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ نے اپنے وزیروں کے متفقہ مشورہ کے خلاف یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ جرمنی سے لڑائی بند کردی جائے۔ موسیو رینو نے کہا۔ میں فرانس کے لوگوں کو ایک نہایت ہی شدید واقعہ کی اطلاع دے دینا چاہتا ہوں۔ جو رات کو ہوا۔ فرانس کے لوگ اب بلجیم کی فوج کی مدد پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ آج صبح ۴ بجے سے صرف برطانیہ اور فرانس کی فوجیں دشمن کا مقابلہ کررہی ہیں"۔

موسیو رینو نے مزید اعلان کیا کہ بلجیم کی حکومت نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان کے بادشاہ نے اپنے ذمہ دار وزیروں کی متفقہ مرضی کے خلاف جرمنی سے لڑائی بند کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلجیم کی حکومت نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ملک کی جو کچھ فوج اب تک اس کے قبضہ میں ہے وہ اتحادیوں کا ساتھ دیگی اور فرانس کی مدد کے لئے بلجیم کے لوگوں کی نئی فوج بنائی جائیگی۔ لندن کے باخبر حلقوں میں کل رات یہ کہا جارہا تھا کہ شمالی فرانس میں صورت حالات زیادہ شدید ہوتی جارہی ہے شمالی فرانس کی لڑائی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے

کہ بولون کی طرح کیلے کی بندرگاہ کے متعلق بھی جرمن ہائی کمانڈ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ سخت لڑائی کے بعد وہ جرمنوں کے ہاتھ آگیا ہے۔ بولون پر جرمن قبضہ کی تو تصدیق ہو چکی ہے مگر کیلے کے متعلق اتحادیوں کا یہ صاف اعلان ہے کہ وہ ابھی تک انکے ہاتھوں میں ہے کیلے میں زبردست قلعہ بندیاں ہیں جنکو توڑنا بہت مشکل ہے۔ فرانس کا یہ بندرگاہ انگلش چینل کے ساحل پر ہے۔ تجارتی کے علاوہ فوجی لحاظ سے بھی اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے برطانی بندرگاہ ڈوور سے کیلے کا فاصلہ غالباً ۲۵ ۔ ۳۰ میل کے قریب ہے۔

جرمنی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ انہوں نے فرانس کا دوسرا شمالی بندرگاہ ڈنکرک جو کیلے کے قریب بلجیم کی طرف واقع ہے آگ سے تباہ کردیا۔ اتحادیوں کی طرف سے اس اطلاع کی بھی تصدیق نہیں ہوئی ہے

کیا مہاتما گاندھی یوپی میں رہیں گے

لکھنؤ ۲۷ مئی۔ مسٹر لے عباسی نے جو یو پی کے کانگریسمین ہیں اور دیہاتی معاملوں کا بہت اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ مہاتما گاندھی سے یہ تجویز کی تھی کہ وہ ہندو مسلم مسئلہ کو بہتر انداز میں سمجھنے کے لئے اور اس کا قریبی مطالعہ کرنے کے لئے شمالی ہند کے

شاندار
جس نے شہر میں دھوم مچادی ہے
دوسرا ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ ۶ بجے شام اور
دس بجے رات کو
وشنو سنی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ
جادو کی نگری!
خاص اداکاران لیشونت دوبے راج کماری مس سمن
پہلوان شہزادی ہمت اور ببلے
میٹنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے
آنے والے تماشے:- ہمارا دیس تقدیر کی توپ باغبان

کسی گاؤں میں بہتر ہو کہ سیتا پور یا بارہ بنکی ضلع میں قیام کریں۔ مہاتما گاندھی نے ۲۴ مئی کو اس کا حسب ذیل جواب بھیجا:۔

عزیز دوست:- آپ مجھے معاف کریں کہ آپ کے نہایت لطف آمیز خط کا جواب بھیجنے میں بہت دیر لگ گئی۔ آپ کی تجویز بہت قیمتی ہے۔ اور میرے ذہن میں کام کررہی ہے۔ اور اگر مجھے اپنا راستہ صاف نظر آیا تو میں آپ کی تجویز پر پوری طرح نہیں تو جزوی طور پر عمل کروں گا

ہم جرمنی کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیں گے

لندن ۲۶ مئی۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر معلومات نے فرانس کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہم دشمن کا چیلنج منظور کرچکے ہیں اور ہم دشمن کے آگے کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ نازی حکومت کے ماتحت غلام کی حیثیت سے زندہ رہنے کے مقابلہ میں مرجانا بہتر ہے۔ اچانک حملہ خوفناک ثابت ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ یہ اچانک حملہ پسپا کردیا گیا تو جرمنی کی طاقت روز بروز گھٹ جائیگی۔ اور ہماری طاقت بڑھ جائے گی۔

وزیراعظم برطانیہ سے مہاراجکمار وزیانگرم کی اپیل

بنارس ۲۷ مئی۔ مہاراجکمار وزیانگرم نے مسٹر چرچل سے اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آزاد ہندوستان نازی ازم کے خلاف لڑائی میں برطانیہ کے لئے قابل قدر اخلاقی اثاثہ ہوسکتا ہے ورنہ وہ ایک دائمی دھبہ ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اسے محسوس کریں اور یہ فوراً اعلان کردیں کہ ہندوستان کو غیر مشروط طریقہ پر آتم نرنے کا حق حاصل ہے مسٹر ایمرے کے بیان پر اظہار رائے کرتے ہوئے مہاراجکمار نے لکھا ہے سنہ ۱۹۳۹ء کے ایکٹ کو کوئی نہیں چاہتا۔ اس کو بہتر بنانے کا سوال نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ ہندوستان کا آئندہ آئین خود ہندوستانیوں کے ہاتھوں بغیر غیرملکی مداخلت کے تیار ہو۔ اگر مسٹر چرچل یہ اعلان نہیں کرتے کہ جنگ کے بعد فوراً ہندوستان کو درجہ نوآبادیات حاصل ہوگا۔ تو دنیا کی نظروں میں اخلاقی اعتبار سے اتحادیوں کا کاز کمزور ہے۔

برطانی ہوائی جہازوں کا زبردست حملہ

لندن ۲۶ مئی۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوجوں کی امداد کرنے کے لئے کل برطانی ہوائی جہاز زبردست سرگرمی دکھا رہے ہیں شمالی فرانس، بلجیم اور مغربی جرمنی میں دشمن کی فوجوں پر کامیابی کے ساتھ بمباری کی گئی۔ دشمن کے سلسلہ رسل و رسائل و راس کے سپلائی ڈپو پر حملے کئے گئے۔ دشمن کو سخت نقصان پہونچایا۔

آج صبح ۵ ۱/۲ اور ۹ ۱/۲ بجے کے درمیان برطانی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۲۰ ہوائی جہاز تباہ کردیئے اور بہتیں ناکارہ کردیئے۔ برطانیہ کے کل ۲۵ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔ کیلے اور ڈنکرک کے درمیان ہوائی جہازوں میں بڑا شدید مقابلہ ہوا۔ برطانی ہوائی جہازوں نے پلوں۔ ہوائی اڈوں اور ٹرینوں پر گولہ باری کی۔

بلجیم کی دس لاکھ سپاہ

پیرس ۲۶ مئی۔ بلجیم کے سابق وزیر خارجہ موسیو ہمنس نے کہا ہے کہ بلجیم کا بادشاہ فوج کے ساتھ ہے جس وقت ۱۰ مئی کو جرمنی نے حملہ کیا اسوقت بلجیم کی سات لاکھ فوج تھی اور ۴۵ سال کی عمر تک کے تمام لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا حکم دیدیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جارہی ہے اور بلجیم کی فوج کی تعداد دس لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

بلقان کی پوزیشن

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول لکھتا ہے کہ استنبول میں لندن سے جو خبریں آئی ہیں انکے باوجود یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہے کہ

بلقان کے ملکوں کو اٹلی نے اس قسم کا کوئی یقین نہیں دلایا کہ وہ اپنے حملے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور نہ وہ لڑائی کو بلقان میں پھیلنے دینا چاہتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کا مطلب ان وعدوں سے ہوگا۔ جو تین ہفتے ہوئے یونان اور یوگوسلاویہ سے کئے تھے۔

یوپی آزاد مسلم کانفرنس

لکھنؤ ۲۴ مئی۔ پچھلے دنوں دہلی میں جو آزاد مسلم کانفرنس ہوئی تھی۔ اسی ڈھنگ پر لکھنؤ میں یوپی آزاد مسلم کانفرنس کرنے کی سرگرمی سے تیاریاں ہورہی ہیں۔ حال ہی میں مجلس احرار شیعہ پولیٹیکل کانفرنس، مومن کانفرنس اور آزاد خیال مسلمانوں کے نمایندوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنانے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنادی گئی ہے۔ ایک نمایندہ استقبالیہ کمیٹی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے کمیٹی میں بہت سے ممبر بھرتی ہوچکے ہیں۔ مسٹر اکرام علی تعلقہ دار (کاکوری) کو انتظامیہ کمیٹی کا کنوینر منتخب کیا گیا ہے۔

روس کا وعدہ

بوڈاپسٹ ۲۷ مئی۔ روس کے وزیر خارجہ نے ہنگری کے وزیر مقیم ماسکو کو یقین دلایا ہے کہ روس ہنگری کی غیر جانبداری کا احترام کریگا ہنگری میں مزید اشخاص فوج میں طلب کئے گئے۔ کیونکہ اٹلی کی لڑائی میں شریک ہونے کا خطرہ ہے

بادشاہ کے چچازاد بھائی لاپتہ

لندن ۲۷ مئی۔ شاہ برطانیہ کے چچازاد بھائی لارڈ فریڈرک کیمبرج جو کہ فرانس میں برطانی فوج کے ساتھ تھے لاپتہ ہیں۔

بحکم جناب بابو موتی لال صاحب ایم اے۔ ایس سی۔ ایل ایل بی۔ جج خفیفہ بہادر کانپور
باختیار انسالوینسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالوینسی نمبر ۹ سنہ ۱۹۳۲ء
بمقدمہ للو ولد گوکل پرشاد قوم برہمن ساکن ناچ گھر شہر کانپور قرضخواہ سائل
بنام۔ بابولال ولد بدہی لال قوم دلیش ساکن ہربنس محال کانپور قرضدار فریقثانی انسالوینٹ
بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالوینٹ مذکورہ بالا نے درخواست ڈسچارج باوجود گذرجانے میعاد عدالت داخل نہیں کی ہے۔ اور عدالت نے بتاریخ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء آفیشل رسیور کی رپورٹ پر میعاد ادخال درخواست ڈسچارج انسالوینٹ کو چھ ماہ مزید عطا کی ہے۔ المرقوم ۲۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء
بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

ایک دلکش اور دلچسپ پنجابی ڈرامہ
امپیریل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶ بجے شام اور دس بجے رات کو
جمعہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
ایک دلکش پنجابی زبان کا ڈرامہ
میٹنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے
گل بکاؤلی
چست گانے دل سوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق پرزور مکالے آپ پنجابی زبان نہ جانتے ہوئے بھی سمجھ کر خوش ہوں گے "یہ پنجابی زبان کا ایک بہترین اور دلکش ڈرامہ ہے"
تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

ڈبل پروگرام ایک ٹکٹ میں دو بہترین تماشے ڈبل پروگرام
جبلی ٹاکیز کانپور میں
روزانہ سات بجے شام اور دس بجے رات کو
جمعہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء سے
میٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳ ۱/۲ بجے دن سے
ایک ساتھ دو بہترین تماشے
خدائی خدمتگار
ڈاکو کا لڑکا
دونوں بہترین ڈراموں میں لاجواب ایکٹنگ دیکھکر آپ بہت خوش ہوں گے
شرح ٹکٹ ۱۲/ ۸/ ۶/ ۴/ ۳/ زنانہ ۴/
آنیوالے تماشے:- باغی ایک ہی بھول سردار پکار

نیو تھیٹرس کا لاجواب اور ناقابل دید ڈرامہ
گولڈن نائٹ کنگ آف پومین
جمعہ ۱۷ مئی ۱۹۴۰ عیسوی سے
پنیرا
روزانہ ۶ بجے شام اور دس بجے رات کو
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے
ڈائرکٹر ــــ دیوکی بوس ــــ اسٹوری رائٹر ــــ قاضی نذر الاسلام
خاص اداکار
کانن بالا نیدکا دیوی ۔
نواب پرتھوی راج ۔
پہاڑی سانیال کے سی ڈے
شرح ٹکٹ
۱۱ر ۳ر
۶ر ۹ر
زنانہ ۶ر
آنے والے تماشے
میٹھا زہر
بسنتی ۔ بچن
ادھکار

نئے مورچوں پر اتحادیوں کی صف بندی

لندن ۲۹ مئی ۔ بلجیم کی فوج کے ہتھیار ڈالدینے کے بعد اتحادی مورچے کا بایاں بازو بے پناہ ہوگیا۔ اس لئے اب برطانیہ اور فرانس کی فوجوں نے شمال میں نئی صفیں قایم کرلی ہیں جرمن حملوں کو پسپا کرتے ہوئے وہ ہر سمت میں جدھر سے خطرہ ہے مقابلہ کرنے کی کوشش کررہی ہیں ۔

کل رات کی اطلاع ہے کہ اتحادی ہوائی جہاز بہت بڑی تعداد میں آگئے ہیں تاکہ فوجوں کی نقل وحرکت میں مدد دیں۔ جرمن دباؤ کم کرنے کے لئے برطانی اور فرانسیسی ہواباز اپنی پوری طاقت سے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ دوسرے علاقوں میں سرگرمی کا نتیجہ اچھا نکلا ہے دریائے سومی کے نزدیک اہم سرگرمی جاری ہے اور یہاں خاص طور پر کامیابی ہوئی ہے ایک فوجی افسر نے اشارتاً کہا کہ اس مورچہ کی نوعیت کا کچھ حال کل تک بتایا جاسکے گا۔

اندازہ ہے کہ بادشاہ لیوپولڈ کے فیصلہ کے ماتحت تقریباً ۳ لاکھ فوج نے ہتھیار ڈالدیئے ہیں ۔ بادشاہ لیوپولڈ کے اس فعل سے زامن کے شمالی بندرگاہ ڈنکرک کا راستہ کھل گیا ہے ۔ پھر بھی اتحادی کمانڈ کے حوصلہ میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا ہے۔ کیونکہ برطانی اور فرانسیسی فوجوں کو فوراً ہی کہہ دیا گیا تھا کہ لڑائی بے روک ٹوک جاری رکھیں ۔

ایک اور اطلاع ہے کہ شمالی مورچہ پر اتحادی فوجیں تین طرف سے گھری ہوئی ہیں اور سمندری اور ہوائی جہازوں سے ان پر بمباری ہورہی ہے۔ اس کے باوجود وہ ہمت کے ساتھ مقابلہ کررہی ہیں ۔ اس مقابلہ سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ فرانس کی فوجوں کو جنوب میں دریائے سومی اور دریائے اینے پر اپنی صفیں مضبوط کرنے کا موقعہ مل گیا ہے ۔

جرمنی کے دوہزار ہوائی جہاز

لندن ۳۰ مئی کل شام پیرس میں یہ امید پیدا ہوگئی تھی کہ بلجیم کی فوج کے ہتھیار ڈالدینے سے اتحادیوں کی شمالی فوج جس نازک حالت میں پھنس گئی ہے نئی تدبیروں کے ذریعہ اس سے نجات مل سکے گی ، یہ یقینی ہے کہ جرمن فوجوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے اور وہ تھک کر چور ہوگئی ہیں ۔

مبالغہ آمیز امیدیں پیدا کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ تو تسلیم کیا جاتا ہے کہ شمالی فوج نے جن بندرگاہوں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا تھا ان میں سے بادشاہ لیوپولڈ کے فعل کی وجہ سے جرمنوں کے ہاتھ پہونچ گئے ہیں مگر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوج کے دوہزار سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ ہوچکے لڑائی کے شروع میں جرمنی کے پاس پانچ ہزار سے زیادہ ہوائی جہاز نہ تھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں کی پانچہزار فولادی گاڑیوں میں سے دوہزار گاڑیاں تباہ ہوگئیں

جرمنی انگلینڈ پر کسطرح حملہ کریگا؟

لندن ۲۹ مئی ۔ جرمنی کی سمندری فوجوں کے کمانڈر لیوشو نے آج رات تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے سمندری بیڑے کو برباد یا کم از کم ناکارہ کرنے کے لئے جرمنی کے سمندری بیڑے نے تیز رفتار والی چھوٹی چھوٹی کشتیاں

بلجین وزیر اعظم کا اپنی فوج کو حکم

لندن ۲۹ مئی ۔ بلجیم کے وزیر اعظم موسیو پیرلو نے پیرس سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ بلجیم کے ہتھیار ڈالنے میں صرف حکومت شریک نہیں ہے۔ ہتھیار ڈلوانے کا کام صرف ایک آدمی نے کیا ہے ۔ تمام قوم اسکی ذمہ دار نہیں ہے ۔ حکومت نے فرانس میں بلجیم کی فوج تیار کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔ جب بلجیم کے وزیروں کو بادشاہ لیوپولڈ کے فیصلہ کا علم ہوا ، انہوں نے صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس کی ۔ بادشاہ کا فیصلہ خلاف آئین خیال کیا گیا ۔ اس کے بعد وزیروں کا پھر اجلاس ہوا۔ جس میں سینٹ کے پریزیڈنٹ موسیو گلن اور چیمبر کے پریزیڈنٹ موسیو وان درکورٹ بھی شریک ہوئے۔ پیرس سے اعلان کیا گیا ہے کہ گو بلجیم میں جرمنی اور بلجیم کی فوجوں کے درمیان لڑائی بند ہوگئی ہے۔ لیکن شمال میں فرانسیسی اور انگریزی فوجیں برابر لڑرہی ہیں۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس سرحد میں

پشاور ۲۸ مئی ۔ پشاور سے ایبٹ آباد کو روانہ ہونے سے پہلے پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ امید ظاہر کی کہ آیندہ کانگریس کا اجلاس سرحد میں ہوگا ۔ پنڈت جی کے ساتھ خان عبدالغفار خاں اور مسٹر یونس (پشاور میں پنڈت جی کے میزبان تھے) بھی تھے ۔ راستہ میں نوشہرہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے پبلک جلسہ میں تقریر کی اور اٹک میں کھانا کھایا ۔ صبح کے وقت پنڈت جواہر لال نہرو نے پشاور کے کارکنوں سے نجی طور پر بات چیت کی روانہ ہونے سے پہلے پنڈت جی نے حسب ذیل پیغام پریس کو دیا ، سرحد کا دورہ ہمیشہ ایک تازہ کن تجربہ ہوتا ہے ۔ اس بار اس حقیقت سے دورے نے مجھے سرحد کے ایک آزاد مستقبل ہندوستان کی امیدوں سے پر کردیا ہے ۔ میں سرحد کے باشندوں کا بھلا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آیندہ کانگریس سرحد میں ہوگی اور یقیناً ہندوستان کو بتائے گی کہ ان بہادر اور دلیر باشندوں کی سرزمین کیسی ہے ۔ جنہوں نے ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت کچھ کیا ہے ۔

تیار کی ہیں جو تارپیڈو ٹیوب اور طیارہ شکن مشین گنوں سے مسلح ہوں گی اور یہ کشتیاں انگلش چینل اور دریائے ٹیمز کے لئے تیار کی گئی ہیں ، جرمنی نے اس قسم کی کشتیاں ایک بہت بڑی تعداد میں تیار کی ہیں جو جرمنی کی تمام قسم کی فوجوں کی امداد سے کام کریں گی ۔

اتحادیوں کا نارو ک پر قبضہ

لندن ۲۹ مئی اتحادیوں نے نارو ک پر اپنا قبضہ کرلیا ہے ، سمندری بیڑہ اور دفتر جنگ نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہو کہ نارو ک پر کل رات کو قبضہ کرلیا گیا ہے اور نارو ک کے مشرق میں دو چوکیوں پر بھی قبضہ کرلیا گیا ۔ جرمنوں نے نارو ک کے نقصان کو تسلیم کیا ہے نارو ک ۹ اپریل سے جرمنوں کے قبضہ میں تھا

جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ دشمن متعدد جنگی جہازوں کی امداد سے کل کچا لوہا لے جانے والی ریلوے پر پہونچ گیا اور نارو ک پر قبضہ کرلیا ، جرمنی کی کشتی نے دشمن کا ایک تباہ کن جہاز غرق کردیا ،، فاجرقس ،، اور ،، فارنسٹ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے

،،صداقت ،، میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اتحادی پسپا نہیں ہوئے

لندن ۲۸ مئی ۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر معلومات نے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن اتحادی مورچوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگیا ہے ۔ اور وہ سمندر تک پہنچ گیا ہے ۔ لیکن اتحادی فوجوں کو شکست نہیں ہوئی ۔ جب کبھی ہمارا دشمن سے خشکی یا پانی یا ہوا میں مقابلہ ہوا ہم نے اپنی فضیلت ثابت کردی ۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہوگا ۔ کہ ان مورچوں سے اپنی فوجیں واپس بلالیں جہاں کہ اس وقت وہ ہیں ۔ لیکن وہ شکست خوردہ فوج نہیں ہوگی ۔ جیوں جیوں خطرہ بڑھتا ہے ہماری ہمت بھی بڑھتی ہے ۔ آخر میں جیت ہماری ہوگی ۔

سرحدی اسمبلی کے عہدیداروں کی تنخواہ بند

پشاور ۲۸ مئی ۔ نتھیا گلی سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ گورنر صوبہ سرحد نے ایک قانون تیار کیا ہے جس کی رو سے لیجسلیٹو اسمبلی کے عہدیداروں کو تنخواہ کی ادائیگی بند کی جائیگی ۔ تاوقتیکہ آئین پر حسب ذیل عملدرآمد شروع نہ ہوجائے ۔ اس قانون پر جولائی سے عملدرآمد شروع ہوگا ۔

جاپان یورپ کو جہاز نہیں بھیجیگا

ٹوکیو ۲۸ مئی ۔ ڈومی ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ موجودہ صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یورپ کو جانے والے جاپانی جہازوں کا راستہ بدلنا پڑیگا ۔ یورپ کو جانے والے جہاز دنکو واپس بلالیا جائے گا ۔ ٹرمنل پورٹ لورپول سے لزبن تبدیل کردیا جائے گا ۔ جہاز امریکن بندرگاہوں سے آگے نہیں جائینگے ۔ جو جہاز اس طریقہ پر خالی ہوں گے ۔ وہ ادریکہ ہندوستان اور آسٹریلیا اور جنوبی پیسفک کے لئے کام آئیں گے ۔

سر سٹیفورڈ کرپس کا تجارتی مشن

لندن ۲۸ مئی ۔ برطانی اخباروں نے سر سٹیفورڈ کرپس کے دورہ ماسکو کو بہت اہمیت دی ہے اخبار ،، ٹائمز ،، کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بات چیت شروع کرنے کی تحریک روس کی طرف سے کی گئی ہے اور سر سٹیفورڈ کو منتخب کرکے حکومت برطانیہ کا خیال ہے کہ اس نے معاملے کرنے کا بہترین ذریعہ منتخب کیا ہے ۔ آپ وہاں تجارتی مشن پر جارہے ہیں ۔

ہم غداری کا بدلہ لینگے

لندن ۲۹ مئی ۔ فرانس میں بلجین لوگوں نے اپنے مرحوم بادشاہ البرٹ کے بت کے سامنے زبردست مظاہرے کئے ۔ بت پر پھول چڑھائے اسے ڈیڑھ گھنٹہ تک سلامی دی ۔ اور بت پر ان لفظوں کا نوٹس چسپاں کردیا ۔

ہمارے ملک کا سر اونچا کرنے والے بادشاہ تمہارے نالایق جانشین نے تمہارے نام اور ملک کی شان پر دھبہ لگایا ہے ۔ ہم اس غداری کا ضرور بدلہ لیں گے ۔

آئرلینڈ کی حفاظت کا انتظام

لندن ۲۹ مئی ۔ آئرلینڈ کی جمہوریت کے صدر

اچھی تندرستی اور کامیابی

اپنے کاروبار میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے آپکی تندرستی اچھی ہونی چاہیئے اور یقیناً اچھی تندرستی کے لیے آپ کو اپنے جسم کے اندرونی حصوں کو صاف رکھنا پڑیگا کسی اچھے ڈاکٹر سے دریافت کیجئے وہ یہی کہیگا کہ معدہ کی صفائی تندرستی کا پہلا اصول ہو اور اب ہر شخص صرف ایک گلاس خوشگوار تر و تازہ کرنے والا اینڈریوز لیور سالٹ متواتر پی کر اپنے معدہ کو صاف رکھ سکتا ہو ۔ اینڈریوز لیور سالٹ کا استعمال جسم کے اندر مکمل صفائی کرتا ہو اس سے زبان اور منہ صاف رہتا ہو جگر کی حالت ٹھیک رہتی ہو اور سب سے خوبی کی بات ہو کہ آہستہ آہستہ آنتوں کی تمام گندگی کو صاف کردیتا ہو جس سے کہ قبض کی شکایت بالکل نہیں رہتی جگر اور معدہ کی تمام شکایتوں کو دور کرکے خون کو ٹھنڈا اور صاف بناتا ہو ۔ اینڈریوز لیور سالٹ آپکے جسم کے اندر صفائی کرتا ہو خون کو صاف اور اچھا خون بناتا ہو جلد کو صاف کرتا ہو معدہ جگر اور قبض کی تمام شکایتوں کو دور کرتا ہو انسان اسکے پینے کا عادی نہیں ہوتا ہے اور بچوں سے لیکر بڈھوں تک سب کے لیے یکساں مفید ہے ۔

اس کے متعلق ایک خریدار کی رائے حسب ذیل ہو کہ :-
" جب سے میں نے اینڈریوز پینا شروع کیا ہو قبض کی تمام شکایتیں دور ہوگئی ہیں اور میں صبح اٹھنے پر اپنے کو سو فی صدی تر و تازہ پاتا ہوں میں ہمیشہ اینڈریوز استعمال کرونگا "

"اینڈریوز لیور سالٹ"

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر سے صفائی کرتا ہے

مسٹر ڈی ویلرا نے ملکی حفاظت کے لئے اپیل کی کرتے ہوئے کہا کہ سب آئرش لوگوں کو اس پاک مقصد کے لئے مل جلکر بھائی بھائی کی طرح کام کرنا چاہیئے ۔ ملکی حفاظت کے لئے رزرو فوج طلب کرلی گئی ہے اور شہریوں کی حفاظت کا بھی بندوبست کیا جارہا ہے ۔

انگلینڈ کے ساحلی علاقوں کو خطرہ

لندن ۲۸ مئی ۔ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسیکس ، کینٹ اور نارفک کے ساحل سے دس میل کے اندرونی علاقوں سے خواہ وہ شہری ہوں یا دیہاتی ۔ تمام بچوں کو ہٹادیا جائے لندن کے علاقوں سے جو بچے ہٹائے گئے تھے ۔ جنکی تعداد تقریباً ۸ ہزار ہے وہ مڈلینڈ اور جنوبی ویلز بھیجے جائیں گے ۔

خاکسار تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

لاہور ۲۸ مئی ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے جو جوڈیشل کمیٹی مقرر کی تھی ۔ اور جس نے ۱۹ مارچ کو خاکساروں اور پولیس کے درمیان ہونے والے تصادم کی تحقیقات کی تھی اس کی رپورٹ حکومت پنجاب کے پاس پہنچ گئی ہے ۔

کسولی کا ہسپتال بند ہوگیا

لاہور ۲۸ مئی ۔ کسولی میں کتے اور دیگر جانوروں کے کاٹنے کے علاج کے لئے جو انسٹی ٹیوٹ مرکزی طور پر قایم تھا ۔ اسے تو حکومت پنجاب نے اخراجات کی کفایت کرنے کے لئے بند کردیا ہے لیکن اس کی جگہ ضلع اور تحصیل کے ہیڈکوارٹروں کے ہسپتالوں میں انتظامات کردیئے گئے ہیں ۔

کتوں پر ٹیکس

رنگون (بذریعہ ڈاک) کارپوریشن کے کتوں پر چار آنے فی کس کے حساب سے ٹیکس عاید کردیا ہے یہ تجربہ ایک سال تک کیا جائے گا ۔

روس برطانیہ

لندن ۳۰ مئی ۔ روس کی تاس ایجنسی نے ایک مستند بیان شایع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن میں روسی سفیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ برٹش گورنمنٹ کو مطلع کردے کہ سوویٹ گورنمنٹ اس بات کے لئے تیار نہیں کہ سر اسٹیفورڈ کرپس یا کوئی دوسرا شخص خاص غیر معمولی ڈپلومیٹ کی حیثیت سے بات چیت کرنے کے لئے روس آئے ۔ بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ اگر برطانی حکومت روس سے تجارتی گفت وشنید کرنے کی واقعی خواہش رکھتی ہے نہ کہ یہ کہ برطانیہ اور روس کے درمیان تعلقات میں محض کسی ایسی تبدیلی پر بات چیت کرنا چاہتی ہے جس کا وجود نہیں ہے تو وہ ماسکو میں اپنے سفیر یا اسکی جگہ

[illegible]

افسانہ

"میاؤں"

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

یہ حضرت ٹکٹکیاں بجا کر بلی کو بلا رہے تھے برابر کی بڑی کھڑکی سے کریم صاحب کی بیوی چک اٹھا کر رشید صاحب کو دیکھ رہی تھیں آپا انھیں تلاش کرتی ہوئی جو بڑے کمرے میں آئیں تو کچھ اور ہی نظر آیا، کریم صاحب کی بیوی رشید صاحب کو مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں آپا کو گمان ہوا کہ وہ بھی اسے دیکھ رہے ہیں بھاگتی ہوئی پاس آئیں اتفاق کی بات بلی جو کھڑکی سے سر نکالے میاؤں! میاؤں کر رہی تھی اچھل کر نیچے چلی گئی رشید صاحب بدستور سیٹی اور چٹکیاں بجا رہے تھے آپ کا گمان یقین سے بدل گیا سانس زور زور سے چل رہا تھا۔

کیوں جی یہ کیا ہو رہا ہے؟۔

کمبخت بھاگ گئی کیسی پیاری معلوم ہو رہی تھی، اس وقت وہ بولے، آپا بھی ہیں کریم صاحب کی بیوی کی تعریف کر رہے ہیں جھانک کر دیکھا وہ بھی اب نظر نہیں آتی تھی۔

"میں پوچھتی ہوں یہ کیا ہو رہا ہے"، رشید صاحب نے چونک کر دیکھا بیوی کا چہرہ لال پیلا ہو رہا تھا کھڑکی بند کرتے ہوئے بولی پرائی بہو بیٹیوں کو دیکھنا کہاں کی شرافت ہے کیسی بہو بیٹی کیا کہہ رہی ہو، میاں تعجب سے بولے "ہوں جیسے کچھ جانتے ہی نہیں دو گھنٹہ سے کھڑکی سے چپٹے کھڑے ہو۔!

میں کہتا ہوں یہاں ہے کون؟ بات کاٹ کر بولے، رہنے دیجئے میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو باتوں سے ٹال دو گے میری بھی آنکھیں ہیں۔ آنکھیں لڑا رہے تھے اشاروں سے باتیں بھی ہو رہی تھیں، مجھے بنا رہے ہیں آپ؟

کچھ بات بھی ہے۔

بات اپنے دل سے پوچھئے وہ چڑیل بھی کیسے مزے سے تو تھتنی نکالے دیکھ رہی تھی جی چاہتا ہے کہ منہ جھلس دوں اور بال نوچ کر ساری خوبصورتی کو خاک میں ملا دوں آپا کی آواز بھرا گئی۔۔

آخر اس بے زبان سے تمہیں چڑ کیوں ہے جب دیکھو جوں تن رہی ہیں واہی تباہی بک رہی ہو رشید ذرا تیز ہو کر بولے، ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

ہنس رہے ہو اور میری جان پر بن رہی ہو مجھے کیا جلانے کے لئے گھر میں رکھ چھوڑا ہے! اس میں جلنے جلانے کی کیا بات ہے، بلی کو بلا رہا تھا کسی اور"۔

خوب چوری اور سینہ زوری وہ بات کاٹ کر بولیں "مجھے میرے میکے میں چھوڑ آیئے مجھ سے یہ دیکھا نہیں جاتا سارا گھر جہان مار امیاں کھڑکی کے آگے دل بہلا رہے ہیں کہتی ہوں تو الٹا مجھے ہی جھوٹا بناتے ہیں بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرے سے محبت کرنا کہاں کی شرافت ہے لاکھ جاہل سہی پر اتنا تو سمجھتی ہوں"۔

آپا نے ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ ڈالا، رشید شش و پنج میں پڑ گئے کہ آج صبح ہی صبح بیوی کو کیا ہو رہا ہے! ٹھیک ٹھیک بتاؤ تم چاہتی کیا ہو "مسکرا کر بولے"! معلوم ہوتا ہے آج بھوت سوار ہو گیا ہے تمہارے سر پر"۔

ہاں میں پاگل ہوں اس ڈائن کا جادو آپ پر چل چکا ہے۔

رشید جو اب تک کچھ نہیں سمجھ تھے چلا کر بولے، بندی خدا کی بلی کے ساتھ اس قدر دشمنی کھڑکی میں بیٹھی تھی دیکھ کر میاؤں! میاؤں، کرنے لگی معمولی سی تو بات ہے تم ہو کہ آپے سے باہر ہوئی جا رہی ہو لاکھو کہتا ہوں کچھ دماغ میں لیا

جس بھرا ہے کہ سمجھتی ہی نہیں "میں کیسے مان لوں کہ تم بلی کو بلا رہے تھے" "میں نے تو" آپا رک گئیں کنکھیوں سے میاں کو دیکھ رہی تھیں۔

"تم کیا سمجھیں ذرا نرم لہجہ میں بولے"؟

اچھا قسم کھاؤ تم نے بلی کے علاوہ کسی کو کھڑکی میں نہیں دیکھا اور نہ ہی باتیں کیں اب میاں رشید کی ہنسی چھوٹ گئی، لو میں قسم کھاتا ہوں"! تمہارے سر کی کہ میں نے بلی کے سوا اور کسی کو نہیں دیکھا۔

آپا کو پھر بھی یقین نہ آیا دل میں ایک وہمہ سا بیٹھ گیا تھا، مردوں کی باتوں کا اعتبار نہیں نہیں کرنا چاہئے بڑی بوڑھیوں نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی یہ رائے قائم کی ہے، ہو سکتا ہے وہ مجھے ٹالنے کے لئے جھوٹی قسم کھا گئے ہوں۔

اور قسم بھی میرے سر کی ان کو میرے سر کی قدر ہی کیا ہو سکتی، پرائی بیٹی ہوں ان کی جوتی سے مر جاؤں گی تو کل اور لے آئیں گے اری سلامو دیکھ چڑیل میاں کا خیال رکھیو کھڑکی کے پاس جائیں تو جھٹ مجھے بتا دیجو۔

آپا کیا بات ہوگئی "سلامو نے" رازدارانہ لہجہ میں پوچھا "مردار بھولو نہیں تو بہت جلد بھول جاتی ہے مگر کچھ معلوم تو ہو آپا؟" ۔

"معلوم کرنے کی تو بال کی کھال نکالنے والی کرن" بگڑ کر بولیں آپ تو ذرا ذرا سی بات پر خفا ہونے لگتی ہیں، چپ رہ چڑیل زبان چلائے جاتی ہے خاموش کیوں نہیں رہتی!"

تم تو جان کو آگئیں "سلامو بڑبڑاتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی آپا نے کھڑکی کھول کر دیکھا سامنے کی کھڑکی بند تھی۔

"رانڈ" کو کھڑکی سے جھانکتے ہوئے اگر اب دیکھ پایا تو ویدے ہی پھوڑ دوں گی آئی بڑی بیچاری پرائے مردوں کو گھورتی ہے ذرا صورت شکل اچھی ہے تو آپے سے باہر ہو گئی، میاں رشید غسل خانے سے جو نکل کر آئے تو دیکھا بیوی کا وہی وظیفہ جاری تھا بولے اس داستان کو چھوڑو گی بھی یا نہیں گھنٹوں سے رٹ رہی ہو۔

تمہیں کیا ہے جا جسے لگتی ہے وہی خوب جانتا ہے میرا تو کلیجہ اندر سے پھک رہا ہے اللہ کرے اسے سہاگ نصیب نہ ہو کسی کی آئی آ جائے آسمان ٹوٹ پڑے زمین پھٹ جائے مردار کو ہیضہ لے جائے"۔

آپا کا برا حال تھا میاں رشید کھڑکی میں کھڑے کیا ہوئے اپنے سر ایک آفت مول لے لی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ بیوی آپا کا غصہ ٹھنڈا ہو تو کیونکر۔

گھنٹے نے دس بجائے رشید جلدی جلدی کپڑے بدل کر دفتر چلے گئے، آپا بدستور بگڑی ہوئی بیٹھی تھیں آج کھانا بھی نہیں کھایا دل میں آگ سی لگی ہوئی تھی کھانے کو جی کیسے چاہتا سلامو ڈرتے ڈرتے آپا کے کمرے میں آئی آپا لمبی تان کر پڑی تھیں، آپا جان اٹھو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے، آپا خاموش تھیں۔ "میں کہتی ہوں" جھنجوڑ کر بولی، کچھ تو کھا لو صبح چائے بھی نہیں پی بارہ بجنے والے ہیں بھوکا رہنا ٹھیک نہیں سلامو" مجھے مت ستا کھانا نہیں کھاؤں گی آج!"

"تم اٹھو تو میں بھی کھاؤں" سلامو بولی!

مجھے بھوکا رہنے کو کون کہتا ہے، میں نہیں کھاؤں گی جس نے میرا چین چھینا ہے اللہ اسے سمجھے، صبر پڑے، سونا حرام ہو جائے کیڑے پڑ جائیں بدن میں! سلامو نے جو آپا کو بگڑتے ہوئے دیکھا تو اپنے پاؤں پھری، آپا بے چینی سے کروٹیں لے رہی تھیں کسی پہلو چین نہیں آتا تھا تھوڑی دیر کے بعد اٹھیں رشید صاحب کے کمرے میں آئیں الماری میں لال لال آیوڈین کی شیشی پڑی تھی میاں ایک روز سلامو سے کہہ رہے تھے اسے پیتے ہی آدمی مر جاتا ہے زہر ہے یہ زہر! میں اسے پیوں گی رانڈ کے سر میرا خون رہے گا نہ ہوں گی نہ دیکھوں گی آنکھوں سے شیشی لے کمرے میں چلی آئیں پیالے انڈیلتے ہوئے بولیں "تھوڑی دیر میں اللہ کی پیاری ہو جاؤں گی" شام کو جب آئیں گے تو لاش ہی ملے گی۔

غضب ہے غضب ایک کے ہوتے ہوتے دوسری سے محبت اس پر طرہ یہ کہ بلی کا بہانہ مجھے اس چڑیل کی منحوس صورت سے نفرت ہے گود میں لے کر پیار کرتے ہیں کیوں نہ ہو لیلیٰ سے زیادہ لیلیٰ کا کتا پیارا بلی آخر ہے کس کی وہ دل میں لیں ہی ہے مر جاؤں گی تو یاد کریں گے اور لائیں گے تو خبر ہوگی! انسان کی مرنے کے بعد قدر ہوتی ہے۔

"آپا کھڑکی نہیں کھولو گی آج"! کان میں بار یک آواز آئی، یہ کون بلا رہا ہے مجھے۔

آپا چونک کر بولیں اور اٹھ کر خراماں خراماں دوسرے کمرے میں آئیں کھڑکی کھول کر دیکھا کریم صاحب کی بیوی کہہ رہی تھی آپا تم تو عید کا چاند ہو گئیں ہمارا آپا، آپا کہتے حلق سوکھ گیا ہے آپا ہیں کہ سنتی ہی نہیں، کہیں چلی گئی تھیں کیا؟۔

"اور یہ حال کیا ہو رہا ہے"

آپا کا چہرہ تمتما رہا تھا دانت پیس رہی تھیں دیکھتے سے بلی اچھلتی ہوئی آپا کے کمرے میں آئی تپائی پر کٹورے میں کوئی لال لال چیز بھی، اچھل کر چڑھی تو پنجہ کٹورے میں پڑا اچھل سے فرش پر آگرا بلی فرش چاٹ رہی تھی سلامو نے جو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو بھاگ کر آئی، بلی دم دبائے بھاگ گئی سلامو نے دیکھا آپا کٹورے میں شربت ڈال کر ہمسایہ سے باتوں میں مشغول ہیں شربت فرش پر بکھرا پڑا ہے دیکھیں گی تو بگڑ جائیں گی کٹورا دھو کر شربت سے بھر کر تپائی پر رکھ دیا آپا ناک بھوں چڑھائے پلٹ کر آئیں کٹورا غٹ غٹ چڑھا لیا اور سر سے پاؤں تک چادر تان کر لمبی لیٹ گئیں۔

مرتے مرتے بھی پیچھا نہیں چھوڑا مردار نے، ہر وقت بال سنوارے سرخی لگائے رہتی ہے پرائے مردوں کا دل تڑپانے کے لئے"!

آپا نے یہ کہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں تقریباً دو گھنٹے کے بعد آنکھ کھلی گرمی سے گلا گھٹ رہا تھا پسینے چھوٹ رہے تھے آپا سمجھیں اب وقت آگیا چند گھڑیوں کی اور مہمان ہوں چلا کر بولیں سلامو اری کیا سانپ سونگھ گیا تجھے دم حلق میں اٹکا۔ ہائے ایک گلاس شربت تو لے آ"!۔

آپا خیر تو ہے آج شربت پر شربت پی رہی ہو "سلامو" گلاس لیکر آئی آپا نے جو گھونٹ پیا وہی ذائقہ تھا ایک ہی گھونٹ میں پی گئیں گلاس پٹکتے ہوئے بولیں وہ آئیں تو کہنا بیوی روٹھ گئی ہیں تم سے، اور اماں جب مناؤنی سنکر آئیں تو کہنا بیٹی تمہیں بہت یاد کرتی تھی مرتے مرتے بھی تمہارا نام لیتی تھی مگر تم نے پلٹ کر خبر نہیں لی ایسے مردوے کے پلے باندھ دیا جو پرائے گھروں میں جھانکتا پھرتا ہے۔

"سلامو" تعجب سے آپا کا منہ تک رہی تھی کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیسی مناؤنی اور کہاں کی تاک جھانک، بولی آپا خدارا کچھ تو بتاؤ دشمنوں کو ہوا کیا ہے، صبح سے چہرہ اترا ہے اللہ کرے میری آپا ہزار برس جیئے!

آپا ایسی باتیں نہ کہو میرا کلیجہ دھڑک رہا ہے کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہیں،

آپا خاموشی سے سب سن رہی تھیں سلامو ایک لمحے کے بعد بولیں آپا ذرا نہا لو گرمی کے دن ہیں بدن صاف ہو جائے گا، میاں آج دو بجے آنے کو کہہ گئے ہیں آتے ہی ہوں گے سوگ ہمارے دشمن منائیں اٹھو میری اچھی آپا! سلامو سہارا دینے کے لئے آگے بڑھی آپا ہاتھ جھٹک کر بولیں اری تو غسل کو کہہ رہی ہے یہ اب غسل میت کی تیاری ہے! ایک آدھ گھڑی کی مہمان ہوں فرشتہ سر پر کھڑا ہے "سلامو" نے چونک کر دیکھا میاں رشید پلنگ کے سرہانے کھڑے تھے "لو وہ بھی آگئے" سلامو بولی آپا نے سر اٹھا کر دیکھا رشید بیوی کو متحیر نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ بلی قلابازیاں کھاتی ہوئی آئی منہ سے کف جاری تھا میاں گھبرا کر بولے اری اسے کیا کھلا دیا ہے، بلی کھر کھر کرتی ہوئی دروازے پر گر پڑی تپائی کے پاس آیوڈین کی خالی شیشی پڑی تھی۔

برابر سے کوئی کواڑ پیٹ رہا تھا آپا بچاری

بلی تمہارے گھر ہے کیا "سلامو" نے جھانک کر دیکھا، کریم صاحب کی بیوی کھڑی تھیں۔ رشید صاحب نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بلی کو اٹھایا مردہ پڑی تھی مگر آپا بچ گئیں۔ انھیں نہ مرنا تھا نہ مریں۔

گوپٹیشور جین

ہومیوپیتھک خیراتی دواخانہ کانپور
کچہری کے پاس کھتری اسکول کے سامنے

انچارج ڈاکٹر ڈاکٹر چندر پرکاش بی؛ اے

اوقات دواخانہ

ڈاکٹر کرشن سہائے ــــــــ بی؛ اے
۸ بجے صبح سے دس بجے تک
ڈاکٹر چندر پرکاش ــــــــ بی؛ اے
۱۰ بجے سے بارہ ۱۲ بجے تک

ہر مریض کو دوا مفت دی جاتی ہے محتاج مریضوں کو دودھ وغیرہ بھی دواخانہ کی طرف سے مفت دیا جاتا ہے۔ غریب مریضوں کے گھر پر جانے کی ڈاکٹر کی فیس بھی نہیں لی جاتی ہے۔

چھ لاکھ کی بھرتی

لندن ۲۷ رمئی ایک تازہ ترین حکم کے مطابق جون کے آخر ماہ تک چھ لاکھ اشخاص اور مزید فوج میں بھرتی ہو جائیں گے۔

قیصر جرمنی کا پوتا ہلاک

برلن ۲۷ رمئی اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے سابق ولیعہد کے سب سے بڑے لڑکے پرنس ولیم مغربی مورچہ پر زخمی ہو کر دنیا سے چل بسے پرنس ولیم ایک لفٹنٹ اور پیدل پلٹن کے لیڈر تھے۔

خطابوں کی فہرست

لندن ۲۷ رمئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کے یوم پیدائش پر ۱۳ر جون کو خطابوں کی جو فہرست شائع ہونے والی تھی وہ چند ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے، کیبنٹ میں تبدیلیاں ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا پڑا۔

سر سموئل ہومیڈر ڈ اسپین سفیر مقرر ہوئے

لندن ۲۷ رمئی سر سموئل ہور کو میڈرڈ میں خاص سفیر مقرر کیا گیا ہے، موجودہ سابقہ سفیر سر مارس میٹرسن کو کسی اور دوسرے عہدے پر تعینات کیا جائے گا۔

الرائے ہیچ

بہترین سے بہترین عطریات، عرقیات، روغنیات، و تمباکو خوردنی، مشکی، زعفرانی، نقرئی، طلائی، دانہ، پتی، قوام وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں۔

پتہ
شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر لوپسٹ نمبر ۴ قنوج

چند اچھی کتابیں

ناموران اسلام از مولوی حسین حسان صاحب ایڈیٹر "پیام تعلیم" مسلمانوں میں ایسے بزرگ حد و شمار سے باہر ہیں جن کے قابل فخر کارنامے اسلامی تاریخ کا زرین باب ہیں ان بزرگوں نے اپنی زندگی، اپنے مذہب، اپنی قوم، اور علم و فن کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی، یہ مثالیں آنے والوں کے لئے عزم و ارادہ ہمت و استقلال، جرأت، و بیباکی، قربانی و ایثار، کا بہترین نمونہ ہیں اس کتاب میں ان ہی بزرگوں میں سے چند حضرات کی زندگیوں کے حالات ہیں زبان بہت صاف و سادہ اور طرز بیان نہایت پر اثر ہے کیا، عجب جوان حالات کو پڑھ کر ہمارے نوجوانوں میں اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے کچھ اسلام کا ولولہ پیدا ہو قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۲/

ہٹلر اعظم ہٹلر کی ابتدائی زندگی اس کی جماعت اس کا عروج ان سب کی دلچسپ داستان اس ضخیم میں ملے گی یہ ایک فرد کی داستان بھی ہے اور ایک قوم کی نشاۃ الثانیہ کی تاریخ بھی، ہندوستان کے لئے اس میں بہت سے عبرت کے سبق ملیں گے اور یوروپ کی پیچیدہ سیاست کے بہت سے عقدے بھی کھل جائیں گے، بین الاقوامی سیاست اور اس میں ہٹلر اور اس کے جرمنی کا مقام سمجھنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے قیمت مجلد ۴/

اسلام کیسے شروع ہوا جناب عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ملیہ دہلی کی یہ تصنیف مسلمان بچوں کے لئے بالکل نئی چیز ہے موصوف کی سابقہ دو تصانیف "قرآن پاک" قیمت چھ آنہ ۶/ اور "رسول پاک" قیمت آٹھ آنہ ۸/ ملک میں نہایت پسندیدہ نگاہوں سے دیکھی گئی ہیں، یہ کتاب بھی ان دونوں کتابوں کی طرح نہایت سلیس اور سادہ زبان میں لکھی گئی ہیں کتاب کا قلم بہت جلی ہے مصنف نے اسلام کی ترویج کے اسباب بیان کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ "اسلام" انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے اچھے اعمال کے باعث دنیا میں پھیلا ہے پہلے حصہ میں بتایا ہے کہ اسلام کا چشمہ رحمت رسول اکرم کی مکمل زندگی کے سبب جاری ہوا دوسرے حصہ میں جو ابھی زیر طبع ہے بتایا ہے کہ "اسلام" خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور دوسرے مسلمانوں کے اچھے اعمال کے سبب پھیلا پہلا حصہ ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلےٰ قیمت حصہ اول مجلد عہ/

صدر دفتر ← **مکتبہ جامعہ نئی دہلی**

شاخیں (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی۔

ایجنسیاں (۱) کتاب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن (۲) اقبال بکڈپو پیر بہور مہندرو پٹنہ (۳) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۲ ششماہی ۱

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۸ جون سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ بورڈ کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ یکم جون سنہ ۱۹۴۰ء ۹ بجے شب کو کوٹھی نواب دولہا صاحب میں منجانب نواب سید قیصر حسین صاحب منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

وہ التفات نہیں ہے وہ رسم وراہ نہیں
جو غیر پر ہے وہ ستم پر تری نگاہ نہیں

یہ کہہ کے مجھ کو نکلوا دیا حسینوں نے
ہماری بزم کے قابل یہ روسیاہ نہیں

کسے کسے وہ زمانے میں خوں بہا دیتے
یہ جائے شکر ہے کوئی جو دادخواہ نہیں

جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر

عبث غرور ہے فرزانگی پہ اے واعظ
جنون عشق سے واقف ابھی تو آہ نہیں

رموز عشق و محبت حضور کیا جانیں
تباہ وہ ہے جو اس راہ میں تباہ نہیں

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی سحر

جگر میں درد لبوں پر ہے آہ دل میں فغاں
ثبوت عشق کو اب حاجت گواہ نہیں

نہ دیکھئے مجھے للہ آپ حیرت سے
وہ کون عشق کا مارا ہے جو تباہ نہیں

جناب سلیم صاحب ناطق

نشاط زہد نہیں لذت گناہ نہیں
نگاہ ناز سے دل کو کہیں پناہ نہیں

جھجک جھجک کے اٹھاتے ہیں شیخ جام شراب
کہ جس گناہ سے شرم آئے وہ گناہ نہیں

حرم حرم نظر آیا نہ دیر دیر مجھے
مکان دل تو کہیں تیری جلوہ گاہ نہیں

گنہگار کے رخ پر ہیں شرم کے آنسو
کہ روز حشر ہے اور پرسش گناہ نہیں

جناب حافظ عبدالقادر صاحب تحسین ناطقی

چلے تو آئے ہیں ہم بتکدے سے کعبہ میں
مگر یہاں بھی کوئی صورت نبھاہ نہیں

سرور و کیف کے تکمیل کی جو ضامن تھی
میں دیکھتا ہوں کہ ساقی کی وہ نگاہ نہیں

مزدور سے

از جناب آغا سائل کشمیری

تری ہستی یہاں عبرت نشاں ہے
کہ لب سوکھے ہوئے دل خوں چکاں ہے

تری تقدیر جور آسماں ہے
ترا احوال صورت سے عیاں ہے

مگر اے سادہ دل مقہور انساں
جسے تو سود سمجھا ہے زیاں ہے

یہاں ہے خود نمائی کار فرما
کوئی مخلص نہ کوئی مہرباں ہے

تری محنت سے ہے تعمیر عالم
مگر تو آج تک بے خانماں ہے

تری پروا نہیں اہل جہاں کو
ترا غم راحت اہل جہاں ہے

رموز عقل طاقت از بام کر دے
زباں رکھتے ہوئے کیوں بے زباں ہے

دنیائے اسلام

اٹلی کو ترکی کی طرف سے زبردست انتباہ

القرہ ۳۰ مئی چند روز ہوئے ٹوائل ڈی اطالیہ" کنایتاً لکھتا ہے کہ فرانس کا جزیرہ کارسیکا اور شمالی افریقہ کے ساحل پر تونیہ دونوں اٹلی کے لئے نہایت اہمیت رکھتے ہیں گویا فرانس کے لئے یہ دونوں مقام غیر اہم ہیں اس کے جواب میں ترکی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ جس طرح اطالیوں کے بیان کے مطابق کارسیکا اور تونیہ سے اٹلی کی زندگی اور موت وابستہ ہے۔

یہ دونوں مقام اس کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیا اٹلی نے کبھی غور کیا ہے کہ ایشیا سے کوچک کے عین سامنے ڈوڈ کنیز جزائر جو اناطولیہ کا جزو ہیں بالکل اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ترکوں کے لئے نہایت اہمیت رکھتے ہیں مگر ان پر اٹلی قبضہ کئے ہوئے ہے یہ جزائر اپنے محل وقوع کے پیش نظر ترکی کے لئے زیادہ اہم ہیں یا اٹلی کے لئے؟ پھر اٹلی ان پر کیوں قابض ہے، یہ جزائر ترکی کو واپس کیوں نہیں دئے جاتے؟

زندہ رہنے کا حق:۔ اطالیوں نے ایک اور مبہم سا اشارہ کیا ہے کہ انھیں بلقانیوں میں زندہ بھی رہنے کی ضرورت ہے بلقان میں دانیال کی آبنائیں بھی شامل ہیں پھر انھوں نے کہا تھا کہ بلقان میں ان کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہونا چاہئے جس طرح اٹلی اپنے لئے زندہ رہنے کا حق چاہتا ہے کیا وہی حق بلقانی ریاستوں کو حاصل نہیں، اٹلی والے شاید یہ بھول گئے ہیں کہ دھمکیوں سے سلطنتیں نہیں بنا کرتیں اس کے لئے خونریز جنگوں کی ضرورت ہے اگر اٹلی ان کے لئے تیار ہے اور اس میں کچھ ہمت ہے تو اسے فرانس سے دو ہاتھ کرنے کے لئے میدان جنگ میں نکلنا چاہئے۔

اور اگر اس جرات ہے تو فرانسیہ اور کارسیکا چھین لے اٹلی کو یاد رہے کہ بحر روم میں کوئی ایسا ملک نہیں جو اپنی چپہ بھر زمین اٹلی کو اس کی دھمکیوں میں آکر دینے کو تیار ہو سائنر گائیڈ کی تحریروں اور النالڈو کی تقریروں سے اٹلی کی پرشکوہ سلطنت کے خواب کی تعبیر پوری نہیں ہو سکتی۔

اتحادیوں کو ترکی کا خراج تحسین

القرہ یکم جون ترکی اخبارات نے بلجیم کے شاہ لیوپولڈ کے اقدام کو تاریخ کے مشہور حادثے تھرمو پلی سے تشبیہہ دی ہے فوجی ماہرین اور سیاسی مدبرین نے برطانیہ اور فرانس کو خراج تحسین ادا کیا ہے کہ ہالینڈ اور بلجیم کی اپیل پر ان دونوں ملکوں نے انھیں فوجی امداد مہیا کی جو کچھ جرمنی نے ہالینڈ اور بلجیم میں کیا، برطانیہ اور فرانس نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں مگر انھوں نے ان دو چھوٹے ملکوں کو جرمنی کے جارحانہ اقدامات کے خلاف صرف انتباہ کرنے پر اکتفا کیا بین الاقوامی معاہدوں اور غیر جانبداری کے قانون اور سیاسی اخلاق کی۔ پابند حکومتیں اس سے زیادہ اور کچھ کر بھی نہ سکتی تھیں جن اقدامات کو ختم کرنے کے لئے اتحادیوں نے اپنی شمشیر نیام سے باہر نکال لی۔

وہ خود انکار ارتکاب کیونکر کر سکتے تھے۔

ان ملکوں نے اپنی غیر جانبداری اور جرمنی کے وعدوں پر اعتبار کیا اور اس کا نتیجہ بھگت لیا اس سلسلے میں ترکی اخبارات نے ہالینڈ کی ملکہ ولہلمینہ کو خراج تحسین ادا کیا ہے کہ عورت ہوتے ہوئے انھوں نے نازی استبداد کے آگے سر نہ جھکایا اور شاہ لیوپولڈ کے متعلق صرف اتنا لکھا ہے کہ "نازیوں کا آخری دم تک مقابلہ کرنے کے لئے ان کے دعاوی جرمنوں کے وعدوں کا آئینہ نکلے جن کے آگے انھوں نے گھبرا کر ہتھیار ڈال دئے مگر اس امر پر اظہار اطمینان کیا جاتا ہے کہ بلجیم فوج کے بیشتر حصے نے اور اکثر بلجیم فوجی افسروں نے شاہ کا حکم نہیں مانا اور ابھی تک اتحادیوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں

نحاس پاشا کا بیان

حکومت مصر کے لئے برطانیہ کی حفاظت ضروری ہے

قاہرہ ۳۰ مئی مصری اخبارات نے جرمنوں کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ مصر کے لوگ اتحادیوں سے بدظن ہیں ان اخبارات نے لکھا ہے کہ اہل مصر جانتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ جمہوری حکومتوں کو کامیابی نہ ہوئی۔ تو ساری دنیا میں آزادی اور خود مختاری مفقود ہو جائیگی اہل مصر برطانوی حفاظت کو اپنے لئے حصن حصین تصور کرنے میں حق بجانب ہیں مصر کی قوم پرست جماعت وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا بھی مصر کے لئے برطانوی حفاظت کو ضروری سمجھتے ہیں۔

مصر کے اسکولی بچے

قاہرہ ۳ جون روزانہ مصر کے مختلف حصوں سے اسکولی بچوں کو محفوظ مقامات پر پہونچایا جا رہا ہے دوسری احتیاطی تدابیر بھی اختیار کی جا رہی ہیں پولیس گارڈ اہم مقامات پر متعین ہے تاکہ ہوائی چھتریوں سے اترنے والے دشمن کا اچھی طرح اور بروقت مقابلہ کیا جا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۸ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳

اٹلی کے شریک جنگ ہونیکے امکانات

پیرس اور لندن کے اخبارات نے اٹلی کے شریک جنگ ہونے کے امکان پر سنجیدگی سے رائے زنی کی ہے۔ اور اس بات پر مخلصانہ افسوس ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ نے اٹلی کی تمام شکایتوں کو زائل اور معقول مطالبات منظور کر لینے کے متعلق اپنی آمادگی ظاہر کر دی تھی۔ حال ہی میں ناکہ بندی کے متعلق اطالوی ماہرین اور برطانی نمائندوں کے متعلق معاہدہ کے اصول پر اتفاق ہو گیا تھا۔ لیکن اطالوی حکومت نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بہرحال حکومت برطانیہ اپنی طرف سے ان انتظامات پر بدستور عمل کر رہی ہے۔

اتحادیوں نے کئی بار حکومت اٹلی کو واضح کر دیا تھا کہ ہم اطالوی مطالبات پر گفت و شنید اور انھیں منظور کر لینے کے لئے آمادہ ہیں لیکن اس نے کبھی اس مسئلہ پر گفت و شنید کرنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ برطانیہ اور اٹلی میں ایسا کوئی اختلاف نہیں جس کو دور کرنے کے لئے جدال و قتال ناگزیر ہو۔ اور جو گفت و شنید اور بحث و تحیص سے دور نہ ہو سکے۔

لندن کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اگر اٹلی نے جنگ میں شرکت کا فیصلہ کر لیا تو اس کی ذمہ داری تنہا اس کے دوش پر ہوگی۔ برطانیہ کو اس سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ معلوم ہے اس وقت لندن میں ۹ اطالوی نامہ نگار مقیم ہیں ان لوگوں کو واپس آنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ نہ انکی طرف سے پروانہ ہائے راہداری کی درخواست وصول ہوئی۔

اٹلی میں یہ یقین روز بروز زیادہ پختہ ہوتا جا رہا ہے کہ اٹلی جنگ میں شریک ہونے والا ہے چنانچہ روما کی نمائیش کے التوا کو اسی سلسلہ کی ایک کڑی سمجھا جا رہا ہے۔ فوجی اور ملٹری ڈاکٹروں کو حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ پنجشنبہ تک حاضر ہو جائیں۔ جرائد بدستور سرگرمی کے ساتھ فرانس اور برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈے میں معروف ہیں۔ تنجر سے وصول شدہ اطلاعات میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اتحادی وہاں حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ دوسری اطلاعات میں واضح کیا گیا ہے کہ الجیریا میں اطالیوں کو تختۂ مشق ستم بنایا جا رہا ہے۔

لندن میں فرانس کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اس امر کا امکان ضرور ہے کہ اٹلی جنگ میں جرمنی کا ساتھ دے لیکن مستقبل قریب میں کوئی اقدام نہیں کرے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تمام آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی فرانس پر جلد ہی دوسرا حملہ کرنے والا ہے۔ بہرحال جرمنی کے نقطۂ نگاہ سے یہ بات بہت اہم ہے کہ فرانس کی فوج کا ایک بڑا حصہ دوسرے محاذ میں مصروف رہے اس میں شک نہیں کہ اگر اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا تو فرانس کی فوج کو جنوب مشرقی علاقہ میں بھیجنا پڑے گا۔ لیکن اس سے پہلے فرانس کو یقین نہ ہونا چاہئے کہ اٹلی ضرور جنگ میں شریک ہوگا۔ بعض فرانسیسی مبصر یہ سوال کرتے ہیں کہ آیا اٹلی کی طرف سے جنگ میں شرکت پر اصرار کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ فرانس کو اپنے آئندہ عزائم کے متعلق یقین دلانا اور اس طرح جرمنی کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

۴ جون کو دار العوام انگلستان میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے وہ بیان دیا۔ جس کا وعدہ انہوں نے پچھلے ہفتہ کیا تھا۔ آپ نے کہا کہ اب حالات رو باصلاح ہو گئے ہیں اور ہماری فوجیں خیریت سے ڈنکرک کے علاقہ سے آگئی ہیں۔ اور ۳ لاکھ ۳۵ ہزار فوجیں انگلستان پہنچ چکی ہیں۔ ہم اس بات کا عزم کر چکے ہیں کہ فرانس میں دشمن کا آخری وقت تک مقابلہ کریں گے اور کسی قیمت پر بھی دشمن کے آگے سر نہیں جھکائیں گے۔ بادشاہ لیوپولڈ کی درخواست پر ہم نے اپنی فوجیں بلجیم بھیجی تھیں۔ تاکہ بلجیم کو دشمن کی دستبرد سے بچایا جا سکے۔ جرمنی کی بے پناہ فوج نے بلجیم میں پوری بربریت سے حملے کئے۔ لیکن بادشاہ لیوپولڈ کی غداری نے ہماری فوجوں کو سخت مشکلات میں محصور کر دیا اور بلجین فوجوں کی اطاعت سے ہماری فوجوں کی خوراک اور کمک کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کیلے پر بھی شدید جنگ ہوئی اور چار ہزار آدمیوں کے ساتھ کیلے کی آخری دم تک مدافعت کی گئی برطانوی کمانڈر نے پوری سپہ گری سے فوجوں سے جنگ کرائی۔ اگرچہ ہمیں اس محاذ پر بہت سی قربانی دینی پڑی۔ مگر یہ قربانی ضائع نہیں ہوئی۔ ڈنکرک کا فوجی حصہ فرانس کے قبضہ میں تھا۔ اتحادی فوجوں کی پوزیشن بہت ہی نازک تھی ان پر ایک خونخوار دشمن پورا پورا دباؤ ڈال رہا تھا۔

مسٹر چرچل نے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ پچھلے ہفتہ میں نے اسی ایوان سے درخواست کی تھی کہ وہ ابھی کچھ دن محاذ کی اطلاعات سے محروم رہیں۔ میں نے ایسا اس لئے کہا تھا کہ ہماری فوجیں تباہی سے بچ جائیں۔ ہماری فوجوں کے لئے خطرہ تھا کہ انہیں بموں سے نہ اڑا دیا جائے۔ لیکن یہ ایک ہفتہ پہلے کی بات تھی۔

گزشتہ جنگ عظیم میں بلجم نے آخر دم تک دشمن کا مقابلہ کیا تھا۔ اس مرتبہ بھی بادشاہ بلجم نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ وہ آخری دم تک دشمن کا مقابلہ کرے گا۔ لیکن اس نے ۲۸ مئی کو ہم سے مشورہ کئے بغیر اپنے وزراء کو اطلاع دیئے بغیر یک لخت ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ اقدام بہت ہی شرمناک تھا۔

آپ نے مزید بتایا کہ بلجیم کی اطاعت کے بعد ہماری فوجیں سمندر کی جانب بڑھنے پر مجبور ہو گئیں۔ ورنہ انھیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا جاتا۔ دشمن ہر طرف سے حملے کر رہا تھا۔ آسمان سے زمین سے اور سمندر سے ہماری فوجوں پر گولے برسائے گئے۔ یوبوٹ کشتیوں نے ہمارے جہازوں پر حملے کئے۔ چار پانچ دن تک معرکہ آرائی کا سلسلہ جاری رہا۔

اس کے بعد مسٹر چرچل نے رائل نیوی کے کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہماری طاقت کو بھی سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے جہازوں پر شدید بم برسائے گئے۔ لیکن اب مصیبتوں کے بادل چھٹ گئے ہیں۔ اور ہماری فوجیں مصیبت سے نجات پا چکی ہیں۔ دشمن کا جو نقصان ہوا اس کا تناسب ہمارے ایک کے مقابلہ میں چار ہے۔ برطانوی فوجیں موت کے جبڑوں سے نکلی ہیں۔

رائل ایئر فورس کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا حقیقت یہ ہے کہ ہماری اس کامیابی کا سہرا رائل ایئر فورس کے سر ہے جرمنوں نے ہماری اس طاقت کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ مگر اسے منہ کی کھانی پڑی۔ کئی مرتبہ جرمن طیاروں کو راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔

مسٹر چرچل نے نقصانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس مہم میں ہماری فوج کے ۳۰ ہزار آدمی ہلاک یا مفقود الخبر ہوئے۔ لیکن اگر ہم پوری ہمت سے کام نہ لیتے تو نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوتا۔ ہماری ایک ہزار توپیں بھی تباہ ہوئیں۔ لیکن اگر انھیں واپس لانے کی کوشش کی جاتی تو ہماری فوجوں کا بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ لیکن اس عظیم الشان نجات کے مقابلہ میں یہ نقصان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

آپ نے مزید بتایا کہ اس مہم سے فرانس کمزور ہو گیا اور بلجم ہاتھ سے جاتا رہا۔ اب ہمیں انگلستان پر حملہ کے اندیشہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن ہم اس کا پوری ہمت سے مقابلہ کریں گے۔ ہمیں اب دفاعی اقدامات پر ہی قانع نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ جارحانہ حملہ کرنا چاہئے۔

مسٹر چرچل نے اس بات پر زور دیا کہ آئندہ پارلیمنٹ کے اجلاس خفیہ ہونے چاہئیں مشتبہ لوگوں اور دشمن کے دوستوں کے خلاف اب سخت کارروائی کی جائیگی۔ مجھے ان لوگوں سے ہمدردی ہے جو اس کا شکار ہونگے مگر ملکی حفاظت کے ذریعہ میں ان کی نظر بندی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جرمنی کے پانچویں کالم کی سرگرمیوں کو کچلنا بھی ہمارا سب سے اہم کام ہے۔

آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے تمام لوگوں پر کامل اعتماد ہے اور امید ہے کہ وہ اپنے فرائض کو بدرجہ اتم اور باحسن وجوہ پورا کرینگے مصیبت کے وقت برطانیہ اور فرانس ہمیشہ اکٹھے مقابلہ کرتے رہے ہیں ہم کبھی ہمت نہیں ہار سکتے ہم ہر قیمت پر اپنے ملک کی حفاظت کرینگے اور کسی طرح بھی دشمن کے آگے سرنگوں نہ ہونگے۔ اگر ہمارا یہ جزیرہ ہم سے چھن بھی گیا تو پھر بھی ہم نئی دنیا آباد کر لیں گے۔

سیوک گارڈ

۶ جون کو وائسرائے ہند نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا ہے کہ ہر ضلع میں "وار کمیٹیاں" بنائی جائینگی آپ نے "سوک گارڈ" کے نام سے ایک جماعت قائم کرنے کی بھی تجویز کی ہے۔ ضلعوں میں وار کمیٹیاں اس مقصد سے قائم کی جائیں گی کہ وہ جنگ کے حالات کے ہر پہلو میں مدد اور رہنمائی کریں (باقی صفحہ ۱۰)

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱ یکم جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر ایس۔ ایم بشیر سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا لالہ چھنگا مل میونسپل کمشنر کی بیوی کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلسہ ملتوی ہو گیا۔

۳ جون کو بورڈ کا ملتویہ جلسہ مسٹر ایس ایم بشیر سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر ایس۔ این۔ تواری ۱۰ ایکزیکیٹو افسر کی موجودہ عہدہ کی میعاد ختم ہونے پر انکو ریٹائر کر کے نیا ایگزیکیٹو افسر مقرر کرنے کا انتظام کرنے کی ہدایت کی بابت کمشنر صاحب کا خط پیش ہوا اس کے جواب میں بورڈ نے یہ طے کیا کہ چونکہ بورڈ گورنمنٹ سے ڈاکٹر تواری کے ریٹائرمنٹ کے متعلق یہ درخواست کر چکا ہے کہ بورڈ کی ضروریات کے لحاظ سے انکو اس قانون سے مستثنیٰ کر دیا جائے لہٰذا اس کے جواب آنے تک فی الحال اس پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

میونسپل جوبلی اے۔ وی اسکول کیلئے ایک کلرک کا عہدہ ۵۰ - ۳ - ۸۰ کے گریڈ کا منظور کیا گیا۔

نرائن دیوی اوشدھالیہ کی امداد ۲۵ روپے سے بڑھا کر ۶۰ روپیہ ماہوار کر دی گئی۔

سر اقبال لائبریری کی عمارت بنانے کے لئے ڈھائی ہزار روپے کی گرانٹ دی گئی۔ اور ۳۰ روپے ماہوار کی گرانٹ کو بڑھا کر ۵۰ روپے ماہوار کر دی گئی۔

مسٹر ہلاد باجپئی گرفتار ۵ جون کو مقامی پولیس نے پنڈت ہلاد باجپئی کانگریسی ورکر کو زیر دفعہ ۱۵۱ اگر گرفتار کر لیا مسٹر باجپئی کانپور شوٹنگ کیس ۱۹۳۲ء میں گرفتار کئے جا چکے ہیں اور آپ کانگریس گورنمنٹ کے زمانہ میں رہا کئے گئے تھے۔

نوٹ نہ لینے پر گرفتاری کلکٹر گنج شکر پٹی کے دوکاندار لالہ سیتا رام کے یہاں ایک شخص نے شکر لے کر دس روپے کا نوٹ دیا مگر دوکاندار نے نوٹ لینے سے انکار کر دیا اس پر اس شخص نے تھانہ میں رپورٹ کر دی پولیس نے آکر دوکاندار کی تلاشی لی تو دوکاندار کے یہاں روپے نکلے اس لئے وہ دوکاندار گرفتار کر لیا گیا۔

گرفتاری ٹرکا پور میں پولیس نے چھاپہ مار کر محمد خان اور منشی لال کو جو کئی مرتبہ کے سزا یافتہ ہیں گرفتار کر لیا ہے۔

بھتہ نہیں ملے گا یوپی گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے یوپی لیجسلیچر کے کسی ممبر یا افسر کو کسی قسم کا کوئی بھتہ نہیں دیا جائے گا۔

ایک عورت کا قتل ۴ جون کو دانہ خوری محال میں ایک مسماۃ دلاری بیوہ رام چرن کلوار کو چند بدمعاشوں نے قتل کر دیا۔ اس کے ہاتھوں میں رسی باندھی گئی تھی اور منہ میں گودڑ ٹھونس دیا گیا تھا مقتولہ کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔

کوتوال شہر مسٹر گوپی کرشن ہنڈو ڈی ایس پی کوتوال شہر ایک ماہ کی رخصت لیکر مسوری تشریف لے گئے۔ مسٹر محمد جمیل احمد ڈی۔ ایس۔ پی نے کوتوالی شہر کا چارج لیا ہے۔

گرفتاری کانپور کوتوالی بسیہ مئو۔ انور گنج اور کلکٹر گنج کے علاقوں میں پولیس نے مسرس امیر چند لالہ رام کمار ام۔ اور مہابیر پرشاد کو گرفتار کیا ہے اول الذکر تین اصحاب پر یہ الزام ہے کہ راشنوں نے سرکاری نوٹ لینے سے انکار کیا تھا۔

تصویروں کا تاجر کو سزا رائے صاحب مالکانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں لالہ شیام سندر پکچر مرچنٹ چوک پر یہ مقدمہ چل رہا تھا کہ انکی دوکان سے خلاف قانون تصاویر برآمد ہوئی تھیں۔ عدالت نے لالہ شیام سندر کو اس جرم میں ۶ ماہ قید اور ۹۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی

شراب کا کارخانہ آبکاری انسپکٹر نے بیناگنج کے ایک مکان پر چھاپہ مار کر دس پہاڑی مرد اور ایک پہاڑی عورت کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ یہ لوگ شراب بنانے میں مصروف تھے چنانچہ انکے مکان میں شراب کا ایک کارخانہ ملا جہاں شراب بنانے کے سامان اور شراب تیار ملی

ملکہ وکٹوریہ کا روپیہ پریڈ کے دو صراف یعنی ستیش چند اور بچنا تھ نے ملکہ وکٹوریہ کے روپیہ لینے سے انکار کیا تھا جس پر پولیس نے انکو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا

کانگریس کے والنٹیر کانگریس کمیٹی نے یہ اسکیم بنائی ہے کہ شہر کے ۱۷ وارڈوں کے لئے والنٹیر مقرر کئے جائیں تا کہ وہ ضرورت پڑنے پر شہر کی حفاظت کر سکیں اس کے اخراجات کے لئے ۳۵ ہزار روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے جس کے لئے اہل شہر سے اپیل کی گئی ہے۔

مسلم لیگ نیشنل گارڈ مسلم لیگ بھی نیشنل گارڈ کی از سر نو تنظیم کی طرف متوجہ ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں اس نے ایک رزولیوشن بھی منظور کیا ہے۔

مزدوروں کے واسطے
سستے اناج کی دوکانیں

گوالٹولی۔ چمن گنج۔ (ہمایوں باغ) جریب کی چوکی۔ ڈپٹی کا پڑاؤ۔ (رائے پوروہ) اور جوہی کے لیبر ویلفیر سنٹروں میں سستے اناج کی دوکانیں کھولدی گئی ہیں۔ ان دوکانوں پر کلکٹر گنج بازار بھاؤ سے بھی ایک چھٹانک فی روپیہ زیادہ اناج ملا کرے گا۔ ان دوکانوں کی بابت آپ لوگ ہر سنٹر کے آرگنایزر سے ملکر اور بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

المشتہر سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے
آنریری چیف آرگنایزر
گورنمنٹ لیبر ویلفیر ورک یو پی کانپور

---

۵ اور شہر کی حفاظت اور جنگ کی کوششوں میں امداد دینے کے لئے لوگوں کو منظم کریں۔ یہ کمیٹیاں جنگ کے سلسلہ میں خبریں بھی شایع کرینگی اور دوسرے اس قسم کے معاملات جیسے فوجی بھرتی اور قومی تحفظ کی تحریک کی ترقی میں بھی امداد دینگی۔ ان کمیٹیوں کو قایم کرنے کے لئے صوبوں میں گورنر فوری قدم اٹھا رہے ہیں۔ سوگ گارڈ والنٹیروں کی ایک جماعت ہوگی۔ امن عامہ قایم رکھنے، ہوائی خطرہ سے حفاظت کی شرارت انگیزی کے خلاف کارروائی اور اندرونی تحفظ کے دوسرے پہلوؤں کے سلسلہ میں خدمات انجام دینے کے لئے سوگ گارڈ کا باقاعدہ پولیس سے الحاق کر دیا جائے گا۔ اس جماعت کی تفصیلات مرتب کرنے میں صوبجاتی حکومتیں معروف ہیں جو عنقریب شایع ہونگی۔

فرانس کا محاذ

لندن ۶ جون۔ پیرس کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ کل جرمنوں نے دو ہزار سے زیادہ ٹینک لڑائی کے میدان میں ڈھکیل دیئے۔ ان میں سے کئی سو تباہ کر دیئے گئے۔ یہ ٹینک فرانس کی حلقوں میں داخل نہ ہو سکے کیونکہ نئی صفیں گہری اور مضبوط ہیں۔ سوم دریا کے نچلے حصہ میں اور ایلٹ نہر پر ۶ یا ۷ میل کے فاصلہ میں جرمن کچھ آگے بڑھ آئے مگر تقریباً سب مرکزوں پر فرانس کی فوجیں مضبوطی سے ڈٹی ہوئی ہیں۔

ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آلٹ نہر پر فرانس کی فوجوں نے جرمنوں پر پلٹ کر حملہ کیا سوم اور این دریاؤں پر صرف دو جگہ جرمن کچھ آگے بڑھ

سبد گل

میڈرڈ (اسپین) کا ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک پادری صاحب اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے دیکھا کہ ایک مادر زاد نہایت حسین وجمیل لڑکی مع ایک مادر زاد نوجوان کے بے تکلف حجرے میں داخل ہوگئی پادری صاحب اس مادر زاد جوڑے کو دیکھ کر بہت گھبرائے اور ان سے پوچھا کہ اس حال میں تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔

لڑکی نے نہایت سریلی آواز میں اپنے برہنہ جسم کو جنبش دیتے ہوئے کہا:۔

اے مقدس پادری ہم دونوں اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہماری شادی کر دیجئے پادری بیچارے کو یہ فکر تھی کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو وہ کیا رائے قایم کرے گا۔

چنانچہ پادری نے فوراً دونوں کی شادی کر دی شادی کے بعد یہ مادر زاد دونوں دولہا اور دلہن موٹر میں بیٹھ کر چلدئے۔

غالباً یہ شادی اپنی نوعیت کی پہلی شادی تھی جس میں نہ دولہا کو لباس کی ضرورت ہوئی اور نہ دلھن کو ستر پوشی کی حاجت اگر دنیا میں ایسی شادیاں ہونے لگیں تو دنیا اس فضول خرچی سے بچ جائے گی جو دولہا دلہن کے کپڑوں پر ہوتی ہے۔

بوداپسٹ کی اسی قسم کی ایک اور دلچسپ اطلاع ہے کہ بوداپسٹ کے کسی مرکزی مقام پر ایک پولیس والا ٹریفک کی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا اس نے ہاتھ سے ایک طرف کی آنے والی موٹروں کو روکا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نہایت خوبصورت لڑکی جو مادر زاد برہنہ ہے موٹر چلا رہی ہے پولیس والا دوڑ کر اس کے پاس پہونچا اور اس سے کہا کہ لباس پہن لو ورنہ میں تمکو گرفتار کر لوں گا "لڑکی نے بگڑ کر کہا" تم نہایت ہی بدتہذیب معلوم ہوتے ہو کہ تم کو شریف عورتوں کا احترام کرنا بھی نہیں آتا، میں تمہارے افسر اعلےٰ سے تمہاری رپورٹ کروں گی۔

لڑکی یہ کہتی ہوئی موٹر نکال کر لے گئی اور پولیس والا دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا، ملاحظہ فرمائیے کہ اب یوروپ میں شریف عورتوں کا معیار یہ رہ گیا ہے کہ وہ مادر زاد برہنہ موٹریں دوڑاتی پھریں۔

اسی قسم کی لنکاشائر کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ لنکاشائر میں نیلسن کے قریب پہاڑیوں پر اکثر ایک آدمی ننگا پھرتا نظر آتا تھا عورتیں اور مرد اسے دیکھ کر ڈر جایا کرتے تھے، پولیس اس کا پیچھا کرتی تو وہ غائب ہو جاتا۔

آخر ایک دن ایک اخباری نمایندے نے اس مادر زاد برہنہ شخص کو پکڑ لیا اور پوچھا کہ اجی حضرت یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ آپ ننگے پھرتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ برہنہ پھرنا ایک نہایت اخلاق سوز اور خلاف انسانیت حرکت ہے ننگے آدمی نے خفا ہو کر جواب دیا:۔

تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ایک شریف آدمی کو ننگا آدمی کہتے ہو مجھے دھوپ میں غسل کرنے والا شریف آدمی کہو انسان کا دل بدی سے پاک ہونا چاہئے صرف ظاہری حالت سے نتائج مرتب کرنا کوئی دلیل عقلمندی نہیں۔

ذرا غور فرمائیے کہ یہ حضرت خود تو مادر زاد ننگے پھریں اور دوسروں سے فرمائیں کہ تمکو شرم نہیں آتی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ شرافت کے بھی مدعی بنتے ہیں یہ ہے مغربی "تہذیب" دیکھا آپ نے"۔

معلوم ہوا ہے کہ سنیچر کے روز نیویارک سے ۲۰۵ سے زیادہ بمبار اور تعاقبی ہوائی جہاز فرانس گئے ہیں جنگ کے بعد سے اتحادیوں کو یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہوائی جہاز روانہ کئے گئے ہیں۔

ادب لطیف

فراق

از جناب چاند صاحب شرما

میرے آقا! کاش کہ میرے پاس وہ کان ہوتے جن سے میں تیرے دلکش گیت اور تیرے پیغامات سن سکتا!۔

کاش کہ میری آنکھوں میں وہ بینائی ہوتی جن سے میں تیرے درشن کر سکتا!۔

اور کاش میرے پاس وہ زبان ہوتی جس سے میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکتا

لیکن پھر بھی میرے آقا میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے دل بخشا جس میں کبھی کبھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی آہستہ آہستہ کہہ رہا ہو "میرا مسکن یہی ہے"، نہ مندر نہ مسجد، نہ گوردوارہ، نہ گرجا نہ شوالہ، اور تب میں خوش ہو جاتا ہوں، میرے آقا! اور کوشش کرنے لگتا ہوں کہ تیری اس دھیمی دھیمی آواز کو اور اچھی طرح سے سن سکوں۔

لیکن جب تیری آواز اچھی طرح سن نہیں سکتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ تو کب تک مجھے اس طرح اپنے در سے دور رکھے گا۔

عالم نسواں

بیٹی تیرے لئے گھر کا دروازہ بند ہوگیا؟

ذیل میں ہم ایک مشہور چینی نظم کا اردو ترجمہ درج کرتے ہیں، اس نظم میں ایک باپ نے اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ اچھی باتیں بطور نصیحت بتائی ہیں، یہ نظم اگرچہ نئی دلہنوں کے لئے لکھی گئی ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چینی شاہکار نئی شادی شدہ لڑکیوں کی طرح ہر شادی شدہ خاتون کے لئے یکساں طور پر مفید ہے

بیٹی میں نے بڑے ناز ونعم سے تجھے پالا تھا میں تیری راہ میں اپنی آنکھیں بچھاتا تھا اور میں نے تجھے اپنے دل میں جگہ دی تھی مگر اس لئے نہیں کہ تو میرے گھر کی رونق بنے بلکہ اس لئے کہ میں تجھے تیرا فرض پورا کرنے کے لئے ہمیشہ کے لئے اپنے گھر سے نکال دوں اور تجھے اس طرح بھول جاؤں گویا تو میری بیٹی ہی نہ تھی۔

میری بچی تجھے ضرور میری باتوں سے رنج رہا ہوگا مگر میں کیا کروں میں تیری عارضی خوشی پر حقیقی خوشی اور فرض کو مقدم سمجھتا ہوں۔ میں تجکو بتانا چاہتا ہوں کہ تو نے میرے گھر میں جنم لیا تھا کہ میں تجھ کو غیر کی امانت سمجھتے ہوئے تیری پرورش کروں، تجھے تربیت دوں اور اس کے بعد پھر تجکو تیرے حقیقی مالک کے حوالے آنسو بہاتے ہوئے کر دوں۔

آج میں نے تیرا ہاتھ تیرے حقیقی مالک کے ہاتھ میں دیدیا ہے، جو تیرا شوہر ہے اسی کے لئے تو نے میرے گھر میں جنم لیا تھا اسی کے لئے تو دنیا میں آئی تھی اور اب اس کے ساتھ تجھے زندگی گذارنی ہے میں اپنا کام اور اپنا فرض ادا کر چکا ہوں، اس لئے۔

میرے گھر کا دروازہ تیرے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا اور اسطرح بند ہو گیا کہ گویا کبھی وہ تیرا تھا ہی نہیں۔

بیٹی کبھی مڑ کر بھی اس دروازے کی طرف نہ دیکھنا یہ تیرے لئے بند ہو چکا ہے اس سے تیری تمام توقعات ختم ہو چکی ہے اس کے در و دیوار تیرے لئے غیر ہو گئے ہیں اس کے مکین، جن کو تو ماں، باپ، بھائی، بہن کے نام سے پکارا کرتی تھی تیرے لئے مرچکے ان سے اب کوئی امید نہ رکھنا اور اس طرح امید نہ رکھنا جس طرح مرنے کے بعد انسان دنیا سے کوئی امید نہیں رکھتا، اب تیری امید اور تیری توقعات تیرا شوہر ہے اور اب تیرا ٹھکانہ اور تیرا مسکن دائمی اور تیرا اصلی گھر تیرے شوہر کا شکستہ جھونپڑا ہے۔

میری اگر تو نے اپنے پرانے گھر سے امیدیں قائم رکھیں تو مجھے اندیشہ ہے کہ تیرے فرائض میں کوتاہی نہ ہونے لگے یقین جان کہ تو اپنے فرض کو اسی وقت پور کر سکتی ہے جبکہ تو اپنے گذشتہ پچھلے جنم کو بھول جائے پچھلے ساتھیوں کو فراموش کر دے اور پچھلی زندگی کو کبھی بھول کر بھی نہ یاد کرے یاد رکھ تیری سابقہ زندگی ختم ہو چکی ہے اب تیرا شوہر تیرا مالک ہے تیرا سسر تیرا باپ ہے، تیری ساس تیری ماں ہے، تیرا دیور تیرا بھائی اور تیری نند تیری بہن ہے اور تیری سسرال والوں کا کنبہ تیرا کنبہ ہے، کیونکہ تیری پچھلی زندگی ختم ہو چکی ہے اور اب تو نے ایک نیا جنم لیا ہے۔

تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ اگر اس نئی زندگی میں تیرے ساتھ بدسلوکی کو برداشت کرنا پڑے گا تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ تیرا شوہر اگر تجھ سے محبت نہ کرے تو تجھے کیا کرنا چاہئے

میری بیٹی یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ محبت ہی کرے مگر یہ بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ محبت کرے اور اس قدر محبت کرے کہ شوہر کے دل میں جگہ پیدا کر لے۔

تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ ناز ونعم میں زندگی گذارنے کے بعد اگر فاقہ کشی کرنا پڑے تو اس وقت تو کیا کرے، میری بچی خوش نصیب ہیں وہ لڑکیاں جو خالی اور بھوکے پیٹ رہ کر اپنے مالک کے پیر دباتی ہیں دیوتا ان پر مہربان ہوتے ہیں اور ان کے دن بدل جاتے ہیں، اے میری بچی تو ہر حال میں خوش اور خرم رہے۔

میری بچی میں تیرے دل کی آواز سن رہا ہوں تو مجھ سے پوچھ رہی ہے کہ اگر میرا شوہر بدچلن ہو جائے تو میں کیا کروں، سن اور بڑے غور سے سن ہر شوہر نیک چلن نہیں ہوتا لیکن ہر بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ نیک چلن بنا دے۔

جا! میری بچی جا! میں تجھے ایک ایسی دنیا میں بھیج رہا ہوں جہاں تجھے آزمائش میں پڑنا ہے، جہاں تجھے مشکلات کا سامنا کرنا ہے، جہاں تجھے نئی نسلوں کو دنیا میں لانا ہے، اور پچھلی زندگی کو بھول کر نئی زندگی کی شاہراہیں تجھے تعمیر کرنی ہیں، اور میرا دروازہ تیرے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا۔

ہندی فوجیں بھی نکال لی گئیں

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ شمالی فرانس سے نہایت ہی مشکل آزما حالات کے ماتحت جو فوجیں کامیابی کے ساتھ نکال لی گئی ہیں ان میں ہندوستانی بھی بہت زیادہ تعداد میں ہیں اور وہ انگلینڈ میں خیموں میں آرام کر رہے ہیں ریوٹر کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ جو لوگ انگلینڈ لائے ہوئے ہیں وہ بڑے خوش و خرم ہیں، اور ان کی اچھی طرح سے دیکھ بھال ہو رہی ہے۔

بچوں کی دنیا

علم کی روشنی

ایک روز میں رات کے وقت اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا میز پر جو قریب ہی رکھی ہوئی تھی ایک لالٹین جل رہی تھی اور پروانے (پتنگے) اڑ اڑ کر اس پر جان دے رہے تھے میرے ہاتھ میں تاریخ ہند تھی اور پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر کی زندگی کا حال میں بڑے غور سے پڑھ رہا تھا۔

اتنے میں ایک جلے ہوئے پروانے کا پر میری کتاب کے صفحہ پر آکر گرا میں نے بے جان پر کو دیکھا اور اس کے بعد لالٹین کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو پروانوں کو پہلے کی طرح جلنے کی کوشش کرتے ہوئے پایا۔

ان کا جلنا دیکھ کر میں کتاب کو تو بھول گیا لیکن کتاب کا مضمون میرے دماغ میں گونج رہا تھا اس کے بعد میں نے لاکھ لاکھ سر مارا لیکن یہ اب تک میری سمجھ میں نہ آیا کہ بیعقل پروانے شمع پر تو یوں جان دیتے ہیں مگر ہم بدشوق طالب علموں کو کیا ہو گیا ہے کہ عقل اور سمجھ کے موجود ہوتے ہوئے بھی علم کی شمع سے جان چراتے ہیں اور اس کی روشنی سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

مصر، تونس، اور کورسیکا

لندن یکم جون روما میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ شاہ بلجیم کے ہتھیار ڈال دینے کے اقدام نے جنگ میں اطالیہ کی شمولیت کو بہت نزدیک کر دیا ہے۔

اطالیوں کا بیان ہے کہ سائنور مسولینی نے اطالوی جرنلوں کے مشورے سے حملہ کرنے کی اسکیم مکمل کر لی ہے مگر یہ حملہ بلقان پر نہیں ہوگا اندازہ کیا جاتا ہے کہ غالباً اطالیہ کا حملہ مصر، تونس، اور کورسیکا پر ہوگا اور اس مقصد کے لئے بحری اور فضائی فوجیں بھی استعمال کی جائیں گی، اس اثنا میں اسکو ریڈیو اسٹیشن سے یہ اطلاع نشر کی گئی ہے کہ اطالیہ دھمکیوں کے ذریعہ ایسے مطالبات پورے کرنا چاہتا ہے جنھیں وہ جنگ کے ذریعہ بھی حاصل نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ اطالیہ کے وزرار اور اخبارات اتحادیوں پر اس قدر برس رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اطالیہ اس طریقہ پر دباؤ ڈال کر اپنا کام نکالنا چاہتا ہے۔

انگلستان اور فرانس

لندن ۲ جون برطانیہ اور فرانس کے پاس کافی سمندری فوج ہے جو دشمن کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکتی ہے، فرانس میں دشمن کو بڑے مورچہ پر روک لیا گیا ہے۔

ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا ہٹلر انگلستان پر حملہ کرتا ہے یا فرانس پر یا بیک وقت دونوں پر، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر اٹلی پر دباؤ ڈال کر مدد حاصل کرنا چاہتا ہے۔

لیکن اٹلی جنگ میں حصہ لینے سے ہچکچا رہا ہے اگرچہ مسولینی جنگ میں کودنا چاہتا ہے مگر اطالوی لوگ لڑائی کے خلاف ہیں، برطانیہ اور فرانس کی اپنے اپنے مورچوں پر موجود ہیں فرانسیسی فوجوں نے نئے مورچے پکے کر لئے ہیں

مسٹر ڈف کوپر جو فرانس کے وزیر اطلاعات سے بات کیلئے پیرس گئے ہیں نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل پیرس جانتے ہیں کہ دنیا کی سب سے زیادہ طاقت جو سرزمین فرانس پر قائم ہے ایک زبردست حملہ کرنے والی ہے۔

پردۂ فلم

خطرناک جرائم اور جاسوسی کی فلمیں

از جناب سید امداد اللہ قادری

خطرناک جرائم اور جاسوسی کے مناظر دکھانے والی فلموں نے نوجوانوں کے دل و دماغ کو کسقدر مسموم کر دیا ہے اس کا اندازہ جناب سید امداد اللہ صاحب کے مندرجہ ذیل مضمون سے ہو سکتا ہے جس کو ہم معاصر قلم کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

فلم اس صدی کی مقبول ترین صنعت ہے اس نے نہایت قلیل عرصہ میں جو حیرت انگیز ترقی حاصل کی ہے وہ کسی مزید توضیح وتشریح کی محتاج نہیں ہے اس کا شمار دنیا کی سب سے زیادہ نفع بخش صنعتوں میں ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سارے عالم میں اس کا سکہ رواں ہے تعلیم سیاست، تجارت، صنعت، وحرفت، زراعت، اور پرورش اطفال غرض کہ ہماری زندگی کا کون ایسا شعبہ ہے جو اس کا مرہون منت نہیں ہے جس طرح یہ اچھائیوں سے مالا مال ہے اسی طرح برائیوں سے بھی خالی نہیں چنانچہ یہ اغوا، دغا، مکر و فریب قتل وخونریزی کا معلم ہے نئی پود کی اخلاقی پستی کی ذمہ داری بڑی حد تک اسی پر عائد ہوتی ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ دن کے ساتھ رات سود کے ساتھ زیان اچھائی، کے ساتھ برائی لازم وملزوم ہیں اور ان اضداد میں باہمدگر چولی دامن کا ساتھ ہے چنانچہ انسانی زندگی خود خیر وشر سے مرکب ہے یہ انسانی سرشت میں بری طرح داخل ہے کہ وہ اچھائی سے کہیں زیادہ برائی کی طرف راغب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ فلموں کی بدولت یورپ و امریکہ میں صدہا لرزہ پیدا کرنے اور حیرت میں ڈالنے والے واقعات رونما ہوئے اور ایسے جرائم کے مرتکب زیادہ تر نوعمر بچے پائے گئے ہیں۔

جب ان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ انھوں نے یہ باتیں فلموں سے حاصل کی ہیں اس سلسلہ میں بچوں کی نفسیات اور ان کے طبعی رجحانات کے متعلق جو انکشافات ہوئے وہ خود ایک ضخیم کتاب کے محتاج ہیں۔

یورپ کے فلمی اخبارات سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بچوں نے نقل شکنی نقب زنی کے علاوہ تجوری توڑنے دیوار پھاندنے اور جیب کترنے میں کس قدر مہارت اور کمال پیدا کیا ہے اور بعض تو ان ہی جاسوسی فلموں کے طفیل میں قتل وغارتگری کے مرتکب ہوئے ہیں اس قبیل کے واقعات کی رفتار دن بدن ترقی کر رہی ہے اور اس کی روک تھام پر خاص توجہ کی جا رہی ہے۔

چنانچہ اسی کے مدنظر یورپ اور امریکہ کے اکثر ممالک میں فلم کو تین درجوں میں حسب ذیل طریقے پر تقسیم کیا گیا ہے۔

نمبر ۱ بچوں کے لئے۔
نمبر ۲ جوانوں کے لئے۔
نمبر ۳ ہر کس وناکس کے لئے۔

جب فلم تیار ہو جاتی ہے تو اسے سنسر بورڈ کے تفویض کر دیا جاتا ہے اور بورڈ اس کے تمام پہلوؤں پر کامل غور کرنے کے بعد بچوں یا نوجوانوں کے لئے مختص کر دیتا ہے اس کی رو سے مالک سینما کے فرائض میں داخل ہوتا ہے کہ وہ اپنے اشتہارات میں اسے دیکھنے کی انھیں لوگوں کو ترغیب دلائے جن کی سنسر بورڈ نے اجازت دی ہے کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اس حکم سے روگردانی وتجاوز کرے بصورت خلاف ورزی مالک سینما کا نہ صرف لائسنس ضبط کر لیا جاتا ہے بلکہ سنگین جرمانے بھی اسے ادا کرنے پڑتے ہیں فلم پر اتنے شدید قیود محض اس لئے عائد کئے گئے ہیں کہ بچے ایسے قبیح فلم کسی حال میں بھی نہ دیکھ سکیں

اقوال زرّیں

تقدیر کے ساتھ ساتھ تدبیر کا بھی خیال رکھنا ضروری اور لابدی ہے۔

عشق حقیقی کی پہلی سیڑھی عشق مجازی ہے

جیل جانے سے نہ ڈرو پھانسی کے تختہ پر چڑھنے سے نہ ہچکچاؤ اگر اس سے قوم اور ملک کو کچھ فائدہ پہونچتا ہو۔

قوم پرستی، وطن پرستی، اور خدا پرستی مذہب کے دوسرے نام ہیں۔

مذہب کہتے ہیں کاموں کے اس مجموعہ کو جو انصاف اور سچائی کے قریب تر ہو۔

خود غرضی کا انصاف کرنا ایک بے بنیاد مقدمہ سے زیادہ مشکل ہے۔

سنگاپور کا بحری مُستقر

سنگاپور برطانوی بیڑہ کا ایک عظیم الشان بحری مستقر ہے کیونکہ یہ مشرق کی طرف سے ہندوستان اور سلطنت برطانیہ میں داخل ہونے کا دروازہ ہے یہ مستقر «ایچ۔ ایم۔ ایس۔ سلطان» کے نام سے مشہور ہے جو گذشتہ دو صدیوں سے اس نام کے جہاز کے بہادرانہ کارناموں کی یاد دلاتا ہے۔

سنگاپور کے بحری مستقر کے سامنے جوہور کے سلطان کے وسیع علاقے پھیلے ہوئے ہیں جن میں ربر کی کاشت ہوتی ہے اور جہاں گرم ممالک میں پائے جانے والے درختوں کے جنگل ہیں جوہور کے شمال میں ملایا کے آٹھ دوسرے سلاطین اور راجاؤں کے علاقے ہیں

موجِ تبسّم

منیجر اگر آپ کو مشترکہ کھاتا کھولنا منظور ہو

عورت جی ہاں! میرا شوہر روپیہ جمع کر دیا کرے گا اور میں نکلوا لیا کروں گی!

مجسٹریٹ (عادی مجرم سے) مجھے امید ہے کہ میں تمہیں آیندہ اس جگہ نہ دیکھوں گا۔

مجرم کیوں حضور ایسا کیوں! کیا آپ اپنی ملازمت سے برخاست ہونے والے ہیں

جج جب سے تمہارا خاوند پردیس گیا ہے اس نے کچھ بھیجا بھی ہے؟

بیوی جی ہاں ایک مرتبہ بچہ کیلئے ایک پیار

محمود معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی بیویوں سے تنگ آگئے ہیں۔

ہاشم تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا۔

محمود میں نے شادی کے لئے اشتہار دیا تھا تو مجھے سیکڑوں نے خط بھیجے کہ شادی نہ کرو اور اگر شادی کرنا ہی ہے تو میری بیوی لے کر میرا بوجھ ہلکا کرو۔

بیوی مجھے کچھ روپیوں کی ضرورت ہے۔

شوہر پچھلی دفعہ جو تمہیں دس روپیہ دئے تھے وہ کیا ہوئے۔

بیوی ان میں سے تین روپیہ سنہ ۱۹۳۸ء میں خرچ ہوئے، اور تین روپیہ سنہ ۱۹۳۹ء میں خرچ ہوئے اور ساڑھے تین روپیہ اس سال خرچ ہوئے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کتنی قومیں ہندوستان میں ہیں

(۱) اٹلین	۴۰
(۲) پولیش	۶۳
(۳) فرینچ	۶۰۴
(۴) رومی	۴ ۲
(۵) روسی	۱۷۳
(۶) ہنگرین	۱۰۴
(۷) یوگوسلوکین	۴ ۳
(۸) جرمن	۱۹۲۰
(۹) بلگرین	۲
(۱۰) امریکن	۱۹۰۲
(۱۱) جاپانی	۸۹۰
(۱۲) اسپینش	۱۸۴
ہندو	۲۱۷۰ لاکھ
مسلمان	۶۹۰ «
روحونیر اعتقاد رکھنے والے	۸۵ «
عیسائی	۶۴ ½ «
سکھ	۳۰ «
جینی	۱۲ ½ «
بدھ (تمام کے تمام برما میں)	۱۱۵ «

یہاں کے حکمران باہمی معاہدوں کے مطابق برطانوی افسروں کے صلاح و مشورے سے اور انگریزوں کے زیر سایہ حکومت کرتے ہیں۔

سنگاپور، پنانگ اور ملاکا کی بندرگاہوں اور دو چھوٹے چھوٹے ساحلی علاقوں کے علاوہ ملایا کا سارا جزیرہ نما آزاد اور علٰحدہ علٰحدہ ریاستوں پر مشتمل ہے جن کے اپنے اپنے حکمران اور عدالتیں ہیں ان ریاستوں کے امرا، کاشتکار اور یہاں کی تایخ و روایات جداجدا ہیں۔

سنگاپور کا عظیم الشان مستقر ایسے جنگی جہازوں کے لئے قایم کیا گیا ہے جن کی طاقت اور بڑائی کا ان جہاز رانوں کو کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا تھا جنھوں نے اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں «سلطان» نامی جہاز میں سفر کیا تھا ریور پلیٹ کی موجودہ لڑائی نے ثابت کر دیا ہے کہ آج کل کے لوہے کے جہازوں میں بھی شاہی بیڑے کے ملاحوں اور جہازوں کی وہی روایات ہیں جو قدیم انگلستان کی لکڑی کی دیواروں میں سفر کرنے والے جہاز رانوں کی تھیں۔ (مرکزی اطلاعات)

ہندوستان کی جنگی ضروریات

آج کل ہندوستان میں نوّے فی صدی جنگی ضروریات کا سامان ہندوستان ہی میں تیار کیا جاتا ہے رائفلیں، مشین گنیں، گولہ بارود ربنیں فوجی کمبل، ۴ انچ کے دہانے والی توپیں وغیرہ ہندوستان ہی میں بنائی جاتی ہیں۔

مختصر ۱۶ موٹروں اور ہوائی جہازوں کے علاوہ تمام چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

جنگی سامان کی تیاریوں کے لئے بہت وسیع تدابیر سوچی گئی تھیں جن کی وجہ سے اب ہندوستان نہ صرف اپنی فوجی ضروریات پوری کر سکتا بلکہ یہ ساز و سامان تھوڑی بہت مقدار میں برطانیہ کو بھی سپلائی کرتا ہے جو سنگاپور ہانگ کانگ، مصر، اور مشرق وسطی میں تقسیم ہوتا ہے۔ (مرکزی اطلاعات)

کراچی ۷ جون میونسپل کارپوریشن میں یہ تجویز پیش کیجائیگی کہ حکومت سندھ سے یہ درخواست کیجائے کہ وہ حکومت ہند کو تجویز کرے کہ حفاظت کیلئے جیسی علاقہ والانہ فوج بمبئی میں قائم کی گئی ہے ایسی ہی کراچی میں بھی قائم کی جائے

افسانہ

مردذات

«ایک جاپانی افسانہ» از قلم صادق الخیری دہلوی

جاپانی لٹریچر ایسے بے شمار افسانوں سے بھرا ہوا ہے جس میں عورتوں کی انتہائی وفاشعاری کے دل ہلا دینے والے واقعات پوشیدہ ہیں، ذیل کا افسانہ بھی اسی نوعیت کی ایک دلگداز داستان ہے ہم اس دلگداز داستان کو جسے جاپانی فن افسانہ نگاری کا شاہکار کہا جا سکتا ہے جناب صادق الخیری صاحب کے شکریہ کے ساتھ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

برسوں بیتے جھیل بیوا کے قریب سرائے میں اوطامی نامی ایک دوشیزہ خادمہ کے فرائض انجام دیتی تھی، کہنے کو وہ ایک نابینا فقیر کی بیٹی تھی لیکن درحقیقت اس کا حسن دیکھنے والوں کو مسحور کئے بغیر نہ رہتا تھا اس کی جلد پنکھڑیوں کی طرح ملائم تھی اور آنکھیں ایسی حسین تھیں جیسے جاتریوں کی قندیلیں اس کی مسکراہٹ میں جہاتما بدھ کی جھلک تھی اور اس کا رقص ایک شعلہ مسلسل تھا۔

ایک شب یہاں ایک نوجوان آیا اور اور اس نے «ساکے» کی دو تین بوتلیں پیں اس کا چہرہ خوبصورت تھا مگر آنکھوں سے شرارت ٹپکتی تھی وہ عورتوں کے ساتھ نہایت عیار تھا اس لئے اگرچہ وہ اس کی خاطر یہاں کئی بار آیا مگر اس پر ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ اس کی طرف ملتفت ہے یہاں تک کہ اس کی ظاہری لاپرواہی نے اثر دکھایا اور جب وہ یہاں آتا «اوطامی» کے دل میں ایک دھڑکن سی پیدا ہو جاتی ایک شام کو جب کہ وہ سرائے میں مقیم تھا طوفان باد و باراں سر پر آگیا چنانچہ اوس کو رات وہیں گذارنی پڑی ایک کمرے میں اسے پہونچا کر اوطامی نے دستور کے مطابق آتشدان روشن کی فرش پر توشک بچھائی اور دیگر انتظامات سے فارغ ہو کر شب بخیر کہنے کے لئے اس نے چٹائی پر سجدہ کیا مگر یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ ہی کہ اس نوجوان نے ایک بارگی اسے اپنی آغوش میں لیکر خوب بھینچا اور اس کے رخسار پر اپنا رخسار پر رکھدیا شاید یہ وارفتگی تھی لیکن وحشیانہ کیونکہ فوراً ہی اس نے شوجی کھول کر اوطامی کو برآمدے میں دھکیل دیا جس سے اس بچاری کو سخت اذیت اور تکلیف اٹھانی پڑی۔

رات گئے جب جاپان نیند کے جھولے میں جھکولے کھا رہا تھا بے چین و مضطرب اوطامی انتہائے غیظ و غضب میں بستر سے یہ کہتی ہوئی اٹھی اس نے میری توہین کی ہے اس لئے میں اسے قتل کردوں گی سفید سلک کا لانبا لباس پہنا کر اس نے اپنی آستین میں چھوٹا سا خنجر رکھا اور شوجی کھول کر نوجوان کے کمرے میں داخل ہوئی مگر جونہی وہ خنجر نکال کر اس پر جھکی نوجوان نے اس کی کلائی پکڑ لی اور کہا «اس سے کیا کروگی۔ «تمہارا قتل!»

اس پر وہ ہنس دیا اور خنجر باہر پھینک کر اسے سینہ سے چمٹا لیا اور اس وقت اسے معلوم ہوا کہ وہ غصہ میں نہیں تھی بلکہ اس کے خون میں وہ مقدس شعلہ رقصاں تھا جسے فضائی دیویاں روشن کیا کرتی ہیں۔

صبح جب پو پھٹنے کے قریب تھی اوطامی نے کہا۔ اے آقا! الفت اور کرمانے ہمارے تعلق ایک دوسرے کے قریب تر کر دئے ہیں بتاؤ! کیا تم مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح محبت کرتے رہا کروگے؟۔

لیکن وہ نوجوان اس کے حسن کی خوشہ چینی کر چکا تھا اس لئے اس نے کہا اوہ تم! مجھے معلوم ہے کہ تمہارے چاہنے والے سیکڑوں ہیں مگر دوشیزہ سچے دل سے بولی نہیں تم مذاق کرتے ہو!

تمہارے ہوتے ہوئے میں زندگی کی دوسری رنگینیوں سے ناآشنا رہوں گی اور یقین جانتا کہ آج سے بیشتر میرے گل حیات کی رعنائی نے کسی کو محفوظ نہیں کیا! پیارے اب میں کسی سے محبت نہیں کرسکتی، نوجوان نے جواب دیا۔

ایسا تو سب ہی کہدیتے ہیں اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں کسی عورت پر اعتماد نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ آزما نہ لی جائے، وہ بولی اے میرے مالک تم مجھے آزماؤ اس نے جواب دیا اس خلیج کے پار تمہیں جگنو کی طرح ایک روشنی نظر آتی ہے؟ وہ بولی ہاں! تو یہ ایک چراغ ہے اس نے کہا جو میرے مکان کے دریچہ میں ہمیشہ رکھا رہتا ہے۔ اگر تم مجھے چاہتی ہو تو وہاں ہر شب کو آیا کرو اور اس چراغ کے نیچے اپنی الفت کی نشانی رکھدیا کرو شاید مجھے تم پر یقین آجائے۔

یہ اس نے اس لئے کہا کہ اسے علم تھا کہ سرائے حریمہ میں کوئی کشتی نہیں ہے اور خلیج میں اسقدر روانی اور بھنور ہے کہ کوئی تیراک اس میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کرسکتا لیکن وہ بیچاری کہنے لگی:- اچھا! میں نباہی کروں گی، سپیدۂ سحر کی نمودار ی سے بیشتر وہ وہاں سے رخصت ہوگئی اور نوجوان اپنے گھر چلا گیا۔

دوسری رات جب وہ مہمانوں کو کمرے میں پہونچا کر اپنے فرائض سے فارغ ہوگئی تو اس نے سفید سلک کا لباس پہنا اور جب سئیدار کا مندر نصف شب کی گھنٹیاں بجا رہا تھا وہ نہایت خاموشی کے ساتھ ایک معمولی سے ڈونگے میں سوار ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے چپوں کا کام لیتے ہوئے بہت دور دکھنے والے چراغ کی سمت میں ڈونگے کو ہوئے ہوئے کھینے لگی، بڑی کوشش اور جد و جہد کے بعد وہ پار پہونچی اور بیٹی میں سے ایک کاغذ نکال کر اس نے سیاہی کے برش سے ایک خط لکھا

آہ یہ جان کر کہ اتنے طویل راستے پر پھیلا ہوا پانی بھی بھڑکی ہوئی آگ کو نہیں بجھا سکتا۔

اوطامی چند سطریں لکھ رہی ہے کہ ایسا نہ ہو اس بدنصیب کی ہستی دل سے محو ہو جائے۔

اس خط کو تہہ کرکے اس نے دریچہ میں چراغ کے نیچے رکھدیا اور سرائے واپس آگئی صبح جب وہ نوجوان ناشتہ کرنے بیٹھا تو اسے چاولوں کے پیالے کے پاس یہ خط پڑا ہوا ملا جسے پڑھ کر اس نے ملازم سے پوچھا «اسے کون لایا ہے»؟

ملازم نے جواب دیا دریچے میں چراغ کے نیچے رکھا ہوا ملا» نوجوان نے حکم دیا اسے جلادو، اور فوراً ہی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سرائے حریمہ میں کوئی کشتی نہیں ہے باہر نکل کر اس نے دیکھا کہ خشک ریت پر ڈونگے کے نشانات پائے جاتے ہیں جہاں وہ اتری تھی نشانات دیکھ وہ ہنسنے لگا «ہوں!» محبت میرے پاس ایک شکستہ ڈونگے میں گھسٹتی ہوئی چلی آتی ہے» اور اس شام کو جائے پیتے وقت اپنے دوستوں میں اس کا خوب مذاق اڑایا

دوسری صبح وہ ذرا جلدی بیدار ہوا اور دیکھا کہ چراغ کے نیچے ایک دوسرا خط رکھا ہوا جس میں لکھا تھا۔

میری خودغرضی تو دیکھو طوفانی خلیج کو پار کرکے اپنے تئیں کس قدر اہمیت دے رہی ہوں۔

آہ! میرے یہ دن اس وقت تک بتوں کی مردہ لاشوں کے مانند رہیں گے جب تک میری آنکھیں دیدار محبوب نہ کرلیں۔ "او طامی" یہ تو دھن کی پکی معلوم ہوتی ہے لیکن آخر کب تک؟ کہہ کر نوجوان نے خط ایک طرف پھینک دیا اور دوسرے کاموں میں مشغول ہوگیا اگلی صبح کو اسے تیسرا خط وہیں پر پھر رکھا ہوا ملا جس میں تحریر تھا۔

کیا او طامی آپ کی مصروفیتوں میں مخل ہوتی ہے؟ خدارا اپنے دل کے دریچہ میں چاہے مدھم ہی سہی مگر ذرا سی روشنی ضرور چمکتی رکھنا جیسا کہ تمہارا چاند کی طرح چمکنے والا شمعہ فروزاں رہتا ہے تاکہ مجھ دکھیاری کا یہاں تک آنا تمہاری نظروں میں رہے۔

اسے پڑھکر اس نے تیوریاں چڑھالیں اور کہا پچھلی راتیں پرسکون رہی ہیں اگر موسم تبدیل ہو جائے تو یہ روز روز کا دق کرنا ختم ہو جائے گا، اس دن طوفان آگیا اور خلیج کے بھنور جھاگ پیدا کرنے لگے چنانچہ دن ڈھلتے اس نے سوچا کہ آج رات وہ سرائے میں رہیگی مگر پھر بھی صبح ہوتے ہی اس نے دریچے میں ایک اور خط دیکھا جس میں لکھا تھا۔

او طامی اپنے محبوب ہی کی ہے جس کا دریچہ ہمیشہ بند رہتا ہے محبت کا پھول صرف ایک بار تخلیق ہوتا ہے صرف ایک دفعہ کھلتا ہے صرف ایک مرتبہ عطر بیزی کرتا ہے اور آخر کار ایک ہی دفعہ مرجھا جاتا ہے ہمیشہ کے لئے اس کے بعد یہ مٹھی بھر مسلی ہوئی پنکھڑیاں صرف اس لئے باقی رہ جاتی ہیں کہ التجا کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دی جائیں۔

آج رات تمہارے چراغ کا شعلہ ہوا میں تھرتھرا رہا تھا۔ خط پڑھکر اسے مظلوم دوشیزہ کی محبت پر غصہ آگیا اس کے بلا ناغہ آنے سے وہ چڑ گیا تھا اس کے گہرے تعلق اور سچے لگاؤ پر وہ رات بھر بگڑتا اور پیچ و تاب کھاتا رہا پو پھٹتے ہی اس نے ایک اور خط دیکھا لیکن بغیر پڑھے ہی اسے چاک کردیا اور اس کے پرزے ادھر ادھر بکھیر دئے مگر وہ سطح ذہن وہ خطوط تو نہیں مٹا سکتا تھا جو اس نے پڑھ لئے تھے تمام دن ان خطوط کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے رہے یہانتک کہ اس نے اپنی آستینوں میں اپنی مٹھیاں بھینچ لیں اور اور تلملانے ہاتھ کو نوچنے لگا۔

سورج غروب ہوتے ہی خلیج میں بھنور پڑنے لگے اور طوفان باد و باراں زور و شور سے شروع ہوگیا اس نے دل میں کہا کہ اگر آج کی طوفانی اور ڈراونی رات بھی اس نے اپنے شکستہ ڈونگے میں یہاں آنے کی جرأت کی تو میں اپنے آباو اجداد کے پاک مقبروں کو حقارت سے ٹھکرا دوں گا۔

لیکن نہ جانے کیسے اس کے بے رحم دل میں یہ خیال پناہ گزیں ہوگیا کہ "او طامی" کی محبت اسے آج کی رات بھی یہاں کھینچ لائیگی جب نصف رات گذر چکی تو وہ خاموشی سے اٹھا کہ کوئی نوکر اس کے ارادے سے آگاہ نہ ہو جائے اور دریچے کے پاس پہونچکر اس نے چراغ بجھا دیا۔

اسی وقت خلیج میں بہت دور "او طامی" نے دیکھا کہ چراغ کی روشنی جس کے بھروسہ پر وہ ڈونگا کھیتی تھی تاریکی میں گم ہوگئی ہے فوراً ہی بھنور اور ڈراونی لہروں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا اور سیلاب کی زد میں دیار محبوب کی سمت بھٹک گئی اور لہروں کے جھکولوں نے اسے ایسی جگہ پہونچا دیا جہاں کہ غرق شدہ جہازوں کی قبریں ہیں اور سمندری دیوتاؤں نے خود غرض نوجوان کی سنگدلی پر طیش میں آکر مدوجزر پیدا کر دیا اور خوفناک لہروں نے چراغ والے مکان کو قابو سے نکلی ہوئی خلیج میں غرق کر دیا اور مکاندار کے کانوں میں حسن سوگوار اور عشق ناکام کی متلاطم آوازیں پانی کی طویل اور عمیق گہرائیوں میں سنائی دینے لگیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام

ایبٹ آباد ۳۰ مئی۔ آج شام کو ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی نے بتایا کہ صوبہ سرحد آنے سے میرا مقصد کیا ہے۔ حاضری تقریباً دس ہزار کی تھی۔ ایکہزار برقعہ پوش عورتیں بھی جلسہ میں شریک تھیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ اس وقت ملک ایک بہت بڑے انقلاب سے دوچار ہے۔ اس انقلاب کے نتائج دور رس ہونگے۔ اس صورت حالات میں میں فخر افغان اور دوسرے رفیقوں سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ پنڈت جی نے دریافت کیا کہ آنے والے واقعات کا ہم کس طرح مقابلہ کریں۔ اور سامراج کے زوال کے بعد عبوری دور میں داخلی بدنظمی۔ خانہ جنگی۔ اور لوٹ پڑ جانے کا جو امکان ہے۔ اس سے ملک کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟ پنڈت جی نے آگے چلکر فرمایا کہ ہر ہندوستانی کو اس مسئلہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور خطروں کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کرلینی چاہیں۔ یقیناً خوف و ہراس کرنے سے ہمیں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ بلکہ یہ تو خطرات کو دعوت دینا ہوگا۔ آپنے حاضرین کو مشورہ دیا کہ اپنے حواس ٹھیک رکھو اور ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ قبائلی لوگ ملک پر لوٹ پڑیں گے۔ اور اس قسم کے نازک حالات میں ڈاکو میدان پر قبضہ جمالیں گے۔ اس قسم کے تمام امکانات اپنی جگہ پر موجود ہوتے ہوئے میری رائے میں ہمیں حل تلاش کرنا ہے۔ آپنے عوام سے اپیل کی کہ فخر افغان سے تعاون کرو۔ اور انھیں بے لوث کارکن دو۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ صوبہ سرحد کا یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے اتنا بڑا لیڈر ملا۔ ہندوستان میں ان کی مقناطیسی شخصیت اور روحانی دار سپاہیوں یعنی خدائی خدمتگاروں کی ایک منظم جماعت ان کے پیچھے ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے حاضرین کو مشورہ دیا کہ خان عبدالغفار خاں کے پاس اپنے نام بھیجدو۔ اور آنے والی تبدیلیوں کے دوران میں ملک کو دامنی۔ بدنظمی ہنگامے اور انتشار سے بچانے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرو۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ ہماری یہ شان ہے کہ ہم اپنے ملک میں ہر انگریز مرد عورت اور بچے کی حفاظت کریں۔

لڑائی میں اٹلی کے شریک ہونے کا خطرہ

لندن ۳۰ مئی۔ امریکہ کی راجدھانی واشنگٹن اور یورپ کے ملکوں کی راجدھانیوں کے درمیان تار مسلسل کھٹک رہا ہے۔ مگر وائٹ ہاؤس یعنی امریکی حکومت کے ہیڈ کوارٹر میں نامہ و پیام کے متعلق پوری آزادی سے کام لیا جا رہا ہے۔ نامہ و پیام کے اس سلسلہ میں روم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ لڑائی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ہر تدبیر کام میں لا رہے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ کی کوششیں کچھ کارگر ثابت نہیں ہورہی ہیں۔ یہ خیال بڑھتا جا رہا ہے کہ ہٹلر مسولینی پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے کہ اٹلی لڑائی میں کود پڑے تاکہ جدوجہد کا میدان بڑھ جائے۔

ایک اور اطلاع ہے کہ مشرقی بحیرہ روم میں پچھلے دو ہفتوں میں برطانی بحری بیڑہ میں زبردست اضافہ ہوگیا ہے۔ قاہرہ، اسکندریہ۔ پورٹ سعید اور سوئز میں ہر قسم کے خطرے کے مقابلہ کے لئے تیاریاں مکمل ہیں۔ مصر میں سکون ہے مگر اپنی حفاظت کے لئے وہ پوری طرح تیار ہے ترکی کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں فرمایا کہ ہمارا ملک کیل کانٹے سے لیس ہے اور ہماری پالیسی صاف ہے۔ ہم کسی سے جھگڑا مول لینا نہیں چاہتے۔ مگر ہمارے اوپر کوئی آنچ آئے یہ ہم گوارا نہیں کرینگے۔ ترکی میں جاسوسوں کی سرکوبی کا پورا انتظام کردیا گیا ہے۔

۴۰ ہزار بچے منتقل کردیئے گئے

لندن ۲ جون۔ مشرقی اور جنوب مشرقی ساحل کے ۱۸ شہروں سے ۴۰ ہزار بچے اور ساحل کے علاقہ سے ۸ ہزار بچے سو ٹرینوں کے ذریعہ آج ویلز اور مڈلینڈ پہونچا دئے گئے۔ انکو اب دوسری بار منتقل کیا جا رہا ہے۔ پہلے انکو لندن سے ان علاقوں میں لایا گیا تھا۔ اب ان کو دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے۔ ۴۸ ہزار بچوں کو منتقل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مسکڈانلڈ نے کہا کہ تعلیمی درسگاہوں کے منتظمان نے ان کو اپنے اسکولوں میں جگہ دینے کا وعدہ کر لیا ہے اس لئے انکی تعلیم جاری رہے گی۔ حکومت اس بات کی گارنٹی نہیں کرسکتی۔ کہ ملک کا کون حصہ قطعی محفوظ ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ گنجان آبادی والے علاقوں کی نسبت تھوڑی آبادی والے علاقے زیادہ محفوظ ہیں۔

آخر تک لڑنے کا فیصلہ

لندن ۳ جون۔ اتحادیوں کی سپریم جنگی کونسل کا اجلاس پیرس میں ہوا۔ جس میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ بھی شریک ہوئے۔ اجلاس کے بعد ایک بیان میں بتایا گیا کہ حالات کے مطابق ضروری فیصلے کئے۔ اعلان کیا گیا جب تک فتح حاصل نہ ہو جائے گی۔ اتحادی حکومتیں برابر لڑتی رہیں گی۔ کل مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں اس کے بیان دیں گے۔

آئرلینڈ کو فوری خطرہ

ڈبلن ۲ جون۔ مسٹر ڈی ویلرا نے فوج میں بھرتی کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آئرلینڈ کو زبردست فوری خطرہ ہے اگر ہمارے پاس تیاری کرنے کے واسطے ہفتے اور مہینے نہیں بلکہ دن ہیں۔ اندرونی اختلافات زیادہ خطرہ کا باعث ہو سکتا ہے کیونکہ اگر ہم سب ایک نہ ہوگئے تو ہم الگ الگ ہٹ جائیں گے۔ اگر پھوٹ مٹ جائے اور سب ایک ہو جائیں تو قوم کی طاقت دس گنا بڑھ جائے۔ ایکہزار اشخاص جو پہلے آئرلینڈ کی دہشت انگیز پارٹی میں شامل تھے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے روانہ ہوگئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم حملہ آور کے خلاف لڑیں گے۔ آئرلینڈ میں بڑے زور سے فوجی بھرتی ہورہی ہے۔

کانپور میونسپلٹی

عام پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے یوپی میونسپلٹیز ایکٹ کے سکشن ۲۲۱ کے ماتحت مکانات نمبر ۱/۲۵۱ اور ۲۵۲ کے سامنے کی گلی کو پبلک گلی قرار دے دیا ہے۔

ایس این تواری
ایگزیکٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

اٹلی کا لڑائی کے متعلق فیصلہ

روم ۴ جون۔ اٹلی کے کیبنٹ کا اجلاس آج صبح ایسی فضا میں ہورہا ہے جو اس یقین سے بھرپور ہے کہ اٹلی لڑائی میں شریک ہونے والا ہے کیبنٹ کا یہ اجلاس غیر معمولی نہیں ہے مگر عام خیال یہ ہے کہ اسمیں صلح یا جنگ جیسے شدید سوال کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس بات پر البتہ اب تک قیاس آرائی ہورہی ہے کہ ہائینور مسولینی لڑائی میں اٹلی کے شریک ہونے کا فوراً اعلان کریں گے۔ یا ابھی دو چار دن انتظار کرینگے۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے برطانی سفارتخانہ کی حفاظت کے لئے چاروں طرف مضبوط فوجی پہرہ لگانا ضروری ہوگیا ہے۔

اٹلی کی دوسری اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹروں اور مویشیوں کے سرجنوں کو ریزرو افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔ راجدھانی روم سے سرکاری دفتر دوسری جگہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ بارکیں اور فوجی مقامات خالی کردیئے گئے ہیں۔ اور پبلک کے جمع ہونے کی جگہوں پر لاؤڈ اسپیکر لگا دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن کی خبر ہے کہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے کہا کہ مجھے اس بارے میں کچھ خبر نہیں کہ پریزیڈنٹ روزولٹ صلح کی کوئی بات چیت کر رہے ہیں۔

روس بھی لڑائی میں کودیگا

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) بلگریڈ سے خبر ملی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ممکن ہے کہ روس بھی لڑائی میں کود جائے۔ ماسکو سے ایک مراسلہ آیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ لڑائی ایک فیصلہ کن سرحد پر پہونچ گئی ہے۔ اور اب ماسکو بھی اپنا فیصلہ کرنا پڑیگا لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہے کہ روس ان ہی علاقوں میں مداخلت کریگا۔ جو ان کی غیر ملکی پالیسی کے دائرہ میں ہے۔

جرمنوں کا ایک ڈویژن تباہ

ہواس ایجنسی کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے جرمنی کے ایک ڈویژن کو شکست فاش دی جس میں ہزاروں اشخاص زخمی یا ہلاک ہوئے۔

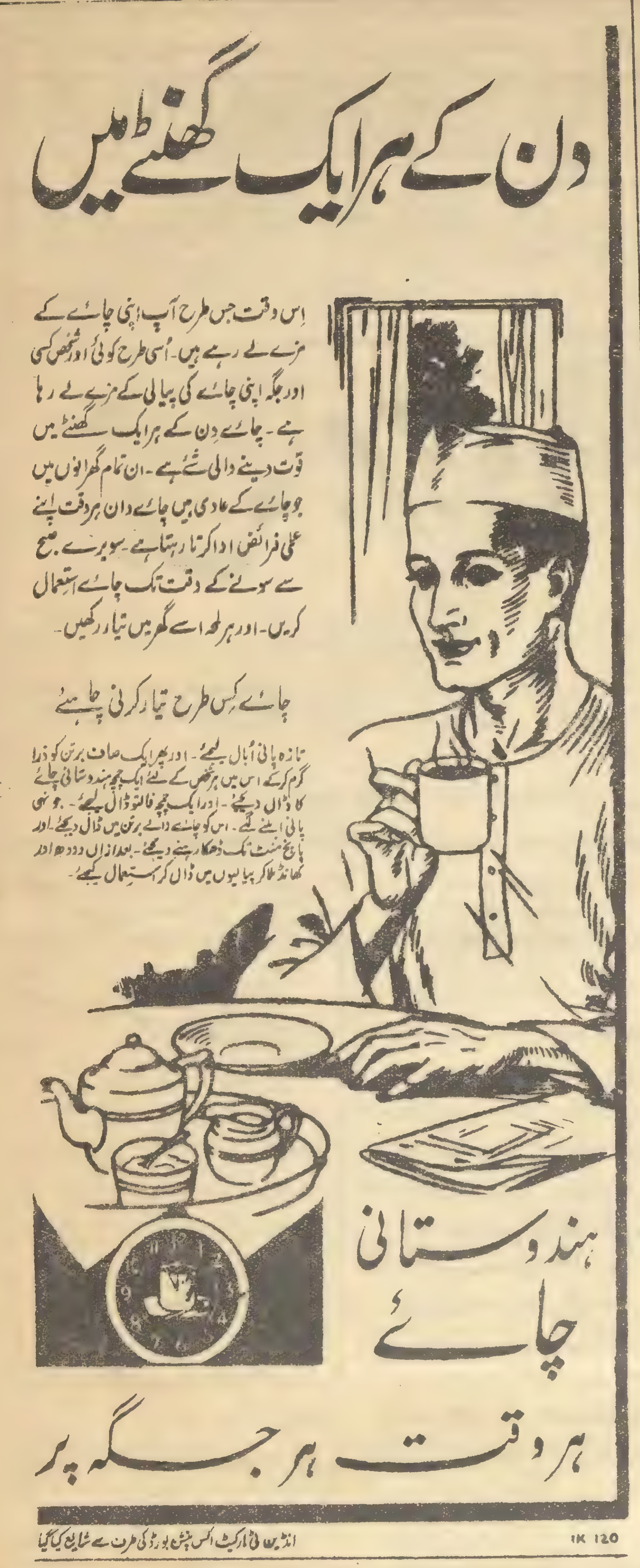

مزدوروں کی ——— دردناک حالت ——— کا سچا فوٹو
روزانہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
شرح ٹکٹ
جمعہ ۷ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے
بھونانی پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ
۲ تماشے
مٹی شو اتوار کو
۳ ۱/۲ بجے دن سے
۱۲/ ۴ /
۹/ ۶ /
زنانہ ۴ /
اسٹوری ٹی ار ارسٹر
منشی پریم چند
مل یا مزدور
خاص اداکار :۔ مس ببو مس امینہ مس تارابائی
جے راج بدھوا ڈواتی نوین وناٹک وغیرہ
دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرزور مکالمے پرلطف مذاق
متوالی میرا کے آنیکا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجیے۔

دیو کارانی ——— اشوک کمار ——— بمبئی ٹاکیز کا لاجواب شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۷ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
مٹی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے دیکھیے
بمبئی ٹاکیز کا
وچن
خاص اداکار
دیوکارانی
اشوک کمار
میرا
ممتاز علی
مایا دیوی
آئندہ تماشے
میٹھا زہر
بسنتی
ادھکار
شرح ٹکٹ
۱۰/ ۱۲/
۴/ ۹/
زنانہ درجہ
صرف ۴/

ابتدائے جنگ سے آجتک ہم نے برطانیہ کے راستہ میں کوئی مشکل پیدا نہیں کی!

وزیر ہند اور ہز اکسیلنسی وائسرائے کی تقریروں پر مسٹر جناح کا اظہار خیال

نھیتران، ۴ رمئی مسٹر ایم. اے. جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان اشاعت کے لئے جاری کیا ہے:۔

مجھے اس حقیقت کا پورا پورا احساس ہے کہ ملک کے داخلی اور خارجی دونوں قسم کے حالات خطرناک ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں مسلم لیگ کو کیا کرنا چاہئیے. آغاز جنگ سے لے کر اس وقت تک ہم نے نہ برطانوی حکومت کی راہ میں کسی قسم کی مشکلات پیدا کیں اور نہ جنگ کے معاملات میں حکومت کو پریشان ہی کرنے کی کچھ کوشش کی. جن صوبجات میں مسلم لیگ کو موثر آواز اور نمایاں اقتدار حاصل ہے ہم نے وہاں کی برسر اقتدار جماعت کو حکومت کے اشتراک عمل کے معاملات میں پوری آزادی دے رکھی ہے. جہاں تک برطانوی حکومت کے اطمینان دلانے کا تعلق ہے. ہم نے ہندوستانی مسائل پر غور وفکر ہونے تک خصوصیت کے ساتھ یہ مطالبہ ضرور کیا ہے کہ ہندوستان کے تشکیلی مسائل اور اس سلسلہ میں جو اہم تنقیحات پیدا کردی گئی ہیں. ان کے بارے میں برطانی حکومت تاوقتیکہ مسلم لیگ کی تائید اور رضامندی حاصل نہ کرے. کسی قسم کا اعلان نہ کرے.

گزشتہ ماہ ستمبر میں وائسرائے نے باعزت سمجھوتہ اور معاملات کے قابل عمل تصفیہ کے لئے صوبجات کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی. اور جسکی رو سے مرکزی حکومت میں ہمارے اتنے نمائندے لئے جانے تجویز ہوئے تھے. جس کی موجودہ آئین اور قانون اجازت دیسکیں. تو ہم یہ سوچتے ہوئے کہ بڑی بڑی تنقیحات خود کوسطے ہو جائینگی. مذکورہ بالا تجویز پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہوگئے تھے. مگر اس کو کیا کیا جائے کہ مسٹر گاندھی اور کانگریس کے اس چیز کو سرے ہی سے ناقابل قبول قرار دے دیا.

ہز اکسیلنسی وائسرائے نے گزشتہ ماہ فروری کے اوائل میں مصالحت کی راہ میں اسی قسم کا ایک دوسرا اقدام بھی کیا تھا. لیکن اس کا وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوچکا تھا. معلوم ہوتا ہے کہ اب ہز اکسیلنسی اس انتظار میں ہیں. کہ اب اس سلسلہ میں خود کانگریس کی طرف سے کسی قسم کا فیصلہ کیا جائے.

ملک میں ایسے بہت سے لوگ ہیں، جنہیں پریس تک رسائی حاصل ہے اور جنکی زبانوں سے "دوز ایوانوں پر قبضہ کرو" سننا ایک معمولی بات ہے اس قسم کے حضرات. باحقائق سے قطعًا ناآشنا واقع ہوئے ہیں. یا صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے خوف کھاتے ہیں بہرکیف بات جو بھی ہو یہی وہ لوگ ہیں جو ایک ہی لاٹھی سے مسلم لیگ اور کانگریس دونوں کا کام تمام کردینا چاہتے ہیں. جنگ کو آج نواں مہینہ ہے لیکن مسلم لیگ نے نہ تو عدم تعاون کا اعلان کیا. نہ سینہ آگرہ کا اور نہ ہم سول نافرمانی ہی کی تیاریاں کررہے ہیں. حالانکہ ہم اس سلسلہ میں کانگریس منتہائے مقصود کو جانتے ہیں. ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ سب کچھ اس سے کیا جارہا ہے. برطانوی حکومت مجبور ہو کر ہندوستانی مسلمانوں کو کانگریس کے رحم وکرم کے حوالے کردے. یہیں وہ باتیں جو مسٹر ستیہ مورتی مرکزی مجلس قانون ساز کی کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نے فرمائیں. آپ کہتے ہیں:۔ ہر دو عزیز حکومتیں صوبجات اور مرکز دونوں میں یقینًا قائم ہونی چاہئیں. اور یہ حکومتیں جتنا جلد قائم ہوجائیں، اتنا ہی بہتر ہوگا. مسٹر ایمرے وزیر ہند کی ٹھوس قابلیت کی بہترین جانچ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ کی پاکستان والی تجویز کے بارے میں ناقابل قبول کا فیصلہ صادر کردیں.

مخلوط وزارتوں کی حمایت سے دستکش ہوجائیں. اور تحفظات کو لغو اور ناممکن قرار دے دیں. مختصر الفاظ میں مسلمانوں سے صاف لفظوں میں یہ کہ دیں کہ ہم آپ کے معاملات میں کچھ نہیں کرسکتے. آپ اکثریت کا دروازہ کھٹکھٹائیں. اور وہاں سے جو کچھ بطور خیرات مل جائے. اس کا پاپائے ہنود کو شکریہ ادا کریں. مسٹر ستیہ مورتی کی ساری بکواس ستیاناس کا خلاصہ یہ ہے کہ کانگریس کی نامعقولیت پر وزیر ہند اگر ایک دفعہ مہر تصدیق ثبت کردیں تو پھر ساری گتھی خود بخود سلجھ جائیگی.

میرے خیال میں برطانوی حکومت کو اس حقیقت کو محسوس کرنا چاہئیے کہ کانگریسی مظالم کے سلسلہ میں یہ مسلم لیگ کی مدافعتی تدابیر ہی ہیں. جن کے پیدا کردہ نتائج پر نظر کرتے ہوئے کانگرس والے اسوقت یہ کہنے پر مجبور ہورہے ہیں. کہ ہم نہ برطانوی حکومت کو پریشان کرنا چاہتے ہیں اور نہ اس کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے ارادے سے سول نافرمانی کرنا چاہتے ہیں.

مسٹر ایمرے کے بیان اور ہز اکسیلنسی وائسرائے کی نشر کردہ اپیل کے بارے میں ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں. کہ مسلم ہندوستان کی ذات پر اعتماد کا اظہار کرنا انھیں لوگوں کا کام ہے. اس اعتماد کے اظہار کے مختلف طریقے ہوسکتے ہیں معتمد دوست کی حیثیت میں ہم سے اشتراک عمل کی جب بھی خواہش کی گئی ہم اپنے امکانی ذرائع ووسائل سے امداد دینے میں کبھی بھی دریغ نہ کریں گے.

میری تجویز ہے کہ آئندہ ماہ جون کے درمیانی ہفتہ میں یا بشرط امکان اس سے قبل مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا جائے اور جس میں موجودہ خطرناک صورت حالات کی روشنی میں جن مشکلات اور دشواریوں کا ہمیں سامنا ہے. انکا جائزہ لیا جائے.

(زمیندار)

مہارانی صاحبہ محمود آباد رحلت کرگئیں

لکھنؤ ۳۱ رمئی. یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی. کہ راجہ صاحب محمود آباد کی والدہ محترمہ طویل علالت کے بعد آج صبح اس دار فانی سے رحلت فرماگئیں. انا للہ وانا الیہ راجعون. آپ اپنی کوٹھی واقع لکھنؤ میں مقیم تھیں. راجہ صاحب محمود آباد کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیکر بمبئی سے بلایا گیا. مرحومہ کی لاش تدفین وتکفین کے لئے لکھنؤ سے محمود آباد لائی گئی.

حکومت یوپی قرضہ لیگی!

نینی تال ۲ رجون. معاصر "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ حکومت یوپی نے جنگ کے لئے قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کی تفصیلات کا جلد ہی اعلان کیا جائے گا.

حکومت ہند کی مالی پوزیشن

کلکتہ ۳۱ رمئی. اخبار "اسٹیٹسمین" کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں ہے. کہ گزشتہ چند روز کے اندر کلکتہ کے بنکوں سے بہت روپیہ نکالا گیا ہے.

تمام بنک حسب معمول اپنا کام کررہے ہیں اور کوئی غیر معمولی سرگرمی نہیں ہوئی. اس کے برعکس اسٹاک ایکسچنج کے بند ہوجانے سے حالات بہت خاموش ہے. امپیریل بنک کے سکریٹری اور خزانچی نے تبلایا کہ ممکن ہے کہ چھوٹے چھوٹے بنکوں سے کچھ روپئے نکلوایا گیا ہے لیکن صورت حالات خراب نہیں ہوئی ورنہ بنک امپیریل بنک سے قرضہ لینے کے لئے آتے. لیکن کسی بنک نے قرضہ نہیں مانگا. بنک وقتًا فوقتًا قرضہ لیتے رہتے ہیں. اور بعض دفعہ قرضہ کی رقم دو کروڑ تک پہونچ جاتی ہے. لیکن ان دنوں کسی بنک نے قرضہ نہیں مانگا. کئی بنکوں کے ممبروں نے کہا کہ پوزیشن بالکل محفوظ ہے اور کسی قسم کی کوئی خاص مانگ نہیں ہوئی.

ہندوستان کی مالی پوزیشن ذیل میں درج ہے.

جاری شدہ کرنسی نوٹ	۲۵۴ کروڑ روپیہ
سونے کا اندازہ	۴۴ ۱/۴ کروڑ روپیہ
سٹرلنگ سیکورٹی	۱۱۸ ۱/۲ کروڑ روپیہ
نقد روپیہ	۸۰ کروڑ

حکومت ہند کی روپے کی سیکورٹی ۴۰ کروڑ روپیہ

پیرس کی پولیس مشین گن سے مسلح کردیگئی

پیرس ۲ رجون. پیرس جنگی علاقہ میں شامل ہے اس کا پتہ اس بات سے چلتاہے کہ وہاں پولیسیوں کو چھوٹی چھوٹی مشین گنوں سے مسلح کردیا ہے. تاکہ وہ جاسوسوں کا مقابلہ کرسکیں پبلک کال آفسوں سے اور ریسٹورنٹوں سے ٹیلی فون کی ممانعت کردی گئی ہے.

جرمنی کی موٹر والی فوج

واشنگٹن یکم جون. واشنگٹن میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتاہے کہ جرمنی اطالیہ پر سخت دباؤ ڈال رہاہے تاکہ وہ بھی جنگ میں شریک ہوجائے. امریکیوں کا خیال ہے کہ جرمنوں کی موٹر والی نوجوں کا ۴۰ فیصدی حصہ تباہ ہوچکا ہے اور اسی لئے اطالیہ پر اسلئے دباؤ ڈال رہاہے کہ فرانس

شاندار ——— تیرا ——— ہفتہ
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات
امپیریل ٹاکیز کانپور میں
مٹی شو اتوار کو ۲ ۱/۲ بجے دن سے
جمعہ ۷ جون ۱۹۴۰ سنہ عیسوی سے
نیو تھیٹرس کا لاجواب اصلاحی شاہکار
ڈائرکٹر پی. سی. بروا
زندگی
خاص اداکار سیگل جمنا پہاڑی سانیال
نیمو بکرم کپور مس آسالتا ستارہ منورما رام کماری
آنے والے تماشے :۔ ٹوڈے یعنی آج کا ہندوستان۔

خدا پرستی ——— کا بہترین ——— نمونہ
روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
مٹی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳ ۱/۲ بجے سے
جمعہ ۷ رجون سنہ ۱۹۴۰ء سے
ایک بہترین اور قابل دید ڈرامہ
دھرم وکرما!
بہترین مذہبی جذبات سے پرُ قابل دید ڈرامہ
معہ بال بچوں کے تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے
آندھی
نیو تھیٹرس کا بہترین اور لاجواب شاہکار جسمیں ملینا ملک کے سی ڈے لیکھا دیوی مزمل نیمو وغیرہ کام کرتی ہیں
تاریخ کا انتظار کیجیے

کانپور میونسپلٹی نوٹس

کان پور میونسپل بورڈ کے حدود کے اندر کرایہ پر چلنے والی دستی گاڑیوں کے قواعد کے متعلق دفعہ ۲۹۸ ایچ (بی) (سی) اور (ڈی) کے ماتحت بنائے ہوئے بائی لاز جن کو گورنمنٹ نے نوٹیفکیشن نمبر ۷۰۶/۱۱-۴۸ ایچ مورخہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء کے ذریعہ منظور کیا تھا۔

کانپور میونسپل بورڈ قاعدہ نمبر ۱۸ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرتا تجویز کرتا ہے جو اعتراضات یا تجاویز نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر دستخط کنندہ کو وصول ہوں گے اس پر بورڈ غور کریگا۔

اضافہ کی تجویز حسب ذیل ہے کہ:-

دو آدمیوں کے ساتھ ایک بیل یا بھینسے سے کھینچے والے پنیو میٹک ٹائرس (PNEU MATİC TYRES) ٹھیلے کے لئے چالیس من۔

" دو آدمیوں کے ساتھ " دو بیلوں سے کھینچی جانے والی بیل گاڑی کے لئے جس میں پنیو میٹک ٹائرس (PNEU MATİC TYRES) لگے ہوں گے بہتر ۷۲ من

ایس این تواری
ایکزیکٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کان پور

پیرس پر تین سو جرمن ہوائی جہازوں کا حملہ

پیرس ۴ر جون۔ کل تیسرے پہر پیرس پر جو ہوائی حملہ کیا گیا وہ لڑائی کے شروع سے لیکر اب تک اس علاقہ میں اپنی طرح کا پہلا حملہ تھا۔ تین سو کے قریب جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا ایکہزار کے قریب بم گرائے گئے۔ جن سے ۴۵ آدمی ہلاک اور ۱۴۹ زخمی ہوگئے۔ پیرس میں اور آس پاس کے علاقوں میں بہت سی عمارتوں کو سخت نقصان پہونچا۔ ۱۷ جرمن جہاز نیچے گرا دیئے گئے۔ امریکن سفیر جس جگہ لنچ کھا رہا تھا وہاں بھی چھت پھاڑ کر ایک بم گرا۔ مگر وہ پھٹا نہیں اور سفیر بال بال بچ گیا۔

امریکن سفیر کے قریب بم گرنے کی خبر سے امریکہ میں غصہ کی لہر پھیل گئی ہے، اور جرمنوں کی اندھادھند بمباری سے امریکنوں کو بہت صدمہ پہنچ رہا ہے۔ باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اب لڑائی کے وسیع پیمانہ پر پھیل جانے کا زبردست اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پیرس شہر اور آس پاس کے علاقوں پر کل تیسرے پہر جرمن ہوائی جہازوں نے جن میں لڑنے والے جہاز بھی شامل تھے سخت بمباری کی۔ فرانس کے لڑنے والے جہازوں اور گولے مارنے والی توپوں سے انکا مقابلہ ہوا اور دشمن کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ فرانسیسی ہوابازوں کے پاس جدید ترین قسم کے ہوائی جہاز تھے دشمن کے ۱۷ جہاز گرائے جا چکے ہیں۔

پیرس کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے پیرس پر اندھادھند بمباری کر کے لڑائی کے تمام مانے ہوئے قاعدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ جرمنی کو اسکے خمیازہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جرمن شہروں پر جوابی بمباری کی جائیگی۔ فرانس اس حملہ کا بدلہ لئے بغیر نہ رہے گا۔

ترکی کو بلغاریہ کے رویہ پر شبہ

لندن ۴ر جون۔ اخبار "ٹائمز" کا سپشیل نامہ نگار مقیم انقرہ لکھتا ہے کہ غلط یا صحیح طور پر ترکی میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ سوویٹ روس جرمنی کو فتحیاب نہیں دیکھ سکتا۔ یا کم از کم وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ جرمنی کی فوج جیوں کی تیوں بنی رہے۔ روس کے ساتھ تعلقات بہتر ہونے سے حکومت ترکی، برطانیہ۔ فرانس اور روس کے درمیان ایک پل کے طور پر کام کرنے کی امید کر رہی ہے۔ لیکن ایسے آثار پائے جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ روس اس وقت تک کوئی انقطاعی قدم نہیں اٹھائے گا۔ جب تک کہ وہ اپنی من مانی شرطیں منظور نہ کرا سکے اور جہاں تک ترکی مستقل کا تعلق ہے بلقان کی حفاظت کرنے کے متعلق روس کی طاقت جرمنی کی فوجی طاقت کے مقابلہ میں کم رہے گی۔

ادہر اتنا ترکی کے بلغاریہ کے رویہ پر شبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ بلغاریہ میں جرمن سیاحوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور وہاں ہوائی جہازوں کے لئے نئے اڈے بن رہے ہیں۔

جرمنی کی فتوحات سے یہ مطلب لگایا جارہا ہے کہ اس سے بحر روم میں لڑائی اور نزدیک آجائیگی۔ اس سے ترکی کی امداد کرنے کے لئے اتحادیوں کے پاس طاقت بھی کم رہ جائیگی لیکن انقرہ پرسکون ہے۔

جرمنی کے ہوائی اڈوں پر شدید بمباری

لندن ۴ر جون۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل رات اتحادی ہوا بازوں نے شمال مغربی جرمنی پر زبردست ہوائی حملے کئے جن میں بم برسائے گئے۔ تیل کے ٹنکوں کی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ اور جرمنوں کے مفاد پر پنشتوں پرسٹین گنوں سے حملہ کیا گیا۔ سوشلسٹ میں جو کہ ڈارمنسٹڈ لائن کے مشرق میں ایک ریلوے جنکشن ہے ریلوے یارڈ کے وسط میں جہاں بہت بھیڑ تھی بہت وزنی اور آتشگیر بم گرے اور جلتی ہوئی گاڑیوں پر نشانہ لگے۔ جس کی وجہ سے وہ چلتی چلتی رک گئیں۔ بھری ہوئی مال گاڑیوں پر بھی تاک تاک کر بموں کے نشانہ لگائے گئے۔

آدھی رات کے بعد ایک مارشل یارڈ پر ایک اور کامیاب حملہ کیا گیا۔ جس کی وجہ سے تیل کے ٹنکوں کی بہت سی گاڑیاں پہلے تو تباہ ہوگئیں پھر انھیں آتشگیر بم گرنے سے آگ لگ گئی۔

سنابرک کی سڑک اور ریل کے جنکشنوں پر کل رات پھر شدید حملہ کیا گیا۔ اوہمبرگ میں اور منسٹر کے جنوب میں ایک عام مال گودام پر بھی حملہ کا نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ اطلاع ملی ہے کہ نہر کے پل کا ایک سر توڑ دیا گیا ہے اور پاس کی ریلوے پٹری اکھاڑ دی گئی ہے۔

ہوائی جہاز بنانے کے کارخانے

شملہ ۴ر جون "ہندوستان میں ہوائی جہاز تیار کرنے کا معاملہ زیر غور ہے" یہ ہے وہ سرکاری بیان جو حکومت کے ایک نمائندہ نے دیا جبکہ ان سے ہندوستان کے لئے ڈیفنس پروگرام کے بارے میں دریافت کیا گیا جمعہ کو اپنی تقریر میں کمانڈر انچیف نے جن حفاظتی تدبیروں کا ذکر کیا تھا اس کا خرچ ڈیفنس کا نئی تحریک سے پورا کیا جائے گا ہوائی جہاز بنانے کے کارخانوں کے لئے اور ذرایع سے روپیہ وصل کیا جائے گا۔

جاپان کے وزیر اعظم کا بیان

ٹوکیو ۴ر جون۔ جاپان کے وزیر اعظم اور امیر البحر یونانی نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جاپان کی جنگ یورپ کی جنگ میں عدم شرکت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ تلملا رہا ہے اور یورپ کی جنگ میں اس کی شرکت سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مغربی بحر الکاہل کے متعلق تشویش یقیناً بدل جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ بحر الکاہل میں امریکہ کے بحری بیڑہ کے اجتماع سے جاپان پر اثر نہیں پڑیگا اور حکومت جاپان اور نیدرلینڈ انڈیز کے درمیان اقتصادی تعاون کو مضبوط کرنے کے لئے موجودہ حالت کو قائم رکھنے کی خواہشمند ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ دفتر جناب لینڈ اکویزیشن کلکٹر صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور عمارت امپرومنٹ ٹرسٹ آفس میں تاریخ ۳ر جون سنہ ۱۹۴۰ء سے ساڑھے چھ بجے ($6\frac{1}{2}$) صبح سے ساڑھے گیارہ بجے ($11\frac{1}{2}$) تک ہوا کرے گا۔

سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

نواب رامپور کی جانب سے امداد

ہمبوری ۳ر جون۔ نواب رامپور نے وایسرائے کے جنگی فنڈ میں ایکہزار پونڈ چندہ دیا ہے اس سے پہلے آپ ایک لاکھ روپے اور دے چکے ہیں۔

قاہرہ (عربی ڈاک سے) انقرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ: حکومت عالیہ ترکیہ نے دو ریلوے لائنوں کی تعمیر کے لئے۔ ملین پاؤنڈ مخصوص کئے ہیں ایک لائن ترکی اور عراق کے مابین اور دوسری ترکی اور ایران کے درمیان قایم کی جائے گی۔

درد سر کی شدت نے اسکو بےچین بنا دیا
گھنٹوں زمین پر لیٹی رہتی تھی

اس عورت کے سر درد کی شدت کا اندازہ اس کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے کہ کسطرح وہ درد کی وجہ سے اندھی سی ہوجاتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ طاقت بالکل جاتی رہی سر درد کے دیگر مریضوں کو اس عورت کی چھٹی پڑھکر یقیناً اطمینان حاصل ہوگا۔

"گذشتہ گرمیوں تک میں سر کے درد میں سخت مبتلا رہی جب میرے سر میں درد رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میری بینائی جاتی رہی ہے اور ہاتھوں میں بالکل طاقت نہیں رہی گھنٹوں زمین پر لیٹی رہتی تھی میری چچی نے جو گذشتہ ۱۲ سال سے کروشین سالٹ استعمال کر رہی تھی اور جس کو اس سے زبردست فائدہ پہونچا تھا مجھ کو بھی استعمال کرنے کی سفارش کی آخر میں نے اس کا استعمال شروع کر دیا اب کئی ماہ سے مجھے سر درد کا دورا نہیں ہوا حقیقت میں میں اپنے کو بالکل تندرست محسوس کرتی ہوں اب میں ہمیشہ کروشین سالٹ باقاعدہ استعمال کرونگی"

(مسز) ایم۔ ڈبلو۔

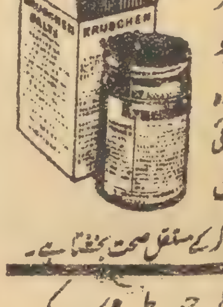

سر درد کا عام سبب معدہ کی خرابی اور جسم میں دیر تک فاسد مادہ کے پڑے رہنے سے خون کا زہر آلودہ ہوجاتا ہے اس زہر کو اپنے جسم سے خارج کر دو اور آیندہ کبھی پیدا نہ ہونے دو پھر آپکو کوئی تکلیف نہ ہوگی کروشین سالٹ اس قسم کے زہریلے مادوں کو خارج کر کے مستقل صحت بخشتا ہے۔

جرمنوں کو ہانگ کانگ چھوڑنے کا حکم

ہانگ کانگ ۶ر جون معلوم ہوا ہے کہ تمام جرمنوں کو ۱۱ر جون سے پہلے ہانگ کانگ چھوڑنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

بائی ـــــ بائی ـــــ بائی

جبلی تھیٹرز کان پور میں

جمعہ ۷ر جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

وشنو سنی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام اور دس بجے رات کو۔

مٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بائی

شرح ٹکٹ
۲/ ۳/ ۴/۰
۹/ ۱۲/ زنانہ ۴/

خاص اداکار مس شمیم مس مہتاب مس امیر کرناٹکی
مس انوری مس سردار مس فہمین انل کمار
اشرف خاں شیراز کرپلانی (تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے)

آنے والے تماشے:۔ ایک ہی بھول۔ سردار۔ پکار۔

پردۂ فلم!

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵ سے آگے

اب جاسوسی فلموں کی وبار نہایت سرعت سے ہمارے ملک میں بھی پھیل رہی ہے، آئے دن اخبارات اور پولیس کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہفتہ ایسا خالی نہیں جاتا جس میں متعدد بچے نقب زنی اور جیب کترنے کے الزام میں گرفتار نہ ہوتے ہوں۔

اس قسم کے ملزمین نے دوران تفتیش میں اقبال کیا ہے کہ وہ متعدد بار اس سے قبل اس کے مرتکب ہوچکے ہیں اس کی ابتدا انھوں نے سینما کے شوق میں گھر سے کی پہلے روپوں پیسوں پر ہاتھ ڈالا اس کے بعد ماں بہنوں کے زیورات کو تاکا جب شدید نگرانی کے باعث انھیں اپنے گھر میں یہ مواقع حاصل نہ رہے تو اپنے دائرہ عمل کو باہر وسعت دی۔

ہمارے ملک کے ایک اعلےٰ حاکم عدالت نے برسبیل تذکرہ راقم سے جرائم کی کثرت کو بیان فرماتے ہوئے یہ واقعات سنائے کہ عدالت فوجداری میں چند بچے قفل شکنی کے الزام میں ماخوذ ہوکر آئے جن کی عمریں بارہ چودہ سال سے زیادہ نہ تھیں جب ان سے سوال کیا گیا کہ تم نے اتنا بڑا سنگین قفل کیونکر توڑ تو انھوں نے کمال بیباکی سے جواب دیا کہ:۔

ہم نے فلم میں دیکھا کہ اگر قفل میں بارود ڈال کر آگ لگا دی جائے تو فوراً ٹوٹ جاتا ہے جب ہمیں سینما دیکھنے کے لئے ماں باپ نے پیسے نہیں دئے تو ہم نے یہی طریقہ اختیار کیا اور ہمیں اس میں کامیابی نصیب ہوئی۔

اس واقعہ سے دو نہایت اہم حقیقتیں آشکارا ہوتی ہیں۔ اولاً بچوں میں سینما کا شوق کس درجہ ترقی کرگیا ہے دوسرے وہ اپنے ذوق کی تکمیل کے لئے کتنے مہیب و سنگین جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں یہ ایسا پر خطر میدان ہے جس کا نام سنکر بڑے بڑے جری بہادروں اور سورماؤں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور ان کی حالت بعینہ ایسی ہو جاتی ہے کہ جیسے کسی نے جسم سے روح نکال لی ہو لیکن بیسوی صدی کے اس فتنہ نے بچہ بچہ کے دل میں ایسی جرأت وجسارت پیدا کر دی ہے کہ وہ اس عیب کو ہنر جانتے اور اس فعل کے کرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

اس میں صرف معمولی نہیں بلکہ اعلےٰ طبقہ کے افراد بھی شامل ہیں اس نے ہندوستانی معاشرت اور تہذیب پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے جس کا اندمال مشکل ہے۔

اس قبیل کے فلموں کی روک تھام اور ان کی مسدودی از حد ضروری ہے اگرچند دنوں اس سے غفلت برتی گئی اور توجہ نہ دی گئی تو یاد رہے کہ یہ ہم ہندوستانیوں کے حق میں نہایت ہی خوفناک ثابت ہوگی اور اس کے مضر و تباہ کن جراثیم نہ صرف فلمسازوں کے گھروں کا صفایا کر دیں گے بلکہ فلک شگاف محلوں کی بنیادیں ہلا دیں گے۔

صنعت فلمسازی کی افادی حیثیت سے انکار کرنا گویا ایک نعمت الٰہی سے روگردانی کے برابر ہے وہ ہمیں اس سے باخبر کرتی ہے کہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں کیا کر رہی ہیں ان کا طور وطریق کیا ہے، کیا کیا چیزیں انھوں نے ایجاد و اختراع کی ہیں ان کے بچوں کے کیا اشغال ہیں اگر اس صنعت سے مفید کام لیا جائے اور اس کی صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے تو صرف اسی کے اسباق ہمارے دلوں میں حب وطن کا غیر متزلزل جذبہ پیدا کرکے ہمیں ترقی یافتہ اقوام کی صف اول میں کھڑے

کرکے عیش و طرب کی حیا سوز تصاویر کی تیاری

توان پر لازم ہے کہ وہ ان کو قعر مذلت میں

تندرست ہیں خوش ہیں

انکو کوئی بیماری نہیں ہے

یہ تندرستی کا پہلا اصول جانتے ہیں

معدہ کو صاف رکھیے

روزمرہ کی بہت سی بیماریاں معدہ کی گندگی سے ہوتی ہیں اگر آپ معدہ صاف رکھیں گے تو ان بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور آپ کو وہ مسرت حاصل ہوگی جو مکمل تندرستی سے حاصل ہوتی ہے آپ اپنے گھر والوں کو بھی تندرستی کا یہ پہلا اصول تبلائیے اور یہ جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھنے کیلئے انکو روزانہ اینڈریوز لور سالٹ دیا کیجئے آنتوں کو قدرتی طور پر صاف رکھنے کے لئے اینڈریوز لور سالٹ سے بہتر اور کوئی چیز نہیں یہ ان گندگیوں کو دور کر دیتا ہے جو خرابی صحت کا سبب ہوتی ہیں یہ خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے اس کے استعمال سے جلد صاف اور جسم تندرست رہتا ہے۔

یاد رکھئے! بیماریوں سے محفوظ رہنے اور اچھی تندرستی حاصل کرنیکے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ کا جسم اندرونی طور پر صاف رہے اینڈریوز لور سالٹ کے استعمال سے آپ کا جسم اندرونی طور پر نہایت عمدہ اور خوشگوار طور پر صاف رہیگا۔

اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے اور معدہ و جگر کو تقویت دیتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے اس کے استعمال کی عادت نہیں ہوتی ہے، بچوں سے لیکر بوڑھوں تک تمام خاندان کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔

اس سارٹیفکیٹ کو پڑھیے

مجھے بدہضمی کی تمام شکایتیں تھیں دو ماہ سے میں نے اینڈریوز لور سالٹ کا استعمال شروع کیا جس سے میری تمام شکایتیں دور ہوگئیں اب میں جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں مجھے معدہ کی کوئی شکایت محسوس نہیں ہوتی

اینڈریوز لور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کی اندر سے صفائی کرتا ہے

19

اگر آپ

بہتر سے بہتر عطریات، عرقیات، روغنیات، دمتیا کو خوردنی مشکی، زعفرانی، نقرئی طلائی، دانہ، بتی قوام وغیرہ وغیرہ کے طلبگار ہیں تو ہمیشہ پتہ ہذا سے طلب فرمائیں

شیخ عزیز الرحمٰن فضل الرحمٰن تاجران عطر پوسٹ نمبر ۴ قنوج

کانپور میونسپلٹی

عام پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کان پور میونسپل بورڈ نے سکشن ۲۲۱ یو۔پی میونسپلٹیز ایکٹ کے ماتحت طلاق محل کی مندرجہ ذیل سڑکوں کو پبلک سڑکیں قرار دے دیا ہے۔

تفصیل	لمبائی	چوڑائی	رقبہ مربع گز میں
۱۔ ۷۰ فٹ روڈ طلاق محل	۹۸۰	۷۰	۷۶۲۲-۲۲
۲۔ ۶۰ فٹ روڈ ”	۴۵۹,۵	۶۰	۳۰۶۳-۳۳
۳۔ ۴۰ فٹ روڈ ”	۱۵۷	۴۰	۶۹۷-۷۸
۴۔ ۳۰ فٹ روڈ ”	۷۳۹-۵	۳۰	۲۴۶۵-۰۰
			۱۳۸۴۸-۳۳

۵ ـ ۲۵ فٹ عمر روڈ طلاق محال

۶ ـ ۲۵ فٹ روڈ طلاق محال

۷ ـ ۲۵ رحیم بخش روڈ طلاق محال۔

ایس۔ این تواری

ایگزیکٹو افیسر میونسپل بورڈ کان پور۔

عظیم الشان نیلام

نہایت بیش قیمتی

۳ قطعہ پلاٹ

زرخرید زمین (جو کہ سیسہ مؤ اسکیم نمبری ۴ بلاک ا یچ) ہمایوں باغ کان پور میں متصل پرانہ تیل مل خاص اسلامی بستی میں واقع ہیں۔ بروز اتوار بتاریخ ۹ر جون سنہ ۱۹۴۰ء ٹھیک صبح ساڑھے آٹھ بجے۔ بمقام خاص پلاٹ ہذا بلاقید وقیمت نیلام کئے جائیں گے آپ لوگ ضرور بالضرور تشریف لاکر خرید فرمائیں گے

المشتہر پی اسٹاین ول اینڈ کمپنی گورنمنٹ آکشنرس کانپور

INC. IN. X. DE NORONHA & SON

برلن ۳ر جون جرمن ہائی کمانڈ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ مغرب جنوب اور مشرق سے ڈنکرک پر حملہ دھیمی رفتار سے جاری ہے سیلاب کے پانی اور خندقوں سے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ہوتی ہے ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر کل بھی حملہ جاری رکھا۔

اپنی نوعیت ـــــ کی پہلی ـــــ اور لاجواب ـــــ تصویر

موتی محل کلاٹیز کانپور میں

جمعہ ۷ر جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

ہمارا دیش یا ہمارا وطن

خاص اداکار مس امیر کرناٹکی انل کمار خلیل
جانی بابو عزیب شاہ پہلوان گلاب رفیق انصاری

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۵ / جون ۱۹۴۰ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

داستان عبرت

از حضرت احسان بن دانش

ذیل میں ہم حضرت احسان بن دانش کی ایک نہایت ہی دلگداز نظم شایع کر رہے ہیں جس میں طلسم زندگی کو نہایت خوشنما پیرایہ میں بے نقاب کیا گیا ہے۔

جا رہا تھا والہانہ طرز سے گاتا ہوا
تھی مرے دائیں طرف گورِ غریباں کی زمیں

پاس کونے کی طرف برگد کے سائے کے قریب
آنسوؤں کی بارشوں میں فاتحہ کے شور میں

رونمائی کے لیے جب وا کیے بندِ کفن
دل یہ بولا آہ بس یہ ہے مآلِ زندگی

اُڑ گئی غم خانۂ دل سے مسرت کی جھلک
مٹ گیا زعمِ جوانی کھل گیا رازِ شباب

طبع پر جس کی گراں کل تک تھی ہمرازوں کی بات
اُسکی اُمیدوں کا دنیا میں کوئی والی نہیں

طنطنہ اس کا گھٹاؤں کی گرج میں کھو گیا
رک گئی ساحل پہ جا کر کشتیٔ عمرِ عزیز

یہ وہ شعلہ ہے جسے گردوں دبا سکتا نہ تھا
آنکھ سے جاتے رہے موجِ نظر کے پیچ و تاب

الوداع اس کو غرور ناز و عشوہ کہہ گیے
مطلعِ ہستی پہ ابرِ نیستی چھا کر رہا

کل جو گویا تھا وہ سب بھولا ہوا ہے قیل و قال
نزع کے ٹھنڈے پسینوں میں تبسم بہہ گیے

کل تھا جس کی گفتگو میں خودستائی کا وفور
کھل کے فوراً زندگانی کی کلی مرجھا گئی

خودنمائی کا سفینہ غرقِ دریا ہو گیا

اشرف المخلوق کہلانے پہ اتراتا ہوا
جس میں زیرِ خاک سوتے تھے ہزاروں نازنیں

جب نظر اُٹھی تو دیکھا ماجرائے غم عجیب
ایک جواں میت اُتاری جا رہی تھی گور میں

تلملا اُٹھی مری عبرت کی غافل انجمن
اُڑ گیا اک آن میں رنگِ جمالِ زندگی

چھن گیا آنکھوں کا جادو لُٹ گئی رُخ کی دمک
زندگی ہے رہگزاروں میں کسی پیاسے کا خواب

سرنگوں ہے آج وہ پیشِ اُصولِ کائنات
اسکے سانسوں کو فضاؤں میں جگہ خالی نہیں

رُوح کا شعلہ جلالِ برق میں گم ہو گیا
چپ ہے کیوں یہ خاک کا پُتلا کہاں گم ہے تمیز

اَب کھلا موجِ فنا کی تاب لا سکتا نہ تھا
اب نہیں چھڑتا ارادوں سے تکلم کا رباب

شہپرِ مُرغِ تکلم قطع ہو کر رہ گیے!
ذرہ ذرہ اپنے مرکز کی طرف جا کر رہا

دیکھ! آنکھیں کھول! یہ ہے زندگانی کا مآل
دل کی شریانوں میں جذبے سرد ہو کر رہ گیے

آج اسکی عاجزی پر خون روتا ہے غرور
شوق کے ذی رُوح نغموں پر خموشی چھا گئی

بھولے بھالے! یہ ہے انجامِ حیاتِ بے وفا

جینے والے زندگی ملتی ہے مرنے کے لیے
شرم! آئینہ اُٹھاتا ہے سنورنے کے لیے

دنیائے اسلام

ایران کا دور جدید

رضا شاہ پہلوی کا دورِ جدید حکومت ایران کے مادی فوائد کے لحاظ سے قابل ذکر ہے آپ کے عہد میں ایرانی صنعت و تجارت نے جو نمایاں ترقی کی ہے وہ کم از کم ایشیائی ممالک میں بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہے۔ سوتی پارچہ بافی کی صنعت کو فروغ حاصل ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک ایران ایک بڑی حد تک اس نوع میں دیگر ممالک کا زیادہ محتاج نہیں رہا۔

سنہ ۱۹۳۹ء میں ایران میں ۱۴ پارچہ بافی کی ملیں تھیں جن میں ۴۴ ہزار کرگھے لگے ہوئے تھے اور ۵ ہزار ۴۰۰ ٹن مال تیار کرتی تھیں۔ ۸ سوت سازی کی ملیں تھیں جن میں ۲۰ ہزار ۵۰۰ تکلے تھے۔ اونی پارچہ بافی کی ۸ ملیں تھیں اور ۲۷ ہزار کرگھے کام کرتے تھے۔

علاوہ ازیں ریشمی پارچہ بافی بھی یہاں کی ایک خصوصی صنعت ہے۔ شکر سازی کے بھی متعدد کارخانے ہیں جو کم از کم ۳ لاکھ ٹن شکر تیار کرتے ہیں۔

حال ہی میں ذخائر گیہوں کا اجرار ہوا ہے اور اس کے بہت سے مراکز تمام ملک میں قایم کیے گیے ہیں۔ سب سے بڑا مخزن گیہوں کا طہران ہے جس میں ۱۸ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن گیہوں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ چاول نکالنے اور بنانے کے بھی کارخانے ہیں اور ان سب میں جدید اصولوں کے مطابق کام کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال یہاں چائے کی کاشت بھی ہونے لگی ہے اور اس میں بھی بتدریج ترقی ہو رہی ہے۔

گذشتہ دس سال کے اندر ایران نے زبردست ترقی حاصل کی ہے تمام ملک میں ریلوے لائن کا جال بچھا ہوا ہے اور اعلیٰ اور پختہ سڑکوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ایران کے مختلف اضلاع میں جو مختلف لباس مروج تھے اور جن سے سمجھا جاتا تھا کہ فلاں شخص شیرازی ہے اور فلاں شخص اصفہانی اور کرمانی۔ اب ان لباسوں کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے تاکہ صوبہ جات پرستی بیخ و بن سے اکھڑ جائے اور سب شیرازی اور اصفہانی کے بجائے اپنے آپ کو ایرانی تصور کریں۔

سنہ ۱۹۲۶ء تک جب تک کہ رضا شاہ پہلوی نے ایران کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ایران کے لوگوں میں تعلیم کو ایک قومی ذمہ داری کی حیثیت سے دیکھنے کا احساس نہیں پیدا ہوا تھا اس سال مجلس ایران نے طے کیا کہ ملک کی مال گذاری کا نصف حصہ ایران میں پرائمری اسکولوں کے کھولنے پر صرف کیا جائے۔

اس کے بعد سے تعلیم نے بہت تیز رفتاری سے ترقی کی ہے سنہ ۱۹۲۸ء میں پارلیمنٹ نے طے کیا کہ سرکاری خرچ سے ایرانی طلباء کو یورپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا جائے اس وقت ہر سال تقریباً دو سو طلباء کو یورپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا جائے۔ اس وقت سے ہر سال تقریباً دو سو طلبا فرانس اور جرمنی اور انگلستان بھیجے جاتے ہیں جہاں وہ ڈاکٹری انجنیری اور اقتصادیات کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان ملکوں کی یونیورسٹیوں سے ایرانی طلباء فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن میں ترقی کے جدید خیالات لیکر واپس آتے ہیں ان میں سے بہت سے طلبا آج ایران میں اُستادوں کی شخصیت سے کام کر رہے ہیں۔

عراق اور حجاز میں معاہدہ

جس وقت ہز ایکسلنسی سید نوری السعید وزیر خارجہ عراق سعودی عرب کے کامیاب مشن کے افتتاح کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز بغداد واپس تشریف لائے تو بغداد کے ہوائی مستقر پر ہز ایکسلنسی وزیر اعظم اور دوسرے ارکان حکومت نے آپ کا استقبال کیا۔ ریجنٹ کی نمایندگی ایک ایڈی کانگ نے کی۔ حاضرین میں وزیر ایران مقیم بغداد اور سعودی سفارت کے دوسرے حکام بھی موجود تھے شیخ حافظ وہبہ (جو بغداد میں چند ہفتہ قیام کرنے کے بعد ہز مجسٹی شاہ عبد العزیز ابن سعود سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے سید نوری کے ہمراہ حجاز تشریف لے گیے تھے) عراق وزیر خارجہ کے ساتھ بغداد واپس تشریف لے آئے۔ اس جماعت نے رائل ایر فورس کے ایک جہاز میں سفر کیا تھا۔

سید نوری السعید کی واپسی پر حسب ذیل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔

سعودی حکام اور عراقی وفد کے مابین جو پُر خلوص اور دوستانہ مشورے ہوئے ہیں انکی بنا پر حسب ذیل تصفیہ قرار پایا ہے۔

۱۔ طرفین سرحد کے ان اضلاع میں اپنے اپنے حکام مقرر کریں گے جن میں کہ واقعات پیش آ رہے ہیں۔

۲۔ ان افسروں کو اختیار ہوگا۔ کہ

الف۔ اپنی اپنی سرحد سے ۳۰ کلو میٹر کے اندر امن برقرار رکھنے کے لیے تمام مسائل طے کریں۔

ب۔ تمام اس قسم کی تدابیر اختیار کریں کہ ہر دو ممالک کی رعایا کوئی ایسا فعل نہ کرے جس سے ان دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات میں فرق آئے۔

ج۔ اونٹوں کے متعلق جسقدر تنازعات ہوں اُنکا فیصلہ کریں اور گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں ہر ممکن امداد دیں۔

۳۔ نجد شمر قبیلہ کے لوگ جو عراق میں پانچ سال سے آباد ہیں نجد کے سرحدی علاقے میں واپس کر دئے جائیں اور آئندہ ان کو عراق میں مستقل طور پر آباد نہ ہونے دیا جائے یا عراق کی سرزمین میں مویشیوں کے لئے چارہ فراہم کرنے سے باز رکھا جائے۔ البتہ وہ لوگ اس قید سے مستثنیٰ ہیں جن کو سعودی حکومت نے ان اضلاع میں چارے کی وجہ سے آباد ہونے تحریری اجازت دیدی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جس عزم مستقل میں رہے
زمانہ بھی بھی ہو جو ترے دل میں رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۱۵ رجون ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴

فرانس کے وزیر اعظم کی دردبھری اپیل

۱۳ رجون کو مسٹر رینو وزیر اعظم فرانس نے پریسیڈنٹ روز ویلٹ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ آپ نے ہوائی جہازوں سامان جنگ اور ہتھیاروں سے ہماری فیاضانہ امداد کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کا ہم دلی شکریہ ادا کرتے ہیں پیغام میں لکھا ہے کہ گذشتہ چھ دن اور چھ راتوں سے ہماری فوج زبردست دشمن سے لڑ رہی ہے اور اس دوران میں اس نے ایک گھنٹہ بھی چین نہیں لیا دشمن پیرس کے دروازے پر پہونچ چکا ہے ہم پیرس کے سامنے لڑیں گے اور پیرس کے پیچھے لڑیں گے اور ایک صوبہ میں ہم بند ہو جائیں گے اگر وہاں سے بھی ہمیں نکال دیا گیا تو شمالی افریقہ اور اگر ضروری ہوا تو اپنے امریکن مقبوضات میں چلے جائیں گے حکومت کا ایک حصہ پیرس چھوڑ کر چلا گیا ہے میں فوج میں جانے کی تیاری کر رہا ہوں یہ اس لئے کہ ہماری جس قدر طاقتیں باقی رہ گئی ہیں ان سب کو ساتھ لے کر جنگ کو شدید بنا دیا جائے۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ امریکہ کے تمام باشندوں کو بتا دیجئے کہ ہم تمام آزاد قوموں کی خاطر جو لڑائی لڑ رہے ہیں اس میں اپنے آپ کو قربان کر دینے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔

دوسرے ڈکٹیٹر نے فرانس پر پشت سے وار کیا ہے اب بحری جنگ شروع ہوگی، چند دن ہوئے میں نے آپ سے جو اپیل کی تھی اس کا آپ نے فیاضی سے جواب دیا ہے اس وقت میرا فرض ہے کہ آپ سے اور بڑی امداد کی درخواست کروں

میری جناب سے التجا ہے کہ براہ کرم اس بات کو علانیہ کہہ دیجئے کہ امریکہ سوائے فوجوں کو بھیجنے کے اتحادیوں کی ہر طرح سے مادی امداد کریگا میری درخواست ہے کہ وقت گذرنے سے پہلے ہی یہ اعلان کر دیجئے، میں اس کے اظہار کی نزاکت کو جانتا ہوں مگر یہ نزاکت اس امر کی مقتضی ہے کہ زیادہ دیر نہ کی جائے۔

آپ ہمیں بتا چکے ہیں کہ دنیا کے نوّے فی صدی انسانوں کی آزادی امن اور حفاظت باقی دس فیصدی انسانوں کے ہاتھوں خطرے میں ہے اور صدیوں سے جس اخلاقی معیار کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اس کو قائم کرنے کے لئے اکثریت کو کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا چاہئے اب وقت آگیا کہ دنیا کی ۹۰ فیصدی آبادی ایک مہلک خطرے کے خلاف متحد ہو جائے اس وقت اتحادی نہ صرف اپنی حفاظت کیلئے بلکہ امریکن جمہوریت کی حفاظت کے لئے جو اہم جنگ لڑ رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ اس میں امریکہ کے باشندے متحد اور مضبوط ہیں۔

۱۴ رجون کی صبح کو مسٹر بولٹ سفیر امریکہ نے فرانس سے یہ خبر شائع کی ہے کہ فرانسیسیوں نے پیرس کو خالی کر دیا ہے اور جرمنی فوجیں پیرس میں آگئی ہیں، چونکہ پیرس کو تباہی سے بچانا مقصود تھا، اس لئے پیرس کو خالی کر دیا گیا ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے پیرس سے ہٹ کر نیا مورچہ بنا لیا ہے، برطانیہ کی مزید فوجیں بھی امداد کے لئے آگئی ہیں اور دونوں فوجیں مل کر جرمنی کا نئے محاذ پر مقابلہ کریں گی۔

حکومت مصر کی پالیسی

اٹلی کے متعلق مصر کی موجودہ پالیسی محض مدافعانہ ہے لیکن اس کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انگلستان اور مصر کے معاہدہ کا احترام کرتے ہوئے مصر اس حد تک برطانیہ کی مرضی پر چلیگا کہ تحفظات کے معاملات میں تعاون اور ہوائی بحری اور فوجی اڈوں کی فراہمی۔

فوجی مقامات پر تو اٹلی لازمی طور پر حملہ کرے گا لیکن اگر اٹلی نے دوسرے مصری علاقوں پر حملہ کیا یا خالص مصری ہوائی اڈوں بندرگاہوں شہروں یا شہریوں پر بم گرے تو مصر کو مجبوراً اعلان جنگ کرنا پڑے گا۔

باخبر مصری حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ جنگ میں اٹلی کی شرکت چند دن کی بات ہے کل چیمبر میں چار گھنٹہ تک بحث جاری رہی جس میں بہت سے ممبروں نے اعلان جنگ کرنے کا مطالبہ کیا اس کو مصری رائے عامہ کا صاف صاف اظہار سمجھا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم نے چیمبر میں حکومت کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر اٹلی نے مصری بندرگاہوں اور شہروں پر بمباری کی تو مصر اعلان جنگ کر دے گا۔

ہوئے ہیں جسمیں مسلمانوں کی تعداد صرف ۲۳ ہے ہائی اسکول میں مسلمان بچوں کی کامیابی پونے سولہ ۱۵¾ فیصدی اور انٹرمیڈیٹ میں پونے دس ۹¾ فیصدی ہے حالانکہ کانپور میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب ۳۰ فیصدی ہے۔

کیا کانپور کے مسلم لیڈران مسلمانوں کی تعلیمی کمزوری پر توجہ دینے کی زحمت گوارا فرمائینگے۔ اور کیا یہ بات روز روشن کی طرح واضح نہیں ہے کہ جو قوم تعلیمی حیثیت سے کمزور ہوگی اس کا مستقبل کسقدر خوفناک ہو سکتا ہے؟

ہمارا خیال ہے کہ مسلمانوں کی تعلیمی کمزوری پر غور کرنے اور حل کرنے کے لئے ایک ایجوکیشن بورڈ بنانے کی ضرورت ہے جس کا سکریٹری ماہر تعلیم اور تنخواہ دار ہو، اس بورڈ کا یہ کام ہوگا کہ وہ مسلمانوں کی تعلیمی پستی کے اسباب کو تلاش کر کے اسکے حل کرنے کی کوشش کریگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلم لیڈران اس پر خاص توجہ دے کر مسلمانوں کے مستقبل کو تاریکی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرینگے۔

آئینۂ کانپور

جنگ کی امداد کیلئے مشاورتی جلسہ ۱۳ رجون کی صبح کو شہر کے سربر آوردہ یوروپین اور ہندوستانیوں کا ایک مشاورتی جلسہ کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر مسٹر ایل بی ہنکاکس او بی ای آئی سی ایس کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کانپور میں جنگی کارروائیوں اور اس کے انتظامات کے متعلق غور و خوض کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ ۲۳ رجون ۶ بجے شام کو کوئینس پارک میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے جس میں ایک مکمل قایم مقام مشاورتی جنگی کمیٹی بنائی جائے اور کانپور کی طرف سے حکومت کی خدمت میں ایک ہوائی جہاز پیش کیا جائے جس کے لئے تقریباً دو لاکھ روپیہ کا چندہ جمع کیا جائے اس جلسہ کے لئے کلکٹر صاحب نے ایک نوٹس جاری کیا ہے جو اسی صفحہ میں درج کیا جا رہا ہے۔

میونسپل بورڈ ۱۷ رجون ۱۹۴۰ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ منعقد ہوگا جس کے ایجنڈے میں بعض اہم معاملات درج ہیں:۔

ایک ریزولیوشن میں صدر بازار وارڈ میں ایک قائم ہونے والی لائبریری کو ۴ ہزار روپیہ یکمشت اور ۵۰ روپیہ ماہوار کی امداد دینے کی تجویز کی گئی ہے۔

ایک دوسرے ریزولیوشن میں اسسٹنٹ ایگزیکیٹو افیسر کے عہدے پر کسی مسلمان کے تقرر کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

ایک تیسرے ریزولیوشن میں کانپور کی لڑکوں کی انجمن کو ۵۰۰ روپیہ کی امداد دینے کی تجویز لائی گئی ہے۔

ایک چوتھے ریزولیوشن میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ شہر کے تمام کنوؤں کو بورڈ صاف کرا دے یہ تجویز اپنی اہمیت اور نوعیت کے لحاظ سے جلد سے جلد توجہ کی مستحق ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ اس تجویز کو منظور کر کے جلد سے جلد اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کریگا۔

جنگ کے متعلق اہل شہر کا فرض

مسٹر ایل بی ہنکاکس او بی ای آئی سی ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے جنگ کے متعلق ایک نوٹس جاری کیا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

یہ بات بخوبی واضح طور پر نمایاں ہو چکی ہے کہ تمام دنیا اور ہندوستان کو وحشیانہ حملے کا خوف ہو رہا ہے لہذا شہر کانپور اور ضلع کانپور کے باشندگان کا فرض ہے کہ وہ اس ظالمانہ اور وحشیانہ حملے کے مقابلہ میں جو کچھ کر سکتے ہوں کریں اس بات کو طے کرنے کے لئے کہ مقامی طور پر کیا امداد اور کوشش کی جا سکتی ہے ایک عام جلسہ ۲۳ رجون ساڑھے چھ بجے شام کو کوئینس پارک میں کیا جا رہا ہے۔

تجویز کیا گیا ہے کہ کانپور ایک ہوائی جہاز کے لئے دو لاکھ روپیہ کا چندہ جمع کرے۔ سب حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہوں۔

ریڈیو کی جھوٹی خبریں ۱۱ رجون کو پولیس پٹرول کار کے ذریعہ اعلان کیا گیا کہ ریڈیو کی جھوٹی اور سنی خبریں خبریں سنانے یا مشتہر کرنے کی قطعی ممانعت ہے اگر

کوئی ایسی باتیں کرینگے جنسے گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان...

انتخابات ملتوی یوپی گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات جو کہ دسمبر ۱۹۴۰ء میں ہونے والے تھے ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔

مزدور سبھا ۱۶ رجون کو کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کی ایک اسپیشل میٹنگ ہوگی جسمیں آیندہ کا پروگرام وغیرہ طے کیا جائے گا۔

جوہی نوٹیفائڈ ایریا جوہی نوٹیفائڈ ایریا کا ایک کلرک مسمی مسٹر شاہ ۸۰ روپے کے غبن کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنگ کیلئے ۱۵ ہزار روپیہ لالہ پدمپت سنگھانیہ نے جنگ کے لئے حکومت کی خدمت میں ۱۵ ہزار روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔

شیخ محمد حنیف مرحوم شیخ محمد حنیف (سابق میونسپل کمشنر) کا ۱۲ جون کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمکو آپ کے پسماندگان کے ساتھ اس حادثہ میں دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ خدا تعالے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

وکٹوریہ کا روپیہ کہا جاتا ہے کہ علاقہ کلکٹر گنج میں لالہ الجھن دہرے ایک شخص سے وکٹوریہ کا روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے پولیس میں رپورٹ کر دی۔ پولیس نے آکر لالہ الجھن دہرے کو گرفتار کر لیا۔

امتحانات کے نتائج کانپور کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے نتائج گذشتہ ہفتہ آگئے ہیں جس کا گوشوارہ ہم کسی دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔

گوشوارہ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امسال کے ہائی اسکول کے امتحان میں ۶۲۹ طالب علم کامیاب ہوئے ہیں جسمیں مسلمانوں کی تعداد ایک سو کم انٹرمیڈیٹ میں ۲۲۳ طالب علم کامیاب ہو

نتیجہ امتحانات ہائی اسکول کانپور بابت سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء

نام اسکول	فرسٹ	سکنڈ	تھرڈ	کمپارٹمنٹل	میزان	ناکامیاب	شامل امتحان	اوسط فیصدی	مسلم	ہندو	پرائیوٹ مسلم	پرائیوٹ غیر مسلم
حلیم مسلم انٹر کالج	۵	۲۷	۱۳	۰	۴۵	۱۷	۶۲	۷۲½	۴۵	۰		
گورنمنٹ ہائی اسکول	۵	۲۹	۱۸	۱	۵۳	۱۳	۶۶	۸۰	۲۳	۳۰	۱۱	۵۴
کرائیسٹ چرچ ہائی اسکول	۵	۱۹	۷	۰	۳۱	۶	۳۷	۸۳¾	۸	۲۳		
ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول	۱۰	۴۹	۱۲	۰	۷۱	۱۱	۸۲	۸۶½	۱	۷۰		
بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج	۱۴	۵۹	۸	۵	۸۶	۱۶	۱۰۲	۸۴	۱	۸۵		
پرتھی ناتھ ہائی اسکول		۲۰	۱۷	۱	۳۸	۱۸	۵۶	۶۷½	۳	۳۵		
گور نرائن کھتری ہائی اسکول	۳	۲۸	۲		۳۳	۰	۳۳	۱۰۰	۱	۳۲		
اے وی میونسپل ہائی اسکول	۲	۸	۱۳	۰	۲۳	۱۸	۴۱	۵۶	۱	۲۲		
سرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۲	۱۲	۱	۰	۱۵	۰	۱۵	۱۰۰	۱	۱۴		
ایس۔ ایم ودیا انٹر کالج	۳	۴۳	۱۱	۲	۵۹	۹	۶۸	۸۶¾	۰	۵۹		
کاننگ ہائی اسکول	۰	۱۹	۱۵	۰	۳۴	۱۳	۴۷	۷۲¼	۰	۳۴		
اے وی ودیالہ ہائی اسکول	۰	۸	۶	۰	۱۴	۱	۱۵	۹۳⅓	۱	۱۳		
محمڈن جبلی گرلز ہائی اسکول	۰	۲	۳	۰	۵	۷	۱۲	۴۱⅔	۲	۳		
بالکا ودیالہ انٹر کالج	۲	۱۰	۵	۰	۱۷	۵	۲۲	۷۷¼	۰	۱۷	۲	۳۸
میزان	۵۱	۳۳۳	۱۳۱	۹	۵۲۴	۱۳۴	۶۵۸		۸۷	۴۳۷	۱۳	۹۲

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ کالج

نام اسکول	فرسٹ	سکنڈ	تھرڈ	کمپارٹمنٹل	میزان	ناکامیاب	شامل امتحان	اوسط فیصدی	مسلم	ہندو	پرائیوٹ مسلم	پرائیوٹ غیر مسلم
حلیم مسلم انٹر کالج	۰	۲	۲		۴	۱۱	۱۵	۲۶⅔	۴	۰		
کرائیسٹ چرچ کالج	۴	۱۱	۲۲	۱	۳۸	۲۹	۶۷	۵۶¾	۹	۲۹		
بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج	۱۰	۴۷	۶۹	۲	۱۲۸	۳۶	۱۶۴	۷۸	۹	۱۱۹		
ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج	۵	۲۰	۲۳	۲	۴۹	۲۶	۷۵	۶۵⅓	۰	۴۹		
بالکا ودیالہ انٹر کالج	۱	۸	۵	۰	۱۴	۳	۱۷	۸۲⅓	۱	۱۳		
میزان	۲۰	۸۸	۱۲۰	۵	۲۳۳	۱۰۵	۳۳۸	۰	۲۳	۲۱۰		

سبد گل

نازی طریقہ جنگ میں دو چیزوں نے بڑی اہمیت اختیار کی ایک تو "پیراشوٹ ٹروپ" یعنے سپاہیوں کے وہ دستے جو ہوائی جہازوں پر سوار ہو کر فضائے آسمانی میں نمودار ہوتے ہیں اور پیراشوٹ یعنے چھتریوں کے ذریعہ زمین میں اتر آتے ہیں جب موسلا دھار بارش ہوتی ہے تو انگریزی زبان میں یہ کہا جاتا ہے کہ بلیاں اور کتے برس رہے ہیں یہ نئے زمانے کی نئی نئی باتیں ہیں اب تو آسمانوں سے جیتے جاگتے انسان کبھی مسیحی پادریوں اور کبھی لیڈیوں کا لباس پہن کر برستے ہیں دنیا میں پادری اور عورت دونوں اچھی چیزیں ہیں۔

عورت اس دنیا میں آدمیوں کی زندگی سدھارتی ہے اور پادری لوگ موت کے بعد والی زندگی میں ان کو نجات دلوانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب یہ دونوں بلائیں آسمان سے بھی نازل ہونے لگیں گی تو بنی نوع انسان کا کیا حال ہوگا . بہرحال اس جنگ کی کوئی دلچسپ یادگار اگر باقی رہے گی تو وہ یہ ہوگی کہ دوسری عالمگیر جنگ میں عورتیں اور پادری آسمان سے برستے ہیں

دوسری چیز جو نازیوں کی طرف سے اس جنگ میں، استعمال ہو رہی ہے وہ پانچواں کالم ہے۔

یہ کہنا صحیح ہوگا کہ پانچویں کالم ہی کو جنگ کا پیش خیمہ بنا دیا ہے ہٹلر اچھی طرح جانتا تھا کہ جہاں تک صرف طاقت اور ذرائعہ کا سوال ہے جرمنی اتحادیوں کی ہوا کو بھی نہیں پہونچ سکتا تھا اور اتحادیوں کی بری و بحری اور ہوائی فوجوں کا مقابلہ اسکے لئے ناممکن تھا اس لئے اس نے دغا اور فریب سے کام لینا شروع کر دیا اور اپنے جاسوسوں کا ایک ایسا جال پھیلا دیا جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک طرف تو نازیوں کی تعریفیں کرے اور دوسری طرف لوگوں میں خوف و ہراس پھیلائے اور حریف کی طاقت کو کمزور کر دے اگر آپ دوسرے الفاظ میں پانچویں کالم کے معنی سمجھنا چاہتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ دیگر ممالک میں جرمنی نے ہزاروں سانپ اس کام کیلئے چھوڑ رکھے ہیں جو لوگوں کی آستینوں میں گھستے پھرتے ہیں اور یہی سانپ ہٹلر کے حریف کو سخت نقصان پہونچا رہے ہیں ہمارے خیال میں ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، اور بلجیم میں ہٹلر کی فتوحات کا سبب یہی پانچواں کالم یعنی آستینوں کے سانپ ہیں اور بلجیم کے فرمانروا اور کمانڈر ان چیف نے عین موقعہ پر اتحادیوں کو جو دھوکا دیا ہے وہ بھی پانچویں کالم

باتوں باتوں میں ایک بات منہ سے نکل گئی جس کا مفہوم یہ تھا کہ تم "بدتمیز ہو" دل کے آئینے میں ایک ٹھیس لگی لہجہ سے کدورت اور چہرے سے آزردگی کے آثار نمایاں ہونے لگے اور آخر کار وہ ہونٹ جن سے تھوڑی ہی دیر پہلے پھولوں کی جھڑی لگی تھی یا متبسم کلیوں کی بارش ہو رہی تھی بالکل ساکت ہوگئے

کچھ دیر انتظار کے بعد جب متعدد بار مخاطبت پر بھی کوئی جواب نہ ملا تو میں نے بھی کسی قدر خاموشی اختیار کر لی پھر تو ماما کے نصیب جاگ گئے وہ ترجمان کا کام دینے لگی بیگم صاحبہ جو کچھ فرماتی ہیں وہ ماما کی زبان سے فرماتی ہیں اور میں جو کچھ کہتا ہوں وہ اسی کی زبان سے کہتا ہوں ماما کی وساطت کے باوجود جملوں سے کچھ اجنبیت کی جھلک نظر آتی ہے تمام باتیں صیغۂ مجہول میں کہی جاتی ہیں مثلاً یہ پارسل آگرہ بھیج دیا جائے، یہ خط پڑھ لیا جائے، درزی کو بلوا دیا جائے وغیرہ وغیرہ خدا خدا کر کے آٹھویں دن پارہ چند ڈگری نیچے اترا لیکن اس طرح کہ سودینا وہ اس کا سائز مے یاد ہے نظام منہ پھیر کر ادھر کو بڑھا کر ادھر کو ہاتھ

ادب لطیف

کون ہے؟

از عبد الغنی منظر بی این ایس ڈی اے ٹر کالج کانپور

جب شام کا وقت ہوتا ہے ندی بہت زور سے بہتی ہے موجوں میں ایک غیر معمولی تلاطم برپا ہوتا ہے، ہوا سبک رفتاری سے چلتی ہے پرندے خوش الحانی کرتے ادھر سے اودھر آتے جاتے ہیں، محفل قمری کی آراستگی کا وقت قریب ہوتا ہے تو میں "بدقسمت میں" ندی کے کنارے جنونی حالت میں کہتا ہوں:۔

بتا دے! بتا دے! ارے بتا دے! زاہد کی نگاہوں میں .... برہمن کی قباؤں میں .... سیاسیات کے فسانوں میں سنسان بیابانوں میں .... کون ہے؟ کون ہے؟ مندروں میں ..... مسجدوں میں ...... کلیساؤں میں ...... کنشتوں کے کونوں میں ...... کیا تو نہ بتائے گا .... نہیں ...... نہیں ...... بتائے گا اور ضرور بتلائے گا ...... کہ ناقۂ لیلےٰ میں .... مجنوں کی واویلا میں .... لیلیٰ عذرا میں دست موسےٰ میں .... کون ہے؟

کون ہے چرخ گردوں کی فضا میں نخل گل کی اداؤں میں .... تابش صحرا میں ..... خامۂ شعرا میں ..... خدارا بتا دے بتا دے آہو کے سراب میں ....

حسینوں کے حجاب میں ..... زاہد کے شباب میں .... کسی کے دل بیتاب میں کون پوشیدہ ہے؟ ...... آہ تو نہیں بتاتا کہ گلشن نو بہار میں ...... سر سبز مرغزار میں ..... طوطی کی پکار میں ..... برہمن کے زنار میں کس کا جلوۂ پوشیدہ؟ کس کی کشش ہے میں چاہتا ہوں کہ دیکھوں ...... وسیع صحرا میں ..... یاس و فنا میں ..... انتظار فردا میں رنگ وفا میں ...... کون نظر آتا ہے؟ ہاں ..... ہاں کون نظر آتا ہے ..... یوسف کی زیبائی میں ...... دست مسیحائی میں کسی کی لب نمائی میں .... شاہد خاور کی رعنائی میں ...... افسوس اب تک پتہ نہ ملا کہ کون ہے؟ وادیٔ ایمن میں ...... برآمدۂ گلشن میں ...... کہن کے اذن میں .... گل و یاسمن میں ...... کیا نہ معلوم ہوگا کہ کون ہے ..... ترنگ شباب میں ......، ابر نیساں کے حباب میں ..... ترقی کے باب میں ناتواں کی تاب میں ...... کیا چیز ہے رحم محتاج میں ..... شوکت تاج میں ...... دیار تاراج میں ..... رونق تاج میں ...... خدارا ..... خدارا اب تو بتا دے کہ نگاہ حیران میں ..... قصر عالی شان میں ..... زاہد کے ایمان میں ..... حروف قرآن میں ...... کون ہے؟ آہ! ..... آہ! ..... محبوب ..... محبوب حقیقی ...... تو ہے ...... یہ تیرا جلوہ ہے ..... یہ تیری شان ہے ..... ہاں ..... ہاں ..... کیوں نہ ہو تو محبوب حقیقی ہے ..... تجھ پر دنیا کا ایمان ہو

فرانس میں موجودہ اور گذشتہ جنگ

آج کل فرانس میں جس علاقہ میں لڑائی ہو رہی ہے اسی علاقہ میں مئی ۱۹۱۸ء میں بھی جرمنی اور فرانس کی فوجوں میں لڑائی ہو رہی تھی اور باوجود اس کے کہ اتحادیوں کو یہ علم تھا کہ جرمنی کا حملہ ہونے والا ہے لیکن جرمنی حملہ کی شدت نے اتحادیوں کو پھر بھی حیرت میں ڈال دیا تھا لیکن مارشل ملیٹن فرانسیسی کمانڈر انچیف نے اس حالت میں جرمن فوجوں پر فتح حاصل کر لی جبکہ وہ دریائے اٹن کو پار کر چکی تھیں۔

عالم نسواں

بیوی کا انتقام

ایک شوہر کے جذبات

ذیل میں ہم ایک شوہر کے تجربات کے چند دلچسپ ٹکڑے درج کرتے ہیں یہ ٹکڑے جہاں اپنی جگہ دلچسپ ہیں وہاں عورتوں کی "روٹھ" جانے والی فطرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

اس میں تو ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے کہ مجھے خلاف معمول بہت دیر ہوگئی تھی بارہ بج چکے تھے جب گھر میں داخل ہوا تو ہر طرف سناٹا سائیں سائیں کر رہا تھا روشنی مدھم پڑ چکی تھی گویا گھر میں کوئی بھی میرا منتظر نہ تھا چلتے وقت "انھوں نے" مجھ سے تاکید کی تھی کہ ذرا جلد آنا اور اس تاکید پر آج میں ہر روز سے زیادہ سے گھر واپس آیا مجھے ندامت کا احساس تھا اور دل ہی دل میں عناں گیر دوستوں کو ملامت کر رہا تھا ایک اقراری مجرم کیطرح میں نے کمرے میں قدم رکھا دیکھا تو محو خواب ہیں آہستہ سے آواز دی کچھ جواب نہ ملا بازو ہلایا لیکن نیند ایسی گہری تھی کہ سونے والے کو خبر نہ ہوئی آخر تھک کر تکیہ پر سر رکھ دیا اور سونے کی کوشش کی لیکن نیند نہ آئی دل سے مجبور ہو کر پھر چاہا کہ رفیق زندگی کو وحشت انہیں بناؤں جب بہت کچھ جگایا تو ایک جھوٹی انگڑائی سے خواب کی بدمستی کا ثبوت دیا گیا لیکن دھلی ہوئی آنکھوں اور مسکراتے ہوئے ہونٹوں نے بتایا کہ یہ سب کچھ غلط ہے انتظار کرنے والا اب تک نہیں سویا اور یہ محض ایک دلچسپ انتقام اور محبت کی چھیڑ تھی۔

حافظہ کا برا ہو اس قدر جلد بات بھول جاتا ہوں کہ گویا سنی ہی نہ تھی بعض اوقات اپنی اس کوتاہی پر سخت ندامت ہوتی ہے۔ ندامت ہی نہیں بلکہ نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے میں گھر میں آیا تو خدا کے فضل سے ان کا مزاج بخیر تھا مجھ سے پوچھا "عطر" آ گیا یہ سن کر میں ایک دم خاموش ہو گیا تین بار عطر کے کارخانے کی طرف گیا اور یاد نہ رہا کہ عطر لینا ہے میں نے معذرت کے لہجہ میں کہا مجھے بالکل یاد نہ رہا! میں بھول گیا یہ تیسرا تقاضا تھا اس کے بعد ایک دم خاموشی اختیار کر لی گئی پھر اور تھوڑی دیر کے بعد دیکھا تو خلاف معمول پلنگ پر دراز ہیں گھبرا کر پوچھا خیر تو ہے کیوں! مزاج کیسا ہے؟ جواب ملا کہ سر میں درد ہے کچھ عرصہ میں سر میں رومال کی بندش نظر آئی دوپہر کا کھانا بھی گیا گھر میں درد کی جس قدر دوائیں تھیں، مثلاً صندل، امرت دھارا، گل بنفشہ، ہیڈک کیور، اور مختلف بام وغیرہ سب استعمال کرائی گئیں کاہو اور کدو کا تیل ملا گیا لیکن فائدہ نہ ہونا تھا نہ ہوا تکلیف کی وجہ سے خاموشی، افسردگی اور بات کا جواب نہ دینا اور جواب کے اصرار پر چیں بجبیں ہونا لازمی تھا آخر بھوک کے ضعف و استراحت اور جبر یہ خاموشی نے سلا دیا میں نے موقعہ پا کر فوراً عطر منگایا اور شیشی سرہانے لا کر رکھ دی آنکھ کھلی تو شیشی پر نظر پڑی پوچھا یہ کیونکر آ گئی میں نے کہا یہ تو جب ہی آ گئی تھی میں نے مذاقاً کہا تھا کہ بھول گیا بارے یہ دوا سب سے زیادہ موثر ثابت ہوئی درد سر بالکل کافور ہو گیا فرمایا کہ سونے سے طبیعت سنبھل گئی اب بالکل اچھی ہوں اس طرح انتقام کی یہ میعاد دو تین گھنٹہ میں ختم ہو گئی۔

کیسے ہی خوشگوار تعلقات ہوں لیکن یکجائی میں کبھی نہ کبھی آزردگی کے پہلو نکل آتے ہیں اور خاص کر جب بے تکلفی ہو اور بے تکلفی کیساتھ تھوڑا سا تحکم بھی ہو۔

بچوں کی دنیا

دلچسپ جوابات

ملک پرشیا (یورپ) کے بادشاہ کو اپنی فوج میں لمبے لمبے آدمی بھرتی کرنے کا بہت شوق تھا جب کوئی نیا آدمی بھرتی ہو کر اس کے ملاحظہ سے گذرتا تو وہ یہ سوالات کرتا اور عام طور پر اسی نمبر وار طریقہ سے جس طرح نیچے دیئے گئے ہیں

"تمہاری عمر کتنی ہے"؟ تم میری ملازمت میں تقریباً کتنے عرصہ سے ہو تمہارے کھانے اور رہنے کا جو انتظام کیا گیا ہے اس سے مطمئن ہو؟"

ایک فرانسیسی جو جرمن زبان نہیں جانتا تھا ایک دفعہ اس کی فوج میں نوکر ہوا اس کے افسر نے اس نئے آدمی کو تمام سوالات سمجھا دیئے ان کی ترتیب نمبروار بتا دی اور ان کے جوابات بھی بتا دیئے۔

یہ سوالات اور ان کے جوابات ہمیشہ ایک ہی طرح کے سب سے ہوا کرتے تھے۔

فرانسیسی نے ان جوابات کو منہ زبانی رٹ لیا اسے بالکل معلوم نہ تھا کہ ان فقروں کا اصل مطلب ہے کیا؟۔

ایک روز بادشاہ کی طرف سے گذرا اور اس نئے سپاہی کی پیٹھ ٹھونکی بادشاہ نے اسے دیکھ کر کہا دوست تم نئے آدمی معلوم ہوتے ہو کتنے دن سے تم میری ملازمت میں ہو فرانسیسی سپاہی اس کا کچھ مطلب نہیں سمجھا اور طوطے کی طرح رٹا ہوا جواب کہہ سنایا "حضور تیس (۳۰) سال"

کیا .... !

بادشاہ چونک پڑا اور پوچھا کہ تمہاری عمر کیا ہوگی؟ "تین ہفتے"

بادشاہ اس بات پر جھلا کر خفگی سے بولا :۔ کیا بکتے ہو تم! پاگل ہو گئے ہو کیا؟ -

فرانسیسی سپاہی نے جواب دیا :۔

"حضور دونوں!!"

ص اور فوٹوگرافی ناقص ہونے کی وجہ سے اچھے فلم بھی فیل ہوئے بغیر نہیں رہتے بعض ہندوستانی فلمساز رنگین تصاویر تیار کرنے کے لئے کوشاں ہیں مگر بیشتر فلم کمپنیاں سادہ تصاویر بھی خوبصورتی سے نہیں پیش کر سکتی ہیں۔

صدا بندی اصل میں اہل مغرب کا حصہ ہے یہ لوگ انوکھی انوکھی طرز سے فلموں کی صدا بندی کرتے ہیں اور پیشتر سے اب بدرجہا بہتر صدا بندی ہونے لگی ہے ہمارے ملک میں بھی دو تین مشہور کمپنیاں اچھی صدا بندی پیش کرنے میں سبقت کر رہی ہیں۔

ہم رقص سے ہمیشہ لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن معمولی فلم کمپنیاں نیم برہنہ ناچ دکھاتی ہیں جو مخرب اخلاق ہوتا ہے یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ہر فلم میں انگریزی ناچ کو موقع یا غیر موقعہ جگہ دی جاتی ہے جس سے فلم کی خوبی جاتی رہتی ہے، ہمارے فلمساز انگریزی فلموں کو نقل کرتے ہیں لیکن نبھا نہیں سکتے۔

اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو ان صفات پر فلم ایک کامیاب فلم ہو سکتا ہے آخر میں ایک فلم بین اور بہی خواہ فلم انڈسٹری ہونے کی حیثیت سے میرا یہ اخلاقی فرض ہے کہ یہ عرض کروں کہ میرے اس مضمون کا نفس مطلب کیا ہے اس کا مطلب میری نظر میں یہ ہے کہ ہرگز نہیں کہ میں نکتہ چیں ہوں اور نہ میں کسی کمپنی کی کرنا پسند کرتا ہوں ہاں یہ وہ قلبی تاثرات ہیں جو صفحہ قرطاس پر منتشر ہو گئے ہیں

پردۂ فلم

پبلک کیسی تصاویر چاہتی ہے

از جناب مجتبےٰ خانصاحب یوسف زئی اکبر آبادی

ہندوستان کی پبلک اس چیز کی خواہشمند ہے کہ ہندوستانی فلمساز بلند معیار کی تصاویر تیار کریں، لیکن ہر فلم معیار پر جب ہی پورا اتر سکتا ہے جب اسمیں یہ عناصر یا اجزا موجود ہوں :۔

نمبر ۱ تعلیمی مفاد نمبر ۲ اداکاروں کا انتخاب نمبر ۳ فن تمثیل یا اداکاری نمبر ۴ ڈائرکشن نمبر ۵ عوام کی تہذیب و تمدن، اخلاق اور قومی زندگی کا اصلی نقشہ نمبر ۶ شستہ مذاق نمبر ۷ مکالمہ نویسی نمبر ۸ موسیقی نمبر ۹ عکاسی نمبر ۱۰ صدا بندی نمبر ۱۱ فن رقص نمبر ۱۲ سینری یا مناظر قدرت نمبر ۱۳ میک اپ یعنے بہروپ۔

غیر ممالک مثلاً اطالیہ، جرمنی، انگلینڈ، فرانس، وغیرہ میں فلم تعلیم کے ذرائعہ سے چلائے جا رہے ہیں حتےٰ کہ اسکول اور کالج میں فلم کے ذریعہ تعلیم کا بیشتر حصہ پڑھایا جاتا ہے آپ خود سب انگریزی فلم دیکھتے ہوں گے، تو اس میں کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور نوٹ کرتے ہوں گے،

آپ کی علمی اور عملی لیاقت ان کے ذریعہ بڑھتی ہے لیکن ہمارے بدقسمت ہندوستانیں عشق یا مارپیٹ کے فلم بیشتر تیار ہوتے ہیں۔

ہندوستانیوں کو فی زمانہ سوشل فلموں کی اشد ضرورت ہے لہذا فلمساز کمپنیوں کو یہ ملحوظ خاطر رہے کہ وہ ایسے فلم تیار کریں جن سے شائقین کچھ حاصل کریں۔

بعض جوہر شناس مالکان کمپنی کبھی مشہور ایکٹر یا ایکٹریس کی خدمات حاصل کرتے ہیں لیکن ڈائرکٹر ان کو اس وجہ سے ردی تصور کرتے ہیں کہ وہ ان کے منظور نظر نہ تھے۔

یہ ڈائرکٹر کی پہلی غلطی ہوتی ہے جس کا خمیازہ نہ صرف اس کو بلکہ کمپنی اور مالکان کمپنی اور اس کے متعلقین کو بھگتنا پڑتا ہے جبکہ فلم فیل ہو جاتا ہے اداکاروں کے انتخاب پر ہی زیادہ تر فلم کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

فن تمثیل ہی اصل میں فلم کی کامیابی کا کارکن خاص ہے نہ کہ حسن اور ادا، نکتہ سنج اور اہل نظر حضرات اس کو خوب جانتے ہیں اور ایک نظر ہی میں معلوم کر لیتے ہیں کہ کس فلم میں اداکاری کس پیمانہ پر ادا کی گئی ہے اور حقیقت میں ایک یہی شے ہے جس پر کسی ایکٹر یا ایکٹریس کی کامیابی منحصر ہے۔

اکثر فلموں میں مذاق حد درجہ گرا ہوا پیش کیا گیا ہے، مذاق نہایت عمدہ پیرایہ میں دائرہ تہذیب میں رہ کر ہونا چاہئے اس فن میں مغربی ممالک کو ملکہ حاصل ہے۔

ہندوستانی فلمسازوں کو بھی اپنے فلموں کو اس پایہ تک پہونچانے کی کوشش کرنا چاہئے ایک اچھے افسانہ میں پلاٹ کی جدت موزوں الفاظ کردار کی خوبیاں تسلسل اور کوئی نصیحت کا پہلو نکلنا ازبس ضروری ہے، افسانہ مکالمہ وغیرہ کسی مشہور ادیب کے ہونے چاہئیں جس کو لٹریچر میں کافی دسترس اور تجربہ ہو۔

موسیقی اصل میں جادو ہے جس سے دلوں میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے بے حس رگوں میں تیزی سے خون دوڑنے لگتا ہے اور موسیقی انسان کے خیالات میں ایک انقلاب انگیز تموج پیدا کر دیتی ہے، لیکن یہ ایک فاش غلطی ہے کہ بے موقع اور بے محل گانے اب بھی گوائے جاتے ہیں جو بجائے طبیعت میں شگفتگی پیدا کرنے کے کانوں کو برے اور ناگوار معلوم ہوتے ہیں۔

موسیقی کے بعد عکاسی (فوٹوگرافی) کا نمبر آتا ہے لیکن بعض مواقع پر یہ دیکھا گیا ہے کہ عکاسی بہت ناقص ہوتی ہے اچھی فوٹوگرافی فلم میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ ص

اقوال زریں

انسان خاموشی سے باوقار ہوتا ہے اور فضول گوئی سے چھوٹا اور طعن کا نشانہ بن جاتا ہے۔

ایک دوسرے کے بھیدوں کو محفوظ رکھنا امانت ہے مشہور کرنا خیانت ہے اور مشکوک چیزوں سے بچنا دیانت ہے۔

علم ایک بے بہا اور کبھی کم نہ ہونیوالا خزانہ ہے

علم ایک سچا اور کامل رہنما ہے۔

انسان پر شکر فرض ہے۔

ہر سختی کے بعد آسانی خدا تعالے کا وعدہ ہے

آدمی پیشہ سے ذلیل نہیں ہوتا بلکہ اپنے اطوار سے ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔

تواضع سے انسان کا مرتبہ بڑھتا ہے اور تکبر سے ہمیشہ گھٹتا ہے۔

نیک عمل کے معاوضہ کی تلاش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ خود اپنا معاوضہ ہے (ملٹن)

روح کے پردے سے ہمارے احساسات کا جو عکس پڑتا ہے اس کو فن لطیف کہتے ہیں۔ (راڈ گارالن)

عزت کے سامان تکالیف برداشت کرنے سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔

موج تبسم

شوہر جب تمکو بائسکوپ جانا تھا تو تم نے مجھ سے اجازت نہیں لی۔
بیوی اسلئے کہ مجھے بائسکوپ جانا تھا

ڈاکٹر (مریض سے) تم کو دورے کی تو شکایت نہیں ہے۔
مریض جی ہاں ہفتہ میں ایک، دو مرتبہ اس مصیبت کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے
ڈاکٹر دورہ کس قسم کا ہے۔
مریض میں ٹریولنگ ایجنٹ ہوں مجھے مال لیکر دوسرے شہر وں کا دورہ کرنا ہوتا ہے

بدشکل عورت (فوٹو گرافر سے) میں اس تصویر کا بل ہرگز ہرگز ادا نہ کرونگی کیونکہ یہ تصویر مجھے سخت ناپسند ہے۔
فوٹوگرافر مگر جناب اس میں میرا کوئی قصور نہیں یہ سب خطا آپ کی صورت کی ہے۔

ایک یک چشم ظریف نے تھیٹریکل کمپنی کے ٹکٹ بابو سے آدھا ٹکٹ مانگا ٹکٹ بابو نے جواب دیا کہ تم تو اچھے خاصے جوان مرد ہو تم پورا ٹکٹ اپنے لئے کیوں نہیں خریدتے؟
یک چشم ظریف:۔ تمام لوگ دونوں آنکھوں سے تماشا دیکھتے ہیں اور میں تو صرف ایک ہی آنکھ سے دیکھوں گا اسلئے مجھے آدھا ٹکٹ لینا چاہئے۔

برما کی حکومت نے اٹلی کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا ہے۔

دلچسپ معلومات

یورپ کے بعض ماہرین طب کہتے ہیں کہ ہوائی سفر سے کئی اعصابی امراض اچھے ہوجاتے ہیں برٹش ریڈکراس سوسائٹی نے ایک ہوائی ایمبولینس سروس بھی قایم کی ہے کیونکہ ہوائی جہاز پر سفر کرنے سے مریض کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے۔

"چین میں دروازہ امید" کے نام سے ایک انجمن ہے جو لڑکیوں کو کام کاج سکھلا کر ان کی شادی کا انتظام کر دیتی ہے ہونیوالی دلہنوں کی تصویریں دیوار پر چسپاں رہتی ہیں اور شادی کے امیدوار انہیں دیکھ کر انتخاب کرتے ہیں

خرگوش کبھی پانی نہیں پیتے انھیں ان کی ضرورت کے مطابق اس گھاس کی شبنم کافی ہوتی ہے جو گھاس وہ کھاتے ہیں۔

ایک عمدہ ریلوے انجن دس لاکھ میل کی منزل طے کرنے سے قبل نہیں گھستا۔

ایک پونڈ وزنی کارک ایک سو بیس پونڈ وزنی انسان کو پانی پر تھام سکتا ہے اور ڈوبنے نہیں دیتا

مچھلی کے کان پر جو گول گول نشانات ہوتے ہیں وہ اس کی عمر بتلا دیتے ہیں، "ہر ایک نشان ایک برس کا ہوتا ہے۔

برق کی صرف ایک چمک میں اتنی بجلی ضائع ہو جاتی ہے جتنی کہ ہمارے تاریک مکان کو چالیس سال یا اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ تک روشن رکھنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

دنیا میں کسی جگہ اتنے گرم چشمے نہیں جتنے جاپان میں پائے جاتے ہیں اکثر دبیشتر چشموں کا پانی کھولتا اور ابلتا ہوا ہوتا ہے جن میں چاول ڈالنے سے پک جاتے ہیں اور بہت سے چشمے ایسے بھی ہیں جن میں غسل کرنے سے بخار وغیرہ اور دیگر بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

سبھاش بابو کی تجویز

کرسیانگ ۱۰ر جون۔ شریمت سبھاش چندر بوس نے اخباروں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ملکر یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ مرکز میں ایک قومی حکومت قایم کی جائے۔ اور ملکی تحفظ کے تمام وسیلے فوراً اس کے سپرد کردیئے جائیں۔ اس بیان میں ۲ چیف وائسرائے ہند، کمانڈر انچیف اور صوبجاتی وزیروں کے بیانات پر اظہار بے اطمینانی کیا ہے اور یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ برطانی حکومت فی الحال کچھ بھی دینے کو تیار نہیں ہے۔

یوپی کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس

لکھنؤ ۸ر جون۔ پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس ۱۵ر جون کو منعقد الہ آباد میں منعقد ہوگا جسمیں ملک کی سیاسی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت جو تین سو کانگریسمین گرفتار کئے جاچکے ہیں کونسل اس معاملہ پر غور کریگی۔

رومانیہ اور برطانیہ میں تجارتی سمجھوتہ

لندن ۶ر جون۔ برطانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور رومانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ تجارتی معاہدہ کے بارے میں کچھ دنوں سے بات چیت چل رہی تھی۔

افسانہ

گنہگار عورت

از جناب محمد امین صاحب شر قنوری

جن ہستیوں کو دنیا والے گنہگار خیال کرتے ہیں ان کے دل اکثر اوقات نہایت پاکیزہ جذبات سے معمور ہوتے ہیں ذیل کا افسانہ ایک ایسی ہستی کا افسانہ ہے جسے دنیا والے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، مگر قدرت اس پر مہربان تھی ہم امین صاحب شر قنوری کا یہ موثر اور لاجواب افسانہ نہایت شکریہ کے ساتھ ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں۔

سماج کی ٹھکرائی ہوئی عورت کے نام سے کون واقف نہیں ہو تا سب جانتے ہیں کہ قصبہ کے چوک کے پاس اونچا مکان شیلا کا تھا۔ ڈیوڑھی میں بڑے ٹھاکر صاحب کی بگھی اور گھوڑے کھڑے رہتے، پچھواڑے کے دو مکان چھوڑ کر مندر اور کنواں ہے یہ زمین اس کی ماں کی تھی جس نے مرتے وقت مندر کے لئے دان کردی پجاریوں کو اب بھی بڑے مکان سے دان ملتا تھا مندر کی رونق شیلا کے نام اور اس کے دم سے تھی لوگ اس کا نام حقارت سے لیتے مگر جب بازار سے گذرتی تو اکثر اس انتظار میں کھڑے رہتے کہ وہ ان کی طرف مسکرا کر دیکھے ایک لطیف مسکراہٹ بے چین دلوں کے لئے کس قدر فرحت بخش تھی اسے وہی سمجھتے تھے جن کے دلوں میں شیلا کی پوجا ہوتی تھی وہ گاڑھے پسینہ کی کمائی اس کے قدموں پر لاکر ڈالدیتے اور جب وہ یہ کہہ کر ٹھکرا دیتی کہ مجھے آپ کے یہ تحائف پسند نہیں تو بہتوں کے دل میں ایک نشتر سا چبھ جاتا شرفاء اس کے سایہ سے بچکر چلتے مگر جب رات تاریکی کا پردہ اوڑھ لیتی اور دنیا آنکھیں بند کر کے مصروف خواب ہوجاتی وہ چھپ چھپ کر اس سے ملتے دونوں وقت مندر میں پوجا کے لئے بھی جاتی بڑا پجاری پوجا کی تھالی کو گھٹنے ٹیک کر اٹھالیتا جب وہ پوجا پاٹ میں مشغول ہوتی تو دور کھڑا دیکھتا رہتا اگر اس کی دھوتی کا پلو ریشمی ساڑھی سے چھو گیا تو گنگا جی جانا پڑے گا۔

ننھا شنکر باپ کی حرکات کو بغور دیکھتا اسے تعجب تھا کہ پتا جی تھالی اٹھانے میں کس قدر عجلت کرتے ہیں مگر بائی جی سے اس قدر پرہیز ہے کہ چھونا بھی پاپ سمجھتے ہیں وہ ننھے شنکر کے نام سے مشہور تھا اور اس کی عمر تقریباً اٹھارہ برس کی تھی!۔

ایک روز صبح بائی جی کی مندر کے پھاٹک پر بڑے پنڈت جی سے مڈبھیڑ ہوگئی ننھا شنکر بھی کھڑا تھا، بائی جی نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا پنڈت جی اشیرباد دیتے ہوئے بولے "جیتی رہو بیٹی"! دھرم کا نام تمہارے ہی دم سے زندہ ہے دھرتی پر اگر ایسی دو چار اور پیدا ہوجائیں تو ہماری مکتی ہوسکتی ہے!۔

"شیلا نے مسکرا کر گردن جھکا لی،"

پنڈت جی خاموش ہوگئے اس نے باہر جانا چاہا تو پنڈت جی دو قدم پیچھے ہٹ گئے سکڑ کر دیوار کے ساتھ اس طرح چمٹ گئے جیسے لوئی رتھ دروازے سے گذر رہا تھا ننھے شنکر کو یہ بات بہت ناگوار گذری جھنجلا کر بولا پتاجی!" آگے کہنا چاہتا تھا مگر خاموش ہوگیا کیونکہ بڑے پنڈت اسے اس انداز سے دیکھ رہے تھے گویا وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے انھیں معلوم ہے مسکرا کر بولے:۔

میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو میرے بیٹے یہ ویشیا ہے وہ رک گئے ان کا خیال تھا کہ ننھا شنکر اس مختصر جواب سے مطمئن ہوجائیگا شنکر دبی ہوئی آواز سے بولا کیا ویشیا، ہونا پاپ ہے؟ پنڈت جی چونک بولے، تمہیں یہ معلوم کرنے کی کیا ضرورت ہے ویشیا اس عورت کو کہتے ہیں جسے، دنیا ٹھکرا دیتی ہے جو نیکی کے راستہ سے ہٹ کر گناہ کا راستہ اختیار کر لیتی ہے، تم جانتے ہو کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو ایشور اور دنیا کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

مگر وہ تو مندر میں دونوں وقت آتی ہے ننھا شنکر بات کر بولا:۔

مندر میں آنے سے پاپ دھل نہیں سکتے میرے بیٹے نیکی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے ورنہ دنیا میں سخت دقت اور ذلت اٹھانی پڑتی ہے پنڈت جی اصل موضوع سے ہٹ کر پند و نصائح پر اتر آئے ویشیا کی اصلیت شنکر کو ذہن نشین نہ کر سکے۔

پنڈت جی کی باتوں نے شنکر کے دماغ میں ویشیا کے لئے ایسے خیالات پیدا کر دیئے تھے جنھوں نے نفرت کے بجائے عقیدت اور محبت پیدا کردی وہ یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا کہ وہ عورت جو عوام کی طرح مندر میں آکر پوجا کرتی ہے استعداد سے بڑھ کر دان دکشنا دیتی ہے گنہگار کیونکر ہوسکتی ہے اس نے اکثر اس کے مکان کے آگے بھکاریوں کا جمگھٹا دیکھا تھا وہ اپنے ہاتھ سے بھکشا دیتی پنڈت جی بھی اس کے گھر کی چیزیں کھاتے تھے اس نے یہ بھی سنا تھا کہ قصبہ کے بڑے بڑے لوگ اس سے تنہائی میں ملتے ہیں یہی ایک ایسی بات تھی جس سے وہ ویشیا کہلاتی تھی مگر یہ کوئی خاص بات نہیں کیونکہ چھوٹے منتری کی لڑکی ایک پجاری سے برسوں ملتی رہی ایک دن چوری پکڑی گئی مگر ہوا کیا؟ یہی کہ اسے مندر سے نکلنے کی دھمکی دی گئی مگر پتا جی نے پچاس روپیہ لیکر بات رفع دفع کردی شیلا شادی کیوں نہیں کرتی البتہ یہ بات اس کے ذہن سے بالاتر تھی!۔

اسی روز شیلا شام کو مندر میں آئی تو شنکر چبوترے پر کھڑا تھا وہ پہلے ہی سے شیلا کا انتظار کر رہا تھا شیلا ساڑی سنبھالتی ہوئی پوجا کی کوٹھری میں داخل ہوئی شنکر پوجا کا سامان کرکے دروازہ کے پاس چپ چاپ کھڑا تھا اس نے دیکھا کہ شیلا پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہے ہاتھ جوڑے اس طرح جھکی ہوئی تھی جیسے اس کی روح دیوتا کی مورتی میں جذب ہوگئی ہے اس کا جسم دیوتا کے اشارے پر کھڑا ہے آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے اس نے پجاریوں کو اکثر پوجا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور خود بھی بھجن گاتا تھا مگر یہ کیفیت کبھی نہیں پیدا ہوئی تھی آرتی کا وہ بھجن جو اس سے بہتر کوئی دوسرا نہیں گا سکتا تھا اس کی زبان سے بے اختیار نکلا پوجا کی کوٹھری سریلے نغموں سے گونج رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بھگوان کی پوجا کے لئے راگ ودیا کا دیوتا آکاش سے اتر آیا ہے وہ ٹکٹکی باندھے گا رہا تھا شیلا کا چہرہ مختلف رنگ بدل رہا تھا۔ اس کی محویت بڑھ رہی تھی نازک جسم تھر تھر کانپ رہا تھا جیسے اس نے بجلی کے مرتعش تار کو چھوڑ دیا تھا آخر ایک بڑے جھٹکے کے ساتھ دیوتا کے چرنوں میں گر پڑی بہت دیر تک خاموش پڑی رہی شنکر نے چہرہ اوپر اٹھا کر دیکھا تو چندرماں کیطرح چمک رہا تھا۔

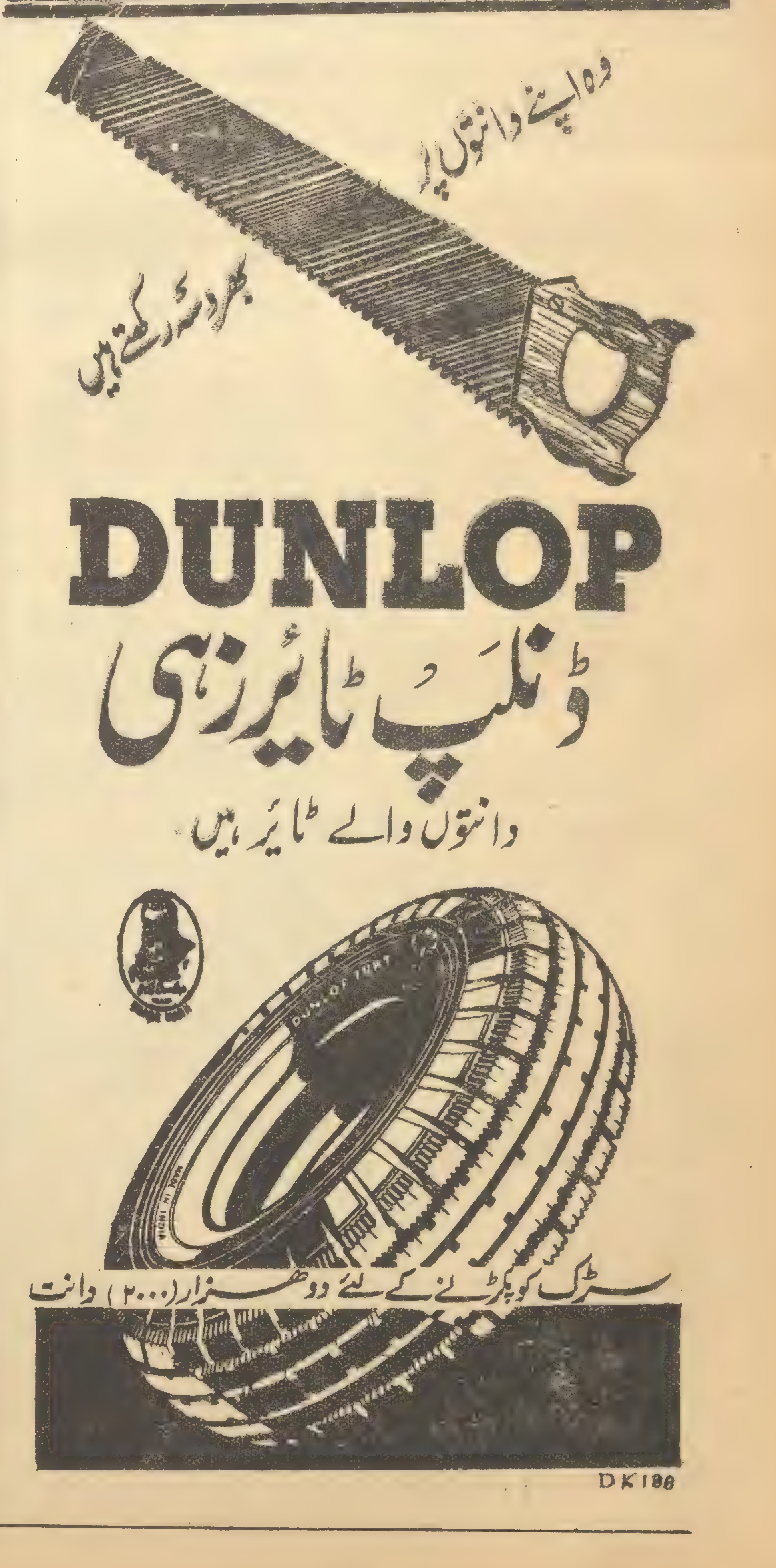

آنسوؤں کے قطرے رخساروں پر اس طرح جھلملا رہے تھے جیسے کسی نے انمول موتیوں کو چاندی کی طشتری میں بکھیر دیا ہو شنکر کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

ایک لمحہ کے بعد شیلا نے آنکھیں کھول کر دیکھا شنکر کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے "دو شنکر!" وہ بولی کیا وہ بھجن پھر ایک مرتبہ گاؤ گے؟ مجھے پوجا میں اتنا آنند کبھی محسوس نہیں ہوا تمہاری آواز میں ایک کشش ہے۔ ایسی کشش جس نے میرا دل کھینچ لیا ہے، کہتے ہوئے اس نے انگوٹھی نکال کر اس کی انگلی میں ڈال دی۔

شنکر کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ روحانیت کی دیوی کے روبرو کھڑا ہے جس کی باتوں میں ایک تیز انگیز تاثیر ہے اور جو قلب و جگر پر کبھی نہ مٹنے والا نقش ثبت کر رہی تھی!۔

شیلا کے جانے کے بعد اس نے انگوٹھی کو لغور دیکھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انگلی میں کانٹے چبھ رہے ہیں جن کی خلش دھڑکتا ہوا دل بھی محسوس کر رہا تھا اور شیلا کھڑکی میں کھڑی مندر کو دیکھ رہی تھی، آج مندر میں اس کے لئے کشش تھی جی چاہتا تھا کہ وہ دیوتا کے آگے پڑی رہے کوئی بھجن گاتا رہے اور وہ سنتی رہے کسی کی میٹھی لے میں اسطرح کھو جائے کہ خود کو بھی بھول جائے کوئی ہاتھوں سے تھام لے اور وہ گر پڑے!۔

خود کو کسی میں جذب کر دے وہ سونا چاہتی تھی مگر نیند نہیں آتی تھی کسی کی میٹھی باتوں میں آج اس کے لئے کوئی کشش نہ تھی ٹھاکر جی بہت دیر تک بیٹھے رہے مگر مایوس ہو کر چلے گئے، دارو غہ جی ملاقات کے واسطے آئے مگر ناکام واپس لوٹ گئے بڑی بستی کے رئیس ایک ہزار روپیہ کا لالچ دے رہے تھے مگر بائی جی نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ آج اس کی طبیعت اچھی نہیں ہے شنکر پوجا کی کوٹھری کے آگے پاؤں لپیٹے کروٹیں لے رہا تھا جلتے ہوئے دیئے کی روشنی میں کسی کی روتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا جانے ان آنکھوں میں اس کے لئے کیا کشش تھی؟۔

"وہ گنہگار عورت ہے" پتا جی کیا کہہ رہے تھے؟ جذبات سے متاثر ہو کر بولا شنکر انھوں نے اس کا ظاہر دیکھا ہے باطن سے آگاہ ہونا کچھ آسان نہیں۔

پوجا کی کوٹھری سے آواز آئی اس نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا وہاں کوئی نہ تھا جب عورت نیکی کے راستہ سے ہٹ جاتی ہے تو وہ گنہگار کہلاتی ہے پتا جی کی بات دہراتے ہوئے بولا "اسے کون گنہگار کہتا ہے دھڑکتے ہوئے دل نے کہا میں نے اس کی آنکھوں میں وہ جلال دیکھا ہے جو بڑے بڑے مہاتماؤں کو برسوں تپسیا کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا! ہوا کا ایک جھونکا آیا دیا گل ہو گیا گھٹا ٹوپ تاریکی مندر پر طاری تھی اندھیری رات میں کسی کی تصویر کے اڑتے ہوئے نقوش دیکھ رہا تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے بلا رہا ہے تڑپ کر اٹھا اور دروازہ کھولتے ہوئے چوکھٹ سے ٹکرا کر گر پڑا شیلا جو دبے پاؤں زینے سے اتر رہی تھی لڑکھڑا کر گر پڑی۔

صحن میں بوڑھی ایک ملازمہ اور باورچی سو رہے تھے نیچے برآمدہ میں چند نیقر پاؤں پسارے فراٹے لے رہے تھے سامنے چوک میں کتے بھونک رہے تھے وہ عورت جس کے ہاں وہ لوگ تاریکی میں چھپ کر آیا کرتے تھے آج خود بھی ہوئی جا رہی تھی پاؤں کپکپا رہے تھے مندر کا دروازہ گھٹا ٹوپ تاریکی میں سیاہ نظر آ رہا تھا، آسمان پر بجلی چمک رہی تھی وہ دروازے کے آگے رک گئی کسی نے کواڑ کھول دئے اندھیرے میں دو سائے ساکن کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو لغور دیکھ رہے تھے۔

شنکر نے جھک کر شیلا کا ہاتھ پکڑ لیا "میں تمہاری راہ دیکھ رہا تھا، اچھا ہوا کہ تم چلی آئیں" شیلا خاموش کھڑی تھی دونوں کے دل دھڑک رہے تھے دفعتاً کانوں میں کسی کی کھڑاؤں کی کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی شنکر نے پلٹ کر دیکھا، بڑے پنڈت صحن میں کھڑے کہہ رہے تھے۔

"کون ہے!" دروازہ کس نے کھولا کھڑاؤں کی آواز صاف سنائی دینے لگی۔ پنڈت جی پاس پاس آ کر رک گئے ایک سنتری روشنی لیکر آگے بڑھا شنکر شیلا کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا دونوں چونک پڑے پنڈت جی نے شنکر کو گھور کر دیکھا دن نکلتے ہی یہ بات ہر ایک کی زبان پر ہو گی کہ مندر میں بھی بدکاری ہونے لگی!۔

پنڈت جی رسوائی کے خوف سے کانپ رہے تھے ہوا کے جھکڑ چل رہے تھے بادل زور سے گرج رہا تھا مندر کے منتری ایک ایک کر کے بیدار ہو گئے، چہ میگوئیاں ہونے لگیں مندر میں ایسا پاپ؟ آج دھرتی غرق ہو جائے گی ایک بولا جوانی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی، دوسرے نے کہا دیکھیں اب کیا ہوتا ہے!۔

تیسرے نے کھانستے ہوئے کہا شیلا ہاتھ کھینچکر جدا ہو گئی ساڑھی کا پلو دبائے تیزی سے جا رہی تھی تند جھونکے زلفوں سے کھیل رہے تھے نازک دل کانپ رہا تھا پنڈت جی کی نظروں میں اب اس کی کوئی قدر نہیں ہو گی تیز ہوا اسے کھینچکر لئے جا رہی تھی ایک بڑے جھونکے کے ساتھ موسلا دھار بارش ہونے لگی "شیلا! شیلا" کوئی پکارتا ہوا تعاقب کر رہا تھا۔

مجھے جانے دو شنکر میں!" کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی منتری گلا پھاڑ کر چلا رہے تھے کہ کیلاش دیوتا کا قہر آج ٹل نہیں سکتا تھوڑی ہی دیر میں گلی نالے کی طرح بہنے لگی مندر میں تمام پانی ہی پانی نظر آتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ آج ساری دنیا تہہ آب ہو جائے گی رات کی تاریکی میں چھپ چھپ کر ایک دیشیا کا مندر میں چلے آنا یقیناً مصیبت سے خالی نہ تھا بڑے پنڈت شش و پنج میں کھڑے تھے شنکر شیلا کے پیچھے جا رہا تھا نکڑ کے پاس کوئی چیز پاؤں سے ٹکرائی بجلی کڑک کر چمکی شنکر کے منھ سے ایک چیخ نکلی شیلا کو اوپر اٹھا لیا! ہاتھوں میں لئے ہوئے مندر میں گھسا گرجتے ہوئے بادل تھم گئے بارش رک گئی پجاری دیوتا کے روبرو کھڑا گڑگڑا کر پرارتھنا کر رہے تھے اور دعائیں مانگ رہے تھے۔

شنکر نے شیلا کو دیوتا کے چرنوں میں ڈال دیا۔

پجاری ایک دوسرے کا منہ حیرت سے تک رہا تھا بڑے پنڈت نے باہر جھانک کر دیکھا بادلوں کا کہیں نشان باقی نہ تھا آسمان کا چہرہ دلھن کی طرح صاف ستھرا نظر آ رہا تھا ٹھنڈی ہوا کے ہلکے مستانہ جھونکے چل رہے تھے شنکر ترنم ریز آواز سے بھجن گا رہا تھا شیلا اسے دزدیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی دونوں ایسا محسوس کر رہے تھے جیسے کسی نئی دنیا میں پہونچ گئے ہیں آج شنکر کی آواز میں بلا کی کشش تھی پجاری دم بخود ہو کر جھوم رہے تھے یکایک دیوتا کی مورتی میں حرکت پیدا ہوئی دیوتا نے ہاتھ بڑھا کر شیلا کا ہاتھ شنکر کے ہاتھ میں دیدیا بڑے پنڈت کی آنکھیں فرط حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

لندن ۱۰ جون۔ امریکہ کے ہوائی بیڑہ نے ۵۰ ہوائی جہاز فرانس اور برطانیہ کو فروخت کئے ہیں ان میں سے ۴ ہوائی جہاز انگلینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

مسولینی کی اتحادیوں کے خلاف جنگ

لندن ۱۰ جون۔ اٹلی نے اتحادیوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے آج مسولینی نے روم میں اعلان کیا کہ اعلان جنگ اتحادیوں کے پاس بھیجا جا چکا ہے۔ مسولینی نے اعلان جنگ براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اعلان جنگ اتحادیوں کے پاس بھیجا دیا گیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس میں اطالوی سفیروں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ مسولینی نے کہا کہ سرمایہ داروں کی مغربی جمہوریت ہمیشہ اطالوی قوم کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اس خوفناک جنگ کو روکنے کے لئے اٹلی نے وہ سب کچھ کیا جو وہ کر سکتا تھا۔ آج ہم نے لڑائی کے لئے قربانیاں کرنے اور جوکھوں اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم بحری اور بری سرحدوں پر لڑیں گے۔ گو ہمارے لوگوں کا دم گھٹا ہوا ہے۔ میں حلفیہ اعلان کرتا ہوں کہ اٹلی اس لڑائی میں دوسری قوموں کو پھنسانا نہیں چاہتا۔ برطانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ:۔

اٹلی کی فوجیں فرانس سے ملی ہوئی اٹلی کی سرحدوں کی طرف روانہ ہو گئی ہیں۔ برلن سے نیویارک جو خبریں پہنچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی کی فوجوں نے فرنچ ریویرا (جزیرہ کا بگا) پر حملہ کر دیا ہے۔

مسولینی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اٹلی ۱۱ جون سے فرانس اور برطانیہ کے خلاف لڑائی میں شریک ہو جائے گا۔ مسولینی نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اٹلی ان ملکوں کو لڑائی میں گھسیٹنا نہیں چاہتا۔ جو سمندر اور خشکی سے ہمارے پڑوسی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ یوگوسلاویہ۔ ترکی، مصر اور یونان کی ان لفظوں کو نوٹ کر لینا چاہیئے۔ روم سے خبر ملی ہے کہ کاونٹ چیانو نے فرانسیسی سفیر سے آج سہ پہر ملاقات کی اور اس سے کہا کہ اٹلی کل سے فرانس کے خلاف لڑائی میں شریک ہو جائے گا۔ برطانی سفیر کو بھی بلایا گیا تھا اور اس قسم کی اطلاع اسکو بھی دیدی گئی۔

اٹلی کے پاس کتنی فوج ہے

اٹلی کے پاس تقریباً ۶۰ لاکھ تربیت یافتہ ریزرو فوج موجود ہے اور وہ پوری طرح جاق و چوبند ہے۔ اور اول نمبر کے تقریباً دو ہزار ہوائی جہاز ہیں۔ اٹلی کی بحری طاقت خاصی ہے اس کے پاس چار جنگی جہاز ۲۲ کروزر ۶ تباہ کن جہاز ۲، تارپیڈو مارنے والی کشتیاں ہیں اور زیادہ جہاز جدید طرز کے بنے ہوئے ہیں۔ بحرہ روم اور بحیرہ احمر میں برطانیہ کے شاہی راستوں کے ساتھ ساتھ فوجی اعتبار سے اٹلی کی بہت اہم پوزیشن ہے۔ وہاں بالخصوص کوئلہ اور کچا لوہا پیدا نہیں ہوتا۔ اور درآمد شدہ مال پر صنعت کا سارا دارومدار ہے اٹلی میں ہر سال ۲۰ لاکھ ٹن فولاد بنا دیتا ہے ایک کروڑ اطالوی غیر ملکوں میں رہتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر امریکہ میں آباد ہیں۔ جرمنی اٹلی کا سب سے بڑا تجارتی حصہ دار ہے اس کی امریکہ، برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ سے بھی تجارت ہوتی ہے۔

وزیر اعظم فرانس کی تقریر

پیرس ۱۰ جون۔ آج رات کو موسیو رینولو وزیر اعظم فرانس نے قوم کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے اور فرمایا کہ اس وقت فرانس زخم خوردہ ہے لیکن وہ شجاعت اور دلیری کے ساتھ جرمنی کے خلاف جنگ کر رہا ہے جو ہماری اور ساری دنیا کی آزادی کو چھینا چاہتا ہے۔ سائنیور مسولینی نے ہمارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ آج سہ پہر کو ہمارے سفیر نے روم میں کاونٹ چیانو سے دریافت کیا کہ سائنیور مسولینی کو کس وجہ سے یہ فیصلہ کرنا پڑا جواب دیا گیا ہے کہ سائنیور مسولینی نے ہر ہٹلر سے جو وعدے کئے تھے وہ انھیں عملی جامہ پہنا رہا ہے۔

یورپ کی جنگ کا امریکہ پر اثر

واشنگٹن ۱۰ جون۔ جنرل پرشنگ نے جو گذشتہ جنگ میں فرانس میں امریکن فوجوں کے کمانڈر رہتے ہیں۔ انھوں نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں امریکہ پر زور دیا ہے کہ غیر محدود تعداد میں ہوائی جہاز توپیں۔ چھوٹے ہتھیار اور گولہ بارود اس کے علاوہ سامان خوراک، کپڑا اور دوائیں اتحادیوں کو بھیجی جائیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ اتحادی ہماری اگلی صف کی روک تھام کئے ہوئے ہیں۔ نتیجہ سے ہمارا گہرا تعلق ہے۔

ہندوستانی فوجوں کو مبارکباد

لندن ۱۰ جون۔ جنرل سر ہیری مس بریٹ کے ہمراہ مسٹر آمیرے نے ان ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کیا جو فلانڈرس کے محاذ پر لڑی تھیں اور انھیں انکی کارگذاری پر مبارکباد دی اور کہا کہ گولیوں کی بارش کے درمیان جو بہادری تم نے دکھائی ہے اس سے بہتر نمونہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔

مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع

شملہ ۹ جون گورنر جنرل نے ایک اعلان کے ذریعہ مرکزی اسمبلی کی میعاد پہلی اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے ایک سال کے لئے اور بڑھا دی ہے۔ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کی حکم کی توسیع کی گئی تھی۔ وہ اسی روز ختم ہوگی۔

دوستوں کی صحبت میں وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے جس میں بات چیت ایک دلچسپ تفریح بن جاتی ہے چائے پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے دوست دن میں ہر وقت مزیدار ہندوستانی چائے کی ایک اچھی بنی ہوئی پیالی کو پسند کریں گے۔

آؤ ہم ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا IK 113

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

شاندار ——— دوسرا ——— ہفتہ

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک بہترین اور قابل دید ڈرامہ

دھوکمار

بہترین مذہبی جذبات سے پُر اور قابل دید ڈرامہ

معہ بال بچوں اور دوستوں کے تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آندھی "نیوتھیٹرس" کا بہترین اور لاجواب ڈرامہ جس میں بلینا ملک کے سی ڈے لیکھا دیوی مزمل اور نیمو وغیرہ کام کرتے ہیں۔ تاریخ کا انتظار کیجئے۔

لاہور کی مسجدوں سے خاکسار گرفتار

لاہور ۱۰ جون - آج علی الصباح لاہور کی پولیس نے شہر کی ان مسجدوں پر جن میں خاکسار چھپے ہوئے تھے۔ چھاپہ مارکر دو سو اور تین سو کے درمیان خاکساروں کو گرفتار کرلیا۔ خاکساروں کو پولیس کے اس ارادہ کا پہلے سے پتہ لگ چکا تھا۔ چنانچہ پولیس کے پہنچنے پر وہ سب بیدار ہوگئے۔ سنہری مسجد میں شالانے بگل بجایا اور خاکسار مقابلہ کرنے کے لئے فوراً کھڑے ہوگئے۔ ان میں سے کچھ تو بہت خونخوار تھے۔ انہوں نے پولیس پر بیلچوں سے حملہ کیا اس کے بعد پولیس نے رلانے والی گیس استعمال کرکے تقریباً ۸۰ خاکساروں کو گرفتار کرلیا اس وقت ایک دوسری پولیس پارٹی نے موچی دروازہ کے اندر بیگل خاں کی مسجد پر چھاپہ مارا۔ مسٹر جے پی مارٹن سپرنٹنڈنٹ پولیس جالندھر جو اس پارٹی کی کمان کررہے تھے شدید زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے بچاؤ کے لئے ریوالور سے ایک یا دو گولیاں چلائیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک خاکسار مسجد سے نیچے کود گیا اور وہ بہت بری طرح زخمی ہوگیا۔ پولیس نے ۵½ بجے تک مسجدوں میں اپنا کام جاری رکھا اور تمام مسجدوں کو خاکساروں سے صاف کردیا۔ فوج بلالی گئی ہے اور خطرناک علاقوں میں اسے تعینات کردیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسجدوں سے جو سامان برآمد ہوا ہے اس میں چاقو۔ تلواریں۔ نیزے اور بیلچے سب ہی شامل ہیں۔

اطالوی باشندوں کی گرفتاری

بمبئی ۱۱ جون - بمبئی میں جس قدر اطالوی فرمیں ہیں آج ان پر مہر لگادی گئی ہے۔ اور بہت سے اطالویوں کو حراست میں لے کر نظربند کردیا گیا ہے۔ مدراس میں بھی دو اطالوی باشندے گرفتار ہوئے۔ جنہیں نظربندی کے کیمپ میں بھیج دیا گیا۔ شہر میں صرف ایک اطالوی فرم تھی جسے بند کرکے مہر لگادی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سردست اطالوی عورتوں اور مشنریوں کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ ہندوستان میں جو اطالوی باشندے آباد ہیں ان میں زیادہ تعداد مشنریوں اور پادریوں کی ہے ۱۶ اور ۶۰ برس کے عمر کے درمیان ہندوستان میں جس قدر اطالوی آباد تھے ان سب کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان کی تعداد تین سو اور ڈھائی سو کے درمیان ہے

شاندار دوسرا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس سنسنی خیز ڈرامہ

ہمارا دیش یا ہمارا وطن

خاص اداکار مس امیر کرناٹکی انل کمار خلیل جانی بابو غریب شاہ پہلوان گلاب رفیق انصاری تشریف لاکر ملاحظہ فرمایئے

آنے والے تماشے:- سنت تلسی داس ندی کنارے

ناروے میں لڑائی بند

لندن ۱۰ جون۔ ناروے کا بادشاہ اور حکومت اس وقت برطانیہ میں ہیں۔ برطانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ناروے سے برطانی اور فرانسیسی فوجیں معہ ناروی فوج کے واپس چلی آئی ہیں۔ ناروی ہائی کمانڈ نے اتوار کی رات کو لڑائی بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔ برطانی فرانسیسی اور پولش فوجیں ناروے کے اس لئے واپس آگئی ہیں۔ کہ اتحادیوں کو انکی اور مورچوں پر ضرورت تھی۔

نیوزیلینڈ اٹلی کے خلاف لڑیگا

ولنگٹن ۱۱ جون۔ نیوزی لینڈ کے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ نیوزی لینڈ نے اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔

روس اور جاپان میں سمجھوتہ

لندن ۱۰ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور جاپان میں منگولیا اور منچوکو کی سرحد کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ روس اور جاپان کے درمیان بہت دنوں سے اس بارے میں جھگڑا چل رہا تھا۔ اور ایک دفعہ لڑائی تک نوبت آگئی تھی۔

امریکہ کا زبردست جنگی پروگرام

واشنگٹن ۷ جون - پریزیڈنٹ روزویلٹ نے فوج اور سمندری بیڑہ کے لئے ۱۲۷۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم منظور کرنے کی جو درخواست کی تھی وہ ایوان نمائندگان کی سب کمیٹی نے منظور کرلی ہے۔ اس رقم میں دو ہزار سے زیادہ ٹینکوں اور تین سو ہوائی جہازوں اور ۶۸ جنگی جہازوں کی لاگت شامل ہے۔

اتحادیوں کی امداد کرنیکا عزم

اوٹاوہ ۹ جون۔ کینیڈا کے وزیراعظم مسٹر میکنزی کنگ نے قوم کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ نئی اور پرانی دنیاؤں کے درمیان ہم پل ہیں۔ لڑائی جیتنے کے لئے کینیڈا کا ہر ذریعہ استعمال کیا جائے گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں اہل کینیڈا کے دل و دماغ کی بات کہتا ہوں جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کینیڈا کا ہر قادہ کیلئے کا قلعہ بن جانے گا۔ اور ہر بندرگاہ ڈنکرک کی بندرگاہ بن جائیگی اس سے قبل کہ ہم شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں عیسائی مذہب کی مشعل کو بجھتا دیکھیں یا نازی بربریت کے آگے سر جھکائیں۔ اب تک جرمنی کی طرف توجہ مرکوز رہی ہے۔ لیکن اب لڑائی جو نیا پہلو اختیار کرے گی۔ وہ لڑائی کا قطعی نیا میدان ہوگا۔ اور اس میں وہ قومیں شریک ہونگی۔ جو اب تک لڑائی سے الگ رہی ہیں اگر نئے دشمن ہماری مخالفت کرینگے تو مجھے یقین ہے کہ نئے اور پرانے دوست ہماری امداد کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔

اٹلی کو روس کی تنبیہ

لندن ۹ جون۔ ماسکو ریڈیو نے اٹلی کو تنبیہ کی ہے کہ اس نے بلقان کے ملکوں کو چھیڑا تو اچھا نہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس اور اٹلی کو ایک مرکز پر لانے میں ہٹلر کو کامیابی نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا گرفتار

الہ آباد ۷ جون۔ آج ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو گرفتار کرلیا گیا۔ آپ کو سلطانپور لے جایا جارہا ہے جہاں سے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت نوٹس موصول ہوا تھا۔

نازی ازم ——— کا خاتمہ ——— کسطرح ہوسکتا ہے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

انگلو امریکن فلم کارپوریشن کا لاجواب ڈرامہ

آزادیٔ وطن

جسے امریکہ کی مشہور و معروف اینگلو امریکن فلم کارپوریشن نے اردو زبان میں تیار کیا ہے اور جس میں دکھایا گیا ہے کہ کیا دنیا میں امن ہوسکتا ہے؟ کیا ہٹلر بربریت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

خاص اداکار دی بلموریا غلام محمد عبدالقادر غلام رسول ڈبلو۔ ایم۔ خاں۔ مس پنا مس عابدہ وغیرہ

آنے والا تماشہ آندھی (نیوتھیٹرس)

اٹلی کے سمندروں میں سرنگیں

لندن ۱۲ جون - برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی سمندروں میں سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ جزیرہ سائپرس سے ابھی تک کسی فوجی سرگرمی کی خبر نہیں آئی ہے۔ نہر سویز میں اب برطانی جنگی جہازوں کے سوالے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بحر روم اور بحر قلزم میں بھی برطانی جنگی جہاز گشت کررہے ہیں۔ مالٹا سائپرس اور جبرالٹر کی قلعہ بندیاں پہلے سے زیادہ مضبوط کردی گئی ہیں۔ اندازہ ہے کہ بحر روم میں برطانی بیڑے کی طاقت اٹلی کے بحری بیڑے سے دوگنی ہے۔ اٹلی کے پاس غالباً سو ہزار ڈبیاں ہیں جن میں وہ برطانی بیڑے کو نقصان پہنچانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

مالٹا پر اطالوی ہوائی جہازوں نے دو مرتبہ حملے کئے۔ ایک حد میں بم گرائے۔ ابھی تک تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔ نیروبی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی ہوائی فوج کے بھاری بمبار ہوائی جہازوں نے اطالوی شہر موئل پر جو کہ کینیا اور اتھوپیا کی سرحد پر واقع ہے۔ کامیابی کے ساتھ بمباری کی فوجی مقاموں پر بم گرائے تمام ہوائی جہاز صحیح و سلامت واپس آگئے۔

شاہ اٹلی کو تخت سے اتارنیکی دھمکی

لندن ۱۱ جون۔ "اخبار ٹائمز" کے سیاسی نامہ نگار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ شاہ اٹلی نے امن برقرار رکھنے کے لئے کتنی زبردست کوشش کی۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ شاہ اٹلی نے اول ڈیوک اسوتا کو بھیجا کہ وہ سائنور موسولینی کو سمجھائے کہ وہ اٹلی کو اپنے سابق ساتھیوں کے خلاف نہیں لڑنا چاہیئے مسولینی نے بڑے روکھے پن سے جواب دیا کہ وہ لڑائی میں شرکت کا فیصلہ کرچکا ہے۔ اس کے بعد شاہ اٹلی نے شہزادہ پائیڈمونٹ کو بھیجا۔ ایک ہنگامہ خیز اجلاس میں مسولینی نے شاہ اٹلی کو تخت سے اتارنے کی دھمکی دی۔ اور کہا کہ انکو ان معاملات میں دخل اندازی چھوڑ دینا چاہئیے جن کا ان سے تعلق ہے۔

دریں اثنا پوپ نے امن برقرار رکھنے کے لئے اپنی اپیل جاری رکھی۔

جنوبی افریقہ کی تیاریاں

لڑائی میں اٹلی کے شامل ہونے کے بعد جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیریں مکمل کی ہیں۔ حکومت نے برطانی پڑوسیوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اعلان تو پہلے بھی کیا جاچکا ہے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو جنوبی افریقہ کی فوجیں اپنے ملک کے بچاؤ کے لئے کینیا اور ٹانگانیکا تک جاکر لڑیں گی۔

شاندار .... دوسرا .... ہفتہ

جوبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

مٹنی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

وشنو سنی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

باغی

دو آنے ۲ر تین آنے ۳ر ساڑھے چار آنے ۴½ر نو آنے ۹ر زنانہ ۴ر

خاص اداکار مس شمیم مس مہتاب مس امیر کرناٹکی مس انوری مس سردار مس فہمیدہ انل کمار اشرف خاں شیراز کربلائی وغیرہ تشریف لا ملاحظہ فرمایئے۔

آنے والے تماشے:- ایک ہی بھول سردار

مسولینی نے پوپ سے ملاقات کرنے سے انکار کردیا

لنڈن ۱۱ر جون۔ اب اٹلی نے اعلان جنگ کردیا ہے۔ یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اٹلی نے اعلان جنگ سے دو روز پہلے کیا کیا انتظامات کئے تھے (۱) لنڈن میں جو اٹالوی جرنلسٹ تھے ان سب کو حکم دے دیا گیا کہ وہ جلد از جلد اٹلی واپس چلے جائیں (۲) کینیا اور حبش کی سرحد پر فوجوں کو زبردست تعداد میں جمع کردیا گیا (۳) پوپ نے سائینور مسولینی کو ملاقات کے لئے بلایا تھا مگر مسولینی نے یہ کہکر انکار کردیا کہ مجھے اس وقت ملکی معاملات سے فرصت نہیں ہے (۴) مالٹا سے اٹلی کا قنصل روانہ ہوگیا۔ ادھر روم میں طالب علموں نے مالٹا کی واپسی کے لئے مظاہرہ کیا (۵) خفیہ طور پر اٹلی اور جرمنی نے اسپین پر اثر ڈالا کہ وہ اتحادیوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوجائے تاکہ اسے جنگ کے بعد کی لوٹ میں کافی حصہ مل سکے (۶) اٹلی نے مصر میں یہ پروپگنڈا کرایا کہ چاندی کے سکے اپنے پاس رکھو کیونکہ گرنا بڑھنے والی ہے (۷) مصر میں اطالوی باشندوں نے کسانوں میں یہ خیال پھیلایا کہ اٹلی مصر کو فتح کرنے کے بعد ازسرنو زمینوں کی تقسیم مساویانہ طور پر کریگا۔

دارالعوام میں مسٹر ایٹلی کی تقریر

لنڈن ۱۱ر جون۔ آج دارالعوام میں وزیر اعظم کی طرف سے مسٹر ایٹلی لارڈ پریوی سیل نے جنگ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ میں وزیر اعظم کی غیر موجودگی میں حال کے واقعات پر بیان دے رہا ہوں۔ دوسرے مورچوں پر جنگ کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے اتحادیوں نے ناروے سے اپنی فوجیں واپس بلالیں۔ اب حکومت ناروے جرمنی کے خلاف اپنے پورے وسائل سے اتحادیوں کی مدد کریگی یہ فیصلہ ناروی قوم کے اس عقیدہ کا ثبوت ہے کہ انکی اُمید کا دار و مدار اتحادیوں کی فتح پر ہے۔ اور اتحادیوں کا مقصد جس کا وہ اپنے آپ کو اہل ثابت کرچکے ہیں۔ یقیناً پورا ہوگا۔

ہندوستان میں اطالویوں کی گرفتاری

شملہ ۱۲ر جون۔ تازہ ترین اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک ہندوستان میں تقریباً ساڑھے سات سو اطالوی گرفتار ہوچکے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد (۲۲۴) مدراس میں تھی۔ ہندوستان میں زیادہ تر اطالوی مشنری ہیں۔ خیال ہے کہ انھیں چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن انھیں خاص خاص شہروں سے باہر رکھا جائے گا۔ سولہ اور ۶۰ برس کی عمر کے درمیان کے سب اطالوی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔

ایمپائر ایر میل سروس بند

لنڈن ۱۱ر جون۔ پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ ایمپائر ایر میل سروس عارضی طور پر منقطع کردی گئی ہے۔ اس سے مالٹا مصر، فلسطین عراق، ہندوستان لنکا، ہانگ کانگ، ملایا، آسٹریلیا، نیوزیلینڈ، سوڈان مشرقی افریقہ اور جنوبی افریقہ پر اثر پڑے گا۔

خاکساروں کا لاہور جانا روکا جائیگا

کراچی ۱۰ر جون۔ سندھ گورنمنٹ نے اعلان جاری کیا ہے کہ خاکساروں کا صوبے سے ریلوے میں سفر کرکے لاہور جانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے لاہور کے ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کے لئے خاکسار اب یہاں سے ریلوے سفر نہیں کرسکتے۔

امریکہ کے فوجی کارخانے

واشنگٹن ۱۱ر جون۔ امریکہ کے فوجی کارخانوں کو سرکاری طور پر حکم دیا گیا ہے کہ گولہ بارود کی تیاری کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے جہاں جہاں قابل عمل ہو ۲۴ گھنٹہ کام کیا جائے۔ اسوقت ۶ فوجی کارخانے ہیں جن میں ۱۷ ہزار آدمی کام کرتے ہیں ضرورت پڑنے پر مزید آدمیوں کو کام پر لگا لیا جائے گا۔

روس اور برطانیہ میں صلح

استنبول ۱۱ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور روس اور برطانیہ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انقرہ میں برطانی سفیر کے آنے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

سگریٹ فیکٹری کی ہڑتال

سہارنپور ۱۱ر جون۔ سگریٹ فیکٹری کے ہڑتالیوں کے کیمپ میں نینی تال سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو رپورٹ لیبر کمشنر یوپی نے حکومت ہند کے پاس بھیجی تھی اس پر اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے اور حکومت نے ہڑتالیوں کے آدھے کے قریب مطالبے مان لئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ۴ ماہ تک ہڑتال رہنے کے بعد ہڑتالیوں کے مطالبوں کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور ہڑتالیوں نے یہ وعدہ کرلیا تھا کہ لیبر کمشنر پوری طرح واضح تحقیقات کرنے کے بعد جو فیصلہ کرے گا ہم اس کے پابند ہوں گے۔

مسولینی کا حکم

روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق میں تمام مورچوں کی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں سنبھالتا ہوں۔ میں مارشل بڈوگ لیو کو جنرل سٹاف چیف مارشل گرڈبانی کو فوج سٹاف کا چیف ایڈمرل کوآگزی کو سمندری سٹاف کا چیف مقرر کرنے کی تصدیق کرتا ہوں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فوجی کمانڈروں اور وزیروں کے ہیڈ کوارٹر روم سے منتقل ہوکر کسی نامعلوم جگہ چلے گئے ہیں۔

حکومت فرانس پیرس سے چلی گئی

پیرس ۱۱ر جون۔ اسکیم کے مطابق حکومت فرانس پیرس سے چلی گئی ہے۔ اور اب وزیر لوگ دوسری جگہ پہنچ گئے ہیں جو کہ ان کے لئے مقرر کی گئی تھی۔

سرکاری اعلان

شملہ ۱۱ر جون۔ ایک سرکاری کمیونکے شایع ہوا ہے کہ اٹلی اور البانیہ کے ساتھ ڈاک اور تار کے تمام سلسلے منقطع کردیئے گئے ہیں۔ اگر ممکن ہوا تو وہ سامان اور منی آرڈر جو ان جگہوں کے لئے ہیں بھیجنے والے کو واپس کردیئے جائیں گے۔ اسی طرح جو تار اب تک بھیجے نہیں گئے ہیں۔ وہ بھی واپس ہوں گے۔

دیہاتیوں کیلئے جرمن ریڈیو بند

نینی تال ۱۰ر جون۔ محکمہ گرام سدھار نے ریڈیو سے شارٹ ویو کا پرزہ نکال دیا ہے تاکہ دیہاتی لوگ جرمن ریڈیو سے ہندوستانی میں خبریں نہ سن سکیں۔ اس سے دیہاتی لوگ برطانی ریڈیو سے بھی خبریں نہ سن سکیں گے۔ لیکن اس کے سوا نے کوئی چارہ کار نہ تھا۔

ترکی میں سرگرمی

لنڈن ۱۳ر جون۔ ترکی پارلیمنٹ کا اجلاس کل تیسرے پہر کو ہوگا اس میں موجودہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ ترکی میں ہوائی الارم کا تجربہ کیا گیا۔ اگرچہ ابھی تک بلیک آؤٹ نہیں کیا ہے یعنی ہوائی حملے سے بچنے کے لئے بتیاں بجھانے کا طریقہ اختیار نہیں کیا گیا ہے اگر لوگوں نے بچاؤ کا کچھ انتظام کرلیا ہے۔ برطانی اور فرانسیسی

سلامت خانوں میں خاص سرگرمی نظر آرہی ہے۔

برطانیہ میں حفاظت کے انتظامات مکمل ہوگئے

لنڈن ۱۲ر جون۔ آج دارالعوام میں بحث کے دوران میں ہوم سکریٹری سر جان اینڈرسن نے بتلایا کہ ملک کی حفاظت کے لئے کیا کیا احتیاطی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ عوام کے بچاؤ کا انتظام بالکل مکمل ہے۔ حفاظت کرنے والے دستے مکمل کانٹے سے لیس ہیں۔ ۶ کروڑ گیس برقعے اور ۳۰ لاکھ فولادی ٹوپ اور موم جامہ کی ۱۵ لاکھ وردیاں تقسیم کردی گئی ہیں بشہری آبادی کے بچاؤ کا انتظام کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے کچھ کم ہے آگ بجھانے کا انتظام کرنے والوں کی تعداد میں ۲ لاکھ اضافہ کردیا گیا ہے۔ امدادی پولیس کی تعداد ۶۰ ہزار ہے اور حفظان صحت کا انتظام کرنے والوں کی تعداد ۲ لاکھ ہے اور علاقوں کو خالی کرانے کا کام کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔

پنڈت گووند بلبھ پنت

نینی تال ۱۲ر جون۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس مولانا ابوالکلام آزاد نے پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یوپی کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے۔ اس تقرر سے وہ جگہ پر ہوگئی جو اب تک خالی تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس شام کو دہلی کے لئے روانہ ہوگئے۔

طہران سے ترکی تک نئی ریل

شملہ ۲۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ طہران سے ٹرکی کو ملانے کے لئے جو نئی ریل بنائی جارہی ہے۔ اس کا کام جلد ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۱۴۱ میل کی لائن مکمل ہوچکی ہے طہران اور تاروزوں کے درمیان ۱۰۰ میل کے سیکشن پر آمد و رفت جاری ہے۔ سیکشن پر پبلک سفر کرسکتی ہے

شمالی اٹلی پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لنڈن ۱۲ر جون۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات شمالی اٹلی پر اڑان کی۔ اور چند فوجی مقاموں پر بم گرائے پیرس سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ لڑائی جاری ہے اور تمام موروچہ پر صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ دشمن اپنے طاقتور ذرایع سے جیسے موٹر ڈویژن بھی شامل ہیں ریمس کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

خاکسار تحریک کے متعلق اہم کاغذات

لاہور ۱۲ر جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے لاہور سیشن کی استقبالیہ کمیٹی کی سب کمیٹی کے سکریٹری حافظ معراج الدین کو آج ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا۔ آپ کے پاس سے چند اہم کاغذات برآمد ہوئے ہیں جن میں لاہور کے اندر خاکسار تحریک کی آیندہ سرگرمیوں سے متعلق ایک خاکہ درج تھا۔

دس لاکھ شہری پیرس سے چلے گئے

لنڈن ۱۲ر جون۔ تازہ اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمن فوجیں پیرس کو اتر، پورب اور پچھم تین طرف سے گھیرنے کی کوشش کر رہی ہیں اتر میں وہ پیرس سے اب صرف ۲۰ میل دور ہیں۔ انہوں نے پورب میں دریائے مارن بھی پار کرلیا ہے۔ اور اس طرف وہ پیرس سے ابھی تک ۵۰ میل کے فاصلے پر ہیں۔ جرمنوں نے پچھم میں دریائے سین پہلے ہی پار کرلیا ہے۔ مگر اس طرف فرانس کی فوجیں انھیں آگے بڑھنے سے روکے ہیں۔

جرمن فوجیں اب تیزی سے پیرس کو گھیرنا چاہتی ہیں۔ دشمن کے اتنے قریب ہونے کے باوجود پیرس میں کام حسب معمول چل رہا ہے۔ دس لاکھ کے قریب لوگ شہر سے چلے گئے ہیں

سہراب مودی — پری چہرہ نسیم — شیلا

روزانہ ۷ بجے شام اور ۱۰ بجے رات کو

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۴ر جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا مشہور ڈرامہ

میٹھا زہر

خاص اداکار سہراب مودی نسیم شیلا

شرح ٹکٹ ۱ر ۳ر ۴ر ۹ر زنانہ ۴ر

ملٹی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے۔

آنیوالے تماشے بسنتی ادھکار

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد اول مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸ دفعہ ۱۸۰

بعدالت حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور

الطاف حسین خاں ولد فضل امام خاں قوم پٹھان ساکن موضع البرپا پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

بنام۔ عبدالغنی خاں ولد نامعلوم قوم پٹھان ساکن جلالپور گلام خاں وغیرہ پرگنہ بھوگنی پور ذریعہ تعمیل عبدالحکیم مختار عام موضع جلالپور سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور۔

۲۔ سلطان خاں ولد غفار خاں قوم پٹھان ساکن موضع جلالپور سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

۳۔ عبدالحکیم ولد عبدالغنی قوم پٹھان ساکن موضع جلالپور سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

ہرگاہ واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بیدخلی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کو بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

ڈاک خانے، تار گھر اور ہسپتال بدستور کھلے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم موسیو رینو نے مورچہ کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ کیبنٹ کے سامنے پیش کردی۔

پیرس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ریمس کے علاقہ میں دشمن نے نئے ٹینک اور موٹر فوجیں لڑائی میں جھونک دی ہیں۔ فولادی گاڑیوں کی تین یا چار ڈویژنیں اور موٹر فوجوں کی دو یا تین ڈویژنیں لڑائی میں شامل ہیں۔ زبردست جدو جہد کے بعد ہماری فوجیں ترتیب کے مطابق ہٹ آئی ہیں۔

اطلاع عام

میں نے سنہ ۱۹۳۹ء کے سال رواں میاں پٹھان خان (مغلیہ) سے مبلغ ۵۰ روپیہ قرض لیا تھا جسکا سود واصل بیباق کرکے سنہ ۱۹۴۰ء میں رسید بیباقی حاصل کرلی تھی لیکن وہ رسید چوری چلی گئی۔ اب مجھ معلوم ہوا ہے کہ میرے ایک مخالف نے اس خان سے ملکر میرے خلاف فرضی مقدمہ چلانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا سطور عوام کی آگاہی کے لئے نشر کیجاتی ہیں کہ بعد ایسی کارروائی کے تمام تر ذمہ داری و خرچ مدعی کے ذمہ ہوگا۔ چھوٹے خاں کنگھی محال کانپور

روم ۱۳ر جون۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جہازوں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ سسلی کے جنوبی ساحل پر ایک وسیع علاقہ میں سرنگیں ڈالدی گئی ہیں اسلئے غیر جانبدار جہازوں کو آبنائے میسنا کے راستہ آنا چاہیئے۔

اطالوی جہاز کو آگ لگادی گئی

قاہرہ ۱۲ر جون۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے لانبا میں تبرک کی بندرگاہ پر بمباری کی کئی جہازوں کو نقصان پہونچا۔ ایک جہاز کو آگ لگ گئی۔

پریم محبت — پیدا کرنیوالی — دلکش تصویر

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام اور دس بجے رات کو

ملٹی شو اتوار کو ساڑھے تین ۳½ بجے دن سے

سنیچر ۱۵ر جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

بھارت لکشمی پکچرس کا پریم سے بھرا ہوا ڈرامہ

متوالی میرا

جسمیں روحانیت پیدا کرنیوالے گانے دل بے چین کردینے والے ڈائلاگ پرلطف مناظر اعلےٰ مذاق پرزور مکالمے آپ ملاحظہ فرمائیں گے

خاص اداکار مختار بیگم کملا جھریا سلطانہ بانو حسن بانو خورشید رنجیت کماری شانتا دیوی ماسٹر نثار فدا حسین فقیر محمد عبداللہ کابلی آر پی کپور

آنے والے تماشے: آزاد پکار

فیض عام انگلو ورناکلر مڈل اسکول

اپنے بچوں کو ۸ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے فیض عام اسکول۔ فیض عام اسٹریٹ (مکھنیاں بازار) کانپور میں داخلہ کے لئے لائیے درجہ سوم سے درجہ ہشتم (مڈل کلاس) تک عمدہ تعلیم۔ ہوادار کمرہ۔ کم از کم فیس بچوں کی صفائی اور صحت کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔

مسلمان بچوں کے لئے دینیات اور قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے نادار اور مستحق طلباء کو وظائف دئے جاتے ہیں اور بلا فیس کے پڑھایا جاتا ہے۔ فیض عام اسکول کا اسٹاف ماہر تعلیم ہے اور نتائج امتحان انتہائی اطمینان بخش ہوتے ہیں۔

عزیز الحق دہلوی

سکریٹری فیض عام اسکول کانپور

اہل ملک کو مہاتما جی کا مشورہ

بمبئی ۸ر جون۔ آج مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن میں ایک مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے اہل ملک کو مشورہ دیا ہے کہ خوف زدہ نہ ہو۔ حسب معمول اپنا کام کرتے رہو۔ بنکسے اپنا روپیہ نہ نکلواؤ اور کاغذی نوٹوں کی نقدی کرانے میں جلدی نہ کرو۔ فرانس اور انگلستان کی صورت حالات کا حوالہ دیتے ہوئے مہاتما جی فرماتے ہیں کہ ان ملکوں میں مطلق خوف و ہراس نہیں ہے ہم معاملات کے الٹ پلٹ ہونے کی خبر تو سن چکے ہیں۔ مگر پست حوصلگی کی خبریں سنیں گے ہم مغرب کی ان مبتلائے مصیبت قوموں سے سبق لینے کا مشورہ دیتے ہوئے مہاتما جی فرماتے ہیں کہ روپے کو چاہے زمین میں گاڑ دو یا کلیجے میں چھپا کر رکھو۔ اگر بدنظمی ہو گئی تو وہ اس سے زیادہ محفوظ نہیں ہوگا۔ جیسا بنکوں میں یا نوٹوں کی شکل میں محفوظ ہو سکتا ہے۔

آجکل خوف و ہراس کے متعلق جس قدر خبریں اخبارات میں ہوتی ہیں۔ ان سے زیادہ سننے میں آتی ہیں۔ ایک دوست لکھتے ہیں کہ "آپ کو سستان سیواگرام میں بیٹھے یہ خبر نہیں کہ بڑے بڑے شہروں میں کیا گفتگو ہیں اور کانا پھوسی ہو رہی ہے۔ یہاں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔

خوف و ہراس پست حوصلگی کی انتہائی حالات ہے۔ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ہر شخص کو اپنا دل مضبوط رکھنا چاہئے۔ جنگ بہت بڑی برائی ہے لیکن یقیناً اس میں ایک اچھی بات بھی ہے وہ یہ ہے کہ جنگ سے خوف بھاگ جاتے ہیں۔ اور بہادری ابھر آتی ہے۔ اتحادیوں اور جرمنوں کے لاکھوں آدمی کٹ چکے ہیں۔ وہ پانی کی طرح خون بہا رہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس میں مرد اور عورتیں خواہ وہ جوان ہوں یا بڈھے وہ بچوں کے سامنے موت کھڑی ہوئی ہے۔ مگر ان میں خوف و ہراس نہیں ہے۔ اگر ان پر خوف و ہراس چھا جاتا تو یہ جرمن گولیوں بموں اور زہریلی گیس سے بھی زیادہ مہلک دشمن ہوتا۔ ہمیں مغرب کی اس مبتلائے مصیبت قوموں سے سبق لے کر اپنے اندر سے خوف و ہراس کو دور کر دینا چاہئے۔ ہندوستان میں مجھے خوف و ہراس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ برطانیہ بہت سخت جان ہے۔ اگر وہ لڑے تو بڑی بہادری اور سخت جان کے ساتھ لڑیگا ہم یہ تو سن سکتے ہیں کہ وہاں معاملات دگرگوں ہو گئے ہیں۔ ہم پست حوصلگی کی خبریں نہیں سنیں گے۔ جو کچھ بھی ہوگا وہ باقاعدہ طریقہ پر ہوگا۔

لہذا میرا ان لوگوں سے کچھ کہنا جو میرا بات پر دھیان دیتے ہیں: "حسب معمول طریقہ پر اپنا کام یا کاروبار جاری رکھو۔ بنکوں سے اپنا روپیہ نہ نکلواؤ۔ یا کاغذی نوٹوں کی نقدی کرانے میں جلدی نہ کرو۔ اگر آپ محتاط ہیں تو نئے خطرے مول نہیں لیں گے۔ آپ خواہ زمین میں روپے گاڑیں یا چھاتی سے لگا کر رکھیں اگر ملک میں بدنظمی پیدا ہو گئی۔ تو وہ بنکوں اور نوٹوں سے زیادہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس وقت ہر چیز میں خطرہ ہے۔ اگر آپ کی ثابت قدمی بڑھ گئی تو بازار بھی جم جائیں گے۔ بدنظمی کو دور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ بلاشبہ اس قسم کے موقعوں پر غنڈہ گردی کا ڈر رہتا ہے۔ اس پر قابو پانے کے لئے خود آپ کو تیار رہنا چاہئے۔

صرف بزدل لوگوں میں غنڈوں کی کامیابی ہوتی ہے کیونکہ یہ لوگ اہنسا تمک یا اہنسا تمک کے کسی طریقہ سے اپنی مدافعت نہیں کر سکتے۔ اہنسا تمک مدافعت میں تو پہلے ہی سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ جان و مال خطرہ میں ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو آخر میں غنڈہ گردی کا یقینی علاج ہوگا۔ مگر اہنسا ایک دن میں نہیں سیکھی جا سکتی اس کو سیکھنے کے لئے مشق کی ضرورت ہے۔ آپ ابھی سے اسکو سیکھنا شروع کر سکتے ہیں۔ آپ کو اپنی جان یا مال یا دونوں کھونے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے یہ اہنسا کے فن میں شامل ہے اگر آپ کسی طرح اپنے آپ کو بچانا نہیں چاہتے۔ تو حکومت بھی اپنی بہترین کوششوں کے باوجود آپ کو نہیں بچا سکے گی۔ کوئی حکومت خواہ کیسی قدر طاقتور کیوں نہ ہو لیکن وہ عوام کے سرگرم تعاون کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی۔ پرماتما بھی ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں اپنی ذہنی حالت کو ٹھیک رکھو۔ اور نہ سوچو کہ حکومت اٹھ جائیگی اور بدنظمی پھیل جائے گی۔

اس ذنت آپ حکومت بنا سکتے ہیں اگر آپ ارادہ کریں تو ضرورت کے وقت یقیناً آپ کی حکومت بن سکتی ہے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو تباہ ہو جائیں گے۔

فرانس میں مزید انگریزی فوج

لندن ۱۰ر جون۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم فرانس کو ایک پیغام کے دوران میں لکھتے ہیں کہ اس زبردست لڑائی میں جو کہ فرانس کی فوج اس قدر بہادری سے کر رہی ہے برطانیہ زیادہ سے زیادہ امداد دے رہا ہے۔

گزشتہ چند روز کے اندر انگریزی فوج فرانس میں پہونچ گئی ہے اور وہ مشترکہ دشمن کے خلاف فرانس کی فوج کے شانہ بشانہ لڑ رہی ہے اور مزید امداد جلد ہی بھیجدی جائے گی۔

اٹلی کے مطالبات

اٹلی نے اتحادیوں سے جو مطالبات پیش کئے تھے۔ ان میں جبوٹی۔ ٹیونس اور کارسکا اور نیس تھے۔ اٹلی نے نہر سویز کے انتظامات میں بھی حصے کا مطالبہ کیا تھا۔

گرمی کو شکست

قابل نوش اشیاء میں چائے ایک ایسی چیز ہے جو ہر موسم میں پی جا سکتی ہے اور لذت شیرینی میں اپنا مقابل نہیں رکھتی۔ چائے نوشی کے ہر موسم میں کیا کیا فوائد ہیں۔ یہ اکثر ثابت کئے جا چکے ہیں۔ جن لوگوں نے چائے کے فوائد کو نہایت آزردہ حالات میں بھی معلوم کئے ہیں۔ انکے درج کردہ تجربوں کے ضخیم دفتر میں ایک تازہ سرگزشت بیان کرنے کی ضرورت ہے جو جنوبی افریقہ کے خطہ سرکان میں واقع ہوا ہے۔

مسٹر جیک ہائینس پاپان گورنمنٹ کے ایک ملازم ہیں۔ انہوں نے دریائے اسٹرکلینڈ کا چشمہ جس کی راہ اجنبیک کسی نے دریافت نہیں کی ہے پہنچنے کی سعی کی تھی۔ ان کے زبانی ایک نئے تجربہ کا حال معلوم ہوا ہے جس سے چائے کی فضیلت کا اندازہ ہو سکتا ہے سفر کے حالات اس خطہ میں صحت کے لئے اس قدر مضر ہیں کہ بہتیرے یورپی بیمار ہو گئے۔ مسٹر ہائینس اور ان کے ساتھیوں کی اس وقت یہ صلاح ٹھہری کہ اگر زندہ واپس پہنچنا مقصود ہو تو اسکی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے وہ یہ کہ دریا کا راستہ اختیار کریں جو چھ سو میل بہکر ساحل تک پہنچتا ہے۔ مریضوں کو اٹھانے کی ضرورت ہونے کی وجہ سے گوئے بارود اور کھانے پینے کی چیزیں چھوڑ جانی پڑیں۔ پھر کئی دن جو کشتیاں بنانے میں گذرے۔ اس عرصہ میں وہ لوگ صرف چائے اور سکرین کی گولیوں پر بسر کئے۔ چھ سو میل کا سفر انہوں نے پندرہ دن میں طے کئے۔ مگر اس دوران میں انہیں بھنوروں اور تیز رفتار دھاروں کے سپرد ہو کر دریا کی روانی کے ساتھ بہ جانے کی خوفناک آزمایش کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس مصیبت میں ان کا صرف چائے ہی ایک ہمدرد سہارا تھا۔

انگلستان سے بھی ایک اسی عام فہم امر کی تصدیق کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے کہ گرمی کی تاثیر کو کاٹنے کے لئے اور پیاس بجھانے کے لئے چائے بہترین شے ہے۔ مسٹر ہیرلڈ ہیننگ ریلی شیفیلڈ انڈیپنڈنٹ میں کوئلے کی کانوں کے مسئلوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹھنڈی چائے کے خرچ کا مقدار کانوں کے ٹمپریچر اور زیر زمین کام کرتے وقت رطوبت کی کمی پر منحصر ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں لنکا شائر میں کوئلہ کی کان سب سے زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ یہاں ٹمپریچر کم و بیش ۹۹ ڈگری ہوتی ہے اور جنوبی ویلس میں شیفیلڈ کے علاوہ یارک شائر میں سب سے ٹھنڈے کان واقع ہیں جنکا ٹمپریچر ۸۰ ڈگری ہوا کرتا ہے۔ لہذا لنکا شائر میں ہر سرنگ ساز ۹ و ۱۱ پائنٹ چائے روزانہ پیتا ہے اور یارک شائر میں صرف ۹ و ۸ پائنٹ روزانہ چائے پی جاتی ہے۔ ٹھنڈے چائے کی اتنی زیادہ مقدار بھی کانوں میں زمین کے اندر کام کرنے والوں کے جسم کی رطوبت کو دور کرنے کے لئے کافی نہیں۔ ان مزدوروں کو ساڑھے پانچ گھنٹہ تک اونچے ٹمپریچر میں کام کرنا پڑتا ہے۔

مسٹر ہیننگ کے مضمون کو پڑھ کر ہنری کالنس کا خیال آتا ہے۔ یہ کیپ ٹاؤن میں ۷۶ سال سے آہنگر کا کام کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سب سے گرم کام انہیں کا ہے کیونکہ انہیں ایک سو ۶ ڈگری گرمی میں کام کرنا پڑتا ہے اس ٹمپریچر کے مقابلہ میں گرم سے گرم دن کی ہوا بھی ٹھنڈی معلوم ہوگی۔ ہنری کالنس کے متعلق بیان ہے کہ انکے پاس ٹھنڈے رہنے کے لئے ایک عجیب غریب نسخہ ہے وہ گرم پانی سے غسل کرتے ہیں۔ اور پیاس بجھانے کے لئے خوب گرم چائے پیا کرتے ہیں۔

ہر ایک عورت خوبصورتی۔ ملایم بال اور چمکدار آنکھیں مہیا کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے جسم کے اندرونی تندرستی کو قائم رکھے اور اندرونی تندرستی صاف معدہ سے میسر ہوتی ہے کیونکہ جو جسم اندر سے صاف ہوتا ہے وہ ہی تندرست ہو سکتا ہے۔

اپنے معدہ کو صاف رکھنے کے لیے ایک مکمل گلاس خوشگوار اور فرحت بخش اینڈ ریوز لیور سالٹ استعمال کیجے اس سے آپ خوبصورت اور نوجوان ہو جائیں گے یہ آپکے جسم میں جان ڈالدیگا۔ اینڈ ریوز لیوز سالٹ آنتوں کو آہستہ آہستہ صاف کرتا ہے اور تمام گندگی نکال دیتا ہے۔ یہ ہی گندگی خوبصورتی اور تندرستی کو برباد کردیتی ہے۔

اینڈ ریوز لیور سالٹ خوشگوار سانس پیدا کرتا ہے زبان اور منہ کو صاف کرتا ہے اور جسم کے ہر ایک حصہ کو تازہ اور موزوں بنا دیتا ہے۔

اینڈ ریوز لیور سالٹ آپ کے جسم کے اندرونی صفائی کرتا ہے خون صاف کرتا ہے جلد کو چکنا بناتا ہے۔ معدہ۔ جگر اور قبض کی تمام شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی ہے اور بچوں سے لے کر بڈھوں تک کے لیے موزوں اور مفید ہے۔

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

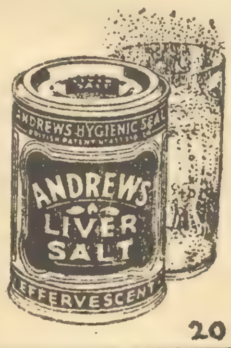

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر سے صفائی کرتا ہے

20

ہندوستانی برادری قصبہ ملانواں میں

ملانواں ایک بہت بڑا مشہور قصبہ ہردوئی ضلع میں ہے۔ یہاں کی آبادی قریب ۱۵ ہزار کے ہے اور قریب ایک تہائی آبادی مسلمان بھائیوں کی ہے۔ قریب چھ مہینہ ہوئے یہاں پر ایک دنگا ہندو مسلمان باہر کے اغوات کی وجہ سے ہو گیا تھا اب پرامن و ملت ہے۔ ہماری ہندوستانی برادری کے ممبر پنڈت متھرا پرشاد باجپئی صاحب کا وطن اسی قصبہ میں ہے باجپئی جی ابھی حال میں ملانواں گئے تھے۔ وہاں کے چند ہندو و چند مسلمان تعلیم یافتہ بھائیوں کو انہوں نے جمع کیا اور ہندوستانی برادری کے مقاصد بیان کئے گئے۔ موجودہ صاحبان نے ان خیالات سے دلچسپی ظاہر کی اور وہاں بھی ہندوستانی برادری کی بنیاد پڑ گئی جو لوگ تشریف لائے تھے۔ ان کے نام ذیل میں درج ہیں۔ میٹنگ پنڈت کرشن کمار عرف سبیدار صاحب چیرمین ٹاؤن ایریا کے مکان پر ہوئی۔

حاضرین جلسہ:۔ (۱) مقبول احمد صاحب زمیندار ملانواں۔ (۲) حکیم محمد حسین صاحب طبیب ملانواں (۳) عبد الرحیم صاحب زمیندار (۴) سعد اللہ عرف میگھا صاحب تاجر کپڑہ (۵) سلطان احمد صاحب زمیندار (۶) پنڈت کرشن کمار عرف صوبیدار (۷) پنڈت رام نرائن مصر (۸) پنڈت متھرا پرشاد باجپئی۔ (نامہ نگار)

مہاتما جی کا اظہار خیال

مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ میں فیاضانہ یا کسی قسم کی ڈکٹیٹری کے حق میں نہیں ہوں کیونکہ فیاضانہ ڈکٹیٹری میں بھی عزت کا پورا تحفظ نہ ہو سکے گا۔ اور نہ امیر غائب ہو جائینگے۔ یہ ضرور ہے کہ کچھ امیر مار ڈالے جائینگے۔ اور کچھ غریبوں کے لئے عیش مہیا کئے جائیں گے۔ لیکن ایک طبقہ کی حیثیت سے فیاضانہ ڈکٹیٹری کے دور میں بھی غریب اور امیر قائم رہیں گے۔ واحد علاج ایک اہنسا تمک جمہوریت ہے۔ امیروں کو یہ سبق دینا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی جائداد کا محض امانت دار سمجھیں اور غریبوں کو یہ سکھانا چاہئے کہ وہ اپنی مدد آپ کریں

سرحد سے روسی فوج کی واپسی

بخارسٹ ۹ر جون۔ جو مسافر روس سے بسرابیا کی سرحد پر آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ فوجوں کو وہ ناف کی سرحد سے کربنا کی طرف سے واپس ہٹا لیا گیا ہے اور گلبیا کو فوجیں بھیجی جا رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی اور روس میں مفاہمانہ تعلقات ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

بیوہ اور برسات

از سحر طرازِ حضرت ثاقب کانپوری

چھائی ہوئی ہے تیرگی اس پہ مینھ کی ہے جھڑی
دیکھتی ہے سوئے فلک ہائے ترس ترس کے آنکھ
گریۂ بے اثر مرا اپنا اثر دکھائے کیا
آج یہ ابر کی گرج خوب رُلائیگی مجھے
سینے میں دل کباب ہے مجھ سے ہو صبر کس طرح
کوندرہی ہیں بجلیاں ابر کا زور شور ہے
میں نے سہے ہیں دکھ یہ دُکھ عمر کٹیگی یاس میں
ضبط کہاں سے لاؤں میں سرد ہوا کو دیکھکر
برق کی تیغ ہے ستم سینہ فگار کیوں نہ ہو
رات کی بات یاد ہے رات کا پیار یاد ہے
ہے یہ جنازۂ شباب یا کہ مرا پلنگ ہے
کتنی وہ خوش نصیب ہیں راج ہے اور سہاگ ہے
کتنی وہ خوش نصیب ہیں جنکے لئے سنگار ہے
کوک رہی ہیں کوئلیں جھوم رہی ہیں ڈالیاں
پی ہے کہاں بتاؤں کیا، قصۂ غم سناؤں کیا
اُف یہ کلیجے کی دھڑک ہائے یہ آہ و زاریاں

رات کٹیگی کس طرح حشر نما ہے ہر گھڑی
اور مجھے ڈبوئیگی آج برس برس کے آنکھ
دل کی لگی بجھائے کیا دل کی لگی بجھائے کیا
لوں گی ہزار کروٹیں نیند نہ آئیگی مجھے
ایک بلا شباب ہے مجھسے ہو جبر کس طرح
میں ہوں کہ بیقرار ہوں تم ہو کہ خوابِ گور ہے
طبع کو انتشار ہے اور خلل حواس میں
جان پہ ہے بنی ہوئی شب کی فضا کو دیکھکر
زخم جگر ہرے ہوئے یادِ بہار کیوں نہ ہو
نیند بھری وہ چشم مست اُس کا خمار یاد ہے
آہ تمہیں خبر نہیں جان سے کوئی تنگ ہے
موتیوں سے بھری ہے مانگ رنگ ہے اور راگ ہے
آہ مرا شباب حسن ہیچ سے ہمکنار ہے
پاپی پپیہا اُس طرف بول رہا ہے "پی کہاں"
موت بھی راہبر نہیں "پی" کا سُراغ پاؤں کیا
خلق ہے میٹھی نیند میں مجھکو ہیں بیقراریاں

جوش ہے پائمالِ غم پست ہیں جی کے حوصلے
رسم و رواج کا اثر میٹ رہا ہے ولولے

دنیائے اسلام

نہر سویز کے دفاع کا کام

حکومت مصر نے برطانیہ کے سپرد کر دیا

مسٹر رچرڈ ڈمیل نے حال ہی میں بی۔ بی۔ سی لندن سے "دفاع سویز" کے عنوان سے جو معلومات افزا تقریر نشر کی ہے، اس کے اہم اقتباسات کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

زمانہ امن کے دوران میں نہر سویز سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ زمانہ افتتاح سے اسوقت تک اس نے لصف درجن سے زائد ممالک کی اقتصادیات پر انقلاب انگیز اثر ڈالا ہے۔ دنیا کے جہازی راستوں کو اس نے تبدیل کر دیا ہے۔ اور ہندوستان اور انگلستان کے درمیان سفر کو مدت کو تین ہفتہ کم کر دیا ہے۔ سویز کی وجہ سے ہر دو ممالک کا باہمی فاصلہ ۴ ہزار میل رہ گیا ہے۔

زمانہ جنگ میں نہر سویز کی اہمیت جنگی اور اقتصادی حیثیت سے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

ہفتہ رواں کے آغاز سے تمام دنیا کی نظریں نہر سویز پر لگی ہوئی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ منطقہ نہر سب سے زیادہ قابل نفوذ رقبات میں سے ہے۔ اور یہ بھی ایک یقینی امر ہے کہ اس وقت جو رقبات جنگ سے متاثر ہیں۔ ان میں منطقہ نہر کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

سویز سے نہر بجانب شمال یکصد میل تک صحرا میں چلی گئی ہے۔ حکومت مصر کی رضامندی سے برطانیہ نے نہر سویز کے دفاع کا کام اپنے ذمے لے لیا ہے یہ ایک ایسا منصب ہے جو برطانیہ ہی کے لایق ہے کیونکہ زمانہ امن میں اس نہر کو سب سے زیادہ استعمال کرنے والا برطانیہ ہی ہے۔ مزید برآں اس نہر کے قیام و بقا کی ذمہ داری بھی برطانیہ ہی پر عاید ہوتی ہے۔ برطانیہ کے بعد علی الترتیب اٹلی۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس اور جاپان کا نمبر ہے

یہ حالت جنگ سے قبل علی العموم اور ماہ مئی سے پہلے علی الخصوص قایم تھی۔ کیونکہ برطانی جہازوں کے لئے بحیرۂ روم کے بند ہونے کے وقت سے اٹلی عارضی طور پر نہر سویز کا سب سے زیادہ استعمال کرنے والا بن گیا ہے۔ بحیرۂ روم میں برطانی جہازوں کی آمد و رفت کا کلیتہً بند نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ ڈاک لے جانے والے جہازوں کو اب بھی بحیرۂ روم میں سے گذرنے کی اجازت ہے۔

ایک مشکل مسئلہ

نہر سویز کا دفاع ایک مشکل مسئلہ ہے۔ اسکی وجہ یہ ہیں کہ

دفاع کوئی مشکل امر نہیں۔ ۱۸۸۸ء کا معاہدہ جسکا اطلاق نہر سویز پر ہوتا ہے۔ اپنی پہلی دفعہ میں قرار دیتا ہے کہ نہر سویز زمانہ جنگ اور زمانہ امن میں یکساں طور پر آزاد اور کھلی رہیگی۔ ہر ایک تجارتی اور جنگی جہاز کو خواہ اس کا تعلق کسی قوم یا ملک سے ہو۔ نہر میں آمد و رفت کی اجازت ہوگی۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ نہر سویز کی حفاظت کے ساتھ برطانیہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک جنگی جہاز کو مداخلت کے بغیر نہر میں سے گذرنے کی اجازت دے۔

جنگی جہاز اب بھی نہر سویز کو استعمال کر رہے ہیں چنانچہ چند ہی ہفتوں کی بات ہے کہ تین اطالوی آبدوزیں اریٹیریا کو جاتی ہوئی نہر سویز سے گذری تھیں محولا بالا معاہدہ میں ایک دفعہ بھی موجود ہے۔ جسمیں قرار دیا گیا ہے کہ:۔

نہر میں یا اس کی بندرگاہوں میں یا ان بندرگاہوں میں تین میل کے اندر کوئی جنگی اقدام نہ کیا جائے۔ اور جنگی اغراض و مقاصد سے متحاربین نہر کی بندرگاہوں میں نہ تو اپنے جنگی جہاز رکھ سکتے ہیں۔ اور نہ فوجوں اور سامان جنگ کو ان بندرگاہوں پر اتارنے کی اجازت ہے۔ لیکن یہ تمام امور حکومت مصر کے اقدامات کے ماتحت ہوں گے جنکو وہ نہر کی حفاظت یا دفاع مصر کے لئے عمل میں لائیگی۔ اور یہی وجہ ہے کہ مایل پیلوی آرمی اور رائل ایر فورس کے دستے جو مصر میں قیام پذیر ہیں۔ اس رقبہ کا دفاع بھی کرتے ہیں جو سویز کنیال ڈیفنس زون کے نام سے مشہور ہے اگرچہ منطقہ نہر سویز کے دفاع کی تفصیلی تدابیر صیغہ راز میں ہیں لیکن با ایں ہمہ بعض احتیاطی تدابیر ایسی ہیں۔ جو پوشیدہ نہیں ہیں۔ اسماعیلیہ کے بحری دفتر میں ایک میز پر نہر سویز کا نقشہ موجود ہے۔ جس میں نہر کے ایک جہاز کی صحیح پوزیشن واضح کی گئی ہے۔ اس نقشہ میں جہازوں کی ساخت بھی کرائی گئی ہے۔ اس معلومات کو اپ ٹو ڈیٹ رکھا جاتا ہے۔ اور روزمرہ کے تغیرات کو نقشہ میں ظاہر کر دیا جاتا ہے پاس ہی دیوار پر ایک بورڈ لٹکا دیا گیا ہے جسمیں نہر کی تازہ ترین صورت واضح کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زمانہ بھی بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵

مسٹر آرتھر کا برطانیہ کو بہترین مشورہ

مسٹر آرتھر مور اڈیٹر اسٹیٹسمین نے کلکتہ کی روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان اور برطانیہ کی سیاسی اور آئینی کشمکش پر جو تبصرہ کیا ہے وہ نہایت صحیح بنیادوں پر قایم کیا گیا ہے۔ اس وقت تک برطانیہ کے سیاستدانوں کا یہ اصول رہا ہے کہ وہ ہندوستان کی تمام کمزوریوں کی ذمہ داری خود ہندوستانیوں کے ذمے عاید کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ کہنا ہے کہ برطانیہ تو ہندوستان کو سب کچھ دینا چاہتا ہے لیکن ہندوستان کی مختلف قوموں کے دست وگریباں ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اگرچہ بار بار کہا گیا کہ ہندوستانیوں کا باہم دست وگریباں ہونا خود کوئی مستقل مرض نہیں ہے بلکہ یہ مرض کا نتیجہ ہے چونکہ ہندوستان غلام اور بے اختیار ہے اس لئے اسکے باشندے کم حوصلہ اور کوتاہ نظر ہونے کے ساتھ ساتھ آپس کی خانہ جنگی میں مبتلا ہیں۔ آزادی مل جانے کے بعد وسعت نظر اور بلند حوصلگی سے ان کے دل ودماغ روشن ہو جائیں گے۔ اور وہ تمام نقایص جو غلامی سے پیدا ہوتے ہیں خود بخود دور ہو جائیں گے۔ لیکن برطانیہ کے سیاستدانوں کی سمجھ میں یہ سیدھی سی بات نہیں آتی۔

لیکن خدا بھلا کرے مسٹر آرتھر مور کا جنہوں نے ہندوستان کا صحیح نظریہ اپنی تقریر میں پیش کر کے حکومت برطانیہ کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ ہندوستان کو جلد سے جلد درجہ نوآبادیات دینے کا اعلان کردے۔

مسٹر آرتھر مور نے ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کی ضرورت کی تائید میں ایک بالکل نئی اور زبردست دلیل پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ:-

ہمارے نقطہ نظر میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ہندوستان جو ۴۰ کروڑ انسانوں کی آبادی پر مشتمل ہے اور برطانوی سلطنت کے نقشے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ برطانوی اقوام کے نظام میں شامل ہیں ہندوستان برطانیہ کی امداد کرنا چاہتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ شامل ہو کر دنیا کے مستقبل کی تعمیر میں اپنا فرض ادا کرنا چاہتا ہے اور اپنی حفاظت کے قابل ہونا چاہتا ہے۔ لیکن اس کی حیثیت ایک مستقل دومینیں کی سی نہیں ہے۔ اسکی حیثیت آسٹریلیا، کناڈا، نیوزیلینڈ، اور جنوبی افریقہ کی سی نہیں ہے۔ وہ ایک ملک ہے۔ جسکو ہٹلر مسولینی یا دوسرے ڈاکو جو برطانیہ کو مجبور کردیں وہ اس کو محکوم بنالینے کے لئے "قانونی حق رکھتے ہیں"۔

آگے چلکر مسٹر مور کہتے ہیں:-

یہ صورت حال بالکل ناقابل برداشت ہے اور اس کو فوراً دور کرنا چاہئے۔ اور برطانوی حکومت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کی اہمیت کا احساس کرے اور فی الفور اس کو دومینین دینے کا اعلان کردے اور برطانیہ کا ہندوستان کو ایک خود مختار دومنیں تسلیم کرلینے کے بعد ہندوستان کی فرقہ دارانہ کشمکش خود بخود دور ہو جائے گی۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی سیاسی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر مشورہ نہیں ہو سکتا جو مسٹر آرتھر مور نے پیش کیا ہے برطانیہ اس وقت اپنی تاریخ کے سب سے زیادہ نازک دور سے گزر رہا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ ایک آزاد ہندوستان برطانیہ کا سب سے زیادہ قیمتی ساتھی ہو سکتا ہے کیا مدبران برطانیہ اس صحیح اور بروقت مشورہ پر عمل کر کے نہ صرف ہندوستان بلکہ خود برطانیہ کے مستقبل کو زیادہ امید افزا بنانے کی کوشش کرینگے۔

مسٹر چرچل کا اعلان

فرانس کی لڑائی ختم ہو گئی۔ برطانیہ کی لڑائی اب شروع ہو گی۔ اگر ہم ہار گئے۔ تو مع امریکہ کے ساری دنیا اندھیرے غار میں گر پڑے گی"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مسٹر چرچل نے دارالعوام میں جنگ کے حالات پر تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ خبردار ہو لئے اور جانفشانی سے کام کرنے کی تو وجہ موجود ہے لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اگر فرانس نے معاہدہ کی پابندیوں کے مطابق لڑائی کو جاری رکھا تو وہ بڑے بڑے موقعوں کو کھو دیگا۔ اور قسمت کو ٹھوکر مار دیگا۔ ہمارے نزدیک کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ فرانس معاہدہ کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ نازی جن ملکوں کو فتح کر چکے ہیں ہم ان سب کے لئے لڑ رہے ہیں ہم اپنے منصفانہ مطالبات میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔ جو کچھ جا چکا ہے وہ سب واپس آجائے گا۔ فرانس جنگ اس وجہ سے ہار گیا کہ جرمنی کی طاقت غیر معمولی تھی لیکن اس کی موٹر سوار فوجیں لاتعداد ہیں۔

ہمیں اپنے فرض سے ہٹنا نہیں چاہئے۔ اور سمجھ لینا چاہئے کہ اگر سلطنت برطانیہ اور دولت مشترکہ ایک ہزار برس تک بھی قایم رہے تب بھی لوگ یہی کہیں گے۔ کہ "یہ سب سے نازک وقت تھا"۔ مسٹر چرچل کے جواہر باتیں کہیں ان میں قابل ذکر یہ ہیں کہ برطانیہ کے پاس اسوقت ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار مسلح فوج۔ پانچ لاکھ مقامی بچاؤ کے والنٹیر موجود ہیں۔ اور اس کی ہوائی طاقت پہلے کے مقابلہ میں جرمنی سے زیادہ مضبوط ہے۔ چار لاکھ فوج فرانس بھیجی گئی تھی اس میں سے ۳ لاکھ ۵۰ ہزار فوج سلامتی کے ساتھ برطانیہ واپس آگئی۔

وائسرائے ہند کی اپیل

۲۰ جون کی رات کو شملہ سے وائسرائے نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہفتہ ہوا میں نے تقریر کرتے ہوئے ایک اتحاد اور اتفاق کا نعرہ بلند کیا تھا۔ آج بھی آپ کے سامنے ایسے وقت میں تقریر کر رہا ہوں جبکہ آزمایش سخت ہے۔ مغرب میں اب تک صورت حالات یقینی نہیں ہے۔ نہیں معلوم کہ حالات کس کروٹ بیٹھا کھائیں لیکن یہ امر واضح ہے کہ ہمارے بہادر ساتھی فرانس کو خود اپنے علاقہ میں ایسی طاقت کا مقابلہ کرنا پڑا جو اس کی طاقت سے بڑی ہے اور وسائل اتنے ہیں کہ اس پر قابو نہیں پاسکتا اس تشویشناک صورت حالات میں ہمارے کیا ارادے ہیں؟ میں ایک بات کہ ان ارادوں کو ظاہر کئے دیتا ہوں۔ اگر ہمارے اتحادی کے واپس ہٹ جانے کی خبر معتمد بھی ہے۔ تب بھی ملک معظم کی حکومت کے طے شدہ ارادے میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا اور وہ دشمن کو شکست دینے کے لئے جنگ جاری رکھے گی اور ہم جس اصول کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اسکو حاصل کرینگے، دشمن کی شکست کے بغیر ان مقصدوں کو حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اور نہ ہی تہذیب جدید کے از سر نو زندہ ہونے کی امید ہے جس کی حفاظت کے لئے ہم اس قدر قربانیاں کرنے کو تیار ہیں مجھے یقین ہے کہ جن چیزوں کی حفاظت کے لئے ہم لڑ رہے ہیں انکو حاصل کرنے کے لئے ملک معظم کی حکومت نے جو عزم ارادہ کیا ہے۔ ہندوستانی اس کی تہ دل سے تصدیق کریں گے۔ جد وجہد بہت طویل اور مشکل ہو گی۔ ہمیں توقع کرنا چاہئے۔ کہ دوران جد وجہد میں شدید مخالفانہ قوتوں کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ بڑی بڑی قربانیاں دینی ہونگی۔ شک اور خطرے کے بہت سے مہینوں سے گزرنا ہو گا۔ ہمارے سامنے جو تشویش صورت حالات پیش ہے۔ اس کا مصمم ارادے اور پرسکون اعتماد کے جذبہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے۔ جو کام ہم تشویشناک حالات میں اظہار کر چکے ہیں۔

اگر اس طرح مقابلہ کیا تو ہم غالب ہونگے اور فتح ہماری ہو گی۔ فتح حاصل کرنے اور ان مقصدوں کو حاصل کرنے کے لئے جن کی خاطر ہم لڑ رہے ہیں۔ ہم سب کو اپنے اپنے طریقہ پر کوشش کرنے میں کوئی کسر نہیں کرنی چاہئے ہندوستان میں ہماری تیاری کیا ہے۔ اور ان نئے حالات کا ہندوستان پر کیا اثر پڑا ہے۔ تحفظ کا پورا پورا انتظام کرنے کی کوشش میں کوئی کسر نہیں کی گئی ہے۔ ہم ڈیفنس کے پروگرام کی جس توسیع میں معروف ہیں۔ اس کے متعلق آپ سن چکے ہیں ہمیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پروگرام پر پورا زور دیا جائے گا۔ اور میری ذاتی مدد اور دلچسپی کے ساتھ اسے انتہائی قابل عمل حد تک لے جایا جائے گا۔ ہم ہندوستان کے لئے دوسرے ملکوں سے ہتھیار خریدنے کے امکانات بھی پیدا کر رہے ہیں۔ آپ سن چکے ہیں کہ ہم امریکہ تو اپنا ایک نمایندہ بھیج رہے ہیں۔ ہم ہتھیاروں کو بڑھانے اور مشترکہ کوشش میں امداد دینے کے تمام ممکن طریقوں کے متعلق ملک معظم کی حکومت سے مشورہ کر رہے ہیں آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان کو حملے سے بچانے کے لئے ہر ممکن کارروائی کی جا رہی ہے۔

ان تاریک دنوں میں آپ کے لئے میرا کیا پیغام ہے؟ میرا پیغام یہ ہے کہ حوصلہ اور اعتماد رکھو۔ خطرے اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ملک میں حسب معمول ضروری کاروبار تھم

آئینہ کانپور

۳۵ ہزار روپیہ کا عطیہ

مسٹر ال۔ پی منکاکس اور بی۔ ای۔ آئی سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے جنگ کی مالی امداد کے لئے ضلع کانپور سے دو لاکھ روپے کی گزشتہ ہفتہ اپیل کی تھی جسمیں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اس مالی امداد سے جنگ کے لئے ہوائی بیڑہ تیار کیا جائے گا۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں برٹش انڈیا کارپوریشن لیمیٹڈ کانپور نے ۳۵ ہزار روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔

پبلک ریڈیو

مقامی حکام کی طرف سے کوئنس پارک (پھول باغ) میں لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ ریڈیو لگا دیا گیا ہے جہاں روزانہ شام کو ہزاروں آدمی ہندوستانی زبان میں خبریں، موسیقی اور دیگر پروگرام نہایت دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس طرح چمن گنج گوالٹولی وغیرہ کے پبلک پارکوں میں بھی ریڈیو کا انتظام کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ بھی صحیح خبروں کے ساتھ ساتھ دیگر دلچسپی کے پروگراموں سے محظوظ ہو سکیں۔

جنگ کے انتظامات کیلئے جلسہ

۲۳ جون بروز اتوار ساڑھے چھ بجے شام کو کوئنس پارک (پھول باغ) میں ایک جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں جنگ کے انتظامات کے متعلق غور وخوض ہو گا اور شہر کی ایک نمایندہ کمیٹی بنائی جائیگی جو جنگ کے متعلق تمام ضروریات انجام دیگی۔

اسی جلسہ میں ضلع کانپور کی طرف سے ہوائی جہاز پیش کرنے کے لئے چندہ بھی جمع کیا جائے گا جس کے لئے لالہ پدم پت سنگھانیہ کی طرف سے ۱۵ ہزار روپیہ اور برٹش انڈیا کارپوریشن کی طرف سے ۳۵ ہزار روپیہ کے عطیہ کا اعلان ہو چکا ہے۔

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر

مسٹر ہری کشن ہتھر ڈپٹی کلکٹر ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے ہیں جو نہایت دلچسپی اور انہماک کے ساتھ معلومات بہم پہنچا رہے ہیں۔

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۷ جون کو مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں شیخ محمد حنیف مرحوم سابق میونسپل کمشنر، ولالہ گنیش پرشاد کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پیش ہوئے جو بالاتفاق پاس کرنے کے بعد بورڈ کا جلسہ برخاست کر دیا گیا اور میونسپل بورڈ میں اس دن تعطیل کر دی گئی۔

۱۸ جون کو مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ملتوی جلسہ ہوا۔

حاجی قمر الدین صاحب نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ ایگزیکٹیو افسر کے اسسٹنٹ کی جگہ پر ایک مسلمان افسر مقرر کیا جائے کیونکہ بورڈ کے ذمہ دار عہدوں پر کوئی مسلمان افسر نہیں ہے مسٹر کھوہیل نے کہا کہ انہوں نے بھی ایک رزولیوشن بھیجا تھا کہ اس عہدہ پر ایک اچھوت مقرر کیا جائے جسکو آؤٹ آف آرڈر قرار دیدیا گیا ہے کچھ بحث کے بعد طے ہوا کہ جگہ کی مشتہری کی جائے اور کسی قسم کی کوئی قید نہ لگائی جاوے۔

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ مزدور طبقہ کے لئے پانچ جگہیں مخصوص کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔ اس رزولیوشن پر گرما گرم بحث ہوئی پنڈت سورج پرشاد اوستھی، پنڈت ہری ہرناتھ شاستری نے اس رزولیوشن کی حمایت میں پرزور تقریریں کیں۔

مسٹر منی لال بیوٹیا مسٹر گورپرشاد کپور اور مسٹر وحید احمد نے اس رزولیوشن کی مخالفت کی اور کہا کہ نشستیں صرف اقلیتوں کے لئے مخصوص کی جاتی ہیں۔ شہر میں مزدور طبقہ اکثریت میں ہے اس لئے نشستیں مخصوص کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر ملک چند کوریل نے یہ ترمیم پیش کی کہ تین نشستیں ہندوؤں، دو نشستیں مسلمانوں اور ایک نشست ہریجن کے لئے مخصوص کی جائیں۔ شیخ عبدالرزاق نے یہ ترمیم پیش کی کہ تین جگہیں مومن فرقہ کے مزدوروں کے لئے مخصوص کی جائیں، مسٹر سوشیلا سریواستوا نے یہ ترمیم پیش کی کہ مزدور عورتوں کے لئے بھی ایک جگہ مخصوص کی جائے۔ یہ تمام ترمیمات نامنظور ہوئیں۔ بالآخر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کی یہ ترمیم منظور ہوئی کہ مزدور طبقہ کے لئے علحدہ انتخابی حلقے بنائے جائیں اور انکو دوسرے حلقوں میں ووٹ دینے کا اختیار نہ دیا جائے۔

مسٹر دیسی سہائے باجپئی نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ شہر کے ان تمام کنوؤں کی صفائی کرائی جائے۔ جو پرائیویٹ لوگوں کے ہیں لیکن پبلک عام طور سے استعمال کرتی ہے۔ طے ہوا کہ اسکے لئے فوراً منظوری کمشنر صاحب سے حاصل کی جائے۔

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار قایم کرنے کے لئے الہ آباد بنک کے چوراہے پر انکے سنگ مرمر کا ایک اسٹیچو لگانا طے ہوا ہے۔

رشوت ستانی

کہا جاتا ہے کہ شخص کے دو المددوں کے خلاف رشوت ستانی کی شکایت کی درخواست گزاری گئی ہے جسکی محکمہ کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔

جاری رکھ کر جو بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان سے ہر وقت باخبر رہ کر حتی الامکان بالواسطہ یا بلاواسطہ مدد کر کے ہم اپنے ملک کی بہترین خدمت کر سکتے ہیں۔ گھبراہٹ ہی ایسی چیز ہے۔ جس سے ہندوستان میں زیادہ غیر محسوس طور پر اور آسانی کے ساتھ خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی گذشتہ تقریر میں بھی اس گھبراہٹ کے خلاف خبردار کیا تھا۔ اگر خوف وہراس ایک مرتبہ پیدا ہو جائے تو وہ نہ صرف انفرادی طور پر مردوں اور عورتوں کی بلکہ مجموعی اسپرٹ بھی کھو دیتا ہے۔

ہندوستان میں امن عامہ کو قایم رکھنے کے لئے معمولی شہری مرد اور عورتیں جو امداد دینا چاہتی ہیں۔ اس سے میں واقف ہوں میں نے اور گورنروں نے جگہ جگہ جماعتیں قایم کر کے جو آپ کے علم میں ہیں۔ اس خواہش کا جواب دیا ہے آج میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ ان جماعتوں کو غیر سیاسی اور غیر طبقہ وارانہ سمجھا۔

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

۲۱ جون کو کانگریس ورکنگ کمیٹی وار دھا نے موجودہ ملکی معاملات کے متعلق ایک طویل بیان شایع کیا ہے۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اندرونی اور بیرونی حملوں کے خوف کی وجہ سے ہندوستان جس خطرہ میں نظر آرہا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو اس کے متعلق کام چلانے کے لئے جو کارروائی کرنا پڑیگی اس کی ذمہ داری سے مہاتما گاندھی کو سبکدوش کر دیا جائے سرکاری سیوک گارڈ اور انکے جذبہ کے متعلق

سبدِ گل

نازیوں کی جدت اور سوجھ بوجھ کی تعریف کرنی چاہیئے کہ انہوں نے موجودہ جنگ میں ایک نیا "خفیہ" ہتھیار استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔ جس کی تاب اتحادی تو کیا دنیا کا کوئی انسان بھی نہیں لاسکتا۔ یہ خفیہ اور دلچسپ ہتھیار "عورت" ہے چنانچہ اخبارات کی اطلاع ہے کہ جرمنی کی حسین و جمیل عورتیں لگاوٹ کے ذریعہ ایسے ایسے کارنامے انجام دے رہی ہیں جو نہ کسی کمانڈر سے ممکن ہیں اور نہ کسی ہٹلر سے، کہا جاتا ہے کہ ان حسین و جمیل عورتوں کا جال ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے جو ناز و انداز اور اپنی تڑپا دینے والی اداؤں سے بُری طرح سے لوگوں کو مجروح کررہی ہیں۔

ایک اخبار لکھتا ہے کہ قوم اور وطن کے لئے ان عصمت کو قربان کرنے والیوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جہاں انہوں نے دیکھا کہ کسی شخص کے ذریعہ انکو اتحادیوں کا راز مل سکتا ہے تو یہ فوراً اس پر عاشق ہوجاتی ہیں۔ اور اپنے عشق کے ذریعہ اُسے اس طرح شیشے میں اتارتی ہیں کہ یہ بیچارہ "بدھو" بن کر رہ جاتا ہے۔

فوجی افسروں پر خاص طور پر انکی نظر کرم ہے۔ جہاں کوئی فوجی افسر دکھائی دیا۔ یہ انداز ادا، شوخی اور مسکراہٹ کے لطیف ہتھیاروں سے اس پر حملہ کردیتی ہیں۔ اور اس وقت تک اس غریب کا پیچھا نہیں چھوڑتیں جب تک کہ اسے چت نہ کرلیں۔

فوجی افسروں اور فوجی سپاہیوں سے ان کے عشق کا سلسلہ صرف ملاقات ہی پر ختم نہیں ہے، یہ خط و کتابت کے ذریعہ بھی ان سے راہ و رسم پیدا کرلیتی ہیں، سپاہیوں کو عاشقانہ خط لکھتی ہیں، سپاہی جو عشق و محبت اور عورتوں کے بھوکے ہوتے ہیں انکے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں اور عاشقانہ خطوط کا جواب دیتے ہوئے وہ راز کی باتیں لکھ جاتے ہیں جن کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا۔ نازی عورتوں کے اس بے پناہ حملے سے سپاہیوں کو باخبر کرنے کے لئے کناڈا کی حکومت نے سپاہیوں کو ایک اعلان کے ذریعہ ہدایت کی ہے کہ وہ اجنبی عورتوں سے خط و کتابت نہ کریں اور اجنبی عورتوں سے دور رہیں کیونکہ یہ عورتیں نہیں بلکہ شیطان کی بچیاں ہیں۔

جناب نے ملاحظہ فرمایا کہ ہٹلر بہادر نے جہاں دوسرے فوجی دستے تیار کئے ہیں، وہاں حسن فروش عورتوں کی فوج تیار کرکے اعلیٰ اخلاق اور شائستگی کا ایک نیا نمونہ پیش کیا ہے جسکی مثال اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں مفقود تھی۔

گویا ہٹلر بہادر نے باقاعدہ ایک نیا محکمہ قائم فرمادیا ہے جس میں لڑکیوں کو شہوانی جذبات کے بھڑکانے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ انکو بتایا جاتا ہے کہ وہ نوجوان سپاہیوں کو حسن کے جال میں کس طرح پھانسیں، اور جب سپاہی اس جال میں پھنس جائیں تو انکو کیونکر یہ لڑکیاں محفوظ کریں۔ اور اس کے بعد انکو بدمست بنا کر ان سے کیونکر حکومت کے راز کو اگلوائیں۔ یہ ہے زمانہ حاضرہ کی تہذیب۔

پچھلے دنوں اخبارات میں شایع ہوا تھا کہ ہٹلر نے ایک نیا خفیہ ہتھیار دریافت کیا ہے جسکو دیکھکر دنیا حیران رہ جائیگی۔ کہیں یہی تو وہ خفیہ ہتھیار نہیں ہے۔

ہٹلر کے اس حسین و جمیل خفیہ ہتھیار کے ساتھ ہی ساتھ جرمن عورتوں کے کچھ اور دلچسپ حالات بھی سُن لیجئے۔ حال ہی میں جرمن عورتوں کی جانب سے نازی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ☙

ادبِ لطیف

رنگین فضا!

از عبدالغنی منظر بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور

وہ دن مجھکو اچھی طرح یاد ہے جب فضا قدرتی طور پر رنگین تھی...... شام کا وقت تھا آفتاب اپنا منور چہرہ مغربی نقاب میں پوشیدہ کررہا تھا نیلے آسمان پر سُرخ سُرخ بادل اُڑ رہے تھے۔ کبھی کبھی کوئی سیاہ بادل کا ٹکڑا آکر آفتاب کو بھی پوشیدہ کرلیتا تھا لیکن فوراً ہی ہٹ جاتا تھا۔ ہوائے خنک کے ہلکے ہلکے جھونکے مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق کو آجارہے تھے۔ ندی میں سورج کی سُرخی اُن زریں کرنیں لہروں کے ساتھ ایک رنگین منظر پیش کررہی تھیں۔ ہر طرف سُرخ۔ سبز۔ نیلے۔ پیلے۔ اودے اور صدہا قسم کے رنگین پھول کھلے ہوئے تھے ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا۔ بہار کا زمانہ تھا۔ اسلئے درختوں کی پتیاں غیر معمولی طور پر ملایم سبز اور صاف تھیں لوگ ہر طرف ہشاش و بشاش رنگ کی پچکاریاں لئے ٹولیوں میں پھر رہے تھے۔ ندی کے کنارے لوگ ایک دوسرے سے خوب رنگ کھیل رہے تھے۔ کوئی کسی پر سُرخ رنگ ڈالتا تھا تو کوئی سبز اور کوئی نیلا غرضیکہ ہر طرف رنگین فضا ہورہی تھی۔ ہر شخص کے کپڑوں پر لال۔ پیلی۔ نیلی۔ اودی۔ اور بسنتی چھینٹیں نظر آرہی تھیں۔ جابجا رنگ کے چھینٹوں سے زمین رنگین ہورہی تھی۔ اور ان سب کو دیکھ دیکھ کر میں دل میں خوش ہورہا تھا کیونکہ میرے کپڑے بے داغ بچ گئے تھے۔ لوگوں کے رنگین کپڑوں کو دیکھتا ہوا جبکہ میں ندی کی طرف جارہا تھا۔ یکایک ایک طرف سے تم ایک رنگ بھری پچکاری لئے میرے پیچھے دوڑیں...... میں بھاگا...... صرف اس لئے کہ کہیں میرے دامن پر بھی گناہ کی چھینٹیں نہ پڑجائیں...... میں نے تمہیں بہت منع کیا تھا...... تم نہ مانیں...... میں بھاگا...... تم نے پیچھا کیا...... یکایک میں بچنے کے واسطے ندی میں کود پڑا...... تم بھی میرے پیچھے پانی میں کود پڑیں...... میں تیرتا ہوا بھاگا...... تم کودتے ہی ڈوب گئیں...... میں نے تم کو ڈوبتے دیکھا...... مجھ سے نہ رہا گیا...... میں نہ برداشت کرسکا...... عین وقت پر تمہارے قریب پہونچا اور تم کو نکال کر باہر لایا......

تم بے ہوش تھیں...... میں پشیمان تھا...... اپنے کردار پر کہنا حق میں بجا گا...... تھوڑی دیر میں تم کو ہوش آیا...... تم نے آنکھیں کھول دیں...... مجھکو ایک محبت بھری نظر سے دیکھا...... پھر کہنے لگیں کہ تم نہ ہوتے تو میری جان چلی جاتی...... تم نے میری جان بچائی...... میں نے کہا...... میری ہی وجہ سے تمہاری جان خطرہ میں پڑی...... تم اپنے گرد کچھ تلاش کرنے لگیں...... میں نے پوچھا...... تم نے کہا میری پچکاری کہاں ہے...... میں نے تمہیں تسلی دی تم خاموش ہوگئیں اور محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھتی رہیں...... پھر ہم تم اُٹھے...... میں نے تمہیں کشتی میں بٹھالیا اور خود بیٹھا...... میں نے کشتی چلانا شروع کیا...... تم نے پھر مسکرا کر کہا...... میری پچکاری مجھے دو تاکہ میں تم سے رنگ کھیلوں...... میں نے کہا...... میں تم کو اپنے دل کی قدرتی پچکاری دیچکا ہوں اس میں ایک غیر فانی داغ والا سُرخ رنگ بھرا ہے...... اس پر تمہارا پورا اختیار ہے تم اسے خوب بہاؤ...... تم نیچی نظریں کرکے مسکرائیں...... میں ☙

عالمِ نسواں

خواتین کے بینظیر جنگی کارنامے

از جناب محمد علی صاحب صدیقی

عورت جسے مردوں نے محض تفریح اور دلچسپی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اس دنیا میں کیسے کیسے عظیم الشان کارنامے انجام دے چکی ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے ہوسکتا ہو:۔

یورپ کے سنہری کارناموں میں سب سے زریں کارنامہ ایک بہادر عورت کا واقعہ ہے جس نے موقع جنگ پر نپولین کے مقابلہ میں ایک سپاہی کا کام انجام دیا تھا۔ ۱۸۰۸ء میں جب نپولین بوناپارٹ پرتگال کی مہم سر کرچکا تو اپنے بھائی جوزف کو یہاں اپنا قایم مقام چھوڑ کر اسپین کی طرف بڑھا۔ اسپین نے جنگی طاقت کے علاوہ قومی جوش سے اس فتنہ کو فرو کرنا چاہا۔ تمام ملک میں وطن اور قوم کی جے پکاری جانے لگی اور ہر شخص اپنے ملک پر جان فدا کرنے پر مستعد ہوگیا۔ اس موقعہ پر صنف انسان کے ایک کمزور اور نازک طبقہ نے بھی حتی الامکان وطن کے لئے جان فروشی کی۔ عورتوں اور ضعیف بچوں کی سرفروشی اور کیا ہوسکتی تھی؟ انہوں نے مجروح سپاہیوں کی خدمت کی۔

اسی جنگی تاریخ کا ایک قابل فخر واقعہ یہ ہے کہ اگسٹینا ایک روز ایک سپاہی کا کھانا لئے جاتی تھی۔ اثناء راہ میں ایک خوفناک سین نظر آیا، عین معرکہ میں ایک گولہ انداز سپاہی کو گولی لگی، اور وہ گر گیا۔ دوسرے سپاہی کہیں کھڑے ہیں اور ہمت کرتے ہیں کہ مقتول سپاہی کی جگہ کھڑے ہوکر دشمن کو اور ہر آنے سے روکیں۔ مگر بندوقوں کی گولیاں اس زور سے برس رہی تھیں کہ آگے بڑھتے ہوئے لوگوں کے قدم کانپتے تھے بہادر اگسٹینا؛ مقتول سپاہی کی جگہ پہنچی اور اس توپ میں جسکو مقتول سپاہی نے ٹھیک دشمنوں کے نشانہ پر رکھا تھا۔ دیاسلائی لگادی اور آخر معرکہ تک اس کا دست ہمت شل نہ ہوا۔ اور وہ برابر کام کرتی رہی۔ اختتام جنگ پر اگسٹینا کو معلوم ہوا کہ اس نے اپنے شوہر کی طرف سے یہ خدمت ادا کی جسکی مردہ لاش توپ کے پیچھے پڑی تھی۔ ملک و قوم نے اگسٹینا کی اس خدمت کو اس نگاہ عزت سے دیکھا کہ جب تک وہ زندہ رہی، سلطنت سے اس کو وظیفہ ملتا رہا۔

"جون آف آرک"۔ یورپ کی ایک بہادر عورت تھی، جسے مردانہ لباس پہنکر بطور سپہ سالار کے ۱۴۲۸ء کو میں آرلیس کا محاصرہ کیا۔ پہلے کی لڑائی میں مخالفین کو کامل شکست دی۔ اور چارلس ہفتم کو تخت پر بٹھایا۔ ۱۴۳۱ء میں اس جرم پر کہ اس میں یہ مافوق الفطرت قوت بزور سحر ہے۔ زندہ جلادی گئی۔ جون کے کارناموں سے انگلینڈ کی ہسٹری کا جاننے والا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہماری قومی تاریخی اس قسم کے بیسیوں واقعات ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہمارے کان اُن سے آشنا نہیں ہیں۔ عرب کا ایک واقعہ عہد اسلام کا جنگ احد ہے۔ کفار کی طرف سے پندرہ عورتیں اس میں شریک تھیں۔ جنمیں سے ایک ابوسفیان کی بی بی ہندہ جو بیٹی عتبہ کی تھی۔ صفوں کے آگے سپاہیوں کو دف بجا بجا کر رغبت و جرأت دلاتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ ہم ستارہ صبح کی بیٹیاں ہیں۔ ہم مسندوں پر چلتی ہیں۔ قطاہ پرندے کی طرح بانکپن سے ہماری مانگوں میں مشک ہے اور گلے میں موتیوں کے ہار ہے۔ اگر تم لڑائی میں آگے بڑھوگے تو ہم تم کو گلے لگائینگے۔ تمہارے لئے مسند بچھائینگے اگر پیٹھ پھیر کر بھاگوگے تو ہم تم سے الگ ہوجائینگے

(باقی)

بچوں کی دنیا

رحم اور اُس کا نتیجہ!

از جناب تاراچند ترسل سالک کاشمیری

"سبکتگین" بڑا مشہور بادشاہ تھا۔ اس کے کارنامے بھی اب تک کتابوں میں مذکور ہیں۔

"سبکتگین" ایک روز حسب معمول شکار کی خاطر ایک جنگل میں گیا۔ دور سے اس نے ایک نہایت خوبصورت ہرنی کے بچے کو دیکھا کہ وہ گھاس چر رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی ماں تھی۔ اس کا سارا سرمایہ یہی ایک بچہ تھا۔ آزادی کے ساتھ یہ دونوں ماں بیٹے پھرا کرتے تھے اور مرغزاروں میں قدرت کی بیش بہا نعمتوں سے پیٹ بھر رہے تھے سبکتگین نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور ہرنی کے معصوم کھلونے کو پکڑ کر زرا کسے باندھ لیا۔ حیوان کا ساغر دل بھی اسی بادۂ اُلفت سے بھرپور ہے۔ جو قدرت کے فیاض ہاتھوں نے انسان کو دیا ہے۔

سبکتگین نے بچہ کو باندھ کر گھر کی راہ لی۔ ہرنی کہاں جاتی۔ اس کا دل شکاری کے رحم پر تھا جو اس کے دل کے ٹکڑے کو لیکر چل دیا تھا۔ جس نے اسکی آنکھوں کی نور کو تاریک بنادیا۔ "سبکتگین" نے مڑ کر دیکھا ہرنی کو پیچھے پیچھے آتے ہوئے اضطراب و انتشار میں پایا۔ وہ زبان حال سے گویا کہہ رہی تھی "اے انسان مجھ پر رحم کر"۔

جس کی زندگی کا سرمایہ لُٹ جاتا ہے۔ وہ اسی طرح بے دل ہوجاتا ہے انسان ہو یا حیوان سب کے لئے اولاد پیاری چیز ہے بیچاری بے زبان ہرنی کی خاموش التجا نے شکاری کے دل میں احساس پیدا کیا۔ دل رحم کی ضمیر سے خالی نہ تھا۔ آخرکار سبکتگین کے دل سے اپیل کی۔ اس نے سوچا ذرا بھر کی لذت کی خاطر میں ناحق خدا کی بنائی دو خوبصورت اور بے گناہ ہستیوں کو برباد کرنے کا عذاب اپنے سر کیوں لوں۔ اس کا دل موم ہوگیا۔ رحم نے اپنا کام کیا۔ سبکتگین نے اس معصوم ہرنی کے بچہ کو چھوڑ دیا۔ اور ہرنی اپنے بچہ کو لے کر وسیع میدانوں کی آزاد آب و ہوا میں چلی گئی۔ لیکن وہ خود غرض انسانوں کی طرح ناشکرگذار نہ تھی۔ اس نے بار بار مڑ کر دیکھا اور شکر گذاری کے آنسوؤں سے بھری ہوئی خاموش نگاہوں سے رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کیا۔

کتابوں میں آیا ہے کہ اسی رات کو ایک آسمانی فرشتے نے خواب میں آکر کہا کہ:۔

"اے سبکتگین تونے جو آج ایک بے زبان مخلوق خدا پر ترس کھایا۔ اس سے تیرا نام خدا کی درگاہ میں بہترین انسانوں کی فہرست میں لکھا گیا۔

اتحادیوں کو امداد دینے کا اعلان

لندن ۱۵ جون۔ برطانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہالینڈ پر جرمن قبضہ ہونے کے بعد پہلی مرتبہ ہالینڈ کے جزائر شرق الہند کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا جسمیں جزائر شرق الہند کی آزادی کو محفوظ رکھنے کے لئے گورنر جنرل کو وسیع اختیارات دیئے گئے۔ گورنر جنرل نے اتحادیوں کو مادی امداد دینے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ جمہوریتوں کی فتح ہوگی۔ اجلاس میں برطانیہ، فرانس اور جاپان کے نمائندے موجود تھے۔ کوئی اطالوی نمائندہ شریک نہ تھا۔

پردۂ فلم

بمبئی ٹاکیز کے مستقبل کے بارے میں تشویش

مسٹر ہمنسو رائے کے انتقال کی بنا پر ہندوستان کے فلمی حلقوں میں بمبئی ٹاکیز کے مستقبل کے بارے میں کافی تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ لوگوں کو اندیشہ ہے کہ بمبئی ٹاکیز فرینز اسٹن جیسے تجربہ کار ڈائرکٹر سے محروم ہونے کے بعد اور ہمنسو رائے کی موت کے بعد مشکل ہی سے اپنے معیار کو قایم رکھ سکے گی۔

سب سے زیادہ تشویش ان فلم بیوٹری میں پھیلی ہوئی ہے جو بمبئی ٹاکیز کو بڑی بڑی رقموں کی ہنم گارنٹی دے چکے ہیں۔ انکو فکر ہے کہ بمبئی ٹاکیز کی آنے والی تصاویر اس ہنم گارنٹی کو کیونکر پورا کرسکے گی۔ فلم ڈسٹری بیوٹروں کے علاوہ نمائش کنندگان بھی خاصے پریشان ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر ہمنسو رائے کی پوزیشن فلمی صنعت میں کافی بلند تھی۔ اور ان جیسے لائق شخص سے بمبئی ٹاکیز کا محروم ہوجانا بمبئی ٹاکیز کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہمکو یہ امید ہے کہ بمبئی ٹاکیز کے وہ تربیت یافتہ کارکن جو سالہا سال سے مسٹر ہمنسو رائے کے ساتھ کام کررہے تھے یقینی طور پر اس قابل ہیں کہ وہ اس اہم ذمہ داری کو سنبھال سکیں گے اور بمبئی ٹاکیز کے معیار کو گرنے نہ دیں گے۔

دیوکارانی کے حالات سے جو حضرات ناواقف ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دیوکارانی محض ایک ممتاز اداکارہ ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک اداکارہ سے کہیں زیادہ ہوشیار ایک فلمساز ہے۔ چنانچہ بمبئی ٹاکیز کی اکثر و بیشتر تصاویر کی تیاری میں دیوکارانی کا ہاتھ تھا۔

دیوکارانی کے علاوہ بمبئی ٹاکیز میں ایک نہایت اہم شخصیت رائے بہادر چنی لال کی بھی ہے۔ رائے بہادر چنی لال کی زندگی کا بیشتر حصہ مسٹر ہمنسو رائے کے ساتھ گذرا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مسٹر چنی لال اور دیوکارانی دو شخصیتیں بمبئی ٹاکیز میں ایسی موجود ہیں جو بمبئی ٹاکیز کو اپنے معیار سے نہیں گرنے دیں گی۔ (ماخوذ)

☙ جاتا ہے کہ "انکو بغیر شادی کے بچے پیدا کرنے کی اجازت دیجائے"، چنانچہ ایک عورت کا خط ایک نازی اخبار میں شایع ہوا ہے جس کا مضمون یہ ہے:۔

" جرمنی کی نوعمر لڑکیاں اور عورتیں اس چیز کی خواہشمند ہیں کہ وہ قوم اور ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں، بچے پیدا کرنے کا جوش کنواری لڑکیوں میں زیادہ ہے۔ اسلئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ کنواری لڑکیوں کو ناجائز بچے پیدا کرنے کی اجازت دے اور اسکے ساتھ ہی یہ انتظام کیا جائے کہ اگر قومی خدمات انجام دینے والی لڑکیوں پر کوئی شخص معترض ہو تو اسے سخت سے سخت سزا دیجائے"

گویا نازی عورتیں حکومت سے حرامکاری کا لائسنس مانگ رہی ہیں۔ اور حرامکاری کو بھی بہت بڑی قومی اور ملکی خدمت تصور کرتی ہیں۔ لعنت اس تہذیب پر اور اس ترقی پر۔

☙ بیہوش ہوگیا...... نہ معلوم کتنی دیر بعد مجھکو ہوش آیا...... لیکن میں نے آنکھیں کھولیں تو ندی کے دوسرے کنارے پر تھا...... میں نے ادہر ادہر دیکھا...... لیکن تم نہ نظر آئیں...... میں نے بہت تلاش کیا...... تم نہ ملیں، آہ اب تم نہ جانے کہاں ہو...... کاش وہ رنگین منظر ایک بار پھر نظر آجاتے...... آہ...... وہ فضا کسقدر رنگین تھی...... وہ دن کس قدر لطیف تھا...... کاش کہ وہ رنگین فضا ایک بار پھر آجاتی۔

اقوالِ زریں

ہتک

لوگوں کو سیکھنا ہوگا کہ دوسروں کی کمائی پر جینا ان کا فرض نہیں ہے۔ انکو سمجھنا ہوگا کہ کڑی سے کڑی جسمانی مشقت اور چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں ہتک نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ ایمانداری کا ہو۔ سب سے گہری ہتک ہے فضول خرچ ہونے میں، رشوت خور ہونے میں، کاہل ہونے میں، گھمنڈ کرنے میں اور جس جگہ کے قابل نہ ہوں، اس جگہ کو حاصل کرنے میں۔ (رسکن)

معاف کردو

دوسروں کی طرف سے پہنچائی گئی تکلیف کو یاد رکھنا روحانی تاریکی ہے اور بدلا لینے کے منصوبے باندھتے رہنا روحانی خودکشی ہے، درگزر یا معاف کرنے کا خیال دل میں لانا اور اس پر کاربند ہونا روحانی روشنی کی ابتدا اور شانتی و سکھ کا آغاز ہے۔ (شیکسپیئر)

اپنی اصلاح

تم جو دوسروں کی بھلائی کے لئے اتنے بے چین ہو رہے ہو اور انکی اصلاح چاہتے ہو، پہلے اپنا اصلاح کرو۔ اپنے گھر سے اپنی بیوی، بچوں سے، اپنے ہمسایوں سے اصلاح کا کام شروع کرو۔ دیکھو تم اپنے آپ کو دھوکے میں نہ رکھو، جب تک آس پاس کے اور چھوٹے چھوٹے کام بھی لگن سے نہیں کر سکتے۔ تب تک دور کے اور بڑے بڑے کام نہ کر سکو گے انگریزی کہاوت ہے کہ "خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے۔"

---

۲۸ سال کی عمر کے ۲۲ ہزار اشخاص کل فوج میں بھرتی کئے گئے۔

موجِ تبسم

شاگرد:- دیکھئے صاحب میں نے کیسے نوٹ بنائے ہیں، دیکھئے یہ اصلی نوٹوں سے بھی صاف چھپے ہیں

استاد:- "بیوقوف نہ بنو اور زیادہ قابلیت نہ چھانٹو، ہمارے لئے ویسے ہی نوٹ کافی ہیں جیسے کہ کرنسی نے بنائے ہیں۔

جو عورت دیکھنے میں بہت بھلی ہوتی ہے وہ بہت اچھی ہوتی ہے۔

مگر صرف دیکھنے میں، جیب کے لئے نہیں۔

بکسیلر:- اس کتاب سے آپکا نصف کام حل ہو جائے گا۔

گاہک:- تو پھر مجھے ایک کے بجائے اس کی دو کاپیاں دے دیں۔

ایک بچہ بازار میں کھڑا رو رہا تھا ایک راہگیر نے سبب پوچھا، تو بچہ نے اسے بتلایا کہ میرا ایک پیسہ کھو گیا ہے۔

اس پر کچھ دیر تک راہگیر نے بھی اس کا پیسہ ڈھونڈھا۔ جب تلاش میں ناکام رہا تو راہگیر اپنی جیب سے ایک پیسہ نکالکر دینے لگا۔ بچہ نے پیسہ دیکھتے ہی کہا،

ہوں! میرا پیسہ اتنی دیر سے تم نے چھپا رکھا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ سال میں ۳۶۵ چھٹیاں ہوا کریں' "کیا مطلب یعنی سال میں پورا ایک دن کام کیا جائے" "نا بابا مجھ سے تو اتنا کام نہیں ہو سکتا۔

دلچسپ معلومات

حیرت انگیز پیشین گوئیاں

جنگ نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور عوام کو جنگ کے حالات سے غیر معمولی دلچسپی ہے۔ اس دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ہم سوئزرلینڈ کی ایک مشہور کتاب کی وہ پیشین گوئیاں درج کرتے ہیں جو اٹھارہویں صدی میں کی گئی تھیں۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب دنیا ہوائی جہاز اور موجودہ حالات حرب سے ناواقف تھی۔ ہم اس کتاب کے بعض اقتباسات درج ذیل کرتے ہیں:-

زمین پر چلنے والے قلعے

اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ بیسویں صدی میں جو لڑائیاں ہونگی، ان لڑائیوں میں ہوا میں اڑنے والے جہاز استعمال کئے جائینگے جو عقاب سے مشابہ ہونگے۔ فضا میں ایسے بادل اڑتے ہوئے دکھائی دینگے۔ جو حقیقت میں بادل نہ ہونگے۔ بڑی بڑی بندوقیں کام میں لائی جائیں گی جن میں پہیئے لگے ہوئے ہونگے (یعنی مشین گنیں) اور جنگ کے میدانوں میں چلتے پھرتے قلعوں سے کام لیا جائے گا۔ (یعنی ٹینک) پہلی جنگ سنہ ۱۹۱۲ء کے قریب ہوگی۔ اور دوسری جنگ سنہ ۱۹۴۰ء اور سنہ ۱۹۵۰ء کے درمیان لڑی جائے گی۔

ایک عورت کی پیشینگوئی

اسی کتاب میں اڈوسہ نامی ایک عورت کی پیشینگوئی درج ہے جس نے سنہ ۱۸۵۰ء میں ایک خواب دیکھنے کے بعد پیشین گوئی کی تھی۔ اس عورت نے بتایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب جرمنی دنیا کا سب سے بڑا جنگجو ملک ہوگا اس زمانہ میں ایک جنگ ہوگی (یعنی سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ) اس کے بعد ایک اور جنگ ہوگی جس کا ذمہ دار ایک فرد واحد ہوگا۔ جو دریائے ڈینوب کے کنارے کے ایک شہر کا باشندہ ہوگا۔ (یعنی ہٹلر) اسکی رہنمائی میں جرمنی خوب ترقی کرے گا۔ مگر اس کے بعد فوراً ہی جرمنی کو زوال آجائے گا۔ اور وہ تباہ ہو جائے گا۔

ایک عیسائی کی پیشینگوئی

اسی کتاب میں سولہویں صدی کے ایک عیسائی پادری کی ایک پیشگوئی کا تذکرہ ہے۔ یہ پادری لکھتا ہے کہ بیسویں صدی میں تین ہولناک جنگیں ہونگی جن کی وجہ سے ملک رہائن (رائن لینڈ) تباہ ہو جائے گا۔ دوسری جنگ میں جو پہلی جنگ سے زیادہ ہولناک ہوگی۔ جرمنی بالکل مٹ جائے گا۔ (یعنی موجودہ جنگ) اس میں آسمان سے تارے ٹوٹیں گے۔ جن سے شہر تباہ ہوجائینگے زہریلے بادل چھا کر بستیوں کو برباد کر ڈالینگے۔

ایک پادری کی پیشینگوئی

اسی طرح سترہویں صدی کے ایک پادری کی پیشین گوئی درج ہے۔ اس پادری نے پیشگوئی کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیسویں صدی میں خطرناک لڑائیاں ہونگی۔ ان لڑائیوں میں زہریلے بادل بنی نوع انسان کو تباہ کر دیں گے۔ ہوا میں انسان اڑتے پھرینگے۔ اور زمین پر فولادی قلعے چلتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ اس وقت ایسی بری حالت ہوگی کہ انسان اپنے آپ کو بھول جائے گا۔

الہ آباد پنڈت جواہر لال نہرو کی صاحبزادی اندرا نہرو سوئٹزرلینڈ کی ایک صحت گاہ میں پھیپھڑوں کا علاج کر رہی ہیں سفر کی دشواری کی وجہ سے اندرا نہرو کا ہندوستان آنا مشکل ہے۔

افسانے

شاہِ اودھ کے افسانے

از جناب خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی

اودھ کی تاریخ نہایت ہی دلچسپ واقعات سے پُر ہے۔ ذیل میں خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی کے لکھے ہوئے اودھ کے چند واقعات درج کرتے ہیں، جو شاہان اودھ کی پرائیوٹ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں:-

آصف الدولہ بہادر کو خط بنوانے میں کمال حاصل تھا۔ کوئی ایسا ویسا حجام سامنے ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ دُور دُور سے انتخاب روزگار حجام بلوائے جاتے تھے۔ حکم ہوتا تھا کہ خبردار کھونٹی کا نام نہ رہے۔ جب حجام خط بنا چکتا تو آپ ایک ریشمی رومال سے دونوں رخسارے پوچھتے اور اس کے بعد رومال کو غور سے ملاحظ فرماتے تھے۔ اگر خط اچھا نہ بنتا تھا، اور کھونٹیاں رہ جاتی تھیں۔ تو رومال میں اُس کی کھرکھراہٹ سے پھوسڑے دکھائی دیتے تھے اور اگر خط اس قدر چھیلا جاتا تھا کہ کھونٹیاں بیٹ جائیں تو پوچھنے سے سفید ریشمی رومال میں خون کے دھبے آجاتے تھے۔ اور آصف الدولہ بہادر غصے ہوا چہرا آگ میں لال کیا ہوا رکھا رہتا تھا پیٹ میں پھونک دیتے تھے، اس خوف سے اچھے اچھے حجام آتے ہوئے کانپتے تھے۔ کسی دُور دراز مقام سے عتیق اللہ نامی حجام قسمت آزمائی کے لئے لکھنؤ آیا۔ کوشش اور جستجو سے بادشاہ کے دربار تک رسائی حاصل کی۔ طالع کی یاوری اور اہل دربار کی سفارش سے بادشاہ نے طلب فرمایا۔ یہ خوشی خوشی حاضر ہوا۔ اور خط بنانے میں مصروف ہوا۔ کچھ اس نرم ہلکی سے آہستہ آہستہ بنانے لگا کہ آصف الدولہ کی آنکھ بند ہونے لگی۔ خط بنا چکا تو سفید ریشمی رومال طلب ہوا، دونوں رخسارے خوب صاف کرکے پوچھے گئے، لیکن داغ دھبہ خون کا نہ آیا نہ رومال نے پھوسڑے دیئے۔ بہت خوش ہوئے۔ دو ہزار روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی۔ اور حکم ہوا آج سے سوا ہمارے کسی کا خط نہ بنانا۔ عتیق اللہ نے تھوڑے زمانہ تک خط بنایا۔ اس کے بعد جب نظر موٹی ہوگئی تو یہ خیال کرکے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک نہ ایک دن دھوکا اٹھاؤں۔ بہانہ کیا کہ فدوی کی بینائی جاتی رہی۔ اندھے بن کر زندگی بھر دو ہزار روپیہ ماہوار لیا کئے۔ اور اچھے اچھے امیروں کی طرح بسر کی۔

حسین بخش کشمیری بھانڈ نصیر الدین حیدر بہادر کے دربار میں ناچنے گانے پر ملازم تھا۔ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ تھی۔ نصیر الدین حیدر کے رعب و داب کا یہ حال تھا کہ اچھے اچھے بہادر آنکھ ملتے ہی کانپنے لگتے تھے۔ جہاں سخاوت کا دریا بہتا تھا، وہاں حکم بھی نادری ہوتا تھا۔ عدول حکمی کے جرم میں دم بھر میں آدمی دیوار میں چنوا دیا جاتا تھا۔

ایک دن حسین بخش مجرا کر رہا تھا۔ صحبت خاص تھی، بادشاہ شراب کی قلم ہاتھ میں لئے ہوئے ایک گلاس بھرا ہوا اس کے منہ کے قریب لے آئے اور کہا اسکو پی لو۔ کہنے لگا۔ غلام جان بخشی کی اماں پائے تو عرض کرے"۔ حکم ہوا کہو کہا۔ اس بات کو خدا جانتا ہے کہ منشی اشیاء کے نام سے اسقدر پرہیز ہے کہ حدت کی وجہ سے آجتک لونگ بھی نہیں کھائی، اب جیسا حکم عالی ہو" فرمایا ہم کو نہیں معلوم تھا، اچھا اگر آج سے اگر ہمارے دور میں حسین بخش ہو تو اسکے سامنے خالی پانی کا دور چلا دینا۔

ایک روز مجرا ہو رہا تھا۔ عصر کی نماز کا وقت قضا ہوا جاتا تھا اور حسین بخش جیسا مجرائی جو کبھی پر بھی نماز پڑھے۔ لوگوں میں کھچڑی پکنے لگی۔ کہ اگر اس وقت اس نے مجرا بند کیا تو بادشاہ کا عیش منغض ہوگا۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ نقالوں میں نامی نقال چین سکھ، کا جو "اشیخ جگن"۔ جو روتے آدمی کو ہنسا دیں، چین سکھ، کی لمبی داڑھی اور ثقہ صورت مگر غضب کی پھبتی کہنے والا، اُسی وقت نقل شروع کی کہ قربان جاؤں بشیعہ، سُنی، اپنی مسجدوں میں کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ ایک شیعہ الگ وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ سُنی جماعت نے اذان دی تکبیر کہی۔ اور نماز پڑھی، ایک بے نمازی نقال محفل کے سلجھانے کے لئے پھبتیاں کہا کیا:-

اللہ میاں نے اچھی اٹھا بیٹھی نکالی ہے۔ نماز کیا ہے فوجی قواعد ہے۔ انگلی کے اشارے سے اٹھو۔ بیٹھو۔ اوندھا پڑ جا۔ جب تک نماز ہوا کی، یہ ہنسایا کیا۔ آخر سلام پھیرتے ہی طبلے پر تھاپ پڑی اور گانا شروع ہو گیا۔

نصیر الدین حیدر نے غالب جنگ، روشن الدولہ اور راجہ مہرا سے کہا کہ اس نقل کی آل کچھ سمجھے؟ حسین بخش نے اپنی وضع کو کس خوبصورتی سے نبھایا۔

در دولت پر ایک شیر بندھا رہتا تھا، گلے میں نفیس کھنور کلی اور کھنور کلی میں فولادی زنجیر لوہے کے کھٹے میں بندھی ہوئی۔ شیر بہت غصے ور تھا لیکن نصیر الدین حیدر کو دیکھکر بہت خوش ہوتا تھا۔ اور خوش فعلیاں کرتا تھا۔ بادشاہ جب محل سے برآمد ہوتے تھے تو ان کے ہمراہ دو تھیلی بردار سُرخ و سفید ریشمی تھیلیوں میں اشرفی اور روپے بھرے ہوئے لئے ہوتے تھے۔ چار خاص بردار دونالی بندوقیں بھرے ہوئے عقب میں ہوتے تھے۔ ایک روز شیر کے معائنے کو تشریف لے گئے۔ شیر خدا جانے کس خیال میں تھا۔ بادشاہ کو دیکھکر غُرایا، نصیر الدین حیدر کو فوراً غصہ آگیا۔ اور کہنے لگے نمک حرام ہم نے جنگل سے تجھ کو زیادہ آرام دیا۔ چار آدمی تیری خدمت کو ملازم رکھے۔ دو دُنبے روز کھانے کو دیئے۔ اُس عوض تو نے ہم کو یہ دیا، اور تو سہی، یہ کہکر اسی وقت شکاری کو بلوایا اور کہا شیر کو ہمارے سامنے کھول دو، اس نے عرض کیا کہ حیوان درندہ ہے چھوٹتے ہی دو چار پر جھپٹ کریگا اہل شہر کی جان کا خوف ہے۔ فرمایا ہم حکم دیتے ہیں کھول دو۔ شکاری نے شیر کو کھول دیا۔ کھل کر شیر نے ایک انگڑائی لے کر زور سے جمائی لی۔ حکم ہوا گولی مار دو، خاص بردار نے گولی حلق کے اندر مار دی، شیر تڑپا اور بہت بلند ہوا، ایک چیخ مار کر گرا اور مر گیا۔

آصف الدولہ بہادر کے زمانے میں خواجہ یمین الدین انصاری عامل صوبہ بریلی تھے۔ انکی سخاوت کا یہ حال تھا کہ عشرہ محرم میں عاشورہ کے دن تمام نقد و جنس جائداد منقولہ و غیر منقولہ زن و فرزند بلکہ اپنی ذات سید الشہدا کے نام پر خیرات کر دیتے تھے۔ دوسرے روز قرض لے کر فاقہ شکنی کرتے تھے۔ کچھ دنوں فیض آباد میں رہے۔ وہاں چوری کا بازار گرم تھا۔ آتے ہی حکم دیا کہ آج سے سب لوگ رات کو اپنا دروازہ کھول کر سویا کریں، جس کا مال اٹھ جائے گا۔ ہم نقصان ادا کریں گے۔ نامی نامی چور بھاگ گئے۔ بعض قتل ہوئے۔ بعض کے ہاتھ کاٹے گئے۔ شہر میں

وزیر ہند کا بیان

اخبار ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار مقیم لندن نے مسٹر ایمرے وزیر ہند سے ملاقات کے دوران انکے چند اہم خیالات معلوم کئے۔ مسٹر ایمرے نے برطانی پارلیمنٹ میں بہ حیثیت وزیر ہند جو تقریر کی تھی، اس کے متعلق کہا کہ وہ تقریر میں نے بر سر عہدہ آنے کے بعد بہت جلد کی تھی لیکن میں وایسرائے ہند کے مشورہ سے ہندوستانی لیڈروں سے سمجھوتہ کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا۔ دوران گفتگو مسٹر ایمرے نے اس بات پر زور دیا کہ جس طرح اس وقت برطانیہ میں مختلف پارٹیوں کے لیڈر ایک مشترکہ خطرہ کے پیش نظر مل جل کر کام کر رہے ہیں اسی طرح ہندوستان میں بھی ہونا چاہئیے۔ مسٹر ایمرے کا یہ جملہ بہت معنی خیز تھا کہ عظیم فیصلے کرنے کی طاقت ہی آزادی کی صلاحیت کا معیار ہے۔ ہندوستانی لیڈروں کو اس کا ثبوت دینا چاہئیے۔

لندن ۱۰ر جون۔ اخبار ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار مقیم لندن نے مسٹر آیمرے وزیر ہند سے طویل گفتگو کی جس سے دوران نامہ نگار موصوف نے یہ رائے قائم کی کہ وزیر ہند نہ صرف ایک قابل سیاستداں بلکہ حقیقی معنوں میں وسیع النظر مدبر ہیں ایک ایسی ہستی ہیں جس سے کھلے دل سے بات چیت کی جاسکتی ہے۔

اس گفتگو کے دوران مسٹر آمرے نے فرمایا کہ برطانیہ اور ہندوستان کو خطرہ میں پیش آنے والا ہے۔ جد وجہد نہ صرف برطانیہ بلکہ ہندوستان کے بھی قایم رہنے کے لئے ہے۔ اور اس پر تہذیب کے وجود سے وابستہ اُمیدوں اور اصولوں کا انحصار ہے جو ہمکو یکساں عزیز ہیں۔ جنگ شروع ہونے پر تو یہ بات سمجھی جاسکتی تھی کہ شاید ہندوستان کو کچھ شبہات ہیں لیکن آج اسے شبہ نہیں ہوسکتا کہ اس کا وجود اور مستقبل بھی اس طرح جنگ سے وابستہ ہے جیسے اس ملک (انگلستان) کا۔

جنگ سے پیدا شدہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آمرے نے کہا کہ اتحادیوں کی پوزیشن نازک ہے لیکن بالآخر اتحادیوں کے کامیاب ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے لیکن اس اثنا میں مصیبت ناک گھڑیاں آنے کا امکان ہے۔

فرانس ہر انچ زمین پر لڑ رہا ہے اور جرمن فوجیں کثیر تعداد میں ہلاک ہو رہی ہیں۔ بالآخر جرمن حملہ آوروں کو منہ کی کھانی پڑیگی۔ برطانیہ اور اسکے وسائل ایسے منظم ہیں جیسے پہلے کبھی نہ تھے۔ بری بحری اور ہوائی معرکوں میں ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا اور اگر ہماری سرزمین پر کوئی حملہ ہوا تو ہم اس کی مدافعت کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اتحادی مل جلکر فیصلہ کن حربیں پہونچا ئینگے۔

پھر بھی یہ جنگ طویل اور شدید ہوگی۔ کیونکہ جرمن اور اطالوی خطروں کو پوری طرح مٹانا ہے۔ تہذیب کی تشکیل میں ہمیں عظیم پارٹ ادا کرنا ہے۔ اب جبکہ علاقہ جنگ بحر روم تک پہونچ چکا ہے تو قدرتی طور پر برطانی سلطنت کے مشرقی حصہ کے بچاؤ کا مرکز ہندوستان بن گیا ہے۔ اب یہ ہندوستان کے قومی لیڈروں پر منحصر ہے کہ وہ حالات کی شدت کا پوری طرح جائزہ لیں کیونکہ ہمیں مشترکہ دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں ہمیشہ یہ کہتا رہا ہوں کہ نو آبادیات کا درجہ یا نو آبادیات کی آزادی کوئی ایسا عطیہ نہیں ہے جو ایک ملک دوسرے ملک کو دے دے۔ بلکہ وہ تو ایک ایسی حالت کا اعتراف ہے جو عالم وجود میں آچکی ہو۔ حصول آزادی کی صلاحیت کا اندازہ بڑے بڑے فیصلے کرنے کی طاقت سے ہوتا ہے اور یہ موزوں وقت ہے کہ ہندوستان کے لیڈر یہ طاقت دکھائیں۔ مسٹر ایمرے نے کہا کہ چند ہفتوں کے اندر اس ملک (انگلستان) میں جو عظیم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ وہ قریب قریب ناقابل یقین ہیں۔ جو لوگ سیاسیات میں ایک دوسرے سے زمین آسمان کا فرق رکھتے تھے۔ وہ آج شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں پرجوش ٹریڈ یونین والے اور انتہا پسند لیبر لیڈر آج اجرت اور وقت کا خیال نہیں کر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر تو یہی ہے کہ دشمن کو شکست ہو کیا۔ اسمیں کوئی شبہ ہوسکتا ہے کہ ایک مشترکہ دشمن کے خلاف مشترکہ طرز عمل بہت باہمی اختلافات کو مٹا دیگا۔ اسی طرح ہندوستان کے لیڈر مل سکتے ہیں اور انھیں ملنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو انکی مشترکہ کوششیں بہت سے دشوار داخلی مسئلوں کا حل ثابت ہوگی۔

برطانیہ پر جرمنی کب حملہ کرے گا

لندن ۱۷ر جون۔ سر نیوائل ہنڈرسن سابق سفیر مقیم برلن نے لنکولن میں تقریر کرتے ہوئے پیشنگوئی کی ہے کہ ہٹلر برطانیہ پر اگست یا ستمبر کے بجائے جون یا جولائی ہی میں حملے کرے گا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ہر تندرست مرد اور لڑکے کو کم از کم رائفل کا چلانا ضرور آنا چاہیئے۔ ہٹلر اس لڑائی کو اسوقت تک نہیں جیت سکتا جب تک کہ وہ برطانیہ کو شکست نہ دے دے۔ اور وہ ہماری ناکہ بندی کرکے ہمیں بھوکا مار کر ہی شکست دے سکتا ہے۔ یا ہمارے اوپر بمباری کرکے شکست دے سکتا ہے۔ یا ہمارے ملک پر حملہ کرکے ہمیں شکست دے سکتا ہے۔

کانگریس کو سمجھوتہ پر آمادہ کرنیوالوں کو

مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۱۵ر جون۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت کے لئے ”دو پارٹیاں“ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھ سے پرائیوٹ اور پبلک طور پر اپلیں کی جا رہی ہیں۔ کہ میں تمام پارٹیوں کو متفق کرکے ایک مشترکہ سمجھوتہ کرالوں اور اس صورت میں ہم برطانی حکومت سے جو چاہیں پا سکتے ہیں۔ یہ نیک احباب ایک مرکزی حقیقت کو بھولے ہوئے ہیں۔ کانگریس ہندوستان کی طرف سے بولنے کا دعویٰ رکھتی ہے اور غیر مخلوط آزادی چاہتی ہے۔ وہ اپنے مطالبہ کو والیوں سے تصفیہ کرکے کم نہیں کرسکتی۔ جو غیر مخلوط آزادی کا لی نہیں چاہتے۔ کانگریس ایسا کریگی تو یقیں گھات کریگی۔ ان حالات میں کوئی آل پارٹیز کانفرنس اس وقت تک نہیں ہوسکتی۔ جب تک ایک مشترکہ مقصد نہ ہو اگر کسی ایک پارٹی کو ایسا تسلیم کرنا ہے کہ وہ ملک کو سنبھالنے کی پوری طاقت رکھتی ہو تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ آج کانگریس اتنی مضبوط نہیں ہے اس نے اپنی موجودہ پوزیشن مخالفت ہوتے ہوئے حاصل کی ہے۔ اگر کانگریس میں کمزوری نہ آئی اور وہ پورے صبر سے کام لیتی رہی تو وہ ملک کو سنبھالنے کی پوری طاقت حاصل کرے گی۔ یہ ایک مغالطہ ہے جو ہم نے اپنے آپ پیدا کیا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم کوئی ترقی کریں ہمیں سب پارٹیوں سے سمجھوتہ کرلینا چاہیئے۔

صرف ایک ہی جمہوری طور پر منتخب شدہ جماعت ہے اور وہ کانگریس ہے باقی تمام یا تو خود ساختہ ہیں۔ یا طبقہ وارانہ بنیاد پر منتخب ہوئی ہیں مسلم لیگ بھی ایک ایسی جماعت ہے جو کانگریس کی طرح رائے عامہ سے منتخب ہوئی ہے لیکن وہ صاف صاف فرقہ وارانہ ہے اور ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے ایک ہندو اور دوسرا مسلم۔

میں نے ایک مسلم لیگی کی اپیل پڑھی ہے جس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ برطانی حکومت مسلمانوں سے سمجھوتہ کرلے اور مسلمانوں کی مدد پر بھروسہ کرے یہ معاملہ کو طے کرنے کی ہی صورت نہیں بلکہ برطانی راج کو ہمیشہ کے لئے قایم رکھنا ہے۔ بلاشبہ ہندو مہاسبھا ہندوؤں کے لئے اور ہندو ریاستوں کے لئے ترجیحی سلوک چاہے گی۔ فی الحال ملک میں صرف دو پارٹیاں ہیں ایک تو کانگریس اور اس کے ساتھ دینے والے اور دوسری وہ پارٹیاں جو کانگریس کا ساتھ نہیں دیتی ہیں ان دونوں میں کوئی سمجھوتہ اسوقت تک نہیں ہوسکتا۔ جب تک ان میں سے ایک اپنا مقصد ترک نہ کردے دوسری پارٹی کو بھی اسکے مقصد میں اتنا ہی پکا سمجھنا چاہیے۔ جتنی کہ کانگریس اپنے مقصد میں ہے۔

اس لئے ایک جمود پیدا ہوگیا ہے مگر جمود صرف ظاہری ہے کہ مشترکہ مطالبہ کے علاوہ کانگریس دوسرے معاملوں میں اشتراک کے لئے ہمیشہ راہ نکالتی ہے۔ اور اب بھی نکالتی رہے گی یہ تالیف قلب کی تدبیر ہے۔ کانگریس کی اصلا اسے الگ تھلگ کھوٹے رہنے سے روکتی ہے۔ کانگریس جیسا کہ مخالف کہتے ہیں ادھے گھوڑے پر چڑھنے کی مرتکب نہیں ہوسکتی۔ بلکہ وہ سب پارٹیوں کو خوش رکھنا چاہتی ہے۔ وہ شبہات دور کرکے اور اپنی نیک نیتی میں یقین پیدا کرانا چاہتی ہے یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کانگریس پہلے اپنے اصطبل کی صفائی کا مشورہ کرے۔ اس کام میں وقت لگے گا۔ یہ وقت دینا ہی ہوگا۔ اسے ضایع نہ سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کانگریس نے امید اور یقین سے ہاتھ دھولئے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچی کہ اسے ایک مشترکہ سمجھوتہ کی خاطر اپنی ابتدائی پوزیشن کو ترک کردینا چاہیئے۔ تو وہ ایسی طاقت نہ رہیگی جیسی کہ اسوقت ہے آج تو کانگریس ہندوستانیوں کی امیدوں اور عقیدوں کا لنگر ہے اگر وہ اپنے بادبان سے الگ نہ ہونا پسند کرے تو یہ اس کے لئے اچھا ہی ہوگا۔ چاہے وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں ہو۔

قانون امریکنوں کو امداد نہیں کرنے دیتا

واشنگٹن ۱۴ر جون۔ موجودہ قانون ان امریکنوں کے راستہ میں ایک بھاری رکاوٹ ہے جو برطانیہ کی امداد کرنے کے دل سے خواہشمند ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں برطانی حکام کے پاس روزانہ درخواستیں پہونچ رہی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، نرس، اور دیگر اشخاص شامل ہیں۔ ان سب کو یہ کہہ دیا گیا ہے کہ امریکہ کا قانون ان کی پیشکش منظور کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ برطانی حکام کے پاس چیکوں۔ پونڈوں۔ نقدی کی دھڑا دھڑ پہونچ رہی ہے۔ جو رقم ریڈ کراس کے لئے ہوتی ہے وہ منظور کرلی جاتی ہے لیکن جو لڑائی کے لئے ہوتی ہے اس کو لینے سے انکار کردیا جاتا ہے۔

ترکی جنگ کے لئے مجبور ہے

انگلو فرنچ ٹرکش پیکٹ کی (برطانیہ، فرانس اور ترکی کا معاہدہ) جو ۸ر نومبر ۱۹۳۹ء کو ترکی نیشنل اسمبلی نے منظور کیا تھا ایک شرط یہ بھی ہے کہ:۔

”اگر کوئی یوروپین طاقت بحیرۂ روم کے علاقہ میں جنگ چھیڑ دے اور برطانیہ اور فرانس میں اس جنگ میں شریک ہوں تو اس حالت میں ترکی ان ممالک (برطانیہ اور فرانس) کی تعاون

معاونت کرے گا۔ اور انکو ہر قسم کی امداد بہم پہونچائے گا۔

ایک قوم ایک جھنڈا اور ایک مادر وطن

کلکتہ ریڈیو ڈاک۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا کہ اب جبکہ جنگ کے بادل ہمارے چاروں طرف بہت بری طرح گھرے ہوئے ہیں۔ وقت آگیا ہے جبکہ ہم صرف ہندوستان کے قوم کے طور پر خیال کریں اور پارٹیوں اور طبقوں کے طور پر نہ سوچیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ ہندوستانیوں کو اس موقعہ پر اپنے ملک کی بھلائی کے معاملے کے سوا اور کسی بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور موجودہ موقعہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنا پارٹ بڑی صلاحیت کے ساتھ انجام دیں

ہر برائی سے بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ اور انشاء اللہ شدید اختلافات کے موجودہ زمانہ میں ہندوستان کی مختلف نسلوں فرقوں اور عقیدوں کا باہمی اتحاد پیدا ہوگا۔ میں ایک ایسی مشترکہ فوج کی پیش بینی کرتا ہوں جو ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں پر مشتمل ہوگی۔ اور وہ ہمارے اس مشترکہ مادر وطن کی خدمت سے واحد مقصد سے ایک جھنڈے کے نیچے شانہ بشانہ کام کریگی۔

فرانس کا سونا امریکہ میں بند

واشنگٹن ۱۸ر جون۔ امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کا سونا امریکہ سے باہر نہیں جاسکتا اور لڑائی کے جس سامان کا آرڈر فرانس نے دیا تھا۔ وہ برطانیہ خریدے گا۔

ہر کھانے کے ساتھ

کیا آپ نے کھانوں کے ساتھ چائے پینے کا تجربہ کیا ہے؟ کھانے سے لذت حاصل کرنے کے لئے یہ ایک خوشگوار اضافہ ہے۔ جب آپ کھانا کھانے کے لئے بیٹھیں تو ایک پیالی چائے ضرور طلب کریں۔ اس کے بعد دیکھئے کہ آپ جو کچھ کھاتے ہیں اس میں کتنا زیادہ ذائقہ محسوس کرتے ہیں۔ چائے ایک مفید چیز ہے اور ہر طبیعت کے انسان کو موافق آتی ہے

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے

تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے

ہندوستانی چائے

ہر وقت ہر جگہ پر

انڈین ٹی ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا

IK 117

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

جاں بازی — جاں نثاری — اور قربانی

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

سپریم پکچرس کا دلفریب ڈرامہ

میری آنکھیں

ایک ایسی کہانی جو اس سے پہلے پردہ سیمیں پر کوئی فلم کمپنی نہیں پیش کر سکی۔

جانبازی، جاں نثاری اور قربانی کے واقعات سے لبریز۔

خاص اداکار:۔ خورشید۔ ستارہ۔ نظر۔ ترلوک کپور۔ کیسر۔

آنیوالے تماشے:۔ آج کا ہندوستان۔ آندھی۔ (نیو تھیٹرس)

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

بمبئی ۱۷ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں:۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے وائسرائے ہند سے جو تیقن دہانی چاہی تھی۔ اس کے جواب میں وائسرائے ہند کا ۱۹ اپریل کا جواب اطمینان بخش نہیں ہے۔ کمیٹی اپنے صدر (مسٹر جناح) کے حسب ذیل بیان کی تائید کرتی ہے جو انہوں نے ۲۷ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو نکالا تھا۔

اب تک ہم نے حکومت برطانیہ کے جنگ چلانے کی راہ میں نہ خلل اندازی کی ہے نہ کوئی پریشانی پیدا کی ہے۔ جب تک ہماری طلب کی ہوئی یقین دہانی نہ ہو اس وقت تک ہم نے ان صوبوں کو برطانی حکومت سے تعاون کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا ہے۔ جن میں مسلم لیگ کا غلبہ ہے ہمارا خاص مطالبہ یہ ہے کہ برطانی حکومت ہندوستان کے آئینی مسئلہ کے متعلق اس وقت تک کوئی اعلان نہ کرے۔ ان اہم نکات کے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ جو اس سلسلے میں پیدا ہو گئی ہیں۔ جب تک ہماری منظوری اور رضامندی نہ ہو۔ پھر بھی ان بڑے نکات پر کوئی اثر ڈالے بغیر جن کا فیصلہ بعد کو ہوتا ہے۔ ہم نومبر کے ماہ تک اس بات پر رضامند تھے کہ وائسرائے کی اس تجویز پر غور کیا جائے کہ صوبجاتی میدان میں ایک باعزت اور قابل عمل سمجھوتہ کر لیا جائے۔ جس کے بعد ایگزیکٹو کونسل میں یا مرکزی حکومت میں ہماری نمائندگی۔ موجودہ قوانین کی مدد کے اندر گنجائش کے مطابق ہوتی لیکن اس تجویز کو کانگریس اور مہاتما گاندھی نے سرسری طور پر نامنظور کر دیا۔ شروع فروری میں بھی ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے ایسی ہی پیشکش کی۔ لیکن اس کا بھی وہی حشر ہوا۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائے کانگریس کی بات کا انتظار کرتے رہے ہیں۔ جہاں تک مسٹر آمرے کے بیان اور وائسرائے ہند کی اپیل کا تعلق ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ظاہر کرنا برطانی حکومت کا کام ہے کہ مسلم لیڈر رشپ ایکں اپنا اعتماد ظاہر کرے۔ ایسا کرنے سے بہتر سے طریقے ہیں۔ ہم با اعتماد دوستوں کی حیثیت سے پورا تعاون کر سکینگے اور فعل نہ ہونگے۔

ورکنگ کمیٹی۔ نازی خطرے کی ترقی کو دہشت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ جو انسانیت پر حملہ ہے کیے بعد دیگرے قوموں کو انکی آزادی سے محروم کیا جا رہا ہے اور اتحادیوں کے خلاف اٹلی کا شریک جنگ ہونا سراسر خود سری اور خلاف اخلاق سمجھتی ہے۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ فرانس بہادری اور دلیری کے ساتھ ایک زبردست دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے۔

دنیا کی نازک حالت کا یہ تقاضا ہے کہ ہر ہندوستانی اپنے ملک کے تحفظ کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرے۔ یہ ورکنگ کمیٹی حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس ملک کو ایک منظم طریقہ پر ہر امکان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرے۔ یہ کمیٹی یہ بیان کرنے پر مجبور ہے کہ ہندوستان کے تحفظ کے جو انتظامات وائسرائے ہند کے بیان کمانڈر انچیف کی براڈکاسٹ تقریر اور بعض صوبجاتی گورنروں کی زبانی بیان کئے گئے ہیں وہ کافی نہیں۔ حالات کا فوری تقاضا ان سے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ کمیٹی اپنے صدر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ وائسرائے ہند سے بات چیت یا مراسلت کر کے ایسی راہ نکالیں کہ اس ملک کا موثر طریقہ پر تحفظ ہو سکے اور ملکی وسائل کو زیادہ سے زیادہ جنگی امداد میں استعمال کیا جا سکے۔ کمیٹی کی رائے میں جب تک کل ہند پیمانہ پر حکومت ہند مسلم لیگ اور دوسری ایسی پارٹیوں میں جو ملک کی حفاظت کے لئے اس غرض سے تعاون کرنے کو تیار ہوں۔ سمجھوتہ نہ ہو جائے کہ کوئی مفید مقصد نہ پورا کیا جا سکتا ہے اور نہ حاصل ہو سکتا ہے ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ زبردست خطرے کے پیش نظر جو اس ملک کے سامنے ہیں ملک کے حقیقی مقصد برآری نہ ہو گی۔ کہ مسلمان اور دوسرے لوگ ڈسٹرکٹ وار کمیٹیوں وغیرہ میں بحالت موجودہ داخل ہوں۔

چونکہ بہت سی صوبجاتی اور ضلع کمیٹیوں سے اور انفرادی طور پر لیگ کے ممبروں کی طرف سے اس بارے میں دریافت کے مراسلے موصول ہوئے ہیں کہ وہ مجوزہ وار کمیٹیوں کی جانب کیا رویہ اختیار کریں۔ جن کا اعلان وائسرائے ہند اور کچھ گورنروں نے کیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ مسلمان فی الحال ان کمیٹیوں میں شامل نہ ہوں۔ اور لیگ کے صدر اور مسلم لیگ کی باہمی مراسلت کے نتیجہ کے طور پر صدر موصوف کی جاری کردہ ہدایتوں کا انتظار کریں ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل دوسرا رزولیوشن پاس کیا۔

چونکہ اس اخباری خبر سے کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ دہلی میں ۱۳ جون کو مسلمان وزیر اعظموں اور صدر کانگریس کے درمیان کانفرنس ہوئی ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ سر سکندر حیات کا وہ بیان سننے کے بعد یہ ملاقات بالکل نجی نوعیت کی تھی۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد کے طلب کرنے پر ہوئی تھی۔ یہ طے کرتی ہے کہ آئندہ غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس ورکنگ کمیٹی کا کوئی ممبر کسی کانگریسی لیڈر سے کوئی خط وکتابت یا بات چیت ہندو مسلم سمجھوتہ کے بارے میں یا کسی ایسے معاملہ میں جس میں لیگ اور کانگریس کے سمجھوتہ کا سوال ہو بغیر صدر لیگ کی منظوری کے نہ کرے۔

مسلم لیگ کا رزولیوشن

لاہور ۱۸ جون۔ سر سکندر حیات خان نے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے متعلق جو انٹرویو دیا تھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وار کمیٹیوں سے عدم تعاون کرنے سے پنجاب اور بنگال کے مسلمان وزیروں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

نیلی پوشان کانپور کی ظفر یار جنگ

کانپور ۱۶ جون سنہ ۱۹۴۰ء اتحاد ملت کانفرنس کی تاریخ تھی لیکن ظفر الملت حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب صدر آل انڈیا اتحاد ملت کے حکم پر کہ اتحاد ملت کانفرنس آزاد مسلم کانفرنس لکھنؤ کی تاریخوں میں کی جائے۔ لہذا کانفرنس ملتوی کر کے نیلی پوشان کانپور کی شہر میں ظفر یار جنگ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو پی کی سرکردگی میں ہوئی۔ جس میں سات سو نیلی پوش محمد شاہ صاحب جنرل حبیب اللہ صاحب نائب جنرل اشفاق آلکی صاحب امجد علی صاحب محمد یعقوب صاحب محمد ابراہیم خاں کابلی سرداران اتحاد ملت دیگر نیلی پوش معصوم علی و معروف علی مجاہد ممبر دس دوبارہ سال کی ماتحتی میں فوجی نظام سے مارچ کر رہے تھے۔ سب سے آگے سائیکل سوار تھے انکے پیچھے نیلی پوش بینڈ تھا جو مسلمانوں کے دلوں میں ملک و قوم کی خدمت اور حفاظت کا جذبہ پیدا کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے بہم نوجوانوں نے اتحاد ملت میں اپنے کو پیش کیا۔ اس جیش نے نیر بڑے سے ٹہلکا پورہ ممتاز احمد لاری پارک میں ہو کر مرحوم کے واسطے ایصال ثواب کیا اور موصوف کی خدمات جلیلہ بسلسلہ صدر ضلع مسلم لیگ نے انجام دیں۔ تفصیل بیان کر کے حاضرین کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کی گئی۔ یہاں سے مختلف محلوں میں گشت کر کے چمن گنج مولانا محمد علی پارک میں ہو کر عالی جناب فخر قوم سید احمد علی صاحب وکیل صدر ابتی و ملت کا سلامی ہوئی موصوف نے نیلی پوشوں کی خدمت پر مبارکباد پیش کی کہ اور زیادہ ملک و ملت کی خدمت انجام دیجئے۔

حیرت انگیز — جادو کے — لاجواب کام

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

بھونانی پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ

شانگریلا عرف تبت کا جادو

خاص اداکار:۔ اناکشی رما رائو۔ مسٹر لوپری۔ فیٹی پرشاد۔

آنے والے تماشے:۔ لبنستی۔ ادھکار۔

گٹھوں کے درد میں مبتلا رہنے کے بعد ساٹھ سال کی عمر میں تندرستی

اس بڈھے آدمی کی زندگی گٹھوں میں درد رہنے کی وجہ سے تکلیف دہ ہو گئی تھی۔ لیکن چونکہ اس نے کئی سال پیشتر کروشین سالٹ کا استعمال کیا تھا اسلئے اس کا درد بالکل جاتا رہا۔ اس کے اس تجربہ سے اسکے خاندان نے پورا فائدہ اٹھایا۔ مندرجہ ذیل خط پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس خاندان نے گٹھیا کے مرض سے کس طرح نجات حاصل کی:۔

"اس گٹھوں کے درد کی تکلیف دہ بیماری کی وجہ سے مجھے اور میرے شوہر کو کروشین سالٹ استعمال کرنا پڑا لیکن میرے باپ نے اس کو کئی سال تک استعمال کیا ہے۔ اور اب وہ دنیا میں کہیں رہیں اسکو ضرور استعمال کرتے ہیں کروشین سالٹ کے کھانے سے پیشتر وہ گٹھوں کے درد کا مکمل شکار بن گئے تھے اور انہوں نے وہ تمام ادویات استعمال کر ڈالی تھیں جو انکو لوگ بتاتے تھے لیکن ان ادویات سے کوئی فائدہ نہیں ہوا میں خوشی کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ کروشین سالٹ کے کھانے سے وہ ایک نئے آدمی بنگئے۔ انکی عمر اب قریب ساٹھ سال کے ہے (مسز) ایف۔ جی

کروشین سالٹ قدرتی نمکوں کا مجموعہ ہے جنمیں سے ہر ایک نمک گٹھیا گٹھوں کے درد کیلئے فائدہ مند ہے صرف ایک بوتل کروشین سالٹ کی آپکو یہ ثابت کر دیگی کہ اس آدمی کے بدن میں گٹھیا گٹھوں کا درد نہیں رہ سکتا جو کروشین کی تھوڑی سی خوراک روزانہ لیتا ہے۔

No 8

شاندار — دوسرا — ہفتہ

روزانہ ۷ بجے شام اور دس بجے رات کو

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

سنیچر ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

بھارت لکشمی پکچرس کا پریم سے بھرا ہوا ڈرامہ

متوالی میرا

جسمیں روحانیت پیدا کرنے والے گانے، دل بے چین کرنیوالے ڈانس پُرلطف مناظر اعلیٰ مذاق پر زور مکالمے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

خاص اداکار:۔ مختار بیگم۔ کملا جھریا۔ سلطانہ بانو۔ حسن بانو۔ خورشید رنجیت کماری۔ شانتا دیوی۔ ماسٹر نثار۔ فدا حسین۔ فقیر محمد۔ عبداللہ کابلی آپی پری

آنے والے تماشے:۔ آزاد۔ پکار۔

مذہبی رنگ میں — ڈوبی ہوئی — لاجواب تصویر

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

جمعہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک مذہبی اور اصلاحی تصویر

رکمنی

غرور اور تکبر کا نتیجہ

ظلم وستم کا برا انجام

جسمیں راجکماری رکمنی کی کرشن بھگتی اور اسکو روکنے کے لئے راجکماری رکمنی پر طرح طرح کے مصائب توڑے جاتے ہیں۔ مگر اسکے عزم استقلال میں فرق نہیں آتا ہے۔

خاص اداکار:۔ مس پنا۔ داس گپتا۔ نیمو لکرا۔ انصاری۔ راجندر سنگھ۔ ایم۔ پی۔ ال۔ پلوزنا چودھری۔

آنیوالے تماشے:۔ آندھی (نیو تھیٹرس) لکشمی

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

عام پبلک کی اطلاع کے لئے اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل حدود کے اندر کرایہ پر چلنے والی دستی گاڑیاں (HAND CARTS) کے لئے گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۶۔ ۴۷۔ ۱۱-۴۸ ایچ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء اور بعد میں ترمیم شدہ بائی لاز (قواعد) کے پیرا نمبر ۱ میں میونسپل بورڈ مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے جو اعتراضات یا تجاویز اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر دستخط کنندہ کو وصول ہوں گی ان پر بورڈ غور کرے گا۔

گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۶۔ ۴۷/۱۱-۴۸ ایچ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء کے ماتحت کانپور میونسپل حدود کے اندر دستی گاڑیوں (HAND CARTS) اور بیل گاڑیوں کے انتظام کے متعلق شایع کئے ہوئے اور بعد میں ترمیم شدہ قواعد کے کلاز نمبر ۱ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرتا ہے:۔

"لائسنس حاصل نہ کرنے کی حالت میں لائسنسنگ افسر یا کسی دوسرے آفسر کو جسے لائسنسنگ افسر کے اختیارات دے دیئے گئے ہوں دستی یا بیل گاڑی کا چالان کر کے بند کر دینے کا اختیار ہوگا اور گاڑی اس وقت تک واپس کی جائے گی۔ جب تک کہ لائسنس حاصل نہ کر لیا جائے۔"

دستخط ایس۔ ان۔ تواری
ایگزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

کانگریس سے سمجھوتہ کرنے میں مسلمانوں کا فائدہ ہے

شملہ ۱۵ ار جون۔ مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ کلکتہ کے تین دوستوں نے بنگال کے دو کروڑ ۸۰ لاکھ مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے کانگریس سے کوئی معاہدہ کر لیا تو بنگال کے مسلمان اسے منظور نہیں کرینگے۔ میرے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو میں جانتا ہوں۔ میں برادران وطن کو بھی جانتا ہوں اور بنگال کے مسلمان بھائیوں کی ضرورتیں اور ان کی خواہشات میرے علم میں ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں ان سے منحرف نہیں ہونگا۔ یا ان کے مفادوں کو قربان نہیں کرونگا۔ لہذا میں بانگ دل کہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا بہترین مفاد یہی ہے کہ کانگریس سے سمجھوتہ کر لیا جائے۔ میں بنگال کے مسلمانوں کی رائے لئے بغیر سمجھوتہ کروں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان کے دلوں میں میرے لئے کیا جگہ ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ اور میں جو بھی کام کرونگا۔ وہ اس میں میرا ساتھ دیں گے۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اتحاد کی ملک کی ضرورت ہے۔ چند ماہ ہوئے میں نے دہلی میں کہا تھا کہ موقعہ کھونا نہیں چاہیئے۔ اتحاد کے لئے دور ایک متحدہ محاذ قایم کرنے کے لئے میں اپنا نام اور استعمال کر رہا ہوں لفظی پہیں بلکہ عمل پر میرا یقین ہے۔ بوس بھائیوں سے میرا جو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ بنگال اب بھی سارے ہندوستان کی سیاسی رہنمائی کر سکتا ہے۔

برطانیہ فرانس اور ہالینڈ کی مقبوضات

لندن ۱۸ ار جون۔ حال ہی میں امریکہ میں گیلپ کا جو پولنگ ہوا ہے۔ اس میں ۸۱ فیصدی امریکن باشندوں نے اس بات کے حق میں ووٹ دیئے کہ اتحادیوں کو وسیع اور نئے قرضے دینے کے لئے برطانیہ فرانس ہالینڈ کے وسطی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے مقبوضات خرید لئے جائیں پولنگ اس سوال پر پڑا اتفاگر اتحادیوں کو جنگ میں زیادہ روپیوں کی ضرورت ہے تو کیا آپ اس بات کے حق میں ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دوسری امریکن جمہوریتیں برطانیہ اور فرانس اور ہالینڈ کے مقبوضات خرید لیں جو نہر پانامہ کے علاقہ میں واقع ہیں۔

جرمنی اور اٹلی سے سفارتی تعلقات

واشنگٹن ۱۸ ار جون۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ حکومت کے اعلیٰ افسران یہ تجویز کر رہے ہیں۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جرمنی اور اٹلی کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات منقطع کریں۔ اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو اتحادیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے گا۔ دوم پانچویں کالم کی بدعت ختم ہو جائے گی۔

مسٹر جناح اور سر سکندر حیات خاں

بمبئی ۱۹ ار جون مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔ ریڈیو اور ایسوسی ایٹڈ پریس نے سر سکندر حیات خاں کا جو انٹرویو نقل کیا ہے اس کی طرف میری توجہ دلائی گئی۔ سر سکندر حیات خاں نے انٹرویو میں کہا ہے کہ مسلم لیگ نے جس ریزولیوشن میں مسلمانوں کو وار کمیٹیوں میں شریک نہ ہونے کی ہدایت کی ہے۔ اس سے پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ یہ بالکل ناقابل یقین ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ سر سکندر حیات خاں نے یہ کیسے کہہ دیا۔ اس قسم کی اطلاع سے جو شبہات پیدا ہونے کا امکان ہے اس کو روکنے کے لئے میں اس بات کو قطعی طور پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ریزولیوشن میں کوئی چیز مستثنیٰ نہیں کی گئی ہے اور اس میں بہت زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ وار کمیٹیوں میں شریک نہ ہوں۔ تاوقتیکہ صدر ہدایات جاری نہ کرے اور ہز اکسلینسی وائسرائے سے جو خط و کتابت ہو رہی ہے اس کا نتیجہ نہ نکل آئے مجھے امید ہے کہ بالخصوص مسلم لیگی اور بالعموم مسلمان اس اپیل پر پوری طرح عملدرآمد کریں گے۔

پنجاب اور بنگال کے مسلمان فیصلہ سے مبرا

لاہور ۱۸ ار جون مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ریزولیوشن میں مسلمانوں کو وار کمیٹیوں سے الگ رہنے کی جو ہدایت کی ہے اس سے پنجاب اور بنگال کے مسلمان مبرا ہیں۔ یہ ہے وہ اہم انکشاف جو سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے بمبئی سے واپسی پر نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس سے جو ملاقات ہوئی تھی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے سر سکندر نے کہا کہ کانگریس اور مسلم لیگ پہلے سے زیادہ قریب آگئی ہیں۔

فرانسیسی بندرگاہوں کو جانے کی ممانعت

لندن ۱۷ ار جون۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ہالینڈ اور پولینڈ کے ناروے کے جہازوں کو جو کہ فرانسیسی بندرگاہوں کو روانہ ہو رہے ہیں خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ انگریزی بندرگاہوں کو روانہ ہو جائیں۔

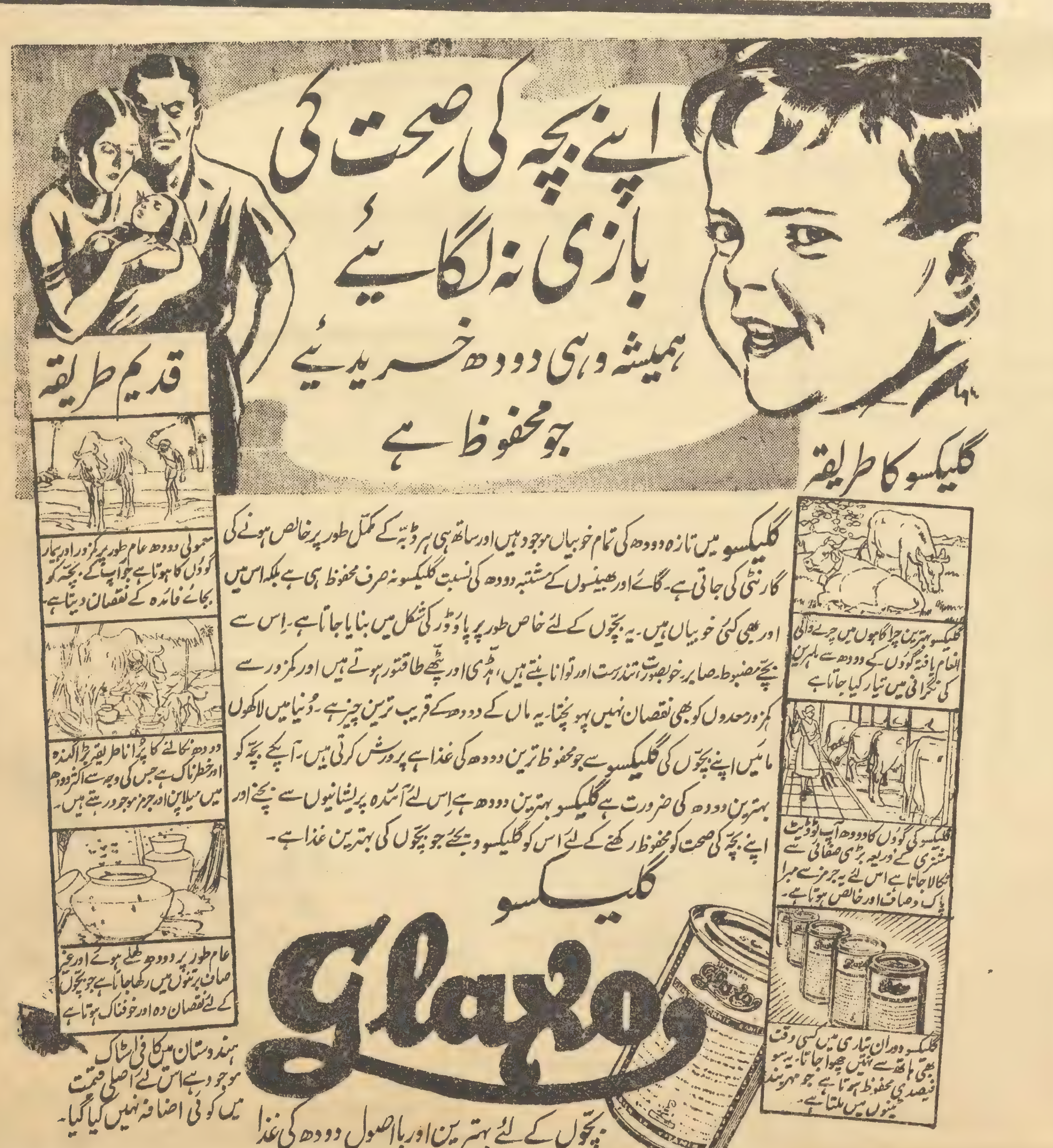

مسٹر چرچل کا اعلان

لندن ۱۷ ار جون۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا کہ فرانس سے بہت بری خبر آئی ہے اور اہل فرانس پر مصیبت کا جو پہاڑ گر گیا ہے اس سے مجھے بہت دکھ ہوا ان کے بارے میں ہمارے جذبات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اور ہمیں پورا یقین ہے کہ فرانس کا پھول ایک بار کھلے گا فرانس میں جو کچھ ہوا ہے اس سے برطانیہ کے اعتقاد اور مقصد میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ دنیا کے کاز کی حفاظت کرنے کے لئے ہم اب اکیلے میدان میں رہ گئے ہیں۔ اس اعلیٰ اعزاز کی شان کے شایاں ہر ممکن کاروائی کرینگے۔ ہم اپنے وطن کی حفاظت کریں گے دار السلطنت برطانیہ کی امداد سے ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک کہ ہٹلرازم کی لعنت ختم نہ ہو جائے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ نتیجہ اچھا نکلے گا۔

قبائلی ملکوں میں لڑائی

پشاور ۱۶ ار جون۔ پشاور میں خبر آئی ہے کہ مہمند کے علاقہ میں امین خان خداخیل اور حاجی صاحب کے صاحبزادے میر جان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں جنگجو ملک رات دن اپنے میناروں کے چاروں طرف گولی چلا رہے ہیں۔ اور دونوں طرف سے شدت کے ساتھ گولی چل رہی ہے۔ مگر دوسرے قبائلی اس جھگڑے کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک حمید اللہ اور ملک عیسیٰ خیل بہت جلد اس معاملہ میں مداخلت کریں گے۔

جرمن پرشیا میں جرمن فوج کی نقل و حرکت

کوناس ۱۹ ار جون۔ اطلاع ملی ہے کہ جرمن فوجوں کی نقل و حرکت پرشیا میں شروع ہو گئی ہے

لندن ۱۰ ار جون۔ فرانس کی جانب سے صلح کی کوشش شروع ہونے پر فرانس کو جانے والے کوئلہ کی روانگی بند کر دی گئی ہے۔

ایک نہایت پُر لطف — لاجواب ڈرامہ

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون ۱۹۴۰ء سے

پرکاش فلم کمپنی کا پُر لطف ڈرامہ

حُکم کا یکہ

خاص اداکار - مس پرملا. مس گلاب. للو بھائی. نلھو. قمر الدین. کالے. اننت مراٹھے. اٹھاولے. جیسں گانے. ڈانس. مذاق. سب کچھ آپکو ملینگے.

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

آنیوالے تماشے :- ایک ہی بھول. سردار.

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ، مارچ ۱۹۲۲ء کے گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبری ۵۰۱م - ۳ - ۲۳ - ۲۷ کے ماتحت منظور شدہ ہکنی کیرج ایکٹ ۱۸۷۹ء (۱۴ آف ۱۸۹۷ء) کے انتظام و نگرانی کے تبائے ہوئے قواعد کے قاعدہ نمبر ۱ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے:-

"تمام ٹھیلہ گاڑیاں جو چلتی ہوئی پائی جاویں گی، جن کے لئے لیسنس نہیں حاصل کیا گیا ہے اس جگہ پر رکھی جاویں گی. جواسی کام کے واسطے مقرر کی جائیگی اور جب تک لیسنس نہ حاصل کیا جائے گا. واپس نہ کی جاویں گی."

اس نوٹس کی تاریخ اشاعت کے ۱۵ دن کے اندر ایگزیکیٹو آفیسر صاحب کو اس تجویز کے متعلق جو کوئی اعتراض یا ترمیم وصول ہوگی اس پر بورڈ غور کرے گا.

ایس. ان. تواری - (ڈی، پی، ایچ)

ایگزیکیٹو افسر

میونسپل بورڈ. کانپور

مسٹر ڈی ولیرا کی تنبیہ

ڈبلن ۱۷ جون مسٹر ڈی ولیرا نے فرمایا کہ جوں جوں گھنٹے گذرتے جاتے ہیں. خطرہ بڑھتا جاتا ہے. یہ وقت باتیں کرنے کا نہیں ہے جبکہ آپکے پڑوسی کے گھر کی چھت جل رہی ہے اور چنگاریاں ہمارے یہاں تک پہنچ رہی ہیں ہمیں حکومت کی کچھ کارروائیوں کو روکنا ہوگا تاکہ ہم اپنا تحفظ خود کر سکیں تیار ہوں آپنے کہا کہ ایسے وقت میں آزادی کا ذکر کرنیسے کیا فائدہ جبکہ آزادی خطرہ میں ہے.

ایک سنسنی خیز — لاجواب ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۱۴ جون ۱۹۴۰ء سے

وزراج فلم کمپنی کا سنسنی خیز ڈرامہ

شمشیر باز

خاص اداکار :- ای بلورپا. مس آشالتا. مس ولتلا. گوپے. آغا جس میں گانے. ڈانس مذاق آپ کو خوش کر دیں گے.

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

آنیوالے تماشے :- سنت تلسی داس. ندی کنارے

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ.

پیور کا نام باقی نہ رہا. جس شہر میں جاتے تھے. مسجد اور امام باڑہ اور اپنی قبر بنواتے تھے. کہ زندگی کا اعتبار نہیں، پہلے سے مستعد رہنا چاہیئے. نجف اشرف کی تعمیر کے لئے آصف الدولہ بہادر نے روپیہ بھیجا تو آپ نے بھی اپنے حوصلہ سے زیادہ رقم شریک کی. اس عدالت اس سخاوت اور اس دولت پر مزاج میں اس قدر خاکساری تھی کہ جب کسی عرضی پر دستخط کا لی یا کلمہ سفارش لکھتے تو پہلے قلم اٹھا کر کہتے "داتا برحق موجود ہے بیباک" کمر میں چمڑے کا تسمہ باندھتے تھے شنجرفی پوشاک پہنتے تھے، غریبوں کے لئے لنگر خانہ جاری رہتا تھا. سردی میں جڑاول تقسیم ہوتی تھی. سال بھر میں ایک مرتبہ عاشورہ کے روز بالکل فقیر ہو جاتے تھے.

نواب سعادت علی خاں نے لکھنؤ میں ایک نیا بازار قائم کیا اور اس کا نام سعادت گنج رکھا: اس کی آبادی اور سرسبزی کو دوبالا کرنے کی غرض سے یہ حکم نافذ فرمایا کہ جو بیوپاری اور سوداگر اس گنج میں قیام کرے. اس پر پولیس کو کسی قسم کی کارروائی کا اختیار نہ ہوگا. اور مجرم قصاص اور سزا سے محفوظ رہے گا. قرض کا دعویٰ مسموع نہ ہوگا. اسی لحاظ سے ہندو. مسلمان، بنیئے. آڑھتیے. سوداگر دور دور سے آکر آباد ہوئے، اور شہر کی رونق دوبالا ہوگئی کوئی شخص بغیر دستخط راہداری ناکے سے باہر نہ جا سکتا تھا.

مرزا محمد حسن قتیل بہت پابند وضع تھے، غازی الدین حیدر پادشاہ اودھ نے دربار میں یاد فرمایا. عرض کی حصول دولت ملازمت عین سعادت ہے، لیکن اپنی آزاد پسند طبیعت سے مجبور ہوں، دربار میں دستار پوشی کا حکم ہے، بندہ کلاہ کا خوگر ہے دربار میں حقے کو بار نہیں اور میں عادی ہے کا دلدادہ ہوں اپنی عزت کا نہیں چاہتا مگر اپنی

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹ دفعہ ۲۳

بعدالت مال حاکم پرگنہ بہادر کانپور مقام کانپور

امرناتھ بنام سری ٹھاکر جی

بنام سری ٹھاکر جی سربراہکار شمبھر ناتھ ولد جانکی پرشاد ساکن محلہ وانہ خوری شہر کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت منافع کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ جون ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو. اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے. واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو.

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو سکے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا.

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا.

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

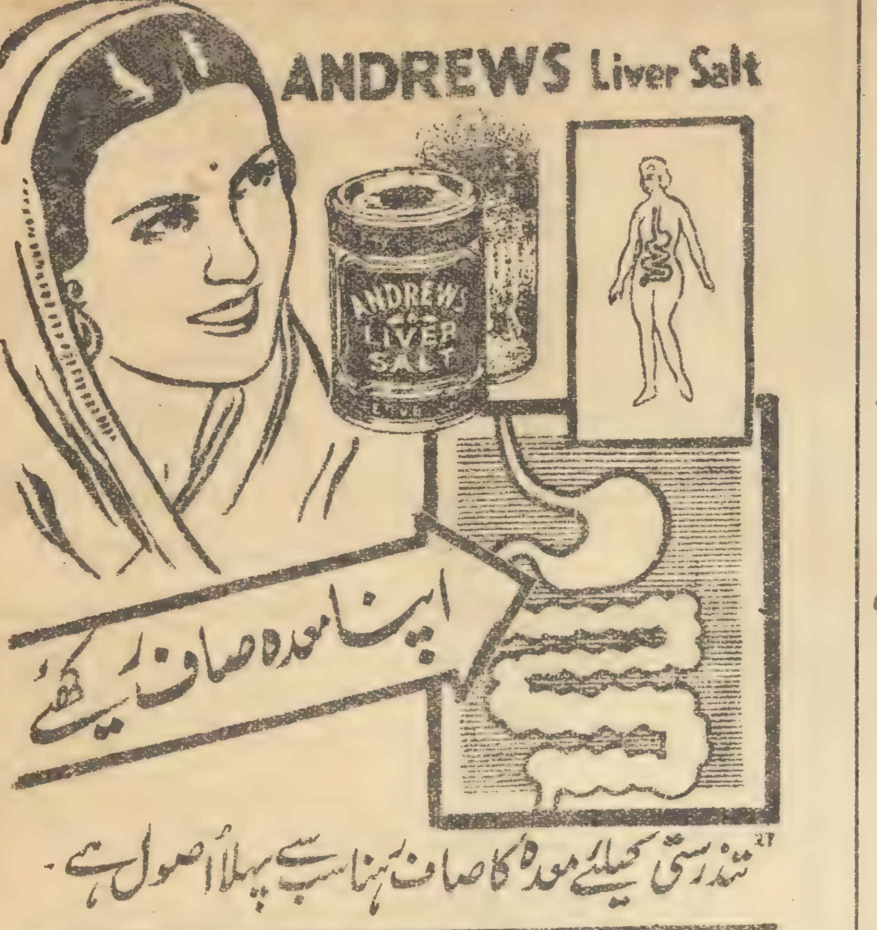

معلومات کی تعلیم کا طالب ہوں. علم دولت سے ہنر آشنا بادشاہ نے فرمایا تم دربار کی حضوری سے مستثنیٰ ہو. آخر مرزا صاحب دربار حاضر ہونے. بادشاہ نے تعظیم دی، کلام سُنا تعریف کی. بادشاہی نوازشوں سے مالا مال ہوگئے.

کیا پوپ کو قید کر لیا جائیگا

لندن ۱۸ جون. اب جبکہ اٹلی جنگ میں شریک ہوگیا ہے ایک کیتھولک اخبار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ غالباً پوپ کو ویٹیکن میں قید کر دیا جائے گا. چونکہ پوپ ایک نیم آزاد حکومت میں رہتا ہے. جو ایک برسر پیکار ملک سے گھرا ہوا ہے اسلئے پوپ کی پوزیشن کے متعلق صحیح پیشین گوئی کرنا ممکن نہیں ہے. اٹلی ایک ایسا قوم کا ساتھی ہے جو کیتھولک مذہب کے خلاف ہے اور اس سے بڑی مشکلیں پیدا ہونے کا امکان ہے.

ماسکو ۱۸ جون. کل رات جرمن سفیر نے روس کے وزیر خارجہ مولوتوف سے ملاقات کی.

"چند نئی کتابیں"

مضامین محمد علی حصہ اول و دوم مولانا محمد علی کی سیاسی، مذہبی اور اجتماعی زندگی کی سرگرمیوں کا نہایت دلآویز مرقع، جس میں ان کی شخصیت وطن و ملت کے مسائل اور اجتماعی تحریکات کی شکل میں پیش کی گئی ہے. ہندوستان کی سب سے زیادہ ہنگامہ خیز دور کی تاریخ اور خود مولانا کے گوہربار قلم سے خود نوشت سوانح عمری بھی ہے، اور ہندوستان کی سیاسی تاریخ بھی.

حصہ اول اس مجموعہ میں خود مولانا کی آپ بیتی، ملت کے مسائل، مسلمان اور متحدہ قومیت. انگریزوں کی سیاست، مسلم یونیورسٹی، ہندوستان کی مختصر شخصیات، مسلمان اور آزادی، بادشاہت اور جمہوریت، جیسے اہم اور بنیادی مسائل پر بصیرت افروز مضامین ملیں گے. ہندی مسلمانوں کی گوناگوں پہلو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا لازمی ہے. قیمت مجلد ۶/

حصہ دوم یہ مجموعہ اس ہنگامہ خیز دور کی پوری تاریخ ہے جو ۱۸۵۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۳۰ء پر ختم ہوتا ہے. سر سید نے کانگریس کی مخالفت کس بنا پر کی -؟ وہ مسلمانوں کو تمام سیاسی تحریکوں سے الگ رکھنے پر کیوں مصر تھے؟ اسلامی سیاست کا یہ مسلک وفاداری آخر میں کیا رنگ لایا؟ مسلم لیگ کا قیام کہاں اور کیسے عمل میں آیا؟ لیگ انگریز کی دوستی کی روش سے ہٹ کر کیوں کانگریس سے ہمنوا ہونے پر مجبور ہوئی؟ اور پھر کس طرح دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں. قیمت مجلد ۶/

جوہر عبدالحق نمبر - "ڈاکٹر عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اُردو کی سترویں سالگرہ کے موقع پر مکتبہ جامعہ نے طلبائے جامعہ کی انجمن اتحاد آرگن رسالہ جوہر کا ادب اُردو نمبر شایع کیا ہے. جس میں اُردو زبان پر ملک کے سربرآوردہ اصحاب قلم مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریاآبادی، ڈاکٹر سید عابد حسین. پروفیسر حامد اللہ افسر، پروفیسر سراج احمد فانی وغیرہ کے تنقیدی، ادبی، اور تاریخی مضامین کے علاوہ مولانا عبدالحق صاحب کے حالات اور خدمات پر ایسے لوگوں کے مضامین ہیں، جو مولانا کی خدمت جلوت شناسا اور واقف کار ہیں. اس کے علاوہ ملک سربرآوردہ رہنماؤں اور قائدین ملت کے پیغامات بھی شریک اشاعت ہیں. قیمت مجلد ۱۲/

اسلام کیسے شروع ہوا - جناب عبدالواحد سندھی صاحب نے اسلام کے ترویج کے اسباب میں بیان کئے ہیں. ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام مسلمانوں کے اچھے عمال کے باعث دنیا میں پھیلا. اس میں اسلام کی صحیح روح پیش کی گئی ہے. ۳۰ صفحات قیمت مجلد ۱۲/

صدر دفتر:- مکتبہ جامعہ، نئی دہلی

شاخیں:- (۱) جامع مسجد دہلی؛ (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی.

ایجنسیاں:- (۱) کتاب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن (۲) اقبال بک ڈپو پیر بہور مندا ئیڈ پٹنہ (۳) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے * جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۶

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کے سالانہ مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ بورڈ کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۴۰ء
۹ بجے رات کو جناب سلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن کے مکان پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے:۔

(جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثرؔ کانپوری)

کفر میں حق کو جلوہ گر دیکھو
کیوں عبث جنگ خیر و شر دیکھو

تمسکو لاکھوں میں انتخاب کیا
میرے حق میں ذرا نظر دیکھو

پہلے اُلفت میں تھی ہوس کاری
اب نگہبانی نظر دیکھو

نام جس کا اثر ہے وہ میں ہوں
اب دعا کا مرے اثر دیکھو

(جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصرؔ کانپوری)

ایک دل ایک ہے جگر دیکھو
جس پہ تم چاہو وار کر دیکھو

آئینہ پھینک دو خدا کے لئے
لگ نہ جائے کہیں نظر دیکھو

پھر اٹھانا سنبھل کے تیغ و تبر
پہلے اپنی ذرا کمر دیکھو

دل کے کہنے پہ چل چکے قیصر
اب کہا بھی نہ مان کر دیکھو

(جناب حافظ عبدالقادر صاحب تحسینؔ کانپوری)

اپنی صورت خود اک نظر دیکھو
دل پہ ہوتا ہے کیا اثر دیکھو

لڑ رہی ہے نگاہ ساقی سے
باز ہے میکدہ کا در دیکھو

ہنس پڑیں زخم دل کے سب ٹانکے
مسکرا کر جو تم ادھر دیکھو

چل کے نظارہ گاہ میں تحسین
کتنی ہے طاقت نظر دیکھو

(جناب منشی بنیاد علی صاحب شیداؔ کانپوری)

جلوہ حسن رہ گذر دیکھو
وہ کھلا بتکدہ کا در دیکھو

کام لو قوت تصور سے
اوس کی تصویر کھینچکر دیکھو

گو ہیں ہمت شکن مناظر حسن
دل یہ کہتا ہے عمر بھر دیکھو

وہ نظر آئے گا ہر اک شے میں
چشم باطن سے تم اگر دیکھو

کھل گئے زخم ہائے دل شیدا
نگہ لطف چارہ گر دیکھو

(جناب منشی سخاوت حسین صاحب سخاؔ شاہجہانپوری)

اپنی ہستی کو اک نظر دیکھو
جلوۂ حسن معتبر دیکھو

حسن کی منزلیں بھی طے کرلیں
عشق کا دور مختصر دیکھو

کر دیا روئے آفتاب کو زرد
رنگ آفرینیٔ سحر دیکھو

بن گیا حامل امانت عشق
اے سخا ہمت بشر دیکھو

خواہش عشق جلوہ ہائے حسن
اور لباط دل و جگر دیکھو

(جناب حافظ عبدالعلی صاحب عزیزؔ کانپوری)

لاکھ دنیا کہے ادھر دیکھو
اوس طرف تم نہ بھول کر دیکھو

غم کو آپس میں کر لیا تقسیم
اتحاد دل و جگر دیکھو

ہو اگر خواہش مئے کوثر
اوس کی کیف آفریں نظر دیکھو

دیکھنا ہے حدیث عشق اگر
دل کے اوراق لوٹ کر دیکھو

عشق لایا ہے اوس جگہ یہ عزیز
بس وہی وہ ہے اب جدہر دیکھو

(جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکرؔ کانپوری)

آ رہا ہے کوئی ادھر دیکھو
یعنی اک حسن رہگذر دیکھو

طالب دید کو نہ دیکھو تم
دیکھنے والے کی نظر دیکھو

اٹھ گئے جب حجاب نظروں کے
سامنے اُس کو جلوہ گر دیکھو

اُس کی صورت کے دیکھنے والو
میری صورت بھی اک نظر دیکھو

وہ تمنا جو رہ گئی دل میں
حاصل زیست ہے اگر دیکھو

جس کی تم کو تلاش ہے شاکر
اُس کو ہر شئے میں جلوہ گر دیکھو

(جناب سلیم صاحب ناطقی کانپوری)

جلوۂ حسن بے خبر دیکھو
پھر مرا دل مری نظر دیکھو

دل میں گھر کر لیا نگاہوں نے
غم کا ہونے لگا اثر دیکھو

زلف و رخ کی جو داستاں چھڑ جائے
شام دیکھو نہ پھر سحر دیکھو

کتنے مرتے ہیں کتنے جیتے ہیں
آنکھ اُٹھا کر تو اک نظر دیکھو

ہیں اثر شوخئ نگاہ کا لوں
بزم ہے تم ادھر اُدھر دیکھو

آہ تو کی ہے دل نے گھبرا کر
حسن لیتا ہے کیا اثر دیکھو

ہر قدم راہ سہل تر ہے سلیم
جیسے ہے کوئی ہم سفر دیکھو

دنیائے اسلام

ترکی اور اُس کے حلیف

محترمہ خالدہ خانم کے خیالات

مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ دنیا کے تمام سیدھے سادے لوگ موجودہ نازک صورتِ حال کے متعلق ایک ہی انداز میں سوچتے ہیں، ہاں جغرافی پوزیشن اور قومی نقطہ نظر کی وجہ سے تھوڑا بہت اختلاف ہونا ضروری ہے۔ ذیل میں ایک ترکی ملاح اور ایک ترکی روشن خیال باخبر شخص کی ایک گفتگو نموتاً دی جاتی ہے جو آبنائے باسفورس میں کشتی رانی کے دوران میں واقع ہوئی اُسی روز اخباروں میں برطانوی ترکی اتحاد پر دستخط ہونے کا اعلان ہوا تھا۔

ملاح نے کہا "اخبار کہتے ہیں کہ انگریز اب ہمارے حلیف ہیں اور فرانسیسیوں کے متعلق بھی میں نے یہی خبر سُنی ہے یہ تو بالکل جنگ کریمیا کے سے آثار ہیں۔

"جنگ کریمیا کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟"

"میرا دادا اُس میں لڑا تھا۔"

"کیا تمھیں اس معاہدہ سے اتفاق ہے؟"

"ہاں ہے"

"کیوں"

"کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جنگ ہو اور بہت بڑی جنگ ہو، اگر ایسا ہوا تو ہم خطرہ میں ہوں گے اور پھر ہمیں ساتھیوں کی ضرورت ہوگی۔ ہماری حکومت نے اس معاملے میں عقلمندی سے کام لیا ہے۔"

"کیا تم بھول گئے کہ ان ملکوں نے جنگ عظیم کے بعد ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟"

"نہیں"۔ وہ اسکے لیے تیار نہ تھا کہ ایک وقت میں دو باتوں پر غور کرے۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے کشتی کھیتا رہا، پھر رکا اور اپنے ہاتھوں کو چپو پر ٹیک کر اناطولی مخصوص سنجیدگی کے ساتھ بولا۔

"دیکھئے ہمارے دشمن معمولی نہیں۔ ہر جنگ میں کوئی نہ کوئی ہمارے ملک کو ہضم کرنا چاہتا ہے۔ انگریز اور فرانسیسی ان لوگوں میں نہیں ہیں جن کے دانت اس وقت ہمارے ملک پر ہیں بلکہ اب تو صورت یہ ہے کہ جو لوگ ترکی لینا چاہتے ہیں وہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے بھی دشمن ہیں اسلئے اس مرتبہ یہ لوگ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔"

اس نے پھر کھینا شروع کر دیا۔ "اپنے گھروں کی حفاظت کے لیے تو ہم ہر وقت موجود ہی ہیں۔" اس نے ایسے سیدھے سادے انداز میں کہا کہ شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہی۔

ملاح کا یہ آخری جملہ قابل غور ہے جب کبھی عوام اپنے آپ کو کسی خطرناک اور پیچیدہ صورت حالات کے روبرو پاتے ہیں تو وہ عام طور سے اسی طرح سوچتے ہیں۔ ترک عوام جس انداز سے اپنے ملک کی خارجی پالیسی کے متعلق سوچتے ہیں اس کے نفسیاتی مطالعہ میں یہ نکتہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ترک انگریزوں کی طرح واقعات کو جان پہچان کر سمجھ بوجھ کر اُن کا مقابلہ کرتے ہیں وہ گذری ہوئی باتوں کو بُھلا دیتے ہیں خاص طور سے جب گذری ہوئی باتوں کی موجودہ حالات سے ہم آہنگی پیدا کرنے میں حارج ہوتی ہو۔ یونان اور ترکی کی دوستی اسی بنیاد پر قائم ہے نہ ہماری عقل سلیم ہے جس نے یونانیوں سے ہماری دوستی کرائی۔ اور یہی ہماری حقیقت بینی ہے جس نے ہمیں یہ بات سمجھائی کہ یونان کو اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ اسے خود اپنے تحفظ کے لئے ہماری دوستی کی ضرورت ہے تو پھر وہ ہمارا کتنا قابلِ اعتبار دوست بن سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۹ر جون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۶

ہندوستان کی قسمت وائسرائے کے سپرد کر دی گئی

۲۷ر جون کو دارالامرا میں ہندوستان اور برما کے لئے ہنگامی اختیارات کا بل تمام مرحلوں سے گزر کر قانون بن گیا۔ بادشاہ نے بھی بل کی منظوری دیدی ہے۔

ڈیوک آف ڈیون شائر نے بل کی دوسری خواندگی پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند نے ہندوستان میں رہنے والے یورپینوں کو جبریہ فوج میں بھرتی کرنے اپنے اختیارات سے باہر پایا۔ چنانچہ اس نے وزیر عظم سے اس قسم کا کوئی قانون بنانے کا مطالبہ کیا۔ لڑائی میں نئی نئی صورت حالات پیدا ہونے کے اندیشہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک بل پیش کیا گیا کہ دائرہ وسیع ہو۔ وزیر ہند نے اس اندیشہ کو بھی پیش نظر رکھا کہ بہت ممکن ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل ٹوٹ جائے اسلئے گورنر جنرل کو وسیع اختیارات دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

ڈیوک آف ڈیون شائر نے بل کی دفعات کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو کورا چک دے دیا گیا ہے جو اسوقت تک نہیں بھرا جائے گا جب تک کہ ضرورت محسوس نہ ہوگی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ گورنر جنرل کو بہت زیادہ وسیع اختیارات دے گئے ہیں۔ اور کہ حکومت ہند پر سے پارلیمنٹ کا کنٹرول علی طور پر ختم ہو گیا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس میں شبہ نہیں کہ ممبر صاحبان اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ اگر وہ حالات واقعی پیدا ہو جائیں گے جن کے پیش نظر یہ بل بنایا گیا ہے تو یہ ہماری دانشمندی ہوگی کہ گورنر جنرل اور گورنر برما کو وسیع اختیارات دیدیئے۔ بجائے اسکے کہ ہم یہ جوکھوں اٹھائیں کہ ہندوستان اور برما میں معقول طریقہ پر نظم و نسق چلانے کے راستہ میں دشمن مشکلات پیدا کر سکے۔

ہز اکسیلنسی وائسرائے مسٹر جناح سے ۲۷ر جون کو ملاقات کر چکے ہیں۔ اور ۲۹ر جون کو مہاتما گاندھی سے ملاقات کرینگے۔

ان ملاقاتوں کے سلسلہ میں خیال کیا جارہا ہے کہ وائسرائے کو جو اختیارات ملے ہیں اسی سلسلہ میں یہ ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وائسرائے ان اختیارات میں ہندوستانی لیجس لیچر اور ہندوستانی وزرا کو شریک کرینگے کیونکہ بلا اسکے مہاتما گاندھی کا تعاون ذرا مشکل نظر آتا ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ نے وائسرائے کو اختیارات تفویض کرکے اپنی تمام ذمہ داری وائسرائے کے کاندھوں پر ڈالدی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ وائسرائے اپنی ذمہ داری اور وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے ہندوستان کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کرینگے۔

رومانیہ

بلقان میں ابھی تک جنگ تو نہیں چھڑی ہے لیکن وہاں کی حالت ناقابل اطمینان ہیں گی۔ [illegible] اور یہ انتا مشکل ہے کہ یہ علاقہ کتنے [illegible] سے محفوظ رہ سکے گا۔ یوں تو اٹلی نے بلقان کی ریاستوں کو یقین دلا دیا ہے کہ ہمارا رخ تمہاری جانب نہیں ہے۔ لیکن ڈکٹیٹروں کی یقین دہانی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ہر ٹلر بھی تو مختلف ملکوں کو یہ یقین دلا چکے ہیں کہ کسی ملک پر [illegible] کیا جائے گا۔ لیکن آج جرمنی کے آس [illegible] کے تمام [illegible] ان کا شکار ہو چکے ہیں۔ رومانیہ نے پہلے ہفتہ ایک نیا نظام حکومت بدل لیا اور یہ اعلان کر دیا کہ ہم محوری طاقتوں جرمنی اور اٹلی کے پہلو بہ پہلو کام کریں گے۔ شاہ کیرول نے ایک ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر لی۔ ایسا کرنے [illegible] رومانیہ نے اٹلی اور جرمنی کی ہمدردی ضرور حاصل کر لی ہوگی مگر اس پر روس کا ہاتھ نازل ہوا اور اس نے فوری الٹی میٹم دیکر بسرابیہ اور شمالی بکو [illegible] طلب کیا اسوقت تک جو خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رومانیہ نے روس کی شرطیں مان لی ہیں۔ اور عنقریب ہی یہ خبر آ جائیگی کہ یہ علاقے منتقل ہو گئے۔ اٹلی یا جرمنی نے رومانیہ کا ساتھ نہیں دیا۔ یہ دونوں ملک اسوقت مصلحتاً روس کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ رومانیہ اگر اتنا دب کر بچ جائے جب بھی غنیمت سمجھنا چاہیئے ورنہ لٹو یا لتھوینیہ وغیرہ کی سی نوبت آ جانے تب بھی کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔

جاپان کا طرز عمل

کچھ عرصے سے جاپان کی نقل و حرکت خطرناک ہوتی جارہی ہے چین میں تو اسکی جارحانہ پالیسی کسی مزید تبصرہ کی محتاج ہی نہیں ہے لیکن اب اس نے دوسری جانب بھی ہاتھ پاؤں پھیلانا شروع کر دیئے ہیں فرینچ انڈو چائنا پر یہ الزام لگایا کہ اس علاقہ سے چین میں سامان جنگ فراہم ہوتا ہے۔ یہ سپلائی عرصہ سے جاری تھی۔ لیکن جاپان نے اس پر وزٹ یا الٹی میٹم کے لئے وہ موزوں وقت تلاش کیا جبکہ فرانس کی آزادی ختم ہو رہی تھی نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ فرانس نے جاپان کی بات مان لی۔ برطانی مقبوضہ ہانگ کانگ کے پاس بھی جاپان نے اپنی فوجوں کا مورچہ لگا دیا ہے اور اطمینان ہے وہاں کی برطانی حکومت نے وہ بل بھی اڑا دیئے ہیں بشنگھائی پر بھی اظہار عتاب کیا جا رہا ہے۔ امریکہ نے جاپان کی ان حرکات سے متاثر ہو کر جنوب کی جانب [illegible] بیڑہ روانہ کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ روس سے بھی چین کو سامان جنگ سپلائی ہوتا ہے۔ لیکن جاپان نے روس کو ابھی تک اس قسم کا کوئی الٹی میٹم نہیں دیا ہے۔

آئینۂ کانپور

جنگ کے لئے باشندگان کانپور کی امداد

۲۳ر جون سوا چھ بجے شام کو کوئینس پارک پھول باغ میں مسٹر ال۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں موجودہ جنگ یورپ میں برطانیہ کو پوری امداد دینے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے باشندگان شہر و ضلع کانپور کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں کلکٹر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ میں نے دو لاکھ روپیہ کی اپیل شہر اور ضلع کانپور سے کی تھی جس میں ایک لاکھ ۶۳ ہزار روپیہ وصول ہو چکے ہیں اور ساڑھے دس ہزار روپیہ کے اسی جلسہ میں وعدے کئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اہل کانپور کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روپیہ اس جنگ میں دیکر اپنا فرض ادا کریں جنگ کے اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ اس جنگ میں برطانیہ کا خرچ فی منٹ ۲۵ لاکھ روپیہ کے حساب سے ہو رہا ہے اس سے آپ اندازہ خرچ کر سکتے ہیں کہ اس وقت برطانیہ پر کسقدر جنگ کے اخراجات کا بار ہے۔ میں پوری اُمید کرتا ہوں کہ جون کے آخر تک دو لاکھ روپیہ یہاں سے روانہ کر دیا جائے گا۔

مالی امداد کے علاوہ ہر شخص کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کو روکیں اور فوج میں بھرتی ہوں اور سیوک گارڈ کی کامیابی میں ہر طرح کی امداد کریں چندہ کے علاوہ قرضے کے ذریعہ بھی آپ برطانیہ کی امداد کر سکتے ہیں۔

لالہ پدم پت سنگھانیا نے ایک زبردست تقریر کے ساتھ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا کہ:۔

"باشندگان شہر و ضلع کانپور کا یہ جلسہ اس ریزولیوشن کے ذریعہ طے کرتا ہے کہ وہ دشمنوں کے خلاف جنگ میں برطانیہ کو ہر امکانی امداد دیگا اور یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ اس کو برطانیہ کی آخری فتح میں پورا یقین ہے"

مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر، مسٹر سی۔ ڈبلو ٹاش، مسٹر اے۔ ہون۔ اور مسز ملانے اس ریزولیوشن کی تائید میں زبردست تقریریں کیں منشی دیا نرائن نگم نے ایک پُرزور تقریر کے ساتھ مندرجہ ذیل دوسرا ریزولیوشن پیش کیا کہ:۔

"ایک وار کونسل شہر اور ضلع کی بنائی جائے جس میں دو سو آدمی ہوں اور اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار ہو کہ وہ جو نام مناسب سمجھیں بڑھا دیں"

اس ریزولیوشن کی تائید میں کپتان شہباز خاں، مسٹر ایچ۔ جی مصرا اور نواب سید خاقان حسین صاحب نے تقریریں کیں۔

وار فنڈ میں چندہ دینے والوں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ کہ:۔۔

۱۔ برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹیڈ	۲۵ ہزار
۲۔ بیگ سدرلینڈ کمپنی	۱۰ ہزار
۳۔ کانپور الکٹرک سپلائی	۱۰ "
۴۔ الگن ملس	۱۰ "
۵۔ کانپور سوگر ورکس لمیٹیڈ	۵ "
۶۔ چمپارن سوگر کمپنی لمیٹیڈ	۵ "
۷۔ برٹش ویر لمیٹیڈ	۵ "
۸۔ ٹیکسٹائل ملس لمیٹیڈ	۴ "
۹۔ سرن انجینرنگ کمپنی لمیٹیڈ	۳ "
۱۰۔ پرتاپ پور کمپنی لمیٹیڈ	۲ "
۱۱۔ بلرام پور سوگر کمپنی لمیٹیڈ	۲ "
۱۲۔ سمستی پور سنٹرل سوگر کمپنی لمیٹیڈ	۲ "
۱۳۔ لائم سوگر فیکٹری	۲ "
(نمبر ۲ سے نمبر ۱۳ تک بیگ سدر لینڈ گروپ ہے جس کا ٹوٹل ۶۰ ہزار روپیہ ہوتا ہے)	
۱۴۔ جگی لال کملاپت گروپ ملس	۱۵ ہزار
۱۵۔ میور ملس	۱۰ ہزار
۱۶۔ سودیشی کاٹن ملس	۱۰ "
۱۷۔ چودھری موتی لال زمیندار آف بری پال گھاٹم پور	۲ "
۱۸۔ سر ایچ ہارسمین	۱۵ سو
۱۹۔ مسٹر اے " "	۱۵ سو
۲۰۔ لالہ پدم پت سنگھانیا	۱۵ سو
۲۱۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیا	۱۵ "
۲۲۔ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا	۱۵ "
۲۳۔ مسٹر ٹی آئی۔ اسمتھ	۱۵ "
۲۴۔ مسٹر آر منرز	ایک ہزار
۲۵۔ مسٹر جے۔ ٹیکر	ایک "
۲۶۔ مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا	ایک "
۲۷۔ مہیشوری دیال جوٹ ملس	ایک "
۲۸۔ مسٹر رام چندر آف ہال چند بدلو سہائے	ایک "
۲۹۔ مسٹر مصباح الاسلام	ایک "
۳۰۔ مسز رام چندر روپ نرائن	ایک "
۳۱۔ لالہ لچھمن داس ٹرسٹ	ایک "
۳۲۔ مسز گنیش فلا دالنر	ایک "
۳۳۔ سیٹھ سکھ نندن آف تپارا	۱۰۱ روپیہ
۳۴۔ مسٹر اے۔ ہون	۵۰۰ "
۳۵۔ رائے بہادر لالہ کشن لال گپتا	۵۰۰ "
۳۶۔ مسٹر اے گرانٹ	۵۰۰ "
۳۷۔ پنڈت برہمادین آف بارا	۵۰۰ "
۳۸۔ چودھری وشنو ناتھ سنگھ	۵۰۰ "
۳۹۔ پنڈت دیوی چرن آف کیتھا	۵۰۰ "

کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی

۲۷ر جون ۸ بجے صبح کو ٹاؤن ہال میں مسٹر ال۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں کانپور ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی پہلی میٹنگ ہوئی جس میں کافی بحث و مباحثہ کے بعد وار کمیٹی کو ۶ حصوں میں تقسیم کرکے چھ کمیٹیاں بنادی گئیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔
(۱) ایگزیکیٹو کمیٹی (۲) دو نیشن کمیٹی (۳) وار لون کمیٹی (۴) سیوک گارڈ ریکروٹنگ کمیٹی (۵) پبلسٹی کمیٹی (۶) فرسٹ ایڈ کمیٹی۔

علاوہ اس کے ایک کمیٹی عورتوں کی بنائی گئی ہے تاکہ اس کمیٹی کے ذریعہ عورتوں میں پروپیگنڈا کیا جا سکے۔

کلکٹر صاحب کو مبارکباد

ہز اکسلنسی گورنر یو۔ پی نے کلکٹر صاحب ضلع کانپور کے نام مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔ "وارلس کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ کانپور میں ایک لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ جنگی فنڈ میں جمع ہو چکا ہے میں کانپور کے شہریوں کی اس وفاداری اور پبلک اسپرٹ کے اظہار کے لئے ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کا مشکور ہوں اسمیں کوئی شک نہیں کہ آپ کے دو لاکھ روپیہ جمع کرنے کی خواہش جلد ہی پوری ہو جائیگی۔ (گورنر)"

کامریڈ راجہ کشور کو سزا

کامریڈ راجہ کشور جو کہ کانپور مزدور سبھا کے ایک خاص کارکن ہیں ان کو ایک باغیانہ تقریر کے الزام میں زیر دفعہ ۳۸ (۵) ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت رائے بہادر ان۔ ان چکرورتی کی عدالت سے ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

کانگریس والنٹر

کانگریس کمیٹی نے طے کیا ہے کہ ۴ر جولائی کو کانگریس والنٹروں کا پریڈ کیا جائے جس کے سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی کانپور آرہے ہیں

مسلم اسکول کے پرنسپل

مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوا جس میں حلیم مسلم انٹر کالج کے منتظمان سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ مسٹر رفیق احمد غوری پرنسپل کالج کی خدمات مزید ایک سال کے لئے اور حاصل کر لیں۔

سرکاری دفاتر

۱۵ر جولائی سے یو۔ پی سکریٹریٹ کے دفاتر نینی تال میں بند ہو کر ۲۲ر جولائی سے لکھنؤ میں کھل جائیں گے۔

کانپور مزدور سبھا

۳۰ر جون ۹ بجے دن کو مزدور سبھا کے دفتر میں مزدور سبھا کا ایک جلسہ ہوگا جس میں جنگ یورپ اور موجودہ ہندوستان سیاسی حالات پر تبصرہ کرکے ایک پالیسی قائم کی جائے گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۹ر جون ۱۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہال میں ہوگا جس کے ایجنڈے میں بعض مندرجہ ذیل اہم امور بھی ہوں گے

۱۔ گورنمنٹ نے دریافت کیا ہے کہ کیا مردم شماری کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ ناخواندہ اشخاص کا شمار میں کرانا چاہتا ہے اور کیا اس کا صرفہ دینے کو تیار ہے۔

۲۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ سفارش کی ہے کہ محکمہ گرام سدھار فوراً توڑ دیا جائے اور جو روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے وہ بذریعہ ڈسٹرکٹ بورڈ اسی کام پر صرف کیا جائے۔

ہندو سبھا

لالہ جھنگا مل پریسیڈنٹ کانپور ہندو سبھا نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ مول گنج کے قریب جہاں ہولی جلائی جاتی ہے وہاں مسلم لیگ کا جھنڈا لگا دیا گیا ہے لہذا اس جھنڈے کو وہاں سے علیحدہ کرا دینا چاہیئے۔

انگریزوں کا عزم بالجزم

نیو یارک کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں جو آخری تقریر کی ہے اس کے متعلق اخبار "لاس اینجلس ٹائمز" لکھتا ہے کہ انھوں نے اس سے زیادہ اہم اور یادگار تقریر اپنی ساری زندگی میں نہیں کی تھی۔ اس [illegible] اخبار مذکور لکھتا ہے۔

اس تقریر کے آخری حصہ میں جہاں وزیر اعظم چرچل نے کہا ہے کہ مصالحت یا عارضی صلح وغیرہ کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ آپ کی شخصیت کو انتہائی بلند پایہ پر پہنچا دیا۔ یہ ایسی تقریر ہے کہ جو پست ہمت لوگوں کو حوصلہ مند بنا کر اور جانبازوں کو مزید تقویت بخش کر پالسہ پلٹ سکتی ہے۔ یہ تقریر چرچل کی تمام زندگی کی تقریروں میں بہترین شمار کی جائے گی۔ نتیجہ خواہ کچھ بھی ظاہر ہو اس میں شک نہیں کہ برطانیہ میں ایک لیڈر موجود ہے۔

جہاز "ٹیٹانک" کے کپتان کے الفاظ "انگریز جینے کا ثبوت دو" کا تذکرہ کرتے ہوئے چارلسٹن نیوز کوریر مورخہ ۱۹ر جون لکھتا ہے کہ اس ایک جملے میں انگریز قوم کے حوصلے اور ہمت کا سارا راز مضمر ہے انگریزوں کی اس ہمت کا کارنامہ فلانڈرس سے برطانی فوجوں کی شاندار واپسی ہے جسے ایک معجزہ سمجھنا چاہیئے۔ اس ہمت کی بدولت انگریز اس جنگ میں جسمیں ہٹلر نے یورپ کو مبتلا کر دیا ہے۔ بالآخر فتح حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھ سکیں گے۔

روس کی ڈیفنس لائن

لندن، ۲۷ر جون۔ ماسکو کے فوجی نمائندے نے ریڈیو پر اعلان کیا "روس کی موجودہ پالیسی یہ ہے کہ ملک کی تمام سرحدوں کو باقاعدہ طور پر مضبوط کیا جائے" لٹویا، لتھوینیا۔ اور اسٹونیا پر روس کے قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے نمائندہ مذکور نے کہا:۔

"پچھلے ہفتہ میں ہم نے اپنی مغربی سرحدوں کو زیادہ محفوظ بنا لیا ہے۔ یہ سرحدیں بہت جلد اتنی محفوظ ہو جائینگی کہ انھیں توڑنا ناممکن ہوگا۔ اور اس طرف سے روس پر کوئی حملہ ہوا تو اسے فوراً پسپا کر دیا جائے گا۔ ہم اپنی ڈیفنس لائن میں کوئی کمزور کڑی نہیں رکھ سکتے۔ اس لائن کی ایک ایک انچ جگہ حملوں سے محفوظ ہونی چاہیئے۔

فرانس کے سرکاری حلقوں میں بے چینی

لندن ۲۶ر جون۔ فرانسیسی فوجوں کے ہتھیار ڈالدینے کی وجہ سے حکومت فرانس کے حلقوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

شبدِ گل

اٹلی کا جنگ میں شریک ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہٹلر کا نازی اصول و مسولینی کا فسطائیت ایک ہی چیز ہے اور دونوں کے مقاصد بھی ایک ہیں۔ لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ اٹلی بھی یہی کہنے لگا ہے کہ وہ انصاف اور آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے اس جنگ میں شریک ہوا ہے۔ اس سلسلہ کا ایک تازہ شاہکار ملاحظہ فرمائیے۔ حبش کے اطالوی وائسرائے ڈیوک آف اوسٹا نے حبشی عوام کو مخاطب کر کے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ اٹلی انصاف اور آزادی کے اصولوں کو برقرار رکھنے کے لئے اس جنگ میں شریک ہوا، غور کیجئے حبش کے سامنے اٹلی کا یہ بیان کس قدر دلچسپ ہے۔ اور یہ دنیا کیسی تماشاگاہ بن گئی ہے۔

ہٹلر نے ایک امریکن نامہ نگار سے غالباً یہ کہا ہے کہ وہ یورپ یورپینوں کے لئے اور امریکہ امریکنوں کے لئے" کی کسی پالیسی پر کاربند رہنا چاہتا ہے۔ لیکن اسی اصول کے مطابق اگر دیکھا جائے تو فرانس فرانسیسیوں کے لئے" اور برطانیہ برطانیوں کے لئے ہونا چاہئے۔ اور اسی سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ ایشیا ایشیائیوں کے لئے اور ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہونا چاہئے۔ لیکن مغربی اقوام ان مشرقی ممالک کو صرف اپنے لئے" سمجھتی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔

لندن کے ایک اخبار "ڈیلی ہیرالڈ" میں ایک خط شایع ہوا ہے جو اچھی خاصی اسنادی یا تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بلجیم کا موجودہ بادشاہ جو اپنے آپ کو لیوپولڈ کہتا ہے وہ اصلی لیوپولڈ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا نام گسٹاؤ رودولف مراٹ ہے۔ بلجیم کا اصلی بادشاہ اپنی ملکہ کسٹاڈ کے ساتھ ایک موٹر حادثہ میں مر گیا تھا اور اسکی لاش کو نازیوں نے غائب کر دیا تھا اور نازیوں ہی نے گسٹاؤ کو لیوپولڈ کے نام پر بلجیم کا بادشاہ بنا کر بہت دنوں تک اس کام کے لئے تعلیم دی تھی۔ جو بلجیم کو جرمنی کے سپرد کرنے پر اس نے انجام دیا ہے۔ ہٹلر خود اس اسکیم کا بانی تھا اور یہی طریقہ بعض دوسرے بادشاہوں اور فوجی جنرلوں اور مدبروں کے ساتھ بھی کام میں لایا گیا ہے" اس کے معنی تو یہ ہیں کہ یہ لوگ بھی اصلی نہیں بلکہ نقلی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون کون لوگ ہیں، غالباً ہٹلری دور میں پریوں کی کہانیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔

جرمنی اور روس میں دوستانہ تعلقات

لندن ۲۳ جون۔ روس کی سرکاری تاس ایجنسی کا ایک بیان ماسکو ریڈیو سے براڈکاسٹ کیا ہے کہ بالٹک ملکوں میں روس کی فوج کے اٹھارہ یا بیس ڈویژن ہیں چند حلقوں میں ان کی تعداد سو بتلائی جا رہی ہے یہ غلط ہے کہ وہ جرمنی کی سرحد پر جمع ہیں۔ بلکہ تین بالٹک ملکوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جرمنی پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کے لئے ان کو جمع نہیں کیا گیا ہے بلکہ بالٹک ملکوں کے ساتھ معاہدہ کی رو سے انکو وہاں رکھا گیا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ جرمنی اور روس کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں افواہوں سے ان میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔

اٹلی کا وزیر مصر سے روانہ ہو گیا

قاہرہ ۲۴ جون۔ اٹلی کا وزیر مرد ٹو اٹلی کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ۲۲۱ اطالوی تھے۔

ادبِ لطیف

یادِ رفتگاں

از جناب محمد نقی خاں مونگیری

مجھے ایسی امید نہیں تھی، میں سمجھتا تھا کہ میری دنیا دائم قایم رہے گی۔ اس لئے خوش تھا لیکن پھر بھی نامعلوم سی خلش تھی اور میں اکثر اس کے خیالات میں گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا۔ میں انجام محبت سے قطعاً نابلد تھا۔ اور میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے بغیر کس طرح زندگی بسر ہوگی۔

وہ زمانہ کتنا خوشگوار تھا جبکہ ہم دنیا و مافیہا سے بے سروکار تھے۔

آج تمہارے بغیر زندگی بے کیف ہے۔ میں غم نصیب ہوں، میں ہوں اور گوشہ تنہائی۔ تمہاری یاد ہے اور میرا دل شیدائی۔ اگر کوئی آرزو ہے تو تمہارے دیدار فرحت آثار کی۔

آج میرا چہرہ فرط غم سے پژمردہ ہوا جا رہا ہے۔ میں مسرت سے کوسوں دور ہوں میری آنکھیں موگریاں ہیں دل میں ایک ٹیس اٹھتی ہے، بار بار مجھے تمہاری یاد ستا رہی ہے۔ جو دل کو پاش پاش کر رہی ہے۔ آہ میرے عکسی تخیل آج بھی بصد حسرت و یاس تمہاری قبر پر آیا ہوں۔ تم اس خاموش بستی میں پڑے ہو۔

چار سو خاموشی برس رہی ہے۔ میری بھی خواہش ہے۔ کہ اس دنیا کو تمہارے ساتھ رہ کر مسرت و شادمانی کا مرقعہ بناؤں لیکن یہ گمان ہے چمن کی دلفریب بہار اور نرگس کی جاذب محبت نظروں سے تمہارا جلوہ نظر آتا ہے۔ تمہاری یاد میرے دکھ کو تڑپا دیتی ہے۔

تمہاری محبت نے زندگی کو بے کیف بنا دیا ہے میری باتیں میری خوشیاں سب تمہاری فرقت کے نذر ہو گئیں۔ کاش تم مل جاتے اور میری زندگی پر کیف بنجاتی، مگر آہ یہ محال بلکہ ناممکن ہے۔

وائسرائے کو وسیع اختیارات

شملہ ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سلسلہ رسل و رسائل بند ہونے کے اندیشہ کی وجہ سے حکومت برطانیہ پارلیمنٹ سے ہندوستان کے گورنر جنرل کے لئے عارضی طور پر ہنگامی اختیارات طلب کر رہی ہے۔ ان اختیارات کی رو سے وائسرائے آرڈیننس کونسل و قواعد میں تبدیلی کر سکیں گے۔ اور ہندوستانی لیجسلیٹو اختیارات پر سے پابندی اٹھائی جا سکے گی۔ یہ بل پارلیمنٹ میں آج پیش ہوگا۔

برطانی سفیر کی فرانس سے روانگی

لندن ۲۲ جون۔ سر رانلڈ کیمبل برطانی سفیر متعین فرانس بورڈیو سے انگلینڈ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ انکی روانگی کی یہ وجہ ہے کہ اب تمام فرانس پر دشمن چھا گیا ہے اور انکو گرفتاری کا اندیشہ تھا سرکاری طور پر مارشل پیتان کی حکومت کو حکومت برطانیہ تسلیم کرتی ہے اور تعلقات میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ فرانس کا سفیر لندن ہی میں رہے گا۔

جنوبی افریقہ کو لڑائی سے علیحدہ رکھنے کا مطالبہ

جانسبرگ ۲۴ جون۔ ڈاکٹر ہرٹزوگ اور ڈاکٹر ملان نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے جس میں پارلیمنٹ کا فوری اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے دونوں لیڈروں نے اپنے اپنے حامیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف پروٹسٹ کریں کہ اس نے پارلیمنٹ کی اجازت کے بغیر اٹلی کے خلاف کیوں اعلان جنگ کر دیا۔

عالمِ نسواں

خواتین کے بےنظیر جنگی کارنامے

از جناب محمد علی صاحب صدیقی
گذشتہ سے پیوستہ

غزوۂ خندق میں حضور صلعم وصحابہؓ یہودیوں سے لڑ رہے تھے کہ بنو قریظہ لڑتے لڑتے اس مقام کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں مسلمان عورتیں اور بچے تھے، اسی اثناء میں ایک یہودی ان عورتوں کی طرف نکل آیا۔ حضرت صفیہؓ نے۔ جو زبیرؓ کی والدہ تھیں حضرت حسانؓ بن ثابت سے کہا کہ اس یہودی کو قتل کر دو۔ حضرت حسانؓ نے عذر کیا۔ آخر حضرت صفیہؓ خیمہ کا ایک ستون لیکر خود نکل کھڑی ہوئیں اور اس یہودی کو وہیں مار گرایا۔

حضرت امیر المومنین صدیق اکبرؓ کے حکم سے مسلمانوں نے دمشق پر لشکر کشی کی۔ چند معرکوں کے بعد اہل دمشق قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمان ان کا محاصرہ کئے پڑے تھے کہ معلوم ہوا ...... رومن بے سامان سے جمع ہوئے ہیں۔ حضرت خالدؓ اور ابو عبیدہؓ دمشق میں آ کر لے اور یہ رائے قرار پائی کہ کل فوج کو یہاں سے سمیٹ کر ایکدم چلیں حضرت خالدؓ فوج کے آگے تھے اور حضرت ابو عبیدہؓ عورتوں اور بچوں کو لئے ہوئے سامان رسد کے پیچھے جا رہے تھے۔ اہل قلعہ نے انتقام کا موقع سوچکر پھاٹک کھولکر حملہ کیا۔ اور عورتوں کو اپنی حراست میں لے لیا۔ عورتوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ خولہؓ بنت ازور نے کہا ہمارا کیا نام یہ بےغیرتی گوارا کر سکتی ہو کہ مشرکین دمشق کے قبضہ میں آ جاؤ؟ کیا تم عرب کی شجاعت وحمیت میں داغ لگانا چاہتی ہو؟ ان چند فقروں نے اک آگ سی لگا دی۔ عورتیں جنگ جو ہوگئیں۔ چوبیں لیکر باقاعدہ حلقہ باندھ کر آگے بڑھیں سب سے آگے خولہؓ بنت ازور کی بہن تھیں۔ کچھ دیر تک تو اہل دمشق تماشائی کی طرح دیکھتے رہے۔ اتنے میں ان عورتوں نے تین لاشیں گرا دیں۔ آخر کار انھوں نے بھی حملہ کر دیا۔ پھر ایسی جنگ ہوئی کہ دمشقیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اتنے میں مسلمانوں کی فوج بھی ادھر سے فارغ ہو کر آ گئی۔ دمشقی بھاگ کر قلعہ میں محصور ہو گئے۔ مورخ ایڈورڈ گبن جو بڑا متعصب مورخ ہوا ہے؛ لکھتا ہے کہ یہ عورتیں جو شمشیر زنی۔ نیزہ بازی، اور تیر اندازی میں ماہر تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ نازک سے نازک موقع پر بھی یہ اپنے دامن عصمت کے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں۔

جنگ قادسیہ (جو حضرت امیر المومنین فاروق اعظمؓ کے دور حیات میں ہوئی تھی) میں عورتوں کا جوش ذیل کی مختصر تقریر سے ظاہر ہوگا۔ جو ایک ضعیفہ نے اپنے بیٹوں کو میدان جنگ میں جاتے وقت کی تھی وہ یہ ہے؛ ہمارے بیٹو! اسلام لائے۔ پھر پھرے نہیں تم نے ہجرت کی تو تم کسی نے ملامت نہ کی۔ تمہارا وطن تمہارے ناموافق نہ تھا۔ نہ تم پر قحط پڑا۔ تم نے اپنی بوڑھی ماں کو لیکر ساتھ لا کر اہل فارس کے سامنے لا کر ڈالدیا خدا کی قسم تم ایک باپ کی اولاد ہو۔ نہ میں نے تمہارے باپ کی خیانت کی۔ نہ تمہارے ماموں کی فضیحت کی۔ جاؤ شروع سے آخر تک لڑو"

جب مسلمانوں نے بخارا پر فوج کشی کی۔ تو بخارا کے ترک بھی بڑے سامان سے مقابلہ کو نکلے ترکوں نے مسلمانوں کو اس ثابت قدمی سے روکا کہ مسلمان ہٹتے ہٹتے خیمہ گاہ تک آ گئے۔ ترکوں نے بڑھ کر ادھر سے بھی حملہ کر دیا۔ عورتوں نے دیکھا کہ مسلمان کو شکست ہونا ہی چاہتی ہے تو فوراً وہ اٹھ کھڑی ہوئیں ص

بچوں کی دنیا

سچا دوست

جس شہر کو آجکل قنوج کہتے ہیں پہلے زمانے میں یہ کنیا کبجا کے نام سے مشہور رہا۔ کنیا کبجا میں ایک راجہ راج کرتا تھا۔ اس راجہ کا ایک درباری دھا ولا لکھ تھا اکثر ایسا ہوتا کہ دھا ولا لکھ جب شام کو اپنے گھر آتا تو اپنی بیوی سے کہہ دیتا کہ کھانا مت لانا۔ میں تو پہلے ہی ایک جگہ بھوجن کر آیا ہوں۔ ایک دن اس کی بیوی نے پوچھا کہ تم کہاں کھانا کھاتے ہو اس نے جواب دیا سارے سنسار میں میرے دو ہی دوست ہیں ایک کلیانا جو مجھے بھوجن کراتا ہے۔ دوسرا دیرا باہو جو مجھے کھانا بھی کھلاتا ہے اور وقت پڑے تو میرے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے۔

دھا ولا لکھ کی بیوی نے کہا۔ ذرا مجھے بھی اپنے ان دوستوں کو دکھاؤ۔ دھا ولا لکھ پہلے تو اپنی بیوی کو کلیانا کے ہاں لے گیا جس نے اسے بڑا پر تکلف کھانا کھلایا۔ اسکے بعد وہ بیوی کو ساتھ لئے ہوئے اپنے دوسرے دوست کے ہاں پہنچا۔ دیرا باہو اسوقت چوسر کھیل رہا تھا۔ اس نے دھا ولا لکھ کی کچھ زیادہ آؤ بھگت نہ کی۔ سلام لے کر پھر کھیل میں لگ گیا۔ دھا ولا لکھ کی استری کو یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوا اس نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ دوسرے دوست نے تمہاری بات بھی نہ پوچھی کیا وجہ ہے کہ تم دوسرے ہی کے گن گاتے ہو اور پہلے دوست کی تعریف نہیں کرتے۔

دھا ولا لکھ نے جواب دیا اس کا اندازہ تم کو خود ہی ہو جائے گا۔ باری باری ان میں سے ہر ایک کے گھر پر جاؤ۔ اور کہو کہ مہاراجہ مسٹر دھا ولا لکھ سے ناراض ہو گیا ہے پھر دیکھو کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں۔ دھا ولا لکھ کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب کلیانا نے یہ سنا کہ دھا ولا لکھ عتاب میں آ گیا ہے تو وہ کہنے لگا بھلا میں کیا کر سکتا ہوں وہ راجہ ہے۔ میں ایک معمولی بیوپاری ہوں! دھا ولا لکھ کی بیوی دیرا باہو کے گھر پہنچی جوں ہی اس نے اپنے دوست کی مصیبت کی خبر سنی گھر میں سے تلوار اور ڈھال لے کر دھا ولا لکھ کی بیوی کے ساتھ ہو لیا اور کہا جب تک میں زندہ ہوں کوئی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ دن بھر دیرا باہو۔ دوست کے دروازے پر پہرہ دیتا رہا۔ شام کو دھا ولا لکھ دربار سے واپس آیا اس نے یہ بات بتائی کہ راجہ کی خفگی دور ہو گئی ہے اور دوست کو رخصت کر دیا اور بیوی سے کہا تم نے دیکھا دونوں میں کتنا فرق ہے۔

عراق اور ترکی میں مشورہ

قاہرہ ۲۳ جون۔ جنرل نوری سعید وزیر خارجہ عراق انقرہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے وہاں جانے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت ترکی سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا جائے کہ اگر جرمنی اور اٹلی نے شام (سیریا) کی جانب کوئی قدم اٹھایا تو اسوقت کیا پوزیشن ہوگی۔

فرانسیسی ہندی چین اور جاپان

لندن ۲۴ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ اگر جاپان نے فرانسیسی ہندی چین کے موجودہ رویہ میں مداخلت کرنے یا زبردستی ان کے ملک پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو، ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت اس کا معمول طور پر مقابلہ کرے گی۔

پردۂ فلم

"عورت" اور مشہور فلم ڈائرکٹر محبوب

نیشنل اسٹوڈیوز کی تصویر عورت نے ہندوستان کی فلمی صنعت میں مسٹر محبوب کے وقار کو بے حد بلند کر دیا ہے۔ کیونکہ عورت کو اس قدر کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جس کے مقابلہ پر بہت کم تصاویر پیش کی جا سکتی ہیں۔

آج سے چند سال قبل کوئی محبوب کو جانتا بھی نہ تھا لیکن آج نہ صرف فلمی حلقوں میں بلکہ عام پبلک کے دلوں پر محبوب کا نام نقش ہے۔

کون جانتا تھا کہ بڑودہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر کاشی پور گاؤں ایک ایسے نوجوان کو پیدا کرے گا۔ جو فلمی صنعت میں ایک انقلاب برپا کر کے رہے گا۔ محبوب سنہ ۱۹۰۵ء میں کاشی پور میں پیدا ہوا تھا۔ محبوب کے والد ریاست بڑودہ میں ایک فوجی عہدہ پر ملازم تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ محبوب کو تعلیم دلا کر عافیت کے پر سکون زندگی گذارنے کے راستہ پر ڈالدیں۔ مگر قدرت کا فیصلہ یہ تھا کہ محبوب فلمی آسمان پر آفتاب بنکر چمکے۔

محبوب بے سر و سامانی کے عالم میں بمبئی آیا۔ ساگر میں اسے ملازمت مل گئی۔ اور ساگر ہی نے اسے ابھارا۔ مسٹر چمن لال ڈیسائی اور ڈاکٹر پٹیل مالکان ساگر فلم کمپنی نے محبوب کو الہلال کی تیاری کا موقع دیا۔ الہلال بے حد کامیاب ثابت ہوئی۔ الہلال کے بعد محبوب نے دکن کوئن۔ من موہن۔ جاگیردار، وطن، ہم تم وہ، ایک ہی راستہ، اور علی بابا جیسی ممتاز تصاویر تیار کیں۔ اور ان تصاویر کے بعد محبوب کی تازہ تصویر، عورت سب سے بڑھ چڑھ کر ثابت ہوئی۔

یہ کہنا تو غلط ہو گا کہ محبوب نے جتنی بھی تصاویر تیار کیں وہ سب کی سب کامیاب ہوئیں۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ محبوب کی زیادہ تر تصاویر کامیاب ثابت ہوئیں۔ محبوب بلاشبہ ایک ایسا ڈائرکٹر ہے۔ جس سے فلمسازوں کو ہمیشہ نفع ہی ہوتا ہے۔ اور یہ محبوب میں ایک ایسی خصوصیت ہے جو کسی ڈائرکٹر کو میسر نہیں۔

محبوب کا کیرکٹر کس قدر بلند ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کی بے شمار کمپنیوں نے محبوب کو حاصل کرنے کے لئے محبوب کے سامنے ہزار ہا روپیہ رکھ دیا لیکن محبوب نے روپے کے مقابلہ میں ہمیشہ ان لوگوں کی قدر کی جنہوں نے اسکو آگے بڑھنے کا موقع دیا۔

محبوب کی تصاویر کی کامیابی میں جہاں اس کی محنت اور غیر معمولی قابلیت کو دخل ہے وہاں اسکی نیک نیتی بھی شامل ہے، یہی وجہ ہے کہ محبوب کی تصاویر عموماً بے حد کامیاب ہوتی ہیں۔

محبوب کی تازہ تصویر عورت کے متعلق تو بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ تصویر ہندوستانی فلم انڈسٹری کے لئے ایک قابل قدر تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ محبوب کی یہ تصویر آجکل بمبئی میں دکھائی جا رہی ہے۔

ص اور مسلمان سواروں کے گھوڑوں کے رخساروں پر پتھر مار مار کر انکا رخ میدان جنگ کی طرف پھیر دیا، اور ایک عام شور برپا کر دیا، جس سے مسلمانوں کی ہمت بندھی اور پلٹ کر اس زور سے انھوں نے حملہ کیا کہ ترک آخر کار پسپا ہو گئے۔

مرادآباد میونسپلٹی معطل ہو گئی

مرادآباد ۲۴ جون۔ حال ہی میں مرادآباد میونسپلٹی کو معطل کر دیا گیا تھا۔ اب کلکٹر ضلع نے اس کا چارج لے لیا ہے۔ تین مجسٹریٹوں نے چند میونسپل افسروں کے مکانوں سے میونسپلٹی کے کچھ فائل اور کاغذات اپنے قبضہ میں کئے۔ حکام کی ہدایت پر میونسپلٹی کے دفتروں میں تالہ لگایا گیا ہے۔

اقوال زریں

مُسکراہٹ کی قیمت

از جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی

۱. اگر آپ کسی کو دیکھکر مُسکرا دیں تو آپ کا کچھ نقصان نہیں مگر دوسرے کو خوشی ہوتی ہے۔

۲۔ مسکراہٹ جنکو دیجاتی ہے۔ وہ مالدار ہو جاتے ہیں اور دینے والے کے پاس کمی نہیں ہوتی۔

۳۔ مسکراہٹ بعض دفعہ بجلی کی طرح تھوڑی ہی دیر رہتی ہے۔ مگر اسکی یادگار زندگی بھر رہتی ہے

۴۔ مالدار اسکے دینے سے گھٹ نہیں جاتے مگر غریب اس کے پانے سے مالدار ہو جاتے ہیں۔

۵۔ مسکراہٹ گھری محبت اور خوشی پیدا کرتی ہے روزگار میں نفع دیتی ہے۔ اور خوشی پیدا کرنے کی سیڑھی ہے۔

۶۔ مسکراہٹ تھکے آدمی کو آرام دیتی ہے۔ پژمردہ کے واسطے روشنی ہے۔ رنجیدہ کے واسطے ترحم ہے۔ اور تکلیف زدہ کے واسطے خدا کی سب سے اچھی نعمت ہے۔

۷۔ مسکراہٹ کو نہ کوئی چھین سکتا ہے۔ نہ کوئی قرض مانگ سکتا ہے۔ نہ کوئی چرا سکتا ہے اسکی قیمت اسوقت ہے جب نہ دی جاوے۔ ورنہ اسکی کوئی قیمت نہیں۔

۸۔ مسکراہٹ پریشان حال کے ضرور دینا چاہئے کیونکہ وہ اسکے کام کی چیز ہے اور وہ اسکے پاس رہے گی۔ کیونکہ پریشان حال سے زیادہ کوئی اسے نہیں جانتا۔

۹۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکے دوست پیدا ہوں اور قایم رہیں تو انکو دیکھکر مسکراہٹ سے انکا خیر مقدم کیجئے۔

موج تبسم

جوزف:۔ کیا یہ سچ ہے کہ تم نے کسی ایکٹر کو کھیت میں کام کرنے کے لئے ملازم رکھا ہے۔

جوزف:۔ ہاں یہ درست ہے کہ وہ اچھا ایکٹر ہے اسلئے کہ جتنی دیر تک کھیت میں رہا کام ہی کرتا رہا۔

مریض:۔ ڈاکٹر صاحب کیا مجھے زندہ درگور ہونے کا خیال نہیں کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر:۔ بے شک میرے کسی مریض کو ایسے بُرے انجام کا اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک کسان لندن کی سیر کر کے واپس آیا تو کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور سیر و سفر کے حالات دریافت کرنے لگے۔

ایک دوست:۔ عورتوں کی پوشاکیں تو لندن میں عجیب غریب ہونگی۔

کسان:۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عورتوں کی پوشاکیں اس سے بہت کم تھیں جتنی کہ میں سمجھتا تھا۔

نوجوان ملاح ایک ہوٹل میں پہنچکر شراب کے کئی جام پے در پے چڑھا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب نشہ ذرا تیز ہوا تو اس نے للکار کر کہا:۔

کیا یہاں کوئی صاحب جناب کرنا چاہتے ہیں۔ (دفعتہً بہت بگڑا) شرابی ملاح نے پھر چلا کر کہا کیا یہاں کوئی صاحب لڑنا چاہتے ہیں؟ ہوٹل میں دوسرے لوگ نوشی میں مشغول تھے انہوں نے ملاح کی بات پر کوئی توجہ نہ کی۔

ملاح نے ایکبار پھر کہا کیا کوئی صاحب لڑنا چاہتے ہیں؟ جواب نہ ملنے پر اس نے باقی شراب جام میں انڈیلی اور اُن سے غٹ غٹ پینے کے بعد کہا آپ حضرات نہایت ...

دلچسپ معلومات

جبرالٹر

بندرگاہ جبرالٹر کا رقبہ ۱۴۴ ایکڑ کے قریب ہے برطانیہ نے اس کے تحفظ کے لئے جو انتظامات کئے ہیں انھیں ہر ایک لحاظ سے مکمل سمجھا جاتا ہے اگر زمانہ جنگ میں دشمن محاصرہ کرلے تو جبرالٹر میں سامان حرب اور اجناس خوردنی کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ جو ۶ مہینوں تک ختم نہیں ہو سکتا۔ اور محصور فوج باہر سے امداد نہ ملنے کے باوجود اطمینان و استقلال کے ساتھ بحری اور فضائی حملوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ بحرۂ روم میں برطانیہ کے جو مستحکم قلعے ہیں۔ جبرالٹر انکا دروازہ ہے۔ مغرب سے بحرۂ روم میں داخل ہونے والے جہاز اس کی توپوں کی زد سے گذرتے ہیں۔ یہ ممکن ہے زمانہ جنگ میں دشمن سپانیہ اور مراقش کی پہاڑیوں میں توپیں نصب کردے۔ اور طیاروں سے گولہ باری کرکے جبرالٹر کی بندرگاہ کو خراب کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے لیکن یہ کامیابی عارضی ہوگی۔

جبرالٹر کے استحکامات کی تعمیر میں فضائی حملوں سے بچنے کا خاص طور سے انتظام کیا گیا ہے۔ اگر دشمن کی قوت فوراً سمندر اور قریبی علاقہ میں اقتدار قایم کرے تو اس حالت میں بھی جبرالٹر کی فوج بدستور اطمینان کے ساتھ جنگ کرتی رہے گی۔ چٹان کو کاٹ کر وسیع مکانات بنائے گئے ہیں۔ جن میں پناہ لینے کے بعد بموں کی بارش کوئی گزند نہیں پہونچائی جا سکتی۔

مالٹا

برطانی بحری بیڑے کی حفاظت کا مدار صرف جبرالٹر پر نہیں ہے۔ اس کا ایک مستقر مالٹا میں بھی ہے۔ جو بحیرۂ روم کے وسط میں واقع ہے شرق اور مغرب سے آنے والے جہاز اس کے قریب سے گزرتے ہیں۔

اسکندریہ

مشرقی بحرۂ روم میں اسوقت اسکندریہ سب سے زیادہ اہم بندرگاہ ہے۔ برطانیہ نے مصر سے ایک خاص معاہدہ کے ذریعہ اس بندرگاہ میں اپنے جنگی جہاز ٹھہرانے کا حق حاصل کیا ہے۔ اسکندریہ کی بندرگاہ قلعہ بند ہے اور کافی گنجائش رکھتی ہے ۱۹۳۶ء کے مشہور بحری اجتماع میں بحرہ روم کے برطانی بیڑے کا بڑا حصہ بندرگاہ میں آگیا تھا۔

حیفا

حیفا و قبرص کے بحری اور فضائی اڈوں کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ موصل کی پائپ لائن حیفہ میں ختم ہوتی ہے۔ قبرص میں کوئی ایسی جگہ نہیں جو قدرتی طور سے بندرگاہ کے لئے موزوں ہو۔ حال اس میں بندرگاہ تعمیر کئے گئے ہیں۔

تارپیڈو کشتیوں کی سپلائی رُک لی

واشنگٹن ۲۵ جون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے برطانیہ کو جو ۲۰ تارپیڈو کشتیاں سپلائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا اب پریزیڈنٹ روزولٹ نے اسکو منسوخ کر دیا ہے۔ اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ امریکہ کے اٹارنی جنرل نے یہ کہا کہ میں طریقہ یہ سپلائی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

ترکی اور فرانس میں بات چیت نہیں ہوئی

ماسکو ۲۴ جون۔ سرکاری نامہ ایجنسی نے بیان شایع کیا ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ ترکی اور روس کے درمیان نیا معاہدہ کرنے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ اور کہ ترکی کے وزیر خارجہ اس سلسلہ میں ماسکو جا رہے ہیں۔ اس قسم کی افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں اور سرتاپا غلط ہیں۔

افسانہ

ماہی گیر کی لڑکی پر شاہ اودھ کی نظر

از جناب خواجہ عبدالرؤف عشرت مرحوم لکھنوی

افضل النساء دھنیا مہری ایک غریب ماہی گیر کی بیٹی تھی۔ جو لکھنؤ میں چک منڈی کے قریب رہتا تھا اور عسرت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس زمانہ میں بادشاہ وقت کے دربار میں اس کے خاندان کے بہت سے لوگ کہاروں میں نوکر تھے مگر اس غریب نے ہمیشہ ماہی گیری کے پیشہ میں اپنی زندگی بسر کی اور آخر وقت میں اسے اسی تجارت میں کچھ ترقی نصیب ہوئی۔ جب دھنیا مہری پیدا ہوئی۔ تو اس کی آمدنی معقول تھی۔ لڑکی ایک ہی تھی اور باپ کی آخری عمر میں پیدا ہوئی تھی۔ اس لئے باپ کو اس سے بہت محبت تھی۔ ایک سبب اور بھی تھا۔ یعنی ابتدا ہی میں ہونہار معلوم ہوتی تھی۔ ناک نقشہ سے درست تھی، سب سے عمدہ بات یہ تھی کہ ایسے خاندان میں اتنی تمیز دار لڑکی دیکھنے میں نہیں آئی۔

سات برس کے سن میں باپ نے پڑھنے بٹھا دیا اور دو برس میں قرآن شریف ختم کر کے مسئلہ مسائل کی دو کتابیں بھی پڑھ لیں۔ نماز کی سخت پابند تھی۔ دس برس کا سن ہوا تھا کہ باپ نے انتقال کیا۔ ماں نے بارہ برس کے سن میں اپنے خاندان کے کسی لڑکے کے ساتھ شادی کردی۔ ساس تو بادشاہ کے محل میں کہاریوں کے عہدہ پر مقرر تھی۔ گھر کا کھانا پینا، سینا، پرونا، دھنیا مہری بیچاری کے سر تھا۔ آخر لاچار ہو کر ساس اسے بھی محل میں لے گئی۔ شاہی محلات نے اسے پسند کیا اور ہر ایک کو یہ خواہش ہوئی کہ ہمارے محل میں رہے۔ لیکن نصیر الدین حیدر شاہ نے اسے دانشمند سمجھ کر ڈیوڑھی کے جلوس کی مہریوں کا اسکو مختار کل بنا دیا۔

اس زمانہ میں دو سو کہاریاں بادشاہ کی سواری میں نوکر تھیں اور ان سب کے عزل و نصب کا اختیار خود کہاری کو تھا۔

کہاریوں اور مہریوں میں بین تفاوت تھا یعنی کہاریاں بادشاہی بوجھ اٹھاتی تھیں ان کی وردی سبز ہوتی تھی۔ سبز مخمل کی تکمیتیاں ان کے کندھوں پر رکھی جاتی تھیں۔ سبز گرنٹ کے نیم آستین تنلو کے سبز ڈوپٹے۔ سبز گرنٹ کے لہنگے۔ یہاں تک کہ پاؤں میں سبز جوتی تھی۔

مہریاں بادشاہی محل کا کام انجام دیتی تھیں۔ اور سواری کے وقت بادشاہ کے بوچے کے ساتھ مورچل پنکھے، خاصدان، اگالدان سورج مکھی، چنور، چتر وغیرہ لیکر چلتی تھیں۔ دو سو مہریوں کی افسری دھنیا مہری کو حاصل تھی، مہریوں کی پوشاک مختلف رنگوں کی ہوتی تھی۔ پچاس پچاس گز گلبدن کے لہنگے جن میں چھ چھ بالشت پٹاپے کی گرنٹ کی گوٹ، ٹول کے نیفے۔ ریشمی ازار بند ماتھے پر سونے کا جھپکا سونے کی مچھلی، کانوں میں جڑاؤ سونے کی بالیاں۔ پاؤں میں چھڑے۔ ہاتھوں میں کنگن کڑے۔ زردوزی جوتی یہ گویا ان کی وردی تھی۔ جو بادشاہ کی طرف سے ملتی تھی۔ اور خاص سواری کے وقت ملتی تھی، یا دربار میں جاتے وقت پہن لیتی تھیں۔ ورنہ محل میں گھٹنے پاجامے پہنکر کام کرتی تھیں۔ دن بھر میں دو وقت بادشاہ بوچے پر سوار ہوتے تھے۔ صبح کو دس بجے جب محل سے برآمد ہوتے تھے۔ اور دربار میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ سہ پہر کو ۴ بجے جب دربار برخاست فرما کے محل میں تشریف لے جاتے تھے کبھی کبھی خلاف وقت بھی سوار ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ جب دربار سے باہر تشریف لے جاتے تھے اور بوچے پر سوار ہونا چاہتے تھے تو اس سواری کے لئے دوسرے کہار نوکر تھے۔ ان کا انتظام راجہ مہرا کے ہاتھ میں تھا۔

دھنیا مہری کے حسن انتظام سے اس کا عروج ہونے لگا۔ اور بادشاہ نے اسے افضل النساء خانم کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ تمام علما انھیں خانم صاحب اور خود بادشاہ اور شاہی محل خانم کہتے تھے۔ بادشاہ اس کی تمیز داری اور حسن ادب سے خوش ہو کر ہزاروں روپیہ کا انعام دیتے تھے۔ بڑے متوسلین دربار اسکی خوشامد میں رہتے تھے۔

دھنیا مہری ایسی نیک مزاج تھی کہ کبھی کسی کے بارے میں اس نے بادشاہ کے روبرو شکایت کا لفظ منہ سے نہیں نکالا۔ حالانکہ اس کے عروج سے خائف ہو کر لوگوں نے اس پر بہت سی تہمتیں تراشیں لیکن دھنیا مہری کے استقلال مزاج نے سب کو نیچا دکھلایا۔ خطاب کے ساتھ چودہ پارچے کا خلعت معہ سپر و شمشیر بادشاہ نے اسے عنایت فرمایا تھا۔

دھنیا مہری اپنے حسن اخلاق سے محلات کی ناظم مقرر ہوئی۔ تمام محلات شاہی کو بادشاہ کے احکام پہنچاتا اور ان کی ہدایات کرتا۔ خواصوں کو بحال و برخاست کرنا اس کے اختیار میں تھا۔

باوجود ان اختیارات کے کسی محل کی بدخواہی بدگوئی نہیں کی۔ بلکہ انکو مناسب فہمایش کرتی تھی۔ جب محل کے کاموں سے فرصت ملتی تو بادشاہ کے سر پر سردہ بار خود لے کر کھڑی ہو جاتی اس کی خدمتوں نے بادشاہ کے دل میں گہرا نقش کر دیا تھا۔ اپنے شوہر کی بہت مطیع تھی کمسنی میں خدا نے اسکو ایک بیٹا عطا کیا تھا جس پر نازو کرتی تھی۔ اپنی ذات برادری کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آتی تھی۔ سب سے پہلے جو عمارت اس نے بنوائی وہ خدا کا گھر تھا حکیمنڈی کے سرے والی مسجد اس کی پہلی یادگار ہے۔ جو آجکل سرراہ ہونے سے بہت بارونق ہے مسجد کے نیچے کچھ دوکانیں بھی بنوا دی تھیں جن کی آمدنی مسجد کے خرچ کو کافی ہے۔ اس کے بعد بادشاہ سے زمین حاصل کرکے اپنے اعزا اور ہم قوموں کے لئے سہندرے کے قریب ایک محلہ آباد کیا اور بہت سے مکان تعمیر کرکے غربا کو مفت دے دیئے۔ عالم نگر جو شہر لکھنؤ کے مغرب کی طرف سعادت گنج کے آگے واقع ہے۔ اس میں ایک نالا، نام نالا بہت بڑا زبردست جاری رہتا تھا جو بارش کے زمانہ میں دریائے گومتی کے مقابلہ پر آمادہ ہو جایا کرتا تھا۔ وہاں فصل بارش میں عموماً لوگوں کو آمد و رفت میں سخت دقت پیدا ہو جاتی تھی۔ وہاں پر بغرض رفاہ عام ایک پل تعمیر کرا دیا۔ اور اسی پل کے پاس ایک اور دوسری مسجد تعمیر کرائی جو آجکل شکستہ حالت میں ہے مسجد سے کچھ فاصلے پر ایک امام باڑہ تعمیر کیا گیا جسمیں بہت تکلف اور بڑے انتظام سے چالیس دن تک تعزیہ داری ہوتی تھی اور بہت کچھ اعلیٰ درجہ کی پخت کراکر سیکڑوں من روزانہ تقسیم کرتی تھی

امام باڑہ کے پاس ایک لنگر خانہ بنوانا چاہتی تھی مگر کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے فقیر محمد خاں رسالدار سے اس نے درخواست کی کہ آپ کے

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا مفصل ریزولیوشن

واردھا ۲۱ر جون - کانگریس ورکنگ کمیٹی نے موجودہ صورت حالات پر مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

یوروپ میں حیرت انگیز تسلسل سے سانحہ انگیز واقعات پیش آئے ہیں اور بالخصوص فرانس جس بدقسمتی کا شکار ہوا ہے اس کا ورکنگ کمیٹی پر گہرا اثر ہوا ہے۔ ان واقعات کے نتائج پہلے ہی سے دوراس ہیں۔ خیال ہے کہ ان کے بعد اور بھی واقعات رُونما ہوں گے جن سے عجیب غریب صورت اور اُلجھے ہوئے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ جب سے جنگ یورپ شروع ہوئی ہے کانگریس نے ایک ایسی پالیسی اختیار کی جو اس کے اصولوں پر مبنی ہو برطانی حکومت نے اس مطالبہ کے جواب میں کہ ہندوستان کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے کام کرنے دیا جائے جو رویہ اختیار کیا ہے اس پر بھی اس پالیسی کا دارومدار ہے۔ رام گڈھ ریزولیشن میں اس پالیسی کی تصدیق کی گئی اور لازمی طور پر اس کے اطلاق کا دارومدار صورت حالات پر ہے جو روز بروز بدل رہی ہے جو مسئلے دُور تھے وہ اب قریب ہیں اور بہت جلد ان کو حاصل کرنے کے مسئلہ کے ساتھ ساتھ آزادی کو برقرار رکھنے بیرونی حملے اور اندرونی بدنظمی سے ملک کو بچانے کے سوال پر بھی غور کرنا ہے۔

یوروپ کی جنگ دوسری قوموں اور ملکوں پر سامراجی غلبہ حاصل کرنے کی خواہش کا نتیجہ ہو اور ایک خودکشانہ مسلح نسل ایک بڑے پیمانہ پر جس سے اب تک دنیا ناواقف تھی انسانی غم والم کا موجب بنی ہے۔ قومی آزادی اور لوگوں کے آزادی پسند دماغ کے لئے منظم تشدد خواہ کتنے ہی بڑے پیمانہ پر کیوں نہ ہو اس کی بے اثری ثابت ہو گئی ہے۔

بلاشک وشبہ یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ جنگ امن اور آزادی نہیں لاسکتی۔ اب دنیا کے سامنے جو چیزیں ہیں یا تو وہ جنگ سے انتہائی تذلیل اور تباہی مول لے لے یا تمام قوموں کی آزادی کی بنیاد پر امن اور اہنسا کا راستہ اختیار کرے۔ مہاتما گاندھی نے دنیا کے سامنے جو جنگ کے دُہرا کر دینے والے بوجھ سے نکلنے کے لئے چیخ رہی ہے منظم اہنسا کی شکل میں مسلح حملہ سے عوام کے حقوق اور آزادی کو بچانے کے لئے ایک ہتھیار پیش کیا ہے جسے جنگ کی جگہ استعمال کیا جاسکتا ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی تاریخ کے اس نازک دور میں کانگریس اس اُصول کو اپنے اوپر لازم قرار دے دے اور اعلان کردے کہ غیر ملکی حملے یا داخلی بدنظمی سے ملکی آزادی کو بچانے کے لیے ہندوستان کو مسلح طاقتیں نہیں رکھنی چاہئیں۔

ورکنگ کمیٹی قرار دیتی ہے کہ کانگریس کو جدوجہد آزادی میں اہنسا کے اصول سے سختی کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیئے اسی کے ساتھ ساتھ تاوقتیکہ کانگریس کو عوام پر پوری طرح اہنسا تک قابو حاصل نہ ہو جائے اور عوام منظم اہنسا کا کافی سبق نہ سیکھ جائیں۔ کمیٹی انسانی فطرت کے نقائص اور کمزوریوں کو جن سے اسے سابقہ پڑتا ہے اور عبوری اور مقناطیسی وقفہ میں امکانی خطروں کو نظرانداز نہیں کرسکتی۔ اس طرح جو مسئلے پیدا ہوئے ہیں۔ کمیٹی نے ان پر غور کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ وہ گاندھی جی کے ساتھ پوری حد تک نہیں جاسکتی مگر وہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ خود اپنے طریقہ پر اس بلند اصول پیروی کرنے کے لیے آزاد ہونا چاہیئے اس لئے بیرونی حملے اور داخلی بدنظمی کے متعلق ہندوستان اور دنیا میں اسوقت جو حالات پائے جاتے ہیں ان کے ماتحت کانگریس کو جن پروگرام اور عمل کی پیروی کرتی رہے اس سے کمیٹی گاندھی جی کو بری الذمہ قرار دیتی ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں جن مسائل پر غور کیا ہے وہ اگرچہ سردست موجود نہیں ہیں لیکن مستقبل قریب سے تعلق رکھتے ہیں کمیٹی اس امر کو واضح کردینا چاہتی ہے کہ آزادی کی قومی جدوجہد میں اہنسا کی بنیادی پالیسی اور طریقوں کا استعمال پورے زور کے ساتھ جاری رہے گا اور قومی دفاع تک اسے لے جانے میں جو معذوری ہے اس کا اس پر ذرا سا بھی اثر نہیں پڑتا ہے۔

بیان میں آگے چل کر لکھا ہے کہ جو وارڈ کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں ان کا انقطاعی مقصد جنگ کی کوششوں کو بڑھانا ہے کانگریس کی پالیسی کے پیش نظر وارڈ کمیٹیوں کی تائید نہیں کی جاسکتی کانگریس مین ان میں شامل نہیں ہوسکتے یا جنگ کے لیے چندہ نہیں دے سکتے اور نہ ہی موجودہ سیاسی حالات میں کانگریس مین حکومت کے زیر نگرانی سوک گارڈوں میں حصہ لے سکتے ہیں کانگریس کمیٹیوں کو ضرورت کے مطابق یہاں اور دوسرے علاقوں کے لوگوں کو حفاظت خود اختیاری اور حفاظت عامہ کے احساس کو قائم رکھنے کے لئے منظم کرنا چاہیئے جو گروپ اس کام میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کے پورے تعاون کے ساتھ اور غیر فرقہ دارانہ بنیادوں پر یہ کام ہونا چاہیئے۔

جو مشکل وقت ہماری نظروں کے سامنے ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ کانگریس کو ایک باعمل اور منضبط جماعت کی حیثیت سے کام کرنا چاہیئے صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس کام کو کرنے کے ضروری قدم اٹھائیں انہیں اس فوری اور بنیادی اہمیت کو محسوس کرنا چاہیئے کہ اس نازک وقت میں اسی طریقہ پر کام کرنے کی ضرورت ہے اور بے عمل ممبروں کو بھرتی کرنا ان کا کام نہیں ہونا چاہیئے بالخصوص ایگزیکٹو کمیٹیوں کے تمام ممبروں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ کانگریس کے کام میں متواتر اور عملی حصہ لیں گے اور جو اس کام کو کرنے کے لئے غیر رضامندی یا معذور ہیں گو وہ ملک کے عائد کردہ فرض کو ادا کرنے میں قاصر ہیں اور وہ جماعت کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔

آج کل دنیا جس نازک صورت حالات سے دوچار ہے اس کے پیش نظر باعمل رہنے اور چوکنی توجہ رکھنے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے جب بھی ضرورت ہوئی۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا تمام ممبروں کو فوری بلادے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جولائی کے آخری ہفتہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہونا چاہیئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے والنٹیر کمیٹی کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

کانگریس کی والنٹیر جماعتوں کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے شری رنجیت ایس پنڈت کی عارضی رپورٹ پر غور کیا کمیٹی بالعموم ان کی سفارشات سے متفق ہے۔ اور اس کی رائے ہے کہ صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو اپنے زیر انتظام کانگریس کے اصولوں کے مطابق قومی خدمت کے لیے تربیت یافتہ والنٹیروں کی تعداد کو بڑھانا چاہیئے اور ہر طرح ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ والنٹیروں کا جو عہدنامہ اور ٹریننگ قابل عمل اور پسندیدہ ہو وہ سارے ہندوستان میں یکساں ہونا چاہیئے اس کام میں امداد دینے ٹریننگ کے لئے نمونہ کے قواعد بنانے اور والنٹیروں کے متعلق تمام معاملات میں صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں کو مشورہ دینے کے لئے مندرجہ ذیل والنٹیر کمیٹی مقرر کی جاتی ہے۔ شری رنجیت ایس پنڈت اس کے سکریٹری ہوں گے یہ کمیٹی جو قدم اٹھائے گی اور صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کو جو مشورہ دیگی اسکی ورکنگ کمیٹی کے سامنے رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی کے ممبر یہ ہیں۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل راؤ صاحب پٹوردھن مسٹر افتخار الدین مسٹر کے ایس پنڈت اور خدائی خدمتگاروں کا ایک نمائندہ۔

مارشل پٹیاں کا بیان

لندن - ۲۳ر جون - بورڈو سے براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ مارشل پٹیاں نے کہا کہ حکومت فرانس نے مسٹر چرچل کا بیان بڑے سکتہ کے عالم میں سُنا۔

مسٹر چرچل کو اپنے ملک کا کتنا درد ہے اس کو ہم سمجھتے ہیں۔ مسٹر چرچل اپنے ملک کے متعلق یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اسکا بھلا کس بات میں ہے۔ لیکن وہ ہمارے ملک کے متعلق ایسا نہیں کرسکتے۔ ہمارا جھنڈا بے داغ ہے ہماری فوج بہادری اور وفاداری کے ساتھ لڑی۔ ہماری فوج تعداد میں کم تھی اس کے پاس ہتھیار بھی نہیں تھے۔ اسلئے دشمن سے لڑائی بند کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا اس وقت فرانس میں کوئی طاقت پھوٹ نہیں ڈال سکتی۔ فرانس نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اس نے قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا۔

ترکی کو روس کا مشورہ

لندن ۲۴ر جون۔ "نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار مقیم استنبول کو معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی سے کہا ہے کہ وہ موجودہ حالات میں کوئی ایسی کارروائی نہ کرے جس سے بلقان میں لڑائی کی آگ پھیلے اس وقت بلقان میں گڑبڑ ہوئی تو روس کو جرمنی کی طرف جانا پڑیگا۔ مگر کچھ ہفتے اور کچھ مہینے بعد لڑائی ہوئی تو جرمنی اور اتحادیوں اور بلقانی ریاستوں کے متعلق روس کا رویہ مختلف ہوگا۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلیاں

لندن ۲۳ر جون۔ برطانی پارلیمنٹ میں حالات کو بہت شدید خیال کیا جاتا ہے لہٰذا خفیہ اجلاس میں شخصیتوں کے متعلق بحث اب جوشیلی نہیں بلکہ ادنیٰ نوعیت کی رہ گئی ہے۔ خیال ہے کہ مسٹر چرچل جلد ہی حکومت میں کچھ تبدیلیاں کریں گے اور کچھ موجودہ وزیر استعفےٰ دیں گے۔ یہ خیال بڑھتا جارہا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج کو اب جنگی کیبنٹ میں لے لینا چاہیئے کیونکہ انھوں نے آدھی صدی سے زیادہ عرصہ تک جنگ کا مطالعہ کیا ہے اور وہ وسیع معلومات اور اپنی عمر کے ہر دوسرے مدبر کے مقابلہ میں کہیں زیادہ قوت عمل رکھتے ہیں۔

مالٹا پر ہوائی حملہ

مالٹا ۲۴ر جون۔ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے مالٹا پر حملہ کیا۔ اٹلی کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرادیا گیا سات ہوابازوں میں سے دو پکڑ لئے گئے۔ باقی تباہ ہو گئے۔ انگریزوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مسٹر جناح وائسرائے سے ملیں گے

بمبئی ۲۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کو ملاقات کے لیے بلایا ہے۔ یہ ملاقات ۲۷ر جون کو ہوگی۔ مسٹر جناح کل شملہ جارہے ہیں۔

دمشق کا اعلان

فرانس کے ہائی کمشنر مقیم دمشق نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ دمشق کے جنرل آفیسر کمانڈنگ نے دمشق میں فرانس کے مشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہاں فرانس کی عزت اور جھنڈے کی ناقابل مغلوب غصہ کے ساتھ حفاظت کی جائے گی۔ فرانسیسی ہائی کمشنر نے مزید کہا کہ میں جنرل کمانڈنگ آفس سے پوری طرح متفق ہوں۔

روزمرہ کا ایک ضروری واقعہ

جس وقت آپ کا شوہر اپنے کام سے اور آپ کے لڑکے اسکول سے واپس آئیں۔ اُس لحہ آپ کو چائے بنانے میں مصروف ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس طرح آپ اپنے گھر میں روزانہ چائے کی مجلس قائم کرتے ہیں۔ جو کہ گھریلو خوشی کی انتہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ خوش کن واقعہ جس طرح آپ کے گھر میں ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔

آؤ ہم
ہندوستانی چائے پیئں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:- تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

IK 115 انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

رُومانیہ نے روس کے مطالبے منظور کر لیئے

لندن ۲۸ر جون۔ روس نے رومانیہ کو ۲۴ گھنٹہ کا الٹی میٹم دیا تھا۔ اسکی میعاد کل رات ختم ہو گئی۔ مگر ابھی تک جارحانہ فوجی کارروائی کی اطلاع نہیں آئی ہے۔ رومانیہ کی کیبنٹ کے ۲ ممبروں نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ انکی جگہ نئے وزیر مقرر کردیئے گئے ہیں۔ استعفےٰ دینے والوں میں مارشل گورنگ کے دوست بھی شامل ہیں۔

روس اور رومانیہ کی ان بن کا ہنگری پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ روس کی طرح ہنگری بھی رومانیہ کے ایک علاقہ پر دعویٰ رکھتا ہے۔ اور اسے واپس لینے کی کوشش میں ہے۔ رومانیہ کی فوجیں ہنگری کی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں۔ روس کا بیڑہ بلیک سی (بحر اسود) میں پہنچ گیا ہے۔ اور ترکی کا بیڑہ بھی بلیک سی کے ساحل پر پہنچ گیا ہے۔

جاپان اور امریکہ کا سمندری بیڑہ حرکت میں

واشنگٹن ۲۷ر جون۔ باخبر حلقوں میں ایک غیر مصدقہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کچھ جنگی جہاز حیوانی سے جنوبی امریکہ کے مغربی ساحل کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور خبر ہے کہ جاپان کا بحری بیڑہ بھی بحرالکاہل میں جنوبی امریکہ کے قریب چکر کاٹ رہا ہے۔

شنلانگ ۲۷ر جون معلوم ہوا ہے کہ سر سعداللہ کی وزارت نے جنگی فنڈ میں حکومت آسام کی طرف سے ایک لاکھ روپیے دیا ہے۔

عشق و محبت سے لبریز لاجواب ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۸ - جون سنہ ۱۹۴۰ع سے

رنجیت فلم کمپنی کا دلکش ڈرامہ

ندی کنارے

خاص اداکار :- ستارہ - سیتا - اندو بالا -
سوشیلا - کمار - چارلی - عوزی - رام مراٹھے
کانتی لال - بھگوان داس

آنیوالے تماشے :- باغبان - تقدیر کی توپ موہنی کماری

مدرسہ فیض عام کانپور

کانپور میں مسلمانوں کے صرف دو تعلیمی ادارے ایسے ہیں. جو گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم سے مصدقہ یعنی ریکگنائزڈ ہیں. ان میں ایک فیض عام اسکول ہے فیض عام اسکول مڈل کلاس (درجہ آٹھویں) تک یہاں کامیابی سے چل رہا ہے.

فیض عام اسکول کا اسٹاف نہایت قابل اور تعلیم کا ماہر ہے.

فیض عام اسکول میں صرف ریگولیشن کے مطابق ہی تعلیم نہیں دی جاتی - بلکہ قرآن پاک اور دینیات کی تعلیم بھی لازمی ہے. اور صرف یہی چیز دیگر اسلامی اداروں کے مقابلہ میں فیض عام اسکول کو فوقیت دیتی ہے. کیونکہ جن مدارس میں دنیوی تعلیم دیجاتی ہے. وہاں دینوی تعلیم کا خاص انتظام نہیں اور جہاں دینی تعلیم دیجاتی ہے وہاں دنیوی تعلیم کا بندوبست نہیں ہے.

فیض عام اسکول شہری ہل چل سے الگ نہایت محفوظ اور اطمینان بخش مقام پر واقع ہے فیض عام اسکول کی خود اپنی بلڈنگ ہے. کمرہ نہایت صاف اور ہوادار ہیں اور بچوں کی صحت کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے.

فیض عام اسکول میں بچوں کو داخل کرانا انکی دین اور دنیا دونوں کی درستگی ہے. فیض عام اسکول میں نادار اور مستحق طلبا کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور کتب درسی مفت فراہم کی جاتی ہیں ذہین اور شوقین طلبا کی فیس بھی معاف کی جاتی ہے. فیض عام اسکول میں ہر مذہب و ملت کے طلبا کو نہایت غور و فکر سے تعلیم دیجائیگی. غیر اسلامی طلبا پر دینیات اور قرآن پاک کی تعلیم لازمی نہ ہوگی. اسکول موسم گرما کی تعطیل کے بعد بتاریخ ۸ جولائی سنہ ۴۰ع کو کھلے گا. اپنے بچوں کو داخلہ کے لئے لائیے.

نیازمند عزیز الحق دہلوی سکریٹری فیض عام
اے وی مڈل اسکول فیض عام روڈ دکھنیا بازار کانپور

شاندار دوسرا ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۲۸ - جون سنہ ۱۹۴۰ع سے

کالسن فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

حکم کا یکہ

خاص اداکار
مس پرملا
مس گلاب
للو بھائی

نرخ ٹکٹ
۱۲ ۔ ۸ ۔ ۴
۹
زنانہ ۴

آنیوالے تماشے :- متوالی میرا - بسنتی - ادھکار

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا اہم بیان

لندن ۲۵ جون - آج دارالعوام میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے جنگ کی صورت حالات پر ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ صلح کی علیحدہ گفت و شنید نہ کرنے کی فرانس پر جو پابندی عائد تھی اسے توڑنے کے لئے برطانوی حکومت اس شرط پر راضی ہوگئی تھی کہ گفت و شنید کے دوران میں تمام فرانسیسی بحری بیڑہ برطانیہ کی بندرگاہ میں بھیجا دیا جائے. لیکن اس تجویز پر مزید بات چیت ہونے سے پہلے ہی رینو گورنمنٹ کو مٹا دیا گیا اور مارشل پٹیاں برسر اقتدار آ گئے. نئی حکومت نے برطانوی حکومت سے بہت سے سنجیدہ وعدے کیئے کہ فرانسیسی بحری بیڑہ ہرگز جرمنوں کے قبضہ میں نہیں دیا جائے گا. سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ بعد میں مجھے یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا اور دکھ ہوا کہ مارشل پٹیان کی حکومت کی مرضی سے جرمنی اور اٹلی کی نگرانی میں فرانسیسی بحری بیڑہ منتشر اور غیر مسلح کر دیا گیا. مسٹر چرچل نے فرمایا کہ موسیو رینو نے ۱۳ جون کو مجھ سے پہلی بار کہا کہ فرانس تو اس کے اتحادی کے زائل سے سبکدوش کر دیا جائے. اور انہوں نے امریکہ سے ایک خاص اپیل کرنے کی تجویز پیش کی. موسیو رینو نے یہ اپیل کی مگر امریکہ کے جواب کو اطمینان بخش خیال نہیں کیا گیا.

ضرورت سے زیادہ نقد روپیہ گھر میں رکھنا جرم ہے

شملہ ۲۵ جون - حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں ایک نیا قاعدہ بڑھایا ہے. جس میں کہا گیا ہے کہ ضرورت سے زیادہ سکے اکٹھے کرنے کی ممانعت ہے. ریزرو بنک اور بنک کے ایجنٹ یہ دیکھیں گے کہ ایک آدمی کو کتنے سکے کی ضرورت ہے اور اگر کسی نے ضرورت سے زیادہ سکہ اکٹھا کیا. تو اس پر مقدمہ چلایا جائے گا. اور اسے ۵ سال قید یا جرمانہ دونوں سزائیں دی جاسکینگی بنک اور بنک کے ایجنٹوں کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا.

حکومت نے یہ قدم اسلیئے اٹھایا ہے کہ لوگوں کو سکے کے چلنے میں کمی واقع ہونے کا ڈر ہے. اسوقت حکومت اور بنکوں کے پاس کافی سے زیادہ تعداد میں سکہ موجود ہے لیکن اگر لوگوں نے یہی روبہ جاری رکھا تو اپنی عوام کو تکلیف اور پریشانی ہونے کا ڈر ہے،

سبھاش بابو

بمبئی ۲۶ جون - کل مسٹر سبھاش چندر بوس نے تیسری مرتبہ مسٹر جناح سے اور دوسری بار سردار پٹیل سے ملاقات کی. ایک انٹرویو میں آپ نے کہا کہ مجھے امید ہے مگر ان کوششوں سے شاید سمجھوتہ ہو سکے. آپ نے مزید کہا کہ اس نازک وقت میں ہمیں صرف ہندوستان ہی کا خیال کرنا چاہیئے. اور پارٹی کے مفاد سے بالاتر رہنا چاہیئے.

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

شتر خانہ میں فالتو زمین بہت ہے. اگر تھوڑی زمین مجھے مل جائے تو یہاں ایک لنگر خانہ بنوادوں اس کا ثواب آپ کو اور مجھے دونوں کو ہوگا. مگر خانصاحب نے اسے قبول نہ فرمایا.

کچھ دنوں کے بعد برسبیل تذکرہ بادشاہ سے ذکر چھڑا. کہنے لگی کہ میرا ارادہ تھا کہ امام باڑے کے قریب ایک لنگر خانہ بھی بنوادوں لیکن حضور کی عطا کی ہوئی زمین تو مسجد اور امام باڑے میں ختم ہوگئی. رسالدار صاحب سے شتر خانہ کی سو گز زمین مانگی تھی، انھیں دینے میں انکار ہوا اس لئے مجبور ہوگئی - بادشاہ نے ترش ہو کر کہا. جب تمام قلمرو کے ہم مالک ہیں تو خانصاحب کو ایسے نیک کام میں زمین دینے سے عذر کیوں ہے. فوراً راجہ درشن سنگھ کو حکم دیا کہ ابھی رسالدار سے زمین لیکر لنگر خانہ تیار کرایا جائے. نعمت محمد خاں رسالدار کو یہ امر نہایت شاق گذرا مگر قہر درویش بجان درویش بے چون و چرا تعمیل احکام کی اور موقع کے منتظر رہے.

حسن اتفاق سے ایک مرتبہ دھنیا مہری سے بادشاہ کچھ ناراض ہوگئے. اور وہ اپنے گھر بیٹھ رہی. خانصاحب نے موقع غنیمت سمجھکر لنگر خانہ کھدوا کر پھنکوا دیا. اور زمین شتر خانہ میں شامل کر لی. کچھ دنوں کے بعد اس کی خطا معاف ہوگئی اور دربار میں داخل ہوگئی تو اس نے یہ قصہ بادشاہ سے دہرایا. وہ سنتے ہی آگ ہوگئے. اور فوراً نواب روشن الدولہ کو بلا کر سارا قصہ خانصاحب کی بیجا جرات کا سنایا اور کہا کہ خانصاحب کیا سمجھتے ہیں; میں نے ابھی انکو برطرف کیا اور وہ اسی دم شہر سے چلے جائیں روشن الدولہ تو بادشاہ کے مزاج سے واقف تھے. خانصاحب سے صورت حال من و عن بیان کی اور کہا مناسب یہ ہے کہ اسی وقت اپنے تمام متعلقین کو مرزا گنج بھجوا دو اور تم تن تنہا یہاں رہو. دو چار روز میں بادشاہ کا غصہ کم ہو جائے گا. تو تمہاری تقصیر معاف کرادی جائے گی. ورنہ تم کو شہر چھوڑنا پڑے گا.

اس کے بعد نواب روشن الدولہ نے دھنیا مہری کو بہت سمجھایا اور کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے آج تک کسی کی شکایت بادشاہ سے نہیں کی. ورنہ تم کو بہت اچھا اختیار تھا لیکن اس معاملہ میں تم نے مجبور ہو کر ایسی جرات کی اب ایک شریف کی عزت کا معاملہ ہے. تم کو اپنے کام سے مطلب ہے. لنگر خانہ کے واسطے اس سے دونی زمین لے لو. مگر اس معاملہ کا اب دوبارہ بادشاہ سے ذکر نہ کرنا. اس نے سب کے سمجھانے سے اس بات کو قبول کیا. سبحان علی خاں نے کہا کہ یہ نہیں کہ میرے سامنے اس بات پر قسم کھاؤ کہ اب بادشاہ سے اس کا ذکر نہ کرونگی! دھنیا مہری نے کہا کہ میں اس بات کی قسم نہیں کھا سکتی اس لیے کہ اگر بادشاہ خود پوچھ بیٹھے تو صورت حال بیان کرنا ضروری ہوگی. لیکن اس قدر بہ قسم اقرار کرتی ہوں کہ از خود اس قصہ کو بادشاہ کے سامنے نہ دہراؤں گی"!

کچھ دنوں کے بعد بادشاہ نے نائب سے دریافت کیا کہ رسالدار چلا گیا یا شہر میں چھپا بیٹھا ہے نواب نے عرض کیا کہ بموجب حکم عالی اسی روز خارج البلد ہوگیا. در حقیقت محمد خاں کو خبر دی کہ تم آج ہی لکھنؤ سے باہر چلے جاؤ. خانصاحب نے کبیدہ خاطر ہو کر اپنا تمام اسباب خانہ داری غلہ اناج وغیرہ محتاجوں کو تقسیم کر دیا. اور آپ مرزا گنج چلے گئے. دھنیا مہری کا لنگر خانہ بدستور قائم رہ گیا.

کمہاریوں میں بہت کم ایسی تھیں کہ جن کا تعلق اس دربار سے نہ ہو. چنانچہ ڈالو کمہاری نواب روشن الدولہ سے تعلق رکھتی تھی. مگر دھنیا مہری کا دامان عصمت ان ناروا حرکتوں کی لوث سے پاک تھا. وہ ان اہم ذمہ داریوں کے ساتھ بھی پابند صوم صلوۃ تھی. اس کا روپیہ ہمیشہ نیک کاموں کے لئے وقف تھا بڑی کینہ پرور اور بخیر عورت تھی اکثر لڑکیوں کی شادیاں کراویں. اکثر کنوئیں تعمیر کرا دیئے. اکثر غریب عورتوں کی پرورش کے لئے تنخواہیں مقرر تھیں جاڑے گرمی بہت سے کپڑے غربا کو تقسیم کرتی تھی. نصیرالدین حیدر ایسے پرخبط بادشاہ کو اس پر اعتماد کلی تھا. محلات شاہی کی خفیہ خبر رسانی اسی کے متعلق تھی. مگر وہ اس سخت ذمہ داری کو اتنا بوجھا حسن انجام دیتی تھی کہ کسی شخص کو اس پر اعتراض کرنے کا موقع نہ ملتا تھا.

جاپان کا نیا قدم

ٹوکیو ۲۵ جون. کینٹن سے خبر آئی ہے کہ جاپان کی فوجیں ہانگ کانگ کے پیچھے مقیم تھیں اب انہوں نے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے. جس سے چنکنگ کو جانے والا راستہ بند ہو گیا ہے. یعنی اب برطانوی سمندر میں خلیج بیرس کے راستہ چنکنگ کو مال سپلائی نہیں ہو سکتا.

امریکہ سے سامان جنگ کی خرید

لندن ۲۶ جون. ریاست ہائے متحدہ میں سامان جنگ خریدنے کے لئے اتحادیوں کی جانب سے جو کمیشن گیا ہوا ہے. اس نے وہ تمام ٹھیکے برطانیہ کے نام منتقل کرا لئے ہیں. جو فرانس کے تھے یہ ٹھیکے ۹ روز ہوئے منتقل کرا لئے گئے تھے.

امیری و غریبی اور دولت و افلاس کا ہو بہو فوٹو

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

دونوں میں ایکساتھ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۲۸ - جون سنہ ۱۹۴۰ع سے

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

ہندوستان سنی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

اپنی نگریا

خاص اداکار سوبھاگیہ - اسمتھ - نذیر - جینت - سنگھ - مدھادی
شانتا دت - مجید - کے - کی باوا - سوشیلا -

جسمیں ایک غریب مزدور اور ایک مالدار خوبصورت لڑکی کے حسن و عشق کا دلگداز افسانہ
لاکر پردہ سیمیں پر ملاحظہ فرمائیے
تشریف

سنت گیانیشور رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ جسمیں لیلا چٹنس اور کیشوراؤ ڈاٹے کام کرتے ہیں. جلد آرہا ہے. تاریخ کا انتظار کیجئے

نوٹس

ورناکیولر مڈل اسکول بابو پوروہ کانپور کے لئے ٹرینڈ مدرسین کی ضرورت ہے جن کا گریڈ ۱۹-۱½-۴۰ روپیہ ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول اسناد و سرٹیفکیٹ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء تک بنام سکرٹری جوہی نوٹیفائڈ ایریا کالکٹر کی کچہری کانپور پہنچ جانا چاہیئے۔ بعد انقضائے میعاد کوئی درخواست قابل قبول نہ ہوگی

سکرٹری
جوہی نوٹیفائڈ ایریا کانپور

فرانس سے جرمنی اور اٹلی کی صلح کی شرطیں

لندن ۲۶ جون۔ فرانس اور اٹلی کے درمیان عارضی صلح کی شرطیں اب معلوم ہوگئی ہیں۔ ان شرطوں کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) یہی صلح ہونے تک اٹلی کی فوجیں اگلی صفوں میں بدستور موجود رہیں گی۔

(۲) ٹیونس اور الجیریا کی سرحدوں سے فرانسیسی فوج واپس بلائی جائے گی

(۳) الجیریا اور فرانسیسی افریقہ کی حدوں سے دو سو کلومیٹر یعنی پونے دو سو میل تک کوئی فوج تیار رکھی جائے گی۔

(۴) فرانسیسی شمالی لینڈ کے سمندری کنارے پر فوج نہیں رکھی جائے گی۔

(۵) جبوٹی بندرگاہ اور جبوٹی ادیس ابابا ریلوے کو معہ اس کے ساز و سامان کے اٹلی پوری طرح استعمال کر سکے گا۔

(۶) لڑائی بند ہونے پر فرانسیسی فوجیں وہ تمام علاقے خالی کر دینگی جہاں وہ اس وقت تعینات ہوئی ہیں۔ البتہ اندرونی امن کے قائم رکھنے کے لئے فرانس ضروری فوج رکھ سکے گا۔

(۷) فرانس کو سمندری اڈے خالی کرنا پڑینگے۔

(۸) فرانسیسی بیڑہ باہر چلا گیا ہے اسے واپس بلایا جائے گا۔ اور اس سے ہتھیار رکھوا لئے جائینگے یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس بیڑے کو اٹلی اپنے استعمال میں نہیں لائے گا۔

(۹) فرانس کو اپنے سمندری علاقوں میں سرنگیں ہٹانا پڑینگی۔

۱۰۔ فرانس کے تجارتی جہاز اپنے بندرگاہوں بندرگاہوں میں ٹھہرے رہیں جب تک جرمنی اور اٹلی انہیں حرکت کرنے کی اجازت نہ دیں۔

۱۱۔ فرانس کا کوئی ہوائی جہاز ملک سے باہر نہیں جا سکے گا۔

۱۲۔ فرانس کے ہوائی اڈوں پر جرمنی اور اٹلی کا قبضہ ہوگا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ لڑائی سے پہلے اٹلی فرانس سے کتنے ہی علاقوں کا مطالبہ کر رہا تھا مثلاً کارسیکا، نائس، ٹیونس وغیرہ مگر اب اٹلی نے صرف جبوٹی بندرگاہ اور جبوٹی ادیس ابابا ریلوے استعمال کرنے کا حق حاصل کرنے پر صبر کر لیا۔ عارضی صلح کا خاص پہلو یہ ہے کہ اٹلی نے فرانس کا کوئی علاقہ نہیں لیا ہے۔ مگر اسے حفاظت کے ذرایع سے محروم کر دیا ہے۔

جرمنی کی شرطیں

برلن ۲۶ جون۔ سرکاری برلن نیوز ایجنسی نے آج پہلی بار فرانس اور جرمنی کے صلح نامے کی شرطیں شایع کی ہیں۔ اس کی دفعات قریب قریب وہی ہیں جو اخباروں میں پہلے چھپ چکی ہیں۔ صرف مندرجہ ذیل مستثنیات ہیں:

دفعہ ا۔ جسے مختصر طور پر یہ لکھا گیا تھا کہ لڑائی فوراً بند کی جائے۔ وہ زیادہ واضح ہے۔ اور اس طرح سے ہے۔ فرانسیسی حکومت فرانس فرانسیسی نو آبادیوں، مقبوضات اور اپنے ماتحت علاقوں اور سمندروں میں جرمنی کے خلاف جارحانہ سرگرمیاں بند کرنا منظور کرتی ہے۔ دفعہ ۳۔ جو ایک تو بعض قوت کے طور پر جرمنی کے حق سے تعلق رکھتی ہے اس میں وضاحت کے ساتھ فرانسیسی حکومت کو پابند کیا گیا ہے کہ جرمنی کے فتح کردہ تمام علاقوں میں فرانسیسی حکام اور سرکاری دفتروں کو ہدایت کرے کہ وہ جرمن کمانڈ کے تمام احکام کی تعمیل کریں اور صحیح طور پر ان سے تعاون کریں۔ دفعہ ۶۔ جو فرانس کے غیر مفتوحہ علاقہ میں فرانس کے ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان کو جرمنی اور اطالوی کنٹرول میں جمع کرنے کے متعلق تھی۔ یہ الفاظ زیادہ ہیں "جرمن ہائی کمانڈ کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس مال کے بلا اجازت استعمال کو روکنے کے لئے ضروری قدم اٹھانے کا حکم دے۔

دفعہ ۷۔ جو اس بات کے متعلق ہے کہ فرانس اپنے ہوائی جہاز، قلعے، سرنگوں کی تفصیل اور ڈیفنس کی دوسری چیزیں جرمنی کے حوالے کر دے۔ اس میں یہ الفاظ بڑھائے گئے ہیں۔ "فرانس کی فوجوں کو جرمنی کے طلب کرنے پر ایسی تمام رکاوٹیں دور کرنا ہونگی۔

دفعہ ۸۔ جس میں فرانس کے بحری بیڑہ کو نہتا ہونے اور جہازوں کو واپس آنے کے لئے لکھا ہے۔ اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جس بندرگاہ پر کسی جنگی جہاز کو آنا ہے۔ اس کا تقرر اس جہاز کے امن کے زمانہ کی بندرگاہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔

وہ دفعہ جس میں جرمنی نے اقرار صلح کیا ہے کہ جرمنی جنگ کے زمانہ میں فرانس کے بحری بیڑہ کو اپنے مقصد کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ اس میں لکھا ہے کہ جرمنی کی حکومت مزید اعلان کرتی ہے کہ امن قایم ہو جانے کے بعد اس کا فرانس کے بیڑہ پر کسی قسم کا دعوی کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

جرمن اپنے گھروں کو واپس

لندن ۲۷ جون۔ ہر ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا ہے کہ لڑائی چھڑنے پر مغربی سرحد کے جو علاقے خالی کرائے گئے تھے۔ ان میں وہ لوگ واپس آسکتے ہیں جو وہاں رہتے تھے۔ لڑائی چھڑنے پر ہزاروں جرمن اپنے گھروں کو چھوڑ کر اندرونی علاقوں میں چلے گئے تھے۔ جن لوگوں کے مکان تباہ ہو گئے ہیں انکے لئے بغیر کسی وجہ کے اور مکان تعمیر کرائے جارہے ہیں۔

ہماری عزت پر دھبہ نہیں آیا

لندن ۲۶ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم مارشل پیٹیان نے ایک تقریر میں کہا کہ اگر چہ جرمنی اور اٹلی کی شرطیں بہت سخت ہیں۔ مگر ان سے فرانس کی عزت پر دھبہ نہیں آئے گا کیونکہ فرانس کا بحری اور ہوائی بیڑہ دوسروں کے استعمال میں نہیں آسکے گا۔

پٹھان کیسے ڈبویا گیا

شملہ ۲۷ جون۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۳ جون کو ہندوستان کے ساحل کے پاس جس گشتی جہاز پٹھان کا نقصان ہوا ہے۔ وہ دشمن نے تارپیڈو یا سرنگ کے ذریعہ ڈبویا ہے۔

مہاتما گاندھی کی وائسرائے سے ملاقات

دہلی ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی آئندہ سنیچر ۲۹ جون کو شملہ میں ہز اکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

گرانٹ بند کیوں نہ کر دیجائے

لاہور ۲۴ جون۔ حکومت پنجاب نے اسلامیہ کالج لاہور کے طلبا کے تحریک خاکسار میں حصہ لینے کے متعلق اسلامیہ کالج کے ارباب بست و کشاد کو نوٹس دیا ہے۔ کہ کیوں نہ وہ زر امداد جو کالج کو حکومت کی طرف سے ملتا ہے، بند کر دیا جائے۔ اسی مطلب کے تین اور نوٹس انجمن حمایت اسلام کو دیئے گئے ہیں۔

برلن میں امن کانفرنس

لندن ۲۶ جون۔ ایک برقی تار مظہر ہے کہ ہٹلر نے برلن میں یورپ کی ایک امن کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی ہے۔ جس میں برطانی اور روسی نمایندوں کو مدعو نہیں کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں ہٹلر براعظم یورپ کی تشکیل کے متعلق اپنی اسکیم کا خاکہ رکھے گا۔ ہٹلر یورپ کا ایک سیاسی و اقتصادی فیڈریشن قایم کرنا چاہتا ہے جو تین یا چار گروپوں میں منقسم ہوگا۔ انکا نظم و نسق نازی طرز پر ہوگا۔ اور ان کی فوجیں ہٹا دی جائیں گی۔ اور جرمنی انکی حفاظت کرے گا۔ اس فیڈریشن کا مقصد برطانی و امریکی اقتصادی اتحاد کو روکنا ہوگا۔ جرمنی کے گرد خاص بلاک فرانس سوئٹزرلینڈ ہالینڈ بلجیم اور ڈنمارک ہوگا۔

جرمنی اور روس کے درمیان سمجھوتہ

نیویارک ۲۶ جون۔ اخبار نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ واشنگٹن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی نے روس سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ جس کی رو سے روس کو رومانیہ سے علاقہ بیسرابیہ حاصل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی رومانیہ کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ بغیر لڑائی کے بیسا ربیا علاقہ روس کے حوالے کردے۔

جاپان سے خطرہ کیخلاف احتیاطی تدبیریں

ہانگ کانگ ۲۶ جون۔ حال ہی میں جاپانی اخباروں نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کے پیش نظر یہاں احتیاطی تدبیر یں اختیار کی گئی ہیں۔ سرحد کے قریب دریا کے دو پل اڑا دیئے گئے ہیں اور سرحدی چوکیوں کو مضبوط کر دیا گیا ہے۔ ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان کے دفتر خارجہ کے نمایندہ نے کہا کہ حکومت کو لندن سے اس درخواست کا کوئی جواب نہیں ملا۔ جس کے ذریعہ برما کے راستہ چین کو ہتھیاروں کی سپلائی بند کرانے کے لئے گذارش کی گئی تھی۔ نمایندہ نے مزید کہا کہ حکومت جاپان حکومت روس سے اس بارے میں کوئی درخواست کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کہ چین کو ہتھیاروں کی سپلائی بند کر دی جائے۔ حکومت جاپان نے پیٹیان گورنمنٹ تسلیم کر لی ہے اور اس کے ساتھ فرنچ انڈو چائنا کے مسئلہ کے بارے میں بات چیت کر رہی ہے۔

امریکہ میں فرانس کا کتنا سونا ہے؟

لندن ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں بنک آف فرانس کا ۲۴ کروڑ پچاس لاکھ اور ۲۵ کروڑ پونڈ کے درمیان سونا جمع ہے۔ یہ بھی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ حکومت فرانس اور فرانسیسی باشندوں کے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کے اسٹرلنگ بھی جمع ہیں

نوٹس

اطلاع دی جاتی ہے کہ چونکہ پچھلے سال درجات پنجم ششم اور ہفتم میں نئے سکشن مستقل نہیں تھے۔ اس لئے نئے سکشن کھولنے کے لئے انسپکٹر صاحب سے سال بہ سال اجازت لینی ہوگی۔ ایسی حالت میں جو طلبا درجات ششم ہفتم اور ہشتم میں ترقی پاکر آئے ہیں۔ انکے داخلہ کے لئے کوئی گارنٹی نہیں کی جاسکتی ہے جب تک کہ اجازت انسپکٹر صاحب سے نہ حاصل کر لی جائے۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں ہمارے پرانے طلبا کا بھی داخلہ درجات ششم ہفتم اور ہشتم میں نہ ہوسکیگا۔

پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کانپور

فوج میں ہندوستانیوں کی جبریہ بھرتی

لندن ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانیوں کو فی الحال فوج میں جبریہ بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ٹرکی کے وزیر اعظم کا اعلان

لندن ۲۷ جون۔ انقرہ کے ریڈیو کی خبر ہے کہ ٹرکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر سیدم نے کہا ہے کہ ٹرکی اپنی فوجی تیاریاں جاری رکھے گا۔ مگر لڑائی میں شریک نہیں ہوگا۔

جرمن ساحل پر برطانیہ کا حملہ

لندن ۲۷ جون۔ جرمن ہوائی جہاز تین روز سے انگلینڈ پر برابر حملہ کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک کسی حملے میں برطانیہ کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ کل رات کچھ جرمن جہازوں نے برطانیہ پر اڑان کی اور سرچ لائٹ ڈالی گئی۔ اور توپوں نے گولے پھینکے۔ دو جرمن جہاز گرا دیئے گئے۔ انگلینڈ کے یورپ اور اسکاٹ لینڈ کے اتر پورب میں بھی جرمن ہوائی جہاز اڑے مگر بم نہیں گرائے۔ برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے ہوائی اڈوں، ریلوں اور فوجی جگہوں پر حملے کئے اندری فرانس میں ابھی برطانی ہوائی جہازوں نے بم

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر
اتوار کو مٹنی شو ۳ بجے دن سے
شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان
نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
دونوں میں ایک ساتھ
جبلی ٹاکیز لاٹوش روڈ کانپور میں
جمعہ ۲۸۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء سے
ڈائرکٹر سہراب مودی
اسٹوری رائٹر مکالمے اور گانے از حضرت کمال امروہی
منروا فلم کمپنی کا قابل قدر اور تاریخی شاہکار
اداکاران
سہراب مودی
سردار سنگرام سنگھ
چندر موہن جہانگیر
نسیم۔ نور جہاں
شیلا۔ کنور
صادق علی
امنکل سنگھ
سردار اختر
رانی دھوبن
پکار
"پکار" نے مغلوں کی عظمت کو زندہ کر دیا ہے۔
"پکار" دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت مغلوں کی شان و شوکت اور مغلوں کے انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔
(اہل شہر کے اصرار پر منگوایا گیا ہے)
شرح ٹکٹ (دونوں میں) ۴، ۹، ۶، ۱۲ زنانہ ۹

فیض عام اینگلو ورناکلر مڈل اسکول

اپنے بچوں کو ۸ جولائی ۱۹۴۰ء سے فیض عام اسکول. فیض عام اسٹریٹ (کھنیاں بازار) کانپور میں داخلہ کے لئے لائیے درجہ سوئم سے درجہ ہشتم (مڈل کلاس)، بیک عمدہ تعلیم. ہوادار کمرہ. کم از کم فیس بچوں کی صفائی اور صحت کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے.

مسلمان بچوں کے لئے دینیات اور قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے.

نادار اور مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور بلا فیس کے پڑھایا جاتا ہے

فیض عام اسکول کا اسٹاف ماہر تعلیم ہے اور نتائج امتحان انتہائی اطمینان بخش ہوتے ہیں.

عزیز الحق دھلوی
سکریٹری فیض عام اسکول کانپور

ے سکتا. نا وقتیکہ وائسرائے. قائد اعظم کو اطمینان بخش جواب دیں اور مسلمانوں کے تحفظ و حقوق کا اعلان نہ کر دیں پر زور الفاظ میں تائید کرتے ہے اور مسلمانان کانپور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کسی دباؤ سے ! اثر سے جنگی وار کمیٹی سے اشتراک عمل نہ کریں اور سول گارڈ میں شامل نہ ہوں. اس کی تائید سید لاجواب مولانا حسرت موہانی صاحب قبلہ نے کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان پر کسی طرف سے حملہ کا اندیشہ نہیں ہے. اس لئے مسلمانوں کو سول گارڈ میں شریک ہونے کی ضرورت نہیں. جلسہ کا انتظام نیلی پوش مجاہدین نے کر کے حاضرین کو اپنا مداح خواں بنالیا. جلسہ غازی عصمت انونو نیازی شاہ. رضا شاہ پہلوی شاہ فاروق. مولانا ظفر علی خاں مولانا حسرت موہانی محمد علی جناح محمد فاروق کرنیل نیلی پوش زندہ باد. سر سکندر حیات خاں مردہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان ختم ہوا.

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار نیلی پوشان
یوپی کانپور

انگلینڈ پر جرمنی کا ہوائی حملہ

لندن ۲۵ جون. کل انگلینڈ کے ایک بہت بڑے علاقہ میں ہوائی حملے کے خطرہ کا اعلان کیا گیا اس علاقہ میں لندن بھی شامل ہے. لڑائی چھڑنے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ لندن میں ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی. تین گھنٹے کے بعد خطرہ ٹلنے کی گھنٹی بجائی گئی. بیان کیا جاتا ہے کہ انتہے وسیع علاقہ پر اب تک حملہ نہیں کیا گیا اس مرتبہ انگلینڈ کے وسطی علاقہ اور شمالی مغربی علاقہ پر جرمن ہوائی جہاز اڑتے دیکھے گئے. مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ جنوب مغربی انگلینڈ میں کل رات کے بعد خطرہ کا اعلان کیا گیا. ایک ہوائی جہاز کی آواز سنی گئی طیارہ شکن توپوں سے گولے پھینکے. سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ لندن کے علاقہ میں نہ تو کوئی نقصان ہوا نہ کوئی ہلاک یا زخمی ہوا. جنوب مغربی انگلینڈ میں آگ لگا دینے والے کئی بم گرائے گئے. آدھی رات کے بعد شمال مغربی میں خطرہ کا اعلان کیا گیا. ویلز پر بھی دو ہوائی جہاز اڑتے ہوئے دیکھے گئے. برطانی ہوائی جہازوں نے انکا تعاقب کیا. دشمن کے ایک ہوائی جہاز کو نقصان پہنچا.

وسط انگلینڈ میں زور کے دھماکے ہوئے ہوائی جہاز بہت اونچے اڑ رہے تھے. ایک شہر میں تین آدمی ہلاک اور ایک جگہ ۶ آدمی زخمی ہو گئے. انگلینڈ کے مشرقی اور وسطی علاقہ میں بہت سے بم گرائے گئے. مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا.

مجلس اتحاد ملت کانپور کا عظیم الشان جلسہ

کانپور ۱۲ جون. بعد نماز عشا پریڈ گراؤنڈ میں مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام مسلمانان کانپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مسٹر رئیس احمد صاحب سندیلوی اڈیٹر اخبار خورشید تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا. جس میں ذیل کی تجویزیں صوفی منصور علی صاحب حسرتی نے پیش کیں. نمبر ایک سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے اس بیان سے اظہار بیزاری کی گئی. جو انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو دیا ہے جس میں کانگریس میں گفتگو اور مصالحت صوبجاتی جنگی کمیٹیوں میں اشتراک عمل اور تحریک خاکسار کو فنا کرنے پر دیا ہے. دوسری میں قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے مطالبہ کیا گیا کہ سر سکندر حیات خاں کی مسلم کش پالیسی کی وجہ سے مسلم لیگ سے علیحدہ کیا جائے. تیسری میں سر ناظم الدین وزیر بنگال اور نواب ممدوٹ پنجاب کی اس روش پر جو انہوں نے وار کمیٹیوں میں اشتراک عمل نیز عہدہ صدارت قبول کی ہے. اس کے خلاف غم و غصہ ظاہر کرتے ہوئے قائد اعظم سے درخواست کی گئی کہ ان حضرات کو مسلم لیگ کی مجلس انتخابیہ سے علیحدہ کر دیں. چوتھی تجویز میں نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب صدر صوبہ مسلم لیگ، یوپی سے اپیل کی گئی کہ بیگم اعجاز رسول و نواب سر محمد یوسف کے نام صوبہ مسلم لیگ سے خارج کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے یوپی وار کمیٹیوں کی ممبری قبول کی ہے. اسکی تائید اشتفاق الٰہی صاحب کمانڈر نیلی پوش عابد نوالی صاحب جناب صدر نے فرمائی.

ذیل کی تجویز کرسی صدارت سے پیش کی گئی. مسلمانان کانپور کا یہ عظیم الشان جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی اس تجویز میں جو صوبجاتی وار کمیٹی میں اشتراک عمل میں پاس ہوئی ہے. کوئی صوبہ اس وقت تک وار کمیٹی میں حصہ نہیں

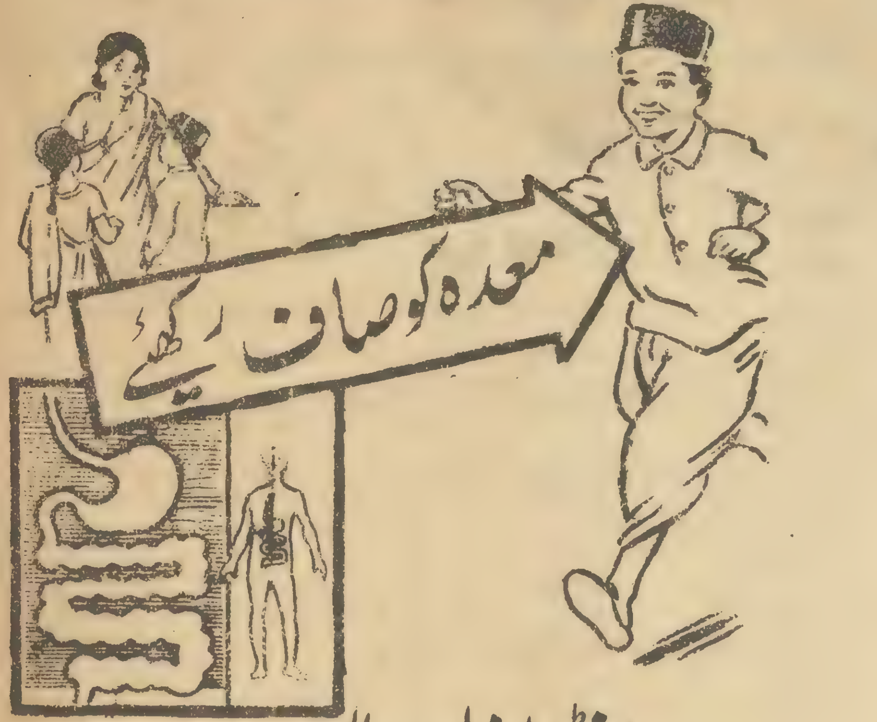

اپنے بچوں کو صحت
کا
یہ پہلا اصول سکھایئے

اینڈریوز لیور سالٹ

آپ کے جسم کو اندر سے صاف کر کے خون کو ٹھنڈا صاف اور جلد کو صاف کر دیتا ہے اور معدہ و جگر کی شکایات اور قبض کو دور کر دیتا ہے۔

اس کی عادت نہیں پڑتی اور بچوں و بوڑھوں کو یکساں مفید ہے اور موافق آتا ہے

ہر بچہ کو یہ سکھانے چاہیئے کہ جسم کے اندر کی صفائی بہت ضروری ہے اور اسی سے صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر آپ بچوں کو اینڈریوز لیور سالٹ استعمال کرانا شروع کر دیں تو بچے خود بخود یہ سبق جلد سیکھ جائیں گے۔

"اینڈریوز لیور سالٹ"

بچوں کے لیے بہترین چیز ہے یہ آہستہ آہستہ آنتوں کو صاف کر کے قبض کو دور کر دیتا ہے۔ معدہ کو آرام دیتا ہے جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ اور خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے۔

باقاعدہ ایک گلاس استعمال کرنے سے بیماری دور رہتی ہے تر و تازگی حاصل ہوتی ہے اور جسم کو طاقت پہونچتی ہے۔

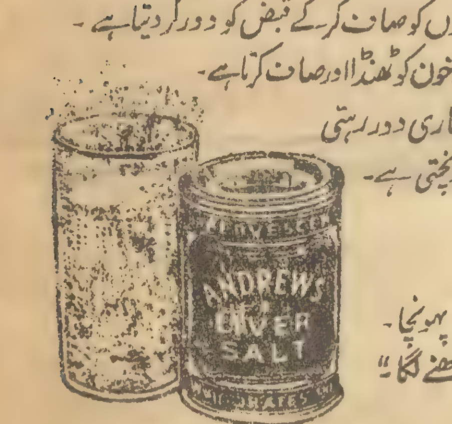

چنانچہ ایک ماں لکھتی ہے کہ " میں نے اپنے بچہ کو

"اینڈریوز لیور سالٹ"

نہایت اطمینان کے ساتھ دیا اس سے بہت فائدہ پہونچا۔ اس سے بچوں کے جگر درست ہو گئے اور انکا وزن بڑھنے لگا"

قبض کشا اور جسم کو صاف کرنے والا جسم کے اندرونی حصہ کو صاف رکھتا ہے

ANDREWS
LIVER SALT

اینڈریوز لیور سالٹ

No 21

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

بڑھے ہوئے "بچ" بلاک فیکٹری ورکمین ابریا اسکیم نمبر ۱ میں برائے تعمیر کرنے ۲۰ فٹ و ۴۰ فٹ کی سڑک مع کنکروں کی نالیوں کے ونیز ۴۰ فٹ " ۲ سڑک مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے. لاگت کام تخمیناً ۷۶۷۵/- روپیہ ہے. ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (۱/- روپیہ فی فارم) بھر کر تاریخ ۸ جولائی ۱۹۴۰ء بوقت ۲½ بجے دن تک دفتر ٹرسٹ میں داخل ہونا چاہیئے. ہمراہ ٹنڈر ۱۸۲/- روپیہ بطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے.

ٹرسٹ انجنیر

پیرس اور برلن کے درمیان ریلوے لائن

لندن ۲۴ جون. جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برلن اور پیرس کے درمیان دو روز کے اندر ریل ملنی شروع ہو جائے گی.

شملہ ۲۴ جون. گورنر بنگال آج شملہ پہنچے آپ یہاں چند روز ٹھیریں گے.

اٹلی کا زبردست نقصان

لندن ۲۴ جون. سمندری محکمے نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے سمندری فوج نے اٹلی کی ایک اور ڈبکنی کشتی ڈبو دی ہے. یہ کشتی سویز کے مشرق میں ڈبوئی گئی ہے. اب تک اٹلی کی سات ڈبکنی کشتیاں ڈبوئی جا چکی ہیں.

یوگوسلاویہ اور روس کے تعلقات

ماسکو ۲۴ جون. روس اور یوگوسلاویہ کے درمیان سیاسی تعلقات پھر شروع ہونے والے ہیں. ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ماسکو اور بلگریڈ میں سفیر مقرر کئے جائیں گے.

ہندوستان میں گیارہ کروڑ روپیہ بطور امانت جمع رہے گا۔

ہندوستان میں ایک لاکھ پالیسی ہولڈر ہیں۔

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

ہیڈ آفس مانٹریل

(بطور لمیٹڈ کمپنی ۱۸۶۵ء میں کناڈا میں قائم ہوئی)

سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین

ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں

برانچ آفس ← حضرت گنج ۔ لکھنؤ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✶ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ شش ماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ شش ماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۲۷	کانپور شنبہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۹ھ	جلد ۳۲

ادبیات

رنگِ تغزل

از حضرت ندرت میرٹھی

اے پیر مغاں ہوش سے بیگانہ بنا دے
ہستی کو مری مستیٔ رندانہ بنا دے

حیرت زدۂ جلوۂ مستانہ بنا دے
او مستِ شباب آ مجھے دیوانہ بنا دے

او ہنس کے تماشائے جنوں دیکھنے والے
دیوانے کو اب اور بھی دیوانہ بنا دے

افسانہ مرا غیر مکمل سا ہے قاتل
سر کر کے قلم سرخیٔ افسانہ بنا دے

جس راہ سے گذرے وہ چھپائے ہوئے نظریں
اُس راہ کے ہر ذرہ کو پیمانہ بنا دے

اِس حُسن کا صدقہ ارے اِس حُسن کا صدقہ
دیوانہ بنا دے مجھے دیوانہ بنا دے

میں ہوں ابھی ناواقفِ اسرارِ محبت
دیوانہ بنا کر مجھے فرزانہ بنا دے

دل گھر ہے بہر حال ترا اب تری مرضی
تو کعبہ بنا دے کہ صنم خانہ بنا دے

ہے دولتِ کونین اسی کے لئے ندرت
وہ جس کو گدائے درِ مے خانہ بنا دے

از جناب کیلاش ورما شائق بی۔ اے ہنگامی

کون کہتا ہے کہ زلفیں آپ برہم کیجئے
کیا پڑی ہے کیوں مرے مرنے کا ماتم کیجئے

پھر اُسی انداز سے شرحِ دو عالم کیجئے
پھر مرے شیرازۂ ہستی کو برہم کیجئے

ہو سکے تو دل کو وقفِ سوزشِ غم کیجئے
یعنی سامانِ سکونِ دل فراہم کیجئے

زندگی میں زندگی کی مشکلیں کم کیجئے
پھر مستقبل سکونِ دل فراہم کیجئے

یک نگاہِ جاں ستاں ہو یا نگاہِ دل فروز
ہو سکے تو زندگی کی مشکلیں کم کیجئے

ذرے ذرے سے عیاں ہے جلوۂ حُسنِ ازل
حُسن کو اب یوں نہ رسوائے دو عالم کیجئے

زیست کی دشواریوں میں بھی ہے سامانِ سکوں
کیوں کسی کی موت کا ساماں فراہم کیجئے

پھر مزاجِ حُسن میں پیدا ہوئی گرمیٔ عشق
دل کے ذراتِ پریشاں کو فراہم کیجئے

ہو چلا پھر منتشر شیرازۂ کون و مکاں
کیجئے ہاں گیسوؤں کو اور برہم کیجئے

کیوں ہے بتخانہ کا سودا کیوں ہے کعبہ کی تلاش
شائق ان دونوں حدوں سے بڑھ کے سر خم کیجئے

دنیائے اسلام

ترکی اور معاہدہ برطانیہ و فرانس

لندن۔ ۲۷ جون انقرہ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم ترکی ایم سیدام نے مجلس کبیر ملی میں پیپلز نیشنل پارٹی کے انڈی پنڈنٹ گروپ کے نائب صدر کے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ

ترکی۔ اپنی عسکری تیاریوں کی تکمیل کرے گا۔ اور جنگ کے متعلق موجودہ روش پر قائم رہے گا۔ استفسار کا مطلب یہ تھا۔ کہ حکومت موجودہ سیاسی واقعات کے پیش نظر اپنی خارجی پالیسی کی وضاحت کرے۔

ایم سیدام نے اس مسئلہ پر تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمیں پہلے سے زیادہ خبردار اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے مجھے امید ہے کہ خبردار رہنے اور اشتعال سے بچنے کا طریقہ اختیار کر کے ہم اپنے ملک میں امن قائم رکھ سکیں گے۔ اور ان ممالک کے واسطے بھی جنگی سرحدیں ترکی سے ملتی ہیں۔ ایم سیدام نے پیشتر یہ بیان کیا تھا کہ جنگ میں اٹلی کے شریک ہونے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے حکومت ترکی نے اس پر غور و خوض کے بعد معاہدہ ترکی و برطانیہ و فرانس کی دفعہ ۲ کے عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔

دفعہ ۲ کے منشا کی تشریح (حکومت ترکی نے برطانیہ اور فرانس سے جو معاہدہ کیا تھا اس کی دفعہ ۲ میں یہ تصریح موجود تھی کہ اس معاہدہ کی رو سے ترکی نے جو ذمہ داریاں قبول کی ہیں وہ ترکی کو ایسے اقدام پر مجبور نہیں کر سکتیں جس کے باعث یا جس کے نتیجہ میں ترکی کو روس کے خلاف جنگ میں شریک ہونا پڑے)۔ ایم سیدام نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ترکی نے اس سلسلہ میں ضروری اعلان کر دیا ہے۔

روس کے سرکاری جریدہ کی رائے:۔ ترکی برطانیہ اور فرانس کے درمیان معاہدہ ہونے کے بعد روس کے سرکاری جریدہ "ازوستیا" نے اس واقعہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ترکی کسی ایسے اقدام میں حصہ لینے کے لئے مجبور نہیں جس کے نتیجہ میں اسکو روس کے ساتھ برسر جنگ ہونا پڑے"! جریدہ مذکور نے یہ تسلیم نہیں کیا تھا کہ یہ معاہدہ قیام امن و امان کا سبب ہوگا۔ اس کے برعکس یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ برطانیہ اور فرانس روس اور جرمنی کو لڑانا چاہتے ہیں اور یہ معاہدہ اسی کوشش کا نتیجہ ہے"۔

حکومت عالیہ ترکیہ کی خارجی حکمت عملی

انگورہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق ایم سیدام صدر اعظم ترکیہ نے ایک بیان میں ارشاد فرمایا۔ کہ ترکی حکومت اپنی فوجی تیاریوں کو جاری رکھتی ہوئی اپنی موجودہ غیر متحاربانہ روش کو باقی رکھے گا۔ صدر اعظم موصوف نے مذکورہ بالا بیان اس وقت دیا۔ جب کہ پیپلز نیشنل گروپ کے نائب صدر نے گرینڈ نیشنل اسمبلی سے یہ سوال کر دیا۔ کہ حالیہ سیاسی حالات و واقعات کے پیش نظر خارجہ حکمت عملی پر روشنی ڈالی جائے۔

ایم سیدام نے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہمیں اس وقت ایک ایسی محتاط روش اختیار کرنے کی ضرورت ہے جیسی محتاط روش ہم نے کبھی بھی اختیار نہیں کی۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہوشیاری کی اس حالت کا ذریعہ اور اپنی طرف سے مسابقت سے بچتے ہوئے ہم نہ صرف اپنے ملک کے امن و امان کو محفوظ کر لیں گے۔ بلکہ ان ممالک کے امن و سکون کو بھی باقی رکھ لیں گے۔ جو ہمارے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں"۔ صدر اعظم موصوف نے ابتدا میں بیان کیا۔ کہ اٹلی کے جنگ میں شریک ہو جانے کی وجہ سے جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت اس پر غور کر چکی ہے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جہاں تک ترکی، فرانس اور برطانیہ کے باہمی معاہدہ کا تعلق ہے دفعہ ۲ کی رو سے ترکی جنگ میں شریک ہونے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

ترکی کی فوجوں کو لام پر بلا لیا گیا۔

انقرہ ۲۸ جون۔ رومانیہ کے علاقوں بسا ربیا اور بوکووینا پر روس کے قبضہ کے بعد تمام بلقانی ریاستوں میں زبردست اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ ترکی میں خاص طور پر فوجی نقل و حرکت شروع بھی ہو گئی ہے۔ چنانچہ ترکی کا بحری بیڑہ باسفورس سے بحیرہ اسود کو روانہ ہو گیا ہے۔ فوجوں کے کوچ کی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ سیاسی مدبرین کا خیال ہے کہ روس کے اس اقدام کے بعد ترکی بہت جلد کوئی سخت قدم اٹھانے والا ہے۔ کیونکہ روس کے اس اقدام کے بعد ترکی کو بھی جائز خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

شام اور ترکی میں اہم معاہدہ

لندن ۲۹ جون۔ استنبول سے اطلاع ملی ہے کہ شام اور ترکی میں ایک اہم معاہدہ ہو گیا ہے اور ترکی فوج کے تین ڈویژن جن میں دو مشینی بریگیڈ بھی شامل ہیں۔ روسی سرحد سے شام کی سرحد پر منتقل کر دیئے گئے ہیں دونوں ملکوں نے جو فارمولا منظور کیا ہے۔ اس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دونوں حکومتیں مشرقی بحر روم میں توازن قائم رکھنے کے لئے یکساں خواہشمند ہیں اور اگر کسی تیسرے فریق نے اس علاقہ کی موجودہ حیثیت میں تبدیل کی تو وہ اُسے تسلیم نہیں کریں گی اور مشرقی بحیرہ روم کے متعلق تمام معاملوں پر ایک دوسرے سے مشورہ کرینگی اور اپنے تحفظ کے لئے جو قدم مناسب سمجھیں گی اٹھائیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ترکی وزیر خارجہ سراج اوغلو نے ترکی میں مقیم جرمن سفیر ہر وان پاپن کو مطلع کیا ہے کہ ترکی شام کی حکومت میں کسی تبدیلی کی اجازت نہ دیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ شام کے مسئلہ پر ترکی اور عراق میں بھی معاہدہ ہو گیا ہے اور دونوں ملکوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر شام اور ایران پر کسی نے حملہ کیا تو وہ برطانیہ کیساتھ ملکر اسکی حفاظت کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے ۔ زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۳ | کانپور شنبہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷

انگریزوں سے مہاتما گاندھی کی اپیل

مہاتما گاندھی نے دنیا کے تمام انگریزوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے کہ قوموں میں باہمی تعلقات قائم کرنے کے لئے جنگ کے بجائے (عدم تشدد) اہنسا کا طریقہ قبول کر لیا جائے ۔ اسی سلسلہ میں مہاتما جی نے ایک بیان شائع کیا ہے ۔ جس میں وائسرائے کو مطلع کیا ہے کہ میری خدمات ملک معظم کی حکومت کے لئے حاضر ہیں ۔ آپ اپنی اپیل کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس طرح انھیں عملی طور پر استعمال کرنا چاہیں کریں ۔

مہاتما جی نے " ہر انگریز کے نام " کے عنوان سے یہ اپیل شائع کی ہے جس میں مذکور ہے کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں میں نے جنوبی افریقہ میں اپنے ملکی بھائیوں کی طرف سے جو وہاں مزدور یا تجار کی حیثیت سے گئے تھے ۔ تمام انگریزوں سے ایک اپیل کی تھی جس کا اثر ہوا تھا ۔ اس وقت میں نے جس معاملہ میں اپیل کی تھی وہ میرے نقطۂ نظر سے کسی قدر اہم کیوں نہ ہو ۔ لیکن جس کاز کی بنا پر یہ اپیل کر رہا ہوں وہ اس سے زیادہ اہم ہے ۔ میں تمام انگریزوں سے خواہ وہ اس وقت کہیں ہوں اپیل کرتا ہوں کہ قوموں کے تعلقات اور دوسرے معاملات میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے جنگ کے بجائے اہنسا کا طریقہ اختیار کیا جائے ۔ آپ کے مدبروں نے کہا ہے کہ یہ جنگ جمہوریت کی طرف سے لڑی جا رہی ہے اور اس کے جواز میں بہت سے وجوہ پیش کئے گئے ہیں ۔ جو آپ کو خوب اچھی طرح معلوم ہیں ۔

میں تو کہتا ہوں کہ یہ جنگ خواہ کسی طریقہ سے ختم ہو اس کے بعد جمہوریت کی نمائندگی کرنے والی کوئی جمہوریت باقی نہیں رہے گی ۔ یہ جنگ ایک بلا ہے جو خبردار کرنے کے لئے بنی نوع انسان پر نازل ہوئی ہے ۔ یہ ایک بلا ہے اور اس بڑے پیمانہ پر انسانوں پر جبر و ظلم ہو رہا ہے جو اب تک سننے میں نہیں آیا تھا ۔ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں میں کوئی امتیاز نہیں رہا ہے ۔ کوئی شخص اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے ۔ جھوٹ ایک فن بن کر رہ گیا ہے ۔ برطانیہ چھوٹے ملکوں کا محافظ تھا لیکن کم از کم اس وقت تو وہ ایک ایک کر کے سب ختم ہو گئے ہیں ۔

یہ ایک تنبیہ بھی ہے ۔ اور وہ تنبیہ یہ ہے کہ جو شخص وقت کی علامتوں کو نہیں دیکھ رہا ہے اس کی حالت درندوں کی سی ہو جائے گی ۔ جن کو آج بھی وہ اپنے کانوں سے شرما رہا ہے ۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جو کچھ ہوگا اسے میں دیکھ رہا ہوں ۔ لیکن زبان سے کہنے کا مجھ میں حوصلہ نہیں ۔ پرماتما مجھے حوصلہ دے کہ زیادہ تاخیر ہونے سے پہلے ہی میں اسے کہہ دوں ۔

میں لڑائی بند کرنے کی اپیل کرتا ہوں اس لئے نہیں آپ لڑتے لڑتے بہت تھک چکے ہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ جنگ کا تو ہیولیٰ ہی غلط ہے ۔ آپ نازیت کو فنا کرنا چاہتے ہیں لیکن مختلف نوعیت سے وہی طریقے اختیار کر کے اسے فنا نہیں کر سکتے ۔ جرمنوں کی طرح آپ کے سپاہی بھی وہی تباہی کے کام کر رہے ہیں ۔ صرف فرق اتنا ہے کہ شاید آپ کے سپاہی جرمنوں کی طرح باکمال نہیں ہیں ۔ اگر بات یہی ہے تو آپ کے سپاہی زیادہ بڑا نہیں تو وہی کمال حاصل کریں جو ان کو (جرمنوں) کو حاصل ہے ۔ بصورت دیگر آپ جنگ میں فتحیاب نہیں ہو سکتے ۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہئے کہ آپ کو نازیوں سے زیادہ بے رحم بننا پڑے گا ۔ لمحہ بہ لمحہ جو اندھا دھند قتل عام اور خونریزی ہو رہی ہے ۔ کوئی منصفانہ مقصد اس کا مقتضی نہیں ہے میرے خیال میں وہ مقصد ہرگز منصفانہ نہیں ہو سکتا جو موجودہ غیر انسانی حرکات کا مقتضی ہو ۔ وحشیانہ طاقت کی آزمائش میں خواہ وہ قوت بازو یا دماغ سے ظاہر کی جائے میں برطانیہ کی فتح یا شکست نہیں چاہتا ۔ آپ کے بازوؤں کی شجاعت

مانی ہوئی حقیقت ہے ۔ کیا یہ بھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ بازوؤں کی طرح آپ کے دماغ میں بھی بے نظیر تباہ کن قوت موجود ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ نازیوں سے اس قسم کا خلاف شان مقابلہ نہیں کرنا چاہتے ہیں آپ کے سامنے ایک زیادہ شریفانہ اور بہادرانہ طریقہ پیش کرتا ہوں جو بہادر ترین سپاہی کے شایان شان ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ہتھیاروں کے بغیر نازیوں سے لڑیں اگر میں فوجی اصطلاح کو قائم رکھوں تو آپ اہنسا تمک (عدم تشدد) ہتھیاروں سے جنگ کریں میں چاہوں گا کہ آپ ہتھیار ڈال دیں جو آپ کو یا انسانیت کو نہیں بچا سکتے آپ ہٹلر اور مسولینی سے کہیں کہ ہمارے مقبوضہ ملکوں میں سے تم جو کچھ لینا چاہتے ہو وہ آکر لے لو اپنے خوبصورت جزیرے اور بہت سی خوبصورت عمارتوں پر انکو قبضہ کر لینے دو مگر اپنی روحوں اور ذہن پر ان کا قبضہ نہ ہونے دو اگر یہ شریف لوگ آپ کے گھروں پر قبضہ کرنا چاہیں تو آپ گھروں کو خالی کر دیجئے اگر وہ لوگ باہر آنے کا کھلا راستہ نہ دیں تو اپنے مردوں عورتوں اور بچوں کو قتل ہو جانے دیجئے مگر اطاعت قبول نہ کیجئے اس عمل یا طریقہ کو میں اہنسا تمک عدم تعاون کہتا ہوں ہندوستان میں اس کا استعمال خاص کامیاب ہو چکا ہے ممکن ہے کہ ہندوستان میں آپ کے نمائندے میرے اس دعوے کی تردید کریں اگر انہوں نے ایسا کیا تو مجھے ان پر افسوس ہوگا وہ آپ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا عدم تعاون اہنسا تمک نہیں تھا کیونکہ وہ نفرت سے پیدا ہوا تھا اگر انہوں نے یہ سنہ پیش کی تو میں تردید نہیں کروں گا ۔ اگر عدم تعاون کرنے والوں میں آپ کی طرف سے نیک اعتمادی ہوتی تو کامل طور پر اہنسا تمک ہوتا ۔ میں یہ کہنے کی جرأت رکھتا ہوں کہ آپ نے ہندوستان کے مالک ہونے کے بجائے اس کے شاگرد ہوتے اور ہم سے زیادہ کمال کے ساتھ اس ناقابل مقابلہ ہتھیار کو مکمل کیا ہوتا ۔ اور اس سے ہٹلر اور مسولینی کا مقابلہ کرتے ۔ بلا شبہ گزشتہ چند مہینوں کی تاریخ مختلف نوعیت کی لکھی جاتی ۔ یورپ میں معصوموں کے خون کے دریا نہ بہتے ۔ چھوٹے چھوٹے ملکوں پر جبر نہ کیا جاتا ۔ اور نفرت پیدا نہ ہوتی ۔

یہ اپیل ایسا شخص نہیں کر رہا ہے جو اپنے کام سے واقف نہ ہو ۔ میں گزشتہ ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ سے متواتر سائنٹفک عمل سے اہنسا کی مشق کر رہا ہوں ۔ میں نے گھریلو مجلسی ۔ اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے زندگی کے ہر پہلو پر اس کا اطلاق کیا ۔ مجھے ایک بھی ایسا واقعہ یاد نہیں ہے جس میں یہ ناکامیاب رہی ہو ۔ جہاں اہنسا ناکامیاب ہوتی نظر آئی وہاں میں نے ان ناکامیابیوں کو اپنے نقائص سے منسوب کیا ۔ میں اپنے کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا ۔ لیکن میں سچائی کا جو پرماتما کا دوسرا نام ہے ۔ سرگرم متلاشی ہونے کا دعوے کرتا ہوں ۔ سچائی کی تلاش میں میں نے اہنسا کو دریافت کیا ۔ اس کی اشاعت میری زندگی کا مشن ہے ۔ اس مشن کو چلانے کے علاوہ زندگی میرے لئے کشش نہیں رکھتی ۔

" میں انگریزوں کا بالکل بے غرض اور عمر بھر کا دوست ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں ۔ ایک وقت ایسا تھا جب کہ مجھے بھی آپ کی سلطنت کا دوست کہا جاتا تھا ۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ بھلائی کر رہی ہے ۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی ۔ تو سامراج کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اہنسا کا طریقہ استعمال کیا اور اب بھی وہی استعمال کر رہا ہوں ۔ آخر میں میرے ملک کی قسمت خواہ کسی طرح پلٹا کھائے ۔ میں آپ سے محبت کرتا ہوں گا جو کبھی کم نہیں ہوگی ۔ عالمگیر محبت میری اہنسا کا تقاضا ہے اور اس میں سے آپ کے لئے جگہ کچھ کم نہیں ہے ۔ اسی محبت نے آپ سے یہ اپیل کرنے کی تحریک کی ۔

کاش پرماتما میرے ہر لفظ میں زور عطا کرے اسی کا نام لے کر میں نے قلم اٹھایا تھا اور اسی کے نام پر ختم کرتا ہوں ۔

میری اپیل کا جواب دینے کے لئے کاش آپکے مدبر دانشمندی اور حوصلے سے کام لیں میں ہز اکسلنسی وائسرائے کو مطلع کر رہا ہوں کہ میری اپیل کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے اگر ملک معظم کی حکومت میری خدمات کا کوئی عملی فائدہ سمجھتی ہے وہ اس کے لئے حاضر ہیں ۔

وزیر اعظم برطانیہ کا اعلان

" ایک وسیع پیمانہ پر سمندری کارروائی کرنے کے نتیجہ کے طور پر فرانس کے سمندری بیڑہ کا ۔ ایک بڑا حصہ یا تو برطانیہ کے ہاتھوں میں آ گیا ہے یا ناکارہ کر دیا گیا ہے ۔ یا جرمنی کے ہاتھوں جانے سے روک دیا گیا ہے جو کہ جرمنی کے حوالہ کر دیا جاتا " یہ ہے وہ اعلان جو مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ۴ جولائی کو پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کیا ۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ فرانس کے کچھ اور جہاز ابھی تک ادھر ادھر ہیں ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں نہ پڑ سکیں ۔ ہم یہ کارروائی کرنے پر بڑے افسوس کے ساتھ مجبور ہوئے ہیں لیکن فرانس کی اطاعت قبول کرنے کے بعد برطانیہ کے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں رہا تھا ۔ فرانس کے سمندری بیڑہ کے خلاف دس روز ہوئے کارروائی کی گئی تھی جبکہ فرانسیسی جہازوں نے افریقہ کے بندرگاہوں پر پہونچنے کی کوشش کی اور فرانسیسی مراکو میں خاص اڈہ اوران میں ایک بڑے پیمانہ پر سمندری کارروائی کرنا پڑی وہاں فرانسیسی کمانڈر نے برطانیہ کی شرطوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور بندرگاہ سے بھاگنے کی کوشش کی اس پر لڑائی شروع ہو گئی ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فرانس کے بہت سے جہاز برباد کر دئے گئے اور باقی کو سخت نقصان پہونچا ۔ جنگی جہاز " سٹراسبورگ " اور کچھ اور جہاز بچکر ٹولن پہنچ گئے ۔ ان کے علاوہ کچھ اور جہاز ادھر ادھر ہیں ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ حکومت فرانس سے کم سے کم جو توقع کی جا سکتی تھی وہ یہ تھی کہ ہمیں لڑنے کے لئے اکیلا چھوڑتے وقت وہ اپنے ایک وفادار ساتھی کو بے جا نقصان پہونچائے ۔ ہاؤس کو یاد ہوگا کہ ہم نے فرانس کو اس شرط پر صلح کی اجازت دی تھی کہ فرانس کا سمندری بیڑہ برطانیہ کے حوالہ کر دیا جائے لیکن فرانس نے اس کے بالکل الٹا کام کیا ۔ اس نے برطانیہ کے حوالہ کرنے کے بجائے جرمنی اور اٹلی کے حوالہ کر دیا ۔

بورڈو گورنمنٹ نے ایک کام اور بہت برا کیا وہ یہ کہ فرانس میں چار سو سے زیادہ جرمن ہوا باز قید تھے جن میں سے زیادہ تعداد ان قیدیوں کی تھی جو کہ انگریزی ہوا بازوں نے پکڑے تھے ۔ مجھ سے موسیو رینو وزیر اعظم نے وعدہ کیا تھا کہ ان قیدی ہوا بازوں کو انگلینڈ بھیجدیا جائے گا لیکن حکومت فرانس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اور اپنے جرمن آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ان قیدیوں کو جرمنی کے حوالہ کر دیا ۔ اس سے جرمنی کو بڑا زبردست فائدہ پہونچا کیونکہ جرمنی کو اس وقت ہوا بازوں کی سخت ضرورت ہے ۔

فرانس کے سمندری بیڑہ پر قابو حاصل کرنے کے مسئلہ پر کیبنٹ میں بہت سوچ وچار کیا گیا اور بالآخر قید کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ چنانچہ کل صبح تمام تیاریاں کرنے کے بعد ہم نے فرانس کے سمندری بیڑہ کا ایک بڑا حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ۔

اس کے بعد مسٹر چرچل نے بحیرۂ روم کا ذکر کیا ۔ سکندریہ میں اس وقت انگریزوں کا ایک بہت مضبوط سمندری بیڑہ ہے ۔ اس کے علاوہ ایک فرانسیسی جنگی جہاز چار فرانسیسی کروسر ۔ تین اور چھوٹے جنگی جہاز موجود ہیں ان کو مطلع کر دیا گیا ہے ۔ کہ وہ بندرگاہ نہ چھوڑیں ۔ ان کی حفاظت کا ہر ممکن انتظام کیا جا گیا

مسٹر چرچل نے مزید کہا اب میں مستقبل کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہوں ہمیں امید رکھنا چاہیئے کہ ہم پر بہت جلد حملہ ہونے والا ہے ممکن ہے کہ جرمن فوجیں داخلہ کی کوشش کریں ہم حملہ کا مقابلہ کرنے کی پوری تیاریاں کر رہے ہیں خواہ وہ برطانیہ پر کیا جائے ۔ یا آئرلینڈ پر کیا جائے ۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ اس وقت ہم ایک نہایت خطرناک دور سے گذر رہے ہیں جبکہ ہماری قوم کے امتحان کا وقت ہے ہمارے لئے یہ وقت بہت ہی نازک ہے اس وقت ہر سپاہی کے پاس ایک پیغام بھیجنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دشمن ہمارے ملک پر حملہ کرنے کی کوشش کرنے والا ہے تمام لوگوں کو خواہ ان کے ذمہ کوئی کام ہو خواہ فوج میں ہوں یا اور کوئی کام انجام دے رہے ہوں پوری ہمت اور دلیری سے کام لینا چاہیئے اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ جرمن فوج یہاں نہ آنے پائے ۔ ہمارے پاس اس سے کہیں زیادہ فوج موجود ہے جتنی کہ سمندر یا ہوائی راستے یہاں آ سکتی ہے ہماری ہوائی طاقت بہت مضبوط ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ ایسے لوگوں کو جو مشتبہ ہوں یا جو لوگوں میں خوف وہراس پیدا کرتے ہوں خواہ وہ کسی عہدہ پر ہوں علیحدہ کر دینا چاہیئے ۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم ہاؤس کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے ہم نے جو کچھ کارروائی کی ہے اس سے جرمن پراپیگنڈہ کی تردید ہو جائے گی اس قسم کی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں کہ ہم جرمنی اور اٹلی سے صلح کی بات چیت کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں اس قسم کا خیال بالکل غلط ہے صلح کی بات چیت کا کوئی خیال نہیں ہے اس کے برعکس ہم لڑائی کو پورے زور شور کے ساتھ جاری رکھنا چاہتے ہیں ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳ جولائی سے دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں ہو رہا ہے جس میں وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی گفتگو پر ورکنگ کمیٹی غور کر رہی ہے ۔

اخباروں میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی جو کارروائی چھپی تھی اسے کانگریس کے جنرل سکریٹری نے قطعی غیر مصدقہ بتایا ہے ۔ اگر یہ رپورٹ صرف غیر مصدقہ ہوتی تو اس کی اہمیت میں کوئی فرق نہ پڑتا ۔ کیونکہ غیر مصدقہ باتیں اکثر صحیح ثابت ہوتی ہیں ۔ سکریٹری نے رپورٹ کو غلط اور گمراہ کن بھی کہا ہے اس سے ورکنگ کمیٹی کی کارروائی کے متعلق اب تک کے اندازے بالکل بے معنی ہو جاتے ہیں اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کانگریس کے صدر نے خود اس بات کی تردید کی ہے کہ وائسرائے نے اس قسم کی پیشکش کی ہے جو اخباروں میں چھپی ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ سر دست امیدوں کی بنیاد ہی ختم ہو گئی ۔ ہاں اگر یہ فرض کرنے کا موقع ہو تو دوسری بات ہے کہ وائسرائے کی پیشکش اس سے بڑھکر ہے جو چھپی

آئینۂ کانپور

رتھ جاترا کا جلوس

۵ جولائی کو رتھ جاترا کا جلوس حسب معمول اٹھے گا ۔ شہر میں عام طور پر اس جلوس کے سلسلہ میں خوف وہراس کا اظہار کیا جا رہا ہے مگر ہم اہل شہر کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس موقع پر کسی قسم کے خوف وہراس کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مقامی حکام اور پولیس نے یہ قطعی انتظام کر لیا ہے کہ جلوس اپنے مقررہ وقت سے اٹھکر مقررہ وقت پر پہونچ جائے ۔

مسٹر ہانڈہ کوتوال شہر کی مستعدی اور قابلیت سے ہمکو پوری امید ہے کہ جلوس نہایت امن و اماں کے ساتھ اٹھکر اختتام پذیر ہوگا ۔

ہم شہر کے ہندو مسلمانوں سے بھی یہ اپیل کرینگے کہ وہ ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے رواداری سے کام لیں ۔ شہر میں امن و اماں اور عمدہ فضا قایم رکھنا دراصل یہ حکام نہیں بلکہ خود اہل شہر کا فرض ہے کیونکہ اچھے تعلقات پر شہر کی رونق اور کاروبار کا دار ومدار ہے ۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اپنے شہر کے مستقبل کو روشن بنانے کے لئے اپنے فرایض کو پوری طرح انجام دیں گے ۔

کانگریسی والنٹیروں کا جلوس

۲ جولائی کو پھول باغ میں شہر اور ضلع کے کانگریسی والنٹیروں کی دوسری ریلی ہوئی ۔

۵ بجے والنٹیروں کا یہ جلوس تلک ہال سے روانہ ہو کر مراد مول گنج ، بیا گنج ہوتا ہوا پھول باغ پہونچا ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے والنٹیروں کی سلامی لی ۔ اس موقع پر تقریباً دو ہزار والنٹیر موجود تھے جنہیں باوردی اور بے وردی دونوں شامل تھے ۔

اس موقع پر مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر رفیع احمد قدوائی ، پنڈت بالکرشن شرما نے تقریریں کیں ۔

پولیس کا گشت

۸ جولائی کو بندوق بند پولیس نے بہت کافی تعداد میں شہر کا گشت کیا

سیوک گارڈ

مسٹر ایل پی میکاکوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک نوٹس کے ذریعہ اہل شہر سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ سیوک گارڈ میں اپنا نام لکھوائیں اور اس کے لئے اہل شہر سے ۲۰۰ درخواستیں طلب کی گئی ہیں

سیوک گارڈ کا مقصد یہ ہے کہ وہ شہر کے امن و اماں کے قایم رکھنے میں پولیس کا ہاتھ بٹائیں سیوک گارڈ کا تعلق براہ راست کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ہوگا درخواستیں ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے پہلے انگلش آفس کلکٹر صاحب کے دفتر میں پہونچ جانا چاہیئے ۔

اس درخواست کے ہر لفافہ پر لفظ سیوک گارڈ (CIVIC GUARD) کا لکھا جانا ضروری ہے ۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۷ جولائی کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے مسٹر آر منوہر لال پریسیڈنٹ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ و نواب سید قیصر حسین صاحب وائس پریسیڈنٹ اور جناب سلیم ناطقی صاحب سکریٹری منتخب ہوئے ہیں ۔

الکٹرک یونین

کانپور الکٹرک سپلائی ورکس یونین کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے مسٹر ایس ۔ ڈی نگم پریسیڈنٹ ۔ اور مسٹر ارجن اروڑا جنرل سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں ۔

وار فنڈ

مسٹر شمبر سنگھ صاحب نے ضلع کے زمینداروں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ وار فنڈ میں زائد سے زائد چندہ دے کر اپنا فرض ادا کریں ۔

سبدِ گل

فرانس میں ایک مشہور جنگل ہے جس کا نام ہے کوتین۔ گذشتہ جنگ عظیم کے آخر میں جب جرمنی کی درخواست صلح منظور کی گئی تھی تو "آرمسٹس" یعنی التوائے جنگ کی شرطوں پر جرمن نمایندوں سے دستخط لینے کے لئے ارشل فاش اسی جنگل میں گئے تھے اور جس ٹرین پر وہ گئے تھے۔ اسی کی ڈائننگ کار میں جرمن نمایندوں نے التوائے جنگ کی شرطوں پر دستخط کئے تھے۔ کوتین کے جنگل میں اس مخصوص مقام پر اس واقعہ کی ایک یادگار تعمیر کرائی گئی تھی اور مارشل فاش کی تاریخی ڈائننگ کار محفوظ رکھی گئی تھی جرمنی کا جذبہ انتقام دیکھئے کہ اُس نے بھی فرانس کے نمائندوں کو کوتین ہی کے جنگل میں بلا کر اسی ڈائننگ کار میں جرمنی اور فرانس کی موجودہ جنگ کے التوا کی شرائط پر ان سے دستخط لئے اور ہٹلر کے حکم سے یہ ڈائننگ کار برلن بھیجدی گئی۔ اور یادگار توڑ دی گئی۔ ان واقعات سے کیا یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ کومپین کے جنگل میں جس صلحنامہ پر دستخط ہوتے ہیں وہ بہت دنوں تک قائم نہیں رہتا؟ گذشتہ عہد نامہ ۲۲ سال کے بعد ٹوٹا ہے۔ اب دیکھئے مارشل فاش کی تاریخی ڈائننگ کار پھر برلن سے پیرس کب واپس آتی ہے۔

روس کے جنگی جہاز بلیک سی میں پہنچ گئے

لندن ۴ر جولائی۔ بخارسٹ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رومانیہ کی کیبنٹ نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۳ اپریل سنہ ۳۹ء کو انگلینڈ اور فرانس نے رومانیہ کی حفاظت اور امداد کے لئے جو گارنٹی دی تھی اسے خیرباد کہہ دیا جائے۔ لندن کے سرکاری حلقوں میں رومانیہ کے اس فیصلہ کو اہمیت نہیں دی جارہی ہے۔ اس لئے کہ برطانیہ اور فرانس نے جو گارنٹی دی تھی وہ ایک طرفہ تھی اس سے رومانیہ کو ہی فائدہ تھا۔ برطانیہ کو کوئی فائدہ نہ تھا۔ رومانیہ کی حکومت کا کہنا ہے کہ یورپ میں نیا نظام قائم ہورہا ہے اس لئے برطانیہ اور فرانس کی گارنٹی اب بیکار ہوگئی ہے۔ رومانیہ نے اب جرمنی سے ملتی جلتی پالیسی اختیار کرلی ہے۔

بڈاپسٹ کی اطلاع ہے کہ ہنگری کے ایک سرکاری اخبار نے یہ لکھا ہے کہ روس کی طرح ہنگری کے مطالبے بھی جائز ہیں اور رومانیہ کو انہیں منظور کرلینا چاہیئے۔ اٹلی اور جرمنی بھی ہنگری کی اس خواہش میں شریک ہیں کہ سنہ ۱۹۱۹ء کے سمجھوتہ کی رو سے جو بے انصافیاں ہوئی تھیں۔ وہ دور کردی جائیں اور جو علاقے جس ملک کے تھے وہ اسے واپس دے دیئے جائیں۔

بلغاریہ نے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس کی اور روس کی فوجوں میں جھڑپ ہوگئی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جھڑپ ہونے یا گولی چلنے کی نوبت نہیں آئی۔ اور بلغاریہ کا رومانیہ سے جو مطالبہ ہے وہ ایسا نہیں ہے جسے طے کرنے کے لئے لڑائی کی ضرورت ہو۔ بسرابیہ اور شمالی بکووینا میں روس کا قبضہ مکمل ہوچکا ہے یہ قبضہ مقررہ وقت سے دو دن پہلے ہی ہوگیا تھا۔ رومانیہ میں روسی قبضہ سے ماتم چھاگیا ہے اور ماتم کا دن منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ روس کے جنگی جہاز بلیک سی میں رومانیہ کی بندرگاہوں سے پرے پہنچ گئے ہیں۔ پہلے کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنگری اور رومانیہ کی فوجوں میں ٹکر ہوگئی۔ دو سپاہی مارے گئے۔ اور کچھ زخمی ہوگئے۔ ہنگری کی فوج کی چھٹی بند کردی گئی ہے۔ بلغاریہ اور رومانیہ کی فوجوں میں بھی ٹکر ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

لاہور میں ۵۰۰ تعزیری پولیس

لاہور یکم جولائی معلوم ہوا ہے کہ آج لاہور کے فساد زدہ علاقہ میں ۵۰۰ کی تعداد میں تعزیری پولیس

ادبِ لطیف

پریم مندر

اے پجارن! پتھر کے مورتیوں والے مندر میں نہ جا اور اپنی نازک جبیں کو ان کے آگے نہ جھکا۔

ان بیکار سجدہ ریزیوں سے تیری گوری گوری پرنور پیشانی سیاہ ہوئی جاتی ہے۔

دیکھ! اس پر وہ ایک بدنما دھبہ لگ گیا ہے۔

ان ناچیز پتھروں کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل نہ کر یہ سنگریزے تیرے قیمتی سجدوں کی کیا داد دے سکتے ہیں؟

اے دیوی! پریم مندر میں آ۔
یہاں کا ایک ادنیٰ سجدہ،
تجھے اس مقام پر پہونچا دے گا۔
جہاں تیرے لئے ہزاروں "معصوم جبنیں"
سجدہ ریز ہونے کے لئے بیتاب نظر آئیں گی۔
آ، اے پجارن! پریم مندر میں آ،

پریم ساگر

میں نے اپنی ننھی سی کشتی کو
آرزوؤں بھری کشتی کو
"چودھویں رات کی چاندنی میں"
ایک طوفانی سمندر کی "پرشباب موجوں" کے سپرد کردیا ہے۔
صرف تیری نگاہ کرم کے آسرے پر،
میں نے اسکو تیری مرضی پر چھوڑ دیا ہے،
تو چاہے تو اسکو غرق کردے یا پار لگا دے،
مگر یہ خیال رہے کہ وہ آرزوئیں،
تجھ سے بہت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔
اے بیخودی! میں یہ کیا کررہا ہوں؟
پریم ساگر کی لطیف موجیں کب کسی کو ڈبوتی ہیں۔

مسٹر ہنری فورڈ کا بیان

بمبئی ۲۹ر جون مسٹر ہنری فورڈ نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ امریکہ کے ڈیفنس کے علاوہ دوسرے ملکوں کے لئے ہوائی جہاز تیار نہ کرنے کا میں نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا کینیڈا انگلستان اور برطانوی سلطنت کے دوسرے ملکوں کی فورڈ کمپنیوں کی پالیسیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ کینیڈا وغیرہ کی فورڈ کمپنیاں برطانوی سلطنت کے لئے ہتھیار وغیرہ تیار کرنے کی انتہائی کوشش کررہی ہیں فورڈ کمپنی آف انڈیا کے مینجنگ ڈائرکٹر نے بھی ایک بیان دیا ہے کہ فورڈ موٹر کمپنی آف انڈیا ہندوستان کے ڈیفنس کے لئے مختلف قسم کی موٹریں سپلائی کررہی ہے۔ اور ضرورت کے مطابق اس نے موٹروں کی تیاری میں بھی اضافہ کردیا ہے۔

ہندوستان میں یوروپینوں کی جبریہ بھرتی

لندن ۲۸ر جون۔ ایک بیان کے دوران میں وزیر ہند مسٹر ایمرے نے اپنے اس بیان کی وضاحت کی جو انہوں نے ہندوستان میں یوروپینوں کی جبریہ بھرتی کے بارے میں دیا تھا وزیر ہند نے کہا کہ اس بیان سے غلط فہمی ہوگئی ہے۔ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ اس سے میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ یوروپین رضاکارانہ طور پر کافی تعداد میں بھرتی نہیں ہوئے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ قومی سروس سے متعلقہ پہلو کا جہاں تک تعلق ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے میرا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ یوروپین لوگوں نے فوج میں بھرتی ہونے میں کچھ کوتاہی کی۔

تعینات کیجائیگی کل بہت رات گئے ۶ خاکسار جو بلاوردی تھے سنہری مسجد میں داخلہ کی کوشش میں گرفتار کئے گئے۔

عالمِ نسواں

اتاترک مصطفےٰ کمال کی بیٹی

از محترمہ کبریٰ بیگم ہمشیرہ نسیم اکبرآبادی

سائنس اور ترقی کی دوڑ میں عورتیں بھی نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ عورتوں کی اس ترقی اور جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے محترمہ کبریٰ بیگم اکبرآبادی نے ایک مضمون بھیجا ہے۔ جسمیں آپ نے اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا کی متبنیٰ بیٹی صبیحہ کے حالات زندگی بیان کئے ہیں۔ ہم اس کارآمد مضمون کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:-

فی زمانہ عورتیں متعدد متمدن ممالک میں مردوں کے دوش بدوش نہایت استقلال ہمت اور جرأت سے زندگی کے بہت سے شعبہ جات میں کام کررہی ہیں۔ صنف نازک طیارے سازی انکو چلانے، انکی حفاظت کرنے اور دونوں جنسوں یعنی صنف نازک اور صنف قوی کے مبتدیوں کو جہاز چلانے میں مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

عورتیں بہت سے ملکوں میں مسافروں کو قابو میں رکھنے اور ڈاک کے ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال میں منہمک رہتی ہیں۔ معدودے چند اقوام جو اس وقت برسرپیکار ہیں ان میں عورتیں بہت بڑے بڑے جہازوں میں ہوائی اسکارٹ کا کام انجام دے رہی ہیں۔ اس گروہ کی ایک فرد صبیحہ گوکچن ہیں جو ترکی میں افواج کی افسر اعلیٰ ہیں ہی ترکی کی قوی ہیکل عورتوں کے محکمہ پرواز کی بانی ہیں۔ کوئی شخص اس چیز کو باور نہ کرے گا۔ کہ یہی تبسم ریز اور شوخ چشم دوشیزہ جس نے قلیل عرصہ میں بہت سی ہوا باز پیدا کی ہیں بیس ہیلکری و [illegible] کے ہوائی مستقر میں جو استنبول سے تھوڑے فاصلہ پر ہے ایک دستہ کی افسر اعلیٰ ہوں گی۔

لفٹنٹ صبیحہ گوکچن ایک ترکی افسر کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپکے پدر بزرگوار ترکی کی جنگ آزادی میں کام آئے۔ اور جب غازی اعظم کمال اتاترک نے اپنی قوم کے لئے آزادی حاصل کرلی تو انھیں اُس محسن اور جانفروش ملک کی تنخکر کے ساتھ یاد آئی جس نے اپنی عزیز جان اپنے ملک پر قربان کردی تھی۔ کمال اتاترک بہت سے حضرات کو جنگ میں مارے جانے کے باعث انعام واکرام دینے سے قاصر رہے لیکن انکو فراموش نہ کرسکے بلکہ انکے بچوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا اور ہر ممکن طور پر انکی تعلیم وتربیت کا معقول انتظام کیا۔

ابسے چھ سال قبل اتاترک کی "نورچشمی" نے ان سے کہا کہ اُس کی دلی تمنا ہے کہ وہ ترکی کی سب سے پہلی ہوا باز خاتون بنے۔ اتاترک کی دوررس نظر نے اس لڑکی کی لگن اور جذبہ کو تاڑ لیا اور مختصراً کہا "تم کل روانہ ہوجاؤ گی"

چند دنوں بعد ایک جہاز باسفورس میں جاتا ہوا دکھائی دیا صبیحہ تختہ جہاز پر روس کے ایک مشہور ومعروف فلائنگ اسکول کے لئے عازم سفر تھی۔ چارماہ بعد جب صبیحہ پھر سرزمین ترکی میں وارد ہوئی۔ اتاترک کو ایک خط ملا۔ اس خط سے اتاترک کو معلوم ہوا کہ اس کا روسی استاد صبیحہ کی ہوابازی میں غیر معمولی چستی اور خداداد استعداد سے اتنا متاثر ہے کہ اسکی دلی خواہش ہے، کہ صبیحہ کی آئندہ تعلیم کے لئے کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا جائے۔ بدیں وجہ ترکی کا بہترین ہوائی باز صبیحہ کا استاد مقرر ہوا۔ صبیحہ نے ہوائی جہازوں کو دھونے انکی کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کرنے اور چکنے انجنوں کو جانچنے جیسے سخت اور زندگی کو اجیرن بنا دینے والے کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہوا بازی کو ایک مسرور کن، پرلطف ولاویز مشغلہ خیال کیا۔ ص

بچوں کی دنیا

عجیب جنٹلمین!

ایک دیہاتی ایک بابو کے پاس گیا اور کہا بابو کس طرح بن جاتے ہیں، بابو نے کہا سو روپیہ دو تو میں تمہیں بابو بنا دونگا۔ دیہاتی نے سو روپے دیدیئے۔ بابو نے اس کو میں پچیس روپے میں سوٹ اور جوتہ فلٹ کیپ خرید دی اور اسے انگریزی کے تین لفظ یس۔ نو ویری ویل وہاں نہیں بہت اچھا رٹا دیئے اور کہدیا کہ جاؤ اب تم بابو ہوگئے۔ اور صاحب کے یہاں نوکری کرلو۔ دیہاتی ایک صاحب کے پاس نوکری کے لئے گیا۔ صاحب نے پوچھا تم نوکری کروگے۔ دیہاتی نے کہا "یس"۔ صاحب نے کہا ہم تم کو بتیس روپے تنخواہ دیگا۔ دیہاتی نے کہا "نو" صاحب نے کہا اچھا ہم پچاس روپے دیگا۔ دیہاتی بولا "ویری ویل"

اتفاق سے صاحب کی گھڑی کھوئی گئی۔ صاحب نے نوکروں کو ڈانٹا۔ ان بابو جی سے بھی پوچھا ول تم نے ہمارا گھڑی دیکھا ہے۔ دیہاتی کہ اٹھا "یس"۔ پھر صاحب نے کہا لاؤ وہ دیہاتی نے کہا "نو" صاحب نے کہا ہم تم کو بہت مارینگا۔ دیہاتی نے کہا "ویری ویل" غرض کہ صاحب بہادر نے دیہاتی بابو کو مار پیٹ کر پولیس کے حوالے کردیا۔

(بقیہ) بالاخر آپ کی پہلی پرواز کا وقت آگیا۔ اور تین ہفتوں کی ہدایات نے آپکو تنہا پرواز کے لئے تیار کردیا۔ صبیحہ نے قلیل عرصہ میں لاتعداد فتوحات حاصل کیں۔ آپ کو غدار علی رضا اور باغی کرد (Kurds) کی تن تنہا گرفتاری کے باعث فلائنگ لفٹنٹ کا عہدہ عطا کیا گیا۔ اسی ہفتہ آپ چالیس کردیوں کی اسیری کا باعث بنیں۔ اس خدمت کے باعث میں مرحوم اتاترک نے آپ کو ترکی کی ہوابازی کے ممتاز ترین اعزاز سے سرفراز کیا۔

صبیحہ ہوا میں پندرہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے کو بہترین سمجھتی ہیں۔ ترکش برڈ (ترکی طائر) آپکا مشہور ومعروف ہوائی کلب ہے۔ ہر ترکی دوشیزہ کو جو ہوا باز بننے کی متمنی ہوتی ہے اجازت ہے کہ وہ اس ہوائی کلبوں میں آکر اپنی استعداد کا اندازہ لگائے۔ صرف ان خواتین کو جو اپنے آپ کو اس کی اہل ثابت کرتی ہیں۔ ہوائی تعلیم دینے کے لئے اسکول میں رکھ لیا جاتا ہے۔ آپ کی شاگردوں میں سے متعدد نے شہری ہوائی مقابلہ میں اعزاز حاصل کئے۔ اور بمباری کرنے والے طیاروں کا خاطر خواہ مقابلہ کرنے کے لائق بھی ثابت کیا ہے صبیحہ نے صرف ترکی لڑکیوں میں ہی ہوابازی کی روح نہیں پھونکی ہے بلکہ اقوام عالم کی دیگر عورتوں کے لئے بھی قابل تقلید مثال قایم کی ہے۔ جہاں تک اس نئی قوم کا تعلق ہے یہ ہے ایک ہستی کی داستان زندگی جو ایک جدید شرقی روایت ہے۔ علاوہ ازیں صبیحہ ترکی کی زندہ دلی کا نشان ہے لیکن سب سے بڑھ چڑھ کر وہ ایک عشوہ طراز حسینہ، پریجمال دوشیزہ اور فرشتہ صفت لڑکی ہے۔

مالٹا پر پچاسواں ہوائی حملہ

ویلیٹا ۱۴ر جون۔ آج صبح ۷ بجے مالٹا پر پچاسواں ہوائی حملہ ہوا جبکہ خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی۔ گولی چلنے کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد دوسرا حملہ ہوا۔ بہت سے بم گرائے گئے۔ طیارہ شکن توپوں نے گولے پھینکے۔

پردۂ فلم

فلموں کے بدنما داغ

ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ اچھے اور برے یا مفید اور مضر۔ یہی کار سینما پر بھی صادق آتا ہے اس میں بھی دونوں پہلو موجود ہیں، اب یہ فلمسازوں پر موقوف ہے۔ کہ اچھی فلمیں بنائیں یا بری، مفید تصویریں تیار کریں، یا مضر۔ اس موقع پر اگر سوال کیا جائے۔ کہ ہمارے فلمسازوں نے اب تک مفید فلمیں تیار کیں یا مضر؟ تو نہایت ہی افسوس کے ساتھ جواب دینا پڑیگا کہ مضر۔

بعض فلمیں ممکن ہے۔ بعض اعتبار سے مفید قرار دی جائیں لیکن جہاں تک ہندوستانی تہذیب معاشرت اور اخلاق وکردار کا تعلق ہے پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ہماری فلمیں مضر اور نقصان رساں ہیں۔

ہماری فلموں نے ہمارے نوجوان طبقہ کو بالخصوص نقصان پہونچایا، لڑکوں ہی کو نہیں لڑکیوں کو بھی مغربی تعلیم نے یوں ہی ہمارے نوجوانوں میں مطلق العنانی اور بے حیائی کا زہر پیدا کردیا تھا۔ سینما نے اس زہر کو اور بھی ہولناک بنادیا۔

شریف گھرانوں کی لڑکیاں بھی چاہتی ہیں کہ انھیں بھی فلمی تتلیوں کی طرح پر پرواز لگ جائے۔ وہ بھی ہر بات میں انکی نقل کرنا چاہتی ہیں کتنی فلمی مجنوں نگر پردۂ سیمیں پر جلوہ پاش ہونے کے لئے بیتاب ہیں اور کتنی جلوہ فگن ہوکر داد حسن وشباب لے بھی رہی ہیں۔ فلم بینی نے نوجوانوں کی ذہنیت خراب کردی ہے۔ وہ اپنی رفیق زندگی کے لئے فلم ایکٹریس نہیں توکم ازکم ایسی لڑکیاں تلاش کرتے ہیں جو طرز میں انداز میں، اداؤں میں، شوخی میں بیباکی میں، حسن میں، جمال میں، غرضکہ ہر چیز میں فلمی پریوں کا چربہ ہوں۔

جاپان کا دعویٰ

لندن ۲۹ر جون۔ جاپان کے وزیر خارجہ جنرل اریتا سے برطانی سفیر نے ملاقات کی۔ جنرل موصوف نے بتایا کہ وہ مشرق بعید میں اسی اصول پر عمل کرنا چاہتے ہیں جس پر امریکہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنے قریبی سمندروں میں عمل کرتا ہے۔ جنرل ارتیا نے مزید کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مشرق بعید کے معاملہ میں کوئی باہری طاقت دخل نہ دے۔ ہم چین کے تمام ساحل کی اسی مقصد سے نگرانی کرنا چاہتے ہیں۔

فرانس کے جہاز پکڑے جائینگے

لندن ۲۹ر جون معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت اس امر پر غور کررہی ہے کہ فرانس کے جو جہاز یا تجارتی جہاز مغربی کرۂ ارض میں پلٹ جائیں انہیں فرانس کے جنگی قرضہ کی ادائگی کے سلسلہ میں پکڑ لیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے فرانس کو جو جنگی قرضہ دیا تھا وہ مارشل پٹیاں کے جرمنی سے صلح کرنے کے بعد بٹہ کھاتہ میں پڑ گیا ہے۔

کینیڈا میں انگریزی بچوں کیلئے انتظام

اوٹاوہ ۲۸ر جون۔ مسٹر کراوز پریمار نے کینیڈا کی پارلیمنٹ نے بتلایا کہ تین ہزار انگریز بچوں کا پہلا دستہ وسط جولائی میں پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد پانچ پانچ سو کے وقفہ سے مزید دستے آئیں گے۔ کوئی اندازہ نہیں کہ کتنے بچے آئیں گے لیکن خیال ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) حیدرآباد لیڈیز ایسوسی ایشن کلب کی طرف سے لیڈی حیدری کا ماتمی جلسہ ہوا جسکی صدارت بیگم مہدی یار جنگ نے فرمائی۔

اقوال زریں

مہاتما گاندھی کے خیالات

تعلیم کی بنیاد تعلیم سیرت ہے اور طالب علم کے لئے بہترین درسی کتاب اس کا معلم ہے۔ بچے کانوں سے سنکر جتنا سیکھ لیتے ہیں کتابیں پڑھ کر نہیں سیکھ سکتے۔ معلم بچوں کے سامنے اور اُن کے پیچھے ہر وقت اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اُس سے کوئی نامناسب فعل سرزد نہ ہو۔

بزدل معلم اپنے شاگرد کو بہادر نہیں بنا سکتا۔

جو ہندوستانی والدین اپنے بچوں کو بچپن سے انگریزی بولنا اور انگریزی میں سوچنا سکھاتے ہیں وہ اپنے بچوں اور ملک دونوں کے ساتھ بے وفائی کرتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ اُن کو قوم کے روحانی و مجلسی ورثہ سے محروم کر دیتے ہیں۔

آدمی کو جس طرح بھی ہو سکے اپنا کام انجام دینا چاہیئے خواہ اس میں اسے ناکامی ہی کیوں نہ ہو، جو کام ایک بار شروع کر دیا جائے اُسکو کبھی ادھورا نہ چھوڑنا چاہیئے سوائے اس صورت کے کہ اس میں کوئی اخلاقی خرابی نظر آئے۔

خدمت اسی وقت کچھ معنی رکھتی ہے جبکہ آدمی کو اس میں کچھ لطف آئے، وہ خدمت جس میں آدمی کو خوشی نہ ہو نہ خادم کے کام آتی ہے نہ مخدوم کے، لیکن دلی مسرت کے ساتھ جو خدمت کی جائے اس کے سامنے دنیا کی تمام دولت و راحت ہیچ ہے۔

خدمت کوئی ایسا درخت نہیں ہے کہ ہر زمین پر نشو و نما پا سکے اس کے لئے پہلی شرط خلوص نیت اور دوسری تجربہ ہے۔

موج تبسم

ایڈیٹر:۔ "میں آپ کا مراسلہ درج نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نامکمل ہے"۔

مراسلہ نگار:۔ (سو روپیہ کا نوٹ دیتے ہوئے) "لیجئے مراسلہ کی دوسری قسط بھی حاصل ہے۔ اب تو یہ مکمل ہو گیا"۔

ایڈیٹر:۔ "میرے خیال میں اب مراسلہ بالکل مکمل ہے اور اس کے درج کرنے میں کسی لائق ایڈیٹر کو اعتراض نہیں ہو سکتا"۔

گھڑی فروش:۔ یقین جانئے کہ "گھڑی پانچ روپیہ کی خریدی ہے میں آپ سے ایک پائی کا نفع نہیں لے رہا"۔

گاہک:۔ "آخر اس درد سری سے آپ کا فائدہ"؟

گھڑی فروش:۔ "ایک مرتبہ گھڑی خریدنے کے بعد دس مرتبہ آپ کو اس گھڑی کی مرمت کرانی ہو گی بس یہی میرا فائدہ ہے"۔

جج:۔ (وکیل سے) "تم نے عدالت کی توہین کی ہے، میں تم پر جرمانہ کرونگا"۔

وکیل:۔ "حالانکہ میں توہین آمیز جملوں کو اپنی فطرت کے خلاف روک رہا ہوں۔ اور پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ میں جرمانہ کرونگا میں نے ایسی احمق اور نا احسان شناس عدالت آجتک نہیں دیکھی"۔

ایک چور:۔ (دوسرے چور سے) "کچھ لیکر آئے یا نہیں"

دوسرا چور:۔ "مگر وہ تو ایک وکیل کا مکان تھا"۔

پہلا چور:۔ "اپنی جیبیں تو ذرا دیکھ لو کہیں جو کچھ پاس ۔۔۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

فن صحافت کا موجد ایک چینی عالم ہے اور دنیا کا سب سے پہلا اخبار "پیکن" ہے جو چین سے سنہ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا تھا۔

—— × ——

ہندوستان میں شاہان تیموریہ کے زمانہ سے اخبار کا رواج ہوا۔ اس زمانے میں یہ کام وقائع نگاروں اور پرچہ نویسوں سے لیا جاتا تھا، لوگ اپنے اپنے روزنامچوں میں روزانہ کے واقعات درج کیا کرتے تھے، اور بعدہٗ اُن کی نقل صدر دفتر ارسال کر دی جاتی تھی،

—— × ——

اُردو کا سب سے پہلا اخبار "اودھ" بتلایا جاتا ہے جو لکھنؤ سے منشی نول کشور آنجہانی کے زیر اہتمام شائع ہوا۔

—— × ——

انگلستان کا سب سے پہلا اخبار "ویکلی نیوز" ہے جو لندن سے سنہ ۱۶۲۲ء میں شائع ہوا۔

—— × ——

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں روس کے ایک کروڑ ۴۵ لاکھ، جرمنی کے ایک کروڑ ۳۲ لاکھ، انگلستان کے ۸۳ لاکھ، اور امریکہ کے ۵۲ لاکھ سپاہی لڑے تھے اس جنگ میں ایک کروڑ ۹۰ لاکھ آدمی مارے گئے۔

—— × ——

مٹی کے تیل کے کنوئیں سب سے زیادہ امریکہ میں ہیں، ان چشموں سے سالانہ ۱۰ ارب گیلن تیل نکلتا ہے، اور دنیا بھر میں سالانہ ۵۹ ارب تیل نکلتا ہے،

—— × ——

دنیا میں ہر سال ایک کروڑ ۹۰ لاکھ اونس سونا اور ۲۴ کروڑ ۵۰ لاکھ اونس چاندی مختلف ممالک کی کانوں سے نکالے جاتے ہیں۔

—— × ——

دنیا میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ اشخاص ماہی گیری کا کام کرتے ہیں سال بھر کے شکار میں ۷۹ کروڑ پونڈ مچھلی پکڑی جاتی ہے۔

افسانہ

حُسن کا شکاری

از ایم وائی کرمانی

ہزاروں عورتوں کی عصمت پر ان کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں لیکن ان غریب عورتوں کی دادرسی کرنیوالا کوئی نہیں۔ یہ افسانہ ایسی ہی بدبخت عورتوں کی دردناک داستان ہے۔

"اب میں تمھیں اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔ ایک منٹ کے لیے نہیں میں اتنی بدنامی کس طرح اُٹھاؤں گا"۔

کملا نے جب سریش بابو کو یہ کہتے ہوئے سُنا تو اس کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ وہ اب کہاں جائیگی؟ کئی سال کی بیوہ اور پیٹ میں بچہ ایسی بدچلن عورت کو کون اپنے گھر میں گھسنے دیگا۔ اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔!

اس وقت اس کے کانوں میں کئی مہینے پہلے کے انہیں سریش بابو کے کہے ہوئے الفاظ گونج رہے تھے۔ کملا تم نوکرانی نہیں گھر کی مالکن ہو میرے دل کی مالکن ہو۔ کیا اس وقت انہیں اپنی بدنامی کا خیال نہ تھا؟ کیا اُنہوں نے اس وقت نہیں سمجھا تھا کہ آگے بدنامی ہو گی۔

لیکن نہیں اس وقت وہ اندھے ہو رہے تھے پھر اب اس پاپ کا سارا بوجھ کملا پر کیوں پڑے۔ کیا اس کے گناہ میں سریش شریک نہ تھے۔ تو اب وہ اکیلی کیوں مصیبت اُٹھائے۔

لیکن اس نے سوچا وہ غلطی پر ہے۔ اُسے یہ ہمیشہ سوچنا چاہیئے کہ وہ غریب ہے اور پھر عورت خطا سریش بابو ہی کی سہی۔ لیکن اس کی سزا اُسے ہی بھگتنی پڑے گی۔

اور پھر اگر کوئی اُسے اپنے گھر میں نہیں رکھنا چاہتا تو اس کی کیا زبردستی ہے۔ اگر وہ خوشی سے نہ جائے گی تو سریش بابو اُسے زبردستی گھر سے نکال دیں گے۔ اگر وہ لوگوں کے سامنے اپنا قصہ بیان کریگی تو سریش بابو صاف مکر جائیں گے۔ "یہ بدچلن عورت ہے۔ کہیں آتی جاتی ہو گی۔ مجھے کیا معلوم، مجھے تو اب پتہ چلا ہے"۔ پھر اس کی بات کا کون یقین کریگا۔ اُسے زبردستی نکلنا پڑے گا۔

لیکن وہ جائے تو کہاں جائے؟ اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ کون ایسی حالت کے اندر اُسے اپنے گھر میں رہنے دے گا۔

اس نے بڑی دیر کے بعد سوچا۔ کیوں نہ اس زندگی ہی کا خاتمہ کر دوں!۔ لیکن؟ ۔ لیکن اسے اپنی زندگی کی فکر نہیں۔ اس سے تو عاجز آ چکی ہے۔ مگر اس کے پیٹ کے ننھے معصوم بچہ کی زندگی ۔ نہیں وہ جان نہیں دے گی۔ اُسے مصیبت میں بھی زندہ رہنا پڑے گا اپنے معصوم بچہ کے لئے اور پھر جب اس کا بچہ بڑا ہو جائے گا۔ تو وہ اُسے اپنی قسم دے کر کہے گی۔ میرے لال سریش بابو سے اپنی اور اپنی ماں کی مصیبت کا بدلہ لے۔

لیکن نہیں وہ ایسا نہیں کرے گی اس کا بچہ ان سب برائیوں سے پاک ہو گا۔ وہ اُسے خوب پڑھائے گی۔ چاہے اُسے چکی پیس پیس کر پڑھانا پڑے! وہ اُسے خوب پڑھائے گی۔ پھر وہ نوکر ہو گا۔ اور اس کی مصیبت کے دن ختم ہو جائیں گے۔ بس تھوڑے دنوں کی مصیبت ہے۔ وہ اسے برداشت کر لے گی۔ لیکن۔ اُسے پسینہ آ گیا۔ لیکن چاہے اس کا بچہ کتنا ہی پڑھ جائے۔ کتنی ہی ترقی کر جائے۔ مگر دنیا اُسے کہے گی کیا؟۔ اور جب وہ اُس سے آ کر پوچھے گا۔ "ماتا جی میرے پتا جی کہاں ہیں؟"۔ تو وہ کیا جواب دیگی؟ دنیا نے اُسے تو چین لینے ہی نہ دیا اس کے معصوم بچے کو بھی نہ لینے دیگی!

پھر وہ کیا کرے۔

اس نے بڑی دیر تک سوچا۔ پھر ایک دم اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اس نے تہیہ کر لیا۔ ہوں۔ کیوں نہ میں اس کی ہی زندگی کا خاتمہ کر دوں جس نے میری زندگی تباہ کر دی۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ میں اپنی جان دیدوں۔ اپنے پیدا ہونے والے ننھے معصوم کی جان دیدوں اور وہ جس نے ہماری زندگی تباہ کی وہ عیش کرتا رہے اور میری طرح سے اور بھولی اور پاک صاف عورتوں کی زندگی تباہ کرتا رہے۔

وہ ایک عزم کے ساتھ اُٹھی لیکن اس سے قدم آگے نہ بڑھے۔ "ہے رام کسی کو مارنا بڑا پاپ ہے، پاپی کو سزا پرمیشور خود دے گا میں کیوں اپنے ہاتھ اس کے خون میں رنگوں۔ میں تو ابھی ایک ہی پاپ کی سزا بھگت رہی ہوں۔

وہ پھر بیٹھ گئی اور بڑی دیر تک سوچتی رہی۔ جب اسکی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو وہ آنکھیں بند کر کے چلدی۔

اور کچھ نہیں موت تو اس کے اپنے بس میں ہو

لیکن جب اُس نے اپنی آنکھیں ہسپتال میں کھولی تو اُسے معلوم ہو گیا کہ موت بھی اپنے بس کی چیز نہیں۔ اُسے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے اس نے خواب دیکھا ہے۔ مگر کتنا بھیانک خواب دیکھا ہے! لیکن جیسے جیسے اس کا دماغ اپنا صحیح کام کرتا گیا اُسے سب یاد آ گیا۔ وہ کس طرح سے سریش بابو کے گھر سے چلی اور گنگا کے پل پر آ کر اس نے اپنا دل مضبوط کر کے چھلانگ ماری۔ اس کے بعد کا واقعہ اُسے بعد میں اس نرس سے معلوم ہوا جو اس کی تیمارداری کر رہی تھی کہ کس طرح ایک بھلے مانس نے اُسے کودتے ہوئے دیکھا اور اس نے کود کر اس کی جان بچائی۔

بڑی دیر کے بعد اُسے خیال آیا۔ میرا بچہ!

نرس نے اُسے بتایا کہ کس طرح اس کی اپنی ہی زندگی کے لالے پڑ گئے تھے۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ وہ بچ گئی اور بچے ہی کے اُوپر گذری۔

لیکن ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔ "میں اگر زندہ رہنا چاہتی تھی تو اس کے لئے۔ اب میں زندہ رہ کر کیا کروں۔ لیکن میں نے یہ بھی تو آزما لیا کہ موت بھی میرے بس کی نہیں۔ گنگا میا نے بھی مجھ جیسی پاپن کو نہیں قبول کیا۔

رفتہ رفتہ کملا کا غم اُس کی مہربان نرس کی بدولت کم ہوتا گیا۔ نرس ہر وقت اس کا دل بہلاتی رہتی نرس کے اصرار پر کملا نے اپنا پورا قصہ اس کے سامنے رو رو کر بیان کیا۔

نرس نے اسے دلاسا دیا۔ "بہن پرماتما سب جانتا ہے۔ دنیا چاہے کچھ ہی کہے۔ تم نے اگر توبہ کر لی ہے تو پرماتما معاف کر دیگا اور اس کے لئے تم پریشان نہ ہو۔ میں تمھارا سارا قصہ میم صاحب سے کہہ دوں گی۔ وہ بڑی اچھی اور رحمدل ہیں۔ اُنھیں کی بدولت تو تم بچ گئیں۔ ورنہ تو اس وقت جیل میں ہوتیں۔ پولیس نے بہت کوشش کی کہ ہم کملا کو گرفتار کریں کہ اس نے خودکشی کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن انھوں نے تمھاری بڑی پیروی کی۔ اس بھلے مانس کو جس نے تمھیں دریا سے نکالا تھا۔ اُنھوں نے روپیہ بھی دیئے اور خوشامد بھی کی کہ تم یہی کہنا کہ غریب کا پیر پھسل گیا۔ اور دریا میں گر پڑی۔ جب تمھاری جان بچی ہے۔ تو میں انھیں سے کہوں گی۔ وہ تمھیں یہیں رکھ لیں گی۔ میری طرح تم بھی کام کرنا۔ تھوڑے دن میں سب کام آ جاوے گا۔

نرس نے اپنے وعدہ کے بموجب میم صاحب سے ساری بات کہدی اور انھوں نے اپنی رحمدلی کا ثبوت اس طرح دیا کہ کملا کو اچھے ہونے پر ہسپتال میں نرس کے کام پر رکھ لیا۔

کملا نے بھی سوچا کہ جو کچھ ہے اچھا ہے اسے

"اس کی بھی کہاں اُمید تھی اگر میم صاحب کو اس کی حالت پر رحم نہ آتا تو جانے اس کی کیا حالت ہوتی۔ اور ویسے بھی یہ کام اچھا ہے۔ بیماروں کی سیوا تو بڑے ثواب کا کام ہے۔ ایسا ہو پرماتما میرے پاپ کو معاف کر دے۔

دن گذرتے گئے۔ دنوں کے مہینے بنے اور مہینوں کے سال۔ کملا اب اپنے ہسپتال کی سب سے زیادہ قابل نرس مانی جاتی ہے۔ اس کے دل میں سیوا کا کچھ ایسا خیال جم گیا ہے کہ وہ نہ رات کو رات کو سمجھتی ہے اور نہ دن کو دن جب کوئی اتنی محنت کرے تو قابل کیوں نہ بن جائے؟ اب یہ حالت ہو کہ جدھر دیکھو کملا کی دھوم ہے یہاں تک کہ میم صاحب بھی جب کوئی بڑا آپریشن کرنا چاہتی ہیں یا کسی بڑے مریض کو دیکھتی ہیں تو کملا سے پہلے مشورہ لے لیتی ہیں۔

ایک روز کملا اپنے وارڈ کے مریضوں کو دوا پلا کے ابھی ابھی اپنے کمرہ میں لوٹی تھی کہ میم صاحب کے پاس سے پیام آیا کہ انھوں نے آپ کو فوراً بلایا ہے۔ کملا ابھی ابھی منہ ہاتھ دھو کر فارغ ہوئی تھی اور کچھ کھانے کا ارادہ کر رہی تھی کہ اُسے یہ پیام ملا۔ وہ ویسے ہی سیدھی میم صاحب کے پاس چلی گئی۔

کملا تمھاری ہشیاری کا آج امتحان ہے۔ ابھی ابھی میرے پاس مردانہ ہسپتال کے سول سرجن کا ٹیلیفون آیا ہے کہ یہاں آج ایک بڑے زہریلے کاربنکل کا مریض آیا ہے۔ کل ہم اس کا آپریشن کریں گے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں ایک بہت ہی ہشیار اور محنتی نرس کی ضرورت ہے جو اس کی خبرداری کر سکے۔ تو کیا تم جانے کے لئے تیار ہو۔ میری نگاہ میں یہاں تم سے اچھا کوئی نہیں۔

کملا نے سوچا۔ مریضوں کی سیوا کرنا تو ثواب کا کام ہے۔ بھلا ہو میری وجہ سے اس غریب کی جان بچ جائے۔

(بقیہ برصفحہ ۸)

ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر مہاتما گاندھی کا تبصرہ

بمبئی۔ ۲۹ر جون۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "میں خوش بھی ہوں اور ناخوش بھی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں ڈیفنس اور اندرونی بدنظمی کو دور کرنے کے معاملہ میں اہنسا کے اصول کو ترک کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر مہاتما گاندھی نے اس مضمون میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مہاتما جی لکھتے ہیں کہ "انجام پر میں خوش بھی ہوں اور ناخوش بھی ہوں" خوش اسلئے ہوں کہ وہ اس علیحدگی کے اثر کو برداشت کرنے کے قابل ہیں اور ناخوش اس لئے ہوں کہ جن لوگوں کو ساتھ لے کر چلنا میرا حق تھا ان کے ساتھ لے جانے کے لئے میرے الفاظ میں زور نہ رہا۔ پہلے تو گاندھی جی نے اس امر کو کھول کر بتایا ہے کہ اہنسا صرف کانگریس کی پالیسی تھی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ کانگریس کے اور میرے درمیان بنیادی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں میں اب کانگریس کے عام پالیسی کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ گاندھی جی فرماتے ہیں کہ کانگریس نے زبردست قربانی کی ہے۔ کانگریس نے خالص اہنسا کو اختیار کر کے دنیا کی نظروں میں جو وقار حاصل کیا تھا وہ کھو دیا۔

۱۸ر جون کو میں نے اخبار ہریجن میں مندرجہ ذیل اُمید ظاہر کی تھی۔

"اگر میری دلیل نے دل میں گھر کر لیا ہو تو طاقتور کی اہنسا پر مضبوط اعتقاد رکھنے کا اعلان کرنے اور یہ کہنے کا وقت نہیں ہے کہ ہم ہتھیاروں کی طاقت سے اپنی آزادی کی حفاظت نہیں کریں گے بلکہ اہنسا کی طاقت سے اس کی مدافعت کریں گے؟

جب عقیدہ کو عملی شکل دینے کا وقت آیا تو کانگریس اس سے معذور رہی۔ کمیٹی نے اس سے پہلے کبھی اپنے عقیدہ کی آزمائش نہیں کی تھی۔ گذشتہ اجلاس میں اندرونی بدنظمی اور بیرونی حملے کے خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے کمیٹی کو ایک طریقۂ عمل مقرر کرنا پڑا۔

میں نے کمیٹی کے سامنے پرزور دلائل پیش کئے کہ "اگر آپ کو طاقتور کی اہنسا پر بھروسہ ہے تو اب اس پر عمل کرنے کے وقت ہے۔ اگر بہت سی پارٹیاں طاقتور یا کمزور کی اہنسا پر بھروسہ نہیں رکھتیں تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ کانگریس مینوں کے ہنگامی حالت کا اہنسا تمک عمل سے مقابلہ کرنے کی غالباً یہ سب سے بڑی وجہ ہے۔ کیونکہ اگر سب اہنسا تمک ہوتے تو بدنظمی نہیں ہو سکتی تھی ہتھیاروں سے بیرونی حملہ کا مقابلہ کرنیکا کوئی سوال نہیں تھا۔ کانگریسین دوسری پارٹیوں کے درمیان جن کا اہنسا پر بھروسہ نہیں ہے ایک اہنسا تمک پارٹی کی نمایندگی کرتے۔ اسلئے کانگریسیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق عمل کر کے دکھائیں گے۔ لیکن ورکنگ کمیٹی کے ممبروں نے محسوس کیا ہے کہ کانگریس مین اس عقیدہ کے مطابق عمل نہیں کر سکیں گے ان کے لئے یہ ایک نیا تجربہ ہوگا۔ اس قسم کے نازک حالات سے پہلے کبھی ان کو سابقہ نہیں پڑا۔

میں نے فرقہ وارانہ بلوؤں اور اسی قسم کے دوسرے معاملات کے سلسلہ میں کام کرنے کے لئے جو شانتی دل بنائے تھے وہ قطعاً ناکام رہے۔ اسلئے ہم مجوزہ عمل کے متعلق کوئی امید نہیں کر سکتے۔

یہ ہی پوزیشن مختلف تھی۔ اہنسا ہمیشہ کانگریس کی پالیسی رہی۔ اگر یہ پالیسی ناکام رہی تو اسے مسترد کیا جا سکتا ہے۔ اگر سیاسی اور اقتصادی آزادی نہ ہو تو ایسی آزادی کس کام کی۔ اہنسا میرا عقیدہ ہو میرے ساتھ کوئی ہو یا نہ ہو میں اس کے مطابق عمل کروں گا۔ اہنسا میری زندگی کا مشن ہے۔ زمانہ کی ہوا چاہے کسی رخ پر ہو میں اسی کی پیروی میں کام کروں گا۔ میں نے محسوس کیا کہ اب وقت ہے کہ میں پرماتما اور انسانوں کے سامنے اپنے عقیدہ کو ثابت کروں۔ اس لئے میں نے درخواست کی کہ کمیٹی کی ذمہ داری سے مجھے بری الذمہ قرار دیدیا جائے۔ ایسی صورت میں جبکہ میرے اور کمیٹی کے درمیان بنیادی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں میں کمیٹی کی مزید رہنمائی نہیں کر سکتا۔ ورکنگ کمیٹی نے میری اس رویہ کی صحت کو فوراً تسلیم کر لیا اور مجھے بری الذمہ قرار دے دیا۔ ان پر جو اعتماد کیا گیا ہے اسے پھر ایک مرتبہ جائز ثابت کیا ہے۔ وہ اپنے ساتھ سچے رہے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے ایک زبردست قربانی کی ہے۔ خالص اہنسا اختیار کرنے سے اسے دنیا کی نظروں میں جو وقار حاصل ہوا تھا وہ اس نے قربان کر دیا۔ اور میرے اور اس کے درمیان جو غیر تحریری اور خاموش رشتہ تھا۔ وہ ٹوٹ گیا۔ اگرچہ مشترکہ نظریہ یا پالیسی کے مشترکہ عمل میں یہ علیحدگی ہوئی ہے لیکن بیس برس سے زیادہ پرامن دوستی کا رشتہ نہیں ٹوٹا۔

میں نتیجہ پر خوش بھی ہوں اور ناخوش بھی۔ خوش اس لئے کہ علیحدگی کے اثر کو برداشت کرنے کے قابل ہوں۔ اور قدرت نے مجھے الگ کھڑے رہ کر کام کرنے کی طاقت دی ہے۔ ناخوش اس وجہ سے ہوں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے میرے الفاظ میں زور نہیں رہا۔ جن کو گذشتہ برسوں میں جو کل طرح معلوم ہوتے ہیں، ساتھ لیکر چلنا میرا فخریہ حق تھا۔ مگر میں ان بات کو جاننا چاہتا ہوں۔ اگر پرماتما مجھے طاقتور کی اہنسا کی تاثیر ظاہر کرنیکا راستہ دکھا دے تو یہ علیحدگی عارضی ثابت ہوگی۔ اگر ایسا کوئی راستہ نہیں ہے تو انھوں نے مجھے اپنے راستہ پر چھوڑ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کی دانشمندی کو وہ جائز ٹھہرائیں گے۔ اگر نااہلیت کا یہ سانحہ انگیز نظام میری قسمت میں لکھا ہے تو بھی میں اس عقیدہ پر قایم رہوں گا۔ جو برسوں سے میرا سہارا ہے اور یہ محسوس کرنے کی ذلت اٹھاؤنگا۔ کہ میں اہنسا کی مشعل کو آگے لے جانے کا اہل نہیں تھا۔

مگر یہ دلیل اور شک اس مفروضہ پر مبنی ہیں کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبر کانگریس مینوں کی زبردست اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ اسے جانیں گے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ کانگریس مینوں کی زبردست اکثریت کے دلوں میں طاقتور کی اہنسا موجود ہے۔ یہ معلوم کر کے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے زیادہ اور کوئی خوش نہیں ہوگا۔ کہ انہوں نے کانگریسیوں کی طاقت کا کم اندازہ لگایا ہے۔ بہرحال اغلب یہ ہے کہ طاقتور کی اہنسا کی۔ نمایندگی کرنے والوں کی اکثریت تو نہیں لیکن بہت اچھی اقلیت ہے۔ یہ دلیل ورکنگ کمیٹی کے سامنے تھی۔ لیکن اہنسا ان کی ایک قسم ہے۔ جو دماغ اپیل کرنے پر پیدا نہیں ہو سکتے لہذا اہنسا کی طاقت کے خاموش مگر دلیرانہ مظاہرہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص کو اس کا قریب قریب روز موقعہ ملتا ہے۔

فرقہ وارانہ فساد۔ ڈکیتیاں۔ لفظی تکرار یہ تمام چیزیں ایسی ہیں۔ جن میں وہ لوگ جو سچے اہنسا ہیں۔ اس کا اظہار کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ اگر یہ کافی پیمانہ پر ظاہر ہوئی تو اپنے گرد و پیش پر فوراً اثر ڈالے گی۔ مجھ پر صاف روشن ہے کہ ایک بھی کانگریسین ایسا نہیں ہے جو اہنسا کے موثر ہونے پر یقین نہ رکھتا ہو۔ جو کانگریس مین سمجھتے ہیں کہ اندرونی بدامنی اور بیرونی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے کانگریس کو اہنسا کے اصول پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔ انہیں اپنے روزمرہ کے کاموں میں اس خواہش کا اظہار کرنا چاہئے۔ طاقتور کی اہنسا محض پالیسی نہیں ہو سکتی۔ اسے عقیدہ ہونا چاہئے۔ اگر کسی شخص کے عقیدہ پر اعتراض ہو تو وہ گرم جوشی کے ساتھ اسے ذرا ذرا سے کام میں اس کا اظہار کرتا ہے لہذا جس شخص کے پاس اہنسا کی دولت موجود ہے وہ اسے اپنے خاندان والوں اور پڑوسیوں کے ساتھ ربط ضبط رکھنے۔ اپنے کاروبار۔ کانگریس کے جلسوں۔ عام جلسوں اور اپنے مخالفوں سے راہ و رسم رکھنے میں ظاہر کریگا۔ اگر کانگریس مینوں نے اس طریقہ پر اہنسا کا اظہار نہیں کیا تو ورکنگ کمیٹی کے ممبروں نے بجا طور پر نتیجہ نکالا ہے۔ اندرونی بدامنی اور بیرونی حملے کے وقت کانگریس مین اہنسا تمک عمل سے بے حد پریشانی ہوگی۔ اس کی وجہ سے ناخواستہ عوام کی خواہش کے سامنے جھک جائے گا۔ لیکن بدامنی کے سامنے اس قسم کے عمل کا بظاہر کوئی کام نہیں ہے۔ جو لوگ بدامنی پھیلائیں ان کی طرف سے کوئی غصہ یا بغض رکھے بغیر ہمیں بلا انتقام بے مرنا ہے۔ اب تک کانگریس جس قسم کی اہنسا سے واقف تھی۔ یہاں اس سے بالکل مختلف اہنسا کی ضرورت ہے۔ صرف اہنسا ہی سچی ہے۔ اور وہی دنیا کو خود بلاکی سے بچا سکتی ہے۔ اگر ہندوستان دنیا کو جو جنگ کی لعنت سے نکلنا چاہتی ہے۔ سچائی اور اہنسا کا پیغام نہیں دے سکتا اور وہ پیغام دینے کا طریقہ نہیں جانتا تو وہ جلد یا بدیر یقیناً یہ پیغام دے گا۔

بقیہ مضمون حسن کاشتکاری

"ہاں میں چلی جاؤں گی۔ آپ ان سے کہدیں" وہ یہ کہہ کر اپنے کمرہ میں چلی گئی۔ کچھ کھا پی کر پھر مریضوں کو دیکھنے چلی گئی۔ وہاں سے لوٹی تو نہا دھو کر میم صاحب کی اجازت سے مردانہ ہسپتال کو چلدی۔

مردانہ ہسپتال پہونچتے ہی اُس نے سول سرجن کو اپنی میم صاحب کا پرچہ دیا۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا اور جب اپنے مریضوں سے فارغ ہو گئے تو اسے لیکر اس خطرناک کاربنکل والے مریض کے کمرے میں لے گئے۔

مریض کے کراہنے کی آواز سے سارا ہسپتال گونج رہا تھا۔ اسے بڑی سخت تکلیف تھی۔ وہ مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

کملا نے آج تک ایسا مریض نہیں دیکھا تھا۔ اسکی کراہنے کی آواز سے دل بیٹھا جاتا تھا۔ لیکن وہ مجبور تھی۔ اس کا فرض یہ تھا کہ وہیں رہے۔!

سول سرجن اُسے کمرہ دکھا کر چلا گیا۔

کملا اب اپنا فرض انجام دینا شروع کیا۔

لیکن جونہی وہ اس کا سر سہلانے کے لئے آگے بڑھی اور اس کا چہرہ کھولا تو مریض کی صورت دیکھ کر اُسے چکر آ گیا۔ "ہے رام یہ تو سریش بابو ہیں" وہ ہکا بکا ہو کر رہ گئی۔

اس کے اپنے کہے ہوئے الفاظ اُس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

"ایشور پاپ کی سزا خود دیتا ہے۔ مجھے ان کے خون میں ہاتھ نہیں لال کرنے چاہئیں"۔

بڑی دیر کے بعد جب اُسے ہوش آیا تو اس کا غصہ رحمدلی میں بدل چکا تھا۔ "جیسا کیا تھا اُسے بھگت رہے ہیں۔ مجھے اپنا کام کرنا چاہئیے، میرا فرض ہے مریض کی سیوا کروں چاہے وہ کوئی ہی ہو۔ میرا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ میں تو نوکرانی ہوں اور ان کا تو میں نے نمک کھایا ہے"۔

"اگلے روز سریش بابو کے آپریشن ہوا اُنھیں بیہوش کر کے ڈاکٹر نے معلوم نہیں کتنا گوشت کاٹ ڈالا۔ اگلے روز پھر گوشت کٹا۔ اسی طرح تین دن برابر گوشت کٹتا رہا۔ ڈاکٹر زیادہ تر سریش بابو کو دواؤں سے بیہوش رکھتے مگر بیہوشی میں بھی انکا کراہنا کم نہ ہوا۔

ساتویں دن سریش بابو کو ہوش آیا۔ کملا نے ان دنوں جتنی ان کی خدمت کی کوئی نہیں کر سکتا۔ اگر ان کی اپنی ماں بہن یا بیوی بھی ہوتی تو وہ نہ کرتی۔ سول سرجن اور دوسرے ڈاکٹر اس کا کام دیکھ کر حیران تھے۔

جب سریش بابو کو ہوش آیا اور اُنھوں نے آنکھ کھولی تو کملا سامنے کھڑی تھی۔ اُنھوں نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اس وقت غالباً نقاہت سے نہیں بلکہ شرمندگی سے۔

پھر جیسے جیسے انہیں طاقت آتی گئی۔ وہ کملا سے معافی مانگتے گئے۔ اس نے سوائے اس کے اور کچھ نہ کہا۔ پرماتما کے جیسے گنہگار آپ ہیں ایسی ہی میں ہوں۔ وہی آپ کو معاف کریگا۔ اور وہی مجھے۔

کملا کی سیوا میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ جب سریش بابو اس کی یہ حالت دیکھتے تو بہت شرمندہ ہوتے۔

"میں نے بڑا پاپ کیا اگر اچھا ہو جاؤں تو اس کا بدلہ ضرور اُتار دونگا"۔

معلوم نہیں پرماتما کو ان کے اس ارادہ پر یقین آیا یا نہیں یہ وہ جانے، لیکن جب تمام ڈاکٹروں کو ان کے اچھے ہونے کی اُمید ہوتی جا رہی تھی۔ اس وقت اچانک ان کا زخم بگڑ گیا اور وہ کملا سے شرمندہ اور اس کے چہرہ کو حسرت کے ساتھ تکتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

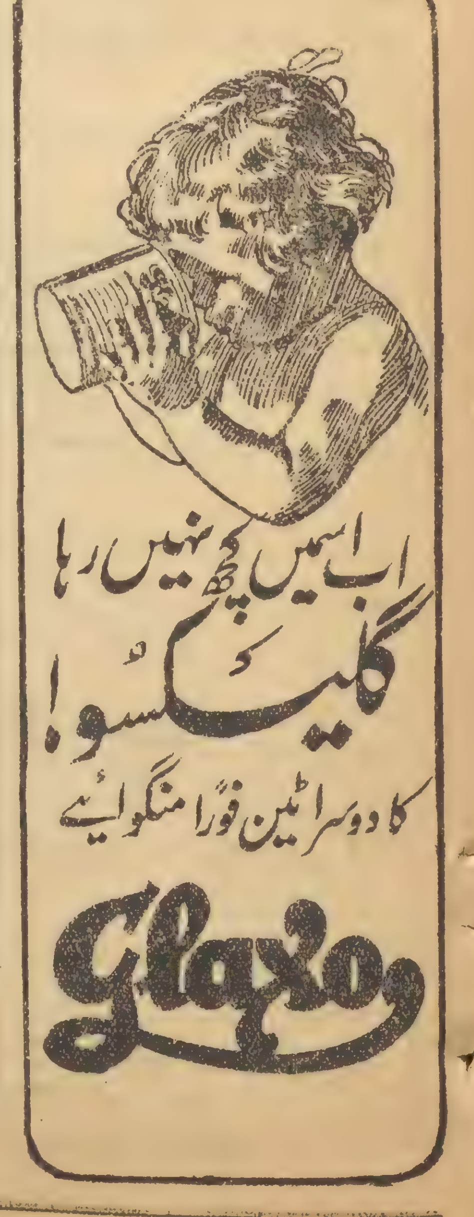

مذاق — ہنسی — دلکشی

جسبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ

مسٹر ایکس

اداکار:- رتن بائی - بسٹر جنیت - للو بھائی۔

لاجواب اداکاری - دل سوز نغمے - دلکش ڈانس - پُرلطف مذاق۔

عمدہ سین سنیریاں ملاحظہ فرمائیے:

آنیوالے تماشے:- بھابی - ایک ہی بھول - سردار

قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کا کام

بمبئی ۳۰ جون - صنعتی قومی تنظیمی کمیٹی کا چوتھا اجلاس آج ختم ہو گیا اب تک بیس سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا جا چکا ہے۔ باقی سات ۷ آٹھ کمیٹیوں کی رپورٹ پر اگلے اجلاس میں جو اگست کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ غور ہو گا۔ صنعتی تنظیمی کمیٹی کی جانب رپورٹ تیار کرنے کے لئے اگلے اجلاس میں اصول بھی متعین کئے جائیں گے اور کانگریس کے سامنے پیش کرنے کے لئے انقطاعی رپورٹ تیار ہو گی۔

موجودہ اجلاس کے خاتمہ پر قومی تنظیمی صنعتی کمیٹی کے چیرمین پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کا کام آئندہ مدبروں کے لئے بہت مفید ہو گا۔ جنہیں آزاد نئے ہندوستان کی تعمیر کرنی پڑے گی۔

پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ ہم بیرونی حالات اور دنیا میں جو بڑے بڑے واقعات ہو رہے ہیں ان سے بے فکر ہو کر پوری صدقدلی سے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

ساری دنیا میں جو انقلابی تبدیلیاں ہو رہی ہیں انکو دیکھکر بلاشبہ ہم پر یہ لازم ہو گیا ہے کہ اپنے کام کو لے کر آگے بڑھیں۔ ہمارے کچھ ممبروں کی یہ رائے ہے کہ موجودہ حالات میں سرگرمیوں کو ملتوی کر دیا جائے ممبروں کی زبردست اکثریت کا یقین کے ساتھ یہ خیال ہے کہ اس کام کو جاری رکھنا چاہیئے۔ ہم نے جاری رکھا ہے اور جاری رکھیں گے آجکل یورپ میں جو بڑے بڑے واقعات پیش آرہے ہیں ان سے ہمیں سبق لینا چاہیئے کہ دنیا کے موجودہ سیاسی اقتصادی اور سماجی نظام کی کمر ٹوٹ چکی ہے اور اب وہ مکمل طور پر دوبارہ مرتب ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کو تمام بنیادی گہرائیوں کے ساتھ بہت جلد اس مسئلہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر ہم اس کے لئے تیار نہ ہوئے تو ہم بڑے بڑے موقعوں کو جو حالات اور تاریخ ہمیں دے گی کھو دیں گے۔

لہٰذا ہم اپنے کام کو جاری رکھنا کل سے زیادہ آج ضروری اور اہم ہے اور موجودہ حالات میں ہم اس کام کی زیادہ سے زیادہ جو تکمیل کر سکتے ہیں وہ کرنی چاہیئے۔

قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کا کام کبھی مکمل نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ تو قوم کی زندگی اور ترقی کے ساتھ چلتا ہے لیکن ہم ہندوستان کی منظم سوسائٹی کی اس ناکافی اور ابتدائی تصویر کو مکمل کرینگے مستقبل میں خواہ کچھ ہی تبدیلیاں ہوں تعمیر کے لئے ایک محفوظ بنیاد کا کام دے گی۔

روڈیشیا میں ہنگامی قانون

لندن ۲ جولائی۔ گورنمنٹ شمالی روڈیشیا نے قانون کے

مسٹر چیمبرلین کی تقریر

لندن ۳۰ جون - جنگی کیبنٹ کے تمام ممبران مکمل اتفاق رائے سے کام کر رہے ہیں۔" ان الفاظ میں مسٹر چیمبرلین نے آج رات تقریر براڈکاسٹ کی۔ مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ جو شخص ہمارے میں پھوٹ پڑنے پر یقین کرتا ہے۔ یا یہ خیال کرتا ہے کہ ہم میں سے کوئی جرمنی کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہے۔ وہ نازی پروپگنڈے کا شکار بن رہا ہے۔ ہم متحد" اور "متحد" قوم ہیں جو نازیوں کا غلبہ ماننے کے بجائے تباہ ہونا پسند کرینگی۔ ہم وزیراعظم کی رہنمائی میں دشمنوں پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کے حملوں کا پوری طاقت اور عزم سے مقابلہ کریں گے۔

گو آزادی اور تہذیب کی حفاظت کرنے کے لئے برطانیہ اکیلا رہ گیا ہے۔ لیکن بہادر مرد عورتوں کی یہ بات معلوم کر کے حوصلہ افزائی ہو گی کہ لڑائی میں فتح حاصل کرنے کے لئے ہمیں خدا کے سایہ میں اپنے اوپر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ جسطرح کہ ہم نے پہلے فتح حاصل کی تھی۔ میں دشمن کی فوجی طاقت کو ایک لمحہ کے لئے بھی کم نہیں سمجھتا جو فرانس کی بہادر فوج پر غالب آگئی۔ اور اس کی موجودہ افسوسناک حالت کر دی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم پر حملہ کرنے کے لئے اب دشمن بالکل آزاد ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اسوقت انگلینڈ پر جو ہوائی حملے ہو رہے ہیں وہ کسی خطرناک حملے کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ دشمن لڑائی کو جلد از جلد ختم کرنے کے لئے داؤں پر سب کچھ لگانے کو تیار ہے اگر دشمن اس ملک پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہم ہواؤں اور سمندروں میں اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہم اس سے ساحل پر لڑینگے یہ ممکن ہے کہ وہ کہیں کہیں ملک میں گھس جائے۔ لیکن ہم اس سے ہر سڑک پر لڑیں گے۔ ہر گاؤں میں لڑینگے اور ہر گھر میں لڑیں گے۔ اگر اس کو بھاگنا پڑا جس طرح کہ ہم فرانس سے آئے تو دشمن کو بھاگنے کے لئے کوئی جہاز نہ ملے گا۔

انگلینڈ کے ساحل پر دشمن کا موت اور تباہی کا استقبال کریں گے۔

شام سے برطانیہ کا وعدہ

لندن ۳ جولائی۔ برطانی حکومت نے فرانس کے علاقہ شام کو یقین دلایا ہے کہ اگر اٹلی یا جرمنی نے اس پر حملہ کیا یا اسے ہڑپ کرنے کی کوشش کی تو برطانیہ انکا مقابلہ کرے گا۔ برطانیہ کی اس کارروائی پر ترکی میں تسلی ظاہر کی جا رہی ہے خاص کر اس وجہ سے کہ رومانیہ میں روس کے بڑھ آنے سے اناطولیہ کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اناطولیہ کے زرخیز علاقوں پر اٹلی کی بھی نگاہ ہے۔

ذریعہ وسیع اختیارات حاصل کر لئے ہیں جنکی رو سے وہ ملک کے بچاؤ کے لئے کسی کی خدمت اور جائداد طلب کر سکتا ہے۔

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا جلسہ

یکم جولائی سنہ ۱۹۴۰ء ۹ بجے رات کو دفتر صداقت کانپور میں منعقد ہوا۔ جسمیں سب سے پہلے جلسۂ انجمن انجمن نے جناب ظہور الحسن صاحب وفا خلف جناب سخا شاہجہانپوری کے صاحبزادے نیز جناب نواب سید فرزند حسین صاحب کی والدۂ محترمہ کے انتقال پر اپنے دلی تاسف کا اظہار کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

اس کے بعد انجمن کی جانب سے مولوی محمد یعقوب خاں صاحب خیال ٹونکی ہیڈ مولوی گورنمنٹ اسکول کانپور کی خدمت میں ان کے تبادلہ پر ایک الوداعی سپاسنامہ پیش کیا گیا اور نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر نے موصوف کے متعلق ایک الوداعی نظم پڑھی۔ بعد ازاں اظہار ہمدردی کے طور پر انجمن کا پندرہ روزہ مشاعرہ ملتوی کر دیا گیا اور سال آئندہ کے لئے باتفاق آراء حضرات ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

صدر:- مسٹر آر. منوہر لال بی اے، آنریری مجسٹریٹ و سکریٹری وائی ایم سی اے کانپور۔

نائب صدر:- جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر رئیس کانپور

بابو گنگا دھر ناتھ صاحب فرحت ایڈوکیٹ کانپور

سکریٹری:- سلیم ناطق کانپوری

جوائنٹ سکریٹری:- شیخ نواب علی صاحب ایم اے ال ٹی کانپور۔

خازن:- خواجہ عبدالسلام صاحب مدیر صداقت کانپور

محاسب:- خان قدرت اللہ خاں صاحب دیوانہ بریلوی

مجلس عاملہ:- (۱) جناب سخا صاحب (۲) جناب ثاقب صاحب (۳) جناب سید انور حسین صاحب (۴) جناب حافظ حسین صاحب (۵) جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اختر (۶) جناب فرخ صاحب (۷) جناب بابو جگیشور دیال صاحب نشتر وکیل (۸) جناب وفا صاحب (۹) جناب پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب (۱۰) جناب ندرت صاحب (۱۱) جناب عزیز کانپوری (۱۲) جناب مصطفےٰ حسین صاحب تیر

جلسہ تعداد عہدیدان و ممبران مجلس عاملہ اٹھارہ ہے کورم سات کا قرار پایا۔

سلیم ناطق سکریٹری

بلقان میں ہر ہٹلر کی نئی چالیں

لندن یکم جولائی۔ اخبار ڈیلی میل کے نامہ نگار مقیم بلگریڈ کا بیان ہے کہ رومانیہ میں روس کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ہٹلر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یوگوسلاویہ اور رومانیہ دونوں کو ملا کر ایک نیا ملک بنایا جائے جسے جرمنی کی حفاظت میں لیا جائے۔ اس اقدام کا مطلب یہ ہے کہ رومانیہ اور یوگوسلاویہ کے ذرائع روس کے پاس جانے نہ دیئے جائیں اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ اور رومانیہ کی حکومتوں سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اگر یہ اسکیم منظور ہو گئی تو رومانیہ اور یوگوسلاویہ کے موجودہ حکمران تو بدستور رہیں گے مگر حکومت کا نظم و نسق عملی طور پر جرمنی کے ہاتھوں میں ہو گا۔ کہ روس کو مزید کارروائی کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی شاہ پردا گردال علیگڑھی

اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سودا گر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ دس معززنام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر- منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ - یو - پی

نشہ بندی کا اعلان ناجائز

بمبئی یکم جولائی بمبئی ہائیکورٹ کی اسپیشل بنچ نے طے کر دیا ہے کہ صوبہ بمبئی میں نشہ بندی کے متعلق کوئی جائز نوٹیفکیشن جاری نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پارسال جولائی میں کانگریسی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ یہاں نشہ بندی رائج کی تھی۔ اور اپریل سنہ ۴۰ء میں ہائی کورٹ نے طے کیا تھا کہ یہ نوٹیفکیشن جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ آبکاری ایکٹ کے خلاف ہے۔ اس فیصلہ کے بعد گورنر بمبئی نے آبکاری ایکٹ کے دیباچہ کو ترمیم دیا تھا کہ نشہ بندی کا اعلان اسکی مد میں آسکے ہائیکورٹ نے اب یہ طے کیا ہے کہ اب اس ترمیم سے بھی نوٹیفکیشن جائز نہیں ٹھہرتا۔ ہائیکورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ مکمل نشہ بندی سے فیڈرل گورنمنٹ کے اختیارات آئین سازی برباد ہو جائینگے اس بارے میں سرکاری ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سنیلواد نے جو دلیلیں اپنی بحث میں پیش کی تھیں۔ انھیں ہائیکورٹ نے نہیں مانا۔ لیکن اس نے یہ رائے انقطاعی قانونی فیصلہ کی حیثیت سے نہیں ظاہر کی ہے باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ بمبئی ہائیکورٹ کے اس فیصلہ سے نشہ بندی اسی وقت ناجائز رہے گی۔ جب تک نیا نوٹیفکیشن نہیں ہو جاتا۔ بمبئی ہائیکورٹ کا یہ لکھنا کہ کسی صوبہ کی حکومت ایسا قانون نہیں بنا سکتی۔ جو فیڈرل حکومت کے اختیارات میں مداخلت کرے بہت اہم ہے لیکن وہ فیصلہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ضمنی اظہار رائے کی حیثیت سے لکھا گیا ہے۔ اگر اس رائے کی قانونی حیثیت مان لی جائے تو پھر تو کسی صوبہ میں اسوقت تک کوئی قانونا نشہ بندی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ حکومت ہند کی فیڈرل فہرست میں ترمیم نہ ہو جائے۔

حکومت ہند کا نیا آرڈیننس

شملہ ۲ جولائی۔ آج ایک آرڈیننس جاری ہوا ہے جس کی رو سے دار سیونگ اسکیموں کو آگے بڑھانے اور ان میں روپے لگانے کے لئے کارخانہ دار اپنے ملازموں کی تنخواہوں میں سے روپیہ کاٹ سکتے ہیں۔ ہر ملازم تحریری طور پر جس قدر روپیہ کاٹنے کا اختیار دے گا۔ وہی کاٹا جائے گا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ مزدوریوں کی ادائیگی کے ایکٹ میں جو ترمیم ہوئی ہے اس پر فوراً عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔

مغربی ممالک کو جاپان کے وزیر خارجہ کی دھمکی

ٹوکیو ۲۹ جون۔ آج صبح جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر آرٹیٹا نے ایک بیان میں مغربی ممالک جن میں جرمنی اور اٹلی بھی شامل ہیں کو خبردار کیا ہے کہ جاپان کو حق ہے کہ غیر ایشیائی حکومتوں کو ایشیا کے معاملات میں دخل نہ دینے دے۔ یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ منرو ڈاکٹرین کے مطابق امریکہ کو حق ہے کہ کوئی غیر امریکن طاقت امریکہ کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتی اسلیئے کوئی مغربی طاقت ایشیا میں کوئی قابل اعتراض بات نہ کرے۔

جاپان نے برطانیہ سے شکایت کی ہے کہ چین سے برطانیہ بستی سے سامان جنگ کیوں جا رہا ہے۔ برطانوی سفیر لارڈ لوتھین نے اس بارے میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل سے بات چیت کی۔ جاپان نے دھمکی دی ہے کہ چین کے تمام سمندری کنارے کی ناکہ بندی کر دی جائے گی۔

ہانگ کانگ سے عورتوں اور بچوں کو جزیرہ فلپائن بھیجا جا رہا ہے۔ مگر گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔

سبھاش بابو گرفتار

کلکتہ ۲ جولائی۔ شری یت سبھاش چندر بوس صدر آل انڈیا فارورڈ بلاک آج ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت کلکتہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ آپ دو دفعہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر رہ چکے ہیں۔ آپ نے اپنی جگہ سردار سردول سنگھ کویشر کو فارورڈ بلاک کا صدر نامزد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وائسرائے نے جن ۱۵۲ اصحاب کو ملاقات کے لئے مدعو کیا تھا ان میں سبھاش چندر بوس بھی تھے۔

شاندار — جوبن — ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

جمعہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

پریم اور محبت سے لبریز ڈرامہ

متوالی میرا

خاص اداکار:- مختار بیگم - کملا جھریا - سلطانہ بانو - حسن بانو - خورشید - ماسٹر نثار۔

آنیوالے تماشے:- بسنتی - ادھکار۔

تقدیر — کی توپ — ملاحظہ فرمائیے!

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک دلچسپ اور دلکش ڈرامہ

تقدیر کی توپ

اداکار:- مثل داس - سلطانہ بانو - نیچو پایا - ماسٹر جے شنکر - ماسٹر نثار - حسن بانو۔

لاجواب اداکاری - دلسوز نغمے - دلکش ڈانس - پُرلطف مذاق - عمدہ سین سنیریاں - ملاحظہ فرمائیے

آنیوالے تماشے:- جگت موہنی - بسنت - تلسی داس - باغبان

جب اس کا وزن کیا گیا وہ خوف زدہ ہو گئی

کروشین سالٹ نے ۳۱ پونڈ وزن کم کردیا

آپ موٹے کیوں ہوتے چلے جارہے ہیں اور اپنے وزن کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں! ایک مرتبہ کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کر دیجئے پھر آپ کو اپنا وزن کرنے سے گھبراہٹ نہیں خوشی ہوا کرے گی۔ ملاحظہ فرمایئے اس عورت نے کس طرح کروشین سالٹ کے استعمال سے وزن کم کرکے صحت حاصل کی۔

"میں بہت موٹی ہو گئی تھی گو میری عمر صرف ۶۰ سال کی ہے ہمیشہ سست رہتی تھی بدہضمی اور ولیمی ددرگن رہتی تھی۔ آخر میں نے اپنا وزن کرنے کی جرأت کی اور یہ دیکھ کر میرا وزن ۱۹۳ پونڈ ہے مجھے بڑا خوف ہوا کوئی چار مہینے کی بات ہے۔ لیکن میں آپ کو بڑی خوشی سے اطلاع دیتی ہوں کہ اب میرا وزن ۱۶۲ پونڈ رہ گیا ہے۔ میں نے اپنی خوراک میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کی سوا اس کے کہ سفید روٹی کے بجائے براؤن روٹی اور تلا ہوا اور تلی ہوئی غذا استعمال کرتی ہوں جب سے میں نے کروشین سالٹ کا استعمال شروع کیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ میرا وزن ہر ہفتہ کم ہو رہا ہے۔" مسز جے۔ آر۔ ڈبلو

کروشین سالٹ کے چھ نمک جسم سے فالتو اور فاسد مادہ کو خارج کرنے میں بڑی مدد دیتے ہیں اور اسطرح تھوڑا تھوڑا کرکے موٹاپا کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

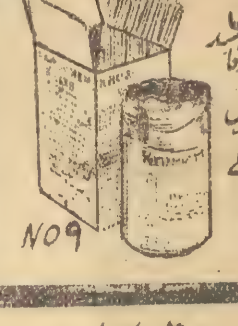

N 0 9

برطانوی جرائد کی قیاس آرائیاں

لندن ۲ر جولائی۔ آجکل برطانوی جرائد آئرلینڈ کے متعلق قیاس آرائیاں کر رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ جرمنی آئرلینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے بعد آسانی سے جرمن فوج انگلستان کے ساحل پر اتاری جا سکتی ہے۔ آئرلینڈ کی فوج میں جرمن فوج کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی پوزیشن بلجیم اور ہالینڈ ایسے چھوٹے چھوٹے ملکوں کی سی ہے۔

لندن یکم جولائی۔ برلن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ناروے، ہالینڈ، بلجیم، لکسمبرگ کے غیر ملکی سفراء ۱۵ر جولائی

پانسو انگریز بچوں کو پناہ دینے کی پیشکش

نیویارک۔ ۲ر جولائی۔ "نیویارک پوسٹ" کا بیان ہے کہ مسٹر کرامویل نے پانسو انگریز بچوں کو پناہ دینے اور ان پر ۲۵۰۰۰ ڈالر سالانہ خرچ کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ ہزاروں اشخاص بچوں کو پناہ دینے کی پیش کش کر رہے ہیں۔ اب تک دس ہزار اشخاص پیش کش کر چکے ہیں۔ پانسو پرائیویٹ اسکول اور دیگر آرگنائزیشنوں نے پانچ ہزار بچوں کو پناہ دینے کی پیش کش کی ہے۔

پریزیڈنٹ روزولٹ کا نیا قانون

نیویارک ۲ر جولائی۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ پریزیڈنٹ نے ایک بل پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعہ ممانعت کر دی گئی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے فوجی محکمہ اور بحری بیڑہ کا کوئی سامان ہتھیار اور گولہ بارود برطانیہ کو سپلائی نہ کیا جائے۔ اس قسم کا سامان اسی حالت میں کسی غیر ملکی حکومت کے ہاتھ فروخت کیا جا سکتا ہے یا منتقل کیا جا سکتا ہے جبکہ سمندری بیڑہ کا حاکم اعلیٰ یا فوج کا سب سے بڑا افسر یہ تصدیق کردے کہ یہ سامان امریکہ کے بچاؤ کے لئے ضروری نہیں ہے چونکہ فوج اور بحری بیڑہ کے حاکم اعلیٰ اس قسم کی تصدیق کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیں گے۔ اسلئے اس بل کے پاس ہونے سے خریداروں کی اس امید پر پانی پھر گیا ہے کہ وہ امریکہ سے فالتو سامان خرید سکیں گے۔ ٹی۔ ٹی۔ ڈی رائفلیں تک جو کہ جنگ عظیم کے وقت کے بنی ہوئی ہیں۔ اور جن کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہ اتحادیوں کے ہاتھ فروخت کر دی جائیں گی۔ وہ بھی روک لی گئی ہیں۔ انگلینڈ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے دریافت کر رہا ہے آیا حملہ کی صورت میں اس کو توپیں اور رائفلیں دستیاب ہو سکیں گی اس پابندی کی تشریح کرتے ہوئے نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس بل کے ذریعہ اب برطانیہ کے لئے امریکہ سے سامان جنگ خریدنے کا دروازہ بند ہو گیا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ برطانیہ پہلے ہی بہت خرید چکا ہے۔

برما کا قومی مطالبہ

رنگون ۳ر جولائی۔ گورنر برما نے کل رات ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ ملکی بچاؤ کے لئے ایک کونسل فوراً منعقد کر رہے ہیں یہ کونسل غیر سرکاری برمی ہوگا۔ وزیر ہند کی رضامندی سے گورنر نے یہ بھی اعلان کیا کہ لڑائی جیت لینے کے بعد ملک معظم کی حکومت برما کے آئندہ آئین کے بارے میں بڑی خوشی سے برمی نمائندوں کے ساتھ مل کر غور کرے گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ برما کی حکومت سے یہ پیشکش کی گئی تھی کہ وہ لڑائی میں برطانیہ کی پوری پوری مدد کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ وعدہ کیا جائے کہ لڑائی ختم ہوتے ہی برما کو آزاد نو آبادی کا درجہ دے دیا جائے۔

کامرس کالج کیلئے ۱۱ لاکھ کا عطیہ

بمبئی ۲ر جولائی۔ سیٹھ جمنالال بجاج کی درخواست پر سیٹھ گووندرام سکاریہ (بمبئی) نے وار دھا کے کامرس کالج کے لئے ۱۱ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے یہ کالج سی پی و برار میں اپنی قسم کا پہلا ہوگا اور اس کا نام گووندرام سکاریہ کامرس کالج ہوگا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل ۸ر جولائی کو اس کا افتتاح کریں گے۔

سر آغا خاں گھر گئے

لندن ۳ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فرانس پر جرمن قبضہ ہو جانے کی وجہ سے مشہور ہندوستانی لیڈر سر آغا خاں جنیوا سوئٹزرلینڈ میں محصور ہو گئے ہیں، برطانوی رعایا ہونے کی وجہ سے آپ دشمن کے ممالک سے نہیں گذر سکتے۔ ان کا ڈرائیور کسی طریقہ سے لندن پہنچ گیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ سر آغا خاں کی موٹر کار بورڈو (فرانسیسی دارالخلافہ) میں رکی ہوئی ہے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح اس محاصرہ سے باہر آسکیں اطالوی اور جرمن گورنمنٹوں نے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے، امریکن سفیر سر آغا خاں کی مشکل کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بلیک ہول کا قضیہ

کلکتہ یکم جولائی۔ آج رات مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان جاری کیا ہے:۔ "ہول ویل" یعنی "بلیک ہول" کے انہدام کے سند کے فیصلے کا اعلان کر دیا جانے کا مسٹر فضل الحق نے اپنے دوست احباب سے اپیل کی ہے کہ وہ پبلک کے امن کو قائم رکھیں اور اس غرض کو رکھیں۔ جو مختلف فرقوں اور جماعتوں کو حکومت سے تعاون میں حائل ہو یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حال ہی

"بلیک ہول" یا "ہول ویل" کی یادگار جو سکرٹریٹ کے قریب واقع ہے کے مسمار کرنے کے پبلک ایجی ٹیشن جاری کی گئی تھی۔ ڈاکہ میں جو صوبائی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں اس یادگار کو منہدم کرانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، اسوقت سے سبھاش چندر بوس کی قیادت کے ماتحت یہ تحریک جاری تھی۔

لندن یکم جولائی۔ آج معاہدہ ورسیلز کی سالگرہ کا دن کسی تقریب کے بغیر گزر گیا۔

نہر سوئز کے متعلق خفیہ معاہدہ

قاہرہ ۲ر جولائی۔ وفد پارٹی کے اخبار "المصری" کا بیان ہو کہ نہر سوئز کے بارے میں فرانس۔ جرمنی اور اٹلی کے درمیان صلح کی بات چیت کے دوران میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے۔

اطلاع عام متعلق زاید پولیس ٹیکس وٹیکس بغرض ادائیگی مطالبہ معاوضہ جو منظور کیا گیا ہے

اس عنوان پر جو نوٹس اس سے پیشتر شایع کئے جا چکے ہیں بشہر کانپور کے باشندگان کو مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع دیجاتی ہے:۔

(۱) فہرست ہائے ٹیکس زاید پولیس ٹیکس بغرض ادائیگی معاوضہ زیر دفعہ (۱۵) الف پولیس ایکٹ ۱ مشتہر کر دی گئی ہیں۔ یہ جملہ فہرستہائے عام لوگوں کے دیکھنے کے واسطے دفتر زاید پولیس ٹیکس کلکٹری کا پنور، ہر پولیس اسٹیشن و چوکی پولیس، تحصیل، دفتر میونسپل بورڈ، دفتر ہندو سبھا کانپور، دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور پر موجود ملیں گی۔

(۲) ٹیکس جو عاید کیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی حسب دفعہ ۴۲ (۲) پولیس ایکٹ۔ ایکٹ (۵) سنہ ۱۸۶۱ء جیسا کہ گزٹ مورخہ ۱۳ر اپریل بر دو ہفتہ کے نوٹیفکیشن نمبری ۳۹ (۱) ۹۔ ۱۱۱ VII P ۳۸۵ کے صفحہ ۲۲۱ میں بھی دیا جا چکا ہے۔ کے مطابق ہے۔

(۳) ٹیکس عمارت کی حیثیت کرایہ یا اس کے جزو حیثیت کرایہ پر لگایا گیا ہے جس میں کہ ٹیکس دہندہ اس علاقہ میں جہاں پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ رہتا ہو۔

نقشہ شرح ٹیکس حسب ذیل ہے:۔

حیثیت شرح کرایہ ماہانہ (روپیہ آنہ روپیہ آنہ)	اڈیشنل پولیس ٹیکس (روپیہ آنہ)	معاوضہ (روپیہ آنہ)	میزان (روپیہ آنہ)
۸ - ۲ لغایۃ ۱۵ - ۳	۰ - ۶	۸ - ۱	۸ - ۷
۰ - ۴ ″ ۱۵ - ۵	۰ - ۹	۰ - ۲	۰ - ۱۱
۰ - ۶ ″ ۱۵ - ۷	۰ - ۱۵	۸ - ۳	۸ - ۱۸
۰ - ۸ ″ ۱۵ - ۹	۰ - ۲۱	۸ - ۴	۸ - ۲۵
۰ - ۱۰ ″ ۱۵ - ۱۴	۰ - ۳۰	۸ - ۶	۸ - ۳۶
۰ - ۱۵ ″ ۱۵ - ۱۹	۰ - ۳۶	۰ - ۸	۰ - ۴۴
۰ - ۲۰ ″ ۱۵ - ۲۹	۰ - ۴۵	۰ - ۱۰	۰ - ۵۵
۰ - ۳۰ ″ ۱۵ - ۳۹	۰ - ۵۴	۰ - ۱۲	۰ - ۶۶
۰ - ۴۰ ″ ۱۵ - ۴۹	۰ - ۶۰	۸ - ۱۳	۸ - ۷۳
۰ - ۵۰ ″ ۱۵ - ۷۴	۰ - ۷۵	۸ - ۱۶	۸ - ۹۱
۰ - ۷۵ ″ ۱۵ - ۹۹	۰ - ۱۰۰	۸ - ۲۲	۸ - ۱۲۲
۰ - ۱۰۰ ″ ۱۵ - ۱۴۹	— ۱۵۰	۸ - ۳۳	۸ - ۱۸۳
۰ - ۱۵۰ ″ اور زائد	۰ - ۲۰۰	۰ - ۵۰	۰ - ۲۵۰

(۴) ہر صورت میں ٹیکس اس نوٹس کی تشہیر کے ایک ماہ کے اندر داخل کرنا ہوگا (۱) روپیہ کی ادائیگی یا تو خود یا بذریعہ منی آرڈر دفتر زاید پولیس ٹیکس کلکٹری کانپور میں روانہ کریں (۲) یا ان ملازمان سرشتہ کو ادا کیا جائے جو وصول ٹیکس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور جن کے پاس مجسٹریٹ ضلع کا دستخطی سارٹیفکیٹ معہ مہر کے موجود ہوگا۔ رسید فوراً دیجائے گی۔ ہر رقم جو ادا کی جاوے اسکی رسید فوراً حاصل کرلینی چاہیئے۔

(۵) عذرداری حسب ذیل شرایط کے مطابق جو شخص عاید شدہ ٹیکس کے خلاف عذرداری کرنا چاہے۔ پورا ٹیکس جمع کرلینے کے بعد عذرداری کرسکتا ہے۔ عذرداری تاریخ نوٹس ہذا کے ۱۵ دن کے اندر پیش کی جاسکتی ہے۔ عذرداری باقاعدہ درخواست کی صورت میں بارہ آنہ کا ٹکٹ کورٹ فیس چسپاں کرکے بنام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر تحریر ہو کر دفتر جناب جائنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر انچارج زاید پولیس ٹیکس میں ساڑھے دس بجے دن سے ۵ بجے شام تک پیش ہونا چاہیئے۔ اور ہر درخواست میں ادائیگی ٹیکس کی رسید شامل ہونا چاہیئے۔ اگر عذرداری منظور ہو گئی تو رقم متعلقہ واپس کردی جائیگی۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نوٹس کی تاریخ سے ۱۵ دن کے بعد کوئی عذرداری کی درخواست نہیں لی جائے گی۔ اور جب تک کہ کل ٹیکس جو عاید کیا گیا ہے ادا نہ کر دیا گیا ہو۔

تنبیہ:۔ جو لوگ اس نوٹس کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اپنا ٹیکس ادا نہ کرینگے ان سے ٹیکس بموجب قواعد مندرجہ ضابطہ فوجداری جو وصول جرمانہ کے لئے درج ہیں وصول کیا جائے گا۔

مورخہ ۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء (دستخط) ایل پی۔ ہینکاکس
او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس
مجسٹریٹ ضلع کانپور

فلسطین کو پوپ کے ماتحت کردیا جائیگا

لندن ۲ر جولائی۔ یہاں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی نے فلسطین کے متعلق اپنی نئی تجاویز مرتب کر رکھی ہیں جنہیں وہ جنگ میں فتح حاصل کرنے پر عملدرآمد کریں گے۔ ان تجاویز کے مطابق فلسطین کو پوپ کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ مذہبی مقامات کی دیکھ بھال کر سکیں۔ اس طرح فلسطین پر اٹلی کا حقیقی اقتدار ہوگا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ سے دنیا بھر کے رومن کیتھولک دنیا کو تقسیم کرنے کی نئی اسکیم کی حمایت کریں گے۔

علامہ مشرقی کی گفتگو کا ماحصل

شملہ ۲ر جولائی۔ آج خاکساروں کے لیڈر آغا غضنفر علی شاہ وکیل بلند شہر نے آنریبل وزیر اعظم پنجاب سے شملہ میں ملاقات کی۔ گفتگو کا ماحصل بتایا۔ جو وہ مدراس میں علامہ مشرقی خاکسار لیڈر سے صلح کے متعلق کر چکے ہیں۔

پروفیسر عبداللہ صفدر

لاہور ۲ر جولائی۔ پروفیسر عبداللہ صفدر (کمیونسٹ) کو جوگوالمنڈی کے تھانہ سے غائب ہو گئے تھے مفرور قرار دے دیا گیا ہے۔

فرانس کے اخباروں کی آزادی ختم

لندن یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام فرانسیسی اخبارات کا چارج جرمن وزیر گوئبلز نے خود لے لیا ہے۔ اور انکی زیر ہدایت یہ اخبارات جو پہلے اتحادیوں کے حامی تھے۔ برطانیہ کے خلاف حملے کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ برطانیہ نے فرانس کو جنگ میں دھکیلا اور اس طرح اسے تباہ کیا۔

شاندار | مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر | دوسرا ہفتہ

شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دل گداز داستان

جمعہ ۶ر جولائی سے

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۹ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ساڑھے ۱۲ بجے دن سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب شاہکار

پکار

پکار دیکھتے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت کی شان و شوکت اور انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

خاص اداکار
سہراب مودی
چندر موہن نسیم
سردار اختر شیلا

گورنر جنرل کو مکمل سوراج دینے والے بل کا مکمل مسودہ

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مسٹر امرے وزیر ہند نے حکومت ہند اور حکومت برما کے متعلق ہنگامی اختیارات کا جو بل برطانی پارلیمنٹ میں پاس کیا اور جو لوسے منٹ میں پاس ہوگیا۔ اس کی عبارت تفصیلی طور پر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

دفعہ ا۔ ہندوستان میں تقرر اور علیحدگی کے متعلق خواہ عارضی نوعیت کی ہی کیوں نہ ہوں جو اختیارات اب تک ملک معظم کو حاصل تھے وہ دوران میعاد متذکرہ دفعہ ۳ گورنر جنرل کے اختیارات ہوں گے۔ لیکن یہ دفعہ گورنر جنرل کے عہدے یا ہندوستان میں دیسی ریاستوں سے تعلق رکھنے والے ملک معظم کے نمائندے کے تقرر یا علیحدگی سے متعلق نہ ہوگی۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ، کا تعلق اس میعاد سے ہوگا۔ جس عرصہ میں کسی وجہ سے گورنر جنرل اپنے عہدے کے وہ فرائض ادا کرنے سے قاصر ہیں جن کا ذکر دفعہ ۹ ضمنی ایک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ہے (ملاحظہ ہو شیڈول ۹ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء) جس میں گورنر جنرل کا عہدہ خالی ہونے کی صورت میں ان کے فرائض کی عارضی ادائیگی کا ذکر ہے۔

کوئی ضابطہ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت آرڈران کونسل کے ذریعہ بن سکتا تھا یا وہ قاعدے جو وزیر ہند بناتے یا ان کے حکم سے بنتے وہ دوران میعاد متذکرہ دفعہ ۳ گورنمنٹ آف انڈیا یا گزٹ آف انڈیا میں اعلان کے ذریعہ گورنر جنرل بنا سکیں گے۔ اور اس ضمن کے ماتحت جو نوٹیفکیشن تیار کیا جائے اس میں تبدیلی یا ترمیم بھی گورنر جنرل موصوف اسی طرح کر سکتے ہیں۔ جیسے آرڈران کونسل سے ہو سکتی تھی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲، جس کی رو سے حسب شیڈول نمبر ۹ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء ہنگامی صورت حالات میں آرڈیننس بنانے کا حق حاصل ہے) جہاں تک ایکٹ کی دفعہ ۲ کے ماتحت آرڈیننس بنانے کا تعلق ہے اس صورت میں اثر پذیر ہوگی گویا یہ الفاظ نکال دیئے گئے۔ کہ آرڈیننس اپنے نفاذ سے چھ ماہ تک جاری رہ سکے گا اور دفعہ ۲ کے باوجود اس آرڈیننس بنانے کی طاقت اسی طرح محدود ہے، جیسے لیجسلیچر کے قانون سازی کے اختیارات یہ آرڈیننس کسی دفعہ کے ماتحت بحری بری یا ہوائی ایکٹوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ اور دفعہ ۲، کی رو سے اس میعاد کے لئے جو آرڈیننس بنایا جائے گا۔ اس سے برطانی باشندوں کے کسی طبقہ کا استثنا ضروری نہ ہوگا۔

گورنر جنرل ہند کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت جو اختیارات تمیزی حاصل ہیں یہ اختیارات جو اس ایکٹ کی رو سے دیئے جا رہے ہیں انھیں میں شامل سمجھے جائیں گے اور اس مقصد پر انٹرپریٹیشن ایکٹ (قانون تاویلات) کی دفعہ ۱۸ الف کی رو سے گورنر جنرل کی تعریف کا اطلاق نہ ہوگا کہ وہ گورنر جنرل ان کونسل ہے۔

دفعہ ۲ برما کے متعلق ہے اور اسی سے ملتی جلتی ہے جو دفعہ ہندوستان کے متعلق ہے۔

دفعہ ۳۔ جس میعاد کا ذکر مندرجہ ذیل بالا دفعات میں کیا گیا ہے وہ اس ایکٹ کے پاس ہونے کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے اور اس تاریخ پر ختم ہوگا۔ جبکہ ملک معظم آرڈان کونسل کے ذریعہ اعلان کر دیں۔

دفعہ ۴۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۳۱۴ گورنر جنرل ہند اور گورنر برما کے اختیارات تمیزی میں وزیر ہند کی ہدایت کے متعلق ہے۔ اس وزیر اثر ڈالے بغیر اس ایکٹ کی رو سے گورنر جنرل ہند اور گورنر برما کو جو اختیارات آرڈیننس سازی حاصل ہیں۔ وہ وزیر ہند کی ہدایت کے بغیر قابل عملدرآمد نہ ہوں گے۔ لیکن گورنر جنرل ہند یا گورنر برما کو یہ ظاہر ہو کہ وزیر ہند سے منظوری لینے میں غیر معمولی دیر لگے گی تو وہ وزیر ہند کے سابقہ حوالے کے بغیر ان اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں۔ گورنر جنرل ہند یا گورنر برما کی کسی کارروائی کا جواز اس بنیاد پر قابل اعتراض نہ ہوگا کہ یہ کارروائی اس دفعہ کے ماتحت نہیں ہوئی ہے۔

بخارسٹ ۱ر جولائی۔ پولیس نے بخاربطے میں تین ہزار کمیونسٹوں کو گرفتار کر کے بسرابیا بھیج دیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

بمبئی ۳۰ر جون۔ "اس جنگ سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اگر ہم فوج رکھیں تو یا تو طاقتور ہونی چاہئے کہ بڑے بڑے دشمنوں پر غالب آجائے" یہ تھے وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح کانگریس ہاؤس میں جھنڈا لہراتے ہوئے فرمائے۔

دوران تقریر میں پنڈت جی نے فرمایا کہ یورپ میں صدیوں سے فرانس کو روایتی فوجی غلبہ حاصل تھا لیکن وہ جرمنی کی مشین گنوں اور ٹینکوں کے سامنے صرف تین ہفتہ میں ختم ہو گیا اس میں شک نہیں ہے کہ ہم بہادر ہیں لیکن مشینوں کے اس دور میں وہی طاقتور ہے جو ٹینک یا ہوائی جہاز چلاتا ہے۔ چھوٹی فوج رکھنے سے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ اس سے ہمارا دشمن اور بھڑک جائے گا۔ اہنسا کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ہنگامی ضرورت کے وقت منظم اہنسا ہی ایک ہتھیار ہے۔ ہم دشمن سے بماری کا انتقام نہیں لے سکتے مگر یہ کام کر سکتے ہیں کہ اس ملک میں کسی دوسری حکومت کے راج کو ناممکن بنا دیں۔ اہنسا کانگریس کو طاقتور بنا سکتی ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ کانگریس اور گاندھی جی میں کوئی علیحدگی یا پھوٹ نہیں پڑی۔ آخر میں آپ نے لوگوں سے گھبراہٹ کو دور کرنے کی اپیل کی بلکہ اس طرح تیاری کرو کہ امن اور آزادی کی ساتھ زندگی گزار سکو۔

مارشل بالبو ہلاک

لندن ۲۹ر جون۔ یہاں جو اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی کے ہوائی بیڑہ کے بنانے والے مارشل بالبو لائبیا میں اٹلی کی فوجوں کی کمان کرتے ہوئے رائل ایر فورس کے خلاف مقابلہ میں ہلاک ہو گئے۔ سرکاری اعلان میں مارشل بالبو گورنر جنرل لائبیا کے ہلاک ہونے کی خبر کی تصدیق کی گئی ہے۔ اعلان مظہر ہے کہ توبرک پر اڑان کرتے وقت مارشل بالبو کا ہوائی جہاز شعلوں کی نذر ہو گیا اور مارشل بالبو اور ان کے جہاز کے دیگر ممبران ہلاک ہو گئے۔ مسولینی کے حکم سے تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے۔

آزاد فرانسیسیوں کے لیڈر

لندن ۲۸ر جون۔ حکومت برطانیہ نے جنرل ڈی گالے کو ان تمام آزاد فرانسیسیوں کا خواہ وہ کہیں آباد ہوں جو اتحادیوں کے کاز کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ لیڈر تسلیم کر لیا ہے۔ اس متعلق سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔

یوپی اسمبلی کی نشست سے الگ

لکھنؤ ۲ر جون۔ چونکہ مسٹر ڈیسمنڈ ینگ کو حکومت ہند میں ایک باتنخواہ جگہ مل گئی ہے۔ اس لئے حکومت یوپی کے لیجسلیٹو محکمہ نے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ زیر دفعہ ۶۹ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ یوپی اسمبلی میں ان کی وہ نشست جس پر وہ یوروپین حلقہ سے منتخب ہوئے تھے ۱۳ر مئی سے خالی ہو گئی ہے۔

سالگرہ کے خطابات

شملہ ۲۹ر جون۔ سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کی سالگرہ کے موقع پر فوجی حصہ کے اصحاب کی خطابات کی جو فہرست ملتوی کی گئی تھی وہ ۱۱ر جولائی کو شایع کی جائے گی انڈین پولیس میڈل اور ہندوستانی خطابوں کی تقسیم کا اعلان بھی اسی روز شایع کیا جائیگا

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

بمبئی ۳۰ر جون۔ "ہریجن" کے تازہ پرچہ میں مہاتما گاندھی نے پاکستانی اسکیم کے متعلق ایک مختصر سا مضمون لکھا ہے جو ان سے ایک سوال کی بنا پر لکھا گیا ہے۔ پوچھنے والے نے ان سے پاکستانی اسکیم اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے فرق کے متعلق سوال کیا تو مہاتما جی نے لکھا:۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی اور پاکستانی اسکیم کی ایک ہی زبان سے تائید نہیں کر سکتے ہیں۔ میں تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ پاکستانی اسکیم ہر زاویہ نگاہ سے غلط اور ناقابل قبول ہے۔ دوسری طرف کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ہے جو ہر لحاظ سے موزوں اور معقول تجویز ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ ایک محض باتیں بنانے والی یا غیر ذمہ دارانہ انجمن نہیں ہوگی بلکہ کروڑوں انسانوں کی قسمت کا فیصلہ کریگی۔ آپ چاہیں تو اس کی مخالفت کر سکتے ہیں یا مگر اس کی مخالفت میں تباہ کن نتائج چھپے ہوئے ہیں۔ صرف خانہ جنگی نہیں ہوگی۔ بلکہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اسوقت ہمارے ملک میں جو شورش کہ جو وہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے حل کا واحد ذریعہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ہی ہے۔ ایک متحدہ مقصد کا حصول اس کے بغیر کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتا ہم تسلیم کرتا ہوں کہ ملک میں تعلیم کا کم ہونا ایک مشکل ضرور ہے مگر اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ عام حق رائے خود علی برادران اور دیگر مسلم قوم پرست مسلمانوں نے تجویز کیا تھا۔ تحفظات کے خطرہ میں بھی کمی ہو جائے گی۔ اگر وہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے مرحلے سے گزر کر ہمارے سامنے آئیں۔

بسرابیا پر روس کا قبضہ ناجائز ہے

لندن ۳۰ر جون۔ روم ریڈیو سے آج اس مطلب کا اعلان کیا گیا ہے کہ بسرابیا اور بکووینا کے علاقہ پر روس کا قبضہ سراسر ناجائز اور غیر منصفانہ ہے۔ یہ علاقے پہلے کبھی روس کی مملکت میں شامل نہیں تھے۔ بلکہ ہنگری کی سلطنت کا حصہ تھے ڈینیوب کے علاقوں کے تمام جھگڑے جرمنی اور اٹلی کی کوشش سے طے ہونے چاہئیں۔ امریکہ کی رائے عامہ بھی روسی قبضہ کے خلاف ہے۔ مزید اطلاع مظہر ہے کہ روس کی فوجیں قبضہ کرتی جا رہی ہیں اور بخارسٹ میں اس بارہ میں آج بھی رومانوی گورنمنٹ اور روسی سفیر میں بات چیت ہوئی۔

اخباری کاغذ کی قیمت میں اضافہ

لندن ۲۸ر جون۔ کاغذوں کی سپلائی پر کنٹرول کرنے والی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ یکم جولائی سے کاغذوں کی قیمت ۲۲ پونڈ سے بڑھا کر ۲۴ پونڈ کر دی گئی ہے

ہندوستان کے قومی مطالبات کا مسئلہ

لندن ۲۹ر جون۔ ہندو مدراس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند مسٹر امرے آجکل ہندوستان کے قومی مطالبات کے بڑے مسئلہ کا مکمل اور انقطاعی طور سے فیصلہ کرنے کے لئے سکیم بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔

اعلےٰ صحت ہی شادی کی خوشی کی بنیاد ہے

شادی

کی خوشی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ میاں بیوی دونوں تندرست اور صحتور ہوں۔ تندرست خاوند اپنے کاروبار میں ہمیشہ کامیاب رہتا ہے اور تندرست بیوی اپنے خاوند کی خوشی کا باعث ہوتی ہے اور ایسے میاں بیوی کی اولاد بھی تندرست اور خوش و خرم ہی ہوتی ہے۔

اعلےٰ صحت کے لیے قدرت کے اصول چند اور آسان ہیں۔ سب سے ضروری اصول یہ ہے کہ جسم کو اندر سے صاف رکھا جائے اینڈریوز لور سالٹ کا ایک گلاس استعمال کرنے سے جسم اندر سے صاف ہو جاتا ہے اس سے زبان اور منہ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ اور جگر کا فعل درست ہوتا ہے اور آنتیں تمام گندگیوں سے صاف ہو جاتی ہیں۔ جو اکثر خرابیوں کا باعث ہوتی ہیں

معدہ کا صاف رہنا صحت کا پہلا اصول ہے

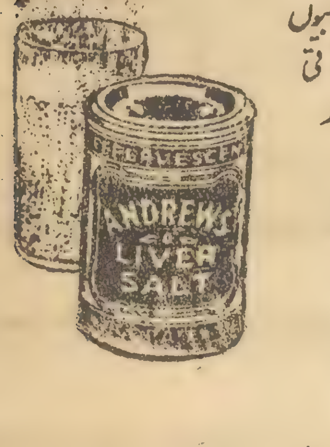

اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے۔ معدہ جگر اور قبض کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے عادت نہیں پڑتی بچوں اور بوڑھوں سب کے لئے یکساں ایک خریدار لکھتا ہے:۔

"میں کئی سال سے قبض میں مبتلا تھا کئی ہسپتالوں میں علاج کے لئے گیا۔ عرصہ ۳ سال کا ہوا میں نے "اینڈریوز لور سالٹ" استعمال کرنا شروع کیا میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس نے مجھے بڑا فائدہ پہنچایا اب میں ہر چیز کھا سکتا ہوں خوشی سے کام کرتا ہوں اور آرام سے سوتا ہوں۔

اینڈریوز لور سالٹ

نہایت پر جوش اور قبض کشا
جسم کے اندرونی حصہ کو صاف کرتا ہے

ANDREWS
LIVER SALT

NO 22

وطن

برادران وطن۔ میں دلچسپ اور پروپگنڈا کرنے والی باتیں پیش کرنا چاہتا لیکن اتنا بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اب ملک پر بہت خراب جمود طاری ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس کا کیا نتیجہ ہوگا یہ آپ پر خوب روشن ہے۔ اسلئے برادران وطن اب حقیقت میں وطن کو سچے سپاہیوں کی ضرورت ہے اسلئے آپ کے شہر کی انجمن وطن پُر زور اپیل کرتی ہے کہ ہمارا سپاہی بنیئے۔ اور برادران وطن کو سپاہی بنایئے۔ اس آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمن وطن کا بنور نے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے پروگرام کامیاب ثابت ہوا۔

پروگرام

روزانہ صبح کو۔ کشتی چلانا، پیرنا، درخت پر چڑھنا وغیرہ
روزانہ شام کو۔ ڈرل یا قواعد اور ورزش وغیرہ

خاکسار محمد افضل حسین صدیقی کنوینر انجمن وطن کا بنور۔

عظیم الشان میلاد شریف

رحمۃ اللعالمین کی یاد تازہ کرنے کے لئے یتیم خانہ اسلامیہ کا بنور کے یتیم بچوں کی طرف سے ایک عظیم الشان میلاد شریف تورخہ ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء بروز سنیچر بعد نماز عشا بمقام یتیم خانہ اسلامیہ واقعہ پریڈ میں منعقد ہوگا جسمیں صوبہ کے مایہ ناز اور معزز علما تشریف لاکر اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرمائیں گے۔ حسب ذیل علماء نے شرکت کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات ٹھیک ۹ بجے تشریف لاکر انکے مواعظ حسنہ سے مستفید ہونگے۔

(۱) حضرت مولانا مولوی جمال میاں صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۲) حضرت مولانا صبغت اللہ صاحب شہید فرنگی محل لکھنؤ
(۳) حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی
(۴) حضرت مولانا حاجی محمد عمر صاحب کا بنور

المشتہر:۔ سید احمد حسن بی اے (علیگ) آنریری مجسٹریٹ و آنریری جنرل سکرٹری یتیم خانہ اسلامیہ کا بنور

جاپان کی خطرناک سرگرمیاں

سنگاپور یکم جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق بعید میں عام صورت حالات کے پیش نظر سنگاپور میں بچاؤ کے انتظامات زیادہ وسیع کئے جا رہے ہیں۔ پنانگ اور ملایا میں بھی بچاؤ کے وسیع انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کمیونک میں لکھا ہے کہ اس قسم کی احتیاطی تدبیروں سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ملایا کو کوئی فوری خطرہ ہے۔ یہ تدبیریں محض احتیاطی ہیں جو کہ اسوقت بہت ضروری ہیں۔

ڈومی ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کی فوجیں آج لنگچو میں داخل ہو گئی ہیں جو کہ فرنچ انڈو چائنا کے قریب ہیوئی نانگ ریلوے پر ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شش ماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ شش ماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۲۸	کانپور شنبہ ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ	جلد ۳۲

ادبیات

جامعہ ادبیہ کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کان پور کے مشاعرہ بورڈ کا مخصوص پندرہ روزہ مشاعرہ ۴ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء ۹ بجے رات کو دفتر صداقت میں منعقد ہوا۔ جس کا انتخاب درج ذیل ہے:-

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

ہوتی تھی یہ خلش شب غم ہر دعا کے بعد
آئے کہیں نہ اور بلا اس بلا کے بعد

پامال قبر کر چکے اب دیکھنا یہ ہے
دیتے ہیں کیا سزا وہ ہمیں اس سزا کے بعد

ملتے ہی آنکھ اُنکی نظر جھک کے رہ گئی
نکلی نہ کوئی دل کی تمنا حیا کے بعد

شوخی کبھی تو ناز کبھی ہے حیا کبھی
طرز جفا بدلتے ہیں وہ ہر جفا کے بعد

قیصر خدا کے واسطے دم بھر تو چپ رہو
رونا تو عمر بھر ہے دل مبتلا کے بعد

از جناب نواب محمد مصطفےٰ حسین صاحب اثر

میری طرف نہ دیکھئے میری خطا کے بعد
یہ سوچئے کہ چاہیئے کیا التجا کے بعد

اچھا یونہی سہی کہ شکایت سنے گا کون
پھر عذر کیا ضرور ستمگر جفا کے بعد

منھ سے نکل گیا کہ تجھے اختیار ہے
ڈر سے کچھ اور کہہ نہ سکا میں خطا کے بعد

یارب نجات غم سے اثر کو نہ ہو کبھی
قاتل کو رحم آئے نہ ہرگز جفا کے بعد

جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی، سروش بی۔ اے لکھنوی

منھ شرم سے نہ اُسکا دکھانا جفا کے بعد
ہے لطف بے محل، ستم ناروا کے بعد

دل میں بجائے خود تھا جو اک محشر لطیف
جاتا رہا وہ رنگ خلش، التجا کے بعد

رکھ لے کریم تو مری سادہ دلی کی شرم!
تحسین کی اُمید ہے بہیم خطا کے بعد

اب دل کی کروٹوں میں وہ پہلی تڑپ نہیں
یعنی سکون یاس ہے بیم و رجا کے بعد

جیسے ہو کوئی اوس میں ڈوبا ہوا گلاب!
یوں تھے عرق عرق وہ مری التجا کے بعد

ہمت بلند ہے تو نہ رُکنا کہیں سروش!
اک ابتدا ضرور ہے ہر انتہا کے بعد

جناب منشی سخاوت حسین صاحب سخا شاہجہانپوری

اس فکر میں ہوں کشمکش التجا کے بعد
وہ کیا جواب دیتے ہیں عرض وفا کے بعد

گھبرا رہا ہے کس لئے ناآشنائے عشق
اک ساحل حیات ہے بحر فنا کے بعد

یہ کہہ رہا ہے اُن کے اسیروں کا تجربہ
بڑھتا ہے ذوق جرم محبت سزا کے بعد

قائم اوسی صدا سے سخا ہے نظام عشق
آواز ساز زیست نے دی جس صدا کے بعد

جناب شاکر صاحب ناطقی کان پوری

کیا اور مانگتے دل بے مدعا کے بعد
آئی نہ لب پہ کوئی دعا اس دعا کے بعد

ہر ابتدا کا لطف ہے ہر انتہا کے بعد
اس نے جفا جو کی تو ہماری وفا کے بعد

غربت میں شمع راہ ہے ہر نقش پائے دوست
رکھتا ہوں میں ہر ایک قدم رہنما کے بعد

دل جوہر حیات ہے غم کائنات دل
کیا اور چاہیئے دل غم آشنا کے بعد

شان کرم نے اُس کی سہارا جو دیدیا
پیہم خطائیں ہونے لگیں ہر خطا کے بعد

نارفتگی شوق میں اتنا تو ہوش ہے
شاکر اثر کو ڈھونڈھ رہا ہوں دعا کے بعد

از جناب حافظ عبدالعلی صاحب عزیز ناطقی کان پوری

سب دیکھتے ہیں اُسکی طرف التجا کے بعد
میں دیکھتا ہوں وسعت دامن دعا کے بعد

اُس نے تو امتحان وفا میں نہ کی کمی
غفلت ہمیں سے ہوگئی عہد وفا کے بعد

حد تعینات سے کچھ اور بڑھ چلیں
دیکھیں تو کیا ہے ہستیٔ جلوہ نما کے بعد

سن لو دم اخیر ذرا واقعات عشق
پھر کچھ نہ کہہ سکیں گے ہم اس التجا کے بعد

باب قبول تھا مری نظروں کے سامنے
میں نے عزیز آنکھ جو کھولی دعا کے بعد

جناب سلیم صاحب ناطقی (سکریٹری)

جان حزیں کا غم ہے دل مبتلا کے بعد
نظروں میں ابتدا ہے مگر انتہا کے بعد

ملتی ہے مجکو داد اثر ہر دعا کے بعد
اس کی صدا بھی سنتا ہوں دل کی صدا کے بعد

ایسی سزا تو جرم محبت کی دیجئے
مجرم کا حوصلہ نہ بڑھے جس سزا کے بعد

ہر ہر سخن پہ قوت دل نے دیا جواب
میری زباں زباں نہ رہی التجا کے بعد

کرنا پڑا سلیم نگاہوں پہ اعتبار
ناآشنا رہا نہ کوئی آشنا کے بعد

از جناب حافظ عبدالقادر صاحب تحسین کانپوری

اُمید کیا رکھے کوئی اس سے وفا کے بعد
راضی نہیں جفا پہ جو سو التجا کے بعد

تدبیریں چارہ سازوں کی سب ختم ہو چکیں
باقی ہیں اب دعا ہی دعا ہے دوا کے بعد

پروا نہیں ہے جامۂ ہستی اگر ہو چاک
خلعت بقا کا ملتا ہے تحسین فنا کے بعد

از جناب منشی محمد بنیاد علی صاحب شیدا کانپوری

یہ اور ظلم دیکھئے جور و جفا کے بعد
وہ مہرباں ہوئے ستم برملا کے بعد

یکساں ہمارے واسطے ہے مرگ و زندگی
جو چاہیں دیں سزا ہمیں جرم وفا کے بعد

یہ کیا کیا کہ عشق نے دی دائمی حیات
شیدا تھا اُس سے وصل کا وعدہ فنا کے بعد

از جناب سید شبیر حسن زیدی، سحر

لطف و کرم وہ کرتے ہیں ظلم و جفا کے بعد
تسکین دے رہے ہیں فریب ریا کے بعد

اتنا تو ہے اثر دل بے کس کی آہ میں
خود رو رہے ہیں وہ ستم ناروا کے بعد

دشمن بنا ہے جان کا تیری وہ اے سحر
پایا ہے جس کو تو نے بڑی التجا کے بعد

دنیائے اسلام

ترکی نے ابھی تک اعلان جنگ کیوں نہیں کیا؟

استنبول ۴ر جولائی۔ دنیا کو ہٹلری فرعونیت کی لعنت سے نجات دلانے میں ترک برطانیہ کا ساتھ دیں گے۔ ترک اپنے قول کے پابند ہیں اور ترکی کے دشمن بھی آج تک ترکی پر یہ الزام نہیں لگا سکے۔ کہ ترکوں نے کبھی کوئی پیماں باندھ کر اس سے انحراف کیا ہوتا۔ یہ بیان ترکی پارلیمنٹ کے ممبر اور سرکردہ سیاسی لیڈر مسٹر فاضل احمد اکیمس نے شائع کرایا ہے۔ جس میں انہوں نے نازیوں کی اس غلط بیانی کی تردید نہایت شدید الفاظ میں کی ہے۔ کہ ترک برطانیہ کا ساتھ نہیں دینگے۔ ترک ہمیشہ جبر و استبداد کے مقابلے میں حق و انصاف کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ نازیوں کا جارحانہ اور غاصبانہ طرز عمل دیکھ کر ہی ترکوں نے برطانیہ کے ساتھ عہد و پیماں باندھا تھا جرمنوں کی دروغ بافیوں اور غلط بیانیوں کے باوجود وہ اپنے اس پیماں کے پابند رہیں گے۔

اٹلی اور جرمنی کے خلاف ترکوں نے ابھی تک جنگ کا اعلان کیوں نہیں کیا؟ اس کی وجہ سرکاری حلقوں میں یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت حالات نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں نیز ایشیا میں اتحادیوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے قرین مصلحت یہی ہے۔ کہ فی الحال ان علاقوں میں امن و سکون رہے۔ اور یہ مقصد صرف ترکی کے غیر جانبدار رہنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ترکی اور مصر کی برطانیہ سے ہمدردی

لندن ۳ر جولائی۔ ترکی اور مصر کا جنگ سے علیحدہ رہنے کا مطلب جرمنی نے یہ سمجھا ہے۔ کہ ان ملکوں کو برطانیہ کی فتح کا یقین نہیں۔ حالانکہ ان ملکوں نے جنگ سے الگ رہ کر برطانیہ کے ساتھ کسی معاہدہ کو نہیں توڑا ہے۔ مصر اب بھی اپنے وعدہ پر قائم ہے۔ اسی طرح ترکی نے برطانیہ سے ایسا معاہدہ نہیں کیا تھا۔ کہ اسے روس سے ٹکر لینی پڑے۔ نازی اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ کوئی ملک باعزت امن کو اچھا سمجھ سکتا ہے۔ ان ملکوں کی ہمدردی۔ بدستور برطانیہ کے ساتھ ہے۔ ترکی اور مصر کو اس امر کا ڈر نہیں ہے۔ کہ نازی ان سے پوچھیں گے کہ انھوں نے برطانیہ کی دوستی کا کیوں دم بھرا۔

ترکی کے لئے اعلیٰ درجہ کے روسی ٹینک

معلوم ہوا ہے روس نے اپنے انگورہ کے سفیر کے ساتھ ترکی کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں ترکی کو یقین دلایا ہے کہ روس اور کاکس کی سرحدوں سے جو ترکی سے ملحق ہیں۔ روسی فوجوں کو ہٹا لیا گیا ہے اور انہیں دوبارہ سرحد پر نہیں بھیجا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے روس جرمنی کے کہنے پر بلقان یا مشرق قریب کے کسی ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ نہیں رکھتا ترکی سے روس کی ٹکر اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ بلقان یا مشرق قریب پر حملہ آور ہو۔ روس اور ترکی کے خوشگوار تعلقات کا اظہار اس چیز سے ہوتا ہے کہ گذشتہ ہفتے اعلیٰ درجہ کے روسی ٹینکوں سے بھرا ہوا جہاز ترکی بھیجا گیا اور ٹینک بحر اسود کی بندرگاہ سمسون پر اتارے گئے۔ دو ہفتے کے اندر اندر مزید روسی ٹینک ترکی بھیجے جائیں گے۔

— انقرہ۔ ۱۱ر جولائی۔ سرکاری حلقوں میں باضابطہ طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ روس نے ترکی کو نہ کوئی الٹی میٹم نہیں دیا ہے اور نہ کوئی مطالبہ پیش کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بجلی پہ توقف عزم مستقل میں ہے زمانہ بڑھی بھی ہو جو تیز سے دل میں ہے

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۸

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر اخباروں کی رائیں

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر ہندوستان کے سرکردہ اخباروں نے جو رائیں ظاہر کی ہیں ان کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

ہندو مدراس۔ ایک جانب تو برطانی حکومت کو اور دوسری جانب مسلم لیگ کی طرح ملک کے دوسرے غیر کانگریسی اداروں کو کانگریس کی تجویز پر انتہائی متانت کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ یہ انکا ملکی فرض ہے کیونکہ اب تک کانگریس نے ہی ملک کے سیاسی جمود کو دور کرنے کے لئے ایک ذمہ دار جماعت کی حیثیت سے عملی اور حقیقی نوعیت کی تجویز پیش کی ہے اس سے بہتر اور زیادہ قابل عمل فارمولا دریافت کرنا آسان نہیں ہے۔

انڈین ایکسپریس مدراس۔ نئی دہلی میں اتوار کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ نہایت مدلل ہے اور اسمیں جنگ کے متعلق جو رائے ظاہر کی گئی ہے وہ کانگریس کے کسی اور رزولیوشن سے ظاہر نہیں ہوتی۔

سوودیش مترم مدراس۔ اب معاملہ بالکل صاف ہے۔ ہندوستان آزادی کامل کا غیر مبہم اعلان چاہتا ہے اب برطانیہ کا فرض ہے کہ ہندوستان کی جانب اپنی نیک نیتی اور ورکنگ کمیٹی کے مطالبے کو منظور کرکے ظاہر کرے ایسا کرنے سے برطانیہ کو ہندوستان کی مکمل اور دلی ہمدردی حاصل ہو جائے گی جسکی اسے اس امتحانی وقت میں سخت ضرورت ہے

اندھرپتر کا مدراس۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کانگریس نے مرکز میں ذمہ دار حکومت بنانے کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ ہندوستان کی آزادی کامل کی منظوری کے ساتھ ملک کے وسائل کو ہندوستان کے تحفظ کے لئے منظم کرنے کی غرض سے مشروط کر دیا گیا ہے بلاشبہ اس کی وجہ سے دوسری پارٹیاں اس کے قریب تر آجائیں گی۔ جب ملک میں رائے عامہ کا اتنا اتفاق ہے تو اسکے مطالبوں کو منظور کرنا برطانیہ کا فرض ہے اور ہمیں یقین ہے کہ برطانیہ موزوں موقعہ کارروائی کریگی

مدراس میل۔ اگر کانگریسی لیڈر اپنی موجودہ روش پر قایم رہے اور جنگ ہندوستان تک آگئی تو ایک پوری طرح بیدار قوم کی پہلی ضرورت یہی ہے کہ برطانیہ مضبوط ہو اور دشمن کو دروازے سے دور رکھ سکے۔ ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں جنگ کا تو تھوڑا سا ذکر ہے مگر احساس عامہ کا کوئی جائزہ نہیں لیا گیا ہے۔

بمبئی کرانیکل۔ اگر برطانیہ اس وقت بھی دوربینی سے کام نہ لے سکے تو اسے یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ آزاد اور دوستدار ہندوستان اس کا مفید حلیف ہو سکتا ہے جبکہ ایک محکوم اور غیر مطمئن ہندوستان طاقت کا نہیں بلکہ کمزوری کا سبب ہو سکتا ہے شرط صرف یہ ہے کہ برطانیہ کو یہ احساس ہو کہ ہندوستان کی آزادی میں زیادہ دیر نہیں لگائی جا سکتی۔

ٹائمز آف انڈیا بمبئی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن نے موجودہ جمود کو دور کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ جن لوگوں کو یہ امید تھی کہ گاندھی گفتگو ملاقات سے سمجھوتہ کی کوئی صورت نکل آئیگی۔ انھیں ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن سے سخت مایوسی ہوگی۔

لیڈر الہ آباد۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ سودے بازی کی اسپرٹ میں ہے ہمیں تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہر دور میں محب وطن ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ خود ہندوستان کی سلامتی اور تحفظ کے لئے برطانیہ کو ہر ممکن طریقہ پر امداد دے۔ ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کا یہ سب سے زیادہ یقینی طریقہ ہے۔ ہندوستان میں وہی لوگ آزادی کی سچی بنیاد ڈال رہے ہیں جو جنگ میں برطانیہ کی امداد کر رہے ہیں وہ لوگ نہیں جو کہ سودے بازی کی اسپرٹ میں کام کر رہے ہیں اور جنگ سے پیدا شدہ حالات کو اپنی پارٹی کے اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کو جو گاندھی گفتگو ملاقات اور جنگ کے بارے میں کانگریس کے رویہ کے متعلق ہے ہر بے تعصب مطالعہ کنندہ معاملات اصولی جامع اور قابل اطمینان قرار دیگا اگر برطانی مدبروں نے اب بھی امداد کے لئے بڑھائے ہوئے ہاتھ سے ہاتھ نہ ملایا تو اس کی ذمہ داری برطانیہ پر ہے جن سے ہندوستان یا اسکے سیاسی حوصلوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

پاینیر لکھنؤ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پچھلی میٹنگ نے عوام میں بہت امیدیں پیدا ہوگئی تھیں لیکن اس بار تو وہ کسی حل پر پہنچے بغیر ہی منتشر ہوگئی۔ اب مزید گفت وشنید کا کوئی موقعہ نہیں اب تو ضرورت اس بات کی ہے کہ مرکز میں جنگی کوششوں کو زیادہ سے زیادہ تیز کیا جائے۔

ٹریبیون لاہور۔ اگر اس کے یہ معنی ہیں کہ جب برطانیہ ہندوستان کی آزادی کامل کو اس کے پیدائشی حق کی حیثیت سے تسلیم کرے اور اسے یہ حق اپنے لئے ایک قلیل اور مقررہ عرصہ کے اندر خود آئین بنانے کی صورت میں حاصل ہو جائے تو ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اول تو یہ سیاسی ہندوستان کے سچے جذبات کا اظہار ہے اور دوسرے اس میں معاملات کے تقاضے کے ساتھ پورا انصاف کیا گیا ہے یہی تو وہ بات ہے جو بہت سے ہندوستانی اور برطانی اتنے دنوں سے کہہ رہے تھے کہ ہندوستان کو جنگ ختم ہونے سے ایک سال بعد مکمل درجہ نو آبادیات دیدیا جائے کیونکہ ہندوستان اپنے آپ درجہ نو آبادیات کا جو آئین تیار کرے اس میں اور آزادی کامل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ تو کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ کسی اور صورت میں برطانیہ کا ہندوستان کی مکمل آزادی کا تسلیم کرنا نظری طور پر کتنا ہی درست کیوں نہ ہو حقیقت میں اور عملی صورت میں کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ اس کے اثر پذیر ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

ریزولیوشن کے دوسرے حصے میں دو باتیں ہیں اول تو یہ کہ صوبجاتی خود مختاری ان ساتوں صوبوں میں بحال کی جائے جو اس وقت اس سے محروم ہیں دوسرے یہ کہ مرکز میں نیشنل گورنمنٹ بنانے کا کام جس کے بھی سپرد کیا جائے وہ اس کی تکمیل گیارہوں صوبوں کی خود مختار حکومتوں سے مشورہ کرکے کرے اور مرکز میں کوئی ایسی حکومت نہ بنائی جائے جسے ان گیارہوں صوبوں کا قریبی تعاون نہ حاصل ہو۔ برطانی حکومت نے ایک ادر پیشکش کی ہے۔ اس کا جواب بھی نا در پیشکش کی صورت میں دیا جانا چاہیئے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور۔ اہنسا یعنی عدم تشدد کے معاملہ میں چاہے مسٹر گاندھی کے پیروؤں کا یقین ان پر سے جاتا رہا ہو لیکن اور سب معاملوں میں بدستور قایم ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے تازہ ترین رزولیوشن میں مہاتما گاندھی کے ان مطالبوں کو جو انہوں نے ہریجن میں درج کئے تھے رد نہیں کیا بلکہ مان لیا ہے مرکز میں فوراً عارضی نیشنل گورنمنٹ بنانا جسے اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے منتخب شدہ ممبروں کا پورا پورا وثوق حاصل ہو بالکل غیر ممکن ہے ورنہ موجودہ مشتبہات کو شاید خانہ جنگی کی صورت میں تبدیل کرنے کا خطرہ پیش ہوگا۔ قیاس یہ ہے کہ کانگریس کو اپنے مفاد بڑھانے کی کوشش کے علاوہ اب تمام قومی کوششوں سے خارج سمجھنا چاہیئے

سرچ لائٹ پٹنہ۔ کانگریس نے اپنا جھنڈا نیچا کرنے سے انکار کر دیا ہے اس نے حال میں رعب میں آجانا پسند نہیں کیا۔ ورکنگ کمیٹی نے مہاتما جی کی صاف واضح اور غیر مبہم رہنمائی کی پیروی کی ہے۔ اور اس لئے ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے جنکی اس خواہش نے خیال کی صورت اختیار کرلی تھی کہ گاندھی جی کو باضابطہ طور پر کانگریس کی گدی سے اتار دیا ہے۔

ہندوستان اسٹینڈرڈ کلکتہ۔ رزولیوشن کے الفاظ بہت محتاط ہیں اور ہم اس شبہ سے خالی نہیں ہیں کہ بعد میں ان میں آمیزش نہ کردی جائے اس ہنگامی صورت کے خلاف پہلے سے باخبر رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ رزولیوشن تو کم و بیش نظری حیثیت رکھتا ہے کیونکہ برطانی مدبروں کی تقریروں سے یہ کوئی امید نہیں رہتی کہ مرکزی حکومت کو ایوان کے ممبروں کے سامنے ذمہ دار بنانے کے مطالبے کو فوراً منظور کر لیا جائے گا۔

مولانا ابوالکلام آزاد سے انٹرویو

مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس دہلی سے نینی تال روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ کی روانگی سے قبل جب نمائندہ پریس نے آپ سے ملاقات کی اور ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر مہاتما گاندھی کے بیان کی جانب انکی توجہ مبذول کرائی تو انھوں نے فرمایا کہ فوری مسئلہ یعنی عارضی قومی حکومت کے قیام اور ہندوستان کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کئے جانے کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی میں کامل اتفاق تھا۔ ممبروں میں اختلاف رائے صرف اس طریقہ کے متعلق تھا کہ باہر کے حملہ یا اندرونی بدنظمی سے ملک کو کیسے بچایا جائے۔

آپ نے ان چار ممبروں کے نام ظاہر کرنے سے معذوری ظاہر کی (جن میں خان عبدالغفار خاں بھی شامل ہیں) جو رزولیوشن پر غیر جانبدار رہے۔

اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے کہ موجودہ مرکزی اسمبلی کی پارٹیاں جو عارضی حکومت بنائیں گی وہ لوگوں کی پوری طور سے نمایندہ نہیں ہوگی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ تازہ الیکشن واجب ہے لیکن موجودہ حالات میں شاید عام انتخاب ٹھیک نہ ہو۔ آپ کے خیال میں ایک مشترکہ پروگرام اور پالیسی پر تمام پارٹیوں کو متفق کر لینا ایک ناقابل عبور مشکل نہیں ہے۔ اور اس قسم کا قدم اٹھانے میں کانگریس کو اپنا بنیادی اصول قربان کرنے یا اپنے پروگرام کو ترک کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ نئی حکومت اگر بنی تو ان طریقوں اور کارروائیوں میں لگی رہیگی جو ملک کی حفاظت اور اندرونی نظم ونسق کے لئے ضروری ہیں اور ثانوی حیثیت کے دوسرے مسئلوں کو حل کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوگی۔

صوبوں میں مشترکہ وزارتیں قایم کرنے کے سوال کے متعلق مولانا صاحب نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جہانتک کانگریس کا تعلق ہے انکے لئے یہ بنیادی سوال نہیں ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ میں نے اگست سنہ ۱۹۳۸ء میں مسٹر جناح سے یہ پیشکش کی تھی کہ وہ بمبئی کی وزارت میں مسلم لیگ کی پارٹی کے ایک اور مسلم وزیر کو شامل کر دیں۔ مسٹر جناح نے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک ماہ کا وقفہ چاہا لیکن انھوں نے پھر اس کا جواب تک نہ دیا۔ ۸ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو انھوں نے پھر مسٹر جناح سے یہی پیشکش کی لیکن انھوں نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں مشترکہ وزارتیں مرتب کرنے کے متعلق تفصیلات میں جانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسی وزارتیں کام کر سکتی ہیں جیسے کہ صوبہ سرحد میں ہوا جہاں کی وزارت کانگریس اور ڈیموکریٹک پارٹی پر مشتمل تھی۔

یوپی میں مسلم لیگ کی مدد سے مشترکہ وزارت نہ بنانے کے متعلق جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ غلطی نہیں تھی تو آپ نے اسے تسلیم کیا اور کہا کہ مجھے اس کے لئے بالکل افسوس نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جہاں تک پارٹیوں کی حکومت قایم کرنے کا سوال تھا یہ ایک نیا تجربہ تھا اور ہمیں یقین نہیں تھا کہ ہماری وزارتیں گورنروں کے ساتھ خوش اسلوبی سے کام کر سکیں گی۔ ان حالات میں ان ممبروں کے ساتھ جنکی وفاداری دوسری پارٹیوں سے ہو مشترکہ وزارتیں بنانا تاریکی میں کودنے کے مترادف ہوتا یہ آئینی لحاظ سے سراسر قابل اعتراض بات تھی کیونکہ اس سے دوسری مطابقت پیدا ہو جاتی اور پھر یہ بھی اندیشہ تھا کہ ان اختلافات سے کہیں ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

مولانا آزاد نے مزید فرمایا کہ کانگریسی وزارتوں نے سیاسی مسئلوں کو ہمیشہ سامنے رکھکر فرقہ وارانہ اختلافات کو کم کیا۔ آپ نے بتایا کہ اگست سنہ ۱۹۳۸ء میں میں نے چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی یوپی اسمبلی سے کہا کہ میں یوپی کی وزارت میں مسلم لیگ کے نمائندے لینے کو تیار ہوں لیکن چودھری صاحب نے اسے منظور نہ کیا۔

خان عبدالغفار خاں کی جگہ نیا ممبر مقرر کرنے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ آپ اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ خان عبدالغفار خاں کا جانشین صوبہ سرحد کا ہی رہنے والا ہو کیونکہ ورکنگ کمیٹی میں کوئی علاقہ وارانہ یا صوبہ وارانہ نمائندگی نہیں ہے۔ آپ نے اس امر کو تسلیم کیا کہ جن اصحاب کے نام زیر غور ہیں ان میں ڈاکٹر خان صاحب بھی ہیں۔ آپ نے یہ خیال ظاہر کیا۔

آئینہ کان پور

پولیس فوج اور ڈاکوؤں میں تصادم

۱۱ جولائی کو کانپور سے تھوڑے فاصلہ پر کرنگواں ریلوے اسٹیشن کے پاس دو ڈاکوؤں اور پولیس اور فوج کے درمیان گولی چلی جسکے نتیجہ میں دونوں ڈاکو اور دو پولیسمین مارے گئے۔

اس کی تفصیل یوں بتائی جاتی ہے کہ ۹ جولائی کو بنارس سے دو آدمیوں نے ایک ٹیکسی کرایہ پر لی اور راستہ میں اسکے ڈرائیور کو گرادیا۔ پولیس کو اطلاع ہونے پر پولیس نے انکا پیچھا کیا اور پولیس اسٹیشنوں کو فون کے ذریعہ اسکی اطلاع دیدی۔ دولت پور کے ڈاک بنگلہ تک پولیس انکا پیچھا کرتی رہی مگر ڈاکوؤں نے یہاں کار چھوڑ کر ملاوار ریلوے اسٹیشن سے ریل پر سوار ہوگئے۔ فتحپور ضلع کی پولیس نے ان ڈاکوؤں کو روک لیا مگر وہ اگلے ریلوے اسٹیشن پر پہونچکر پھر بھاگ نکلے کلیا پور تھانے کی پولیس نے پھر انکا پیچھا کیا اس بھاگ دوڑ میں پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان گولی بھی چلی کانپور پولیس کو اسکی اطلاع دیدی گئی۔ یہاں سے فوراً مسٹر چیمبین اور مسٹر بولم سپرنٹنڈنٹ پولیس مع پولیس جوانوں کے موقع پر پہونچے مگر ڈاکو کرنگواں ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک جنگل میں ایک نالے کی آڑ میں ہوگئے ان افسران نے حالت کو قابو سے باہر دیکھکر کانپور سے ایک دستہ فوج کا مدد کے لئے طلب کیا اور فوج کے آنے پر پولیس اور فوج نے ملکر ڈاکوؤں پر گولیاں چلائیں دونوں طرف سے زور وشور کے ساتھ گولیاں چلائی گئیں۔ جسکے نتیجہ میں دونوں ڈاکو اور دو پولیسمین مارے گئے۔

اس لڑائی میں گرجا شنکر نامی کانسٹبل بھی مارا گیا تھا اسکی نعش کانپور لائی گئی اور اسکے جنازے کے ساتھ فوج اور پولیس بھیروں گھاٹ تک آئی اور وہاں بندوق سے سلامی دی گئی۔

رتھ جاترا کا جلوس

۹ و ۱۰ جولائی کو رتھ جاترا کا جلوس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ اٹھایا گیا۔ پولیس کا بہت کافی اور عمدہ انتظام تھا مسٹر ہانڈو کوتوال شہر اول سے آخر تک دونوں روز جلوس کے ساتھ رہے۔ مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر چیمبین اور مسٹر بولم سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی جلوس اور رستوں کی دیکھ بھال میں حصہ لیا۔ جلوس دونوں دن اپنے وقت مقررہ پر اٹھا اور وقت مقررہ پر پہونچگیا جسکے لئے مسٹر ہانڈو کوتوال شہر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مسلم لیگ و کانگریس

مقامی مسلم لیگ نے اپنے ایک جلسے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ شہر کی تمام سڑکوں پر لگے ہوئے مسلم لیگ کے جھنڈوں کے اتروانے کا انتظام کریگی۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مولگنج کے چوراہے پر جو جھنڈا حال میں لگایا گیا تھا وہ اتروا لیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگریس کمیٹی نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ شہر کے تمام کانگریسی جھنڈے اتروا دیگی۔

مسلم لیگ و کانگریس کے ان فیصلوں پر اہل شہر اپنی پسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

پبلسٹی کمیٹی

۱۱ جولائی ۸ بجے صبح کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں مسٹر بی پی سریواستو کی صدارت میں ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں یہ طے کیا گیا کہ مارکیٹ میں جو غلط خبریں مشہور ہوتی ہیں، انکی تردید اور صحیح خبروں کی اشاعت کا اخباروں کے ذریعہ جلد انتظام کیا جائے۔

کمیٹی نے میونسپل بورڈ اور مالکان مل سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ شہر کے خاص خاص پارکوں اور ویٹنگ روموں میں پبلک کی دلچسپی اور جنگ کی صحیح خبروں کے معلوم کرنے کے لئے ریڈیو سٹ لگائیں۔

ڈاک کا تھیلا لے بھاگا

خبر ہے کہ ۱۱ جولائی کو ڈاک کی موٹر لاری سے ۵۳۰۱ روپے کے بیمہ کا ایک تھیلا ایک شخص لیکر فرار ہوگیا اسکی تفصیل یہ بتائی جاتی ہے کہ ڈاک لے جانیوالی موٹر لاری جب مسٹن روڈ کے ڈاکخانہ کے سامنے کھڑی تھی تو ایک شخص موٹر سے بیموں کا تھیلا لیکر بھاگا اگرچہ موٹر ڈرائیور نے اس کا پیچھا کیا لیکن وہ اسکو پکڑ نہ سکا۔

دوافروش خود شکار ہوگیا

بعض دوافروش سانپ دکھا کر دوا فروخت کرتے ہیں، چنانچہ کلکٹر گنج میں ایک دوافروش دوا فروخت کرتے وقت سانپ نکال رہا تھا کہ سانپ نے اسکو ڈس لیا اور وہ بیہوش ہوکر ہسپتال آیا مگر دو گھنٹہ کے اندر مرگیا۔

خطابات

ملک معظم کی سالگرہ کے موقع پر خطابات کی جو فہرست شایع ہوتی ہے وہ اس مرتبہ جنگ کی وجہ سے اب شایع ہوئی ہے اس فہرست میں خطابات حاصل کرنیوالوں میں زیادہ تر نام فوجی افسران کے ہیں کانپور کو حسب معمول اس مرتبہ بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ رائے صاحب رما کانت ڈپٹی کلکٹر کو رائے صاحب سے رائے بہادر بنا دیا گیا ہے جسکے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

میونسپلٹی

۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو مسٹر ایس ایم بشیر بیرسٹر سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ گذشتہ جلسہائے بورڈ کی کارروائیاں پاس ہوئیں۔ سوالات کے جوابات پیش ہوئے سینٹرل ورکشاپ کے سلسلہ میں سکنڈ و تھرڈ گریڈ کے دو کلرکوں کے عہدے نئے منظور ہوئے۔ اس سلسلہ میں پنڈت سورج پرشاد دکشتی۔ پنڈت رگھو بر دیال بعض

سبد گل

جاپان کی تمام چیزیں متضاد ہیں، مغربی تہذیب کی پوری نقالی کرکے اس نے "مشرق میں مغرب" بنایا، پھر مغرب والوں کو مشرق سے ہٹا کر اپنے لئے میدان صاف کرنے کی کوشش کی۔ ابھی یہ میدان صاف نہیں ہوا ہے، لیکن کوشش جاری ہے، بہرحال، مسٹر گیرالڈ سیمسن نے اپنی دلچسپ کتاب "دارننگ لائٹ آف ایشیا" میں جاپانیوں کی چند ایسی حرکتیں قلمبند کی ہیں جو ہمارے ہاں الٹی حرکتیں کہی جاسکتی ہیں، یعنی چند کام ایسے ہیں جن میں جاپان کے لوگ ساری دنیا کی سیدھی چال کے برعکس ایک قسم کی الٹی چال چلتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مغرب میں عورت کا کس قدر احترام کیا جاتا ہے! ہر جگہ عورت کو پہلی نشست دی جاتی ہے اکسی کمرے یا گاڑی میں داخل ہوتے وقت عورت آگے بڑھتی ہے اور مرد اس کے پیچھے ہوتا ہے۔ ہر ہوٹل میں عورت کی فرمائش پہلے پوری کی جاتی ہے۔ جاپان میں ایسا نہیں ہوتا، وہاں مرد کو عورت پر فوقیت دی جاتی ہے اور عورت ہی کا فرض ہوتا ہے کہ ہوٹل میں اپنے مرد ساتھی کے کھانے پینے کا بل ادا کرے

چند اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے:۔

دنیا میں عام طور سے سمت کے اظہار کے لئے "شمالی مغربی" یا "جنوبی مشرقی" کہا جاتا ہے یعنی شمال یا جنوب کا لفظ کا پہلے اور مغرب یا مشرق کا لفظ بعد کو لایا جاتا ہے۔ جاپان میں الٹا رواج ہے یعنی پہلے مغرب یا مشرق کہیں گے اس کے بعد شمال یا جنوب۔ آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام درزی سوئی میں دھاگا ڈالتے ہیں، یعنی بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سوئی لے کر دائیں ہاتھ سے اس کے سوراخ میں دھاگا ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جاپان میں، عورت ہو یا درزی، وہ دھاگے میں سوئی ڈالنے کے عادی ہیں، یعنی بائیں ہاتھ میں دھاگا رکھتے ہیں اور دائیں ہاتھ سے سوئی کا سوراخ اس دھاگے میں ڈالتے ہیں۔ اسی طرح شمار کرنے کے لئے دنیا کے تمام باشندے چھوٹی انگلی سے "ایک" کا عدد شروع کرتے ہیں اور گنتے ہوئے انگوٹھے کی طرف چل کر انگوٹھے پر "پانچ" کا عدد ختم کرتے ہیں۔ جاپانی اس سلسلہ میں بھی الٹی چال چلتا ہے، یعنی "انگوٹھے" سے "ایک" شروع کرتا ہے اور چھوٹی انگلی پر "پانچ" کا عدد ختم کرتا ہے۔ ہندوستان میں کسی شاعر کے دوست کا نام "مہتاب رائے" تھا۔ ایک شخص نے فرمائش کی کہ اپنے دوست کا نام کسی شعر میں ظاہر کیجئے۔ ازبسکہ شاعر صاحب کے مزاج میں "جاپانیت" تھی انہوں نے اپنے دوست کے نام کے ہر ٹکڑے کو الٹ کر یہ شعر کہا؎

کہوں میں کیا کہ ہے سب کا الٹا
"ہم الٹے" "بات" "الٹی" "یار" "الٹا"

اب آپ "ہم" کو الٹ دیں گے تو "مہ" بنے گا اور اسی طرح "بات" اور "یار" کو الٹ دیں گے تو "تاب" اور "رائے" بن جائے گا، یعنی "مہتاب رائے"!

مسٹر جناح کا اعلان

پٹنہ ۷ جولائی۔ خان بہادر سید محمد اسمٰعیل صدر بہار صوبہ مسلم لیگ نے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک خط بھیجا تھا جس میں درخواست کی تھی کہ جو لیڈر وار کمیٹیوں میں شامل ہوگئے ہیں ان کے خلاف فوراً کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر جناح جواب میں فرماتے ہیں کہ اب لیگ کو پاک کرنے کا وقت آگیا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہو کہ جس مقصد کے لئے ہم لڑ رہے ہیں ہمارے بعض لیڈر اسکو جس مقدار میں نقصان پہونچا رہے ہیں بہ بعض اسکا احساس نہیں کر رہیں سمجھتا ہوں کہ وہ کامیاب نہیں ہونگے وہ اپنی وزارت کو نقصان پہونچا رہے ہیں۔

ادب لطیف

سادھو

ازجناب عبدالغنی صاحب منظر بی۔ این الیس۔ ڈی انٹر کالج۔ کان پور

محبوب......... محبوب......... اے میرے دل کے مالک......... میری ویران دنیا کو بسانے والے......... دکھا دے......... ایک بار......... صرف ایک بار......... صورت......... وہ صورت......... جو مجسمہ ہے نور کا......... وہ صورت......... جسے دیکھکر فرشتے بھی ادب سے جھک جاتے ہیں۔ .... محبوب......... اے میرے رحم دل محبوب......... میری تمنا ہے......... تجھے ایک بار دیکھوں......... دل تو چاہتا ہے تجھے دیکھا کروں......... نظروں سے اوجھل نہ ہونے دوں......... لیکن......... آہ......... تو دور......... بہت دور ہے......... مجھ سے روٹھا ہے......... میں مناتا ہوں......... تو نہیں مانتا......... میں تیری بارگاہ میں دست بستہ کھڑا رہتا ہوں......... اپنے گناہوں پر گردن نیچی کئے ہوں......... شرم و ادب کے لحاظ سے آنکھیں اوپر نہیں اٹھاتا......... محبوب! اس کا تو کچھ پاس کر......... میں تیری منت و سماجت کرتا ہوں......... روتا ہوں......... صرف اسلئے......... تو بھول جائے گذشتہ باتوں کو......... معاف کردے میرے گناہوں کو......... کیونکہ میں ایک گنہگار ہوں

اے محبوب......... میں......... نامراد میں......... تیرے آستانے پر راتوں کو سر جھکائے گڑگڑاتا ہوں......... التجا کرتا ہوں......... صرف ایک ملاقات کی......... صرف ایک دیدار کی......... کی......... محبوب......... آہ......... محبوب......... یہ میرے دل کی آواز ہے......... یہ ضرور تجھے سنائی دے گی......... آ......... تو اس کو سنکر فوراً آ......... دیکھ کیسا دلکش سماں ہے......... کیسی پرکیف فضا ہے......... محبوب یہ تیری جلوہ نمائی کا وقت ہے......... دیکھ......... دریا کی لہریں تیرے استقبال کے واسطے خوشی میں پرکیف نغمہ الاپ رہی ہیں۔ .... آسمان پر عروس نو کے افشاں کی طرح چھٹکے ہوئے ستارے تیری ہستی کا ثبوت دے رہے ہیں......... چاند......... روشن چاند......... تیری یاد تازہ کرا دینے والا چاند......... ٹھنڈی سفید روشنی دریا کی لہروں پر ڈھل رہا ہے......... لہریں تاریکی میں چاندی سی چمکتی نظر آرہی ہیں......... ہوائے سرد کے جھونکے چل رہے ہیں......... درختوں سے چاندنی چھن چھن کر زمین پر نوری بیل بوٹے بنا رہی ہے......... محبوب یہ منظر کتنے دلفریب ہیں......... جاذب نظر ہیں......... ان سے تیری یاد تازہ ہوتی ہے......... ان میں تیری جھلک ہوتی ہے......... زخم دل پھر ہرے ہوجاتے ہیں......... دل بے چین ہوجاتا ہے......... آ محبوب......... دھڑکتے ہوئے دل کی پریشانی کو دور کر......... آنکھیں تیرے انتظار میں پتھرائی جارہی ہیں......... کیا تو نہ آئے گا......... دیکھ اب بھی آجا......... میری کشتی حیات منجدھار میں آچکی ہے۔ .... موجوں میں ہنگامہ خیز تلاطم ہے......... ہاتھ پاؤں شل ہوچکے ہیں......... لیکن تو یاد رکھ......... میں اپنی زندگی سے گذر کر اے محبوب حقیقی تیرے پاس آؤں گا......... یہ کہتا ہوا شراب معرفت سے مخمور سادھو دریا میں کود پڑا اور محبوب حقیقی سے جاملا......... اس کی آواز ہمیشہ کے لئے دریا کی ہنگامہ خیز لہروں میں گم ہوگئی ؎

عالم نسواں

مرد ہرگز قابل اعتبار نہیں

"لیڈیز اون میگزین" میں ایک مغربی خاتون کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس خاتون نے مردوں کو ناقابل اعتبار بتایا ہے۔ ہم اس مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو اندازہ ہوسکے کہ مغرب کی اندھی آزادی نے عورتوں اور مردوں کے درمیان کس قدر اختلافات پیدا کردئے ہیں۔ یہ خاتون عورتوں کو خطاب کرتی ہوئی لکھتی ہے:۔

تم خواہ کتنی ہی خوبصورت ہو کتنی ہی سلیقہ مند ہو کتنی ہی نیک ہو۔ یہ ہرگز بھروسہ نہ کرو کہ تمہارا شوہر تمہارے حسن و خوبصورتی کی قدر کرے گا۔ تمہاری سلیقہ مندی کا قائل ہوگا۔ اور تمہاری نیکی سے خوش ہوگا۔ کیونکہ مرد کو خوش کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے اُن کا تعلق نہ خوبصورتی ہے۔ نہ سلیقہ مندی سے اور نہ نیکی سے ہے۔ بلکہ مرد ایک ایسی مخلوق ہے۔ جس کی خوشی اور ناراضگی کا سمجھنا عورت کے لئے آسان نہیں۔

اگر خوبصورتی کسی شوہر کو بیوی کا والا و شیدا بنا سکتی تو دنیا میں خوبصورت عورتوں کے شوہر بدچلنی کے مرض میں مبتلا نظر نہیں آتے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آیا کہ خوبصورت عورتوں کے شوہر بدصورت عورتوں کے شوہروں سے کہیں زیادہ بدچلن ہوتے ہیں۔ ایک دو نہیں ایسی ہزاروں اور لاکھوں مثالیں موجود ہیں کہ خوبصورت بیویوں کے شوہروں نے ایسی بدشکل عورتوں سے دل لگالیا ہے۔ جو اس بدمذاق شوہر کی بیوی کے تلوے کی برابر بھی نہیں ہیں۔ اس قسم کی افسوس ناک مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ مردوں کی نظروں میں خوبصورتی کوئی چیز نہیں خوبصورتی سے قطع نظر کرنے کے بعد جب میں سلیقہ مند عورتوں کی زندگی پر نظر ڈالتی ہوں تو ان کے شوہر بھی ان سے خوش نہیں ہیں وہ گھر کی سلیقہ مند بیویوں کو چھوڑ کر ان آوارہ مزاج لڑکیوں کے گرویدہ دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں بظاہر کوئی خوبی نہیں دکھائی دیتی اسی طرح نیک بیویوں کو بھی میں نے شوہروں کے ہاتھوں شدید تکالیف برداشت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرد کی فطرت کچھ عجیب و غریب واقع ہوئی ہے۔ نہ اسے خوبصورتی سے دلچسپی ہے اور نہ حسن و سیرت سے وہ تو فطرتی طور پر تبدیلی پسند واقع ہوا ہے۔ وہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ اسکی زندگی میں تبدیلی ہوتی رہے۔ خواہ یہ تبدیلی خوشگوار یا ناخوشگوار ایک دو نہیں ایسی ہزاروں مثالیں دنیا میں موجود ہیں کہ نوجوانوں نے بیتابانہ عشق کے بعد لڑکیوں سے شادیاں کی ہیں شادی سے قبل اور شادی کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عشق و محبت کے پتلے اپنی محبوب بیویوں کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ ان کی محبت سرد پڑتی گئی اور یہانتک سرد پڑی کہ طلاق کی نوبت آگئی۔ آخر یہ تبدیلی کیوں ہوئی۔ اس تبدیلی کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مرد کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ کبھی ایک عورت پر قانع نہیں ہوسکتا۔ خواہ یہ عورت دنیا بھر کی خوبیوں کا مجموعہ کیوں نہ ہو۔ مردوں کی فطرت کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ مرد کی نہ محبت قابل اعتبار ہے۔ اور نہ نفرت۔ ایک لمحہ میں اس کی محبت نفرت سے بدل سکتی ہے۔ اور ایک سکنڈ میں اس کی نفرت محبت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

مرد صرف عورت سے ایک کیف اور لطف اٹھانا چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ اسے عورت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ مردوں کیساتھ بڑی بڑی توقعات قائم نہ کریں۔ ورنہ انکی توقعات کو ہمیشہ صدمہ پہونچے گا ؎

بچوں کی دنیا

اسکول انسپکٹر کا معائنہ

ایک اسکول کی کسی کلاس میں انسپکٹر آیا اور وہ لڑکوں کی عقل کا امتحان لینے والا تھا پکار کر کہا: "لڑکو مجھے کوئی ہندسہ بتاؤ؟"

"۷۲!" ایک چھوٹے سے لڑکے نے چلّا کر کہا۔

انسپکٹر نے بلیک بورڈ پر (۲۷) کا ہندسہ لکھ دیا۔ کسی لڑکے نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا۔

اس کے بعد انسپکٹر نے ایک اور عدد مانگا۔ جس پر ایک لڑکے نے چلّا کر ۵۴ کا عدد پکارا۔

انسپکٹر نے (۴۵) کا ہندسہ بلیک بورڈ پر لکھ دیا مگر کلاس میں پہلی جیسی خاموشی طاری رہی اور کوئی غلط کہنے کے لئے نہ اُٹھا۔ اس پر انسپکٹر کو تعجب ہوا۔ اس پر وہ کہنے لگا:۔ لڑکو! میں نے تم لوگوں کی عقل اور تیزی کے بارے میں بہت مایوسی ہوئی لیکن میں ایک بار پھر تمہیں موقع دیتا ہوں۔ ایک عدد اور دو مجھے!"

اس پر ایک توتلے لڑکے نے جواب دیا "اچھا تو "تیالیس" چھیالیس" لکھئے　　دیکھوں تو یہ ہندسہ نہیں غلط لکھ سکتے آپ؟!"

فرانس کی پارلیمنٹ توڑ دیگی

وشی ۹ جولائی۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں تمام اختیارات مارشل پٹیاں کو دیدیئے جائیں گے۔ فرانس کی پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی۔ سزدوسبھا پر پابندی لگادی جائے گی۔

لندن ۹ جولائی۔ جبرالٹر پر گزشتہ ۲ روز سے حملہ ہو رہا ہے آج صبح حملہ ہوا۔ اس میں کوئی بم نہیں گرایا گیا۔

پردۂ فلم

کیا پبلک طویل فلمیں پسند کرتی ہے؟

ہندوستان کے ذمہ دار فلمی حلقوں میں یہ چیز بڑی طرح محسوس کی جارہی ہے کہ ہندوستانی فلم عام طور پر ضرورت سے زیادہ طویل ہوتے ہیں۔ اور ان کی طوالت عوام کے لئے دلچسپی کی بجائے ایک مصیبت بنی ہوئی ہے۔ فلموں کی طوالت کے بارے میں ذمہ دار فلمی جرائد کی کیا رائے ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مضمون سے ہوسکتا ہے جسے معاصر عکاس کے شکریہ کے ساتھ اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

ہمارے یہاں خاموش فلموں کے زمانہ سے لیکر اب تک جتنے فلم بنتے ہیں۔ ان کی غیر معمولی طوالت دیکھکر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ شاید ہمارے پروڈیوسر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ پبلک غیر معمولی طور پر لمبے فلم پسند کرتی ہے۔ ممکن ہو کہ اس میں کچھ صداقت ہو مگر جو واقعہ ہے، وہ یہ ہے کہ ایسے طول طویل فلموں کی نمائش سے جہاں صنعت فلم سازی کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہورہی ہے وہاں تماشائیوں کے ذہنوں پر بھی اس کا برا اثر پڑ رہا ہے۔

آج کل وہ زمانہ ہے جس میں اختصار کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کم سے کم وقت میں مطلب حل کرنا آج کل ہر شخص کے پیش نظر ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں کے فلموں میں جو بات سات یا آٹھ ہزار فٹ سیلولائڈ میں کہی جاسکتی ہے اسے پندرہ یا سولہ ہزار فٹ لمبے فیتے میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

(۱) ایک افسانے کو جس کے سارے ابواب آٹھ ہزار فٹ لمبے فلم میں سما سکتے ہیں۔ اگر ربڑ کی طرح کھینچکر سولہ ہزار فٹ لمبا بنا دیا جائے گا تو اس میں وہ بات نہ رہے گی۔ جو اس کی نظری طوالت میں تھی۔ افسانے کی حدود سے جو کوئی باہر نکلنے کی کوشش کریگا، اچھے سے اچھا افسانہ بھی غارت ہو جائے گا۔ جس طرح ربر کا فیتہ ایک خاص حد تک کھینچا جاسکتا ہے۔ اسیطرح افسانے بھی ایک خاص حد تک کھینچ کر بڑے کئے جاسکتے ہیں اور اگر ہم اس حد سے گذر جائیں گے تو بیچارے افسانے کی ساری ہڈی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اور وہ سب کا سب منتشر ہو جائے گا۔

(۲) غیر فطری طور پر لمبے فلم میں ڈائرکٹر خواہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو افسانے کو اپنے محور پر قائم رکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ فلم طویل ہوگا تو اُس میں قدرتی طور پر ڈائیلاگ بھی لمبے لمبے ہوں گے اور ایکٹر ان کی ادائے گی میں ایک آہنی برتنے سے قاصر رہیں گے۔ فلم طویل ہوگا تو اس کے احادثات اور واقعات بھی طویل ہوں گے۔ جس کے باعث فلم کی رفتار میں لنگڑاپن پیدا ہو جائے گا جو آنکھوں کو بہت برا معلوم ہوگا۔

(۳) طویل فلم کی تیاری میں زیادہ سٹینگ استعمال ہوتے ہیں۔ جن پر کافی روپیہ خرچ آتا ہے۔ اس طرح وہ فلم جو اپنی صحیح شکل میں ساٹھ یا ستر ہزار روپے میں بن سکتا ہے ایک لاکھ روپے میں تیار ہوگا اور ناکام رہنے کی صورت میں پروڈیوسروں کی کمر توڑ کے رکھدیگا طویل فلم میں دلچسپی کا عنصر داخل کرنے کے لئے پروڈیوسروں اور ڈائرکٹروں کو بے موقع اور بے محل گیت گوانے اور ناچ نچوانے پڑتے ہیں جو فلم کو خوبصورت بنانے کے بجائے نہایت بھدا بنا دیتے ہیں۔ روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا اس کا باعث صرف یہ حقیقت ہے کہ ہر شے کے لئے ایک مناسب و موزوں جگہ ہوتی ہے جس سے ہٹ کر وہ اپنی تمام خوبصورتی کھو بیٹھتی ہے۔

(۴) تماشائیوں کو اگر طویل فلموں کا عادی بنا دیا گیا تو ان کے ذہنوں میں طوالت پسندی گھر کر جائے گی اور وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی اس عادت کو داخل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس کے نتائج تنزل آفریں ثابت ہوں گے۔

متذکرہ بالا امور کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ہم

۴ ہمارے پروڈیوسر اپنے فلموں کی تیاری میں اختصار سے کام لیں۔ آج کل سولہ سترہ ہزار فٹ لمبے فلم پر جو کچھ وہ خرچ کیا جائے تو ملک کی صنعت فلم سازی میں نصف طویل فلم پر تو ایک انقلاب پیدا ہوسکتا ہے اور ان لوگوں کی تمام شکایتیں دُور ہوسکتی ہیں جو اس وقت ہمارے فلموں کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

سینما ہال میں تماشائیوں کے لئے دو گھنٹہ کا پروگرام پیش کرنے کے لئے ہمارے پروڈیوسروں کو ان خطوط پر چلنا چاہئے جو ہالی وڈ کے پروڈیوسروں کے پیش نظر ہیں۔ سات آٹھ ہزار فٹ لمبے فلم کے ساتھ کارٹون یا خبروں کے فلم تیار کئے جائیں جیسا کہ یورپ میں کئے جاتے ہیں۔ اس طرح پبلک جہاں قصے کہانیاں سُنے گی اور دیکھے گی وہاں دوسرے ممالک کے تازہ ترین حالات سے باخبر رہے گی۔ ان لوگوں کے علم میں اضافہ ہوگا۔ اپنے ہمسایہ ممالک کو سینما ہال میں بیٹھے بیٹھے دیکھ لیں گے اور ان کے دل سے وہ تعجب دور ہوجائیگا۔ جو عام طور پر فاصلہ پیدا کردیا کرتا ہے۔ بیس پچیس سال تک ہم طول طویل فلم دیکھتے رہے ہیں، اب وقت آگیا ہے کہ اس بدعت کا خاتمہ کردیا جائے اور بھاری بھرکم اور شیطان کی آنت کی طرح لمبے فلموں کے بجائے ایسے مختصر فلم پیش کئے جائیں جو ہمارے دماغوں پر بار نہ ثابت ہوں۔ غرض ملک و وطن کی اس صنعت کو رفعت بخشنے کے لئے اختصار کی بے حد ضرورت ہے ؎

اقوال زریں

کیا آپ جانتے ہیں؟

-از جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی-

مندرجہ ذیل باتوں سے انسان ہر دلعزیز اور دوسروں کی نظروں میں باوقعت بن سکتا ہے:-

(۱)

ہنستی ہوئی شکل

(۲)

اچھی مسکراہٹ

(۳)

دوسروں کی عزت کا خیال کرنا۔

(۴)

دوسروں کی ضرورت کا خیال کرنا۔

(۵)

دوسروں کی جان و مال کی حفاظت کرنا۔

(۶)

دوسروں کو ضرورت پر اُن کی مدد کرنا۔

(۷)

اپنی ذاتی صفائی کا خیال رکھنا۔

(۸)

دوسروں کی دلچسپی کی چیزوں میں خود دلچسپی پیدا کرنا

(۹)

دوسرے جس کی عزت کریں خود اُس کی عزت کرنا۔

(۱۰)

دوسروں سے حسن و سلوک اور شائستگی سے پیش آنا۔

موج تبسم

ماسٹر۔ "احمد تم جغرافیہ کیوں یاد نہیں کرتے۔"
احمد۔ "میں سنتا ہوں کہ دنیا میں روز تغیر ہوتا رہا ہے۔ اسلئے"

باپ۔ "دیکھو بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ جھوٹ انسان کو دنیا میں حقیر و ذلیل کر دیتا ہے۔"
لڑکا۔ "ابا جان افسانہ نگار بے انتہا جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن دنیا اُن کی کتنی عزت کرتی ہے۔"

پہلا دوست: "امید ہے کہ کی بیوی اب روبصحت ہوں گی۔"
دوسرا دوست: "بظاہر تو کوئی امید نہیں معلوم ہوتی۔"
پہلا دوست: "آخر کیوں۔"
دوسرا دوست: "ڈاکٹر کی ہدایت ہے کہ وہ خاموش رہیں لیکن ان کی زبان کا تالو سے لگنا ناممکن ہے۔"

گاہک: (درزی سے خفا ہو کر) "معلوم ہوتا ہے کہ تم نے کبھی انسانوں کے کپڑے نہیں سیئے۔ تمام عمر گدھوں کی جھولیں سیتے رہے ہو۔"
درزی: "لیکن سرکار اس سے پہلے آپ کے دو سوٹ بھی تو میں نے ہی سیئے تھے۔"

ماسٹر: (طلباء سے) "بتاؤ کہ سب سے خطرناک اور تباہ کن سیلاب کونسا ہوتا ہے۔"
زندہ دل طالب علم: "جو عورت کی آنکھوں سے نکل کر اس کے خوبصورت رخساروں پر بہتا ہے۔"

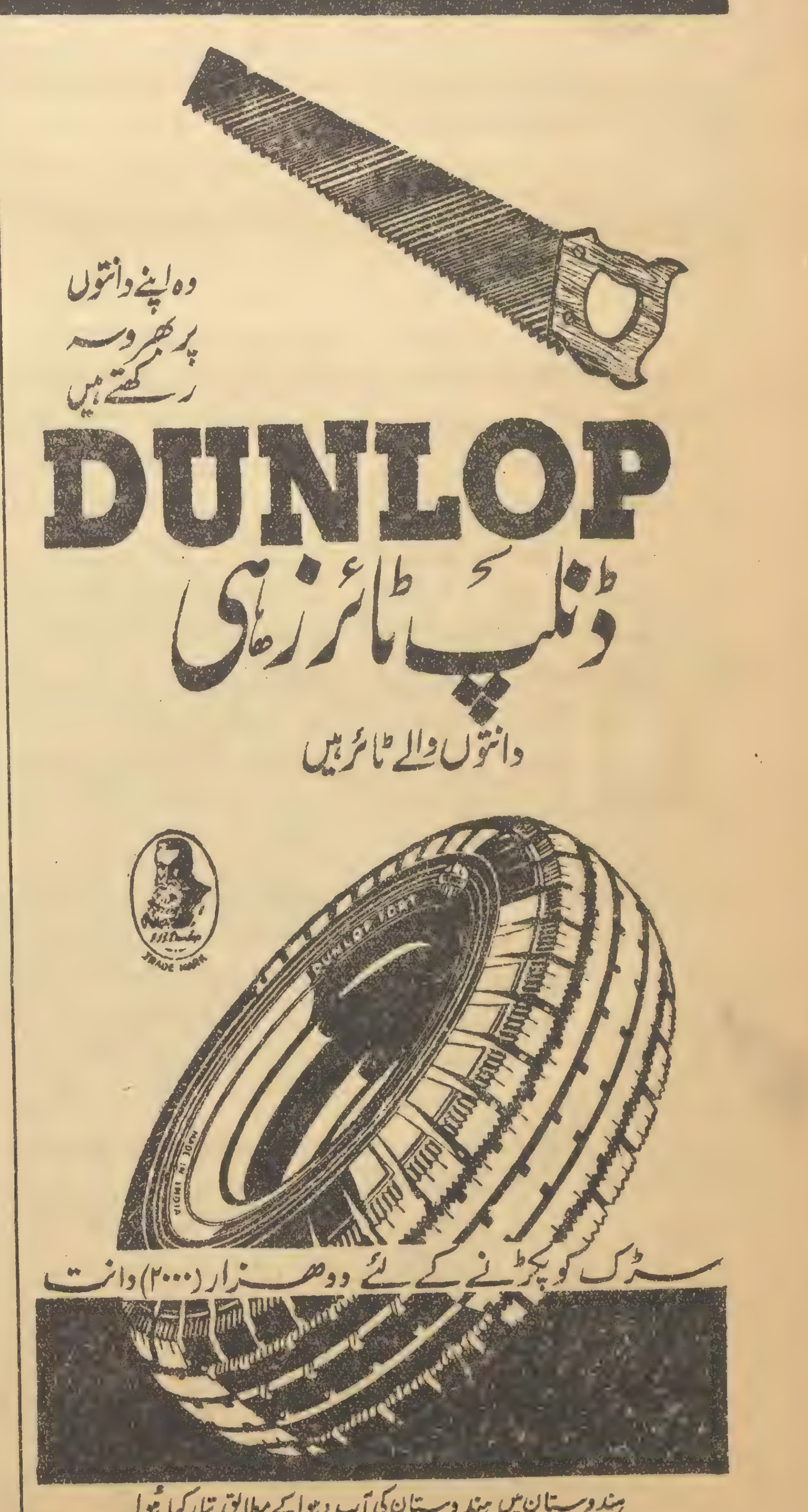

دلچسپ معلومات

عاشق کی روح نے محبوبہ کی جان لیلی

میڈرو کے ہسپتال میں ایک بائیس سالہ حسینہ نے مرنے سے قبل جو بیان دیا ہے۔ وہ بے حد حیرت انگیز ہے۔ اس حسینہ نے بتایا کہ وہ چار سال سے ایک نوجوان کی محبت میں مبتلا تھی۔ اتفاقی طور پر اگست سنہ ۱۹۳۹ء میں اس نوجوان کا انتقال ہو گیا۔ نوجوان کے انتقال کے چند ماہ بعد وہ ایک دوسرے شخص سے محبت کرنے کے بعد اکثر اوقات وہ اپنے پہلے عاشق کی روح کو اپنے مکان کے اندر و انڈے میں چلتے پھرتے دیکھتی تھی۔

ایک روز جب وہ اپنے نئے عاشق سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی تو اس نے دیکھا کہ مرنے والے عاشق کی روح اس طرف بڑھ رہی ہے۔ روح نے آگے بڑھ کر حسینہ کی گردن پر ہاتھ رکھا جس سے حسینہ بے ہوش ہو گئی۔ کئی گھنٹے کے بعد جب اسے ہوش ہوا تو ہسپتال پہونچا یا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کے مرض کی تشخیص کرنے کی ہر چند سعی کی مگر وہ مرض نہ معلوم کر سکے۔ آخر اس حسینہ نے اس حادثہ کے دو ہفتہ کے بعد ہسپتال میں جان دے دی۔

روحانیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے حلقہ میں اس واقعہ کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور اب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچ گئی ہے کہ مرنے والوں کی روحیں بھی انتقام لیتی ہیں۔

افسانہ

دِل پھینک

(منشی پریم چند آنجہانی کے ایک ہندی افسانہ کا ترجمہ)

منشی پریم چند آنجہانی کے افسانوں کو ملک میں جو مقبولیت حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ منشی پریم چند کے افسانے عموماً نہایت سنجیدہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم منشی پریم چند کے ایک ایسے ہندی افسانے کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں جو بہت زیادہ دلچسپ ہے اور مذاحیہ رنگ لئے ہوئے ہے۔

"نورس" کے ایڈیٹر پنڈت چوکھے لال شرما کی بیوی کا جب سے انتقال ہوا ہے آپ کو عورتوں سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور زندہ دلی میں بھی کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ مردوں کے اچھے اچھے مضامین ردی میں ڈال دئے جاتے ہیں، لیکن عورتوں کے مضامین کیسے ہوں فوراً قبول کر لئے جاتے ہیں۔ اور اکثر مضامین کے ساتھ مضامین کی تعریف کچھ ان لفظوں میں کیجاتی ہے۔ آپ کا مضمون پڑھ کر دل تھام کر رہ گیا، نگاہوں گذشتہ زندگی کی تصویر پھر گئی آپ کے خیالات بحرِ ادب کے درخشاں موتی ہیں جن کی چمک کبھی کم نہ ہوگی۔ آپ کی نظمیں تو جذبات کی لہریں، فطرت کی لازوال موسیقی دل کا میٹھا درد اور رات کا خاموش نغمہ ہوتی ہیں۔ تعریف کے ساتھ ملاقات کی بھی تمنا ظاہر کی جاتی تھی۔ اگر آپ کبھی ادھر سے گذریں نہ مجھے نہ بھولئے گا۔ جس نے ایسی نظم لکھی ہے اس سے نیاز حاصل کرنیکا موقع ملا تو میں اپنے کو مبارک سمجھوں گا۔

مضمون نگار عورتیں ہمدردانہ حوصلہ افزائی سے بھرے ہوئے خط پا کر پھولی نہ سماتیں۔ جو مضامین بدنصیب دریوزہ گر کی طرح کتنے اخبارات و رسائل کے دروازے سے مایوس واپس چلے آئے تھے۔ یہاں ان کی اتنی قدر! ایسا اوڈیٹر پہلی ہی بار پیدا ہوا ہے جو اسقدر جوہر شناس ہے۔ اس کے علاوہ جتنے ایڈیٹر ہیں سب مغرور ہیں اپنے مقابلہ میں کسی کو سمجھتے ہی نہیں، ذرا سی ایڈیٹری کیا مل گئی۔ گویا کوئی حکومت مل گئی۔ ان ایڈیٹروں کو کہیں سرکاری عہدہ مل جائے تو اندھیر ہی مچا دیں۔ وہ تو کہئے کہ سرکار انھیں پوچھتی ہی نہیں۔ اس نے بہت اچھا کیا جو آرڈیننس پاس کر دیا۔ اور عورتوں سے ضد رکھو! یہ اسی کی سزا ہے۔ یہ بھی ایڈیٹر ہی ہیں کچھ گھاس نہیں چھیلتے، اور ایڈیٹر بھی ایک ایسے اخبار کے جو ملک میں مشہور "نورس" سب اخباروں کا بادشاہ ہے۔

چوکھے لال کے اخبار کے خریداروں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھنے لگی۔ ہر ڈاک سے مبارکباد کا ایک سیلاب سا آجاتا، اور مضمون نویس عورتوں میں ان کی پوجا سی ہونے لگی۔ شادی، رخصتی، پیدائش، موت سبھی قسم کی خبریں آنے لگیں۔ کوئی ان سے طالب دعا ہوتی کسی کو ان کی منھ سے ہمدردی کے الفاظ سننے کی آرزو ہوتی۔ کوئی ان سے گھریلو تکلیفوں میں مشورہ لیتی اور مہینے میں دس پانچ دیویاں انھیں درشن بھی دے جاتیں، شرما جی ان کی آمد کا تار یا خط پاتے ہی اشٹیشن پر جا کر ان کا خیر مقدم کرتے بڑی قدر و منزلت سے ایک دو روز اپنے ہاں مہمان رکھتے ان کی خوب خاطر و مدارات کرتے، سینما کے فری پاس ملتے ہی تھے خوب سینما دکھاتے۔ عورتیں انکی خوش اخلاقی کی دلدادہ ہو کر رخصت ہوتیں مشہور تو یہاں تک ہے کہ کئی لکھنے والی عورتوں سے شرما جی کا گہرا تعلق ہو گیا ہے۔ لیکن اس معاملے کے متعلق یقینی طور پر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ جو دیویاں ایک بار یہاں آجاتی ہیں وہ شرما جی کی بے انتہا پرستار ہو جاتی ہیں۔ بے چارہ ادب کی کٹیا کا سادھو ہے اپنی مجردانہ زندگی کی ناکامیوں کو اپنے دل میں جمع رکھ کر خاموش درد میں شراب محبت کا ذائقہ چکھ رہا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی زندگی میں جو کمی واقع ہو گئی تھی اس کو پورا کرنا دیویوں نے اپنا فرض سا قرار دے لیا۔ ان کے بھرے ہوئے بھنڈار میں سے ایک بھوکے آدمی کو تھوڑی سی شیرینی دی جائے تو اس سے بھنڈار کی رونق ہی ہے۔ کوئی دیوی پارسل سے اچار بھیج دیتی، کوئی لڈو، ایک نے پوجا کا اُونی آسن اپنے ہاتھ سے بنا کر بھیجدیا۔ ایک دیوی مہینے میں ایک بار آ کر ان کے کپڑوں کی مرمت کر دیتی تھیں، دوسری دیوی مہینے میں دو تین بار آ کر انھیں اچھی اچھی چیزیں پکا کر کھلا جاتی تھیں اب وہ کسی ایک کے ہو کر رہنے کی بجائے سب کے ہو گئے تھے۔ عورتوں کے حقوق کا محافظ ان سے بڑا شاید ہی کوئی ملے۔ مردوں نے تو شرما جی کی خدمتوں کا صلہ ہمیشہ سخت تنقیدوں کی صورت میں دیا۔ ارادتمندانہ ہمدردی کی مسرت تو انھیں عورتوں ہی سے حاصل ہوئی ہے۔

ایک روز ایڈیٹر صاحب کو ایک ایسی نظم ملی جسمیں شاعرہ نے اپنی عریاں محبت کا نقشہ پیش کیا تھا۔ دوسرے ایڈیٹر اس نظم کو خلاف تہذیب قرار دیتے تھے۔ نظم اتنے اچھے خط میں لکھی تھی اور لکھنے والی کا نام اتنا دلفریب تھا کہ ایڈیٹر صاحب کے سامنے اُس کی ایک خیالی صورت آ کر کھڑی ہو گئی۔ شگفتہ مزاج، نازک رخسارے، پُر آرزو آنکھیں، سُرخ ہونٹ۔ چمپئی رنگت، عضو عضو میں شوخی بھری ہوئی، انھوں نے نظم کو دو تین بار پڑھا اور ہر بار اُن کی طبیعت میں سنسنی پیدا ہو گئی۔

"کیا تم سمجھتے ہو مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ گے؟
بھاگ سکو گے؟
"میں تمہارے گلے میں باہیں ڈالدوں گی۔"
"میں تمہاری کمر میں ہاتھ کا پھندا کس دونگی۔"
"میں تمھارا پاؤں پکڑ کر روک لوں گی۔"
"اور اس پر اپنا سر رکھ دوں گی۔"
"کیا تم سمجھتے ہو مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ گے؟
چھوڑ سکو گے؟"
"میں تمہارے ہونٹوں پر اپنے گال چپکا دونگی۔"
"اس ساغر میں جو شراب ہے۔"
"اُسے تم پی کر مست ہو جاؤ گے۔"
"اور میرے قدموں پر سر رکھ دو گے۔"
"کیا تم سمجھتے ہو مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ گے۔"
کاماچھی

شرما جی کو اس نظم میں ہر بار ایک نیا لطف حاصل ہوتا تھا۔ انھوں نے اسی وقت کاماچھی دیوی کے نام یہ خط لکھا۔

آپ کی نظم پڑھ کر میں نہیں کہہ سکتا کہ میری طبیعت کی کیا کیفیت ہوئی۔ دل میں ایک ایسی تشنگی پیدا ہو گئی ہے جو مجھے پھونکے ڈالتی ہے۔ معلوم نہیں اسے کیونکر بجھاؤں؟ امید ہے کہ اسے بجھانے والا آب حیات بھی وہیں ملے گا جہاں سے یہ تشنگی ملی ہے۔ دل ہاتھی کی طرح زنجیر تڑا کر بھاگ جانا چاہتا ہے۔ جس دل سے یہ جذبات ظاہر ہوئے ہیں اس میں محبت کا کیسا لازوال خزانہ ہوگا۔ اس محبت کا جو اپنے کو لٹا دینے ہی میں مسرت محسوس کرتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تک میں نے ایسی نظم نہیں پڑھی تھی

۴ اور اس نے میرے اندر جو طوفان برپا کر دیا ہے۔ وہ میرے مجردانہ سکون کو درہم برہم کئے ڈالتا ہے۔ آپ نے ایک غریب کی پھوس کی جھونپڑی میں آگ لگا دی ہے، لیکن اس کو قبول نہیں کرتا کہ یہ مشغلہ و تفریح ہے۔ ان لفظوں میں ایک ایسا دل پوشیدہ معلوم ہوتا ہے جو محبت کے درد سے آشنا ہے، جو شوق کی آگ میں جلا ہے۔ میں اپنے بے حد خوش نصیب سمجھونگا اگر آپ کے دیدار فرحت آثار کا مبارک موقع پاؤں گا۔ یہ کٹیا خدمت کی نذر لئے آپ کے خیر مقدم کو ترس رہی ہے۔

"پریم"

تیسرے ہی روز جواب آگیا۔ کاماچھی دیوی نے نہایت مسرت آمیز لفظوں میں شکریہ ادا کیا تھا اور اپنے آنے کی تاریخ لکھی تھی۔

آج کاماچھی کی مبارک آمد ہے۔ شرما جی نے صبح حجامت بنوائی۔ صابن اور بیسن سے غسل کیا، کھدر کی باریک دھوتی، ملائی کے رنگ کی ریشمی چادر بڑی شان سے آ کر دفتر میں بیٹھے تو سارا کمرہ معطر ہو گیا۔ دفتر کی خوب صفائی کرا دی گئی تھی۔ برآمدے میں گملے رکھوا دئے گئے تھے۔ میز پر گلدستے سجا دئے گئے تھے، گاڑی نو بجے آتی ہے، ابھی ساڑھے آٹھ بجے ہیں۔ ساڑھے نو تک یہاں آ جائیں گی۔ اس پریشانی میں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے بار بار گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں۔ پھر آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر کمرے میں ٹہلنے لگتے ہیں۔ موچھوں میں دو ایک بال سفید نظر آ رہے ہیں، لیکن اس وقت انھیں اُکھاڑ پھینکنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے کچھ اور زیادہ ہی رنگ جمے گا۔ عشق جب عقیدت کے ساتھ آتا ہے تو وہ ایسا مہمان ہو جاتا ہے جو تحفہ لیکر آیا ہو۔ نوجوانوں کا عشق صرفہ طلب ہوتا ہے، لیکن بزرگوں یا بزرگی کے قریب پہونچے ہوئے لوگوں کا اُلٹا کچھ اور لیکر آتا ہے۔ نوجوان بیش قیمت تحفوں سے جو رنگ جماتے ہیں وہ بزرگ یا نیم بزرگ لوگ صرف دعا سے جما لیتے ہیں۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے چپراسی نے آ کر ایک کارڈ دیا۔ لکھا تھا—

کاماچھی،

(باقی آئندہ)

ہندوستان کی مکمل آزادی کا فوراً اعلان کیا جائے

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا متفقہ فیصلہ

دہلی ۷ر جولائی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پانچ روز تک جاری رہنے کے بعد کل شام کو ختم ہوا جبکہ موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق ایک نہایت ہی مختصر رزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ہندوستان کی مکمل آزادی کے متعلق غیر مبہم طور سے اعلان کرے۔ اور اس جانب پہلے قدم کے طور پر مرکز میں ایک ایسی عارضی نیشنل گورنمنٹ قایم کی جائے۔ جسے مرکزی اسمبلی کے منتخب ممبروں کا اعتماد حاصل ہو اور لسے صوبوں کی ذمہ دار حکومتوں کا پورا پورا تعاون حاصل ہو۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا مکمل ریزولیوشن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

ورکنگ کمیٹی نے ان شدید واقعات کو لاٹ کیا ہے۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے جمود کو حل کرنے کے لئے تازہ اپیلیں کی گئی ہیں اور کانگریس کی پوزیشن کو واضح کرنے کے مقصد کے پیش نظر انہوں نے تازہ ترین عالمگیر حالات اور واقعات کی روشنی میں اسپر پورے طور سے غور کیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی پہلے سے بھی زیادہ یقین رکھتی ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کی مکمل آزادی کا تسلیم کیا جانا ہی ان مسئلوں کا واحد حل ہے۔ جو برطانیہ اور ہندوستان دونوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ایسا غیر مبہم اعلان فوراً کیا جانا چاہیئے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے قدم کے طور پر مرکز میں ایک عارضی قومی حکومت قایم کی جانی چاہیئے۔ جو عبوری دور کے لئے ہو اور اسے مرکزی اسمبلی کے تمام منتخب عنصروں کا اعتماد اور صوبوں کی ذمہ دار حکومتوں کا پورا پورا تعاون حاصل ہو۔

ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ جب تک متذکرہ بالا توضیح نہیں کی جاتی اور بلا تاخیر مرکز میں قومی حکومت قایم نہیں ہوتی۔ ملک کے مادی اور اخلاقی وسائل کو ڈیفنس کے لئے جمع کرنے کی تمام کوششیں کسی بھی لحاظ سے رضا کارانہ نہیں ہو سکتیں اسلئے وہ غیر موثر ہوں گی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی یہ اعلان کرتی ہے کہ اگر یہ طریقے اختیار کیئے جائیں تو کانگریس ہندوستان کی ڈیفنس کی موثر تنظیم کے لئے تمام کوششوں میں اپنا پورا پورا ساتھ دے گی۔

وزیرستان کا رزولیوشن

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے وزیرستان کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے۔

خانصاحب عبدالغفار خاں نے ورکنگ کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ سرحدی صوبہ کانگریس کمیٹی کی جانب سے وزیرستان میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کی کوشش کی گئی تھی۔ تاکہ وہ قبائلی لوگوں پر اپنا اثر استعمال کرتا اور انھیں ڈکیتیوں اغوا اور اسی قسم کی وارداتوں سے باز رہنے کی ترغیب دیتا۔ صوبہ سرحد کی کانگریس کمیٹی کا یہ یقین ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی بھی اس کی ہمخیال ہے کہ نواحی علاقہ کے قبائلی لوگوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنا ممکن ہے اس مقصد کے پیش نظر ایک پارٹی کو وہاں بھیجنا مقصود تھا تاکہ وہ وہاں کے اقتصادی حالات کا معائنہ کرے۔ اور ان کی فلاح بہبودی کے لئے ہر ممکن امداد دے جو صوبہ کانگریس کمیٹی کے لئے ممکن ہو۔ انکا یہ بھی ارادہ تھا کہ وہ وہاں جاکر ڈکیتیوں کے اسباب معلوم کریں۔

لیکن حکومت ہند نے ڈیپوٹیشن کو وزیرستان جانے کی اجازت نہ دی۔ ڈیپوٹیشن نے یہ بھی پیشکش کی تھی کہ اگر حکومت ضروری سمجھے تو وہ ایک سرکاری افسر کو بھی اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ لیکن کسی وجہ سے جو حکومت کو ہی بہتر معلوم ہے حکومت نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو اس فیصلہ پر افسوس ہے اور وہ اس موقع پر تمام قبائلی لوگوں سے اعلان کرنا چاہتی ہے کہ کانگریس ان کی جانب نیک فہمی سی نیک فہمی رکھتی ہے۔ کانگریس نے ان سے نہایت ہی دوستانہ تعلقات پیدا کرنے انکے رنج وغم میں شریک ہونے انھیں ہر طریقہ سے امداد دینے اور بالخصوص ان کے بچوں کی تربیت انکی اقتصادی حالت کی بہتری اور انکی جسمانی وحفظان صحت کی بہتری کے لئے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو بھی یہ امید ہے کہ قبائلی لوگوں کے لیڈر بھی کانگریس کے نیک فہمی کا حوصلہ افزا جواب دیں گے اور ان قبائلی لوگوں کو جو ڈکیتیاں وراسی قسم کی وارداتیں کرتے ہیں ان سے باز رکھنے کے لئے اپنی بہترین کوشش کریں گے اور ورکنگ کمیٹی کے لئے یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ یہ وارداتیں مفلسی اور سیاسی اغراض مندوں کی چالبازیوں کی وجہ سے ہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر آصف علی کو مقرر کرتی ہے کہ وہ وزیرستان جائیں اور وہ کام کریں جو وہ ڈیپوٹیشن کرتا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اس پارٹی کے لیڈر ہونگے ورکنگ کمیٹی کو یہ امید ہے کہ اس ڈیپوٹیشن کو وزیرستان جانے کی تمام سہولتیں دی جائینگی ورکنگ کمیٹی کو امید ہے کہ یہ ڈیپوٹیشن جلد ہی اپنے مشن پر جائے گا۔ اور دورہ کے نتیجوں سے ورکنگ کمیٹی کو مطلع کریگا۔ ورکنگ کمیٹی صوبہ کے لوگوں کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ قبائلی لوگوں کے حملوں کے اسباب تلاش کریں اور خوفزدہ نہ ہوں بلکہ صبر کے ساتھ قبائلی لوگوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے ذرایع اور وسائل تلاش کریں

مولانا آزاد کا بیان

وزیرستان کی صورت حالات کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے کانگریس ورکنگ کمیٹی صوبہ سرحد کے حلوں کے مسئلوں پر کئی دفعہ غور کر چکی ہے انھیں اس سے بہت دکھ ہوا ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور اس سے ہمارے لوگوں اور سرحد پار کے ہمارے پڑوسیوں کے درمیان کشیدگی اور تلخی پیدا ہوتی ہے اور میں نے یہ محسوس کیا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا راستہ یہ ہے کہ ہم دوستانہ طور پر سرحدی قبائل کے پاس جائیں ہم نے خان عبدالغفار خاں اور ان کے سرحدی ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ وہ وزیرستان میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجکر وزیریوں سے تعلق پیدا کریں لیکن بدقسمتی سے حکومت نے اس ڈیپوٹیشن کو جانے کی اجازت نہیں دی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے موجودہ نازک صورت حالات پر پھر غور کیا ہے اور خان عبدالغفار خاں کے ساتھ بات چیت کی ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے دو ممبران بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر آصف علی کو وزیریوں اور دوسرے سرحدی قبیلوں سے تعلق پیدا کرنے اور صورت حالات کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے وہاں بھیجیں مجھے یقین ہے کہ ان کے اس دورہ سے بھی اس مسئلہ کو سلجھانے میں مدد ملے گی۔ مجھے امید ہے کہ حکومت ہمارے ان دو نمایندوں کو ہر سہولت دے گی۔

عرصہ سے ہماری یہ اعلان شدہ پالیسی اور خواہش رہی ہے کہ اپنی پڑوسی قوموں اور لوگوں سے دوستانہ تعلقات رکھیں اور ہمیں یقین ہے کہ جب ہمیں موقع ملے گا تو ہم ایسا ہی کریں گے جس سے تمام متعلقہ اصحاب کو فائدہ پہونچے گا۔ ایک آزاد ہندوستان اس قدر طاقتور ہوگا کہ وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کر سکے لیکن حقیقی طاقت جو ہم تعمیر کرنا چاہتے ہیں وہ ہمارے سرحدی لوگوں کی دوستی ہے ہم ان کی مشکلوں کو سمجھنے اور اپنی مشکلیں انھیں سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس طرح جو تعلقات پیدا ہوں گے۔ وہ سرحد کے دونوں فریقوں کی اقتصادی بہتری اور امن وتحفظ کا موجب ہوں گے۔

جاپان کا جنگی بیڑہ حرکت میں

شنگھائی ۷ر جولائی۔ یہاں خبر پہونچی ہے کہ ہانگ کانگ اور فرانسیسی انڈو چائنا کے قریب جنوبی چین کے سمندر میں جاپان کا جو بہت زبردست بحری بیڑہ پڑا ہوا تھا اس میں گزشتہ چند روز کے اندر زبردست اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایک غیر ملکی مبصر نے۔ جو کہ حال ہی میں یہاں آیا ہے بیان کیا ہے کہ میں نے پانچ جنگی جہاز ۔ ۸ کروسر اور سامان سے لدے ہوئے جہاز جاپان کی طرف سے جنوبی چین کی طرف جاتے ہوئے دیکھے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جہاز کہاں جا رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ یا تو فارموسا گئے ہیں یا جزیرہ ہینان گئے ہیں۔

برلن میں اہم کانفرنس

لندن ۷ر جولائی۔ روم سے خبر آئی ہے کہ برلن میں ہر ہٹلر اور اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو کے درمیان جو کانفرنس ہوئی اس میں چار باتوں پر غور کیا گیا۔ اول یہ کہ برطانیہ کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ فرانس کے ہتھیار ڈالنے سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا کس طرح مقابلہ کیا جائے جنوب مشرقی یورپ کے بارے میں کیا پالیسی اختیار کی جائے۔ یورپ کے جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے کیا اصول کام میں لائے جائیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کیا فیصلہ کیا گیا ہے۔

انٹی کوفٹ

اور

خوش محسوس کرتا ہے

گلیکسو

کا شکریہ

Glaxo

گھر ے دوستوں

کی خوشی

دوستوں کی صحبت میں وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے جس میں بات چیت ایک دلچسپ تفریح بن جاتی ہے چائے پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے دوست دن میں ہر وقت مزیدار ہندوستانی چائے کی ایک اچھی بنی ہوئی پیالی کو پسند کریں گے۔

آؤ ہم

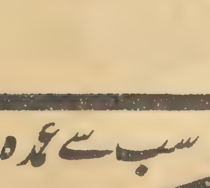

ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا IK 113

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل ۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائین

LTK 21 B

سوئیڈن اور جرمنی

لندن ۷ر جولائی۔ لندن میں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت سوئیڈن نے جرمنی کو سوئیڈن کے راستہ نارو ے کو نہ صرف مسلح سپاہی بلکہ سامان جنگ بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہاں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ حکومت سوئیڈن نے زبردست دباؤ پڑا لیا کیا ہے۔ سوئیڈن کے اس فعل کو غیر جانبداری کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس پر چشم پوشی نہیں کی جائے گی۔

آسٹریلیا کا مستقبل خطرہ میں

نیویارک ۷ر جولائی۔ آسٹریلیا کے مستقبل پر بحث کرتے ہوئے "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ جب تک برطانیہ کی سمندری طاقت کو تباہی کا خطرہ ہے اور جب تک جاپان ایشیا میں غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آسٹریلیا کی پوزیشن کے بارے میں امریکہ کو فوری توجہ دینا چاہیئے۔ اور فوری فیصلہ کرنا چاہیئے۔

کئی باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی جمہوری ہستی کا برقرار رہنا ہمارے لئے ڈچ ایسٹ انڈیز اور فلپائن سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جمہوریت کی مشعل کو روشن رکھنے میں امداد کر سکتے ہیں۔ خواہ پرانی دنیا میں کچھ ہی ہوتا رہے۔ ان کی پوزیشن کے بارے میں فوراً ہی توجہ دینا چاہیئے۔

کانپور میونسپل بورڈ کی امدادی اسپتال اور دواخانے

کانپور میونسپل بورڈ شہر کے اسپتالوں، ہومیوپیتھک، ویدک اور یونانی دواخانوں کو ۵۵۳۴۹ روپیہ سالانہ کی امداد دیتی ہے۔ جس کی تفصیل حب ذیل ہے کہ:-

(۱) اُرسلا ہارسمین میموریل اسپتال	15000/-
(۲) ریڈ کراس سوسائٹی	10000/-
(۳) ڈفرن اسپتال	5000/-
(۴) بھگوا ندی لیپر ہوم	3500/-
(۵) پسٹیور انسٹی ٹیوٹ کسولی	225/-
(۶) مارواڑی اوشدھالیہ شطرنجی محال	3000/-
(۷) آریہ سماج خیراتی ڈسپنسری گدڑی بازار	1200/-
(۸) آر۔ کے مشن۔ ڈسپنسری جریب کی چوکی	1200/-
(۹) سینٹ کیتھرن اسپتال گڑریہ محال	1200/-
(۱۰) پریاگ سیوا سمتی ہالسی روڈ	1200/-
(۱۱) دگمبر جین اوشدھالیہ سبزی منڈی	900/-
(۱۲) سناتن دھرم اوشدھالیہ پریڈ	900/-
(۱۳) آریہ ویدک کالج پریڈ	780/-
(۱۴) رفاہ عام ڈسپنسری پریڈ	600/-
(۱۵) مزدور سبھا ڈسپنسری	360/-
(۱۶) فری سانتی ٹی۔ بی ڈسپنسری لاٹوش روڈ	300/-
(۱۷) سناتن دیوی اوشدھالیہ کرنیل گنج	300/-
(۱۸) مفید عام ڈسپنسری ٹیکاپور	600/-
(۱۹) آریہ ویدک اوشدھالیہ گاندھی نگر	420/-
(۲۰) لکشمی اوشدھالیہ منالال اسٹریٹ	360/-
(۲۱) سرداستکاری ڈسپنسری چھپر محال	1800/-
(۲۲) یونانی ڈسپنسری نیا چوک	240/-
(۲۳) ہریجن اوشدھالیہ پرمٹ	240/-
(۲۴) سری دیوی اوشدھالیہ کرنیل گنج	240/-
(۲۵) گوردوارہ کمیٹی چوک	180/-
(۲۶) چترانسی میڈیکل ہال پریم نگر	180/-
(۲۷) آر ویدک سنجیونی اوشدھالیہ (رجبن گنج)	180/-
(۲۸) دیال ہتکاری ڈسپنسری (سیسہ مئو)	180/-
(۲۹) سری کرشن اوشدھالیہ (لوکمن محال)	180/-
(۳۰) وشیل آر ویدک ڈسپنسری (کھیانہ محال)	240/-
(۳۱) آریہ اوشدھالیہ نیا گنج	300/-
(۳۲) جبرائی شفاخانہ (چکلہ محال)	300/-
(۳۳) کرنیل گنج	144/-
(۳۴) ہریجن بھوشن اوشدھالیہ سیسہ مئو	240/-
(۳۵) جوہی ڈسپنسری جوہی	120/-
(۳۶) یوپی گرانہ سیوا سمتی نہرپاہر	1200/-
(۳۷) کرشنانند خیراتی ڈسپنسری	240/-
(۳۸) برقی دواخانہ ہالسی روڈ	1200/-
(۳۹) دارالشفا خانہ ڈسپنسری کرنیل گنج	600/-
(۴۰) داتا دواخانہ لکشمی پوروہ	240/-

لندن ۹ جولائی۔ وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ ملک معظم نے ڈیوک آف ونڈسر کو جزائر باہاما کا گورنر اور کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔

دولت اور محبت کی کشمکش
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
جمعہ ۱۲؍ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
موہن پکچرز کا لاجواب ڈرامہ
جگت موہنی
جس میں مس کوکیلا۔ ماسٹر وٹھل (انڈین ڈگلس) سنیتا دیوی۔ کرشنا کماری کی لاجواب اداکاری دل سوز نغمے دل کش ڈانس،
پُرلطف مذاق دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں
آنیوالے تماشے } سنت تلسی داس۔ باغبان۔

مسٹر فضل الحق کا بیان

دہلی ۹؍ جولائی۔ سر سکندر حیات خاں سے شملہ میں ملاقات کرنے کے بعد جب مسٹر فضل الحق دہلی آئے تو ان سے اخبار ہندوستان ٹائمز کے نمائندے نے ملاقات کی۔ مسٹر فضل الحق نے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ میری زبان بند ہے اور جب تک میں لیگ سے الگ نہ ہو جاؤں اسوقت تک میں آپ سے نہیں کہہ سکتا کہ میرے دل میں کیا ہے لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ذاتی طور پر میرے خیال میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں غلط راہوں پر جا رہی ہیں۔ میں اس بات پر زیادہ سے زیادہ زور دینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان دونوں انجمنوں میں سمجھوتہ ہو جانا بہت ضروری ہے اسکے بعد برطانی حکومت

ایک عورت کی خوفناک داستان
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
جمعہ ۱۲؍ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
منروا فلم کمپنی کا بہترین ڈرامہ
وسنتی
بہترین اداکاری دل سوز نغمے دل کش ڈانس پُرلطف مذاق
خاص اداکار مس تسنیم۔ جمنا بیبی کملا۔ کسم۔ غلام رسول۔ ابوبکر۔
آنیوالے تماشے } ادھکار۔ بھابی

حالات حاضرہ پر مہاتما جی کا اہم اظہار خیال

مہاتما گاندھی نے ہریجن کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے۔ ذیل میں اس مضمون کا مکمل ترجمہ درج کیا جاتا ہے:۔

ہزاکسلنسی وائسرائے پھر مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں میں بھی مدعو کیا گیا تھا مگر ایک پارٹی لیڈر یا لیڈر کی حیثیت سے بالکل نہیں مجھے تو انہوں نے ایک دوست کی حیثیت سے بلایا تھا تاکہ اگر ممکن ہو تو آخر فیصلہ پر پہونچنے کے لئے خاص طور پر کانگریس کی ذہنیت کی ترجمانی کر کے ان کو مدد دوں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی روشنی میں (اور حالات بجلی کی رفتار چل رہے ہیں) بعض ان معاملوں میں غور کروں جو فوری فیصلہ کے طالب ہیں بشرطیکہ وہ ان سطروں کے چھپنے سے پہلے ہی طے نہ ہو چکے ہوں۔

پہلی بات جسے ہر شخص کو اپنی جگہ خیال کرتا ہے یہ ہے کہ آیا ایسٹ منسٹر کے آئین کے مطابق درجہ نو آبادیات ہندوستان کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے اگر یہ ابھی تک ایک گورکھ دھندا نہیں بن گیا ہے تو جنگ کے آخر تک بن جائیگا۔ برطانیہ چاہے اس کی فتح ہو یا شکست اب وہ برطانیہ نہ رہیگا۔ جو کبھی سو سال سے ہے لیکن اتنا تو یقینی ہے کہ اگر برطانیہ کی شکست ہوتی ہی ہے تو بلاشبہ وہ شاندار شکست ہوگی۔ کیونکہ جس حالت میں یہ شکست ہوگی۔ اس حالت میں کوئی بھی قوم شکست سے بچ نہیں سکتی۔ میں فتح کے متعلق یہ بات نہیں کہہ سکتا وہ تو اسی طریقہ کے ترقی پذیر انداز میں اختیار کرنے سے ہوگی جو کہ "ڈکٹیٹری" ملکوں نے اختیار کیا ہے۔ مجھے انتہائی درد کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ برطانی مدبروں نے اس واحد اخلاقی رسوخ کو چھوڑ دیا ہے جو وہ آسانی سے کانگریس سے حاصل کر سکتے تھے اور جس کی بدولت پانسہ برطانیہ کے حق میں پلٹ جاتا۔ یہ برطانی مدبروں کا کوئی قصور نہیں ہے کہ انہوں نے اس رسوخ سے فائدہ اٹھایا انہوں نے اس کی ضرورت کو دیکھا ہی نہیں، میرے خیال میں انہوں نے کانگریس میں اس رسوخ کو محسوس ہی نہیں کیا۔ جس کا ذکر میں نے کیا ہے۔ کچھ بھی صورت ہو یہ تو میرے نزدیک ظاہر بات ہے کہ ہندوستان کا فوری مقصد خالص آزادی ہونا چاہئیے۔ میں اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی شخص اپنے ملک کے لئے آزادی کامل سے کم کچھ چاہتا ہو بشرطیکہ وہ اسے حاصل کر سکتا ہو۔ کسی ملک نے اب تک آزادی حاصل نہیں کی۔ جب تک اس کے باشندے اس کے لئے لڑے نہ ہوں۔ بہرحال کانگریس عرصہ ہوا کہ اپنی رائے قایم کر چکی ہے۔ اگر ہندوستان برطانیہ کو موثر امداد دینا بھی چاہے تو وہ آزاد ہندوستان ہی دے سکتا ہے۔ یوں تو ہندوستان سے کروڑوں روپے پہلے کی طرح اب بھی کھینچے جا سکتے ہیں۔ ہندوستان کی کروڑوں کی آبادی میں سے ہزاروں اشخاص سپاہیوں یا پچھ لگوؤں کی طرح بھرتی کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ تمام امداد ایک بے بس ہندوستان کی ہوگی اس سے برطانیہ کا اخلاقی اثر نہیں بڑھ سکتا۔

دوسرا غور کرنے کے قابل سوال یہ ہے کہ اندرونی بدنظمی اور بیرونی حملوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے پرائیوٹ فوجوں کا بھرتی کرنا تو بیکار سے بھی بدتر ہوگا۔ اس کی کبھی اجازت نہیں دی جا سکتی کوئی بھی طاقت خواہ وہ سودیشی ہو یا بدیشی کبھی پرائیوٹ فوجوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے جو لوگ ہندوستان کے مسلح فوجیں رکھنے کی ضرورت میں یقین رکھتے ہیں انکو جلد یا بدیر برطانی جھنڈے ہی کے نیچے آنا پڑے گا۔ ورکنگ کمیٹی اس بارے میں فیصلہ کر چکی ہے۔ اگر یہ فیصلہ قائم رہا تو مجھے کوئی شبہ نہیں کہ انہیں کانگریسیوں کو یہ مشورہ دینا ہوگا کہ وہ بھی عام طریقہ پر بھرتی ہوں۔ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ فی الحال آزادی کامل کا نعرہ بھی ختم ہو جائیگا۔ اور سچی قسم کی اہنسا کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔ میں آخر تک یہ امید کرونگا کہ اپنے لئے ہندوستان کے لئے خود برطانیہ کے لئے اور انسانیت کے لئے کانگریسی یقینی طور پر ان دونوں میں سے کسی مقصد کے لئے ہتھیاروں کا استعمال روا نہ رکھیں گے۔ میں مضبوطی سے یہ محسوس کرتا ہوں کہ انسانیت کا مستقبل کانگریس کے ہاتھ میں ہے ایشور کانگریسیوں کو یہ فکر اور ہمت عطا کرے کہ وہ صحیح قدم رکھیں۔

وائسرائے کی کونسل کی توسیع کا مسئلہ بھی درپیش ہے کانگریس اس میں اس پھیر میں نہیں آ سکتی۔ جب تک وہ آزادی اور اہنسا کی قسم کھاتی ہے لیکن اگر وہ اس دھرم سے الگ ہو جاتی ہے تو وہ منطقی طور پر صوبہ میں کانگریسی وزارتوں کی دوبارہ تشکیل پر اُتر آئے گی۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کانگریس جنگ کی مشین کا ایک اہم پرزہ بن جائیگی۔ حکومت ہند کا اس وقت اور کوئی کام نہیں ہے۔ سوا اس کے کہ ہندوستان کو برطانیہ کے تحفظ کے لئے تیار کیا جائے ہندوستان کو خود حفاظتی کے لئے تیار کرنا تو ایک ڈھونگ ہے۔ سوا برطانی مقبوضہ ہونے کی حیثیت سے کسی طاقت کی نظر میں ہندوستان پر نہیں لگی ہیں۔ برطانی مقبوضہ کی حیثیت سے ہندوستان ایک قیمتی انعام ہے کیا ہندوستان برطانوی تاج میں سب سے چمکدار نگینہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان کو فن جنگ سیکھنا ہے تو یہ وقت اسکی امیدواری کا ہے اور یہ امیدواری اس حد تک ہوگی جہاں تک کہ برطانی آقا اجازت دیں۔

کانگریس کو اس وقت انتخاب کرنا ہے۔ لالچ تو ایسا ہے کہ دل روکنا کٹھن ہے۔ کانگریسی پھر وزیر بن سکتے ہیں بلکہ وہ مرکز میں بھی وزیر یا ممبر بن سکتے ہیں۔ انھیں جنگ کی مشنری میں نظر حاصل ہو جائے گی۔ وہ اندر سے یہ دیکھ سکیں گے (وہ بھی جس تک برطانی آقا اجازت دیں) کہ انگریز اپنی زندگی اور موت کی لڑائی کیسے لڑتے ہیں انھیں کروڑوں روپیہ چندہ کرنا ہوگا۔ اور اسے جنگی اغراض کے لئے دینا ہوگا۔ اگر میرا بس چلتا تو میں کانگریس کو اس دل لبھانے والے لالچ سے باز رکھتا اور ایثار تک بھی کرنے دیتا جو جانتے ہوئے طریقوں پر عقیدہ رکھتے ہوئے ان تمام جگہوں کو پُر کر دیں پہلے کی طرح اب بھی ان جگہوں کو پُر کرنے والے مسلمان، ہندو، سکھ پارسی عیسائی وغیرہ ہوں گے۔ وہ بھی ہمارے اہل وطن ہیں۔ ہمیں انکو نیک نیتی کا کریڈٹ دینا چاہئیے۔ ہم میں سے۔ جو آزادی کامل پر اور اس کے حاصل کرنے کے واحد طریقہ پر یقین رکھتے ہیں۔ انھیں مقصد اور ذریعہ دونوں پر مضبوطی سے قایم رہنا چاہئیے۔ میں اس تقسیم کار سے بہت اچھا طریقہ نکلتے دیکھ سکتا ہوں اگر کانگریس ایک لگے بندھے قاعدے میں جذب ہو کر رہ گئی تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی مصیبت ہوگی۔ لیکن اگر کانگریس اپنے آدرش پر قایم رہی تو وہ لڑائی ہوتی اپنے منزل مقصود پر ضرور پہنچ جائیگی۔ قبل اس کے کہ جنگ ختم ہو بشرطیکہ یہ لڑائی خالص طور پر سچے طور پر اور نمایاں طور پر اہنسا تمک (عدم تشدد) کی ہو۔

برطانیہ میں بیس لاکھ اشخاص ہتھیار بند

لندن ۹؍ جولائی۔ برطانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اسوقت برطانیہ میں بیس لاکھ سے زاید اشخاص ہتھیار بند ہیں۔ اسوقت تک ۳ لاکھ سپاہی فوج میں بھرتی کے لئے بلائے جا چکے ہیں۔

آپ کے شہر میں تہلکہ مچا دینے والا شاہکار
جبلی ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۱۲؍ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
پرکاش پکچرز کا سنسنی خیز ڈرامہ
سردار
لاجواب اداکاری دل سوز نغمے دل کش ڈانس پُرلطف مذاق۔
پُرزور مکالمے بہترین سینریاں
خاص اداکار:- جینت۔ پرمیلا۔ امیر کرناٹکی۔ ایم۔ نذیر۔ شاہ نواز۔ ابراہیم۔ للو بھائی۔ منشی خنجر۔
آنیوالے تماشے } ایک ہی بھول۔ بھابی۔

شاندار ـــــ چوتھا ـــــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

پُکار

آخری ہفتہ — آخری ہفتہ

جس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت کی شان و شوکت اور انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

خاص اداکار { سہراب مودی۔ چندر موہن۔ نسیم۔ شیلا۔ سردار اختر۔

خاکسار لیڈر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نامی کے تار کا جواب

بمبئی ۹ جولائی۔ کلکتہ کے خاکسار لیڈر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نامی نے مسٹر ایم اے جناح کو ایک تار بھیجا تھا جن کو انہوں نے باعزت سمجھوتہ کے لئے حکومت پنجاب سے بات چیت کرنے کا اختیار دیا تھا۔ تار میں لکھا تھا سمجھوتہ کی شرائط میں یہ بھی شامل ہونا چاہیئے کہ ۲۰ فروری کو تحریک پر جو پابندی عاید کی تھی وہ اٹھا لی جائے۔ علامہ مشرقی اور دوسرے خاکساروں کو رہا کیا جائے۔ نقصانات کا معاوضہ دیا جائے مال اور جرمانہ کو واپس کیا جائے۔

مسٹر جناح نے اس تار کے جواب میں خاکساروں کی امداد کرنے اور حل تلاش کرنے کے لئے اظہار رضامندی کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ شرط بھی لگائی ہے کہ بات چیت کے دوران میں سول نافرمانی بند رکھی جائے۔ مسٹر جناح نے امید کی ہے کہ اگر تمام چھوٹے بڑے خاکساروں نے ڈاکٹر اسمٰعیل کی ہدایات کی تعمیل کی تو ان کے با اختیار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مسٹر ڈی ویلرا کا اعلان

لندن ۹ جولائی۔ "نیو یارک ٹائمز" کے نامہ نگار کو مسٹر ڈی ویلرا نے ۵ جولائی کو ایک انٹرویو دیا جو آج آئرلینڈ کی راجدھانی ڈبلن میں شایع ہوا ہے۔ اس بیان میں لکھا ہے کہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ آئرلینڈ نے اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ اگر اس پر حملہ ہوا تو ہم مزاحمت کریں گے۔ خواہ یہ حملہ جرمنی برطانیہ پر ہلہ بولنے کے لئے سارے ملک پر کرے۔ یا انگلستان اس حملہ کو روکنے کے لئے آئرلینڈ پر پہلے ہی سے قبضہ کرنے کے لئے کرے۔

آئرلینڈ کے دو حصوں کے اتحاد کا مطالبہ کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ اس وقت ملک کا ایک حصہ غیر جانبدار ہے اور دوسرا جنگ میں شامل ہے۔ ملکی بچاؤ کے نقطہ نظر سے یہ ایک غیر معمولی سی بات ہے۔ موجودہ نازک حالت میں آئرلینڈ کو ایک اور غیر منقسم ہونا چاہیئے۔ ایک پالیسی اور ملکی بچاؤ کے ذریعے لڑنے کا مطلب صرف اسی بنیاد پر ہو سکتا ہے اور یہ فیصلہ غیر جانبدار رہنے میں ہی ہو سکتا ہے۔ جب تک آئرلینڈ کے دو ٹکڑے برقرار رہیں گے۔ ہم ڈیفنس کمیٹی یا کسی دوسری تجویز میں حصہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ شمالی آئرلینڈ کا جنوبی آئرلینڈ سے ایک ایسا اتحاد چاہتے ہیں۔ جو ایک دن میں مکمل ہو سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ شمالی آئرلینڈ کو یہ حق دینے کے لئے تیار ہے کہ وہ اپنی علیحدہ گورنمنٹ اور مقامی نظم و نسق کی موجودہ پالیسی برقرار رکھے۔ ہم داخلہ تبدیلی یہ چاہتے ہیں کہ شمالی آئرلینڈ کی پارلیمنٹ برطانی پارلیمنٹ کی بجائے سارے ملک کی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہو۔ اور اس کے بعد غیر جانبداری کی بنیادوں پر حفاظتی بچاؤ کے انتظامات کئے جائیں اگر ہم نے کسی ایک ملک سے اتحاد کر لیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا ہم دوسرے کو دعوت دیں گے کہ وہ ہم پر حملہ کرے۔ اس سلسلہ میں یاد رہے کہ شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے گزشتہ ہفتہ مسٹر ڈی ویلرا کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ جرمنی کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائیں تو شمالی آئرلینڈ جنوبی آئرلینڈ سے تعاون کے لئے تیار ہے۔

موٹر بنانے کا کارخانہ

بمبئی ۹ جولائی۔ ہندوستان میں موٹر بنانے کا پہلا کارخانہ بہت جلد بمبئی میں کھولا جائے گا۔ اس کے واسطے جو ضروری انتظامات جاری تھے وہ کل رات ختم ہو گئے۔

مسٹر تلسی داس کالی چند اور مسٹر دھرم سے ایم کھاتو کے اشتراک سے سٹر وال چند ہیرا چند مشترکہ سرمایہ کی ایک کمپنی جاری کر رہے ہیں۔ جس میں ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ کا سرمایہ لگایا جائے گا۔ مشہور ماہرین صنعت کمپنی کی رہنمائی کریں گے۔ امریکہ کی کونسل کارپوریشن کے درآمد کے ڈویژن کے پریذیڈنٹ کی صدارت میں کل رات کمپنی کے ممبروں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں طے ہوا کہ ۹ ماہ کے اندر اندر بمبئی کے نواح میں علاقہ تھانہ میں مجوزہ کارخانہ کھول دیا جائے۔

لڑائی کے خرچ کیلئے ایک ارب پونڈ

لندن ۹ جولائی۔ دارالعوام میں سر کنگسلی ووڈ نے لڑائی کے خرچ کے لئے ایک ارب پونڈ منظور کرنے کی تحریک پیش کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۳ مارچ کو ہاؤس نے .... پونڈ کی تحریک منظور کی تھی اس میں سے ۵،۵........ پونڈ سے زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے۔ ہاؤس نے اتفاق رائے سے تحریک منظور کر لی اور اقتصادی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے خفیہ اجلاس شروع ہو گیا۔

گزشتہ چار ہفتہ سے برطانیہ لڑائی پر ۵، لاکھ پونڈ سے زیادہ روزانہ خرچ کر رہا ہے جس میں سے ۶۰ لاکھ پونڈ بحری، بری اور ہوائی فوج پر خرچ ہو رہا ہے۔

مصر کی فوج سے ہتھیار واپس لینے کا معاملہ

قاہرہ ۹ جولائی۔ مصر کی ڈیفنس منسٹری نے ایک کمیونک شایع کیا ہے کہ یہ افواہ تھی کہ حکومت برطانیہ نے مصری فوج کو غیر مسلح کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے ہتھیار انگریزی فوجوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اس بارے میں وزارت اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ یہ افواہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جو تجویز حکومت برطانیہ نے پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ یہ چاہتی ہے کہ مصر کو جو سامان جنگ بھیجا گیا تھا اس میں سے کچھ واپس کر دیا جائے! اس کی جگہ جدید قسم کے ہتھیار سپلائی کر دیئے جائینگے۔

ٹرکی میں فوجیں بلالی گئیں

لندن ۱۰ جولائی۔ انقرہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی میں حالات نے کل بڑی تیز رفتار اختیار کر لی۔ پہلے یہ خبر آئی کہ استنبول کے علاقہ میں فوجی افسروں سنہ ۱۹ دستوں کو لام پر بلایا ہے اور جن سپاہیوں کو صحت خراب ہونے کی وجہ سے چھٹی دیدی گئی تھی انہیں بھی واپس بلایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد یہ اطلاع ملی کہ پیپلز پارٹی (حکومت کی حامی پارٹی) کے ممبروں کا جلسہ دس بجے کے قریب طلب کیا گیا۔ تیسرے پہر کو سرکاری اعلان شایع ہوا جس میں بتایا گیا کہ وزیر اعظم مسٹر سیدم نے پچھلے چند دن کے واقعات پر ایک لمبا بیان دیا۔ پارٹی کی پارلیمنٹری جماعت نے اتفاق رائے سے وزیر اعظم کا بیان منظور کر لیا۔ کل پیپلز پارٹی کا پھر اجلاس ہوا جس میں روس اور ترکی کے تعلقات پر غور کیا گیا۔

روسی فوجیں ایران میں

دہلی ۱۲ جولائی۔ پنجاب کے بعض اخباروں میں لندن کی ایک غیر مصدقہ اطلاع شایع ہوئی ہے کہ سوویٹ فوجیں ایران میں داخل ہو گئی ہیں۔

جاپانی کیبنٹ کا فیصلہ

ٹوکیو ۹ جولائی۔ آج برطانی نوٹ پر غور کرنے کے لئے ٹوکیو میں جاپانی کیبنٹ کا اجلاس ہوا۔ کیبنٹ نے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ برما اور چین کے درمیان ہتھیاروں کی سپلائی کے مسئلہ کو پھر برطانی حکومت کے پاس بھیجا جائے۔ کیونکہ موجودہ بیان ناقابل اطمینان اور مایوس کن ہے۔

مالٹا ۱۰ جولائی۔ دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرا دیا گیا

مسلم لیگ اور کانگریس سے سر محمد یعقوب کی اپیل

مراد آباد ۹ جولائی۔ آنریبل سر محمد یعقوب نے اخبارات کے نام مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

تمام محب وطن ہندوستانی سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کی مداخلت کا خیر مقدم کریں گے۔ ملک فرقہ وارانہ رسہ کشی سے تھک چکا ہے۔ چونکہ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے اسلئے اسے تبدیلی دل کا ثبوت دے کر اس معاملہ میں ملک کی رہنمائی کرنی چاہئیے۔ اسے ہندوستان کی دیگر قوموں کے مطالبات پورے کرنے میں زیادہ فراخدلی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ مسلم لیگ کو محسوس کرنا چاہیئے کہ کوئی بھی گٹھ جوڑ اقلیت کو اکثریت میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کو تاریخ میں اتحاد یکانگت کا اوتار اور ملک کے محافظ سمجھا جائے گا۔ اگر مولانا ابو الکلام آزاد ملک کے سب سے بڑے مسئلہ کو سلجھانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ انڈین نیشنل کانگریس کے پریذیڈنٹ کے طور پر اپنی پوزیشن کو حق بجانب ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کیا ایک روپیہ کا نوٹ جاری ہوگا

شملہ ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں کو نوٹ کا روپیہ حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے انکی اس دقت کو دور کرنے کے لئے حکومت ہند ایک روپیہ کا نوٹ چلانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ چاندی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ حکومت کے پاس چاندی کا سب سے بڑا اسٹاک موجود ہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ ٹکسال میں مشینیں کم ہونے کی وجہ سے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی تعداد میں روپے نہیں ڈھالے جا سکتے۔ اسی وجہ سے نقد روپے لینے پر پابندی لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور ریزرو بینک جائز ضروریات کے متعلق تحقیقات کر کے روپیہ دیتا ہے۔ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے اب تک ریزرو بینک ۴۴ کروڑ روپیہ سے زیادہ سکے دے چکا ہے، اور صرف جون کے ماہ میں ۱۳ کروڑ روپیہ چالو ہوا۔ کیونکہ لوگوں نے روپیہ کو جمع کر کے رکھا ہے لہذا اس وقت سکوں کی کمی پڑ رہی ہے۔

جرمنی کیوں انتظار کر رہا ہے؟

لندن ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے اس لئے ابھی تک برطانیہ پر حملہ کرنے میں دیر لگائی ہے کہ وہ اپنے سامان جنگ کو جبرالٹر پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے جرمنی کو یہ بھی انتظار ہے کہ خود فرانس برطانیہ سے اعلان جنگ کر دے۔

سنگاپور میں فرانس کا جہاز روک لیا

سنگاپور ۱۰ جولائی۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کا جہاز "ایل ڈی فرانس" ۴۳ ہزار ٹن روک لیا گیا۔ اس کے بارے میں حکومت برطانیہ سے ہدایت طلب کی گئی ہے۔

بلوچستان پاکستان اسکیم کی مخالفت میں

کوئٹہ ۹ جولائی۔ بلوچستان پراونشل جمعیت العلماء نے اپنے تیسرے سالانہ اجلاس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ پاکستانی اسکیم کو نامنظور کر دیا ہے۔ رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ یہ اسکیم نہ صرف ہندوستان کے لئے تباہ کن ہے بلکہ اسلامی تاریخ اور سیاسیات کے منافی ہے اسلئے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسکی مخالفت کریں۔

خاکسار ایجی ٹیشن بند

لاہور ۹ جولائی۔ خاکسار تحریک کے موجودہ قائد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے جو ہدایات جاری کی ہیں ان کے جواب میں خاکساروں نے ۲۰ جولائی تک کے لئے خلاف قانون سرگرمیاں بند کر دی ہیں۔ کل یا آج کوئی مظاہرہ نہیں ہوا۔ ۲ جولائی کو جو خاکسار گرفتار ہوئے تھے انہیں دو دو سال قید اور چار چار ماہ قید کی سزا ہو گی اس اثناء میں مسٹر جناح سر سکندر حیات خاں سے سمجھوتہ کی بات چیت کریں گے۔

خاوند اور بیوی کی دل کش کہانی

خاوند: جسکی زندگی کا منتہائے مقصد گناہ تھا

بیوی: جس کا منتہائے مقصد اطاعت فرمانبرداری تھا

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات — جمعہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے — مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے

رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب شاہکار!

INDIA TO-DAY

آج کا ہندوستان

مشرق اور مغرب کا مقابلہ جس میں محبت اور قربانی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سبق آموز ڈرامہ۔ نیچرل اداکاری دل سوز نغمے دل کش ڈانس پر لطف مذاق پر زور مکالمے۔

عمدہ سین سینریاں۔ بہترین سٹنگ اعلیٰ ریکارڈنگ۔

خاص اداکار { مس روز۔ مس ستارا۔ مس کلیانی۔ مس تارا بائی۔ مس چرو بالا۔ پرتھوی راج۔ ایشور لال۔ چارلی۔ ڈکسٹ۔ لالہ یعقوب

آپ کے روزگار کا دارومدار آپ کی صحت پر ہے

تندرستی کا پہلا اصول ہے

جو آدمی تندرست نہیں ہوتے ہیں وہ اکثر کام سے جی چراتے ہیں اور اس طرح اپنی روزی کھو دیتے ہیں۔ وہ خود بھی ناخوش رہتے ہیں اور ان کے بیوی بچے بھی پریشان رہتے ہیں اس لئے ہر شخص کو اعلیٰ صحت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ اچھا کام کرکے باقاعدہ روزی کماتا رہے۔

اعلیٰ صحت حاصل کرنے کے لئے خوشگوار اینڈ ریوز لور سالٹ کے استعمال سے گندہ مادّہ جو خرابی صحت کا باعث ہوتا ہے قدرتی طور پر خارج ہو جاتا ہے اور آنتیں صاف رہتی ہیں۔ اینڈ ریوز لور سالٹ سے زبان اور منہ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ کو آرام پہونچتا ہے اور سُستی اور بدہضمی دور ہو جاتی ہے۔ اینڈ ریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا رکھتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے جگر اور معدہ کو درست کرکے قبض کو دُور کرتا ہے اور اس کے استعمال سے عادت نہیں پڑتی بچوں اور بوڑھوں کو یکساں موافق آتا ہے۔

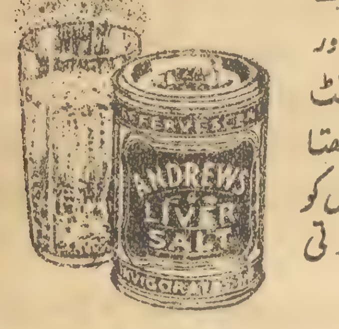

اس شخص کو اینڈ ریوز لور سالٹ سے کس طرح فائدہ پہونچا ملاحظہ فرمائیے:۔
"میں عرصہ دس سال سے دل کی جلن معدہ کی خرابی اور بیماری میں مبتلا تھا ہر چیز آزمائی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا بالکل نا امید ہو گیا اس کے بعد میں نے "اینڈ ریوز لور سالٹ" استعمال کیا اس نے ایک ماہ میں ہی آرام کر دیا اور میری کایا پلٹ ہو گئی"۔

اینڈ ریوز سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT

ملین پرجوش اور قبض کشا
جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے

NO23

کانپور سیوک گارڈ

اندر حدود میونسپلٹی کانپور کنٹونمنٹ کانپور اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کانپور میں ڈھائی سو آدمیوں کا شہری گارڈ فوراً بھرتی کرنا مقصود ہے۔ جس کے لئے ۱۷ر جولائی روز بدھ تک صاحب کلکٹر بہادر کانپور کے نام درخواست دی جانی چاہیئے۔ اور اس قسم کی درخواستوں کے لفافہ پر "سیوک گارڈ" (CIVIC GUARD) لکھ دینا چاہیئے۔ اور اُمیدواروں کی بھرتی میں ان کے سوشل مرتبہ، چال چلن، جسمانی تندرستی، اور پیمائش کا لحاظ رکھا جائے گا۔ جن لوگوں کو سابقہ فوجی تجربہ ہوگا انکو ترجیح دی جائیگی۔ شہری گارڈ کے بھرتی کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کے متعلق باتوں کی دیکھ بھال اور امن واماں قائم رکھنے والے اسٹاف میں اضافہ کیا جائے۔ اور اس بات میں کل جماعتوں کا نفع ہے۔ شہری گارڈ کی بھرتی سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنا مقصود ہے یا اس گارڈ سے پولیس کی ڈیوٹی لی جائے گی۔ پولیس کی تعداد میں پارسال ہی بہت کچھ اضافہ کیا جا چکا ہے اور ابھی مزید اضافہ کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔ درحقیقت اس شہری گارڈ کے فرائض پولیس کی معمولی ڈیوٹیوں اور خصوصاً جنگ کے متعلق باتوں میں امداد دینا ہوں گے۔ اس شہری گارڈ کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھرتی کریں گے اور ہر بھرتی ہونے والے کو ایک پروانہ تقرر دیا جائے گا۔ امیدواروں کا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس دونوں ملکر انتخاب کریں گے۔ اور ہر قوم وجماعت کے امیدوار لیئے جائیں گے۔ کانپور وار کمیٹی کی ایک غیر سرکاری سب کمیٹی نے شہری گارڈ کی بھرتی میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بھرتی ہونے کے بعد یہ گارڈ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت رہے گا۔ اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سفارش پر ترقی دیجایا کریگی۔ شہری گارڈ کی ٹریننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نگرانی میں ہوگی۔ جیسی جسمانی ورزش، قواعد پریڈ، ہوائی حملوں سے حفاظت، آگ بجھانا، مرہم پٹی اور بعض پولیس کے فرائض داخل ہوں گے۔ جب تک خاص ضرورت نہ ہوگی۔ ٹریننگ کا کام ممبران گارڈ کے فاضل اوقات میں ہوگا۔ اور ان سے کام بھی ایسے مقامات میں لیا جائے گا۔ جو ان کے گھروں سے دور نہ ہوں۔ شہری گارڈ کے ممبر آنریری ہونگے لیکن ڈیوٹی کے وقت وہ وردی پہنیں گے جیسے خاکی قمیض۔ نیکر اور بازو کا بلاّ ہوگا۔

ال۔ پی۔ ہنیکاکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

نیلی پوشان کانپور کی سرگرمیاں

کانپور ۷، ۸ر جولائی۔ کورکھ جاترا کے اُٹھنے والے جلوس کی وجہ سے شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی تھی جس سے متاثر ہو کر مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی نے سرداران اتحاد ملت کانپور کو حکم دیا کہ تمام نیلی پوش باوردی حلقہ دار۔ اور شہر میں گشت کریں۔ نیز مول گنج اور اسٹیشن پر نہایت مستعدی سے ڈیوٹی دیں تاکہ عوام کا خوف وہراس ختم ہو جائے۔

لہذا فوراً ہی محمد شاہ صاحب جنرل حبیب اللہ صاحب نائب جنرل، امجد علی صاحب واشفاق الٰہی صاحب سالار محلہ کی سرکردگی میں نیلی پوش مجاہدین نے نہایت مستعدی سے اپنے فرائض کو پورا کیا۔

محمد ظہور صدیقی تبلیغ سالار
نیلی پوشان یوپی کانپور

پراونشل مجلس اتحاد ملت یوپی کا وفد فرخ آباد میں

۲۹ر جون سنہ۱۹۴۰ء ۷ بجے کی ٹرین سے پراونشل مجلس اتحاد ملت یوپی کا وفد کانپور سے فرخ آباد پہونچا۔ یہ وفد مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان وسکریٹری اتحاد ملت کی سرکردگی میں تھا جس میں محمد شاہ صاحب۔ جنرل اشفاق الٰہی صاحب۔ سردار امجد علی صاحب۔ محمد ظہور صاحب صدیقی۔ تبلیغ سالار نیلی پوشان کانپور۔ غازی محمد یونس صاحب اور محمد علی صاحب شریک تھے۔ اس وفد کا استقبال اراکین مسلم لیگ فرخ آباد ومجلس اتحاد ملت ونیلی پوشان کے مجاہدین ومسلمانان فرخ آباد نے نعرہ ہائے تکبیر اسلام مسلم لیگ اتحاد ملت مسٹر محمد علی جناح، مولانا ظفر علی خاں، مولانا حسرت موہانی زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان کیا۔ اسٹیشن سے جلوس روانہ ہو کر مدرسہ مفتی صاحب میں آکر ختم ہوا۔ یہاں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مولانا حفیظ الرحمٰن خالصاحب اڈیٹر اخبار مجیب وسکریٹری ضلع مسلم لیگ نے معزز مہمانوں کی تشریف آوری پر مبارکباد پیش کی۔ مسٹر اشرف علی بیگ صاحب جوہر رحمانی اڈیٹر اخبار سلطان وصدر مجلس اتحاد ملت فرخ آباد نے جلسہ کا اعلان کیا۔

بعد نماز عشا مدرسہ مفتی صاحب میں جلسہ عام زیر صدارت جناب مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب سکریٹری ضلع مسلم لیگ بعد تلاوت قرآن پاک منعقد ہوا جس میں جناب محمد ظہور صاحب صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان کانپور نے اتحاد ملت کے مقاصد نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو نیلی پوشش بننے کی ہدایت کی۔ مسٹر اشفاق علی صاحب کمانڈر نیلی پوشش کانپور نے مسجد شہید گنج کی افسوسناک شہادت مسلمانوں کی ہمت وجرأت اور سر سکندر حیات خاں کی مسلم کش پالیسی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مسٹر محمد فاروق صاحب صدیقی اتحاد واتفاق سیرت رسول اللہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ حضور صلعم کے احکام پر چلے بغیر نجات ملنا مشکل ہے اور دنیا کو امن بھی اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جب تک دامن رسول اللہ صلعم کو نہ پکڑا جائے۔

جلسہ بخیر وخوبی ایک بجے رات کو ختم ہوا۔ ۳۰ر جون سنہ۴۰ء کو پورے شہر میں مارچ نیلی پوشوں نے کیا اور اتحاد ملت میں بھرتی ہونے کی ہدایت فرمائی۔

خادم قوم منظور الٰہی سکریٹری مجلس اتحاد ملت
فرخ آباد ۳ر جولائی سنہ۱۹۴۰ء

شائقین درس بخاری شریف کو مژدہ

مدرسہ تکمیل العلوم کا دستور ہے کہ افتتاح درس بخاری شریف ابتدائے سال تعلیمی سے ہوتا ہے لیکن ایک جلیل القدر محدث وبعض دیگر فضلاء جو کہ دیگر اساتذہ سے بخاری شریف پڑھ چکے ہیں۔ وہ مدت سے متمنی تھے کہ اس کتاب کو دوبارہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث لکھنوی مدظلہ العالی سے پڑھ کر مفتی صاحب کی نادر تحقیقات سے مستفیض ہوں۔ اس لئے اس مبارک کتاب کا درس از تاریخ ۱۴ر جولائی سنہ۱۹۴۰ء یوم یکشنبہ بوقت ۷ بجے صبح شروع ہونے والا ہے چونکہ یہ افتتاح ناوقت ہو رہا ہے اسلیئے ان طلبہ کو جو کہ خاص حضرت مفتی صاحب ہی سے پڑھنے کے مشتاق ہیں، اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اپنے نام رجسٹر داخلہ میں درج کراکے ابتدا ہی سے شریک درس ہو جائیں اور ابتدا ء سال آیندہ سے داخل ہونے والے طلبہ کو دوسرے مدرسین مدرسہ کے پاس شروع کرادی جائے گی۔

صدیق احمد نائب مہتمم مدرسہ تکمیل العلوم
احاطہ کمال خاں کانپور

شام کے لیڈر کو قتل کر دیا گیا

دمشق ۷ جولائی۔ شام کے لیڈر شاہ بندر کو قتل کر دیا گیا ہے جس طریقہ پر انکو قتل کیا گیا۔ اس سے عوام میں بڑی ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم مسیح الزماں اگروال علیگڑھ کی
اصلی مٹھی گھٹی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ درجن ۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا کر مفت لو۔ ذیل معزز نام دینے پیسے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ یوپی

سر سکندر حیات خاں دہلی میں

دہلی ۸ر جولائی۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے کانگریسی لیڈروں سے ملاقات کرنے کے لئے کل صبح دہلی تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر لالہ شنکر لال جی نے انکا استقبال کیا اور وہاں سے وہ نئی دہلی تشریف لے گئے دن کے ۱ بجے سر سکندر حیات خاں برلا ہاؤس تشریف لے گئے اور وہاں اس کمرہ میں داخل ہو گئے۔ جہاں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اور جس میں مہاتما گاندھی بھی شریک تھے اس کے دس منٹ کے بعد ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اور سر سکندر حیات خاں نے مہاتما گاندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد سے تنہائی میں بات چیت کی۔ تھوڑی دیر کے بعد مہاتما جی بھی اس کمرہ سے اٹھکر چلے گئے اور مولانا آزاد اور سر سکندر حیات خاں میں ساڑھے گیارہ بجے تک بات ہوتی رہی۔

فرانس کا بحری بیڑہ

قاہرہ ۷ جولائی۔ کرنل سالبری جان نے جو کہ اس برطانی مشن کے لیڈر تھے۔ جو کہ شام گیا تھا اعلان کیا ہے کہ سکندریہ کے فرانسیسی بحری بیڑہ کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے جہازیوں کی مہربانی سے اس کو بغیر کسی مشکل کے غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔

بحکم جناب مسٹر جمیل احمد صاحب بہادر منصف ہمیر پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ نمبر ۵۴ سنہ۱۹۴۰ء

بعدالت منصفی ہمیر پور مقام ہمیر پور ضلع ہمیر پور

رام ناتھ ولد پرشاد قوم لودھی ساکن موضع ککھنڈا پرگنہ ضلع ہمیر پور مدعی

بنام۔ ماکھن عرف لکھو ولد پتی لودھی ساکن موضع ککھنڈا حال مقیم موضع گورہری پرگنہ مہوبا ضلع ہمیر پور

واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دخل کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ر ماہ جولائی سنہ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے بمقام ہمیر پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور چونکہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنائے اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم مقدم عدالت منصفی ہمیر پور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

جہاں پر توفیق غم متصل ہیں ہے * زباں بھی وہی ہو جیسے دل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ...
سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

حشرِ جذبات

از سحر طراز مولوی حاجی سید ابو محمد ثاقب کانپوری

نہ ہوں اہلِ بزم واقف مری سعیٔ رائیگاں سے
جو کھلے کبھی راز میرا مری چشمِ خوں فشاں سے

مرے ضعف سے سلامت ابھی جیب و آستیں ہے
نہ ہوا یہ مرحلہ طے مرے دستِ ناتواں سے

کبھی سامنے جو آیا تو بڑھے ہیں اور پردے
یہ شکایتیں ہیں مجھکو ترے جلوۂ نہاں سے

ہے فضول بزمِ غم میں ترا غیر سے تخاطب
مرے کان آشنا ہیں تری طرزِ داستاں سے

ہے یقیں کہ عشق میرا نہیں خام کار لیکن
میں ابھی سے ڈر رہا ہوں ترے ذوقِ امتحاں سے

ترے حکم کا تھا تابع کہ یہ نسبت ازل تھی
نہ اٹھی جبیں سجدہ ترے سنگِ آستاں سے

نہیں خبر اہلِ غم کی نہیں خبر اہلِ دل کی
نظر آرہے ہیں مجھکو وہ کچھ آج بدگماں سے

مری حسرتیں ابھی تک ہیں غریقِ بحرِ حیرت
میں نکل گیا ہوں آگے جو غبارِ کارواں سے

یہ نہیں ہے میرا قصہ یہ کہوں گا میں کہاں تک
وہ ہیں مدتوں سے واقف مری طرزِ داستاں سے

یہ وفورِ بے کسی تھا نکل آئے میرے آنسو
کہ جب اپنے دل کی حالت نہ کہی گئی زباں سے

یہ ہے ماجرائے وحشت، یہ حکایتِ جنوں ہے
نہ ہو کاش کوئی واقف مرے رنگِ داستاں سے

وہی روحِ زندگی تھے وہی جانِ زندگی تھے
جو شرارے کچھ اٹھے تھے ابھی میرے آشیاں سے

مری روح جس سے ابتک ہے شرارہ گیرِ الفت
میں وہ نغمے سن رہا ہوں تری بزمِ لامکاں سے

تری بزم کی ہے رونق مرے دردِ دل کا قصہ
کہ سکونِ انجمن ہے مرے رنگِ داستاں سے

میں اسی سے چپ ہوں ثاقب کہ یہی ہے خوف مجھکو
کہیں حشر ہو نہ برپا مری شورشِ فغاں سے

دنیائے اسلام

ترکی حملہ کا مقابلہ کرنیکو تیار ہے
پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا اعلان

لندن - ۱۳ر جولائی - ٹرکی کی پارلیمنٹ (نیشنل اسمبلی) نے وزیر اعظم ڈاکٹر سیدام کی تقریر سننے کے بعد موجودہ حکومت پر بھروسہ کا ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کر دیا -

"ترکی کی آزادی پر حملہ کرنے کی جو بھی کوشش کی جائے گی اس کا جواب ہتھیاروں سے دیا جائے گا - اور ترکی اپنی آزادی کے لئے آخر دم تک لڑے گا" ان الفاظ میں ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر سیدم نے آج تیسرے پہر ترکی پارلیمنٹ میں پوزیشن واضح کی - ڈاکٹر سیدام نے ترکی میں جرمن سازشوں کے خلاف زبردست حملے کئے - یہ تقریر جرمن سفیر ہر دان پاپن کی ان کوششوں کا براہ راست جواب ہے جو وہ ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو کو مستعفی کرانے اور روس اور ترکی تعلقات میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے کر رہے ہیں - ڈاکٹر سیدم نے مزید کہا کہ ملک کی حفاظت کے لئے ہم جو تدبیریں اختیار کر رہے ہیں وہ بغیر کسی تشکل اور پریشانی کے اختیار کی جا رہی ہیں اور اہل ترکی تہ خوشی اور بھروسہ کے ساتھ اپنا فرض پورا کر رہے ہیں ترکی پر رعب ڈالتے وقت پہلی بات جو یاد رکھنی چاہیئے یہ ہے کہ وہ اب مردہ اور گئی گذری دولت عثمانیہ نہیں ہے - ترکی کے مدبروں کا تقرر، علیحدگی اور تبدیلی صرف ترکی کی نیشنل اسمبلی کے ہاتھ میں ہے اس وقت جن لوگوں کے ہاتھ میں ترکی کی باگ ڈور ہے ان کے روبرو صرف ایک پروگرام ہے اور وہ یہ کہ ترکی بہادر کی حفاظت کی جائے اور اس کیساتھ ساتھ ان ملکوں سے دوستیاں کئے ہیں تعلقات بڑھائے جائیں جن سے ترکی کا مفاد اور تحفظ وابستہ ہے - ترکی اپنی دوستی کی وفاداری کا پاس رکھتے ہوئے اور اپنی آزادی کی حفاظت کا عزم کرتے ہوئے ایک بہتر حالات اور واقعات کا انتظار کر رہا ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم اپنے پڑوسیوں کو نہ تو مشتعل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ان پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ہمیں یہ دیکھکر اطمینان ہوتا ہے کہ یہی حال ہمارے پڑوسیوں کا ہے - اگر کسی نے ترکی آزادی پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا جواب مقابلہ سے دیا جائے گا اور ترکی آخر دم تک لڑیگا - گو اس وقت دنیا کی صورت حالات بہت ڈانواڈول ہے - لیکن ہمارے ملک کو اس وقت کوئی فوری خطرہ نہیں ہے اور ہم تمام ملکوں خاص کر اپنے پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں -

ترکی میں جرمنی کی مداخلت کے خلاف ناراضگی بڑھتی جا رہی ہے - جرمنی اور اٹلی اب اس کوشش میں ہیں کہ روس کی توجہ بلقان سے ہٹا کر ترکی اور مشرق قریب کی طرف لگائی جائے - ترکی اخبارات جرمنی کی ان کوششوں کے خلاف بڑی سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں جو کہ وہ ترکی اور روس کے تعلقات بگاڑنے کے لئے کر رہے ہیں -

اس واقعہ پر کہ روس نے باضابطہ طور پر اس سے انکار کیا ہے کہ روس نے ترکی کو کوئی الٹی میٹم دیا ہے ترکی میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے - لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر کا ... کیا گیا ہے - جرمن سفیر ہر دان پاپن سیاسی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے انقرہ واپس آ گیا ہے -

جرمنی کے سیاسی حلقوں کی سازشوں سے ترک بہت ناراض ہو رہے ہیں جرمنی حلقے کچھ دنوں سے طرح طرح کی افواہیں اڑا رہے ہیں کہ روس نے ترکی سے بڑے وسیع مطالبے کئے ہیں - ان کا کہنا ہے کہ برطانیہ سے معاہدہ توڑ دیا جائے جرمنی کی پناہ میں آ جائے اور استنبول روس کے حوالہ کر دیا جائے -

عرب ممالک کی آپس میں تقسیم کرنے کی سازش

قاہرہ ۱۱ر جولائی - عرب ممالک کو آپس میں تقسیم کرنے کے لئے اٹلی اور جرمنی کی سازش کا انکشاف ان کاغذات سے ہوا ہے - جو مصری پولس کو غیر ملکی جاسوسوں کے مکانوں پر تلاشی کے وقت ملے - جن عرب ملکوں کو تقسیم کرنے کی سازش کی تھی - ان میں مصر بھی ہے - جاسوسوں کی وساطت سے ان ممالک میں سیاسی اختلافات پیدا کئے جاتے تھے - ان ممالک کی سیاسی پارٹیوں کو خفیہ طور پر مالی امداد مہیا کی جاتی تھی اور اس طرح ان پارٹیوں کو ایک دوسرے کے خلاف مشتعل اور برانگیختہ کرنا تھا - عراق کے متعلق بیان کیا گیا تھا - کہ اس ملک میں وزارتیں یکے بعد دیگرے تبدیل کی جا سکتی ہیں - اور اس طرح انجام کار فسطائی یا نازی طرز کی ڈکٹیٹری وزارت قائم کی جا سکتی ہے فلسطین کے متعلق قرار دیا گیا تھا - کہ اس ملک میں یہودیوں اور عربوں کے درمیان فساد پھیلا کر مطلب حاصل کیا جا سکتا ہے - مصر میں تاجروں کے بھیس میں جاسوس بھیجے جاتے تھے - جو مصری جذبات سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مختلف سیاسی پارٹیوں کو امداد کے طور پر روپیہ دیتے - شام اور فلسطین میں خفیہ طور پر آلات حرب تقسیم کئے جاتے تھے اس طرح ان ممالک میں بے چینی اور بد امنی پھیلا کر اپنا مطلب نکالنا تھا - یہ سازش اس امید پر کی گئی تھی - کہ برطانیہ اور فرانس دونوں ان ملکوں میں آئے ان کی خونریزیوں سے تنگ آکر انہیں غیر محفوظ چھوڑ دیں گے - اور اس طرح جرمنی اور اٹلی کو ان پر قبضہ کرنے کا موقعہ مل جائے گا - اس کے بعد ان ملکوں کی تقسیم اس طرح کی جاتی تھی - کہ عرب کے شمالی حصے تو جرمنی لیتا اور جنوبی حصوں پر اٹلی نے قبضہ کر لینا تھا اس لئے چند برس پیشتر مسولینی نے محافظ اسلام کا لقب اختیار کیا تھا -

مصر اور ترکی سے برطانیہ کے تعلقات دوستانہ ہیں

لارڈ ہیلی فیکس نے دار العوام انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک معظم کی حکومت کے تعلقات مصر اور ترکی سے دوستانہ ہیں - اور یہ بھی بتایا کہ فلسطین میں اس وقت کامل امن و سکون ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زمانہ بدلتا رہتا ہے بھی بھی ہو جو تیرے دل میں رہے
جہاں پر توحق عزم مستقل ہیں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۰ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۹

جاپان کے ساتھ سمجھوتہ پر مسٹر چرچل کا بیان

ایک پرائیوٹ نوٹس کے ذریعہ دریافت کیا گیا آیا وہ ہانگ کانگ اور برما کے راستہ چین کا مال سپلائی بند کرنے کے متعلق جاپان کے مطالبہ کے بارے میں کوئی بیان دیں گے۔ اسپر مسٹر چرچل نے دارالعوام میں مندرجہ ذیل بیان دیا:۔

۲۴ر جون کو حکومت جاپان نے ملک معظم کی حکومت سے درخواست کی تھی کہ برما کے راستہ چین کو سامان جنگ اور دیگر سامان سپلائی بند کرنے کے لئے تدبیر اختیار کی جائیں۔ ہانگ کانگ کے بارے میں بھی اسی قسم کی درخواست کی گئی تھی، حکومت جاپان نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر سامان کی سپلائی بند نہ کی گئی تو برطانیہ اور جاپان کے تعلقات پر شدید اثر پڑے گا۔ اب حکومت جاپان کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اسکی مندرجہ ذیل شرطیں ہیں:۔

ہانگ کانگ سے ہتھیاروں اور سامان جنگ کی برآمد جنوری ۳۹ء سے بند ہے ایسا کوئی بھی سامان وہاں سے نہیں جارہا ہے جس کو حکومت جاپان کوئی اہمیت دیتی ہے۔

حکومت برما نے تین ماہ کے لئے چین کو ہتھیار اور گولہ بارود کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء بھی بھیجنی بند کردی ہیں:۔ پٹرول اور لاریاں اور ریلوے کا سامان۔ جس سامان کی برآمد برما سے بند ہے۔ اس کی برآمد ہانگ کانگ سے بھی بند ہے۔

حکومت جاپان کی درخواست پر غور کرتے وقت۔ اور سمجھوتہ کرتے وقت مختلف ذمہ داریوں کو مدنظر رکھا ہے جنمیں چین کی نیشنل گورنمنٹ کے ساتھ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت برطانیہ کو دنیا کی صورت حالات کو بھی مدنظر رکھنا پڑا ہے اور اس سے اہم واقعہ کو نظر انداز نہیں کرسکتی کہ ہم زندگی اور موت کی لڑائی میں مصروف ہیں مشرق بعید کی بے چینی کے متعلق اس ملک کی پالیسی کی بار بار وضاحت کی جا چکی ہے۔ ہم بار بار اس خواہش پر زور دے رہے ہیں کہ ہم چین کے مستقبل کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے جاپان کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کی بھی بار بار خواہش ظاہر کی ہے۔ ان مقصدوں کو حاصل کرنے کے لئے وقت چاہئے۔ اور کشیدگی دور ہونے کی ضرورت ہے۔ جاپان کو شکایت ہے کہ برما کے راستہ چین کو سامان جنگ جاتا ہے ظاہر ہے کہ اس کی وجہ سے کشیدگی بڑھ رہی ہے دوسری طرف دیکھا جائے تو صورت یہ ہے اگر یہ راستہ مستقل طور پر بند کردیا جائے تو ان عہد و پیمان کی خلاف ورزی ہوگی جو ہمارے غیر جانبدار ملک چین کے ساتھ ہیں۔

لہذا ہم نے اس اُمید میں عارضی انتظام کرلیا کہ جو وقت ملے گا۔ اس میں کوئی حل نکل آئے گا۔ وہ دونوں فریقوں کے لئے مساوی ہوگا۔ اور دونوں بغیر کسی دباؤ کے اُسے قبول کریں گے۔ ہم مشرق بعید میں کسی قوم سے جھگڑا مول لینا نہیں چاہتے اور یہ کہ چین کی حیثیت اور اس کی آزادی محفوظ رہے۔ اور جنوری سنہ ۳۹ء میں جیسا کہ ہم نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا۔ ہم امن قائم ہونے کے بعد چین سے فاضل علاقہ دارانہ حقوق کے ختم کرنے کے متعلق گفت وشنید کرنے اور برابر کی بنیادوں پر معاہدوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہیں ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جاپان اس حد تک خوشحال ہو جائے کہ اس کی آبادی کی فلاح وبہبود یقینی ہوجائے اور اقتصادی اعتبار سے حفاظت ہو جائے۔ ہر جاپانی کی قدرتی طور پر یہ خواہش ہے۔ ان دونوں ملک کے ان مقاصد کے حصول میں ہم پوری طرح اتحاد عمل کرنے اور امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جنگ کا جنگ کی دھمکی سے نہیں بلکہ امن اور اتفاق سے یہ مقصد حاصل ہونگے

مسٹر روزویلٹ

پریزیڈنٹ روزویلٹ نے آئندہ تین سال کے لئے نامزدگی منظور کرلی ہے۔ آپ نے ڈیموکریٹک کنونشن کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا جس میں فرمایا کہ ذاتی طور پر تو میری یہ خواہش تھی کہ اب ریٹائر ہو جاؤں لیکن دوسری طرف ضمیر کی آواز ہے۔ میں اس کشمکش احساس کی کشمکش میں تقریر کررہا ہوں غیر ملکی حالات کی تیز رفتاری سے متاثر ہو کر میں نے آئندہ تین سال کے لئے اس عہدہ کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ نائب صدارت کے لئے مسٹر ویلس کے انتخاب پر پریزیڈنٹ روزویلٹ نے کنونشن کا شکریہ ادا کیا۔

والیسرائے صاحب کا دورہ ملتوی

والیسرائے ہند نے اپنے مدراس اور بمبئی کے دورہ کو اچانک کیوں ملتوی کردیا۔ اس بارے میں شملہ کے پولیٹکل حلقوں میں مختلف خبریں گشت کررہی ہیں۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس کا تعلق انٹرنیشنل صورت حالات سے ہے۔ اس کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ لندن میں ان وزراء کو جو جنگی محکموں سے تعلق رکھتے ہیں حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سونے کا انتظام بھی دفتروں میں کرلیں۔ ایسے موقع پر جبکہ برطانوی وزیروں پر اس قسم کی پابندیاں عائد کی جارہی ہیں۔ یہ غیر اغلب نہیں کہ والیسرائے ہند کو بھی یہ ہدایت کی گئی ہو کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر نہ جائیں۔

جنرل فرانکو کی تقریر

جنرل فرانکو نے ۱۷ر جولائی کو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قوم بنانے کے لئے سلطنت بڑھانا بہت ضروری ہے۔ سب سے پہلا کام اسپین میں اتحاد پیدا کرنا ہے۔ جبرالٹر پر قبضہ کرنا افریقہ میں علاقہ کی توسیع اور اتحادی پالیسی کو مستقل بنانے کا کام ابھی باقی ہے۔

آئینہ کانپور

تعزیری پولیس ٹیکس

ترمیم شدہ پولیس ٹیکس کی ادائےگی کی تاریخ (۳۱ر اگست سنہ ۴۰ء) جو جو قریب آرہی ہے وہ وہ شہر کے غریب طبقہ کی پریشانی بڑھ رہی ہے کیونکہ اس ترمیم شدہ ٹیکس کا بار زیادہ تر غریب طبقہ کے اوپر پڑ گیا ہے مثلاً پہلے ۲۰ روپیہ سالانہ آمدنی کے لوگوں کو مستثنیٰ کردیا تھا اور ۲۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی والے تک صرف ۴ روپیہ ٹیکس اور زائد سے زائد آمدنی والے پر ۵۰۰ روپیہ ٹیکس لگایا گیا تھا، مگر اب جو ترمیم شدہ ٹیکس کی فہرست شائع ہوئی ہے اس میں بجائے حیثیت یعنی آمدنی کے کرایہ کے اُصول پر ٹیکس لگایا گیا ہے اور دو روپیہ آٹھ آنہ سے کم کے کرایہ دار کو مستثنیٰ کیا گیا ہے اور کم سے کم جو ٹیکس لگایا گیا ہے وہ ۶ روپیہ ہے اور زائد سے زائد جو ٹیکس لگایا گیا ہے وہ ۲۵۰ روپیہ ہے اس اصولی فرق کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ غریب طبقہ ٹیکس کے بار سے کچل گیا ہے اور امیر طبقہ اس ٹیکس کے بار سے ہلکا ہو گیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ پہلا اصول یعنی آمدنی پر ٹیکس کا لگایا جانا غریب طبقہ کے لئے زیادہ موزوں تھا مگر مسلم لیگ اور ہندو سبھا نے اس اصول کو تکلیف دہ خیال کرکے دوبارہ تشخیص کی حکومت سے اپیل کی اور حکومت نے اس اپیل کو منظور کرکے دوبارہ تشخیص کی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مسلم لیگ اور ہندوسنگھ نے حکومت کے سامنے کچھ اُصول بھی رکھے تھے یا نہیں مگر اس ترمیم کا جو نتیجہ نکلا ہے وہ غریب طبقہ کے لئے نہایت پریشان کن اور تکلیف دہ ہے۔

پبلک کو یہ بڑی شکایت تھی کہ یکمشت رقم کیسے ادا کی جاسکے گی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس تکلیف کو محسوس کرکے ۳ قسطوں میں ادائیگی منظور کرلی ہے۔ بہت سی عذرداریاں بھی اسی وجہ سے نہیں ہوسکی ہیں کہ کل رقم جمع کرنے کے لئے کہاں سے آئے۔ لہذا اب حکومت کو یہ اجازت بھی دیدینا چاہیئے کہ ۳۱ر اگست تک ایک قسط جمع کرکے عذرداری کی جاسکتی ہے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہماری اس درخواست کو منظور کرکے پبلک کو اطمینان کی سانس لینے کا موقع بہم پہونچائے گی۔

وار کمیٹی کا جلسہ

۱۳ر جولائی کو ایگزیکیٹو وار کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ال۔پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف سب کمیٹیوں کے کنوینروں نے اپنی اپنی کمیٹی کی رپورٹیں پیش کیں۔

چندہ کے متعلق صدر صاحب نے اعداد وشمار بتلائے مسٹر ولکنسن نے جنگی قرضہ کے متعلق ایک تقریر کی اور اس اسکیم کو ہر دلعزیز اور زیادہ کامیاب بنانے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ مسٹر ہون صاحب نے فوجی بھرتی کے سلسلہ میں یہ تجویز پیش کی کہ بھرتی صرف مخصوص قوم کے لوگوں تک ہی محدود ... رکھا جائے بلکہ ہر شخص کو جو بھرتی ہونا چاہے اور تندرست ہو اُسے بھرتی کرلینا چاہیئے۔ مسٹر ال۔پی۔ سریواستو نے پبلسٹی کمیٹی کی رپورٹ پڑھی۔

مسٹر الیس۔ ان مصرا سکریٹری جان ایمبولینس نے بتلایا ۲۴۱ اشخاص نے فرسٹ ایڈ کے امتحانات پاس کئے ہیں۔

وار کمیٹی کا چندہ

گذشتہ ماہ یہ طے کیا گیا تھا کہ سب سے پہلے ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ کے وار فنڈ میں "وار ایر کرافٹ" کے لئے دو لاکھ روپیہ کی رقم کانپور سے جمع کی جائے چنانچہ اب یہ رقم جمع ہو چکی ہے۔

چندہ کی وصولی بدستور جاری رہے گی اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ جن اصحاب نے ابھی چندہ نہیں دیا ہے وہ فوراً چندہ دیکر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔

جن حضرات نے چندہ دیا ہے اُن کے کچھ نام تو "صداقت" ۲۹ر جون سنہ ۱۹۴۰ء میں شائع ہو چکے ہیں بقیہ نام درج ذیل ہیں۔ کہ:۔

۱۔ اترٹن ویسٹ ملس	۵ ہزار روپیہ
۲۔ گنیش فلاور ملز	۲½ ہزار ”
۳۔ سردار اندر سنگھ	۱۵ سو روپیہ
۴۔ مسرس روپ نرائن رام چندر	۱۵ ” ”
۵۔ ” نہال چند بلدیو سہائے	” ”
۶۔ دوارکا داس کملاپت گنیا شوگر ملس	ایک ہزار
۷۔ ال۔ ان۔ گڈ وویا اینڈ کو	”
۸۔ تواری اسٹیٹ (کورٹ آف وارڈس)	”
۹۔ راوت پور ٹرسٹ	۷۵۰ روپیہ
۱۰۔ گیا پرشاد ”	” ”
۱۱۔ یو۔پی ٹینری کمپنی	” ”
۱۲۔ چارٹرڈ بینک	” ”
۱۳۔ لالہ گیا پرشاد اکسائز کنٹریکٹر	” ”
۱۴۔ کارکل اسٹاف دور کیلی اگلن ملس	۴ ہزار
۱۵۔ ” میور ملس	۲۵۶۶ روپیہ
۱۶۔ ” سودیشی کاٹن ملس	۸۳۸ ”
۱۷۔ ” الکٹرک سپلائی	۷۱۸ ”
۱۸۔ ” بیگ سدرلینڈ	۵۲۷ ”
۱۹۔ کانپور رولنگ ملس	۵۰۰ ”
۲۰۔ راؤ سردار سنگھ آف بلہیٹی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ	۵۰۰ ”
۲۱۔ لالہ رام نرائن گرگ	۵۰۰ ”
۲۲۔ رائے بہادر وکرماجیت سنگھ	۵۰۰ ”
۲۳۔ ٹھاکر بشمبر سنگھ آف کانپور	۵۰۰ ”
۲۴۔ ڈائرکٹر ماڈرن انڈیا	۵۰۰ ”
۲۵۔ چارٹرڈ بنک	۵۰۰ ”

طوائفوں کا معاملہ

کانپور میونسپل بورڈ نے شہر سے طوائفوں کو نکالدینے کے لئے قواعد کا ایک مسودہ مرتب کیا ہے جس کو رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ نے بھی ملاحظہ فرماکر اس کی موافقت میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

اس سلسلہ میں کلکٹر صاحب نے ایک مراسلہ بورڈ کے پاس بھیجا ہے جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ طوائفوں کو شہر سے نکال دینے کی پالیسی زیادہ سخت اور ناقابل عمل ہے۔ اور علاوہ اس کے اس پر عمل کرنے کے لئے بورڈ کو جدید بائی لاز بنانا ہوں گے جو ابھی تک بنائے نہیں گئے ہیں۔

آپ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اُن علاقوں کو جہاں طوائفوں کا رہنا ممنوع ہے زیادہ واضح کردیا جائے۔

مولانا حسرت موہانی مستعفی

مولانا حسرت موہانی پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ نے اختلاف رائے ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کی پریسیڈنٹ شپ اور ممبری دونوں سے استعفیٰ دیدیا ہے جس پر ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں غور ہوگا۔

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ

راؤ سردار سنگھ آف بلہیٹی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف چیرمینی کے انتخاب کے سلسلہ میں جو پٹیشن دائر تھا وہ مسٹر ہیرڈ ڈسٹرکٹ وسشن جج نے خارج کردیا ہے۔

مزدوروں کا جلسہ

۱۴ر جولائی کو مل مزدوروں کا ایک جلسہ پریڈ کے میدان میں مسٹر یوسف کی صدارت میں ہوا جس میں تعزیری ٹیکس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور اُس کی خامیوں کا ذکر کیا گیا۔

جلسہ میں ہالول کے بت کے ہٹانے اور جنگی فنڈ میں چندہ جمع کرنے اور مزدوروں کی تنخواہوں سے روپیہ کاٹنے کا اختیار مل مالکان کو دینے کے متعلق آرڈی نیس کی نکتہ چینی کی گئی۔

ایک سال قید کی سزا

کامریڈ منا سنگھ کیمنسٹ ورکر مزدور سبھا کو ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں ایک سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا مسٹر عارف علی شاہ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ہوئی۔

ہندوسنگھ اور تعزیری ٹیکس

مقامی ہندوسنگھ نے تعزیری پولیس ٹیکس کے متعلق ایک عرضداشت انچارج تعزیری پولیس ٹیکس کے پاس بھیجی تھی جس کے جواب میں آپ نے بتلایا ہے کہ ٹیکس صرف اسی قدر وصول کیا جارہا ہے جتنا کہ واقعی خرچ ہوگا۔ البتہ صرف تھوڑا روپیہ زائد وصول ہوگا تاکہ غیر واجب تشخیص ٹیکس کی واپسی میں دقت واقع نہ ہو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عذرداری کی مدت کو گورنمنٹ نے مقرر فرمایا ہے لہذا مقامی حکام کو اس میں تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ آپ نے یہ یقین دلایا ہے کہ واپسی کے معاملہ میں ہر ممکن سہولت پہونچائی جائے گی تشخیص ٹیکس کی رقم بہت جانچ کر لگائی گئی ہے البتہ اُن لوگوں کو اعتراض ہوگا کہ جن پر پہلے رقم کم تھی زائد پولیس کے مزید چھ ماہ کا خرچ بھی اسی ٹیکس میں شامل ہے۔ لالہ پدم پت سنگھانیا نے یو۔پی گورنمنٹ کے چیف سکریٹری کو ایک مراسلہ بھیجکر عذرداری کے لئے دو ہفتہ کی مزید مہلت مانگی ہے اور یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ ہندوسنگھ کا ایک ڈپوٹیشن اس سلسلہ میں گورنر صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا ہے آپ نے یہ بھی شکایت کی ہے کہ اُن غریب اور اوسط درجہ کے لوگوں پر ہے جو کرایہ دار ہیں اور ٹیکس قسطوں میں نہ ادا ہونے کی اجازت سے ان کی پریشانیاں اور زیادہ ہوگئی ہیں۔

پولیس ٹیکس اور مزدور

پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ال۔اے آنریری چیف آرگنائزر لیبر نے گورنمنٹ کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں آپ نے اس امر کی شکایت کی ہے کہ اس ٹیکس سے مزدوروں کو سخت پریشانی ہوگی۔ آپ نے تجویز کیا ہے کہ اگر حکومت مزدوروں پر بھی ٹیکس عائد کرنا ضروری سمجھتی ہے تو ٹیکس قسطوں میں وصول کیا جائے یا پھر کل ٹیکس مل مالکان سے وصول کرلیا جائے اور مل مالکان مزدوروں کی تنخواہوں سے کئی قسطوں میں یہ روپیہ کاٹ لے۔

ہڑتال

۱۸ر جولائی کو مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق شہر کے مسلمانوں نے زائد پولیس ٹیکس کے لئے احتجاج کے طور پر مکمل ہڑتال کی اور شہر کے تمام مسلمانوں نے اپنا کاروبار بند رکھا مسٹن روڈ کے بعض ہندو دوکانداروں نے بھی بطور ہمدردی اپنی دوکانیں بند کردیں۔ شام کو جلسہ ہوا جس میں زائد پولیس ٹیکس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

دفعہ ۱۵۱ میں گرفتاری

پولیس نے مسرس رام ادھار و رام اتار اور افضل حسین کو دفعہ ۱۵۱ کے ماتحت یعنی باغیانہ تقریر کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۶ر جولائی سنہ ۴۰ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ال۔ال۔ڈی۔ایم۔ال۔سی، کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے جنوبی توسیع اسکیم میں دہکنا پوروہ اور ژبو پوروہ میں ایک ایک لٹرین بنانے کے واسطے ۷۸۴ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

ٹرسٹ کے مختلف حلقوں میں اسٹارم واٹر ڈرینیس نالیاں بنانے کے لئے ۱۰۹۸۰ روپیہ اور سڑکیں بنانے کے لئے ۲۲۴۱۵ روپیہ کے تخمینے منظور کئے گئے۔

رائے پوروہ اسکیم میں ۲۵ فٹ روڈ پر نالیاں بنانے اور سیسہ مئو اسکیم کے سلسلہ میں ۲ فٹ قطر کی اسٹارم واٹر نالی بنانے کے لئے ٹنڈر منظور ہوئے۔

کھیل کے میدانوں اور کھلی ہوئی زمینوں پر روشنی لگانے کے لئے طے کیا گیا۔

گھسرا مئو۔ گٹیا۔ ناچ گھر پرانہ اور ناظر باغ کے مختلف پلاٹوں کے لئے ریوائزڈ لے آوٹ منظور کئے گئے۔

ناچ گھر پرانہ اسکیم کے سی بلاک کے ریوائزڈ لے آوٹ میں ۳۰ فٹ روڈ پر چھوٹے پلاٹوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

سی بلاک گٹیا کے ریوائزڈ لے آوٹ میں دو منزلہ مکانات۔ لائبریری۔ ڈسپنسری۔ دوکانوں پارک کا انتظام کیا گیا ہے۔

مبلغ ۱۴۰۹۷۴ روپیہ قیمت کی زمین کی فروخت منظور کی گئی۔

آمیزش کے جرم میں سزا

مندرجہ ذیل دوکانداروں کو آمیزش کرنے کے جرم میں سزائیں ہوئی ہیں:۔ (۱) رام روپ ولد برج لال سبزی منڈی کو گھی کی آمیزش کرنے کے مقدمہ میں ۷۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اگر جرمانہ نہ ادا ہو تو تین ماہ کی قید محض مزید

سبدِ گُل

انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے
"Missing the Bus"
بالکل اسی طرح جیسے ہم اسٹیشن پر جائیں اور یہ معلوم ہو کہ "گاڑی روانہ ہو چکی" اس کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا اور غفلت سے کام لیا گیا۔ پنجاب کے وزیر اعظم صاحب اس نازک وقت اور برطانیہ کی امداد کر کے، موقع سے فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں فرماتے کہ "اگر اس مرتبہ ہم نے اپنی غفلتوں کے باعث گاڑی کو نکل جانے دیا تو ملک کے لئے یہ انتہائی بدنصیبی ہوگی"! اچھا صاحب! ہم اسے تسلیم کئے لیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ گاڑی کہاں ہے اور کس قسم کی ہے؟

مصر کی "محکمہ منشیات کی سالانہ رپورٹ" کہتی ہے کہ وہاں کی خفیہ پولیس نے منشیات کی خفیہ اور خلاف قانون تجارت کے ایک ایسے ذریعہ کا پتہ لگایا ہے جس کا بیان ایک دلچسپ افسانے یا رومان سے کم نہیں ہے۔ فلسطین سے ایک اونٹ کے ذریعہ افیون اور حشیش (بھنگ) صحرائے سینا کے راستے سے جو سات روز کے سفر کی راہ ہے مصر بھیجا گیا تھا۔ آپ کہیں گے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اونٹ تو باربرداری کا جانور ہے اور اس پر سامان بھیجا ہی جاتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ منشی چیزیں اونٹ کے اوپر نہیں بلکہ اندر تھیں۔ یہ تو آپ نے سُنا ہوگا کہ اونٹ کے جسم میں ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں وہ کئی کئی روز کے ریگستانی سفر کے لئے پانی رکھ لیتا ہے۔ ان زندہ دل تاجروں نے کیا تھا کہ لوہے کے چھ سلینڈر جن میں ہر ایک کا وزن ایک سیر تھا اور ان میں افیون اور بھنگ بھر دی گئی تھی اونٹ کے حلق کے راستہ سے اس کی پانی والی تھیلی میں اتار دئے تھے۔ اس اونٹ نے سات روز کا سفر تو آسانی سے طے کر لیا لیکن منزل پر پہونچتے ہی خفیہ پولیس کے ہاتھوں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ اچھا ہوا اونٹ کی جان بچ گئی اور نہ اس کی تھیلی سے سامان نکال کر بیچنے کے لئے خفیہ تاجر اسے ہلاک کر دیتے۔ اب یہ بے نکیل کا اونٹ مصری تھانے کے احاطہ میں سیر کرتا پھرتا ہے۔ اور اپنے اندر افیون اور بھنگ بھی رکھتا ہے۔

فرانس کی صحافی دُنیا میں میڈم ٹبوائے، پرٹنیکس، ہنری ڈی کری اور ایملی بیوکرے وغیرہ مشہور ہستیاں ہیں۔ یہ لوگ بہت اچھے فرانسیسی اخبار نویس ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فرانسیسی حکومت نے ان اخبار نویسوں کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مارشل پیٹن کے ڈکٹیٹر بننے اور فرانس کی نئی حکومت کے قیام کے بعد انقلاب نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ فرانسیسی حکومت کی نئی تلوار نے پہلے اخبار نویسوں ہی پر اپنا وار شروع کر دیا ہے اس واقعہ کو سُنکر ہمیں سارے عالم کے اخبار نویسوں کی قسمت پر رونا آتا ہے۔ اخبار نویسی اور مظلومی اب ہم معنی الفاظ ہوئے جا رہے ہیں۔

جبرالٹر خالی کیا جائے گا

جبرالٹر، ۱۸ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۷ سال سے کم عمر کے بچوں اور تمام عورتوں کو جلد ہی یہاں سے باہر بھیجدیا جائے گا۔ ۴۵ سال سے زیادہ عمر کے مردوں اور ان لوگوں کو بھی جنکی جسمانی حالت درست نہیں ہے۔ باہر بھیجدیا جائے گا جو خاص خاص کاموں میں لگے ہوئے ہیں صرف وہی لوگ یہاں رہیں گے۔

کیا گیا ہے کہ مصری فوج کے پاس لڑائی کا جتنا سامان ہے اس میں کمی نہیں ہونے دیجائیگی اور برطانیہ سے مصر نے جو فوجی سامان ادھار لے لیا تھا وہ بھی مصری فوج کے پاس رہنے دیا جائے گا پہلے یہ تجویز تھی کہ برطانیہ مصر سے اپنا فوجی سامان واپس لے گا اور مصری فوج کا کچھ سامان

ادبِ لطیف

شاعر کا دل

از جناب یوسف آوارہ

رات آئی۔

اپنے جلو میں حُسن اور رنگینیاں لے کر بہار آئی پھولوں کے بھیس میں پری پیکر بنکر۔ غرض وسعت عالم چاروں طرف قدرت کی دلکش نیرنگیاں اپنے حُسن وجمال کا مظاہرہ کرنے لگیں۔

ایک شاعر بدنصیب اور حُسن پرست شاعر قدرت کے دلفریب جلوؤں کو دیکھ ہزار جان سے مفتون ہو گیا۔ تاثرات بیدار ہوئے۔ جذبات میں ہلچل پیدا ہوئی۔ امنگوں نے رہنمائی کی۔ شاعر نے جوش محبت میں اپنے محبوب کی مدح سرائی شروع کی۔ اور تھوڑی دیر میں اپنی زبان قلم سے محبت کا گراں قدر اور انمول تحفہ پیش کر دیا اپنے محبوب کی بارگاہ میں جسکی قیمت ہیرے سے جواہرات اور دنیا کی تمام دولت سے کہیں زیادہ گراں ہے آہ! شاعر کا دل۔

کیسا حُسن پرست اور محبت سے لبریز دل ہے۔

۴۔ وہ دوسروں مردوں سے خط و کتابت کرتی ہے!

۵۔ وہ میرے لئے کھانا تیار کرنے سے انکار کرتی ہے!

۶۔ وہ مجھے مجبور کرتی ہے کہ صبح اپنا بستر خود اپنے ہاتھ سے ٹھیک کروں۔

۷۔ وہ ہمیشہ کتاب پڑھا کرتی ہے اور میں اُس کے سامنے چُپ بیٹھا رہتا ہوں پھر کتاب میرے سر پر دے مارتی ہے اور کہتی ہے "یا جی تو اتنی دیر سے کہاں غائب تھا"؟

۸۔ اُس نے میرے چودہ ہزار ڈالر خرچ کر ڈالے۔ میں اس رقم کا حساب معلوم کرنا چاہتا ہوں!

۹۔ وہ برابر ضد کرتی تھی کہ ہم دو کے لئے نہیں بلکہ تین آدمیوں کے لئے کھانا مہیا کیا جائے اور جب میں سبب دریافت کرتا تو چمچہ سے مجھے مارا کرتی تھی!

۱۰۔ وہ کہتی تھی کہ میں فیشن ایبل عورت ہوں۔ چنانچہ آدھی رات کو گھر سے باہر نکل جاتی اور صبح کو واپس آیا کرتی تھی۔

چین کا عزم

چنکنگ، ۱۷ر جولائی۔ مارشل چانگ کائی شک نے بیان کیا کہ اگر برطانیہ نے چین اور جاپان کی صلح کے ساتھ برما روڈ کے سوال کو اٹھایا تو برطانیہ نہ صرف چین کی دوستی کھو بیٹھے گا بلکہ مشرق میں اس کی پوزیشن مٹ جائے گی۔ اگر برطانیہ کا یہ خیال ہے کہ برما روڈ بند کرنے سے مشرق میں لڑائی کا عزم کم ہو جائے گا تو وہ غلطی پر ہے۔ ہمارا خیال اس کے الٹا ہے اس سے لڑائی اور طول پکڑ جائیگی۔ اور اس کا دائرہ وسیع ہو جائے گا۔ جب تک چین فتح حاصل نہ کرے گا۔ وہ ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ خواہ کچھ ہی ہو ہم لڑتے رہیں گے ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم فتح پائیں گے خواہ ہمارے ساتھ دغا کی جائے یا نہیں اس سے بڑی غلطی نہیں ہو سکتی کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ چین کا راستہ بند کر کے چین کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے، حکومت برطانیہ نے جو فیصلہ کیا ہے حکومت چین اس کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس کے اس عمل کو دوستی اور قانون کے خلاف سمجھتی ہے۔ برطانیہ کا فعل چین کے دشمن کی امداد کرنے کے مترادف ہے۔

مصر کے تحفظ کا مضبوط انتظام

لندن ۱۸ر جولائی۔ مصر کے بچاؤ اور مصری فوج کو پھر سے ترتیب دیکر زیادہ مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ یہ اعلان

عالمِ نسواں

امریکہ میں طلاق کے عجیب و غریب اسباب

امریکہ میں کن عجیب و غریب اور دلچسپ حالات کے ماتحت بیویاں شوہروں سے طلاق حاصل کر رہی ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل دلچسپ واقعات سے ہو سکتا ہے جو پچھلے دنوں اخبارات میں شایع ہوا تھا۔

اخبارات کا بیان ہے کہ ایک اسکول کی معلمہ اور ایک کمپنی کا کلرک یہ دونوں پڑوسی تھے۔ بتدریج اُن میں تعارف ہوا، اور ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔ آخر ایک دن مرد نے عورت سے شادی کی درخواست پیش کی اور دونوں میں اس طرح پر گفتگو ہوئی۔

عورت — خیال تو اچھا ہے لیکن ....

مرد — لیکن کیا؟

عورت — تم جانتے ہو کہ میں مدرسہ میں ٹیچر ہوں اور امتحان لینے کی عادی ہوں۔ کیا تم پسند کرو گے کہ اپنے شاگردوں کی طرح تمہارا بھی امتحان لوں؟

مرد۔ کس طرح؟

عورت۔ میں امتحان لینے کے لئے تم سے شادی منظور کرتی ہوں۔ اگر تم پاس ہو گئے تو بدستور میرے شوہر رہو گے۔ اگر فیل ہو گئے تو ....

مرد۔ نہیں نہیں، میں فیل نہیں ہو سکتا۔ میں بہت اچھا طالب علم ثابت ہوں گا۔

دونوں کی شادی ہو گئی، مگر ایک ہی مہینہ کے بعد دونوں نے الگ الگ طلاق کی درخواستیں عدالت میں پیش کر دیں عورت نے طلاق کے تیس سبب بتائے اور مرد نے دس۔ ذیل میں اُنھیں ملاحظہ کیجئے:—

عورت کی شکایتیں

۱۔ میرا شوہر میرے سفری بیگ کو اور میرے عطر کو استعمال کرتا ہے۔

۲۔ وہ اپنے دوستوں کو میری تصویروں کو البم دکھاتا ہے، حالانکہ اُس میں بعض ایسی تصویریں بھی ہیں جن میں میں اپنے پرانے دوستوں کیساتھ خاص حالتوں میں دکھائی گئی ہوں "تصویریں دکھا کر شوہر اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ اس زمانہ میں میں خوبصورت تھی"،

۳۔ وہ میری ڈائری پڑھتا اور مسکراتا جاتا ہے!

۴۔ اُس نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ شادی کی درخواست میں نے کی تھی!

۵۔ اُس نے کہا کہ اگر وہ مجھے طلاق دیدے تو میں بھوکوں مر جاؤں گی اور روتے روتے اندھی ہو جاؤں گی!

۶۔ اس نے کوشش کی کہ اولاد نہ ہونے پائے!

۷۔ جب میں چھٹی میں سیر کے لئے جانے لگی تو اُس نے آرزو کی کہ کاش میں کبھی نہ لوٹوں!

۸۔ ایک رات میں نے پوچھا کہ اتنی رات کہاں رہے تو کہنے لگا، تمھیں اس سے کیا!

۹۔ دوسری رات میں نے پھر یہی سوال کیا تو کہنے لگا کل میں جواب دے چکا ہوں!

۱۰۔ وہ مجھ پر جاسوسی کرتا ہے!

۱۱۔ ایک رات میں دیر سے گھر آئی تو مجھے ڈانٹنے لگا!

۱۲۔ مجھے کبھی اپنے ساتھ سینما دکھانے نہیں لے گیا!

۱۳۔ فون پر مجھے کسی سے بات کرنے نہیں دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں شوہر ہوں تمھاری تربیت کروں گا۔

۱۴۔ میں ایک دن بیمار تھی، مگر اُس نے میرے لئے سیب لانے سے انکار کر دیا!

۱۵۔ ایک مرتبہ مجھے مارا اور اپنے کتے کو ساتھ لے کر سیر کرنے کو چلا گیا!

۱۶۔ اُس نے میری پوری تنخواہ قرض لے کر اپنے دوستوں پر اُڑا دی!

بچوں کی دُنیا

اسفنج

تم نے اسفنج تو ضرور دیکھا ہوگا۔ نہانے کے وقت یہ استعمال ہوتا ہے۔ اب یہ مردہ ہے مگر جب یہ جانور کی قسم میں سے تھا۔ اور سمندر میں رہتا تھا تو زندہ تھا۔ یہ اسفنج جب سمندر میں تھا تو ہلکے نیلے رنگ کا تھا۔ اور سمندری جانور جو ننھے ننھے تھے اور جبلی کی طرح تھے اس مکان میں رہا کرتے تھے۔ اور آرام سے رہا کرتے تھے۔

اسفنج میں جو خانے ہوتے ہیں۔ سمندری پانی اس میں سے برابر نکلتا رہتا تھا اور اس وجہ سے ننھے ننھے جانوروں کو جو اس میں رہتے تھے سمندر کا پانی خوراک بہم پہونچاتا رہتا تھا سوائے دو قسم کے اسفنج سمندر ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور ہر طرح کے سمندر اور گہرائی میں پائے جاتے ہیں چھوٹے چھوٹے اسفنجوں سے لے کر بڑے بڑے اسفنجوں تک دستیاب ہوتے ہیں۔

بہت سی قسمیں اسفنج کی ولایت انگلستان کے گرد ساحل پر ملتے ہیں۔ ہم لوگ نہانے کے لئے جو اسفنج استعمال کرتے ہیں وہ گرم علاقوں میں سمندروں کی تہ میں پائے جاتے ہیں۔ زیادہ تر اسفنج بحر روم سے حاصل ہوتے ہیں۔ یا جزائر غرب الہند سے خاص کر جزیرہ بہاما سے۔

اسفنج مسالوں کی مدد سے مصنوعی طور پر بھی بنائے جاتے ہیں۔

۱۷۔ صرف ایک ہی رات اُس نے گھر میں کھانا کھائے بغیر! اور جب میں نے کھانا تیار نہ کیا تو مجھے بہت ملامت کی۔

۱۸۔ اُس نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ میرا مسکرانا اُسے بُرا لگتا ہے کیونکہ میرا منہ چوڑا ہے۔

۱۹۔ ایک دن میں اُس کے دفتر گئی تو کہنے لگا، چلی جاؤ۔ مجھے اس وقت بہت کام ہے!

۲۰۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ طلاق کے ایسے اسباب لکھ لوں جو معقول ہوں تاکہ عدالت فوراً طلاق دلا دے!

۲۱۔ وہ راتوں کو مجھے صرف اس لئے اُٹھایا کرتا تھا کہ اُسے شراب پینا ہوتی تھی!

۲۲۔ وہ کبھی کبھی مجھے پیار کرتا تھا، مگر اس طرح کہ میری آرائش خراب ہو جاتی تھی!

۲۳۔ گر کبھی مٹھائی لاتا تھا تو اُسے اکیلا ہی کھا جاتا تھا!

۲۴۔ ایک دن میری ایک سہیلی کے سامنے مجھ سے کہنے لگا، پیاری تمھارے بال سفید ہونے لگے۔

۲۵۔ خود تو بہت سگریٹ پیتا ہے، مگر مجھے پینے سے منع کرتا۔

۲۶۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ اگر میں الگ ہو جاؤں تو وہ خوش قسمت بن جائے!

۲۷۔ ایک دفعہ مجھ پر اس لئے خفا ہوا کہ میں نے اُس کے شرابی دوستوں کی تواضع نہیں کی تھی!

۲۸۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگا میں چڑیل ہوں!

۲۹۔ اس کے بال بہت خوبصورت ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ بے اختیار اُس کے بالوں کی تعریف کی۔ اس سے میری خودداری کو صدمہ پہونچا!

۳۰۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ میں چھپکلی ہوں!

شوہر کی شکایتیں

۱۔ میری بیوی مجھ سے جھگڑتی ہے جب میں اس کا سنٹ استعمال کرتا ہوں۔

۲۔ اُس نے مجھے چور کہا، کیونکہ میں نے اُس سے کچھ قرض مانگا تھا!

۳۔ وہ اپنے حقوق مجھ سے بڑی سختی سے وصول کرتی ہے۔

پردۂ فلم

آج کا ہندوستان

"آج کا ہندوستان" رنجیت کی ایک ایسی تصویر ہے جس کو اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو یہ محض ایک دلچسپ تصویر معلوم ہوگی لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رنجیت کی ایک نہایت ہی دل کش سوشل تصویر ہے جس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس مغربی سیلاب سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ہندوستان کے نوجوانوں کی زندگی کو برباد کئے ڈالتا ہے۔

یہ تصویر صرف مغربیت کے خلاف جہاد ہی نہیں ہے بلکہ اس تصویر میں ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی اور دیسی مصنوعات کی ترقی کے لئے ایک نہ محسوس ہونے والا پروپگنڈہ پوشیدہ ہے۔

اس تصویر کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اصلاحی ہونے کے باوجود نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اور اس دلچسپی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے نامور مذاحیہ ایکٹر مسٹر چارلی نے اس تصویر میں ایک نہایت ہی اہم پارٹ انجام دیا ہے۔ اور اس خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے کہ بہت کم تصویروں میں آپ نے چارلی کو کامیاب دیکھا ہوگا۔

تصویر ایک ایسے موضوع پر تیار کی گئی ہے نہایت دلچسپ ہے۔ اسی لئے اس تصویر کو ہندوستان کے ہر حصہ میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ تجارتی لحاظ سے رنجیت کی نہایت ہی کامیاب تصویر ثابت ہوگی۔

جس افسانہ پر اس دلچسپ تصویر کو تیار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ۔ ساہوکار کی بیٹی ششی اور دھرج کی منگنی ہو چکی تھی۔ لیکن ششی دھرج کے چھوٹے بھائی اُمنگ کی محبت میں مبتلا ہو گئی۔ جب دھرج کو اس محبت کا علم ہوا تو اس نے اپنے چھوٹے بھائی اُمنگ کو اجازت دیدی کہ وہ ششی کے ساتھ شادی کر لے دونوں کی شادی ہو گئی لیکن چند روز کے بعد ششی کی چھوٹی بہن اُرمی جب ولایت سے پوری میم بن کر آئی تو اُمنگ اس پر فریفتہ ہو گیا۔ آخر دونوں میں یہ طے پایا کہ وہ گھر سے بھاگ نکلیں۔ اُمنگ نے انماد بھائی کے پاس چالیس ہزار میں اپنی تمام جدی جائداد رہن رکھ دی۔ اور اُرمی کو لے کر بمبئی چلا گیا۔ اُمنگ کے جانے کے بعد انماد بھائی نے تمام جائداد پر قبضہ جما لیا۔ اس قبضہ کے بعد اُمنگ کے والدین اور گھر والے بالکل مفلس ہو گئے۔ اُدھر چند ہی روز میں اُمنگ اور ارمی نے تمام روپیہ اُڑا دیا۔ مفلسی نے ارمی کو مجبور کیا کہ وہ ناچ گا کر کام چلائے مگر اُمنگ اس بے عزتی کو نہ برداشت کر سکا۔ اس نے آرمی کو قتل کر دیا اور نام بدل کر کتابیں لکھنے لگا۔ اس کی کتابیں بے حد مقبول ہوئیں اور وہ ہندوستان بھر میں مشہور ہو گیا۔ کافی شہرت حاصل کرنے کے بعد جب وہ وطن آیا تو اس کی بڑی عزت ہوئی مگر کسی نے اُسے نہیں پہچانا لیکن بدنصیب بیوی نے پہچان لیا اور اُس کے بعد اُمنگ کی ایک نئی زندگی شروع ہوئی۔ یہ ہے اس افسانہ کا لب لباب۔

اس افسانہ کو ڈائرکٹر نے زیادہ سے زیادہ دل کش بنانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ جا بجا نہایت ہی دلچسپ ٹکڑے فلم میں دکھائی دیتے ہیں۔ بعض ٹکڑے تو اس قدر دل کش ہیں کہ متین سے متین اور سنجیدہ سے سنجیدہ شخص بھی قہقہے لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ڈائرکشن کے بعد جب ہم اداکاروں کے کام پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی خاصہ ہے۔ روز نے بدنصیب ہیروئن یعنی ششی کا پارٹ بڑی خوبی سے ادا کیا ہے پرتھوی راج نے دھرج کا مشکل ترین کام خوب ادا کیا ہے۔ ایشور لال جس نے اُمنگ کا کام کیا ہے اس کے کام سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایشور لال اداکاری میں نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ اس تصویر میں اس کا کام بہت اچھا ہے۔

چارلی جس نے انماد بھائی کا پارٹ ادا کیا ہے اس کا کام بے حد دلچسپ ہے۔ اگر سچ پوچھا جائے تو اس تصویر میں اسی کے کام سے زندگی اور رونق رہ گئی ہے۔

اقوال زرین

اکثر اخلاقی خوبیاں جھونپڑیوں میں پائی جاتی ہیں محلات میں نہیں۔

طاقت کمزوروں کے کچلنے کے لئے نہیں ہے بلکہ ان کو سہارا دینے کے استعمال کرنی چاہیئے۔

استقلال دولت کی کنجی ہے اور کفایت شعاری کا تالا ہے۔

جو شخص سورج نکلنے کے بعد تک سوتا ہے دولت اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔

خود غرض دوستوں کو منھ نہ لگاؤ ورنہ ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مصیبت نااتفاقی کا نتیجہ ہے۔

جہالت خدا کا غضب ہے۔

ہمدردی ایک سنہری کنجی ہے۔

مُرجھائے ہوئے درخت موسم بہار میں سرسبز ہو جاتے ہیں لیکن جوانی نہیں لوٹتی۔

دشمنی بھائیوں کو بھی جدا کر دیتی ہے۔ مگر محبت غیروں کو دوست بنا دیتی ہے۔

اپنے کئے ہوئے پر نظر ثانی ضرور کر لیا کرو۔

موج تبسم

جیمس :- کیوں دوست تمھاری اپنی بیوی کے ساتھ کیوں نہیں بنتی ؟

ڈونل :- بیوی کے ساتھ میرا نبھاؤ ہونا ہٹلر کے ساتھ پیکٹ کرنے کے ہم معنی ہے۔ معلوم نہیں کب اس کی خلاف ورزی شروع ہو جائے۔

دو آدمیوں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ پولیس نے انھیں گرفتار کر کے ایک عدالت میں پیش کر دیا۔ ایک عینی گواہ نے بیان دیا کہ دونوں ایکدوسرے کو خوب پیٹ رہے تھے۔

مجسٹریٹ :- یہ دونوں لڑ رہے تھے اور تم انھیں دیکھ رہے تھے۔

گواہ :- جی ہاں !

مجسٹریٹ :- تم نے انھیں چھڑانے کی کوشش کیوں نہیں کی۔

گواہ :- میں اس وقت پائپ بھر رہا تھا۔

احمد :- کیا آپ کی بیوی باتیں سننا بہت پسند کرتی ہیں۔

محمود :- جی نہیں" باتیں کرنا"

مجسٹریٹ :- اگر عدالت تم دونوں میں سمجھوتہ کرا دے کیا پھر تم اپنی بیوی کے ہمراہ اس گھر میں رہنا پسند کرو گے۔

خاوند :- آپ کو کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈکٹیٹروں سے صلح نہیں ہو سکتی۔

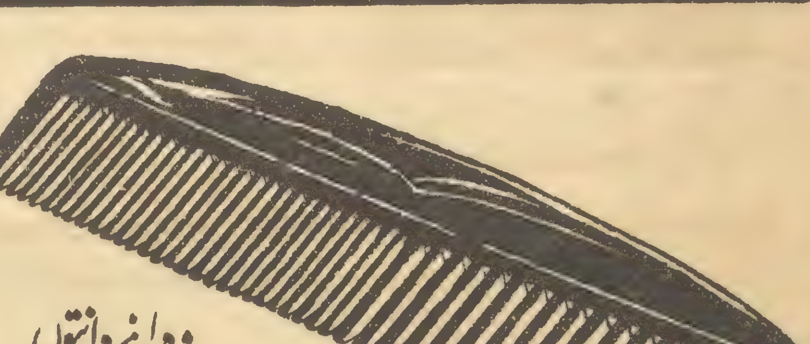

ہندوستان میں ہندوستان کی آب و ہوا کے مطابق تیار کیا ہوا
DK 189

دلچسپ معلومات

دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہیرے جواہرات کی کانیں افریقہ میں ہیں دوسرا نمبر کانگو کا ہے تیسرا گرانڈ کوسٹ کا اور چوتھا نمبر مغربی امریکہ کا ہے۔

ایک سال پہلے دنیا کے اخبارات کی تعداد صرف چار ہزار تھی لیکن اس زمانہ میں ۹۰ ہزار سے بھی زائد اخبار دنیا بھر میں نکلتے ہیں۔

ہندوستان میں زراعت پیشہ آدمیوں کا اوسط ۱۸۹۱ء میں ۵۰ فیصدی تھا ۱۹۱۸ء میں یہ اوسط ۷۴ فی صدی ہو گیا،

دنیا میں اندھوں کی تعداد تین کروڑ ہے ان میں سے ۶۵ فیصدی ہندوستان اور چین میں بستے ہیں، ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ مادرزاد اندھوں کو چھوڑ کر باقی اندھوں کی بڑی وجہ خرابی خوراک ہے

جنوبی امریکہ کا دریائے اورنی نوکو ۲۰۰ میل لمبا ہے اس میں ۴۳۶ بڑے معاون دریا اور ۲۰۰ سے زائد چھوٹے چھوٹے نالے گرتے ہیں۔

فورڈ موٹر کمپنی نے ۳۳ سال میں ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ موٹریں تیار کی ہیں جن میں ۱ کروڑ آدمی سفر کرتے ہیں۔

ایک بار بجلی کے کڑکنے میں جتنی بجلی ضائع ہو جاتی ہے اگر اتنی تیار کی جائے تو اس پر ۱۵۰ پونڈ خرچ ہوں گے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں آدمی کا دل عام حالت میں ۹۲۱۶۰ بار حرکت کرتا ہے۔

یورپ میں ہزاروں آدمی تہ خانوں میں رہتے ہیں، شاذ و نادر ہی آفتاب کی روشنی دیکھتے ہیں یا چڑیوں کے ترانے سنتے ہیں۔

مہاتما گاندھی کی خدمت میں ایک گاؤں

پٹنہ ۱۳ جولائی۔ چند روز ہوئے رام نگر کے راجہ نے مہاتما گاندھی کو جو گاؤں نذر کیا ہے اس کا نام بدھروا ہے اور یہ شمال بہار میں ہے۔ اس میں مہاتما گاندھی کے پورے قد کا ایک مجسمہ ہوگا۔ اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کا ایک ڈپو ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ پانچ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی جائیگی جو پروگرام کی تکمیل کرے گی۔ اس کمیٹی میں بابو راجندر پرشاد اور رام نگر کے راجہ بھی شریک ہونگے بدھروا وہ گاؤں ہے جہاں کہ مہاتما گاندھی نے ہندوستان میں سب سے پہلے تحریک ستیاگرہ شروع کی تھی۔ اس گاؤں کی آمدنی ۶ سو روپیہ سالانہ ہے اور مالگذاری کچھ ادا نہیں کرنی پڑتی رام نگر کے راجہ نے مہاتما گاندھی کی شخصیت اور ان کے فلسفہ ہنسا اور اہنسا کو تسلیم کرتے ہوئے یہ نذر کی ہے۔

امریکن سفیروں کو نکلنے کا حکم

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سٹیٹ ڈپارٹمنٹ کو جرمنی کی طرف سے ایک حکم موصول ہوا ہے کہ بلجیم۔ ہالینڈ۔ اور لکسمبرگ میں امریکہ کے جو ڈیلیگیٹ اور قنصل ہیں انکو کل تک وہاں سے چلا جانا چاہیئے۔ لیکن ڈپارٹمنٹ نے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے امریکہ کے سفیروں کی کل میڈرڈ میں میٹنگ ہوگی۔ ابھی تک جرمن حکم کی تعمیل نہیں کی گئی

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ جاپان کی کیبنٹ نے استعفے دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

افسانہ

دل پھینک

(منشی پریم چند آنجہانی کے ایک ہندی افسانہ کا ترجمہ)

گذشتہ سے پیوستہ

شرما جی نے اس دیوی جی کے لانے کی اجازت دے کر پھر ایک بار آئینے میں اپنی صورت دیکھی، اور ایک ضخیم سی کتاب پڑھنے لگے۔ گویا مطالعہ میں محو ہو گئے ہیں۔ ایک آن میں دیوی جی نے کمرے میں قدم رکھا۔ شرما جی کو ان کے آنے کی خبر نہ ہوئی۔

دیوی جی ڈرتے ڈرتے قریب آگئیں تو شرما جی نے چونک کر سر اٹھایا، جیسے مراقبے سے چونک پڑے ہوں۔ کھڑے ہو کر دیوی جی استقبال کیا۔ لیکن یہ وہ صورت نہ تھی جس کا انہوں نے تصور کر رکھا تھا۔

ایک کالی موٹی ادھیڑ، بیباک عورت تھی جو ایڈیٹر صاحب کو اس طرح گھور رہی تھی گویا انھیں ڈکار جائے گی۔ ایڈیٹر صاحب کا سارا جوش و ولولہ زائل ہو گیا۔ وہ ساری خیالی مٹھائیاں جو وہ مہینوں سے کھا رہے تھے۔ برچھی کی طرح کلیجے میں چبھنے لگیں کچھ کہتے سنتے نہ بنا صرف یہ کہہ سکے — ایڈیٹر صاحب کی زندگی حیوانوں کی زندگی کی طرح ہوتی ہے۔ سر اٹھانے کا موقع نہیں ملتا۔ علاوہ بریں کثرت کار کی وجہ سے اس طرف میری صحت بھی خراب ہو رہی ہے؛ رات سے دردِ سر کی وجہ سے بے چین ہوں، آپ کی کیا خاطر کروں ؟

- کاماچھی دیوی کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بنڈل تھا، اسے میز پر پٹک کر اور رومال سے منھ پوچھ کر نرم آواز سے بولیں۔ یہ تو آپ نے بڑی بری خبر سنائی، میں تو ایک سہیلی سے ملنے جا رہی تھی سوچا راستے میں آپ سے نیاز حاصل کرتی چلوں لیکن جب آپ کی صحت اچھی نہیں ہے تو مجھے کچھ روز یہاں رہ کر آپ کی صحت بحال کرنی ہوگی۔ میں آپ کے ایڈیٹری کے کام میں بھی آپ کا ہاتھ بٹاؤں گی۔ آپ کی صحت طبقۂ نسواں کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے آپ کو اس حالت میں چھوڑ کر میرا جانا ناممکن ہے۔

ایڈیٹر صاحب کو ایسا معلوم ہوا جیسے ان کے جسم میں خون کا دورہ بند ہو گیا۔ ان کی نبض ڈوبی جا رہی ہے۔ اس چڑیل کے ساتھ رہ کر تو زندگی جہنم بن جائے گی۔ چلی ہیں شاعری کرنے اور شاعری بھی کیسی ؟ بد تہذیبی میں ڈوبی ہوئی، بد تہذیبی ہی تو ہے، بالکل سٹریل گندی۔ ایک حسینہ کے قلم سے تو وہ پرنالے کی کیچڑ ہے میں کہتا ہوں اسے ایسی نظم لکھنے کا حق ہی کیا ہے ؟ یہ کیوں ایسی نظم لکھتی ہے ؟ کیوں نہیں کسی گوشے میں بیٹھ کر بھجن کرتی ؟ آپ پوچھتی ہیں مجھے چھوڑ کر بھاگ سکوگے ؟ میں کہتا ہوں آپ کے پاس کوئی آئے گا ہی کیوں ؟ دور ہی سے دیکھ کر لمبا نہ ہو جائے! کیا نظم ہے جس کا سر نہ پاؤں۔ زیر زبر تک کی تو اسے تمیز نہیں ہے اور شاعری کرتی ہے! اگر آپ شاعری کر سکتی ہیں تو پھر گدھا بھی گا سکتا ہے، اونٹ بھی ناچ سکتا ہے۔ اس رانڈ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ شاعری کرنے کے لئے حُسن و شباب چاہیئے، بھوتنی کی سی تو آپ کی صورت ہے، کوئی رات کو دیکھ لے تو ڈر جائے، اور آپ جذبات انگیز نظم لکھتی ہیں۔ کوئی کتنا ہی بھوکا ہو۔ لیکن کیا گوبر کھائے گا ؟ اور چڑیل اتنا بڑا پلندہ لیتی آئی ہے۔ اس میں بھی پرنالے کی وہی گندگی ہوگی۔

اس ضخیم کتاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے، نہیں، نہیں میں آپ کو تکلیف دینی نہیں چاہتا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے دو چار روز کے آرام سے میری طبیعت درست ہو جائے گی، آپ کی سہیلی آپ کا انتظار کرتی ہوں گی۔

" آپ تو ناحق تکلف کر رہے ہیں۔ میں دس پانچ روز کے بعد بھی چلی جاؤں گی تو کوئی حرج نہ ہوگا"

" اس کی کوضرورت نہیں ہے دیوی جی"

آپ کے سامنے تو آپ کی تعریف کرنا خوشامد ہوگی لیکن جو اخلاق میں نے آپ میں دیکھا وہ کہیں نہیں پایا۔ آپ پہلے جوہر شناس ہیں جنھوں نے میری تصنیف کی قدر کی۔ ورنہ میں تو مایوس ہو چکی تھی یہ آپ کی حوصلہ افزائی ہی کا مبارک نتیجہ ہے کہ میں نے اتنی نظمیں تصنیف کر ڈالیں، آپ ان میں سے جو چاہیں رکھ لیں۔ میں نے ایک ڈرامہ بھی لکھنا شروع کیا ہے، اسے بھی جلد ہی آپ کی خدمت میں بھیجوں گی۔ کہئے تو دو چار نظمیں سناؤں ایسا موقع مجھے پھر کب ملے گا۔ یہ تو نہیں جانتی کہ نظمیں کیسی ہیں مگر آپ سنکر خوش ہوں گے، بالکل اُسی رنگ کی ہیں۔

اُس نے اجازت کا انتظار نہیں کیا۔ فوراً پلندہ کھول ایک نظم سنانے لگی۔ شرما جی کو ایسا معلوم ہونے لگا جیسے کوئی بھگو بھگو کر جوتے مار رہا ہے۔ کئی بار انہیں متلی آگئی، جیسے کئی ہزار گدھے کھڑے کانوں کے پاس اپنے سُر الاپ رہے ہیں۔ کاماچھی کی آواز میں کوئل کی کوک تھی، لیکن اس وقت وہ بھی شرما جی کو ناگوار معلوم ہو رہی تھی، واقعی سر میں درد ہونے لگا۔ یہ گدھی ٹلے گی بھی یا بیٹھی یوں ہی سر کھاتی رہے گی! اسے میرے چہرے سے بھی میرے جذبات کا پتہ نہیں لگ رہا ہے، اس پر آپ شاعری کرنے چلی ہیں۔ اس منھ سے تو مہادیوی اور سو بھدرا کماری کی نظمیں بھی نفرت ہی پیدا کریں گی، آخر نہ رہا گیا بولے۔ آپ کی شاعری کا کیا کہنا۔ آپ یہ مجموعہ یہیں چھوڑ جائیں، میں فرصت کے وقت پڑھونگا اس وقت تو کام کی کثرت ہے۔

کاماچھی نے مہربان ہو کر کہا۔ " آپ اس قدر کمزور ہونے پر بھی اتنے مصروف رہتے ہیں ؟ مجھے آپ پر رحم آتا ہے"

" آپ کی عنایت ہے"

" آپ کو فرصت رہے گی ؟ ذرا میں اپنا ڈرامہ سنانا چاہتی تھی"

" افسوس کل مجھے الہ آباد جانا ہے"

" تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں ؟ گاڑی میں سُناتی چلوں گی"

" کچھ ٹھیک نہیں کہ کس گاڑی سے جاؤں"

" آپ واپس کب تک آئیں گے"

" یہ بھی ٹھیک معلوم نہیں ہے"

اور ٹیلیفون پر جا کر بولے۔ ہلو نمبر،،

کاماچھی نے آدھے گھنٹے تک ان کا انتظار کیا۔ مگر شرما جی ایک صاحب سے ایسی اہم گفتگو کر رہے تھے جو ختم ہی نہیں ہوتی تھی۔

کاماچھی دیوی مایوس ہو کر رخصت ہوئیں، اور جلد ہی پھر واپس آنے کا وعدہ کر گئیں۔ شرما جی نے اطمینان کا سانس لیا اور پلندے کو اٹھا کر ردی میں ڈال دیا۔ پھر جلے ہوئے دل سے آپ ہی آپ کہا۔ ایشور نہ کرے پھر تمھارے درشن ہوں۔ کتنی بے حیا ہے، چڑیل کہیں کی۔ آج اس نے سارا مزہ کرکرا کر دیا۔

پھر منیجر کو بلا کر کہا " کاماچھی کی نظم نہیں چھپے گی "

" منیجر نے کہا " فارم تو مشین پر ہے"

" کوئی مضائقہ نہیں، فارم اتار لیجئے"

" بڑی دیر ہوگی "

" ہونے دیجئے،

وہ نظم نہیں شائع ہوگی"

⁂ ⁂ ⁂

مسٹر چرچل کی تقریر مستقبل کے متعلق امیدیں

لنڈن ۱۵ر جولائی۔ کل رات ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا "ہم صرف اسقدر کہہ سکتے ہیں کہ ہٹلر نے دو مہینے پہلے برطانیہ پر حملے کرنے کی جو سکیم بنائی تھی ہماری نئی مورچہ بندی کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کو قطعی طور پر دوبارہ بنانا پڑا ہے۔ ہمیں نہ صرف موسم گرما بلکہ موسم سرما نہ صرف سنہ ۱۹۴۱ء بلکہ سنہ ۱۹۴۲ء کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اسوقت جنگ کا مدافعانہ پہلو رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اسوقت یہ ایک نئی شکل اختیار کرے گی۔ مسٹر چرچل نے آگے چل کر کہا کہ گذشتہ دو ہفتوں میں برطانوی بحری بیڑہ جرمنی کے بحری بیڑہ کی ناکہ بندی کرنے اور اطالوی بیڑہ کا تعاقب کرنے کے علاوہ اسے دوران جنگ کے لئے فرانس کے بڑے بڑے جنگی جہازوں کو بیکار کرنے کا افسوسناک فرض ادا کرنا پڑا۔ یہ جہاز صلح کی ان شرایط کے تحت جن پر کمپین کے جنگل میں ریلوے کے ڈبہ میں دستخط ہوئے تھے۔ نازی جرمنی کے حوالے کر دیئے جاتے ہٹلر کے پاس ان جہازوں کے چلے جانے سے برطانیہ و امریکہ دونوں کے لئے خطرہ تھا۔ لہذا جو ہم نے کیا اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ تھا۔ ہمارا یہ تکلیف دہ کام مکمل ہو گیا لیکن جین بارٹ جہاز ابھی تک ساحل مراکو پر لنگر انداز ہے۔

ہمارا مستقبل

ٹولن اور دنیا کی مختلف فرانسیسی بندرگاہوں میں فرانس کے کئی جنگی جہاز ٹھہرے ہوئے ہیں لیکن یہ ایسی حالت میں یا اس قابلیت کے نہیں ہیں کہ ہمارے زبردست بحری بیڑہ میں انتشار پیدا کر سکیں۔ اگر انھوں نے جرمنی کی بندرگاہوں میں آنے کی کوشش نہ کی تو ہم کسی طرح انھیں تنگ نہ کریں گے اب ہمیں مستقبل کی طرف رخ کرنا چاہیئے۔

آزاد فرانس کی آواز

آج ۱۴ر جولائی کو فرانس کے قومی تیوہار کا دن ہے ایک سال پہلے میں نے پیرس میں فرانس کی فوج اور سلطنت فرانس کو دیکھا تھا۔ اسوقت کون کہہ سکتا تھا کہ ایک برس کے بعد کیا ہونے والا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ سالوں میں کیا ہو گا ایسے وقت میں جبکہ ہم خون میں کھڑے ہوئے انسانی قسمت کے ورق کھلتے دیکھ رہے ہیں۔ اعتماد ہماری امید اور تسلی ہے۔ اور میں اعتماد کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ ہم میں سے کچھ لوگ اپنی زندگی میں ہی دیکھیں گے۔ کہ ۱۴ر جولائی کو فرانس پھر اپنی سلطنت سے ہم آغوش ہو گا۔ اس کی شان پھر بحال ہو گی وہ آزادی اور انسانی حقوق کے علمبردار کی حیثیت سے پھر آگے بڑھے گا۔ جب اس دن کا سورج طلوع ہو گا تو فرانس کی روح خوف اور شفقت کے ساتھ ان فرانسیسی مردوں اور عورتوں کی طرف رجوع کرے گی۔ جو تاریک سے تاریک وقت میں بھی ریپبلک کی طرف سے مایوس نہیں ہوئے ہیں اس اثنا میں ہم اپنا وقت تہمت طرازیوں میں ضایع نہیں کریں گے۔ اگر آپ کو اپنے ایک دوست اور رفیق کی طرف سے زبردست جدوجہد کرنی پڑی ہو اور آپکا وہ دوست کاری ضرب کھا کر گر گیا ہو تو اس بات کا یقین کر لینا ضروری ہے کہ اس رفیق کے ہاتھ سے چھوٹ کر جو ہتھیار گرا ہے وہ مشترکہ دشمن کے وسائل میں اضافہ کرنے کا باعث نہیں بنے گا۔

بدخواہ نہ ہو

تم بدخواہ نہ ہو کیونکہ ہمارا دوست سر ساری حالت میں پیچ رہا ہے۔ اور یہ شدت کرب کی علامتیں ہیں آپ کو اس کی تکلیف میں اضافہ کرنے کے بجائے صحت کی بحالی کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ برطانیہ اور فرانس کے مفاد اب بھی ایک ہیں۔ اور اب بھی دونوں کا کاز ایک ہے۔ اور دونوں کا فرض بھی ایک رہیگا۔ تا وقتیکہ ہماری فتح کا راستہ بند نہ ہو جائے جہاں تک ممکن ہے ہم بھی حکومت فرانس کے ساتھ نیک نیتی کے ساتھ معاملات کریں۔ اور سلطنت فرانس کے ان حصوں کو جن کی آزادی برقرار ہے تجارت اور دوسرے طریقوں سے امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہٹلر اور ان کے تمام کاموں کے خلاف ہم جو جنگ لڑ رہے ہیں اس کے فولادی تقاضہ کے ماتحت ہم اپنے آپ کو اس طرح لیکر چلنے کی کوشش کریں گے۔ کہ جدوجہد کے راستے میں ہر سچے فرانسیسی کا دل دھڑکنے لگے اور بھڑک جائے۔ اور نہ صرف فرانسیسی بلکہ یورپ کے تمام پائمال شدہ ملک محسوس کریں گے کہ برطانیہ کی ہر فتح یورپ کو بدترین غلامی سے آزاد کرانے کی طرف ایک قدم ہو گا۔

طویل اور سخت جنگ

ساری باتوں سے یہی دکھائی دیتا ہے کہ جنگ طویل اور سخت ہو گی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہاں تک پھیلے گی ایک بات یقینی ہے۔ نازی گسٹاپو بہت دن تک کل یورپ پر حکمرانی نہیں کرے گی۔ اور نہ دنیا ہٹلر کے نفرت اور غلبہ کے اصول کا اپنے آپ کو مطیع بنائیگی اب ہم دشمن کے بدترین غلبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اکیلے رہ گئے ہیں۔ خدا کے سامنے سر نیاز جھکا کر اور یہ جانتے ہوئے کہ ہم کبھی ناکام نہ ہونے والے مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہم حملے سے جس کا خطرہ لگا ہوا ہے اپنے ملک کو بچانے کے لئے تیار ہیں ہم اکیلے لڑ رہے ہیں مگر صرف اپنے لئے نہیں لڑ رہے ہیں۔

اس زبردست شہر پناہ میں جسے انسانی ترقی کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور یہاں مسیحی تہذیب کے گہرے اثرات موجود ہیں جو ان سمندروں سے گھرا ہوا ہے جن میں بحری بیڑہ حکمرانی کرتا ہے اور اوپر ہمارا ہوائی جنگی بیڑہ ڈھال بنا ہوا ہے۔ ہم حملے کے منتظر ہیں ممکن ہے کہ یہ آج رات ہی کو ہو جائے یا آئندہ ہفتہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی نہ ہو لیکن ہمیں اچانک اور شدید حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مساویانہ طور پر تیار رہنا چاہیئے یا یوں کہیئے کہ ہم سخت آزمایش میں مبتلا ہونے کے لئے تیار رہیں۔ آزمایش خواہ سخت ہو یا طویل ہم سمجھوتہ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے ہم صلح کی گفت و شنید کو گوارا نہیں کریں گے۔ ممکن ہے کہ ہماری حالت قابل رحم ہو جائے مگر ہم کسی سے سوال نہیں کرینگے۔

تیار ہو جاؤ

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ یہ بات قابل تعریف نہیں ہے کہ ہمارے تجارتی اور سامان خوراک لے جانے والے جہازوں پر گذشتہ دس ماہ سے ڈبکنی کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے سخت حملے ہو رہے ہیں لیکن سینکڑوں غیر ملکی جہازوں کے علاوہ جو جنگ کے شروع میں تھے اس وقت ہمارے پاس بہت بڑے وزن کے جہاز موجود ہیں ہماری کوششیں دوگنی ہو جانی چاہیئیں اور ہمیں نہ صرف موسم گرما کے لئے بلکہ موسم سرما کے لئے نہ صرف سنہ ۱۹۴۱ء کے لئے بلکہ سنہ ۱۹۴۲ء کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اب تک جنگ کا پہلو مدافعانہ رہا ہے مگر اس وقت اس کی شکل مختلف ہو جائیگی۔ ہم ایک تاریک وادی سے گذر رہے ہیں مگر اونچائی پر سورج کی روشنی نظر آ رہی ہے۔ میں ایسی حکومت کا سردار ہوں جو ملک کی تمام پارٹیوں ہر طبقہ اور رائے عامہ کا ہر قابل تسلیم فرقہ کی نمائندہ ہے ہم پر قدیم بادشاہت کے تاج کا سایہ ہے ہمیں آزاد پارلیمنٹ اور اخبارات کی تائید حاصل ہے۔

ایسے ہی وقتوں میں قومیں اپنی آزادی کو محفوظ رکھ سکتی ہیں اور جو کاز ان کی حفاظت میں دیا گیا ہے اُسے برقرار رکھ سکتی ہیں لیکن اب دنیا کے ہر حصہ میں برطانوی نسل کی طاقت اور زندگی پر سارا دارومدار ہے۔ بادشاہوں۔ خاندانوں۔ اور قومی خواہشات کی یہ جنگ نہیں ہے۔ عوام کی جنگ ہے نہ صرف اس ملک میں بلکہ ہر جگہ بہت بڑی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اس جنگ میں وفادارانہ خدمات انجام دیں گے لوگوں کو کبھی یہ معلوم نہیں ہو گا۔ کہ انہوں نے کیا کیا کام کیا۔ اور انکا کیا نام تھا۔ یہ گمنام جانبازوں کی جنگ ہے۔ سب کو کوشش برابر جاری رکھنی چاہیئے۔ ہٹلر کی تاریک لعنت دنیا سے دور ہو جائے گی۔

چین اور جاپان میں سمجھوتہ کا امکان

سنگاپور ۱۵ر جولائی۔ ملایا کے قایم مقام گورنر مسٹر ایس ڈبلیو جانس نے کل رات تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت برطانیہ چین اور جاپان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسوقت حکومت برطانیہ حکومت جاپان کے ساتھ چین کی لڑائی کے متعلق چند تجویزوں پر غور کر رہی ہے۔ جو کہ جاپان نے پیش کی ہیں۔ اس خیال کے پیش نظر کہ جاپان اور چین دونوں باعزت صلح کے خواہشمند ہیں۔ حکومت برطانیہ مشرق بعید کی لڑائی کو ختم کرانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ ان کوششوں کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ وہ جلد ہی ہمارے سامنے آ جائے گا۔

جرمنی کے ساتھ لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ برطانیہ جرمنی پر فتح حاصل کرنے کے لئے ہر ایک ذریعہ استعمال کریگا۔ اور ہر ممکن قربانی کرے گا۔ برطانیہ کو اس بات کا دکھ ہے کہ چین اور جاپان جو کبھی برطانیہ کے ساتھی تھے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ کی زبردست خواہش ہے کہ مشرق بعید کی ان دونوں قوموں کے درمیان صلح ہو جائے۔ اگر چین اور جاپان میں صلح نہ بھی ہو سکی تو بھی برطانیہ اور سلطنت برطانیہ کو کوئی چیز اپنے فوری مقصد یعنی جرمنی پر فتح حاصل کرنے سے نہیں روک سکیگی۔ جب تک برطانیہ فتح حاصل نہ کرے اس کو اپنی تمام توجہ اس طرف لگانا پڑے گی۔

برما اور چین کا راستہ

لندن ۱۴ر جولائی۔ لندن میں کہا جاتا ہے کہ برما سے چین کو جانے والا راستہ بند کرنے کے بارے میں حکومت جاپان اور حکومت برطانیہ کے درمیان ابھی تک بات چیت ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت جو بات چیت ہو رہی ہے وہ عام تصفیہ کے لئے ہے اور ان میں برما کے راستہ کا بھی معاملہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین ماہ کے لئے سڑک بند کر دیجائے گی اس کے بعد برطانیہ صورت حالات پر غور کریگا۔ اور پھر اسکو کارروائی کرنے کی آزادی ہو گی۔

مہاتما گاندھی کے خط کا لارڈ لنلتھگو کی طرف سے جواب

واردھا گنج۔ ۱۴ر جولائی۔ مہاتما گاندھی اور وائسرائے ہند کی مندرجہ ذیل خط و کتابت شایع ہوئی ہے:۔

مہاتما جی نے لارڈ لنلتھگو کو دہلی سے ۳ر جولائی کو لکھا کہ آپ نے اخباروں میں میری وہ پبلک اپیل پڑھی ہو گی۔ جو میں نے ہر برطانی کے نام شایع کی ہے لیکن عام مدارات کی خاطر میں اس کی نقل آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اپیل کے آخری جملے کو نوٹ کیجئے۔ کیا آپ مہربانی کر کے اس کی عبارت کو مناسب حلقوں تک پہنچا دیں گے۔ یہ اپیل اور اس کے آخر کی پیشکش برطانی کاز کے لئے میری ذاتی اور عاجزانہ پیشکش ہے۔ میں زیادہ سے زیادہ جو پیش کر سکتا ہوں وہ یہی ہے۔

شملہ سے لارڈ لنلتھگو نے ۱۰ر جولائی کو مہاتما گاندھی کو خط میں لکھا کہ میں نے آپ کے ۳ر جولائی کے خط اور آپ کی اپیل کو ملک معظم کی حکومت کے پاس بھیجا۔ اب مجھے وہاں سے یہ جواب ملا ہے کہ اگرچہ آپ کی نیت کی وہ پوری طرح قدر کرتی ہے لیکن آپ کی پیش کردہ پالیسی پر غور کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ تمام سلطنت کو مل جل کر حکومت برطانیہ اس جنگ کو کامیاب حد تک پہنچانا چاہتی ہے۔

جنگی جہاز کیلئے ایک لاکھ روپیہ

کراچی ۱۳ر جولائی۔ سندھ میں اب تک ایک لاکھ ۲۶ ہزار روپے چندہ جمع ہوا ہے۔ اس میں سے ایک لاکھ روپیہ جنگی ہوائی جہاز خریدنے کے لئے ہوائی وزارت کو لندن بھیج دیا گیا ہے۔

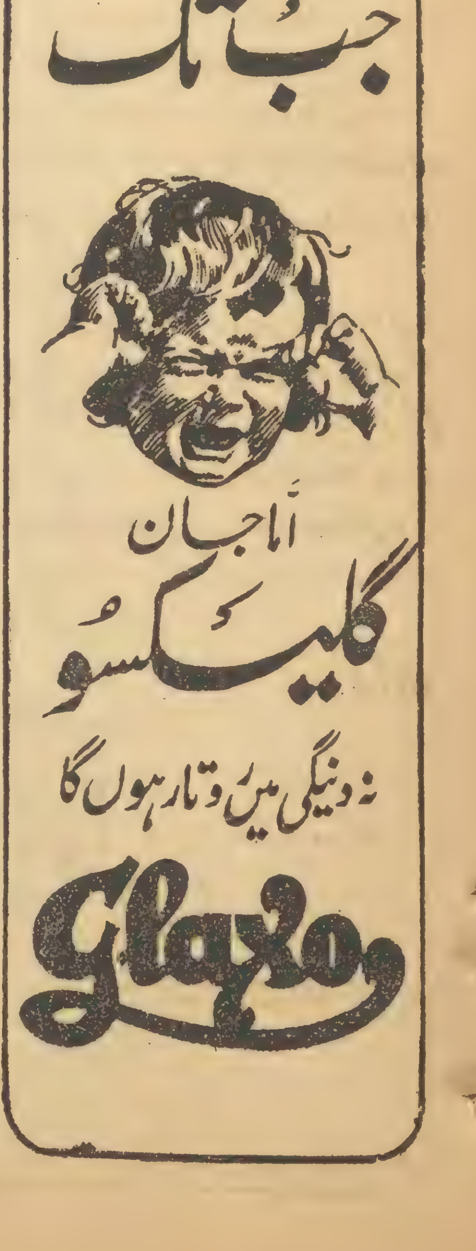

شاندار — آخری — پانچواں ہفتہ

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

نشاط ٹاکیز کانپور میں

منی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

ڈائرکٹر سہراب مودی

پکار

اسٹوری رائٹر کمال امروہوی

جس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں

کے عہد حکومت کی شان و شوکت اور انصاف کا نظارہ

اپنی انکھوں سے دیکھ رہے ہیں

مسٹر جناح کے نئے رویہ پر مسٹر آصف علی کا بیان

دہلی ۱۵ر جولائی۔ مسٹر آصف علی ممبر مرکزی اسمبلی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

مسٹر جناح نے مولانا ابوالکلام آزاد کو جن کی ہندوستان کے تمام مسلمان تعظیم اور احترام کرتے ہیں جو جواب دیا ہے وہ نہایت ہی رنجدہ ہے اور اس میں شایستگی کا فقدان ہے وہ تمام اصحاب جو سیاست کے کھیل اور عام ادب و آداب و شایستگی کے ابتدائی اصولوں سے واقف ہیں اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کریں گے۔ جب کوئی ایسا شخص جو تعلیم یافتہ ہو اور ایک علمی و سیاسی پوزیشن رکھتا ہو اس قسم کے افسوسناک درجہ پر آجائے تو اس کی حالت واقعی قابل رحم ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں اپنی کھوئی ہوئی زمین کا زیادہ اور زیادہ احساس ہو رہا ہے اور وہ دوسروں کو گالیاں دے کر قائل کرنا چاہتے ہیں اب یہ امر بالکل صاف ہے کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات میں مسٹر جناح ہی ایک ناقابل مصالحت عنصر ہیں اور ملک کے سیاسی مدبروں کا اب یہ فرض ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ وہ اس قسم کی صورت حالات کو کہاں تک برداشت کر سکتے ہیں جسے مسٹر جناح دائمی طور پر قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ مسلم لیگ کے بہت سے حامیوں کو یہ بات علم میں ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کی خلیج کو پاٹنے کے لئے مولانا آزاد سے زیادہ کسی نے کوشش نہیں کی۔ انھیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ مسٹر جناح نے جانتے بوجھتے ہوئے ان کوششوں میں رکاوٹیں ڈالی ہیں۔ اس وقت جبکہ ہر سیاسی حلقہ نے مسٹر جناح سے مصالحت کی تمام امیدیں چھوڑ دی تھیں۔ ایک دفعہ پھر مسٹر جناح سے دوستانہ پیشکش کی گئی۔ لیکن مسٹر جناح نے نہ صرف اسے ٹھکرا ہی دیا بلکہ زخم پر نمک بھی چھڑکا ہے اور اس طرح سے انھوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بات چیت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور اس کی طرف سے کبھی نہیں کھولا جائے گا۔ اگرچہ مسلم لیگ کے لئے وہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ مسٹر جناح نے اپنی سود مند پوزیشن سے اتنا فائدہ اٹھایا ہے کہ وہ اس بات کے مستحق نہیں ہیں کہ ان سے کوئی شایستہ بات چیت چھیڑی جائے۔

مسلم لیگ کی دو تین سال کی پرجوش سرگرمیوں کی یہ افسوسناک انتہا ہے۔ جس کے لئے صرف مسٹر جناح کی حد سے زیادہ خود اعتمادی اور تکبر ذمہ دار ہے۔ ان کے تازہ ترین فعل نے اس تنکے کا کام کیا ہے۔ جس نے اونٹ کی کمر توڑ دی تھی۔ ایک ڈکٹیٹر کا طرز اختیار کرنا بہت پرکشش ہے۔ لیکن ان صلاحیتوں اور حالات کے بغیر۔ جو ایک ڈکٹیٹر کو بنانے کے لئے ضروری ہیں ایسا پارٹ ادا کرنا بہت تباہ کن ہے۔ اگر مسلم لیگ کی کونسل تدریجی تاریخ پر اپنی جمہوری نوعیت کو نمایاں نہیں کرتی وہ عنقریب ہی سیاسی زندگی سے بالکل دھندلی ہو جائیگی

دنیا کا — بہترین — سیریل

ایک ساتھ چاروں حصے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

ایک ساتھ چاروں حصے

جمعہ ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

دنیا کا مشہور ترین سیریل

حاتم طائی

دنیا کے بہترین انسان کی عجیب و غریب اور انسانی ہمدردی سے بھری ہوئی دلچسپ داستان۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے

ایک ٹکٹ میں چاروں حصے ایک ساتھ ملاحظہ فرمائیے

نازی ملکوں سے امریکن سفیر بلائے جائینگے

لندن ۱۶ر جولائی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب امریکہ ان تمام ملکوں سے اپنے سفیر واپس بلالے گا۔ جن پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے اسپین کا امریکن سفیر کچھ ضروری مشورہ کرنے واشنگٹن آرہا ہے۔

برطانیہ کی شرط

لندن ۱۶ر جولائی۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان سے کہا کہ وہ برما کے راستہ چین کو ہتھیاروں کی سپلائی بند کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ جاپان چین کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے اور اس کی آزادی کو تسلیم کرے۔

امریکہ کا رویہ

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ چین اور جاپان کے درمیان صلح کرانے کے متعلق برطانی کوشش پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر کارڈل ہل نے پریس کے نمایندوں کو بتلایا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ مشرق بعید میں آزاد اور علیحدہ پالیسی جاری رکھنا چاہتا ہے۔ کانفرنس سے پہلے مسٹر کارڈل ہل نے برطانی سفیر لارڈ لوتھین سے ملاقات کی۔ ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا آیا مشرق بعید کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

روم کے سمندر میں برطانی سرنگیں

لندن ۱۶ر جولائی۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ روم کے سمندر میں اٹلی کے کناروں سے تیس تیس میل تک کے علاقہ میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اس علاقے میں آنے والے جہازوں کو خبردار ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ اپنے نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اٹلی نے پچھلے دنوں اتحادی ملکوں کے کنارے کنارے تیس تیس میل تک سرنگیں بچھا دی تھیں۔ یہ کارروائی اس کے جواب میں کی گئی ہے۔

فلسطین پر پہلا ہوائی حملہ

یروشلم ۱۵ر جولائی۔ فلسطین پر آج پہلی دفعہ ہوائی حملہ ہوا جبکہ دشمن کے ہوائی حملوں نے ۲ بجے حیفہ کے علاقہ میں بمباری کی۔ کچھ معمولی نقصان ہوا۔ حملہ میں دس اطالوی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ صرف ایک عرب ہلاک ہوا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

لکھنؤ ۱۶ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

چین کے متعلق خبر بہت منحوس ہے حال ہی میں ہمیں بتلایا گیا تھا کہ حکومت برطانیہ نے برما اور چین کے درمیان سڑک کو موسم برسات کے لئے بند کرنا منظور کر لیا ہے۔ اب کہا جا رہا ہے کہ حکومت برطانیہ مشرق بعید میں صلح کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لڑائی سے صلح بہتر ہے لیکن برطانی کوششوں کے بارے میں کچھ شبہ ہوتا ہے۔ اور ہمیں وہ دن یاد آتے ہیں جبکہ دو سال ہوئے مسٹر رنسیمن چیکوسلاواکیہ میں جرمنی کے ساتھ صلح کرانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چیکوسلاواکیہ کو غلام بنا دیا گیا۔ آج انگلینڈ مصیبت میں ہے اور یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ وہ اور زیادہ پیچیدگیوں میں نہیں پھنسنا چاہتا لیکن چین کے ساتھ دھوکہ دہی سے اسکو فائدہ نہیں پہونچے گا۔ اس سے امریکہ اور ہندوستان کی رائے پر دور رس اثر پڑے گا۔ حملہ آور کو خوش اور مطمئن کرنے کی پالیسی تباہ کن ثابت ہوئی ہے اب وہ کامیاب نہیں ہوگی۔ اس سے برطانیہ کے اس بہانہ کی اور قلعی کھل جائے گی۔ کہ وہ جمہوریت کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور ہمارا ارادہ پختہ ہو جائیگا۔

شاندار — دوسرا — ہفتہ

منی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

شرح ٹکٹ ۱/-ر ۳/ر ۴/ر ۹/ر زنانہ ۴/ر

پرکاش پکچرس کا لاجواب ڈرامہ

سردار

خاص اداکار جینت - پربیلا امیر کرناٹکی ملو بھائی

کہ ہمیں اس کے ساتھ شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ ہندوستان اور چین کے درمیان گہرا تعلق قائم ہو گیا ہے اور وہ ایک ساتھ رہیں گے۔ کیونکہ ان کے مفاد ایک ہیں

نحاس پاشا کی شاہ مصر سے ملاقات

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کی وفد پارٹی کا ایک خاص اجلاس مذکرہ میں نحاس پاشا کی صدارت میں ہوا جس میں معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے اینگلو مصر معاہدہ کی روشنی میں مصر پر اثر انداز ہونے والے مسئلوں پر غور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں نحاس پاشا نے ایک بیان دیا ہے کہ مصر برطانیہ کی جانب اپنے فرایض کا احترام کرنے کے لئے پابند ہے۔ نحاس پاشا نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ مصر میں نئے انتخاب کر کے نئی حکومت قایم کی جائے۔ جس کا شاف بھی بنایا ہو معلوم ہوا ہے کہ نحاس پاشا نے شاہ فاروق سے ایک ملاقات کے دوران میں اپنی پارٹی کی جانب سے چند مطالبے رکھے تھے جن میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ چند مقامات سے فوج ہٹالی جائے اس مقصد کی افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اٹلی حبش کی طرح مصر میں بھی زہریلی گیس استعمال کرے گا تاکہ مصر کو مجبور کیا جائے کہ وہ اٹلی کی جانب اپنی پالیسی تبدیل کرے۔ اسکندریہ سویز اور دارالے سے تقریباً دو لاکھ شہری نکل کر باہر جا چکے ہیں۔

برطانیہ میں ۱۶۴۰ اشخاص نظر بند

لندن ۱۶ر جولائی۔ دارالعوام میں کپتان پیکاک نائب وزیر ہوم آفس نے ایک جواب میں کہا کہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اس وقت برطانیہ میں ۱۳۵۰۰ مرد اور ۳۴۰۰ عورتیں نظر بند ہیں اور تقریباً ۵۰۰۰ نظر بندوں کو غیر ممالک کو بھیج دیا گیا ہے۔

شہنشاہ حبش لال سمندر کے قریب

قاہرہ ۱۶ر جولائی اس خبر سے کہ ہیلی سلاسی (شہنشاہ حبش) لال سمندر کے قریب پہنچ گئے ہیں حبش کے قبیلوں میں بیقراری بڑھ رہی ہے۔

ترکی اور عراق ریلوے

لندن ۱۷ر جولائی۔ ترکی کو عراق سے

بہ حکم جناب بوجگد مبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

دآرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۱۷۱۴

بعدالت مال مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

بھول سنگھ مدعی بنام ملا مدعا علیہ

بنام ملا ولد سرجو قوم حجام ساکن رودیت پور بہبود پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے۔ لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے ترارہ واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا یدکم اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ملانے والی ریلوے کا دو سو میل لمبا راستہ بن کر تیار ہو گیا ہے۔ یہ ریلوے ۴ سال میں ۳۰ لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی۔

بخارسٹ ۱۶ر جولائی۔ حکومت روس نے ماسکو میں رومانیہ کے سفیر اور حکومت رومانیہ سے اس بارے میں پر زور پروٹسٹ کیا ہے کہ رومانیہ سے نکالے جانے والے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی روا رکھی جا رہی ہے۔

زندگی میں — ایک نئے باب — کا اضافہ

منی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جبلی ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

جمعہ ۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرکاش پکچرز کا دلچسپ سوشل ڈرامہ

ایک ہی بھول

جس میں مادی دنیا کی حقیقت۔ سائنس کے عجیب و غریب کرشمے حسن و عشق کی فریب انگیزیاں

روح پرور موسیقی گانے آپ ملاحظہ فرمائیں گے

خاص اداکار۔ کے۔ ج۔ راج - مس نقاب - امیر بائی - منشی مجنوں

جامعہ ادبیہ کانپور کا جلسہ

۱۶ جولائی کی رات کو مسٹر مصطفےٰ حسین نیئر وکیل و میونسپل کمشنر و رکن خاص انجمن مذکور کے مکان پر ایک جلسہ انجمن مذکور کا جناب سید قیصر حسین صاحب قیصر کی صدارت میں منعقد ہوا. جس میں سب سے پہلے مولانا سلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ نے آل انڈیا ریڈیو کی زبان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مبسوط تقریر کے ساتھ مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق سب نے منظور کیا۔

آل انڈیا ریڈیو کے پندرہ روزہ پروگرام سے دس پانچ غزلوں اور دو چار تقریروں کو نکال دیا جائے تو اردو داں طبقہ کے لئے رسالہ آواز ریڈیو کی حیثیت " ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ " کے سوا اور کچھ نہیں رہ جاتی، اسی محکمہ سے جو خبریں نشر کی جاتی ہیں. ان میں مخالف پروپگنڈے سے مرعوب ہو کر بے محل و بے ضرورت ہندی اور سنسکرت کے ایسے کرخت الفاظ داخل کئے جاتے ہیں جو اپنی ثقالت کی وجہ سے ناقابل سماعت ہوتے ہیں، اردو کے مختصر اور کثیر الاستعمال الفاظ و فقرات کی جگہ طویل طویل اور غیر مانوس سنسکرت کلمات گڑھ کر استعمال کئے جاتے ہیں جن سے تخریب زبان کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہندوستان میں اردو ہی وہ قومی اور ملکی زبان ہے جس پر بجا طور پر ہندوستانیوں کو فخر و ناز ہو سکتا ہے یہی اور صرف یہی وہ زبان ہے جو ملک کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ پر بلا تفریق مذہب و ملت بولی اور سمجھی جاتی ہے ہندو مسلمان، عیسائی، پارسی حتیٰ کہ غیر ممالک کے رہنے والے ضرورت کے وقت عام طور سے اسی زبان میں بات چیت کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کی ہر دلعزیزی اور قبول عام سے متاثر ہو کر جرمنی اور انگلستان وغیرہ سے جو خبریں اور تقریریں ہم کو سنائی جاتی ہیں وہ اردو زبان ہی میں ہوتی ہیں جسکو دوسرے لفظوں میں ہندوستانی زبان بھی کہہ سکتے ہیں.

لہٰذا انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا یہ جلسہ عام آل انڈیا ریڈیو کے اس طرز عمل کے خلاف نہایت زور دار الفاظ میں صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور محکمہ کے افسران اعلیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ کسی مخالف پروپگنڈے سے متاثر و مرعوب ہوئے بغیر وہ جلد سے جلد اس عام اور واجب شکایت کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں.

جناب صدر کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ اس رزولیوشن کی نقل تمام ریڈیو اسٹیشنوں کے ڈائرکٹران اور اردو اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجی جاوے.

نواب علی قریشی ایم اے
ال. ٹی
جوائنٹ سکریٹری. جامعہ ادبیہ. کانپور

دارالعوام میں نائب وزیر نوآبادیات کی تقریر

لندن ۱۶ جولائی. مسٹر شکسپیر نائب وزیر نوآبادیات نے آج دارالعوام میں اعلان کیا کہ بچوں کو باہر بھیجنے کی اسکیم کے ماتحت اس وقت کوئی بچہ امریکہ نہیں بھیجا گیا ہے. بچوں کو باہر بھیجنے کے لئے امدادی اسکولوں کے اب تک ایک لاکھ ۸۰ ہزار درخواستیں اور دوسرے اسکولوں سے ۱۶ ہزار درخواستیں موصول ہو چکی ہیں. اس کے علاوہ ۲۵ ہزار بچوں کو باہر بھیجے جانے کے لئے اسکاٹلینڈ سے درخواستیں آئی ہیں. حکومت کو نوآبادیوں سے بیس ہزار بچے لے جانے کی پیشکش موصول ہوئی تھی. مگر یہ امر واضح ہے کہ یہ تعداد بہت بڑھ جائیگی پانچ اور پندرہ سال کی درمیانی عمر کے جو بچے جون سنہ ۴۰ء میں ساحل برطانیہ سے نوآبادیوں اور امریکہ کو روانہ ہوئے تھے. ان کی تعداد علی الترتیب ۱۵۰۲ اور ۳۶۲ تھی. دریافت کیا گیا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ اندازاً دو لاکھ بچوں نے باہر جانے کی درخواست کی تھی. اور نوآبادیوں سے صرف بیس ہزار کے لئے پیشکش آئی تھی. مسٹر شکسپیر نے جواب دیا " جی ہاں یہ صحیح ہے "

افریقہ کے ریگستان میں لڑائی

قاہرہ ۱۶ جولائی. آج رات لڑائی کے متعلق جو سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مغربی ریگستان میں انگریزی فوجوں نے دشمن کی فوجوں کو واپس بھگا دیا کپرازہ میں داخلہ کی کوشش کی کپرازہ میں پٹرول کے ایک گودام میں آگ لگا دی گئی. فلسطین پر پہلے ہوائی حملہ میں دشمن کے ہوائی جہازوں نے حیفہ پر پچاس بم گرائے جس سے دو آدمی ہلاک ہو گئے. اتوار اور سوموار کی رات کو میوے میں انگریزی فوج کامیابی کے پیچھے ہٹ گئی. شمالی لینڈ میں گوگرا طالوہی چوکی پر حملہ کیا گیا.

رومانیہ بلغاریہ اور ہنگری کو جرمنی کا مشورہ

بخارسٹ ۱۶ جولائی. معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے رومانیہ. بلغاریہ. اور ہنگری کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے معاملات آپس میں طے کر لیں.

بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں بات چیت شروع ہو گئی ہے. جرمنی کو ان ۸ لاکھ جرمنوں کی سخت فکر ہے جو اس وقت ٹرانسلوینیا میں آباد ہیں جرمنی یہ چاہتا ہے کہ حکومت خود اختیاری حاصل ہو جائے.

مسٹر جناح کا گستاخانہ جواب ہر مسلمان کیلئے باعث شرم ہے

مسلم لیگ کے سرکردہ لیڈر مولوی سر رفیع الدین احمد کا بیان

پونا ۱۵ جولائی. مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر جناح میں بذریعہ تار جو مراسلت ہوئی ہے. اس کے بارے میں حکومت بمبئی کے سابق وزیر تعلیم مولوی سر رفیع الدین احمد نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں فرماتے ہیں " مسٹر ایم اے جناح نے قطعی بر محل اور دریافت طلب تار کا مولانا ابوالکلام آزاد کو جو انتہائی گستاخانہ جواب دیا ہے اسے ہر مسلمان نے خواہ وہ کانگریسی ہو یا مسلم لیگی رنج یا شرم کے ساتھ پڑھا ہے. یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے کیونکہ یہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر نے انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کو ایک ایسے معاملہ کے متعلق جواب دیا ہے جو ذاتی نہیں بلکہ پبلک سے تعلق رکھتا تھا اور مسٹر جناح نے جنگ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر جو نکتہ چینی کی تھی اس سے یہ معاملہ پیدا ہوا تھا.

ہم اس بنا پر اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کے بغیر اس کا ارتکاب کیا گیا ہے لیگ کمیٹی کے دو ممبر سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق مولانا آزاد سے ہندوؤں کے ہاتھوں میں کھیلنے والے مسلمان نمائشی لڑکے کی حیثیت میں نہیں بلکہ سیاسی پارٹی کے ایک ذمہ دار اور ہندوستان کے مدبروں میں سب سے زیادہ صاف ذہن لیڈر کی حیثیت سے پبلک کے معاملات پر گفتگو کر رہے تھیا. ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مسٹر جناح نے ...... سے مشورہ کئے بغیر جلدی سے تار کو اخبارات میں شایع کر کے اس دستور کو کیوں توڑا. جو اس قسم کے معاملوں میں مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کا ہے. مسٹر جناح مولانا کو کہتے ہیں کہ وہ ایک مسلمان نمائشی لڑکے کی طرح ہندوؤں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں. اور ان پر مسلمانان ہند کا اعتماد کھو دینے کا الزام لگاتے ہیں. اس پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ چھاج بولے تو بولے چھلنی بھی بولی جس میں بہتر سے چھید. ٹھیک یہ ہی الزامات ہیں جو تین برس پہلے مسٹر جناح پر مسلمان لگاتے تھے.

برطانیہ اور جاپان میں سمجھوتہ

لندن ۱۷ جولائی. برطانی سفیر سر رابرٹ کریگائی نے آج جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر اریتا سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی. یہاں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ چین اور برما کے درمیان کا راستہ بند کرنے کے متعلق برطانیہ اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے. سمجھوتہ کے متعلق اعلان کرتے ہوئے جاپان کے دفتر خارجہ کے ایک افسر نے کہا کہ بات چیت کے مطابق یہ قرار پایا ہے کہ حکومت برطانیہ ۱۸ جولائی سے تین ماہ کے لئے برما اور چین کا راستہ بند کر دے گی. اور برما کے راستہ ہتھیار. گولہ بارود. پٹرول. ٹرک اور ریلوے کا سامان چین نہیں جانے پائے گا. برطانیہ اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کہا کہ ہاؤس کو یہ بات معلوم ہو گی کہ حال ہی میں حکومت برطانیہ سے چین کو سپلائی کے متعلق حکومت جاپان سے چند درخواستیں وصول ہوئی تھیں. حکومت برطانیہ نے ان درخواستوں پر غور کیا. اور ایک محدود عرصہ کے لئے حکومت جاپان سے سمجھوتہ کی کوشش کی جا رہی ہے اور کسی وقت بھی سمجھوتہ کی خبر آ سکتی ہے. مسٹر چرچل نے بتلایا کہ مکمل بیان بعد کو دیا جائے گا. اور درمیان میں اس بارے میں زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں.

ہٹلر صلح کی فکر میں

لندن سے خبر ملی ہے کہ ہٹلر پھر صلح کی جارحانہ کوشش کرنے والا ہے. بخارسٹ سے خبر آئی ہے کہ ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا ہے جس میں اس قسم کا اعلان کیا جائے گا.

لندن ۱۸ جولائی. "اخبار ٹائمز" کا نامہ نگار اٹلی کی سرحد سے لکھتا ہے کہ روم میں اس قسم کی افواہیں گرم ہیں کہ جرمنی اٹلی اور روس کے درمیان ایک کانفرنس ہونے والی ہے جس میں صلح کی بات چیت کی نئی صورت پر غور کیا جائے گا. اس سے پہلے کہ برطانیہ پر حملہ کیا جائے.

اسمیں شک نہیں کہ اس قسم کی افواہوں کی تہ میں اطالویوں کی یہ زبردست خواہش کام کر رہی ہے کہ کسی طرح ایک طویل لڑائی سے چھٹکارا مل جائے. اس قسم کی افواہیں ان خبروں کا شاخسانہ ہیں جو کہ نہایت معتبر ذرائع سے موصول ہوئی ہیں جن کے مطابق کہا جاتا ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ سیانو ایک دورہ میں، پھر برلن جانے والے ہیں جہاں کہ اہم کانفرنس ہو گی. جہاں وہ ہٹلر سے ملیں گے. یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہاں اٹلی جرمنی اور روس کے خارجی وزیروں کی ایک کانفرنس ہو گی جس میں کاونٹ سیانو، ہر وان ربن ٹروپ اور موسیو مولوٹو شریک ہونگے.

جب کاونٹ سیانو پہلے پہل برلن گئے تو روم میں کہا گیا تھا کہ وہ ہر ہٹلر اور سائنیور مسولینی کے درمیان درہ دانیال کے متعلق روس کے رویہ کے بارے میں اختلاف دور کرنے کے لئے برلن گئے ہیں. اگر یہ بات سچ ہے اور جبکی کہ واقعات سے تصدیق ہو گئی ہے تو برطانیہ پر حملے سے پہلے جرمنی اٹلی اور روس کے درمیان ایک کانفرنس ضروری ہے

برطانیہ پر حملہ کرنے میں تاخیر کی وجہ

لاسین ۱۷ جولائی. اخبار "ٹربیون دی لاسین" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ غیر جانبدار مفکروں کو اس سے بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ جرمنی برطانیہ پر حملہ کرنے میں کیوں تاخیر کر رہا ہے. کہا جاتا ہے کہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ فرانس کے ساتھ صلح ہوتے ہی برطانیہ پر حملہ کر دیا جائے گا. لیکن اب تک نہیں ہوا. اس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ جرمنی حملہ کرنے میں مشکل محسوس کر رہا ہے

روس اور ترکی

لندن ۱۷ جولائی. دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ جہاں تک لارڈ ہیلی فیکس کو علم ہے روس نے ترکی سے درہ دانیال کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مطالبہ نہیں کیا.

ایسٹ انڈین ریلوے

میلہ عرس اجمیر

اس ریلوے کے تمام اسٹیشنوں سے اجمیر کیلئے یکم اگست سے ۱۱ اگست سنہ ۱۹۴۰ء تک رعایتی شرح کے واپسی ٹکٹ اور سرکلر ٹور ٹکٹ جاری کئے جاویں گے۔

مفصل حالات اسٹیشن ماسٹروں اور بکنگ آفسوں سے دریافت کیجئے۔

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی شاہ پرشاد گردوال علیگڑھی

بال جیون گھٹی

اصلی میٹھی — ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ درجن ۳ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں - ذیل بعوض ... ۱۲ پیسے بھیجے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ۔ یو۔ پی

فرانس کی نوآبادیوں کی پوزیشن

لندن ۱۷ جولائی. دارالعوام میں مڈغاسکر اور بوربون اور بحر ہند اور بحر الکاہل میں دوسری فرانسیسی نوآبادیوں کی پوزیشن کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نے کہا کہ حکومت اس مسئلہ کی اہمیت کو جانتی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اس بارے میں کوئی بیان نہیں دے سکتا.

وار کمیٹیوں میں شرکت کا فیصلہ

لکھنؤ ۱۷ جولائی. سر جے پی سریواستو کے مکان پر انہیں کی صدارت میں ہندو سنگٹھن کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں مسٹر جگناتھ پرشاد ورما جنرل سکریٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی بے وقت انتقال پر اظہار افسوس کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ وار کمیٹیوں میں شرکت کی جائے. اور سوک گارڈ میں بھرتی ہوا جائے اور دوسروں کو بھی اس پر آمادہ کیا جائے.

اٹلی کا سمندری نقصان

روم ۱۷ جولائی. اٹلی کے سمندری نقصان کے بارے میں جو پہلی فہرست شایع ہوئی ہے کہ اسمیں ستارگان کی تعداد ۲۲۳ اور لاپتہ کی تعداد ۳۰۳ ہے.

شان دار — دوسرا — ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — امپریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب سوشل شاہکار

آج کا ہندوستان

(جس میں)

مشرق و مغرب اور محبت و قربانی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے

خاص اداکار؛ مس روز مس ستارا مس کلیانی پرتھوی راج چارلی. ڈائرکٹر. لالہ یعقوب

کمر میں اس شدت کا درد تھا

کہ کئی ہفتے تک اوندھے منھ چار پائی میں پڑی رہی

اس نے اپنی ماں کی نصیحت پر عمل کر کے گردہ کیلئے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا اور پہلی شیشی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ وہ اپنے کو بہت اچھا محسوس کرنے لگی۔ اس کا خط ملاحظہ فرمایئے:۔

" گذشتہ سال انہی دنوں میری کمر میں اس شدت کا درد ہوا کہ تین ہفتے تک چار پائی میں پڑی رہی۔ یہانتک کہ بستر پر بھی نہ بیٹھ سکتی تھی۔ میں نے کئی مشہور ادویات استعمال کیں مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آخر میں نے اپنی ماں کو اپنی تکلیف کا حال لکھا۔ اس نے مجھکو والیسی ڈاک " کروشین سالٹ " استعمال کرنے کی ہدایت کی میں نے فوراً ہی ایک شیشی منگائی اور ابھی پانچویں خوراک ہی استعمال کی تھی کہ میں چار پائی پر بیٹھنے لگ گئی۔ میں " کروشین سالٹ " برابر استعمال کرتی رہی۔ دو ہفتے میں اس قابل ہو گئی کہ خوب چلنے پھرنے لگی۔ اب میں کبھی بھی اس عجیب غریب دوا کے بغیر نہیں رہتی "

(مسز) اے۔ جی

تا وقتیکہ گردے اچھی طرح کام نہ کریں بہت سا تیزابی مادہ بجائے خارج ہونے کے خون کی نلیوں میں داخل ہو کر کمر درد۔ بائی اور کمزوری وغیرہ کی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے

کروشین سالٹ

ایک ایسی چیز ہے جو فاسد مادہ کو خارج کر کے گردوں کے فعل کو درست کرتی ہے۔

No. 15

مارشل پیتاں فرانس کے ڈکٹیٹر بن گئے

لندن ۱۲ جولائی۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی کا کل وشی میں اجلاس منعقد ہوا جس میں ۸۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۶۹ ووٹوں سے نیا آئین منظور کیا گیا۔ ہواس ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل پیتاں کو مکمل اختیارات حاصل ہوگئے ہیں نئے آئین کا اعلان کرنے کے اختیارات کے علاوہ مارشل پیتاں کو ہیڈ آف سٹیٹ اور ہیڈ آف گورنمنٹ کے تمام اختیارات حاصل ہوگئے ہیں۔

مارشل پیتاں نے ایک فرمان کے ذریعہ پریذیڈنٹ اور وزیر اعظم دونوں کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ اس طریقہ پر مارشل پیتاں نے موسیو لیبورن کو صدارت سے ہٹا دیا ہے۔

جنیوا سے خبر آئی ہے کہ مارشل پیتاں نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ نیشنل اسمبلی نے مجھے جو کل اختیارات دیئے ہیں انکی وجہ سے حکومت ملک کی عمارت کی بنیاد نئے ڈھنگ پر رکھ سکے گی۔ حکومت کو ایسی زبردست مشکلوں کا سامنا کرنا ہے جو کہ اس کے روبرو آج تک پیش نہیں آئیں بسلسلہ بار برداری شروع ہو جانا چاہیئے۔ اور جو فرانیسی باہر گئے ہوئے ہیں انکو واپس آجانا چاہیئے۔ اور کام شروع کر دینا چاہیئے۔

فرانس کی نئی سیاسی تنظیم مارشل پیتاں نے یوں بیان کی ہے۔

ملک کا نظم و نسق ۱۲ وزیروں کے ہاتھ میں ہوگا اور انکی امداد کے لئے جنرل سکریٹری ہوں گے ہر صوبہ کا ایک گورنر ہوگا۔

ملک کے اندرونی معاملات کا ذکر کرتے ہوئے مارشل پیتاں نے کہا کہ اب تک فرانس میں روپے پیسے کے ذریعہ طاقت حاصل کی جاتی تھی لیکن اب یہ طریقہ ختم سمجھ لینا چاہیئے۔ نئے فرانس میں بسنے والے ہی کو دو بیہ حاصل ہو سکیگا۔ آیندہ کام اور فیملی کی حفاظت کی جائے گی۔

مارشل پیتاں نئی نمائندہ اسمبلی بنائیں گے اور ان کے ذریعہ قانون بنائیں گے سینٹ اور چیمبر آف ڈپٹیز برقرار رہیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس اپنی راجدہانی فرانس کے اس علاقہ میں لے جانا چاہتی ہے جس پر جرمنی کا قبضہ ہے۔ حکومت فرانس نے جرمنی سے درخواست کیا ہے آیا شہر ورسائی اس کو راجدہانی بنانے کے لئے مل سکتا ہے۔

مارشل پیتاں کو تین قانونوں کے ذریعہ بڑے زبردست اختیارات حاصل ہوگئے۔ ان کے مطابق مارشل پیتاں وزیروں اور سکریٹریوں کو مقرر اور برخاست کر سکتے ہیں معاہدہ کر سکتے ہیں اور توڑ سکتے ہیں وہ اسمبلیوں کی منظوری کے بغیر اعلان جنگ کر سکتے ہیں

مارشل پیتاں نے موسیو لاول کو نائب وزیر مقرر کیا ہے۔ اور اگر کسی وقت مارشل پیتاں کی حکومت قایم نہ رہ سکی تو موسیو لاول ان کی جگہ کام کریں گے۔ مارشل پیتاں نے ملکی بچاؤ بحری محکمہ اور بیرونی معاملوں کے لئے بھی الگ الگ وزیر مقرر کر دیئے ہیں ملکی بچاؤ کے لئے جنرل ویگان اور بیرونی معاملوں کے لئے مسٹر بودوان مقرر ہوئے ہیں۔

برطانیہ کو مشروط امداد

پشاور ۱۴ جولائی۔ پشاور میں ایک خالصہ دیوان میں تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ صدر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے فرمایا کہ اگر برطانوی حکومت کانگریس کا مطالبہ مان لے تو میں لڑائی میں برطانیہ کی فتح کے لئے دس لاکھ سکھ دونگا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے کہا کہ اس نازک موقع پر اتحاد کی بہت ضرورت ہے آپ نے تقسیم ہند کی تمام تجویزوں کی مذمت کی۔

چینی بندرگاہوں سے نکلنے کا حکم

شنگھائی ۱۵ جولائی۔ جاپانی حکام نے برطانی جہازوں سے درخواست کی ہے کہ وہ چین کی باقی چار بندرگاہوں یعنی فوچون، سانیٹو، ونچو۔ اور ننگپو سے جن پر ابھی چین کا قبضہ ہے اپنے جہاز ہٹا لیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جاپان ان بندرگاہوں پر ۱۶ جولائی سے حملہ شروع کر دے گا۔ اور اس کے بعد وہ نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا برطانی افسروں نے کہا ہے کہ جاپان نے مہلت بہت کم کر دی ہے اسلئے نقصان کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔

"کمزور اور بہادر کی اہنسا کی تعریف میں مہاتما جی کا بیان"

بمبئی ۱۳ جولائی۔ اگر ایک نئے میدان میں اہنسا کا کامیاب تجربہ کرنے کی مجھ میں طاقت ہے۔ اگر میں اپنے عقیدہ پر ثابت قدم ہوں۔ اور اگر میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ عوام ہر بنیادی اہنسا سے اسیقا تنگ ہیں تو راجہ جی اور سردار پٹیل کی طرح کیے میرے ساتھ ہو جائینگے"۔ یہ ہیں اس مضمون کے الفاظ جو مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "صدا الصحرا" کے عنوان سے لکھا ہے۔ مہاتما جی مزید فرماتے ہیں کہ اگرچہ آج میرے اور سردار کے راستے الگ الگ معلوم ہوتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہمارے دل بھی الگ الگ ہیں۔ میرے اختیار میں تھا کہ اگر چاہتا تو انھیں اپنے آپ سے الگ نہ ہونے دیتا۔ مگر مجھے یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اور راجہ جی جن کو ثابت قدمی کے ساتھ اپنا واضح فرض سمجھتے ہیں۔ اس پر ان سے لڑنا اخلاقاً غلط ہوتا لہذا راجہ جی کو ورغلانے کے بجائے میں نے حوصلہ افزائی کی کہ آپ اپنے راستے پر چلیئے۔ یہ میرا کھلا ہوا فرض تھا۔

مہاتما جی نے لکھا ہے کہ قایم شدہ اختیار کے خلاف اہنسا کا تجربہ خاصہ کامیاب رہا ہے۔ اس کے بعد سوال یہ ہے کہ اس کا اندرونی ہنگامے اور بیرونی حملے کے نئے میدانوں پر کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے۔ حکومت کے خلاف جو اہنسا اختیار کی گئی ہے اسے مہاتما جی نے کمزوری کی اہنسا کہا ہے۔ اور موخر الذکر دونوں نئے میدانوں میں جو اہنسا اختیار کی جائے گی وہ مہاتما جی کے نزدیک طاقتور کی اہنسا ہے۔ اس کے لئے اعلے درجہ کی روحانی قوت اور اخلاقی حوصلے کی ضرورت ہے۔ مہاتما جی آگے چل کر فرماتے ہیں" ورکنگ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ اندرونی ہنگاموں میں تو اہنسا کو استعمال کرنا ممکن ہو سکتا ہے مگر بیرونی حملے کے خلاف اس کو استعمال کرنے کی ہندوستان میں طاقت نہیں ہے ان کے عقیدہ کی اس کمزوری سے مجھے دکھ ہوا۔ میں یقین نہیں کرتا۔ کہ کروڑوں غیر مسلح ہندوستانی اندرونی میدان میں کامیابی کے ساتھ اہنسا کو اختیار نہیں کر سکتے۔ طاقتور کی اہنسا میں میرا اعتقاد متزلزل ہو گیا ہے۔ یہ کانگریسیوں کا کام ہے کہ وہ انھیں اس امر کا یقین دلائیں کہ اہنسا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جو مذکورہ میدانوں میں ہندوستان کے لئے موزوں ہو سکتا ہے ہندوستان کے دیگر ہتھیاروں سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔

لیڈیز کانفرنس کے رزولیوشن

دہرہ دون ۱۲ جولائی۔ بیگم حامد علی کی صدارت میں آل انڈیا مہیلا کانفرنس نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس میں قانون وراثت کی ترمیموں پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ یہ بالکل ناکافی ہیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسا قانون بنایا جائے جس کی رو سے عورتوں کو مرد وارثوں کے برابر حصہ ملے۔ کانفرنس نے یوپی اور پنجاب کے اس قانون کے خلاف بھی پروٹسٹ کیا جس کی رو سے عورتیں زرعی وراثت کے حق سے محروم ہیں۔ کانفرنس نے ایک اور رزولیوشن پاس کیا جس میں مذکور ہے "کوئی شخص ایک وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی نہ کرے۔ اور اس شخص سے جس کی پہلی بیوی زندہ ہے نہ تو کسی عورت کو شادی کرنی چاہیئے۔ اور نہ والدین اپنی لڑکی کو اس سے شادی کرنے کی اجازت دیں۔ مسز سبرائن نے مرکزی اسمبلی میں ایک سے زیادہ شادیوں کے خلاف جو بل پیش کیا تھا۔ کانفرنس اس کی تائید کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہندوستان میں ایک سے زیادہ شادیوں کے رواج کو روکنے کے لئے ایک قانون بنایا جائے اور جن لوگوں کے پہلے سے ایک سے زیادہ بیویاں موجود ہیں انھیں مجبور کیا جائے کہ اپنی پہلی بیوی یا بیویوں کو انکی سماجی حیثیت کے مطابق کافی نان نفقہ دیں۔ کانفرنس نے ایک رزولیوشن میں ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت پر زور دیا ہے اور اپیل کی ہے کہ سودیشی چیزوں کی سرپرستی کی جائے اور انھیں مقبول عام بنایا جائے۔

مولانا آزاد اور مسٹر جناح

بمبئی ۱۲ جولائی مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگریس کے درمیان بذریعہ تار مندرجہ ذیل مراسلت ہوئی پہلے مسٹر جناح کے نام مولانا آزاد کا تار درج کیا جاتا ہے۔

"یہ تار خفیہ ہے، آپ کا ۹ جولائی کا بیان پڑھا کانگریس کے دہلی والے رزولیوشن میں قومی حکومت کا مطلب ہے مشترکہ کیبنٹ۔ یہ کسی ایک پارٹی تک محدود نہیں ہوگی۔ کیا لیگ کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ کسی ایسے عارضی انتظام پر رضامند نہیں ہے جو دو قوموں کی اسکیم پر مبنی نہ ہو؟ اگر واقعہ یہی ہے تو از راہ کرم بذریعہ تار وضاحت کیجئے"؟

مسٹر جناح کا جواب مندرجہ ذیل ہے:۔

"آپ کا تار ملا۔ میں اسے صیغہ راز میں نہیں رکھ سکتا۔ میں آپ سے خط و کتابت کے ذریعہ یا اور کسی طرح کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ آپ مسلمانان ہند کا اعتماد مطلق کھو چکے ہیں۔ کیا آپ محسوس نہیں کرتے کہ کانگریس کو قومی رنگ دینے اور غیر ملکوں کو دھوکہ دینے کے لئے آپ کو ایک نمائشی لڑکے کی طرح صدر بنا دیا گیا ہے۔ آپ نہ مسلمانوں کے نمایندے ہیں نہ ہندوؤں کے۔ کانگریس ہندو جماعت ہے اگر آپ خوددار ہیں۔ تو فوراً استعفے دیدیجئے۔ لیگ کے خلاف آپنے کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس میں آپ بری طرح ناکامیاب رہے۔ اب اس خیال کو چھوڑیئے۔

مفتوح ملکوں کے مقبوضات

نیویارک ۱۴ جولائی۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" کو واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ سیاسی حلقوں میں انکشاف کیا ہے کہ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جرمنی نے یورپ میں جن ملکوں کو فتح کیا ہے۔ ان کے جو مقبوضات نئی دنیا میں ہیں ان کے لئے امریکن ریپبلک کی ۲۱ ریاستوں کو ایک مشترکہ پروٹکٹوریٹ قایم کرنا چاہیئے۔ اس تجویز کو تمام امریکی قوموں نے پسند کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ جولائی کو ہوانا میں ایک کانفرنس ہوگی جس میں ریاستہائے متحدہ کی جانب سے مسٹر کارڈل ہل ڈیلیگیٹ ہوں گے۔

معاصر "اسٹیٹسمین" کی صاف گوئی

معاصر "اسٹیٹسمین" اپنے تازہ لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ اخبار "ہندوستان ٹائمز" نے جس کے بارے میں ہمارا یہ خیال ہے کہ وہ اکثر کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رائے کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہ تجویز کیا ہے کہ کانگریس کی پیشکش کے ساتھ جو شرط لگی ہوئی ہے وہ سودا کرنے کے لئے ایک جوابی پیشکش ہے اور وہ شرط ہٹائی جا سکتی ہے بشرطیکہ حکومت ایک نیشنل گورنمنٹ قایم کرنے کی جوابی تجویز پیش کرے جو دوران جنگ میں بہ حیثیت ڈومینین گورنمنٹ کام کرے اور لڑائی ختم ہونے کے بعد اس کی جگہ نئی آئین کے رو سے حکومت قایم ہو۔ نیا آئین ملک کے تمام بڑے بڑے عناصر ملکر بنائیں۔ اس قسم کی پالیسی کا اعلان ہونے سے کانگریس کے روبرو ایک منافی رویہ کے بجائے ایک صریح تجویز پیش ہوگی۔

ہم سودے بازی میں یقین نہیں رکھتے لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس قسم کی تجویز بہت عرصہ پہلے پیش ہو جانا چاہیئے تھی۔ ہندوستان کے بڑے اور چھوٹے آدمی جو کہ اپنے ملک کے لئے ایک مناسب اور موزوں درجہ حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔ وہ اس سے سخت ناراض ہیں کہ لندن سے اب تک برابر مطلق العنانہ احکام جاری ہوئے ہیں۔ وایسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع یا ترمیم کے متعلق خلاف مرضی مراعات کا تنگدلانہ زبان اور نہایت احتیاط کے ساتھ گھڑے ہوئے فقروں سے

روس کی تیسری پنجسالہ اسکیم

ماسکو ۱۴ جولائی۔ تاس ایجنسی کا بیان ہے کہ روس کی تیسری پنج سالہ اسکیم کے لئے ۰۰۰،۱۰ لاکھ روبل قرضہ مانگا گیا تھا لیکن ۱۱ روز کے اندر اس سے بھی ۰۰۰۰ ،۱۰۰۶ روبل زیادہ کی رقم مل گئی ہے۔

دس لاکھ برطانی والنیٹر

لندن ۱۳ جولائی۔ ملکی تحفظ کے لئے ایک لاکھ والنیٹر اور بھرتی ہوئے اب کل تعداد دس لاکھ ہوگئی ہے۔

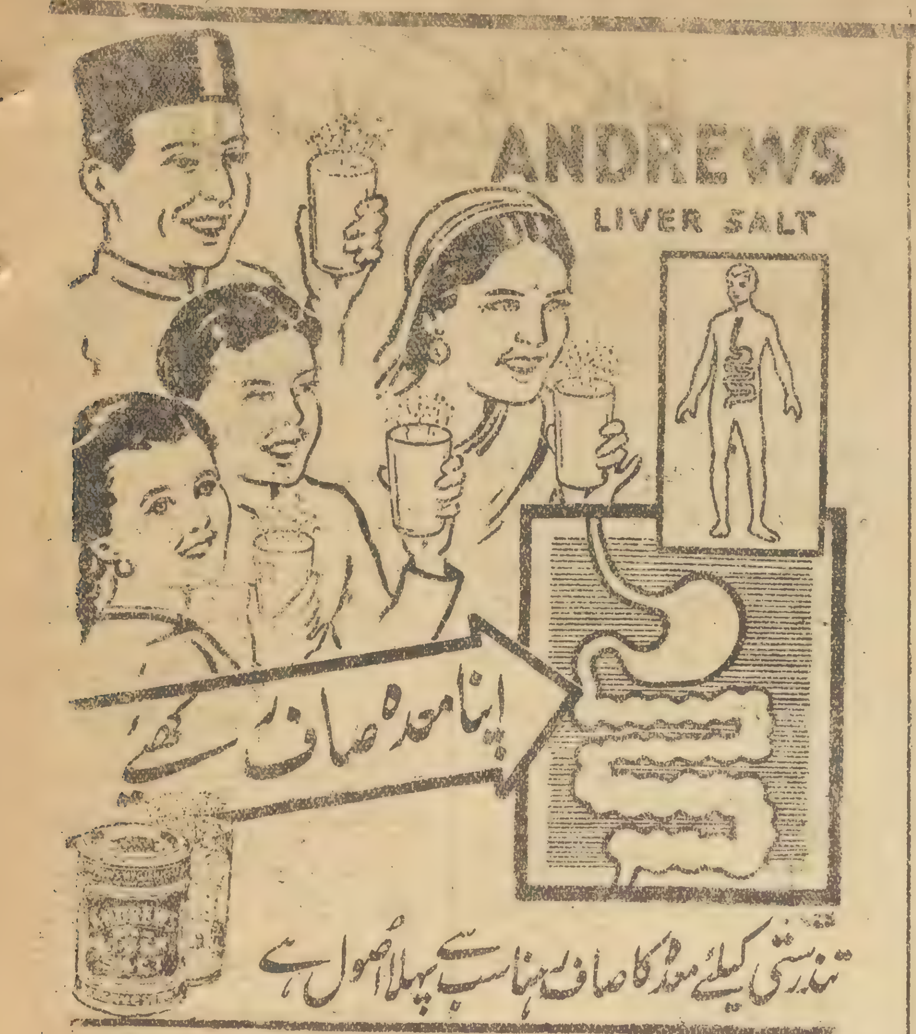

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس

بڑھائے ہوئے B بلاک گٹیا ایریا میں ۴۰ فٹ کی سڑک نمبری ۳ اور ۴ اور ۵۰ فٹ کی سڑک نمبری H/1 کے بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ لاگت کام تخمیناً -/Rs 15411 ہے۔ ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم -/Rs 1) بھر کر بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء کو بوقت ۲½ بجے دن تک داخل ہونا چاہیئے۔ ہمراہ ٹنڈر بطور ضمانت -/Rs 177 نقد داخل ہونا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجینیر

فرانس میں ۱۷ ہزار سیاسی گرفتاریاں

لندن ۱۴ جولائی۔ فرانس سے جو اطلاعیں ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس میں سیاسی مصیبتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور مزدوروں میں خاص طور پر بے چینی نظر آتی ہے اب تک سیاسی جرایم کے سلسلہ میں فرانس میں ۱۷ ہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

آیندہ مسٹر جناح یا مسلم لیگ سے کوئی خط و کتابت نہ کی جائے

پشاور ۱۴ جولائی۔ پشاور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں متفقہ طور پر یہ طے ہوا کہ انڈین نیشنل کانگریس سے یہ درخواست کی جائے کہ آیندہ اس وقت تک مسٹر جناح یا انکی لیگ سے کوئی خط و کتابت نہ ہو جب تک مسٹر جناح اس توہین آمیز اور گستاخانہ رویہ کا کفارہ نہ کرلیں جو انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد کو جواب دینے میں اختیار کیا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی سرحدی ممبروں سے کہا گیا کہ وہ اس کمیٹی کے آیندہ اجلاس میں اس قسم کا ایک رزولیوشن پیش کریں۔ ایک رزولیوشن میں یہ طے کیا گیا کہ خدائی خدمتگار زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی کیئے جائیں۔

مسٹر جناح ذہنی توازن کھو چکے ہیں

لاہور ۱۴ جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر انڈین نیشنل کانگریس کے ایک پرائیویٹ تار کے جواب میں مسٹر جناح نے جس غیر معقولیت کا ثبوت دیا ہے اس سلسلہ میں لاہور کے ذمہ دار مسلم لیگی حلقوں سے نمایندہ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ وہ مسٹر جناح کے طرز عمل پر افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ مسٹر جناح اپنا دماغی توازن کھو چکے ہیں اور ایک ذمہ دار جماعت کے صدر کے لئے اس قسم کی روش ہرگز مناسب نہیں تھی۔

ایک مقتدر لیگی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسٹر جناح کو اپنی روش میں نرمی پیدا کرنی چاہیئے۔ ورنہ خوف ہے کہ یہ سخت روش انکی لیڈری کے لئے موت کا پیغام ثابت نہ ہو جائے۔

میں سر سکندر کو لیگ سے نکالنا چاہتا ہوں

لاہور ۱۴ جولائی۔ نمایندہ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے شملہ سے روانہ ہوتے وقت سرحد کے ایک سرکردہ مسلم لیگی لیڈر کو اپنے ایک خط میں لکھا ہے کہ سر سکندر حیات خاں نے متعدد مرتبہ لیگ کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرکے لیگ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ مجھے مسلم لیگ کا نمائشی صدر سمجھتے ہیں۔ میں ان وجوہات کی بنا پر سر سکندر اور ان کی پارٹی کو لیگ سے خارج کرنا چاہتا ہوں، مگر کیا کروں مجبور ہوں۔

لندن ۱۵ جولائی۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کو فرانس کے سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ لندن میں فرانسیسی سفارت خانہ کا سٹاف جلدی لندن سے روانہ ہو جائے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A1424

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

رجسٹر نمبر ال ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۳۰	کانپور شنبہ، ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ	جلد ۳۲

دنیائے اسلام

جامعہ ادبیہ کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ شاعرہ بورڈ کا پندرہ روزہ مشاعرہ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۰ء کو مسٹر محمد مصطفےٰ حسین نیّر وکیل و میونسپل کمشنر کے مکان پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔ کہ:۔

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

ستمگر ٹھہر جا مرنے کی ہم تیاریاں کرلیں
کفن بازار سے لے لیں مہیا نوحہ خواں کرلیں

جو کمسن ہیں تو دل پر وار بھی اُوچھے سے پڑتے ہیں
ابھی کھیلیں وہ تلواروں سے ہاتھ اپنا رواں کرلیں

وفا کی داد مل جائے یہ مشکل ہے۔ مگر ہوگا
وہ جی بھر کر ستالیں آزمالیں امتحاں کرلیں

جناب نواب محمد مصطفےٰ حسین صاحب اثر

جو کرنا ہے محبت میں ابھی اے مہرباں کرلیں
ہمیں تم آزمالو ہم تمھارا امتحاں کرلیں

سنائیں حال دل کس طرح اُن کو کیا کریں یارب
لب خاموش پر جو آہ کا میری گماں کرلیں

ارے ہاں جوش وحشت ٹھہر چلتے ہیں بیاباں کو
گریباں کی ذرا پہلے ہم اپنے دھجیاں کرلیں

وفا کی داد ملتی جائے گی پیہم اثر ہم کو
یہ اچھا ہے جو وہ تقلید جور آسماں کرلیں

جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی بی۔اے سروش لکھنوی

فنا کو لاؤ اب اپنی بقا کا پاسباں کرلیں
تڑپتی بجلیاں لے کر بنائے آشیاں کرلیں

لہو سے اپنے پیدا آؤ تازہ گلستاں کرلیں
خزاں کو رنگ دے دے کر بہار جاوداں کرلیں

یہ دُھن ہے جذب پنہاں کو یہاں تک کامراں
کہ تم کو دل کریں، پھر جاں کریں پھر جان جاں کرلیں

تمھارا درد تم سے کم نہیں، جی چاہتا یہ ہے
کہ اس میٹھی خلش کو ایک رگ میں نہاں کرلیں

اجازت بخشدے صیاد اگر تو لب ہلانے کی
چمن کی پتی پتی کو ہم اپنا ہم زباں کرلیں

وفا میں اور جفا میں پھر چلیں چوٹیں برابر کی
میں دل کو آزمار کھوں وہ اپنا امتحاں کرلیں

جناب حافظ عبدالعلی صاحب عزیز ناطقی

کسی بے ربط ٹکڑے سے مکمل داستاں کرلیں
جہاں ہو جائے ہم سے سہو اُسے حسن بیاں کرلیں

ارے صیاد اتنی دے اجازت تو اسیروں کو
فلک پر برق جب چمکے تو ذکر آشیاں کرلیں

سنائیں کیا انھیں آغاز اُلفت کی پریشانی
ابھی کچھ اور ہم دلچسپ اپنی داستاں کرلیں

جو نغمے عشق میں وجہ سکون ساز ہستی ہیں
اُنھیں نغموں کو اب ہنگامہ آرائے جہاں کرلیں

صدائیں آرہی ہیں آج تک دریائے ساحل سے
کسی کے مہماں ہوں یا کسی کو مہماں کرلیں

عزیز اُس نے یہ کہہ کہہ کر کیا ہے قتل عالم کو
جنھیں مرنا ہو وہ حاصل حیات جاوداں کرلیں

جناب مصطفےٰ حسین صاحب نیّر وکیل و میونسپل کمشنر

ستم آرائیاں کرلیں کرم فرمائیاں کرلیں
محبت میں وہ جس صورت سے چاہیں امتحاں کرلیں

جمال شاہد رعنا نظر افروز جاں کرلیں
قفس کا گوشہ گوشہ رو کش صد گلستاں کرلیں

وفاؤں کا وہ میرے امتحاں پر امتحاں کرلیں
جفائیں جس قدر ہوں وقف جان ناتواں کرلیں

مکان لامکاں کی محبت ہے
جھکادیں ہم جہاں سر کو مرتب آستاں کرلیں

جہان عشق میں نیّر وہ ناکام محبت ہیں
کہ غم سے بھی نہیں ممکن ہے دل کو شادماں کرلیں

خمار آگیں ہے کیف بادۂ دوشینہ اے نیّر
چلو پھر از سر نو میں ہکاں کرلیں

جناب سلیم صاحب ناطقی کانپوری

خزاں کا تجزیہ کرکے بہار جاوداں کرلیں
تو کیا برباد اپنے ہاتوں اپنا آشیاں کرلیں

جہاں موقع ہو جیسا ویسا انداز بیاں کرلیں
پرائی داستاں بھی ہو تو اپنی داستاں کرلیں

خدارا کہہ اسیران قفس کے دیدہ و دل کو
جہاں چاہیں وہاں تعمیر اپنا آشیاں کرلیں

بہے جاتے ہیں آنسو کیسے رُکتی ہے ہنسی کیونکر
وہ ہم کو آزمادیکھیں ہم اُن کا امتحاں کرلیں

مجھے مڑ مڑ کے دیکھیں ہر قدم پر قافلہ والے
مری درماندگی کو بھی شریک کارواں کرلیں

غم بے چارگی کہا کہا کے مرتے ہیں قفس والے
سلیم اتنا نہیں ہوتا قفس کو آشیاں کرلیں

جناب نذیر احمد صاحب نُدرت کانپوری

محبت میں تمھارے نام کو ورد زباں کرلیں
یہی عنوان ایسا ہے کہ زیب داستاں کرلیں

ہمیں تو پاک رکھنا ہے تصنع سے جنوں اپنا
یہ ہم سے ہو نہیں سکتا کہ دامن دھجیاں کرلیں

ہر صورت محبت میں ہے ننگ اظہار غم گرنا
زباں سے کام لیں یا ہم نگاہوں کو زباں کرلیں

رضا جوئی پہ اپنی پائیں گے ہر حال میں شاکر
وہ جس عنوان سے چاہیں ہمارا امتحاں کرلیں

اُن آنکھوں میں اگر کچھ دیر اور آنسو نہ بھر آئیں
تو ہم اپنا فسانہ مطمئن ہو کر بیاں کرلیں

جناب حکیم شیفتہ صاحب

رہیں قید قفس میں اعتماد آشیاں کرلیں
جہاں تک ہو سکے مجبوریوں کا امتحاں کرلیں

کبھی احساس میں دل کرلیں کبھی احساس جاں کرلیں
اسی صورت سے ہم مکمل عمر رائیگاں کرلیں

بقائے نقش پا اک صورت تسکیں ہے لیکن
وہی ہے آستان یار ہم سجدہ جہاں کرلیں

زمانہ جانتا ہے معتبر ہے داستاں دل کی
مگر یہ ہے کہ وہ بھی اعتبار داستاں کرلیں

تقاضائے اثر سے شیفتہ مجبور ہم بھی ہیں
محبت کو رہین لذت آہ و فغاں کرلیں

جناب منشی بنیاد علی صاحب شیدا ناطقی

ارادہ ہے کہ ہم کچھ شرح چشم خونفشاں کرلیں
اگر سُرخی بہ مل جائے مکمل داستاں کرلیں

ہر خنجر اجازت چاہتے ہیں چند سانسوں کی
کہ ہم نظارۂ قاتل تو وقت امتحاں کرلیں

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی المتخلص بہ سحر

میری میت پہ ماتم کاش اہل گلستاں کرلیں
گریباں چاک گل ہوں بلبلیں آہ و فغاں کرلیں

ہمارے دل کو تم لے لو اور اپنا دل ہمیں دے دو
ہمیں تم راز داں کرلو تمھیں ہم رازداں کرلیں

ادبیات

فلسطین کے عربوں اور یہودیوں میں عارضی صلح ہوگئی

لندن ۱۷ر جولائی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم دارالسلام لکھتا ہے۔ کہ فلسطین میں بلیک آوٹ انتظام اتنا مکمل ہے کہ ایسا انتظام نہ شام میں پایا جاتا ہے اور نہ مصر میں۔ اس انتظام کے اور شہر کے اندر فوجی نقل و حرکت کے باوجود قطعاً معلوم نہیں ہوتا۔ کہ فلسطین جنگی رقبہ قرار بھی دیا گیا ہے۔

پبلک کے جان و مال کے انتظام و تحفظ اتنے اطمینان بخش ہیں کہ اس سے پیشتر کم رہا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پولیس اور فوج دونوں میں اشتراک عمل کی روح موجود ہے اور پبلک یہ سمجھ رہی ہے کہ حکومت کے استحفاظی انتظامات قابل اطمینان ہیں۔ مزید برآں عربوں اور یہودیوں میں ایک عارضی مصالحت ہو چکی ہے۔ اور دونوں متحدہ طور پر اٹلی اور جرمنی کو اپنا مشترکہ دشمن سمجھتے ہیں۔

جرمنی اور اٹلی اپنے پروپیگنڈوں میں بدستور سابق مصروف ہیں لیکن وہ یہودیوں کے جذبات نفرت کو دور نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہودی ان کی طاقتوں کو اپنے سارے مصائب کا سرچشمہ تصور کرتے ہیں۔ رہے عرب وہ اپنے لیبیا والے بھائیوں کے ساتھ اٹلی کے سلوک کو ابھی تک نہیں بھولے ہیں۔

عرب اور یہودی دونوں میں متحدہ طور پر یہ احساس موجود ہے۔ کہ اگر اطالویوں نے فلسطین پر قبضہ کرلیا تو ان پر معاش کے دروازے بالکل بند ہو جائیں گے۔ عرب برطانوی فتح کے لئے اس لئے ہی دعائیں کررہے ہیں کہ ان کے خیال میں برطانیہ کی فتح کی صورت میں مرکزی یورپ میں یہودیوں کے مسئلہ کو حل کرے گا۔ فرانس کی شکست سے فلسطین والوں کو سخت صدمہ پہونچا۔ لیکن نتائج جنگ کے بارے میں اب تک اُمید ہیں

ٹرکی اور روس کے تعلقات دوستانہ ہیں

لندن۔ ۲۰ر جولائی۔ ٹرکی کی اناطولین ایجنسی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں جرمنی نے ٹرکی اور روس میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی جو کلیتہً ناکام رہی۔

جرمنی نے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے فرانسیسی سفیر کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا اور اس جھوٹ کی اشاعت شروع کی کہ ٹرکی اب روس پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے جرمنی کی اس شرانگیز حرکت سے ٹرکی میں شدید ناراضی اظہار کیا گیا۔ اور پر زور صدائے احتجاج بلند کی گئی چونکہ جرمنی کا بیان ٹرکی پر بہتان عظیم تھا اس لئے جرمنی کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی سفیر کے بیان کا غلط ترجمہ ہونے کی وجہ سے جرمنی کو غلط فہمی ہو گئی تھی۔ واضح رہے ٹرکی وزیراعظم نے اپنے حالیہ بیان میں صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کردیا ہے ٹرکی کے تعلقات اپنے ہمسایہ اور دیگر تمام اجنبی طاقتوں سے دوستانہ ہیں اس اعلان کی روشنی میں جرمنی کے پھیلائے جھوٹ کی کوئی قیمت نہیں۔

حکومت عراق کی احتیاطی تدابیر

بغداد ۱۸ر جولائی۔ حکومت عراق نے بعض احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ عراق کے ضروری راز ظاہر نہ ہوسکیں ایک تدبیر یہ ہے کہ عراقیوں کو سالانہ تعطیلیں ممالک غیر میں بسر کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ پاسپورٹ دینے والے محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ممالک غیر کے لئے ویزا نہ دے جائیں۔ تاجر اور بیوپاری اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔

عراق کے فوجی اور صنعتی اہمیت کے مقامات کے نزدیک غیر ملکی باشندوں کو جانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ یہ حکم خاص طور پر تیل کے چشموں کے لئے ہے۔ تیل کے چشموں کے علاقوں میں کوئی شخص خاص اجازت نامہ کے بغیر نہ جاسکے گا۔

* * * * * * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق ہم مستقل ہیں رہے
زمانہ دشمنی ہی ہو ہونہ سہل ہیں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۷ر جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۰

دنیا کے چار فرمانرواؤں کی تقریریں

گزشتہ ہفتہ دنیا کے مندرجہ ذیل چار فرمانرواؤں نے اہم تقریریں کی ہیں :۔

جنرل فرانکو فرمانروائے اسپین نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا ہے کہ جبرالٹر پر اسپین کا حق ہے اور اسکو اسپین کی سلطنت میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس موقع پر جنرل فرانکو نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے ہمارا مطالبہ منظور نہیں کیا تو پھر اسپین کی ۲۰ لاکھ فوج اپنا حق لینے کے لئے تیار کھڑی ہے۔

اس تقریر اور دیگر واقعات کی بنا پر یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اسپین بھی عنقریب حکومت برطانیہ کے خلاف میدان جنگ میں کودنے والا ہے۔

مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے بھی اپنی امیدواری کا اعلان کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر کی ہے۔

مسٹر روز ویلٹ اس انتخاب میں کامیاب ہو گئے تو وہ گویا تیسرے مرتبہ جمہوریہ امریکہ کے صدر منتخب ہونگے جو یقینی ہے اور یہ شرف ابھی تک امریکہ کی تاریخ میں کسی کو حاصل نہیں ہوا، آپ نے ایک تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

اس وقت مذہب اور بربریت کا مقابلہ ہے تمدن اور جبر کی جنگ ہے انسانیت اور ظلم برسرپیکار ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی معمولی جنگ نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ گیر انقلاب ہے جو طاقت کے ذریعہ لایا جا رہا ہے یہ انقلاب لوگوں کو آزاد کرانے کے لئے نہیں بلکہ انکی آزادی سلب کرنے کے لئے پیدا کیا جا رہا ہے یورپ میں ڈکٹیٹر شپ جمہوریت سے برسرپیکار ہے۔ امریکہ اس کے خلاف ہے کہ آزاد اور امن پسند غیر جانبدار ممالک کی آزادی سلب کر لی جائے۔ ہمارے سامنے دو ہی راستہ ہیں۔ یعنی یا تو موجودہ تہذیب قایم رہے یا وہ تمام چیزیں تباہ ہو جائیں جو ہمیں عزیز ہیں ہم جمہوریت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور اس سلسلہ میں سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر روز ویلٹ کی تقریر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگر وہ انتخاب میں کامیاب ہو گئے تو نومبر کے بعد جبکہ انتخاب ختم ہو چکا ہوگا امریکہ بھی برطانیہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہو جائے گا۔

ہر ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں مسٹر روز ویلٹ کی تقریر کے ۱۲ گھنٹہ کے بعد تقریر کی ہے یہ تقریر بہت زیادہ اہمیت کی اس لئے مالک ہے کہ اس پر آیندہ واقعات کا بہت کچھ انحصار ہے۔

ہر ہٹلر نے معاہدہ ورسیلز کی خرابیاں بتاتے ہوئے ان تمام حالات کو بیان کیا جو ان کے نزدیک موجودہ جنگ کے باعث ہوئی بعد ازاں انھوں نے پولینڈ سے لیکر اب تک کے جنگی حالات بتاتے ہوئے یہ بھی بتلایا کہ ڈنمارک۔ ناروے۔ ہالینڈ۔ اور بلجیم پر قبضہ کیوں کیا گیا اس سلسلہ میں ہر ہٹلر نے برطانیہ اور فرانس پر الزامات عاید کئے پھر فرانس کے فتح حاصل کرنے کی داستان سناتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ آج بھی پہلے کی طرح دنیا میں امن قایم کرنے اور برطانیہ سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ میری اس مصالحانہ کوشش کو ٹھکرایا نہ جائے ورنہ جرمنی برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے اور وہ برطانیہ کو تباہ کر دے گا۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ اردن سابق وایسرائے ہند) نے ہر ہٹلر کو موزوں اور موثر جواب دیا ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس نے ٹھیک کہا ہے کہ ہٹلر نے صلح کی پیشکش نہیں کی تھی بلکہ برطانیہ کو ہتھیار ڈالدینے اور جرمنی کی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دی تھی، لارڈ ہیلی فیکس کا یہ خیال بھی صحیح ہے کہ ہٹلر ہتھیاروں کے زور سے دوسروں کو تابع کرنا چاہتا ہے۔

لارڈ موصوف نے فرمایا ہے کہ :

"مسیحت کے دشمن کا یہ بنیادی چیلنج ہے اور عیسائی کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کریں برٹش کامن ویلتھ کے لوگ اور وہ سب لوگ جو سچائی اور انصاف اور آزادی سے محبت کرتے ہیں ہٹلر کی بتائی ہوئی دنیا کو کبھی قبول نہیں کرینگے۔

ہٹلر کی فتح انسان کے لئے ایک لامحدود ہولناکی سے کم نہ ہوگی اسے روکنے کے لئے ہمارا ملک لڑائی میں آگے آگے ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ ملک ہی دنیا بھر کے لوگوں کو بہتر زندگی کا راستہ دکھلائے گا۔

آگے چلکر آپ فرماتے ہیں کہ :۔

" ہم نے کسی جنگ کی خواہش نہیں کی سچ تو یہ ہے کہ اس ملک کا کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ لڑائی ضرورت سے زیادہ ایک دن بھی جاری رہے لیکن ہم اس وقت تک لڑنا بند نہیں کریں گے جب تک ہماری اور دوسروں کی آزادی محفوظ نہ ہو جائے گی۔

لارڈ ہیلی فیکس کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ ہتھیار ڈالنے کو تیار نہیں وہ آخر دم تک لڑیں گے۔

جنگ یورپ کا رنگ اب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فوری قدم اٹھانا ذرا مشکل ہوگا ہر ہٹلر بھی اسی فکر میں غرق ہے کہ کیا کیا جائے کیونکہ بلا برطانیہ کی فتح و شکست کے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا اور برطانیہ کو فتح کرنا کوئی آسان کام نہیں، بہرحال سردست تو جنگ طویل ہوتی نظر آرہی ہے۔ آخری نتیجہ کیا ہوگا اس کا علم تو صرف خدا ہی کو ہو سکتا ہے۔

برطانیہ چونکہ یہ جنگ نہ صرف اپنی آزادی بلکہ چھوٹی چھوٹی قوموں کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے اسلئے جنگ میں برطانیہ کی کامیابی ص

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۰ر جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی. پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں کمشنر صاحب کا وہ خط پیش ہوا جو ملازمان بورڈ کو گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے مطابق ریٹائر کرنے یا انکی مدت ملازمت میں توسیع کرنے کے متعلق تھا اس سلسلہ میں پنڈت سری رتن شکلا نے یہ تجویز کیا کہ اس مسئلہ کو ملتوی کرکے اسکے لئے بورڈ کا ایک خاص جلسہ بلایا جائے، لیکن مسٹر گوبر پرشاد کپور نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اس معاملہ پر گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے مطابق فوراً غور کیا جائے، اور اس کا ملتوی کرنا فضول ہے لیکن بورڈ نے پنڈت سری رتن شکلا کی تجویز منظور کرلی۔

اس کے بعد بلڈنگ کمیٹی کی کارروائیوں پر غور کرنے کا معاملہ پیش ہوا تو پنڈت سری رتن شکلا نے تجویز کیا کہ چونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے اور اس سلسلہ میں بورڈ کے ایک ممبر کے اخراج کا تعلق ہے لہذا اس مسئلہ پر بورڈ کو فوراً غور کرنا چاہیئے۔ لیکن چیرمین صاحب نے فرمایا کہ چونکہ اس معاملہ میں مشیر قانونی سے مشورہ لینا ہے لہذا اس مسئلہ کو آیندہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے بورڈ میں یہ تجویز پیش کی کہ کوڑا کھلی لاریوں کے بجائے بند لاریوں میں ڈھویا جانا چاہیئے کیونکہ کھلی لاریوں میں کوڑا لے جانا صحت عامہ پر برا اثر کرتا ہے بورڈ نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے اگزیکیٹو افسر صاحب سے کہا کہ وہ بند لاریوں کا تخمینہ مرتب کرکے آیندہ جلسہ بورڈ میں پیش کریں۔

اس کے بعد ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے کا خط پیش کیا گیا جسمیں ۳۲۵ ۱۹روپیہ کی واپسی کا مطالبہ تھا۔ یہ روپیہ بورڈ نے بذریعہ ٹیکس ریلوے سے وصول کیا تھا لیکن ریلوے نے اسکی اپیل کمشنر صاحب کے یہاں کی اور کمشنر صاحب نے ریلوے کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے بورڈ سے یہ روپیہ واپس کرنے کو کہا ہے۔ پنڈت سری رتن شکلا نے اس معاملہ کو آیندہ ملتوی کرنے کے لئے کہا اور مسٹر گوبر پرشاد کپور نے اسکی مخالفت کی لیکن یہ مسئلہ آیندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تاکہ مشیر قانونی سے اس کے متعلق رائے لی جا سکے۔

مسٹر کرشنا ونائک پھڑکے پرنسپل اروا ڈی انٹر کالج اور مسٹر ہردیال سنگھ سکریٹری ہندوستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن کو باغات وپارک کمیٹی کے لئے بحیثیت ایڈ ممبر منتخب کیا گیا۔

سپلائی کمیٹی کا جلسہ ۲۲ جولائی کو پراونشل اڈوائزری سپلائی کمیٹی یو. پی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کرنیل ای وڈ. ڈائرکٹر جنرل آف سپلائی مسٹر غلام محمد چیف کنٹرولر انڈین اسٹورس ڈپارٹمنٹ اور بریگیڈیر طامس ڈائرکٹر آف کنٹریکٹرس نے شرکت کی. جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ آیندہ کس قسم کا سامان جنگ کے لئے ہم پہونچانا ہوگا اور صوبہ متحدہ کیا کیا چیزیں سپلائی کر سکیگا۔ اور اس پر بھی غور کیا گیا کہ کسقدر سامان گورنمنٹ کے کارخانے تیار کر سکتے ہیں اور کسقدر پبلک کارخانے بنا سکتے ہیں

خاکسار پریڈ ۱۲ر جولائی کو ٹکیاپور کے پارک میں تقریباً دو سو خاکساروں نے پریڈ کی جسمیں مقامی خاکساروں کی سردار۔ سردار بیگم اختر صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خاکساروں کا مقصد عوام کی خدمت کرنا ہے اور انکے اصول میں فرقہ و جماعت کا کوئی امتیاز نہیں ہے اور خاکساروں کا کسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تحریک خاکساران پر بعض لوگوں نے جو الزامات لگائے ہیں وہ بالکل غلط اور لغو ہیں۔

رام لیلا کمیٹی رام لیلا سوسائٹی کے عہدہ داران اور کارکنان کمیٹی کے ممبران کا انتخاب آیندہ سال کے لئے آخر اگست ۱۹۴۰ء تک ہوگا۔ اس انتخاب میں جو لوگ حصہ لے سکیں گے جو سالانہ چندہ جلسہ سے قبل، داکرینگے جلسہ عام آخر اگست ۱۹۴۰ء میں ہوگا

والنٹیر گہوارہ کا افتتاح پنڈت سری کرشن دت پالیوال صدر یو پی پراونشیل کانگریس کمیٹی نے کانپور میں والنٹیر گہوارہ کا ۲۳ر جون کو افتتاح کیا بعد ازاں ایک پبلک جلسہ ہوا جسمیں پنڈت جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس رام گڑھ کا رزولیوشن کے بعد تمام کانگریس کمیٹیاں ستیاگرہ کمیٹیوں میں تبدیل کردی گئیں بعد ازاں کانگریس نے محسوس کیا کہ جلد ہی وہ وقت آسکتا ہے جبکہ کانگریس برسر اقتدار آجائے اور اس سے ملک کے نظم و نسق اور مدافعت کے مسئلوں کو حل کرنے کے لئے کہا جائے اور ایسی صورت میں عدم تشدد سے کام نہیں چل سکتا۔ لہذا ان تمام باتوں کو محسوس کرکے والنٹیر تحریک شروع کی گئی۔ لہذا آپ نے والنٹیروں کو منظم ہونے کی اپیل کی۔ اس کے بعد پنڈت گنگا سہائے چوبے انچارج والنٹیر نے کہا کہ کانپور میں والنٹیروں کی تنظیم کے لئے ایک مرکز کھولا جائیگا جہاں انھیں تین ماہ تک تربیت دی جائے گی۔

اگریکلچر کالج ۲۴ر جولائی کو اگریکلچر کالج کے تقریباً تین سو طالب علموں نے ہڑتال کر دی تھی مگر پرنسپل صاحب نے ان لڑکوں کے مطالبات کو منظور کر لیا اسلئے ہڑتال ختم ہو گئی۔

کلکٹر صاحب کو نوٹس مزدور سبھا کے وکیل مسٹر برلیش چندر نگم نے مزدور سبھا کی طرف سے سول پروسیجر کوڈ کے دفعہ ۸۰ کے ماتحت کانپور کے کلکٹر صاحب کو مزدور سبھا پر پولیس ٹیکس لگانے پر ۲ ماہ کا نوٹس دیا ہے۔

یہ ٹیکس پولیس ایکٹ کی دفعہ ۱۵ اور ۱۵ (الف) کے ماتحت لگایا ہے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ان دفعاؤں پر پولیس ٹیکس لگانا غیر قانونی ہے کہا جاتا ہے کہ مزدور سبھا اس مسئلہ پر کافی تیار ہے اور اس نے اس کی لئے پوری تیاری کی ہے

بیوہ کی شادی آنجہانی بابو منالال وکیل کے صاحبزادہ ڈاکٹر دادا کا پرشاد سریواستوا نے بیوہ رائے صاحب لالہ سورج پرشاد سریواستوا انسپکٹر آف پولیس کے ساتھ شادی کی۔ کانپور میں سریواستوا دوسرے کے فرقہ میں ۱۹۴۰ء میں یہ تیسری بیوہ کی شادی ہے۔

کاروالہو نگر ایسوسی ایشن ۲۶ر جولائی کی رات کو کاروالہو نگر ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں باشندگان نگر کے تقریباً ایکہزار آدمی شریک تھے جسمیں متعدد اصحاب نے تقریر کرتے ہوئے حالات جنگ پر روشنی ڈالی اور وار فنڈ کے لئے ۱۵۱ روپے کا چندہ ہوا اور رنگروٹوں کی بھرتی وغیرہ کے متعلق ایک سب کمیٹی بنا دی گئی۔

ص یقینی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جنگ میں کامیابی کے بعد ہندوستان کو بھی آزادی کی نعمت سے ضرور بہرور کیا جائے گا اور اس نظریہ کے پیش نظر ابھی سے اعلان کرنے اور اہل ہند کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے،

لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ اردن) نے آج سے گیارہ سال پہلے وایسرائے ہند کی حیثیت سے یہ اعلان کیا تھا کہ :۔

" ہندوستان میں برطانوی پالیسی کا قدرتی اور لازمی نتیجہ درجہ نوآبادیات کی قایمی ہوگا۔

ہم لارڈ ہیلی فیکس کو ان کے اس اعلان پر توجہ دلاتے ہوئے یہ عرض کرینگے کہ کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ہندوستان میں درجہ نوآبادیات قایم کیا جائے ؟

ہم امید کرتے ہیں کہ جس آزادی کے لئے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اس آزادی سے ہندوستان کو اب زیادہ دنوں تک محروم نہیں رکھا جائیگا۔ ہندوستان کو آزادی دینے کے بعد ※

زاید پولیس ٹیکس ۶ قسطوں میں

مسٹر ال. پی. ہنکاکس. او. بی. ای. آئی. سی. ایس. ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے زاید پولیس ٹیکس کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹس جاری کیا ہے :۔

بسلسلہ نوٹس ہائے سابقہ باشندگان کانپور سو جن پر ٹیکس زاید پولیس و ٹیکس بغرض ادائیگی معاوضہ زیر دفعہ (۱۵) الف پولیس ایکٹ تشخیص کیا گیا ہے، اطلاع دی جاتی ہے کہ ان لوگوں کو جو کہ تنخواہ پر کام کرتے ہیں سہولت کے ساتھ ٹیکس ادا کرنے کے لئے حسب ذیل طریقے سے ٹیکس ادا کرنے کی اجازت دی جاتی ہے :

کم از کم تشخیص شدہ رقم کا ⅙ حصہ ۱۲ر اگست ۱۹۴۰ء کو یا قبل اس کے ادا کر دیں اور بقایا رقم مزید پانچ اقساط میں حسب ذیل تواریخ پر یا قبل اسکے ادا کر دیں۔

قسط دویم	۲۷ر اگست ۱۹۴۰ء
قسط سویم	۱۲ر ستمبر ۱۹۴۰ء
قسط چہارم	۲۷ر ستمبر ۱۹۴۰ء
قسط پنجم	۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۰ء
قسط ششم	۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۰ء

(یہ کم سے کم رقمیں ہیں جو کہ ایک قسط میں ادا کی جا سکتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سے زائد رقم دینا چاہے ادا کر سکتا ہے)

کسی صورت میں کسی شخص کو اگلی قسط کے ادا کرنے کی اجازت نہ دیجاویگی اگر اس نے پہلی قسط ۱۲ر اگست ۱۹۴۰ء تک ادا نہ کی ہو۔ اور کسی بھی قسط کے مقررہ تاریخ پر ادا نہ ہونے پر بقایا کل رقم واجب الادا ضابطہ فوجداری کے ملکھ ہونے جرمانہ کی رقم کو وصول کرنے کے طریقہ پر وصول کیجائیگی

۲۔ جیسی کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے روپیہ کی ادائیگی یا دفتر زاید پولیس کلکٹری کانپور میں کریں یا ان ملازمان سررشتہ (امین) کو ادا کیا جائے۔ جو وصولی ٹیکس کے لئے مقرر ہوں اور جن کے پاس صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع کا دستخطی سارٹیفکیٹ مع مہر کے موجود ہو. ٹیکس دہندگان مقررہ تاریخ پر قسط ادا کرنے کے خود ذمہ دار ہیں۔

۳۔ پبلک کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ بموجب گورنمنٹ قواعد نوٹیفکیشن نمبری 9 (1) 39 III / P-385 مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۴۰ء) تشخیص شدہ ٹیکس کے خلاف عذرداری داخل کرنے کی میعاد ۱۸ر جولائی ۱۹۴۰ء کو ختم ہو چکی ہے اور اب کوئی اپیل نہیں لی جا سکتی۔ تاوقتیکہ اپیلانٹ حسب دفعہ ۵ لیمیٹیشن ایکٹ (قانون میعاد) توسیع پانے کے مستحق نہ ہو۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مکان نمبر ۳۳۲ سابق وحال نمبر ۶۲۵ واقع محلہ فیتہ فلگنج ہمایونی شہر کانپور جائداد وقف فی سبیل اللہ ہے۔ جس کو مساۃ خیر النساء بیگم بیوہ منشی قلندر بخش مرحوم نے بذریعہ وقف نامہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۳۱ء مصدقہ ۲۲ر اپریل ۱۹۳۱ء وقف کر دیا ہے۔ کچھ لوگ بلا حق و استحقاق جائداد مذکورہ کو اپنی ملکیت دکھلا کر فروخت کرنا چاہتے ہیں لہذا اس تحریر کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ کوئی شخص اس جائداد کی خریدنے کی جرأت نہ کرے۔ ورنہ اس کا روپیہ سوخت ہو جائے گا۔ اور پھر وہ اپنی ذمہ داری پر خرید کرے گا۔ المرقوم ۲۶ر جولائی ۱۹۴۰ء

صبغت اللہ مختار عام محمود اللہ خاں متولی
ساکن جوہی خورد شہر کانپور

※ برطانیہ کی عظمت دوبالا ہو جائے گی اور دنیا صحیح معنوں میں یہ کہہ سکے گی کہ واقعی صرف برطانیہ نے دنیا کو صحیح راستہ دکھایا۔

ایک روپیہ کے نوٹ

ایک ایک روپیہ کے نوٹ جاری ہو گئے ہیں

سبد گل

جنگ یورپ کے متعلق تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی جو کچھ ہونا تھی وہ ختم ہو چکی اب باقی بچ رہی ہے "شیخی" اور "ٹر"

شیخ جی اپنی شیخی میں لال پیلے ہو رہے ہیں اور میاں پٹھان اپنی ٹر میں دبلے ہوئے جاتے ہیں۔

شیخ جی کا کہنا ہے کہ میاں پٹھان کو جب تک پٹک نہ دیا تو میرا نام نہیں اس نے بہتوں کو پریشان کر رکھا ہے لیکن ابھی تک سیر کو سوا سیر سے مقابلہ نہیں پڑا تھا اب بچہ جی کو چھٹی کا دودھ یاد آئے گا بڑے بن کے آئے تھے تیس مار خاں!!

ادھر میاں پٹھان اکڑ کر کہہ رہے ہیں مان جائیے شیخ جی پرانی رائے بدل ڈالیے میں تو آپ سے پہلے ہی لڑنا نہیں چاہتا تھا مگر آپ ہی نے میرے کھیتوں میں جانور چرانا شروع کیے میرے درختوں سے لکڑی کاٹی، میری بکریاں کانجی ہوس بھجوا دیں مان جائیے ورنہ یاد رکھیے گاؤں کی اینٹ سے اینٹ بجوا دونگا اور پھر آپکو گاؤں سے بھاگتے ہی بن پڑے گا۔

شیخ جی نے بھی اپنے کئی گاؤں سے لٹھ بند بلا رکھے ہیں اور میاں پٹھاں بھی اپنے ہمجولیوں کو لیے کھیت کے کنارے کھڑے اکڑ رہے ہیں۔

ادھر سے دو چار ڈھیلے جاتے ہیں تو اُدھر سے بھی دو چار اینٹ پتھر پرسا دئے جاتے ہیں مگر گتھم گتھا کی نوبت نہیں آنے پاتی۔

بالکل ایسا ہی حال انگلینڈ اور جرمنی کی لڑائی کا نظر آرہا ہے۔

چرچل صاحب چوکس تیاری کیے بیٹھے ہیں مگر اپنی طرف سے حملہ کرنا نہیں چاہتے وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہٹلر کتنی طاقت لگا کر میدان میں آسکتا ہے۔

اُدھر ہٹلر صاحب ہیں کہ سمجھ رہے ہیں اب ٹیڑھی کھیر ہے مقابلہ سخت سے آپڑا ہے اگر ہار گئے تو اُلٹے گلے آنتیں پڑیں گی لہذا دور سے کھڑے آوازہ کشی کر رہے ہیں اور رحم و انصاف کے دیوتا بن کر صلح کے پیمامبر کا پارٹ ادا کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دیکھو جنگ سے دونوں طرف کا شدید ترین نقصان ہوگا اور لاکھوں انسانوں کی جانیں مفت میں رائیگاں جائینگی اگر میری پیش کردہ صلح منظور نہ کی گئی تو پھر یہ نہ کہا جائے کہ ظلم ہو رہا ہے جنگ میں تو پھر جس کے جو سمجھ میں آئے گا وہی کرے گا۔

اس طرح دونوں طرف سے زبان کی پتاپلی ہو رہی ہے کیں اس طرح جنگ کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

ہمیں تو اب یورپ کی جنگ کا رُخ شیخوں اور پٹھانوں کی لڑائی کا سا نظر آرہا ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی طاقت کو محسوس کر رہے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ لڑائی کی بلا اگر ٹل جائے تو اچھا ہے۔ اور کوئی خدا کا بندہ بیچ میں آکر دونوں کو سمجھا بجھا کر

گلے مِلوا دے!

(ماخوذ از ورتمان)

رنگون ۲۳ جولائی۔ حکومت برما نے پچھلے ہندو مسلم بلوہ کے نتیجے کے طور پر ۵۰۰ ہندوستانیوں کو برما سے نکل جانے کا حکم دیا ہے ان میں سے کچھ نکالے بھی جا چکے۔ یہ اس ٹربیونل کی کارروائی کا نتیجہ ہے جس کا اجلاس بند کمرے میں ہوتا ہے۔

ادب لطیف

شہید جستجو

از نسیم اکبر آبادی

سادگی ہائے تمنا ❊ پھر وہ نیرنگ نظر یاد آیا

علی الصباح جب مرغان خوش الحان اپنے ربِّ اکبر کی ثنا کرتے ہیں، اور پھولوں کی مست خوشبو دل و دماغ کو مفرّح کر دیتی ہے۔ کوئل کی کوک، پپیہے کی "پی کہاں" دل میں دَرد سا پیدا کر دیتی ہے۔ میں تمھیں ہر طرف ڈھونڈھتا ہوں لیکن اُف تم نظر نہیں آتیں۔

جب آسمان کسی کے بخت سیاہ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے اور بجلی بادلوں سے عُریاں ہو کر چشمک زنی کرنے لگتی ہے؛ رَعد کے نقارخانہ سے نشاط انگیز آوازیں آتیں ہیں، اُمنگوں سے بھرے دل آپ ہی آپ بادہ سرجوش کی طرح کھنچ جاتے ہیں۔ اُس وقت ہاں ہاں اُس وقت میری زبان سے نکل جاتا ہے آ بھی جا میرے محبوب ___ اب آ بھی جا

اَبرِ سیاہ اتنا برستا ہے کہ بادہ خواروں کے جی لے سے بھر جاتے ہیں اور جام سے مستی ٹپک پڑتی ہے۔ آموں کے درختوں میں کوئلیں مستانہ راگ چھیڑ دیتی ہیں تو پپیہے کی دل گداز صداؤں میں ایسا اثر ہوتا ہے کہ فردوس بریں کی حوریں بدحواس ہو کر دریچہ فلک سے سر نکال لیتی ہیں اور "پی کہاں" کو اپنی طرف منسوب کرتی ہیں۔ زندہ دل اور عشوہ طراز حسینان باغوں میں جھولے ڈالتی ہیں اور مل کر "کیا تیرے بھی تجھے چھوڑ گئے" کا مستانہ راگ چھیڑتی ہیں یہ گیت فضا میں تیرتا ہوا احساس دلوں میں تیروں کی طرح پیوست ہو جاتا ہے اور عشاق کلیجہ تھام کے رہ جاتے ہیں۔

باغ کی دوسری جانب محبوب و مُحب عشق کی پینگیں بڑھا رہے ہیں۔ غرض کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ سرشاد اور مست ہے لیکن ایک میں ہوں کہ تمھیں ہر جا ڈھونڈھتا پھرتا ہوں۔ آ ___ اور بہت جلد آ میرے محبوب۔ تیرے بغیر میری زندگی سُوہان روح ہے۔

آسمان کی گھنگھور گھٹا میں سفید سفید بگلوں کی قطاریں ایک جاذب نظر منظر پیش کرتی ہیں۔ سارس کی مستانہ لے ویرانوں کو سر پر اٹھا لیتی ہے۔ جنگل کی مورنیاں پر پھیلا پھیلا کر محو رقص ہو جاتی ہیں اور تارک الدنیا جوگی ان کی بے چین کرنے والی آواز سُنکر تاریک غاروں سے نکل آتے ہیں۔ اُس وقت میرے دل سے ہوک اُٹھتی ہے اور میں تجھے آواز دیتا ہوں لیکن جواب میں خاموشی ___ سکوت ___ موت کا سا سکوت ہوتا ہے۔

جب شہ خاور دامن مغرب میں اپنا منھ چھپانے لگتا ہے اور چاند اپنے کارندوں کو لے کر اپنی قلمرو پر حکمرانی کرتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنی زندگی کا لُطف اُٹھاتے ہیں۔ بہت سے بے فکرے پیر پھیلا کر سوتے ہیں۔

عاشق مہجور کسی کی یاد میں اختر شماری کرتا ہے لیکن ایک میں ہوں کہ تمھاری یاد میں رویا کرتا ہوں کیا میں تمھیں نہیں پا سکتا؟

میں پریشان ہوں لیکن نااُمید نہیں۔

لندن کے پاگل خانہ میں ایک پاگل مرد کو میں نے دیکھا جو زمین پر بیٹھا ہوا کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ جب میں نے ڈاکٹر سے اس کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا ایک پونڈ جیب سے نکل کر کھو گیا تھا۔ اس بنا پر یہ پاگل ہو گیا ہے۔ اس مثال سے اندازہ لگائیے کہ مرد کس قدر چھوٹی طبیعت لے کر دنیا میں آیا ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مرد بھی انسانیت کے لحاظ سے عورت کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن کیونکہ اس مادّی دنیا پر مردوں کا قبضہ ہے۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو بے حد بلند سمجھتے ہیں؛

چینیوں نے جرمن جہاز ڈبو دیا

شنگھائی ۲۳ جولائی۔ جرمنی کا ایک ہزار ٹن کا جہاز "کارسن" ننگپو سے کچھ دور کے فاصلہ پر چینی توپوں نے گولے مار کر ڈبو دیا۔

عالم نسواں

کیا مرد عورت کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

ایک مغربی خاتون کے خیالات

"وائف اینڈ چلڈرن" کے نام سے حال ہی میں ایک کتاب شایع ہوئی ہے جس میں مختلف عورتوں کے خیالات درج ہیں۔ اس کتاب کا ایک نہایت ہی دلچسپ حصہ جو ناظرین کے لئے کافی دلچسپی کا ذریعہ بن سکتا ہے جس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

❊ ❊ ❊

مردوں کے طبقہ نے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں کیوں نہ آباد ہو ہمیشہ عورتوں کو گری ہوئی نظروں سے دیکھا ہے دنیا کے بعض حصوں کی تو یہ حالت ہے کہ وہاں کے مرد عورتوں سے اپنی پرستش کراتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ مرد اپنے آپ کو انسانی اعتبار سے نہایت بلند و بالا سمجھتے ہیں اور عورت کو دنیا کی ایک حقیر مخلوق سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔

مردوں کے دماغ میں تفوق اور غرور کا یہ جذبہ اسلئے پیدا ہوا۔ کیونکہ دنیا کے اکثر و بیشتر شعبوں پر مردوں کا قبضہ ہے۔ حکمرانی یہ کرتے ہیں صنعت پر یہ چھائے ہوئے ہیں تجارت ان کے ہاتھوں میں ہے۔ یہاں تک کہ مزدوری کے پیشہ پر بھی ان ہی کا قبضہ ہے اسی لئے یہ اپنے آپکو عورتوں سے بلند و بالا تصور کرتے ہیں۔

میں مانتی ہوں کہ زندگی کے اکثر و بیشتر شعبوں میں مردوں کو فضیلت حاصل ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا محض انسان کا چند شعبوں پر غالب آجانا انسانی صفات کی تعریف میں آسکتا ہے ہرگز نہیں انسانیت کچھ اور چیز ہے اور غلبہ کچھ اور شے ہے۔ جس طرح کوئی قزاق یا ڈاکو اپنی طاقت کے بل پر حکومت قائم کرلے اور اس کو قابل تعریف نہیں کہا جا سکتا۔ بالکل اسی طرح مردوں کے اس غلبہ کی بھی تعریف نہیں کی جا سکتی۔

میں چاہتی ہوں کہ عورت اور مرد کو انسانیت اور اخلاق کی کسوٹی پر کس کر دیکھا جائے کہ ان دونوں میں کون بلند ہے اور اس کے بعد فیصلہ کیا جائے کہ مردوں کا یہ غرور کس حد تک بجا اور درست ہے۔

ایک انسان کی بہترین صفت یہ ہے کہ اس میں محبت کا جذبہ زیادہ سے زیادہ ہو۔ تاکہ اس جذبہ کے ماتحت وہ دوسروں کے کام آسکے۔ یہ جذبہ مردوں سے کہیں زیادہ عورتوں میں ہے۔ عورت بہ حیثیت ایک بیٹی کے بحیثیت ایک بیوی کے اور بحیثیت ایک ماں کے محبت کی جو غیر فانی مثال قایم کر چکی ہے اور کر رہی ہے اس کی نظیر دنیا میں ملنی ناممکن ہے۔ اس کے برخلاف مرد کے اندر محبت کا جذبہ مفقود ہے۔ اس کی محبت یگانگت تعلقات سب کچھ اغراض پر مبنی ہوتے ہیں۔

محبت کے بعد انسان میں جو چیز قابل تعریف ہے وہ ایثار اور قربانی کا جذبہ ہے۔ جو عورتوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے چنانچہ ایک دو نہیں لاکھوں ایسی مثالیں ہیں کہ عورتوں نے دوسروں کی خاطر اپنی زندگیاں برباد کر دی ہیں۔ اس کے برخلاف مرد جانتا ہی نہیں کہ ایثار کیا ہے۔ اس کی لغت میں یہ ایک بے معنی لفظ ہے۔ وہ ایثار کرنے کی بجائے اپنے فائدہ کے لئے سودا کرنا مقدم سمجھتا ہے۔

ان صفات کے علاوہ انسان کی ایک اعلیٰ صفت برداشت بھی ہے۔ جو قدرت نے خاص طور پر اسے عطا کی ہے۔ عورت بڑی سے بڑی تکلیف اور بڑے سے بڑے صدمہ کو خندہ پیشانی کیساتھ برداشت کر جاتی ہے۔ اور اپنے نقصان کو خواہ وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو قدرت کے فیصلہ پر چھوڑ کر مطمئن ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف مرد میں برداشت کا مادہ قطعی نہیں۔ وہ ذرا سے نقصان پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات نقصان پہنچانے والوں سے انتقام لینے کے لئے وہ قتل و خون تک سے گریز نہیں کرتا۔ اس کے معنی اور کیا ہو سکتے ہیں کہ مرد میں برداشت کا مادہ قطعی نہیں ہوتا۔ مردوں میں برداشت کا مادہ نہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی موجود ہے کہ پاگل خانہ میں زیادہ تعداد مردوں کی پائی جاتی ہے۔ جو برداشت کے مادہ کی کمی کی وجہ سے خلاف مزاج واقعات کے ظہور میں آنے پر پاگل ہو گئے ہیں۔ ✗

بچوں کی دنیا

کیا۔ کیسے۔ کہاں اور کیوں؟

انجناب رفیع الرحمن بنکوی

بچّہ نے ایک ناگوار آواز میں، جیسا کہ ان کا قاعدہ ہے

سوال کیا، "یہ کیا ہیں"؟

میں نے جواب دیا "طوطے"

اس نے دُھرایا "طوطے"

میں نے اسے یقین دلایا "طوطے"

ہم لوگ اگرچہ مختلف چیزوں کو پسند کرتے ہیں مگر ایک چیز ایسی ہے جس کو تمام مخلوق یکساں چاہتی ہے۔

میری مُراد بچوں سے ہے۔

اب ذرا سنئے! گذشتہ جمعہ کے روز میں اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ چڑیا گھر لے گیا۔ جیسے ہی ہم چڑیا گھر کے دروازہ پر پہونچے مجھے خیال ہوا کہ ہم کو کسی اور جگہ جانا چاہئے تھا مگر یہ خیال بہت دیر میں آیا کیونکہ ایک طوطے کی موجودگی نے ہماری واپسی کو ناممکن کر دیا۔ مندرجہ بالا سوال و جواب طوطے کے متعلق ختم ہی ہوئے تھے۔ کہ بچّہ نے ایک لال اور سُرخ طوطے کو گھورا: "وہ طوطا تو چچی صاحبہ سے ملتا ہے"۔ میں نے اسی وقت تہیہ کر لیا کہ اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلنا چاہیئے۔ مگر لڑکے نے میری تائید نہ کی۔ وہ ایک اُلّو نما جانور کی طرف بڑے غور سے دیکھنے لگا۔ میں ڈرنے لگا کہ کہیں یہ جانور میری شکل سے تو نہیں ملتا جلتا ہے۔ لیکن شکر ہے۔ کہ وہ میرا ہم شکل نہ تھا "کیا طوطے انڈے دیا کرتے ہیں"؟

میں نے جواب دیا" ہاں بے شک میرا خیال ہے وہ کرتے ہیں۔

اس نے سوال کیا "کتنے؟ کیا آپ گن سکتے ہیں"؟ بغیر توجہ کے میں نے جواب دیا "مرغیوں کے انڈے اچھے ہوتے ہیں۔

بچے نے پھر سوال کیا "وہ اندر سے کس شکل کے ہوتے ہیں۔ کیا سُرخ مرغیاں سُرخ انڈے دیتی ہیں اور نیلی مرغیاں نیلے انڈے؟"

میں نے ٹالنے کو کہا "آؤ چلو ہاتھی دیکھیں ہم ہاتھیوں کے پاس پہونچے ہی تھے کہ اس نے چیخ کر کہا "کیا ہاتھی انڈے دیا کرتے ہیں۔ اس سوال نے مجھے ہاتھیوں سے دور کرنے پر مجبور کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھیوں کی طرف سے خالی الذہن ہو گیا۔ اب ہم کوہستانی اونٹ دیکھ رہے تھے کہ منّو نے دفعتہً تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

"چچا دیکھنا اس کی گردن آپ کی گردن سے لمبی ہے"۔

"سچ کہتے ہو" "بے شک لمبی ہے اور تمہاری گردن سے بھی لمبی ہے"۔

"کیا یہ اسی طرح لگائی جاتی ہے؟ یا لوگ اسکو کھینچ کھینچ کر اتنی لمبی کر دیتے ہیں" میرا خون کھول رہا تھا" ہش۔ احمق نہ بنو"۔

منّو نے عالمانہ انداز میں جواب دیا۔ میرا خیال ہے کھینچی جاسکتی ہے اور اس طرح کہ ایک آدمی اس کی ٹانگیں پکڑتا ہوگا اور دوسرا گردن"۔ ہمیں نے جھنجلا کر جواب دیا" اونٹ کی گردن قدرتاً لمبی ہی پیدا ہوتی ہے"۔

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ آج بنگال اسمبلی میں سوالات کے بعد ایک بیان کے دوران میں وزیراعظم مسٹر فضل الحق نے اعلان کیا کہ حکومت بنگال نے ہال ول کی یادگار (بلیک ہول) کو ہٹانے کے فوری قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ص اگر اس کی بجائے ایک کیرکٹر کو شروع ہی سے اتنا اہم اور دلچسپ بنا دیا جائے کہ اس کے بغیر کہانی میں کوئی لطف نہ رہے تو وہ زیادہ موثر ہو سکتا ❊

پردۂ فلم

سینما اور ادب

از جناب امرت بھوشن راولپنڈی

سینما آج کل ہماری زندگی کا ایک ضروری جزو بن گیا ہے۔ صنعت فلم سازی میں عام اور خاص کر نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اس امر کی دلیل ہے کہ ملک کی یہ صنعت راہ ترقی پر گامزن ہے۔ اس وقت بھی کم و بیش ۴۰ ہزار اشخاص اس صنعت کی بدولت کام پر لگے ہوئے ہیں۔

سینما ہندوستان کے لئے مفید ہے یا نہیں؟ اس موضوع پر کافی بحث ہو چکی ہے اور یہاں اس پرانے قصہ کو چھیڑنے کا مقصود نہیں ہے۔ یہاں ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ سینما ادب کے لئے کہانتک مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

سچ پوچھو تو اُردو ہندی یکجا کر کے ہندوستان کیلئے ایک مادری زبان بنانے میں سینما نے سب سے زیادہ کوشش کی ہے ___ اور اس ضمن میں منروا موی ٹون والے خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کوئی بھی فلم جس کی زبان خالص ہندی یا اُردو ہو سارے ہندوستان میں کامیاب نہیں رہ سکتی اور فلم سازی کو بہت سا مالی نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات کہ فلموں کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہی ہندوستانی زبان میں بھی ترقی ہوتی جائے گی۔ تمام شکوک سے بالاتر ہے۔ کسی بھی ملک یا قوم کے لٹریچر میں اچھی کہانیوں کی موجودگی اس کے لئے فنی اور ادبی معیار کو بلند کرتی ہے کہانیاں لکھنا ایک قدیم آرٹ ہے اور سینما نے اس آرٹ میں ایک تازہ رُوح پھونکدی ہے۔ اچھی اور پسندیدہ کہانی کے بغیر کوئی بھی فلم کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ سینما سے متعلقہ باقی تمام چیزیں اس محل کی سجاوٹ و آرائش کے کام آتی ہیں جو کہ کہانی کی مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں صرف چند ایسی فلم کمپنیاں ہیں جو کہانی کے متعلق توجہ سے کام لیتی ہیں۔ عام کمپنیاں جن کا مقصد بجائے انڈسٹری کی خدمت کرنے کے روپیہ کمانا ہے۔ اس معاملہ میں بہت قابل رحم رویہ اختیار کرتی ہیں۔

وہاں کہانی کے متعلق کیریکٹر نہیں چُنے جاتے بلکہ ایکٹروں کو دیکھ کر اِدھر اُدھر سے لُوٹے پھوٹے واقعات چن کر ایک ڈھانچہ سا بنا دیا جاتا ہے جس سے کہانی کا وہ تسلسل جو دیکھنے والوں کے دلوں میں اثر کرتا ہے۔ ٹوٹ جاتا ہے۔ عموماً تو ڈائرکٹر خود ہی کہانی۔ مکالمے۔ سینیریو وغیرہ لکھ ڈالتے ہیں جو بڑی غیر دانشمندانہ پالیسی ہے۔ کیونکہ ہر ایک برانچ اپنے تئیں ایک ہنر ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی شخص کی وراثت میں سب ہنر آ جائیں۔ اس لئے یہ کہانی لکھنے کا کام صرف افسانہ نویسوں کے حصے میں آنا چاہیئے

کمپنی کے مستقل افسانہ نویس سے ہر کہانی لکھوائے جانا بھی ایک غلطی ہے۔ باہر سے بھیجی ہوئی کہانیوں کو بھی خوش آمدید کہنا چاہیئے، اس سے ایک تو ہمارے ڈائرکٹروں کا ہٹلرزم دُور ہو کر ہمیں نئے خیالات۔ نیا تخیل اور نئے نئے مضمون ملیں گے اور دوسرے ملک کے نوجوانوں کو اپنی قابلیت کے چھپے ہوئے جوہر دکھانے کا موقع مل جائیگا مختلف زبانوں کے اچھے ناولوں کو بھی کہانی کی صورت میں پیش کرنا ادب کی ایک قابل قدر خدمت ہے۔

شیکسپیئر کے ڈرامے "ہملٹ" اور "کنگ جان" وغیرہ بھی ہندوستانی سکرین پر پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر آپ "ہملٹ" اور "دیو داس" کا بغور مقابلہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوستانی ادب نے کتنی ترقی کی ہے، دونوں فلموں میں ٹریجڈی کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی کوشش کی گئی ہے شیکسپیئر کی اور ٹریجڈیوں کی طرح "ہملٹ" میں بھی آخری سین ایک قصاب کی دوکان کی طرح ہے جس میں بہت سے ذبح شدہ بکرے لٹکائے گئے ہوں"۔

ایک ایسی کہانی جس کے تمام مشہور کریکٹر یکے بعد دیگرے مارے جائیں یا قتل کر دئے جائیں ہمارے دلوں پر کوئی دیرپا اثر نہیں کر سکتی۔ لیکن ص

اقوال زریں

انسان کا پہلا فعل اس کا تجربہ ہوتا ہے۔

محبت ایک چمکتا ہوا سورج ہے جبکہ نفرت ایک سایہ کے مانند ہے۔

انسان کو اپنی مثال آپ بننی چاہیئے۔ دوسروں کی ہمسری نہ کرنی چاہیئے۔

کسی مسئلہ پر ضرورت سے زیادہ بحث نہ کرنی چاہیئے اور بلا بحث کئے کسی کو عملی جامہ نہ پہنانا چاہیئے۔

ہمیشہ آسان سے مشکل کی طرف جانا چاہیئے۔

جس قدر انسان قدرت سے دُور ہوگا اتنا ہی مادی دنیا کے زیر اثر ہوگا اور جتنا کے قدرت کے مطابق ہوگا روحانی لذتوں سے واقف ہوگا۔

اسلاف کے تجربات اور مسائل زندگی کو انسانی دائرہ علم میں لاکر شخصیت کے مطابق طابع کرنیکا نام تعلیم ہے۔

جو نئی بات جس وقت سیکھ لی جاتی ہے۔ وہی اس کے لئے مناسب وقت ہے۔

موج تبسم

مسٹر جون: میرا خیال ہے کہ تم کھانا پکانا نہیں جانتی ہو۔

مسز جون: کیوں نہیں کھانا پکانا تو خوب جانتی ہوں۔ صرف یہ بات نہیں جانتی کہ کھانا پکاتے وقت منھ کے سگریٹ کی راکھ کو کھانے میں گرنے سے کس طرح روکا جاسکتا ہے۔

فلم ایکٹریس: (ڈرائیور سے) تمھارے نام کا پہلا لفظ کیا ہے؟

ڈرائیور: پیارے

فلم ایکٹریس: اور آخری لفظ؟

ڈرائیور: لال

فلم ایکٹریس: اچھا آپ تشریف لے جائیے میں آپ کو پیارے لال کہنے سے رہی۔

مسز سمتھ: تم مجھے گھر میں جس حالت میں رکھنا چاہتے ہو۔ اس سے تو گھر والے مجھے باورچی کہیں گے۔

مسٹر سمتھ: مگر گھر والوں کو ایک بار اپنا پکا یا ہوا کھانا کھا لینے دو...... وہ تمھیں باورچی نہ کہیں گے۔

باپ: (رشید سے جو لڈو بہت کھاتا تھا) چاند کی طرف اشارہ کرکے یہ کیسا ہے؟ رشید: جیسا لڈو (گول)

اچھی تندرستی اور کامیابی

اپنے کاروبار میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کی تندرستی اچھی ہونی چاہیئے اور یقیناً اچھی تندرستی کے لئے آپ کو اپنے جسم کے اندرونی حصوں کو صاف رکھنا پڑے گا کسی اچھے ڈاکٹر سے دریافت کیجئے وہ یہی کہے گا کہ معدہ کی صفائی تندرستی کا پہلا اُصول ہے اور اب ہر شخص صرف ایک گلاس خوش گوار تروتازہ کرنیوالا اینڈریوز لیور سالٹ متواتر پی کر اپنے معدہ کو صاف رکھ سکتا ہے۔ اینڈریوز لیور سالٹ کا استعمال جسم کے اندر مکمل صفائی کرتا ہے اس سے زبان اور منھ صاف رہتا ہے جگر کی حالت ٹھیک رہتی ہے اور سب سے خوبی کی بات یہ ہے کہ آہستہ آہستہ آنتوں کی تمام گندگی کو صاف کر دیتا ہے جس سے کہ قبض کی شکایت بالکل نہیں رہتی جگر اور معدہ کے تمام شکایتیں دور کرکے خون کو ٹھنڈا اور صاف بناتا ہے۔ اینڈریوز لیور سالٹ آپکے جسم کے اندر صفائی کرتا ہے خون کو صاف اور اچھا خون بناتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے معدہ جگر اور قبض کی تمام شکایتوں کو دور کرتا ہے انسان اس کے پینے کا عادی نہیں بنتا ہے اور بچوں سے لیکر بڈھوں تک سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

اس کے متعلق ایک خریدار کی رائے حسب ذیل ہے۔ کہ:-
"جب سے میں نے اینڈریوز پینا شروع کیا ہے قبض کی تمام شکایتیں دُور ہوگئی ہیں اور میں صبح اُٹھنے پر اپنے کو سو فیصدی تروتازہ پاتا ہوں، میں ہمیشہ اینڈریوز استعمال کرونگا۔"

"اینڈریوز لیور سالٹ"

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر سے صفائی کرتا ہے

NC.18

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

(از سردار چمن سنگھ جوشش وکیل سہارنپور)

سینکڑوں ستارے مریخ اور مشتری کے درمیان پائے جاتے ہیں وہ اسی کے ٹکڑے ہیں ان چھوٹے سیاروں میں بعض تو اس قدر بڑے ہیں کہ ان پر ایک شہر آباد ہو سکتا ہے لیکن بعض صرف کرکٹ کے بال جیسے ہیں۔

سوئزرلینڈ کے لوگ کتوں کو ٹرینگ دینے میں بہت مہارت رکھتے ہیں یہاں تربیت یافتہ کتے اندھوں کو راستہ دکھاتے ہیں اور فوج و پولیس والوں کی مدد کرتے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ کے لوگ بھی اپنے ملک کے کتوں کو یہی ہنر سکھا رہے ہیں۔

تمباکو دراصل امریکہ سے ہی باقی سب ملکوں میں پہونچا ہے تمباکو میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ اس کی مقدار ایک پونڈ تمباکو میں ۳۸۰ گرین ہوتی ہے یہ زہر ایسا مہلک ہے کہ اس کے تین قطرے انسان کو چند منٹ میں ہلاک کرسکتے ہیں کتا، بکری بلی اور خرگوش کے لئے اس زہر کا ½ گرین کافی ہے۔

"یہ گال پہلے سے زیادہ چمک اُٹھیں گے نئی جوانی اور نئی طاقت بدن میں دوڑ جاوے گی۔" سیدھی سادھی لڑکی پچھے دار باتوں کو خاک بھی نہ سمجھ سکی، دھیمی مگر شیریں آواز سے بولی "رات کو نیند نہیں آتی ڈراونے خواب دکھائی دیتے ہیں، گلا گھٹتا ہے، درد بھی ہوتا ہے۔" آپ جھٹ بولے "کہاں ہوتا ہے۔"

"سر میں اور۔" حسینہ رُک گئی۔ "شرماؤ نہیں، ہم سے کوئی عورت نہیں شرماتی۔" "پیٹ میں۔" جیسے وہ نازک لبوں سے خود نکل گیا تھا! آپ نے جھٹ ہاتھ بڑھا دیا، پیٹ ٹٹولنے لگے، جانے ان کے ہاتھوں میں کیا جادو چھپا ہوا تھا کہ حسینہ خاموش بیٹھی رہی، ہاں چہرہ مارے شرم کے لال پیلا ہو رہا تھا، اصل میں اُسے کوئی بیماری نہیں تھی، یہ ابھی شادی نہ کرنے کی وجہ تھی، امام دین خیال تھا کہ کسی کھاتے گھر میں بیاہ ہو، لڑکی چونکہ ناخواندہ تھی اس لئے کھاتے پیتے گھر متوجہ نہیں ہوتے تھے، اگر شادی ہو جائے تو بیماری پہلے ہی روز دور ہو سکتی تھی، مگر ان جاہل لوگوں کو سمجھائے کون۔ شاہ صاحب ایک لذت محسوس کر رہے تھے، آپ نے بازو پکڑ کر کھینچ کر سینہ سے لگا لیا، لڑکی بہت ڈری، زور سے چلانا چاہتی تھی، آپ نے منھ بند کر دیا، اور بولے "خبردار جو زبان ہلائی۔ ابھی دوزخ میں پہونچا دونگا، خیر اسی میں ہے کہ خاموشی سے جیسے کہوں کرو۔" ساتھ ہی جیب میں ہاتھ ڈالا، سونے کی طلائی زنجیر نکال کر اُس کے گلے میں ڈال کر بولے سر سے پاؤں تک سونے سے لاد دُنگا میری برابر کوئی کیا تمھیں خوش رکھے گا" حسینہ بے خود پڑی تھی، آپ خاموش دیکھ کر بولے "پیاری پچھلی رات تیار رہنا، اسی دروازہ سے چلی آنا، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی کہ کہاں ہو، جنت میں لے جاؤں گا مگر کسی سے ذکر مت کرنا، اب جاکر آرام کرو۔ کیواڑ کی زنجیر آہستہ سے کھینچوں گا، اُسی دم چلی آنا اگر چوک گئی، تو ایک سیاہ تمھارے ٹکڑے اُڑا دے گا۔ بوٹی بوٹی نوچ لے گا۔ حسینہ بہت ڈری، مارے ڈر کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ خاموشی سے کھاٹ پر جاکر گر پڑی ——!"

امام دین کو آواز دی، بے چارہ ڈرتے ڈرتے آیا مسکرا کر بولے اُسے کوئی خاص شکایت نہیں۔ ہم نے دَم کر دیا ہے، آج ہی رات کو صحت ہو جائے گی۔! غریب پاؤں پر گر پڑا، میاں بیوی دونوں آدھی رات تک شاہ صاحب کے پاؤں دباتے رہے، آج شاہ صاحب اُن کے لئے رحمت کا فرشتہ تھے جیب سے گھڑی نکال کر دیکھی، دس بجے تھے، بولے "جاؤ اب تم آرام کرو۔ مجھے بھی نیند آرہی ہے، ہاں ہمارا گھوڑا کہاں بندھا ہوا ہے۔ قفل کی چابی دیدو۔!"

(بقیہ مضمون برصفحہ ۸ کالم ۵ پر)

افسانہ

شیطان

از جناب محمد امین شرق پوری

اگر صاف گوئی جرم نہیں تو میں معذرت کے ساتھ اس افسانہ کو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اس افسانہ میں ان مذہبی لٹیروں اور ڈاکوؤں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ جو ہندوستان کی عورتوں کی آبرو کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ یہ افسانہ اگرچہ تلخ حقائق کا مظہر ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک زبردست اصلاحی پہلو بھی اس میں پوشیدہ ہے۔ پڑھنے والوں کے لئے اس میں چاشنی بھی ہے اور کڑواہٹ بھی۔ مجھکو امید ہے کہ اس افسانہ کو نہ صرف دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا بلکہ اس کے پڑھنے والے اس سے وہ مفید نتائج بھی اخذ کرسکیں گے جن کو پیش نظر رکھ کر یہ افسانہ سپرد قلم کیا گیا ہے۔ "شرقپوری"

حضرت لال شاہ کو کون نہیں جانتا، آستانہ مبارک پر ہر وقت زاہرین کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کی کرامات کا شہرہ دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ کیوں نہ ہو بے اولادوں کو اولاد اور حاجتمندوں کی حاجت روائی آپکے ادنیٰ کرشمے تھے، اس کے علاوہ پیری مُریدی کا کاروبار خوب چلتا تھا ایک دفعہ حضرت ایک ہفتہ غائب رہے ان کے یکایک غائب ہونے سے غرض مندوں میں کھلبلی مچی ہوئی تھی گنتی کے وہ لوگ جو آپ کی کرامات سے آگاہ تھے جانتے تھے کہ جناب کی روپوشی خالی از مصلحت نہیں، ضرور کوئی راز کی بات ہے، معتقدین کا خیال تھا کہ یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کیونکہ انسان جب عشق حقیقی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اُس پر آسمانوں کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں، اور وہ رموز و نکات سے واقف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت پیر لال شاہ صاحب آج کل عشق کی کھڑکی کھول کر باغ حسن کی سیر کر رہے ہیں۔ ایک دن حضرت مُریدوں کے حلقہ میں سرگذشت کر رہے تھے کہ اچانک نگاہ ایک مُریدنی پر پڑی شومیٔ قسمت سے مُریدنی جوان تھی، حضرت وہیں دھرنا مار کر بیٹھ گئے دل میں ٹھان لی کہ جب تک یہ قتالہ ہاتھ نہیں آئے گی، ایک قدم آگے نہ بڑھونگا۔ حسینہ کا باپ حضرت صاحب کی غیر معمولی التفات سے بہت خوش ہو رہا تھا، آپ ورود مسعود سادہ لوح دیہاتی کے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھا، غریب خانہ پر حضرت بن بلائے ہی چلے آئے۔ بے چارے کیا معلوم کہ حضرت کی اس نظر عنایت کے سلسلہ میں کتنی بڑی قربانی دینی پڑے گی۔ شاہ صاحب کے لئے مکان کا ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا۔ لوگ دست مُبارک پر بیعت ہونے کے لئے جوق درجوق آرہے تھے، آپ کے تعویذ گنڈے کبھی خالی نہیں جاتے تھے۔ عورتوں کے مخصوص امراض کے آپ بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے، درد جسم کے خواہ کسی حصہ میں کیوں نہ ہو ایک ہی پھونک سے ہوا ہو جاتا، بانجھ پن کا نسخہ کبھی خطا نہیں ہوتا تھا، کئی اندھیرے گھروں میں آپ کے دم سے اُجالا ہو گیا ہے ہزاروں کی گود آپ کی دُعا سے بھر گئی اتفاق کی بات صاحب خانہ کی لڑکی جس کی نگاہ کے تیروں سے آپ گھائل ہوئے تھے۔ سکتہ کے عارضہ میں مبتلا تھی، غریب بہت پریشان تھا، دوپہر کو موقع پاکر اور آپ کو خوش دیکھکر بولا "حضور آپ کی بیٹی کا مزاج بہت چڑچڑا ہو گیا ہے، رات کو نیند کی حالت میں ڈرا کرتی ہے چہرہ اُترا اُترا رہتا ہے، متلی اور اُبکائیاں آتی ہیں، جب غشی کا دورہ پڑتا ہے تو ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں، بالکل بے ہوش ہو جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مُردہ پڑی ہے کچھ دوائی دیجئے حضور کے ہاتھ میں شفا ہے، بزرگ ہیں، بزرگ کے قابو میں دُنیا کی تمام طاقتیں ہوتی ہیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، توجہ فرمایئے ایک ہی بیٹی ہے، تندرست ہو جائے تو کہیں بیاہ دوں اٹھارہ برس کی عمر ہے، جوان بیٹی گھر میں کب تک بٹھائے رکھوں گا، حضور کا انتظار کر رہا تھا، اُمید ہے کہ آپ میرے حال پر رحم فرمائیں گے امام دین کی آواز بھرا گئی، آنسو امنڈ آئے شاہ صاحب تڑپ کر بولے "کچھ فکر کی بات نہیں، یہ بیماری ایک چٹکی میں دُور ہو جائے گی جوان کنواری لڑکیوں کو عموماً اس مرض کی شکایت ہو جاتی ہے گھبراؤ نہیں، سب ٹھیک ہو جائے گا" غریب کو کسی قدر تسلی ہو گئی شاہ صاحب خوش تھے کہ ایسا نادر شکار جال میں پھنس گیا، زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی، ایسا نادر موقع قسمت سے ہاتھ آیا۔ آپ نے حکم دیا کہ رات کو جب سب لوگ چلے جائیں، لڑکی کو ہمارے روبرو لانا، ہم دیکھ کر بتائیں گے ——! غریب خوشی خوشی بیوی کے پاس آیا، بیٹی کی صحت کا مژدہ سُنایا پھر کیا تھا، شاہ صاحب دیوتا کی طرح پجنے لگے، کڑاہی چڑھی، مرغن اور لذیذ انواع و اقسام کے کھانے پکنے لگے، شاہ صاحب کی خاطر و مدارات کے لئے ساہوکار کا مقروض ہونا پڑا، بڑی رقم سود پر لی گئی، شاہ صاحب کے اگر زمین بھی فروخت کرنی پڑتی تو کم تھا۔ ان کی تواضع جنت کی کھُلی سفارش تھی، اعمال کی بخشش کا ذریعہ تھی۔

شاہ صاحب رات کا انتظار بڑی بے چینی سے کر رہے تھے تاکہ خلوت ہو اور ملاقات کا شرف حاصل ہو، کسی کی پیاری پیاری صورت آنکھوں کے آگے رقص کر رہی تھی، پہلو میں میٹھا میٹھا درد بھی تھا۔ جب زنان خانہ کا دروازہ کھُلتا تو گمان ہوتا کہ "وہ" "آگئی"، چاہے وہ صاحب خانہ کی صد سالہ بوڑھی ماں ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ کئی مرتبہ بڑی بی سلام اور زیارت کے بہانے تشریف لا چکی تھیں، دل میں پیر صاحب کی زیارت کا کمال اشتیاق تھا، پاؤں قبر میں تھے، نہیں معلوم آنکھ کب بند ہو جائے، بزرگوں کی زیارت سے محروم رہنا جیتے جی بخشش سے محرومی تھی، پیر صاحب ہر مرتبہ ٹال دیتے، بیعت ہونا چاہتی تھیں تاکہ جنت میں چلی جائیں، کیوں کہ عمر بھر کبھی نماز روزے کی صورت نہیں دیکھی تھی، گھر میں کوثر کی نہر جاری تھی، پیاسی کیونکر رہتی۔ خدا خدا کرکے رات ہوئی، تاریکی پھیل گئی، کمرے میں گھی کے چراغ جل رہے تھے، اگر کی خوشبو دماغ کو معطر کر رہی تھی، لیکن لوگوں کا تانتا ختم ہی نہیں ہوتا تھا، ایک سیلاب تھا جو اُمنڈا چلا آرہا تھا گرد و نواح کے دیہاتی ٹوٹ رہے تھے، آپ گھبرا گئے —— !

بگڑ کر بولے امام دین پھاٹک بند کر دو، ان کمبختوں نے تو ناک میں دم کر دیا، دو گھڑی آرام بھی نہیں کرنے دیتے۔!"

"حضور بہت دُور سے آئے ہیں، ہمیں زیارت سے محروم نہ رکھا جائے۔" یک زبان ہو کر بولے۔

"نہیں نہیں جاؤ، کل صبح آنا۔" آپ کا حکم کیوں کر ٹالا جاتا لوگ مایوس ہو کر پلٹ گئے، میدان صاف دیکھ کر آپکی جان میں جان آئی۔ صاحب خانہ سے بولے۔ "ہاں یاد آیا، لڑکی کو لے آؤ۔"! منھ سے کہنے کی دیر تھی، عقب کا دروازہ کھلا، ایک نازک اندام حسینہ بدن چرائے ڈرتی ڈرتی داخل ہوئی۔ جوانی کی تصویر کیا اگر رُوح کہا جائے تو بجا ہوگا، فرشی سلام کرکے دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔ آپنے امام دین سے کہا "مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم ذرا چلے جاؤ ہم بلا لیں گے، پھر، کیونکہ تمھاری موجودگی میں یہ صاف صاف نہیں کہے گی" وہ باہر نکل گیا آپ کی ذات سے کسی قسم کی بدگمانی کرنا فرشتہ سے بدگمانی کرنا فرشتہ سے بدگمان ہونا تھا، پھر پارسائی کا نقاب چہرہ پر تھا، اس قسم کے شبہات کی یہاں گنجائش نہ تھی۔ اس کے جانے کے بعد آپنے دست شفقت پھیرنا شروع کیا، آپ کے ہاتھ میں مسیحائی تھی یا اس حسینہ کے بدن میں کوئی جوہر پوشیدہ تھا کہ چھوتے ہی حیا آمیز سُرخی گالوں پر دوڑ گئی، آپنے چاندی سا سفید اور مخمل سا نرم و گداز ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا جیسے انگلیوں کی نبضیں دیکھ رہے ہیں، حسینہ ذرا سہم گئی، اُدی کی آواز منھ سے نکلی، "کیوں بہت تکلیف ہے؟" آپنے موٹی موٹی سُرخ آنکھوں میں کشش پیدا کرتے ہوئے کہا، حسینہ خاموش تھی، شرما رہی تھی، آپ صنف نازک نفسیات کے ماہر تھے، بولے "شرماتی کیوں ہو۔ صاف صاف بتاؤ اب میرے تمھارے سوا یہاں کون ہے، صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ ہے، تھوڑی دیر میں یہ بھی نہیں ہوگا۔ تمھاری ساری بیماری دُور ہو جائیگی

برطانیہ بھبکیوں میں نہیں آسکتا ہٹلر کی گرج بے اثر ثابت ہوئی

صلح کی پیشکش یا جنگ کی دھمکی۔ جرمن پارلیمنٹ میں ہٹلر کی تقریر

لندن ۱۹ر جولائی۔ ہر ہٹلر نے آج ریشتاغ میں تقریر کرتے ہوئے ایک بار پھر معاہدہ ورسائی کے خلاف حملے کئے۔ اور برطانیہ اور فرانس پر الزام لگایا کہ وہ ابھی تک اس معاہدہ کو برقرار رکھنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہٹلر نے دھمکی دی ہے کہ اگر انگلینڈ نے عام سمجھ سے کام نہ لیا اور اس کی بات کو نہ سنا تو لندن۔ انگلینڈ اور سلطنت برطانیہ کو تباہ کر دیا جائے گا۔

ہٹلر نے کہا کہ میں ہارا ہوا نہیں ہوں جو رحم کے لئے ہاتھ پھیلاؤں۔ میں ایک فاتح کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ یہ لڑائی کیوں جاری رکھی جائے۔ ہمیں تباہی کو ٹالنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ جس کے معنی لاکھوں کی بربادی کے ہوں گے یہ ممکن ہے کہ مسٹر چرچل یہ کہکر اس بیان کو خارج کر دیں گے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خوف کی وجہ سے کہہ رہا ہوں یا مجھے اپنی فتح پر شبہ ہے۔ اگر برطانیہ نے میری بات کو نہ مانا اور لڑائی ہوئی تو اس صورت میں میرا ضمیر آنے والی تباہی کی ذمہ داری سے بچ جائے گا، اسلئے میں نے یہ اپیل کی ہے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ میں نے آپ لوگوں کو ایسے وقت میں بلایا ہے جبکہ جرمن قوم ایک خوفناک جد و جہد میں لگی ہوئی ہے۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اہل جرمنی کے روبرو تمام اندرونی واقعات رکھدوں۔ میں آخری دفعہ ایک بار پھر برطانیہ سے معقولیت کے نام پر اپیل کرتا ہوں نیشنل سوشلسٹ تحریک کا پروگرام صرف یہی تھا کہ معاہدہ ورسائی کو ختم کر دیا جائے۔ جرمنی کے تمام مطالبوں کو برطانیہ اور فرانس کے حکمرانوں کی مرضی کے خلاف پورا کرنا پڑے گا۔

میری پُرامن تجویز

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ "اگر فتح پر یقین رکھنے کا میرے پاس جواز نہ ہوتا تو میں بغیر کوئی مطالبہ کئے برطانیہ عظمیٰ اور فرانس کے سامنے سمجھوتہ کرنے کی تجویز پیش نہ کرتا۔ پُرامن تجویز پر مجھے بُرا بھلا کہا گیا۔ مسٹر چمبرلین نے دنیا کی آنکھوں کے سامنے مجھپر حملہ کیا۔ انگلستان اور فرانس کی مشترکہ مجلس جنگ لڑائی پھیلنے کے امکانات کے لئے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ادھر میں جرمن فوجوں کو از سرِ نو منظم کرنے میں مصروف تھا۔ موسم خزاں اور سردیوں میں موسم خراب رہا۔ اس کی وجہ سے فوجی کارروائیاں ملتوی کر دینی پڑیں۔ سویڈن کے کچھ لوہے کو حاصل کرنے کے لئے برطانیہ اور فرانس کی فوجیں ناروے میں اتر کر سویڈن میں داخل ہو رہی تھیں۔ امیرالبحر کے بے قابو الفاظ سے ہمیں یہ معلوم ہوا کیونکہ جرمنوں کی نقل و حرکت کی خبر سُنکر مسٹر چرچل نے برطانوی فوجوں کو جہاز سے ساحل پر اتر جانے کا حکم دیا۔

ہٹلر نے کہا کہ "ناروے کا حملہ جرمنی کی فوجی تاریخ میں سب سے نمایاں کارنامہ ہے"۔

جنگ چھڑنے سے پہلے میجنو لائن کو آر پار توڑنے کی اسکیمیں بنائی گئی تھیں۔ لیکن پہلے بلجیم اور ہالینڈ کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت پیش آگئی۔ سرحد پر فرانس کی قابل لحاظ فوجوں کا اجتماع تھا۔ مگر جرمنی کی صرف تھوڑی سی فوج تھی۔ احتیاط کے ساتھ دیکھ بھال اور غور و فکر کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ مئی کے شروع میں انگلستان اور فرانس دھاوا بول دیں گے۔ ۱۹۱۴ء کی اسکیم کے برخلاف میں نے موجودہ کے بائیں بازو پر لڑائی کا سارا دباؤ ڈالنے کا انتظام کیا۔ اگرچہ بظاہر ہم اس سابقہ اسکیم پر کاربند تھے۔ اس حکم سے جسمیں ساری انگریزی فوج کی تباہی بھی شامل تھی۔ جرمن رہنمائی پر شاندار روشنی پڑتی ہے۔ پہلے پہلے فوجوں نے جو حملے کئے وہ پیرس لینے کی غرض سے نہیں بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد میں سے اپنا راستہ نکال لیں۔ تمام جرمن فوجیں عام طور پر بڑھتی رہیں، اور یہ حملے کامیاب ہوئے۔ چند دن کے اندر اندر ہمیں برتری حاصل ہوگئی۔ جو کسی وقت بھی ہمارے ہاتھ سے نہیں گئی۔

ہر ہٹلر نے کہا کہ دشمن کی ہوائی طاقت کو فنا کرنا۔ دشمن کے سلسلۂ رسل و رسائل کو تباہ کرنا اور ہوائی چھتریوں سے فوجوں کو اتارنا میرے ہوائی بیڑہ کے فرائض تھے۔ ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ فوج کے بغیر ناممکن تھی۔

لیڈروں کو انعام و اکرام

سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ "اگر نیشنل سوشلسٹ پارٹی کی سرگرمیاں ہمارے ساتھ نہ ہوتیں تو یہ کامیابی ناممکن تھی۔ میں ربن ٹروپ اور گورنگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں گورنگ میں بے نظیر خوبیاں ہیں، ہز ایکسیلنسی مارشل آف ریخ کا عہدہ اور آئرن کراس کا شاندار کراس بطور انعام دیتا ہوں۔

ہٹلر نے ۶ اور مارشلوں کا نام لیا۔ جن میں وان برخیش اور وان رنڈسٹیڈ بھی شامل ہیں۔ موجرل ملچ کے ہوائی بیڑہ کے چھ جنرلوں کو فیلڈ مارشل بنا دیا گیا۔ اور جنرل کیٹل کو ترقی دے کر جنرل فیلڈ مارشل بنا دیا گیا۔

ہر ہٹلر نے آگے چلکر کہا کہ جب سے نیشنل سوشلسٹ حکومت قایم ہوئی ہے اس نے اپنے خارجہ پروگرام میں خاص طور سے دو نکتوں کو اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ یعنی اٹلی سے حقیقی مفاہمت اور دوستی کرنا اور اسی قسم کے تعلقات برطانیہ کے ساتھ قایم کرنا۔ مجھے اب تک افسوس ہے کہ تمام کوششیں کرنے کے باوجود میں برطانیہ سے دوستی کرنے میں کامیاب نہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ دونوں قومیں اس کی خواہشمند تھیں۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے، ہٹلر نے کہا کہ "میں نے برطانیہ سے دوستی کرنے کے مضبوط ارادے کے ساتھ ایماندارانہ کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ جرمن قوم کے دوبارہ جنم لینے کے بعد صرف اٹلی ہی تھا جس کے پاس سے انسانی فہم کی آواز ہم تک پہنچی۔ جب سے جنگ شروع ہوئی اٹلی نے ہمارے دشمن کی مضبوط فوجوں کو اپنی طرف متوجہ رکھا۔ جب مسولینی نے یہ سمجھا کہ اب ہتھیار اٹھانے کا وقت آپہنچا ہے، تو انھوں نے اپنی مرضی سے اس کا فیصلہ کیا، جنگ میں اٹلی کے شریک ہو جانے سے فرانس نے جلدی سے یہ مان لیا کہ مزید مدافعت بالکل بیکار ہوگی۔

اگر میں مستقبل کے بارے میں کچھ کہوں تو شیخی کے جذبہ میں نہیں کہوں گا اسے میں دوسرے لوگوں کے اعتماد پر چھوڑتا ہوں غالباً جنھیں مسٹر چرچل کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو جنگ کی رفتار نے ثابت کر دیا کہ میں سچ کہتا تھا۔

برطانوی مدبر کہتے ہیں کہ برطانیہ سانحہ میں مبتلا ہوکر مضبوط ہوگا۔ لیکن میں کہونگا کہ ہم کامیاب ہوکر مضبوط ہونگے۔ آج دیش کی فوجی طاقت پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ قدرتی طور پر ہم زبردست نقصان کے لئے تیار ہوئے تھے جرمن قوم کی بچی ہوئی فوجی طاقت جد و جہد آزادی کو اور مضبوط کر دیگی، بہت سے ڈویژن فرانس سے واپس ہوکر اپنے صدر مقامات کو واپس جارہے ہیں ہتھیاروں کا نقصان قطعی طور پر ناقابل لحاظ ہے۔

مغرب میں حملہ کرنے سے پہلے ہمارے پاس فوج اور ہوائی بیڑہ کے لئے سامان رسد کی جو کل مقدار تھی اب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ شکر ہے اس چار سالہ اسکیم کا جس کی بدولت جرمنی زیادہ سخت آزمائشوں کے لئے تیار ہے۔ دو اہم کچی چیزیں لوہا اور کوئلہ ہمارے پاس انتہائی مقدار میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ جو علاقے ہمارے قبضہ میں آئے ہیں ان سے بھی فائدہ کے زبردست امکان ہیں۔ اس وقت جرمنی کے بندوبست اور اختیار میں، ۲۰ کروڑ آدمی ہیں۔ قابل شکر یہ ہیں ہمارے وہ تدبیریں جو بروقت اختیار کی گئیں، اور ان کے باعث سامان خوراک کی بہم رسانی کی پوری ضمانت ہے۔ خواہ جنگ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو۔

جرمنی اور روس

برطانوی سیاستداں پھر اُمید کر رہے ہیں کہ جرمنی اور روس میں علیحدگی اور بیگانگی ہو جائے جہاں تک روس کا تعلق ہے۔ برطانیہ کی یہ امید غلط ہے کہ وہ یورپ میں ایک نیا جمود پیدا کر کے اپنی پوزیشن کو بہتر بنا سکتا ہے۔ واقعات جو شکل اختیار کریں گے۔ اگر مجھے انکا یقین ہو لیکن اس کے باوجود میں فرانس اور برطانیہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائے رکھونگا۔ میں نے کہا تھا کہ کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہوگا۔ لیکن اس کا مذاق اڑایا گیا۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ فرانس کے مدبر اتنے مجرم نہیں تھے جتنا کہ شروع میں لوگ انھیں سمجھتے تھے۔ جنگ جاری رکھنے کے لئے برطانیہ کا عزم مضبوط ہے۔ برطانیہ سے میں ایک آواز سنتا ہوں "آخر تک جنگ جاری رہنی چاہیئے"۔ یہ آواز عوام کی نہیں بلکہ سیاستدانوں کی ہے۔

چند دن ہوئے مسٹر چرچل نے اپنے اعلان کو دوہرایا تھا کہ وہ جنگ چاہتے ہیں۔ چھ ہفتے ہوئے انھوں نے اس میدان میں جنگ شروع کی تھی، جہاں وہ بظاہر اپنے آپ کو قوی سمجھتے تھے۔ یعنی شہری آبادی پر ہوائی حملے کئے گئے، اور بہانہ یہ کیا گیا کہ تمام بنا و فوجی اہمیت کے مقامات پر حملے کئے جارہے ہیں۔ جب سے فریبرگ پر بمباری شروع ہوئی ہے۔ اہمیت کے یہ مقامات کھلے ہوئے شہر، بازار اور دیہات ہیں۔ اب تک میں نے انتقامی کارروائی کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف یہی میرا جواب ہوگا، یا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ جس دن ہم جواب دیں گے لوگوں پر ناقابل بیان مصیبتوں اور تکلیفوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ لیکن یہ مصیبتیں مسٹر چرچل پر نہیں آئیں گی کیونکہ وہ تو پہلے ہی کینیڈا پہونچ چکے ہوں گے۔ جہاں جنگ سے دلچسپی رکھنے والے بڑے بڑے ناموں کے بچے جا چکے ہیں بہرحال دوسرے لوگوں پر یہ مصیبتیں ٹوٹ پڑینگی اگر میں عظیم سلطنت کی تباہی کی پیشینگوئی کروں تو مسٹر چرچل کو یقین کرنا چاہیئے۔ اس سلطنت کو تباہ کرنے حتی کہ نقصان پہونچانے تک کا میں نے ارادہ کبھی نہیں کیا۔ بہرحال میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر یہ جنگ جاری رہی تو دونوں لڑنے والوں میں سے ایک یا دوسرا بالکل فنا کر دیا جائے گا۔ ممکن ہے کہ مسٹر چرچل کو یقین ہو کہ تباہ ہونے والا فریق جرمنی ہوگا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ برطانیہ ہوگا۔ میں اپنے ضمیر کے روبرو اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ معقولیت نام پر برطانیہ عظمیٰ اور دوسرے مقامات کے لوگوں سے ایک دفعہ پھر اپیل کروں گا۔ اس وقت میں اپنے آپ کو اپیل کرنے کے قابل سمجھتا ہوں کیونکہ میں ہارا ہوا نہیں ہوں جو امداد تلاش کروں بلکہ ایک فاتح کی حیثیت سے معقولیت کے نام پر بول رہا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اس خواہش سے کروڑوں جرمنوں کے دل میں آگ سی لگی ہوئی ہے۔

روزمرّہ کا ایک ضروری واقعہ

جس وقت آپ کا شوہر اپنے کام سے اور آپ کے لڑکے اسکول سے واپس آئیں۔ اُس لحہ آپ کو چائے بنانے میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اِس طرح آپ اپنے گھر میں روزانہ چائے کی مجلس قائم کرتے ہیں۔ جو کہ گھریلو خوشی کی انتہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ خوش کن واقعہ جس طرح آپ کے گھر میں ہوتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔

آؤ ہم
ہندوستانی چائے پیئیں

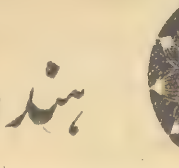

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:- تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا IK 115

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

خوش و خرم؟

اس کے لئے میں گلیکسو کا شکریہ ادا کروں گا

Glaxo

انقلاب بہرحال مکمل ہو کر رہیگا چاہے ہم اسے پسند کریں یا نہ کریں

موجودہ بین الاقوامی حالات پر پنڈت جواہر لال نہرو کا اہم اظہار خیال

لکھنؤ۔ اخبار نیشنل ہیرلڈ کی ۱۴ جولائی کی اشاعت میں پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک مستقل مضمون شایع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "ایک ٹوٹی ہوئی دنیا"۔ اس اہم مضمون کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ہوا کیا ہے یورپ کا نقشہ بالکل بدل گیا ہے اور بہت سی قوموں کا وجود مٹ چکا ہے۔ پولینڈ ختم ہو گیا۔ ڈنمارک اور ناروے فنا ہو گئے۔ ہالینڈ تقسیم کر دیا گیا۔ بلجیم نے ہتھیار ڈال دیئے۔ فرانس یکایک اور پوری طرح چت ہو گیا۔ یہ سب جرمن حلقہ میں چلے گئے۔ بالٹک کے ملکوں اور بسرابیہ کم و بیش سوویٹ روس میں جذب ہو گئے ہیں۔ یہ زبردست تبدیلیاں ہیں اور پھر بھی یہ روز بروز زیادہ محسوس ہو رہا ہے کہ جو کچھ ہونے والا ہے یہ سب کچھ محض اس کی تمہید ہے ہم محض ایک عظیم اور ہنگامہ خیز جنگ کو ہی اس کی تباہ کن خونفشانیوں کے ساتھ نہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ آجکل ہم ایک نہایت انقلابی دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جسکی بہت اہمیت ہے۔ یہ دور شاید تاریخ کے درج کئے ہوئے ہر دور سے زیادہ نمایاں اہم اور دور رس ہے اس جنگ کا چاہے جو نتیجہ ہو لیکن انقلاب تو اپنا مقررہ کورس پورا کر کے رہے گا اور جب تک یہ تکمیل نہ ہوگی اسوقت تک ہمارے اس کرہ ارض پر نہ صلح ہو سکتی ہے اور نہ توازن قایم ہو سکتا ہے ہمیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ پرانی دنیا مر رہی ہے چاہے ہم اسے پسند کریں یا نہ کریں یہ تو ہو ہی چکا کہ جو لوگ اس پرانی دنیا کے نہایت نمایندہ تھے وہ جنات ہو کر رہیگے وہ اس دور ماضی کے بھوت ہیں جو باقی نہیں رہا

نازی یورپ

اگر نازی جیت گئے جس کے امکانات موجود ہیں تو اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ یورپ اور دنیا کی کیاگت بنائیں گے وہ جرمن لیڈر شپ اور کنٹرول میں ایک نئی قسم کی یوروپین یونین تیار کریں گے۔ یورپ میں نازی سامراج قایم ہو جائے گا۔ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں ختم ہو جائینگی ان کے ساتھ جمہوریت بھی ختم ہو جائے گی۔ (ان معنوں میں کہ ہم اسے سمجھتے ہیں) اور وہ سرمایہ دارانہ نظام بھی ختم ہو جائے گا۔ جواب تک بسیط تھا یورپ میں ایک طرح کی ریاستی سرمایہ داری شروع ہو جائے گی۔ اور جرمن ملکوں میں بڑے بڑے صنعتی کارخانے کھل جائیں گے۔ دوسرے ملک (جنہیں فرانس کو بھی شامل سمجھنا چاہئے) زرعی ملک ہو کر رہ جائینگے یہ سسٹم مجموعی بالاقومی معاشیات پر مبنی ہوگا اور اس کا کنٹرول مطلق العنانہ ہوگا۔ نازی سامراج کی نوآبادیاں خاصکر افریقہ میں ہونگی لیکن یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ یوروپین ملکوں پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ان ملکوں کے غیر یوروپین مقبوضات کے مزدوروں کو بھی اسی میں جوت دیا جائے ایسی عظیم مطلق العنانہ قوانین کا اقتصادی وزن غضب کا ہوگا اور بقیہ دنیا کو اس سے مطابقت کرنا پڑے گی۔

انگلستان

یہ تو نازیوں کا اصولی تقاضہ ہوا لیکن اگر ایسا ہوا تو انگلستان پر کیا گذرے گی۔ اگر جرمن فتح مکمل ہو گئی تو انگلستان ایک قابل شمار طاقت نہ رہے گا۔ یورپ میں اس کا کوئی اثر نہ ہوگا اس کی سلطنت بھی ختم ہو جائے گی۔ یہ بات کچھ زیادہ مادی اہمیت نہیں رکھتی کہ وہ جرمن یوروپین یونین میں شامل ہوگا یا نہیں۔ برطانی سلطنت کا مرکز نقل کہیں اور (غالباً کناڈا) میں منتقل ہو جائے گا۔ اور انگریز یا تو امریکہ سے قریبی طور پر وابستہ ہو جائینگے یا سلطنت امریکہ میں جذب ہو کر رہ جائینگے۔

روس

بہت کچھ سوویٹ روس پر منحصر ہوگا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ نازی طاقت کے تیزی سے بڑھنے کو ناپسند کرتا ہے جس سے خود کو اسے خطرہ ہو سکتا ہے پھر بھی وہ حالات سے مطابقت پیدا کرے گا۔ تا وقتیکہ جنگ طویل نہ ہو اور دونوں فریق لڑاتے لڑاتے چور نہ ہو جائیں، اگر جرمنی کی جیت تیزی سے ہوئی تو یورپ میں یوروپین مقبوضات میں جرمن سامراج قایم ہو جائے گا۔ اور یہ مشرق میں جاپان سے مل جائے گا۔ دوسرے دو بڑے فیڈریشن رہیں گے سوویٹ روس اور امریکہ جو بنیادی طور پر جرمنوں کے خلاف ہیں جنگ چاہے ختم ہو جائے لیکن ان عظیم طاقتوں کے درمیان جنگ کے بیج باقی رہیں گے۔

اگر آیندہ چند مہینوں میں نازی نہ جیتے تو کیا ہوگا۔ غالباً اتنی طویل اور تھکا دینے والی جنگ ہوگی کہ جس میں فریقین کو عظیم نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔ اور وہ بالکل تھک کر رہ جائیں گے۔ انگلستان اور یورپ کا اقتصادی نظام ختم ہو جائے گا اور ایک مکانی مستقبل یہی رہ جاتا ہے کہ قوموں کا ایک بڑا فیڈریشن بنے یا تمام دنیا کا فیڈریشن بنے جو مختلف اقتصادیات پر مبنی ہو اور جس میں بنیا کی پیداوار ٹرانسپورٹ اور وسائل کی تقسیم کا سختی گیری سے کنٹرول ہوگا۔ موجودہ دور کا سرمایہ دارانہ سسٹم ختم ہو جائے گا۔ برطانی سلطنت ختم ہو جائے گی۔ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں آزاد یونٹ کی حیثیت سے قایم نہیں رہ سکتیں۔ شاید دولت کے متعلق تصور بھی تبدیل ہو جائے گا۔

بہرحال کوئی صورت ہو یہ جنگ بنیادی سیاسی اور اقتصادی تبدیلیاں پیدا کرے گی۔ یہ تبدیلی موجودہ حالات کے زیادہ مطابق ہوگی۔ جن کا تقاضا ہے کہ قوموں کے درمیان زیادہ قریبی رابطہ ہو، اور بین الاقوامی حدبندیاں ٹوٹ جائیں۔ آج جرمنی کی طاقت چنداں اس کی پیداوار صلاحیت اور فوجی مشنری کی بدولت نہیں بلکہ اس حقیقت کی بدولت ہے کہ شاید نادانستہ طور پر وہ ایک تاریخی عمل کا آلہ کار بن گیا ہے وہ اسے ایک بری جانب تبدیل کر رہا ہے۔ وہ ایک عرصہ کے لئے اس میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ انگلستان اور فرانس کی داخلی کمزوری تو یہی تھی کہ انہوں نے ان صورتوں اور ڈھانچوں سے وابستہ رہنا چاہا جن کا غائب ہونا لازمی تھا وہ ایک مرتے ہوئے سسٹم کی نمائندگی کر رہے تھے چاہے وہ سامراج کی صورت میں ہو یا اقتصادی نظام کی صورت میں انکو گذشتہ ۲ سال میں بارہا یہ موقع ملا کہ وہ ایک نیا صحیح بین الاقوامی نظام قایم کریں جو سوشل انصاف اور قومی آزادی پر مبنی ہو۔ انہوں نے اپنے سابقہ منافعوں مخصوص مفاد اور سامراج سے چپٹے رہنا پسند کیا لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے اور ہر چیز ان کے ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے۔

فرانس ایک عرصہ کے لئے گذر گیا لیکن برطانیہ ابھی تک سبق حاصل کرنے سے قاصر ہے اب تک وہ سامراج کے "تلازمہ" پر گفتگو کرتا ہے اور اپنے مخصوص مفاد کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایک عظیم قوم اپنے تنگ طبقہ وارانہ مفاد کے علاوہ ہر چیز کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے اور ہر چیز کو خطرہ میں ڈال رہا ہے لیکن ایسا قدم نہیں رکھتا کہ دنیا میں اس کی پوزیشن درست ہو جائے اور جو عظیم تاریخی اثرات تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں ان سے مطابقت پیدا ہو جائے۔

فرانس اور برطانیہ کے سیاسی تعلقات

وشی ۱۹ جولائی۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بوڈیوں نے تبلایا کہ لندن کے فرانسیسی سفیر نے برطانیہ کو چھوڑنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور وہ آج روانہ ہو جائے گا۔ آپ نے یہ بھی تبلایا کہ جب لارڈ ہیلی فیکس سے کہا کہ فرانس برطانیہ کے ساتھ سیاسی تعلقات توڑنا چاہتا ہے تو لارڈ ہیلی فیکس نے تجویز کیا کہ عام سیاسی تعلقات قایم رہ سکتے ہیں اس پر حکومت فرانس نے جواب دیا کہ اس درخواست پر اس حالت میں اس صورت میں غور کیا جا سکتا ہے جبکہ چند شرطیں مان لی جائیں جنمیں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ جہاز جن پر برطانیہ نے اسکندریہ اور برطانیہ میں قبضہ کر لیا ہے واپس کر دیئے جائیں اور جن جہازوں کو برطانیہ نے نقصان پہنچایا ہے انکا معاوضہ ادا کیا جائے۔

لندنی اخباروں کی رائے

ہٹلر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "لندن ٹائمز" لکھتا ہے کہ ہٹلر کو یہ معلوم تھا کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تقریر میں برطانیہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ دنیا کی آزادی کو برقرار رکھنے والی قوموں کی پوری امداد کریں گے۔ لیکن ہٹلر نے اپنی تقریر میں امریکہ کا ذکر تک نہ کیا۔

اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ ہٹلر تمام دنیا کو اپنے پاؤں تلے کچلنا چاہتا ہے۔ برطانیہ اسکی یہ امید پوری نہ ہونے دیگا۔ اور وہ ہٹلرازم کو مٹا کر چھوڑے گا۔ ہٹلر نے صلح کی جو تجویز پیش کی ہے وہ قطعی بے معنی ہے۔ اس نے یہ نہیں تبلایا کہ وہ کن شرطوں پر صلح چاہتا ہے۔ برطانیہ اسوقت تک

چین اور جاپان میں صلح

لندن ۱۹ جولائی۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار مقیم ہانگ کانگ نے اطلاع دی ہے کہ ٹوکیو کے برطانوی سفیر سر رابرٹ کریگی اور وزیر خارجہ جاپان کے درمیان اس وقت جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں حکومت برطانیہ کی طرف سے چین اور جاپان کے جھگڑے کو نپٹانے کے لئے پانچ تجاویز پیش کی گئی ہیں اور ان ہی تجاویز کی بنا پر اس وقت سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) چین کے اندرونی حصہ سے جاپانی فوجیں ہٹالی جائیں اور تین ماہ کے اندر اندر ساحلی مقبوضات کو خالی کر دیا جائے (۲) شمالی چین کو جاپان کے دائرہ اثر و رسوخ میں تسلیم کر لیا جائے (۳) نانکن گورنمنٹ کے موجودہ افسر اعلیٰ مسٹر وانگ چنگ وائی کو چینی حکومت میں شامل کر لیا جائے (۴) مانچوکو پر جاپان کا تسلط قایم کر لیا جائے (۵) کمیونسٹ انٹرنیشنل سے تعلق توڑ لیا جائے اور حکومت چین سوویٹ روس کے ساتھ اپنے خوشگوار تعلقات کو ختم کر دے۔ لندنی حلقوں میں ان تجاویز پر بہت خفیف تنقید کی جا رہی ہے۔

لندن ۲۳ جولائی۔ رومانیہ نے روسی حکومت سے پوچھا ہے کہ اسے روس میں رومانی وزیر کے عہدہ پر ایک خاص رومانی مدبر کے تقرر پر اعتراض تو نہ ہوگا۔

لڑائی بند نہیں کرے گا جب تک اسکو فتح حاصل نہ ہو جائے اخبار "ڈیلی میل" نے لکھا ہے کہ ہٹلر حکومت اور عوام میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس کو کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

واشنگٹن کی خبر ہے کہ امریکہ کے وسیع ریڈیو اسٹیشنوں نے ہٹلر کی تقریر براڈ کاسٹ کرنے کی ممانعت کر دی۔

وزیر اعظم جاپان کا بیان

لندن ۲۰ جولائی۔ ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی اخبار "نچی نچی شمبن" نے لکھا ہے کہ جاپان کے نئے وزیر خارجہ مسٹر مٹسوکا کے دو مقصد ہیں اول یہ کہ مشرقی ایشیا سے برطانیہ اور فرانس کا اثر و رسوخ ختم کیا جائے۔ دوئم یہ ہے کہ اٹلی اور جرمنی کے ساتھ اتحاد کا معاہدہ کیا جائے۔

روس آخر تک چین کی مدد کرتا رہیگا

پیکنگ ۱۹ جولائی۔ آخر کار چین کی کوششیں کامیاب ہو گئی ہیں اور روسی حکومت نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ ہر حالت میں اس کی مدد جاری رکھے گی۔ علاوہ ازیں روسی حکومت نے مشرق بعید میں اپنے فوجی جرنیل مارشل بلوشر کو چین بھیجنا منظور کر لیا ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آیندہ چینی فوجوں کو روسی جرنیل تربیت دیا کرینگے۔ چند ماہ ہوئے ایک جرمن جرنیل ان چینی فوجوں کے کمانڈر تھے۔ مگر جاپان نے جرمنی پر دباؤ ڈالنا شروع کیا اور آخر کار پچھلے سال جرمنی نے جنرل فاکن ہاسن کو واپس بلا لیا۔ آپ نے جرمنی پہونچتے ہی ایک بیان دیا کہ جاپان خواہ کتنی ہی کوشش کرے چین کبھی ہار نہیں سکتا۔ ان خیالات سے متاثر ہو کر ہٹلر بہت دنوں تک کوشش کرتا رہا کہ چین اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے مگر وہ کامیاب ہوا اب مارشل بلوشر کی آمد سے چینی کمیونسٹ پہلے سے زیادہ اشتیاق سے مائل ہیں۔

جرمنی کن شرطوں پر صلح چاہتا ہے

ٹوکیو ۲۱ جولائی۔ ڈومی ایجنسی کا نامہ نگار مقیم برلن رقمطراز ہے: "توقع کی جاتی ہے کہ آیندہ چند روز میں یورپ کی جنگ میں تعطل کی حالت رہے گی کیونکہ ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ میں اپنی تقریر کے دوران میں صلح کی جو آخری پیشکش کی ہے وہ برطانیہ کی طرف سے اس کے جواب کا انتظار کریگا۔ اگر برطانیہ نے اس پیشکش کو منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا تو جرمنی زور و شور سے برطانیہ پر حملہ شروع کر دیگا۔ جرمنی میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کی طرف سے صلح کی مندرجہ ذیل شرائط پیش کی جائیں گی۔ مسٹر چرچل اور انکا گروہ برطانوی گورنمنٹ سے ریٹائر ہو جائے۔ اور اس کی جگہ ایک ایسی کیبنٹ بنائی جائے جس کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج ہوں اور سر اوسلڈ موسلے وغیرہ بھی اس میں لئے جائیں۔ برطانوی فوج اور اسلحہ میں تخفیف کی جائے۔ اور براعظم یورپ پر جرمنی کا قبضہ تسلیم کر لیا جائے۔ اسی نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ یہ تو پہلے ہی سب کو پتہ ہے کہ برطانیہ ان شرائط کو ٹھکرا دے گا۔

اسپین کی ۲۰ لاکھ فوج تیار ہے

میڈرڈ ۱۹ جولائی۔ ہر ہٹلر نے جنرل فرانکو کو گرانڈ کراس آف جرمنی کا اعزاز دیا ہے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے جنرل فرانکو نے کہا کہ اسپین نے اپنی آزادی اور یکجہتی کے لئے ۵ لاکھ نوجوانوں کا خون دیا اور اب اس کی ۲۰ لاکھ فوجیں تیار ہیں

جو اسپین کی فتح و نصرت کا ڈنکا بجانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں

غلطی سے قبضہ کر لیا

بخارسٹ ۲۱ جولائی۔ روسی فوجیں سرحد بسرابیا پر پوٹانا کے قریب ڈوروہو کے چند علاقوں سے واپس ہٹ گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ روسیوں نے غلطی سے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ رومانیا کی درخواست پر وہ واپس ہٹ گئی ہیں۔

شاندار — آخری — چھٹا ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

پکار

ڈائرکٹر سہراب مودی

اسٹوری رائٹر کمال امروہوی

جس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم تصویر نہیں بلکہ مغلوں کے عہد حکومت کی شان و شوکت اور انصاف کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

رامائن کے مصنف کی پریم کہانی

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے

جمعہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے

رنجیت مووی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

سنت تلسی داس

خاص اداکار۔ وشنو پنت۔ پگنس۔ لیلا چٹنس۔ کیشوراؤ ڈاٹے۔ رام مراٹھے۔ وسنتی۔ بندو پنت سوہنی۔

آنیوالے تماشے | باغباں۔ غازی صلاح الدین۔ آپکی مرضی

جب تک ہماری اور دوسروں کی آزادی محفوظ نہ ہو جائیگی ہم لڑائی بند نہ کرینگے

نازیوں کو لارڈ ہیلی فیکس کا جواب!

لنڈن ۲۲ر جولائی۔ آج شام کو لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ نے لنڈن سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں ہٹلر کی اپیل کا جواب دیا۔ آپ نے کہا "ہٹلر نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ اسکی مرضی کے تابع ہو جائے اس نے جنگ کی ابتدا سے اب تک کے تمام بڑے واقعات کو جس طرح توڑ مروڑ کر بیان کیا ہے اپنر تبصرہ کرتے ہوئے میں وقت ضایع نہیں کروں گا۔ وہ کہتا تو یہ ہے کہ میں برطانی سلطنت کو تباہ کرنا نہیں چاہتا مگر انصاف کی بنیاد پر امن قایم کرنے کے لئے اس نے ایک بھی تجویز پیش نہیں کی۔ اور نہ ہی یہ تسلیم کیا کہ یورپ کی دوسری قوموں کو بھی خود اختیاری کا کوئی حق ہے۔ یہ وہی اصول ہے جسکو ہر ہٹلر نے اکثر جرمنوں کے لئے مانگا ہے۔ اسکی اپیل صرف خوف کی خاصیت پر مبنی ہے اور دلائل محض دھمکیاں ہیں۔

"ہٹلر نے جن ملکوں کو کسی نہ کسی بہانے غلام بنا لیا ہے ان کے مستقبل کے متعلق اس کی خاموشی اہمیت رکھتی ہے۔

اس کے ذہن میں یورپ کی صاف تصویر یہ ہے کہ ان قوموں پر جنہیں یکے بعد دیگرے آزادی سے محروم کر دیا گیا ہے، جرمنی کی حکمرانی ہو۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ اور جنرل سمٹس نے موٹے موٹے خطوط سے ہماری تصویر کا خاکہ کھینچ دیا ہے۔ ہٹلر نے اعلانات صاف کہہ دیا ہے کہ وہ جرمنی کی ساری طاقت کو اس ملک کے خلاف حرکت میں لانے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ کے ہر حصہ میں بڑے بڑے شہروں میں اور دور دراز کے دیہات میں ناقابل مغلوب ارادے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اس امر میں کسی کو شک نہیں ہے کہ اگر ہٹلر کو کامیابی ہو گئی تو ہمارے علاوہ بہت سوں کا خاتمہ ہو جائیگا اور وہ تمام چیزیں ختم ہو جائیں گی جنکو یہ زندگی کے لئے ضروری بناتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ سا ہم سے ہر قیمت لے سکتی ہے لیکن ہم جن مقدس چیزوں کو بچانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ یہ قربانی ان کے شایان شان ہے۔

ہم نے ہرگز جنگ کی خواہش نہیں کی یقیناً یہاں کوئی شخص ضرورت سے زیادہ ایک دن کے لئے بھی جنگ جاری رکھنا نہیں چاہتا لیکن جب تک ہماری اور دوسروں کی آزادی محفوظ نہ ہو جائے ہم جنگ بند نہیں کرینگے۔

ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح چاہیں زندگی بسر کریں اور ہر وقت یہ دیکھنا پڑے کہ کہیں گسٹاپو (جرمنی خفیہ پولیس) ہماری باتیں تو نہیں سن رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح چاہیں خدا کی عبادت کریں۔ مذہبی آزادی ضمیر پر مبنی ہے۔ اگر اسے ہم کھو بیٹھینگے۔ کیونکہ ضمیر ایسی چیز نہیں ہے جو کسی کو دیا جا سکتا ہو۔ جرمنی میں لوگوں نے اپنا ضمیر ہٹلر کے حوالہ کر دیا ہے اسی لئے وہ مشینیں بنکر رہ گئے ہیں اور اچھائی برائی پر غور کئے بغیر وہ محض حکموں کو پورا کر رہے ہیں۔ ہٹلر پر کیا اثرات پڑتے رہے ہیں؟ جب شروع شروع اس کے ہاتھ میں طاقت آئی تو یہ کہتے ہوئے اسے دکھ ہوتا تھا کہ اس کے مقاصد محدود ہیں اس کا تعلق صرف جرمنی کی فلاح و بہبود سے تھا پڑوسیوں کے خلاف اس کا کوئی مطالبہ نہ تھا مگر بھوک یہاں تک بڑھی کہ اس نے آج ایک اعلیٰ محافظ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے ذریعہ حکومت کر رہا ہے جن پر اس نے مرکزی اور شمالی یورپ میں اپنا مرتبایا ہوا سایہ قایم کر لیا ہے۔

جنوب میں مسولینی فرانس پر اپنی فتوحات سے شرمندہ ہے جہاں کہ اس نے لڑائی نہیں لڑی ممکن ہے کہ وہ بحیرہ روم کا بھی مالک بن جائے جس کو اس نے فتح نہیں کیا ہے۔

ہٹلر کے لئے تو طاقت ہے جس سے وہ لوگوں اور قوموں کی قسمتوں پر حکومت کرتا ہے جرمنی کے پاس قوت ہے اس لئے اسے ہی فیصلہ کرنا چاہیئے کہ قومیں ایک ساتھ کیونکر رہیں گی۔

اگر وہ اس فیصلے کو پسند نہ کریں تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اس کے خیال میں آدمی کمزور ہے۔ اسے پامال کیا جا سکتا ہے اور وہ تابعداری کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور وہ جلد اپنے آقا کی اطاعت کرنا سیکھ جائے گا۔ ہٹلر کے نزدیک عہد کا پرانی وضع کا احترام موت کا ایک کمزور دھاگا ہے اور وہ شہزوروں کے شایان شان نہیں ہے قانون کے سامنے مساوات کا سوال اس کے نزدیک لغویت پر عقیدہ۔ ظلم اور جبر اس لئے صحیح ہو گئے ہیں کہ ہٹلر نے انھیں صحیح ٹھہرا دیا ہے۔

مسیحیت کے مخالفین کا یہ بنیادی چیلنج ہے۔ عیسائی ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت سے اس چیلنج کے جواب میں لڑیں۔ برطانوی دولت مشترکہ کے باشندے اور وہ تمام لوگ جنہیں سچائی انصاف اور آزادی سے محبت ہے۔ ہٹلر کی اس نئی دنیا کو ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ غلام نہیں بلکہ آزاد آدمی۔ جرمن غلام نہیں بلکہ آزاد قومیں، قوموں کی ایک برادری جو سب کی بھلائی کی آزادی کے ساتھ تعاون کرے۔ یہ ہیں اس بہتر اور نئے نظام کے ستون جو برطانیہ دنیا میں دیکھنا چاہتا ہے۔

ہٹلر کی فتح جو عظیم الشان انسانی سانحہ لائیگی۔ مجھے امید ہے کہ ہمارا ملک جو آج جنگ کی رہنمائی کر رہا ہے اس سانحہ کو نہیں ہونے دیگا۔

مستقبل کا جائزہ لے کر ہمارے دل کو ڈھارس ہوتی ہے۔ ہٹلر جہاں چاہے سواستکا جھنڈا لگائے لیکن جب تک وہ برطانیہ کی طاقت کو ختم نہ کرے گا۔ اس کی سلطنت کی بنیاد ریت پر ہی قایم رہے گی۔ جن قوموں کو اس نے پامال کیا ہے وہ اپنے دلوں میں اس پر لعنت بھیجتی ہیں اور دعا کر رہی ہیں کہ اے خدا برطانیہ کے مدافعتی قلعوں پر ہٹلر کا حملہ منتشر ہو جائے۔ وہ اس دن کے انتظار میں ہیں جبکہ ہم آگے بڑھ کر کے کا جواب کے سے دیں گے یقیناً ہم انھیں مایوس نہیں کرینگے۔

حساب کا وہ دن بھی آئے گا۔ جبکہ ہٹلر کی دیوانہ اسکیمیں جو اس نے یورپ کے لئے بنائی ہیں، آزادی خواہ لوگوں کے ناقابل فتح جوش سے منتشر ہو جائینگی اور یورپ کے حدود سے باہر اٹلانٹک پار جو طاقتور قومیں آباد ہیں وہ ہٹلر کے کاموں کو بڑھتی ہوئی نفرت کے ساتھ دیکھ رہی ہیں۔ امریکہ کے باشندوں نے اس جنونی کے حوالہ کرنے کے لئے اپنا گھر نہیں بنایا ہے انہوں نے اس تنگ نظریہ کو جانچ لیا ہے اس کی تعلیم نفرت کی تعلیم ہے اور اس کی پالیسی جابرانہ قوت کی پالیسی ہے۔

اور بنی نوع انسان کے نام اس کا پیغام یہ ہے کہ بے رحمانہ ظلم کر کے انسانی اسپرٹ کو غلام بنا لیا جائے۔ یہ معلوم کر کے ہمیں تسلی ہے کہ یہ عظیم لوگ دعا کر رہے ہیں کہ اس بدمعاش آدمی پر ہمیں فتح ہو۔ مسیحیت کی تعلیم دینا اور خدا پر اعتقاد رکھنا اسی طرح ان کے ملک کی بھی بنیادیں ہیں۔

لارڈ ہیلی فیکس نے جنگ میں برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرنے کے بعد آخر میں فرمایا۔ اسی جذبہ کے ماتحت ہمیں عیسائیت کی اس جنگ میں پہلو بہ پہلو لڑنا چاہیئے۔ ہماری نو آبادیاں ان شیطانی قوتوں کے خلاف مستعد ہیں اور مستعد رہیں گی۔ ہم آگے بڑھکر کام کے خطرات اور روشنی کو صاف طور سے دیکھیں گے۔ اور ہمارا وہ عہد مضبوط ہوگا۔ جس کے ذریعہ خدا کی امداد سے ہم یہ خدمت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہماری فتح ہوگی۔

برطانیہ کو فتح کرنا ہٹلر کیلئے آسان نہیں

کیپ ٹاؤن ۲۱ر جولائی۔ جنرل سمٹس نے برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے لوگوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ میں دو مسئلوں کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ اس مرحلہ پر لڑائی کی پوزیشن اور آثار کیا ہیں۔ دوم یہ کہ وہ کس قسم کا امن ہوگا۔ جس کے لئے ہم یہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔

اس وقت لڑائی کی پوزیشن یہ ہے کہ ہٹلر تمام یورپ پر چھا گیا ہے اور اس کو اب تک بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ آخری فتح حاصل کر چکا ہے۔ جب تک برطانیہ باقی ہے اس کی اور فتح بیکار ہیں۔ برطانیہ کو فتح کرنا آسان نہیں ہے۔ برطانیہ کی پوزیشن اور ملکوں سے بالکل مختلف ہے۔ برطانیہ [illegible] ہے۔ برطانیہ کا بحری بیڑہ بہت مضبوط ہے۔ برطانیہ کی ہوائی طاقت کسی سے کم نہیں۔

لڑائی کے بعد کیسا امن ہوگا۔ اس کے بارے میں آپ نے کہا کہ بین الاقوامی لیگ اس وجہ سے ناکام رہی کہ کوئی مناسب کنٹرول نہیں تھا۔ اس لئے ہم مختلف قوموں کی ایک ایسی سوسائٹی قایم کرنا چاہتے ہیں جس سے یہ نقص دور ہو جائے۔ اور اس سوسائٹی کی ایک مرکزی آرگنائزیشن ہوگی۔ جسکو وسیع اختیارات حاصل ہوں گے۔ ملکوں کے درمیان تجارتی۔ اقتصادی اور مالی کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔

سنسنی خیز اور دلچسپ ڈرامہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ دن سے
جمعہ ۲۶ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
وادیا مووی ٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ
جے سودیش
خاص اداکار: رادھا رانی۔ مٹھو میاں عبدالخالق۔ ایک کتا۔ ایک گھوڑا
شرح ٹکٹ: ۱/۔ ۔/۱۲ ۔/۶ ۔/۴ زنانہ ۔/۶

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
بال جیون اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ روپیہ ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں
مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجئے پروپیگنڈے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

ایک خوبصورت عورت کا مردوں سے انتقام لینے کا ایک بالکل انوکھا طریقہ
ہندوستانی عورت کیلئے اپنے خاوند سے بڑھکر دنیا میں کوئی دوسری چیز نہیں
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ: ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
جمعہ ۲۶ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
مٹنی شو: اتوار کو ۳½ بجے دن سے
ہندوستانی سنی ٹون کا سوشل ڈرامہ
لکشمی
LAXMI
کشوری بائی ایک خوبصورت اور چنچل لڑکی کا مردوں کو اپنے دام فریب میں پھانسکر ان سے انتقام لینے کا ایک بالکل انوکھا طریقہ پردہ سیمیں پر ملاحظہ فرمایئے
دلچسپ کہانی — دلسوز نغمے — دلچسپ ڈانس — پُرلطف مذاق
خاص اداکار:۔ کمار۔ بنو۔ مایا۔ بی بی اندرا۔ گوپے۔ غلام رسول۔

شاندار — دوسرا — ہفتہ
جبلی ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۲۶ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے
پرکاش پکچرز کا دلچسپ سوشل ڈرامہ
ایک ہی بھول
جس میں مادی دنیا کی حقیقت۔ سائنس کے عجیب و غریب کرشمے حسن و عشق کی دلفریب رنگینیاں روح پرور موسیقی گانے آپ ملاحظہ فرمائیں گے
خاص اداکار:۔ جے راج۔ مس مہتاب۔ امیر بائی۔ منشی خنجر۔

مہاتما جی کی ڈاک کا تھیلہ۔ نامہ نگاروں کو جواب

بمبئی ۱۸ر جولائی۔ اخبار ہریجن کی سر اشاعت میں مہاتما جی ڈاک کے تھیلے کے عنوان کے ماتحت نامہ نگاروں کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ہریجن کی تازہ اشاعت میں جو سوال و جواب شایع ہوئے ہیں انھیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

سوال:۔ ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ رسول اللہ ہر کام خدا کی مرضی سے کرتے تھے۔ اگرچہ انکی زندگی سچائی کے ساتھ عدم تشدد کے اصول پر مبنی تھی اگرچہ ان کا عدم تشدد ان معنی میں تھا جن معنی میں اہنسا کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی جارحانہ جنگ نہیں لڑی۔ وہ دوسروں کے جذبات کا زیادہ سے زیادہ لحاظ کرتے تھے۔ جب آپ کو مدافعانہ جنگ میں کھینچا گیا تو آپ نے ایک مقدس جنگ کے لئے تلوار میان سے نکالی۔ رسول اللہ نے جو شرطیں متعین کر دی ہیں۔ انکے ماتحت تلوار استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ مگر آپ کی اہنسا مختلف ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ تمام حالات میں اسے اختیار کیا جائے۔ میرے خیال میں رسول خدا اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ہم کس کی پیروی کریں آپ کی یا پیغمبر خدا کی؟ اگر ہم آپ کی مانند کریں تو مسلمان نہیں رہیں گے۔ اور اگر پیغمبر کا اتباع کریں تو انتہائی اہنسا کے عقیدہ کو مانکر کانگریس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جواب۔ میرا جواب صرف یہ ہے کہ چونکہ آپ کو فرق معلوم ہوا ہے۔ لہذا آپ کو میری نہیں بلکہ پیغمبر کی پیروی کرنی چاہیئے۔

میں صرف اس قدر کہنا پسند کرونگا کہ مذاہب کے ایک طالب علم کی حیثیت سے میں قرآن اور پیغمبر کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا دعوی کرتا ہوں مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ قرآن کی تعلیم لازمی طور پر اہنسا کے حق میں ہے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ اہنسا ہنسا سے بہتر ہے۔ اہنسا کا بطور فرض حکم دیا گیا ہے اور ہنسا کی ضرورت کے وقت کے لئے اجازت دی گئی ہے۔

پیغمبر اسلام نے جو کچھ کہا میں اس پر کوئی فیصلہ دینا نہیں چاہتا۔

دنیا کے بڑے معلموں کے عمل پر نہیں بلکہ انکے قول پر میں اپنے طریقہ عمل کی بنیاد رکھتا ہوں۔

پیغمبری تلوار سے نہیں آئی بلکہ سچائی معلوم کرنے کے لئے برسوں تک خدا سے رجوع کیا اس وقت پیغمبری ملی۔ زندگی کے ان ہی برسوں نے محمدؐ کو پیغمبر بنا دیا۔ پیغمبر کو پیغمبر مان لینے کے بعد اس کی زندگی ہماری رہنما نہیں بن سکتی۔ صرف پیغمبر ہی پیغمبروں کے عمل کو جانچ سکتے ہیں۔

اگر ایک شہری فوج کے سپاہیوں کی اچھائیوں اور برائیوں کا جائزہ لے سکتا ہے۔ تو ایک معمولی سائنسداں آدمی پیغمبر کو پرکھ سکتا ہو اگر میں ایک موٹر چلانے لگوں تو چلا تو مزدور لونگا۔ لیکن اسے خطرہ میں یا غالبًا موت کے منہ میں ڈال دوں گا۔ ایک پیغمبر کی نقل کرنا میرے لئے کتنا زیادہ خطرناک ہوگا۔

پیغمبر سے دریافت کیا کہ آپ تو وقت مقررہ سے زیادہ روزے رکھ سکتے ہیں۔ مگر آپ کے صحابی نہیں رکھ سکتے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے فورًا جواب دیا کہ "خدا نے مجھے روحانی غذا دی ہے۔ جو جسم کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ تمہارے لئے اس لئے رمضان مقرر کر دیا ہے کہ تم میری نقل نہ کرو" (میں نے اپنی یاد سے یہ حوالہ دیا ہے)

سوال۔ آپ اکثر حضرت عیسٰی کے پہاڑی وعظ کا حوالہ دیتے ہیں۔ کیا اس فقرے پر آپ کا اعتقاد ہے "اگر کوئی شخص تم سے تمہارا کوٹ لے تو اپنا لبادہ بھی اتار کر دیدے گا" کیا یہ اہنسا کے اصول کی پیروی نہیں ہے؟ اگر واقعی یہی بات ہو تو کیا کمزوروں اور دیہات کے غریب کسانوں کے لئے آپ کا یہ مشورہ ہے کہ اگر زمیندار حق زراعت پر تشددانہ مداخلت بیجا کرے جو دیہات میں اکثر ہوتا ہے تو وہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں؟

جواب۔ جی ہاں۔ میں بلا تامل کاشتکاروں کو مشورہ دوں گا۔ کہ وہ ظالم کی زمین کو خالی کر دیں۔ یہ اس طرح ہوگا کہ اگر کوٹ مانگا جائے تو لبادہ بھی دے دو۔ ضرورت کے مطابق دینا نفع بخش ہوگا۔ اور اس سے زیادہ دینا ایک بار ہو جائے گا۔ معدے کو ضرورت سے زیادہ بھر لینا موت کے برابر ہے۔ زمیندار زمین نہیں بلکہ اپنا لگان چاہتا ہے اگر زمین کو خالی کر دیا گیا تو یہ اس پر ایک بار ہوگا۔ اگر آپ کسی چور کو ضرورت سے زیادہ دیدیں تو آپ سے حیرت میں ڈال دیں گے۔ اور اسے ایک دھکا پہنچائیں گے۔ اگر یہ وہ موافق ہوگا۔ کیونکہ چور تو اس کا نہیں ہوتا۔ ایسی تاریخی مثالیں موجود ہیں کہ اس قسم کے اہنسا نمک رویہ سے بڑے لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ یہ کام مشین کی طرح آپ سے آپ نہیں ہو سکتا۔ اس عمل کے لئے عقیدہ اور دوسرے کے ساتھ رحم یا محبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۵ کالم پانچ

کہ دشمن سے نبٹ ہی لیا جائے۔ جس نے بلا وجہ دوسری بار ہمارے خلاف جنگ چھیڑ دی ہے مگر مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ گھروں میں بہت سی عورتیں اور مائیں اپنی زندگی کا سارا مال و متاع (اولاد) قربان کرنے کے لئے تیار ہیں مگر اس سے ان کی وابستگی تو قایم ہی ہے۔

ممکن ہے کہ مسٹر چرچل میرے اس بیان کو یہ کہکر خارج کر دیں کہ میں نے کسی خوف سے یہ بیان دیا ہے۔ یا مجھے اپنی آخری فتح پر شبہ ہو اس صورت میں بہر حال آیندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس کے بارے میں میں اپنے ضمیر کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔

جب ہم گذشتہ دس مہینوں کی طرف نظر کرتے ہیں تو ہم اس دور اندیشی کو دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں جو ایک عظیم کام میں ہماری کامیابی کا باعث بنی۔ اس دور اندیشی سے ہمارے ارادے مضبوط ہوئے اور اس مشکل کام میں ہماری رہنمائی ہوئی یہ محسوس کر کے مجھ پر تو گہرا اثر ہوا ہے کہ دور اندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم کی آزادی اور عزت کو بحال کر دوں۔

آج شام کو جب مٹلر نے تقریر کی تو اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو پہلی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جو ڈپٹی میدان جنگ میں تھے ان میں سے زیادہ تر جرمن فوجوں کی خاکی وردی پہنے ہوئے تھے۔ کاؤنٹ چیانو جب پلیٹ فارم پر آئے تو ربن ٹروپ نے ذاتی طور پر انھیں مبارکباد دی۔

حملہ کیلئے ہٹلر ستاروں کا حساب دیکھ رہا ہے

لندن ۲۰ر جولائی۔ ایک طرف ہر ہٹلر اپنی دانست کے مطابق صلح کی پیشکش کر رہا ہے لیکن دوسری طرف اسکے ارادوں کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر نے انگلینڈ پر حملہ کرنے کے لئے بحر اوقیانوس رودبار انگلش اور بحر شمالی کے ساحلوں پر برسٹ سے لیکر روٹرڈم تک اپنی فوجیں پہلے ہی جمع کر رکھی ہیں جنمیں ۶ لاکھ سپاہی اور ہر قسم کے ہزاروں جہاز ہیں اس بیڑہ کی امداد کے لئے مسلح کشتیاں آبدوز کشتیاں اور جنگی ہوائی جہاز ہونگے اور انکے آگے آگے بمبار اور بارودی سرنگوں کو ہٹانے والے آگے ہونگے اسکے ساتھ ہی دشمن کے اخباروں کا لہجہ بہت دھمکی آمیز اور دہشتناک ہو گیا ہے اور وہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ انگلینڈ میں انقلاب ہوگا جس میں مسٹر چرچل کی حکومت مستعفی ہو گی اور ایک نئی حکومت بنے گی جو جرمنی کے مقاصد کے موافق ہوگی اس سلسلہ میں ایک اخبار نے یہ اطلاع شایع کی ہے کہ ہٹلر حملہ کیلئے ستاروں کا حساب دیکھ رہا ہے۔

جتنی چائے پیجئے اتنا ہی فائدہ ہے!

ایک مستعد نامہ نگار نے ایک مضمون کا تراشہ بھیجا ہے جو کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں نیو یارک چائے اور کافی کے تجارتی رسالے شعبہ تحقیقات کے حصے میں شایع ہوا تھا۔ اس مضمون کا ماخذ مسٹر چارلس بج کلکتہ کے ایک مشہور و معروف سائنسدان کی تحقیقات کے نتائج ہیں جو انہوں نے جنگ عظیم کے اختتام پر کئے تھے اور جس میں "چائے میں قوت دماغ اور چائے پینے والوں پر اس کا اثر" کے متعلق نہایت مفید بحث کی ہے۔ اس مضمون میں مسٹر بج نے مشہور و معروف سائنسدانوں فرانس کے ڈاکٹر ہنری بینول اور انکی کتاب "ٹیکنولوجی ڈی۔ ٹی" چائے کے کیمیاوی اجزا پر معیاری کتاب مانی جاتی ہے) جرمنی کے شلٹ ام ہانی اور ہالینڈ کے نائنگا کے حوالے دیئے ہیں۔ اور اپنے مضمون کے اختتام پر ایسے لوگوں کے پر زور خیالات درج ہیں۔ جو کہ چائے پینے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اس مہلک اثر کا خیال حقیقت سے دور ہے اس کے ثبوت میں ہم بے شمار چینی اور جاپانیوں کو پیش کرتے ہیں۔ تمام باتوں کے باوجود انکے معدے نہایت درست ہیں۔ کم از کم میں نے انکے برعکس کچھ نہیں سنا ہے۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا کا تجربہ ہے۔ جہاں کے لوگ دنیا بھر میں سب سے زیادہ چائے پینے کے عادی ہیں۔ وہاں لکڑہارے بھیڑیوں کے اون تراشنے والے اور مزدور لوگ دن بھر چائے انڈیلا کرتے ہیں۔ وہ بہت موٹے تازے ہوتے ہیں اور جہاں تک ہاضمے کا تعلق ہے وہ آسٹریلیں ڈمپر تک ہضم کر جاتے ہیں۔ جو اور لوگوں کی قوت ہاضمے پر بار گزرتا ہے لندن کے سند یافتہ بنیوں کے کاب میں سالانہ جلسہ طعام کے موقع پر لفٹنٹ کرنل سر دالٹر ڈی اسائیل۔ سی آئی۔ ٹی۔ ڈی۔ اس او۔ ایم۔ پی۔ اپنے تقریر میں اس غلط نظریہ کی پر زور تردید کی ہے کہ ہاضمے پر بھی چائے کا کوئی اثر پڑتا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس غلط نظریہ کے متعلق ملک کے تمام ڈاکٹروں کے خیالات پر غور کرنا ضروری ہے پھر فرمایا کہ حال میں برطانیہ کے چار ہزار ڈاکٹروں نے چائے کے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیا ہے۔ وہ تمام چائے کے تاجروں کے ہم خیال ہیں اور پرزور تائید کرتے ہیں کہ چائے کے اثرات انسانی مزاج کے موافق ہیں۔

ان چار ہزار ڈاکٹروں میں صرف ایک ہی ایسا تھا جو چائے کا عادی نہ تھا۔ باقی اکثر ایسے تھے۔ جو دن بھر میں چار پانچ اور چھ مرتبہ چائے پیتے تھے۔ اس پر سب متفق تھے کہ چائے کی ایک عمدہ پیالی مفید بے ضرر اور مقوی ہے۔

یہ بات ان تمام احمقانہ خیالات کہ چائے ہاضمہ کو خراب کرتی ہے یک قلم برطرف کرتی ہے۔ ہزاروں آدمی اس ملک اور دوسرے ملکوں میں ہر روز اور تمام عمر چائے پیتے ہیں، اور تندرست ہیں۔ جو اغلب ہے کہ اسی کا نتیجہ ہے اس لئے کہ جتنی چائے پی جائے۔ اتنا ہی فائدہ ہے۔

معترضوں کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۱۲ر جولائی۔ اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں مہاتما گاندھی نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ اگر آخر تک جنگ جاری رہی تو میرے خیال میں نیا نظام قایم ہونا ناممکن ہے اگر فریقین کے تھک جانے کے بعد صلح ہوئی۔ وہ عارضی ہوگی۔ جنگ کے زمانہ میں صلح کی فتوحات زیادہ شاندار ہوتی ہیں۔ اہنسا کے طریقے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ذلیل ہو کر ہتھیار ڈالدیئے جائیں۔ اہنسا کا طریقہ جنگ کے تمام جدید طریقوں کو شرمادیتا اور اسکے سامنے سب بیکار ہو جاتے۔

شیطان

بقیہ صفحہ ۴

وہ سمجھا کہ شاید آپ گھوڑے کی طرف سے مطمئن نہیں چابی نکالکر دیدی۔ آج شاہ صاحب کو نیند نہیں آتی تھی، کروٹیں بدل رہے تھے۔ بار بار گھڑی کو دیکھتے چار بجے مسکرا کر اٹھے، نوکر سے کہا ہشیار ہو جاؤ۔ دروازہ کے ساتھ کان لگا کر سنا سب لوگ گہری نیند سو رہے تھے۔ خراٹوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی، آہستہ سے زنجیر کھینچی، حسینہ جس کے دل میں ہول بیٹھا ہوا تھا، تڑپ کر اٹھی، انکار کی صورت میں سیاہ دیو سر پر کھڑا تھا، دوزخ اور انگارے تھے کانپتی ہوئی آئی۔ شاہ صاحب نے ہاتھوں میں اٹھا لیا چپکے سے دروازے بند کرتے ہوئے نکل گئے۔

جاڑے کی رات صبح ۶ بجے ختم ہوئی۔ میاں بیوی غفلت کی نیند سے چونکے۔ لڑکی کی چارپائی خالی پڑی تھی۔ سمجھے کہیں ضروریات میں مصروف ہوگی جلدی سے شاہ صاحب کے کمرے میں آئے، معاملہ صاف تھا۔ بستر خالی پڑا تھا کیا اندھیرے ہی میں چلے گئے؟ امام دین دوسرے کمرے میں آیا، گھوڑے کا تھان خالی پڑا تھا، ایک گھنٹہ گذرا، دو گذرے دن گزر گیا۔ شاہ صاحب اور لڑکی دونوں لاپتہ تھے۔ سر پر دو ہتھڑ مار کر خاموش بیٹھ گیا۔ کسی سے ذکر کریں تو ناک کٹتی ہے، بیٹی کا غم اندر ہی اندر گھلا رہا تھا، آبرو اور عزت کا سوال تھا، غریب لہو کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔

آئرلینڈ میں ڈیڑھ لاکھ سپاہ تیار ہے

ڈبلن ۱۲ر جولائی۔ آئرلینڈ حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے خواہ وہ کسی طرف سے کیا جائے ملک کو ۸ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر علاقہ کا ایک سپیشل کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ ان ۸ علاقوں کو پھر ۲۶ چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور مقامی کمیٹیاں قایم کر دی گئی ہیں۔ اسوقت آئرلینڈ کی فوجی تعداد ۱۳۰۰۰۰ ہے اور والنٹیروں کی تعداد اس کے

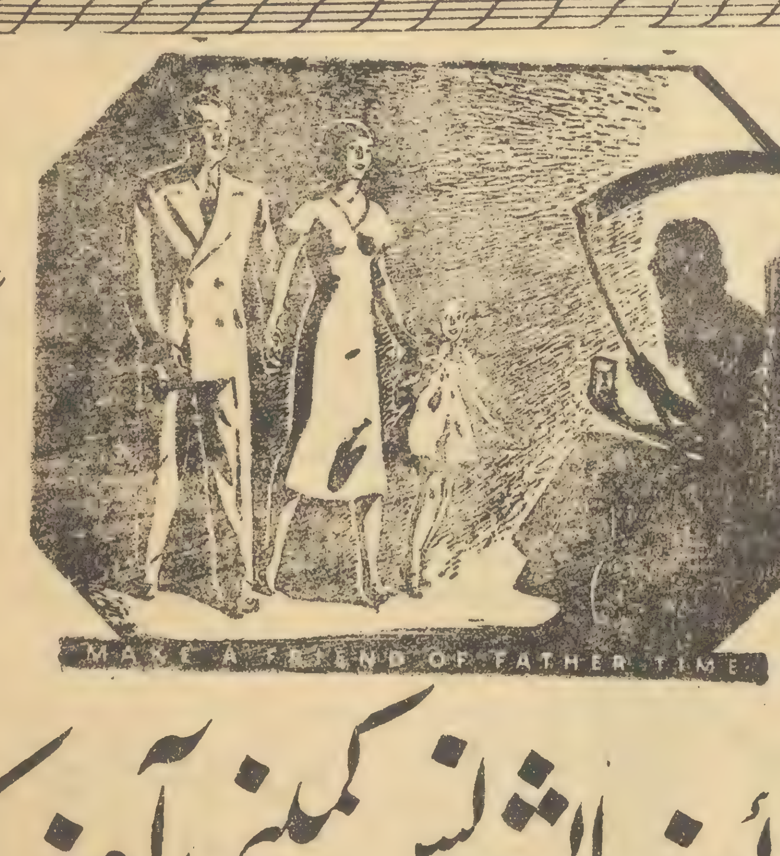

ہندوستان
میں
۱۰۰۰۰۰
ایک
لاکھ
پالیسی ہولڈر
ہیں۔

ہندوستان
میں
۱۱۰۰۰۰۰۰۰
گیارہ کروڑ روپیہ
بطور امانت
جمع رہے گا۔

سن لائف ایشورنس کمپنی آف کناڈا
ہیڈ آفس مانٹریل
(بطور لمیٹڈ کمپنی ۱۸۶۵ میں کناڈا میں قائم ہوئی)
سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین
ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں۔
برانچ آفس حضرت گنج۔ لکھنؤ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی للعہ

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۳ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

جذباتِ کیف

از جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیفؔ کان پوری

اپنے کرم کا واسطہ اپنا مجھے بنائے جا
یعنی اُسی ادا سے تو دیکھ کے مُسکرائے جا

ذوقِ طلب تو بڑھ چکا ضبطِ طلب بڑھائے جا
تجھکو ہی پھر یہ اختیار یو نہیں مجھے بھلائے جا

میری شبِ فراق کا کون سُنے گا ماجرا
کسکو سناؤں جاکے میں تو ہی مجھے بتائے جا

کاش مرے نصیب سے آئے بھی وہ گھڑی کہیں
میں کہوں اپنی داستاں آپ کہیں سنائے جا

حُسن کی بارگاہ میں شکوۂ دل حرام ہو
جیسے بنے گذار دے جیسے بنے نبھائے جا

راحتیں لاکھ ہوں مگر تیرے بغیر لطف کیا
کیسے یقیں ہو تجھے اتنا مجھے بتائے جا

تجھکو قسم ہے حُسن کی حُسن کے انتشار کی
ہوش میں پھر نہ آسکوں ایسی مجھے پلائے جا

طور کو جس نے کردیا سرمۂ چشمِ عاشقاں
آج اُسی طرح سے تو برقِ نظر گرائے جا

کیفؔ نے کی ہے جو خطا اُسکو تو درگذر بھی کر
اُسکی سزا اُسے نہ دے شانِ کرم دکھائے جا

زندگی

از حضرت ایمنؔ شہابی

مختلف اشکال میں ہر سو عیاں ہے زندگی
سچ تو یہ ہے مستقل اک داستان ہے زندگی

اک طرف دیکھو تو عیش جاوداں ہے زندگی
دوسری جانب کہیں بارِ گراں ہے زندگی

موت تھی دراصل جسکو زندگی سمجھے تھے ہم
غور سے دیکھا تو مرگِ ناگہاں ہے زندگی

سردیٔ پیرانہ سالی آتشِ عہدِ شباب
دیکھئے تو امتحاں در امتحاں ہے زندگی

آخری ہچکی نے گویا کہدیا رمزِ حیات
عُمر بھر سمجھا کئے رازِ نہاں ہے زندگی

جلد کرنا چاہیئے ایمنؔ جو کرنا ہے تمھیں
میہماں اور چار دن کی میہمان ہے زندگی

دنیائے اسلام

ترکوں کی برّی بحری اور فضائی قوّت

مسٹر ہیری گرئیس بلقان اور مشرق قریب کے مسائل کے بہت ماہر ہیں۔ پچھلے دنوں وہ ان علاقوں میں آٹھ ہفتے دورہ کرکے آئے ہیں۔ ان کا ایک مضمون ولایتی اخباروں میں چھپا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

ترکی ایک نئی تہذیب کا علمبردار ہے جو مشرق و مغرب کی تہذیبوں کے محاسن کو جمع کرکے تیار کی گئی ہے اور اس کے اثر سے قدیم سلاطین کی ترک رعایا اب نہایت سرگرم اور طباع ہو رہی ہے۔

اناطولیہ کے صحرائی بیابانوں میں آج ایک عظیم الشان شہر انقرہ کھڑا ہے جس پر جدید ترکی کو ناز ہے اب قزاقوں کے ہاتھوں لٹ جانے والے کارخانوں کی جگہ جدید ترکی میں ریلوے ٹرین دوڑ رہی ہے۔ پارچہ بافی کے دستی کرگوں کی جگہ عظیم الشان کارخانے کھڑے ہیں۔ اور تعلیم عوام کے مرکز جابجا قائم ہیں۔

ترکی میں فولاد کی صنعت کا یہ حال ہے کہ اس وقت وہاں تین "بلاسٹ" بھٹیاں کام کر رہی ہیں۔ جو دو سو ٹن لوہے کا کام روزانہ انجام دے رہی ہیں۔ ایک "سمین مارٹن" بھٹی ہے جو اسی ہزار ٹن فولاد سالانہ ڈھال رہی ہے اور پھر چھوٹے چھوٹے کئی کارخانے ہیں جن میں ایک لاکھ ٹن سالانہ کا کام ہو رہا ہے۔ ان تمام کارخانوں میں جو کچّی دھات استعمال ہو رہی ہے۔ وہ ترکی کانوں سے برآمد ہوتی ہے۔

جدید ترکی کو ایک ایسی تہذیب کی ضرورت ہے جو معاہدوں کی پابندی اور سچائی اور دیانت سکھائے اس کے بغیر ترکی ترقیات کو مکمل نہیں کرسکتا اور ڈکٹیٹروں نے ان اُصولوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اُڑا دی ہیں۔ لہٰذا ترکی اتحادیوں کیساتھ ہے وہ جنگ میں شامل ہو یا نہ ہو محض اس کی دوستی ہی ہمارے لئے جنگ کی طوالت کو کم کردے گی۔

اگر بلقان میں کسی طرف سے جارحانہ اقدام کیا جائے تو چند گھنٹے کے نوٹس پر ترکی دو لاکھ کا ایک لشکر جرار بحیرۂ اسود اور بحیرۂ ایجیس کے پار پہونچا سکتا ہے۔ ترکی کے پاس تمام بلقان کی ریاستوں کی نسبت ہوائی جہاز زیادہ ہیں۔ ایک ہزار جہاز تو بالکل جدید قسم کے اور کیل کانٹوں سے لیس موجود ہیں۔ اور ہوائی جہازوں اور اُن کے ناخداؤں کی ایک بھاری تعداد محفوظ ہے۔

ترکی ستر لاکھ پاؤنڈ کے خرچ سے بحیرۂ مارمورا کے مقام علموک پر ایک عالی شان بحری مستقر تیار کر رہا ہے بحیرۂ اسود میں دس کا ایک سب سے بڑا جہاز "پرسکایا کامونا" ہے لیکن ترکی کا "یاروز" دنیا بھر میں صرف ایک جنگی جہاز ہے۔ اور جو اس روسی جہاز کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

ترکی فوج اناطولیہ کے کسانوں پر مشتمل ہے۔ جو پیدائشی جنگجو سپاہی ہیں اور جن کی بہادری اور جفاکشی مسلم ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ انہیں کلدار اسلحہ سے بہت دلچسپی ہے اور وہ جدید ترین ہتھیاروں کو نہایت سہولت سے استعمال کرسکتے ہیں۔

لیکن اتحادیوں کے لئے ترکی کی برّی بحری اور ہوائی طاقت ہی باعث تقویت نہیں بلکہ اس کی اہمیت کے عناصر یہ ہیں۔ کہ وہ ابناؤں کا محافظ ہے۔ مشرق ادنیٰ میں اتحادیوں کا تیل کے چشموں پر پہرہ ہے۔ بے شمار سیاسی معاہدوں کا مرکز ہے۔ جن کے ماتحت افغانستان، عراق، ایران، یونان سب اس کے دوست ہیں اور وہ بلقان کے لئے سب سے بڑا سہارا ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے قلعہ اناطولیہ کی سطح مرتفع اور کوہستانی علاقے میں پہونچنا امن و امان کے زمانہ میں بھی دشوار ہے چہ جائے کہ کوئی حملہ آور حالت جنگ میں وہاں پہونچ سکے اس لئے مشرق ادنیٰ میں جو طاقتیں غاصبوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑی ہیں۔ ان کے لئے ترکی ایک مضبوط فصیل کا حکم رکھتا ہے۔ ترکی کے ہوائی مرکز استنبول، انقرہ، سکی شہر، قونیہ، ازمیر، سیہال اور کارسٹل و سومیل میں واقع ہیں جو ہمیں جنوبی ناروے کے تلخ تجربے کے اعادے سے محفوظ رکھیں گے۔

ترکی دردانیال پر قابض ہے۔ روس خوب جانتا ہے۔ کہ دردانیال اور سبیسٹول اور اوڈیسا کی قلعہ بند بندرگاہوں یہ ماورائے قفقاز کے تیل کے چشموں کے لئے کیا معنی رکھتی ہے۔ اس لئے اسٹالین ترکی پر حملہ کرتے ہیں ذرا تامل سے کام لیگا اس کے علاوہ ترکی سرحد سے روسی سرحد پر حملہ بے حد آسان ہے اور یہ بات بھی روسیوں کے اچھے طرزِ عمل کی ایک ضمانت ہوگی

بلغاریہ بلقان میں ایک بلغاریہ بھی ہے جو کسی نازک وقت میں خطرے کا باعث ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کی سرحد ترکی سے ملی ہوئی ہے اور ترک کہتے ہیں کہ اگر بلغاریہ کسی بلقانی ریاست پر حملہ کرے تو ہم تین ہفتوں کے اندر بلغاریہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کچل کر رکھ دیں گے۔

یونان یونان بھی ترکی کا حلیف ہے اور ان دونوں ملکوں کی سرحد بھی ملی ہوئی ہے۔ اگر اٹلی نے مشرق کا رُخ کیا تو ترکی فوجیں سالونیکا کی بندرگاہ کو اتحادیوں کی خاطر محفوظ رکھنے کے لئے یونان کی مدد کریں گے۔ رومانیہ کی بڑی بندرگاہ کونسٹنزا ترکی سے ۱۹۵ میل دور سمندر پار واقع ہے۔ اور رومانیہ کو یقین ہے کہ اگر رومانیہ پر حملہ ہوا تو ترکی فی الفور اس کی مدد کو پہونچے گا۔

ڈوڈیکینیز باقی رہے جزائر ڈوڈیکینیز جن پر ہوائی جہازوں کے اڈے اور دوسرے استحکامات تعمیر کرنے میں اٹلی نے بے شمار روپیہ خرچ کیا ہے۔ ترکوں کا قول یہ ہے کہ انھوں نے جزیرۂ روڈس سے دس یا پندرہ میل دور ساحل پر لمبی مار کرنے والی توپیں نصب کر رکھی ہیں جن سے روڈس کے ہوائی اڈوں اور استحکامات کو آسانی سے برباد کیا جاسکتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبانہ رہی بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۳ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۱

روسی وزیر اعظم کا سنسنی خیز اعلان

یکم اگست کو ماسکو سوویٹ پارلیمنٹ کے ساتویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے روس کے وزیر اعظم موسیو مولوٹوف نے کہا کہ برطانیہ اور روس کے تعلقات کے درمیان حال ہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی لیکن یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ برطانیہ نے روس کے خلاف جو دشمنی کے کام کئے ہیں انکے پیش نظر یہ توقع رکھنا مشکل ہے کہ برطانیہ اور روس کے تعلقات موافق طریقہ پر نشو ونما پائیں گے سر سٹیفورڈ کرپس کو روس میں سفیر مقرر کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ روس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کا خواہاں ہے۔ یہ عین اغلب ہے کہ اس لڑائی کی شدت میں ایک نیا مرحلہ شروع ہونے والا ہے جس میں ایک طرف جرمنی اور اٹلی ہیں۔ اور دوسری طرف انگلینڈ ہے جسکی مدد ریاستہائے متحدہ امریکہ کر رہا ہے۔ امن اور غیر جانبداری کی اپنی پالیسی پر قایم رہتے ہوئے روس لڑائی میں شریک نہیں ہو رہا ہے۔ روس اور جرمنی کے درمیان تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے موسیو مولوٹوف نے کہا کہ روس اور جرمنی کے درمیان تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑا وہ بالکل اس کے مطابق ہیں جو کہ روس اور جرمنی کے درمیان سمجھوتہ میں درج ہیں۔ جب ہم نے روس کی مغربی سرحد پر کارروائی کی یعنی لتھونیا وغیرہ پر قبضہ کیا اسوقت کچھ لوگوں کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ یہ جرمنی کی مرضی کے خلاف تھا لیکن ایسا نہیں تھا اسی طرح ہم نے مشرق میں جب کارروائی کی اس وقت بھی جرمنی کو یقین دلا دیا تھا کہ اسکو ادھر سے بے فکر رہنا چاہیئے۔ یورپ میں جو حالات رونما ہوئے ہیں ان سے روس اور جرمنی کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ کی قوت کم ہونے کے بجائے اسکی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ چند غیر ملکی اخباروں میں جرمنی اور روس کے درمیان پھوٹ پڑنے کی قیاس آرائیاں کی گئی ہیں انکے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ روس اور جرمنی اعلانیہ کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کی قیاس آرائیاں بالکل بیکار ہیں۔ ہم ایکبار پھر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ روس اور جرمنی کے درمیان جو اچھے پڑوسی اور دوستی کے تعلقات قایم ہیں وہ عارضی نوعیت کے نہیں ہیں اور نہ ہی اتفاقیہ پہلو لئے ہوئے ہیں۔ بلکہ روس اور جرمنی کے بنیادی مفاد پر مبنی ہیں روس اور اٹلی کے تعلقات کے بارے میں کہا کہ وہ بہتر ہوگئے ہیں۔ اٹلی کے ساتھ تبادلہ خیالات سے اس امر کا انکشاف ہو گیا ہے کہ اگر غیر ملکی پالیسی کے بارے میں اتفاق کر لیا جائے تو دونوں ملکوں کو فائدہ پہونچے گا۔

رومانیہ کے علاقوں کو روس میں شامل کرنے کے بارے میں آپ نے کہا کہ روس کی مغربی سرحد اب ڈینوب تک بڑھ گئی ہے جو کہ دریائے وولگا کے بعد یورپ میں سب سے بڑا دریا ہے اور یورپین ملکوں کے درمیان ایک بہت بڑا تجارتی راستہ ہے آیندہ روس اور رومانیہ کے درمیان اچھے تعلقات رہیں گے۔

بالٹک ملکوں کے ساتھ روس کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ لتھونیا، لٹویا اور استھونیا کے ساتھ روس نے باہمی امداد کے جو معاہدے کئے تھے ان سے توقع کے مطابق روس اور ان ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات قایم نہیں ہو سکتے اس کے برعکس ان ملکوں کی حکومتوں نے روس کے خلاف مخالفانہ کارروائی شروع کر دی، اور معاہدہ کی صریح خلاف ورزی کی۔ روس کے لئے وہاں کی حالت ناقابل برداشت ہو گئی۔

اسکے بعد آپ نے کہا کہ ان تینوں ملکوں کی پارٹیوں نے اتفاق رائے سے روس کی سلطنت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ روس کی سپریم کونسل انکو شامل کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ ان ملکوں اور بسرابیا وغیرہ کی آبادی کو ملا کر روس کی آبادی میں ایک کروڑ کا اضافہ ہو گیا ہے۔

جاپان اور روس کے درمیان تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ تسلیم کیا جائے گا کہ جاپان کی جانب سے اس بات کے آثار پائے جاتے ہیں کہ وہ روس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے روس اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں آپ نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں کچھ کہنا ہی نہیں ہے۔

چین کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں ترکی کے ساتھ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس اور ترکی کے تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جرمن وائٹ بک میں جو کچھ حال میں چھپا ہے اس سے ترکی میں سرگرمیوں کے مخالفانہ پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ترکی اور ایران کی جانب سے باکو آئیل کے دوسرے علاقہ پر ہوائی جہاز اڑتے دیکھے گئے تھے انکے متعلق ترکی اور ایران کو لکھا گیا تو ترکی نے وعدہ کیا کہ آیندہ احتیاط رکھی جائیگی۔

فرانس کی شکست کا ذکر کرتے ہوئے موسیو مولوٹوف نے کہا کہ فرانس کی شکست کی وجہ صرف یہی نہیں تھی کہ اسکی فوج تیار نہیں تھی بلکہ یہ تھی کہ فرانس کے سرکردہ حلقوں میں یورپ کے معاملات میں روس کے وزن اور طاقت کو بہت کم اہمیت دی گئی لیکن جرمنی نے ایسا نہیں کیا گزشتہ چند ماہ کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ فرانس کا حکمراں طبقہ عوام سے ملا ہوا نہیں تھا اور اسکو اسکی حمایت حاصل نہیں تھی۔

اتحادیوں کے خلاف جنگ میں جرمنی کو بڑی بہت نمبرود کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن اس کا اصل مقصد ابھی تک حاصل نہیں ہوا یعنی صلح کی وہ شرطیں منوانا جو کہ جرمنی چاہتا ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے موسیو مولوٹوف نے کہا کہ روس کو نئی کامیابیاں حاصل کرنا ہیں روس کو موسیو سٹالن کا وہ اعلان یاد رکھنا چاہیئے جسمیں انہوں نے کہا کہ تمام روس کو فوجی حملے کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیئے تاکہ بیرونی دشمن ہمیں اچانک نہ گھیر لے۔

موسیو مولوٹوف کی تقریر میں یگوسلاویہ اور بلغاریہ کا بھی ذکر آیا انہوں نے کہا کہ یگوسلاویہ سے ہمارے تعلقات اچھے ہیں اور بلغاریہ سے بھی ہمارے تعلقات معمول پر آ رہے ہیں وزیر موصوف نے امریکہ کے اس رویہ پر نکتہ چینی کی جو ...

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۹ر جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ مسٹر بی۔ بی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ کے ایجنڈے میں صرف دو آئیٹم تھے اول آئیٹم بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی ۳ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کی کارروائی کی منظوری اور اس کے ساتھ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر اور پنڈت برہمانند مصرا کا ایک رزولیوشن تھا۔

دوسرا آئیٹم میونسپل ملازمان کو ملازمت میں رکھنے اور ریٹائر کرنے کے لئے گورنمنٹ کے نئے قواعد اور ڈاکٹر ایس۔ ان۔ تواری ایگزیکیٹو آفیسر کو دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں ریٹائر کرنے اور ان کے جانشین مقرر کرنے کے لئے کمشنر صاحب کے خطوط پر غور کرنا۔

بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی میں پنڈت شیو نرائن مصرا کی بیوی شریمتی مہادیٔ کے مکان کے چھجے کا جھگڑا تھا جو بغیر اجازت کے بنایا گیا تھا۔ معاملہ کی تفصیل یوں ہے کہ شریمتی مہادیٔ کے مکان کے غیر منظور شدہ چھجے کو گرانے کے لئے ایگزیکیٹو آفیسر صاحب نے حکم دیا تھا اور اس حکم کے خلاف شریمتی مہادیٔ نے کمیٹی میں اپیل کی تھی اور کمیٹی نے اس اپیل کو منظور کر لیا تھا اور چھجے کی منظوری دے دی تھی لیکن کلکٹر صاحب نے دفعہ ۳۴(۱) کے ذریعہ کمیٹی کے فیصلہ کو منسوخ کر کے اس معاملہ کو گورنمنٹ کے پاس بھیجدیا۔

مسٹر نیر نے اپنا رزولیوشن پیش کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ء سے بورڈ کی یہ پالیسی رہی ہے کہ غیر منظور شدہ چھجوں کے معاملہ میں کچھ جرمانہ وصول کرنے کے بعد سمجھوتہ کر لیا جاتا ہے اور چھجے گرائے نہیں جاتے اس لئے بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی منظور کی جائے اور کمیٹی کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کے سلسلہ میں کلکٹر صاحب نے جو آرڈر دیا ہے اس کی بابت چیرمین صاحب اور ایگزیکیٹو آفیسر صاحب کمشنر صاحب اور اگر ضرورت ہو تو ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب سے ملاقات کر کے معاملہ کو طے کر دیں۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا اور کہا کہ بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی غیر ضابطہ ہے اور بورڈ اس پر غور نہیں کر سکتا مسٹر ہری شنکر باگلا اور مسٹر گور پرشاد کپور نے بھی پوائنٹ آف آرڈر پیش کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ کلکٹر صاحب نے شریمتی مہادیٔ کی اپیل پر کمیٹی کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا ہے اور کمیٹی کی کارروائی میں صرف یہی معاملہ ہے اس لئے کارروائی اور مسٹر نیر کے رزولیوشن پر بورڈ غور نہیں کر سکتا مسٹر کپور نے مسٹر نیر پر یہ الزام بھی لگایا کہ انہوں نے بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی جلسہ کے بعد ایک مشہور وکیل کی صلاح سے لکھی ہے لیکن مسٹر نیر نے اس کی تردید کر دی۔

چیرمین صاحب ان نکتوں کا فیصلہ خود نہ کرنا چاہتے تھے بلکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ اس کا فیصلہ خود بورڈ کرے لیکن مسٹر چٹرجی نے قواعد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کا فیصلہ چیرمین صاحب کو بذات خود کرنا چاہیئے اور مسٹر بارگن رائے بہادر بابو رام نرائن اور مسٹر پیکوڈ نے کہا کہ اگر چیرمین صاحب ضابطہ کے خلاف اس مسئلہ پر ووٹ لیں گے تو وہ پروٹسٹ کے طور پر اس میں حصہ نہ لیں گے مسٹر بھلا، مسٹر کپور نے بھی ووٹنگ میں حصہ لینے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا لہذا چیرمین صاحب نے اپنی رولنگ دی کہ مسٹر نیر کا رزولیوشن خلاف قاعدہ ہے اور بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی پر کلکٹر صاحب کے حکم کی وجہ سے بھی غور نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اس طرح یہ معاملہ بورڈ سے ختم ہو گیا۔ دیکھئے اب گورنمنٹ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرتی ہے۔

غالباً بورڈ کی زندگی میں یہ معاملہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے اور پبلک کو اس کے فیصلہ کے معلوم کرنے میں کافی دلچسپی ہے۔

اس کے بعد دوسرا آئیٹم پر غور ہوا جو میونسپل ملازمان اور ڈاکٹر ایس۔ ان۔ تواری ایگزیکیٹو آفیسر کو ریٹائر کرنے اور ان کا جانشین مقرر کرنے کے لئے تھا۔ اس سلسلہ میں بورڈ نے کمشنر صاحب کو تحریر کیا تھا کہ چونکہ میونسپل ملازمان کو ریٹائر کرنے کے نئے قواعد نافذ کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کا آرڈر خلاف قاعدہ ہے لہذا آپ اس کو گورنمنٹ کے پاس بغرض نظر ثانی بھیجدیں لیکن کمشنر صاحب نے اس کو گورنمنٹ کے پاس بھیجنے سے انکار کیا اور لکھا کہ بورڈ خود اپنی عرضداشت گورنمنٹ کے پاس براہ راست بھیج سکتا ہے۔

بورڈ نے کمشنر صاحب سے خطوط پر غور کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ بورڈ کا پہلا رزولیوشن گورنمنٹ کے پاس براہ راست بھیجا جائے اور کمشنر صاحب کو لکھا جائے کہ ڈاکٹر ایس۔ ان۔ تواری ایگزیکیٹو آفیسر کے ریٹائر ہونے سے قبل ہی بورڈ ان کا جانشین مقرر کر دے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ چونکہ بورڈ آج کل واٹر ورکس کی توسیع کی اسکیم پر عمل درآمد کر رہا ہے جس پر بورڈ کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوگا اور جس کی نگرانی کے لئے ڈاکٹر ایس۔ ان۔ تواری ایگزیکیٹو آفیسر جیسے تجربہ کار افسر کی موجودگی نہایت ضروری ہے اور اسی طرح بورڈ کی بعض دیگر اہم ضروریات بھی اسکی مقتضی ہیں کہ آئندہ الکشن تک ڈاکٹر صاحب بورڈ میں رہیں۔

لہذا ہم گورنمنٹ سے یہ سفارش کرتے ہیں کہ کانپور میونسپل بورڈ کی اہم ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے بطور ایک اسپشل کیس کے ڈاکٹر صاحب کی مدت ملازمت میں مزید ایک سال کی توسیع کو منظور کر لینا چاہیئے کیونکہ یہ توسیع پبلک مفاد کے خیال سے نہایت ضروری ہے۔

ڈاکخانہ کے خزانچی پر حملہ

۳۱ر جولائی کو ایک بجے دن کے قریب ہیڈ پوسٹ آفس کے خزانچی مسٹر مکند لال پوسٹ آفس کی لاری سے بیس ہزار روپیہ لئے ہوئے ڈاکخانہ میں اترے تو تین نوجوان لڑکوں نے جن میں سے دو کے پاس پستول تھے ان پر حملہ کر دیا اور روپیہ لے کر فرار ہونا چاہا لیکن پوسٹ آفس کے اسٹاف اور ڈفرن اسپتال کے چپراسیوں وغیرہ نے ان کا تعاقب کیا اور ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے تینوں نوجوانوں کے نام یہ ہیں (۱) مدیرا (۲) جگناتھ (۳) رام نرائن ان کے پاس سے دو ریوالور اور ۱۱ کارتوس نکلے خزانچی صاحب کو فوراً اسپتال میں داخل کر دیا گیا کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کا پولیٹیکل معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسلم لیگ کے عہدہ داران

کانپور سٹی مسلم لیگ کے عہدہ داران کا انتخاب ۲۸ر جولائی کے جلسہ میں ہوا جو حسب ذیل ہے۔ کہ:-

وائس پریسیڈنٹ (۱) سید محمد جامع (۲) نواب انوار حسین (۳) حاجی محمد سمیع (۴) گرو محمد رفیق (۵) احمد اللہ انصاری (۶) محمد یعقوب (۷) محمد عارف فاطمی (۸) عبد الصمد

جوائنٹ سکریٹریاں (۱) ڈاکٹر بشیر الدین (۲) محمد ابراہیم صدیقی (۳) وحید حسین ضیا (۴) حافظ اکرام حسین (۵) عابد حسین (۶) محمد مبین صدیقی (۷) محمد احمد (۸) شفیع احمد

لوکمانیہ تلک کی برسی

آنجہانی بال گنگادھر تلک کو انتقال کئے ہوئے ۲۰ سال ہو گئے اس عرصہ میں ہندوستان میں بڑے بڑے انقلابات ہوئے لیکن انہوں نے اس وقت جو نعرہ آزادی یعنی "سوراج ہمارا پیدائشی حق ہے" کا نعرہ بلند کیا تھا وہ آج بھی بدستور قائم ہے ان کی ٹھوس خدمات کو اہل ملک کبھی فراموش نہیں کر سکتے آنجہانی کی برسی کی تاریخ یکم اگست ہے چنانچہ کانپور نے یکم اگست کو آنجہانی تلک کی برسی منائی اور شام کے وقت تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا۔

الوداعی پارٹی

۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء ۹ بجے رات کو مولوی محمد یعقوب صاحب المتخلص بہ خیال ٹونکی ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور کے تبادلہ باندہ کے سلسلہ میں مسٹر فاروق احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ مسٹر سید ہادی علی بی۔ اے۔ ایل ٹی۔ ماسٹر شیر محمد خان اور مولوی سلیم ناطقی صاحبان کی جانب سے مسٹر فاروق احمد کے دولتکدہ وبیر منزل بیکن گنج میں ایک الوداعی پارٹی ہوئی جس میں نہایت پر تکلف کھانوں سے مہمانوں کی تواضع کی گئی مسٹر محمد بشیر صاحب بار ایٹ لا و میونسپل کمشنر۔ حاجی بابو محمد حمزہ صاحب و میونسپل کمشنر۔ نواب سید قیصر حسین صاحب سید مقصود علی صاحب پرنسپل حلیم انٹرمیجیٹ کالج۔ نواب سید انوار حسین صاحب۔ شیخ وحید احمد صاحب و میونسپل کمشنر۔ سید عبد الرحمن صاحب وکیل۔ سید علی رضا صاحب وکیل کے علاوہ دیگر معززین شہر نے ڈنر میں شرکت کی ماسٹر رشید احمد صاحب رشید۔ نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر اور مولوی سلیم ناطقی کی نظمیں بہت پسند کی گئیں مؤخر الذکر فارسی نظم ہے (جو ناظرین کی تفریح طبع کے لئے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی) ماسٹر شیر محمد خان صاحب کی تقریر اور مولوی محمد یعقوب صاحب کی جوابی تقریر کے بعد معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور ۱۲ بجے شب میں جلسہ برخاست ہوا۔ مولانائے موصوف ۳۰ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو صبح کی ٹرین سے باندہ تشریف لے گئے۔

مسلم لیگ سے واک آؤٹ

۳۱ر جولائی کو سٹی مسلم لیگ کا ایک جلسہ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ رزولیوشن پیش کیا گیا کہ:- جنگی کاموں میں شرکت وغیرہ کے سلسلہ میں جو رزولیوشن سٹی مسلم لیگ پاس کر چکی ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے لیگ کے ممبران کے خلاف کارروائی کی جائے اور ان کا نام لیگ سے خارج کرایا جائے جس کی فہرست نوٹس بورڈ میں چسپاں کر دی جائے۔

مسٹر محمد سمیع نے کہا کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے بلکہ صوبہ کی مسلم لیگ کے پاس ان ممبروں کے نام بھیجدیئے جائیں اور جو وہاں سے حکم آئے اسکی پابندی کی جائے۔ اس پر کافی بحث و مباحثہ ہوا اور معاملہ یہاں تک بڑھ گیا کہ مسٹر نیر مع اپنی پارٹی کے بطور پروٹسٹ کے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ اس کے بعد مسٹر سمیع کی تجویز پاس ہو گئی۔

سیوک گارڈ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کچھ دن ہوئے کہ ۲۵۰ سیوک گارڈ بنانے کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں معلوم ہوا ہے کہ اب تک ۳۷۵ درخواستیں ہر طبقہ کے تعلیم یافتہ حضرات کی طرف سے موصول ہو چکی ہیں اس سلسلہ میں سیوک گارڈ سب کمیٹی کانپور کا ایک جلسہ ۵ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو ہوگا۔ جن حضرات نے درخواستیں دی ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ۹ر اگست ۵ بجے شام کو پولس لائن میں تشریف لائیں تاکہ درخواست دہندہ حضرات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب کے سامنے پیش کئے جا سکیں۔

امید کی جاتی ہے کہ سیوک گارڈ کی ٹریننگ بہت جلد شروع ہو جائے گی۔

ضلع کی پبلسٹی سب کمیٹی کا ایک جلسہ ۸ر اگست کو ہونے والا ہے۔

میونسپل ملازمان

سکریٹری میونسپل ملازمان ایسوسی ایشن نے کلکٹر صاحب کی معرفت گورنمنٹ کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں انہوں نے میونسپل ملازمان کو تعزیری پولیس ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی درخواست کی ہے۔

کامریڈ رام کشور سزا

کامریڈ رام کشور کمیونسٹ ورکر کو ۲۰ر جون کو ۷ بجے کاٹن مل کے سامنے جلسہ میں ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں ایک سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

ایک پورا خاندان قتل کر دیا گیا

۲۷ر جولائی کو مسٹر منولال کائستھ زمیندار موضع مجھا دن پولس سرکل گنجر ایک کام سے کانپور آئے تھے واپسی پر مکان کے دروازے اندر سے بند تھے۔ کھلوانے پر معلوم ہوا کہ گھر کے سب لوگوں یعنی آدمیوں کو قتل کر دیا گیا ہے جس میں بچے بھی شامل تھے۔

پربھات ٹاکیز

۳ر جولائی کو مال روڈ کنگ مارکیٹ نرائن تھیٹر میں پربھات ...

سبد گل

سرآغا خاں جینوا (سوئٹزرلینڈ) میں پھنس گئے ہیں۔ وہ بہت پریشان ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس تھوڑا سا روپیہ رہ گیا ہے۔ اور انھیں ہندوستان مصر اور لندن سے ایک پائی بھی وصول نہیں ہوسکتی اب وہ بہت زیادہ امیرانہ ٹھاٹ سے نہیں رہ سکتے۔ اور رولس رائس" کا استعمال بھی ان کے لئے دشوار ہوگیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایکسال تک گذارہ کر سکتے ہیں۔

آغا خاں کو اپنی تنگ دستی کا احساس بہت بری طرح ہو رہا ہے۔ حالانکہ اب بھی ان کے پاس اس قدر روپیہ ہوگا۔ کہ اگر اتنا روپیہ ہمارے پاس ہو۔ تو چھ سال تک کسی اخبار کی ملازمت کا نام بھی نہ لیں۔

اخباری نمایندوں نے سرآغا خاں سے موجودہ جنگ کے متعلق سوالات کئے۔ تو انھوں نے ان سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیا

"میری تمام پیش گوئیاں اس طرح غلط ثابت ہوئی ہیں۔ کہ میں مزید قیاس آرائی کو فضول سمجھتا ہوں"۔

سرآغا خاں کو اس "پیش گوئی" سے ہندوستان کے ان نجومیوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جن کی طبیعتیں آج کل میدان پیش گوئی میں خاص طور پر جولانیاں دکھا رہی ہیں۔ آج کل بہترین پیش گوئی یہ ہے کہ کوئی پیشگوئی نہ کرے جائے۔ لیکن یار لوگوں کو یہ عالم ہے ؎

کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا
بے کہے بھی رہا نہیں جاتا

(زمیندار)

بقیہ مضمون افسانہ

بھائی میں ایک ضرورت سے ذرا بازار تک چلا گیا تھا، اس حادثہ کی ذمہ داری مجھ پر ہے،

ہندوستان میں "ہدیوں" کے سلسلہ میں اکثر ایسے حادثات پیش آجاتے ہیں جنھیں بے اصولی کے تحت میں بھی جگہ دی جاسکتی ہے اور بداخلاقی کے ذیل میں بھی سب سے بڑا واقعہ ہائلہ جو زیادہ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ ہدیہ کے مقابلہ میں ان برتنوں یادستی وغیرہ کا پسند آجانا ہے جن میں "ہدیہ" بند یا ملفوف کر کے بھیجا گیا ہے۔ بعض حضرات ہدیہ قبول فرمانے کے ساتھ ہی برتنوں کو بھی اس رسم کا انسداد کرنے کی غرض سے ہضم کر لیتے ہیں۔ جب برتنوں کا تقاضہ کیا جاتا ہے تو افسوس اور ندامت کیساتھ ان کے ٹوٹنے یا گم ہوجانے کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ اس نقصان کے بعد یا تو "ہدیہ" بھیجنے والا مظلوم آئندہ کے لئے اس مخلصانہ حماقت سے تائب ہو جاتا ہے یا پھر ایسی چیزیں ہدیہ بھیجنے کے لئے استعمال کرتا ہے جس سے ہدیہ لینے اور بھیجنے والے کی بھی توہین ہوتی ہے اور خود "ہدیہ" کی بھی، ہدیہ کے بیان میں اپنے ملک کی ایک اور رسم قابل تذکرہ ہے اور وہ یہ ہے کہ عوام کے علاوہ اکثر خواص بھی ہدیہ میں وہ چیزیں بھیجتے ہیں جو ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے یا گھر میں کسی کام نہیں آسکتیں یا خراب ہوجانے کے باعث ان کا استعمال اصول طب کی رُو سے مضر ہو جاتا ہے یا جن پر حضرت داغ مرحوم کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حسرت آتی ہے دل ناکام پر
اس کو دے ڈالیں خدا کے نام پر

ادب لطیف

کوئل سے!

شاعر مغرب ورڈس ورتھ کی نظم ایک ترجمہ

(مترجم ریاض الدین مختار ایس۔ سی ایس۔ شکوہ آباد)

اے طائر خوش نوا! تیری آواز نہایت مسرت بخش اور دلفریب ہے،

اے کوئل! تجھے پرندہ کے نام سے موسوم کیا جائے یا ایک چلتی پھرتی آواز کہا جائے۔

جس وقت میں خوشنما چمن کی کسی خوبصورت کیاری میں ہری ہری گھاس پر لیٹا ہوا قلم کاری قدرت کی صناعی اور دلفریبی میں محو ہو کر دنیا و مافیہا سے بےخبر اپنی ہستی کو یکسر فراموش کر دیتا ہوں اس وقت تیری دلکش دہری آواز، میرا خیال، توجہ اور دھیان حتیٰ کہ میرے لطف و انبساط کو کھینچکر اپنی جانب مبذول کر لیتی ہے پھر میں تیری آواز بڑے چاؤ سے سنتا ہوں مجھے مسرت ہوتی ہے، تسکین ہوتی ہے، لیکن افسوس دنیائے ناپائیدار کی مانند تیری آواز بھی بہت دیر تک ایک جگہ قایم نہیں رہتی ہے وہ جلد ہی کوہستانی سلسلہ میں گونجتی ہوئی نزدیک دُور ہو جاتی ہے۔

تو اہل جہان کو آمد بہار کا مژدہ سناتی ہے دنیا والے خوش ہوتے ہیں لیکن تو مجھے ان گذشتہ ایام کی بھولی ہوئی کہانی یاد دلاکر دیرینہ منظر پیش نظر کر دیتی ہے، مجھے تاسف ہوتا ہے،

خوش آمدی، جانِ بہار، خوش آمدی، بایں ہمہ تو میری نظروں میں نہ چڑیا ہے نہ پرندہ بلکہ ایک غیر مرئی شئے، ایک آواز، ایک راز،

تو وہی ہے جبکہ میں ایک طفل دبستاں تھا تیری آواز سنکر میں بیتاب ہو جاتا تھا، بالآخر وہ مجھے تیری جستجو کے لئے مجبور کرتی، میں صدہا راستوں میں تلاش کرتا جا بجا درختوں اور جھاڑیوں میں ڈھونڈھتا۔ آسمانوں میں دیکھتا۔ تیری جستجو میں اکثر پہاڑوں اور جنگلوں میں سرگرداں رہا۔ باغوں میں تلاش کیا تیرا نشان نہ ملنے پر بھی تو میرے لئے ایک اُمید ہی رہی۔ آس۔ محبت، یونہی زمانہ گزرتا گیا لیکن تو نظر نہ آئی ؛

ؔ کرنا ایک عام بات ہے، فلم اسٹاروں کی تصاویر سے، لیکن خط و کتابت کرنا اور دوستانہ تعلقات پیدا کرنا باعث فخر سمجھا جاتا ہے اور ان سے اظہار محبت تو گویا معراج کمال ہے۔ اسٹار پرستی کا اندازہ اس سے بھی بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ سگریٹ۔ تیل، صابن و دیگر ضروری فیشن کی تشہیر فلم اسٹاروں کی تصاویر اور ان کے ناموں سے کی جاتی ہے۔

سینما مندرجہ بالا نقصانات پر اگر توجہ کی جائے تو بڑی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے، ہندوستانی فلم سازوں کا فرض ہے کہ اس طرف فوری توجہ کر کے اپنے فلموں کو اس قسم کے نقصان دہ عناصر سے پاک کریں اور سینما کو ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ مفید و کار آمد بنائیں۔ موجودہ صورت میں ہم کو چاہیئے کہ سینما سے محض

اچھی باتیں حاصل کریں
اور بری باتوں کی طرف
متوجہ نہ ہوں!

جبرالٹر میں پُراسرار دھماکہ

جبرالٹر ۳۱ر جولائی۔ ایک فوجی کمیونک شایع ہوا ہے کہ کل شمالی سرحد پر دائرلیس اسٹیشن کے قریب ایک زوردار دھماکہ ہوا جسکا کارن ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا اس دھماکے سے تین سپاہی ہلاک ہوگئے۔

عالم نسواں

میاں بیوی میں رنجش اور ناگواری

از جناب سید اکبر حسین صاحب مشہدی

میاں بیویوں کی رنجش کے جہاں دوسرے اسباب ہیں وہاں اس رنجش کا بڑا سبب میاں اور بیوی کے والدین بھی ہیں۔ جو شادی سے پہلے اپنی اولاد کی رضامندی کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ لڑکی کے لئے جس لڑکے منتخب کریں گے لڑکی اُس کے ساتھ خوش رہے گی یا لڑکے کا رشتہ جس لڑکی سے بھی کر دیں گے وہ نہایت مسرت کے ساتھ اس رشتہ کو قبول کر لے گا۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔

ایسی اندھا دھند شادیوں کے نتائج جس قدر خطرناک ہوتے ہیں اس سے آپ ناواقف نہیں۔ ہزارہا نوعمر ہستیوں کی زبون حالی زبان حال سے پکار پکار کر ان رسومات بد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ جنھوں نے رسوم بد کی پیروی کو جزو ایمان سمجھ رکھا ہے۔ میں انگریزی طرز کے کورٹ شپ کا نہ کبھی حامی ہوا ہوں اور نہ کبھی ہو سکتا ہوں۔ مگر مجھے اتنا کہنے میں باک نہیں ہوسکتا کہ اس کی طرف سے تغافل روا رکھنا ہمارے حق میں صد درجہ تباہ کن ثابت ہو رہا ہے۔ جہاں تک مذہب عالم کی تعلیمات کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں کوئی مذہب ایسا نہیں کہ جس نے شادی سے پیشتر خاوند وبیوی کو ایک دوسرے کو دیکھنے سے منع کیا ہو۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فریقین کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے طریق کار کیا ہونا چاہیئے۔

میرے خیال میں شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا اس قدر زیادہ میل ملاپ جیسا کہ یورپ میں کورٹ شپ کے ایام میں ہوتا ہے، مناسب نہیں۔ بلکہ استصواب رائے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ لڑکی کو کسی نہ کسی طرح سے لڑکا دکھا دیا جائے اور لڑکی کو بتا دیا جائے کہ یہی لڑکا تمھارا ہونے والا خاوند ہے اور اسی طرح لڑکے کو بھی لڑکی دکھا دی جائے اور پھر لڑکے اور لڑکی کے ہم عمر رفیقوں کے ذریعہ سے یہ معلوم کر لیا جائے کہ آیا وہ ایک دوسرے کے شریک زندگی بننے کو تیار ہیں یا نہیں۔

والدین کا بذات خود بغیر رضامندی اولاد اُن کے لئے شریک زندگی پسند کرنا کس قدر مضحکہ خیز ہے جن دو ہستیوں کی دائمی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہونا ہے، وہ تو ایک دوسرے کی شکل وصورت تک سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جن کو صرف اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ ان کو پسند یا ناپسند کر لیتے ہیں۔ اس جگہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ شادی شخص صورت دیکھ کر ہی نہ چاہیئے۔ بلکہ سیرت کا مطالعہ بھی کر لینا چاہیئے میں اس اعتراض کو تسلیم کرتا ہوں مگر گذارش یہ ہے کہ سیرت کا مطالعہ ایک نہایت اہم چیز ہے۔ اہل یوروپ اور امریکہ کورٹ شپ کے باوجود بھی (جو کہ اکثر طول طویل ہوتی ہے) ایک دوسرے کی سیرت سے واقف نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس مادیت کے دَور میں اس امر کی جانچ اک امر محال ہے۔ بلکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شادی ہو چکنے کے بعد بھی بہت عرصہ تک خاوند بیوی ایک دوسرے کی فطرت و جبلت کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں ہمیں ضرورت تو اس امر کی ہے کہ بلحاظ شکل وصورت اخلاق و عادات کو ہونے والا خاوند اپنی بیوی کو دیکھ لے اور اسی طرح بیوی اپنے شوہر کے افعال و کردار شکل وصورت اور دیگر مردانہ خوبیوں کو اچھی طرح پرکھ لے اور وہ اپنے عینی مشاہدوں اور سہیلیوں و دیگر رشتہ داروں سے سنے ہوئے واقعات کو عقل کی روشنی میں دیکھے اور غور کرے کہ آیا ان عادات وخصائل کے حامل انسان کے ساتھ وہ ازدواجی زندگی کو مسرت سے بسر کر سکتی ہے۔ یا نہیں۔ اگر اس کی نظروں میں ہونے والے شوہر کی شکل جچ جائے اور اس کی صلاحیتیں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیں تو وہ اپنی

بچوں کی دنیا

سمندر کا گولڈ سٹورج"

اگر ہم سمندر میں تین میل کی گہرائی تک نیچے اُتریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ سمندر کا پانی بے حد سرد ہے۔ پانی کی خنکی کی شدت اتنی ہے کہ پودے اس ماحول میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور وہاں کی سمندری مخلوق جیسے کیکڑے دار مچھلی وغیرہ کو جو کم گہرے پانی میں پودے یا گھاس پھوس کھاکر بھی گذارہ کر لیتی ہے۔ اس ماحول میں مُردہ حیوانوں اور انسانوں کی لاشوں پر زندگی بسر کرنی پڑی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اتنے نیچے تک پہونچنے میں جانوروں اور انسانوں کی لاشوں کو کئی کئی دن اور بعض اوقات کئی کئی ہفتے لگ جاتے ہوں گے۔

مگر قدرت نے ان لاشوں کے مستحق مخلوق تک پہونچ جانے کا صحیح بندوبست بھی کر دیا ہے کہ سمندر کا پانی بہت سرد ہے۔ سرد فضا میں گوشت سڑ نہیں سکتا۔ جونہی حیوانات اور انسانوں کی لاشیں سمندر کے پانی میں جاتی ہیں خنکی ان کی گرد ایک ایسی فضا پیدا کر دیتی ہے جن میں وہ سڑ نہیں سکتیں سائنس نے "گولڈ سٹورج" کا جو اصول وضع کیا ہے قدرت سطح سمندر کے نیچے نامعلوم زمانوں سے روزی پہونچانے کے سلسلے میں اس پر عمل پیرا ہے ؛

رضامندی یا نارضامندی سے اپنے والدین کو بالواسطہ یا بے واسطہ مطلع کر دے۔ علی ہذالقیاس لڑکے کے لئے بھی جہاں اپنی ہونے والی شریک زندگی کے ظاہری حسن وصورت سے واقفیت حاصل کرنی ضروری ہے۔ وہاں اس کے متعلق شنیدہ اور دیدہ باتوں پر غور وفکر کر کے قبولیت یا عدم قبولیت کے خیالات بھی بغیر کسی حجاب اور جھجک کے اپنے والدین کے گوش گذار کر دینے لازمی ہیں۔ اس وقت کتنے بدنصیب لڑکے اور لڑکیاں ایسی ہیں کہ جنھوں نے غیر ضروری شرم وحیا کی وجہ سے اپنی زندگی کو وقف الم و بربادی بنا رکھا ہے اور کتنے خاندان ایسے ہیں کہ جن کی موجودہ تباہ حالی زبان بے زبانی سے پکار پکار کر اس حقیقت کا اعادہ کر رہی ہے کہ نارضامندی اور بے جوڑ شادی کی تباہ کن رسم نے ان کی مسرت آمیز گھڑیوں کو خون و ملال میں مبتدل کر دیا ہے میری بہنیں ان تلخ حقائق سے کماحقہ واقفیت رکھتی ہیں اور ہزاروں نامراد ہستیاں ایسی بھی ہیں کہ جو اس شراب تلخ کے تلخ جرعہ نوش کر چکی ہیں۔

کیا میں اپنی بہنوں اور بھائیوں سے اس موقع پر یہ سوال کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ خدارا بتائیے آپ ان رسومات بد کی پرستی کب تک کئے جاویں گے۔ کیا عہد گذشتہ کے ان لاکھوں جگر خراش اور روح فرسا واقعات ہمیں خواب خرگوش سے بیدار کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کیا رسومات کے خوفناک دیوتا کے حضور میں ابھی اور قتیل رسوم ہستیوں کی بھینٹ چڑھانے کی ضرورت ہے۔ اگر جواب نفی کی صورت میں ہے۔ تو میں صمیم قلب سے دعوت دیتا ہوں کہ آیئے اپنے اک بے نوا اور کمزور بھائی کے ساتھ مل کر ہزارہا بلکہ لاکھوں انسانی زندگیوں کو اتلاف سے بچانے کی خاطر میدان عمل میں کودئیے اور رسومات کے آہنی حصار کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا دیجئے ؛

ولنگٹن ۳۰ر جولائی۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کو بندرگاہ آک لینڈ کے شمالی راستہ میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

پردۂ فلم

سینما کی بابت دو مختلف نظرئے

از محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ عاجز

یہاں ہم مختصر طور پر سینما کے فوائد اور اس کے نقصانات کا تذکرہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کریں کہ سینما ہمارے لئے مفید ہے یا مضر اولاً فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) سینما چونکہ فنون لطیفہ کا مجموعہ ہے۔ اس میں ہر ذوق کی تسکین کے سامان موجود ہوتے ہیں اس لئے اس سے انسانی دماغ کی تفریح ہوتی ہے۔ غم غلط ہو جاتا ہے۔ اور قلب کو ایک سکون حاصل ہوتا ہے۔

(۲) معلومات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ پردۂ فلم پر دنیا کے مختلف ملکوں، شہروں کے حالات، وہاں کے باشندوں کا تمدن، ان کی معاشرت ماضی وحال کے بصیرت افروز سبق آموز نقشے پیش کئے جاتے ہیں جن کا مشاہدہ دور دراز ملکوں کا سفر اور کثیر صرفہ برداشت کرنے کے باوجود ممکن نہیں، لیکن فلم کے ذریعہ نہایت آسانی اور چند پیسوں میں کیا جا سکتا ہے۔

(۳) تاریخی حالات، ہوش رُبا واقعات ملل قدیم کے اسباب۔ عروج وزوال کا عینی مشاہدہ ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ جو تفصیل معلوم ہو سکتی ہے وہ بڑی بڑی تاریخوں کے مطالعہ سے بھی ممکن نہیں۔

(۴) دنیا کے وحشی اقوام کی زندگی، ان کے تمدن اور عجیب وغریب رسومات، افریقہ کے غیر آباد وہیبت ناک صحراؤں۔ امریکہ کے مہیب جنگلوں، وہاں کے خوفناک درندوں، فلک بوس پہاڑوں، ناپیدا کنار سمندروں دنیا کے عجائبات وغیرہ کا نظارہ نہایت قریب سے کیا جا سکتا ہے۔

(۵) بہادروں اور جوانمردوں کی شجاعت وبہادری کے کارنامے لرزہ خیز جنگ کے خونریز واقعات کا عکس پردۂ فلم پر دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ہم بذات خود اس میں حصہ لے رہے ہیں اور تمام واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے بیت رہے ہیں۔

(۶) قدرتی اور مصنوعی مناظر کی رنگینیوں۔ لطافتوں اور شعریت سے لطف اندوز ہونے کا پورا پورا سامان فراہم ہوتا ہے۔

(۷) واقعات عالم۔ اخبار علمیہ وغیرہ کی نشر واشاعت اخلاق اور تبلیغ اشاعت تعلیم اور دیگر تجارتی قومی اور سیاسی تشہیر کے لئے سینما سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔

(۸) فلمی انسانوں میں انسانی زندگی کے جو نشیب پیش کئے جاتے ہیں اس سے عبرت وبصیرت حاصل کی جا سکتی ہے، اور ناظرین کے جذبات واحساسات میں ایک انقلاب پیدا کر کے بری باتوں کو ترک کرنے اور اچھی باتوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دلائی جا سکتی ہے۔

سینما کے فوائد پر روشنی ڈالنے کے بعد اب ذیل پر چند نقصانات درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) چونکہ سینما میں عجیب دلکشی و دلفریبی ہوتی ہے اس لئے اس کا چسکہ پڑ جاتا ہے اور عوام کثرت سے سینما دیکھنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

(۲) فلموں میں خصوصاً ایکٹریسوں کی نمایش اس انداز میں کی جاتی ہے کہ ناظرین فلم میں فیشن پرستی سرایت کر جاتی ہے، اور مصنوعی ذرائع سے خوبصورت بننے کا شوق سما جاتا ہے جو ہندوستانی معاشرت کے لئے سود مند نہیں۔

(۳) عشق ومحبت کا مرض عام ہوتا جا رہا ہے۔ اور خصوصاً تعلیم یافتہ لڑکے و لڑکیاں فلم کے کردار سے متاثر ہو کر اپنے سینہ میں ایک زلزال اور جذبات سے بھرا ہوا دل محسوس کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا وجود محض اس لئے ہے کہ وہ دوسرے کو آمادہ محبت کریں اور آزمائیں چنانچہ اس کوشش میں وہ خود فلم کے ہیرو و ہیروئن بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی زندگی بھی اس سانچے میں ڈھل جاتی ہے کہ جو پردۂ فلم پر پیش نظر ہوتی ہے۔

(۴) اسٹار پرستی کا شوق عام طور پر بڑھ رہا ہے فلم اسٹاروں کی تصاویر سے کمرہ مزین [illegible]

اقوال زریں

(از جناب محمد اقبال حسین صاحب صدیقی قنوجی)

بُروں کی صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ اگر تم ان کے شر سے محفوظ رہے۔ تو وہ تم پر احسان دھریں گے۔
(افلاطون)

اپنی اولاد کو اپنے طور پر طریق سیکھنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ وہ اپنے زمانہ کے لئے پیدا ہوئے ہیں جو تمہارے بعد آنے والا ہے۔ (افلاطون)

کام میں تیزی نہیں بلکہ خوبی مدّنظر رکھو کیونکہ لوگ کام کی مدّت نہیں پوچھتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکھتے ہیں (افلاطون)

جب اقبال آتا ہے تو خواہش عقل کی تابع ہو جاتی ہیں اور جب ادبار آتا ہے تو عقل خواہشوں کی مطیع ہو جاتی ہے۔ (افلاطون)

درگذر ادنیٰ کو اتنا ہی بگاڑتی ہے جتنا اعلیٰ کو بناتی ہے۔ (افلاطون)

موج تبسم

پہلا: میں نے آج تک ساری عمر میں کبھی تم جیسا چھوٹا آدمی نہیں دیکھا۔
دوسرا: مگر میں نے بیگانہ روزگار ہونے کے متعلق آپ سے کوئی سارٹیفکٹ نہیں مانگا۔

مجسٹریٹ: (ملزمہ سے) کیا تم مسٹر جون سے خوب واقف ہو۔
فیشن ایبل لڑکی: کس مسٹر جون کو میں اسس نام کے چار آدمیوں سے شادی کر چکی ہوں

گداگر: (ایک راہ گیر سے) جناب غریب پر رحم کرکے کچھ دے دیجئے۔
راہ گیر: مگر تم تو بالکل تندرست ہو۔
گداگر: اگر تندرست نہ ہوتا تو بھیک کے ذریعہ پانچ روپیہ یومیہ کیونکر کما سکتا۔

منطقی استاد: فرض کرو کہ میں باہر ہوں اور ایک دشمن مجھ پر حملہ کرے اور میرا بھیجا پاش پاش ہو جائے تو نتیجہ کیا ہو۔
شاگرد: ہمیں چھٹی مل جائے۔

دلچسپ معلومات

ایک عام کالے بال والی عورت کے سر پر کل بالوں کی تعداد قریبًا ایک لاکھ دس ہزار ہوتی ہے۔ گورے بالوں والی عورت کے سر پر ڈیڑھ لاکھ اور سُرخ بالوں والی عورت کے سر پر صرف ۳۰ ہزار بال ہوتے ہیں۔

چندہ جمع کرنے کا طریقہ ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۷۱۱ء میں شروع ہوا اس سے پہلے ہندوستان میں کوئی اس کا نام بھی نہ جانتا تھا۔ لوگ مندر، مسجد، تالاب، باؤلی، کنواں وغیرہ خود ہی بنوا دیتے تھے سب سے پہلے کلکتہ میں ایک اسپتال کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ بہت سے لوگوں کو یہ ڈھنگ پسند آیا تب سے یہ مقبول عام ہوا۔

ایک متوسط جوان شخص آرام کی حالت میں ایک منٹ میں پندرہ مرتبہ سانس لیتا ہے اور سانس کے ذریعہ ایک گھنٹہ میں تقریبًا ۱۴ مکعب فٹ کاربانک ایسڈ گیس خارج کرتا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ سورج فی سیکنڈ گیارہ کروڑ بیس لاکھ من حرارت پیدا کرنے کے لئے خلا میں منتشر کرتا ہے۔

افسانہ

ھدیہ

(مزاحیہ)

از جناب کوثر چاندپوری

دنیا کی ان نعمتوں میں جو بغیر خریدے اور مانگے حاصل ہو جاتی ہیں "ہدیہ" ایک شاہ کار کا حکم رکھتا ہے خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ بغیر کسی کے بھیجے ہوئے صرف ملازم کی مشفقانہ حماقت سے ہدیہ کی نعمت غیر مترقبہ حاصل ہو جائے۔ یہ صورت جس قدر پُر لطف ہے اس سے زیادہ ظریفانہ ہے اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ظرافت ہمیشہ فطری اور قدرتی طور پر ودیعت ہوتی ہے۔ اور قدرت کے نزدیک آقا و ملازم کا درجہ مساوی ہے لہٰذا اسے اختیار ہے کہ وہ آقا کو ظریف بنا دے یا غلام کو اس تقسیم پر کسی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں۔ اس قسم کے ملازم جو غیر آزادی طور پر ظرافت کا ثبوت دیتا ہے۔ اگر ایک جگہ کا ہدیہ دوسری جگہ دے آتا ہے۔ اس کا یہ فعل نہایت خاموش اور مزیدار مزاح کے تحت میں آتا ہے اور اس کی صرف اتنی سی ظرافت کو بڑے بڑے مزاحیہ مقالات پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ ہدیہ کی واپسی کا ابھی تک کوئی قانون دنیا میں نہیں ہے، اور ایسے ہدیوں کا قبول کر لینا جو ملازم کی غلط بخشی کے باعث غیر مستحق حضرات کو تقسیم ہو جائیں، کوئی قانونی جرم نہیں ہے بلکہ ایسے ہدیوں کی واپسی کا مطالبہ اکثر اوقات مشکل اور فساد انگیز ثابت ہوتا ہے۔ ہدیہ لینے والے کو ایسی صورت میں قانونی حق پہونچتا ہے کہ توہین بالقصد کا دعویٰ دائر کرے۔ ہندوستان کے ہر شہر کے ہر محلہ میں جب تک دو چار خانصاحب دس پانچ شیخ جی، سو پچاس میر صاحب اور ہزار پانسو لالہ جی آباد ہیں اس وقت تک ملازموں سے بھی "تبدیلی ہدایا" کے متعلق کوئی بازپرس نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ مکانات کی طرح ان حضرات کا کوئی نمبر نہیں ہوتا جو تقسیم کی غلطی محفوظ رکھ سکے۔ اس لئے ملازم آزاد ہے کہ ایک خاں صاحب کا ہدیہ دوسرے خاں صاحب کو یا ایک لالہ جی کا دوسرے لالہ جی کو دے آئے، یعنی اس کی رائے میں جو شخص "ہدیہ" کا زیادہ مستحق ہو یا ملازم کو جس کی زیادہ عنایت منظور ہو اسے بغیر کسی رسید کے "ہدیہ" دے آئے۔ بشرطیکہ یہ ثبوت بہم پہونچ جائے کہ محلہ میں وہ خاں صاحب یا لالہ جی کے نام سے مشہور ہیں۔

اگر آپ انصاف کے ساتھ اپنی تاریخ زندگی پر نظر ڈالیں گے تو ناممکن ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ آپ کو نہ ملے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایک سادہ مزاج سچائی کے ساتھ اسے ظاہر کر دے دوسرا اس اعلان عام کو پسند نہ کرے۔

ایک دن دوپہر کو جب زور شور سے گرمی پڑ رہی تھی اور دھوپ کی شدت کے خوف سے گھر سے نکلنا بھی دشوار تھا ایک بہت ہی شریف قسم کے ملازم نے ہمارے دروازے پر آواز دی "خاں صاحب، خاں صاحب ذرا باہر آیئے"

ہم جو باہر گئے تو دیکھا ایک آدمی جس کی صورت اور سیرت سے ملکوتی اوصاف نمایاں تھے آئس کریم لئے کھڑا ہے۔ ہمیں دیکھتے ہی بولا۔ خاں صاحب یہ آئس کریم چھوٹے صاحب نے بھیجا ہے اور آپ سے سلام کہا ہے۔

چھوٹے صاحب کا نام سُنتے ہی ہم فورًا سمجھ گئے کہ یہ اس معصوم کی شریفانہ غلطی ہے ورنہ چھوٹے صاحب سے کل ہی شام انتخاب کے سلسلہ میں ہماری لڑائی ہو چکی ہے، ——— کاش انکی جگہ یہ ملازم ہی اُمیدوار ہوتا! ——— کس قدر مہذب اور معقول آدمی ہے،

ہم نے اندر جاکر بڑے اطمینان سے یہ سرد و شیریں ہدیہ نوش جان کیا اور چھوٹے صاحب کے اس جنتی ملازم کا تہ دل سے غائبانہ شکریہ ادا کیا۔ شام کو چھوٹے صاحب کو یہ اطلاع ہوئی کہ ان کا ہدیہ بجائے کسی اور خاں صاحب کے ہمارے پاس پہونچ گیا ہے۔ تو وہ ملازم پر بہت ناراض ہوئے لیکن ہم شیخ جی نہ تھے کہ ملازم پر بددیانتی کا جرم ثابت ہو جاتا۔ ضرورت واقع ہونے پر ہم عدالت اپیل تک اپنے خاں صاحب ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

اسی طرح برسات کے آغاز میں ایک بزرگ صورت ملازم تشریف لائے اور بڑی نرمی سے آواز دے کر بلایا، جاکر دیکھا تو یہ فردوسی النسان ملیح آباد کے بہترین سپیدہ آم لئے کھڑا تھا پوچھا کس نے بھیجے ہیں؟

جواب دیا بڑے حضور نے، ہم نے شکریہ کے لہجہ میں کہا: سبحان اللہ ملیح آباد کا سپیدہ بھی کیا چیز ہے! ساتھ ہی یہ کھٹکا بھی پیدا ہو گیا کہ اس عنایت میں صرف ملازم کی بندہ نوازی شامل ہے۔ ورنہ بڑے حضور تو ہمیں کبھی سلام تک نہیں بھیجتے، ظاہر ہے کہ سفیدہ واپس ہونے والی چیز ہے۔ ہم نے گھر میں آتے ہی اسے ناقابل واپسی بنانا شروع کر دیا۔ فورًا چاقو تلاش کیا اور کچے پکے سب کاٹ کر رکھ دیئے۔ یہ بڑے حضور بھی بڑے تنگ ظرف تھے۔ پندرہ منٹ کی مہلت بھی نہ دی اور دوبارہ ملازم بھیج کر آموں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

ہمیں اس خطرہ کا پہلے ہی احساس تھا۔ اگرچہ اس قدر بداخلاقی کی توقع نہ تھی۔ ملازم کی پہلی آواز پر ہم باہر نکلے اور بہت عجلت میں سوال کیا:-

"کیا پلیٹ اُس وقت نہیں لے گئے تھے آپ"؟

وہ غریب شرما کر بولا:-

نہیں پلیٹ تو لے گیا تھا!

"پھر کس ضرورت سے آپ نے تکلیف فرمائی"

"آم واپس لینے آیا ہوں"

"کیوں"

بات یہ ہے کہ بڑے صاحب نے یہ آم ان خاں صاحب کے لئے بھیجے تھے جو ان کے ساتھ کبھی کبھی شطرنج کھیلنے آیا کرتے ہیں۔ میں سمجھا آپ کو بھیجے ہیں اس غلطی پر وہ بہت ناراض ہو رہے ہیں"

افسوس ہے آم تو اب نہیں دے سکتا۔ البتہ تم کہو تو آموں کی قیمت پیش کر دوں۔ بڑے حضور سے پوچھ آؤ کتنے دام ہوئے"

ملازم تھوڑی دیر سر نیچا کئے کچھ سوچتا رہا پھر بغیر کچھ اور کہے سُنے چلا گیا۔

خدا کے فضل سے دنیا ابھی ایسے نیک دل ملازمین سے خالی نہیں ہوئی۔ اس لئے سال میں کم و بیش دو چار ایسے ہدیے ضرور موصول ہو جاتے ہیں۔ اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں یہ سلسلہ بند نہ ہوگا۔ مگر ان حسین و جمیل اتفاقات کے ساتھ ہی کبھی ہم بھی ملازمین کی قدرتی ظرافتوں کا شکار ہو جاتے۔ اس وقت ہم اس فعل کو ملازمین کی ستم ظریفی سے تعبیر کیا کرتے ہیں اور انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ آقا کے لباس میں جلوہ گر ہوتا ہے ملازمین کی تمام عنایات کو بھول جاتا ہے۔

چنانچہ ہم بھی اس فردوس مکان فرقہ کی گذشتہ و آئندہ محبتوں کو بھول کر ان پر بگڑنا اور خفا ہونا ضروری خیال کرتے ہیں خصوصًا ایسے ملازموں پر تو ہمیں حکمًا ناراض ہونا پڑتا ہے جو ھدیئے کے ساتھ برتن بھی دے آتے ہیں۔ ہم نے کافی تنخواہ پر ایک ملازم رکھا بظاہر آدمی معقول تھا اور ہماری اس کی معقولیت میں، آقائی و غلامی کا کوئی باریک اور قانونی فرق ہو تو ہو ویسے کوئی تفاوت نہیں تھا۔ جس روز یہ ذات شریف وارد ہوئے اس کے اگلے ہی دن ہم نے بڑی محنت سے پیٹھے کی مٹھائی تیار کی تھی، یقینًا اس مٹھائی کی تیاری میں ہمیں وہی محنت برداشت کرنی پڑی تھی جو لارڈ میز ہم کو میز ہم لائن کی تعمیر میں اُٹھانا پڑی تھی۔ مگر جس طرح روسیوں نے اس دوشیزہ لائن کو برباد کر دیا اس طرح اس نازی قسم کے شریر نوکر نے محنت ایگال

کردی۔ ہمارے خاص خاص احباب جن میں خاں صاحب، شیخ جی اور ماسٹر صاحب، غرض ہر نام اور پیشہ کے آدمی شامل تھے عرصہ سے ہمارے ملکہ مربہ سازی وغیرہ کی تعریف و توصیف کے پردے میں شاعرانہ حسن طلب کا ارتکاب کر رہے تھے۔ ہم نے متعدد حصے ایک بڑی سی کشتی میں رکھ کر ملازم کے سپرد کئے اور خوب اچھی طرح سمجھا دیا کہ یہ خاں صاحب کو دینا اور جو ذرا زیادہ ہے وہ شیخ جی کو۔

بعد میں تحقیقات سے پتہ چلا کہ ہمارے تمام مکتوب الیہ مٹھائی سے محروم رہ گئے اور ایسے غیر مستحق حضرات کو یہ حلاوتیں تقسیم ہو گئیں کہ وہ انھیں لے کر اور کھا کر شرمندہ ہوئے ہوں گے۔

اسی طرح ایک روز ایک ظالم نوکر کی بدولت ایسا حادثہ پیش آیا جسے صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے ہی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے ایک عزیز ترین دوست کو باہر بٹھا کر اندر آئے اور پُرتکلف طریقہ پر ایک کشتی میں عمدہ عمدہ قسم کے ناشتے جن میں حلوے بھی تھے اور مٹھائیاں بھی رکھ کر ملازم سے کہا:-

"دیکھو باہر جو صاحب بیٹھے ہیں اُن کے سامنے میز رکھ کر یہ ناشتہ رکھ آؤ۔ اور کہدو کہ میرا انتظار نہ کریں شروع کر دیں میں ذرا دیر میں کھاؤں گا"

تھوڑی دیر بعد ہم باہر آئے تو یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئے کہ ایک بالکل ہی ناشناسا قسم کے فاقہ کش جن کے لئے غالبًا بھوک کی شدت کے باعث ہر نوع کی بداخلاقی جائز ہو چکی تھی۔ جلدی جلدی ہمارے گاڑھے پسینہ کی لذیذ و شیریں کمائی کو اس مصروفیت اور انہماک سے نوش فرما رہے ہیں جیسے ہٹلر نے چھوٹی چھوٹی جمہوری ریتوں کو ہضم کرکے ڈکار تک نہ لی۔

اس منظر کو دیکھتے ہی ہمارے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ ہم نے غضبناک نگاہوں سے ملازم کو گھورنا شروع کیا۔ وہ سمجھ گیا پھر کوئی حماقت ہو گئی، آخر اس سے ضبط نہ ہو سکا غریب نے آج بڑی احتیاط سے تعمیل حکم کی تھی۔ بگڑ کر بولا:- میں کہیں سے بلا کر تھوڑا ہی لایا ہوں یہیں تو بیٹھے تھے۔

اس ناخواندہ مہمان نے مسکراتے ہوئے کہا معاف فرمایئے۔ میں نے آپ کا انتظار کئے بغیر کھانا شروع کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ مجھے آپ کے ملازم کے اصرار سے مجبور ہونا پڑا۔

اتنے میں ہمارے اصل مہمان بھی آگئے اور کھانے کی میز پر اپنے اس "خلیفہ" کو دیکھ کر کہنے لگے۔

(بقیہ بر صفحہ ۳ ملاحظہ ہو)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ختم

پونا ۸ ۲ جولائی۔ ۸ گھنٹہ تک گرماگرم بحث ہونے کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی دہلی کا فیصلہ ۲۷ ووٹ کے مقابلہ میں ۹۵ ووٹوں سے منظور کرلیا۔ شری راجگوپال آچاریہ نے رزولیوشن پیش کیا تھا۔ کل سات ترمیمیں پیش ہوئیں جو زیادہ تر سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے پیش کیں۔ ترمیموں میں خاص طور پر جو بات ظاہر کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ دہلی کا فیصلہ رام گڑھ کے فیصلے کے مطابق نہیں ہے۔ ان دونوں میں خطرناک طور پر دوری ہے۔ اور یہ برطانوی سامراج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی پالیسی پر چلنے کی کوشش ہے۔ پوری طرح بحث ہونے اور پنڈت جواہرلال اور شری راجگوپال آچاریہ کی اپیلوں کے بعد چار ترمیمیں واپس لے لی گئیں۔ باقی تین ترمیمیں زبردست اکثریت سے مسترد ہوگئیں۔

دہلی کے رزولیوشن کو کانگریس کے گزشتہ فیصلوں کے مطابق ثابت کرتے ہوئے شری راجگوپال آچاریہ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سمجھتے ہیں کہ بغیر فوج کے حکومت کا کام چل سکتا ہے۔ اگر ہمارے مطالبات منظور ہوگئے۔ تو ہمیں فوری اور بااختیار حکمراں بننے کی حیثیت میں سوچنا ہے۔ ایسی حالت میں خالص اہنسا کا طریقۂ عمل ناممکن ہے۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے راجہ جی نے کہا کہ "میں پنڈت جواہرلال نہرو کی اس بات سے متفق ہوں کہ کانگریس کی میٹنگس غیر معینہ مدت کے لئے قایم نہیں رہ سکتی۔ اس کے ساتھ میں وقت کا کوئی خاص تعین بھی نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف آپ کو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ ورکنگ کمیٹی مسئلہ کے اس پہلو پر غور کرے گی۔ اس بارے میں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

دہلی کا فیصلہ

ورکنگ کمیٹی کا دہلی کا فیصلہ ذیل میں درج ہے:۔

ورکنگ کمیٹی نے ان شدید واقعات کو نوٹ کیا ہے جن کی وجہ سے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے جمود کے حل کرنے کے لئے تازہ اپیلیں کی گئی ہیں اور کانگریس کی پوزیشن واضح کرنے کے مقصد کے پیش نظر انہوں نے تازہ ترین عالمگیر حالات اور واقعات کی روشنی میں ان پر پورے طور سے غور کیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی پہلے سے بھی زیادہ یقین رکھتی ہے کہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کی مکمل آزادی کا تسلیم کیا جانا ہی ان مسئلوں کا واحد حل ہے۔ جو برطانیہ اور ہندوستان دونوں کو پیش ہیں۔ اسلئے ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ایسا غیر مبہم اعلان فوراً کیا جانا چاہیئے۔ اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے قدم کے طور پر مرکز میں ایک عارضی قومی حکومت قایم کی جانا چاہیئے۔ جو عبوری دور کے لئے ہو۔ اور اسے مرکزی اسمبلی کے تمام منتخب عنصروں کا اعتماد اور صوبوں کی ذمہ دار حکومتوں کا پورا پورا تعاون حاصل ہو۔

ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ جب تک متذکرہ بالا توضیح نہیں کی جاتی۔ اور بلا تاخیر مرکز میں قومی حکومت قایم نہیں ہوتی۔ ملک کے مادی اور اخلاقی وسائل کو ڈیفنس کے لئے جمع کرنے کی تمام کوششیں کسی بھی لحاظ سے رضاکارانہ نہیں ہوسکتیں اس لئے وہ غیر موثر ہونگی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی یہ اعلان کرتی ہے کہ اگر یہ طریقے اختیار کئے جائیں تو کانگریس ہندوستان کی ڈیفنس کی موثر تنظیم کے لئے تمام کوششوں میں اپنا پورا پورا ساتھ دے گی۔

وزیر ہند کو مانچسٹر گارڈین کا مشورہ

لندن ۲۶ جولائی۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں موجودہ رائے کا جھکاؤ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف ہوتا جارہا ہے کہ ہٹلرازم دشمن ہے اور ہندوستان کو اس سے لڑنا چاہیئے۔ اور اگر ہندوستان سے آزادی کا وعدہ کرلیا جائے تو وہ لڑائی میں شامل ہوجائے گا

مسٹر گرآدریش اور مسٹر کرمنی دلتسلیم کرنے کا جیسا موقع اس وقت ہے ایسا کبھی نہیں تھا۔ ہندوستان کے ساتھ مسٹر ایمری کو کسقدر ہمدردی ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ امن کے زمانہ میں نیز اس لڑائی میں ہندوستان کو ساتھی بنانے کے لئے دل سے خواہشمند ہیں۔ اگر حکومت اور وزیر ہند ہندوستان سے سمجھوتہ کرنے کے لئے جس کے لئے دس ماہ سے انتظار ہو رہا ہے زبردست کوشش کوشش کریں تو ملک ان کی حمایت کرے گا

گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ یورپ میں ہماری زبردست ناکامیوں کے بعد اس خبر سے کہ ہم نے ہندوستان کو اپنی طرف بلایا ہے۔ ہماری طاقت بڑھ جائیگی ہمارے دشمنوں کے حوصلے پست ہوجائیں گے۔ اور ہمارے دوستوں کے حوصلے بڑھ جائیں گے

نہر سویز کے راستہ کی آمد و رفت

لندن ۲۹ جولائی۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار مقیم سوئز لکھتا ہے کہ نہر سوئز کے راستہ آمد و رفت اٹلی کے لڑائی میں شامل ہونے کے بعد تقریباً بند سی ہوگئی تھی لیکن اب پھر بڑھ گئی ہے۔ سوئز مصر کی ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ وہاں اسوقت بڑی سرگرمی دکھائی پڑتی ہے۔ گو یہاں بہت کافی جگہ ہے پھر بھی اتنے جہاز جمع ہوجاتے ہیں کہ جگہ نہیں ملتی۔ اور انکو مال اتارنے کے لئے پورٹ سعید یا سکندریہ جانا پڑتا ہے۔ نہر سوئز کا جہاں تک تعلق ہے برطانیہ اور فرانس کے تعلقات اچھے ہیں اور فرانسیسی افسران برطانیہ اور مصر کے بحری افسران سے تعاون کر رہے ہیں۔ نہر کے زیادہ تر ڈائرکٹروں کا کوئی پتہ نہیں ہے لیکن ایجنٹ جنرل کے ماتحت کام ٹھیک چل رہا ہے اور قاہرہ میں وصولی اچھی ہورہی ہے۔ برطانیہ کے سمندری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اب مصر کی سپلائی بند نہیں ہوسکتی کیونکہ دشمن کے جہازوں کو بھگا دیا گیا ہے۔

رومانیہ کا انتقام

لندن ۳۰ جولائی۔ ممکن ہے کہ رومانیہ میں پھر نیشنل گورنمنٹ بن جائے۔ کل شاہ کیرول سے نیشنل پارٹی کے ممبروں نے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے رومانیہ سے کہہ دیا ہے کہ اس کو ۱۵ ستمبر تک اپنے جھگڑے نمٹا لینا چاہیئے ٹرانسلوینیا کو ہنگری کے حوالے کرنے کی رومانیہ میں مخالفت کی جارہی ہے۔ برطانیہ نے رومانیہ سے شکایت کی ہے کہ رومانیہ میں انگریزوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جارہا ہے۔ اس سے رومانیہ کے سیاسی حلقوں میں بےچینی پھیل گئی ہے کیونکہ انکو اندیشہ ہے اس سے برطانیہ کے ساتھ رومانیہ کی تجارت کو نقصان پہنچے گا۔

بخارسٹ سے خبر ملی ہے کہ حکومت برطانیہ نے رومانیہ کے جو جہاز پورٹ سعید میں پکڑ لئے ہیں۔ انکا بدلہ لینے کے لئے حکومت رومانیہ نے برطانیہ کے ۱۸ جہاز روک لئے ہیں۔ جو کہ ڈینوب کی بندرگاہوں میں لنگر انداز تھے۔

جاپان اور برطانیہ کی بات چیت

ٹوکیو ۲۰ جولائی۔ برطانی سفیر سر رابرٹ کریگی نے جاپان کے وزیر خارجہ سے ۴۵ منٹ تک بات چیت کی۔ دفتر خارجہ کے ایک افسر نے بتلایا کہ سر رابرٹ نے جاپانی وزیر خارجہ سے یہ دریافت کیا کہ اس قسم کی افواہیں گرم ہیں کہ جاپان کا جھکاؤ جرمنی اور اٹلی کی جانب بڑھتا جارہا ہے آیا اس قسم کی صورت حالات میں جاپان کے ساتھ بات چیت رکھنا مناسب ہوگا۔ جاپانی وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ جاپان کی خارجہ پالیسی اور ملکی پالیسی پر غور ہورہا ہے۔ میں اس وقت اس سوال کا جواب دینے سے معذور ہوں۔

روس کی سمندری طاقت

سٹاک ہام ۲۹ جولائی۔ روسی سمندری بیڑہ کے کمانڈنگ افسر وائس ایڈمرل ٹرلس نے لبایو (لٹویا) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسوقت روس کے سمندری بیڑہ کی طاقت اس سے بڑھ گئی ہے جتنی کہ جاپان اور جرمنی دونوں کے سمندری بیڑوں کی مشترکہ طاقت ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جب روس کی پنجسالہ اسکیم ۱۹۴۳ء میں مکمل ہوجائیگی تو روس کی سمندری طاقت دنیا میں اول درجہ ہوگی

رنگون کے سابق وزیر اعظم کا استعفیٰ

رنگون ۲۹ جولائی۔ سابق وزیر اعظم اور برما اسمبلی کی مخالف پارٹی کے لیڈر باماؤ نے اپنی نشست سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وجہ یہ ظاہر کی ہے کہ میں نام نہاد برما فریڈم بلاک" کی تحریک میں سارا وقت صرف کرونگا۔ حال ہی میں مانڈلے میں ایک کانفرنس ہوئی تھی جس میں باما اس تحریک کے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے۔

فرانس کا انتقام

لندن ۲۷ جولائی۔ موسیو ٹی کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ برطانیہ نے برطانی بنکوں میں تمام فرانسیسیوں کے حساب اور زرضمانت روک لیا ہے۔ اس کے جواب میں فرانس نے فرانسیسی بنکوں میں انگریزوں کا زرضمانت اور حساب روک لیا ہے۔

اسپین اور پرتگال کے درمیان سمجھوتہ

لندن ۳۰ جولائی۔ اسپین اور پرتگال کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے اس سمجھوتہ کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوجائیں گے۔ ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا بھی معاہدہ کیا گیا۔ دونوں ملک اپنے مشترکہ مفاد کی حفاظت کرینگے۔

یوپی کے ٹیننسی ایکٹ کے خلاف مقدمہ

لکھنؤ ۲۶ جولائی۔ کھیری (یوپی) کے سول جج کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا کہ ٹیننسی ایکٹ لیجسلیچر کے اختیارات سے باہر ہے۔ مدعی نے یہ بھی درخواست کی کہ حکم امتناعی جاری کرکے قانون کے نفاذ کو روک دیا جائے۔ سول جج موصوف نے اس مقدمہ کو خارج کرتے ہوئے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ٹیننسی ایکٹ مدعی کے حقوق ملکیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ اس کے ذریعہ تو صرف کسانوں اور زمینداروں کے تعلقات کو باقاعدہ بنایا گیا ہے۔

عدن پر بمباری

عدن ۳۰ جولائی۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے آج عدن پر اڑان کی اور بم برسائے۔ چار اشخاص ہلاک ہوگئے جو وہاں کے ملکی باشندے ہیں جائداد کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے

فرانس کا نمائندہ جبوتی پہنچ گیا

لندن ۲۶ جولائی۔ جبوتی سے خبر آئی ہے کہ حکومت فرانس کا نمائندہ وہاں پہنچ گیا ہے اور شہری اور فوجی محکموں کا چارج لے لیا ہے

ترکی اور جاپان میں تجارتی بات چیت

لندن ۲۹ جولائی۔ ترکی اور جاپان میں تجارتی سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی بصرہ کی بندرگاہ کے راستہ برطانیہ برطانی سلطنت امریکہ اور جاپان سے تجارت کرنے پر غور کر رہا ہے۔

ٹینٹسن میں امن و امان

ٹوکیو ۲۸ جولائی۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹینٹسن میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے جس طرح کا سمجھوتہ برطانیہ اور جاپان کے درمیان ہوا تھا اس طرح کا سمجھوتہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان ہوگیا۔ جس پر دستخط ہوگئے ہیں

وار فنڈ میں ۴ ہزار روپیہ

شملہ ۲۰ جولائی۔ ہز اکسلینسی وائسرائے کے وار فنڈ میں نواب صاحب چھتاری نے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ممبر ہیں ۴ ہزار روپیہ دیا ہے۔

بارہ گاؤں برباد ہوگئے

انقرہ ۳۱ جولائی۔ تین سو اشخاص ہلاک ہوگئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے جبکہ کل وسط اناطولیہ میں خوفناک زلزلہ آیا۔ بارہ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ زلزلہ کا اصل مرکز دیزگر تھا لیکن انقرہ استنبول اور دیگر علاقوں میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے امداد کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چند ماہ ہوئے کہ ترکی میں بہت خوفناک زلزلہ آیا تھا جس میں تقریباً پچاس ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے تھے اور کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا تھا۔

واشنگٹن سے فرانسیسی سفیر بلا لیا گیا

نیویارک ۳۰ جولائی۔ پٹیان گورنمنٹ نے فرانسیسی سفیر سینٹ کوینٹن کو واشنگٹن سے واپس بلا لیا ہے۔ انکی جگہ دوسرا سفیر مقرر کیا جائے گا۔

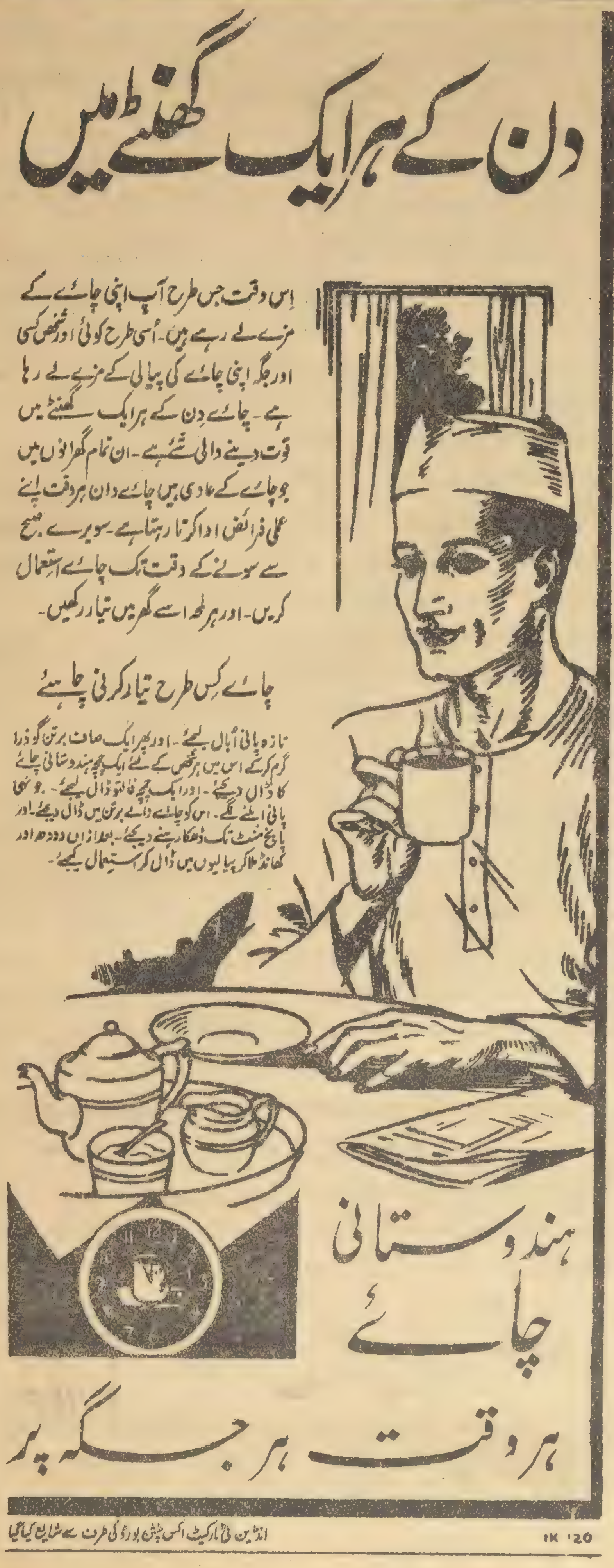

انڈین ٹی مارکیٹ اکس پنشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا
IK '20

LTK 21 B

یورپین رعایا کی جبریہ بھرتی

شملہ ۲۴ر جولائی۔ آج ایک نیا آرڈیننس جاری ہوا ہے جس کی رو سے یوروپینوں کے متعلق نیشنل سروس ایکٹ سنہ ۱۹۴۰ء میں ترمیم کی جائیگی۔ اس آرڈیننس کا خاص مقصد یہ ہے کہ یوروپین برطانی رعایا کی بھرتی کا جبریہ اصول نافذ کیا جائے۔ اور اس اصول کا اطلاق نہ صرف فوج کے لئے بلکہ سول محکموں کے لئے بھی ہو خواہ وہ سول محکمے تاج برطانیہ کے ماتحت بھی نہ ہوں۔ اس آرڈیننس کی رو سے موجودہ ضابطے یا مشینری میں کوئی نمایاں تبدیلی نہ ہوگی۔ یوروپینوں کی درجہ بندی کام کے لئے انکے حاصل ہونے کے لحاظ سے پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ مثلاً یہ انکی سول حالت کیسی ہے، شادی شدہ ہیں یا مجرد کسی کی پرورش کا بار ہے یا نہیں اور عمر کیا ہے۔

نیشنل سروس مشاورتی کمیٹیاں ان فہرستوں کی جانچ کرے گی۔ انفرادی طور پر انڈر ہوکر یگی اور حکام کو یہ اطلاع دیگی کہ کوئی فرد کس فوجی یا سول کام کے لئے موزوں ہے اس کے بعد حکام کی طرف سے حسب ضرورت مختلف کاموں کے لئے مختلف افراد کی طلبی ہوگی۔ جبری اعتراض رکھنے والوں کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے ان سے صرف سول صیغہ میں کام لیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ پبلک کے لئے تحفظ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ تین اعلیٰ اشخاص پر مبنی ایک ٹریبونل مقرر کیا جاویگا جنمیں ایک سول ایک ملٹری اور ایک غیر سرکاری ممبر ہوگا۔ ہر بڑے مرکز میں ایک اس قسم کا ٹریبونل ہوگا۔ جو سول یا فوجی محکمے میں بھیجے جانے کے خلاف درخواستوں کی سماعت کیا کرے گا۔ اس آرڈیننس میں پہلے اس آرڈیننس کی طرح جو یوروپینوں کے متعلق تھا اس بات کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ جو لوگ سول ملازمتوں میں لئے جائیں انکی تنخواہیں یا رعایتیں اس نئے عہدے کی وجہ سے اس سے بہت کم نہ رہ جائیں۔ جیسی کہ انہیں پہلے حاصل تھیں اس معاملہ میں بھی ٹریبونل کے سامنے اپیل ہوسکے گی۔ اگر کسی کو نوٹس بھیجا جائے اور وہ اس کی تعمیل نہ کرے۔ یا کوئی اپنی سول ملازمت سے بلا اجازت بھاگ جائے۔ یا جو شرائط ملازمت افسران متعلقہ نے عائد کی ہیں۔ انھیں پورا کرنے سے قاصر ہے تو اس کے لئے سزائیں بھی رکھی گئی ہیں۔

آل انڈیا ہندو لیگ

لکھنؤ ۲۷ر جولائی۔ آج شام کو گنگا پرشاد میموریل ہال میں آل انڈیا ہندو لیگ کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر ایم ایس اینے کہا کہ پاکستان کی اسکیم ہر در

گزشتہ ہریجن سے متنبہ رہنا چاہیئے۔ اس لڑکی سونے پر افادی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے صدر دوشن نے بین الاقوامی حالات پر سرسری تبصرہ کرنے کے بعد ہندوستان کے حالات کا ذکر کیا اور کہا کہ یہاں تو گھر میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کے بے تعلقی ظاہر کردینے سے کانگریس کمزور ہوگئی ہے۔ ہماری بے بسی کا واحد علاج یہ ہے کہ ہم متحد ہو کر ایک انسان کی طرح کھڑے ہوں میں اکثریت کے فرقے سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہماری قسمت کی تشکیل میں اپنا پورا پارٹ ادا کرے ہندوستان کی آبادی کے مختلف طبقوں کی رہنمائی کرنے والا سب سے پہلا خیال یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں ہندوستان ایک غیر منقسم مجموعہ ہے ایک ناقابل تقسیم قوم ہے۔ آپ نے ہندوؤں سے کہا کہ اگر آپ ایک ہندوستانی قوم کے اصول کے اور ایک ہندوستان کے حامی ہیں تو اپنی پوری طاقت سے ہندوستان کے تقسیم یا حصے بخرے ہونے کی مخالفت کریں۔

فلسطین پر اٹلی کا دانت

لندن ۲۵ر جولائی۔ جیوش ٹیلیگرافک ایجنسی کا بیان ہے کہ اٹلی کے اخباروں نے اس سلسلہ میں زبردست مہم شروع کردی ہے کہ اٹلی کی لڑائی میں شامل ہونے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ فلسطین کو اطالوی سلطنت میں ملالیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت اٹلی پاپائے روم سے مطالبہ کررہی ہے کہ وہ کیتھولک ہولی لینڈ" (عیسائیوں کی مقدس سرزمین) کا مطالبہ کریں۔

اخبار ٹربیونا نے ایک مفصل اسکیم شایع کی ہے جس میں بتلایا ہے کہ لڑائی کے بعد فلسطین پر کس طرح حکومت ہوگی۔ یہ اسکیم البانیہ کے نظام حکومت سے ملتی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ یہودیوں کو فلسطین سے بالکل نکال دیا جائے گا۔ اور یہودیوں کا مسئلہ اسی طرح حل ہوسکتا ہے کہ جو علاقے کم آباد ہیں وہاں انکو بھیجدیا جائے۔

یوپی میں ہوائی حملوں سے بچاؤ

لکھنؤ ۲۳ر جولائی۔ سول آبادی کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جلد ہی یوپی میں تدبیریں اختیار کی جانے والی ہیں۔ اس کام کے لئے ایک بہت تجربہ کار افسر رکھا جائے گا۔ ہوائی تحفظ کا انتظام اس خیال سے نہیں کیا جارہا ہے کہ یوپی پر ہوائی حملہ ہونے کا کوئی فوری امکان ہے بلکہ خیال یہ ہے کہ ہوائی حملہ کا امکان کتنا ہی بعید کیوں نہ ہو لیکن اسے نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہوائی تحفظ کا انتظام دفعتہ کے وقت نہیں ہوسکتا اگر موثر انتظامات کرنے ہوں تو وہ ایسے وقت میں ہوسکتے ہیں۔ جب سکون ہو اس انتظام کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے کہ ہوائی حملوں سے تحفظ کی

ہدایتوں کو زیادہ سے زیادہ اشاعت دیجائے معلوم ہوا ہے کہ حکام کی طرف سے اس خاکہ کو جلد از جلد عوام تک پہونچایا جائے گا۔ عام طور پر خیال ہے کہ اس کام کے لئے آدمی سوک گارڈوں میں سے لئے جائیں گے۔

بالٹک کی ریاستوں کا مستقبل

لندن ۲۴ر جولائی۔ ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ یکم اگست کو سپریم سوویٹ کونسل کا اجلاس ہوگا جس میں بالٹک کی تین ریاستوں کو سوویٹ روس میں شامل کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے گی۔ اور بسرابیا کے مستقبل کے بارے میں بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ بسرابیا کو مولڈاویا کی سوویٹ ریپبلک میں شامل کیا جارہا ہے۔

کل اسٹونیا کے پریذیڈنٹ کا لس ٹینٹس نے استعفے دے دیا ہے پارلیمنٹ نے منظور کرلیا۔ پریذیڈنٹ کے فرائض انجام دہی کے لئے پارلیمنٹ نے موسیو ویرز کو وزیر اعظم مقرر کردیا ہے۔ حکومت نے پارلیمنٹ کے سامنے اپنا استعفے پیش کیا۔ جس نے اعتماد کا ووٹ پاس کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا تاوقتیکہ نئے آئین کے تحت نئی حکومت نہ بن جائے۔ موجودہ حکومت ہی کام کرتی رہے۔

جرمنی کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ اسٹونیا کے نئے آئین بنانے کی غرض سے ایک کمیٹی منتخب کی گئی ہے۔ موسیو ویرز وزیر اعظم نے چیمبر آف ڈپٹیز میں اعلان کیا کہ حکومت کو اپنا کام مکمل سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے اختیارات متعین کردینے چاہیئے۔ اس اعلان کے بعد کمیٹی کا انتخاب ہوا چیمبر نے وزیر اعظم کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ایک ڈیپوٹیشن مقرر کیا جو ماسکو جاکر درخواست کرے گا کہ اسٹونیا کو سوویٹ یونین میں شامل کرلیا جائے، ڈیپوٹیشن میں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شامل ہیں۔

مرکزی بجٹ میں بچت

شملہ ۲۴ر جولائی۔ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کی آمدنی کے اعداد وشمار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ممبر مالیات نے ترمیم شدہ تخمینہ میں جو پیشنگوئی کی تھی یہ سال اس سے کہیں زیادہ موافق حالات میں ختم ہوا ہے انکم ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس سے ۱۹ کروڑ، ۳ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے جو ترمیم شدہ تخمینہ سے ۲ کروڑ زیادہ ہے۔ پچھلے سال سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں اس مد میں ۱۵ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئے انکم ٹیکس ایکٹ کی بدولت پہلے ہی سال میں آمدنی ۳½ کروڑ روپیہ سے کہیں زیادہ بڑھ گئی۔ محصول اور آبکاری کی آمدنی کا تخمینہ ۵۰ کروڑ روپے کا لگایا گیا۔ مقابلتاً اس مد میں ۵۳ کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ یہاں اور تین کروڑ روپیہ ممبر مالیات کو بچ رہا۔

ابھی ٹھیک ٹھیک اعداد وشمار تو موصول نہیں ہوئے ہیں لیکن یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہے کیونکہ افیون، ڈاک، تار وغیرہ کی مدوں میں ابھی بجٹ کی توقعات سے زیادہ آمدنی بڑھی ہے ممبر مالیات کے بجٹ کے بموجب اندازہ یہ تھا کہ اس سال ۸۶ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی کل آمدنی ہوگی لیکن اس نتیجہ کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ آمدنی ۹۵ کروڑ روپیہ تک پہنچ جائے گی۔ بجٹ پر بحث کے دوران میں مرکزی اسمبلی میں اعتراض کیا گیا تھا کہ آمدنی کا کم اندازہ لگایا گیا ہے اب اس اعتراض کی تصدیق ہورہی ہے اگر فرض کرلیا جائے کہ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کا کل خرچ بجٹ کے تخمینہ کے مطابق ۸۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے سے نہیں بڑھیگا تو نیا مالی سال ۱۵ لاکھ روپے کی بچت کے بجائے جو بجٹ میں درج ہے سات کروڑ روپے سے زیادہ کی بچت کے ساتھ شروع ہوگا۔

شاہ حبش کی خوش فہمی

لندن (بذریعہ ڈاک) ہیل سلاسی شاہ حبش نے جو آج کل سوڈان میں ہیں انہوں نے لندن میں اپنے دوستوں کے نام ایک تار دیا ہے۔ اٹلی نے اتحادیوں کے خلاف جو میرے دوست ہیں جنگ کا اعلان کرکے اپنی موت کے پروانہ پر دستخط کردیئے ہیں اور حبش کے باشندے اٹلی کے خلاف اس وقت تک لڑتے رہیں گے۔ جب تک حبش ایک دفعہ پھر آزاد نہیں ہوجاتا۔ جب سے اٹلی نے حبش پر قبضہ کرلیا ہے حبش کے لوگ مسلسل ان کے خلاف لڑتے رہے ہیں اور یہ امر باعث ہے کہ میں ابھی تخت سے دستبردار نہیں ہوا ہوں اور نہ ہی میں نے اپنے برلنے تخت کا حق چھوڑا ہے۔ اور اگر دنیا میں انصاف کچھ چیز ہے تو میں حضرت سلیمان کے تخت پر پھر بیٹھوں گا۔

واردھا ریزولیوشن منظور

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے واردھا ریزولیوشن ۴۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۱ ووٹوں سے منظور کرلیا۔ ریزولیوشن کا یہ منشا ہے کہ آزادی کی لڑائی میں کانگریس عدم تشدد کے اصول پر کاربند رہے گی لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر وہ ملک کے بچاؤ کے لئے اہنسا کے اصول پر عمل نہیں کرسکتی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد و آچاریہ کرپلانی ڈاکٹر پرفل چندر گھوش مسٹر ہری کشن مہتاب اور مسٹر شنکر راؤ دیو نے ریزولیوشن کے خلاف ووٹ دیا۔

۱۱ ہزار ہوائی جہازوں کا آرڈر

نیویارک ۲۶ر جولائی۔ سامان خریدنے والے برطانی کمیشن کے نمائندے نے کہا کہ امریکہ کو گیارہ ہزار ہوائی جہازوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ جنمیں سے ۲۸۰۰ ہوائی جہاز اب تک سپلائی کئے جاچکے ہیں۔ امریکہ کو سامان خریدنے کے لئے .... ۲ ڈالر کا آرڈر دیا جائے گا مشینوں کے وہ پرزے انگلینڈ کو مل جائینگے۔ جن کا آرڈر شروع میں فرانس اور برطانیہ کے بورڈ نے دیا تھا۔

ضلع مسلم لیگ کانپور کے دفتر پر رسم پرچم کشائی

نیلی پوشان کانپور کی خدمات جلیلہ

کانپور ۲۸ر جولائی۔ آج ضلع مسلم لیگ کے دفتر واقعہ نئی سڑک پر رسم پرچم کشائی ادا کی گئی جبکہ بالس تین سوفٹ کی بلندی پر مسٹر افضل حسین صدیقی مولوی محمد معصوم صاحب صدیقی نیلی پوش ورکن سٹی مسلم لیگ نے لگا کر اپنی ہمت وجرات کا ثبوت دیا ایک بجے سے مجاہدین اسلام نے سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں جمع ہوکر ڈھائی بجے رجبی میدان کی طرف کوچ کیا جس میں ضلع اور سٹی کے نیشنل گارڈ اور نیلی پوش مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی و سالار ضلع مسلم لیگ کی ۷ سالہ بچی شمیم کی اور موپو شاہ صاحب جنرل حبیب اللہ صاحب نائب جنرل معصوم علی اشفاق آہی محمد سعید صاحب ابوالحسن خاں صاحب معصوم علی عمر ۱۳ سالہ کی ماتحتی میں فوجی نظم ونسق کے ساتھ چل رہے تھے۔ محمد یونس صاحب نیلی پوش نے پورے جلوس کو پانی پلاکر حاضرین کی تشنگی کو دور کرکے اجر عظیم حاصل کیا۔ یہ جلوس دفتر سے اٹھکر مختلف محلوں میں گشت کرتا ہوا رجبی میدان پہونچا۔ جہاں جلد رضاکاروں نے قواعد وپریڈ کرکے اپنے اپنے کمالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد رجبی میدان سے روانہ ہوکر ۶ بجے نئی سڑک دفتر کے ہاں آکر پرچم ہلالی کی سلامی دی جبکہ سید حسن احمد شاہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سابق سکریٹری مسلم لیگ نے اپنے دست مبارک سے نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان لہرایا اور موصوف ومسٹر مصطفیٰ حسین صاحب نیز صدر ضلع مسلم لیگ و مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پرچم ہلالی کی فضائل بیان کرکے مسلمانوں سے اپیل کی کہ نیشنل گارڈ اور نیلی...

سہگل ← کانن بالا

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۲ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

اسٹریٹ سنگر

نیو تھیٹرس کا دلکش ڈرامہ

خاص اداکار:۔ سہگل کانن جگدیش بکرم کپور

شرح ٹکٹ ۱/- ۳/۴ ۴/۹ زنانہ ۴/

شاندار افتتاح — شاندار افتتاح

پربھات ٹاکیز متصل کنگ مارکیٹ مال روڈ کانپور میں

سنیچر ۳ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

ساگر موویٹون کا دلکش ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

سادھنا

نیچرل اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس

پرزور مکالمے پرلطف مذاق اعلیٰ سینریز

خاص اداکار:۔ سوبھانہ سمرتھ۔ پریم ادیب۔ ہریش۔ اوڈانی۔ پانڈے

شرح ٹکٹ ۲/ ۳/ ۴/ ۹/ زنانہ ۴/

بیگم انصاری کے زور قلم کا بہترین شاہکار

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۲ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

جنرل فلمز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار

ڈائرکٹر کاردار

اسٹوری رائٹر بیگم انصاری

باغبان

لاجواب اسٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پرزور مکالمے۔ پرلطف مذاق۔ بہترین سین۔ لاجواب فوٹو گرافی۔

خاص اداکار: بملا کماری۔ ستارہ۔ اشرف خاں۔ نانڈریکر۔ نذیر۔ لالہ یعقوب۔ واسطی۔ مرزا مشرف

میرا چہرہ بہت بدنما تھا!
اگزیما کی مریضہ کا اقرار
کروشین سے تمام داغ مٹ گئے

اس عورت نے جس کے چہرہ کو اگزیما نے بدصورت بنا دیا تھا بڑی جرأت کے ساتھ اقرار کرلیا۔ دیگر آدمی اور عورتیں بھی جو اس نامراد مرض میں مبتلا ہیں۔ ذیل کی چٹھی کو پڑھ کر خوش ہوں گے۔

"میری عمر ۴۶ سال ہے۔ میں بہت عرصہ سے اگزیما کے مرض میں مبتلا تھی تمام چہرہ پر داغ پڑ گئے تھے۔ لیکن اب کوئی داغ باقی نہیں رہا میں نے بہت سی ادویات استعمال کیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا آخر کار گذشتہ ایک سال سے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا جس کے نتائج سے میں بے حد خوش ہوں۔ میں روزانہ صبح کو گرم پانی کے ہمراہ کروشین سالٹ استعمال کرتی ہوں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ اسکی تعریف کرسکوں"۔ (مسز ایس)

اگزیما اکثر خون میں گندہ مادہ پھیلنے سے ہوجایا کرتا ہے زہریلے مادے سسٹم کمزور ہونے سے جسم میں پڑے رہ جاتے ہیں۔ کروشین سالٹ ایک قدرتی طریقہ علاج ہے جو جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے کروشین کے ۶ نمک جگر، آنتوں اور گردوں کے فعل کو درست کرتے ہیں جس سے کہ خون کی تمام خرابیاں باقاعدہ اور مکمل طور پر دور ہوجاتی ہیں۔ اسطرح جب صاف خون رگوں میں دوڑنے لگتا ہے تو اگزیما کی تکلیف کم ہوجاتی ہے اور جلد کی خرابیاں دور ہونے لگتی ہیں۔ تمام جسم تندرست و توانا ہوجاتا ہے

کروشین سالٹ
ہر ایک دوکاندار سے ملتا ہے۔

NO 11

سی۔ پی کے چار اضلاع

پونہ ۳۰ جولائی۔ مقامی اخبار روزانہ "کال" کے نامہ نگار مقیم ناگپور نے یہ خبر بھیجی ہے کہ ملک کے اس حصہ میں اس افواہ سے سخت تشویش پیدا ہورہی ہے کہ سی پی کے چار اضلاع میں جن میں بیزواڑہ اور شمالی سرکار بھی شامل ہیں۔ نظام حیدرآباد کو دیئے جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نظام حیدرآباد ان اضلاع کے لئے پچاس لاکھ پونڈ حکومت کو دینے کے لئے تیار ہیں۔

اٹلی سے چھینا ہوا جہاز بمبئی میں

بمبئی ۳۰ جولائی۔ حال ہی میں بمبئی میں جو جہاز آئے ہیں۔ ان میں سے ایک اسکو ملین بھی ہے جو اٹلی کا مال لے جانے والا اسٹیمر ہے۔ اور جسے اٹلی کے شریک جنگ ہونے پر برطانیہ نے اپنے قبضہ میں کرلیا۔ یہ جہاز ۸ ہزار ۶ سو ٹن کا ہے اور پیلے لائڈ ٹریسٹائن کمپنی کا تھا۔

بلقان کے اتحاد کا خاتمہ

برلن ۳۱ جولائی۔ اخبار برینر بیورسنر مننگ کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سالزبرگ اور روم میں رومانی وزیروں کے ساتھ بات چیت سے ایسی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ اب بلقان اتحاد کا جواز باقی نہیں رہا۔ رومانیہ نے رضاکارانہ طور پر جرمنی اور اٹلی کی پالیسی اختیار کرکے اور ہنگری اور بلغاریہ سے سمجھوتہ کرنے کی خواہش ظاہر کرکے بلقانی اتحاد کی پالیسی کو ترک کردیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یوگوسلاویہ اور یونان بھی اس اتحاد سے الگ ہوجائیں گے۔ بلقانی اتحادی گروہ کے خاتمہ سے اب ترکی کے روبرو یہ سوال پیدا ہوگیا ہے آیا وہ وہی پالیسی اختیار کرتا ہے جو کہ اس کے ساتھ بلقانی حکومتوں نے اختیار کی ہے یا کرینگے یا وہ یورپ سے علیحدگی جاری رکھے گا۔ اور ایک دن قطعی الگ ہوجائے گا۔

بندرگاہوں کو صاف رکھا جائیگا

لندن ۳۱ جولائی۔ مسٹر رانلڈ کراس وزیر محکمہ جہازرانی نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن ہے کہ دشمن حملہ سے ہمیں بندرگاہوں کے انتظامات میں تبدیلی کی ضرورت پڑے اور ہمیں ایسی ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی اور تدبیریں اختیار کرنا پڑیں۔ ہمیں ہر سامان ملک کے اندر رکھنا چاہیئے۔ اور بندرگاہوں کو بالکل صاف کرنا چاہیئے تاکہ طوفان آنے پر ہمیں پریشانی نہ ہو۔

اسوقت ہمارے پاس دنیا میں سب سے بڑا تجارتی بیڑہ ہے۔ نوآبادیوں کے جہازوں کے علاوہ ہمارے پاس ناروے ہالینڈ اور دشمن کے درجنوں سوداگری جہاز ہیں جو کہ ہم نے پکڑے ہیں۔ ہم بمباری کریں گے۔ اور ہمارے اوپر بمباری ہوگی۔ لیکن ہمارا بحری بیڑے کی وجہ سے ہماری پوزیشن بہت مضبوط ہے۔

اودھم سنگھ کو پھانسی دیدی گئی

لندن ۳۱ جولائی۔ اودھم سنگھ کو آج پھانسی دیدی گئی ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسکے خلاف سر مائیکل اوڈوائر کو گولی مار کر ہلاک کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا عدالت نے سزائے موت دی تھی اپیل میں سزائے موت بحال رہی

دریائے ٹیمز اور برسٹل چینل پر ہوائی حملہ

لندن یکم اگست۔ کل رات جرمن ریڈیو نے اہل جرمنی کے حوصلے بڑھانے کے لئے انکو یقین دلایا کہ جرمنی برطانیہ کے ساتھ اُسی عزم کے ساتھ لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے جس عزم کے ساتھ اس نے پولینڈ اور دیگر ملکوں کے ساتھ لڑائی کی ہے اور اس نے اپنی سرگرمیوں کو ڈھیلا نہیں کیا ہے۔ برطانیہ پر روزانہ ہوائی حملے کئے جارہے ہیں اور جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ جرمن ریڈیو نے برطانیہ کے نقصان کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا۔ اس سلسلہ میں برطانی وزارت کی طرف سے بیان کیا گیا ہے کہ جرمن ریڈیو نے برطانی نقصان کے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ جرمنی نے برطانیہ پر جتنے حملے کئے انکو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اور اس کے تمام حملے ناکام رہے۔ برطانی جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ برطانیہ جرمنی کے حملے کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔ ہٹلر حوصلہ افزائی کے لئے اس قسم کا پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ برطانیہ پر جلد ہی کوئی بڑا حملہ کیا جائے گا۔

ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات دریائے ٹیمز کے دہانہ اور برسٹل چینل کے قریب بم گرائے۔ چھ مکانوں کو نقصان پہنچا۔ لیکن کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل صبح جنوب مغربی ساحل پر برطانی جہازوں پر حملہ کیا۔ بم گرائے گئے زور کے دھماکے ہوئے جو اندرونی حصوں میں سنائی دیتے تھے انگریزی ہوائی جہازوں نے انکو بھگا دیا۔

موئلے میں اٹلی کی فوجیں

لندن ۳۱ جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ موئلے کے علاقہ میں اٹلی کی فوجیں ایک بڑی تعداد میں جمع ہوگئی ہیں۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ خیال نہیں ہے کہ وہ موئلے کو اڈہ بناکر کینیا پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یہ مقام ایک سرحدی چوکی ہے اور برطانی علاقہ میں سلسلہ رسل و رسائل جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ ہوائی بمباری کا شدید خطرہ لاحق ہوجائے گا۔ مزید برآں اسوقت برسات کا موسم ہے۔ یہ بہت ممکن ہے کہ اطالوی فوجیں جنوبی افریقہ سے ایک بڑی تعداد میں فوجوں کے آنے سے گھبرا گئی ہوں جن کی آمد سے اس صورت حالات میں تبدیلی ہوگئی ہے جو کہ موئلے پر قبضہ کرنے کے وقت تھی۔ مزید مغرب کی طرف سوڈان اور حبش کے ۵۰۰ میل لمبے مورچہ پر برطانی فوجیں سست نہیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ شروع جولائی میں اٹلی کی تین ہزار سپاہ نے کسالا کے قریب انگریزی فوج پر حملہ کیا گو انکا کہنا ہے کہ انہوں نے انگریزی فوج کو زبردست نقصان پہنچایا۔ لیکن مفصل واقعہ یہ ہے کہ انگریزی فوج کے صرف پانچ آدمی کام آئے اور دشمن کو ۵۰۰ آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا اس وقت بارش کی وجہ سے لڑائی بند ہے گو وسیع فاصلہ ہونے کی وجہ سے۔ برطانی فوجوں کے درمیان تعاون مشکل ہے لیکن جنوبی افریقہ سے فوج آنے سے مشکل حل ہوجائے گی۔

جاپان میں اور کئی انگریز گرفتار

لندن ۳۱ جولائی۔ ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان میں اور کئی انگریزوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے لیکن پہلے گرفتار شدگان میں سے چار کو چھوڑ دیا ہے جنہیں مسٹر ہالڈر پریزیڈنٹ برٹش ایسوسی ایشن کے علاوہ مسٹر این ایم جانسن مسٹر میکناٹن اور مسٹر پرائس بھی شامل ہیں۔ ان میں سے صرف دو کی رہائی کی ابھی تصدیق ہوئی ہے۔ تازہ گرفتار شدگان میں مسٹر الائی مینجنگ ڈائرکٹر رائزنگ سن پٹرول کمپنی بھی شامل ہیں۔

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ جاپان میں رہنے والے انگریزوں میں اس وقت گھبراہٹ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ جاپان کے دفتر جنگ نے انگریزوں کے خلاف دو الزام لگائے ہیں۔ اول یہ کہ جو انگریز گرفتار کئے گئے ہیں۔ وہ ایسی اطلاعات فراہم کر رہے تھے جو گو خلاف قانون نہ تھیں لیکن وہ فوجی اہمیت رکھتی تھیں۔ دوم یہ کہ وہ برطانی خیالات کا پرچار کرنے میں لگے ہوئے تھے

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم شنگھائی لکھتا ہے کہ ہنکنگ کے سرکاری چینی حلقوں میں ان گرفتاریوں کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ یہ برطانیہ کی جاپان کو خوش کرنے کی پالیسی کا لازمی نتیجہ ہے۔

اخبار ٹائمز اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ گرفتار شدہ انگریزوں کے خلاف جاسوسی کا جو الزام لگایا ہے۔ اس میں جائز سرگرمیاں بھی خواہ وہ مذہبی ہوں یا تمدنی شامل ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی فوج اس طریقہ پر دباؤ ڈالکر مزید سیاسی فائدہ اٹھانے کی فکر میں ہے

فرانس کا نیا سفیر ولنگٹن میں

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ مسٹر سمرویلز نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت ممالک متحدہ امریکہ نے ورسائی کے میتر سیوہنری ہیئے کو

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڈھی

بال جیون ہملی ہیٹی گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور آن کی ہر ایک بیماری دور ہوکر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۵ درجن ۴؍ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں مفت لو۔ ذیل نام و پتے بھیجے ہو روپیہ کمانے کی کل ترکیب بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کارپالیہ علیگڈھ یو۔ پی

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستو منصف صاحب بہادر شہر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور
مقدمہ اجراء نمبر ۲۸ بابت سنہ ۱۹۳۹ء
کانپور میونسپل بورڈ مدعی
بنام۔ منالال مدعا علیہ

بنام۔ پنڈت منالال ولد پنڈت اجودھیا پرشاد قوم برہمن ساکن محلہ الور گنج مکان نمبری ۹۵/۹۹ متصل منشی خلیل الدین تحصیلدار مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان کانپور میونسپل بورڈ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مدیون کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۸ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسن تو ظاہری دکھاوا ہے ورنہ!
مضبوطی کا باعث تو فولاد ہے

ٹاٹا کا فولاد
مضبوطی کی نشانی ہے

اگر آپ کسی عمارت کے فن تعمیر کی تعریف کرتے ہیں تو آپ اُس میں پوشیدہ اُس اصلی چیز کا بھی دھیان رکھیئے جس کی وجہ سے یہ خوبصورتی ممکن ہوئی ہے اور جس کے بے نظیر طاقت کے سہارے وہ عالی شان عمارت کھڑی ہے

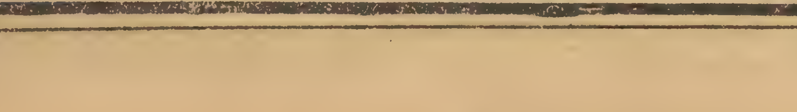

ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ نے شایع کیا۔

آزاد فضا — آزاد آب و ہوا

نشاط ٹاکیز کانپور میں
سنیچر ۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز کا ولولہ انگیز شاہکار

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے

آزاد AZAD

اس میں ایسی روحوں کی داستان ہے کہ جنھیں دنیا کی کوئی طاقت علیحدہ نہیں کرسکتی

خاص اداکار۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار۔ ممتاز علی۔ ہنسا۔ رام شوکل۔ نذیر

بہترین اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پُرزور مکالمے
آپ سب کچھ اس میں ملاحظہ کریں گے

نقد و تبصرہ

عصمت کی کہانی

ہندوستان کے ایہ ناز انشاپرداز مصور غم علامہ راشد الخیری نے عورتوں کی تعلیمی اور معاشرتی پستی کو محسوس کرتے ہوئے سنہ ۱۹۰۸ء میں رسالہ عصمت جاری کیا تھا جس کے ذریعہ سے نسوانی طبقہ کی جس قدر اہم ادبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی خدمات انجام دی گئی ہیں، اس سے ہندوستان کے تمام معزز خاندان بخوبی واقف ہیں اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آج ہندوستان کی مستورات میں جو ذوق علمی آپ کو نظر آتا ہے۔ وہ اسی رسالہ کا رہون منت ہے۔

فروری سنہ ۱۹۳۶ء تک یہ رسالہ مولانا موصوف کی نگرانی میں شایع ہوتا رہا، اور آپ کے انتقال کے بعد اس کی ذمہ داری آپ کے صاحبزادے مولانا رازق الخیری کے سپرد ہوئی جو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ اس رسالہ کو شایع کر رہے ہیں۔

مولانا رازق الخیری نے "عصمت" کے نام سے ایک کتاب شایع کی ہے جس میں رسالہ "عصمت" کے ۲۸ سالہ گذشتہ کی داستان نہایت عمدگی سے بیان کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ سال تک رسالہ "عصمت" کو قایم رکھنے میں علامہ مرحوم کو کن کن مصیبتوں اور دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس گذشتہ ۲۸ سال کی داستان ادب کا مطالعہ ادب سے ذوق رکھنے والے حضرات کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ "عصمت" کی کتابت کاغذ چھپائی موزوں ہے۔ علامہ مرحوم کے فوٹو بھی شامل ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ عصمت دھلی

وداع ارشد

ہندوستان کا کون ایسا شخص ہے جو مصور غم علامہ راشد الخیری کے نام سے واقف نہیں، علامہ مرحوم کا طرز تحریر اس قدر غمناک اور دردناک تھا کہ سخت سے سخت دل رکھنے والا انسان بھی اسکو پڑھ کر بے چین اور بے قابو ہو جاتا تھا، اور اسی لئے آپکو مصور غم کا خطاب دیا گیا تھا۔

علامہ مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا رازق الخیری نے "وداع ارشد" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مصور غم علامہ راشد الخیری کی آخری زندگی کے حالات نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ زبان میں بیان کئے ہیں۔ یہ حالات اس قدر دردناک طرز تحریر میں لکھے گئے ہیں کہ انسان اس کو پڑھ کر بے چین ہو جاتا ہے۔ شاید اس کا کسی کو خیال بھی نہ گذرا ہوگا کہ جس مایہ ناز ہستی نے اپنی ساری زندگی دلگداز واقعات لکھنے میں صرف کی ہے اس کی آخری زندگی کے واقعات اسی انداز میں لکھے جائینگے اگر علامہ مرحوم کو "وداع ارشد" پڑھنے کا خود موقع مل سکے تو انکو بڑی مسرت ہوگی کہ انکے صاحبزادے صحیح معنوں میں ان کے جانشین ثابت ہوئے ہیں۔

"وداع ارشد" کاغذ، لکھائی اور چھپائی کی موزونیت کے ساتھ شایع ہوئی ہے۔ علامہ مرحوم کے دو فوٹو بھی شامل ہیں۔ قیمت صرف ۸ آنہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ عصمت دھلی

رحمۃ اللعالمین صلعم

قاضی محمد سلیمان صاحب سلیمان منصور پوری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مستند منفرد، جامع کتاب "رحمۃ اللعالمین" کے نام سے لکھی تھی جو اپنی مقبولیت عام کی بدولت چار مرتبہ شایع ہو کر ختم ہو چکی ہے۔ اب اس کا پانچواں اڈیشن مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ شایع کیا ہے۔

سیرتیں اکثر حضرات نے لکھی ہیں، مگر قاضی صاحب نے اس سیرت کی ترتیب میں بڑی قابلیت سے کام لیا ہے۔ ترتیب۔ روایتی تحقیق و تدقیق طرز بیان۔ زبان کی سلاست غرض ہر حیثیت سے سیرت نہایت کامیاب ہے۔ یہ سیرت اس قابل ہے کہ ہر ایک گھر میں ضرور موجود ہو۔

کتاب ۴۶۴ صفحات پر مجلد جلد کے ساتھ شایع کی گئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ جامعہ ملیہ دھلی

یورپ کی حکومتیں

ڈاکٹر نجم الدین احمد جعفری بار ایٹ لا کان ہستیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو کہ یورپین طرز حکومت کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ چونکہ آجکل ہندوستان میں سیاسی بیداری شروع ہو گئی ہے اور صوبجاتی خود اختیاری۔ فیڈریشن یا دومینن کی اسکیمیں ملک کے سامنے ہیں۔ اس لئے عوام کو یورپ کے طرز حکومت سے باخبر ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے "یورپ کی حکومتیں" کے نام سے ایک کتاب شایع کی ہے جس میں برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ اور جرمنی کے نظام حکومت پر روشنی ڈالتے ہوئے تفصیل کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ ہر ملک میں حکومت کے مختلف شعبوں کی کیا حیثیت ہے اور وہاں کے پبلک اپنے نمایندوں کے ذریعہ کسطرح اپنے اوپر حکومت کرتی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے لٹریچر کی ہندوستان کو اشد ضرورت ہے۔ اس سے دماغی تربیت حاصل ہو سکے گی۔ اس کتاب کا مطالعہ سیاسی معلومات کے لئے نہایت ضروری ہے ۲۱۶ صفحات کی مجلد خوبصورت کتاب قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ جامعہ ملیہ دھلی

مغلوں کا مد و جزر

خواجہ محمد شفیع صاحب نے اس مختصر کتاب میں یہ دکھایا ہے کہ مغلوں کے کیرکٹر میں کیا خوبیاں تھیں جس نے انکو عروج پر پہونچایا اور بعد میں ان میں کیا نقایص پیدا ہو گئے۔ جس کی وجہ سے ان کو زوال پذیر ہونا پڑا۔

خواجہ صاحب نے مغلوں کے عروج زوال کے اسباب پر بڑی قابلیت کے ساتھ بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ مغلوں کے زوال کا باعث صرف ہندوستان کی آب ہوا کو قرار دینا غلطی ہے بلکہ اس کے مختلف اسباب آپ نے بتائے ہیں جس میں کافی وزن ہے۔

کتاب مطالعہ کے قابل ہے ۸۰ صفحات کی خوبصورت کتاب قیمت صرف ۶

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ ملیہ دھلی

ہند پکچرز بمبئی کا "سندلیہ"

اپنے ملکی بھائیوں کے نام! جس کے ذریعہ سے کمپنی اصلاح و اخلاق کا پیغام اپنے وطنی بھائیوں تک بہت جلد پہنچانے والی ہے۔ سندلیہ مکمی شوٹنگ بھارت سٹوڈیو میں بڈو دادر میں آخری منزل پر پہنچ چکی ہے۔ ماہ حال کی آخری تاریخوں تک بالکل مکمل ہو جائے گا۔ فلم نواز طبقہ سندلیہ کو بیشمار خوبیوں کا حامل پائے گا۔ ہند پکچرز کے اس سوشل کارنامے میں آپ ہر قسم کی دلکشی کے سامان پائیں گے۔ اداکاروں میں لیلیتن۔ نذیر۔ عاشق حسین۔ مجید۔ سوشیلا۔ صادق۔ جونپڑہ بے بی آدھوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس پکچرز میں کمپنی نے ایک بہترین ڈانس کا سین رکھا ہے جو اپنی قسم کا انوکھا اور نرالا ہوگا۔ گانے اور مکالمے منشی دل صاحب نے لکھے ہیں۔

ذرا دم لیجیے

"چائے اور روٹی کا زیادہ استعمال ہوتا ہے اور نہایت ہی مقبول ناشتہ شمار کیا جاتا ہے"۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انڈسٹریل سائیکولوجی کی موجودہ تحقیقات کا یہ ایک ضروری انکشاف ہے جو کہ انگریزی کارخانوں کے چائے کے وقت اور دم لینے کے وقفہ سے حاصل کیا گیا ہے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ صنعت کا اتنا زور ہے اور دماغی طاقت سے بہترین چیزوں کا ایجاد ہو رہا ہے تو مالکان کو بھی اس کا یقین کامل ہو گیا ہے کہ کام کرنے والوں کی قابلیت کا دارومدار انکی صحت و تندرستی پر موقوف ہے۔ اسی لئے موجودہ طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے کہ کام کے وقت دم لینے کے لئے کچھ وقفہ دیا جائے اور ساتھ ساتھ کچھ ناشتہ کا بھی سامان ہو، یہ ایک صحیح طریقہ ہے چائے کے وقفہ کے متعلق جو تحقیقات ایک ہزار پچاس کارخانوں کا معائنہ کرنے کے بعد جن میں مزدوروں کی تعداد پانچ سے لیکر بارہ ہزار سے زیادہ ہے۔ اوپر کی رپورٹ میں شایع کیا گیا ہے اور پوری تحقیقات بڑی جدوجہد کے بعد تمام کارخانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہونچا گیا ہے۔

جانچ پڑتال کرنے والوں نے ۷۶ء۶ فیصدی کارخانوں جن کا معائنہ بذات خود کیا یہ پایا ہے کہ مالکوں نے مزدوروں کے لئے آرام گاہ بنا رکھا ہے یا یوں کہئے کہ ان لوگوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ کام کرنے والوں کی صحت اور قابلیت کو برقرار رکھنے کے لئے چائے پینے کا وقفہ دینا کسقدر کارگر ہے۔

چائے کی ہر دلعزیزی کو اور ناشتوں سے مقابلہ کرتے ہوئے برطانیہ کے کارخانوں میں کام کرنے والے استعمال کرتے ہیں۔ رپورٹ یہ کہتی ہے کہ چائے ایک اعلیٰ ترین ہستی رکھتی ہے۔ یہ صرف اسی لئے نہیں کہ اس میں جوش پیدا کرنے کا مادہ ہے بلکہ اس میں اخلاقی، معاشرتی تعلقات کا جوہر ہے اور خصوصاً جہاں خواتین کا سوال درپیش ہے چائے انتہائی عام پسند ہے اور یہی ایک پینے کی چیز ہے جو کہ ۷۰ء۶ فیصدی کارخانوں میں پی جاتی ہے۔ فی الحقیقت چائے ۶ء۸۹ فیصدی صرف ہوتی ہے۔

چائے پینے کا وقفہ صنعتی کاریگروں کے لئے اس ملک میں ایک نئی ایجاد ہے اور یہ جان کر آپ کو دلچسپی ہوگی کہ جنہوں نے چائے کے وقفہ کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اس کا اثر کیا ہوا خصوصاً ان پر جن کا تعلق ان مزدوروں سے جو کہ بڑے پیمانے پر کام کرنے والے مزدوروں سے ہے اور یہ تحریک انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ بڑی جانفشانی کے ساتھ صنعتی حلقے میں پھیلا رہی ہے۔

اس چائے کی تحریک مزدوروں کے لئے عمدہ صحت اور دیگر طریقوں کا باعث ہوا۔ یہ راز یہ ایک بڑے کپڑے کے کارخانے کے منیجر جو کہ کوچین اسٹیٹ میں ہے اس کے خط سے افشا ہوا جو خط اس بورڈ کو موصول ہوا، خط میں لکھا ہے:۔

آپکے کارکنان پانچ ماہ سے زیادہ یعنی گذشتہ نومبر سے ہمارے مزدوروں کو مفت چائے تقسیم کرتے ہیں، اور ہم بھی اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور ہم نہایت مسرت اور یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ بہترین کام جو آپکا بورڈ کر رہا ہے ہمارے مزدوروں کے لئے اور ساتھ ساتھ ہم لوگوں کے لئے بیحد کارآمد ثابت ہوا۔

اور یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ اس نئی عادت یعنی چائے کا پینا جو ان میں ہوئی ہے بلا شبہ کیا کیا فائدے حاصل ہوئے ہیں۔ چونکہ چائے دراصل بہترین اور بے ضرر جوش پیدا کرنے والی ہے جو کسی نشیلی یا اور چیزوں میں میسر نہیں۔

جبل الطارق ایک جنگی جہاز کی حیثیت رکھتا ہے

لندن ۲۳ ، جولائی۔ جریدہ "ڈیلی ہیرلڈ" میں ایک مضمون نگار نے لکھا ہے:۔

تمام عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور کمزوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فی الفور جبل الطارق سے نکل جائیں۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ اس نوآبادی کی حیثیت سے ایک جنگی جہاز کی ہے جس میں لڑنے والے سپاہیوں کے سوا کسی دوسرے کے لئے کوئی گنجایش نہیں۔

جبل الطارق ایک جنگی جہاز ہے۔ اور امارت بحریہ کی کتاب میں اس نوآبادی کا یہی نام رکھا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب سے بڑا نہ تیرنے والا جہاز ہے۔

برطانی سلطنت کے دفاع کی سکیم میں جبل الطارق کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ یہ نوآبادی ایک عظیم الشان قلعہ ہے۔ جو بحیرۂ روم کے دروازے کا محافظ ہے۔

یہ پہلا موقع نہیں کہ جبل الطارق کو محاصرہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ۱۸ ویں صدی کے خاتمہ پر جبل الطارق نے مسلسل تین سال تک ہسپانوی افواج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ کیونکہ ہسپانیوں نے اس پر قبضہ کی کوشش کی تھی، اور یہ تاریخ عالم میں ایک یادگار محاصرہ تھا۔

از بسکہ جبل الطارق فی الحقیقت ایک قلعہ ہے۔ اس لئے اس نوآبادی میں غیر جنگجو افراد یعنی شہریوں کی تعداد بہت محدود ہے اور اس بارے میں خاص سختی برتی جاتی ہے۔

جبل الطارق کی آبادی صرف ۱۷ ہزار شہریوں پر مشتمل ہے اور یہ لوگ سلطنت برطانیہ کے بڑے وفادار ہیں۔ اگرچہ ان شہریوں کی زبان ہسپانی ہے لیکن باایں ہمہ۔ یہ لوگ انگریزی زبان کو ایک غیر ملکی زبان کے طور پر حاصل کرتے ہیں۔

محوری طاقت کا پروپیگنڈا

اگرچہ محوری طاقتوں کی طرف سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ نے جبل الطارق کو ہسپانیہ سے جبرًا حاصل کیا۔ لیکن یہ الزام صداقت اور حقیقت سے بہت بعید ہے۔ ابتدًا اس نوآبادی کو ایک مشترکہ انگریزی و لندیزی فوج نے فتح کیا تھا لیکن ۱۸ ویں صدی کے خاتمہ پر (ایک سابقہ معاہدہ واپسی کی رو سے) ہسپانیہ نے جزیرہ منارکا اور ویسٹ فلوریڈا کے عوض جبل الطارق کے متعلق اپنے تمام مطالبات سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔

ایک جنگی قلعہ کی حیثیت سے جبل الطارق کی اہمیت صدیوں سے مسلّم چلی آ رہی ہے۔ فوجی تاریخ میں اس قلعہ کے جنگی کارنامے یادگار ہیں۔

۸ ویں صدی کے اوائل میں جبل الطارق کی چوٹی پر ایک عظیم الشان قلعہ تعمیر کیا گیا۔ عربی تاریخ سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ ایک عرب سردار طارق بن زیاد نے اس قلعہ کو تعمیر کیا تھا۔ اس عرب سردار نے انہی ایام میں ہسپانیہ پر حملہ کیا تھا۔

تاریخ سے اس واقعہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ اس عرب سردار نے اپنے ذرایع مواصلات کی حفاظت کے لئے یہ قلعہ تعمیر کرایا تھا۔ جو اس عرب سردار کے نام پر جبل الطارق مشہور ہو گیا کیونکہ جبل الطارق کے معنی "طارق کا پہاڑ" ہیں۔ آج یہی جبل الطارق بحیرۂ روم کے دروازے پر ایک عظیم الشان جنگی جہاز کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہندوستان کی جانب جاپان کی پیشقدمی

شملہ ۲۶ ، جولائی۔ برطانیہ کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر جاپان مشرقی ایشیا میں اپنا تسلط قایم کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں کہ روس اور امریکہ پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔

جاپان کی محض یہی خواہش نہیں ہے کہ بحر الکاہل کے ساحل پر تمام غیر ملکی مقبوضات پر قبضہ کر لیا جائے۔ بلکہ یہ بھی خواہش ہے کہ اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے وہ بحر ہند پر بھی قابض ہو جائے۔

جاپان کی ملک گیری کی خواہش ہندوستان کے لئے ایک فوجی مسئلہ ہے کیونکہ مغربی چین کے فتح کرنے کے بعد جاپان کی تجارت کے لئے برما کا راستہ کھل جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تمام ہندوستانیوں کو اپنی مدافعت کا احساس ہو گیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر جرمنی کی فتح ہوگی تو مشرق میں جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

بحر ہند میں داخل ہونے کے لئے سنگاپور حفاظتی دروازہ کا کام دیتا ہے اور اس کی وجہ سے مشرق بعید میں امن و اماں قایم ہے۔ جاپان اس بات سے ناراض ہے کہ اسے ملک گیری کا موقع نہیں دیا گیا، اس معاملہ میں جاپان کے ارادوں کی کبھی پردہ پوشی نہیں کی گئی۔

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جاپان کے فوجی ماہرین سنگاپور کی اہمیت کو کم کر دیں اور اس لئے جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی جاپان نے سیام سے دوستانہ تعلقات قایم کر لئے تھے۔

ان تعلقات کے قایم کرنے کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ جاپانی انجینیروں کے نزدیک یہ ممکن سمجھا گیا تھا کہ فاکنائے کرا کے اس حصہ میں سے جو سب سے زیادہ تنگ ہے ایک نہر نکالی جائے۔ اس نہر کے ذریعہ جاپانی جہاز آسانی سے خلیج بنگال میں پہنچ سکتے تھے۔

ایک عرصہ سے اس تجویز کے متعلق کچھ سننے میں نہیں آیا۔ فرانس کو اس تجویز سے بہت دلچسپی تھی کیونکہ انڈوچائنا جانے کے لئے یہ رستہ سب سے زیادہ نزدیک تھا۔

چونکہ جاپان نازی برادری کا رکن ہے اسلئے اب جاپان اور فرانس کے تعلقات بہت بڑھ گئے ہیں اس سلسلہ میں یہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ موجودہ جھگڑے اور برما کے راستہ کے بارے میں ان حکومتوں کا کیا رویہ رہے گا۔

بعض جاپانیوں کا خیال ہے کہ نہر نکالنے کے مقابلہ میں سیام میں ریل بنانا زیادہ آسان ہے۔ اس طرح جو جاپانی سامان ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کو بھیجا جائے گا۔ وہ بہت کم قیمت پر بک سکے گا۔ بہرحال نہر یا ریل نکالنا ممکن ہو یا نہ ہو۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ تجارتی راستہ نکالنے کے ساتھ ساتھ جاپانی بحری بیڑہ کا ایک دستہ بھی بحر ہند میں داخل ہو جائے گا۔

قرضخواہوں کو خلاف درست ڈسچارج داخل ہونیکی نوٹس

دفعہ ۳۱ (الف)

بعدالت جناب جج خفیفہ بہادر باختیار انسالونسی

درخواست دیوالیہ نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ نور محمد سائل انسالونٹ ولد مقبول بخش قوم شیخ ساکن محلہ ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور

بنام۔ قرضخواہاں

۱۔ فرم بھول چند موتی چند واقع جنرل گنج کانپور بربناء ڈگری مقدمہ نمبری ۳۴۷ سنہ ۱۹۳۵ء خفیفہ کانپور۔ ۱۵ ر/ ۵

۲۔ بارک خاں ولد نہ معلوم قوم پٹھان کابلی ساکن احاطہ قمر الدین بنگلہ میم صاحبہ بربناء دغو عند الطلب مبلغ ۵

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے تاریخ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱ بجے مقرر کیا ہے۔ مورخہ ۲۶ ، جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

بحکم گنگا سروپ بگم منصرم عدالت جج خفیفہ کا منصب نمبر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

احسن ہفتہ وار سبیعی

قیمت
سالانہ ۳؍ ششماہی ۲؍
ممالک غیر سے
سالانہ ۶؍ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

قطعہ

بہنگام تبادلۂ استاذی حضرت مولوی محمد یعقوب صاحب المتخلص بہ خیالؔ ٹونکی مدظلہ العالی ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور بہ باندہ

از حضرت سلیم صاحب ناطقی کانپوری

ہمارے مکرم دوست مولوی محمد یعقوب صاحب خیال ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور ایک ہر دلعزیز بزرگ ہیں جن کا بدقسمتی سے تبادلہ باندہ جیسے کوردہ مقام پر ہوگیا ہے، مولوی صاحب موصوف کا حلقۂ احباب نہایت وسیع ہے جو پریشانی کے ساتھ آپ کی جدائی کو محسوس کر رہا ہے اس تبادلہ کے سلسلہ میں ۲۸ جولائی کی رات کو دبیر منزل میں ایک شاندار الوداعی ڈنر تھا جس میں شہر کے معززین شریک تھے، اس موقع پر ہمارے عزیز دوست مولوی سلیم صاحب ناطقی ہیڈ مولوی کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور نے ایک نہایت بہتر نظم پڑھی تھی جس کو ہم ناظرین صداقت کی تفریح طبع کے لئے ذیل میں درج کرتے ہوئے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ اس کے مطالعہ سے نہایت محظوظ ہوں گے۔ ایڈیٹر

ایں چہ رنج است وایں چہ فکر سلیم	چشم بے خواب شد بہ حیرانی
مشفق بندہ مولوی یعقوب	بود از لطف را فراوانی
ناقد فن، مبصر معنی	نکتہ داں ظہیر و خاقانی
در خیالات نیک بے ہمتا	در کمالات خلق لاثانی
خاکساری طریق او بودہ	باہمہ فضل و باہمہ دانی
چہ کنم وصف خوش مزاجی او	در الم ہم بہ خندہ پیشانی
از ہمہ تہمت از ہمہ الزام	پاک گشتہ بہ فضل ربانی
آنکہ ہر دل عزیز اہل خلوص	یاد آورد ہجر کنعانی
گرد از ما فلک جدا او را	شدہ یعقوب یوسف ثانی
بزم ما کردہ درہم و برہم	چشم حیراں بہ دل پریشانی

برود ہر کجا بہ ماند شاد

ہمرہش باد لطف یزدانی

دنیائے اسلام

تمام دنیا میں مسلمانوں کی تعداد

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد کے متعلق مختلف تخمینے شائع ہو چکے ہیں لیکن ذیل کے اعداد و شمار نہایت تحقیق کے ساتھ شائع کئے جارہے ہیں، ان اعداد و شمار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۳۹ کروڑ ۹۱ لاکھ ۸۷ ہزار ہے جس میں ایشیا میں مسلم آبادی سب سے زیادہ یعنی ۲۸ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار ہے اور صرف ہندوستان میں ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں، یعنی مسلمانوں کی دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہندوستان میں آباد ہے۔ مسلمانوں کی آبادی کا گوشوارہ حسب ذیل ہے۔ کہ:—

۱۔ ایشیا —— ۲۸ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار
۲۔ افریقہ —— ۱۰ ” ۳۶ ” ۲۱ ”
۳۔ یورپ —— ۴۱ لاکھ ۱۵ ہزار
۴۔ امریکہ —— ۲۵ ”

میزان:— ۳۹ کروڑ ۹۱ لاکھ ۸۷ ہزار—

ایشیا:— ۲۸ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار

ترکی۔ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ؛ شام اور لبنان ۳۰ لاکھ ؛ فلسطین (سنہ ۱۹۳۵ء) میں ۸ لاکھ ۲۵ ہزار ؛ شرق اردن ۴ لاکھ ؛ عراق ۳۰ لاکھ ؛ سعودی عربستان ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ؛ جزائر بحرین ایک لاکھ ۲۰ ہزار ؛ ریاستہائے معاہد ایک لاکھ ۵۰ ہزار ؛ عدن اور پیرم ۵۱ ہزار ؛ قاطر ۳۰ ہزار ؛ سکوطرا ۱۲ ہزار ؛ ایران ایک کروڑ پچاس لاکھ ؛ افغانستان ایک کروڑ ؛ ہندوستان ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ ؛ بورنیو (انگریزی) ۲ لاکھ ۷۰ ہزار ؛ برونل ۳۴ ہزار ؛ سارادک ایک لاکھ ۲۰ ہزار ؛ لنکا ۶ لاکھ ؛ بلوچستان ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ؛ انگریزی بستیاں (سنگاپور۔ ملکا۔ پنیانگ وغیرہ) ۸ لاکھ ؛ غیر تابع ملایا کی بستیاں ۱۱ لاکھ ؛ سیام ۶ لاکھ ؛ چین ۵ کروڑ ؛ تبت دس ہزار ؛ مانچوریا ۲۰ لاکھ ؛ اندرونی اور بیرونی منگولیا ۳۰ لاکھ ؛ ولندیزی جزائر شرق الہند ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ؛ روس کی متحدہ ریاستیں ۴ کروڑ ؛ فرانسیسی ہند چینی ۵ لاکھ ؛ جاپان ایک ہزار ؛

افریقہ:— ۱۰ کروڑ ۳۶ لاکھ ۲۱ ہزار

مصر ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ؛ انگریزی مصری سوڈان ۵۰ لاکھ ؛ طرابلس ۱۰ لاکھ ؛ طیونس ۲۳ لاکھ ۳۵ ہزار ؛ مراقش و فرانسیسی ۵۸ لاکھ ۹۸ ہزار ؛ الجزائر (فرانسیسی اندرونی حکومت کے ماتحت ۶۲ لاکھ ۷۴ ہزار ؛ مراقش فرانسیسی ۵۰ لاکھ ؛ مراقش ہسپانیہ ۷ لاکھ ؛ فرانسیسی سوڈان (غیر صحرائی) ۱۵ لاکھ ؛ فرانسیسی سوڈان (صحرائی) ۶ لاکھ ؛ شمالی دالٹا ۶ لاکھ ؛ طنجہ ۶ لاکھ ؛ سینگال ۶۰ فی صدی مسلم ۱۴ لاکھ ؛ فرانسیسی گنی ۲۰ لاکھ ؛ ساحل آئوری ۱۰ لاکھ ؛ داہومی ۶ لاکھ ؛ ٹوگولینڈ ۵ لاکھ ؛ کیمرون فرانسیسی ۱۰ لاکھ ؛ نائیجریا کی نوآبادی ۱۲ لاکھ ؛ ڈاکر اور توابع ۸۰ ہزار ؛ مارینیا (فرانسیسی) ۴ لاکھ ؛ صحرائے اعظم ۲ کروڑ ؛ گیمبیا ۳ لاکھ ؛ سائرالیون ۲۰ لاکھ ؛ گول گوسٹ ۲ لاکھ ؛ نائجیریا ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ؛ گنی (پرتگیزی) ۳ لاکھ ؛ لیبریا ۱۰ لاکھ ؛ رایوڈی اورو ۷۰ ہزار ؛ گابن ۲ لاکھ ؛ وسطی کانگو ۸۰ فیصدی مسلم ۴ لاکھ ؛ ابانگی شاری ایک لاکھ ۲۰ ہزار ؛ علاقہ چانڈ ۱۱ لاکھ ؛ انگریزی کیمرون (تابع) ۵ لاکھ ؛ جزائر کیپ وردی (پرتگیزی) ۶۰ ہزار ؛ انگولا (پرتگیزی) ایک ہزار جنوب مغربی افریقہ (تابع) ایک لاکھ ؛ جنوبی افریقہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار ؛ پرتگیزی مشرقی علاقہ اور موزمبیق ۱۰ لاکھ بیچوانا لینڈ (انگریزی) ۵۰ ہزار ؛ بلجیمی کانگو ۲ لاکھ ؛ نیاسا لینڈ (انگریزی) ۵ لاکھ ؛ متحدہ جزائر (فرانسیسی) ۵ ہزار ؛ مدغاسگر (فرانسیسی) ۸ لاکھ ؛ جزیرہ مارشیس (انگریزی) ایک لاکھ ؛ جزائر سیچلز (انگریزی) ۵ ہزار ؛ زنجبار (انگریزی) اور پمبا ۴ لاکھ ؛ کینیا ۲۰ لاکھ ؛ ٹنگانیکا ۱۰ لاکھ ؛ علاقہ یوگنڈا (انگریزی) ۱۰ لاکھ ؛ انگریزی سمالی لینڈ ۱۰۰ فیصدی مسلم ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ؛ فرانسیسی سمالی لینڈ ۱۰۰ فیصدی دو لاکھ ۳۰ ہزار ؛ اطالوی سمالی لینڈ ۱۰۰ فیصدی مسلم ۱۰ لاکھ ۱۰ ہزار ؛ ایری ٹریا (اطالوی) ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ؛ حبشہ ۵۰ فیصدی مسلم ۵۰ لاکھ۔

یورپ:— ۴۱ لاکھ ۱۵ ہزار

البانیہ ۸۰ فیصدی مسلم ۸ لاکھ ؛ یوگوسلاویہ ۱۷ لاکھ ۵۰ ہزار ؛ بلغاریہ ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ؛ رومانیہ (سنہ ۱۹۳۴ء) میں دو لاکھ ۶۰ ہزار ؛ یونان (سنہ ۱۹۳۸ء) میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار ؛ پولینڈ اور لتھونیا ۱۲ ہزار ؛ فن لینڈ ۳ ہزار ؛ ہنگری ۳ ہزار ؛ فرانس ۲ لاکھ ؛ جزائر برطانیہ ۳۰ ہزار ؛ بلجیم (سنہ ۱۹۲۹ء) میں ۵ ہزار ؛ ہالینڈ، جرمنی، آسٹریا ۶ ہزار ؛ اٹلی اور ہسپانیہ ۶ ہزار ۵ سو ؛ سائپرس ۶ لاکھ ۵ ہزار ؛ روڈز ۱۵ ہزار ؛

امریکہ:— ۲۵ لاکھ

شمالی امریکہ ایک لاکھ ؛ جنوبی امریکہ ۴ لاکھ جزائر فلپائن آسٹریلیا اور دیگر جزائر ۲۰ لاکھ۔

مصری خواتین میدان میں

قاہرہ۔ ۵ اگست۔ مصر کی عورتیں ضرورت سے زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ جن افسروں نے امداد جنگ کے لئے عورتوں کی تنظیم کی تھی، اب انہیں یہ فکر ہے کہ ان کو کس کام میں لایا جائے۔ لیڈی والنٹروں کو مرہم پٹی وغیرہ کی خدمت کی تربیت دی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عرصہ سے مستقل ہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو نیزے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۲

وائسرائے کی آخری پیشکش

وائسرائے ہند نے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں ایک بیان شایع کیا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت نے چند ہندوستانی نمایندوں کو ایگزیکٹیو کونسل میں شامل کرنے کا مجھے اختیار دیدیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت نے جنگی مشاورتی کمیٹی قایم کرنے کی بھی اجازت دی ہے، باقاعدہ وقفوں کے بعد اس کے جلسے ہوں گے۔ اور ہندوستانی ریاستوں اور بحیثیت مجموعی ہندوستان کی قومی زندگی کے دوسرے مفادوں کے نمایندے اس میں شامل ہونگے۔ وایسرائے مزید فرماتے ہیں کہ "ملک معظم کی حکومت نے مجھے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ نئے آئین کا ڈھانچہ تیار کرنے کے لئے جنگ ختم ہو جانے کے بعد کم از کم تاخیر کے ساتھ ہندوستان کی قومی زندگی کے بڑے بڑے اجزا کے نمایندوں کی ایک جماعت بنانے کی انتہائی رضامندی کے ساتھ اجازت دیدی جائے گی، اور انتہائی درجہ کے تمام متعلقہ معاملات کا جلد سے جلد فیصلہ کرنے میں اس جماعت کی حتی الامکان امداد کی جائیگی۔ ہز اکسیلنسی آگے چلکر فرماتے ہیں: "اس اثنا میں اگر خود ہندوستانی نمایندوں نے دوستانہ معاہدہ کی بنیاد پر پہونچنے کے لئے کوئی مخلصانہ اور عملی قدم اٹھایا تو حکومت ہر ممکن طریقہ پر اس کا خیر مقدم کرے گی اور تقویت پہونچائے گی۔ وایسرائے کا مفصل بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"اس نازک اہمیت کے موقع پر عالمگیر جدوجہد میں ظلم اور جبر کے خلاف مشترکہ مقصد اور مشترکہ نظریوں کی فتح میں پوری پوری مدد کرنے کے لئے ہندوستان کی خواہش صاف ظاہر ہے۔ وہ زبردست مدد کر چکا ہے، اور ابھی مدد کرنا چاہتا ہے۔ ملک معظم کی حکومت کو بڑی تشویش ہے کہ ہندوستان میں جلد سے جلد قومی مقصد کا اتحاد ہو جائے تاکہ اس کی یہ خواہش پوری ہو سکے ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے کہ اپنے ارادوں کی وضاحت میں ایک اور بیان دینے سے اس اتحاد کو تقویت پہونچے گی۔ چنانچہ اس نے مجھے یہ بیان دینے کا اختیار دیا ہے۔

گذشتہ اکتوبر میں ملک معظم کی حکومت نے پھر یہ واضح کیا تھا کہ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات اس کا مقصد ہے۔ اس نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ ہم گورنر جنرل کی کونسل کی توسیع کرنے کا اختیار دینے کو بھی تیار ہیں جس میں سیاسی پارٹیوں کے چند نمایندوں کو شامل کیا جائے گا۔ اس نے مشاورتی کمیٹی بنانے کی بھی تجویز پیش کی تھی۔ ہم آہنگ تعاون کو آسان بنانے کے لئے ظاہر تھا کہ صوبوں کے اندر بڑی بڑی پارٹیوں میں مرکز میں اتحاد عمل ہونے سے پہلے کوئی سمجھوتہ ہو جائے کیونکہ اسکے بغیر ترقی ناممکن تھی۔

سال رواں کے شروع میں میں نے تمام سیاسی پارٹیوں کو متحد کرنے کی کوشش کی اور گذشتہ ہفتوں میں برطانی ہند کے بارسوخ سیاسی حضرات اور والیان ریاست کے چانسلر سے بھی بات چیت شروع کی اور اس کے نتیجہ سے ملک معظم کی حکومت کو مطلع کر دیا ملک معظم کی حکومت نے وہ رزولیوشن بھی دیکھے جو کانگریس مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹیوں نے پاس کئے ہیں:۔

یہ تو ظاہر ہے کہ جن اختلافات کی وجہ سے قومی اتحاد نہ ہو سکا وہ ختم نہیں ہوئے ہیں ملک معظم کی حکومت کو جس طرح اس پر گہرا افسوس ہے اسی طرح وہ یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ ان اختلافات کی وجہ سے گورنر جنرل کی کونسل میں توسیع اور ایسی جماعت کے قیام کو جو جنگ جاری رکھنے کے کام سے ہندوستان کی رائے عامہ کو قریب تر کر دیگی زیادہ عرصہ تک ملتوی نہیں رکھنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے مجھے چند ہندوستانی نمایندوں کو ایگزیکٹیو کونسل میں شمولیت کی دعوت دینے کا اختیار دیا ہے مجھے ایک جنگی مشاورتی کونسل بنانے کا بھی اختیار دیا گیا ہے جس کا باقاعدہ وقفوں کے بعد اجلاس ہوا کریگا۔ اور اس میں ہندوستانی ریاستوں اور بحیثیت مجموعی ہندوستانی کی قومی زندگی کے دوسرے مفادوں کے نمائندے شریک ہوں گے

جو بات چیت ہوئی اور مختلف جماعتوں کے جن رزولیوشن کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک بعض حلقوں میں ہندوستان کے آئینی مستقبل کے بارے میں ملک معظم کی حکومت کے ارادوں کی طرف سے شبہ ہے اور یہ بھی شبہ ہے کہ جس آئینی تبدیلی کا وعدہ کیا گیا ہے اس میں اقلیتوں (خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی) کی پوزیشن کی کافی طور پر حفاظت بھی کی جائے گی اس سے جو بڑے بڑے نکتے پیدا ہوئے ہیں ملک معظم کی حکومت چاہتی ہے کہ ان دونوں نکتوں پر میں اس کی پوزیشن صاف کر دوں۔

پہلا نکتہ یہ ہے کہ آئندہ آئینی اسکیم میں اقلیتوں کی پوزیشن کیا ہوگی، یہ پہلے ہی واضح کیا جا چکا ہے کہ میرے گذشتہ اکتوبر کے اعلان میں ایکٹ ۱۹۳۵ء کے کسی حصہ یا اس پالیسی یا اسکیم کی جانچ کو جس پر کہ وہ مبنی ہے خارج نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ظاہر کیا جا چکا ہے کہ نظر ثانی میں اقلیتوں کے خیالات کو پورا وزن دیا جائے گا۔ ملک معظم کی پوزیشن اب بھی وہی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حکومت پر ہندوستان کے فلاح و بہبود کی جو ذمہ داریاں ہیں انھیں کسی ایسے نظام حکومت کی طرف منتقل نہیں کر سکتی جس کے با اختیار ہونے کی ہندوستانی قومی زندگی کے زبردست اور طاقتور اجزا براہ راست طریقہ پر تردید کر رہے ہیں۔ اور ایسی قسم کی حکومت اپنی اطاعت قبول کرانے کے لئے ان طاقتوں پر اگر جبر کرے تو حکومت کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہو سکتا۔ عام دلچسپی کا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ جب نئی اسکیم بننے کا وقت آئیگا تو قوموں کی دولت مشترکہ کے اندر اس کا نظام تعمیر کیا ہوگا اس بات پر زبردست اصرار ہے کہ آئین کی ترتیب میں خود ہندوستانیوں کی ابتدائی ذمہ داری ہونی چاہیئے اور ہندوستانی زندگی کے سماجی اقتصادی اور سیاسی ڈھانچے کے تصورات سے اس کی تشکیل ہونی چاہیئے۔ اس خواہش سے ملک معظم کی حکومت کو ہمدردی ہے۔ اور وہ اسے پوری طرح اسی شکل میں دیکھنا چاہتی ہے بشرطیکہ ان ذمہ داریوں کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ جو ہندوستان سے دیرینہ تعلق رکھنے کی وجہ سے برطانیہ عظمیٰ نے خود اپنے اوپر لے لی ہیں۔ یہ بات صاف ہے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ برطانی کامن ویلتھ اپنی زندگی اور موت کی لڑائی میں مصروف ہے بنیادی آئینی مسائل انقطاعی طور پر طے نہیں کئے جا سکتے لیکن ملک معظم کی حکومت نے مجھکو اعلان کرنے کا حکم دیا ہے کہ لڑائی ختم ہونے پر کم سے کم تاخیر کے بعد وہ بڑی خوشی سے ہندوستانی قومی زندگی کے خاص خاص عنصروں کی نمائندہ ایک جماعت مقرر کر دیگی جو کہ نئے آئین کا ڈھانچہ تیار کرے گی۔ اور حکومت برطانیہ اس کو مختلف مسائل کے بارے میں جلد از جلد فیصلہ کرنے میں پوری پوری امداد دے گی۔

دریں اثنائے حکومت برطانیہ ہر اس عہد قولاً اور عملی قدم کا استقبال کریگی اور اس میں امداد کریگی جو نمائندہ ہندوستانی آپس میں ملکر ان مسائل کے متعلق بنیادی سمجھوتہ کر لیں گے۔

(۱) لڑائی کے بعد نمائندہ جماعت کس ڈھنگ پر قائم ہو اور وہ طریقے جس کے مطابق وہ اپنے فیصلے کریں۔

(۲) آئین کا اصول اور ڈھانچہ کس ڈھنگ کا ہو دریں اثنا حکومت برطانیہ کو یقین ہو کہ دوران جنگ میں ہندوستان کی تمام پارٹیاں، فرقے اور مفاد دنیا کے اس بڑے مقصد کو فتحیاب کرنے میں امداد کریں گے جو کہ اسوقت خطرہ میں ہے۔ حکومت برطانیہ کو امید ہے کہ اس طریقہ پر میل ملاپ کا ایک نیا رشتہ قایم ہو جائیگا اور برٹش کامن ویلتھ میں ہندوستان آزاد اور برابری کا حصہ حاصل کرنے کی جانب رستہ تیار کر دیگا جو کہ شاہی تاج اور برطانی پارلیمنٹ کی اعلان کردہ اور طے شدہ منزل مقصود ہے۔

والنٹیر جماعتوں پر پابندی

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی کسی غیر سرکاری والنٹیر جماعت کے رکن ہتھیار لیکر یا بغیر ہتھیاروں کے فوجی کسرت یا ڈرل نہ کریں، حکومت نے اپنے اس فیصلے کی وضاحت میں ایک کیمونکے شایع کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ "حکومت ہند کچھ عرصہ سے غیر سرکاری والنٹیر جماعتوں کی ترقی کو تشویش کی نظر سے دیکھ رہی ہے ان جماعتوں کے رکن فوجی اصولوں پر ڈرل کرتے ہیں اور اکثر فوجی قسم کی امتیازی وردی پہنتے ہیں۔ بعض حالات میں لاٹھیاں لیکر یا دوسری چیزیں لیکر جو ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکتی ہیں، ڈرل کی جاتی ہے۔ یہ جماعتیں زیادہ تر فرقہ وارانہ ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا تعلق ایسی جماعتوں سے ہے جن کے مقاصد سیاسی ہیں حکومت ہند نے اب تک ان جماعتوں کی سرگرمیوں میں مداخلت نہ کی اور حال ہی میں ان کی تعداد اور طاقت میں اضافہ ہونے ان کے ظاہرہ ارادوں اور امن عامہ اور ملک کے تحفظ کو ان سے جو خطرہ لاحق ہے اسکو دیکھکر حکومت ہند نے یہ ضروری خیال کیا کہ وہ اس قسم کی سرگرمیوں کے بارے میں اپنی پالیسی ظاہر کر دے اور ان کو قاعدہ کے اندر لانے کے لئے قدم اٹھائے۔

ص بذریعہ ریل کانپور تشریف لا رہے ہیں اسٹیشن پر آپ کا زبردست استقبال کیا جائے گا۔ مکانوں اور دوکانوں پر کانگریسی جھنڈے لگائے جائینگے اور سہ پہر کو جلوس نکلے گا اور شام کو جلسہ ہوگا۔

ایک سال قید مسٹر دیبی پرشاد کیمونسٹ ورکر کانپور مزدور سبھا کو سکشن ۳۸ (۵) ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۹ء کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ یہ سزا ایک تقریر کے سلسلہ میں دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ککر ڈاکٹر پی۔ سی۔ ککر انچارج ارسلا ہارسمین اسپتال کا تبادلہ بحیثیت سول سرجن علیگڈھ کو ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت بااخلاق اور منکسر المزاج تھے آپکے تبادلہ کا اہل شہر کو بہت افسوس ہوگا۔

زاید پولیس ٹیکس کلکٹر صاحب نے ۶ اگست کے ایک نوٹس کے ص ص

آئینہ کان پور

میونسپل بورڈ ۳ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ کے شروع ہوتے ہی چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا۔ کہ:۔

"طے ہوا کہ تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف جو پروٹسٹ شہر میں کیا جا رہا ہے بورڈ اسمیں شریک ہوتا ہے اور اس لئے بورڈ کا جلسہ ملتوی کیا گیا ہے"

"یہ بھی طے کیا گیا کہ اس ٹیکس کو منسوخ کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے"

رزولیوشن پر چیرمین صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو پیش کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت کی ضرورت ہے مگر ممبران کے اصرار پر چیرمین صاحب نے رزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دے دی پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے یہ کہا کہ بورڈ کے دفتر اور اسکول بھی بند کئے جائیں تاکہ وہ بھی پروٹسٹ میں حصہ لے سکیں لیکن چیرمین صاحب نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس پر کانگریس کے ممبران بطور پروٹسٹ کے جلسہ سے چلے گئے۔ اس کے بعد چودھری صاحب کا رزولیوشن پاس ہو گیا اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا

۶ اگست کو بورڈ کا ملتوی شدہ جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں سب سے پہلے پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی تحریک پر راجہ صاحب میسور کے انتقال اور کلکتہ ٹرین کے حادثہ پر ایک ماتمی رزولیوشن بورڈ نے پاس کیا۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا۔ کہ

"موجودہ جنگ کے خطرناک حالات اور اس سے ہندوستان کو جو خطرہ لاحق ہے اُسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ کی ہر طرح سے امداد کی جائے کیونکہ دشمن دنیا کی جمہوری حکومتوں اور تہذیب و تمدن کو برباد کرنے کے درپے ہے اور اس خطرہ کو دور کرنا لازمی ہے اس لئے یہ طے کیا جاتا ہے کہ جنگی فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ میونسپل بورڈ کے فنڈ سے دیا جائے"

پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے اس رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلہ میں کانگریس کی پالیسی سب لوگوں پر ظاہر ہے۔ اور کہا کہ ہندوستان خود ایک غلام ملک ہے اور وہ حکومت برطانیہ کی کوئی امداد اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک کہ ہندوستان کو آزادی دینے کا مطالبہ منظور نہ کر لیا جائے۔

پرنسپل چٹرجی نے بھٹ جی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ اس وقت برطانیہ کو خطرہ لاحق ہے اسلئے اس کی ہر قسم کی امداد کرنا چاہیئے یہ وقت سودا کرنے کا نہیں ہے۔ جنگ کے بعد ہندوستان کا مطالبہ منظور کر لیا جائے گا۔

پنڈت سری رتن شوکل نے بورڈ کی توجہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۱۲۰- ۷- اور ۸ کی طرف دلائی اور کہا کہ بورڈ جنگ کے فنڈ میں روپیہ نہیں دے سکتا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ بورڈ پر ۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ ہے ایسی حالت میں جنگ کے فنڈ میں روپیہ دینا مناسب نہیں ہے۔

چیرمین صاحب نے کہا کہ صوبہ کے دوسرے بورڈوں نے اس فنڈ میں روپیہ دیا ہے۔

مسٹر مصطفے حسین نیر نے اس کے متعلق مسلم لیگ کی پالیسی بتا کر کہا کہ سٹی مسلم لیگ نے گذشتہ رات کو یہ طے کیا کہ مسلم لیگ کے ممبران اس رزولیوشن کی تائید نہیں کر سکتے لہذا میں اس رزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں۔

اس کے بعد رزولیوشن پر ووٹ لئے گئے اور ۱۷ ووٹ کی موافقت اور ۱۴ ووٹ کی مخالفت سے رزولیوشن پاس ہو گیا۔

موافق ووٹ دینے والوں کے اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔ کہ:۔

(۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۲) پرنسپل چٹرجی (۳) مسٹر مارگن (۴) مسٹر پیکوڈ (۵) رائے بہادر بابو رام نرائن خزانچی (۶) مسٹر تلک چند کرپل (۷) مسٹر ہیلی داس کرپل (۸) مسٹر منظور علی (۹) مسٹر عبدالرزاق (۱۰) مسٹر ایس۔ ایم۔ رضا (۱۱) بابو رام نرائن کرگ (۱۲) مسٹر گور پرشاد کپور (۱۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۱۴) بابو بخت نرائن (۱۵) مسٹر ہری شنکر باگلا (۱۶) مسز سوشیلا سریواستوا (۱۷) چیرمین صاحب

مخالفت میں ووٹ دینے والوں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ کہ:۔

(۱) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۲) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری (۳) پنڈت سری رتن شوکلا (۴) پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۵) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۶) پنڈت شیو نرائن مصرا (۷) پنڈت جگت نرائن شوکل (۸) پنڈت برہمانند مصرا (۹) مسٹر سنی لال نویٹا (۱۰) حاجی قمرالدین (۱۱) مسٹر محمد سمیع (۱۲) مسٹر مصطفے حسین نیر (۱۳) مسٹر سید علی زیدی (۱۴) مسٹر اے۔ احمد

شہر میں بندروں کے روک تھام کے لئے سیسہ مئو ایسوسی ایشن کی درخواست پر غور کیا گیا اور ایگزیکٹیو افسر صاحب کا یہ نوٹ منظور کیا گیا کہ ان کو پکڑ کر جنگلوں میں چھوڑ دیا جائے۔ لالہ چھنگا مل نے تجویز کیا کہ ان کو کھانے وغیرہ کی تکلیف نہ ہونے پائے لہذا خرچ کے لئے ایک ہزار روپیہ کی رقم منظور کی گئی۔

لازمی تعلیم کے سلسلہ میں ۵۰ غریب لڑکے اور ۵۰ غریب لڑکیوں کے لئے دو دو روپیہ ماہوار کے وظیفے منظور کئے گئے اور اوراس کے لئے دو سو روپیہ ماہوار کا خرچ منظور کیا گیا۔

ٹیکسوں میں ایک سال تک سوا چھ فی صدی کی چھوٹ دینے کے متعلق کمشنر صاحب نے منظوری دیدی ہے اس سلسلہ ہی یکم اپریل سے چھوٹ دینا طے کیا گیا ہے۔

پبلسٹی وار کمیٹی ۸ اگست کو مسٹر بی۔ بی سریواستوا کی صدارت میں ڈسٹرکٹ وار کمیٹی کی پبلسٹی سب کمیٹی کا جلسہ ہوا جس میں مسٹر عبدالروف صدیقی ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نے اس امر پر زور دیا کہ لڑائی کی صحیح خبروں کی اشاعت اور پبلسٹی کے کام کو توسیع کرنے کے لئے مقامی براڈکاسٹ اسٹیشن کا انتظام کیا جائے اور اس کے لئے تمام شہر میں لاوڈ اسپیکر لگائے جائیں جس کو کمیٹی نے بہت پسند کیا۔ اور یہ طے ہوا کہ اسکے متعلق ہر قسم کے مزید معلومات حاصل کر کے کمیٹی کے سامنے رکھی جاویں۔

کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ پراونشل وار پبلسٹی کمیٹی سے نوٹس دیہات کے پروپیگنڈا کے لئے تیار کرائے جائیں اور دیہاتوں میں یکساں پروپیگنڈا کرنے کے لئے اُن سے مشورہ طلب کیا جائے۔

کمیٹی نے اس کام کے لئے ایک موٹر لاری لاوڈ اسپیکر اور ریڈیو سٹ کی خریداری منظور کی ہے۔ اور یہ طے کیا ہے کہ فی الحال لیبرل فرنیچر یا پولیس سے ایک لاری مانگ لی جائے جو بازاروں یا میلوں کے دنوں میں ضلع کے خاص خاص مواضعات میں بھیجی جاوے گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین اور سکریٹری اور اسکولوں کے ڈپٹی انسپکٹران اس کمیٹی کے کو اپٹیڈ ممبر بنائے گئے ہیں +

وار فنڈ ہز اکسلنسی گورنر صوبہ نے جنگی اغراض کے سلسلہ میں ہوائی جہازوں کی خریداری کے لئے جو فنڈ قایم کیا ہے اس میں کانپور ضلع کی طرف سے اس وقت تک ۱۰ لاکھ روپیہ سے زیادہ جمع ہو چکا ہے، وار کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چندہ کی وصولی کا کام جاری رکھا جائے مذکورہ بالا رقم زیادہ تر کانپور کے ملوں اور مالکان ملوں کے عطیہ سے پوری ہوئی ہے اور ابھی تک شہر کے کاروباری طبقہ اور شہر کے عام لوگوں نے بہت کم چندہ دیا ہے۔ لہٰذا یہ اُمید کی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد اپنے فرض کو محسوس کریں گے +

پنڈت جواہر لال نہرو ۱۱ اگست ۱½ بجے دوپہر کو پنڈت جواہر لال نہرو ص

سبد گل

فرانس کی خبر ہے کہ جنرل ڈی گول کو جو موجودہ حکومت فرانس کی جرمن پرست پالیسی کے خلاف ہیں اور فرانسیسیوں کو جدوجہد آزادی پر آمادہ رکھنا چاہتے ہیں اور برطانیہ میں اقامت پذیر ہوکر فرانسیسیوں کے فوجی دستے تیار کر رہے ہیں ان کی عدم موجودگی میں فرانس کی فوجی عدالت نے غداری، بغاوت اور سازش کے الزام میں سزائے موت کا حکم دے دیا ہے جس کی تعمیل فی الحال اس وجہ سے ممکن نہیں کہ جنرل موصوف انگلستان میں ہیں لیکن جتنا عمل ممکن تھا وہ کرلیا گیا یعنی فرانس میں ان کی تمام جائیداد ضبط کرلی گئی۔

جنرل ڈی گول پر حکومت فرانس کے اس عتاب سے ہم کو سیاسیات میں قسمتوں کے بہت سے اُلٹ پھیر یاد آگئے۔ جن میں کل کا وطن پرست یا قوم پرست آج کا باغی۔ اور آج کا باغی (آنے والے) کل کا حکمراں بن جاتا ہے۔

ذرا فرانس کے اس معاملہ پر غور کیجئے کہ وہی جنرل پٹیان جنھوں نے فرانس کا جھنڈا جرمن سواستکا کے آگے جھکا دیا قوم کو ہٹلر کے ہاتھ بیچ دیا فرانس کے روایتی اصول آزادی اخوات اور مساوات کو خیرباد کہا۔ آج فرانس کے ڈکٹیٹر بنے بیٹھے ہیں اور جنگ کے شروع میں فرانس کی جو پالیسی تھی اس پر قائم رہنے والا جنرل ڈی گول غدار قوم قرار دیا جاتا ہے۔

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالئے تو اس قسم کے واقعات سے ایک ایسی ضخیم کتاب بن سکتی ہے کہ داستان امیر حمزہ یا طلسم ہوشربا کو مات کردے لیکن گنجائش کے لحاظ سے ایک ایک ملک کی صرف ایک ایک مثال درج کی جاتی ہے۔

سترھویں صدی کے وسط میں جن دنوں ہندوستان میں شاہجہاں کا راج تھا۔ برطانیہ میں چارلس اول تخت شاہی پر تھا یہ بادشاہ ایسا رنگین مزاج اور عیش پرست تھا کہ اسکا دربار مشرقی بادشاہوں کو بھی مات کرتا تھا۔ لیکن آخرکار نتیجہ کیا ہوا پارلیمنٹ خلاف ہوگئی مخالفت نے جنگ کی صورت اختیار کی اس جنگ میں ایک طرف سے بادشاہ کی اور دوسری طرف سے پارلیمنٹ کی فوجیں لڑیں آخرکار بادشاہ کو شکست ہوئی اور پارلیمنٹ کے حکم سے اس کا سر کاٹ دیا گیا۔

برطانیہ کے پاس ہی آئرلینڈ کا ملک ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مسٹر ڈی ولیرا کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوگیا تھا پھر یہ سزا عمر قید میں تبدیل ہوگئی لیکن آج وہی مسٹر ڈی ولیرا آئرلینڈ کے حکمراں بنے ہوئے ہیں۔

جرمنی میں ہر ہٹلر کو ایک زمانہ میں حکومت کا باغی سمجھا جاتا تھا اور اس سلسلہ میں انھیں قید بھی کیا گیا تھا آج وہی ہر ہٹلر اپنی قوم کے فیوہرر بنے ہوئے ہیں۔ جرمنی کے معنی ہٹلر اور ہٹلر کے معنی جرمنی کے ہیں۔

اٹلی میں مسولینی کی یہی کیفیت ہے پہلے انھیں حکومت کا مخالف قرار دیا گیا اور اس سلسلہ میں سختیاں بھی جھیلنی پڑیں لیکن آج شاہ اٹلی جنھیں البانیہ کی فتح کے بعد شہنشاہ کہا جانے لگا ہے صرف شطرنج کے بادشاہ بن کر رہ گئے ہیں اور اٹلی میں ڈوشے ڈوشے کے نعرے سنائی دیتے ہیں۔

روس میں وہی اسٹالن جو ایک زمانہ میں حکومت زار کا باغی تھا آج ڈکٹیٹر بنا بیٹھا ہے اور ایم ٹروٹسکی جو دوسرے باغی تھے پہلے تو لینن کی وزارت کے بعد روس کے ڈکٹیٹر رہے اور اب اپنے ملک سے نکالے ہوئے جنوبی امریکہ میں پڑے ہیں وہاں بھی آئے دن اُن پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایسے سخت جاں ثابت ہوئے کہ ابھی تک زندہ ہیں۔ م

ادب لطیف

جنّت اور دوزخ

صبح ہوتی ہے سورج نکلتا ہے اور شام کو ڈوب جاتا ہے، رات کو چاند پوری شان سے نمودار ہوتا ہے اور چاندنی بکھیرتا ہوا رخصت ہوجاتا ہے۔ موسم آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں ان کے ساتھ ہماری زندگی بھی گذر جاتی ہے۔ مگر کون ہے جو اس کو محسوس کرتا ہو۔ اپنی بیماری یا دوستوں کی وفات کے وقت جس قسم کے سنجیدہ خیالات ہمارے دل میں آتے ہیں۔ اگر اس قسم کے خیالات ہمیشہ آتے رہیں تو نجات سے کون محروم رہ سکتا ہے۔

سُنو! دل لبھانے والے باجہ کی آواز آرہی ہے۔ کسی کا نالۂ غم سُنائی دے رہا ہے۔ وہ لوگ بڑی متانت سے جمع ہو رہے ہیں، شراب بدست جاہل شور و غل مچا رہے ہیں۔ حسین لڑکیاں مست مسرت کے نعرے لگا رہی ہیں۔ بڑی بوڑھیوں کی کانپتی ہوئی آواز سُنائی دے رہی ہے۔

م آسٹریا میں ڈاکٹر ڈولفس کا بڑا دور دورہ رہا اور وہ ایک طرح پر اپنے ملک کے ڈکٹیٹر بن گئے تھے لیکن آخرکار انھیں نازیوں نے ہلاک کردیا اور ڈاکٹر شُشنگ کو جو ان کے جانشین تھے آسٹریا کی فتح کے بعد پہلے تو ہر ہٹلر نے نظربند کرلیا پھر جبراً کہ ہلاک کردیا گیا۔ بہرحال مدتوں سے ان کا اب کوئی ذکر نہیں آتا۔

اسپین میں جب جمہوری حکومت قایم ہوئی تو جنرل فرانکو کو غدار قرار دیا گیا۔ لیکن اس غدار کہلانے والے جنرل نے بالآخر اٹلی اور جرمنی کی مدد سے حکومت کو اُلٹ دیا اور آج وہی جنرل فرانکو جنھیں بہت دنوں تک حکومت برطانیہ بھی باغی کہتی رہی۔ اسپین کے بادشاہ بنے ہوئے ہیں۔ نہ کوئی جمہوریت مرحوم کے صدر کو پوچھتا ہے۔ اور نہ اب کوئی اسپین کے معزول شدہ بادشاہ الفانسو کا نام لیتا ہے۔

ترکی میں مصطفےٰ کمال نے جس طرح عروج حاصل کیا ہے ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ جانتے ہیں یہ باغی سپاہی خلیفہ کے نزدیک اپنی قوم کا دشمن تھا لیکن خدا کی شان کہ وہی باغی سپاہی اپنے ملک کا حکمراں بن گیا۔ اور یورپ کے دیرینہ "مرد بیمار" کو ایک بار پھر تندرست کردیا۔ اور سچ پوچھئے تو ترکی ہی کیا یورپ والوں کے مقابلہ میں ایشیا کی ناک رکھ لی۔

ابن سعود نے جب حجاز میں اپنی سرگرمیاں شروع کیں تو انھیں ایک ڈاکو سے زیادہ نہ سمجھا جاتا تھا اگر کہیں اسی زمانہ میں وہ قابو میں آگئے ہوتے تو شاید اسی وقت ان کی ہستی کا خاتمہ ہوجاتا۔ لیکن ان کی طاقت نے زور پکڑا اور آج عرب کے تمام حکمرانوں میں سچ پچ اگر کوئی حکمراں کہلانے کا مستحق ہے تو وہ سلطان ابن سعود ہے۔

فارس میں رضا خاں ایک سپاہی تھا جو حکومت وقت کے خلاف ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ حکومت کے خلاف ہونا کبھی گوارا نہیں کیا جاسکتا۔ بالخصوص جبکہ حکومت شخصی حکومت ہو۔ اور بغاوت کرنیوالا ایک سپاہی ہو۔ اس لئے رضا خاں معتوب ہوئے مگر ان کی جان بچ گئی۔ آج وہی رضا خاں سپاہی رضا شاہ پہلوی کے نام سے ایران کے تخت پر بیٹھا ہے اس نے فارس سے رفتہ رفتہ وہاں کی تہذیب کو ختم کردیا ہے۔ اور وہاں کی دقیانوسی کیفیت کو بدل کر ملک کی کایا پلٹ کردی ہے۔

عالم نسواں

ایرانی خواتین

نورجہاں ایرانی خاتون تھی اس بہادری نیز علمیت کے بارے میں جو کہاوتیں مشہور ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ عطر گلاب اس نے ایجاد کیا۔ سلطنت کا مناسب۔ انتظام کیا۔ اپنے ہاتھ سے متعدد شیر کا شکار کیا۔ آج اس ملک کی عورتوں کے بارے میں کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہے جس کا رہنے والا نورجہاں کا والد غیاث بیگ تھا۔

اس میں شک نہیں کہ ایرانی اور ہندوستانی سوسائٹی میں زیادہ تفاوت نہیں ہے، یہاں بھی ہندوستان کی طرح کم سنی کی شادیوں کا رواج ہے۔ بڈھے آدمی یہاں بھی مثل ہندوستان کے اپنی منکوحہ عورت کی زندگی کو تلخ بنانے میں کمال رکھتے ہیں، کئی کئی شادیاں کرنا یہاں بھی معیوب خیال نہیں کیا جاتا۔

ایران کی گورنمنٹ شروع میں تعلیم نسواں کی طرف سے غافل تھی۔ مگر وہ اب اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ عورتوں کی تعلیم کے واسطے متعدد اسکول اور کالج کھولے گئے ہیں، اس کی اشاعت کیواسطے کافی اخبار جاری کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مادری زبان فارسی ہے۔ مگر اکثر عورتیں انگریزی زبان کو بھی شوق سے سیکھ رہی ہیں اور بسلسلہ تعلیم انھوں نے ولایت کا بھی سفر کیا ہے۔ ولایت جانے والی عورتوں کی تعداد سُرعت کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے۔

موجودہ زمانہ عورتوں کا زمانہ ہے۔ عورتوں میں بیداری پیدا کرنے کے واسطے دنیا انتہائی کوشش میں ہے، ایرانی عورتیں بھی اپنی نگاہ سے جہالت کا پردہ ہٹا کر زمانہ کے ساتھ ساتھ قدم رکھ رہی ہیں انھوں نے اس سلسلہ میں جو نمایاں ترقی کی ہے اگر اس کی رفتار میں فرق نہ آیا تو وہ زمانہ دُور نہیں جو ایران میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کردے۔ جو عورتیں اس وقت تک قدامت پسندی کی دلدادہ ہیں ان کی پوشاک بڑی بھدی ہے۔ چست پاجامہ تنگ کرتہ اور چوٹیاں کو زیادہ لمبا کرنے کے لئے گھوڑے کے بال استعمال کرتی ہیں لیکن اب ان باتوں کا رواج کم ہو رہا ہے وہ اپنے لباس میں یورپین پوشش کو زیادہ داخل کر رہی ہیں۔ عورتوں کی اکثر سوسائٹیوں نے پردہ، جہیز نیز متعدد نکاح کے خلاف قانون پاس کئے ہیں۔ اب وہ اس پلیٹ فارم پر کھڑی ہیں جہاں دنیا کے تمام حصص کی مہذب عورتیں موجود ہیں۔

بچوں کی دنیا

ایرانی بچے

ایران کے بچوں کا لباس انوکھا ہوتا ہے۔ وہ اپنے والد کی طرح لمبے اور ڈھیلے ڈھالے چغے پہنتے ہیں اور ماتھے پر استراخاں کی کلاہ رکھ لیتے ہیں۔ بات چیت میں یہ شروع ہی سے بہت ہوشیار ہوتے ہیں، اور اپنی گفتگو میں اس امر کا خاص لحاظ رکھتے ہیں۔ کہ کسی کے واسطے کوئی بدتہذیبی کا کلمہ ان کی زبان سے نہ نکل جائے۔ ان کو خورد و نوش کا طریقہ نہایت ہوشیاری سے سکھایا جاتا ہے۔ یہ بچے نہ تو یورپی ڈھنگ کے مطابق چھری کانٹے کا استعمال کرتے ہیں اور نہ مثل ہندوستان کے چوکے وغیرہ کے پابند ہوتے ہیں بلکہ اپنے سامنے چمڑے کی ایک چادر بچھا لیتے اور ایک برتن میں چاول یا کھانے پینے کی چیزوں کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس کو انگلیوں کی مدد سے گول لمبوتری شکل میں تبدیل کرکے کھاتے ہیں لیکن تعریف یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کا استعمال قطعی نہیں کرتے اور کھانے کی کوئی چیز فرش پر گرنا سخت بدتہذیبی خیال کی جاتی ہے۔

ایرانی دریاں اور قالین بلحاظ خوبصورتی بہت مشہور ہیں اور یہ سب اُن بچوں کی تیار شدہ ہوتی ہیں۔ استاد کا کام صرف رہنمائی کرنا یا اصلاح ہے۔ اس ملک میں ذرائع آمد و رفت سوائے اونٹ اور خچر لِل کے دوسری چیز استعمال نہیں ہوتی۔ ریلیں قریب قریب نہیں کے برابر ہیں ایسی صورت میں سفر کرنا، دشوار گذار ریگستانوں میں جہاں پانی اور سایہ کا دُور دُور نام و نشان نہیں کس قدر تکلیف دہ ہے۔

ایرانی بچے اپنے ملک سیاحوں اور تاجروں کے سفرناموں کو اور ان تمام دقتوں کو جو ان کو سفر میں پیش آتی رہتی ہیں۔ بڑے شوق سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اور جب وہ ان مشکلات کا اندازہ کرتے ہیں تو ان کا رُواں رُواں خوشی سے پھڑک جاتا ہے نہ کہ ہندوستان کے بچے کی طرح کلیجہ کانپ جائے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کا ملک آزاد ہے اور ہم جس حالت میں ہیں سب کو معلوم ہے ؛

پردۂ فلم

مغربی اداکار

از لطافت حسین خان لطیف جرنلسٹ

کے فرانسس ۱۳ ؍جون سنہ ۱۸۹۹ء کو شہر "اوکلاہوما" میں پیدا ہوئی ہیں اور مشہور امریکی اسٹیج ایکٹریس کیتھرائن لکن ٹن کی بہن ہیں۔ آپ فلم انڈسٹری میں ابتداءً سکریٹری کے طور پر شریک ہوئیں۔ لیکن بعدہٗ ایک اچھی اداکارہ بن گئیں۔ آپ کا پہلا فلم "پیرس کے شریف زادے" تھا اس کے علاوہ فلم "ہملٹ" میں آپ کی اداکاری لافانی شہرت کا درجہ رکھتی ہے آپ "چینا کی گلی" رافلس۔ برٹش ایجنٹ" وغیرہ بہت سی فلموں میں اپنی اداکاری کے جوہر پیش کرچکی ہیں۔

گریٹا گاربو ہالی وڈ میں اسٹاکہوم اور سویڈن جیسے شہر فلم اسٹاروں کی پیدائش کے لئے بہت مشہور ہیں اور گریٹا گاربو بھی ۱۸ ؍ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو وہیں کی پیدائش کے لئے بہت مشہور ہیں اور باعث فخر یوں تو گریٹا کی ابتدائی زندگی ایک سرکس کی ملازمت سے شروع ہوتی ہے اور جب آپ ایک مرتبہ اپنی ٹوپی کے نئے نمونے کے لئے ایک مشتہر کمپنی میں گئیں تو مالک فرم نے گریٹا کے حُسن و خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے ایک مزاحیہ آنے والے فلم کے لئے معمولی پارٹی مقرر کردیا۔ اس کے بعد سویڈن کے مشہور فلم ڈائرکٹر "موریز اسٹیلر" نے گریٹا کو "اٹونی منٹ آف گوسٹا برلنگ" نامی فلم میں کام کرنے کا موقع دیا۔ گریٹا کا پہلا امریکن فلم "دی ٹارینٹ" ہے۔ "انا کرسٹی۔ گرانڈ ہوٹل کوئین کرسٹنا۔ انا کرینا۔ کیامل۔ اور بہت سے گریٹا گاربو کے مشہور فلم ہیں۔ اور آج کل آپ ہالی وڈ کی فلم انڈسٹری میں آسمان کے سات ستاروں میں مشتری کا درجہ رکھتی ہیں۔

کلاڈٹ کالبرٹ آپ ۱۳ ؍ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو بمقام شہر پیرس پیدا ہوئی ہیں اور اپنی چھ سال کی عمر میں والدین کے ساتھ امریکہ آگئیں۔ جہاں سنہ ۱۹۲۴ء میں براڈوے تھیٹر کے اسٹیج پر کام کرکے بہت شہرت و دولت حاصل ہونے پر آپ انگلینڈ واپس آگئیں۔ جہاں مختلف اسٹیجی ڈراموں کا کام کرنے کے بعد آپ کا پہلا ٹاکی فلم" دی ہول ان دی وال" بنا اور "کلوپیٹرا" بہت مقبول ہوا آپ کے "پرایویٹ ورلڈ" "دی برانڈ آف ہوم اور انڈر ٹو فلاگس بھی اچھے شاہکار ہیں۔

جلینٹ میکڈانلڈ آپ کو ساحر موسیقی کے نام سے بھی مخاطب کیا جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مغربی اداکاروں میں ایک آپ ہی کی موسیقی مانی ہوئی ہے جس کا دُور دُور تک شہرہ ہے۔ ۷ ؍جون سنہ ۱۹۰۷ء کو آپ فلاڈلفیا میں پیدا ہوئی ہیں۔ آپ فلموں میں اپنی موسیقی و رقص کے کمالات پیش کرنے کے پہلے ایک اسٹیجی ڈرامہ "نائٹ بوٹ" میں نمودار ہوچکی ہیں جو آپ کی شہرت کا پہلا زینہ تھا جس وقت آپ ڈرامہ "بوم بوم" میں کام کر رہی تھیں براڈوے کے مالکوں نے اپنے ٹاکی فلم "دی لو پریڈ" میں کام کرنے کا آپ کو موقع دیا اور آپ صرف اپنی ساحرانہ حسن و موسیقی رقص سے کامیاب مشاہیر بن گئیں۔ مانٹو کارلو۔ روز ماری۔ سان فرانسسکو۔ آپ کے اچھے اور کامیاب شاہکار فلم ہیں۔ (جمہور بمبئی)

حکومت کو مہاتما گاندھی کی تنبیہ

بمبئی ۸ ؍اگست: اگر کانگریس کو مجبور کردیا گیا تو ستیہ گرہ کا ایک ایسا ہی ڈھنگ ہے جسے اندرونی کمزوری کے باوجود استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کانگریس نے اب تک جس ضبط سے کام لیا ہے اسکی حدیں ہیں۔ صحیح طور پر کانگریس مینوں میں روز بروز یہ شبہ بڑھتا جارہا ہے کہ برطانوی حکومت کانگریس کو کچلنے کے لئے اس ضبط سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر یہ شبہ سچا ہے تو روئے زمین کی کوئی چیز مجھے موثر ستیا گرہ کا طریقہ اختیار کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی یہ ہے اس مضمون کا لب لباب جو مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "سول نا فرمانی" کے عنوان سے لکھا ہے۔

ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ترمیم

شملہ ۷ ؍اگست۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں جو مزید ترمیمیں کی گئی ہیں ان کا اعلان ہوگیا ہے ان میں سے ایک ترمیم یہ ہے کہ اگر مرکزی یا صوباتی حکومت سمجھے کہ (الف) پبلک میں ایسی شباہت یا پوشاک کی کوئی چیز پہنے جو ملک معظم کی فوج کے قانون کے ماتحت عارضی طور پر مرتب شدہ فوج کے کسی رکن کی وردی سے مشابہت رکھتی ہو، اب پبلک میں ایسا امتیازی لباس یا لباس کی کوئی چیز پہننے یا نمائش کرنے یا کوئی نشان لگانے جس سے حفاظت عامہ امن عامہ برطانی ہند کے ڈیفنس یا جنگ کے چلانے کے نقصان پہونچے گا تو مرکزی حکومت یا صوباتی حکومت جیسی بھی صورت ہو اس قسم کا لباس یا لباس کا کوئی حصہ پبلک میں پہننے یا نمائش کرنے یا نشان لگانے کی عام طور پر یا خاص طور پر ممانعت کرسکتی ہے۔ پابندی لگا سکتی ہے فوجی مشابہت کا لباس پہننے یا نشان لگانے کی ممانعت کرنے یا اس پر پابندی لگانے کے اختیارات حکومت ہند نے اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔

کلکتہ ۸ ؍اگست۔ وائسرائے کے بیان پر مولانا آزاد سے اظہار رائے کی درخواست کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میں وائسرائے سے مراسلت کر رہا ہوں انھوں نے مجھے ۱۱ ؍اگست اور ۲۰ ؍اگست کے درمیان کسی تاریخ کو بمبئی یا دہلی میں ملاقات کرنے کے لئے بلایا ہے۔ لہٰذا میں ۲۰ ؍اگست تک کوئی رائے زنی نہیں کروں گا۔

مہاتما گاندھی نے وائسرائے کے بیان پر رائے ظاہر کرنے سے انکار کردیا۔ آپ نے نمائندہ ایسوشی ایٹیڈ پریس سے فرمایا کہ میں کانگریس سے بالکل الگ ہوچکا ہوں لہٰذا رائے زنی کرنا میرے حد سے ...

اقوال زریں

جس قدر جس کے ذہن کی رسائی ہے قدرت کے کرشمے اسی قدر اس کو صاف نظر آنے لگتے ہیں۔

ایسے آدمی جو ذراسی بات پر طیش میں آجاتے ہیں۔ جو دوسروں کی ہر ایک بات کو اپنے اوپر چوٹ ہی سمجھتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اپنے اوپر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کبھی وہ اپنے مراتب کو قایم رکھ سکتے ہیں۔

ذکی الحس آدمی خود بھی بہت دُکھ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی بہت تنگ کرتے ہیں۔ ذکی الحس ہونا اور حقیقت ایک بڑا نقص ہے اور غرور نخوت، خود غرضی اس کی جڑ ہے۔

حسد تند خوئی کا ایک حصہ ہے۔ ایسا ہی دوسروں کے خیالات و رایوں کی پرواہ نہ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ ایک تند خو آدمی ظالم۔ خود غرض و مغرور متکبر ہوتا ہے۔ وہ اپنے سوا کسی اور کو خیال میں بھی نہیں لاتا اور دوسروں کے حقوق اس کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتے۔

اے فانی انسان کوئی کام کرنے سے پہلے یہ سوچ کہ تو کیا کر رہا ہے۔ ظاہر پرستی سے گمراہ نہ ہو بلکہ ہر چیز سے حقیقت کی جستجو کر۔

موج تبسم

پہلا وکیل: آج تم اس قدر کامیاب کیوں ہو؟ پہلے تو تم بہت بھسنڈی تھے۔

دوسرا وکیل: اب میں نے شادی کرلی ہے نا۔ اس لئے مقدمے کو ڈیفینڈ کرنا آگیا ہے۔

مرد گذشتہ رات میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔

عورت: کیا میں بھی تمہاری ساتھ تھی؟

مرد: میں نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔

جج: کیا تمہاری طرف سے کوئی وکیل ہے۔

مدعا علیہ: نہیں حضور میں نے طے کیا ہے کہ سب کچھ سچ سچ کہہ دونگا۔

ایک شخص کے پاس ایک بھاری ٹرنک تھا اُس نے ایک رکشا والے کو بلایا اور اُس سے پوچھا "تم مجھے یہاں سے مارکیٹ تک لے چلنے کا کرایہ کتنا لوگے"؟

رکشا والے نے کہا "ایک روپیہ"

ٹرنک والے نے کہا "اور میرے ٹرنک کا کرایہ"؟

رکشا والے نے کہا "کچھ بھی نہیں"

ٹرنک والا: "تو پھر اس ٹرنک کو لیجاؤ میں پیچھے پیچھے چلا آؤنگا"

دلچسپ معلومات

گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے سلطنت برطانیہ کے قبضہ میں ایک کروڑ ۳ لاکھ ۴۵ ہزار مربع میل زمین تھی جس پر ۴۲ کروڑ سے زیادہ انسان آباد تھے اور اس وقت برطانیہ کلاں اور آئرلینڈ کی سالانہ آمدنی ۴۴ کروڑ پونڈ سے زیادہ تھی جبکہ جزائر برطانیہ کا کل رقبہ ایک لاکھ ۱۲ ہزار مربع میل ہے۔ سلطنت برطانیہ کی کل آمدنی سالانہ ۳۵ کروڑ پونڈ سے زیادہ تھی، اور کل دولت ۴۴ ارب پونڈ سے زیادہ تھی۔ ہندوستان کی جس کا رقبہ ۱۸ لاکھ مربع میل ہے اور جس پر اس وقت ۳۰ کروڑ انسان آباد تھے سالانہ آمدنی ۸ کروڑ پونڈ اور جملہ دولت ۳ ارب پونڈ تھی۔

کناڈا کے پریریز میں ہر سال ۲۷ لاکھ ٹن گھاس آٹھ کروڑ درجن انڈے ۲۱۸ ٹن پونڈ شہد ۵ کروڑ پونڈ مکھن اور تین کروڑ ٹن گیہوں حاصل کیا جاتا ہے، اور وہاں ۲۲ لاکھ گھوڑے، ۳۳ لاکھ دودھ دینے والے مویشی اور ۱۶ لاکھ بھیڑیں ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں پریریز میں ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ایکڑ زمین میں جس میں ۱۷ لاکھ آدمی آباد تھے ۵۳ کروڑ بشل گیہوں پیدا ہوا۔ جبکہ پنجاب میں ۷۰ لاکھ ایکڑ زمین میں جہاں ۲ کروڑ سے زیادہ انسان آباد ہیں صرف ۱۰ کروڑ بشل گیہوں پیدا ہوا۔

افسانہ

پانچواں دستہ (مزاحیہ)

از جناب کوثر چاندپوری

یہ عجیب لفظ جو پلیگ کی سی تیزی سے دنیا بھر میں پھیل گیا ہے، بظاہر پانچویں سوار کا ہم ردیف معلوم ہوتا ہے مگر "پانچویں سوار" نے وہ خدمات کبھی انجام نہیں دیں جو آج کل پانچواں دستہ انجام دے رہا ہے، تاہم ان دونوں الفاظ میں لفظی مناسبت ضرور پائی جاتی ہے جہاں تک مفہوم کا تعلق ہے یہ سمجھنا صحیح نہیں کہ پانچویں دستہ کا وجود زمانہ موجودہ سے پہلے نہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر گھر، خاندان، جماعت، قصبہ، شہر اور ہر ملک میں پانچویں دستہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ دفاتر اور دوسرے سرکاری اداروں میں بھی شرارت کا یہ جزو ہمیشہ سے معروف کار رہا ہے، ممکن ہے کہ پڑھنے والوں کو اس دعوی میں شاعرانہ مبالغہ کی جھلک نظر آئے، لیکن شاعری اگر واقعات کے خلاف کوئی بات کہنے یا عرض کرنے کا نام ہے تو پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعوی ایسی نثر میں کیا جا رہا ہے جس میں کسی قسم کا تکلف بھی نہیں پایا جاتا۔

گھروں میں پانچواں دستہ کی موجودگی شاید ایک عجیب سی بات معلوم ہو کیونکہ گھر کو عام طور پر معمولی چیز خیال کیا جاتا ہے، حالانکہ گھر بہت بڑی چیز ہے جس طرح ماہرین فن نے دنیا کو چھوٹا کرتے کرتے اسے ایک فٹ بال یعنی "کرے" میں منتقل کر دیا ہے، اسی طرح قدرت نے سلطنت کو گھٹاتے گھٹاتے گھر کی صورت عطا کر دی ہے، اس لئے گھر کا نظام سلطنت کے نظام سے مبرا نہیں ہے، وہی مصروفیت، وہی آئین اور وہی قاعدے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ گھروں میں نافذ ہوتے ہیں جو کسی سلطنت میں ہو سکتے ہیں۔

اکثر گھروں میں تو شخصی حکومت ہوتی ہے بعض میں جمہوری طرز کی حکومت ہوتی ہے۔ جہاں میاں بیوی مل کر کام کرتے ہیں، ایسی صورت میں پانچویں دستہ کی موجودگی پر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور مختصر کیوں نہ ہو حیرت نہ کرنی چاہئیے، اور گھروں کا یہ پانچواں دستہ ان چھوٹے چھوٹے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو نور بصر، قرۃ العین، لخت جگر، اور راحت قلب وغیرہ کے خطابات سے سرفراز کیا جاتا ہے، یہ دستہ باپ کے خلاف ماں کو اس قسم کی اطلاعات مہیا کرتا ہے جو گھر کے باہر کی مصروفیتوں سے متعلق ہوتی ہیں، گو کہ اندر تو باپ غریب ویسے ہی ایک سیاسی نظر بند کی حیثیت رکھتا ہے مگر بعض اوقات باہر ہو کر اس کے افعال و اعمال خطرناک حد تک باغیانہ ہو جاتے ہیں کبھی وہ کتھا یا میلاد سننے کے حیلہ سے گانے بجانے کی محفلوں میں شریک ہو جاتا ہے، کبھی ٹہلنے اور تفریح کرنے کے بہانہ سے سینما دیکھنے چلا جاتا ہے اور کبھی شفاخانہ کی رخصت لے کر کسی ایسی جگہ جا بیٹھتا ہے، جہاں اس کی صحت پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ہوشمند بیویاں اپنے بچوں میں شروع ہی سے اس دستہ میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ تربیت یافتہ نابالغ سپاہی اس قابل ہو جاتے ہیں تو ان کو سادہ لوح، باپ کے سر پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ دفتر، دوکان یا اور مقررہ اوقات کے خلاف اگر باپ کہیں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو پانچویں دستہ کا کوئی سپاہی اس کے ساتھ ہو جاتا ہے، وہ اس حرف علت سے بچنا چاہتا ہے تو بیوی پوری قوت سے اس کی حمایت کرتی ہے اور اس سلسلہ میں ایسے ایسے جملے استعمال کرتی ہے جو انسان کے جذبات پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

"یا اللہ کیسے سخت دل ہیں آپ۔ بچہ باہر جانے کو مچل رہا ہے اور نہیں لے جاتے"!

"آپ کا ہرج ہی کیا ہے۔ ذرا اس کا دل بہل جائے گا"!

"وہ تو اپنے پیروں سے جائے گا۔ آپ پر کیا بوجھ پڑتا ہے"!

"دیکھئے نہیں گھر میں بیٹھے بیٹھے اس کی کیا حالت ہو گئی"!

"چوبیس گھنٹہ میں ذرا دیر تو کھلی ہوا میں ٹہلنا چاہئیے بچوں کو"!

کل آپ کے جانے کے بعد خدا کی قسم گھنٹہ بھر تک بلک بلک کر رو یا ہے یہ!

"اور پرسوں تو روتے روتے سو ہی گیا تھا۔ کھانا بھی نہیں کھایا تھا"!

"دیکھئے دل نہ توڑیئے، لیتے جایئے آخر آپ کا کیا بگڑتا ہے"؟

ایسی سخت اپیلوں کے بعد باپ جو بچوں کی محبت میں ویسے ہی عقل و دانش سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے بچوں کو ساتھ لے جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جن بیویوں کو اپنے گھر میں آمرانہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں وہ مارشل بیان جیسے کمزور شوہر کو حکماً پابند کیتی ہیں کہ بچہ کو ساتھ لے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ واپسی پر وہ تمام واقعات بیان کر دیتا ہے اگرچہ وہ بالکل غیر شعوری طور پر اپنے فرائض انجام دیتا ہے لیکن بیوی ان واقعات کا تجزیہ کر کے خطرناک اجزاء الگ کر لیتی ہے پھر حسب ضرورت ان مفید اطلاعات سے کام بھی لیتی ہے۔ اگر شوہر کو طبیبوں کے مشورے سے سگریٹ پینے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور وہ باہر پہنچ کر اس حکم کی خلاف ورزی کر لیتا ہے تو بیوی کا دستہ جو پانچواں ہے فوراً خبر دیتا ہے کہ آج میاں نے فلاں مقام پر اتنے سگریٹ پئے فلاں جگہ اتنی بیڑیاں پی ڈالیں، یا موچجام کی دوکان پر کھڑے ہو کر حقہ کے اتنے دم لگائے۔

بیوی ایک زبردست مدبر کی حیثیت سے تھوڑی بہت دیر کے بعد پاندان یا چولھے کے قریب بیٹھ کر تیوری پر بل ڈال کر کہتی ہیں آپ کے کپڑوں سے سگریٹ کی بو آرہی ہے، کیا سگریٹ پی لیا آپ نے؟

دیکھئے کتنا منع کیا گیا تھا آپ کو!

سچ کہتی ہوں ضرور آپ نے سگریٹ پی لیا ہے،

شوہر اگر عقل سلیم اور سیاسی بصیرت سے بالکل ہی محروم ہے تو شرمندہ ہو کر بیوی کی ذکاوت حس کی داد دیتا ہے تو کہدیتا ہے کپڑوں سے تمباکو کی بو کو کیا واسطہ، یہ اطلاع یقیناً اس پانچویں دستہ کی کارگذاری کا نتیجہ ہے اس پر وہ کہتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے میرے بچے بڑے بے زبان ہیں وہ کبھی کوئی بات نہیں کہتے ان میں تو یہی ایک خوبی ہے کہ باہر کی بات گھر میں آکر کبھی نہیں کہتے ہیں۔ تو پوچھتے پوچھتے تھک جاتی ہوں پھر بھی زبان نہیں ہلاتے۔ ان باتوں پر یقین آگیا تو پھر وہی مصیبت سر پر سوار رہی ورنہ اس تجربہ کے بعد آدمی کے کان ہو جاتے ہیں اور پانچویں دستہ کی سرگرمیوں سے ہر وقت ڈرتا رہتا ہے،

ایک باپ جو بدقسمتی سے اپنے گھر کے پانچویں دستہ سے ناواقف تھے باہر جانے لگے۔ باہر جاتے وقت بچوں نے بھی اصرار کیا۔ ہم بھی چلیں گے۔ ماں نے اس سیاسی ضد کی تائید فرمائی۔ اور بالآخر باپ کو یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ جرمنی سے نکالے ہوئے ان یہودیوں کو ضرور ساتھ لے چلنا چاہیئے۔ اسی دن گانے کا جلسہ تھا۔ گانا شروع ہوتے ہی "حریفان بادہ" میں ضد ہو گئی کہ گانے والی کو سب سے زیادہ عملی داد کون دیتا ہے۔ سب کے روپے برسانا شروع کئے۔ انہوں نے بھی دیئے اوروں نے ایک دیا تو انہوں نے دو دیئے۔ آخر جتنے روپے جیب میں تھے سب دے ڈالے۔ رات کو گھر آکر سو گئے۔ تیسرے روز معلوم ہوا کہ جس سے چالیس روپے کے نوٹ غائب ہیں۔ تحقیقات ہوئی، بیانات لئے گئے۔ حسابات کی دیکھ بھال ہوئی، بیوی نے چپکے سے شوہر کے کان میں کہا:

"چور آپ ہیں"

"میں! کون کہتا ہے۔ میں اور چوری؟

جی ہاں جلدی سے اقبال جرم کر لیجئے، ورنہ ملازموں کو معلوم ہو گیا تو بڑی رسوائی ہوگی۔

ہرگز نہیں میں روپے نہیں لے گیا آخر مجھے ضرورت ہی کیا تھی، میری ضروریات کے لئے مقررہ رقم کافی ہے"

"اور پرسوں گانے میں اتنے روپے کہاں سے دیئے تھے آپ نے؟

ص "کون کہتا ہے میں نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا"؟

"مجھے سب خبر ہے۔ بس رہنے دیجئے"

بڑے صاف باطن بڑے پاک طینت

ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

اب وہ لاجواب ہو گئے اور یہ سمجھ گئے کہ یہ جاسوسی پانچویں دستہ کی ہے، اس کے علاوہ اور کسی کی نہیں،

ایک ریاکار بزرگ جو دینداری اور پرہیزگاری میں اپنے آپ کو بہت نمایاں کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے، سوئے اتفاق سے حسن کرشمہ سنج کے دام زلف میں پھنس گئے، اور اپنے زہد و طاعت کو حافظ کے سمرقند بخارا سے بھی ارزاں تر فروخت کر دیا، ناز و ادا کا سارا بار تنخواہ ہی پر پڑتا تھا۔ گھر کے مصارف کا دارومدار بھی اسی پر تھا،

اس بیماری کے لگ جانے پر یہ دستور ہو گیا کہ ہر مہینے چالیس پچاس روپیہ جرمانہ ہو جاتا، جب تنخواہ گھر میں لے جا کر دیتے، چہرے پر غم و افسوس کے آثار نمایاں کر کے کہہ دیتے، اس مہینے میں کم بختوں نے آدھی تنخواہ جرمانہ میں کاٹ لی، یہ جرمانہ مستقل ہو گیا تو بیوی کو فکر ہوئی اس وقت پانچویں دستہ نے اپنی ذہانت کا ثبوت دیا اور جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ تاوان حسن کی سرکار سے عائد کیا جاتا ہے۔ اس راز کے کھل جانے پر باپ کو بچوں سے سخت نفرت ہو گئی، خاندانوں میں پانچویں دستہ کی خدمات وہ لوگ انجام دیتے ہیں جو عمر میں سب سے بڑے ہوتے ہیں اور ہر فرد خاندان سے اپنے احترام و بزرگی کے بت کو سجدہ کرانے کی فکر میں رہتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں افراد کے باہمی اتحاد کی وجہ سے ان کی عزت و بہاء میں کمی آتی ہے تو وہ سب کو لڑانے کی کوشش کرتے ہیں، پھر فرداً فرداً آپ کی دلجوئی کر کے اس کے مخالفوں کی مذمت کرتے ہیں۔ اس طرح سب پر ثابت کر دیتے ہیں کہ وہ نہایت ہمدرد اور غم گسار آدمی ہیں۔ اس قسم کے بزرگ خاص طور پر شادیوں کے موقع پر فساد کرا دیتے ہیں، شادی کی رسم کیسے ہی سکون و اطمینان کے ساتھ سر انجام پا رہی ہو، یہ کوئی ایسا گل کھلا دیتے ہیں کہ ہنگامہ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی طرح مقصود حاصل نہیں ہوتا تو خود ہی کسی بات پر خفا ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جب منایا جاتا ہے تو روکر فرما دیتے ہیں میں کیا کروں اس عمر میں میری بڑی ذلت ہو رہی ہے۔ فلاں شخص میرا سخت دشمن ہے اور وہ دعوت میں تمام انتظامات کی نگرانی کر رہا ہے اور ایسی صورت میں کیونکر میں شریک ہو سکتا ہوں، اسے ہٹا دیا جائے تو ممکن ہے شرکت کر لوں ابھی وہ کہہ رہے تھے مجھے کھلانا نہیں آتا تو دعوت ہی کیوں کی تھی۔

بقیہ مضمون بر صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

جاپان کیا شریک جنگ ہوگا؟

مسٹر مٹسو کا پرسر رابرٹ کا خیال ہے کہ جاپان اس جنگ سے الگ ہتلگ ہنیں رہ سکتا۔ اسوقت جب منچوریا کا "واقعہ" پیش آیا تھا مسٹر مٹسوکا نے جنوبی منچورین ریلوے کے جنرل منیجر کی حیثیت سے اس "واقعہ" میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ اس وقت سے اب تک انکا یہ یقین رہا ہے کہ سلطنت برطانیہ زوال پذیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق بعید کے معاملات کے جانچنے والے اس بات سے مشکوک نظر آتے ہیں کہ برما کی سڑک بند ہو جانے سے بجائے اس کے کہ کوئی اچھا نتیجہ برآمد ہو جاپان کی ہوس بڑھ جائیگی۔

ہر چند کہ برطانیہ نے مشرق بعید میں تصادم کو روکنے یا کم از کم اسے ملتوی کرنے کی کوششیں کیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند ہفتوں کے اندر اندر حالات نازک ہو جائینگے۔ ایک کوشش یہ بھی کی گئی کہ جاپان کو اقتصادی مراعات پیش کی جائیں کیونکہ اس طرح سے سلطنت برطانیہ جاپانی اشیاء کے لئے بازار مہیا کر سکتی ہے۔

امریکہ اور جاپان

"ڈیلی ٹیلی گراف" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے ذمہ دار حلقوں میں حکومت امریکہ کے اس فیصلہ کو بہت اہمیت دی جارہی ہے کہ تیل کی اشیاء اور لوہے کے ٹکڑوں پر جس برآمدی لائسنس کا طریقہ عاید کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان کو برطانیہ کی علانیہ مخالفت سے باز رکھنے کا یہ موثر حربہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ خیال ہے کہ جاپان جرمنی کے دباؤ میں آکر برطانیہ کی مخالفت کرے گا۔

"نیوز کرانیکل" کے امریکہ والے نامہ نگار نے مندرجہ ذیل اعداد و شمار بتائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان امریکہ کی اشیاء کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں جاپان میں امریکہ سے دو ملین ٹن سے زیادہ لوہے کے ٹکڑے درآمد ہوئے اس کے علاوہ اس سال جنوری اور جون کے درمیان امریکہ سے ۳۵۵۰۰۰ ٹن لوہے کے ٹکڑے اور ۱۰۰۰۰۰ خام تیل کے پیپے درآمد ہوئے۔

ترکی اور روس کے خوشگوار تعلقات

اخبار نیوز کرانیکل کا نامہ نگار مقیم استنبول بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے۔

ترکی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے آج اس خبر کی کھلے لفظوں میں تردید کی ہے کہ ترکی اپنی مشرقی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔

روس کے ساتھ ترکی کے نہایت اچھے تعلقات ہیں بلکہ اس نے بلقان کے حالیہ مباحثوں کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کر کے فوری خطرہ کے سبب کو بھی دور کر دیا ہے۔

اپنی نیک نیتی کا مزید ثبوت دینے کی غرض سے اس نے روس سرحد پر اتنی ہی فوجیں رکھی ہیں جتنی کہ معمولاً امن کے زمانے میں رہا کرتی تھیں ایک ماہ سے کچھ زاید ہوا کہ روس اور ترکی نے اس خیال سے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ پیش آنے باہمی طور پر یہ طے کر لیا ہے کہ اپنے عام محافظ دستوں کو سرحد سے بھی کچھ میل پیچھے ہٹالیں۔

ہوائی جہازوں کیلئے پٹرول

امریکہ نے جو ہوائی جہازوں کے استعمالی پٹرول کی برآمد بند کردی ہے۔ اس کا خاص اثر جاپان پر ہوگا کیونکہ اس کا دارومدار ہی امریکہ سے آنے والے پٹرول پر تھا۔

اٹلی کے ذرایع فراہمی اب صرف البانیہ اور رومانیہ ہی ہیں، زمانہ صلح میں اٹلی میں ۳۶۰۰۰۰ ٹن پٹرول کی درآمد امریکہ سے تھی اس کے برخلاف وہ اب سالانہ صرف ۲۵۰۰۰۰ ٹن پٹرول حاصل کر سکے گا۔

اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ جرمنی مختلف طریقوں سے ایک سال میں ۵۰۰۰۰۰ ٹن پٹرول فراہم کر سکے گا۔ اب ذرا اس امر پر بھی غور کیجئے کہ یورپ کی جارحانہ جنگوں میں نازی ہوائی قوت ۱۶۰۰۰ ٹن پٹرول یومیہ خرچ کر رہی تھی۔ اس لحاظ سے سالانہ خرچ کا اوسط ۵۸۴۰۰۰۰ ٹن پڑتا ہے۔

برطانیہ میں اخباروں پر پابندی

لندن یکم اگست۔ دارالعوام میں کل لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر سلورمین نے تحریک التوا اجلاس پیش کرتے ہوئے تحریک پیش کی کہ ڈیفنس ریگولیشن سے دو ریگولیشنوں کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ جس حکومت کے ہاتھ میں اس قسم کے قانون ہونگے وہ کسی بھی اخبار کو کسی قسم کی اظہار رائے سے روک سکتی ہے۔ کمانڈر کنگ ہال نے تحریک کی تائید کی اور کہا کہ اس قسم کے قانون سے حکومت کو وسیع اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں اور پریس کی آزادی رکھی جا سکتی ہے۔

سر جان اینڈرسن نے جواب دیا کہ ہاؤس کو جو سوال طے کرنا بہت آسان ہے وہ یہ ہے آیا اظہار رائے کی آزادی کا یہ مطلب ہے کہ ایسے مضامین شایع کرنے کی اجازت دیدی جائے جن سے کہ دشمن کو امداد پہنچتی ہے اور آیا ہم ایسے باقاعدہ اور منظم پروپگنڈے کی اجازت دیدیں جس سے لوگوں کے حوصلے پست ہو جائیں۔ جس قانون کا ذکر کیا گیا ہے وہ صرف پریس تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان اشخاص کے لیئے ہے جو لوگوں کے حوصلے پست کرنے والی کوئی کارروائی کریں ہوم سکریٹری اور کیبنٹ کی اجازت کے بغیر کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ حکومت کو اس قسم کے قانون کی کیوں ضرورت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہالینڈ، بلجیم اور فرانس کے کچھ حصوں کی تباہی جس طریقہ پر ہوئی ہے اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہم ایسی مصیبتوں کا شکار بن سکتے ہیں جن کا ہمیں خواب میں بھی خیال نہیں ہے۔

موجودہ حالات میں اس سے کم سخت قانون موزوں نہیں ہوگا۔ تحریک ۶۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۸ ووٹوں سے مسترد ہوگئی۔

کیا جرمنی بڑے پیمانہ پر ہوائی حملہ کرنیوالا ہے

لندن ۱۶ اگست۔ لندن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی برطانیہ پر بہت جلد ایک بڑے پیمانہ پر ہوائی حملہ کرنے والا ہے۔ جرمنی کا حملہ کب ہوگا اور کس طرح ہوگا۔ یہ مسئلہ آجکل بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ فرانس کے ساحل پر لمبی مار کرنے والی توپیں چڑھائے جانے کے بارے میں لندن میں بیان کیا جارہا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ فرانس کے شمالی ساحل پر اس قسم کی توپیں چڑھائی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ ناروے پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی نے اپنے سپاہیوں کو بحر بالٹک کے مشرقی ساحل پر فوجی تربیت دی تھی اور ممکن ہے کہ جرمنی اس قسم کی اسکیم برطانیہ کے لیے تیار کر رہا ہو لیکن بیان کیا جارہا ہے کہ خواہ کسی طرح حملہ ہو۔ انگریزی ہوائی جہاز فوراً ہی آگاہ کر دیں گے۔ جبکہ حملہ ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کا یہ ارادہ ہے کہ وہ تیز رو کشتیاں استعمال کرے گا۔ گو یہ ممکن ہے لیکن یہاں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اس قسم کی کشتیاں فوج لے جانے کے بجائے ہوائی چھتریوں سے اترنے والی فوج کو سامان سپلائی کرنے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔

برلن سے خبر ملی ہے کہ ہر ہٹلر واپس پہنچ گئے ہیں اور انھوں نے ہروان رابن ٹروپ۔ مارشل گورنگ اور جنرل ننگو سے مشورہ کیا۔ برطانوی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے کچھ علاقوں پر پھر اڑان کی۔ لیکن کم بم گرائے، اور بہت کم نقصان ہوا۔

لندن میں چیک گورنمنٹ

لندن ۳ اگست۔ لندن میں عارضی چیکوسلاوکیہ گورنمنٹ کے قایم ہونے کی وجہ سے چیک کے علاقہ زیر حمایت کے جرمن حکام بہت برہم ہوئے ہیں۔ اور باشندوں کو مندرجہ ذیل تنبیہہ کی ہے۔

"حکومت علاقہ زیر حمایت نے پہلے بھی کئی مرتبہ چیک باشندوں کی توجہ اس امر پر مبذول کرائی ہے کہ بعض چیک باشندے جو ملک سے باہر ہیں اپنے مفاد کی خاطر غیر ذمہ دار سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں، اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ چیک باشندوں کی طرف سے بولتے ہیں؟ چنانچہ حکومت زیر علاقہ زیر حمایت تمام چیک قوم کی تصدیق سے ایسی کارروائیوں کی مذمت کرتی ہے"۔

لکھنؤ میں یوپی کے جیل افسروں کیلئے ٹریننگ کیمپ کھلے گا

لکھنؤ یکم اگست۔ لکھنؤ میں یوپی کے جیل افسروں کو تربیت دینے کا کیمپ کھولنے کے انتظامات قریب قریب مکمل ہو گئے ہیں۔ اس پر پچاس ہزار روپیہ ابتدائی اخراجات میں لگے گا کالج کے پرنسپل مسٹر کالیا نے اسکی تفصیل تیار کی ہے پہلے مسٹر کالیا حکومت پنجاب کے ملازم تھے اسکے بعد انہوں نے ایشیا کا دورہ کر کے مختلف جیلوں کے حالات دیکھے اور وہاں کے مسائل معلوم کیئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بہ یک وقت چالیس جیل وارڈوں کو تربیت دی جاسکے یہ اسکول لکھنؤ کی پرانی جیل کی عمارت میں کھولا گیا ہے اور اسکول بنانے کے لئے اس میں ضروری تبدیلیاں کر دی گئی ہیں مختلف صوبجاتی حکومتوں نے دریافت کیا ہے کہ کیا ہمارے جیل افسروں کو بھی اس اسکول میں تربیت میں لیا جاسکتا ہے مسٹر کالیا نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اس تربیت پانے کے بعد جو جیل افسران نکلیں گے۔ وہ ان اصلاحات کی تکمیل میں پوری طرح معاون ثابت ہو سکیں گے جو سابقہ (کانگریسی) حکومت کو مدنظر تھیں مثلاً سائنٹفک بنیاد پر قیدیوں کی درجہ بندی کرنا اور ہندوستان کے حالات کے مطابق دوسرے مغربی طریقوں کو جاری کرنا تاہم فی الحال کوئی معجزہ نما حیرت انگیز تبدیلیوں کی توامید نہ کرنی چاہیئے لیکن بالآخر اس اسکیم کی بدولت جیلوں کے انتظام میں نمایاں طور پر بہتری ہو جائے گی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کی اہمیت کا برطانیہ میں احساس

لندن ۳۰ جولائی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ میں مسٹر مائیکل فٹ نے لکھا ہے کہ اگرچہ دنیا کے واقعات کی رو میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا فیصلہ ایک چھوٹا سا فیصلہ معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے جو لوگ مجھ سے اختلاف رکھتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ لارڈ کرزن نے پیشین گوئی کی تھی کہ برطانیہ کا مستقبل نہ یورپ میں طے ہوگا نہ ان سمندروں پر طے ہوگا کہ جہاں اس کا جھنڈا لہراتا ہے نہ ان نوآبادیوں میں طے ہوگا جو برطانیہ نے بسائی ہیں۔ بلکہ اس براعظم میں طے ہوگا جہاں کی نسلیں پہلے یہاں آئیں اور جہاں کہ انکی اولاد فاتح کی حیثیت سے پھر پہونچی۔ لارڈ کرزن کی پیشین گوئی حقیقت سے بہت دور نہیں ہے۔ پونہ کے اجلاس کانگریس کی بہت اہمیت ہے۔

حکومت کو اسٹیٹسمین کی مبارکباد

دہلی ۴ اگست۔ معاصر "اسٹیٹسمین" اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے "حکومت ہند نے غیر سرکاری والنٹیر جماعتوں کو مسلح یا غیر مسلح ڈرل کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر ہم اسے غیر مشروط طور پر مبارکباد دیتے ہیں۔ جنگ کے زمانہ میں اس قسم کی جماعتوں کو سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دینا حکومت کی مجرمانہ کمزوری ہے، اور آخر میں پرامن شہریوں کو اس کمزوری کی قیمت خونریزی اور بدامنی سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ بیس برس کا عرصہ ہوا لارڈ چیمسفورڈ کے ماتحت حکومت ہند نے قانون و امن کو چیلنج کا جواب دیتے ہوئے تذبذب سے کام لیا تھا لارڈ ریڈنگ نے معاملات کو سلجھایا اور امن وامان بحال ہوا۔ دس برس ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے لارڈ چیمسفورڈ کی غلطی کو دہرایا اور دہشت انگیزوں کی جرأت اور امن پسند آدمی کی دہشت لارڈ ولنگڈن کی وزارت میں آئی۔ انہوں نے امن وامان بحال کیا اور لارڈ لنلتھگو نے اسے قائم رکھا ان کی حکومت نے جو نیا قدم اٹھایا ہے سیاسی مبصروں کو اس کے جواز کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود فیصلے کے ساتھ ساتھ سرکاری اعلان میں مناسب طور پر اس کا جواز پیش کیا گیا ہے۔

ڈیفنس بونڈ

شملہ ۵ اگست۔ دفاعی قرضہ جات کی مختلف مدوں میں ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء تک مندرجہ ذیل رقوم جمع ہوئی ہیں۔

بے سودی ڈیفنس بونڈز	۱۲۷۴۱۰۰۰	روپیہ
۳ فیصدی سود کے ڈیفنس بونڈز	۵۸۹۷۰۰۰	"
ڈاکخانہ کے ۲ سالہ سیونگ سرٹیفکیٹ	۳۸۲۷۰۰۰	"
میزان	۲۲۴۶۵۰۰۰	روپیہ

دوستوں کی صحبت میں وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے جس میں بات چیت ایک دلچسپ تفریح بن جاتی ہے چائے پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے دوست دن میں ہر وقت مزیدار ہندوستانی چائے کی ایک اچھی بنی ہوئی پیالی کو پسند کریں گے۔

آؤ ہم ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:- تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

IK 113

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاگو چائیں

LTK 21 B

افسانہ ۔ بقیہ صفحہ ٤

برہیں سے مستقل فساد کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ جب ان صاحب کے یہاں کوئی تقریب ہوتی ہے تو خاندان کے اس پانچویں دستہ کی سرکردگی میں ایسی ایسی ناشائستہ حرکات ہوتی ہیں کہ ہمیشہ کے لئے تعلقات ہی منقطع ہو جاتے ہیں۔

جماعتوں کا پانچواں دستہ وہ حضرات ہوتے ہیں جو صدر کی طرف سے ہر وقت ممبران میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ممبران میں اتفاق پیدا نہیں ہوتا اور صدر کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کرنے کے تمام امکانات دور ہو جاتے ہیں۔ ہر ممبر جماعت میں غیر ہردلعزیز رہتا ہے اور صدارت کے انتخاب میں ہر مرتبہ پرانا صدر ہی کامیاب رہتا ہے۔ جماعت مقاصد کے لحاظ سے کامیاب ہو یا نا کامیاب انکی صدارت ہمیشہ قایم رہتی ہے اور جماعت کی زندگی کا ثبوت انکی نظر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا کہ سالانہ صدر کا چناؤ باقاعدہ ہوتا رہے۔ لہٰذا وہ اپنے زعم باطل میں اپنی صدارت کے دور میں جماعت کو کامیاب ہی خیال کرتے ہیں۔ قصبہ شہر اور ملک میں یہ "پانچواں دستہ" ہر وقت کارفرما رہتا ہے۔

قصبہ کا پانچواں دستہ کبھی نمایاں اور ممتاز افراد پر مشتمل ہوتا ہے، کبھی میونسپل بورڈ کے ممبروں پر، جو چیئرمین کے جلسوں یا ٹیکس تجویز کرنے کی کمیٹیوں میں بیٹھ کر طے دیتے ہیں کہ فلاں شخص اتنی حیثیت رکھتا ہے اور فلاں اتنی حیثیت رکھتا ہے۔

ملک کا پانچواں دستہ اسکی وہ جماعتیں ہوتی ہیں جو اہل ملک کو موہوم خطرات کی بنا پر ایک دوسرے سے لڑانے کی سعی میں مصروف رہتی ہیں۔

دفاتر اور سرکاری اداروں میں چپراسی، سپاہی یا فراش پانچویں دستہ کی خدمت انجام دیتے ہیں اور افسر انکو اہلکاران کی نقل و حرکت سے مطلع کرتے رہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ انکی یہ اطلاعات محض سرکاری کاموں ہی سے متعلق ہوں۔ اکثر ذاتیات کے پیش نظر ……

امریکہ اور جاپان کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی

لندن ٥ اگست۔ مسٹر سمرویلز کو حکومت جاپان کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں امریکہ سے پٹرول آمد کرنے کی ممانعت کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے اس کا جواب حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے جلد ہی دیا جائے گا۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ ایسے کوئی بھی آثار نہیں پائے جاتے کہ پٹرول کی پابندی اٹھا لی جائے گی۔ یا انہیں کسی قسم کی تبدیلی کی جائے گی۔

یہ قدم ملک کی حفاظت کے لئے اٹھایا گیا ہے اور جاپان نے امتیاز روا رکھنے کا جو الزام لگایا ہے وہ ان شکایتوں کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔ جو چین میں آباد امریکن جاپان کے خلاف کر رہے ہیں کہ جاپان کے قانون اسقدر مطلق العنانہ ہیں کہ انکا حال بد سے بدتر ہو گیا ہے۔

نیویارک میں یہ بات کھلے طور پر تسلیم کی جا رہی ہے کہ جاپان اور نیویارک کے درمیان تعلقات اسوقت اتنے کشیدہ ہو گئے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ جاپان نے "مشرقی ایشیا" پر اپنی اقتصادی اجارہ داری قایم کرنے کا جو دعویٰ کیا ہے۔ اس سے امریکہ کی رائے عامہ پر گہرا اثر ہوا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ اس قسم کے حقوق کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اہل امریکہ کے ساتھ جاپانی جو سلوک کر رہے ہیں اس سے بھی یہاں کی رائے عامہ بھڑکی ہوئی ہے۔ مشرق بعید سے جو خبریں آتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کے سفیر نے حکومت جاپان سے امریکن جہاز کو پکڑنے کے بارے میں لکھا پڑھی کی ہے۔ یہ جہاز چین کے ساحل پر سیچو کو پکڑا گیا تھا۔ ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکن جہاز طوفان کی وجہ سے وینچو میں پناہ لینے کے لئے ٹھہر گیا وہاں جاپانیوں نے ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔

جنگ میں برطانیہ کی امداد اور کانگریس سے تعاون کیا جائے

لاہور ٥ اگست۔ معاصر "ٹریبون" کے نامہ نگار مقیم شملہ کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بہت سے مسلم لیگی جن میں سے چند نے مسلم لیگ کونسل کا اسپیشل اجلاس طلب کیا تھا آیندہ اجلاس میں تین رزولیوشن پیش کریں گے۔ پہلا رزولیوشن یہ ہے کہ لڑائی میں برطانیہ کو امداد دینے کے متعلق لیگ کی پوزیشن کی وضاحت کی جائے۔ دوسرے یہ کہ اعلان کیا جائے کہ مرکز میں نیشنل گورنمنٹ قایم کرنے کے لئے مسلم لیگ کانگریس اور دوسری پارٹیوں سے تعاون کرے تیسرے لیگ کی پالیسی اور پروگرام سیاسی نوعیت کا ہو۔ ذاتیات پر مبنی نہ ہو۔ یہ نہیں معلوم کہ مسٹر جناح یا نوابزادہ لیاقت علی خاں سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کا کیا رویہ ہوگا۔ اسی اثنا میں پنجاب کے مسلم لیگی یہ انتظار کر رہے ہیں کہ بمبئی میں جو ڈپوٹیشن مسٹر جناح سے ملکر جنگ میں لیگ کی عدم شرکت کی پالیسی تبدیل کرانے کے لئے گیا ہے اس کی گفت و شنید کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

پولینڈ اور انگلستان میں معاہدہ

لندن ٥ اگست۔ آج نمبر ١٠ ڈاؤننگ اسٹریٹ یعنی وزیراعظم برطانیہ مسٹر چرچل کے بنگلے پر برطانیہ اور پولینڈ کی ری پبلکن حکومت کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ برطانی حکومت کی جانب سے مسٹر چرچل وزیراعظم اور لارڈ ہیلی فکیس وزیر خارجہ نے دستخط کئے۔ اور پولینڈ کی طرف سے ایم سکورسکی اور پولینڈ کے وزیر خارجہ نے دستخط کئے۔ اس معاہدہ کی رو سے پولینڈ کی فوجیں فتح حاصل ہونے تک برطانی فوجوں کے پہلو بہ پہلو جنگ لڑینگی۔ برطانی حکومت فی الحال پولش فوج کا خرچہ ادا کریگی۔ کمانڈر انگریز ہوگا۔ اور متحدہ کمانڈ … برطانی کنٹرول میں ہوگا فوجوں کے ممبر مشترکہ انگلو پولش کمیٹی منتخب کریگی پولش سپاہی پولینڈ کی وردی پہنیں گے۔ اور پولینڈ کے جھنڈے رکھیں گے۔ اور ان تمام سپاہیوں کو پولش ریپبلک کی وفاداری کی قسم کھانی ہوگی۔

اخراج قومی سیوادل کا سرحد کا دورہ

پشاور ٥ اگست۔ مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت انچارج آل انڈیا کانگریس ولنٹیر کور کے دورہ سرحد کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ سرحد میں خدائی خدمتگار اور کانگریس کے قومی سیوادل کے تعلقات کے متعلق اہم مسئلے طے ہوں گے۔ حال ہی میں خان عبدالغفار خاں نے اپنے پشتو اخبار "پختون" میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے اپنے الگ ہو جانے کے متعلق جو مضمون شایع کیا تھا اسے بھی اس سلسلہ میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرحد صوبہ کانگریس کمیٹی کی بھی میٹنگ ہونے والی ہے جس میں موجودہ صورت حالات پر اور حکومت کی عاید کردہ پابندیوں پر بھی غور کیا جائے گا۔

مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن

لندن ٥ اگست۔ اخبار "یارک شائر پوسٹ" جو مسٹر انتھونی ایڈن وزیر جنگ برطانیہ کے خاندان کی ملکیت ہے اس کے نمائندہ نے اشارہ کیا ہے کہ اگر برطانیہ نے برما روڈ بند کرنے کے لئے جاپان کا مطالبہ تسلیم کرنے کے بجائے سختی کا رویہ دکھایا ہوتا تو جاپان کو برطانیہ کے ساتھ جنگ کرنے کی ہمت نہ ہوتی اور اس کی دو وجہ ہیں۔ اول یہ کہ چین کے ساتھ جنگ کی وجہ سے جاپان کی موجودہ اندرونی پالیسی بہت کمزور ہے۔ دوم اگر جاپان برطانیہ کے ساتھ کسی کھلی جنگ میں شریک ہوا تو امریکہ جاپان کے خلاف اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔

اس اشارہ سے اس قسم کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں کہ کیا مسٹر انتھونی ایڈن جنہوں نے جرمنی کے آسٹریا پر قبضہ کے وقت مسٹر چیمبرلین کی وزارت سے استعفیٰ دیا تھا، برما روڈ بند کرنے کے لئے معاملہ پر مسٹر چرچل کی پالیسی سے بھی اختلاف رکھتے ہیں۔ جاپان میں انگریزوں سے جو ذلت آمیز سلوک کیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے پریس اور پبلک کی جاپان کے خلاف نکتہ چینی اور بڑھ گئی ہے۔

فرانس کے بنکوں پر جرمنی کا قبضہ

لندن ٩ اگست۔ جرمنی نے اب فرانس کے بنکوں پر پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔ ایک جرمن کمیشنر کو کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔ پیرس کے ذرائع کی اطلاع ہے کہ بنک آف فرانس جو تدبیر اختیار کرے اس کی اطلاع پہلے سے اس کمشنر کو ہونی چاہئے۔ اور ہر ماہ کے آخر میں اس کمشنر کے پاس اپنا حساب بھیجنا ہوگا۔ بنک آف فرانس کو تمام اسٹاف میں کمشنر کے سپرد کرنا ہوگا۔ اور بنک کی عمارت میں بلامعاوضہ جگہ دینی ہوگی۔

ہالول یادگار کو ہٹانے کا مسئلہ

کلکتہ ٥ اگست۔ آج سہ پہر کو بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ناظم الدین نے کہا کہ ہالول یادگار کو ہٹانے کے مسئلے کے بارے میں حکومت بنگال حکومت ہند کے جواب کا انتظار کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس یادگار کو ہٹانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکومت ہند قدیم یادگاروں کے تحفظ کے ایکٹ کے ماتحت ایک اعلان جاری کرے۔

جاپانی کمانڈر ٹانڈو چائنا میں مارا گیا

ٹوکیو ٤ اگست۔ بحری محکمہ کی جانب سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ جنوبی چین میں کمانڈر رموتو کیو ہلاک ہو گئے ہیں۔ کمانڈر مذکور فرنچ انڈو چائنا میں جاپانی انسپکٹریٹ کے ممبر تھے۔

کیونکہ میں مزید لکھا ہے کہ کمانڈر ٢ جولائی کو مارا گیا جبکہ ایک کام میں مصروف تھا۔

جاپانی کیبنٹ کی میٹنگ

ٹوکیو ٥ اگست۔ آج سہ پہر کو جاپانی کیبنٹ کی میٹنگ ہوئی جس میں انگلستان اور مشرق بعید میں جاپانیوں کی گرفتاری پر غور کیا گیا۔ اب صرف سات حراست میں ہیں۔ بٹر رج کے متعلق جو کمپنی فوج کے افسر ہیں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے ان سے کچھ سوالات تو کئے گئے تھے لیکن حراست میں نہیں لیا گیا۔

امریکہ میں جبریہ بھرتی کا بل

واشنگٹن ٥ اگست۔ سینٹ ملٹری کمیٹی نے تین ووٹ کے مقابلہ میں ١٢ ووٹوں سے فوج میں جبریہ بھرتی کے متعلق بل کو سینٹ میں بھیجنے کا فیصلہ کر دیا بل کا مقصد ١٨ اور ٦٤ سال کی عمر کے درمیان …… ٤٢ اشخاص کو فوجی تربیت دینا ہے پہلے سال میں ١٥ لاکھ اشخاص کو تربیت دیجائیگی

فقیر ایپی کا ایجنٹ گرفتار

پشاور ٥ اگست۔ ٹینک کی پولیس نے فقیر ایپی کے ایجنٹ کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص کے پاس چند اشتہارات تھے۔ جن پر خود فقیر ایپی کے دستخط تھے۔ ملزم کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

بحکم جناب مسٹر امبیکا پرشاد خاں صاحب توا سفیف صاحب بہادر کانپور

اطلاعنامہ واسطے اظہار وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

بعدالت منصفی سٹی کانپور

مقدمہ نمبر ١٥٠ سنہ ١٩٣٨ء

میونسپل بورڈ کانپور — ڈگریدار سائل

بنام مساۃ ہاجرہ بیگم وغیرہ

١۔ مساۃ ہاجرہ بیگم بیوہ مرزا محمد قاسم
٢۔ مساۃ ہادی بیگم دختر مساۃ ہاجرہ بیگم
٣۔ مساۃ سردار بیگم دختر مساۃ ہاجرہ بیگم
(اقوام مسلمان ساکنان مکان نمبری 95/45 x 56)

حال مقیم ١٥/١/٤ احاطہ چھوٹے میاں کرنیل گنج کانپور فریقثانی

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ ومکفولہ ڈگری نمبری ١٥ سنہ ١٩٣٨ء کو جو بتاریخ ٤ ماہ اپریل ١٩٣٩ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ 6/16/4903 گذرانی ہے لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ٣١ ماہ اگست سنہ ١٩٤٠ء وقت ١٠ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ٣ ماہ اگست سنہ ١٩٤٠ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم بسنت لال منصرم
عدالت منصفی سٹی کانپور

(مہر عدالت)

نواب احمد یار خاں دولتانہ کا انتقال

کراچی ٩ اگست۔ خان بہادر نواب احمد یار خاں دولتانہ چیف پارلیمنٹری سکرٹری حکومت پنجاب آج کراچی میں رحلت فرما گئے۔

لندن ٨ اگست۔ فرانس کے سابق وزیر مسٹر منڈیل کو فوجی پہرہ میں مراکش سے فرانس لایا گیا ہے انکے خلاف فوجی مقدمہ چلایا جائے گا۔

شاندار — پانچواں ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ٩ اگست سنہ ١٩٤٠ء سے

روزانہ ٧ بجے شام ١٠ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ٣½ بجے دن

ہندوستانی سنی ٹون کا سوشل ڈرامہ

لکشمی

خاص اداکار: کمار۔ ببو۔ مایا۔ گوپے۔ بی بی اندرا۔ غلام رسول

دلچسپ کہانی — دلسوز نغمے — دلکش ڈانس — پرلطف مذاق

شرح ٹکٹ۔ ١ر ۔ ١٢ر ۔ ۹ر ۔ ۴ر
زنانہ کلاس ۴ر

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

سنیچر ١٠ اگست سنہ ١٩٤٠ء سے

روزانہ ٧ بجے شام ١٠ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ٣½ بجے

بمبئی ٹاکیز کا ولولہ انگیز شاہکار

آزاد

AZAD

جس میں اُن متوالوں کی داستان ہے کہ جنھیں دنیا کی کوئی طاقت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کر سکتی

خاص اداکار۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار۔ ممتاز علی۔ حسنا۔ رام شوکل۔ نذیر۔

بہترین اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پُرزور مکالمے

آپ سب کچھ اسمیں ملاحظہ کریں گے

شاندار — دوسرا — ہفتہ

بیگم انصاری کے نوک قلم کا بہترین شاہکار

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ٩ اگست سنہ ١٩٤٠ء سے

روزانہ ٧ بجے شام ١٠ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ٣½ بجے

جنرل فلمز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار

باغبان

اسٹوری رائٹر بیگم انصاری

ڈائرکٹر کاردار

لاجواب اسٹوری — نیچرل اداکاری — دلسوز نغمے — دلکش ڈانس
پُرزور مکالمے — پرلطف مذاق — بہترین سین — لاجواب فوٹوگرافی

خاص اداکار: بملا کماری — ستارہ — اشرف خاں — نانڈریکر — نذیر — لالہ یعقوب — واسطی — مرزا مشرف

میں مسٹر جناح کے ذلت آمیز رویہ کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرسکتا

دہلی ۵ اگست۔ نمایندہ تیج کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم نے چودہری خلیق الزماں صاحب کو جو یو پی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سرکردہ ممبر ہیں۔ ایک خط لکھا ہے کہ مسٹر جناح نے میرے ساتھ جو ذلت آمیز رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ میں اُسے زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرسکتا۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے آیندہ اجلاس میں کونسل کے چند ممبران کی طرف سے مسٹر جناح کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرنے کی تحریک کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کے سرکار پرست حلقے اور آزاد خیال حلقے دونوں ہی مسٹر جناح کی موجودہ روش سے بیزار ہیں اور دونوں ہی اس بات کے حق میں ہیں کہ موجودہ حالات کے پیش نظر صوبوں میں مخلوط وزارتیں قایم کر کے موجودہ جمود کو ختم کیا جائے۔ لیکن اس بارے میں مسٹر جناح کا رویہ حوصلہ افزا نہیں ہے بلکہ مسٹر جناح نے وار کمیٹیوں میں شریک ہونے کے متعلق جو ہدایات جاری کی ہیں مسلم لیگ کونسل کے سرکار پرست ممبر اس کے خلاف ہیں اور یہ غیر اغلب نہیں ہے کہ یہ سرکار پرست ممبر آزاد خیال ممبروں سے ملکر جو مسٹر جناح کی ہٹ دھرمی کی پالیسی سے بیزار ہیں ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کردیں۔ بہر حال لیگ کونسل کا آئندہ اجلاس ایک ہنگامہ خیز اجلاس ہوگا۔ جو ممکن ہے کہ مسٹر جناح کی لیڈری کا خاتمہ کردے۔

کلکتہ ڈھاکہ میل پٹری سے اُتر گیا

کلکتہ ۵ اگست۔ کلکتہ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر آج صبح ۳ بجکر ۳ منٹ پر ورسانلا اور جے پور کے درمیان ڈھاکہ کلکتہ میل پٹری سے اتر گیا۔ تین ڈبے اور انجن پٹری سے اتر کر الٹ گئے۔ نتیجہ میں تین آدمی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر تیسرے درجہ کے مسافر ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو ڈبے الٹے ہیں ان سب میں تیسرے درجہ کے مسافر سوار تھے۔ جائے وقوعہ سے جو تازہ بلیٹین آیا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ٹرین کا ایک پارسل کلرک مسٹر دیوکین چکرورتی اور کہ بوش مسٹر این سی مکرجی زخمیوں میں شامل ہیں اور دوسرے کریوئیں مسٹر ایس ایس گھوش بھی زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک شدگان کی لاشوں اور زخمیوں کو ڈار جلنگ میل سے کلکتہ لایا جا رہا ہے۔ یہ بد قسمت ٹرین (کلکتہ میل) رات کو ۱۰ بجکر ۴ منٹ پر گولنڈو سے روانہ ہوئی تھی اور آج صبح ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر یہاں پہنچنے والی تھی۔ حادثہ کی خبر پاکر جنرل منیجر فوراً جائے وقوعہ کو روانہ ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زخمیوں کی تعداد ۱۰ سے زیادہ ہے۔

ہر ہٹلر کی واپسی برلن

لندن ۷ اگست۔ جرمنی کے مقبوضہ مغربی یورپ کے علاقہ میں کسی قدر ہیجان نظر آتا ہے۔ شمالی فرانس کی تمام ریلیں جرمن فوجوں کے لئے وقف کردی گئی ہیں اور فوجیں تیزی سے آ رہی ہیں۔ ہر ہٹلر برلن واپس پہنچ گئے ہیں۔

نیو تھیٹرز کے سٹوڈیو میں آگ لگ گئی

کلکتہ ۷ اگست۔ آج شام کو نیو تھیٹرز کے سٹوڈیو میں آگ لگ گئی جس سے کئی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ سٹوڈیو کے اوپر کی منزل کا گودام بالکل جل گیا جہیں دس لاکھ روپے کے فلم وغیرہ رکھے تھے۔ آگ بجھانے والا انجن فوراً پہنچ گیا اور ۹۰ منٹ تک شعلوں سے جنگ کرنے کے بعد چار انجنوں نے بمشکل آگ پر قابو پایا۔

انڈو چائنا کو چین کی دھمکی

شنگھائی ۷ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چین نے حکام فرنچ انڈو چائنا کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انھوں نے انڈو چائنا میں جاپانیوں کو اڈہ قایم کرنے کی اجازت دیدی تو چین انڈو چائنا کے خلاف فوجی کارروائی کرے گا۔ چینی اخباروں کا بیان ہے کہ چینی فوجیں انڈو چائنا کی طرف بڑھ رہی ہیں اور بچاؤ کی زبردست تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

قدیم تنخواہ بحال کردیگئی

الہ آباد ۷ اگست۔ حکومت یو پی نے الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی تنخواہ کا پرانا گریڈ پھر سے بحال کردیا ہے یعنی دو ہزار روپیہ تنخواہ ہوگی اور دو سو روپیہ ماہوار الاونس ملے ہوگا۔ کانگریسی دور میں تنخواہ کم کی گئی تھی۔

گرین لینڈ پر جرمن حملہ کا خطرہ

لندن ۶ اگست۔ خبر ملی ہے کہ جرمنی کے حملے کے خطرہ کے پیش نظر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے گرین لینڈ میں احتیاطی تدبیر اختیار کرنا شروع کردی ہیں۔ گرین لینڈ کے ساحل کے قریب امریکہ کا جہاز "کیمبل گشت" لگا رہا ہے۔ یہ جہاز بمباری توپوں اور طیارہ شکن توپوں سے مسلح ہے اور اس کے پاس ایک سال کا سامان رسد اور پٹرول موجود ہے۔

انڈو چائنا اور جاپان

شنگھائی ۶ اگست۔ حکومت فرانس نے اپنے سفیر کی معرفت حکومت چین کو مطلع کیا ہے کہ انڈو چائنا کے بارے میں فرانس کا عزم بہت پختہ ہے، اور اگر جاپان نے کسی قسم کی فوجی کارروائی کی تو فرانس اس کا مقابلہ کرے گا۔

رنگون ۶ اگست۔ حکومت برما میں پہلی مرتبہ ایک پائی کا ہوائی ٹکٹ جاری

ایک ماہ میں جرمنی پر ۳۱۴۳۴ بم گرائے

لندن ۵ اگست۔ برطانوی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر یعنی ۱۸ جون کے بعد سے انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور ان علاقوں پر جن پر جرمنی کا قبضہ ہے ۳۱۴۳۴ بم گرائے۔ اور اس کے مقابلہ میں جرمنی نے برطانیہ پر صرف سات ہزار بم گرائے ۱۸ جون کے بعد سے جرمنی کے ۳۰ ہوائی جہاز برباد ہوئے اور اس کے مقابلہ میں انگریزوں کے صرف ۱۰۲ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔ لندن میں بیان کیا جا رہا ہے کہ ہوائی جہاز تیار کرنے کی دوڑ میں برطانیہ جرمنی کے برابر ہے۔

آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس

دہلی ۶ اگست۔ آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس کے بورڈ کے چوتھے روز کا اجلاس آج صبح پھر ۸ بجے آزاد مسلم کانفرنس کے مرکزی دفتر میں خان بہادر اللہ بخش صاحب سابق وزیر اعظم سندھ کی صدارت میں ہوا جس میں مسلم اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے سوال نامہ پر مزید غور کیا۔

جناح والیسرائے ملاقات

بمبئی ۵ اگست۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ہز اکسیلنسی والیسرائے نے ملاقات کی دعوت دی ہے۔ ۱۲ اگست کو بمبئی میں یہ ملاقات ہوگی

فرانس نے ترکی سے اپنا سفیر واپس بلا لیا

لندن ۵ اگست۔ حکومت فرانس نے ترکی میں مقیم فرانسیسی سفیر موسیو گلی کو واپس بلا لیا ہے وہ آج شام کو انقرہ سے روانہ ہو جائے گا۔ ترکی کے سیاسی حلقوں میں سفیر کی روانگی پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے

اٹلانٹک ہوائی سروس شروع ہوگئی

نیو یارک ۶ اگست۔ برطانوی ہوائی کشتی "کلپر" کے آنے کے بعد، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان باقاعدہ ہوائی سروس شروع ہو جائے گی، ڈاک اور مسافر لیجائے جائینگے

نوٹس

*

ڈاید پولیٹیکل معاوضہ منظور شدہ زیر دفعہ (۱۵) الف پولیس ایکٹ کے ادائیگی بقیم اقساط کے متعلق کچھ غلط فہمیاں معلوم ہوتی ہیں، اس غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ گذشتہ نوٹس مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء عوام کے لئے ہے اور جو شرایط گذشتہ نوٹس میں درج کیگئی ہیں وہ سرٹیکس دہندہ کے لئے ہیں۔ اس کے مطابق اگر وہ چاہیں تو ٹیکس چھ برابر اقساط میں حسب ذیل تواریخ پر یا اس سے قبل ادا کرسکتے ہیں۔

(۱) قسط اول	۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۰ء	(۴) قسط چہارم	۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء
(۲) قسط دوم	۲۷ اگست سنہ ۱۹۴۰ء	(۵) قسط پنجم	۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء
(۳) قسط سوم	۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء	(۶) قسط ششم	۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء

عوام کو دوبارہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ جو شخص اول قسط ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۰ء تک ادا نہ کریگا اس کو آئندہ اقساط ادا کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ اور کسی بھی قسط کے مقررہ تاریخ پر ادا نہ ہونے پر بقایا کل رقم واجب الادا ضابطہ فوجداری کے لکھے ہوئے جرمانے کے رقم کو وصول کرنے کے طریقے پر وصول کی جائے گی۔

ایل۔ پی ہنکاکس او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

مصر پر فوری حملہ کا خطرہ

قاہرہ ۶ اگست۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی سومالی لینڈ میں اٹلی کی فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں وہ زیلا کی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے بعد دو اور شہروں میں داخل ہوگئی ہیں۔ انگریزی فوج ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس سے پہلے سرکاری بیان میں تبلایا گیا تھا کہ ۵ اگست کو اٹلی کی فوج زیلا میں داخل ہوگئی، جہاں اس کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ اسی روز اٹلی کی مضبوط فوج نے ہرگیسیا پر بھی قبضہ کرلیا۔ اٹلی کی فوج کے ساتھ ٹینک، توپیں مشین گنیں اور ہوائی جہاز بھی تھے۔ انگریزی فوج دشمن کو نقصان پہونچانے کے بعد پیچھے ہٹ گئی۔ انگریزی فوج کو بہت کم نقصان پہونچا۔ ۶ اگست کو اٹلی کی فوج نے روڈ دینا پر قبضہ کرلیا۔ اس کی فوج میں پیدل توپیں اور مسلح کاروں والی فوج بھی تھی۔ ہماری اونٹ سوار فوج نے دشمن کو تنگ کیا۔

زیلا کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہاں انگریزی فوج نے کسی قسم کا مقابلہ نہیں کیا۔ بیربیرا پہنچنے کے لئے اٹلی کی فوج کو ۱۵۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ہرگیسیا اور روڈ دینا سے آگے پہاڑی علاقہ میں انگریزی فوج مقابلہ کرے گی۔

قاہرہ سے ایک نیم سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ لیبیا اور مصر کی سرحد پر اٹلی کی فوج ایک بڑی تعداد میں جمع ہے اور مصر پر لیبیا سے کسی وقت بھی اٹلی کی فوج حملہ کرسکتی ہے لیکن ابھی تک حملہ نہیں ہوا ہے۔ حملہ کا فوری خطرہ ہے۔

جب دُنیا میں چاروں طرف لڑائی چھڑی ہوئی ہو
انسان کی ہستی اور انسانی تہذیب کو جب مٹایا جا رہا ہو!
اس مصیبت کے زمانے میں
مہاراشٹر کے سب سے بڑے سنت گیانیشور کا پیغام سُنئے کہ
سب انسان اور اُن کی جانیں یکساں ہیں
اس پیغام کی روشنی میں
اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا فیصلہ کیجئے
سنہ ۱۹۴۰ء کا لاجواب شاہکار
ڈائرکٹران ڈاملے فتح لال
پربھات فلم کمپنی کا مایہ ناز شاہکار
دونوں میں ایک ساتھ
سنت گیانیشور
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
اور
امپیریل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
جمعہ ۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
ٹمنی شو۔ اتوار کو ۳ پونے بجے دن سے
خاص اداکار۔ ساہو موڈک۔ یشونت۔ سمتی۔ مالتی۔ شانتا۔ بھگونت۔

کانپور میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

یو۔پی کی زبردست تقریر

گذشتہ ہفتہ کانپور پولیس لائن میں پولیس افسران کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر پی۔ ایچ میزرس ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس یو۔پی نے ایک زبردست تقریر فرمائی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے کہ:۔

مسٹر چیمپین۔ افسران اور کانپور پولیس کے دیگر اشخاص۔

میں نے ایک مقصد سے آج صبح یہاں پریڈ ہونے کے لئے حکم دیا ہے۔ اور حقیقت میں یہ بات خوش نصیبی کی ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس جو آج یہاں آنے کو ہیں، یہاں آ سکیں گے۔ یہ پریڈ اس واقعہ کے سلسلہ میں ہو رہی ہے جو کرنگواں کے نزدیک ۱۰ اور ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو ہوا تھا جس کا بالآخر خاتمہ دو بہت خطرناک مجرمان کی موت کے ساتھ ہوا۔

اگر سب لوگوں کو نہیں تو تم میں سے بہت سے لوگ اس لڑائی کی تفصیل کو جانتے ہیں۔ ان دو آدمیوں پر یہ الزام ہے کہ پہلے انہوں نے بنارس کے ضلع میں ایک موٹر کی چوری کی، اور اسکو ضلع فتح پور کے دولت پور کے بنگلہ تک چلا کر لائے جو کلیانپور پولیس اسٹیشن سے تقریباً ۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔

کلیانپور کی پولیس کو ایک موٹر ڈرائیور کے ذریعہ دو آدمیوں کے اس گاڑی کو چھوڑنے کی اطلاع ملی تھی، جو اس گاڑی کو پہچانتا تھا اور ان آدمیوں کو نہیں جانتا تھا۔ اور کلیانپور پولیس نے فوراً یہ معلوم کرنے کی کارروائی کی کہ وہ لوگ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ کلیانپور پولیس اسٹیشن سے ہیڈ کانسٹبل کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ان دونوں آدمیوں نے چوری کی موٹر دولت پور کے بنگلہ کی کمپاؤنڈ میں چھوڑ کر کلیانپور ریلوے اسٹیشن کی طرف پیدل سفر کرنا شروع کیا ہے اور کم از کم ان میں سے ایک کے پاس بندوق ہے ہیڈ کانسٹبل نے ریلوے اسٹیشن تک ان کا پیچھا کیا لیکن وہاں پہنچنے پر اسکو معلوم ہوا کہ وہ بذریعہ ریلوے کانپور کی طرف روانہ ہو گئے ہیں، اوس نے نہایت سمجھداری سے کنٹرول ٹیلیفون کے ذریعہ ملاواں اور کانپور کے درمیان سب ریلوے اسٹیشنوں کو یہ خبر پہونچا دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کرسی پور گگولی کے ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کے عملہ نے اس گاڑی کے مسافروں کی جانچ شروع کی اور اس سے ان دو آدمیوں کو شک ہوا، جو گاڑی سے اترے اور انہوں نے ریلوے عملہ کو دھمکی دی اور کانپور کی طرف ریلوے کی پگڈنڈی پر ہو کر چلدیئے۔ یہ خبر کہ یہ دو آدمی کانپور کی طرف ریل سے جا رہے ہیں کلیانپور پولیس کو دیدی گئی تھی اور ایک پارٹی روانہ کر دی گئی تھی جن کو کرسی پور گگولی سے تھوڑی ہی دور پر یہ آدمی ملے۔ یہ بات محسوس کر کے کہ پولیس انکا تعاقب کر رہی ہے۔ اُن آدمیوں نے اپنے لوہے کے ٹرنک سے دوسری بندوق نکال لی۔ جو اون کے پاس تھی، اور انہوں نے کلیانپور پولیس اسٹیشن کی مختصر پولیس کی پارٹی پر گولی چلانا شروع کر دی۔ اس مقابلہ کے دوران میں فتح پور پولیس کے ہیڈ کانسٹبل ٹھاکر دین کے ایک گولی کا نشانہ لگا جس نے اوسکو ایسا سخت زخمی کیا کہ وہ دوسرے دن فتحپور ہسپتال میں مرگیا۔ پھر بھی کلیانپور پولیس اسٹیشن پارٹی کے بقیہ آدمیوں نے ان دونوں آدمیوں سے اس وقت تک مقابلہ جاری رکھا جب تک کہ اندھیرا نہیں ہو گیا جس میں وہ دونوں گم ہو گئے۔ یہ سب واقعہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو ہوا۔

اس تمام واقعہ کی بابت اطلاع کانپور پہونچ چکی تھی، اور ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو صبح کے وقت کانپور سے ایک پٹرول کار الہ آباد روڈ سے روانہ کر دی گئی تھی اور سب انسپکٹر محمد لسین خاں سے ملی ہوئی اطلاع کے نتیجہ کے طور پر اجودھیا پرشاد پاٹھک اور انتظار حسین انسپکٹران کی سرکردگی میں ایک پولیس پارٹی فتحپور پولیس سے مل کر کام کرنے کے لئے روانہ کی گئی۔ یہ پارٹی بالآخر ان دونوں مجرمان سے برسرپیکار ہوئی۔ اور اس نے ریلوے اسٹیشن کرنگواں کے نزدیک گھنے جنگل میں انکو گھیر لیا۔ یہ محسوس کر کے کہ اونکی پارٹی زمین کی بناوٹ کے خیال سے ان دونوں مسلح آدمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ناکافی ہے اور کانسٹبل گرجا شنکر کے مرجانے کے بعد جو ان دونوں مطلوبہ آدمیوں کے پاس پہونچنے کی کوشش کرتے ہوئے فوراً مارا گیا تھا۔ انسپکٹر اجودھیا پرشاد نے کانپور سے مزید امداد کے لئے خبر بھیجی۔ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کی شام کو مسٹر چیمپین اور مسٹر بولم کی سرکردگی میں امداد بھیجی گئی۔ اس جنگل میں پہونچنے پر جس میں یہ مطلوبہ آدمی گھیرے گئے تھے۔ مسٹر چیمپین نے یہ فیصلہ کیا کہ انکو گولی چلانے کے لئے مجبور کیا جائے تاکہ پولیس کو ان کے صحیح قیام کا موقع معلوم ہو سکے۔ یہ تدبیر کامیاب ہوئی اور ان دونوں آدمیوں نے فیر کئے۔ اس وقت گو کہ اندھیرا ہو رہا تھا اور رات کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا تھا وہ یہ تھا کہ ان دونوں آدمیوں کے چاروں طرف کا گھیرا زیادہ مضبوط کیا جاوے۔ اور مزید کمک اور ڈاکٹری امداد کا انتظام کیا جائے۔ اس وقت ساتویں راجپوت رجمنٹ کی ایک اور پارٹی پولیس کے ساتھ آملی جو ریلوے کی حفاظت کے کام پر تعینات تھی۔

مجرموں کے چاروں طرف پولیس کا گھیرا تنی ہوشیاری اور مضبوطی سے لگایا گیا اور پولیس کانسٹبل تنا چوکنا رہے کہ رات کے وقت ان دونوں آدمیوں کو وہاں سے بھاگ جانا ناممکن تھا اور دوسرے دن صبح تڑکے پولیس کے گھیرے کی سپاہیوں کی تعداد کم کرنے اور جنگل کے اندر گھس کر انکا پیچھا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح سے ۵۰ گز تک چلنے کے بعد گھنے جنگل سے قریب دس گز کے فاصلہ سے اس گروہ پر گولی چلنے کی آواز سُنائی دی لیکن گولی چلانے والے نظر سے اوجھل تھے۔ گولی چلنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ گولی مسلح پولیس کانپور کے خدا بخش کانسٹبل کے سینے پر لگی اور زخمی ہوا، اور اس کے بعد پولیس کی پارٹی پر مزید گولیاں چلائی گئیں اور یہ بات صاف طور پر نمایاں ہو گئی کہ ان دو آدمیوں کو بے فائدہ آدمیوں کی زندگی ضائع کئے بغیر گرفتار کرنے کے لئے مشین گن اور بموں کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس لئے آگے کی طرف بھگانے کا کام بند کر دیا گیا اور پولیس کا گھیرا بدستور قایم رکھا گیا۔ اور مسٹر چیمپین نے کانپور سے مزید فوجی امداد ایک مشین گن اور بموں کی سپلائی منگائی۔ یہ ۱۱ جولائی کی بات ہے کہ ۱۱ بجے دن کو کانپور کے برٹش رجمنٹ کے کچھ فوجی سپاہی بموں اور ایک مشین گن کے ساتھ جنگل میں پہونچے۔ پہلے رائفلوں سے دس گرانا ڈیز فائر کئے گئے۔ لیکن ان دونوں آدمیوں نے جن کو پکڑنا تھا اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ اور بم ہاتھ سے پھینکے گئے۔ اور گولیاں برسائی گئیں لیکن پھر بالکل پوشیدہ مقامات سے پولیس کی پارٹی پر گولیاں چلائی گئیں۔ اس کے بعد دو مزید بم پھینکے گئے۔ اور یہ انتظام کیا گیا کہ مشین گن سے کئی مرتبہ گولی بار کی جائے اور آخری راؤنڈ پر جو دوسرے حملے کا پیش خیمہ تھا ایسا کیا گیا اور ایک مرتبہ پھر پولیس پر گولی چلائی گئی۔ تب دو اور بم پھینکے گئے۔ جس کے جواب میں پولیس پر پھر ایک فائر کیا گیا اور بالآخر دو اور بم پھینکنے کے بعد پولیس نار پر پہنچ گئی اور دیکھا کہ ایک پنجابی مرا پڑا ہے۔ اور ایک دوسرا سکھ ایک ہی منٹ بعد مرا تھا۔ دونوں آدمی ڈی۔ بی۔ بی ایل کی بہت عمدہ بندوق اور کارتوسوں وغیرہ و دیگر سامان سے مسلح تھے۔

۱۰ جولائی کی شام کو جنگل میں جو کارروائی شروع ہوئی وہ ۱۱ جولائی کی دوپہر تک ختم نہیں ہو سکی۔ ان کارگذاریوں اور حملوں میں ہر شخص نے بہت وفاداری سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ اور سخت خطرہ اور سخت گرمی کے موقع پر بہت بہادری اور جوانمردی کا ثبوت دیا۔ اکثر کئی گھنٹوں تک متواتر لوگوں کو پیاسا رہنا پڑا۔

ان تمام واقعات کی ایک مفصل رپورٹ گورنمنٹ کے پاس بھیجی گئی تھی اور ہز اکسلنسی گورنر صوبہ نے اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ میں خود جا کر اس مقابلہ میں کانپور پولیس کی جوانمردی۔ دلیری اور کامیابی پر مبارکباد دوں اور ان کے دل پر اس کارنامے سے جو اثر پڑا ہے اوس کی تعریف ظاہر کروں اور یہ کہ فتحپور کے کانسٹبل ٹھاکر دین اور جہالسنی کے کانسٹبل گرجا شنکر جو اس وقت کانپور میں ڈیوٹی پر تعینات تھا اور جو اس مقابلہ میں متذکرہ دونوں خطرناک مجرموں کو گرفتار کرنے میں مارے گئے اون کے پسماندگان اور وارثان کے ساتھ انکی دلی ہمدردی کا اظہار کروں۔

مجھے بھی ان تمام افسران اور پولیس کے آدمیوں کو جنہوں نے اس کامیاب مقابلہ میں حصہ لیا مبارکباد دینے اور دونوں مقتول کانسٹبلوں کے وارثان اور کانسٹبل خدا بخش جو ہسپتال میں زخمی حالت میں ہیں انکے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرنے کی اجازت دیجئے۔ میں کانسٹبل رستم خاں کی دلیری کی خاص طور سے تعریف کرتا ہوں جنہوں نے گرجا شنکر کے مارے جانے پر بہت بہادری سے آگے بڑھ کر اون کی بندوق اٹھالی اور اُسے مجرموں کے ہاتھ میں پڑنے سے روک لیا۔

میرا خیال ہے کہ اس پریڈ کے ختم ہونے سے قبل ہی انسپکٹر جنرل آف پولیس بھی اپنی زبان مبارک سے آپ لوگوں کے سامنے چند کلمات کہنا پسند کریں گے تقریر ختم کرنے سے پہلے میں یہ پسند کروں گا کہ کانپور پولیس کے تمام افسران اور آدمی اس بات کو سمجھ لیں کہ میں اس بات کا پوری طور سے احساس کرتا ہوں کہ وہ زیادہ عرصہ سے سخت محنت کے ساتھ اپنے کام کر رہے ہیں۔ یورپ کی خطرناک جنگ کے جاری رہنے کی وجہ سے ابھی ان تمام کوششوں میں کسی طرح کی کمی نہیں کی جا سکتی۔ چاہے اس وقت مقامی صورت حالات میں کچھ بہتری کے آثار نمایاں کیوں نہ ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کانپور پولیس امن وامان کو قایم رکھنے کے لئے آئندہ بھی اگر اس سے زیادہ مستعدی سے نہیں تو اس مستعدی اور قابلیت سے کوشاں رہیں گے۔ جیسے کہ وہ گزشتہ عرصہ میں رہے ہیں۔

قبل اس کے کہ پریڈ ختم کی جائے میں انسپکٹر جنرل صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کے سامنے اپنی زبان مبارک سے کچھ کہیں۔

یکم اگست سنہ ۱۹۴۰ء
دستخط۔ پی۔ ایچ میزرس
ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس
یو۔ پی۔ ج بسویم

جنرل ڈی گول کو سزائے موت دیدی گئی

کلیرمونٹ فرنڈ (فرانس) ۲ اگست، جنرل ڈی گول کو فوجی عدالت نے انکی عدم موجودگی میں سزائے موت دیدی۔ سزا میں ان کی جائداد کی ضبطی اور فوجی عہدہ سے برطرفی بھی شامل ہے۔ جنرل ڈی گول کے خلاف بغاوت کرنے۔ ملک سے بھاگ جانے۔ اور ملک کے تحفظ کو نقصان پہونچانے کا الزام لگایا گیا ہے: "میں وشی کے حکمرانوں کے اس فعل کو بالکل بے اثر اور بے سود خیال کرتا ہوں"! یہ ہے وہ رائے جو جنرل ڈی گول نے ظاہر کی۔ جب کہ انکو سزائے موت کی خبر سنائی گئی۔ آپ نے مزید کہا کہ فتح کے بعد میں حکومت پیتاں کے ساتھ معاملہ چکا دوں گا۔

ناظرین کو یاد ہو گا۔ جنرل ڈی گول آجکل انگلینڈ میں ہیں اور فرانس کے آزاد لوگوں کی فوج جمع کر رہے ہیں۔ جو برطانیہ کی طرف سے لڑے گی۔

مرکزی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

شملہ ۲ اگست۔ خیال ہے کہ ۱۲ اکتوبر سے دہلی میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گا۔ جس میں حکومت ہند کا محکمہ کامرس ۸ نئے بل پیش کرے گا غالباً ان میں سے بیشتر بل تو سلیکٹ کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔

فلم سلطان صلاح الدین

پٹنہ یکم اگست، صوبہ بہار میں حکومت نے فلم "دورنگا ڈاکو" اور "سلطان صلاح الدین" غیر مصدقہ قرار دیدیا ہے۔ اب یہ فلم صوبہ بہار میں نہیں دیکھایا جا سکتا۔

افغانستان اور روس میں معاہدہ

شملہ یکم اگست۔ حال ہی میں روس اور افغانستان میں جو معاہدہ ہوا ہے اسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ گذشتہ معاہدہ کے اصولوں پر نہیں ہے بلکہ نئی شرائط پر مرتب ہوا ہے

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
بال جیون اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ ۔ درجن ۲ ؁ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا ویں
مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔پی

بحکم جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۳۳۲

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

سری مہادیو جی سربراہکاری بابا مالدہ تند بیراگی زمیندار موضع بادشاہ پور محال مہادیو جی پرگنہ بلہور

بنام

جو دہوا ولد منال و دولوا ولد تیوان موتی ولد ملا و میکو ولد کیولا اقوام چمار ساکنان بادشاہ پور پرگنہ بلہور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم
عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۳

ادبیات

جامعہ ادبیہ کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ بورڈ کا پندرہ روزہ مشاعرہ یکم اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو جناب نواب سید قیصر حسین صاحب کے دولت کدہ پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔ کہ:۔

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

جب آتش نہاں سے اٹھتا نہیں دھواں تک
پہونچیں گی سرد آہیں کیا خاک آسماں تک

ضبط فغاں کی عادت کچھ ہوگئی تھی ایسی
تن سے جو روح نکلی آئیں نہ ہچکیاں تک

دہو کا قدم قدم پر لیکن کہیں نہ دیکھا
کون و مکاں سے اسکو ڈھونڈھ آئے لامکاں تک

ہوگا بس اب ہٹاؤ۔ دیکھو نہ دل کے گھاؤ
نشتر لگائے جاؤ۔ منظور ہو جہاں تک

بے فکریاں گئیں سب بچپن کے ساتھ قیصر
اب ہم ہیں اور غم ہے دیکھیں نبھے کہاں تک

جناب منشی سخاوت حسین صاحب سخا شاہجہانپوری

ہر شے کی ایک حد ہے ہو ضبط غم کہاں تک
جذبات لفظ بن کر آنے لگے زباں تک

ہر سانس کر رہی ہے اظہار بے ثباتی
محدود زندگی ہے اک سعی رائگاں تک

جذب و اثر کے قرباں حسن بیاں کے صدقے
مجھ سے رہے مخاطب وہ عرض داستاں تک

خطرہ نفس نفس پر لغزش قدم قدم پر
کیا سخت مرحلے تھے میدان امتحاں تک

دل کو سخا مبارک یہ اکتساب جلوہ
اس کے مشاہدے کی حسرت کریں کہاں تک

جناب حافظ عبد العلی صاحب عزیز ناطقی کانپوری

اثبات بھی نفی ہے احساس جسم و جاں تک
بیشک وہ بے نشاں ہے لیکن مرے نشاں تک

بکھرے ہوئے ہیں ہر سو ذرات دل ہمارے
دنیائے بے کسی کو وسعت ملی کہاں تک

مجبوریاں تو کوئی اہل قفس کی دیکھے
لوٹ آتی ہیں نگاہیں جا جا کے آشیاں تک

اے رہروان الفت جھٹکو نہ اپنے دامن
پہونچا دو خاک میری تم اس کے آستاں تک

بیتاب ہو رہے تھے دریا شناس قطرے
اک موج تھی کہ آئی معمورۂ جہاں تک

جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی بی اے سروش لکھنوی

جلتا ہے سوز غم سے گو مغز استخواں تک
اللہ ری پردہ داری اٹھتا نہیں دھواں تک

کچھ آہنی ہے ایسی گھر لٹ رہا ہے، لیکن
دل سے نہیں نکلتی اک آہ ناتواں تک

امید کامیابی تو بعد کی ہے منزل
جیتا ہے کون تیرے آغاز امتحاں تک

اے لیلی شباب و سلمائے حسن تجھ بن
سونی ہے دل کی دنیا، برہم ہے بزم جاں تک

تو نے سروش کردیں اشعار میں نمایاں
رنگینیاں اثر کی حسرت کی شوخیاں تک

جناب منشی فخر الدین صاحب فرخ کانپوری

اک جذبۂ تحیر لایا اس آستاں تک
اس ذوق بے نشاں نے پہونچا دیا نشاں تک

سوز نہاں کا قصہ کوئی کہے کہاں تک
چھالے پڑے ہوئے ہیں دل سے مری زباں تک

پھر بجلیاں نہ چمکیں پھر آندھیاں نہ آئیں
بربادیاں یہ سب تھیں دنیائے آشیاں تک

جناب منشی عبد الشکور صاحب شاکر ناطقی

بالیں پہ وہ بھی آئے آئی لبوں پہ جاں تک
آیا نہ حرف مطلب لیکن مری زباں تک

صبح فراق گذری شام فراق آئی
اے موت راہ دیکھے تیری کوئی کہاں تک

ہر رہ نورد اپنی منزل پہ جاکے ٹھہرا
لیکن ہمیں نہ پہونچے اس بت کے آستاں تک

گلشن کا ہے تصور رہتی ہیں بند آنکھیں
اب ہے قفس سے اپنی پرواز آشیاں تک

جتنی بھی منزلیں تھیں طے ہو چکیں وہ شاکر
یعنی ہم آگئے ہیں اب اس کے آستاں تک

جناب نواب مصطفی حسین صاحب اثر

جذب دلی دکھائے یارب اثر یہاں تک
کھنچ کر قفس کے اندر آجائے آشیاں تک

الزام جرم ان پر عائد نہ ہو کہاں تک
بدلا گئے ہیں تیور وہ ختم داستاں تک

ہمدم نہ پوچھ مجھ سے نام و نشان منزل
جانا مجھے وہاں ہے لیجائے دل جہاں تک

مجھ کو تو دیکھنا تھی وحشت کی دستکاری
لیکن نہ ہاتھ آئیں دامن کی دھجیاں تک

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی سحر

مقتل میں لالہ و گل اگتے رہے وہاں تک
پہونچی تھیں میرے خوں کی چھینٹیں جہاں جہاں تک

اب وقت جانکنی ہے بس میں نہیں زباں تک
ہم نے تمھیں پکارا قوت رہی جہاں تک

فرقت میں اور کیا تھا دل بستگی کا ساماں
جی بھر کے خوب رویا رویا گیا جہاں تک

جناب منشی ظہور الحسن صاحب وفا شاہجہانپوری

اے چشم لطف تجھ پر صدقے شکیب جاں تک
تائید غم کہاں تک تسکین غم کہاں تک

کہنے کو حال دل تو سب کہہ چکا ہوں ان سے
لیکن وہ آرزو جو آئی نہیں زباں تک

جناب منشی نذیر احمد صاحب ندرت کانپوری

ان کی نگاہ بس ہے مجبور وہ کہاں تک
جو مدعائے دل کو آنے نہ دے زباں تک

افسردہ ہو گئے ہیں گلہائے گلستاں تک
تصویر میرے دل کی کھینچے کوئی کہاں تک

مسجود خلق ہم نے آخر بنا دیا ہے
اس سنگ در پہ ندرت سجدے کئے یہاں تک

جناب منشی محمد نیاز علی صاحب شیدا ناطقی

سو بار سن چکے ہو تم واقعات ہستی
دیرینہ داستاں کو دہراؤں میں کہاں تک

تنکوں کو بجلیوں سے کتنی مناسبت ہے
جب برق کوندتی ہے آتی ہے آشیاں تک

جناب سلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن

انساں تو کیا فرشتے جاتے نہیں وہاں تک
لیکن حیات فانی پہونچا ہوں میں جہاں تک

ہر ہر نظر ہے اس کی دامن کش محبت
دل کی تباہیوں سے آخر بچوں کہاں تک

دیر و حرم سے آگے بڑھتا چلا گیا میں
اس کا نشان منزل ملتا گیا جہاں تک

وہ راز ہو رہا ہے اب عالم آشکارا
جس راز کی حقیقت سمجھا نہ رازداں تک

آ بیخودی ادھر آ تجکو بھی ساتھ لے لوں
کیا جانے اس سے ملنے جانا پڑے کہاں تک

دنیائے اسلام

کیا اٹلی مصر پر حملہ کرسکتا ہے؟

نشیبی حصہ کے درمیان یعنی اطالوی لیبیا کی مشرقی سرحد اور زرخیز تنگ علاقہ کے درمیان جن کی سرحد دریائے نیل کے دونوں کناروں پر ملتی ہے (مصر میں یہی وہ علاقہ ہے جہاں مدافعت بہتر طریقے سے ہوسکتی ہے) دنیا کا سب سے بڑا فوجی قلعہ قدرت کی طرف سے بنایا ہوا موجود ہے۔ یہ فوجی قلعہ ریت کا بنا ہوا ہے اور اس کی چوڑائی ۴۰۰ میل ہے۔ اس میں نہ آدمی رہ سکتے ہیں اور نہ فوج قیام کرسکتی ہے۔ البتہ اس کی حفاظت کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کے ایک چھوٹے دستے کی ضرورت ہے۔ یہ قدرتی فوجی قلعہ لیبیا کا صحرائے اعظم ہے جو جنگی مسلح گاڑیوں کے لئے رکاوٹ پیدا کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

اگرچہ اٹلی نے مصر کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا پھر بھی اگر واقعی اٹلی مصر پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو کسی اہم مقام پر پہونچنے کے لئے اس روکاوٹ کو دور کرنا پڑے گا۔

اس صحرا میں سے گذرنے کے لئے اٹلی کو بہت بڑے پیمانے پر انتظامات کرنے پڑیں گے مگر ان کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ دیکھ بھال کرنے والے طیاروں کی نظروں سے بچ جائیں گے۔

اٹلی کا ارادہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساحل کے اس حصے سے مصر پر حملہ آور ہوگا جہاں سڑک اور ریلوے دونوں گذرتی ہیں مگر اس راستے سے حملہ کرنے میں اسے کامیابی نہیں ہوگی۔

چونکہ تمام مصر میں طیاروں کے لئے بہت وسیع میدان پائے جاتے ہیں اس لئے لے جانے والے طیاروں اور اترنے والے لوگوں کے لئے حقیقتاً یہ ملک بہت موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

اگر جرمنی اپنے حلیف کو فوجیں لے جانے والے طیارے مہیا کردیگا تو قیاس کیا جاتا ہے کہ قاہرہ خطرے میں پڑجائے گا اور اگر قاہرہ پر حملہ کا خطرہ پیدا ہوگیا تو نہر سوئیز کے تمام علاقوں پر اس کا اثر پڑیگا کیونکہ سوئیز۔ اسمائیلیہ اور پورٹ سعید جیسے اہم شہروں کو دار الخلافہ سے تازہ پانی نہیں مل سکیگا۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اگر قاہرہ کے قریب دشمن کی فوجیں اتر آئیں تو ملک کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہوجائیگا۔ مگر یقین کیا جاتا ہے کہ اس خطرہ کا مقابلہ کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا رکاوٹوں کے علاوہ کچھ رکاوٹیں اور بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ برطانیہ۔ برطانوی مستعمرات اور ہندوستان کی فوجیں دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر اور فلسطین میں مقیم ہیں۔ اس کے علاوہ برطانوی بحری بیڑہ اسکندریہ میں موجود ہے اور رائل ایر فورس کے نوجوان ہوا باز اپنی جانیں جوکھوں میں ڈال کر نہایت دلیری اور بہادری سے اپنا فرض انجام دے رہے ہیں۔

بہر حال مشرق وسطی میں مصر اور برطانیہ کے دشمنوں کے لئے حالات زیادہ ناسازگار ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توجنوں عزم مستقل ہے ہم زباں پر بھی ہو جو نیز سے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۳

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا اعلان

دارالعوام میں ۱۴ اگست کی رات کو ہندوستان کے بارے میں بحث شروع کرتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایمری نے ہندوستان میں پولیٹکل مباحث اور پولیٹکل جمود کا پس منظر بیان کیا اور جتلایا کہ وائسرائے کو حال ہی میں کیوں اعلان کرنا پڑا۔ آپ نے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پارلیمنٹ کی تعمیری مدبری کا نمایاں کارنامہ ہے۔ جہاں تک اس کے صوبجاتی حصہ کا تعلق ہے اس پر عملدرآمد کیا گیا اور اب بھی ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے چار میں اس پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد ہو رہا ہے۔ باقی سات صوبوں میں محض عارضی طور پر اور سطحی ماتوں سے ایکٹ کا یہ حصہ معطل ہو گیا۔ وار شروع ہونے سے مخالفانہ نکتہ چینی چھڑنے کا موقع مل گیا اور مخالفت کی موجودگی میں اس نفاذ سے وہ مقصد حاصل ہوا جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا تھا۔ اس کی مخالفت ہندوستان کے مختلف طبقوں سے کی گئی اور وہ مختلف اسباب پر مبنی تھی۔ آئینی جمود ملک معظم کی حکومت اور ہندوستان کی منتظم رائے کے درمیان ہی نہ تھا، ملک معظم کی حکومت تو متعلقہ فریقوں سے ایک ہے۔ اس کے بعد مسٹر ایمری نے ان فریقوں کو بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ انڈین نیشنل کانگریس ایک بہت زبردست پولیٹکل آرگنائزیشن بن چکی ہے۔ ہندوستان میں کانگریس سب سے زیادہ صلاحیت رکھنے والی پولیٹکل مشین ہے جس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ کانگریس کو ایک قومی جماعت بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس میں سب فرقوں کے اشخاص شامل ہوں اگر وہ لوگ اس میں کامیاب ہو جاتے اور کانگریس تمام ہندوستان کے بڑے بڑے عنصروں کی جانب بول سکتی تو اس کے مطالبات خواہ کتنے ہی بڑے ہوتے تو مسئلہ اس سے مختلف ہوتا۔ جو اس وقت ہے اور اس کا حل کرنا آسان ہوتا۔

ہندوستان کی پیچیدہ قومی زندگی کے اہم ترین عناصر کانگریس کے اس مطالبہ کی قطعی تردید کرتے ہیں جس پر کہ وہ سارے ہندوستان کی نمائندہ ہے بلکہ دوسرے عناصر کہتے ہیں کہ تعداد کے لحاظ سے ہم صرف اقلیت نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کی آئندہ پالیسی میں ایک آئینی حصہ ہوں گے اور ہم ہندوستان کے آئندہ آئین بنانے کی گفتگو میں حصہ لینے کے مستحق ہوں گے۔ ان عنصروں میں سب سے زبردست عظیم مسلم فرقہ ہے جس کی ۹ کروڑ کی کہ زبردست آبادی ہے۔ شمال مغرب و شمال مشرقی ہندوستان میں انکی اکثریت ہے اور وہ اس چھوٹے براعظم میں ہر جگہ اقلیت کی حیثیت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ دلت جاتیوں کا بھی ایک گروپ ہے جو اپنے آپ کو ہندوؤں سے جن کی کانگریس نمائندہ ہے الگ سمجھتا ہے۔ والیان ریاست کا ایک الگ گروہ موجود ہے مگر ان سب کا مقصد اتحاد ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد ہندوستان کی تمام پارٹیوں اور فرقوں نے اپنے نظریہ کا جو اتحاد ظاہر کیا ہے اس سے پہلے کبھی کسی پہلو سے بھی اتحاد کا اظہار نہیں ہوا۔ اس فضا میں وائسرائے نے محسوس کیا کہ اب قدم اٹھانے کا وقت آ گیا۔ جس کے ذریعہ ہندوستان کی جنگی کوششیں حاصل ہو سکیں اور جمود کو دور کرنے کی یہی ابتدا ہونا چاہئے اور اس طریقہ سے دولت مشترکہ میں آزاد اور مساویانہ شرکت کا مقصد حاصل ہونے کا راستہ نکل آئے۔ جس کے متعلق وائسرائے نے کہا تھا کہ وہ تاج برطانیہ اور برطانی پارلیمنٹ کا اعلان کردہ اور منظور شدہ مقصود ہے۔

مسٹر ایمری نے مزید فرمایا کہ وائسرائے نے جو نئی پیشکش کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ گورنر جنرل کی کونسل میں توسیع کر کے اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے ممتاز ممبر شامل کئے جائیں آل انڈیا پیمانہ پر ایسی جنگی مشاورتی کمیٹی قائم ہو تا کہ ہندوستانی ریاستوں اور ہندوستان کی قومی زندگی کے نمائندے جنگ چلانے کے کام میں شامل ہو سکیں۔ وائسرائے کے بیان سے ہندوستانی لیڈروں کو ایک ایسا موقع ملا ہے کہ وہ حکومت ہند میں فوری موثر اور اہم حصہ لے سکتے ہیں اور اپنی سیاسی پوزیشن کو نقصان پہنچائے بغیر جنگ چلانے کے طریقہ پر اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ ہندوستان کے فائدے اور مشترکہ مقصد کے لئے جنگ پر ان کا اعتقاد ہے اس ہنگامی زمانہ میں متحد ہو کر کام کرنے کے علاوہ وہ کسی اور چیز کے پابند نہیں بنیں گے مجھے اب بھی امید ہے کہ کانگریس کے حوصلہ شکن رویہ کے باوجود تمام جماعتیں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اگر بدقسمتی سے یہ بھی نہ ہوا تو لارڈ لنلتھگو ابھی اور آگے بڑھ کر ان لوگوں کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہیں جو ان کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ کام کریں گے۔ وائسرائے کی فوری پیشکش کا مقصد یہ ہے کہ جلد سے جلد درجہ نوآبادیات کا مقصد حل کرنے کا راستہ پیدا کیا جائے۔ بعض اوقات کہا گیا کہ درجہ کم تر اور ماتحتانہ ہے لیکن واقعہ یہ نہیں ہے بہت سے آزاد ملک جس طرح رہنا چاہتے ہیں نہیں رہ سکتے۔ زیادہ طاقتور پردیسیوں نے انھیں پامال اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا برطانوی دولت مشترکہ میں حفاظت خوشحالی دوستی سب ہمارے لئے موجود ہے۔ دنیا کی نظروں میں ہمارا وقار بڑھ گیا ہے۔ یہ آزادانہ برابری کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے دنیا میں اس سے زیادہ کوئی بلند درجہ نہیں ہے اور یہی وہ درجہ ہے جسے ہم نے ہندوستان میں اپنی پالیسی بنانے کا اعلان کیا ہے۔

درجہ نوآبادیات کا آئین بنانے کے جو اصول ہیں وہ قایم ہیں۔ برطانیہ کی تاریخ میں سب سے قابل فخر وہ دن ہوگا جبکہ ہندوستان کو آزادی اور اپنی مرضی سے برطانوی لوگوں کے بھائی چارہ میں حصہ دار

آئینہ کان پور

پنڈت جواہر لال نہرو

۱۱ اگست ۱۱½ بجے دن کو پنڈت جواہر لال نہرو الہ آباد سے کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا نہرو جی دو سال کے بعد کانگریس سیوادل کے والنٹیروں کی سلامی لینے آئے تھے گورنمنٹ آرڈر کی وجہ سے چونکہ ڈرل قواعد اور وردی پہننا ممنوع کر دیا گیا ہے اس وجہ سے اس کی اہمیت زیادہ ہو گئی تھی۔ نہرو جی خود بھی والنٹیر وردی پہنے ہوئے تھے جیسے ہی آپ پلیٹ فارم پر آئے والنٹیروں کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

۵½ بجے سہ پہر کو تلک ہال سے ایک شاندار جلوس نکالا گیا جلوس کے آگے یو۔ پی کانگریس کمیٹی کی لاری قومی سیوادل کے تین افسران گھوڑے پر سوار اور اس کے بعد قومی سیوادل کا ایک جتھا تھا۔ بعد ازاں پنڈت جواہر لال نہرو ایک موٹر کار پر کھڑے تھے اور مسٹر رفیع احمد قدوائی ان کے ہمراہ کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جلوس ۷ بجے پھول باغ میں پہنچا جہاں کانگریس سیوادل کے ساڑھے چھ سو والنٹیر وردی میں موجود تھے۔

بندے ماترم اور پنڈت بال کرشن شرما کے خیر مقدمی تقریر کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے کھڑے ہو کر قومی سیوادل کی ریلی دیکھی اور سلامی لی اس کے بعد نہرو جی نے تقریباً پونے دو گھنٹہ تک ایک پُرزور تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :۔

آپ نے سیوادل کے والنٹیر اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں کانگریس سیوادل کا کام دیکھنے کے لئے کئی مرتبہ ارادہ کر چکا تھا مگر بعض وجوہات سے نہ آسکا اس دوران میں کچھ اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ کے نئے قانون کے ذریعہ قواعد کرنا ایک ساتھ ملکر مارچ کرتے ہوئے چلنا اور فوجی قسم کی وردیاں پہننا ممنوع قرار دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس واقعہ کو ایک خاص اہمیت ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ کے اس نئے قانون کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنا فیصلہ دے گی لیکن اس دوران میں ہمارے قومی سیوادل کی کارروائی بدستور جاری رہے گی اور تمام کانگریس کیمپ ٹریننگ کا کام جاری رکھے گی۔ آپ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ کوئی حکومت چھوٹی چھوٹی فوجوں کے بنانے کی اجازت نہیں دے سکتی مگر اس حکم کے بعض حصے عجیب و غریب ہیں۔

آپ نے کانگریس وزارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کو مجبوراً وزارتوں سے استعفیٰ دینا پڑا کیونکہ وہ حکومت کے جنگی کارروائیوں میں اسمبلی کے ممبران کی رائے کے خلاف حصہ نہیں لے سکتے تھے۔

گزشتہ زمانہ میں برطانوی خانہ جنگی اور انقلاب فرانس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ برطانیہ اور فرانس کے حکمرانوں نے عوام کے نمایندوں کی رائے کے خلاف حکومت کرنے کی کوشش کی جس سے انقلاب برپا ہو گئے۔

آپ نے کہا کہ ہندوستان کے زیادہ تر اسمبلیاں بند ہیں اسمبلی کے ہال میں تالا پڑا ہوا ہے اسی طرح چاہے فی الحال کام چلتا رہے مگر زیادہ دنوں تک یہ حالت قائم نہیں رہ سکتی۔ بین الاقوامی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس جنگ کے بعد دنیا میں کوئی شہنشاہیت قائم نہیں رہ سکیگی۔ ہم لوگ انقلابی دور سے گذر رہے ہیں اس وقت برطانوی شہنشاہیت زبردست خطرہ میں ہے۔ مجھے برطانوی لوگوں کے ساتھ ہمدردی ہے ان میں سے بہت سے لوگ میرے دوست ہیں۔

فرانس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ فرانسیسی لوگ بہت بہادر ہیں لیکن ان میں زمانہ کے ساتھ تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ان کا خیال تھا کہ "میگنٹ لائن" کی فولادی دیوار کے پیچھے بالکل محفوظ ہیں لیکن جب اُن پر دوسری طرف سے حملہ ہو گیا تو ان کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے کہ شملہ پر ان واقعات کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے جو یورپ مشرقی ایشیا۔ اور انڈوچینا میں ہو رہے ہیں اور ان کے احکامات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ان کو موجودہ نازک حالات کا کوئی احساس ہے۔

وائسرائے کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ شاید کچھ لوگوں کو پہلی نظر میں یہ بیان پسندیدہ معلوم ہو کہ جنگ کے بعد ہندوستانی نمایندے ملک کا آئین مرتب کریں گے لیکن ہندوستانی نمایندے کون ہوں گے ؟

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نمایندوں کی حیثیت پارٹیوں کی کانفرنس کی حیثیت اختیار کرے گی اور اس کا ثالث خود برطانیہ ہوگا۔

اس میں اقلیتوں کا پورانا مسئلہ پھر دہرایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ تمام مختلف مفادوں کی رضامندی سے سب کچھ کیا جائے گا اس کے یہ معنے ہوئے کہ اگر تمام ہندوستانی کسی مسئلہ پر رضامند ہوئے تو لیس یوروپین مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے اسے نامنظور کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ کانگریس کے مطالبہ اور وائسرائے کے اعلان میں ایک گہری خلیج واقع ہے۔ دیکھئے اس کے متعلق کانگریس کیا فیصلہ کرتی ہے

۱۲ اگست کی صبح کو پنڈت جواہر لال نہرو نے طلباء کے ایک جلسہ میں تقریر کی اور انھیں ڈسپلن سے کام کرنے اور ملک کی خدمت کے لئے تیار ہونے کی تلقین کی۔ آپ کی خدمت میں اسٹوڈنٹ یونین کی طرف سے ایک ایڈریس اور ۱۱۰ روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔

اسی روز شام کے وقت لیبن پارک میں مزدوروں کے ایک جلسہ میں کئی جماعتوں کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں کئی ایڈریس پیش کئے گئے۔

نہرو جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ جماعتیں ملک کی آزادی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اور ان کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعتیں فاسسٹ اور نازی نظام پر چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس کے بعد آپ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کو اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

غلط افواہ

۱۰ اگست کو شہر میں یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کے جلوس کو نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے لیکن واقعہ یہ تھا کہ سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کی درخواست پر کلکٹر صاحب نے جلوس نکالنے کی اجازت دیدی تھی لیکن جلوس کے ساتھ والنٹیروں کی ڈرل اور مسلح فوجی طرز کی قواعد کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ جو تحفظ ہند کے قاعدہ ۵۸ کے ماتحت گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے ذریعہ ممنوع کر دی گئی ہے۔

سیوک گارڈ

۱۰ اگست کو شہر کے سیوک گارڈ کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر ال۔ بی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو اشخاص سیوک گارڈ میں بھرتی کئے جائیں گے ان کو بادشاہ۔ ملک اور اپنے افسران کے ساتھ وفاداری اور فرقہ وارانہ تفرقات سے علیحدہ رہنے کی قسم کھانا پڑے گی۔

آپ نے سیوک گارڈ کا مقصد بتلاتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مقصد پولیس کے کاموں کو انجام دینا نہیں ہے بلکہ ملک کی حفاظت کے لئے انتظامات کو مکمل کرنا ہے ممکن ہے کہ اس کی ضرورت نہ پڑے لیکن پھر بھی سیوک گارڈ میں ان کو ان ضروریات کے لئے تیار کیا جائے گا۔

سناتن دھرم کالج کی ہڑتال

سناتن دھرم کالج کے تقریباً چھ سو طالب علموں نے ہڑتال کر دی ہے وجہ اس کی یہ بتائی جاتی ہے کہ کالج کے پرنسپل صاحب نے کالج یونین کو پنڈت جواہر لال نہرو کو بلانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

طالب علموں نے اپنی شکایتوں اور مطالبات کی فہرست تیار کر لی ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ کالج کی عمارت پر دوبارہ قومی جھنڈا لہرایا جائے اور یونین کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ وہ جس لیڈر کو چاہیں بلائیں

مزدور لیڈروں کی گرفتاری

۱۳ اگست کی رات کو مسٹر ایس۔ ایس یوسف۔ پریسیڈنٹ کان پور مزدور سبھا۔ مسٹر ارجن اڑورا پبلسٹی سکریٹری۔ مسٹر اشوک کمار بوس اور مسٹر پلادھر باجپئی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

شاندار دعوتِ طعام

۱۱ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو مولوی محمد یعقوب صاحب خیال ٹونکی ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور کے تبادلۂ باندہ کے سلسلہ میں نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر رئیس کان پور نے ایک پُرتکلف ڈنر دیا جس میں مسٹر آر منوہر لال آنریری مجسٹریٹ، مسٹر بی۔ او صادق ہیڈ ماسٹر کرائسٹ چرچ ہائی اسکول بابو محمد انور صاحب۔ سید وحید الحسن صاحب گورنمنٹ پلیڈر، سید علی رضا صاحب وکیل، خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ بریلوی کے علاوہ شہر کے دیگر معززین نے بھی شرکت کی نظم خوانی اور تقریروں کے بعد تقریباً ۲ بجے دن کو یہ پُرلطف صحبت ختم ہوئی ؛

جنگ پر معززین شہر کے لکچر

کان پور وار بورڈ کی پبلسٹی سب کمیٹی نے جنگ کے متعلق لکچر کرانے کا انتظام طے کیا ہے چنانچہ شہر کے افسران اور معززین شہر کنگ ایڈورڈ میموریل ہال پھول باغ میں جنگ کے متعلق مختلف موضوع پر تقریریں کریں گے۔

مسٹر عبدالرؤف صدیقی ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نے مندرجہ ذیل آٹھ روز کا پروگرام مرتب کیا ہے یہ پروگرام ۸ بجے رات کو شروع ہوگا۔

۲۰ اگست سنہ ۴۰ء
مسٹر عبدالرؤف صدیقی { کانپور کی جنگی تیاری پر تبصرہ

۲۱ اگست سنہ ۴۰ء
پروفیسر نواب حسین { ان ممالک پر تبصرہ جو جرمنی کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔

۲۲ اگست سنہ ۴۰ء
پرنسپل ایس۔ سی۔ چٹرجی { جنگ کی حالت پر تبصرہ اور ہمیں اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہیے

۲۳ اگست سنہ ۴۰ء
کپتان شہباز خان { ہٹلرازم پر تبصرہ

۲۴ اگست سنہ ۴۰ء
نواب سید خاقان حسین { انگلینڈ اور جرمنی کا مقابلہ

۲۵ اگست سنہ ۴۰ء
مسٹر اے۔ ہرن بیرسٹر { اس وقت ہمارا کیا فرض ہے

۲۶ اگست سنہ ۴۰ء
مسٹر آر۔ منوہر لال { انگلینڈ اور نازی جرمنی میں کیا فرق ہے۔

۲۷ اگست سنہ ۴۰ء
شاہ لبشیر عالم { جرمنی کے متعلق تبصرہ

عورتوں کی جنگی سب کمیٹی

عورتوں کی جنگی سب کمیٹی نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ مسز گرے اور مسز سنیر کی سرکردگی میں عورتوں کے دو نٹنگ گائڈ کام کر رہے ہیں۔ ہندوستانی عورتوں کے لئے مسز ملا کی رہنمائی میں کام ہو رہا ہے۔

سنٹ جان ایمبولنس کی دو نرسنگ مسز بوس اور مسز واٹ کی رہنمائی میں کام کر رہی ہیں اور دو کام کرنے والی پارٹیاں اسپتالوں کے کپڑے بنیان اور دیگر سامان تیار کر رہی ہیں ان پارٹیوں کے جلسے کان پور کلب اور لال املی کلب میں ہوتے ہیں۔ اسکولوں اور دیگر جماعتوں کی لڑکیوں اور عورتوں کو ان سرگرمیوں میں حصہ لینے کی کوشش ہو رہی ہے ؛

سبد گل

والیسرائے کے تازہ ترین اعلان پر ہمارا معاصر "اسٹیٹسمین" ایک طرف تو بہت خوش ہے اور دوسری طرف بے حد خفا ہے۔ خوش اس لئے کہ اس نے انتہائی خوش فکری سے کام لیا ہے اور خفا ان لوگوں پر جو اس کے خیال میں اس پیش کش کو منظور کرنا پسند نہیں کریں گے۔ ہندوستان کے بڑے لیڈروں میں سے ابھی کسی نے کچھ کہا نہیں ہے۔ لیکن "اسٹیٹسمین" پہلے ہی سے چور کی داڑھی میں تنکا، کی مشہور ضرب المثل کو ثابت کر رہا ہے۔

معاصر "اسٹیٹسمین" کیا کہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کی حکومت کی طرف سے یہ ایک آخری تجویز ہے: "ہم سمجھتے ہیں کہ اس ہندوستان کا سیاسی جمود ضرور ختم ہو جائیگا۔ بہتر معنی میں برطانیہ نے ایک نمایاں حل پیش کیا ہے یہ ایک کاروباری قسم کا حل ہے۔ بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کے حقیقی نمایندے والسرائے کی حکومت میں کام کرنے پر رضامند ہو سکتے ہیں۔"

یہاں تو خوش فکری لینی کا دورہ معاصر موصوف پر طاری رہا۔ اس کے بعد اسے خیال ہوا کہ اس برِ اعظم میں بہت سے لوگ بلکہ اکثریت ہی ان لوگوں کی ہے جو اسٹیٹسمین کی ہر رائے میں ہاں سے ہاں نہیں ملا سکتے ایسے لوگوں کے لئے معاصر موصوف کے یہ فقرے حاضر ہیں ؎۔

"لازمی طور پر کچھ نا سمجھ اور رو کھے سو کھے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس پروگرام کے بائی کاٹ کی صدا بلند کریں گے۔ عام طور پر پاگلوں کا نعرہ یہی ہوتا ہو کہ یا تو ہم چاند لیں گے یا بس کچھ بھی نہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ کانگریس اور لیگ میں جو سمجھدار آدمی ہیں وہ سوچیں گے کہ ہمیں اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے یا اپنے ملک اور خود کے ساتھ برائی کرنی چاہیئے؟ خواہ وہ لوگ بائی کاٹ کریں یا تعاون نتیجہ تو ایک ہی ہوگا"

دیکھا آپ نے؟ ایک طرف تو وہ لوگ جو تعاون نہیں کریں گے بے وقوف اور پاگل اور چاند کے طالب سمجھے جائیں گے۔ دوسری طرف ایسے لوگوں کے تعاون یا بائی کاٹ کا کوئی اثر ہی نہ ہوگا کیونکہ نتیجہ تو وہی ہوگا جو ہونا ہے! چلو چھٹی ہوئی معاصر اسٹیٹسمین نے خود سوال بھی اٹھایا اور خود فیصلہ بھی کر دیا جو ہی فریق اور خود ہی قاضی! اس سے بہتر پوزیشن کیا ہو سکتی ہے! اس لب و لہجہ یا اس طرز تحریر یا اس گھبراہٹ پر ہمیں شیکسپیئر کے مشہور ڈراما "ہیملٹ" کا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے۔ بہتر ہے معزز ناظرین بھی سن لیں۔ کنگ ہیملٹ (جسے اس کی ملکہ نے اس کے بھائی سے اسے زہر دلوا دیا تھا) کے انتقال کے بعد ملکہ نے حد سے زیادہ رنج و غم کا اظہار کرنا اور بہت شور و واویلا مچانا شروع کیا۔ اس حالت کو دیکھ کر پرنس ہیملٹ کو شبہ ہوا اور اس نے کہا:

"یعنی یہ کہ اماں جان حد سے زیادہ احتجاج کر رہی ہیں اس لئے ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔"

اب ایک دوسرے واقعہ پر ایک دلچسپ نظریہ معاصر "پائنیر" کا بھی سن لیجئے۔ ایک دن اس نے یہ تحریر لکھی:- "ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس رپورٹ کو سن کر بلقان میں روس کی سرگرمیاں اب یوگوسلاویہ سے تعلق رکھتی ہے، اس کے اسرار کا پتہ نہ لگا سکے" دوسرے روز یہ تحریر لکھی:- "مردوں اور عورتوں سے ذاتی ملاقاتیں کرتے وقت اب بھی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یورپ کی جنگ کے واقعات کے متعلق ایک مایوسی سی پائی جاتی ہے" ایک اخبار کے ایڈیٹر کے جب یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں یعنی کسی اسرار کا پتہ نہ چلنے کے بعد اس پر مایوسی چھا جائے تو سمجھ لیجئے کہ بین الاقوامی حالات اس کی عقل کی گرفت میں نہیں آئے ہیں۔ اسے کانگریس کے خارجی محکمہ میں درخواست بھیجنی چاہیئے۔ "اسرار" اور "مایوسی" دونوں حالتوں کی ایک دوا پانچ برس کے بچہ سے لے کر اسی برس کے ✗

ادب لطیف

دل فریب مشرق

میں نے مشرق کی رعنائیوں کو جذب کر لیا ہے۔ میرے ذہن میں مشرق کی دلفروز تصویریں ثبت ہیں وہ مشرق جو ابتدائے ایام سے آج تک نہیں بدلا۔ پُر اسرار مشرق میں نے نیل کے کنارے مصر کی حسین عورتوں کو اپنے نازک ہاتھوں سے پانی بھرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے مسافروں کو صحرائے اعظم کی طرف سفر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ تمام چیزیں میری ہیں۔ مشرق میرا ہے۔ میں جب چاہوں ان چیزوں کو اپنے چشم تصور کے آگے لا سکتا ہوں۔

انسانی زندگی!

انسان کی زندگی۔ انسان کی چالاکیوں کے خلاف ایک جنگ ہے۔ دانشمندی۔ چالاکی کے حربوں کو ناکارہ کرنے کے لئے طرح طرح کے فریب کھیلتی ہے۔ گویا وہ شخص تلواروں سے لڑ رہے ایک دوسرے پر وار کرتا ہے لیکن دوسرا سمجھتا ہے کہ یہ وار محض نمائشی ہے۔ اصلی حملہ۔ مہلک حملہ۔ کئی اور طرح ہوگا۔ وہ بھی اپنے دشمن کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہیں۔

اسی طرح ایک شخص دوسرے سے لڑتا ہے۔ یہ لوگ درندے ہیں۔ جو کسی مردہ شکار کے لئے آپس میں مصروف پیکار ہیں ؎

ص۴ کی طرح باتیں کیوں نہیں کرتا۔ سنت گیانیشور کی طاقت سے بھینسا منتر بولنے لگا۔ ودیا دھر شاستری گیانیشور کے پیروں پر گر پڑے اور چاروں بچوں کو ایک شدھی پتر لکھ دیا۔

لیکن وسوبا اور دوسرے براہمنوں نے اس شدھی پتر کو ٹھکرا دیا۔ لاچار ہو کر گیانیشور اور دوسرے بچے آلندی چھوڑ گئے۔ اور دوسرے گاؤں میں انہوں نے بھگوت گیتا کا پرچار کرنا شروع کیا۔ سینکڑوں لوگ ان کے بھگت ہو گئے۔ اور ان کی بہت عزت ہونے لگی۔ گنگا دھر شاستری کے بلانے پر گیانیشور بڑی دھوم دھام سے آلندی واپس آیا۔ اس کی اتنی عزت دیکھ کر وسوبا اور چند دوسرے براہمن جل اُٹھے۔ وہ چودہ سو برس سے لگاتار عبادت کرنے والے مہاتما چانگ دیو کے پاس پہونچے۔ اور اُسے گیان دیو کے خلاف ورغلایا۔ چانگ دیو نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ گیانیشور کا اُپدیش نہ سنیں کیونکہ ادھرم کا پرچار کرتا ہے۔ لیکن لوگوں نے اس بات پر کچھ دھیان نہ دیا پھر کیا تھا چانگ دیو لوگوں سے ناراض ہو کر اپنی عبادت کے زور سے اُنہیں تکلیف پہونچانے لگا لوگ بے چارے گھبرا اُٹھے۔ لیکن سنت گیانیشور نے اپنی شکتی سے چانگ دیو کے قہر سے لوگوں کو بچا لیا۔ چانگ دیو کو منھ کی کھانی پڑی۔ مگر اس کا غرور نہ گیا۔ اور وہ خود گیان دو کو ملنے کے لئے بڑی شان و شوکت سے شیر پر سوار ہو کر آیا۔ ادھر سے گیانیشور بھی بہن بھائیوں سمیت دیوار پر بیٹھ کر چانگ دیو کی پیشوائی کرنے چلا۔ دیوار کو چلتا دیکھ کر چانگ دیو گیانیشور کے پیروں پر گر پڑا اور اپنے قصور اور اوچھے پن کی معافی مانگی۔ وسوبا کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ اور وہ بھی گیانیشور کا بھگت ہو گیا۔

گیانیشور نے جب دیکھا کہ بھاگوت دھرم خوب اچھی طرح پھیل گیا ہے۔ اور لوگوں کو چھوت چھات اور اونچ نیچ کا خیال نہیں رہا تو انھوں نے سمادھی لگا لی۔ گیانیشور کی سچی بھگتنی گنگا نے جب یہ سنا تو اس نے بھی پران تیاگ دئے۔

یہ فلم آج کل سنٹرل وا پیریل ٹاکیز کانپور میں چل رہا ہے۔

دہلی میں نو آبادیوں کی کانفرنس

دہلی ۱۳؍اگست۔ اکتوبر میں دہلی میں برطانی مقبوضات کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اس کے دعوت نامے جاری ہو گئے ہیں۔

عالم نسواں

ہندوستانی عورتوں کی مالی آزادی

یوں تو دنیا میں ہمیشہ سے انقلابات ہوتے ہی آئے ہیں لیکن عصر حاضر میں ہندوستان خاص طور پر ایک دور انقلاب سے گذر رہا ہے، ہندوستان کا طبقہ نسواں مغربی تعلیم اور معاشرتی اثرات سے روز بروز زیادہ بیدار ہوتا جاتا ہے اور یہ یقینی کہ اگر ہندوستانی نے عورت کے متعلق وہ زاویۂ نگاہ تبدیل نہ کیا، جسکی رو سے وہ اُسے مرد کی محکوم سمجھتا آیا ہے، تو ہندوستان میں زبردست بے چینی پھیل جائے گی اور ایسی ایسی خوفناک انتہا پسندانہ سوشل تحریکیں شروع ہوں گی جن کی زد سے سوسائٹی کو بچا سکنا ناممکن ہو جائیگا۔ یہ تاریخ کا ایک مسلمہ اُصول ہے کہ مستقبل کی تعمیر کے لئے بہت سی ایسی رسمیں، رواج اور اصول ترک کر دینے پڑتے ہیں۔ جن پر صدیوں سے سوسائٹی کی بنیادیں رکھی ہوتی ہیں۔ شاید اسی لئے ہم گذشتہ انقلابات کی تاریخوں میں یہ دیکھتے ہیں کہ انقلابات کے آغاز میں سوسائٹی، علمبرداران انقلاب کی مخالفت میں اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے ان کو دبانے اور ان کے عزایم کو کچلنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہوتی ہے کہ سوسائٹی انقلاب فائدوں کو نظر انداز کرکے صرف اس بات پر نظر رکھتی ہے۔ کہ اسکی قدیم روایات اور اس کے دیرینہ اصولوں کا خون ہو رہا ہے۔

جہاں تک ہندوستانی سماج کا تعلق ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں عورت پر سراسر ظلم ہی ہوتا ہے، کیونکہ ایسی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں کہ مرد عورت کا پرستار ہوتا ہے، اور اسے دنیا کی کشاکش سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے گھر کی رانی بنا کر رکھتا ہے مگر اسی کے ساتھ ہم اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستان میں عورت کی حالت قابل اطمینان نہیں ہے، اور جو سلوک اس کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ صحیح معنے میں مستحسن کہلانے کے لائق نہیں ہے۔ تاہم اس سلوک کے لئے مرد ہی کو قابل تعزیر قرار دے کر بات کو ختم کر دینا ایسا ہی ہے جیسے کسی چیز کو دیکھنے کے لئے اس کے سامنے آنکھیں موند کر کھڑے ہو جانا۔

ہمارے ملک کی نسوانی بیداری کی حالت یہ ہے کہ جب نئے دور کے ساتھ ساتھ عورت نے اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کی تو مرد چونکا، اور اس نے حالات کو غائر نظر سے دیکھا۔ تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ آیا عورت کے مطالبات سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ ہے یا نہیں جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ طبقۂ نسواں مطالبات کی تکمیل کے بغیر اس کے راستے میں ایک مستقل روک بنا رہیگا۔ تو اس نے رو نہ قبول کی پالیسی اختیار کر لی اور حالات کو ان کی قدرتی رفتار پر چھوڑ دیا، مگر جنگ شروع ہو چکی تھی، مردوں کے اس طرز عمل سے عورتیں مطمئن ہو کر بیٹھی نہیں بلکہ وہ برابر آگے بڑھتی رہیں۔

تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کے بعد عورتوں میں عقل اور حقایق شناسی کا مادہ بھی پیدا ہوا۔ انہوں نے دیکھا کہ مرد ہر معاملہ میں آزاد ہیں۔ اور ہمیں ہر معاملہ میں ان کا پابند سمجھا جاتا ہے جب ان کی سمجھ اس صورت حال کی گہرائی تک پہونچی تو انھیں یہ پتہ چلا کہ عورتوں کی غلامی کا بنیادی سبب صرف ایک ہے۔ مالی غلامی بہت ممکن ہے کہ پُرانے وقتوں میں بھی عورتوں نے مالی غلامی کو محسوس کیا ہو۔ مگر قدیم زمانوں کی عورتیں غیر تعلیم یافتہ ہوتی تھیں اور گھر سے باہر نکل کر روزی کمانے پر قادر نہ تھیں۔ دور جدید کی عورت تعلیم یافتہ تھی۔ اس کا دماغ بھی بیدار ہو کر دنیا کی رفتار کا مطالعہ کرنے لگا تھا۔ اس نے سوچا اگر مرد تعلیم یافتہ ہو کر اپنی روزی کما سکتا ہے تو کیا عورت ایسا نہیں کر سکتی؟ یہ بات بالکل صاف تھی کہ مرد عورت پر اپنی فوقیت اسی لئے جتاتا تھا کہ وہ کما کر لاتا تھا اور عورت گھر میں بیٹھ کر کھاتی تھی ایک طرف تو وہ عورت کی اس وضع کی زندگی کو اس کی کمزوری قرار دیتا تھا اور دوسری ص

بچوں کی دنیا

بچوں کے لئے ہدایتیں!

(۱) سورج نکلنے سے پہلے اُٹھا کرو!
(۲) روز صبح ہاتھ منھ دھونا چاہیئے!
(۳) صبح اُٹھ کر رونا بہت بُری بات ہو!
(۴) مدرسہ خوشی خوشی جانا چاہیئے!
(۵) ماں باپ کو خوش رکھو!
(۶) اُستاد کو خوش رکھو!
(۷) ساتھی سے لڑائی نہ کرو!
(۸) پہننے کے کپڑوں میں ہاتھ منھ نہ پونچھو
(۹) بغیر پاخانہ گئے کھانا نہ کھاؤ!
(۱۰) دانتوں کو صاف رکھنا نہایت ضروری ہے!
(۱۱) بہت جلد جلد کھانا بُرا ہے!
(۱۲) غریبوں اندھوں اور فقیروں کو ستایا نہ کرو!
(۱۳) کھیلنا اور پڑھنا دونوں ضروری ہیں
(۱۴) اپنی کتابیں ایک جگہ رکھو!
(۱۵) سڑے پھل اور باسی مٹھائی نہ خریدو

ص طرف عورت نے یہ بات مشاہدہ کی کہ مرد کہیں ناانصافی کا سہارا لیکر اور کہیں اپنی جنسی فوقیت جتا کر اور جبر و استبداد سے کام لے کر عورت کو مجبوریوں کی بیڑیوں سے آزاد بھی نہیں ہونے دیتا تھا۔ مرد نے اس بات کو ایک مسلمہ حقیقت بنا دیا ہے کہ عورت مرد کی مدد کے بغیر دنیا کے راستے پر ایک قدم بھی نہیں چل سکتی۔ عہد جدید کی عورت مرد کے اس تصور کو درہم برہم کرنے کے درپے ہے کیوں کہ وہ دکھانا چاہتی ہے کہ وہ مالی اعتبار سے بھی مرد کی ہم پلہ ہو سکتی ہے۔

اس وقت ہندوستانی سماج کے سامنے یہ ایک دشوار مسئلہ ہے کہ عورتوں مالی اعتبار سے خود مختار بننے دینا کہاں تک مناسب ہے؟ مردوں کی ذہنیت یہ ہے کہ وہ عورتوں کو آزادی دیدیتے ہیں، انھیں تعلیم دلانے پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں، اور بہت سے اپنے طرز عمل سے بھی عورتوں کا احترام کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن مرد یہ نہیں چاہتے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح کمائیں۔ اور گھر کے اخراجات کا ایک حصہ عورتوں کی جیب سے پورا ہو۔ انھیں یہ تو پسند ہو کہ ان کی شریک زندگی مہینے کی پہلی تاریخ کو ان کی جیب سے سارے روپے نکال لے۔ اور سارے مہینے انھیں پان سگریٹ کے لئے ایک ایک پیسہ کو ترسائے۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ وہ پہلی تاریخ کو جیب بھر کر روپے لائے۔ کیوں کہ جس دن وہ جھولی بھر روپے گھر لائے گی اپنے شوہر کو اپنا آقا سمجھنا ترک کر دے گی۔ اور گھر کی چار دیواری میں مرد کی جو مطلق العنان حکومت قائم ہے۔ اس کی بنیادیں ہل جائیں گی۔

سوال یہ ہے کہ مرد اس معاملہ میں غلطی کر رہا ہے یا اس کی یہ خود غرضی ان تجربات پر مبنی ہے جو اسے صدیوں میں حاصل ہوئے ہیں؟

اس سوال کا صحیح ترین جواب تو صرف وقت ہی دے سکتا ہے لیکن اتنا ہر شخص جانتا ہے کہ آج ہندوستان کی عورتیں گذشتہ زمانوں کی عورتوں کی طرح دنیا کے حالات سے لاعلم نہیں ہیں اور یہ بات زیادہ دیر تک ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ دنیا کے دیگر حصوں میں عورتیں مالی طور پر آزاد ہونے کے بعد بھی مردوں کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گذار رہی ہیں اور ان کی ازدواجی مسرتوں میں کوئی فرق نہیں آیا ہے پھر یہ بات بھی نہ بھولنی چاہیئے کہ جو عورتیں تعلیم کے میدان میں آگے نکل چکی ہیں وہ اپنے خیالات اور گردوپیش سے غافل نہیں ہیں اور اگر ہم نے انہیں مالی اعتبار سے خود مختار بن جانے دیا تو بڑے بوڑھوں کے اس شبہے میں کہ عورتیں خود مختار ہو کر ان راستوں پر چل پڑتی ہیں جو اخلاقی تباہی کی طرف لے جاتے ہیں، جہاں نہ پڑ سکے گی بہانتک روزی کی تلاش ✗

پردۂ فلم

سنت گیانیشور

آلندی! پونا سے تھوڑی دور ایک گاؤں ہے۔ آج سے چھ سو برس پہلے ایک برہمن کے ہاں مہاتما وٹھل پنت پیدا ہوئے۔ اُنھیں بچپن سے ہی فقیرانہ زندگی میں رغبت تھی۔ اور وہ دنیا کے بکھیڑوں دور رہنا چاہتے تھے۔ اُن کی مرضی کے خلاف ایک براہمن لڑکی رُکمنی سے اُن کی شادی کر دی گئی۔ لیکن شادی کی زنجیریں انھیں دنیاوی بندھنوں میں نہ جکڑ سکیں۔ وہ آزاد تھے۔ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ گھر بار کو خیرباد کہہ کے بنارس جا پہونچے۔ اور وہاں سنیاس لے لیا۔

کچھ عرصہ کے بعد وٹھل پنت کے گرو گھومتے گھامتے اتفاقاً رُکمنی کے گاؤں میں آ پہونچے۔ وہاں گروجی کا مقام ایک مندر میں ہوا۔ اور لوگوں کیساتھ رُکمنی بھی اُن کے درشنوں کے لئے گئی۔ مہاتما جی نے اُسے دُعا دی کہ وہ خوش نصیب اور بااولاد ہو۔ یہ سُنکر رُکمنی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ مہاتما جی کے پوچھنے پر اُس نے سارا قصہ سنایا۔ وہ سمجھ گئے کہ اُن کا چیلا وٹھل پنت ہی رُکمنی کا پتی ہے۔ اُنھوں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ اُس کا پتی واپس آ جائے گا۔ مہاتما بنارس پہونچے۔ اور وٹھل پنت کو سمجھا بجھا کر واپس گھر بھیج دیا۔ گورو کا حکم مانتے ہوئے وٹھل پنت سنیاس آشرم کو چھوڑ کر پھر گرہست آشرم میں آ گئے۔ لیکن ان کی اس حرکت نے دھرم کے ٹھیکیدار برہمنوں کے تن بدن میں آگ لگا دی۔ انھوں نے وٹھل پنت کے اس قصور کو معاف نہ کرتے ہوئے انھیں قوم سے علیحدہ کر دیا۔ برادری سے نکالے ہوئے وٹھل پنت غریب ہونے کے کارن بھیک مانگ مانگ اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔

اس دوران میں ان کے ہاں تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ بڑے لڑکے کا نام نروتی۔ مجھلے کا گیان دیو۔ اور چھوٹے کے سوپان۔ اور لڑکی کا نام مکتا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا دھرم کے ٹھیکیداروں کی عداوت وٹھل پنت سے بڑھتی گئی۔ غرضیکہ اسی طرح کچھ سال گذر گئے۔ ایک دن مہاتما وٹھل پنت کو بخار نے آ گھیرا۔ دس سال کے بچے گیان دیو کو بھیک مانگنے جانا پڑا۔ گیان دیو دس پانچ گھروں سے بڑی بے عزتی سے بھیک مانگ کر کمسن گنگا کے گھر پہونچا۔ گنگا بھیک لائی۔ اُسی وقت گنگا کا بے رحم باپ وسوبا آ پہونچا۔ اس نے گیان دیو کو اپنے گھر میں دیکھکر بُرا بھلا کہا اور اس کی دن بھر کی کمائی ہوئی بھیک کو دھول میں ملا دیا اتنا ہی نہیں بلکہ اس کی ماں رُکمنی کا گھڑا پھوڑ ڈالا جبکہ وہ مکتا کے ساتھ ندی سے پانی بھر کر واپس آ رہی تھی۔ ننھی مکتا کے بھی ایک پتھر مارا۔

وٹھل پنت نے جب یہ دردناک بات سنی تو بیماری کی حالت میں ہی براہمنوں کے پاس انصاف کے لئے پہونچے۔ اُن سے یہ التجا بھی کی کہ وہ ان کے بچوں کو شدھ کر لیں۔ براہمنوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور وٹھل پنت کو سنیاس آشرم کو ذلیل کرنے کے الزام میں موت کی سزا دی۔ وٹھل پنت نے اپنے لڑکے گیان دیو عرف گیانیشور کو سمجھایا کہ وہ دنیا کو بھگوت گیتا کا اپدیش دے۔ گیانیشور نے اُن کی آگیا پالن کرنے کا وعدہ کیا۔ وٹھل پنت کو تسلی ہوئی۔ اور وہ اپنی جان دینے چل پڑے۔ پتی ورتا رُکمنی بھی اپنے بچوں کو چھوڑ پتی کے پیچھے گئی۔ دونوں نے اپنی جان دے کر براہمنوں کی دی ہوئی سزا بھگتی۔ دھرم کے ٹھیکیداروں کو وٹھل پنت کے بچوں پر بھی ترس نہ آیا۔ سنیاسی کی اولاد ہونے سے وہ اُن پر طرح کے ظلم کرتے رہے۔ اگر ان کی کوئی مددگار تھی تو گنگا تھی۔ اُس نے اپنے چچا گنگا دھر شاستری سے پیٹھن کے مٹھ کے بڑے پنڈت ودیا دھر کے نام انھیں خط لے دیا جس میں یہ لکھوایا کہ وہ گیانیشور اور دوسرے بچوں کو شدھ کر لیں۔ ودیا دھر نے سب دھرم گرنتھ دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ وٹھل پنت کے بچے شدھ نہیں ہو سکتے۔ گیانیشور نے کہا کہ سب میں ایک آتما ہے۔ سب انسان ایک ہیں پھر وہ شدھ کیوں نہیں ہو سکتے۔ ودیا دھر نے ایک بھینسے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر سب میں ایک آتما ہے تو وہ آدمیوں ص۴ ص

اقوال زرین

ہماری حماقت آمیز لشریت قابل افسوس ہے۔ ہم اپنی پُر آرزو غلطیوں کو درست جانتے ہیں اور بین ثبوت کو بھی قابل یقین تصور نہیں کرتے۔ ایک شخص کسی موہوم اُمید کے پیچھے اپنے کو اس طرح مٹا دیتا ہے کہ ایک دن اس کا افسردہ دل مردہ حسرتوں کا مزار بن جاتا ہے۔ پھر حقیقی معنوں میں نہ دل ہوتا ہے نہ دل کی تمنائیں اور نہ وہ اُمید جس نے زندگی کا سارا کھیل بگاڑ ڈالا۔

انسان کو کمال تک پہونچنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بزدل آدمی ان مصائب کا مقابلہ کرنے سے گریز کرتے ہیں اور عمر بھر گمنامی میں زندگی بسر کر کے دنیا سے بے نیل و مرام رخصت ہو جاتے ہیں۔ لیکن عالی ہمت لوگ مصائب و تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں اور ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ کر آنے والی نسلوں کے لئے مشعل ہدایت بن کر چمکتے ہیں۔

موج تبسم

ایک صاحب نے دوستوں کو چائے کی پارٹی دی مگر پارٹی بہت پھیکی رہی اور تھوڑی ہی دیر بعد حاضرین کوفت محسوس کرنے لگے۔ میزبان نے تاڑ لیا کہ فضا خنک ہوتی جاتی ہے۔ اس نے تپاک سے کہا "اچھا اب بتائیے ہم لوگ کونسا دلچسپ شغل شروع کریں؟ ہے کسی کو کوئی اچھا سا کھیل معلوم؟"

ایک مہمان بولا "مجھے ایک بہت ہی دلچسپ کھیل آتا ہے۔ اسے کھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ سب سے پہلے میں اس کمرے سے باہر جاتا ہوں اور باقی سب لوگ سوچیں کہ میں کہاں گیا ہوں"

ہونے والی ساس:۔ میں تمہارے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی ابھی نہیں کرنا چاہتی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس شادی کے بعد میں زندہ نہ رہ سکونگی؟

ہونے والا داماد:۔ تب تو مجھے تمہاری لڑکی سے ضرور شادی کرنی چاہیئے کیونکہ میں خود ایسی بیوی کی تلاش میں ہوں جکی ماں مرچکی ہو یا مرنیوالی ہو۔

دلچسپ معلومات

دُنیا کے آدمی

دنیا کی آبادی ۲ ارب ہے۔ اس میں تین کروڑ سالانہ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے "کہ روئے زمین پر ۶ ارب سے زیادہ آدمی نہیں رہ سکتے ہیں۔

مختلف برّاعظموں کی آبادی ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

ایشیا کی کل آبادی	۹۵ کروڑ
یورپ کی آبادی	۵۵ کروڑ
امریکہ کی آبادی	۲۳ کروڑ
افریقہ کی آبادی	۱۵۰ کروڑ
آسٹریلیا	۷۰ لاکھ

دنیا کے آدمیوں کی پانچ قسمیں!

(۱) کوکیشین (۲) منگولین (۳) ملایا (۴) حبشی (۵) امریکن ہندوستانی

افسانہ

آپ بیتیاں

از جناب مجید ملک صاحب

ذیل کا افسانہ متعدد افسانوں کا مجموعہ ہے جس میں مختلف لوگوں نے نہایت ہی دلچسپ انداز میں آپ بیتیاں بیان کی ہیں

دریائے سندھ کی لہروں میں سورج غروب ہو رہا تھا اور میں ایک کشتی میں سوار تھا جسے تین آدمی لمبے لمبے بانسوں سے کھے رہے تھے۔

ایک کشتی میں ایک بلوچ سوار تھا جس کے سفید بال شانوں تک گر رہے تھے۔ ایک ادھیڑ عمر کی عورت تھی۔ ایک سپیرہ تھا جس کے ہاتھ میں بین تھی اور ماتھے پر کسی پُرانے زخم کا نشان۔ ایک نوعمر لڑکا تھا اور ایک ماہی گیر جس کے بوسیدہ جال میں کوئی مچھلی نہ تھی۔

ایک کشتی بان نے دوسرے سے کہا "میں تھک گیا ہوں۔ لنگر ڈال دو۔ حقہ بھر لو۔ تازہ دم ہو کے چلیں گے"

میں نے پوچھا "ابھی ہم کنارے سے کتنی دور ہیں"

بوڑھے بلوچ نے کہا "کوئی ایک گھنٹے میں پہنچیں گے"

سپیرے نے کہا "نہیں ڈیڑھ گھنٹے میں"

نوعمر لڑکے نے کہا "اس اندھیری رات میں وقت گذارنا مشکل ہے"

اُدھیڑ عمر کی عورت نے کہا "میرے ساتھ کوئی بیس سال کے بعد یہ اتفاق ہوا ہے کہ دریا میں رات ہوگئی ہو۔ وہ رات بھی اسی طرح تاریک تھی۔

میں نے پوچھا "اس رات آپ لوگوں نے وقت کیسے گذارا تھا"

جواب ملا "اس رات میرے ساتھ میرا شوہر تھا۔ جواب اس دنیا میں نہیں۔ اُسے یہ دریا کھا گیا"

نوعمر لڑکے نے پوچھا "کیسے"؟

ادھیڑ عمر کی عورت نے آواز کو قدرے بلند کر کے کہا۔ "کیسے؟ جیسے دریا کھایا کرتے ہیں۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے پانی کی لہروں کے اندر سما گیا۔ اس جگہ دریا کا کنارہ بہت اونچا تھا۔ میں کنارے پہ ان لہروں کے ساتھ دوڑتی رہی جو اُسے بہائے لئے جا رہی تھیں وہ پانی پر دیوانہ وار ہاتھ مار رہا تھا۔ اور میں اپنے سینے پر۔ میں اسی بلاتی رہی مگر موت اُسے ملا چکی تھی۔ لڑکے نے کہا "ایسی باتوں سے میرے دل میں ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کوئی اور بات کیجئے"

عورت نے کہا "ہاں سب کہتے ہیں۔ موت ڈرونی چیز ہے لیکن مجھے موت کی باتوں میں مزا آتا ہے۔ بتھیں بادشاہوں اور پریوں کی کہانیوں میں مزا آئیگا"

لڑکے نے کہا "ہاں مجھے بادشاہوں اور پریوں کی کہانیوں میں مزا آتا ہے"

سپیرے نے کہا "اسے تاج الملوک کی کہانی سناؤ"

۲

میں نے سگرٹ سلگانے کے لئے دیا سلائی جلائی اور اُس کی روشنی میں سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کہا۔ "بادشاہوں کی کہانیوں میں کیا رکھا ہے۔ مزا تو اپنی زندگی کی کہانیوں میں ہے۔ بڑی بی تو اپنی داستان غم سنا چکیں۔ اب جوان کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔ وہ کوئی آپ بیتی سنائے جب تک چکر پورا ہوگا کنارہ آجائے گا"

اس تجویز کو سب نے پسند کیا اور سفید ریش بلوچ نے کہا "دائیں ہاتھ پر میں بیٹھا ہوں۔ اس لئے باری میری ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنی زندگی کا کونسا واقعہ سناؤں۔ ایک ہی واقعہ ہے جو سنانے کے قابل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہی واقعہ میری تمام زندگی ہو لیکن اسے بیان کرتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔ خیر غالباً آپ لوگوں سے کسی ایک سے بھی اب عمر بھر ملاقات نہ ہوگی اس وقت تاریکی بھی ہے۔ میں آپ کی اور آپ میری صورت نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے میرا کام نسبتاً آسان ہوگیا ہو۔

میری عمر بیس سال سے کچھ زیادہ تھی کہ میں نے ایک عورت کو قتل کر دیا۔ کیوں قتل کر دیا؟ یہ ایک لمبی داستان ہے۔ مختصر یہ کہ اس نے بے وفائی کی اور میں رشک سے دیوانہ ہوگیا۔ ایک دن جب وہ میرے گاؤں سے کئی میل کے فاصلہ پر میرے رقیب کے ساتھ محو عیش رہنے کے بعد نیند میں بے ہوش تھی۔ میں نے اُسے قتل کر دیا"

ادھیڑ عمر کی عورت نے کہا "تم نے بہت خوب کیا"

سپیرے نے کہا "تم بڑے مرد نکلے"

نوعمر لڑکے نے پوچھا "پھر کیا ہوا"؟

بلوچ نے ایک لمبا سانس لیا "میں رات ہی رات اپنے گاؤں میں واپس آگیا"

نوعمر لڑکے نے پوچھا "اور کسی کو پتہ نہ چلا"

بلوچ نے اپنی داستان کا تسلسل نہ توڑا "پولیس آئی تفتیش ہوئی لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ یہاں تک کہ پانچ سال گذر گئے"

لیکن پانچ سال کے بعد میں نے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کیا مجھے ایک ایسے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا جس کیساتھ میرا کوئی تعلق نہ تھا"

میری عادت تھی کہ میں ایک بڑا سا چاقو ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ ایک دن میں ایک گھنے جنگل میں سے گذر رہا تھا کہ مجھے جھاڑیوں میں سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی میں نے بڑھ کے دیکھا تو ایک آدمی خون میں لتھڑا ہوا جان توڑ رہا تھا۔ میں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر گرم کیا۔ لیکن وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ٹھنڈا ہوگیا۔ میں نے پھر اسے زمین پر لٹا دیا اور ابھی اٹھا ہی تھا کہ دو آدمی آگئے۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں مجھ پر قتل کا الزام لگا اور کیسے نہ لگتا؟ میں لاش کے پاس کھڑا تھا۔ میرے کپڑے خون آلود تھے۔ اور میری جیب میں ایک بڑا سا چاقو تھا۔

"مجھے بیس سال قید کی سزا ہوئی۔ تعجب ہے کہ مجھے پھانسی کا حکم نہ ملا۔ میں نے اپنے کو بے قصور ثابت کرنے کی کچھ ایسی زیادہ کوشش بھی نہ کی۔ کیونکہ میرا دل کہتا تھا۔ کہ قدرت کا منشا یہی ہے۔ کہ مجھے اپنے اصلی جرم کی سزا ملے"

۳

بوڑھے بلوچ کی کہانی کے اختتام کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ دریا کی لہروں یا تھکے ہوئے کشتی بانوں کے پھولے ہوئے سانسوں کے سوا اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ آخر ماہی گیر لڑکے نے پھر سکوت توڑی "اب کس کی باری ہو"؟

ادھیڑ عمر کی عورت نے ماہی گیر کی طرف اشارہ کر کے کہا "اب ان کی باری ہے"

ماہی گیر نے انگڑائی لی اور اپنے جال کی رسّی کو انگلیوں کے گرد لپیٹتے کہا "میری آپ بیتی کیا ہوگی؟ صبح سے لے کر شام تک مچھلیاں پکڑتا ہوں۔ اگر جال میں مچھلیاں آگئیں تو روٹی کھالی۔ ورنہ یوں ہی سو رہے۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ اس دریا نے مجھے بھوکا کبھی نہیں رکھا۔ مجھے اس سے محبت ہے۔ کہ اگر مجھے روزی کمانے کا کوئی اور ذریعہ بھی مل جائے اور دو ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے جب بھی میں اسے چھوڑ کر نہ جاؤں"۔

"میں آپ کو اسی دریا کی ایک بات سناتا ہوں جو صحیح معنوں میں "آپ بیتی" تو نہیں۔ لیکن چونکہ آنکھوں دیکھی بات ہو۔ اس لئے اسے "آپ بیتی" ہی سمجھا ہوا۔ آپ کو یاد ہے جب دریا میں طغیانی آئی تھی؟ کوئی ۸ سال کی بات ہے۔ رونہنگارو کے پیر کے ہاتھی کو بہا کر لے گئی تھی۔ اور سینکڑوں گاؤں تباہ و برباد ہوگئے تھے"

بوڑھے بلوچ نے بات کاٹ کر کہا "ہاں میرے پاس چھ مہینے کے بعد اطلاع پہونچی تھی۔ میرا ایک چچیرا بھائی بھی اسی رَو میں بہ گیا تھا"

ماہی گیر نے کہا "ہاں سینکڑوں آدمی، سینکڑوں عورتیں، سینکڑوں بچے ڈوب کر مر گئے تھے"

ادھیڑ عمر کی عورت کی آواز میں شکایت آمیز ص

ص تعجب تھا "پھر بھی تمہیں سے محبت ہے"؟

ماہی گیر بولا "ہاں پھر بھی مجھے دریا سے محبت ہے۔ یہ دریا رزاق بھی ہے اور قہار بھی۔ جب مہربان ہوتا ہے تو ہزاروں کو روزی دیتا ہے اور جب قہر میں آتا ہے تو ہزاروں کو فنا کر دیتے ہے۔

"ہاں تو ان ایام میں میری حالت نسبتاً اچھی تھی اور میرے پاس ایک چھوٹی سی کشتی تھی جس میں بیٹھ کر میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے دوسرے کنارے پر جایا کرتا تھا۔ کوئی چار دن تو طغیانی کی یہ حالت رہی کہ بڑے سے بڑے اگن بوٹ بھی کنارے سے ہلنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی آدمی دیکھے کہ درختوں کے تنوں سے چمٹے ہوئے بہتے چلے جا رہے ہیں۔ چیختے ہیں۔ منّتیں کرتے ہیں۔ لیکن کوئی انھیں بچا نہیں سکتا۔ ایک بہت بڑا چھپر تھا جس پر ایک عورت اور دو بچے بہے چلے جا رہے تھے۔ یہ چھپر کسی لہر کے آگے بہتا ہوا کنارے سے چار گز کے فاصلہ تک پہونچ گیا۔ اس وقت کس قدر اُمیدیں ان تین انسانوں کے دل میں پیدا نہ ہوئی ہوں گی ہم لوگ کنارے پہ کھڑے ہوئے اس انتظار میں تھے کہ چھپر ذرا اور نزدیک آئے تو انھیں پکڑ لیں لیکن نہیں جس طرح ایک لہر انھیں نجات اور زندگی سے اس قدر قریب لے آئی تھی۔ اسی طرح دوسری لہر انھیں دھکیل کر موت کے منہ میں لے گئی اس چھپر کا رخ یک دم بدلا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے یہ تین انسان پھر منجدھار کی طرف روانہ ہوگئے اور چند منٹ میں ہماری نظروں سے غائب ہوگئے۔

نوعمر لڑکے نے کہا "آپ لوگ ذرا آگے کیوں نہ بڑھ گئے۔ یا رسّے ہی پھینک دیتے"

لیکن ماہی گیر نے نوعمر لڑکے کو اعتنا نہ سمجھا اور سلسلۂ کلام جاری رکھا۔

پانچویں دن پانی کم ہوا تو سرکاری حکم ملا کہ تمام کشتیوں والے اپنی اپنی کشتیاں لے کر دریا میں چکر لگائیں کوئی مرد یا عورت یا جانور نظر آئے تو اُسے بچائیں۔ کوئی لاش ملے تو اسے بھی پکڑ لیں۔ اور اسپتال میں پہونچا دیں۔ تاکہ اگر زندگی کا کوئی امکان ہو تو ڈاکٹر کوشش کریں۔ ورنہ لواحقین لاش کو پہچان کر لے جائیں۔

میری کشتی میں میرے ساتھ تین سپاہی تھے۔ ہم نے کئی لاشیں پکڑیں۔ لکڑی کے کئی صندوق پکڑے تین چار بھینسوں کو بچایا۔ لیکن آدمیوں کو بچانے کا وقت اب گذر چکا تھا"

عصر کے قریب میں نے دیکھا کہ دور کوئی آدمی بہتا چلا آرہا ہے ایک سپاہی نے کہا "یہ بھی کوئی لاش معلوم ہوتی ہے" میں نے کہا "نہیں لاش کا سر عام طور پر پیچھے ہوتا ہے اور پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ زندہ آدمی کا سر پانی سے باہر ہوتا ہے اور پاؤں پیچھے ہوتے ہیں۔ بہرحال ہم نے اس کی جانب رُخ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد اسے پانی میں سے نکال لیا۔ لیکن اُسے دیکھ کے مجھے سخت تعجب ہوا۔ اس کے ہاتھ پاؤں اور تمام جسم لکڑی کے تختے کی طرح سخت تھا۔ اور پیٹ میں معلوم ہوتا تھا۔ کہ پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں۔

خیر ہم نے اس لاش کو اسپتال میں بھیج دیا اسپتال کنارے سے کچھ دور خیموں میں تھا۔ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ یہ لاش بہت پُرانی ہے۔ غالباً سو سال پُرانی ہے۔ اور دریا اسے کسی قبرستان میں سے بہا کے لایا ہے ہمیں حکم ملا کہ کوئی وزن باندھ کے اس کو دریا کے درمیان غراق کر دیں۔ چنانچہ ہم اس لاش کو منجدھار میں لے گئے۔ اور اس کے ساتھ ایک وزن دار پتھر باندھ کے اُسے دریا کے اندر ڈبو دیا"

لیکن ابھی ہم اس جگہ سے پچاس گز بھی دور نہ گئے ہوں گے کہ خدا جانے کیوں میں مُڑ کر دیکھا۔ میں نے تعجب اور گھبراہٹ سے ہاتھ اُٹھا کر اپنے ساتھیوں سے کہا "وہ دیکھو —— لاش بدستور پانی میں تیر رہی ہے"!

ہم کشتی واپس لے گئے۔ لاش کو اُٹھایا۔ اس کے ساتھ کوئی وزن نہ تھا۔ اور تعجب پر تعجب اس بات ہوا کہ یہ لاش بغیر کسی ظاہرا روک کے دریا کے درمیان ایک ہی جگہ پر تیر رہی تھی۔ حالانکہ اُسے قاعدے کے مطابق دریا کی رو کے ساتھ بہ جانا چاہیئے تھا۔ خیر ہم نے پھر اس کے ساتھ وزن باندھا اور دریا میں غرق کر دیا"

لیکن چند لمحوں کے بعد وہ لاش پھر پانی کی سطح پر آگئی۔ سچ یہ ہے کہ اس کے بعد ہم ڈر گئے میں چاہتا تھا کہ ہم پھر جائیں لیکن میرے ساتھیوں نے ہمت نہ کی اور ہم کوئی پچاس گز کے فاصلہ سے اس لاش کو پانی کے اوپر دیکھتے رہے۔

"آہستہ آہستہ سورج غروب ہو رہا تھا۔ اُفق اور دریا کا پانی سُرخ ہو چکا تھا"

"سورج بالکل غروب ہوگیا"

اب ہم نے دیکھا کہ ایک اور لاش بہتی چلی آرہی ہے۔ اس لاش کا بھی سر آگے تھا اور لمبے لمبے بالوں سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ لاش کسی عورت کی ہو۔ یہ دوسری لاش اسی رو پہ آرہی تھی جس پہ پہلی لاش تھی۔ جب ہم نے ان دونوں میں کوئی بیس گز کا فاصلہ دیکھا کہ پہلی لاش رو کے خلاف کچھ آگے کی طرف بڑھی جیسے کوئی استقبال کے لئے بڑھتا ہے۔ ہمارے دیکھتے ہی دونوں لاشیں پہلو بہ پہلو ہوگئیں اس طرح پر کہ شانے سے شانہ مل گیا۔ یوں ملنے کے بعد دونوں لاشوں نے ایک چھوٹے سے محیط میں چکر لگایا۔ اور پھر دونوں غوطہ لگا کے نگاہ سے غائب ہوگئیں۔

ادھیڑ عمر کی عورت نے کہا۔ "محبت موت پر بھی فتح پالیتی ہے"

سپیرے نے کہا "جن کی تقدیر میں وصال ہو وہ جدا نہیں ہو سکتے"

سفید ریش بلوچ نے کہا "کاش —— کچھ

اور کہنا چاہتا تھا۔ لیکن کہتے کہتے رک گیا۔

نوعمر لڑکے نے پوچھا "پھر کیا ہوا"؟

ماہی گیر نے جواب دیا "کچھ بھی نہیں"

اس کے بعد دیر تک خاموشی رہی۔ آخر نوعمر لڑکے نے میری طرف دیکھ کر کہا "اب آپ کی باری" میں نے چونک کے۔ جیسے کوئی خواب سے بیدار ہوتا ہے کہا۔ "اچھا"

لیکن ابھی میں آپ بیتی سنانے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ کشتی نے کسی چیز سے ٹھوکر کھائی۔ کنارہ آچکا تھا۔

جنگ کے متعلق اہل اسپین کی رائے

"ٹائمس" کے نامہ نگار مقیم میڈرڈ نے بحری تار میں لکھا ہے کہ اسپین کے اخباروں میں تبصرہ نگار اپنے اخبار پڑھنے والوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جولائی کے ماہ میں اٹلی اور جرمنی نے کیا گیا کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں۔ فرانس کی شکست کے بعد اسپین کے اخباروں نے یہ غل مچادیا کہ انگلستان کی شامت آگئی اور اب انگلستان بالکل اکیلا رہ گیا ہے۔ محوری طاقتیں اپنے شکار پر حملہ کرنے والی ہیں اور اس جنگ کی آخری باب شروع ہونے والا ہے۔

ان اعتراضات کی بنا پر یہاں کے لوگ ان ہی تبصرہ نگاروں کا مضحکہ اڑا رہے ہیں جن کی پیشنگوئیاں ایک مہینے پہلے روزانہ اخبارات میں شایع ہوا کرتی تھیں۔ جرمنی کی اطلاعات سے انھیں معلوم ہوا ہے کہ جولائی میں موسم اتنا خراب ہوگیا کہ برلن میں عورتوں کو سمور کا لباس پہننا پڑا اور اسی موسم کی خرابی کی وجہ سے انگلستان پر حملہ نہیں ہو سکا۔

مختلف وسائل سے اسی بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ رائل ایر فورس نے حرفتی فوجی اور ریل و رسائل کے اہم مقامات پر رات کے وقت بمباری کر کے اہل جرمنی کو حیران و پریشان کر رکھا ہے۔

۱۴ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ

رفاعی قرضہ جات کی مختلف مدوں میں ۲ راگست ۱۹۴۰ء تک مندرجہ ذیل رقوم جمع ہوئی ہیں

سودی ڈیفنس بونڈز: ۱۳۹۷۰۰۰ روپیہ

۳ فیصدی سود کے ڈیفنس بونڈز (اس میں ۵ فیصدی کا ۱۹۴۲ء، ۱۹۴۳ء والا قرضہ بھی شامل ہے)

۰۰۰، ۱۳۵۴ ۱۳ روپیہ

ڈاکخانہ کے دہ سالہ سیونگ سارٹیفکیٹ

۰۰۰، ۵۱ ۶ ۴ روپیہ

میزان ۰۰۰، ۱۴۹۹۷۱ روپیہ

مدراس ۱۴ راگست۔ مشرقی افریقہ سے ڈھائی سو کے قریب ہندوستانی واپس آگئے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے ہندوستانی آچکے ہیں

یوروپین ممالک کا جنگی بحری بیڑہ

از پنڈت ونکٹیش نرائن تیواری

:))*((:

اس وقت انگلینڈ، فرانس، جرمنی، اور اٹلی کے جنگی بیڑوں پر ایک نظر ڈالکر ہم انکی طاقتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں، لیکن یہ اعداد دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کے پہلے کے ہیں، اس میں کافی رد و بدل ہوا ہے کچھ تو نقصان کے باعث اور کچھ جدید تعمیر کے باعث

(۱) انگلینڈ

بحری فوج اور جہاز

بیٹل شپ	۱۵
ہیوی کروزر	۱۷
لائٹ کروزر	۴۲
ڈسٹرائر	۱۵۸
سب میرین	۵۴
بلین کیریر	۶
	۲۹۲
پرسنل ایکٹو	۱۱۵۰۰۰
ریزرو	۶۰۰۰۰
کل	۱,۷۵,۰۰۰

جنگی بیڑے کے مددگار ہوائی جہاز — ۴۵۰

(۲) فرانس

بحری فوج اور جہاز

بیٹل شپ	۸	ہیوی کروزر	۷
لائٹ کروزر	۱۱	ڈسٹرائر	۶۲
سب میرین	۸۰	بلین کیریر	۱

کواپریٹو اسکواڈرن　پرسائل

ایکٹو	۷۳,۶۸۶
ریزرو	۴۴,۲۵۰
میزان	۱,۱۷,۹۳۴

(۳) جرمنی

بحری فوج اور جہاز :-

بیٹل شپ	۴	ہیوی کروزر	۵
لائٹ کروزر	۶	ڈسٹرائر	۴۳
سب میرین	۵۹	بلین کیریر	۲

پرسائل

ایکٹو	۵۰,۰۰۰
ریزرو	۲۰,۰۰۰
میزان :-	۷۰,۰۰۰

۱۸ کواپریٹو اسکواڈرن ہیوی بامبر — ۱۲۰ شپ
لائٹ ———— ۴۲ شپ

(۴) اٹلی

بحری فوج اور جہاز :-

بیٹل شپ	۴	ہیوی کروزر	۷
لائٹ کروزر	۱۵	ڈسٹرائر	۶۲
سب میرین	۸۷	ایرکرافٹ ٹینڈر	۱

کواپریٹو اسکواڈرن ——— ۸۰ و ۲۶ شپ

پرسائل

ایکٹو	۱,۲۱,۶۵۰
	۶۷,۴۰۰
میزان	۱۸۹۰۵۰

فلیٹ ایرآرمی :-

پیٹرول بلین ——— ۴۵۰ شپ

آئیے اب ہم اور آپ مذکورہ اعداد و شمار کا دوسری شکل میں مطالعہ کریں، فرض کیجئے اٹلی اور جرمنی عارضی صلح میں اپنے وعدوں کے مطابق فرانس کے بحری بیڑوں کو اس جنگ میں شامل نہیں کرتے، اس حالت میں برطانیہ اور اسکے دونوں دشمنوں کے جنگی بیڑوں کا تناسب یوں ہوگا۔

	انگلینڈ	جرمنی اٹلی
بیٹل شپ	۱۵	۸
ہیوی کروزر	۱۷	۱۲
ڈسٹرائر	۱۵۸	۱۰۵
سب میرین	۵۴	۱۴۶
بلین کیریر	۶	۸

مذکورہ اعداد سے انگلینڈ اور اس کے مخالفوں کی متحدہ بحری قوت کا مقابلہ قارئین آسانی سے کر سکتے ہیں اس سلسلے میں اب ہمارے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہ گئی۔ فرض کیجئے کہ اٹلی اور جرمنی دونوں ہی اپنے عہد و عدے سے مکر جائیں تو انکی بحری قوت میں فرانس کے جنگی جہازوں کے مل جانے سے اضافہ ہوگا اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یہ ہم ذیل کے اعداد و شمار پیش کر کے قارئین پر واضح کرتے ہیں۔

	انگلینڈ	جرمنی اٹلی
بیٹل شپ	۱۵	۱۶
ہیوی کروزر	۱۷	۱۹
لائٹ کروزر	۴۸	۳۲
ڈسٹرائر	۱۵۸	۱۶۸
سب میرین	۵۴	۲۲۶
بلین کیریر	۶	۱

مذکورہ اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہے کہ اگر دشمنوں نے فرانس کے بحری بیڑہ کو لڑائی میں شامل کرنا چاہا تو سوائے لائٹ کروزروں کے برطانیہ کے مقابلہ میں اور سب جنگی جہاز زیادہ ہو جائینگے لیکن چونکہ اب برطانیہ نے فرانس کے بحری بیڑے پر قبضہ کر لیا ہے اسلئے برطانیہ کی بحری طاقت سب سے زیادہ ہے۔

برطانوی اور جرمن ہوائی بیڑوں کے نقصانات

اخبار ڈیلی ایکسپریس نے جس سے لارڈ بیور بروک کا تعلق ہے۔ جرمنی کے ہوائی بیڑے کے نقصانات کا تخمینہ شایع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جنگ کی ابتدا سے آجتک رائل ایر فورس یا طیارہ شکن توپوں نے جرمنی کے ۲۶۶۱ جہاز اور ایک لاکھ ہوا باز، ناظر اور توپچی تباہ و ہلاک کئے ہیں۔ اس تخمینہ میں وہ سینکڑوں جہاز شامل نہیں کئے گئے ہیں جنہیں اس قدر نقصان پہونچایا گیا تھا کہ وہ صحیح و سلامت واپس پہنچ سکے ہونگے۔

جنگ کے پہلے گیارہ مہینوں میں برطانیہ کا صرف ۳۴۲ جہاز اور ۱۸۰۰ جانوں کا نقصان ہوا ہے۔

ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ رائل ایر فورس کے جہاز جرمنی کے سو سے زیادہ شہروں کی سیر کر چکے ہیں۔

ترکی زلزلہ کا امدادی فنڈ

ہز اکسیلنسی وائسرائے کو ترکی زلزلے کے امدادی فنڈ میں جو رقوم وصول ہوئی ہیں انکی میزان یکم جولائی لغایتہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء تک مندرجہ ذیل ہے۔

۲۰۵۸۳۴ - ۱۲ - ۷

ہانگ کانگ کی جنگی اہمیت

ہانگ کانگ ایک سو سال سے برطانوی نوآبادی کی حیثیت رکھتا ہے اور ابھی چند دنوں تک اس کا شمار دنیا کے اہم ترین بندرگاہوں میں ہوتا تھا اپنی شاندار بندرگاہ اور جنوبی چین میں فوجی اہمیت رکھنے کی وجہ سے اسکو جنوبی اور وسطی چین کی کنجی کہا جا سکتا ہے۔

اس کا علاقہ ڈھلواں ناہموار اور بنجر ہے اور وادی کے ہر قابل کاشت مربع گز زمین میں چاول اور ترکاری بوئی جاتی ہے۔

آجکل تو اسکی تجارت اور صنعت و حرفت بالکل بند ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہانگ کانگ جس کے قبضے میں ہے اسکے پاس جنوبی چین کی کنجی ہے۔ جزیرہ اور سرحدی علاقہ کی قلعہ بندیاں نہایت مضبوط ہیں اور لوگ اکثر اس کا مقابلہ جبرالٹر اور عدن سے کرتے ہیں۔

جرمنی اور اٹلی نے ملکر جو قتل عام یورپ میں کیا ہے اس سے ہانگ کانگ میں برطانیہ کی طرفداری کے خیالات کو بہت تقویت پہونچائی ہے اور یہاں سے جو مالی امداد دی گئی ہے وہ کافی غیر معمولی طور پر دل بڑھانے والی ہے۔ چین و جاپان کی جنگ کی وجہ سے یہاں ۵۰۰۰۰ پناہ گزین آ گئے ہیں اور اب اسکی آبادی ۲۰۰۰۰۰ کے قریب پہنچ گئی ہے

جرمنی کی ہوائی طاقت

آجکل سب سے عام دلچسپی کا مسئلہ یہ ہے کہ جرمنی کے پاس کتنے ہوائی جہاز اور کسقدر جہاز موجود ہیں۔ ایک مبصر کا جسے رائے دینے کا حق حاصل ہے خیال تھا کہ جنگ چھڑنے سے قبل گورنگ کے پاس سب طرح کے کل ۱۳ ہزار ہوائی جہاز ہیں ان میں وہ جہاز بھی شامل تھے جنہیں تربیت دی جاتی تھی۔

۳ ستمبر کے بعد سے ہم اور ہمارے اتحادی یقیناً ۲۶۶۱ جہاز تباہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے جہازوں کو اسقدر نقصان پہونچا ہے کہ لوٹ کر واپس نہ جا سکے ہونگے۔ ایسے جہازوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

امریکہ کے ماہروں کا اندازہ ہے کہ آجکل جرمنی میں ہر ماہ ۱۸۰۰-۱۸۰۰ یا ۲ ہزار ہوائی جہاز بنا رہے ہیں۔ یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ جرمنی کے کسقدر ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر اوسطاً ہر جہاز کے ساتھ ۲/۱ ۲ آدمی بھی ضایع ہوئے تو اس طرح ضایع شدہ ہوا بازوں کی کل تعداد ۶۶۵۲ ہوتی ہے۔

عدن پر اطالیہ کا دانت

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار جو اطالوی سرحد پر متعین ہے۔ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے۔

اطالوی حلقوں کے بیان کے مطابق افریقہ میں موجودہ کارروائیوں کی غرض دراصل یہ ہے کہ خلیج عدن اور بحر احمر کے مشرقی ناکے پر اطالیہ کا اقتدار قایم ہو جائے۔ عدن کے برطانوی ہوائی اور بحری اڈوں پر اطالوی ہیبار حملوں کے متعلق جو پیہم اطلاعات موصول ہو رہی ہیں انکے بارے میں روم کا خیال یہ ہے کہ ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عدن ہی اطالیہ کا مقصود خاص ہے۔ اس کی توجیہ اس طرح کی جاتی ہے کہ دراصل عدن کی تسخیر سے اطالیہ کو پہلی بار ایشیا میں قدم رکھنے کا موقع ملے گا۔

روم کے فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ مصر اور برطانوی شمالی لینڈ بہت جلد اس جنگ کا میدان کارزار بن جائیں گے۔ کیونکہ اگر ان کارروائیوں سے وہاں محوری طاقتیں کچھ کامیابی حاصل کر سکیں تو وہ موثر طور پر سلطنت برطانیہ کی ناکہ بندی کر سکیں گی ان کا خیال ہے کہ اگر برطانوی سالی لینڈ یا مصر فتح ہو گیا تو مشرقی بحیرۂ روم میں برطانوی بیڑہ عضو معطل ہو کر رہ جائے گا۔

لندن ۱۲ اگست۔ چنکنگ کی خبر ہے کہ حال ہی میں جب جاپانی مشن برلن اور روم گیا تھا۔ وہاں جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ سلطنت برطانیہ کے خلاف متحدہ کارروائی کی جائے۔

ہر کھانے کے ساتھ

کیا آپ نے کھانوں کے ساتھ چائے پینے کا تجربہ کیا ہے؟ کھانے سے لذت حاصل کرنے کے لئے یہ ایک خوشگوار اضافہ ہے۔ جب آپ کھانا کھانے کے لئے بیٹھیں تو ایک پیالی چائے ضرور طلب کریں۔ اس کے بعد دیکھئے کہ آپ جو کچھ کھاتے ہیں اس میں کتنا زیادہ ذائقہ محسوس کرتے ہیں۔ چائے ایک مفید چیز ہے اور ہر طبیعت کے انسان کو موافق آتی ہے

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے

تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے۔ اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے

"موسم سے موقعوں کی فہرست"
چائے پینے کے لئے دو ...
مناسب موقعے یہ ہیں ...
(۱) صبح سویرے
(۲) گیارہ بجے دن
(۳) سہ پہر
(۴) شام کے کھانے کے بعد

ہندوستانی چائے
ہر وقت ہر جگہ پر

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا گیا　IK H7

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

بارش میں نہ بھیگنے والے جوتے خریدیئے

B.S.C.

MANUFACTURED AT Batanagar

برطانیہ جبرالٹر کا علاقہ اسپین کے سپرد کرنے والا ہے

لندن ۱۲ اگست ۔ اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ غیر سرکاری طور پر کچھ حلقوں میں جبرالٹر کے مستقبل کے متعلق گفتگو ہوئی ہے ایک اسکیم یہ ہے کہ جبرالٹر اسپین کے حوالہ کر دیا جائے اور اسکے بدلے سیوتا کا علاقہ یا ایسا ہی کوئی علاقہ اسپین برطانیہ کے حوالے کر دے جو آبنائے جبرالٹر کے جنوب میں ہے جبرالٹر کے میئر نے میونسپل کونسل جبرالٹر کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے جنرل فرانکو کے نام ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے جس میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ جبرالٹر جلد ہی آزاد ہو جائے گا ۔ یہ پیغام ۴ اگست کا ہے اسی تاریخ کو سنہ ۱۷۰۴ء میں برطانیہ نے جبرالٹر میں دخل حاصل کیا تھا ۔

برما اور سنگاپور کو خطرہ

شنگھائی ۱۲ اگست ۔ انڈوچائنا کے فرانسیسی حکام اور جاپانیوں کے درمیان آج بات چیت شروع ہوگئی ہے ۔ مشرق بعید میں تمام حلقے بات چیت کے نتیجے کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں ۔ ان حالات کا بڑے زور سے مطالعہ کیا جا رہا ہے ۔

چین کی راجدھانی چنکنگ سے معتبر ذرایع سے جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ چینی حکام یہ کہہ رہے ہیں کہ انڈوچائنا میں جو کچھ بھی حالت ہوگی اس کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں ۔ چینی حلقوں کا کہنا ہے کہ انڈوچائنا میں جاپانیوں کی سرگرمیاں جتنی خطرناک چین کے لئے ہیں اتنی ہی خطرناک برطانیہ کے لئے ہیں ۔ انکا کہنا ہے کہ گو اسوقت جاپان کا فوری مقصد یونین پر قبضہ کرنا ہے مگر بالآخر وہ برما اور سنگاپور کے لئے بہر خطرہ بن جائے گا اس سے پہلے یہ خبر تھی کہ انڈوچائنا میں جاپان اپنے فوجی اڈے قایم کر کے چین پر حملہ کرنا چاہتا ہے جاپان کے جنگی جہاز اور فوجیں انڈوچائنا کے قریب پہنچ گئی ہیں ۔

لبرل لیڈر پنڈت ہردے ناتھ کنزرو

پونا ۱۲ اگست ۔ آنریبل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی نے وائسرائے کے اعلان کے بارے میں ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل میں غیر مشروط اور فوری توسیع کرنے کا اعلان اور ہندوستان کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرنے میں اگر یہ کچھ محدودات ہیں لیکن ان دونوں عالموں میں وائسرائے کا بیان پچھلے اعلانوں سے ایک قدم آگے ہے ۔ ایگزیکیٹو کونسل میں توسیع کرنے کا چند ماہ پہلے عوام کے جذبات پر اچھا اثر پڑ سکتا تھا مگر افسوس کہ اس وقت جو اثر ہوتا تاخیر نے اسے کھو دیا ۔ عوام نے قومی حکومت کا جو مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس سے بہت کم ہے حال کے بارے میں جو تجویزیں پیش کی گئی ان سے اسکیم کے اس حصہ کی جو آئندہ آئینی ترقی کے متعلق ہے اہمیت اور بڑھ گئی ہے ۔

دو برطانی جہاز ڈوب گئے

قاہرہ ۱۲ اگست ۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ بارودی سرنگوں کو ہٹانے والے جہاز "سٹرسک" اور "پانزڈ ب" پر دشمن کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا جس سے وہ ڈوب گئے ۔

مولانا آزاد وائسرائے سے ملاقات نہیں کرینگے

کلکتہ ۱۱ اگست ۔ مولانا آزاد نے نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ "موجودہ صورت میں وائسرائے سے ملاقات نہیں کرونگا ۔ وائسرائے نے ۸ اگست کو جو اعلان کیا ہے اس میں کانگریس کے لئے کوئی میدان اشتراک نہیں ہے ۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ مزید بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ میں نے ۱۸ اگست کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلایا ہے تاکہ ۲۱ اگست سے پہلے وائسرائے کو باضابطہ جواب بھیجدیا جائے ۔ مولانا آزاد نے ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لئے مولانا حسین احمد مدنی کو دعوت دی ہے ۔

خاکسار لیڈر علامہ مشرقی سے ملنے جا رہے ہیں

کلکتہ ۱۲ اگست ۔ مدار انتظام ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نامی خاکسار لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ اگست تک تمام خاکسار کسی قسم کی قانون شکنی نہیں کرینگے کیونکہ حکومت سے گفت و شنید کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور تین خاکسار لیڈر علامہ مشرقی قائد خاکساران سے ملنے ویلور جا رہے ہیں ۔ حکومت مدراس نے ان لیڈروں کو علامہ مشرقی سے ویلور جیل میں ملاقات کرنے کی اجازت دیدی ہے ۔

برطانیہ چار ہزار ٹینک خریدیگا

نیویارک ۱۲ اگست ۔ نیویارک ٹائمز میں واشنگٹن کا ایک مراسلہ چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ ۲۵ اور ۳۰ ٹن کے درمیان وزن کے ۴ ہزار ٹن خرید رہا ہے ۔ جس کی قیمت ۲۰ کروڑ ڈالر ہوگی ۔

لکسمبرگ السس اور لورین

برلن ۷ اگست ۔ السس اور لورین اور لکسمبرگ کو جرمن ریخ میں ملا لینے کے متعلق ہٹلر نے آج دو احکام جاری کئے ہیں ان کے مطابق السس لورین اور لکسمبرگ کا انتظام اب فوجی حکام کے ہاتھ میں نہیں بلکہ سول حکام کے ہاتھ میں ہے جو کہ ہٹلر کے ماتحت ہوں گے ۔ جوزف برکیل رابرٹ ویجز اور گوسٹو سمن کو بالترتیب لورین السس اور لکسمبرگ کا حاکم مقرر کیا گیا ہے ۔ آئندہ لکسمبرگ میں اسکولوں اور عدالتوں کی سرکاری زبان جرمنی ہوگی ۔

بانی جلسہ رحیمی شریف کانپور کا انتقال

کانپور ۱۴ اگست ۔ حاجی مولوی محمد عمر صاحب بانی جلسہ رحیمی شریف کا طویل علالت کے بعد لکھنؤ میں رات کو ۱۲ بجے انتقال ہوگیا ۔ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ جس کی کانپور میں اطلاع موصول ہوتے ہی مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان نے خود فوراً ہی شہر میں اعلان کیا موصوف کے اعلان پر ہر شخص رنجیدہ نظر آنے لگا ۔ ۲ بجے دن کو جنازہ مرحوم کے مکان سے اٹھکر بریڈ پہونچا جہاں نماز ادا کی گئی ۔ جنازہ میں نیلی پوش اور ہزاروں مسلمان شریک تھے ۔ مرحوم بساطی قبرستان میں دفن کئے گئے ۔ بعد دفن کے مجاہد ملت نے جلسہ رحیمی شریف جو کہ مرحوم کانپور میں عرصہ ۲۸ سال سے کرتے تھے اس کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ان حضرات کو بعد نماز مغرب مدعو فرمایا ۔ جو مرحوم کے ساتھ ملکر جلسہ کو کامیاب بناتے تھے ! اور ان علمائے کرام سے اپیل کی جو کانپور کے عظیم ترین جلسہ میں شرکت فرماتے تھے وہ بغیر کسی اطلاع کے امسال بھی تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے مسلمانان کانپور کو مستفیض فرمائیں ۔ نیلی پوشوں کا ایصال ثواب ۴ بجے دن کو فاروق نگر میں نیلی پوشوں نے جمع ہو کر قرآن کریم کلمہ شریف ، درود شریف پڑھ کر حضور صلعم صحابہ کرام ازواج مطہرات بزرگان ملت اور مولانا مرحوم کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا ۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان کانپور

برطانیہ کو مسٹر ہور بلیشا کا مشورہ

لندن ۱۲ اگست ۔ برطانیہ کے سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا نے ڈیون پورٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات تک پہنچانے کے لئے جو حقوق دیئے جا رہے ہیں ، اور جو تدبیر یا ختیار کی جا رہی ہیں وہ قابل خیر مقدم ہیں لیکن یہ دلیل پیش کرنا تنگ خیالی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ برٹش کامن ویلتھ زندگی اور موت کی جد و جہد میں معروف ہے اس بات کے لئے مناسب نہیں ہے کہ بنیادی آئینی مسئلوں کو طے کیا جائے ۔ ہمیں تمام ہندوستانی لیڈروں کی امداد کی ضرورت ہے اور وہ اس وقت تک پورے طور پر حاصل نہیں ہو سکتی ۔ جب تک کہ وہ اپنے گھر کے معاملہ سے بےفکر نہ ہو جائیں ۔ یہ لوگ ہماری طاقت میں ایک زبردست اضافہ ثابت ہو سکتے ہیں ۔ ہمیں نہ صرف فوجی کارروائیوں سے بلکہ عمل فیصلہ کر کے دنیا پر ثابت کر دینا چاہئے ۔ کہ ہم ان اصولوں کو تہ دل سے عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہیں جو کہ دشمن کے اصولوں سے بالکل مختلف ہیں ۔

یوراگوے پر قبضہ کرنے کی اسکیم

نیویارک ۱۴ اگست ! نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بیونس ایرز لکھتا ہے کہ جنوبی امریکہ کا "نیونشنز" ارنل فرہمن اتوار کی رات کو دریائے یوراگوے کی سرحد پر مقام کانکوارڈیا میں گرفتار کیا گیا ۔ گرفتاری بیونس ایرز پولیس کی درخواست پر عمل میں آئی ہے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ حکومت ارجنٹائنا فرہمن کو ملک بدر کرنے کا حکم دیدے گی جس طرح کہ کرل آرنلڈ کو نکال دیا گیا ہے جو کہ نازی خفیہ پولیس کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا ۔ یوراگوے کی کانگریس کی ایک کمیٹی نے حال ہی میں نازیوں کی سرگرمیوں کی تحقیقات کی تھی ۔ اس نے ایک دستاویز پکڑی تھی ۔ جس میں ایک اسکیم درج تھی ۔ جس کے مطابق یوراگوے پر فوجی قبضہ کر کے اس کو جرمن نوآبادی بنانے کا ارادہ تھا ، یہ اسکیم فرہمن کے قبضہ سے برآمد ہوئی تھی ۔ فرہمن نے تسلیم کیا کہ یہ اسکیم اسی کی لکھی ہوئی ہے لیکن کہا کہ یہ تو محض ایک مذاق تھا ۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ یوراگوے میں جرمن

وزیر نے ایک بیان کے دوران میں فرہمن سے بےتعلقی ظاہر کی ہے لیکن پولیس کے ہاتھ اس کی جو خط و کتابت لگی ہے ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یوراگوے میں بہت بڑا سرکردہ نازی لیڈر تھا اور جرمنی کے نازی لیڈروں سے خط و کتابت کر رہا تھا ۔

ہندوستان کو آنیوالا راستہ ابھی تک محفوظ ہے

لندن ۹ اگست ۔ برٹش سمالی لینڈ میں اٹلی کے حملے کے نتیجہ کے بارے میں جرمنی اور اٹلی نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اس کے بارے میں رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اٹلی تمام سومالی لینڈ پر بھی قبضہ کرلے تو بھی وہ نہر سوئز یا ہندوستان کو آنے والا راستہ نہیں روک سکتا ۔ کیونکہ سمندروں کی کمان اٹلی کے ہاتھ میں نہیں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب تک لال سمندر کی کمان برطانیہ کے ہاتھ میں ہے سومالی لینڈ میں اٹلی کی فوج اٹلی سے دور رہے گی اور انکو سپلائی تک نہ پہنچ سکے گی ۔ بربرا پر قبضہ سے نہ عدن خطرہ میں پڑے گا ۔ اور نہ لال سمندر کا راستہ بند ہوگا ۔ برطانیہ کا سمندری بیڑہ حبش میں اٹلی کی ناکہ بندی کئے ہوئے ہے اور وہ برٹش سمالی لینڈ میں بھی انکی ناکہ بندی کر دے گا ۔ ان باتوں کے باوجود برطانی سومالی لینڈ کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔

دق کے مریضوں کیلئے صحت گاہ

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت نظام نے اننت گری میں ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ سے تپ دق کے مریضوں کے لئے ایک صحت گاہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے زمین تو چند سال ہوئے جب خرید کی گئی تھی اب عمارت کا نقشہ بھی مکمل ہوگیا ہے ۔

شاندار ۔ ساتواں ۔ ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

ہندوستان سنی ٹون کا سوشل ڈرامہ

لکشمی

خاص اداکار
کمار ۔ ببو ۔
مایا ۔ گوپے
بی بی اندرا ۔
غلام رسول

دلچسپ کہانی ۔ دلسوز نغمے
دلکش ڈانس ۔ پرلطف مذاق

شرح ٹکٹ ۔ ۱؍ ۳؍ ۴؍ ۹؍
زنانہ ۴؍

جسم سے ۳۵ پونڈ چربی کم ہو جانے پر عمر میں دس سال کم نظر آنے لگا
کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتا تھا !
صرف روزانہ کروشین سالٹ استعمال کرتا تھا

اس شخص نے محسوس کیا کہ اس کا وزن بہت بڑھ گیا ہے اور جیسا کہ اکثر عورتوں کیساتھ ہوتا ہے یہ شخص بھی وزن زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اپنی عمر کے لحاظ سے دس سال زیادہ بوڑھا نظر آتا تھا ۔ جب اس کا وزن ۳۵ پونڈ کم ہوگیا تو اس کی عمر دس سال کم نظر آنے لگی ۔ اس کی چٹھی سے معلوم ہو جائیگا کہ اس نے نتیجہ کس طرح حاصل کیا ۔

"میری عمر ۳۳ سال ہے اور میرا وزن ۲۰۶ پونڈ ہے لیکن میری اونچائی صرف ۵½ فٹ ہے ۔ میں اپنی عمر کی نسبت بوڑھا نظر آتا تھا ۔ میں پانچ ماہ تک روزانہ کروشین سالٹ استعمال کرتا رہا ۔ اور ہر ہفتہ اپنی صحت میں اصلاح نوٹ کرتا رہا ۔ میرے دوستوں نے بھی جنکو اسبات کا علم نہ تھا کہ میں کیا استعمال کر رہا ہوں اس تبدیلی کو نوٹ کیا اور جب میرا وزن ۳۵ پونڈ کم ہوگیا تو سب کو تعجب ہونے لگا میرا جسم اور شکل و صورت ایسے خوبصورت ہوگئے کہ میں اپنی عمر کے لحاظ سے دس سال جوان نظر آنے لگا ۔ نہ میں نے کسی قسم کا پرہیز کیا اور نہ ہی وزن کم کرنے کے لئے کسی قسم کی ورزش کی ۔"

اے ۔ اے ۔ ڈی

کروشین سالٹ سائنٹفک اصولوں کے مطابق تیار کیا جاتا ہے ۔

اسمیں یورپ کے ان شفابخش چشموں کے نمک شامل ہیں جنکو بڑے بڑے رئیس موٹاپا کم کرنیکے لئے عین موقع پر جاکر ہی استعمال کیا کرتے ہیں ان نمکوں سے گلینڈز جگر گردوں اور خون کا فعل درست ہوتا ہے اور صحت و تندرستی قایم رہتی ہے ۔ کروشین سالٹ ہر کیمسٹ سے ملتا ہے ۔

NO. 12

شاندار ۔ چوتھا ۔ ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
ایک ساتھ دونوں میں
امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

پربھات فلم کمپنی کا لاجواب سوشل ڈرامہ

سنت گیانیشور

خاص اداکار : ساہو مودک ۔ لیفٹننٹ ۔ سمتی
مالتی ۔ شانتا ۔ بھگونت

ایک ولولہ انگیز اور دلکش ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا ولولہ انگیز ڈرامہ

کیپٹن کشوری

عمدہ کہانی ۔ بے چین کرنے والے گانے ۔ تڑپا دینے والے ڈانس
خاص اداکار ۔ نذیر ۔ للتا پوار ۔ یاسمین ۔ ماسٹر بچہ ۔

افلاطون عورت ۔ لاجواب ڈرامہ ہے تاریخ کا انتظار کیجئے

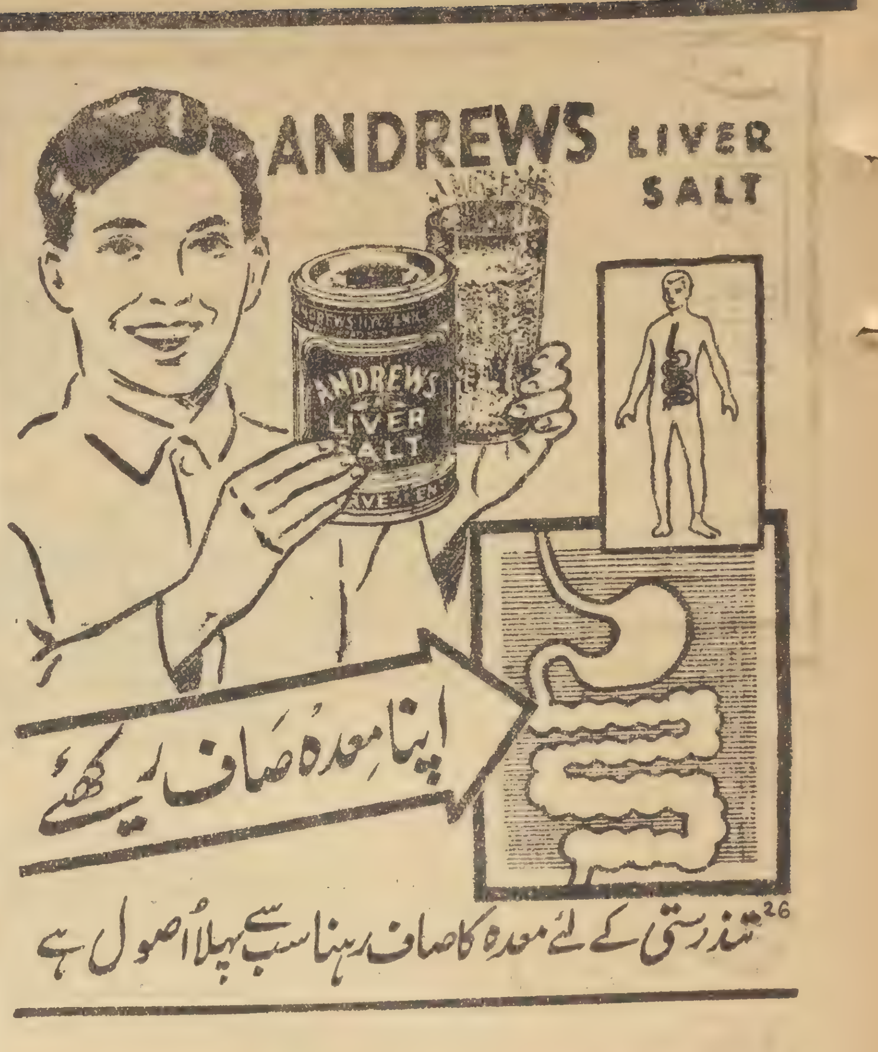

انگلینڈ پر لگاتار ہوائی لڑائیاں

لندن ۱۴ اگست۔ برطانی ساحل پر کل سورج نکلتے ہی زبردست ہوائی لڑائی شروع ہوگئی جو گھنٹوں لگاتار ہوتی رہیں۔ یہ لڑائیاں تیسرے پہر کو جنوب مغربی علاقہ تک پہنچ گئیں۔ ہر جگہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن جہازوں کو ہرا دیا۔ غیر سرکاری اطلاعوں سے انگریزی ہوائی جہازوں کی بڑی کامیابی کا پتہ چلتا ہے کہا جاتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ پر جرمن جہاز جگہ جگہ گرتے دکھائی دیتے تھے۔

سرکاری تخمینہ ہے کہ کل کے حملوں میں جرمنی کے ۷۸ جہاز کام آئے۔ پالنڈ کے قریب جرمن جہازوں نے حملہ میں حصہ لیا وہ تین دستہ بنا کر آئے۔ مگر انگریزی ہوائی جہازوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے۔ ۱۳ انگریزی ہوائی جہاز برباد ہوگئے۔ مگر ۱۰ ہوا باز بچ لئے گئے۔ پچھلے تین دن میں جرمنی کے ۲۰۲ جہاز برباد ہوئے اور ۱۸ جون سے لے کر اب تک ۵۳۲ برباد ہو چکے ہیں۔ کل کی لڑائیوں میں بمباری سے کتنے ہی آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے

کل انگریزی تارپیڈو کشتیوں اور دشمن کے ہوائی جہازوں میں مقابلہ ہوگیا۔ سمندر میں

محکمہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن جہازوں نے انگریزی تارپیڈو کشتیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی توپوں سے گولے پھینکے گئے۔ جن سے جرمن جہازوں کو آگ لگ گئی اور وہ بھاگ گئے۔ اندھیرے کی وجہ سے ان کے نقصان کا اندازہ نہیں لگایا گیا۔

پارلیمنٹ میں ہندوستان پر بحث

لندن ۱۴ اگست۔ آج تیسرے پہر کو پارلیمنٹ میں ہندوستان کے معاملہ پر بحث ہوگی۔ وزیر ہند کی تقریر سے بحث شروع ہوگی۔ خیال ہے کہ بحث کے دوران وائسرائے کے تازہ بیان کی تشریح کی جائے گی۔ اور یہ بتایا جائے گا کہ اس کا وہ مطلب نہیں ہے۔ جو ہندوستان کے قوم پرست طبقوں میں سمجھا گیا ہے۔ بحث میں کچھ ایسی باتیں کہی ہیں جن کا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس پر جو کہ ۱۸ اگست کو ہونے والا ہے اچھا اثر پڑ سکے۔ اور وہ کوئی ایسا فیصلہ کرنے پر مجبور نہ ہو جائے کہ مزید بات چیت کی گنجائش نہ رہے مگر یہ امید نہیں کی جاتی ہے کہ کانگریس کو مطمئن کرنے کے لئے وائسرائے کی پیشکش میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

لڑائی کا فیصلہ خشکی پر نہیں سمندر پر ہوگا

لندن ۱۵ اگست۔ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر انتھونی ایڈن نے ایک تقریر میں دلچسپ خیز اعلان کیا کہ ابھی اصل لڑائی نہیں ہو رہی ہے اصل لڑائی اس وقت ہوگی جب انگریزی فوجیں دشمن کے گھر میں گھس کر اس پر حملہ کریں گی۔ اور تباہی مچائیں گی۔ وزیر جنگ نے مزید کہا کہ جرمنی یہ امید کرتا تھا کہ لڑائی گرمی کے موسم میں ختم ہو جائے گی۔ مگر اس کی یہ امید پوری نہیں ہوئی ابھی ایسی لڑائی ہونا باقی ہے جیسی کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اور لڑائی کا فیصلہ اب کی دفعہ خشکی پر نہیں بلکہ سمندر پر ہوگا۔ اور سمندر پر اب بھی برطانیہ کا راج ہے۔

انگلینڈ پر مزید ہوائی حملے

لندن ۱۵ اگست۔ ہوائی وزارت نے آج صبح اعلان کیا ہے کہ اب یہ بخوبی طور پر معلوم ہوگیا ہے کہ کل جرمنی کے ۷۶ ہوائی جہاز تباہ ہوئے جنہیں ۴۳ کو انگریزی ہوائی جہازوں نے گرا دیا اور تین کو توپوں نے گرا دیا۔ برطانیہ کے ۵ ہوائی جہاز کام آئے۔ کل جرمنی کے ہوائی حملہ کا زور ہیش سندھا۔ صبح کے وقت ہوائی جہاز تھوڑی دیر کے لئے دیکھے گئے۔ دوپہر کو وقفہ

زور رہا۔ شام کو جنوب مغربی انگلینڈ اور ویلز پر کئی بم گرائے گئے مگر نقصان بہت کم ہوا۔ ایک آدمی مارا گیا اور کئی آدمی زخمی ہوگئے۔ اور بڑا حملہ کینٹ کے جنوب مشرقی ساحل پر ہوا۔

انگلینڈ کے مختلف حصوں میں ہوائی چھتریاں

لندن ۱۴ اگست۔ آج صبح اسکاٹ لینڈ کے ایک ٹاؤن کے قریب دیہاتی علاقہ میں ایپر اشوٹ (ہوائی چھتریاں) پڑی پائی گئیں۔ ان کے متعلق حالات کا پتہ لگانے کے لئے فوجی سپاہی اور پولیس بڑی دوڑ دھوپ کر رہی ہے۔ احتیاطی تدبیروں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور شہر کو آنے والی سڑکوں پر فوجی پہرہ اور زیادہ سخت کر دیا گیا ہے۔

۱۳۰۰ ہوائی جہاز ماہانہ

نیویارک ۱۴ اگست۔ واشنگٹن سے خبر آئی ہے کہ امریکہ کی نیشنل ڈیفنس کمیٹی نے برطانیہ کو ہر ماہ ۱۳۰۰ اور ۱۴۰۰ کے درمیان ہوائی جہاز سپلائی کرنے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ سامان خریدنے والے برطانی کمیشن کے لیڈر مسٹر آرتھر پورس نے بیان کیا کہ یہ پروگرام برطانیہ کی اس اپیل کے جواب میں تیار کیا گیا ہے جو کہ تین ہزار ہوائی جہاز ماہانہ سپلائی کرنے کے لئے کی گئی تھی۔

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

وار دھا ۱۳ اگست۔ اخبار "نیوز کرانیکل" کی درخواست کے جواب میں مہاتما گاندھی نے ایک بحری تار بھیجا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ کانگریس کی سیاسیات سے علیحدہ ہونے کے بعد میں نے وائسرائے کے تازہ اعلان پر اظہار رائے کرنے سے پرہیز کیا۔ لیکن لندن کے دوستوں اور یہاں میرے ساتھیوں کا اصرار متقاضی ہے کہ میں اظہار رائے کروں۔

وائسرائے کا اعلان انتہائی تکلیف دہ ہے اس سے ہندوستان جس کی کانگریس نمائندگی کرتی ہے اور انگلستان کے درمیان خلیج چوڑی ہوگئی ہے۔ ہندوستانیوں کا جو سمجھدار طبقہ کانگریس سے باہر ہے اس نے اعلان کو خوش آمدید نہیں کہا ہے۔ وزیر ہند کی باتیں سننے میں تو اچھی ہیں مگر ان سے شبہ دور نہیں ہوتا اندر ہی اندر جو بے چینی پھیل رہی ہے اس کا ایک اعلان میں بھی ذکر نہیں۔ اگر برطانیہ نے ہندوستان کے ساتھ انصاف نہ کیا تو وہ انصاف کا علمبردار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کے مرض کی جڑیں بہت گہری ہیں یقین دلانے اور اوپری تدبیریں اختیار کرنے سے وہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

جرمنی کا لغو دعویٰ

لندن ۱۳ اگست۔ جرمنی نے دعویٰ کیا ہے کہ ۵ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں اس نے ۲۳۲۷۴۳ ٹن کے سوداگری جہاز ڈبو دیئے لیکن برطانوی محکمہ نے تمام اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد آج بتلایا ہے کہ اس ہفتہ میں کل ۵۱۲۵ ٹن کے جہاز ڈوبے ان میں برطانیہ کے کل ۱۳ جہاز تھے جن کا وزن ۶۰۰۵۸ ٹن تھا۔ ایک اتحادی جہاز تھا (۱۲۹۸) اور پانچ غیر جانبدار جہاز تھے (۱۲۷۶۸۱)

۱۴ اگست تک جرمنی کے ۹۲۳۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے جا چکے ہیں اور اٹلی کے ۲۵۹۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوب چکے ہیں۔

یوپی مسلم لیگ کا سرکلر

لکھنؤ ۱۳ اگست۔ جنرل سکریٹری یوپی مسلم لیگ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ والنٹیر جماعتوں پر سرکاری پابندی کے متعلق معاملہ پر جب تک غور ہو اس وقت تک مسلم نیشنل گارڈ کی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے جلد ہی یوپی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

جنگ میں ۱۱ لاکھ کا عطیہ

بمبئی ۱۳ اگست۔ بمبئی کی جنگی امدادی کمیٹی کے چیرمین مسٹر مودی نے ہندوستانی بیڑہ کے لئے دس لاکھ روپے کا چیک اور برطانی ہوائی بیڑہ کے لئے ۱۱ ہزار پونڈ کی ہنڈی وائسرائے کی خدمت میں پیش کی۔

آج شام کو وائسرائے نے بمبئی سکریٹریٹ میں مختلف وار کمیٹیوں کے ممبروں سے ملاقات کی

وائسرائے ہند کی تقریر

بمبئی ۱۴ اگست۔ وائسرائے ہند نے آج شام کو بمبئی وار کمیٹیوں کے ممبروں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہندوستان میں قومی مقصد کے لئے اتحاد کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ ایک مشترکہ کاز میں پوری طرح اور اپنی شایان شان حصہ لے سکے جو لوگ یہاں وار کمیٹیوں میں حصہ لے رہے ہیں انہیں سیاسی اور طبقہ وارانہ تعصبات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ کمیٹیوں کا کام پوری طرح انجام دے سکیں اور ایک واحد مقصد یعنی اس جنگ میں فتح حاصل کرنے پر اپنی تمام توجہ مرکوز کر سکیں۔

ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ نے جاری کیا۔

جرمنی کی لمبی مار کی توپوں نے برطانیہ پر بمباری شروع کردی

لندن ۱۳ اگست۔ امریکہ کے اخباروں نے انگلستان کے نامہ نگاروں کی خبریں شائع کی ہیں کہ آج برطانی ساحل پر ساحل فرانس سے جرمنی کی لمبی مار کی توپوں نے گولے برسائے۔ کہا جاتا ہے کہ کئی جگہ زبردست دھماکے ہوئے اور مکانوں کو نقصان پہنچا۔ ابھی برطانیہ سے ایسی کوئی رپورٹ نہیں آئی ہے لیکن برطانیہ سے اس کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ کل اور آج بہت دھماکے ہوئے اور ایک مکان تو ایسا کٹا کہ جیسے کسی نے چاقو سے کر بیچ سے کاٹ دیا ہے ایک اور مکان کے سامنے زبردست دھماکا ہوا۔ پولیس ان گولوں کے ٹکڑے جانچ کے لئے اٹھالے گئی کہ یہ بم ہیں یا گولے ہیں۔

سوموار کو ۶۵ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے

لندن ۱۳ اگست۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ سوموار کو ہوائی لڑائی میں جرمنی کے ۶۵ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے جن میں سے ۲۶ بمبار ہوائی جہاز تھے اور ۱۱ دو انجن والے ہوائی جہاز تھے۔ اتوار کو ۶۰ جرمن ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے۔ جنہیں ۱۲ بمبار ہوائی جہاز تھے بیان کیا جاتا ہے کہ سوموار کو تقریباً ۴ سو جرمن ہوائی جہازوں نے لڑائی میں حصہ لیا۔

قرضہ کی ادائیگی کے متعلق امریکہ کی اسکیم

واشنگٹن ۱۹ اگست۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگنتھو نے آج پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس تجویز پر غور کیا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں فرانس کا جو فنڈ روکا گیا ہے اس میں پہلی جنگ کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ اس سے پہلے کہ فرانسیسی فنڈ کی ادائیگی کی جائے یہ دیکھنا ہے کہ فرانس میں امریکہ کا جو سرمایہ لگا ہوا ہے اور امریکہ کا جو قرضہ ہے اس کا کیا حال ہوگا۔

انڈوچائنا سے سیام کا مطالبہ

شنگھائی ۱۴ اگست۔ جاپان اور فرانسیسی ہند چینی میں سمجھوتہ ہو جانے کے بعد سیام کے شمال مشرقی علاقہ کے باشندوں نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی سے وہ علاقہ واپس مانگا جائے جس پر کبھی سیام کا قبضہ تھا۔

سمالی لینڈ میں حملے

قاہرہ ۱۵ اگست۔ سومالی لینڈ میں بڑی جم

زبردست لڑائی ہونے والی ہے لیکن لیبیا کی سرحد پر امن ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصر پر حملہ کرنے کے متعلق اٹلی کی اسکیم کچھ ماند پڑ گئی اس وقت حملے کا زبردست خطرہ تھا۔

بحکم جناب مسٹر ایس۔ ایم۔ میر صاحب ٹمپریری سول اینڈ سشن جج بہادر کانپور انچارج اسمال کاز جج کانپور
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ اسمال کاز نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۴۰ء
رام کشن ولد لالہ سرجو پرشاد قوم چھتری ساکن مسٹن روڈ کانپور — قرضخواہ سائل
بنام۔ کالو رام ولد سوہن لال قوم برہمن ساکن مہتیری محال کانپور — قرضدار فریقثانی
ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں رام کشن سائل مذکرہ بالا نے ایک درخواست بسنت اسرار کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ تم کالو رام قرضدار فریقثانی کو تعمیلیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے تاریخ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بغرض سماعت درخواست مذکورہ بالا کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۴ اگست سنہ ۱۹۴۰ء
بحکم گنگا سروپ نگم — دستخط
مفرم عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

یوپی وار کمیٹی کی توسیع

لکھنؤ ۹ اگست۔ گورنر یوپی صوبہ کی وار کمیٹی کی توسیع کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اس بارے میں انہوں نے سرکردہ شہریوں سے رائے طلب کی ہے کہ کیا وہ کمیٹی میں شامل ہونا پسند کریں گے۔ صوبہ وار کمیٹی کی آئندہ میٹنگ ستمبر میں ہوگی۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ اس وقت تک کچھ پولیٹکل پارٹیاں اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کر چکیں گی۔

مجلس اتحاد ملت کانپور یو۔پی کی سرپرستی میں
جیش خواتین نیلی پوشان کا قیام

کانپور ۱۱ اگست. مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام دو سو نیلی پوشان مسلم خواتین کا اصلاحی کیمپ قصبہ جاجمئو میں لگایا گیا جو نیلا برقع اور نیلی قمیضوں میں ملبوس تھیں، اور ہاتھوں میں ۳-۴ فٹ کی لاٹھیاں تھیں. یہ جیش امجد علی صاحب سردار سالار محلہ گوالٹولی کی ہمشیر کی سرکردگی میں تھا. جس میں خواتین نے عہد کیا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ حضرت حفصہ و دیگر امہات المومنین و حضرت ام تمیم حضرت خولہ حضرت رابعہ بصری کے نقش قدم پر چلکر دوسری خواتین کو چلائینگی ساتھ ہی خواتین اور بچوں کو امور خانہ داری سے آگاہ اور مذہبی تعلیم کا جذبہ پیدا کرائینگی. بنابریں خواتین یو۔پی سے پرزور اپیل کی. کہ ایسے پرآشوب وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کی ساری دنیا دشمن ہو رہی ہے میدان عمل میں نکل کر قرون اولی کی خواتین کی زندگی کا ثبوت دیں. اور مجلس اتحاد ملت یو۔پی سے اپیل کی کہ اپنے شہر و ضلع کے دورے میں مردوں کے ساتھ بچوں اور خواتین کو بھی نیلی پوشان میں بھرتی کرکے ان میں مذہبی جذبہ پیدا کریں تاکہ آنے والی نسلیں کفر کی گھنگھور گھٹاؤں سے محفوظ رہ سکیں.

اس جیش میں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یو۔پی کی بیگم صاحبہ اور ہمشیرہ عزیز عالیہ بیگم جن کے صاحبزادہ میاں افضل حسین صدیقی عمر ۱۶ سال آرڈیننس میں آگئے ہیں قابل ذکر ہیں.

مجاہد ملت کی بیگم صاحبہ نے اپنی سات سالہ بچی شمیم کو تحریک میں دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر میری ایسی ایسی ہزار بچیاں ہوتیں تو ناموس امہات المومنین پر فدا تھیں. غرضکہ اس جیش نے جاجمئو میں پہونچکر جنوں کی مسجد جو ۴ سو فٹ کی بلندی پر ہے اور اس کے دو سمت دریائے گنگا ہے اس پر زبردست مارچنگ نعرہ تکبیر اسلام زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے درمیان کی.

آخر میں دوبارہ تعلیم یافتہ مسلم خواتین سے اپیل کرتی ہوں کہ ذیل کا یونیفارم پہنکر اور اسلامی مقاصد پر چلکر اپنی زندگی کا ثبوت دیں (یونیفارم خواتین) نیلا باف برقع. نیلا دوپٹہ. نیلی قمیض گلو بند پوری آستین دو جیبوں دار.. خاکی شلوار موزہ. سلیم شاہی جوتہ. ۳ فٹ کی لکڑی.

خط و کتابت بیگم سالار تبلیغ نیلی پوشان یو۔پی کانپور. حاجی عبدالغنی روڈ طلاق محل نمبر مکان ۸۸/۱۳ میں ہونا چاہیئے.

رقیہ خاتون بیگم صاحبہ محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یو۔پی.

روپے کا دشمن!

یہ انگریزی دوا آنکھ کی تمام بیماریوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیتی ہے، بچوں کی کتھیوں اور آشوب چشم کے لئے حکم اکسیر رکھتی ہے، بجلی میں کام کرنے والوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ پیکٹ ہے۔ نمونہ کی شیشی ۲ بڑی شیشی ۸ پتہ:- دی اکسپیر سٹ کیمیکل ورکس نمبر ۵/۵۸ ناظر باغ کانپور

حرفتی مشاورتی بورڈ

حرفتی مشاورتی بورڈ میں ریلوں اور ریلوں کے مزدوروں کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں گے. یہ نمائندے ہر تنازعہ کے لئے فریقین کی طرف سے منتخب ہوں گے. مالکوں کی طرف سے متعلقہ ریلوے کے حکام نمائندہ کا تقرر کریں گے. مزدوروں کی طرف سے یونین کا نمائندہ نامزد ہوگا.

ان اسیسروں یا نمائندوں کا کام بورڈ کو مشورہ دینا ہوگا. نیز یہ نمائندے بورڈ کے صدر کی اجازت کے بعد گواہوں سے سوالات بھی دریافت کر سکتے ہیں. حرفتی مشاورتی بورڈ کو قائم ہوئے دو سال ہوگئے ہیں مگر ابھی تک اس سے کام لینے کی کوئی موقع نہیں پڑا تھا.

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم شمسی برادر شاگرد آل علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی
اصلی میٹھی رجسٹرڈ

جٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے ہر جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی شیشیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۱۲ درجن ۸ علاوہ محصول - نے سوداگر نمونہ مفت منگا دیا مفت لو - دیگر معزز نام و پتے بھیجے ہر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ - یو۔پی

ہندوستانی سمندروں کی حفاظت

اس بات کی تصدیق کہ ہندوستانی سمندروں کی حفاظت کی جا رہی ہے اور برطانوی اور ہندوستانی بحری بیڑہ تجارتی راستہ کھلے رکھنے میں کامیاب ہو گیا ہے اس امر سے ہوتی ہے کہ ہندوستانی بندرگاہوں میں بحری جہاز آتے جاتے رہتے ہیں.

سنہ ۱۹۳۹ء میں ہندوستانی بندرگاہوں میں ۵۶۲ بحری جہاز داخل ہوئے اور چلے گئے. مگر اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۰ء میں ۴۳۸ بحری جہاز آئے اور گئے، ان میں سے ۲۶۵ بحری جہاز آئے. اور ۲۷۳ گئے. اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کے مقابلہ ۶۹ بحری جہازوں میں اضافہ ہوا جبکہ ۶۵۹ بحری جہاز ہندوستانی بندرگاہوں میں داخل ہوئے اور پھر واپس چلے گئے.

امسال جولائی کے پہلے دو ہفتوں میں ہندوستانی بندرگاہوں میں ۳۴۰ بحری جہاز داخل ہوئے اور چلے گئے. مگر اس کے مقابلہ میں پہلے سال اس عرصہ میں ۲۸۱ بحری جہاز آئے اور گئے. اس عرصہ میں ۱۲۹ بحری جہاز داخل ہوئے اور ۲۱۱ چلے گئے.

ہوائی سروس دوگنی ہو جائیگی

برٹش اوور سیز ایر ویز کارپوریشن امید کرتا ہے کہ اگست کے آخر میں ہفتہ میں دو مرتبہ سیڈنی اور ڈربن کے درمیان ہوائی سروس ہوا کرے گی۔ ان ہوائی جہازوں کے ذریعہ آسٹریلیا اور ڈربن سے ہندوستان کو دوگنی ہوائی سروس ہوگی.

یہ ہوائی جہاز مسافر اور ڈاک دونوں کو لائیں گے.

البانیہ میں زبردست بغاوت

لندن ۱۳ اگست. البانیہ میں بغاوت زور پکڑ گئی ہے تین دن کی لڑائی میں چار سو کے قریب اطالوی سپاہی مارے جا چکے ہیں. ایک علاقہ میں پانچ ہزار آدمی بغاوت میں شریک ہیں. ایک دوسرے مقام پر ۳ ہزار آدمی لڑ رہے ہیں یوگوسلاویہ کی سرحد پر زوروں کی لڑائی ہو رہی ہے. کہا جاتا ہے کہ ایک سابق وزیر بھی بغاوت میں شریک ہیں. اٹلی کے تین جنگی جہاز مع فوج کے البانیہ کی بندرگاہ پہنچ گئے ہیں.

ایک اور وائٹ پیپر شایع ہونیوالا ہے

لندن ۱۳ اگست. لندن کے سیاسی حلقوں میں

بحکم مسٹر جگدیش چندر ورما صاحب بہادر منصف شرقی الہ آباد

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

بعدالت منصفی شرقی الہ آباد

نمبر مقدمہ ابتدائی ۱۷۷ سنہ ۱۹۳۳ء اجرا نمبری مقدمہ نمبر ۳۴۳ سنہ ۱۹۴۰ء

سید شاکر علی وغیرہ ساکن موضع اسوان داؤد پور پرگنہ کیوائی ضلع الہ آباد — مدعی

بنام، فیاض حسین وغیرہ — مدعا علیہم

بنام، ۱- مساۃ کبریٰ بی بی بیوہ محمد علی

۲- مساۃ عبرت النساء بی بی عرف صبیر النساء بی بی بیوہ زین العابدین

۳- مختار احمد، ۴- اصغر احمد، ۵- حیدر احمد، ۶- صفدر احمد — پسران زین العابدین بولایت مساۃ عبرت النساء بی بی مادر و ولیہ

۷- مساۃ ذکیر النساء بی بی زوجہ اسرار احمد، ۸- مساۃ قیصر النساء بی بی دختر نابالغہ — دختران

ساکنان موضع اسوان داؤد پور پرگنہ کیوائی ضلع الہ آباد

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان سید شاکر علی وغیرہ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گزرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء واسطے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے.

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا.

دولارے موہن ماتھر منصرم
عدالت منصفی شرقی الہ آباد

مہر عدالت

برطانیہ کی ذمہ داری جاپان نے سنبھال لی

ٹوکیو ۱۳ اگست. ڈومی ایجنسی کی اطلاع ہے کہ شمالی چین کا جو علاقہ برطانی فوجوں نے خالی کیا ہے وہاں امن وامان کی حفاظت کی ذمہ داری جاپان نے سنبھال لی ہے. ۱۹ غیر ملکی گرفتار کر لئے گئے ہیں. گرفتاری کا اصل سبب معلوم نہیں. بظاہر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ لوگ جاپان کے خلاف پروپیگنڈا کرتے تھے اور نیویارک و ماسکو کے ریڈیو کی خبریں سنتے تھے. خیال ہے کہ اس سلسلہ میں مزید گرفتاریاں ہونگی.

کاپی لکھنے کی سیاہی

منشی عبدالرحیم صاحب کانپور ساکن رام نرائن بازار دولہ اسٹریٹ کی ساختہ سیاہی کاپی تجربہ کرنے کے بعد اچھی ثابت ہوئی ہے. جس میں روانی و پختگی و رنگ بہت بہتر ہے. اور چھپنے میں بھی بہت اچھی ہے۔ صاحب مطبع اور کاپی نویسان اس سیاہی کی طرف توجہ فرماکر ضرور تجربہ کریں. قیمت ۱۰ سیر نمونہ کی ٹکیہ مفت طلب کریں.

مصدقہ. محمد محسن خوشنویس حامد بلڈنگ طلاق محل کانپور

مسٹر ایمری وزیر ہند کی تقریر کے یہ معنی لئے جا رہے ہیں کہ اگر نیشنل گورنمنٹ کے ذریعہ ہندوستان کے لئے فوری مسئلہ کا حل ممکن ہو تو کانگریس کا یہ مطالبہ منظور کیا جا سکتا ہے. لندن کے سیاسی حلقوں میں ہندوستان کے معاملات کے متعلق کسی قدر سنسنی پائی جاتی ہے سیاسی حلقوں میں یہ بھی یقین کیا جا رہا ہے کہ برطانی حکومت جلد ہی ایک وائٹ پیپر شایع کرنے والی ہے جس میں اس بارے میں وائسرائے کے بیان کی وضاحت ہو گی. لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر برطانی حکومت کو ہندوستان میں نیشنل گورنمنٹ بننے پر اعتراض نہ تھا تو پچھلے ہفتہ ہی اس کا اظہار کیوں نہ کیا گیا.

امریکہ کا تحفظ، صدر کو نئے اختیارات

واشنگٹن ۱۳ اگست.. امریکہ کی پارلیمنٹ کی فوجی کمیٹی نے اتفاق رائے سے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایک سال تک وہ امریکہ کی حفاظت کے لئے امریکہ کی ریزرو فوج نیشنل گارڈ کو مغربی کرہ ارض میں کسی بھی جگہ تعینات کر سکتے ہیں.

محفل فضائل

انجمن رضویہ کانپور کے سالانہ جلسہ عام منعقدہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں طے پایا کہ انجمن مذکور کی سالانہ محفل فضائل جناب امیر علیہ السلام امسال ۳۱ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ کی جائے بہترین آرایش کا انتظام ہو اور کافی تعداد میں اساتذہ و مشاہیر ہند کو مدعو کیا جائے. چنانچہ حضرت محشر لکھنوی. حضرت نجم آفندی اکبر آبادی. حضرت سیر اکبر آبادی. حضرت قیس زنگی پوری. جناب نجم صاحب رودولوی. اور ادیب بھی اکثر شعرائے بیرونجات کو خطوط روانہ کر دئے گئے ہیں اور اساتذہ کی کوشش کی جائیگی کہ منتخب شعرائے بیرونجات کافی تعداد میں تشریف لاکر اپنے ملبند خیالات سے قلوب سامعین کو مسرور و محظوظ فرمائیں.

سید شہنشاہ حسین پروپیگنڈا سکریٹری انجمن رضویہ کانپور

سردار ولبھ بھائی پٹیل کا بیان

بمبئی ۱۰ اگست: وائسرائے کے بیان پر کانگریس کے لیڈروں کی خاموشی کے یہ معنی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس میں کوئی چیز نئی اور قابل غور ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو سردار ولبھ بھائی پٹیل نے وائسرائے کے بیان پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائے. آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریس کے اندر دل شکنی کا احساس بہت زیادہ ہے. اور یہ بالکل قدرتی ہے کہ کانگریس کے کسی ذمہ دار لیڈر نے کانگریس کے فیصلے سے پہلے وائسرائے کے بیان پر اپنی رائے ظاہر نہیں کی. اس خاموشی کے یہ معنی سمجھنا ایمانداری نہیں ہوگی کہ اس پیشکش میں کوئی چیز نئی ہے. یا خصوصیت کے ساتھ غور کرنے کے قابل ہے. ظاہر ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پونا میں جو انتہائی مخلصانہ تعاون پیش کیا تھا اس کی قدر نہ کی گئی. تاریخ میں لکھا جائے گا کہ ان لوگوں نے ایک اور زبردست غلطی کی جنھیں گذشتہ مہینوں کے واقعات کو دیکھنے کے بعد بہتر تجربہ ہونا چاہیئے تھا.

ہوائی جہازوں کیلئے ایک لاکھ پونڈ

لندن ۱۰ اگست. مسٹر گارفیلڈ ویسٹن ممبر پارلیمنٹ نے ہوائی محکمہ کو ایک لاکھ پونڈ کا چک. ان ۱۶ ہوائی جہازوں کی جگہ دوسرے ۱۶ ہوائی جہاز تیار کرنے کے لئے دیدیا ہے جو کہ انگلش چینل پر جمعرات کی لڑائی میں تباہ ہو گئے تھے.

دو لاکھ یوروپین بچوں کیلئے جگہ

واشنگٹن ۱۰ اگست. ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کمیٹی نے ۱۶ سال سے کم عمر کے یوروپین بچوں کو جنکی تعداد تقریباً دو لاکھ ہے. عارضی طور پر امریکہ میں جگہ دینے کا بل منظور کر لیا ہے انکو دو سال کیلئے جگہ دیجائیگی.

جدید مطبوعات جامعہ

رگبی کی زندگی طامس ہیو کی شہرہ آفاق تصنیف "ٹام براؤنس اسکول ڈیز" کا ترجمہ انگلستان کے مشہور ماہر تعلیمات ڈاکٹر طامس آرنلڈ کے اصول تعلیم کی نہایت صحیح تعبیر ہے. جسے انکے شاگرد رشید طامس ہیو نے اپنے مایہ ناز استاد کی وفات کے بعد شایع کیا تھا. اس کتاب کی اشاعت سے انگلستان کی ثانوی تعلیم کے نظام میں ایک انقلاب سا ہو گیا تھا.

یہ کتاب تو ہے افسانے کے طرز پر لیکن اس میں طامس آرنلڈ کے ان تمام بنیادی اصولوں کی تشریح و تعبیر کی گئی ہے جس پر انھوں نے اپنے رگبی کے مدرسہ ثانوی کے نظام کی بنیاد ڈالی تھی، اور بعض ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ اسے لیونارڈ گر ٹرڈ وادر سانٹر سارٹس" جیسی معیاری کتابوں کے پہلو بہ پہلو رکھا جا سکتا ہے. قیمت ۱۲

خنداں خنداں ڈاکٹر بھی ہیں اور شاعر بھی، مگر لوگوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ انکی ڈاکٹری زیادہ وبال ہے یا انکی شاعری، اسی قسم کے کرداروں نیز زندگی کے دوسرے دلچسپ پہلوؤں پر رشید احمد صدیقی کا اعلیٰ قسم کا مزاح، لطیف ترین طنز اور خواہ مخواہ دلکو گدگدا کر محظوظ کرنے والی تحریریں، اگر آپ کو دیکھنا ہوں تو موصوف کی یہ نئی تصنیف ملاحظہ فرمائیے۔ یہ چالیس مضامین کا مجموعہ ہے. قیمت مجلد ۱۲

انگلستان کا طریقہ حکومت ہر ملک کا اپنا طریقہ حکومت ہوتا ہے. اس کتاب میں برطانیہ کے دستور کی موٹی موٹی باتیں مبتدیوں کے لئے آسان اردو میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے. قیمت ۵

صدر دفتر:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں:- جامع مسجد دہلی - لوہاری دروازہ لاہور. امین آباد لکھنؤ. پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳

سول ایجنسیاں:- کتاب خانہ. عابد شاپ حیدرآباد دکن. سرحد بک ایجنسی. بازار قصہ خوانی پشاور.

خاکی رنگ کی تیاری

سپلائی بورڈ کی ایما پر بہت سے کارخانے والوں نے دیسی چیزوں سے خاکی رنگ تیار کرنے کے تجربے کئے ہیں. اگرچہ یہ توقع کرنا مشکل ہے کہ نباتاتی رنگ عمدہ معدنی اشیاء سے تیار کئے ہوئے رنگ کے برابر ہو سکتا ہے لیکن اور بہت سے کاموں میں مثلاً فرش کی چادروں اور رنگین کرمچ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے. اس طرح معدنیاتی خاکی رنگ کے خرچ میں کفایت ہو سکتی ہے.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۴
سالانہ ۱
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۲۴ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ	نمبر ۳۴

ادبیات

جنگ

از جناب شاہد صدیقی حیدرآباد دکن

بے خبر ہے جنگ کے معنی سے، کیا کرتا ہے تو
صبح اٹھ کر جنگ کی خبریں پڑھا کرتا ہے تو

جنگ کیا ہے؟ اک مرض، ناقابل فہم و علاج
نوع انسانی کا رعشہ، ملتوں کا اختلاج

جنگ کیا ہے؟ فطرتِ انساں کی پستی کا ثبوت
خود پرستی کی شہادت، زر پرستی کا ثبوت

جنگ کیا ہے؟ موت کے شعلوں سے ہولی کھیلنا
دوسروں پر ظلم ڈھانا، خود مصیبت جھیلنا

جنگ کیا ہے؟ عادتِ فرماں روائی کی دلیل
بے رُخی کا کارنامہ، کج ادائی کی دلیل

جنگ کیا ہے؟ مفلسوں پر صاحبِ زر کا ستم
ضعف پر قوت کا حملہ، خیر پر شر کا ستم

جنگ کیا ہے آفتیں ڈھانا وطن کے نام پر
نرم غنچوں کو مسل دینا چمن کے نام پر

جنگ کیا ہے؟ شیوۂ غارت گری کا شاہکار
بربریت کا نمونہ، سرکشی کا اشتہار

جنگ کیا ہے؟ اپنی عظمت کے تکبر کا سُرور
زور کا پندار، زر کا ناز، ہمت کا غرور

جنگ کیا ہے؟ دوسرں کے منہ سے روٹی چھیننا
خلعتِ زریں پہنکر بھی لنگوٹی چھیننا

جنگ کیا ہے؟ مسکرانا بیکسوں کے حال پر
قوم کی بازی لگانا دوسروں کے مال پر

جنگ کیا ہے؟ گرم و تازہ خونِ انسانی کی پیاس
ذہنِ شیطاں کا تقاضا، روحِ شیطانی کی پیاس

جنگ کیا ہے؟ کم نگاہی، کور چشمی، حرص و آز
جنگ میں یکساں ہیں سوا انساں ہوں یا اک جہاز

جنگ انساں کو سکھا دیتی ہے اک مہمل سبق
جنگ اُلٹ دیتی ہے مکتوبِ محبت کا ورق

جنگ اک نشہ ہے جس سے سلب ہو دی ہیں حواس
جنگ ہے اک تلخ تر مے جس سے بڑھ جاتی ہے پیاس

جنگ اک رستہ ہے جسمیں کوئی منزل ہی نہیں
جنگ اک خرمن ہے جسکا کوئی حاصل ہی نہیں

تجھ کو پہلے جنگ کا مطلب سمجھنا چاہیئے
آج تک سمجھا نہیں تو اب سمجھنا چاہیئے

دنیائے اسلام

ترکی میں ایم مولوٹوف کی تقریر کا اثر

"ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ ایم مولوٹوف نے اپنی تقریر میں ترکی کے متعلق جس چبھتی ہوئی رائے کا اظہار کیا یہاں اس کی وجہ سے زیادہ مایوسی اس وجہ سے اور بھی ہوئی کہ ترکی جمہوریت کے قیام سے لے کر اب تک ترکی کی خارجی پالیسی یہی رہی ہے کہ روس سے دوستانہ تعلقات قایم رکھے جائیں۔

اس پالیسی کی بنا سیاسی حالات ہی پر نہ تھی بلکہ یہاں کی معاشی ترقی کے لئے بھی یہ پالیسی ضروری سمجھی گئی۔ کچھ تو باہر رہنے والے ترکوں کی واپسی سے اور کچھ فطری افزایش سے امید یہ تھی کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ترکی کی آبادی ۱۸۰۰۰۰۰ سے بڑھ کر ۳۰۰۰۰۰۰ تک پہونچ جائے گی گذشتہ سالوں میں ترکی عربوں اور خاص کر ایرانیوں سے اپنے تجارتی تعلقات آہستہ آہستہ بڑھا رہا ہے۔ حالانکہ پرانی پان اسلامی اور پان تورانی تحریکیں اب بالکل مردہ ہو گئی ہیں پھر بھی ممالک مذکورہ اور ترکی میں بہت سے دلی تعلقات قایم ہیں۔ یہ تعلقات معاہدہ سعدآباد کی وجہ سے اور بھی مضبوط ہو گئے ہیں۔ یہ تعلقات معاشی اتحاد سے اور زیادہ مستحکم ہو جائیں گے اور یہ ملک ترکی مصنوعات کی منڈیاں بن جائیں گے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ترکی ایشیا کی دو بڑی طاقتوں کی مدد چاہتا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ اور روس۔ ان دونوں سلطنتوں کی مدد اسے یوں حاصل ہوئی کہ روس نے تو کپڑے کے کارخانے قائم کرنے میں اس کو مالی امداد دی اور برطانیہ نے کرابوک میں لوہے اور فولاد کے کارخانے قایم کرنے میں مدد دی۔

ترکی کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ وقتی رکاوٹوں کے باوجود سابقہ تعلقات بحال ہو جائیں گے۔ روس رہنماؤں کو جلد یا بدیر اس کا احساس ہو گا کہ مشرق قریب کے ان ممالک کو سہارا دیا جائے جو جرمنی کے معاشی قبضے سے نجات پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اطالیہ اور مصر

ہفتہ وار "المصور" میں علی مہر پاشا کے بھائی ڈاکٹر احمد مہر پاشا کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے۔ کہ "اطالیہ کی کامیابی سے اہل مصر کو صدمۂ عظیم ہو گا!"

ڈاکٹر احمد مہر پاشا چیمبر آف ڈپوٹیز کے صدر اور سعدی پارٹی کے لیڈر بھی ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں کہ "میرا یہ قطعی خیال ہے کہ سیاسی اور معاشی نقطۂ نظر سے مصر کے باشندوں کو برطانیہ کی فتح سے بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔ اور خدانخواستہ اگر اطالیہ فتحیاب ہوا تو اہل مصر کے لئے بڑی مصیبت ہوگی۔ یہ جو اطالیہ سے روزانہ نشر کیا جاتا ہے کہ اٹلی مصر کی ہوس نہیں رکھتا ہمیں اس کا ذرہ بھر بھی یقین نہ کرنا چاہیئے۔ اس پروپیگنڈے کا جھوٹ ہونا اس بات سے ظاہر ہے کہ اہل اطالیہ کو اس وقت ضروریات زندگی کی احتیاج ہے۔ خود ان کا ملک اس معاملہ میں بالکل مفلس ہے اور اب وہ امریکہ میں جا کر آباد بھی نہیں ہو سکتے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ ان کو لیبیا کے ایسے ملک میں نوآبادی قائم کرنا پڑی اور ابی سینیا کو فتح کر کے نوآبادی بنانے میں بہت سا روپیہ بھی صرف کرنا پڑا بہت سے اطالوی ضروریات خورد و نوش اور کاروبار کی تلاش میں مشرقی ممالک کی طرف نکل گئے۔ مصر میں بھی بہت سے اطالوی آباد ہیں اور تجارتی صنعتی اور زراعتی کاموں میں اہل مصر سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اٹلی ایسے معاشی مصائب میں مبتلا ملک کے باشندوں سے یہ توقع ہرگز نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ مصر ایسے مالدار ملک میں آنے کے بعد اس کی دولت وہاں کے باشندوں کے لئے چھوڑ کر آزادی اور خود مختاری کے مزہ لوٹنے دیں گے۔ یہی دیکھ لو کہ اٹلی نے بنجر علاقوں پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان علاقوں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال باہر کرنے کے لئے بدترین کام کئے ہیں۔ رہا برطانیہ کا معاملہ تو ہمارے اور اس کے تعلقات ایک صلح نامہ کے ذریعہ طے ہو چکے ہیں اور ہماری سیاسی حیثیت تسلیم کی جا چکی ہے۔ انگلستان خود ہی ایک دولت مند ملک ہے اور اس کو اہل مصر سے مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے قبضہ کے دوران میں بھی اہل برطانیہ نے مصریوں سے تجارت، صنعت و حرفت اور زراعت میں مقابلہ نہیں کیا۔ اس میں شک نہیں کہ اہل برطانیہ بھی نوآبادی پسند ہوتے ہیں۔

مگر ان کی انسانیت کے اصول ان کو دوسروں کے اصول اور اداروں کی وقعت کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ اہل ملک کو اپنے معاملات کے لئے آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور ہمیشہ اس قسم کا نظام حکومت اختیار کرتے ہیں جو ان کے خیال میں اس ملک کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ اس وقت مصر ایک جمہوری حکومت ہے اور اس کے سیاسی فوائد اس میں ہیں کہ اس کا جمہوری حلیف فتحیاب ہو۔ اتحادیوں کی فتح دراصل اس اصول کی فتح ہو گی جس کے لئے مصر نے بہت دنوں تک جدوجہد کی ہے اور بہت سی قربانیاں بھی کی ہیں۔ مجھے پورا پورا یقین ہے کہ اگر جرمنی اور اٹلی مصر میں داخل ہوئے تو وہ اپنا نظام حکومت اسی طرح یہاں بھی رائج کریں گے جس طرح اپنے دیگر مفتوحات ممالک میں رائج کر چکے ہیں اور اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اہل مصر کی کوئی ہستی ہی باقی نہ رہے گی اور ان کی آزادی اور خود مختاری کا خاتمہ ہو جائیگا۔ یہ تو سیاسی رُخ تھا اب معاشی بھی دیکھئے۔ برطانیہ مصری روئی اور دوسری مصری پیداوار کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ ہمارا فائدہ اس میں ہے کہ ہمارا یہ بڑا خریدار اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہو۔

(بقیہ صفحہ ۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
بہار پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفت وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۴

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

۲۲ اگست کو واردھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کئی دن کے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ:-

" وائسرائے ہند نے ۸ اگست کو جو بیان دیا اور وزیر ہند نے ۱۴ اگست کو دارالعوام میں جو تقریر کی ان میں ایسی تجویزیں پیش کی گئی ہیں، جو نہ صرف جمہوریت کے اس اصول کے قطعی خلاف ہیں جس کو برطانیہ اپنی جنگ کا مقصد بتاتی ہے بلکہ وہ ہندوستان کے بہترین مفادوں کے خلاف ہیں لہذا ان تجویزوں کی منظوری میں کانگریس کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ انکو منظور کرنے کا ملک کو مشورہ دے سکتی ہے؟ ورکنگ کمیٹی کا خیال ہے کہ یہ اعلان اور پیشکش نہ صرف کانگریس کے مطالبہ سے بہت کم ہیں بلکہ آزاد اور متحد ہندوستان کے مقصد کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوں گی۔ لہذا ورکنگ کمیٹی باشندگان ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ عام جلسہ کر کے اور دوسرے طریقوں سے اس کے علاوہ صوبجاتی لیجسلیچر کے اپنے منتخب نمایندوں کے ذریعہ برطانوی حکومت کے رویہ کی مذمت کریں۔

ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن منظور کیا ہے وہ درج ذیل ہے کہ:-

"یہ معلوم کر کے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے پونا کے رزولیوشن میں جو دوستانہ پیشکش اور عملی تجویزیں پیش کی تھیں انکو برطانوی حکومت مسترد کر رہا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کو گہرا رنج ہوا۔ دارالعوام میں برطانوی حکومت کی طرف سے جو بیانات دیئے گئے اور تقریریں کی گئیں ان پر ناراضگی کا اظہار کرتی ہے کیونکہ کمیٹی کی رائے میں ان بیانوں اور تقریروں میں ہندوستان کے کمل قومی آزادی کے حق سے انکار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حال ہی میں جو واقعات پیش آئے ہیں ان سے کمیٹی کے اس عقیدہ کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہندوستان سامراجی طاقت کے دائرہ کے اندر رہ کر کام نہیں کر سکتا لہذا اسے آزاد اور خود مختار ملک کا درجہ حاصل ہونا چاہیئے لیکن یہ چیز دنیا کے امن اور ترقی کے لئے آزاد قوموں کی ایک کمیٹی کی صورت میں دوسرے ملکوں سے تعلق رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔

برطانوی حکومت نے کہا ہے کہ وہ اقلیتوں اور دوسرے مخصوص مفادوں کے اعتراض کی بنا پر عوام کے منتخب نمایندوں کو اختیارات اور ذمہ داریاں نہیں دے سکتی۔ کمیٹی سمجھتی ہے کہ یہ بیان دیگر خانہ جنگی کو براہ راست بھڑکایا گیا ہے اور حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق کے معاملہ میں اپنے رویہ کو واضح کرتے ہوئے کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس نے کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا جو مطالبہ کیا تھا اسے غلط بیانی کر کے جبر کہا گیا ہے اور ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں انتہائی دشوار رکاوٹ پیدا کر کے اس عام خیال کی تصدیق کر دی ہے کہ انگریز برابر پھوٹ ڈالتے رہیں تاکہ ہندوستان کی قومی زندگی میں اختلافات قایم رہیں اور مزید بڑھ جائیں

کمیٹی کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوا ہے کہ مرکز میں عارضی قومی حکومت بنانے کا جو مطالبہ کیا تھا اس کے متعلق وزیر ہند نے کہا ہے کہ اس سے غیر حل شدہ آئینی مسئلے چھڑ جائیں گے اور پہلے سے یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ ایسی حکومت اکثریت کے حق میں ہوگی اور اقلیت کے خلاف۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ تجویز کو مسترد کر دینے سے صریح طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت طاقت اپنے ہاتھ سے دینا نہیں چاہتی۔

مسٹر چرچل کا ولولہ انگیز اعلان

"ہمیں ایک ایسی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو سنہ ۱۹۴۱ء اور سنہ ۱۹۴۲ء میں لڑی جائیگی" یہ ایک تنبیہ آمیز پیشنگوئی تھی جس کا اظہار مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے کیا جبکہ آپ نے جنگ کی صورت حالات کے متعلق دارالعوام میں (۲۰ اگست) ایک اہم بیان دیا۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے اس بات پر بڑا زور دیا کہ ہمیں ان علاقوں سے جنکی ہم نے ناکہ بندی کر رکھی ہے، خوراک وغیرہ لے جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دینا چاہیئے لیکن برطانیہ ہر اس ملک کو جو حقیقی طور پر اپنی آزادی حاصل کر چکا ہوگا سرعت کے ساتھ اشیاء کی فراہمی کا انتظام کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ آج برطانیہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ طاقتور ہے اور وہ ہر آنے والی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پورے طور سے تیار ہے اور اسے اپنے اوپر اور اپنے کاز پر پورا بھروسہ اور یقین ہے مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اس وقت تمام برطانی فوج ملک میں ہے اور برطانیہ کا بحری بیڑہ اس سے کہیں زیادہ طاقتور ہے جتنا کہ وہ جنگ شروع ہونے کے وقت تھا۔ مقناطیسی سرنگوں پر ہم معمولی معنوں میں قابو پا چکے ہیں اور جہاں تک ہوائی طاقت کا تعلق ہے "دشمن" ابھی تک زیادہ طاقتور ہے لیکن ہماری نئی تیاریاں اور ایجادیں دشمن کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہیں۔ مسٹر چرچل نے فرمایا کہ اب برطانیہ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اس وقت تک لڑائی جاری رکھ سکتا ہے جب تک کہ دشمن چاہے وسط مشرق کی صورت حالات کے متعلق آپ نے کہا کہ وسط مشرق میں بہت وسیع نقل و حرکت ہو رہی ہے۔ انگلینڈ پر حملہ کی دھمکی اور اندیشہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہر ہفتہ جو گزر جاتا ہے حملہ کو زیادہ اور زیادہ مشکل بناتا ہے۔

جنگ کی رفتار

گذشتہ ہفتہ سے جرمنی اپنی پوری طاقت کے ساتھ انگلینڈ پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ حملہ کر رہا ہے اور ایک ہزار جہازوں تک اس نے استعمال کئے۔ مگر برطانیہ کے زبردست مدافعت کی وجہ سے یہ حملے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اور تقریبا ۱۰۷۲ ہوائی جہاز جرمنی کے اس وقت تک گرائے جا چکے ہیں۔ ان کے ڈھانچوں کو جہاں رکھا گیا ہے اس نے بیش ایکڑ زمین گھیر

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۹ اور ۲۰ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کے جلسے مسٹر بی۔ بی سری واستوا کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ پہلے دن کے جلسہ کے شروع میں ممبران نے ہیضہ کی وبا کا ذکر کیا اور بورڈ کی توجہ شہر کی گندگی کی طرف دلائی اور مختلف تجاویزیں اس وبا کو دور کرنے کے لئے پیش کیں۔ اس کے جواب میں چیرمین صاحب نے میڈیکل آفیسر صاحب کی رپورٹ پڑھی اور اس وبا کو روکنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان کا تذکرہ کیا۔ ہیلتھ آفیسر صاحب کی سفارش پر بورڈ نے چھوا چھوت اسپتال کے مریضوں کی ضرورت کے لئے چھپر وغیرہ اور دیگر ضروریات کے لئے ۱۳ ہزار روپیہ منظور کئے ہیں اور شہر میں صفائی کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے اور ہیضہ کے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ آنریبل لالہ رام سرن داس سی۔ آئی۔ ای۔ سر ہری ہار سمین اور لالہ دیوان چند سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج کو ایڈریس دئے جاویں۔

پنڈت سورج پرشاد اوستھی کے رزولیوشن پر خوب بحث ہوئی پنڈت جی کا رزولیوشن شہر کی صحت عامہ سینی ٹیشن زیادہ خراب ہونے کے متعلق تھا اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی کی تجویز تھی بالآخر بحث و مباحثہ کے بعد یہ رزولیوشن ہیلتھ کمیٹی کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔

دوسرے دن بورڈ کے جلسہ میں بورڈ کا کام بڑھ جانے کی وجہ سے ایک زائد لیگل ایڈوائزر مقرر کرنے کے متعلق خوب گرما گرم بحث ہوئی۔ چیرمین صاحب نے لیگل ایڈوائزر کا نوٹ پڑھ کر سنایا جس میں کہ اس مزید تقرر کی کوئی ضرورت نہیں بتائی گئی ہے۔ لیکن بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ ایک زائد لیگل ایڈوائزر مقرر کیا جائے۔

اس کے علاوہ ممبران بورڈ پر باقی ٹیکسوں کے متعلق فہرست پر غور ہوا اس فہرست میں چار ممبروں کے نام تھے مسٹر رام نراین گرگ نے ایک پر زور تقریر میں کہا کہ ان کے نام کے سامنے جو ۸۱ روپیہ کی رقم باقی دکھائی گئی ہے وہ ان کے بھائی مسٹر کندن لال گرگ کے مکان کے متعلق ہے جو ۹ سال سے علیحدہ رہتے ہیں مگر بورڈ غلطی سے اس رقم کو ہمیشہ میرے نام منسوب کرتا ہے جو فائل دیکھنے کے بعد درست معلوم ہوا اور طے ہوا کہ ذمہ دار افسر گرگ صاحب سے اس غلطی کے سلسلہ میں تحریری معافی مانگے۔

مسٹر بشیر جلسہ میں موجود نہ تھے مگر دیگر ممبران نے کہا کہ بشیر صاحب نے پروٹسٹ کے طور پر ٹیکس ادا نہیں کیا ہے کیونکہ ان کو بورڈ سے کچھ شکایتیں ہیں جو اس وقت تک دور نہیں کی گئی ہیں۔ بہرحال یہ طے ہوا کہ بورڈ دوبارہ صحیح فہرست اس سلسلہ میں پیش کرے۔

گوالٹولی میں اندھوں کے اسکول کو ۲۵ روپیہ ماہوار امداد دینے پر بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ فی الحال اس کو مفصل رپورٹ آنے تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

وار کمیٹی گذشتہ ہفتہ مسٹر ال۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں وار کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر ہنکاکس نے اعلان کیا۔ کہ وار فنڈ کے لئے ۲ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے اس کے علاوہ ۱۵ ہزار روپیہ کے مزید وعدے ہو چکے ہیں اور میونسپل بورڈ نے ۲۵ ہزار روپیہ دینا طے کیا ہے جس کی منظوری کمشنر صاحب کے یہاں سے ابھی نہیں آئی ہے اس طرح وار فنڈ میں پونے تین لاکھ روپیہ ہو گیا ہے۔

مسٹر آرمنیرز نے کمیٹی کو اطلاع دی کہ ہندوستان میں فوجی افسران کو سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ان کو لڑائی کی تربیت دینے والے جہاز جلد مہیا نہیں ہو رہے ہیں اور کہا کہ اس طرح جنگی طیاروں کی خریداری کے لئے جو روپیہ جمع کیا گیا ہے وہ بیکار پڑا رہے گا۔ لہذا انہوں نے تجویز کیا کہ شہر اور ضلع سے جو چندہ وار فنڈ کے لئے جمع کیا گیا ہے وہ برطانیہ بھیج دیا جائے کیونکہ برطانیہ کی ضرورت فوری ہے اور وہاں اس روپیہ سے جو جہاز خریدے جاویں ان کا نام "کانپور" جہاز رکھا جائے۔ یہ تجویز کچھ بحث و مباحثہ کے بعد منظور ہوئی۔

مسٹر ایچ۔ اے ولکنسن نے قرضہ کی سب کمیٹی کے حالات بتلاتے ہوئے کہا کہ ۱۲ جولائی تک قرضہ اور ڈیفنس بانڈ سرٹیفکیٹ کی شکل میں اسی ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

مسٹر بل سکریٹری سیٹرز کمیٹی نے عورتوں کی جد و جہد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کے دو کلب قایم ہوئے ہیں جو جنگی تیاریوں میں مشغول ہیں۔

مسٹر بی بی سری واستوا نے پبلسٹی سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھکر سنائی اور بتلایا کہ کمیٹی نے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کے ذریعہ شہر میں ۱۲ مرکز بنائے جائیں گے اور ان کو لاؤڈ اسپیکروں سے ملحق کر دیا جائے جس سے شہر میں جنگی پروپگنڈا کیا جائے گا اس اسکیم میں محکمہ تار کی امداد سے دس ہزار سے ۱۵ ہزار روپیہ تک صرف ہوگا۔

مسٹر اے۔ ڈی ڈکسن نے فوجی بھرتی کے متعلق انتظامات بتائے اور کہا کہ اس کے لئے فوجی بھرتی کے افسران کے حکم کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

مسٹر ایچ۔ کے ماتھر سکریٹری وار کمیٹی نے بتلایا کہ سوک گارڈ کے لئے ۷۰۰ درخواستیں وصول ہوئی ہیں زیادہ تر درخواستیں تعلیم یافتہ لوگوں کی ہیں۔ صرف ۲۵۰ سوک گارڈوں کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ اب سوک گارڈ کی تعداد دوگنی کر دی گئی ہے اور اس کے لئے مزید درخواستیں طلب کی جائیں گی سوک گارڈ کے پہلے بیچ نے قواعد وغیرہ شروع کر دی ہے۔

سناتن دھرم کالج ناظرین کو یاد ہوگا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد پر سناتن دھرم کالج کے طلبا کو یہ اجازت نہیں دی گئی تھی کہ وہ ان کو بلا کر کالج کی یونین کا افتتاح ان سے کرائیں جس کی وجہ سے طلبا نے ہڑتال کر دی تھی اور بعد کو ۱۱ طلبا نے بھوک ہڑتال بھی شروع کر دی تھی چونکہ پرنسپل صاحب نے طلبا کی تمام شرائط کو منظور کر لیا ہے اس لئے ۲۲ اگست کو یہ ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

لالہ پدم پت کا بیان لالہ پدم پت سنگھانیا نے ہز اکسلنسی گورنر صوبہ سے دوران انٹرویو میں ریاست چرکھاری کے ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ وہاں کے تحصیلدار نے ایک عورت کو ٹیکس نہ ادا کرنے کے جرم میں فروخت کر کے ٹیکس وصول کر لیا۔ لہذا اس معاملہ کی تحقیقات پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت کرائی جائے اور صحیح ثابت ہونے پر تحصیلدار کو سزا دی جائے۔

ہڑتال مسٹر کرشن دت پالیوال صدر پراونشل کانگریس کمیٹی کی گرفتاری کی وجہ سے ۱۸ اگست کو شہر میں ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کی اور شام کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں جلسہ کیا گیا۔

مسٹر پالیوال فرخ آباد میں کانگرس سیوا دل کے والنٹیروں کی سلامی لینے کے لئے ایک جلوس کے ہمراہ جانا چاہتے تھے لیکن مجسٹریٹ ضلع نے دفعہ ۱۴۴ لگا دی لیکن پالیوال جی نے اس کی خلاف ورزی کی۔ لہذا ان کو گرفتار کر لیا گیا۔

مزدور سبھا ۱۸ اگست کو مزدوروں کا ایک جلسہ پریڈ کے میدان میں مسٹر یونس خان کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مزدور سبھا کے لیڈروں کی گرفتاری پر پروٹسٹ کیا گیا۔

تعزیری پولیس ٹیکس مسٹر ال۔ پی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک بیان کے ذریعہ اس افواہ کی تردید کی ہے کہ تعزیری پولیس ٹیکس کی وصول یابی بند کر دی گئی ہے اور یہ کہا ہے کہ جو شخص مقررہ وقت پر ٹیکس نہ جمع کرے گا اس کی جائداد فروخت کر کے ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی سٹی کانگریس کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کو ایک تار بھیجکر یہ درخواست کی ہے کہ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس کانپور میں کیا جائے۔

گرفتاری مسٹر عزیز الحسن صدیقی کو ایک تقریر کے سلسلہ میں ڈیفنس انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے آئندہ تقریر نہ کرنے کے لئے وعدہ کر لیا ہے اس لئے آپ کو ۳-۳ سو روپیہ کی دو ضمانتیں اور مچلکہ لکھا کر بری کر دیا جائے گا۔

واٹر ورکس ورکرس یونین واٹر ورکس ورکرس یونین کے پریسیڈنٹ پنڈت گنگا سہائے چوبے اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری جنرل سکریٹری اور ممبران انتظامیہ میں پنڈت راجا رام اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی منتخب ہوئے ہیں۔

کانپور میں ہیضہ کا زور کانپور میں آج کل ہیضہ کا بڑا زور ہے ۳ اگست سے ۱۹ اگست تک شہر میں ۳۰۷ اشخاص پر ہیضہ کا حملہ ہوا جس میں سے ۱۸۰ آدمی مرے اور باقی یا تو اچھے ہو گئے یا اچھے ہو رہے ہیں۔

ہیضہ کے ۱۲۳ مریض ٹوٹیفائڈ ایریا میں تھے ۲۱ قرب و جوار کے مواضعات میں تھے شہر میں ہیضہ کا ٹیکا لگایا جا رہا ہے اور ۲۴ ہزار آدمیوں کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

بورڈ کی طرف سے اس وبا کو روکنے کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے اور ڈاکٹری عملہ بڑھا دیا گیا ہے جو مختلف جگہوں میں جا جا کر انجکشن لگا رہے ہیں اور شہر میں تقریبا ہر ڈاکٹر کے یہاں بھی مفت انجکشن کا انتظام کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ مقامی کانگریس کمیٹی نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور اس نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ میونسپل بورڈ کے ساتھ اتحاد عمل کر کے اہل شہر کو گویا موت کے منہ سے بچا لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کانگریس کمیٹی اس طرف توجہ نہ کرتی تو کالرا کے انسداد اور اہل شہر کو اس منحوس مرض کے حملے سے بچانے کے لئے جو کوشش ہوئی ہے وہ ناممکن تھی۔

میونسپل ہیلتھ آفیسر صاحب اور کانگریس کے تمام ذمہ دار حضرات اس وقت ہمہ تن اس جد و جہد میں منہمک ہیں کہ کسی طرح اہل شہر کو کالرا کے حملے سے محفوظ رکھا جائے اور یہ انہی حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ وبائی مرض بڑی حد تک پھیلنے سے رک گیا۔

آزاد اسکاؤٹ دل آزاد اسکاؤٹ دل کی ایک میٹنگ مسٹر لالہ رام جی کی صدارت میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ کہ:-

پریسیڈنٹ:- مسٹر متھرا پرشاد ماتھر تنا دہلوی
جنرل سکریٹری:- بابو سورج مل "ہومانی"
جوائنٹ ":- لالہ راجیشور پرشاد
خزانچی مسٹر سری کرشن گپتا

۸ آدمیوں کی ایک ورکنگ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ناظرین کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ آزاد اسکاؤٹ دل نوجوان لڑکوں کا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کی خدمت کی جائے۔

... رو کی ہے۔

اٹلی بھی اپنی پوری طاقت کے ساتھ معروف جنگ ہے گو جبرالٹر و مالٹا پر اسکے حملے ناکامیاب ہے۔ البتہ افریقہ میں برطانوی سومالی لینڈ اس نے لیا ہے شنگھائی کے برطانی علاقہ سے انگریزی فوجیں واپس ہو کر سنگاپور آ رہی ہیں تاکہ اس محاذ کو مزید طاقتور بنایا جائے۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم انگلستان نے ۲۰ اگست کو جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ ...

سبد گل

سچ کچھ یورپ میں ہی جنگ نہیں چھڑی ہوئی ہے بلکہ کہیں نمایاں اور کہیں خاموش صورت میں ہر جگہ جنگ جاری ہے انسانی سوسائٹی کی یہ جنگ کہیں کثیف اور کہیں لطیف انداز میں پائی جاتی ہے۔ آجکل ہندوستان میں جہاں کانگریس اور مسلم لیگ، سرمایہ دار اور مزدوروں زمینداروں اور کسانوں کا معاملہ چھڑا ہوا ہے وہیں مردوں عورتوں کا بھی قضیہ ہے یوں تو یہ معاملہ ہر زمانہ میں متنازعہ رہا ہے لیکن اب جنسی خودداری کا احساس کچھ ایسا بیدار ہوگیا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں میں لطیف پیرایہ میں باہمی صف آرائی شروع ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یورپ کا اثر ہو یا ہندوستان کی تعلیم ناقص، اس جھگڑے میں پڑنا ہمارا کام نہیں ہے لیکن اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

کچھ عرصہ ہوا کہ معاصر پانیر میں ایک صاحبہ کی یہ شکایت شائع ہوئی ہے

"راستوں میں چلتے ہوئے۔ تفریح گاہوں میں چہل قدمی کے موقعوں پر سینماؤں میں غرضکہ جہاں کہیں بھی مرد اور عورتوں کا ایک جگہ اجتماع ہو مرد انہیں گھورتے نظر آتے ہیں اور بسا اوقات آوازے بھی کستے ہیں اور یہ امر اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ ان لوگوں میں اکثریت ان افراد کی ہوتی ہے جو خود کو مہذب اور شائستہ تعلیمیافتہ کہتے ہیں"

بات یہ ہے کہ تہذیب، شائستگی اور تعلیم کے معیار الگ الگ ہیں۔ اگر یورپ میں کوئی حسینہ آپ کے قریب سے گذر جائے اور آپ اُسے آنکھ بھر کر نہ دیکھیں تو اس کے ماتھے پر شکن پڑجائے گی کہ کیسا بد مذاق شخص ہے لیکن ہندوستان میں حالت مختلف ہے۔

یورپ کا اندازہ آپ ایک اس واقعہ سے کرسکتے ہیں کہ ایک اخبار نے اپنے ناظرین سے یہ عام سوال کیا کہ آپ نے اپنے آپ کو بوڑھا یا بوڑھی کب محسوس کیا۔ اس کے بہت سے دلچسپ جوابات آئے مگر شائد ان سب میں زیادہ دلچسپ یہ تھا کہ میں نے اپنے آپ کو اس روز بوڑھی محسوس کیا جب ایک نوجوان میرے پاس سے گذر گیا اور اس نے پلٹ کر مجھ پر نظر نہیں ڈالی۔

تو ایک طرف تو صنف نازک کی یہ شکایت کہ مرد ہمیں چھیڑتے ہیں دوسری طرف الہ آباد کے طالبعلموں کی شکایت سنئے۔

الہ آباد یونیورسٹی میں اکثر بہت پرلطف بحثیں ہوا کرتی ہیں حال میں ایک بحث ہوئی جس کا موضوع یہ تھا "چونکہ عورتوں کا قریب رہنا مردوں کے دماغی مشغلوں کے لئے سخت خطرہ ہے اسلئے یونیورسٹی کے نسوانی سیکشن کو جمنا پار بھیجدیا جائے۔"

یہ رزولیوشن کسی قدر لفظی ترمیم کے ساتھ پاس بھی ہوچکا ہے۔

ہے انسان سے اور انسان کا خدا سے رشتہ جوڑتا ہے پھر بھلا یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ تم ایک رشتے کو توڑکر دوسرے کو قائم کرسکو۔ یہ دونو رشتے قائم رہنے چاہئیں تب ہی مذہب کا صحیح مقصد حل ہوسکتا ہے علامہ اقبال مرحوم نے اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

نونہالو! یہ شعر تمہاری زندگی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔

اٹلی کے علاقہ پر برطانی حملہ

لندن ۱۶ اگست۔ اطالوی مشرقی افریقہ پر برطانیہ نے حملہ کیا اور اٹلی کے کئی جہازوں کو نقصان پہونچایا

ادب لطیف

از پریمی

اے حسین کلیو! کیا تم پریم کرنا جانتی ہو؟ جب بلبل اپنے شیریں نغمے نونہالان چمن کو سناتی ہے تو کیا تمہاری ننھی ننھی جانوں کو مقدس پریم کی برقی لہریں گرمانے لگتی ہیں ــــــ یا نہیں؟

۔۔۔(۲)۔۔۔

اے ہری بھری نرم و نازک گھاس کیا تو پریم جیسے رسیلے الفاظ سے آشنا ہے؟ جب رات گئے شبنم اپنے آنسوؤں سے تجھے غسل دیتی ہے اور تجھ پر موتی نچھاور کرتی ہے تو کیا تیری پیاری پیاری ساقیں مستی سے گدگدانے لگتی ہیں ــــــ یا نہیں؟

۔۔۔(۳)۔۔۔

اے بلبل آخران بیتاب نغموں کا سبب؟ اے کلیو یہ معصوم تبسم کس لئے؟ اے شمع اس گریۂ پیہم سے مقصد؟ اور اے پروانے یہ جاں نثاری کس واسطے اور کیوں؟ اے فطرت کے رازدار! کیا تم مجھے اپنی کہانی سناسکتے ہو؟ کیا تم بتا سکتے ہو کہ

پریم شیریں ہے یا تلخ؟

ہر جہاز کو تباہ کردیا جائیگا

لندن ۱۹ اگست۔ جرمنی اور اٹلی سے خبروں کے متعلق جو بلیٹن شایع ہوئے ہیں ان میں یہ تنبیہ درج ہے کہ برطانیہ کی مکمل ناکہ بندی کا اعلان کردیا گیا ہے۔ برطانیہ کے قریب جو بھی جہاز جائیگا اس پر حملہ کیا جائے گا۔ اور اسکو برباد کردیا جائے گا جو جہاز اس علاقہ میں داخل ہوگا وہ اپنی ذمہ داری پر داخل ہوگا۔ جنگی علاقہ کی تشریح کرنے اور کے بتلایا گیا ہے کہ یہ لائن سوگنی کی کھاڑی (ناروے) سے شمال میں ۵۰ میل سے لے کر جزائر فارائی کے قریب سے جاتی ہے۔ اور اٹلانٹک سمندر کے کچھ حصہ سے ہوتی ہوئی پھر جنوبی انگلینڈ کے پاس سے گذرتی ہے اور پھر مشرق کی جانب خلیج بسکے میں چلی جاتی ہے۔ امریکن جہازنے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ اس جنگی علاقہ کے اندر ہے۔

چین کی اجدھانی کو تباہ کرنیکی کوشش

چنکنگ ۱۸ اگست۔ چینی مقابلہ کی طاقت کو توڑنے کے لئے جاپانی ہوائی جہاز چنکنگ، پر دن رات بمباری کر رہے ہیں۔

سنیچر کو دوپہر سے اتوار کو تین بجے صبح تک ۸۰ ہوائی جہاز سوشن پر اڑے اور راجدھانی کے وسطی حصہ میں آگ لگادی۔

نامہ نگار کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۱۹ اگست۔ اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں "اخلاقی امداد" کے عنوان سے مہاتما گاندھی کا ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ "موٹی سی بات ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان کے ساتھ صرف منصفانہ سلوک کرتا تو اسے کانگریس کی اخلاقی امداد مل سکتی تھی۔ میری تجویز میں سودے بازی کی اسپرٹ نہ تھی۔ کیونکہ کسی چیز کے بدلے یہ امداد پیش نہیں کی گئی تھی۔ مہاتما جی آگے چلکر لکھتے ہیں "مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اخلاقی امداد دینے کا وقت گذر گیا۔ کانگریس پیار طریقہ اختیار نہ کرسکی۔ آپ سے آپ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا جاسکتا بلکہ پیدا ہونا اور اسمیں زندہ اعتقاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ کانگریس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ حقیقتاً جو کچھ ہے کبھی اس سے زیادہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ لہٰذا اس نے جو رزولیوشن پاس کئے ہیں وہ شایان شان ہیں اور ان میں زور ہے۔

عالم نسواں

تم کو چاہیئے کہ تم ایک لائق ماں بنو

(از محترمہ ممتاز محمود صاحبہ طلیبہ دھلی)

انگریزی زبان کا مشہور مقولہ ہے۔ کہ یعنی وہ ہاتھ جو پالنا جھلاتے ہیں۔ دنیا پر حکومت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر زبان میں عورت کی ماں کی حیثیت سے مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ اور در اصل حقیقت تو یہی ہے کہ عورت کی تمام تر قیمت ہی یہ ہے کہ وہ لایق ماں بنے۔ اس کی زندگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ آنے والی نسل کو طاقت، شجاعت، محبت اور نیکوکاری کا سبق پڑھائے۔ اگر ہم غور کریں تو عورت کی سی کمزور ہستی کو خدا نے ماں بناکر اتنی اہمیت بخش دی ہے۔ کہ دنیا کا بڑے سے بڑا شخص بھی اس کا احسان مند نظر آتا ہے۔

سوائے چند کے تقریباً ہر عورت زندگی کے کسی نہ کسی حصہ میں ماں بنتی ہے۔ لیکن اکثر عورتیں اس مرتبہ کی اہمیت سے ناواقف ہی رہتی ہیں۔ قدرت کی یہ بہترین امانت اور قیمتی عطیہ جب اس کی گود میں آتا ہے تو وہ صرف یہ سمجھتی ہے کہ یہ بھی روزانہ کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے اور بس! لیکن اگر اسے بتایا جائے اور وہ غور کرے تو وہ امانت اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اس پر بڑے بڑے فرایض عائد ہیں اور جس طرح دیگر فرایض کی کوتاہی میں اس کی جوابدہی کرنی ہوگی اسی طرح ایک فرض یہ بھی ہے کہ عورت اپنے بچہ کی پرورش، تربیت، تعلیم، اور طرز زندگی میں ایک خاص نگہداشت سے کام لے۔ کسی کا قول ہے کہ "اس گود پر حوریں رشک کرتی ہیں۔ جو مجاہدین پیدا کرتی ہیں" اگر عورت انسان کو عالم وجود میں لانے کا اہم ذریعہ ہے۔ تو اس کو سوسائٹی مذہب اور قوم کے لئے مفید بنانے کا کام بھی اس کے ہی ذمہ ہے۔

عورت جب حاملہ ہوجاتی ہے تو اسی وقت سے بچے کی پرورش کی ذمہ دار مان لی جاتی ہے۔ اگر عورتیں یہ چاہتی ہیں کہ ان کی اولاد دنیا میں شہرت حاصل کرے۔ تو عورت کو چاہیئے کہ زمانۂ حمل میں اپنے خیالات نہایت پاکیزہ اور بلند رکھے۔ وہ لوگ جو دنیا میں کچھ اپنی یادگاریں چھوڑ گئے ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے کام کرگئے ہیں۔ ان کی زندگی کے حالات پڑھیں۔ متواتر تجربات اور مشاہدات سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ علاوہ خاندانی تاثرات کے ماں کے خیالات کا اثر بھی بچے پر بہت پڑتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ حمل قرار پاتا ہے۔ اس وقت طرفین کے خیالات کی پاکیزگی کامل صحت اور انتہائی مسرت اور بچے کی صحت اور اخلاق کے لئے بمنزلہ اس بنیادی پتھر کے ہے۔ جس پر بعد میں ایک مضبوط اور عظیم الشان عمارت قایم کی جاتی ہے۔ جتنی پابندیاں بچے کے پرورش کی عورت پر عائد ہیں۔ اتنی مرد پر نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ آج کل کی عورتیں اس کو عذاب جان سمجھے ہوئے ہیں۔

زمانہ حمل میں عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس مدت کو نہایت سکون اور اطمینان سے گزاریں۔ غصہ رنج و غم مختلف قسم کے وہم سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ کبھی بھول کر بھی دل میں یہ خیال نہ لائیں کہ بچہ پیدا کرنا مصیبت ہے۔ بلکہ اس مشکل وقت کے لئے خندہ پیشانی سے آمادہ رہے۔ چونکہ یہ فطرت ہے۔ اس لئے بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی طرح تندرست و توانا ہوجاتی ہے۔ بشرطیکہ زمانہ زچگی میں پوری احتیاطیں رکھی گئی ہوں۔ ورنہ جاہل دائیوں کے بھینٹ تو بہت سی زندگیاں چڑھادی جاتی ہیں۔

ہملٹن ۱۵ اگست۔ ڈیوک آف ونڈسر اپنی اہلیہ کے ہمراہ جزیرہ باہمہ کو روانہ ہوگئے۔

بچوں کی دنیا

مذہب کیا سکھاتا ہے؟

بچو! دنیا میں جتنے مذہب پائے جاتے ہیں اگر ان کی صحیح تعلیم کا مطالعہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ان کا مقصد انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانا تھا۔ ہر مذہب اپنے زمانے کے حالات کے مطابق صلح و امن کا پیغام لایا تاکہ بنی نوع انسان ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور رواداری کا سلوک کریں اور اس طرح صلح و امن کی زندگی بسر کریں۔ ایک شاعر نے اس دنیا میں انسان کے بھیجے جانے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اس شعر کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قدرت نے انسان کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہوسکے ورنہ خدا کی عبادت کرنے کے لئے فرشتے کافی تھے۔

نونہالو! ہر مذہب کی صحیح تعلیم تو رواداری اور ہمدردی سکھاتی ہے لیکن اگر عملی زندگی کا مشاہدہ کیا جائے تو اسکا بالکل اُلٹا نظر آتا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے؟

اس سوال کا جواب آسان ہے ہر مذہب کے نام لیوا کہنے کو تو اپنے مذہب پر جان دینے کو تیار ہیں لیکن اپنے مذہب کی روح سے بے بہرہ ہیں۔ انھوں نے غلط طور پر یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہر دوسرے مذہب کو ماننے والے لوگ اس کے دشمن ہیں۔ جہالت اور تعصب نے ایسے لوگوں کی عقل پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ اور وہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ کر دوسرے مذہب کے لوگوں کی جان اور عزت لینے سے بالکل دریغ نہیں کرتے بلکہ اسے ایک اچھا کام سمجھتے ہیں۔ کاش! یہ لوگ اس حقیقت کو جان لیتے کہ خالق کی سب سے بڑی عبادت یہی ہے کہ اس کی مخلوق کو کسی قسم کا دُکھ نہ دیا جائے انسانیت مذہب کی جان ہے جو مذہب انسانیت نہیں سکھلاتا وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔

بچو! ہندوستان اس وقت فرقہ پرستی کی لعنت میں گرفتار ہے اس لعنت نے ہندوستان کی قومی زندگی کی جڑوں کو کھوکھلا کردیا ہے تم آج بچے ہو کل جوان ہوگے اور ملک وقوم کی ذمہ داریوں کا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہوگا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ابھی سے آنیوالی زندگی کے لئے ضروری تیاری کرو تاکہ تم اپنے ملک اور قوم کی سچی خدمت کرسکو۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جبکہ تم بچپن سے دوسرے مذہب کے بچوں کو اپنا بھائی سمجھو۔ ان سے ہمدردی اور رواداری کا سلوک کرنا سیکھو ان سے محبت سے پیش آؤ بے شک وہ دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ان کی عبادت کے طریقے مختلف ہیں وہ علیحدہ رسم و رواج کے پابند ہیں لیکن ان کے باوجود وہ تمہارے جیسے انسان ہیں اور یہ ایسا رشتہ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ تم اپنے مذہب کے سچے نام لیوا ہوکر بھی دوسرے مذہب کے لوگوں سے محبت کرسکتے ہو۔ مذہب تو انسان کا

پردۂ فلم

فنی تصاویر اور ہم

ہندوستان میں متحرکات کی آمد امریکن وانگریزی اسٹنٹ فلموں سے شروع ہوئی تھی۔ اور یہ فلمیں اس قدر مقبول عام ہوئیں کہ ہر شخص ان کا مداح بن گیا۔ انسانی دل و دماغ میں ایک جذبہ ہمیشہ بچہ کی مانند رہتا ہے۔ اور وہ اسی کی مانند ہر نئی شے کی خواہش کرتا ہے۔ اور پسند آنے پر اس کا مستقل خواہشمند بن جاتا ہے۔ یہی حالت ہندوستانی فلم بینوں کی ہوئی یعنی اسٹنٹ فلموں کا نقش اولین عوام کے دلوں پر نقش کالحجر بن کر رہ گیا۔

آسمان فلم پر اس گھٹا کو محیط دیکھکر ہندوستان بانیان صنعت فلم سازی نے بھی امریکن فلموں کی پیروی شروع کردی۔ اُن کی تصاویر اسٹنٹ، جادو، فوق الفطرت واقعات اور مذاح کی حامل ہوتی تھیں۔ چونکہ ہندوستانی فلم بین انھی فلموں کی سرپرستی کرتے تھے۔ "ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا" کے مصداق فلم سازوں نے بھی اسٹنٹ پکچرز کو بھی اپنا مسلک بنالیا اور فنی تصاویر کی طرف سے لاپرواہ ہوگئے۔ حالانکہ ایک صنعت کی ترقی کا راز اُس کی فنی صلاحیتوں کو صاف کرنے میں مضمر ہے۔ صنعت فلم سازی نے جس قدر ترقی کی اس کا مظاہرہ آپ کو ہر روز ہندوستانی تصاویر میں نظر آتا ہے۔

انگریزی داں لوگ غیر ملکی تصاویر دیکھتے ہیں۔ اور ہندوستانی تصاویر کی سرپرستی نہ کرنے کے لئے یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ ہندوستانی تصاویر فنی لحاظ سے بالکل لچر ہوتی ہیں ان کا فرمانا سر آنکھوں پر۔ لیکن کبھی اُن حضرات نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ ہندوستان میں فنی تصاویر کی کیابی کے ذمہ دار وہ بھی ہیں۔ یہ لوگ فنی مذاق رکھتے ہیں۔ ان کا معیار فلم بینی بلند ہے وہ دیگر لوگوں کا بھی مذاق بلند کریں تاکہ ہر فلم ساز اپنے فلم میں فن کی طرف زیادہ توجہ دے۔

فنی تصاویر کے نقدان کے ذمہ دار ہمارے فلم ساز نہیں ہیں۔ بلکہ اس کمی کے لئے ہم عوام کو مورد الزام بنائیں گے۔ کیوں کہ یہ ان میں فنی تصاویر کے سمجھنے کا نقدان ہے جو فلم سازوں کو غیر فنی تصویر بنانے پر مجبور کررہا ہے۔ اول تا آخر ایک فلم ساز تجارت پیشہ ہے۔ اُس نے اپنا قیمتی سرمایہ صنعت کی خدمت کے لئے نہیں لگایا بلکہ اس کا اہم مقصد منافع ہے۔ اگر وہ فنی تصاویر پیش کرین۔ اور ہندوستانی فلم بینوں کی جانب سے ایک سرد جواب ملے تو اسے اپنا سرمایہ اور مستقبل کو خطرہ میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

ایک فلم کی کامیابی کا انحصار اس کی باکس آفس آمدنی پر ہے۔ جو نیچے درجوں میں سینما دیکھنے والے حضرات کی جیبوں میں سے آتی ہے۔ جنہیں اکثر حضرات "چونی والی" کا "معزز" خطاب دے چکے ہیں ایسی حالت میں جبکہ ایک بہترین تصویر کی کامیابی کا دارومدار ایسے فلم بینوں پر ہے۔ جن میں فن کے سمجھنے کا نقدان ہو تو صنعت کی ترقی و تحفظ کے لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن چونی والے حضرات کے ذوق سلیم کو بدلا جائے اور ان میں فنی تصاویر کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔

اس سلسلہ میں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اخبارات کے ذریعے فلم بینوں کے دلوں میں فنی تصاویر کے لئے جگہ پیدا کریں، اس کے لئے ہندوستانی فلمی اخبارات کو فلمی فنی مضامین کا حصہ بڑھانا چاہیئے۔ ہندوستانی فلم بینوں کو سینما میں جس قدر فن درکار ہوتے ہیں اُن سے آگاہ کیا جائے۔ وہ لوگ ایک فلم کی تشکیل و ماہئیت سے بالکل واقف ہوں تاکہ وہ ایک اچھے اور بُرے فلم میں تمیز کرسکیں اور ہندوستانی صنعت فلم سازی کے لئے باعث تقویت ہوں۔

فلسطین میں امن

لندن ۱۴ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ فلسطین میں پولیٹکل جھگڑا بالکل ختم ہوگیا ہے فلسطین عربی مہد کی جاتی ہے کہ تیار

اقوال زریں

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو بیکار مت جانے دو۔ (ایڈیسن)

عالم جاہل کو اس لئے پہچان لیتا ہے کہ وہ بھی جاہل رہ چکا ہے اور جاہل عالم کو اس لئے نہیں پہچانتا کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔ (ارسطو)

میرے لئے علم کی فضیلت یہی ہے کہ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ میں عالم نہیں، (افلاطون)

موت کو آسان سمجھو کیونکہ موت کی تلخی صرف اس کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ (سقراط)

خدا اور اپنی قوتِ بازو کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرو، (چارلس ڈکنز)

اگر تمھیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو کیوں کہ زندگی وقت سے ہی بنتی ہے، (فرنیکلن)

متحمل مزاج آدمی کے غصہ سے ضرور خوف کھانا چاہئیے۔ (دوڑیڈن)

موج تبسم

ایک سخت گیر بیگم صاحبہ نے اپنے منکسر المزاج اور عاجزی پسند شوہر کو پھٹکار رہی تھیں کہ کل کی پارٹی میں تم نے خود کو محض بے وقوف ثابت کیا۔

وہ بہت دیر تک پھٹکارتی رہیں اور شوہر صاحب چپ چاپ بیٹھے رہے۔ اس پر بیگم صاحبہ بولیں۔

للہ یوں چپ نہ بیٹھے رہو کم سے کم اپنی جیبوں کے اندر ہی گھونسے تان لو"

کمپنی کے پروپرائٹر نے اپنے ایک کلرک کو طلب کیا اور اس سے کہا " میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کلرکوں سے زیادہ ہوشیار ہو۔ تم ہر کام کو توجہ سے کرتے ہو اور جو کام تمھارے سپرد کیا جائے اُسے پوری پوری ذمہ داری سے انجام دیتے ہو"

جب کلرک کی شان میں یہ تعریفی کلمات ادا کئے جا رہے تھے وہ خوشی سے پھولے نہ سمایا۔

بولا " جناب کی ذرّہ نوازی ہے"

اسے توقع تھی کہ اب پروپرائٹر تنخواہ میں اضافہ کا مژدہ سناتا ہے "

پروپرائٹر نے کہا " اس لئے میں تمھیں برخاست کرتا ہوں کیونکہ اسی قسم کے ہوشیار لوگ پرانی کمپنیوں کے مقابلے پر نئی کمپنیاں کھول لیا کرتے ہیں "

اپنے بچوّں کو صحت

کا

یہ پہلا　اصول　سکھائیے

اینڈریوز لیور سالٹ

آپ کے جسم کو اندر سے صاف کر کے خون کو ٹھنڈا صاف اور جلد کو صاف کر دیتا ہے اور معدہ و جگر کی شکایات اور قبض کو دور کر دیتا ہے

اس کی عادت نہیں پڑتی اور بچوں و بوڑھوں کو یکساں مفید ہے اور موافق آتا ہے

ہر بچہ کو یہ سکھانا چاہئے کہ جسم کے اندر کی صفائی بہت ضروری ہے اور اسی سے صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر آپ بچوں کو "اینڈریوز لیور سالٹ" استعمال کرانا شروع کر دیں تو بچے خود بخود یہ سبق جلد سیکھ جائیں گے۔

"اینڈریوز لیور سالٹ"

بچوں کے لئے بہترین چیز ہے یہ آہستہ آہستہ آنتوں کو صاف کر کے قبض کو دور کر دیتا ہے معدہ کو آرام دیتا ہے جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ اور خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے؛

باقاعدہ ایک گلاس استعمال کرنے سے بیماری دور رہتی ہے ترو تازگی حاصل ہوتی ہے اور جسم کو طاقت پہونچتی ہے۔ چنانچہ

" ایک ماں لکھتی ہے کہ میں نے اپنے بچہ کو اینڈریوز لیور سالٹ نہایت اطمینان کے ساتھ دیا اُس سے بہت فائدہ پہونچا اس سے بچوں کے جگر درست ہو گئے اور ان کا وزن بڑھنے لگا"

ANDREWS
LIVER SALT

قبض کشا اور جسم کو صاف کرنے والا جسم کے اندرونی حصہ کو صاف رکھتا ہے۔

اینڈریوز لیور سالٹ

NO. 21

دلچسپ معلومات

دنیا کے آدمیوں کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) کوکیشین (۲) منگولین (۳) ملایا (۴) حبشی (۵) امریکن ہندوستانی۔

دنیا میں قوموں کی تعداد

آرین	۸۲ کرور ۱۰ لاکھ
منگولین	۶۴ کرور ۵۰ لاکھ
حبشی	۱۳ کرور ۹۰ لاکھ
ملایا	۴۰ کرور
امریکن ہندوستانی	۲ کرور ۸۰ لاکھ
میزان:	۲ ارب ۳ کرور ۳۰ لاکھ

دنیا میں مویشیوں کی تعداد

دنیا بھر میں مویشی ...	۵ کھرب ۱۰ ارب ۶۲ کرور ۹۰ لاکھ
صرف ایشیا میں مویشی ...	۲ کھرب ۴ ارب ۲۵ کرور ۱۶ لاکھ
دنیا میں بھیڑوں کی تعداد	۵۹ کرور ۳۰ لاکھ
صرف ہندوستان میں بکریوں کی تعداد	۳ کرور ۹۰ لاکھ
دنیا میں گھوڑوں کی تعداد	۷ کرور ۴۰ لاکھ ۱۰ ہزار
دنیا میں سُور کی تعداد	۲۵ کرور ۵۰ لاکھ

جاپان اور آسٹریلیا میں وزیروں کا تبادلہ

لندن ۱۸ اگست۔ ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اور آسٹریلیا کے درمیان وزیروں کا تبادلہ ہوگا جاپان میں پہلے آسٹریلین وزیر سر جان گریگ لاتھم چیف جسٹس آف کامن ویلتھ ہوں گے۔

جاپان کے دفتر خارجہ سے ایک بیان شایع ہوا ہے کہ جس میں بتلایا گیا ہے کہ مشرقی ایشیا میں نئی صورت حالات پیدا ہونے کے کارن حکومت جاپان کا خیال ہے کہ جاپان اور آسٹریلیا کے درمیان تعلقات بہت اہمیت اختیار کرینگے اور وہ آئندہ خوشگوار رہنا چاہئیں۔ لندن میں ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی لیکن آسٹریلیا ہاؤس میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس بارے میں جلد ہی سرکاری بیان شایع ہوگا۔

میلبورن کی اطلاع ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منیزنے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ سر جان گریگ لاتھم جاپان میں وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔

آئرلینڈ کی ناکہ بندی

لندن ۱۸ اگست " جرمنی کا دفتر خارجہ اس تجویز پر غور کر رہا ہے آیا آئرلینڈ کو برطانیہ کی ناکہ بندی کے دائرے میں شامل کیا جائے یا نہیں " یہ ہے وہ اعلان جو جرمنی نے امریکہ کو براڈ کاسٹ کیا۔

تازہ ترین اطلاع ہے کہ جن جہازوں پر آئرش جھنڈا لہراتا ہوگا انکو ایک خاص راستہ سے ایک خاص وقت کے اندر گذرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ ڈبلن میں کل رات بیان کیا گیا کہ ناکہ بندی کے متعلق جرمنی کا اعلان کل رات حکومت آئرلینڈ کے پاس بھیجا گیا ہے۔

ترکی کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

انقرہ ۱۸ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سفیر ہروان پاپن ترکی کے پریزیڈنٹ انونو کے درمیان جمعرات کو جو ملاقات ہوئی تھی اس سے ترکی کے بنیادی رویہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ نازی اسوقت ترکی سے جرمنی کے ساتھ تجارت بڑھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

نیویارک ۱۸ اگست۔ امریکہ میں مزید برطانوی بچے آگئے ہیں۔

افسانہ

لڑائی جو ہو رہی ہے؟ (مزاحیہ)

از جناب تارا شنکر ناشاد ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ بستی

اماں نبن پہلوان کہو کیا حال ہے آج کل زور کیسا ہو رہا ہے؟

اجی زور کیا خاک ہو۔ خوراک ملتی نہیں۔ بادام کا بھاؤ الگ چڑھ گیا۔ چنا الگ کشمش کے بھاؤ بکنے لگے۔

اجی پہلوان یہ بادام کا بھاؤ کیوں چڑھ گیا، کیا یہ بھی لڑائی پر جاتا ہے، چنا تو خیر گھوڑوں کو کھلایا جاتا ہے۔

اجی لام پر پہلوان ہی تو لڑتے ہیں۔ یہ ہزاروں لاکھوں آدمی بلا بادام ہی کے زور کرتے ہوں گے۔ لاؤ اُستاد، ایک بیڑی تو پلاؤ۔

میاں چھدن نے ایک بیڑی جیب سے نکال کر سُلگائی اور دو کش کے بعد نبن پہلوان کو پیش کرتے ہوئے کہا " بھئی خدا کی قسم بیڑی بھی گراں ہو گئی۔ پہلوان چھاپ دو پیسے بنڈل بکنے لگی۔ اجی یہ بیڑی کیوں گراں ہو گئی۔

" اجی تم بچوں جیسی باتیں کرتے ہو۔ ارے بھئی جہاں لاکھوں کروڑوں جوانوں کا روز کا خرچ ہے۔ سب چیزیں لام پر کھنچی چلی جا رہی ہیں، جہاز الگ ڈوب رہے ہیں۔ تو چیزیں گراں نہ ہوں گی سستی ہوں گی، آج حضور سے کہا جائے ہم لوگوں کی تنخواہیں بڑھائیں ورنہ ہم سب تو بغیر لڑے بھڑے ہی مر جائینگے۔

بھئی تم کہو تو کہو، یہاں تو ویسے ہی تلوار کی دھار پر چل رہے ہیں۔ چھوٹے نواب صاحب فرماتے ہیں اب ریڈیو لگوائیں گے۔ ابّا سے کہیں گے کہ ستار یئے نکال دئے جائیں۔ میاں انگریزی پڑھ کر ہی تو ہونا ہے۔ مشینوں کے آگے آدمیوں کو کون پوچھے! وہ لو منشی مہتاب آگئے۔ آج کی خبریں پوچھو، ہاں منشی صاحب آج کی کیا خبریں ہیں۔

اجی نواب صاحب ابھی باہر تشریف نہیں لائے ۹ تو بج گئے ہوں گے۔

منشی صاحب نواب صاحب بھی ہماری آپ کی طرح کسی کے نوکر ہیں! جب جی میں آئیگا نکلیں گے۔ لیجئے بیڑی حاضر ہے۔

شکریہ، میں بیڑی نہیں پیتا۔

منشی جی زمانہ نازک ہے بیڑی کی عادت ڈالئے۔ سگرٹ کا بھاؤ آپ ہی تو کہتے تھے کہ اب گراں ہو گیا ہے۔

ہاں بھئی سگرٹ تو اکثر باہر سے آتا ہے۔ اس کا گراں ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن ترکاریاں بھی گراں ہو رہی ہیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

چھدن نے بیڑی کا ایک کش کھینچتے ہوئے کہا میں بتلاؤں حضور لڑائی کی وجہ سے پیسہ تو ہو گیا گراں۔ سب غریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اب ترکاری کی بکری پہلے تو رہی نہیں، اس وجہ سے کنجڑے بھی دام چڑھائے ہوئے ہیں۔

وہ لو نواب صاحب آگئے!

آداب عرض ہے حضور،

تسلیم۔ کہئے منشی جی اخبار آگیا۔ آج کا ہے نا۔

نہیں حضور، یہ اخبار تو کل کا ہے۔ لیکن خبریں آج کی ہیں۔

نبن پہلوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا گستاخی معاف ہو حضور، بھلا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اخبار کل کا ہو اور خبریں آج کی ہوں۔ ہمارے منشی جی ایسے ہی بے سر و پا اُڑایا کرتے ہیں۔

منشی مہتاب نے ناراض ہو کر کہا تم سب جاہل آدمی ہو، ان باتوں ان باتوں کو کیا سمجھ سکتے ہو، دیکھو پڑھ سکتے ہو تو پڑھو۔ کونسی تاریخ ہے؟

میاں چھدن نے اپنا چشمہ لگایا اور کہا ہاں تاریخ تو کل کی ہے۔

نواب صاحب نے پیچوان سنبھالتے ہوئے کہا۔

اجی منشی جی تم بھی ان لوگوں کے منھ لگتے ہو، تم کوئی تازہ خبر سُناؤ۔

تو سنئے حضور، یہ جو اسمبلی کے ممبر ہوتے ہیں نا۔ انکی تنخواہیں اب بند ہو جائیں گی۔

چھدن۔ یہ تو بڑا بُرا ہوا ان کے بال بچے۔

تم تو بڑے بدتمیز ہوئے جا رہے ہو چھدن اب بیچ میں بولنے کی کیا ضرورت تھی، بات تو سننے دو۔ ہاں جی منشی جی تو تم انھی لوگوں کے بارے میں کہہ رہے ہو نا جنھوں نے اراضی قانون بنا کر زمینداری کی ریڑھ ماردی۔

" جی حضور! "

" چلو یہ کام تو اچھا ہی ہوا۔ یہ لوگ بہت بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے ہیں، اب ان کا مزاج درست ہو جائیگا"

نبن نے کہا۔ مگر حضور اخباری خبریں کچھ ایسی ہی ہوتی ہیں۔ دیکھئے نا منشی جی نے تین چار دن ہوئے پڑھا تھا۔ سرکار ہر چیز کا بھاؤ مقرر کر دے گی۔ مگر ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔

اجی تم کو ہمیشہ بھاؤ کی پڑی رہتی ہے، ہاں منشی جی لڑائی کا کیا حال ہے۔

کیا حال سناؤں حضور، اب دھرپکڑ کا زمانہ نہیں ہے۔ اب ہوائی جہاز سے گولے گرائے جاتے ہیں، ۵۰۔۵۰ ٹن کے گولے۔ پانچ پانچ ہزار فٹ کی بلندی سے۔ سمجھے میاں! تم جیسے پہلوانوں کو منٹوں میں چٹنی کر دیں۔

چھدن۔ اور سُنا حضور اپنی سرکار کے پاس جہاز میں ایسی توپیں لگی ہیں جو ۱۵۔۱۵ میل سے ۸۰۔۸۰ من کا گولہ پھینک سکتی ہیں۔

نواب، ہاں جی اور کیا۔ جرمن دو چار دن بھلے لڑائی میں جیت لیں آخر تو انھیں ہارنا ہی ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری سرکار لڑ کیوں رہی ہے؟

" حضور اپنی سرکار تو لڑائی چاہتی ہی نہیں تھی مگر ہٹلر کی شرارت کی وجہ سے اسے مجبور ہو کر لڑنا پڑا۔

نبن۔ کیوں منشی جی؟ ہر ہٹلر کوئی مشہور پہلوان ہوگا آخر وہ چاہتا ہے کیا؟

وہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا کا حاکم میں ہو جاؤں اسے دولت کی بڑی خواہش ہے۔ بات یہ ہے حضور جرمنوں کے ہاں روپیوں کی بڑی کمی ہے۔

" تو اسے روپیہ دے دیا جائے تو غالباً وہ لڑائی نہیں کرے گا"

" جی نہیں سرکار وہ پورا ڈاکو ہے، روپے لے کر وہ اور روپیہ مانگے گا۔

نبن نے کہا۔ تو اپنے ملک میں روپیوں کی کون کمی ہے سرکار دے دیا جائے اسے ایک ارب "

چھدن نے کہا۔ ہاں میاں اور کیا۔ ایک ارب روپیہ تھوڑا تھوڑے ہی ہوتا ہے۔ خرچ کرتے کرتے ہٹلر بوڑھا ہو جائے گا"

نواب صاحب نے فرمایا۔ اور بھئی کیا ہٹلر نے آبِ حیات تھوڑے ہی پی ہے۔ آخر اسے ایک نہ ایک دن مرنا ہی ہے۔ منشی جی۔ میری سمجھ سے ایک ہزار روپیہ کے چک پر دستخط کرا کر آج ہی والیسرائے صاحب کی خدمت میں بذریعہ تار بھیجو اور ان سے میری طرف سے درخواست کر دیجئے کہ وہ اسی طرح ہندوستان سے روپیہ اکٹھا کر کے لڑائی کے لئے بھیجدیں تاکہ جنگ ختم ہو سکے کیوں کہ لڑائی کی خبریں سنکر میرا تو کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے ٭

راجہ صاحب محمود آباد بمبئی میں

بمبئی ۱۶ اگست۔ راجہ صاحب محمود آباد آج صبح یہاں تشریف لائے۔ آپ تقریباً تین دن بمبئی میں مقیم رہیں گے۔ یہاں راجہ صاحب مسٹر جناح سے بھی ملاقات کرینگے۔ اس کے بعد لکھنؤ واپس چلے جائیں گے۔

اگر برطانیہ کا سمندری بیڑہ تباہ ہوگیا تو امریکہ کی موت آجائیگی

فلاڈلفیا ۱۸ اگست۔ فرانس میں امریکن سفیر مسٹر ولیم بلٹ نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے تجربہ کی بنا پر نیز واشنگٹن میں اپنی حکومت سے موصول شدہ اطلاع کی بنا پر یہ کہ سکتا ہوں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ آج اتنا ہی خطرہ میں ہے جتنا کہ ایک سال پہلے فرانس تھا۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے اسوقت کام نہیں کیا اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی فیصلہ کن قدم نہ اٹھایا تو اتنی دیر ہو جائے گی کہ موقع پھر ہاتھ نہ آسکے گا۔ مسٹر بلٹ نے مزید کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کے سمندری بیڑہ کے تباہی کے معنی یہ ہوں گے کہ امریکہ کی اٹلانٹک مجنولائن برباد ہو جائے گی۔ "میجنولائن" یہ تسکین بخش الفاظ فرانس کو موت کے گھاٹ پر لوری دیکر سلانے والے الفاظ ثابت ہوئے۔ اب ڈکٹیٹروں کی طرف سے پروپیگنڈا کرنے والے لوگ "بحر اٹلانٹک" جیسے تسکین بخش الفاظ اس امید میں استعمال کر رہے ہیں کہ وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو موت کے گھاٹ لوری دے کر سلانے والے الفاظ ثابت ہوں۔ کچھ امریکن ایسے ہیں، جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہٹلر نے برطانیہ کو جیت لیا تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہٹلر کی یوروپین سلطنت کے ساتھ اپنے خوشگوار تعلقات قایم کرے گو اس قسم کا خیال رکھنا نازی سسٹم کی نوعیت کو سمجھنے میں بھاری غلطی کرنا ہے۔ وہ اپنے راستہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ تو صرف روکا جاسکتا ہے۔

انگریزی ہوائی جہاز برلن میں

لندن ۲۰ اگست۔ خبر آئی ہے کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے کیلسے سے بولاں تک حملے کئے۔ بم پھٹنے کی آواز انگلینڈ تک سنائی دی جرمنوں نے سرچ لائٹ کے ذریعہ انگریزی ہوائی جہازوں کا پتہ لگانے کی کوشش کی۔ کہا جاتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی کی راجدھانی برلن تک پہنچ گئے۔ راجدھانی میں ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوائی خطرہ کی گھنٹی بجتی رہی۔ جرمن توپوں کے چلنے کی بھی آواز سنائی دی ابھی تک اس کے متعلق کوئی سرکاری بیان شایع نہیں ہوا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات پھر انگلینڈ پر حملے کئے۔ برطانیہ کے کئی علاقوں پر بمباری کی شمال مغربی جنوب مشرقی اور شمال مشرقی انگلینڈ اور مڈلینڈ پر بم گرائے گئے۔ شمال مغربی انگلینڈ میں آگ لگانے والے تین بم گرائے گئے۔ جس سے آگ لگ گئی۔ مگر آگ جلد ہی بجھا دی گئی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا، ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اتوار کو انگلینڈ پر حملہ کے دوران میں جرمنی کے ۱۴۴ ہوائی جہاز تباہ کردیئے گئے۔ کل دن کے وقت حملوں کا کوئی خاص زور نہیں رہا۔ مکانوں کو اور نارفاک میں ایک گاؤں کو نقصان پہونچا۔ جنوبی ویلز میں ایک بندرگاہ پر حملہ کیا گیا وہاں صرف تیل کے ایک ٹینک کو نقصان پہونچا۔ اس میں آگ لگ گئی۔ انگریزوں کے کئی ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی گئی۔ بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ جرمنی کے دو ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے۔

وار فنڈ

دفاعی قرضہ جات کی مختلف مدوں میں ۱۹ اگست ۱۹۴۰ء تک حسب ذیل رقوم جمع ہوئی ہیں۔

بے سودی ڈیفنس بونڈز ۱۵،۵۶ ... روپیہ

۳ فیصدی سود کے ڈیفنس بونڈز (اس میں ۵ فیصدی کا ۴۳-۱۹۴۲ء والا قرضہ بھی شامل ہے

... ۱۶۴۲۰۹ روپیہ

ڈاکخانہ کے دہ سالہ سیونگ سارٹیفکٹ ...۱۰۴۳۱ ۵ روپیہ

میزان ۱۸۵۳۹۶۰۰ ... روپیہ

مسٹر بریلسفورڈ کا اظہار خیال

لندن ۱۵ اگست۔ رینالڈ نیوز میں مسٹر بریلسفورڈ نے وائسرائے ہند کے اعلان پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگرچہ وائسرائے کے اعلان کا لب و لہجہ دوستانہ ہے لیکن مجوزہ کونسل کی توسیع تو ذمہ دار حکومت کی جانب کوئی قدم نہیں ہے اس کونسل میں بہت بڑے بڑے ہندوستانی ممبر رہے ہیں۔ لیکن وائسرائے ہند پھر بھی مطلق العنان رہے ہیں۔ وہ ہندوستان کو نہیں بلکہ برطانی پارلیمنٹ کو ذمہ دار ہیں اور جہاں تک مشاورتی وار کونسل کا تعلق ہے اس کی تو کوئی آئینی اہمیت ہی نہیں مسٹر بریلسفورڈ کی رائے میں وائسرائے ہند کے اعلان کا سب سے زیادہ مایوس کن وہ حصہ ہے جہاں انہوں نے اقلیتوں کو یقین دلایا ہے۔ مسٹر بریلسفورڈ کو خوف ... کی اس رائے سے بالکل اتفاق ہے کہ ... اعلان کے بموجب تو کسی بھی اقلیت کو ... کسی بھی ... کی اکثریت کی رائے پلٹ دینے کا حق حاصل ... جانے کا۔ مسٹر بریلسفورڈ نے وائسرائے کے بیان کو مجموعی طور پر نہایت مایوس کن قرار دیا۔

برطانیہ کو ایک اور دھمکی

لندن ۱۹ اگست۔ برلن سے خبر آئی ہے کہ حکومت جرمنی نے حکومت سوئٹزرلینڈ کی معرفت حکومت برطانیہ کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں جرمنی کے چھتری باز فوج کی وردی اور اسکی پہچان بیان کی ہے۔ اس میں کچھ ایسی مثالیں پیش کرکے جسکہ جرمن چھتری بازوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی ہے۔ یہ لکھا ہے کہ اگر جرمن چھتری باز فوج کے ساتھ بین الاقوامی قانون کے خلاف سلوک کیا گیا تو انگریزی ہوا بازوں سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ کے پاس ابھی تک یہ مراسلہ نہیں پہنچا۔

سولہ غیر ملکی اخباروں پر پابندی

شملہ ۱۸ اگست۔ مرکزی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ برطانی ہند میں ۱۶ اخباروں کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ انکے اقتباسات بھی برطانی ہندوستان کی حدود میں نہ لائے جاسکیں گے ان اخباروں کے نام حسب ذیل ہیں (۱) ڈیلی ورکر (۲) ایکشن (۳) دی ویک (۴) رشیا ٹوڈے (۵) نیو لیڈر (۶) چیلنج (۷) انسائڈ دی ایمپائر (۸) نیوز پرابلم (۹) دی ایکشن نیوز سروس (۱۰) سپشیل پوسٹ (۱۱) ہیڈ لائن (۱۲) فری پریس (۱۳) انقلس (۱۴) برٹش یونین کوارٹرلی (۱۵) ماسکو نیوز (۱۶) ڈائی ویلٹ۔

زبردست فوجی مظاہرے

ماسکو ۱۵ اگست۔ روسی فوج نے آج سے ماسکو اور مشرقی علاقہ میں وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ تین دن تک ماسکو کے قریب نقلی جنگ ہوگی۔ مشرقی ضلعوں میں فوجوں کے لیے لیے کوچ شروع ہوگئے ہیں۔ والگا میں کنکریٹ کے قلعوں کی دوہری لائن تیار کی گئی ہے۔ جہاں ملکی بچاؤ کی تربیت دی جائے گی۔ ان قلعوں کے بیچ بیچ میں وہ مضبوط برآمدے ہیں جو ایک قلعہ کو دوسرے سے وابستہ کرتے ہیں۔ بیس سال اور ۲۱ سال کی عمر والوں کو ۵ سال کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ عام طور پر یہ فوجی نقل و حرکت جاڑے کے موسم میں ہوا کرتی تھی۔

کابل میں ریڈیو اسٹیشن

پشاور ۱۸ اگست۔ کابل کے براڈکاسٹنگ اسٹیشن نے براڈکاسٹ کرنے کا تجربہ شروع کر دیا ہے۔ یہ تجربہ رات کے ۷ بجے سے ۱۰ بجے (کابلی ٹائم) تک ہوتا ہے۔ تمام افغانستان میں منتخب جگہوں پر ریڈیو لگنے جا رہے ہیں شہر کابل میں مختلف جگہ چبوترے بنائے جا رہے ہیں جہاں ریڈیو لگائے جائینگے۔

ڈیفنس ایکٹ نافذ کر دیا گیا

لندن ۱۹ اگست۔ ملکی بچاؤ کی وزارت نے تمام برطانیہ پر ڈیفنس ریگولیشن ۱۶ء کا نفاذ کر دیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انگلینڈ اور اسکاٹلینڈ اور ویلز کے علاقہ وار کمشنروں کو یہ اختیار دیدیا جائے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں بچاؤ کے سلسلہ میں ضروری ہدایتیں جاری کرسکیں، کمشنر فوجی حکام سے مل کر کارروائی کریں گے۔ یہ نیا حکم ایک احتیاطی تدبیر ہے۔ اس کے ذریعہ عوام پر کوئی نئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ لیکن اگر دشمن کسی موقع پر ہوا یا سمندر سے ملک میں اتر جائے تو بغیر کسی دیر کے تدبیریں اختیار کی جاسکتی ہیں۔

چین سے انگریزی فوج واپس

ٹوکیو ۱۹ اگست۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ انگریزی فوجیں کل پیکنگ اور ٹینٹس سے چلی گئی ہیں اور بوکسر کی بغاوت کے بعد ۳۹ سال قیام کرنے کے بعد فوجیں واپس جا رہی ہیں۔ فوج میں سفارت خانہ کی گارد بھی شامل ہے جو کہ ہانگ کانگ کو روانہ ہوگئی ہے۔

میاں احمد شاہ کا بیان

ویلور ۱۸ اگست۔ میاں احمد شاہ (پشاور) نے خاکسار تحریک کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی سے ویلور سنٹرل جیل میں ملاقات کی۔ میاں احمد شاہ آج شام کو پنجاب روانہ ہو گئے۔ آپ نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت ہند نے حال ہی میں تمام ہندوستان میں والنٹیر جماعتوں پر جو پابندی لگائی تھی اس سے پیدا شدہ صورت حالات اور حکومت پنجاب کے خاکساروں کے جھگڑوں کے بارے میں علامہ مشرقی سے مشورہ کیا۔ ابتدائی باتیں ہمارے درمیان طے ہوگئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اطمینان بخش حل جلد نکل آئے گا۔

نیو یارک ۱۹ اگست۔ امریکہ کے دو فوجی لیڈروں ایڈمرل سٹینلے اور ایڈمرل یارنیل نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر جانبداری کے متعلق قانون کو ختم کردے اور برطانیہ کو جنگی جہاز سپلائی کرے۔

برطانی بیڑہ اور امریکہ کا ڈیفنس

الوڈ ۱۸ اگست۔ مسٹر ولکی نے امریکہ کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے کہ ہمیں ایمانداری کے ساتھ برطانیہ سے اپنے تعلقات کا سامنا کرنا چاہیئے ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ برطانی بیڑہ کی تباہی سے ہمارا ڈیفنس بہت کمزور ہو جائے گا۔ اگر تمام برطانیہ بیڑا پکڑ لیا گیا۔ یا تباہ کر دیا گیا تو اٹلانٹک پر جرمنی کا قبضہ ہو جائے گا۔ اور اس صورت میں یورپ میں جہازوں اور جہاز سازی پر جرمنی کا کنٹرول ہوگا۔

ایک اور ممبر اسمبلی گرفتار

لکھنؤ ۱۸ اگست۔ مسٹر ... کے کمرچی ممبر یوپی اسمبلی کو پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا۔

امریکہ اور کینیڈا کا مشترکہ بورڈ

اوڈنزبرگ (نیویارک سٹیٹ) ۱۹ اگست۔ پریزیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر میکنزی کنگ نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے کہ انہوں نے اس بارے میں سمجھوتہ کر لیا ہے کہ کینیڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کو بچاؤ کے لئے ایک مستقل بورڈ فوراً ہی قایم کر لینا چاہیئے۔ یہ بورڈ سمندر، خشکی اور ہوا سے متعلقہ مسئلوں کے بارے میں فوراً ہی مطالعہ شروع کر دے گا۔ اور دوسرے معنی میں مغربی کرۂ ارض کے شمالی نصف حصہ کے بچاؤ کے انتظام پر غور کرے گا۔ دونوں ملکوں میں چار یا پانچ پانچ نمایندے شریک ہوں گے۔

برطانی وزیر کینیڈا میں

لندن ۱۶ اگست۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ہوائی محکمہ کے نائب وزیر کپتان بالفور کینیڈا آگئے ہیں جہاں وہ ہوابازوں کی تربیت دینے کی اسکیم کے بارے میں تبادلہ خیالات کرینگے۔

روزمرّہ کا ایک ضروری واقعہ

جس وقت آپ کا شوہر اپنے کام سے اور آپ کے لڑکے اسکول سے واپس آئیں۔ اُس لمحہ آپ کو چائے بنانے میں مصروف ہو جانا چاہیئے کیونکہ اِس طرح آپ اپنے گھر میں روزانہ چائے کی مجلس قائم کرتے ہیں۔ جو کہ گھریلو خوشی کی انتہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ خوش کن واقعہ جس طرح آپ کے گھر میں ہوتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔

آؤ ہم

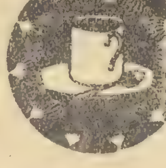

ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

IK 115 انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

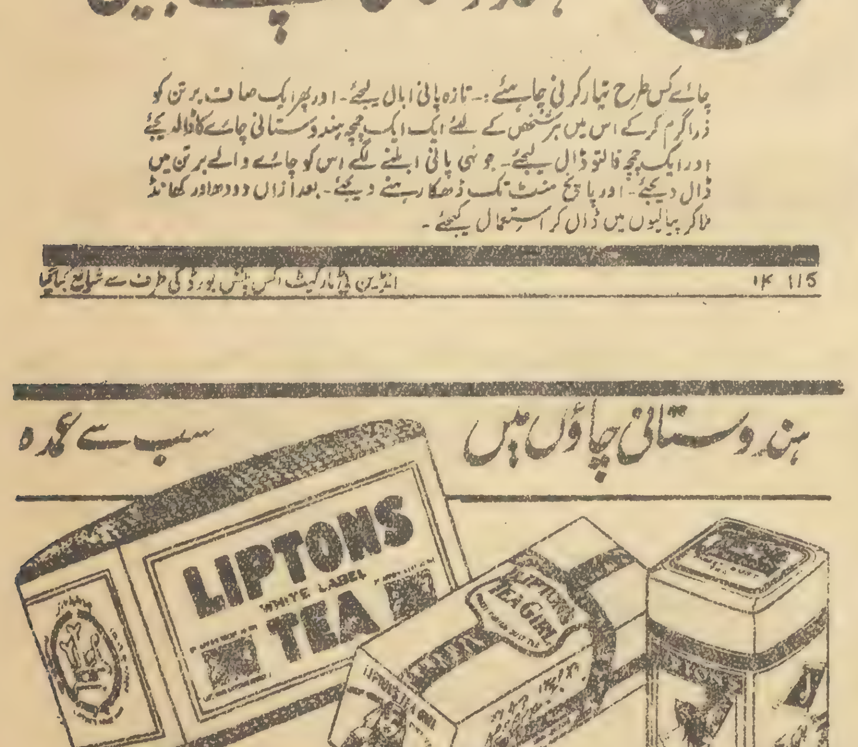

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل - ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

اسپین برطانیہ کیخلاف لڑائی میں شریک ہوگا

لندن ۲۰ اگست۔ معاصر "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سیوٹا سے خبر آئی ہے کہ اسپین کے ۱۶ ہزار سپاہ وہاں اتری ہے جس کے پاس توپیں اور ٹینک ہیں اور جو ٹیٹوان کے راستہ اندرونی علاقہ میں جا رہی ہے۔ خیال ہے کہ وہ بین الاقوامی علاقہ کی سرحد تک پہنچے گی۔ یہ بھی افواہ ہے کہ سیوٹا اور الجراس سے عورتوں اور بچوں کو خالی کرا یا گیا ہے اور سیرش سپاہ اسپین جا رہی ہے۔ یہ افواہ بڑے زور سے پھیلی ہوئی ہے کہ اسپین برطانیہ کے خلاف لڑائی میں شریک ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ جرمنی اور اٹلی کا پروپیگنڈا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اگر اسپین نے جبرالٹر پر قبضہ نہیں کیا تو اٹلی اس پر قبضہ کرے گا۔ جس کے یہ معنی ہونگے کہ جبرالٹر ہمیشہ کے لئے اسپین کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اٹلی ابنائے جبرالٹر کو دونوں طرف سے بند کر دینا چاہتا ہے۔ بین الاقوامی علاقہ میں برطانیہ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

نو اطالوی جہاز برباد

قاہرہ ۱۸ اگست۔ کل بارڈیا میں برطانیہ کے جنگی بیڑے پر اٹلی کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ اٹلی کے ۹ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جو جنگی بیڑے کی حفاظت کر رہے تھے پہلے ایک اطالوی ہوائی جہاز سے مقابلہ کیا اور اسکو نیچے گرا دیا۔

سوک گارڈ کانسٹی ٹیوشن کا آرڈیننس!

شملہ ۱۲ اگست۔ آج سوک گارڈ کے کانسٹی ٹیوشن کے متعلق ایک آرڈیننس شائع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ کسی ضلع کا کلکٹر یا کمشنر پولیس (پریزیڈنسی شہروں) اپنے شہر یا قصبہ کے لئے سوک گارڈ مرتب کر سکتا ہے اور یہ سوک گارڈ والے عوام کی حفاظت یا جان و مال کے تحفظ کے متعلق وہ فرائض ادا کریں گے جو ان کے سپرد کیا جائے اس آرڈیننس اور اس کی رو سے بنائے ہوئے قوانین کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کمشنر پولیس کسی شخص کو سوک گارڈ کا کمانڈر بنا سکتے ہیں جو انھیں ٹریننگ دے گا یا سوک گارڈ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے گا۔ اور اسے وہی اختیارات حقوق اور تحفظات حاصل ہونگے جو کسی دوا ایکٹ کے ماتحت پولیس افسر کو حاصل ہوتے ہیں کسی سوک گارڈ کے ممبر کے خلاف کسی ایسے معاملہ میں کوئی مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا جو اس نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں یا فرض سمجھکر ادا کیا ہو تاوقتیکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کمشنر پولیس کی سابقہ اجازت حاصل نہ کرلی جائے۔ یا صوبہ کی حکومت یا چیف کمشنر (علاوہ چیف کمشنر صوبہ بلوچستان) کی اجازت نہ حاصل ہو اس بارے میں بھی اس آرڈیننس کے ماتحت قاعدے مرتب کئے جائینگے

شنگھائی سے انگریزی فوج کی واپسی

"مانچسٹر گارڈین" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری شنگھائی میں متعین فوج کی واپسی سے جنمیں ۱۵۰۰ سپاہی تھے۔ ہمارے تجارتی اغراض پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ اور وہاں کے برطانوی شہریوں کے ترک سکونت کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ ہاں یہ خیال البتہ ہے کہ برطانوی شہرت کو اس سے نقصان پہونچے گا۔ اور یہی بات اتنی چھوٹی سی فوج کی حربی اہمیت سے کہیں زیادہ لائق لحاظ ہے۔

اگر جاپان کے ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں اور چین میں جو جاپانی ہیں وہ ہمارے خلاف جارحانہ اقدامات کرنے لگیں تو یہ تھوڑی سی فوج اب جہاں بھیجی جانے والی ہے وہاں بہ نسبت شنگھائی کے زیادہ کام کی ہوگی۔ فوجی نقطہ نظر سے شنگھائی میں جو سپاہ تھی اس سے بجائے فائدہ کے ہماری ذمہ داری میں اضافہ ہوتا تھا۔ جاپانیوں نے ہم سے جو درخواست کی تھی اور جس کی وجہ سے برما کا راستہ عارضی طور پر بند کردیا گیا اس میں شنگھائی سے فوج ہٹا لینا بھی شامل تھا۔

جاپان اس امر پر بہت مطمئن ہے کہ برما کی راہ کی بندش اور یہ دوسرا مطالبہ دونوں پورے کردئے گئے۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ شنگھائی سے ہماری فوج کی واپسی سے کسی قسم کی ڈھارس ہوگی۔ اور جاپان سے جو گفت وشنید ہو رہی ہے اس پر اس سے کوئی برا اثر پڑے گا۔ پھر بھی حکومت کا خیال ہے کہ یہ گفتگو کچھ نہ کچھ کامیاب ضرور ہوگی۔

ماسکو ۱۶ اگست۔ روسی فوج کے جنرل اسٹاف کے چیف مارشل شپوشنکو کی جگہ جنرل ٹرائسکو کو مقرر کیا گیا ہے

برطانیہ کیلئے عربوں اور یہودیوں کی امداد

(از کنیتھ ولیم)

جنگ میں اٹلی کی شرکت کی وجہ سے فلسطین میں جنگ کے شعلے پھیلنے کا اور اس کے تختہ مشق بن جانے کا بہت قوی امکان ہے۔ اس نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فلسطین ہر طریقہ پر طیار رہے۔ جنگ کے سلسلہ میں فلسطین نے جو اخلاقی طیاریاں کی ہیں انکی داستان بہت سبق آموز ہے۔

فلسطین جو ابھی کل تک اندرونی مناقشات کا مرکز بنا ہوا تھا آج مکمل طور پر متحد ہے اور برطانیہ کی اس کے دشمن کے خلاف امداد کرنے کے لئے مضطرب ہے۔

فلسطین کے اندرونی مناقشات کی بنا پر نازیوں اور فاشسٹوں کو بہت امیدیں ہو چلی تھیں لیکن انکی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ ستمبر میں جنگ کے چھڑ جانے کے بعد بھی عربوں کی بغاوت میں جو پہلے کم ہوگئی تھی۔ کمی نہ ہوئی لیکن اس سے ایک جذبہ پیدا ہوگیا جسکو دیکھکر خوش اعتقاد سے خوش اعتقاد آدمی حیران ہوگیا۔

ایک بھی عرب ایسا نہیں ہے جسکو یہ نہ معلوم ہو کہ چیکوسلاواکیہ اور البینیا جیسے آزاد ممالک کا کیا حشر ہوا ہے۔ نیز لیبیا میں عربوں کے ساتھ جسقدر بیرحمی کا برتاؤ اطالوی لوگوں نے کیا ہے اس کا زخم اٹلی کی جنگ میں شرکت کی وجہ سے پھر تازہ ہوگیا ہے۔

کوئٹہ کی از سر نو تعمیر

ملٹری اکاؤنٹس کمیٹی نے دفاعی اخراجات کے معائنہ کا کام ۱۳ اگست بروز سہ شنبہ ختم کیا۔ اس کمیٹی کا ایک اور اجلاس رپورٹ مرتب کرنے کی غرض سے ہوگا۔

۱۹۳۹ء میں کوئٹہ کی از سر نو فوجی تعمیرات پر ۵۵ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ نصف سے زیادہ تعمیر کا کام ختم ہوچکا ہے۔

کمیٹی کو اس بات سے خوشی ہوئی کہ جنگ چھڑنے کے بعد سے میڈیکل اسٹور ڈپارٹمنٹ کی متعلقہ فیکٹریوں کے آرڈر دینے کی وجہ سے ادویات اور طبی سامان زیادہ مقدار میں ہندوستان میں تیار ہونے لگا ہے۔

اخبار سرچ لائٹ پر پابندی

پٹنہ ۱۸ اگست۔ اخبار سرچ لائٹ کو مقامی حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ تین ماہ تک بہار میں طالبی سپاہیوں کے رویہ کے متعلق جو خبریں شائع کرے وہ پہلے پٹنہ کے اسپیشل پریس ایڈوائزر کو دکھائے البتہ عدالت کی کاروائی اس سے مستثنیٰ ہوگی۔

امریکہ اور نازی

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم نیویارک لکھتا ہے کانگریس کے ممبروں اور اخبارات نے کرنل لنڈبرگ کے متعلق لکھنے اور کہنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قانون ہتک عزت کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

کل مورخہ ۵ اگست کو سینٹ میں امریکہ کے ایک ایسے شخص کے کئے سینیٹر پیپر نے حقارت آمیز الفاظ کہے جو کسی زمانہ میں امریکہ میں بہت ہی مقبول اور مشہور تھا۔

معلوم نہیں کہ کرنل لنڈبرگ کے ہم ملک کہاں تک سینیٹر پیپر کی رائے سے اتفاق کرینگے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ لاکھوں آدمی اس تجویز پر طرفدار ہوگئے ہیں کہ جرمنی کی جنگ میں فتحیاب ہوجانے پر امریکہ کو جہاں نازیوں کی ہر چیز کے خلاف عام نفرت پھیلی ہوئی ہے جرمنی سے امداد واشتراک عمل کرنے کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے۔

ٹیلیفون ٹرنک کالیں

جولائی سنہ ۱۹۴۰ء میں سروس کی کالوں کے علاوہ ۳۷۲۲۵۸ ٹرنک کالیں ہوئیں جن کی آمدنی ۷۷۰۰۹۰۴ روپیہ ہوئی۔ گزشتہ سال جولائی میں ۵۹۹۳۹۱۸ کالیں ہوئی تھیں اور ۳۴۹۸۰۰ روپیے وصول ہوا تھا۔

ڈیوک آف ونڈسر

سنان ۱۷ اگست۔ بہامہ کے گورنر جنرل کے عہدے کا حلف وفاداری لینے کے بعد ڈیوک آف ونڈسر نے اپنے استقبال کے ایڈریس کے جواب میں کہا کہ میں جنگ کے مسئلہ کو حل کرنے میں امداد کا ہاتھ بڑھائے رکھونگا۔ رسمیات کے بعد ڈیوک اور ڈچز دونوں گورنمنٹ ہاؤس میں گئے۔ انکے پیچھے تقریباً دو ہزار اشخاص کا ہجوم تھا۔ مجمع کے چیرز کے جواب میں انہیں کئی بار برآمدہ پر آنا پڑا۔

جرمن سفیر کی ترکی کے پریذیڈنٹ سے ملاقات

انقرہ ۱۶ اگست۔ جرمنی کے سفیر ہروان پاپن نے کل ترکی کے پریزیڈنٹ انونو سے ملاقات کی اور تقریباً سوا گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کس بارے میں بات چیت کی

لنکا اور حکومت ہند کے نمائندوں کی کانفرنس

شملہ ۱۵ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ نومبر کے شروع میں حکومت سیلون کے وزیروں اور حکومت ہند کے نمائندوں کی ایک کمی کانفرنس ہوگی حکومت لنکا نے اس قسم کی کانفرنس کے لئے درخواست کی تھی۔ اس پر حکومت ہند تیار ہوگئی۔ کانفرنس بالکل نجی نوعیت کی ہوگی۔

اٹلی کے دوسو (۲۰۰) ہوائی جہاز تباہ

لندن ۱۵ اگست۔ ۱۹ جون کے بعد مشرق وسطی میں اٹلی کے خلاف انگریزی ہوائی جہازوں کی سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ میں کہا ہے کہ زبردست مشکلات کے باوجود انگریزی ہوا باز اور ہوائی جہاز اٹلی کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ثابت ہو رہے ہیں۔ شمالی افریقہ کی ہوائی لڑائیوں میں اٹلی کے تقریباً ۲۰۰ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ ان کے مقابلہ پر انگریزوں کے صرف ۱۸ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔ ان دو ماہ کے اندر انگریزی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے ۳۰ فوجی اڈوں پر ۱۵۰ حملے کئے۔ سیکڑوں ٹن بم گرائے گئے انگریزی ہوائی جہازوں کی جنوبی افریقہ کے ہوائی جہازوں نے امداد کی، فرانس کے ہوا باز بھی امداد پر ہیں۔

برطانی ناکہ بندی کا اثر کیسے پڑے گا

لندن ۱۵ اگست۔ برطانیہ نے جو ناکہ بندی کی ہوئی ہے اسکے بارے میں متفقہ ایجنسی نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس ناکہ بندی میں جرمنی یا اٹلی کو سامان رسد کی سپلائی بند نہیں ہوسکتی۔ البتہ وہ ملک جنکو جرمنی نے فتح کرلیا ہے مصیبت میں پڑ جائینگے انگلینڈ کا خیال ہے کہ فتح حاصل کرنے کے بعد مفتوح ملکوں کو سامان رسد کی سپلائی کا ٹھیکہ جرمنی نے لے لیا ہے۔ یہ خیال بالکل لغو ہے۔

شاندار — آٹھواں — ہفتہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

ہندوستان سنی ٹون کا سوشل ڈرامہ

لکشمی

دلچسپ کہانی۔ دلسوز نغمے دلکش ڈانس۔ پُر لطف مذاق

خاص اداکار: کمار۔ ببو۔ مایا گوپے۔ بی بی اندرا غلام رسول

شرح ٹکٹ۔ ۱/-، ۳/، ۴/، ۹/ زنانہ ۴/

ایک ہندوستانی دوشیزہ کے دلی جذبات

نشاط ٹاکیز کانپور میں

ڈائرکٹر: سروتم بادامی

روزانہ ۷ بجے شام۔ ۱۰ بجے رات مٹنی شو! اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

سدا ما پروڈکشن کا سوشل شاہکار

CHINGARI

چنگاری

جسمیں: نیچرل اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پُر لطف مذاق۔ پُر زور مکالمے

اداکار: سبیتا۔ پرتھوی راج۔ ای بلموریا۔ کے ڈاٹے۔ مس میرا۔ خاتون۔ سنیلینا دیوی۔ تارابائی۔ بھگوان داس

جو ڈاکٹر سرت چندر چٹرجی کے غیر فانی سوشل ڈرامہ پر تیار کیا گیا ہے

ساتھ میں موجودہ جنگ یورپ کا ریل نمبر ۲

ساتھ میں بالکل نیا موجودہ جنگ کا ریل نمبر ۲ (جسکا نمبر ۱ آپ اسی سینما میں دیکھ چکے ہیں) میں ناروے کے سمندر میں جنگی جہازوں کی زبردست لڑائی (۲) برطانیہ کے جنگی جہاز میڈیٹرینین سمندر میں (۳) برطانوی اور فرانسیسی فوجیں پہونچیں۔ برطانوی ہوائی جہازوں کا نازی گولے باز ہوائی جہازوں کا پیچھا کرنا اور انکو پسپا کرنا دل ہلا دینے والے واقعات (۴) برٹش موویٹون نیوز میگنٹ لائن پر لڑائی کا فوٹو۔

سنسنی خیز — دلکش — ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

پرامونٹ کا ولولہ انگیز ڈرامہ

افلاطون عورت

خاص اداکار۔ مس موتی۔ شنکر وزرے۔ بوس پوری۔ وتسلا کمیسکر۔ بیچھراج

ناچ گانے۔ مذاق سب لاجواب دیکھکر خوش ہو جیئے گا!

کالرا (ہیضہ) کے متعلق ضروری ہدایتیں

کسی قسم کی امداد یا ہدایت لینی ہو تو ۲۹۴۲ کانگریس کمیٹی کو فون کیجئے

اس وقت ہمارے شہر میں ہیضہ یا کالرا کی شکل میں کالرا کا حملہ ہو گیا ہے۔ سیکڑوں اشخاص اسکی نذر ہو چکے اور ہزاروں پر اس کا حملہ ہو چکا ہے۔ ہمارا شہر اور اس کے آس پاس کی بستیاں بری طرح ہیضہ کے پنجہ میں پھنس گئی ہیں۔

کالرا ایک خطرناک متعدی بیماری ہے گھنٹوں میں اس کا اثر ہو جاتا ہے اور جس پر اس کی نظر ہوتی ہے وہ فوراً کمزور ہو کر چند گھنٹوں میں ہی چل بستا ہے۔ جہاں یہ بیماری اتنی خطرناک اور پھیلنے والی ہوتی ہے وہیں یہ بھی ہے کہ اگر ٹھیک طرح سے روک تھام کا انتظام کیا جائے تو دو ہی چار دنوں میں ختم بھی ہو جاتی ہے۔

کالرا کی بیماری، بدہضمی، سڑے گلے کھانے اور اس کے انجام کی شکل قے اور دست سے شروع ہوتی ہے۔ اسکے بعد مکھیاں ان غلیظوں پر بیٹھکر اپنے پروں اور پیروں میں چپکا کر اس بیماری کے جراثیم کو پھیلاتی ہے۔ اس طرح یہ بیماری بڑھتی ہے۔ یہ بیماری کھانے سے ہی زیادہ تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے چند ہدایتیں درج ذیل کی جاتی ہیں جن پر عمل کر کے لوگ اس سے بچ سکتے ہیں۔

۱۔ بازار کی بنی ہوئی کوئی چیز نہ کھائیں۔ خوانچے دہی بڑے، کٹے ہوئے ساگ وغیرہ نہ خریدیں بازار کی مٹھائی وغیرہ سے بھی پرہیز کریں۔

۲۔ سڑے ہوئے پھل، کھیرے، ککڑی، آم، کیلا، وغیرہ کا استعمال قطعی بند کر دیں۔

۳۔ جہاں کالرا ہو وہاں نہ جائیں، بھیڑ (ہجوم) نہ لگاویں، بڑی بڑی ٹنگوں (جلسوں) میں نہ جائیں۔ ناٹک سینما نہ دیکھیں۔

۴۔ خالی پیٹ اور بھوکے نہ رہیں۔

۵۔ تازہ اور گرم کھانا کھائیں۔ کھانا مختصر ہو، کھانے سے پہلے پرمیگنیٹ آف پوٹاش (لال دوا) کے پانی سے ہاتھ دھو ڈالیں، پینے کے پانی میں بھی یہ دوا تھوڑی سی ڈال لیا کریں۔

۶۔ گھر سے کھانا کھا کر اور پانی پی کر نکلیں تو پھر گھر لوٹ کر ہی پانی اور کھانے کا استعمال کریں۔

۷۔ اگر پانی اُبال کر پئیں تو بہت اچھا ورنہ پرمیگنیٹ ڈال کر پئیں۔

۸۔ گھر اور گلیوں کو صاف رکھیں، اگر کہیں صفائی میں کمی ہو تو سینیٹری جمعدار مہتر وغیرہ سے کہکر صفائی کرالیں۔ اگر وہ انکی بات نہ سنیں تو فوراً ہمارے دفتر میں شکایت آنی چاہئے۔

۹۔ جلد از جلد کالرا کا ٹیکہ لگوالیں۔ تمام ڈاکٹروں کے یہاں اس کا مفت انتظام ہے۔ اس کے علاوہ تلک ہال اور دیگر سینٹروں میں ٹیکہ لگانے کا مفت انتظام کیا گیا ہے۔

۱۰۔ تمام کنوؤں میں پرمیگنیٹ پوٹاش ڈال دی جائے اور ہر دوسرے تیسرے دن اس کا پڑنا ضروری ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو فوراً سے "گوٹیا اسپتال" پہونچایا جائے۔

۱۲۔ ہیضہ کے مریض کے پاخانے اور قے کو جلا دینا چاہئے، اگر یہ نہ ہو سکے تو اس پر چونہ ڈال دینا چاہئے۔

۱۳۔ ہیضہ کے مریض کے کپڑوں کو دوسرے لوگ استعمال نہ کریں۔

۱۴۔ لیموں (نیبو) ادرک، ہری مرچیں، پیاز سرکہ کا استعمال روزانہ ہونا چاہئے پیاز کا عرق و سرکہ ملا کر کھانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ مریض کے قے اور دست بھرے ہوئے کپڑوں کو ایک ناند میں جس کر پرمیگنیٹ پوٹاش کا پانی بھرا ہو ڈالتے جانا چاہئے۔

۱۶۔ جو مریض کے پاس رہیں انکو ہر وقت مریض کو یا اس کے پاخانے اور قے کو چھونے کے بعد اپنے ہاتھ کہنی تک دھو ڈالنے چاہئے۔

۱۷۔ ہیضہ میں کام کرنے والوں کو "اسینشیل آئیل" Essential oil Mixture استعمال کرنا چاہئے۔

۱۸۔ ساگ اور دال بنانے کے پہلے پرمیگنیٹ پوٹاش (لال دوا) کے پانی میں دھو لینا چاہئے۔

۱۹۔ نالیوں میں بچوں کو پاخانہ پھرانا بند کر دینا چاہئے۔

۲۰۔ پاخانہ پیشاب، کوڑا گھروں میں چونہ ڈال دینا چاہئے۔

۲۱۔ سمجھدار بھائیوں کو ہمارے والنٹیروں کی مدد کرنا چاہئے۔ جو لوگ کنوؤں میں لال دوا (پرمیگنیٹ پوٹاش) ڈالنے میں اعتراض کریں یا ٹیکہ لگوانے میں اعتراض کریں تو انکو سمجھا کر کام کرا دینا چاہئے۔

۲۲۔ وقتاً فوقتاً اور بھی ضروری ہدایتیں نکلتی رہیں گی۔

اس کام میں ہمیشہ شہر کے پبلک کی خدمت کرنے والے ڈاکٹروں اور مریضوں کی تیمارداری کرنے والے لوگوں کی حمایت کی ضرورت ہے ان سب سے ہمارا التماس ہے کہ وہ فوراً اپنی خدمات ہیضہ دور کرنے کے کام میں وقف کر دینگے۔

۲ تلشی ستیہ گرہ
شہر کانگریس ستیہ گرہ کمیٹی کانپور

خون کا جوش

از جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی کانپور

کانپور سے ایک لائن ریل کی بالامئو کی طرف جاتی ہے۔ اس لائن پر بہت سے چھوٹے چھوٹے اسٹیشن ہیں اور ان اسٹیشنوں کے درمیان میں بھی کہیں کہیں چبوترے بنا دیئے گئے ہیں جنکو "ہالٹ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہاں اسٹیشن کی طرح لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر بہت ہی چھوٹے گاؤں سے آتے ہیں جنہیں شہریت کی ہوا بہت کم پہونچی ہے۔ وہ لوگ شکل سے بہت غریب اور سیدھے نظر آتے ہیں۔ ایسے لوگ جو آتے ہیں ان کے واسطے ریل کا ایک ہی ڈبہ مخصوص ہے، اوسمیں سب چڑھ جاتے ہیں اور انکو ایک غلام کی طرح کا ٹکٹ ریل کا کوئی بابو جو اسی معاملہ کے واسطے گاڑی میں چلتا ہے پیسے کر ٹکٹ دیدیتا ہے۔ ٹکٹ پانے کے بعد یہ لوگ دوسرے ڈبہ میں جا کر اگر چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں۔ گاؤں کے لوگوں کے پاس نہ تو خود گھڑی ہوتی ہے اور نہ کوئی وہاں گھنٹہ گھر ہے۔ بعض بعض گاؤں تو ایسے بھی ہیں جہیں ایک بھی گھڑی نہیں پائی جائیگی۔ اسلئے وہاں کے باشندوں کا کام دھوپ گھڑی سے چلتا ہے اور ان لوگوں کو اس ہالٹ تک آنے میں اکثر دیر ہو جاتی ہے۔

دو روز کے اندر کا واقعہ ہے کہ میں اسی ریل سے سفر کر رہا تھا۔ گاڑی ایک 'ہالٹ' پر کھڑی ہوئی اور چلنے کے واسطے سیٹی دیدی گئی۔ مگر دور سے گارڈ صاحب کی نظر دو آدمیوں پر پڑی جو اسباب لئے ہوئے ریل گاڑی کی طرف بھاگتے ہوئے آرہے تھے۔ گارڈ صاحب نے لال جھنڈی اوٹھائی اور گاڑی روک دی۔ بہت سے آدمی اوس جھوبڑے پر کھڑے تھے اونکی نظر بھی اون دوڑتے ہوئے آدمیوں کی طرف اٹھ گئی۔ آدھے آدمیوں نے آنے والوں کی طرف اشارہ کیا کہ جلدی دوڑو اور قریب قریب آدھے آدمی گارڈ صاحب کی تعریف کرنے لگے کہ بڑے غریب پرور ہیں۔ دونوں میں سے ایک مسافر ذرا پہلے پہونچا کیونکہ وہ جوان تھا اور دوسرا بڈھا۔ جوان نے بڈھے کو بابا کہکر پکارا کہ اسباب لے آؤ۔ گارڈ صاحب نے کہا اسباب دوڑ کر تم لو یہی ہندوستانی تہذیب ہے، لڑکے نے دوڑ کر اسباب لے لیا اور گاڑی میں رکھکر چڑھ گیا۔ بڈھے نے شکریہ کا سلام تہ دل سے ادا کیا کیونکہ گارڈ صاحب مسلمان تھے اور آنے والے ہندو۔ سب نے پھر گارڈ صاحب کی تعریف کی۔ میں بیٹھے بیٹھے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ میری طبیعت میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اس جگہ کوئی گورے چمڑے کا انگریز ہوتا تو ایسا کرتا دل نے جواب دیا کہ انگریز لوگ مشین کی طرح کام کرتے ہیں۔ وقت کی پابندی کرنے میں ہمدردی کا نام نہیں۔ پھر دل نے کہا کہ وہ اپنے بھائی تو نہیں ہیں یہ بھائی بھائی کا خون ہے جو جوش کرتا ہے۔ ہندو مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ میری طبیعت میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میں گارڈ صاحب سے گلے ملوں مگر گاڑی جلدی تھی۔ جب آدمی کسی کام کو پورا نہیں کر پاتا تو وہ بیچارہ ہو جاتا ہے اور خدا کی یاد آجاتی ہے لہذا میں نے خدا سے دعا مانگی۔ کہ وہ ہم لوگوں کو ایسی طاقت دیوے کہ ہم لوگ سب جات پات کا سوال چھوڑ کر قوم کے خادم بن جائیں۔

دنیائے اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

تا کہ ہم کو اس سے تجارتی تعلقات بڑھانے کا اور زیادہ موقع ملے۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ مستقل مزاج اور صبر و ضبط کرنے والے برطانوی اس جنگ میں بھی اس طرح فتحیاب ہوں گے جسطرح نپولین کے مقابلہ میں ہوئے تھے۔ جب تک سمندروں پر انکی حکومت ہے ان کا فتحیاب ہونا یقینی ہے علاوہ ازیں اہل برطانیہ اپنی طویل فوجی تاریخ سے مکمل فتح حاصل کرنا سیکھ بھی چکے ہیں۔

شاندار — چھٹا — ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — امپیریل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
پربھات فلم کمپنی کا لاجواب سوشل ڈرامہ
سنت گیانیشور
خاص دلکار۔ ساہو مودک، مالتی، یشونت، شانتا، سمتی، بھگونت

قدرتی دودھ جس کا وہ بھروسہ کر سکتی ہے

گلیکسو کا طریقہ
گلیکسو بیش قیمت چراگاہوں میں چرانے والی اور انعام پانے والی گئوؤں کے دودھ سے خاص طریقہ پر تیار کیا جاتا ہے۔
گلیکسو کے لئے دودھ ہائیجنگ مشینری سے نکالا جاتا ہے تاکہ وہ خالص اور جرمز سے پاک رہے۔
دوران تیاری میں گلیکسو کسی وقت بھی ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا آپکو یہ غذائیت سے پر ہر ٹین کی مہر شدہ سو فیصدی محفوظ ڈبہ میں ملتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ ہر ماں اپنے بچے کے لئے گلیکسو لیتی ہے!
گلیکسو میں تازہ دودھ کی تمام خوبیاں موجود ہیں اس کے علاوہ ہر ڈبہ کیساتھ خالص ہونیکی گارنٹی دیجاتی ہے گائے اور بھینس کے مشکوک دودھ سے گلیکسو نہ صرف محفوظ ہی ہے بلکہ اس میں ان سے زیادہ خوبیاں ہیں یہ بچوں کے لئے خاص طریقہ سے پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے بچوں کو خوبصورت، مضبوط، تندرست اور توانا بناتا ہے جسم کو تقویت اور رگ پٹھوں اور ہڈیوں کو مضبوطی دیتا ہے اس کے استعمال سے بچوں کی قوت ہاضمہ خراب نہیں ہوتی یہ قریب قریب ماں کے دودھ جیسا ہی ہے چونکہ بہترین اور محفوظ ترین دودھ کی غذا ہے

اس لئے دنیا میں
بے شمار مائیں اپنے بچوں کی اس سے پرورش کرتی ہیں آپ کے بچے کو بہترین غذا کی ضرورت ہے گلیکسو بہترین غذا ہے اس لئے اپنے بچوں کو بہترین غذا گلیکسو دے کر آئندہ کی تمام پریشانیوں سے بچئے۔

پرانا طریقہ
معمولی دودھ اکثر بیمار اور کمزور گئوؤں کا ہوتا ہے اس سے آپکے بچوں کو سخت نقصان پہونچ سکتا ہے۔
دودھ نکالنے کا طریقہ بڑا گندہ اور خطرناک ہے، دودھ اکثر جرمز سے پُر رہتا ہے۔
معمولی دودھ گرد آلودہ گندہ برتنوں میں رہتا ہے، جو بچوں کے لئے غیر محفوظ اور نقصان دہ ہے۔

Glaxo
بچوں کے لئے دودھ اصلی غذا ہے
ہندوستان میں کافی اسٹاک موجود ہے اسٹنڈرڈ قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔
جب بھی آپ گلیکسو کا ڈبہ خریدتے ہیں آپکو یقیناً بہترین چیز ملتی ہے چونکہ اس میں کوئی فالتو چیز نہیں اسلئے ضرورت کے مطابق بہت کم خرچ ہوتا ہے آئندہ یہی ڈبہ خریدئے

ایک صحیح علامت

دنیا کے زیادہ تر حصے کے باشندے چائے پیتے ہیں اور شاید پانی اور دودھ کے بعد عوام الناس کی رائے میں دیگر رقیق اشیاء سے چائے ہی سب سے زیادہ مستقل قرار دی جائیگی فی الحقیقت جس جس جگہ تمدن کے آثار نمایاں ہیں وہاں چائے تمدن کی جان و تن بنی ہوئی ہے مشرق میں چین اور جاپان میں اور مغرب میں انگلستان میں تمام دنیا کے سب ممالک سے زیادہ چائے پی جاتی ہے۔ صرف انگلستان کیوں تمام برطانوی سلطنت میں سمندر' ڈومینین' کے عام باشندے چائے کو اور پینے کی چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی چائے ہی کی طرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے۔

موجودہ ہندوستانی تہذیب کی روشوں کا صحیح نقشہ ہندوستانی فلموں نے جس وفاداری سے کھینچ کر دکھایا ہے ویسا نقشہ اور کہیں نظر آنا مشکل ہے۔ ان فلموں کا دیکھنا بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اس امر کو جاننے کے لئے کہ چائے نوشی کی عادت کسطرح پھیلی ہوئی ہے بہترے ہندوستانی فلموں میں تو سوسائٹی کی اس صحت بخش عادت کی طرف رجوع ہونے کا اشارہ ہے لیکن چند ایسی فلمیں ہیں جن میں کم ازکم ایک منظر ایسا ہے جس میں فی الواقع چائے نوشی کا سین دکھایا جاتا ہے۔

"گھر میں واپسی" کے نام سے ایک تیلگو تصویر ہے جس میں ایک منظر وہ ہے کہ جہاں ایک کاریگر اپنی عمر میں پہلی دفعہ ایک شادی کے موقع پر چائے پیتا ہے۔ اس سین کے دلچسپ مکالمے کا ایک حصہ ہم نقل کرتے ہیں۔

کاریگر۔ یہ کیا ہے؟

دولہن کا باپ۔ چائے! خدا کی دیکھو ایسی گرمی کی رات میں بڑی فرحت حاصل ہوگی۔

کاریگر۔ (تھوڑی سی پینے کے بعد) میں نے کبھی ایسی لذیذ چیز نہیں پی ہے۔

دولہن کا باپ۔ تم کو یہ پسند ہے

کاریگر۔ کمال کی چیز ہے۔ مہربانی فرماکر مجھے ایک تلفی اور دیجئے۔

"ادبھی تایہ" جو بنگلہ فلم ہے اس میں سرور بخشنے والے جام پر بحث ہوتی ہے زمیندار ہے جسے دائمی بدہضمی کی شکایت ہے اور مزاج برابر بگڑا رہتا ہے اور ایک ذہین نوجوان ہے جو چائے کو بدمزاجی رفع کرنے کا اکسیر قرار دیتا ہے۔ اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمیندار آخرش اس نوجوان کے علاج کو آزمانے پر مجبور ہوتا ہے۔

"دنیا نہ مانے" ہندی میں حال ہی کی ایک کامیاب تصویر ہے جس میں سب سے پُر درد منظر وہ ہے جہاں ایک نوعمر دولہن کو اس کی خالہ ساس ایک پیالی چائے دینے سے بھی انکار کردیتی ہے۔ اور جب ایک مہربان دوست اس غریب کو چھپا کر ایک پیالی چائے کی لادیتی ہے تو وہ مارے خوشی کے رو دیتی ہے۔

زندگی کو پُر لطف بنانے کے لئے عوام کی توجہ چائے کی طرف کسقدر رجوع ہو رہی ہے اس کا حال موجودہ سوسائٹی کے ان آئینوں میں اچھی طرح منقش ہے۔

مصر کا قرضہ کمیشن توڑ دیا گیا

لندن ۱۵ اگست۔ قوبوں نے سلامی دی جبکہ شاہ فاروق نے ایک حکم پر دستخط کئے جس کے ذریعہ سرکاری قرضہ کے متعلق کمیشن توڑ دیا گیا۔ جو کہ ۱۸۷۶ء میں مصر کے غیر ملکی قرضہ کا انتظام کرنے کے لئے قایم ہوا تھا۔ اس کمیشن کو توڑنے کے متعلق سمجھوتہ مصر اور برطانیہ کے درمیان جولائی میں ہوا تھا۔

نٹال میں ہندوستانیوں کی حالت

ہندوستانی آبادکاروں کے محافظ مقیم نٹال نے اپنی ۱۹۳۹ء کی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ زراعت گاہوں میں کام کرنے والے ہندوستانی مزدوروں کی مزدوری کی اوسط شرح ۴۰ اور ۶۰ شلنگ ماہوار کے درمیان ہے حالانکہ گذشتہ سال یہ اوسط صرف ۴۰ شلنگ ماہوار تھی۔ کھانا رہنے کی جگہ اور طبی امداد ان مزدوروں کو مفت بہم پہنچائی جاتی ہے۔

چودہ کوئلے کی کانیں ایسی ہیں جنہیں ہندوستانی کام کرتے ہیں۔ ان ہندوستانیوں کی تعداد جو کوئلے کی کانوں یا اس کے متعلق دوسری حرفتوں میں کام کرتے ہیں اور وہیں رہتے ہیں ۱۹۰۹ ہے جن میں ایک ہزار دو لڑکے بھی شامل ہیں۔

زراعت گاہوں میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کی طرف سے محافظ کو بدسلوکی کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ زراعت گاہوں اور کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کی جائے قیام کو رفتہ رفتہ بہتر بنایا جارہا ہے اور بہت سی زراعت گاہوں میں نئی بارکیں تعمیر ہورہی ہیں۔

جنوبی افریقہ کی ریلوں اور بندرگاہوں کے محکمہ کا بیان ہے کہ ریلوں میں نا ید مزدوروں کی اتنی کھپت ہے کہ ریلوں میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کی تعداد ۲۶۰ ہے جو اس وقت ہے تقریباً ۵۰۰ تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ داخل کی گشت ناؤں میں بھی اب ہندوستانیوں کو کام دیا جارہا ہے۔ کوئلے کی کانیں بھی اپنے یہاں ہندوستانیوں کی تعداد بڑھانا چاہتی ہیں۔ بدقسمتی سے اس وقت بھی بیکار ہندوستانیوں کی کافی تعداد موجود ہے خصوصاً شہری علاقوں میں اور ان کے گردو پیش۔ توقع ہے کہ ان علاقوں سے پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

تقریباً ۲۵ ہزار یعنی پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً ۱۶۰۰ زائد ہندوستانی بچے ۱۹۳۹ء میں اسکول جاتے تھے۔ لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کی تعداد تقریباً دس ہزار زیادہ تھی۔

سال زیر تبصرہ کے دوران میں ہندوستانی آبادی کی عام صحت بہت اچھی رہی ہے۔ غریب بوڑھے۔ اور نابینا ہندوستانیوں کو مالی امداد دینے کی جو اسکیم یونین گورنمنٹ نے نکالی تھی۔ اس پر اس سال بھی عمل ہوتا رہا۔ نٹال کے ان ہندوستانیوں کی تعداد جو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ۱۰ شلنگ ماہوار بطور امداد ملتا تھا ۲۳۰۳ تھی جو پچھلے سال کے مقابلے میں ۲۰۰ زیادہ ہے۔

فلسطین کی مسلم کونسل کا احتجاج

القدس (بذریعہ بحری تار) کل برلن ریڈیو نے جرمن زبان میں اور باری ریڈیو نے عربی زبان میں ایک داستان سنائی جس میں بیان کیا کہ برطانوی سپاہی کسی دن (جس کی صراحت نہیں کی گئی ہے) مسجد حرم شریف میں گھس گئے جہاں امام القدس (جس عہدے کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے) کوئی وطن پرورانہ تقریر کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ سپاہیوں اور نمازیوں کے درمیان جو تصادم ہوا اس سے متعدد لوگ مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ یہ قصہ سراسر جھوٹا ہے مسلمانان فلسطین کی مجلس اعلیٰ نے جس کی نگرانی میں مسجد حرم شریف ہے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"برلن اور باری کی اطلاعات سراسر بے بنیاد ہیں۔ جس مسجد حرم شریف کے ہم لوگ محافظ ہیں وہاں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا ہم اس قسم کی جھوٹی داستانوں کی اشاعت کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی داستانوں پر

متعلق توجہ نہ کریں۔ ان کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انھیں نقصان پہنچے۔

ہندوستان میں ڈالر کی ضمانت

حکومت ہند نے ۱۱ جولائی ۱۹۴۰ء کو ایک اعلان شایع کیا تھا جس میں ہندوستان میں ان برطانوی ہند کے باشندوں سے ضمانتوں کے اعداد و شمار طلب کئے تھے جن کے پاس امریکہ کے ڈالر کی ضمانتیں موجود ہیں۔ اس اعلان سے غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں اور لوگوں کو یہ خیال ہے کہ اس میں برطانوی ہند کے باشندوں پر ناجائز دباؤ ڈالا گیا ہے۔ اس کے برعکس ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ رعایت کی گئی ہے۔ نیز یہ کہ اس اعلان کو اس طریقہ سے غیر موثر بنایا جاسکتا ہے کہ برطانوی ہند کی ضمانتیں ہندوستانی ریاستوں میں منتقل کردی جائیں۔

چنانچہ یہ اندیشے بے بنیاد ہیں کیونکہ ہندوستانی ریاستوں نے بھی اس قسم کے اعلانات شایع کئے ہیں جنہیں اپنی رعایا سے کہا گیا ہے کہ وہ رزرو بنک میں اعداد و شمار کا اندراج کرادیں۔

مارکٹنگ ایڈوائزر کی رپورٹ

حکومت حکومت ہند کے اگریکلچرل مارکٹنگ ایڈوائزر نے پانچویں سالانہ رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ جو سرگرمی وزراء کی مارکٹنگ کانفرنس کی وجہ سے جس کا افتتاح نومبر ۱۹۳۸ء میں ہز ایکسلنسی وائسرائے نے کیا تھا پیدا ہوگئی تھی اور اس کے بعد وزراء نے جس دلچسپی کا اظہار اپنے اپنے صوبوں اور ریاستوں میں جاکر کیا اس کی وجہ سے سال زیر تبصرہ میں ہر جگہ علی حیثیت کے تعمیری کام میں نمایاں توسیع عمل میں آئی ہے۔ اس رپورٹ میں ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ختم ہونے والے سال پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

اس وقت تک ہندوستان اور برما میں تمباکو کی خرید و فروخت کے متعلق رپورٹ شایع ہوچکی تھی اور انگور کے بارے میں رپورٹ زیر اشاعت تھی۔ اور تلہن کی رپورٹ کے مختصر ایڈیشن انگریزی ہندی۔ اردو اور بنگالی زبان میں شایع ہوچکے تھے۔ مرہٹی زبان کا ایڈیشن زیر طباعت تھا انگریزی زبان میں انڈوں کے متعلق مختصر رپورٹ پریس میں جاچکی تھی اور اس کا ترجمہ ساری ہندوستانی میں ہو رہا تھا۔

زرعی پیداوار کے قانون (بابت درجہ بندی و خرید و فروخت) ۱۹۳۷ء میں بہت سی مزید اجناس کا اضافہ کردیا گیا تھا جس کی وجہ سے اب فہرست میں ۱۴ مدیں ہوگئی ہیں۔

جنرل مارکٹنگ اسٹاف جن ۲۵ تجرباتی درجہ بندی کے مرکزوں کو چلارہا ہے (جنمیں سے دو کو بعد میں صوبوں نے لے لیا) ان کے علاوہ ۱۲۵ مزید مرکز صوبوں میں اور مرکزی مارکٹنگ اسٹاف نے اس سال کے دوران میں کھولے ہیں۔

خاص کر دیہاتی سننے والوں کے لئے بازار کی قیمتوں اور رسادر کے متعلق ریڈیو کے ذریعہ سے معلومات بہم پہنچانے کے انتظام میں اس سال مزید توسیع کی گئی ہے۔ مارکٹنگ آفسروں کی اس کانفرنس نے۔ جو اکتوبر میں منعقد ہوئی تھی۔ اس غرض سے ایک اسکیم تیار کی تھی کہ قیمتوں اور رسادر کے متعلق بازار کی خبروں کی ایک ہی مرکز سے اشاعت کی جائے لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اس پر عمل نہ ہوسکا۔

۱۴ لاکھ روپیہ کا معاوضہ دیا گیا

۱۹۳۹ء میں مزدوروں کے معاوضہ کے قانون پر عمل درآمد کے متعلق ایک نوٹ ابھی شایع ہوا ہے اس کے لحاظ سے ...۲۵ حادثوں کے معاوضہ کے سلسلہ میں ...۳۳ ۱۲ روپیہ دیا گیا ہے ۱۹۳۶ء میں فی حادثہ اوسطاً ۲۰۶۹ روپیہ دیا گیا۔ اس کے برعکس ۱۹۳۷ء میں فی حادثہ ۲۴۳ روپیہ کا اوسط رہا تھا۔

اجمیر، مارواڑ۔ انڈمن اور آسام۔ بلوچستان

بنگال اور بمبئی، سی پی۔ اور بہار۔ مدراس اور پنجاب میں سال گذشتہ سے زیادہ حادثات بھی پیش آئے۔ اور معاوضہ بھی زیادہ دیا گیا۔ دہلی میں حادثات تو کم پیش آئے۔ لیکن معاوضہ کی رقم گذشتہ سال سے بڑھی رہی۔ اس کے بالکل برعکس یوپی میں حادثات تو زیادہ ہوئے مگر معاوضہ کی رقم گذشتہ سال سے کم رہی۔ بہار مغربی صوبہ سرحد اور اڑیسہ میں پہلے سے حادثات بھی کم رہے۔ اور معاوضہ کی رقم بھی کم رہی۔ ریلوے حادثات کے سلسلہ میں جو معاوضہ دیا گیا ۱۹۳۷ء میں اس کی ...۳۴۱ روپیہ تھی۔ یہ ۱۹۳۸ء میں بڑھ کر ...۳۹ روپیہ تک پہنچ گئی۔

بنگال میں جو معاوضہ پانے کے مقدمات چلائے گئے۔ انکی تعداد ۳۲۸ تھی ان میں سے ۵۰ معمولی کارخانوں مثلاً چاول۔ تیل۔ چھاپہ خانہ قالی گری۔ چمڑا کمانے اور چھوٹی موٹی عمارتوں کے ٹھیکوں سے متعلق تھے۔

سینہ سے زہر پھیلنے کے ۳ مقدمات تھے دو دہلی میں اور ایک بہار میں جن کا معاوضہ ...۳۱ روپیہ دیا گیا۔

دوران سال میں اس قانون پر عملدرآمد کچھ دنوں تک بند کردی گئی تھی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اس میں سے کچھ ایسی خامیاں اور مشکلات دور کرنا تھیں جو ہائی کورٹ کے فیصلوں یا ایک پر عملدرآمد کے تجربہ سے معلوم ہوئیں۔

ہندوستان کو ۵ کروڑ پاؤنڈ کا آرڈر ملا

۳ ستمبر ۱۹۳۹ء اور ۱۳ جولائی ۱۹۴۰ء کے درمیانی زمانہ میں ہندوستان کو کپڑا۔ فیتہ۔ اور لواڑ فراہم کرنے کے لئے جو آرڈر ملے ان کی قیمت ۲۰۰۰ ۵۲۲۸ روپیہ ہوتی ہے۔ اس آرڈر کی تفصیل یہ ہے ۸۵۹۰۰۰۰۰ گز کپڑا قیمتی ۴۰۰۰ ۴۳۲۸ روپیہ - ۶۰۰۰۰۰ پونڈ سوت قیمتی ۳۰۰۰ ۳۱۴۷ روپیہ اور ۴۰۰۰۰۰ ۳۰ گز لواڑ اور فیتہ قیمتی ...۵۸۵۱ روپے۔

شہر بمبئی کے کپڑوں کے کارخانوں کو دار السپلائی بورڈ سے ...... ۲۲ گز کپڑے کا آرڈر یا بہ الفاظ دیگر کل آرڈر کا ۲۵۶۶ فیصدی حصہ ملا۔ شہر بمبئی اور پورے صوبہ کو ۷۰۰۰۰۰ گز یعنی ۳۴۶۴ فیصدی کا آرڈر ملا۔

پورے ہندوستان کو جس قیمت کے کپڑے کے تھان سوت اور فیتہ فراہم کرنے کا آرڈر ملا تھا۔ اس کا ۳۲۶۲ فیصدی حصہ یعنی ...۷۰۰۰۱ روپے کا مال بمبئی شہر کو فراہم کرنا تھا۔ شہر کو ملا کر پورے صوبہ بمبئی کو ...۲۲۹۱۱ روپیہ کی قیمت کا مال یعنی کل قیمت کا ۴۳۲۸ فیصدی فراہم کرنا تھا

......۲۲ گز کپڑے کے تھان قیمتی ...۱۰۷۶۵ روپیہ صرف بمبئی کو فراہم کرنے تھے اور باقی صوبہ کو ......۷۶ گز قیمتی ...۴۴۸۲ روپیہ کے۔ ۳۵۰۰۰ پونڈ سوت قیمتی ...۱۳۵۸ روپیہ شہر کو ......۳ پونڈ قیمتی سوت قیمتی ...۱۴۰۷ روپیہ باقی صوبہ کو اور اس طرح ...۵۵ ۱۴۲ گز فیتہ اور لواڑ قیمتی ...۲۸ ۹۹ روپیہ شہر بمبئی کو فراہم کرنا تھا۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ کا پروٹسٹ

لکھنؤ ۱۱ اگست۔ کل چودھری خلیق الزماں چیرمین لکھنؤ میونسپل بورڈ کی صدارت میں بورڈ کی میٹنگ ہوئی جس میں لوکل فنڈ اکاؤنٹس اکزامنر کا وہ خط پیش ہوا جس میں انہوں نے بورڈ میں ایک اوورسیر اور ایک سب اوورسیر کے تقرر پر اعتراض کیا تھا ممبروں نے عمومی طور پر اس جلاس میں استعفے دے دینے کا ارادہ ظاہر کیا انھیں یہ شکایت ہے کہ حکومت بورڈ کے روزمرہ کے انتظامات میں دخل دیتی ہے۔ انھوں نے یہ مطالبہ کیا کہ حکومت اس خط کو واپس لے۔

پچھونکی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد گرداں علیگڑھ کی
اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہوکر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ روپیہ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگائیں مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجیے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

میسور ۱۸ اگست۔ وائسرائے ہند نے بہ حیثیت نمایندہ ملک معظم نئے مہاراجہ میسور کی گدی نشینی منظور کرلی ہے رسم ۸ ستمبر کو ادا ہوگی۔

جدید مطبوعات جامعہ

رگبی کی زندگی طامس ہیو کی شہرۂ آفاق تصنیف "ٹام براؤنس اسکول ڈیز" کا ترجمہ انگلستان کے مشہور ماہر تعلیمات "ڈاکٹر طامس آرنلڈ" کے اصول تعلیم کی نہایت صحیح تعبیر ہے۔ جسے انکے شاگرد رشید طامس ہیو نے اپنے مایہ ناز استاد کی وفات کے بعد شایع کیا تھا۔ اس کتاب کی اشاعت سے انگلستان کی ثانوی تعلیم کے نظام میں ایک انقلاب سا ہوگیا تھا۔
یہ کتاب تو ہے افسانے کے طرز پر لیکن اس میں طامس آرنلڈ کے ان تمام بنیادی اصولوں کی تشریح و تعبیر کی گئی ہے۔ جس پر انہوں نے اپنے رگبی کے مدرسہ ثانوی کے نظام کی بنیاد ڈالی تھی اور بعض ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ اسے لیونارڈ گرٹروڈ اور "سانڈ رسارٹس" جیسی معیاری کتابوں کے پہلو بہ پہلو رکھا جاسکتا ہے۔ قیمت ۸

خنداں خنداں ڈاکٹر بھی ہیں اور شاعر بھی، مگر لوگوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ انکی ڈاکٹری زیادہ وبال ہے یا انکی شاعری، اسی قسم کے کرداروں نیز زندگی کے دوسرے دلچسپ پہلوؤں پر رشید احمد صاحب صدیقی کا اعلیٰ قسم کا مزاح، لطیف ترین طنز اور خواہ مخواہ دل کو گدگدا کر محفوظ کرنے والی تحریریں اگر آپ کو دیکھنا ہوں تو موصوف کی یہ نئی تصنیف ملاحظہ فرمائیے۔ یہ چالیس مضامین کا مجموعہ ہے۔ قیمت مجلد ۱۲

انگلستان کا طریقہ حکومت ہر ملک کا اپنا طریقہ حکومت ہوتا ہے۔ اس کتاب میں برطانیہ کے دستور کی موٹی موٹی باتیں متبدیوں کے لئے آسان اردو میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ قیمت پانچ آنہ ۵

صدر دفتر: مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں:۔ جامع مسجد دہلی۔ لوہاری دروازہ لاہور۔ امین آباد لکھنؤ! پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳

سول ایجنسیاں:۔ کتاب خانہ۔ عابد شاپ۔ حیدرآباد دکن۔

سرحد بک ایجنسی:۔ بازار قصہ خوانی پشاور۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

حسن سمیعی ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۳۱ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ بورڈ کا پندرہ روزہ مشاعرہ ۱۶ اگست کو جناب نواب سید قیصر حسین صاحب کے یہاں منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔ کہ:-

جناب بابو جاگیشور دیال صاحب نشتر بی۔ اے۔ ال ال ایڈوکیٹ کانپور

ہم اپنا راز محبت چھپائے جاتے ہیں — بلا کا غم ہے مگر مسکرائے جاتے ہیں
قرار و صبر و سکون آزمائے جاتے ہیں — طرح طرح کے ستم دل پہ ڈھائے جاتے ہیں
وہ آئیں یا کہ نہ آئیں یہ ان کے دل کی رضا — ہم ان کی راہ میں آنسو بہائے جاتے ہیں
قریب مرکز منزل ارے یہ ناکامی — الٰہی خیر قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
وہی ہیں راز حقیقت سے آشنا نشتر — جو راہ عشق میں ہستی مٹائے جاتے ہیں

جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی بی۔ اے۔ تمروش لکھنوی

تڑپ رہا ہوں وہ دامن چھڑائے جاتے ہیں — مجھی کو میری نظر سے گرائے جاتے ہیں
مجھے ہلاک تصور بنائے جاتے ہیں — وہ دور رہ کے بھی نزدیک آئے جاتے ہیں
تمام ہوش کو مستی بنائے جاتے ہیں — چھنی ہوئی وہ نظر کی پلائے جاتے ہیں
کسی کی بزم کا اے ہمنشیں پتہ یہ ہے — جہاں ہمارے سوا سب بلائے جاتے ہیں
ترے سروش پہ گذرے ہیں واقعات ایسے — کہ اس کے نام سے قصے بنائے جاتے ہیں

جناب نواب سید محمد مصطفےٰ حسین صاحب اثر

ہم اُن کو حال محبت جتائے جاتے ہیں — وہ ہنس رہے ہیں ہم آنسو بہائے جاتے ہیں
شب وصال کی آمد نے کر دیا بے خود — چراغ صبح سے گھر میں جلائے جاتے ہیں
طریق عشق کی بھی مشکلیں معاذ اللہ — وہ ہر قدم پہ ہمیں آزمائے جاتے ہیں
مجھے یقین نہیں ہے وہ آج آئیں گے — اثر میں شاد ہوں گویا وہ آئے جاتے ہیں

جناب سلیم صاحب ناطقی سکرٹری انجمن

نگاہ شوق پہ بجلی گرائے جاتے ہیں — چھپے ہیں کلیوں میں اور مسکرائے جاتے ہیں
تصورات کے عالم پہ چھائے جاتے ہیں — نظر کے سامنے بھی آج آئے جاتے ہیں
یہ جانتے ہیں کہ ہے بجلیوں کی زد پہ چمن — مگر ہم اپنا نشیمن بنائے جاتے ہیں
چمک رہا ہے محبت کا داغ سینہ میں — چراغ دیر و حرم جھلملائے جاتے ہیں
سمجھ میں آتی نہیں آرزوئیں دل کی سلیم — ہمارے راز ہمیں سے چھپائے جاتے ہیں

از جناب سید شبیر حسن زیدی صاحب سحر جلال پوری

وہ میرا خرمن ہستی جلائے جاتے ہیں — نگاہ ناز سے بجلی گرائے جاتے ہیں
چمک رہے ہیں شب ہجر صورت خورشید — ہمارے داغ جگر رنگ لائے جاتے ہیں
ہمیں جنون میں بھی اتنا ہے پاس رسوائی — اُلجھکے کانٹوں میں دامن بچائے جاتے ہیں
جو ایک جام کی حسرت میں موت آئی ہے — ہماری خاک سے ساغر بنائے جاتے ہیں

جناب منشی محمد بنیاد علی صاحب شیدا کانپوری

بہار آئی نشیمن جلائے جاتے ہیں — نہیں ہے جن کا کوئی وہ ستائے جاتے ہیں
ہیں ایک وہ کہ اجازت ہے جنکو سجدوں کی — اور ایک ہم ہیں کہ در سے اٹھائے جاتے ہیں
علاج کیا کریں وہ میرے دل کے زخموں کا — کہیں نقوش محبت مٹائے جاتے ہیں
خوشی کہوں کہ اسے غم کہوں میں اے شیدا — چراغ میری لحد پر جلائے جاتے ہیں

جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری

تجلیات پہ پردے گرائے جاتے ہیں — مگر خیال میں میرے وہ آئے جاتے ہیں
زباں سے سوز محبت کہا نہیں جاتا — وہ ایک آگ سی دل میں لگائے جاتے ہیں
ہوائے گلشن عالم ہے انقلاب انگیز — یہاں اب اور ہی کچھ رنگ پائے جاتے ہیں
کسی کی یاد میں بزمی کٹے گی شب کیونکر — اٹھا ہے درد جگر تلملائے جاتے ہیں

دنیائے اسلام

اسلامی ممالک پر مسولینی کا دانت

ایک مبصر کے قلم سے

اٹلی ہمیشہ سے یہی کہتا چلا آیا ہے کہ نو آبادیات میں میری پالیسی کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہوگا کہ اپنی کثیر التعداد عرب رعایا کے فائدے کے لئے انتظامات کروں۔ اٹلی چاہتا ہے کہ اس ترکیب سے تمام دنیائے اسلام کو اپنی طرف کر لے لیکن اٹلی کی پالیسی اس زمانے میں جب مسولینی کو کوئی نہیں جانتا تھا اور مسولینی کے برسر اقتدار ہونے کے بعد دعوے کے بالکل برعکس رہی ہے۔

اٹلی نے طرابلس پر حملہ کیا جس کی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ترکوں سے جنگ چھڑ گئی اس جنگ میں اٹلی نے ترکوں سے علاقہ چھین کر شمالی افریقہ میں نو آبادیات بنائیں۔ ترکی مسلمانوں کی سلطنت ہے۔ چنانچہ ترکی سے جنگ کر کے اٹلی نے ہمیشہ کے لئے تمام مسلمانوں سے دشمنی مول لے لی۔

شمالی افریقہ میں اٹلی کی پالیسی کا مقصد بحر روم میں فوجی حد بندی کرنا تھا۔ اگرچہ ابی سینیا بحیرۂ روم کے ساحل پر نہیں ہے۔ لیکن اس ملک کی فتح فوجی حد بندی کی تدبیر کا ایک جزو تھی اس لئے ۱۹۳۵ء میں اٹلی نے ابی سینیا کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ یہ دونوں حریف برابر کے نہ تھے اور کچھ عرصہ جنگ ہونے کے بعد ابی سینیا فتح ہو کر اریٹریا اور اطالوی سمالی لینڈ کے ساتھ شامل ہو گیا اور شمالی افریقہ میں ابی سینیا بھی طلبہ کی نو آبادی بن گیا۔

شمالی مشرقی حد بندی اس وقت مکمل ہو سکتی ہے جب اٹلی مصر اور سوڈان کا مصری برطانوی علاقہ بھی اپنے علاقے میں شامل کر لے۔ مصر کے پاس بحیرۂ روم اور بحیرۂ احمر کا سب سے زیادہ ساحل ہی نہیں ہے بلکہ مشرق سے تجارت کی کنجی یعنی نہر سویز بھی مصر میں شامل ہے۔

بحیرۂ احمر کے دوسرے کنارے پر عرب واقع ہے جس میں مسلمانوں کے مقدس شہر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہیں چونکہ اندیشہ ہے کہ اگر بحیرۂ احمر کے مغربی حصے میں اٹلی کا ہاتھ پہنچ گیا تو اس مسلم خطہ یعنی عرب کی آزادی خطرے میں پڑ جائیگی اس لئے اہل عرب کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ مصر کی آزادی برقرار رہے۔

فرانس کے فتح ہو جانے کے بعد سے مشرقی بحیرۂ روم میں اٹلی کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ بحیرۂ روم کا مشرقی ساحل سوائے اس ٹکڑے کے جو فلسطین کا ہے تمام کا تمام حکومت شام کے پاس ہے۔ مشرق کی تجارت پر قابض ہونے کے لئے ملک شام ایک اہم ذریعہ ہے۔ اب شام کی پشت پر فرانس کی قوت بھی نہیں ہے اس لئے ممکن ہے کہ اپنی ہوس ملک گیری کا نشانہ بنانے کے لئے اٹلی ملک شام کو میدان کارزار بنا دے۔

اٹلی دعوے تو مسلمانوں کی حمایت کے کر رہا ہے لیکن ان کے ملکوں میں دست اندازی کرنے سے اس نے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اس کا ایک تازہ ثبوت یہ ہے کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں بغیر کسی قسم کے اشتعال کے مسولینی کے حکم سے اطالوی فوجیں البانیہ میں گھس گئیں۔ اس ملک پر جس کے زیادہ تر باشندے مسلمان ہیں قبضہ کر لیا گیا۔

البانیہ ریاستہائے بلقان میں شامل ہے۔ اندیشہ ہے کہ اٹلی بلقان کی دوسری ریاستوں یوگوسلاویہ۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ یونان اور ترکی پر بھی کہیں حملہ نہ کر دے۔ جنگ چھڑنے سے ریاستہائے بلقان کی ہمدردی جرمنی کی طرف کم ہو گئی اور ریاستہائے مذکورہ توقع کرنے لگیں کہ غیر جانبدارانہ پالیسی پر قایم رہنے میں اٹلی کی مدد کرے گا۔ اب اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا ہے اور یہ بہت کم قرین قیاس ہے کہ مسولینی ریاستہائے بلقان کے متعلق اپنی سابقہ پالیسی پر قایم رہے گا۔ چونکہ "بسارابیا" اور "بیکووینا" پر روس قابض ہو گیا ہے اس لئے مسولینی چاہے گا کہ اس لوٹ میں اٹلی کو بھی حصہ دیا جائے۔

مسولینی کے دل میں نئے ممالک حاصل کرنے کی بے حد آرزو ہے۔ وہ تو یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ بحیرۂ روم کو ایسی جھیل بنا دے جس کے چاروں طرف اطالوی مقبوضات ہوں۔ اس لئے وہ جنگ میں کودا ہے۔ اٹلی مشرق سے تجارت کرنے کا راستہ بنانے کی فکر میں ہے یہ راستہ مصر ہو کر نہر سویز میں سے اور وہاں سے شام اور عراق میں سے گزر کر مشرق تک نظر آتا ہے۔ افریقہ میں اٹلی اپنے مقبوضات بڑھانا چاہتا ہے اور چونکہ شمالی افریقہ میں اٹلی کے ملک کا زیادہ تر حصہ ریگستانی ہے اس لئے وہ جنوب کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اگر مسولینی اپنی اس تدبیر میں کامیاب ہو گیا تو بہت سے مسلمان ممالک اس کے قبضہ میں آ جائیں گے۔ ان ممالک میں سے بعض مثلاً مصر اور شرق اردن برطانیہ کی مدد سے آزادی پا چکے ہیں اور اس آزادی کے برقرار رکھنے کے لئے ان کی نظریں برطانیہ پر ہی لگی ہوئی ہیں ؛

قاہرہ، ۲۷ اگست۔ کل رات جنگ کے بارہ میں جو گشتی اعلان جاری کیا گیا تھا اس میں لکھا ہے کہ اطلی نے کالیوز کے قلعہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے، ۱۱ اگست کو اس قلعہ پر سمندری جہازوں سے زبردست بمباری کیگئی تھی جس سے قلعہ کا بہت سا حصہ منہدم ہو گیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل ہیں ہے — زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہوگا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۵

جنگ یورپ کی رفتار

لندن، ۳۰ اگست۔ انگلینڈ پر جرمنی کے ہوائی حملے برابر جاری ہیں۔ کل دن بھر اور رات کے وقت جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ کے مختلف علاقوں پر بم گرائے، جن میں لندن کا علاقہ بھی شامل ہے جرمنی کے ۴۷ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے اور انگریزوں کے صرف ۱۸ ہوائی جہاز برباد ہوئے جن کے ۱۱ ہوا باز بچا لئے گئے۔ کل لندن پر ۶ گھنٹہ تک ہوائی حملہ ہوتا رہا۔ جرمن ہوائی جہاز یک ایک کر کے آئے جن کی تعداد کل ۱۲ تھی۔ طیارہ شکن توپوں نے گولے پھینکے۔ کل جنوب مشرقی انگلینڈ اور جنوب مغربی انگلینڈ اور مڈلینڈ پر حملہ کیا گیا۔ اتوار کو برطانیہ پر ہوائی حملہ میں جرمنی کے ۵۵ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ سینچر کو ۸۰۰ جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ پر حملہ کیا۔ جن علاقوں پر حملہ کیا گیا ان میں لندن، پورٹسمتھ، ڈوور اور ریمز گیٹ بھی شامل ہیں۔ شمال مشرقی شہروں پر بم گرائے گئے۔ پرائیوٹ جائداد کو زبردست نقصان پہونچا۔

سینچر کی رات کو جنوبی انگلینڈ اور مڈلینڈ میں وسیع علاقوں میں بمباری کی گئی۔ جنوب مشرقی انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں بھی چند مقاموں پر بم گرائے گئے۔ مڈلینڈ کے ایک شہر میں آگ لگ گئی، جس سے کارخانوں اور میونسپل اور پرائیوٹ جائداد کو نقصان پہونچا۔ ایک جگہ ایک تھیٹر اور چند دوکانوں کو نقصان پہونچا آگ جلد ہی بجھا دی گئی۔

لندن کے اردگرد علاقہ میں بہت سے مقاموں پر بم گرے جس سے آگ لگ گئی۔ اور جائداد کو نقصان پہونچا۔ ڈوور سٹ کے علاقہ پر ہوائی لڑائی میں جرمن ہوائی جہازوں کو بھگا دیا۔ جرمنی کی راجدھانی برلن پر کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر حملہ کیا۔ جرمن توپوں نے گولے پھینکے۔

لندن ۲۹ اگست۔ کل رات لندن پر جرمن جہازوں نے اسی ڈھنگ پر حملہ کیا جس طرح کہ وہ گذشتہ دو راتوں سے کر رہے ہیں۔ برلن پر بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ خبر ملی ہے کہ انگلستان کے شمالی ساحل کے ایک شہر پر دشمن کے جہازوں نے بم برسائے جن سے دو گرجا تباہ ہو گئے۔ مکانوں اور دکانوں کو نقصان پہنچا۔ ایک عورت مر گئی۔ اور کئی آدمی زخمی ہوئے۔ لندن کے آس پاس کے علاقوں میں جرمن جہازوں نے کہیں کہیں آگ لگانے والے بم گرائے اور کبھی کبھی زور سے پھٹنے والے بم بھی پھینکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک اتنی دیر تک لندن پر حملہ نہیں ہوا تھا جرمنی کے ۴۴ جہاز نیچے گرائے گئے۔

پہلے کی خبر ہے کہ دشمن کے بہت سے جہازوں نے کینٹ کے شمالی ساحل پر اڑان کی اور جنوبی کینٹ پر بھی حملہ آور ہوئے مگر انگریزی جہازوں نے مقابلہ کر کے انکی صفوں کو توڑ دیا اور واپس لوٹنے پر مجبور کیا، بلوہ انگریزی جہاز بھی تباہ ہو گئے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ انکے چار ہوا باز بچا لئے گئے ہیں۔

برطانی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کل ہوائی لڑائی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ انہوں نے ڈوور پر ایک جرمن جہاز سے شعلے نکلتے دیکھے اور چینل پر ایک لڑائی میں سات جرمن جہاز برباد ہوتے دیکھے، لڑائی دیکھنے کے بعد مسٹر چرچل ریمز گیٹ گئے اور وہاں انہوں نے ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظام کا معائنہ کیا۔

لندن ۳۰ اگست ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جمعرات کو تیسرے پہر جرمن ہوائی جہازوں نے جزائر سلی پر حملہ کیا اور بم گرائے اور شہریوں پر مشین گنوں سے گولی چلائی۔ کئی جگہ آگ لگ گئی اور بہت سے آدمی زخمی ہو گئے۔ صبح کے وقت جنوب مغربی شہر پر بھی حملہ ہوا لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

برلن پر انگریزی ہوائی جہازوں نے وقت پر پھٹنے والا بم گرایا۔ خیال ہے کہ یہ بم اس سڑک پر گرا جس کے نیچے ریلیں چلتی ہیں۔ خیال ہے کہ اس کے پھٹنے سے ریلیں چلنے میں دقت پیدا ہو جائے گی۔

بدھ کی رات کو لندن پر سب سے زیادہ دیر تک حملہ ہوا جو تقریباً سات گھنٹہ اور دس منٹ تک جاری رہا لیکن نقصان بہت کم ہوا۔ اس موقع پر جرمنی کے ۲۷ ہوائی جہاز گرا دیئے گئے۔

ص م نے صوبجاتی کانگریس کمیٹی سے سفارش کی ہے کہ میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے کانگریسی ممبران ان بورڈوں میں اقلیت میں ہے اور ان سے کوئی خاص مقصد پورا نہیں ہوتا ہے اسلئے انکو استعفے دیدینے کی ہدایت کی جائے۔

پراویڈنٹ فنڈ پنڈت برہمانند معرلتے ایک رزولیوشن میونسپل بورڈ کے آئیندہ جلسہ میں پیش کرنے کے لئے بھیجا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ بورڈ اپنے ریزرو فنڈ اور اپنے ملازمین کے میونسپل فنڈ کو جنگی قرضہ میں دیے۔

صدمہ ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ ہمارے مکرم دوست مولوی سید محمد جامع صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ہوم سکریٹری ریاست نظام کے برادر معظم مولوی عبید اللہ صاحب کا ۲۹ اگست کی رات کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس صدمہ میں جناب سید صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

گرفتاری گورنمنٹ آف انڈیا نے جو آرڈیننس غیر سرکاری فوجی قواعد کے متعلق نافذ کیا ہے اسی سلسلہ میں کانپور میں مسٹر رام سنگھ کپتان ٹی سٹی کانگریس والنیٹر اور مسٹر چندر بال نائب کپتان (رتنا گنج) اور مسٹر درگا پرشاد (بھیوری محال) آرڈیننس کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

آئینہ کانپور

قومی سیوادل پر پابندی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک خط کے ذریعہ سٹی کانگریس کمیٹی کو اطلاع دی ہے کہ۔

"اگر کانگریس والنٹیریوں کی ڈرل و رقواعد بدستور جاری رہیگی تو انکو تحفظ ہند کے قاعدہ ۵۸ کے ماتحت جو گورنمنٹ آرڈر نکالا گیا ہے اس کے مطابق کارروائی کرنا پڑے گی"

کانگریس ستیہ گرہ کمیٹی نے کلکٹر صاحب کے خط کے جواب میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے کہ:۔

"طے ہوا کہ کمیٹی کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی خواہش کے مطابق اپنے پروگرام میں کوئی تبدیلی کر سکے۔ اس لئے طے ہوا کہ کمیٹی مثل سابق اپنے پروگرام پر عمل کرتی رہیگی۔ جب تک کہ کانگریس کے افسران اعلیٰ سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا حکم نہ ملے گا"

کمیٹی نے اپنے صدر کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو اس رزولیوشن کی اطلاع دیدیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۹ اگست کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں ٹرسٹ کے مختلف اسکیموں میں ۴۶۳۳۰ روپے کے تخمینے انجنیرنگ کے کاموں کے لئے منظور کئے گئے۔ اس میں مزدوروں کی فیکٹری ایریا میں ایک کھیل کا میدان بنانے کا تخمینہ بھی شامل ہے ٹرسٹ نے سری رام کرشن مشن کو ایک پلاٹ بچوں کا اسکول اور کھیل گھر بنانے کے لئے برائے نام کرایہ پر دینا منظور کیا ہے اور ایک دوسرا پلاٹ ریڈ کراس سوسائٹی کو میٹرنٹی سنیٹر بنانے کے لئے دینا منظور کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو ایک خط میں لکھا ہے کہ سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کے بجٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے اگر بورڈ جلد مالی حالت کو بنانے کے لئے کوئی عملی کارروائی نہ کریگی تو گورنمنٹ کوئی سخت کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہوگی۔

حکومت نے ہمیر پور اور ہردوار کے بورڈوں کو خراب انتظام کی وجہ سے توڑ دیا ہے اسلئے ضرورت ہے کہ پارٹی بندی سے علیحدہ ہو کر بورڈ اپنی مالی حالت کو درست کرے۔ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے بورڈ کا جلسہ ۳ ستمبر کو ہوگا۔

اڈریس کانپور میونسپل بورڈ نے ٹاؤن ہال میں ۳۰ اگست ۵ بجے شام کو لالہ دیوان چند ایم۔ اے۔ سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج کو اڈریس دیا۔

جنگ پر معززین شہر کے لکچر مسٹر عبد الرؤف صدیقی ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نے ۳ ستمبر تک کا مندرجہ ذیل پروگرام شائع کیا ہے۔

۳۰ اگست (کیا جرمنی انگلینڈ کو فتح کر سکتا ہے)
از مسٹر کرشن سہائے ستکاری
۳۱ اگست۔ (کانپور کی جنگی تیاریاں)
از مسٹر ایچ۔ کے۔ ماتھر
یکم ستمبر۔ (مزدور طبقہ اور جنگ)
از مسٹر اے۔ اے۔ علوی
۲ ستمبر۔ (ہفتہ کی خبریں)
از مسٹر ایس۔ بی۔ نہرو
۳ ستمبر۔ (اس جنگ سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں)
از پرنسپل اے۔ سی۔ چٹرجی

۲۸ و ۲۹ اگست کو پروفیسر نواب حسین اور رائے بہادر لالہ کشن لال گپتا بلقان کے مالک اور ٹیکنیکل اکمرٹنگ پر لکچر دیئے ہیں یہ پروگرام روزانہ ص م ۸ بجے رات کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال دیعول باغ میں شروع ہوگا۔

کان پور میونسپل بورڈ کی طرف سے

ہیضہ (کالرا) کے انسداد کی تدابیر

ماہ اگست کے شروع میں ہیضہ (کالرا) کی وبا شہر میں پھیلی ۳ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے اس وقت تک میونسپل علاقہ میں ہیضہ کا حملہ ۲۲۳ اشخاص پر ہوا اور ۷۶ اموات ہوئیں ہیضہ کی وبا کو روکنے کے لئے تمام ممکن تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ ۹ اگست اور ۱۸ اگست کو شہر کا معائنہ کر چکے ہیں اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ بذات خود ۱۹ اگست سے ہیضہ کی وبا کو روکنے والی تدابیر کی نگرانی کر رہے ہیں اس ہیضہ کی وبا کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی گئیں

۱۔ عام طور پبلک کے ہیضہ کا ٹیکہ لگانے کی مہم شروع کی گئی چنانچہ اس وقت تک میونسپل علاقہ میں ۶۷ ہزار سے زیادہ ہیضہ کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں، اس کے علاوہ لیبر کمشنر۔ فوجی افسران مل مالکان اور دیگر فرموں کے ذریعہ تقریباً دس ہزار اشخاص کے ٹیکہ لگائے جانے کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ ۲ لاکھ ۷۵ ہزار (۲۷۵۰۰۰) ٹیکوں کے لیے ویکسین (Vaccine) (ٹیکہ لگانے کی دوا) کا آرڈر مندرجہ ذیل ویکسین تیار کرنے والی فرموں کو دیے گئے

۱۔ بنگال کیمکلس کلکتہ
۲۔ بنگال امیونٹی کلکتہ
۳۔ یونین ورکس کلکتہ
۴۔ اسٹنڈرڈ فارمیسوٹیکل ورکس کلکتہ
۵۔ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ یو۔پی
۶۔ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ بمبئی
۷۔ سینٹرل انسٹی ٹیوٹ کسولی
۸۔ بیکٹریوفیج انسٹی ٹیوٹ پٹنہ

ویکسین کی سپلائی آنے کے بعد ٹیکے لگانے کے لئے اس وقت تک ۶۵۳۰۰ کیوبک سنٹی میٹر ویکسین مختلف فرموں اور برانچ لکھنؤ سے آچکی ہے اور ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کے لیے آرڈر کی سپلائی ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

مل اور فیکٹری ڈاکٹروں کے علاوہ ۱۲ اڈیکل آفیسرس اور میونسپل دواخانے محلوں میں ٹیکہ لگانے کا کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ شہر کے ہر ڈاکٹر کو ویکسین جسقدر مقدار میں ممکن ہوسکا ٹیکہ لگانے کے لئے دی گئی ہے۔

۲۔ ہیضہ کی وبا کو روکنے والی تمام تدابیر کو عوام کے نوٹس میں لانے کے لئے وسیع پیمانہ پر تشہیری مندرجہ ذیل طریقہ پر کی گئی ہے:۔

(۱) اردو اور ہندی میں اشتہارات جن میں وبا روکنے والی تدابیر درج ہیں۔
(۲) یکوں کی پشت پر اور پبلک مقامات میں بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے۔
(۳) پولیس پبلسٹی کی لاوڈ اسپیکر سے آراستہ موٹر سے ہیضہ کی وبا کی روک تھام اور پرہیز کے متعلق ہائی جین پبلسٹی افسر کے لکچروں کا انتظام کیا گیا۔
(۴) چھ سینما گھروں میں اردو اور ہندی دونوں میں تصویریں اور سلائڈ وغیرہ دکھلائے جارہے ہیں

۳۔ اسینشل آئیل مکچر (Essential Oil Mixture) بیکٹریوفیج (Bacteriophage) اور پوٹاسیم پرمگنٹ (Pot. Permanganate) (لال دوا جو پانی میں چھوڑی جاتی ہے) ان علاقوں میں جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسینشل آئیل مکچر ۱۵۰ پونڈ۔ پوٹاسیم پرمگنٹ ۵۶۰ پونڈ اور ایک ہزار من چونا اس وقت تک استعمال کیا جا چکا ہے۔

۴۔ ہیضہ والے علاقوں میں باقاعدہ مکانات کے دھونے اور کنوؤں میں دوا ڈالنے وغیرہ کی کارروائی کی جارہی ہے۔

۵۔ خاص مزدوروں کے خاص گینگوں کے ذریعہ محلوں کی صفائی کی جارہی ہے اور گندگی کو دور کرنے کے لئے فنائل اور دیگر گندگی دور کرنے والی چیزیں کافی مقدار میں استعمال کی جارہی ہیں اور اسٹاک میں رکھی گئی ہیں۔

۶۔ کھانے پینے کی چیزیں کھلی ہوئی بیچنے اور سڑی ہوئی اور خراب ترکاری اور پھلوں کے فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ان ہدایتوں کے خلاف ورزی کرنیوالوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے اور کھانے پینے کی جو چیزیں کھلی ہوئی پائی جاتی ہیں انکو لے لیا جاتا ہے اور برباد کر دیا جاتا ہے۔ پان۔ پھل اور ترکاری بیچنے والے لوگوں کو پوٹاسیم پرمگنٹ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کے پانی سے ان چیزوں کو دھو کر فروخت کریں۔

۷۔ گندے علاقوں کی صفائی کے لئے خاص طور پر سخت ترین کارروائی ہو رہی ہے اور کوڑا گھروں اور ڈھمپنگ گراؤنڈ (Dumping ground) کی طرف خاص طور پر توجہ دی جارہی ہے جہاں ایک سومن چونہ روزانہ چھوڑا جاتا ہے۔

۸۔ متعدی امراض کا اسپتال متعدی امراض چھوا چھوت کے مریضوں کو اسپتال پہونچانے کے لئے ایک ایمبولینس (زائد موٹر) مہیا کی گئی ہے۔
۲ زائد مڈیکل افیسر
۶ زائد کمپونڈر۔ ۴ نرسیں۔ ۱۴ وارڈ قلی
وبا کے اس زائد کام کی نگرانی اور کام پورا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس اسپتال میں ایک مزید شیڈ (سائبان) بنا دیا گیا ہے۔

چھوا چھوت کے اسپتال میں مزید سلین اپریٹس (Saline Apparatuses) اور دواؤں کا اسٹاک فی الحال مہیا کر دیا گیا ہے تاکہ وبا کی وجہ سے بڑھی ہوئی زائد ضروریات کو پورا کیا جاسکے پرافی لیکسس (Prophylaxis) بیماری کو روکنے اور علاج کے واسطے صوبہ بہار سے بیکٹریوفیج کی دس ہزار (۱۰۰۰۰) خوراکیں منگائی گئی ہیں۔

ہیضہ کی وبا کو روکنے کے لئے میونسپل بورڈ کانپور نے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

شاندار ڈنر ۲۴ اگست کی رات کو نواب سید قیصر حسین صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی

مشاعرہ یکم ستمبر ۹ بجے دن کو مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ اپنے مکان واقع کلکٹر گنج میں ایک بزم مشاعرہ منعقد کر رہے ہیں جسمیں علاوہ شعرائے کرام کے شہر کے مخصوص ادب نواز حضرات بھی شریک ہونگے۔

گیا پرشاد لائف سیونگ ٹرسٹ ۵ اگست کو گیا پرشاد لایف سیونگ ٹرسٹ کا ایک جلسہ کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ہوا جسمیں متعدد انعامات آدمیوں کی جانیں خطرہ سے بچانے کیلئے دینا منظور کیا گیا۔

رجبی شریف حسب معمول رجبی شریف کا جلوس ۲۷ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء ایک بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے اٹھیگا۔ تفصیلات اسی اخبارات میں کسی دوسری جگہ درج ہیں

مسٹر موہن لال سکسینہ ۲۴ اگست کو مسٹر موہن لال سکسینہ نے مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں ملک میں بنیادی کاموں اور عملی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کھادی کے کام سوشل سروس، تعلیم کی اشاعت، ہریجنوں کی اصلاح اور فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے طلبا کو نصیحت کی آپ نے اسکولوں اور کالجوں کی ہڑتالوں کو ناپسند کیا۔

نئے انتخابات کی تجویز سیسہ مئو ویسٹ نیو ایریا ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ گزشتہ ہفتہ ہوا جسمیں موجودہ میونسپل بورڈ کی میعاد ختم کرنے اور نئے انتخابات کرانے کے لئے ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

کانگریس کمیٹی - کانپور سٹی کانگریس کمیٹی ص م

سبد گل

فرانس کے عیش پرستوں کو اپنی شکست کی اتنی فکر نہیں جتنی کہ ان کو اس کی فکر ہے کہ وہ کسی طرح پیرس میں پہونچ کر حسین و جمیل لڑکیوں کے ساتھ عیش کی زندگی گذاریں۔ چنانچہ فرانس کی کٹ پتلی حکومت اور فرانس کے عیش پرست باشندے نہایت ادب کے ساتھ ہٹلر بہادر سے گذارشات کر رہے ہیں کہ انھیں ایک مرتبہ پھر پیرس کے صنم خانوں میں داد عیش دینے کا موقع دیا جائے۔

ہٹلر بہادر جو پُرانے پاپی ہیں بھلا ان کی گذارشات پر کب کان دھرنے والے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بار بار کب ملتا ہے چلو لگے ہاتھوں تم بھی عیش کر لو۔ چنانچہ آج کل ہٹلر بہادر اور ان کی ذریات پیرس میں خوب گلچھرے اڑا رہی ہے۔

پیرس عیش پرستوں کے لیے ساری دنیا میں مشہور ہے یہی دنیا کا وہ شہر ہے جس میں سیاہ کاری انتہائی ارتقا کی منزلیں طے کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ سیاہکاری اور عیاشی کے لئے ایسی ایسی جدید دریافتیں ہو چکی ہیں جن کو اگر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو دنیا حیران رہ جائے۔

یہ دنیا کا پہلا شہر ہے جہاں اس قسم کی تماشہ گاہیں موجود ہیں جہاں عورتیں مادر زاد برہنہ ہو کر رقص کرتی ہیں۔ اور جہاں ہر وہ بے حیائی جائز ہے جسے دنیا شرمناک خیال کرتی ہے۔

ادب لطیف

اُفق کے اُس پار

از جناب عبد الغنی صاحب منظر بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج کانپور

میں افق کے سُرخ پہاڑ کی دوسری طرف جہاں ایک نئی ہستی ہے جانا چاہتا ہوں......... سُنا ہے وہاں کی میٹھی نہروں میں دوامی زندگی اور راحت کا امرت ہے وہاں کی ننھی ننھی چڑیوں کے نغموں میں بہترین موسیقی ہے لوگ کہتے ہیں کہ وہاں کے درخت سدا بہار رہیں......... وہاں کی خوشیاں دائمی ہیں۔ .... وہاں حور و غلماں خدمت کو ملتے ہیں۔ .... وہاں کی دنیا ایک نئی دنیا ہے......... وہاں محبوب حقیقی کا خاص جلوہ ہے......... اسکی خاص رحمت ہے......... لہٰذا میں افق کے سُرخ پہاڑ سے گذر کر وہاں جانا چاہتا ہوں......... لیکن اس سرخ پہاڑ سے گذرنے کے واسطے مجھے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا......... کیونکہ اس سرخ پہاڑ پہاڑ کو نہ ریل پار کر سکتی ہے نہ موٹر......... نہ جہاز ہی وہاں تک جا سکتا ہے لہٰذا مجھے وہاں تک پہونچنے کے واسطے اپنی کشتیِ حیات کو فنا کے بحر میں غرق کرنا ہوگا.........

جب میں زندگی کے خارستاں سے اور کشاکش سے گذر رہا ہونگا لوگ میری موت پر افسوس کرتے ہوں گے۔ اعزا میرے سفر آخرت پر آنسو بہا رہے ہوں گے لیکن میں ان سب کی یہ حالت دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں مسکراتا ہونگا کیوں کہ میں اپنی جائے مطلوبہ یعنی افق کے سُرخ پہاڑ سے گذر کر نئی دنیا میں جاتا ہونگا اور جب میں نئی دنیا میں پہونچ جاؤں گا پُرانی دُنیا والے مجھے بھول جائیں گے لیکن میں ان کو اسی طرح یاد رکھونگا کبھی ان تک چاند کی کرن بن کر اور کبھی آفتاب کی پہلی شعاع بن کر ان تک آیا کرونگا اور پیغام بیداری دیا کرونگا......

..... طیورانِ چمن مجھکو دیکھکر محبوب حقیقی کی یاد میں مشغول ہوا کریں گے......... میں اپنے احباب کے ساتھ سایہ کی طرح رہا کرونگا...... میں انکو دیکھونگا لیکن وہ مجھکو نہ دیکھ سکیں گے کیوں کہ اب میں ایک دوسری ہی وضع میں ہونگا...... میں ہمیشہ یہی چاہوں گا کہ کسی طرح وہ سب بھی اس سرخ پہاڑ کو طے کر کے میرے پاس آ جائیں......... میری یہ تمنا پوری ہوگی اور ایک ایک کر کے میرے تمام احباب و اعزا میرے پاس پہونچ جائیں گے......... پھر ایک وہ دن ہوگا جب ہم سب اس پُرانی فانی دنیا کو بھول کر اس نئی غیر فانی دنیا کی دائمی خوشیوں میں کھو جائیں گے۔

---

۴ وہ سب سے پہلے اپنے اس دماغ کی اصلاح کریں جس میں انھوں نے عورت کا ایک ایسا نقشہ قایم کر لیا ہے۔ جو صرف سینما کے پردوں ہی پر مل سکتا ہے۔ گھروں میں نہیں۔ عورت فطرتاً حیا کا X

عالم نسواں

عورتوں کو بیحیا کون بنا رہا ہے؟

از عابدہ بیگم بنت حکیم ممتاز علی صاحب ہلی

مرد عورتوں کو بے حیائی کا طعنہ دے رہے ہیں مرد عورتوں کی مغرب پرستی کا رونا رو رہے ہیں۔ اخبارات میں عورتوں کے خلاف مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ مقرر پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر عورتوں کے خلاف دل کے بخارات نکال رہے ہیں۔ اعلانیہ یہ کہا جا رہا ہے کہ "عورتوں میں حیا نہیں رہی۔ لڑکیاں بے شرم ہو گئی ہیں۔ مغربی تہذیب نے عورت کو مرد کے لئے ایک مصیبت بنا دیا ہے" لیکن میں پوچھتی ہوں کہ کیا مردوں نے کبھی اس چیز پر بھی غور کرنے کی تکلیف گوارہ کی کہ اس خرابی کا ذمّہ دار کون ہے؟

میں کہتی ہوں کہ اس خرابی کے ذمّہ دار محض مرد ہیں مرد۔ وہ مرد جنھوں نے غلطی سے اپنے دماغ میں عورت کا ایک ایسا تصور قایم کر لیا۔ جس کا نمونہ شریف گھرانوں میں ملنا ناممکن ہے۔ ان مردوں کی تمنا ہوتی ہے کہ ان کی بیوی جب ان کے سامنے آئے تو اس طرح آراستہ ہو کر آئے جس طرح کہ فلمی ایکٹریس مصنوعی حُسن میں رنگی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسی دو نہیں سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ شوہروں نے صرف اس لیے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا۔ کیوں کہ ان میں مغربی عورت کا سا چلبلاپن نہ تھا۔ مغرب زدہ لڑکیوں کی سی شوخی نہ تھی۔ اور فلم ایکٹریسوں جیسا ان میں نمایشی حُسن نہ تھا۔

ان حالات میں اگر موجودہ زمانہ کی عورتیں اگر مردوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے آپ کو مغربی رنگ میں رنگتی ہیں۔ تو اس کی ذمہ داری عورتوں پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ مرد ہیں جو ان کو مغربی رنگ میں رنگا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جب عورتوں کو گمراہی کے لئے مجبور کیا جائے تو غریب عورتیں کیا کریں۔

کون نہیں جانتا کہ شریعت اسلامیہ نے عورت کے لباس کے لئے معمولی پابندی عائد کی ہے۔ لیکن ان پابندیوں کو آج مرد ہی خود توڑ رہے ہیں صحیح حدیث ہے۔ کہ

> اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آئیں۔ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے ان کی طرف سے رُخ پھیر لیا اور فرمایا کہ اسماء عورت جب بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کا بدن دیکھا جائے۔
>
> (ابو داؤد)

یہ تو رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے۔ اور اس کے برخلاف نئی روشنی کے نوجوانوں کی حالت یہ ہے کہ ان کو صرف وہی لباس پسند ہے جو بے حیائی کا جامہ ہو۔ یہی نہیں ہو رہا بلکہ نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ موجودہ روشنی کے نوجوان اپنی بیویوں کو مردانہ لباس پہنانا بیحد پسند کرتے ہیں حالانکہ عورتوں کے لئے مردانہ لباس کی شریعت اسلامیہ نے سخت ممانعت کی ہے۔ صحیح حدیث ہے۔

> لعنت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کے لباس پہنے۔
>
> (ابو داؤد)

زمانہ بدل چکا ہے۔ حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ نہ کوئی احادیث سے واقف ہے۔ نہ شریعت سے۔ سب گمراہی کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ پھر اگر اس طوفان میں عورت کے قدم کو بھی لغزش ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔

میں مردوں سے کہوں گی کہ عورتوں کی اصلاح کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ وہ ان کو بے حیائی کے طعنے دیں۔ ان کے خلاف تقریریں کریں انکی مخالفت میں مضامین لکھیں بلکہ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ ۴

بچوں کی دنیا

غریب ہندوستانی بچہ کی ایکدن کی سرگذشت

از جناب پنڈت متھرا پرشاد صاحب باجپئی

میں آج صبح اُٹھا میں نے ٹھیک سے منھ ہاتھ نہیں دھویا کیونکہ میری ماں نے مجھے ٹھیک سے صفائی رکھنے کا طریقہ سکھایا ہی نہیں تھا۔ اور اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ میں اُن کا پہلا بچہ تھا اسی وجہ سے ان کو بچوں کے سکھانے کا طریقہ معلوم نہ تھا مگر اپنا قصور دوسرے کے متھے مڑھا جاتا تھا۔ میری ماں کو میرے اوپر غصّہ ہوتے دیکھکر میرے والد ہمیشہ میری ماں سے بگڑا کرتے تھے اور آپس میں کبھی کبھی بڑی بحث ہو جایا کرتی تھی آج بھی وہی موقع تھا۔ دیر تک بحث ہوئی جس کی وجہ سے کھانا پکانے میں دیر ہو گئی مجھے جیسا تیسا ناشتہ ملا وہ بھی دیر سے دوڑتے دھوپتے اسکول پہونچا تو دیر ہو گئی تھی ماسٹر صاحب نے لے دے کی پڑھانے کا پہلا گھنٹہ شروع ہوا ماسٹر کا سبق یاد نہیں تھا کیونکہ پہلے روز ماسٹر صاحب زکام ہونے کی وجہ سے سست بیٹھے رہے اور ٹھیک سے پڑھایا نہیں۔ مجھے کوئی ماسٹر پرائیوٹ پڑھانے بھی نہیں آتا اور جن لڑکوں کے یہاں پرائیوٹ ٹیوشن ہے وہ یاد کر لاتے تھے لہٰذا میں کندذہن ٹھہرایا گیا اگر ان سے اس کا ذکر کیا جاتا تو گستاخی ہوتی۔ خیر بیچ کی چھٹی ہوئی جسے انٹرول کہتے ہیں میں ایک کونے میں رنجیدہ جا کر بیٹھ گیا۔ لڑکوں نے مجھے ڈھونڈ نکالا کوئی کہنے لگا کہ یہ گھبر ہے اور کسی نے کہا کہ یہ فلاسفر ہو گیا ہے کسی نے گردن پکڑی اور کسی نے کرتا پکڑ کر گھسیٹا آخر کار اپنی مرضی کے خلاف آنا پڑا اس وقت ہم سب لوگ جن میں ہر مذہب و ملت کے بچے تھے بڑی خوشی سے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلنے لگے کیونکہ اس عمر میں بچوں کے دلوں میں فرقہ وارانہ جذبات نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعد کو یہ جذبات بھر دیے جاتے ہیں۔

دوسرے وقت پھر اسکول جاری ہوا تو ایک ہفتہ وار امتحان کی کاپی دکھائی گئی اُس میں میرے نمبر کم آئے مجھے تعجب ہوا کہ میں نے لکھا تو بہت اچھا تھا مگر نمبر کم کیوں آئے پتہ چلا کہ ماسٹروں میں آپس میں اَن بن ہے لہٰذا وہ ایک دوسرے کے مضمون میں لڑکوں کا گلا ایک دوسرے کو نالایق ثابت کرنے کے واسطے گھونٹ دیتے ہیں۔ تیسرے گھنٹہ میں فیس داخل کرنا تھی کیونکہ آج مہینہ کی ۱۵ ار تاریخ ہے اور اسی تاریخ کو بہت لڑکوں سے فیس لیجاتی ہے۔ مجھے آج گھر سے فیس نہیں ملی کیونکہ میرے والد کو تنخواہ نہیں ملی تھی۔ لہٰذا وہ بیچارے انتظام کرتے تو کہاں سے میں نے اُن سے دو تین دفعہ صبح یاد دہانی کی تو وہ رنجیدہ ہو گئے۔ میں چپ ہو کر اسکول چلا آیا مگر اس سے ماسٹر صاحب کو کیا مطلب ان کو تو فیس لینا ہے اور دوسری بات یہ کہ ان کے حساب میں بھی دقت پڑتی ہے انھوں نے میری طرف اس نگاہ سے دیکھا کہ جیسے کہہ رہے ہیں کہ تم بڑے ذلیل ہو گھر میں کیا کرتا۔ خدا خدا کر کے چھٹی کا وقت آ گیا اور میں نکل کر خوشی کے ساتھ اسکول سے بھاگا کہ جان بچی لاکھوں پائے۔ راستہ میں لڑکے گولی کھیل رہے تھے مجھے بھی دن بھر کی مصیبت کے بعد تھوڑی دیر خوشی منانے کی سوجھی گولی کھیلنے لگا۔ گھر پر وقت سے نہیں پہونچا تو والدین کو تشویش ہوئی والد صاحب دھونڈھنے نکلے اور مجھے گولی کھیلتا ہوا پا کر لگے دھولیں لگانے میں خوشی کو رنج میں تبدیل کر کے گھر کی طرف چلا۔ میرے چند ساتھی لڑکے جو مجھ سے رنجش رکھتے تھے وہ پہلے ہی سے میرے گھر جا کر یہ کہہ آئے تھے کہ میرے آج نمبر کم پائے ہیں میری ماں بھی یہ خبر سنکر شمشیر برہنہ تھیں۔ بولیں اسے تو گولی کھیلنے کی سوجھی ہے پڑھے کون۔ میرے رنج کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور میں رونے لگا۔ ماں کی مامتا نے مجھے گلے سے لگا لیا۔ مجھے بڑا سکھ ملا ۴

پردۂ فلم

فلموں میں کیا نہیں ہونا چاہیئے؟

از جناب ماہر القادری

فلمی صنعت، ہندوستان میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ہر طلوع ہونے والی صبح، فلمی اُفق پر ایک نیا منظر پیش کر کے رخصت ہو جاتی ہے۔ لیلیٰ مجنوں اور گل بکاؤلی کی کہانیوں کی جگہ، سماجی ڈرامے پیش کیے جا رہے ہیں۔ اور فلم کو زندگی سے قریب تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس چند سال کے عرصہ میں ہندوستان نے بعض بہت اچھے فلم پیش کئے ہیں جن کی یاد بہت دن تک دامن فکر کو کھاے رہے گی۔ ناحق شناسی ہوگی۔ اگر اس حقیقت کا اعتراف نہ کیا جائے کہ فلمی صنعت کا ہر قدم، ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے، اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دُور ہو رہی ہیں۔

ان تمام ترقی یافتہ رجحانات کے باوجود فلموں میں عام طور پر ایسی کمزوریاں اور غلطیاں پائی جاتی ہیں، جن کی اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔ عام لوگوں کی ان باتوں پر نظر نہیں پڑتی، لیکن ارباب نظر ان لغزشوں کو بُری طرح محسوس کرتے ہیں اگر فلم کمپنیاں ذرا بھی توجہ کریں تو ان لغزشوں اور کوتاہیوں کی بڑی آسانی کے ساتھ اصلاح ہو سکتی ہے۔

فلمی ڈراموں میں وہی زبان استعمال ہونی چاہیئے، جو عام طور پر ہندوستان میں بولی جاتی ہے اور سمجھی جاتی ہے۔ عوام کی بول چال کو بدل کر مانوس، مروج اور زبانوں پر چڑھے ہوئے الفاظ کی جگہ غیر مانوس الفاظ لانا، نہایت ہی بدنما اور ناقابل برداشت بات ہے جس کو کوئی عقلمند اور صاحب ذوق نگاہ پسندیدگی سے نہیں دیکھ سکتا۔

بعض ڈرامے زبان کے اعتبار سے اچھے کہے جا سکتے ہیں لیکن ان کے گانے بہت زیادہ پست اور بازاری قسم کے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈرامہ نویس ہی کو غزل یا گانا اپنے طرف سے جوڑ کر لکھ دیتے ہیں۔ یہ ضرور نہیں ہے کہ کوئی شخص اچھا ڈرامہ نویس ہو تو اسے شاعر بھی ہونا چاہیئے۔ یہی سبب ہے کہ ڈراموں کی غزلیں اور گیت زبان و خیال کے اعتبار سے بہت پست ہوتے ہیں۔ گانے والے اور گانے والی کی آواز کا لوچ ان چیزوں کو پبلک میں مقبول بنا دیتا ہے۔ لیکن یہی قبولیت پبلک کے ذوق شعری کو گمراہ بناتی ہے

شعرائے متقدمین کے کلیات اور دواوین سے بہترین غزلیں منتخب کی جا سکتی ہیں، اور موجودہ شعراء نہایت خوبی کے ساتھ اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ انمول اور بے جوڑ غزلوں اور گیتوں کی روک تھام کی شدید ضرورت ہے۔ فلم ڈائرکٹروں کو پہلی فرصت میں اس پر توجہ کرنی چاہیئے۔

فلموں میں مارپیٹ اور نزع و موت کے مناظر کو بہت تفصیل کے ساتھ دکھایا جاتا ہے۔ جس کا دیکھنے والوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ یہ مناظر انتہائی مختصر ہونے چاہئیں۔ بعض فلموں میں تو مارپیٹ بالکل کھاڑے کی کشتی کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ نزاع اور موت کے تفصیلی مناظر بھی کسی کو بھلے معلوم نہیں ہوتے اس کے سوا ان مناظر میں اصلیت کا رنگ بھرنا بہت مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہو اس قسم کے مناظر کو بہت ہی اجمال اور اختصار کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ اختصار اور اجمال میں اصلیت کی جھلک پیدا ہو سکتی ہے اور مشاہدہ بھی اس کو گوارا کر سکے گا۔

بعض فلموں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک عورت کی پیشانی پر بس اس انداز کے ساتھ شکن در شکن زلف بکھری ہوئی ہے۔ وہ ہر وقت اسی طرح قایم رہتی ہے یہاں تک کہ دس سال کی مدت کے بعد بھی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں میں کوئی بے ترتیبی پیدا نہیں ہوئی۔ مانا کہ عورت کی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کا وہ انداز نگاہوں کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن واقعاتی طور پر یہ چیز کتنی مضحکہ انگیز ہے۔

اسی طرح بعض کمروں میں جس ترتیب کے ساتھ فرنیچر دکھایا جاتا ہے۔ برسوں گذر جانے کے بعد X

X بھی کمرے کے فرنیچر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صوفے، قالین، الماریاں، آئینے، پلنگ، مسہریاں، تمام کی تمام چیزیں برسوں تک اسی ایک انداز اور ترتیب کے ساتھ رکھی ہوئی دکھائی جاتی ہیں یہ بات روزمرہ کی زندگی کے بالکل خلاف ہے۔ بظاہر یہ باتیں چھوٹی اور غیر اہم معلوم ہوتی ہیں لیکن ان ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑی باتیں بنتی ہیں تصویر میں لکیروں کے سوا اور ہوتا ہی کیا ہے — لکیروں کا تناسب ہی تصویر کو تصویر بناتا ہے یہی حال فلموں کا ہے۔ کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی فلموں میں جان ڈالتی ہیں۔

اظہار محبت کے لئے صرف تبسم اور باتوں کی رنگینی کافی ہے۔ بوس و کنار اور ہولناک چیخاروں سے گریز کرنا چاہیئے پبلک کے جذبات میں آگ لگا کر روپیہ کمانا اچھا کام نہیں ہے فلموں کے ہوسناک مناظر دیکھنے والوں کو بہت گمراہ کر رہے ہیں اور تصورات کی دُنیا معصیت کدہ بن چکی ہے۔

اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ آخری اور قطعی چیز نہیں ہے۔ ارباب نظر ان میں اور باتوں کا بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال اگر فلم ساز کمپنیاں ان نقایص کی بھی اصلاح کر دیں تو فلمی ڈرامے بہت کچھ بلند ہو سکتے ہیں۔ کاش!

"خداوندانِ فلم" کے کانوں تک میری کمزور آواز پہونچ سکے!

چائے کی مشہوری کے لئے فقروں (سلوگن) کا مقابلہ

چائے کی مشہوری کے لئے جو شخص بہترین فقرہ (سلوگن) پیش کریگا اسے ایک سو پچاس (۱۵۰ روپے) انعام دیا جائے گا۔

فقرہ (سلوگن) مختصر۔ پرزور۔ اور پُر معنی ہو۔ مگر کسی دوسری زبان کے فقرہ (سلوگن) کا ترجمہ نہ ہو۔ نہ ہی ایسا فقرہ (سلوگن) ہو جو کہ پہلے کسی اور زبان میں استعمال کیا جا رہا ہو۔ جو حضرات اپنا فقرہ (سلوگن) ارسال فرمانا چاہیں ان کیلئے لازمی ہے کہ اپنے فقرے (سلوگن) ایک لفافہ میں بند کر کے جسپر یہ الفاظ لکھے ہوں "فقروں (سلوگن) کا مقابلہ" کمشنر فار انڈیا۔ انڈین ٹی مارکٹ ایکسپینشن بورڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۷۔ کلکتہ کے پتہ پر ۲۳ ستمبر ۱۹۴۰ء تک یا اس سے پہلے پہلے بھیج دیویں۔ ہر ایک مقابلہ کرنیوالا صرف ایک ہی فقرہ (سلوگن) بھیج سکتا ہے فقروں (سلوگن) کے جانچنے میں کمشنر صاحب کا فیصلہ آخری ہوگا۔ مقابلہ میں داخل ہونیوالے امیدواروں کے ساتھ کسی قسم کی خط و کتابت نہیں کیجائیگی، اور نہ ہی فقرے (سلوگن) واپس کئے جائینگے۔ جس فقرہ (سلوگن) کا انعام دیا جائیگا۔ اُس پر انڈین ٹی مارکٹ ایکسپینشن بورڈ کے جملہ حقوق محفوظ ہوں گے۔

اقوال زرین

جوانی ایک نادانی ہے، درمیانی عمر ایک جدوجہد اور بڑھاپا ایک پشیمانی، (ڈزرائیلی)

دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے لیکن اُسے دیو کی مانند استعمال کرنا ظلم ہے۔ (شیکسپیر)

جوں جوں ہماری زندگی کا آفتاب ڈھلتا جاتا ہے توں توں ہماری خواہشات سایہ کی طرح بڑھتی ہیں۔ (ینگ)

جتنا مشکل کام ہوگا اتنا ہی اس کا انجام دینا عظمت کا باعث ہوگا ماہر ملاح طوفان سے مشہور ہوتے ہیں، (شیکسپیر)

وہ لوگ بہت کم ترقی کرتے ہیں جن کے سامنے نقل کرنے کے واسطے صرف اپنا ہی نمونہ ہوتا ہے، (آلیور گولڈ اسمتھ)

خوبصورت عورت آنکھوں کی مسرت ہے اور خوش اخلاق عورت دل کی، (نپولین)

موج تبسم

ایک میم صاحبہ گھبرائی ہوئی چینی کے برتن فروخت کرنے والے کی دوکان میں داخل ہوئیں اور دکاندار سے کہنے لگیں: "میں نے اپنی چینی کی طشتریوں کا پورا سٹ اپنے شوہر کے سر پر مار کر توڑ ڈالا ہے اب میں ان طشتریوں کی جگہ بہت سستی قسم کی طشتریاں چاہتی ہوں"

دوکاندار حیرت سے آنکھیں پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بولا "تو کیا آپ نے سچ مچ اپنے شوہر کو قتل کر ڈالا"!!!

میم صاحب نے چمک کر جواب دیا "تم بھی نرے احمق ہو اگر میں نے اپنے شوہر کو قتل کر ڈالا ہوتا تو اور طشتریاں لینے کیوں آتی"!

دوست: "تمھاری دوکان میں یہ بیش قیمت ہار رات بھر کھڑکیوں میں لٹکے رہتے ہیں۔ شیشہ کا دروازہ ہے تم ان کو بند کیوں نہیں کر دیتے"

جوہری: کیا ضرورت ہے۔ میں رات کو ایک نوٹس لگا دیتا ہوں کہ "نقلی ہار ایک ایک آنہ"

دلچسپ معلومات

فوجی سپاہیوں کی روحوں کی شرارت

روس کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ روس کی خلیج اڈلیسہ میں بعض فوجی سپاہیوں کی روحوں نے بڑی شرارت برپا کر رکھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ روحیں سمندر میں رہتی ہیں اور انکا طریق کار یہ ہے کہ جوں ہی تیراک خلیج اڈلیسہ میں تیرنا شروع کرتے ہیں تو پانی کے اندر سے مُردے پھٹی وردیاں پہنے اور ہاتھ پھیلائے ہوئے تیراکوں کی طرف بڑھتے ہیں۔ جنھیں دیکھکر تیراک اسقدر خوف زدہ ہوتے ہیں کہ ان میں سے اکثر کے دماغ الٹ جاتے ہیں اور بہت سے خوف کی وجہ سے وہیں مرجاتے ہیں۔

جنگ عظیم کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک انگریزی جہاز اس خلیج میں آیا۔ ایک افسر کو کسی وجہ سے پانی میں اُترنا پڑا۔ اس نے پانی میں غوطہ لگایا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں اس نے رسہ ہلایا۔ جہاز والوں نے اُسے اُوپر کھینچ لیا۔ جب وہ اوپر آیا تو بیہوش تھا ہوش میں آنے کے بعد اس نے بیان کیا کہ جوں ہی میں پانی کی تہ میں اُترا میں نے دیکھا کہ پھٹی ہوئی وردیوں میں مُردہ سپاہی منہ پھیلائے ہوئے اور ہاتھ بڑھائے ہوئے میری طرف بڑھ رہے ہیں۔ غرضکہ ان انسانوں سے مدتوں تک اس خلیج میں لوگوں پر خوف طاری رہا۔

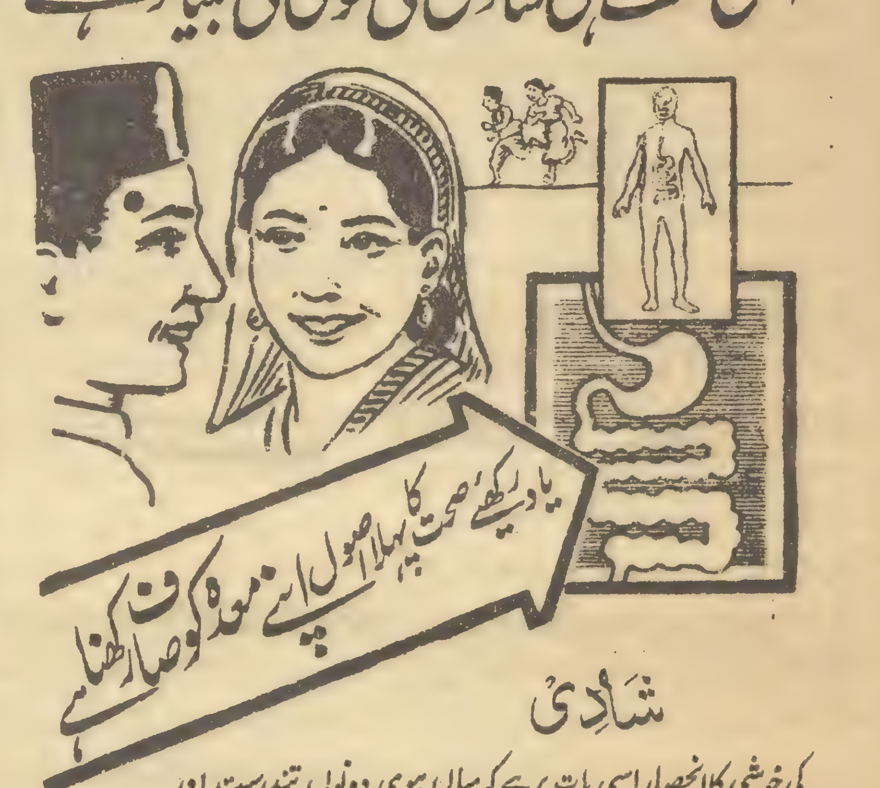

اعلیٰ صحت ہی شادی کی خوشی کی بنیاد ہے

شادی

کی خوشی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ میاں بیوی دونوں تندرست اور صحتور ہوں۔ تندرست خاوند اپنے کاروبار میں ہمیشہ کامیاب رہتا ہے تندرست بیوی اپنے خاوند کی خوشی کا باعث ہوتی ہے اور ایسے میاں بیوی کی اولاد بھی تندرست اور خوش و خرم ہی ہوتی ہے۔

اعلیٰ صحت کے لئے قدرت کے اُصول چند اور آسان ہیں۔ سب سے ضروری اُصول یہ ہے کہ جسم کو اندر سے صاف رکھا جائے۔ اینڈ ریوز لور سالٹ کا ایک گلاس استعمال کرنے سے جسم اندر سے صاف ہوجاتا ہے۔ اِس سے زبان اور منہ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ اور جگر کا فعل درست ہوتا ہے اور آنتیں تمام گندگیوں سے صاف ہوجاتی ہیں۔ جو اکثر خرابیوں کا باعث ہوتی ہیں۔ معدہ کا صاف رہنا صحت کا پہلا اصول ہے:

اینڈ ریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے۔ خون کو صاف اور ٹھنڈا کرتا ہے۔ معدہ جگر اور قبض کی خرابیوں کو دُور کرتا ہے اس کے استعمال سے عادت نہیں پڑتی بچوں اور بوڑھوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

ایک خریدار لکھتا ہے:- کہ

"میں کئی سال سے قبض میں مبتلا تھا کئی ہسپتالوں میں علاج کے لئے گیا۔ عرصہ تین سال کا ہوا میں نے اینڈ ریوز لور سالٹ استعمال کرنا شروع کیا میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس نے مجھے بڑا فائدہ پہونچایا۔ اب میں ہر چیز کھا سکتا ہوں خوشی سے کام کرتا ہوں اور آرام سے سوتا ہوں"

اینڈریوز لور سالٹ

ANDREWS
LIVER SALT

نہایت پُرجوش اور قبض کشا جسم کے اندرونی حصہ کو صاف کرتا ہے

No 22

افسانہ

وبالِ جان

مَاپاساں کے فرانسیسی افسانہ کا ترجمہ ــ ترجمہ از جناب طاہر قریشی

فرانس کے مشہور فسانہ نگار۔ ماپاساں کے ایک افسانہ کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس افسانہ میں لائق فسانہ نگار نے یہ دکھایا ہے کہ وہی والدین جو اولاد کی پرورش کرتے ہیں بڑھاپے میں اولاد کے لئے کس طرح وبال جان بن جاتے ہیں

بوڑھے کی بیماری کو کافی زمانہ گذر چکا تھا۔ اس کا وجود بیٹی اور داماد دونوں کے لئے وبال جان بنا ہوا تھا کسان نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے بیوی سے پوچھا "اب بوڑھے کا کیا حال ہے"

عورت نے جواب دیا "پادری کہتا ہے کہ اب وہ مرنے کے قریب ہے وہ رات بھی نہیں کاٹ سکے گا"

دونوں گھر میں داخل ہوئے۔

باورچی خانہ میں سے گزرتے ہوئے وہ ایک نیچی چھت والے تاریک کمرے میں پہونچے، جو کھڑکی کے ذریعہ جس کے آگے فرانسیسی وضع کا پھولدار پردہ لٹک رہا تھا، نیم روشن ہو رہا تھا۔ کمرے کی چھت میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک سال خوردہ سیاہ، دھوئیں سے اٹا ہوا، شہتیر نظر آرہا تھا۔ یا دوسرے فرش کا ہلکا سا بوجھ سنبھالے ہوئے تھا جس پر چوہوں کے بے شمار گروہ رات دن ناچتے رہتے تھے

کچا فرش ناہموار، چکنا، اور نم آلود تھا، کمرے کے آخری سرے پر ایک نیم سفید سا بستر دکھائی دے رہا تھا۔ ایک بھاری، کریہہ سرسراہٹ اور گڑگڑاہٹ کی سی مسلسل آواز جیسی عموماً پانی کے شکستہ نل سے پیدا ہوتی ہے، تاریکی میں پڑے ہوئے ایک کوچ سے بلند ہو رہی تھی، جس پر ایک بوڑھا پڑا سسکیاں لے رہا تھا۔ یہ اس عورت کا باپ تھا۔

مرد اور عورت دونوں آئے اور اس نیم جاں بوڑھے کی طرف ساکت و مطمئن نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ داماد نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آخری وقت آپہنچا ہے۔ یہ رات تک شاید ہی زندہ رہ سکے"

اس کی بیوی نے جواب دیا "دوپہر سے یہ اسی طرح غرغرا رہا ہے"

پھر وہ خاموش ہوگئے۔

بوڑھے کی آنکھیں بند تھیں، اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا اور وہ لکڑی کی طرح خشک تھا۔ اس کے نیم وا ہونٹوں میں سے بڑی مشکل سے سانس نکل رہا تھا۔ ہر سانس پر ململ کی وہ چادر جو اس کی چھاتی پر پڑی تھی، جنبش کرتی تھی۔

طویل سکوت کے بعد داماد نے کہا "اب تو اس کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار بھی نہیں اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟ مگر مصیبت یہ ہے کہ موسم اچھا آچکا ہے اور مجھے کل ہی بیج بکھیرنے ہیں"

اس کی بیوی اس خیال سے بے چین سی ہوگئی۔ اس نے کچھ سوچا اور پھر کہا "اگر یہ ابھی مرجائے تو بھی ہم شنبہ سے پہلے اسے دفن نہیں کر سکتے۔ اس طرح تمھیں کل صبح بیج بونے کی فرصت مل جائیگی"

کسان نے کچھ دیر سوچکر کہا "ہاں مگر اس صورت میں تو کل مجھے لوگوں کو جنازے پر بلانا بھی پڑے گا۔ اور ہر ایک سے ملنے ملانے اور ٹرول سے ماٹی تو تک آنے جانے میں کوئی چھ گھنٹے لگ جائیں گے"

عورت دو تین منٹ سوچ کر بولی "ابھی تین ہی بجے ہیں، اس لئے آج رات ٹرول تک ہو آؤ۔ یہ کہہ دینا کہ وہ مرچکا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں۔ تاکہ یہ دوپہر تک بمشکل زندہ رہے گا"

کچھ منٹ کسان تذبذب میں پڑا رہا۔ اس عجیب و غریب خیال کے اچھے اور بُرے نتائج پر غور کرتا رہا۔ بالآخر بولا "اچھا تو میں چلا ہی جاتا ہوں۔"

وہ جانے کے لئے باہر نکلا مگر پھر واپس آگیا اور کچھ لیس و پیش کے بعد بولا "تمھیں تو اب کوئی کام نہیں، تم پکانے کے لئے کچھ سیب اتار لانا۔ اور جو مہمان تعزیت کے لئے آئیں اُن کے لئے چار درجن سیبوں کا بھرتا تیار کر لینا۔ وہ بہت پسند کریں گے"

وہ کمرے سے باورچی خانے میں آیا۔ الماری کھولی، تین پونڈ کی ایک ڈبل روٹی لی۔ احتیاط سے ایک قاش کاٹی۔ الماری میں گرے ہوئے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر اکھٹے کئے، اور انھیں منہ میں ڈال کر کھالیا تاکہ وہ ضایع نہ ہوں پھر اپنے چاقو کی نوک پر ایک زرد رنگ کے مٹی کے برتن میں تھوڑا سا نمکین مکھن لیا اور اسے روٹی پر چپکا دیا، اور آہستہ آہستہ روٹی کھانی شروع کی، وہ ہر کام آہستہ آہستہ کیا کرتا تھا۔

اس نے صحن میں جا کر کتے کو خاموش کیا۔ جواب پھر بھونکنے لگا تھا پھر وہ اس سڑک پر ہولیا جو خندق کی طرف جاتی تھی، اور ٹرول کو روانہ ہوگیا۔

عورت اکیلی اپنے کام کاج میں لگ گئی۔ اس نے آٹے کے کنستر کا ڈھکنا اُٹھایا اور بھرتے کے لئے اسے گوندھا۔ کبھی وہ آٹے کو اوپر نیچے کرتی۔ کبھی اُسے گوندھتی کبھی کھینچتی، اور کبھی اُسے دباتی پھر اس نے زردی مائل سفید رنگ کا ایک بہت بڑا پیڑا سا تیار کیا اور اسے میز کے ایک کونے پر رکھ دیا۔

پھر وہ سیب لینے چلی گئی اور ایک سٹول کے ذریعے سے درخت پر چڑھ گئی۔ اس نے بڑی احتیاط سے پھل کا انتخاب کیا اور صرف پختہ ترین سیب اپنی جھولی میں بھرنے لگے۔

سڑک پر سے ایک آواز بلند ہوئی "مادام چیکو! تم یہاں ہو کیا؟"

اس نے پیچھے کی طرف منہ موڑ کر دیکھا۔ یہ اس کا ہمسایہ اسٹر آسم تھا، جو اپنے کھیت میں کھاد ڈالنے جا رہا تھا۔ وہ ایک طرف پاؤں لٹکائے کھاد کی گاڑی پر بیٹھا تھا۔ اس نے منہ موڑ کر دیکھا اور جواب دیا "ہاں۔ کیا کہتے ہو ماسٹر آسم"

"تمھارے باپ کا کیا حال ہے؟"

عورت نے چلا کر کہا "وہ اب تقریباً نیم جاں ہوچکا ہے، جنازہ ہفتے کو سات بجے اُٹھے گا" ہمیں بیج بونے کی بہت جلدی ہے"

ہمسائے نے جواب دیا "ٹھیک ہے۔ خدا تمھاری قسمت اچھی کرے۔ تم تو اچھی ہو؟"

اس نے اس تلطف آمیز سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "مہربانی! ہاں اچھی ہوں۔ تم بھی تو اچھے ہو" یہ کہہ کر وہ پھر سیب توڑنے میں مصروف ہوگئی۔

گھر پہونچتے ہی وہ اپنے باپ کے پاس آئی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ مرچکا ہوگا مگر دروازے کے پاس پہنچتے ہی اس کے کراہنے کی آواز اس کانوں میں آنے لگی۔ اس نے وقت بچانے کی خاطر آگے جانا مناسب نہ سمجھا۔ اور بھرتا تیار کرنے میں مشغول ہوگئی۔

ایک ایک کرکے اس نے تمام سیب خمیر کی باریک تہ سے لپیٹ دیئے اور اُنھیں ایک قطار میں میز کے کنارے کے ساتھ ساتھ رکھدیا۔ جب وہ اڑتالیس سیب تیار کرچکی تو انھیں درجن درجن کے حساب سے ایک دوسرے کی سیدھ میں مرتب کرلیا اور خود دوپہر کا کھانا پکانے میں لگ گئی۔

تقریباً پانچ بجے اس کا خاوند آیا۔ دہلیز پر قدم رکھتے ہی اس نے پوچھا۔

"ابھی ختم نہیں ہوا یہ؟"

اس نے جواب دیا "ابھی نہیں۔ وہ ہولناک آواز بدستور جاری ہے"

۴ وہ بستر کے پاس گئے۔ بوڑھا اُسی حالت میں پڑا تھا۔ اس کی بھاری سانس، گھڑی کی طرح نہ سست پڑی تھی نہ تیز، اور متواتر مختلف آوازوں کے ساتھ، جو ہوا کے چھاتی میں داخل ہونے اور باہر نکلنے سے پیدا ہورہی تھی۔ نکل رہی تھی۔ اس کا داماد حیرانی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا "یہ شمع کی طرح آہستہ آہستہ خود ہی بجھ جائے گا"

باورچی خانے میں جا کر وہ خاموشی سے دوپہر کے کھانے میں مصروف ہوگئے۔ پہلے وہ شوربے کا ایک گھونٹ پیتے اور بعد میں روٹی کا ٹکڑا اور مکھن کھا لیتے۔ اس کے بعد تھالیاں صاف کرکے وہ پھر نیم جاں بوڑھے کے پاس آئے عورت نے ایک چھوٹا سا دھوئیں سے اٹا ہوا دیا پکڑا اور اُسے اپنے باپ کے منہ کے سامنے لے گئی۔ بوڑھا آدمی زندہ تھا۔ کیونکہ جب وہ سانس لیتا تو چراغ جھلملانے لگتا۔

ان دونوں میاں بیوی کا بستر اسی کمرے کے ایک گوشے میں تھا۔ وہ اس پر ایک لفظ منہ سے نکالے بغیر لیٹ گئے۔ چراغ گل کر دیا اور آنکھیں بند کرلیں۔ جلد ہی دونوں خراٹے لینے لگے۔ ایک دھیمی آواز میں اور دوسرا ذرا تیز آواز میں۔ خراٹوں کی آواز میں نیم جاں بوڑھے کے کراہنے کی آواز بھی شامل ہونے لگی۔

اوپر کی چھت میں چوہے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔

خاوند، صبح نمودار ہوتے ہی اُٹھ بیٹھا۔ اس کا خسر ابھی زندہ تھا۔ اِس نے بوڑھے کی سخت جانی سے کبیدہ خاطر ہوکر، اپنی بیوی کو جھنجھوڑا اور کہا "فیمی میرا خیال ہے کہ یہ کبھی نہیں مرے گا بتاؤ اب ہم کیا کریں"

وہ بیوی کو ایک صائب مشیر سمجھتا تھا۔

اُس نے جواب دیا "فکر کی کوئی بات نہیں۔ یقین جانو یہ آج کا دن نہیں کاٹ سکیگا اور پادری کو بھی اس کے دفن کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا"

اُسے ایک معقول بات سے ایک گونہ اطمینان سا ہوگیا۔ اور وہ کھیت کو چلا گیا۔ اس کی بیوی نے سیب تیار کئے اور گھر کا تمام کام ختم کرلیا۔

دوپہر ہوگئی لیکن بوڑھا نہ مرا۔ مزدور جو بیج بونے پر لگائے گئے تھے۔ جمع ہوکر بوڑھے کو دیکھنے آئے، جو ابھی خیرباد کہنے پر رضامند نہ تھا۔ ان میں سے ہر ایک نے، جو اس کے خیال میں آیا، کہا اور کھیت کو واپس چلا گیا۔ چھ بجے کے قریب کھیت کا کام ختم ہوگیا۔ بوڑھا ابھی سانس لے رہا تھا۔

داماد بہت فکرمند ہوکر بولا۔

اب کیا کیا جائے فیمی!

خاوند کی طرح بیوی کی سمجھ میں بھی کچھ نہ آتا تھا کہ کیا کیا جائے۔ وہ پادری کو بلانے ...

روسی انقلاب کے بانی ٹراٹسکی کی زندگی کے مختصر حالات

ایم ٹراٹسکی جن پر ۲۲ اگست کو حملہ کیا گیا اور ۲۳ اگست کو ہلاک ہوئے۔ ایک یہودی کسان کے لڑکے تھے۔ انکا اصلی نام ٹیوڈیو برونچ برانسٹین تھا اور بیالسٹاک نامی مقام پر ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے انہوں نے کیل یونیورسٹی میں تعلیم پائی پہلے ان کا تعلق منشوک پارٹی سے تھا جو روسی سوشلسٹوں کا اعتدال پسند طبقہ تھا لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ تھیوریاں تیار کیں جن میں سے ایک مستقل انقلاب کی تھی پہلے پہل ٹراٹسکی نے ۱۹۰۵ء میں انقلابی تحریک میں حصہ لیا اس کے بعد وہ برابر جلاوطنی میں رہے مگر لینن سے خط و کتابت ہوتی رہی گذشتہ جنگ کے دوران ۱۹۱۶ء میں ٹراٹسکی کو کناڈا میں نظر بند کر دیا گیا لیکن مارچ ۱۹۱۷ء میں روس واپس آنے کی اجازت ملگئی۔ روس میں آکر وہ لینن اور بالشویکوں کے شریک ہوگئے۔ اور اکتوبر میں جو انقلاب ہوا اس میں لینن اور ٹراٹسکی ایک دوسرے کے شریک کار رہے۔ ۷ نومبر ۱۹۱۷ء میں ٹراٹسکی کو وار کمشنر بنا دیا گیا انہوں نے سرخ فوج کی فوج بنائی اور خانہ جنگی میں اس سے مدد لی۔ اسٹالن اور ٹراٹسکی میں لینن کی زندگی میں ہی جھگڑا شروع ہوگیا تھا اور ۱۹۲۴ء میں لینن کے مرنے کے بعد اسٹالن نے ٹراٹسکی کو پارٹی کی لیڈری سے خارج کر دیا۔ ٹراٹسکی کا نظریہ یہ تھا کہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کی تحریک جاری رکھی جائے۔ اسٹالن کا یہ کہنا تھا کہ ایک ملک میں اس کا تجربہ کیا جائے۔ یعنی اسٹالن کی مراد روس کی اقتصادی ترقی سے تھی۔ ٹراٹسکی کا یہ اعتراض تھا کہ ایسا کرنے سے سامراج کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ آخرکار ٹراٹسکی کو ۱۹۲۵ء میں وار کمشنر کے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا اور انہیں جلاوطن کرکے کوہ قاف بھیج دیا گیا مگر پھر بلا لیا گیا۔ لیکن جب ۱۹۲۷ء میں روس میں گلی گلی میں ٹراٹسکی کے حق میں مظاہرے ہونے لگے تو اس بار جلاوطن کرکے انہیں ترکی بھیج دیا گیا اور وہ پرنکیپو نامی جزیرے میں رہنے لگے۔ یہ مقام قسطنطنیہ کے قریب ہے۔ ٹراٹسکی یہاں سے برابر اسٹالن کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے رہے۔ ٹراٹسکی ۱۹۳۳ء میں ناروے گئے۔ اور ۱۹۳۶ء تک وہاں رہے۔ حکومت روس نے ناروے پر دباؤ ڈالا کہ ٹراٹسکی کو اپنے ملک سے نکال دو۔ چنانچہ ٹراٹسکی کو میکسکو جانا پڑا۔ کیونکہ دنیا کا کوئی اور ملک انھیں اپنے ہاں رکھنے کو تیار نہ تھا۔ ۱۹۳۷ء سے ٹراٹسکی برابر میکسیکو میں رہتے تھے اور برابر اپنی تحریروں میں اسٹالن کو کمیونزم کا دشمن ظاہر کرتے تھے اور فورتھ انٹرنیشنل قایم کرنے کی کوشش کی (روس کا موجودہ نظام تھرڈ انٹرنیشنل کے مطابق ہے) ٹراٹسکی اس میں امریکہ کی سوشلسٹ ورکرز پارٹی کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔ اسٹالن نے ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۸ء میں ٹراٹسکی کی مخالفت کرنے والے روسیوں کو یا تو ہلاک کر دیا یا جلاوطن کر دیا یا قید میں ڈال دیا۔ ماسکو میں ٹراٹسکی کی غیر حاضری میں ان پر ہٹلر سے ساز باز رکھنے کا مقدمہ چلایا گیا۔ ٹراٹسکی نے میکسیکو میں کمیشن کے سامنے جو بیان دیا اس میں اس الزام کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ الزام ثابت بھی نہیں ہوسکا۔ ٹراٹسکی کی آخری تصنیف ۱۹۳۷ء میں شایع ہوئی تھی اس کا نام تھا ریوولیوشن بٹرئیڈ (انقلاب سے غداری) اس کتاب میں انہوں نے یہ دکھایا ہے کہ روس میں ایک حکمراں طبقہ بن گیا ہے اور کمیونزم کے بنیادی اصولوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ٹراٹسکی پر میکسیکو میں کئی بار حملے کئے گئے۔ لیکن پہلے کے حملوں میں وہ بال بال بچ گئے۔

ٹراٹسکی کی سب سے پہلی گرفتاری ۱۸۹۸ء میں ہوئی تھی جبکہ انھیں گرفتار کرکے سائبیریا بھیج دیا گیا تھا۔ جو جلاوطن روسیوں کے لئے مخصوص تھا لیکن ۱۹۰۲ء میں وہ ایک نقلی پاسپورٹ کے ذریعہ وہاں سے نکل بھاگے اور انگلستان پہنچے۔ اسی وقت سے انہوں نے اپنا نام ٹراٹسکی رکھ لیا تھا اور اسی نام سے دنیا میں مشہور ہوئے ۱۹۰۵ء میں روس میں واپس آنے پر ٹراٹسکی کی گرفتاری اس وقت ہوئی جب وہ سینٹ پیٹرسبرگ (موجودہ لینن گریڈ) میں مزدوروں کے جلسے کی صدارت کر رہے تھے، اس بار پھر انھیں جلاوطن کرکے روس کے ایک دور دراز علاقہ میں بھیج دیا گیا۔ مگر اس بار بھی وہ بچ نکلے اور آسٹریا کی راجدھانی وائنا میں پہنچ گئے۔ جہاں وہ پرداہ اور دوسرے اخباروں کے نامہ نگاروں کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ گزشتہ یوروپین جنگ شروع ہونے سے پہلے ٹراٹسکی یورپ کے ہر ملک میں انقلاب کی تیاریوں کی بنا ڈال چکے تھے۔ ۱۹۱۶-۱۷ء میں نیویارک اتاقی اخبار اخبار کے ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۱۷ء میں روس واپس جانے کی کوشش میں برطانیہ میں گرفتار ہوئے، مگر بالآخر روسی حکومت نے انھیں چھڑا لیا روس میں آکر انہوں نے انقلاب کو کامیاب بنایا غیر ملکی وزیر کی حیثیت سے ٹراٹسکی چنداں کامیاب نہیں رہے۔ اس کے بعد انھیں وزیر جنگ بنایا گیا لینن کے انتقال کے وقت وہ اس عہدے پر تھے جہاں سے اسٹالن سے انھیں الگ کیا۔ لیبر آرمی کا سسٹم ٹراٹسکی ہی کی ایجاد ہے۔

اٹلی اور جرمنی سے صلح کرلی جائے

کیپ ٹاؤن۔ ۲۶ اگست۔ جنرل ہرٹزگ سابق وزیراعظم جنوبی افریقہ نے یونین میں پیش ہونے کے لئے ایک رزولیوشن بھیجا ہے جو کل پیش ہوگا۔ اس رزولیوشن میں حکومت کی جنگی پالیسی کی مذمت کی گئی ہے اور اس کے طریقہ پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ تجویز میں یہ بھی درج ہے کہ اٹلی اور جرمنی سے فوراً صلح کرلی جائے۔

یونین پارلمنٹ کا اسپیشل اجلاس ۲۵ اگست سے ہو رہا ہے جبکہ سرپیٹرک ڈنکن گورنر جنرل نے افتتاح کیا تھا انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اٹلی کے شریک ہونے سے ہمارے لئے خطرہ جنگ بہت بڑھ گیا ہے۔ ملک کے سامنے عظیم جنگی کام ہے اسلئے جنوبی افریقہ کے بچاؤ کے لئے بڑی رقم منظور کرانی ہوگی۔

لیگی وزیراعظم اور سر سکندر

لندن ۲۵ اگست۔ یہاں کے اخبارات میں ہندوستان کا یہ پیغام شایع ہوا ہے کہ وزیراعظم پنجاب سر سکندر حیات نے اس تجویز کی کہ نیشنل گورنمنٹ کا پہلا وزیراعظم مسلم لیگی ہو تائید کی ہے۔ اخبارات عام طور پر اسے کانگریس کی سیاسی چال قرار دے رہے ہیں جس سے انہوں نے برطانی گورنمنٹ کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔

واردھا ۲۶ اگست۔ مہاتما گاندھی نے خان عبدالغفار خاں کو بذریعہ تار واردھا بلایا ہے۔

پریس کانفرنس میں نہرو جی کی تقریر

بمبئی ۲۷ اگست۔ وایسرائے کے بیان اور مسٹر ایمری کی تقریر سے دو باتیں تو بالکل صاف ہوگئی ہیں یعنی یہ کہ برطانی حکومت ہندوستانی عوام کو حقیقی طاقت دینا نہیں چاہتی۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ یہ توظاہر ہے کہ اسوقت اگر کسی تعداد میں اگزیکیٹو کونسلر شامل کر دیئے جائیں تو اس سے عوام کے ہاتھ میں طاقت نہیں آئیگی۔ اگزیکیٹو کونسل کیبنٹ نہیں ہے وہ تو محکموں کے اعلیٰ افسروں کا ایک مجموعہ ہے یہ لوگ وایسرائے کو مشورہ دیتے ہیں اور ان کے مشورے کو رد بھی کیا جاسکتا ہے۔ پوری طاقت وایسرائے کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہندوستان میں کسی کے سامنے ذمہ دار نہیں ہیں۔ سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ وایسرائے کی کونسل میں مجوزہ توسیع کا طریقہ بھی ایسا ہے کہ رائے عامہ کا پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑ سکے گا۔ مستقبل پر رائے زنی کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ہمیں مستقبل کی جو جھلک دکھائی گئی ہے۔ اسمیں بھی کسی قسم کی آزادی کا وعدہ نہیں کیا گیا جو شرطیں پیش کی گئی ہیں وہ ایسی ہیں کہ انکو پورا کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہوسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ ۹ فیصدی ہندوستانی حکومت میں کوئی خاص تبدیلی چاہتے ہوں۔ یا انکا مطالبہ کسی خاص قسم کی حکومت کا ہو لیکن بعض گروپ ایسے بھی ہیں جو اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ۹۹ فیصدی ہندوستانی کسی چیز کے حق میں ہوں مگر والیان ریاست یا یوروپین مخصوص مفاد اس کے خلاف ووٹ دیتے ہیں انکو ہندوستان کی قومی زندگی میں اس درجہ اہمیت حاصل ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ موجودہ حالت قایم رہے برطانی سامراج پھلے پھولے اور بار سفید فام لوگوں کے ہی کندھوں پر رہے۔ یہ ساری بات مجنونانہ اور لغو ہے۔

سب سے زیادہ اہم اور واضح دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ہندوستان میں انتشار پیدا کرنے اور پھوٹ ڈالنے کی جان بوجھ کر کوشش کی ہے۔

پنڈت جی نے آخر میں فرمایا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے دہلی کے جس رزولیوشن کو منظور کیا تھا۔ وہ اب گیا گذرا ہوگیا۔ اب ہم پھر الٰہ آباد کے رزولیوشن پر قایم ہیں۔ صرف فرق اس قدر ہے کہ اسپر فوری عملدرآمد کیا شروع کیا جائے گا۔ مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں کانگریس اور ملک پھر مصیبتوں اور قربانی کے راستہ پر چلے گا جس سے آزادی حاصل ہوگی۔

حال ہی میں گاندھی جی اور ورکنگ کمیٹی میں کچھ اختلافات پیدا ہوئے مگر انکو بہت مبالغہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ برطانیہ کے جواب کے بعد اب دہلی کا رزولیوشن ختم ہوگیا۔ جس سے سب سے بڑی دشواری راستہ سے ہٹ گئی۔ ورکنگ کمیٹی مضبوطی کے ساتھ اسنا پر قایم ہے۔ نہ صرف جد وجہد آزادی کے معاملہ میں اور اس کے بعد قابل عمل حد تک اہنسا پر قایم رہے گی، ہماری قومی پالیسی کمل عالمگیر تخفیف اسلحہ پر قایم ہونی چاہئے۔ بہت ممکن ہے کہ اس خوفناک جنگ کا نتیجہ ہی تخفیف اسلحہ ہو یا ہم سب جاہ ہوجائیں۔ ہم صرف عالمگیر تخفیف اسلحہ کے حامی ہی نہیں بلکہ اس معاملہ میں ہم رہنمائی کرنے کو تیار ہیں قدرتاً کسی قوم کی زندگی زیادہ تر داخلی و خارجی اجزا کے مجموعے سے مرتب کی جاتی ہے اور ان اجزا کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

بہرحال کانگریس کو تخفیف اسلحہ کا حامی رہنا چاہیئے۔ اور ہندوستان اور وسیع دنیا میں اسے آگے لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ دنیا کے لئے کوئی امید نہیں ہے۔

جنگ دن بدن خونخوار اور تباہ کن ہوتی جارہی ہے۔ ہم صلح کا ذکر کرتے ہیں بعض لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ ہم اپنے مسئلوں اور مستقبل کو بھول جائیں اور تباہی کے کام پر اپنی ساری توجہ اور طاقت صرف کر دیں۔ مگر ہم سوائے مارنے اور تباہ کرنے ہی کو کیوں لڑیں؟ یہی سوال گذشتہ ستمبر میں کانگریس نے پوچھا تھا اور اگر جنگ کے کچھ معنی ہیں تو اسی سوال کا ہمیں جواب دینا چاہیئے۔ جنگ بڑھتی چلی جائے گی کبھی ختم نہیں ہوگی۔ کوئی باضابطہ صلح نہیں ہوگی۔ جب خوب لوگ تھک جائینگے۔ تباہی اور بدنظمی ہو چکے گی اسوقت خاتمہ ہو گا مگر وہ حقیقی خاتمہ نہیں ہوگا۔ کیا اسی کے لئے کروڑوں آدمی لڑ رہے ہیں۔ نازیت بری اور ظالمانہ ہے وہ جابرانہ ہے اور رحم کا کوئی لحاظ نہیں لیکن جب تک یہ محسوس نہیں کیا جائے گا۔ کہ جس نظام

کی برطانوی سامراج نمایندہ ہے وہ بھی بُرا ہے اور اسے ختم ہو جانا چاہیئے۔ اس وقت تک جنگ کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ سلطنتوں کو ختم ہو جانا چاہیئے۔ موجودہ زمانہ کی خوفناکیوں کو صرف نیا سیاسی اور سوشل نظام ختم کرے گا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ وایسرائے ہند اور برطانوی حکومت آیندہ یہ نیا نظام کیونکر قایم کریں گے۔ اس لئے جب تک یہ قایم رہے گا ہم اپنی پوری طاقت سے اس کی مخالفت کرینگے۔

وایسرائے کی نئی اگزیکیٹو کونسل

پونہ ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مختلف پارٹیاں وایسرائے کی اگزیکیٹو کونسل کے لئے حسب ذیل اصحاب کو نامزد کرائیں گی۔

مسلم لیگ۔ سر علی احمد خاں دہلوی چودھری خلیق الزماں، دلت پارٹی، ڈاکٹر امبیدکر اور مسٹر ایم سی راجہ۔ ہندو مہا سبھا، ڈاکٹر شام پرشاد مکرجی، اور ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ اور مسٹر ایم ایس اینے۔

اگر مسٹر اینے نے انکار کر دیا تو وایسرائے ڈاکٹر موبجے یا مسٹر جمنا داس مہتہ کریں گے لبرلوں اور بمبئی کے تاجروں کی طرف سے سر کاؤس جی جہانگیر کے جانے کا امکان ہے۔

حکومت برطانیہ کو جرمنی کا ایک اور نوٹ

لندن ۲۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ برلن نے امریکن کونسل کے ذریعہ حکومت برطانیہ کو حکومت جرمنی کی جانب سے ایک اور نوٹ بھیجا ہے جس میں ہوائی لڑائی کے بعض انٹرنیشنل قواعد کی طرف انکی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ اسکی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں۔

صبح اور شام کے وقت

آپ کے لئے چائے پینی لازمی ہے۔ جب آپ صبح کو نیند سے بیدار ہوتے ہیں یا شام کو دن کا کام ختم کرتے ہیں۔ تب صرف چائے ہی آپکو توانائی عطا کرسکتی ہے۔ آپ کام کر رہے ہوں یا آپ آرام کر رہے ہوں۔ ہر وقت چائے آپ کو تروتازہ اور زندہ دل کرتی ہے۔ آفتاب کے نکلنے کے وقت سے ڈوبنے کے وقت تک آپ جتنی مرتبہ چاہیں چائے پئیں۔ آپ اس میں ہمیشہ بہتری محسوس کرینگے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے:-

تازہ پانی ابال لیجئے اور پھر ایک صاف برتن کو گرم کرکے اس میں ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ہر شخص کے لئے ڈال دیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال لیجئے جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر استعمال کیجئے۔

دوسرے موقعوں کی فہرست
چائے پینے کے دوسرے مناسب موقع یہ ہیں:-
(۱) صبح کے ناشتے کے ساتھ۔
(۲) گیارہ بجے دن کو۔
(۳) دوپہر کے کھانے کے ساتھ۔
(۴) شام کے کھانے کے ساتھ۔

ہندوستانی چائے
ہر وقت ہر جگہ پر

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ نے شائع کیا
IK 118

ہندوستانی چائوں میں سب سے عمدہ

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں
LTK 21 B

یورپ کے لئے ہٹلر کا مجوزہ "نیا نظام"

مشہور مورخ وسیاستداں ریزے میور کے قلم سے

ہٹلر اور مسولینی نے دنیا کو بہ بانگ دہل بتادیا ہے کہ وہ جنگ کے ختم ہوتے ہی یورپ میں "نیا نظام" قائم کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ نظام وارسائی کے پیدا کردہ نظام سے بہت مختلف ہوگا۔

بظاہر انہوں نے آپس میں خاص خاص اصول بھی طے کر لئے ہیں لیکن وہ جنگ کے ختم ہونے تک یعنی اس وقت تک جب تک برطانیہ شکست نہ کھا جائے تفصیلات کا اعلان نہیں کریں گے۔ اس کی وجہ سے "نئے نظام" کے قیام میں ایک معین مدت کے لئے التوا لازمی ہے۔

ہر حال اس وقت بھی اس امر کی کافی علامتیں موجود ہیں کہ اگر دونوں آمروں کی بن آئی تو "نیا نظام" کیا شکل اختیار کرے گا۔

صلحنامہ وارسائی کے بارہ میں ہٹلر کا یہ مستقل اعتراض ہے کہ وہ ایک ایسا صلحنامہ ہے جو افہام و تفہیم کے بجائے تحکمانہ طور پر ترتیب دیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ صلحنامہ وارسائی تالن اور ترک اسلحہ کی دفعات کی بنا پر جرمنی پر بہت شاق تھا لیکن اس کی وجہ سے جرمنی کو اصلی جرمن مقبوضات میں سے ایک میل زمین سے بھی محروم نہیں ہونا پڑا۔ صلحنامہ وارسائی نے جہاں تک ہو سکا مختلف یوروپی اقوام کی متضاد ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی اور بہت سی محکوم اور منتشر اقوام کو قومی وحدت اور آزادی کے ثمرات سے متمتع ہونے کا موقع دیا۔

نیا نظام جمہوریت اور سیاسی آزادی کی "لعنت" کو سارے یورپ سے مٹا دے گا۔ ہر وہ ریاست جسے آزادی کا شائبہ بھی نصیب ہوگا اس امر پر مجبور کی جائے گی کہ وہ جرمنی یا اطالوی نمونے پر اپنی از سر نو تنظیم کرے۔ اور "نگراں ریاست" (پولیس سٹیٹ) بن جائے جس میں نہ صرف جلسہ آزادی خیال و تقریر بلکہ جلسہ آزادی کا رجو مختلف چرچوں، ٹریڈ یونینوں اور دوسرے اداروں کو حاصل ہے۔ ذمہ دار حکام کی ہر جگہ موجود رہنے والی خفیہ پولیس کے ہاتھوں اور قیدیوں کی مشقت گاہوں کی تعذیب کے ذریعہ سے بہت سختی کے ساتھ دبا دی جائے گی۔

اس خوفناک تباہی کی راہ میں ایک ہی باقی رہنے والی رکاوٹ ہے۔ یہ برطانیہ اور اس کی دولت مشترکہ کی مزاحمت ہے وہ صرف اپنے ہی وجود کو برقرار رکھنے بلکہ یورپ اور سارے عالم میں تہذیب کو برقرار رکھنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔

مشہور سائنسداں کا انتقال

لندن ۲۲ اگست۔ مشہور سائنسداں سر اولیور لاج کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۹ سال کی تھی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد ۲۱ اگست۔ مسٹر سری کرشن دت پالیوال صدر یوپی کانگریس کمیٹی کی گرفتاری پر پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے صدر کی گرفتاری پر مجھے اپنے یوپی کے رفیقوں کو مبارکباد دینی چاہئے۔ یوپی میں کانگریس کا کام کرنے پر جتنی (سیکڑوں) گرفتاریاں ہوئی ہیں غالباً اتنی ہندوستان کے کسی دوسرے صوبے میں نہیں ہوئیں۔ یوپی کانگریس پر اس متواتر حملے کے باوجود ہم نے کانگریس کے ایک منضبط سپاہی کی حیثیت سے شان کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ یہ ہمیں ایک چیلنج ہے اور خبردار کیا گیا ہے کہ آزمائش کا وقت آ رہا ہے اور دوسروں کی طرح ہمارے لئے بھی ہی وقت قریب ہے۔ جو طبقہ ہمیں پیارا ہے اور جسکی مذمت کرنا ہم فرض سمجھتے ہیں وہ پھر اپنی طرف بلا رہا ہے اور وہ نہ دل کے ساتھ وفاداری اور خدمت کا مقتضی ہے۔ ہماری قیمت کوئی انعام نہیں ہے بلکہ ہمارا نظریہ تو سختیوں اور تکلیفوں۔ پر اور جو چیزیں ہمیں عزیز ہیں ان سے عرصہ کے لئے الگ ہونا ہے۔ دشوار اور مشکل وقت ہمارے سامنے ہے لیکن ہم پھر اس راستہ پر چلیں گے جسکو ہم خوب جانتے ہیں۔ ہمیں تو اس تکلیف کو خوشی سے بدلنا ہے۔ اس دشوار راستے سے گذرنے کے بعد ہمارے دلوں اور دماغوں میں سکون ہوگا۔ حال ہی میں سر ہارس ہیلٹ گورنر یوپی نے فرمایا تھا کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ہیں وہ ہمارے خلاف ہیں اگر انہوں نے برطانوی سامراج کی طرف سے یہ کہا تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں ہیں۔ سامراج کے قطعاً خلاف ہیں۔ ہمارے ساتھ خواہ کچھ ہی سلوک کیا جائے اس مخالفت میں کمی نہ ہوگی۔ ہم صرف ہندوستان کے وفادار اور آزادی کے مقصد کے خدمت گذار ہیں۔ جس قدر جلد ہو سکا میں یوپی میں اپنے ساتھیوں سے ملونگا۔ میری جگہ ان ہی کے ساتھ ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ان ہی کے ساتھ رہوں، مجھے امید ہے کہ کانگریس کمیٹی اور کانگریس ہر وقت کانگریس کا کام کرے اور صوبہ کے کونہ کونہ میں کانگریس کا پیغام پہنچانے میں اپنا پورا زور اور وقت صرف کریگی۔

عزیز! ساتھیو! یوپی کے مرد اور عورتیں تمہاری پشت پر ہیں۔ تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں۔

اسلامیہ کالج کلکتہ کا معاملہ

کلکتہ۔ مسٹر سید جلال الدین ہاشمی نے اخباروں کے نام حسب ذیل بیان شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ بنگال کونسل کی مختلف پارٹیوں کے ممبروں کی میٹنگ مسٹر شمس الدین احمد لیڈر کرشک پرجا پارٹی کے مکان پر ہوئی جسمیں طے ہوا کہ ۲۳ جولائی کے اسلامیہ کالج کے واقعات کے متعلق ایک غیر سرکاری کمیٹی بنائی جائے۔

کانگریس کمیٹیوں کو ضروری ہدایتیں

واردھا ۲۱ اگست۔ ہمارے ملک میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت جو گرفتاریاں ہو رہی ہیں، ان کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل رزولیوشن شایع کیا ہے: "برطانوی حکومت نے عوام کی زبردست اکثریت کی مرضی کے خلاف نتایج سے بے پروا ہو کر اپنی خواہش کو ٹھونسنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے انتہائی نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ کانگریس کی تجویزوں کو ٹھکرا دینا برطانوی حکومت کے اس مضبوط ارادہ کا ثبوت ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ یہاں حکومت قایم رکھنا چاہتی ہے۔ اس مقصد تک پہنچنے کے لئے وہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت سیکڑوں پبلک کارکنوں کو جنہیں کانگریس کے بہترین کارکن شامل ہیں گرفتار کر رہی ہے۔ حکومت کی اس کارروائی کو عوام کی منظوری حاصل ہے۔ کانگریس نے خواہش ظاہر کی تھی کہ خطرہ کے وقت برطانوی حکومت کو نہ ستایا جائے۔ لیکن یہ غلط سمجھا گیا اور حقارت کی نظر سے دیکھا گیا۔ کانگریس کی پوزیشن کو قایم رکھنے اور عوام کی آزادی اور عزت کی حفاظت کرنے کا کام کے لئے کانگریس پر جد و جہد تھوپی جا رہی ہے۔ کانگریس کا تو ایسا خیال نہیں ہو سکتا ہے مگر ہندوستان کے کروڑوں مصیبت زدوں اور ان کے ذریعہ پامال شدہ انسانیت کا فایدہ اس کے پیش نظر ہے۔ صورت حالات کے پیش نظر ورکنگ کمیٹی نے ۱۵ ستمبر کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی تمام کانگریس کمیٹیوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ پورے زور کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور بالخصوص عوام کو کانگریس کی پوزیشن اور اصل کے واقعات سمجھائیں۔ ستیاگرہ کمیٹیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جن لوگوں نے عہد نامے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ انہیں عہد کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ کانگریس کو تعمیری اور دوسری سرگرمیاں جاری رکھنی چاہئیں۔

شری راجگوپال آچاری کا بیان

شری راجگوپال آچاری کے جس بیان کا ذکر اوپر آیا ہے وہ ڈیلی ہیرلڈ میں شایع ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسٹر ایمری نے اقلیتوں کے متعلق جو دشواری بیان کی ہے اسکے جواب میں میں کھلاڑیوں جیسی ایک پیشکش کرتا ہوں کہ اگر ملک معظم کی حکومت ایک عارضی نیشنل گورنمنٹ فوراً بنانے پر رضامند ہو تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں کانگریس میں اپنے ساتھیوں کو اس بات پر رضامند کر لوں گا کہ وہ مسلم لیگ کو مدعو کریں کہ وہ اپنا وزیراعظم نامزد کرے اور وہ نامزد شدہ شخص اپنی مرضی سے نیشنل گورنمنٹ بنائے اگر واقعی ملک معظم کی حکومت کو سچائی کے ساتھ دشواری پیش آ رہی ہے تو وہ اس پیشکش سے دور ہو جانی چاہئے۔

یو۔پی میونسپل کانفرنس

بندرابن، ۲۰ اگست۔ بندرابن میں میونسپل کانفرنس ہونے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں، یہ کانفرنس تمام صوبہ کی میونسپلٹیوں کی ہوگی اور ۲۴ اگست سے شروع ہوگی۔ آنریبل شری پرشوتم داس ٹنڈن صدر یوپی اسمبلی اسکی صدارت فرمائیں گے اور پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر یوپی صدارت فرمائیں گے۔

لیگ آف نیشن

لندن ۲۱ اگست۔ مسٹر بٹلر نے دارالعوام میں بیان کیا کہ بین الاقوامی لیگ کے سکریٹری جنرل کا استعفیٰ منظور نہیں کیا گیا۔ لیگ کے دفتر کے چند محکموں کے عملہ کو جنیوا سے منتقل کرنے کی اسکیم تیار کی جا رہی ہے۔ تاکہ لیگ کا سوشل اور اقتصادی کام جاری رہے۔ انٹرنیشنل لیبر آفس کا عملہ کینڈا بھیج دیا گیا ہے اس کے علاوہ دوسرے عملوں کے آدمی بھی کینیڈا جا رہے ہیں۔

بمبئی، ۲۰ اگست۔ چیف سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ٹیلیگراف آفس بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ برٹش صالی لینڈ کے ساتھ سلسلہ تار عارضی طور پر بند کر دیا گیا۔

شاندار — نوواں ہفتہ

کانپور کے ساٹھ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں

ہندوستان سینی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

لکشمی

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۶ بجے شام، ۱۰ بجے رات۔

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن۔

بہترین رنگین ڈانس

جلوس رجبی شریف کانپور

جلوس بخوشی معراج مبارک شہنشاہ محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۹ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار وقت ۱۱ بجے دن پنڈال پریڈ رجبی شریف سے اٹھایا جائے گا۔ اس مبارک جلوس میں جناب اقدس کی شرکت باعث رونق اسلام ہے ونیز ہر جلسہ مطابق پوسٹر اوقات شب میں جناب والا کی تشریف آوری باعث انجلا نور ایمان ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ جناب مع اپنے متعلقین اور جناب صدر صاحبان مع اپنی پوری جماعت اور رضاکاروں کے جلوس اور جلسہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت فرما کر اپنے قلب کو نور ایمان سے جلا دیں اور رونق اسلام کو دوبالا کریں۔

ہدایات متعلق جلوس رجبی شریف

نمبر۱۔ جلوس یکم ستمبر کو گراؤنڈ رجبی سے ٹھیک ایک بجے دن کو بلا انتظار اٹھا دیا جائے گا۔ نماز ظہر رجبی گراؤنڈ اور نماز عصر پھول باغ میں ہوگی۔

نمبر۲۔ غسل کر کے پاک کپڑا پہنکر خوشبو لگا کر جلوس میں شرکت کرنا چاہئے۔ اور نماز میں ہر شرکا جلوس کو شامل ہونا چاہئے۔

نمبر۳۔ امیر الجیش کی ہر حالت میں پیروی ضروری ہے، الخصوص کے بڑے نشان مانند کرنے پر سب کو تکبیر کہنا چاہئے۔

نمبر۴۔ ہر انجمن اپنے ہمراہ ایک تختی ضرور لاوے

نمبر۵۔ پروگرام راستہ جلوس سال گذشتہ کا ہوگا۔

نمبر۶۔ جو راستہ جلوس کا ہے وہاں کے مسلمانوں اور بالخصوص اس جگہ کی انجمنوں کو چاہئے کہ سبیل رکھیں اگر حلوے کا انتظام نہ ہو سکے تو کم از کم سادہ پانی کی سبیل ضرور ہو۔

نمبر۷۔ جمیع مسلمانان کانپور بالخصوص انجمن ہائے اسلامیہ کانپور کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست ہے کہ وقت معینہ پر سب صاحبان پریڈ پر پہونچ جائیں۔ تاکہ جلوس کی رونق میں اضافہ ہو جائے راستہ میں شریک ہونے سے جلوس میں بڑا فرق آ جاتا ہے۔

نمبر۸۔ جمیع انجمن ہائے اسلامیہ کو چاہئے کہ ٹکٹ دفتر رجبی شریف سے ۲۰ رجب سے ۲۵ رجب تک حاصل فرمالیں تاکہ نظام جلوس میں کوئی تغیر واقع نہ ہو دفتر رجبی شریف کا گراؤنڈ پریڈ پر ہے۔

نمبر۹۔ جمیع انجمن اسلامیہ کانپور کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ جو کچھ انجمن میں کمی ہو اسکو جلد سے جلد تکمیل کریں۔

نمبر۱۰۔ جمیع انجمن ہائے اسلامیہ کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ جلوس میں پڑھنے کے لئے قصائد نعتیہ چھپے ہوئے تیار ہیں منگوالیں۔

نمبر۱۱۔ اور سب صاحبوں کو ٹھیک وقت پر پریڈ گراؤنڈ پر پہونچ جانا چاہئے۔ اور جلوس کے ساتھ ساتھ چلنا چاہئے۔

خادم القوم والملۃ مشتاق احمد خلف مولانا محمد عمر صاحب مرحوم و واجد حسین و حکیم سید نواب علی منتظم جلسہ رجبی شریف کانپور

ٹوکیو سے ہندوستانیوں کو مشورہ

ٹوکیو ۲۰ اگست۔ انڈین نیشنل کانگریس ٹوکیو نے اپنے اجلاس میں ایک ہم رزولیوشن پاس کیا ہے جس میں انڈین نیشنل کانگریس نے وائسرائے کے اعلان کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس پر اظہار پسندیدگی کیا اور ہندوستانیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ کمل آزادی سے کم کسی چیز پر رضامند نہ ہوں۔ شنگھائی میں بھی انڈین نیشنل کانگریس کی برانچ قایم ہو گئی ہے جس نے ٹوکیو کی انڈین نیشنل کانگریس کو شنگھائی میں اجلاس کرنے کی دعوت دی ہے۔

ایک دلکش — دلچسپ — ڈرامہ

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

ایک دلکش ڈرامہ

ایکٹرس کیوں بنی!

خاص اداکار۔ پدما دیوی۔ لکشمی دیوی۔ عاشق حسین۔ ڈبلو ایم۔ خاں

آندھی۔ نیو تھیٹرس کا بہترین ڈرامہ — آرہا ہے

برطانی کیبنٹ میں تبدیلیاں

لندن، ۲۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس سے پہلے ہی برطانی کیبنٹ میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ نئے آدمی لئے جائینگے ممکن ہے کہ لیبر پارٹی کے مسٹر بیون نائب وزیراعظم بنا دیئے جائیں۔

ہندوستان کے پانچ نمایندے

دہلی، ۲۰ اگست۔ آیندہ نومبر میں دہلی میں جو برطانی مقبوضوں کی کانفرنس ہونے والی ہے اس میں ہندوستان کے ۵ نمایندے ہوں گے۔

جرمنی گرین لینڈ پر حملہ کریگا

سٹاکہام ۲۰ اگست۔ عام طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ جرمنی گرین لینڈ کے شمالی ساحل پر حملہ کرنے کی کوشش کریگا۔

بیکاروں کو — خوشخبری — سنا دیجئے

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

جنرل فلمز لیمیٹڈ کا لاجواب ڈرامہ

INDUSTRIAL INDIA

نرالا ہندوستان

جسمیں ملک کے بیکاروں اور مزدوروں کی دلسوز کہانی دیکھئے۔

خاص اداکار — سوہنا اسرا، پریم ادیب، کے۔ این۔ سنگھ، آروا ستی، مرزا مشرف

تشریف لاکر لطف اٹھایئے۔

کانگریس کو ستیاگرہ شروع کرنے کی دعوت

بمبئی ۲۹ اگست: "حکومت کانگریس کو سول نافرمانی شروع کرنے اور آخری ضرب لگانے کی — جو اس سے کسی ایسے دن کے لئے — برطانیہ کے لئے اچھا دن — اٹھا رکھی تھی — دعوت دے رہی ہے: یہ افسوسناک بات ہے"۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے ڈاکٹر لوہیا کی سزایابی پر رائے زنی کرتے ہوئے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں لکھے ہیں، مجھے تعجب ہے کہ آیا اس سے شرارت میں اضافہ ہوگا یا نہیں اس کا فیصلہ حکومت کو کرنا چاہیئے لیکن لوگ یاد رکھیں گے کہ ایسے ملک میں جہاں کی حکومت عوام کے سامنے ذمہ دارانہ ہو وطن سے محبت کرنا اور صاف بیانی سے کام لینا جرم ہے۔ ڈاکٹر لوہیا اور دوسرے کانگریسیوں کی سزایابی ایسے ہتھوڑے ہیں کہ وہ اس زنجیر کو کمزور کر دیں گے جس سے ہندوستان بندھا ہوا ہے۔

جاپان کا قنصل جنرل

شملہ ۲۶ اگست۔ حکومت جاپان نے مختلف ملکوں سے اپنے جن چالیس سفیروں کو واپس بلایا ہے ان میں ہندوستان میں مقیم قنصل جنرل مسٹر واکسٹو بھی شامل ہیں؛ ان میں ۵ سفیر، دو وزیر، ۵ کونسلر اور ۱۰ اسینر قنصل جنرل شامل ہیں۔

مسٹر واکسٹو کی روانگی کے ساتھ خاص بات یہ وابستہ ہے کہ وہ جاپان کے سرکردہ تجارتی نمائندہ ہیں اور وہ ہندوستان میں نیا تجارتی سمجھوتہ کے لئے بات چیت کرنے کے لئے آئے تھے۔ بات چیت میں کئی بار رکاوٹ پڑ چکی ہے لیکن خیال ہے کہ اس سال کے ختم ہونے کے پہلے ہی ختم ہو جائیگی۔

سوویٹ روس کی اٹلی کو دھمکی

لندن ۲۶ اگست۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ سوویٹ روس نے اٹلی کی حکومت کو تنبیہ کی ہے کہ وہ یونان پر قبضہ کرنے کا نام خواب میں بھی نہ لے کہا جاتا ہے کہ اٹلی جرمن گورنمنٹ سے ملکر بالشویزم کے خلاف متحدہ محاذ بنانے کی فکر میں ہے اور روس کو اس قسم کے ارادے بالکل نہیں بھاتے اور سوویٹ گورنمنٹ اچھی طرح سمجھتی ہے کہ یونان پر اٹلی کے تسلط ہر یا بالمن قبضے کا مطلب یہ ہوگا کہ فسطی فوجیں بحر اسود سے چند میل ہی دور رہ جائیں گی۔ اور اس قسم کی صورت حالات کو روسی ڈکٹیٹر سٹالن اپنے حق میں خطرناک خیال کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ جمہوریت پسندوں کی اکثریت اس کی موجودہ پالیسی کا خاتمہ کر دے گی۔

ترکی کی فوجی تیاریاں

لندن ۲۶ اگست۔ ترک مدبر آجکل یہ خیال کر رہے ہیں کہ مسٹر مولوٹوف کی تازہ تقریر کے باوجود روس اور ترکی کے باہمی تعلقات پہلے سے زیادہ دوستانہ ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ نہیں ہے کہ روس کو فن لینڈ کے متعلق کئی پریشانیاں

وہ پٹھوں کے درد سے اسقدر پریشان تھی

کہ اپنا ہاتھ سر سے اوپر نہیں اٹھا سکتی تھی

اس عورت کے ہاتھ پیر اور پیٹھ میں اتنا درد تھا کہ یہ بالکل بیکار ہو گئی تھی دو مہینے تک تکلیف برداشت کرنے کے بعد اُس نے کروشین سالٹ استعمال کیا اس کے بعد اُس نے یہ خط لکھا ہے کہ:۔

"قریب دو مہینے ہوئے کہ میرے ہاتھ پیر اور پیٹھ میں ٹی کا شدید درد ہوا جسکی وجہ سے میں اپنا ہاتھ سر سے اوپر نہیں اٹھا سکتی تھی اور خاصکر ہاتھ کا درد لیٹنے کے بعد بہت زیادہ بڑھ جاتا تھا اور بہت دیر تک بیٹھنے کے بعد میں ایکدم سے نہیں اُٹھ سکتی تھی دو مہینے تک میں اسی پریشانی میں مبتلا رہی چونکہ میں کروشین سالٹ کے متعلق بہت کچھ پڑھ چکی تھی اسلیئے مجھے خیال ہوا کہ میں اس کا تجربہ کروں مجھے یہ بتلانے میں بڑی خوشی معلوم ہوتی ہے کہ کروشین سالٹ کے استعمال کرنے سے میرا درد جاتا رہا اور ایک سال سے زیادہ ہوا کہ مجھے یہ درد بالکل نہیں ہوا"

(مسز) ایچ۔ ای

کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ خوفناک درد کیوں ہوتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ آنتوں میں فضلا جمع ہوجانے کی وجہ سے خون اور پیشاب کے نوکیلے ذرے بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ درد پیدا ہوجاتا ہے جسم کے اندرونی حصوں سے کروشین سالٹ اس قسم کے خوفناک ٹکڑوں کو نکال دیتا ہے۔

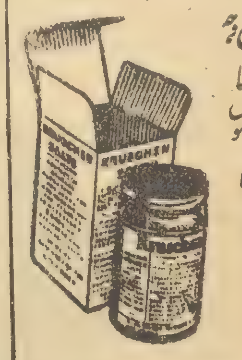

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمی شو اتوار کو ۳½ بجے

جمعہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے

سُدا ما پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ

اچنگاری

خاص اداکار سبتیا۔ خاتون مس میرا پرتھوی راج اے بلموریا

جسمیں نیچرل اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق

ساتھ میں — نیا پروگرام — نیا پروگرام

جنگ یورپ کے دل ہلا دینے والے حالات

اس لڑائی کے پروگرام میں ۱۱ آئیٹم ہیں جس میں بلجم اور فرانس کی بمباری سے تباہی و بربادی اور لوگوں کے تباہ ہونے کے خوفناک سین۔ ہوائی جہازوں کی خوفناک آپس میں جنگ۔ سمندری جہاز کا گشت۔ مالک معظم اور ملکہ معظمہ کی گرجا میں نماز ادا کرنے وغیرہ کے سین دیکھکر آپ دنگ رہ جائیں گے۔

ہندوستان کو طاقتور بنائیے

آپ کے ملک کی طاقت آپکی سلامتی کی ضامن ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ:۔ ۱۰ روپے۔ ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں۔ جو دس برس کے بعد اس طرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے ۹ آنے ملیں گے۔ جو قریب قریب ۳¼ فیصدی سود مرکب کا حامل ہوگا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے۔ اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس میں درخواست بھیجیے۔

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ۔ جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروبی شکل میں جاری کئے گئے ہیں۔ یکم اگست سنہ ۱۹۴۶ء کو ۱۰۱ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائیگا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانیکی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواست بھیجیے۔

بلا سودی بونڈ جو کسی شکل میں ۵۰ روپے سے اوپر جاری کئے گئے ہیں۔ وہ ۳ سال کے بعد مسلم واپس ہونگے۔ اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلم ادا کئے جاسکتے ہیں نیز ہر اُس ضرورت کے موقعہ پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجیے۔

ملک کی — اور خود آپ کی — سلامتی اور حفاظت کے لئے ہندوستان کو مزید تربیت یافتہ آدمیوں، مزید ٹینکوں، مزید ہوائی جہازوں، اور مزید مشین گنوں کی ضرورت ہے۔ ڈیفنس لون (دفاعی قرضہ) میں شریک ہوکر اور چندہ دیکر آپ ان نہایت ضروری چیزوں کی فراہمی میں مدد دیں گے اور اس طرح ہندوستان کی اور خود اپنی سلامتی و تحفظ کی ضمانت حاصل کرلیں گے۔

ساتھ ہی آپ ایک محفوظ اور نفع بخش کام میں روپیہ لگائیں گے جس کی حمایت کے لئے گورنمنٹ اور ملک کے تمام وسائل و ذرائع موجود ہیں اور روپیہ لگانے سے آپ خسارہ میں کبھی نہ پڑیں گے۔

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدیئے

کا سامنا ہے بلکہ برطانیہ نے جرمن حملوں کا جو تر کی بہ ترکی جواب دیا ہے اس کا بھی روس پر کافی گہرا اثر پڑا ہے۔

والیسرائے اسنذر پورٹ پیش کریں گے

لندن ۲۴ اگست۔ اخبار نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ کانگریس نے والیسرائے ہند کی پیشکش کا جو جواب دیا ہے وہ انتہائی مایوس کن ہے۔ نیوز کرانیکل کو معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے مسلم لیگ دلت پارٹی اور دوسری اقلیتوں کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کرینگے جب یہ رپورٹ لندن میں پہنچ جائے گی۔ تب برطانی کیبنٹ تمام معاملہ پر غور کرے گی۔

برطانیہ کا نیا بمبار جہاز

لندن ۲۶ اگست۔ برطانیہ نے ایک اور نیا جہاز بنایا ہے جس کی تفصیلات ابھی تک صیغہ راز میں ہیں۔ یہ بمبار جہاز برکن سے بہت بڑا ہے۔ جرمنی یا اٹلی کے جہازوں سے زیادہ تیز رفتار اور طاقتور ہے۔

میسور یونیورسٹی کا کنووکیشن

بنگلور ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کو میسور یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھنے کی دعوت دی گئی ہے کنووکیشن کی یہ رسم اکتوبر میں ہوگی۔

لکھنؤ ۲۰ اگست۔ ستمبر میں کسی تاریخ کو صوبہ کانگریس کمیٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا جلسہ ہوگا جسمیں ملک کے تازہ حالات پر غور ہوگا۔ حکومت نے وائسرائے یوپی ۵۲

بحکم جناب مسٹر ایس۔ ایم میر صاحب انچارج جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۵ سنہ ۱۹۴۰ء

اردشیر نوروجی ایڈجانیا ARDESHIR NOWRDJEE ADJANEA

ولد نیسر واجی ایڈجانیا NASSER WANJEE ADJANEA

ساکن بلیو ہوٹل کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہر خاص و عام وجملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اسکو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج دو سال کی عطا ہوئی ہے اور اب عدالت ہذا نے ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء

بحکم گنگا سروپ نگم سفرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

مشرقی ایشیا میں جاپان کا نیا نظام

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ جاپان کے وزیر اعظم پرنس کونوئے نے نیا قومی ڈھانچہ تیار کرنے والی کمیٹی کے افتتاحیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست اور عوام کی زندگی کے ہر پہلو میں نیا ڈھانچہ قایم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس نئے ڈھانچہ کے ماتحت واحد پارٹی کا سسٹم قایم نہیں ہو سکتا خواہ دوسرے ملکوں میں اس سسٹم کے نتایج کتنے ہی اچھے کیوں نہ برآمد ہوئے ہوں۔ یہ جاپان کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جاپان کی اس قومی پالیسی کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے کہ "سب کا ایک بادشاہ" نیا ڈھانچہ تیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ قومی پیمانہ پر مستقل تنظیم ہو۔ جس میں اہل جاپان زندگی کے ہر پہلو میں تخت شاہی کی امداد کے لئے اپنا فرض ادا کریں پرنس کونوئے نے آخر میں کہا کہ اس جاپان

ٹوکیو ۲۹ اگست۔ جاپان کے دفتر خارجہ کے ایک نمایندے نے جاپانی وزیر مسٹر کوبیاشی کے مشن کے بارے میں کہا کہ جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز میں موجودہ پوزیشن برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

جنگ کے زمانہ میں جاپان مشرقی ایشیا میں نیا نظام قایم کرنے کا بہتر کام کر رہا ہے۔

آٹھ سو ہوائی جہاز جرمنی کو

لندن ۲۸ اگست۔ ٹائمز کا فضائی نامہ نگار لکھتا ہے کہ بارسوخ حلقوں میں جنرل ڈے گول کے ایک بیان کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پیتان گورنمنٹ جرمن کو ۸۰۰ ہوائی جہاز دے رہی ہے۔ اصل میں شمالی افریقہ میں جدید قسم کے ۱۲۰۰ فرنچ ہوائی جہاز تھے لڑائی کے وقت سوا سو جہاز مراکو میں ہے اور اتنے ہی افریقہ کے دوسرے فرانسیسی علاقوں میں پھیل گئے باقی اب الگ الگ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں شمالی افریقہ سے اڑ کر آ رہے ہیں۔ چھانٹ چھانٹ کر اچھے ہوا بازوں کو لیا گیا ہے وہ بہت جلد برطانیہ کے خلاف جرمنی کی مدد کریں گے۔

وائسرائے کے بیان پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا مفصل رزولیوشن

واردھا ۲۲ اگست۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا مفصل رزولیوشن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۸ اگست کو وائسرائے نے برطانوی حکومت کے اختیار سے جو بیان دیا تھا اور وائسرائے کے بیان کی وضاحت میں وزیر ہند نے دار العوام میں جو تقریر کی اس کی رپورٹ کو ورکنگ کمیٹی نے پڑھا ہے۔ معلوم کر کے اسے بہت رنج ہوا کہ ۲۷ جولائی کو جمود کے حل کے لئے انڈین نیشنل کانگریس کو اس قابل بنانے کے لئے وہ عدم تعاون کو واپس لے لے اور اس جمود کے وقت ہندوستان کی حکومت کے کام میں عوام کا حب الوطنی کا تعاون حاصل کرنے قومی ڈیفنس کو منظم کرنے کے لئے پونا میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے رزولیوشن میں جو دوستانہ پیشکش اور عملی تجویز پیش کی ہیں انھیں برطانوی حکومت نے ٹھکرا دیا ہے۔ برطانوی حکومت کی طرف سے جو بیانات دیئے گئے۔ اور تقریریں کی گئیں ان میں ہندوستان کی مکمل قومی آزادی کے حق سے انکار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے ان بیانوں اور تقریروں کو بڑے غم و غصہ کے ساتھ پڑھا ان بیانوں میں اس قابل عبور دعویٰ کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ریاست کے اعلیٰ کاموں کی ادائیگی میں برطانیہ کی غالب پوزیشن قائم رہنی چاہیے۔ برطانیہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہندوستان کو برطانوی دولت مشترکہ میں جلد سے جلد برابر کا حصہ دیا جائے گا۔ مگر یہ دعویٰ اس وعدہ کو باطل اور خالی خولی قرار دیدیتے ہیں۔ اس قسم کے دعووں۔ حال کے واقعات اور دنیا کے اتار چڑھاؤ نے کمیٹی کے اس عقیدہ کی تصدیق کر دی ہے کہ ہندوستان سامراجی طاقت کے دائرہ کے اندر رہ کر کام نہیں کر سکتا اسے آزاد اور خود مختار قوم کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ درجہ دنیا کے امن اور ترقی کے لئے دوسرے ملکوں سے قریبی اور دوستانہ تعلقات رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

عارضی قومی حکومت

رزولیوشن میں مزید مذکور ہے کہ ایسی عارضی قومی حکومت بنانے پر جس پر کہ موجودہ مرکزی لیجسلیچر کے جو ایکٹ ۱۹۱۹ء کے ماتحت مرتب ہے مختلف منتخب گروپوں کا اعتماد حاصل ہو۔ وزیر ہند نے یہ کہا ہے کہ اس سے غیر حل شدہ آئینی مسئلے چھڑ جائیں گے۔ اور یہ پیشگی فیصلہ کر لیا کہ یہ حکومت اکثریت کے موافق اور اقلیت کے خلاف ہو گی۔ یہ بات معلوم کر کے ورکنگ کمیٹی کو بڑی حیرت ہوئی ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ اس تجویز کو ٹھکرانے سے صریحاً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت جنگی کوششوں میں تعاون حاصل کرنے فوری متعدد تک کے لئے طاقت اور اختیارات ہاتھ سے دینے کو تیار نہیں ہے۔ ہندوستانیوں کو ایسی خبر دینے کے بجائے جو جمہوری طور پر حکومت کرنے کا حق ماننے کی طرف ایک قدم ہو۔ برطانوی حکومت جمہور کی خواہش کے خلاف اور مرکزی یا صوبجاتی لیجسلیچر کے اتحاد عمل کے بغیر گروہوں اور افراد کو اپنے ساتھ ملا کر کام چلاتی رہے گی۔ ان وجوہات کی بنا پر ورکنگ کمیٹی اس فیصلہ پر پہونچی ہے کہ وائسرائے کا بیان نہ صرف جمہوریت کے خلاف ہے جسے برطانوی حکومت اپنا جنگ کا مقصد بتاتی ہے بلکہ وہ ہندوستان کے بہترین مفادوں کے بھی خلاف ہے۔ اس بیان میں جو تجویزیں پیش کی گئی ہیں انکی منظوری میں کانگریس کوئی حصہ نہیں لے سکتی، اور انکو منظور کرنے کا عوام کو مشورہ دے سکتی ہے۔

ورکنگ کمیٹی سمجھتی ہے کہ یہ اعلان اور پیشکش نہ صرف کانگریس کے مطالبہ سے بہت کم ہیں بلکہ آزاد اور متحدہ ہندوستان کے ولادت میں سد راہ ہو نگی اور ورکنگ کمیٹی عوام سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ عام جلسے کر کے اور صوبجاتی لیجسلیچر کے اپنے نمائندوں کے ذریعہ برطانوی حکومت کے رویہ کی مذمت کریں۔

مطلق العنانہ حکومت

برطانوی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جب تک عوام کا کوئی گروپ یا والیان ریاست جو رایتی برجاسے الگ ہیں یا جب تک غالباً غیر ملکی مخصوص مفاد موجود ہیں اور وہ باشندگان ہند کے مختلف نمائندوں کے مرتب کئے ہوئے آئین پر اعتراض کرتے ہیں اس وقت تک حاد ہت عوام کے مختلف نمائندوں کے حق میں اختیارات اور ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہوگی۔ اور مطلق العنان اور غیر ذمہ دار نظام حکومت قایم رہے گا۔ ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ یہ کہکر خانہ جنگی کو بھڑکایا گیا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور جو لوگ ایسے مطالبوں میں مطابقت پیدا کرنے اور مفاہمت کرنے پر رضا مند تھے ان پر یہ کاری ضرب ہے کمیٹی نے اس پر بڑا افسوس ظاہر کیا ہے کہ برطانوی حکومت نے کہنا تو کجا کانگریس نے جبر کو ذہن میں لاکر کبھی اقلیت کے معاملہ کو کبھی سوچا تک نہیں منتخب نمائندوں پر مشتمل کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ آئین کی ترتیب کے مطالبہ کو غلط بیان کر کے جبر کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں اقلیتوں کے معاملہ کو ناقابل عبور سد راہ بنا دیا گیا ہے۔ کانگریس نے یہ تجویز کیا ہے کہ متعلقہ اقلیتوں کے نمائندوں کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اقلیت کے حقوق کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کرنی چاہیئے۔ لہذا ورکنگ کمیٹی اس کے علاوہ کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتی۔ کہ برطانوی حکومت کی طرف سے جو بیان دیئے گئے ہیں۔ اور ان میں جو کچھ کہا گیا ہے، اس سے اس عام احساس کی تصدیق ہوتی ہے کہ برطانوی حکومت قومی زندگی میں پھوٹ ڈالنے اسے قایم رکھنے اور اختلافات کو بڑھانے کے لئے برابر کام کر رہی ہے۔

مزدوروں میں تپ دق کا مرض

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۳۹ء میں بتایا گیا ہے کہ تپ دق اور حرفتوں کے متعلق کی تحقیقات کے سلسلے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ تین ہزار مزدوروں میں سے جن کا معائنہ کیا گیا ۸۰ فیصدی مزدور دور دراز دیہات سے آئے تھے اور ان میں سے اکثر یا تو تپ دق میں مبتلا تھے یا ان میں دق کے جراثیم موجود تھے۔ اس جماعت کے ۹۰۰ بچوں میں سے ۶.۸ فیصدی دق کے مریض تھے اور ۱۲ فیصدی کو پھیپھڑوں کی بیماریاں تھیں۔

غذائیت کی کمی کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات کا کام سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ ابتدائی مدارج میں غذائیت کی کمی معلوم کرنے کے طریقے دریافت کئے گئے ہیں۔

ہیضہ کے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہے اس کے ذریعہ یہ اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ بنگال کے بعض علاقوں میں جہاں مخصوص اور وبائی امراض کثرت سے پھیلتے ہیں پانی میں جراثیم ملے ہوئے رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے لوگ کچھ حد تک ان جراثیم کے عادی بھی ہو چکے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کے کلنک میں پرورش اطفال اور زچگی کے متعلق نہایت مفید کام ہو رہا ہے۔ نیز حاملہ عورتوں میں خون کی کمی کی بیماری کے متعلق خاص طور پر تحقیقات ہو رہی ہے۔

فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ

فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہرہ دون نے جنگلاتی تحقیقات کے متعلق اپنی تازہ ترین سالانہ رپورٹ اس کاغذ پر شایع کی ہے جو اس کے کاغذی گودا بنانے کے سکشن میں تیار ہوا ہے۔

تجرباتی کارخانہ میں تقریباً پانچ ٹن کاغذ تیار ہوا ہے۔ جو لکھنے چاہئے، ٹائپ کرنے۔ لپیٹنے۔ اخبار چھاپنے، خشک کرنے اور کور بنانے کے کام میں آ سکتا ہے۔ اس میں کچھ بادامی کاغذ بھی ہے اور کچھ دفتی۔ ان میں سے تین ٹن کاغذ مختلف سرکاری دفاتر کو مہیا کیا گیا ہے۔

ہندوستانی جنگلات کی خام پیداوار سے لپیٹنے کے کام کا کاغذ تیار کرنے کے سلسلے میں تحقیقات ہنوز ہو رہی ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ لپیٹنے اور اخبار چھاپنے کے کام کا سستا کاغذ بنانے کے لئے مشین کے ذریعہ سے کاغذی گودا تیار کیا جائے۔

اس تحقیقات کے علاوہ جودھپور۔ مدراس سندھ اور بچہ پور سے آئی ہوئی مختلف قسم کی گھاس کے متعلق اس غرض سے کی گئی کہ وہ کس حد تک کاغذ اور دفتی بنانے کے کام میں آ سکتی ہیں۔ سیالکوٹ جیل کے لئے دفتروں کی ردی کاغذ سے صاف اور عمدہ کاغذ تیار کرنے کے طریقوں کی تفصیلات پر بھی کام کیا گیا۔ کاغذ کے کارخانوں کے لئے ان اسباب کے بارے میں بھی خاص تحقیقات کی گئی ہے۔ جن سے گودے کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک وقتی رپورٹ کاغذ سازوں کی انجمن واقع کلکتہ کو بھی بھیجی گئی ہے۔ جس میں صفائی کا ایک آزمائشی طریقہ بتایا گیا ہے۔ جس سے گودے کے رنگ بگڑنے کو روکا جا سکتا ہے اس بارے میں مزید تحقیقات جاری ہے۔

ایک اور دلچسپ تحقیقات بھی جاری ہے یعنی ہوائی جہازوں کی ساخت اور مرمت کے لئے مختلف قسم کی مناسب ہندوستانی لکڑی تلاش کی جا رہی ہے۔

ہندوستان میں عاقرقرحا کی پیداوار

یوٹیکنیکل سروے آف انڈیا کے ہندوستانی میوزیم کے حرفتی شعبہ کے کیوریٹر کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں عاقرقرحا کے پودوں کو اگانے کے سلسلے میں جو کوششیں اب تک ہوئی رہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ابھی تک تجربے کی حد میں ہیں پھر بھی وہ کئی صوبوں میں کامیاب ثابت ہوئی ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ ان پودوں کی کاشت کو جو کیڑے مار دوا کی حیثیت سے بہت کارآمد ہے وسعت دی جائے۔ جو چیز آجکل کیڑے مار عاقرقرحا کے نام سے مشہور ہے وہ یورپ میں تو قریب ایک صدی سے استعمال ہو رہی ہے اور ایران میں کچھ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے مستعمل ہے۔

فارسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اس شعبہ نے جس کا تعلق جنگل کی چھوٹی موٹی پیداوار سے ہے۔ جاپان اور بلگیریا سے بیج منگوا کر بوئے ہیں۔ اور تجربات ہو رہے ہیں۔ مری کی پہاڑیوں پر اس کے اگانے میں کامیابی ہوئی ہے اور اس کی کاشت بڑھائی جانے والی ہے۔ کشمیر، سرحد۔ صوبہ۔ ریاست میسور، پنجاب۔ سندھ اور آسام میں بھی تجربے ہو رہے ہیں۔

اس وقت ہندوستان میں جو عاقرقرحا مچھر اور کیڑے مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ جاپان یا کینیا سے آتا ہے۔

روسی انقلاب کے بانی ٹراٹسکی رحلت کر گئے

میکسیکو سٹی۔ ۲۲ اگست۔ مشہور کمیونسٹ لیڈر موسیو ٹراٹسکی کل شام ۵ بجے رحلت کر گئے۔ جبکہ ان کو ایمبولنس کے ذریعہ ہسپتال لیجایا جا رہا تھا۔ مرنے سے پہلے ٹراٹسکی نے بیان کیا کہ حملے کرنے والا یا تو او۔گ۔پو (روسی خفیہ پولیس) تھا یا فسسٹ (جرمنی اور اٹلی) کا آدمی تھا ہسپتال میں بیہوش ہونے سے پہلے ٹراٹسکی نے کہا کہ پولٹیکل حملہ آوروں کی چوٹ سے اب میں مرنے والا ہوں۔ براہ مہربانی میرے دوستوں سے کہہ دیجئے کہ مجھے یقین ہے کہ فورتھ انٹرنیشنل (چوتھے روسی نظام) میں ضرور فتح پاؤنگا۔ آگے بڑھے چلو! ٹراٹسکی کے ساتھ جدوجہد کے دوران میں اس کے حملہ آور نے کئی دفعہ یہ کہا "ان لوگوں نے میری ماں کو قید کیا ہوا ہے"! ٹراٹسکی پر حملہ کے الزام میں ایک فرانسیسی یہودی گرفتار کیا ہوا ہے

حیدرآباد لیجسلیٹو کونسل

حیدرآباد (دکن) بذریعہ ڈاک۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ اور دوسری سیاسی نازک صورت حالات کی وجہ سے فی الحال حیدرآباد کی لیجسلیٹو کونسل میں توسیع نہیں کی جائیگی جسکی سفارش ریفارمز کمیٹی نے کی تھی اور میونسپل انتخاب بھی جو اکتوبر میں ہونے والا ہے ملتوی کر دیا گیا ہے اور اعلیٰ حضرت نے کارپوریشن کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

باجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۱۷

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور

سالکرام ولد بھگو لال قوم کورمی ساکن موضع برندہ پرگنہ بلہور زمیندار تحقیل موضع برندہ محال راجہ رام نمبر ۳

بنام۔ بھجن لال ولد دیبی دین قوم کورمی ساکن برنڈہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادات پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت		مہر عدالت

ہندوستان میں ۱۱۰۰۰۰۰۰ گیارہ کروڑ روپیہ بطور امانت جمع رہے گا

ہندوستان میں ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ پالیسی ہولڈر ہیں

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

ہیڈ آفس مانٹریل

(بطور لمیٹیڈ کمپنی ۱۸۶۵ء میں کناڈا میں قایم ہوئی)

سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین

ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں۔

برانچ آفس حضرت گنج لکھنؤ۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۲۲ ڈ ۱

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۲ ششماہی ۱
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۳ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

صہبائے ہند

جناب نشور واحدی کا مجموعہ کلام یعنی "صہبائے ہند" اس وقت میرے سامنے ہے اس پر کوئی مفصل تبصرہ کرنا مقصود نہیں کیونکہ ایک ہفتہ وار اخبار کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے لیکن "صہبائے ہند" پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہوئی ہے کہ جناب نشور واحدی ایک فطری اور صاحب فکر شاعر ہیں آپ کے کلام میں قدیم اور جدید رنگ کی آمیزش بڑا لطف دیتی ہے کلام میں کشش اور اثر آفرینی اس حد تک موجود ہے کہ سننے والا بلا متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا آپ کی شاعری میں تغزل کا زمزمہ بھی ہے اور قوم و ملت کے لئے زندگی کا پیام بھی۔ صہبائے ہند کی نظمیں۔ غزلیں اور رباعیات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نشور واحدی کے کلام میں قوت فکر اور قدرت بدرجہ اتم موجود ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے بعض اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

نفس نفس پہ مجھے یاد آئے جاتے ہیں　　تمام روح تخیل پہ چھائے جاتے ہیں

نگاہ چار ہوئی اور جھک گئیں نظریں　　شباب مانع طرز سلام ہوتا ہے
کسی کو آتش ہجراں سے پھونکنے والے　　بہار جاتی ہے ساون تمام ہوتا ہے

حسن کے ساتھ کچھ حجاب نہ ہو　　آئینہ کیا وہ جس میں آب نہ ہو
ہے تو ممکن نگاہ سے پرہیز　　ہاں مگر آپ کا شباب نہ ہو

کبھی عتاب کبھی انفعال کیا کہنا　　حیا و ناز کی دلکش مثال کیا کہنا
وہ دونوں سمت نگاہیں جھکی جھکی رہنی　　وہ جانبین سے اخفائے حال کیا کہنا

محشر میں آپ کیجئے مجرم سے بازپرس　　لیکن گناہ الفت باہم نہ پوچھئے

نیم خواب آنکھوں میں کس غضب کی مستی ہے　　جیسے ہلکی ہلکی سی مے بھری ہو پیالے میں

رنگ نکھرا ہوا بال بھیگے ہوئے　　حسن چھایا ہوا حسن پر دیکھنا
اپنے جلووں کے احساس میں ڈوب کر　　آئنے کی طرف بے خبر دیکھنا
کوئی آئے تو اپنے میں جانا سمٹ　　کوئی جائے تو مڑ کر ادھر دیکھنا
دور ہو کر نگاہوں کی آزادیاں　　سامنے آکے نیچی نظر دیکھنا

مجبور کر چکی ہیں مجھے بے زبانیاں　　آنکھوں سے کیف لذت دیدار پوچھئے
کیا جانیں ان رموز کو صوفی و فلسفی　　رندوں سے کائنات کے اسرار پوچھئے

پھر انھیں پر کیف آنکھوں سے اشارا کیجئے　　پھر زمانے کا زمانہ غرق صہبا کیجئے
رات سونی کیف مے ساقی در آغوش اے نشور　　پاس مستی کیجئے یا پاس تقویٰ کیجئے

کبھی سنتے ہیں عقل و ہوش کی او رکم بھی پیتے ہیں　　کبھی ساقی کی نظریں دیکھ کر پیہم بھی پیتے ہیں
خزاں کی فصل ہو رندے کے ایام مبارک ہوں　　طبیعت لہر پر آئی تو بے موسم بھی پیتے ہیں
طواف کعبہ بے کیفیت مے ہو نہیں سکتا　　ملا لیتے ہیں تھوڑی سی اگر زمزم بھی پیتے ہیں
کہاں کی توبہ کیسا اتقا عہد جوانی میں　　اگر سمجھو تو آؤ تم بھی چکھو ہم بھی پیتے ہیں

دنیائے اسلام

مصری نقطۂ نظر

شہزادہ احمد توحید سلطان عبد العزیز مرحوم سابق خلیفۃ المسلمین کے پوتے ہیں اور اسلامی ممالک میں بہت دنوں دورہ کر چکے ہیں۔

شہزادہ موصوف نے وفد امصری سے فرمایا کہ فرانس کے شکست کھا جانے کے بعد بھی برطانیہ کے جنگ جاری رکھنے نے ہر مسلمان کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ جنگ جن جن اصولوں کے لیے لڑی جا رہی ہے انھی پر مسلمانوں کے عقائد کی بنیاد ہے۔ میں نے مسلمان لیڈروں کا عام طور سے یہ خیال پایا ہے کہ برطانیہ کی فتح سے ممالک اسلامیہ میں جمہوری اداروں کی بہبودی اور ترقی ہو جائے گی۔ ممالک اسلامیہ برطانیہ کو سپاہیوں سے مدد دے رہے ہیں تو صرف اس یقین کی وجہ سے کہ برطانیہ کی مکمل فتح پر ان کی آزادی اور خود مختاری کا دار و مدار ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ سر سید عبد الرحمان المہدی پاشا سوڈانی لیڈر بھی ان رہنماؤں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے ہم وطنوں کو "بدی کی فوجوں" کے خلاف برطانیہ کی حمایت کرنے کا مشورہ دیا۔ دنیائے اسلام کی پوری ہمدردی برطانیہ کی طرف ہے۔ اس برطانیہ کی طرف جو کمزور قوموں کو آزادی دلانے کی خاطر لڑ رہے ہیں۔

"البلاغ" کا فوجی نامہ نگار اطالوی فوج کی کمزوری کا یوں مذاق اڑاتا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے ایسی کوئی فوج نہیں دیکھی تھی جس کے افسر اور جنرل پہلے ہی حملہ میں گرفتار ہو جاتے ہوں اور فوجی تاریخ میں اس سے پہلے یہ بھی کہیں نہ ملے گا کہ جنگی جہاز اپنے سے تعداد میں کم اور وہ بھی کمتر رفتار کے جہازوں کے مقابلہ میں بھاگ گئے ہوں۔

اس کے بعد نامہ نگار مذکور برطانوی جہاز "سڈنی" کا اپنے جیسے دو اطالوی جہازوں سے مقابلہ کر کے ایک کو ڈبو دینے اور دوسرے کو بھاگنے پر مجبور کر دینے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "بارٹولومیو" کے مدد مانگنے پر بھی اطالوی بیڑے کو اس کی مدد کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ اطالیہ کو لیبیا والی فوج کو رسد پہونچانے میں بہت دقت ہو رہی ہے۔ اٹلی سے آنیوالی رسد کو روکنے کے لئے برطانوی بیڑہ وہاں موجود ہے۔ میں نے دیکھا برطانوی بیڑہ کو ایک اطالوی رسد رساں جہاز کو گرفتار کرتے۔

کہاں تم دوستوں کے سامنے بھی پی نہیں سکتے　　کہاں ہم اور بروئے ناصح بر ہم بھی پیتے ہیں
نشور آلودۂ عصیاں سہی پھر کون باقی ہے　　یہ باتیں راز کی ہیں قبلۂ عالم بھی پیتے ہیں

زمانہ دے رہا ہے سب نظام کن فکاں مجھکو　　مگر اپنی شراب کیف سے فرصت کہاں مجھکو
میں کھویا جا رہا ہوں جلوۂ نور تخیل میں　　مٹائے جا رہی ہیں حسن کی رنگینیاں مجھکو

گزرا مرے قریب سے اک پیکر شباب　　نیچی نظر میں حشر کا ساماں لئے ہوئے
کس بے کسی کے ساتھ بسر کر رہا ہے عمر　　انسان مشت خاک کا احساں لئے ہوئے

کرتا تھا سجدہ خم کو ساغر کو میکشوں کو　　مے پی کے رات ساقی کیف نماز میں تھا

رندوں کے میکدوں میں حسینوں کی بزم میں　　ہم کو کہاں کہاں دل دیوانہ لے گیا
مرغ سحر بھی واقف اسرار تھا مگر　　بازی قمار عشق میں پروانہ لے گیا

آئینہ جمال ہوں میں ہی حضور کا　　پرتو تو ڈالئے مری شکل نمود پر

آپ دامن بچا کر نکل جائیں گے　　کیا اصول محبت بدل جائیں گے

اس دور میں ہے پیکر تنظیم برہنہ　　تہذیب ہے بے شرم تو تعلیم برہنہ

تہذیب روادار کہیں مل نہیں سکتی　　بے داغ تعصب یہ تہذیب مل نہیں سکتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بجا کہ ہے تو حق عزم مستقل میں رہے ... زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۷ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۶

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

"یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ برطانیہ پر جرمنی کے حملہ کا خطرہ ٹل گیا ہے" ان الفاظ میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اہل ملک کو باخبر کیا جبکہ ۵ستمبر کی رات کو آپ نے دارالعوام میں لڑائی کی صورت حالات پر روشنی ڈالی۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ اپنی جانیں اور اپنے کانوں کی حفاظت کرنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے ستمبر فیصلہ کن مہینہ ثابت ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ دشمن اپنے حملوں کا زور دوگنا کردے۔ لیکن تمام ملک حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے اگر حملہ آور کے لئے جون میں حملہ کرنا مشکل تھا تو ستمبر میں کہیں اس سے زیادہ مشکل ہے۔ خیال ہے کہ وسط مشرق میں بہت جلد بڑی گھمسان لڑائی شروع ہو جائیگی۔ ہم نے وسط مشرق میں جنگی جہازوں کا ایک زبردست بیڑہ بھیج دیا ہے۔ گذشتہ چند روز کے اندر بحیرۂ روم میں ہم نے اپنے جنگی بیڑہ کی طاقت کو تقریباً دوگنا کردیا ہے۔

برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان سمندری معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ اس سمجھوتہ سے برطانیہ اور امریکہ دونوں میں اظہار اطمینان کیا جارہا ہے۔

مسٹر چرچل نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان ہونے والے سمجھوتہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اہل برطانیہ اور اہل امریکہ دونوں نے اس پر اظہار اطمینان کیا ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ ہوائی لڑائی جاری ہے جولائی میں بڑی سرگرمی رہی لیکن اگست میں اصل لڑائی ہوئی۔ جرمنوں نے سبقت حاصل کرنے کی پوری کوشش کی۔ ہمیں شبہ نہیں کہ جرمنوں نے اپنی کل ہوائی طاقت کا ہمارے خلاف اس سے زیادہ استعمال کیا جتنا کہ ہم نے انکے خلاف استعمال کرنا مناسب سمجھا۔ انگریزی ہوائی جہازوں اور توپوں پر دن کے وقت سبقت حاصل کرنے کی جرمن کوشش بہت مہنگی پڑی۔ ہمارے ان کے نقصان کا تقریباً تناسب تگنا ہے۔

جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ جولائی اور اگست میں انگریزوں کے ۱۹۲۱ ہوائی جہاز برباد ہوئے لیکن ہمارے کل ۵۵۸ ہوائی جہاز تباہ ہوئے لیکن ہمارے ہوابازوں کا بہت کم نقصان ہوا مجھے معلوم نہیں کہ ہٹلر کو اپنے اعداد و شمار کی صداقت میں کہاں تک یقین ہے۔

برطانیہ کے اندر اگست میں ۱۰۷۵ شہری ہلاک ہوئے اور شدید زخمی ہونے والوں کی تعداد اس سے کچھ زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ اگست میں آٹھ سو مکان بالکل تباہ ہو گئے۔ اور کچھ مکانوں کو معمولی نقصان پہونچا۔ ستمبر کا مہینہ فیصلہ کن ہوگا دشمن اپنے حملے کا زور بہت زیادہ بڑھائے گا لیکن ہم اسکے لئے تیار ہیں۔

جاتا رہا۔ یا جو کہ ہٹلر کی آخری تاریخ ہے ــــ کے بعد ہم سمندر پار کے مہلک خطرہ کے ڈر سے آزاد ہو جائیں گے۔ موسم سرما کے طوفان کہر اور تاریکی کے حالات کو بدل سکتے ہیں مگر ہمارے انتظامات میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ملکی ڈیفنس کے لئے ہماری تیاریاں عظیم الشان پیمانہ پر جاری ہیں ہم وسط مشرق کو بھی برابر امدادی جہاز بھیجتے رہے ہیں۔ چند دن ہوئے ہم نے انتہائی طاقتور اور جدید قسم کے بنے ہوئے جہاز بھیجکر مشرقی بحیرہ روم کے بیڑہ کی طاقت کو دوگنا کردیا ہے۔ اس کی نقل و حرکت کو اٹلی والوں نے تکلیف کے ساتھ دیکھا مگر وہ خلل اندازی نہ کرسکے۔ چند بڑے بڑے جہاز جاتے ہوئے راستہ میں مالٹا آئے اور اس جزیرے کے باشندوں کے لئے چند ضروری چیزیں لے گئے۔ یہ باشندے اپنے مستقل مزاج اور معرکے کے گورنر کے ماتحت نہایت اعتماد کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں۔

ہمیں امید کرنی چاہئیے کہ وسط مشرق میں بہت جلد بہت بڑی لڑائی ہوگی۔ ہم وہاں زیادہ سے زیادہ طاقت کے ساتھ اپنی پوزیشن کو قایم رکھیں گے۔ اور اپنی سمندری طاقت اور کنٹرول کو بڑھائیں گے۔ جو بحر روم کے ذریعہ مشرق سے مغرب تک ہو جائیگا۔ ہوائیں خواہ کیسی ہی چلیں۔ اپنے ملک میں اور باہر ہماری یہ رائے ہے جسے قایم رکھیں گے۔

بلقان کی صورت حالات کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ذاتی طور پر میرا ہمیشہ یہی خیال رہا کہ ڈبروجہ کا جنوبی حصہ بلغاریہ کو واپس ملنا چاہیئے گزشتہ جنگ میں ہنگری کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے میں خوش نہ تھا۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ جب تک متعلقہ فریقوں کی آزادانہ منظوری اور نیک نیتی سے علاقہ دارانہ تبدیلیوں کا تصفیہ نہ ہو جائے ہم دوران جنگ میں ان تبدیلیوں کو تسلیم نہیں کریں گے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ جنگ ختم ہونے سے پہلے ہٹلر کی سلطنت کہاں تک بڑھے گی۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح نپولین کی سلطنت جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی اس سے جلد ہٹلر اپنی سلطنت کھو بیٹھے گا۔

وزیر ہند کا صاف انکار

لنڈن ۵ستمبر۔ دارالعوام میں مسٹر کیری نے وزیر ہند مسٹر ایمری سے دریافت کیا کہ آیا انکو اس بارہ میں کوئی بیان دینا ہے کہ آئینی تجویز ذنکو ہندوستانی لیڈروں نے منظور کیا یا نہیں، مسٹر ایمری نے کہا کہ کانگریس نے تجویزوں کو نامنظور کردیا ہے مسلم لیگ نے اپنے رزولیوشن میں وائسرائے کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے اور باقی پارٹیوں کے خیالات ابھی تک

آئینہ کان پور

جنگ پر لکچر

۱۰ستمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کے لئے ڈسٹرکٹ انفارمیشن افیسر نے مندرجہ ذیل لکچر کا پروگرام تیار کیا ہے۔

مسٹر سی۔ ایم۔ ال بھٹناگر (جنرل ریویو)
مسٹر ٹھاکر پرشاد وکیل (جنگ کے زمانہ میں شہنشاہ کو مدد دینے کے لئے ہمارا مذہبی فرض)
مسٹر سلیم ناطقی (بحیرۂ روم میں جنگ کا اثر)
مسٹر عبدالمجید خاں (فوجی بھرتی)
منشی دیا نرائن نگم (جرمنی حملہ کو روکنے کے لئے انگلینڈ کی تیاریاں)
کپتان شاہ باز خاں (ہٹلرازم)

تعزیری ٹیکس کے خلاف ہڑتال

شہر میں ۳۱ اگست سے مسٹن روڈ۔ لبساط خانہ۔ چوک۔ صرافہ اور ٹھٹھرائی کے دوکانداروں نے ہڑتال کی۔

۵اگست کی شام کو پریڈ گراؤنڈ میں ہندو مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوا جس میں یو۔پی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ تعزیری پولیس ٹیکس کو بالکل منسوخ کردیا جائے۔ جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ ہڑتال ختم کردی جائے چنانچہ ۶ستمبر کو بازار کھل گئے ہیں زائد پولیس ٹیکس نہ ادا کرنے کے سلسلہ میں مقامی حکام نے چند دوکانداروں کے مال کو قرق کیا گیا تھا اسی وجہ سے یہ ہڑتال کی گئی تھی۔

قومی سیوادل کے والنٹیروں کی گرفتاریاں

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے سٹی کانگرس کمیٹی کے عہدہ داران کو مطلع کیا تھا کہ تحفظ ہند کے قاعدہ ۵۸ کے مطابق قومی سیوادل کی ڈرل وغیرہ ممنوع کردی گئی ہے۔ مگر مقامی کانگرس کمیٹی نے اس حکم کے ماننے کے لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا تھا چنانچہ اس کے بعد سے گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور اس وقت تک ۳۶ والنٹیر گرفتار کئے جاچکے ہیں

ستیہ گرہ کا ہفتہ

ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی ۶ستمبر سے ستیہ گرہ کا ہفتہ منارہی ہے اس ہفتہ کا مقصد ستیہ گرہ شروع کرنا نہیں ہے بلکہ اس ہفتہ میں پبلک جلسے ہوں گے جس میں قومی مطالبہ پر زور دیا جائے گا۔

اظہار ناپسندیدگی

۴ستمبر کو تلک ہال میں ایک پبلک جلسہ سٹی ستیہ گرہ کمیٹی کے زیر اہتمام ہوا جس میں وائسرائے ہند اور وزیر ہند کے تازہ بیانات پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا۔

مزدور سبھا

۴ستمبر کو کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ ہوا جس میں والنٹیروں پر پابندی لگانے کے حکم پر اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور کانگرس تحریک میں پورے طور پر حصہ لینا طے کیا گیا۔

جدید اسکول کا مطالبہ

۳ستمبر کو سیسہ مئو ویلفیئر ایریا ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں جواہر نگر میں لڑکوں کا ایک اسکول کھولنے کا مطالبہ کیا گیا اور میونسپل بورڈ سے اس کی درخواست کی گئی۔

درشن پوروہ

نوٹیفائیڈ ایریا جوہی کمیٹی نے درشن پوروہ کو میونسپلٹی میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس ایریا میں سڑکیں۔ نالیاں اور روشنی وغیرہ کا معقول انتظام کیا جاچکا ہے۔

پروٹسٹ

۴ستمبر کو مسٹر بینی سنگھ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں قومی سیوادل

کرنا ہے۔

سوشلسٹ پارٹی

۳ستمبر کو کان پور سوشلسٹ پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں والنٹیروں پر پابندی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور ان والنٹیروں کو مبارکباد دی گئی جو اسی سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ یہ بھی طے ہوا کہ آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی سے سفارش کی جائے کہ وہ کانگرس رام گڈھ کے رزولیوشن پر عمل کرنے کے لئے کانگرس پر زور ڈالیں۔

مسودہ قانون کی حمایت

مرچنٹس چیمبر کے سکرٹری صاحب نے لوکل گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں دوکانوں میں کام کرنے والوں کو تعطیلات وغیرہ دینے کے متعلق گورنمنٹ ہند کے مسودہ قانون کی حمایت کی ہے۔

میونسپل بورڈ

کان پور میونسپل بورڈ کا جو جلسہ ۷ستمبر کو ہونے والا تھا وہ ملتوی ہو گیا ہے اب آئندہ جلسہ ۱۰ستمبر کو ہوگا۔

بورڈ آف انڈسٹریز

صوبہ کی حکومت نے صنعتوں کو امداد دینے کے لئے نئے قواعد مرتب کئے ہیں اس کے مطابق امداد اس وقت دی جایا کرے گی جب کہ اس رقم کو فوراً خرچ کیا جائے گا۔

خاکساروں کی پیشکش

کان پور کے خاکساروں کے کمانڈر ملک شریح الدین نے وائسرائے ہند کی خدمت میں ۲۵۰۰ تربیت یافتہ خاکساروں کی خدمات پیش کی ہیں۔

انجمن اسلامیہ

۵ستمبر کو مقامی انجمن اسلامیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا شاہ عادل صاحب کے مقبرہ کو جانے کے لئے جو راستہ ٹرسٹ سے مانگا گیا تھا اس کی منظوری ٹرسٹ نے نہیں دی چنانچہ اس منظوری نہ دینے کے خلاف اس جلسہ میں پروٹسٹ کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک عام جلسہ منعقد کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔

انجمن جامعہ ادبیہ

۹ستمبر ۶ بجے شام کو مرزا محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش سینیر گورنمنٹ آڈیٹر اور رکن انجمن کے تبادلہ کے سلسلہ میں جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر نائب صدر انجمن مذکور ایک الوداعی ایٹ ہوم دے رہے ہیں جس میں شہر کے ادب سے ذوق رکھنے والے حضرات کو مدعو کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہارنس فیکٹری

گورنمنٹ فیکٹری مذکور کے مزدوروں نے کچھ غلط فہمی کی وجہ سے ہڑتال کردی ہے اور اگرچہ کام پر جاتے ہیں مگر باقاعدہ کام نہیں ہو رہا ہے۔

سناتن دھرم کالج

معلوم ہوا ہو کہ سناتن دھرم کالج کے پرنسپل صاحب نے ان طلبار کے سارٹیفکٹ میں خراب ریمارک لکھدیئے ہیں جنھوں نے گذشتہ ہڑتال وغیرہ میں حصہ لیا تھا۔

طلبار نے پرنسپل صاحب سے اس کے خلاف درخواست کی ہے اور یہ دھمکی دی ہو کہ اگر اس طرح کا رویہ اختیار کیا گیا تو ہڑتال پھر کردی جاوے گی۔

کانپور کی تفریحات

نشاط ٹاکیز — وصیت
امپیریل ٹاکیز — کنگن
گو ... ٹاکیز — لکشمی

ہیضہ کے روکنے کی تدابیر

کانپور میونسپلبورڈ کی طرف سے

کان پور میونسپل بورڈ کی طرف سے گذشتہ "سوموار ی اماوس" کے میلہ کے دن مندرجہ ذیل خارجی تدابیر اختیار کی گئی ہیں :ــــ

۱ــــ گھاٹوں میں اور گھاٹوں سے ایک فرلانگ کے حلقہ میں ہر طرح کے پھل مثلاً کھیرا۔ بھوٹ بھٹا اور چاٹ۔ برف۔ آئس کریم شربت اور تیل کی بنی ہوئی تمام چیزوں کا فروخت کرنا ممنوع کردیا گیا تھا۔

علاوہ اس کے یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ مٹھائی وغیرہ کو گرد و غبار اور مکھیوں سے محفوظ رکھا جائے۔

۲ــــ میونسپل بورڈ کا سینیٹری عملہ خاص طور پر نگرانی کرنے کے لئے گھاٹوں پر تعینات کردیا گیا تھا۔

۳ــــ مقامی اخباروں میں ہیضہ کے متعلق ہدایتیں شائع کردی گئی تھیں اس کے علاوہ لاؤڈ اسپیکر سے آراستہ موٹر کے ذریعہ اس کا پروپگنڈا کیا گیا اور اشتہارات و منادی کے ذریعہ عام پبلک کو اس کے متعلق اطلاع کی گئی۔

مسٹر بی پی سریواستوا کا بیان

مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور نے ہیضہ کے متعلق ۳۱اگست ۱۹۴۰ء تک کے اعداد و شمار کو لیتے ہوئے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :ــــ

ہیضہ کا ٹیکہ ۳۱اگست ۱۹۴۰ء تک

ٹیکوں کے لئے ویکسین اسٹاک میں موجود ہیں ۱۳۳۱۰
باہر سے منگوائی گئی :ــــ ۱۳۸۵۰۰
ٹیکہ لگانے کی کل تعداد:ــــ ۱۱۷۰۰۰
گذشتہ ہفتہ ۵۰ ہزار سے زائد ٹیکے لگائے گئے۔

ویکسین ٹیکہ لگانے کی دوا اس وقت اسٹاک میں بہت کافی موجود ہے۔

ہیضہ کے حملے

۳۰اگست ۱۹۴۰ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۵۹ اشخاص پر ہیضہ کا حملہ ہوا اور ۲۶ اموات ہوئیں اور اس طرح اس وقت تک کل ۲۸۲ اشخاص پر ہیضہ کا حملہ ہوا اور ۱۰۲ اموتیں ہوئیں

بحیرۂ روم میں زبردست جھڑپ

قاہرہ ۶اگست۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز لبیا میں اٹلی کے ہوائی اڈوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ پرسوں مشرقی لبیا کے بڑے بڑے ہوائی اڈوں پر تمام دن حملے ہوتے رہے جن مقاموں پر حملے ہوئے ان میں طبرق۔ السلیمی اور لبیا بھی شامل ہیں۔ دوسری اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روم کے سمندر کے مشرقی حصہ میں انگریزی اور اطالوی ہوائی جہازوں میں زبردست مقابلہ ہوا۔ نو اطالوی جہاز گرادیئے گئے۔ دو ڈبو دیئے گئے۔ صرف ایک انگریزی ہوائی جہاز کام آیا سمندری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک اطالوی ہوائی جہاز نے برطانی پن ڈبی کا پیچھا کیا یہ جہاز گرادیا گیا۔ اٹلی کے کچھ جہاز روم کے سمندر میں چکر کاٹ رہے تھے۔ انگریزی پن ڈبی نے اپنے تارپیڈو مارے۔ انگریزی بیڑا ٹکر کے لئے آیا مگر اطالوی جہاز چلے گئے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے روم سسلی اور سارڈینیا پر چکر لگایا اور البا کے ہوائی اڈے پر حملہ کیا۔ فوجی عمارت کو سخت نقصان پہونچا اور زمین پر کھڑے ہوئے بہت سے جہاز برباد ہوگئے۔ روم کے سمندر میں ایک جگہ اطالوی پن ڈبی دکھائی دی انگریزی ہوائی جہاز نے اس پر

سبدِ گل

فیشن زدہ ہندوستانیوں کی اصلاح کے لئے کٹ ملاؤں کا ایک گروہ آج سے پچیس تیس برس پہلے ہندوستان کے مختلف حصّوں میں گشت لگاتا پھرتا تھا۔ اس گروہ کے مجاہدین ایک عدد ڈنڈا اور ایک عدد قینچی ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے تاکہ ان ہتھیاروں کے ذریعہ یہ فیشن کی وبا کو ہندوستان سے مٹا سکیں۔

اگر کوئی لمبی مونچھوں والا ان کی نظر پڑ جاتا تو یہ فوراً اسے پکڑ لیتے تھے۔ اور قینچی نکال اس کی مونچھ کاٹ کر رفو چکر ہو جاتے تھے۔ اگر کوئی پتلون پوش نظر آ گیا تو یہ اسے پکڑ کر ان کی پتلون کے قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اسی طرح انگریزی بال رکھنے والوں کی یہ بلا معاوضہ حجامت بنا دیتے تھے۔ غرضکہ ان کٹ ملاؤں نے اچھا خاصہ ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد یہ اصلاح پسند غائب ہو گئے کیونکہ جب فیشن زدہ طبقہ میں زیادہ ناگواری بڑھی تو ان کٹ ملاؤں کی ہر جگہ بُری طرح سے مرمت ہونے لگی۔

پُرانے زمانہ کے کٹ ملاؤں کی طرح بمبئی میں کٹ ملانیوں کا ایک گروہ پیدا ہوا ہے۔ کٹ ملانیوں کے اس گروہ نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستانی لڑکیوں کو فیشن سے بچائے گی اور ان کو مجبور کریگی کہ وہ فیشن پر روپیہ برباد کرنے کے بجائے اس روپیہ کو کسی قومی مد پر صرف کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کٹ ملانیوں کی ایک باقاعدہ انجمن بھی بن گئی ہے جو عنقریب عملی کام شروع کرنے والی ہے۔ اگرچہ یہ سب کٹ ملانیاں عورتیں ہیں لیکن اس کے باوجود وہ عورتوں کی فطرت سے قطعی ناآشنا معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو شائد پتہ نہیں کہ عورت بھوکی رہ سکتی ہے مگر بناؤ اور سنگھار سے باز نہیں آ سکتی۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑی تمنا یہی ہوتی ہے کہ وہ خولصورت معلوم ہو خواہ اس کی شکل چڑیل جیسی کیوں نہ ہو۔

معلوم نہیں کہ ان کٹ ملانیوں کے گروہ نے فیشن کے خلاف جہاد کرنے کا کونسا ذریعہ اختیار کیا ہے غالبًا یہ بھی پُرانے زمانہ کے کٹ ملاؤں کی طرح فیشن زدہ لڑکیوں کو تاکتی پھرینگی اور ان کا معمول یہ ہوگا کہ جہاں کوئی لڑکی ایکٹریسوں جیسی ساڑھی باندھے ہوئے دکھائی دے یہ دوڑ کر اس کی ساڑھی آتار لیا کریں گی اور فیشن کی مقلد ہونے کے جرم میں اسے عُریاں کر دیا کریں گی۔ بعض کا کام یہ ہوگا کہ وہ لڑکیوں کے چہرہ پر سے پاؤڈر چھٹاتی پھریں۔ بعض کا فرض یہ ہوگا کہ وہ لڑکیوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے ہونٹوں کی سُرخی کو غائب کر دیں۔ غرض کہ ہندوستان میں فیشن زدہ اور غیر فیشن زدہ کا ایک نیا فرقہ وارانہ سوال پیدا ہو جائے گا۔

فیشن زدہ لڑکیوں کے خلاف جہاد کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں اس تحریک کی وجہ سے ہندوستان کی فیشن زدہ اور غیر فیشن زدہ عورتوں میں فرقہ وارانہ ہنگامے شروع نہ ہو جائیں اگر یہ ہنگامہ برپا ہو گئے تو اپنی نوعیت کے نہایت ہی دلچسپ ہنگامے ہوں گے۔ ان ہنگاموں میں سڑکوں اور گلیوں میں عورتیں ایک دوسرے سے گتھی ہوئی نظر آئیں گی۔ کوئی کسی کے بال نوچ رہی ہوگی اور کوئی کسی کی ساڑھی آتار کر بھاگی جا رہی ہوگی۔ اور کوئی کسی کے سینہ پر چڑھی بیٹھی ہوگی ادھر پولیس والے ہوں گے کہ بیچ بچاؤ کی کوشش میں خلد بریں کا لطف اٹھا رہے ہونگے۔

بہرحال دیکھنا ہے کہ یہ فیشن
کے خلاف لطیف جہاد
کیا رنگ لاتا
ہے

ادبِ لطیف

قوس و قزح

(از جناب سید صغر علی سکندر آباد)

میرا دل اُچھلتا ہے جب میں دیکھتا
ہوں آسمان میں قوس و قزح
اسی وقت بھی ایسا ہی تھا جب میری
زندگی شروع ہوئی۔
اور — اب بھی ایسا ہی ہے جبکہ میں
جوان ہوں۔
اور — اس وقت بھی ویسا ہی ہوگا
جب میں ضعیف ہوں گا۔
یا — مروں گا۔
بچہ آدمی کا باپ ہے۔
اور میں اپنے دنوں کو چاہتا ہوں،
کہ ایک دوسرے سے فطرتی تقدس
سے مربوط رہیں۔

(ولیم ورڈ سورتھ)

ص کے غلام بنتے ہیں۔ مہربان۔ ہمدرد۔ پیاری اور فرائض ادا کرنے والی بیوی ہی ہمیشہ اپنے خاوند پر حکومت کرتی ہے۔ محبت خوبصورتی سے بہت زیادہ طاقتور شئے ہے۔ اس کے اثرات زیادہ گہرے ہیں جو زیادہ مقدس اور زیادہ دیرپا ہوتے ہیں محنتوں کا مارا ہوا تھکا ماندہ آدمی جب زندگی کے بیابانوں سے گذرتا ہے تو وہ آرام اور حقیقی آرام پیاری اور فرض شناس بیوی کے پاس حاصل کرتا ہے دنیا میں صرف ایک بیوی ہی کی ذات ہے جسے حسب ذیل مقولہ ہمیشہ یاد رہتا ہے اور وہ ہمیشہ اس پر عمل کرتی ہے۔

"جیسا تم دوسروں سے سلوک چاہتے ہو ویسا خود کرو"

بحالت موجودہ مرد بالخصوص وہ جن کی بیویاں تعلیمیافتہ ہیں عام طور پر اس امر کی شاکی ہیں کہ بیویاں دماغی اور معاشرتی مشاغل میں اپنا وقت صرف کرتی ہیں اور اکثر اپنے گھروں سے بے پروا ہو جاتی ہیں۔ بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ یہ نتیجہ ہے غلط طریقہ تعلیم کا۔ سچی بیوی دونوں کاموں کے لئے وقت نکال سکتی ہے۔ یعنی اپنے گھر اور ملک دونوں کی خدمت کے لئے۔ اُس کی زندگی میں ایسا لمحات آتے ہیں جب ملک اس سے زیادہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے، اور ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب گھر زیادہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ مگر وہ کبھی ایسا نہیں کرتی کہ ایک کی وجہ سے دوسرے سے بےپرواہ ہو جائے دونوں کام ساتھ ساتھ ہو سکتے ہیں۔ ایک ملک سیاسی اور معاشرتی ترقیات کے لئے ہمیشہ نہیں لڑا کرتا۔ آج اگر مردوں کو یہ شکایت ہے کہ عورتیں گھر سے بے پرواہ ہو گئی ہیں تو کیا عورتوں کی یہ شکایت حق بجانب نہیں جو یہ کہتی ہیں کہ مرد بھی پبلک جلسوں اور پلیٹ فارموں کی وجہ سے گھر سے بے واہ ہو رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ زمانہ کی ضرورت و فطرت کے موافق عورتوں اور مردوں کی دونوں کی گھروں سے تھوڑی سی بے پروائی قابل معافی ہے۔

اس زمانہ میں ہمیں حوصلہ افزا اور اُمید پرور نظروں سے حالات کو دیکھنا چاہئیے۔ عورتیں اپنے شوہروں اور بھائیوں کو درد و مصیبت نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر وہ اُن کے دُکھ درد کو دور کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ البتہ اُن کی مصیبت میں شریک ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے گھر اور گرم انگیٹھیاں چھوڑیں اور اپنے ہموطنوں کے شانہ بشانہ آ کھڑی ہو گئیں اور ان کے غم میں حصّہ لے رہی ہیں۔ کیا اس کا نام معراج محبت نہیں ہے۔ اپنے ملک سے مردوں کی محبت کو حب الوطنی اپنے آپ کو گھر کی چار دیواری میں مقید نہیں کرتی تو ہمیں کیا حق ہے کہ ہم عورتوں سے وطن کی ✕

عالمِ نسواں

بیوی کیسی ہونی چاہیئے

(ایک معاشرتی ماہر کے قلم سے)

جنت سے آئی ہوئی ایک طلائی زنجیر جس کی کڑیاں روشن ہیں جو دلوں پر نیند کی طرح طاری ہو جاتی ہے اور نرم اور لطیف ترین دماغوں کو یکساں نیت کے رنگ میں رنگ دیتی ہے۔

(ڈبلو۔ بی۔ اسکاٹ)

انسانی زندگی کی زنجیر میں شادی اہم ترین کڑی ہے وہ کڑی جو یا تو پوری زنجیر کو بوسیدہ و ناکارہ بنا دیتی ہے یا دنیا میں انسانی زندگی کی قوت اور تکمیل کی صفات کو مضبوط کر دیتی ہے۔ انسانی زندگی کے جتنے مقدرات ہیں۔ ان میں شادی اہم ترین شے ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسئلہ شادی پر ہم بہت کافی غور و خوض کریں۔

اس معاشرتی معاہدہ میں جیسا کہ لوگ اکثر اسی نام سے پکارتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز بہت بڑی اور بہت مقدس ہے والدین اور اور متعلقہ بچوں کے باہمی اتفاق و اتحاد کی لازمی ضرورت ہے۔ اس قسم کی شادیاں جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں جو قطعی ناکام ثابت ہوئیں اور جن میں یا تو والدین یا متعلقہ لڑکی یا لڑکے کو جبری طور پر مسئلہ شادی پر اپنی آزادانہ رائے سے روکا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ کو باپ سے تکلیف پہونچی اور ماں کو بچوں سے غموں کے بادلوں اور آنسوؤں کے دریاؤں نے طوفان برپا کر دیا۔

وہ زمانہ آنے والا ہے جب بیوی مرد کی حقیقی ہمدرد ہوگی نہ کہ ایک کمزور اور رونی شکل کی وہ مخلوق جو شوہر کی محکومیت میں رکھی جائے۔ پُرانے زمانے میں یہ بہت ہی غلط خیال تھا کہ شوہر بیوی کا دیوتا ہوتا ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں اس لئے بنائے گئے ہیں کہ وہ شیر و شکر ہو جائیں جن کے جسم دو ہوں۔ مگر دل ایک ہو۔ ان دونوں کے مابین ہمیشہ ایک حصّہ دارانہ اتحاد ہونا لازمی ہے یہ دونوں ایک کل کے دو جزو ہیں اور ایسا جزو جو بغیر دوسرے کے غیر مکمل اور بیکار ہے۔

یہ خیال کہ شادی ایک لنگر ہے جو چند جہازوں کو کھینچ کر لے جاتا ہے۔ ایک سچی بیوی کی نظر میں بالکل غلط ہے۔ وہ دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کی قواعد میں صیغۂ واحد متکلم کا پتہ نہیں۔ اس لئے کہ دوسروں کا خیال رکھنے اور دوسروں کو خوش کرنے سے ہی ہم ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہماری عزت کریں۔ اور ہم کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اور یہ اس لئے کہ فی الواقع جو لحاظ اور توجہ دوسرے ہم پر مبذول کرتے ہیں۔ وہ اس توجہ اور خیال سے بہت زیادہ قیمتی ہے جو ہم خود اپنی ذات پر مبذول کرتے ہیں اگر بیوی خاوند کا خیال نہیں رکھتی تو کیا وہ سمجھتی ہے کہ خاوند اسکا خیال رکھے گا۔ اگر وہ ایسا سمجھتی ہے۔ تو وہ ایک فریب میں مبتلا ہے۔ اس کا خاوند اس کو خوش رکھنا اُسی وقت اپنا فرض سمجھے گا جب وہ بھی یہ سمجھ لے گی کہ خاوند کو خوش رکھنا اس کا اوّلین فرض ہے۔

خوبصورتی و حسن کی دلفریبی و دلربائی خزاں کی پتیوں کے ساتھ غائب ہو جاتی ہے۔ لیکن فرض اور خدمت کی خوبیاں لازوال موسم بہار کی آغوش میں ہمیشہ تر و تازہ رہتی ہیں۔ ایک بے انتہا خوبصورت بھی اپنے خاوند کے دل سے جذبات پرستش نکال کر پھینک دیتی ہے۔ اگر وہ حسن خدمات اور صحیح رفاقت کی اہلیت اپنے اندر نہیں ثابت کرتی۔ اس کا خیال قطعی غلط ہے۔ اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ صرف اپنی خوبصورتی ہی کی وجہ سے اپنے خاوند پر حکومت کر سکتی ہے، شوہر خوبصورت بیویوں کے غلام نہیں بنتے بلکہ فرض شناس بیویوں ص

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کا چڑیا گھر

(از جناب محمد عبد القدیر صاحب میرٹھی)

اکثر لڑکوں نے چڑیا گھر دیکھا ہوگا لیکن اگر آپ نے نہیں دیکھا ہے اور آپ کے پاس بہت اچھے اچھے ٹکٹ ہیں تو چڑیا گھر جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا البم خود ایک چڑیا گھر ہے۔

تقریبًا تمام خاص خاص جانور، پرند کیڑے مکوڑے حتیٰ کہ مچھلیاں تک ٹکٹوں پر بنی ہوتی ہیں۔ اگر ان تمام ٹکٹوں کے حالات لکھے جائیں تو اچھی خاصی ایک کتاب تیار ہو جائے۔ ہم ان خاص خاص اور دلچسپ جانوروں کے بارے میں جو مختلف ممالک کے ٹکٹوں پر چھپے ہوتے ہیں مختصر طور پر بیان کریں گے۔

ڈاک کے ٹکٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو ایشیائی جو عمومًا سرمور، بورنیو اور لبستی آبنائے (STRAITS ETTLEMENT) کے ٹکٹوں پر دیکھا جاتا ہے اور ایک لائبریا کے ٹکٹوں پر افریقہ کے ہاتھی کی تصویر بنی ہوتی ہے جو قد میں ایشیائی ہاتھی سے بڑا ہوتا ہے۔ آخر لنڈ ملک تو ہمیشہ سے جانوروں کی تصویروں کے ٹکٹ شائع کرنے کا شائق رہا ہے۔ اسی ملک کے ٹکٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائی گھوڑا بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ عام جو چڑیا گھروں میں پایا جاتا ہے اور ایک قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کی تصویر ۱۹۰۶ کے ۵ سنٹ کے ٹکٹ پر پائی جاتی ہے۔

نیاسا کے ٹکٹوں پر بھی جانوروں کی تصویریں اکثر ملتی ہیں۔ ½ سنٹ کے مثلث شکل کے ٹکٹ پر "زراف" کی تصویر بنی ہوتی ہے ایسے ہی ٹنگانیکا کے ایک ٹکٹ پر "زراف" کا سر دکھایا ہے۔

بلجیم کانگو کے سنہ ۱۹۳۲ء کے ایک ٹکٹ پر "زراف" خاندان کے ایک اور جانور کی تصویر ہے جسے اوکاپی (OKAP) کہتے ہیں یہ قد میں زراف سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے سینگ بھی نہیں ہوتے اور گردن بھی اتنی لمبی نہیں ہوتی جتنی "زراف" کی۔

شمالی بورنیو سنہ ۱۹۰۹ء کے ۸سنٹ کے ٹکٹ پر ایک عجیب جانور کی تصویر ہے۔ اس کے چھوٹی سی سونڈ بھی لگی ہوگی ہے۔

لائبریا کے سنہ ۱۹۱۸ء کے ۲ سنٹ کے ٹکٹ پر ایک جانور کی تصویر ہے جو بلی سے چھوٹا مگر اس سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔

فرانسیسی گائنا کے سنہ ۱۹۰۴ء کے ایک کم قیمت ٹکٹ پر چیونٹی کھانیوالے جانور کی تصویر ہے۔

آسٹریا کے اکثر ٹکٹوں پر کالی بطخ کی تصویر ہوتی ہے جو مغربی آسٹریا کا خاص نشان ہے۔ چند پر کنگرو بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ سوائے آسٹریا کے اور کہیں نہیں پایا جاتا۔

آسٹریلیا کے ٹکٹوں پر بادشاہ جارج کی تصویر کے کنارے پر اور نیو ساؤتھ ویلز کے سنہ ۱۸۸۸ء کے ۲ پنیس کے ٹکٹ پر "ایمو" کی تصویر بنی ہوتی ہو جو شتر مرغ سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۸ء کے ۶ پنیس کے ٹکٹ پر ایک جانور "کیوی" کی تصویر دیکھی ہوگی وہ قد میں مرغی کے برابر ہوتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی لمبی چونچ کی وجہ سے اپنا بوجھ نہیں سنبھال سکتا۔

نیوزی لینڈ کے ۳ سنٹ کے ٹکٹ پر ایک اور جانور دکھایا ہے جسے "کی" کہتے ہیں۔ کسان اسے پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ بھیڑوں کی پیٹھ پر سے اُون اتار کر گوشت کھا جاتا ہے۔ یورو گے کے ٹکٹوں پر "ٹیرو" کی تصویر ہوتی ہے۔ وہ جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہو مگر گوشت نہیں نوچتا۔

شمالی بورنیو کے ٹکٹوں پر اکثر جانوروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ "شاہ" کا کاتوا" مگرمچھ وغیرہ ص ص

پردۂ فلم

منروا کے بھروسہ کے متعلق اخبارات کی رائے

منروا موویٹون کی شاندار تصویر بھروسہ جس کی نمائش بمبئی میں ۱۵ راگست سے شروع ہو چکی ہے۔ اس تصویر کے بارے میں بمبئی کے انگریزی۔ اُردو اور گجراتی اخبارات کی جو رائے ہے اس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) بھروسہ ڈائرکشن کے لحاظ سے سنہ ۱۹۴۰ء کی ایک لاجواب تصویر ہے۔

(۲) بھروسہ ایک ایسی شاندار معاشرتی تصویر ہے جو آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

(۳) بھروسہ کا مکالمہ اور افسانے بے حد موثر اور دلفریب ہے۔ یہ ہے بمبئی کے درجنوں اخبارات کی اس رائے کا لب لباب جو بھروسہ کے متعلق ظاہر کی جا رہی ہے۔ بمبئی کے ذمہ دار اخبارات کی اس رائے سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی عام رائے یہ ہے کہ بھروسہ سال رواں کی بہترین تصویر ہے۔ اور کسی صورت میں بھی پکار سے کم نہیں ہے بلکہ بعض خصوصیات کے اعتبار سے اس نے پکار کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

جن حضرات نے منروا کی غیر فانی تصویر پکار کو دیکھا وہ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سہراب مودی کی یہ تصویر کس پایہ کی ہوگی۔ ہم کو اُمید ہے کہ جوں ہی یہ تصویر شمالی ہند میں نمائش کے لئے پیش ہوگی یہ اسی طرح ہلچل برپا کر دے گی جس طرح پکار نے ایک ہلچل برپا کر دی تھی ؛

ص ص لائبریا، شمالی بورنیو اور لبنان کے ٹکٹوں پر اکثر مگرمچھ کی تصویر ہوتی ہے۔

نیو فاونڈلینڈ کی تمام دولت کا مدار کاڈ مچھلی پر ہے جو عام طور پر وہاں کے ٹکٹوں پر بنی ہوتی ہے۔ لائبریا کے سنہ ۱۹۰۸ء کے رجسٹری کے ایک ٹکٹ پر سانپ بنا ہے چین کے ٹکٹوں پر اژدہا بنا ہوتا ہے۔

اگر تمام ملکوں کے ان ٹکٹوں کی نمائش کی جائے جن پر جانوروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں تو میرے خیال میں تسمانیہ کا نمبر اول ہوگا کیونکہ اس کے ٹکٹ پر ایک نہایت عجیب و غریب جانور کی تصویر ہے جسے "پلاٹی پس" کہتے ہیں۔ اس کی چونچ اور پیر بطخ کے مانند اور اس کا رواں چھچھوندر کے بالوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس جانور میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ چوپایہ ہوتے ہوئے بھی انڈے دیتا ہے۔ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہے۔

جاپان کے سنہ ۱۹۲۳ء کے زلزلے کے بعد وہاں ٹکٹوں پر ایک خاص قسم کی مکھی کی تصویر چھاپی گئی۔ لبنان میں ایک سٹ خاص ریشم کے کیڑوں کی بابت چلا ہے جس میں ریشم کے کیڑے کی مختلف شکلیں مختلف ٹکٹوں پر دکھائی گئی ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قسم کے جانوروں کی صورتیں ٹکٹوں پر ہوتی ہیں۔ ٹکٹ جمع کرنیوالے بچوں کو چاہئیے کہ وہ البم میں کچھ صفحات صرف ان جانوروں کے ٹکٹ لگانے کے لئے مخصوص کر لیں تاکہ ایک نظر میں پورے چڑیا گھر کی سیر کر لیں ؛

✕ محبت کا مطالبہ کریں۔ اور کیا یہ صحیح ہے کہ عورتوں کو ملک کی محبت سے کوئی سروکار نہیں۔ اس بے چینی کے عالم میں اگر انسانیت کی خدمت کرنے سے ہم خود انکاری ہوتے ہیں۔ اور ان کو بھی منع کرتے ہیں۔ جو ہمیں سب سے زیادہ قریب ہیں تو کیا ہم مجرم بننا چاہتے ہیں۔

غرضیکہ ایک سچی بیوی مجسمہ ہے محبت اور خوبی کا نہ کوئی ہاتھ ایسا ہے جو اس کے ہاتھ کی طرح لطیف ہو نہ کوئی ایسی آنکھ ہو جو اُس کی آنکھ کی طرح غائر اور رہنما ہو۔ نہ کوئی ایسا کان ہو جو اُس کے کان کی طرح متوجہ ہو۔ نہ کوئی سر ایسا ہے جو اس کے سر کی طرح بے غرضانہ خیالات رکھتا ہو۔ نہ کوئی ایسی زندگی ہے جو اس کی زندگی کی طرح واقف اور فرض شناس ہو۔ احسان مندی اور فرض شناسی شوہروں کو لازمی طور پر مجبور کر دیں گی۔ کہ وہ اس کے بدلے بیویوں کے لئے وہ سب کچھ کریں جو کر سکتے ہیں ؛

اقوال زریں

شر کو شر سے دفع کرنا بہادری ہے اور شر کو خیر سے دفع کرنا فضیلت ہے، (ارسطو)

وہ کیا چیز ہے، جو معمولی مکان کو محل میں، معمولی عورت کو پری میں اور معمولی آدمی کو فرشتہ میں تبدیل کر دیتی ہے، محبت ! (چاسر)

علمیت کی سرد روشنی میں محبت کا پودا کبھی نہیں لہلہا سکتا۔ (کانٹ)

سب سے پاک محبت وہ ہے جو کبھی ظاہر نہ کی جائے۔ (کارلائل)

مہربانی انسان کے لئے دروازہ کھولتی ہے مگر محبت اسے اندر پہونچا دیتی ہے۔ (ڈرائیڈن)

جھونپڑی میں رہے، جنگل میں بسے یا زمین پر سوئے، اچھا آدمی جہاں رہتا ہے وہ جگہ خوشی دینے والی ہوتی ہے۔ (گوتم بدھ)

کسی نے آج تک اتنی ہمت نہیں کی ہو کہ محبت کے افسانے کو مکمل طور پر بیان کر دے۔ (ایچ۔جی۔ویلز)

موج تبسم

میزبان: معزز مہمانو! میں آج آپ کو ہر طریق پر خوش کرنا چاہتا ہوں فرمایئے کیا کروں؟
ایک مہمان: باہر تشریف لیجایئے

"تم ہر وقت باتیں ہی کرتے رہتے ہو اور ایک لفظ بھی نہیں سنتے"۔
"بالکل غلط" میں جو کچھ کہتا ہوں اس کا ایک ایک لفظ سنتا ہوں"۔

تمھیں اتنے آدمیوں کا قرض دینا ہے اور اس شاہانہ ہوٹل میں کھانا کھا رہے ہو اگر تمھیں کسی ساہوکار نے دیکھ لیا تو کیا کہے گا، تم فکر نہ کرو وہ یہاں تک آنے کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔

رحیم:۔ میں نے سنا ہے کہ تم بے وقوف کے کہنے کا یقین کر لیتے ہو۔
نعیم:۔ میں آپ کی بات کا ضرور یقین کرتا ہوں"

میں تم سے پانچ چھ مرتبہ تقاضا کر چکا ہوں لیکن تم نے میری رقم اب تک ادا نہیں کی"۔
"اور تم نے بھی تو دس بارہ مرتبہ مانگنے پر مجھے روپیہ قرض دیا تھا"

دلچسپ معلومات

اُردو زبان کا سب سے دولتمند شاعر کون گذرا ہے؟ —— امیر

ہندوستان کا کون شاعر عاشقوں کے دل میں رہتا ہے ؟ —— داغ

پیسہ کیوں غلیظ شے ہے ؟ —— کیونکہ اس کو ہاتھ کا میل کہا جاتا ہے۔

کیا بات دولت میں سب سے خراب ہے ؟۔ —— کیابی

گورستان کو اور کتب خانہ میں کیا مشابہت ہے ؟ زمانہ ماضی کے تمام بڑے آدمی انہی دو جگہوں میں رہتے ہیں

عورت کو ناراض کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ جب وہ نئی پوشاک پہنے اس کے درزی کو بدتمیز کہا جائے۔

شعر کہنا سیکھنے کے لیے کیا کرنا چاہیئے ؟ —— محبت

فضول خرچ کون ہے ؟ — جو ہم سے زیادہ خرچ کرے۔

افسانہ

وبال جان

ماپاساں کے فرانسیسی افسانہ کا ترجمہ —— مترجمہ از جناب طاہر قریشی

گذشتہ سے پیوستہ

جب وہ صبح اُٹھے۔ بوڑھا ابھی زندہ تھا۔

یہ دیکھ کر وہ حد درجہ خوف زدہ ہوئے۔ وہ اس کے بستر کے پاس کھڑے، مشتبہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ نہیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اپنے دل کو خوش کرنے کی خاطر ان سے مذاق کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ انھیں اس بات کا بھی افسوس تھا کہ وہ خواہ مخواہ ان کا وقت ضائع کر رہا ہے۔

داماد کہنے لگا: "اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے" ؟

بیوی کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا۔ وہ بولی۔ "معاملہ بڑا ہی ٹیڑھا ہے"۔

وہ مہمانوں کو جواب آیا ہی چاہتے تھے۔ روک بھی نہیں سکتے تھے۔ انھوں نے ارادہ کیا کہ ان کا استقبال کر کے ان پر سارا معاملہ واضح کر دیا جائے۔

دس بجنے میں ابھی سات منٹ باقی تھے کہ مہمان آ پہونچے، عورتیں سیاہ لباس میں تھیں ان کے سروں پر کشادہ نقاب پڑے ہوئے تھے اور وہ مجسّم افسوس بنی ہوئی تھیں۔ مرد جو ماتم کے لباس میں تکلیف محسوس کر رہے تھے، آہستہ آہستہ دردد ہو کر، اپنے اپنے کام کاج کے متعلق گفتگو کرتے آ رہے تھے۔

ماسٹر چیکو اور اس کی بیوی نے تمام ماجرا افسوس ناک لہجے میں بیان کرتے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا۔ روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ انھوں نے اپنی حیرانی اور گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے بعد مہمانوں کو کرسیاں پیش کیں۔ خود اِدھر اُدھر، جیسے بے لبسی کی حالت میں، دوڑ دھوپ کرنے لگے۔ معافی چاہی اور مسلسل گفتگو کے ذریعے سے، تاکہ دوسروں کو جواب دینے کا موقع ہی نہ ملے، ان کو اپنی حالت زار میں شریک کرنے کی کوشش کرنے لگے وہ ہر ایک کے پاس یہ کہتے ہوئے جاتے" ہمیں اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ یہ اتنا عرصہ زندہ رہے گا"!

مہمان ناامیدی کے عالم میں مبہوت کھڑے تھے، گویا انھیں اس ضیافت سے محروم کر دیا گیا تھا جس کی عرصہ سے انھیں توقع تھی چند ان میں سے واپس جانے کے لئے مضطرب نظر آتے تھے۔ مگر انھیں ماسٹر چیکو نے روک لیا" آئیے پہلے کھانا دانا کھالیں۔ ہم نے کچھ سیب تیار کیئے ہیں آپ سب کو چاہیئے کہ اس کھانے میں شریک ہوں"

تمام چہرے اس اُمید افزا خیال سے تمتما اُٹھے۔ مہمان سرگوشیاں کرنے لگے۔ شدہ شدہ سارا صحن بھر گیا۔ ہر ایک کھانے کی خوشی میں پھولا نہ سماتا تھا۔

عورتیں نیم جاں بوڑھے کو اندر دیکھنے جاتیں اور بستر کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگتیں اور باہر چلی آتیں۔ مرد، جو اس روح فرسا منظر کو دیکھنے کے اتنے خواہشمند نہ تھے، صرف کھڑکی میں سے جھانک کر پیچھے ہٹ جاتے تھے جو اس مقصد کے لئے کھول رکھی تھی۔

ماسٹر چیکو نے ایک دفعہ پھر بوڑھے کی سخت جانی کا قصّہ دُھرایا" تین روز سے بس یہی حالت ہے۔ نہ کم نہ زیادہ"!

جب تمام لوگ نیم مردہ بوڑھے کو دیکھ چکے تو کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ مہمان باورچی خانے میں نہیں سما سکتے تھے۔ اس لئے دروازے کے باہر میزیں بچھا دی گئی۔ چادر جن سیبوں کا بھُرتا خوش آیند، اشتہا انگیز، جو تمام کی نظروں کا

ہر ایک یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ بہ مشکل اتنے آدمیوں میں پورا ہو گا۔ اپنا حصّہ لینے کے لیئے پہلے آگے بڑھا مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ ہی رہا۔

ماسٹر چیکو نے منہ میں بھُرتا ڈال کر کہا: "اگر مرنے والا اس وقت ہمیں دیکھ لے تو اسے بہت افسوس ہو کیونکہ یہ ایک زمانہ میں اس چیز کا بے حد مشتاق تھا"۔

ایک موٹا خوش طبع کسان بولا: "اب تو وہ اُسے ہرگز نہ کھا سکے گا"!

ماسٹر نے جواب دیا" ہر ایک کا یہی حشر ہوتا ہے بھائی"!

اس پر غمزدہ ہونے کے بجائے تمام مہمان محفوظ ہوئے کیونکہ اس وقت وہ خوش ذائقہ بھرتے سے اپنے پیٹ بھر رہے تھے۔

مادام چیکو جو اس اتفاقی خرچ پر بے حوصلہ نظر آتی تھی سیب کی شراب لانے کو نہایت بے دلی سے کبھی کمرے سے باہر آتی اور کبھی اندر جاتی تھی۔ جگ پر جگ آ آ کر خالی ہو رہے تھے۔ ہر ایک اب خوش و خرم نظر آتا تھا اور بے ہنگم آوازیں نکال رہا تھا۔

اچانک ایک بوڑھی عورت، جو اپنی اٹل موت کے خوف سے نیم جاں بوڑھے کے پاس بیٹھی تھی۔ کھڑکی میں سے نمودار ہوئی اور تین دفعہ چلا کر بولی "یہ چل بسا، یہ چل بسا"!

ہر ایک یہ سن کر دم بخود رہ گیا۔ عورتیں جلدی سے اسے دیکھنے کو اُٹھیں۔

وہ فی الحقیقت مرچکا تھا۔ اس کے گلے کی آواز ختم ہو چکی تھی۔ مرد نیچی نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ماسٹر چیکو اور اس کی بیوی خاموش تھے۔ تمام قصّہ ختم ہو چکا تھا اور وہ اطمینان سے یہ کہہ رہے تھے" ہم تو جانتے تھے کہ یہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ اگر یہ کل رات چل بستا تو ہمیں اتنی تکلیف نہ اُٹھانی پڑتی"۔

مہمان باتیں کرتے روانہ ہو گئے۔ وہ خوش تھے کہ انھوں نے جاتی دفعہ بوڑھے کا چہرہ دیکھ لیا اور حلق تر کرنے کو بھی کچھ مل گیا۔

جب میاں بیوی اکیلے رہ گئے، تو بیوی جس کے ماتھے پر غصّے سے بل پڑ رہے تھے، کہنے لگی" مجھے تو چار درجن سیبوں کا اور بھرتا تیار کرنا پڑا، کیا اچھا ہوتا، اگر یہ مُوا کل رات ہی مرجاتا"!

اس کا شوہر راضی بہ رضا ہو کر بولا" پھر کیا ہوا۔ یہ کام تمھیں روز روز تو نہیں کرنا پڑے گا"!

جرمنی کے ساتھ صلح کرنیکی تحریک

کیپ ٹاؤن۔ یکم ستمبر۔ جنرل ہرٹزاگ نے اسمبلی میں ایک تحریک پیش کی تھی جس میں حکومت کی جنگی پالیسی پر اظہار مایوسی کیا گیا تھا۔ اور جرمنی اور اٹلی کے ساتھ فوراً صلح کرنے کے لئے قدم اُٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔ بقابلہ تحریک ۶۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۸۳ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا آیندہ اجلاس

بمبئی ۲ ستمبر۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا آیندہ اجلاس ۲۸ ستمبر کو علی گڈھ میں ہو گا۔ ۲۸ ستمبر اور بعد کی تاریخوں میں آل انڈیا کونسل کا بھی جلسہ ہو گا۔

ہندوستان کو طاقتور بنایئے!

ہندوستان کی ہوائی طاقت کو مضبوط بنانے میں مدد دیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ:۔ ۱۰ روپے ۵۰ روپے ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں۔ جو دس برس کے بعد اس طرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے ۹ر آنے ملیں گے۔ جو قریب قریب ۳ ½ فیصدی سود مرکب کا حامل ہو گا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے۔ اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس میں درخواست بھیجئے۔

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ:۔ جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروبی شکل میں جاری کئے گئے ہیں یکم اگست ۱۹۴۶ء کو ۱۰۱ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائیگا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواست بھیجئے۔

بلاسودی بونڈ:۔ جو کسی شکل میں ۵۰ روپے سے اوپر جاری کئے گئے ہیں۔ وہ ۳ سال کے بعد مسلّم واپس ہوں گے۔ اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلّم ادا کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ہر اُس ضرورت کے موقعہ پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپریل بنک آف انڈیا۔ یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجئے۔

نئی انڈین ایرفورس (ہندوستانی ہوائی قوت) سیکڑوں کی تعداد میں اچھے سے اچھے ہندوستانی پائلٹس (ہواباز) تیار کر رہی ہے۔ ڈیفنس لونس میں چندہ دے کر ان کے لئے ہوائی جہاز تیار کرنے میں مدد دیجئے ہندوستان اور اپنی حفاظت کے لئے ہمیں سیکھے ہوئے زیادہ سے زیادہ آدمیوں، ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور مشین گنوں کی ضرورت ہے۔

ڈیفنس لونس میں چندہ دے کر آپ گویا ایک محفوظ اور مفید کام میں اپنا سرمایہ لگا رہے ہیں۔ جو آپ کو حکومت اور ملک کے تمام وسائل کے ذریعہ واپس مل جائے گا۔ اور اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نے ایک ایسے کام میں روپیہ لگا دیا ہے جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے۔

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدیئے

برطانی حکومت کا فیصلہ کانگریس کیلئے قطعی ناکافی ہے

وائسرائے آزاد خط و کتابت شایع ہو گئی

کلکتہ ۲۹ اگست۔ پچھلے دنوں ہز اکسیلنسی وائسرائے اور مولانا آزاد پریسیڈنٹ کانگریس میں جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

وائسرائے کا خط

۴ اگست کو ہز اکسیلنسی نے اوٹا کمنڈ سے مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل خط بھیجا:۔

ڈیر مولانا صاحب

آپ واقف ہوں گے کہ گذشتہ چند مہینوں سے میں ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کی لیڈروں سے جنمیں مسٹر گاندھی بھی شامل ہیں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں بات چیت کر رہا ہوں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان مختلف لیڈروں سے جو بات چیت ہوئی اس کے نتیجے سے میں نے ملک معظم کی حکومت کو مطلع کر دیا ہے اور یہ کہتے ہوئے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مجھے ایک بیان شایع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جس کی پیشگی کاپی آپکو ارسال کر رہا ہوں۔ یہ بیان ۸ اگست کی صبح کے اخباروں میں شایع ہوگا میں درخواست کرتا ہوں کہ جب تک یہ شایع نہ ہو۔ اسے قطعاً خفیہ رکھا جائے اور ذاتی اطلاع سمجھا جائے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے اپنی ایگزیکیٹو کونسل میں شریک کرنے کے لئے بعض نمائندہ ہندوستانیوں کو دعوت دینے کا اختیار دیا گیا ہے مجھے جنگی مشاورتی کونسل قایم کرنے کا مزید اختیار دیا گیا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اس کے جلسے ہوں گے اور اس میں ہندوستانی ریاستوں کے بعض نمائندے اور بحیثیت مجموعی ہندوستان کی قومی زندگی کے دوسرے مفاد شامل کئے جائینگے۔ خلوص دل کے ساتھ میں اعتماد کرتا ہوں کہ انڈین نیشنل کانگریس میرے ساتھ مرکزی حکومت اور جنگی مشاورتی کونسل میں شریک ہو جائیگی اگر آپ ۱۲ اگست سے پہلے پہلے اس خط کا جواب دیدیں تو میں اس کا استقبال کروں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے باضابطہ جواب بھیجنے سے پہلے مجھ سے اس بارے میں مزید بات چیت کر لینے میں آپ کے لئے زیادہ سہولت ہوگی۔ موجودہ پروگرام کے مطابق میں ۱۶ اگست سے ۱۱ اگست تک پونہ میں اور ۱۱ سے ۱۴ تک بمبئی میں رہونگا۔ اور امید ہے کہ ۲۰ اگست کو براستہ شملہ دہلی پہونچوں گا جیسا کہ میں نے تجویز کیا ہے۔ اگر آپ میری دعوت کا زیادہ باضابطہ جواب بھیجنے کے پہلے بات کر کے اس معاملہ کو آگے بڑھانا چاہیں تو میں ان تینوں مقاموں میں سے کسی جگہ اور کسی وقت جو کہ آپ کی سہولت کا ہو آپ سے اور اگر آپ اپنے ساتھ کسی کو لانا چاہیں تو ان سے ملکر بہت خوش ہونگا۔

شاید آپ مجھے یہ بتا سکینگے کہ آیا اس میں کوئی فائدہ دیکھتے ہیں یا نہیں اگر آپ ملاقات چاہتے ہیں تو کونسی تاریخ کو ملنے میں آپ کو سہولت ہوگی۔ یہ اور کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میری یہ خواہش ہے جو آپ بھی چاہتے ہوں گے کہ ملک معظم کی حکومت کے فیصلوں پر بغیر کسی تاخیر کے جلد سے جلد عملدرآمد کیا جائے۔

میں اگست کے آخر تک توسیع شدہ ایگزیکیٹو کونسل کے ممبروں اور زیادہ سے زیادہ وسط ستمبر تک جنگی مشاورتی کونسل کے ممبروں کے نمائندوں کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔

آپ کا مخلص

دستخط لنلتھگو

مولانا آزاد کا جواب

ہز اکسیلنسی کو ۴ اگست کے خط کے جواب میں مولانا آزاد نے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

آپ کا خط مورخہ ۴ اگست اور اعلان کی پیشگی کاپی کل شام موصول ہوئی جس کا شکریہ ملاقات کی دعوت کا میں شکر گذار ہوں۔

میں آپ سے خوشی کے ساتھ ملاقات کرتا لیکن جبکہ ملک معظم کی حکومت انقطاعی طریقہ عمل کا اعلان کر چکی ہے میں پوچھتا ہوں کہ مزید بات چیت کے مفید ہونے کا کہاں تک موقع ہے؟

دستخط ابوالکلام آزاد

وائسرائے کا تار

۱۰ اگست ۱۹۴۰ء کو وائسرائے نے مولانا ابوالکلام آزاد کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا۔

آپ کا تار مورخہ ۸ اگست ملا۔ میرے بیان ملک معظم کی حکومت کی پالیسی مقرر کر دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس بیان کی شرطوں کے اندر رہ کر جیسا کہ میں نے اپنے خط مورخہ ۴ اگست میں ظاہر کر دیا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس مرکزی حکومت اور جنگی مشاورتی کمیٹی میرے ساتھ شریک ہو جائیگی۔ جیسا کہ میں نے اپنے خط میں واضح کر چکا ہوں۔ اگر آپ میری دعوت کا زیادہ باضابطہ جواب دینے سے پہلے مجھ سے بات چیت کر کے اس معاملہ کو آگے بڑھانا چاہیں تو میں آپ سے آپ کے دوست سے جسے آپ اپنے ساتھ لانا چاہیں ملکر بہت خوش ہونگا۔ اگر آپ اس میں کوئی فائدہ دیکھیں تو جلد سے جلد تاریخ اور ملاقات کی جگہ سے مطلع کیجئے۔ میرا پروگرام وہی ہے جو ۴ اگست کے خط میں لکھا جا چکا ہے۔

مولانا آزاد کا جواب

صدر کانگریس نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل تار بھیجا۔ گورنمنٹ ہاؤس کے ذریعہ آپکا تار ملا جس کا شکریہ۔ ۸ اگست کے اعلان میں کانگریس کے لئے میدان اشتراک نہیں ہے۔ دوسرے بنیادی معاملات سے قطع نظر ان میں قومی حکومت تک کی کوئی تجویز نہیں ان حالات میں مزید بات چیت کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ بیان پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کے لئے ۱۸ اگست کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلا رہا ہوں۔

(دستخط) ابوالکلام آزاد

صدر کانگریس کا جواب

مولانا آزاد صدر کانگریس نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل باضابطہ جواب بھیجا۔

کیمپ واردھا۔ ۱۹ اگست ۱۹۴۰ء

ڈیر لنلتھگو!

میں نے آپ کو اپنے تار مورخہ ۱۰ اگست میں مطلع کیا تھا کہ میں اس بیان پر غور کرنے کے لئے جو ملک معظم کی حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے ۱۸ اگست کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلا رہا ہوں۔ کمیٹی نے بیان اور برطانوی کیبنٹ میں اس کی جو توضیح کی گئی ہے اس پر احتیاط کے ساتھ غور کیا۔

اس معاملہ کے متعلق زیادہ تفصیل کے ساتھ ورکنگ کمیٹی آیندہ ہفتہ میں اظہار خیال کریگی۔ لیکن اس وقت میں آپ کو مطلع کردوں گا کہ کمیٹی نے بڑے افسوس کے ساتھ وہ بیانات پڑھے جنمیں برطانوی حکومت کے فیصلے مندرج ہیں اور ہندوستان کے متعلق رویہ واضح کیا گیا ہے کانگریس نے پونا میں جو تجویزیں پیش کی تھیں یہ انکے اور کانگریس کے مقاصد کے قطعی خلاف ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ان تجویزوں کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ میں اپنے تار میں لکھ چکا ہوں میں آپ سے ملاقات کرنے اور بات چیت کرنے کے موقع سے پورا فائدہ اٹھاتا لیکن آپ کے خط اور تار سے بالکل واضح ہو گیا کہ اعلان جو کانگریس کے لئے قطعی ناکافی ہے۔ کے محدود ڈھانچے کے اندر رہ کر گفتگو ہوگی۔

مزید برآں آپ کے خط میں یہ فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ انقطاعی فیصلہ کرنے کے لئے آپ سے ملاقات کروں یا نہ کروں۔ کیونکہ میں چھوٹے معاملات کے بارے میں آپکو تکلیف دینا ضروری نہیں سمجھتا۔ اسلئے میں نے آپ سے ملاقات کرنے کی مسرت سے محروم رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

میں مشکور ہونگا۔ اگر آپ مطلع کریں کہ اس خط و کتابت کو شایع کرنے میں آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔

آپکا مخلص

ابوالکلام آزاد

ڈاکٹر مونجے کا بیان

ناسک ۳۰ اگست۔ ڈاکٹر بی ایس مونجے نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

"کانگریس کے لیڈر مسٹر راجگوپال آچاری نے وزیر ہند سے وہ پیشکش کی ہے جسے وہ کھلاڑیوں جیسی پیشکش کہتے ہیں وہ تحفتاً سارا ہندوستان مسلم لیگ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور انہوں نے فاتح اور کسی خطہ زمین کے مالک کی اسپرٹ میں مسلم لیگ کے لئے مسٹر ایمری کو پیشکش کی ہے گویا مسٹر ایمری کانگریس کی اسقدر شجاعت سے تاج برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مالک ہونے کا فخر کھو چکے ہیں۔

مسٹر ایمری پر الزام لگایا جاتا ہے کہ "پھوٹ ڈالکر حکومت کرو" کی پالیسی پر چل رہے ہیں اور ہندوستان میں خانہ جنگی کا بیج بو رہے ہیں۔ یہ خواہ کچھ ہو لیکن ایک طرف کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان اور دوسری طرف ہندو مہا سبھا کے خلاف جس جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ کیا وہ وہی جرم نہیں ہے؟ اگر اور زیادہ ثبوت کی ضرورت ہو تو اس کھلاڑیوں جیسی پیشکش سے زیادہ دل شکن ثبوت مل سکتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ کانگریس میں اتنی [illegible] نہیں ہے کہ وہ ہندو مہاسبھا سے ترجیح پاکر ہندوؤں کی نمائندگی کرے مہاتما گاندھی کی کانگریس میں سیاسی احساس نہیں ہے۔ مسلمانوں نے پیشکش کو اس حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا جس کی وہ مستحق تھی۔ گذشتہ بیس سال تک مہاتما گاندھی کانگریس کی نگرانی کرتے رہے۔ اس دوران میں جس طرح ہندو سوتے رہے اس طرح وہ اب نہیں سو رہے ہیں۔ مسلمانوں اور مسٹر ایمری کو دوسرا سادہ چک دینے کی جو پیشکش کی گئی ہے وہ وقت آنے پر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہے گی۔ اسوقت ہندوستان کی انتہائی قابل رحم حالت ہوگی۔ پرماتما ان دوستوں سے ہندوستان کو بچائے۔

بمبئی میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

بمبئی ۲ ستمبر۔ چوپاٹی میں کل شام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستان کی جانب برطانی حکومت کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی کہ جہاں تک موجودہ تعطل کا تعلق تھا اسے وائسرائے کے تازہ اعلان نے ختم کر دیا ہے اب یہ کانگریس کا کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنے راستہ پر چلے اور اس بات پر غور کرے کہ وہ سب ملکر کس طرح بہترین کام کر سکتے ہیں۔ پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ کانگریس نے گزشتہ ۳۰ برس یا اس سے زاید عرصہ تک جو جدوجہد کی ہے وہ وائسرائے کے اعلان کی پیشکشوں کے لئے نہیں تھی کانگریس ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتی ہے اور رامگڑھ میں کانگریس نے اپنے عزم کا وضاحت سے اعلان کر دیا ہے ایگزیکیٹو کونسل میں توسیع سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ آپ نے انگلستان کے واقعات پر دکھ ظاہر کیا، آخر میں پنڈت جی نے سب حاضرین سے اپیل کی کہ وہ تیار رہیں اور مستقبل کے واقعات کا سکون اور اعتماد سے مقابلہ کریں۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی جنہوں نے جلسہ کی صدارت کی انہوں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کی وضاحت کی اور کہا کہ کانگریس کی پیشکش برطانیہ کے رویہ کی ایک تلخ آزمائش ہے۔ وائسرائے کے اعلان نے اس حد تک مسئلہ کو حل کر دیا ہے کہ اس نے کانگریس کو ان مجبوریوں اور پابندیوں سے آزاد کر دیا ہے جو اس نے اپنے اوپر عاید کر رکھی تھیں۔

پانسہ جلد پلٹ جائے گا

لندن یکم ستمبر۔ مسٹر ایل۔ ایس ایمری وزیر ہند نے برطانوی ریڈیو سے جرمن زبان میں ایک تقریر کی جس میں فرمایا کہ ہمارے لئے جنگ ابھی شروع ہوئی ہے۔ نپولین جہاں جینا اور آسٹرلز کو فتح کرنے کے لئے جہاں کھڑا ہوا تھا۔ ہٹلر آج وہیں کھڑا ہے۔ پانسہ جلد پلٹ جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

بمبئی ۲ ستمبر۔ آل انڈیا کانگریس کا اجلاس ۱۵ ستمبر اور بعد کے دنوں میں ہو رہا ہے وزیٹروں کو داخلہ کی اجازت نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں صوبہ کانگریس کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ باہر سے جو اصحاب اجلاس میں شریک ہونے کی امید سے آنا چاہیں گے۔ وہ اپنی ذمہ داری پر آئیں گے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس مسنبھائی مہراج کٹا کے ہال میں ہوگا۔

حالات برطانیہ کے حق میں ہیں

نیو یارک یکم ستمبر۔ نیو یارک کے سب اخبارات نے جنگ کے پہلے سال پر تبصرہ کیا ہے۔ لہجہ برطانیہ کے حق میں ہے اور سب نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حالات برطانیہ کے حق میں بہتر آ رہے ہیں۔

دوستوں کی صحبت میں وہ خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے جس میں بات چیت ایک دلچسپ تفریح بن جاتی ہے چائے پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے دوست دن میں ہر وقت مزیدار ہندوستانی چائے کی ایک اچھی بنی ہوئی پیالی کو پسند کریں گے۔

آؤ ہم ہندوستانی چائے پیئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر کے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک رکھا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملا کر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا   IK:10

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اظہار اطمینان

بمبئی ۲۰ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کے اعلان اور اس قسم کے دوسرے معاملات پر آج تین رزولیوشن پاس کئے ہیں پہلے رزولیوشن میں مذکور ہے کہ کمیٹی وائسرائے کے بیان اور مسٹر ایمری کی وضاحت کے متعلق یہ سمجھتی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ہندوستان کے آئندہ آئین کے بارے میں جو نقطۂ نگاہ قائم کیا تھا اس کی طرف خاصہ ترقی پسندانہ قدم بڑھایا گیا ہے۔ کمیٹی اطمینان محسوس کرتی ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے بحیثیت مجموعی علی طور پر مسلم لیگ کا یہ مطالبہ پورا کر دیا ہے کہ مسلم لیگ کی منظوری اور رضامندی کے بغیر کوئی عارضی اور انقطاعی آئین برطانوی حکومت منظور نہیں کرے گی۔

دوسرے رزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وائسرائے کے اعلان اور مسٹر ایمری کی تقریر میں ہندوستان کی قومی زندگی کے اتحاد کے متعلق جو باتیں کہی گئی ہیں وہ تاریخی اعتبار سے غیر صحیح اور بر خود غلط ہیں۔

مسلم لیگ نے اپنے لاہور کے اجلاس میں جو پاکستان کی اسکیم منظور کی تھی رزولیوشن میں اس پر اعتماد کا اعادہ کیا گیا۔

تیسرے رزولیوشن میں اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے کہ مسلم لیگ نے جس اصول کا مطالبہ کیا تھا اسے ملک معظم کی حکومت نے آل انڈیا بنیاد پر دوران جنگ کے لئے عارضی طور پر گورنر جنرل کی کونسل میں توسیع کرنے اور جنگی مشاورتی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر کمیٹی اظہار اطمینان کرتی ہے اگرچہ ملک معظم کی حکومت نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ جن صوبوں کی باگ ڈور گورنروں کے ہاتھ میں ہے وہاں وہ اس وقت غیر سرکاری سفیر مقرر کرنے کے سوال پر غور نہیں کر سکتی۔

لہذا کمیٹی یہ خیال کرتی ہے کہ وائسرائے نے اپنے خط مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں حکومت کے ساتھ تعاون کے اصول کو شریک کی حیثیت سے عملی جامہ پہنانے کی جو پیشکش کی وہ انتہائی ناقابل اطمینان ہے اور ۱۶ جون سنہ ۴۰ء کو کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا جو صدر نے وائسرائے کے پاس بھیجا تھا۔ اس کی ہر دفعات اور اسپرٹ کو اور اس عرضداشت کے مطالبات کو جو صدر نے یکم جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو ہز اکسیلنسی کے سامنے پیش کئے تھے یہ پورا نہیں کرتی۔ ان حالات میں کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر اس پیشکش سے بیوپار کرنا مشکل ہے۔

(۱) گورنر جنرل کی اگزیکیٹو کونسل میں توسیع کرانے کے لئے نہ تو صدر اور نہ ہی کمیٹی سے مشورہ کیا گیا

(۲) پوری اگزیکیٹو کونسل جس ڈھنگ پر مرتب کی جائے گی۔ اس سے کمیٹی ابھی واقف نہیں ہے۔

(۳) کمیٹی کو ابھی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ کن کن دوسری پارٹیوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے اس سے کہا جائے گا۔

(۴) کمیٹی کو معلوم ہوا ہے کہ صدر کو ابھی تک نہیں بتایا گیا کہ جن ممبروں کا اضافہ کیا جائے گا۔ ان کے سپرد کیا کیا صیغے کئے جائینگے۔ کمیٹی سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ توسیع شدہ اگزیکیٹو کمیٹی کے ممبروں کی کل تعداد تقریباً ۱۱ ہوگی۔ ناموں کی ایک فہرست بھیجدی جائے۔ جس میں سے گورنر جنرل کی توسیع شدہ کونسل میں چار ممبروں کو مقرر کیا جائے گا۔

(۵) فہرست کی جو تجویز کی گئی ہے کمیٹی نے اس پر غور کیا اس کی رائے ہے کہ اس پر بہت سے اعتراض ہو سکتے ہیں وہ قابل پسند نہیں ہے۔ اور وہ کمیٹی کو اپیل نہیں کرتی۔

(۶) جہاں تک جنگی مشاورتی کمیٹی کا تعلق ہے کمیٹی کو معلوم نہیں کہ اس کا آئین ترتیب اور عمل کیا ہوگا۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اس میں تقریباً ۲۰ ممبر شامل ہونگے اور کمیٹی سے کہا گیا ہے کہ وہ فہرست پیش کرے۔ جنہیں وائسرائے چار ممبر مقرر کر دیں گے۔ ان حالات میں کمیٹی پیشکش کو غیر اطمینان بخش سمجھتی ہے اور وائسرائے سے اس کے ساتھ وہ صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مزید معلومات حاصل کریں اور وضاحت کرائیں۔

یوم معراج النبی صلعم کے سلسلہ میں
عظیم الشان جلسہ جلوس
نیلی پوشوں کی خدمات جلیلہ

کانپور ۵ ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۰ اگست سنہ ۴۰ء سے پریڈ گراؤنڈ پر آقا و مولا حضور رحمت اللعالمین صلعم کی معراج مبارک کی روح پرور خوشی میں عظیم الشان جلسہ مولانا مولوی کرم علی صاحب کی صدارت میں شروع ہو کر یکم ستمبر کو ختم ہوئے جنہیں نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ دوسری قوموں نے اپنے ہر قسم کے اختلافات کو ختم کر کے بارگاہ رحمت اللعالمین میں حاضر ہو کر علمائے کرام و فضلاء عظام کی ایمان افروز تقریروں سے اپنے دلوں کو منور کیا۔

یہ اجلاس ایک عظیم الشان پنڈال میں ہوا تھا جو بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ پنڈال کے چاروں طرف انجمن ہائے اسلامیہ کے کیمپ لگے تھے۔ جنہیں دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ اسلامی فوج کی چھاؤنی ہے۔ اتحاد ملت کیمپ پر نیلگوں اور مسلم لیگ کے کیمپ پر سبز ہلال پرچم لہرا کر رعب اسلامی کا سکہ جما رہے تھے۔

نیلی پوش پھول ور خواتین نے۔ خواتین کو ہر قسم کا آرام پہونچایا اور جلسہ میں نیلی پوش نوجوانوں نے پورا پورا انتظام کیا۔ جلوس یکم ستمبر کو ۲ بجے پریڈ گراؤنڈ سے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلوس اٹھا اور قدیم راستوں سے گزرتا ہوا ۵ بجے پھول باغ پہونچا۔ جہاں نماز عصر ادا کی۔ اور بعد عصر کے پھول باغ سے پریڈ پر ختم ہوا۔

یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مسٹر عبدالودود خانصاحب صدر اتحاد ملت انا ؤ مسٹر معین الدین صاحب جنرل و سید حامد علی صاحب جوائنٹ سکریٹری و نبن خانصاحب سالار اتحاد ملت فرخ آباد جلوس میں رضا کاران نیلی پوشوں کی صف میں چل رہے تھے۔ اور جلسہ میں انتظام کر رہے تھے۔ منتظمین جلوس کے اسمائے گرامی۔ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر۔ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی حکیم سید نواب علی صاحب و مسٹر واحد حسین صاحب و محمد صدیق صاحب صدیقی برادر معظم مجاہد ملت موصوف محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یوپی

خان عبدالغفار خاں کے وطن

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت نے جو حال ہی میں صوبہ سرحد کا دورہ کر کے آئے ہیں وہاں کے حالات کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شایع کیا ہے جس میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ خان عبدالغفار خاں کے گاؤں تمان زئی کی تحقیل چارسدہ کا پرانا نام پشکلاوتی ہے جسے یونانی پیوکلیٹس اور البیرونی پکل کہتے تھے۔ یہ مشہور شہر قندہار کا دارالخلافہ تھا اور قندہار سے آرٹ جو بدھ ازم پر مبنی تھا یونان اور ایرانیوں کا اثر لیتا ہوا چین، جاپان اور کوریا تک پھیلا اور اس طرح اس نے پرانی دنیا کی تمام تہذیبوں کے درمیان ایک کڑی کا کام دیا۔ چارسدہ کے چاروں طرف بڑے بڑے ٹیلے اور کھنڈرات اس پرانے شہر کی عظمت کی شہادت دیتے ہیں

خلیفہ قادیان کی جانشینی کا مسئلہ

لاہور ۳۱ اگست۔ قادیان کے آیندہ خلیفہ کا انتخاب موجودہ خلیفہ کی وصیت سے ہوگا۔ اس بارے میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں لیکن مجلس الشوریٰ (قادیانی پارلیمنٹ) یہ نوٹ کر چکی ہے کہ موجودہ خلیفہ کا لڑکا ان کا جانشین نہ ہوگا۔ سب سے بڑا لڑکا آکسفورڈ یونیورسٹی کا گریجویٹ ہے اور قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی میں بھی پڑھا ہے اس وقت قادیان میں معلم دینیات ہے۔

برطانیہ سے ہوائی اڈہ حاصل کرنے کا معاملہ

ہائیڈ پارک (نیویارک) ۳۰ اگست۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ سے ہوائی اور سمندری اڈہ حاصل کرنے کے متعلق بات چیت کا سلسلہ تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے۔

لندن ۳ ستمبر۔ کل جرمنی اور روس میں ایک اور معاہدہ ہوا جو روس اور جرمنی کی اس سرحد کے ضابطے کے متعلق ہے جو پچھلے سال پولینڈ میں قائم ہوئی تھی

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ پبلک کی عام اطلاع کے لئے شایع کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے کانپور واٹر سپلائی کے قواعد کے قاعدہ نمبر ۱۷ میں مندرجہ ذیل اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے :-

"اس شرط کے ساتھ کہ اسکولوں کالجوں۔ اسپتالوں۔ دواخانوں خیراتی انسٹی ٹیوشنوں، یتیم خانوں اور پاگل خانوں کے لئے بورڈ کے خاص رزولیوشن کے ذریعہ شرح چار آنہ ۴/ A ۶/۰ فی ہزار گیلن مقرر کی جائے"

کوئی اعتراض یا مشورہ جو اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اگزیکیٹو افیسر صاحب کو وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

ایس۔ این۔ تواری
اگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

شاندار — دسواں ہفتہ
کانپور کے ۷۰ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
ہندوستان سنی ٹون کا لاجواب ڈرامہ
لکشمی
بہترین رنگین ڈانس
جمعہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
روزانہ۔ ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
مٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن

پکار بنانے والی منروا کا تازہ شاہکار
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے
جمعہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
منروا ٹاکیز کا بہترین شاہکار
The WILL
وصیت
مس شیلا کے بے چین کر دینے والے گانے
فلمی دنیا میں تہلکہ مچا دینے والا شاہکار
خاص اداکار مس شیلا سنالینی دیوی جاگیردار پرتاپ عباس
دلگداز افسانہ دلسوز نغمے دلکش ڈانس پُرلطف مذاق پُرزور مکالمے نیچرل ایکٹنگ
جس میں آپ ایک بوڑھے لکھ پتی کی زندگی کا بالکل انوکھا افسانہ ملاحظہ فرمائیں گے
جسے عورت۔ مرد۔ بچے سب ایک ساتھ بیٹھکر دیکھ سکتے ہیں۔
ساتھ میں موجودہ جنگ یورپ کے خوفناک اور حیرت انگیز واقعات کا نظارہ ملاحظہ کیجئے
آنے والے تماشے میں ہاری۔ بھروسہ۔ پاگل۔ ادھوری کہانی۔

عشق و محبت — جوانمردی اور بہادری — کے بہترین کارنامے
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے
جمعہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
ایڈوانس پکچرس کا دلکش ڈرامہ
انار بالا
خاص اداکار شانتا کاشمیری راج کماری اوشا رانی انور بائی زہرہ خاتون
خاص اداکار اسلم جانی بابو پہلوان فتح سنگھ شنکر
لاجواب اسٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس
آنیوالے تماشے ہمارا دیش۔ غازی صلاح الدین۔ حاتم طائی کی بیٹی

برطانیہ پر جرمنی کا حملہ کیوں ناکام رہا

برلن ۴ ستمبر۔ موسم سرما کی امدادی مہم کا افتتاح کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے آج ایک تقریر کی ہر ہٹلر نے کہا کہ برطانیہ اس انجام سے جو کہ جرمنی کے دشمنوں کا ہوا ہے۔ اب تک اس وجہ سے بچا ہوا ہے کہ اول تو اس کے پیچھے ہٹنے کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہے، دویم اس کی خوش قسمتی سے اس کی جغرافیائی پوزیشن اچھی ہے۔ اس وقت جرمنی فوجوں نے جس وسیع علاقہ پر قبضہ کیا ہے اس میں اٹلی کی فوجوں نے اور اضافہ کر دیا ہے جس نے کہ مشرقی افریقہ میں پہل کی ہے۔ مغربی مورچہ کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے جس میں اتحادیوں کو شکست فاش کھانا پڑی ہے۔ ہٹلر نے کہا کہ اب اوروں کی طرح فرانس کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اس کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اب انگلینڈ اپنی تمام قوتوں کو یکجا کر سکتا ہے اب انگلینڈ نے ایک زبردست پوزیشن حاصل کر لی ہے جس کا کہ وہ خواہاں تھا اور جس کی کہ وہ امید کر رہا تھا اور فرانس تو ہمارے لئے ایک بوجھ ثابت ہوا جس کے لئے ہمیں خون بہانا پڑا جو انگریز جرمنی سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم آتے کیوں نہیں؟ انکو ہمارا جواب ہے کہ "ذرا صبر کرو ہم ضرور آئیں گے"

ہٹلر نے مزید کہا کہ دنیا کو آزاد کرایا جائے گا۔ یورپ کی اس ناگفتہ حالت کو ہمیشہ کے لئے مٹانا پڑے گا جس میں کہ ایک قوم کو ایسی پوزیشن حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے سالم براعظم کی ناکہ بندی کر سکتی ہے۔ آئندہ ایک ڈاکو قوم کے لئے یہ ناممکن کر دیا جائے گا۔ کہ وہ ایک ۴۱/۲ کروڑ انسانوں کو بھوکا مار دے اور اس کی حالت کو ناگفتہ بہ بنا سکے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ۸۱/۲ کروڑ کی ایک قوم کو کوئی دوسری قوم روحانی یا جسمانی کوئی ایذا پہونچا سکے۔

معقولیت کے نام پر اپنی آخری اپیل کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا میں آخری فیصلہ تک لڑنے کو تیار ہوں۔

انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی

لندن ۵ ستمبر۔ آج صبح سورج نکلنے سے پہلے انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر حملہ کیا کہا جاتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز دو گھنٹہ تک اڑتے رہے۔ جرمنی کی ہوامار توپوں نے اپنے گولے پھینکے لیکن اس کے باوجود فوجی مقاموں پر بمباری کی گئی۔

کل برطانیہ پر حملوں کے دوران میں جرمنی کے ۶۰ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے مورچہ بندیوں کو توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر انگریزی ہوائی جہازوں اور توپوں نے انکی دال نہیں گلنے دی دن کے وقت لندن پر دوبارہ حملہ کیا گیا مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ رات کے وقت پھر لندن پر حملہ کیا گیا۔ جنوب مشرقی حصہ پر پانچ جگہ بمباری کی گئی۔ لندن کے علاقہ میں جرمن ہوائی جہاز باہر کی بستیوں تک پہنچ گئے۔ انہوں نے روشنی والے اور آگ لگانے والے بم برسائے جنوب مشرقی، جنوب مغربی علاقہ اور مڈلینڈ پر بھی حملہ کیا گیا۔ کل کے حملے میں انگریزوں کے ۱۱ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ لندن کے علاقہ میں کئی گھنٹہ بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اتنا سخت مقابلہ اب تک نہیں ہوا تھا۔ جرمنی کے کئی ہوائی جہاز گرا دیئے گئے۔ بم پھٹنے کی آواز کئی میل تک سنائی دیتی تھی۔ کل جنوب مشرقی ساحل پر ۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر گھمسان ہوائی لڑائی ہوئی۔ کل لندن پر دو دفعہ حملہ کیا گیا۔

جاپان نے انڈو چائنا کو گھیر لیا

ہانگ کانگ ۴ ستمبر۔ ایک باخبر ماز جو آج یہاں پہنچا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ جاپان نے حکام فرنیچ انڈو چائنا کو مطلع کیا ہے کہ جاپانی مطالبوں کا حکومت فرانس کی طرف سے غیر تسلی بخش جواب آنے پر وہ جمعہ کو اپنی فوجیں انڈو چائنا میں اتار دے گا۔ یہ ہے وہ الٹی میٹم جو جاپان کے انسپکٹر کے افسر اعلیٰ میجر جنرل نشہارا نے حکام فرنیچ انڈو چائنا کو دیا۔ میجر موصوف کے ماتحت جاپانی عملہ انڈو چائنا اس بات کی نگرانی کرنے کے لئے گیا ہوا ہے کہ مارشل چانگ کائی شک کو سپلائی بند کر دی گئی ہے۔

ہانگ کانگ کی ایک اور خبر سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان کا سمندری بیڑہ انڈو چائنا کے سمندر کے قریب چکر لگا رہا ہے۔ اس نے تمام شمال مشرقی ساحل کی ناکہ بندی کر لی ہے۔ ہیانگ میں بڑی گرما گرمی ہے ساحل پر فرانسیسی اور مقامی فوجیں مقابلہ کی تیاریاں کر رہی ہیں عورتوں اور بچوں کو ساحلی شہروں سے خالی کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں، دریائے پیرل کو جاپانیوں نے پھر بند کر دیا ہے۔ اس سے فرنیچ انڈو چائنا میں صورت حالات اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ اس دریا کے بند ہونے سے۔ ہانگ کانگ کینٹن اور پرتگالی نوآبادی مکاؤ کے درمیان آمد و رفت قطعی بند ہو گئی ہے

چنکنگ سے خبر ملی ہے کہ چینی فوجیں انڈو چائنا کی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں اور حکم ملتے ہی جنگ...

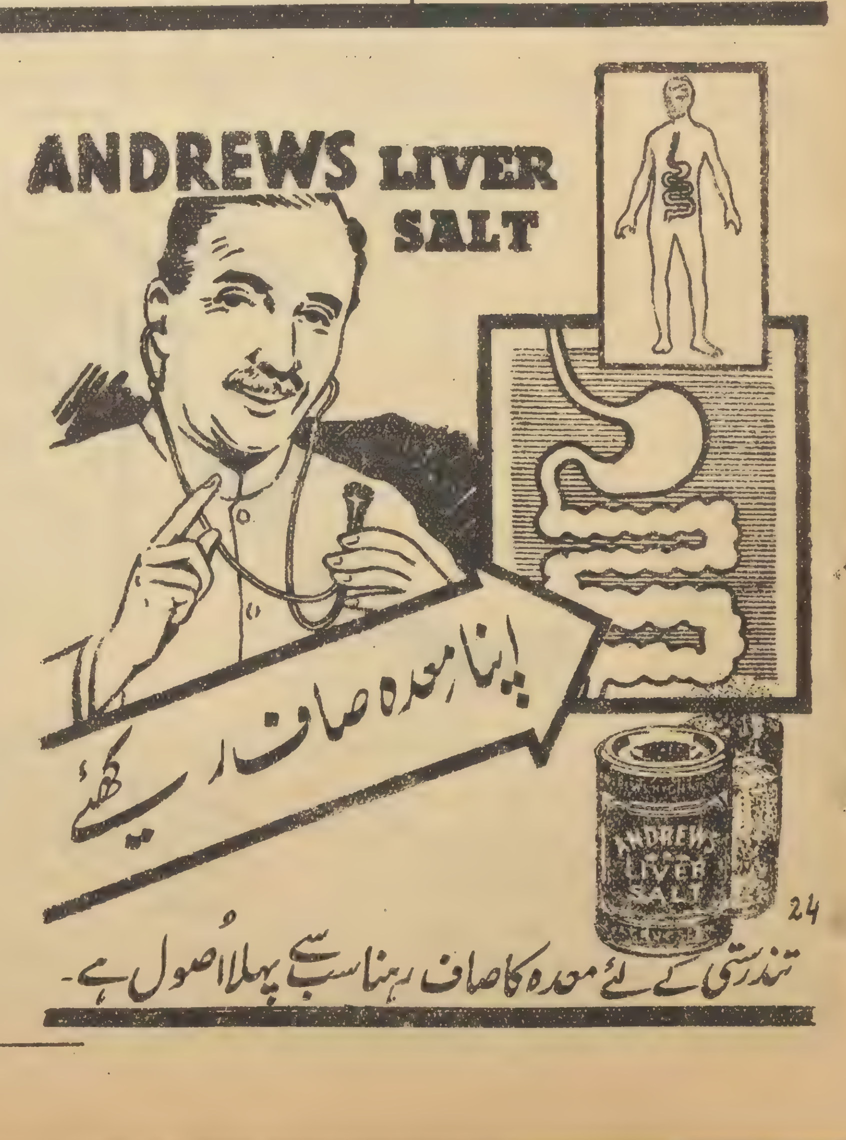

بابو سمپورنانند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جواب

بنارس ۳ ستمبر۔ بابو سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یوپی اور صدر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی بنارس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے والنٹیروں کی ڈرل اور وردیاں پہننے کے متعلق ایک خط لکھا ہے کہ پبلک کے کسی آدمی کو شارع عام پر ایسی وردیاں پہننے کی جو فوج یا پولیس سے مشابہ ہوں یا ہتھیار لے کر بغیر ہتھیاروں کے فوجی نوعیت کی ڈرل کرنے کی ممانعت ہے۔

بابو سمپورنانند نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جواب میں لکھا کہ کانگریس کمیٹیاں صرف کانگریس کی وفاداری اور اندرونی ضبط کا یہ تقاضا ہے کہ:-

انکی پوری پوری تعمیل کی جائے۔ وہ اگر وردیوں یا والنٹیروں کی ڈرل میں تبدیلی کرنا چاہیں تو بھی مقامی طور پر انہیں اس کا اختیار نہیں ہے۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ اس وقت ہم حکومت کے حکموں کی خلاف ورزی کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم اوپر سے ہدایات آنے تک اپنی حسب معمول سرگرمیوں میں کوئی کاٹ چھانٹ یا تبدیلی نہیں کر سکتے۔

رومانیہ کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

بخارسٹ ۵ ستمبر۔ شاہ کیرول نے رومانیہ کی پارلیمنٹ توڑ دی ہے۔ اور آئین ختم کر دیا ہے۔ بادشاہ نے تقریباً تمام اختیارات نئے وزیر اعظم کو دے دیئے ہیں اور کچھ اختیارات خود رکھ لئے ہیں۔ کل شام سے نئے وزیر اعظم نئی کیبنٹ بنانے کے لئے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اٹلی اور جرمنی کے سفیروں نے ان ہی سے ملاقات کی۔ نئے وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہنگری کے ساتھ انکا جو معاہدہ ہوا ہے وہ اس کی شرطوں کو پورا کریں گے۔

جاپان نے الٹی میٹم واپس لے لیا

لندن ۴ ستمبر۔ فرانسیسی حکام اور جاپانی افسروں کے درمیان آج ہنوئی میں بات چیت شروع ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرنیل نشہارا جاپانی الٹی میٹم کی شرطوں پر بہت زیادہ اصرار نہیں کر رہے ہیں لیکن انڈو چائنا میں ابھی تو شدید کشیدگی بڑھ رہی ہے گو بظاہر دوستانہ طریقہ پر بات چیت ہو رہی ہے لیکن سخت سنسر ہونے کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ اندر خانہ کیا ہو رہا ہے۔

امریکہ برطانیہ سے سنگاپور کا چارج لینے والا ہے

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ بحر الکاہل میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کے پیش نظر امریکہ کی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ جس طرح بحر اٹلانٹک کے متعلق حکومت انگلستان سے معاہدہ ہوا ہے ویسا ہی بحر الکاہل کے متعلق بھی کر لیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ سنگاپور کی فوجی اہمیت بہت زیادہ ہے، اسلئے امریکہ اسے بحیثیت بحری اڈہ کے استعمال کرے گا۔ بحری افسروں کے حلقہ میں اس بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ بحر الکاہل میں فوجی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔

کینیا کی سرحد سے انگریزی فوج کی واپسی

لندن ۴ ستمبر۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ انگریزی فوجیں سرحد کینیا پر واقع شہر بونا سے پیچھے ہٹ گئی ہیں، اور جنوب کی طرف چلی گئی ہیں اس کی وجہ فوجی حکام نے یہ بتائی ہے کہ وہاں پر پانی کی بڑی بھاری کمی تھی۔ وہاں بہت کم فوج تھی اور اس کے مقابلہ پر دشمن کی فوج بہت زیادہ تھی۔

امریکن جہاز برطانیہ کو روانگی

بوسٹن ۵ ستمبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے برطانیہ کو جو پچاس جنگی جہاز دینے کا وعدہ کیا

ہو گئے۔ غالباً وہ کینیڈا جا رہے ہیں۔ باقی جہاز تیار کئے گئے ہیں۔

جرمنی کا جنگی جہاز ڈبو دیا گیا

لندن ۵ ستمبر۔ برطانیہ کی ایک آبدوز کشتی نے جرمنی کا ایک جنگی جہاز ڈبو دیا ہے جس میں ۴۰۰ سپاہی سوار تھے۔ جو کہ ناروے جا رہے تھے۔ اس جہاز کے ساتھ دو اور ہتھیار بند جہاز تھے۔

جاپان کے سمندری وزیر کا استعفےٰ

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ جاپان کے سمندری بیڑہ کے وزیر ایڈمرل یوشیدہ نے استعفےٰ دے دیا ہے آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ آپ نے جاپان کے سمندری بیڑہ میں زبردست کام کیا ہے اور آپ جاپانی بیڑہ کے کمانڈر انچیف رہ چکے ہیں

لندن پر سب سے بڑا ہوائی حملہ

لندن ۶ ستمبر۔ کل رات جرمن بمبار ہوائی جہازوں نے انگلینڈ کے مختلف حصوں پر پھر حملہ کیا جرمن ہوائی جہاز ایک بڑی تعداد میں انگلینڈ کے شمال مشرقی ساحل کو پار کر کے اندر داخل ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے اتنی بڑی تعداد میں جرمن ہوائی جہاز ایک خاص علاقہ پر نہیں اڑے تھے۔ رات کے ۱۱ بجے کے قریب لندن پر بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔ لندن پر آگ لگانے والے اور سیٹی دینے والے بم گرائے گئے لندن کے علاقہ میں مکانات جل گئے۔ جبکہ ایک جرمن ہوائی جہاز سے شعلے گرے۔ لندن میں جتنا لمبا اور زوردار حملہ کل رات ہوا تھا اتنا اب تک نہیں ہوا تھا۔ ایک جگہ کچھ آدمی مر گئے۔ اور کچھ زخمی ہو گئے۔ ایک جگہ آگ لگ گئی اور مکان گر گئے ایک تہ خانہ پر بھی بم گرے جس میں لوگ پناہ لے رہے تھے۔ لیکن نقصان نہیں ہوا۔ صرف دو آدمی زخمی ہوئے۔ لندن کے علاوہ ۸ اور شہروں پر حملہ کیا گیا، دریائے ٹیمز پر ایک کارخانہ پر بم گرائے گئے۔ جبکہ کل تیسرے پہر حملہ شروع ہوا۔ معمولی نقصان ہوا۔ کل دن میں لندن میں دو مرتبہ ہوائی حملہ کے خطرے کی گھنٹی بجی حملہ کی وجہ سے پارلیمنٹ کی کارروائی کچھ دیر کے لئے ملتوی کرنا پڑی۔

تخت و تاج چھوڑ دیا

لندن ۶ ستمبر۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ شاہ کیرول اپنے لڑکے پرنس مائیکل کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں اور شاہ کیرول آج سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔

بخارسٹ ۶ ستمبر۔ رومانیہ کے نئے وزیر جرنیل انتونسکو نے جو کہ شاہ کیرول کے ساتھ ہیں، باغی آئرن گارڈ پارٹی سے عارضی صلح کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ کیرول سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ تخت سے دستبردار ہو جائیں۔ کیونکہ تمام ملک کا مطالبہ ہے تب ہی ملک میں شانتی ہوگی۔ رومانیہ میں کئی روز سے زبردست بلوے ہو رہے ہیں اور ریڈیو ذریعہ

حکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستوا منصف صاحب

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت منصفی مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۸۷۹ سنہ ۱۹۳۷ء

میونسپل بورڈ کانپور　ڈگریدار سائل

بنام۔ محمد اصغر وغیرہ　مدیون ڈگری فریقثانی

۱۔ مسماۃ آمنہ بیگم زوجہ یوسف بیگ ⎫ ساکنان احاطہ
۲۔ کریم اللہ ولد خدابخش ⎭ بنبری
328/۱۰ کرنیل گنج شہر کانپور

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ دکفولہ ڈگری نمبری ۸۷۹ سنہ ۱۹۳۷ء کہ جو بتاریخ ۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۸ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ -/۸/۳۶۰۹ گنڈانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم بسنت لال منصرم
عدالت منصفی سٹی کانپور

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانپور

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت کانپور السلام علیکم - التماس خدمت میں یہ ہے کہ حسب ذیل مضمون اخبار میں شایع فرما دیجیے۔

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۴۰ء کو بوقت ۵ بجے شام کو ایک دستہ رضا کاران کا ہمراہی نیشنل گارڈ بالو پورہ بہ سپردگی جناب کرنیل محمد فاروق صاحب سالار ضلع نیشنل گارڈ دفتر ضلع مسلم لیگ پہونچا اور وہاں کا جھنڈا جس کا بانس بوجہ شدت آندھیاں ٹوٹ گیا تھا جسکی بلندی ۱۰۰ فٹ کے تھی اسکے درست کرنے میں جناب خلیفہ منہر سردار اختر و نائب حاکم اعلیٰ امیر قادر علام صاحب خاکسار نے بھی شرکت فرمائی اور جناب سردار موصوف نے اپنی دلجوئی اور ہمت افزائی سے ڈیڑھ سو فٹ بلندی پر پہونچ کر جھنڈے کو زینت بخشی۔ سیڑھی پر چڑھتے وقت ایک انگلی کٹ گئی جس سے لہو کی بوندیں نظر آنے لگیں جو کہ قوم کی ہمدردی اور جان نثاری کا ثبوت دے رہی تھیں منشی طیب حسین صاحب بدی اور منشی شوکت علی صاحب کپتان ضلع مسلم لیگ نے بلی کی درستی فرمائی۔ اور بلی کی درستی میں تعدادی ۲۵ عدد رضا کاروں نے نہایت جانفشانی اور ہمت افزائی سے کام انجام دیا۔ اور دو گھنٹہ میں درستی کر دی گئی۔ اور جناب اختر صاحب نے اپنے دست مبارک سے جھنڈے کی ڈوری کو کھینچتے ہوئے نہایت پرجوش نعرہ تکبیر اور اسلام زندہ باد، مسٹر محمد علی جناح زندہ باد۔ جناب صدر ضلع مسلم لیگ زندہ باد۔ سالار صاحب ضلع مسلم لیگ زندہ باد بلند آواز سے فرماتے ہوئے جھنڈے کو لہرا دیا۔ اور نہایت پرجوش تقریر فرمائی اور رضا کاران مذکور کی ہمت افزائی فرمائی، جناب دور صاحب ہاشمی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ ایک ترانہ پڑھا اور جناب اختر صاحب کو سلامی دینے کے بعد دفتر ضلع مسلم لیگ سے دستہ رضا کاران مذکور بہمراہی سالار ضلع جناب حکیم سید نواب علی صاحب نائب صدر ضلع مسلم لیگ کی خدمت میں حاضر ہو کر باقاعدہ سلامی کی رسم ادا کی گئی۔ کرنیل صاحب نے رضا کاران مذکور کی ہمت اور دلجوئی کی داد فرماتے ہوئے عرض کیا کہ ضلع کے رضا کاروں کے پاس وردی فارم پورا نہیں ہے آپ بحیثیت نائب صدر ضلع ہونے کے مدد فرمائیے چنانچہ مبلغ ۵ عطیہ دینے کا اعلان فرمایا اس کے بعد نئی سڑک سے انور گنج کی سڑک پر نعرہ تکبیر اور جناب صدر صاحب ضلع زندہ باد کے پرجوش نعرہ لگاتے ہوئے جناب مصطفیٰ حسین صاحب نیز صدر مسلم لیگ کے در دولت پر حاضر ہوئے اور جناب صدر موصوف اور جناب سید علی صاحب زیدی سکریٹری مسلم لیگ کو سلامی دی۔ مندرجہ بالا تقریر کو مدنظر رکھتے ہوئے مبلغ ۵/- جناب صدر موصوف نے عطیہ کا اعلان کیا اور مبلغ للعہ جناب سکریٹری صاحب موصوف نے اعلان کیا اور بعد ازاں جناب کرنیل صاحب نے جھنڈا طلب کرتے ہوئے اور پرجوش نعرہ تکبیر کے ساتھ جناب صدر صاحب موصوف کے مکان پر نصب کر دیا حسب معمول جناب صدر صاحب نے جملہ رضا کاران و نیز حضور صاحب سالار صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شیرینی تناول فرمانے کا حکم دیا اور سالار صاحب نے رخصتی کے لئے رضا کاران مذکور کو حکم دیا۔

عبدالحی آفس انچارج ضلع مسلم لیگ

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور!
ہیضہ کے انسداد کی تدابیر

ضلع میں ہیضہ پھیلنے کی رپورٹ ملنے پر چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ و سکریٹری صاحب نے تحفظ اور بیماری کی روک تھام کی مناسب کارروائی فوراً شروع کر دی۔ میڈیکل افسران کو فوراً ہدایت کی گئی کہ اپنے حلقہ میں پانچ میل کے اندر بلا انتظار اجرائی رسمی ہدایات و احکام حکام بالا فوراً پہونچکر ضروری تدابیر اختیار کریں۔ سول سرجن صاحب سے بھی استدعا کی گئی۔ اور صاحب موصوف نے از راہ مہربانی میڈیکل افسران کو گشتی احکام جاری فرما دیئے کہ جسقدر دوائیں پوٹاشیم پرمینگنیٹ اسپینل آئل اور سیرم ٹیکہ کے لئے درکار ہوں۔ صاحب موصوف کے دفتر سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ سول سرجن صاحب کی امداد سے میڈیکل افسران ان مقامات میں جہاں بیماری پھیلی ہوئی ہے پہونچے اور دیہاتی پبلک کی خدمت کامیابی کے ساتھ کر سکے۔ بڑی تعداد میں لوگوں کے ٹیکہ بھی لگائے گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے بھی اپنے علاقہ میں پوٹاشیم پرمینگنیٹ کیولیس اور روغنیات۔ سب دیدوں حکیموں ڈاکٹروں، ویٹرنری اسسٹنٹ سرجنوں اور مڈل اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے پاس پبلک کے استعمال کے لئے فراہم کر دیئے ہیں۔ تمام ضلع میں مختلف ذرایع سے کافی تعداد میں ہینڈ بل تقسیم کرا دیئے ہیں (ایک نقل ہمرشتہ ہذا ہے) جنمیں بہت مفصل طور سے بتلایا گیا ہے کہ ضروری ادویات علاج کی سہولتیں وغیرہ کن کن مقامات میں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ڈاکٹروں سے بھی اپیل کیا جا رہا ہے اور ان اصحاب کی بلامعاوضہ خدمات و امداد کی پیشکش موصول ہونے پر امید کی جاتی ہے کہ کارگزاری کا دائرہ اور بھی وسیع ہو جائے گا۔ پبلک کی جانب سے ان انتظامات کے متعلق اگر کوئی کارآمد تجویز پیش کی جائے گی تو اس پر مناسب غور کیا جائے گا۔

راؤ سردار سنگھ - چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
ہیتھو چرن لال سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

سرکاری ریلوں کی آمدنی کا گوشوارہ

۱۔ ۳۱ جولائی ۱۹۴۰ء کو ختم ہونے والے گیارہ دنوں میں تمام سرکاری ریلوں کی مجموعی آمدنی ۲۶۸ لاکھ روپیہ ہوئی۔

(الف) سال ماسبق کی اس مدت کی اصلی آمدنی سے بقدر ۴۳ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

(ب) ۱۹۳۸-۳۹ء کی اس مدت کی اصلی آمدنی سے بقدر ۳۸ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

۲۔ ۱۹۳۹ء کی اس مدت میں اصلی آمدنی سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تمام بڑی بڑی سرکاری ریلوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔

۳۔ یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے ۳۱ جولائی ۱۹۴۰ء تک سرکاری ریلوں کی آمدنی جس میں خرچ بھی شامل ہے ۶۵۵، ۳۲ کروڑ روپیہ ہوئی یہ آمدنی (الف) سال ماسبق کی اس مدت کی اصلی آمدنی سے بقدر ۳۵۱ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

(ب) ۱۹۳۸-۳۹ء کی اس مدت کی اصلی آمدنی سے بقدر ۳۱۵ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

ہندوستانی ایفڈرا

دہرہ دون کے جنگلاتی تحقیقاتی ادارہ میں تحقیقات ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ چینی ایفڈرا سے ہندوستانی ایفڈرا کا عمل کسی طرح کم نہیں ہے ابھی کچھ عرصہ سے یہ دوا چینی ایفڈرا کی شکل میں مہیا ہوتی ہے۔ اس تحقیقات کے نتایج شایع ہونے سے تمام دنیا کی نگاہیں ہندوستان پر لگی ہیں کہ وہ اب یہ دوا مہیا کر سکے گا۔ جو دمہ اور تپ کاہی کے لئے اکسیر ہے۔

فتح برطانیہ کی ہوگی

لندن ۳۰ اگست۔ ہٹلر نے ایک ایسی قوم سے ٹکر لی ہے جو ڈرنا نہیں جانتی اور جو کسی کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہو سکتی ہم لڑائی کے دوسرے سال میں اس یقین کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں کہ فتح ہماری ہوگی یہ ہے وہ پیغام جو مسٹر آرتھر گرین ووڈ نے رائٹر کو دیا۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا اور اس کو کچل دیا ہے اس کو زبردست نقصان پہنچایا اور پہنچاتے رہیں گے ہم بالکل متحد ہیں اور دشمن کو یہاں قدم نہیں رکھنے دیں گے۔

پابندی اٹھالی گئی

شملہ ۳۱ اگست۔ حکومت پنجاب کے اس فیصلہ کے بعد جو اس نے اس بنیاد پر کیا ہے کہ خاکساروں نے حکومت ہند کے اس حکم کی تعمیل کرنے کا اقرار کر لیا ہے جو فوجی نوعیت کی ڈرل کرنے اور وردی پہننے کے متعلق تھا۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنے ۱۹ مارچ کے اعلان کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے رو سے خاکساروں کی جماعت کو دہلی صوبہ میں خلاف قانون جماعت قرار دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ضروری سرکاری ہدایات عنقریب ہی چیف کمشنر صاحب جاری کریں گے۔

مرکز میں قومی حکومت

لکھنؤ ۲ ستمبر۔ کل یہاں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جس میں رزولیوشن پاس ہوا کہ ایسے وقت میں جبکہ یورپ کی سیاسی جنگ کا نتیجہ سانحہ انگیز ہونے والا ہے ہندو مہاسبھا کو چاہیے کہ وہ مرکز میں تمام پارٹیوں کی حکومت بنانے کے کام میں تعاون کرے۔ حکومت نے غیر سرکاری والنٹیر جماعتوں کی فوجی ڈرل پر جو پابندی لگائی ہے اس پر رزولیوشن میں تشویش کا اظہار کیا گیا۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ عام پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ ۲۲۱ کے ماتحت کانپور میونسپل بورڈ نے مکانات نمبری ۱۰۴/ ۱۴۲ لغایت ۱۰۴/ ۱۴۶ کے سامنے کی گلیوں کو پبلک گلیاں اعلان کر دیا ہے۔

ایس۔ ان۔ تواری
پی۔ ایچ۔ ڈی
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

بچوں کو کنیڈا لیجانے والا جہاز

لندن یکم ستمبر۔ برطانیہ سے لوگوں کو باہر لے جانے والے جہاز کو جبکہ وہ کنیڈا جا رہا تھا ایک ڈبکنی کشتی نے تارپیڈو مار کر ڈبو دیا صرف ایک بچہ ڈوبا۔ جہاز میں ۳۲۰ بچے اور دوسرے مسافر تھے۔ بچوں کو مشق کرائی گئی تھی کہ خطرہ کے وقت جان بچانے کے لئے لائف بوٹ کیونکر استعمال کرنا چاہیے۔ اسی کی وجہ سے زخمیوں کی فہرست بہت کم ہے۔ بچے لائف بوٹ میں بیٹھتے وقت خوشی کے گیت گا رہے تھے۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

لوئیس لائڑ پان دریبہ روڈ پیلا ہوش روڈ لڑکیوں کے پرائمری اسکول کی عمارت بنانے کے لئے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

تخمینہ ۱۸ ہزار، سات سو سات روپیہ Rs 18707/- ہے

ٹنڈر ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء کو ۳ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔

دو کاپیوں کے ایک سٹ کا ٹنڈر فارم چار روپیہ ۴/- قیمت میں میونسپل آفس سے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء کو ۳ بجے شام تک حاصل ہو سکے گا۔

دیگر معلومات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کسی کام کے دن ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک معلوم کی جا سکتی ہیں۔

بی۔ پی سریواستو
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

فیض الغربا شفاخانہ کانپور

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کانپور عرصہ سے یونہی مصیبتوں کا مرکز بنا ہوا ہے افلاس و مصیبت کا جو حال ہے وہ ہر شخص جانتا ہے۔ موجودہ وقت میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بیماریوں کا اور سامنا کرنا پڑ رہا ہے لہذا فیض الغربا شفاخانہ محلہ شتر خانہ مکان نمبری ۱/۷ ۱۴۲ میں عرصہ سے غریبوں کو ہر مرض کی دوا مفت دیجاتی ہے۔ سیکڑوں مریض فائدہ اٹھا رہے ہیں اس موقع پر پبلک کو خاص کر فائدہ اٹھانا چاہیے۔

المشتہر:- سید محمد یوسف آنریری سکریٹری فیض الغربا شفاخانہ کانپور

ہندوستان میں جمہوری اصولوں کا اطلاق کیا جائے

لندن ۳۰ اگست۔ کیکسٹن ہال میں انڈیا لیگ کی ایک میٹنگ ہوئی جسکی صدارت مسٹر مورلسن ممبر پارلیمنٹ نے کی۔ حاضرین میں ہندوستانی طلبا، اور ہندوستان سے ہمدردی رکھنے والے کچھ انگریز تھے مسٹر مورلسن نے کہا کہ میں صاف طور پر یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں ہندوستانی مسئلہ کو برطانی نظریہ سے دیکھتا ہوں لیکن اگر لڑائی جمہوریت کے لئے لڑی جا رہی ہے تو اس کے جیتنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان میں جمہوری اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو مشرق میں جمہوریت میں جان پڑ جائے گی۔ جب کہ مغرب میں اس کا دیوالہ نکل رہا ہے۔

بحکم جناب مسٹر خلیل الدین احمد صاحب جج خفیفہ بہادر ہاتھرس ضلع علیگڑھ

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۵۵ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت خفیفہ ہاتھرس ضلع علیگڑھ

کشن لال ولد بالکشن قوم برہمن ساکن ہاتھرس ضلع علیگڑھ

بنام ۔۱۔ فرم کالورام دربیہ پان واقع مہاراجپور مہوبہ تعمیل سمن کالورام مدعا علیہ پر ہوگی۔

۲۔ کالورام و ہیرالال پسران نامعلوم قوم ... ساکن مہاراجپور مہوبہ متصفی ہمیرپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵۰۰ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم بر ج نندن لال منصرم
عدالت جج خفیفہ ہاتھرس
مہر عدالت

نیو یارک ۲ ستمبر۔ یہ خبر بہت گرم ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ اور اٹلی کے پوپ صلح کی ایک مشترکہ اسکیم تیار کر رہے ہیں۔

ایک معرکۃ الآرا اور لاجواب شاہکار

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

سنیچر ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

بمبئی ٹاکیز کا معرکہ خیز شاہکار

کنگن

روزانہ ۶ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے

خاص اداکار ملکہ جذبات لیلا چٹنس اور نیچرل اداکار اشوک کمار

جسمیں نیچرل اداکاری دلسوز نغمے دلکش ڈانس پرلطف مذاق پرزور مکالمے

شاندار آٹھواں ہفتہ جمعہ ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

سنت گیانیشور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم ملتی پر ڈاکٹر ال علیگڑھ کی

بال جیون میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

چلانے سے بچے بیماریوں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے نقلی گھٹیوں سے بچیں

المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔پی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۷

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کان پور کے مشاعرہ بورڈ کا پندرہ روزہ مشاعرہ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش کی طرف سے دفتر صداقت میں منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

دل دے کے اُن کو دل میں جو پچھتا رہا ہوں میں
اپنے کئے کی آپ سزا پا رہا ہوں میں

رحمت پہ اس کے ناز ہے مجھ روسیاہ کو
یہ بات اور ہے کہ جو شرما رہا ہوں میں

وارفتگیٔ شوق میں منزل بھی گم ہوئی
مجھکو خبر نہیں کہ کہاں جا رہا ہوں میں

قیصر شکایتوں سے ندامت ہوئی مجھے
ایک ایک بات سوچکے پچھتا رہا ہوں میں

جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی سروش بی۔ اے لکھنوی

اپنی طرف یہ کس کی نظر پا رہا ہوں میں
ذرہ سے آفتاب بنا جا رہا ہوں میں

آنسو سلوکِ حسن پہ برسا رہا ہوں میں
پیمانہ بھر چکے ہیں وہ چھلکا رہا ہوں میں

کتنی فریب کار ہے دل کی اُمنگ بھی
جیسے قفس کو لے کے اڑا جا رہا ہوں میں

ساقی نے مے میں کیف نظر بھی ملا دیا
اک بوند پی ہے اور جھکا جا رہا ہوں میں

تا حشر جن کو چھو نہیں سکتا ہے سازِ نطق
نغمے نگاہِ شوق سے وہ گا رہا ہوں میں

جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی

شاکر تعینات سے گھبرا رہا ہوں میں
صد ہا تجلیوں میں گھرا جا رہا ہوں میں

فردوس گوش بھی ہوں جو ہوں سامعہ نواز
نغمے جو سن رہا ہوں وہی گا رہا ہوں میں

پرتو سے آفتاب کے ذرے کی ہے نمود
تیرا ہی نور ہے جسے پھیلا رہا ہوں میں

مجھکو تو ختم کرنا ہے افسانۂ حیات
سنتا نہیں ہے کوئی کہے جا رہا ہوں میں

اب امتیاز دیر و حرم کچھ نہیں رہا
آواز دے کہ تیری طرف آ رہا ہوں میں

از جناب سید سعید الحسن صاحب دَوَر ہاشمی

جذبِ غمِ فراق پہ اترا رہا ہوں میں
پہلو میں تجھ کو دل کی جگہ پا رہا ہوں میں

میرے نفس نفس میں ہے اک روحِ گلکدہ
اک بزمِ رنگ و بو سے چلا آ رہا ہوں میں

ناصح اگرچہ تلخ ہیں باتیں مری مگر!
جو کچھ سمجھ چکا ہوں وہ سمجھا رہا ہوں میں

تیرے فریب وعدہ نے کیا حال کر دیا
ہر نقشِ اعتبار کو ٹھکرا رہا ہوں میں

شاید کمالِ ہجر میسر نہیں ابھی
دل کی اذیتوں میں کمی پا رہا ہوں میں

جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب اثر

غم کا نہ کوئی غم نہ خوشی کی خوشی مجھے
احساسِ زندگی سے بڑھا جا رہا ہوں میں

بیدرد میرا دعوئ الفت غلط نہیں
یہ کبھی تو دیکھ کس کی قسم کھا رہا ہوں میں

ہیں کچھ جنونِ عشق کی نیرنگیاں نئی
سُلجھی ہوئی سی بات کو الجھا رہا ہوں میں

اپنا تو بس یہی ہے اثر حاصلِ حیات
وہ خوش رہیں بلا سے مٹا جا رہا ہوں میں

جناب سلیم صاحب ناطقی سکریٹری

ساقی کو ظرف میکشی دکھلا رہا ہوں میں
جتنی پلا رہا ہے پئے جا رہا ہوں میں

اتنا کسے دماغ ہے اتنا کسے خیال
کیا کھو رہا ہوں عشق میں کیا پا رہا ہوں میں

دامن پکڑ پکڑ کے بٹھاتی ہے گردِ راہ
کیا جانے کس کے در سے اٹھا جا رہا ہوں میں

سینہ میں دل کے داغ چھپائے ہوئے تو ہوں
دنیا کی نظریں دیکھ کے شرما رہا ہوں میں

انفاس کی ہے آمد و شد پر نظر سلیم
گتھی حیات و موت کی سلجھا رہا ہوں میں

جناب سید قیصر حسن صاحب سحر

نظروں سے آپ اپنی گراتے ہیں کیوں مجھے
اپنی نظر سے آپ گرا جا رہا ہوں میں

محوِ خرامِ ناز کوئی اس ادا سے ہے
نقشِ قدم کی طرح مٹا جا رہا ہوں میں

روزِ ازل سنے تھے جو فطرت کے ساز سے
نغمے وہ جھوم جھوم پھر گا رہا ہوں میں

دامن پھٹا ہے چاک گریباں ہے اے سحر
وحشت میں سوئے دشت بڑھا جا رہا ہوں میں

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

ساقی تری نظر پہ مٹا جا رہا ہوں میں
جامِ فنا میں کیفِ بقا پا رہا ہوں میں

ہے بے نیازِ خضر مرا ذوقِ جستجو
اک سمت سر جھکائے بڑھا جا رہا ہوں میں

کیوں کر کہوں کہ روحِ جہاں ہوں تو اے نسیم!
مثلِ چراغِ صبح بجھا جا رہا ہوں میں

بزمی ہے اک فسردہ چمن میری شاعری
سینہ کے داغ ہیں جنھیں دکھلا رہا ہوں میں

جناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد ثاقبی امیٹھوی

اُن کو پلا پلا کے پئے جا رہا ہوں میں
دونوں طرف اک آگ سی برسا رہا ہوں میں

میری ہر اک نظر سے ٹپکتا ہے کیفِ حسن
جانے کہاں کی آج پئے آ رہا ہوں میں

یہ عزمِ مستقل ہے کہ منزل کو پا کے بھی
شوقِ طلب میں آگے بڑھا جا رہا ہوں میں

دنیائے اسلام

مصر اور برطانیہ کے اتحاد کا چوتھا سال

۲۶ اگست سنہ ۱۹۴۰ء۔ فلپ جارڈن نامی ایک جنگی نامہ نگار جس کو مصر اور اہل مصر کے معاملات کا بہت کافی تجربہ ہے مصر اور برطانیہ کے تعلقات کے متعلق بیان کرتا ہے کہ آج چار سال ہوئے کہ میں دفتر امور خارجہ کے مشہور کمرے "لوکارن او ردم" میں (جو وہائٹ حال میں ہے) ایک سخت کرسی پر بیٹھا مسٹر انتھونی ایڈن جو اس وقت فارن سکرٹری تھے اور بعض اور لوگوں کو مصر اور برطانیہ میں اتحاد واشتراک عمل کے معاہدہ پر دستخط کرتے دیکھ رہا تھا۔ آزاد مصر میں نہ صرف اس کا اپنا بادشاہ حکمراں تھا بلکہ اس کا شمار دنیا کی عظیم ترین قوتوں میں ہوتا تھا۔ اسکو صدیاں گذر گئیں۔

برطانیہ کو بھی اس معاہدہ سے بہت کچھ فائدہ ہوا اس کو ایک حلیف مل گیا اور وہ بھی ایسا حلیف جو جنگ ہو تو اپنی فوجوں اور سامان سے اس کی مدد کرنے پر تیار تھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ مصر کی طرف سے اس راضی نامہ پر دستخط کرتے اور اپنا نام لکھتے وقت اس عظیم ذمہ داری کا احساس رکھتے تھے انھوں نے نہ اپنے بادشاہ اور ملک کی ذمہ داری لی تھی بلکہ وہ ہمارے رویّہ کے بھی ذمہ دار بنگئے تھے۔ اور اس عہد نامہ پر دستخط کر کے مصر نے اپنی قسمت ہماری تقدیر سے وابستہ کر دی۔

سر مائیلس لیمپس آج قاہرہ سے اپنی تقریر نشر کرتے وقت اس امر پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہم کو یقین کامل ہے کہ مصر کو اس کا احساس ہے کہ اس کے اغراض ہمارے ہی ساتھ وابستہ ہیں اس کو یہ علم ہے کہ دول محور کی فتح اس کے لئے سوا خوفناک کے اور کچھ نہیں ہو سکتی"

اس کے بعد موصوف نے کہا کہ مصر کو یہ بات یاد رہے تو اچھا ہے کہ ہٹلر اٹلی سے کئی مرتبہ وعدہ کر چکا ہے کہ مالِ غنیمت کے سلسلے میں مصر اٹلی کو دیدیا جائے گا" میں سر مائیلس کو اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی بات منھ سے نہیں نکالتے جب تک اس کا انھیں یقین نہیں ہو جاتا۔ چھ ہفتہ قبل مصر سے روانہ ہوتے وقت یہ آخر جن سے مجھ سے گفتگو ہوئی اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ کبھی کسی مشکوک واقعہ کا ذکر نہیں کرتے۔

وہ اس کا سب سے پہلے اقرار کرلیں گے کہ گذشتہ ۱۲ مہینوں میں مصر سے ہمارے تعلقات کچھ بہت زیادہ خوش گوار نہیں رہے ہیں۔ پھر بھی اس میں شک نہیں کہ ایک ایسے واقعہ نے جو تصفیہ ہو سکتا تھا (روئی کی خریداری) ہمارے اور مصر کے تعلقات کو تقویت پہونچائی اور اس وقت ہم میں انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔ مصر کی خوش حالی اور مرفع الحالی کی بنا روئی کی فصل پر ہے۔ اور اس نے برطانیہ سے یہ پوری فصل خریدنے کو جو کہا وہ بہت ہی اہم بات تھی کیونکہ یورپ کی تقریباً پوری منڈی جنگ کی وجہ سے اس کے لئے بند ہو گئی تھی۔

ہم نے مصر کو جس معاشی پریشانی سے نجات دلائی اس کی بابتہ سر مائیلس کے الفاظ یہ ہیں "جب اس امر پر غور کیا جائے گا کہ جتنی روئی برطانیہ نے خریداری ہے اس کے صرف ایک تہائی حصّہ کی اسے ضرورت ہے اور باقی یا تو بڑی دقت کے ساتھ کہیں اور فروخت کرنا پڑے گی یا پھر کہیں رکھ چھوڑنا پڑے گی تو کس شخص کو بھی یہ سمجھنے میں زحمت نہ ہو گی کہ اس خرید میں برطانیہ کا اپنا کوئی فائدہ نہیں۔ اس نے تو اپنے حلیف کو صرف مدد پہونچانے کے لئے ایسا کیا اس کے علاوہ کوئی اور غرض نہ تھی" بہر حال یہ بھی ایک ذمہ دار ہے۔ ہمیں یہ معلوم کر کے بہت ہی مسرت ہوئی کہ خود مصر کے وزیر اعظم نے یہ بیان کیا کہ اگر مصر پر حملہ ہوا تو مصر کی فوجیں برطانوی سپاہ کے دوش بدوش میدان جنگ میں کھڑی ہوں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پہ توحق نغمہ بر مستقل ہیں ہے — زمان پر بھی ہی سچ جو نغمہ سے ... [illegible]

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۷

اگلا ہفتہ برطانیہ کی تاریخ میں سب سے اہم ہوگا

مسٹر چرچل نے ۱۱ ستمبر کی شام کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ بڑے پیمانہ پر حملہ کرنے کے لئے ہٹلر کی تیاریاں آہستہ آہستہ جاری ہیں ہمبرگ سے بریسٹ تک جرمن جہاز جمع ہیں اور جرمن فوجیں اس ملک پر حملہ کرنے کے احکام کی منتظر ہیں۔ ہمیں اپنی تاریخ میں اگلے ہفتہ یا اس کے بعد کچھ دن سب سے اہم سمجھنا چاہیئے۔ مسٹر چرچل نے آگے چلکر کہا ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ ہٹلر کب وار کرے گا۔ لیکن اس حقیقت کی طرف سے کسی کو آنکھ بند نہیں کرنی چاہیئے کہ جرمنی کمل پیمانہ پر حملہ کی تیاریاں کر چکا ہے اور وہ انگلستان اسکاٹ لینڈ یا آئرلینڈ یا تینوں پر ایک ساتھ کسی وقت بھی حملہ کر سکتا ہے۔ حملہ میں کچھ دیر نہیں ہے۔ انقطاعی طور پر جرمن فوجوں کو جمع رکھنا مشکل ہوگا ہر روز رات کو انگریزی ہوائی جہاز اور جنگی جہاز ان پر گولے برسا رہے ہیں۔ مسٹر چرچل نے ہر مرد اور عورت کو تلقین کی کہ جس جگہ بھی ہو اپنا فرض ادا کرنے کو تیار ہو جاؤ۔

مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ جرمنی کے ہوائی حملے ستمبر میں اگست سے تین گنا زیادہ شدید ہونگے تو شاید میں نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا کہ شہری آبادی پر بربریت آمیز حملے کئے جائینگے بلکہ میرا تو مطلب ان بڑی ہوائی لڑائیوں سے تھا جو ہمارے جنگی ہوائی جہازوں اور جرمن کے جہازوں کے درمیان ہوتی رہی ہیں۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ جب موسم موافق ہوتا ہے تو جنگی جہازوں کی حفاظت میں جرمن بمبار جہازوں کی صفیں کی صفیں جن کی تعداد اکثر تین سو یا چار سو ہوتی ہے اس جزیرے پر پرواز کرتی ہیں۔ وہ بالخصوص فوج اور دوسرے مقامات پر حملہ کرنے کی امید میں راس کینٹ پر اڑان کرتے ہیں، ہمارے جنگی دستے انکا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور قریب قریب ہمیشہ انکی صفوں کو توڑ دیتے ہیں اور نقصان کا اوسط یہ ہے کہ انکے تین جہاز تو ہمارا ایک جہاز اور انکے چھ ہوا باز تو ہمارا ایک ہوا باز ضایع ہوتا ہے۔ شاید ساری جنگ کا یہ لب لباب ہے کہ جرمنوں نے دن کے وقت لندن پر حملہ کرنے میں کامیابی حاصل کرنا چاہی مگر اب تک وہ بری طرح ناکام رہے ہیں انکو یہ بہت مہنگا پڑا اور ہم اپنے آپکو زیادہ قوی محسوس کرتے ہیں اور حقیقتاً اسوقت جولائی سے زیادہ قوی ہیں جبکہ سخت لڑائی شروع ہوئی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ ہٹلر ہوائی طاقت بہت زیادہ استعمال کر رہا ہے اور اگر آیندہ چند مہینہ وہ یہی کرتا رہا تو اس کی ہوائی طاقت کا ایک اہم حصہ تباہ ہو جائے گا۔

یہ ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہوگا دوسرے اگر ہٹلر نے ہوائیں برتری حاصل کئے بغیر اس ملک پر حملہ کیا تو یہ بہت خطرناک ثابت ہوگا اس کے باوجود بڑے پیمانہ پر حملہ کرنے کے لئے اس کی تیاریاں آہستہ آہستہ جاری ہیں۔ جرمن ہالینڈ کے ساحلوں شمالی فرانس تک اور ڈنمارک سے بریسٹ تک اور بریسٹ کے پرے سے خلیج بسکے میں فرانس کے ساحلوں تک مال لادنے کی دخانی کشتیاں گھوم رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تجارتی جہازوں کی حفاظت کرنے والے جہازوں اور درجنوں کی تعداد میں نئی توپوں کی حفاظت میں جو جرمنوں نے فرانس کے ساحل پر لگالی ہیں۔ آبنائے ڈوور میں سے گزر کر چینل میں آ رہے ہیں اور تمام بندرگاہوں پر گھوم رہے ہیں ہمبرگ سے بریسٹ تک سارے راستے جرمنی ہالینڈ بلجیم اور فرانس کے ساحلوں پر جہازوں کا خاصہ اجتماع ہے۔ ناروے کے ساحلوں سے جہازوں سے حملہ کرنے کے لئے انتظامی تیاریاں کی گئی ہیں۔ جہازوں کے اس اجتماع کے پیچھے کشتیاں اور بہت بڑی تعداد میں جرمن فوجیں ہیں جو جہازوں پر سوار ہونے اور خطرناک اور غیر یقینی سفر طے کرنے کے احکام کا انتظار کر رہی ہیں ہم نہیں بتا سکتے کہ وہ کب آنے کی کوشش کریں گے۔ حقیقت میں ہم یہ بھی یقین نہیں کر سکتے۔ وہ ضرور آئیں گے۔ لیکن اس حقیقت کی طرف سے کسی کو آنکھیں نہیں بند نہیں کرنی چاہئیں کہ جرمن اس جزیرہ پر ایک زبردست حملہ کرنے کی تیاری مکمل کر رہے ہیں اور وہ انگلستان۔ اسکاٹلینڈ، آئرلینڈ یا تینوں پر ایک ساتھ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اگر یہ حملہ کیا جائے گا تو اس میں اب زیادہ دیر نہیں معلوم ہوتی موسم کسی وقت شدید ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بے تعداد عرصہ کے لئے جہازوں کو جمع رکھنا دشمن کے لئے مشکل ہوگا۔ دوسرے انگریزی بمبار جہاز روزانہ رات کو ان پر بمباری کر رہے ہیں اور ہمارے جنگی جہاز جو باہر کھڑے ہوئے ان کے منتظر ہیں اکثر بمباری کرتے ہیں۔ لہذا ہر مرد عورت کو خاص فخر اور احتیاط کے ساتھ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ ہمارا بحری بیڑہ طاقتور ہے اور اس میں ان گنت جہاز ہیں۔ ہماری ہوائی طاقت انتہائی طاقت کو پہنچ چکی ہے اور وہ اپنی تعداد کی وجہ سے نہیں بلکہ آدمیوں اور مشینوں اور جہازوں کی وجہ سے ثابت شدہ برتری سے باجبر ہے۔ ہمارے ساحلوں پر اچھی قلعہ بندیاں ہیں اور ان کے پیچھے فوج کی مضبوط طاقت ہے، جو حملہ آور پر وار کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمارے پاس پہلے سے زیادہ چاق چوبند موٹر سوار فوج ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس ۱۵ لاکھ سے زیادہ ملکی محافظ ہیں جو باقاعدہ فوج کے سپاہیوں کی طرح ہیں اور وہ ہر گاؤں میں اور ہر قصبہ پر ایک ایک انچ زمین کے لئے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں میں دیانتداری کے ساتھ بلکہ یقینی اعتماد سے کہتا ہوں کہ خدا حق کی حفاظت کرے گا۔

لندن پر ظالمانہ بے رحمانہ اور اندھا دھند ہوائی حملہ [illegible] ہٹلر کے [illegible] کی اسکیم کا ایک حصہ ہے اسے امید ہے کہ بہت سے شہریوں عورتوں اور بچوں کو مار کر اس طاقتور شاہی شہر کے لوگوں کو خوفزدہ کر دیگا اور وہ حکومت پر بار اور تشویش کا باعث ہو جائینگے۔ اور اس طرح وہ ہماری توجہ اس خونخوار حملہ کی طرف سے ہٹا دیگا۔ جس کی وہ تیاری کر رہا ہے۔ برطانوی قوم کی اسپرٹ یا لندن والوں کے سخت رگ پٹھوں سے وہ کم واقف ہے انکے ضبط و تحمل کا ابتدائی انتظامات میں بہت بڑا حصہ ہے اور ان کے نزدیک آزادی کی قیمت زندہ رہنے سے زیادہ ہے اس بدمعاش آدمی نے جو روح کو غارت کرنے والی نفرت کا مرجع اور مجسمہ ہے جو گذشتہ غلطیوں اور شرمناکیوں سے دہشت انگیز پیدا وار ہے۔ اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ بلا امتیاز قتل و عام اور تباہی سے ہمارے مشہور جزیرے اور سلطنت کو پاش پاش کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس نے جو کچھ کیا وہ یہ ہے کہ انگریزوں اور تمام دنیا کے دلوں میں آگ لگا دی۔ اس نے لندن میں جو آگ لگائی ہے اس کے نشانات مٹنے کے بعد بھی دلوں میں آگ روشن رہے گی۔ جب تک نازی ظلم کا آخری نشان یورپ سے مٹ نہ جائے گا۔ اور جب تک ایسی بنیادوں پر جنھیں جلدی یا آسانی کے ساتھ نہیں اکھیڑا جا سکتا، آدمی کی آزادی کے از سر نو معدر تعمیر کرنے کے لئے نئی اور پرانی دنیا ہاتھ نہ ملالے اسوقت تک دلوں کی آگ جلتی رہے گی اور اس سے شعلے اٹھتے رہیں گے۔

یہ ایسا وقت ہے کہ ہر شخص متحد ہو جائے اور اسی طرح مضبوط رہے جیسا کہ وہ اب تک رہا ہے لندن میں جس طریقہ پر ہوائی حملے سے احتیاط کی خدمات انجام دیجا رہی ہیں میں اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں۔ خاص طور پر فائر بریگیڈ کا خطرناک اور زبردست کام قابل قدر ہے۔ دنیا یہ نہیں تبلا سکتی کہ اس شدت کا جس سے وہ آزاد ہے اور لندن کے باشندے اس کی آزمائش میں مبتلا ہیں کیا انجام ہوگا۔ سمندر اور ہوا میں لڑنے والی اور ان فوجوں کو جو تمام چوکیوں پر منتظر ہیں ہم اپنی زعید ہائی سے خوشی کا پیغام بھیجتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پس پشت ایک ایسی قوم ہے جو جد وجہد سے خواہ وہ کسی قدر سخت اور طویل کیوں نہ ہوں جھکنے یا تھکنے کی نہیں بلکہ ہم مصیبتوں میں سے رہنمائی اور ابھرنے کے طریقہ نکال لیں گے۔ اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ سب کے لئے فتح حاصل کریں گے۔ فتح نہ صرف ہمارے زمانہ کے لئے بلکہ آنے والے بہتر وقت کے لئے ہوگی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ مہاتما گاندھی آج سہ پہر کو بہت مصروف رہے مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ خان عبدالغفار خاں۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر آچاریہ کرپلانی سے بات چیت کی۔ ۳ بجے سہ پہر سے ۵ بجے تک برلا ہاؤس میں لیڈروں کی کانفرنس ہوتی رہی۔ مسٹر کرپلانی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل تو ۵ بجے چلے گئے۔ مگر مولانا آزاد، پنڈت نہرو اور خان عبدالغفار خاں مہاتما گاندھی سے باتیں کرتے رہے۔

کل ورکنگ کمیٹی میں جو بحث ہوگی ان گفتگوئں کو اسکی ابتدا سمجھا جا رہا ہے۔ ابھی یہ کہنا تو بہت قبل از وقت ہے کہ کمیٹی کا آخری فیصلہ کیا ہوگا لیکن کانگریسی حلقوں کی بات چیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن منظور کر کے وائسرائے کے اعلان کو نامنظور کر دے۔ ورکنگ کمیٹی کو اور اس کے ذریعہ مہاتما گاندھی کو اجازت دے کہ وہ جو قدم ضروری سمجھیں اٹھائیں۔

اس کے یہ معنی ہوئے کہ آخری فیصلہ مہاتما گاندھی کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے گا۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۰ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ کے شروع میں مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ نے اس بات کی شکایت کی کہ دفتر کے انتظامی معاملات کے متعلق نوٹ وغیرہ اکثر اخباروں میں قبل از وقت شائع ہو جاتے ہیں۔

کوڑے وغیرہ سے بھری ہوئی زمین پر عمارت وغیرہ نہ بنانے کے متعلق قواعد کا مسودہ پیش ہونے پر پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے یہ تجویز پیش کی کہ جن لوگوں نے ایسی زمین خرید کی ہے ان کو زمین کی قیمت واپس کرنے کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ سے درخواست کی جائے۔

۲۵ جون سنہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی کی کارروائی دوبارہ پیش ہونے پر دو ممبران صاحبان میں نہ صرف زبردست گرما گرم بحث ہوئی بلکہ نا ملائم الفاظ کا بھی استعمال ہوا۔

چھوا چھوت کے اسپتال کے واسطے ایک مزید ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ اور ۲۵ روپیہ الاؤنس پر مقرر کرنے کے لئے پبلک ہیلتھ کمیٹی نے سفارش کی تھی لیکن ممبران بورڈ نے فیاضی سے کام لے کر اس عہدہ کا گریڈ ۱۰۰-۱۰-۲۰۰ مقرر کیا اور ۲۵ روپیہ ماہوار الاؤنس بھی اس کے علاوہ دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی میونسپلٹی کے دوسرے ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹروں کا گریڈ بھی ۱۰۰-۱۰-۲۰۰ کر دیا ہے۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم کی تحریک پر ہندو مسلم بلوہ کے سلسلہ میں جن مکانوں کا ہاؤس ٹیکس معاف کیا گیا تھا اب ان کا واٹر ٹیکس بھی انہی کی تحریک پر معاف کر دیا گیا ہے اور یہ طے ہوا ہے کہ کمشنر صاحب سے اس کی منظوری حاصل کیجائے۔

سینیر وائس چیرمین صاحب کے دو نوٹ تھے جن میں انھوں نے دو چپراسیوں کی تنخواہ پانچ روپیہ ماہوار بڑھانے اور دو کلرکوں کا گریڈ تبدیل کرنے کی سفارش کی تھی جب یہ نوٹ بورڈ کے سامنے پیش ہوئے تو چیرمین صاحب نے کہا کہ بورڈ گذشتہ جلسہ میں یہ پالیسی اختیار کر چکا ہے کہ صرف ان ملازموں کو جو ۱۰ سال سے اپنے گریڈ کی پوری تنخواہ پا رہے ہیں انکو دوسرے گریڈ میں کر دیا جائے لہذا یہ نوٹ بورڈ کی اس پالیسی کے خلاف ہے لیکن بورڈ کے تقریباً کل ممبران نے اسکی مخالفت کی اور یہ نوٹ بالاتفاق منظور کرلئے گئے

سرونٹس آف پیوپلس سوسائٹی کو ایک پبلک بڑی پبلک لائبریری اور ریڈنگ روم قائم کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی بلڈنگ گراؤنڈ دینا منظور کیا گیا۔

ملازمان بورڈ کا جلسہ

۱۰ ستمبر کی شام کو میونسپل ٹیکس سکشن کے ملازمان کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ

"ایک ہفتہ کے اندر ملازمان کا ایک ڈپوٹیشن چیرمین صاحب بورڈ سے ملاقات کرے اور اپنی شکایت پیش کرے۔"

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جو لوگ دس دس سال سے اپنے گریڈ کی پوری تنخواہ پا رہے ہیں اُن کے مقابلہ میں ان لوگوں کو برابر کر دیا گیا ہے جو لوگ ابھی تک اپنے گریڈ کو بھی پورا نہیں کر سکے یہی بات دیگر ملازمان کی حق تلفی کے مترادف ہے

ستیہ گرہ ہفتہ

ستیہ گرہ ہفتہ کے سلسلہ میں ضلع میں ۳۰ سے زیادہ جلسے ہوئے جن میں صاحب زیر ہند مسٹر ایمرے اور وائسرائے ہند کے بیانات کو ناپسند کیا گیا اور ڈرل و قواعد کو روکنے والے آرڈیننس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرنے کا رزولیوشن

قومی سیوک دل کے والنٹیر

ڈرل و قواعد کے متعلق پاس کیا گیا

گورنمنٹ آرڈیننس کی خلاف ورزی کے جرم میں اس وقت تک کانپور سے ۹۴ قومی سیوا دل کے والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں۔

ہندو مسلمان غور سے پڑھیں

گذشتہ ہفتہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی نے "ہندو مسلمان غور سے پڑھیں" عنوان کا ایک اشتہار اپنی کار پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر تمام شہر میں بڑی تعداد میں تقسیم کیا اور شہر کے مختلف چوراہوں پر خود تقریر بھی کی اشتہار میں ہندو مسلمانوں کو آپس میں ملکر رہنے اور محلہ وار اتحاد پارٹی بنانے کی اپیل کی گئی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہندو مسلمان مل جائینگے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پولیس ٹیکس سے بری ہو جائیں گے۔

بیگم صاحبہ کا یہ خیال نہایت مبارک ہے کیا اہل شہر بیگم صاحبہ کی اپیل کو عملی صورت دیکر نہ صرف اپنی بلکہ سارے شہر کی خدمت انجام دیں گے۔

شرما جی کو ۱۸ ماہ کی قید

پنڈت بالکرشن شرما جنرل سکرٹری یو۔پی پراونشل کانگرس کمیٹی کو ایک تقریر کے سلسلہ میں مسٹر جے۔ ایم چارلیس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے اور ان کو بی کلاس دیا گیا ہے۔ موصوف نے یہ تقریر ۲۲ اگست کو تلک ہال میں کی تھی۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن

چیلڈرن ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے لالہ لکشمی پت سنگھا نیا پریسیڈنٹ اور پرنسپل کے۔ ڈی۔ بھڈ کے سکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

سیٹھ گلاب سنگھ کا انتقال

کانپور کے مشہور و معروف رئیس سیٹھ گلاب سنگھ جوہری کا انتقال ۸ ستمبر کو ہو گیا آپکے ماتم میں چوک صرافہ کی دوکانیں بند کر دی گئی تھیں آنجہانی بڑی خوبیوں کے رئیس تھے ہم کو اس صدمہ میں ان کے صاحبزادے سیٹھ فتح سنگھ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالے ان کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

پنڈت راجہ رام شاستری

پنڈت راجہ رام شاستری ایم ایل۔ اے۔ وائس پریسیڈنٹ مزدور سبھا کا فیصلہ عدالت نے سنا دیا اور شاستری جی کو مجرم قرار دیتے ہوئے یہ حکم دیا ہے کہ وہ ۳۰۰-۳۰۰ سو روپیہ کی دو ضمانتیں اور اس رقم کے دو ذاتی مچلکے تحریر کریں ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں ایک سال قید محض کی سزا ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ شاستری جی نے دونوں ضمانتیں تو دیدی ہیں مگر ذاتی مچلکا ابھی تحریر نہیں کیا ہے۔

ایس۔ڈی کالج

۱۰ ستمبر کو ایس۔ ڈی کالج کے پرنسپل مسٹر ایل۔ سی ٹنڈن نے ایس۔ ڈی۔ کالج یونین کا افتتاح کیا جس میں اچاریہ جگل کشور بھی تشریف لائے تھے آپ نے تقریر کے دوران میں موجودہ سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کسطرح یورپ کے طلبا اپنے ملکوں کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے بہادری سے حصہ لے رہے ہیں۔

ملازمان کی تعطیل کے قواعد

دوکانوں تھیٹروں اور دوسرے تجارتی فرموں کے ملازمان کو تعطیلات دینے کے متعلق جو نئے قواعد حکومت ہند بنا رہی ہے اس کے متعلق مقامی مزدور سبھا کے سکریٹری نے صوبہ کی گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں انھوں نے ان قواعد کی حمایت کی ہے اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ گورنمنٹ کی طرف

سبدِ گُل

ایک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔
"لبرل حضرات جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں"۔
یہ تو کچھ مبالغہ سا ہے۔ غالبًا وہ اس کے لئے تیار ہیں کہ جہاں جدوجہد ہوتی ہو وہاں جاکر جھانکنے کے بعد "آئینی" پہلو پر غور کریں۔

ایک صاحب کا خیال ہے کہ:۔
ساری دنیا میں زندگی کے معیار کی مناسبت سے جسمانی یا دماغی محنت کا معاوضہ مقرر کیا جاتا ہے۔
ہندوستان کی حالت اس کے برعکس ہے۔ یہاں محنت کے معاوضہ کے مطابق زندگی کا معیار مقرر کرنا پڑتا ہے۔ اگر شک ہو تو اخبار نویسوں سے پوچھ لیجئے۔

سر سی۔ پی۔ راما سوامی آئر کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر، سولینی، اسٹیلن اور کمال پاشا جیسے ڈکٹیٹر عامۃ الناس کی تائید کے بغیر اپنے اقتدار کو قایم نہیں رکھ سکتے تھے۔
ہز ایکسی لینسی وائسرائے کا بھی ایسا ہی خیال ہے

ایک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔
اب وقت آگیا ہے کہ دنیا میں "جمہوریت" کی نئی تعریف مرتب کی جائے۔
آپ ہی کیوں نہیں بتلا دیتے ؟ جمہوریت کا نیا فارمولا دنیا کے سامنے پیش کرنے سے آپ کو کس نے روکا ہے

۹۱ جرمن جہاز گرادیئے گئے

لندن ۱۲ ستمبر۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے لندن پر پھر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ شہر کے وسطی حصہ تک نہیں پہنچ سکے۔ کیونکہ انگریزی توپوں نے انکو آگے نہیں بڑھنے دیا۔ کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ جرمن ہوائی جہاز دس دس منٹ کے وقفہ سے آتے تھے۔ لندن میں بموں کے گرنے کی کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ البتہ انگریزی ہوائی جہاز اوپر اڑ رہے تھے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے لندن کے باہر ایک بستی پر بم گرائے۔

کل دن میں سب سے گھمسان ہوائی لڑائی ہوئی جبکہ جرمن جہازوں نے لندن کے اندر گھسنے کی کوشش کی۔ انگریزی توپوں کے ہزاروں گولوں نے انکا مقابلہ کیا۔ اب تک اس قدر زور کی گولہ باری نہیں سنی گئی تھی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے ۹۱ ہوائی جہاز تباہ کردیئے گئے۔ اور انگریزوں کے صرف ۱۷ ہوائی جہاز کام آئے۔ جرمن ہوائی جہازوں کے دستے بار بار لندن پر آتے تھے۔ اور بم گراتے تھے۔ انگریزی ہوائی جہاز اور توپیں انکا مقابلہ کرتی تھیں۔
رائٹر کے نامہ نگار نے لندن کے وسطی حصہ پر لڑائی کا جو حال بیان کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ توپوں سے بچنے کے لئے جرمن ہوائی جہاز بہت اونچے اڑ رہے تھے۔ لندن پر ہوائی حملہ کی گھنٹی صبح ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر بجی اور ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر خطرہ ٹلنے کی گھنٹی بجا دی گئی۔ دوسری گھنٹی ہوائی لڑائی سے پہلے بجائی گئی۔ اور پھر شام کو ۵ بجے حملہ کی گھنٹی بجی۔ جب پہلے حملے کی گھنٹی بجی ملک معظم اور ملکہ جنوب مشرقی لندن میں تھے۔ انہوں نے پولیس اسٹیشن میں پناہ لی وہاں جانے پر، خطرہ ٹلنے پر سفر شروع کیا۔ کل کے ہوائی حملے میں کتنے اشخاص ہلاک ہوئے

ادبِ لطیف

پرماتما کے حضور میں

از جناب شاعر دہلوی

میں نہیں چاہتا کہ تو مجھے خطروں سے بچائے —— بلکہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت دے کہ میں ان خطروں کو جی کھول کر مقابلہ کرسکوں۔
میں یہ التجا نہیں کرتا کہ میرے دل کے درد کو کم کردے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے دل کو اتنی قوت دے کہ وہ میرے درد پر غالب آجائے۔
مجھے ایسے دل کا نہ بنا کہ زندگی کی جدوجہد میں دوسروں کا آسرا دیکھوں بلکہ مجھے اتنا قوی بنادے کہ خود بھروسہ کرسکوں۔
اے خدا! مجھے اتنا بزدل نہ بنا کہ اپنی جان بچانے کی فکر کروں۔ بلکہ مجھے اتنی جرأت دے کہ آزادی کی دیوی کے لئے میں اپنی جان تک بھینٹ چڑھادوں،
(ٹیگور)

(بقیہ) صفحہ پُراز خواہش رویہ۔ چنانچہ جو عورتیں مردوں کی ڈکٹیٹری کو تسلیم کرلیتی ہیں۔ ان کو کبھی بھی طلاق کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ لیکن اس کے برخلاف جو عورتیں اپنے شوہروں کی بیجا اور بے جا باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔ وہ مردوں کی نظروں سے گر جاتی ہیں۔ اور ان میں اس قدر شکر رنجی پیدا ہوجاتی ہے کہ طلاق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔
میں یہ نہیں کہتی کہ عورتوں میں خامیاں نہیں ہیں۔ عورتوں میں بھی بہت زیادہ خامیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن مردوں کی حکمانہ ذہنیت اپنی بڑی خامی ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے مردوں اور عورتوں کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں ہوسکتے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ عورتیں مساوات چاہتی ہیں یہ معاملہ اور بھی زیادہ پیچیدہ بن گیا ہے ؛

اس کے بارے میں ابھی تک مکمل رپورٹ نہیں ملی ہے لیکن اندازہ ہے کہ ۱۸ اشخاص ہلاک اور ۲۸۰ زخمی ہوئے سو معاً کے ہوائی حملے میں ۴۰۰ اشخاص ہلاک اور ۱۴۰۰ زخمی ہوئے۔

ملکی حالات کے متعلق گفتگو

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ مہاتما گاندھی معہ شریمتی کستورابائی گاندھی شری مہادیو دیسائی خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر سید محمود کے آج صبح واردھا سے یہاں پہنچے۔ دادر اسٹیشن پر مسٹر متھرا داس ترکم جی میئر بمبئی سردار پٹیل شری بھولا بھائی دیسائی مسٹر اور مسز منشی مسٹر بی۔ جی کھیر اور مسٹر لگن داس اسٹر نے مہاتما جی کا استقبال کیا۔ مہاتما جی خوش و خرم نظر آتے تھے اور انھوں نے کئی مزاحیہ باتیں کیں۔ اس کے بعد وہ بذریعہ موٹر کار برلا ہاؤس تشریف لے گئے۔
اس کے بعد دوسری ٹرین سے مولانا آزاد پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ کرپلانی الہ آباد سے بمبئی پہونچے۔ وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن پر انکا استقبال کیا گیا۔ شری بھولا بھائی دیسائی مسٹر ایس کے پاٹل اور بہت سے کانگریسین اسٹیشن پر موجود تھے۔ مقامی کانگریس کمیٹیوں اور دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کی طرف سے مولانا آزاد کو ہار پہنائے گئے۔ اس کے بعد آپ بذریعہ موٹر کار شری بھولا بھائی دیسائی کے یہاں تشریف لے گئے۔ مہاتما گاندھی نے بمبئی پہونچتے ہی موجودہ سیاسی صورت حالات پر سردار پٹیل۔ مولانا آزاد۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو وغیرہ سے بھی گفتگو شروع کردی مولانا آزاد نے اس خبر پر تعجب ظاہر کیا کہ مسٹر سرت چندر بوس کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے بلایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے انھیں بلایا ہے (بقیہ صفحہ ۴۵)

عالمِ نسواں

مرد کیسی عورتوں کو پسند کرتے ہیں

ایک مغربی خاتون کے خیالات

لیڈیز جرنل میں ایک مغربی خاتون نے میاں بیوی کی شکر رنجی پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس خاتون نے ایک طنز آمیز انداز میں یہ بتایا ہے کہ "مرد کیسی عورتوں کو پسند کرتے ہیں"۔ ذیل میں ہم اس مضمون کا ترجمہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہندوستانی عورتوں کو اندازہ ہوسکے کہ جدید تہذیب نے مغربی عورتوں کے خیالات میں کس قدر تبدیلی پیدا کردی ہے۔ اور مغربی عورتیں مردوں کو اس نئی تہذیب کی بدولت کس قدر مشتبہ نظروں سے دیکھ رہی ہے۔

اس زمانہ کی عورتیں یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ موجودہ دور کے مرد کس قسم کی عورتوں کو پسند کرتے ہیں کیونکہ عام طور پر یہ دیکھا جارہا ہے کہ مرد نہ خوبصورت عورتیں سے مطمئن ہیں نہ سلیقہ شعار عورتوں سے۔ نہ آزاد خیال عورتیں ان کو پسند ہیں اور نہ قدامت پرست عورتیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ مرد عورتوں میں کیا خصوصیات تلاش کرتے ہیں۔ اور وہ کونسی عورت کی خوبیاں ہیں جن کے ذریعہ موجودہ دور کے مردوں کو مطمئن کیا جاسکتا ہے۔
طلاق کے دفتر میں جانے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ روزانہ خوبصورت سے خوبصورت لڑکیوں کو طلاق دی جارہی ہے۔ سلیقہ مند عورتوں سے ان کے شوہر چھٹکارا حاصل کررہے ہیں۔ آزاد خیال اور تعلیم یافتہ عورتوں سے بھی مرد گھبراتے ہیں۔ چنانچہ ہر سال ہزاروں آزاد خیال لڑکیوں کو طلاق دیدی جاتی ہے۔ کیا ان حقایق سے صاف طور پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ مرد عورتوں کی خوبصورتی سلیقہ مندی اور آزاد خیالی کے کسی دوسری چیز کے متلاشی ہیں۔ اب ہم عورتوں کو یہ غور کرنا ہے کہ ان قابل قدر چیزوں کے علاوہ کونسی وہ خصوصیت ہوسکتی ہے۔ جس کے وہ گرویدہ ہیں۔
میں نے مردوں کی خواہشات کو معلوم کرنے کے لئے مختلف ایسے مردوں اور عورتیں سے تبادلہ خیال کیا ہے۔ جو طلاق کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ہیں۔ تبادلہ خیال سے قبل میری رائے تھی کہ مردوں اور عورتوں کی اخلاقی کمزوری طلاق کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن اب میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ کافی چھان بین کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ اخلاقی کمزوری سے کہیں زیادہ مرد کی حکمانہ ذہنیت طلاق کا سبب بنی ہوئی ہے۔
میں ایک ایسے اٹھائیس سالہ نوجوان سے ملی جس نے اپنی نہایت ہی خوبصورت اور سلیقہ مند بیوی کو شادی کے ڈیڑھ سال بعد طلاق دیدی تھی۔ میرا خیال تھا کہ اس طلاق میں ضرور کوئی اخلاقی کمزوری پوشیدہ ہوگی۔ لیکن نوجوان سے تبادلہ خیال کے بعد پتہ چلا کہ اس نوجوان کو اپنی بیوی سے سب سے زیادہ شکایت تھی کہ یہ اپنی کتب بینی میں بیشتر وقت ضایع کرتی ہے۔ حالانکہ ایک تاجر کی بیوی ہونے کی حیثیت سے اسے کاروبار میں ہاتھ بٹانا چاہیئے تھا۔ بس یہی اس غریب لڑکی کا گناہ تھا۔ شوہر چاہتا تھا کہ وہ اپنے علمی ذوق کو چھوڑ کر دوکانداری میں اُلجھ جائے۔ بیوی چاہتی تھی کہ اس کے علمی مشاغل میں رخنہ اندازی نہ کی جائے۔ یہ جھگڑا اتنا بڑھا کہ طلاق تک نوبت آگئی۔
اصل بات یہ ہے کہ مردوں کو نہ خوبصورت بیویوں کی ضرورت ہے اور نہ سلیقہ شعار شریک زندگی کو وہ پسند کرتے ہیں۔ ان کو تو محض ایسی عورتوں کی ضرورت ہے جو ان کی ہاں میں ہاں ملائیں۔ جو ان کے حکم پر خواہ وہ کتنا ہی غیر معقول کیوں نہ ہو گردن جھکادیں۔ اور جو ان کی خواہشات کی قدیم زمانہ کے غلاموں کی طرح تعمیل کرنا اپنا سب سے پہلا فرض سمجھیں اور اپنے احساسات اور جذبات کو فنا کرکے رکھدیں۔ یہ ہے زمانہ حاضرہ کا (بقیہ صفحہ)

بچوں کی دنیا

دو بھائیوں کی لڑائی

ہندو مسلمانوں کے جھگڑوں کا آپ کے سامنے ذکر چھیڑتے ہوئے مجھے بڑی جھجک ہوتی ہے۔ آپ ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں اور آپ کے پاک صاف اور معصوم دل ابھی ان برائیوں سے پاک ہیں مگر کیا کیا جائے بغیر ذکر کئے بھی بن نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ اگر کسی طرح یہ بات آپ کی سمجھ میں آجائے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی ماں کے دو لڑکے ایک ہی ملک کے رہنے والے، ایک ہی سرزمین میں پلے بڑھے ہیں۔ اسی میں انھیں پیدا ہونا، جینا اور مرنا ہے تو پھر ایسی حالت میں یہ لڑائی جھگڑا یہ آئے دن کی سر پھٹول، بغض و عداوت سخت حماقت نہیں نہیں تو کیا ہے اگر یہ بات آپ کے دل میں جم جائے تو کیا اچھا ہو، قوم اور ملک کی بگڑی بات بن جائے کیوں کہ آپ ہی تو ہیں جو کچھ دنوں کے بعد جوان ہو کر قوم کی کشتی کے ناخدا بنیں گے۔
اگر آپ کے دل ان برائیوں سے پاک ہوں گے اگر آپ عقلمندی سے یہ سمجھ لیں گے کہ ملک اور قوم کو مصیبتوں سے نجات اُسی وقت ملے گی جب سب ہندو مسلمان بھائی سچائی اور خلوص سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تو سمجھ جائیے کہ ہندوستان کے دن پھر جائیں اور اُسے دوسرے آزاد ملکوں کے مقابلہ میں شرم سے سر نیچا کرنا پڑے ؛
آخر آپ بھی تو سوچئے کہ یہ ہندو مسلمان کے جھگڑے کی گتھی کیوں نہیں سلجھتی۔ کیوں مذہبی دشمنی کا گانٹھیں کھل کر قومی اتحاد کا ایسا نفیس اور مضبوط تار نہیں بن جاتیں۔ جن میں ہم ہندوستانی محبت کے پھول آسانی اور خوبصورتی سے پرو سکیں! ہندوستان کے شاعر اقبال نے ایک بار بڑی بلند آواز میں کہا تھا کہ مذہب ہمیں آپس میں بیر (عداوت) رکھنا نہیں سکھاتا اور یہ کہہ کر وہ چُپ نہیں ہوگئے تھے بلکہ انھوں نے ایک نیا اور نرالا شوالہ بنانے کی صلاح دی تھی جہاں بے روک ٹوک سب ہی سجدہ کریں۔ یہ سبق اور رہبروں (لیڈروں) نے بھی قوم کو پڑھانے کی کوشش کی۔ آپ اسے سمجھ کر اگر عمل کریں تو قوم اور ملک کے دن پھر سکتے ہیں ؛
افسوس یہ اُلجھی ہوئی گتھی سلجھنے میں نہیں آتی، تو پھر آخر کیا کیا جائے۔ بات بہت ہی آسان ہے اگر آپ جی کڑا کرکے اسے سُن سکیں۔ اور وہ کہ تمام غلط باتیں جو خود غرضوں خود غرضی کی وجہ سے مذہب میں شامل ہوگئی ہیں یک قلم اُڑادی جائیں، کوئی سچا مذہب اس بات کا روادار نہیں کہ اس کے ماننے والوں میں دوسرے لوگوں سے بغض و عناد پایا جائے ؛
پھر لوگوں میں یہ دیوانگی اور پاگل پن کیوں ہے ؟ بات یہ ہے کہ برسہا برس سے انھیں غلط مذہب کی افیم کھلائی جارہی ہے۔ پہلے یہ پرانے طریقے سے ٹیڑھی، ترچھی، گندی گولیوں کی شکل میں دی جاتی تھی اور اب نئے طریقے سے نپی تُلی کُنین کی گولیوں کی شکل میں شکر میں لپیٹ کر دی جاتی ہے۔ مگر یہ سب کس کے اشارے پر انھیں غرض مند لوگوں کے اشارے پر جو اپنے نفع کی خاطر اور اپنے روپے پیسے کے بل پر لوگوں سے جیسا چاہتے ہیں ناچ نچواتے ہیں ؛
لوگوں کو فرقہ پرستی اور بغض و عناد کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ خالی پیٹ اور ننگے بھوکے غریب ہندو اور مسلمان آپس میں لڑتے رہیں اور لڑانے والے الگ کھڑے ہوکر تماشہ دیکھیں۔
جب تک ایسے خود غرض لوگ ہمارے ہندوستان میں رہیں گے اس ملک کے نصیب یوں ہی پھوٹے رہیں گے ؛

پردۂ فلم

تازہ ترین تصویریں!

چند بہترین تصویریں مختلف فلم کمپنیوں نے بنائی ہیں اور جن کی عنقریب کانپور میں نمائش ہونیوالی ہے ان میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں:۔

میں ہاری —— منروا فلم کمپنی
ڈائرکٹر —— جاگیردار
اداکاران:۔ مس نسیم۔ مایا دیوی۔ ایرچ تارا پور ہری سبو دیسائی ؛

سہروسہ —— منروا فلم کمپنی
ڈائرکٹر —— سہراب مودی
اداکاران:۔ چندر موہن۔ سردار اختر۔ مایا دیوی۔ غلام حسین۔ مظہر خاں۔ شیلا ؛

پاگل —— رنجیت فلم کمپنی
ڈائرکٹر —— اے۔ آر کاردار
اداکاران:۔ پرتھوی راج۔ چارلی۔ لالہ یعقوب۔ ستارہ۔ خاتون ؛

ادھوری کہانی —— رنجیت فلم کمپنی
ڈائرکٹر —— چترنبھج دوشی
اداکاران:۔ پرتھوی راج۔ درگا کھوٹے۔ مس روز۔ مس میرا۔ خاتون۔ مرزا مشرف۔ کیشوراؤ واٹے ایشور لال۔ لالہ یعقوب ؛

عورت —— نیشنل اسٹوڈیوز
ڈائرکٹر —— محبوب
اداکاران:۔ سریندر۔ سردار اختر۔ یعقوب جیوتی۔ ہریش۔ سنالینی دیوی برج رانی۔ ارون ؛

نرسی بھگت —— پرکاش پکچر
ڈائرکٹر —— وجے بھٹ
اداکاران:۔ پگینس۔ درگا کھوٹے۔ امیر کرناٹکی۔ رام مراٹھے۔ وملا۔ پانڈے۔ اوندھکر بی بی اندرا۔ دینتی ؛

بندھن —— بمبئی ٹاکیز
ڈائرکٹر —— مسٹر اچاریہ
اداکاران:۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار ڈی۔ ایچ۔ ڈیسائی۔ پی ایف پیتھا والا۔ شاہ نواز۔ سریش۔ جگن ناتھ ؛

ہار جیت —— نیو تھیٹرس
ڈائرکٹر ——
اداکاران:۔ کانن بالا۔ نواب۔ پہاڑی سانیال۔ نیمو ؛

لڑائی میں جہازوں کا کتنا نقصان ہوا

لندن ۱۰ ستمبر۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ یکم ستمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دشمن کے حملے سے ۵۰۷۴۵ ٹن کے جہاز برباد ہوئے جن میں سے ۱۱ انگریزی جہاز تھے جنکا وزن ۵۶۰۲۰ ٹن تھا چار اتحادی جہاز تھے۔ جن کا وزن ۱۵۰۳۸ ٹن اور چار غیر جانبدار ملکوں کے جہاز تھے جن کا وزن ۷۱۳۵۱ ٹن تھا اور ہفتوں میں جتنا نقصان ہوتا تھا۔ یہ اس سے زیادہ تھا۔
جرمنی نے دعوی کیا ہے کہ اس ہفتہ میں ۲۴۳۶۷۱ ٹن کے جہاز ڈبوئے۔ لڑائی کے پہلے سال میں برطانیہ کے ۱۰۳۹۱۹۶ ٹن کے جہاز ڈوبے۔ اتحادیوں کے ۲۹۲۴۲۶۴ ٹن کے جہاز ڈوبے یعنی ایک سال کے اندر ۱۳۳۴۷۷ ٹن کے جہاز ڈوبے۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی کے ۹۳۶۰۰۰ ٹن اور اٹلی کے ۲۰۳۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے۔

برلن پر حملہ

لندن ۱۱ ستمبر۔ کل رات کو پھر برلن پر برطانی ہوائی جہازوں کا حملہ ہوا۔ جرمنی میں یہ اعلان

اقوال زریں

از جناب رام سروپ صاحب بھٹناگر

اخلاقی ضبط اور قواعد عمدہ خصلت کے پیدا کرنے میں بھی کم مددگار اور معاون نہیں ہیں۔ بغیر اس قوت کے کتاب زندگی کا شیرازہ کھل جاتا ہے۔

خودداری کے خیال کی تربیت۔ فرمانبرداری کی عادت کا سبق۔ فرض کے خیال کی ترقی یہ سب ضبط پر موقوف ہے۔

جس شخص کو اپنے اوپر پورا پورا اطمینان اور بھروسہ ہوتا ہے اور جو اپنی طبیعت پر قادر ہے وہ شخص ہر حالت میں اپنے جذبات کا حاکم ہے۔

کارساز عالم نے دنیا کا انتظام ایسے اُصول رکھا ہے کہ سرسری نگاہ سے دیکھئے تو ہر بات معمولی ہوتی ہے لیکن جتنا عقل کو دخل دیجئے بات میں بات نکلتی آتی ہے رفتہ رفتہ بات کا دفتر بن جاتا ہے۔

کام اور غم میں کیا فرق ہے؟ کام ٹھیک کرنا چاہیئے اور غم غلط۔

موج تبسم

ایک شخص ہسپتال میں داخل ہوا اس کے جسم پر جابجا زخم دیکھ کر نرس نے پوچھا:۔
"معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا کسی شخص سے جھگڑا ہو گیا ہے اور یہ زخم اس کا نتیجہ ہیں"
زخمی شخص نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔
"میں نے کسی سے جھگڑا نہیں کیا البتہ گذشتہ ہفتہ شادی ضرور کی ہے۔

وکیل:۔ "بیگم صاحبہ آپ دوسری شادی نہیں کرسکتیں" آپ کے خاوند نے واضح طور پر وصیت میں لکھا ہے کہ اگر آپ نے شادی کی تو تمام جائداد اس کے چچازاد بھائی کے نام منتقل ہو جائے گی"
عورت:۔ "میں اس کے چچازاد بھائی ہی سے شادی کر رہی ہوں"

باپ:۔ "کیوں بے حیا گالیاں سنتا جاتا ہے اور ہنستا جاتا ہے"
بیٹا:۔ "ابا جان! آپ ہی تو کہا کرتے ہیں کہ گنواروں کی گالیاں ہنس کر ٹال دی جاتی ہیں"

مسافر:۔ کیا ایکسپریس پونے سات بجے آتی ہے۔
اسٹیشن ماسٹر:۔ نہیں ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر۔

دلچسپ معلومات

روحیں ہماری خدمت کیا کریں گی

امریکہ کے دو ماہرین روحانیات آج کل اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مردہ انسانوں کی روحیں کیونکر قابو میں آئیں، ان کی خواہش ہے کہ روحوں کو بھی اپنا غلام بنا لیا جائے اور ان سے دنیا کے کام لئے جائیں، ان ماہر روحانیات کی رائے ہے کہ وہ بہت جلد روحوں کو اپنا مطیع اور فرماں بردار بنا لیں گے اس کے بعد روحوں سے مختلف کام لئے جائیں گے مثلاً ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام بھجوانا۔ پُراسرار واقعات اور حالات کی چھان بین کرنا۔ پرائیویٹ اور محفوظ کاغذات کا مضمون معلوم کرنا۔ بطور جاسوس کے اُن سے کام لینا جرائم کی تفتیش وغیرہ وغیرہ

اگر درحقیقت یہ ماہرین روحوں کو غلام بنانے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے بعد عام انسان روحوں سے اسی طرح لے سکیں گے جس طرح کہ زندہ انسانوں سے کام لیا جاتا ہے اور بعض کام ان رُوحوں سے ایسے لئے جائیں گے کہ دنیا حیران ہوگی

منحوس ہندسہ

کہا جاتا ہے کہ چار کا ہندسہ جاپان میں بالعموم منحوس سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہندسہ جاپانیوں کی موت کے لفظ سے مطابقت کرتا ہے۔

افسانہ

غریب کا بچہ

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

ہم عیش میں زندگی گذار رہے ہیں لیکن ہم کو نہیں معلوم کہ ہمارے ہی وطن کے نونہال کس بے لبسی میں دم توڑ رہے ہیں۔ یہ افسانہ نہیں ہے بلکہ دل دہلا دینے والی ایک ایسی حقیقت ہے جو ہندوستان کی بدبختی کی سچی تصویر ہماری نگاہوں کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

حقیقت کہانی سے زیادہ دردناک ہوتی ہے۔

لکڑی کے پل کے پاس چوراہے کی پٹڑی پر ایک لڑکا بیٹھتا تھا۔ دس بارہ برس کا غریب بچہ برہنہ پاؤں سے ننگا، پھٹا کرتہ اور پھٹی دھوتی پہنے ہوئے، گلے سڑے پھل یا بھٹے بیچتے ہوئے اکثر دیکھا گیا ہے۔ غربت سے مسخ چہرہ، فاقوں سے بگڑا ہوا، پچکے ہوئے گلے۔ پیلے پیلے دانت نکالے راہ گیروں کو نظر آتا ہے۔۔۔! سردی، بارش، گرمی، دھوپ زندگی کے حوادث اور موسم کے تغیرات اس پر کوئی اثر نہیں ڈالتے۔۔۔! میں نے اکثر دیکھا ہے، غربت کی ستائی ہوئی منھ بولتی تصویر کو۔۔۔!

بارش ہو رہی تھی، لڑکا پل کی دیوار کے ساتھ چمٹا کھڑا تھا۔ "ایک پیسہ کی لے لو بابو جی۔۔۔!" چلا کر بولا۔ میں رک گیا پلٹ کر دیکھا۔ گلے سڑے آم پٹڑی پر پڑے تھے۔ اُسے تعجب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔!

"آج ایک پیسہ کے نہیں بکے۔۔۔ لے لیجئے۔!"

"انھیں کون کھائے گا؟" میری زبان سے نکلا

"ہاں بابو جی آپ نہیں لے سکتے انھیں، مگر ہمیں تو روٹی انھیں سے ملتی ہے۔۔۔! آج بالکل نہیں بکے" میں کانپ اٹھا۔

"نہیں بکے؟"

"جی"

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"میرا نام بابو جی! میرا نام" وہ روکتے ہوئے بولا "مجھے گھیسو کہتے ہیں"

"گھیسو؟" کس قدر مضحکہ خیز نام ہے۔

"مجھے گھیسو کہتے ہیں" وہ بناوٹی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ اس کی صورت اور ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔ موٹی موٹی آنکھیں اُبھری ہوئی تھیں۔ خشک اور مرجھائے ہوئے چہرے پر۔۔۔! میں دیکھ رہا تھا۔۔۔!

"میرا نام تو گھیسا رام ہے، مگر سب گھیسو ہی کہتے ہیں کوئی گھیسا رام نہیں کہتا۔۔۔! وہ خاموش ہو گیا میں آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر پاؤں جانے وہاں کیوں جم گئے تھے۔۔۔!

"تمہارا باپ ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں بابو جی، وہ تو کبھی کے مر چکے ہیں، ماں ہے بوڑھی آنکھوں سے اندھی۔۔۔!

"اندھی ہے!"

"جی۔۔۔! ہمارا کوئی گھر نہیں ایک جھونپڑی ہے۔ ٹوٹی پھوٹی۔۔۔! اس کی ایک دیوار بھی نہیں ہے۔۔۔! جاڑے میں ماں بیٹا دونو چمٹ کر سوتے ہیں۔۔۔! میرا باپ جب مرا تو گھر میں پھوٹی کوڑی نہ تھی۔۔۔ ماں اسوقت اندھی نہ تھی، ہاتھ پاؤں چلتے تھے۔ میں ایک برس کا تھا۔ ٹھاکر کے ہاں کھانا پکاتی تھی دونو وقت کھانے کو دیتے تھے۔ بچا کچا کھانا؟ گذر ہو رہی تھی۔ سات برس کا ہوا تو ماں اندھی ہو گئی۔۔۔!"

"کیسے" میں چونک کر بولا۔

کیسے؟ برائی چاکری کرتے کرتے۔ آنکھیں دکھنے آئی تھیں۔ دوائی دارو کہاں سے ہوتا۔ آنکھیں بگڑ گئیں۔ اب وہ اندھی ہے۔۔۔! ٹھاکر نے گھر سے نکال دیا، مجھے یاد ہے بابو جی! کئی روز ہم بھوک سے تڑپتے رہے۔ کسی نے ایک پیسہ نہیں دیا۔ میں ٹھاکر کے ہاں بچہ کھلانے پر نوکر ہو گیا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ صرف ایک روپیہ ماہوار پر۔ کبھی کبھار کھانا بھی مل جاتا تھا۔۔۔!

ٹھاکر جی بڑے آدمی تھے، بڑے مکان میں رہتے تھے۔ ان کے گھر تانگہ تھا، بگھی تھی، موٹر تھی۔۔۔ ان ان کا ایک ہی بچہ تھا دو برس کا! دن بھر میں اُٹھائے اُٹھائے پھرتا، ٹھاکر جی اپنے بچہ سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔! مجھے بہت کوستے تھے۔ گالیاں دیتے، رات کو زمین پر سُلاتے۔۔۔! جب ننھا چلا کر روتا تو ٹھاکر جی اور بگڑتے۔۔۔! مجھے بہت بُرا بھلا کہتے، ایک روز مجھے بہت مارا۔۔۔ میں ادھ مُوا ہو گیا بابو جی! ماں کی چھاتی پھٹ گئی، لکڑی ٹیکتی ہوئی آئی۔۔۔ مجھے اُٹھا کر لے گئی۔۔۔!

"ماں اب کیا کھائیں گے؟" میں نے ماں سے پوچھا

"جو رام دے گا"

"بھیک مانگیں گے کیا؟"

"بھیک! بیٹا ہم بھکتا نہیں مانگیں گے بھکاری مور کھ بنتا ہے جب تک ہاتھ پاؤں چلتے ہیں کما کر کھائیں گے۔۔۔!" ماں بولی

"ٹھیک ماتا جی۔۔۔!"

میں بازاروں میں گھومتا، بڑی دکانوں کے آگے! دس پندرہ سیر بوجھ اُٹھا سکتا تھا، اس وقت! مجھے بچہ سمجھ کر کوئی بوجھ اُٹھانے کو نہ دیتا۔۔۔!

"تم بچے ہو بوجھ کیا اُٹھاؤ گے؟" ایک بولا

"بابو لاؤ میں لے چلوں۔۔۔؟"

"منع تو کر دیا۔۔۔ کان کیوں کھا رہا ہے۔۔۔!"

"اُف۔۔۔ ذرا ذرا سے بچے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔۔۔!"

ایک رحمدل نے کہا، میں اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"بابو جی یہ ٹین میرے اوپر رکھ دو۔۔۔ جہاں کہو گے وہیں لے چلوں گا۔ ایک پیسہ دیدینا۔۔۔! مجھے پیسہ چاہیئے، ماں بھوکی ہے۔ میں بھوکا ہوں، چنے چاب لیں گے، اس کے۔۔۔ کسی نے بوجھ نہیں دیا۔۔۔ دوپہر ہو گئی، صبح سے ٹھوکریں کھا رہا ہوں"

"اتنا بڑا کنستر! گردن ٹوٹ جائے گی تمہاری ہٹیا سر چڑھے گی، نہیں بھائی۔۔۔!"

"ایک پیسہ دیدو پھر؟"

"پیسہ! بھکاری؟ بھاگ جاؤ، پیسہ مفت میں نہیں دیا جاتا۔۔۔" وہی رحمدل اب پتھر بنے ہوئے تھے، میں پیچھے دوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"جی میں لے چلوں گا، آپ سر پر دھر دیں۔۔۔!"

ایک ہٹا کٹا مزدور مجھے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"لونڈے جاتا ہے یا نہیں۔۔۔ ایک ہاتھ دونگا۔۔۔ پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔! پیدا ہوتے ہی مزدوری کو نکل کھڑے یہ بوجھ میں لیکر جاؤں گا، دیکھتا نہیں۔۔۔؟" میں ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ مزدور ٹین اٹھا کر چلتا بنا، میں رو پڑا، روتا ہوا گھر آیا۔۔۔!

"لال آ گئے؟" ماں بولی

"ماں" بھرّا کر بولا۔

"کیوں کیا ہوا میرے لال کو۔۔۔! ہاتھ بڑھا کر بولی۔ گود میں بٹھا لیا۔

"آج ایک پیسہ بھی نہیں ملا" روتے ہوئے بولا۔

"نہیں ملا؟"

"ہاں!"

"اچھا۔۔۔ لو یہ ٹکڑا کھا لو" ایک سوکھا ٹکڑا دیتے ہوئے بولی۔

میں خاموش ہو گیا۔ ۵۵

۵۵ اگلے روز بازار میں چکر کاٹ رہا تھا بیڑی بیچنے والے لڑکے ایک چوراہے پر کھڑے بیڑیاں بیچ رہے تھے۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ خرید رہے تھے۔ لڑکے گاتے ہوئے بہت اچھے معلوم دے رہے تھے۔۔۔ میں نے ایک سے کہا مجھے بھی نوکر رکھ لو۔!

"دو پیسے ملیں گے۔ صبح سے شام تک بازاروں میں گھومنا ہوگا۔ گانا جانتے ہو؟"

"ہاں جیسا تم گا رہے ہو میں بھی گا سکتا ہوں۔۔۔؟"

دو پیسے، بیکاری سے تو اچھے تھے۔ میں راضی ہو گیا۔ گھنگرو باندھ کر ناچتا، نیلا پاجامہ، کرتا اور ٹوپی پہن کر، منہ پر رنگ مل کر لوگ تالیاں بجاتے تھے۔ میں انھیں بہت اچھا معلوم ہوتا تھا باریک آواز سے گاتا۔ گیت خود بخود میری زبان سے نکلتے۔۔۔!

چمپا بیڑی پیا کرو، پیسہ کا بنڈل لیا کرو!

ایسے ایسے کئی گیت میں یوں ہی جوڑ لیتا تھا۔ دو پیسوں کے بجائے اکنی روز ملنے لگی،

"گھیسو تو تو خوب ناچے ہے" لڑکے ہنس کر کہتے، کئی مہینے گذر گئے۔۔۔! ایک دن ایک لڑکے نے پیسے چُرا لئے۔ مالک کو علم ہو گیا۔

"کیوں بے کس نے لئے ہیں۔۔۔؟" سب سے پوچھا۔

"ایک بولا گھیسو نے لیئے ہیں یہ چور ہے۔۔۔!"

"میں نے چوری نہیں کی یہ جھوٹ کہتا ہے۔۔۔" میں نے کہا۔

"کیوں بے" اس نے کان کھینچ کر کہا، ایک طمانچہ دیا کپڑے اُتار لئے۔۔۔ باہر نکال دیا۔۔۔ میں روتا ہوا ماں کے پاس آیا۔۔۔!

"ماں آج نوکری چھوٹ گئی۔۔۔؟"

"کیسے؟"

"کسی نے پیسے چرائے تھے مالک نے کہا تو چور ہے۔۔۔!"

"تو نے چرائے تھے؟"

"نہیں ماں"

"ہاں بیٹا چوری کبھی مت کرنا، یہ بُرا کام ہے۔ انسان بھوکا مر جائے مگر چوری نہ کرے۔۔۔ چھوٹ گئی ہے فکر نہ کرو، رام کہیں اور سے دے گا۔۔۔! اکنی کا روز چون آتا تھا اور کھاتے تھے۔ اب ایک پیسہ بھی نہ تھا۔۔۔! گھر میں ایک ٹوٹی ہوئی کھاٹ تھی۔ ماں بیٹا اسی پر سوتے تھے۔۔۔! ماں نے چار آنے بیچ ڈالی، ہمارے پڑوس میں ایک چھابڑی بیچتا ہے، ماں نے مجھے اس کے ساتھ کر دیا، روز منڈی جاتا ہوں، پھل لے آتا ہوں۔

آپ کے روزگار کا دارومدار
آپ کی صحت پر ہے

تندرستی کا پہلا اصول ہے

جو آدمی تندرست نہیں ہوتے وہ اکثر کام سے جی چراتے اور اس طرح اپنی روزی کھو دیتے ہیں۔ وہ خود بھی ناخوش رہتے ہیں اور ان کے بیوی بچے بھی پریشان رہتے ہیں اسیلئے ہر شخص کو اعلیٰ صحت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ اچھا کام کر کے باقاعدہ روزی کماتا رہے۔

اعلیٰ صحت حاصل کرنے کے لئے خوشگوار اینڈریوز لور سالٹ کے استعمال سے گندہ مادہ جو خرابی صحت کا باعث ہوتا ہے قدرتی طور پر خارج ہو جاتا ہے۔ اور آنتیں صاف رہتی ہیں۔ اینڈریوز لور سالٹ سے زبان اور منھ بھی صاف رہتا ہے۔ معدہ کو آرام پہونچتا ہے سستی اور بدہضمی دور ہو جاتی ہے اینڈریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے خون کو صاف اور ٹھنڈا رکھتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے جگر اور معدہ کو درست کر کے قبض کو دُور کرتا ہے اور اس کے استعمال کی عادت نہیں پڑتی بچوں اور بوڑھوں کو یکساں موافق آتا ہے۔

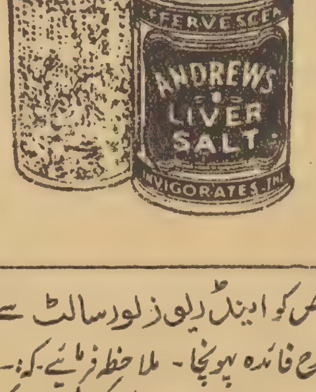

اس شخص کو اینڈریوز لور سالٹ سے کس طرح فائدہ پہونچا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ:۔
"میں عرصہ دس سال سے دل کی جلن معدہ کی خرابی کی بیماری میں مبتلا تھا ہر چیز آزمائی مگر کوئی فائدہ نہوا بالکل نااُمید ہو گیا اس کے بعد میں نے اینڈریوز لور سالٹ استعمال کیا اس نے ایکماہ میں ہی آرام کر دیا اور میری کایا پلٹ ہو گئی"

اینڈریوز لور سالٹ
ANDREWS
LIVER SALT

مُلین پُرجوش اور قبض کشا
جسم کو اندر سے صاف رکھتا ہے
N023

امریکہ کے پچاس جنگی جہاز برطانیہ کو مل گئے

لندن ۹ر ستمبر۔ بوسٹن کے سمندری حلقوں میں رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ برطانیہ کو چند پرانے جنگی جہاز پہلے ہی سپلائی کئے جاچکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سمندر کے اندر ان جہازوں کو انگریزی جہازوں کے سپرد کردیا گیا۔ امریکن جہازی انکو سپرد کرنے کے بعد واپس آگئے۔ کینیڈا سے خبر ملی ہے کہ امریکہ نے برطانیہ کو جو پچاس بناہ کن جہاز دینے کا وعدہ کیا ہے وہ کینیڈا پہونچ گئے۔ اور برطانیہ کے سپرد کردیئے گئے ہیں۔

مسٹر لوگارڈیا نے پریزیڈنٹ روزولٹ سے مشورہ کرنے کے بعد کہا کہ کینیڈا کو سامان جنگ سپلائی کرنے کے مسئلہ پر امریکن کینیڈین مشترکہ ڈیفنس بورڈ غور کرچکا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیو فاؤنڈلینڈ میں دو اڈہ قائم کرے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ اب امریکہ کو بحر اٹلانٹک میں سمندری اور ہوائی اڈہ قائم کرنے کا کامل یقین ہوگیا ہے۔ اور اس طریقہ پر نئی دنیا پر حملوں کو روکنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ اس لئے بحرالکاہل میں بھی صورت حالات کا بخوبی مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیاسی صورت حالات جب اجازت دے گی۔ تو بحرالکاہل میں سمندری اور ہوائی اڈہ قائم کرنے کے لئے برطانیہ اور اسٹریلیا سے بات چیت کی جائے گی۔

ہندوستان کو فوراً درجہ نوآبادیات ملنا چاہیئے

لندن ۹ر ستمبر۔ پریس کے نامہ نگار نے مسٹر جارج برنارڈ شاہ سے ایک ملاقات کے دوران میں دریافت کیا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کس طرح سدھر سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کو فوراً درجہ نوآبادیات مل جانا چاہیئے۔ لیکن ہندوستان میں والیان ریاست اور برڈوس میں (ایشیائی جان بل) جاپان بھی ہے۔ مسلمانوں کا تقسیم کا مطالبہ ایسی الجھنیں پیدا کررہا ہے جو نہیں سلجھ سکتیں۔ میرے پاس کوئی صحیح حل نہیں ہے۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ اپنی زبان کو بند رکھوں۔

روس اور امریکہ میں سمجھوتہ

اخبار نیویارک پوسٹ کے واشنگٹن والے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اور روس میں ڈچ ایسٹ انڈیز (جزائر شرق الہند) پر جاپانی حملہ کی روک تھام کے بارے میں بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ دونوں ملکوں میں کوئی باضابطہ یا نجی سمجھوتہ ہوجائے گا خیال ہے کہ اس سمجھوتہ میں یہ شرط بھی شامل ہوگی۔ کہ حملہ ہونے کی صورت میں ایک ملک دوسرے کی مدد کرے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ امریکہ کے بیرونی معاملوں کے چھوٹے وزیر مسٹر سمنر ویلز روس کے واشنگٹن والے سفیر سے کئی بار ملاقات کرچکے ہیں۔

امریکہ، آسٹریلیا، کناڈا میں معاہدہ

نیویارک ۹ر ستمبر۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ آسٹریلیا۔ کینیڈا اور نیوزیلینڈ کے درمیان آج ایک مصالحتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ یہ معاہدہ مشرق بعید میں امن قایم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ان تینوں برطانی نوآبادیوں کی آزادی مان لی ہے مشرق بعید میں برطانیہ اور آسٹریلیا ایک ہی پالیسی پر عمل کریں گے۔

ایک کمیشن بھی مقرر کیا گیا ہے جو ان کے معاملات کو طے کیا کرے گا۔ مسٹر کارڈل ہل سے نمائندہ پریس۔ نے دریافت کیا آیا وہ آسٹریلیا کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرینگے۔ جیسا کہ کینیڈا کے ساتھ کیا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے کہ آئندہ ایسا کرنا پڑے۔

برطانیہ کو سامان جنگ کی سپلائی

نیویارک ۹ر ستمبر۔ اتحادیوں کی امداد کرکے امریکہ کا تحفظ کرنے کی حامی کمیٹی کے اگزیکٹو ڈائرکٹر مسٹر کلارک کینشلر جرے نے بتلایا کہ برطانیہ میں ہر چار مسلح آدمیوں میں سے ایک آدمی امریکن ہتھیاروں سے مسلح ہے۔

ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فرانس کی شکست کے بعد امریکہ سے برطانیہ کو ۔۔۔ مشین گنیں ۔۔۔ توپیں ۵ لاکھ رائفلیں سپلائی کی گئیں۔

بلقان میں تشویش

لندن ۹ر ستمبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم اتھنس اٹلی اور یونان کے درمیان کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ شاید یوگوسلاویہ کا بھی نمبر آجائے یوگوسلاویہ کے خلاف البانیہ کے اخبارات اسی شدومد سے حملے کررہے ہیں جس طرح اٹلی کے اخبارات کررہے ہیں اسوقت برطانیہ میں اٹلی کی ۔۔۔۔۔۱۷ اسپاہ ہے۔

سابق شاہ کیرول کا اعلان

تخت چھوڑنے سے پہلے کنگ نے اپنی دستبرداری کے بارے میں اعلان کیا کہ ملک کو زبردست خطروں نے گھیرا ہوا ہے اپنے وطن سے مجھے جو زبردست محبت ہے اس کے پیش نظر راج کا بھاری بوجھ اپنے لڑکے کے اوپر ڈالکر میں ان خطروں کو ٹال دینا چاہتا ہوں خدا سے میری دعا ہے کہ میری یہ قربانی رائیگاں نہ جائے۔ میں اپنے لخت جگر کو اہل رومانیہ کے سپرد کرتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی محبت اور وفاداری سے اس کو اپنائیں تاکہ اس بڑی ذمہ داری کا بار سنبھال سکے۔ خدا میرے ملک کی حفاظت کرے اور اس کا مستقبل شاندار ہو۔

روس کا جنگی بیڑہ حرکت میں

لندن ۹ر ستمبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ بحر بالٹک میں روس کے جنگی بیڑہ نے ایک بڑے پیمانہ پر نقل وحرکت کی جو کہ اب مکمل ہوچکی ہے اس مظاہرہ میں ایڈمرل کنزنیٹسز و کمیسر سمندری بیڑہ۔ چیف آف سمندری سٹاف اور کمانڈر سمندر حملہ شریک تھے۔ کل بالٹک کا بیڑہ ٹالن میں لنگر انداز ہوا۔ ایڈمرل کنزنیٹسز نے ایک تقریر کی جس میں آئندہ کا پروگرام واضح کیا اور بتایا کہ سمندری بیڑہ اور مضبوط کیا جائے۔

انڈو چائنا سے جاپان کے مطالبے

لندن ۹ر ستمبر۔ کل رات دارالامرا میں لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ خبر ملی ہے کہ حکومت جاپان نے انڈو چائنا کی حکومت کے روبرو چند مطالبات پیش کئے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان کو مطلع کردیا ہے کہ وہ انڈو چائنا کی موجودہ پوزیشن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں چاہتی، حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے بھی حکومت جاپان کو ایسا ہی نوٹ لکھا ہے

سرکاری افسروں کا سفر خرچ بحال

الہ آباد (بذریعہ ڈاک) یوپی کی کانگریسی حکومت نے کفایت شعاری کے خیال سے بڑے بڑے سرکاری لازموں کے سفر خرچ کی شرح میں جو کمی کردی تھی موجودہ حکومت یو۔پی نے اسے بحال کردینے کا فیصلہ کیا ہے موٹر کار کے سفر کا الاؤنس جو چار آنہ فی میل کردیا گیا تھا اب ۶ آنہ فی میل کردیا گیا ہے اور موٹر کار رکھنے کے بارے میں اخراجات کی جو کمی کردی گئی تھی وہ بھی بحال ہوگئی ہے اب محض پولیس افسروں اور انجنیر وغیرہ کو سوا سو روپے تک کا الاؤنس ملے گا۔

والیسرائے کے عہدہ میں توسیع

شملہ ۲ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو والیسرائے ہند کی میعاد عہدہ میں توسیع کی جائے گی۔ پہلے یہ معلوم ہوا تھا کہ والیسرائے ۵ سال اس عہدہ کی ذمہ داریوں کے بوجھ کو برداشت کرنے کے بعد شاید توسیع پر رضامند نہ ہوں مگر جنگ کی صورت حالات اور بین الاقوامی ضروریات کا لارڈ لنلتھگو پر اثر ہوا اور برطانوی گورنمنٹ نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کے بعد اپنے عہدہ میں ایک سال کی توسیع منظور کریں چنانچہ انکی میعاد میں توسیع کی جائے گی۔

گورنر یو۔پی اور مشیروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۶ر ستمبر۔ سر مارس ہلٹ گورنر یو۔پی نے آج صبح سکریٹریٹ کے کیبنٹ کے کمرہ میں اپنے مشیروں کے ساتھ ایک کانفرنس کی جس میں قرضوں کی معافی کے بل بابتہ سنہ ۴۰ء پر مفصل غور کیا گیا۔

گورنر کے تینوں مشیروں کے علاوہ اس کانفرنس میں مسٹر سی۔ ایچ کیک ریونیو سکریٹری مسٹر ڈی مال ڈپٹی سکریٹری ریونیو ڈیپارٹمنٹ بھی شریک تھے یہ بل استصواب رائے عامہ کے لئے ۵ ۲ر جون کو غیر معمولی اڈوٹ میں شایع ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں بیشمار رائیں آئی ہیں جس پر کانفرنس میں غور ہوا۔

ریزرو بنک آف انڈیا کی بھی ایک رائے ہے جس پر کانفرنس میں پوری طرح غور کیا۔ کیونکہ نکتہ چینیوں کی رائیں بہت زیادہ ہیں۔ لہذا اس کانفرنس میں سب پر غور نہیں کیا جاسکا۔ اگلے ہفتہ کسی دن ایک اور کانفرنس ہوگی۔ جس میں باقی رایوں پر غور کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ قرضوں کی معافی کے بل کے متعلق تمام رایوں اور نکتہ چینیوں پر غور کرنے کے بعد زرعی قرضوں کے بل پر غور کیا گیا جو قرضوں کی معافی کے بل کے ساتھ شایع ہوا تھا

مہاتما گاندھی کی شرکت

بمبئی ۵ ستمبر۔ کانگریس ہاؤس میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۱۵ ستمبر کو بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں مہاتما گاندھی شریک ہوں گے۔ اجلاس کے سلسلہ میں تیاریاں ہورہی ہیں ۱۵ ستمبر کو وکٹوریہ ٹرمنس پر مولانا آزاد پہنچ گئے۔ صوبہ کانگریس کمیٹی انکا باضابطہ استقبال کریگی اسی روز مولانا آزاد جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں گے۔

فقیر اپی کے مشہور ساتھی کا انتقال

پشاور ۵ ستمبر۔ ہاتھی خیل کا ایک سحر گل نامی باغی ایک مہینہ بیمار رہنے کے بعد مرگیا۔ جب سے وزیرستان کا ہنگامہ شروع ہوا ہے اس نے فقیر اپی کے ساتھ بہت کام کیا۔

جاپان کا شہزادہ ہلاک ہوگیا

ٹوکیو ۹ر ستمبر۔ پرنس ناگیتا کستا کسوا منگولیا میں ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں ہلاک ہوگئے شہزادہ کی عمر ۲۹ سال کی تھی وہ چین کی جاپانی فوج میں کپتان تھا۔

رومانیہ سے جرمنوں کا مطالبہ

لندن ۹ر ستمبر۔ ابھی رومانیہ کی مصیبتوں کا خاتمہ نہیں ہوا روس اور ہنگری کو نئے علاقے دیئے جاچکے ہیں اب جرمنوں نے اس علاقہ کا مطالبہ کیا ہے جس میں انکی اکثریت ہے اس علاقہ کا نام بناٹ ہے یہ علاقہ یوگوسلاویہ سے ملتا ہے

اگر اب گیارہ بجے ہیں

تو یقیناً یہ چائے کا وقت ہے۔ لہذا آپ بیٹھ جائیں۔ اور تروتازہ کرنے والی چائے کی پیالی پیئیں۔ صبح کے تھکا دینے والے فرائض کے بعد آپ کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ یہ آپکو پھر سے زندہ کردیتی ہے۔ کامل آرام کی اس گھڑی میں جبکہ آپ یہ نرم اور خوش ذائقہ چیز پی رہے ہوں۔ دن کے باقی حصہ کے کام کی تجویز سوچ لیجئے۔

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے

تازہ پانی ابال لیجئے اور پھر ایک صاف برتن کو گرم کرکے اس میں ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ہر شخص کے لئے ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہیں پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے

دوسرے موقعوں کی اپیل
چائے پینے کے دوسرے مناسب موقع یہ ہیں:-
(۱) سویرے صبح۔
(۲) دوپہر کے کھانے کے ساتھ۔
(۳) سہ پہر کی چائے
(۴) شام کے کھانے کے ساتھ۔

ہندوستانی چائے
ہر وقت ہر جگہ پر

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ نے شایع کیا
IK 119

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں
LTK 21 B

ہزاروں سپاہیوں اور سامان جنگ لے کر جہازوں کا بیڑہ مصر پہنچ گیا

قاہرہ ۹ر ستمبر۔ انگلینڈ، روڈیشیا، ہندوستان اور آسٹریلیا سے فوجی سپاہی اور سامان جنگ لانے والے جہاز مصر کی ایک بندرگاہ پر ہوپہنچے۔ بڑے بڑے جہازوں کے ذریعہ کئی ہزار فوجی ماہر سپاہی اسپتال کے اسٹاف اور ہوا بازیاں پہنچے اور ایک بڑی تعداد میں ٹینک اور ایک بڑی تعداد میں گولا بارود وہاں پہنچ گیا ہے۔ ان جہازوں کے علاوہ آسٹریلیا سے ہوائی جہازوں کو لانے والے جہاز اور سیلون سے آنے والے جہاز وہاں پہنچ گئے۔ بندرگاہ پر جہاز ہی جہاز نظر آتے تھے۔ جہاز سے اترنے کے بعد ایک بڑی تعداد میں فوجی سپاہی قاہرہ فلسطین اور دیگر جگہوں کو روانہ ہوگئے

کینیا میں لڑائی

لندن ۹ر ستمبر۔ کینیا میں لڑائی کے بارے میں ایک بیان شایع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ انگریزی فوج کے دستے حبش میں داخل ہوگئے ہیں اور گورانی تک پہنچ گئے۔ جہاں دشمن کی فوج سے انکا مقابلہ ہوا۔ اطالی ہوائی جہازوں نے برابر بمباری کی جس سے معمولی نقصان ہوا۔

افغان حکومت کا حکم

کراچی ۹ر ستمبر۔ بنگال بہار سی۔ پی۔ یو۔پی مدراس اڑیسہ۔ پنجاب۔ اور آسام میں چونکہ جابجا ہیضہ کے کچھ کیس ہوئے ہیں اسلئے حکومت افغانستان نے یہ حکم دیدیا ہے کہ ہندوستان سے جو افغانستان یا دوسرے راستہ سے افغانستان میں داخل ہوں وہ ہیضہ اور چیچک کا ٹیکہ لگوائیں افغانستان کی سرحد پر

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

منروا فلم کمپنی کا لاجواب شاہکار

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے

وصیت

ساتھ میں موجودہ جنگ یورپ کے خوفناک نظارے

خاص اداکار۔ مس شیلا۔ سنالینی دیوی۔

جاگیردار۔ پرتاب۔ عباس۔

دلگداز افسانہ۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس

آنیوالے تماشے | میں ہاری (منروا) پاگل (رنجیت) ادھوری کہانی (رنجیت)

ہندوستان کی پالٹیکس پر برطانی اخبار نیوز سٹیٹسمین کا تبصرہ

لندن ۹ ستمبر۔ اخبار نیوز سٹیٹسمین اینڈ نیشن نے کل کی اشاعت میں اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ حکومت نے ہندوستان کو جو نا کافی پیشکش کی تھی وہ جیسا ہمیں پہلے ہی سے اندیشہ تھا کہ وہ ہندوستانی پارٹیوں کو متحد کرنے میں ناکامیاب رہی۔ مسلم لیگ تک کا رویہ تذبذب کا ہے اور اسے عہدے قبول کرنے سے پہلے کچھ سوالات پوچھنا ہیں اور اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ اس نے ایک بار پھر تقسیم ہند کا مطالبہ کیا ہے۔ گویا اس نے یہ کہہ دیا کہ واحد مملکت ہندوستان کے متعلق وہ کسی اسکیم پر عملدرآمد کرنے کو تیار نہیں۔ کانگریس نے بھی غور و خوض کے بعد اپنا فیصلہ شایع کر دیا جو صاف صاف اور غیر مشروط نامنظوری ہے۔ دو خاص مسئلے جنہوں نے اسکے فیصلے پر اثر ڈالا یہ تھے اول تو ایگزیکٹو کونسل کو توسیع دینے کی جو مبہم پیشکش کی گئی۔ وہ قومی حکومت بننے کی جانب ایک قدم بھی نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو اپنا آئین آپ مرتب کرنے کی بات کو یوں خراب کر دیا گیا ہے کہ اقلیت کو اکثریت کا فیصلہ رد کرنے کا حق دے دیا گیا ہے کانگریس کو یہ شبہ ہے کہ حکومت اب تک دونوں کے اختلافات کو حکومت خود مختاری سے انکار یا تاخیر کیلئے استعمال کر رہی ہے۔ پہلے سے ایسے شبہ کے لئے بہت کافی گنجایش رہی ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں کانگریس کی یہ خامی ہے کہ اس نے اس پیشکش پر وائسرائے سے بات کرنے سے انکار کر دیا لیکن یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ کانگریس اکثریت کی حیثیت سے اپنے حقوق کا ناجائز استعمال کر رہی ہے۔ تجویز یہ تھی کہ عارضی انتظام پارٹیوں کو ملا جلا کر ہو۔ اب اغلب یہ ہے کہ وائسرائے اقلیت کی پارٹیوں کو ملا کر ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کر لیں گے۔ اور اس کا نتیجہ یہی ہونا ہے کہ ہندوستانی سیاسیات میں جو جھگڑے اب تک لعنت بنے رہے ہیں وہ اور بڑھ جائینگے۔ اگرچہ کانگریس اب بھی مبہم طریقہ پر مزاحمت کا ذکر کرتی ہے مگر یہ مزاحمت کسی موثر صورت میں نظر نہیں آتی۔ ہندوستانی نازیوں کو شکست دینا چاہتے ہیں ہمارا نقصان اخلاقی ہے۔ ہم ایک مطمئن ہندوستان کی جانب اشارہ نہیں کر سکتے۔

سٹاک ہالم ۹ ستمبر۔ روس اور سویڈن کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔

شاندار — دوسرا — ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

ایڈوانس پکچرس کا دلکش ڈرامہ

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے

انار بالا

خاص اداکار: شانتا کاشمیری، راج کماری، اوشا رانی، انور بائی، زہرہ خاتون

خاص اداکار: اسلم، جانی بابو، پہلوان، فتح سنگھ، شنکر

لاجواب سٹوری۔ نیچرل اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس

آنیوالے تماشے | ہمارا دیش۔ غازی صلاح الدین۔ حاتم طائی کی بیٹی

یوپی کانگریس کونسل کی میٹنگ

الہ آباد (بذریعہ ڈاک) یوپی کانگریس کونسل کا اجلاس ۷ ستمبر کو آنند بھون میں شروع ہوا پنڈت شری کرشن دت پالیوال صدر صوبہ کانگریس کمیٹی کو چونکہ سزا ہو گئی ہے اسلیئے پنڈت جواہر لال نہرو نے جو ڈپٹی پریزیڈنٹ ہیں صدارت کی سب سے پہلے والنٹیر جماعتوں کے معاملہ میں حکومت کی مداخلت کا ذکر آیا اس بحث میں راشٹرپتی آزاد نے بھی حصہ لیا۔ اس کونسل کے صدر اور تینوں سکریٹریوں کے علاوہ تین اور ممبر جیل میں ہیں۔ بقیہ ممبروں میں سے آچاریہ نریندر دیو جی اپنی بیماری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے اور ممبر موجود تھے۔ ڈاکٹر جواہر لال مسٹر پیارے لال اگروال اور مسٹر گرجا سہائے کانپور کے حالات اس کونسل کے سامنے پیش کرنے کے لئے آئے تھے اور پیش کر کے میٹنگ سے باہر چلے گئے۔ کانپور میں ہی پہلے پہل والنٹیروں کا دمن شروع ہوا ہے۔ کونسل نے بحث کے بعد حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔

اس کونسل نے دیگر امور کے ساتھ ساتھ صوبہ کے مختلف حصوں کے والنٹیر کیمپوں کے انچارج افسروں کے اس رویہ کو نوٹ کیا ہے کہ وہ کونسل اور ورکنگ کمیٹی کی ہدایتوں کے باوجود اپنا کام عام طریق پر بجا لاتے رہے ہیں اور ان والنٹیروں کو مبارکباد پیش کرتی ہے جو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں جیسا ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں بتایا جا چکا ہے۔ سیوادل کی کارروائیوں میں فوجی ٹریننگ سے کوئی مشابہت نہیں ہے اور سیوادل کا عمل بالکل پرامن ہے اور اس کا مقصد قوم کی خدمت ہے۔ کونسل پھر یہ دہرانا چاہتی ہے کہ سیوادل کی کارروائیوں کے متعلق ستیہ گرہ شروع کرنا منظور نہیں ہے لیکن سیوادل کی عام کارروائیاں بدستور جاری رہیں گی۔ ایک اور رزولیوشن مسٹر ایم۔ این رائے کے متعلق پاس ہوا چونکہ انکی تحریروں اور تقریروں کی رپورٹوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کانگریس کی عام پالیسی کے خلاف غیر مشروط طریقہ پر جنگ میں برطانی حکومت کی اندرونی حمایت کی ہے۔ لہذا انھیں فی الحال کانگریس کی انتخابی جماعتوں سے معطل کیا جاتا ہے۔ آخری فیصلہ انکی خواندگی کے بعد ہوگا۔ یہ فیصلہ ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی اطلاع کے لئے بھیجا جانے گا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو کونسل کا صدر اور پنڈت لال بہادر شاستری کو سکریٹری چنا گیا۔ کیونکہ صدر اور سکریٹری جیل میں ہیں۔

۲۹ سال کے بعد ریل کے کرایہ کی ادائیگی

سکریٹری ریلوے بورڈ حکومت ہند کو مندرجہ ذیل خط موصول ہوا ہے اور اسکے ساتھ دو آنہ کا منی آرڈر بھی ہے۔ خط میں لکھا ہے کہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں دہلی دربار کے وقت میں کنگس وے تھا۔ اسوقت کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ وہاں میں نہیں ٹھہر سکا اسوقت میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی اس لئے میں نے بلا ٹکٹ سفر کیا۔ اس وقت بڑی بھیڑ تھی اسلیئے میں پکڑا نہیں گیا اسی روز سے میرا ضمیر مجھے کوس رہا تھا۔ اپنے ضمیر کی تسلی کے لئے اور اپنے دماغ کا بوجھ اتارنے کے لئے میں یہ واجب الادا رقم بھیج رہا ہوں جو جرمانہ آپ مناسب سمجھیں میں ادا کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ قلیل رقم منظور کر لیں گے۔

لندن ۱۰ ستمبر۔ برطانی حملے کے اٹلی کے پانچ جہاز تباہ ہو گئے۔

شاندار — گیارھواں ہفتہ

کانپور کے ۸۰ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں

ہندوستان سنی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

لکشمی

بہترین رنگین ڈانس

جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
ٹمنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

سی بلاک گوتھیا میں بغرض تعمیر کرنے تیس فٹ سڑک نمبری ۱-۲-۱۴، ۱۵، ۱۶ موسطح کی نالیوں کے مہربند ٹنڈروں کی ضرورت ہے لاگت کام تخمیناً -/۳۲۲۵ روپیہ ہے۔

ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر قیمت فی فارم -/۱ (ایک روپیہ) بھر کر بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۰ء کو بوقت ڈھائی بجے دن دفتر ٹرسٹ انجینئر صاحب داخل ہونا چاہیئے۔

ہمراہ ٹنڈر -/۳۲ Rs لطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط ٹرسٹ انجینئر صاحب
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

پشاور کیونکہ خالی کیا جائے گا

پشاور ۱۰ ستمبر۔ حکومت صوبہ سرحد نے ایک پریس نوٹ شایع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ اگر پشاور پر حملہ کا خطرہ زیادہ ہو جائے تو کچھ لوگ غالباً پشاور سے پنجاب جانا چاہیں گے۔ حکومت چاہتی ہے کہ تیز رفتاری اور آرام کے ساتھ شہر خالی ہو جائے لہذا آئندہ دو ہفتوں میں گھر گھر معلوم کرایا جائے گا کہ ہوائی حملہ کا امکان زیادہ قریب ہونے کی صورت میں کتنے لوگ شہر چھوڑ کر پنجاب جانا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد ریلوے کے منتظموں کو بتایا جائے گا کہ کتنی ٹرینوں کی ضرورت ہوگی۔

پریس نوٹ میں مزید لکھا ہے کہ خلوص کے ساتھ امید کی جاتی ہے کہ اس تحقیقات سے خوف وہراس نہیں پھیلے گا یہ اسلیئے کیا جا رہا ہے کہ ہر موقعہ کے لئے پہلے سے اسکیمیں تیار ہو جائیں اسوقت ہوائی حملہ کا زیادہ امکان نہیں ہے بلکہ حالت وہی ہے جو جنگ شروع ہونے سے اب تک رہی ہے۔

باجلاس مسٹر ایس ایم منیر صاحب بہادر جج خفیفہ و سول جج علیگڑھ

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کے لئے مقرر کی جائے

بعدالت خفیفہ سول جج بہادر ضلع علیگڑھ

اپیل متفرقہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۴۰ء

مسماۃ شید پیاری بیوہ بابو برجباشی لال قوم کایستھ حال موجودہ جرسمی ضلع ایٹہ — اپیلانٹ

بنام۔ بابو کشن بہاری لال وغیرہ مدعا علیہم رسپانڈنٹان

اپیل بنارا ضی متفرقہ واپسی عرضیدعوی عدالت منصف صاحب ایٹہ مقام ایٹہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

بنام بابو کشن بہاری لال و بابو راد کشنے بہاری لال پسران بابو برجباشی لال قوم کایستھ حال موجودہ کانپور بر مکان بابو چھوٹے لال گڈس کلرک ریلوے اسٹیشن ای۔ آئی۔ آر ریلوے کانپور رسپانڈنٹان

مطلع ہو کہ اپیل بنارا ضی ڈگری نمبر ۲۹۶ سنہ ۱۹۳۹ء اس مقدمہ میں مدعا علیہ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۴۰ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل مذا میں جواب وسوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ ہوگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم صاحب
عدالت جج خفیفہ علیگڑھ

(مہر عدالت)

آندھی — آندھی — آندھی

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

نیو تھیٹرس لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳½ بجے

آندھی

خاص اداکار: پنکج ملک، خورشید فرزل، ملینہ دیوی، کماری منجری، کے۔ سی۔ ڈے، نیمو، سراج، روپ کماری

نیچرل اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس
پرزور مکالمے۔ پرلطف مذاق۔ اعلی سین سینریاں۔

عورت | جلد آرہی ہے تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجیے

لندن پر ہوائی حملوں کی تیسری رات

لندن ۱۰ ستمبر۔ گزشتہ تین رات سے لندن پر جرمن ہوائی جہاز بڑے زور وشور سے حملے کر رہے ہیں۔ کل رات یعنی سوموار کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے لندن پر پھر حملہ کیا۔ وسطی علاقہ پر اندھا دھند بمباری کی گئی۔ نازی ہوائی جہازوں نے تمام علاقوں پر حملہ کیا جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دو ہسپتالوں اور ایک نرسنگ ہاؤس کو نقصان پہونچا۔ انگلینڈ کے شمال مشرق، شمال مغربی جنوبی اور سکاٹلینڈ، ویلز اور مڈلینڈ پر حملے کئے گئے لیکن ابھی تک نقصان کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ اتوار کی رات کو لندن پر حملہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کے بارے میں ہوائی وزارت نے بتایا ہے کہ صحیح طور پر اندازہ نہیں لگ سکا ہے لیکن خیال ہے کہ سنیچر کو جو نقصان ہوا تھا اس سے زیادہ نقصان ہوا جرمنی کے اس روز کم ہوائی جہاز گرائے جا سکے اس کی وجہ یہ تھی کہ جرمن ہوائی جہاز بہت اونچے اڑ رہے تھے اور سرچ لائٹ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس سے انگریزی طیارہ شکن توپوں اور ہوائی جہازوں کو مقابلہ کرنے میں بڑی مشکل آئی۔

لندن ۹ ستمبر۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو لندن کے باخبر اور با اختیار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہوائی لڑائی نازک مرحلہ پر پہنچ رہی ہے لیکن ابھی تک انتہائی منزل کو نہیں پہنچی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اتوار کی رات کو بھی لندن پر بڑے زور کا حملہ ہوا لیکن سنیچر کو جتنا نقصان ہوا تھا اتنا نقصان نہیں ہوا۔ سرکاری بیان کے مطابق سنیچر کی رات کو ۳۰۶ اشخاص ہلاک اور ۱۳۳۷ اشخاص زخمی ہوئے۔ دشمن کے ۱۰۳ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ اتوار کی رات کو جرمنی کے ۱۱ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ ساحل کے زبردست ڈیفنس کو پار کر کے لندن تک صرف چند ہوائی جہاز پہنچ سکے سنیچر کے حملے میں جرمنوں نے ایسے بم استعمال کئے جن سے شعلے نہیں نکلتے تھے اس روز بھی لندن کے اسی علاقہ یعنی بندرگاہ پر حملہ کیا گیا تقریباً ایک گھنٹہ تک خاموشی رہی لیکن پھر جرمن ہوائی جہاز آتے تھے اور بموں کی آواز سنائی دینے لگی۔ ماہرین کا بیان ہے کہ تین گھنٹہ تک مسلسل بمباری کے بعد جرمن ہوائی جہاز کسی جگہ بڑی تعداد میں جمع نہیں تھے وہ ایک ایک دو دو کر کے آ رہے تھے اور وہ کہیں کہیں بم گرا رہے تھے لندن کے علاقہ میں آگ لگانے والے بم بھی گرائے گئے۔ ہوائی اور ڈیفنس وزارت نے ایک مشترکہ بیان میں بتایا ہے کہ اتوار کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے سرشام سے حملے شروع کر دیئے اور تمام رات حملہ جاری رہا اس حملہ میں جرمن ہوائی جہاز لگاتار آتے رہے اور انہوں نے لندن کے وسیع علاقہ پر بم گرائے۔ کسی وقت بھی ایک بڑی تعداد میں ہوائی جہازوں نے زور کا حملہ نہیں کیا۔ انگریزی توپوں نے اپنی متواتر گولے پھینکے۔

برلن میں بمباری سے کئی جگہ آگ لگ گئی

لندن ۹ ستمبر۔ انٹرنیشنل نیوز سروس کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں سے متعلق بمباری کے خلاف غیر معمولی احتیاطی تدبیریں اختیار کی ہیں۔ سنیچر کی صبح برلن پر انگریزی ہوائی جہازوں نے جو زوردار بمباری کی اس کا حال برلن سے ایک نامہ نگار نے بھیجا ہے وہ لکھتا ہے کہ برلن پر اتنا بڑا حملہ اب تک پہلے نہیں ہوا تھا۔ شہر کے کئی حصوں میں آگ لگ گئی اور ریلوے کا پل گر گیا۔ ایک علاقہ میں سو بم گرائے گئے۔ جہاں زیادہ تر کھڑکیاں چکنا چور ہو گئیں۔ اور گیس کا نل پھٹ گیا۔ شہر کے دوسرے حصوں میں بڑے تیز پھٹنے والے بم گرائے گئے۔

اہل برلن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جلد سو جایا کریں اور اپنی گھڑیوں میں آدھی رات کا الارم لگایا کریں تاکہ وقت سے پہلے تہخانوں میں پناہ لے سکیں۔ راٹن لینڈ میں اس طریقہ پر بہت دنوں سے عمل ہو رہا ہے۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں کے ایک بڑے دستہ نے کل رات ہمبرگ پر بڑا زبردست حملہ کیا اور تین گھنٹہ تک بمباری کی اور بھاری بھاری بم گرائے اور سینکڑوں آگ لگانے والے بم گرائے۔

طیارہ شکن توپوں کے گولوں اور سرچ لائٹ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انگریزی ہوائی جہاز ہمبرگ کی بندرگاہ پر چکر لگاتے رہے۔ اور تین گھنٹہ تک بمباری کی اور سینکڑوں بم گرائے۔ بھاری بموں سے بندرگاہ کو سخت نقصان پہونچا۔ ایک وسیع علاقہ میں آگ لگ گئی کچھ تو بجھ گئی۔ اور کچھ جلتی رہی۔ انگریز ہوا بازوں نے دریائے ایلب کے کنارے ایک ریلوے اسٹیشن جلتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے ہارشافین اور الٹونا کے قریب بھی آگ لگی ہوئی دیکھی۔

اٹلی کے تین جہاز ڈبو دیئے گئے

لندن ۹ ستمبر۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ بحر روم میں کام کرنے والی انگریزی ڈبکنی کشتیاں اٹالین ہائی کمانڈ کی مشکلوں میں زبردست اضافہ کر رہی ہیں اور لیبیا میں پڑی ہوئی فوج کو مال کی سپلائی میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں ڈبکنی کشتی اڈورس نے ایک اٹالین جہاز (۱۰۰۳۰ ٹن) جو مال سپلائی کرتا تھا ڈبو دیا ہے دوسری انگریزی ڈبکنی کشتی "رایکل" نے دو اٹالین جہازوں کا کام تمام کر دیا ہے۔ اس نے ان جہازوں پر تارپیڈو سے حملہ کیا اور دونوں کو ڈبو دیا۔

چربی کی وجہ سے موٹاپے کے بعد
ایک عورت کی کمر پھر درست ہو گئی

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ چربی کی زیادتی سے موٹی ہو کر اور دوسرے گٹھیا و جوڑوں کے درد میں مبتلا ہو کر اپاہج ہو جانے کے بعد اس عورت کے نزدیک زندگی جینے کے قابل نہیں رہی تھی۔ اس نے ہر طرح کا علاج کر کے دیکھا تھا۔ اس کے بعد ایک دن اس نے "کروشین سالٹ" استعمال کرنا شروع کیا۔ فوراً فائدہ ہوا۔ اب اسے درد کی تکلیف سے بالکل صحت ہو گئی ہے اور اب اس کی کمر بھی درست ہو گئی ہے۔ اس کا خط ملاحظہ ہو:-

"چھ مہینے قبل تک میں بائی اور گٹھیا کے مرض سے اپاہج تھی۔ میرا وزن ۱۴ اسٹون (۹۸ سیر) تھا۔ میں محسوس کرتی تھی کہ زندگی جینے کے قابل نہیں ہے۔ بلا کسی فائدہ کے ہر دوا استعمال کرنے کے بعد میں نے کروشین سالٹ کو استعمال کیا۔ مجھے فوراً فائدہ ہوا اب میری کمر کا خط بھی نکل آیا ہے۔ اور میں گٹھیا کے خوفناک بھوت سے آزاد ہوں۔ مجھے یہ بات ضرور کہنا چاہیئے کہ کروشین سالٹ عجیب و غریب چیز ہے۔ میں اپنے تمام دوستوں سے اس کا تذکرہ کرتی ہوں۔" (مسز) ای۔ ڈی

"کروشین" میں ملی ہوئی ۶ کھاریں اور نمکیات۔

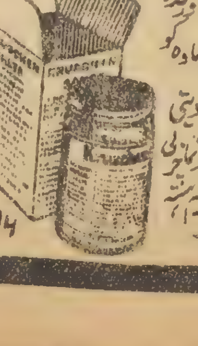

اندرونی اعضاء کو اپنا کام ٹھیک طور سے انجام دینے اور معدہ کے فضلات اور زہریلے مادہ کو روزانہ باہر نکالنے میں امداد دیتی ہیں۔ اور اس طرح بتدریج بدن کی چربی چھٹ جاتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ اور یقینی طور پر۔

ہندوستان کو طاقتور بنایئے
تمہارے ملک کی مضبوطی میں تمہارا تحفظ ہے

اپنے ملک اور خود اپنی حفاظت کے لئے ہندوستان کو مزید تربیت یافتہ آدمیوں، مزید ٹینکوں، مزید ہوائی جہازوں، مزید مشین گنوں کی ضرورت ہے تحفظ قرضہ میں روپیہ دیکر آپ ان ضروریات کو پورا کریں گے اور ہندوستان اور خود اپنے تحفظ کے مسئلہ سے مطمئن ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں آپ ایک محفوظ اور فائدہ بخش کاروبار میں روپیہ لگائیں گے جس کی حمایت کرنے کے لئے حکومت اور ملک کے تمام ذرائع ہوں گے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ:- ۱۰ روپے۔ ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں۔ جو دس برس کے بعد اس طرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے ۹ آنے ملیں گے۔ جو قریب قریب ۳ ۱/۴ فیصدی سود مرکب کا حاصل ہوگا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے۔ اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس میں درخواست بھیجیے۔

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ۔ جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروبی شکل میں جاری کئے گئے ہیں۔ یکم اگست سنہ ۱۹۴۶ء کو ۱۰۱ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائیگا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانہ میں درخواست بھیجیے۔

بلا سودی بونڈ۔ جو کسی شکل میں ۵۰ روپے سے اوپر جاری کئے گئے ہیں۔ وہ ۳ سال کے بعد مسلم واپس ہونگے۔ اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلم ادا کئے جا سکتے ہیں نیز ہر اس ضرورت کے موقعہ پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجیے۔

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدیئے

جاپان کے مطالبے ٹھکرا دیئے

لندن ۹ ستمبر۔ رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے مستند حلقوں کا بیان ہے کہ انڈو چائنا کے فرانسیسی حکام نے جاپان کے مطالبے منظور نہیں کئے ہیں۔ چینی فوجوں نے سرحد انڈو چائنا کی کئی دفعہ خلاف ورزی کی لیکن یہ معاملہ ایک فرانسیسی افسر نے بغیر لڑائی کے ہی طے کر دیا۔ ٹوکیو کے وزیر خارجہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ خبر کہاں تک درست ہے کہ جاپان نے فرانس سے ۶ مطالبے کئے ہیں ان میں انڈو چائنا کے راستہ فوجیں بھیجنے کا حق ہوائی اڈہ قائم کرنے کا حق اور بندرگاہوں پر کنٹرول کا حق طلب کیا گیا ہے۔ جاپانی نمائندہ نے کہا کہ یہ خبر درست نہیں ہے۔ ابھی بات چیت جاری ہے۔

یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا جلسہ

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ آج سہ پہر کو یوپی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا جلسہ ہوا۔ پارٹی کے لیڈر پنڈت گوبند بلبھ پنت نے صدارت فرمائی۔ تقریباً ۶۰ ممبر شریک تھے۔ یوپی اسمبلی کے اسپیکر آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن بھی تشریف رکھتے تھے۔ جلسہ میں ملک کی سیاسی صورت حالات پر غور کیا گیا پارٹی کے لیڈر کو اختیار دیا گیا کہ کانگریسیوں سے حکومت کی منظور کردہ تمام سب کمیٹیوں سے الگ ہو جانے کی درخواست کریں جبکہ ایک رزولیوشن پاس ہوا جس میں قرار دیا کہ حکومت نے ۹ اور ۱۰ ستمبر کو کانگریس پارٹی کو کونسل ہاؤس میں جلسہ کرنے کی اجازت نہ دیکر لیجسلیچر کے ممبروں کے حقوق پر ناجائز طور پر دست درازی کی ہے۔

اٹلی لمبی لڑائی کیلئے تیار ہے

لندن ۱۰ ستمبر۔ اٹلی کا خیال تھا کہ لڑائی جلد ختم ہو جائے گی۔ لیکن اب اس کا یہ بھرم دور ہو گیا ہے۔ سائیور گائڈا نے ایک آرٹیکل میں لکھا ہے کہ لڑائی لمبی چلے گی۔ اس لئے اٹلی کو لمبی لڑائی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ انگلینڈ کافی مالدار ہے وہ لمبی لڑائی لڑ سکتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے سمجھوتہ نے کام مشکل کر دیا ہے۔ گائڈا نے لمبی جنگ کے لئے امریکہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے بحیرۂ روم میں برطانی جنگی بیڑہ نے اٹلی کی مشکلوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اٹلی کے جہاز بندرگاہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور وہ باہر نہیں جا سکتے۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں پر لڑائی

لندن ۹ ستمبر۔ شام کو ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر لندن کے علاقہ میں پہلی بار ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔ اس کے ۵ منٹ کے بعد ہوائی جہازوں کی آواز سنی گئی۔ جو وسطی لندن کے علاقہ پر بہت اونچے اڑ رہے تھے خلیج ٹیمس کی طرف سے بڑی صفوں میں ہوائی جہاز آتے دیکھے گئے۔ شام کو ۵ بجکر ۳ منٹ پر خطرہ دور ہو گیا کی گھنٹی بجی۔

نیشنل ہیرلڈ پر ایک اور پابندی

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ اخبار نیشنل ہیرلڈ کے منتظمین نے اعلان کیا ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کو اخبار بھیجنے کی جو اجازت ملی تھی اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات اراضی واقعہ اے (A) بلاک ناظر باغ گھسیانہ بتاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہوں گے۔ ان پلاٹوں کے خریداروں کو مبلغ ۵ روپیہ سیکڑہ قیمت پر چھوٹ (REBATE) دیجاویگی نقشہ اراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

۳ فی صدی ڈفینس بانڈ سنہ ۱۹۴۶ء

کے واسطے درخواست

کانپور ______ ۱۹۴۰ء

دی ایجنٹ

دی سینٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ

جناب والا

میں/ہم آپ سے درخواست کرتا ہوں/کرتے ہیں کہ میں/ہم ۳ فی صدی ڈی فنس بانڈ سنہ ۱۹۴۶ء مبلغ ______ پر ______ خریدنا چاہتا ہوں/چاہتے ہیں اور رقم کی ادائیگی قسطوں کے ذریعہ آپ کی شرائط کے مطابق ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں/کرتے ہیں جو مجھے/ہم کو منظور ہے/ہیں جب میں/ہم روپیہ کی پوری ادائیگی کروں/کریں تو آپ مجھے/ہم کو مبلغ ______ روپیہ کے حصوں میں بانڈ دیں گے۔

میں/ہم بذریعہ چک/روپیہ مبلغ جو بانڈ کی خریداری کی قیمت کا ۵ فیصدی ہے بھیجتا ہوں/بھیجتے ہیں اور اس رقم کے واسطے رسید بھیجنے کے لئے آپکا مشکور ہوں گا/کے مشکور ہونگے

نیازمند

پورا پتہ ______

______

______

دی سینٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ

کانپور

تین فی صدی ڈفینس بانڈ سنہ ۱۹۴۶ء کے خریدنے والوں کے لئے سینٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی خاص اسکیم

(۱) دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ مشتہر کی ہوئی نرخ پر پبلک کے لئے ۳ فیصدی ڈفینس بانڈ سنہ ۱۹۴۶ء کے واسطے درخواست کرے گا۔

(۲) ڈفینس بانڈ کے لئے درخواست دینے والوں کی اپنی درخواستوں کے ساتھ مطلوبہ بانڈ کی رقم کا ۵ فیصدی روپیہ نقد دینا پڑے گا۔

درخواستیں ۱۰۰ روپیہ یا اس کے جزوی رقم کے واسطے جس سے یہ رقم منقسم ہو جائے وصول کی جائے گی۔

(۳) بانڈ کے روپیہ کی باقی ادائیگی مندرجہ ذیل طریقہ پر ہو گی :-

پہلے تین مہینے تک بانڈ کی رقم کا ۵ فیصدی یا اس سے زیادہ روپیہ ہر مہینے دینا ہو گا۔ باقی روپیہ بانڈ کی خرید کی تاریخ سے دو سال کے اندر ایسی قسطوں میں جس میں خریدار کو سہولت ہو ادا کیا جا سکتا ہے۔

(۴) قرضہ کی خرید کی قیمت کے جزوی حصوں پر جو بنک میں جمع کئے جائیں گے بنک ۲½ فیصدی سالانہ سود دیگا۔

(۵) روپیہ کی پوری ادائیگی کے بعد بانڈ خریدار کو دیدیئے جائیں گے۔

(۶) بانڈ کی قیمت کی پوری ادائیگی کے بعد قسطوں پر ۲½ فیصدی کا سود ملنا بند ہو جائے گا اور بانڈ خریدنے والے بانڈ کی رقم کی پوری ادائیگی کی تاریخ سے سود پانے کے مستحق ہوں گے جو اُن کو دیدیئے جائیں گے۔

(۷) اگر کوئی شخص بانڈ کی پوری رقم ادا ہونے سے پہلے بانڈ کو فروخت کرنا چاہیگا تو بنک اسی شخص کی طرف سے اُسے بازار کے نرخ پر فروخت کر دے گا اور اس کے لئے کوئی کمیشن نہیں لیگا اور بغیر ادا کی ہوئی رقم کاٹ لینے کے بعد باقی روپیہ اس کو واپس کر دیا جائے گا۔

درخواستیں سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ کے نزدیک کے دفتر میں دی جا سکتی ہیں۔

بمبئی
۱۶ر اگست سنہ ۱۹۴۰ء

ایچ - سی - کیپٹن
مینجر

امریکہ سے چاندی خرید کر اور روپئے بنائے جائیں گے

مدراس (بذریعہ ڈاک) ریزرو بنک آف انڈیا کا آیندہ اجلاس یہاں اکتوبر کے شروع میں ہونے والا ہے اس اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا کہ یا تو ایک روپے کے نوٹ اور جاری کئے جائیں یا امریکہ سے چاندی خرید کر روپے ٹکسال میں زیادہ ڈھالے جائیں" کہ ملک کی کرنسی کی حالت قابل اطمینان رہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے اقتصادی معاملوں کے مشیر ڈاکٹر گریگوری امریکہ میں ہیں لہذا یہ سودا بآسانی طے ہو سکتا ہے ڈاکٹر گریگوری روپیہ اور ڈالر کی قیمتوں کا تناسب بھی امریکہ میں مطالعہ کرتے آئینگے۔ اسوقت ہندوستان میں روپے نئے علاوہ ۸ کرور دوسرے سکے ہر ماہ ڈھلتے ہیں۔

پراونشل اتحاد ملت یو پی کا مبارک اقدام

مسلمانوں کو شریعت مقدسہ پر چلانے کا مصمم عزم

کانپور ۸ر ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو صبح ۶ بجے سے ۹ بجے تک پراونشل اتحاد ملت یو پی کی مجلس عاملہ کا جلسہ عالی جناب فخر قوم سید امجد علی صاحب وکیل صدر اتحاد ملت یو پی کی صدارت میں موصوف ہی کے دولت کدہ پر جاری رہا۔ اور کافی غور و خوض کے بعد طے پایا کہ اتحاد ملت کے نیلی پوش رضاکاروں کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو خدائے پاک اور حضور صلعم کے احکامات مبارک پر چلا کر باعمل بنایا جائے۔ کیونکہ جب تک مسلمانوں نے خدائے پاک اور حضور صلعم کے احکامات مبارک پر عمل کیا اس وقت تک بام عروج کے مالک ہے اور جب سے خدا و رسول اللہ صلعم کے احکامات کو چھوڑ رکھا ہے خوار و ذلیل ہیں۔

نیز اتحاد ملت نے مسلمانان ہند کو منظم کرنے کا جو مصمم عزم کیا تھا وہ اس نے اور اس کے صدر اعظم ظفر الملۃ والدین حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر پورا کر دیا۔۔۔۔ بحمد اللہ اتحاد ملت کی انتھک کوششوں سے مسلمانان ہند کا سیاسی مرکز مسلم لیگ کا پلیٹ فارم بن چکا ہے مگر چونکہ سیاست تبدیل اور ختم ہونے والی شے ہے۔ اسلیئے سیاست میں اُلجھ کر خدا و رسول کے احکامات کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی حالت میں مجالس اتحاد ملت یو پی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزانہ عشا اور فجر کی نمازیں اپنے محلہ کی مسجد میں نیلی پوش و عہدیدار پڑھیں اور دوسرے مسلمانوں کو پڑھائیں۔

اور ظہر عصر مغرب کی نمازیں اپنی ملازمت اور تجارت گاہوں پر ادا کریں۔ بعد عشا کے مساجد میں اپنی مدرسہ قایم کر کے مسلمانوں کو دینی مسائل سے آگاہ کریں۔ اور شراب بھنگ اور اس قسم کی دوسری نشیلی اشیاء نیز جوا اور اس قسم کے دوسرے اشغال قبیحہ سے باز رکھیں۔ اور مسلمانوں کے ہر قسم کے اختلافات کو مسجد میں بیٹھ کر شریعت کی روشنی میں طے کریں۔

زکواۃ۔ باہر دینے کے بجائے سب سے پہلے اپنے مصیبت زدہ اور مفلوک الحال اعزا کو دیں تاکہ فاقہ کشی کی وبا دور ہو جائے۔ اور مسلمان اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں۔ **تبلیغ** غیر مسلموں میں کرنے کے بجائے سب سے پہلے شہر کے محلہ محلہ اور ضلع کے گاؤں گاؤں میں دورے کر کے صحیح اسلامی تبلیغ مسلمانوں میں کر کے نیلی پوش بنایا جائے۔

غرضکہ مندرجہ بالا پروگرام ایک ہفتہ میں شروع کر کے دفتر اتحاد ملت طلاق محل کانپور کو ان کارروائیوں سے آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ عنقریب صوبہ کا وفد دورے پر نکلنے والا ہے ایسی صورت میں علمائے کرام سے دست بستہ اپیل ہے کہ جبکہ غیروں نے نہیں بلکہ اپنوں نے اسلام میں سخت ترمیم کر رکھی ہے اسوقت آپ حضرات میدان عمل میں نکلیں اور مجلس اتحاد ملت کی سرپرستی فرما کر مسلمانوں میں تبلیغ کر کے شریعت مقدسہ سے آگاہ کریں اور مسلم نوجوانوں کو چاہیئے کہ کثیر سے کثیر تعداد میں نیلی پوش بنکر خدائی احکامات کو پہونچانے کے لئے نیلی پوشوں کا ہاتھ بٹائیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یو پی کانپور

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۵ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ر اور ۱۴ر ستمبر کو واردھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں خان عبد الغفار خاں۔ ڈاکٹر خان صاحب۔ ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ شریمتی وجے لکشمی پنڈت آچاریہ نریندر دیو اور مولانا حسین احمد مدنی کو شرکت کی دعوت دیگئی ہے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی عام ترقی کی اسکیم نمبر ۲۸ جس کا نام نو گھڑا اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء میں مشتہر ہو چکی ہے۔ حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔ پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیج دی گئی ہے۔

بدستخط رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ایم۔ ایل سی۔
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

جرمنی اور امریکہ میں ٹکر کا خطرہ

نیویارک ۵ر ستمبر۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" سان جوز کوسٹاریکا سے اطلاع دیتا ہے کہ جرمنی نے سینٹرل امریکہ کی ریاستوں کو لکھا ہے کہ بیوپاریوں کو وہ رقم جو کہ انکی ہالینڈ یا دوسرے ملکوں کو جن پر جرمنی کا قبضہ ہے اینڈ واجب ہے جرمنی کو ادا کرنا چاہیئے۔ امریکن ریاستیں جرمنی کی بات نہیں مانینگی۔ مبصروں کا خیال ہے کہ اس قسم کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کیربین میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ سفارتی تصادم کی کوشش کر رہا ہے۔

بحرالکاہل میں برطانیہ اور امریکہ کا محاذ

ٹوکیو ۴ر ستمبر۔ بحر اٹلانٹک کے بارے میں ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے متعلق جاپانی اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بہت ممکن ہے کہ بحرالکاہل میں بھی امریکہ اور برطانیہ اسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے سنگاپور کے سمندری اڈے کی اہمیت بڑھ جائیگی اور ممکن ہے امریکہ اور برطانیہ جاپان کے خلاف متحدہ محاذ قایم کرنے کی کوشش کریں گے

اٹلی مصر اور یونان پر حملہ کرنے والا ہے

لندن (بذریعہ بحری تار) اخبار "نیوز کرانکل" کا سابق نامہ نگار مقیم روم لکھتا ہے کہ مسولینی یونان اور مصر کو ہڑپ کرنے کی تاک میں ہے موقع پاتے ہی وہ ان دونوں ملکوں کو اپنا شکار بنانے کی کوشش کرے گا۔ وہ ایک عرصہ دراز سے ان دونوں ملکوں کی فکر میں ہے۔ اگر مسولینی نے ان قواعد کی تقلید کی جو اس نے اور اس کے ساتھی ہٹلر نے بنائے ہیں تو وہ ان دونوں ملکوں پر ایک ساتھ حملہ کرے گا۔ اس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ انگریزی فوجوں کو مصروف رکھا جائے کیونکہ اسکو معلوم ہے کہ انگریزی بیڑہ یونان کی حفاظت کے لئے جائے گا۔ اور انگریزی فوج مصر کی حفاظت کرے گی۔

اسوقت البانیہ میں اٹلی کی ایک لاکھ سپاہ بتلائی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں جرمن فوج بھی پہنچ گئی ہے لیکن یونان پر حملہ کر کے مسولینی بلقان کے معاملہ میں تعاون کرنے کی اپنی اسکیم پر کلہاڑا چلائے گا۔ اور لڑائی کو اپنے دروازہ پر لے آئے گا۔

مصر پر حملہ کی اسکیم ایک عرصہ ہوا تیار کی گئی ہے اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اب تک حملہ نہیں کیا گیا ہے۔ مصر پر حملہ کر کے مسولینی دو فائدہ سوچتا ہے اول یہ کہ نہر سوئز پر کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔ دویم سوڈان کے راستہ لیبیا اور حبش میں سلسلہ آمد و رفت جاری رہے گا فرانس کی ہار سے اس میں اور جان پڑ گئی ہے۔ مسولینی لیبیا سے جبل چیڈ تک سڑک بنانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

امریکہ کے جہاز برطانیہ کو مل گئے

لندن ۷ر ستمبر۔ برطانیہ کو یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ نے جو ۵۰ جنگی جہاز دیئے ہیں ان کا پہلا دستہ آج صبح مشرقی کنیڈا کی ایک بندرگاہ میں منتقل کر دیا گیا۔ ان جہازوں کو برطانی جہازرانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

بحکم جناب مسٹر سراج الحسن خاں صاحب بہادر تحصیلدار کانپور

نوٹس حسب دفعہ ۱۶۳۔ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء

مقدمہ نمبری ۲۸

پنڈت گنگا پرشاد ولد پنڈت جوڑاون لال قوم برہمن ساکن فیلخانہ بازار شہر کانپور و زمیندار پٹہ دار موضع سیڈھی محال سردار سنگھ پرگنہ و ضلع کانپور

بنام

دبجیت سنگھ و روشن سنگھ و جگموہن سنگھ پسران درگپال سنگھ و بھیم برہم سنگھ ولد مدن موہن سنگھ نابالغ بولایت روشن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سیڈھی پرگنہ و ضلع کانپور بنام۔ دبجیت سنگھ و روشن سنگھ و جگموہن سنگھ پسران درگپال سنگھ و بھیم برہم سنگھ ولد مدن موہن سنگھ نابالغ بولایت روشن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سیڈھی پرگنہ و ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے ایک نالش بے دخلی حسب دفعہ ۱۶۳ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۳۹ء بابتہ بقایا لگان موضع سیڈھی محال سردار سنگھ پرگنہ و ضلع کانپور بابتہ سنہ ۱۳۴۷ف کے عدالت ہذا میں دائر کی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بعد تعمیل ہونے نوٹس ہذا کے اندر پندرہ یوم کل مطالبہ واجب الادا بابتہ سنہ ۱۳۴۷ف کا عدالت ہذا میں داخل کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ آراضی سے بے دخل کیوں نہ کر دیئے جاؤ۔

نام موضع	نام محال	نمبر	رقبہ	لگان	سنہ	فصل	رقم محاصل	باقی	سود	جملہ	تاریخ
سیڈھی	سردار سنگھ	۳۵/۲	۱۰ بر	[illegible]	۱۳۴۷	خریف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ نومبر ۳۹ء
		۵	۷ آ ر	″		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶ دسمبر ۳۹ء
		۴۷	۷ ر	″							
		۴۹	۲ ر	″		ربیع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یکم اپریل ۴۰ء
		۵۳	۹ آ ر	″							
		۶۰/۱	۸ ر	″		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ مئی ۴۰ء
		۶۰/۲	۱۰ ر	″							
		۶۴	۱ ر	″			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
		۶۸/۱	۵ ر	″	۱۳۴۸	خریف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ نومبر ۴۰ء
		۶۸/۲	۵ ر	″			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶ دسمبر ۴۰ء
		۶۸/۳	ار	″		ربیع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یکم اپریل ۴۱ء
		۶۹/۱	۱۴ ر	″		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ مئی ۴۱ء
		۶۹/۲	۱۴ ر				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
		۷۰/۱	۴ ر	۴۴۳		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ نومبر ۴۱ء
		۷۰/۲	۵ ر ۱	″		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶ دسمبر ۴۱ء
		۷۰/۳	۷ ر	″		ربیع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یکم اپریل ۴۲ء
		۱۱۷/۲	۴ ر ۸	″		″	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ مئی ۴۲ء
		۱۱۷/۳	مار	″							
		۱۳۴/۲	۴ ر	″			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نام موضع	نام محال	پرگنہ	نمبر	رقبہ	لگان
سیڈھی	سردار سنگھ	کانپور	۵۲۸/۲	۹ بر	″
			۶۴۷/۱	۱۴ آ ۱۰ ر	″
			۶۴۷/۲	۱۴ آ ۱۰ ر	″
			۶۶۱	۹ ر	″
			۱۶۶۷	۱۴ ر	″
			۷۲۳/۲	۱۰ ر ۶ گ	″
			۷۲۵	۱۴ ر	″
			۱۸۴۱	۱۶ ر ۱۰	″
			۸۴۲	۱۲ ر	″
			۸۴۳/۱	ار	″
			۸۴۳/۲	ار	″
			۱۱۶۷	۹ ر	″
			۱۱۶۴	۷ ر	″
			۱۶۰۲	۳ ر	″
			۱۶۲۰/۱	۱۸ ر	″
			۱۶۲۰/۲	۱۸ ر	″
			۳۵	[illegible]	[illegible]

تاریخ پیشی ۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ✻ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

سچی — ہفتہ وار — اچھی

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ۔ ششماہی ۔ ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ — کانپور شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ — نمبر ۳۸

ادبیات

حشرِ جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

ہمیں مست و بیخود بناؤ تو جانیں — یہ شانِ محبت دکھاؤ تو جانیں
لرزتی ہیں جس سے کہ تاریکیاں بھی — تم اس خلوتِ غم میں آؤ تو جانیں
ہمیں ایک دنیا میں مجبورِ غم ہیں — کسی اور کو تم ستاؤ تو جانیں
ہوں رنگینیاں روحِ مطرب کی جس میں — کوئی گیت ایسا بھی گاؤ تو جانیں
بہت یوں تو ہیں مدعیِ محبت — متاعِ دل و جاں لٹاؤ تو جانیں
مٹایا ہے گو تم نے الفت میں ہم کو — نقوشِ محبت مٹاؤ تو جانیں
ہمیں بے مروت ہمیں بے وفا ہیں — یہ تہمت اگر تم اٹھاؤ تو جانیں
جو نغمے کبھی روح کی زندگی تھے — وہی نغمے پھر سے سناؤ تو جانیں
تمھیں پاکے بھی آج ہم رو رہے ہیں — مسرت میں آنسو بہاؤ تو جانیں
بہت یوں تو تارے فلک پر ہیں لیکن — شبِ غم میں تم جگمگاؤ تو جانیں
"نہ ہوں گے جدا" تم یہ کہتے تھے اکثر — یہ کہا اب اپنا نبھاؤ تو جانیں
متاعِ دل و جاں لٹی ہے یہیں پر — یہاں سے قدم تم بڑھاؤ تو جانیں

مسرت میں محوِ طرب تم ہو ثاقب
غمِ عشق میں مسکراؤ تو جانیں

دنیائے اسلام

عراق کی مستحکم مالی حالت

اخبار "عراق ٹائمز" نے اپنی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:-

مالی سال رواں کی پہلی سہ ماہی۔ ۳۰ رجون کو ختم ہوتی ہے اس کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں اس زمانے کی جو آمدنی ہوتی رہی ہے اس سے کہیں زیادہ آمدنی اب کے ہوئی ہے۔ ان اعداد سے آئندہ اضافے کی توقع کی جاتی ہے۔

جیساکہ سید علی محمود شیخ علی نے جو جنگی اور اکسائز کے ڈائرکٹر جنرل ہیں فرمایا اس ملک کی قوت خرید میں کمی واقع ہوگئی ہے اور عراق کی برآمد باہر جن بازاروں میں جاتی ہے وہ ان راستوں پر ہیں جو جنگ سے بند نہیں ہوئے ہیں۔ ان میں برطانیہ عظمیٰ ہندوستان برطانوی مستعمرات و نوآبادیات جاپان امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے قریبی ممالک شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ توقعات ہیں کہ بصرہ کے بندرگاہ از سر نو بین الاقوامی اہمیت حاصل کرلے گا جس سے بلقان جیسے دور دراز مقام کی درآمد و برآمد بھی گذرتی رہے گی۔ اس وقت بھی اس قسم کا مال عراقی ریلیں برابر اس راستے سے لیجا رہی ہیں جو طارس اکسپریس کی حالیہ توسیع سے کھل گیا ہے۔

بصرہ ترکی تجارت کا مستقل بندرگاہ

اخبار "عراق ٹائمز" نے اپنی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:-

ترکی کا ارادہ ہے کہ وہ بیرونی دنیا سے تجارت کرنے کے لئے بصرہ کے بندرگاہ کو مستقل طور پر اپنے کام میں لائے۔ اس تجویز سے اس ملک کو کافی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے کیونکہ اگر جہازوں کی زیادہ تعداد کو بصرہ کے بندرگاہ میں آنے کا موقع دیا گیا تو یہ عراق کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ ایک حد تک یہ ضروری بھی ہے کیونکہ اگر جہازوں کی تعداد کم ہوئی تو اس ملک کو اپنی خاص برآمد جو اور کھجور کو باہر بھیجنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوگا۔

اس سلسلہ میں پہلی ضروری بات یہ ہے کہ براہ راست مال بھیجنے کی شرح کے بارے میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ چنانچہ ترکی ریلوں نے انقرہ میں ایک کانفرنس منعقد کی ہے جس میں شامی اور عراقی ریلوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔

کابل میں سفارت خانہ عراق کا قیام

"عراق ٹائمز" نے اپنی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:-

عراق کی وزارت خارجہ کے بجٹ میں اس سال کابل میں عراقی سفارت خانہ قائم کرنے کے اخراجات کی الگ مد رکھی گئی ہے۔ کابل میں قائم ہونے والے اس عراقی سفارت خانے کے پہلے سفیر سید ابراہیم الحیدری مقرر کئے گئے ہیں۔ ہز رائل ہائینس نائب السلطنت نے موصوف کو شرف حضوری بخشا۔

چونکہ عراق اور افغانستان میثاق سعد آباد پر دستخط کرچکے ہیں اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں ممالک میں معمولی سیاسی تعلقات ہو جانے سے رشتۂ اخوت اور بھی مستحکم ہو جائے گا۔

سعودی سرحد کی حد بندی کا کمیشن!

اخبار "عراق ٹائمز" نے اپنی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:-

سعودی سرحد کی حد بندی کے کمیشن کے تین ممبران بغداد میں پہونچ گئے ہیں۔ اس کمیشن کا تقرر ایک سمجھوتے کی بنا پر عمل میں آیا ہے جو کچھ پہلے ہوئے عراق اور سعودی عرب کے درمیان ہوا ہے کہ دوستانہ طریقے پر دونوں ممالک کے درمیان آخری بار سرحد قائم کردی جائے کمیشن جلد از جلد کام شروع کردے گا۔ سعودی حکام حکومت عراق کے مہمانوں کی حیثیت سے ضیاء ہوٹل میں مقیم ہیں۔

بغداد کی خوش نصیبی

اخبار "عراق ٹائمز" کی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:-

عنقریب بغداد میں ایک ایسی مسجد تعمیر ہونے والی ہے جس کا شمار مشرق وسطیٰ کی وسیع ترین اور جدید ترین مسجدوں میں ہوگا۔ اس غرض سے علویہ کلب کے قریب ایک وسیع قطعہ زمین صاف کی جارہی ہے وزارت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ وزارت اوقاف سے تعاون کرے تاکہ عمارت ہی نہیں بلکہ اس کا گرد و پیش بھی بہت دل کش ہو۔

سعید ارشد العمری امین العاصمہ کو فن باغبانی میں جو خداداد مہارت حاصل ہے وہ مسلمہ ہے۔ انھوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس نئی مسجد کے گرد و پیش کے باغ کو اس قابل بنادیں گے کہ وہ بغداد کی خوبصورت ترین جگہوں میں شمار ہو۔ اس عمارت کا نام جامع شاہ فیصل ثانی ہوگا۔

شاہ فیصل مقام صلاح الدین میں

اخبار "عراق ٹائمز" اپنی حالیہ اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:-

آج کل ہز مجسٹی شاہ فیصل والی عراق اور خاندان شاہی کے دوسرے افراد صلاح الدین میں فروکش ہیں جو عراق کا نیا گرمائی مقام ہے۔

شاہی خاندان کی ضروریات کا لحاظ کرکے اس سال کے شروع میں نہایت شاندار طریقے پر صلاح الدین کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔ یہ سطح سمندر سے تقریباً چار ہزار دو سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر جوش عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی موجود ہے سے دل میں ہوگا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۸

کانگریس ورکنگ کمیٹی میں مہاتما گاندھی کی تقریر

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ریزولیوشن پر رائے شماری سے پہلے مہاتما گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ:-

میں ابھی آپ کا کپتان نہیں بنا جب آپ یہ ریزولیوشن پاس کر دیں گے۔ جبھی میں آپ کا کپتان بنونگا۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کانگرس کا ممبر تک نہیں ہوں۔ یہاں مولانا صاحب اور ورکنگ کمیٹی کی مہربانی سے موجود ہوں۔ کل مولانا صاحب نے کمال مہربانی سے مجھے آپ کے سامنے تقریر کرنے کی اجازت دی تھی۔ آج مولانا صاحب نے مجھے کہا کہ میں جو کچھ چاہتا تھا۔ وہ سب کچھ آپ کو کہہ چکا ہوں۔ لیکن میں نے ان سے کہا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس ریزولیوشن کو پاس کر کے شاید مجھے لیڈر مقرر کر دے لہذا مجھے ان لوگوں سے اچھی طرح واقف ہونے کا موقع ملنا چاہیئے جن کا میں کپتان مقرر ہونے والا ہوں اور مجھے اپنے سپاہیوں کے خیالات کا بھی علم ہونا چاہیئے۔ اگرچہ آج میرا مون برت تھا تاہم میں کارروائی دیکھنے کے لئے یہاں آنا چاہتا تھا تاکہ مجھے آپ کو سمجھنے کا پورا موقع ملے۔

آگے چل کر مہاتما گاندھی نے کہا "موجودہ ریزولیوشن سوراج کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ میں آپ کے سامنے سوراج کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ میں سوراج کی تشریح نہیں کر سکا۔ میں خود اس شخص سے جو ایسا کر سکے۔ سوراج کی جامع تشریح چاہتا ہوں۔ اگرچہ میں اس کی جامع تشریح پیش نہیں کر سکتا۔ تاہم میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوراج کیا چیز ہے۔ میں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے کئی الفاظ گھڑے ہیں۔ لیکن سوراج کا مفہوم واضح کرنے کے لئے میں ایسا نہیں کر سکا۔ تاہم میں نے سوراج کی بنیاد آپ کے سامنے رکھدی ہے۔ اگر آپ اس پر قایم رہیں تو آپ کی خواہش پوری ہو جاوے گی۔ یعنی آپکو آزادی تقریر حاصل ہو گی اور شہری آزادی ہر شخص کو میسر آسکے گی یہ چیز سوراج کی جڑ اور اس کی اساس و بنیاد ہے۔ لہذا آپ اس مقصد پر مضبوطی سے قایم رہیں۔ اگر تقریر کی آزادی شہری آزادی ہی حاصل نہ ہو تو پھر سوراج ناممکن ہے اگر آپ اس سیدھی چیز کو سمجھ لیتے تو پھر اس طویل بحث کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اگر ہم سمجھوتہ یا سمجھوتہ کی کوشش ناکام رہنے پر جنگ کے ذریعہ تقریر کی آزادی حاصل کر لیں تو یہ بہت اچھی بات ہو گی۔ فی الحال ہمیں جنگ کے بارے میں کچھ کہنا ہے آپکو اس ریزولیوشن کے اثرات کا پورے طور پر جائزہ لینا چاہیئے۔ آپ کو اس چیز کے کہنے کا حق ہونا چاہیئے جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔ کوئی شخص پھل پھول نہیں سکتا۔ اگر تقریر کی آزادی نہ ہو۔ انفرادی آزادی مذہبی آزادی وغیرہ تمام چیزیں ہمارے تصور کے سوراج میں شامل ہیں۔ ایک شخص کو حق ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی رائے کھلے بندوں ظاہر کر سکے بشرطیکہ وہ تشدد کا پرچار نہ کرے۔

ہمارا موجودہ مطالبہ کیا ہے؟ یہ وقت نہیں کہ ہم آزادی کا مطالبہ کریں؟۔ یہ چیز برطانی حکومت کے محض یہ کہدینے سے کہ ہندوستان آزاد ہے۔

ہندوستان آزاد نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان اسی صورت میں آزاد ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ برطانیہ سے مقابلہ کی تاب لا سکے۔ ہمارے اندر اتنی طاقت ہونی چاہیئے کہ ہم کسی بھی بیرونی حملہ آور کا مقابلہ کر سکیں۔ ہم میں اپنی آزادی کو قایم و برقرار رکھنے کی ہمت ہونی چاہیئے۔ انگریز ہمیں آزادی کس طرح دے سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی اپنی آزادی معرض خطرہ میں ہے۔ ہمارا مطالبہ تقریر کی آزادی کا ہے انگریز محض اس وجہ سے کہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں ہماری آزادیٔ اظہار پر روک نہیں لگا سکتے۔ میں نے آپ کے سامنے ایک ٹھوس تجویز رکھی ہے۔

آپ جنگ لڑیں تو آپ کو کسی ٹھوس اور واضح چیز پر جنگ لڑنی چاہیئے یہ ہے میرا جد و جہد کا طریقہ۔ اگر آپ محض یہ کہیں کہ آپ آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں تو یہ بے معنی بات ہے۔ ہمیں کوئی واضح سوال اٹھانا چاہیئے۔ اور وہ سوال یہ ہے کہ ہم اس لئے لڑ رہے ہیں۔ کہ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اسے زبان پر لانے کی آزادی ملنی چاہیئے۔ یعنی ہمیں تقریر کی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ شروع شروع میں سمجھتا تھا کہ یہ معمولی چیز ہے لیکن اس پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ یہ سوال بھاری اہمیت رکھتا ہے۔ اگر مجھے یہ چیز مل جائے تو مجھے سوراج کی کنجی مل جائے گی۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ مجھے مشکور کرنے کے لئے یہ ریزولیوشن پاس کر دیں اگر آپ ایسا کریں تو آپ کو اپنی آزاد مرضی سے ایسا کرنا چاہیئے۔ یہی ایک صورت ہے جس سے مجھے آپ کی تائید و حمایت حاصل ہو گی۔

آج اس ریزولیوشن کو پاس کر کے آپ سب ایک فوج کی صورت اختیار کر لیں گے۔ ایک سرگرم عمل فوج جس کے ہر سپاہی کو اپنے جرنیل کا حکم بجا لانا ہو گا۔ ہمیں اپنے جنگ کی بنیاد عدم تشدد پر رکھنی ہو گی۔ ہم ایک ایسی سلطنت سے لڑنے جا رہے ہیں۔ جو تشدد پر یقین رکھتی ہے۔ اگر ہم نے عدم تشدد کو چھوڑ کر تشدد کی راہ اختیار کی۔ تو ہم فنا ہو جائیں گے۔" اجتماعی سول نافرمانی اور عدم ادائیگی ٹیکس کی مہم شروع کرنے کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔

"ان تمام برسوں میں میں آپ کو تیار کر رہا ہوں لیکن آپ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ میں تو اسی صورت میں لڑ سکتا ہوں اگر میرے پاس لڑائی کا سامان ہو۔ سول نافرمانی کی کنجی اب میرے ہاتھ آ گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ سول نافرمانی کب شروع کی جانی چاہیئے۔ میں درخواست کروں گا۔ کہ آپ یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں۔

ورکنگ کمیٹی کی کارروائی

پنڈت جواہر لال نہرو کا ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس کرنے کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۱۷ر ستمبر ۹ بجے رات کو ختم ہو گیا۔ دو سو کے ہاؤس میں صرف سات ممبروں نے ریزولیوشن کی مخالفت کی۔

مہاتما گاندھی نے اعلان کیا کہ ہم ایک ایسی سلطنت سے جنگ کریں گے جو تشدد میں یقین رکھتی ہے جہانتک سول نافرمانی کا تعلق ہے۔ اس کا فیصلہ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں جانتا ہوں کہ سول نافرمانی کب شروع کر دینی چاہیئے۔ آج مہاتما جی کے الفاظ میں کل سے بھی زیادہ زور تھا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے گذشتہ بیس سال سوراج کی تشریح کی کوشش کی مگر آج اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ سوراج کا مطلب آزادی رائے ہے۔ یعنی ہم جو محسوس کریں اسے کھلے بندوں کہہ سکیں۔ اس ریزولیوشن میں اسی اصول کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ برطانیہ محض اس لئے ہماری آزادی چھین نہیں سکتا کہ اس کی آزادی خطرہ میں ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے مہاتما جی سے پہلے تقریر کی۔ انہوں نے ایک ایک ترمیم پر نکتہ چینی کی۔ معمول کے خلاف آج ان کی تقریر میں مزاحیہ انداز بھی تھا۔ انہوں نے اس ترمیم پر حیرانی کا اظہار کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ عوام الناس بغاوت کر دیں۔

پنڈت جی نے کہا کہ اس ترمیم کا مطلب سوائے مذاق کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک میرا خیال ہے ہم چاہیں نہ چاہیں سول نافرمانی ہو کر رہے گی۔ کیونکہ مثال کے طور پر اگر کانگرس کو خلاف قانون قرار دیا گیا تو اس کا نتیجہ سول نافرمانی کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

سردار پٹیل نے کہا کہ دنیا بدل گئی مگر برطانیہ تبدیل نہیں ہوا۔ ہمارے سامنے یورپ کے مختلف نظام پیش کیے جاتے ہیں۔ مگر ہم ان میں سے ایک کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی بنیاد لوٹ کھسوٹ پر ہے۔

مسٹر راج گوپال اچاریہ نے جن کی تقریر میں ایک دو مرتبہ شور بھی ہوا اعلان کیا کہ میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ پونہ کی پیشکش درست تھی۔ برطانیہ نے اسے ٹھکرا کر حماقت کا ثبوت دیا ہے ان کے ان الفاظ پر قہقہہ بلند ہوا کہ مجھے اطالوی بیڑے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ جواب تک خاموش ہے مگر میں تو اس ریزولیوشن کی تائید کرنے پلیٹ فارم پر پہونچ گیا ہوں۔

سوشلسٹوں کے رویہ کی بہت تعریف کی گئی جب کہ مسٹر یوسف مہر علی جنرل سکریٹری آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی نے اعلان کیا کہ ہم نے کئی مرتبہ گاندھی کا سر سوشلسٹ کے دھڑ پر لگا کر آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ گاندھی جی کو ساتھ ملائے بغیر کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔

کارروائی ختم کرتے ہوئے اپنی الوداعی تقریر میں مولانا آزاد نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ پونہ ریزولیوشن پر حملہ کا شکار ہوئے ہیں۔

آپ نے کہا۔ میں بھی اس ریزولیوشن کے لئے اسیطرح ذمہ دار ہوں جس طرح وہ، پونہ ریزولیوشن نے ساری پوزیشن صاف کر کے ہمیں اپنے پروگرام پر چلنے کے قابل بنایا ہے۔ اگر میں پونہ ریزولیوشن سے متفق نہ ہوتا تو میں صدارت سے مستعفی ہو گیا ہوتا۔ میں اس ریزولیوشن کے حق میں تھا اور میں نے اس پر بحث کے لئے مناسب فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس صورت میں میں نے اس ریزولیوشن کے سلسلہ میں اتنی ذمہ داری اپنے سر لی تھی میں اپنے رفیق کو سارا الزام اپنے سر کیسے لینے دیتا۔

آخر میں آپ نے تمام ممبروں سے اپنے اختلافات مٹا کر مہاتما گاندھی کے پیچھے متحدہ صورت میں کھڑے ہونے کی اپیل کی۔

آپ کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن کے حکام کا شکریہ ان مراعات کے لئے ادا کیا جو انہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو ایسوسی ایشن کی عمارت میں اجلاس منعقد کرنے کے سلسلہ میں عطا کیں۔

آخر میں بندے ماترم کا گیت گانے کے بعد یہ تاریخی جلسہ ختم ہو گیا۔

مسٹر چرچل کا بیان

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۷ر ستمبر کو دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ پر حملہ کے متعلق جرمن تیاریوں، ہوائی حملہ میں جان و مال کا نقصان اور لیبیا سے اطالی فوجوں کے آگے بڑھنے کا ذکر کیا۔

مسٹر چرچل نے کوئی ابتدائی بات کہنے کے بجائے اصل موضوع پر تقریر شروع کر دی آپ نے کہا کہ میں کوئی بہت لمبا چوڑا بیان دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ تقریباً تمام واقعات ہاؤس کو معلوم ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ اٹلی کی فوجیں مصر کے علاقہ میں آگے بڑھ رہی ہیں اور سلوم میں انگریزی فوجوں کے جو دو بٹالین تعینات تھے وہ واپس بلالئے گئے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ دشمن کی فوجیں اس پوزیشن سے ابھی کچھ دور ہیں جہاں کہ ص

آئینۂ کانپور

ڈرل اور قواعد

ڈرل اور قواعد کے متعلق گورنمنٹ ہند کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ۱۰۸ کانگریس سیوا دل کے والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں۔

چونکہ فی الحال آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے خلاف ورزی کی ممانعت کی ہے لہذا شہر سیتہ گرہ کانگریس کمیٹی نے بھی اس فیصلہ کے مطابق مقامی حیثیت سے خلاف ورزی کو بند کر دیا ہے، اور اب نہ ڈرل و قواعد کی جائیگی۔ اور نہ کوئی نیا کیمپ کھولا جائے گا۔

سالانہ اجلاس

۱۴ر ستمبر کو مسٹر ڈی۔ آر۔ نارنگ نے شوگر ٹکنالوجسٹ ایسوسی ایشن کے نویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے، کہا کہ اس سال شکر سازی کی صنعت کے لئے خاص بات یہ ہوئی کہ شکر کی جسقدر ضرورت تھی اس سے ۸۰ ہزار ٹن زیادہ شکر تیار ہوئی۔ اور اسی زمانہ میں یو۔پی اور بہار میں شکر سازی کا صرفہ بھی بہت بڑھ گیا اس طرح سے ان دونوں صوبوں کی کئی فیکٹریوں کو کئی کروڑ روپیہ کے نقصان کا خوف ہے۔

آپ نے کہا کہ صنعت شکر سازی کو ترقی دینے کے لئے اور اس قابل بنانے کے لئے کہ وہ ممالک غیر کی صنعت شکر سازی کا مقابلہ کر سکے یہ ضروری ہے کہ ملک میں مختلف قسم کے گنے پیدا کرنے کے لئے ریسرچ کا کام کیا جائے آپ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ ملک کے تمام ریسرچ کے اداروں کو اشتراک عمل کرنا چاہیئے! اور ایک مرکزی ریسرچ قایم کرنا چاہیئے۔

۱۴ر ستمبر کو انڈین شوگر ملز ایسوسی ایشن کا آٹھواں سالانہ اجلاس بھی ہوا جسمیں مسٹر جے۔ اٹکنسن نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ شکر سازی کی صنعت میں جو تیاری آئی ہے وہ گنے کی بڑھی ہوئی صنعت کی بدولت ہے۔

آپ نے کہا کہ عمدہ نظام حکومت کا یہ پہلا اصول ہے کہ کسی ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے بے جا دباؤ سے بچایا جائے لیکن سلائڈنگ اسکیل کے ذریعہ شکر ساز فیکٹریز ۴ فیصدی سے زیادہ منافع نہیں لے سکتی تھیں اور گنے کے کاشتکاروں کو ۱۲ فیصدی منافع حاصل تھا

آپ نے کہا کہ یو۔پی اور بہار کے موجودہ شوگر بورڈ توڑ دیئے جائیں اور صوبہ وار بورڈ بنائے جائیں اور کنٹرول کے لئے ایک مرکزی بورڈ بنایا جائے۔

شوگر کے فروخت وغیرہ کے سلسلہ میں آپ نے ایک آل انڈیا مارکٹنگ آرگنائزیشن قایم کرنے کی تجویز پیش کی۔

انڈسٹریز کانفرنس

حکومت ہند کی طرف سے جو انڈسٹریز کانفرنس طلب کی گئی ہے اس کا اجلاس ۱۶ر اور ۱۷ر دسمبر ۴۰ء کو لکھنؤ میں ہوگا۔ یو۔پی چیمبر آف کامرس نے رائے بہادر لالہ کرشن لال گپتا کو اس کانفرنس کے لئے اپنا نمایندہ منتخب کیا ہے۔

فارورڈ بلاک اور کانگریس

۱۹ر ستمبر کو مقامی فارورڈ بلاک کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کی سخت نکتہ چینی کی گئی۔

ایک دوسرے ریزولیوشن میں مسٹر ایم۔ این رائے کے خلاف جو ڈسپلنری کارروائی کی گئی ہے اسکی مذمت کی گئی۔

کپڑا کرمچاری منڈل

سکریٹری کپڑا کرمچاری منڈل نے کپڑے کی دوکانوں کے مالکان کو نوٹس دیا ہے کہ اگر وہ اپنے یہاں کے ملازمان کو ایک مہینے میں دو روز کی چھٹی نہ دینگے تو مجبوراً اسٹرائک کرنا پڑے گی۔

سیوک گارڈ

معلوم ہوا ہے کہ شہر میں ۴۰۰ سیوک گارڈ اور بھرتی کئے جائینگے۔ اس وقت ۲۰۰ سیوک گارڈ مسٹر اے۔ ایل۔ بی مینٹوکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے زیر انتظام تربیت پا رہے ہیں۔ اور ان لوگوں سے گزشتہ بریڈ میں ملک معظم اور ملک کے لئے وفاداری کا حلف لیا

فرقہ دارانہ اتحاد

۲۶ر ستمبر کو تمام مقامی چیمبر آف کامرس کا ایک مشترکہ ڈیپوٹیشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کرے گا جسمیں فرقہ وارانہ امن و امان اور اتحاد کو قایم کرنے کے لئے صلاح و مشورہ کیا جائے گا۔

اسٹوڈنٹ

۱۰ر ستمبر کو ریلوے اسٹیشن اموسی (کانپور لکھنؤ برانچ لائن) سے اطلاع دی گئی ہے کہ وہاں پولیس نے تقریباً ۵۰ لڑکوں کو گرفتار کر لیا جبکہ انہوں نے کانپور آنے والی نائٹ اکسپریس کو روک کر مسافروں پر پتھر چلانے کی کوشش کی۔ اسٹیشن ماسٹر اموسی نے لکھنؤ سے پولیس بلالی۔ دو چار گھنٹے پتھر پھینکنے کے بعد تقریباً ۵۰ لڑکے گرفتار کرلئے کہا جاتا ہے کہ اسٹوڈنٹ یونین اس معاملہ پر جلد غور کرنے والی ہے۔

شوگر ورکرز ایسوسی ایشن

۱۰ر ستمبر کو شوگر ورکرز ایسوسی ایشن کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر یو پی نے فرمایا کہ شوگر انڈسٹریز میں کام کرنے والے اصحاب اپنے کام کو ٹھیک طور پر چلانا نہیں جانتے۔ انھوں نے کہا کہ شکر کی صنعت اتنی اہم ہے کہ اس سے لاکھوں آدمیوں کا گذارہ چلتا ہے لیکن پھر بھی یہ صنعت نہایت خراب حالت میں ہے کانگریس گورنمنٹ سے پہلے اس کی حالت بڑی خراب تھی مل مالکان خود مختار تھے اور گنے کے کاشتکار بری طرح سے اپنے دن گزار رہے تھے۔ کانگریس گورنمنٹ نے ان لوگوں کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کی لیکن جب سے کانگرس گورنمنٹ ختم ہوئی اس وقت سے پھر انکی حالت بدستور ہونے لگی ہے۔ آپ نے کہا کہ کاشتکاروں اور مزدوروں کو اپنے اندر اتحاد عمل پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ایسوسی ایشن کا ممبر ہونا چاہیئے۔

کالے پانی کی سزا

ڈسٹرکٹ جج کانپور نے گنگا چرن ڈیکشت ساکن موضع سارگاؤں تھانہ گھنیر کے قتل کے الزام میں سات اشخاص کو کالے پانی کی سزا دی ہے۔ فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ یہ ملزمان پھانسی کی سزا کے قابل ہیں مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے کس نے قتل کیا ہے لہذا انکو کالے پانی کی سزا دی گئی ہے۔

ص انگریزی فوجوں سے ٹکر ہوگی۔

مسٹر چرچل نے مزید بتلایا کہ برطانیہ اور آئرلینڈ پر حملہ کرنے کے متعلق جرمن جہاز اور کشتیاں برابر جمع ہو رہی ہیں اور ہمیں یہ دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ ہٹلر جب موقع بہترین خیال کریگا۔ برطانیہ اور آئرلینڈ پر حملہ کر دے گا۔ اس لئے ہمیں بہت چوکنا اور تیار رہنے کی ضرورت ہے لیکن ہمیں اس نقصان کی اہمیت کو کم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن کے جہازوں اور کشتیوں کو بمباری کر کے پہونچایا ہے ہم نے دشمن کے جہازوں اور کشتیوں کو بہت زبردست نقصان پہونچایا ہے لیکن ہماری سمندری، بری اور ہوائی طاقت بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ یقین کرنے کے لئے کافی وجوہات موجود ہیں کہ لمبی لڑائی سے ہمارے اعتماد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لندن پر

سبد گل

معلوم نہیں کہ مغربی تہذیب کی برکت ہے یا برسات کی ٹھنڈی ہواؤں کا اثر ہے کہ آج کل خوبصورت لڑکیاں اور خوش جمال عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ اپنے گھروں سے فرار ہونے کی مشق فرما رہی ہیں۔

عورتوں اور لڑکیوں کے فرار ہونے کے ایسے دلچسپ مناظر ہماری نظروں کے سامنے آ رہے ہیں جن کی مثال بجز سینما کے پردے کے کسی دوسری جگہ مشکل ہی سے مل سکتی ہے۔

اسی ہفتہ کا ذکر ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ ایک جوان خوبصورت عورت ریس کی گھوڑی کی طرح نہایت تیزی کے ساتھ جیلی قبر دہلی کی طرف پوری رفتار کے ساتھ بھاگ رہی ہے۔ سر ننگا تھا سینہ کھلا ہوا تھا۔ اور یہ ایک ہرنی کی طرح فراٹے بھر رہی تھی۔ اس کے پیچھے مردوں کا ایک جم غفیر تھا جو اس کے پکڑنے کے لئے بیتاب تھا۔ لیکن یہ اللہ کی بندی کسی کے ہاتھ نہ آئی سیدھی میکے پہونچ کر دم لیا۔

اس سے بھی دلچسپ واقعہ لاہوری گیٹ دہلی میں دیکھنے میں آیا جبکہ ایک نوجوان حسینہ اپنے بوڑھے خاوند سے عین سڑک کے بیچ میں کشتی لڑ رہی تھی۔ خاوند اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ اور یہ تڑپ تڑپ کر اس کے پہلو سے نکل جاتی تھی اور ایک خوش پوش نوجوان کے ساتھ جو قریب ہی کھڑا ہوا تھا فرار ہونے کے لئے بیتاب تھی۔ آخر اس نوجوان سے بھی نہ رہا گیا اس نے بھی اس حسینہ کو بوڑھے سے نجات دلانے کے لئے سعی فرمائی۔ وہ منظر دیکھنے کے قابل تھا جب یہ حسینہ تو بیچ میں تھی اور ایک طرف سے نوجوان اسے گھسیٹ رہا تھا دوسری طرف سے بوڑھا۔ کافی دیر تک یہ کھینچا تانی رہی آخر پولیس ان تماشہ کرنے والوں کو پکڑ کر تھانے لے گیا۔ معلوم نہیں کہ تھانہ والوں نے کس طرح دو ملاؤں کی اس مرغی کا قضیہ چکایا۔

اب ایک محترم خاتون کی فراری کی تیسری داستان اور سن لیجئے۔ تقریباً دو ہفتہ ہوئے کہ ایک نوجوان حسینہ والدین سے نظر بچا کر عاشق کے ساتھ اس بے سر سامانی کے عالم میں فرار ہوئی کہ غریب کو جوتے تک چھوڑ کے گھر سے بھاگنا پڑا۔ اس حسینہ اور عاشق نے رجسٹرار شادی کے دفتر میں پہونچ کر سول میرج ایکٹ کے ماتحت شادی رچا لی۔

وہ منظر قابل دید تھا جب ننگے پاؤں اور ننگے سر دہلی کی عدالت میں یہ حسینہ کھڑی تھی اور رجسٹرار صاحب اس کو رشتۂ ازدواج میں منسلک فرما رہے تھے۔

ہندوستانی عورتوں اور لڑکیوں کی فراری کی اگر یہی رفتار رہی تو ہمارا خیال ہے کہ اب وہ زمانہ دور نہیں ہے جب ہندوستانی عورت یورپ کی عورت کو بھی پیچھے چھوڑ دے گی۔

(دین دنیا)

”میں ہاری“

منروا کی پکار نے جو مقبولیت حاصل کی ہے اس سے کون واقف نہیں۔ منروا کی پکار کے بعد اب منروا کی جدید تصویر ”میں ہاری“ نمائش کے لئے کا بنور آئی ہے۔

”میں ہاری“ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ بہترین سوشل افسانہ پر تیار کی گئی ہے جس پر پیرولسیم کا کام بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے بشیم کے علاوہ مایا دیوی۔ نویس یکنک ہری ششیو ڈیسائی وغیرہ کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

کہا جاتا ہے ”میں ہاری“ کا افسانہ ایک ایسا موثر افسانہ ہے جو اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نہایت ہی بلند ہے۔“

ادب لطیف

نرگس کے پھول

(مترجمہ جناب جگدیش بہادر نقدی والا دہلی)

ایک روز میں اکیلا اس طرح پھر رہا تھا جس طرح کوئی بادل اونچے آسمان میں پہاڑیوں اور گھاٹیوں کے اوپر سے گزر رہا ہو۔

اچانک میری نظر نرگس کے ایک زبردست گروہ پر پڑی۔ یہ پھول ایک جھیل کے کنارے درختوں کے نیچے باد صبا کے جھونکے کھا کھا کر پھڑپھڑا رہے تھے۔ اور ناچ رہے تھے۔

یہ پھول کہکشاں کے چمکدار اور جگمگاتے ہوئے ستاروں کی مانند لگاتار اُگے ہوئے تھے اور جھیل کے کنارے لاانتہا قطاروں میں پھیلے ہوئے تھے میں نے ایک ہی نظر میں ہزاروں پھولوں کو رقص میں سر ہلاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے قریب جھیل کی لہریں بھی ناچ رہی تھیں لیکن یہ پھول اپنی مستانہ خوشی سے ان کو مات کر رہے تھے ایک شاعر ایسی دلشاد محفل میں شادماں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں ان کو گھور کر دیکھتا رہا لیکن مجھے یہ خیال مطلق نہیں آیا کہ اس نظارے نے مجھے کیا بے بہا دولت بخشی ہے۔

جب کبھی میں اپنے بستر پر پڑا ہوتا ہوں اور من اُچاٹ ہوتا ہے یا غور و فکر میں غرق ہوتا ہوں تب اچانک یہ پھولوں کی قطار تصور کی آنکھ کے سامنے اپنی جھلک دکھا دیتی ہے اور اس قسم کی جھلک ایک ایسی نعمت ہے جو خلوت ہی بخش سکتی ہے۔ اس وقت میرا دل خوشی سے بھرپور ہو جاتا ہے اور ان نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہوں۔ (ولیم ورڈزورتھ)

فرانس سے سیام کا مطالبہ

ٹوکیو ۱۵ ستمبر۔ بنک کوک سے خبر آئی ہے کہ حکومت سیام نے فرانسیسی سفیر کے ذریعہ حکومت فرانس کے روبرو تین مطالبے پیش کئے ہیں۔ ایک مطالبہ یہ ہے کہ سیام کو انڈوچائنا کا سرحدی علاقہ فوراً ہی دے دیا جائے مستند طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اگر فرانس نے ان مطالبوں کو نامنظور کر دیا تو وہ فرانس کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کو ترک کر دے گا۔

وائنا کانفرنس میں روس کو بھی شامل کیا جائے

ماسکو ۱۳ ستمبر۔ سرکاری طور پر اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت روس نے حکومت جرمنی کو مطلع کیا تھا کہ دریائے ڈنیوب کی سرحد پر واقع ہونے کی حیثیت سے روس کو حق حاصل ہے کہ ڈنیوب کے متعلق جو فیصلے وائنا کانفرنس میں کئے جائیں ان میں روس کو بھی شامل کیا جائے۔

مسٹر جناح وائسرائے سے پھر ملیں گے

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ مسٹر جناح ۲۴ ستمبر کو منگل کے دن شملہ میں وائسرائے سے ۳ بجے شام کے وقت ملاقات کریں گے۔ مسٹر جناح ۲۲ ستمبر کو بمبئی سے شملہ کے لئے روانہ ہو جائینگے شملہ سے ۲۵ ستمبر کو روانہ ہو کر مسٹر جناح ۲۶ ستمبر کو دہلی پہنچیں گے۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو ہوگی۔

آسٹریلیا کا ڈیفنس

سڈنی ۱۳ ستمبر۔ اخبار ”سڈنی سن“ کا بیان ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان مشترکہ مفاد کے مسائل پر غور و خوض ہو رہا ہے جس میں آسٹریلیا کا ڈیفنس اور اقتصادی تعلقات بھی شامل ہیں۔

عالم نسواں

مرد بیوی چاہتے ہیں یا محبوبہ

جس دن سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اُسی دن سے عورت اس مغالطہ میں گرفتار ہے کہ مرد حسین عورتوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ مغالطہ ہذا کی بنا پر عورتوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مصنوعی ذرائع سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ حسین بنائیں تاکہ وہ اس حسن و جمال کے ذریعہ سے اپنے شوہروں کے دلوں کو مسخر کر سکیں۔ اس زمانہ تو حسین بننے کا آرٹ اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ ایک بدشکل سے بدشکل عورت بھی کسی نہ کسی حد تک اپنے آپ کو خوشنما بنا لیتی ہے۔ غرضیکہ صدیوں سے عورتوں کی تمام تر کوشش یہی رہی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خوب صورت بن سکیں۔

بلاشبہ خوبصورتی اچھی چیز ہے۔ کون اس عطیہ سے انکار کر سکتا ہے۔ اور عورتوں کا اپنے آپ کو بنانا اور سنوارنا بھی قابل اعتراض نہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں جو چیز تکلیف دہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ عورتوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا میں خوبصورتی ہی سب کچھ ہے۔ اس غلط تخیل کا نتیجہ یہ ہے کہ عورتیں اپنے اندر وہ خوبیاں نہ پیدا کر سکیں جو ظاہری خوش نمائی سے کہیں زیادہ اپنے اندر دلکشی رکھتی ہیں۔ اور جو صحیح معنوں میں عورت کو عورت بنا دیتی ہیں۔

خوبصورتی کے ذریعہ شوہروں کے دلوں پر قبضہ جما لینے کی کوشش کرنے والی ان ناسمجھ عورتوں کو شاید اس کا علم نہیں کہ مردوں کو اس محبوبہ کی ضرورت نہیں ہے، جو خوشنما کپڑوں میں لپٹی ہوئی شوہر کے سامنے بیٹھی رہے بلکہ مردوں کو ایسی بیوی کی ضرورت ہے جو اپنے فرائض کو سمجھتی ہو۔ جس کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ اور جو گھر کی حکومت کو باقاعدہ طور پر چلانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

ایک دو نہیں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ وہ شوہر جو شروع میں اپنی بیوی کی خوبصورتی پر لٹو نظر آتے تھے شادی کے ابتدائی ایام کے گزرنے کے بعد ان کو اس محبوبہ سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ لیکن اس کے برخلاف لاکھوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ معمولی شکل و صورت کی عورتوں پر ان کے شوہر شادی کے سالہا سال بعد بھی فدا ہیں، بلکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ ابتدا میں ان کے شوہروں کو بیوی سے اسقدر رغبت نہیں تھی جتنی کہ بعد میں پیدا ہو گئی

اب ذرا غور کیجئے کہ آخر وہ کونسی سے وجہ ہے جس کی بنا پر خوبصورت عورتیں تو ٹھکرا دی جاتی ہیں اور معمولی شکل کی عورتوں کو ان کے شوہر دلوں میں بٹھا لیتے ہیں۔ یقینی طور پر اس کی وجہ یہی ہے کہ ان معمولی شکل کی عورتوں میں کوئی ایسی خوبی ہے جس کی بنا پر ان کے شوہر گرویدہ نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خوبصورتی تو صرف چند روز کام دیتی ہے۔ لیکن کا اپنے فرائض محسوس کرنا اور ذمہ داریوں کو سمجھنا آخر عمر تک ساتھ دیتا ہے۔ عورتوں کو اس مغالطہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ مرد محبوبہ چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کو ایک ایسے ساتھی کی ضرورت ہے جو تمام معاشرتی ذمہ داریاں اپنے سر لے لے۔ جو پریشانی میں ان کو تسلی دے۔ جو ان کو آرام اور راحت پہونچائے۔ اس لئے میں موجودہ زمانہ کی لڑکیوں سے کہوں گی کہ وہ لپ اسٹک اور پاؤڈر سے اپنے چہروں کو نکھارنے کی بجائے وہ جوہر پیدا کریں جس کی مردوں کو تلاش ہے۔

دفتر جمعیۃ علماء ہند کی تلاشی

دہلی ۱۴ ستمبر۔ آج بعد دوپہر دہلی سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں چھاپہ مار کر ضبط شدہ کتاب ”جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات کا تذکرہ“ کی ۲۰-۲۵ کاپیاں قبضہ میں کر لیں۔ پولیس مولانا حسین احمد مدنی کا صدارتی خطبہ بھی لے گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

سچائی

از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب رام تالاب ہرولی دہلی

جو کچھ ہم دیکھتے ہیں سنتے ہیں وہ الفاظ کے ذریعہ بول کر ہی ظاہر کرتے ہیں۔ جو خیالات ہمارے دل میں اُٹھتے ہیں جو اُمنگیں دل میں پیدا ہوتی ہیں وہ بول کر ہی ظاہر کی جاتی ہیں۔ دوسروں سے بات کرنی ہو تو زبان سے بول کر ہی بات چیت کی جاتی ہے۔

جانور اپنے دل کا حال نہیں ظاہر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس الفاظ نہیں۔ اسی طرح اگر ہمارے پاس بھی الفاظ نہوں تو ہم دل کا حال ظاہر نہیں کر سکتے ہیں۔ ہماری حالت ایسی ہوگی جس طرح اس آدمی کی جسے تنہائی میں قید کر دیا جائے۔

جس بات کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے ایسے الفاظ میں ظاہر کریں جس سے ٹھیک مطلب سمجھ میں آ جائے۔ ہم نے کوئی بات کی ہے۔ دوسرے سے یہ کہنا کہ میں نے نہیں کی صداقت نہیں ہے۔ ہم دوسرے کو دھوکا دینے سے پہلے اپنے اندر اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔

جو آدمی بے پروائی سے سزا کے ڈر سے کسی نفرت کرنے کی وجہ سے کچھ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اپنی تعریف کرنے کے خیال سے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کئی وجہ سے جھوٹ بولتے ہیں۔

جو آدمی سچی بات منھ پر کہدیتا ہے اُسے صاف گو کہتے ہیں۔ جو آدمی نیچی گردن کرکے باتیں کرتا ہے۔ منھ سامنے نہیں کر سکتا۔ اس پر شبہ ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ مگر بعض آدمی ڈرتے ڈرتے بھی نیچی گردن کرکے سچ بات کہنا چاہتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ڈھیٹ آدمی ہوتے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں اور دلیر ہو کر بولتے ہیں۔

جھوٹ بولنا بے وقوفی ہے۔ جب کوئی لڑکا اسکول سے غائب ہو اور گلی میں کھیلتا رہے جب اسکول میں جائے اور استاد پوچھے کہ کہاں رہے اور وہ کہدے کہ میری ماں نے روک لیا تھا۔ لیکن جب پے در پے اس پر سوالات ہوں گے روٹی کب کھائی تھی۔ ماں نے کس کام لگا لیا تھا۔ کیا کوئی اور کام کرنے والا نہ تھا۔ تو اسے بہت سے جھوٹ بولنے پڑیں گے۔ اور آخرکار سچائی نکل آئیگی ممکن ہے کسی لڑکے کو پتہ لگا ہوا اور وہ سچ سچ بتا دے یا گھر سے پوچھا جائے تو اس کی ہاں بتا دے اس طرح اس لڑکے کا اعتبار بھی جاتا رہے گا اور سچائی بھی نکل آئے گی۔ بہتر ہے کہ وہ اپنی غلطی مان لے اور صاف کہدے۔ دلیری سے سچ بولو۔

جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اس کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔ لوگ اس کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے سکندر نے اپنے اُستاد افلاطون سے پوچھا کہ جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ ہے اس نے جواب دیا کہ جب سچ بولے تو بھی آدمی کا یقین نہ کیا جائے۔

بعض دفعہ ایک جھوٹ سے بہت خطرناک نتیجے نکلتے ہیں۔ جس طرح ذرا سی چنگاری تمام گھر کو برباد کر دیتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ بعض دفعہ کسی شخص کو پھانسی پر چڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے سے آدمی میں کئی طرح عیب داخل ہو جاتے ہیں۔

وائسرائے یقین دلا دینگے

شملہ ۱۶ ستمبر۔ ڈاکٹر موہنجے کی وائسرائے سے ملاقات کے متعلق ہندو حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ وائسرائے انھیں اس مقصد کا وعدہ دینگے کہ ہندوؤں کی پوزیشن مسلمانوں کے ماتحت نہیں کی جائے گی۔ اور محض جنگ

پردۂ فلم

چلتی پھرتی اور بولتی خبریں!

آج کل ہندوستان کے تقریباً تمام بائسکوپوں میں چلتی پھرتی اور بولتی ہوئی جنگی خبروں کی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ اس سے قبل بولتی ہوئی خبریں صرف انگریزی زبان میں ہوتی تھیں۔ لیکن اب خبروں کی تصاویر کے ساتھ اردو زبان کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس قدر مقبول اور کار آمد ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسے ہندوستان کے ہر حصے میں بے حد پسند کیا جائے گا۔ ان بولتی ہوئی خبروں کے ذریعہ ہم میدان جنگ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ خطرناک مناظر ہماری نگاہوں سے گذر سکتے ہیں۔ جن کا دیکھنا ہمارے لئے تقریباً ناممکن ہے۔

ان بولتی جنگی تصاویر کی تیاری کس قدر دشوار ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان تصاویر کو حاصل کرتے ہوئے بہت سے آدمی مارے جا چکے ہیں۔ گویا یہ تصاویر جان پر کھیلنے کے بعد حاصل کیجاتی ہیں بولتی خبروں کی تیاری فلمی صنعت کا نہایت ہی اہم جزو ہے لیکن افسوس کہ سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ابھی ہندوستانی فلم کمپنیاں اس اہم کام کو انجام دینے کے ناقابل ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ وقت جلد آ جائے گا۔ جب امریکہ اور انگلینڈ کی طرح ہندوستان کے فلم ساز بھی بولتی خبریں تیار کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

ان بولتی خبروں کو ہندوستان میں کس قدر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ ان بولتی خبروں کی فلموں سے بعض کمزور تصاویر کو بھی چلا دیا ہو۔

بہرحال اردو زبان میں بولتی خبروں کا اضافہ ایک نہایت کار آمد اور مفید اضافہ ہے۔ خدا کرے کہ ہندوستان بھی اس قابل ہوسکے کہ وہ اپنے ملک ہی میں اس اہم خدمت کو انجام دے سکے۔

عورت

نیشنل اسٹوڈیوز کی تصویر ”عورت“ نے ہندوستان کی فلمی صنعت میں مسٹر محبوب کے وقار کو بیحد بلند کر دیا! ہے کیونکہ عورت کو اس وقت وہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے جس کے مقابلے پر بہت کم تصاویر پیش کی جا سکتی ہیں۔ محبوب کی تازہ تصویر عورت کے متعلق تو بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہے کہ یہ تصویر ہندوستانی فلم انڈسٹری کے لئے ایک قابل قدر نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اداکاروں میں سردار اختر کا پارٹ نہایت اہم ہے۔ جو اس سے پہلے پکار اور دیگر تصاویر میں ذہانت ثابت کر چکی ہے۔ سردار اختر نے اس پکچر میں عورت کی زندگی کے تمام پہلو پیش کئے ہیں۔ اس نے بطور ایک دلہن کے کام کیا ہے۔ ایک بیوی کا کام کیا ہے اور ایک ماں کا بھی کام کیا ہے۔ اور ایک عورت کی زندگی میں یہی تین پہلو نہایت اہم ہیں۔ ڈائرکٹر نے خوب پیش کئے ہیں۔ یہ کہانی مسٹر بابو بھائی مہتہ نے لکھی ہے جو اس سے پہلے ”ایک ہی راستہ“ اور ”تین سو دن بعد“ جیسی مشہور اور کامیاب کہانی پردہ پر پیش کر چکے ہیں۔ عورت میں دیہات کے رہنے والوں کی اصلی زندگی کو پیش کیا ہے۔ دیہاتوں کو کسقدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے ہاں شادی بیاہ کی رسومات کسطرح ہوتی ہیں۔ یہ سب باتیں اس تصویر میں موجود ہیں۔ توقع ہے کہ کانپور میں یہ تصویر اس قدر کامیاب ہوگی کہ تمام گزشتہ تصاویر کا ریکارڈ توڑ دیگی

کے حالات کی وجہ سے ایک اہم اقلیت کو خوش کرنے کی خاطر اکثریت کے حقوق کو قربان نہیں کیا جائے گا۔

اقوال زریں

شوہر اور بیوی کی لڑائیاں اکثر غلط فہمی کے باعث ہوتی ہیں۔

جدید سوسائٹی بہت پست، بدتمیز اور تکلیف دہ ہوگئی ہے۔ اس میں عزت کی کوئی جگہ اور اچھی زندگی کو کوئی سطح موجود نہیں ہے

دنیا غلطی پر ہے۔ لوگ دولت سے بھی اسی طرح برباد ہو سکتے ہیں جس طرح غربت سے۔

جب تو پیدا ہوا تو تو روتا تھا اور سب ہنستے تھے کوشش یہ کر کہ جب تو مرے تو سب روتے ہوں اور تو ہنستا ہو۔

تیری زندگی ایک سنگریزے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور یہی سنگریزہ خلوص، محبت اور ہمدردی، جلا سے گوہر نایاب بن سکتا ہے۔

اگر تیرے راستہ میں کوئی کانٹے بوئے تو تو اس کے بدلے پھول بچھا دے۔ تجھے اس کے کانٹے پھول محسوس ہوں گے۔ لیکن اُسے تیرے پھول بن کر چبھیں گے۔

سُست اور کاہل پڑے رہنے سے کام کرتے کرتے تھک کر مر جانا بہتر ہے۔

ہم کل کے لئے آج ہی یادگار قائم کرتے ہیں۔

موج تبسم

پولیس انسپکٹر:۔ تم قیدی کی نگرانی کر رہے تھے کہ وہ بھاگ گیا۔ تم نے اس کا تعاقب کیوں نہ کیا۔

سپاہی:۔ وہ حراست سے نکلتے ہی گراسی پلاٹ پر چلا گیا۔ وہاں ڈپٹی کمشنر کے حکم کا ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر لکھا ہے۔

"گھاس پر چلنے کی ممانعت ہے"

بھلا میں قانون کی خلاف ورزی کس طرح کر سکتا تھا۔

کارخانہ کا مالک:۔ جب میں نے یہ کارخانہ جاری کیا تھا تو میرے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ صرف دماغ تھا۔

ایک ملازم:۔ مگر میں حیران ہوں کہ اتنے چھوٹے سے دماغ سے اتنا بڑا کارخانہ کس طرح نکل آیا۔

مالک مکان:۔ "سچ مچ تم خاموشی پسند ہو"

کرایہ دار:۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ میں کب آیا اور کب چلا گیا۔

لڑکا:۔ اگر کوئی شخص کھانے کی میز کا اوگالدان توڑ دے تو آپ کیا کریں گی؟

ماں:۔ میں اس کا کان اینٹھ کر دو تمانچے لگاؤں گی۔

لڑکا:۔ تو آستین چڑھائیے ابا جان نے گلدان توڑ دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

دو ہزار عورتیں مادرزاد برہنہ ناچتی ہیں

اس تہذیب و ترقی کے دور میں عورتوں کا مادر زاد برہنہ ہو کر ناچنا کس قدر معمولی بات ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صرف فرانس کے ایک شہر پیرس میں دو ہزار ایسی عورتیں رہتی ہیں جو مادرزاد برہنہ ہو کر اسٹیج پر ناچتی ہیں۔

ان مادرزاد برہنہ ناچنے والیوں کو سوسائٹی میں بُری نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ان کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انھوں نے آرٹ کی خاطر اپنی حیا کو قربان کر کے بہت بڑے ایثار کا ثبوت دیا ہے۔

ان مادرزاد برہنہ ناچنے والیوں کو کچھ زیادہ معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود بھی عورتوں کا ایک طبقہ مردوں کے سامنے مادرزاد برہنہ ناچنے کا بے حد شائق ہے۔

نو عمر لڑکے کا قد دیو کی برابر

دنیا میں لانبے اور طویل قد والے اگرچہ بہت سے آدمی موجود ہیں لیکن امریکہ کے ایک اٹھارہ سالہ لڑکے نے دنیا کے تمام لانبے قد والوں کو نیچا دکھا دیا ہے۔

اس لڑکے کا نام ڈیڈلو ہے۔ اس کی عمر صرف اٹھارہ سال ہے۔ لیکن اس کم عمری میں اس کا قد ۸ فٹ ۵ انچ ہے۔ یعنی تقریباً پونے تین گز۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ابھی ۲۲ سال کی عمر تک اس کا قد اور بڑھے گا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اچھا خاصہ دیو بن جائے گا۔

افسانہ

غریب کا دل

ڈاکٹر ہیوگو کا شاہکار ——— ترجمہ از جناب غلام عباس مولوی

وہ غریب جو افلاس میں زندگی گذارتے ہیں۔ جو فاقہ کشی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے دل امیروں سے زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔ ذیل کا افسانہ ایک غریب ماہی گیر کی کہانی ہے۔ جو حسن و عشق کی داستان سے خالی ہونے کے باوجود بیحد دلگداز ہے۔

رات ہو چکی تھی شفق کی نصف زائل شدہ روشنی جھونپڑی کے ایک حصے پر پڑ رہی تھی۔ تاریکی میں رکھی ہوئی اشیاء آتشدان کے تمتمائے ہوئے انگاروں کی سرخ روشنی میں بمشکل نظر آتی تھی۔ دیوار پر ماہی گیر کے جال لٹکے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں الماری پر روزانہ استعمال کے چند برتن شعلوں کی متزلزل روشنی میں جھلملا رہے تھے، مسہری کے علاوہ جس پر پردے پڑے تھے ایک طرف ایک پرانے تخت پر ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ اس پر پانچ چھوٹے چھوٹے بچے گھونسلے میں پڑے ہوئے چڑیا کے بچوں کی طرح محو خواب تھے سرہانے بچوں کی ماں ہتھیلی پر سر ٹیکے دوزانوں بیٹھی تھی۔ وہ اس وقت تنہا تھی جھونپڑی کے باہر سیاہ سمندر جھاگ لہروں سے رو رو کر سر پٹک رہا تھا۔ اس کا شوہر اس بے پایاں سمندر میں شکار کے لئے گیا تھا۔

وہ بہت چھوٹی عمر سے ماہی گیری کرتا تھا۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ وہ ہمیشہ ہی سمندروں سے آمادۂ پیکار رہا۔ کیونکہ اسے اپنے بچوں کا پیٹ بھرنا پڑتا تھا جس کے لئے ہوا، بارش اور اولوں کا مقابلہ کرنا اس کا روز کا مشغلہ بن گیا تھا۔ جب وہ اپنی چار بادبانوں کی کشتی میں سوار اپنے فرض کے انجام دینے میں مشغول ہوتا تو اس کی بیوی گھر میں بیٹھی ہوئی پھٹے ہوئے بادبانوں میں ٹانکے لگایا کرتی، جال بنتی یا انگیٹھی پر چڑھے ہوئے مچھلی کے شوربے کو دیکھتی کہ ابل نہ جائے۔

اپنے بچوں کو سُلا کر اس نے موجوں اور تاریکی کے مقابلہ میں اپنے شوہر کی سلامتی کے لئے دعا کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ماہی گیر نہایت خطرناک زندگی گذارتے ہیں۔ مچھلی کا بہتر شکار متلاطم سمندر کے ایک خاص ٹکڑے ہی میں ہو سکتا ہے۔ وسیع سمندر کا ایک غیر یقینی مخدوش اور متبدل حصہ جسے جاڑوں کی سرد راتوں میں آندھی طوفان اور کہر کے باوجود صرف اپنے تجربہ کی بنا پر تلاش کرنا پڑتا ہے۔ آج بھی ماہی گیر ہدف مصائب بنا ہوا تھا اور اس وقت بھی جبکہ موجیں زہری سانپوں کی طرح لہرا رہی تھیں تاریکی کی بے کنار خلیج گہرے سانس لے رہی تھی اور کشتی کے بادبان خوف سے کانپ کانپ کر چیخ اُٹھتے تھے اُس کے دل سے اپنی بیوی کا خیال محو نہ ہوتا تھا اور اس کی بیوی جھونپڑی میں بیٹھی پرنم آنکھوں سے اُسے یاد کر رہی تھی۔

وہ اپنے شوہر کے لئے دعائیں کر رہی تھی کہ کسی دریائی جانور کی کرخت آواز نے اُسے خوف زدہ کر دیا اور چٹانوں سے ٹکرانے والی موجوں کی گرج سے اس کی رُوح تک کانپ گئی۔ لیکن وہ خیالات میں محو تھی۔ اپنی غربت کے خیالات! اس کے ننھے ننھے بچے گرمی سردی اور برسات میں ننگے پیر پھرتے تھے۔ جو کی جگہ گیہوں کی روٹی انہیں نصیب نہیں ہوئی تھی۔ اُف! سمندر بھوکے شیر کی طرح غرّا رہا تھا اور ساحل پر اس کی آواز ہتھوڑے کی چوٹ کی طرح گونج رہی تھی۔ کس قدر بدقسمت ہوتی ہیں ماہی گیروں کی بیویاں! کون سے دل سے وہ کہتی ہوں گی ہمارے چاہنے والے۔ باپ۔ عزیز۔ شوہر بھائی اور بیٹے۔ طوفانی سمندر میں ہیں لیکن وہ سب سے زیادہ بدنصیب تھی کیونکہ اس کا شوہر تنہا تھا۔ اس مہیب رات میں تنہا تھا! اس کے بچے ابھی باپ کا ساتھ دینے کے قابل نہ تھے غریب ماں! اس وقت وہ کتنے ارمانوں کے ساتھ کہتی ہے کہ میرے بچے جلد جلد بڑھیں تاکہ بڑے ہو کر اپنے باپ کا ہاتھ بٹائیں۔ لیکن یہ اس کی کیسی بھولی تمنا ہے چند سال بعد جب اس کے بچے سچ مچ اپنے باپ کے ساتھ جنگ میں مصروف ہوں گے تو کیا اس وقت بھی ماں پُرنم آنکھوں سے یہ نہ کہے گی کہ کاش میرے بچے اب بھی بچے ہی ہوتے!؟

ماہی گیر کی بیوی لالٹین لے کر جھونپڑی سے باہر آئی۔ "اُن کے آنے کا وقت ہو چکا ہے۔" اُس نے سوچا۔ "دیکھوں تو سہی کہ طغیانی کم ہوئی اور روشنی کا مینار روشن ہے یا نہیں۔" فضا بالکل تاریک تھی اُفق پر معمولی سی سفیدی نظر آتی تھی۔ بارش زوروں پر تھی، صبح کاذب کی سرد اور تاریک بارش! آس پاس کی تمام جھونپڑیوں کے روشندان اور کھڑکیاں تاریک تھیں۔

مہیب اندھیرے میں اِدھر اُدھر بغور دیکھنے سے اُسے ایک پُرانی جھونپڑی کا ہیولا سا نظر آیا اس میں کسی قسم کی روشنی نہ تھی اور نہ آگ ہی روشن تھی۔ بند دروازہ ہوا میں جھول رہا تھا۔ کہنہ دیواریں بمشکل متزلزل چھت کے بوجھ کو سنبھالے کھڑی تھیں

"اوہ!" اس نے کہا۔ "میں اس غریب اور بیمار بیوہ کو بھول ہی گئی تھی۔ کل انھوں نے اسے نہایت خستہ حالت میں دیکھا نہ جانے اس وقت وہ کیسی ہے؟"

جھونپڑی کے دروازہ پر پہونچ کر دستک دی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ ساحل سمندر کی سرد ہوا میں وہ کانپ رہی تھی۔

وہ بیمار ہے۔ اُف، اس کے بچے!! حالانکہ وہ صرف دو ہیں پھر بھی ان کی پرورش بیوہ اور غریب ماں کے لئے کسقدر مشکل ہے!

اس نے دوبارہ دستک دی اور پکار کر کہا۔ "ہمسائی سنتی ہو؟ دروازہ کھولو بی ہمسایہ!!" مگر جواب میں وہی ہیبت ناک خاموشی اور بس!

اس نے ایک بار اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا جو اس مرتبہ خود بخود کھل گیا اور وہ اندر داخل ہوگئی۔ اس کی لالٹین نے تاریک اور خاموش جھونپڑی کو روشن کر دیا۔ اس کی چھت متعدد مقامات سے بُری طرح ٹپک رہی تھی جھونپڑی کے دوسرے سرے پر ایک عورت کا غیر متحرک جسد پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں اور سرد بازو گھاس کے بستر پر پھیلے ہوئے تھے۔ وہ مر چکی تھی۔ کبھی وہ قوی اور خوش حال عورت ہوگی لیکن اس وقت وہ صرف ایک بیجان جسم تھا جو انسان کی دنیا کے ساتھ طویل جنگ کے بعد باقی رہ جاتا۔

گھاس کے بستر کے قریب دو چھوٹے چھوٹے بچے پالنے میں پڑے خوابوں کی دنیا میں مسکرا رہے تھے۔ ان کی ماں نے شاید جب یہ محسوس کیا کہ اب اس کا دم واپسیں قریب ہے تو ان پر اپنی چادر ڈال دی تاکہ وہ گرم رہیں اور خود ہمیشہ کے لئے سرد ہوگئی۔

وہ اپنے بوسیدہ پالنے میں کیسی میٹھی نیند سو رہے تھے! ان کے ہلکے سانس اور ننھے ننھے چہروں سے ایک عجیب سکون اور اطمینان مترشح تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان معصوم یتیموں کو اس خواب خرگوش سے کوئی بیدار نہیں کر سکتا۔ باہر بارش انتہائی شدت سے ہو رہی تھی اور سمندر خطرے کے گھنٹے کی طرح فضا میں آوازیں بلند کر رہا تھا بوسیدہ چھت کے ایک سوراخ سے پانی کا ایک قطرہ لاش کے چہرے پر ٹپکا اور آنسو کی صورت میں رخسار پر بہہ گیا۔

مردہ بیوہ کی جھونپڑی میں ماہی گیر کی بیوی کیا کرتی رہی وہ اپنے دامن میں چھپائے کیا چیز اٹھائے لئے جا رہی تھی؟ اس کا دل کیوں دھڑکنے لگا! وہ ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے بسرعت تمام، حتیٰ کہ مڑ کر دیکھے بغیر اپنی جھونپڑی کی طرف کیوں لپکی؟ اس نے اپنی مسہری پر پردے کے پیچھے کیا چھپا دیا! آخر وہ کیا چیز چرا لائی؟

جب وہ اپنی جھونپڑی میں پہونچی تو سمندر کے اوپر جھکی ہوئی چٹانوں پر سفیدی آ چکی تھی۔ وہ مسہری کے قریب ایک آرام کرسی پر دراز ہوگئی۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا گویا وہ کسی جُرم کے ارتکاب پر منفعل ہے۔ تکیہ پر سر رکھے وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آپ ہی آپ بڑبڑانے لگتی۔ جھونپڑی

ہندوستان کو مضبوط بنائیے

ہندوستانی ہواباز بنانے کے لئے امداد کریں

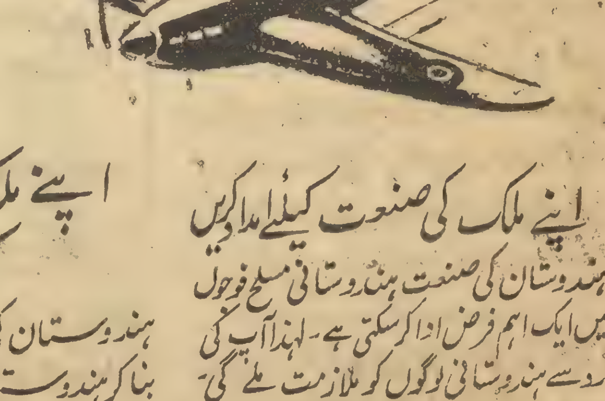

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ:۔ ۱۰ روپے۔ ۵۰ روپے ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں جو دس برس کے بعد اس طرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے نو آنے (۹/۱۳) ملیں گے جو قریب قریب ۳ ½ فیصدی سود مرکب کا حامل ہوگا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہوگا۔ یہ ایک ایسی لاگت ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس یا ریزرو بنک آف انڈیا میں درخواست بھیجئے

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ:۔ جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروبی شکل میں جاری کئے گئے ہیں جو یکم اگست ۱۹۴۶ء کو ۱۰۰ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائیگا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواست بھیجئے

بلا سودی بونڈ:۔ جو کسی شکل میں ۵۰ روپے اور پر جاری کئے گئے ہیں وہ ۳ سال کے بعد مسلم واپس ہونگے اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلم ادا کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ہر اس ضرورت کے موقعہ پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا۔ یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجئے۔

اپنے ملک کی صنعت کیلئے امداد کریں

ہندوستان کی صنعت ہندوستانی مسلح فوجوں میں ایک اہم فرض ادا کر سکتی ہے۔ لہذا آپ کی مدد سے ہندوستانی لوگوں کو ملازمت ملے گی۔

اپنے ملک کی حفاظت کریں

ہندوستان کی اپنی فوج۔ ملاح اور ہوا باز بنا کر ہندوستان کو محفوظ کریں۔

اپنے مستقبل کی حفاظت کیجیے

اپنا سرمایہ اپنے ملک میں لگائیے۔ جس کی حمایت کے لئے دولت اور دیگر ذرائع موجود ہیں حکومت ہند اسبات کی گارنٹی کرتی ہے۔ کہ آپکا روپیہ مع سود واپس کیا جائیگا

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدئیے

C. I. 4

وائسرائے کا اعلان مسترد کر دیا گیا

لکھنؤ میں یو پی لیجسلیچر کے ممبروں کا جلسہ

لکھنؤ ۱۱ر ستمبر۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی صدارت میں یو۔پی اسمبلی اور کونسل کے ممبروں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ایک رزولیوشن پاس کرکے وائسرائے کا اعلان مسترد کیا گیا حکومت نے کونسل ہاؤس میں جلسہ کرنے کی جو اجازت نہیں دی اس کی مذمت اور حکومت یو پی کی انتظامیہ پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی۔ جو اصحاب جلسہ میں شریک تھے ان میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن پنڈت گووند ولبھ پنت۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو۔ بابو سمپورنانند۔ حافظ محمد ابراہیم شریمتی وجے لکشمی۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ۔ راجہ آف بدری اور بیگم وزیر حسن کے نام قابل ذکر ہیں۔

غیر پارٹی ممبران میں سے مہاراج کمار وزیانگرم۔ ڈاکٹر رام اگرہ سنگھ سید علی ظہیر۔ رائے صاحب ڈاکٹر برجندر سروپ راجہ امیٹھی اور رائے امرناتھ اگروال شریک تھے۔

پانچ ممبران نے جن میں راجہ مہیشور دیال سیٹھ بھی تھے کہا کہ جلسہ کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

۲۰ ممبران نے جلسہ کے مقصد سے اتفاق کیا لیکن شرکت سے معذرت ظاہر کی۔

جلسہ چار گھنٹے تک جاری رہا۔ انڈیپنڈنٹ ممبروں نے دو رزولیوشن پیش کئے۔ پہلا رزولیوشن مہاراج وزیانگرم نے اور دوسرا ڈاکٹر رام اوگھر سنگھ نے پیش کیا جو اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

مہاراجہ وزیانگرم نے اپنا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کسقدر سانحہ انگیز بات ہے کہ تعلقداروں نے اب تک یہ محسوس نہیں کیا ہے کہ مستقبل ہندوستانی قومیت کے ساتھ ہے۔ آپ نے کہا کہ کانگریس کے دائیں بازو والے لوگوں کی تائید کرنی چاہیئے۔ آپ نے کانگریسی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے قابل تعریف تدبر اور ضبط سے کام لیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کانگریس دوبارہ برسراقتدار آ جائے تو اس سے حکومت اور عوام دونوں کا فائدہ ہے۔

پنڈت پنت کی تقریر

اپنے رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت پنت نے موجودہ حکومت کے انتظام پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ اسے عوام کی منظوری حاصل نہیں۔

آپ نے کہا کہ کانگریس حکومت کے پروگرام دیہات سدھار۔ بنیادی تعلیم۔ رشوت ستانی کے خلاف مہم سفر کے خرچے میں کمی اور نشہ بندی وغیرہ کی اسکیموں کو موجودہ حکومت نے بدل دیا ہے اور کفایت کا نام لے کر قومی تعمیر کے محکمہ پر خرچ نہیں کیا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ کانگریس وزارت کے استعفے اور آئین کے تعطل کی ذمہ داری ہم پر نہیں بلکہ برطانوی حکومت پر ہے۔ گرفتار شدگان سے جنمیں ممبران اسمبلی بھی شامل ہیں جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کی بھی آپ نے شکایت کی۔

ڈاکٹر کاٹجو نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ میں شمولیت کے متعلق دوسری نوآبادیات کی طرح ہندوستان سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ کانگریس کی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد جو نظام حکومت میں تبدیلیاں ہوئی ہیں ان پر آپ نے مفصل اظہار خیال کیا۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ یہ تعجب ہے کہ کونسل ہاؤس کے کمیٹی کے روم میں جلسہ کرنے کی کیوں نہ اجازت دی گئی۔

بحر احمر کا راستہ محفوظ ہے

شملہ ۱۲ر ستمبر۔ حکومت ہند نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ پروپگنڈا جاری ہے کہ ہندوستان سے وسطی مشرق تک بحر احمر کے تمام راستہ پر دشمن کا غلبہ ہے۔ جب سے ہم شمالی لینڈ سے واپس ہٹے ہیں یہ شیخیاں اور بھی ماری جا رہی ہیں۔

کمیونک میں مزید لکھا ہے کہ یہ راستہ محفوظ ہے ہندوستان کی بندرگاہوں سے فوجیں اسی راستہ سے ہو کر وسطی مشرق کو جا رہی ہیں اور انھیں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہ صرف دشمن کی باتیں ہی باتیں ہیں۔ زبردست فوجی نقل و حرکت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ کے پہلے سال میں ہندوستانی بندرگاہوں سے ۴۴۹ فوجی اسپیشل ٹرینیں ملک کے اندر آ گئی ہیں۔

علی کاموں کے لئے جو بہت سے فوجی دستے غیر ملک کو بھیجے گئے۔ ان میں ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کی مشہور کیمل کور بھی شامل ہے۔

ہوائی حملہ سے تحفظ کے انتظامات

ملتان ۱۳ر ستمبر۔ ملتان کے کنٹونمنٹ بورڈ نے بھی ہوائی حملہ سے تحفظ کی اسکیم تیار کر لی ہے بورڈ کی ایک میٹنگ میں کل یہ طے ہوا کہ بجلی گھر میں ایک بگل لیا لگا دیا جائے کہ جب ملتان پر ہوائی حملہ کا خطرہ ہو تو اس کے ذریعہ اطلاع دی جا سکے۔ بورڈ کی طرف سے ارٹائی کا اور فرسٹ ایڈ کا اور بھی سامان خریدا جا چکا ہے۔ ریت کے بورے بھی خریدے جانے والے ہیں۔ تمام مقامی ڈاکٹروں نے فرسٹ ایڈ کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ اور انھیں ضروری سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۳ر ستمبر۔ لکھنؤ میں اب یو پی اسمبلی اور کونسل کے غیر کانگریسی ممبروں کی میٹنگ ہونے والی ہے مسٹر رام سہائے دلت ممبر بہار کونسل نے کہا کہ ۲۲ر ستمبر کیلئے دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے

پوجا کی تعطیل کے رعایتی واپسی ٹکٹ

ایک طرف کے کرایہ اور ایک تہائی مزید قیمت پر ہر درجے کے واپسی جاری کئے جائیں گے۔

(۱۰۰ میل سے زاید فاصلہ کیواسطے)

۱۴ر ستمبر سے ۲۶ اکتوبر تک

۴۵ دن کے لئے

لیکن ۲۵ نومبر کے بعد کام میں نہ آسکیں گے

(راستہ میں سفر ملتوی کیا جا سکتا ہے لیکن کچھ پابندیوں کے ساتھ)

موٹر کارین

موٹر کاروں کا واپسی ٹکٹ صرف ایک طرف کے کرایہ میں۔

پوری تفصیلات کسی بھی ٹکٹ گھر سے معلوم کی جا سکتی ہیں یا

پبلسٹی بیورو فیرلی پلیس کلکتہ

وائسرائے ہند اس مہینہ نئی اگزیکیٹو کونسل کا اعلان نہ کریں گے

شملہ ۱۲ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی توسیع شدہ کونسل کے ممبروں کے نام کا اعلان اب اکتوبر کے پہلے نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ مسلم لیگ کے رزولیوشن کے بعد شملہ اور لندن کے جو تبادلہ خیالات ہوا اس میں یہی رائے قرار پائی کہ اس معاملہ میں جلدی نہ کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے مسٹر جناح کی پاکستانی اسکیم تو منظور نہیں کر سکتے۔ لیکن اگزیکیٹو کونسل کے اضافہ شدہ ممبروں میں سے نصف نشستیں مسلم لیگ کو دینے کو تیار ہیں لیکن یہ مطالبہ منظور نہیں کر سکتے کہ کل اگزیکیٹو کونسل میں آدھے مسلم لیگی ہوں۔

شاہی محل پر بمباری کیخلاف ملک معظم کا اظہار ناراضگی

لندن ۱۲ر ستمبر۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے منگل کو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے ساتھ لنچ کیا۔ بکنگھم محل کو بم پھٹنے سے جو شدید نقصان پہونچا ہے ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے اس کا معائنہ کیا اور افسوس اور زبردست ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس حادثہ سے پتہ چلتا ہے کہ نازیوں نے خواہ وہ چیز متبرک ہو۔ اور نہ گھروں کا خواہ وہ بادشاہ کا ہو یا اور عام آدمی کا کوئی احترام اور لحاظ نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ملک معظم اور ملکہ معظمہ شرقی علاقہ کے تباہ شدہ علاقوں کا دورہ کر رہے تھے ان کو بم پھٹنے کا کوئی علم نہ تھا۔

برطانیہ کا خفیہ ہتھیار

لندن ۱۱ر ستمبر۔ جرمنی پر حملہ کرنے میں برطانی ہوائی بیڑہ ایک نیا ہتھیار استعمال کر رہا ہے جو ایک گول ٹکیا ہے اور جسے شعلہ زن بتی کہتے ہیں جو ہر ایسی چیز سے ٹکرانے میں جسمیں آگ پکڑنے کا مادہ ہو آگ لگا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے جرمنی کے ان بہت سے جنگلوں میں آگ لگ چکی ہے جس میں سامان جنگ چھپا رکھا تھا۔

ڈاکٹر بسیم پاشا کا انتقال

کلکتہ ۱۱ر ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ترکی پارلیمنٹ کے ممبر ڈاکٹر بسیم عمر پاشا انقرہ کے ایک ہوٹل میں کھانا کھاتے کھاتے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ مرحوم البانین نسل سے تھے اور مشہور ہلال احمر پارٹی آپ ہی نے قایم کی تھی جو تمام اسلامی ملکوں میں پھیل گئی۔ ہندوستان سے بھی آپ کو بہت ہمدردی تھی جس کا اظہار آپ نے اسوقت کیا تھا جب ڈاکٹر انصاری مرحوم ترکی تشریف لے گئے تھے۔ ڈاکٹر بسیم عمر پاشا ہندوستان بھی آنا چاہتے تھے مگر انھیں اس کا موقع نہیں ملا۔

ڈاکٹر مونجے شملہ جا رہے ہیں

دہلی ۱۳ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے جو ہندو مہاسبھا کے قایم مقام صدر چنے گئے ہیں شملہ جا رہے ہیں اور آپ دہلی سے گذرینگے خیال ہے کہ آپ اگزیکیٹو کونسل میں توسیع کے سلسلہ میں ہز اکسیلینسی وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

شام سے اٹلی کے جارحانہ مطالبے

لندن ۱۲ر ستمبر۔ شام کے علاقہ میں اٹلی کے کمیشن آنے سے بڑی کھلبلی مچ گئی ہے۔ یہ کمیشن زمین کا مطالبہ کر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ اٹلی کو فوراً ہوائی اور بحری اڈے قایم کرنے کا موقعہ دیا جائے اور فرانس کی کالونیل فوج کا شیرازہ بکھیر دیا جائے جس کا اندازہ ایک لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ کے درمیان ہے جس میں فرانس کی جدید پیمانہ پر مسلح فوجیں ہوائی بیڑہ غیر ملکی فوج الجیریا ٹیونس سینیگالی اور دوسرے علاقوں کی فوجیں شامل ہیں۔

روزمرّہ کا ایک ضروری واقعہ

جس وقت آپ کا شوہر اپنے کام سے اور آپ کے لڑکے اسکول سے واپس آئیں۔ اُس لمحہ آپ کو چائے بنانے میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اِس طرح آپ اپنے گھر میں روزانہ چائے کی مجلس قائم کرتے ہیں۔ جو کہ گھریلو خوشی کی انتہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ خوش کن واقعہ جس طرح آپ کے گھر میں ہوتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔

آؤ ہم

ہندوستانی چائے پئیں

چائے کس طرح تیار کرنی چاہیئے۔ تازہ پانی ابال لیجئے۔ اور پھر ایک صاف برتن کو ذرا گرم کرکے اس میں ہر شخص کے لئے ایک ایک چمچہ ہندوستانی چائے کا ڈالدیجئے اور ایک چمچہ فالتو ڈال دیجئے۔ جونہی پانی ابلنے لگے اس کو چائے والے برتن میں ڈال دیجئے۔ اور پانچ منٹ تک ڈھکا رہنے دیجئے۔ بعد ازاں دودھ اور کھانڈ ملاکر پیالیوں میں ڈال کر استعمال کیجئے۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپنشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا گیا	IK 115

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

LIPTON'S

لپٹن کی سفید لیبل ۔ ٹی گرل اور جاکوجا چائیں

LTK 21 B

چین کی راجدھانی

ٹوکیو ۱۳ر ستمبر۔ جاپان کے سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ہوا بازوں کا اندازہ ہے کہ چین کی راجدھانی چنکنگ کا ۸۰ فیصدی حصہ راکھ کا ڈھیر ہو گیا ہے آج اس پر ۳۳ داں ہوائی حملہ کیا گیا۔

ماسٹر تارا سنگھ کا استعفٰے

لاہور ۱۲ر ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ سکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے پنجاب کانگریس سے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ممبری سے استعفٰے دے دیا ہے۔

سبھاش بابو کی خرابی صحت

کلکتہ ۱۳ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سری سبھاش چندر بوس کی بھوک کم ہو گئی ہے اور ان کا وزن سات سیر کم ہو گیا ہے۔ رات کو انھیں اچھی طرح نیند نہیں آتی۔ حرارت نہیں ہے۔

ہندوستانی ٹکسال میں اضافہ

شملہ ۱۰ر ستمبر۔ آج شملہ میں اسٹینڈنگ فائنانس کمیٹی کا جلسہ ہوا جسمیں منظور کیا گیا کہ جا واسطے ۹۶ لاکھ روپے کی کونین خریدی جائے اور ہندوستانی ٹکسال میں سٹانہ کا مزید اضافہ کرنے کا نغذا اور دھات وغیرہ خریدنے کے لئے ۲۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ منظور ہوا۔

برطانیہ کو ملکہ ہالینڈ کا تحفہ

لندن ۱۲ر ستمبر۔ ملکہ ہالینڈ نے ڈچ ایسٹ انڈیز میں جمع شدہ چندہ سے ۵۰ ہوائی جہاز برطانیہ کو پیش کئے ہیں۔ بادشاہ نے یہ پیشکش منظور کر لی ہے

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ہاؤس ٹیکس و واٹر ٹیکس کی ادائیگی میں سواچھ فیصدی رعایت (R E B A T E) کی تجویز جو سال گزشتہ میں جاری کی گئی تھی۔ اس میں بعد منظوری گورنمنٹ کے سال رواں یکم اپریل ١٩٤٠ء لغایۃ ٣١ مارچ ١٩٤١ء تک کے لئے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ٹیکس دہندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے جن صاحبان نے پہلی ششماہی (اپریل ١٩٤٠ء لغایۃ ستمبر ١٩٤٠ء) کا ٹیکس فی الحال ادا نہیں کیا ہے وہ تاریخ نوٹس ہذا سے ١٥ روز کے اندر ادا کر دیں. جیسا کہ میونسپل بورڈ کانپور نے طے کیا ہے اور جس کے لئے گورنمنٹ کی منظوری کے لئے لکھا جا چکا ہے.

دوسری ششماہی کا ٹیکس (اکتوبر ١٩٤٠ء لغایۃ ٣١ مارچ ١٩٤١ء) تجویز مذکورہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے پہلی اکتوبر ١٩٤٠ء سے اندر میعاد چھ ہفتہ یعنی ١١ نومبر تک ادا کیا جانا چاہیئے.

تعداد ٹیکس واجب الادا کی رقم وہی ہوگی جو سال گزشتہ ادا کی گئی تھی. لیکن اس کے متعلق کوئی شبہ ہو تو ٹیکس دہندگان سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ڈویژن کے ٹیکس سپرنٹنڈنٹ سے دفتر میونسپل بورڈ میں خود ملکر یا بذریعہ تحریر وقت سے پہلے ضروری معلومات حاصل کر لیں.

مورخہ ١٢ ستمبر ١٩٤٠ء

ایس۔ این۔ تواری
اگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ۔ کانپور

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ریزولیوشن

بمبئی ١٥ ستمبر. کانگریس ورکنگ کمیٹی نے سات سو لفظوں کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس میں ورکنگ کمیٹی کے اس رزولیوشن کی تائید کی ہے جو پچھلے مہینے پاس ہوا تھا اور برطانی حکومت کے اس رویہ کی مذمت کی گئی کہ وہ اپنی مرضی ہندوستان کے سر تھوپنا چاہتی ہے کمیٹی کی رائے میں اس پالیسی پر عمل کر کے برطانی حکومت کانگریس کو اپنے وقار کے تحفظ اور عوام کے بنیادی حقوق کے لئے جد وجہد جاری کرنے پر مجبور کر رہی ہے کانگریس ہندوستان کی آزادی کے اظہار کے لئے مہاتما گاندھی کی لیڈرشپ میں اہنسا کی پابند ہے قومی آزادی کی تحریک کے اس نازک موقع پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان سے درخواست کرتی ہے کہ جو عمل اختیار کیا جانے والا ہے اس میں کانگریس کی رہنمائی کریں. دہلی کے رزولیوشن کے اس حصہ سے جس کی تصدیق پونا میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کی تھی مہاتما گاندھی رہنمائی سے قاصر تھے لیکن اب یہ مجبوری نہیں رہی کیونکہ وہ رزولیوشن ہی ختم ہو گیا ہے ذیل میں اس رزولیوشن کی پوری عبارت درج کیجاتی ہے:-

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ان واقعات پر توجہ کے ساتھ غور کیا ہے جو اس کے پچھلے اجلاس منعقدہ ٢٧ جولائی ١٩٤٠ء کے بعد سے گذرے ہیں اور پچھلے ماہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے واردھا کے اجلاس میں جو رزولیوشن پاس کیا تھا اس پر بھی غور کیا گیا. کمیٹی ان رزولیوشنوں کو منظور اور ان کی تصدیق کرتی ہے.

ہندوستان میں جمہوریت کو ختم کرنے کے لئے اور برطانی عوام کے تعاون سے قومی کاز کو ترقی دینے کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کی لیڈری کو بھی قربان کر کے ٧ جولائی کو اپنے دہلی کے رزولیوشن میں برطانی حکومت کو وہ پیشکش کی جس کی تصدیق بعد میں پونہ کے اجلاس آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے ہوئی برطانی حکومت نے اس تجویز کو ایسے طریقہ سے نامنظور کر دیا کہ کوئی شبہ باقی نہیں رہ گیا کہ وہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور یہ چاہتی ہے کہ اگر ممکن ہو تو برطانی نفع بازی کے لئے اس ملک پر قبضہ جاری رکھا جائے. برطانی حکومت کے اس فیصلہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا فیصلہ ہندوستان کے سر تھوپے گی. اور حال میں اس کی پالیسی سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ اس بات کو بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں. ہندوستان میں رائے عامہ کا آزادی سے اظہار کر کے ہندوستانی عوام کی کثیر جماعت کی مرضی کے خلاف جنگ برطانیہ و جرمنی میں ہندوستان کو شریک کر لینے کی مذمت کی جائے اور اس بات کی مذمت کی جائے کہ اس مقصد کے لئے قومی وسیلوں اور ہندوستان کی آبادی کو استعمال کیا جا رہا ہے.

کانگریس مہاتما گاندھی کی لیڈری میں اہنسا کی پابند ہے تاکہ ہندوستان کی آزادی حاصل ہو قومی تحریک آزادی کے اس نازک موقع پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی مہاتما گاندھی سے درخواست کرتی ہے کہ جو عمل اختیار کیا جانے والا ہے اس میں کانگریس کی رہنمائی کریں. دہلی کے جس رزولیوشن کی وجہ سے مہاتما گاندھی رہنمائی کرنے سے قاصر رہے. وہ پابندی اب نہیں رہی کیونکہ وہ رزولیوشن ہی ختم ہو گیا ہے.

آل انڈیا کانگریس کمیٹی برطانی عوام اور دوسرے ملکوں کے باشندوں سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے. جو اس جنگ میں مبتلا ہیں اس عظیم خطرہ کے پیش نظر برطانی قوم جس بہادری اور تحمل سے کام لے رہی ہے کانگریسین اس کی تعریف کرنے سے باز نہیں رہ سکتے. کانگریس والوں میں برطانی عوام کی بدخواہی نہیں ہو سکتی اور ستیاگرہ کی اسپرٹ کانگریسیوں کو ایسا قدم رکھنے سے منع کرتی ہے جس سے اہل برطانیہ کو پریشانی ہو. لیکن اس خود ضبطی کو ناقابل برداشت کی حد تک نہیں پہنچایا جا سکتا. کانگریس کو یہ اصرار کرنا ہی چاہیئے. کہ وہ اپنی اس پالیسی پر آخری درجہ تک کاربند رہے جو عدم تشدد پر مبنی ہے لیکن اس وقت کانگریس کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ اگر تشدد وانہ مدافعت ضروری ہو جائے تو اسے عوام کی آزادی کے تحفظ سے آگے لے جایا جائے.

کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کے متعلق چونکہ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں اس لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی ایک بار پھر یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ یہ پالیسی قائم ہے. چاہے سابقہ رزولیوشن میں کچھ ہی کہا گیا ہو. جس سے یہ غلط فہمیاں پیدا ہوئیں کمیٹی نہ صرف جد وجہد سوراج کے لئے بلکہ جہاں تک اس کا اطلاق ہندوستان میں ممکن ہوا عدم تشدد کی پالیسی اور عمل پر پورا یقین رکھتی ہے کمیٹی کو یقین ہے کہ حال میں دنیا کے واقعات نے ترک اسلحہ کی ضرورت واضح کر دی ہے۔ اگر دنیا کو اپنے آپ کو فنا کرنا اور بربریت پر واپس نہیں جانا ہے تو ایک نیا سیاسی اور اقتصادی نظام قایم کرنا ہوگا۔ اس لئے آزاد ہندوستان اپنا تمام وزن دنیا کو غیر مسلح کرنے کے حق میں ڈالے گا۔ اور اسے خود اس بارے میں دنیا کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ رہنمائی لازمی طور سے بیرونی حالات اور اندرونی معاملات پر منحصر ہوگی. لیکن ہندوستانی مملکت اس ترک اسلحہ کی پالیسی کو موثر بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرےگی. موثر ترک اسلحہ اور قومی لڑائیوں کو ختم کر کے دنیا میں امن و امان قایم کرنا بالآخر جنگ قومی تنازعہ دور کرنے پر منحصر ہے. ان کارنوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ایک ملک پر دوسرے کے غلبہ کو ختم کر دینا چاہیئے. اور ایک طبقہ یا قوم سے دوسرے طبقہ یا قوم کی نفع بازی ختم ہو جانی چاہیئے. اس مقصد کے لئے ہندوستان پر امن طریقہ یہ

اچھی تندرستی اور کامیابی

اپنے کاروبار میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کی تندرستی اچھی ہونی چاہیئے اور یقیناً اچھی تندرستی کے لئے آپ کو اپنے جسم کے اندرونی حصّوں کو صاف رکھنا پڑیگا کسی اچھے ڈاکٹر سے دریافت کیجئے وہ یہی کہیگا کہ معدہ کی صفائی تندرستی کا پہلا اصول ہے اور اب ہر شخص صرف ایک گلاس خوشگوار تروتازہ کرنیوالا اینڈریوز لور سالٹ متواتر پی کر اپنے معدہ کو صاف رکھ سکتا ہے. اینڈریوز لور سالٹ کا استعمال جسم کے اندر مکمل صفائی کرتا ہے اسی سے زبان اور منہ صاف رہتا ہے جگر کی حالت ٹھیک رہتی ہے اور سب سے خوبی کی بات یہ ہے کہ آہستہ آہستہ آنتوں کی تمام گندگی کو صاف کر دیتا ہے جس سے کہ قبض کی شکایت بالکل نہیں رہتی جگر اور معدہ کی تمام شکایتوں کو دور کر کے خون کو ٹھنڈا اور صاف بناتا ہے۔ اینڈریوز لور سالٹ آپ کے جسم کے اندر صفائی کرتا ہے خون کو صاف اور اچھا خون بناتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے معدہ جگر اور قبض کی تمام شکایتوں کو دور کرتا ہے انسان اس کے پینے کا عادی نہیں بنتا ہے اور بچوں سے لے کر بڈھوں تک سب کے لئے یکساں مفید ہے

اس کے متعلق ایک خریدار کی رائے حسب ذیل ہے۔ کہ:-
"جب سے میں نے اینڈریوز سالٹ پینا شروع کیا ہے قبض کی تمام شکایتیں دور ہو گئی ہیں اور میں صبح اٹھنے پر اپنے کو سو فیصدی تروتازہ پاتا ہوں میں ہمیشہ اینڈریوز استعمال کروں گا"

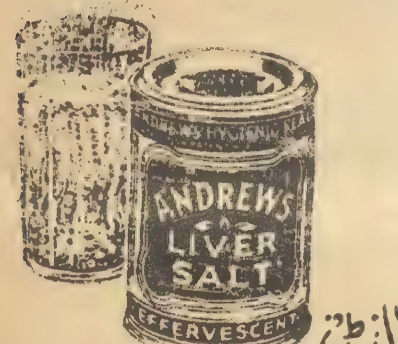

اینڈریوز لیور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر سے صفائی کرتا ہے

NO.18

محنت کرے گا۔ اور اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہل ہند ایک آزاد قوم کی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں. یہ آزادی دوسرے ملکوں سے مل جل کر دنیا کے امن وامان اور ترقی کے لئے آزاد قوموں کے سنگٹھن کا پیش خیمہ ہوگی.

رومانیہ میں ڈکٹیٹری کا قیام

بخارسٹ ١٥ ستمبر۔ رومانیہ کے نئے بادشاہ کنگ مائیکل نے تین فرمان جاری کئے ہیں. ایک حکم کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے کہ رومانیہ میں ڈکٹیٹری حکومت ہوگی۔ اور رومانیہ کی غیر ملکی پالیسی جرمنی اور اٹلی کی پالیسی پر مبنی ہوگی

آئرن گارڈ پارٹی ملک کی واحد منظم پارٹی ہوگی. اس کے ساتھ ہی جرنیل آنٹونو نے جو کہ لیڈر بن گئے ہیں. نئی گورنمنٹ کے قیام کا اعلان کر دیا ہے اس میں آئرن گارڈ پارٹی کے لیڈر ہوریا سیما وائس پریمئر بنا دیئے گئے ہیں. انکو آئرن گارڈ فوج کا کمانڈر بھی بنا دیا گیا ہے.

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

دہلی ١٦ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس اتوار مورخہ ٢٩ ستمبر کو دن کے ساڑھے دس بجے مسلم لیگ کے مرکزی دفتر دریا گنج میں ہوگا اجلاس غالباً ٣٠ ستمبر تک جاری رہے گا۔

شاندار — بارھواں ہفتہ
کانپور کے ٩٠ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں!
ہندوستان سنی ٹون کا لاجواب ڈرامہ
لکشمی
بہترین رنگین ڈانس
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ٢٠ ستمبر ١٩٤٠ء سے
روزانہ ٧ بجے شام ١٠ بجے رات
ٹمنی شو۔ اتوار کو ٣½ بجے دن

شاندار — تیسرا — ہفتہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ٢٠ ستمبر ١٩٤٠ء سے
ایڈوانس پکچرس کا دلکش ڈرامہ
انار بالا
روزانہ ٧ بجے شام ١٠ بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ٣½ بجے
خاص اداکار: شانتا کاشمیری، راج کماری، اوشارانی، انور بائی، زہرہ خاتون
خاص اداکار: اسلم، جانی بابو، پہلوان فتح سنگھ، شنکر
لاجواب اسٹوری. نیچرل اداکاری. دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس
آنیوالے تماشے: ہمارا دیش. غازی صلاح الدین. حاتم طائی کی بیٹی

DUNLOP
ڈنلپ ٹائیرز
اپنا فرض ادا کرتے ہیں

O.K. 210

جاری کردہ:- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

برطانیہ پر حملہ کرنے کی جرمن اسکیم فیل

لندن ۱۵ ستمبر۔ کل رات برطانیہ پر جرمن حملہ کا بڑا زبردست خطرہ تھا لیکن وہ فی الحال ٹل گیا۔ اس دفعہ انگریزی ہوائی جہازوں نے نہیں بلکہ آبنائے ڈوور میں طوفانی موسم نے جرمن تیاریوں کو الٹ پلٹ کر دیا۔ بڑے بڑے ماہروں کا خیال تھا کہ ۱۶ ستمبر کی رات کو جبکہ پورا چاند ہوگا اور سمندر میں جوار بھاٹا آئے گا۔ اس وقت جرمنی برطانیہ پر دھاوا بول دے گا۔ لیکن کل خوشگوار موسم اور پرسکون سمندر کا طویل دورہ ختم ہو گیا اور اس کی جگہ بارش گہرا ابر طوفان نے لے لی۔ تمام رات آبنائے ڈوور میں جنوب مغربی خوفناک طوفان چلتا رہا جس سے پانی اچھل کر برفیلی چٹان کی طرح نظر آرہا تھا۔ طوفان اتنے زور کا تھا کہ مکانوں اور کھڑکیوں کے دروازے کھڑکھڑ بج رہے تھے۔ سمندر کو گہرے سیاہ کہرے نے ڈھک لیا جس میں صرف ایک میل تک نظر آتا تھا۔ موسلا دھار بارش سے آسمان پر اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا تھا اور ساحل پر پانی ہی پانی ہو گیا۔ آج صبح آبنائے ڈوور سے کچھ فاصلہ پر اسی طرح کی کیفیت تھی گو کبھی کبھی بادلوں سے سورج نظر پڑتا ہے۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے آج پورے جرمن ساحل پر گشت لگایا اور معلوم کیا کہ جرمن کی سمندری فوجوں کی پوزیشن میں کیا کیا تبدیلی ہو گئی ہے۔ اخبار "ہیرالڈ ٹریبون" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس سے جو امریکن واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ جرمن اڈوں پر انگریزی ہوائی جہازوں کے حملوں نے حملہ کے متعلق جرمن اسکیم کو الٹ پلٹ کر دیا ہے نامہ نگار کا بیان ہے کہ یہ بہت ممکن ہے کہ جرمن جہازوں اور کشتیوں پر انگریزی ہوائی جہازوں کے بمباری کرنے سے ہزاروں جرمن سپاہی ہلاک ہو گئے ہوں۔ انگلش چینل میں طوفان کی وجہ سے جرمن جہاز اور کشتیاں تتر بتر ہو گئیں۔ ہوائی وزارت نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ سوموار کو دن کے وقت انگریزی ہوائی جہازوں نے کیلے۔ ارسکنڈ۔ ڈنکرک اور ویملے پر حملے کئے ہالینڈ کے جزیرہ والجرن میں ویرسے کی بندرگاہ پر ایک بڑی تعداد میں کشتیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ان پر بڑے زور سے بمباری کی۔ ذیبرگ سے کچھ فاصلے پر ۲۰ کشتیوں اور جہازوں کے ایک بیڑہ پر حملہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موسم خراب ہونے کی وجہ سے انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات حملے نہیں کئے۔ اتوار کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن کے فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی۔ اس سے پہلے حملوں میں ہوائی اڈوں اور بجلی گھر کو نقصان پہونچا۔ بندرگاہوں پر کھڑے ہوئے جرمن جہازوں پر حملے کئے گئے۔ جرمنی کا ایک سات ہزار ٹن کا سپلائی جہاز ڈبو دیا گیا۔ تیل کے ایک جہاز پر بم گرائے گئے۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ اور فرانس کے ساحل پر پھر بمباری کی گئی۔ اسٹوریب کی بندرگاہوں پر بھی بمباری کی گئی۔

لندن پر ہوائی حملے

لندن ۱۹ ستمبر۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات اور آج صبح پھر لندن پر چھاپہ مارا۔ کل رات لندن پر کئی گھنٹہ تک اندھا دھند بمباری کی گئی۔ جرمن ہوائی جہازوں نے جن فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا ان میں ایک گودام اور ایک ٹینگ ہال بھی شامل ہے جہاں کہ ٹینگ ہو رہی تھی۔ لندن کے شمالی علاقہ میں بمباری کی گئی۔ وہاں چند مکان ٹوٹ پھوٹ گئے۔ انگلینڈ کے دوسرے علاقوں پر بمباری کی گئی۔ آج صبح بھی لندن پر حملہ کیا گیا اور دوسرے علاقوں پر حملہ کیا گیا۔ شمال مغربی علاقہ پر کئی گھنٹہ تک بمباری کی گئی۔ انگریزی توپوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ کل دن کے ہوائی حملہ میں جرمنی کے ۴۶ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ عارضی طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ کل رات کے حملوں میں لندن میں ۹۰ اشخاص ہلاک اور ۳۵۰ شدید زخمی ہوئے۔ کل لندن میں ۸ دفعہ ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بجی۔

مصر میں اٹلی کی فوجیں

قاہرہ ۱۹ ستمبر۔ برطانیہ کے دفتر جنگ کی طرف سے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مصر میں اٹلی کی فوجیں ساحل کے قریب تنگ علاقہ میں آگے بڑھ رہی ہیں اور دو مضبوط فوجی دستے سوموار کی شام کو سعیدی برانی تک پہنچ گئے ہیں۔ تمام دن اطالوی فوجوں کو بمباری کی وجہ سے زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ دوسرے مورچوں پر کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے ہوائی وزارت نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ سوموار کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے بق بق میں جمع اطالوی فوج پر بمباری کی کئی جگہ نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ جس سے زبردست دھماکہ ہوا اور کئی جگہ آگ لگ گئی۔

رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اٹلی کی فوجیں مصر میں اب تک ۶۰ میل آگے تک بڑھ گئی ہیں۔ حملہ آور کو آگے بڑھنے کی کیوں اجازت دیدی گئی ہے۔ اس کی سیدھی سادھی وجہ یہ ہے کہ حملہ آور رک نہیں سکتا۔ سلوم کی ایک چھوٹی بندرگاہ ہے۔ جس کے ذریعہ سپلائی حاصل نہیں کی جا سکتی، خواہ اٹلی کا بحری بیڑہ کتنی ہی کوشش کرے۔

جرمنی کا دعوے

لندن ۱۸ ستمبر۔ جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ کل رات لندن پر بڑی کامیابی کے ساتھ حملے کئے گئے اور فوجی ٹھکانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا لیکن جرمن ہوائی جہازوں نے جن چیزوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے ان میں آکسفورڈ سٹریٹ کی وہ بڑی دکانیں ہیں جن پر عورتوں کی پوشاک فاص طور پر رکھتی ہے۔

جرمن نیوز ایجنسی نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے مشرقی لندن میں رہائشی علاقوں کا بالکل صفایا کر دیا ہے۔

ویسٹ منسٹر ایبے

دس گھنٹہ والے حملہ میں ایک بم برطانیہ کے سب سے بڑے شاہی گرجہ گھر ویسٹ منسٹر ایبے کے میدان میں گرا۔ ایک چھوٹا سا شگاف ہو گیا۔ لیکن زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

برطانیہ نے سرنگیں بچھا دیں

لندن ۱۸ ستمبر۔ جرمنی کے مقبوضہ علاقہ کے ساحل پر برطانیہ نے تین جگہوں سے زیادہ سرنگیں بچھا دی ہیں۔

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کے دو بہترین ڈرامے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں
جمعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء سے
نیو تھیٹرس کا لاجواب ڈرامہ
آندھی
ڈائرکٹر ——— ڈی۔ آر۔ داس
اداکار ——— پنکج ملک۔ بسراج
خورشید۔ ملینہ۔ کے۔ سی۔ ڈے۔ رقیب کماری

امپیریل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء سے
نیو تھیٹرس کا بہترین ڈرامہ
زندگی
ڈائرکٹر ——— پی۔ سی۔ بروا
اداکار ——— سہگل۔ جمنا۔ منورما
بہاڑی۔ بینو۔ ستارہ۔ بکرم۔ رام کماری

تشریف لا کر لطف اٹھائیے۔

آرہی ہے | عورت۔ ایک بہترین ڈرامہ۔ تاریخ کا انتظار کیجئے

عورت ——— عورت ——— عورت
ایک ایکٹریس اور تین مختلف پارٹ
سردار اختر
کی دلکش اداکاری

آرہی ہے سنٹرل ٹاکیز کانپور میں

آرہی ہے امپیریل ٹاکیز کانپور میں

عورت

ایک ہندوستانی دیہاتی زندگی کا زبردست افسانہ ہے
جس میں بیوی کی محبت اور ماں کی ممتا کے قابل دید مناظر پیش کئے گئے ہیں
اداکار | سردار اختر۔ سریندر۔ یعقوب۔ جیوتی۔
ہریش۔ اردن۔ سنالینی دیوی۔ برج رانی۔
تاریخ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کیجئے

آپنے کھانے کو زیادہ خوش ذائقہ اور زیادہ صحت بخش بنانے کے لئے اس طریقے سے پکاؤ۔

والدا ونسپتی میں ایک خاص جزوِ حیات پرور موجود ہے جو آپکو زائد قوّت دیگا۔

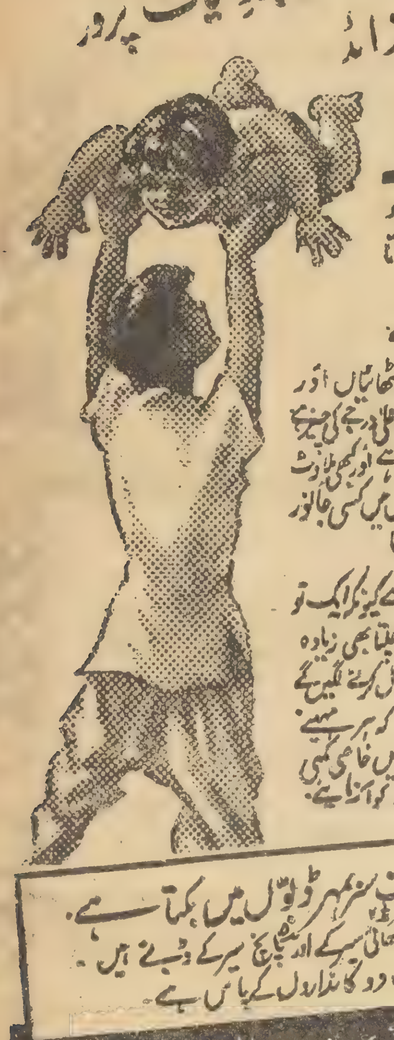

والدا ونسپتی خالص ہے اور اسکے مخصوص غذائی اجزاء قوتِ حیات بکثرت پیدا کرتے ہیں۔ والدا جسم کو ہٹا کٹا بناتا ہے اور قوتِ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔
والدا ایک کامل پکانے والی خوراک ہے۔ اسکا استعمال آسان ہے۔ ایک چمچہ بھر کھانے میں ڈالکر پکائیں یا پکنے کے بعد اوپر سے ڈالدیں تلنے مٹھائیاں اور پوریاں بنانے چپاتیاں چپڑنے اور چاول کے اوپر ڈالنے کے واسطے اعلیٰ درجے کی چیز ہے۔
والدا ہمیشہ خالص بنتا ہے کیونکہ صرف سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے اور کبھی ملاوٹ نہیں ہوسکتی۔ یہ صرف خالص ترین نباتی روغنوں سے بنتا ہے۔ اس میں کسی جانور کی چربی نہیں اور بنانے وقت ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔

والدا آپکا پیسہ بچاتا ہے کیونکہ ایک تو سستا بکتا ہے دوسرے چلتا بھی زیادہ ہے۔ اگر آپ اسکا استعمال کرنے لگیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہر مہینے کھانے پینے کے خرچ میں خاصی کمی ہو جائیگی۔ آج ہی والدا کو آزمائیے۔

والدا صرف سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے۔ ایک سیر کے ڈھائی سیر کے اور پانچ سیر کے ڈبے بنے ہیں۔ سب دوکانداروں کے پاس ہے۔

اگر کوئی ثابت کردے کہ والدا خالص نہیں تو اسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD., BOMBAY HVM. 9-169 UD

لکھنؤ۔ گورکھپور۔ جھانسی اور الہ آباد میں تعینات کی جائیں گی۔ باقی دو کمپنیوں کو ریزرو فورس کی حیثیت سے مرکز میں رکھا جائے گا۔ آئندہ فروری تک تمام مرکزوں میں تربیت یافتہ فوجی پولیس پہنچ جائے گی۔ وہ ہنگاموں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گی۔

لکھنؤ میں ہندو لیڈروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ کل یہاں ہندو مہا سبھا کے لیڈروں کی نجی میٹنگ ہے جس میں ساورکر وائسرائے خط وکتابت پر غور کیا جائے گا۔ اور جو فیصلہ قایم ہوگی وہ ہندو مہاسبھا کے پاس بھیجی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو مہاسبھا نے صوبہ کی کمیٹیوں سے رائے طلب کی ہے۔ ان رایوں پر غور کرنے کے بعد وائسرائے کو آخری جواب دیا جائے گا۔ ہندو سنگھٹن کمیٹی کی میٹنگ ۱۴ ستمبر کو ہے جس کا فیصلہ ویر ساورکر کے پاس بھیجا جائے گا۔ کمیٹی کے سکریٹری لالہ ہری رام سیٹھ نے اخباری نمایندے سے انٹرویو کرنے پر کہا کہ ہندو مہاسبھا وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں شریک ہونے کا فیصلہ کرنے سے پہلے خوب سوچ بچار کرے گی۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ برطانی حکومت مسلم لیگ کے مطالبہ منظور کرکے اکثریت کے فرقے کی ہمدردی کھونے کی غلطی نہ کرے گی۔ خاص طور پر جبکہ ہندو جنگ میں امداد کا یقین دلا چکے ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ مسٹر جناح بہتر مشورے سے کام لیں گے۔ اور اندرونی جھگڑے پیدا نہ ہونے دیں گے۔ عظیم ہندو فرقہ نے ہمیشہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس سے پیر باندھنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہندوؤں نے کبھی اقلیتوں کو ان کے جائز حقوق دینے سے انکار نہیں کیا۔

رومانیہ کی سرحد پر روس کی فوج

بخارسٹ ۱۴ ستمبر۔ روس اور رومانیہ کے تعلقات کے متعلق تشویش بڑھتی جارہی ہے۔ بدہ کو سرحد پر جو تازہ حادثہ ہوگیا ہے اس سے اس تجویز میں اضافہ ہوگیا ہے۔ چند مفتہ سے سرحد کی صورت حالات بہت خراب ہورہی ہے اور اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ دریائے پرتھ پر روس کی فوج جمع ہوگئی ہے۔

ہنگاموں کو فرو کرنے کے لئے فوجی پولیس!

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ ہز ایکسلینسی سر ہارس ہیلٹ نے حال ہی میں سیتاپور کی فوجی پولیس کی چوکی کا معائنہ کیا اور مسلح پولیس کی ٹریننگ کیمپوں کی کامیابی کے شاندار نتیجوں کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے۔ یہ پولیس بلووں اور ہنگاموں کو فرو کرنے اور صوبہ میں اندرونی حفاظت کی فوج کی بھی امداد کرے گی۔ سب سے پہلے کانگریسی وزارت نے بڑے پیمانہ کی سول نافرمانی پر قابو پانے کے لئے ایک ریزرو فوج کی ضرورت محسوس کی تھی اس کی اس وقت ضرورت محسوس ہوئی جبکہ شیعہ اور سنیوں نے سول نافرمانی کی۔ اس کے بعد خاکساروں کا معاملہ پیش آیا اور یہ محسوس ہوا کہ خاکساروں جیسے تربیت یافتہ والنٹیروں پر قابو پانے کے لئے معمولی پولیس کافی نہیں ہے۔

مرکز میں کل ۸۴۸ آدمیوں کی طاقت ہے کمانڈنیٹ اید جوئنٹ نائب ایڈجوٹنیٹ ۸ انسپکٹر ۲۸ سب انسپکٹر ۳۳ ہیڈ کانسٹبل ۹۷ نائک۔ ۹۹ لیس نائک۔ اور ۶۴۱ کانسٹبل ہیں آٹھ کمپنیاں ٹریننگ پارہی ہیں اور نومبر میں ٹریننگ دی جائے گی۔ ۸ کمپنیوں میں سے جو کمپنیاں اہم مقاموں یعنی آگرہ۔ میرٹھ۔ بریلی

مصر کی سرحد پر اٹلی کی مورچہ بندی

بادشاہ کو تخت سے اتار دیا

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ نازی اقتدار کے دباؤ کے ماتحت ناروے کی پارلیمنٹ نے شاہ ہاکن کو تخت سے الگ کردیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ وہ آیندہ بادشاہ کے فرائض انجام نہ دیں گے جنرل کرسنگ نئی کیبنٹ بنانے کی فکر میں ہیں

سوئمبر کے حق کا مطالبہ

وعول پور (بذریعہ ڈاک) آل انڈیا ویمنز کانفرنس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں عورتوں نے اپنی مرضی کے مطابق طلاق حاصل کرنے اور اپنی پسند کے مطابق مردوں سے شادی کرنے کے حق کا مطالبہ کیا۔ کانفرنس میں مردوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا۔

مصر کی سرحد پر اٹلی کی مورچہ بندی

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ ابھی تک اس خبر کی سرکاری تصدیق نہیں ہوسکی کہ اٹلی کی جو فوج حملہ کے لئے روانہ ہوئی تھی اس نے حملہ کیا یا نہیں۔ البتہ اتنی خبر ملی ہے کہ اٹلی کی فوج مصر کی مغربی سرحد پر نیا مورچہ قایم کررہی ہے۔

جمیعۃ العلماء ہند کی خدمات ضبط

دہلی ۱۴ ستمبر۔ چیف کمشنر صاحب صوبہ دہلی نے اعلان کیا ہے کہ اردو کی ایک کتاب بعنوان "جمیعۃ العلماء ہند کی چند اہم خدمات کی تاریخ" انڈین پریس ایکٹ کے ماتحت بحق ملک معظم ضبط کرلی گئی ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی عام ترقی کی اسکیم نمبر ۲۸ جس کا نام لوگھر اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء میں مشتہر ہوچکی ہے حسب منشاء دفعہ ۴۲ (۱) یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

دستخط رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایل ایل ڈی۔ ایم ایل سی
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

عورت جب محبّت کرتی ہے تو دنیا کی پرواہ نہیں کرتی

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

ٹمنی شو اتوار کو ۳ ۱/۲ بجے دن سے

جمعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

منروا ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

DEFEAT OR MAEN HARI

قلمی نام
نسیم
مایا دیوی
لوئیں یاگنک
ایرچ تارا پور
ہری بشیو ڈشی
غلام حسین

اسٹوری نام
راگنی
راجنی
گوپال
بہاری
سنتوش
للّو

میں ہاری

میں ہاری — میں پکار کی ملکہ نورجہاں پریچہرہ نسیم نے پہلی مرتبہ رقص کا انتہائی کمال دکھایا ہے۔
میں ہاری — میں جیلر کے چودہری اور وصیت کے کہن ایرچ تارا پور نے بوڑھے باپ کا کام کرکے فلمی دنیا میں تہلکہ مچادیا ہے۔
میں ہاری — کی جذبات انگیز اداکاری۔ دل سوز نغمے۔ دلکش ڈانس آپ کے احساسات میں ایک پرکیف تڑپ پیدا کردے گی۔

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

THE SADAQAT CAWNPORE.

جماں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

REGD. NO. A 1424

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۵
سالانہ ۳
ششماہی للعہ

ہفتہ وار صداقت

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳۹

ادبیات

نعت

نعت

رسول اکرم روحی فداہ

از جناب حافظ عبدالغنی صاحب کیف کانپوری

یارب تو دکھا دے مجھے دربار مدینہ
مٹ جائے مری حسرت دیدار مدینہ

ان آنکھوں پہ حوریں بھی ہیں قربان ملک بھی
دیکھا ہے جن آنکھوں نے دربار مدینہ

کونین کی دولت اُسے اللہ نے دیدی
بخشا گیا جس شخص کو دیدار مدینہ

نالے نہیں جاتے مری آہیں نہیں جاتیں
پھر کیسے خبر ہو تمہیں سرکار مدینہ

سمجھونگا میں اُسوقت مکمل ہوا ایماں
جب ہوں دہن خشک پہ اذکار مدینہ

آنکھوں میں چھپا لوں انھیں دامن میں چھپا لوں
پھولوں سے بھی بڑھکر ہیں مجھے خار مدینہ

جب سامنے نظروں کے ہوا گنبدِ خضرا
دل میرا ہوا اور بھی سرشار مدینہ

اُس کیف کا اب حال بیاں ہو نہیں سکتا
جب چھائے تھے دل پر مرے انوار مدینہ

قسمت کا مری دہر میں اب پوچھنا کیا ہے
نظروں میں لئے پھرتا ہوں گلزار مدینہ

اس کے سوا اب اور نہیں کوئی تمنا
اے کاش میں دیکھوں کبھی دربار مدینہ

اب کون کرے خلد کی اے کیف تمنا
جنت سے ہے بڑھکر مجھے گلزار مدینہ

دنیائے اسلام

نماز جمعہ کے بعد مصری جامع مسجد میں خطبہ

خدیو مصر بھی موجود تھے

(ذیل میں اس خطبہ کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جو مصر کی مسجد میں نماز جمعہ کے بعد خدیو مصر کی موجودگی میں پڑھا گیا)

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو قوی بھی ہے اور غالب بھی۔ بزرگ و برتر بھی ہے اور عظیم و رفیع بھی۔ قابل حمد ہے وہ خدا جو ظالموں کی سرکوبی کرتا ہے۔ لائق مدح ہے وہ اللہ جو بے انصافیوں ظلموں کی اور بے رحمیوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ اے مالک! اے الرحم الراحمین! ہمارے گناہوں کو معاف کر ہماری خطاؤں کو عفو فرما ہم کو استقامت عطا کر اور منکرین کا مقابلہ کرتے ہیں ہماری مدد کر۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے لاشریک کے سوا کوئی اور خدا نہیں وہ خدا حی بھی ہے اور ابدی بھی۔ سونے اور غافل ہونے سے اس کی ذات بلند وارفع ہے۔ دنیا و عقبیٰ میں جو کچھ ہے اس کی وجہ سے ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے مولا و آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ محمدؐ وہ رسولؐ جو حق کی نصرت کے لئے مبعوث ہوئے اور اپنے وطن اپنے مذہب اور اپنے پیروؤں کی بھلائی کے لئے زندگی بھر مشقتیں برداشت کرتے رہے۔ اوخدا! اپنی برکتیں نازل فرما ہمارے مولا آقا محمدؐ اور اس کی آل پر اس کے اصحاب پر اور اس کے رفیقوں پر اور عابدوں زاہدوں صابروں اور شہیدوں پر جو تیری راہ میں کام آئے۔

اے بندگان خدا!

مذہب اسلام تمدن کی برقراری اور انسانیت و آدمیت کی حفاظت و بقا کے لئے نازل ہوا تھا۔ وہ اس لئے آیا تھا کہ روح انسانی کو مسرت و بزرگی۔ خود اعتمادی۔ خود شناسی اختیار و آزادی کا صحیح اور حقیقی مطلب سمجھا دے۔ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لائے اور اس طرح لائے کہ ان کے دست راس میں قرآن تھا۔ وہ قرآن جو ایک راہبر و رہنما ہے۔ جو ایک نور ہے اور دل کی پوشیدہ بیماریوں کے لئے شفا اور اکسیر ہے۔ نبی برحق آئے اور اس طرح آئے کہ دست چپ میں کھنچی ہوئی تلوار تھی۔ وہ تلوار ان جابر حملہ آوروں پر تیز کی گئی تھی جو نوع انسانی کو مثل جانوروں کے جنگ کی طرف ہانک دیتے ہیں اور وہ بھی صرف ذاتی مفاد شخصی منفعت اور پر فریب شان و شوکت حاصل کرنے کے لئے۔

چنانچہ آیتہ قرآنی ہے "سوا اس شخص جس نے کسی انسان کو قتل کیا ہو یا اس کے جس نے ملک میں فتنہ برپا کیا ہو اگر کوئی کسی اور شخص کو قتل کر دے تو گویا اس نے پوری نوع انسانی کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کی جان بچائی"۔

ایہا الناس!

تمھارے خدا نے تم کو حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے اور ظالموں کو پسپا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے "جن لوگوں پر دست درازی کی جائے ان کو جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور یقیناً خدا ان کی اعانت اور ان کی مدد پر قادر ہے"

سرور انبیا (خدا ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے) کی تعلیم ہے کہ اپنی املاک اپنی ذات ایمان اور خاندان کی حفاظت مذہبی فریضہ ہے۔ اور جو شخص بھی اس کوشش میں مارا جائے وہ شہید ہے"۔

ابو داؤد سعید ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ جو شخص اپنی املاک کی حفاظت یا اپنی جان بچانے۔ اپنی ایمان کی سلامتی یا اپنے لوگوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

ایہا الناس!

نہ تو ظلم کو بقا ہے نہ ظالم کے لئے مسرتیں۔ خود ہی ظالم کا گلا گھونٹ دیتا ہے اور خود اس کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو اس کی تیاری کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا جو بزرگ و عظیم بھی ہے اور حاکم علی الطلاق بھی ظالم کو ضرور ہی مردود کر دیتا ہے۔

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر ایک پہاڑ بھی دوسرے پہاڑ پر ظالمانہ حملہ کرے تو حملہ آور ضرور تباہ ہو جائے گا"۔

اے ایمان لانے والو خدا سے ڈرو اور اپنے ملک اپنے مذہب اپنی قوم اپنے اعتقادات کی قدر کرو۔ اپنی کوششوں میں متحد اور ایک دل ہو جاؤ اور بچاؤ کی تدبیریں کرو۔ یہ زمانہ بُرا اور بہت ہی بُرا ہے اس وقت بدی کا دور دورہ ہے۔ مذہب عقیدے شہر لیت اور حب الوطنی کے بالکل خلاف ہے کہ آپس میں نفاق ہو۔ اور ایک دوسرے میں پھوٹ پڑی ہو مستقبل کے لئے جدوجہد کرو کیونکہ اس سے تمہاری یاد غیر فانی ہو جائیگی اور تم پر خدا کی رحمتوں اور انعاموں کی بارش ہونے لگے گی۔ خدا نیکی کرنے والے کے ساتھ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا کہ ایک دن ایک شخص رسولؐ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی "اے خدا کے رسولؐ اگر کوئی شخص میری ملکیت چھیننا چاہے تو میں کیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو مت چھیننے دو"۔ اس نے عرض کیا "اگر وہ مجھ سے جنگ کرنے لگے تب کیا کروں" آنحضرت نے فرمایا تم بھی اُس سے جنگ کرو"۔ عرض کی اگر میں اس طرح مارا جاؤں" آنحضرت نے فرمایا کہ "گویا تم شہید ہو گئے"۔ "عرض کی اگر میں اس کو مار ڈالوں فرمایا" وہ جہنم میں جائے گا"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحش عرصہ مستقل ہی ہے — زبان بند رکھی بھی ہو جو تیرے دل پر گا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۳۹

وزیر ہند کی تقریر

وزیر ہند مسٹر ایمری نے اپنی تازہ تقریر میں ہندوستانی مسئلہ پر مفصل تبصرہ کیا ہے مگر ہمیں اس میں ایک بات بھی ایسی نہیں ملتی جو دوسرے برطانی مدبر اس سے پہلے سو بار نہیں کہہ چکے ہیں۔ ساری کہانی وزیر ہند کی تقریر کے مطابق یہ ہے کہ قدرت نے ہندوستان کو ایسے سانچہ میں نہیں ڈھالا ہے کہ یہاں جمہوریت اکثریت کی حکومت کے معنوں میں سہولت سے رائج کی جا سکے کیونکہ اس ملک میں کئی مذہب اور عقیدوں کے لوگ آباد ہیں جنہیں بڑی بدگمانی اور بیوست ہے پھر تاریخ نے بھی ہندوستان کی مشکلوں کو بڑھانے میں مدد دی ہے۔ مثال کے طور پر ریاستوں کا وجود ہے اور برطانیہ کا ہندوستان سے پرانا تعلق ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ برطانیہ ہندوستان کو کچھ دینا نہیں چاہتا۔ برطانیہ تو ۱۹۳۵ء میں ہی ہندوستان کو بہت کچھ دے چکا یہ دوسری بات ہے کہ کانگریس کی وزارتیں ۸ صوبوں میں عہدے چھوڑ کر چلی گئیں۔ پھر بھی چار صوبوں میں غیر کانگریسی وزارتیں برابر کام کر رہی ہیں۔ اور یہ صوبجاتی خود مختاری کی کامیابی کی دلیل ہے۔ رہا مرکز کا سوال تو فیڈریشن کے نافذ نہ ہو سکنے کا سبب یہ ہیں کہ سب ہندوستانی اس کے خلاف ہیں۔ نہ ہندوستانیوں کو یہ شکایت ہے کہ انھیں بہت کم دیا گیا ہے۔ اصل مشکل یہ ہے کہ برطانیہ نے جو کچھ دے دیا ہے وہ اتنا کافی ہے کہ ہندوستانیوں کو آپس میں یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو گیا ہے کہ کس کا حصہ کتنا ہوگا۔ کانگریس کو یہ شکایت ہے کہ ریاستوں کو فیڈریشن میں اتنا حصہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو یہ شکایت ہے کہ ہندوؤں کو زیادہ حصہ کیوں دیا جا رہا ہے اور اسی طرح دوسرے فریقوں کو ایک دوسرے فریقوں کے زیادہ حصہ کی شکایت ہے جب تک ان لوگوں میں اتفاق نہ ہو آئینی ترقی کی طرف قدم کیسے بڑھایا جائے ہندوستان کے موجودہ جمود کی یہ تصویر ہے جو وزیر ہند نے دنیا کے سامنے رکھی ہے۔

وزیر ہند صاحب نے اپنی تقریر میں ہندوستان کی جو پوزیشن بتائی ہے وہ حقیقت میں کیا ہے اس کو نہ صرف ہر ہندوستانی بلکہ ہر وہ شخص جو کہ دنیا کی سیاست سے واقف ہے اچھی طرح جانتا ہے۔ ہم کو افسوس ہے کہ اس وقت جبکہ ہر ہندوستانی کے دل کو اپنے ہی طرف کھینچنے کی ضرورت ہے وزیر ہند صاحب کی یہ تقریر نہ صرف بے محل اور بے موقع ہے بلکہ تکلیف دہ بھی ہے کیونکہ کوئی غیور انسان اپنے ملک اور اپنے ہموطنوں کا یہ خاکہ نہیں برداشت کر سکتا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وزیر ہند صاحب نے کیوں ہندوستانیوں کے زخموں پر مرہم پاشی کی ضرورت محسوس کی۔ افسوس!

ملک معظم کی براڈکاسٹ تقریر

۲۳ ستمبر کی شام کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے ملک معظم نے شہریوں کے لئے ایک نئے اعزاز کا اعلان کیا جس کا نام "جارج کراس" ہوگا جس کا مطلب ہے کہ برطانیہ اپنی حفاظت کر رہا ہے اور صف جنگ بھی شامل ہے۔ یہ تقریر ملک معظم نے بکنگھم محل کے تہ خانہ سے براڈکاسٹ کی کیونکہ اسوقت ہوائی حملہ کے خطرہ کی گھنٹی بج رہی تھی۔

ملک معظم نے فرمایا کہ لڑائی چھڑے ایک سال سے زیادہ ہو چکا۔ انگریز اس لڑائی میں آنکھیں کھول کر شامل ہوئے تھے انکو معلوم تھا کہ ان کے خلاف کتنی بڑی بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں لیکن انکو اپنے کاز کی سچائی پر پورا بھروسہ تھا ستمبر ۱۹۳۹ء سے بڑے بڑے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ بڑی بڑی قومیں ہار چکی ہیں جو لڑائی اس وقت ہم سے بہت دور تھی جسکی آواز ہی آواز ہمارے کانوں تک پہنچتی تھی اب وہ ہمارے دروازہ پر آ سکی ہے دشمن کی فوجیں حملہ کے لئے چینل کے آس پاس جمع ہیں یعنی ہمارے ساحل سے انکا فاصلہ صرف ۲۰ میل ہے۔ دشمن کے ہوائی جہاز دن رات ہمارے شہروں پر بمباری کر رہے ہیں آزادی برقرار رکھنے اور اپنی روایات کو قائم رکھنے کے لئے جو ہمیں ورثہ میں ملی ہیں ہم سب کمر بستہ آگے ہیں لڑائی میں ہماری حوصلہ افزائی کے لئے بہت کچھ سامان موجود ہے۔ ہمارے ساتھ ہمارے اتحادیوں کی بہادر فوجیں ہیں۔ ان سب لوگوں کی نیک دعائیں ہمارے ساتھ ہیں جو آزادی کے دلدادہ ہیں۔ امریکہ میں ہمارے دوست اپنی ہمدردی کا کئی طریقوں سے اظہار کر چکے ہیں۔ برٹش کامن ویلتھ آف نیشن کے ہر حصہ سے لڑائی کے لئے آدمیوں اور سازوسامان سے امداد پہنچ رہی ہے اور ہر شخص قربانی میں پورا پورا حصہ لینے کے لئے فتح حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔

برطانیہ کی اس لڑائی میں سلطنت کی عظیم راجدھانی لندن سب سے پہلا مورچہ ہے ہمارے اور مورچوں اور شہروں پر وحشیانہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ ہماری ہمدردی ان سب کے ساتھ ہے لیکن اسوقت حملے کا سب سے زیادہ زور لندن پر ہے۔ میں بکنگھم محل سے جس کہ جا بجا چوٹیں لگی ہوئی ہیں جو کہ اسکی عزت کا نشان ہے اہل لندن کو مخاطب کر رہا ہوں گو میں کچھ کہہ رہا ہوں اس کا اطلاق تمام برطانی شہروں قصبوں اور دیہاتوں پر ہوتا ہے جو کہ حملہ کا خطرہ برداشت کر رہے ہیں۔

ہمارے موجودہ آزمائشی دور کے بعد یقیناً فتح آئیگی اور ہم ان مصیبتوں سے آزاد ہو جائینگے اسلئے ہمیں خدا پر یقین رکھنا چاہیئے اور اہل برطانیہ کی ناقابل شکست سپرٹ پر بھروسہ کرنا چاہیئے جیسا کہ میں کرتا ہوں

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۱۹ ستمبر کو میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستوا منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مسٹر مصطفےٰ احسن تیر نے ایک رزولیوشن جوہی نوٹیفائڈ ایریا کو میونسپل بورڈ میں منتقل کرنے کے متعلق گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنے کے لئے پیش کیا لیکن معاملہ رپورٹ کے واسطے میڈیکل آفسر آف ہیلتھ۔ اکزیکیٹو آفسر اور میونسپل انجینیر صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔

پنڈت برہما سنہ نے اس مقصد کا ایک رزولیوشن پیش کیا کہ بورڈ کا تمام ریزرو فنڈ اور بورڈ کے ملازمین کا پراویڈنٹ فنڈ تحفظ ہند کے سلئے وار بانڈس (قرضہ) خریدنے میں لگا دیا جائے۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم اور پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے کہا کہ بورڈ کے ملازمین کا پراویڈنٹ فنڈ انکی رائے کے بغیر جنگی قرضہ میں لگانا مناسب نہیں ہے لہذا بورڈ کے ملازمین کی رائے لے لی جائے۔ چنانچہ بورڈ نے اس رزولیوشن کو تفصیلی رپورٹ کے لئے اکزیکیٹو افسر صاحب کے سپرد کیا ہے۔

پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے بالپتی گنج کو جنرار گنج کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست کرنے کے لئے ایک رزولیوشن پیش کیا جس پر کافی بحث ہوئی۔ پنڈت سری رتن شکلا نے اس سلسلہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ رزولیوشن بہت عرصہ سے آیا ہوا ہے لیکن اسے بورڈ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔ لیکن اب کمشنر صاحب کے خط آنے پر اس رزولیوشن کو بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ چیرمین صاحب نے بتلایا کہ اس رزولیوشن پر دفتر سے رپورٹ مانگی گئی تھی اس درمیان میں کمشنر صاحب کا خط بھی آ گیا۔

ڈاکٹر ایس۔ این تواری کی موجودہ توسیع کی مدت ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ختم ہوتی ہے۔ بورڈ نے اس عہدہ کے لئے مشتہر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

۷ دسمبر کو میونسپل بورڈ کا ایک دوسرا جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں لاٹوش روڈ کے مکانات میں چھجے بنانے کے رزولیوشن پر بحث و مباحثہ کے بعد کثرت رائے سے یہ طے ہوا کہ چھجے نہ بنائے جائیں۔

بورڈ نے ایک بلڈنگ اپلیکیشن سپرنٹنڈنٹ ۱۵۰ - ۱۰ - ۲۰۰ اور دو کلرک ۳۰ - ۲ - ۵۰ کی جگہیں مقرر کی ہیں اور بلڈنگ اپلیکیشن کے ہیڈ کلرک کا عہدہ توڑ دیا ہے۔

چیرمین صاحب نے نزول سپرنٹنڈنٹ کے گریڈ کے لئے ۱۵۰ - ۱۰ - ۲۰۰ کا گریڈ مقرر کرنے کے لئے ایک نوٹ لکھا تھا لیکن بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ اس عہدہ کا پورا گریڈ یعنی ۲۰۰ - ۱۰ - ۳۰۰ قایم رکھا جائے۔

اسسٹنٹ اکزیکیٹو افسر کے مقرر کرنے کے متعلق بورڈ نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا اس کے متعلق کمشنر صاحب نے لکھا تھا کہ یہ رزولیوشن خاص نہیں معلوم ہوتا اس کے جواب میں بورڈ نے طے کیا کہ چونکہ یہ عہدہ علیحدہ ذمہ دار عہدہ نہیں ہے اس لئے خاص رزولیوشن کی ضرورت نہیں ہے۔

ممبری سے علیحدہ نہ کئے جاوینگے

پنڈت شیو نرائن مصرا وید میونسپل کمشنر کی بیوی کے مکان کے چھجے کے معاملہ میں کلکٹر صاحب نے ویدجی کو میونسپل بورڈ کی ممبری سے علیحدہ کرنے کی سفارش کی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ممبری سے علیحدہ کرنے کے لئے معقول وجوہات نہ ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں محسوس کی۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ دو ممبران کی باہمی عداوت نے ایک چھوٹے سے معاملہ کو اس قدر طول دیدیا تھا جو میونسپل بورڈ کی پارٹی بازی کا بدترین نمونہ ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

حاجی قمرالدین صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک رزولیوشن ڈسٹرکٹ بورڈ کے آئیندہ جلسہ کے لئے بھیجا ہے جسمیں مبلغ دو لاکھ روپیہ (ایک لاکھ ۷۵ ہزار ایجوکیشن کے پراویڈنٹ فنڈ سے اور ۲۵ ہزار ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ سے) گورنمنٹ ہند کے تحفظ ہند کے قرضہ میں لگانا تجویز کیا ہے

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۵ ستمبر کو امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ال۔ ال۔ ڈی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ منعقد ہوا۔

ٹرسٹ نے اپنی مختلف اسکیموں میں سڑکوں اور گلیوں کی تعمیرات کے واسطے مبلغ ۱۳۷۶۵ روپیہ اور سیور بنانے کے لئے ۱۱۹۵۲ روپے کے تخمینے منظور کئے ہیں۔

کانپور ہندو یتیم خانہ کو ویس، بلاک میں محتاج اور غریب عورتوں کے لئے ایک جائے پناہ بنانے کے واسطے رعایتی قیمت میں زمین پٹہ پر دینا طے کیا ہے۔

ٹرسٹ نے ۳۷۹۳۰ روپیہ کی مالیت کی آراضی کی فروخت منظور کی ہے اور اس طرح کل فروخت کی ہوئی آراضی کا ٹوٹل ۴۷۲۶۹ روپیہ ہو گیا ہے

ٹریڈ یونین کانگریس

مسٹر اے۔ اے علوی صدر آل انڈیا نیشنل مزدور اور کسان پارٹی نے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے آئیندہ اجلاس میں جو ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کو بمبئی میں ہونے والا ہے اس مقصد کا ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ موجودہ جنگ میں حکومت کو ہر طرح کی امداد دی جائے

سٹی کانگریس کمیٹی

۲۳ ستمبر کو سٹی کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اس فیصلہ کی تائید کی گئی کہ مہاتما گاندھی سے ہدایت ملنے تک ستیہ گرہ بند کر دیا جائے۔

کانپور پریس یونین

کانپور پریس یونین کے ایک جلسہ میں ایک پروونشل پریس ورکرس کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جسکے انتظامات کے لئے ۵ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

آزاد ٹولی

۶ اکتوبر کو آزاد ٹولی کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے جدید عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔

سوداگران سائیکل

۱۲ ستمبر کو کانپور کے سائیکل کے سوداگران کا ایک جلسہ مسٹر دی۔ ایس رستوگی منیجنگ ڈائرکٹر مسرس ٹنڈ لمیٹڈ کی صدارت میں ہوا جسمیں یہ طے ہوا کہ ہر ماہ کی آخری اتوار کو سائیکل کی دوکانیں بند رہا کریں۔

آگرہ یونیورسٹی

آگرہ یونیورسٹی کی سینٹ نے ایک قاعدہ حال ہی بنایا تھا جسکے مطابق ڈگری کے امتحان میں فیل ہونے والے طلباء کو کالج کے پرنسپل اور وائس چانسلر کی اجازت پر ایک مضمون تبدیل کرنے کی اجازت دیجا سکتی ہے۔ لیکن چانسلر صاحب نے اسپر اپنی منظوری نہیں دی ہے۔

آگرہ یونیورسٹی کے طلباء کے ایک مہاسبھا نے چانسلر آگرہ یونیورسٹی کو بھیجا ہے جسمیں منظوری نہ دینے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔

میونسپل ملازمین کا ڈیپوٹیشن

۲۵ ستمبر کو میونسپل بورڈ کے ٹیکس سکشن کے ملازمین کا ایک ڈیپوٹیشن مسٹر رامچندر ڈویزنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹ کی رہنمائی میں مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ سے ملا اور اس محکمہ کے ملازمین کی تمام شکایتیں پیش کیں۔

چیرمین صاحب نے جائز شکایتوں پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

لیبر کمشنر کا فیصلہ

کپڑا اکیٹی اور کپڑے کی دوکانوں کے ملازمین کے درمیان تعطیلات کے متعلق جو جھگڑا تھا اسپر لیبر کمشنر نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور اس پر دوکان کے مالکان اور ملازموں کی ایسوسی ایشن یعنی کپڑا کر مچاری منڈل نے اپنی رضامندی دیدی ہے۔

اس فیصلہ کے مطابق دوکانوں کے ملازمین کو مہینے میں دو دن کی تعطیل ملا کریگی، ہر پندرہ روز کے اندر ایک چھٹی ہوا کرے گی۔ تمام سال میں بارہ دن کی تعطیل تہواروں کے سلسلہ میں ملیگی۔ یہ تعطیل مہینے میں چھٹیوں کے علاوہ ہوگی۔

۱۵ دن کی چھٹی پوری تنخواہ پر اتفاقیہ طور پر ملیگی

۱۴ دن کی چھٹی نصف تنخواہ پر بیماری کی وجہ سے ملیگی

دیوالی کی تعطیل دو بجے کے دن کے بعد نہ ملیگی۔

ہر ملازم کو نوکری چھوڑتے وقت ۱۵ یوم کا نوٹس دینا ہوگا اور ہر دوکاندار کو یعنی ۱۵ دن کا نوٹس یا ۱۵ دن کی تنخواہ نوکری سے علیحدہ کرنے کی صورت میں دی جائے گی۔

سیاسی سزائیں

سٹی کانگریس والنٹیر کور کے کپتان مسٹر رام سنگھ اور اسسٹنٹ کپتان مسٹر جندر پال سنگھ اور فیل خانہ اور چوک وارڈ کانگریس کمیٹی کے ۱۶ والنٹیریوں کو تحفظ ہند کے قانون کے دفعہ ۵۸ (۲) کے ماتحت ۶-۶ ماہ قید سخت اور ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے درصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ۲-۲ ماہ کی قید سخت کی سزا ہوگی۔ ایک والنٹیر کو نابالغ ہونے کی وجہ سے پہلا جرم کرنے والے ایکٹ کے ماتحت رہا کر دیا گیا۔

مسٹر رام رتن شرما کو تحفظ ہند کے قانون کے تحت عدالت ماتحت سے سزا ہوئی تھی مگر انھوں نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کرتے ہوئے پہلا جرم کرنے والے قانون کے ماتحت اپنے کو بری کرنے کی درخواست کی چنانچہ جج صاحب نے عدالت ماتحت کے فیصلے کو خارج کرتے ہوئے ۲۵۰ روپے کا مچلکہ اور اسی رقم کی دو ضمانتیں پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

مسٹر اشوک کمار بوہرا ورسٹر کے۔ سی۔ شکلا کو تحفظ ہند کے قواعد کے دفعہ ۳۸ (۱) (اے) اور ۳۸ (۵) کے ماتحت وکٹوریہ ملس کے پھاٹک پر مزدوروں کے جلسہ میں ایک قابل اعتراض تقریر کے سلسلہ میں ۱۸-۱۸ ماہ قید سخت اور ۲۵-۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر اسلم

مسٹر اسلم کانگریسی ورکر پر ایک قابل اعتراض نظم پڑھنے کے جرم میں تحفظ ہند کے قانون کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے انہوں نے ۲۳ ستمبر کی پیشی میں نظم پڑھنے سے انکار کیا اور کہا کہ راجہ رام کے بکس میں یہ نظم ہے جو کہ مسٹر پیارے لال اگروال پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی کے یہاں رہتا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں اگروال صاحب کے مکان اور تلک ہال میں تلاشی بھی لی گئی۔

شہر کی بہبودی کی اسکیمیں

میونسپل بورڈ کی ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی نے شہر کی ترقی اور بہبودی کے لئے ایک رزولیوشن کے ذریعہ عام پبلک۔ پبلک اداروں مقامی اخباروں اور ممبران بورڈ و ممبران ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی سے تجاویز اور مختلف قسم کی اسکیمیں طلب کی ہیں اسطرح کی تجویز اور شہر کی بہبودی کے لئے اسکیمیں آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کے نام بھیجی جائیں۔

وار کمیٹی کا جلسہ

کانپور وار کمیٹی کا آیندہ جلسہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء ۴ بجے شام کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی میٹنگ ہال (کچہری کمپاؤنڈ کے اندر) میں منعقد ہوگا۔ جلسہ کے ایجنڈا کا خاص آئیٹم گزشتہ مہینوں میں جو کام میں ترقی ہوئی ہے اسپر غور ہوگا اور آیندہ کے لئے کام کے واسطے تجاویز پیش کرنا ہے

حکومت افغانستان

حکومت افغانستان کے ہیلتھ افسران نے افغانستان میں ہیضہ کی وبا پھیلنے سے روکنے کے لئے

سبد گل

والسرائے کی اس پیش کش پر کہ ایگزیکٹیو کونسل میں ہندو مسلم ممبران کا اضافہ کیا جائے۔ مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کے طرف سے خوب خوب مطالبے پیش کئے جارہے ہیں۔

اب سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ اگر تمام مختلف جماعتیں اپنے اپنے مطالبوں پر سراسر ایک دوسرے کے خلاف اور منافی ہیں اسی طرح ڈٹی رہیں تو والسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں توسیع کی پیش کش ہی مردہ ہو جائے گی۔

اس واقعہ پر ایک چھوٹی سی پرانی دیہاتی کہانی ہمیں یاد آگئی۔ دو کسانوں نے آپس میں مشورہ کرکے یہ فیصلہ کیا تھا کہ برابر کے حصہ داری میں گنّے کی کھیتی کی جائے اور گنّے خوب جی بھر کر چوسے جائیں اور فروخت کرکے ان سے روپے بھی پیدا کئے جائیں جب معاملہ طے ہوگیا تو یاروں نے خیالی پلاؤ پکانا شروع کیا ایک نے کہا۔ کہ "بھائی جب گنا پک جائے گا تو میں ایک گنا پٹ سے توڑوں گا اور اُسے چوسنا شروع کردوں گا" دوسرے نے کہا" خوب امیں تو کھیت تیار ہوتے ہی دو گنّے دونوں ہاتھوں سے پٹاپٹ توڑوں گا اور خوب رس پیوں گا" یہیں سے جھگڑا شروع ہوا۔ کیونکہ ایک حصہ دار نے صرف ایک گنّے اور "پٹ" کی ایک ہی آواز کا تذکرہ کیا تھا دوسرے نے دو گنّوں کا ذکر چھیڑ دیا اور غضب یہ کیا "پٹ" کی صدا بھی دوگنی کرکے اس نے "پٹاپٹ" کردی۔ غرض یہ کہ دونوں حصہ داروں کے خیالی مطالبات اسی طرح بڑھتے گئے اور آخر کار مارپیٹ شروع ہوئی اور سروں پر لاٹھیوں کی وہ "پٹاپٹ" ہوئی کہ گنّوں کی کھیتی ہی خواب خرگوش بن گئی، اور دوسرے دیہاتیوں نے ان دونوں کا خوب مضحکہ اُڑایا اور دونوں میں سے کسی کو خیالی گنّوں کے سوا حقیقی گنّوں کو چوسنا نصیب نہ ہوا۔ غالباً کانگرس کے مخالفین کو بھی والسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں اس سیزن میں گنّے چوسنے کا شغل نصیب نہ ہوگا دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

تمام فرانس پر قبضہ

لندن ۲۷ ستمبر۔ نیوز کرانیکل کا نامہ نگار مقیم لزبن بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ ایک غیر جانبدار ماہر سیاسیات فرانس سے لزبن آیا ہے اور اس کا بیان ہے کہ جرمنی عنقریب ہی شاید تمام فرانس پر قبضہ کرلے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دشی گورنمنٹ جرمنی کے ساتھ ایک صلحنامہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ادھر جرمن حکام بھی ان فائدوں کو ہاتھ سے جانے دینا نہیں چاہتے جو تمام فرانسیسی علاقہ پر جس میں بحرۂ روم کی بندرگاہیں اور بحری اڈے بھی شامل ہیں قبضہ کرنے سے جرمنی کو حاصل ہو جائیں گے۔

شنگھائی پر بھی مصیبت آنیوالی ہے

لندن ۲۷ ستمبر۔ غیر جانبدار ماہروں اور مبصروں کا خیال ہے کہ شنگھائی پر بھی مصیبت آنے والی ہے کیونکہ ہند چین میں جاپانی فوجوں کے داخلہ کی وجہ سے نازک صورت حالات پیدا ہونے کا خیال کیا جاتا ہے۔

لوہے پر پابندی

واشنگٹن۔ ۲۶ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جاپان کو جانے والے لوہے کے ٹکڑوں اور کترن پر پابندی لگادی ہے۔

لندن ۲۷ ستمبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے چینل کی بندرگاہوں کیل کے جہازوں اور جرمنی کے داخلی سمندری راستے پر زبردست حملے کئے۔

ادب لطیف

ایک دعا

اب سے پانچ ہزار سال پہلے کے بابل کے خط میخی کی ایک لوح پر لکھی ہوئی مناجات

اے خدا میرے گناہ بہت بھاری ہیں۔ میں نے حرام چیز کھائی ہے۔ میں جس گناہ کا مرتکب ہوتا ہوں تجھے ان کی خبر ہو جاتی ہے۔ خدایا مجھ سے خفا ہو کر میرے پاس سے واپس نہ جا۔ اور مجھے مصیبت کی تاریکی میں پھنسا ہوا نہ چھوڑ۔

تیری مدد کے بغیر میں اپنے کو کیسے بچا سکتا ہوں۔ تو میرا خدا ہے۔ میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں، اور تیری ہی حضور میں اپنی دعا پیش کرتا ہوں۔ خدایا اپنے خادم ستارے کو میری نگرانی کے لئے بحال کردے۔

گناہوں کے خوفناک سیلاب میں بہا جارہا ہوں تو میرا ہاتھ پکڑ اور میرے گناہوں سے درگزر کرکے مجھے برکت دے۔ خدایا ہوا کو حکم دے کہ میری خطاؤں کو اُڑا لے جائے۔

نظر!

دیدار آلہی کا شوق ہے تو چشم بصیرت کھول اپنی تمام قوت سے اپنے دل کی آنکھ کو اس پر جمادے اور دلیری سے اس وقت تک ٹکٹکی باندھے رکھ جب تک کہ ساری کائنات کے فرماں روا کو نہ دیکھ لے۔

ان فانی آنکھوں کی فانی پتلیوں سے تو اسے نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے گرد بادل کا حلقہ ہے،

تیری یہ کمزور آنکھیں تو زیورس کو بھی نہیں دیکھ سکتیں۔

عالم نسواں

مرد کے بارے میں عورت کے عجیب خیالات

"ذیل میں ہم ایک فرانسیسی خاتون کے مرد کے بارے میں چند عجیب و غریب خیالات درج کرتے ہیں۔ ان خیالات سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس وقت یورپ میں عورتوں اور مردوں میں کس قدر بے اعتنائی اور بے اعتمادی بڑھی ہوئی ہے۔ ذیل کے خیالات جہاں دلچسپ ہیں۔ وہاں ان مردوں کے لئے عبرت انگیز بھی۔ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کو مغربی رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں اس خاتون کے دلچسپ خیالات یہ ہیں":۔

مرد خواہ تمہارا باپ ہو یا شوہر یا بیٹا ہرگز قابل اعتماد نہیں کیونکہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ مرد نے بحیثیت باپ کے بیٹی یعنی عورت کی ہمیشہ حق تلفی کی ہے۔ بحیثیت شوہر کے عورت کے حقوق کو غصب کیا ہے اور بحیثیت بیٹے کے عورت یعنی ماں پر ہر نوعیت کی سختیاں روا رکھی ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ عورت ذات مردوں پر اعتماد کرے۔ عورت کو صرف اپنے اوپر اعتماد کرنا چاہیئے۔

جب کوئی مرد نہایت بیتابانہ انداز میں تمہارے ساتھ اظہار محبت کر رہا ہو تو یقین جانو اسے تم سے محبت نہیں ہے۔ بلکہ وہ تم سے اپنی کوئی غرض پوری کرنا چاہتا ہے۔ اس کی محبت آندھی کے اس طوفان کے مانند ہوتی ہے۔ جو بڑی تیزی کے ساتھ اٹھتا ہے۔ لیکن چند لمحوں کے بعد یہ طوفان دنیا کو گرد و غبار میں آلودہ کرکے نابود ہو جاتا ہے۔ مرد کی محبت بھی ایک طوفان دنیا کی طرح اُٹھتی ہے اور عورت کی زندگی کو گرد آلود کرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

جب کوئی مرد تمہاری محبت میں بیتاب ہو کر آنسو بہا رہا ہو۔ اور آہیں کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ وہ محبت کا پارٹ ادا کرنے میں کمال رکھتا ہے۔ کیونکہ مرد جانتا ہے کہ ایک عورت کو سب سے زیادہ محبت کا فریب ہی دیکر بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔ اس محبت کی وبا نے معصوم لڑکیوں کی اس قدر جانیں لی ہیں کہ آج تک دنیا کی کوئی وبا اتنی مہلک اور تباہ کن ثابت نہیں ہوئی۔

تم اپنے شوہر سے محبت رکھتی ہو تو ضرور رکھو۔ محبت کرنا ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن اپنی محبت کے جواب میں شوہر کی محبت کی اُمید نہ رکھو۔ کیونکہ شوہر محبت نہیں کیا کرتے، بلکہ وہ بیویوں کے ساتھ کاروبار کیا کرتے ہیں۔ اور ان بیویوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جو ان کے گھروں کا کام چلانے کے لئے کم سے کم روپے لیکر مردوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہونچائیں ان کو ایسی بیوی قطعی ناپسند ہیں جو ان کے لئے مہنگی ثابت ہوں۔

جب کوئی شوہر اپنی بیوی پر کوئی احسان کرتا ہے تو اس کو بار بار جتاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لئے وہ کیا جو کوئی دوسرا مرد نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن جب کوئی بیوی شوہر پر کوئی احسان کرتی ہے تو مرد اس کو دہرانا بھی پسند نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے کہ بیوی نے جو کچھ کیا وہ اس کا فرض تھا۔ گویا فرض کی ذمہ داری دنیا میں صرف عورتوں پر ہے مردوں پر قطعی نہیں۔

جب کوئی شوہر اپنی بیوی کی موت پر ۵۰ رو رہا ہو تو یہ سمجھ لو کہ وہ اپنے اس عیش و آرام کے لئے رو رہا ہے جو اس نے بیوی کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔ وہ بیوی کی موت پر آنسو بہاتا جاتا ہے اور سوچتا جاتا ہے کہ اب جلد سے جلد کسی دوسری عورت کو تلاش کرنا چاہیئے۔ تاکہ میری عیش پرستی اور راحت میں خلل نہ آنے پائے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد نئی بیوی تلاش کرلیتا ہے۔ اور پرانی بیوی کو اس طرح بھول جاتا ہے۔ جیسے اسے اس سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔

بحر روم کے بارے میں اسکیم پر غور

لندن ۲۶ ستمبر۔ سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو روم سے جرمنی کو روانہ ہو گئے ہیں۔

ایک سوئیس اخبار کا بیان ہے کہ کاؤنٹ چیانو وہاں بحر روم کی صورت حالات کے متعلق اسکیم پر تبادلۂ خیالات کے لئے جارہے ہیں۔ اسی اخبار کا نامہ نگار برلن سے لکھتا ہے کہ حال ہی میں برلن میں جو بات چیت ہوئی تھی اس میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رویہ پر بھی غور کیا گیا تھا جو کہ برطانیہ کی امداد کرتا ہے۔

علاقہ ڈوور پر گولہ باری

لندن ۲۶ ستمبر۔ ساحل فرانس پر رکھی ہوئی لمبی مار والی جرمن توپوں نے ڈوور کے علاقہ پر تقریباً ایک گھنٹہ تک گولہ باری کی۔ ایک مرد اور ایک عورت ہلاک ہو گئے۔

بچوں کی دنیا

ایمانداری

یہ تم جانتے ہو چور کی ساکھ نہیں ہوتی۔ جو لوگ دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں وہ آخر کار بدنام ہو جاتے ہیں۔ ایمان دار آدمی کی ساکھ جم جاتی ہے اور ہمیشہ خوش رہتا ہے اس لئے ایمان داری ایک فائدہ مند چیز ہے۔

جس چیز کو ہم محنت سے کماتے ہیں یا جو چیز ہمیں بطور انعام یا تحفہ کے ملتی ہے اُسے کام میں لاکر لطف آتا ہے۔ اپنی محنت کا کمایا ہوا روپیہ مزہ دیتا ہے لیکن جو چیز بے ایمانی سے حاصل کی جائے اس میں کچھ لطف نہیں آتا۔ بعض دفعہ لڑکے بے ایمانی سے کھیل میں تعلیم میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور انعام بھی حاصل کرلیتے ہیں مگر اپنے دل میں شرمندہ ہوتے ہیں بات چھپی نہیں رہتی، لڑکے چھیڑتے ہیں اور بار بار انہیں شرمندہ ہونا پڑتا ہے بے ایمان اور چور کو سزا ملتی ہے۔ لیکن اگر ہم صرف اسلئے ایمان دار بنیں کہ بے ایمانی سے سزا ملے گی تو ہم ایمان دار نہیں ہیں۔ بلکہ بزدل ہیں۔ دل میں بے ایمانی بھری ہوئی ہے، جب کبھی موقع ملے گا وہ چوری کرنے سے گریز نہ کریں گے بشرطیکہ سزا سے بچ سکیں۔ اصلی ایمان داری دل سے ہے۔ نفع ہو یا نقصان ہر حالت میں ایمان دار رہے گا۔

پردۂ فلم

میں ہار ہی

دنیا میں اگر انسان ہی کی خواہش اور مرضی کے مطابق ہر ایک کام ہوتا رہے تو بجائے انسانوں کے یہ دنیا فرعونوں کی بستی نظر آئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ انسان کتنے ہی خیالی گھوڑے کیوں نہ دوڑائے ہوتا وہی ہے جو قدرت کو منظور ہو۔ فلم کمپنی کے مالک اور ڈائرکٹر سنتوش کے خیالات بھی بہت بلند تھے۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ اسکی اپنی کمپنی کے اداکار۔ اداکاری کے اس معراج کمال پر نظر آئیں۔ جہاں نہ مصور کا قلم اور نہ کسی شاعر کے خیالات ہی پہونچ سکیں۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اسی لئے دیہاتی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے مس راگنی نے ایک دیہاتی نوجوان کو دل دیکر اس سے عشق و محبت کا سبق پڑھنا شروع کردیا۔ گنوار کے لٹھ گوپال کے پیروں تلے اپنی اُمیدوں کو یوں پامال ہوتے ہوئے دیکھ کر سنتوش بہت ہی کسمسایا لیکن بے چارہ اُف تک نہ کرسکا آگ تو پھر بھی لگائے لگ سکتی ہے اور بجھائے بجھ جاتی ہے۔ لیکن عشق کی آگ۔

جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

راگنی اور گوپال کے دلوں میں عشق کی آگ برابر کی لگ چکی تھی۔ پھر اس میں آن کا چین و اطمینان کیونکر جل کر خاک نہ ہوتا۔ دونوں بے چین رہتے ہیں۔ حد درجہ پریشان۔ لیکن خاموش راتیں دونوں بے چین دلوں کی ملاقات کا سامان کرکے کسی قدر تسکین پیدا کردیتیں۔ کوئی بات نہ تھی اگر راگنی گوپال پر اور گوپال راگنی پر مرمٹتے۔ لیکن رجنی غریب کا کیا بنتا۔ وہ تو ایک مدت سے گوپال پر آس لگائے بیٹھی ہے۔ اور زندگی کے دن اسی اُمید میں کاٹ رہی ہے کہ گوپال ایک نہ ایک دن اسے ضرور اپنی رفیقۂ حیات بنائے گا۔ لیکن گوپال اب وہ گوپال نہ تھا۔ وہ رجنی سے دور دور رہنے لگا۔

رجنی نے بھی یہ محسوس کیا۔ اور جب اُسے یہ پتہ چلا کہ گوپال اسکا نہیں بلکہ کسی اور کا ہو چکا ہو تو غریب کلیجہ مسوس کر رہ گئی۔ اس کی تمام اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور اُسے چپ سی لگ گئی۔

محبت میں وہ بے پناہ طاقت ہے کہ دنیا بھر کی قوتیں ملکر بھی اس کا مقابلہ کرنا چاہیں تو بُری طرح ناکام ہوں پھر بھلا آرٹ کی کیا ہستی تھی۔ بیشک راگنی نے سنتوش سے اقرار کیا تھا کہ وہ تمام عمر آرٹ اور آرٹ ہی کی خدمت کرے گی۔ لیکن کب؟ جبکہ وہ محبت آشنا نہ تھی۔ اب تو محبت ہی اس کا سب کچھ ہے۔ محبت ہی اس کی زندگی ہے۔ اب وہ گوپال کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور اسی لئے اُس نے تہیہ کرلیا ہے کہ شہر جاتے وقت وہ اپنے ساتھ گوپال کو بھی ضرور لے جائے گی۔ یہ حال دیکھکر سنتوش خون کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ گوپال البتہ ہے کہ وہ راگنی کے ہمراہ ضرور شہر جائے گا۔ بوڑھا بہاری اپنے اکلوتے بیٹے گوپال کی جدائی سے اتنا بے چین نہیں جتنا کہ اپنے مرحوم دوست کی نشانی رجنی کی غیر حالت دیکھ کر پریشان۔ اس کی صرف ایک اور ایک ہی آرزو تھی اور یہ کہ رجنی کی شادی گوپال سے ہو جائے لیکن بیٹے کی ضد کے آگے باپ کی ایک نہ چلی اور وہ راگنی کے ساتھ شہر چلا گیا۔

اگر کوئی چاہے کہ کوا ہنس کی چال چلے تو ایسی مہمل آرزو رکھنے والے کو دنیا پاگل نہیں تو بے وقوف ضرور سمجھے گی۔ یہی حال شہر پہونچ کر راگنی کا ہوا۔ وہ اپنے حلقۂ احباب میں ذلت کی نظروں سے دیکھی جانے لگی۔ گوپال کے گنوار پن سے وہ بے حد پریشان تھی۔ وہ گوپال کو بہت کچھ سنبھالنے کی کوشش کرتی مگر یہ ٹھوکر کھائے بغیر نہ رہتا۔ راگنی کی ان پریشانیوں کا اندازہ لگا کر سنتوش فلم کمپنی کا اسسٹنٹ ڈائرکٹر شوری اس بات کی کوشش میں لگ گیا کہ کسی طرح گوپال سے تنگ آکر راگنی خود ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔

اس میں شک نہیں کہ راگنی گوپال کی حماقتوں سے بہت تنگ آچکی تھی۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اپنے پرائے سبھی اس کی ہنسی اُڑا رہے ہیں۔ لیکن غریب محبت کے ہاتھوں مجبور تھی۔ ایک دن ۴۴ ڈنر پارٹی میں گوپال کی وجہ سے اُسے انتہائی ندامت اٹھانی پڑی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ گوپال اس سے ناراض ہوکر کہیں چلدیا ہے تو وہ بے قرار ہوگئی اور اُسے اس وقت تک قرار نہ آیا جب تک کہ گوپال سے جانہ ملی۔ وہ گوپال کو اپنے رنگ میں نہ رنگ سکی۔ اب اس کی دلی خواہش ہے کہ وہ خود کو گوپال کے رنگ میں رنگ دے۔

ایک قابل ڈائرکٹر اگر چاہے تو معمولی سے معمولی شخص کو بھی ایک زبردست اداکار بنا سکتا ہے۔ سنتوش ایک قابل ڈائرکٹر تھا اسی لئے راگنی کے چلے جانے سے اسے بالکل تشویش نہ ہوئی۔ بجائے راگنی کی تلاش کے اس کی نظر انتخاب رجنی پر پڑی۔ کیونکہ دیہات میں وہ اسے دیکھ چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ایک دن وہ رجنی کو راگنی سے بھی کہیں زیادہ نامور فلم ستارہ بنا کر رہے گا۔ وہ دیہات پہونچا اور رجنی کو شہر لاکر اسے تعلیم دینی شروع کردی۔

ادھر راگنی گوپال کے رنگ میں رنگ چکی تھی دونوں ایک گاؤں میں ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے کہ گوپال کے چند ملاقاتیوں نے اسبات کی اطلاع بہاری کو کردی۔ بیٹے کے لئے باپ دوڑا ہوا اس وقت وہاں پہونچا۔ جبکہ گوپال اور راگنی کی شادی میں چند ہی گھڑی کی دیر تھی۔ بہاری نے تنہائی میں راگنی سے ملاقات کی۔ راگنی یہ سنکر دم بخود رہ گئی کہ محبت کے کھیل میں وہ تنہا ہی نہیں بلکہ گوپال کے بچپن کی ساتھی رجنی بھی اس کیساتھ شریک ہو۔ وہ بھی گوپال کے لئے برابر کی دعویدار ہے۔ محبت کے اس کھیل میں دونوں میں کس کے ٹوٹے ہوئے دل سے "میں ہاری" کی دلخراش صدا بلند ہوئی۔ یہ پردۂ سیمیں پر ملاحظہ کیجئے۔ (گذشتہ ہفتہ سے اس تصویر کی نمائش نشاط ٹاکیز کانپور)

اقوال زرین

جو اپنے باپ سے نیکی نہیں کرتا وہ اپنے بیٹوں سے نیکی کا اُمیدوار نہ رہے۔

دشمن خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اس کو حقیر مت جانو۔

زندگی کی وقعت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں تاہم دو چیزیں چٹان کی طرح قایم رہتی ہیں اول دوسروں پر مشکل کے وقت مہربانی کرنا دوم اپنی مصیبت میں حوصلہ نہ ہارنا۔

جب تو کوئی بات کہہ چکے وہ تیری مالک ہے جب تک تو اُسے نہ کہے تو اُس کا مالک ہے۔

خداوند کریم کے ساتھ محبت بلند ہونے والا سایہ نور ہے اور خلقت کے ساتھ محبت ہونے والا غم ہے۔

بڑا آدمی مغرور نہیں ہوا کرتا ہے۔ لیکن چھوٹا آدمی مغرور ہوتا ہے۔

اگر تمھیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت بے فائدہ ضائع نہ کرو۔ کیوں کہ زندگی وقت ہی سے بنتی ہے۔

جس شخص میں کوئی خامی نہیں وہ خامیوں کا پتلہ ہے۔

موج تبسم

گاہک: ہاں تو پھر سب ملا کر اس اچکن کی کیا لاگت ہوگی۔

درزی: چالیس روپے۔ اچکن میں حضور جیبیں کتنی ہونی چاہئیں۔!

گاہک: اچکن کی قیمت دینے کے بعد شاید کسی جیب کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

ایک شخص: (نجومی سے) اچھا دیکھا میری قسمت میں کیا لکھا ہے۔

نجومی: (ہاتھ کو بڑے غور سے دیکھکر) تم کو بادشاہ ہونا چاہیئے۔

شخص: اجی بادشاہت کو تو رہنے دیجئے یہ بتاؤ کہ کھیں سے مال و دولت بھی ملیگی۔

نجومی: صرف چند ہی روز کی دیر ہے۔ تم کو اس قدر دولت ملیگی کہ سنبھال نہ سکوگے۔

وہ شخص سلام علیک کہہ کر جانے لگا۔

نجومی: میرا حق الخدمت تو دیتے جاؤ۔

شخص: بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب تم آئندہ کا حال بتا سکتے ہو تو تمھیں یہ نہ معلوم ہوا کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے۔

نواب واجد علی شاہ کی نسبت تذکرہ ہو رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ معمولی پیالہ میں انکا ناشتہ پانسو روپیہ کی لاگت کا ہوتا تھا ایک دیہاتی بڑی حیرت سے بولے کہ وہ پیالہ نرا گھی کا ہوتا ہوگا۔

دلچسپ معلومات

آدم خور پہاڑ

دنیا میں ایسے پہاڑ اور چٹانیں موجود ہیں جو انسان کو قریب آتی ہی ہلاک کر دیتی ہیں۔ افریقہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ایک ایسا پہاڑ ہے کہ جو انسان کی جان کا سب سے بڑا دشمن ہے جوں ہی کوئی ناواقف انسان اس پہاڑ کے قریب سے گذرتا ہے فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے اور تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس پہاڑ کے سینکڑوں انسانوں اور جانوروں کی ہڈیوں کے ڈھانچے پڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

افریقہ کے اس خوفناک پہاڑ کی طرح امریکہ میں بھی ایک چٹان ہے جس کے پہلو ترچھے ہیں۔ یہ دو ہزار فٹ لمبی اور تین سو فٹ چوڑی ہے۔ اس چٹان کی خون آشامی کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ جو شخص بھی اس چٹان پر چڑھنے کی جرأت کرتا ہے وہ فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ حکومت امریکہ نے ایک قانون کے ذریعہ اس خونی چٹان پر چڑھنے کی ممانعت کر دی ہے۔

بولنے والا موٹر

راہ گیروں کو ہٹانے کے لئے آج کل موٹروں میں ہارن لگائے جاتے ہیں۔ لیکن امریکہ کے ایک موجد کا خیال ہے کہ ہارن کے بجائے ایک ایسا آلہ موٹروں میں لگایا جائے جو شور مچانے کے بجائے انگریزی زبان میں لوگوں کہے، "ہٹ جائیے، بچ جائیے" تازہ اطلاع ہے کہ یہ آلہ ایجاد ہو گیا ہے۔ آلہ دبانے پر "مہربانی فرما کر راستہ سے ہٹ جائیے" کلمات کہتا ہے۔

افسانہ

غریب کا دل

ڈاکٹر ہیوگو کا شاہکار — ترجمہ جناب غلام عباس مولوی

گذشتہ سے پیوستہ

میرے غریب شوہر — او خدا! — نہ جانے وہ کیا کہیں گے وہ خود اپنی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ اب میں بیٹھے بٹھائے یہ کیا کر لیا؟ پانچ بچے ہمارے آپ ہی ہیں ان کے ابا جان رات دن ان کے لئے افکار میں مبتلا رہتے ہیں۔ گویا اُن کی تکالیف کم تھیں جو میں نے یہ نئی مصیبت مول لے لی۔ وہ یقیناً بہت خفا ہوں گے۔ کیا وہ آ گئے؟ نہیں ذرا سی آہٹ سے مجھے اُن کا گمان ہوتا ہے ان کی آمد سے مجھے خوف سا محسوس ہوتا ہے۔"

وہ خیالات میں کھوئی سردی سے کانپتی رہی ماہی خور پرندوں کی روح فرسا چیخوں۔ اور طوفانی ہوا کی ہیبت ناک سرسراہٹ نے اس پر کوئی اثر نہ کیا۔

ایک بارگی دروازہ کھل گیا۔ صبح کی سفید روشنی کے ساتھ ماہی گیر اپنا جال گھسیٹتا اور مترنم آواز سے گنگناتا ہوا ہشاش بشاش اندر داخل ہوا۔ بے شمار مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح اسکی آواز جھونپڑی میں گونج گئی۔ ع

آہٹ پا کر کوئی ذرا سی کہتے ہیں لو وہ آتے ہیں:-

"تم آ گئے! ماہی گیر کی بیوی بچھڑے ہوئے دوست کی طرح اس سے لپٹ گئی اور اپنا سر اس کے سینے کے قریب پھٹی ہوئی قمیص پر رکھ دیا۔

"میں آ گیا ہوں جان من!" اس نے مسکرا کر کہا۔ آگ کی روشنی میں اس کے مطمئن بشرے سے نجابت ٹپکتی نظر آتی تھی وہ چہرہ جسے اُس کی بیوی کتاب کے ورق کی طرح پڑھ سکتی ہے۔

آج کا دن بہت نحس ثابت ہوا" اس نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"موسم کیسا تھا؟"

"نہایت خطرناک؟"

"اور شکار؟"

"بہت برا" خیر کوئی بات نہیں۔ میں صحیح و سالم تمھارے پاس ہوں یہی میرے لئے بہت ہے۔ شکار بالکل نہ ہو سکا۔ بلکہ جال بھی پھٹ گیا معلوم ہوتا تھا کہ فضا میں شیطان رقص کر رہے ہیں اور موجوں پر موت کروٹ لے رہی ہے۔ ایک بار تو مجھے یقین ہو چلا تھا کہ کشتی اب ڈوب کر رہے گی لیکن میں بچ گیا کیونکہ تم جانتی ہو کہ میری جان ان بچوں میں اٹکی ہوئی ہے۔ مجھے ان کی پرورش کرنی ہے۔ بہرحال یہ بتلاؤ کہ اس وقت تک تم کیا کرتی رہیں؟"

اس کی بیوی نے اپنے جسم میں کپکپی سی محسوس کی۔

"میں؟" اس نے بہ مشکل کہا "نہیں کچھ نہیں۔ یوں ہی معمول کے مطابق کپڑے سیتی رہی اور طوفان زدہ سمندر کا شور سنتی رہی۔ بلکہ میں تو ڈر گئی تھی۔"

"ہاں بارش کے دن بہت ہی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو!

ماہی گیر کی بیوی نے جھرجھری لیکر گویا وہ کسی جرم کے اقدام پر آمادہ ہے، کہا بیوہ ہمسائی کا انتقال ہو گیا۔ غالباً رات کے پہلے حصے میں تمھارے جانے کے بعد ہی غریب دو بچے چھوڑ گئی ہے کچھ اچھے ہی نام ہیں ان کے لڑکا گھٹنوں چلتا ہے اور لڑکی ابھی بہت چھوٹی ہے، غریب بیوہ! بے چاری نے بہت مصیبتیں جھیلیں!!"

ماہی گیر ہراساں نظر آنے لگا۔ اس نے اپنی بھیگی ہوئی ٹوپی کو ایک کونے میں پھینک کر سر کھجاتے ہوئے کہا:-

"ہمارے آپ ہی پانچ بچے ہیں۔ اب یہ دو مل کر سات ہو جائیں گے۔ گھر کا یہ حال ہے کہ اس ناقابل برداشت موسم میں ہمیں بھوکا سونا پڑتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا نتیجہ آخر کیا ہوگا۔ اینہہ! اس میں میرا کیا قصور؟ یہ سب خدا کے کام ہیں۔ اس نے ان بیچاروں سے ان کی ماں کو کیوں چھین لیا۔ خدا کی مصلحتوں کو سمجھنا میرے لئے دشوار ہے۔ شاید پڑھے لکھے فلسفی سمجھ سکتے ہوں۔ ننھے ننھے غریب اور لاوارث بچے!! بی بی دیکھو اسی وقت جاؤ اور انھیں [illegible] گے۔ تو اپنی ماں کی لاش دیکھ کر سہم جائیں گے۔ ہم انھیں بچوں کے ساتھ پال لیں گے۔ اور وہ بھی ان میں بھائی بہنوں کی طرح رہیں گے۔ جب خدا ہمارے بچوں کے ساتھ ان دو ننھی ننھی جانوں کا اضافہ دیکھے گا تو یقیناً ہمارے شکار میں بھی دست غیب سے اضافہ کر دے گا۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں فاقوں میں بسر کر لونگا ان کے لئے میں آئندہ دگنی محنت سے کام کروں گا۔ بس بس جلدی کرو۔ انھیں فوراً اٹھا لاؤ! تم جاتیں! کیوں نہیں؟ سوچ کیا رہی ہو! تم تو عموماً جلد بازی سے کام کرنے کی عادی ہو پھر یہ پس و پیش کیسا؟ جاؤ!!

ماہی گیر کی بیوی نے مسہری پر سے پردہ سرکا دیا۔

"دیکھئے!!" اس نے کہا۔

برطانیہ پر حملے کیلئے جرمنی کی اسکیم

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ برطانیہ پر چڑھائی کرنے اور فوجیں بھیجنے کے لئے جرمنوں کی کوششوں کے متعلق یہاں بہت سی خبریں گشت کر رہی ہیں اور اسی سلسلہ میں ایک خبر یہ بیان کی جاتی ہے کہ جرمن سپاہیوں نے دس ہزار کشتیاں اور گیارہ ہزار ہوائی جہاز برطانیہ پر حملے کرنے کے لئے منگوائی ہیں لیکن عام رائے یہ ظاہر کی جا رہی ہے کہ جرمنی برطانیہ پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

برلن پر سب سے بڑا حملہ

نیویارک ۴ ستمبر۔ خبر ملی ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر بڑے زور کا حملہ کیا اتنا بڑا حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ حملہ رات کو بارہ بجے شروع ہوا اور چار گھنٹہ تک جاری رہا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن کے وسطی علاقہ اور خاص کر صنعتی علاقوں پر اور برلن کے باہر علاقوں پر بم گرائے۔ جن سے جرمنوں کے دل ہل گئے جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ چند انگریزی ہوائی جہاز آئے اور برلن کے باہر بستی پر بم گرا گئے۔

پشاور کو خالی کرنے کا حکم

پشاور ۳ ستمبر۔ پشاور میں ہوائی حملوں سے حفاظت کے متعلق ہزاروں پوسٹر تقسیم کئے گئے ہیں جن میں لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکانات کو مقفل کر کے معہ بال بچوں کے شہر کے دروازوں سے باہر ان مقامات پر چلے جائیں، جو ان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

مصر میں سات ہزار اطالوی گرفتار

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصر میں اطالیوں کی عام گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں اور مختلف شہروں میں اب تک سات ہزار اطالوی گرفتار کئے جا چکے ہیں، یہ گرفتاریاں احتیاط کے طور پر کی گئی ہیں۔ انگریزی جنگی جہازوں نے سڈنی برانی میں جمع اٹلی کی فوجوں پر گولہ باری کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ مصر میں مارشل لا کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان کو مضبوط بنائیے

قوم کے لئے ہندوستان کی پکار

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ:- ۱۰ روپے۔ ۵۰ روپے ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں جو دس برس کے بعد اسطرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے نو آنے (۱۳-۹) ملیں گے جو قریب قریب ۳ فیصدی سود مرکب کا حامل ہوگا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہوگا۔ یہ ایک ایسی لاگت ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس یا ریزرو بینک آف انڈیا میں درخواست بھیجئے

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ:- جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروب شکل میں جاری کئے گئے ہیں جو ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء کو ۱۰۱ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے۔ سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائیگا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا۔ امپیریل بینک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواست بھیجئے

بلا سودی بونڈ:- جو کسی شکل میں ۵۰ روپے سے اوپر جاری کئے گئے ہیں وہ ۳ سال کے بعد مسلم واپس ہونگے اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلم ادا کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ہر اس ضرورت کے موقعہ پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا۔ امپیریل بینک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجئے۔

اپنا روپیہ اپنے ملک کے مستقبل پر لگائیے اور اپنے اور اپنے خاندان کے تحفظ کا سامان کیجئے۔ حکومت ہند آپ کے اس روپیہ کی ضامن ہے اور یہ آپ کو ملک کے وسائل کے ذریعہ واپس کر دیا جائے گا۔ ہندوستان کی فوجی قوت کو بڑھانے اور سامان جنگ خریدنے میں اُس کی امداد کرنے کے لئے اُسے چندہ دیکر اُس کی پکار کا جواب دیجئے۔

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدیئے۔

C. I. 5

ملکی اور غیر ملکی مسئلوں پر پنڈت جواہر لال نہرو کا اظہار خیال

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ بمبئی کے اخبار سٹینڈرڈ میں پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق لکھتے ہیں کہ جس وقت کسی قوم کے لئے خاص مرحلہ ہو تو تمام سطحی مسئلے فسخ ہو جاتے ہیں۔ ایک انقلابی صورت حالات اندرونی اختلاف اور بے چینی کے پردے چاک کر دیا کرتی ہے۔ اس وقت ہندوستان اور دنیا کے سامنے مہیب صورت حالات ہے ہمارے سامنے جنگ ہے جو تہذیب جدید کی تباہی کے درپے ہے۔ یہ بہت بڑی اور خطرناک چیز ہے۔ لیکن اس کے پردے میں ایک اور چیز ہے جو زیادہ تباہ کن ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم ایک انقلابی دور سے گزر رہے ہیں۔ وہ انقلاب جو یورپ اور امریکہ کے سیاسی نظام کو درہم برہم کرنے پر تلا ہوا ہے اور اس طرح ساری دنیا پر اثر ڈال رہا ہے۔

موجودہ سیاسی ڈھانچہ انتہا تک پہنچ چکا ہے اور موجودہ سیاسی مسائل سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا یہ عوام کے لئے کام اور زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتا اور جب تک کوئی نظام ایسا نہ کر سکے وہ قابل برداشت نہیں رہتا۔ یورپ کی یہ خواہش نہیں کہ اسے اسی طرح چلایا جائے۔ جس طرح یہ آگے چلتا رہا ہے۔ یہ بہت حد تک جنگ سے بدل چکا ہے اور باقی بدل جائے گا۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ نئے نظام کی نوعیت کیا ہوگی۔ کیا وہ فسٹ ہوگا یا سوشلسٹ نسٹ نظام اگرچہ جمہوریت کا دشمن ہے لیکن امپیریلزم۔ کے لئے اس میں تبدیلی ہونا نسبتاً آسان ہے۔ کیونکہ اس سے اختیارات کی باگ ڈور بڑے لوگوں کے ہاتھوں میں رہ سکتی ہے۔ سوشلزم میں جمہوری عنصر تو زیادہ رہ سکتا ہے لیکن امپیریلسٹ مقاصد

کے لئے اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فرانس کس طرح فوراً نسٹ بن گیا۔ حالانکہ یہ درست ہے کہ وہاں کے عوام اس کے حق میں نہیں اور وہ آزادی کے طلبگار رہیں۔ ایسی صورت انگلستان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہاں ملوکیت پرستانہ روایات موجود ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ انگلستان خطرہ کے باوجود بھی ہندوستان کی آزادی کے سوال پر کان نہیں دھرتا۔

جو یورپ اور امریکہ میں خواہ کچھ ہی ہو لیکن ایک چیز لازمی ہے اور وہ یہ کہ وہاں کا سیاسی اور اقتصادی ڈھانچہ ضرور بدلکر رہے گا۔ اس وقت جنگ کی وجہ سے پیداوار ٹرانسپورٹ اور دیگر انسانی ضرورتوں کے امور خاص کنٹرول میں رکھے جا رہے ہیں یہ لازمی طور پر جنگ کے بعد بھی رہیں گے ممکن ہے حکومت حالات کے مطابق انکی شکل بدل دے۔

اگر دنیا کی صورت حالات کے متعلق اس قدر تبدیلی واقع ہو جائے تو اس کا اثر ہندوستانی ریاستوں پر کیا ہوگا۔ یہ ناممکن ہے کہ ہندوستان اور ہندوستانی ریاستیں دنیا بھر کی تبدیلی سے متاثر نہ ہوں۔ اس کے باوجود ریاستوں کا رویہ ایسا ہے جو اٹھارہویں صدی یا اس سے پیشتر ہو سکتا تھا۔ ان کے لئے انیسویں صدی یا بیسویں صدی کے درمیان کی کیفیت قبول کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن وہ اس سے بچ نہیں سکتیں۔ کیونکہ اس انقلابی طوفان کو روکنا ان کے بس کا روگ نہیں رہا۔ ممکن ہے کہ ابتدا میں ہندوستان میں بے چینی رہے اور کئی ریاستیں اس میں اہم کردار ادا کریں لیکن اگر تاریخ اور موجودہ حالات ہمیں کچھ سکھاتے ہیں تو قدرتی ہے کہ موجودہ ریاستی نظام ختم ہو جائے۔ یہ ایک حماقت ہے سنجیدہ پولیٹکل اور سوشل خیالات کے لئے دکھ ایک یہ ایک غیر اخلاقی اور ناجائز چیز ہے۔ جدید خیالات اور حالات کے لئے کھلا چیلنج اور اس کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو دنیا کے خیالات سے دور کرے اس لئے اس کا جس قدر جلد خاتمہ ہو جائے بہتر ہے۔ ممکن ہے جانے سے پہلے یہ کچھ تکلیفیں دے لیکن یہ جا کر رہے گا اس نظام میں فسیزم کی کوئی خوبی موجود نہیں۔ لیکن خامیاں سب پائی جاتی ہیں اس سے ملک میں فسسٹ خیالات کے اشاعت کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔

ہم نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ ریاستوں کی آزادی کے لئے قدم اٹھایا جائے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ عوام کی حکومت کا مسئلہ باہمی تعاون سے حل ہو جائے لیکن ہمیں کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس بعض ریاستوں کے حکام زیادہ سخت گیر ہو گئے ہیں اور انہوں نے آزادی کی طرف معمولی قدم اٹھانے سے بھی انکار کر دیا ہے لیکن اگر ان کی آنکھیں دنیا کے حالات سے بند ہیں اور دنیا کی تبدیلی سے وہ آشنا نہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہاں تبدیلی ہماری توقع سے بہت پہلے اور زیادہ نمایاں صورت میں آئے گی۔ ہمارے لئے یہ امر بالکل عیاں ہے کہ ہم ذمہ دار حکومت اور سول لبرٹی کے لئے اپنی سرگرمیاں ڈھیلی نہیں کر سکتے۔ موجودہ انقلاب کے دور میں یہ غفلت تباہی خیز ہوگی اور اس ضمن میں بھی یہ کمزوری ہمارے کاز کو نقصان پہنچائے گی۔ جو ہم نے شروع کر رکھا ہے۔

ہندوستان اس وقت انتہائی الجھن میں ہے ہر بسیرہ گرہ کا بگل بجا چاہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ غیر ممکن ہے کہ اس کے اثرات ریاستوں پر نہ پڑیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا مشورہ دیا جا سکے جو تمام ریاستوں پر یکساں حاوی ہو۔ کیونکہ حالات مختلف ہیں انکا فیصلہ اور ذمہ داریوں کا سوال ریاست کے باشندوں کو ہی طے کرنا ہے یہ ضروری نہیں کہ اگر باقی ملک میں ستیہ گرہ ہو ریاستوں میں بھی اسے فوراً شروع کر دیا جائے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ضرور ہے کہ ہم خواہ ریاستوں کے باشندے ہیں یا برطانوی ہند کے ہم سب انقلابی رو سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اسلئے ہمیں اس کے لئے تیار ہونا چاہیئے اور بہادری اور استقلال کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

مہاتما جی کی وائسرائے سے ملاقات

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ مہاتما گاندھی وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے بدھ کی صبح کو واردھا سے شملہ روانہ ہوں گے۔ ۲۷ ستمبر کو جمعہ کے دن ملاقات ہوگی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں مہاتما جی نے فرمایا تھا کہ میں رزولیوشن لے کر ہز اکسلینسی وائسرائے کی خدمت میں جاؤں گا۔ اور انہیں وضاحت کے ساتھ بتاؤں گا کہ اب کانگریس کی کیا پوزیشن ہے اور تقریر کرنے کی آزادی اور سول لبرٹی کا مطالبہ کروں گا جو میرے نزدیک "سوراج کی بنیاد ہیں"۔

جرمنوں نے انگریزی جہاز ڈبو دیا

لندن ۲۳ ستمبر۔ ایک انگریزی جہاز کو ایک جرمن ڈبکنی کشتی نے تارپیڈو مار کر ڈبو دیا جبکہ وہ برطانیہ سے کینیڈا کو بچے اور عورتیں لے جا رہا تھا۔ اس جہاز پر بغیر خبر دیئے ہی حملہ کیا اور حملہ ہوتے ہی جہاز ڈوبنے لگا تھوڑی دیر کے بعد جہاز ڈوب گیا۔ آندھی اور بارش اور ادنوں نے مسافروں کا کام اور بھی مشکل کر دیا جہاز سے کشتیوں پر سوار ہونے کے لئے مسافروں کو کل بہت ملے لیکن طوفان نے انکو چکر میں ڈال دیا اور کم جانیں بچ سکیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس جہاز میں ۲۹۵ مسافر سوار تھے جن میں ۱۱۲ مسافر بچ سکے ۹۰ بچوں میں سے صرف چار بچے بچ سکے ہیں۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ ڈومی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ مغربی روس میں لڑائی کی مشق ہو رہی ہے اسی کے ساتھ ساتھ پیسفک سمندر میں روسی بیڑہ بھی نقلی جنگ لڑ رہا ہے

سول نافرمانی بند کر دی جائے

بمبئی ۲۰ ستمبر۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری کانگریس نے تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس کئے ہوئے دونوں رزولیوشن بھیجے ہیں۔ پہلے رزولیوشن میں تو پونہ کے فیصلے کو دہرایا گیا ہے اور دوسرے رزولیوشن میں تمام کانگریسی انجمنوں سے انفرادی اور اجتماعی سول نافرمانی معطل کرنے کو کہا گیا ہے جنرل سکرٹری نے تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو لکھا ہے کہ وہ جلسے طلب کر کے ان رزولیوشن کو سمجھائیں اور ان کے مختلف پہلو بتائیں۔ ان جلسوں میں صرف گنے چنے مقرر بولیں اور تقریریں صرف رزولیوشن کے مضمون تک محدود رہیں۔ تمام صوبہ کے جلوسوں یا ہڑتالوں کا دن نہ رکھا جائے۔ اور کہیں بھی ان رزولیوشنوں کی تفصیل میں جنگ کے خلاف یا بھرتی کے خلاف پروپیگنڈا نہ کیا جائے۔ مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی آئندہ ملاقات کے لئے کانگریسیوں کو ایسی خود ضبطی رکھنا ضروری ہے مہاتما گاندھی فطری طور پر انسانی بنجر ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ وائسرائے سے ملنے والے ہیں ہمیں بھی وہی یقین رکھنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ہم اس بوجھ کو ہلکا کر دیں گے۔ جو ہمارے لیڈر کے کندھوں پر ہے اس سرکلر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس تیاری کے زمانہ میں تعمیری پروگرام کو تیز کر دینا چاہیئے۔

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا گنج ۲۰ ستمبر۔ مہاتما گاندھی نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ اخباروں کی رائے زنی سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ وائسرائے ہند سے میری مجوزہ ملاقات کا خاص مقصد نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ یہ اچھا ہے کہ میری ملاقات کے متعلق کوئی مغالطہ نہ رہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ انٹرویو منظور ہو جائے گی۔ میں وائسرائے ہند کے سر پر پستول تانتے نہیں جا رہا ہوں کہ مجوزہ سول نافرمانی کو اس معنی میں سمجھا جائے۔ بلکہ جیسا میں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے اپنی تقریر میں واضح کیا تھا۔ اس بات کا یقین حاصل کرنے جا رہا ہوں کہ کیا میں اس امتیازی حق بجانب ہوں جو میں سرکاری کارروائیوں میں وائسرائے ہند کے اعلان کے بعد سے قائم کر رہا ہوں۔ اگر وہ بنیاد جس پر کانگریس کا کیس بنا ہے غلط ہے تب تو سول نافرمانی کا موضوع ہی باقی نہیں بنتا میں اس وقت تک اپنے کام کو یقین اور مضبوطی کے ساتھ نہیں کر سکتا جب تک میں واقعات کے متعلق اور انکی بنا پر قائم کئے ہوئے نتیجوں کے متعلق بالکل نتیجہ نہ کر لوں۔

بنگال اسمبلی کے ہوم منسٹر کا بیان

کلکتہ ۱۹ ستمبر۔ آج شام کو بنگال اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خواجہ سر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال نے جواب دیا کہ سبھاش بابو کو حکومت سزا دینے نہیں بلکہ حکومت بنگال نے نظر بند کیا ہے اور وہ فی الحال یہ حکم واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ہوم منسٹر موصوف نے یہ بھی کہا کہ سبھاش بابو کی خرابی صحت کی رپورٹ ملی ہے معلوم ہوا ہے کہ انکی نیند اور بھوک کم ہو گئی ہے۔ ۲۰ ستمبر سے انہیں بخار نہیں رہتا۔ نظر بندی کے بعد سے انکا وزن ۹ پونڈ کم ہو گیا ہے لیکن اپنے جیسے قد و قامت کے اوسط انسان سے اب بھی انکا وزن زیادہ ہے۔ مسٹر بوس کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت دوسرے قیدیوں سے ملنے جلنے اور بات چیت کی اجازت دی جاتی ہے۔

برطانیہ کو جیتنے کا منصوبہ

لندن ۲۰ ستمبر۔ "یارک شائر پوسٹ" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی غیر جانبدار پولیٹکل حصوں میں کہا جاتا ہے کہ ہٹلر اور گورنگ کو یقین ہے کہ برطانیہ کو فوجی حملہ کئے بغیر ہی ہوائی حملوں کے ذریعہ من مانی صلح کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ جرمن فوج اور سمندری محکمہ نے اس رائے سے اتفاق کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو آزما کر دیکھنا چاہیئے۔

لیکن مسولینی اور ربن ٹروپ کی یہ رائے ہے کہ لڑائی کو جلد ختم کرنے کے لئے ناروے سے سیٹ تک بحر شمالی کو پار کر کے حملہ کرنا چاہیئے۔

مسٹر جناح کا تعاون سے انکار

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق صوبائی کانگریسی وزارتوں کو بحال کرنے کے متعلق تحریک کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے پیش نظر مسٹر جی ایس کھیر نے جو کانفرنس بلائی ہے۔ اس سے مسٹر جناح نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

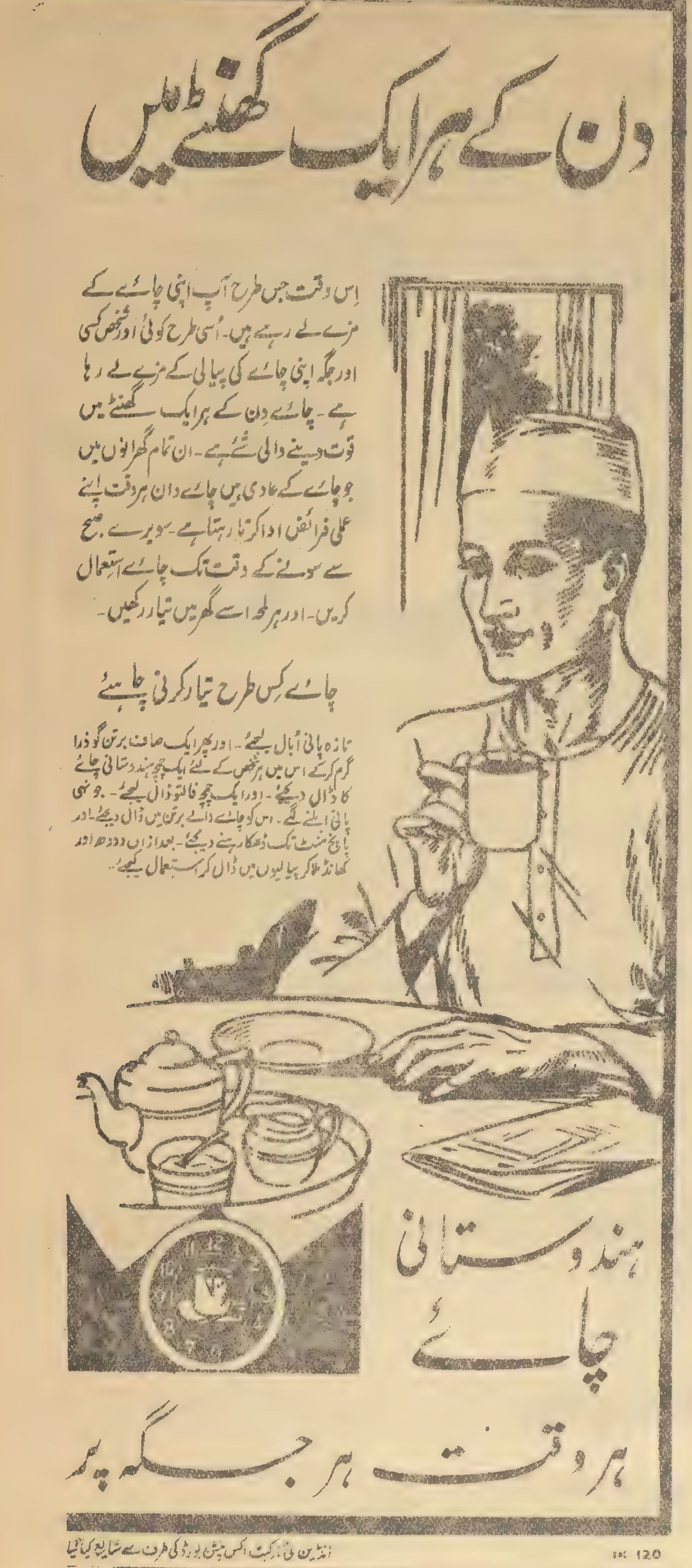

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

منروا ٹاکیز کا لاجواب شاہکار

میں ہاری

خاص اداکار: نسیم، بابا دیوی، نویں یا گنگ، ایرچ تارا پور، ہری شیو دسنی، غلام حسین

میں ہاری۔ میں بکار کی ملکہ نورجہاں پریچہرہ نسیم نے پہلی مرتبہ رقص کا انتہائی کمال دکھایا ہے
میں ہاری۔ میں جیلو کے چودھری اور وصیت کے کٹھن ایرچ تاراپور نے بوڑھے باپ کا کام کر کے فلمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔
میں ہاری۔ کی جذبات انگیز اداکاری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس آپ کے احساسات میں ایک پرکیف تڑپ پیدا کر دے گی

آنیوالے تماشے | ادھوری کہانی۔ پاگل۔ بھروسہ

۲½ لاکھ باشندوں کی مسٹر چرچل سے درخواست

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ چین امدادی کمیٹی کی طرف سے وزیر اعظم مسٹر چرچل کی خدمت میں ایک رزولیوشن پیش کیا گیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ برما چین روڈ فوراً اور غیر مشروط طور سے کھول دی جائے معلوم ہوا ہے کہ اس رزولیوشن پر ڈھائی لاکھ اشخاص کے دستخط ہیں جنہیں مسٹر ایچ جی ویلز جے بی پرسٹلے سر ریچوڈی کلینڈ لارڈ سٹرابوگی لارڈ فرنگڈن لیڈی لٹن اور دیگر بہت سے اصحاب کے نام بھی شامل ہیں۔ اس رزولیوشن کی بہت سی جماعتوں کوآپریٹو سوسائٹیوں لیبر پارٹیوں فیڈرل یونین کی برانچوں اور ہر قسم کے گرجا گھروں نیز مزدوروں کی جماعتوں نے تائید کی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ دستخط گزشتہ چند روز میں حاصل کئے گئے ہیں جبکہ لنڈن پر اور صنعتی اور دیہاتی علاقوں میں جرمن ہوائی جہازوں نے شدید بمباری کی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ چین کو جنگی مال بھیجنے کے لئے عنقریب ہی برما چین روڈ کھول دیجائیگی اور اس سے جاپان کی جارحانہ پالیسی رک جائے گی۔

تجارتی جہازوں پر پابندی

شملہ ۲۰ ستمبر۔ حکومت نے ایک ضروری اعلان کیا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت ہند چاہتی ہے کہ جو جہاز برطانی ہند میں رجسٹر ہوئے ہیں وہ اس طریقہ پر استعمال ہوں جسے مرکزی حکومت کامیابی کے ساتھ جنگ جاری رہنے کے مفادیں اور قوم کی زندگی کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی فراہمی کو جاری رکھنے کے لئے مناسب سمجھے۔ چنانچہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جو اختیارات دیئے گئے ہیں انکو کام میں لاتے ہوئے مرکزی حکومت حکم دیتی ہے کہ اب جو جہاز یکم جون ۱۹۴۰ء سے پہلے ہندوستان برما اور سیلون کے درمیان تجارت کرتے تھے یا رنگون کولمبو اور بحر احمر کے درمیان تجارت کرتے تھے لائسنس حاصل کئے بغیر کسی بندرگاہ سے سمندر میں نہیں جا سکیں گے خواہ وہ برطانوی حلقہ کے اندر ہو یا باہر۔ اور مال لے جانے کا کرایہ اس رقم سے زیادہ نہیں لیا جائے گا۔ جسے مرکزی حکومت وقتاً فوقتاً مقرر کرتی ہے۔

سر محمد یعقوب کا بیان

مراد آباد ۱۹ ستمبر۔ سر محمد یعقوب نے آل انڈیا

کانگریس کمیٹی کے فیصلوں پر ایک بیان شایع کیا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ کانگریس ہندوستان کے لئے جمہوریت کی خواہشمند ہے اور یہ چاہتی ہے کہ جنگ کے دوران ہی نیشنل کیبنٹ بن جائے لیکن اس نے خود اپنی جمہوریت کھو دی ہے اور مسٹر گاندھی کو ڈکٹیٹر بنا لیا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن سے سیاسی دیوالیہ پن ظاہر ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی سچ کہتے ہیں کہ انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ کانگریس نے اپنا ڈکٹیٹر ایک ایسے شخص کو بنایا ہے جو اندھیرے میں ٹٹول رہا ہے۔ لڑائی جاری ہوئے ایک سال سے زیادہ ہو چکا ہے اور ہندوستان کے لئے خطرہ بڑھتا جاتا ہے لیکن ہمارے سیاستداں اب تک سایہ کے پیچھے لڑ رہے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ کوئی مصیبت ہو سکتی ہے مسٹر گاندھی ڈکٹیٹر بنکر وائسرائے ہند سے ملنا چاہتے ہیں وہ یہ بھول گئے کہ ملاقات کے بارے میں صدر کانگریس نے وائسرائے ہند کو کیا تلخ جواب دیا تھا اب کیا نئی بات پیدا ہو گئی ہے جو فریقین میں مشترک ہے یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ ہندو سبھا اور مسلم لیگ نے کہہ دیا ہے کہ کانگریس کو ہندوستان کے نام پر بولنے کا حق نہیں ہے۔ ملک کو اس وقت سیاست والوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو فتح حاصل کرنے کے لئے پورے ہتیہ کے ساتھ جنگ میں امداد دے رہا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی کانفرنس

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت اور سلطنت برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان اس بارے میں بات چیت ہو رہی ہے آیا دنیا کے ان حصوں میں جہاں کہ انگریزی بولی جاتی ہے۔ اشتراک عمل خاصکر باہمی بچاؤ کے لئے ہوائی اور سمندری اڈوں کا مشترکہ استعمال ممکن ہے۔ پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس بارے میں مسٹر کارڈل ہل۔ لارڈ لوتھین اور آسٹریلیا کے وزیر مسٹر کاسی کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ یا وعدہ معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ اس بارے میں کھوج کی جا رہی ہے آیا جنوبی افریقہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کے اڈوں کے مشترکہ استعمال سے سب کو فائدہ پہونچے گا۔ نومبر تک کوئی آخری فیصلہ ہونے کی امید نہیں ہے۔

آئندہ مردم شماری اور زبان کا مسئلہ

غازی آباد ۱۹ ستمبر۔ آئندہ مردم شماری کے سلسلہ میں پنڈت چندر گپت ویدالنکار چیف آرگنائزر ہندو مہاسبھا نے حکومت یو پی کے چیف سکریٹری کو ایک خط تحریر کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو ہدایت کی کتاب مردم شماری کرنے والوں کے پاس بھیجی گئی ہے اس میں دفعہ ۱۸ میں زبان کے مسئلہ پر ہندوستانی لکھا جانے کی ہدایت کی ہے مردم شماری کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو پوری آزادی ہو کہ وہ اپنی قومیت وغیرہ اور مادری زبان لکھا سکے۔ اعداد و شمار پورے اور ٹھیک پبلک کے سامنے آنے چاہئیں۔ نہ کہ ان پر پردہ پوشی کی جائے۔ اس صوبہ میں اردو اور ہندی صرف دو زبانیں ہی بولی جاتی ہیں۔ ہندوستانی کوئی زبان نہیں ہے۔ اور یہ لفظ تو ایک سیاسی پارٹی نے ایجاد کیا ہے۔

مانچسٹر گارڈین کی تنبیہ

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ مانچسٹر گارڈین اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں ہندوستان کے جمود پر رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شاید کانگرس کا یہ خیال ہے کہ حکومت اس کی آواز کو تباہ کرنا چاہتی ہے اور مہاتما گاندھی ایسی بات کرتے ہیں جیسے کہ حکومت انھیں خاموش کرنا چاہتی ہو لیکن آج جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں کہ کانگریس اور مسلم لیگ کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لئے بولنے اور سوچنے کی آزادی ہو بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان کا ہر طبقہ ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کی تلاش کے مقصد سے بات چیت کرے۔ یہ دونوں عظیم جماعتیں آزادی کی طلبگار رہیں۔ اور ہر ایک برطانی حکومت سے اپنے اپنے مطالبہ بھی منوانا چاہتی ہے۔ اس وقت ایک ثالث کی ضرورت ہے اور اگر وہ ہندوستان میں نہیں مل سکتا تو اسے یہاں سے باہر چلے جانا چاہیئے۔

کلکتہ ۲۳ ستمبر۔ حکومت بنگال نے امرت بازار پتریکا کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

ہندو مہاسبھا ہندوؤں کے حقوق کیلئے لڑے گی

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس تین دن جاری رہنے کے بعد آج ختم ہو گیا۔ کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں مہاسبھا کے سیاسی مطالبات پیش کئے ہیں۔ وائسرائے کے اعلان اور مسٹر ایمری کے بیان کو حد درجہ غیر اطمینان بخش اور مایوسکن قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں ہندوستان کے حق آزادی کا کوئی ذکر نہیں۔ افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ درجہ نوآبادیات کا حوالہ "مبہم اور غیر یقینی ہے"۔ یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کو ویسٹ منسٹر ایسے کی قسم کا درجہ نوآبادیات مل جانا چاہیئے۔

رزولیوشن میں افسوس کے ساتھ مزید ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت اس جمود کے وقت بھی اپنی پرانی سامراجی پالیسی کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور اس کی تازہ تجویز ہندوستانیوں کے مطالبات کو پورا نہیں کرے گی۔ برطانوی حکومت نے یہ رویہ اختیار کر کے بہت بڑا موقع کھو دیا ہے۔

رزولیوشن میں مزید ظاہر کیا گیا ہے کہ مہاسبھا ہندوؤں کے حقوق کے لئے لڑنے کا عزم کر چکی ہے۔ اگر ہندوؤں کے حقوق پر دست درازی کی گئی تو ہندو مہاسبھا اسے رد کرے گی۔ رزولیوشن میں وزیر ہند کے بیان کے اس حصے کی وضاحت کی گئی ہے کہ ملک معظم کی حکومت ہندوستان کا نظم و نسق ایسے نظام حکومت کی طرف منتقل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ جو ہندوستانی زندگی کے زبردست اور طاقت ور اجزا کے لئے قابل قبول نہ ہو۔

رزولیوشن میں مذکور ہے کہ اس بیان کی توضیح اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ اگر مسلم لیگ والیان ریاست اور مخصوص مفاد باشندگان ہند کے جائز حقوق کو تسلیم کرنے کی مخالفت کریں تو مزید آئینی ترقی روک کی جا سکتی ہے یا اکثریت کے حقوق انکو دے دیئے جائیں گے۔

ہندو مہاسبھا کی رائے میں یہ طریقہ جمہوریت کے اصول کے منافی ہے۔ اور اقلیتوں کو بھڑکانے کا موجب ہے کہ وہ رکاوٹ پیدا کریں اور بغاوت کریں۔

کابل میں نئے ہوائی اڈہ کی اسکیم

پشاور ۲۰ ستمبر۔ کابل ریڈیو کی خبر ہے کہ کابل کارپوریشن کی میٹنگ میں ایک نیا ہوائی اڈہ بنانے کے مسئلہ پر غور ہوا۔ شہر کی توسیع کی اسکیم پر بھی غور کیا گیا۔

اس کے تمام جسم میں درد تھا
کروشین نے اسکو ایک نیا آدمی بنا دیا

بائے ایک ایسی بیماری ہے جو بلا کسی علامت کے ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہاتھ پاؤں کے جوڑوں سے شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ تمام جسم میں درد ہونے لگتا ہے اس آدمی کے جسم میں بھی بائی اس شدت سے ہو گئی تھی کہ بے چارہ کام کرنے سے اکثر معذور رہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"کہ عرصہ دس ماہ کا ہوا کہ میں بائی میں سخت مبتلا تھا۔ تمام جسم میں درد رہتا تھا۔ بعض اوقات اس شدت کا درد ہوتا تھا کہ بستر سے اٹھکر کام پر بھی نہ جا سکتا تھا۔ اسی دوران میں ایک دوست میری خبر کو آیا اس نے مجھے کروشین سالٹ استعمال کرنے کے لئے کہا میں نے کروشین سالٹ استعمال کرنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ میرا درد کافور ہو گیا۔ تب سے میں بلا غیر حاضری کے اپنے کام پر جاتا ہوں۔ کروشین سالٹ کا شکریہ میں اب اپنے کو ایک نیا آدمی محسوس کرتا ہوں۔ (اے۔ آر)

جسم میں یورک ایسڈ کی زیادتی سے بائی پیدا ہوتی ہے۔

کروشین سالٹ

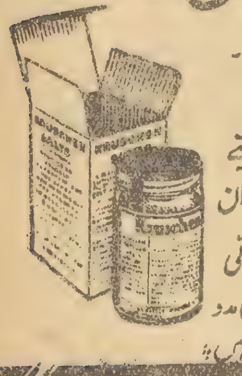

میں دو ایسے جز ہیں۔ جو یورک ایسڈ کے کرسٹلز کو تحلیل کر دیتے ہیں۔ اور دیگر اجزا ان تحلیل شدہ کرسٹلز کو قدرتی راستوں سے خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کسی کو نہیں معلوم اگلا قدم کیا ہوگا

پشاور ۲۰ ستمبر۔ خان عبدالغفار خاں نے بمبئی سے واپسی پر نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت کسی کو معلوم نہیں کہ آئندہ قدم کیا ہوگا یہ اس وقت معلوم ہوگا جب مہاتما گاندھی وائسرائے سے ملاقات کرینگے۔

برطانیہ کا تجارتی مشن

لندن ۲۳ ستمبر۔ لارڈ ولنگڈن کی سرکردگی میں جنوبی امریکہ کی ریپبلکوں میں ایک تجارتی مشن جانے والا ہے جو ارجنٹائن برازیل چائل وغیرہ جائے گا۔

شاندار — تیرھواں ہفتہ

کانپور کے ایک لاکھ آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں!

ہندوستان سنی ٹون کا لاجواب ڈرامہ

لکشمی

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
مٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن

بہترین رنگین ڈانس

ایک دلکش — لاجواب دلچسپ — ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

حاتم طائی کی بیٹی

خاص اداکار۔ سروجنی۔ اندورانی۔ انل کمار۔ ودیا۔ منشی غریب شاہ۔ سید احمد۔ خلیل خاں
دل سوز گانے۔ دلکش ڈانس۔ عمدہ سین سینریاں

آنیوالے تماشے | ہار آدیش۔ غازی صلاح الدین

ہندوستانی برادری کیا چاہتی ہے؟

شاید آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ کانپور میں عرصہ سے ہندوستانی برادری قایم ہے اور اس وقت تک اس کے کافی ممبر بھی ہو چکے ہیں۔ اس برادری کے قواعد وضوابط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) کانپور میں ایسی برادریاں بنانا جس میں مرد اور عورتیں ایک ہندوستانی زندگی میں بھروسہ رکھیں اور وہ ایک ہی قسم کی زندگی ہو جو آہستہ آہستہ آپس کے میل جول اور رہنے سہنے کے طریقے سے پیدا ہو۔

(۲) سب ہندوستانیوں کے دلوں میں ایک ہندوستانی ہونے کا خیال پیدا کرنا اور مذہب و ذات کے اُن قیود کو آہستہ آہستہ کم کرنا جو ہم کو ایک ہندوستانی کی زندگی بسر کرنے میں حارج ہوتے ہیں۔

(۳) آج کل جتنے فرقے اور ذات پات ہیں ان سب میں آپس میں میل جول اور محبت پھیلانا۔

(۴) ہر فرقہ اور مذہب کی آپس کی لڑائیوں کے دور کرنے والی کوششوں میں پوری مدد کرنا۔

برادری بالکل ایک سوشل جماعت ہے اور اس کو مذہب اور پولٹیکل باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔

ہر مرد اور عورت برادری کا ممبر ہو سکتا ہے جو برادری کے اصولوں کو مانے اور وہ کسی ایسی جماعت کا ممبر نہ ہو جو کسی ایک ہی فرقہ یا ذات کے واسطے پولٹیکل باتوں میں پڑتی ہو۔

ممبری کی درخواست سکریٹری یا پریسیڈنٹ کی سفارش پر برادری کی میٹنگ سے پاس ہوگی اگر کوئی ممبر کسی فرقہ وارانہ کاموں میں پایا جائے گا تو وہ سکریٹری اور پریسیڈنٹ کی منظوری سے برادری کی ممبری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

برادری کو اختیار ہے کہ اپنے اختیارات چاہے کسی کمیٹی یا برادری کے کسی عہدہ دار کو دیدے۔

آر منوہر لال — پریسیڈنٹ
مرتضیٰ حسین عابدی — سکریٹری

مصر کی عزت کا تقاضہ یہ ہے کہ اٹلی کا مقابلہ کیا جائے

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ علی ایوب بے نے وزیر اعظم کو ایک خط بھیجا ہے جس میں وزیر مالیات حسین سری پاشا کے ساتھ وزیر کی ورزش (؟) کے وزیر کے استعفوں کی وجہ وضاحت کے ساتھ بتلائی گئی ہے۔ یہ خط عربی اخباروں میں شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ”اطالیوں کے اقدام کے بعد اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا کہ مسولینی مصر پر حملہ کرنے کا عزم کر چکا ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ اب پس و پیش کی گنجائش نہیں وہ پالیسی اختیار کی جائے جسے حال ہی میں دو لوئل لیدران منظور کر چکے ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر دشمن مصر کی سرزمین پر آ جائے تو مدافعت کرنے کی ضرورت ہے۔ جنگ کے نتیجہ میں مصر جس خطرہ سے دوچار ہوگا ہم اس سے اچھی طرح باخبر ہیں لیکن مصر کی عزت اور آزادی کے لئے بہتر یہ ہے کہ

اپنے ملک کی مدافعت کا دوسروں پر بھروسہ کرکے بزدلی اور ذلت کی شرم گوارا کرنے کے بجائے اس بدبختی کو برداشت کیا جائے۔ کیونکہ کیبنٹ کی اکثریت اس رائے سے متفق نہیں ہے اور سمجھتی ہے کہ صورت حالات اس امر کی متقضی نہیں ہے کہ اس رائے کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے لہذا ہم نے مجبوراً استعفےٰ دے دیا۔

بحکم جناب بابو دہ بہاری لال صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰۲۵

بعدالت مال مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

چودھری بجیناتھ مدعی بنام رام نرائن مدعا علیہ

بنام۔ رام نرائن ولد بابو رام برہمن ساکن موضع سرگاؤں پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا بر اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ ستمبر سنہ ۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

عورت وفا کی دیوی ہوتی ہے لیکن قول کی پابند

محبت میں انتہائی قربانی کر سکتی ہے اور مصیبتوں میں مستقل مزاج ہوتی ہے

ماں کا دل محبت کا چشمہ ہے

ماں کی ممتا اُسے دل کی گہرائیوں میں چھپانا چاہتی ہے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں | ایک ساتھ دونوں میں | امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

نیشنل اسٹوڈیو لمیٹیڈ کا عظیم الشان شاہکار

WOMAN

عورت

ڈائرکٹر محبوب کی ذکاوتوں کا دلکش اور اعلیٰ نمونہ

خاص اداکار: سریندر، سردار اختر، یعقوب، جیوتی، ہرسین، ارون

دلگداز افسانہ — دل سوز نغمے — دلکش ڈانس — پُرزور مکالمے

نیچرل اداکاری — پُرلطف مذاق — بہترین ریکارڈنگ — لاجواب فوٹوگرافی

تندرست ہیں خوش ہیں!

انکو کوئی بیماری نہیں ہے

یہ تندرستی کا پہلا اصول جانتے ہیں

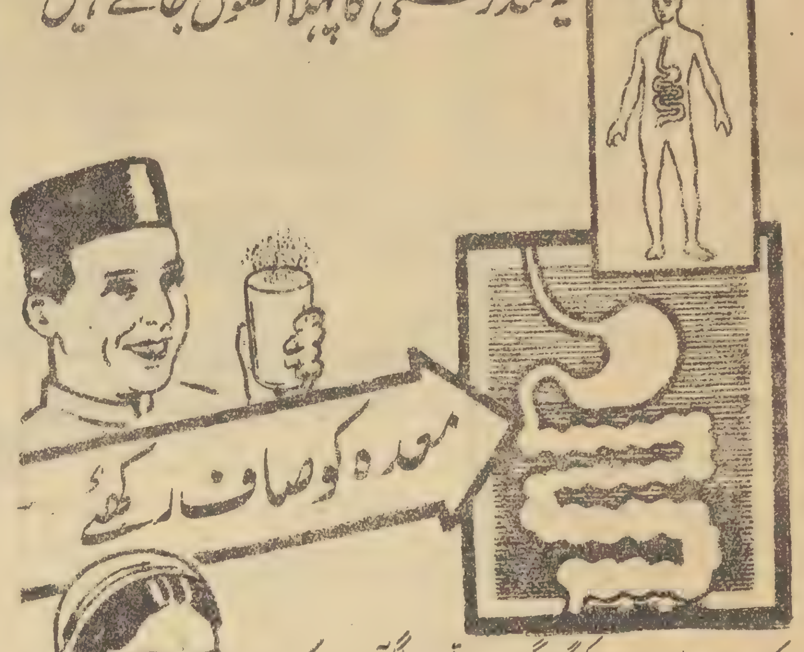

روزمرہ کی بہت سی بیماریاں معدہ کی گندگی سے ہوتی ہیں اگر آپ معدہ کو صاف رکھیں گے تو ان بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور آپ کو وہ مسرت حاصل ہوگی جو مکمل تندرستی سے حاصل ہوتی ہے آپ اپنے گھر والوں کو بھی تندرستی کا یہ پہلا اصول بتلائیے اور یہ جسم کو اندرونی طور پر صاف رکھنے کے لئے انکو روزانہ اینڈ ریوز لور سالٹ دیا کیجئے انتڑیوں کو قدرتی طور پر صاف رکھنے کے لئے اینڈ ریوز لور سالٹ سے بہتر اور کوئی چیز نہیں یہ ان گندگیوں کو دور کر دیتا ہے جو خرابی صحت کا سبب ہوتی ہیں، یہ خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے اس کے استعمال سے جلد صاف اور جسم تندرست رہتا ہے۔

یاد رکھئے! بیماریوں سے محفوظ رہنے اور اچھی تندرستی حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ کا جسم اندرونی طور پر صاف ہو اینڈ ریوز لور سالٹ کے استعمال سے آپ کا جسم اندرونی طور پر نہایت عمدہ اور خوشگوار طور پر صاف رہے گا۔

اینڈ ریوز لور سالٹ جسم کو اندر سے صاف کرتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے، اور معدہ و جگر کو تقویت دیتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے عادت نہیں ہوتی ہے، بچوں سے لیکر بوڑھوں تک تمام خاندان کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔

اس سارٹیفکٹ کو پڑھئے مجھے بدہضمی کی تمام شکایتیں تھیں دو ماہ سے میں نے اینڈ ریوز لور سالٹ کا استعمال شروع کیا جس سے میری تمام شکایتیں دور ہو گئیں، اب میں جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں مجھے معدہ کی کوئی شکایت محسوس نہیں ہوتی۔

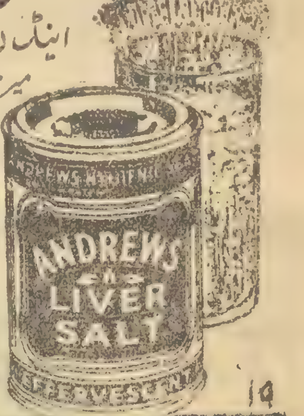

اینڈ ریوز لور سالٹ

ANDREWS LIVER SALT

ایک عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کی اندرونی صفائی کرتا ہے۔

۱۹

بحر الکاہل میں امریکہ کے بحری اور ہوائی اڈے

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن میں برطانوی اور امریکن حکومت کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے جس میں بحر الکاہل کے ڈیفنس اور نیوزیلینڈ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور سنگاپور کے بحری اور ہوائی اڈوں کا مشترکہ استعمال اور چین کو برما کے ذریعہ ہتھیار بھیجنے کا معاملہ شامل ہے۔ سنڈے ٹائمز کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ ممکن ہے کہ بحر الکاہل میں اپنے مفاد رکھنے والی دوسری طاقتوں خاصکر ہالینڈ چین اور روس کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔ لیکن لنڈن کے باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ اس بات چیت میں ہالینڈ کا شریک ہونا اغلب نہیں ہے کیونکہ ہالینڈ کی حکومت بحر الکاہل میں بدستور حالات قایم رکھنے کے حق میں ہے یہ نہیں معلوم کہ روس اس بارے میں کیا رویہ اختیار کرے گا۔ لیکن چونکہ اب تک روس کا عمل یہ رہا ہے کہ وہ کسی جنگ میں شریک ہونے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے یہ امکان معلوم ہوتا ہے کہ روس اس بات چیت میں شریک ہو۔ اس گفت و شنید میں امریکہ کی پالیسی کا لب لباب یہ ہے کہ لڑائی کو امریکہ کے ساحل کے قریب آنے نہ دیا جائے۔ برطانی اخباروں کو یہ امید ہے کہ آسٹریلیا اور سنگاپور میں امریکہ کے اڈے قایم ہو جانے سے ہی اس بات کی زبردست گارنٹی ہو جائے گی کہ بحر الکاہل میں حالات بدستور قایم رہیں گے۔ اور اگر جاپان نے انڈو چائنا پر قبضہ کر لیا تو پھر خطرے کے آگے بڑھنے کا امکان نہ رہے گا۔

بوسٹن ۲۴ ستمبر۔ امریکن فوجی پنشنوں کی کونسل کے ایک جلسہ میں غیر ملکی پالیسی پر بحث کرنے کے بعد یہ مطالبہ کیا گیا کہ لڑائی میں شرکت کے علاوہ برطانیہ

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھی

بال جیون اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ روپیہ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیکھ لو۔ دکان کا نام و پتہ بھیجنے پر روپیہ کمانے کی ترکیب مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ علیگڑھ۔ یو۔ پی

چائے کی اخلاقی اہمیت

شراب کی مانعت کی آزمایش کی وجہ سے انڈین ٹی مارکٹ اکسپنشن بورڈ کے کارروائیوں کے لئے ایک بالکل ہی نیا راستہ کھل گیا ہے۔ اس نئے خطہ میں داخل ہو کر چائے کے پروپگنڈے میں ایسی کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ زمانہ ہوئے معدوم "انگلشمین" میں ایک مضمون نگار نے جو پیشنگوئی کی تھی وہ بھی آج پوری ہو رہی ہے۔ اس مضمون کا ایک حصہ نقل کیا جاتا ہے۔

انگریزوں کے لئے پینے والی چیز کی عادت میں چائے کے ذریعہ ایک بہت بڑا انقلاب پیدا ہو گیا ہے اور چائے ہی کی بنا پر پرہیز شراب کی تحریک نے اتنی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس تحریک کے بغیر شاید ایک صدی قبل کی بے اعتدالیاں اب تک موجود ہیں۔ اس وقت چائے شراب کی حریف بنی کھڑی ہے اور اس پر سبقت لئے جا رہی ہے، پینے کی چیزوں میں چائے قوت خیال کو تحریک دینے کے لئے اور تکان کو دور کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ہے اس کا اثر دماغ تک پرویز کر کے آرام پہونچاتا ہے مستورات کی یہ رفیق ہے۔ اور انھیں شستہ کاموں میں مدد دیکر تکلف کا پردہ اٹھا دیتی ہے۔ اور گفتگو میں لطف پیدا کر دیتی ہے۔ اس طرح سے چائے دوستانہ تعلقات کو بڑھاتی ہے۔

نیچے طبقے کے لوگوں میں شراب خوری کی چاٹ کو ضایع کرنے میں چائے کسقدر موثر ہے اس کے جواب میں اب شک کی گنجایش نہیں رہی۔ اس وقت غربا کو یہ تعلیم دینے کی ضرورت ہے کہ سستی چائے سے کفایت نہیں ہوتی۔ چائے پر دو چار آنے زیادہ خرچ کرنا دانشمندی ہے۔ فضول خرچی نہیں

اندنوں ہر طبقہ میں چائے مروج ہے اور یہ چیز اپنی ایک خاص دلفریبی رکھتی ہے۔ ہر خاص و عام دعوت و ضیافت میں جہاں عورتیں موجود رہتی ہیں چائے کی موجودگی بھی ضروری ہے چونکہ اس کے اثر سے جیسے قبل عرض کیا جا چکا ہے، باہمی تعلقات زیادہ لطیف ہو جاتے ہیں اور اور صورتوں میں چائے کے کیا کیا علمی فوائد ہیں ان سے سب لوگ آشنا ہیں۔ خصوصًا اس ملک میں صبح اٹھکر ہوا خوری کو یا کام پر جانے کے قبل ایک پیالی چائے بغیر باہر نکلنا ممکن نہیں۔

شراب خواری کی مانعت کے سلسلے میں چائے نے جو اہم کام کا ذمہ لیا ہے اسے دیکھکر مشہور کانگریسی لیڈروں نے چائے کی بہت تعریف کی ہے مسٹر سی راجگوپال چاریر جنہوں نے تاڑی پینے والوں کو نیٹر یشن کرنے کی غرض سے ایک ترمیم شدہ تاڑی کی دکان پر پہلی چائے کی پیالی نوش کی تھی۔ وہاں پر امید ظاہر کی تھی کہ تاڑی پینے والوں کی ضمیر سے چائے تاڑی کی نجاست کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ آنریبل سی۔ جے بھروکا وزیر آبکاری سی۔ پی گورنمنٹ فرماتے ہیں۔ مفت کی چائے سابق تاڑی پینے والوں کو مدد پہونچاتی ہے۔ آرام و اطمینان اور فرحت بخشتی ہے۔ مسٹر بھاروکا کے پیش قدم مسٹر بی۔ بی گوکھلے نے بھی پہلی موڈل چائے کی دوکان کھولتے وقت اپنی تجویز میں اسی انداز پر چائے کی تعریف کی تھی انکے الفاظ یہ تھے۔ وہ جگہ جو تاڑی کی بدبو سے مہکتی تھی وہاں سے آج چائے کی خوشگوار مہک آتی ہے۔

اتحاد ملت کانپور میدان عمل میں

کانپور ۱۸ ستمبر کو اتحاد ملت یو پی کے فیصلہ پر اتحاد ملت کانپور کے نیلی پوش خود بھی نمازیں پڑھنے لگے ہیں اور دوسروں کو پڑھا رہے ہیں۔ روزانہ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان کی سرکردگی میں بچہ نیلی پوشوں کا جیش نماز فجر کے وقت محلہ وار گشت کر کے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

بحمد اللہ حمن گنج۔ بکن گنج۔ گوالٹولی بنا جھار میں عبادت الٰہی کا دور دورہ شروع ہے۔ خداوند تعالےٰ سے دعا ہے کہ حضور صلعم کے صدقہ میں ہم تمام مسلمانوں کو نمازی بنا دے۔ اور اپنی وا اپنے رسول اللہ صلعم کی محبت اور خوف پیدا کر دے آمین

شب قدر میں خیرات۔ ۱۴ شعبان المعظم مطابق ۱۷ ستمبر کو اتحاد ملت کانپور کا انتظامی کیمپ کرنیل گنج کے چوراہے پر پانی برسنے کے باوجود لگایا گیا۔ پوری شب نیلی پوشوں نے گشت کر کے قبرستانوں میں مسلمانوں کو آتشبازی چھڑانے سے روکا۔ بحمد اللہ جس کا اثر بہت اچھا ہوا۔

ایصال ثواب۔ گشت کر کے آنے والے نیلی پوش و سالاروں نے اتحاد ملت کیمپ میں قرآن کریم کلمہ شریف درود شریف پڑھ کر حضور صلعم۔ صحابہ کرام۔ جملہ انبیا علیہ السلام۔ ازواج مطہرات۔ آل پاک علماء کرام۔ بزرگان ملت شہدائے اسلام اور تمام مسلمانوں کی روحوں کو ایصال ثواب کیا

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یو پی کانپور

نوٹس

کسانوں کو پارسال اطلاع دی گئی تھی کہ بہت زیادہ گنے کا رقبہ نہ بڑھائیں۔ کیونکہ شکر کی ملوں کے ہاتھ بہت زیادہ گنا بیچنے کا انتظام نہ ہو سکیگا۔ اس کہنے پر بھی امسال بہت زیادہ گنا بویا گیا ہے۔ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کی جائے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ شکر کی ملیں اس تمام گنے کو پیر سکیں جو کسان ملوں کو بیچنے کے لئے لائیں۔

کسانوں کو صلاح دیجاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں گنے کو ختم کرنے کے لئے گڑ بنانے کا کافی انتظام کریں اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ابھی سے ۱۹۴۲-۱۹۴۱ء کے گنے کا رقبہ بہت گھٹا دینے کی تدبیریں کریں انکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس سال ہی نہیں بلکہ اگلے سال بھی گنے کی قیمت کم ہی رہے گی۔

مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء — وشنو سہائے آئی۔ سی۔ ایس کین کمشنر۔ یو۔ پی

آل انڈیا بھٹ برہمن مہاسبھا

آل انڈیا بھٹ برہمن مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کی ضروری میٹنگ دھرم شالہ نرائن داس نیا گنج کانپور میں ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کی صبح ۱۰ بجے ہو گی۔ جس کے ہمراہ یو پی پراونشل سبھا کی اکزیکیوٹو کمیٹی کی بھی میٹنگ ہو گی۔ جس کے لئے ممبران متعلقہ سے درخواست ہے کہ وقت معین پر تشریف لا کر شرکت فرمائیں جس میں آیندہ سال کے جلسے کے لئے مقام اور پریسیڈنٹ کا انتخاب وغیرہ کا فیصلہ ہو گا۔

رام لال بھٹ حکیم
بھٹ برہمن مہاسبھا نیا گنج کانپور۔

نئی اٹھنیاں

حالانکہ حکومت ہند کے پاس چاندی کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر روپیہ جمع کرنے کی جو عام وبا آجکل پھیل گئی ہے۔ اس کے لحاظ سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہانتک ممکن ہو چاندی کے ذخیرہ کو محفوظ رکھا جائے آجکل اٹھنی اور چونی کی مانگ بہت بڑھ رہی ہے۔ اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے ۱۱/۱۲ حصہ چاندی اور ۱/۱۲ حصہ کھوٹ ملا کر اٹھنیاں بنانا چاندی کو خواہ مخواہ ضایع کرنا ہے۔ اس وجہ سے یہ طے پایا ہے کہ آئندہ سے چونی کی طرح جس کی بابت گزشتہ اپریل میں مرکزی اسمبلی سے ایکٹ پاس ہو چکا ہے اٹھنی میں بھی آدھی خالص چاندی اور آدھا میل ہوا کرے گا۔ اس مقصد کے تحت قانون سکہ بازی میں ضروری تبدیلیاں کرنے کا ایک ایکٹ شایع کر دیا گیا ہے۔ یہ نئی اٹھنیاں بہت جلد ڈھل کر آ جائیں گی۔ ان پر سنہ ۱۹۴۰ء کندہ ہو گا وضع قطع اور وزن میں یہ پرانی اٹھنیوں سے ملتی جلتی ہیں۔ البتہ بجنے کی آواز ذرا تیز ہو گی۔ آیندہ سے پرانی قسم کی اٹھنیاں نہ ڈھالی جایا کرینگی مگر حسب حال چلتی رہینگی۔

۲۹ ملین سگریٹ

جنگ شروع ہونے سے جون کی ابتدا تک جنگی سپلائی کے آرڈر کے ایک حصے کو پورا کرنے کے لئے ...... ۲۹ سگریٹ اور ۲۲۴۰۰ پونڈ تمبا کو ہندوستان سے اتحادی ممالک کو مہیا کیا گیا۔

جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی خورد نوش کی تجارت میں فروغ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۳۳۰۰۰ ٹن گیہوں۔ ۵۰۰۰ ٹن گڑ ۱۲۳۰۰ ٹن چائے۔ ۶۰۰۰ ٹن چاول۔ ۳۳۰۰۰ ٹن شکر ۱۶۰ ٹن بسکٹ۔ ۳۴۰۰ ٹن دالیں۔ ۳۶۰۰۰ ٹن اناج ۱۹۰۰۰ ٹن بھوسہ اور ۱۲۰۰۰ ٹن دیگر سامان پہلی جون تک مہیا کیا گیا

دہلی ۲۰ ستمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے خان عبد الغفار خاں کے استعفے پر غور کیا اور مہاتما جی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کی درخواست پر خان عبد الغفار خاں صاحب نے اپنا

ایسٹ انڈین ریلوے

پوجا کی تعطیل کے رعایتی واپسی ٹکٹ

ایک طرف کے کرایہ اور ایک تہائی مزید قیمت پر ہر درجے کے واپسی جاری کئے جائیں گے۔

(۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ کیواسطے) ۱۴ ستمبر سے ۲۶ اکتوبر تک ۴۵ دن کے لئے

لیکن ۲۵ نومبر کے بعد کام میں آسکیں گے راستہ میں سفر ملتوی کیا جا سکتا ہے (لیکن کچھ پابندیوں کے ساتھ)

موٹر کاریں

موٹر کاروں کا واپسی ٹکٹ صرف ایک طرف کے کرایہ میں۔

پوری تفصیلات کسی بھی ٹکٹ گھر سے معلوم کی جا سکتی ہیں یا

پبلسٹی بیورو فیرلی پیلیس کلکتہ

ہندوستان میں ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ پالیسی ہولڈر ہیں

ہندوستان میں ۱۱۰۰۰۰۰۰۰ گیارہ کروڑ روپیہ بطور امانت جمع رہے گا

سن لائف ایشورنس کمپنی آف کناڈا

ہیڈ آفس مانٹریل

(بطور لیمیٹیڈ کمپنی ۱۸۶۵ میں کناڈا میں قایم ہوئی)

سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین

ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں۔

برانچ آفس ← حضرت گنج لکھنو

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۰

ادبیات

محبت

(از جناب سید محمد عسکری صاحب طباطبائی بی۔ اے سروش لکھنوی)

شوق ہے رہزنِ راحت، مجھے معلوم نہ تھا
خون رلائے گی محبت، مجھے معلوم نہ تھا
دل لگانا ہے قیامت، مجھے معلوم نہ تھا
پُر ہے کانٹوں سے یہ جنت، مجھے معلوم نہ تھا

اک نظر دیکھنے کا تجھکو گنہگار ہوں میں
عمر گذری کہ عذابوں میں گرفتار ہوں میں
جو سزا دے تو مجھے اس کا سزاوار ہوں میں
اک نظر کی ہے یہ قیمت، مجھے معلوم نہ تھا

دردِ درماں کے تہ دام نہیں آئے گا
تیرے پہلو میں بھی آرام نہیں آئے گا
دمِ عیسیٰ بھی کسی کام نہیں آئے گا
اُف یہ پہلوئے محبت، مجھے معلوم نہ تھا

اب ہے یہ رنگِ قلق کشتگیِ جانِ خراب
تیرے دریائے کرم سے بھی نہ ہوگی سیراب
جیسے پیاسا کوئی دم توڑ رہا ہو لبِ آب
اتنی تشنہ ہے محبت، مجھے معلوم نہ تھا

کیا خبر تھی وہ دن آئے گا محبت میں شتاب
جس کی بگڑی ہوئی تصویر ہیں برق و سیماب
کہ ترا لطف و کرم اور کرے گا بیتاب
وہ تڑپ دل کی ہے قسمت، مجھے معلوم نہ تھا

کبھی خاکستر دل آ کے ذرا تو بھی کرید
سونپ کر ایک کفِ خاک کو سوزِ جاوید
دیکھ تو دفن ہیں یاں کتنے دہکتے خورشید
امتحاں لے گی مشیت، مجھے معلوم نہ تھا

خاک صحرا کی ترے شوق میں برسوں چھانی
اب کے بچھڑے نہ ملیں تو نے یہ دل میں ٹھانی
کون منت ترے ملنے کی نہ میں نے مانی
تیرا عزم دمِ رخصت، مجھے معلوم نہ تھا

آنکھیں ترسینگی جمالِ رُخِ زیبا کے لئے
یوں بچھڑ جاؤں گا میں تجھ سے ہمیشہ کے لئے
رُوح تڑپے گی ترے حُسنِ دل آرا کے لئے
یہ ہے فرمودۂ قدرت، مجھے معلوم نہ تھا

ہے مری آنکھوں کو رونے کی تمنا اب تک
میں بھلاتے یہ بھی تجھکو نہیں بھولا اب تک
خشک ہونے پہ بھی ہیں جوش میں دریا اب تک
ترکِ الفت بھی ہے الفت، مجھے معلوم نہ تھا

تو نے عشرت کے عوض بخشی تھی دولت غم کی
میں مسرت کو سمجھتا تھا امانت غم کی
کون سے جُرم پہ اب چھین لی لذت غم کی
غم بھی ہے تیری امانت، مجھے معلوم نہ تھا

آج ہر سانس میں تیری ہی صدا آتی ہے
آ، کہ اب تو نہیں آتا تو قضا آتی ہے
دل دھڑکتا ہے کہ آوازِ درا آتی ہے
اتنی نزدیک ہے رخصت، مجھے معلوم نہ تھا

دنیائے اسلام

مصر کی غزت کا تقاضا ہے کہ اٹلی کا مقابلہ کیا جائے

سابق وزرائے مصر کا وزیر اعظم کو خط

مصر کے وزیر مالیات وزیر رسل رسائل، وزیر تجارت اور سفیر جزدان کے وزیر علی بے ایوب نے حال میں کیبنٹ سے جو استعفے دیے تھے اس کے متعلق مستعفی شدہ وزرا نے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جس میں انھوں نے کیبنٹ سے مستعفی ہونے کی وجوہ پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ خط عربی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔

اس خط میں لکھا ہے کہ اٹلی کی پیش قدمی نے اس بارے میں شک وشبہ کی ذرا بھی گنجائش باقی نہیں چھوڑی کہ مسولینی مصر پر حملہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اب تذبذب کا وقت نہیں اور ہم نے حکومت کو وہ پالیسی اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا جس کی تصدیق حال میں پارلیمنٹ کے دو ایوانوں نے کی تھی کہ اگر دشمن مصر میں پیش قدمی کر جائے تو ملک کی حفاظت کی جائے۔ جنگ کی وجہ سے مصر کو جو خطرہ درپیش ہے اس کا ہمیں پورا احساس ہے۔

لیکن ہمارے خیال میں مصر کے ناموس اور آزادی کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ ان خطرات کا مقابلہ کرے بہ نسبت اس کے کہ وہ اپنی سرزمین کی حفاظت کے لئے دوسرا کا سہارا لینے کا بزدلانہ اور ذلیل رویہ اختیار کرے۔ چونکہ کیبنٹ کی اکثریت ہم سے اتفاق نہیں رکھتی اور اس کے خیال میں ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے کہ پارلیمنٹ میں اس قسم کی رائے پیش کی جائے اس لئے ہم مستعفی ہونے پر مجبور ہیں۔

بی بی سی کا بیان ہے کہ وزیر اعظم حسن بن صابری نے چاروں وزرار کے استعفے منظور کرتے ہوئے جواب دیا ہے تو فی الحال مصر کو جنگ میں شامل کرنا غیر ضروری ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ مارشل لا کا نفاذ نہیں کیا گیا ہے بلکہ ایک سرکاری فرمان کے مطابق شہریوں کی کچھ جماعتوں پر فوجی قانون کا اطلاق اس وقت کر دیا گیا ہے۔ عام طور پر اس قسم کے قانون کا اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ ملک کے اندر لڑائی کی سی کیفیت موجود ہو۔

"ملک کے محاصرہ کی کیفیت کو زیادہ سخت کرنے کے لئے جو نئے قانون کا اطلاق کیا گیا ہے شاید اسی وجہ سے یہ غلط خبر پھیل گئی کہ مارشل لا، کا نفاذ کر دیا گیا۔ پایۂ تخت میں امن ہے اور تمام کاروبار حسب معمول چل رہا ہے۔

مصر میں اطالویوں کی عام گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں اور مختلف شہروں میں اب تک سات ہزار اطالوی گرفتار کئے جا چکے ہیں یہ گرفتاریاں احتیاط کے طور پر کی گئی ہیں۔

بلقانی ملکوں کی کانفرنس

رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ روم میں رابن ٹروپ اور کاؤنٹ چیانو کے درمیان جو کانفرنس ہوئی تھی اس کے نتیجہ کے طور پر بلقانی ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے گی بیان کیا جاتا ہے کہ اجلاس میں ترکی کو بلانے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ کانفرنس یوگوسلاویہ، بلغاریہ اور یونان کے نمایندوں تک رہے گی۔

مصر کی فوج لڑنے کی لئے تیار کھڑی ہے

لندن ۳۰ ستمبر۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ مصر کا کیبنٹ ایک غیر معمولی اجلاس ۸ اکتوبر کو بلایا جائے گا جس میں لڑائی کے بارے میں مصر کے رویہ پر غور کیا جائے گا۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ ایک بڑی حد تک یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ مصری قوم کا ایک بڑا حصہ اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے حق میں ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مصر کی فوجیں لڑنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔

شام سے اٹلی کے نئے مطالبے

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ یہاں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی نے شام کو جو کچھ اور مطالبے پیش کئے ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ ٹرپولی میں اٹلی کو سمندری اڈہ قایم کرنے کی اجازت دی جائے۔ شام میں دو ہوائی اڈہ اٹلی کے حوالہ کر دئے جائیں اور فرانسیسی فوج کو منتشر کر دیا جائے۔ ابھی تک ان مطالبوں کا جواب نہیں دیا گیا

جاپان اور ترکی میں تجارتی معاہدہ

معلوم ہوا ہے کہ جاپان اور ترکی کے درمیان موجودہ تجارتی معاہدہ میں ترمیم کرنے کے لئے عنقریب ہی ترکی اور جاپان کے سفیروں میں بات چیت ہونے والی ہے۔

ترکی میں ایک نازی لیڈر گرفتار

اطلاع ہے کہ ہرزگراتہ ترکی اسلحہ تیار کرنے کے کارخانوں کے جرمن نمایندہ اور ترکی کے جرمن سفیر ہر فان پاپن کے دوست کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے خلاف سازش اور جاسوسی کا الزام لگایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے — زمانہ پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۰

جرمنی نے برطانیہ پر حملہ کا ارادہ ملتوی کردیا

روسی فوجیں جرمنی کی سرحد پر

رائٹر کے ڈپلامیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ برلن میں جاپانی نامہ نگاروں کو سرکاری طور پر ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانیہ پر حملہ موقوف کردیا گیا ہے۔ یہ اعلان ایک بیان کی صورت میں کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ جاپان کے ساتھ نئے معاہدہ سے جرمنی کی فوجی پولیٹکل پوزیشن حقیقی طور پر مضبوط ہو گئی ہے۔ کہ حملہ کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے میں جلد بازی کرنے کی اب ضرورت نہیں رہی۔

متعدد انگریز ماہروں کو عرصہ سے یہ یقین تھا کہ جزائر برطانیہ پر حملہ کرنے سے پہلے جرمنی دوبارہ غور کرے گا لیکن حملہ موقوف کرنیکا جو بہانہ پیش کیا گیا ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر انگریزی ہوائی فوج، برطانی سمندری بیڑہ اور فوج کو نظر انداز کردیا جائے تو موسم گرما میں حملہ ہو سکتا ہے لیکن جرمنی کے بیان میں اور کئی پیچیدگیاں ہیں۔ اگر جرمنی کا ہاتھ مضبوط ہو گیا ہے تو برطانیہ کے خلاف نہیں۔ رومانیہ سے جرمنی نے چونکہ گارنٹی کی ہوئی ہے اس لئے روس کی طرف سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ اگلے چند روز میں اسبارے میں پوزیشن صاف ہو جائے گی آیا جرمنی اپنی بڑی ہوئی طاقت سے روس کو دھمکی دے گا یا اس پر رعب ڈالنے کی کوشش کرے گا ابھی تک ہروان رابن ٹروپ کے دورہ ماسکو کا معاملہ صاف نہیں ہوا ہو۔ جاپان اور برطانیہ کے درمیان تعلقات ایک نازک مرحلہ پر پہونچ جائیں گے جبکہ اگلے دو ہفتے میں برما روڈ کو کھولنے کا سوال اٹھایا جائے گا۔

پولش ٹیلیگرافک ایجنسی کے ذریعہ لندن میں خبر پہونچی ہے کہ بخارسٹ سے آنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ دریائے بگ اور سین کے ساتھ روس کی فوجیں ایک بڑی تعداد میں جمع ہوگئی ہیں۔ یہ دونوں دریا اس سرحد پر واقع ہیں جو کہ پولینڈ میں جرمنی اور روس کے درمیان قایم ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ تھنیا کے جنگل میں بھی روس کی فوج بڑی تعداد میں جمع ہے اس کے علاوہ کارپنیں پہاڑ کے قریب علاقہ میں روس کی ہتھیار بندکاریں اور ٹینک بھی جمع ہوگئے ہیں۔ روس اور جرمنی کی فوج جمع ہوگئی ہو۔

اخبار ٹائمز کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی اٹلی اور جاپان کے درمیان نئے معاہدہ کے بارے میں روس نے سرکاری طور پر ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اس میں شک نہیں کہ جرمنی روس کے روبرو لیجانے والی شرطیں پیش کر رہا ہو۔ تاکہ روس کی خوشنودی حاصل ہے اور ممکن ہوسکے تو روس سے اور زیادہ اقتصادی فائدہ اٹھایا جائے۔ روس اور جاپان کے درمیان ایک غیر جارحانہ معاہدے کے بارے میں تازہ خبر ملی ہے اب تک جاپان نے اس قسم کے معاہدہ کے لئے روس کی پیشکش منظور نہیں کی۔ اب چونکہ روس کو جاپان کے حملہ کا خطرہ کم ہو گیا ہے اس لئے روس کی جانب سے پیشکش کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ سٹالن شرطوں کی نسبت علاقوں اور وعدہ کی نسبت دائرہ اثر میں زیادہ اطمینان رکھتا ہے۔

روس جرمنی کی اسی حالت میں غیر فوجی امداد کر سکتا ہے جبکہ جرمنی روس کے روبرو ایسی پیشکش کرے جس کو روس آسانی سے قبول کر سکے۔ دوم اس کا انحصار اسبات پر بھی ہو کہ روس دو محاذوں یعنی جنوب میں جرمنی کے خلاف اور مشرق میں جاپان کے خلاف مدافعانہ جنگ کو کس نظریہ سے دیکھتا ہے۔ سٹالن کی رائے پر تیسری بات جس کا اثر پڑے گا۔ یورپ کی لڑائی ہے۔ اخبار "پروا"

برطانیہ اور امریکہ کے مشورہ کو خاص اہمیت دی ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہو کہ روس حالات کا گہر مطالعہ کر رہا ہو۔ مشرق بعید میں نوری سوال برما روڈ کے کھولنے کا ہے غالباً برطانیہ اپنی رائے جلد ہی روس کے پاس بھیجنے والا ہے اور روس کی رائے معلوم کی جائے گی۔

مصر میں حفاظت کی زبردست تیاریاں

لندن کے بااختیار حلقوں سے جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی افریقہ بہت جلد ہی طاقت کی آزمایش کا میدان بننے والا ہے۔ جہاں کہ چند روز پہلے حملہ کے آثار مرجھائے ہوئے نظر آتے تھے اس وقت فوجی سپاہی گشت لگا رہے ہیں لیکن ایسے آثار دکھائی پڑتے ہیں کہ جلد ہی ان کی سرگرمی شروع ہونے والی ہے۔ لیبیا میں اطالوی فوجیں سٹی برانی سے لے کر ساحل تک اپنی پوزیشن مضبوط کرنے میں لگی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے ڈیرہ ڈالنے اور ہراول دستوں کے لئے فوجی چوکیاں بنانا شروع کر دی ہیں مزید جنوب میں جرابوب کی طرف کچھ فوجی سرگرمی دیکھنے میں آئی ہے جہاں سے کہ سیوا نخلستان کو سڑکیں جاتی ہیں۔ یہاں سے فوج کے چھوٹے چھوٹے دستے سطروح کی طرف بڑھ سکتے ہیں لیکن راستہ خراب ہو اور فوجوں کی سپلائی کا سلسلہ جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ سوڈان اور جنوب کے مدیچہ پر جو کہ ایک خاص مقام ہے۔ وہاں فوجیں جمع ہیں۔ سب سے زیادہ کسالا اہم ہے یہ اس ریلوے پر واقع ہے جو کہ پورٹ سوڈان اور جنوب کی طرف خرطوم تک جاتی ہے۔ مغرب کی طرف کوئی خاص فوجی نقل و حرکت نہیں ہو رہی ہے صرف فوجی دستے گشت لگا رہے ہیں۔ اطالوی فوجیں ابھی تک بونا کے پاس ہی ہیں اور گشتی دستے دن رات اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑی قیاس آرائی ان افواہ کی صداقت کے بارے میں کی جا رہی ہے کہ جرمن فوجیں اٹلی کے راستہ شمالی افریقہ پہنچ رہی ہیں اسبارے میں بااختیار حلقوں میں ذمہ داری کے ساتھ کوئی بات نہیں کہی جا رہی ہے ابھی تک اس کی کہیں سے تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ افواہ ٹھیک نہ ہو کیونکہ جرمنی محوری طاقت میں بڑا ہونے کی حیثیت سے فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے لیکن ابھی تک اسبارے میں کوئی تصدیق شدہ خبر نہیں ملی کہ جرمن پوری لیبیا میں ہیں یا وہ اٹلی سے گذر رہی ہیں۔

قاہرہ کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مارادا کے ہوائی اڈہ پر اٹلی کے جو ہوائی جہاز کھڑے تھے ان پر انگریزی ہوائی جہازوں نے بمباری کی تین برباد کر دئے گئے اور باقی جہازوں کو شدید نقصان پہونچا، ہوائی جہازوں کی عمارتوں کو بڑا شدید نقصان پہونچا۔

اٹلی کے ۱۹ ہوائی جہازوں نے انگریزی ہوائی جہازوں کا مقابلہ کیا۔ لڑائی میں اٹلی کے دو ہوائی جہاز تباہ کر دئے گئے۔ اور ایک میں آگ لگ گئی۔ ایک انگریزی ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

طبروق پر حملہ کیا گیا وہاں عمارتوں میں آگ لگ گئی بیان کیا جاتا ہے کہ بندرگاہ پر ایک جہاز پر بم گرے۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے گورا پر حملہ کیا وہاں آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہونے لگے۔ ایک انگریزی ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

اٹلی کے ایک بمبار ہوائی جہاز نے عدن پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ انگریزی ہوائی جہاز نے اس کا مقابلہ کیا اور وہ بھاگ گیا۔

کانگریسیوں کو گاندھی جی کا مشورہ

مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"ستیہ گرہی میرے ساتھ ہوتے ہوئے بے صبر نہیں ہوں گے۔ اور مجھ سے یا خود اپنے آپ سے بحث نہیں کریں گے۔ اور یہ نہیں کہیں گے کہ آپ کب حکم دیں گے؟ آپ وائسرائے سے ملاقات کر چکے۔ ہم میں سے بہت سوں نے جو کہا تھا آپ کو وہی ملا" آپ کا مجھ سے یہ یا وہ کہنا کم اہمیت رکھتا ہے۔ کوشش اچھائی کے لئے تھی۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں جو چاہتا ہوں اگر وائسرائے کے پاس سے وہ نہیں ملا تو میں شملہ سے زیادہ طاقت لے کر آؤنگا۔ کون جانتا ہے کہ طاقت میں اضافہ ہو جانا کمزور کامیابی سے بہتر ہے؟ لیکن میں جس طریقہ سے اپنی طاقت کو استعمال کروں اس سے میری دانشمندی کا امتحان ہوگا۔

مولانا صاحب نے ۱۱ اکتوبر کو ورکنگ کمیٹی کا جلسہ طلب کیا ہے۔ امید ہے کہ اسوقت میرا عملی پروگرام تیار ہوگا۔ لیکن یہ خواہ کچھ ہو۔ اچھا صرف اس صورت میں ہوگا۔ کہ اگر پوری قوم کی نہیں تو تمام کانگریس مینوں کی متحدہ رضامندی اس کے ساتھ ہو۔ پھر ایک آدمی کا عمل بھی مقصد کے لئے کافی ہوگا۔ براہ کرم یاد رکھئے کہ اس اثنا میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی طرح سول نافرمانی نہیں ہوگی۔ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو کمزوری ہوگی۔ اور آپ کے جنرل کی قوت کم ہو جائے گی جسے ذرا سی بے ضابطگی کا بھی احساس ہے۔ عملی میدان میں عوام کی دی ہوئی طاقت ہی جنرل کی طاقت ہے۔

آئینہ کانپور

کانپور کی جنگی امداد

وار کمیٹی کا جلسہ ۲ اکتوبر ۴ بجے شام کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے میٹنگ ہال میں مسٹر ال۔ پی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جناب صدر نے جنگی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تک ۲ لاکھ ۱۷ ہزار روپیہ وار فنڈ میں جمع ہو چکا ہے اس کے علاوہ سر ٹامس اور لیڈی اسمتھ نے پانچ ہزار پونڈ کا عطیہ انگلستان سے دیا ہے جس سے کانپور نامی ہوائی جہاز خریدا جائے گا اسکے علاوہ ۱۲ ہزار روپے کے وعدے ہوئے ہیں

آپ نے فرمایا کہ ریڈ کراس اور سینٹ جان ایمبولینس سوسائٹی کو ۲۴۲،۱۷ روپیہ اور لارڈ میر آف لندن کے ہوائی فنڈ کو ۱۰۱۸۰ روپیہ دیا گیا ہے اس طرح کانپور کے کل چندہ کی میزان ۳ لاکھ ۶۵ ہزار روپے ہوگی۔

ایمرجنسی ٹریننگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ۱۲ سو آدمی بھرتی کے لئے پیش کئے گئے جن میں سے صرف ۱۱۰ آدمی بھرتی ہوئے گئے۔ انکے علاوہ ۲۰۸ ٹیکنکل کاریگر یہاں سے بھیجے گئے۔

سیوک گارڈ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ۲۷ سیوک گارڈ بھرتی ہو چکے ہیں اور انکی باقاعدہ ٹریننگ ہو رہی ہے اسکے علاوہ بہت سی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور چونکہ ایک وقت میں زیادہ ٹریننگ نہیں ہوسکتی اس لئے انکے بھرتی کرنے میں کچھ دقت لگے گا۔

پبلیٹی سب کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کوئنس پارک میں روزانہ ایک ماہ تک تقریروں کا انتظام کیا گیا تھا جسکو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ علاوہ اسکے ریڈیو کا انتظام ہے جس کے ذریعہ پبلک کو خبریں سنائی جاتی ہیں کانپور میں براڈکاسٹنگ اسٹیشن بھی بنانے کی تجویز ہے تاکہ سارے شہر میں ایک ساتھ خبریں سنائی جا سکیں مگر اس میں ڈیڑھ ہزار روپے کا خرچ ہوگا اس لئے یہ اسکیم ابھی پوری نہیں ہو سکی ہے۔

صدارتی تقریر کے بعد لالہ پدم پت سنگھانیہ نے کانپور کی جنگی امداد پر اظہار اطمینان کیا اور امید ظاہر کی کہ کانپور اور بھی امداد دے گا۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے بھی اپنی ایک تقریر میں اہل شہر سے اپیل کی کہ وہ ہر طرح جنگی امداد میں مدد دیں۔

مسٹر ولکنسن چیرمین وار لون کمیٹی نے کہا کہ چندہ غیر اطمینان بخش رہا ہے کیونکہ ۱۲ ستمبر سنہ ۴۰ء تک ۱۳ کروڑ ۳۳ لاکھ کا جو چندہ ہندوستان میں ہوا ہے اس میں کانپور کا حصہ کم ہے آپ نے مزید چندہ کی اپیل کی اور کہا کہ کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ۲۰ کروڑ روپیہ سالانہ حفاظت کے پروگرام پر خرچ ہوگا۔

مسٹر ماتھر نے اعلان کیا کہ ڈپٹی کلکٹران دس ہزار روپے کے بانڈ خریدنے کا وعدہ کیا ہے

کمشنر صاحب کا ریویو

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ انتظامی رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن فرماتے ہیں کہ:۔

"مالی حالت مضبوط ہے واٹر سپلائی کی وسیع اسکیم پر کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ خاص سڑکیں عمدہ حالت میں ہیں پبلک کے لئے تعلیمی سہولتیں فیاضانہ ہیں خود قایم کئے ہوئے اور امدادی میڈیکل انسٹی ٹیوشن کافی تعداد میں ہیں۔"

احاطوں کے صفائی کے سوال کا حوالہ دیتے ہوئے کمشنر صاحب نے اس بات پر نہایت اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ ممبران بورڈ امپروومنٹ ٹرسٹ کے ساتھ ملکر کوآپریشن کے ساتھ اس معاملہ میں جلد کارروائی کرنے کے لئے راضی ہوگئے ہیں۔ یہ فیصلہ ٹرسٹ اور بورڈ کے ایک مشترکہ جلسہ میں ہوا ہے جسکے صدر مسٹر ٹی جے۔ سی۔ آسٹن تھے۔

شہر کی صفائی کی بابت کمشنر صاحب لکھتے ہیں کہ وہ اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ نکتہ چین صاحب بورڈ کے سامنے کی مشکلات کا کافی احساس کرنے سے قاصر ہیں لیکن انکی رائے میں یہ احساس کہ شہر کی حفظان صحت کی اصلاح کے لئے بورڈ نے زیادہ کام نہیں کیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی سالگرہ

۲ اکتوبر کو سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے مہاتما گاندھی کی ۷۲ ویں سالگرہ منائی گئی اور شام کو جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر مراری لال اور مسٹر [illegible] پرشاد [illegible] وغیرہ نے مہاتما گاندھی کی خدمات پر تقریریں کیں [illegible]

وار اڈوائزری کمیٹی

یکم اکتوبر کو یو۔ پی کی جنگی مشاورتی کمیٹی کا جلسہ مسٹر ڈبلو۔ سی۔ ڈیل۔ کمشنر الہ آباد ڈویزن کی صدارت میں ہوا جس میں فوج کی ضرورت کی متفرق چیزوں کی ایک فہرست پر غور ہوا جو جنگ کے قبل برطانیہ سے منگائی جاتی تھیں اور یہ طے کیا گیا کہ تقریباً یہ تمام چیزیں ہندوستان ہی میں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ مختلف صوبوں کے کنٹرولرس نے مختلف چیزیں مہیا کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ یو۔ پی جن چیزوں کی سپلائی کرے گا وہ حسب ذیل ہیں کہ:۔

چمچے۔ کانٹے۔ ٹین۔ پیتل کے برتن۔ شیشہ، فرنیچر، برش۔ ڈبے۔ موسیقی کا سامان وغیرہ وغیرہ

دفعہ ۱۴۴

۳ اکتوبر سے رام لیلا شروع ہو گیا ہے اس سلسلہ میں کلکٹر صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے تاکہ شہر کے امن و امان میں کسی قسم کا خلل واقع ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ یہ حکم میونسپل حدود جو بھی نوٹیفائڈ ایریا۔ اور چھاؤنی کے علاقوں میں لاگو ہوگا۔

(۱) رام لیلا کے جلوس میں رسم و رواج کے مطابق جو ہتھیار نکالے جاتے ہیں انکی ممانعت نہ ہوگی بشرطیکہ انکے نکالنے کی اجازت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے حاصل کرنی چاہئے۔

یہ حکم یکم اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء تک رہیگا۔

اوقات افطار و سحر

۴ اکتوبر	افطار ۵ بجکر ۵۸ منٹ	سحر ۴ بجکر ۴۶ منٹ
۵ "	افطار ۵ بجکر ۵۷ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۷ منٹ
۶ "	افطار ۵ بجکر ۵۶ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۷ منٹ
۷ "	افطار ۵ بجکر ۵۵ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۸ منٹ
۸ "	افطار ۵ بجکر ۵۴ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۸ منٹ
۹ "	افطار ۵ بجکر ۵۳ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۹ منٹ
۱۰ "	افطار ۵ بجکر ۵۲ منٹ	سحر ۴ بجکر ۳۹ منٹ
۱۱ "	افطار ۵ بجکر ۵۱ منٹ	سحر ۴ بجکر ۴۰ منٹ
۱۲ "	افطار ۵ بجکر ۵۰ منٹ	سحر ۴ بجکر ۴۰ منٹ

چین کی تقسیم روس کو منظور نہیں

ماسکو ۴ اکتوبر۔ روس اس شرط پر جاپان کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کرنے کو تیار نہیں ہے کہ چین کو دائرہ اثر میں تقسیم کر لیا جائے"۔ یہ ہے وہ جواب جو رائٹر کو ملا جبکہ اس نے اس خبر کی تحقیقات کی کہ جاپان اور روس میں غیر جارحانہ معاہدہ ہونے والا ہے۔ ایک بیان میں بتلایا گیا کہ روس بھی جاپان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتا ہے اس لئے وہ جاپان کے ساتھ میل جول کے امکان کو خارج نہیں کر سکتا بشرطیکہ دونوں طرف سے اس کی خواہش پائی جائے۔

ادھر ریاستہائے متحدہ امریکہ روس کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ماسکو میں امریکن سفیر نے موسیو مولوٹوف سے ملاقات کی اور ان سے صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا۔

مشرق بعید میں جاپان اور امریکہ کے درمیان مقابلہ بازی ہے

امریکہ بحر الکاہل اور اٹلانٹک

بوسٹن ۳ اکتوبر۔ مسٹر لوگارڈیا نے بتلایا کہ جاپان جرمنی اور اٹلی کے درمیان معاہدہ ہونے کی وجہ سے کنیڈا اور امریکہ کے مشترکہ بورڈ نے بحر الکاہل کے ساحل کے ڈیفنس کے متعلق اسکیم کی رفتار کو تیز کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے آپ نے بتلایا کہ بورڈ اس سلسلہ میں چند تجویزیں منظور کر چکا ہے۔ واشنگٹن کی ایک خبر سے پتہ چلتا ہے کہ سمندری بیڑہ اٹلانٹک میں ۱۲۵ جہازوں کا بیڑا قایم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ بحر الکاہل میں پہلے ہی سے ایک مضبوط بیڑا موجود ہے۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ بیڑا

سبدِ گل

ہوائی جہاز، گولہ اور بارود کی جنگ کے حالات سے دیکھتے نگ آچکی ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ناظرین کو ایک ایسی لطیف اور شاعرانہ جنگ سے لطف اندوز کریں۔ جو ارباب ذوق کے لئے بے حد دلچسپ ہے۔ یہ لطیف جنگ ہندوستان کی پری جمال عورتوں اور مردوں میں نہایت زور و شور کے ساتھ جاری ہے۔ اس جنگ کا لطیف پہلو یہ ہے کہ جتنے بھی جارحانہ حملے ہو رہے ہیں وہ صرف عورتوں کی طرف سے مرد بیچارے تو صرف مدافعت کے گنہگار ہیں۔

اس جنگ کا مورچہ پچھلے دنوں دھولپور میں قائم کیا گیا تھا دھولپور میں عورتوں کی پوری پلٹن مردوں کے مقابلہ کے لئے جمع ہوئی اور اس پلٹن کی سپہ سالار خاتون نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

میری بہنو مجھے مردوں سے نفرت سی ہوگئی ہے۔ عورتوں پر مردوں نے جو مظالم توڑ رکھے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے اگر عورتیں مردوں کے خلاف بغاوت کردیں تو کیا بے جا ہے۔ نہ ہمیں اپنی پسند کا شوہر منتخب کرنے دیا جاتا ہے۔ اور نہ ہمکو یہ حق حاصل ہے کہ ہم مردوں کو طلاق دے سکیں۔

غرضکہ اس جلسہ میں نہایت بے تکلفی کے ساتھ مردوں کے خلاف دل کی بھڑاس نکالی گئی۔ دیکھا۔ آپ نے کہ یہ صنف لطیف کا طبقہ کس خوبصورتی کے ساتھ آمادۂ جنگ ہے۔

عورتوں اور مردوں کی یہ لطیف جنگ صرف زبانی باتوں ہی تک محدود نہیں ہے۔ بعض اوقات عورتیں مردوں کی بُری طرح مرمت بھی کر دیتی ہیں۔ چنانچہ موضع ہریانہ کی نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ اس موضع کے ایک سکھ جاٹ شوہر نے اپنی بیوی کو بہت سمجھایا کہ وہ ساڑھیوں اور فیشن پر روپیہ برباد نہ کرے لیکن بیوی صاحبہ کہاں سننے والی تھیں۔ وہ برابر نئی نئی قسم کی ساڑھیاں پہن کر اپنے حسن کی نمائش کرتی رہی۔

جاٹ تو آخر جاٹ ہی تھا ایک روز اسے غصہ آگیا اور اس نے نہایت سختی سے بیوی کو تاکید کی کہ وہ آئندہ سے ساڑھی نہ پہنے جاٹ کا یہ حکم دینا تھا کہ بیوی آگ بگولہ ہوگئی اور فوراً شوہر کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ جس سے بے چارہ بُری طرح زخمی ہوا۔ اس واقعہ سے اندازہ فرمالیجئے کہ ہندوستانی عورت کس تیزی کے ساتھ مرد کے خلاف جہاد برپا کر رہی ہے

اس زمانہ کی لڑکیاں اور عورتیں صرف شوہروں پر ہی ہاتھ صاف نہیں کر رہیں بعض اوقات والدین کے خلاف بھی ان کو مورچہ بندی کی ضرورت پیش آجاتی ہے چنانچہ پچھلے دنوں تھانہ دیر دال موضع پنجہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی تھی کہ اس موضع کی دو لڑکیاں صغرا اور زینب جو حقیقی بہنیں تھیں دو نوجوانوں پر عاشق تھیں۔ انھوں نے ہر چند سعی کی کہ ان کا باپ ان نوجوانوں کے ساتھ ان دونوں کی شادی کردے مگر باپ نہ مانا۔

جب لڑکیوں نے دیکھا کہ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا تو انھوں نے رات کی تاریکی میں والد محترم کو رسیوں سے جکڑ کر ڈال دیا اور خود اپنے عاشقوں کے ساتھ فرار ہوگئیں۔

مندرجہ بالا واقعات سے اندازہ لگا لیجئے کہ ہندوستان کی حسین و جمیل عورتوں اور لڑکیوں نے کس مضبوطی کے ساتھ مردوں کے خلاف محاذ جنگ قائم کر دیا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ کسکو شکست حاصل ہوتی ہے اور کسکو فتح۔ یقین غالب ہے کہ یورپ کی طرح ہندوستان میں بھی مردوں ہی کو شکست ہوگی ؛

لندن ۳۰ ستمبر۔ کوانگسی سے خبر ملی ہے کہ چینی فوجوں نے کینٹن کے جنوب میں جاپان کا سلسلہ رسل و رسائل منقطع کر دیا ہے۔

ادبِ لطیف

خیالِ محبوب

میں اُس کے قدموں کی آواز سنتا ہوں اُس کی شکل میرے آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے لیکن——میں اس کو چھو نہیں سکتا۔ ہر وقت، ہر گھڑی، ہر روز، ہر شب، اسی طرح ہاں، اسی طرح وہ میرے پاس آتا ہے۔

اپریل کے مہینے میں جب موسم بہار ہوتا ہے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ پھول کھلے ہوتے ہیں۔ پرندے چہچہاتے ہیں۔ اُس وقت۔ ہاں اُسی وقت مجھے ہر پھول میں تیری رنگت نظر آتی ہے۔ ہر پرندے کی چہچہاہٹ میں تیری آواز کو سنتا ہوں۔

جولائی کے مہینے میں، راتوں کے اندھیرے میں، بادلوں کی گرج میں، موسلا دھار بارش میں جب کوئی گھر سے باہر نہیں نکلتا۔ اُس وقت، ہاں اُسی وقت اے مرے محبوب تیرا خیال مجھے نہ جانے کہاں سے کہاں لے جاتا ہے ؛

ص جیسے انھیں کسی بوجھ سے نجات مل گئی ہو۔ میں ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتی ہوں کہ مرد کبھی عشق نہیں کرتے وہ عورتوں سے اپنی ضرورتیں نکالتے ہیں خواہ یہ ضرورتیں نفسانی ہوں یا معاشرتی ہوں یا اقتصادی۔ چنانچہ جب تک وہ کسی عورت کی کسی لحاظ سے بھی ضرورت سمجھتے ہیں وہ ان سے وابستہ رہتے ہیں جوں ہی وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب ان کو اس عورت کی ضرورت نہیں رہی ہے وہ فوراً اپنی گلو خلاصی کے لئے نئے نئے بہانے تلاش کرتے ہیں یہاں تک کہ دونوں میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

طلاق کے رجسٹروں کے دیکھنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مرد عموماً نا ولد عورتوں کو زیادہ طلاق دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جن عورتوں کے اولاد پیدا ہو جاتی ہے۔ تو مرد اپنے بچوں کی پرورش کی خاطر ان عورتوں کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اولاد پیدا ہونے کے بعد وہ اپنی بیوی کے مقابلہ میں عورت کو بچوں کی ماں کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اور وہ ساری محبت کافور ہو جاتی ہے جس کا اظہار شادی سے قبل یا شادی کے وقت ان مردوں نے کیا تھا۔

مندرجہ بالا خیالات کے اظہار سے میرا مطلب یہ ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکیاں۔ اور عورتیں جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔ اس مغالطہ میں نہ رہیں کہ ان کا شوہر ان پر عاشق ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اپنے آپ کو کار آمد بنائیں جو لڑکیاں کہ صرف محبوبہ بن کر زندگی گذارنے کا خواب دیکھ رہی ہیں ان کے لئے بعد میں چل کر مایوسی ہوگی ؛

نئی دنیا کو دھمکی

نیو یارک ۳۰ ستمبر۔ اخبار "نیو یارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ جرمنی، اٹلی اور جاپان نے معاہدہ کر کے خوفزدہ کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ ناکام ہو کر رہے گی۔ اہل امریکہ برطانیہ کی فتح کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ جرمنی اٹلی اور جاپان نہ صرف امریکہ کے طرز زندگی کے مخالف ہیں وہ نہ صرف یورپ ایشیا، اور افریقہ کو اپنے درمیان تقسیم کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں بلکہ وہ امداد کرنے کا وعدہ کر کے ہمیں امریکہ کو نئی دنیا میں ڈکٹیٹری قائم کرنے کا لئے ابھار رہے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ معاہدہ ہمارے لئے مصیبتوں کا باعث ہے لیکن انکو کم کیا جا سکتا ہے یا مٹایا جا سکتا ہے۔

عالمِ نسواں

عشق کے نام پر عورتوں کو فریب

(ایک مغربی خاتون کے خیالات)

ایک مغربی خاتون نے "مرد اور عشق" کے عنوان سے اخبارات میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس خاتون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرد جو عورتوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں وہ فریب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ ہم اس خاتون کے عجیب و غریب خیالات درج ذیل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو اندازہ ہو سکے کہ آج کل مغربی عورتوں کے مردوں کے بارے میں کیا خیالات ہیں۔"

ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں مرد عورتوں سے محبت کرتے ہوں لیکن موجودہ دور میں تو شاید ہی کوئی مثال مل سکے جس کو عورت اور مرد کی محبت کا نمونہ بنا کر پیش کیا جا سکے میں نے مردوں اور عورتوں کے تعلقات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور اس مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ موجودہ زمانہ میں نوجوانوں کا لڑکیوں کے ساتھ اظہار عشق ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس اظہار عشق میں حقیقت کی بجائے یہ جذبہ زیادہ کار فرما ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح منظور نظر لڑکی پر بلا شرکت غیرے قبضہ جمایا جائے۔ اور اس کو محبت کا فریب دیکر اپنی طرف متوجہ کر لیا جائے۔ یا عشق کے نام پر نا سمجھ لڑکی کو اس قدر از خود رفتہ کر دیا جائے کہ وہ اپنے مستقبل کا خیال کئے بغیر اظہار عشق کرنے والے کے حوالہ اپنے آپ کو کر دے

جن حضرات نے فلسفۂ عشق کو سمجھا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عشق ایک ایسا اعلیٰ روحانی جذبہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد انسان اپنا سب کچھ محبوب پر قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس جذبہ سے متاثر ہو کر انسان مستقبل کی پرواہ کئے بغیر خطرناک سے خطرناک افعال کے لئے اور بڑی سے بڑی قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ عشق کے اس اصول کی روشنی میں جب ہم مرد کی فطرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ بالکل مختلف نظر آتی ہے مرد کی فطرت یہ ہے کہ وہ کچھ کھونے کے بجائے ہمیشہ حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ وہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے مرتے دم تک عزت کے حصول کے لئے۔ دولت کے حصول کے لئے طاقت کے حصول کے لئے جدوجہد کرتا ہے جس مرد کی فطرت میں حاصل کرنا ہی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہو۔ وہ اپنا سب کچھ قربان کر کے عشق کی حماقت کا کیونکر مرتکب ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ مرد پیدائشی طور پر دوراندیش ہوتا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ کبھی کوئی دوراندیش انسان اس عشق میں مبتلا ہو سکتا ہے جس کے نزدیک دوراندیشی بدترین جرم ہے۔ اب رہا قربانی کا مسئلہ مرد جانتا ہی نہیں کہ قربانی کس کو کہتے ہیں۔ اول تو وہ کبھی قربانی نہیں کرتا لیکن اگر وہ قربانی کرتا ہی ہے تو چھوٹی سی قربانی کر کے بہت بڑا سودا حاصل کرنے کے لئے۔ کیا مرد کی یہ فطرت ہم کو صاف طور پر یہ نہیں بتا رہی کہ مرد محبت کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ اس کی محبت اور اس کا عشق بھی ایک سیاسی چال سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

میرے اس قول کی تصدیق طلاق کے رجسٹروں کی ورق گردانی سے بھی ہو سکتی ہے۔ طلاق کے رجسٹروں کی ورق گردانی کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر وہی مرد عورتوں کو طلاق دیتے ہیں جنھوں نے ابتدا میں ان عورتوں کو عشق کا فریب دیکر شادی کی تھی اگر ان مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ عشق ہوتا تو وہ اپنی بیویوں کی انتہائی کمزوریوں کے باوجود طلاق کبھی نہ دیتے۔ لیکن یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ ان عورتوں کو طلاق دینے میں ایک مسرت سی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت یہ طلاق دینے کے بعد عدالت کے کمرہ سے باہر نکلتے ہیں تو ان کے چہرہ پر کسی افسردگی کے بجائے ایک مسرت ہوتی ہے۔ اور ان کی بشاش نظریں یہ بتاتی ہیں (ص)

بچوں کی دنیا

گھر کی محبت

اگر کوئی آدمی گھر سے باہر سفر کرنے گیا ہو۔ کوئی طالب علم تعلیم حاصل کرنے گیا ہو۔ اس بات کا خواہشمند رہتا ہے کہ گھر سے چٹھی آئے۔ جو گھر کا وطن کا کنبہ کا حال بتائے۔ ہر ایک کو گھر پیارا ہے۔ گھر کی یاد ہر وقت دل میں گدگدی لیتی ہے۔

گھر کا ہم پر قرضہ ماں بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ رات دن مصیبت سہتی ہے۔ دودھ پلا کر بڑا کرتی ہے۔ ان کے خاطر کپڑے سیتی ہے۔ باپ ہمیشہ لڑکے کا خیال رکھتا ہے۔ اُن کی تعلیم۔ ان کی خوراک کی خاطر رات دن محنت کرتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ لڑکے ان سب چیزوں کو بے پروائی سے برتتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ماں باپ پر حق ہے یہ ماں باپ کی محبت ہے جو انھیں ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ جب لڑکے خود محنت کر کے کمائیں گے۔ تب ان کو پتہ لگے گا کہ کمائی کس طرح ہوتی ہے اور ان چیزوں پر کس قدر رقم خرچ ہوتی ہے۔ باپ لڑکوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ان کا فکر کرتا ہے۔ ان کے راستہ سے مشکلات کو دور کرتا ہے۔ ان کی خاطر لوگوں سے جنگ کرتا ہے۔ ہر وقت ان کی خوشی کا خیال رکھتا ہے۔

کنبہ کی محبت گھر میں اعلےٰ سے اعلےٰ اسباب ہو۔ طرح طرح قیمتی اشیاء ہوں۔ اعلےٰ درجہ کی قیمتی عمارت ہو۔ لیکن جب تک کنبہ میں محبت نہ ہو وہ گھر ہی نہیں ہے۔ ماں باپ بھائی بہن کی باہمی محبت ہی ہے جو گھر کو بناتی ہے۔ مکان اسباب بدل سکتا ہے لیکن کنبہ وہی ہے۔ جہاں وہ رہیں گے وہیں گھر ہے۔

اگر درخت کے ٹہنے الگ الگ کاٹ کر پھینک دیں تو وہ درخت نہیں کہلاتا۔ ان کو باہم ملا کر رکھ دیا جائے تو وہ بھی درخت نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ علیحدہ ہیں اسی طرح کنبہ کے آدمی جب تک محبت کی زنجیر میں بندھے ہوئے نہیں ہیں۔ گھر نہیں کہلاتے۔

گھر میں بچوں کا حصہ بعض بچے خود غرض ہوتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ کھائیں پئیں اور موج کریں۔ ان کا اور کوئی کام نہیں۔ لیکن جو بچے نیک ہوتے ہیں وہی گھر کو بناتے ہیں۔ اگر بچے ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ان کے ماں باپ ناراض ہوں وہ اسکول میں گھر سے باہر ایسی حرکات نہ کریں جس سے والدین کی زندگی مصیبت بن جائے۔ مدرسہ میں سست رہنا۔ جھوٹ بولنا دوسرے سے لڑنا۔ گھر کے بچوں اور دوسرے آدمیوں کے لئے زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے۔ جب لڑکا انعام لے کر گھر کو پہونچتا ہے تو ماں باپ اُس کے اچھے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ ماں باپ کو خوش کر کے بہن بھائی کا دل بہلا کر وہ گھر کو خوش کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اطاعت کریں مدرسہ میں خوب محنت کریں۔ نیک چلن رہیں۔ باہر بھی انکا رویہ اچھا ہے تو وہ گھر کو خوشی کا گھر بنا دیتے ہیں

لندن ۳۰ ستمبر۔ سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے گذشتہ ماہ برطانیہ کو ۵۰ لاکھ پونڈ کے ہوائی جہاز آئے۔ جولائی میں ۲۲ لاکھ پونڈ کے ہوائی جہاز آئے تھے۔ برطانیہ امریکہ سے ابتک ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کا مال خرید چکا ہے۔

پردۂ فلم

میں کیسے فلم پسند کرتی ہوں

ہندوستان کی پڑھی لکھی خواتین کس قسم کی فلم پسند کرتی ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل مضمون سے ہو سکتا ہے۔ یہ مضمون جہاں خواتین کے طبقہ کی ترجمانی ہے وہاں فلم سازوں کے لئے بھی رہنمائی کا ایک ذریعہ ہے۔ تاکہ فلمساز سمجھ سکیں کہ اس زمانہ کی عورتوں کا کس قسم کی فلموں کی جانب رجحان طبع ہے۔"

میں اگرچہ بہت کم سینما دیکھتی ہوں۔ لیکن اس کے باوجود بھی میری کوشش یہی رہتی ہے کہ ہر اچھی فلم کو دیکھ لوں۔ چنانچہ مشکل ہی سے کسی ممتاز فلم کمپنی کی کوئی ایسی فلم ہوگی جو میں نے نہ دیکھی ہو۔

ہندوستانی فلم کو گہری نظر سے دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ ابھی تک ہندوستان کے فلم ساز اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ پبلک عاشقانہ فلمیں زیادہ پسند کرتی ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کہ اب عاشقانہ فلموں کا زمانہ نہیں رہا اب تو جذباتی فلموں کا دور ہے۔

میرے خیال میں اس زمانہ میں یا تو وہ تصاویر چل سکتی ہیں جو اول سے لے کر آخر تک جذبات سے لبریز ہوں۔ یا ان تصاویر کو کامیابی ہو سکتی ہے جو کسی خاص موضوع کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہوں۔

مثال کے طور پر عورت کو لے لیجئے۔ اس میں نہ عشق ہے نہ محبت۔ نہ رقص و سرود کے رنگین نظارے لیکن اس کے باوجود یہ فلم بے حد پسند کی گئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس فلم میں عورت کے کردار کو ابھارا گیا ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک عورت بہ حیثیت بیوی کے اور بہ حیثیت ماں کے کیسی کیسی قربانیاں کر سکتی ہے۔

اگر آپ بغور دیکھیں گے تو "عورت" کا افسانہ کمزور ہے۔ لیکن کیونکہ ایک مستقل موضوع پر اسے تیار کیا گیا اسلئے لوگوں نے اسے پسند کیا

پکار کی کامیابی کا راز بھی یہی ہے کہ اسکا موضوع ایک خاص موضوع تھا۔ یعنی "انصاف" چنانچہ ڈائرکٹر نے بڑی خوبی سے اس موضوع کو ابھارا۔ اور ابھارتے ابھارتے انتہا پر پہونچا دیا۔

سنت گیانیشور کو لے لیجئے۔ سنت گیانیشور میں کہیں بھی عشق و محبت کا پتہ نہیں۔ ابتدا میں ایک سوسائٹی سے نکالے ہوئے گھرانے کی مصیبتیں دکھائی جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد اسی خاندان کے ایک لڑکے کو انتہائی بلندی پر پہونچا دیا جاتا ہے۔

ایک دو نہیں اس نوعیت کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان مثالوں سے اس چیز کا پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں کس قسم کی تصاویر پڑھے لکھے طبقہ میں پسند کیجا رہی ہیں یہ حقیقت ہے کہ میں نے کبھی عاشقانہ تصاویر پسند نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ عاشقانہ تصاویر کا افسانہ اس قدر فرسودہ پامال ہو چکا ہے کہ اب ہوشمند طبقہ کے لئے اس میں کوئی کشش باقی نہیں رہی۔

عشق ایک جذبہ ہے۔ یہ کیا فرور ہے کہ اس جذبہ کو صرف ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے۔ اگر یہی جذبہ ماں اور بیٹے کے درمیان پیش کیا جائے۔ اگر یہی جذبہ بہن اور بھائی کے درمیان دکھایا جائے۔ اگر یہی جذبہ وطن اور فرزندان وطن کے درمیان لایا جائے تو تصویر میں غیر معمولی کشش پیدا ہو سکتی ہے۔

فلم سازوں کو دو چیزوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ بغیر کسی موضوع کے کوئی تصویر تیار نہ کیا جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ تصویر میں ناچ رنگ سے زیادہ فطری جذبات کی ضرورت ہے۔ فطری جذبات میں وہ کشش ہے کہ جو نہ موسیقی میں مل سکتی ہے۔ اور نہ رنگینی میں اسلئے کوشش کی جائے کہ ایسی تصاویر تیار کی جائیں جو فطری جذبات سے اس قدر لبریز ہوں کہ دیکھنے والا یہ بھول جائے کہ وہ تصویر دیکھ رہا ہے یا حقیقی واقعات ؛

اقوال زرین

زبان کی پارسائی خاموشی میں ہے۔

سائل کو تھوڑا دینے سے شرم نہ کرو۔ کیوں کہ اس کو مایوس کرنا اس سے بھی برا ہے۔

ہر وہ دشمن جس پر احسان کیا جائے دوست ہو سکتا ہے۔ لیکن نفس امارہ کی جس قدر مدارات کی جائے دشمن ہو جاتا ہے۔

ایک گھنٹہ کا انصاف چالیس کی عبادت سے بہتر ہے۔

حسد نیکیوں کو ایسے کھا لیتا ہے جیسے لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔

خدا خوشی والدین کی خوشی ہے۔ اور خدا کا غضب ماں باپ کا غصہ ہے۔

تعلیم اس وقت تک اچھی ہے جب تک جہالت باقی رہے۔

کسی سے ایسی بات نہ کہو کہ اگر وہ دوبارہ لوٹ جائے تو رنج ہو۔

موج تبسم

پرائیوٹ سکرٹری: جناب ایک آدمی آیا ہے اور وہ آپ کی زندگی کی کامیابی کا راز معلوم کرنا چاہتا ہے۔
سیٹھ: پہلے تو یہ معلوم کرو کہ وہ کسی اخبار کا نمایندہ ہے یا خفیہ پولیس کا آدمی۔

سچ بتانا پیارے۔ کیا تم نے مجھ سے پہلے بھی محبت کی ہے۔
عاشق: تو کیا میں تمہیں تجربہ کار معلوم ہو رہا ہوں۔

امیر:۔ (ایک دوست سے) میرے باغ میں تقریباً ہر قسم کے اعلیٰ اور بیش قیمت آم موجود ہیں۔
دوست:۔ کوئی قسم اگر بے قیمت آم کی موجود ہو تو کھلوائیے۔
امیر:۔ (مالی سے) آپ کے لئے وہ آم جو کوڑے پر پھینک دیئے گئے ہیں فوراً اٹھا لاؤ۔

سائنسداں کی بیوی:۔ علم کیمیا نے سب سے اچھا رنگ کون سا پیدا کیا ہے؟
شوہر:۔ تمہارے چہرے کا۔

دیکھو رشید! ماں نے گرم نگاہوں کے ساتھ کہا۔ جب کوئی باتیں کرتا ہو تو اس طرح دخل نہیں دینا

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

سبن ڈیگو میں جو خوردبین نصب ہوئی ہے وہ دو سو انچ لمبی ہے۔

ایک ایسی بجلی کی گھڑی تیار ہوئی ہے جو سکنڈ کے دسویں حصہ تک کا وقت دے گی۔

ایک بجلی کا پردہ تیار کیا گیا ہے جو مکھیوں اور دوسرے کیڑوں کو فنا کر دیگا۔ مگر انسانوں کو اس کے چھونے سے اثر نہ ہوگا۔

ایک طرح کا ہوائی جہاز تیار کر لیا گیا ہے جس کا نام ہوائی ڈارک روم ہے ہواباز اس پر سے باسانی فوٹو لے سکیں گے۔

ایک نئی قسم کی سائیکل تیار ہوئی ہے جس میں ایسا گدا لگا ہوا ہے کہ اگر سائیکل کو کوئی دھکا لگے تو سوار پر اس کا اثر نہ ہوگا۔

انگلستان میں پولیس مینوں کے وردی میں ایسے بجلی کے نشان لگائے گئے ہیں جن سے رات کے وقت ٹریفک میں مدد ملیگی۔

افسانہ

عورت!

رنگپور کے دیہات میں ایک میلہ سا لگا ہے۔ بڑی چہل پہل ہے۔ کیوں نہ ہو۔ سندر چاچی اپنے بیٹے شاموں کو بیاہ رہی ہے۔ ابھی ایک چاند سی دلہن بیاہ کر اپنے گھر لے آئے گی۔ آج تو سندر چاچی کی زبان ہی تالو سے نہیں لگتی۔ بس بولے چلی جا رہی ہے۔ کبھی اسے ڈانٹتی ہے کبھی اُسے کوستی ہے۔ اس بڈھی کا گلا بھی نہیں بیٹھتا بس یہ تو چاہتی ہے کہ ادھر چھکڑوں کی دوڑ ختم ہو اور ادھر وہ اپنی بہو کو لے کر گھر چلتی بنے۔ لیجئے صاحب چھکڑوں کی دوڑ بھی ختم ہو گئی۔ مگر ذرا دولہے کی طرف تو دیکھئے کیسا بانکا جوان ہے۔ اور دلہن بھی تو چندے آفتاب چندے ماہتاب ہے۔ جبھی تو میاں دولہا اکڑ کر چل رہے ہیں۔

رادھا کے ہاتھوں کی مہندی کا رنگ ابھی ویسے کا ویسا ہی تھا کہ اُسے کھیتی باڑی اور گھر کے کام کاج میں حصہ لینا پڑا۔ وہ میٹھے میٹھے سپنے جو کہ نئی نویلی دلہن کے دل میں کروٹیں لیا کرتے ہیں کھیتوں کی مٹی میں دفن ہو گئے۔ وہ سندر سندر امنگیں جو دلہن بنتے وقت عورت کے سینے میں دوڑ آیا کرتی ہیں نہ جانے کہاں سو گئیں۔ کام کاج میں گھر کر رادھا کو ایسے محسوس ہوا کہ وہ بہت آگے نکل آئی ہے اور اس کے دماغ میں دلہن کا جو تصور تھا بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ پریم کی رس بھری بولیوں کے بجائے ساس کی گھڑکیاں اور جھڑکیاں تھیں اور کام۔ کام۔ کام کی رٹ۔ لیکن شاباش ہے رادھا کا کہ اُس نے ہمت نہ ہاری اور خود کو بد دل نہ کیا۔ اس کی سہیلی کملا نے جو کہ بنسی سے بیاہی گئی تھی۔ دم دلاسا دیکر اُسے خوش خوش رکھا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ رادھا دیہاتی زندگی میں گھل مل گئی۔ اور پرماتما نے اس کی گود ہری کی۔ وہ ایک لڑکے کی ماں بن گئی۔ عین اس موقعہ پر گاؤں کا مہاجن سکھی لال آن دھمکا اور اپنے بیاج کا تقاضہ شروع کر دیا۔ سندر چاچی نے شاموں کا بیاہ جو اتنی دھوم دھام سے کیا تھا تو قرض بھی تو تگڑا لیا ہوگا۔ اب یہ بوجھ شاموں ہی کے کاندھوں پر تھا۔ مگر وہ غریب اتنی بڑی رقم کہاں سے ادا کرتا۔ خون پسینہ ایک کرنے پر بھی فصلیں بہت خراب ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ مجبور تھا۔ رادھا لاکھ کوشش کرتی تھی کہ اپنے دکھی خاوند کی ڈھارس بندھائے اس کا حوصلہ بڑھائے مگر سکھی لالہ مہاجن کا روز روز کا تقاضا اس کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔

تیسرے لڑکے کی پیدائش پر سکھی لالہ نے تو بہت ہی تنگ کرنا شروع کیا۔ بے چارے شاموں کی نیند حرام ہو گئی۔ اس کا جیون دکھوں کے باعث ایک لمبی موت سی بن گیا۔ شاموں غم سے دیوانہ بن گیا۔ اور جب اُس نے دیکھا کہ مہاجن کے قرض سے کسی حیلے بھی چھٹکارا نہیں ملے گا تو گھر بار چھوڑ کر کہیں باہر نکل گیا۔ اُس نے کسی کو نہ بتایا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

رادھا کو اب چوتھے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ مگر وہ غمناک نہیں ہوتی۔ یوں کہئے کہ وہ غمناک ہو ہی نہیں سکتی اسلئے کہ خاوند کے جانے کے بعد سارا کام اُسے ہی چلانا ہے۔ اگر وہ اپنے غموں کو لے کر بیٹھ جائے تو اُس کا اور اُس کے بچوں کا پیٹ کیسے بھرے۔ چنانچہ بے چاری کو دکھ درد بھول کر محنت کرنا پڑتی ہے۔ اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اُس کی ساس مر گئی۔ بے چاری رادھا نے اپنے ہاتھوں کی آخری دو چوڑیاں بیچ کر اس کے کریا کرم کا بندوبست کیا اور ٹوٹی ہوئی کمر کو سیدھا کر کے اُس نے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ کھیتی باڑی کا کام اب وہ آپ کرتی تھی اور یوں اپنے بچوں کی پرورش کرتی تھی۔ بنسی اور اس کی بیوی کملا دونوں رادھا کے ہمدرد تھے۔ اور ہمیشہ اُس کی ڈھارس بندھایا کرتے تھے۔ اُن کے اس اخلاص نے رادھا کو شیر نی بنا دیا۔ مگر زمانہ کب کسی کو چین لینے دیتا ہے۔ گاؤں میں ایسا کال پڑا کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔ ڈھور ڈنگر مرنے لگے اور پانی اور اناج کی قلت کے باعث انسان بھی جان دینے لگے۔ موت کے اس طوفان میں رادھا کے دو بڑے لڑکے بھی بہہ گئے۔ اور جو دو باقی تھے ان کی جان بھی خطرے میں تھی اسلئے کہ کھانے کو تھا ہی نہیں۔ بس ایک رستہ باقی تھا کہ رادھا اپنا آپ اُس عیاش مہاجن سکھی لالہ کے سپرد کر دے۔ اس کے گھر کا سامان کچھ تو قحط نے تباہ کر دیا تھا۔ اب جو باقی رہ گیا تھا۔ اُس پر مہاجن کی آنکھ تھی۔ وہ قیمت میں رادھا کی عصمت مانگتا تھا۔ ظاہر ہے کہ سودا بہت بڑا تھا۔ لیکن آپ جانتے ہیں ماں کی ممتا بہت بڑی ہوتی ہے رادھا اپنے بچوں کے لئے یہ قربان کرنے پر تیار ہو گئی۔

جب رادھا سکھی لالہ کے پاس گئی تو حریص مہاجن کی باچھیں کھل گئیں۔ آج وہ ساری کی ساری رادھا کا مالک تھا۔ رادھا اپنے آپ میں نہیں تھی۔ صرف اس کا جسم مہاجن کے گھر میں آیا تھا۔ اپنی آتما تو وہ اپنے بچوں کے پاس چھوڑ آئی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ مہاجن کے ناپاک ہاتھ اس کو چھوئیں۔ سکھی لالہ رادھا کی طرف بڑھا مگر جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے۔ عین اس وقت زبردست آندھی آئی اور ساتھ ہی منوں پانی برسنا شروع ہوا۔ مہاجن کے گھر کی چھت کچی تھی۔ بارش کے دباؤ سے وہ نیچے آ رہی۔ سکھی لالہ ملبے کے نیچے دب گیا۔ جب اُس نے مدد کے لئے چیخنا شروع کیا تو رادھا نے اس سود خور کو بچا لیا۔ بارش کیا آئی خدا کی رحمت نے گاؤں کو خوشیوں میں نہلا دیا۔ مہاجن کے پاپ بھی اس بارش میں دھل گئے۔ رادھا کی امداد نے اس کے دل میں انسانیت کی جوت جگا دی۔ اور زندگی میں پہلی مرتبہ رادھا نے اطمینان کا سانس لیا۔

کیونکہ اب وہ سکھی لالہ کی طرف سے مطمئن تھی۔ اس کا بڑا لڑکا اب جوان ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ رادھا کی آنکھوں کے سامنے جمنا سے بیاہا گیا جو کہ دیہات کی ایک چنچل لڑکی تھی۔ رادھا سب سے زیادہ برجو کو چاہتی تھی۔ اس نٹ کھٹ لڑکے سے رادھا کو بہت پریم ہے۔ اب کہ وہ جوان ہو گیا تھا اُسے جوئے کی لت بھی پڑ گئی تھی۔ بُرے بُرے آدمی اُس کے دوست تھے۔ اب اُس نے ایک قدم بڑھ کر رادھا کی پیاری سہیلی کملا کی جوان بیٹی تلسی سے آنکھ لڑانا شروع کر دی۔ راموں نے اسے ہزار سمجھایا مگر اس پر تو وہ اور زیادہ اس لڑکی کے پیچھے پڑ گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ تلسی کو اپنی بیوی بنا لے مگر کملا کیسے رضامند ہو سکتی تھی۔ اب کیا تھا برجو نے غیض و غضب میں آ کر ساری جائداد رہن رکھدی اور گھر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں گاؤں پر کچھ ڈاکو چھاپے مارنے لگے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ ہو نہ ہو ڈاکوؤں کا سرغنہ برجو ہے مگر رادھا بھلا کب مانتی تھی۔ اس کا بیٹا اور ڈاکو۔ یہ بھلا کبھی ہو سکتا تھا۔ اسی اثنار میں سکھی لالہ کو برجو کی طرف سے یہ دھمکی ملی کہ اگر جان کی امان چاہتے ہو تو دو ہزار روپیہ فلاں مقام پر پہونچا دو۔ یہ دھمکی سنکر سکھی لالہ کے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ بھاگا ہوا رادھا کے پاس گیا۔ اور اسے ساری رام کہانی سنائی۔ رادھا نے کہا "سکھی لالہ تم چنتا نہ کرو میں اس سے ملوں گی"۔ چنانچہ رادھا اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے گئی۔ ماں نے بیٹے سے بڑی منتیں سماجتیں کیں اور اسے سیدھے راستے پر لانے کی انتہائی کوشش کی مگر برجو کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

سکھی لالہ کے گھر سن لگائی گئی۔ برجو نے جب اس سے دو ہزار روپے کا مطالبہ کیا تو سکھی لالہ نے بات کو ہنسی مذاق میں ٹالنے کی کوشش کی۔ برجو کو یہ مذاق پسند نہ آیا اور اُس نے سزا کے طور پر اس کا گلا گھونٹ دیا۔

دوسرے روز گاؤں میں ایک کہرام سا مچ گیا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اولاد کے پاپوں کی سزا ماں باپ کو بھگتنا پڑتا ہے۔ رادھا کے سب بیری ہو گئے۔ راموں نے اسے صلاح دی "ماں یہ گاؤں ہی چھوڑ دیں۔ کہیں اور جا رہیں" مگر رادھا نے انکار کر دیا۔ میں یہ گاؤں چھوڑ کر کبھی نہ جاؤں گی۔

(باقی افسانہ بر صفحہ کالم ایک)

ہندوستان کو مضبوط بنائیے

ہندوستان کی مدافعت کے لئے قرض خریدئیے

اپنے مستقبل کی حفاظت کے مفید کام پر اپنا روپیہ لگائیے۔ ہندوستان کی قوت ہی آپ کی بہترین محافظ ہے آپ اپنا فرض ادا کیجئے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے سپاہی اور سامان جنگ مہیا کیجئے۔

ہندوستان کی مدافعت کے لئے قرض خرید کر آپ نہ صرف اپنی اور اپنے ملک کی مدد کریں گے بلکہ آپ کا روپیہ بالکل محفوظ رہے گا اور اچھا منافع بھی حاصل کرے گا۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ:۔ ۱۰ روپے ۵۰ روپے ۱۰۰ روپے اور ۵۰۰ روپے کے جاری کئے گئے ہیں جو دس برس کے بعد اسطرح واپس کئے جائیں گے۔ کہ ہر دس روپے کے عوض ۱۳ روپے نو آنے (۹/۱۳ روپے) ملیں گے جو قریب قریب ۳½ فیصدی سود مرکب کا حامل ہوگا۔ اور انکم ٹیکس سے بری ہوگا یہ ایک ایسی لاگت ہو جسمیں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ انفرادی رقم پانچہزار روپیہ (۵۰۰۰) تک ہو سکتی ہے اپنے نزدیک ترین پوسٹ آفس۔ یا ریزرو بنک آف انڈیا میں درخواست بھیجئے۔

چھ سالہ ڈیفنس بونڈ

جو ۱۰۰ روپے کی یا اور کسی مضروبی شکل میں جاری کئے گئے ہیں جو یکم اگست سنہ ۱۹۴۶ء کو ۱۰۱ روپے کی شکل میں ادا کئے جائیں گے۔ سود ۳ فیصدی کے حساب سے ششماہی دیا جائے گا۔ انفرادی طور پر روپیہ لگانے کی کوئی حد نہیں ہے۔ ریزرو بنک آف انڈیا امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانے میں درخواست بھیجئے۔

بلا سودی بونڈ

جو کسی شکل میں ۵۰ روپے سے اوپر جاری کئے گئے ہیں وہ ۳ سال کے بعد مسلم واپس ہوں گے اور ایک سال کے بعد ۳ ماہ کی نوٹس پر بھی مسلم ادا کئے جا سکتے ہیں نیز ہر اس ضرورت کے موقع پر بھی جسے ثابت کر دیا جائے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ریزرو بنک آف انڈیا امپیریل بنک آف انڈیا۔ یا سرکاری خزانے میں درخواستیں بھیجئے۔

انڈیا ڈیفنس لون (ہندوستانی دفاعی قرضہ) خریدئیے

G. I. S.

گاندھی وائسرائے بات چیت منقطع ہو گئی

حکومت نے تقریر کی آزادی دینے سے انکار کر دیا

شملہ یکم اکتوبر۔ کل مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی گفت و شنید منقطع ہو گئی۔ کیونکہ وائسرائے نے کانگریس کے اس مطالبہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا کہ ہندوستانیوں کو جنگ میں شرکت کے خلاف پروپگنڈا کرنے کی آزادی دی جائے۔ کل شام کو ملاقات ختم ہونے کے بعد وائسرائے نے مہاتما جی کو ایک خط بھیجا جس میں لکھا ہے کہ جنگ کی کوشش میں مداخلت پر حکومت کا رضامند ہونا ناممکن ہوگا۔ تقریر کی آزادی میں یہ مداخلت اس وسیع حد تک شامل ہوگی جس کا آپ نے مطالبہ کیا ہے۔

مہاتما گاندھی نے اپنے جواب میں واضح کیا ہے کہ کانگریس اب بھی جنگ کی کوشش میں برطانوی حکومت کو پریشان کرنا نہیں چاہتی لیکن کانگریس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ انسانی تاریخ کے اس نازک دور میں اپنے عقیدوں سے منکر ہو کر منافقانہ پالیسی اختیار کرے۔ اگر کانگریس کو مرنا ہی ہے تو وہ اپنے عقیدوں کا اعلان کرتے ہوئے مرے گی۔ یہ بدقسمتی ہے کہ محض تقریر کی آزادی کے مسئلہ پر ہمارے درمیان کوئی تصفیہ نہ ہو سکا لیکن میں امید رکھونگا کہ حکومت کے لئے کانگریس کی پوزیشن کی اسپرٹ میں اپنی پالیسی پر عمل پیرا ہونا ممکن ہوگا۔

کانگریس کی تقریر کی آزادی کے مطالبہ کو جائز ٹھہراتے ہوئے مہاتما جی فرماتے ہیں کہ جب سے آپ نے (وائسرائے) اور وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ سارا ہندوستان جنگ کی کوشش میں رضامندی سے مدد کر رہا ہے یہ واضح کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کی زبردست اکثریت کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ان کے نزدیک نازیت اور دوہری مطلق العنانی میں جس کے ذریعہ ہندوستان پر حکومت ہو رہی ہے کوئی امتیاز نہیں۔

وائسرائے کا خط

شملہ ۳۰ ستمبر۔ آج سہ پہر کو ملاقات کے بعد وائسرائے اور مہاتما گاندھی میں مندرجہ ذیل خط و کتابت ہوئی۔ وائسرائے کا خط ذیل میں درج ہے:-

ڈیر مسٹر گاندھی

۲۷ اور ۳۰ ستمبر کی گفتگو کی ابتدا اور اس کے نتیجہ کو اگر میں مختصراً تحریر میں لے آؤں تو میں سمجھتا ہوں یہ سہل ہوگا۔

جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا آپ نے ۱۸ ستمبر کو مجھے لکھا تھا کہ میں آپ کو ملاقات کا موقعہ دوں آپ نے اپنے خط میں واضح کیا تھا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے حالیہ رزولیوشن کے اندر جو صورت حالات بیان کی گئی ہے اس پر آپ نہ صرف کانگریس کے رہنما ہونے کی حیثیت سے بلکہ ذاتی دوست کی حیثیت سے گفتگو کرنے کے لئے خواہشمند ہیں۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں ان چیزوں پر آپ سے گفتگو کرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ اب ہم نے دو مرتبہ گفتگو کی۔

ان گفتگوؤں میں صورت حالات پر خوب اچھی طرح تبادلہ خیال ہوا جس میں جنگ کے وقت تقریر کی آزادی کے سوال کا بھی ذکر آیا اس معاملہ میں اس خواہش کا اعتراف کرتے ہوئے کہ جنگ کو جاری رکھنے میں آپ ملک معظم کی حکومت کو کسی طرح پریشان کرنا نہیں چاہتے آپ نے مجھ پر یہ واضح کیا کہ آپ اس امر کو ضروری سمجھتے ہیں کہ انڈین نیشنل کانگریس اور پبلک کے دوسرے آدمیوں کو جنگ کی کوشش کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے بشرطیکہ یہ اظہار بالکل اہنسا تمک ہو۔ میں نے آپ کو بتایا کہ برطانیہ میں ضمیری معترضوں سے جو سلوک کیا جا رہا ہے اس کی کیا نوعیت ہے واضح الفاظ میں یوں کہونگا کہ ایسا انتظام ہے جس کے ماتحت ضمیری معترض کو لڑنے کے فرض سے تو بری کر دیا گیا ہے اور ایسے پبلک میں اپنے عقیدہ کے اظہار تک کی اجازت ہے لیکن مخالفت کو اس حد تک لے جانے کی اجازت نہیں دوسروں کو خواہ وہ سپاہی ہوں یا گولہ بارود کے کارخانے کے مزدور، وفاداری کو ترک کرنے یا کوشش کو بند کرنے کی ترغیب دی جائے۔

آپ نے مجھ پر یہ واضح کیا کہ ہندوستان کے حالات میں آپ اس سلوک کو کافی نہیں سمجھیں گے اور آپ نے اس امر کو ضروری خیال کیا کہ ہندوستان میں جہاں کہ حالات آپ کے فیصلے کے مطابق ان حالات سے بالکل مختلف ہیں جو برطانیہ میں پائے جاتے ہیں ہندوستانی معترض کو بے روک ٹوک اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ اظہار پوری جنگ کے متعلق ہو یا موجودہ جنگ میں ہندوستان کی شرکت کے متعلق۔ ہماری بات چیت سے یہ بات بھی پیدا ہوئی کہ جنگ کے حقیقی کاموں میں جو کارکن مصروف کار ہیں۔ ان میں آپ خود پرچار نہیں کریں گے۔ اور انھیں جنگ کے کاموں سے آپ خود ہٹانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ بلکہ یہ ضروری سمجھیں گے کہ کانگریس مینوں اور غیر کانگریس مینوں کو برابر کی آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ تقریریں کریں اور دوسرے طریقوں سے سارے ملک میں لوگوں سے اپیل کریں کہ ہندوستان کی جنگ کی کوشش میں کسی ایسے طریقہ پر امداد نہ دو جس سے خونریزی میں ہندوستان کی شرکت ہو جائے۔

میں نے انتہائی احتیاط اور توجہ کے ساتھ آپ کی دلیل کو سنا اور ہم نے قریب ہو کر صورت حالات کی پوری جانچ کی ہر حال میں نتیجہ میں آپکو صاف صاف یہ بتانے پر مجبور ہوں کہ آپ نے جو عمل تجویز کیا ہے وہ نہ صرف ہندوستان کی جنگ کی کوشش میں رکاوٹ ثابت ہوگا بلکہ اس سے برطانوی حکومت کو جنگ جاری رکھنے میں پریشانی ہوگی جس کو کانگریس نہیں چاہتی واضح طور پر یہ خود ہندوستان کے مفاد میں ناممکن ہوگا۔ اور زیادہ خصوصیت کے ساتھ جنگ میں سب سے زیادہ نازک موقع پر جنگ کی کوششوں میں مداخلت پر رضامند ہونا ناممکن ہے اس مداخلت میں تقریر کی آزادی اس حد تک ہوگی جس کا آپ نے مطالبہ کیا ہے

آپ کا مخلص

(دستخط) لنلتھگو

مہاتما جی کا جواب

ڈیر لارڈ لنلتھگو

مجھے آج کی تاریخ کا آپ کا خط ملا۔ میں نے کانگریس کی جو پوزیشن پیش کی تھی اسے آپ نے خط میں خوبی سے بیان کیا ہے۔ میرے لئے یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ حکومت کانگریس کی پوزیشن کی قدر نہ کر سکی۔ گویا اس نے ان لوگوں کی خواہ وہ کانگریسمین ہوں یا دوسرے۔ ضروریات کو پورا نہ کیا جو ایسی جنگ میں امداد کرنے پر ضمیری معترض ہیں جسمیں انھیں دعوت نہیں دی گئی اور جہاں تک انکا تعلق ہے وہ اس جنگ کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ سامراج کو بچانے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ جس کا ہندوستان سب سے بڑا شکار ہے۔ انکا اعتراض اسی قدر ضمیری ہے جسقدر کہ میں جنگ کا ضمیری مخالف ہوں۔ میں نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان سے زیادہ اپنے ضمیر کے لئے آزادی نہیں مانگ سکتا۔

جیسا کہ میں نے گفتگو میں واضح کیا کہ کانگریس نازیت کی فتح کی ایسی ہی مخالف ہے جیسا کہ کوئی انگریز ہو سکتا ہے مگر ان کے اس اعتراض کو جنگ میں انکی شرکت کی حد تک نہیں لے جایا جب سے آپ نے اور وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان رضامندی سے جنگ میں امداد کر رہا ہے۔ یہ واضح کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کی زبردست اکثریت کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ان کے نزدیک نازیت اور دوہری مطلق العنانی میں جس کے ذریعہ ہندوستان پر حکومت ہو رہی ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ ہندوستان کے مخصوص حالات میں جس آزادی کی ضرورت ہے اگر اس کا ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ کر لیا ہوتا تو وہ اس دعوی کو جائز ٹھہرا سکتی تھی کہ انھیں ہندوستان سے صرف وہ امداد مل رہی ہے۔ جو رضاکارانہ ہے جنگ کی پارٹی اور جنگ کی مخالف پارٹی کو جس حد تک کہ وہ مکمل اہنسا تمک رہتی ایک مقام پر رکھا جاتا۔

آپ کے خط کے آخری پیراگراف کے متعلق میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ پریشان نہ کرنے کی مہم کو اس حد تک نہ لے جایا جائے کہ خود تباہ ہو جائیں یا دوسرے الفاظ میں تمام قومی سرگرمیاں بند ہو جائیں جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو امن پسند بنایا جائے۔ اور یہ ظاہر کیا جائے کہ ہندوستان کی شرکت معہ برطانیہ عظمی کے کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتی میں کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان کو اپنی پسند کا کام کرنے کی آزادی دیدی جاتی۔ جو تقریر کی آزادی میں شامل ہے تو برطانیہ کو جو اخلاقی وقار حاصل ہوتا اس سے ہندوستان غالباً سچی آزادی اور برطانیہ کے حق میں رخ پلٹ دیتا۔

لہذا میں پھر کہتا ہوں کہ کانگریس جنگ کی کوشش میں برطانوی حکومت کو اب بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی لیکن کانگریس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ انسانی تاریخ کے اس نازک دور میں اپنے عقیدوں سے منکر ہو کر منافقانہ پالیسی اختیار کرے اگر کانگریس کو مرنا ہے تو وہ اپنے عقیدوں کا اعلان کرتے ہوئے مریگی۔ بدقسمتی ہے کہ محض تقریر کی آزادی کے مسئلہ پر ہمارے درمیان کوئی تصفیہ نہ ہو سکا لیکن میں یہ امید رکھونگا کہ حکومت کانگریس کی پوزیشن کی اسپرٹ میں اپنی پالیسی پر عمل پیرا ہوگی۔ گفتگو میں میں نے دوسرے نکتے چھیڑے تھے ان کا بھی ذکر کرنا میں پسند کرتا لیکن اس جواب کے طویل ہو جانے کے ڈر سے میں ان چیزوں کو نہیں چھوتا۔ جلد از جلد میں ایک بیان شایع کرونگا۔ آپ نے جس عظیم اخلاق اور صبر کے ساتھ میرا طویل بیان اور دلائل سنے اس کے لئے آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہمارے راستے الگ الگ ہو گئے ہیں۔ لیکن ہماری ذاتی دوستی جیسا کہ آپ نے الوداع کہتے وقت از راہ کرم فرمایا تھا۔ اس اختلاف کے بار کو سہ لے گی جیسا کہ طے ہوا ہے میں یہ خط و کتابت بغرض اشاعت اخبارات کو بھیج رہا ہوں۔

میں ہوں آپکا مخلص

(دستخط) ایم۔ کے۔ گاندھی

برطانوی وزیر بال بال بچ گیا

لندن ۲۹ ستمبر۔ مسٹر میلکم میکڈانلڈ وزیر محکمہ حفظان صحت کل بمباری سے بال بال بچ گئے۔ آپ ان علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں جنپر بمباری ہو رہی ہے۔ کل بات آپ کے دورہ کی ۲۰ ویں رات تھی۔ جب آپ اپنی پارٹی کے ہمراہ دورہ کر رہے تھے آگ لگانے والے بم برسنے شروع ہو گئے۔ ایک دفعہ آپ جنوبی مشرقی لندن میں ایک گرجا کے قریب تھے اس میں آگ لگ گئی۔ وہاں بھی آپ بال بال بچ گئے۔

لندن ۳۰ ستمبر۔ امید ہے کہ برطانیہ اور ترکی میں ایک نیا تجارتی معاہدہ ہوگا جسمیں ہندوستان اور نو آبادیاں بھی شامل ہونگی۔

والدا ونسپتی جسمانی صحت بخش قوت کو بڑھاتا ہے۔

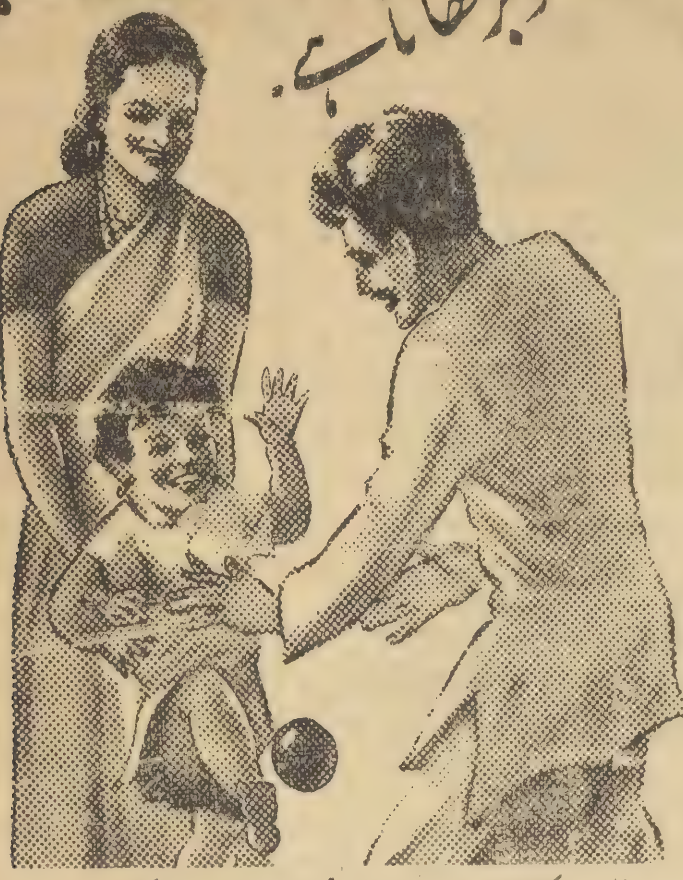

والدا کے ہر چمچے میں صحت اور قوت ہے۔ اسکے اجزائے حیات پرور آپ کی معمولی خوراک میں ایک خاص غذائیت کا اضافہ کرتے ہیں۔

والدا خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

والدا خالص ہے۔ جانوروں کی چربی سے کلیۃً مبرا ہے اور دوران ساخت میں ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ ہر سر بمہر ڈبوں میں بکتا ہے۔ اس لئے نہ ملاوٹ ہو سکتی ہے نہ گرد اور مکھیوں سے آلودہ ہو سکتا ہے۔

والدا خود بھی ایک خوراک ہے اور دوسرے کھانوں کو پکانے کے لئے بھی ایک قابل چیز ہے۔

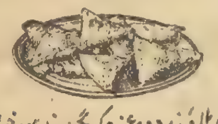

خواہ کچھ تلنا ہو خواہ پلاؤ زردہ وغیرہ کو بگھارنا ہو خواہ چپاتیاں چپڑنی ہوں خواہ مٹھائیاں اور پوریاں بنانی ہوں والدا سے ہمیشہ بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں والدا میں پکا ہوا ہر طعام زیادہ خوش مزہ زیادہ لذیذ اور زیادہ قوت بخش ہوتا ہے۔ اپنے کنبہ کے سارے کھانے والدا میں پکاؤ اور اسکے مخصوص اجزائے حیات پرور سے فائدہ اٹھاؤ۔

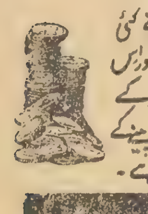

والدا کے استعمال سے آپ ہر مہینے کئی روپے بچا سکتے ہیں والدا سستا ہے اور اس میں برکت بھی ہے۔ اسکو استعمال کرکے دیکھیں کہ کس طرح ہر مہینے آپکے کھانے پینے کے خرچ میں کئی روپیہ کی بچت ہوتی ہے۔

صرف سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے
ایک سیر کے ۲ سیر کے اور ۵ سیر کے ڈبے بکتے ہیں
سب دوکانوں سے مل سکتا ہے۔

اگر کوئی ثابت کر دے کہ والدا میں ملاوٹ ہے تو ... ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD., BOMBAY HVM. 10-169 UD

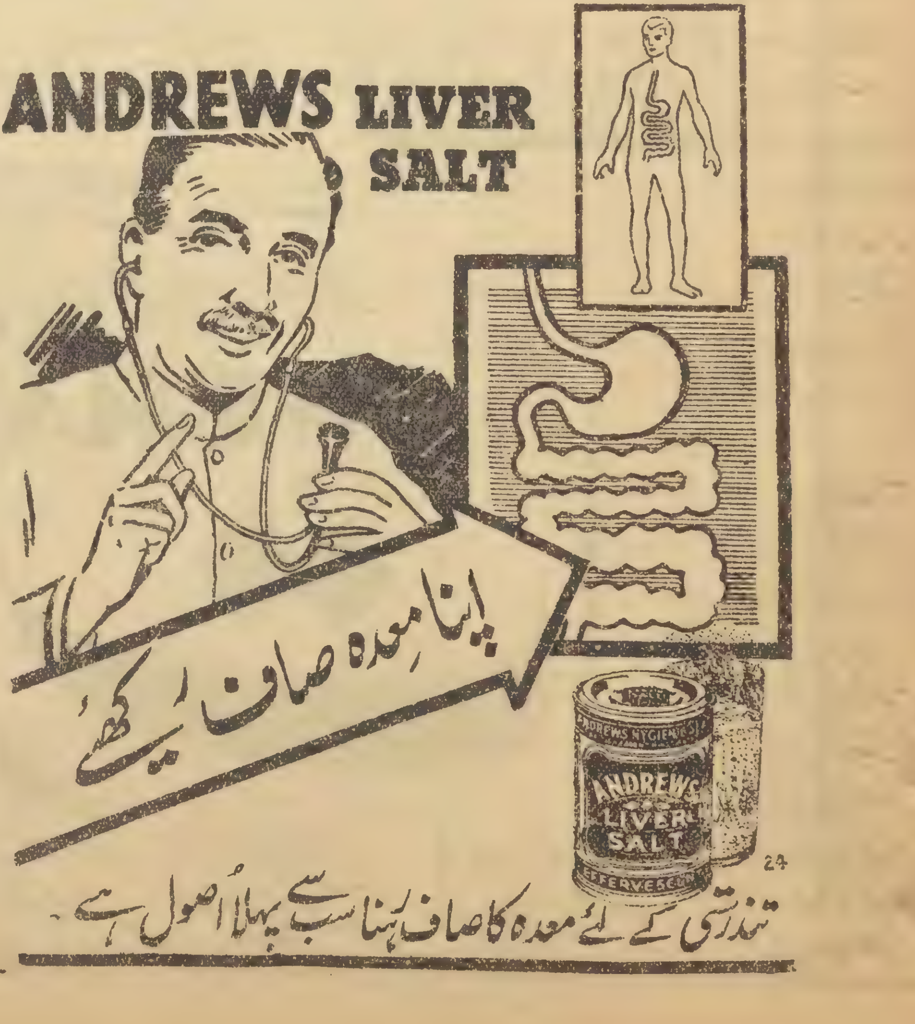

تندرستی کے لئے معدہ کا صاف رہنا سب سے پہلا اصول ہے

مسلم لیگ نے وائسرائے کی پیشکش کو نامنظور کر دیا

دہلی ۲۸ ستمبر۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج گیارہ بجے قبل دوپہر ۹ ہارڈنگ ایونیو نواب زادہ لیاقت علی خاں کی کوٹھی پر مسٹر جناح کی صدارت میں شروع ہوا۔ صرف تین ممبروں مسٹر فضل الحق نواب محمود اور بیگم محمد علی کے علاوہ باقی تمام ممبر شریک تھے اول الذکر دونوں اصحاب بیمار ہیں اس لئے تشریف نہیں لا سکے۔

اجلاس کے شروع میں مسٹر جناح نے اپنی اور وائسرائے کی ملاقات کا حال بتایا جو ۲۴ ستمبر کو شملہ میں ہوئی تھی اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ۲ ستمبر کے اجلاس میں مسٹر جناح کو اختیار دیدیا تھا کہ وہ چھ نکتوں کے متعلق وائسرائے سے مزید وضاحت کرا سکتے ہیں اور وہ چھ نکتے مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں نئے ممبر کتنے لئے جائیں گے (۲) ساری ایگزیکٹو کونسل کو از نو کیسے مرتب کیا جائے گا (۳) دوسری کون کون سی پارٹیاں ہیں جن سے مسلم لیگ کو تعاون کرنے کے لئے کہا جائے گا (۴) ان نئے ممبروں کو کون سے عہدے دیئے جائیں گے (۵) ایگزیکٹو کونسل میں مزید ممبروں کی نامزدگی کے متعلق پینل کا سسٹم درست نہیں ہے (۶) جنگی مشاورتی کونسل کی ترکیب بناوٹ اور کام کیا ہوگا۔

دہلی ۳۰ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس کل دن کے ۱۰ بجے اینگلو عربک کالج ہال میں مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کی صدارت میں ہوا جبکہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹہ کی بحث کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے اتفاق رائے سے اس رزولیوشن کو پاس کر دیا جو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی پرسوں پاس کر چکی تھی اور جس میں وائسرائے کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا گیا تھا جس میں مسلم لیگ کو ایگزیکٹو کونسل میں شریک ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔

اصل رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ حکومت مسلم لیگ کو جس قسم کا حصہ دار بنانا چاہتی ہے۔ وہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک حصہ دار دوسرے حصہ دار کو روپیہ میں ایک پیسہ پیش کرے۔ یہ پیشکش مسلمانوں جیسی قوم کے لئے بہت ہیچ ہے اور ہم ایسی چیز کیسے نگل سکتے ہیں اس طرح ہم حکومت کے رویہ سے صرف یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ کہ حکومت کی ذہنیت اب بھی وہی ہے اور وہ ہم سے ایسا ہی سلوک کرنا چاہتی ہے جیسے کہ مالک نوکر سے۔ ہم ایسی پوزیشن کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہیں ہیں مسٹر جناح نے مزید کہا کہ ہم جنگ کی وجہ سے بھی خطرے میں ہیں اور ہم غیر ضروری مشکلیں پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری قسمت اور حشر برطانیہ سے وابستہ ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے مطالبے کو حتی الامکان کم رکھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں وائسرائے کی پیشکش منظور کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ بعد میں حالات بہتر ہو جائیں گے۔ بعض لوگ اس پیشکش کو کھونٹے کی باریک نوک سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن میں اس دلیل کو نہیں مانتا کیونکہ یہ نوک صرف اتنی تیز نہیں کہ داخل ہو سکے بلکہ بالکل کند ہے۔ اور پہلی ہی آزمائش میں ٹوٹ جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اور کون کونسی پارٹیاں میدان میں آ رہی ہیں۔ فرض کیجئے کہ کوئی پارٹی اب باہر رہے۔ لیکن بعد ازاں ایگزیکٹو کونسل میں شریک ہونے کا فیصلہ کرے۔ اور حکومت بھی رضامند ہو جائے تو اس وقت پوزیشن کیا ہوگی۔ میں اس کے خلاف نہیں بلکہ اغلب ہے کہ بعد میں ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی تعداد بڑھانی پڑے پھر پوزیشن کیا ہوگی۔ میں نے وائسرائے کے سامنے یہ سوال رکھا لیکن انہوں نے اس نکتہ کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ اس موقع پر آپ نے وائسرائے کا خط بھی پڑھ کر سنایا۔

مسٹر جناح نے کہا کہ ملک میں چار بڑی بڑی پارٹیاں ہندو مسلمان رجواڑے اور حکومت ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم اپنے تعاون کو روکتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم عدم تعاون کرتے ہیں بلکہ تعاون یا عدم تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم جنگی سرگرمیوں دراپنے تعاون کو روکیں گے۔ ہمیں اپنے اس عقیدہ پر پورا یقین ہے کہ ہمیں جنگ کی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے ہر کوشش کرنی چاہیئے۔ جہاں دلی تعاون کرنے کے لئے ہم خواہش کرتے ہیں۔ وہاں ہمارے خیال میں چند ایسی باتیں بھی ہیں جن کا فیصلہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے ہونا چاہیئے آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے خون کا آخری قطرہ اور اپنی دولت کی آخری پائی دے دیں۔ لیکن یہ بہت خطرناک اور شدید ہے یہ تو ایک ایسا معاہدہ ہوگا جس میں مستقبل کا کوئی خیال نہ رکھا ہو۔ ہمارا فارمولا یہ تھا کہ ہم حقیقی اور دلی تعاون کریں گے لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں مرکز میں اور صوبوں میں حکومتی اختیار حاصل ہو ایک سال کی طویل بات چیت کے بعد حکومت نے کہا کہ وہ ہمیں مرکز میں حکومتی اختیارات میں اپنے ساتھ ملانے کو تیار ہے اور پھر وہ رک گئی۔ اور صوبوں کے متعلق کچھ نہ کہا اور یہ جواب دیا کہ وہ موجودہ مرحلہ پر صوبوں کے متعلق کچھ کہنے کو تیار نہیں۔ ہم صوبوں میں بھی جہاں گورنر سرکاری مشیروں کی مدد سے نظم و نسق چلا رہے ہیں حکومتی اختیار چاہتے تھے لیکن صوبوں کا دلی تعاون کیسے حاصل ہو سکتا ہے جب تک کہ صوبوں میں غیر سرکاری مشیر مقرر نہ ہوں اور مسلمانوں کو وہاں مناسب نمائندگی حاصل نہ ہو۔

جنگی مشاورتی کونسل کے متعلق انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں کہ اس کونسل میں مسلم لیگ کو پانچ نشستیں حاصل ہوں گی۔

آپ نے فرمایا کہ وائسرائے کی پیشکش یہ تھی کہ مسلم لیگ کو ایگزیکٹو کونسل میں دو اور جنگی مشاورتی کونسل میں ۵ نشستیں حاصل ہونگی لیکن ہمیں اب تک معلوم نہیں کہ وائسرائے کی توسیع شدہ کونسل کے ممبروں کی تعداد کتنی ہوگی شروع میں کہا گیا کہ شاید یہ تعداد ۱۱ کے قریب ہوگی۔ لیکن بعد ازاں یہ لچکدار تعداد بھی جاتی رہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے ہمارے دو آدمیوں کو اچھا عہدہ مل جائے گا۔ لیکن میں تو مرکز اور صوبوں میں حکومتی اختیارات میں حقیقی حصہ اور آواز چاہتا ہوں۔ حکومت کی پیشکش ایک قسم کا دھوکہ ہے اور اس پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ہم اسے منظور نہیں کر سکتے۔ اگر کونسل اسے غلط فیصلہ سمجھتی ہے تو وہ صاف کہہ دے۔

مسٹر جناح کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا ترجمہ نواب زادہ لیاقت علی خاں نے کیا۔ پاکستان کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں پاکستان کے متعلق بہت خواہشمند ہوں لیکن پاکستان جنگ کے عرصہ میں قائم نہیں ہو سکتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے وائسرائے سے ایگزیکٹو کونسل میں ۵۰ فیصدی نشستیں مانگی تھیں۔ بشرطیکہ کانگریس بھی ایگزیکٹو کونسل میں شامل ہو لیکن اگر کانگریس شریک نہ ہو تو مسلم لیگ کو زیادہ نشستیں دی جائیں۔ تاکہ لیگ کے نمائندے ذمہ داری کا زیادہ بوجھ اٹھا سکیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ پوزیشن قبول کر لی ہے کہ ایگزیکٹو کونسل کے لئے ممبر وائسرائے اور برطانی پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہونگے۔

مولانا حسرت موہانی نے ایک ترمیم پیش کرنا چاہی لیکن مسٹر جناح نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور کہا کہ کونسل یا تو ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کو منظور کرے یا نامنظور۔ اور اس نامنظوری کا مطلب عدم اعتماد ہوگا۔

بعد ازاں ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن رسمی طور سے پیش کیا گیا جس کی کوئی مخالفت نہ ہوئی اور رزولیوشن پاس ہو گیا۔

ایک ممبر نے مسٹر جناح سے دریافت کیا کہ لیگ کے لاہور کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس کا جواب مسٹر جناح نے دیا کہ سر سکندر سے پوچھو۔

اسلامی ملکوں کی مدد کرنے کے لئے نیشنل گارڈ کا ہلال احمر قایم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے تین گھنٹہ کے بحث و مباحثہ کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا جس کے ذریعہ وائسرائے کی تازہ پیشکش کو نامنظور کر دیا گیا

۲ ستمبر کو بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہوا تھا اس میں وائسرائے کے ۱۴ اگست کے خط پر جو انہوں نے صدر مسلم لیگ کے نام بھیجا تھا غور کیا گیا تھا اس خط میں وائسرائے نے ایگزیکٹو کونسل کی مجوزہ توسیع اور جنگی مشاورتی کمیٹی کی تشکیل کے متعلق قطعی تجاویز پیش کی تھیں اس اجلاس میں ایک رزولیوشن پاس کر کے وائسرائے سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی تجاویز پر نظر ثانی کریں اور صدر کو اختیار دیا گیا کہ امور مندرجہ

رزولیوشن کے متعلق وہ وائسرائے سے ملکر ان کی وضاحت کرائیں۔ چنانچہ وائسرائے کو لکھا گیا اور انہوں نے جواب میں صدر مسلم لیگ کو ملاقات کے لئے بلایا۔ ۲۴ ستمبر کو دونوں میں ملاقات ہوئی اور امور متنازعہ پر دونوں نے کھولکر بات چیت کی۔ اس سلسلہ میں صدر مسلم لیگ نے جو سوالات اٹھائے ان کا باقاعدہ طور پر جواب وائسرائے نے اپنی چٹھی میں مورخہ ۲۵ ستمبر میں دیا۔ اس جواب پر گہرا سوچ وچار کرنے کے بعد اب ورکنگ کمیٹی قطع نظر اس خواہش کے کہ وہ شروع سے ہی جنگ اور ہندوستان کے تحفظ کے معاملات میں مدد دینے کو تیار ہے۔ وائسرائے کی موجودہ پیشکش کو منظور کرنے سے معذور ہے

مطالبات نہیں مانے گئے

وائسرائے کی پیشکش کو رد کرنے کے متعلق مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے رزولیوشن میں مندرجہ ذیل وجوہات پیش کی ہیں۔

(۱) گورنر جنرل کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل میں مسلم لیگ کے صرف دو نمائندے لئے جانے منظور کئے گئے ہیں اس سے مرکزی حکومت میں مسلم لیگ کو ٹھوس نمائندگی نہیں ملتی۔

(۲) اگر کوئی اور پارٹی بعد میں جنگ کے سلسلہ میں مدد کرنے کا فیصلہ کرے اور وائسرائے سے ایگزیکٹو کونسل میں لینے کو تیار ہو جائیں تو اس صورت میں جبکہ ایگزیکٹو کونسل میں مزید توسیع کی جائیگی۔ مسلم لیگ کی پوزیشن کیا ہوگی اس ضمن میں کچھ نہیں بتایا گیا۔

(۳) جن صوبوں میں آئین معطل ہے ان میں گورنروں کے غیر سرکاری مشیر مقرر نہیں کئے گئے جب تک مسلم لیگ کو ان اسامیوں پر نمائندگی نہیں دیجائے گی مسلمانوں کا موثر تعاون ممکن نہیں

(۴) مجوزہ جنگی مشاورتی کونسل کی تشکیل کے متعلق اس وقت کچھ معلوم نہیں ماسوائے اس کے کہ اس کے ۲۰ ممبر ہونگے۔ اور ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے بعد اسکی تشکیل عمل میں آئے گی۔

(۵) ۲ ستمبر کو ورکنگ کمیٹی نے جن امور پر وضاحت کی ان میں سے صرف اس بات کا کسی حد تک تسلی بخش جواب دیا گیا ہے کہ مسلم لیگ کے نامزد آدمیوں سے ہی ایگزیکٹو کونسل میں نمائندے لئے جائیں گے۔ باقی امور نہیں مانے گئے۔

ٹوکیو یکم اکتوبر۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ لندن میں کہ اختلافات ناقابل عبور نہیں ہیں۔ محض ایک پاک امید ہے کہ انکی یہ تجویز کہ ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کی جائے اور ایسا کیبنٹ بن جائے جو کسی لیجسلیچر کے روبرو ذمہ دار نہ ہو بالکل ویسا ہی کیبنٹ ہوگا جس پر ہر جمہوری ملک ہنس رہا ہے۔

بمبئی یکم اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ اکتوبر کو وار دھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی بات چیت پر غور ہوگا۔

مسٹر ایم این رائے کا کانگریس سے اخراج

لکھنؤ ۲۹ ستمبر۔ یو پی کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی نے غور و خوض کے بعد مسٹر ایم۔ این رائے کو کانگریس کی ابتدائی رکنیت سے ایک سال کے لئے خارج کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کونسل میں مسٹر ایم۔ این رائے کے جواب پر غور کیا گیا۔ بحث کے بعد بالآخر فیصلہ کیا گیا کہ انھیں کانگریس کی ابتدائی رکنیت سے ایک سال کے لئے خارج کر دیا جائے رزولیوشن میں وجوہات پیش کی گئی ہیں کہ کونسل کو کیوں ایسا کرنا پڑا۔

مہاراج کمار وزیانگرم کا بیان

بنارس ۳۰ ستمبر۔ مہاراج کمار سر وجے آف وزیانگرم نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں مسٹر ایمری کی تقریر پرشور طوفان پر تیل ڈالنے والی نہیں ہے اور ان کا یہ نظریہ

شاندار دوسرا ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

حاتم طائی کی بیٹی

خاص اداکار - سرجنی - اندورانی - انل کمار - ودیا - نشی - غریب شاہ - سید احمد - خلیل خاں

دلسوز گانے - دلکش ڈانس - عمدہ سین سنیریاں

آنیوالے تماشے | ہمارا دیس - غازی صلاح الدین

شاندار دوسرا ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں | ایک ساتھ دونوں میں | امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے

نیشنل اسٹوڈیو لمیٹڈ کا عظیم الشان شاہکار

WOMAN

عورت

ڈائرکٹر محبوب کی ذکاوتوں کا دلکش اور اعلیٰ نمونہ

خاص اداکار سریندر سردار اختر یعقوب جیوتی ہریش اردن

دلگداز افسانہ - بے نظیر اداکاری - دلسوز گیت - دلکش ڈانس - پرلطف مذاق - بہترین ریکارڈنگ - پرزور مکالمے - لاجواب فوٹوگرافی

شاندار چودھواں ہفتہ
کانپور کے سوا لاکھ آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں
سرکو پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ
لکشمی
بہترین رنگین ڈانس
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
روزانہ۔ پونے سات اور پونے دس بجے رات
مٹنی شو: اتوار کو ۳½ بجے دن

بقیہ افسانہ صفحہ ۴

اگر تیرے پتا آگئے تو خالی گھر دیکھ کر کیا خیال انکے دل میں نہیں آئیں گے"۔ رادھا کو ابھی تک آس تھی۔ کہ شاموواپس آجائے گا۔

کملا اپنی بیٹی کی بیاہ کی تاریخ پکی کرتی ہے اور رادھا کو مدعو کرتی ہے۔ رادھا اس رسم میں حصہ لینے سے انکار کرتی ہے اس لئے کہ سارا گاؤں اس کا دشمن ہے مگر کملا اسے منا ہی لیتی ہے لیکن جب گاؤں والے رادھا کو دیکھتے ہیں۔ تو ایک ایک کرکے لگن منڈپ سے کھسک جاتے ہیں۔ رادھا کو یہ لوگ ذات برادری سے خارج کر چکے تھے۔ رادھا جب انکے یہ تیور دیکھتی ہے تو خود اٹھ کر جانے لگتی ہے کہ برجو نمودار ہوتا ہے اور تلسی کو اغوا کرکے لے جانا چاہتا ہے اسکے ساتھی گاؤں والوں سے نپٹنا شروع کردیتے ہیں اور وہ تلسی کی طرف بڑھتا ہے گاؤں والے گھسان کی لڑائی کے بعد ڈاکوؤں پر قابو پالیتے ہیں مگر برجو تلسی کو اٹھا کرلے جانے میں کامیاب ہوجاتا ہے اس کا بھائی راموا سے روکنے کی کوشش کرتا ہے مگر بے سود برجو گھوڑے کی رکاب میں پیر رکھنے ہی والا تھا کہ رادھا آپہنچتی ہے اور رکاب کا تسمہ زور سے پکڑ لیتی ہے۔ برجو کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور گھوڑے کو ایڑ لگاتا ہے۔ گھوڑا چلتا ہے کہ اور رادھا کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے لیجاتا ہے رادھا برجو کی بندوق چھین کر اوندھے منہ گر پڑتی ہے۔ وہ چیختی ہے چلاتی ہے کہ برجو گھوڑے کو روکو برجو واپس چلے آؤ مگر۔ اسکی آنکھوں کے سامنے اس کا بیٹا۔ اسکا اپنا بیٹا اس کی پیاری سہیلی کی بیٹی کو اغوا کئے لے جارہا ہے۔ اب رادھا عورت اور رادھا ماں کے درمیان ذہنی اور روحانی جنگ شروع ہوتی ہے جو کہ اس دیہاتی افسانے کی معراج ہے۔

(اس تصویر کی نمائش گزشتہ ہفتہ سے سنٹرل ٹاکیز لیمیٹیڈ اور امپیریل ٹاکیز کانپور میں ہورہی ہے)

برلن خالی ہورہا ہے

لندن ۳ اکتوبر۔ آجکل انگریزی ہوائی جہاز برلن پر ہر رات حملہ کررہے ہیں۔ کل رات بھی وہ برلن پر اڑے لیکن حملہ نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برلن میں دو گھنٹہ تک ہوائی حملہ کی گھنٹی بجتی رہی

پچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد گرداں علیگڑھ کی
اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہوکر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ روپیہ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں
مفت لو۔ اپنی معزز نام و پتے بھیجے روپیہ کمانے کی ترکیب مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے دوسرے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ سوئٹزرلینڈ سے خبر آئی ہے کہ نازی افسروں نے برلن سے عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو کسی دوسری جگہ بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۲ اکتوبر۔ کل رات لندن پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔ وسط لندن میں گزشتہ رات سے کوئی بڑا حملہ نہیں ہورہا ہے۔ جرمن ہوائی جہاز لندن کے وسطی علاقہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں مگر انکو کم کامیابی ہوتی ہے۔ اس لئے آس پاس کے علاقوں پر بم گرادیتے ہیں۔ کل رات انھوں نے لندن کے آس پاس ۹ مقاموں پر بم گرائے۔ لیکن کل رات حملہ کا زیادہ زور برطانیہ کے دوسرے حصوں پر رہا۔ جس میں جنوب مغربی انگلینڈ۔ شمال مغربی انگلینڈ۔ جنوب مشرقی انگلینڈ شامل ہیں۔ ویلز کے کچھ حصوں پر بمباری کی گئی۔ کل جرمن ہوائی جہازوں نے ایک ٹرین پر حملہ کیا مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پرسوں کے حملے میں جرمنی کے ۴۹ ہوائی جہاز برباد کرگئے گئے۔ ستمبر میں جرمنی کے ۱۱۰۲ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔

جاپان کی فوج اور آگے بڑھ گئی

چنگنگ۔ یکم اکتوبر۔ شمالی انڈوچائنا میں جاپانی فوجیں یوبان تک پہنچ گئی ہیں۔ یہاں وہ نئی سڑک آکر ختم ہوتی ہے۔ جو کہ چینیوں نے گزشتہ نومبر میں بنائی تھی۔ جبکہ جاپانیوں نے جنوب مشرقی چین میں نانکنگ پر قبضہ کرکے بڑی سڑک کو کاٹ دیا تھا۔ جنوب مغربی کوانسی میں چینی فوجیں جاپانی فوجوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے تیاریاں کررہی ہے چینیوں نے برما روڈ کو کھولنے کے لئے ایجی ٹیشن زیادہ زور شور سے شروع کردیا ہے تمام چینی اخبارات سڑک کو کھولنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔

برما روڈ کے کھلنے کا امکان

لندن یکم اکتوبر۔ لندن کے با اختیار حلقوں سے رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ برما روڈ کے کھلنے کا قوی امکان پایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ برما روڈ کو بند کرنے کے بارے میں جاپان اور برطانیہ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کا ایک پہلو یہ تھا کہ جاپان چین کے ساتھ ... مسئلہ سلجھانے کی کوشش کریگا۔ چند ہفتہ ہوئے جاپان نے انڈوچائنا میں جو کچھ کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جاپان معاملہ کو سلجھانے کی کوشش نہیں کررہا ہے اور یہ قوی امکان ہے کہ جب سمجھوتہ کی میعاد ختم ہوجائے گی۔ یعنی ۱۷ اکتوبر کو برما روڈ کھل جائے گی۔

آسٹریلیا میں نیشنل گورنمنٹ قائم ہوگی

میلبورن ۲ اکتوبر۔ مسٹر منزیز موجودہ وزیراعظم آسٹریلیا نے کنٹری لبرل اور اینٹی کمیونسٹ لیبر پارٹی کے لیڈروں کو طلب کیا ہے۔ جمعہ کو ان کی میٹنگ ہوگی جس میں ایک موثر حکومت بنانے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔

مسٹر منزیز کا بیان ہے کہ حال ہی میں جو چناؤ ہوئے تھے اس میں کسی پارٹی کی بھاری اکثریت نہیں ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نیشنل گورنمنٹ بنائی جائے گی۔

افغانستان میں فوجی مشن

پشاور یکم اکتوبر۔ افغانستان کے کنگ ظاہر شاہ نے بھاری توپوں کی گولہ باری اور مسلح کاروں کی مشق کا دو گھنٹہ تک معائنہ کیا۔ کابل کے ریڈیو نے اس کا اعلان کیا ہے کہ ایک طرف توپیں گرج رہی تھیں اور اوپر ہوائی جہاز منڈلا رہے تھے۔ اس موقعہ پر سردار شاہ محمود خاں وزیر جنگ اور کابل کے دوسرے اعلیٰ افسر اور طالب علم اور فوجی ماہر موجود تھے جنہوں نے افغانوں قوموں کی صلاحیت کی قدر افزائی کی اور سہ پہر کے بعد اپنے محل میں واپس گئے۔

جاپانیوں نے ایک امریکن کو پیٹ ڈالا

شنگھائی یکم اکتوبر۔ کل ایک واقعہ کا انکشاف ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی سپاہیوں نے ایک امریکن جہازی کو پکڑ لیا۔ اور اس کو پیٹا۔ وہ امریکن جہاز "اگستا" سے اترا تھا۔ امریکن کمانڈر انچیف ایڈمرل ہرٹ نے اس کے بیان امریکن افسروں سے مشورہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی سپاہیوں نے اس کو ہین لتوائی بستی کے کنارے پر پکڑ لیا اور اپنی چوکی سے لے گئے۔ اور وہاں اس کی مرمت کی۔ اس کو امریکن افسروں کی مداخلت پر رہا کیا گیا۔

جرمنی روس پر حملہ کرے گا

نیویارک یکم اکتوبر۔ نازی طقوں میں یہ امر مسلمہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی سکرو میں روس پر حملہ کرے گا"۔ یہ ہے وہ رائے جو مسٹر رچارڈ بونر نے اخبار "پی۔ ایم" میں ظاہر کی ہے۔ مسٹر بونر حال ہی میں یورپ کا دورہ کرکے واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ ذمہ دار نازی افسران صاف طور پر نہیں لیکن خفیہ طریقہ پر یہ کہتے ہیں کہ یا تو روس یکرائن اور باکو کے تیل کے علاقہ اور سابق بالٹک ممالک جرمنی کے حوالے کرے گا۔ ورنہ جرمنی ان پر قبضہ کرے گا جبکہ وہ انگلینڈ کو فتح کرے گا۔ یا اس سے صلح کرے گا۔ جرمنی کے شہرے باشندے بہت دکھی ہیں کیونکہ انکو پانی ملی ہوئی شراب اور گری پڑی روٹیاں ملتی ہیں۔ اعلیٰ جرمن افسروں کا کہنا ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان جنگ لابدی ہے۔

شام سے اٹلی کے نئے مطالبات

قاہرہ یکم اکتوبر۔ یہ افواہ بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے کہ شام میں اطالوی کمیشن نے فرانسیسی حکام کے روبرو نہایت دور رس اور نئے مطالبات پیش کئے ہیں۔ ان مطالبوں میں یہ شامل ہے کہ گورنر گورلاٹی کے بارے میں جرمنی اور اٹلی کی طرف سے جو سرکاری بیانات جاری ہوں گے۔ انکو اخباروں میں شائع کیا جائے اور شامی اور طالیوں کو نوجوانوں کی تحریک کی تنظیم کرنے کا حق دیا جائے اور بیروت میں ایک اطالوی اخبار کے شائع ہونے کی اجازت دی جائے۔

برطانیہ کا خرچ اور آمدنی

لندن ۳۰ ستمبر۔ موجودہ مالی سال کے پہلے ۶ ماہ میں برطانیہ کے معمولی اخراجات ...۱۶۱۰۳۵ پونڈ تک پہنچ گئے ہیں جبکہ گزشتہ سال اسی عرصہ میں اخراجات کی رقم ......۵۶۲ پونڈ تک پہنچی تھی۔

پہلے ۶ ماہ میں آمدنی کی رقم ......۲۵۳ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔

۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء کو ختم ہونے والے ۱۲ سال میں معمولی اخراجات کا اندازہ .....۲۶۶۷ پونڈ کا ہے اور آمدنی کا اندازہ ......۱۳۶ پونڈ کا ہے۔

مصر میں فوج بڑھادی گئی

لندن یکم اکتوبر۔ لندن کے با اختیار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی فوجوں کے آگے بڑھنے کے اندیشہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مصر میں انگریزی ہوائی فوج کی تعداد بڑھائی جارہی ہے

آپ کی دوسری ڈاک
شاید اسی قافلے والے جہاز کے ساتھ پہونچے جس میں کہ ہماری بسکٹ پہونچیں گے۔
آپ کے لئے شاید یہ کوئی خاص بات نہو لیکن ہمارے لئے یہ ایک اہم بات ہے کیونکہ اس دوران جنگ کے زمانہ میں بھی ہم اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ آپ "ہنٹلے اینڈ پامرس" کے بسکٹ حسب معمول خرید سکیں اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ انگلستان بسکٹ بنانے اور لادنے والی قوم کے لحاظ سے بھی دنیا میں سب سے بڑی ہے۔
ہمارے سامنے خاص بسکٹ یہ ہیں
بارلے | ہارلک
گنگر نٹ | پیچ کریم کریکر
بنانے والے
ہنٹلے اینڈ پامرس
ریڈنگ ★ انگلینڈ

عظیم الشان نیلام
بحکم چیرمین صاحب بہادر امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور
مشتہر کیا جاتا ہے کہ شہر کانپور کے نہایت بیش قیمتی اور محفوظ مقام۔ ۶۰ فٹ چوڑی نئی سڑک پر جو ٹھنڈی سڑک سے نیا گنج کو جاتی ہے ٹھنڈی سڑک اور نیا گنج کے درمیان
۸ (آٹھ پلاٹ)
زمین کے جو نیا گھر بنانہ اسکیم والے۔ ای۔ اور ایف بلاک میں واقع ہیں اور جن پر اب چھ ماہ کے اندر کم سے کم دو منزل عمارت پوری کرنے والوں کو خاص رعایت یعنی (پندرہ فیصدی ریبیٹ) کا دینا طے ہوچکا ہے۔ بروز اتوار مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء ٹھیک صبح ۹½ بجے خاص موقع پلاٹ ہذا پر نیلام کئے جائینگے۔ آپ لوگ تشریف لاکر خرید فرماویں۔
المشتہر:۔ پی اسٹائن وال اینڈ کمپنی ٹرسٹ آکشنیرس کانپور

جرمنی کی لمبی مار والی توپوں سے حملہ

لندن ۳۰ ستمبر۔ توپوں کے دھڑا دھڑ نے آج دن نکلنے سے پہلے آبنائے ڈوور کو ہلادیا جبکہ لمبی مار والی انگریزی توپوں نے ساحل فرانس پر گولے برسائے اور خیال ہے کہ ایک گولا گیلے کی بندرگاہ پر جا گرا اور وہاں بڑی زبردست آگ لگ گئی۔ جرمن توپوں نے انگریزی توپوں کا منہ بند کرنے کے لئے گولے بیس بیس منٹ کے وقفہ سے انہوں نے چار گولے برسائے اسکے بعد جرمنی کی لمبی مار والی توپوں نے گولے پھینکے

ایک تعلیم یافتہ عورت کی حیرت انگیز قربانیاں
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ
پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات
مٹنی شو
اتوار کو ۳½ بجے دن سے
جمعہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
رنجیت مووی ٹون کا زبردست شاہکار
ادھوری کہانی
خاص اداکار
درگا بائی کھوٹے
مس میرا
مس روز
خاص اداکار
پرتھوی راج
ایشور لال
لالہ یعقوب
مرزا مشرف
کے۔ ڈاٹے
ایک دلکش سوشل کہانی۔ دلسوز نغمے۔ دلچسپ ڈانس۔ پُرزور مکالمے۔ پُرلطف مذاق
آنے والے تماشے بھروسہ (منروا) پاگل (رنجیت)

چائے کی صد سالہ سالگرہ

۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء کو لندن میں امپائر ٹی انڈسٹری کی صد سالہ سالگرہ منائی گئی۔ چونکہ ٹھیک اسی دن ایک سو سال قبل ۱۸۳۹ء میں آسام کے نئے باغات کے چائے کا پہلا نیلام ہوا تھا۔

اسی وقت سے ہندوستان میں چائے کی زراعت کی ترقی میں بڑی کوشش کی گئی۔ اور سو سال کے اندر سلطنت برطانیہ دنیا کی چائے کے باغات اور بازار ہا گیا۔ دنیا کی مال تجارت میں چائے کی قیمت ایک فی صدی ہے اور ستر فیصدی سے زیادہ چائے کی پیداوار اور تقریباً ستر فیصدی اسکی کھپت سلطنت برطانیہ ہی میں ہوتی ہے۔

اس یادگار موقع کو کامیاب بنانے کے لئے امپائر ٹی کی صد سالہ سالگرہ کمیٹی نے نہایت دلچسپ انواع و اقسام کے پروگرام تیار کئے۔ سالگرہ کی تمہید کے طور پر چائے ملانے والے ماہرین مینسنگ لین میں جمع ہوئے تاکہ ایک ایسی چائے کا انتخاب کریں جس سے دنیا کی بہترین چائے کی پیالی تیار ہو سکے اور دس جنوری کو ایک سنہرے صندوقچے میں یہ چائے اعلیٰحضرت شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی خدمت میں پیش کی گئی۔ امپائر ٹی کمپنی کی یہی چائے جو مقدار میں دو پونڈ تھی اور جسکی ملاوٹ سینہ راز میں تھی ایک چاندی کے صندوقچے میں رکھی گئی۔ لندن کے لارڈ میئر نے اپنی مہر لگائی اور نشان بنا دیا کہ دس جنوری ۱۹۳۹ء کے قبل نہ کھولی جائے یہ چاندی کا صندوقچہ اور اسی طرح کے چھتیس اور جن میں ایک ایک پونڈ اس قسم کی چائے بھری تھی جن سے دنیا کی بہترین چائے تیار ہو سکے نیلام میں پیش کئے گئے۔ پہلے صندوقچے کی قیمت ایکہزار ایک سو ستاون پونڈ اور دوسرے کی قیمت تیس سے لے کر پچاس پونڈ تک لگی یہ رسمی نیلام لارڈ میئر نے ان ہاتھیوں کے جلوس کے بعد کیا جنکی پیٹھ پر برٹش امپائر کمپنی کی بہترین چائے کے صندوق لدے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے شہر میں گشت لگائے۔ ہاتھیوں کا جلوس ہندوستان کے متعلق خاص دلچسپی کا باعث ہے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ اس صنعت کے شروع میں چائے کے باغات کے لئے جنگلوں کے صاف کرنے میں ہاتھیوں نے نہایت اہم کام انجام دیا تھا۔

صد سالہ سالگرہ کے موقع پر دعوت ہوئی تھی اس میں سر والٹر اسمعیل ایم۔ پی نے کمپنی کے صدر نے فرمایا کہ اس کمپنی کے قایم ہونے کے پچاس سال کے اندر اس کمپنی نے چین کی نسبت زیادہ چائے منگوائی ہے اور آج تمام دنیا کی چائے کے بازار پر حاوی ہے عموماً ہر دو شخص کے لئے چائے طلب کرتے ہیں مگر ہندوستان اور سیلون دو کروڑ لوگوں کے لئے چائے پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی پیداوار آٹھ سو ملین پونڈ سالانہ ہے جسکے ہر پونڈ میں دو سو سے زیادہ چائے کی پیالی تیار ہوتی ہیں۔

ہندوستانی ریلوں کے اخراجات

ہندوستان کی سرکاری ریلوں کے چلانے پر جو خرچ آتا ہے اس کا تناسب دنیا کے بعض ممتاز ممالک کے مقابلے میں سب سے کم ہے یہ تناسب دراصل چلانے کے خرچ اور باربرداری اور مسافروں کے کرایہ کی کل آمدنی کا تناسب ہے۔ ۱۹۳۹-۴۰ء میں ہندوستانی سرکاری ریلوں میں یہ تناسب فرسودگی کو نکال کر صرف ۵۳ فی صدی اور فرسودگی کو شامل کر کے ۶۶ فی صدی تھا۔

اس کے مقابلہ میں ۱۹۳۸ء میں برطانوی متحدہ ریلوں کے خرچ کا تناسب ۷۸٫۲ فیصدی اور کناڈین پیسفک ریلوے کا ۸۵٫۴۱ ۔ کناڈین نیشنل ریلوے کا ۹۲٫۶۶ فیصدی امریکہ کی خاص خاص ریلوں کا ۷۶٫۳۵ فیصدی اور جرمن سرکاری ریلوں کا ۹۲٫۷۵ فیصدی تھا۔

کم آواز گاڑیاں

ہندوستان میں بھی ریل کی پٹریاں جوڑنے کے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ بعض دوسرے ممالک نے اس معاملہ میں بہت کچھ ترقی کر لی ہے ہندوستان کی تین ریلوں میں تجربے کئے جا رہے ہیں۔ جی۔ آئی۔ پی۔ این ڈبلو۔ اور ای۔ آئی۔ آر۔ ان تجربوں کی بنیاد اس امر پر ہے کہ پٹریوں کے جوڑ کے مقام پر جن چھوٹے ٹکڑوں سے کام لیا جاتا ہے ان کی مقدار جہاں تک ممکن ہو کم کر دی جائے کیونکہ ان کی وجہ سے اول تو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ریل چلنے میں آواز بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ان دونوں باتوں کے علاوہ پہئے وغیرہ بھی ان کی وجہ سے جلد گھستے ہیں۔

۱۰۰۰ جوڑوں کو "الو مینو تھرمک" طریقے سے جوڑنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ فرانس میں بہت کامیاب ہو چکا ہے اس کے لئے ایک ماہر کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

متحرک تصاویر کے ذریعہ فروخت

آئندہ سے جب برطانیہ کے سفر کرنے والے تاجر دنیا کے سفر پر نکلیں گے تو ان کے فروخت سامان کے ساتھ رنگین فلم بھی ہوا کرینگے۔ یہ فلم بہت چھوٹے سائز کے ہونگے۔

ایک مسافر اپنے کپڑوں کے صندوق میں آسانی سے ان فلموں کی بہت سی ریلیں رکھ سکتا ہے اور تقریباً ہر شہر میں تھوڑے سے کرایہ پر پروجکٹر (فلم انداز مشین) بھی مل سکتی ہے وہ چاہے تو خریدار کے کمرے میں ہی فلم دکھا سکتا ہے۔

یہ سلو سلائڈ کے بنے ہوئے لوٹے چند سیکنڈ میں آنکھوں کو کچھ اس طرح اپنی طرف متوجہ کرلیں گے۔ جو مصور فہرستوں کی غیر متحرک تصاویر کے ذریعہ ممکن نہیں۔ فلموں پر انکے طول و نوعیت کے مطابق دو سو پاؤنڈ یا اس سے بھی کم لاگت آئے گی۔ اس سے ایک مزید فائدہ یہ بھی ہوگا کہ خریدار گھر بیٹھے اپنی آنکھوں سے مال کو بننے کے سلسلہ میں مختلف مرحلوں سے گزرتے ہوئے اور کاریگروں کو کام کرتے ہوئے دیکھ سکے گا۔

ٹریڈ مارک کی ضمانتی (ڈپازٹ)

برطانوی ہند میں جو لوگ اپنا مخصوص ٹریڈ مارک رجسٹر کرانا چاہتے ہیں انکو امانت کے لئے ڈپازٹ یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء اور ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء کے درمیان داخل کر دینا چاہئیں۔ یہ مرکزی ایوان سے حال ہی میں پاس شدہ ٹریڈ مارک ایکٹ کے سکشن نمبرہ ۸ کے مطابق ہے سکشن نمبرہ ۸۰ اصل پاس شدہ ایکٹ سے کچھ قبل نافذ کر دیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک کی امانت اگر بار یہ بانی کے لئے ہو تو درخواست کنندہ کو اختیار ہے کہ چاہے پیٹنٹ آفس کلکتہ میں درخواست دے۔ چاہے بارخ ٹریڈ مارک رجسٹری بمبئی میں۔ یہ برانچ ٹریڈ مارک رجسٹری عنقریب بمبئی میں قائم کیجائیگی ٹریڈ مارک ڈپازٹ ہونے کے بعد ان سب کی اشیا دار فہرست بنائی جائے گی۔ فہرست میں اشیا کی تقسیم کی لاعیت انٹرنیشنل کانفرنس فار پروٹکشن آف انڈسٹریل پراپرٹی منعقدہ لندن ۱۹۳۴ء کی سفارشات کے تحت کیجائیگی پبلک کے معائنہ کے لئے داخل کردہ ٹریڈ مارک کی فہرست کی نقلیں کلکتہ اور بمبئی دونوں رجسٹری کے دفتروں میں رکھی جائیں گی اور ان کا معائنہ موجودہ احکامات کے لحاظ سے دونوں جگہ کیا جا سکے گا۔

ہندوستان کیلئے سنگاپور کی اہمیت

سنگاپور کے متعلق اب بھی لوگوں کو بہت کچھ ناواقفیت ہے۔ بعض اسکو سیدھا سادھا بحری مستقر سمجھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ بحری مستقر کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کی حفاظت کے لئے سپاہیوں اور ہوائی جہازوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض صرف سنگاپور کی بڑی بڑی توپوں کے خیال میں ہیں۔ ان توپوں کا ذکر دنیا بھر کے اخبارات میں آ چکا ہے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو اس کا احساس نہیں کرتے کہ مشرق بعید کے برطانوی دفاع میں سنگاپور کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

ہندوستان مع آسٹریلیا اور محور بحر الکاہل کے دفاعی انتظام میں سنگاپور کی مخصوص حیثیت ہے جن لوگوں نے ملایا میں متعین ہندوستانی عہدہ داروں اور سپاہیوں سے اس معاملہ میں گفتگو کی ہے انکو یہ امر پوری طور سے معلوم ہو گیا ہے ان لوگوں کے وہ دوست اور اعزا جو ہندوستان میں ہیں اور جزیرہ نمائے ملایا اور سنگاپور کے متعلق سوالات کرتے رہتے ہیں انکی اطلاع کے لئے یہ کافی ہے۔

کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہندوستان اور مشرق بعید کی تجارت کے لئے سنگاپور کی حیثیت بہت ہی اہم ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جو ڈچ انڈیز۔ چین جاپان فلپائن کے سے دولتمند ممالک کو جاتا ہے۔ اور بحر الکاہل ہوتا ہوا براعظم امریکہ پہنچاتا ہے۔

سر اسٹام فورڈ ریفلس نے ۱۸۱۹ء میں سنگاپور کو تجارتی چوکی بنانے کی تجویز کی تھی کیونکہ اکثر مشرقی بحری راستے ادھر ہو کر گزرتے ہیں اس کے بعد ۱۲۱ برس میں تجارت کو جو ترقی ہوئی اس کی ایک اور حد تک ہندوستان کی بھی حفاظت کے لئے سنگاپور کی اہمیت ظاہر ہے سنگاپور جنگ کے بعد بھی مشرقی مجمع الجزائر کی تجارت کا اس طرح مرکز ہے جس طرح کہ صلح کے زمانہ میں تھا۔ یہاں سے مشرق میں چین جاپان اور امریکہ کو جنوب میں آسٹریلیا کو اور مغرب میں ہندوستان افریقہ اور یورپ کو راستہ جاتا ہے اس کی اہمیت کی یہی وجہ ہے۔ بحیثیت بحری مستقر بھی اس کی وہی اہمیت ہے جتنی کہ مشرقی تجارتی سامان کی منڈیوں کے لحاظ سے گزشتہ ۱۵ بلکہ ۱۸ سال سے برطانیہ نے اس پر بہت روپیہ صرف کیا ہے۔ اس کا بحری مستقر بنانے ہی پر ایک کروڑ پونڈ صرف ہوئے تھے مگر جنگ شروع ہونے سے پہلے سنگاپور کی مدافعت کے سلسلہ میں فضائی مستقر اور قلعوں وغیرہ پر ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ صرف ہو چکے تھے۔

اس مستقر کو قلعوں سے بہت محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں پروفیسر ڈینس اسٹورٹ نے لندن میں ایک لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ سنگاپور دنیا کے اہم ترین نقاط میں سے ہے اگر برطانی فوجیں مشرق بعید میں نہ ہوتیں تو جو حال چین کا ہوا وہی ہندوستان کا بھی ہوتا۔ خوش قسمتی سے سنگاپور کی بہت ہی مضبوط حیثیت ہے اور جن ماہروں نے اس کا معائنہ کیا ہے وہ اس کو ناقابل تسخیر سمجھتے ہیں۔

ریڈیو مشاورتی کمیٹی کا تقرر

سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن (مرکزی مشاورتی تعلیمی بورڈ) کی سفارش پر حکومت ہند نے تعلیمی نشریات کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قایم کی ہے۔ اس کمیٹی کا صدر مقام نئی دہلی ہوگا اور امتحاناً دہلی ہی کے کل ہند نشری مرکز ہی سے یہ تعلیمی پروگرام نشر کیا جایا کرے گا۔

کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی۔

صدر — کنٹرولر آف براڈ کاسٹنگ

سکریٹری — ڈائرکٹر آف دہلی اسٹیشن کل ہند ریڈیو

ممبران۔

۱۔ ریسرچ انجینیر۔ (کل ہند ریڈیو)

۲۔ حکومت ہند کا تعلیمی کمشنر

مرکزی مشاورتی بورڈ کے نامزد کردہ:

۳۔ مسز مناسین پرنسپل لیڈی ارون کالج دہلی

۴۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد سی آئی۔ ای۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی ایم۔ ایل۔ اے۔ (مرکزی)

۵۔ پنڈت امرناتھ جھا۔ ایم۔ اے وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی۔

لندن سے ہوائی فاصلے

شہر	تعداد میل	شہر	تعداد میل
بندرگاہ سیلئے	۱۰۰	جبرالٹر	۱۱۰۰
پیرس	۲۰۰	ہلسنکی	۱۱۶۰
برلن	۶۰۰	اوسلو	۷۰۰
میونخ	۶۰۰	میڈرڈ	۸۰۰
وائنا	۸۰۰	بغداد	۲۶۰۰
بورڈو	۴۷۵	وارسا	۹۱۰
روما	۹۰۰	ڈبلن	۳۰۰
ماسکو	۱۶۰۰	ایتھنس	۱۵۰۰
استنبول	۱۵۷۵	بخارسٹ	۱۳۴۰
سکندریہ	۲۱۰۰	بڈاپسٹ	۹۲۰
قاہرہ	۲۲۴۰	پراگ	۶۰۰

جاپان جرمنی اور اٹلی کے فوجی معاہدہ کی شرطیں!

برلن، ۲۷ ستمبر۔ جرمنی۔ جاپان اور اٹلی کے درمیان جو فوجی پولیٹکل اور اقتصادی معاہدہ ہوا ہے اس کی مندرجہ ذیل خاص چھ شرطیں ہیں:-

(۱) یورپ میں ایک نیا نظام قایم کرنے کے لئے جاپان نے جرمنی اور اٹلی کی لیڈری مان لی ہے۔

(۲) ایشیا کے عظیم قابل گذارہ علاقہ میں ایک نیا نظام قایم کرنے کے لئے جرمنی اور اٹلی نے جاپان کی لیڈری مان لی ہے۔

(۳) تینوں طاقتیں مذکورہ شرطوں کی بنا پر ایک ساتھ ملکر کام کرینگی اور ان کے درمیان یہ بھی قرار پاگیا ہے کہ اگر ان میں سے کسی ملک پر کسی ایسے ملک نے حملہ کیا جو اس وقت برطانیہ کے خلاف یا چین اور جاپان کی لڑائی میں شریک نہیں ہے تو تینوں ملک اپنے تمام فوجی پولیٹکل و اقتصادی ذرائع سے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

(۴) سمجھوتہ کی شرطوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوراً ہی ایک مشترکہ کمیشن مقرر کر دیا جائیگا

۵۔ جرمنی، اٹلی اور جاپان نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت سوویٹ روس اور ان تینوں ملکوں کے درمیان جو موجودہ پولیٹکل مدارج قایم ہیں ان میں اس معاہدہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

(۶) یہ معاہدہ دس سال کے لئے ہوگا۔ اور قابل تجدید ہوگا۔ اس معاہدہ کے نیم سرکاری یہ معنی لگائے جا رہے ہیں جیسا کہ ایک اطلاعی نے بیان کیا کہ محوری طاقتیں نے جاپان سے ملکر یہ طے کیا ہے کہ موجودہ لڑائی کے طول دینے یا پھیلانے کی جو تدبیریں کی جا رہی ہیں انکو روک دیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت وان ربن ٹروپ، چیانو۔ اور جاپانی سفیر نے اس معاہدہ پر دستخط کئے اس وقت ہر ہٹلر وہاں موجود تھے۔

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ یہ امکان ہے کہ اس معاہدہ کی وجہ سے مصر جاپان کو روئی کی سپلائی بند کر دے گا۔

ناروے کی تمام پولیٹکل پارٹیاں توڑ دیگئیں

لندن ۲۹ ستمبر ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ناروے کے جرمن کمیشنر نے ناروے کی تمام پولیٹکل پارٹیوں کو توڑ دیا ہے۔ صرف نیشنل یونین پارٹی باقی رہی ہے۔

مضامین محمد علی

مولانا محمد علی کی سیاسی، مذہبی، ادبی اور اجتماعی زندگی کی سرگرمیوں کا نہایت دلآویز مرقع جس میں ان کی شخصیت وطن و ملت کے مسائل سیاسی و اجتماعی تحریکات کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ ہندوستان کے سب سے زیادہ ہنگامہ خیز دور کی تاریخ اور خود مولانا کے گوہربار قلم سے خود نوشت سوانح عمری بھی ہے اور ہندوستان کی سیاسی تاریخ بھی۔

حصہ اول اس مجموعہ میں مولانا کی آپ بیتی۔ ملت کے مسائل، مسلمان اور متحدہ قومیت انگریزوں کی سیاست مسلم یونیورسٹی۔ ہندوستان کی متعدد شخصیات، مسلمان اور آزادی۔ بادشاہت اور جمہوریت جیسے اہم اور بنیادی مسائل پر بصیرت افروز مضامین ملیں گے۔ ہندی مسلمانوں کی زندگی کے گوناگوں پہلو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا لازمی ہے۔ قیمت ۶ؔ

حصہ دوم یہ مجموعہ اس ہنگامہ خیز دور کی پوری تاریخ ہے جو ۱۹۰۵ء سے شروع ہو کر ۱۹۳۰ء پر ختم ہوتا ہے سرسید نے کانگریس کی مخالفت کس بنا پر کی ہے وہ مسلمانوں کو تمام سیاسی تحریکوں سے الگ رکھنے پر کیوں مصر تھے؟ اسلامی سیاست کا یہ مسلک وفاداری آخر میں کیا رنگ لایا؟ مسلم لیگ کا قیام کہاں اور کیسے عمل میں آیا۔ لیگ انگریز دوستی کی روش سے ہٹکر کیوں کانگریس سے ہمنوا ہونے پر مجبور ہوئی وغیرہ مسائل پر نہایت مفصل بحث ہے۔ قیمت ۶ؔ

مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں:- جامع مسجد دہلی۔ لاہوری دروازہ لاہور۔ امین آباد لکھنؤ۔ پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳

ایجنسیاں۔ کتاب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن۔ سرحد بک ایجنسی، بازار قصہ خوانی پشاور

یوروپین ممالک کی ہوائی طاقتیں

نام ملک	بھاری بم گرانے والے طیارے	تعاقب کرنے والے	جنگ کرنے والے	ہلکے بم گرانے والے	نگرانی کرنے والے	پرواز کی تعلیم دینے والے	مختلف ہوائی جہاز	میزان
برطانیہ	۳۲۲۵	۲۸۰۰	۱۰۰۰	۴۰۵۰	۲۵۰۰	۲۸۲۵	۲۰۷۵	۱۸۴۷۵
فرانس	۱۲۰۰	۱۸۵۰	—	۹۷۵	۷۰۰	۸۰۰	۲۵	۵۵۵۰
جرمنی	۷۹۰۰	۴۳۰۰	۸۵۰	۱۰۵۰	۲۴۰۰	۴۵۰۰	۱۵۵۰	۲۲۵۵۰
اٹلی	۱۶۰۰	۱۲۰۰	۱۰۰	۶۵۰	۲۹۰۰	۱۰۰۰	—	۵۴۵۰
روس	۲۷۰۰۰	۲۲۳۵	—	۶۵۰	۲۰۲۵	۱۰۰۰	۸۰۰	۲۳۷۱۰

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق غم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ سے ششماہی عا
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ بورڈ کا ماہواری مشاعرہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو دفتر صداقت میں منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے :-

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

مقدر ہو جو برگشتہ پریشانی نہیں جاتی
پہونچ بھی جاؤ منزل پر تو حیرانی نہیں جاتی

دل وحشی کو گلشن ہو کہ صحرا ایک ہیں دونوں
کہیں آؤ کہیں جاؤ پریشانی نہیں جاتی

ہزاروں دشت غربت میں ہیں لیکن ہو کا عالم ہے
یہ صحرا لاکھ ہو آباد ویرانی نہیں جاتی

خجل ہوتا ہوں جب قاتل کے نازک ہاتھ تھکتے ہیں
الٰہی کیا کروں میری گرانجانی نہیں جاتی

نگاہ یاس بسمل کا اثر آنکھوں نے خود دیکھا
سنا کرتے تھے قاتل کی پشیمانی نہیں جاتی

ادا کی سیر نے تم کو کیا محو خود آرائی
یہ کیوں آئینہ دیکھا تھا کہ حیرانی نہیں جاتی

یہ کیا ہوگا ابھی تو ابتدائے عشق ہے قیصر
ہوئے دو دن کہ تیری شکل پہچانی نہیں جاتی

جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی

حجابوں میں بھی جلوے کی فراوانی نہیں جاتی
مرے دل کی مری نظروں کی حیرانی نہیں جاتی

بہت مدت ہوئی آنکھوں نے دیکھا تھا ترا جلوہ
مگر اب تک نگاہوں کی پریشانی نہیں جاتی

کچھ ایسے وقت میں مایوسیوں نے دل اجاڑا تھا
کہ ارماں تو بھرے ہیں اور ویرانی نہیں جاتی

اضافہ ہو رہا ہے رونق صحرائے وحشت میں
خدا آباد رکھے گھر کی ویرانی نہیں جاتی

بجا ہے آپ کی ہر بات لیکن کیا کروں ناصح
محبت میں نصیحت کوئی بھی مانی نہیں جاتی

تصور نے دکھایا ہے مجھے آج اک نیا عالم
وہاں ہوں میں جہاں تخئیل انسانی نہیں جاتی

شکست دل سے کچھ ایسی صدا آتی ہے اے شاکر
کہ پہچانی ہوئی آواز پہچانی نہیں جاتی

جناب مولوی حاجی سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری

دل مجبور غم کی میرے حیرانی نہیں جاتی
ترے جلووں کی لیکن پھر بھی طغیانی نہیں جاتی

زمانہ ہو گیا، دل کی جگہ خاکستر دل ہے
مگر اس کی نظر کی طور سامانی نہیں جاتی

مسلسل اٹھ رہی ہیں میرے دل میں عشق کی موجیں
لب ساحل بھی بحر غم کی طغیانی نہیں جاتی

کہاں کا دعوئ عرفاں، کہاں کی معرفت میری
کہ خود اپنی ہی ہستی مجھ سے پہچانی نہیں جاتی

محبت میں بتا دے کیا یہی حشر محبت ہے
کہ مجھ سے اب تری صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

میں چپکے چپکے دل سے عرصۂ محشر میں کہتا ہوں
کبھی دیکھی تھی یہ صورت جو پہچانی نہیں جاتی

میں ثاقب اس دل مجبور کو کیا کہہ کے تسکین دوں
مرے جذبات غم کی جب فراوانی نہیں جاتی

جناب نواب صادق علی صاحب صادق

کسی سے تیری کنہ ذات پہچانی نہیں جاتی
جہاں تو ہے وہاں تک عقل انسانی نہیں جاتی

حیا میں کیا شرارت تیری پہچانی نہیں جاتی
کسی پردے میں ہو شوخی کی عریانی نہیں جاتی

نہ روئیں ہم تو گھر صحرا ہے روتے ہیں تو دریا ہے
بہر صورت ہمارے گھر کی ویرانی نہیں جاتی

وہ قربت آب آئینہ کو آئینہ سے حاصل ہے
نظر سے حد فاصل جس کی پہچانی نہیں جاتی

جناب شیخ مے نوشی کا دعویٰ ہے، پارسائی کا
مگر تردامنی سے پاک دامانی نہیں جاتی

ہجوم شوق سے اک حشر برپا کر دیا دل میں
خیال یار تیری حشر سامانی نہیں جاتی

غزل پڑھنے میں صادق تیرے منہ سے پھول جھڑتے ہیں
پریشانی میں بھی تیری گل افشانی نہیں جاتی

جناب نواب مصطفےٰ حسین صاحب اثر

ان ہی آنکھوں سے یہ نیرنگئ عشق بتاں دیکھی
کہ آئینہ میں اپنی شکل پہچانی نہیں جاتی

سمجھ لو روئے روشن بھی چھپائے سے نہیں چھپتا
مہ انور کی سو پردوں میں تابانی نہیں جاتی

سر محشر صفائی لاکھ دے کچھ ہو نہیں سکتا
کہ چہرے سے تیرے قاتل پشیمانی نہیں جاتی

وہی ہم تھے کہ تم کہنا ہمارا مان لیتے تھے
وہی ہم ہیں کہ اب اک بات بھی مانی نہیں جاتی

اثر وعدے پہ وعدے کر رہے ہیں گو وہ آنے کے
مگر دل کی تپش دل کی پریشانی نہیں جاتی

دنیائے اسلام

مصر کا پہلا میدان جنگ مرسیٰ مطروح

اٹلی کی فوجیں مصر کی سرحد میں ۶۰ میل تک چلی آئی ہیں اور سولم اور سیدی برانی پران کا قبضہ ہو چکا ہے لیکن جیسا کہ اخبارات میں آ چکا ہے برطانوی فوجی دستے ان مقامات سے شکست کھانے کے بعد پیچھے نہیں ہٹے ہیں بلکہ یہ دونوں جگہیں بغیر لڑے بھڑے اطالویوں کو دیدی گئی ہیں اور اصل مقابلہ مرسیٰ مطروح میں ہوگا۔ مرسیٰ مطروح شمالی مصر میں ساحل کے کنارے طرابلس سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ سولم اور سیدی برانی ریگستان واقع ہیں اور فوجی نقطۂ نگاہ سے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ وہاں پانی بھی نہیں ملتا۔ لیکن مرسیٰ مطروح کی حیثیت جداگانہ ہے۔ یہ مقام ایک زمانہ میں قلوپطرا اور انطونی کا آرام گاہ گرما تھا۔ لڑائی سے قبل امن کے زمانہ میں وہ محض ایک گاؤں تھا جس میں دو چھوٹے چھوٹے ہوٹل تھے مگر آج کل وہ مصر کا ایک نہایت اہم جنگی مرکز بنا ہوا ہے۔ عام لوگوں کو اس علاقہ جانے کی ممانعت ہے اور اس کے ۶۰ میل کے حلقہ میں مستحکم قلعہ بندیاں ہیں۔ یہیں سے اسکندریہ تک ریل کی سڑک جاتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں پانی بھی کافی مقدار میں ملتا ہے۔

فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ مرسیٰ مطروح پر حملہ کرنے کے لئے اٹلی کو کم سے کم ۱۵ ہزار ایسی فوجیں بھیجنا پڑیں گی جس کے پاس جدید قسم کے آلات حرب اور ٹینگ وغیرہ کافی تعداد میں ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی انتظام کرنا پڑیگا کہ اس فوج کی پانی برابر ملتا رہے مگر پانی کی فراہمی ہی اٹلی کے لئے سب سے دقت طلب مسئلہ ہے کیونکہ طرابلس کے کسی فوجی مرکز اور مرسیٰ مطروح کے درمیان کم سے کم ۲۰۰ میل لمبا ریگستان ہے اور وہاں تک پانی لیجانے کے معنی اس ریگستان کو برابر طے کرنا ہے جو آسان کام نہیں ہے۔ اگر اٹلی ان تمام دقتوں پر غالب آ جائے تو بھی اسے مرسیٰ مطروح کی قلعہ بندیوں اور برطانوی فوجوں کو شکست دینے میں کافی مشکلات حائل ہوں گی۔ برطانوی فوجوں نے یہاں پر ٹینک روکنے کے لئے پختہ کنکریٹ کے چھوٹے چھوٹے گنبد بنائے ہیں اور سارا علاقہ خاردار تاروں سے گھرا ہے۔ اس کے علاوہ خندقیں بھی کھودی گئی ہیں جہاں سے اطالوی افواج پر آسانی سے گولیاں برسائی جا سکتی ہیں۔ خشکی کی طرف سے مرسیٰ مطروح پر حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ انتظامات ہیں لیکن اطالوی اگر ساحل کی ٭ طرف سے اس پر گولہ باری کریں تو ان کا جواب دینے کے لئے بھی برطانیہ تیاری کر چکی ہے۔ اول تو اطالوی جہازوں کو مرسیٰ مطروح تک پہونچنے میں برطانیہ کا بحری بیڑہ مانع ہوگا اور اسکی موجودگی میں کسی اطالوی بحری جہاز کا وہاں تک پہنچنا مشکل ہے اور اگر بفرض محال کوئی جہاز وہاں تک پہنچ بھی گیا تو مرسیٰ مطروح کے ساحل پر ساحلی توپیں نصب ہیں جو دشمن کے بحری بیڑوں کو اس کے قریب تک نہ پہونچنے دیں گی۔

جناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد ناقبی امیٹھوی

تری یہ گفتگو ناصح اسیر رنگ دنیا ہے
جہاں میں ہوں وہاں تک عقل انسانی نہیں جاتی

جلا کر خاک کر ڈالی مری شاخ نشیمن تک
مگر برق ستم کی شعلہ سامانی نہیں جاتی

ہزاروں بار دیکھا تھا کبھی جس کو تصور میں
وہی صورت ہے لیکن مجھ سے پہچانی نہیں جاتی

کئے دیتی ہے خاکستر نگاہ برق پاش ان کی
مگر میں ہوں کہ میرے رخ کی تابانی نہیں جاتی

مٹا دے اپنی ہستی کو جنون عشق میں ساجد
محبت ان کی آسانی سے پہچانی نہیں جاتی

جناب سید شبیر حسن صاحب زیدی سحر

تعجب کیا اگر دل کی پریشانی نہیں جاتی
شب غم چشم تر کی خوں افشانی نہیں جاتی

بسا لوں چشم و دل میں منظر طوفان بربادی
خود اپنی شکل مجھ سے آپ پہچانی نہیں جاتی

فنا کو ہم سمجھتے ہیں حیات جاوداں اپنی
سکون و عیش و عشرت میں پریشانی نہیں جاتی

حدود لامکاں سے بھی تو آگے بڑھ گیا ہوں میں
مصیبت ہے کہ منزل تک بھی پہچانی نہیں جاتی

سحر بربادیوں پہ تیری نوحہ خواں عنادل ہیں
گلستاں میں گلوں کی چاک دامانی نہیں جاتی

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

کسی صورت سے بھی غم کی فراوانی نہیں جاتی
تغزل میں بھی میری مرثیہ خوانی نہیں جاتی

ہوئی مدت کہ جلوہ ریز انکا حسن تھا لیکن
ابھی تک میرے دل کی مہر تابانی نہیں جاتی

جہان عشق کا بھی ایک ہی عالم ہے اے ناصح
جہاں ہر بات کوئی عقل کی مانی نہیں جاتی

مری ہر بات بے وقعت مری ہر بات بے معنیٰ
سنی جاتی نہیں کوئی کوئی مانی نہیں جاتی

نہیں معلوم کیا منظور چشم تر کو ہے بزمی
نہ جانے آج کیوں اشکوں کی طغیانی نہیں جاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تیغ حق علم ہو رہے تیغ قتل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

نمبر ۴۱	کانپور شنبہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء	جلد ۳۱

دار العوام میں مسٹر چرچل کی تقریر

۱۰ اکتوبر کو دار العوام میں اعتماد کے ساتھ " جنگ کی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ ۷ ستمبر سے جزائر برطانیہ پر زبردست حملے شروع ہوئے ہیں اس وقت سے ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد ہر ہفتہ گھٹ رہی ہے۔ گزشتہ ہفتہ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے ۸۵۰۰ آدمی ہلاک اور ۱۳۰۰۰ زخمی ہوئے تھے جائداد کا بھی خاصہ نقصان ہوا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے اسمیں شبہ ہے چار سو سے زیادہ جرمن بمبار ہوائی جہاز حملہ کرنے آسکتے ہیں اگر مکان گرانے کی یہی رفتار رہی تو لندن کے آدھے مکانوں کو منہدم کرنے میں دس سال لگیں گے لیکن یہ دس سال پورے ہونے سے پہلے ہٹلر اور نازی حکومت کے ساتھ بہت کچھ ہونے والا ہے۔

انگریزی ہوائی جہازوں کو جو متواتر فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ تین دن یعنی ۱۵ اگست ۱۵ ستمبر اور ۲۷ ستمبر نے ساری دنیا پر ثابت کر دیا کہ خود اپنے جزیرہ پر ہوا میں ہمیں برتری حاصل ہے ابھی حملہ کا خطرہ دور نہیں ہوا ہے۔

مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ جاپان کے ساتھ برما روڈ کو بند کرنے کا جو معاہدہ ہوا تھا اس کی تجدید نہیں کی جائے گی۔ ڈاکر کے واقعہ اور اسمیں برطانوی بحری بیڑہ نے جو کام کیا ہے اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ نہ امیر البحر اور نہ کیبنٹ کو مطلع کیا گیا کہ فرانس کے جنگی جہاز آبنائے جبرالٹر سے گزر رہے ہیں اس معاملہ پر تادیبی کارروائی کی گئی۔

مسٹر چرچل نے اپنے اس بیان میں جس انداز سے تازہ صورت حالات پر تبصرہ فرمایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکو اہل برطانیہ پر پورے وثوق کے ساتھ یہ اعتماد ہے کہ آخر میں فتح برطانیہ کی ہوگی اور اس سے یہ بیان اعتماد اور خوشی پر مبنی ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ایک ماہ سے ہٹلر نے اپنے غضہ اور حسد کا رخ ہماری شہری آبادی اور بڑے بڑے شہروں کی طرف پلٹ دیا اس نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہمارے شہروں کو زمین کے برابر کر دے گا۔ اور وہ اپنے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قدرتی طور پر ہمیں جو پہلا سوال پوچھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ حملہ کرنے میں کس حد تک جرمن بمبار طاقت استعمال کی گئی۔ اس معاملہ پر جو کسی حد تک قیاس آرائی پر مبنی ہے میں نے یہ بہتر رائے قائم کی ہے کہ ۱۵ اگست کو شدید حملہ کرنے کے بعد لپک لپک کر حملہ کرنے والے کئی سو جرمن جہازوں کو احتیاط کے ساتھ جنگ سے الگ رکھا گیا انھیں یا تو بڑے حملے میں استعمال کرنے کے لئے الگ رکھا گیا یا جنگ کے کسی اور اکھاڑے میں ان سے کام لیا جائے گا۔

لہذا ہمیں صرف دور تک گولے پھینکنے والے بمبار ہوائی جہازوں سے مقابلہ کرنا پڑا دن اور رات میں یعنی ۲۴ گھنٹہ میں دشمن کے تقریباً چار سو ہوائی جہاز ہمارے ساحل پر آئے ہیں شک ہے کہ حملوں کی اس رفتار کو زیادہ بڑھایا جا سکتا ہے

مسٹر چرچل نے کہا کہ جرمنوں کا دعوی ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے اب تک انھوں نے ۲۲۰۰۰ ٹن وزن کے بم گرائے ہیں انکا دعوی ہے کہ گزشتہ جمعرات کو صرف ایک رات میں لندن پر ۲۵۱ بم گرائے گئے۔ اسی رات میں ۱۸۰ اشخاص ہلاک ہوئے گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ بموں سے یک ٹن سے ¾ آدمی مرا لہذا اس جنگ کی ہلاکت ۱۹۱۴ء کی جنگ کی ہلاکت کا ۱۳ واں حصہ ہے مسٹر چرچل نے بتایا کہ برطانیہ کی پناہ گاہوں کے سسٹم کی وجہ سے ہلاکت میں یہ کمی ہوئی ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے گذشتہ ستمبر تک ہوائی حملوں سے ہمارے تقریباً ۸۵۰۰ آدمی مارے گئے اور ۱۳۰۰۰ ہلاک ہوئے ستمبر سے جب سے کہ شدید بمباری شروع ہوئی ہے ہلاک شدگان کی تعداد ہر ہفتہ کم ہوتی گئی پہلے ہفتہ میں تعداد ۶۰۰۰ سے زیادہ تھی اور آخری چار ہفتوں میں یہ تعداد تقریباً ۴ ہزار رہ گئی لیکن جائداد بہت کافی تباہ ہوئی۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر یہی رفتار رہی تو لندن کے آدھے مکانوں کو ڈھانے میں دس برس لگیں گے لیکن دس برس ختم ہونے سے پہلے ہٹلر اور نازی حکومت کے ساتھ بہت سی باتیں پیش آنے والی ہیں (تالیاں) حتی کہ مسولینی کو بھی آگے چلکر چند باتوں کا تجربہ ہوگا۔

مسٹر چرچل نے تالیوں اور قہقہوں کے درمیان کہا کہ " ہمارے لئے یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اپنے حملہ آوروں کو عملی تجربہ سے کوئی اور راستہ تلاش کرنے دیں "

مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ جو لوگ تہ خانوں میں سوتے ہیں ان کو کھانا اور پینے کی گرم چیزیں پہنچانے کے لئے بڑی بڑی اسکیمیں تیار ہو رہی ہیں اور موسم سرما کی شاموں کو انکی تفریح کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں جن لوگوں کے مکانات گر گئے ہیں انکی امداد کے لئے سارے ملک میں انجمنیں قائم ہیں اور انکی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ دشمن کی بمباری سے جائدادوں میں جو آگیں لگتی ہیں انکا سارے ملک میں لازمی طور پر بیمہ کرنے کے لئے وزیر خزانہ نے بل تیار کر لیا ہے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ خطرہ جاتا رہا۔ اس کے برعکس خشکی سمندر اور ہوا میں ہماری فوجیں تیار رہنی چاہئیں جن کی طاقت برابر بڑھ رہی ہے۔ اس وقت بڑا حملہ نہ کرنے کی کوشش نہ کرنے کی صاف وجہ یہ ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں کو متواتر زبردست فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ تین دن یعنی ۱۵ اگست ۱۵ ستمبر اور ۲۷ ستمبر نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ اپنے جزیرہ پر ہمیں ہوا میں برتری حاصل ہے۔

مشرق وسطی اور دوسرے مقام پر برطانوی فوجوں کو جو امداد پہنچی ہے اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جب برطانیہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ ہندوستان اور مصر کی فوجیں دشمن سے برسر پیکار ہونگی جو کہ صحرا کو پار کرکے ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس وقت کیا ہوگا۔ اس کے متعلق میں پہلے سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ نے کہا کہ میں صرف یہ کہونگا کہ ہم وہاں اپنی بہترین کوشش کر رہے ہیں اور کچھ عرصہ پہلے جو حالات تھے ان سے بہتر حالات پاتے ہیں۔

ڈاکر کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ کارروائی پہلے فرانس کی طرف سے کی گئی۔ اگرچہ ہم تھوڑی سی امداد دینے کے لئے بھی تیار تھے جو بعض حالات میں فیصلہ کن ہو سکتی تھی۔ ہم دشمن فریق سے طویل جنگ چھڑنے کے جنرل ڈی گول سے زیادہ خوشنود نہ تھے جنرل ڈی گول کے فیصلے کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جنرل ڈی گول کے کاز کو اس وقت تک ترک کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ کامیاب نہیں ہوتا اور وہ فرانس کے وسیع مفاد میں کامیاب ہوگا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ نہ تو امیر البحر اور نہ کیبنٹ کو مطلع کیا گیا کہ فرانس کے جہاز آبنائے جبرالٹر سے گزر رہے ہیں حتی کہ انھیں روک لیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ ان جہازوں کا سلسلہ کا یہ روک لیا جائے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈاکر میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ یہ کوششیں ناکام رہیں۔ لیکن دشمن گورنمنٹ کے گرد ذرہ دول کو دو بہ بر حملہ کرنے سے روک دیا گیا جہازی بچ گئے۔ فرانس کے دو تباہ کن جہازوں میں آگ لگ گئی۔ ہمارے ایک جنگی جہاز اور کروزر کو نقصان پہنچا۔

برما روڈ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ چین اور جاپان میں خونریز جھگڑے کا کوئی منصفانہ تصفیہ نہ ہو سکا اس کے برعکس چینی نسل کو محکوم بنانے کے لئے جاپان کی کوششیں بڑھ رہی ہیں ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے کہ برما روڈ بند کرنے کا معاہدہ ۱۷ اکتوبر تک چلنے دیا جائے۔ مگر اس کے بعد وہ اس معاہدہ کی تجدید نہیں کرے گی۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ تین طاقتوں کا معاہدہ جس میں اب کبھی جاپان شامل ہوا ہے وہ جاپان کے موافق نہیں ہے اب دیکھنا ہے کہ کس طرح اٹلی اور جرمنی جاپان کی امداد کر سکتے ہیں جبکہ امریکہ اور برطانیہ کا بحری بیڑہ موجود ہے۔ اور وہ موجود رہے گا۔ تین طاقتوں کا معاہدہ براہ راست طریقہ پر امریکہ کے خلاف ہے اور اس میں روس کے خلاف بھی اشارہ ہے۔

اسپین کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے فرمایا کہ برطانیہ کے مفاد اس کی پالیسی اسپین کی آزادی اور اس کے اتحاد پر مبنی ہے۔ اس وقت ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسے دشمن کو رسد کی سپلائی کا ذریعہ نہ بننا چاہیئے۔ ان شرطوں کے بموجب ناکہ بندی کا کوئی سوال نہیں ہے۔

ہائیڈرو الیکٹرک اسکیم

حکومت یو پی نے حکومت ہند کی منظوری سے ہائیڈرو الیکٹرک گرڈ اسٹیٹ ٹیوب ویل اسکیم اور سارد اکنال کی توسیع کے لئے ایک کروڑ کا قرضہ لیا ہے۔ اس کے لئے ۱۰۰، ۱۰۰ روپے کے تمسک جاری کئے گئے ہیں جو ۹۹ روپیہ ۸ آنہ کو دیئے گئے ہیں اور اس پر ۳ فیصدی کا سود دیا گیا ہے۔ یہ قرضہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۰ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری کیا گیا تھا جو پورا ہو گیا اور اس کی ادائیگی یکم ستمبر ۱۹۵۲ء کو ہوگی۔ اس اسکیم کی بدولت صوبہ میں کافی ترقی اور خوشحالی پیدا ہو جائے گی۔

آئینہ کان پور

دسہرہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ امسال بھی کانپور کی رواداری اور اعتماد کی بدولت دسہرہ کا تہوار نہایت شان و شوکت اور خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا مسٹر ہانڈو کوتوال شہر اور دیگر حکام کے انتظامات نہایت بہتر تھے۔

مسز پنڈت کی تقریر ۹ اکتوبر کو تلک ہال میں عورتوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسز وجے لکشمی پنڈت سابق وزیر گورنمنٹ یو پی نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں ملک کی آزادی کے لئے جو جنگ شروع ہونے والی ہے اسکے لئے آپ لوگ تیار ہوں۔ آپ نے کہا کہ انکو جیل جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ کانگریس کے تعمیری کام میں مردوں کے برابر کام کر سکتی ہیں۔ چرخہ کاتنے۔ کھادی بیچنے اور اچھوت کی بیماری کو دور کرنے کے لئے کام کر سکتی ہیں۔ بت پرستی مذہب نہیں ہے۔ انکو غریب اور پسماندہ لوگوں کی مدد کرنا چاہیئے۔ اور انکو اپنے شوہروں اور بھائیوں کو آزادی کی جنگ میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کرنا چاہیئے۔

اسی روز مسز موصوفہ نے چلڈرن ایسوسی ایشن کی سرپرستی میں مارواڑی کالج میں تقریر کی اور انجمن کے کام کی تعریف کی۔ اور جسمانی۔ سوشل۔ اور دماغی ترقی کے لئے انجمن کی مختلف کارگزاریوں کی داد دی۔ اور خواہش کی کہ عورتوں کو اس انجمن کی خاص طور پر سرپرستی کریں مسٹر پھڑکے پرنسپل مارواڑی کالج و بانی انجمن نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

بورڈ آف ہائی اسکول مسٹر بی بی سری واستوا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کو بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن یو پی کی ممبری کے لئے اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے منتخب کیا ہے۔

سیوک لیگ بلیٹن کانپور میں سیوک لیگ قائم ہے جس نے ایک بلیٹن شایع کیا ہے اس بلیٹن میں میونسپل بورڈ کانپور کے ممبران اور افسران پر نہایت دلکش اور لطیف پیرایہ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس بلیٹن سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے سامنے ۱۴۰ ملازمان کی فہرست ہے کہ جو ۵۵ سال کے ہو چکے ہیں اور انکو بورڈ کو علیحدہ کرنا ہے بلیٹن نے ڈاکٹر تواری کی تعریف کرتے ہوئے واٹر ورکس وغیرہ کی اسکیموں کی وجہ سے فی الحال بورڈ میں انکی موجودگی کو ضروری قرار دیا ہے اور ان سے یہ اپیل کی ہے کہ انکو پبلک کی خاطر مفت کام کرنا چاہیئے۔

سزائیں کانگریس کے ۲۱ والنٹیروں کو قواعد کرنے کے جرم میں ۲-۲ ماہ قید سخت اور ۲۵-۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ اور ۴ والنٹیر نابالغ ہونے کی وجہ سے رہا کر دیئے گئے۔

دشمن کے ممالک کا سامان مسرس دیوچند جینی اور رام رتن جینی پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے دشمن کے ملک کا سامان منگایا تھا اور اسکی اطلاع حکومت کو نہیں دی تھی اس جرم میں ان پر ایکٹ حفاظت ہند کی دفعہ ۵۸ کے ماتحت مقدمہ قائم تھا چنانچہ عدالت نے انکو ۵۰۰ روپے جرمانہ اور تابرخاست عدالت کی سزا دی۔

میونسپل بورڈ ۱۲ اکتوبر کو میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر بی بی سری واستوا منعقد ہوا۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے مہاتما گاندھی کی ۷۲ ویں سالگرہ پر مبارکباد دی کا ایک رزولیوشن پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ مسٹر بخت نرائن سریواستوا نے لالہ کاشی رام جو کہ شہر کے بڑے تاجر تھے انکی وفات پر ماتمی رزولیوشن پیش کیا جسکی تائید پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے کی اور جو اتفاق رائے سے سب ممبران نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

اسکے بعد جلسہ ملتوی کر دیا گیا اور آنجہانی کی یادگار میں دفتر بند کر دیا گیا۔

افسوس کا اظہار مسز وجے لکشمی پنڈت نے جس جلسہ میں تقریر کی تھی اس میں کچھ لوگوں نے یک سی آئی ڈی کے ساتھ بری طرح پیش آئے تھے۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں مسٹر بہاری لال اگروال صدر سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک بیان میں افسوس کا اظہار کیا ہے۔

پولیس امتحانات کانسٹبلوں کو نائک بنانے کے لئے امتحانات ہوئے تھے لیکن اب دوبارہ امتحان تاصوبہ میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور پولیس کانسٹبل پہلے امتحانات میں پاس ہو گئے تھے انکو دوبارہ امتحان میں بیٹھنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے ان کانسٹبلوں میں بہت پریشانی ہے۔ پولیس لائن میں اب اشتہار بھی چسپاں ملا ہے جسمیں بھوک ہڑتال کرنے کی دھمکی دی گئی ہے اشتہار میں لکھنے والے کا نام نہیں ہے۔

بھوک ہڑتال مسٹر موہن چند کمیونسٹ نے جو ان دنوں رائے بریلی جیل میں ہے جیل کے افسران کے خلاف برتاؤ پر احتجاجاً طور پر بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ آپ کانپور مزدور سبھا کے ایک رکن ہیں۔

اوقات افطار و سحر

۱۳ اکتوبر	افطار ۵ بجکر ۱۹ منٹ	سحر ۴ بجکر ۴۱ منٹ
۱۴ "	" ۵ بجکر ۱۸	" سحر ۴ بجکر ۴۱ "
۱۵ "	" ۵ بجکر ۱۷	" سحر ۴ بجکر ۴۲ "
۱۶ "	" ۵ بجکر ۱۶	" سحر ۴ بجکر ۴۲ "
۱۷ "	" ۵ بجکر ۱۵	" سحر ۴ بجکر ۴۳ "
۱۸ "	" ۵ بجکر ۱۴	" سحر ۴ بجکر ۴۳ "
۱۹ "	" ۵ بجکر ۱۳	" سحر ۴ بجکر ۴۴ "

وکٹوریہ کا سکہ حکومت ہند نے عوام کی پریشانی کی وجہ سے وکٹوریہ کے سکہ کو چلنے سے بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ وکٹوریہ کا روپیہ اور اٹھنی ۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء سے قانونی سکہ نہ مانا جائے گا۔ لیکن ۳۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک گورنمنٹ کے تمام خزانوں اور پوسٹ آفس میں لے لیا جائے گا۔ اور اسکے بعد دوسرے نوٹس تک گورنمنٹ کے ٹکسال ڈپارٹمنٹ کے بمبئی اور کلکتہ کے دفاتر میں لے لیا جائے گا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

۱۱ اکتوبر ۳ بجے سہ پہر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس وار دھا میں شروع ہوا۔

مہاتما گاندھی۔ مولانا آزاد۔ مسز سروجنی نائیڈو سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ پنڈت نہرو۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ۔ آچاریہ کرپلانی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت مسٹر بھولا بھائی دیسائی۔ ڈاکٹر پرفلا گھوش۔ سیٹھ جمنا لال بجاج۔ مسٹر آصف علی۔ ڈاکٹر ستیا رامیہ۔ مسٹر ہری کرشن مہتہ۔ مسٹر ٹی پرکاشم خان عبدالغفار خاں اور مسٹر شنکر راؤ دیو جلسہ میں موجود تھے۔

مسٹر بھولا بھائی دیسائی اور مسٹر آصف علی نے اپنے صوبہ سرحد کے دورہ کی ایک رپورٹ کمیٹی کے سامنے پیش کی۔

اس کے بعد مہاتما گاندھی نے ہز اکسیلنسی وائسرائے سے اپنی ملاقات کا حال بتایا اور اس کے بعد کانگریس کے نئے قدم کے متعلق بحث شروع ہوئی۔

دوسرے دن کے جلسہ میں مہاتما گاندھی اسکے متعلق اپنی رائے پیش کریں گے۔

سبد گل

ہٹلر کے دست راست ڈاکٹر گوبلز کی منسری آف پروپیگنڈا" (وزارت پروپیگنڈا) بہت مشہور ہے اور دنیا جانتی ہے کہ ہٹلر کی کامیابی کا راز اسی پروپیگنڈا میں ہے۔ لیکن بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ برلن میں اس پروپیگنڈا وزارت کی ایک شاخ اور بھی ہے جس کا نام "A.M.O" رکھا گیا ہے اس میں "A" سے مراد "آسٹرالوجی" (علم نجوم) "M" سے "میٹافزکس" (الہیات) اور "O" سے مراد اوکلٹزم (علم اسرار) ہے اس محکمہ کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی اور بیرونی ممالک کو ایسی معلومات مہیا کی جائیں کہ جو ہٹلر کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں مفید ثابت ہوں اور جو دنیا کو یہ بتلائیں کہ خدا نے ہٹلر کو دنیا کا نجات دہندہ بنا کر بھیجا ہے اس طریقہ پر دنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے دنیا کی آنکھوں پر پٹی دی جاتی ہے اور ہٹلر کی کامیابی کے میدان تیار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ خود ہٹلر کی خدمت میں بھی ایک نجومی رہتا ہے جس کا نام روڈولف اوسنر ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ہٹلر کے متعلق عجیب و غریب پیشین گوئیاں کیا کرے اور ان کے ذریعہ لوگوں کے دماغوں پر اثر ڈالے، چنانچہ جب ہٹلر جرمنی کا چانسلر مقرر ہوا تھا تو اس سے پہلے اس شخص نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ فلاں تاریخ کو "جرمنی کی تاریخ میں ایک حیرت انگیز تبدیلی ہوگی" اسی طرح اب اس شخص نے کہا ہے کہ ۱۵ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء سے ہٹلر کے تمام مقاصد حاصل ہو جائیں گے۔ اور اس تاریخ کو یہ جنگ ختم ہو جائے گی لیکن ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہٹلر کے مقاصد ایسے ہیں جو کبھی حاصل ہی نہیں ہو سکتے۔

برما روڈ کھولنے پر خیر مقدم

کلکتہ ۹ر اکتوبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ "ہم سب اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ ۱۷ر اکتوبر کو برما چائنا روڈ کھول دی جائے گی۔ مسٹر چرچل کی حکومت نے اس معاملہ میں جو کمزوری دکھائی تھی۔ اس کی دنیا کی ہر انصاف پسند آدمی نے مذمت کی ہے۔ انگلستان تک میں زبردست رائے عامہ اس پالیسی کے خلاف تھی بہرحال اب سر یہ ساری دنیا میں اطمینان محسوس کیا جائے گا۔ کہ اس کمزوری کی عمر تین ماہ سے زیادہ نہ ہوئی۔

انگریزوں کو رومانیہ چھوڑنے کا مشورہ

بخارسٹ ۹ر اکتوبر۔ برطانی وزیر مقیم بخارسٹ نے ان تمام انگریزوں کو جن کا رومانیہ کے تیل کے کارخانوں سے تعلق ہے ہدایت کی ہے کہ وہ فوراً ہی رومانیہ سے چلے جائیں۔

جاپانی فوجیں ہنوئی میں داخل ہوگئیں

ٹوکیو ۹ر اکتوبر۔ جاپانی فوجیں آج صبح ہنوئی میں داخل ہوگئیں اور ہوائی جہاز ان کے اوپر منڈلا رہے ہیں۔ اس کے بعد فوجوں کے کمانڈر نے فرانسیسی حکام سے ملاقات کی۔ ہنوئی اور انڈو چائنا کا ایک شہر ہے۔

اٹلی سے امریکن جرنلسٹ نکال دیا گیا

نیویارک ۱۷ر اکتوبر۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اخبار نیویارک ٹائمز کے خاص نمائندے ہربرٹ میتھوز کو روم چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ میتھوز نے ایسی خبریں باہر بھیجیں جن سے جرمن اور اٹلی اور امریکہ کے تعلقات کے درمیان گڑبڑ پڑنے کا اندیشہ تھا۔

شملہ ۹ر اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی ہندوستان سے ایک خاصی تعداد میں موجو ٹاو ٹینک لاری پیراشوٹ اور ہوائی جہاز سپلائی ہونے لگیں گے۔

ادب لطیف

میں تمھیں یاد کرتی ہوں

از کماری ساوتری دیوی دھلی:۔

اس اندھیری رات میں جب سناٹا چھایا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہاتھ کو ہاتھ دکھلائی نہیں پڑتا۔ ایک دنیا آرام کی نیند سو رہی ہوتی ہے۔ میں یکایک اپنے بستر پر چونک پڑتی ہوں اور تمھیں یاد کرتی ہوں۔

اس وقت جبکہ تارے ٹمٹماتے ہیں اور آہستہ آہستہ گل ہو جاتے ہیں۔ میرے دل میں تمہاری یاد چٹکیاں لیتی اور میں تمہیں پکار اٹھتی ہوں۔

اس وقت جبکہ صبح کا دھندلکا ہوتا ہے میں نیند سے بیدار ہو جاتی ہوں۔ ایشور بھگت ایشور کی پوجا کرتے ہیں اور میں تمہاری پوجا کرتی ہوں۔ صبح سویرے لوگ جب گلزاروں کی سیر کے لئے جاتے ہیں میں اپنے بستر پر پڑی کروٹیں بدلتی اس لئے کہ تمہاری یاد نے رات بھر چین نہ لینے دیا۔

اس وقت جبکہ چرند پرند انسان حیوان اپنے پیٹ کی خاطر کاموں پر جاتے ہیں۔ میں پہلے تمہیں یاد کرتی ہوں۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس لیتی ہوں، تمہاری تصویر میری میز پر ہے۔ میں اسے دیکھتی ہوں کچھ موتیوں کے قطرے میری آنکھوں میں ہوتے ہیں میں ان کو تمہارے بھینٹ کر دیتی ہوں پھر میں تمہیں یاد کرتی ہوں۔

دنیا کے کاروبار کی آوازیں چاروں طرف سے آتی ہیں۔ مگر میرا دل تمہاری یاد کی گہرائیوں میں اتر چکا ہوتا ہے اور میرے کانوں میں تمہارے نام ہی نام کی آواز آتی ہے۔

میں تمھیں یاد کرتی ہوں۔

دن ختم ہو جاتا ہے۔ سب اپنے اپنے گھر خوشی خوشی لوٹتے ہیں۔ کوئی اپنے بچوں سے بغلگیر ہوتا ہے کوئی اپنے بچھڑے ہوئے ساتھی سے ملتا ہے مگر میں تڑپتے ہوئے دل کو سمجھاتی ہوں۔ دریا کی طرف نکل جاتی ہوں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میرے خیالات کو پریشان کر دیتی ہے مگر میں تمہاری یاد کو نہیں بھول سکتی۔ میری آواز میں ایک مٹھاس سی پیدا ہو جاتی ہے اور میں کچھ گنگنانے لگتی ہوں۔

محبت کے راگ کی آواز بڑھ جاتی ہے۔ چرند پرند خاموش ہو جاتے ہیں۔ درخت کے پتے میرے راگ پر محو ہوتے ہیں۔ میں اپنی آواز تمہارے کانوں تک پہونچانے کی کوشش کرتی ہوں۔

پھر وہی رات خوفناک رات مجھے آکر گھیر لیتی ہے اور میری پریشانی کو اور بڑھا دیتی ہے مگر یہ پریشانیاں تو میرے لئے خوشی کی باعث ہیں کیونکہ اس وقت تمہاری یاد کا مدھم چراغ پوری آب و تاب سے چمک اٹھتا ہے اور میں تمہارے خیال میں محو ہو کر دو گھڑی کے سو جاتی ہوں۔

پھر وہی کل کا سماں اور تمہارے پریم کا راگ مجھے جگا دیتا ہے اور میں تمہیں یاد کرتی ہوں۔

کسی سے نہیں کہتی۔ ہر عورت کے سینہ میں ہزاروں راز ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے ساتھ قبر میں لے جاتی ہے۔ اور وہ ان رازوں کا انکشاف کر بھی نہیں سکتی کیونکہ اگر ان میں سے کوئی راز بھی اس کے شریک حیات کے اوپر ظاہر ہو جائے تو معاشرتی زندگی پاش پاش ہو جائے۔ مگر افسوس کہ دنیا دھوکے میں ہے عورت کو پھر بھی سیدھی سادھی سمجھتے ہو۔ ایسا کبھی نہ جانو۔

امریکنوں کو مشرق بعید چھوڑنے کی ہدایت

واشنگٹن ۹ر اکتوبر۔ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے مشرق بعید میں رہنے والے امریکن شہریوں کو خاص کر عورتوں اور بچوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ امریکہ واپس چلے آئیں۔

عالم نسواں

عورتوں کی حقیقت بے نقاب

"اس اشاعت میں ہم ناظرین کے لئے ایک ایسے فرانسیسی ادیب کے خیالات پیش کرتے ہیں جو عورتوں سے بیحد ناراض ہے اس ادیب کے نزدیک عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ہم اس ادیب کے خیالات کے چند اہم ٹکڑے درج ذیل کرتے ہیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں ان خیالات کو کافی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا"

عورتیں جتنی خوبصورت دکھائی دیتی ہیں وہ اتنی خوبصورت نہیں ہوتیں۔ اگر ایک خوبصورت معلوم ہونے والی عورت کے جسم سے سامان آرائش علیحدہ کر دیا جائے تو پتہ چلے کہ وہ کتنی خوبصورت ہے۔ اور عورت خوبصورت ہو بھی کیوں سکتی ہے کیونکہ انسان کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ حیوانوں میں بھی مادہ کبھی خوب صورت پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیشہ نر ہی خوبصورت ہوتا ہے۔ مثلاً مور۔ کبوتر۔ مرغ وغیرہ۔

جب کسی انسان میں خلل دماغ واقع ہوتا ہے تو وہ ضرورت سے زیادہ بولنے لگتا ہے۔ مگر عورتوں میں یہ مرض پیدائشی ہے۔ وہ جب بولتی ہیں تو چپ ہونے کا نام نہیں لیتیں عورتیں اپنے اس باتونی پن کو اپنی فطرت بتاتی ہیں لیکن میں اس کو ان کی دماغی کمزوری کی علامت سمجھتا ہوں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ عورت دماغی لحاظ سے مرد کے مقابلہ میں کمزوری رکھتی ہے ورنہ وہ زندگی کی جد و جہد میں مردوں کے دوش بدوش نہ دکھائی دیتی،

عورتیں مردوں کو فضول خرچی کا طعنہ دیتی ہیں اور اپنی جزرسی پر فخر کرتی ہیں۔ لیکن ان کو نہیں معلوم کہ جس چیز پر وہ فخر کر رہی ہیں وہ ہی ان کی کمزوری کی علامت ہے۔ فضول خرچ وہی ہو سکتا ہے جس کا دل وسیع ہے اور حوصلہ بلند۔ تنگ دل اور کم حوصلہ فضول خرچی کیا کریں گے۔ وہ تو کنجوسی کے لئے مجبور ہیں۔ چنانچہ عورت بھی اپنی تنگ دلی کی بنا پر کنجوسی کے مرض میں مبتلا ہے۔ اور اس کنجوسی کو جو تنگ نظری کا بدترین نمونہ ہے۔ اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے۔

عورت اپنے آپ کو محبت کا مجسمہ ظاہر کرتی ہے۔ اور کہا کرتی ہے کہ وہ دنیا میں صرف محبت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن اسے معلوم نہیں کہ کمزور مخلوق ہمیشہ محبت ہی کے ذریعہ دوسروں کو اپنا بنا سکتی ہے اگر وہ محبت نہ کرے تو دنیا اس کو ٹھکرا دے عورت محبت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کیونکہ محبت کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا حربہ نہیں لیکن اس کے برخلاف جن چند عورتوں کو کبھی طاقت یا حکومت مل گئی ہے انہوں نے انتہائی مظالم کئے ہیں جیسا کہ ہم یونان کی شہزادیوں کے حالات میں دیکھتے ہیں۔

عورت بظاہر بڑی دلکش معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں وہی دلکشی ہے جو شراب میں ہے شراب جب صراحی میں بھری ہوئی ہوتی ہے تو کس قدر خوش رنگ اور اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جب حلق سے اتر جاتی ہے تو طوفان مچا دیتی ہے۔ یہی حالت عورت کی ہے جب عورت مرد سے الگ رہتی ہے تو بڑی خوشنما معلوم ہوتا ہے لیکن جب وہ مرد کی زندگی کا جزو بن جاتی ہے تو اس کی زندگی میں ایک ہل چل برپا کر دیتی ہے۔ تاریخ اور حالات شاہد ہیں کہ دنیا کے ہر فتنہ کی جڑ میں کسی نہ کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لئے جتنا اس سے بچا جا سکے اتنا ہی بچے۔

عورت کبھی اپنے دل اور راز کی بات

بچوں کی دنیا

خودداری اور قومی آن

عزت:۔ بھیشم جی وعدہ کر لیا کہ میں اپنی دوسری شادی نہ کرونگا۔ مرتے دم تک اپنے وعدے کو نبھایا

رانا پرتاب نے پرتگیا لے لی تھی کہ میں آزاد رہوں گا۔ یا مر جاؤں گا۔ اکبر کی تابعداری نہ کرونگا۔ اس وعدے کو نبھانے کی خاطر وہ جنگلوں میں مارا مارا پھرا۔ رانا پرتاب کے راجپوت سپاہیوں نے رانا پرتاپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا تھا روکھے سوکھے چنے چبائے جنگلوں میں مارے مارے پھرے مگر وعدہ کو نبھایا۔ جو آدمی اپنے وعدہ کو نبھاتا ہے۔ اور مصیبت کی وجہ سے اپنے وعدہ سے نہیں پھرتا وہ اپنی عزت کا پاس رکھتا ہے اُسے خوددار کہتے ہیں۔

لڑتے لڑتے مر گئے لیکن نہ چھوڑا آن کو
آکے دیکھو دوستو اس راجپوتی شان کو
بانہ جنبال دمی پکڑیئے
سرو سیجے بانہ نہ چھوڑیئے

روس جاپان کی لڑائی ہوئی بہت سے افسر قید ہو گئے۔ آزاد ہوتے پر بھاگ نہیں گئے۔ آزاد ہونے پر بھاگ نہیں گئے بلکہ پھر اپنی فوج میں آملے کیونکہ وہ سابقہ وعدہ سے بندھے ہوئے تھے۔

خودداری کیا ہے؟ آدمی جو وعدہ کرے اُسے پورا کرنا چاہیئے خواہ وعدہ زبانی ہو۔ زبانی وعدہ خوددار آدمی کے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ تحریری لوگ قرض لیتے وقت تمسک لکھتے ہیں تمسک کے ذریعہ عدالت میں نالش ہو سکتی لیکن شریف آدمی کی زبان اور تحریر ایک ہی بات ہے بچے وعدہ کرتے ہیں کہ "میں اتنے سوال گھر سے نکال لاؤں گا یا یہ کام گھر سے کرلاؤں۔ جو بچے اپنا وعدہ پورا کر کے لاتے ہیں اُستاد کی نظر میں اور دوسرے لڑکوں کی نظر میں اُن کی ساکھ جم جاتی ہے۔

فٹ بال، کرکٹ وغیرہ کھیلوں میں جو لڑکا ایمانداری سے کھیلتا ہے اُس کی عزت ہوتی ہے دھوکا دینے والے لڑکے کی عزت نہیں ہوتی، تھوڑی دیر کے لئے اگر کوئی لڑکا دھوکہ دے کر جیت جائے تو بعض دفعہ اس کی ٹیم کے ممبر اس کی چالاکی کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن دوسری پارٹی کی نظر میں اس کی عزت گر جاتی ہے۔ جب اس کے ساتھ اسی پارٹی کے دوسرے کھیلتے ہیں تو اُن کو اس کی چالاکی کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر وقت اُس کی طرف شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اُن لڑکوں کی نگاہ میں بھی اس کی عزت قائم نہیں رہتی۔ اگر اس کی چالاکی کی وجہ سے ٹیم ہار جائے تو سب یہی کہتے ہیں کہ اس کم بخت نے ہرا دیا لیکن ایماندار لڑکے کی ساکھ کو کبھی بٹہ نہیں لگتا۔

اگر طلبا سے کہا جائے کہ اپنی املا کی غلطیاں درست کر دو یا اپنے سوال خود دیکھو تو باعزت اور شریف لڑکے اُسی ایمانداری سے کام کرتے ہیں جیسا کہ استاد کے روبرو کرتے ہیں۔ اگر امتحانی پرچہ دیا جائے اور کوئی نگران نہ ہو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ایمانداری کے ساتھ پرچہ کو حل کریں۔ اگر گھر پر بھی پرچہ حل کرنے کو دیا جائے تو ٹھیک ایمانداری سے جواب لکھ کر لائیں امریکہ میں بچے امتحانی پرچوں کے جواب گھر سے ایمانداری سے لکھ کر لاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ زیادہ نمبر لینے سے ہم عالم نہیں بن سکتے بلکہ جو کچھ ہم جانتے ہیں وہی ہمارا علم ہے اگر مالک چلا جائے تو اس کی غیر حاضری میں بھی باعزت مزدور اسی طرح فرض ادا کرتے ہیں۔

پردۂ فلم

مزاحیہ فلموں کی ضرورت

از جناب ظہور الحسن ڈار، امرت سر

کسی نقاد نے کیا خوب کہا تھا کہ ہمارے ہندوستانی فلم سازوں کو بھیڑ چال چلنے کی عادت چھوڑ دینا چاہیئے اگر خوش قسمتی سے ایک آدھ فلم ساز کوئی نئی چیز پیش کر دیتا ہے تو تمام اس کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں مثلاً نیو تھیٹرز نے "دیوداس" تیار کیا۔ چونکہ فلم میں ایک نیا تخیل پیش کیا گیا تھا، اس نے بہت پسند کیا گیا۔ مگر ہمارے ہندوستانی فلم سازوں نے اسے خدا کی رحمت سمجھا، اور اسی موضوع پر فلم سازوں نے فلم بنانے شروع کر دیئے جو بھی فلم دیکھا وہی تخیل وہی زاویہ وہی کہانی، فرق صرف اتنا تھا کہ نام اور تھا۔ بنانے والے مختلف تھے اور کہانی توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا تھا۔

اسی طرح موجودہ دور میں پنجابی فلمیں بڑی تیزی سے بن رہی ہیں ہر ایک فلمساز پنجابی فلمیں بنانے کی دھن میں لگا ہوا ہے مگر کوئی نئی چیز پیش نہیں کرتا، سب کے سب انہیں پرانے اور فرسودہ قصوں مثلاً "ہیر رانجھا" "لیلے مجنوں" اور "شیریں فرہاد" کو رٹ رہے ہیں۔

یہ تو ہمارے فلمسازوں کی بھیڑ چال کے نمونے اب ذرا ان کی لاپرواہی پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔

غالباً فلم بین طبقہ میں غالب عنصر اُن لوگوں کا ہے جو دن بھر کی محنت، مشقت یا تفکرات کے بعد شام کو محض اس لئے سینما ہال میں چلے جاتے ہیں کہ وہاں انھیں خوشی اور اطمینان بھی حاصل ہوگا یا دوسرے لفظوں میں دل لگا رہے مگر جب پیسہ خرچ کرنے کے بعد بھی وہ کوئی ٹریجڈی فلم دیکھ لیتے ہیں تو مرے کو مارے شاہ مدار کے مصداق بیچارے روتے ہوئے سینما ہال سے باہر نکلتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں آپ کے سامنے تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہوں۔ فلم کی نمائش ہو رہی تھی فلم ٹریجک تھی اگرچہ چارلی کی مضحکہ خیز حرکات سے ہال گونج اٹھتا تھا مگر پھر بھی جب تصویر ختم ہوئی اور لوگ ہال سے باہر نکلے تو میں نے دیکھا کہ اکثر لوگوں کی آنکھوں میں آنسو امڈ رہے تھے۔ عین اسی وقت بالمقابل سینما کا شو بھی ختم ہوا۔ اور لوگ باہر نکلے تو مگر کس حالت میں ہنستے ہیں زور زور سے قہقہے لگاتے ہیں اور ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ بھئی فلاں سین پر تو ہمارے پیسے وصول ہو گئے، غالباً وہاں کسی مزاحیہ فلم کی نمائش ہو رہی تھی مگر ہمارے ہندوستانی فلم ساز مزاحیہ فلموں کی اہمیت سے بالکل بے بہرہ ہیں اس کے برعکس یوروپین فلم ساز مزاحیہ فلموں کا ضرورت سے زیادہ خیال رکھتے ہیں ان کے یہاں مزاحیہ فلموں کے بنانے کے لئے الگ الگ اسٹاف رکھے ہوئے ہیں کارٹون تو چھوڑ ہی دیجئے، یہ فن تو ہندوستانی فلم سازوں میں بالکل ہی مفقود ہے بڑی جرأت اور ہمت سے پربھات فلم کمپنی نے ایک ہی کارٹون جمبو کا کے نام سے بنایا تھا۔ مگر اس کے فوراً بعد اس کی کر ہمت ٹوٹ گئی۔ اور آج تک کسی نے کوئی کارٹون فلم تیار نہیں کیا۔

رہی بات مزاحیہ فلموں کی تو کسی وقت رنجیت کی فلموں میں یہ بات پائی جاتی تھی، مگر وہ مذاق انسانیت سے گرا ہوا ہوتا تھا۔

لوگ ایسا مذاق چاہتے ہیں جو انسانیت سے بھی گرا ہوا نہ ہو اور ہو بھی ایسا کہ بس ہنستے ہنستے پسلیاں درد کرنے لگیں۔

ہندوستان میں چارلی۔ گیشپ۔ ڈیسائی۔ اور نواب وغیرہ کو کسی حد تک مہذب ظرافت کا حامل سمجھا جا سکتا ہے اور اگر ان سے کام لیا جائے تو یہ بہترین مزاحیہ اداکار ثابت ہو سکتے ہیں۔

بلکہ میرا خیال ہے کہ کولمبیا کے تین مسخروں کی طرح ہندوستان کے بھی تین مزاحیہ اداکاروں کو اسی طرح فلمیں بنانی چاہئیں۔ خیال ہو کہ انہیں

اقوال زریں

طمع بے غمی کو کھو دینے والی چیز ہے

برائی نہ کرنا تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔

ہزار دوستوں کو کم جاننا چاہیئے اور ایک دشمن کو زیادہ۔

دو گروہ اگر نیک ہو جائیں تو تمام مخلوق ایک اور نیک ہو جائیں۔ ایک عالم۔ دوسرے رئیس

اگر ایک ہیرے یا پھول کی بجائے ہم ایک خوبصورت خیال اپنے وفادار دوست کی نذر کر سکیں تو یہ نذرانہ فرشتوں کے عطیہ کی مانند ہوگا۔

ضمیر کی آواز کو کچلنے والے لوگ جلد ہی اپنی خود داری سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

حقیقی مسرت دوستوں کی کثرت میں نہیں بلکہ ان قدر منزلت اور انتخاب میں ہے۔

کوشش پر بھروسہ کرو نہ کہ اتفاقات پر ؛

موج تبسم

عاشق :- میں نے تمہارے باپ سے کہا کہ میں آپ کی بیٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

محبوبہ :- تو انہوں نے کیا جواب دیا۔

عاشق :- یہ کہ تجہیز و تکفین کے مصارف کو میں بخوشی برداشت کر لوں گا۔

ایک دوست :- اگر کسی کی محبت میں کامیابی حاصل نہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔

دوسرا دوست :- خودکشی۔

تیسرا دوست :- لیکن میرے خیال میں اس خودکشی کی اطلاع محبوبہ کے بجائے پولیس کو کر دی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ در ملاقات کے ذرائع زیادہ وسیع ہو جائیں گے۔

مجسٹریٹ :- (ملزم سے) بڑی شرم کی بات ہے تم نے مستغیث کا ہاتھ توڑ ڈالا۔ اگر وہ اس کے جواب میں تمہاری ٹانگ کو توڑ دیتا

غالباً ہم دونوں میں سے کوئی بھی آپ کے پاس نہ آتا ؛

دلچسپ معلومات

سمندر کی تہ میں خوفناک جنگل

جس طرح خشکی پر گھنے جنگل ہوتے ہیں اسی طرح سمندر کی زمین بھی بڑے بڑے جنگل پائے جاتے ہیں چنانچہ سمندر کی تہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک محقق نے بتایا ہے کہ سمندر کی تہ میں اتنے بڑے بڑے اور وسیع جنگل پائے جاتے ہیں کہ اگر دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا شہر بھی اس جنگل کے بیچ میں اٹھا کر رکھ دیا جائے تو اس شہر کا پتہ بھی نہ چلے۔

اس محقق کا بیان ہے کہ سمندر میں جو درخت ہیں وہ خشکی کے درختوں سے بالکل مختلف ہیں ان درختوں میں مچھلیاں سانپ اور سمندری جانور نہایت آرام سے رہتے ہیں۔ ان جنگلوں میں ایسے بھی پیڑ موجود ہیں جن میں نہایت خوشنما پھول لگتے ہیں لیکن ان پھولوں کا رنگ خشکی کے پھولوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔

ٹیکس کا نیا طریقہ :- کوئنگ میں ٹیکس وصول کرنے کا عجیب و غریب طریقہ ایجاد کیا گیا ہے یعنی ہر شخص کو ایک ایسی مرغی کا چوزہ دیا جائے گا، جس کی قیمت ۳ر ہو اور وہ چوزہ اسوقت واپس لیا جائے گا جب وہ اس قابل ہو گا کہ اسکی قیمت بآسانی خریدار ایک روپیہ دے سکے۔ اگر چوزہ کی پرورش میں کوئی کوتاہی کرے گا تو اسے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔

افسانہ

جھوٹ

از جناب آسی رام نگری

ذیل میں ہم دیہاتی زندگی سے متعلق ایک نہایت ہی دل چسپ اور جذبات میں ڈوبا ہوا افسانہ درج کر رہے ہیں۔ یہ افسانہ دیہاتیوں معصوم محبت کی بولتی ہوئی تصویر ہے :-

"دیہاتی لڑکی کو پڑھانا لکھانا اپنے گلے پر چھری پھیرنا ہے"۔ زمین پر بیٹھکر جھنکی نے اپنے پتی سے کہا۔ ہیرا لال نے سر اُٹھا کر اپنی پتنی کی طرف دیکھا۔ جیسے اسکی آنکھیں پوچھ رہی ہیں کہ کیا بات ہے؟"

"اکیلی لڑکی سمجھ کر لڑکے کی طرح پالا" ہاتھ مٹکا کر جھنکی نے کہا۔ اب میم بننا چاہتی ہے"

" جب دلریا پڑھنے لگی تھی تب ہی سے تم اس کے پیچھے پڑی ہو۔ آخر کیا کیا بے چاروں نے ؟"

تھیں نے اُسے خراب کیا اور اسی طرح کی باتیں کہہ کر میرا تو ایسا جی چاہتا ہے کہ جان دیدوں" جھنکی نے غصہ سے اتنا کہہ کر آنسو بہانا شروع کئے۔

ہیرا لال سے اپنی استری کا رونا نہیں دیکھا گیا۔ انھوں نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا — آخر کیا بات ہے ؟"

جھنکی نے کہا —— اس تمہاری دُلریا کا گُن ہے۔ ابھی زمینداران کے ہاں ہم دونوں گئی تھیں لڑکی سندر ہے ہی۔ اسے دیکھ کر زمینداران نے کہا۔ میرا جی چاہتا ہے۔ تمہاری لڑکی اپنے لڑکے بیاہ دوں۔ اس کی بات سُنکر میں تو یہ سوچ کر خوش ہوگئی کہ ایسا اچھا گھر ملے گا پر اس نے میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہدیا کہ "تمہارے لڑکے سے بیاہ نہیں کروں گی"! تمھیں بتاؤ بھلا کہیں لڑکیاں بھی ایسی بات کرتی ہیں ؟ وہ تو میں نے بات بنالی نہیں تو اُس دُلریا نے سب چوپٹ کر دیا تھا۔ لوٹتی بار راستے بھر مجھ سے لڑتی آئی ہے۔ اور یہاں منہ لپیٹے پڑی ہے۔ سُنا گُن اپنی دُلریا کا ؟"

"ابھی بچی تو ہے ہی"۔ کہہ کر ہیرا لال اُٹھ کر دلریا کے پاس چلے گئے دیکھا تو پڑی آنسو بہا رہی تھی۔

دلاری اپنی ماں اور باپ دونوں میں سے کسی کی طرح نہ تھی۔ وہ سندری ہی نہیں تھی اس میں ایک ایسی کشش تھی جو دیکھنے والوں کو زبردستی اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ جسے اس کی ماں ضد کہتی تھی وہ اصل میں دلریا کا وصف تھا۔ جسے وہ اپنی عزت کا غرور سمجھ کر کرتی تھی اس دن کا زمینداران کے یہاں کا جانا اس کے لئے بڑی تکلیف کا باعث ہوگا۔ زمیندار کا لڑکا برجو ہیرا لال کے یہاں آنے لگا اور ایسی باتیں کرنے لگا جیسے بیاہ طے ہو گیا ہو۔ دلاری کو برجو سے کی بات چیت اس کا یوں برتاؤ اسے اتنا دکھا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا یہی جی چاہتا ہے کہ جب برجو آئے تو یہ کہیں بھاگ جائے لیکن وہ اپنی ماں سے بے بس تھی جو اُسے برجو سے بات چیت کرنے کے لئے اصرار کرتی تھی۔ اس کی ماں تو یہ سمجھتی تھی کہ دُلریا کو برجو جیسا دنیا بھر میں ڈھونڈھنے سے نہ ملے گا۔

دلریا بات تو کرتی برجو سے پر اُسے دھیان ہر وقت رہتا تھا۔ اپنے شیامو کا جو اس کے ساتھ پڑھا تھا۔ اور پاس ہی کے گاؤں کا رہنے والا تھا۔ ادھر کچھ دنوں سے وہ شہر میں جا کر نوکری کرتا تھا۔

دلاری اور شیامو دوست تو ضرور تھے اور ان میں ایک دوسرے کے لئے پریم بھی تھا۔ لیکن انھوں نے کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

شیامو دس پندرہ دن کی چھٹی لیکر جب اپنے گاؤں میں آیا تو اُسے یہ سُنکر بہت افسوس ہوا کہ دلاری کا بیاہ برجو سے ہو رہا ہے۔ یہ اپنے معمول کے مطابق اس روز دُلریا سے ملنے نہ گیا وہ طرح طرح کی باتیں سوچتا رہا۔ اور اپنے گھر سے باہر بھی نکلا۔

جب دلریا نے سنا کہ شیامو آیا ہے تو وہ اس کی راہ دیکھنے لگی۔ جب وہ نہ آیا تو اُسے بھی بہت دُکھ ہوا۔ اور سوچنے لگی کہ کیا یہ متر بھی ہمیں بھول گیا ؟ دوسرے دن سویرے ہی اس نے شیامو کو بلوانے کے لئے آدمی بھیجا۔ لیکن وہ گھر نہ تھا۔ دلاری کا کلیجہ بیٹھ گیا اور وہ گھر سے نکل پڑی اور اپنی ماں سے مندر کا بہانا کر کے جمنا کنارے اپنا دل بہلانے چلی گئی۔ وہاں ایک کنارے پیڑ کے نیچے بیٹھ کر سوچنے لگی کہ میں کیوں ایسی ابھاگنی ہوں جو ماں باپ میرا ذرا بھی خیال نہیں کرتے اور مجھے زبردستی اس مور کھ برجو کے گلے اس کی زمینداری دیکھ کر منڈھ رہے ہیں۔ شیامو کہاں چلا گیا ؟ وہ مجھ سے کیوں نہیں ملا ؟ یہ سب سوچ سوچ کر وہ دُکھ اور چنتا کے اتھاہ ساگر میں ڈوبی جا رہی تھی۔

اتفاق سے شیامو بھی وہیں جمنا کے کنارے ٹہل رہا تھا۔ دلاری کو دیکھ کر وہ اس کی طرف چلا۔ لیکن یہ کچھ اس طرح سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اُسے شیامو کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی۔

"دلاری"

"کون شیامو ؟" چونک کر اور خوش ہو کر دلاری نے کہا۔ دونوں دیر تک ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے لیکن بیاہ کا ذکر نہ چھڑا۔ زیادہ دیر ہوئی تو دونوں گھر کی طرف چلے۔

"میں نے اب تک کسی سے کچھ نہیں کہا۔ لیکن آج مجھے ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو میری مصیبت سُنے ...!"

"دلریا اتنا کہہ کر رک گئی اسے خیال آگیا کہ وہ ناحق ایسی بات کہہ گئی جو اُسے نہیں کہنی چاہیئے تھی۔ آخر شیامو اس کا تھا ہی کون ؟"

شیامو نے دیکھا کہ دلریا کچھ کہنا چاہتی تھی۔ مگر رُک گئی تو اس نے مناسب نہ سمجھا کہ اس سے ضد کر کے پوچھے ہی دن شام کو۔

"دلاری چلتی ہو گھومنے ؟" برجو نے پوچھا۔

"نہیں" دلاری نے روکھائی سے جواب دیا۔

"میں بھی چلتی ہوں بیٹی ! چلو نہ" جھنکی نے کہا۔

"میں بہت تھکی ہوں میں نہ جاؤں گی"۔

"نہ جاؤں گی" دلاری نے پھر اسی استقلال کے ساتھ کہا"۔

"اچھا میں ابھی گھوم کر آتا ہوں" کہہ کر برجو چلا گیا۔

جھنگی غصّے سے لال ہو کر گھورتی رہ گئی۔ دلریا وہاں سے اُٹھ کر دوسری طرف چلی گئی۔ وہ اپنے کمرے میں ٹہل ٹہل کر سوچتی رہی کہ اس طرح یہ جھمیلا کتنے دنوں تک چلتا رہے گا ؟ اس نے سوچ لیا کہ آج جب برجو آئے گا تو صاف صاف کہدوں گی کہ تم سے ہرگز بیاہ نہ کرونگی۔ اس نے پھر سوچا کہ اس بیسویں صدی میں بھی کیا کوئی اس طرح زبردستی برجو ایسے نالائق سے اُسے بیاہ سکتا ہے۔؟

اسے اپنے کمرے میں چین نہ ملا وہ باہر نکل گئی اور بستی کے باہر چلی گئی۔ اُدھر سے شیامو بھی آ رہا تھا میں یہی سوچ رہا تھا کہ دیکھوں اس وقت تم سے ملاقات ہوتے ہی یا نہیں"۔ شیامو نے دلاری سے کہا۔

"گھر میں جی نہ لگا اسی سے نکل پڑی"! تھوڑی دور تک دونوں چلے گئے۔

"شیامو میری مدد کرو گے ؟" دلاری نے پوچھا

"ضرور !" دلاری جھینپ سی گئی۔

"زبان سے اُس نے کچھ نہ کہا۔ دونوں کی آنکھوں نے آپس میں سب کچھ طے کر لیا۔

گھر لوٹ کر اس نے برجو کو دیکھا۔ ص ۴

۴ ص جھنکی اس سے کچھ باتیں کر رہی تھی۔ دلاری نے کہا۔

"میں برجو سے الگ کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں"۔ اس کی ماں وہاں سے ہٹ گئی۔

"برجو بابو ! دلاری نے کہا۔ اور اسے اپنی جرأت پر خود ہی تعجب ہو رہا تھا۔ میں سنتی ہوں، آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے ایسی تجویز پر فخر کرنا چاہیئے۔ لیکن آپ سے بیاہ نہیں کروں گی۔ اس لئے کر شیامو.......

بات کی ابتدا سُن کر برجو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔ لیکن شیامو کا نام سُن کر اُس کے چہرے کا رنگ ایسا بدل گیا کہ دلاری ڈر کر چپ ہو گئی۔

شیامو ؟" کچھ سوچتے ہوئے تھوڑی دیر کے بعد برجو نے کہا — وہی سندر پور والا جس کی استری نے دو سال ہوئے پنچائت جوڑی تھی۔ دلاری کا منہ پیلا پڑ گیا۔ اس جی نہ جانے کیسا ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے خون اُتر آیا ہو۔ وہ پاگل سی ہو رہی تھی۔ اس نے کہا — "ہاں وہی شیامو میرے ہی پیچھے تو اس کی استری نے پنچائت جوڑی تھی۔

یہ خوفناک جھوٹ دلاری کے منہ سے نکلنے کو تو نکل گیا۔ لیکن وہ خود بے جان سی ہو گئی پھر بھی اس نے اپنے کو سنبھالا اور برجو کی طرف دیکھتی رہی، تاکہ وہ اس کی کمزوری بھانپ۔ اسے اس وقت صرف اپنے شیامو کا خیال تھا، جسے وہ اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتی تھی۔

"تم سچ کہتی ہو"— ؟ تھوڑی دیر چپ رہ کر برجو نے زور سے پوچھا۔

"بالکل سچ کہتی ہوں لیکن کسی سے کہنا مت۔ میرا خیال تھا کہ تمھیں سب معلوم ہے"۔ دلاری کی باتیں سُنکر برجو کچھ نہ بولا اور اُٹھ کر چلا گیا۔

برجو کے چلے جانے بعد دلاری کو اس کے جھوٹ نے آدھ موا کر دیا۔ وہ ایک چارپائی پر پڑ گئی اور اپنے اس نیچ پن پر خوب روئی۔ برجو اُسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ اس نے اپنے جی کا جھنجھٹ تو جھوٹ بول کر توڑ دیا تھا۔ لیکن اسے اپنے جھوٹ بولنے پر اس دن تک لاج آتی رہی۔ جس دن وہ بیاہ کر کے شیامو کے گھر گئی۔ اور اس نے شیامو سے اپنے جھوٹ کی کتھا سنا دی۔

"تو اس طرح جھوٹ بول کر تم نے مجھے پایا — ؟"

شیامو نے پیار سے کہا۔ اور دلاری کو گلے سے لگا لیا ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

اچھی تندرستی اور کامیابی

اپنے کاروبار میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے
آپ کی تندرستی اچھی ہونی چاہئے اور یقیناً اچھی تندرستی کے لئے
آپ کو اپنے جسم کے اندرونی حصوں کو صاف رکھنا پڑیگا کسی اچھے ڈاکٹر سے دریافت کیجئے وہ یہی کہے گا کہ معدہ کی صفائی تندرستی کا پہلا اصول ہے اور اب ہر شخص صرف ایک گلاس خوشگوار تروتازہ کرنے والا اینڈریوز لیور سالٹ متواتر پی کر اپنے معدہ کو صاف رکھ سکتا ہے اینڈریوز لیور سالٹ کا استعمال جسم کے اندر مکمل صفائی کرتا ہے اسی سے زبان اور منہ صاف رہتا ہے جگر کی حالت ٹھیک رہتی ہے اور سب سے خوبی کی بات یہ ہے کہ آہستہ آہستہ آنتوں کی تمام گندگی کو صاف کر دیتا ہے جس سے کہ قبض کی شکایت بالکل نہیں رہتی جگر اور معدہ کی تمام شکایتوں کو دور کر کے خون کو ٹھنڈا اور صاف بناتا ہے۔ اینڈریوز لیور سالٹ آپکے جسم کے اندر صفائی کرتا ہے خون کو صاف اور اچھا خون بناتا ہے جلد کو صاف کرتا ہے معدہ جگر اور قبض کی تمام شکایتوں کو دور کرتا ہے انسان اس کے پینے کا عادی نہیں بنتا ہے اور بچوں سے لے کر بڈھوں تک سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

اس کے متعلق ایک خریدار کی رائے حسب ذیل ہے کہ:-
"جب سے میں نے اینڈ ریوز پینا شروع کیا ہے قبض کی تمام شکایتیں دُور ہو گئی ہیں اور میں صبح اُٹھنے پر اپنے کو سو فیصدی تروتازہ پاتا ہوں میں ہمیشہ اینڈ ریوز استعمال کرونگا"

"اینڈریوز لیور سالٹ"

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندر سے صفائی کرتا ہے۔

No 18

برطانیہ

باہر بھیجتا رہتا ہے

اسی لئے آپ ہنٹلے اینڈ پامرز کے بہترین قسم کے بسکٹ جنگ شروع ہونے سے پہلے کی قیمتوں سے معمولی اضافے پر اب بھی خرید سکتے ہیں

ہنٹلے اینڈ پامرز

کا نام ہی ان کے بڑھیا ہونے کی گارنٹی ہو لہذا جب بھی آپ کو بسکٹ کی ضرورت ہو تو

ہنٹلے اینڈ پامرز

کے بسکٹ ہی خریدیں۔
مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:۔

بارلی	ہارلک
جنجر نٹس	پچ کریم کریکر

تیار کردہ:۔

ہنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ★ انگلینڈ

HK.2

پانچ لاکھ روپیہ کی دھوکہ دہی

بمبئی ۹؍ اکتوبر۔ آج پریزیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر ارسکر براؤن کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک تاجر حاجی نور محمد حاجی جان محمد کو ۵ لاکھ روپے کا دھوکہ دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے جو ابو بن آدم کے نام سے مشہور ہے تاجر کو سونا بنا دینے کا وعدہ کیا اور رفتہ رفتہ پانچ لاکھ روپے ہضم کر گیا۔

مجسٹریٹ نے ملزم کو ۲ سال ۹ ماہ کی سزا دی ہے۔

وہ اپنے جسم کو دیکھکر شرمندہ تھی لیکن کروشین سالٹ نے

اسکو خوبصورت چنچل اور دبلے جسم والی بنا دیا

موٹاپا اور بائی اکثر دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا سبب عام طور پر ایک ہی ہوتا ہے اس لئے جو دوا ان میں ایک کو آرام کر دیتی ہے وہ دوسرے کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس عورت کے کیس میں بھی یہی ثابت ہوا

"وہ لکھتی ہے کہ عرصہ ایکسال کا ہوا میں بائی کے مرض میں سخت مبتلا تھی اور میرا وزن اسقدر بڑھ گیا تھا کہ میں اپنے جسم کو دیکھ کر شرمندہ تھی۔ میں بڑی پریشان تھی۔ آخر میرے خاوند نے مجھے کروشین سالٹ استعمال کرنے کے لئے مجبور کیا۔ تھوڑے عرصہ کروشین سالٹ استعمال کرنے کے بعد بائی کا درد کم ہو گیا۔ نیز روز میں طاقت آ گئی اور چربی بھی کافی مقدار میں کم ہو گئی۔ میرا یہ کہنا کہ میں روز بروز جوان اور چنچل ہوتی جا رہی ہوں۔ کوئی شیخی کی بات نہیں ہے۔ اب میرا جسم پہلے کی نسبت بہت خوبصورت اور تندرست ہو گیا ہے۔

(مسز) جے۔ ایس

کروشین سالٹ

ان معدنی نمکوں سے تیار کیا گیا ہے۔ جو زمانہ قدیم کے ان چشموں سے حاصل ہوتے ہیں جن کا پانی بائی اور موٹاپا وغیرہ بیماریوں کے لئے مشہور رہا

N.O.17

وائسرائے سے ملاقات کے بعد مہاتما گاندھی کا اہم اور تفصیلی بیان

واردھا گنج ۵ اکتوبر۔ مہاتما جی نے اخبارات کے نام مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

وائسرائے اور میرے درمیان صلح کی بات چیت ٹوٹ جانے پر جو خط و کتابت ہوئی تھی اس کے متعلق میں نے وعدہ کیا تھا کہ جن امور کا میری چٹھی میں ذکر نہیں ہے انکے متعلق میں ایک بیان شائع کروں گا۔ اور تمام امور پر روشنی ڈالوں گا۔ پیشتر اس کے کہ میں ان واقعات کا ذکر کروں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ میں لارڈ لنلتھگو کے بارے میں چند الفاظ لکھوں آپکی گفتگو سیدھی اور صاف ہے۔ اور جہاں تک زبان کا تعلق ہے آپ پرلے درجے کے "مختصر بیان" واقع ہوتے ہیں۔ لیکن استقلال کے ساتھ آپ نے کبھی کوئی غیر مبہم بات نہیں کی۔ اور جو بات کہیں گے۔ اس کے معانی کے متعلق آپ کے دماغ میں کبھی کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں وہ سکوں کے پتلے نظر آتے ہیں۔ جب آپ ان سے بات چیت کرتے ہیں تو وہ آپ کے دلائل کو پوری توجہ اور صبر کے ساتھ سنیں گے لیکن اتنی خوبیاں ہونے کے باوجود آپ انہیں رام نہیں کر سکتے۔ وہ جب آپ سے ملیں گے تو جس موضوع پر آپ سے بات چیت ہوگی اس کے متعلق انہوں نے پہلے سے فیصلہ کر رکھا ہوگا لیکن بحث کے دوران میں آپ پر یہ خیال پیدا کرینگے کہ آپ جان ہی نہ سکیں کہ آپ کے اور ان کے درمیان موضوع پر انہوں نے پہلے ہی فیصلہ کر رکھا ہے لیکن اس بات میں بلا شبہ کوئی گنجائش نہیں ان کے فیصلہ میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ انہیں اپنے فیصلے کی صحت میں حیرت افزا یقین ہوتا ہے۔

برطانوی مدبروں کا فیصلہ

لارڈ لنلتھگو کسی دوسرے شخص کے الفاظ میں یقین نہیں رکھتے۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کر کہ گاندھی اروِن پیکٹ کے بعد برطانوی مدبروں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آئندہ اس قسم کے کوئی معاہدے نہ کئے جائیں جو کچھ بھی انہیں کرنا ہے وہ اپنی آزادانہ مرضی سے کریں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ یا تو انکی قوت فیصلہ بہت ہی بلند ہے۔ یا انہیں اپنی ذات میں بہت ہی وثوق ہے مگر میرا خیال ہے کہ یہ دوسری صفت کے مالک ہیں۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم دونوں ایسے دوست بن جائیں ایسے دوست جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں۔ خواہ ہمارے درمیان اختلافات کتنے ہی وسیع کیوں نہ ہو چکے ہیں وائسرائے ہند کے متعلق اس قسم کے خیالات اپنے دل میں رکھتے ہوئے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ جب میں ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس ملاقات کے بارے میں تاثرات پہنچتی ہیں۔ اور جو اصل خلفشار میں نتیجہ ہوئی ہیں جسے کیسا روکا جا سکتا ہے۔ اگر میری تجاویز منظور کر لی جاتیں تو وہ انگلستان کے لئے بھی اتنی ہی فائدہ مند ہوتیں جتنی کہ ہندوستان کے لئے۔

میں ایک نمائندہ اور دوست کی حیثیت سے عازم شملہ ہوا تھا۔ ایک دوست کی حیثیت سے میں نے ان پر وہ شبہات آشکارا کئے جو برطانوی حکومت کے چند قوانین سے متعلقہ تھے اور اپنے ان اصلی طرز عمل کی جو مجھے ظاہری امور سے بھی زیادہ عزیز نظر آتا ہے تکمیل کے لئے جن کی تشریح میرے لئے از بس ضروری تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ وائسرائے اور وزیر ہند کی طرف سے یہ بہانہ پیش کرنا کہ کانگریس اور والیان ریاست کانگریس اور مسلم لیگ اور کانگریس اور ان جماعتوں میں مفاہمت کا فقدان برطانوی لوگوں کے لئے ہندوستان کے مطالبہ آزادی کو تسلیم کرنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہونے ہیں سند نہیں اور کانگریس کے لئے ایک ناکافی سے بھی زیادہ تھا میں نے وائسرائے ہند کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ تینوں جماعتیں یا فرقہ وارانہ مفاد کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں کانگریس کسی مخصوص جماعت کی نمائندگی نہیں کرتی یہ ایک خالص قومی تنظیم ہے جو سارے ہندوستان کی نمائندگی کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس لئے کانگریس نے جو دعوی پیش کیا ہے وہ ایک ایسی قومی اسمبلی میں کا انتخاب وسیع ترین استصواب رائے کی بنا پر عمل میں لایا گیا ہو فیصلہ کی ہمیشہ پابند رہے گی کانگریس نے اس بارے میں بھی اپنے ارادوں کا اعلان کیا ہوا ہے کہ جہاں تک مسلمانوں کے مفاد خصوصی کا تعلق ہے وہ مسلمانوں کے جداگانہ حلقہ انتخاب کے ووٹ کی بھی پابند رہے گی۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ مسلمانوں کے حقوق کو کانگریس سے بھی خاص تحفظات کی ضرورت ہے یہی بات سکھوں پر بھی صادق آتی ہے۔ دور حاضرہ کے والیان ریاست برطانوی حکومت کی اپنی پیداوار ہیں اور ان کا وجود ہی برطانوی حکومت کی خدمت کے لئے ہے۔

اس دلیل کے جواب میں کہ برطانیہ کے لوگ ہندوستان میں مفاد خصوصی کے سپیشل وعدوں کے پابند ہیں میں نے کہا کہ کانگریس تو برطانوی حکومت کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ وہ ان معاہدوں کو نظر انداز کر دے کانگریس تو صرف یہ چاہتی ہے کہ ان معاہدوں کو ہندوستان کی ترقی کو مسدود کرنے میں استعمال نہ کیا جائے۔ دوسری جماعتوں کی طرح والیان ریاست کو یہ آزادی حاصل نہیں کہ وہ کانگریس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر سکیں اگر وہ اس کے متمنی ہوں تو بھی ایسا نہیں کر سکتے۔

اگر ان معاہدوں کی پابندی برطانیہ پر لازم آتی ہے وہ اسے اپنے ریاستی عوام کے حقوق کی حفاظت کے لئے بھی ایسا ہی مجبور کرتے ہیں۔ لیکن یہ چیز ایک بڑی حد تک ثابت ہو چکی ہے۔ کہ آج تک برطانیہ نے ریاستی عوام کی خاطر والیان ریاست سے شاذ و نادر ہی باز پرس کی جو معاہدوں کی رو سے برطانیہ پر جو ذمہ داریاں عاید تھیں۔ اگر وہ ان کا ویسا ہی پابند ہوتا جیسا کہ اسے ہونا چاہئے تھا آج دیسی ریاستوں میں لوگوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ وہ برطانوی ہندوستان کے عوام کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہوتے میں نے چند ایسی مخصوص مثالیں پیش کی ہیں جن میں برطانیہ نے ریاستی رعایا کی طرف اپنی ذمہ داریوں سے تغافل کا ثبوت دیا ہے۔

اچھوتوں کا مسئلہ

اچھوتوں یا شیڈول کاسٹ لوگوں کے مسئلہ کی اس بحث میں ترویج نے برطانوی حکومت کے ایک غیر حقیقی کیس کو اور بھی چلا دیا ہے شیڈول کاسٹ جماعتوں کے متعلق میں نے وائسرائے ہند کے سامنے برطانوی مدبروں کی پوزیشن پر جتنے اعتراض کئے انکو وہ نہ جھٹلا سکے وائسرائے کو کسی بحث میں گھسیٹا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس بات کا شکوہ ہے کہ کیوں وہ بحث میں نہ پڑے اور کسی دلیل کو قبول نہ کرنا یہ انکی بلند پالیسی کا نتیجہ تھا انگریز افسران طبعاً متحمل ہیں وہ زیادہ صاف گو نہیں ہوتے نہایت نرم الفاظ میں بحث میں پڑنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ میں برطانوی مدبروں کی اس پالیسی کو ناپسند کرتا ہوں میں نے دوستوں کے منع کرنے کے باوجود اس آہنی دیوار کو توڑنے کی کوشش کی لیکن مجھے کامیابی نہ ہوئی برطانوی سیاستدان اکڑے رہے لیکن میں ہی شکست تسلیم نہیں کرونگا۔ اور برطانوی عوام کو مجبور کر دوں گا۔ کہ وہ اپنی سچائی کو تسلیم کریں کہ ہندوستان کی آزادی کے راستے میں رکاوٹ کانگریس یا کسی دوسری پارٹی کے اختلافات نہیں بلکہ یہ کہ برطانوی سیاستدان حالات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

جنگی پالیسی کی خامیاں

میں نے وائسرائے کی بات چیت کے دوران ان کی جنگی پالیسی کی خامیاں بھی ظاہر کیں اور ہم اس بات پر متفق ہو گئے کہ چندہ زبردستی نہ لیا جائے وائسرائے نے بھی وعدہ کیا کہ اس ضمن میں ان باتوں کی تحقیقات کریں گے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ غلط فہمی کے لئے کوئی گنجائش نہ چھوڑی جائے اور اگر ایسا لڑنا ہے تو ایسے مسائل پر لڑا جائے جو نہایت واضح اور کسی قسم کی کشیدگی کے بغیر ہوں۔ میں اس امید کے ساتھ میدانی جنگ میں اترنا چاہتا ہوں کہ میرے طریقہ جنگ کی صفائی ہی یہ امر تسلیم کرائے گی کہ ہندوستان سے بہتر سلوک کئے جانے کی ضرورت ہے اور اس قسم کا بہتر سلوک نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام دنیا کی جانب سے ہونا چاہئے۔ مبادا یہ کہا جائے کانگریس محض اس لئے جنگ کرنا چاہتی ہے کہ وہ اختیارات حاصل نہیں کر سکتی۔ میں نے وائسرائے سے کہہ دیا کہ کانگریس کی ہرگز ہرگز یہ خواہش نہیں کہ ہندوستان کے کسی ایک قومی مفاد کو نظر انداز کر کے طاقت حاصل کرے۔ کانگریس جو کچھ بھی حاصل کرنا چاہتی ہے تمام قوم کے لئے۔

دریں حالات اگر وہ مختلف پارٹیوں کے نمائندے لے کر ان سے اپنی کیبنٹ تیار کریں تو کانگریس اس کی مخالفت نہ کریگی۔ جہاں تک جنگی کوششوں کا تعلق ہے کانگریس ان کی مخالفت پر قائم رہے گی۔ اور جب تک گورنمنٹ کی مشنری امپیریلسٹ مقاصد کی تکمیل میں کوشاں رہے گی۔ کانگریس اسکی مخالف رہے گی۔ فوری مسئلہ طلب مسئلہ آزادی کا نہیں بلکہ آزادی رائے کے حق کا ہے۔ جس کا مطلب آزادی تقریر سے ہے کانگریس اس قسم کی آزادی محض اپنے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے چاہتی ہے لیکن صرف اتنی پابندی ہے کہ اس قسم کی تقاریر عدم تشدد پر مبنی ہونگی میرا خیال ہے کہ یہ شرط پوری ہونے پر تمام موجودہ مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

آپ کا روپیہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔

ڈیفینس سیونگ سرٹیفکیٹس خریدیئے۔

G.I.7

اسٹوڈنٹ یونینوں کی کانفرنس

لکھنؤ ۹ اکتوبر۔ یہاں یو پی کی تمام یونیورسٹیوں کی اسٹوڈنٹ یونینوں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ آج ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں طالب علموں سے اپیل کی گئی کہ آزادی وطن کی تمام تحریکوں میں انہیں مخلصانہ تعاون کرنا چاہئے۔

کیا اسپین جبرالٹر پر حملہ کیلئے راستہ دیگا

میڈرڈ ۹ اکتوبر۔ روم سے اسپین کو روانہ ہونے سے پہلے اسپین کے وزیر سانیور سینر نے اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو سے تقریباً ۴۰ منٹ تک بات چیت کی۔ یہ بات چیت کاؤنٹ چیانو کے برلن سے واپس آنے کے بعد ہوئی۔ برلن اور روم سے آنے والی خبروں کے ذریعہ اسپین کو یقین دلایا جا رہا ہے کہ برینر کی ملاقات نہ تو صلح کے لئے کوئی ابتدائی کارروائی تھی۔ اور نہ محوری طاقتوں کی کمزوری کا سبب تھی۔ اخبارات میں سینر کی واپسی کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے لیکن اس بارے میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہاں کیا بات چیت ہوئی فیلنج پارٹی (جس کے لیڈر سانیور سینر ہیں) کے اخبار "اریبا" نے کہا ہے کہ اس بارے میں کسی قسم کی کوئی قیاس آرائی نہیں کرنا چاہیئے، بات چیت کے بارے میں کوئی بات شایع نہیں کی جائے گی۔

اخبار ٹائمز کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ گو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سینر کے پروگرام میں تبدیلی کا پولیٹیکل معاملات سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن اصل واقعہ اس کے خلاف ہے۔ میڈرڈ کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ گو اسپین کی لڑائی میں شریک ہونے کا تو بہت زیادہ امکان نہیں ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ اسپین جرمن اور اطالوی فوجوں کو جبرالٹر پر حملہ کرنے کے لئے راستہ دینے کو تیار ہو جائے اس بارے میں سینر سے بہت بات چیت کی گئی۔

روس اور جرمنی

ماسکو ۹ اکتوبر۔ سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان یکم اکتوبر کو ریلوں کے متعلق ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے جس کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان مال گاڑیوں اور مسافر گاڑیوں کا براہ راست سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ بات چیت دوستانہ فضا میں کی گئی۔

مس شیلا کے مخمور گانے
نشاط ٹاکیز کانپور میں
اصل نئی کاپی
سنیچر ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
منروا فلم کمپنی کا مشہور ڈرامہ
روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جیلر
ڈائرکٹر سہراب مودی
محبوب مس شیلا
اداکار:- سہراب مودی - مس شیلا - لیلا چٹنس.
شرح ٹکٹ:- ۲/- ۱/۴ ۹/ ۳/ زنانہ ۴/

والیسرائے کی اگزیکیٹو کونسل

شملہ، اکتوبر. معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال اور حکومت پنجاب سے مرکزی حکومت نے کہا ہے کہ مرکزی اسمبلی سے اپنے دو دو سرکاری ممبروں سے استعفے دلا دیں اس سے یہی غرض معلوم ہوتی ہے کہ مرکزی اسمبلی میں چار نشستیں خالی کرائے تو سیع شدہ اگزیکیٹو کونسل کے نئے ممبروں کے لئے جگہ نکالی جائے. چار نشستوں کے اضافہ سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ والیسرائے کی اگزیکیٹو کونسل میں کانگریس اور مسلم لیگ کے نمایندے نہ لئے جائینگے. غالباً چار اضافے اس طریقے پر ہونگے. کہ ایک نمایندہ ہندو مہا سبھا کا ایک ڈیموکریٹ پارٹی کا ایک لبرل اور ایک سکھ نمایندہ یا آزاد مسلم نمایندہ ہوگا.

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا ۱۴ اکتوبر. مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

میرا یہ پختہ یقین ہے کہ برطانی مدبر ایسے وقت میں صحیح کام کرنے میں ناکام رہے جبکہ وہ آسان تھا. اگر ہندوستان مکمل طور پر جنگ میں شرکت کا حامی ہے تو وہ آسانی کے ساتھ مخالفانہ پروپگنڈے کی طرف سے بے توجہی کر سکتے تھے. لیکن آزادانہ اظہار رائے کو. بشرطیکہ وہ تشدد میں رنگا ہوا نہ ہو. روکنا برطانیہ کے اس دعوے کو پاش پاش کر دیتا ہے. کہ ہندوستان کی شرکت رضاکارانہ ہے. کانگریس کی تجویز کو منظور کر لینے کے بعد برطانیہ کو ہندوستان سے جو امداد ملتی ہے وہ ایسا سرمایہ ہوتا جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا اسنا حمک پارٹی باعزت امن و صلح کے لئے موثر کام کرتی جبکہ اس کے لئے موقع مناسب تھا اور کسی دن یہ ضرور ہوگا.

اختلاف پر ٹائمز نے جو تبصرہ کیا ہے وہ مجھے دکھایا گیا میرے باوسائل ہونے کی جو تعریف کی گئی ہے اسے میں قبول کرتا ہوں. یہ وسائل بہت بڑے ہیں. جیسا کہ مجھے یقین ہے لیکن اس کے محدودات سے میں واقف ہوں. یہ کہتے ہوئے مجھے افسوس ہے کہ ملاقات میں میں نے انھیں بالکل کھو دیا. والیسرائے بڑے اخلاق سے پیش آئے. مگر تلسی میں رہے ہوئے انھیں اپنے فیصلہ کی صحت پر یقین تھا اور حسب معمول قوم پرور ہندوستان میں ان کا کوئی عقیدہ نہ تھا. انگریز میدان جنگ میں حیرت انگیز طریقہ پر غیر معمولی بہادری دکھا رہے ہیں مگر اخلاق کی علمداری میں خطرات مول لینے کی ان میں ہمت نہیں اکثر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ آیا برطانی سیاسیات میں اخلاق کو بھی کوئی جگہ حاصل ہے

کانگریسی گڈول مشن کو وزیرستان جانے کی ممانعت

پشاور، ۱۴ اکتوبر. ڈاکٹر خان صاحب نے اپنے اور گورنر سرحد کے درمیان حسب ذیل مراسلت شایع کی ہے. ڈاکٹر خان صاحب کا تار گورنر سرحد کے نام مورخہ ۱۳ اکتوبر. مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر آصف علی لیڈر ڈپٹی لیڈر مخالف پارٹی مرکزی اسمبلی و ممبران کانگریس ورکنگ کمیٹی وزیرستان کو گڈول مشن لے جانے کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں. انھیں یہ فکر ہے کہ اپنی نیک منی اور دوست داری کا پیغام وزیرستان کے لیڈروں اور باشندوں تک اور ان سب لوگوں تک جن کا اس معاملہ سے تعلق ہے ذاتی طور پر پہونچائیں اس غرض سے وہ وزیرستان کے اہم شمال اور جنوبی علاقوں میں جانا چاہتے ہیں وہ یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر چہ براہ راست اور آزادانہ رابطہ پر بہت زور دیتے ہیں. اگر آپ ضروری سمجھیں تو وہ آپ کے ایک نمایندے کو اپنے ساتھ لے چل سکتے ہیں جو تمام ان ملاقاتوں اور گفتگوؤں کے دوران موجود رہے جو کہ وہ اہل وزیرستان سے کریں گے. مہربانی کر کے بذریعہ تار جواب دیجئے ۱۳ اکتوبر کو ہی گورنر سرحد نے حسب ذیل تار جواب میں بھیجا. آپ کا آج کا تار ملا. مجھے افسوس ہے کہ میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی یا مسٹر آصف علی کو اس وجہ سے وزیرستان جانے کی اجازت نہیں دے سکتا کہ اس سے لازمی طور پر غلط فہمی پیدا ہوگی.

ہندوستان کے آیندہ والیسرائے سر سیموئیل ہور ہونگے

شملہ بذریعہ ڈاک. لارڈ لنلتھگو کے ریٹائر ہونے کے بعد سر سیموئل ہور کے والیسرائے ہند مقرر ہونے کا امکان ہے. جنوبی افریقہ کے بعض اخبارات نے اس سلسلہ میں لارڈ سائمن کا نام بھی لکھا ہے. پہلے تو لارڈ لوتھین کا نام بھی لیا جاتا تھا لیکن اب غالباً امریکہ میں ہی رہنے دیا جائے گا. جہاں وہ برطانی سفیر کی حیثیت سے بہت مفید خدمات انجام دے رہے ہیں. کچھ لوگ ڈیوک آف ونڈسر کا بھی امکان بتاتے تھے مگر یہ کوری قیاس آرائی ثابت ہوئی. سب سے زیادہ امکان سر سیموئل ہور ہی کا ہے. امید کی جاتی ہے کہ اسی ماہ اعلان ہو جائے گا. لیکن یہ ممکن ہے کہ بین الاقوامی حالات کی پیچیدگی کی وجہ سے کچھ دیر لگ جائے اینده ماہ کے آخر میں سر رابرٹ کیسلز کمانڈر انچیف کے عہدے کی میعاد بھی ختم ہو جاتی ہے لیکن ابھی تک ان کے جانشین کا اعلان نہیں ہوا. اگر چہ عام طور پر یہ اعلان ۶ مہینے پہلے ہو جاتا ہے. پھر بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سر رابرٹ کیسلز کو توسیع نہ ملے گی. بہت ممکن ہے کہ اس بار برطانی فوج کے کسی جرنل کا تقرر ہو اور ہندوستان کا کوئی فوجی افسر مقرر نہ ہو اگر چہ اس وقت اس امتیاز سے کوئی فرق نہیں پڑتا

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

برلن ۱۴ اکتوبر. جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے. فوہرر آج دوپہر کو ورہ برینر میں ڈوچے سے ملاقات کر رہے ہیں. یہ پہلا موقع ہے کہ ان کی ملاقات کے بارے میں سرکاری اعلان کیا گیا ہے. اس سے پہلے میونخ سے خبر آئی تھی کہ ہٹلر ایک سپشل ٹرین کے ذریعہ گئے ہیں. اور ان کے پیچھے ہر وان ربن ٹروپ کی ٹرین ہے. ہٹلر کی ٹرین ۱۱ بجے دن کے برینر پہونچ گئی ہے. اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کے درمیان اسی مقام پر ۱۸ مارچ کو ملاقات ہوئی تھی اور اس کے تین ہفتہ بعد جرمن حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا. کاونٹ چیانو اور ہر وان ربن ٹروپ میں بھی ملاقات ہوئی.

امریکہ نے جاپان کو گیہوں کی سپلائی بند کر دی

واشنگٹن ۹ اکتوبر. ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے جزیرہ فلپائن کے سوائے مشرق بعید کی باقی تمام بندرگاہوں کو گیہوں کی برآمد بند کر دی ہے. اس کے یہ معنی ہیں کہ جاپان سے امریکہ کو گیہوں نہیں مل سکیگا. اس سے پہلے امریکہ کو جاپان کو پٹرول اور پرانے لوہے کی سپلائی بند کر چکا ہے.

کینیڈا نے سلطنت برطانیہ کے سوائے اور باقی ملکوں کو دھاتوں کی سپلائی بند کر دی ہے. اس کے یہ معنی ہیں کہ جاپان برٹش کولمبیا سے دھات نہیں منگا سکے گا.

محوری افسران اسپین جائینگے

میڈرڈ ۸ اکتوبر. ہر ہٹلر اور اطالوی فوجوں کے انسپکٹر جرنل ڈی بونو چند روز کے اندر اسپین جانے والے ہیں.

شاندار — پندرھواں ہفتہ
کانپور کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں!
سرکو پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
روزانہ پونے سات اور پونے دس بجے رات
متنی شو. اتوار کو ۳½ بجے دن
لکشمی
بہترین رنگین ڈانس

فرانس کے بیڑہ پر جرمنی کا کنٹرول

لندن ۵ اکتوبر. فرانس کے آزاد ریڈیو نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ فرانس نے جرمنی کے ساتھ جو صلح کی تھی اس میں علاقہ السس لورین بالا کسی شرط کے جرمنی کے حوالہ کر دیا گیا ہے. نیز فرانس کا سمندری بیڑہ جرمنی کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے.

مسٹر چیمبرلین نے استعفے دیدیا

لندن ۳ اکتوبر. مسٹر چیمبرلین نے سابق وزیر اعظم برطانیہ نے کونسل کے لارڈ پریزیڈنٹ کے عہدہ سے استعفے دے دیا ہے. اور ملک معظم نے اسکو منظور کر لیا ہے. اس کے علاوہ ۱۰ ڈاوننگ سٹریٹ سے کیبنٹ میں چند اور اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے. سر جان اینڈرسن لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل، مسٹر ہربرٹ موریسن وزیر محکمہ ملکی تحفظ، اسکاونٹ کرین بورن وزیر نو آبادیات کیپٹن اولیوٹلن پریزیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ. سر انیڈریو ڈنکن وزیر محکمہ سپلائی، لفٹنٹ کرنل مور بیرابزن وزیر ٹرانسپورٹ، سر جان ریتھ وزیر محکمہ تعمیرات مقرر کئے گئے ہیں. یہ محکمہ نیا کھولا گیا ہے. مسٹر چرچل نے سر کنگسلے ووڈ اور مسٹر ارنسٹ بیون کو جنگی کیبنٹ میں شامل کر لیا ہے. اسکاونٹ کرین بورن، کیپٹن لٹلٹن اور مسٹر مور بیرابزن کو پریوی کونسل کا ممبر بھی مقرر کیا گیا ہے. لارڈ سیورٹ نے لارڈ آف چسبل کے عہدہ سے استعفے دے دیا ہے.

انگریزی بیڑہ کا مقابلہ نہیں کیا

لندن ۱۴ اکتوبر. بحر روم کے کمانڈر انچیف کا بیان ہے کہ بحر روم میں اٹلی کا زبردست سمندری بیڑہ موجود ہے لیکن وہ استعمال نہیں کیا گیا. انگریزی بیڑہ نے ۲۹ ستمبر سے لے کر ۱۴ اکتوبر تک مشرقی اور وسطی بحر روم کا دورہ کیا لیکن کہیں مقابلہ نہیں کیا گیا. مالٹا میں فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے

مجلس اتحاد ملت یو پی کی سرگرمیاں

اناؤ. فرخ آباد. جھانسی. الہ آباد. اور اسی طرح یو پی کے دیگر اضلاع کے مجالس اتحاد ملت یو پی کے سکرٹری صاحبان کے خطوط موصول ہو رہے ہیں، جن میں پراونشل اتحاد ملت یو پی کے ۸ ستمبر کے مبارک فیصلے کی تائید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ آجکل بفضلہ تعالیٰ مسلمان نماز. روزہ. کی سختی سے پابندی کر رہے ہیں. اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب پورا صوبہ رب اکبر کے آگے سربسجود ہو جائے گا.

کانپور میں نیلی پوشوں کی سرگرمیاں

کانپور ۶ اکتوبر. بروز اتوار کچھ نیلی پوشوں کے جیش نے مسلم حلقوں میں حسب ذیل نعرے لگاتے ہوئے، مسلمانوں کو نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی ہدایت کی. جس کا اثر بحمد اللہ بہت اچھا ہوا. نماز فرض ہے روزہ فرض ہے. شراب بھنگ. افیون اور اسی طرح کی دوسری نشیلی اشیاء حرام ہیں. مسلمانوں غیروں کے دست نگر بننے کے بجائے خدائے واحد کے دست نگر ہو.

محمد طہٰ صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان کانپور

فلم مزدور پر سے پابندی اٹھ گئی

دہلی ۱۴ اکتوبر. چیف کمشنر صاحب بہادر دہلی نے اس حکم کو منسوخ کر دیا. جو ۱۴ اپریل ۳۵ء کو جاری کیا گیا تھا اور جس کی رو سے فلم ریل عرف مزدور کی صوبہ دہلی میں ممانعت کر دی گئی تھی.

کشمیر میں سونے کی کان

لاہور ۱۴ اکتوبر. ٹریبون کے نامہ نگار مقیم سرینگر نے اطلاع دی ہے کہ کشمیر میں وزیر ترقیات ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس ریاست میں کچھ سونا ملی ہوئی مٹی دریافت ہوئی ہے. علاقہ لداخ میں اس بارے میں ریسرچ کی جا رہی ہے اسی زمین کی لمبائی ۸۰ میل ہے. وزیر موصوف نے کہا کہ اب تک تجربے کامیاب ثابت ہوئے ہیں کچھ اور علاقوں میں بھی تجربے کئے جائیں گے.

شاندار — تیسرا — ہفتہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں — ایک ساتھ دونوں میں — امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
جمعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
عورت
ڈائرکٹر محبوب
خاص اداکار سردار اختر، سریندر، یعقوب، جیوتی، ہریش، ارون

ایک دلکش — دلچسپ — ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ
روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات
متنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
آج کا ہندوستان
خاص اداکار:- مس روز، پرتھوی راج، ایشور لال، چارلی، ستارہ، دیکشٹ، لالہ یعقوب، کلیانی، تارا بائی
آنے والے تماشے: ہمارا دیش - غازی صلاح الدین

امریکہ لڑائی کا چیلنج منظور کرنیکو تیار ہے

واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ "اگر امریکہ کو چیلنج کیا گیا تو ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سمندری بیڑہ اس کا تمام سمندروں میں اور فوج میدان جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کریگی" ان الفاظ کے ساتھ امریکہ کے سمندری بیڑہ کے سکرٹری کرنل ناکس نے پولیس افسروں کے جلسہ میں اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آپ اس بات کا پورا دھیان رکھیں۔ جب ہم اس قسم کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں تو کوئی پیچھے سے چھرا نہ گھونپ دے۔ محوری طاقتوں کے درمیان معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے کہا کہ یہ معاہدہ امریکہ کے خلاف کیا گیا ہے لیکن امریکہ نے کبھی کسی دھمکی کے آگے بزدلی کے ساتھ سر نہیں جھکایا۔ آپ نے ایک آزمائش کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا ہی جانتا ہے کہ یہ آزمائش میدان جنگ میں ہوگی۔ یا محض دلوں تک محدود رہے گی۔ پانچویں کالم کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے کہا کہ ہمیں ان کی پوری نگرانی رکھنا چاہئے۔ تاکہ وہ ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ مسٹر بل ناکس نے اعلان کیا کہ اگر امریکہ کو لڑائی کے لئے مجبور کیا گیا تو ہم مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ آج تک ہم لڑائی میں کبھی نہیں ہارے۔ ڈکٹیٹری حکومتوں کے راستہ میں ہم سب سے بھاری روڑا ہیں۔ اگر ان ظالم لیڈروں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کو پسپا کرنے میں برطانیہ ناکام رہا تو پھر ہم اپنے کو ان ظالم لیڈروں سے گھرا ہوا پائیں گے۔ جن کے لئے امریکہ کی تباہی سب سے بڑی فتح ہوگی۔ اس وقت ایک زبردست سمندری بیڑہ کی ضرورت ہے۔ جو دشمنوں کا دوہرا مقابلہ کر سکے اور اگر ضرورت پڑے تو دونوں سمندروں میں ایک ہی شکست دیدے۔ یورپ کی فتح اور انگلینڈ پر کامیابی کے ساتھ حملہ کا امکان وہ مسئلہ ہے جن کے بارے میں ہمیں حقیقت کو سامنے رکھ کر غور کرنا چاہئے۔ اور فوری کارروائی کرنا چاہئے۔ برطانیہ سے سمندری اڈے حاصل کرکے ہم سمندری لڑائی کو اپنے ساحل سے اکیس ہزار میل لے گئے ہیں۔ بحر الکاہل کے سمندری بیڑہ کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج وہ دنیا میں سب سے زیادہ مضبوط ہے اور فتح کے لئے امریکہ کی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پولیس کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے ملک میں دشمن کے ہزاروں آدمی موجود ہیں جو ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ پولیس کو انکی نگرانی رکھنا چاہئے۔

جرمنی اور اٹلی کا اگلا قدم مصر پر پڑیگا

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانی اخباروں میں عام رائے یہ ظاہر کی جا رہی ہے کہ محوری طاقتوں کا اگلا قدم مصر میں پڑے گا۔ لیکن یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ بلقان میں کارروائی کرنے کے لئے محوری طاقتوں کے لئے گنجائش نکل آئے اس لئے اٹلی اور جرمنی کی دھمکیوں کی روشنی میں بلقان کی پوزیشن پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے۔

ترکی کا رویہ اس وقت یہ ہے کہ وہ روس کے ساتھ بہتر تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کی نہ دل سے پابندی کرنے کو تیار ہے۔ یونان کو سب سے قریبی خطرہ لاحق معلوم ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ البانیہ کی سرحد پر اٹلی کی فوجیں ایک بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ فوج جمع کرکے اٹلی یونان پر دباؤ ڈالکر یونان سے بندرگاہ اور ہوائی اڈہ استعمال کرنے کا حق مانگے تاکہ مشرقی بحر روم میں اٹلی کی پوزیشن اور زیادہ مضبوط ہو جائے۔ اور مصر کے خلاف لڑائی جاری رکھنے میں سہولت پیدا ہو جائے۔ جزیرہ کریٹ اٹلی کے لئے بیش قیمت ثابت ہوگا۔ اسلئے بہت ممکن ہے اٹلی اسپر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔

ہٹلر اور مسولینی

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات محوری طاقتوں کی طرف سے "صلح جویانہ اقدام" کا پیش خیمہ ہے۔

یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات دراصل ایسے ڈاکٹروں کی ملاقات کی طرح تھی جن کے مریض کے دل میں بداعتباری پیدا ہو چکی ہے۔ اور دونوں ڈاکٹروں نے کانفرنس، لاؤڈ اسپیکر ... جاکر اس بداعتمادی کو دور کرنے کی کوشش کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں مندرجہ ذیل چار تجویزوں پر غور و خوض ہوا۔ اور ان میں سے کسی ایک پر فوری عمل کیا جائے گا۔

(۱) برطانیہ پر جرمنی کا براہ راست حملہ۔ حالانکہ اس بارے میں جرمنی کے جنرل سٹاف کی سرگرمیاں کئی دن سے ٹھنڈی پڑ چکی ہیں (۲) اسپین کے راستہ جبرالٹر اور شمالی افریقہ پر چڑھائی (۳) نہر سویز پر جرمنی کی زیر نگرانی اٹلی کا وسیع پیمانہ پر حملہ (۴) بلقان کے راستہ مشرقی یورپ میں پیشقدمی۔ اگرچہ اس بارے میں روس کا پروگرام مختلف ہے۔

پولیٹکل ایجنٹ کو کس نیت سے قتل کیا گیا

شملہ ۵ اکتوبر۔ ژوب کے پولیٹکل ایجنٹ کے قتل کی جو سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے اس میں تفصیل بیان نہیں کی گئی ہے اور نہ یہ معلوم ہوا ہے کہ کس نیت سے اس جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ میجر بارنس سنہ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ سنہ ۲۲ء میں آپ نے ہندوستان میں پولیٹکل ملازمت کی۔ اس وقت سے آپ زیادہ تر سرحد ہی پر رہے۔ جہاں آپ کو پولیٹکل امتیاز حاصل ہوا۔ سنہ ۱۹۳۴ء سے سنہ ۳۹ء تک جنوبی وزیرستان میں پولیٹکل ایجنٹ کی خدمات انجام دیں۔ سنہ ۳۸ء میں آپ کو سی آئی۔ ای کا خطاب ملا۔ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء میں آپ ژوب کے پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے۔ وہ بچے اور بیوی فورٹ سنڈیمن میں ہیں۔

جاپان اعلان جنگ کر دیگا

ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو کو ملاقات کے دوران میں جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر امریکہ نے یورپ کی لڑائی میں شرکت کی یا اس نے بحر الکاہل میں پہلی صورت حالات کو برقرار رکھنے پر اصرار کیا تو جاپان امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کردے گا۔

مارشل پٹیان برلن میں

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ "نیویارک ٹائمز" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ ہٹلر نے فوری پیغام بھیجکر مارشل پٹیان کو وشی سے برلن بلایا ہے۔ ہٹلر فرانس سے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کرانا چاہتا ہے۔

امریکہ کی بحری وزارت کا اعلان

واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر بحر کرنل ناکس نے بحری فوج کے نام ریزرو دستوں کو جن کی تعداد ۲۰ ہزار سے زیادہ ہے حکم دیا ہے کہ وہ فوراً سرگرم ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

جاپان یورپ کی لڑائی میں شریک نہیں ہوگا

ٹوکیو، ۱۰ر اکتوبر۔ تینوں طاقتوں کے درمیان معاہدہ پر دستخط کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جاپان یورپ کی لڑائی میں شریک ہوگیا ہے۔ ان الفاظ میں جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے پراونشل گورنروں کی کانفرنس میں معاہدہ کی وضاحت کی۔ آپ نے مزید کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان مشترکہ ڈیفنس کمیٹی کے بارے میں جو سمجھوتہ ہونے کی خبر ہے وہ غالباً اسی قسم کا ہوگا جیسا کہ کنیڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان ہو چکا ہے۔ دنیا میں جو انقلاب ہو رہا ہے وہ جاپان اور روس کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ مشرق بعید میں آپس میں ٹکرائیں لیکن جاپان اس حکومت کی پوری رو سے مخالفت کرے گا۔ جو کہ مارشل چیانگ کائی شک کی امداد کرے گی۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جزائر برطانیہ پر جرمن حملہ متنازور پکڑتا جا رہا ہے۔ اتنے ہی شدت کے ساتھ برطانیہ کو امریکہ کی امداد بڑھتی جا رہی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اشتراک عمل جو اٹلانٹک سمندر میں سمندری اور ہوائی اڈوں کو پٹہ پر لینے کی صورت میں ظاہر ہوا ہے بحر الکاہل، بحر ہند۔ اور جنوبی سمندروں میں بڑھنے کا خطرہ ہے۔ ان حالات میں جرمنی جاپان اور اٹلی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ مدافعانہ نوعیت رکھتا ہے اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ کسی تیسری طاقت کو یورپ کی لڑائی یا چین جاپان کی لڑائی میں شرکت سے باز رکھکر لڑائی کو اور زیادہ پھیلنے سے روکا جائے۔ لیکن اس کا اثباتی پہلو یہ ہے کہ جاپان جرمنی اور اٹلی ملکر دنیا میں ایک نیا نظام قائم کریں۔ روس اور جاپان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے تسلیم کیا کہ اس وقت تک مختلف کارنوں سے جاپان اور روس کے درمیان صورت حالات ناخوشگوار رہی اور یہ کہنے کے بعد کہ دنیا کا موجودہ انقلاب اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ روس اور جاپان آپس میں ٹکرائیں۔ آپ نے کہا کہ صورت حالات کا تقاضہ ہے کہ دونوں ملک ملکر غلط فہمیوں کو دور کرکے اعلیٰ مقصد کو حاصل کریں اور متنازعہ مسائل کو طے کرلیں دنیا کی دوسری قوموں کو اس سے زیادہ خوشی اور کسی بات سے نہیں ہوگی۔ جتنی کہ اس موقعہ پر روس اور جاپان کے درمیان ٹکر سے ہوگی اور ان کے لئے گھی کے چراغ جل جائینگے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ محوری طاقتوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ روس کے ساتھ تعلقات میں کوئی فرق نہیں آنے گا لیکن اسپانسٹ کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ کہ کمیونزم جاپان مچور یا چین پر چھا جائے۔

لندن پر بھی بم گرائے گئے

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ پر پھر حملہ کیا۔ جنوب مشرقی انگلینڈ کے اتنے وسیع علاقہ پر حملہ کیا اس سے پہلے نہیں کیا گیا تھا اور جنوب مغربی انگلینڈ میں بھی ایک دو علاقوں پر بمباری کی گئی آج صبح تک کی جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اتنی سے زیادہ علاقوں پر بمباری کی گئی۔ ان پر جنوب مشرقی ساحل کے شہر اور دیہات بھی شامل ہیں۔ لندن پر بھی شدید حملہ کیا گیا اور ایک وقت ایسا تھا کہ مشکل سے ایک منٹ بھی نہیں گزرتا تھا کہ آسمان پر ہوائی جہاز دکھائی نہ دیتا ہو۔ حملہ آور ہوائی جہاز ٹکڑیوں میں آتے تھے اور پھر ایک ایک کرکے لندن میں داخل ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ جرمن ہوائی جہاز لورپول کے علاقہ پر بھی دیکھے گئے۔ لیکن کوئی بم نہیں گرایا گیا۔ مڈلینڈ کے علاقہ پر بھی حملہ کیا گیا۔

رفاہ عام
ہومیوپیتھک خیراتی دواخانہ کانپور
توپخانہ بازار کہنہ کانپور
اوقات دواخانہ
۱۰ ½ بجے دن سے ۲ بجے دن تک
ڈاکٹر منظور حسن خاں
۱۰ ½ بجے صبح سے — ۲ بجے تک
ڈاکٹر رام پرشاد
۱۲ ½ بجے سے — ۲ بجے تک
ہر مریض کو دوا مفت دیجاتی ہے۔ غریب مریضوں کے گھر پر جانے کی ڈاکٹر کی فیس بھی نہیں لیجاتی ہے

جرمن فوجیں رومانیہ میں

بخارسٹ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ جرمن فوجیں کل تیسرے پہر رومانیہ کے اندر داخل ہو گئیں۔ رائٹر کا بیان ہے کہ دو ڈویژن پورے طور پر مسلح ۵۰ ہزار سپاہی ٹرانسلوینیا سے سرحد پار کرکے رومانیہ میں داخل ہوئیں یہ علاقہ حال ہی میں ہنگری کے حوالہ کیا گیا تھا۔ جرمن فوجوں کا پہلا دستہ بذریعہ جہاز دریائے ڈینوب کے راستہ رومانیہ میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ دستہ ٹینکوں، طیارہ شکن توپوں کا مقابلہ کرنے والے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے مسلح ہے۔

برلن پر پھر حملہ

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات جرمنی پر پھر حملہ کیا۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ تیرا انگریزی ہوائی جہاز جرمنی پر بھیجے گئے اور برلن پر تقریباً سب ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ چینل کی ان بندرگاہوں پر بھی حملہ کیا گیا جہاں جرمن فوجیں جمع ہیں۔

۱۷ر اکتوبر سے برما روڈ کھل جائیگی

لندن ۱۰ر اکتوبر۔ برطانیہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ۱۷ر اکتوبر سے برما روڈ کھولدی جائے گی۔ اس کے بارے میں حکومت جاپان کو سرکاری طور پر مطلع کر دیا گیا ہے۔

مضبوط اور کفایت شعار
تمام مقصدوں کو پورا کرنے والا
سامان
"ٹاٹا اسٹیل کی نالی دار۔ یا سادہ کالی یا قلعی دار چادروں کی روزانہ بڑھتی ہوئی ہردلعزیزی سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان نے اس قسم کے تمام مقاصد کو پورا کرنے والے سامان کا مشاہدہ کرکے اس کی اصلیت کو ثابت کر دیا ہے۔ ان کی خریداری پر زیادہ لاگت بھی نہیں آتی اور یہ آسانی سے ڈالی جا سکتی ہیں جس پر خرچ بہت کم آتا ہے۔
ٹاٹا اسٹیل کی چادریں ہمیشہ قوم نے منتخب کی ہیں۔
جاری کردہ:- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

بقیہ آئینہ کانپور

وارکمیٹی پریسیڈنٹ کی تقریر

وارڈ کمیٹی کے ۲ اکتوبر کے جلسہ میں مسٹر ال۔ پی ملکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پریسیڈنٹ وار کمیٹی نے ایک تقریر کی تھی جس کا خلاصہ گزشتہ ہفتہ میں ہم شایع کر چکے ہیں۔ مکمل تقریر جو آپ نے اردو میں کی تھی آج ذیل میں درج کی جاتی ہے کہ:-

کانپور وار کمیٹی کی یہ میٹنگ ایک خاص وجہ سے بلائی گئی ہے۔ ہم نے اپنی ۲۷ جون کی میٹنگ میں لڑائی کے لئے کوششوں کا ایک پروگرام بنایا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم نے اب تک جو کچھ کیا ہے وہ آپ صاحبان کو بتایا جاوے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب تک جو کامیابی ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ اوس پر اپنے کو مبارکباد دیں اور خوش ہوں۔ بلکہ اس کامیابی کو سامنے رکھتے ہوئے آگے چلکر اور زیادہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ لڑائی معمولی لڑائی نہیں ہے۔ اس لڑائی میں یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ایک کوشش کر کے بیٹھ رہیں اور سمجھیں کہ ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔ یہ ایسی لڑائی ہے جسمیں ہم کو ہر وہ کوشش کرنی چاہیئے جو ہمارے امکان میں ہے اور اپنی کوشش اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے۔ جبکہ دنیا سے ظلم و ستم کا نام نہ مٹ جائے۔ اور ہم کو پوری فتح حاصل نہ ہو۔ ہم نے اپنی آخری میٹنگ میں لڑائی کے کام کی حصوں میں بانٹ کر کچھ سب کمیٹیاں بنائی تھیں۔ اب میں یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ ان سب کمیٹیوں نے کیا کام کیا ہے اور اپنی کام میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے۔

لڑائی کیلئے چندہ اب تک کانپور میں لڑائی کے واسطے مبلغ ۲۹۱۰۰۰/- چندہ ہوچکا ہے اس کے علاوہ مزماس اور لیڈی آسخت نے ولایت میں مبلغ پانچ ہزار پونڈ ایک ہوائی جہاز خریدنے کے لئے دیا ہے جس کا نام کانپور ہوگا۔

حال ہی میں ہز اکسیلنسی گورنر نے مبلغ ۱۶,۰۰۰۰۰/- روپیہ ولایت ہوائی جہاز خریدنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس روپے سے جو ہوائی جہاز خریدے جائیں گے۔ ان میں سے ایک کا نام کانپور اول ہوگا۔ اور دوسرے کا نام کانپور دوم ہوگا۔ ہمیں ناز ہے کہ کانپور کے نام کے تین لڑنے والے ہوائی جہاز ہوجائینگے اس کے علاوہ مارچ کے ماہ میں مبلغ ۱۷۷۲۶/- ریڈ کراس اور سینٹ جان امبولینس سوسائیٹی کے لئے چندہ جمع کیا گیا تھا پچھلے ہفتہ میں لیڈیز نے مبلغ ۱۰۱۸۰/- روپئے لارڈ میر آف لندن کے فنڈ میں جمع کیا اس طرح سے کانپور والے اب تک مبلغ ۳۶۵۰۰۰/- روپے چندہ میں دیچکے ہیں۔ اب تک کافی چندہ ہوچکا ہے لیکن ابھی اور بہت سے چندہ کی گنجائش ہے۔ خاص طور سے ابھی کانپور کے بازار سے بہت کچھ چندہ کیا جاسکتا ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں نے دل کھولکر چندہ دیا ہے ہمیں امید ہے کہ باقی تجارتی پیشہ لوگ بھی چندہ دیں گے۔ اب ہمیں ضرورت ہے کہ اس وار کمیٹی کے ممبر لوگوں میں سے چندہ وصول کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ اگر ایسے ممبر کافی تعداد میں یہ نیک کام کرنے کے لیے تیار ہوجاویں تو شہر کے بہت سے حصوں میں بانٹ کر فوراً کام شروع کیا جاسکتا ہے۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد مجھے امید ہے کہ آپ حضرات یہ کام کرنے کے لئے اپنی خدمات دیںگے۔

(۲) ہندوستان کے بچاؤ کے ترمز میں اب تک جو کچھ کام ہوا ہے اوس کی بابت مسٹر ڈکنسن آپ کو بتائیں گے۔ اسلئے میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔

(۳) لیڈیز کمیٹی ان تھک کوششوں کے ساتھ کام کررہی ہے۔ ہر مذہب کی لیڈیز لڑنے والوں اور اسپتالوں کے لئے کپڑے بنا رہی ہیں۔ اس وقت ۳ میٹنگ گائیلڈز اس کام کر رہی ہیں اب تک بہت کافی چیزیں ریڈ کراس کو بھیجی جاچکی ہیں۔ ہوم نرسنگ اور فرسٹ ایڈ ٹریننگ بھی لیڈیز میں جاری ہے۔ ایک دستہ ایسا طیار ہوچکا ہے جسمیں کانپور کے اون لیڈیز کے نام ہیں جو بوقت ضرورت کام کرنے کے لئے طیار ہوں گی۔ اس کے علاوہ لیڈیز کے اور بھی بہت سے گروپ دوسری طرح سے لڑائی میں امداد دینے کی کوشش کررہی ہیں۔

سیوک گارڈ اب تک ۲۷۵ سوک گارڈ بھرتی ہوچکے ہیں اور انکی باقاعدہ ٹریننگ ہو رہی ہے اور بہت سی درخواستیں آئی ہیں اور آگے چلکر اور بھرتی کی جائے گی۔ ایک وقت میں بہت زیادہ گارڈس کی ٹریننگ نہیں ہوسکتی تھی۔ اسلئے باقی بھرتی کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔

پبلسٹی پبلسٹی سب کمیٹی نے کوئینس پارک سے روزانہ لڑائی پر تقریروں کا انتظام کیا ہے۔ یہ سلسلہ ایک ماہ کے بعد ابھی ختم ہوا ہے۔ کوئینس پارک سے روزانہ ریڈیو کا پروگرام اور خبریں بھی سنائی جاتی ہیں۔ لوگوں نے ان تقریروں اور پروگرام کو بہت پسند کیا ہے۔ کنٹونمنٹ میں بھی روزانہ ریڈیو پروگرام اور خبریں سنائی جاتی ہیں۔ ایک اسکیم یہ ہے کہ شہر میں بہت سی جگہ لاؤڈ اسپیکر لگاکر ایک سنٹرل براڈکاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا جائے۔ ابھی تک یہ اسکیم ٹکنیکل اور مالی مشکلات کی وجہ سے پوری نہیں ہوسکی خیال ہے کہ اس میں مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ خرچ ہوگا۔

امبولینس اور فرسٹ ایڈ ورک لڑائی شروع ہونے کے بعد سے ۱۷۷ لیڈیز اور ۳۰۱ مرد سینٹ جانس امبولینس کورس پورے کرچکے ہیں اور امتحان پاس کرچکے ہیں۔

آرمی رکروٹنگ سب کمیٹی نے بارہ سو آدمی بھرتی کے لئے پیش کئے۔ جنمیں سے ۱۱۰ بھرتی کئے گئے۔ ان کے علاوہ ۳۸۲ ٹکنکل رکروٹس بھی بھرتی کئے گئے۔

حاضرین جلسہ جیسا میں شروع میں کہہ چکا ہوں ہم لوگوں کو یہ سوچنا ہے کہ ہمیں اور کیا کیا کوشش کرنی چاہیئے۔ تمام انگلستان میں آجکل ایک ایسی اسپرٹ پھیلی ہوئی ہے جیسی کہ اب سے پہلے کبھی نہیں پھیلی۔ اس کے بارہ میں مسٹر ونسٹن چرچل نے اپنی ۱۴ جولائی کی تقریر میں کہا کہ اگر برطانیہ پر حملہ ہو تو یہاں کے لوگ دوسرے ملکوں کی طرح خاموشی کے ساتھ حملہ کرنے والے کے سامنے نہ جھک جائیں گے۔ ہم ہر طریقہ سے قصبہ اور شہر کو بچائیں گے۔ صرف لندن کے رہنے والے ایک ایک گلی میں لڑ کر پوری دشمن کی فوج کو ختم کردیں گے۔ ہم بہتر سمجھیں گے کہ تمام لندن تباہ ہو جائے بجائے اس کے کہ وہ خاموشی کے ساتھ محکوم ہوکر رہ جائے حاضرین ہم کو ہر وہ کوشش اس نازک وقت میں کرنی چاہیئے۔ جو ہم کرسکتے ہیں

کامرشیل میوزیم

خوشی کی بات ہے کہ یو پی گورنمنٹ نے شہر کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کا انتظام کیا ہے اور ایک کامرشیل میوزم بنانے کی اسکیم تیار کی گئی ہے۔

اس میوزم میں صنعتی اور تجارتی چیزوں کی نمایش کی جائے گی۔ اور صوبہ کی چھوٹی بڑی صنعتوں اور دیہاتی صنعتوں کی شہرت اور انکی ترقی ہوگی۔

شروع میں اس میوزیم میں صوبہ کی صنعتوں کی ہی نمایش کی جائے گی لیکن بعد میں دوسرے صوبوں کی ان صنعتوں کی بھی چیزیں اکٹھا کی جائیں گی۔ جو صوبہ کی صنعتوں کا مقابلہ نہیں کرتیں۔

اور مندرجہ ذیل قسم کا بدیشی مال بھی جمع کیا جائے گا۔

(۱) مشینیں جو چھوٹی اور اوسط درجہ کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں

(۲) دیسی صنعتوں کے لئے جن کیمیکل اور دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۳) وہ بدیشی چیزیں جو باہر سے آتی ہیں لیکن جنکو صوبہ میں تیار کیا جاسکتا ہے

(۴) وہ بدیشی چیزیں جو سودیشی چیزوں سے خراب ہوتی ہیں تاکہ یہ ظاہر کیا جائیگا کہ ملک میں بھی عمدہ چیزیں تیار ہوتی ہیں۔

صوبہ کی تمام صنعتوں کی چیزیں نمایش کے لئے حاصل کی جائیں گی۔ بڑی صنعتوں کی چیزوں کی نمایش کے لئے معمولی کرایہ لیا جائے گی اور چھوٹی صنعتوں کی چیزوں کی نمایش مفت کی جائے گی۔

نمونے وغیرہ جنکی نمایش منظور ہو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے پاس بھیجے جائیں۔

چیزوں میں تھوک اور پھٹکر قیمت درج کردی جائے گی۔ اور ان چیزوں کے جو آرڈر دستیاب ہوں گے۔ انکو کارخانوں کے پاس بھیج دیا جائے گا۔ فی الحال اس کام کے لئے کوئی فیس نہ لی جائے گی۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور

مسلم اسٹوڈینس فیڈریشن کانپور کا سالانہ انتخابی جلسہ بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار سٹی مسلم لیگ ہال میں منعقد ہوا جس میں تمام اسکول و کالجوں کے مسلم نمایندوں نے شرکت فرمائی سید حسن احمد شاہ صاحب نے صدارت فرمائی جلسہ میں حسب ذیل معاملات پر غور کیا گیا۔

۱۔ سال رواں کی مجلس انتظامیہ کا انتخاب۔

۲۔ واقعہ موسی پر غور و خوض اور طلبا، پولیس اور ریلوے اسٹاف کے طرز عمل پر بحث و مباحثہ

۳۔ یو پی اسٹوڈینس فیڈریشن کے اس مطالبہ پر کہ وہ یو پی کے تمام طلبا کی نمائندہ جماعت ہے۔ غور و خوض۔

(۱) انتخاب منعقد ہوا اور حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

صدر:- عالی جناب سید حسن احمد شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل (علیگ)

جنرل سکریٹری:- جناب سید مظفر حسن صاحب کاظمی بی اے۔

نائب صدور:- جناب حامد نظیر صاحب جناب ظہر عباس وسید حیدر نقوی صاحبان۔

آرگنائزنگ سکریٹری:- جناب اعجاز حسین صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- جناب عابد نوالی صاحب

خازن:- الحاج بابو محمد حمزہ صاحب رئیس کانپور۔

نائب خازن:- منظور احمد صاحب

نائب سکریٹری:- جناب سید محمد نسیم۔ محمد مہدی۔ محمد شاکر و محمد رضا خاں صاحبان۔ اس کے علاوہ جناب اشفاق حسین۔ افتخار احمد انصاری محمد یوسف۔ سید عبدالحسن کاظمی صاحبان مجلس انتظامیہ کے ممبر مقرر ہوئے۔

بعد اختتام انتخاب حسب ذیل تجاویز متفقہ پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ طلبا کے اس رویہ پر جس کو انھوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر غیر سنجیدہ حرکات سرزد کیں اظہار ناپسندیدگی کرتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ ریلوے اور پولیس افسران کے رویہ کی پر زور مذمت کرتا ہے جو انہوں نے طلبہ کے ساتھ روا رکھا۔

۲۔ یہ جلسہ یو پی اسٹوڈینس فیڈریشن کے اس مطالبہ کو کہ وہ تمام یو پی کے طالبعلموں کی نمائندہ جماعت ہے چیلنج دیتا ہے یہ تسلیم نہیں کرتا کہ علم طلبا کو اس کی نمائندگی پر اعتماد ہے

(۳) یہ جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کے اس رویہ پر مبارکباد دیتا ہے کہ جو اس نے موجودہ جنگ میں مسلمانوں کی امداد حاصل کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کی پیشکش پر اختیار کیا۔

جلسہ کے اختتام پر جناب صدر سید احمد شاہ صاحب نے طالب علموں کو مخاطب کر کے ہندوستان کی موجودہ سیاسی الجھنوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کی پوزیشن کی وضاحت کی اور مسلم طلبا کے رویہ کی تعریف کی کہ وہ سیاسی جماعتوں کے ہاتھ میں کھلونا نہیں بن سکے مزید نصیحت کی کہ طلبا کو چاہیئے کہ وہ اپنے قیمتی اوقات کو محض وقتی جوش کے لئے استعمال نہ کریں بلکہ ان اوقات کو صحیح تعلیم اور دماغی نشوونما کے لئے استعمال کریں۔

جناب صدر نے مزید فرمایا کہ دیانتداری پابندی اوقات اور بلند حوصلگی انسانی زندگی کے ان عناصر میں سے ہیں جو انسانی زندگی کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

احقر
مظفر حسن کاظمی

بے بی شو ۲۹ ستمبر کو گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر کے زیر انتظام بچوں کا ایک شو ہوا مسز لے۔ ان پیرس نے اس جلسہ کی صدارت کی اور مسز ایس۔ ایس حسن نے انعامات تقسیم کئے۔ جلسہ کے شروع میں پنڈت سورج پرشاد اوستھی آنریری چیف آرگنائزر نے بچوں کے شو (بے بی شو) کا مقصد بتایا اور ویلفیر کی مختلف کارروائیوں کا ذکر کیا اور مزدوروں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی۔ مسز پیرس نے بچوں کی پرورش کے متعلق مفید نصیحتیں کیں بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اس شو میں ۲ سو بچوں نے حصہ لیا ہر بچے کو پاؤ بھر دودھ دیا گیا۔

گرفتاری ٹھاکر گلاب سنگھ سینر وایس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ ایک رائفل کی موجودگی کی وجہ سے اسلحہ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے ہیں کیونکہ آپ کی بندوق کا لائسنس منسوخ ہوگیا تھا۔

نظربند مسٹر منی لال شرما کانگریس ورکر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو ڈیفنس آف انڈیا رول کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت نظربند کیا جائے گا

لندن کے میر کا پیغام لندن کے میر نے شہر کے یوروپین باشندوں کا دس ہزار روپے کا عطیہ دینے کے لئے شکریہ ادا کیا ہے۔

کمشنر صاحب ۳۰ ستمبر کو مسٹر ڈبلو۔ سی۔ ڈیل کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے سیوک گارڈ کے پریڈ کا معائنہ کیا اور آپ نے ایک مختصر تقریر میں سیوک گارڈ کے فرائض پر روشنی ڈالی

۵۴ ہزار کمبل گورنمنٹ جنٹا یوم ایمپوریم نے ۵۴ ہزار کمبل گورنمنٹ کی سپلائی ڈپارٹمنٹ کو دیے ہیں۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر کانپور مقام کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۷ ۸ اجراء بابتہ ۱۹۴۰ء

گنگا پرشاد ڈگریدار ولد جوڑاون لال قوم برہمن دوبے ساکن فیل خانہ بازار کانپور۔

بنام بابو رام مدیون۔

بنام گنگا پرشاد ڈگریدار ولد جوڑاون لال قوم برہمن دوبے ساکن فیل خانہ بازار کانپور

چونکہ بدیو عذرداری نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ حالت نیلام شدہ ہمارا ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا۔ کہ آپ اس مقدمے میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

لاہور ۴ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے پنجاب کے قرضہ ریلیف بل پر منظوری دیدی ہے حکومت پنجاب نے جو زرعی قانون پاس کئے ہیں یہ بل انکی ایک اہم کڑی ہے۔

مضامین محمد علی

مولانا محمد علی کی سیاسی مذہبی۔ ادبی۔ اور اجتماعی زندگی کی سرگرمیوں کا نہایت دلاویز مرقع جس میں انکی شخصیت وطن و ملت کے مسائل سیاسی۔ و اجتماعی تحریکات کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ ہندوستان کے سب سے زیادہ ہنگامہ خیز دور کی تاریخ اور خود مولانا کے گوہر قلم سے خود نوشت سوانح عمری بھی ہے اور ہندوستان کی سیاسی تاریخ بھی۔

حصہ اول اس مجموعہ میں مولانا کی آپ بیتی۔ ملت کے مسائل، مسلمان اور متحدہ قومیت انگریزوں کی سیاست مسلم یونیورسٹی۔ ہندوستان کی مقتدر شخصیات۔ مسلمان اور آزادی۔ بادشاہت اور جمہوریت جیسے اہم اور بنیادی مسائل پر بصیرت افروز مضامین ملیں گے۔ ہندی مسلمانوں کی زندگی کے گونا گوں پہلو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا لازمی ہے۔ قیمت ۶

حصہ دوم یہ مجموعہ اس ہنگامہ خیز دور کی پوری تاریخ ہے جو ۱۸۵۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۳۰ء پر ختم ہوتا ہے سر سید نے کانگریس کی مخالفت کس بنا پر کی ہے۔ وہ مسلمانوں کو تمام سیاسی تحریکوں سے الگ رکھنے پر کیوں مصر تھے؟ اسلامی سیاست کا یہ مسلک وفاداری آخر میں کیا رنگ لایا؟ مسلم لیگ کا قیام کہاں اور کیسے عمل میں آیا لیگ انگریز دوستی کی روش سے ہٹکر کیوں کانگریس سے ہمنوا ہونے پر مجبور ہوئی وغیرہ مسائل پر نہایت مفصل بحث ہے۔ قیمت ۱۲

مکتبہ جامعہ نئی دہلی

شاخیں:- جامع مسجد دہلی۔ لاہوری دروازہ لاہور۔ امین آباد لکھنؤ۔ پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳

ایجنسیاں:- کتاب خانہ عابد شاہ حیدرآباد دکن۔ سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD.NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں رہی

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر ۵ سالانہ ۳ ششماہی ۱

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

جذبات شاکر

جناب منشی عبدالشکور صاحب شاکر ناطقی کانپوری

وہ اپنے رخ سے حجابات اٹھائے جاتے ہیں
ہم اپنے ذوق نظر کو بڑھائے جاتے ہیں

ہم اُن کی راہ میں آنکھیں بچھائے جاتے ہیں
وہ ہیں کہ نقش وفا کو مٹائے جاتے ہیں

یہ جانتے ہیں کہ ہے بجلیوں کے سایہ میں
مگر ہم اپنا نشیمن بنائے جاتے ہیں

زمانے بھر میں وفا میری ہو چکی تسلیم
مگر وہ اب بھی مجھے آزمائے جاتے ہیں

سمجھ میں خود نہیں آیا ہے مدعائے حیات
مگر فسانۂ ہستی سنائے جاتے ہیں

مذاق تلخ پسندی کی انتہا یہ ہے
کہ غم ہے زہر مگر پھر بھی کھائے جاتے ہیں

ہمیں تو ختم ہی کرنا ہے داستانِ حیات
کوئی سنے نہ سنے ہم سنائے جاتے ہیں

دماغ و دل میں نہیں قوت تصوّر اب
مگر وہ پھر بھی مجھے یاد آئے جاتے ہیں

سمجھ رہے ہیں کہ قسمت کے ہاتھ ہے سب کچھ
مگر دعا کا اثر آزمائے جاتے ہیں

زباں سے کیا کریں شکوہ جفائے پیہم کا
امیدوار وہ دل کو بنائے جاتے ہیں

جواب انکا ہے آواز باز گشت مری
مرے سوال مجھی کو سنائے جاتے ہیں

سکونِ قلب میسر کہاں ہے دنیا میں
کہ انقلاب نئے روز آئے جاتے ہیں

امید و بیم ہے اک جزو زندگی لیکن
ہم اک ہجوم تمنا بڑھائے جاتے رہیں

کمالِ ضبط سہی پھر بھی ماجرائے غم
کہیں کہیں سے انہیں ہم سنائے جاتے ہیں

ستم رسیدۂ انداز نغمہ سنجی ہیں
قفس میں کھینچ کے گلشن سے لائے جاتے ہیں

وہ عہد شوق کہ اک جس کی یادگار ہیں ہم
تمھارے ہاتھوں سے لیکن مٹائے جاتے ہیں

انہیں نہ دل کی ہے پروا نہ طور ہی کا خیال
کہ بجلیاں وہ برابر گرائے جاتے ہیں

طلوع صبح ہے یا کوئی آرہا ہے ادھر
چراغ قبر مرے جھلملائے جاتے ہیں

زمانہ اس سے اثر کوئی لے نہ لے شاکر
ہم اک فسانۂ عبرت سنائے جاتے ہیں

دنیائے اسلام

تاریخ مصر پر ایک نظر!

اخبار "اطلاعات" - تہران - میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

مصر کا پرانا ملک ان ملکوں میں ہے جو دنیائے قدیم کی تہذیب کا گہوارہ سمجھے جاتے ہیں۔

تمدن کی تاریخ کے نوشتوں اور نشانات کو سمجھنے اور پہچاننے والے ارباب فراست کا خیال ہے کہ مصر آج سے سات ہزار سال قبل متمدن و مہذب تھا۔ علمائے فن اور حکمائے عصر جدید کی کوشش و سعی سے اس قدیم ملک کی سرزمین کو کھودنے کے بعد ایسے آثار و نشانات و آلات دستیاب ہوئے ہیں جن کو بیش قیمت سمجھا جاتا ہے اور اس کا کچھ حصہ مختلف ممالک کے عجائب خانوں میں ایک دولت عظمیٰ تصور ہوتا ہے اور بنی نوع انسان کے افکار و ذوق فنون کے نہایت حسین اور شاندار نمونے پیش نظر کردیتا ہے یہ چیزیں فراعنہ کی شاندار و باعظمت دور حکومت میں مصر کے اس وسیع ملک کے درخشاں و سنجیدہ و شائستہ تمدن کی زندہ یادگار ہیں۔

مصر کے قدیم باشندوں کا شمار ان پہلی قوموں میں ہوتا ہے جنہوں نے تمدن و علم کی بنیادوں کو قایم کرنے میں سعی بلیغ کی تھی۔ یونان قدیم کہ جس کے تمدن و علوم و حکمت کا ورثہ دار موجودہ متمدن یورپ ہے علوم و دانش و حکمت کے بہت سے پہلوؤں میں مصریوں کے خرمن فضل و ہنر کا خوشہ چیں تھا۔

ریاضی اور علوم و فنون اور اصول تجارت اور پیکر نگاری اور دیگر رائج الوقت صناعات میں جس قدر اہم اکتشافات اور ایجادات و اختراعات ہوئی ہیں ان کے لئے ہم قدیم مصریوں کی قوت فکر کے مرہون منت ہیں اور یہ وہ چیزیں ہیں جن پر متمدن دنیا فخر کرتی ہے۔

اس ملک کی حیثیت و قدر و قیمت تاریخ تمدن کا نہایت دلپذیر اور نہایت شیریں باب ہے۔ یہ نمونہ ظاہر کردیتا ہے کہ تمدن کی روشنی کو بڑھانے میں اور بنی نوع انسان کو نعمت تہذیب و شائستگی عطا کرنے میں مصریوں کی قوم نے کس قدر کوشش و محنت سے کام لیا ہے۔

مصر کی قدیم سلطنت عظمت و جلال اور شان و شوکت کا ایک نمونہ تھی۔ وہ شائستہ اور زیبا نقوش جو آج کئی ہزار سال کے بعد فراعنہ مصر کی یادگار کے طور پر باقی رہ گئے ہیں زبان حال سے ان کی جلالت و عظمت و شوکت کی داستان سناتے ہیں۔

یہ تنہا فراعنہ کے ایام حکومت میں یا زمانہ قبل مسیح میں مصر کے قدیم ملک نے متمدن دنیا میں ایسی اہم اور عجیب حیثیت حاصل کرلی تھی بلکہ اس زمانے کے بعد بھی مصر ہمیشہ سے عالم انسانی میں ترقی و کمال کے راستے میں مشعل راہ کا کام دیتا رہا ہے اور اپنی تاریخ کے صفحات کو قابل فخر کارناموں اور مایۂ ناز مہموں کے زرین نشانات سے زینت بخشتا رہا ہے۔ ایک بڑا مورخ لکھتا ہے کہ مصر کی تاریخ میں کبھی ایسا وقت نہیں آیا جبکہ یہ شاندار خطہ اہل ہنر اور قابل عمارت بنانے والوں اور سنگ تراشوں اور عالی دماغ لوگوں سے خالی رہا ہو۔ یہ لوگ بالعموم فن کار اور محنتی اور چابک دست ہیں اور بہت سے بڑے کارنامے ان کی یادگار کے طور پر موجود ہیں۔ دنیا کے کمتر ممالک ایسے ہیں کہ جنہیں دنیا میں یہ حیثیت نصیب ہوئی ہے۔

اس ملک کی موجودہ تاریخ بھی سراپا ایسے کارناموں اور شاندار مہموں کی یادگاروں سے بھری ہے جو کمال اور ترقی کی منزلوں کو طے کرنے والی عظیم الشان مصری قوم کی بیداری و زندگی کی زندہ مثالیں ہیں۔

مصر کی جدید تاریخ کا دور "محمد علی پاشا کبیر" کے زرین نام سے شروع ہوتا ہے۔ اس مشہور و معروف ہستی نے مصر کی قومی زندگی کی بنیاد رکھی اور مصر جدید سے دنیا کو روشناس کرایا محمد علی پادشا کبیر نے مصر کی آبادی و بہبودی و ترقی کی جو تصور اور نمونہ اپنے ذہن میں قایم کیا تھا اسے ایک حد تک کوشش و سعی کرکے حالت تکمیل تک پہونچا دیا۔ باقی شاندار اور عمدہ تجاویز جو موصوف کے سامنے تھیں انہیں ان کے ملک کے لائق و کارگذار فرزندوں نے جو ان کے بعد برسر اقتدار ہوئے نافذ کیا۔ اور اس ملک تمدن کی تاریخ میں شاندار اضافے کئے۔

ان میں سے مرحوم خدیو اسمٰعیل پاشا نے جو مرحوم ابراہیم پاشا کے دوسرے بیٹے تھے اور ۱۸۶۳ء میں سریر آرائے سلطنت مصر ہوئے مصر کی ترقی کے لئے گرانبہا اور قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ بیرونی ممالک کے مصنفین میں سے ایک شخص لکھتا ہے "چونکہ اسمٰعیل پاشا یورپ کے حالات اور یورپ کے تمدن سے بخوبی واقف تھے اس لئے انہوں نے یہ انتظام کیا کہ مملکت مصر کے مستقبل کو اور وہاں کے نظام حکومت کو یورپ کی طرز پر ڈھالا جائے۔ تاکہ ایک ایسا نظام اور ایسی حکومت قایم ہوجائے کہ جس کا دامن بحیرہ روم سے خط استوا تک پھیلا ہوا ہو۔

بعض محققین کا خیال ہے کہ اس خدیو عالی مقام نے اپنی سولہ سالہ حکومت میں مصر کو اتنے مدارج کمال طے کرادئے کہ ڈیڑھ صدی میں بھی ان کے بغیر طے نہ کرسکتا تھا۔

۲۶ر جولائی ۱۸۷۹ء کو مرحوم اسمٰعیل پاشا سیاسیات سے کنارہ کش ہوگئے اور ان کے فرزند ارجمند توفیق پاشا مرحوم اپنے والد ماجد کی بجائے تخت مصر پر بیٹھ گئے۔

موجودہ مصر کی تعمیر و تنظیم و ترقی کا سنگ بنیاد قائد اعظم مرحوم محمد علی پاشا کی کوششوں پر رکھا گیا تھا اور بین الاقوامی سیاسیات میں بھی مصر کو جو وسیع اور بلند مرتبہ نصیب ہوا اس کے لئے محمد علی پاشا کی حیثیت ایک اولین کارکن کی ہے۔ (باقی بر صفحہ ۶ کالم ۴ کے دیکھئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

پیکار سے تیرے جوش عزم مستقل میں ہے — زمانہ بھر بھی ہو جو تیرے سے زیاں میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۲

مہاتما جی کی انفرادی ستیاگرہ کی اسکیم

مہاتما گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ شری ونوبا بھاوے جو واردھا کے قریب پنار میں دیہات سدھار کا کام کر رہے ہیں سب سے پہلے ستیاگرہ کریں گے۔ اور فی الحال یہ عمل ان ہی تک محدود رہے گا۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ شاید سول نافرمانی کی یہ آخری جد و جہد ہو گی جسے میں چلاؤں گا۔ قدرتی طور پر میں چاہوں گا کہ جہاں تک ہو سکے اس جد و جہد میں کوئی کھوٹ نہ آنے پائے۔ مزید براں کانگریس اعلان کر چکی ہے کہ اپنے وجود کو قائم رکھتے ہوئے جہاں تک ہو سکے گا وہ حکومت کو پریشان کرنے سے احتراز کرے گی۔ اس وجہ سے بھی میں نے کوشش کی کہ بلا لحاظ تعداد نوعیت اعلیٰ قسم کی ہو۔

مہاتما جی آخر میں فرماتے ہیں خود میں سول نافرمانی کرنا نہیں چاہتا۔ اس کی نہایت معقول وجہ یہ ہے کہ کانگریس کے دوسرے کاموں کے مقابلہ میں میرے جیل میں جانے سے حکام کو زیادہ پریشانی ہو گی۔ میں اسلئے بھی باہر رہنا چاہتا ہوں کہ ہنگامی صورت حالات پیدا ہو جائے جو پیدا ہو سکتی ہے تو میں اس پر قابو پا لوں۔ شری ونوبا بھاوے نے ایک گھنٹہ تک مہاتما گاندھی سے بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی نے شری ونوبا کو دعا دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شری ونوبا ۱۷ اکتوبر کو موضع پنار میں جنگ کے خلاف تقریر کر کے ستیہ گرہ کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے جلسے کے وقت اور جگہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ واردھا کو مطلع کر دیا ہے۔

مہاتما گاندھی کا مفصل بیان ذیل میں درج ہے۔

"میں نے تین دن تک ورکنگ کمیٹی سے تبادلہ خیال کیا۔ اس بات چیت کے دوران میں میں نے اپنی سول نافرمانی کی اسکیم جہاں تک میں اسے تیار کر سکا ہوں کھول کر بیان کر دی اگرچہ مہم کا چارج سولہ آنے میرے ہاتھ میں ہے لیکن ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے مشورہ کئے بغیر میں نے پہلا قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا عدم تشدد عمل میں دل و دماغ کے ساتھ ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے۔ احکام کی تابعداری کرانے یا ڈسپلن کو قایم کرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے میں مانتا ہوں کہ یہ راستہ میرے لئے صاف نہیں تھا دو ممبروں نے سخت مخالفت کی میں نے ان کو یقین دلانے کی کوشش کی لیکن مجھے خوف ہے کہ میں ناکام رہا بہرحال وہ ڈسپلن کی خاطر جہاں تک ممکن ہے مطیع رہیں گے اختلاف رائے اس نکتہ پر تھا کہ سول نافرمانی عام ہو یا میرے محدود طریقہ پر۔ میں بحث کے اس حصہ کو اس وجہ سے ظاہر کر رہا ہوں کہ میری اسکیم ان لوگوں کی توقعات سے کم ہو گی جن کی مخالف نمایندگی کرتے ہیں میں ان سے صرف یہ کہوں گا کہ صبر کے ساتھ انتظار کرو اور دیکھو کیا ہوتا ہے اپنی بہترین قابلیت کے مطابق احکام کی تعمیل کرو کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے اسکیم باطل ہو جائے اگر تمہاری عقل اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے تو تم الگ ہو کر اور اپنے اصولوں پر لوگوں کو تعلیم دے کر کانگریس کی خدمت کرو یہ طریقہ سیدھا اور بہادرانہ اور حوصلہ افزا ہے گا کیونکہ اس سے لوگ مختلف طریقوں کی قیمت معلوم کرنا سیکھ جائیں گے بالخصوص ایسے موقعہ پر جبکہ ساری جماعت ایک فوج کی مانند ہو گئی ہے آفیشل پروگرام کے برعکس کسی چیز کا کانگریس کے پلیٹ فارم سے پرچار کرنے سے معاملہ خلط ملط ہو جائیگا اس کی بہت زیادہ اہمیت نہیں کہ صرف ایک آدمی سول نافرمانی کرتا ہے یا بہت سے جو بھی امداد مانگی جائے گی وہ امداد باقی لوگوں کو دینی ہے۔ اسکیم صرف یہ ہے شری ونوبا بھاوے ستیاگرہ شروع کریں اور یہ عمل فی الحال صرف ان ہی تک محدود رہے گا۔ کیونکہ یہ انفرادی سول نافرمانی ہو گی اور صرف ان ہی تک محدود رہے گی لہٰذا وہ اس لئے کریں گے کہ دوسرے لوگ بلا واسطہ یا بالواسطہ اس سے الگ رہیں لیکن چونکہ آزادی تقریر سے اس کا تعلق ہے اس لئے کسی حد تک پبلک شریک رہے گی۔ یہ لوگوں کی مرضی پر ہے کہ وہ اس تقریر کو سنیں یا نہ سنیں لیکن زیادہ دار و مدار اس پر ہے کہ حکومت کیا کرنا چاہتی ہے سول نافرمانی کو افراد تک اور فی الحال صرف ان ہی تک محدود رکھنے کی کوشش بلیغ کے باوجود حکومت ان کی (شری ونوبا بھاوے) تقریر سننے یا ان کی لکھی ہوئی کسی چیز کو پڑھنے کو جرم قرار دے کر کسی نازک حالت کا پہلے سے اندازہ کر سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے اور یقین ہے کہ وہ کسی مصیبت کو دعوت دینا نہیں چاہتی اگرچہ وہ ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

میں نے شری ونوبا سے مختلف تجویزوں پر بات چیت کی کہ کوئی غیر ضروری جھگڑا یا خطرہ نہ پیدا ہونے پائے۔ خیال یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ عدم تشدد کا پابند ہو کر جتنا کہ انسان ہو سکتا ہے سارے کام کئے جائیں ایک آدمی تشدد خواہ وہ چھپا ہوا ہو یا کھلا ہوا ایک حد سے باہر نہیں جا سکتا مگر اس حد کے اندر وہ موثر ہو گا کسی شخص کے عدم تشدد کے کام کا وہ لوگ مذاق اڑائیں گے اور حقیر سمجھیں گے جن کا عدم تشدد پر یقین نہیں ہے سچائی کی رو سے عدم تشدد کے کام کے اثر کو ریاضی کے تلازمہ میں لایا جا سکتا ہے لیکن عدم تشدد کے عمل ہر حد و شمار سے باہر ہے اور اس نے بہت سے ایسے ریاضی نتیجوں کو غلط کر دیا جس کو نکالنے کی جرأت کی گئی تھی یہ دیکھنا ہے کہ میں خالص عدم تشدد کی مثال کس حد تک پیش کروں گا۔

ونوبا بھاوے کون ہیں اور انہیں کیوں منتخب کیا گیا؟ وہ انڈر گریجویٹ ہیں ۱۹۱۶ء میں میرے ہندوستان آنے کے بعد انہوں نے کالج چھوڑا وسنسکرت کے عالم ہیں۔ آشرم جس تصور کے ماتحت قایم کیا گیا تھا اس کو دیکھ کر وہ آشرم میں شامل ہوئے۔ آشرم میں وہی سب سے پہلے داخل ہوئے اپنے آپ کو بہترین اہل بنانے کے لئے انہوں نے ایک سال کی چھٹی لیکر سنسکرت کا مزید مطالعہ کیا اور خاص طور پر اسی وقت جبکہ وہ ایک سال پہلے آشرم سے گئے تھے، بغیر اطلاع کے واپس آ گئے ہیں بھول گیا تھا کہ اس دن انہیں آنا تھا۔ انہوں نے پاخانہ اٹھانے سے کھانا پکانے تک ہر قسم کے نیچے درجہ کا کام کیا ہے انکا حافظہ حیرت انگیز ہے اور قدرتی طالب علم ہیں اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ انہوں نے چرخہ کاتنے میں صرف کیا ہے جس میں انہوں نے وہ خاص مہارت حاصل کی ہے جو کم لوگوں کو حاصل ہے۔ ان کا یقین ہے کہ عام لوگوں کو چرخہ کاتنا چاہئیے جس سے دیہات کا افلاس دور ہو جائے گا اور ان کی مردہ زندگی میں جان آ جائے گی کیونکہ وہ پیدائشی استاد ہیں اس نئے دستکاری کے ذریعہ تعلیم دینے کی اسکیم کی ترقی میں انہوں نے بہت امداد کی ہے۔

شری ونوبا نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چرخہ کاتنا دستکاری ہے۔ تصور کی اصلیت یہی ہے جو لوگ مذاق اڑاتے تھے ان کو بھی شری ونوبا نے منوا دیا ہے کہ چرخہ کاتنا عمدہ دستکاری ہے جو بنیادی تعلیم میں موثر طریقہ پر استعمال ہو سکتی ہے تکلی سے چرخہ کاتنے میں انہوں نے انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور ہندوستان میں غالباً ان کا ثانی نہیں ہے۔

شری ونوبا نے چھوت چھات کے ہر نشان کو اپنے دل سے مٹا دیا ہے۔ جس جذبہ کے ساتھ میں فرقہ وارانہ اتحاد پر یقین رکھتا ہوں اسی طرح وہ بھی یقین رکھتے ہیں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اسلام کا بہترین فرض کیا ہے، انہوں نے ایک برس تک قرآن شریف کا مطالعہ کیا۔ چونکہ انہیں قرآن کے اصل الفاظ کا مطالعہ کرنا تھا اس لئے ایک سال تک عربی سیکھی۔ پڑوس میں جو مسلمان ہیں ان سے ربط ضبط پیدا کرنے کے لئے شری ونوبا نے قرآن کا مطالعہ ضروری سمجھا۔

ان کے چیلوں اور کارکنوں کی ایک فوج ہے جو ان کے حکم سے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گی۔ انہوں نے ایک ایسا نوجوان پیدا کیا ہے جس نے کوڑھیوں کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہے دوا سے قطعی ناواقف ہوتے ہوئے اس کارکن نے کوڑھیوں کے علاج میں مہارت حاصل کر لی ہے اور اس وقت ان کے علاج کے لئے کئی اسپتالوں میں رہے ہیں ان کی محنت سے سینکڑوں اچھے ہو گئے۔ اب اس نے کوڑھیوں کے علاج کے متعلق مرہٹی میں ایک چھوٹی سی کتاب شایع کی ہے ونوبا برسوں تک واردھا میں مہیلا آشرم کے ڈائرکٹر رہے دار دزاین کی کاز سے وابستہ ہونے کی وجہ سے پہلے وہ واردھا کے قریب ایک گاؤں میں گئے اب اور آگے چلے گئے۔ واردھا سے پانچ میل کے فاصلہ پر پنار میں رہتے ہیں، وہیں سے انہوں نے اپنے تربیت کردہ چیلوں کے ذریعہ گاؤں والوں سے ربط ضبط پیدا کیا ہے۔

ہندوستان کی سیاسی آزادی کی ضرورت پر وہ یقین رکھتے ہیں مگر ان کا یقین ہے کہ تعمیری پروگرام کے بغیر جس کا کھادی مرکز ہے، دیہاتوں کی آزادی ناممکن ہے وہ یقین کرتے ہیں کہ چرخہ عدم تشدد کی سب سے زیادہ موزوں علامت ہے پچھلی ستیاگرہ کی مہم میں انہوں نے سرگرم حصہ لیا تھا وہ کبھی سیاسی پلیٹ فارم پر نہیں آئے اور اپنے بہت سے ساتھیوں کے ساتھ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خاموش تعمیری کام سول نافرمانی جس کا پس منظر ہو، کثیر الاجتماع سیاسی پلیٹ فارم سے کہیں زیادہ موثر ہے اور وہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں کہ تعمیری کام میں دلی اور عملی بھروسہ کے بغیر اہنسا عدم تشدد مدافعت ناممکن ہے۔

ونوبا جنگ کے قطعی مخالف ہیں۔ لیکن مساوی طور پر وہ ان لوگوں کے ضمیر کا بھی احترام کرتے ہیں جو جنگ کے قطعی مخالف تو ہیں نہیں لیکن موجودہ جنگ میں شرکت کے ضمیری مخالف ہیں۔ اگرچہ ونوبا دونوں قسم کے لوگوں کی نمایندگی کرتے ہیں لیکن میں دوسرے شخص کو منتخب کرنا چاہوں گا جو دوسری قسم کے لوگوں یعنی جنگ میں شرکت کے ضمیری مخالفوں کی نمایندگی کرے گا۔

اپنے انتخاب کو جائز ثابت کرنے کے لئے عوام سے ونوبا کا تعارف کرانا ضروری تھا۔ شاید یہ سول نافرمانی کی آخری جد و جہد ہو گی جسے میں چلاؤں گا جہاں تک ہو سکے میں اس جد و جہد کو قدرتی طور پر بے کھوٹ رکھنا چاہوں گا مزید براں کانگریس اعلان کر چکی ہے کہ وہ اپنے وجود کو قایم رکھتے ہوئے جہاں تک ہو سکے گا حکومت کو پریشان کرنے سے احتراز کرے گی اس وجہ سے بھی میں نے بلا لحاظ تعداد اعلیٰ نوعیت پیدا کرنے کی کوشش کی۔

تمام قوم کی نمایندگی تو درکنار اگر ہم کانگریس کی بھی نمایندگی نہیں کرتے تو میں اور ونوبا دونوں ناکام ہو جائیں گے۔ اگر لوگوں نے ہمارے ساتھ دلی تعاون نہ کیا تو ہم یقیناً کسی کی بھی نمایندگی نہ کریں گے اور وہ تعاون یہی ہے کہ تعمیری پروگرام پر لگاتار عملدرآمد جاری رکھا جائے زبانی تعاون کی ضرورت نہیں ہے۔ عملی تعاون چاہئیے۔ اس قسم کے تعاون کی یہ عجیب و غریب علامتیں ظاہر ہوں گی کہ چرخہ کاتنے میں ترقی ہو گی۔ چھوت چھات قطعی دور ہو جائے گی۔ مختلف فرقوں کے درمیان دوستی بڑھے گی اور زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف کا احساس بڑھتا جائے گا۔ جب تک سوسائٹی میں بنیادی انصاف اور برابری کا احساس پیدا نہ ہو جائے آزادی کامل کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں نے جس سول نافرمانی کی منظوری دی ہے وہ اس کے بغیر نہیں ہو سکتی ہر کانگریس مین پر یہ پہلا فرض ہے اگر اس سے لاپرواہی برتی گئی تو کوئی تعاون نہیں ہو سکیگا اس وقت ونوبا اور میری نمایندہ حیثیت کو چیلنج کیا جا سکے گا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں جو دلی تعاون چاہتا ہوں اگر وہ کیا گیا تو نہ صرف آزادی تقریر کے مسئلہ کا ہمارے حق میں یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ بلکہ ہم آزادی سے بہت قریب پہونچ جائیں گے ان لوگوں کو یقین کرنا چاہئیے جو میرے الفاظ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کوئی چیز ضائع نہیں کریں گے۔ بلکہ معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے عدم تشدد کے ذریعوں سے آزادی کی تحریک میں امداد کی۔

"اب میں معاملہ دہراتا ہوں۔ سطحی طور پر یہ معاملہ ناقابل یقین طور پر پست ہے یعنی جنگ کی حیثیت سے جنگ کے خلاف یا موجودہ جنگ میں شرکت کے خلاف پرچار کرنے کا حق۔ دونوں معاملے ان لوگوں کے لئے ضمیری ہیں جو دونوں میں سے ایک نظریہ رکھتے ہیں۔

مسٹر ایڈن مصر میں

برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر ایڈن نے جو آجکل مصر آئے ہوئے ہیں، ۱۷ اکتوبر کو شاہ فاروق سے ملاقات کی اور مصر کے سیاسی سرکردہ لیڈروں سے بات چیت کی ہے۔ وسط مشرق کے کمانڈر انچیف جرنیل دیول اور فلسطین کے ہائی کمشنر سے بھی ملیں گے۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر مصر میں مسٹر ایڈن کی آمد بہت اہمیت رکھتی ہے۔ آپ یہاں جرنیل دیول کے ساتھ اعلیٰ پالیسی کے مسئلوں پر بحث کرینگے۔ اور سامان جنگ اور فوج سے انکی امداد کرینگے بلقان میں جمع نازی فوج کسی وقت بھی چڑھائی کر سکتی ہے۔ اگر اس نے اب چڑھائی نہیں کی تو موسم خراب ہو جائے گا۔ اور سڑکیں خراب ہونے سے موٹر سوار فوج کام نہیں کر سکے گی اگر نازی فوج نے بلقان سے چڑھائی کی تو اس کے ساتھ اٹلی کی فوج لیبیا سے چڑھائی کرے گی۔ ان تمام باتوں کی اہمیت کے پیش نظر مسٹر ایڈن خود حالات کا موقع پر معائنہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ مسٹر ایڈن سمندری محکمہ کے افسروں سے بھی ملیں گے۔

اوقات افطار و سحر کانپور

تاریخ	افطار	سحر
۱۹ اکتوبر	۵ بجکر ۴۳ منٹ	۴ بجکر ۴۴ منٹ
۲۰ "	۵ بجکر ۴۲ "	۴ بجکر ۴۴ "
۲۱ "	۵ بجکر ۴۲ "	۴ بجکر ۴۵ "
۲۲ "	۵ بجکر ۴۱ "	۴ بجکر ۴۶ "
۲۳ "	۵ بجکر ۴۰ "	۴ بجکر ۴۶ "
۲۴ "	۵ بجکر ۳۹ "	۴ بجکر ۴۷ "
۲۵ "	۵ بجکر ۳۹ "	۴ بجکر ۴۸ "
۲۶ "	۵ بجکر ۳۸ "	۴ بجکر ۴۸ "

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو ہو گا جس میں ۵۵ سال سے زیادہ عمر کے ملازمان کے نقشہ پر غور ہو گا۔ اس میں ۱۰۴ آدمیوں کے نام ہیں۔ جن کو ۳ ماہ کا نوٹس دینے کے بعد ریٹائر کیا جائے گا۔ بشرطیکہ مدت ملازمت میں توسیع نہ کی گئی۔

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے میونسپل بورڈ کانپور کے بنائے ہوئے ججھوں کے بائی لاز کو نامنظور کر دیا ہے۔

کانپور میونسپل بورڈ نے شہر میں طوائفوں کی پالیش اور چکلوں کے قایم کرنے کی مخالفت میں قوانین بنائے جو آئندہ بورڈ میں پیش ہو کر منظور ہوں گے اور اس کے بعد کمشنر صاحب کی منظوری کے بعد نافذ ہو سکیں گے۔

ٹیکس پیرس لیگ مسٹر پراگ نرائن کی صدارت میں ہندو مسلم باشندگان کا ایک مشترکہ جلسہ ہوا جس میں ایک ٹیکس پیرس لیگ قایم کرنیکا فیصلہ کیا ہے جو پبلک کی شکایات کو مقامی جماعتوں کے سامنے پیش کرے گی۔

بچوں کا دار المطالعہ کانپور چلڈرن ایسوسی ایشن کی طرف سے سول لائن میں بچوں کے لئے ایک دار المطالعہ قایم کیا گیا ہے۔ اس میں موزوں کتابوں کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

انعامی مضمون کایستھ ینگ مین ایسوسی ایشن نے "کایستھ ذات کی ترقی" پر اچھا مضمون لکھنے والے کو ایک انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

سٹیزن ایسوسی ایشن سٹیزن ایسوسی ایشن سیسہ مئو کی طرف سے شہر میں صفائی کے متعلق چند تجاویز پیش کی گئی ہیں اور سیسہ مئو میں پانی کی کمی کی طرف بورڈ کی توجہ مبذول کی گئی ہے۔ اور میونسپل بورڈ کی پور ہاؤس بنانے کی اسکیم کی تعریف کی گئی ہے۔

آل انڈیا اردو کانفرنس کانپور میں ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء کو آل انڈیا اردو کانفرنس ہو رہی ہے جس کے لئے عارضی مجلس استقبالیہ میں ہو چکی ہے اور مستقل پراونشل استقبالیہ کمیٹی کے ممبران بننے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء ہے اور نومبر کے پہلے ہفتہ میں مجلس استقبالیہ کے عہدیداران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب ہو گا۔

میوزک کانفرنس گیارہویں کانپور میوزک کانفرنس پلازا ٹاکیز مال روڈ کانپور میں ۲۶ و ۲۷ اکتوبر کو ہو گی۔ جس میں مندرجہ ذیل ماہرین فن کے آنے کی توقع کی جاتی ہے:—

پروفیسر ان۔ آر۔ دیاس (بمبئی) کمار گندھاروا (بمبئی) پروفیسر وی۔ آر۔ سدولبکر (پونہ) ماسٹر ڈی۔ بی پلوسکر (پونہ) پروفیسر اننتھ ناتھ بوس (کلکتہ) پروفیسر ڈی۔ ٹی جوشی (لکھنؤ) پروفیسر جوگ (لکھنؤ) پروفیسر عبد العزیز مس شانتی لتا سنہیت شرما (کلکتہ) مس ریوا گھوش (الہ آباد) ولایت بسم اللہ۔

گرفتاریاں مسٹر نند کشور ڈپٹیٹ ایگنگ جنرل سکرٹری کانپور مزدور سبھا اور کپتان جاگیشور پرشاد ترویدی وائس پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی ڈیفنس انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

روجر مشن سرالیگزنڈر روجر اپنے مشن کے ممبران کے ساتھ ہندوستان آ گئے ہیں اور بمبئی۔ بنگال۔ مدراس۔ صوبہ جات متحدہ بہار اور صوبہ جات متوسط کی فیکٹریوں کا معائنہ کرنے کے بعد اپنے اپنے متعلقہ فن کے اداروں اور فوجی کارخانوں کو اس طرح تنظیم دیں گے تاکہ یہ کارخانے فنی اعتبار سے مفید ثابت ہو سکیں چنانچہ یہ مشن ۱۸ اکتوبر کو کانپور آیا اور چیمبر آف کامرس کی طرف سے اسکو ایک ایٹ ہوم بھی دیا گیا جس میں صوبہ کے گورنر صاحب بھی تشریف لائے تھے۔

بزم افطار ۱۳ اکتوبر کو حلقہ ادبیہ کانپور کی طرف سے مولانا محمد علی میموریل اسکول ہمایوں باغ میں معززین شہر کو افطار پر مدعو کیا گیا تھا۔

سبد گل

بوداپسٹ کی عدالت میں آج کل ایک مقدمہ چل رہا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانے کی پری جمال عورتیں کسقدر عیار ہوگئی ہیں۔ اس عیارہ کے خلاف ایک بوڑھے نے دعوےٰ کر رکھا ہے کہ اس نے بوڑھے شراب پلاکر عالم مدہوشی میں بوڑھے سے دس ہزار روپیہ کا چیک لکھوا لیا۔

اسی طرح میڈرڈ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک حسینہ کسی لکھ پتی تاجر کے سینہ پر ریوالور رکھ کر مجبور کیا کہ وہ اپنی تمام دولت اس کے حوالے کردے۔ حسینہ کے ہمراہ دس بارہ بدمعاشوں کی ایک ٹولی بھی تھی۔ جو سب کے سب نقاب پوش تھے۔ چنانچہ تاجر ایسا گھبرایا کہ جو کچھ اس کے پاس تھا سب نکال کر رکھدیا۔

اب پولیس اس حسینہ کی تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ ذرا غور کیجئے زمانہ کسقدر تبدیل ہوچکا ہے۔ پہلے تیر نظر سے شکار کیا جاتا تھا اب ریوالور سے تجوریاں خالی کرائی جاتی ہیں۔

یورپ کی طرح ہندوستان کی عورتیں بھی بالکل بدل گئی ہیں۔ پچھلے دلوں سنٹرل انڈیا کے ایک علاقہ سے ایک ایسی حسینہ کو پکڑا گیا ہے جو ڈکیتی میں غیر معمول شہرت رکھتی تھی اس مہ پارہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ یہ بے شمار انسانوں کا خون کرچکی ہے۔

اسی طرح حال ہی میں فرینکوٹ کی ایک عورت کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ اس نے اپنے ایک ہم سفر کی جیب سے بٹوا نکال لیا تھا۔

ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اب عورتوں نے دل اور جگر کو تیر ستم کا نشانہ بنانے کے بجائے مال وزر کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا ہے۔ اگر میر غالب اور داغ اس زمانہ میں آجائیں تو حسین وجمیل عورتوں کی اس ترقی کو دیکھ کر حیران رہ جائیں۔

دیسی وسائل کا جائزہ

ہندوستان میں ڈبوں میں بند کی ہوئی اشیاء کی حرفت کا جائزہ شروع ہوگیا ہے تاکہ اس امر کی تحقیق کی جائے کہ ہندوستان میں فوج کی ضروریات کو اس حرفت سے کہاں تک پورا کیا جاسکتا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ ڈبوں کی بند کی ہوئی اشیاء کی نئی حرفتوں کے فنی اعتبار سے بڑے پیمانہ پر جاری ہونے اور ان اشیاء کے تیار ہونے نیز موجودہ اشیاء کی فراہمی کے مناسب وسائل کی امداد سے ہندوستان کی فوج کی بند پا کی اشیاء کی مطلق ضرورت نہیں رہے گی۔

ہندوستان میں فوجی اور شہری دونوں قسم کی ضروریات کے لئے پھل۔ مچھلی۔ مکھن۔ اور پنیر بڑے پیمانہ پر درآمد کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ اسکیم زیر غور ہے کہ ہندوستان میں ان اشیاء کی تیاری ممکن ہے۔ بالفعل فی الحال دودھ پنیر اور مچھلی کی تیاری کے بارے میں غور کیا جائیگا جب سے جرمنی نے ہالینڈ اور ڈنمارک فتح کیا ہے۔ اس وقت سے ان دونوں ممالک سے ہندوستان میں دودھ کی چیزوں کی درآمد بند ہوگئی ہے۔ اب آسٹریلیا سے دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں پھل اور دیگر اشیاء کو ڈبوں میں بند کرنے کا کام بمبئی۔ بنگال۔ صوبجات متحدہ پنجاب اور مدراس میں کیا جاتا ہے۔ ۱۹۳۶ء میں پنجاب زرعی کالج۔ لائل پور میں اشیاء کو ڈبوں میں بند کرنے کا کارخانہ کھول دیا گیا تھا۔ اس پر

ادب لطیف

محبت

از جناب عبدالغنی صاحب منظر بی این۔ ایس ڈی کالج کانپور

شام کا وقت تھا آفتاب عالم تاب تمام دن کی مسافت طے کرکے گوشۂ مغرب کی طرف روانہ ہوچکا تھا...... یا یوں کہیئے لیلیٰ لیل اپنی سیاہ لٹوں کو بکھرا کر مہر جہاں تاب کے رخ انور پر سیاہ نقاب ڈال رہی تھی...... شفق کا سرخ رنگ گنگا کے شفاف پانی میں نہایت خوبصورتی سے جھلک رہا تھا...... دور بہت دور گنگا کے کنارے آفتاب ڈوبتا ہوا نظر آرہا تھا اس کی آخری زریں کرنیں گنگا کی لہروں پر پڑ کر ایک سنہرا اسنسار بسارہی تھیں ہوائے خنک کے شبک جھونکے دل والوں کی دنیا میں ایک ہلچل مچارہے تھے درختوں اور خود رو جھاڑیوں کی نرم شاخیں مستان معرفت کی طرح جھوم جھوم کر راز سرمدی کو عیاں کررہی تھیں غنچہائے صحرائی بے پناہ مسکراہٹ کے ساتھ کسی آنے والے کا خیر مقدم کررہے تھے اس وقت مصور فطرت شاعر جادو بیاباں گنگا کی زرمل لہروں سے اٹکھیلیاں کرتا ہوا کہتا تھا...... اے دریا کی بے چین لہرو! تم...... تم...... ہاں ہاں تم...... کتنی حسین ہو...... کتنی دلکش و دیدہ زیب ہو...... تم کس قدر باوفا ہو کہ ساحل پر مجھ سے ملنے آتی ہو اور ٹکرا کر واپس پھر جاتی ہو...... میں تم سے محبت...... آہ محبت...... محبت...... یہ میں کیا کہہ رہا ہوں...... نہیں نہیں...... میں تم سے محبت نہیں کرسکتا۔

محبت ایک پاک لفظ ہے...... میں اس کو بدنما اور ناپاک نہیں بنا سکتا...... میرا اعتراف محبت تمہارے ساتھ ایک ظلم ہوگا...... ناانصافی ہوگی...... لفظ محبت کی توہین ہوگی...... کیوں کہ محبت...... آہ لطیف محبت کا معیار بہت بلند ہے میں اس کو نباہ سکوں گا...... محبت حسن پرستی نہیں...... محبت بوالہوسی کا نام نہیں ہے...... محبت کو مطلب برآری اور آرام طلبی قرار دینا محبت کے ساتھ ناانصافی ہے...... محبت مصیبت اٹھانے...... کانٹوں میں دامن الجھانے کا نام ہے...... محبت شبہائے ہجر کو صبر وسکون سے کاٹنے کو کہتے ہیں...... محبت تمنا کی کھیتی کو خشک کردینے اور آرزوں کی دنیا کو برباد کردینے کو کہتے ہیں...... نوش کے بدلے نیش خندہ پیشانی سے استعمال کرنے کا نام محبت ہے...... "محبت صبر اور قربانی کا دوسرا نام ہے۔"

...۵۰۰ روپے لاگت آئی تھی اور یہ روپیہ حکومت ہند کے دیہات سدھار فنڈ سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں ٹماٹر کی چٹنی۔ پھلوں کے مربے اور دیگر مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔

صوبجات متحدہ میں دودھ کی اشیاء کو ڈبوں میں بند کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔ صوبہ مدراس میں بے پور کے مقام پر ایک فیکٹری کھولی گئی ہے جس میں مختلف قسم کی مچھلیوں کو ڈبوں میں بند کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں آڑو۔ آلوچہ اور خوبانی کو ڈبوں میں بند کرنے کے تجربات کئے جارہے ہیں۔

پیراشوٹ کی تیاری

محکمہ سپلائی نے صوبجات کے سپلائی کے کنٹرولروں سے یہ فرمائش کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مکمل پیراشوٹ کی تیاری کے لئے سازوسامان اور آسانیاں بہم پہونچانے کی تحقیقات کریں۔ پیراشوٹ بنانے کے لئے اعلےٰ درجہ کا سامان اور کاریگری کی ضرورت ہے۔

یہ بعید از قیاس ہے کہ اس کی تیاری X

عالم نسواں

میں نے نقلی مرد بھی دیکھے ہیں

ایک امریکن خاتون نے پچھلے دنوں انگریزی زبان کے ایک ماہوار رسالہ میں "اصلی مرد اور نقلی مرد" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی عورتوں کے مردوں کے بارے میں کیا خیالات ہیں ہم اس مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

شادی ہونے کے بعد مجھے اس چیز کا پتہ چلا کہ دنیا میں مردوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اصلی مرد اور ایک نقلی مرد، ورنہ شادی سے قبل میں ہر ایک مرد کو میں صرف مرد سمجھتی تھی اور مجھے اس چیز کا علم تک نہ تھا۔ کہ مرد بھی دو قسم کے ہوسکتے ہیں۔

نقلی مرد سے یہ نہ سمجھئے کہ نقلی مرد گوشت پوست کے بجائے کسی اور چیز کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ بالکل عام انسانوں کی طرح جان رکھتا ہے۔ چلتا ہے۔ پھرتا ہے، بولتا ہے۔ لیکن وہ اصلی مرد نہیں ہوتا۔ اصلی مردوں میں اور نقلی مردوں میں فرق صرف یہ ہے کہ اصلی مرد تو وہ ہے جس کی اصلی فطرت ظاہر ہوجائے اور نقلی مرد وہ ہے جو اپنی فطرت پر پردہ ڈال کر اپنی حقیقت کو عورتوں سے چھپالے۔

شادی سے قبل تقریباً تمام لڑکیوں کو نقلی مردوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ چنانچہ خود مجھے بھی نقلی مردوں سے بہت زیادہ واسطہ پڑا ہے یہ نقلی مرد نہایت ہوشیاری کے ساتھ ایک سچے عاشق کی نقل اتارتے ہیں۔ بھولی بھالی لڑکیوں کو محبت کا فریب دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو نہایت ہی بلند اخلاق کا سرمایہ دار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن شادی کے بعد ان کی تمام نقالی ختم ہوجاتی ہے اور اس کے بعد یہ اپنے اصلی روپ میں دکھائی دینے لگتے ہیں۔

شادی سے خود مجھ کو جن مردوں سے واسطہ پڑا ہے وہ بظاہر نہایت ہی بااخلاق بے حد محبت کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان ہی بااخلاق اور محبت کرنے والے مردوں میں سے جب میں نے ایک مرد کے ساتھ شادی کرلی تو مجھ کو معلوم ہوا کہ شادی سے پہلے کا مرد کچھ اور ہوتا ہے۔ اور شادی کے بعد وہ کچھ اور بن جاتا ہے۔

جس مرد سے میں نے شادی کی ہے۔ وہ ایک مرد ہے جس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اگر میں اس کے ساتھ شادی نہ کروں گی تو وہ خودکشی کرلیگا۔ کیوں کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی میرے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ وہ دلوانہ وار مجھ پر فدا تھا۔ اس کی زبان میری تعریف کے لئے وقف تھی اور اس کی دولت میری لونڈی بنی ہوئی تھی۔

میں نے کئی ماہ تک اس کی اچھی طرح آزمایش کرنے کے بعد اس کے شادی کرلی۔ شادی کے ابتدائی چند مہینے تو بڑے آرام سے گذرے۔ اس کی محبت اور گرویدگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی محبت اور گرویدگی کم ہونے لگی۔ یہانتک کہ اس کی محبت بالکل سرد پڑگئی جس کے معنے یہ ہیں کہ اسکی محبت اور گرویدگی۔ اصلی نہ تھی بلکہ نقلی تھی۔ اور میں نے اس کی نقلی محبت کو اصل خیال کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے حوالے کردیا۔

ہماری شادی کو مشکل سے ایک سال ہوا ہوگا کہ میرے شوہر کی بے توجہی حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اب اسے میری ذات سے کوئی خاص دلچسپی باقی نہیں رہی تھی۔ وہ کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا مجھ پر روپیہ صرف کرنے سے کتراتا۔ اور میرے ہر فعل پر نکتہ چینی کرتا۔ گویا اب وہ اصلی شکل میں آگیا تھا اور اصلی شکل میں آنے کے بعد اس نے مجھے بتادیا کہ نقلی مرد کیسا دلفریب ہوتا ہے۔ اور اصلی مرد کسقدر دل آزار واقع ہوا ہے۔ آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ مجھ کو

بچوں کی دنیا

ایمانداری

ہندوستان کے پہاڑی علاقوں کے لوگ عام طور پر تالا نہیں لگاتے، کیونکہ پہاڑی لوگ چوری نہیں کرتے، مگر شہروں میں اور میدانی علاقوں میں مکان کو تالا لگاتے ہیں، کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ بہت سے چور ہیں، جو مال کو اٹھا کرلے جائیں گے ہماری چیز محفوظ رہے اس خیال سے ہم تالہ کا استعمال کرتے ہیں۔

لوگ مختلف طرح بے ایمانی کرتے ہیں۔

(۱) روپے کو چرا لیتے ہیں، یہ سخت بے ایمانی ہے اور قانوناً جرم ہے، راہ چلتے کا بٹوا نکال لیتے ہیں۔

(۲) روپیہ ادھار لے کر واپس نہیں دیتے۔

(۳) ادھار سامان خرید لیتے ہیں اور اس کی قیمت ادا نہیں کرتے، یہ بھی چوری ہے۔ جب ہم اسی خیال سے چیز خریدیں کہ واپس نہیں دیں گے تو یہ اور بھی بے ایمانی ہے۔

(۴) کسی کی کتاب، سلیٹ، کپڑے اور دیگر سامان اٹھا لینا۔ بلا پوچھے باغ سے پھول توڑ لینا، یہ سب چوری ہے۔

(۵) وقت کی چوری جب کوئی شخص کسی وقت ضائع کرتا ہے تو وہ اس کے کام کا ہرج کرتا ہے اس طرح اس کا نقصان ہوتا ہے، جو لڑکا شرارت کرکے یا کسی اور طرح استاد کا ہرج کرتا ہے وہ سب لڑکوں کا اور اپنا نقصان کرتا ہے۔ جو لڑکا دیر سے آتا ہے وہ سب لڑکوں کا نقصان کرتا ہے۔ اگر تم کسی شخص کے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہو تو تم اس کا وقت ضائع کرتے ہو۔ یہ بھی وقت کی چوری ہے اس سے دوسرے کا مالی نقصان ہوتا ہے۔

(۶) کام کی چوری۔ جو لڑکے کسی کا سوال نقل کرلیتے ہیں وہ دوسرے کے کام کی چوری کرتے ہیں۔ جو لڑکے کھیل میں بے ایمانی کرتے ہیں وہ بے ایمانی سے دوسروں کے انعام کا حق چھیننا چاہتے ہیں یہ بھی چوری ہے۔

جو دوسروں کے خیالات کو چرا کر اپنے ظاہر کرتے ہیں وہ بھی دوسروں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں یہ بھی چوری ہے۔

(۷) بھیک مانگنا۔ جو شخص خالی ہے۔ کام کرسکتا ہے۔ لیکن کام نہیں کرتا دوسرے لوگوں سے مانگ کر کھاتا ہے وہ بھی دوسروں کے مال کو بغیر محنت لیتا ہے، ہاں جو شخص پبلک کا کام دن رات کرکے محض کھانا کھاتا ہے وہ چور نہیں بلکہ سخی ہے۔ فیاض ہے۔ اور مخیر

(۸) شہرت کی چوری، جماعت میں مختلف لڑکے ہیں کوئی محنتی اور ذہین ہے کوئی کم محنتی ہے، کوئی ہوشیار ہے۔ ان وجوہات سے ہر ایک لڑکے کی ساکھ مختلف ہے۔ جو لڑکا کسی نیک اور ذہین لڑکے پر طرح طرح کے الزام لگا کر اسے بدنام کرنا چاہتا ہے وہ اس کی شہرت کو چرانا چاہتا ہے جو خاص وصف کی وجہ سے اسے حاصل ہے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ اگر کوئی روپیہ چراتا ہے تو اس قدر بری بات نہیں لیکن جو شخص دوسرے کا نیک نام چراتا ہے اسے خود کچھ حاصل نہیں ہوتا لیکن دوسرے کو خواہ مخواہ بدنام کردیتا ہے۔

ہیں زیر غور ہیں۔ بعض دوسرے قابل ذکر آرڈر حسب ذیل ہیں:۔

ہندوستان۔ عراق۔ مشرق وسطیٰ اور عدن کے لئے لکڑی۔ مشرق وسطیٰ کے لئے انجینرنگ کا سامان۔ سنگاپور کے لئے کپڑا اور مصر کے لئے جوٹ کے بورے وغیرہ۔

X میں جو مرحلے پیش آئیں گے وہ جلد آسانی سے طے ہو جائیں گے۔ نگران کے نتائج سے ہندوستان کی طرف سے جنگ میں گرانبہا مدد ملے گی۔

پردۂ فلم

ہندوستان میں فلموں کا کچا سامان تیار کیا جائے

ہندوستانی فلم انڈسٹری کچے سامان کے لئے غیر ممالک کی محتاج ہے چنانچہ ہندوستان میں فلموں کا کچا سامان تیار نہ ہونے کی وجہ سے جنگ کے زمانہ میں ہندوستان کی فلم انڈسٹری کو نہ صرف نقصان پہونچ رہا ہے بلکہ شدید دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ہندوستانی فلم انڈسٹری کی موجودہ مشکلات کو دیکھتے ہوئے حال ہی میں سدرن انڈیا فلم چیمبر آف کامرس کے ایک ڈیپوٹیشن نے مدراس کے حکومت ہند کامرس ممبر سے ملاقات کرتے ہوئے ان مشکلات کا اظہار کیا جو جنگ کی وجہ سے ہندوستانی فلم انڈسٹری کو اٹھانی پڑرہی ہے۔

ڈیپوٹیشن نے آنریبل ممبر سے مطالبہ کیا کہ وہ ہندوستان میں کچے فلم۔ اور فلمسازی کے دوسرے سامان کے سلسلہ میں ریسرچ کے لئے بندوبست کریں۔

موجودہ حالات میں جبکہ حکومت کی تمام توجہ جنگ کی جانب ہے کون توقع کرسکتا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات اور ریسرچ کی ذمہ داری اپنے سر لیگی۔ فلم سازوں کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں فلم انڈسٹری کی ابتدا تجارت پیشہ طبقہ نے کی تھی۔ اور اگر اب ہندوستان میں فلمسازی کے سامان کی تیاری کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے تو اس کی جانب بھی خود تجارت پیشہ طبقہ کو توجہ کرنی ہوگی۔

ہندوستان کی یہ انتہائی بدنصیبی ہے کہ ہندوستان اپنی ہر تجارت اور صنعت کے لئے دوسرے ممالک کا محتاج ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کا کاروباری طبقہ اس جانب توجہ کرے۔ اور کوشش کی جائے کہ کچے فلم اور فلموں کا دوسرا سامان ہندوستان میں تیار ہوسکے۔

ہندوستان میں کچے فلموں اور فلموں کے دوسرے سامان کی تیاری نہ صرف ایک نفع بخش کام ہے بلکہ بہت بڑی قومی اور ملکی خدمت بھی ہے۔ کیونکہ اس صنعت کے ہندوستان میں پھیلنے کے بعد ہندوستان کا وہ کروڑوں روپیہ غیر ممالک میں جانے سے بچ جائیگا۔ جو برابر چلا آرہا ہے۔

ص اس سے طلاق حاصل کرنی پڑی۔

وہ نوجوان لڑکیاں جو اپنی مرضی کی شادی کی خواہش مند ہیں میں ان سے اپنے ذاتی تجربہ کی بناپر عرض کروں گی کہ شادی سے قبل جو نوجوان اظہار محبت کیا کرتے ہیں۔ ان کی محبت اور گرویدگی نقلی ہوتی ہے ورنہ درحقیقت مرد محبت کرنے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ اس کو تو محض اپنی معاشرتی زندگی کو مکمل کرنے کے لئے ایک ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ شادی سے قبل نوجوانوں کی محبت پر اعتبار نہ کریں۔

ہندوستان میں سامان جنگ کی تیاری

گذشتہ ہفتہ محکمہ سپلائی کو ۳۹ لاکھ روپیہ کی قیمت کے چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کرنے کا آرڈر موصول ہوا ہے ہندوستان میں اب تک جو ادویات باہر سے آتی تھیں انکو یہیں تیار کرنے کے انتظامات ہورہے ہیں۔ سرکاری فیکٹریوں کے علاوہ بہت سے غیر سرکاری کارخانوں میں فولادی تعمیر و کل سامان انجینرنگ کا سامان ہتھیار اور گولہ بارود وغیرہ تیار ہورہا ہے۔ ایک ریلوے ورکشاپ میں ٹینک اور مسلح گاڑیاں بنانے کے انتظامات ہورہے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے لئے کوئلے کے نئے آرڈر منظور کئے گئے ہیں۔ موٹے چمڑے کی سپلائی میں منافع کرنے کی گفت وشنید کامیاب طور پر ختم ہوچکی ہے۔ گذشتہ ماہ میں آسٹریلین ڈیفنس فورسز کو ایکسپلوزن چاٹ سپلائی کی گئی۔

کینیڈا سے المونیم تیار کرنے کی تجاویز بھی ص

اقوال زریں

مرد کیا ؟

از جناب مس - ڈی - ٹی - فراڈ صاحبہ

(۱) خداوند تعالےٰ کا بہترین نمونۂ تخلیق
(ارسطو)

(۲) عالمِ فانی پر نائب خدا -
(پیغمبر اسلام)

حُسن صنفِ نازک کا تماش بین
(کیٹس)

بقائے "انسان" کا سبب اول
(بیالوجسٹ)

گل محبوب کا بھونرا -
(نپتھ)

وصل محبوب کا متمنی
(خیام)

در عصمتِ محبوب کا محافظ
(رچرڈ شیر دل)

شیروں میں شیر - روباہوں میں روباہ - سمندر میں مچھلی - ہوا میں عقاب اور زمین پر بادیہ پیما -
(ایک ہمعصر نامہ نگار)

پیغمبر و رسول بھی اور منکر و جہول بھی
(ڈاکٹر شاکٹ)

مہاتما گاندھی بھی اور ہٹلر بھی
(سپرو)

معروف بھی اور مجہول بھی
(مشاہدہ)

سخت بھی اور نرم بھی
(تجربہ)

الغرض مرد متضاد چیزوں کا حامل ہے
(نتیجہ)

شادی شدہ بہنوں کو اس سے کام لینا چاہیئے -

موجِ تبسم

گاہک :- تم نے اپنی دوکان میں اتنا بوڑھا آدمی کیوں رکھ چھوڑا ہے - اس سے تو اب کوئی کام نہیں ہو سکتا "
ہوٹل کا مالک :- تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم واقعی ایک سو سال سے بزنس کر رہے ہیں -

---

سپاہی :- میرا خیال ہے کہ میں نے تمہاری بیوی کو تلاش کر لیا ہے -
فریادی :- فی الحقیقت آپ سے وہ کچھ کہتی تھی -
سپاہی :- کچھ نہیں اس نے زبان تک نہیں ہلائی -
فریادی :- زبان تک نہیں ہلائی - تو وہ میری بیوی نہیں ہے -

ایک خاندان سرکس دیکھنے گیا واپسی پر ماں نے بچوں سے کہا :-
دیکھو جانور تک فرماں بردار ہوتے ہیں تم لوگ اس سے زیادہ فرماں بردار ہو سکتے ہو -
نعیمہ فوراً بول اٹھی -
امی جان اس کا بھی خیال رکھئے کہ ان کے سکھانے والے کیسے ہوتے ہیں -

---

استاد :- بتاؤ پانی پت کے میدان میں کتنی لڑائیاں ہوئیں ؟ -
شاگرد :- جناب تین
استاد :- الگ الگ بتاؤ -
شاگرد :- (انگلیوں پر گن کر) یہ ایک - یہ دو - اور یہ تین -

مجسٹریٹ : (ملزمہ سے) کیا تم مسٹر جون سے خوب واقف ہو
فیشن ایبل لڑکی : کس مسٹر جون کو - میں اس نام کے چار آدمیوں سے شادی کر چکی ہوں -

دلچسپ معلومات !

خوبصورت عورتوں سے نفرت کرنیوالا انسان

آپ کو معلوم کر کے تعجب ہو گا کہ دنیا میں ایسے بھی عجیب و غریب انسان پائے جاتے ہیں جو خوبصورتی کو نہایت ہی خطرناک تصور کرتے ہیں - چنانچہ ہوانا کے ایک پروفیسر کے دلچسپ حالات حال ہی میں اخبار میں شائع ہوئے ہیں - اس پروفیسر کی عمر اس وقت ۵۶ سال ہے یہ جوانی کی عمر ہی سے خوبصورت عورتیں بُری لگتی رہی ہیں - اس کا عقیدہ ہے کہ خوبصورت عورتیں فرائض زوجیت انجام دینے میں ہمیشہ ناکام رہتی ہیں -

دو سال ہوئے اس نے بڑی تلاش اور جستجو کے بعد ایک نہایت ہی بدشکل عورت سے شادی کی ہے - اور وہ اس بدشکل عورت کے ساتھ زندگی گزارنے سے بے حد خوش ہے - پروفیسر مذکور کا خیال ہے - کہ جن عورتوں میں ظاہری حسن زیادہ ہوتا ہے وہ باطنی خوبیوں سے بالکل کوری ہوتی ہیں - غالباً دنیا میں یہ پروفیسر اپنی نوعیت کا پہلا انسان ہے جو بدصورتی کو خوب صورتی پر ترجیح دیتا ہے -

تبت کا ایک نہایت عجیب و غریب اخبار

اس اخبار کی خصوصیت یہ ہو کہ دستی چھاپہ خانہ میں صرف پچاس کے تعداد میں چھپتا ہے لیکن اس کے پڑھنے والے لاکھوں ہیں -

اس اخبار کی اشاعت کا طریقہ یہ ہو کہ اس کی پچاس کاپیاں لاماؤں کو بھیجدی جاتی ہیں وہ آس پاس کے لوگوں کو جمع کر کے اس کی خبریں اور مضامین سناتے ہیں - اس کے بعد یہ پچاس کاپیاں دوسرے پچاس لاماؤں کے پاس چلی جاتی ہیں اور وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں اس طرح سے یہ اخبار تبت کے لاکھوں باشندوں کو اپنی خبریں پہونچا دیتا ہے -

بعض مقامات پر یہ اخبار ایک سال بعد پہونچتا ہے مگر وہاں کے لوگ نہایت دلچسپی سے اسکی خبریں اور ...

افسانہ

آبرو کا سَودا

از جناب محمد فاروقی صاحب مالیگانوی

نہیں کہا جا سکتا کہ سوسائٹی کے غلط اصول اس وقت تک کتنی عورتوں کو تباہ کر چکے ہیں ذیل کا افسانہ ایک ایسی بدنصیب عورت کی داستان ہے جسے سوسائٹی نے ٹھکرا دیا تھا -

رامو کی عادت سے گاؤں والے اب بخوبی واقف ہو چکے تھے پیشگی مزدوری تو درکنار اس سے لکڑیاں بھی کوئی نہ چرواتا، وہ دن بھر کاندھے پر کلہاڑی رکھے گلی کوچوں میں چکر کاٹا کرتا - مگر دن میں بمشکل دو چار آنے کما سکتا - اکثر اوقات وہ خالی ہاتھ مکان واپس لوٹتا - کثرت شراب نوشی نے اس کی طاقت و توانائی کو بھی زائل کرنا شروع کر دیا اور اب وہ دن بدن نحیف اور کمزور ہوتا جا رہا تھا -

ایک روز علے الصباح بسنتی میرے ہاں آئی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ رات بھر سوئی نہیں ہے، پہلے تو جھجکی اور پھر اندر مکان میں چلی گئی - تھوڑی دیر کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رامو خطرناک طریقے پر بیمار ہو گیا ہے - میں نے بکس اٹھایا اور فوراً اس کے مکان کی طرف چل دیا -

مٹی کا ایک کچا مکان رامو کی کل جائداد تھی یہ اُسے ورثے میں ملا تھا - گھر میں کوئی خاص سامان تو تھا نہیں - مگر جو کچھ تھا نہایت قرینے سے سجا ہوا تھا - جس سے بسنتی کے سگھڑ پن اور سلیقے پن کا بخوبی اندازہ ہوتا تھا - رامو ایک معمولی سی چارپائی پر پڑا ہوا تھا - میں نے اس کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ بخار کی حالت میں سردی لگ جانے سے نمونیہ ہو گیا - بسنتی کو دوا اور ضروری ہدایات دے کر واپس لوٹ آیا -

دو ہفتے بعد رامو پھر میرے پاس آیا -

"لکڑیاں پھوڑنی ہوں گی مہاراج ؟" یہ اس کا معمول کا جملہ تھا - اندر سے اثبات میں جواب ملا اور رامو نے اپنا کرتہ اتار کر ایک طرف رکھدیا اور دھوتی چڑھا کر لکڑیاں چیرنے میں مشغول ہو گیا اس مرتبہ آرام لینے کے لئے کئی مرتبہ رکا، اور اب وہ پہلے کی طرح بول بھی نہیں رہا تھا - صرف ایک دو مرتبہ پینے کے لئے پانی مانگا اور اس کے شوخ اور بے باک الفاظ اس کے دماغ سے محو ہو چکے تھے اور اس کے بھونڈے اور دیہاتی مذاق کی جگہ خاموشی نے لے لی تھی -

مزدوری لیتے وقت بھی وہ خاموش اس سے پہلے جب میں اُسے مزدوری دینے لگتا تو وہ بے پروائی سے کہتا

پیسوں کی تو ایسی ضرورت نہیں مہاراج پھر کبھی دیدینا" اور بے پروائی کے انداز میں اپنے مرغوب ہتھیار کو کاندھے پر رکھ کر جھومتا ہوا چلا جاتا - مگر آج وہ مزدوری لینے کے لئے بیچین نظر آ رہا تھا، اور پیسے ملتے ہی سلام کر کے تیزی سے چلدیا -

---

میں نے پہلے ہی کہدیا ہے کہ جب رامو کی شادی ہوئی تھی اسوقت بسنتی بمشکل چودہ سال کی تھی - چودہ سال کی لڑکی کے دل میں لہو و لعب ہنسی مذاق، اور کھیل کود کا مادہ بہ نسبت دنیاداری اور خانہ داری کے زیادہ ہوتا ہے - یہی وہ عمر ہے جس میں لڑکیاں جذبات اور ولولوں کے گہوارے میں جوانی کے شیریں خواب دیکھا کرتی ہیں - ان میں الھڑ پن، شوخی، سادگی اور بچپنے کی ایک عجیب آمیزش ہوتی ہے جسے ہم کسی چیز سے تشبیہ نہیں دے سکتے - بے فکری اور شرارت ان کے رگ رگ میں پیوست رہتی ہے - مگر بسنتی باوجود اپنی نوخیزی اور صغر سنی کے ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکی تھی جہاں پہونچکر شوخی شرارت، بیفکری اور جوانی کے شیریں خواب سب عنقا ہو جاتے ہیں - گاؤں کی کنواری لڑکیاں جب رنگ برنگ کی ساریوں میں ملبوس سر پر گھڑا رکھے اپنی قیامت خیز چال سے ندی کی طرف جاتیں تو بسنتی اپنی پھٹی ہوئی ساری کو سنبھالتے ہوئے خاموشی سے ایک طرف ہٹ جاتی، ہولی کی نشاط انگیز گھڑیوں میں جب نازک نازک آوازیں اور شیریں قہقہے فضا میں بلند ہوتے تو بسنتی مکان میں اپنے شوہر کے فرسودہ اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی مرمت کرنے میں مشغول رہتی اور جب بسنت رت اپنے طلسمی اثر سے باغ اور بن میں کیف آور اور نشاط انگیز سماں پیدا کرتی اور گاؤں کی چنچل اور شوخ دوشیزہ لڑکیاں درختوں پر جھولے ڈال کر وجد آفریں نغمے الاپتیں تو بسنتی اپنے ٹوٹے پھوٹے برتنوں کی جھنکار میں اپنے مُردہ جذبات اور خواہشات کو دفن کرنے کی کوشش کرتی -

رامو کی حالت دن بدن ردی ہوتی جا رہی تھی اور اس سے کسی کام کی اُمید رکھنا لاحاصل تھی - بسنتی دن بھر کھیتوں میں کام کرتی اور جو کچھ ملتا اُسے بجنسہ اپنے شوہر کے سپرد کر دیتی - رامو اس آمدنی کا بیشتر حصہ شراب کی نذر کر دیتا اور جو کچھ بچ رہتا اس سے اپنا اور بسنتی کا پیٹ بھرنے کی کوشش کرتا - گاؤں کے اکثر لوگوں نے رامو کو بہت کچھ سمجھایا، ڈرایا، دھمکایا - مگر رامو ایک چکنے گھڑے سے زیادہ ثابت نہ ہوا - ان تمام صعوبتوں کے باوجود بسنتی کے منہ سے کسی نے بھی شکایت کا لفظ نہیں سُنا شاید اس کے والدین اسے صرف ایک ہی سبق پڑھایا تھا شوہر کی خوشنودی کے لئے رنج و الم برداشت کرنا ہی نجات کا باعث ہے - اس چہرے پر غم کی کوئی علامت نہیں تھی - گویا وہ محسوس کر رہی تھی کہ جو کچھ ہو رہا ہے بالکل ٹھیک ہو رہا ہے -

---

ایک روز وہ پھر گھبرائی میرے پاس آئی - اس مرتبہ وہ ذرا بھی نہیں جھجکی اور براہ راست مجھ سے مخاطب ہوئی " کرپا کر کے جلدی چلئے مہاراج ان کی حالت بہت نازک ہے "

اور وہ یاس انگیز نگاہوں سے میری طرف دیکھنے لگی اس کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے -

اُسے تسلی دیتے ہوئے میں فوراً اس کے ہمراہ ہو لیا -

وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ واقعی رامو کی حالت بہت نازک تھی، نقاہت کا بُری طرح غلبہ تھا، ہاتھ پاؤں بالکل سرد تھے اور آنکھیں اندر کی طرف دھنس گئی تھیں - نبض بالکل آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور میں بمشکل یقین کر سکا کہ یہی وہ رامو ہے - جس کی ایک ضرب سے پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا -

میں نے کمرہ کا جائزہ لیا، اس مرتبہ کمرہ بھی عجیب بے ترتیبی اور بے سرو سامانی کا مرکز بنا ہوا تھا - ہر چیز بکھری ہوئی تھی شاید بسنتی کو اپنے شوہر کی تیمارداری سے اتنی فرصت نہ ملی کہ وہ گھر کی طرف متوجہ ہوتی -

میں نے بکس سے دوا نکال کر بسنتی کے حوالہ کی اور دودھ کے ساتھ پلانے کی ہدایت کی، دودھ کا نام سنکر وہ میرا منہ تکنے لگی - میں نے موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے جیب سے ایک روپیہ نکال کر اُس کی طرف بڑھا دیا اور مکان کی طرف لوٹ آیا -

اس کے بعد دو تین روز تک بسنتی دوا لینے کے لئے آتی رہی - مگر لاحاصل، رامو موت کے نشے میں ایسا سرشار ہوا کہ پھر دوبارہ اسے ہوش ہی نہ آیا -

رامو کی موت بسنتی کے لئے واقعی نہایت صبر آزما تھی - بسنتی ابھی بالکل جوان تھی - اور خوبصورت ایسی حالت میں تنہا بے یار و مددگار دنیا میں دُکھ کے بھنور سے بچ کر نکل جانا اس کے لئے ناممکن معلوم ہو رہا تھا - اس میں کوئی شک نہیں کہ طوفان کے بے پناہ تھپیڑوں کا مقابلہ کرنے میں اُس نے کوئی کسر باقی نہ رکھی ص ۴۴

۴۴

مگر اس پر قابو پانا اس کے امکان سے باہر تھا - بسنتی اب دن دن بھر کھیتوں میں کام کرتی، مزدوری کی تلاش میں گلی کوچوں کی خاک چھانتی جب وہ اپنی پھٹی ساری میں خاموشی سے سر جھکائے راستہ سے گذرتی تو گاؤں کے منچلے عاشق مزاج لڑکے للچائی ہوئی نگاہوں سے دور تک اس کا پیچھا کرتے اس نے اپنی مصیبتوں کا تذکرہ گاؤں کے سربرآوردہ لوگوں سے کیا مگر وہ بھی اس کی مدد نہ کر سکے - وہ بیوہ تھی یہی اس کا سب سے بڑا گناہ تھا - اس کے لئے سماج کے دروازے ہر طرف سے بند تھے -

اس دوران وہ بیشتر اوقات میرے ہاں بھی آئی اور میں نے حتی المقدور اس کی مدد بھی کی - مگر کب تک ؟ گاؤں میں یہ بھی مشہور ہو گیا کہ ایک اوباش لڑکے سے اس کے تعلقات پیدا ہو گئے ہیں - مگر مجھے اس پر زیادہ یقین نہیں آتا تھا - میں نے اسے کئی مرتبہ راستوں اور گلیوں سے پریشان حال گذرتے دیکھا اس کے بعد یکایک وہ گاؤں سے غائب ہو گئی، ممکن ہے اُس نے گاؤں والوں کی تہمتوں اور ملامتوں سے بچنے کے لئے کوئی اور دنیا تلاش کر لی ہو -

---

سردی کا زمانہ تھا اور میرا تبادلہ پونا کے سرکاری ہسپتال میں ہو چکا تھا اور مجھے پونا آئے صرف ایک ہی ہفتہ ہوا تھا - رات کے ۹ بجے تھے - مگر سردی کا یہ عالم تھا کہ منہ باہر نکالنے کی ہمت نہ ہوتی تھی - میں اپنا لبادہ اوڑھے بڑی تیزی سے بازار سے گذر رہا تھا - "سٹی اسٹور" کے سامنے پہونچ کر میں یکایک رک گیا - مجھے کچھ ضروری چیزیں خریدنی تھیں - اس لئے بلا تامل اندر داخل ہو گیا ابھی بمشکل پانچ منٹ گذرے تھے کہ ایک شاندار کار اسٹور کے سامنے رُکی اور ایک حسین دوشیزہ سمور کے قیمتی کوٹ میں لپٹی ہوئی کار سے اُتر کر اندر داخل ہوئی - میں حیرت و استعجاب کی حالت میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا - (بقیہ صفحہ ۷ پر)

محض خواتین کے لئے

چوں کہ ہم جانتے ہیں. کہ

گھر کی کھانے پینے کی اشیاء عورتیں ہی خریدتی ہیں.

لہٰذا جو حضرات اس کو پڑھیں وہ اپنی بیویوں کو بتا سکتے ہیں. کہ

ہنٹلے اینڈ پامرز کے بسکٹ

اب بھی ہندوستان میں آتے رہتے ہیں اگرچہ آپ کو زیادہ خرچ کرنا ہوگا لیکن آپ کو اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ یہ بسکٹ ہمیشہ بہترین قسم کے ہونگے۔

مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:۔

میری ڈائجسٹو

پٹلیٹ برمی تھن ارا روٹ

تیار کردہ:۔

ہنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ★ انگلینڈ

HK. 3

مخالفوں کا کوئی اتحاد امریکہ کو برطانیہ کی امداد کرنے سے باز نہیں رکھ سکتا

ڈیٹن ۱۳ر اکتوبر. پریزیڈنٹ روزولٹ نے کل رات تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ کا بحری بیڑہ اور ہوائی طاقت مغربی کرۂ ارض کی مدافعت کریگا اور اس کے ساتھ یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ دوران جنگ میں وہ برطانیہ کی بھی ہر قسم کی امداد کرتا رہے گا۔ پریزیڈنٹ نے حملے کے خلاف امریکہ کے تمام مقبوضات کی مدافعت کرنے کا پالیسی کا اعلان کیا.

آپ نے کلمبس ڈے کے موقع پر ایک اسپیشل ٹرین کی ڈائننگ کار میں سے تقریر کی جو قومی ڈیفنس کے سلسلہ میں پنسلوانیا اور اوہیو کا دورہ کر رہے ہیں. پریزیڈنٹ نے فرمایا کہ جب ہم مغربی کرۂ ارض کی مدافعت کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارا منشا شمالی مرکزی اور جنوبی امریکہ سے ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس میں اٹلانٹک اور بحرالکاہل کو پر امن طور پر استعمال کرنے کا حق بھی شامل ہے. یہ ہماری روایتی پالیسی رہی ہے ہم سمندروں کے ڈیفنس کو اور اپنی علاقہ وارانہ آزادی کا پہلا حصہ سمجھتے ہیں. ہم اس پالیسی کی تصدیق کرتے ہیں تاکہ ہمارے ارادہ میں کوئی شبہ باقی نہ رہ جائے.

پریزیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ مجھے بھروسہ ہے کہ امریکہ کے باشندے مخالفانہ سیاسی اور اقتصادی خیالات سے نیچے رہیں گے۔ جو ہماری آزادی اور جمہوریت کے لئے تباہ کن ہیں. یورپ میں ڈکٹیٹروں کا یہ نعرہ رہا ہے کہ بھوٹ ڈالو اور فتح حاصل کرو مگر ہمارے براعظم میں یہ نعرہ ناکام رہے گا. ڈکٹیٹر جن راستوں پر چلنا چاہتے ہیں. اہل امریکہ ان سے خوف نہیں کھائے گا. یورپ و ایشیا کے ڈکٹیٹر ملکوں میں خواہ کیسا ہی اتحاد ہو جائے لیکن اس سے امریکہ اس آخری آزاد قوم کو امداد دینے سے باز نہیں رکھ سکتا جو سمندر میں اپنے وجود کو قایم رکھنے کے لئے لڑ رہی ہے. بے نظیر خطرات کو دیکھتے ہوئے امریکہ نے اپنی بحری اور ہوائی طاقت بنائی ہے جو دشمن طاقتوں کے ہر اتحاد سے امریکہ کے ساحلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہے.

ورکنگ کمیٹی کا بیان

واردھا ۱۳ر اکتوبر. کانگریس ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے.

پنڈت جواہر لال نہرو سردار ولبھ بھائی پٹیل. بھولا بھائی دیسائی اور آچاریہ کرپلانی پر مشتمل ایک کمیٹی کانگریس ورکنگ کمیٹی نے پچھلے اپریل کے مہینہ میں بنائی تھی کہ وہ کانگریس میں ریاستی رعایا کی نمائندگی کے مسئلہ پر غور کرے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی سے مناسب سفارشات کرے. سب کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کو رپورٹ پیش کردی جس پر ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل فیصلہ کیا. عام طور پر اس قاعدہ کی پابندی کی جائے گی کہ جہاں تک ممکن ہو. صوبہ میں دیسی ریاستوں کی نمائندگی کی آبادی کی بنیاد پر ہو اور ایک ریاست کی نمائندگی کا حق دوسری ریاست کو نہ ہو. اگر اس ریاست میں اتنے کانگریسی ممبر نہیں بنے ہیں کہ انکی بنیاد پر نمائندگی دیجا سکے تو پھر یہ نشست پر نہ کی جائے گی.

اس دفعہ کی مقصد کے لئے ریاستی ممبر یا تو وہ لوگ سمجھے جائیں گے. جو یا تو ریاست کے اندر کانگریس کمیٹی کے ممبر ہونگے یا وہ لوگ جو ریاست کے اندر رہتے اور کاروبار کرتے ہوں اور پاس کے ضلع میں ممبر بن گئے ہوں. اس غرض کے لئے کہ دوسری قسم کے ممبروں کا پہلی قسم سے امتیاز رہے ریاست کے باہر کے ملحقہ علاقہ کی کانگریس کمیٹی میں ریاستی ممبروں کا ایک رجسٹر رہنا چاہیئے.

مندرجہ بالا اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صوبہ کانگریس کمیٹی ریاستی پرجا کی نمائندگی کے لئے کانگریس کی نشست یا تو اس کانگریس کمیٹی کو دے گی۔ جو ریاست کے اندر قایم ہے یا جہاں ریاست کے اندر ایسی کانگریس کمیٹی قایم نہ ہو تو پاس کے ضلع کو نشست دیجائیگی. بشرطیکہ اس میں اس ریاست کے کافی ممبر شامل ہوں. بہر حال یہ نشست کسی ایسے علاقہ کو نہ دی جائے گی جہاں ریاستی پرجا نہ ہو.

چھوٹی ریاستوں پر آسانی سے یا سختی کے ساتھ اس اصول کا اطلاق نہیں ہو سکتا نہ ان ریاستوں پر اطلاق ہو سکتا ہے جو اس طریق پر واقع ہیں کہ ریاستی اور غیر ریاستی علاقہ کی تفریق مشکل ہے. ایسی حالت میں کچھ تبدیلیاں کرنی ہونگی ورنہ یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں یا تو حق رائے دہی سے بالکل محروم رہیں گی۔ یا نظر انداز کردیجائینگی اسلیئے ریاستی آبادی کی بنیاد پر نشستوں کا آخری تعین کرتے وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے اور مندرجہ عام قاعدہ کے بموجب یہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ صوبہ کانگریس کمیٹیاں ریاستی ڈلیگیٹوں کو ان علاقوں کے بموجب نشستیں دیں اور انکے ناموں کی سفارش آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو تصدیق کے لئے بھیجیں.

مہاتما جی پھر برت رکھیں گے

واردھا ۱۳ر اکتوبر. اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں مہاتما گاندھی نے ایک مضمون بعنوان "ستیاگرہ اور برت" میں تسلیم کیا ہے کہ اس خبر میں کچھ سچائی ضرور ہے کہ میں ستیاگرہ شروع کرنے کے سلسلہ میں عنقریب برت رکھوں گا.

اس مضمون میں مہاتما گاندھی نے پنڈت مدن موہن مالویہ کے ایک خط کا حوالہ دیا ہے جس میں مالویہ جی نے زور دیا ہے کہ مجوزہ برت نہ رکھیئے مہاتما جی لکھتے ہیں کہ میں نے ورکنگ کمیٹی کے دوستوں کو اپنے اس ارادہ کی اطلاع دیدی ہے میں اپنی زندگی میں پھر ایک بار کٹھن برت رکھونگا اور ہو سکتا ہے کہ اس قسم کا برت جلد رکھ سکوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کا برت اچھی طرح سوچ بچار کرنے سے پہلے نہیں رکھ سکتا. میرے تمام برت پرماتما کے دیئے ہوئے عطیے ہیں. اور ان کے نتیجے نہایت بہتر رہے. اور مجھے کبھی بھی ان برتوں کے متعلق افسوس نہیں ہوا. امید ہے کہ ان سطور کو پڑھکر ناظرین کو کوئی تشویش نہیں ہوگی اگر پرماتما نے میری قسمت میں برت لکھ دیا ہے تو وہ ضرور رکھا جائے گا اور اس کا نتیجہ اچھا ہوگا ہر چیز میں پرماتما کی مرضی سے ہی کام ہوتا ہے.

روس اور جرمنی میں اقتصادی معاہدہ

برلن ۱۳ر اکتوبر. جرمن اخبار "ڈاس ریش" نے پیشگوئی کی ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان اقتصادی معاملات میں اشتراک عمل کے لئے ایک سمجھوتہ ہونے والا ہے جو نہایت اہم ہوگا۔ اور اب تک جتنے معاہدے ہوئے ہیں ان سے بڑھ چڑھ کر ہوگا. اور اس کے متعلق ماسکو میں جلد ہی بات چیت شروع ہونے والی ہے روس اور جرمنی کے درمیان تعلقات باہمی دوستی کے معاہدہ کے مطابق مضبوط ہوتے جا رہے ہیں اور اب جو میٹنگ ہوگی. اس میں نصف سال کا جائزہ لیا جائے گا.

اخبار نے تسلیم کیا ہے کہ روس اور جرمنی کے ۲ دستوں میں اختلاف ہے لیکن سرمایہ پرست حکومتوں اور روس کے درمیان اختلاف اس سے بھی زیادہ ہے.

امریکہ سے مال بھیجنے پر پابندی

واشنگٹن ۱۲ر اکتوبر. حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے کسی بدیشی ملک کو جو مال فروخت کیا ہوا ہے وہ ابھی تک نہیں بھیجا گیا ہے وہ کارخانوں کو واپس کر دیا گیا ہے اور وہ کارخانے اس مال کو برطانیہ کے ہاتھ فروخت کر سکیں گے.

وہ ہٹلر ہمیں "اپاہج کہتا ہے"

ہم اُسے دکھا دینگے!

ہندوستان کے ڈیفینس لونس خریدیئے

G.I.8

ہندوستانی ہوائی طاقت کو چار گنا کیا جا رہا ہے

بمبئی ۱۲ر اکتوبر. ہندوستانی ہوائی بیڑہ کے ایک افسر نے نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ہماری ہوائی طاقت ڈیفنس کی تدبیروں کا عنقریب ایک طاقتور حصہ ہوگا. فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہوائی بیڑہ کی موجودہ طاقت کو چار گنا کردیا جائے. ہندوستانی ہوائی بیڑہ کے ریزرو والنٹیر بنائے گئے ہیں اور روز بروز انکی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور تعداد کے متعلق افسر مذکور نے کہا کہ ۱۹۳۳ء میں ہوائی بیڑہ بنایا گیا تھا. اس وقت اس میں صرف چار جہاز تھے لیکن اب مکمل دستہ موجود ہے اور اس میں اعلیٰ قسم کے اور ترقی یافتہ کے ہوائی جہاز اور دو سو سے زیادہ افسر اور دوسرے آدمی شامل ہیں. بہت سے ہوا باز مختلف مرکزوں میں تیزی کے ساتھ ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں. ان ہوا بازوں کی اکثریت کو ہوا بازی کا کافی تجربہ ہے سب سوں کے پاس لائسنس ہیں. سرحد پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ جو کارروائی کی گئی تھی اس کے سلسلہ میں ہوا بازوں کو کافی تجربہ حاصل ہے. انہوں نے لڑائی ہوتے بھی دیکھی ہے، ہر موسم میں اڑان کرنے کا انھیں تجربہ ہے اور اپنے اوپر انھیں اعتماد ہے.

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ستیاگرہ شروع کرنیکا فیصلہ کرلیا

واردھا ۱۳ر اکتوبر. مہاتما گاندھی کی انفرادی سول نافرمانی کی اسکیم منظور کرنے کے بعد آج شام کو ۴½ بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا. یہ سول نافرمانی گاندھی جی کے چنے ہوئے چند اشخاص تک محدود رہے گی یہ معلوم ہوا ہے کہ نظر انتخاب ان لوگوں پر پڑے گی. جو خالص عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں اور وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی نہیں ہونگے. ورکنگ کمیٹی نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ مہاتما گاندھی کی فرمایش پر ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا. انکی وائسرائے سے جو گفتگو ہوئی اس کو سنا اور مہم چلانے کی جو اسکیم انہوں نے چلائی ہے وہ بھی سامنے آئی. انھوں نے جو کچھ کہا ہے ورکنگ کمیٹی اسے منظور کرتی ہے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے گزشتہ اجلاس بمبئی میں کانگریسیوں اور کانگریس کمیٹیوں کو جو ہدایات دی گئی تھیں کہ مہاتما گاندھی جس کام میں تعاون چاہیں اس میں پورا پورا تعاون کریں. ورکنگ کمیٹی ان کا اعادہ کرتی ہے.

مہاتما جی سے اپیل

لندن ۱۲ر اکتوبر. مہاتما گاندھی نے چونکہ جدوجہد شروع کرلینے کا فیصلہ کیا ہے. اس لئے لارڈ ہارڈنگ کی صاحبزادی مس سلویا پنکھرسٹ نے مہاتما جی سے ارجنٹ اپیل کی ہے کہ اپنی آنکھیں کھول لو اور دیکھو کہ وہ سب کچھ جس کے لئے تم نے اب تک کوشش کی ہے خطرے میں ہے یہ بڑی اہمیت اور سنجیدگی کے دن ہیں مطلق العنانی کا جمہوریت سے مقابلہ ہے مستقبل ہندوستان کی آزادی اور اس کے کروڑوں باشندوں کی خوشنودی اور روشن خیالی اس جنگ میں معرض خطر میں ہے یا تو آپ آزادی کی طرف انتخاب کریں ورنہ آپ اپنی زندگی کا مشن حاصل نہ کرسکینگے

سیام کے متعلق امریکہ کی پوزیشن

واشنگٹن ۱۲ر اکتوبر. مسٹر کارڈل ہل نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بنکاک میں امریکن وزیر نے جمعرات کو سیام کے افسران سے بات چیت کی اور ان کو یاد دہانی کرائی کہ سیام میں موجودہ پوزیشن برقرار رکھنا امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کا ایک جزو ہے. ادھر تو امریکن وزیر وہاں بات چیت کر رہا تھا ادھر منیلا میں امریکہ کے دس فوجی ہوائی جہاز روک لئے گئے ہیں جو کہ سیام نے منگائے تھے

حج بیت اللہ کیلئے روانگی

حکومت ہند سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آیندہ حج کے لئے زائرین کے جہازات کے متعلق انتظامات پر وہ غور کر رہی ہے. ابھی روانگی کے متعلق کوئی پروگرام شایع نہیں کیا جاسکتا. مگر غالباً عیدالفطر کے قبل جہازوں کی روانگی کا انتظام نہیں ہو سکتا. لہٰذا زائرین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس عید میں بندرگاہوں کو نہ جائیں. کہ عید کے قبل کوئی جہاز روانہ ہو سکے گا.

دستخط محمد مشتاق علی خاں

سکریٹری پراونشیل حج کمیٹی یو. پی

وائسرائے کی پیشکش کو ٹھکرا دیا

دہلی ۱۴ر اکتوبر. آل انڈیا ہندو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دو روز کے بعد ختم ہو گیا ہے. ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کی پیشکش کے متعلق ایک طویل ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں یہ اعلان کیا ہے کہ وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل میں توسیع کی اسکیم اور اس کی تجویزیں ملک کی ترقی پسند سیاسی جماعتوں کو مطمئن کرنے میں قاصر رہی ہیں. کیونکہ ان میں نہ تو جنگ ختم ہونے کے فوراً بعد ہندوستان میں درجہ نو آبادیات نافذ کرنے کا صحیح وعدہ ہے اور نہ ہی اس میں مرکز میں فوری طور پر ذمہ دارانہ قسم کی حکومت کا نفاذ شامل ہے. کمیٹی کی رائے میں اقلیتوں کو جو وعدے اور یقین دلائے گئے ہیں ان کے اصول رجعت پسندانہ خلاف قومیت اور خلاف جمہوریت ہیں.

سب سے پہلے ستیہ گرہ کون کرے گا؟

واردھا ۱۳ر اکتوبر. معلوم ہے کہ مہاتما گاندھی نے ستیاگرہیوں کی جو فہرست تیار کی ہے ان میں شری ونوبا بھاوے کا سب سے پہلا نام ہے. آپ مہاتما جی کے آشرم میں رہتے ہیں. مہاتما جی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کو شری ونوبا کے نام سے مطلع کر دیا ہے.

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی وائسرائے کو اطلاع دے چکے ہیں کہ پہلے ستیہ آگرہی شری ونوبا بھاوے ہندوستان کی جنگ کی کوششوں کے خلاف تقریر کی آزادی کے حق کو استعمال کر کے کب اور کس جگہ ستیاگرہ کریں گے. جو خط بھیجا جائے گا. اس میں اسکیم کی تفصیل درج ہونگی. وائسرائے کے پاس خط پہنچنے کے بعد فوراً اسکیم کا اعلان کر دیا جائے گا.

ہندوستانیوں کی معاشرت کا ہو بہو فوٹو

ہر شخص کے عروج و زوال میں عورت کا ہاتھ ہے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

سنیچر ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب سوشل ڈرامہ

بھابی

خاص اداکار: رینکا دیوی ۔ میرا دیوی ۔ مایا دیوی
پی ۔ جے ۔ راج ۔ نذیرہ ۔ بیٹھا والا

آنیوالے تماشے | پاگل (ریجنت) بھروسہ (منروا)

موجودہ جنگ کے بعد دنیا کا نیا نظام اب سے بالکل مختلف ہوگا

میسور ۱۱ اکتوبر ۔ جگمن بھان محل میں آج دیوان ریاست میسور سر مرزا اسمٰعیل نے ریاستی اسمبلی کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے برطانی مشرقی مقبوضات کی اس کانفرنس کا ذکر کیا جو دہلی میں ہونے والی ہے ۔ اور فرمایا کہ اس کانفرنس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ اس کے بعد آپ نے ریاست کی جنگی امداد کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت پر زور دیا ۔

ریاست کی صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے دیوان موصوف نے سونے کی کانوں میں ذکر کیا یہ کام بدستور جاری ہے ۔ اگرچہ سونے کی مقدار کچھ کم ہوگئی ہے لیکن مالیت تین کروڑ گیارہ لاکھ سے تین کروڑ چالیس لاکھ ہوگئی ہے اور کمپنیوں کا منافع ۶۲ ہزار دو سو ستر سے ۷۰ ہزار ایک سو اکیس پونڈ ہوگیا ہے ۔ سال کے آخر میں قیمت اتنی بڑھ گئی کہ کبھی اتنی نہ رہی تھی اور سو روپیہ فی اونس سے زیادہ کی قیمت کے سونے پر ٹیکس لگا دیا گیا ۔ اس کے لئے مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میں ایک قانون پاس ہوا ۔ سال کے آخر تک یہ رقم ٹیکس ۸۶۶۷۶۸ روپیہ ہوگئی ۔ مزید سونا معلوم کرنے کی کوشش کی ہے ۔ دو گاؤں میں تھوڑا بہت سونا دریافت کیا ہے لیکن سونا اخذ کرنے کی اجرت قیمت سے زیادہ تو نہ ہوگی ابھی تک یہ طے نہیں ہوا ہے ۔

بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ موجودہ جنگ کے بعد ایک نیا نظام قایم ہوگا ۔ جو اب تک کی حالت سے مختلف ہوگا ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اور تمام بنی نوع انسان ایک ایسے تاریخی دور سے گزر رہے ہیں جو بہت نازک ہے اور جو مستقبل کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگا ۔ اس وقت ہمیں ملک کی اقتصادی ترقی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے ۔ اور عوام کی معیار زندگی کو بہتر بنانے کی طرف اور زیادہ توجہ دینی چاہیئے ۔ کوشش جنگ کے متعلق آپ نے کہا کہ ہمیں اپنے وسیلوں کا جائزہ لینا چاہیئے ۔ تاکہ لوگوں کی روزی حاصل ہونے کی آزادی اور آزاد قوموں میں جگہ لینے کا موقعہ رہے ۔

آخر میں آپ نے مہاراجہ کشمیر کو شردھانجلی پیش کی

وائسرائے کی کشمیر کو روانگی

شملہ ۱۱ اکتوبر ۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے لیڈی لنلتھگو اور پارٹی آج صبح کشمیر تشریف لے گئے ۔ ہز اکسیلنسی ۲۴ اکتوبر کو دہلی آ جائیں گے ۔ وائسرائے کی

ڈبل پروگرام ـــ ڈبل پروگرام ـــ ڈبل پروگرام

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام، پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

رنجیت فلم کمپنی کے دو مشہور ڈرامے

اچھوت اور ٹھوکر

الیشور لال اور چارلی کے کام دیکھکر آپ خوش ہو جائیں گے

ایک ٹکٹ میں دو تماشے دیکھئے

رعنائی سے شملہ کا موسم عملی طور پر ختم ہوگیا ۔ سول محکمہ آج بند ہوگئے ۔ اور کل دہلی میں کھل جائینگے فوجی ہیڈ کوارٹر ۱۳ اکتوبر کو دہلی آ جائینگے ۔ ۱۶ اکتوبر تک نئی دہلی میں حکومت ہند کے تمام دفاتر میں کام شروع ہو جائے گا ۔

روس اور ترکی میں دوستانہ تعلقات

استنبول ۱۰ اکتوبر ۔ ترکی کے سفیر مقیم ماسکو مسٹر حیدر نے روس کو روانگی سے پہلے ایک بیان میں روس اور ترکی کے درمیان دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کی اہمیت پر خاص زور دیا ۔ ترکی کے پولیٹیکل حلقوں میں اس بات کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے ۔

مسٹر حیدر نے مزید کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں اور اس بات کی ضرورت ہے کہ انکو اور زیادہ مضبوط کیا جائے

بحکم جناب مسٹر ہیرپرشاد گپتا منصف صاحب بہادر شہر کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشتہر منوخی ڈگری یکطرفہ

(آرڈر ۹ ۔ قاعدہ ۱۳)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۲۵۵ سنہ ۱۹۳۹ء

متفرقہ نمبر ۲۳۲ سنہ ۱۹۴۰ء

سوم چند ولد ہیرا چند قوم دلیش مالک فرم موسومہ سوم چند ہیرا چند واقع سارسہ ضلع کیمبل پور صوبہ بمبئی ۔ مدعا علیہ اپیل

بنام کیسر لال

بنام کیسر لال ولد چھبیلا لال قوم برہمن گجراتی مالک فرم موسومہ بی ۔ جے ترویدی واقع رام گنج شہر کانپور (۲) امبالال ولد جے سنگھ ساکن سارسہ ضلع کیرا صوبہ بمبئی ۔ مدعا علیہم فریقثانی

ہرگاہ مدعا علیہ مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء جو مقدمہ مذکور الصدر میں صادر ہو چکی ہے پیش کی ہے ۔

لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہوکر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے ۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا ۔

بحکم بسنت لال صفرم
عدالت سٹی منصف کانپور

(مہر عدالت)

۴۰۰ میل کی رفتار والے ہوائی جہاز

لندن ۱۱ اکتوبر ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ہوائی جہازوں کی جو نئی قسم تیار کی ہے وہ برطانیہ کو ڈیلوری کے لئے تیار ہے اسکی رفتار ۴۰۰ میل فی گھنٹہ ہے اور انہیں ۲ مشین گن اور ایک توپ لگی ہوئی ہے ۔

شاندار ـــ سولھواں ہفتہ

کانپور کے ایک لاکھ ۴۵ ہزار آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں

سرکو پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۔ پونے سات اور پونے دس بجے رات

میٹنی شو ۔ اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بہترین رنگین ڈانس

لکشمی

تاریخ مصر پر ایک نظر

بقیہ صفحہ اول

ان کے بعد اسمٰعیل پاشا انکے جلیل القدر جانشین ہوئے اور انھوں نے ان اصلاحات کو اور اس تنظیم کو اور فروغ دیا ۔ اعلیٰحضرت ملک فواد اول مرحوم کے دور حکومت میں مصر کی حالت اور بھی سدھر گئی ۔ اور مصر کی سیاسی زندگی میں استقلال و استحکام پیدا ہو گیا ۔

اعلیٰحضرت ملک فواد اول مرحوم ۔ خدیو اسمٰعیل پاشا مرحوم کے فرزند تھے مرحوم فواد اول ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء کو متولد ہوئے اور ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء کو تخت نشین ہوئے ۔

اس زمانے میں بین الاقوامی جنگ بشدت تمام جاری تھی اور یہ نہیں معلوم تھا کہ مصر کا مستقبل کیا ہوگا ۔ ملک فواد مرحوم کی بیدار مغزی ہشیاری بجنگی ۔ تدبیر اور انکی وطن پرستی اور انکے حسن سیاست کی وجہ سے مصریوں کی قومی زندگی کا سفینہ جنگ کے طوفانی بھنور سے صحیح و سالم باہر نکل آیا ! اور دنیا کے سامنے مصر نے اپنی آزادی اور اپنے استقلال کا اعلان کر دیا ۔

۱۹ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء کو ملک فواد نے مصر کے آئین اساسی کی تیاری کے لئے فرمان صادر کیا اور ملک موصوف نے ۱۵ مارچ کو مصر کی مجلس شوریٰ ملی کی رسم افتتاح ادا کی ۔ اور اس کام کو جسے ملک موصوف کے اسلاف بزرگوار نے مصر کی آزادی اور مصر کے استقلال کے لئے شروع کیا تھا انجام تک پہنچایا اس سے مصر کی انفرادی حیثیت قایم اور استوار ہوگئی اور یہ مہم بہترین طریقہ پر منزل تکمیل تک پہنچ گئی ۔

مصریوں کے لئے ملک فواد وطن پرستی کی ایک بڑی مثال قایم کر گئے ۔ مرحوم علاوہ بریں کہ والی ملک تھے اپنے زمانے کے بڑے معالم علم اور نکتہ رس اصحاب میں شمار ہوتے تھے ۔

ملک موصوف نے ملک مصر کی سب سے بڑی اور گرانقیمت خدمت یہ انجام دی کہ اس ملک میں زراعت کو فروغ دیا اور رقبہ زیر کاشت کو بڑھانے کی جدوجہد کی زراعتی انجمنوں کا ذوق و شوق اور آبپاشی کے مسائل میں دلچسپی اس مرحوم کے زمانے کی یادگار ہیں ۔

اس بادشاہ کے دیگر کارناموں میں وہ خدمات بھی شمار ہوتی ہیں جو آبا و اجداد کی پیروی میں مصریوں میں تعلیم و تدریس کو رواج دینے میں کی گئیں ۔ فواد اول کا قایم کردہ مدرسہ آجکل سب سے بڑی درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے اور اس یگانہ زمانہ کی ایک پایندہ یادگار ہے ۔

شاہ جواں بخت ملک فاروق اپنے والد بزرگوار کے بعد تخت شاہی پر رونق افروز ہوئے ۔ اور ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء کو جب قانونی لحاظ سے سن و بلوغ کو پہنچے تو ملک مصر کی عنان حکومت کو اپنے ہاتھوں میں سنبھال لیا ۔ اور نہایت فراست اور ہوشمندی سے ان تمام تجاویز کو ترقی دی جنہیں ان کے والد بزرگوار نے شروع کیا تھا اور مصر کی عظمت اور مصر کے استقلال کے لئے سعی بلیغ کی اور کر رہے ہیں ۔

مصر کی جدید تاریخ کے مطالعہ سے یہ تاریخی نکتہ روشن ہو جاتا ہے کہ مصر کے جسد قومیت میں ایک زندہ و پایندہ روح موجود ہے اور ہمیشہ حوادث عالم کے مقابلہ میں ان لوگوں نے استقامت و استقلال کا ثبوت دیا ہے ۔

مصر کی اجتماعی زندگی کی تاریخ مصریوں کی درخشاں معنوی فتوحات سے لبریز ہے اور بڑے بڑے واقعات کی درپیش ہونے پر مصریوں نے علمی اور روحانی لحاظ سے اپنی برتری و فوقیت کا متعدد مرتبہ ثبوت دیا ہے اور اپنی قومی زندگی کی تعمیر و ترقی کے لئے ان لوگوں نے بڑی قربانیاں ص

ص دی ہیں اور بڑے معرکوں میں حصہ لیا ہے دیگر متمدن ممالک کی طرح مصر نے اپنی جدید زندگی میں موجودہ تمدن سے اور علم کی روشنی سے بھی کافی استفادہ کیا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ عربی زبان کی ترقی اور عربی لغت کے بڑھانے میں اور اس میں مفید اضافہ کرنے میں مصریوں کی علمی و ادبی کوششیں بڑی حد تک بارآور ہوئی ہیں اور عرب دنیا کو ان کا ممنون احسان ہونا چاہیئے ۔

شاہ کامگار تاجدار مصر کے زمانے کی قلمی و ادبی و اجتماعی و اقتصادی تحریکیں اور یہ تمام ذوق و شوق جو آجتک نظر آ رہا ہے اور وہ رفتار جس سے مصر روز دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے ۔ اس زمانے کی یادگار کو تازہ کرتے ہیں جبکہ اس قدیم ملک میں فراعنہ کی سلطنت تھی اور سالہا سال تک اور صدیوں تک ملک مصر کا علم و فضل کا چراغ اپنی روشنی سے اقصائے عالم کو منور کرتا رہا ۔ دنیا کی ترقی اور بہبودی کے راستے میں مصر سعی بلیغ کرتا رہا ۔

ایک مہینہ کی گھمسان لڑائی کا نتیجہ

لندن ۱۲ اکتوبر ۔ برطانیہ کی جنگ کو ایک مہینہ ہو چکا اب جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہو چکا اور مستقبل میں کیا ہونے والا ہے ۔ اوسطاً ہر روز چار سو جرمن بمبار جہاز حملے کے لئے آئے اور انھوں نے شہری آبادی اور بالخصوص عورتوں اور بچوں کے سروں پر جنگ لڑی ۔ ہزاروں مکان تباہ ہوگئے ۔ جو زیادہ تر مزدور پیشہ لوگوں کے تھے ۔ چند اسٹوروں اور بہت سے چھوٹے مکانوں پر بم آکر گرے مگر صنعتی نقصان بہت کم ہوا ہے ۔ ... ۸۵۰ آدمی مر گئے ۔ اور بارہ ہزار زخمی ہوئے ۔ ایک ماہ کی گھمسان لڑائی کا یہ نتیجہ ہے ۔

ہندوستانی عورت کیلئے سہاگ کی کیا قیمت ہے؟

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

سُر پروڈکشن کا سماجک ڈرامہ

سہاگ

خاص اداکار ۔ کمار ۔ ببو ۔ مظہر خان ۔ آشالتا ۔

ساتھ میں | موجودہ جنگ کی ایک ریل بھی دکھائی جائے گی ۔

آنے والے تماشے | دیوالی ۔ ہارجیت ۔ پردیسی

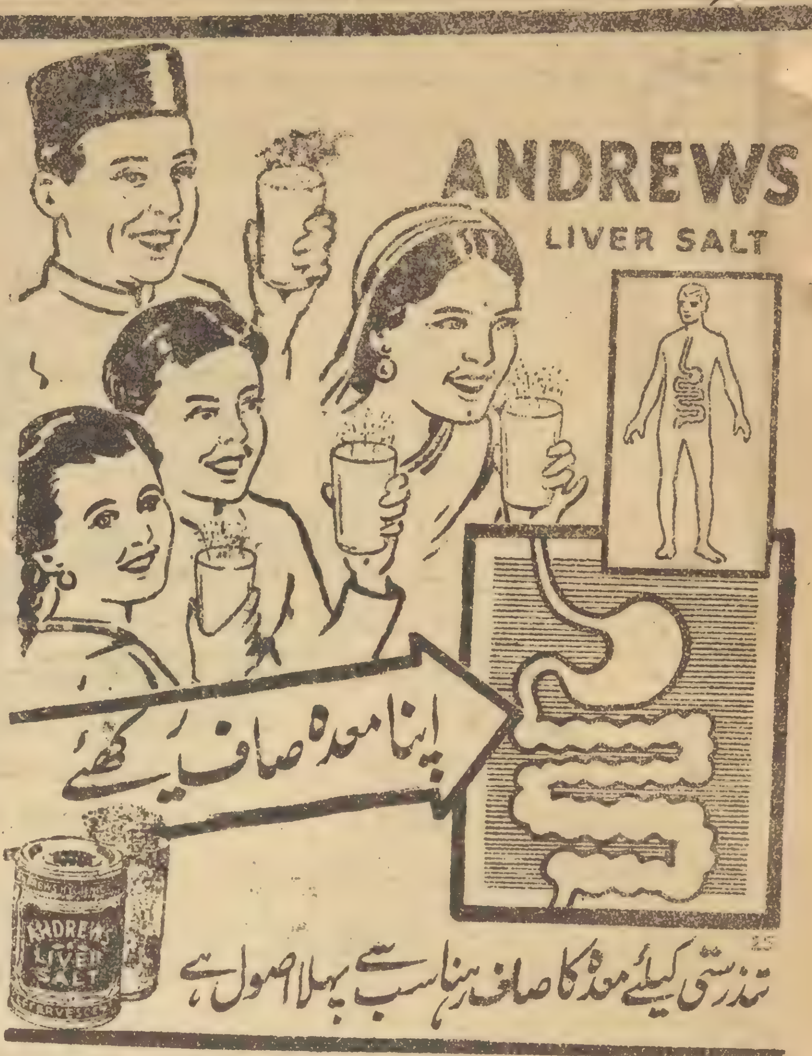

ریاستی مسلم لیگ کا اجلاس

علی گڑھ ۱۴/ اکتوبر. کل آل انڈیا ریاستی مسلم لیگ کی میٹنگ میں بارہ رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں سے ایک امداد جنگ کے متعلق دوسرا ریاستوں کے آئینی مسئلوں کے متعلق تیسرا ریاست حیدرآباد کے متعلق اور باقی اور متفرق معاملوں کے متعلق تھے جنگ کے متعلق رزولیوشن کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ یہ جنگ مشرق کی طرف پھیلتی جارہی ہے جس سے ان اسلامی ملکوں کی جو اسلامی کلچر اور تہذیب کے مخزن ہیں آزادی چھن جانے کا اندیشہ ہے اور خود ہندوستان کے تحفظ کو خطرہ ہے اس لئے نازی ازم اور فیسنزم سے مقابلہ میں برطانیہ کو تہ دل سے مدد دی جائے. اور تعاون کیا جائے آئینی اصلاحات کے متعلق والیرائے ہند کے بیانوں پر اظہار پسندیدگی کیا گیا. ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مسلمانان ریاست کی نمائندگی ریاستی مسلم لیگ ہی کرسکتی ہے کمیٹی نے برطانی حکومت اور ریاستوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ کوئی آئینی تبدیلی ریاستی مسلمانوں کی مرضی کے بغیر منظور نہ کریں.

ایک اور رزولیوشن یہ پاس کیا گیا کہ ریاستوں میں کانگریس کی اور کانگریسی لیڈروں کی سرگرمیاں نہایت خطرناک ہیں اور مسلمانوں کی حق اسی میں مخل ہیں کمیٹی نے ہندو سبھا کے لیڈروں کی اس موجودہ پالیسی پر اظہار ناپسندیدگی کیا برطانی حکومت سے مہاسبھا کے ناقابل قبول مطالبے منوانے کے لئے وہ ایک پان ہندو محاذ میں ہندو ریاستوں کو بھی شامل کرنا چاہتی ہے دیسی والیان ریاست ایسی جارحانہ سرگرمیوں کو روکیں اور اپنی فیاضانہ پالیسی سے یقین دلائیں کہ انکے راج میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ رہیں گے.

ریاست حیدرآباد کے متعلق رزولیوشن میں یہ اُمید ظاہر کی گئی کہ برطانوی حکومت ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیتے وقت حیدرآباد کے مطالبوں کو پوری طرح ذہن میں رکھے گی کہ جو علاقے ریاست حیدرآباد نے برطانی حکومت کو دیئے تھے. وہ واپس کئے جائیں اور حیدرآباد کے آزاد اور برابر کے درجہ کے ملک سے ایک نیا معاہدہ کیا جائے.

کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ جن ریاستوں میں اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے اُن سے مسلمان مطمئن نہیں ہیں. [illegible] ان اصلاحات کا نفاذ نہ کیا جائے. اور دوبارہ غور کرکے مسلمانوں کو الگ حق انتخاب معقول وزیج اور موثر تحفظ اشت دیا جائے.

فلسطین سے ترکی میں براڈ کاسٹ

یروشلم. بذریعہ بحری تار. عربی اخبارات نے ترکی خبروں کے بلیٹن کا خیر مقدم کیا ہے. یہ بلیٹن یروشلم سے رات کے ۸ بجے نشر کیا جائے گا. اور اس کا آغاز ترکی قونصل جنرل جلال گراز میں کرینگے. اخبار الیفہ رقمطراز ہے کہ ترک ایک بہت بڑی قوم ہے جنکی ایک شاندار تاریخ ہے انکے حلیف برطانیہ کے ساتھ انکے تعلقات بہت اچھے ہیں ترک ہمارے پڑوسی ہیں اور ہمارے ممالک ایک ہی رشتہ اتحاد میں منسلک ہیں. اس براڈ کاسٹ کی افتتاح پر ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ قوم کی ترقی کی طرف اٹھایا گیا ہے.

تمام سیریل ڈراموں سے زبردست
روزانہ ۶½ بجے ۹½ بجے
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
جمعہ ۱۸/ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے
FLASH GORDON
ڈکٹیٹر کی موت
جسمیں سائنس کے کرشمے، حیرت انگیز ایجادیں اور جنگ و جدل کے تمام دکھائے گئے ہیں

آبرو کا سودا

(بقیہ صفحہ ۴)

میں نے اپنے دماغ پر زور دیا کہ شاید مجھے غلط فہمی ہورہی ہے مگر نہیں وہ بسنتی ہی تھی، منہ پہ پوڈر لب اور رخسار شفق کی طرح سُرخ ہاتھوں میں تیلی تیلی زریں چوڑیاں اور پیر میں ایک بیش قیمت انگریزی وضع کا بوٹ.

ایک لمحہ تک ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے.

"پر نام —— ڈاکٹر صاحب؟" آخر اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے ابتدا کی.

"بسنتی —؛ تم —— یہاں ؛ کیسے ؛" مجھے خود بھی معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا تھا.

"دھیرے دھیرے مہاراج آپکو سب کچھ معلوم ہو جائیگا" اس نے کہا اور سٹور کے ملازم کی طرف پلٹ کر اس نے جلدی جلدی چیزوں کا آرڈر دیا اور مجھے اشارے سے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا. میں بلا تامل اس کے پیچھے ہو لیا. کار مختلف سڑکوں اور چوراہوں سے گذر رہی تھی. اور میں خاموش دل ہی دل میں بسنتی کی اس عظیم الشان زندگی پر تعجب کر رہا تھا، وہ تمام راستے بھر خاموش رہی. آخر کار بازار کے ایک بارونق حصے میں پہونچکر رک گئی. سردی کے باوجود یہاں غیر معمولی چہل پہل تھی. بسنتی اتر کر آگے آگے چلنے لگی اور میں اس کے پیچھے ہو لیا. وہ سامنے والی سہ منزلہ عمارت میں داخل ہو کر زینوں کو طے کرتی ہوئی تیسری منزل پر ایک کمرے کے سامنے رک گئی. دروازہ کھلا اور ہم اندر داخل ہو گئے.

کمرہ روشنی سے بقعہ نور بنا ہوا تھا، چھت اور دیواروں میں مختلف اقسام کے رنگین گلوب دیزاں تھے. جن سے روشنی چھن چھن کر منقش قالین اور غالیچوں پر پڑ کر ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی. فرنیچر نہایت اعلیٰ اور جدید قسم کا تھا. کھڑکیوں پر ریشم کے دبیز ہلکے پردے ہوائیں آہستہ آہستہ لہرا رہے تھے. اور الماریوں کے قد آدم شیشے کمرے کی ہیئت کا عکس مختلف زاویوں سے پیش کر رہے تھے.

بسنتی نے مجھے ایک کرسی پر بٹھایا اور خود میرے قریب بیٹھ گئی. اس کی نگاہوں میں یاس و حسرت کا دریا موجزن تھا.

"آپ میری اس زندگی پر نفریں بھیجیں گے. مگر میرا اس میں کوئی قصور نہیں، جب میں مصیبت کے سمندر میں اکیلی چھوڑ دی گئی تو سماج نے میری کوئی مدد نہ کی، جب میں نے باعزت زندگی بسر کرنا چاہی تو سوسائٹی کے شرفا نے مجھے بدکاری پر مجبور کیا. میری آہوں اور آنسوؤں کا جواب سماج نے ٹھوکروں اور ملامتوں سے دیا اور آج میں اس ذلیل پیشے کو اختیار کئے ہوئے ہوں. آپ ہی کے سماج کے کرتا دھرتا میری چوکھٹ کو اپنی سجدہ گاہ بنائے ہوئے ہیں . .

بسنتی رک گئی. اس کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے اور سردی کے باوجود اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے شبنم کی طرح دمک رہے تھے. میں نے اس سے پہلے بھی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے وہ اس کے راموکے لئے بہائے گئے تھے اور آج وہ اپنی ندامت اور راموکی یاد میں بہائے جارہے تھے

مجھے بسنتی سے بہت کچھ کہنا تھا مگر اب مجھے اس سے کہنے کا کوئی حق نہ تھا. جب وہ باعزت اور عفت مآب زندگی بسر کر رہی تھی تو لوگ اس کی دستگیری میں مانع رہے. اور آج جب اس نے دنیا میں زندہ رہنے کے لئے اپنا راستہ آپ ڈھونڈھ نکالا تو اسے اس فعل پر دنیا والوں کو نکتہ چینی کرنے کا کیا حق حاصل ہے.

"بائی جی سیٹھ جی آپ کو یاد کرتے ہیں." ملازمہ نے دروازے میں سے داخل ہو کر نہایت ادب سے جھک کر کہا.

"انھیں ٹھہراؤ. مجھے ابھی فرصت نہیں" بسنتی نے بے پروائی سے جواب دیا اور ملازمہ چلی گئی" کیا آپ جانتے ہیں سیٹھ صاحب کون ہیں یہ اُن شریف اور پاکباز ہستیوں میں سے ہیں. جن کے ہاتھوں میں آپ کے سماج کی باگ ڈور ہے. سوسائٹی میں انکی بڑی عزت ہے دولت ان کے قدموں میں ہے، اور پرماتما کی دیا سے بیوی بچے بھی ہیں اور ——"

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر میں اٹھ کھڑا ہوا.

بسنتی مجھے بہت ضروری کام ہے. کافی دیر ہوچکی ہے. اب میں چلتا ہوں. میں ہیٹ سنبھال کر چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا.

وہ مایوسانہ نگاہوں سے میری طرف دیکھنے لگی.

"ڈاکٹر صاحب ابھی مجھے بہت کچھ کہنا ہے. آپ تو ناراض ہو گئے؟"

"آپ تو ڈاکٹر ہیں اور پھر میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آپ کے سینے میں غریبوں کی مصیبت پر آنسو بہانے والا دل بھی ہے میں تو سمجھ رہی تھی کہ شاید آپ کو میری حالت پر ترس آجائے. مگر افسوس اب آپ بھی مجھ سے نفرت کرنے لگے"

وہ رو رہی تھی.

"میں پھر ملوں گا." میں نے کہا اور تیزی سے نیچے اتر آیا. مبادا وہ میری آنکھوں کو نہ دیکھ لے. جن میں آنسو جھلک رہے تھے.

غریب بسنتی —— نفرت؛ مجھے تجھسے ہمدردی ہے. گہری ہمدردی.

اس روز میں رات بھر نہ سو سکا. میرے لئے بسنتی کی عبرتناک زندگی ایک مسئلہ لاینحل تھی. آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟

شراب یا سماج؟

شاید دونوں ——

کیوں نہ ہو.
ڈالڈا ونسپتی کو استعمال کرتا ہے.

یہ اُن ہزاروں اشخاص میں سے ایک ہے جو ڈالڈا کا استعمال کرنے لگے ہیں اور اس لئے وہ نہیں بہتر اور زیادہ صحت بخش خوراک مل رہی ہے ڈالڈا ہر قسم کا کھانا پکانے کے لئے عُمدہ ترین چیز ہے. اس میں وہ حیاتیات پرور موجود ہے جو قوت و صحت کے لئے لازمی ہے. اس میں کسی جانور کی چربی نہیں اور بناتے وقت ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا. چونکہ سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے اس لئے نہ ملاوٹ ہو سکتی ہے نہ گرد اور مکھیاں اسے آلودہ کرسکتی ہیں.

ڈالڈا کے استعمال سے آپ ہر ماہ کئی روپے کی کفایت کرسکتے ہیں کیونکہ یہ ارزاں بھی ہے اور برکت والی چیز ہے. اسکو استعمال کرکے دیکھیں کہ کس طرح آپ کے بال بچوں کی صحت کی بہتری ہونے کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کے خرچ میں بھی کمی ہوتی ہے

خواہ مٹھائیاں اور پوریاں بنانی ہوں خواہ چاول، پلاؤ وغیرہ کو بگھارنا ہو خواہ چپاتیاں چپڑنی ہوں خواہ کچھ کرنا ہو ڈالڈا ہر دفعہ بہترین نتائج پیدا کرتا ہے.

ڈالڈا سے کام لینا آسان ہے. یا ایک چمچہ بھر آگے کھانے میں ڈال دیں یا گرم کرکے حسب معمول اُوپر سے ڈالیں.

صرف سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے
۱ سیر کے ۲ سیر کے اور ۵ سیر کے ڈبے ہیں. سب دکانوں سے مل سکتے ہیں.

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD., BOMBAY HVM. 11-169 UD

مسٹر جناح کی اپیل

بمبئی ۱۱/ اکتوبر. مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان پہلی نومبر کو مسلمانان عالم کی آزادی پر حملوں کی مذمت کا دن منائیں

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۴۶۶

بعدالت مال تحصیلدار صاحب مقام ملہور ضلع کانپور

پنڈت گیان ناتھ رستاؤ زمیندار نمبردار موضع لسون محال متھرا پرشاد پرگنہ ملہور ضلع کانپور

بنام بسمیر ولد مرلی قوم دھانک سا کن و کاشتکار قانونی موضع لسون پرگنہ ملہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ملہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو.

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا.

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا.

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحیرۂ روم میں جنگ

برطانیہ اور اطالیہ کی بحری طاقتیں

اخبار "اطلاعات" تہران میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے
شمالی سمندروں کے بجائے بحری جنگ جدال اب بحیرۂ روم میں منتقل ہوگئی ہے۔ کل تک ان سمندروں میں سکون تھا آج زبردست بحری جنگوں کے واقع ہونے کا ان سمندروں میں ہر وقت اندیشہ رہتا ہے اگرچہ بحیرۂ روم کوئی بڑا سمندر نہیں ہے لیکن مختلف حکومتوں نے اپنی بحری فوجیں ان سمندروں میں جمع کردی ہیں۔ فوجیں جمع کرنے کا کام کچھ دن سے ہورہا تھا۔ ایک طرف فرانس کے بہترین جنگی جہاز یورپ کے ساحلوں پر اور اپنے افریقی مقبوضات و مستعمرات کے کناروں پر جمع تھے۔ دوسری طرف سے انگریزوں کے بڑے بڑے جنگی جہاز جزیرہ مالٹا اور اسکندریہ اور جبل الطارق میں ہر وقت آمادہ و تیار اور موجود تھے۔ تیسری طرف اطالیہ کے بہترین جہاز سسلی اور پانتلریا اور ٹیونس کے ساحلوں پر حاضر تھے۔ اس کے علاوہ یونان اور ترکیہ اور ہسپانیہ کی بحری فوجیں بھی انھیں سمندروں میں جمع تھیں۔ بحرۂ روم ہی ایسا سمندر ہے جس پر دنیا کے تین بڑے بڑے براعظموں کے ساحل واقع ہیں اور ان ساحلوں پر قدیم اور صاحب قدرت واقتدار قومیں آباد ہیں اور اس سمندر کے ساحلوں پر بڑی تجارت اور آمدورفت کے مرکز موجود ہیں۔

آخر کے ان چند سال میں انگلستان اور ہندوستان کے مابین آمدورفت بحیرۂ روم میں سے تھی اور ایسا سمجھا جاتا تھا کہ اس بحری راستے پر پورا تسلط و اختیار برطانیہ کا ہے۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ اطالیہ فوراً اس راستہ کو روکنے کے لئے جنگ شروع کردیگا۔ بہت سے لوگ یہ قیاس کرتے تھے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی بحری جنگ انگریزی مڈل اور فرانسیسیوں کے بیڑے اور اطالیوں کے بیڑے کے مابین بحیرۂ روم میں ہوگی لیکن یہ جنگ اس وقت تک نہ ہوئی جب تک کہ فرانس اور اطالیہ اور فرانس اور جرمنی کے مابین متارکہ جنگ کے عہدنامہ پر دستخط نہیں ہوگئے۔ لیکن اب برطانوی اور اطالوی بیڑوں میں چھوٹی چھوٹی جنگیں جو ایک بڑی جنگ کا پیش خیمہ ہیں شروع ہوچکی ہیں۔

اہل عالم کو انتظار تھا کہ فرانس کا بحری بیڑہ بحیرۂ روم میں کوئی کارنامہ دکھائے گا۔ لیکن سب کے خلاف توقع فرانس کے بیڑے نے جنبش تک نہ کی۔

آجکل انگلستان بحیرۂ روم کے دو نہایت اہم موقعوں پر یعنی نہر سویز کے دہانے پر اور جبل الطارق پر قابض ہے۔ اور یہ دونوں اہم مقامات ان کے اختیار میں ہیں۔ اور اس کے علاوہ مصر کے ساحل پر اور مالٹا کے بحری مستقر پر اور جزیرہ قبرص پر کافی فوجیں پڑی ہیں۔ اطالیہ نے بھی اپنی تمام بحری قوت بحیرۂ روم میں یکجا کردی ہے تاکہ اپنے زبردست اور قوی پنجہ نے حریف کے ساتھ زور آزمائی کرسکے۔

اطالیہ کی بحری قوت کا مرکز "دودکانیز" کے بارہ جزیرے ہیں۔ یہاں ہر وقت بحری فوج اور بیڑہ تیار رہتے۔ یہ انتظامات علاوہ پانتلریا کے بحری مستقر کے ہیں جہاں اطالوی ملک کے دفاعی استحکامات بھی موجود ہیں۔ یہ انتظامات جدید نہیں ہیں اور اطالیہ کی طاقت و استحکامات کسی پر پوشیدہ نہیں ہیں۔

اطالیہ کی بحری طاقت

بحیرۂ روم میں اطالیہ کی بحری طاقت بہت زبردست ہے اور دو لحاظ سے یہ بحری طاقت قابل توجہ ہے ایک اس لحاظ سے کہ گزشتہ چند سال سے اطالیہ اپنی بحری قوت کے بڑھانے کی شدید اور زبردست کوشش کررہا ہے اور جدید ترین قسم کے بہت سے جہاز تعمیر کرچکا ہے۔ دوسرے اس لحاظ سے قابل توجہ ہے کہ بحیرۂ روم کے حالات کے بموجب اور بحیرۂ روم میں فن جنگ کے بہتر تدابیر و انتظامات کی نوعیت کے پیش نظر اطالیہ نے جنگی جہاز تعمیر کئے ہیں اور اپنی بحری قوت کو ترقی دی ہے۔

اطالیہ پہلی حکومت ہے جس نے سنہ ۳۴ء میں ۳۵ ہزار ٹن کے دو جہاز تعمیر کرنے شروع کردیئے تھے۔ ایک جہاز کا نام "لیتوریو" اور دوسرے جہاز کا نام "وتیوریو ونتو" تھا۔

اس کے علاوہ اطالیہ نے ۲۳ ہزار ۶ سو ٹن کے چار جہاز "کاونٹادی گاورو" قسم کے تعمیر کئے اور ان کی تعمیر میں بہت روپیہ صرف کیا اور بہت کوشش کی۔ ان جہازوں کی توپیں بالکل بدل دیں اور ۳۰،۵ سنٹی توپوں کے بجائے ۳۲،۰ سنٹی کی توپیں نصب کردیں اور ان کے انجن بھی بالکل بدل دیئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کی رفتار بہت زیادہ ہوگئی اور یہ جہاز بتیس ناٹ فی گھنٹا کی رفتار سے چلنے لگے۔ ان جہازوں کی بیرونی فولادی چادروں میں بھی نہایت مستحکم اور عمدہ تبدیلیاں کی گئیں۔ ہر ایک جہاز میں طیارہ شکن توپوں کا بھی انتظام کردیا گیا۔

اصولی طور پر اطالیہ کے پاس چار زرہ دار اور جدید قسم کے جہاز موجود ہیں جن کی رفتار ۲۸ یا ۳۰ ناٹ فی گھنٹہ سے کسی صورت میں کم نہیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ۱۸ توپیں نصب ہیں جن کا دہانہ ۳۸۱ ملیمیٹر ہے اور دس توپیں ایسی ہیں کہ جنکا دہانہ ۳۲۰ ملیمیٹر ہے۔ "لیتوریو" اور "وتیوریو ونتو" قسم کے زرہ پوش جہاز رفتار کے لحاظ سے یورپ میں نظیر نہیں رکھتے۔

اطالیہ کی بحری فوج کے پاس متعدد سنگین اور مسلح تباہ کن جہاز ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۲۰۳ ملیمیٹر دہانے کی توپیں نصب ہیں۔

اطالیہ کے پاس پانچ ہزار ٹن سے ۸ ہزار ٹن تک کے بارہ تباہ کن جہاز موجود ہیں۔

اطالیہ کے پاس "اڈورانگن" قسم کے جہازوں کی کمی نہیں ہے اور ہزار ٹن سے لیکر اکیز اور سات سو ٹن تک کے ۴۷ "اڈورانگن" قسم کے جہاز اطالیہ کے پاس موجود ہیں۔ اطالیہ کے چھوٹے تباہ کن جہازوں کی بابت مشہور ہے کہ ۴۳ ناٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتے ہیں اور ان میں سے بعض کی رفتار ۴۲ ناٹ فی گھنٹہ بھی ہے۔

حکومت اطالیہ نے ۳۵ء کے بعد اپنی آبدوزوں میں بہت سی جدید ایجادات سے کام لے کر نئے قسم کے آلے نصب کئے اور اپنی زیر بحری طاقت میں بہت توسیع کی۔ چنانچہ اب اطالیہ کے پاس ایک سو بیس آبدوز کشتیاں ہیں جو پانچ سو ٹن سے ۱۹ سو ٹن کی ہیں۔

اس لحاظ سے اطالیہ کی حیثیت بحرۂ روم میں کافی مضبوط و مستحکم ہے۔ بحیرۂ روم ایک چھوٹا سا سمندر ہے۔ اس کا رقبہ تین ملین مربع کیلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ اس سمندر کی گہرائی چار ہزار چار سو میٹر سے زیادہ کہیں نہیں ہے۔

جزیرہ نما اطالیہ بحرۂ روم کے عین وسط میں واقع ہے اور آبنائے سسلی کی گزرگاہ پر اطالیہ حاوی ہے۔

علاوہ ازیں اطالیہ کی بہت سی مفید بحری چھاؤنیاں جیسی کہ نیپلس و رمسین ہیں اور سسلی اور ردینیا کی بندرگاہیں نہایت مفید ہیں۔ جب سے کہ البانیہ اطالیہ کے تصرف میں آگیا ہے اس وقت سے بحر اڈریاٹک بھی ان سمندروں میں شامل ہوگیا ہے جنپر اطالیہ کا تسلط ہے۔

بحیرۂ روم میں انگریزوں کی طاقت

اطالیہ کے مقابل میں برطانیہ کے قبضہ میں ایک طرف جبرالٹر اور دوسری طرف نہر سویز ہے۔ اور اس کے علاوہ بہترین برطانوی جنگی جہاز مثلاً "ھود" اور "آرک رائل" بحیرہ روم میں موجود ہیں۔

بحیرۂ روم میں جزیرہ قبرص اور جزیرہ مالٹا برطانیہ کی بڑی بحری چھاؤنیاں ہیں۔

اطالیہ کی طرف سے مالٹا پر متعدد مرتبہ شدید ہوائی حملے ہوچکے ہیں۔ اس سے مالٹا کی جنگی حیثیت کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔

انگلستان یہ بھی کرسکتا ہے کہ فوری ضرورت ہو تو اپنے افریقی مستعمرات سے اپنے بحیرۂ روم کی بحری چھاؤنیوں تک رسد اور غلہ اور ضروری اشیاء پہنچادے۔

ابھی انگلستان اور اطالیہ کی جنگ شروع نہیں ہونے پائی تھی کہ انگلستان نے اپنی ضروری تجارتی ال راس امید کے گرد ہوکر ہندوستان بھیجے جانے کے احکام جاری کردیئے تھے۔ انگلستان کے جہازوں کے لئے اس رستہ میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آسکتی ہے۔ انگلستان کے تمام جہاز افریقہ کی تمام بندرگاہوں پر ٹھہر سکتے ہیں۔ وہاں سے بآسانی سامان لیکر بحیرہ ہند میں پہنچ سکتے ہیں۔

بحیرہ روم کے حالات کے سمجھنے کے لئے بحر شمالی اور بحیرۂ روم کے فرق اور مختلف حالات پر غور کرلینا لازم ہے۔ جزیرہ نمائے آئبریا یعنی اسپین اور پرتگال اور جزیرہ نمائے اطالیہ اور جزیرہ نمائے یونان کی وجہ سے بحیرۂ روم تین حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔ بحیرہ روم کی آب و ہوا چلنے والی کشتیوں اور بحری جنگوں کے لئے غیر معمولی طور پر مناسب ہے۔ اس سمندر میں نہ بہت زیادہ مدوجزر آتا ہے اور نہ بڑے بڑے طوفان آتے ہیں۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بحیرۂ روم میں عنقریب ایک شدید جنگ ہوگی۔ یہاں یہ واضح کردینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ اس جنگ میں بحری فوجوں کی لڑائی کے ساتھ ساتھ شدید فضائی جنگ کے آثار بھی نظر آتے ہیں۔

بحیرۂ روم کے اہم دریائی مستقر

اخبار "اطلاعات" طہران میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

اطالوی فوج کے مستحکم قلعے

جغرافیائی اور جنگی حیثیت سے بحیرۂ روم کو تین نمایاں حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا مغربی بحیرۂ روم کا علاقہ جس میں فرانسیسی بندرگاہیں اور فرانسیسی بحری فوج کے قلعے شامل ہیں۔ اتحادیوں اور اطالیہ کی جنگ کے آغاز میں یہ گمان کیا جارہا تھا کہ اس علاقہ میں شدید جنگی کارروائیاں ہونگی۔ دوسرا بحیرۂ روم کا وسطی علاقہ جس میں اطالیہ کا جزیرہ نما اور اطالیہ کی بندرگاہیں اور بحری چھاؤنیاں واقع ہیں۔ تیسرا مشرقی بحیرۂ روم جس کا رقبہ سابق الذکر دو حصوں سے زیادہ ہے اور برطانیہ کی بیشتر بندرگاہیں اور ان کی چھاؤنیاں زیادہ تر اس سمندر میں یا اس کے ساحل پر واقع ہیں۔

انگلستان کے اہم بحری مستقروں کی بابت ہم آج سے پہلے کی اشاعتوں میں مختصراً بیان کرچکے ہیں۔ اور اطالیہ کی بحری فوج کی چھاؤنیوں کے متعلق ہم مندرجہ ذیل تفصیلیں پیش کرتے ہیں گزشتہ چند سال کے عرصہ میں اطالیہ نے بن غازی (واقع مشرقی لیبیا) اور پانتلریا اور سسلی کی بندرگاہوں میں چھاؤنیاں تعمیر کی ہیں جن کی وجہ سے مرکزی بحیرۂ روم میں اطالیہ کا ہر طرح تسلط ہوگیا ہے۔ اس علاقہ میں ہوائی آمدورفت کے سلسلے بھی قایم ہوگئے ہیں ہوائی جہازوں کی فرودگاہیں تعمیر کردی گئیں ہیں ہوائی راستوں میں سے ایک روم۔ سیراکوز اور بن غازی ہے۔ دوسرا راستہ روم۔ سیراکوز لیبیا ہے۔ تیسرا روم سے پانتلریا تک۔ چوتھا راستہ روم۔ سیراکوز۔ لیبیا اور ردیس ابابا تک ہے سیراکوز کی فرودگاہیں اطالیہ کے نقطۂ نظر سے نہایت اہم ہیں۔ مالٹا پر بمباری کرنے کے لئے طیارے ان ہی دو فرودگاہوں سے روانہ ہوتے ہیں لیکن مالٹا کی طیارہ شکن توپوں نے اطالیہ کی ہوائی طاقت اور اطالوی طیاروں کی سرگرمی کو بہت حد تک محدود کردیا ہے۔

پانتلریا

جزیرہ پانتلریا یعنی پانتلاریا سسلی کے آبنائے میں تیونس کی بندرگاہ اور سسلی کے جزیرے کے مابین واقع ہے۔ پانتلریا کا رقبہ تقریباً ایک صد مربع کیلومیٹر ہے اور اس میں نو ہزار پندرہ نفوس زندگی بسر کررہے ہیں۔ اس جزیرہ میں آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے آگ برساتے رہے ہیں۔ اور نہایت خوفناک زلزلے بھی اس جزیرے میں آچکے ہیں۔ چنانچہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء میں اس جزیرے میں تین دن تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ اور اس کے بعد ایسا شگاف ظاہر ہوا کہ جزیرہ کا ایک حصہ غرق ہوگیا۔ پانتلریا میں خوبصورت جنگل اور چراگاہیں اور مشہور نخلستان ہیں نارنگی اور ترنج اور لیموں اور بادام بھی یہاں کے مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ اس سرزمین میں گرم پانی کے چشمے بھی بکثرت موجود ہیں۔

یہ جزیرہ اطالیہ کی آبدوز کشتیوں کی لنگرگاہ ہے۔ اور حکومت اطالیہ کے اکثر جہاز بحیرۂ روم کے اس جزیرہ میں چھاؤنی ڈالے ہوئے ہیں۔ اس کا بڑا فائدہ اٹلی کے لئے یہ ہے کہ آبنائے سسلی پر اطالیہ نے پورا تسلط جالیا ہے اور بحری آمدورفت کے راستہ کی ایک حد تک نگرانی کرسکتا ہے۔ اسی وجہ سے جنگ شروع ہونے پر اطالیہ نے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو مطلع کردیا تھا کہ بحیرۂ روم میں مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کی طرف جانے کے لئے جزیرہ نمائے اطالیہ اور جزیرہ سسلی کے درمیانی آبنائے سے جسے "آبنائے مسینا" کہتے ہیں فائدہ اٹھاسکتے ہیں لیکن تجارتی جہازوں کے لئے یہ راستہ بھی خطرناک ہے کیونکہ انگلستان ان جہازوں کے ساتھ جو اطالیہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں وہی سلوک کریگا۔ جو دشمن کے جہازوں سے کیا جاتا ہے۔

بن غازی

بن غازی اطالوی لیبیا کے شہروں میں سے ایک شہر ہے جو سیرنائیک کے کنارے پر خلیج "سیدرا" کے سرے پر واقع ہے اور شمالی افریقہ کے اہم مستعمرات کا فوجی مستقر اور جنگی محاذ ہے۔ زمانۂ امن میں بھی تجارتی نقطۂ نظر سے یہ شہر نہایت اہم ہے کیونکہ لیبیا کی "مالٹا" اور "اٹلی" اور "جزیرہ کانڈی" سے تجارت اسی راستہ سے ہوتی ہے۔

یہ بندرگاہ لیبیا سے اور مصر سے نزدیک ہے۔ آغاز جنگ سے آجتک برطانوی طیارے متعینہ مشرق وسطیٰ متعدد بار یہاں کی فرودگاہوں اور بندرگاہوں پر حملے کرچکے ہیں۔ طرفین کی فضائی طاقتوں میں یعنی برطانیہ اور اطالیہ کے طیاروں کے مابین اس سرزمین کے اوپر شدید جنگیں ہوچکی ہیں۔

مارشل بالبو کے طیاروں میں بھی اس شہر کے قریب آگ لگ گئی تھی اور یہ طیارے نیچے آگرے تھے۔

تبروک

تبروک لیبیا کے مشرقی حصے میں سیرنائیک پر ایک قدرتی بندرگاہ ہے جسکی آبادی ایک ہزار چھ سو ۷۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ اطالوی جہازوں کی حفاظت اور اطالوی تباہ کن کشتیوں جنگی طیاروں کے پناہ دینے کے لحاظ سے یہ بندرگاہ بے نظیر ہے اور اطالیہ کے جہاز زیادہ تر یہیں ہیں اسلئے برطانیہ کے طیارے اس جگہ اکثر شدید بمباری کرتے ہیں اور دفاع کی غرض سے اطالیہ کے تباہ کن شکاری طیارے اور طیارہ شکن اطالوی توپیں اس ساحل پر حفاظت کے لئے ہر وقت آمادہ ہیں۔

درنا

شمالی سیرنائیک کی بندرگاہوں میں سے درنا ایک بندرگاہ ہے جو خلیج کے انتہائی کنارے پر واقع ہے۔ اس بندرگاہ کی آبادی ۱۶ ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے اس شہر کے زیادہ تر باشندوں کی بسر اوقات ماہی گیری پر ہوتی ہے۔

القصہ توبروک اور درنا اور بن غازی تینوں سیرنائیک کے شمال میں واقع ہیں اور شمالی افریقہ میں یہ مقامات اطالیہ کی بحری اور فضائی فوجوں کی چھاؤنیاں ہیں۔ لشکر کشتی اور جہازوں اور جنگی بیڑے کو پناہ دینے کے لحاظ سے یہ بندرگاہیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ حال میں جن طیاروں نے اسکندریا کی بندرگاہ پر بمباری کی تھی ان میں سے اکثر انھیں تین چھاؤنیوں سے روانہ ہوئے تھے۔

طرابلس

شمالی افریقہ میں طرابلس یا ٹریپولی اطالیہ کے اہم بحری مستقروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر لیبیا کا ایک حصہ ہے۔ لیبیا کے ایک ضلع کا نام بھی طرابلس ہے۔ شہر طرابلس کی آبادی ۶۵۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے اور اس میں دو حصے شامل ہیں۔ ایک پرانا شہر جو مغرب میں واقع ہے اور اس میں سلاطین عثمانی کے قدیم محلات موجود ہیں۔ دوسرا نیا شہر جو اس بندرگاہ کے جنوبی ساحلوں پر آباد ہوا ہے سوڈان کی تجارت مال کے منتقل کرنے کے لئے شہر طرابلس تین دن کا مرکز ہے فنیقی تہذیب کے زمانے سے یہاں خاص قسم کی صنعت و حرفت ہوتی ہے۔ اس صنعت و حرفت کے بعض آثار یہاں اب بھی موجود ہیں اور یہ شہران کے لئے بالخصوص مشہور ہے۔

۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو جب اطالیہ نے لیبیا کو فتح کیا اس وقت اس شہر پر بھی مسلط ہوگیا۔

دودکانیز

جزایر دودکانیز میں بارہ جزیرے شامل ہیں یہ جزیرے بحر ایجین کے جنوب مشرقی حصے میں یعنی بحر "ارشیل" میں واقع ہیں۔

اس مجمع الجزائر میں مندرجہ ذیل جزیرے شامل ہیں۔ "پاکتورہ" یا "پاتنو" "لیپو" "لروس" یا "لیرو" "کلمینوس" "کوس" "نیسیروس" یا "نیسیرو" "استا میالیا" یا "استرو پالیا" "سیرنیا" یا "سیمی" "کاردس" یا "کاسو" "تیلوس" یا "پسکوپیش" "آنتش" یا "خارکی" "کارے تھوس" یا "اسکارپانتو" ان کے علاوہ چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی ان جزیروں کے درمیان واقع ہیں جیسے کہ جزیرہ "شیل" یا جزیرہ "کاستلوریزو" مشرقی بحیرۂ روم میں یہ جزائر دو ہزار ایک سو چالیس مربع کیلومیٹر کے رقبہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان جزیروں کی آبادی ۵۰،۶۲۹ نفوس پر مشتمل ہے۔

ان جزائر کا دارالحکومت "روڈس" نام کے جزیرے میں روڈس نامی شہر ہے بحیثیت مجموعی یہ تمام جزائر اطالیہ کا ایک مستعمرہ شمار ہوتے ہیں۔ معاہدہ صلح "اوشی" کے شرایط کی رو سے سنہ ۱۹۱۲ء میں ترکوں نے جزائر دودکانیز اطالیوں کے حوالے کردیئے تھے۔

جزائر دودکانیز برطانوی چھاؤنیوں سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ اس لحاظ سے مشرقی بحیرۂ روم میں انکی اہمیت بہت زیادہ ہے اطالوی طیارے جب شمالی افریقہ یا مشرقی بحیرۂ روم پر دیکھ بھال کے لئے یا بمباری کرنے کے لئے پرواز کرتے ہیں۔ اس وقت یہ طیارے یا تو اس فرودگاہ سے یا بن غازی سے یا تبروک سے روانہ ہوتے ہیں۔

حیفا کی بندرگاہ پر حال میں جو حملہ ہوا ہے اس میں شریک ہونے والے طیارے یہیں سے روانہ ہوئے تھے۔ چونکہ اطالیہ کی یہ ہوائی فرودگاہیں مصر اور فلسطین سے بہت نزدیک ہیں اسلئے اطالوی حملہ آور طیاروں کے مرکز یہیں قایم کئے گئے ہیں۔

اطالوی مستعمرات میں اہم چھاؤنیوں کی حالت دریافت کرنے کے بعد خود جزیرہ نمائے اطالیہ کے فوجی مقامات اور موقعوں پر بھی ایک نظر ڈال لینی چاہیئے۔

(باقی مضمون صفحہ ۔ کالم ۵ کے نیچے)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے ✱ زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی ۳

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

اُردو زبان کے یورپین شاعر

ازجناب سید قاسم رضا صاحب

بہت کم حضرت کو اس چیز کا علم ہوگا کہ اُردو زبان کے ہندوستانی شاعروں کی طرح سینکڑوں یورپین شاعر ایسے گذرے ہیں کہ جنھوں نے اُردو زبان میں طبع آزمائی کی ہے۔ اور بعض یورپینوں نے اُردو زبان میں ایسے اچھے شعر کہے ہیں کہ ان کے اشعار کے دیکھنے کے بعد یہ اندازہ لگانا دشوار ہے کہ یہ کسی ہندوستانی کے اشعار ہیں یا یورپین کے۔ یورپینوں میں اُردو شاعری کا مذاق انیسویں صدی سے شروع ہوا اور برابر بڑھتا گیا۔ ذیل میں ہم بعض یورپین شاعروں کے مختصر حالات اور کلام کا نمونہ درج کرتے ہیں اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان یورپین شعراء کا کلام کس قدر پاکیزہ اور زبان کے لحاظ کس قدر بلند تھا۔

شائق تخلص اصل نام جان فانٹم تھا۔ یہ فرانسیسی تھا۔ اور ہندوستان میں مختلف فوجی عہدوں پر مامور رہا۔ فارسی اُردو دونوں زبانوں میں اچھی قابلیت رکھتا تھا ۱۸۴۶ء میں بمقام بھرت پور انتقال کیا۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو ؎

جور رقیب منتِ درباں وطنز غیر کیا کیا جفائیں ہم نے سہیں تیرے واسطے

مفتون تخلص اصل نام آگسٹن ڈی سلوا پرتگالی تھا۔ اور آگرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ مرزا عنایت علی ماہ کا شاگرد تھا۔ کلام ملاحظہ ہو

نکالوں کس طرح پہلو سے ٹکڑا اس کے پیکاں کا
کہ مدت میں گذر دل میں ہوا ہے آج مہماں کا

واکر تخلص، پورا نام جان واکر، انگریز تھا، اور کلکتہ میں کسی عالی عہدے پر فائز تھا۔ اُردو سے نہایت اُنس رکھتا تھا۔ اور لب ولہجہ نہایت صاف اور درست تھا۔ نمونہ کلام یہ ہے ؎

او طالب دنیا تجھے غیرت نہیں آتی کھائی دہنِ خاک نے فغفور کی ہڈی
گر راست ہو قسمت ہو کجی باعث دولت مشہور ہے کج پاؤں میں تیمور کی ہڈی

صاحب تخلص، نام جو ہالنس، اُردو ادب سے کافی دلچسپی رکھتا تھا۔ اور شاعری میں اچھا دخل تھا۔ میر وزیر علی صبا کا شاگرد تھا۔ بطور نمونہ ایک شعر درج کیا جاتا ہے ؎

دیکھنا توڑ کے وحشت میں نکل جاؤنگا مجھ کو پہناتے ہو زنجیر یہ زنجیر عبث

افلاطون تخلص، اصل نام بنجمن جونسٹن حیدر آباد دکن میں ملازم تھا۔ پیشہ ڈاکٹری تھا۔ اُردو اور فارسی دونوں میں اشعار کہتا تھا۔ مرزا مہدی حسن خاں کا شاگرد تھا نمونہ کلام حسب ذیل ہے ؎

کیوں خزاں میں سر پٹک کر مر نہ جائے عندلیب ہے بقائے گل سے وابستہ بقائے عندلیب

آزاد تخلص، اصل نام الگزنڈر ہیڈرلی۔ اُردو زبان سے خاص شغف تھا۔ اور اگرچہ ریاست الور میں بعہدہ کپتان ملازم تھا۔ پھر بھی شعر وشاعری کا سلسلہ جاری رکھتا تھا ۱۸۶۱ء میں انتقال کیا۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔ ؎

ابرو نہ ہو تو تیغ ستم ریز کھینچئے مژگاں نہ ہو تو خنجر براں نکالئے

اسفان تخلص، پورا نام جارج اسٹفن۔ قیام زیادہ تر دہلی میں رہا۔ منشی خوب چند ذکا نے اپنے خاص دوستوں میں لکھا ہے۔ اُردو شاعری سے نہایت دلچسپی تھی۔ اور ہمیشہ شعراء کی صحبت میں نشست رہا کرتی تھی۔ نمونہ کلام درج ذیل ہے۔

خط کا یہ جواب آیا لکھا جو کبھی پھر خط کرڈالونگا اک دم میں ترے آن کے پرزے

فراسو تخلص پورا نام معلوم نہ ہوسکا۔ اُردو ادب سے کافی دلچسپی تھی۔ اور بہ سلسلۂ ملازمت مستقل قیام دہلی میں رہا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ گلستاں میں رہ کر گلوں سے دلچسپی نہ ہوتی۔ چنانچہ دہلی میں ہی شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ اور خیراتی خاں دلسوز کی شاگردی اختیار کی۔ نمونۃً ایک شعر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس میں مسٹر فراسو نے اپنے محبوب کے قد کی تعریف کی ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

قمری کے مانند وہ پہنے محبت کا طوق باغ میں گر قد ترا سرو کو دکھلائے

شور تخلص، پورا نام جارج برلس شور۔ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں اچھی مہارت تھی۔ علیگڑھ میں قیام تھا۔ صاحبِ دیوان تھا۔ وہ دیوان ۱۸۷۸ء میں ممتاز المطابع میرٹھ میں طبع ہوئے تھے۔ مگر اب نایاب ہیں۔ منشی کریم الدین پانی پتی اپنے تذکرۂ شعرائے اُردو میں لکھتے ہیں کہ میرے مکان پر مشاعرے ہوا کرتے تھے۔ اور ان مشاعروں میں پڑھنے کیلئے اپنی غزلیں اکثر بھیجا کرتے تھے۔ کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو ؎

دیر و حرم میں دے نہیں ترجیح زاہدا سر جس طرف جھکا یا وہی سجدہ گاہ تھی

طاموس تخلص، پورا نام جان ٹومس تھا۔ انگریز تھا۔ دہلی میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔ اور اسی شہر کو اپنا وطن ثانی بنالیا تھا۔ نصیر دہلوی جیسے ماہر فن سے شرف تلمذ تھا۔ بطور نمونہ ایک شعر درج ذیل کیا جاتا ہے ؎

سودا ہے زلفِ یوسفِ ثانی کا اسقدر روتے ہیں ہم کھڑے سر بازار زار زار

جمیت تخلص۔ پورا نام معلوم نہ ہوسکا۔ میجر آرچسٹن کی بیوی تھی اور اپنے شوہر کے ساتھ آگرہ میں قیام پذیر تھی۔ اُردو خوب جانتی تھی۔ اور کبھی کبھی اشعار بھی موزوں کرلیتی تھی۔ نمونہ کلام یہ ہے ؎

روٹھا ہے ہمارا جو وہ دلبر کئی دن سے
اس واسطے رہتی ہوں میں مضطر کئی دن سے

دنیائے اسلام

شام اور وحدتِ عربیہ

ہفتہ وار زہرۃ الشرق (قاہرہ) میں ایک مضمون بعنوان بالا "نعیم" کے قلم سے شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

شاید شام ہی تمام اقوام عرب میں سب سے زیادہ بری حالت میں ہے حالانکہ جہاں تک علم وفضل اور وطن پروری کے اعلیٰ جذبات کا تعلق ہے وہ ان سب سے پیش پیش ہے اور یہی وہ صفات ہیں جن کی بناپر اُمید کی جاتی ہے کہ مشرق کی آیندہ زندگی میں اسے بیش بیش حصہ حاصل ہوگا۔

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد مشرق کی عرب اقوام کی بہت سی تمنائیں اور آرزوئیں پوری ہوئیں۔ عراق ومصر آزادی کامل سے ہم آغوش ہوئے۔ جزیرۃ العرب اور یمن کو ترکی اقتدار سے چھٹکارا اور وہاں نئی زندگی کی بنیاد کامل آزادی پر قایم ہوئی شام کی باری آئی۔ وہ بھی میدان میں اترا۔ جنگ آزمائی کی اور وہ وہ تاریخی مقابلہ کیا جو آج تک مشہور ہے مگر ہوا یہ کہ اس کے معاملات اُلجھتے ہی گئے اور مشکلات بڑھتی ہی گئیں۔ اس کی سرحدوں کو توڑ پھوڑ کر اسے الگ الگ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم کردیا گیا جن کے پیش نظر نہ تو کوئی واضح مقصد ہے اور نہ سیدھا راستہ۔ حالانکہ اس خونی آشام جنگ کے پہلے شام کو توقع تھی کہ اس کی تمنائیں بھی پوری ہونگی۔ چنانچہ اس کے اور فرانسیسی حکومتوں کے درمیان اس بنیاد پر گفت وشنید بھی ہوچکی تھی کہ اسے آزادی کامل ملجائیگی اور اس کے اور فرانس کے درمیان اس طرح کا دوستانہ معاہدہ بھی ہوگیا تھا جس طرح کہ عربوں کے دوست اور حلیف برطانیہ کے ساتھ عراق اور مصر کے معاہدے ہوچکے تھے۔

پھر آمرتوں کے اتحاد اور اتحادیوں کی جمہوریت کے درمیان جنگ شروع ہوئی اور اس کے شعلے چار دانگ عالم میں پھیل گئے اور اس کی چنگاریاں یہاں وہاں اُڑنے لگیں۔ مشرق کو بھی یقین ہوگیا کہ اس کا مستقبل اس کی زندگی اور آزادی سب کچھ اتحادیوں کی فتح کے ساتھ وابستہ ہے نیز یہ کہ اگر کہیں چھوٹے یا بڑے آمر کو فتح نصیب ہوگئی تو سارے مشرق پر مصائب وآلام کی تاریک گھٹا چھا جائیگی جس میں اس کے ایمان ومستقبل کی بربادی مسلم ہے۔ یہی خیالات ہیں جن کی وجہ سے مشرق کی ہمدردیاں جمہوریتوں کے ساتھ ہیں اور اس بناپر سچے اور وفادار ملک شام نے اس بارے میں سبقت کرکے فرانس کے ساتھ دوستی ومحبت کے پینگ بڑھائے اور مشرقی لشکروں کے دوش بدوش اپنے مشترکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

آج فرانس کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ اس کی حکومت کی ہوا خیزی ہوچکی ہے۔ اس نے اپنے کو جرمن ملحدوں اور اطالوی بدمعاشوں کے قدموں پر ڈال دیا ہے اور اب پردے ہی پردے میں صلح و التوا کی کانفرنسیں ہورہی ہیں۔ یہاں تک کہ خوف پیدا ہوگیا ہے کہ کہیں فرانس اس اُصول ہی کو تسلیم نہ کرلے کہ اس کی جملہ نوآبادیات سواستیکا (ٹیڑھی صلیب) یا اطالوی سیاہ جھنڈے کے زیرسایہ آجائیں۔

ظاہر ہے کہ قومیں ایسی چیزیں تو نہیں ہیں جو بیچی یا خریدی جاسکیں۔ اگر مشرق میں آمروں کی خواہشات کو پورا کرنے کے سلسلے میں بیتین حکومت ہٹلر اور مسولینی کے درمیان ان اقوام عرب کے بارے میں کوئی گفتگو کرے جو فرانس کے ماتحت ہیں تو اُنھیں جان لینا چاہیئے کہ یہ قومیں بہر صورت خود ہی اپنے رویّہ کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ شام جس نے اتنی قربانیاں کی ہیں یعنی وہ شام جس کا نام آج تک تاریخ میں روشن ہے ہرگز کسی ظالم وجابر کا نیا شکار بننا منظور نہ کریگا۔ مشرق کے عربی ممالک اور ترکی اس آڑے وقت میں اس کے ساتھ ہیں۔ عراق اور ترکی کے درمیان شام کے بارے میں جو بہم گفت وشنید ہورہی ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ترکی ہی نہیں بلکہ مشرق بھی اسے کبھی گوارا نہیں کرسکتا کہ شام کے ساحل پر فرانس کے علاوہ کسی اور سلطنت کو اپنی قوتوں کے جمع کرنے کا موقع دیا جائے

ایسے نازک وقت میں جبکہ فضا مکدر ہورہی ہے مشرق ادھر اُدھر نظریں دوڑا رہا ہے۔ اسے اپنے پہلو میں حکومت برطانیہ ہی ایک نظر آتی ہے جس نے کھلے لفظوں میں اپنے ارادے کا اعلان کردیا ہے کہ وہ کسی سلطنت کو بھی شام میں لشکر نہ اُتارنے دے گی اور برطانیہ کا بیڑا ہی نہیں بلکہ اس کی ساری قوتیں ہر حملہ آور کے حملے سے شام کی سرزمین کو بچائیں گی۔

اگر ملک شام کو آج برطانوی بیڑے کے طفیل میں اپنے وجود کے متعلق ایک گونہ اطمینان ہے مگر اسے اپنے مستقبل کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور سوچنا چاہیئے بلکہ مشرق کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اس کے ساتھ اس مسئلہ میں غور وفکر کرے قبل اس کے کہ واقعات وحالات اور زیادہ پیچیدہ ہوجائیں۔

تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ "وحدتِ عربیہ" کی تحریک شام میں از سر نو ظاہر ہوئی ہے اور اہل شام اسوقت اپنی ہمسایہ حکومتوں کے ساتھ مل کر ایک ایسی وحدت قایم کرنیکی فکر میں ہیں جو ان سب کے لئے قوت وعزت اور دوسروں کے لئے ہیبت کا باعث ہوگی۔

آجکل در اصل قوت وجمعیت ہی کے بل بوتے پر زندہ رہا جاسکتا ہے اور جن قوموں کو آج سب سے زیادہ وسائل حاصل ہیں انھیں قوموں کو آج جمعیت بھی حاصل ہے۔ اسوقت مشرق اور بالخصوص شام کا مختلف سلطنتوں میں تقسیم ہوجانا اس کی کمزوری کا باعث ہوگا نہ کہ طاقت کا۔ اس لئے وحدت عربیہ کا خیال نہایت درست ومناسب خیال ہے جس سے نہ صرف نئی زندگی بلکہ عزّت وقوّت بھی حاصل ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زمانہ برہمی سی ہو جو برسر قتل ہیں ہے ۔ یہ جو تیغ حق ہے ، تیز ہے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۳

اڈیٹوریل نوٹ

فرانس اور محوری طاقتیں

ایسوسی ایٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ فرانس اور محوری طاقتوں کے درمیان قریبی اشتراک عمل کے امکان پیدا ہونے کے آثار سے واشنگٹن میں گہری دلچسپی پیدا ہوگئی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر یہ تعاون عملی صورت اختیار کرے تو ریاستہائے متحدہ امریکہ امریکہ کی دوسری ریپلکوں سے ملکر بیین سمندر میں فرانسیسی علاقہ پر قبضہ کرے گا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے لئے اسکیم تیار کی گئی ہے ، اور ضرورت پڑنے پر مغربی کرۂ ارض کے ڈیفنس کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا جائے گا ۔

بلگریڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہر ہٹلر اور موسیو لاول کی ملاقات کا پہلا نتیجہ یہ نکلے گا کہ حکومت فرانس وشی سے بدلکر پیرس آجائیگی ۔ روم سے یہ بھی خبر ملی ہے کہ ملاقات کے دوران میں شام کی صورت حالات پر خاص طور پر غور کیا گیا ۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہو کہ ہر ہٹلر اور مارشل پٹیان کے درمیان آج فرانسیسی علاقہ میں ملاقات ہوئی ، ملاقات کے وقت ہر فان رابن ٹروپ اور موسیو لاول بھی موجود تھے ۔ وشی کے ڈپلامیٹک علاقوں میں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ بہت ممکن ہے کہ محوری طاقتوں کی جانب سے فرانس صلح کی تحریک شروع کرے ۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

ایسٹرن گروپ کانفرنس کا افتتاح ۲۵ر اکتوبر کی صبح کو ہز اکسیلنسی وائسرائے نے کونسل چیمبر کی گول لائبریری میں کیا ڈیلی گیٹ جو مختلف مشرقی ممالک کے نمائندے ہیں سیاہ سوٹ یا خاکی وردی میں ملبوس تھے ! البتہ سر یوں باتون جو برما کے ڈیلی گیشن کے لیڈر ہیں اپنے قومی برمی لباس میں نمایاں طور سے نظر آتے تھے

جب ہز اکسیلنسی وائسرائے لائبریری ہال میں پہنچے تو سر محمد ظفر اللہ لیڈر انڈین ڈیلی گیشن نے آپ کا خیر مقدم کیا اسکے بعد سر محمد ظفر اللہ نے دوسرے ڈیلی گیٹوں کا وائسرائے سے تعارف کرایا ۔ بعد ازاں ہر ڈیلی گیشن کے لیڈر نے اپنے ممبروں کا تعارف کرایا ۔ تعارف کی کارروائی کے بعد تمام ڈیلی گیٹ کونسل آف سٹیٹ کے چیمبر میں نصف دائرہ کی شکل میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے ۔ اور غیر سرکاری ہندوستانی مشیر جن میں سے بہت سے اپنے ہندوستانی لباس میں تھے ۔ انڈین ڈیلی گیشن کے پیچھے کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ گیلریاں بھری ہوئی تھیں اور بہت سے وزیٹر خاکی وردی میں تھے ۔ حکومت ہند کے سینئر افسر کمانڈر انچیف اور ایگزیکیٹو کونسل کے دوسرے ممبر و سہیلی سرکاری گیلری میں تشریف فرما تھے ۔

ہز اکسیلنسی لیڈی لنلتھگو ۔ لیڈی ہوپ ٹون اور لیڈی ڈورین لنلتھگو وائسریگل لاج میں موجود تھیں ۔ ٹھیک ۱۱ بجے وائسرائے چیمبر میں داخل ہوئے اور آپ نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اس کانفرنس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی سلطنت کے حصے نئی ذمہ داریاں لینے اور دینے کی راہیں نکالنے والے

ہیں تاکہ ایسے وقت میں جبکہ برطانیہ اپنے مشکل مسئلوں میں پھنسی ہوئی ہے اور بہادری کے ساتھ ٥

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا سے ۱۲ر اکتوبر کو مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :۔

ونوبا آج صبح تین بجے کے بعد گرفتار ہوگئے ۔ جس کی توقع تھی ۔ میں نے ہڑتال کرنے کا مشورہ نہیں دیا ۔ مگر از خود دکانیں بند کرنے والوں کو بے حوصلہ بھی نہیں کیا ۔ مثلاً میں واردھا کے بیشمار اداروں کے جن پر ونوبا کی اَن مٹ چھاپ لگی ہوئی ہے ۔ منتظموں کی خواہشات کی طرف بے توجہی نہ کرسکا ۔ مالکوں کی رضا کارانہ منظوری کے بغیر کام بند نہیں ہونا چاہئے ۔ آئندہ قدم کے متعلق کانگریسیوں کو بے صبر نہیں ہونا چاہئے ۔ انفرادی سول نافرمانی میں ہر مرحلہ بجائے خود ایک مکمل قدم ہے ۔ اس مرتبہ اسکیم ایسی نہیں ہے کہ ستیاگرہیوں کا سلسلہ باندھ دیا جائے ۔ مجھے جو نام بھیجے گئے ہیں ان پر غور کررہا ہوں ۔ مگر نام بھیجنے والوں کو اپنی معمولی سرگرمیاں بند نہ کردینی چاہئیں ۔ انکو بلانے کا کم امکان ہے ۔

جو لوگ کھدر اور چرخہ کاتنے چھوت چھات کا آخری نشان مٹانے اور فرقہ دارانہ اتحاد پر اس حیثیت سے یقین نہیں رکھتے کہ یہ چیزیں اہنسا کی ظاہرا علامتیں ہیں انھیں میں نہیں بلاؤں گا ۔ ان سب چیزوں پر جن کا یقین ہے انکو بھی بلانا ضروری نہیں ہے ۔

میرے سامنے یہ سوال نہیں ہے کہ اب کسکو بھیجا جائے ۔ بلکہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کروڑوں آدمیوں پر ونوبا کی سزا یابی کا کیا ردعمل ہوتا ہے ۔ وہ کتنے لوگوں کی نمائندگی کرتے تھے ۔ جو لوگ تشدد یا جنگ و جدل یا سامراج یا نازیت اور اس کی تمام بھیدگیوں پر یقین رکھتے ہیں وہ انکی نمائندگی نہیں کرینگے ۔ نہ وہ ان لوگوں کی نمائندگی کریں گے ۔ جو چھوت چھات کو اپنے قریب رکھتے ہیں ۔ فرقہ دارانہ اتحاد کو ناممکن سمجھتے ہیں یا وہ لوگ جو چرخہ اور دوسری دیہاتی صنعتوں گویا ۷ لاکھ دیہات کی نئی زندگی پر یقین نہیں رکھتے ۔ ایسے لوگوں کے لئے ونوبا منفید نہیں ہیں ان کے نزدیک وہ ہندوستان کی سیاسی ۔ اقتصادی اور سوشل ترقی کے راستہ میں ایک رکاوٹ ہیں تاہم اس نازک وقت میں اگر کانگریس عدم تشدد کی اشاعت کرنے کا ابتدائی حق استعمال نہ کرے تو ہندوستان کو آزادی نہیں ملے گی ۔

برطانیہ کا یہ مقصد کہ وہ جمہوریت کے لئے لڑرہا ہے ہر قدم پاش پاش ہو رہا ہے ۔ ہندوستان میں جمہوریت نہیں ہے ۔ ایک انگریز کے الفاظ میں

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور

۱۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین منعقد ہوا ۔ گزشتہ بورڈ کی کارروائیوں پر کافی بحث ہوکر تصیح کی گئی ۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ جن میونسپل ملازمان کی عمر ۵۵ سال سے زیادہ ہوگئی ہے انکو ریٹائرمنٹ کا نوٹس دے کر ۳ ماہ کی تنخواہ دی جاوے ۔ کمشنر صاحب کا یہ حکم بھی پیش ہوا ۔ جو بورڈ جنگ میں امداد دینا چاہیں وہ اپنے فنڈ سے دے سکتے ہیں اور گورنمنٹ اس صرفہ کو منظور کریگی سالانہ رپورٹ پر کمشنر صاحب کا ریویو پیش ہوا ۔ بورڈ نے کمشنر صاحب کے ان ریمارکوں کو غلط فہمی پر مبنی قرار دیا ہے جس میں انھوں نے ایک ممبر صاحب کی بیوی کے خلاف بائی لاز کے خلاف چھجہ بنانے اور دوسرے ممبر کے خاندان کے ممبر کے واٹر چارج کی ادائیگی میں غفلت وبے قاعدگی کا حوالہ دیا ہے ۔ اور اکاؤنٹ اور آڈٹ کے سلسلہ میں اصلاح کی ضرورت بتلائی ہے اور سرکاری جوابات جانے میں غیر معمولی تساہل کا حوالہ دیا ہے ۔ اور یہ لکھا ہے کہ پبلک میں بورڈ کے انتظام کے متعلق بےاطمینانی ہے ۔ جس سے چشم پوشی نہیں کرنا چاہئے ۔ حقیقت میں یہ ریمارک بہت سخت ہیں ۔ ہم کو امید ہے کہ بورڈ کے رزولیوشن کے مطابق تحقیقات کے بعد اصلی حالت سے کمشنر صاحب کو آگاہ کیا جائے گا ۔ کیونکہ بورڈ کے انتظام پر یہ ریمارک ایک بدنما دھبہ ہیں بورڈ نے لازمی تعلیم کے رقبہ میں وظیفے دینے کے لئے ۵ ہزار روپے منظور کیا ہے ۔ جسمیں اچھوت ذاتوں کے لئے خاص انتظام رہے گا ۔

بورڈ نے ایک نئی برف جمانے کی مشین کی خریداری منظور کی ہے ۔ سابق چیرمین بورڈ کے زمانہ میں چار برس پہلے جب یہ مشین خریدی گئی تھی ۔ پبلک میں بڑی نکتہ چینی ہوئی تھی ۔ چنانچہ وہ رقم دو برس کے اندر ہی ضایع ہوگئی ۔ اس لئے بورڈ کا یہ فیصلہ مستحسن نہیں کہا جاسکتا ہے ۔

مہاتما گاندھی کی لائف سائز تصویر کی خریداری کا معاملہ بورڈ کے سامنے آیا جس پر بورڈ نے فیصلہ کیا کہ چونکہ بورڈ نے اس کی خریداری کی نہ منظوری حاصل کی گئی ہے اور نہ ابھی کوٹیشن مانگے گئے ۔ اسلئے سردست بورڈ اسکی خریداری نہیں کرسکتا ۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ شہر کی گلیوں اور سڑکوں کی صفائی وغیرہ کے ممبروں کے معائنہ کے لئے ہر ماہ میں کچھ دن مقرر کئے جائیں ۔

اردو کانفرنس

۲۰ر اکتوبر کو آل انڈیا دوسری اردو کانفرنس کی عارضی مجلس استقبالیہ کا ایک جلسہ مسٹر گنگادھر ناتھ فرحت ایڈووکیٹ کے مکان پر منعقد ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ ۱۰ر نومبر کو مجلس استقبالیہ کا عام جلسہ بغرض انتخاب عہدہ داران منعقد کیا جائے

مجلس استقبالیہ کی صدارت کے لئے حسب ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی جلسہ نے تجویز کئے ہیں کہ :۔

ہز ہائنیس نواب صاحب رام پور ۔ راجہ صاحب کسمنڈہ ۔ راجہ صاحب نانپارہ ۔ راجہ صاحب ویرپور ۔ راجہ صاحب جہانگیرآباد ۔ مہاراجکمار آف محمودآباد ۔

مجلس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مولانا حسرت موہانی صوبہ کے خاص خاص شہروں میں کانفرنس کو کامیاب بنانے اور استقبالیہ کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے دورہ کریں ۔

مجلس استقبالیہ صوبہ کی سربرآوردہ ادب نواز ہستیوں کو اشتراک عمل کی دعوت دے رہی ہے مجلس استقبالیہ نے طے کیا ہے کہ مقامی مندرجہ ذیل انجمنوں کو اشتراک عمل کی دعوت دی جائے ۔

(۱) انجمن جامعہ ادبیہ (۲) حلقہ ادبیہ (۳) سر اقبال لٹریری سوسائٹی (۴) بزم فروغ ادب (۵) اردو ایسوسی ایشن حلیم انٹر کالج (۶) اردو ایسوسی ایشن کرائسٹ چرچ کالج (۷) اردو ایسوسی ایشن بی ۔ این ۔ ایس ڈی ۔ انٹر کالج ۔ وغیرہ

صوبہ متحدہ کا ہر شخص پانچ روپیہ کا چندہ دیکر مجلس استقبالیہ کا ممبر بن سکتا ہے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ صوبہ کے اردو نواز حضرات زیادہ سے زیادہ مجلس استقبالیہ کے ممبر بنکر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے ۔

ایگزیکیٹو افیسر کا عہدہ

ڈاکٹر ایس ۔ ان تواری ایگزیکیٹو افسر کی مدت ملازمت ۵ر دسمبر سنہ ۴۰ء کو ختم ہورہی ہے ۔ بورڈ نے اس جگہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں ۔ تنخواہ ایکہزار روپے سے ڈیڑھ ہزار روپے تک رکھی گئی ہے پچاس روپیہ سالانہ ترقی ہوگی ۔

درخواستوں کے وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ر اکتوبر تھی ۔

کہا جاتا ہے کہ اس جگہ کے امیدواروں میں پنڈت سری رتن شکلا موجودہ ممبر بورڈ اور کانپور میونسپل بورڈ کے موجودہ انجینیر مسٹر ٹی ۔ ڈی ۔ کوچر بھی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور کے تین ڈپٹی کلکٹر صاحبان بھی اس جگہ کے لئے درخواست دے رہے ہیں ۔ علاوہ اسکے اور بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں

پنڈت شکلا کا استعفےٰ

پنڈت شری رتن شکلا ممبر کانپور میونسپل بورڈ نے بورڈ کی ممبری سے استعفےٰ دیدیا ہے ، آپ میونسپل بورڈ کے اگزیکیٹو آفسر کے عہدہ کے لئے امیدوار ہیں ، در قواعد کے مطابق آپکو ممبری سے استعفےٰ دینا ضروری تھا ۔ آپکا استعفےٰ منظوری کے واسطے کمشنر صاحب کے پاس بھیجدیا گیا ہے ۔

میوزک کانفرنس

گیارہویں میوزک کانفرنس ۲۶ ، ۲۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو پلازا تھیٹر مال روڈ کانپور میں ہوگی جسمیں مشہور ماہرین فن پروفیسر نرائن راؤ ویاس ۔ کمار گندھروا پروفیسر وامن راؤ سددلکر ۔ مس ریوا گھوش ۔ مس ولایت بسم اللہ ۔ پروفیسر عبدالعزیز ۔ مس شانتی لتا سبتا شرما ۔ وغیرہ اپنے کمالات کا مظاہرہ کرینگے ۔ منتظمان کانفرنس نے گانوں کے علاوہ ایسے گانوں کا بھی انتظام کیا ہے جس سے عام پبلک دلچسپی لے سکے ۔ کہا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں ناچ ڈانس بھی ہونگے جو بہترین ڈانس کہے جاسکتے ہیں ۔

۲۶ر اکتوبر کو ۹ بجے افتتاح ہوگا اور ۲۷ر اکتوبر کو صبح ۸½ بجے اور شام کو ۵½ بجے اجلاس ہونگے ۔

گرفتاری

مقامی پولیس نے مزدور سبھا کا ایک کارکن مسٹر سدرشن چکر کو گرفتار کیا ہے

سیلوک گارڈ

کلکٹر صاحب نے سیلوک گارڈ کی بھرتی کے لئے دو سو درخواستیں طلب فرمائی ہیں ۔ ۲۰ سے ۴۰ سال سے زاید عمر کا شخص امیدوار ہوسکتا ہے

سیاسی سزائیں

یکم ستمبر سنہ ۴۰ء کو تلک ہال کے جلسہ میں ایک قابل اعتراض نظم پڑھنے کے جرم میں مسٹر اسلم کانگریس ورکر کو ایک سال قید سخت کی سزا ایکٹ حفاظت ہند کے ماتحت ہوئی ہے مسٹر جگدیش نرائن کانگریس ورکر کو بھی ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کے جرم میں دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ۔

ہڑتال

۲۳ر اکتوبر کو شہر کے ہندو دکانداروں نے مسٹر ونوبا بھاوے کی گرفتاری پر ہڑتال کی اور شام کو تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا ۔

مسلم اسٹوڈنٹ

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم نومبر کو مسلم ممالک کے ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کی ہمدردی کا دن منایا جائے ۔

ممالک اسلامیہ کیلئے دعا

مولوی محمد فاروق صاحب صدیقی جنرل سکریٹری مجلس اتحاد ملت اور کرنیل بنی یوشان و رکن آل انڈیا کونسل مسلم لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے ۔ جو اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ شایع کیا جارہا ہے جسمیں آپ نے ۲۹ر رمضان جمعۃ الوداع کے بعد ملت اسلامیہ کے بقا کے واسطے دعا کرنے کی تجویز کی تائید کی ہے ۔

موجودہ جنگ نے جو پلٹا کھایا ہے اس کے پیش نظر اسلامی ممالک کی طرف سے جو خدشات پیدا ہوگئے ہیں اس کے لئے مسلمانان ہند کے قلوب بے چین ہیں ، لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ خلوص دل کے ساتھ ملت اسلامیہ کی بقا و سلامتی کے لئے رب العزت کی درگاہ میں دست دعا دراز کریں ۔

وار فنڈ

وار فنڈ میں اس وقت تک جو روپیہ وصول ہوچکا ہے اس کی میزان ۲ لاکھ ۶۰ ہزار ۱۳۱ روپیہ ہے ۔

احتیاطی تدابیر

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن یوپی نے اس صوبہ کے سب انسٹی ٹیوشنوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کی صورت میں اپنی حفاظت خود کرنے کا انتظام کریں اور وہ اس طرح کہ عمارتوں کے نزدیک حفاظت کے لئے تہ خانے بنائے جادیں اور ہوائی حملوں کے خلاف احتیاطی تجاویز فوراً اختیار کی جاویں اور لوگوں کو ٹرننگ دی جاوے ۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے لئے دلت قوم کی نمائندگی کے لئے مسٹر بابو لال کوریل کو بجائے مسٹر جگناتھ ملاح کے نامزد کیا ہے ۔

مسٹر سنگھانیہ کا تار

لالہ پدم پت سنگھانیہ پریسیڈنٹ مقامی ہندو سنگھ نے گورنر سندھ کے پاس ایک تار بھیجا ہے جس میں آپ نے سندھ کے ہندوؤں کی ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے انکی جائداد اور زندگی کے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے ۔

حادثات

کہا جاتا ہے کہ میڈلین سپلائی کمپنی سے ایک ہزار روپے کی قیمت کے انجکشن چوری ہوگئے ہیں ۔

مسٹر اودھ بہاری لال ویکنٹ پروپرائٹر ویکنٹ پریس ڈپٹی کے پڑاؤ نے خودکشی کرلی ہے ۔ اس نوجوان کی شادی حال ہی میں ہوئی تھی ۔

ٹیلیگراف آفس کے ایک کلرک اور انکی بیوی کو انکے ایک ذاتی ملازم نے قتل کردیا ہے ۔

دعوت افطار

حسب معمول ۲۱ر رمضان کو شیخ محمد وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی فاتحہ کے سلسلہ میں معززین شہر کو دعوت افطار و طعام دی ۔

اوقات افطار و سحر

۲۶ر	اکتوبر	۵ بجکر ۳۸ منٹ	سحر ۴ بجکر ۴۸ منٹ
۲۷ر	”	۵ بجکر ۳۸ ”	سحر ۴ بجکر ۴۸ ”
۲۸ر	”	۵ بجکر ۳۷ ”	سحر ۴ بجکر ۴۹ ”
۲۹ر	”	۵ بجکر ۳۶ ”	سحر ۴ بجکر ۴۹ ”
۳۰ر	”	۵ بجکر ۳۵ ”	سحر ۴ بجکر ۵۰ ”
۳۱ر	”	۵ بجکر ۳۴ ”	سحر ۴ بجکر ۵۰ ”
یکم نومبر		۵ بجکر ۳۳ ”	سحر ۴ بجکر ۵۱ ”

ہندوستانیوں کی حیثیت یہ ہے ” وہ ہمیشہ سلطنت کے غلام رہے ہیں “ مگر کانگریس کی اہنسا تمک جنگ آزادی کی کامیابی ساری دنیا کی حقیقی جمہوریت کی کامیابی ہے ۔ اس سے یورپ میں یوروپینوں کو اور دنیا کی تمام غیر مفید نسلوں کو آزادی مل جائیگی اس قسم کی کامیابی نمائشی نہیں ہونی چاہئے ۔ یہ اہنسا کا زیادہ سے زیادہ واضح مظاہرہ ہونا چاہئے ۔ کیونکہ غیر معمولی نتیجہ حاصل کرنا ہے ۔ اس لئے علاج بھی غیر معمولی ہونا چاہئے ۔ اب کانگریسیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے عمل سے یہ دکھائیں کہ آیا میں نے جو اہنسا تمک طریقہ پیش کیا ہے اس پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں اور آیا وہ اپنے عقیدہ کے مطابق کام کریں گے ۔

نسیم گل

ہندوستان اور کسی معاملہ میں مغرب کا مقابلہ کر سکے یا نہ کر سکے لیکن عشق بازی۔ اغوا۔ اور ہوس رانی کے سلسلہ میں بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ یوں تو ہندوستان کے تقریباً ہر حصہ سے آجکل رنگین واقعات دیکھنے میں آرہے ہیں لیکن ضلع گوجرانوالہ نے رنگین واقعات کے اعتبار سے سارے ہندوستان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

گوجرانوالہ کے رنگین واقعات اسقدر اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں کہ یہ جی چاہتا ہے کہ اس شہر کا نام گوجرانوالہ کے بجائے عاشقانوالہ رکھ دیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گوجرانوالہ کی فضا میں کچھ ایسا اثر ہے کہ اس نے وہاں ایک مستانہ کیفیت پیدا کر دی ہے۔ ذیل میں ہم ضلع گوجرانوالہ کے چند رنگین اور دلچسپ واقعات درج کرتے ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس ضلع میں کیسے کیسے گل کھل رہے ہیں۔

پچھلے دنوں گوجرانوالہ کا ایک دلچسپ واقعہ اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ گوجرانوالہ کے قریب ایک گاؤں میں کوئی شخص علم دین رہتا تھا۔ اس کی بیوی بڑی خوبصورت تھی۔ گاؤں کے نمبردار کے لڑکے نے علم دین کی بیوی کو دیکھا تو لٹو ہو گیا۔ چنانچہ نمبردار کے لڑکے نے اس حسین عورت پر قبضہ جمانے کے لئے یہ صورت اختیار کی کہ علم دین سے ایک بھینس خریدی جب بھینس کی قیمت کی رسید علم دین کو لی گئی تو رسید کی بجائے طلاق نامہ پر دستخط کرائے۔ شام کو نمبردار کا لڑکا زبردستی اس حسین عورت کو اٹھا کرلے گیا۔

ضلع گوجرانوالہ کے ایک دوسرے گاؤں کی دلچسپ اطلاع ہے ایک نوجوان زمیندار عورت سورن کنور جس کا شوہر کہیں باہر ملازم تھا اپنے سسر کے پاس رہا کرتی تھی۔ یہ عورت اس بلا کی حسین تھی کہ اس کا سسر ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔ اور اس نے آزادانہ بہو سے کہدیا کہ اب وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ بہو معاملہ کو ٹالتی رہی اخیر ایک روز سسر بہادر کو جو جوش آیا تو وہ بہو پر دست درازی کر بیٹھے۔ بہو آپے سے باہر ہو گئی اور اس نے اپنی آبرو بچانے کے لئے سسر کا خاتمہ کر دیا۔

گوجرانوالہ ہی کی ایک اور دلچسپ اطلاع ہے کہ ایک بڑے میاں اپنی نوجوان بیوی کو موٹر لاری کے ذریعہ گوجرانوالہ واپس لا رہے تھے۔ میاں نے سوچا کہ پچھلی سیٹ پر بیوی کو تکلیف ہو گی اس لئے ڈرائیور کے برابر آگے بٹھا دیا۔ میاں تو راستہ بھر اونگتے رہے اور بیوی ڈرائیور سے آنکھیں لڑاتی رہیں۔ چنانچہ جب لاری گوجرانوالہ کے اڈے کے اوپر پہونچی تو ان بی صاحبہ نے شوہر کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور ڈرائیور کے ساتھ چلتی بنی بڑے میاں بیچارے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

انسان کا تو ذکر ہی کیا ہے اس علاقہ کے تو جانور بھی بلا کے عاشق مزاج ہیں۔ چنانچہ گوجرانوالہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ایک دیہاتی اپنی خوبصورت نوجوان بیوی کو موضع جاگووالہ کے پاس لئے جا رہا تھا جونہی وہ ایک جنگل کے قریب پہونچا۔ جنگل سے ایک ریچھ نکلا اور اس کی بیوی کو اٹھا کر لے گیا۔ بیچارہ دیہاتی دو تین دن تک اسی جگہ بھوکا پیاسا بیٹھا رہا۔ تیسرے دن وہی ریچھ آیا اور دیہاتی کے کپڑے پکڑ کر اس غار میں لے گیا جہاں اس کی بیوی کو لے جا کر رکھا تھا بہت سے ریچھ وہاں موجود تھے جو ریچھ دیہاتی کو لے گیا تھا۔ اس نے ایک پھٹی ہوئی قمیص جس میں دو سو روپے تھے۔ دیہاتی کو دے کر وہاں سے چلتا کر دیا۔ اس واقعہ سے اندازہ لگا لیجئے کہ انسان تو انسان اس علاقہ کے درندوں میں بھی عشق بازی کا مادہ کس بلا کا موجود ہے۔

ادب لطیف

گم گشتگی کے تصور میں

چراغ گل کر دیا گیا تھا، اور تالا لگا دیا گیا تھا، رات کافی جا چکی تھی مجھے معلوم ہوا کہ کوئی دروازے پر دستک دے رہا ہے پائلوں کی جھنکار، نازک اور ہلکے قدموں کی چاپ۔ میں نے چاہا کہ اٹھوں اور دروازہ کھول دوں۔ لیکن نیند نے غلبہ حاصل کر لیا اور میں بے خبر سو گیا،

میں نیند سے چونک چونک اٹھا اور سوچتا رہا کہ میرے دروازے پر کون مہمان آیا ہے لیکن میں نے اپنے تخیل کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ یہ محض میرا وہم و گمان ہے، چراغ نہیں جلایا گیا، نہ دروازہ کھولا گیا، گھنٹے پر گھنٹے گزرتے چلے گئے۔

صبح کا ستارہ آنکھ سے گرے ہوئے آنسو کی طرح گم ہو گیا۔ میں نیند سے بیدار ہوا۔ اور میں نے ایک نغمۂ دلگداز سنا، میں اٹھا، میں نے دروازہ کھولا۔ پھولوں کی ایک مالا خاک میں اپنی خوشبو کو ملا رہی تھی، دور فاصلے پر ایک مورتی خواب کے ایک خیالی سائے کی طرح گم ہوتی جا رہی تھی، کیا یہ وہی ہستی ہے جس نے تمام رات میرے آستانے پر گذاری ہے؟

اب رات کو اپنا دروازہ کبھی بند نہ کروں گا اور چراغ گل کروں گا۔ میٹھی اور پرسکون نیند میں بھی کسی کی نازک انگلیوں کا انتظار کروں گا، اب وہ اگر دوبارہ آئے گی تو اس کی مالا کی خوشبو خاک میں ضائع ہونے نہ پائے گی۔

✕ ہے۔ برخلاف اس کے غریبوں اور عام لوگوں کی زندگی محض اپنی بیوی کے مخصوص ہوتی ہے۔

ان باتوں سے اندازہ لگا لیجئے کہ جو عورتیں دولتمند مردوں کی گرویدہ بن کر ان سے شادیاں کر لیتی ہیں کیا وہ ایک بہت بڑی غلطی کی مرتکب نہیں ہوتیں۔

ع۵ ایکٹر نے شراب کا ایک بھرپور پیالہ پی کر فرشتہ سے پوچھا

"کہو کچھ لطف آیا؟"

لطف کی نہ پوچھئے، آپ لوگوں کو کس عبادت کا صلہ ملا ہے، کہیں اسم اعظم تو یاد نہیں ہے؟"

"اسم اعظم وغیرہ ہم کچھ نہیں جانتے، ہم آرٹ جانتے ہیں آرٹ"

"ماشاء اللہ کیا آرٹ ہے، وہ نعمتیں جن کے لئے لوگ جنت میں ترستے ہیں آپ لوگوں کے قدموں میں ہیں اور تو اور جو حق عورتوں پر آپ کے استاد مدظلہ کو حاصل ہے اتنا حق تو فرشتوں کو پھلوں اور پھولوں پر بھی نہیں"۔

ایکٹر بے پروائی سے ہنسا اور بولا" دنیا کو عورت شادی کر کے ملتی ہے مگر ہم اس قید سے آزاد ہیں، ہاں ہمارے استاد البتہ اپنے تصرف کو مقدس بنانے کے لئے عورت کو بہن بیٹی بنا لیتے ہیں۔

فرشتہ نے کہا" بیشک نیکوں کی یہی پہچان ہے"۔ اس کے بعد وہ بڑی لجاجت کے ساتھ ایکٹر سے کہنے لگا:-

"میرے رہبر! جہاں اتنا کرم کیا ہے وہاں ایک اور بھی کیجئے؟ تمام عمر آپ کا نام لوں گا"

فرشتہ نے سر جھکا کر شاگردانہ طور پر عرض کیا" مجھے اپنا آرٹ سکھا دیجئے"

ایکٹر مسکرا رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ فرشتے کس قدر سیدھے ہوتے ہیں انہیں کیا معلوم کہ آرٹ

گناہ کا دوسرا نام ہے

عالم نسواں

وہ غلطی جو ہر عورت کرتی ہے

لیڈیز میگزین کی ایک مضمون نگار خاتون نے عورتوں کی ایک اہم غلطی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ غلطی نہ صرف یورپ میں بلکہ ہندوستان میں بھی عام ہے اسلئے ہم ناظرین اور ناظرات کی دلچسپی کے لئے اس مضمون کا ترجمہ درج ذیل کرتی ہیں:

شوہر کے انتخاب کا مسئلہ ایک عورت کے لئے سب سے اہم ہے لیکن تجربہ یہ بتاتا ہے کہ شوہر کے انتخاب میں عموماً عورتیں غلطی کرتی ہیں۔ وہ اس شوہر کو منتخب کر لیتی ہیں۔ جو فرائض شوہری ادا کرنے میں مشکل ہی سے کامیاب ہوتا ہے۔ عورتوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ ایسے مردوں کو شریک زندگی بنانے کے لئے منتخب کرنا باعث فخر خیال کرتی ہیں۔ جو دولتمند ہوتے ہیں۔ حالانکہ دولتمندی اور فرائض شوہریت کو دور کا بھی تعلق نہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دولتمند مردوں سے شادی مالی اعتبار سے ضرور مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن وہ روحانی مسرت جو پیتے میاں بیوی کو حاصل ہوتی ہے۔ دولت سے کبھی پوری نہیں ہوتی تجربہ بتاتا ہے کہ دولتمند شوہر غریب اور میانہ حیثیت کے شوہروں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی اس قدر خرافات میں مبتلا ہوتی ہے کہ کوئی عورت ان کے ساتھ آرام کے ساتھ زندگی کبھی نہیں گذار سکتی۔

شکاگو کے ایک چیف انجینیر کی بیوی کا ایک مضمون پچھلے دنوں امریکن رسائل میں شائع ہوا تھا اس مضمون میں اس خاتون نے لکھا تھا۔ کہ مجھے اکثر مزدوروں کی جھونپڑیوں میں جانے کا اتفاق ہوا میں نے ان کی پرائیویٹ زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اور اس مطالعہ کے بعد مجھ کو رشک ہے کہ میں ایک بہت بڑی بیوی انجینیر کی بجائے کسی مزدور کی بیوی کیوں نہ ہوئی۔ یہ مزدور تصنع اور بناوٹ سے بالکل پاک ہیں۔ ان کو نہ سوسائٹی سے غرض ہے اور نہ زندگی کی دوسری خرافات سے ان کی زندگی کے محض دو مقصد ہیں۔ ایک کام کرنا دوسرے بیوی بچوں کے ساتھ زندگی گذار دینا۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے جس قدر مزدوروں کی بیویوں کو بشاش پایا ہے۔ اس کی ایک ادنےٰ جھلک بھی دولتمند طبقہ کی بیویوں میں نہیں پائی جاتی۔ یہ ضرور ہے کہ بعض اوقات ان غریبوں کو مالی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ محبت کے نشہ میں سب تکلیفوں کو بھول جاتے ہیں"

انجینیر مذکور کی بیوی کے مندرجہ بالا بیان سے اندازہ کر لیجئے کہ ایک عورت کے لئے حقیقی مسرت کیا ہے۔ یقین جانئے کہ عورت کے لئے دولتمندی کبھی حقیقی مسرت نہیں بن سکتی۔ عورت کے لئے حقیقی مسرت محض اس کے ساتھ اس کے شوہر کی والہانہ اور بیتابانہ محبت ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ دولت صرف غریبوں کے لئے مخصوص ہے۔ دولتمند طبقہ اس دولت سے بڑی حد تک محروم ہے۔

دولتمند شوہروں کی بیوی بظاہر نہایت قیمتی لباس میں نظر آتی ہیں۔ لیکن ان کے سینے میں جو دل ہوتا ہے وہ مردہ ہوتا ہے اور جس چیز نے مردہ بنایا ہے وہ شوہر کی دولتمندی ہے۔ اس کے برخلاف ایک غریب شوہر کی بیوی کے جسم پر لباس تو سادہ ہوتا ہے لیکن اس کے جسم کے اندر ہمیشہ ایک بشاش دل پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے اپنے شوہر کی محبت پر یقین کامل ہوتا ہے۔

دولتمند شوہروں میں بھی اگرچہ اچھے اور فرض شناس شوہر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی مصروفیات ان کا انہماک ان کو بیویوں سے اس قدر غافل کر دیتا ہے کہ وہ بھی صحیح طور پر اپنی بیویوں کی دلداری نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ دولتمندوں کی معاشرت بھی کچھ ایسی ہے کہ وہ ان کی توجہ کو منتشر رکھتی ✕

بچوں کی دنیا

خیالات کی پاکیزگی

اگر ہم کتاب پڑھتے ہیں تو اسی وقت پڑھ سکتے ہیں جبکہ دماغ میں ان الفاظ کی تصویر موجود ہے۔ ان پڑھ آدمی ان نہیں پڑھ سکتے۔ اسی طرح ہم سلیٹ یا کاپی پر وہی لفظ لکھ سکتے ہیں جس کی تصویر ہمارے دماغ میں پہلے سے موجود ہے، انجنیر کے دماغ میں مکان کا نقشہ موجود ہوتا ہے۔

جس چشمہ سے گندھک کا پانی آرہا ہو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مخزن ایسا ہی ہے، اگر کوئیں کا پانی کھاری ہو تو جہاں سے وہ پانی آرہا ہے وہاں کھاری پانی ہوگا، اسی طرح ہم جس قسم کے الفاظ سنتے ہیں وہ دماغ کی راہ ہمارے اندر جاتے ہیں، ان کا اثر دماغ پر ہوتا ہے، پھر اسی قسم کے الفاظ ہماری زبان سے نکلتے ہیں، جس قسم کے کام ہم دیکھتے ہیں ان کا اثر ہمارے دماغ پر ہوتا ہے اور پھر ویسے ہی الفاظ ہماری زبان سے ادا ہوتے ہیں، جیسے خیالات من میں سوچتے ہیں اسی قسم کے خیالات کو الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں اور ان خیالات و الفاظ کے مطابق کام کرتے ہیں، اگر خیالات پاک صاف ہیں تو ہماری زبان سے بھی پاک الفاظ نکلیں گے۔ ہمیں یہ سب خیالات و الفاظ ماں باپ بھائی بہن پڑوسیوں، کتابوں اسکول کے استادوں، لڑکوں اور لوگوں سے ملے ہیں جن میں ہم رہتے سہتے ہیں۔ جب ہم کوئی لفظ بولتے ہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں اگر ہم یہ لفظ بغیر سوچے سمجھے بولتے ہیں اور یہ خراب ہے تو جب ہمیں اس کے معنی سمجھ میں آئیں گے ہمارے دل کے خیالات بھی خراب ہوں گے۔ اگر ہم اس لفظ کو سوچ سمجھ کر بولتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ہمارے خیالات بھی خراب ہیں بے ایمان ایک لفظ ہے جو اس شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو ایمانداری سے کام نہ کرے جب یہ لفظ ادا کریں گے تو اسی وقت کریں گے جبکہ ہمارے دل میں کسی شخص کی بابت یہ خیال آئے۔

ہمارے پاس جو کپڑے اور سامان ہو اسے ہم صاف ستھرا رکھتے ہیں ورنہ بگڑ جائے گا، اسیطرح ہم کو چاہیئے دل جیسی قیمتی چیز ہے اس کو ناپاک خیالات سے صاف رکھیں تاکہ وہ بگڑنے نہ پائے۔ اگر کسی طرح خراب خیالات دماغ میں آئے ہیں تو انھیں صاف کرو، ان کے پیچھا ہو، جس طرح کھوٹا سکہ چلانا پاپ ہے اسی طرح کھوٹے الفاظ نکالنے سے نہ ہم اپنا دل میلا کرتے ہیں بلکہ دوسروں پر بھی اپنی برائی کا اثر ڈالتے ہیں۔

---

(۲) کہاں، سنتے ہیں شداد نے کوشش کی تھی، مگر وہ ناکام رہا۔

ایکٹر مسکرایا اور باغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ خدا کا خاص فضل تو اسی پر ہے، فرشتہ نے ادھر دیکھا، مرد عورت کا منھ چوم رہا تھا۔ ادھر ڈائرکٹر نے نہ ایکٹر کے بغلگیر ہونے کے سین کو اور نہ ہی اس کے منہ چومنے کے طریقہ کو پسند کیا۔ بلکہ آگے بڑھ کر خود اپنے پسندیدہ طریقہ کا مظاہرہ کیا۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا، بہت خوب سٹ پر بڑوں بڑوں کو بناتے ہوئے آپ ہی کو دیکھا ہے، فرشتہ بیچارہ نے حیران ہو کر پوچھا" یہ بنانے والا کون شخص ہے؟"

ایکٹر نے کہا" یہی تو ہمارا ڈائرکٹر ہے، فرشتہ نے برجستہ کہا استاد برحق ہے۔

آدھی رات کا وقت تھا۔ سین پر سین لئے جا رہے تھے۔ فرشتہ دیکھنے میں محو تھا کہ اسے پیاس لگی، ایکٹر نے نوکر کو پانی لانے کا حکم دیا، مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا" مہمان ہیں" سمجھے" نوکر مسکرایا اور گویا ہوا، مگر ماسٹر جی! اب تو نہیں ہے، کھانے کے وقت ڈائرکٹر صاحب کے یہاں کم پڑ گئی تو بہترین ہے ہماری منگالی، ایکٹر مسکرایا اور فرشتے کو اسیوقت شراب خانے لے گیا، فرشتہ ذرا گھبرایا اس لئے سادے پانی پر قناعت کر کے رہ گیا۔ ع۵

پردۂ فلم

فلمی زندگی پر طنز آمیز تخیلی مضمون

از جناب سلطان سکندر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی زندگی خواہ کتنی ہی ناکام اور بے کیف کیوں نہ ہو لیکن بظاہر ان کی زندگی اسقدر خوشنما معلوم ہوتی ہے کہ فرشتوں کو بھی اس زندگی پر رشک ہوتا ہے۔ یہی اس دلچسپ مضمون کا لب لباب۔

فرشتہ جو اس گناہ کی لبستی میں بھٹکتا ہوا چلا آیا تھا اس نے ایک مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا تو اپنے پاس والے شخص کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے ایسا عجیب و غریب انسان اس سے قبل کبھی نہ دیکھا تھا۔ فرشتہ حیرت زدہ تھا کہ یہ کس نوعیت کا انسان ہے۔ جس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہے گالوں پر سرخی ہے۔ آنکھوں میں کاجل ہے اور ایک ایسا عجیب و غریب لباس پہنے ہوئے ہے جو فرشتہ نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

فرشتہ نے ادب سے جھک کر پوچھا" آپ کون ہیں جناب والا آپ کے گالوں کی رنگینی تو ہمارے بہشت کے خوبصورت ترین پھولوں میں بھی نہیں۔ اور جناب کی آنکھوں کی سیاہی تو ستارۂ زحل کو بھی شرماتی ہے، پھر یہ گالوں کی درخشانی۔ خدا جھوٹ نہ بلائے" یہ تو ہمارے بڑے فرشتہ کے نور کو بھی خیرہ کر دینے والی ہے"

اس شخص نے حقارت سے فرشتہ کو دیکھا اور کہا، "آپ بھی کوئی بڑے گنوار معلوم ہوتے ہیں' ہندوستان میں کون ہے جو مجھے نہیں پہچانتا۔

فرشتہ نے گھبرا کر معذرت کی" جی ہماری اقلیم میں آپ جیسے لوگ ذرا کم دکھائی دیتے ہیں، آپ تو کوئی برگزیدہ شخص معلوم ہوتے ہیں، بلکہ ہو نہ ہو آپ کوئی ولی ہیں"

"میں ولی وغیرہ نہیں۔ بلکہ ایکٹر ہوں ایکٹر۔"

فرشتہ بیچارے نے ایکٹر کا لفظ کبھی نہیں سنا تھا، اس لئے یہ سمجھ کر شاید یہ کوئی بزرگ ہے، جھٹ دوزانوں بیٹھ گیا۔ ایکٹر نے گنوار سمجھ کر رعب جمانا شروع کیا۔

"میرے مسجد میں آنے سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ آج تو میں نمازیوں کے ایکٹ اور موشن دیکھنے آیا تھا، کیونکہ کل مجھے ایک نمازی کا پارٹ ادا کرنا ہے ورنہ مجھے مسجد سے کیا سروکار!"

فرشتہ نے تصدیق کرتے ہوئے کہا" لاریب آپ جیسے خداشناسوں کو مسجد سے کیا سروکار!"

ہماری برادری میں انسان جتنا بھی شرابخور، بدکار اور پاجی ہو اتنی ہی زیادہ ترقی کرتا ہے، اور ایمان کی تو یہ ہے کہ ان ہی خوبیوں سے ایکٹر ڈائرکٹر بن جاتا ہے" تو اگر مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا ہے تو میرے استاد ڈائرکٹر کو دیکھ کر تیرا کیا حال ہوگا" ایکٹر نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"حضور" فرشتہ نے دست بستہ کہا" میں آپ کا بڑا ممنون ہوں آج میں خلوص دل سے توبہ کرتا ہوں کہ اب انسان کو برا بھلا نہ کہونگا۔ سچ ہے رب العالمین کا کوئی کام عقل و حکمت سے خالی نہیں، میں اب سمجھا کہ انسان کو اشرف المخلوقات کیوں کہا جاتا ہے۔ یہ سن کر ایکٹر نے فاتحانہ انداز سے جیبی کنگھی نکالی، بال سنوارے، ٹوپی ذرا ترچھی کی، چمڑے میں لپٹا ہوا بید اٹھایا اور چلنے کو تھا کہ فرشتہ نے لجاجت سے کہا:-

ساحل پر لا کر مجھے پیاسا نہ لوٹایئے، مہربانی فرما کر اپنے استاد صاحب دام برکاتہ کی زیارت بھی کرا دیجئے۔

ایک سرسبز شاداب باغ تھا، موسیقی کی ہلکی اور دلنواز تانوں سے فضا گونج رہی تھی، ایک طرف سے مرد آیا اور دوسری طرف سے ایک عورت، اور دونوں اس گرم جوشی سے ایک دوسرے کے آغوش میں ہو گئے کہ فرشتہ نے آنکھیں بند کر لیں۔

ایکٹر نے کہا" آنکھیں کھول کر دیکھو، آنکھیں کھلیں اس منظر کی رنگینی جتنی جذب کر سکو — کر لو، ایسے مزے جنت میں بھی نصیب نہ ہوں گے۔

فرشتہ بولا آپ سچ کہتے ہیں، جنت میں یہ سامان (۲)

اقوالِ زرین

نہایت ہی عمدہ زرہ وہ ہے جو ملامت کے تیروں سے بچائے۔

وہ چیز جس سے آدمی اپنی عزت بچائے اس کے لئے وہی صدقہ ہے۔

خاموشی خلاصی کی سیڑھی ہے۔ کلام بلبل کو اسیر کرتی ہے۔

اچھے لوگوں کی صحبت عطار کی دوکان ہے "چاہے کچھ بھی نہ لیں خوشبو تو آتی ہے" اور بُرے آدمیوں کی صحبت کاٹلوں کی مانند ہے کہ جو سلگتے ہوں تو ہاتھ پاؤں جلا دیں اور بجھے ہوں تو کپڑے کالے ہوں۔

جو بھلا آدمی ہوگا اُس کو نصیحت کا ایک لفظ بھی کافی ہے جیسے بھلے گھوڑے کو ایک کوڑا بہت ہوتا ہے ایسے ہی بھلے آدمی کو ایک بات بہت ہے۔

اونچے رتبے پر پہونچنا تو مشکل ہوتا ہے۔ اور گر پڑنا آسان ہوتا ہے۔ جیسے بھاری پتھر بہت محنت اور دیر سے اوپر پہونچتا ہے اور نیچے کو ذرا سے دھکے سے ہی گر پڑتا ہے۔

ناگپور ۲۲ اکتوبر۔ شری ونوبا بھوے کو آج صبح بذریعہ موٹر کار ناگپور جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

موجِ تبسم

ایک دوست:- تمہاری خوبصورت اور نازک مزاج بیوی خیریت سے ہیں نا؟
دوسرے دوست:- میری بیوی تو ایک ہی ہے۔

جونس:- کل آپ کے دفتر نے میرے پاس ایک باورچی بھیجا تھا۔
نوکری دلانیوالی کمپنی کا منیجر:- ہاں وہ کیسا کھانا پکاتا ہے۔
جونس:- (خفا ہوکر) خدا کے لئے آج شام کو آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔

نوجوان جس کی شادی حال ہی میں ہوئی تھی اس نے بیوی سے گلہ کیا:- تمہارے جذبات محبت اب سرد ہوگئے ہیں"۔
بیوی:- "کیوں"
نوجوان:- تم مجھ سے اب اس محبت کیساتھ گفتگو نہیں کرتیں جس طرح دوسری عورتیں اپنے شوہروں سے کرتی ہیں"۔
بیوی نے متحیر ہوکر پوچھا" کیا دوسری عورتیں اپنے شوہروں سے محبت کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں"؟

اُستاد:- اگر تمہارا باپ میاں رشید اکسی دن تمہاری ماں کے لئے ۲۰۰ روپیہ کی ساڑھی، ۱۰۰ روپیہ کا چندن ہار، ۱۰۰ روپیہ کی گھڑی، ۱۵ روپیہ کا سلیپر خرید لائے تو اس کا حل کیا ہوگا۔ رشید:- میرے باپ کا دوالہ۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

جب سے میڈیکل کالج لاہور کھلا ہے ۲۰۰۲ میڈیکل گریجویٹ نکل چکے ہیں۔

---

۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء تک حصار کے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے سرکار نے ۵۶۵۰۲۷ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی خرچ کئے۔

بمبئی شہر میں ۱۲ برس سے کم عمر کے فقیروں کی تعداد ۱۰ ہزار ہے اور ان کی سالانہ آمدنی ۷½ لاکھ ہے۔ ان بچوں کو بھیک مانگنے کے فن میں باقاعدہ ترتیب دی جاتی ہے اور ایک روپیہ روزانہ فیس وخرچ خوراک وغیرہ ہر لڑکے سے لیا جاتا ہے کہتے ہیں ایک شخص اس طرح پر بارہ لڑکوں کو اپنی زیر نگرانی بھیک منگوا کر تین سو روپے ماہوار کماتا تھا۔

بمبئی میں اس وقت دو ہزار لڑکیاں دوکانوں پر سودا فروخت کرنے پر ملازم ہیں۔

حساب لگایا گیا ہے کہ پچھلے سال میں ۲۳ ہزار موتیا بند کے آپریشن پنجاب میں ہوئے ان میں سے صرف ۲۳۲ میو اسپتال لاہور میں ہوئے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ بلجیم اور شمالی فرانس میں جرمن فوجی کمانڈر نے برطانوی رعایا کو پناہ دینے والوں کو سزائے موت دینے کی مزید دھمکی دی۔

افسانہ

جمنا کے اُس پار

از کماری ساوتری ورما ——— مترجمہ جناب مائل ملیح آبادی

ذیل میں ہم کماری ساوتری ورما کے ہندی افسانہ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ افسانہ شہنشاہ جہانگیر کی زندگی سے متعلق ایک نہایت ہی اعلیٰ ادبی شاہکار ہے:-

---

چاندنی رات تھی۔ دودھ سے نہائی ہوئی۔ سنگ مرمر کی دیواروں پر پڑ کر سفید چاندنی اور بھی پھوٹی نکلتی تھی۔ قلعے کے نیچے جمنا بل کھاتی ہوئی بہی چلی جا رہی تھی۔ چاند جمنا میں جھانک جھانک کر مسکرا رہا تھا۔ کوئی آٹھ بجے ہوں گے۔ محل کے ایک عالی شان کمرے میں شمعیں جل رہی تھیں کھلی کھڑکی کے پاس شہنشاہ جہانگیر بیٹھے ہوئے فطرت کی صناعی کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ اُن کی آنکھوں میں انتظار کی چمک تھی ملکہ نور جہاں آج رات پہلی دفعہ شہنشاہ سے ملنے والی تھیں۔

انگور کے سے موتیوں کی مالا شہنشاہ کے سینے پر جھول رہی تھی کمرے میں قیمتی ایرانی قالین بچھے ہوئے تھے۔ سنگ مرمر کے مجسموں پر سونے چاندی کے گلدانوں میں تازے تازے گلدستے رکھے ہوئے تھے۔ پھولوں کی خوشبو سے کمرہ مہک رہا تھا۔ نور جہاں آج کی رات پہلی مرتبہ شہنشاہ سے ملنے والی تھیں۔

کھڑکی کے سامنے سے ہٹ کر ——— کچھ بے دلی کے ساتھ شہنشاہ مسند پر آ بیٹھے۔ کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ پھر آپ ہی آپ بڑبڑانے لگے۔

——— ابھی تک نہیں آئی .... کچھ بھی تو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ مہرا مہر! آج ہی تو آنے والی ہے"۔

اتنے میں دور سے ——— جمنا کے اس پار سے ؟ ... جھاڑیوں کے پیچھے سے ایک بیلا بج اٹھا۔

راگ اور تان دونوں میں درد تھا۔ شہنشاہ چونک پڑے۔ مہرالنسا کا، ملکہ نور جہاں کا خیال اُچٹ گیا۔ ان کے خیالات کی مالا ٹوٹ کر بکھر گئی ——— بیلا نہیں کسی کا دل بج رہا تھا۔

بیلے کی دردناک آواز کمرے میں گونج گونج کر رونے لگی شہنشاہ جا کر پھر کھڑکی پر کھڑے ہوگئے ——— چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ جمنا بہہ رہی تھی۔ مستی کے ساتھ بیلا بج رہا تھا ——— کسی کے بیلے میں ایک غمگین اور درد بھرا راگ۔

شہنشاہ نے گھنٹا بجایا اور خادم مودبانہ حاضر ہوا۔ شہنشاہ نے کہا ——— "کچھ سنا ؟"

خادم گھبرا گیا ——— "شہنشاہِ عالم! ارشاد؟" شہنشاہ اُس کی گھبراہٹ پر مسکرا دیئے۔ لیکن اپنی ہنسی کو اُنھوں نے ہونٹوں ہی تک محدود رکھ کر کہا ——— کوئی بیلا بجا رہا ہے۔

دور شاید اس پار ——— جاؤ حاضر کرو"۔

خادم چلا گیا اور شہنشاہ بیچینی کے ساتھ کمرے میں ٹہلتے رہے۔ کان اب بھی سن رہے تھے ——— بیلا بج رہا تھا۔

کچھ دیر بعد آواز بند ہو گئی۔ شہنشاہ نے دیکھا۔ جمنا پر ایک کشتی رقص کر رہی تھی۔ محل ہی کی طرف۔

خادم حاضر ہوا۔ اس کے پیچھے ایک کمسن اور خوبصورت جوان سر پر صافہ باندھے اور ہاتھ میں بیلا لئے کھڑا تھا۔ شہنشاہ اس کی خوبصورتی اور نازک اندامی کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ نوجوان کے چہرے گہری غمگینی کی علامات اور آنکھوں میں مایوسی کی سیاہی تھی۔

شہنشاہ نے پوچھا ——— "تیرا نام ؟"

"عالم پناہ" نوجوان نے جواب دیا۔ میرا نام فیروز ہے"۔ فیروز کے فیروزی صافے کو دیکھ کر شہنشاہ مسکرا دیئے بولے۔ "نوکری کرو گے ؟"

فیروز کے غمگین چہرے میں تبدیلی ہوئی ایک لمحہ کے لئے لیکن دوسرے ہی لمحہ وہ سنبھل گیا اور بولا ——— "جی حضور"

اور فیروز شہنشاہ جہانگیر کا ساقی بن گیا۔

بادشاہ کو پھر نور جہاں کا خیال آیا۔ کمرے میں ٹہلتے ہوئے انھوں نے فرمایا۔

سخت گرمی ہے فیروز! سب کھڑکیاں کھول دو۔ اور تھوڑا شربت"۔

فیروز نے کھڑکیاں کھول دیں اور سونے کے گلاس میں خوشبودار شربت لیکر سامنے پہونچا۔ شہنشاہ نے غور سے اس کے جھکے ہوئے چہرہ کو دیکھا۔ اور شربت لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

فیروز کے ہاتھ سے جہانگیر کی انگلیاں چھل گئیں۔ کٹورا ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر آ رہا ——— فیروز کانپنے لگا۔ بادشاہ چونکے اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے ——— اپنی ہنسی میں بادشاہ نے فیروز کا کانپنا نہ دیکھا۔ اس کے دل میں دھڑکن نہ سُنی۔ فیروز سنبھل گیا۔ دوسرا کٹورا ..... دوسرا کٹورا آیا۔ بادشاہ نے کٹورا چھو کر کہا۔ بہت گرم ہے اسی وجہ سے چھوٹ گیا تھا۔ تھوڑا اسپنول اور ملاؤ۔

فیروز گیا۔ کٹورے میں اسپنول ملایا اور بھی ایک چیز اور کٹورا بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ بادشاہ نے کٹورا خالی کرتے ہوئے کہا:-

"فیروز تو اتنا اداس کیوں رہتا ہے"۔ ؟

"کچھ نہیں میرے آقا! یونہی .... اُس کی جھکی ہوئی آنکھیں قالین کے ایک پھول پر جمی ہوئی تھیں"!

"کچھ نہیں یونہی ..... ادھر آ" بادشاہ نے اس کو ہاتھ پکڑ کر پاس بٹھا لیا۔ فیروز کانپ گیا۔ اُسے پسینہ آ گیا۔

——— وہ کچھ بھی نہ بولا۔ بادشاہ نے پھر کہا ——— "اپنا درد مجھ کو بتا میں اس کو دور کرنے کی کوشش کروں گا"۔

بادشاہ کے الفاظ میں مٹھاس تھی ——— بندہ پروری۔

فیروز نے کہا:- "جان بخشی جائے عالم پناہ! پیاری چیز نہ ملنے پر اداسی چھائی جاتی ہے۔ دل تو سب ہی کے ہوتا ہے"۔

بادشاہ ہنسنے لگے ——— سمجھا ساقی سمجھا۔ وہ کون خوش قسمت ہے جس پر تیرا جیسا نوجوان عاشق ہے؟ مجھے بتا۔ میں دنیا کے کسی بھی کونے سے لا کر اُسے تیرے دامن سے باندھ دوں گا۔ بتا اس کا نام، پتہ ....!"

فیروز کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اور بھی نیچے جھک گئیں۔ "گستاخی معاف فرمائی جائے آقا! شہنشاہ پر شربت نے اثر شروع کر دیا تھا" بتا ——— ابھی بتا" بادشاہ نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

فیروز کا سر چکرانے لگا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا "عالم پناہ! میں آپ کو چاہتا ہوں ———"

جیسے فیروز نے کوئی مذاق کی بات کہدی ہو۔ شہنشاہ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئے، نشہ چڑھ رہا تھا۔ آنکھیں سُرخ ہو گئی تھیں۔ بولے

"اچھا بیلا بجا!"

گیارہ بجے کا وقت تھا......

فیروز کی جان میں جان آئی اس نے بیلا اٹھا لیا اور بجانے لگا۔ وہی دردناک راگ ——— بیلے کے تاروں میں بادل کی گمبھیر گرج چھپی ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ دوسرے ہی لمحے بارش کی جھڑی لگ جائے گی کچھ دیر تک کمرے کی چھت اور دیواریں راگ کے سوز سے مل کر روتی رہیں۔ ساقی کے چہرے پر اُمید اور نااُمیدی کی لہریں اُٹھ رہی تھیں شہنشاہ راگ کے درد کے ساتھ جھوم رہے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ساقی اپنے دل کے تمام راز انڈیل کر سامنے رکھ دے رہا ہے۔

آہستہ آہستہ فیروز خود رونے لگا۔ بیلا یکبیک تھم گیا۔ فیروز نے دیکھا۔ بادشاہ بیہوش ص

۴ پڑے تھے۔ شراب کی تیزی سے رخسار سُرخ ہو گئے تھے۔ سانس کے ساتھ شراب کی خوشبو نکل کر کمرے میں پھیل رہی تھی چوڑے سینے پر انگور کے سے موتیوں کی مالا پڑی ہوئی تھی۔ پسینے کی ٹھنڈی بوندیں رخساروں پر ——— کھلتے ہوئے کنول پر شبنم کی بوندوں کی طرح چمک رہی تھیں، بیلا ایک طرف رکھ کر ساقی شہنشاہ کے پلنگ کے قریب آ کھڑا ہوا۔

ایک لمحے کے لئے اُس کا جسم کانپا ——— آنکھیں جلنے لگیں ہونٹ کانپنے لگے۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنے صافے کے دامن سے وہ شہنشاہ کے رخساروں کا پسینہ آہستہ آہستہ پونچھنے لگا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ منہ سے گرم گرم سانس نکل رہی تھی۔

یکایک ساقی نے جھک کر شہنشاہ جہانگیر کے ہونٹوں کو چوم لیا۔ مدہوشی میں اس کا صافہ جہانگیر کے جسم پر گر پڑا اور اُس کے سر کے لانبے لانبے گھونگر والے بال پیٹھ پر ناگنوں کی طرح لہرانے لگے۔

اس نے گردن اُٹھائی سامنے دیکھا ——— ملکہ نور جہاں کھڑی ہوئی اس کے کرتوتوں کو غور سے دیکھ رہی تھیں۔ ساقی ٹھٹک کر رہ گیا۔ نور جہاں نے سخت لہجہ میں پوچھا "تو کون ہے؟"

"ملکہ معظمہ"!

"........"

"ایک کمزور دل عورت"۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی ملکہ نے اس کو گھور کر دیکھا، پھر سوتے ہوئے جہانگیر پر نظر ڈالی اور ...... واپس چلی گئی۔

نوجوان عورت نے کھڑے ہو کر اپنے بال سنبھالے اور پھر دونوں ہاتھ سے منہ ڈھانپ کر رونے لگی۔ یکایک اُسے کچھ خیال آیا ——— شاید انجام کار، وہ تیز قدموں سے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ نیچے جھانک کر دیکھا۔ گہرا کالا پانی چاندنی رات میں اور بھی ڈراونا، خوفناک وہ کھڑکی سے پیر لٹکا کر بیٹھ گئی، ایک بار شہنشاہ کو پلٹ کر دیکھا ——— آنکھیں بھیگ گئیں ——— پھر ایک ٹھنڈی سانس لیکر جمنا میں کود پڑی

علی الصباح ———

شہنشاہ نے انگڑائی لیکر آنکھیں کھولدیں۔ فیروز کا فیروزی صافہ دیکھ کر فیروز کی یاد آئی، کچھ مسکرائے اور پھر ٹھنڈی ہوا میں کھڑکی پر آ کھڑے ہوئے ———

اور دیکھا ———

نیچے پانی میں تیرتی ہوئی ایک لاش ——— ساقی؟ کیا ساقی کی لاش ہے ؟ ایں اور یہ لانبے لانبے بال ؟ کپڑے بھیگ کر بدن سے چمٹ گئے تھے۔ روشنی بڑھ رہی تھی۔ شہنشاہ نے فیروز کی لاش میں نوجوان حسینہ کا اُبھرا ہوا سینہ دیکھا۔ شہنشاہ کی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں وہ حیران رہ گئے۔ پھر......"

"تصور، حمید، دلاور، حلیم"۔ چلاتے ہوئے شہنشاہ دروازے کی طرف دوڑے۔ سینے پر پڑی ہوئی مالا دروازے سے اُلجھ کر ٹوٹ گئی۔ موتی قالین پر بکھر گئے جیسے ساقی کے موت پر قالین کے آنسو نکل آئے ہوں دروازے پر تاتاری خواص کو دیکھ کر بادشاہ سنبھلے خواص نے جھک کر شہنشاہ کی طرف ایک خط بڑھا دیا۔ شہنشاہ نے پڑھا۔

ہندوستان کے شہنشاہ
اور میرے شوہر!

آج رات کا واقعہ دیکھ کر مجھے آنکھیں ہو گئیں مجھے نہیں تھا کہ میرے ساتھ آپ جو محبت دکھلاتے ہیں وہ صرف بالو کی دیوار ہے اگر معلوم ہوتا کہ آپ کے دل پر کوئی اور خوش نصیب قبضہ کر چکی ہے تو میں خود ہی آپ کو کوئی تکلیف نہ دیتی اور اپنے مرحوم شوہر کی یاد میں باقی زندگی گذار دیتی ——— وہ کمسن خوش نصیب اور خوبصورت عورت جو مرد کے بھیس میں آپ کے لبوں کا بوسہ لے رہی تھی۔ ——— وہ کون ہے؟ ——— مجھے نہ تو یہ معلوم ہے اور نہ معلوم کرنے کی خواہش ہی ہے، حضور نے بندی کو یاد فرمایا تھا۔ اسی لئے رات کو حاضر ہوئی تھی۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی دکھانے کے لئے مجھے بلایا گیا تھا۔

کنیز
"مہرالنساء"

بادشاہ کے ہاتھ سے خط چھوٹ کر گر پڑا۔ وہ دروازے پر سر رکھ کر کھڑے رہ گئے۔

اس دن پورے محل میں ماتم رہا۔ پرندے تک کی ہمت نہیں تھی کہ پر پھڑپھڑائے۔ شہنشاہ دن بھر کمرے کے اندر رہے، غسل نہیں کیا۔ دربار نہیں کیا۔ کھانا نہیں کھایا۔

دن بھر بادشاہ کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے جمنا کے اس پار دیکھتے رہے اور پھر شام تک۔ - جمنا کے پار درختوں اور جھاڑیوں کے جھرمٹ میں ساقی فیروز کی قبر بن چکی تھی۔

آدھی رات کو

اُسی کمرے میں اُسی کھڑکی کے پاس شہنشاہ بیٹھے تھے، سامنے ملکہ کا تخت پڑا ہوا تھا اور شہنشاہ اپنے پیارے ساقی کی قبر کو چاندنی میں دیکھ رہے تھے، آنکھیں بوجھل تھیں۔

پھر اس گہرے سناٹے کو توڑتا ہوا بیلے کا دردناک راگ شہنشاہ کو سُنائی دیا۔ شہنشاہ نے صاف سُنا ——— بیلا بج رہا ہے اسی درد کے راگوں میں جیسے کسی کا دل ٹوٹ رہا ہو ——— اور پھر شہنشاہ نے دیکھا سفید چاندنی میں اپنے پیارے ساقی کی قبر کو ——— جمنا کے اس پار ———

ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ جمنا کے اس پار درخت چاندنی میں ناچنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد بادل کا ایک ٹکڑا چاند کے قریب آ گیا۔ بیلے کی آواز جیسے بند سی ہو گئی......

بادشاہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک جھڑی لگ گئی۔ ایک درد بھری سرد آہ کھینچ کر بادشاہ نے اپنا سر کھڑکی کی چوکھٹ پر رکھ دیا۔

برطانیہ کا حوصلہ پست نہیں ہوا

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ برطانیہ کا چہرہ زخمی ہو گیا ہے لیکن اس کی سپرٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ ہے وہ رائے جو برطانی وزیر مسٹر آرتھر گرین ووڈ نے ظاہر کی ہے۔

مسٹر گرین ووڈ نے مزید فرمایا کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس لڑائی میں کون شریک ہوگا اور اس کے ختم ہونے تک کون زندہ رہے گا۔ میرا خیال ہے کہ جاپان اتنا بیوقوف نہیں ہے۔ کہ لڑائی میں شامل ہو جائے لیکن غیر جانبدار ملک جانتے ہیں کہ برطانیہ کو شکست نہیں ہوگی۔

بنگلور، ۲۰ اکتوبر۔ مسٹر والچند ہیرا چند آج صبح بنگلور تشریف لائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بنگلور میں ہوائی جہاز بنانے کی فیکٹری قائم کرنے کے سلسلہ میں سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور اور برطانوی ریزیڈنٹ سے ملاقات کرینگے۔

بلقان

یورپ کے سیاسی ہیجان کا مرکز ہے

اخبار "اطلاعات" تہران میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

بلقان یورپ کے سیاسی ہیجان کے مرکزوں میں ہے یہ جزیرہ نما قدیم زمانوں سے جنگجو آدمیوں کا مولد ومسکن چلا آتا ہے۔ یہاں کی آب وہوا میں ایسی خاصیت ہے کہ اس سے مختلف طبیعتیں رکھنے والے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ قدیم زمانوں میں اور دور حاضر میں بھی یورپ کی تقدیر پر اثر انداز ہونے والے اہم واقعات اسی سر زمین پر صورت پذیر ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ یورپ میں آخر کے چند سالوں میں جسقدر سیاسی انقلابات ہوئے اور وقتی شورشیں ہوئیں ان میں سے نصف کا محل وقوع جزیرہ نمائے بلقان ہی ہے۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۹ء تک کی بین الاقوامی جنگ کے شعلے بھی اسی سرزمین سے بلند ہوئے تھے اور آجکل کی جنگ میں بھی تمام بڑے بڑے مدبرین اور سیاست کے ماہرین کی تمام توجہ کا مرکز یہی خطہ ہے۔

جرمن ذرایع کی خبر ہے کہ موجودہ جنگ میں وہ حکومتیں جو کل تک ایک دوسرے کی حلیف تھیں یعنی برطانیہ اور فرانس یہ عقیدہ رکھتی تھیں کہ جرمنی سے جنگ کرنے کے لئے بلقان کی سرزمین سے فوج کے ایک سو دستے فراہم ہو سکتے ہیں۔ انھیں جرمنی کے بالمقابل بھیجا جائے اور ان کے عقب سے پہنچ کر جرمنی کو ایک کاری ضرب لگائی جاسکتی ہے۔ جرمنی بھی جانتا تھا کہ یورپ سے باہر کی دنیا میں اثر ورسوخ پیدا کرنے کے لئے بلقان ایک عمدہ ذریعہ ہے اور بلقان کی ریاستوں ہی سے خام سامان بالخصوص پٹرول دستیاب ہو سکتا ہے جس کے بل پر تمام فوجی مشین چل سکتی ہے۔ جس دن انگلستان نے رومانیہ کے تحفظ کی ضمانت دی اسی دن یہ ظاہر ہو گیا کہ اتحادی کسقدر بلقان کے سیاسیات سے وابستہ ہیں اور ان ریاستوں سے برطانیہ کے بہت سے سیاسی روابط ہیں۔

جس وقت اطالیہ کی فوج البانیہ پہنچی اس زمانہ میں واضح ہو گیا کہ اطالیہ کے سیاسیات کا بلقان پر بہت انحصار ہے۔

بلقان کی سرزمین زرخیز ہے اور یہ ملک اپنی صنعتی ضروریات کے لئے باہر سے سامان منگوانے پر مجبور ہے۔ اس سامان کے عوض میں بلقان کو اپنی خام اجناس باہر بھیجنی پڑتی ہیں۔ چونکہ جرمنی کا آباد ملک ان خام اجناس کے بہترین گاہکوں میں سے ہے اس وجہ سے بلقان کی تجارت کا رخ خود بخود جرمنی کی طرف ہو گیا ہے۔

ریاستہائے بلقان میں مندرجہ ذیل حکومتیں شامل ہیں۔ یوگوسلاویہ۔ مجارستان۔ رومانیہ یونان۔ ترکیہ۔ بلغاریہ۔ یورپ کے ماہرین سیاسیات میں سے ہر ایک کی خواہش یہ تھی کہ بلقان کے سیاسی حالات میں ایسے تغیرات پیدا کرے جن سے اسے منفعت پہنچ سکے۔

بلقان میں صلح وامن قایم رہنے کی صورت میں پورا پورا فائدہ جرمنی اور اٹلی کو پہنچتا تھا کیونکہ ان ممالک میں جنگ چھڑ جانے سے جرمنی اور اٹلی کے جنگی محاذ بہت وسیع ہو جاتے ممکن تھا کہ انھیں بلقان میں جو اثر ورسوخ و اقتدار حاصل تھا وہ بھی بہت کم ہو جاتا۔ فرانس اور برطانیہ یہ کوشش کرتے رہے کہ جہاں تک ہو سکے۔ ان ریاستوں سے زیادہ سے زیادہ مال خرید کیا جائے تاکہ ان ریاستوں سے جرمنی کی تجارت میں زوال آجائے۔ اور جرمنی کا بازار سرد پڑ جائے۔

چونکہ ریاستہائے بلقان ایک دوسرے سے اتحاد واتفاق کے روابط سے وابستہ نہ تھیں اور ایک دوسرے کے صلاح ومشورہ سے کام نہیں کر رہی تھیں۔ اس لئے خیال تھا کہ ممکن ہے کہ ان کی نااتفاقی سے فائدہ اٹھا کر سیاست کے شاطر معاملات کو اپنی منشار کے مطابق ڈھال لیں۔

بلغاریہ ان حکومتوں میں سے ہے جو ۱۹۱۹ء کے صلحنامہ کے بموجب مغلوب شمار ہوتی تھیں اور آج سے دو سال پیشتر تو بلغاریہ کے پاس فوج تھی اور نہ طیارے تھے۔

یوگوسلاویہ کی ریاست میں اندرونی نفاق بہت زیادہ ہے اور یہاں کے سیاستدانوں کی توجہ زیادہ تر اسی طرف لگی رہتی ہے کہ یہ نفاق اور اختلافات مٹ جائیں تاکہ ملک میں وحدت ویکجہتی پیدا ہو جائے۔

سرزمین مجارستان کے آدمیوں میں سیاسی ونسلی وقومی بیداری بحد کمال ہے اور شروع ہی سے ان لوگوں کے روم اور برلن کی محوری طاقتوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔

یونان اور ترکی اور رومانیہ میں سے ہر ایک کے مخصوص سیاسی مسائل ہیں چونکہ بلقان کے پہلو میں اٹلی ہے، اس کی پشت پر جرمنی اور جمہوریہ روس ہیں اور مغربی حکومتوں کی نظریں بلقان پر لگی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ بلقان کے حالات پر ایک مفصل بحث کریں۔

آجکل وہ ملک کہ جس کے سیاسی معاملات بے حد جاذب توجہ ہیں ریاست مجارستان ہے جو ایک زرخیز علاقہ ہے جسے آسٹریلیا ہنگری کی سابقہ حکومت سے منقطع کر کے ایک ریاست بنا دیا گیا تھا۔ اس کا رقبہ تقریباً ۹۳ ہزار مربع کیلومیٹر ہے۔ اس کی آبادی ۹ ملین آدمیوں کے لگ بھگ ہے۔ چونکہ یہ خطہ زراعتی ہے اور مواد خام بیشتر مقدار میں یہاں سے حاصل ہوتا ہے اس لئے تجارتی اور سیاسی تحریکوں کا مرکز زیادہ تر یہی ملک ہے۔

مجارستان کی حکومت ایک شخص کے ہاتھ میں ہے جو نائب السلطنت کی حیثیت رکھتا ہے، آجکل امیر البحر "ہورتی" اس فرض کو انجام دے رہے ہیں۔ وزیران مجارستان نے ہر موقع پر روم اور برلن کی سیاست پر بھروسہ کیا۔ موجودہ جنگ کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ لوگ منتظر تھے کہ جنگ کی شعلوں کی لپیٹ میں تمام یورپ آجائے گا۔ اس وقت یہ تصور کیا جا رہا تھا کہ جرمن کے دوش بدوش مجارستان کی فوجیں بھی میدان جنگ میں اتریں گی۔ لیکن مجارستان اور مجارستان کے حلیفوں نے یہی قرین مصلحت سمجھا کہ مجارستان جنگ میں شرکت نہ کرے اور سامان رسد اور خوراک اور خام اشیاء کا انتظام کرے۔

ایک گروہ کا یہ بھی خیال تھا کہ مجارستان اپنی سیاسی کشمکش کے دوران میں رومانیہ سے اپنی زمینوں اور اپنے علاقے کی واپسی کا مطالبہ کرے گا۔ اور اس طرح ان دو ریاستوں میں باہمی جنگ چھڑ جائے گی لیکن روم اور برلن کے ارباب سیاست نے اشارہ کر دیا کہ اس مطالبے کا ابھی وقت نہیں آیا۔

علاوہ بریں رومانیہ زیادہ طاقتور ہے فرانس اور انگلستان نے بھی اس کے تحفظ ودفاع کا بیڑا اٹھایا تھا اس لئے ممکن تھا کہ رومانیہ۔ اور مجارستان میں ذرا سی چھیڑ چھاڑ سے شعلہ ہائے جنگ بلقان میں پھیل جاتے اور بلقان کے سیاسیات میں انقلاب عظیم واقع ہو جاتا۔

بلقان مدت مدید سے سیاسی ہنگامہ آرائیوں کا اکھاڑہ رہا ہے اور آج بھی یہ خطہ سیاسی سرگرمیوں کا مرکز ہے اور یورپ کے اس حصہ کے معاملات مایۂ دلچسپی ہو سکتے ہیں۔

کرنل بیک گرفتار کر لئے گئے

استنبول ۱۰ر اکتوبر۔ جو پناہ گزیں استنبول آرہے ہیں ان کا بیان ہے کہ رومانیہ میں پولینڈ کے بہت سے اعلےٰ افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور کرنل بیک سابق پولش وزیر خارجہ بھی ان میں شامل ہیں۔

فرانس پر مصر کا قرضہ

قاہرہ ۱۵ر اکتوبر۔ حکومت مصر اور حکومت فرانس کے درمیان روئی کی بابت فرانس کی جانب قرضہ کے بارے میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ تسلی بخش طریقہ پر ختم ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس حکومت مصر کو ۔۔۔۔ ۱۲۰ پونڈ کی رقم ادا کرے گی۔

شری ونوبا بھاوے کی تقریر

۱۷ر اکتوبر کی صبح کو پنار میں شری ونوبا بھاوے نے مہاتما گاندھی کی ہدایات کے مطابق ایک تقریر کی جلسہ میں تقریباً تین سو آدمی شریک تھے۔ جس میں سیٹھ جمنالال بجاج۔ مہادیو ڈیسائی اور مہلا آشرم واردھا کی ۵۰ نہلائیں بھی شامل ہیں۔ جو پنار واردھا سے ۵ میل کے فاصلے پر ہے شری ونوبا آج ہی صبح یہاں تشریف لائے جلسہ کے دوران میں بارش ہوتی رہی۔ شری بھاوے کو پہلے کھادی کے کلنڈر پیش کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے تقریر شروع کی جس میں فرمایا کہ کانگریس اصول اخلاقی کی بنا پر جنگ کی کوششوں میں برطانیہ کی مدد نہیں کر سکتی مجھے تعجب ہے کہ برطانیہ جمہوریت کے لئے لڑنے کا کیوں دعویٰ کرتا ہے۔ جب کہ وہ ہندوستان کو جمہوری حق دینے سے انکار کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنا اس لئے ضروری ہے کہ کانگریس کا قومی حکومت کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا جنگ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ جنگ کی کوششوں کے خلاف تقریر کرنے کی آزادی دینے سے انکار کر دیا گیا ہو اور تیسری وجہ یہ ہے کہ حکومت یہ اعلان کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ہندوستان اپنی خوشی سے جنگ میں شامل نہیں ہے بلکہ اسے زبردستی جنگ میں شامل کیا گیا ہے۔

شاہ اودھ کے آخری صاحبزادہ کا انتقال

کلکتہ ۱۶ر اکتوبر۔ شاہ اودھ واجد علی شاہ مرحوم کے آخری صاحبزادہ شہزادہ افسر الملک مرزا محمد اکرم حسین بہادر کا ان کے مکان واقع بالی گنج میں کل سہ پہر کو انتقال ہو گیا۔

شہزادہ اکرم حسین کی عمر تقریباً ۷۱ سال کی تھی آپ نے کوئی شادی نہیں کی تھی سوشل حلقوں میں آپ مشہور شخصیت رکھتے تھے اس کے علاوہ پبلک زندگی کے ہر دائرہ میں سرگرمی کے ساتھ دلچسپی لے کر آپ نے ملک کی ترقی میں بیش قیمت امداد کی۔ اپنے والد کی طرح آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ دونوں فرقوں میں آپکا یکساں احترام کیا جاتا تھا۔ آپ رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے ممبر تھے۔

شہزادہ اکرم حسین خاں ۱۹۱۹ء میں بمبئی کے شریف مقرر ہوئے اور آپ کو ٹاؤن ہال میں بادشاہ کا اعلان صلح پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں کچھ عرصہ کے لئے آپ گورنر بنگال کی ایگزیکٹیو کونسل میں بحیثیت ممبر کام کیا۔

جنگ کی امداد میں کرکٹ میچ

بنارس ۱۷ر اکتوبر۔ لاہور میں آئندہ فروری میں جنگ میں امداد دینے کے لئے جو کرکٹ ہوگا اس کی ٹیم مرتب کرنے سے مہاراجکمار نے انکار کر دیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ملک کی موجودہ متزلزل حالت میں ٹیم مرتب کرنے سے قاصر ہوں۔

ترکی کی فوجوں کی تنظیم

لندن ۱۶ر اکتوبر۔ مشرق قریب کی خبر ہے کہ ترکی نے اپنی فوجوں کی نئی تنظیم کی ہے۔

اسے نہ پڑھیں
اگر آپ کو بسکٹ پسند نہیں ہیں

لیکن دراصل بات یہ ہے کہ جو لوگ بسکٹ نہیں کھاتے وہ یہ معلوم ہی نہیں کر پاتے کہ بسکٹ کھانے والے لوگ:- ہنٹلے اینڈ پامرز کے بسکٹ ہی پسند کرتے ہیں یہ بسکٹ بہترین قسم کے ہوتے ہیں اور اب بھی جنگ شروع ہونے کی قیمتوں سے قدرے اضافہ پر ہندوستان میں آتے رہتے ہیں۔
مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:-

بارلی　　ہارلکس
جنجر نٹس　　رچ کریم کریکر

تیار کردہ:-
ہنٹلے اینڈ پامرز
ریڈنگ ★ انگلینڈ
HK-4

ایک متبرک دن

ہندوستان کے لئے وہ ایک متبرک دن تھا جس روز ٹاٹا نے اپنی اسٹیل کی چادریں ملک میں جاری کی تھیں
اس وقت سے اب تک ٹاٹا کی قلعی دار اور نالی دار چادروں نے ملک کے ہر گوشہ میں لاکھوں استعمال کرنے والوں کی بہترین خدمات انجام دی ہیں۔

ٹاٹا کا فولاد
کی قلعی دار اور نالیدار اسٹیل کی چادریں

جاری کردہ:- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

ایک لاکھ روپیہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خزانچی کے حوالے

بمبئی ۱۷؍اکتوبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے حال ہی میں مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک خط لکھا تھا کہ میں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خزانچی کے پاس ایک لاکھ روپے کا چک بھیج دیا ہے۔ یہ رقم میرے بھائی مسٹر وٹھل بھائی پٹیل نے وصیت کی تھی۔

سردار پٹیل نے صدر کانگریس سے درخواست کی ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کردی جائے جو اس کو اپنی حسب مرضی خرچ کرسکے۔ مولانا نے سردار پٹیل کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سردار پٹیل و دیگر وارثوں سے درخواست کی ہے کہ آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل کے نام سے ایک ٹرسٹ قایم کرکے اس کو رجسٹری کرادی جائے۔

سردار پٹیل نے مولانا آزاد کو مندرجہ ذیل چٹھی لکھی میرے بھائی شری یت وٹھل بھائی پٹیل کا ۲۲؍اکتوبر ۱۹۳۳ء کو سوئٹزرلینڈ میں انتقال ہوگیا اور انھوں نے ۲؍اکتوبر ۱۹۳۳ء کو اپنی جائداد کے بارے میں ایک وصیت کی تھی۔ وصیت کے جواز کے بارے میں وصیوں اور شری یت سبھاش چندر بوس کے درمیان جھگڑا ہوا۔ اور بعد کو یہ معاملہ بمبئی ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوا۔ ۲۴؍مارچ ۱۹۳۹ء کو بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ دیا کہ شری یت سبھاش چندر بوس نے وصیت کے اکیلے وصی ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے وہ ناجائز ہے اور کہ وصیت کو آنجہانی پٹیل کے جائز وارثوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ بمبئی ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف شری یت بوس نے اپیل کی مگر اپیل خارج کردی گئی اور پہلا فیصلہ برقرار رکھا گیا۔

غیر ضروری مقدمہ بازی سے بچنے کے لئے میں نے مہاتما گاندھی کی معرفت سبھاش بابو سے جبکہ وہ صدر کانگریس منتخب ہوئے درخواست کی تھی کہ وہ وصیت کی رقم کانگریس ورکنگ کمیٹی یا کسی اور کمیٹی جو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران پرمشتمل ہو سپرد کردیں اور وہ اس رقم کو ان کاموں پر صرف کرے جن کا وصیت میں ذکر ہے لیکن متعدد کوششوں کے باوجود سبھاش بابو نے پیشکش کو ٹھکرادیا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت دنوں تک مقدمہ بازی چلی اور وصیت کی رقم میں سے بیس ہزار روپے خرچ ہوگیا ۹؍اکتوبر کو میسرز امین دیسائی اور نانوتی کی طرف سے مجھے ایک لاکھ روپے کا چک ملا۔ یہ چک میسرز بچھراج اینڈ کمپنی خزانچی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ اب میری تجویز ہے کہ ورکنگ کمیٹی یہ رقم منظور کرے اور مندرجہ ذیل اصحاب پرمشتمل ایک کمیٹی مقرر کردے:۔

(۱) پنڈت جواہر لال نہرو (۲) سیٹھ جمنا لال بجاج (۳) سردار پٹیل (۴) شری یت بھولا بھائی ڈیسائی اور صدر کانگریس۔ صدر کانگریس ہی کمیٹی کا چیرمین ہو اس کمیٹی کو یہ رقم خرچ کرنے کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مولانا آزاد نے سردار پٹیل کو لکھا ہے کہ آپکا ۱۲؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء خط ملا۔ اس کے لئے آپ کا شکریہ ہے۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے مہاتما گاندھی اور میری معرفت کتنی کوشش کی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ اس کام کے لئے ایک ٹرسٹ قایم کرنے کو تیار تھے۔

آپ اور دیگر وارث لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے ایک ٹرسٹ قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے حالانکہ بمبئی ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بعد یہ رقم آپ کی ذاتی ملکیت ہوچکی تھی۔

اگر معاملہ بغیر مقدمہ بازی کے طے ہوجاتا تو اس قدر بڑی رقم بچ جاتی۔ افسوس ہے کہ ایسا نہ ہوسکا۔ ایک بڑی رقم مقدمہ بازی پر صرف ہوگئی۔ یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ صرف آپ کے بھائی کی زندگی دیش کے کاز کے لئے وقف تھی بلکہ آپ کی زندگی بھی دیش کے کاز کے لئے وقف ہے۔ اس وصیت رقم وقف کرکے آپ نے اپنی قربانی کی فہرست میں اضافہ کردیا ہے جو کہ آپ دیش کے لئے کررہے ہیں۔

ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کرنے کے بعد میں تجویز کرتا ہوں کہ آپ نے اور دیگر وارثوں نے جو ٹرسٹ قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کا نام وٹھل بھائی پٹیل میموریل ٹرسٹ رکھا جائے اور اس کی رجسٹری کرائی جائے۔ جب ٹرسٹ کی رجسٹری ہوجائے گی تو پھر وصیت کے مطابق کام کرنے کے لئے ٹرسٹیوں کی میٹنگ بلائی جائے گی۔

میں برت کو ٹالنا چاہتا ہوں!

مدراس ۱۸؍اکتوبر۔ اخبار ہندو کے نمائندے نے ایک ملاقات میں مہاتما گاندھی سے دریافت کیا کہ کیا آپ ایک اور برت رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ میں برت کو ٹالنا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کن حالات میں اور کس وقت میں برت رکھونگا۔ ذہن میں کوئی بات چھپی رکھکر میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کہہ دیں میں مطابقت نہیں ہے اس الزام کے متعلق مہاتما جی نے فرمایا کہ میں اپنی بات صاف طور پر پیش کرچکا ہوں، آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے آپ جو صورت ہے وہ مختلف ہے کانگریس کا خود کشی کرنا غیر منطقی اور غیر معقول ہوگا مہاتما جی نے آخر میں فرمایا کہ برطانیہ کو اخلاقی امداد دینے کے لئے آزادی کو استعمال کیا جائے گا ہندوستان اس برطانیہ کی امداد کرنا چاہے گا۔ جس نے ہندوستان سے کھیل کھیلا ہو۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ جو لوگ برطانیہ کی عملی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ انکے راستہ میں ذرہ برابر خلل اندازی نہیں کی جائے گی۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ میرے بتائے ہوئے ڈھنگ پر سول نافرمانی جاری رہے گی۔ اور اسی کے ساتھ تمام کانگریس میں تعمیری پروگرام پر توجہ مبذول رکھیں گے۔ اور اس کام میں کوئی ڈھیل نہیں ڈالی جائے گی۔

آل انڈیا ریڈیو کے ریسیونگ سنٹرز

شملہ ۱۲؍اکتوبر۔ ڈھاکہ میں آل انڈیا ریڈیو کا ایک ریسیونگ سنٹر نصب کیا جارہا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ عنقریب ہی اس سنٹر سے خبریں نشر کی جائیں گی۔ لکھنؤ میں بھی ریسیونگ سنٹر نصب کرنے کے لئے جگہ منتخب کرلی گئی ہے اور اس کی دستیابی کے لئے انتظامات کرلئے گئے ہیں۔

لاہور کے ریسیونگ سنٹر کی جگہ منتخب کی جاچکی ہے اور آلات نصب کرنے کے ابتدائی انتظامات ہورہے ہیں۔

کلکتہ کے اسٹوڈیو میں سماعتی اعتبار سے تغیر و تبدل کیا جارہا ہے۔ اور امید ہے کہ ستمبر کے آخر تک یہ کام مکمل ہوجائے گا۔

حکومت سندھ کی نئی اسکیم

کراچی ۱۵؍اکتوبر۔ حکومت سندھ نے کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے کہ مالگذاری کا ضابطہ تبدیل کردیا جائے۔ اور صوبہ کے جاگیری علاقوں میں سرونے بندوبست اور واجب العرض پر نظر ثانی کی جائے۔ جاگیرداروں اور کسانوں کے معاملہ میں سہولت پیدا کرنے کے لئے جو اسپیشل افسر مقرر ہوا تھا۔ اس کی سفارش پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے واجب العرض نہ ہونے کی وجہ سے کئی جاگیروں میں حقوق غصب کرلئے جاتے ہیں اور سروے نہ ہونے کی وجہ سے کاشت کی ہوئی آراضی کو بھی غیر کاشتہ دکھا دیا جاتا ہے حکومت سندھ جلد ہی اس اسکیم پر عمل کرنے والی ہے۔

خان بہادری کا خطاب ٹھکرادیا

ناگپور ۱۴؍اکتوبر۔ مسلم لیگ کے سرکردہ ممبر خان بہادر صادق علی خاں ایم۔ این۔ اے (مرکزی) کو ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کرلیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے خان بہادری کا خطاب واپس کردیا ہے۔

خان بہادر صادق علی خاں کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے مقامی مسلمانوں نے کل سیاہ جھنڈوں کا ایک جلوس نکالا۔

تاج محل کی مرمت

آگرہ ۱۵؍اکتوبر۔ تاج محل کے چاروں طرف اونچے اونچے پاڑ باندھے جاچکے ہیں۔ جن پر کھڑے ہوکر ماہرین تعمیرات یہ دیکھیں گے کہ گنبد کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا ہے۔ حکومت ہند نے اس پاڑ کے لئے ۲۶ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ درمیانی ہال کے چاروں طرف پاڑ باندھا جائے گا۔ درمیانی ہال کی چھت پر ایک دوسرا پاڑ لگا بھی دیا گیا ہے۔

سنٹرل پی ڈبلیو۔ ڈی کے ماتحت یہ کام ہورہا ہے۔

بید زنی کی سزا پر پابندی

لکھنؤ ۱۵؍اکتوبر۔ یوپی کے جیلوں میں بید زنی کی سزا اب بہت پابندی لگادی گئی ہے جیل میں بلوہ ہونے کی صورت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری سے اور دوسری صورتوں میں صوبہ کی حکومت کی منظوری سے بید لگائے جاسکیں گے

شاندار — سترھواں ہفتہ

کانپور کے ڈیڑھ لاکھ آدمی اس فلم کو دیکھ چکے ہیں!

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

سرکو پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ

لکشمی

جمعہ ۲۵؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ۔ پونے سات اور پونے دس بجے رات

میٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن سے

بہترین رنگین ڈانس

مہاتما گاندھی نے ستیاگرہ کے لئے ۲۵ اصحاب منتخب کئے

ناگپور ۱۸؍اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ستیاگرہ کے لئے ۲۵ اشخاص کو منتخب کیا ہے ان میں سے بیشتر مہاراشٹری ہیں اور ان میں دو عورتیں بھی ہیں۔

بمبئی ۱۸؍اکتوبر۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی وارد ھا سے بمبئی واپس تشریف لانے کے بعد ان سرگرمیوں کو تقویت پہنچانے میں لگ گئے ہیں۔ جو گاندھی جی کی ہدایات کے مطابق ستیاگرہ کے لئے ضروری ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی سے کہا جائے گا کہ وہ ستیاگرہیوں کی فہرست پیش کرے جن میں سے مہاتما گاندھی اپنے سپاہی چنیں گے۔ چنانچہ صوبہ کانگریس کمیٹی ۶۰۰ ستیہ گرہیوں کی فہرست کی جانچ کررہی ہے جو اس وقت تک بھرتی ہوچکے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی کو جو فہرست بھیجی جائے گی۔ وہ ۲۵ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور اس کے لئے صرف انھیں ستیاگرہیوں کو چنا جائے گا۔ عزم پر پختہ اور پورا یقین ہوگا۔

دو عرب کشتی بانوں کو سزا

کراچی ۱۶؍اکتوبر۔ بندرگاہ کیماڑی کے محفوظ علاقہ میں لنگر ڈالنے کے الزام میں دو عرب کشتی بانوں پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت پچاس پچاس روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی پندرہ پندرہ دن کی قید کا حکم دیا گیا چونکہ انکے پاس جرمانہ ادا کرنے کی رقم نہیں تھی لہذا انھیں جیل بھیجدیا گیا۔

جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز سے تیل لیگا

واشنگٹن ۱۹؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے ڈچ ایسٹ انڈیز پر دباؤ ڈالکر تیل کی سپلائی کے لئے راضی کرلیا ہے۔ جاپان کو جتنے تیل کی ضرورت ہوتی ہے اس کا چالیس فیصدی حصہ وہ ڈچ انڈیز سے حاصل کیا کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان کے پاس تیل کی کمی ہے۔

خوشگوار بنانے کیلئے ڈنر ہوں گے

کراچی ۱۵؍اکتوبر۔ ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے کراچی کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ عید کے موقع پر ڈنر کیا جائے جسمیں ہندو دوستوں کو دعوت دی جائے گی۔ اور ہندو دیوالی کے موقع پر ڈنر دینا چاہتے ہیں جسمیں مسلمانوں کو دعوت دی جائے گی۔

شاہ افغانستان کی ۲۷ویں سالگرہ

پشاور ۱۷؍اکتوبر۔ پرسوں شاہ ظاہر شاہ والی افغانستان کی ۲۷ویں سالگرہ منائی گئی دنیا کے ہر ملک سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے۔

قاہرہ پر اٹلی کا ہوائی حملہ

۲۲؍اکتوبر کی اتوار کی رات کو پہلی بار مصر کی راجدھانی قاہرہ پر ہوائی حملہ کیا گیا۔ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے اس روز دو دفعہ بمباری کی جس سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ اس سلسلہ میں وزیر نیشنل ڈیفنس نے ایک سرکاری بیان میں بتلایا ہے کہ یہ حملے رات کو ۹½ اور ۱۰ بجے کے درمیان ہوئے۔ قاہرہ کے قریب ایک کھیت میں متعدد بم گرائے گئے۔ کوئی مالی نقصان نہیں ہوا لیکن چھ اشخاص جنمیں ایک عورت بھی شامل ہے زخمی ہوئے انمیں سے ایک مرگیا۔

اٹلی کے ہوائی جہازوں نے دوشنبہ کو سکندریہ پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ سمندری محکمہ کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ کوئی نقصان نہیں

آزاد مسلم کانفرنس کا سوال نامہ

دہلی ۱۵؍اکتوبر۔ آل انڈیا آزاد مسلم کانفرنس کے بورڈ نے اپنا جو سوال نامہ اگست میں ملک کی تمام مسلم جماعتوں کے سرکردہ نمایندوں کو بھیجا تھا اس کا جواب آنے کی تاریخ ۲۵ ستمبر مقرر کی گئی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس میں ۱۵؍اکتوبر تک توسیع کردی گئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پہلے یہ سوال نامہ تقریبًا دو ہزار اصحاب کو بھیجا گیا ہے اور ان کے جواب روزانہ کثیر تعداد میں ڈاکٹر شوکت اللہ شاہ انصاری سکریٹری بورڈ کو موصول ہورہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سوال نامہ اطلاع کے لئے کانگریس کے برگزیدہ لیڈروں کو بھی بھیجا گیا ہے۔

۱۳ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ

لندن ۱۶؍اکتوبر۔ لڑائی پر برطانیہ اس وقت ۹۰ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ کررہا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ جولائی سے ۱۵ لاکھ پونڈ روزانہ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس واقعہ کا انکشاف سر کنگسلے ووڈ وزیر خارجہ نے کیا جب کہ آپ نے دارالعوام میں ایک ارب پونڈ کی مزید رقم کی منظوری کا مطالبہ کیا۔

لندن میں جائداد کا بیمہ

لندن ۱۵؍اکتوبر۔ لندن میں پراپرٹی انشورنس بل اس ہفتہ شایع ہوجائے گا۔ اس بل کے بارے میں مسٹر چرچل فرما چکے ہیں کہ ہر شخص کو یقین ہونا چاہئے کہ اس کے مکان یا دوکان یا کاروبار کو جو نقصان پہونچے گا۔ اس کا معاوضہ لڑائی کے بعد ادا کردیا جائے گا۔ اخباروں نے اس بل کا خیر مقدم کیا ہے۔

فوجی ٹھکانوں کو شدید نقصان پہونچا رہے ہیں انگریزی ہوائی جہازوں نے لیبیا۔ طبروق اور حبش میں اٹلی کے ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔ طبروق میں کئی دھماکے ہوئے اور ایک دھماکا بہت زور کا تھا۔ اریٹریا میں اسمارا کے اڈہ کو نقصان پہنچایا گیا۔ تمام انگریزی ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے ہیں اس سے پہلے انگریزی ہوائی جہازوں نے بن غازی میں بارکوں، ٹیلیفون ایکسچینج اور فوجی ہیڈکوارٹروں پر بمباری کی تھی۔

جاپانیوں کا دعویٰ

لندن ۱۲؍اکتوبر۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے برما روڈ پر بہت کامیاب بمباری کی۔ اور ان کے بحری بیڑہ نے بھی بم پھینکے ان کا دعویٰ ہے کہ پانچ جگہ سڑک ٹوٹ گئی۔

دلکش — دلچسپ — ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۵؍اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

شالا پروڈکشن کا لاجواب ڈرامہ

آپ کی مرضی

خاص اداکار:۔ سبیتا دیوی — موتی لال — مظہر خاں — وسنتی — خورشید

دیوالی اور عید مبارک کیلئے

رنگ محل

ہن پکچر کا لاجواب ڈرامہ

کانپور میں ملت اسلامیہ کیواسطے دعا

مولوی محمد فاروق صاحب صدیقی جنرل سکریٹری مجلس اتحاد ملت و جنرل نیلی پوشان ورکن آل انڈیا کونسل مسلم لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ:-

قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر اعظم مسلم لیگ نے یکم نومبر سنہ ۴۰ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۵۹ھ جمعۃ الوداع کو ملت اسلامیہ کی بقا کے واسطے مسلمانان ہند کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس کی میں پر زور الفاظ میں تائید کرتے ہوئے مسلمانان ہند اور نیلی پوشوں سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس مظاہرہ میں نیلی قمیضوں اور جھنڈوں کے ساتھ ہوکر ملت اسلامیہ کے سوا کسی اور کے واسطے دعا نہ کریں۔ نیز جمعہ کا دن مقبولیت کا ہوتا ہے اس لئے ظالم و جابر حکومتوں اور ڈکٹیٹروں کے واسطے بددعا بھی کریں۔ مگر یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں مصیبت کے وقت ہی حاضر ہوکر مغفرت یا بقا کی دعا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ مسلمان خواب غفلت سے چونکیں اور مکر و فریب سے لبریز سیاست کو چھوڑ کر اور انسانوں کے دست نگر بننے کے بجائے خدا داور کے دست و نگر بن کر اپنی زندگی کے ایام گزاریں۔ برادران ملت ۸ ستمبر سنہ ۴۰ء کو پراونشل اتحاد ملت یوپی کا ل غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی کہ جب تک مسلمان خداوند تعالٰی کے احکامات پر عمل نہیں کرینگے۔ اس وقت تک کامیابی ناممکن ہے۔ لہذا مصیبت کے وقت ہی نمازوں اور دعاؤں پر اکتفا نہ کیجئے بلکہ آیئے آج ہی سے عہد کیجئے کہ ہم آج سے رب اکبر کے احکامات کی پابندی کریں گے۔

مہاراجہ گوالیار کا عطیہ

گوالیار۔ ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا نے میئر آف لندن کو ۵ ہزار پونڈ بھیجے ہیں اس روپے سے ان لوگوں کی امداد کی جائے گی۔ جنہیں ہوائی حملوں سے نقصان پہونچا ہے۔

سائینس کی اصطلاحوں کی کمیٹی

حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ سر اکبر حیدری کی صدارت میں ہندوستان کے لئے یکساں سائنٹفک اصطلاحات وضع کرنے کی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔

پولیٹیکل ایجنٹ کا قاتل

کوئٹہ ۱۴ اکتوبر۔ ضلع ژوب کے پولیٹیکل ایجنٹ میجر بارنیس کے قاتل قبائلی وفادار شیر خاں پر ایڈیشنل سشن جج کی عدالت میں مقدمہ چلا فاضل جج نے ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت دے دی

پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ ۳ بجے جب لاکھوں امریکن فوجی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے نام درج رجسٹر کرا رہے تھے۔ اس وقت پریزیڈنٹ روزولٹ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے فرمایا کہ آج ہم پر بیرونی وجوہات سے ایک فرض لاحق ہوگیا ہے ان لوگوں نے۔ جو آج تمام دنیا کو جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں اور ان لوگوں نے جنہوں نے عالمگیر جنگ کی فضا اور نام پیدا کردیا ہے ہمیں اور تمام آزاد لوگوں کو مجبور کردیا ہے کہ وہ عالمگیر جنگ کے لئے تیاری کریں۔ آج ہم خدا کی امداد سے کل کے امریکنوں کو ایک ایسی قوم ورثہ میں دے سکتے ہیں۔ جو امن کے کاز کی حامی ہو اس کاز کے لئے ہی آج ہم مسلح ہو رہے ہیں۔

جو لوگ فوجی تعلیم کے لئے اپنے نام درج رجسٹر کرا رہے ہیں ان میں بہت سی مشہور و معروف ہستیاں بھی ہیں جیولوئس جو کہ گھونسہ بازی میں عالمگیر شہرت حاصل کرچکے ہیں پریزیڈنٹ روزولٹ کے صاحبزادے مسٹر جان روزولٹ بھی شامل ہیں۔

شری ونوبا بھاوے گرفتار

دیولی ۱۲ اکتوبر۔ شری ونوبا بھاوے کو آج صبح ساڑھے تین بجے ڈیفنس آف انڈیا کی دفعہ ۲۴ اور ۳۸ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا۔ آپ اس وقت ستیاگرہ کے سلسلہ میں پانچویں تقریر کرنے کے لئے دیولی سے موضع ردینی تشریف لئے جارہے تھے۔ شری ونوبا بھاوے پولیس کی حراست میں جانے سے پہلے پرارتھنا کی اس کے بعد ۴½ بجے صبح پولیس کی نگرانی میں بذریعہ موٹر واردھا تشریف لے گئے۔ وارد ھا جیل میں آپ کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔

یوگوسلاویہ بھی جرمنی کے چنگل میں

بلگریڈ ۲۰ اکتوبر۔ جرمنی اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے معنی یوگوسلاویہ کے لئے لڑائی کے بجائے امن کے ہیں۔ یہ ہے وہ اعلان جو وزیر خارجہ موسیو مارکووش نے کیا جبکہ سنیچر کی رات کو تجارتی معاہدہ پر دستخط کئے۔ موسیو مارکووش نے مزید فرمایا کہ جرمنی اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارتی تعاون کے علاوہ پولیٹکل تعاون بھی ہوگیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ لڑائی کے بجائے امن اور گڑبڑ کے بجائے تعمیری کام ہوگا۔

جرمنی اور یوگوسلاویہ کے درمیان پولیٹکل دوستی کو مضبوط بنانے کے راستہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہے اس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اور سمجھوتہ کے مطابق اول تو جرمنی یوگوسلاویہ کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کرے گا۔ اور دوئم قیمت مقرر کرتے وقت جرمنی یوگوسلاویہ کا دھیان رکھے گا۔

یوپی میں سپشل پولیس ختم

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں ڈکیتیوں کو روکنے کے لئے جو سپشل پولیس رکھی گئی تھی وہ اب منتشر کردی جائے گی۔ یہ قدم خرچ میں کمی کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ ڈاکہ زنی اب کم ہوگئی ہے۔ اور معمولی پولیس کافی ہے۔

برما روڈ کو چین سے ملانے والا پل

ٹوکیو ۱۹ اکتوبر۔ جاپان کے سمندری بیڑہ کی طرف سے ایک کمیونکس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جاپانی بیڑہ کے ہوائی جہازوں نے کل برما روڈ پر بمباری کی اور ایک پل پر بم گرے۔ جاپانی ہوائی فوج کے کمانڈر کے بیان ہے کہ برما روڈ پر چینی فوج حفاظت کے لئے کہیں نظر نہیں آئی کھویونین انڈو چائنا کی سرحد کے قریب بادلوں کی وجہ سے کم دکھائی دیتا تھا لیکن جب جاپانی ہوائی جہاز برما روڈ پر پہونچے۔ آسمان صاف تھا اور جاپانی ہوائی جہازوں نے ایک پل پر بمباری کی جس پر حملہ کرنے کے لئے وہ گئے تھے۔ خشکی سے یا ہوا سے کسی نے جاپانی ہوائی جہازوں کا مقابلہ نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پل دریائے میکونگ کے بالائی حصہ کو علاقہ چین سے ملاتا ہے۔

برطانیہ کا خفیہ ہتھیار

لندن ۱۸ اکتوبر۔ رائیٹر کا سپشل نامہ نگار برطانیہ کے ایک سمندری اڈہ سے لکھتا ہے کہ اسوقت برطانیہ کے پاس دنیا میں سب سے تیز چلنے والے چھوٹے جنگی جہاز ہیں سمندری بیڑہ کے پاس ایک اعلیٰ درجہ کا خفیہ ہتھیار بھی موجود ہے وہ ہیں موٹر تارپیڈو جہازوں کی رفتار دنیا میں سب سے تیز ہیں گو وہ چھوٹے ہیں لیکن وہ اتنی دور تک مار سکتے ہیں جتنی دور تک بڑے سے بڑا جنگی جہاز کر سکتا ہے۔ وہ سمندر کی لہروں پر چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتے ہیں اور رات کے وقت بغیر کسی شور و غل کے دشمن پر حملہ کرسکتے ہیں چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان پر اتنی تیز رفتار کے ساتھ حملہ نہیں کیا جاسکتا۔

بمبئی میں طوفان سے تباہی

بمبئی ۱۸ اگست۔ بدھ کے دن لنڈن میں جو طوفان آیا تھا اس میں تقریباً سو اشخاص کی جانیں گئیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۵ لاکھ روپے سے زیادہ کا مالی نقصان ہوا ہے، بہت سی اور لاشیں سمندر میں تیر رہی ہیں۔

مسلم لیگ کا آئندہ سیشن

مدراس ۱۹ اکتوبر۔ مدراس صوبہ مسلم لیگ کی کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کو دعوت دی ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں سالانہ اجلاس مدراس میں کیا جائے مسٹر عبد الحمید خاں ایم۔ ایل۔ اے استقبالیہ کمیٹی کے کنوینر منتخب ہوئے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کا پہلا اجلاس ۱۰ نومبر کو ہوگا۔ جسمیں عہدیداروں ایگزیکیٹو کمیٹی اور سب کمیٹیوں کا انتخاب کیا جائیگا

مسلم لیگ کی آئینی سب کمیٹی

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی آئینی سب کمیٹی کا ۱۲ نومبر کو دہلی میں اجلاس ہوگا جسمیں پاکستانی اسکیم کو آخری بار قلم زد کرنے کے بعد رپورٹ مسٹر جناح کے سامنے پیش کیجائے گی جس پر لیگ کے سالانہ اجلاس میں غور ہوگا کمیٹی نے جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں ان کے پیش نظر وہ محسوس کرتی ہے کہ ایک کروڑ ۳۵ لاکھ مسلم آبادی کا الگ وطن بنانا ممکن ہے اور اس عمل میں آبادی کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

سرسیا گھاٹ میں دو کالونوں کے لئے بنانے کے لئے سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جس کا تخمینہ 5157/- روپیہ ہے۔

جو ۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کے ۲½ بجے دن تک وصول کئے جاویں گے۔

ٹنڈر فارم ۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کے ۳ بجے دن تک میونسپل آفس کانپور سے بہ قیمت دو روپیہ 2/- فی سٹ دو کاپیوں کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کسی دفتر کے دن میں ۱۱ بجے سے اور ۴ بجے شام تک حاصل کی جاسکتی ہیں۔

بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

G. I. 29

یوپی میں بھی نلوں پر میٹر لگائے جائینگے

لکھنؤ ۱۷ اکتوبر۔ یوپی کی واٹر ورکس تحقیقاتی کمیٹی نے آج اپنا کام شروع کرایا۔ کمیٹی کے جلسہ میں فیصلہ ہوا ہے کہ یوپی کے جن جن شہروں میں میونسپلٹیاں قائم ہیں وہ ہر گھر پر میٹر لگا کر اور گیلنوں کے حساب سے فی گھر پانی کی مقدار مقرر کرکے پانی کی سپلائی کو منظم کیا جائے۔ کمیٹی حکومت کے سامنے عنقریب اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کا ۱۶ نومبر کو پہلا اجلاس ہوگا۔

افغانستان کے قونصلوں کی تبدیلی

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر عبد الوہاب خاں کو جو اب تک بمبئی میں افغان کونسل تھے مشہد (ایران) کا قونصل جنرل مقرر کردیا گیا ہے اور انکی جگہ مسٹر شعیب خاں بحیثیت قونصل بمبئی تشریف لائے ہیں آپ اب تک کراچی میں افغان قونصل تھے۔ مسٹر محمد اکبر خاں کراچی میں افغان قونصل مقرر ہوئے ہیں

اسلام قبول کیا

ایک ہندو سمی ہیبا نی منڈل باشندہ فرید پور بنگال نے مذہب اسلام کو حق سمجھکر بخوشی خاطر بدست حق پرست مفتی اعظم

بڑودہ اسمبلی کا اجلاس

بڑودہ ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی مرتب

عید کا خاص پروگرام

عید کا خاص پروگرام

ہندوستان کے سب سے بڑے ڈرامہ نویس
آغا حشر کاشمیری مرحوم کا غیر فانی شاہکار

پاکدامن عرف شہید ناز

خاص اداکار۔ غلام محمد، محمد اسحاق، فیروز دستور، مینکا (حیدرآبادی)، لیلا (حیدرآبادی)، میرا

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور

عید مبارک کے دن سے یہ شہرہ آفاق ڈرامہ شروع ہوگا جسکو دیکھکر آپ لوگ بہت خوش اور مسرور ہوں گے۔

امریکہ میں کیونکر سونا جمع ہو گیا

اخبار "اطلاعات" تہران میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

یورپ کی جنگ اور وہ اضطراب و بے چینی کہ جس میں جنگ شروع ہونے سے قبل دنیا مبتلا ہو گئی تھی آخر اس طرح اثر انداز ہوئیں کہ تمام دنیا کا سونا امریکہ میں آ گیا اور پرانی دنیا کی دولت نئی دنیا میں جمع ہو گئی۔

موجودہ جنگ چھڑنے سے پہلے دنیا کی اجتماعی حالت اور اقوام عالم کی قلبی۔ دماغی۔ اور روحانی کیفیت کا ایک لحظہ کے لئے مطالعہ کیجئے۔ تو واضح ہو جائے گا۔ کہ امریکہ میں سونے کے پہنچنے کے کیا طریقے اور کیا وجوہ تھے۔

دنیا کا مستقبل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ سب لوگ مضطرب تھے اور بے چینی سے منتظر تھے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے اور ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے۔

اس صورت حالات کی وجہ سے قوموں کے افراد نے اور یورپ کی حکومتوں نے مناسب یہی سمجھا کہ ان کے پاس جس قدر سونا موجود تھا اسے امریکہ بھیج دیا جائے تاکہ مصیبت اور پریشانی کے حالات میں محفوظ رہے۔

ان اقدامات اور اس عوام الناس کی توجہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۳۹ء میں امریکہ کے بنکوں میں سونے کی مقدار تین کروڑ ڈالر سے زیادہ تھی اور جنگ کے بعد سے اس مقدار میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

بلا مبالغہ عرض کیا جا سکتا ہے کہ اب دنیا بھر کے سونے کی تین چوتھائی مقدار امریکہ پہنچ چکی ہے۔ اور اب بھی یہ سیلاب نہیں رکا ہے اور چاروں طرف سے سونا امریکہ میں جمع ہو رہا ہے۔ بالخصوص وہ حکومتیں جو شریک جنگ ہیں اپنے سرمایہ کے محفوظ کرنے کے لئے امریکہ میں اپنا سونا بھیج رہی ہیں۔

سونا ہی دنیا کے ملکوں کے باہمی لین دین کا وسیلہ ہے اور اس کے ایک ملک میں جمع ہو جانے سے بہت تشویش و اضطراب پیدا ہو رہا ہے اور دنیا کے اقتصادی حالات اور تجارتی معاملات درہم اور ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔

ہم نے عرض کیا کہ دنیا بھر کے سونے کے امریکہ میں جمع ہو جانے کی وجہ وہ تشویش و ہراس و پریشانی کی جو جنگ سے پہلے اور دوران جنگ میں یورپ اور دیگر ممالک میں پیدا ہو گئی تھی یہ بجائے خود ایک درست اور معقول وجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس مسئلہ کا ایک اور وجہ بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔

حکومت امریکہ نے یورپ کی جنگ میں داخل ہونے اور آتش مخاصمت سے دامن بچانے کی غرض سے کچھ عرصہ ہوا ایک قانون وضع کیا تھا جس کی رو سے جنگ کرنے والی حکومتوں میں سے اگر کوئی امریکہ سے سامان خریدنا چاہے تو اسے نقد قیمت ادا کرنی ہو گی۔ اور اس سامان کو اپنے جہازوں پر لاد کر لے جانے کے خود ہی ذمہ دار ہوں گے۔

فی الواقع امریکہ تیار نہیں ہے کہ یورپ کے ممالک کو مال اُدھار بھیجے اور چونکہ وہ ممالک جو جنگ میں شریک ہیں بڑی شدت سے امریکہ کے مال کے محتاج ہیں مجبور ہیں کہ اس ملک کے قوانین پر کاربند ہو کر جو کچھ بھی خریدیں اس کی قیمت سونے میں ادا کریں۔

اسی وجہ سے سونے کے سیلاب کا رخ ایسا امریکہ کی طرف ہوا ہے کہ روز بروز امریکہ میں سونے کی مقدار روبہ ترقی ہے۔

ان حوادث کو دیکھ کر بے اختیار لب پر یہ سوال آتا ہے کہ آخر انجام کیا ہو گا اور امریکہ میں جو اتنا سونا پہنچ چکا ہے اس کا آئندہ کیا مصرف ہے۔

یہی سوال امریکہ بھی اپنے آپ سے پوچھتا ہے اور امریکہ جنگ ختم ہونے کے بعد بدرجہ مجبوری طوعاً و کرہاً اس مسئلہ کا حل دریافت کرے گا۔ اسی وجہ سے امریکہ آجکل بھی اس معما کا حل دریافت کرنے کی فکر میں نظر آتا ہے امریکہ اس مسئلہ کا حل دریافت کرنے کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ حال میں چند اخباروں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ دنیا کو ایک ارب اسی کروڑ ڈالر بطور قرض دے ڈالے۔

لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ اگر امریکہ یہ رقم دنیا کو قرض میں دے ڈالے تو میعاد ختم ہونے پر اتنی بڑی رقم اور اس کے سود کے عوض کیا وصول کرے۔ سونا وصول کرے یا چیزیں وصول کرے۔

اگر امریکہ اس رقم کو جو قرض میں دی گئی ہے مع سود کے سونے کی شکل میں وصول کرے تو دوبارہ اسی ایک دشواری کا سامنا کرنا ہو گا یعنی پہلے جسقدر سونا اصلی رقم کی شکل میں ملک سے باہر جائے گا۔ اس سے زیادہ سونا رقم اور رقم کے بہت زیادہ سود کی شکل میں ملک میں پہنچ جائے گا۔ اور پھر اس مرض کی صورت علاج یوں ہو جائے گی کہ ایک فاسد چیز کا علاج اس سے بڑھ کر فاسد چیز سے کیا کیا جائے۔ اس لئے بدرجہ مجبوری دوسرا طریق عمل اختیار کرنا پڑے گا۔ اور یہ کہنا پڑیگا کہ اس روپیہ کے عوض میں جو قرض میں دیا گیا ہے اور اس روپے کے سود کے عوض میں جنس وصول کرے۔

البتہ یہ ایک حل ضرور ہے لیکن جب تک بندرگاہ کے آنے والے اور جانے والے مال پر محصول اور ٹیکس کے نظام کو تبدیل نہ کیا جائے اور موجودہ صورت حالات رہے اس وقت تک اس تجویز پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا کیونکہ امریکہ کی بندرگاہوں کے محاصل کروڑگیری پر ہی امریکہ کے اقتصادیات کا انحصار ہے۔ اور اگر کروڑگیری میں کچھ فرق آ گیا تو اقتصادیات کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

یہاں تک ہم نے اس سونے کے متعلق عرض کیا جو اقتصادی معاملات کی بنا پر اور ممالک کی موجودہ صورت حالات کی وجہ سے امریکہ پہنچا ہے۔ اب ہم اس سونے کے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ جو لوگوں کی پریشانی و بے چینی کی وجہ سے امریکہ پہنچ گیا ہے۔

سونے کی یہ زبردست مقدار جو لوگوں نے پریشانی اور سراسیمگی کی حالت میں یہاں بھیجدی ہے دنیا میں امن و اماں ہوتے ہی اپنے اپنے مالکوں کے پاس ان کے ملکوں میں پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر مدتوں تک دنیا کی یہی حالت رہی تو ناچار وہ تمام سونا جو امریکہ میں جمع ہو گیا ہے۔ اس ملک رہ جائیگا اور چونکہ یہ حالات غیر معمولی ہیں اور طبعی نہیں ہیں یعنی اس سونے کی تمام دنیا کو احتیاج ہے اور یہ سونا اس رقم سے کئی گنا زیادہ ہے جسکی امریکہ کو ضرورت ہے۔ اسلئے اگر دنیا کے یہی موجودہ حالات رہے تو دنیا دو میں سے ایک راستہ اختیار کرے گی۔

یا تو یہ ہو گا کہ حکومتیں رائج الوقت سکے کے معیار کی بنیاد سونے کے علاوہ کسی اور پر قایم کریں گی یا اپنے مالی اور تجارتی نظاموں کو کسی اور طرز پر ڈھالینگی۔

اس صورت میں دنیا کے سیاسیات اور اقتصادیات میں سونے کی قدر و قیمت گر جائے گی۔ اور اسکی جگہ دوسری دھاتیں لے لیں گی۔

کمر میں شدید درد کی باعث بستر پر لیٹ نہیں سکتی تھی

درد کمر اور درد گٹھیا کے دیگر مریضوں کی طرح اس خاتون نے بھی درد سے نجات حاصل کرنے کے لئے آخر کار کرشین سالٹ کے استعمال کا فیصلہ کیا اور تعجب میں رہ گئی کہ پہلے تو درد کم اٹھنے لگا اور پھر چند مہینوں میں ہی درد کمر بالکل جاتا رہا۔ چنانچہ اس کے نتائج سے بالکل مطمئن ہونے کے بعد اب آپ نے یوں تحریر فرمایا ہے:-

"گذشتہ چار ماہ سے میری کمر میں شدت کا درد تھا اور اس کے باعث میں بستر پر لیٹ نہیں سکتی تھی۔ اس دوران میں میں نے مختلف ادویات استعمال کیں مگر کسی سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور میں ہسپتال میں داخل ہونے کی فکر مند تھی۔ اس اثنا میں میں نے کرشین سالٹ کے اشتہار میں اپنی ہی جیسے مریض کا بیان پڑھا اور کرشین سالٹ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرے تعجب کی انتہا نہ رہی کہ اس کے استعمال سے درد کم ہو گیا۔ میں چار ماہ سے کرشین سالٹ کھا رہی ہوں جسے میں کبھی ترک نہ کروں گی۔ میں بخوشی عرض کرتی ہوں کہ اب مجھے اس خطرناک درد سے بالکل نجات مل گئی ہے"

(مسز) بی۔ سی

کرشین میں چھ قسم کے نمک آپ کے گردوں کو تندرست اور روزمرہ کے فعل کے لئے درست کر دیتا ہے اس کے استعمال

سے زہریلے مادہ کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ اور اس طریقہ پر آپ کا اندرونی حصہ بالکل صاف اور پاک ہو جاتا ہے آپ بھی اس کے استعمال سے گردوں کے پرانے درد سے نجات حاصل کریں تاکہ آپکو خوشی ملسکے

NO. 22

واشنگٹن ۱۹؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ چین کو ۵ کروڑ ڈالر اور قرض دیگا۔ اور اسکے علاوہ اس کو شکاری ہوائی جہاز بھی دے گا جس سے وہ جاپانی حملہ سے برما روڈ کی حفاظت کر سکے۔

ہندوستان میں ۱۱۰۰۰۰۰۰ گیارہ کروڑ روپیہ بطور امانت جمع رہے گا

ہندوستان میں ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ پالیسی ہولڈر ہیں

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

ہیڈ آفس مانٹریل

(بطور لمیٹڈ کمپنی ۱۸۶۵ء میں کناڈا میں قایم ہوئی)

سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین

ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں۔

برانچ آفس حضرت گنج لکھنو

رفاہ عام

ہومیوپیتھک خیراتی دواخانہ کانپور

توپخانہ بازار کہنہ کانپور

اوقات دواخانہ

۱۰½ بجے دن سے ۲ بجے دن تک
ڈاکٹر منظور حسن خاں
۱۰½ بجے صبح سے — ۲ بجے تک
ڈاکٹر رام پرشاد
۱۲½ بجے سے — ۲ بجے تک

ہر مریض کو دوا مفت دیجاتی ہے۔ غریب مریضوں کے گھر پر جانے کی ڈاکٹر کی فیس بھی نہیں لیجاتی ہے

دوائیوں کا اسٹاک

حکومت ہند کے محکمہ صحت عامہ نے ضروری دوائیوں کا اسٹاک قایم رکھنے اور جن دوائیوں کے اسٹاک میں کمی ہونے کا اندیشہ ہو، انکو مہیا کرنے کا انتظام کرنے کے لئے تمام ملک میں امداد دستیار جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور دوافروشوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر ماہ کے آخر میں ایک فہرست اسٹاک کی گورنمنٹ کے مقرر شدہ افسران کے پاس بھیج دیں۔

سول نافرمانی اور فارورڈ بلاک

ناگپور ۱۷؍ اکتوبر۔ ڈاکٹر پٹوا، دھن مسٹر آر۔ ایس روئکر اور مسٹر کندیکر نے سی پی اور برار فارورڈ بلاک کی طرف سے مہاتما گاندھی کو ایک تار بھیجا ہے جس میں انفرادی سول نافرمانی کی تحریک کو خوش آمدید کہا ہے اور لکھا ہے کہ اگرچہ عام سول نافرمانی ہوتی تو ہمارے لئے قابل ترجیح تھی ان دونوں اصحاب نے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں سول نافرمانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔

سابق گورنر کو طلب کرنے کی درخواست

ناگپور ۱۷؍ اکتوبر۔ ڈاکٹر این بی کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے ناگپور ٹائمز اور مسٹر سانی کے خلاف ایک کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ جس کی سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سماعت ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کھرے نے عدالت سے درخواست کی ہے کہ سر فرانسس وائلی سابق گورنر سی پی کو گواہی کے لئے طلب کیا جائے۔

خبروں کا نیا سلسلہ

مدراس ۱۲؍ اکتوبر۔ اندھرا صوبہ کانگریس کمیٹی نے خبروں کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے خط کی صورت میں یہ خبریں چھاپی جائیں گی ان خطوں میں تمام تازہ خبریں ہوں گی۔ اور کانگریس کی تحریک کے متعلق ہدایات بھی درج ہوں گی۔ اندھرا کے ضلعوں کے کانگریسی کارکنوں اور کانگریس کمیٹیوں کے فائدہ کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔

لنڈن ۱۸؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اور امریکہ کے درمیان بہت جلد ایک فوجی معاہدہ ہونے والا ہے

خیراتی دواخانہ

غربا کی امداد کے لئے سری گاندھی سیوا سمتی ہومیوپیتھک دواخانہ بمقام گیا پرشاد اسٹریٹ متصل مول گنج کانپور بمکان جنسی بابو بتاریخ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو کھل گیا ہے۔ لہذا ہر خاص و عام کو بلا لحاظ مذہب صبح ۸ بجے سے ۹½ بجے تک اور شام کو ۴ بجے سے ۵½ بجے تک روزانہ برابر مفت دوا دی جاتی ہے۔

کشمیری لال سکریٹری

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر ۳
سالانہ ۲ ششماہی ۱۸

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم شوال المکرم ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۴

ادبیات

قطعاتِ عید

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

ہلال عید

آج ہے ہر اک زباں پر نام عید
سُن رہے ہیں ہر طرف پیغام عید
غمزدوں کے ہو گئے ہیں غم غلط
کیا ہلال عید لایا جام عید

نکلا مہ نو عید کی تمہید مبارک
اے دیکھنے والو تمھیں یہ دید مبارک
ارکان "صداقت" کی یہی حق سے دعا ہے
اے اہلِ نظر آپ کو ہو عید مبارک

عید اور دیوالی

ارتباط رسم، صلح و خیر کی تمہید ہے
مندروں میں ہے چراغاں مسجدوں میں عید ہے
کہدیا بزمی نے اہل ملک و ملت سے بہ شوق
اتحاد باہمی کی پھر ہمیں اُمید ہے

وطن کی عید

صحرا میں ہے کسی کی کسی کی چمن میں عید
اور اہل دل گذارتے ہیں انجمن میں عید
بزمی کو لطف عید کا غربت میں کیا ملے
تھی اُس کی عید، عید جو ہوتی وطن میں عید

عید اور جنگ

عید آئی ہے جنگ ہوتی ہے
زندگی سب کی تنگ ہوتی ہے
سُن رہے ہیں کہ بم ہیں آتشبار
خاک ہر اک اُمنگ ہوتی ہے

مفلس کی عید

اپنی بیتی کیسے سُنائیں ہم
داغ دل کے کیسے دکھائیں ہم
سارا سامان عیش قرق ہوا
عید ایسے میں کیا منائیں ہم

دنیائے اسلام

ایرانی نمایندوں کا ماسکو کا سفر

اخبار اطلاعات۔ تہران۔ میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

قارئین کرام بخوبی واقف ہیں کہ حکومت ایران اور جمہوریہ اشتراکیہ روسیہ کے مابین بحری آمدورفت اور مال التجارت کے باب میں قرارداد ہوئی تھی اور اس کی ایک نقل اس اخبار میں پہلے شائع ہوئی تھی۔ اس قرارداد کی پانچویں دفعہ کے مطابق یہ طے پایا تھا کہ ایران اور روس کے درمیان تجارتی مال کے لانے لے جانے کی بابت جس قدر وسائل ہیں خواہ وہ وسائل روس کے درمیان تجارتی مال کے اور ایران کے تجارتی تعلقات سے وابستہ ہوں خواہ وہ وسایل روس ریلوں کے ذریعے آنے جانے والے مال اور ایرانی ریلوں سے آنے جانے والے مال کے باہمی فرق کو برابر کرنے کے متعلق ہوں اور سب کو منظم کیا جائے اور اس قرارداد پر دستخط ہو جانے کے تین مہینے کے اندر اندر ایران اور روس کے نمایندوں کی کانفرنس میں ریلوں کے متعلق جسقدر مسایل ہیں ان کا تصفیہ کر لیا جائے۔

اس تجویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے حکومت ایران کی طرف سے مدیر وزارت اُمور خارجہ آقا حمید سیاح کی صدارت میں ایک وفد ماسکو گیا تا کہ وہاں جمہوریہ اشتراکیہ روسیہ کے نمایندوں کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کرے۔

علاوہ بریں ایک اور وفد بھی ان کے ساتھ اس لئے روانہ ہوا کہ اس زراعتی نمایش کو جا کر دیکھے۔ جو گذشتہ سال ماسکو میں ترتیب دی گئی تھی اس سال اس میں زراعت کی نئی ایجادیں اور نئی نئی ترقیاں دکھائی گئیں۔

ان دونوں وفدوں کا ماسکو کا سفر ایک مناسب موقع تھا کہ جب ہم اپنے دوست اور ہمسایہ ملک کی طرف اپنے احساسات کا اور حکومت ایران اور جمہوریہ روسیہ کے مابین دوستانہ تعلقات کا اظہار کر سکیں۔

حکومت ایران کا ہمیشہ سے یہی رویہ رہا ہے کہ تمام حکومتوں سے نہایت مضبوط اور مستحکم دوستانہ تعلقات برقرار رکھے اور دولت ایران کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ شاہ ایران کی ہدایت اور رہنمائی میں امور مملکت کو انجام دے سکے اور تمام ممالک سے بالخصوص ہمسایہ ممالک سے تجارتی تعلقات بڑھائے جائیں۔

اس پیماں کے منعقد ہونے سے اور نافذ ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں ہمسایہ حکومتوں میں اس وقت سے جب سے کہ ایران نے اپنی نئی زندگی کے دور میں قدم رکھا ہے کتنی دوستی ہے اور ان دونوں حکومتوں کے درمیان ارباب سیاست ان پرخلوص تعلقات کے قائم رکھنے اور انہیں مستقل بنانے میں کسقدر جدوجہد سے کام لیتے ہیں۔ ہمسایہ ملکوں میں ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ تجارتی تعلقات قائم رکھنے کی طرفین سے کوشش و خواہش ہوتی ہے۔

حکومت ایران کا لائحہ عمل بھی شروع سے ایسا ہی ہے کہ وہ بالعموم تمام دول عالم سے با عزت اور برابری کے تعلقات رکھنا چاہتی ہے اور بالخصوص ہمسایہ ممالک کے ساتھ اقتصادی تعلقات مستحکم کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ اس وجہ سے ایران کے تعلقات تمام حکومتوں سے خوشگوار ہیں اور روز بروز مضبوط اور مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

قارئین کرام جانتے ہوں گے کہ مملکت ایران اور جمہوریہ روسیہ کی سرحدیں دو ہزار کیلومیٹر سے زیادہ فاصلے تک آپس میں ملی ہوئی ہے۔ اسی جغرافیائی اور ملکی افتاد کی وجہ سے ایران اور روس مدت سے ایک دوسرے کے نیاز مند ہیں اور دونوں طرف سے دوستانہ تعلقات کے مستحکم کرنے کی اکثر کوششیں ہوا کرتی ہیں۔

دونوں حکومتوں کے ارباب اختیار کے حُسن نیت کی بدولت ایران اور روس میں مستحکم تجارتی روابط قایم ہو چکے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ یہ دوستانہ تعلقات بالخصوص تجارتی اور اقتصادی تعلقات روز بروز مستحکم تر ہوتے جائیں گے۔

روس کی زراعتی نمایش کے دیکھنے کے لئے ایک مخصوص وفد کا ایران سے ماسکو جانا ظاہر کرتا ہے کہ ایران اپنے ہمسایہ ملک کی اقتصادی و تجارتی ترقی میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔

عراق اور ہندوستان

اخبار عراق ٹائمز سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوری سے مئی ۱۹۴۰ء تک عراق سے ہندوستان کو ۱۱۲۰۰۰ عراقی دینار کی قیمت کا مال برآمد کیا گیا۔ سنہ ۱۹۳۹ء کے انھیں پانچ مہینوں کے مقابلہ میں اس دفعہ ۵۲۰۰۰ عراقی دینار کا اضافہ ہوا۔ اس اضافہ کا سبب یہ ہے کہ اناج اور کھجوریں زیادہ مقدار میں خریدی گئیں سنہ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان نے جتنا مال عراق کو برآمد کیا اس کے مقابلہ میں ۷۰ فیصدی عراقی مال لیا۔ عراق نے ۴ لاکھ ۱۴ ہزار عراقی دینار کا مال ہندوستان کو فروخت کیا اور ۸۵۶۰۰۰ عراقی دینار کا مال ہندوستان سے خریدا۔

برطانوی تمدنی ادارہ کا ایک مرکز بغداد میں کھولا گیا ہے۔ ادارہ کی سرگرمیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک کلب بنائی جائے جو شہر کے عراقی اور برطانوی باشندوں کے درمیان تمدنی اور معاشرتی مسایل پر تبادلہ خیال کرنے کا مرکز ہو۔

اس کلب کا پہلا عام جلسہ ۲ ستمبر کو برٹش انسٹی ٹیوٹ کے چیرمین مسٹر سی جے ایڈمنڈز کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مرکز کے کل ۱۰۶ ممبر ہیں جن میں ۶۲ عراقی ہیں اور ۴۴ برطانوی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ حکومت عراق کی معاونت سے یہ ادارہ عنقریب ہی اپنی سرگرمیوں کو وسیع کر سکے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بلبل ہے تو عزم مستقل میں ہے
زبان بندھی بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۲ر نومبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۴۴

وزیر ہند کا موجودہ صورت حالات پر تبصرہ

وزیر ہند مسٹر ایمری نے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۰ء کے تیسرے پہر گوسپورٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم تاریخ کی ایک فیصلہ کن لڑائی لڑ چکے ہیں اور اس میں فتح حاصل کر چکے ہیں۔ وزیر ہند نے اپنی تقریر میں بین الاقوامی ڈپلومیٹک اور فوجی صورت حالات پر تبصرہ کیا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب مشرق قریب جنگ کا اکھاڑہ بنے گا۔ آپ نے یہ بھی پیشن گوئی کی کہ ہٹلر کا واٹرلو نپولین کے واٹرلو سے جلد آنے والا ہے (ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ متعدد فتوحات کرنے کے بعد نپولین واٹرلو کی لڑائی میں ہار گیا تھا)

برطانیہ کی لڑائی کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یورپ میں انار کی کی جگہ اشتراک عمل کا سسٹم جاری کیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے کہ برطانیہ کی لڑائی ابھی ختم نہ ہوئی ہو لیکن میرا خیال ہے کہ نتیجہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب سلطنت کی لڑائی کا نمبر ہے۔ ہماری کامن ویلتھ کو تباہ کرنے کی کوشش میں ناکام رہنے کے بعد ہٹلر اب اہم مقام پر چوٹ کرنے کی کوشش کرے گا۔ یعنی بحر روم میں ہمارے تسلط، مشرق میں ہماری زندگی کے راستہ اور خاصکر نہر سوئز کے دونوں طرف مصر اور فلسطین میں ہماری پوزیشن پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر وہ وہاں سے ہمیں نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو نہ صرف عراق کا تیل اور ترکی اور مصر کی روئی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ خاص بات یہ ہوگی کہ وہ اپنے ساتھیوں کے جہازوں، اور بندرگاہوں کے راستہ بذریعہ سمندر ان کو لیجانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ پھر ہماری ناکہ بندی توڑ دے گا اور پھر ہندوستان اور برطانی افریقہ زیادہ خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ ان تمام مقصدوں کی روشنی میں ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ رومانیہ میں کیا ہو رہا ہے۔ بلغاریہ کی آزادی کے خلاف کیا سازش کی جا رہی ہے۔ اور ہٹلر، جنرل فرانکو اور مارشل پیٹیان سے جو دریردہ کانفرنس کر رہا ہے ان کے پس پشت کیا مقصد کام کر رہا ہے۔ ہم یہ نہیں جانچ سکتے کہ کہاں اور کیسے چوٹ کی جائے گی لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دشمن کو اس طرح مار بھگائیں جس طرح برطانیہ سے بھگا دیا ہے۔ تب پانسہ پلٹ جائے گا اور ہم حملہ کرنا شروع کریں گے۔ مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ ڈکٹیٹروں کے خلاف برطانیہ اکیلا ہی نہیں لڑ رہا ہے۔ دہلی کی ایسٹرن گروپ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں نہر سوئز کی مشرق اور جنوب کی سلطنت کے نمایندے جمع ہیں اور غور کر رہے ہیں کہ اپنے علاقوں کے ذرائع کو کس طرح فروغ دیا جائے۔ تاریخ میں یہ ایک اہم واقعہ ہے۔ یہ تبلانے کے بعد کہ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی کے ذرائع کو تباہ کرتے رہیں گے۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ ایک طرح سے ہم نے نپولین کی لڑائیوں کا فیصلہ ٹرافلگار میں کر دیا تھا لیکن فتح حاصل کرنے میں ۱۰ سال اور لگ گئے اور آخر کار واٹرلو میں اسکو شکست فاش دی۔

لڑائی کے مقصدوں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم دوسروں کے لئے وہ اصول قایم کرنا چاہتے ہیں جو تہذیب کے لئے تیار ہیں۔ ہم یورپ میں ہر دشمن کے لئے انصاف اور آزادی کے بنیادی حقوق قایم کرنا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اکثریت اقلیت کے حقوق کا احترام کرے اور چھوٹی چھوٹی قومیں بڑی بڑی قوموں کے ساتھ ساتھ رہیں انار کی کی جگہ اشتراک عمل ہو۔ دریں اثنا ہمارا یہ کام ہے کہ ہم کمزوروں کو بچائیں۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

دہلی میں مشرقی برطانی سلطنت کے ملکوں کی جو (ایسٹرن گروپ) کانفرنس ہو رہی ہے اس کے بارے میں اخبار لندن ٹائمز نے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں خاص طور پر ہز اکسلنسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی تقریر اور مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کے پیغام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں نہر سوئز کے یورپ اور دکھن کی برطانوی سلطنت کے ملکوں کے وسائل بہت زیادہ ہیں۔ اور ان کی مجموعی آبادی تقریباً پچاس کروڑ ہے۔ اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ اس کانفرنس کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس میں ڈچ ایسٹ انڈیز کے ڈیلی گیٹ بھی حصہ لے رہے ہیں اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ اس کانفرنس کا ابتدائی مقصد یہ ہے کہ جو برطانی ملک نہر سوئز کے پورب اور دکھن میں ہیں وہ برطانی سلطنت کے مشرقی (نصف) حصہ میں فوجی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا سکیں بالخصوص مصر اور فلسطین کے تحفظ کا سوال ہے جنھیں نہر سوئز کی اہم کڑی ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ مشرقی مجموعہ میں کوششوں کی یہ تنظیم صاف ظاہر کرتی ہے کہ برٹش کامن ویلتھ کتنی جاندار ہے۔ اور یہ جانداری کسی خاص مرکز سے وابستہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تمام اجزا میں چاہے وہ بڑے ہوں یا چھوٹے سے چھوٹے ہوں ایک رضاکارانہ اسپرٹ پائی جاتی ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی اور عمل کی آزادی کے اعتبار سے اس سسٹم کو ہر دوسرے سسٹم پر امتیاز حاصل ہے یہ گویا ایک جیتا جاگتا مجموعہ ہے۔ جس کے اجزا ارادی طور پر ہر تبدیلی حالت کی صورت میں نئی تدبیریں اختیار کرتے اور نئے طریق پر اتحاد عمل کرتے ہیں۔ اس مشرقی مجموعوں کی تشکیل جنگ کے مطالبوں کے جواب میں ہے۔ لیکن یہ آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کانفرنس کے ذریعہ جو مشنری پیدا ہوگی وہ اس ہنگامی ضرورت کے بہت بعد تک قایم رہے گی۔ اور جنگ میں فتح ہونے کے بعد جو اقتصادی دشواریاں پیش آئیں گی ان پر عبور کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔

اخبار "ہریجن" کے بند ہونے پر افسوس

معاصر اسٹیٹسمین نے مہاتما گاندھی کے "ہریجن" اخبار بند کرنے پر ایک اڈیٹوریل نوٹ تحریر کیا ہے جس میں معاصر موصوف لکھتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ایک بیان میں اخبار ہریجن کی اشاعت عارضی طور بند کرنے کے اسباب واضح کئے ہیں۔ ان کی دلیل کو تسلیم کئے بغیر بھی بہتوں کو ایک مفید ہفتہ وار اخبار بند ہونے کا افسوس ہوگا۔ لڑائی کے زمانہ میں ایک ضرورت اور شاید لڑائی کی قربانیوں میں اس کا شمار ہوگا اور وہ تمام لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے جو ہر ہفتہ مہاتما گاندھی کے خیالات سے مستفید ہونے کے لئے اس کو پڑھا کرتے تھے۔

آئینہ کان پور

میونسپل بورڈ

کان میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۴ر نومبر ۶½ بجے شام کو اور اگر اجنڈا ختم نہ ہوا تو دوسرا جلسہ ۵ر نومبر کو اسی وقت ہوگا۔

اجنڈے میں فائر بریگیڈ کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے کمشنر صاحب کا خط آیا ہے تاکہ ہوائی حملوں کے سلسلہ میں اس سے کام لیا جا سکے۔

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے ٹاون ہال میں مہاتما گاندہی کی ایک پوری سائز کی تصویر لگانے کے لئے ایک رزولیوشن بھیجا ہے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ بورڈ کے کم تنخواہ پانے والے ملازمان کا گریڈ بنانے کے لئے تجویز پیش کی ہے۔ ڈاکٹر پلاس رائے صاحب انچارج ٹی۔ بی کلینک یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے استعفیٰ دینے کی درخواست دی ہے ایگزکیٹو افسر صاحب نے اس جگہ کے لئے مشتہر کرنے کا نوٹ لکھا ہے اور اس جگہ کا گریڈ ۳۰۰۔۲۰۔۵۰۰ رکھا ہے۔

سیوک گارڈ

۲۸ر اکتوبر کو شہر سیوک گارڈس کا ایک جلسہ کرائسٹ چرچ کالج میں ہوا تقریباً ۲۵۰ سیوک گارڈ جلسہ میں موجود تھے۔ مسٹر ہنکاکس نے سیوک گارڈس کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی اور تبلایا کہ سیوک گارڈس کو دو حصوں میں منقسم کیا جائے گا اول وہ جو کہ ہوائی حملے سے بچاؤ کا کام کریں گے اور دوسرے وہ جو کہ امن وامان قایم رکھنے کا کام کریں گے۔

مسٹر آر۔ سی۔ سری واستوا اے۔ آر۔ پی کے خاص وارڈن بنائے گئے ہیں۔

وار پبلسٹی کمیٹی

۳۰ر اکتوبر ۹ بجے دن کو وار پبلسٹی کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر بی پی سری واستو کے بنگلہ پر انھیں کی صدارت میں ہوا۔ جس میں شہر میں ایک مقامی براڈکاسٹ اسٹیشن قایم کرنے کی اسکیم مسٹر عبدالروف صدیقی انفارمیشن آفیسر نے پیش کی جس کو کمیٹی نے غور وخوض کرنے کے بعد منظور کیا اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کے پاس بھیجنا طے کیا گیا۔

یہ اسکیم ۳ سال کے لئے بنائی گئی ہے جس پر زائد سے زائد ۱۵ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اسکیم نہایت اچھی ہے بورڈ کو چاہیئے کہ اس اسکیم کو منظور کرکے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لے کیونکہ شہر میں پبلسٹی کرنے کا یہ نہایت عمدہ طریقہ ہے اس اسکیم پر سالانہ صرف دو ڈھائی ہزار روپیہ خرچ ہوگا جو کانپور جیسے بورڈ کے لئے نہایت معمولی بات۔

حلیم انٹر کالج یونین

۱۷ر اکتوبر کو حلیم انٹر کالج یونین کی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا ایک جلسہ ہوا جس میں کالج کے یونین کے لئے ایک آئین مرتب کیا گیا ۲۶ر اکتوبر کو یونین پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد بچوں نے نظمیں پڑھیں اور مولوی سید مقصود علی صاحب پرنسپل و پریسیڈنٹ یونین نے ایک پُر مغز تقریر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

سیوک لیگ بلیٹن

کا دوسرا بلیٹن اس وقت ہمارے سامنے ہے جس میں پنڈت سری رتن شوکل کی ایگزکیٹو افسری کی امیدواری کی مخالفت کی گئی ہے۔

ایگزکیٹو افیسری

ڈاکٹر ایس۔ ان تواری ایگزکیٹو افسر کانپور میونسپل بورڈ ۱۴ر دسمبر کو ریٹائر ہو رہے ہیں اور اس جگہ کے لئے بورڈ نے درخواستیں طلب کی تھیں جس کی آخری تاریخ ۲۵ر اکتوبر تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ الہ آباد کے ایگزکیٹو افسر اور الہ آباد کے میونسپل انجنیر صاحب نے درخواست دی ہے۔ کانپور کے ڈپٹی کلکٹروں میں رائے صاحب رما کانت اور مسٹر ہری کشن ماتھر بھی امیدوار ہیں پنڈت سری رتن شوکل ممبر بورڈ نے بھی ممبری سے استعفےٰ دے کر اس جگہ کے لئے امیدوار ہیں۔

علاوہ اس کے اور بہت سی درخواستیں آئی ہیں جن کے نام عنقریب پبلک کے سامنے آجائیں گے کنویسنگ شروع ہو گئی ہے۔

آگرہ یونیورسٹی

آگرہ یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ ۲۳ر نومبر کو ہوگا انجانی سر آسوتوش مکرجی کے صاحبزادہ ڈاکٹر سما پرشاد مکرجی کونوکیشن میں اڈریس پڑھیں گے۔

پریسیڈنٹ مزدور سبھا

۲۸ر اکتوبر کو مقامی مزدور سبھا کے پریسیڈنٹ مسٹر یوسف کو قانون تحفظ شہر کے ماتحت پولیس نے گرفتار کر لیا ہے مکان کی تلاش پر کچھ ممنوعہ کمیونسٹ لٹریچر بھی نکلا ہے۔

اُردو کانفرنس

۲۶ و ۲۷ر دسمبر کو آل انڈیا اُردو کانفرنس کانپور میں ہو رہی ہے اس سلسلہ میں ایک نمایش اور مشاعرہ بھی ہوگا امید کی جاتی ہے کہ مسز سروجنی نیڈو صاحبہ نمایش کا افتتاح کریں گی۔

ڈی۔ اے۔ وی، کالج

ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور کی منیجنگ سوسائٹی کے آئندہ جلسہ کے لئے ایک ممبر صاحب نے یہ رزولیوشن بھیجا ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے جو کمیٹی کے موجودہ رویہ کی اور جون ۱۹۴۰ء سے جو تقرریاں ہوئی ہیں ان کی جانچ کرے ایک دوسرے رزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ مینجنگ کمیٹی توڑ دی جائے۔

کمیٹی کا یہ جلسہ ۳ر نومبر کو ہونے والا تھا مگر اب شاید یہ جلسہ آخر نومبر میں ہوگا۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

۲۵ر اکتوبر کو سید حسن احمد شاہ ایڈوکیٹ کی صدارت میں مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں محلوں میں کتب خانہ وغیرہ قایم کرکے عوام کو تعلیم دینے کی اسکیم مرتب کی گئی۔ اور امرسی اسٹیشن کے معاملہ میں تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔

گرفتاری

مسٹر ہانڈو کوتوال شہر نے مسٹر سری رام اور تین دیگر کارکنان مزدور سبھا کو سیسہ مئو اور جوہی کے رقبوں میں رات کے وقت انقلابی پرچے تقسیم کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

بچوں کی انجمن

مقامی چلڈرن ایسوسی ایشن کی طرف سے کچہری روڈ پر بچوں کے ہال میں یکم و ۸ر نومبر کو دیوالی اور عید کے تہوار منائے جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ کانگریس

۶ر نومبر کو ڈسٹرکٹ کانگریس سیتہ گرہ کمیٹی کا ایک جلسہ ۹ بجے دن کو تلک ہال میں ہوگا۔

پراونشیل کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے تمام منڈلوں کو اطلاع دے دی ہے کہ کانگریس کے ممبروں کی بھرتی کی آخری تاریخ ۲۰ر نومبر ۱۹۴۰ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

میوزک کانفرنس

۲۶ و ۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۰ء کو کانپور میوزک کانفرنس کی گیارھویں سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسٹر ان۔ سی مہتہ نے اس کانفرنس کی صدارت کی آپ نے اپنے صدارتی اڈریس میں فرمایا کہ علم موسیقی اور رقص ہندوستان کے قدیم ترین آرٹ ہیں۔ آپ نے اس آرٹ کے دور جدید کا پس منظر کھینچتے ہوئے تبلایا کہ اس سے پہلے یہ آرٹ صرف پیشے والے علم موسیقی کے ماہرین تک محدود تھا اور بڑے بڑے اُمرا اس کے قدردان تھے۔ لیکن اب اسی آرٹ میں عوام بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

اس کانفرنس میں ماہرین فن موسیقی نے بمبئی کلکتہ۔ پونہ اور لکھنؤ وغیرہ سے آکر اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا۔ اور گرلس میوزک اسکول کانپور کی لڑکیوں نے بھی اس کانفرنس میں شریک ہو کر اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا۔

کانگریس میونسپل پارٹی

پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے سکریٹری میونسپل کانگریس پارٹی نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ پنڈت سری رتن شکل کو ایگزکیٹو آفیسری کے لئے حمایت کرنے کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کیونکہ پارٹی میں اس کے متعلق اختلاف تھا لہٰذا یہ معاملہ میونسپل پارٹی کنٹرول بورڈ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

دیوالی

دیوالی کے تہوار پر کانپور میں عام طور پر قمار بازی کا بڑا زور ہو جاتا ہے اور ہندوں کے علاوہ بدقسمتی سے مسلمان بھی کثرت سے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

مسٹر ہانڈو کوتوال شہر نے اس سلسلہ میں بہت سخت احکامات نافذ کئے ہیں اس کا بظاہر اثر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں قمار بازی کا غل وشور نظر نہیں آتا ہے اور بہت سے غریب اس کے شکار ہونے سے محفوظ ہو جائیں گے۔

بھوک ہڑتال

گورنمنٹ اگریکلچرل کالج کا ایک طالب علم مسٹر گوبند رتن گورہ ۲۷ر اکتوبر سے بھوک ہڑتال کر رہا ہے اسکے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے کالج کے ۲۵۰ طلبا نے ایک دن کی بھوک ہڑتال کی۔

وائسرائے نے توسیع سے انکار کر دیا

دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے اپنے عہدہ کی میعاد میں مزید توسیع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ملک معظم کی حکومت نئے وائسرائے کے انتخاب پر اپنی توجہ دے رہی ہے۔ اور باخبر حلقوں میں یہ بات گشت کر رہی ہے کہ شاید وائسرائے اگزیکٹو کونسل میں توسیع کرنے کی اسکیم کو فی الحال ملتوی کر دیں۔ اور ملک معظم کی حکومت بھی آیندہ قدم اٹھانے سے پہلے نئے مقرر ہونے والے وائسرائے کے خیالات کو مدنظر رکھیگی۔

نوابزادہ اسمٰعیل خاں اور چودہری خلیق الزماں

لکھنؤ ۲۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب زادہ محمد اسمٰعیل خاں صدر یوپی مسلم لیگ اور اسمبلی کی لیگ پارٹی کے لیڈر چودہری خلیق الزماں ۳۰ر اکتوبر کو گورنر یوپی سے ملاقات کرکے صوبہ کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر بات چیت کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ صوبہ کی جنگی کوششوں کو تیز کرنے میں لیگ کی شرکت کے سوال پر بھی گفتگو ہوگی۔

شری سبھاش چندر بوس

ڈھاکہ ۲۰ر اکتوبر۔ مسٹر سوم کے انتقال سے مرکزی اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے معطل شدہ بنگال کانگریس کمیٹی نے مسٹر بسنت کمار مودمدار اور سبھاش چندر بوس کو امیدوار کھڑا کیا ہے۔

سیلون کانگریس ڈیلیگیشن

الہ آباد ۲۸ر اکتوبر۔ سیلون کانگریس ڈیلیگیشن کے ممبر وردھا اور دہلی سے ہوکر دس نومبر کو یا اس کے قریب الہ آباد پہنچیں گے۔ یہاں وہ پنڈت جواہر لال نہرو سے بات چیت کریں گے۔

لنکا کے وزیروں کی امید

مدراس ۲۶ر اکتوبر۔ لنکا کے دونوں وزیروں نے دہلی کو روانہ ہوتے وقت ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک پیغام دیا جس میں امید ظاہر کی کہ لنکا اور ہندوستان کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں انکے متعلق اطمینان بخش سمجھوتہ ہو جائے گا۔

امریکہ کو برطانیہ سے روز افزوں ہمدردی

لندن ۲۶ر اکتوبر۔ جوں جوں الکشن قریب آتا جاتا ہے امریکہ میں برطانیہ کے ساتھ ہمدردی بڑھتی جاتی ہے۔

ناظرین صداقت
کو
دیوالی اور عید مبارک

سبدِ گل

موجودہ جنگ اگرچہ اطراف عالم میں پھیلتی جارہی ہے یا یوں کہئے کہ مشرق والوں کے زاویۂ نگاہ سے "مغرب بعید" میں کسی قدر سمٹتی جارہی ہو اور مغرب والوں کی اصطلاح کی رو سے مشرق قریب اور مشرق بعید کی طرف بڑھتی جارہی ہے اور ابھی یہ بھی نہیں معلوم ہے کہ اس جنگ کا حشر کیا ہوگا اور کس ملک میں کون سا اونٹ کس کل بیٹھے گا تاہم یہ تو ایک یقینی امر ہے کہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں یا کچھ دنوں بعد یا بہت دنوں بعد غرض ایک نہ ایک روز یہ جنگ ختم ہوکر ہی رہے گی، یہ اور بات ہے کہ جنگ کے ختم ہونے پر انسانوں کی آبادی زمین پر نظر آئے یا نہ آئے اور اگر نظر نہ آئے تو مریخ یا چاند وغیرہ کے باشندے فضائے آسمانی سے اتر کر ہمارے بدنصیب سیارے (زمین) پر قبضہ کرلیں۔

لیکن ہمارے بعض اخبار نویسوں کو اور سیاست داں خوش فکروں کو ابھی سے اس بات کی فکر ہے کہ جنگ کے اختتام پر نئی دنیا کی شکل وصورت کیا ہوگی؟ کوئی "عالمگیر فیڈریشن" کا خواب دیکھ رہا ہے تو کوئی "بے وقوفوں کی جنت" بنانے کی فکر میں ہے کوئی کہتا ہے کہ دائمی امن ومسرت کا وہ دَور جسے انگریزی میں "یوٹوپیا" (UTOPIA) کہتے ہیں اب آیا چاہتا ہے، کوئی سمجھتا ہے کہ اس وقت اگرچہ ایک انسان دوسرے انسان کا خون بہا رہا ہے لیکن جوں ہی یہ دور خون ریزی ختم ہوا ہر انسان دوسرے انسان کا عاشق زار بن جائے گا اور انسانی محبت کی وہ بے پناہ تڑپ دلوں میں پیدا ہوگی کہ کسی دوسرے کا خون بہانے کی بجائے ہر انسان دوسرے کے پسینے پر اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہوجائیگا۔ دشمنی اور بغض اور کینہ اور حسد اور ظلم اور مردم آزاری اور خونریزی کا نام ونشان باقی نہ رہیگا۔ ظاہر ہے کہ جب تمام انسان جو ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر اور خون کے سمندر میں تیر کر ایک نئی دنیا کی "تعمیر" میں مصروف ہیں، معصوم فرشتے بنجائیں گے تو اس دنیا کے جنت بن جانے میں کس کو شبہ ہوسکتا ہے۔

مسٹر ایم۔ این رائے سابق کمیونسٹ لیڈر نے روس کی سوویٹ گورنمنٹ سے اپیل کی کہ "ایشیا کی طرف فیشزم کی فاتحانہ پیش قدمی کو روکنے کے لئے اسے زیادہ کھلے اور فیصلہ کن ڈھنگ سے مداخلت کرنا چاہیے"۔

ہمیں امید کرنا چاہیے کہ مسٹر رائے کو ماسکو میں مسٹر اسٹینفورڈ کرپس کی جگہ نامزد کیا جائے گا۔ تاکہ وسطی مشرق میں روس کی مداخلت بالکل پولینڈ اور بلقان سے زیادہ کھلی اور فیصلہ کن ہو واضح رہے کہ ابتک روس کی تمام فوجی سرگرمیوں کو انگریزی پروپگنڈا ہیں نازی اور فاشی طاقتوں کے خلاف ہی بتایا گیا ہے۔

اٹلی اور یونان میں لڑائی

ایتھنز، ۳۱ اکتوبر۔ یونان ہائی کمانڈ کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ سرحد پر لڑائی جاری ہے اور یونانی فوجیں اپنی پوزیشنوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ سوموار کو تمام دن اٹلی کی فوجیں جو ایک بڑی تعداد میں تھیں، ہماری فوجوں پر حملہ کرتی رہیں یونانی نوجوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لڑائی صرف سرحدی لائن تک محدود رہی۔ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے چند فوجی ٹھکانوں پر حملہ کیا لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ پتراس میں بمباری سے ۵۰ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ اشخاص زخمی ہوگئے۔

یونان کے بادشاہ کنگ جارج نے بحری بری اور ہوائی فوج کی سپریم کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی سب سے پہلے سالونکا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور حملہ کا سب سے زیادہ زور فلورینا پر ہے۔ جو کہ البانیہ کے پہاڑ سے نکل کر سب سے

ادبِ لطیف

جوانی

از جناب وحشی آروی

پہلا منظر

بہار کا موسم ہے کائنات عالم رشک جناں بنگئی ہے آم کی ڈالی پر کوئل اور بسنت بیٹھے ہوئے ہیں

بسنت: "صرف ایک لطیف بوسے پر میری زندگی موقوف ہے پیاری کوئل!"

کوئل: "پیارے! جوانی زندگی کا دروازہ ہے اور بوسہ کلید محبت، آج فضا میں نغمۂ حیات مرتسم ہے وہ دیکھو غنچۂ نوشگفتہ جوانی کی شراب لٹا رہا ہے"

بسنت: "آؤ! درخت کے پتوں میں چھپ کر فطرت کا رنگیں تماشا دیکھیں"

دوسرا منظر

خیاباں میں کلی کی نوکیت خوشبو سے مسحور ہوکر بھونرا رقص کر رہا ہے،

بھونرا: "پیاری! اب بیدار ہوجاؤ، گرمیٔ شباب تمہارے ہونٹوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں پناہ لینا چاہتی ہے"

کلی: "(متبسم ہوکر) پیارے آؤ"

بھونرا: "(کلی کا بوسہ لے کر) تم پر قربان میری زندگی!"

کلی: "اور تمہارے قدموں میں نچھاور میری جوانی"

تیسرا منظر

درخت کے نیچے ایک تھکا ہوا مسافر بیٹھا ہے، کوئل اور بسنت اس کے پاس آتے ہیں،

بسنت: "تم کون ہو مسافر؟"

مسافر: "میں ایک آدمی تھا!"

بسنت: "اور اب؟"

مسافر: "زمانہ کا ٹھکرایا ہوا کھلونا"

بسنت: "اُف! تم کتنے بُرے ہو!"

مسافر: "میں ایک پچیس سال کا نوجوان ہوں!"

بسنت: "اور تمہاری یہ حالت، ساٹھ سال کے بوڑھے معلوم ہوتے ہو"

کوئل: "کیا آج تک جوانی نے تمہیں آراستہ نہیں کیا"

مسافر: "نہیں"

کوئل: "بدنصیب"

بسنت: "آؤ میرے پاس آؤ یہ کائنات تمہاری مال ہے۔ انسانوں سے دُور، ان کی تضحیک سے الگ، اس محبت، اور سکون کے راج میں زندگی کا لطف اٹھاؤ"

کوئل: "میں تمہیں گانا سناؤں گی"

بھونرا: "میں تمہیں محبت کرنا سکھاؤں گا"

کلی: "(کھل کر) میں تمہاری دنیا میں جوانی بھر دوں گی"

مسافر: "کس قدر راحت آفریں ہے تمہارا محبت کا راج — سکون — آرام اور جوانی —"

بڑا درہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونان کی فوج ایک جگہ البانیہ میں داخل ہوگئی ہے۔ اٹلی کی کچھ فوجیں پارس کی طرف بڑھ رہی ہیں البانیہ میں اٹلی کی فوج کی تعداد ۱۸۰۰۰۰ بتلائی جاتی ہے جو کہ ۵۰۰ ٹینکوں اور ۴۰۰ توپوں سے مسلح ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک اٹلی کی فوجیں دو چھوٹے چھوٹے سرحدی شہروں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں لیکن انکو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

روم میں ایک غیر معمولی بیان شائع کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ سوموار کو اٹلی کی فوجوں نے کوئی سرگرمی نہیں مارا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ سائینور مسولینی کو یہ امید تھی کہ یونان ہتھیار ڈالدے گا۔ لیکن چونکہ اس نے ہتھیار نہیں ڈالے اس لئے آج سے اصل لڑائی شروع ہوجائے گی۔

عالمِ نسواں

عورتوں کی حقیقت بے نقاب

اس اشاعت میں ہم ناظرین کے لئے ایسے فرانسیسی ادیب کے خیالات پیش کرتے ہیں جو عورتوں سے بے حد ناراض ہے اس ادیب کے نزدیک عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ہم اس ادیب کے خیالات کے چند اہم ٹکڑے درج ذیل کرتے ہیں امید کہ ہمارے ناظرین کے حلقہ میں ان خیالات کو کافی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاوے گا!

عورتیں جتنی خوبصورت دکھائی دیتی ہیں وہ اتنی خوبصورت نہیں ہوتیں۔ اگر ایک خوبصورت معلوم ہونے والی عورت کے جسم سے سامان آرائش علیحدہ کردیا جائے تو پتہ چلے کہ وہ کتنی خوبصورت ہے۔ اور عورت خوبصورت ہو بھی کیونکر سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ حیوانوں میں بھی مادہ کبھی خوبصورت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ہمیشہ نر ہی خوبصورت ہوتا ہے۔ مثلاً مور، کبوتر، مرغا وغیرہ۔

جب کسی انسان کے خلل دماغ واقع ہوتا ہے تو وہ ضرورت سے زیادہ بولنے لگتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ مرض پیدائشی ہے۔ وہ جب بولتی ہیں تو خاموش ہونے کا نام نہیں لیتیں عورتیں اپنے اس باتونی پن کو اپنی فطرت بتاتی ہیں لیکن میں اس کو ان کی دماغی کمزوری کی علامت سمجھتا ہوں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ عورت دماغی لحاظ سے مرد کے مقابلہ میں کمزور ہے ورنہ وہ زندگی کی جدوجہد میں مردوں کے دوش بدوش نہ دکھائی دیتی،

عورتیں مردوں کو فضول خرچی کا طعنہ دیتی ہیں۔ اور اپنی جزرسی پر فخر کرتی ہیں۔ لیکن ان کو نہیں معلوم کہ جس چیز پر وہ فخر کررہی ہیں وہی ان کی کمزوری کی علامت ہے۔ فضول خرچ وہی ہوسکتا ہے جس کا دل وسیع ہے اور حوصلہ بلند۔ تنگ دل اور کم حوصلہ فضول خرچی کیا کریں گے۔ وہ تو کنجوسی کے لئے مجبور ہیں۔ چنانچہ عورت بھی اپنی تنگ دلی کی بنا پر کنجوسی کے لئے مجبور ہیں اور ان میں یہ عام مرض ہے۔ اور اس کنجوسی کو جو تنگ نظری کا بدترین نمونہ ہے۔ اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے۔

عورت اپنے آپ کو مجسمۂ محبت ظاہر کرتی ہے۔ اور کہا کرتی ہے کہ وہ دنیا میں صرف محبت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن اسے معلوم نہیں کہ کمزور مخلوق ہمیشہ محبت ہی کے ذریعہ دوسروں کو اپنا بنا سکتی ہے اگر وہ محبت نہ کرے تو دنیا اس کو ٹھکرا دے۔ عورت محبت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کیونکہ محبت کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا حربہ نہیں لیکن اس کے برخلاف جن چند عورتوں کو کبھی طاقت یا حکومت مل گئی ہے انہوں نے انتہائی مظالم کئے ہیں جیسا کہ ہم یونان کی شہزادیوں کے حالات میں دیکھتے ہیں۔

عورت بظاہر بڑی دلکش معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں وہی دلکشی ہے جو شراب میں ہے۔ شراب جب صراحی میں بھری ہوئی ہوتی ہے تو کس قدر خوشرنگ اور اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جب حلق سے اُتر جاتی ہے تو طوفان مچا دیتی ہے۔ یہی حالت عورت کی ہے جب عورت مرد سے الگ رہتی ہے تو بڑی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ جب وہ مرد کی زندگی کا جزو بن جاتی ہے تو اس کی زندگی میں ایک ہلچل برپا کردیتی ہے۔ تاریخ اور حالات شاہد ہیں کہ دنیا کے ہر فتنہ کی جڑ میں کسی نہ کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لئے جتنا اس سے بچا جاسکے اتنا ہی بچے۔

عورت کبھی اپنے دل اور راز کی بات کسی سے نہیں کہتی۔ ہر عورت کے سینہ میں ہزاروں راز ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے ساتھ قبر میں لے جاتی ہے۔ اور وہ ان رازوں کا انکشاف کرہی نہیں سکتی کیونکہ اگر ان میں سے ایک راز بھی اس کے شریک حیات پر ظاہر ہوجائے تو معاشرتی زندگی پاش پاش ہوجائے۔

بچوں کی دنیا

سچائی

اگر تم نے اسکول کا کام نہیں کیا اور استاد تم سے پوچھے بہانے نہ بناؤ، صاف کہدو۔

اگر تم مدرسہ دیر سے آئے ہو اور استاد پوچھتا ہے کہ اتنی دیر کہاں رہے تو صاف صاف بتادو۔ اگر تم سے کوئی چیز ٹوٹ جائے اور استاد پوچھے کہ یہ کس نے توڑی تو کھڑے ہوکر صاف صاف کہدو کہ یہ چیز میں نے توڑی ہے۔ ہر بات کے متعلق جو کچھ تمہیں معلوم ہے صاف صاف کہدو یہی سچائی ہے۔

سچائی کو بول کر ہی ظاہر نہیں کرتے بلکہ اور طرح بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اگر تم نے سوال نکال لیا اور استاد حکم دیتا ہے کہ جس جس نے سوال نکال لیا ہے ہاتھ کھڑے کرلو۔ تم ہاتھ کھڑا کرکے سچائی کا اظہار کرتے ہو۔ اگر تم نہا کر نہیں آئے اور استاد تم سے پوچھے کہ آج تم نہائے تھے۔ تم گردن ہلا کر سچائی کا اظہار کرتے ہو۔ اگر تم سے پوچھا جائے فلاں چیز کہاں رکھی ہے۔ تو انگلی کے اشارہ سے سچائی کا اظہار کرتے ہو۔ اگر تمہارے پاس کتاب نہیں ہے وہ کھڑے ہوجائیں۔ تو تم کھڑے ہوکر سچائی کو ظاہر کرتے ہو۔ جو لڑکے بیٹھے ہیں وہ بیٹھے بیٹھے سچائی کا اظہار کرتے ہیں۔

اگر کوئی تم سے راستہ پوچھے تو ٹھیک راستہ بتاؤ۔ اگر تم کو نہیں معلوم تو صاف کہدو کہ مجھے راستہ نہیں معلوم۔ اگر کوئی سوال تمہیں نہیں آتا۔ تو صاف کہدو کہ مجھے راستہ نہیں معلوم۔ اگر کوئی سوال تمھیں نہیں آتا۔ تو صاف کہدو کہ مجھے نہیں آتا۔ اگر تم نے کوئی شیشی توڑ دی ہے اور کوئی لڑکا دوسرے کا نام لیتا ہے۔ استاد اُسے دھمکاتا ہے۔ اور اگر تم چپ بیٹھے رہے تو تم جھوٹ بول رہے ہو۔ فوراً کھڑے ہوکر کہدو۔ جناب یہ شیشی اس لڑکے نے نہیں توڑی میں نے توڑی ہے۔ یہی سچائی ہے۔

اگر تم کسی کام میں مصروف ہو اور کوئی تم سے پوچھتا ہے کہ فلاں کام کرلیا ہے تو بے سوچے سمجھے ہاں مت کہو۔ پہلے بات کو سنو۔ پھر سوچ کر اس کا جواب دو۔ بے سوچے سمجھے بے پروائی سے کئی بار جھوٹی بات منہ سے نکل جاتی ہے۔

اگر تم نے سوال نہیں نکالے۔ اور استاد تم سے پوچھتا ہے۔ تو تم صاف کہدو کہ میں نے سوال نہیں نکالے۔ اس خیال سے کہ استاد مجھے سزا دے گا جھوٹ مت بولو۔ یہ بزدلی ہے بہادر بنو!

برطانیہ یونان کی امداد کرےگا

مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ نے جنرل میٹاکسس کے نام پیغام بھیجا ہے جس میں یونان کی امداد کرنے کا یقین دلایا ہے اس میں لکھا ہے کہ آپکی دلیری کے آگے اٹلی کی دھمکیاں بیکار ثابت ہوئیں اسلئے اس نے آپ کے ملک پر بلا کسی اشتعال کے حملہ کردیا ہے اور بے بنیاد الزام لگا کر حملہ کا جواز تلاش کیا لیکن اہل یونان نے جس دلیری سے مقابلہ کیا ہے۔ اہل برطانیہ اس کی داد دیتے ہیں۔ ہم آپکو وہ تمام امداد دیں گے۔ جو ہماری طاقت ہے۔

استنبول سے خبر آئی ہے کہ معاہدہ کے مطابق حکومت ترکی اور حکومت برطانیہ کے درمیان اٹلی اور یونان کی لڑائی میں ترکی کی شرکت کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

ترکی کے پریذیڈنٹ سے مشورہ

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان کے وزیراعظم جنرل میٹاکسس نے آج ترکی کے پریذیڈنٹ سے ٹیلیفون پر ۲۵ منٹ بات چیت کی جنرل میٹاکسس نے برطانیہ، یوگوسلاویہ اور ترکی کے سفیروں سے بھی ملاقات کی۔ لندن میں ایک ترکی کے سفارتخانہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی کوئی خبر نہیں ملی کہ ترکی کی امداد

پردۂ فلم

فلمی افسانے

جناب رام مودتی کیو ٹوطا تو امرتسری

ادب کی صنف خواہ وہ نظم ہو یا نثر انسان کے احساسات نازک ولطیف جذبات کا نتیجہ ہے۔ دل پر کسی شے کا عکس جب مجموعہ افکار بن جاتا ہے اور دماغ پر چھا جاتا ہے تو نوک قلم صفحہ قرطاس پر خیالات کے ٹکڑے بکھیر دیتی ہے۔ لیکن ہر بات کسی خاص ماحول میں پیش کی جایا کرتی ہے کیونکہ دل کی دنیا کے باہر کی دنیا سے بالواسطہ تعلق ہے اور اسی لئے اصلی افسانہ وہی ہے جس کی تعمیر میں حقیقت کو نمایاں دخل ہو۔ اگرچہ کئی افسانے تخیلی ہوتے ہیں تاہم انسانیت برقراری ہی ان کی زندگی ہو۔ ہندوستان کے کسی دیہاتی کی زندگی کو پیش کرتے ہوئے اسے پیرس کے ارباب نشاط سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ صحیح افسانوں میں افسانہ کی زندگی کی یہی خوبی ہوتی ہے کہ وہ حقیقت کا آئینہ دار ہو۔

ہمارا ملک شروع سے ہی فنون لطیفہ کا گہوارہ ہے اور مشاہیر عالم نے اس سے ہی سبق حاصل کیا اس نے سینکڑوں ادبا ایسے پیدا کئے جو اس نے اصلی ادب۔ اس کے اوصاف اور اس کے ہر پہلو کو سمجھا بھی۔ لیکن نہ معلوم صنعت فلم سازی ہندوستان کی اس خوبی سے کیوں محروم ہے۔ فلموں کو جب قوت گویائی حاصل ہوئی اور عوام نے ان کی اہمیت کو سمجھا ہم تب سے ہی اس قصہ پر بحث کرتے ہیں۔ یعنی اس وقت سے لے کر اب تک بیشتر فلمیں ایسی بن رہی ہیں جن کے افسانے کسی بھی خوبی کے حامل نہیں ہوتے۔ یا تو غیر ملکی فلموں کے افسانوں سے ماخوذ ہوتے ہیں اور محولہ بالا افسانوی صفت سے کہ افسانے میں حقیقت نمایاں ہونی چاہئے۔ کوسوں دور ہوتے ہیں اور لیگرڑی نوازش ہوئی۔ اور کسی نے طبعی بھی لکھا تو ایسا مہمل اور بے سر و پا۔ کہ طبیعت پر گراں گذرتا ہے اور پھر ہمارے فلمسازوں کو اس طرز کی فلم کو "آرٹ کا بہترین نمونہ" کے عنوان سے خالی کرسیوں کے سامنے چلانے پڑتا ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں نے آرٹ کیا سمجھ رکھا ہے۔

دوسرے طرز کے افسانے جو نیم انگریزی اور مہمل فسانوں سے تعداد میں زیادہ پیش کئے جاتے ہیں ان سب کا تقریباً ایک ہی پلاٹ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ کسی ریاست کا ایک راجہ ہے اس کو ایک ظالم وزیر قید کرلیتا ہے، وزیر کا ایک لڑکا ہے اور راجہ کی ایک لڑکی ہے۔ بس انھیں عشق ہوجاتا ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں محبت ہوجاتی ہے۔ پھر یا تو راجہ کی لڑکی یا وزیر کا لڑکا ایک نقاب بھی پہنے ہیضے کے مریض کی طرح ہے ہے کرتا ہے۔ لنگوروں کی طرح قلابازیاں لگاتا پھرتا ہے۔ ان کے دو اور ساتھی ہوتے ہیں اور وہ عریاں قسم کے بھانڈ ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دو بھونڈی شکل والی معشوقہ ہوتی ہیں۔ آخیر میں وزیر مارا جاتا ہے اور سب کی شادی ہوجاتی ہے۔ سب باغ میں جاتے ہیں اور اپنی اپنی محبوبہ کے گلے میں باہیں ڈالکر پریم کے بے سُرے راگ الاپتے پھرتے ہیں۔

یہ افسانے ہیں جو ہندوستان کے نوجوان نیک بیبیوں اور معصوم بچوں کے دلوں میں اتارے جاتے ہیں اب خدا جانے ان افسانہ نگاروں کے دماغ میں خیالات ہی ایسے پیدا ہوتے ہیں یا کیا معاملہ ہے؟

ایک اور طرز کے افسانے پیش کئے جاتے ہیں اور انہیں اصلاحی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ان میں سماج اور سوسائٹی کی تنگ نظری کا گلہ کیا جاتا ہے اور اسے گالیاں دیجاتی ہیں۔

اب ذرا سوچئے کہ کیا یہ درست ہے۔ سماج آخر کیا شے ہے، خود ہمارا ہی تو قائم کردہ ایک نظام ہے جس کا قیام محض انسان کے افعال کی جائز حد مقرر کرنا ہے۔ اغیار ہندوستان سے سب کچھ لے گئے ہیں اگر اپنے خزانے میں کچھ باقی ہے تو وہ ہے پاکیزگی اور حیاداری اب ہمارے افسانہ نگار ہیں جو اس بات کے در پے ہیں کہ اس خزانہ کو خود تباہ کردو اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے ان خیالات میں محض مغربیت کے عنصر کا غلبہ ہے۔

اقوال زریں

واقعات کا سیلاب رزولیوشن کی آندھی سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ (مسٹر ریمزے میکڈانلڈ)

اگر عورت کے لئے مرد کی محبت ایک حقیقت نہیں ہے تو اس دنیا میں ہر چیز سایہ سے زیادہ بے اصل ہے۔ (ڈبلو۔ جی۔ لاک)

ایسی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرنا جس کی نظروں میں تمہارا ہر عمل صحیح اور لایق ستایش ہے اس دنیا کو جنت بنا دیتا ہے۔ (ایلفرڈ سجوک)

کسی نے آج تک اتنی ہمت نہیں کی ہے کہ محبت کے افسانہ کو مکمل کر دے۔ (ایچ۔ جی۔ ویلز)

انسان کے دو جذبات بہت اہم ہوتے ہیں۔ تعمیر کرنا اور جمع کرنا۔ بعض آدمی ایک ہی عمل سے دونوں ذوق کی تسکین کا سامان کر لیتے ہیں۔ (جارج رانی)

تاریخ میں کوئی چیز مستقل نہیں ہوتی۔ ہر چیز زندگی ترقی اور نشو و نما ہے۔

(ڈاکٹر گوئبلز)

موجِ تبسم

فقیر:۔ مجھے ایک پیسہ دیجئے۔ میں بھی کسی زمانہ میں ایک فوجی سپاہی تھا۔ اب بیمار ہوں۔
پنشن یافتہ کرنل:۔ تم کس رجمنٹ میں تھے؟
فقیر:۔ یہی تو بیماری ہے کہ حافظہ خراب ہو گیا ہے۔

ایک دوست:۔ اگر میں ایک خط پر یہ پتہ لکھ دوں کہ دنیا کے سب سے بڑے بے وقوف کو ملے تو یہ خط کس کے پاس پہونچے گا۔؟
دوسرا دوست:۔ تمہارے ہی پاس آجائے گا۔

جولیا:۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔
میریا:۔ تم بڑی خوش قسمت ہو۔
جولیا:۔ لیکن میں مختلف شخصوں کے متعلق کہہ رہی ہوں۔

"میں نے سنا ہے کہ تمہاری خزانچی بھاگ گیا ہو۔ کچھ لے تو نہیں گیا؟"
"میری بیوی کو لے گیا"
"خیر گزری کوئی بیش قیمت چیز نہیں لے گیا!"

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

امریکہ نے ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز تیار کیا ہے جو سخت سے سخت طوفان کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے یہ نیا ہوائی جہاز گوڈا پذیین کارپوریشن کی ایجاد ہے اس میں ایک نئی قسم کی دھات لگائی گئی ہے۔

امریکہ کے سائنس والوں نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آس پاس کوئی پن ڈبی کشتی تو نہیں ہے۔

ایک ایسا نقشہ تیار ہوا ہے کہ اگر اسے موٹر کار میں لگا لیا جائے تو وہ آگے کے رستے کا حال آپ سے آپ بتاتا رہتا ہے۔ ڈرائیور کو دلچسپ جگہوں اور خطروں کا پہلے سے علم ہو جاتا ہے۔ میلوں کا فاصلہ لائنوں سے معلوم ہو جاتا ہے۔ ایک میل کے سفر میں یہ نقشہ

انگلستان میں ایک

انگلستان میں ایک نئی قسم کی گولہ پھینکنے والی توپ تیار ہوئی ہے۔ جو بغیر دیکھے ہوئے نشانے پر بھی ٹھیک پہونچ سکتی ہے۔

جدید قسم کے ایک ٹینک تیار کرنے میں چھ ہزار دو سو حصے تیار ہوتے ہیں اور پچاس ہزار مختلف مشینوں اور پرزوں کو کام کرنا ہوتا ہے۔

الہ آباد ۲۸ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج شام کو واردھا تشریف لئے جا رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ٹیلیفون پر پنڈت جی کو فوراً واردھا پہنچنے کی ہدایت کی ہے۔

افسانہ

پہاڑی دوشیزہ

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

ہندوستان کے مایۂ ناز فسانہ نگار امین شرقپوری کی ایک یہ ایسی دلگداز کہانی ہے جو عشق و محبت کی رنگینی کے ساتھ ساتھ انتہائی درد میں بھی ڈوبی ہوئی ہے۔ اس کہانی میں امین شرقپوری نے محبت کی وارفتگی کو نہایت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

پہاڑی کا دامن رشکِ فردوس تھا۔ گڈریوں کی جھونپڑیاں ایک لمبی قطار میں آباد تھیں۔ کہتے ہیں ایک دفعہ راج کمار شکار کھیلتا ہوا اس پہاڑی پر آ پہونچا، تمازت آفتاب سے گھوڑا اور سوار دونوں پسینہ سے شرابور تھے۔ راج کمار پیاس کی شدت سے بے چین تھا۔ چاروں طرف نگاہ دوڑا رہا تھا۔ اس نے دیکھا، بھیڑیوں کا ایک ریوڑ اس کا رستہ کاٹ کر آگے سے نکل گیا ہے۔ ایک لڑکی چھڑی ہاتھ میں لئے ساتھ ساتھ دوڑ رہی تھی، بھورے بال بے ترتیبی سے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ دوپٹہ شانوں کو ڈھلک کر زمین کو چوم رہا تھا۔ بڑی بڑی کالی آنکھیں بالوں میں اُلجھ کر نور کے دو چشمے معلوم ہو رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ اِندر کے اکھاڑے کی حسین ترین اپسرا ہے، عالم رقص میں زمین پر اُتر آئی ہے۔ راج کمار تعجب سے دیکھ رہا تھا۔ لڑکی نے پلٹ کر دیکھا، آنکھیں ملیں، راج کمار کے جسم میں ایک کپکپاہٹ سی دوڑ گئی۔ دھیمی آواز میں بولا "میں پیاسا ہوں" لڑکی نے بکھرے ہوئے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

"پانی کا چشمہ تھوڑی دور ہے سیدھے چلے جاؤ!"

راج کمار نے چاہا کہ آگے بڑھے مگر نہ جانے گھوڑے کے پاؤں کیوں وہیں جم کر رہ گئے تھے۔ وہ شش و پنج میں کھویا ہوا کھڑا تھا آنکھیں لڑکی کے سندر چہرہ پر جمی ہوئی تھیں۔ لڑکی اُچھلتی ہوئی گئی۔ ایک پیڑ تلے سے مٹی کا برتن اُٹھا لائی، برتن دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ راج کمار نے ہاتھ پھیلا دئے۔ دودھ اوک سے چھن چھن کر گر رہا تھا۔ راج کمار نے چونک کر دیکھا۔ لڑکے کے ہونٹوں پر ایک تبسم کی کرن نمودار ہوئی۔ جیسے وہ کہتی ہو "بس؟"

راج کمار مسکرا کر بولا۔ میں نہیں جانتا میری پیاس بجھی ہے یا نہیں، میں تو تمہارے سندر نینوں کو دیکھ رہا۔ جن کے اندر ایک دلفریب مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔ کہتے ہوئے وہ رک گیا۔ اُنگلی سے انگوٹھی نکال کر بولا!

میرے پاس اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں جو بھینٹ دے سکوں۔ یہ۔ اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ لڑکی ہاتھ کھینچ کر بولی۔ انگوٹھی اس وقت پہنائی جاتی ہے جب۔ وہ رک گئی۔ تمتماتے ہوئے چہرے پر شرم و حیا کے بادل اُمنڈ آئے۔ راج کمار محبت سے ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"سندر اپسرا میں کل پھر ملوں گا؟"

کہتے ہوئے انگوٹھی اُنگلی میں ڈال دی۔!

"کیسے سمجھوں کہ پھر آؤ گے؟" لڑکی لجا کر بولی!

"ایسے شخص کا کیوں کر اعتبار آئے جسے میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

راج کمار نے حقیقت کو چھپاتے ہوئے کہا۔ "میں بلرام گڑھ میں رہتا ہوں۔ راجہ کے ہاں نوکر ہوں۔!"

وہ بولی: "تو تمہاری بات قابل اعتبار نہیں!"

راج کمار نے مسکرا کر کہا: "اے بھورے بالوں والی اپسرا تم نے کیونکر جانا؟"

"راجہ کے نوکر خوشامدی ہوتے ہیں۔ خوشامدی کبھی راست گو نہیں ہوتا۔"

راج کمار چونک کر بولا "میرے من کی رانی! پریم کا بندھن اس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے توڑ نہیں سکتی۔!"

"قول کا پالن کرو گے؟"

"ضرور۔!"

"میری لاج تمہارے ہاتھ ہے۔!" لڑکی نے سر جھکا لیا ہونٹوں پر تبسم سورج کے کرنوں کی طرح کھیل رہا تھا۔ وہ ایک لمحہ کے لئے کسی نئی دنیا میں پہونچ گئی۔ مگر جلد ہی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ڈھلک کر رخسار پر بہہ نکلے۔ آنکھیں جھپکا کر دیکھا۔ راجکمار جا چکا تھا۔ دور گھوڑے کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ گرد کے بگولے اُٹھ رہے تھے۔ جن کے دھندلکے میں اُس نے دیکھا۔ گھوڑے پر سوار نوجوان جس نے اس کا من ہتھیا لیا تھا۔ اُسے مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا۔ وہ تک دیکھتا ہوا جا رہا تھا۔ درختوں کے گھنے جنگل نے اُسے آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ سندری کا دل بھر آیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں سے جھڑی لگ گئی۔!

بھیڑیں گھبرا کر کھڑی تھیں جیسے وہ سب اُس کے غم میں شریک تھیں۔ سندری نے انگوٹھی کو دیکھا، نگینہ سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھیں۔ سنہری کرنیں گویا اُسے کوئی مسکرا مسکرا کر دیکھ رہا تھا!

شام کو گھر لوٹ کر آئی، ماں غمگین دیکھ کر بولی۔!

"آج اُداس معلوم ہوتی ہو سندری؟"

"ماں" وہ بولی: "آج بھیڑوں نے بہت پریشان کیا ہے"

ماں ہنس پڑی۔ سندری کے ہونٹوں سے بھی ایک کرن نکل کر فضا میں گم ہو گئی۔

"یہ انگوٹھی کہاں سے لی تم نے!" ماں نے کسی قدر تعجب سے کہا۔

"رے ٹیلے کے پاس پڑی ہوئی ملی تھی۔!" وہ بولی

"پرائی انگوٹھی انگلی میں نہیں پہنی جاتی۔ اتنا بھی نہیں جانتی اُتار دے اسے اگر تیرے باپ نے دیکھ لیا تو اچھا نہ ہوگا جانے کس کی ہے؟"

ماں کہہ رہی تھی سندری بے چینی سے سن رہی تھی۔ جی ہی جی میں کہہ رہی تھی "ماں جس کی انگوٹھی ہے میں اُسے جانتی ہوں۔ میں نے اُسے پتی مان لیا ہے۔!" انگوٹھی انگلی سے نکال کر پلو میں باندھ لی۔ مسکراتی ہوئی کھاٹ پر لیٹ گئی۔ آج اُسے مارے خوشی کے نیند نہیں آتی تھی کسی کی محبت کے سپنے دیکھ رہی تھی۔ رنگیں سپنے۔!

(۲)

راج کمار جب محل میں پہونچا اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا: "کاش میں راج کمار نہ ہوتا۔ مجھے راج نیتی کے لئے راجکماری کو خوش نہ کرنا پڑتا۔ جسے میں بالکل نہیں چاہتا" آنکھوں کے آگے پہاڑی اپسرا کی صورت گھوم رہی تھی۔

راجکمار کو مغموم دیکھ کر داسی نے کہا۔

"مہاراج آج آپ بہت تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں؟"

"داسی تو نہیں جانتی کہ آج میرا دل کیوں ڈوبا جا رہا ہے" داسی پنکھا جھلتے ہوئے بولی۔

"آج بہت گرماؤ تھا۔!" کچھ اور کہنا چاہتی تھی راج کمار بات کاٹ کر بولا "ہاں داسی آج اس شدت کا گرماؤ ہے کہ میں بالکل بھول گیا ہوں کہ کسی سرد کمرے میں لیٹا ہوا ہوں یا تپتے ہوئے ریگستان میں۔!"

ہوا کے ٹھنڈے جھونکے کھڑکیوں سے ٹکرا رہے تھے۔ مگر راجکمار کی پیشانی پسینہ سے تر قطرے گرا رہی تھی! سانس زور سے چل رہا تھا۔ نتھنے جل رہے تھے۔! راجکمار کروٹیں لے رہا تھا۔ داسی خاموش کھڑی تھی! کھوئی ہوئی آنکھوں سے راجکمار کی بے چینی دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد راجکماری کمرے میں

(باقی آئندہ)

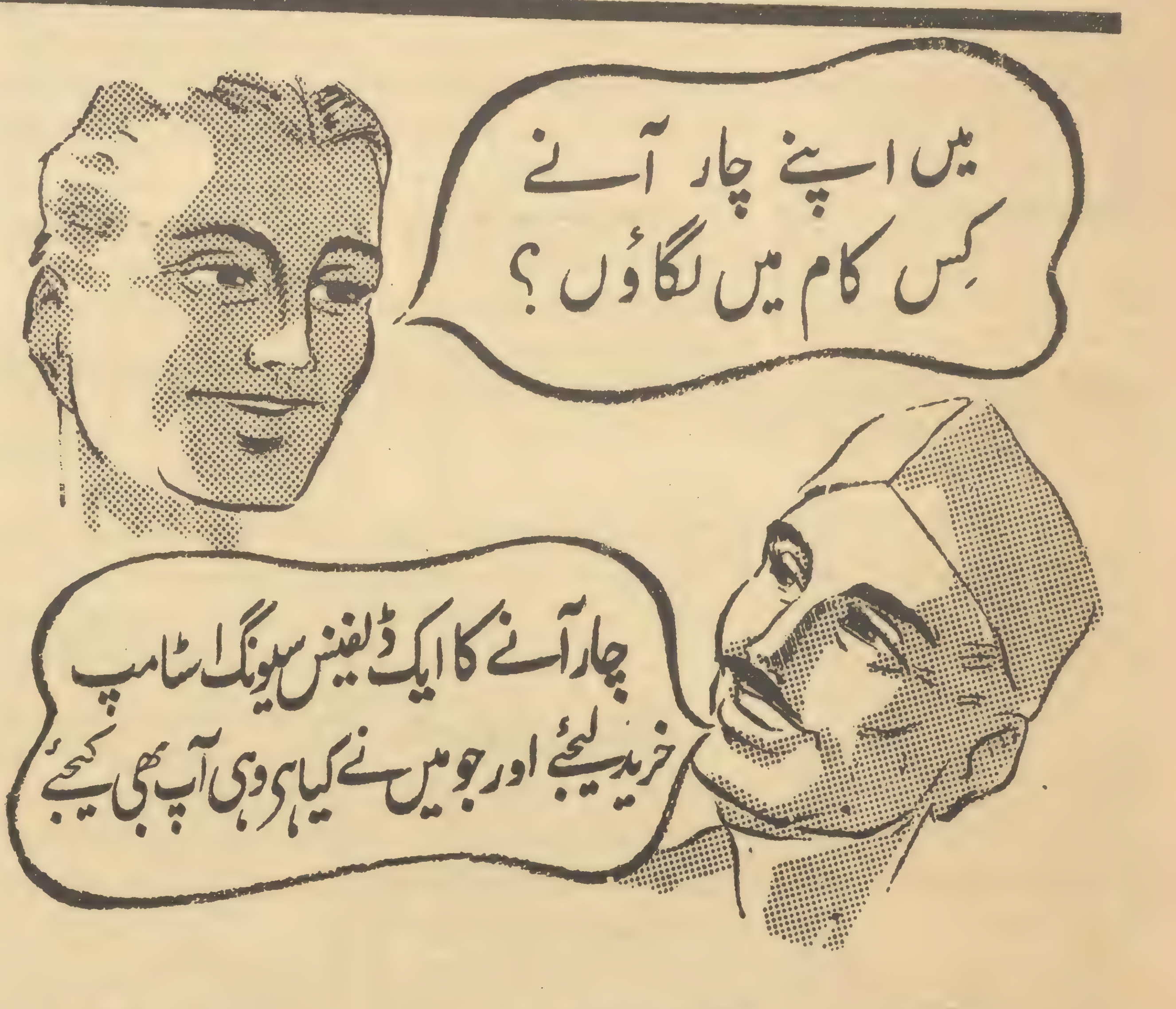

"ہمیشہ سے میرا یہی خیال تھا کہ روپیہ صرف دولتمند لوگ ہی جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن اب میں بھی بچا رہا ہوں۔ اور بالکل اسی طرح آپ بھی کر سکتے ہیں۔ آپ کو صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ آپ پوسٹ آفس جائیں اور ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹ کارڈ مانگیں جو مفت دیا جائیگا۔ جب اور جس طرح آپ چاہیں چار چار آنے کے ڈیفنس سیونگ اسٹامپ جتنے بھی خرید سکیں خرید لیں۔ جب ایسے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپ آپ کے کارڈ جمع ہو جائیں تو آپ کا کارڈ مکمل سمجھا جائیگا۔ اور پھر چار چار آنے کے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپوں کے بدلے آپ کسی بھی بنک سے دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ لے لیں، سرٹیفکیٹ کی قیمت دن بدن بڑھتی ہی رہے گی یہاں تک کہ دس سال میں اس کی قیمت تیرہ روپیہ نو آنہ ہو جائے گی۔ یہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔"

"خیال تو بہت بلند ہے!۔۔۔۔۔ ہاں اس طرح بے شک میں بھی بچا سکتا ہوں واقعی بچت کا یہ طریقہ ہر آدمی کے لئے نہایت آسان اور محفوظ ہے۔"

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکٹس خریدیئے۔

یہ سرمایہ لگانے کا نہایت محفوظ طریقہ ہے۔

G.I. 11

اٹلی نے یونان پر حملہ کر دیا

نیویارک ۔ ۲۸ اکتوبر ۔ ٹرانس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کی فوجیں آج صبح ۶ بجے سرحد یونان کو پار کر کے ملک کے اندر داخل ہو گئیں ۔ ریڈیو کو یہ خبر جرمن نیوز ایجنسی کے ذریعہ موصول ہوئی تھی جرمن نیوز ایجنسی کا مزید بیان ہے کہ یونان کو اٹلی نے تین گھنٹہ کا الٹی میٹم دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ اگر صبح ۶ بجے تک الٹی میٹم کی شرطیں منظور نہ کی گئیں تو حملہ کر دیا جائے گا ۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اٹلی کے مطالبے کیا تھے ، دریں اثنا یونان کی حکومت نے فوجوں کو لام پر بلا لیا گیا ہے ۔ آج صبح ۵ بجے یونان کی ماجدا نی اتھنز میں خطرہ کا الارم بجا اور مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا گیا ۔ یونان کے وزیر اعظم جنرل میٹاکسس نے آج صبح اعلان کیا کہ یونان آخر دم تک لڑے گا ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانیہ نے یونان سے گارنٹی کی ہوئی ہے کہ حملہ کی صورت میں وہ اسکی امداد کرے گا ۔

روم ۲۸ اکتوبر ۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے ایک مراسلہ شایع کیا ہے جو کہ تر انا سے موصول ہوا ہے جس میں یونان کے خلاف مزید الزامات لگائے گئے ہیں ۔

البانیہ کے اخبار "تمور ی" نے لکھا ہے کہ یونان اور البانیہ کے سرحدی علاقوں میں کئی جگہ جھڑپ ہو چکی ہے کوریا اور پورٹ ایڈا کے قریب یونان اور البانیہ کے فوجی سپاہیوں کے درمیان جو جھڑپ ہوئی تھی اس کے علاوہ اور کئی جگہ مڈبھیڑ ہو چکی ہے ۔

سرحد پر قجل پر تیپا اور کونیسول کے درمیان ۶ گھنٹہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر رائفلوں سے مسلح سپاہیوں کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے ۔ سرحد پر جھڑپ کے بارے میں اتھنز سے جو نیم سرکاری بیان شایع ہوا ہے اس میں اٹلی کے بیان کی تردید کی گئی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرحد پر کوئی جھڑپ نہیں ہوئی بلکہ سیچر کو یونان کی سرحدی چوکیوں پر اچانک فائر کئے گئے ۔ گولیاں البانیہ کے ایک گاؤں کی جانب سے آرہی تھیں ۔

یونان کے کمانڈر نے واقعات معلوم کرنے کے لئے اطالوی افسر سے ملاقات چاہی لیکن اب تک کوئی جواب نہیں ملا ۔ یونان کا سمندری بیڑہ گشت لگانے گا ۔ برنڈزی اور اتھنز کے درمیان اٹلی نے ہوائی سروس بند کر دی ہے ۔ یونان کے وزیر اعظم جنرل میٹاکسس نے جنرل سٹاف کے چیف سے مشورہ کیا ۔ کہا جاتا ہے کہ یونان ہر طرح سے تیار ہے ۔

ہٹلر مسولینی پٹیان اور فرنیکو کی کانفرنس

لندن ۲۸ اکتوبر ۔ روم سے خبر آئی ہے کہ سائنیور مسولینی روم سے فرانس کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں کہ ڈپلامیٹک کانفرنس ہونے والی ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کانفرنس کا کیا مقصد ہے ۔ جن وہ نامہ نگاروں نے یہ خبر بھیجی ہے وہ اس کی پوری تفصیل نہیں بتلا سکتے ۔ کیونکہ انکی بات چیت کا سلسلہ بیچ ہی میں کاٹ دیا گیا ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کانفرنس فلارنس میں منعقد ہو گی ۔ خیال ہے ہٹلر اور جنرل فرانکو بھی اس کانفرنس میں شریک ہوں گے ۔ فرانس کی طرف سے مارشل پٹیان اور موسیو لاول شریک ہونگے جرمنی کی طرح اٹلی بھی اس قسم کی خبروں پر زبردست سنسر لگا ہوا ہے ۔ اخباروں کو تنبیہ کر دی گئی ہے ۔ کہ جب تک سمجھوتہ نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے بارے میں خبریں نہ شایع کی جائیں ۔

ملک معظم کی منظوری !

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر ۔ ملک معظم نے مندرجہ ذیل تقرریاں منظور کی ہیں ۔

سر یا محمود نے یوس کے سی آئی ای سی ایس ، آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ جو مدراس کے گورنر ہز ایکسیلنسی سر جان ہیگ کی جگہ اڑیسہ کے گورنر ہوں گے ۔ آپ سر جان سے یکم اپریل ۱۹۴۱ء کو چارج لیں گے ۔

مسٹر ڈوی ، ایس ، آئی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ آئی ای ایس جو آجکل وار سپلائی بورڈ کے وائس پریزیڈنٹ ہیں ، ہز ایکسیلنسی سر لیسلٹ گراہم کی جگہ سندھ کے گورنر ہونگے یکم اپریل ۱۹۴۱ء کو چارج لیں گے

مصر میں اٹلی کی مشکلات

روم ۵ ۲ اکتوبر ۔ سائنیور گائیڈا نے جرنل ڈ یمی اٹالیا میں لکھا ہے کہ مصر میں انگریزی فوجوں کی زبردست تیاریوں کی وجہ سے اٹلی کی فوجوں کو سخت مشکل پیش ہے ۔ ان کا بیان ہے کہ اس وقت مصر میں برطانیہ کی ڈھائی لاکھ سپاہ جمع ہے لیکن برطانی کمانڈر اس سے بھی مطمئن نہیں ہے ۔ اور وہ اسمیں اضافہ کر رہا ہے لیکن ان تمام مشکلوں کے باوجود اٹلی حملہ بند نہیں کرے گا ۔ اور مارشل گریزیانی ضرور حملہ کرے گا ۔

پنڈت نہرو کو کنور آنند سنگھ کا جواب

لکھنؤ ۲۴ اکتوبر ۔ یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے سابق چیف وہپ کنور آنند سنگھ پنڈت جواہر لال نہرو کے خط کا جسمیں یوپی اسمبلی سے استعفے دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا ، جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ افسوس ہے میں آپ کا کہنا نہیں کر سکتا ۔ یہ اصول کا معاملہ ہے میں بالکل مختلف مسئلوں پر منتخب ہوا ہوں اس کے بعد کانگریس نے اپنی جگہ بدل لی ہے

عید مبارک

★

ٹاٹا

ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لیمیٹڈ نے شائع کیا

ایسٹرن گروپ کانفرنس میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

ایسٹرن گروپ کانفرنس میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے جو تقریر ارشاد فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے کہ :-

یہ کانفرنس تقریباً لاثانی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سویز کے یورپ امداد کمن میں برطانی سلطنت کے حصے نئی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینے کی راہیں نکالنے والے ہیں تاکہ ایسے وقت میں جبکہ مادر برطانیہ اپنے مشکل مسئلوں میں پھنسی ہوئی ہے اور بہادری کے ساتھ دشمن کے حملوں کا مقابلہ کر رہی ہے وہ اس کے بار کو ہلکا کر کے اپنے اوپر لے سکیں وائسرائے ہند نے اپنی تقریر کے آخر میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کا ایک تار پڑھا جسمیں اس کانفرنس کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اس تار کا مضمون یہ تھا :-

مشرقی کرہ ارض میں ہماری تمام حکومتوں کے نمائندوں کا یہ اجتماع موثر باہمی کوششوں کے لئے ہے ، ہماری اس جنگ کو کامیاب بنانے اور نئی دنیا کی تشکیل میں معاون ثابت ہوں مجھے امید ہے کہ ان کوششوں کی حوصلہ افزائی ہو گی ۔ میں اس ن کی امید کرتا ہوں کہ جب مشرق اور مغرب میں ہماری کوششیں بڑھ کر بالآخر برائی کی قوتوں کو برباد کر دیں گی ۔

وائسرائے ہند نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہم یہاں امن و ملیتھ کی زندگی بچانے کی تدبیریں سوچنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ ہماری مشترکہ کوششیں ہیں پوری طرح اپنی طاقت کا استعمال کرنے میں معاون ثابت ہونگی ، ہماری کوششیں اکارت نہ جائینگی مجھے اطمینان ہے کہ ایک ساتھ کام کرتے ہوئے یہ ہماری طاقت میں ہے کہ ایک مشترکہ مقصد میں اپنا وہ حصہ ادا کریں یا جو زیادہ سے زیادہ قیمت کا ثابت اور جو بلاشبہ فیصلہ کن ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر ہماری مشترکہ کوششوں سے زیادہ سے زیادہ قیمت کے نتیجے نکل سکتے ہیں تو یہ ظاہر ہے کہ ہمارا حصہ کافی اور بروقت ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ جنگ میں رفتار کامیابی کے قریب ہے ۔

کامن ویلتھ کے متعلق ہمارے اصولوں کا یہ بنیادی تخیل ہے ۔ جو یہاں ہماری بحث میں ظاہر ہو گا ایک بات نمایاں رہے بلکہ ڈرامائی ہے ۔ اس وقت برطانیہ اس وقت بڑی بہادری سے دشمن کے حملوں کا مقابلہ کر رہا ہے ۔ جبکہ مشرق میں اسی کے رہنے والے انقطاعی فتح حاصل کرنے کے لئے اپنی قوتوں کی صف آرائی کر رہے ہیں ، ان کوششوں کے باوجود جارحانہ قوتیں ختم ہو جائیں گی اور جو پرانی سلطنتیں اب تک ہاری ہیں وہ کسی نہ کسی اندرونی خرابی کی وجہ سے ہاری ہیں ۔ لیکن قوموں کے اس خاندان کی یہ حالت نہ ہو گی جس کی نمائندگی برٹش کامن ویلتھ کرتی ہے ۔ اس کنبہ میں برطانی عناصر کو ایک مشترکہ ورثہ کی حفاظت کرنی ہے ۔ اور ساتھ ہی جو قومیں ان سے وابستہ ہیں انھیں بھی ان روایات سے فائدہ پہونچے گا ۔ جن کی حفاظت کرنا ہمیں مقصود ہے ۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ یہاں مل جل کر ہم سیاسی فلسفہ کے مختلف مدارج کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ اس لئے یہاں ہم جو کچھ کریں گے ۔ وہ انفرادی طور پر ایک قوم یا ایک ملک کے ہی کریڈٹ کے لئے نہ ہو گا بلکہ وہ اس مشترکہ ورثہ کے لئے ہو گا جو آزادی پسند قوموں کی انجمن کے ممبر ہونے کی حیثیت سے ہمیں حاصل ہے ۔

وائسرائے ہند نے حکومت ہند اور اہل ہند کی طرف سے کانفرنس کے ممبروں کا استقبال کیا نیز اس موقع پر سر الگزینڈر رو جرا دران کے مشن کا بھی استقبال کیا ۔ کانفرنس کا مقصد وائسرائے ہند نے مختصر الفاظ میں یہ بیان کیا کہ ہم نے نہ صرف ایک دوسرے کی امداد کرنے کا تہیہ کیا ہے بلکہ اپنے وسائل کو حکومتوں اور ملکوں کے ایک مجموعہ کی حیثیت سے منظم کرنا ہے ۔ تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ مادی امداد جنگ میں دے سکیں اس سلسلہ میں ہز ایکسیلنسی نے ۱۹۳۷ء کی امپیریل کانفرنس اور گزشتہ جنگ میں سلطنت کے مختلف حصوں کی امداد کا بھی ذکر کیا ہز ایکسیلنسی نے اعتراف کیا کہ جب یہ جنگ شروع ہوئی تو ہم یہ پیش بینی نہ کر سکتے تھے کہ ناروے ڈنمارک ہالینڈ اور بلجیم کا زوال ہو جائے گا ۔ اور فرانس ایک فوجی طاقت اور اتحادی کی حیثیت سے یورپ میں تباہ ہو جائے گا ۔ اس وقت برطانی سلطنت اکیلی لڑ رہی ہے ۔ اور اسے نہ صرف برطانیہ کے تحفظ کے لئے بلکہ سلطنت کے مختلف حصوں کے تحفظ کے لئے آدمیوں اور سامان کی ضرورت ہے اور ہمیں ہالینڈ کے ساتھیوں کی بقیہ فوجوں کے منظم کرنے کے لئے بھی سامان کی ضرورت ہے ۔

قاہرہ پر دن کے وقت پہلا ہوائی حملہ

لندن ۲۸ اکتوبر ۔ مصر کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے اتوار کو نہر سویز کے مشرق کا ور شہر اسمٰعیلیہ کے قریب بم پھینکے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا کیونکہ تمام بم ریت میں گرے ۔ مصر کی راجدھانی قاہرہ پر اتوار کے دن کے وقت پہلا ہوائی حملہ ہوا تیسرے پہر خطرہ کا الارم بجا اور شام کے وقت دو بار خطرہ کی گھنٹی بجی ۔ اٹلی پر بھی اٹلی کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا ۔ اٹلی کے ۲

دالدا ہندوستان کی بہترین پکانے والی خوراک آپکے لئے مفید ہے ۔ اس کا حیات پرور جزو آپکی جسمانی طاقت اور استعداد کو خوب ترقی دیگا آپ سارے کھانے دالدا میں بنا کر ایسے مضبوط اور طاقتور جسم حاصل کریں جو تمام بیماریوں کی مقاومت کر سکیں ۔ دالدا میں غذائیت بکثرت ہے اور کھانا خوش ذائقہ بنتا ہے ۔

دالدا خالص ہے ۔ خالص ترین نباتی روغنوں سے بنتا ہے ۔

اور جانوروں کی چربی سے کلیۃً مبرا ہے ۔ سب کھانے تلنے کے لئے پوریاں اور مٹھائیاں بنانے کے لئے ، چاول کے اوپر ڈالنے اور چپاتیاں چپڑنے کے لئے دالدا سے بہتر چیز قابل قیاس نہیں اسکا استعمال کرنا آسان ہے حسب معمول ایک چمچہ کھانے میں پکتے وقت ڈالیں یا پکنے کے بعد اوپر سے چھوڑ دیں ۔

دالدا کے استعمال سے ہر ماہ کئی روپے بچتے ہیں ۔ کم قیمت اور برکت والی چیز ہے ۔ اگر آپ آج ہی سے استعمال کرینگے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مہینے کے کھانے پینے کے خرچ میں کتنی کمی ہوتی ہے دالدا سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے اور ملاوٹ نہیں ہو سکتی ۔ آپکے کھانے زیادہ خوش ذائقہ اور زیادہ صحت بخش بنیں گے ۔

صرف سربمہر ڈبوں میں بکتا ہے

۱ سیر کے ۲½ سیر کے اور ۵ سیر کے ڈبے ہیں ۔

سب دکانوں سے مل سکتا ہے ۔

اگر کوئی ثابت کر دے کہ دالدا بالکل خالص نہیں تو اُسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ۔

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO. LTD., BOMBAY HVM. 12-169 UD

اخبار ہریجن کی اشاعت عارضی طور پر بند

واردھا ۲۴ اکتوبر۔ ہریجن ہریجن بندھو اور ہریجن سیوک کے ایڈیٹروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا نوٹس ملا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ستیہ گرہ کے متعلق تمام خبروں کی کاپیاں اشاعت سے پہلے چیف پریس ایڈوائزر کے پاس بھیجی جایئں۔ اس نوٹس کے موصول ہونے پر مہاتما گاندھی نے ان تینوں اخباروں کی اشاعت عارضی طور پر ملتوی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ میں اس معاملہ میں وائسرائے سے خط وکتابت کر رہا ہوں۔ اس اثناء میں میں نے تینوں کی اشاعت روک دی ہے۔ کیونکہ میں حکام سے کوئی جھگڑا مول لینا نہیں چاہتا۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ میں کسی جلد بازی کی کارروائی سے متفق نہیں ہوں۔ میں آیندہ قدم اٹھانے کے لئے ابھی تک تیار نہیں ہوں لیکن میں اپنے گزشتہ بیانوں میں کہہ چکا ہوں کہ سول نافرمانی کا ہر قدم بجائے خود مکمل ہے خود اس پریس نوٹس سے ظاہر ہے کہ سول نافرمانی کا پہلا قدم کتنا موثر ثابت ہوگا۔ میں اگلا قدم کب اٹھاؤں۔ اٹھاؤں یا نہ اٹھاؤں یہ معاملہ ایسا ہے جس سے پبلک کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کا تو یہ فرض ہے کہ میں جو حکم دوں وہ اس کی پوری پوری تعمیل کرے۔

مہاتما گاندھی کا مفصل بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ:۔

۱۸ر اکتوبر کو ایڈیٹر ہریجن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونا کے دفتر سے ایک نوٹس موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ:۔

"مجھے حکومت کی طرف سے آپ کو یہ مشورہ دینے کی ہدایت کی گئی ہے کہ چیف پریس ایڈوائزر دہلی کو دکھائے بغیر ستر دنیا کو اور ستیاگرہ کے متعلق کسی واقعہ کی تفصیل یا انکی کوئی تقریر چھاپیں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مشورہ آپ ہی کے مفاد میں ہے تاکہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت کوئی مقدمہ نہ چلایا جا سکے۔

یہ نوٹس موصول ہونے کے بعد میں نے ہز ایکسلینسی وائسرائے سے خط وکتابت شروع کر دی جو ابھی جاری ہے۔ لیکن آج ہی فیصلہ کرنا میرے لئے ضروری ہو گیا۔ کیونکہ اگر فیصلہ نہیں کیا تو پبلک کا روپیہ ضایع ہوگا۔ اب تک جو روپیہ موصول ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چارہ کار نہ رہا کہ "ہریجن" "ہریجن بندھو" اور "ہریجن سیوک" کی اشاعت کو بند کر دوں۔ اگر ستیہ آگرہ کے متعلق ہر سطر چیف ایڈوائزر (نئی دہلی) کو بھیجوں تو میں آزادی کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔ یہ صحیح ہے کہ نوٹس کی شکل محض ایک مشورہ کی ہے اور میں اس پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہوں لیکن مشورہ سے بے پرواہی کرنا کا نتیجہ بھی نوٹس میں بتا یا گیا ہے "ایڈیٹروں کے خلاف مقدمہ چلے" کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ تینوں ہفتہ وار اخبار سچائی کے مفاد میں جاری رہے ہیں۔ لہذا وہ تمام متعلقہ پارٹیوں کے مفاد میں ہیں۔ لیکن مقدمہ کے خوف کے اندر اخباروں کو ترتیب دیکر میں اس مفاد کی خدمت نہیں کر سکتا۔ سول نافرمانی کی معقولیت یا اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے قطع نظر پریس کی آزادی ایک عزیز حق ہے حکومت نے تری دنوں پر مقدمہ چلا کر اپنا ارادہ صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔

میں مقدمہ کے خلاف کوئی شکایت نہیں کرتا ڈیفنس آف انڈیا رولز کی خلاف ورزی کرنے کا یہ لازمی نتیجہ ہے لیکن پریس کی آزادی کی بات اور ہے میں نوٹس سے اتفاق نہیں کر سکتا جو اگرچہ مشورہ کی نوعیت رکھتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک حکم ہے جس کی خلاف ورزی کا نتیجہ وہی ہوگا جو ہوتا ہے۔ تینوں اخباروں کے بیشمار پڑھنے والوں کو مایوس کرتے ہوئے مجھے افسوس ہوتا ہے۔ آیندہ ہفتہ میں پبلک کو بتا سکونگا کہ آیا یہ محض عارضی التوا ہے یا تینوں ہفتہ واروں کو انقطاعی طور پر بند کیا گیا ہے۔ میں اب بھی یہی امید کرونگا کہ یہ محض التوا ہوگا۔ اور میرا خطرہ بے بنیاد ثابت ہوگا۔ لیکن اگر اس کے برعکس ثابت ہوا تو میں پبلک کو اطلاع دے دونگا۔ کہ ستیاگرہ اخباری پروپیگنڈے سے بے نیاز ہے۔

اگر واقعی یہ حقیقی ہے تو یہ اپنی اہمیت خود رکھتا ہے میرا یقین ہے کہ موجودہ ستیاگرہ قطعی طور پر حقیقی ہے۔ یہ جاری رہیگا۔ میں جلد بازی میں کوئی کارروائی کرنے کے لئے مشتعل نہیں ہونگا۔ آیندہ قدم کے لئے میں ابھی تک تیار نہیں ہوں لیکن جیسا کہ میں اپنے پہلے بیان میں کہہ چکا ہوں۔ سول نافرمانی کا ہر فعل بذات خود ایک مکمل قدم ہے۔ پریس کے اس نوٹس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتنا موثر ہے۔ سخت گیری کے ہر فعل سے حقیقت کی طاقت بڑھتی ہے۔ ستیہ گرہ سخت گیری پر پھلتا پھولتا ہے۔ حتی کہ سخت گیری کرنے والا تھک جاتا ہے اور ستیاگرہ کا مقصد حل ہو جاتا ہے اس لئے میں آیندہ قدم اٹھاؤنگا یا نہیں اور کب اٹھاؤنگا عوام کے لئے اسمیں کوئی اہمیت نہیں ہے جن لوگوں کو اس کے ساتھ ہمدردی ہے انکو میری ان ہدایتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو میں جاری کر چکا ہوں۔ میرا یقین ہے اور میرے یقین کی کئی بار آزمائش ہو چکی ہے کہ وہ خیال خود بخود دل میں پیدا ہو اور جبر کنٹرول حاصل ہو وہ تقریر اور تحریر سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور وہ کسی روز اس بھاپ سے بھی زیادہ بڑا ہو سکتا ہے جبر کہ دوسروں کا کنٹرول ہے۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ بھاپ کے ذریعہ پہاڑوں تک کے راستہ بھاری بھاری وزن لیجائے جاتے ہیں۔ خیال کی طاقت اس سے بھی بڑی چٹانوں کو پار کر لیتی ہے اور آسانی سے اس سے زیادہ وزن لے جاتی ہے لیکن میں ان لوگوں کو ایک علمی اشارہ دیتا ہوں جو کہ خیال کی طاقت میں یقین نہیں رکھتے ہر چلتا پھرتا شخص ایک اخبار بن جائے اور اچھی خبریں زبانی طور سے لوگوں کو سنائے اس کا یہ مطلب نہیں جیسا کہ ماضی میں نیکی خبروں کی منادی کیا کرتے تھے۔ یہاں میرا مقصد یہ وسی کو وہ بات بتانا ہے جو اس نے مستند طریقہ سے سنی ہے۔ اسے کوئی حکومت نہیں دبا سکتی یہ سب سے سستا اخبار ہے جو آج تک جاری نہیں ہوا اور وہ حکومت کی ہر چال کا مقابلہ کرتا ہے خواہ وہ کتنی ہی دانشمندانہ ہو اخباروں کو بیکار گپ بازی میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ انھیں اپنے ذریعہ اطلاع کے متعلق پورا یقین ہونا چاہیئے۔ اور یہ دیکھنا انکا فرض ہے کہ پبلک کو وہ تمام اطلاع صبح کا اخبار کھولنے کے بغیر ہی مل جائے جس کی انھیں ضرورت ہے اور انھیں جاننا چاہیئے کہ اس قسم کے صبح کے اخباروں میں صرف ایک طرفہ بیان ہوتے ہیں جو پڑھنے کی تکلیف کے بالکل ہی قابل نہیں ہوتے ممکن ہے کہ پبلک بیان جیسے کہ میں جاری کر رہا ہوں وہ بھی روک دی جائیں۔ یہ ہے ایک مطلق العنان حکومت کے ماتحت زندگی کی حالت خواہ مطلق العنان حکومت غیر ملکی ہو یا ملکی۔

تیل

تمام دنیا میں تیل کے چشموں کی سالانہ آمد کا تخمینہ تیس کروڑ ٹن کے قریب کیا جاتا ہے کہ تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ	۲۰ کروڑ ٹن	سالانہ
جنوبی امریکہ	۴ کروڑ ٹن	،،
روس	۳ کروڑ ٹن	،،
ایران	ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن	،،
رومانیہ	۶۴ لاکھ ٹن	،،
میکسیکو	۵۲ لاکھ ٹن	،،
عراق	۵۵ لاکھ ٹن	،،
افغانستان	۲۰ لاکھ ٹن	،،
برما	۲۰ لاکھ ٹن	،،
کناڈا	۹ لاکھ ٹن	،،
پولینڈ	۵ لاکھ ٹن	
جرمنی	۵ لاکھ ٹن	،،
مصر	۲ لاکھ ٹن	،،
بحرین	ایک لاکھ ٹن	،،

عید مبارک ــــ عید مبارک ــــ عید مبارک

ایک خوبصورت عورت کا انتقام لینے کا انوکھا طریقہ

جس تصویر نے

سترہ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے

سرکو پروڈکشن کا سنسنی خیز شاہکار

لکشمی

شاندار ۱۸واں ہفتہ

۱۸ ہفتہ سے اہل کانپور جس کیلئے دیوانے ہو رہے ہیں

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

روزانہ ۲ شو۔ عید اور دوسرے دن ۳ شو

خاص اداکار:۔ راجہ بنرجی

ہیرو۔ بے بی اندرا۔ کمار۔ گوپے۔ غلام رسول

دیوالی کے شاندار تہوار کے لئے ایک شاندار شاہکار!

دیوالی کس کی؟

دولت مندوں کی ــــ نوجوانوں کی ــــ ہونہاروں کی

جی نہیں دل والوں کی دیوالی ہے

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن سے

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

دیوالی کے دن یعنی بدھ ۳۰ر اکتوبر سے

رنجیت مووی ٹون کا بالکل انوکھا سماجک ڈرامہ

دیوالی

سماج کا جیتا جاگتا فوٹو

ڈائرکٹر جینت ڈیسائی

خاص اداکار:۔ مادھوری، موتی لال، الشور لال، کے ڈاے ٹ، ڈیکشٹ، اندو بالا، بھگوانداس، سرتیش، کیسری، وسنتی

موثر اسٹوری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پُر زور مکالمے۔ پُر لطف مذاق سب کچھ آپ اس ڈرامہ میں دیکھیں گے تشریف لاکر لطف اُٹھایئے۔

عید مبارک ــــ عید مبارک ــــ عید مبارک

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

میٹنی شو عید و دوسرے دن ۳ شو

روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات

جمعہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

دیپک محل

خاص اداکار:۔ سروجنی، انل کمار، بے بی اندرا، بچہ، خلیل خاں، مس ہیلن، غریب شاہ، ہارون، الف۔ ایم۔ خاں۔

تشریف لاکر لطف اُٹھایئے

عید مبارک ـــــ عید مبارک ـــــ عید مبارک

سارے شہر کو متوالا اور دیوانہ بنا دینے والا ڈرامہ
سماج اور سوشل حالات کا سچا فوٹو

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ
پونے سات بجے شام
اور
پونے دس بجے رات

مٹنی شو
عید مبارک اور
اس کے دوسرے دن
۲ شو

عید مبارک کے دن سے
۲ر نومبر ۱۹۴۰ء
رنجیت فلم کمپنی کا مبہوت کر دینے والا ڈرامہ

پاگل

ڈائرکٹر
اے ۔ آر
کاردار

اسٹوری
کمال
امروہوی

خاص اداکار: مادھوری ستارہ خاتون سنالینا دیوی تارا بائی
چارلی پرتھوی راج لال یعقوب ترلوک کپور پانڈے
دلچسپ اسٹوری دلسوز نغمے دلکش ڈانس ۔ پرزور مکالمے پرلطف مذاق

خیال رہے کہ یہ ڈرامہ سارے شہر کو بے خیال بنا دے گا۔ تشریف لا کر ممنون بنئے۔

رومانیہ نے جہازوں پر قبضہ کر لیا

صوفیہ ۲۰ر اکتوبر حکومت رومانیہ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ ان تمام انگریزی جہازوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ جو کہ رومانیہ کے سمندر میں اسوقت موجود ہیں۔ اس حکم میں یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت رومانیہ کی اجازت کے بغیر کوئی غیر ملکی ہوائی جہاز رومانیہ کی بندرگاہ میں داخل نہیں ہونا چاہئیے۔ اکتوبر کے آخر تک تمام اجازت نامے پیش کر دیئے جائیں۔ وزارت فیصلہ کریگی۔ کہ یہ عہد نامے جاری رکھے جا سکتے ہیں یا وزارت جہازوں کو اپنے قبضہ میں لے لیگی۔ رومانیہ نے جو جہاز روکے ہیں ان میں بار بار سے ۱۴ ملے لے جانے والے جہاز ۴ اور جہاز اور دو تیل لے جانے والے جہاز شامل ہیں۔ اس حکم کا ۶ اور جہازوں پر اثر پڑا ہے جن پر برطانیہ کا قبضہ ہے اور انہیں فوجی کام میں دیا جا رہا ہے اب یہ جہاز صرف رومانیہ کے استعمال میں آتے تھے مگر خوف ہے کہ جرمن ان پر قبضہ کریں گے۔ حکم میں یہ بھی لکھا ہے کہ رومانیہ میں جو جہاز رجسٹر ہوئے ہیں اگر کسی غیر ملکی طاقت نے ان کو واپس بلانے کی کوشش کی تو اسے شرارت سمجھا جائے گا۔ اور شدید سزائیں دی جائینگی۔

مطالبات کو یونان کے منظور نہ کرنے پر بلغاریہ کے سرکاری حلقوں میں حیرت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ ترکی کے رویہ کا انتظار ہے۔

یو۔ پی میڈیکل کانفرنس کا افتتاح

دہرہ دون ۲۷ر اکتوبر۔ ڈاکٹر پنالال شیر یو۔ پی گورنر نے یو۔ پی میڈیکل کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے ایسوسی ایشن کے کام کی تعریف کی اور یونانی اور طبی طریق علاج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مغربی طریق علاج پر عامل ہیں انھیں دیسی سسٹم کے ساتھ رواداری سے پیش آنا چاہئیے۔ سائنٹفک ریسرچ میں بڑی عاجزانہ اسپرٹ کی ضرورت ہے۔ یو۔ پی گورنمنٹ دیسی سسٹموں کو پوری پوری امداد دینا چاہتی ہے۔ آپ لوگوں کو یہ نہ چاہئیے۔ کہ ان سسٹموں کی جو قدر و قیمت ہے اس سے انحراف کریں یہ ایسوسی ایشن جوں جوں ترقی کریگا۔ اور اس کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا۔ حکومت اس کا تعاون حاصل کرنے پر زیادہ سے زیادہ مائل رہے گی۔

سندھ کا آئین معطل کرنے کا مطالبہ

کراچی ۲۸ر اکتوبر۔ گزشتہ سہ پہر مسٹر شامداس گڈوانی کی صدارت میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جس میں سندھ کی بڑھتی ہوئی لاقانونی پر بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جلسہ میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے۔ جن میں گورنر جنرل سے مطالبہ کیا گیا کہ اسمبلی کی باقی مدت کے لئے آئین معطل کرا دیا جائے۔ یا گورنر نظم و نسق کا صیغہ اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ جلسہ میں ہندوؤں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔

اے!!!
کسی کو متوجہ یا مخاطب کرنے کا بہت بُرا طریقہ ہے۔
ہم نے ح۔ پ۔ کہا تھا مگر اس کا مطلب صاف طور پر سمجھ میں نہیں آتا ہم جو آپ کو بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہنٹلے اینڈ پامرز کے بسکٹ جنگ کے باوجود بھی پہلی قیمتوں سے معمولی اضافے پر اب بھی مل سکتے ہیں بے شک وہ ویسے ہی بہترین قسم کے ہیں جیسے کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے تھے۔
مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:۔
میری ـ دائجسٹو
پٹیٹ بری ـ تھن اراروٹ
تیار کردہ:۔
ہنٹلے اینڈ پامرز
ریڈنگ ★ انگلینڈ
HK.5

ہندوستان پر حملہ کا خطرہ

انقرہ ۲۸ر اکتوبر۔ ترکی کا ایک اخبار لومس اپنی ۲۶ر اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ اطالوی خیالات یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ موجودہ جنگ کے تین مرحلے ہونگے یہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) فرانس کی کلی شکست اور یہ مرحلہ گذر چکا ہے (۲) برطانیہ کو بحرہ روم اور افریقہ سے نکالنا (۳) ہندوستان...

بحکم جناب مسٹر جمیل احمد صاحب بہادر منصف ہمیر پور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۳ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت منصفی ہمیر پور

لکشمی چند ولد درگا پرشاد قوم ویش اگروال ساکن ضلع ہمیر پور

بنام۔ دولت رام ولد منگل قوم ٹھاکر ساکن پاٹن پور پرگنہ مودہا ضلع ہمیر پور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/۶/۶/ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ر ماہ نومبر ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کے دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم صاحب
عدالت منصفی ہمیر پور
مہر عدالت

بہ اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۰۶۳

بعدالت مال تحصیلدار صاحب بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

سید عباس علی ولد سید ناصر حسین قوم مسلمان زمیندار نمبردار موضع چمپت پور محال عباس علی پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام بھروسہ مدعاعلیہ

بنام۔ بھروسہ ولد گھنوال قوم دھوبی ساکن و کاشتکار موضع چمپت پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ر ماہ نومبر ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

آگئی ـــــ آگئی ـــــ آگئی

دس سال کے بعد
کورنتھین کے اسٹاف کے ساتھ

عید مبارک ـــــ عید مبارک

عید کے روز
۴ بجے دن
اور
۹ بجے رات

عید کے دوسرے دن
۴ بجے دن
اور
۹ بجے رات

دی شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ

بمقام پلازا ٹاکیز مال روڈ کانپور

عید کے دن
غازی انور بے

عید کے دوسرے دن
ہیر رانجھا

ڈائرکٹر ـــــ ماسٹر سانیک لال ـــــ میوزک ڈائرکٹر ـــــ ماسٹر ناگر داس

بہترین ساز و سامان اور زرق برق لباسوں کے ساتھ کانپور میں پہلی مرتبہ

مس بینا ۔ ملکہ اسٹیج
مس راجمنی ملکہ موسیقی
مس گلنار ملکہ جذبات
مس ہیم لتا اسٹیج اور فلم اسٹار
مس نسیم اسٹیج " "
مس کشوری " "
مس تارا اسٹیج اور فلم اسٹار
مس حسینہ " "
مس کملا "
ماسٹر فدا حسین ۔ ریڈیو اور گراموفون آرٹسٹ
مسٹر سہراب جی کھیرا والا
ماسٹر سورج رام فلم اور اسٹیج اسٹار
ماسٹر ستیارام فلم اور اسٹیج اسٹار
ماسٹر بینو رام "
ماسٹر رضی "
ماسٹر گنپت لال "
بابو لال جی "

اسسٹنٹ ڈائرکٹر:۔ مسٹر واسو دیو ربو یکر
سٹیجنگ مسٹر نواب الدین

شرح ٹکٹ
چار روپیہ آٹھ آنہ 4/8
تین روپیہ چھ آنہ 3/6
دو روپیہ چار آنہ 2/4
ایک روپیہ دو آنہ 1/2
بارہ آنہ /12/-
سات آنہ /7/-

ایشیائی قوموں کے فیڈریشن پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

کولمبو ۲۶ اکتوبر۔ یہاں ایک نیا ہفتہ وار انگریزی اخبار "انڈین" شروع ہوا ہے جس کا مقصد ہندوستانیوں اور لنکا والوں کے تعلقات بہتر بنانا ہے۔ اس لئے پنڈت جواہر لال نہرو سے اپنے پہلے پرچہ کے لئے پیغام مانگا تھا۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اسے جو پیغام بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ دنیا کے مسئلوں کا بہترین حل تو یہی ہو سکتا ہے کہ چھوٹی اور بڑی آزاد قوموں کی ایک عالمگیر یونین بن جائے اور ہر قوم اپنی حدود میں پوری طرح آزاد ہو اور ایک ایسا سوشل نظام ہے جو چند لوگوں کے فائدے پر نہیں ملک بھر کی بھلائی کے لئے ہو جائے اس یونین کی تشکیل دیر میں ہو یا جلد لیکن بہر کیف ہوتی ہے اگر دنیا کو فنا سے بچنا ہے تو یہی ایک رستہ ہے۔ اب ہمیں کچھ کم کے قریب کی باتوں کو سوچنا ہے یعنی ایشیا کے بہت سے ملکوں کا مستقبل کیا ہو گا۔ میں تو اس دن کی اُمید میں ہوں جب ان چند مشرقی قوموں کی ہندوستان میں لنکا سرنا افغانستان اور نیپال کی ایک قسم کی بین الاقوامی یونین قائم ہو جائیگی یہ یونین ایسی نہ ہوگی کہ اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھے بلکہ وہ ایک اور بڑی یونین کی بنیاد ثابت ہوگی۔ جن ملکوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان کے بہت سے مفاد بخوبی ملتے جلتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور حملہ آور نہیں ہوتے اور وہ دنیا کی بھلائی کے لئے اور خود اپنی بھلائی کے لئے مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہر ایک کو بجائے خود مکمل آزادی ہوگی لیکن یہ ظاہر ہے کہ موجودہ دنیا میں کوئی قوم بڑی ہو یا چھوٹی الگ تھلگ کھڑی نہیں رہ سکتی ہیں چین اور ہندوستان دو بڑے ملک ہیں وہ بجائے خود الگ کھڑے رہ سکتے ہیں لیکن اس کی کوئی وجہ نہیں کہ وہ بھی ایک دوسرے کے قریب تر کیوں نہ آجائیں جیسا کہ وہ گزشتہ چند مہینوں سے قریب آنے لگے ہیں۔ لنکا کو بھی اپنی قومی آزادی برقرار رکھتے ہوئے تمدنی اور اقتصادی طور پر پڑوسیوں کے قریب تر آ جانا پڑے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان اور لنکا اور مشرق کے دوسرے ملکوں میں رہنے والے اس اصول کے زیادہ سے زیادہ قریب آئیں گے۔ اور اس کے لئے اور خاص طور پر اہل ہند اور لنکا کے رہنے والوں کی دوستی کے لئے کوشش کریں گے۔

چین اور جاپان میں صلح کرانیکی کوشش

لندن ۲۶ اکتوبر۔ مشرق بعید کے بارے میں رائٹر کا بیان ہے کہ جرمنی اور جاپان دونوں اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ چین کی لڑائی جلد از جلد ختم ہو جائے۔ جرمنی کا خیال ہے کہ چین کی لڑائی ختم ہونے پر جاپان اسکی امداد کر سکے گا۔ جاپان بھی لڑائی ختم کرنے کے لئے بے چین ہے کیونکہ لڑتے لڑتے تین سال ہو گئے ہیں۔ پیکنگ سے خبر ملی ہے کہ مارشل چانگ کائی شک کو منانے کی خفیہ کوشش کی جا رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر چین اور جاپان کے درمیان صلح کرانے کی خاص طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے چین کے سابق سفیر کو چین بھیجا ہے جو مارشل چانگ کائی شک کے روبرو صلح کی شرطیں پیش کرینگے۔ لیکن چین کا رویہ صاف ہے۔ کل لندن میں چینی سفیر نے کہا کہ چین جاپان کے ساتھ ایسی صورت میں صلح کر سکتا ہے جبکہ جاپانی فوجیں چین کی سرحد سے باہر چلی جائیں۔

جرمنی روس اور اٹلی کی کانفرنس

ماسکوہ ۲۶ اکتوبر۔ بخاریسٹ میں چار ملکوں کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے جس میں جرمنی اٹلی روس اور رومانیہ شریک ہوں گے۔ اسمیں

یہ کانفرنس سوموار کو بخاریسٹ میں منعقد ہوگی روسی ڈیلی گیشن موسیو سوبولیو سکریٹری جنرل دفتر خارجہ کی زیر سرکردگی گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بتلایا جاتا ہے کہ حال ہی میں روس نے مطالبہ کیا تھا کہ علاقہ ڈنیوب کے معاملات میں اس سے بھی مشورہ کیا جائے۔ کیونکہ وہاں اس کا بھی مفاد ہے۔ اس پر جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ انٹرنیشنل کمیشن کی جگہ "ایکسپرٹ کمیشن" مقرر کیا جائے گا جو دریائے ڈنیوب کے ٹریفک کا معاملہ طے کرے گا۔

ماسکو سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ ڈنیوب کمیشن مقرر ہو گیا ہے۔ جس میں روس۔ جرمنی اٹلی۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ ہنگری۔ سلوویکیا اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

دہلی ۲۶ اکتوبر۔ ایسٹرن گروپ کانفرنس کا پہلا مکمل اجلاس کل وائسرائے کی تقریر کے بعد فوراً ہوا جسمیں سر محمد ظفر اللہ لیڈر انڈین ڈیلی گیشن کی صدارت ایک مرکزی کمیٹی قایم کی گئی۔ اس کمیٹی میں دوسرے ہر ڈیلی گیشن کے نمائندے شریک ہیں یہ کمیٹی کانفرنس کے دستور اور پالیسی سے تعلق رکھنے والے عام مسئلوں غور کرے گی۔

اس کمیٹی کا اجلاس بعد دوپہر کو ہوا جسمیں دو اور کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ ایک بڑی صنعتوں کے متعلق اور دوسری چھوٹی صنعتوں کے متعلق یہ کمیٹی اس مواد پر غور کرے گی۔ جو انتہائی فیصلہ کے لئے اس کانفرنس کے سامنے رکھا جائے گا۔

کانفرنس کی جانب سے وزیر اعظم برطانیہ کے پیغام پر اکیس جواب بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اخبار ایڈوانس کی ضمانت ضبط

دارجلنگ ۲۶ اکتوبر۔ حکومت بنگال نے انگریزی کے نشنلسٹ روزانہ اخبار "ایڈوانس" کی ایکہزار روپے کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اس اخبار نے ۲ اکتوبر کو بعنوان "مہمانے پر" پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک مضمون چھاپا تھا۔

اخبار کے پبلشر سے دو ہزار روپے کی مزید ضمانت طلب کی گئی ہے۔

عید مبارک ——— عید کا خاص پروگرام ——— عید مبارک

یورپ کے بہترین ڈرامہ نویس!

ولیم شیکسپیر کا بہترین ڈرامہ "میئر فار میئر"

جسے ہندوستان کے بہترین ڈرامہ نگار

آغا حشر کاشمیری مرحوم نے اُردو جامہ پہنایا

اسٹیج فلم کمپنی بمبئی کی لاجواب پیشکش

پاکدامن عرف شہید ناز

خاص اداکار:- نیکا (حیدرآبادی) لیلا (حیدرآبادی) محمد اسحاق۔ فیروز دستور۔ مس میرا۔

پُر کیف اسٹوری۔ پُر زور مکالمے نیچرل اداکاری۔ پُر لطف مذاق

دل سوز نغمے دلکش ڈانس دلچسپ مناظر بہترین ریکارڈنگ

عید مبارک کے دن سے سنیچر ۲ نومبر ۱۹۴۰ء | امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں | عید مبارک کے دن سے سنیچر ۲ نومبر ۱۹۴۰ء

جنگ کی مخالفت بھڑکانے والی خبریں شایع کرنیکی ممانعت

اخباروں پر نئی پابندی

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں مزید ترمیموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک ترمیم میں ہتھیار یا ایسی چیزوں جو ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکیں آتشگیر مادہ یا ایسے مادے جسے آتشگیر مادے کے قانون کے مفہوم کے اندر آتشگیر مادہ قرار دے دیا گیا ہو اس کو رکھنے لیکر چلنے استعمال کرنے یا فروخت کرنے پر مرکزی حکومت یا صوبجاتی حکومتوں کو عام یا خاص حکم کے ذریعہ پابندی لگانے یا بندش کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دوسری ترمیم کے ذریعہ نئے سب رول کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اگر مرکزی حکومت یا صوبجاتی حکومت کے پاس یہ یقین کرنے کے لئے وجہ موجود ہو کہ وہ شخص جس کے متعلق اس حکومت نے حراست میں لینے کا حکم جاری کیا ہو اس لئے فرار ہو گیا یا ہو رہا ہے کہ حکم کی تعمیل نہ ہو سکے تو وہ حکومت اس علاقہ کے جہاں مذکورہ شخص عام طور پر بود و باش رکھتا ہے پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول سے تحریری رپورٹ کر سکتی ہے جس کے نتیجہ میں مذکورہ شخص یا اس کے مال پر قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۸۷ ۸۸ اور ۸۹ کا اطلاق ہوگا۔ گویا وہ حکم جو اس کو حراست میں لینے کے لئے جاری کیا گیا ہو مجسٹریٹ کا جاری کردہ وارنٹ ہوگا۔

حکومت ہند نے ایک اور حکم جاری کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی رول اٹھ کے سب رول (۱) کی دفعہ (ب) کے اختیارات کو کام میں لاتے ہوئے مرکزی حکومت اس امر کی بندش کرتی ہے کہ برطانوی ہند کے اندر کوئی پرنٹر پبلشر یا ایڈیٹر ایسی خبر نہ چھاپے نہ شایع کرے جس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر آخر تک کامیابی کے ساتھ جنگ کے جاری رہنے کی مخالفت کے بھڑکانے کا امکان ہو اور ایسی تقریروں اور جلسوں کی کارروائیوں کو بھی نہ چھاپے اور نہ شایع کرے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ مذکورہ مخالفت کو بھڑکانے کے مقصد سے کی گئی ہوں مرکزی حکومت یا صوبجاتی حکومت اخبارات کو اشاعت کے لئے جو چیز بھیجے گی۔ اس پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے ✱ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎ ممالک غیر سے سالانہ ۴؎ ششماہی ۲؎

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۵

ادبیات

اُردو میں شعر کہنے والے یورپین شاعر

از جناب سید قاسم رضا صاحب

صداقت کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے بعض ایسے یورپینوں کے کلام کا نمونہ پیش کیا تھا، جو یورپین ہونے کے باوجود اُردو زبان سے نہ صرف عشق کرتے تھے بلکہ اُردو زبان میں نہایت اچھے شعر بھی کہتے تھے۔ تازہ اشاعت میں ہم اسی مضمون کی دوسری قسط درج کر رہے ہیں۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انیسویں صدی میں یورپینوں کو اُردو زبان سے کس قدر لگاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ مندرجہ ذیل مضمون میں یورپین شاعروں کے مختصر حالات اور کلام کا نمونہ درج کیا جاتا ہے:-

صاحب تخلص اصل نام الوسس رین ہارڈٹ فرانسیسی جنرل سومرو کا فرزند تھا۔ اس کی شاعری کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ دہلی میں اس کے مکان پر اکثر مشاعرے ہوا کرتے تھے اور شہر کے اکثر ممتاز و مشہور شعراء ان مشاعروں میں شریک ہوتے تھے خیراتی خاں دلسوز کا شاگرد تھا۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو ؎

ہے زلف حلقہ زن خطِ دلبر کے آس پاس
یا اژدہا ہے فوجِ سکندر کے آس پاس

عبری تخلص۔ پورا نام آئزک عبری تھا۔ مذہبًا یہودی کلکتہ آکر بس گیا تھا۔ اُردو زبان سے بڑی محبت تھی۔ ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

رشک مے، شیشہ جگر چشم جو میخانہ بنے
دیکھئے اب ہمہ تن غیرت میخانہ ہوا

صاحب تخلص اصل نام جارج فانٹوم۔ اس کا باپ برنا وفانٹوم نواب نظام الملک والی دکن کی سرکار میں فوجی کپتان تھا اور خود اس کا تعلق ریاست رام پور سے تھا۔ شعر و سخن میں میر نجف علی شفقت سے مشورہ لیتا۔ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتا تھا۔ اور اچھا کہتا تھا صاحب کے علاوہ کبھی جرجیس بھی تخلص کرتا تھا۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو:-

یہ آرزو ہے ترے آنے کی مجھے اے شوخ
کہ جھوٹے وعدوں پہ بھی انتظار باقی ہو

ملکہ تخلص نام مس آئین منکر صاحب پولیس کپتان متعینہ شہر کلکتہ کی بیٹی تھی۔ اُردو زبان کی بہت مداح اور اس کی شیرینیت کی دلدادہ تھی۔ کبھی کبھی اشعار بھی کہہ لیا کرتی تھی۔ مولف سخن الشعراء منشی عبدالغفور نساخ سے اصلاح لیا کرتی تھی۔ کلام کا نمونہ حسب ذیل ہے ؎

ہو گئی نیند بھی ہمسایہ کی تا صبح حرام
تم نے نالہ جو کسی رات سرِ شام کیا

شکر تخلص اصل نام دانیال گارڈنر تھا۔ ضلع ایٹہ میں مقیم تھا۔ اس کا باپ وہیں سرکار انگریزی میں کسی عہدے پر مامور تھا۔ پہلے جوزف بنسلے متخلص بہ فنا کی شاگردی اختیار کی تھی مگر بعد کو مرزا عباس حسین ہوش لکھنوی سے مشورہ سخن کرنے لگا تھا۔

نمونہ کلام ملاحظہ ہو ؎

پہونچا ہے بعد مرگ فلک پر مرا غبار
رُتبہ بلند خلق میں ہے خاکسار کا

ایرن تخلص۔ پورا نام ایرن جیکوب۔ گورکھپور میں سکونت پذیر تھا۔ حضرتِ ریاض خیرآبادی مرحوم سے شرفِ تلمذ تھا۔

نمونہ کلام درج ذیل ہے ؎

یہ کیا چپکے چپکے شکایت ہے اے دل
خبر دار کس کا گلا ہو رہا ہے

خفی مسٹر بلیک کی بیٹی تھی۔ اُردو سے خاص دلچسپی رکھتی تھی اور کبھی کبھی اشعار بھی موزوں کر لیا کرتی تھی اس سے زیادہ حال معلوم نہ ہو سکا۔

نمونہ کلام یہ ہے:-

اے خفی اپنے اشک بے تاثیر
مفت میں جگ ہنسائی کرتے ہیں

اسیر تخلص۔ اصل نام جون بلیقرز۔ اُردو کا اچھا شاعر تھا جنرل سومبر کے بیٹے متخلص بہ صاحب (مندرجہ مضمون ہذا) کے خاص دوستوں میں تھا۔ اور شاہ نصیر دہلوی کے ارشد تلامذہ میں تھا۔ بطور نمونہ ایک شعر درج کیا جاتا ہے:- ؎

شمع فانوس میں درپردہ جلی ہے دیکھو
شعلۂ آہ نکالے ہے جگر سے باہر

دنیائے اسلام

ایران کی قومی حکومت کے پینتیسویں سال کا آغاز

اخبار "اطلاعات" طہران۔ میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

یہ وہ دن ہے جب سے ایران کی قومی حکومت کی زندگی کا پینتیسواں سال شروع ہو جائے گا۔ یہ اس ملک کے مخصوص تیوہاروں میں سے ہے۔ اس مناسبت سے اس دن کو اور اس سے قبل کی شب میں اور بعد کی شب میں ایوان مجلس شوریٰ ملی میں بڑے وسیع پیمانے پر جشن کی تیاریاں ہوتی ہیں۔ میدان اور باغ سجائے جاتے ہیں۔ آبادیاں چراغاں کی وجہ سے جگمگاتی ہیں۔ میدان اور باغ کے اندر ہزاروں آدمی قومی جشن کے اندر شرکت کرتے ہیں اور مسرت و شادمانی کے نعروں سے فضا گونج اُٹھتی ہیں۔

اس زمانے کے واقعات و حوادث عام اس سے کہ وہ دشوار ہیں یا آسان ہیں معرض گذر میں ہیں۔ یہ واقعات مسلسل ہو رہے ہیں اور اشخاص کی زندگی میں ان واقعات کے آثار و نشانات باقی رہ جاتے ہیں لیکن یہ واقعات گذرتے چلے جاتے ہیں۔

انسانی ذہن کی کیفیت ایسی ہے کہ جب تازہ واقعات پیش آتے ہیں تو ان کے نشانات ذہن پر گہرے ہو جاتے ہیں۔ اور پرانے واقعات کے نقوش دماغ کے نامعلوم گوشوں میں پہونچ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ دن گذرنے پر مدہم اور دھندلے ہوتے جاتے ہیں اور انسان الغیس بظاہر بھول جاتا ہے لیکن جتنا کہ تازہ واقعات کا گذشتہ واقعات سے تعلق ہوتا ہے یا واقعات کی یاد تازہ ہوتی ہے اور یہ واقعات نہایت وضاحت سے پیش نظر ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل جو تحریک ذہنی کہلاتا ہے نہایت سادہ اور مطابق فطرت ہے۔ اور علم نفسیات نے اس کے اصول معین کر دئے ہیں۔

ملتوں اور قوموں کی زندگی میں بیشمار حادثے اور اتفاقات پیش آتے ہیں اور قوموں کی زندگی پر یہ حادثے اپنی بساط کے موافق نشانات چھوڑ جاتے ہیں۔ فقط ایک چیز باقی رہ جاتی ہے اور جس پر اثر پڑتا ہے وہ قوموں کا ضمیر ہے اور قومیت کا وہ احساس ہے جو ایرانیوں میں پوری طرح بیدار ہو چکا ہے اور کوئی واقعہ بھی خواہ وہ کتنا ہی جزوی اور چھوٹا ہو ایرانیوں کے ذہن سے کبھی فراموش نہیں ہو سکتا ہے۔

تاریخ جب ایک واقعہ کے جزویات کو نہایت وضاحت اور تشریح کے ساتھ محفوظ کر لیتی ہے اس وقت ممکن ہے کہ وہ واقعہ ذہن سے اُتر جائے لیکن اس کی یادگار کبھی نہیں مٹ سکتی۔ اس طرح خاص خاص دن اور خاص خاص تاریخیں جبکہ ایک قوم یا ایک ملت کی زندگی میں بڑے بڑے تغیرات واقع ہوں ان تغیرات و واقعات کی یاد کو تازہ کرتے ہیں اور قومیت کے احساس پر یہ دن مہمیز کا کام دیتے ہیں۔ یہ دن اور یہ تاریخیں جب سال بھر کے بعد آتی ہیں اس وقت گذشتہ واقعات کے متعلق تحریک ذہنی متیقن ہو جاتی ہے۔ اور یہ واقعات عالم خیال میں دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں اور گذشتہ اور موجودہ حالات کا عکس یکبارگی صفحۂ ذہن پر ایسے آکر نمایاں ہوتا ہے۔ جیسے کہ پردۂ سیمیں پر متحرک تصویریں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں اور ان کے متعلق چھوٹی چھوٹی تفصیلات بھی زندہ ہو جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج تمام فرزندان ملت ایران بالخصوص وہ جو آج سے ۳۵ سال پہلے سے تاحال اس میں آباد ہیں اور اپنے وطن عزیز پر گذرنے والے برے اور اچھے حادثات و واقعات کو دیکھ چکے ہیں اس ۳۵ سال پہلے کے واقعات کی یادگار کو اپنے ذہن میں دُہرا کر اس ملک کی اس زمانے کی حالت کو دوبارہ اپنی چشم خیالی کے سامنے لے آتے ہیں۔

آج جبکہ گذشتہ ۳۵ سال کے واقعات پر نظر دوڑاتے ہیں اور اس دوران میں اپنے ملک کی تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں ہمارے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے اور ہمارے دل میں مسرت و رنج کے ملے ہوئے احساسات موجزن ہوتے ہیں

اس ملک کی تیرھویں ہجری کی منحوس تاریخ کا آخری حصہ یعنی ان ۳۵ سالوں کے عرصے میں پہلے چند سال بہت یاس اور نا اُمیدی سے لبریز تھے اور جب ان دنوں کی یادگار میرے قلب میں تازہ ہوتی ہے اس وقت میں ہول اور بیم و ہراس سے کانپنے لگتا ہے۔

اور جیسے جیسے کہ ہم بتدریج ایران کے جدید تاریخی دور سے نزدیک تر ہوتے جاتے ہیں اس نسبت سے ہماری بے چینی اور ہمارے خوف و ہراس میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے اور دفعتاً ہمارے تن بدن میں مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور انتہائی وجد و نشاط میں ہمارے آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

۳۵ سال ہوئے کہ اس ملک کے نیک دل اور پاک طینت لوگوں کی ایک جمعیت نے جو اس ملک کی ویرانی اور اپنے اہل قوم کی پریشان حالی سے بخوبی واقف تھی دل و جان پر کھیل کر یہ مصمم ارادہ کیا کہ آئین حکومت میں تبدیلی کر کے ملک کی حالت میں اصلاح کریں اور قوم کی بہبودی کے لئے انتہائی کوشش کریں۔

ان قربانیاں دینے والے فراخ مشرب آدمیوں نے بہت رنج و مشقت اٹھا کر اور سر دھڑ کی بازی لگا کر ایران میں آئینی حکومت کی بنیادوں کو مستحکم کر دیا لیکن ان سب باتوں کے باوجود اپنے محبوب وطن کی حکومت میں سے نالائق اور خیانت پیشہ حکام کو نکال نہ سکے۔ اس وجہ سے ملک و ملت و وطن کی سعادت و خوشحالی کے لئے جتنی اصلاحات شروع کی گئیں اور جتنی جدید تجاویز نافذ کی گئیں ان سے فائدہ اٹھا سکے ص

ص اس لئے ایران کی پارلیمانی حکومت کے پہلے پندرہ سال کو سخت طوفان اور بے چینی کا دورہ سمجھنا چاہیئے جس میں ایک پُرانی اور تاریخی قوم کے تباہ ہونے اور زوال پانے کا ہر وقت امکان موجود تھا۔

سب جانتے تھے اور تہ دل سے اعتراف کرتے تھے کہ یہ تمام بدبختی اس وجہ سے تھی کہ ایک لائق کار آگاہ سرپرست و رہنما نہ تھا جو وطن کی شکستہ کشتی کو طوفان حوادث سے نکال کر صحیح و سلامت کنارے پر پہونچا دے اور اپنی قوت تدبر اور اپنے غیر متزلزل ارادے سے ایران قوم کے لئے سعادت و نجات کی سبیل پیدا کر سکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں کا پرتو حق عزم مستقل میں ہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو نیز سے دل میں رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۹ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۵

ہندوستان پر نئے ٹیکسوں کا بار

۵ نومبر کی صبح کو سر عبدالرحیم کی صدارت میں مرکزی اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس دہلی میں شروع ہوا۔ اجلاس میں کانگریس پارٹی شریک نہیں ہوئی۔ نتخب ممبروں نے حلف وفاداری اٹھایا نئے نتخب شدہ ممبر مسٹر کے ستیا رام دیدیار (کانگریس) حلف وفاداری اٹھا لینے کے بعد فوراً ہاؤس سے چلے گئے۔ مسٹر گووند دیش مکھ جنہوں نے کانگریس پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے، کانگریس نیشنلسٹوں کے ساتھ بیٹھے۔

آج صبح مرکزی اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے حکومت ہند کے ممبر مالیات سر جرمی ریسمین نے ایک ضمنی فائنینس بل پیش کیا جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ آمدنی پر جسقدر ٹیکس ہیں (جن میں سپر ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس بھی شامل ہے) ان میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس مزید ٹیکس سے ایک سال میں ۵ کروڑ روپے آمدنی ہوگی اور سال رواں کے گزشتہ ۴ ماہ کے حسابات پر ۱/۲ فیصدی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ پہلے ۱۹۴۰-۴۱ء کے لئے جو ٹیکس لگائے گئے تھے ان میں بارہویں حصہ کا اضافہ ہو جائے گا اور تنخواہوں اور منافعوں پر جو ٹیکس لیا جاتا ہے وہ سوایا کر دیا جائے گا۔ اندرون ہند لفافوں کی قیمت پانچ پیسے کر دی جائیگی۔ برما کو جانے والے خطوں کی قیمت دو آنے ہوگی اور سلطنت کے دوسرے ملکوں کو جانے والے خطوں کی قیمت ۳/۲ آنہ ہوگی۔ بک پیکٹوں پر پہلے پانچ تولہ کا محصول تین پیسے ہوگا۔ اس کے علاوہ ڈاک کے دوسرے نرخوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اندرون ملک میں ہر معمولی تار پر ایک آنہ اور ہر ایکسپریس تار پر دو آنے مزید وصول کئے جائینگے۔ اور ٹرنک ٹیلیفون میلوں پر دس فیصدی کا اضافہ ہو جائے گا۔ ان مدوں سے ایک کروڑ روپے کی آمدنی ہوگی۔ تخمینہ کی رو سے ڈیفنس کے جدید صیغوں پر ۳۵ کروڑ روپے غیر مستقل اور ۱۶ کروڑ روپیہ مستقل سالانہ خرچ ہوگا

مسٹر چرچل کا بیان

۵ نومبر کو پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے تبلایا کہ یونان کو زبردست امداد پہنچائی جا رہی ہے۔ جزیرہ کریٹ میں سمندری اور ہوائی اڈے قائم کئے جا چکے ہیں اور فوجیں وہاں جا رہی ہیں۔ آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے ۱۴،۰۰۰ شہری ہلاک اور ۲۰،۰۰۰ شدید زخمی ہو چکے ہیں۔ ان میں ۱/۲ حصہ لندن میں ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی پیشگوئی کی کہ آیندہ سال ڈوبکنی کشتیوں کے زیادہ زور کے حملے ہوں گے۔ برطانیہ ان کا مقابلہ کرنے کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ مسٹر چرچل نے اس امر کا انکشاف کیا کہ

انگریزی ہوائی جہازوں نے جنوبی اٹلی میں فوجی اڈوں اور فوجی ٹھکانوں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی تبلایا ہے کہ برطانیہ سے وسط مشرق کو ہزارہا سپاہی اور فوجی سامان بھیجا جا چکا ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے یاد دہانی کرائی کہ ۴ ستمبر کو ہٹلر نے اعلان کیا تھا کہ وہ برطانیہ کے شہروں کو خاک میں ملا دیگا۔ لیکن برطانیہ کے شہر ابھی تک قایم ہیں۔ ہوائی حملوں میں ۱۴،۰۰۰ شہری ہلاک اور ۲۰،۰۰۰ شہری شدید زخمی ہونے کے علاوہ ۳۰۰ فوجی سپاہی ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں مکانات تباہ ہو گئے۔ اور جائیداد کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ گولہ بارود تیار کرنے اور ہوائی جہاز بنانے کے کارخانوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ گو حملوں کے خطرہ کی وجہ سے وقت ضرور خراب ہو گیا ہے۔ ایسی کوئی ضرورت زندگی کی چیز مثلاً پانی۔ ایندھن بجلی گیس، وغیرہ بند نہیں ہوئی جس پر ہمارے شہروں کی زندگی منحصر ہے پناہ گاہیں بنائی جا رہی ہیں۔

پریسیڈنٹ روزولٹ منتخب ہو گئے

نیویارک سے جو تازہ خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ تیسری بار پریزیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے مخالف امیدوار مسٹر ولکی نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے اور مسٹر روزولٹ کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔ سرکاری طور پر ابھی تک نتیجہ کا اعلان نہیں ہوا لیکن تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر روزولٹ بھاری اکثریت سے منتخب ہو گئے ہیں۔ مسٹر ولکی نے مسٹر روزولٹ کو جو تار بھیجا ہے اسمیں لکھا ہے کہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اس بار پھر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم دونوں ممنون ہیں کہ انتخاب میں اہل امریکہ نے اتنی بڑی تعداد میں حصہ لیا آپ کی صحت اور مسرت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ مسٹر روزولٹ نے جواب دیا کہ میری صحت اور مسرت کے لئے آپ نے جو دعا کی ہے اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں اور میں بھی آپ کی صحت اور مسرت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

امریکہ کے وزیر خارجہ نے ایک براڈ کاسٹ میں فرمایا کہ اہل امریکہ نے پریزیڈنٹ روزولٹ کو بھاری اکثریت سے منتخب کیا ہے اہل امریکہ کو متحد ہو جانا چاہئے۔ اور ڈکٹیٹروں کے خلاف ایک مضبوط رویہ قایم کر لینا چاہئے کیونکہ ڈکٹیٹروں نے ہمارے خلاف کھلے بندوں مورچہ قایم کر لیا ہے۔

تیسری بار صدر منتخب ہو کر پریزیڈنٹ روزولٹ نے امریکہ کی روایت توڑ دی ہے ڈیموکریٹک پارٹی کو امید ہے کہ کانگریس کے دونوں ایوانوں پر انکا کنٹرول یقینی ہے سینٹ میں اکثریت حاصل کرنے کے لئے ۴۹ نشستوں کی ضرورت ہے۔ لیکن ڈیموکریٹک پارٹی کو ۵۳ نشستیں حاصل ہو گئی ہیں۔

ھ اور بعد ازاں چائے اور فواکہات سے خاطر و مدارات کی گئی۔

اولوالعزمی مسٹر ایچ۔ جی۔ مصرا مالک مصرا ہوزری کانپور نے حال ہی میں ایک ہزار کپڑے کے جوڑے ان بچوں کے لئے دیئے ہیں جو کہ جنگ کی وجہ سے انگلینڈ چھوڑ چکے ہیں۔ علاوہ اس کے آپ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بہت جلد دس ہزار کپڑے کے جوڑے ان مجروحین کے لئے دینگے جو کہ ہوائی حملوں کی وجہ سے انگلینڈ میں مجروح ہوئے ہیں یہ کپڑے فیکٹری میں تیار ہو رہے ہیں آپ اس وقت تک ۱۲ ہزار روپیہ وار فنڈ میں دے چکے ہیں۔

کانگریس کے لیڈروں میں مشورے

واردھا، ۱۷ نومبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہونے کا اعلان کیا جا چکا تھا۔ لیکن آج سارے ممبروں نے غیر رسمی طور پر تبادلہ خیالات کیا۔ جلسہ میں مہاتما گاندھی بھی تین گھنٹہ تک شریک رہے معلوم ہوا ہے کہ سول نافرمانی کے آیندہ طریقہ کار کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے تجربہ کے طور پر چند فیصلے کئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تعمیری پروگرام مثلاً کھادی چھوت چھات کو دور کرنے اور فرقہ وارانہ اتحاد پر زیادہ زور دیں، یہ سرگرمیاں تو خاص سرچشمہ ہونگی اور انفرادی سول نافرمانی میں توسیع کر دی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انفرادی سول نافرمانی میں تھوڑی توسیع کرنے پر مہاتما جی کو اعتراض نہیں ہوگا اگرچہ وہ عام تحریک کے قطعاً مخالف ہیں۔

برت رکھنے کا ارادہ ترک کر دیا

واردھا، ۱۷ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے بے شمار تار موصول ہوئے ہیں جنمیں مجوزہ برت رکھنے کا ارادہ ترک کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ یہ سارے تار ان دوستوں کے ہیں جنہیں میری صحت کے متعلق تشویش ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں زندہ رہ کر ملک کی اچھی اور مفید خدمت کر سکتا ہوں ایک یا دو تاروں میں مجھپر تلخی کے ساتھ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ملک کی سیاسیات میں برت کو کوئی جگہ حاصل نہیں اس سے فضا میں انتشار پیدا ہوتا ہے اور جنگ آزادی میں حکومت کی مخالف سرگرمیوں کو نقصان پہنچتا ہے میں دوستوں اور نکتہ چینوں دونوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مجوزہ برت کے متعلق میرے اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں میں بہت دیر تک تبادلہ خیالات ہوا انفرادی ستیاگرہ میں توسیع ہونے کی وجہ سے برت رکھنے کا خیال قدرتی طور پر پیچھے پڑ جاتا ہے۔ برت کی معقولیت اور زندگی کے تمام شعبوں میں جن میں سیاست بھی شامل ہے۔ برت کی مناسبت کے متعلق میری جو مستقل پوزیشن رہی ہے۔ اس سے میں نہیں ہٹا ہوں میں مانتا ہوں کہ یہ ستیا ہتھیار ہے اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ہر شخص نہیں بلکہ ماہر ہی اس ہتھیار کو استعمال کر سکتے ہیں جیسا کہ ہر شخص سول نافرمانی نہیں کر سکتا۔

ایڈیٹروں کی کانفرنس

دہلی ۸ نومبر۔ دہلی میں پرسوں اتوار مورخہ ۱۰ نومبر کو جو آل انڈیا جرنلسٹ کانفرنس ہندوستان ٹائمز کے احاطہ میں ہو رہی ہے ٭

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کا جلسہ ۴ نومبر کو رشید ہمدرد کو مسٹر پی۔ پی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں بورڈ کا جلسہ ہوا جسمیں مولانا مشتاق احمد صاحب امام عیدگاہ کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن منظور ہوا اور یہ طے ہوا کہ دوسرے روز یعنی ۲۵ نومبر کو میونسپل دفتر بند رہیں اور اس کے بعد جلسہ ملتوی ہو گیا۔

۷ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک دوسرا ضروری جلسہ مسٹر سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا مگر جلسہ شروع ہوتے ہی پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی سزا کی وجہ سے جلسہ ملتوی کرنے کا رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

ایگزیکیٹو افسری کیلئے درخواستیں میونسپل بورڈ کے ایگزیکیٹو افسر کے عہدہ کے لئے ۵۰ درخواستیں آئی ہیں جنمیں کانپور میونسپل بورڈ کے انجینر، کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے سکریٹری اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے علاوہ کانپور کے دو ڈپٹی کلکٹران پنڈت سری رتن شکل (سابق میونسپل کمشنر) اور مسٹر مہندر سنگھ ایگزیکیٹو افسر دیناپور (پٹنہ) (رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ صاحب کے صاحبزادے)، بھی امیدوار ہیں۔

ایگزیکیٹو افسری اور لیگ ایگزیکیٹو آفیسر میونسپل بورڈ کے تقرر کے سلسلہ میں سٹی مسلم لیگ کونسل کا ایک جلسہ منعقد کرنے کی درخواست کی گئی ہے تاکہ مسلم ممبران بورڈ کو ایک مسلم ایگزیکیٹو افسر کے تقرر کی کوشش کے لئے پابند کیا جائے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۴ نومبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ ایم ایل سی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں جوہی نوٹیفائڈ رقبہ میں عارضی پاخانے بنوانے کے ٹنڈر منظور کئے گئے اور سیسہ مئو ال اور ڈی سبزی بازار کو میونسپل بورڈ کو دینا منظور ہوا۔ ۲۷۶۰ روپیہ کی زمین فروخت کرنا منظور ہوا

ڈسٹرکٹ بورڈ ۵ نومبر رائے ڈسر دار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مولانا محمد مشتاق احمد صاحب پیش امام عیدگاہ کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کی وجہ سے جلسہ آیندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن کانپور چیلڈرن ایسوسی ایشن کے زیر انتظام دیوالی اور عید کے موقع پر بچوں کا جلسہ منایا گیا جسمیں چھوٹے بچوں کے گانے اور ناچ بھی ہوئے۔ اس موقع پر لالہ پدم پت سنگھانیہ نے انعامات بھی تقسیم کئے۔ ان جلسوں کی صدارت ڈاکٹر سین اور ڈاکٹر عبدالصمد نے کی تھی۔

زاید پولیس ٹیکس مسٹر سید حسن احمد شاہ ایڈوکیٹ نے ایک مقدمہ دائر کیا ہے جسمیں یہ کہا گیا ہے کہ زاید پولیس ٹیکس جو شہر کے باشندوں پر عاید کیا گیا ہے وہ خلاف قانون ہے۔

کالیستھ ایسوسی ایشن کالیستھ ینگ مین ایسوسی ایشن کے زیر انتظام سرسیا گھاٹ میں گزشتہ ہفتہ چترگپت میلا منایا گیا جس کے پروگرام میں گانے تقریریں اور تقسیم انعامات کی مدیں شامل تھیں۔

بچوں کی نمائش ۸ نومبر کو لیبر ویلفیر سنٹر جوہی میں ایک بچوں کی نمائش کا انتظام کیا گیا ہے جسمیں مسز ایس۔ ایس۔ حسن لیبر کمشنر انعامات تقسیم کرینگی

اور جلسہ کی صدارت مسز پی۔ پی۔ سریواستوا کرینگی۔

سیسہ مئو ایسوسی ایشن ۳ نومبر کو سیسہ مئو وارڈ ایریا ایسوسی ایشن کا ایک عام جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے ٹھاکر برج بھوشن سنگھ پریسیڈنٹ اور مسٹر گلزاری لال باجپئی سکریٹری منتخب کئے گئے اور مسٹر پراگ نرائن سابق سکریٹری پر عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

افتتاح خبر ہے کہ خان بہادر نظام الدین جعفری کانپور میں آل انڈیا ترقی اردو کی ایک شاخ کا افتتاح کرنے کے لئے ۹ نومبر کو آرہے ہیں۔

مسلم لیگ کہا جاتا ہے کہ چودھری خلیق الزماں پریسیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ نے کانپور کے مسلم لیگ کے کارکنوں سے آیندہ پالیسی کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ جو کہ آیندہ لیگ کے جلسہ میں پیش ہونے والی ہے۔ اس جلسہ میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے ساتھ کولیشن منسٹری بنانے کے مسئلہ پر غور ہوگا۔

صوبہ کی صنعتی ترقی کانپور کی یوپی چیمبر آف کامرس اور ... کی طرف سے ایک کمیٹی صوبہ کی صنعتی ... پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

ملکہ وکٹوریہ کا روپیہ گورنمنٹ نے ملکہ وکٹوریہ کے روپے کو خزانہ میں داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء مقرر کی تھی اس سلسلہ میں مرچنٹ چیمبر نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ اس مدت کو بڑھا کر یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء کر دیا جائے۔

سیوک لیگ سیوک لیگ نے کانپور میں پیشاب خانے بنانے کے لئے میونسپل بورڈ سے درخواست کی ہے کیونکہ انکی عدم موجودگی میں کاروباری مقامات پر بڑی دقت واقع ہوتی ہے۔

زراعتی کالج مسٹر گھوس رر زراعتی کالج کانپور نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی، خوشی کی بات ہے کہ یہ بھوک ہڑتال پرنسپل صاحب کے یہ یقین دلانے پر ختم ہو گئی ہے کہ کسی لڑکے کو بھوک ہڑتال کرنے کی بابت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

مولانا محمد مشتاق مرحوم مسلمانان کانپور کی بڑی بدقسمتی ہے کہ مشہور عالم دین اور بزرگ مولانا محمد مشتاق احمد صاحب پیش امام عیدگاہ کانپور و مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ کا ۲۹ رمضان ۶ بجے شام کو انتقال ہو گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون "!

مرحوم بڑی خوبی کے بزرگ اور عالم دین تھے اور مسلمانان کانپور کے قلوب میں آپکی بڑی عزت اور احترام تھا۔ آپکی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اسکو پورا کرنے والا دوسرا نظر نہیں آتا حقیقت یہ ہے کہ آپ کی وفات سے جو نقصان ہوا ہے وہ مسلمانوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اس جانکاہ حادثہ میں ہم کو آپ کے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آل انڈیا اُردو کانفرنس اردو کانفرنس کی ایگزیکیٹو کمیٹی اور ورکرس مجلس استقبالیہ کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۰ نومبر ۹ 1/2 بجے صبح کو مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت سکریٹری کانفرنس کی مکان پر ہو رہا ہے جسمیں انجمن ترقی اردو دہلی کی طرف سے علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی صاحب دہلوی کی شرکت کی بھی امید کی جاتی ہے۔

عید کا اجتماع عید کے روز (۲ نومبر) حسب معمول ڈاکٹر عبدالصمد کے بنگلہ پر شہر کے معزز ہندو مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور ڈاکٹر صاحب نے ہر ایک کو خوش آمدید کہا ھ

[illegible]

سبد گل

شریمتی کرانتی دیوی ونیش گوالیاری نے بہت امتیاز حاصل کر لیا ہے انہوں نے اپنی ہمجنسوں کو اس طرح پر اشتعال دلایا ہے کہ کسی مرد کی ہمت نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے ان خوشنما تیروں (یا لکھنؤ کی زبان میں تنکیوں) پر پھبتیوں کی بارش کر دی ہر جن کے خیال میں کٹے ہوئے بالوں چکنائے ہوئے گالوں رنگے ہوئے ہونٹوں اور پوڈر لگی ہوئی ناک کے ساتھ اپنی ہمجنسوں کی خدمت بخوبی کیجا سکتی ہے لیکن وہ جواہر آرا حسن جو چار پیتے ہوئے اپنے مکان کے سامنے کی رکشش میں عورتوں کے حق طلاق کے متعلق بحث کر رہا ہو ان نیم برہنہ بہنوں سے کیسے مطابقت کھا سکتا ہے جو آدھی آدھی ٹانگوں تک کے کیچڑ میں کھڑی ہو کر کام کرتی ہیں

شریمتی کرانتی دیوی ونیش کے الفاظ یہ تھے عورتیں جن میں سے زیادہ تر خوشحال سرکاری افسروں یا اعلیٰ پیشہ والے مردوں کے گھرانوں کی ہوتی ہیں اس لئے جمع ہوتی ہیں کہ آپس میں اپنی دولت اپنے فیشن اپنی عقلمندی اپنی تعلیم اور اپنی شان و شوکت کا مظاہرہ کریں وہ اپنی تیار شدہ تقریریں کرتی ہیں چند ریزولیوشن پاس کرتی ہیں اور تماشا سال بھر کے لئے بند کر دیا جاتا ہے ان عورتوں اور کروڑوں ہندستانی عورتوں کے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں ہے ان کو اپنی غریب بہنوں سے ہمدردی نہیں ہے۔

ہندوستان ٹائمز نے لکھا ہے کہ لیجئے ان لفظوں سے سیلاب کا دروازہ کھل گیا اگر غریبی کوئی ثواب نہیں ہے تو کیا دولت کوئی جرم ہے اگر خوبصورتی نمائش نہیں ہے تو کیا بدصورتی کوئی خوشی کا باعث ہو سکتی ہے اگر علم سے غرور پیدا ہوتا ہے تو کیا جہالت کے معنی ہمیشہ عاجزی کے ہوتے ہیں اگر شان و شوکت کے معنی خود نمائی کے ہیں تو کیا کوئی اپنے کام کو دبا چھپا کر کے کر سکتا ہے بالخصوص جبکہ عوام کی خدمت کرنا مقصود ہو۔

اب یہ ملاحظہ فرمائیے کہ شریمتی کرانتی دیوی کی مخالفت میں ویمنز کانفرنس کی علمبرداروں نے کیا کیا فرمایا ہے۔

ایک نے کہا کہ ہمارا جائزہ ہمارے کنڑول سے یا ہمارے شوہروں کی تنخواہوں سے نہ لو بلکہ ہمارے کنڑول اور کام دیکھو۔

(اور اس کام کے ہی متعلق تو کرانتی دیوی نے شکایت کی ہے)

دوسری خاتون صاحبہ کا ارشاد ہے کہ یہ تو ایسے ہی پھیکی پھیکی باتیں ہیں۔

(کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی)

تیسری خاتون صاحبہ (مس حبیب اللہ سابق صدر لکھنؤ یونیورسٹی یونین) نے کرانتی دیوی کا لفظی ترجمہ کر کے ان پر انقلابی دیوی کی پھبتی کہی ہے۔ (گو مس صاحبہ خود جس یونیورسٹی یونین کی صدر رہی ہیں وہ لفظاً انقلاب کی دلدادہ ہے۔

عورتوں کی لڑائی میں مردوں کا دخل دینا بہت خطرناک ہوتا ہے لیکن اگر گستاخی معاف کیجائے تو ہم یہ کہنے کی جرأت کریں گے کہ گوالیاری خواتین کی تنقید میں ایک بات تو ہے۔ ہاں انہیں اسے ذاتیات سے (یعنی ہندوستان ٹائمز نے معذرت بھی کر لی اور بات بھی کہہ دی۔ عورتوں کی بحث میں پڑتے وقت یہی طریقہ مناسب ہے۔

ساڑھے بارہ سیر کا گڑ بننے لگا۔

نئی دہلی۔ ۵ نومبر۔ ہندوستان کے کارخانوں میں ساڑھے بارہ سیر کا گڑ بننے لگا ہے۔

ادب لطیف

"یاد"

از جناب ستوؔ مظفر پوری۔

ہاں مجھے وہ دن یاد ہیں...... وہ دن...... جب ہم تم دونوں...... ندی کنارے ملتے تھے...... موجوں سے کھیلتے تھے...... ندی کا پانی ایک دوسرے پر اچھالتے تھے...... محبت کے عہد و پیمان کرتے تھے...... تم بھاگتی تھیں...... میں پیچھا کرتا تھا...... تم مجھے دیکھ کر جھاڑی میں چھپ جاتی تھیں...... میں تمہیں ڈھونڈھ نکالتا تھا...... پھر ہم تم کشتی میں بیٹھ جاتے تھے...... میں کشتی کھیتا تھا...... تم محبت بھرا نغمہ سناتیں...... جو مجھے آج تک یاد ہے......

مجھے وہ دن بھی یاد ہیں...... جبکہ شفق کی سرخی تمام کائنات پر چھائی رہتی تھی...... جب دریا کی روانی میں ایک تلاطم ہوتا تھا...... فضا میں غیر معمولی رنگینی ہوتی تھی...... باد صبا گالوں کو چھیڑتے اٹکھیلیاں کرتی ہوئی ادھر سے ادھر گذرتی تھی...... جب سورج اپنے چہرے کو زریں لبادے میں چھپائے قصر مغرب کی طرف جاتا ہوتا تھا...... ہم لوگ کشتی میں بیٹھے ہوئے سورج کو سرخ صرف سرخ گیند کی طرح دیکھتے تھے...... بلبل گلوں کو چھیڑتی تھی لیکن وہ معصوم مسکرا دیا کرتے تھے

ہاں ہاں مجھے وہ راتیں بھی یاد ہیں...... جب ہم تم دونوں اس ندی کے کنارے گھنٹوں باتیں کیا کرتے تھے...... تم اس پڑے ہوئے پتھر پر بیٹھ کر اپنے پیروں کو دریا میں لٹکا دیا کرتی تھیں اور موجوں سے کھیلا کرتی تھیں...... میں بھی تمہارے پیچھے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو جاتا تھا...... مجھے تمہاری تصویر متحرک پانی میں نظر آجایا کرتی تھی...... میں کہتا...... "دنیا میں دو چاند ہیں"...... تم پوچھتیں...... "کیسے"...... "دیکھو اب تو آسمان پر چمک رہا ہے...... اور دوسرا یہ پانی میں"...... تم جھک کر دیکھتی تھیں...... اور اپنی تصویر دیکھ کر شرم سے گردن جھکا لیتی تھیں...... اور ایک دل کش ادا سے کہتیں...... ہٹو مجھے نہ چھیڑا کرو۔

اس رات کی یاد بھی میرے دل پر نقش ہے...... جب ہم تم پوری شب ندی کنارے محبت کے دریا میں غرق ہو کر رہ گئے تھے...... قدرت کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے...... تارے نکلے ہوئے تھے...... ہوا کے تیز جھونکے تمہاری ساری کے پلو کو بار بار اڑا رہے تھے...... چاندنی رات تھی چاندنی درختوں سے چھن چھن کر ایک لوری سفید چٹائی بنا رہی تھی...... آہ وہ لطیف رات پھر کبھی آئے گی...... جبکہ تم اس چاندنی رات مجھ سے عہد لے رہی تھیں...... اور میں تمہارے حسن سے مسحور ہو کر وعدہ کر رہا تھا...... اور اتنے ہی میں صبح کا ستارہ نمودار ہو گیا...... صبح کو ہم تم پھر ندی کنارے آئے...... آہ وہ کتنی لطیف صبح تھی شاید تمہیں یاد ہو گا...... مگر میرے دل میں اب بھی اس کی یاد تازہ ہے...... اور شاید وہ مرتے وقت تک

"دل پر نقش رہے گی"

برطانیہ کو مصر کی امداد

قاہرہ۔ ۵ نومبر۔ مصر میں ۳۰ ہزار سپاہیوں کی ایک فوج برطانیہ کو دینے کے لئے بنائی جا رہی ہے۔

مسٹر بی کے دت

کلکتہ ۔ ۸ نومبر۔ مسٹر بی کے دت نے حکومت بنگال سے بنگال میں داخل ہونے کی اجازت مانگی تھی مگر نہیں ملی۔

عالم نسواں

حکومت ہمارے لئے شوہر فراہم کرے

از جناب سید صاحب میسود

یورپ میں شوہروں کے نہ ملنے کی وجہ سے تعلیم یافتہ لڑکیاں کس قدر پریشان ہیں اس کا اندازہ ہنگری کی استانیوں کے اس وفد سے ہو سکتا ہے جو پچھلے دنوں وزیر تعلیم سے ملا تھا اور جس نے وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا تھا کہ حکومت بیکار استانیوں کے لئے شوہر تلاش کرے۔

ہنگری کی بیکار استانیوں کا ایک وفد وزیر تعلیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وفد کی نمایندہ نے عرض کی: "حضور! ہم ان ساڑھے سات ہزار بیکار استانیوں کی طرف سے جنہوں نے اپنے والدین اور اقربا کا بیشمار روپیہ خرچ کر کے رات دن سخت محنت کرنے کے بعد تعلیم کا ڈپلوما حاصل کیا ہے۔ اپنی مفلسی اور بے چارگی کا اظہار کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں۔ بعض بلکہ سالوں کی لگاتار کوشش کے باوجود ہمیں نوکری نہیں ملی اور نہ ہی مستقبل قریب میں نوکری ملنے کی امید ہے۔ اس لئے ہم آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتی ہیں۔ کہ اگر آپ ہمیں نوکریاں نہیں دلا سکتے۔ تو کم از کم ہمیں ایسے ور دلا دیجئے۔ جو برسر روزگار ہوں ہم صرف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی انجمن کی ساڑھے سات ہزار طالب معاش استانیوں کے لئے بر مانگنے آئی ہیں۔

ہم اپنی مفلسی کے ہاتھوں اپنی زندگیوں کی قربانیوں پر مجبور ہو گئی ہیں۔ مرد استادوں کو اس شرط پر نوکریاں دی جائیں کہ وہ ہم سے شادی کر لیں۔ اس صورت میں ہم تلاش معاش میں مردوں کا مقابلہ نہ کریں گی۔ بلکہ ہم میں سے وہ بن بیاہی استانیاں جن کو ملازمت مل چکی ہے۔ باروزگار شوہر مل جانے پر نوکری سے مستعفی ہونے کو تیار ہیں"۔

وزیر تعلیم حیران تھا۔ کیونکہ یہ ایک عجیب قسم کا وفد تھا۔ اس نے یا کسی اور افسر نے کبھی اس قسم کی انجمن یا وفد کا حال نہ سنا تھا۔ وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا۔ کہ ازدواج کے فرائض محکمہ تعلیم کس طرح انجام دے سکتا ہے؟ بات دراصل یہ تھی۔ کہ کچھ روز پیشتر وزیر تعلیم نے ایک ڈنر کے موقعے پر مذاق ہی مذاق میں کہہ دیا تھا۔ کہ ہنگری میں استانیوں کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ ان کے لئے حکومت کوئی جگہ نہیں نکال سکتی۔ بہتر یہ ہے۔ کہ استانیوں کو ملازمت کی بجائے شوہر تلاش کریں۔ وہ ایسے استادوں سے شادی کریں۔ جو ملازم ہوں"۔

اس تقریر سے متاثر ہو کر استانیوں نے ایک سوسائٹی قائم کی جس کا نام "بیکار استانیوں کی انجمن" رکھا۔ اس انجمن وزیر تعلیم کی تجویز پر غور کرنے کے لئے پانچ استانیوں کی ایک کمیٹی بنائی جو کافی بحث و تمحیص کے بعد اس نتیجے پر پہونچی۔ کہ وزیر تعلیم کی تجویز بہترین ہے۔ اس انجمن نے بالآخر ان پانچ استانیوں کو ایک وفد کی صورت میں وزیر موصوف کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بیکار استانیاں اچھی طرح جانتی تھیں کہ بہت سے مرد استاد بھی بیکار ہیں اور بعض جو نوکر ہیں۔ ان کی تنخواہیں اتنی قلیل ہیں۔ کہ بال بچوں کی پرورش تو کجا۔ ان کا اپنا گذارا بھی دشوار ہے۔ اس نے استانیوں کی اس انجمن نے حکومت پر واضح کر دیا۔ کہ اگر وہ مرد استادوں کو نوکری دے۔ تو ساتھ ہی ان کی تنخواہیں بھی اتنی بڑھا دے۔ کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ اس انجمن کی ممبر زیادہ تر وہ کم عمر اور دوشیزہ لڑکیاں ہیں۔ جو تعلیم کے ڈپلومے حاصل کر چکی ہیں۔ یہ دوشیزائیں رات دن استانیاں بننے کے خواب دیکھا کرتی تھیں۔ اور ان کی زندگی کا واحد مقصد تعلیم کی اشاعت اور عوام کی بہبود تھا۔ لیکن آج مفلسی کی سختیوں نے انہیں اپنے مقاصد دیرینہ کو خیرباد کہنے اور بر تلاش کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ بھی اپنی ایک یونین بنائیں۔ اور اس کے ممبروں سے حلف لیں۔ کہ وہ نوکر ہوتے ہی مرد استادوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ استانیوں کا خیال ہے۔ کہ استانی کا ڈپلوما حاصل کرنے کے بعد استاد کے سوا کسی اور ملازمت پیشہ آدمی سے شادی کرنا اپنی زندگی کے مقاصد کے خلاف اور امیدوں کا خون کرنے کے برابر ہے۔

ہنگری کے وزیر تعلیم کو ساڑھے سات ہزار استانیوں کے لئے استاد شوہر بہم پہنچانا کوئی آسان بات نہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بہر غرور کوشش کروں گا۔ اگر انہیں کامیابی حاصل ہو گئی۔ تو صرف ہنگری ہی کا نہیں بلکہ تمام دنیا کا ایک نہایت اہم اقتصادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور اس وزیر کا نام دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ساری دنیا اس انجمن کی ممنون اور تمام ممالک کے محکمہ ہائے تعلیم کی طرف سے استاد یا استانی کی ضرورت کی بجائے رشتے کی ضرورت" کا اعلان ہوا کریگا۔

بچوں کی دنیا

جائز و ناجائز

کسی بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا کیونکر نیکی میں داخل ہے؟ اس لئے کہ اس سے اسے آرام ملتا ہے۔ نیز یہ فعل دنیا کے امن کا باعث ہے۔

برخلاف اس کے کسی کی روٹی چھین لینا کیوں گناہ ہے؟ اس واسطے کہ اس کو دکھ ہوتا ہے اور یہ کام دنیا کی بدامنی کا موجب ہے۔

کسی کو آگ میں جلنے یا پانی میں ڈوبنے سے بچا لینا کیوں نیکی میں داخل ہے؟ اس لئے اس کا نتیجہ سکھ ہے۔

چوری دغا، فریب اور ظلم کیوں برائی میں داخل ہے؟ اس لئے کہ ان سے دنیا میں دکھ بڑھتا ہے۔ نیکی، ہمدردی، سخاوت اور حق پرستی کے کام کیوں اچھے ہیں؟ اس لئے کہ دنیا کے امن اور آرام کا موجب ہیں۔ خانہ جنگی فساد اور نفاق کیوں برے ہیں؟ اس واسطے کہ یہ دکھ کا موجب ہیں۔

برخلاف اس کے صلح و صفائی اور اتحاد و اتفاق کیوں اچھے ہیں؟ اس لئے کہ ان کا نتیجہ امن ہے ہمیشہ نہانا دھونا۔ صاف ستھرے رہنا یعنی اجلا رہنا کیوں اچھا ہے؟ اس واسطے کہ اس سے صحت اچھی رہتی ہے؟۔

ورزش کرنا اور معقول و مناسب غذا کھانا کیوں بہتر ہے؟ اس لئے کہ یہ دونوں کام جسمانی ترقی اور صحت کے واسطے فائدہ بخش ہیں۔

بے ہنر رہنا اور کوئی مفید تعلیم حاصل نہ کرنا کیوں جہالت اور بور کھتا میں داخل ہیں؟ اس لئے کہ اس کا نتیجہ دکھ اور رنج ہے۔

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اور کسی ہنر و فن میں یکتائے روزگار ہونا کیوں بہتر ہے؟ اس واسطے کہ اس کا نتیجہ سکھ اور خوشی ہے۔

ماحصل کلام ایسی ایسی باتوں اور نیک لوگوں کی ہدایات اور مشوروں سے بھی صاف پایا جاتا ہے کہ ہر ایک فعل و حرکت جس سے انسانی جماعتوں میں سکھ بڑھے وہ جائز اور جس سے دکھ کو ترقی ہو وہ ناجائز ہے۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

نئی دہلی۔ ۸ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ایسٹرن گروپ کانفرنس کی سب کمیٹیاں اپنا کام ۸ نومبر تک پورا کر لیں گی اور ان کی رپورٹیں اور ان کی رپورٹیں ۱۲ نومبر کو بڑی کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گی۔

پردۂ فلم

ہندوستانی تصاویر میں جذبات نگاری کی کمی

ہندوستانی فلم انڈسٹری اگرچہ کافی ترقی کر چکی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہندوستان کی اکثر و بیشتر تصاویر کے دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی فلم ساز ابھی تک صرف بولتی ہوئی کہانی تیار کر دینا کافی سمجھتے ہیں خواہ یہ کہانی کتنی ہی بے ربط اور واقعات سے دور کیوں نہ ہو۔ حالانکہ فلم سازی کا انتہائی کمال یہ ہو کہ سب سے زیادہ جذبات نگاری پر زور دیا جائے۔

جذبات نگاری فلمی صنعت میں مشکل ترین کام ہے۔ کیونکہ جذبات نگاری کے فن سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جنہوں نے باقاعدہ بنی نوع انسان کے مختلف طبقوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی فطرت کا مطالعہ کیا ہو۔

جذبات نگاری اس قدر مؤثر چیز ہے کہ وہ نہ مکالمہ کی محتاج ہے نہ ڈرامہ کی اور نہ دوسرے لوازمات کی۔ چنانچہ بعض اوقات صرف پرآب آنکھیں وہ کام کر جاتی ہیں جو بڑے سے بڑے اور مؤثر مکالمہ سے ناممکن ہے۔

ضرورت ہے کہ ہندوستانی فلموں میں جذبات نگاری کے حصہ کو زیادہ بڑھایا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر کوئی فلم ساز اپنی تصویر کا دس پندرہ فیصدی حصہ بھی جذبات سے لبریز کر دے تو وہ تصویر کا دس پندرہ کا ہونا ایک قیامت برپا کر سکتی ہے۔

جن حضرات نے امریکن تصاویر دیکھی ہیں وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت امریکن فلمساز جذبات نگاری کو کس قدر اہمیت دے رہے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اگر ہندوستانی فلمساز بھی اس طرف توجہ کریں تو ان کی کامیابی نہ ہو۔

ہندوستان میں پیکنگ پیپر کی تیاری

نئی دہلی ۸ نومبر۔ مدراس بمبئی اور کلکتہ میں مختلف فرمیں تقریباً ۴۰ لاکھ گز واٹر پروف پیکنگ پیپر بنا رہی ہیں بعض دوسری فرموں نے بھی اس کاغذ کے نمونے پیش کئے تھے، انھیں بھی محکمہ سپلائی نے منظور کر لیا ہے۔ ۳۹-۱۹۳۸ء میں سویڈن۔ جرمنی اور ناروے سے ۷۰ لاکھ روپے کا پیکنگ پیپر آیا تھا مگر اب یہ تینوں وسیلے بند ہو گئے۔

یونان اور اٹلی کی جنگ

اتھنس ۸ نومبر۔ یونان سے سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ کورٹزا کے جنوب میں یونان کی فوجیں البانیہ میں اور آگے بڑھ گئیں اٹلی کے تین بڑے جہاز تباہ کر دئے گئے۔

کرسمس کارڈوں کی ممانعت

بمبئی۔ حکومت بمبئی نے سرکاری کلرکوں اور ماتحت افسروں کو منع کر دیا ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ افسروں کے پاس امسال کرسمس اور نئے سال کے کارڈ نہ بھیجیں۔

روس غیر جانبدار

ماسکو ۵ نومبر۔ سرکاری اخبار "پروا" نے ایک بار پھر روس کی غیر جانبداری کا اعلان کیا ہے اور لکھا ہے روس اپنے بچاؤ کی تدبیروں کو اور زیادہ مضبوط کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

برطانیہ کا جدید قسم کا ہوائی جہاز

لندن۔ ۸ نومبر۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار برطانیہ کے سمندری اڈہ سے لکھتا ہے کہ برطانیہ کے سمندری محکمہ نے ایک نیا ہتھیار تیار کیا ہے۔ وہ ہے سمندری بیڑہ کے ساتھ ہوائی جہاز۔ اس قسم کے نئے ہوائی جہاز اس وقت بحر روم میں کام کر رہے ہیں۔

اقوال زریں

قسمت جس چیز کو حاصل نہیں کرتی اسے محنت حاصل کر سکتی ہے۔

وہ تمام حکومتیں جو رعایا کی رضامندی کے بغیر حکومت کرتی ہیں یا اُن کی مرضی کے بغیر قانون بناتی ہیں غلامی کی اصل تصویر ہیں۔

پانی جسم کو پاک وصاف کرتا ہے اور سچائی دل کو پاک وصاف کرتی ہے۔

اگر تمھیں روپیہ کی قدر وقیمت معلوم نہ ہو تو کسی سے قرض لے کر دیکھ لو۔

شیطان کے پاس سیدھا راستہ پہونچنے کا شراب ہے۔

ایسے شخص کی دوستی جو کہتا ہے کچھ اور کرتا ہے کچھ خواب میں بھی بُری ہے۔

پڑھنے کے بعد اس پر غور نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کھانا کھا کر ہضم نہ کرنا۔

محبت زندگی کا اصلی جوہر ہے جس کے دل میں محبت نہیں وہ ایک نعش ہے

پیدائش کے اعتبار ہر شخص برابر ہے عمل کے اعتبار سے

موج تبسم

موہن لال :- میری سکنڈ ہنڈ موٹر کار کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

سوہن لال :- پڑوسیوں کے لئے خاصی دل لبستگی اور مذاق کا سامان ہے۔

ایک دوست :- آج میرے ساتھ سیر کو چلو۔ دفتر میں یہ لکھ کر رخصت کی درخواست بھیج دو کہ میری چچی مر گئی ہے۔

دوسرا دوست :- میں تو چچا جان ہی کے دفتر میں کام کرتا ہوں۔

شوہر :- مجھے معاف کرو۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ پچھلی رات میں تین بجے گھر آیا تھا۔

بیوی :- میں جانتی ہوں۔ میں دیکھ رہی تھی۔

شوہر :- اسی لئے تو میں اقرار کرتا ہوں۔

گاہک :- آپ کے اشتہار میں لکھا ہے کہ جو چیز پسند نہیں ہو وہ واپس لے لی جاتی ہے

دوکاندار :- ہاں

گاہک :- پچھلے سال میں نے آپ سے اوورکوٹ خریدا تھا۔ اب مجھے یہ پسند نہیں رہا۔ کیونکہ نیا اوورکوٹ زیادہ بہتر ہوگا۔

ماں :- میرا بچہ ۸ ماہ کی عمر سے چل رہا ہے۔

مہمان :- اب تک تو بہت تھک گیا ہوگا۔

دلچسپ معلومات

مچھلی نما خوبصورت لڑکی

نیو یارک میں آج کل ایک عورت نما مچھلی نے غیر معمولی محبوبیت اور ہر دلعزیزی حاصل کر رکھی ہے اس مچھلی کا اصلی نام۔ مس ڈبانا ہے۔ لیکن عام طور پر اسکو خوبصورت مچھلی کے نام سے پکارا جاتا ہے مس ڈبانا کا کمال یہ ہے کہ وہ کئی کئی گھنٹے دم لئے بغیر پانی میں رہ سکتی ہے۔ اور بالکل اسی طرح سمندر پر اسے قابو حاصل ہے جس طرح کہ ایک مچھلی کو حاصل ہوتا ہے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء کو اس لڑکی نے سمندر کے کنارے پیراکی کے جہاں مختلف کمالات دکھائے وہاں انتہائی کمال یہ تھا کہ وہ کامل دو گھنٹے تک پانی کی تہ میں بیٹھی رہی۔ اور جب دو گھنٹہ کے بعد پانی سطح پر آئی تھی تو اس طرح بشاش تھی جیسے عام طور پر لڑکیاں بشاش دکھائی دیتی ہیں۔

یہ لڑکی اسقدر خوبصورت ہے کہ جل پری معلوم ہوتی ہے۔ اور جب وہ مچھلی کی کھال جیسا لباس پہن کر پانی میں تیرتی ہے تو بالکل مچھلی ہی معلوم ہوتی ہے۔ خیال ہے کہ اس لڑکی نے پیراکی کے کمالات میں تمام دنیا کے پیراکوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

ماسکو ہر نومبر۔ حکومت روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے اس پروٹسٹ کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ نئے ڈینیوب کمیشن میں روس کی شرکت اسکی غیر جانبداری کی خلاف ورزی ہے

افسانہ

پہاڑی دوشیزہ

(از جناب امین صاحب شرقپوری)

(۲)

داخل ہوئی داسی چلی گئی ---! راج کمار کو خاموش دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گئی۔ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی ---!

" اُف کس قدر گرم ہو رہا ہے ---!"

راج کمار کروٹ لے کر بولا -" رانی تو نہیں جانتی آج قدر گرما ؤ ہے ---!"

رانی متعجب ہو کر بولی :" راجن اب تو ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ---!"

" رانی تجھے معلوم نہیں کہ حسن کے شعلے کسقدر گرم ہوتے ہیں۔ میرے جسم وجان کو اس طرح جلا رہے ہیں۔ جیسے کسی نے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا ہے "

راج کماری کی حیرانی بڑھ گئی۔ محبت بھری آواز میں بولی ۔

" راجن آج آپ کیسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے دھوپ کی گرمی آپ کے دماغ میں سرایت کر گئی ہے ---!"

" ہاں رانی تو سچ کہتی ہے --- میرے دماغ پر کسی کے حسن کی گرمی طاری ہے --- وہ بھورے بالوں والی جس کے رخسار ے آگ کی طرح دہک رہے ہیں۔ جس کے نینوں میں بلا کی کشش ہے۔ میرے قلب وجگر کو جلا کر راکھ کر رہی ہے ---!"

راج کمار کہہ رہا تھا۔ راج کماری کا چہرہ مختلف رنگ بدل رہا تھا ---! قدرے تیز ہو کر بولی :" معلوم ہوتا ہے آپ کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہاں میرے سوا اور کون ہے ---؟"

" رانی " وہ مسکرا کر بولا " میں ہوش میں ہوں! پریم بذات خود ایک خواب ہے ---! ایسا خواب جس کا سکوت کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اس میں گرفتار ہو کر انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے بھورے بالوں والی اپسرا کا خواب کتنا سندر ہے رانی ---!"

راجکماری بولی " کس کی محبت کا خواب دیکھ رہے راجن "

" رانی وہ عورت نہیں ہے اندر کے اکھاڑے کی اپسرا ---!"

راج کماری کا خیال صحیح نکلا " مسکرا کر بولی۔ " آپ یقیناً کسی عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ میں مہاراج سے کہہ کر وید کو بلاتی ہوں آپ کی حالت خطرناک معلوم ہوتی ہے "

" رانی تم سچ کہتی ہو! محبت ایک بیماری ہے بہت خطرناک بیماری جس کا علاج صرف اس سندر نینوں اور بھورے بالوں والی کے ہاتھ میں ہے!"

راج کماری جل گئی تڑپ کر بولی۔

" بار بار اس کا نام لے کر آپ کو میرے ہردے کو توڑ رہے ہیں راجن "

" بیشک بیشک، رانی میں بہت بڑا اپرادھ کر رہا ہوں۔ رانی وہ کس قدر سُندر ہے۔ میں تمھیں کس قدر اور کیونکر بتاؤں، اس کے پاؤں کلیوں سے بڑھ کر نازک ہیں۔ جب وہ چلتا ہوا قدم جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نازک پاؤں سے ہلکی چاپ دھرتی کا سمبندھ توڑ ڈالے گی ---! اُسکی آواز کتنی شیریں اور پیاری ہے۔ بات کرتی ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پھولوں کی متوالی کوئل چہک رہی ہے ---! میرا تو جی چاہتا ہے کہ اسی کوئل کی آواز کو سنتا رہوں چندرمان سے مکھڑے کو دیکھتا رہوں ---!"

راجکمار نے باہر جھانک کر دیکھا، رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی۔ ہر طرف تاریکی کا راج تھا۔! وہ پیچ وتاب کھاتی ہوئی چلی گئی ---!"

راجکمار کھڑکی سے چمٹ کر کھڑا تھا۔ آسمان پر کوئی کوئی ستارہ ٹمٹما رہا تھا۔ صحن باغ میں جگنو جگمگ جگمگ کر رہے تھے ---! راجکمار کسی کے تصور میں کھویا ہوا کھڑا تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سندر نینوں والی تاریک اور کالی رات میں آنکھوں کے اشاروں سے نور برسا رہی ہے ---! جگنو نہ کر چمک رہی ہے۔ دور کسی پیڑ پر کوئل چہک رہی تھی۔ راجکمار سمجھا جیسے اس کے من میں چھپی ہوئی کوئلیا چہک رہی ہے ---! اُس نے آنکھوں کو بند کر لیا۔ ایک لمحہ کے لئے سندرتا کی نگری میں کھو گیا۔ جہاں حسین وجمیل اپسرائیں ناچتی ہیں۔ سندر اور دلکش ناچ ---! جن کے پاؤں کی ہر جھنکار قلب وجگر میں اُتر رہی تھی ---! وہ بیخود ہو کر پلنگ پر گر پڑا ---! صبح کے انتظار میں کروٹیں بدل رہا تھا۔ سوچ رہا تھا۔ اے نیشور دھرتی پر ہمیشہ دوپہر کیوں نہیں رہتی۔! بدن سے آگ نکل رہی تھی ---!"

(۳)

صبح ہوئی دن نکلا۔ راجکمار کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔ راج محل میں خاموش فضا طاری تھی۔ راجکمار کے اچانک بیمار پڑنے سے سب مغموم تھے۔ داسی پنکھا جھل رہی تھی۔ راجکماری سرہانے مغموم بیٹھی تھی۔ مہاراج پریشان تھے ---!

جب سورج دیوتا مشرق سے خراماں خراماں چلے۔ سنہری کرنیں کھڑکیوں سے چھن چھن کر کمرے میں پھیلنے لگیں۔ راجکمار نے چونک کر دیکھا!

گھوڑا تیار ہے ؟" وہ بولا

کہاں جائیں گے آپ ؟ راجکماری مغموم ہو کر بولی

" اس سندر نینوں والی کے پاس! رانی تمہیں معلوم نہیں وہ میرا انتظار کر رہی ہوگی "

راجکماری کے آنکھوں سے پیازی آنسوؤں کے قطرہ بہہ نکلے راجکمار کو بستر پر ڈال دیا ---! دروازے بند کر دئے گئے ---! داسی گلاب چھڑک رہی تھی۔! راجکمار جانا چاہتا تھا مگر مجبور تھا ---!

اُس نے دیکھا جیسے سندر نینوں والی اپسرا آنکھوں کے سامنے کھڑی ہے ---! اس کی راہ دیکھ رہی ہے! راجکمار نے آنکھیں بند کر لیں ---! اور سندری ٹیلے پر کھڑی راجکمار کا انتظار کر رہی تھی۔ ہوا سے ایک پتہ بھی ہلتا تو اُسے شبہ ہوتا جیسے وہ آ رہا ہے ---! ڈھلتے ہوئے سورج کے ساتھ اُس کا دل ڈوبا جا رہا تھا، آنکھیں پتھرا گئیں۔ وہ کھڑی رہی تمام دن کسی کے انتظار میں ---! سورج چھپ گیا۔ رات کی سیاہی پھیلنے لگی۔ سندری کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔! آہ بھر کر بولی ---!" کھڑے کھڑے سوکھ جاؤں گی، یہاں سے ایک قدم نہیں ہٹونگی ---!"

تاریکی بڑھ رہی تھی --- راجکمار کا کوئی پتہ نہ تھا۔ پہاڑی درندوں کی خوفناک آوازیں فضا میں گونج رہی تھیں۔ وہ کھڑی تھی ایک چٹان کی طرح راجکمار کی راہ میں ---! جس نے ایک ہی نگاہ میں اس کا من موہ لیا تھا ---!

رات آدھی سے زیادہ گذر گئی۔ گڈریئے سندری کو ڈھونڈھنے آئے۔ جب وہ ٹیلے کے پاس آئے تو انھوں نے دیکھا درندے کسی چیز پر جھپٹ رہے ہیں۔ دوڑ کر آگے بڑھے ---! سندری کی نوچی ہوئی لاش پڑی تھی! ایک انگلی میں انگوٹھی چمک رہی تھی ---!

اسی روز علی الصباح راجکمار چھپ کر محل سے نکلا۔ ٹیلے پر آیا خون کے دھبے زمین پر پڑے تھے ---! ایک بوڑھا پوڑے لئے کھڑا تھا راجکمار کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور بولا ---! رات ایک گڈریئے کی بیٹی کو درندوں نے پھاڑ ڈالا ہے۔ کہتے ہیں وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی! راجکمار تیورا کر گر پڑا ---!

تھوڑے ہی دنوں بعد راجکمار نے ٹیلے پر ایک عالیشان

کیا آپ کے پاس چار آنے ہیں؟

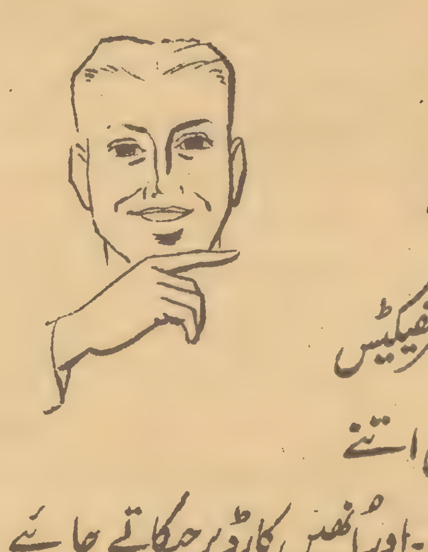

آج ہی انھیں کاروبار میں لگا دیجئے

اس آسان، محفوظ اور نفع بخش طریقہ سے

اپنے قریبی پوسٹ آفس میں جائیے اور وہاں سے ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کارڈ مانگیئے۔ یہ آپ کو بالکل مفت دیا جائے گا۔ آپ سے جتنے ہو سکیں اتنے چار آنے والے ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خریدنے کا تہیہ کر لیجئے۔ اور انھیں کارڈ پر چپکاتے جایئے یہاں تک کہ جب چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپ جمع ہو جائیں۔ تب آپ کا کارڈ مکمل ہوگا۔ یہ کارڈ کسی بنک میں بھی پیش کیجئے وہاں سے آپکو دس روپے کی قیمت کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکٹ مل جائے گا۔

جو چند سال میں تیرہ روپیہ نو آنہ کی قیمت کا ہو جائے گا اس پر کوئی انکم ٹیکس عائد نہ ہوگا۔ جب بھی آپ اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں مع سود کے آپکو ادا کر دیا جائے گا۔ بھلا اس سے زیادہ آسان اور محفوظ طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

جتنے زیادہ اسٹامپ آپ خریدیں گے اُتنا ہی زیادہ اُن پر سود ملے گا۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکٹس خریدیئے

یہ سرمایہ لگانے کا نہایت محفوظ طریقہ ہے

G.1.12

لنکا کے ڈیلیگیشن کے ممبر کی تقریر

دہلی۔ ایک پبلک جلسہ میں ڈیلیگیشن کے لیڈر مسٹر پیری سندرم سابق وزیر حکومت سیلون نے اپنی تقریر میں لنکا میں آباد ہندوستانیوں کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ لنکا کی ۵۸ لاکھ آبادی میں سے پونے ۹ لاکھ یعنی تقریباً ۱/۶ حصہ ہندوستانی ہیں۔ جو وہاں آباد ہیں لیکن تمدن مذہب اور خون کے رشتہ سے وہ ہندوستان کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اور ان کا مذہب بھی بودھ ہے۔ سنہ ۱۹ سے حکومت ہند جنوبی برٹش گائنا اور ملایا وغیرہ ملکوں میں آباد ہندوستانیوں کے مسئلہ پر دھیان دے رہی ہے۔ لیکن لنکا کے ہندوستانیوں پر اس نے دھیان نہیں دیا۔ آج لنکا کو بہشت بتاتے ہیں اگر کسی کا سب سے زیادہ حصہ ہے تو وہ ہندوستانیوں کا ہے جنہوں نے اس پہاڑی علاقہ کو ایک خوبصورت مرغزار بنا دیا ہے۔ لیکن آج عجیب حال کے گورے اور سنہالی زمینداروں نے دیکھا کہ انہیں ہندوستانیوں سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا ہے تو انہوں نے نچوڑے ہوئے لیموں کی طرح وہاں سے باہر نکال دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان لوگوں سے جو لنکا کی موجودہ خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے ذمہ دار ہیں ایسا سلوک کرنا خلاف انسانیت اور ناواجب ہے۔ حال ہی میں جب لنکا میں اصلاحات رائج ہوئیں اور لنکا کے ہر مرد اور ہر عورت کو جس کی عمر ۲۱ سال سے زائد ہے رائے کا حق دیا گیا تو ہندوستانیوں کو اس حق سے محروم کر دیا گیا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہندوستان آنے کا مقصد یہی ہے کہ حکومت ہند پر زور دیا جائے کہ وہ اس پابندی کو بالکل نہ اٹھا دے جب تک کہ ہندوستانیوں کو اور رسا کے بچوں کو مساوی حقوق اور مفاد حاصل نہ ہو جائے جو لنکا میں ہے۔

مسٹر ایچ ایم ڈیسائی سابق صدر انڈین چیمبر آف کامرس سیلون نے جو اس ڈیلیگیشن کے ممبر ہیں اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج لنکا مشرق کا بہشت اور کولمبو مشرق کا لندن بنا ہوا ہے جو تمام ہندوستانیوں کی بدولت ہے اور انہوں نے لنکا کی موجودہ اقتصادی تعمیر کی لیکن آج انہیں ہندوستانیوں کو وہاں بدیشی اور حملہ آور کہا جاتا ہے اور انہیں وہاں سے نکالنے کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ اور ان سے بھیڑ بکریوں یا زرخرید کے مال کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ لنکا ہندوستانیوں کی حالت عجیب تذبذب میں ہے اور وہ بے مالک کی ملکیت ہیں انڈین نیشنل کانگریس نے وہاں کے ہندوستانیوں کی حالت کو دیکھتے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کو لنکا بھیجا تھا لیکن وہاں کے سنہالیوں کے رویہ کی وجہ سے ان کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ہندوستان کی عزت اور خودداری کا ہے اور ہم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتے کہ ہمارے ملک کے ایک بھی باشندے سے لنکا میں ذلت یا بے عزتی کا سلوک کیا جائے ہمیں سیاسی ایجی ٹیٹر کہا جاتا ہے اور یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ ہم وہاں کے ہندوستانیوں کی ترقی کو روکتے ہیں کیا ہم ہندوستانی جو خود غلام ہیں اپنے بھائیوں کی سیاسی آزادی کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

ہندوستان اور لنکا کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس وقت تجارت کا پلڑا ہندوستان کے حق میں ہے لیکن لنکا کا ہندوستان کے بغیر گزارہ نہیں چل سکتا اور لنکا کو ہر چیز کے لئے ہندوستان کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمارا تمدنی رشتہ ہندوستان سے ہے اور وہ دن بہت مبارک ہوگا جس روز لنکا ہندوستان کی عظیم فیڈریشن کا ایک خود مختار جز ہوگا۔ اور لنکا اور ہندوستان ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے سوراج کی منزل کی طرف بڑھتے چلیں گے۔

ڈیلیگیشن کے تیسرے ممبر مسٹر عزیز نے بتایا کہ لنکا کے وزیر لنکا کی اقتصادی حالت خراب اور بیکاری کے لئے ہندوستانیوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں حالانکہ قصور خود ان میں ہے جو اپنے ملک کی سودیشی چیزوں کو مقبول بنانے کے لئے دھیان نہیں دیتے۔ آپ نے لنکا کی حکومت کو تنبیہ کی کہ اگر ان سے ہندوستانیوں سے محض اس وجہ سے امتیازی سلوک جاری رکھا کہ وہ ہندوستانی ہیں تو ہم پہلے حکومت ہند سے کہیں گے اگر اس نے بھی دھیان نہ دیا تو پھر ہم ہندوستانیوں کی شکایت کو دور کرنے کے لئے دوسرے وسیلے اختیار کریں گے۔ ہندو ہندوستانیوں کو چاہئے کہ وہ ملک میں ایسی فضا پیدا کر دیں جس سے حکومت ہند لنکا میں آباد ہندوستانیوں کے مفاد کی جانب دھیان دینے پر مجبور ہو جائے

دیوان بہادر آئی ایکس نے کہا کہ برطانیہ کے تیس ملکوں میں ہندوستانی آباد ہیں جنہیں سب سے زیادہ لنکا میں ہیں اور سیلون بجائے خود ایک چھوٹا سا ہندوستان ہے آپ نے اپنے مشن کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کی۔

جموں ۳ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ فقیر ایپی آجکل ہیبت خیل

گورنر مدراس کی تقریر

بلاری ۳ نومبر۔ "برطانوی سلطنت میں ہم لوگ اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں کہ دنیا کی بڑی اور چھوٹی قوموں کو زندہ رہنا اپنا رسم و رواج مذہب اور قوانین کو محفوظ رکھنے کا حق ہو وہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں اور یہ بھی دیکھنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک کا محکوم تو نہیں ہے یا ایک ملک دوسرے کو پامال کرنا تو نہیں چاہتا۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو سر آرتھر ہوپ گورنر مدراس نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔

ہز اکسیلنسی نے کانگریس پارٹی کے لیڈروں سے (جنہوں نے علانیہ کہا تھا کہ وہ نازی ازم اور فیسزم کی شکست اور برطانیہ کی فتح چاہتے رہیں) اپیل کی کہ آگے بڑھ اور اس آخر وقت میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد عمل کرو۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ بعض لوگ (سیاسی جماعتوں کے لیڈر) کہتے ہیں حقیقی مسئلہ ہندوستان کا آئینی مسئلہ ہے اس کی اہمیت کے بارے میں مجھے ان سے اتفاق ہے اور میں اس بات سے بھی متفق ہوں کہ جلد یا بدیر اس کا طے ہونا اچھا ہے لیکن ساری دنیا میں (جس میں ہندوستان بھی شامل ہے) سب سے اہم چیز یہ ہے کہ پہلے فتح حاصل ہو جائے۔

ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ فتح حاصل ہو جانے سے پہلے ہندوستان کے لئے آئینی اصلاحات درجہ نوآبادیات یا آزادی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر فتح حاصل نہ ہوئی تو سب جرمنی یا جاپان کے صدیوں تک غلام ہو جائیں گے۔

مجروحین کیلئے گوالیار کی امداد

ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا گوالیار نے لندن کے لارڈ میئر کے فنڈ میں جو فضائی حملوں کے مجروحین کی اعانت کے لئے کھولا گیا ہے ۱۵۰۰ پونڈ کا گراں بہا عطیہ دیا ہے۔ ہز ہائینس اپنے خط بنام ہز اکسیلنسی وائسرائے اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سنگدل نازیوں نے لندن کے باشندوں پر جو اندھا دھند فضائی حملے کئے ہیں اس سے مجھے بہت دکھ پہنچا ہے۔ اور مجھے اس مصیبت سے بہت کچھ تعلق ہو گیا ہے۔ لہذا میں امید کرتا ہوں کہ جناب والا میرے ۱۵۰۰ پونڈ کے حقیر عطیہ کو قبول فرمالیں گے۔ یہ لندن کے لارڈ میئر فنڈ کے لئے پیش کر رہا ہوں جو لندن کے ان مجروحین کی اعانت کے لئے کھولا گیا ہے جو فضائی حملوں سے مجروح ہو جاتے ہیں۔ میں آپکا بہت مشکور ہونگا اگر آپ لندن کے باشندوں سے انکی مصیبت پر میری طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار کرینگے۔

مجھے پکا یقین ہے کہ نازی اور فسطائی حملوں کے مقابلے میں اتحادیوں کو کامل فتح نصیب ہوگی۔ یہ دونوں طاقتیں آجکل یورپ کے امن پسند اور مہذب باشندوں پر ظلم و ستم کر رہی ہیں۔ اور میری یہ دلی دعا ہے کہ جنگ جلد از جلد ختم ہو جائے اور اتحادیوں کی فتح ہو

فضائی سروس

بروز منگل بتاریخ ۵ نومبر ۱۹۴۰ء سے بمبئی سے شمال کی جانب اور بروز جمعرات بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۴۰ء سے دہلی سے جنوب کی جانب بمبئی دہلی کی فضائی سروس دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

اندرون ماہ کے لئے ایسے خطوط پوسٹ کارڈ اور پیکٹ بذریعہ فضائی ڈاک بھیجے جا سکتے ہیں ان شرائط کے تحت قبول کئے جا سکتے ہیں۔ جو ان چیزوں کے لئے عاید کی گئی ہیں۔

پرنس برار کو ڈگری

حیدرآباد (بذریعہ ڈاک) یونیورسٹی کا ایک خصوصی جلسہ تقسیم اسناد بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوگا جس میں ہز ہائینس پرنس آف برار کو ایل۔ ایل ڈی کی اعزازی ڈگری دیجائیگی نومبر کے آخری ہفتہ میں علیگڑھ یونیورسٹی کی جانب سے ولیعہد نظام پرنس آف برار کو اسی قسم کی ڈگری دیجائے گی۔

یوپی مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن

کلکتہ ۲۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم بنگال مسٹر اے کے فضل الحق ۱۰ نومبر کو الہ آباد میں ہونے والی یوپی پراونشل مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کا افتتاح کریں گے۔

ہندوستان سے باہر روپیہ لیجانے کی ممانعت

دہلی ۲ نومبر۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں نئی ترمیموں کا اعلان کیا ہے جس کی رو سے آئندہ کوئی شخص ریزرو بنک کی اجازت کے بغیر برطانوی ہند سے ہندوستان اور برما کے باہر کسی ملک یا جگہ کو فالتو روپیہ وغیرہ نہ بھیج سکے گا۔ اور نہ لے جا سکے گا۔ اور برطانوی ہند سے باہر جانے والے لوگوں سے کسٹم افسر معلوم کر سکیں گے۔ کہ انکے پاس مقررہ تعداد کے علاوہ زیادہ روپے تو نہیں ہے اس سلسلہ میں عورتوں کی جامہ تلاشی صرف عورتیں ہی لے سکیں گی۔ اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں غلط بیانی سے کام لے گا۔ یا اپنا روپیہ وغیرہ دکھانے سے انکار کریگا۔ تو وہ روپے حکومت ہند اپنے قبضہ میں لے کر جس طرح چاہے گی استعمال کرنے کا حکم دے گی۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پانچ سال تک قید سخت اور جرمانہ کی سزا ہو سکے گی۔

برطانیہ آخر دم تک لڑے گا

لندن ۳ نومبر۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ کے وزیر مسٹر الگزینڈر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اپنی مشکلوں پر عبور حاصل کرتا جا رہا ہے ڈبکنی کشتیوں کا مسئلہ بھی حل ہونے والا ہے جس طرح کہ بارودی سرنگوں کا مسئلہ حل ہو گیا ہے اس میں شک نہیں کہ برطانیہ کے جہازوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ہماری سمندری طاقت کی جگہ کم نہیں ہوئی برطانیہ آخر دم تک لڑیگا اور ہٹلر کے ساتھ کوئی صلح

مسٹر جناح کی تقریر

مسٹر جناح نے بمبئی میں یوم مسلم ممالک کے موقعہ پر مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپنے مسلم بھائیوں کی مدد کرنا ہی ہمارا فرض ہے خواہ وہ کہیں بھی ہوں کیونکہ مسلم بھائیوں کی مدد کرنا مسلم لیگ کے آئین کا ایک حصہ ہے۔ حالات بہت تیزی سے چل رہے ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ کب کیا ہو جائے۔ ہمارے پاس ہتھیار اور اسلحہ نہیں ہیں لیکن ہم ہزاروں طریقوں سے مسلم بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ برطانی حکومت کے کارنامے ماضی ہیں۔ خواہ کچھ بھی ہوں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے تعاون کریں کیونکہ ہم بھی اب ان کے ساتھ ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ ہم اپنے آدمی خون اور روپے دینے کو تیار ہیں لیکن حکومت ہمیں حقیقی اختیار دے کر ہمارا تعاون نہیں چاہتی، شاید حکومت ہمارے معقول مطالبوں کو اس وجہ سے نہیں مانتی کہ وہ کانگریس سے خوف کھاتی ہے یا ممکن ہے کہ وہ ہم پر اعتبار کرنے کو تیار نہ ہو۔

گورو نانک دھرم پرچار کانفرنس

گورکھپور ۳ نومبر۔ دوسری گورو نانک دھرم پرچار کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر پنجاب نے پاکستان کی اسکیم کی سخت مذمت کی اور کہا کہ چند خود غرض ہندوستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک سکھوں میں وہی پرانی اسپرٹ موجود ہے یہ تجویز ہرگز عملی جامہ نہیں پہن سکتی۔

کانفرنس میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ پاکستان کی اسکیم شر انگیز اور ناقابل عمل ہے جس کی سکھ پر زور مذمت کرتے ہیں اور وہ ملک کے سکھوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ دوسرے رزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا کہ یوپی کے سکھوں کی اقلیت کے حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ یوپی کونسل میں سکھوں کے ایک نمائندہ کو بھی نامزد کرنے کی درخواست کی گئی۔ اور گورنر یوپی سے مطالبہ کیا کہ وہ افسروں کو ہدایات جاری کر دیں کہ کرپان کو قانون اسلحہ سے مستثنیٰ کیا جائے۔

پریڈ ضبط

لاہور ۳ نومبر۔ گورنر پنجاب نے رسالہ پریڈ کا ستمبر ۱۹۴۰ء کا پرچہ بحق مالک معظم ضبط قرار دیا ہے۔ یہ رسالہ برطانیہ میں چھپا تھا۔

آسانی اور عجلت سے لگائی جاتی ہیں

بہت کم محنت، وقت یا روپیہ ٹاٹا کی نالیدار اسٹیل چادروں سے تعمیرات کرنے میں درکار ہوتا ہے۔ پھر بھی وہ بعید القیاس عرصہ تک آپ کی ہمیشہ خدمت کریں گی۔

یہی وجہ ہے کہ ہندوستان ٹاٹا کی چادروں کو ترجیح دیتا ہے۔

ٹاٹا کی قلعی دار اور نالیدار اسٹیل کی چادریں

جاری کردہ:۔ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ سیلز آفس۔ ۱۰۲ اے کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

تندرستی کیلئے معدہ کا صاف رہنا سب سے پہلا اصول ہے

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

سنیچر ۹ نومبر ۱۹۴۰ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

پاگل

ڈائرکٹر اے۔ آر۔ کاردار

اسٹوری از کمال امروہوی

خاص اداکار:- مادھوری ستارہ خاتون سنالینا دیوی تارا بائی چارلی پرتھوی راج لالہ یعقوب ترلوک کپور پانڈے

دلچسپ اسٹوری، دلسوز نغمے، دلکش ڈانس، پُرزور مکالمے اور پُرلطف مذاق دیکھکر آپ خوش ہوں گے

نیلی پوشان کانپور کی خدمت خلق

کانپور یکم نومبر۔ آج مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے حسب الحکم مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام اس کے تمام وارڈوں میں بعد نماز جمعہ اسلامی ممالک کی بقا کے واسطے دعا کی گئی۔ ۲ر نومبر کو عید کے دن نیلی پوشان کانپور نے عیدگاہ میں صفوں کو درست کر کے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی آسانی پہونچائی۔ اور تکبیر کے ذریعہ سے نماز میں سہولت پیدا کی نیز ۲۵ گم شدہ بچوں کے اعزا کو تلاش کرا کے انکے حوالہ کیا۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب امام عیدگاہ کے جنازہ میں شامل ہو کر عقیدتمندان مشتاق کو کاندھا دینے میں سہولت پہونچائی۔

ایصال ثواب۔ ۳ر نومبر کو فاروق نگر میں نیلی پوشوں نے قرآن کریم۔ کلمہ شریف۔ درود شریف پڑھ کر حضور صلعم وجملہ بزرگان ملت وعلمائے کرام۔ وحضرت مولانا مشتاق احمد صاحب کے خاندان اور مرحوم کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا۔ علاوہ ازیں ۱۰ بجے دن سے ۹ بجے رات تک چمن گنج مولانا محمد علی پارک میں اتحاد ملت ذریعہ اتحاد ملت کا انتظامی کیمپ لگایا گیا۔ جہاں کھوئے ہوئے کم وبیش سو بچوں کو تلاش کر کے انکے وارثان کے حوالے کیا۔ اور ۴ بجے دن کو مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے کھوئے ہوئے بچوں کے متعلق اعلان کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں نہایت بصیرت افروز تقریر بچوں کی تربیت پر فرمائی۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یوپی کانپور

انجمن وطن کانپور

عید پارٹی کے موقع پر زیر صدارت مولانا حسرت موہانی ایک جلسہ دفتر انجمن نئی سڑک پر منعقد ہوا جلسہ کارروائی کے بعد ایک تجویز اتفاق رائے سے پاس ہوئی جو درج ذیل ہے۔

اراکین وہمدردان انجمن وطن کے یہ جلسہ نواب صدیق علی ایم۔ ایل۔ اے۔ ومولانا احمد سعید ومحمد یونس صدر مزدور سبھا کانپور اور پنڈت جواہر لال نہرو صاحبان کی گرفتاری کو نظر عزت سے دیکھتا ہے اور نوجوانان وطن سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اس پر آشوب زمانہ میں ہندوستان کی آزادی کے لئے ہر قربانی وایثار کے لئے تیار رہیں۔

صدر انجمن وطن کانپور

حج جانے والوں کیلئے انتظامات

جنگ کی مشکلات کے باوجود ہندوستان سے عازمان حج کو لے جانے کے انتظامات پوری طرح مکمل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ جنگ کی وجہ جہاز کے سفر کا کرایہ اتنا بڑھ جائے گا۔ کہ غریب طبقہ کے حجاج اس کو برداشت نہ کر سکیں گے۔ ہز میجسٹی کی حکومت اور حکومت ہند نے ایسے زائد مصارف کو خود پورا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جو جنگ کی وجہ سے بڑھ گئے ہیں مثلاً حاجیوں کے جہاز کا وار رسک انشورنس کے مصارف (کرایہ میں اضافہ کی یہ خاص مد تھی) اور وہ مصارف جو ان جہازوں کو دشمن سے محفوظ رکھنے کے لئے کسی خاص مقام پر زیادہ دن روک رکھنے میں عاید ہوں اس انتظام کا یہ اثر ہوگا کہ زمانہ جنگ میں جہاز رانی کے زاید مصارف کے باوجود بر اسلئے مصارف میں بہت ہی برائے نام اضافہ ہوگا۔ اور تقریباً وہی کرایہ لیا جائے گا۔ مثلاً بمبئی سے جدہ تک عرشہ کا واپسی کا ٹکٹ ۱۹۰ روپے میں ملے گا۔ ۱۹۳۸ء اور ۱۹۳۹ء میں ایسا ٹکٹ ۱۷۳ روپے کو ملا کرتا تھا۔ بمبئی کراچی اور کلکتہ سے جہاز روانہ ہونگے۔ خطرناک حلقوں اور رستوں میں جہازوں کی حفاظت بدرقہ سے کی جائے گی۔ اور ایسے دوسرے انتظامات بھی کئے جائینگے جس سے حجاج کی تمام وکمال محافظت ہو سکے گی۔

یتیم بچوں کا خیر مقدم کیا

سکندرآباد کے نو بچوں نے اپنی مرضی سے دیوالی کے تہوار پر کھیل تماشے کے اخراجات سے کچھ پیسے بچا کر ان بچوں کے لئے بھیجے ہیں۔ جو لندن کے ہوائی حملوں کا شکار ہو گئے تھے بچوں نے مندرجہ ذیل خط ہز اکسیلنسی وائسرائے کے پاس بھیجا ہے جسمیں انہوں نے اپنے باہر والے ہمجولیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

جو روپے ہمیں دیوالی کے پٹاخے اور پھلجھڑیاں خریدنے کے لئے ملے تھے۔ ان میں سے ہم سب ایک روپیہ فی کس آپکی خدمت میں بھیج رہے ہیں تاکہ یہ بذریعہ ہوائی جہاز لندن کے ان لڑکوں اور لڑکیوں کو بھیج دیئے جائیں۔ جو بموں سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اگرچہ یہ نو روپے کی رقم بہت حقیر ہے مگر اس سے اگر ایک لڑکی یا ایک لڑکے کو دیوالی جیسے تہوار پر خوشی حاصل ہو جائے تو ہمیں بہت زیادہ مسرت ہوگی۔

فضائی سروس

بمبئی ترپوندرم، ترچناپلی۔ فضائی سروس دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ یہ سروس بمبئی سے جنوبی علاقوں کی جانب بروز منگل بتاریخ ۵ر نومبر ۱۹۴۰ء دوسری جاری ہوگی۔ اور بروز بدھ بتاریخ ۶ر نومبر ۱۹۴۰ء کو یہ سروس ترچناپلی سے شمال کی طرف جاری ہوگی۔

کلکتہ یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شری سبھاش چندر بوس کی ماں بہت بیمار ہیں انکے دیکھنے کے لئے سبھاش بابو کی عارضی رہائی حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایسٹرن گروپ کانفرنس

دہلی ۳۱ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسٹرن گروپ کانفرنس کے چند ممبروں اور حکومت ہند کے کامرس ڈپارٹمنٹ کے درمیان نجی بات چیت جو جنگی ضرورتوں کی چیزوں کی سپلائی کے سلسلہ میں ہوگی۔

مولانا احمد سعید کی ضمانت پر رہائی

اعظم گڑھ ۲ر نومبر۔ مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ العلماء ہند جنہیں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر کے اعظم گڈھ لایا گیا تھا۔ آج ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ یہاں آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور لوگوں سے آپس کے تنازعات ختم کر کے متحد ہو جانے کی اپیل کی۔

۲۵۰ فٹ اونچا پگوڈا گر گیا

رنگون۔ مقام ڈرنگلہ ای میں ڈھائی سو فٹ اونچا ایک پگوڈا گر گیا۔ جو ایک لاکھ روپے سے بنا تھا۔

شاندار — ایسوال — ہفتہ

جس نے ۶ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے

سرکوپروڈکشن کا لاجواب شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء سے

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

لکشمی

تین بہترین رنگین ڈانس

میونسپل بورڈ لکھنؤ کو دیوالیہ ہونیکا خطرہ

لکھنؤ ۳۰ر اکتوبر۔ مسٹر ٹی بی ڈبلیو بشپ کمشنر لکھنؤ انتظامیہ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

لکھنؤ میونسپل بورڈ کی مالی حالت کافی تشویش کا سبب بنی ہوئی ہے تاوقتیکہ بورڈ اپنی مدد آپ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ حکومت اس کو کیسے بچا سکتی ہے یا بورڈ کو معطل ہوتے سے کس طرح روک سکتی ہے۔ پوزیشن کو سنبھالنے کا یہ آخری موقع ہوگا۔ اگر بورڈ نے صورت حالات کا مقابلہ نہ کیا اور انتظام کو ضابطہ میں ڈال دیا گیا تو وہ جلد دیوالیہ ہو جائے گا۔ مجھے خوف ہے کہ مزید ٹیکس لگانا اب ضروری ہو گیا ہے۔ کمشنر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بورڈ کے جو ممبر وکیل ہیں انہیں بورڈ کی طرف سے مقدموں کی پیروی کرنے کے صلے میں بڑی بڑی رقمیں ادا کی جاتی ہیں۔ شہر کی سڑکیں اور نالیاں بھی بہتر نہیں ہوئی ہیں جس سے لوگوں کی شکایت اور بڑھ گئی ہیں۔

ترکی کے وزیر کا بیان

قاہرہ ۳۰ر اکتوبر۔ یونان پر اٹلی کے حملے سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے بلقانی ریاستوں کے نمائندہ وزیروں کی ایک کانفرنس منگل کو مصر کے دفتر خارجہ میں منعقد ہوئی ترکی وزیر موسیو کی الہان نے بیان کیا کہ موجودہ اور آیندہ کارروائی کے متعلق برطانیہ اور ترکی میں کامل اتفاق رائے ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اس وقت ترکی کا لڑائی میں شریک نہ ہونا شریک ہونے کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ثابت ہوگا۔

لکھنؤ یکم نومبر۔ یوپی کا جنگی فنڈ ساڑھے اکتیس لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

نہرو جی کو چار سال کی سزا

گورکھپور ۴ر نومبر۔ مسٹر ای ماس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورکھپور نے آج بارہ بجکر ۲ منٹ پر ڈسٹرکٹ جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے انھیں تینوں الزاموں میں کل چار سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ ہر الزام میں ایک سال اور چار ماہ قید کی سزا دی گئی ہے اور تمام سزائیں یکے بعد دیگرے چلیں گی۔ اسطرح مجموعی طور پر پنڈت جی کو ۴ سال

بلوچستان میں ضمانت طلبیاں

کوئٹہ حکومت بلوچستان نے اخبار "عزیز" سے ضمانت طلب کر لی ہے۔ اور لالہ نارائن داس نے ہفتہ وار اخبار "آفتاب" کے اجرا کی درخواست دی تھی ان سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔

۲۰ ہزار امیدواروں کی درخواستیں

نئی دہلی ۲۸ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ جنگ کی صنعتوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے ۲۰ ہزار امیدواروں کی درخواستیں آئی ہیں ہر صوبہ میں سلیکشن بورڈ درخواستوں کی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ فی الحال تین ہزار امیدواروں کو ٹریننگ دی جائے گی۔ سلیکشن بورڈ کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ کچھ امیدوار ریزرو بھی رکھے جائیں اور گنجائش ہونے پر انکو ٹریننگ دی جائے۔

۷۰ فیصدی امریکن لڑائی کے حق میں

نیویارک ۳۰ر اکتوبر۔ اخبار "فورچون" نے جو رائے عامہ معلوم کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۷۰ فیصدی امریکنوں کا یہ خیال ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لڑائی میں شریک ہونے یا نہ ہونے کا برابر برابر امکان ہے بلکہ شریک ہونے کا زیادہ امکان ہے۔

پڑتال کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رائے عامہ برطانیہ کے ساتھ کسی طریقہ پر ملاپ قایم کرنے کے حق میں ہے۔ پچاس فیصدی رائے عامہ کا خیال ہے کہ جاپان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ۹ فیصدی جاپان کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کے حق میں ہے۔

مہاراجہ بجاور کا انتقال

نئی دہلی یکم نومبر۔ خبر ملی ہے کہ مہاراجہ بجاور (وسط ہند) کا کل رات کو انتقال ہو گیا۔

فیصلہ سناتے ہوئے انھیں تینوں الزاموں میں کل چار سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ ہر الزام میں ایک سال اور چار ماہ قید کی سزا دی گئی ہے اور تمام سزائیں یکے بعد دیگرے چلیں گی۔ اسطرح مجموعی طور پر پنڈت جی کو ۴ سال

شاندار — دوسرا — ہفتہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

سنیچر ۹ نومبر ۱۹۴۰ء سے

اسٹیج فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

پاک دامن عرف شہید ناز

آغا حشر کاشمیری مرحوم کا لاجواب ڈرامہ

خاص اداکار:- نیکا (حیدرآبادی) لیلا (حیدرآبادی) محمد اسحاق۔ فیروز دستور مس میرا

شاندار — دوسرا — ہفتہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات

مٹنی شو ۳ بجے دن سے

جمعہ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء سے

موہن پکچرس کا سنسنی خیز ڈرامہ

دیپک محل

خاص اداکار:- سردار جنی انل کمار بے بی اندرا بچہ خلیل خاں مس سکینہ غریب شاہ ہارون

جادو کے بہترین کام کے علاوہ گانے۔ ڈانس۔ مذاق دیکھکر آپ خوش ہونگے

آنیوالے تماشے: آج کا ہندوستان۔ ریشمی ساڑی

وہ فربہ اور بھاری
ہوتی جارہی تھی
بڑی تیزی سے موٹاپہ
بڑھتا جارہا تھا

آجکل کے فیشن موٹی اور بھاری عورتوں کیلئے ایجاد نہیں کئے گئے ہیں۔ اچھا اور خوشنما لباس پہننے والی آجکل کی عورت کا جسم فربہ نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ بھی اس خط کے تحریر کرنیوالی عورت کی ہدایات پر عمل کرکے اپنی تندرستی ٹھیک کرسکتی ہیں۔

"چند مہینے ہوئے مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ میں دن بدن فربہ ہوتی جارہی ہوں۔ حالانکہ میرا قد صرف پانچ فٹ دو انچ لمبا ہے مگر میرا وزن دس اسٹون ۶ پونڈ ہے۔ دو ماہ گذرے میں نے صبح آدھا چمچہ کروشین سالٹ گرم پانی کے ساتھ لینا شروع کیا اور شکر۔ گھی اور تیل وغیرہ کی مقدار کم کردی۔ اس کے بعد گذشتہ سنیچر کو پھر میں نے اپنا وزن کیا تو مجھے یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ اب وزن آٹھ اسٹون بارہ پونڈ رہ گیا یعنی دو ماہ میں ۲۲ پونڈ وزن کم ہوگیا۔ نتیجہ بہت ہی خوش گوار اور حیرت انگیز رہا اب میں اپنے کو بالکل تندرست محسوس کرتی ہوں اور دیکھنے میں بھی بہت اچھی معلوم ہوتی ہوں"۔

(مسز) جے۔ آر

کروشین سالٹ ایک ہی رات میں آپ کی فربہی کم نہیں کردیگا بلکہ اچھی خوراک اور ہلکی ورزش کے ساتھ ساتھ اس کا مسلسل استعمال آپ کی تندرستی کو بحال کردیگا۔ کروشین سالٹ کا روزانہ استعمال آپ کو صحیح معنی میں تندرست بنادے گا۔

NO. 23

اخبار نویسوں کی کانفرنس

دہلی ۵ نومبر۔ حال ہی میں اخبارات پر حکومت کی جانب سے جو سخت پابندیاں عاید کی گئی ہیں انکے متعلق غور کرنے کے لیئے ۱۰ نومبر کو دہلی میں سارے ملک کے اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمایندوں کی ایک اہم کانفرنس طلب کی گئی ہے۔ تاکہ اخبارات باہمی مشورہ کے بعد کوئی مشترکہ طریق عمل اختیار کرسکیں۔ وقت کی کمی کا لحاظ رکھتے ہوئے کانفرنس کے لیئے دعوت نامے بذریعہ تار ارسال کردیئے گئے ہیں، کانفرنس شری یت سرینواس ایڈیٹر ہند و مدراس، شری یت تشارکانتی گھوش ایڈیٹر امرت بازار پتریکا، شری یت کے سری نواسن ایڈیٹر انڈین سوشیل ریفارمر، شری یت کالی ناتھ رائے ایڈیٹر ٹریبون، شری یت دیوداس گاندھی مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان ٹائمز، شری یت جے۔ این۔ ساہنی ایڈیٹر نیشنل کال شری یت دیش بندھو گپتا اور پردیپ ایڈیٹر آندر کی طرف سے بلائی گئی ہے۔ کانفرنس کا اجلاس ہندوستان ٹائمز کے احاطہ میں ہوگا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ملک بھر کے اخبارات کے نمایندے کثیر تعداد میں شریک ہوکر اپنی شکایت کا ازالہ کرانے کے لیئے کوئی متحدہ قدم اٹھانے میں کامیاب ہونگے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ ۱۵ نومبر ۱۹۲۱ء کے گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۸۱۴/۲۳-۱۰۱ کے ماتحت منظور شدہ کانپور میونسپلٹی کی عمارتوں کے انتظام۔ تعمیر۔ دوبارہ تعمیر اور ترمیم کے بائی لانہ کے کلاز نمبر ۲۶ کے بعد ۲۶ (۱ اے) کے طور پر مندرجہ ذیل کا اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے۔

مجوزہ اضافہ

کوئی زمین کا ٹکڑا عمارت بنانے یا رہائشی مکان بنانے یا انسانوں کے آباد ہونے کے لئے جھونپڑے بنانے کے لئے استعمال نہ ہوسکے گا۔ اگر وہ زمین بھرائو کی ہے۔ یا اس کو زرخیز بنانے کے لئے فضلہ جمع کیا گیا ہے۔ یا پیشاب خانہ رہا ہے یا کوڑا کرکٹ یا ترکاری وغیرہ جمع کی گئی ہو۔ ایسی صورت میں جب تک کہ اس زمین کو کوئی پبلک ہیلتھ آفسر جو میڈیکل آفیسر عہدہ سے کم کا نہ ہو، اس زمین کو بے ضرر ہونے کا اعلان نہ کردے۔ اور وہ زمین انجنیرنگ نکتہ خیال سے عمارت بنانے کے لئے دوسرے لحاظ سے موزوں نہ ہو۔

ایس۔ ان۔ تواری (ڈی۔ پی۔ ایچ)
ایگزیکیٹو آفسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور

۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء

انگریزی ہوائی جہازوں نے کیبل اور نیلز کے فوجی ٹھکانوں میں کامیاب حملے کئے۔ کیبل پر حملہ تقریباً ۷۰ منٹ تک جاری رہا۔ متعدد ہوائی جہازوں نے نیلز کے ریلوے اسٹیشن اور شہر کے آس پاس بمباری کی۔

اتوار کو دن کے وقت اسٹرگ میں ہوائی اڈوں پر حملہ کیا دو انگریزی ہوائی جہاز لاپتہ ہیں

برطانیہ یونان کی امداد میں

لندن ۵ نومبر۔ برطانی جہازوں نے برنڈزی پر ایک اور اطالوی اڈے پر جو البانیہ میں واقع ہے کامیاب بمباری کی۔

مہاتما گاندھی کے کاپی رائٹ مضمون

واردھا ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی کے اخبار ہریجن کے پھر سے جاری ہونے کے بہت امکانات ہیں لیکن اس میں مہاتما جی کے مضامین کاپی رائٹ ہونگے جنہیں ان کی منظوری کے بغیر دوسرے اخبار نہ چھاپ سکیں گے۔

اسپین میں فوجیں طلب کرلی گئیں

لندن ۶ نومبر۔ کل رات میڈرڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۵ء کی کلاس کے سپاہیوں کو جنہوں نے سنہ ۱۹۰۶ء میں فوج میں خدمت سر انجام دی تھی فوراً حاضر ہوجانا چاہیئے۔ اعلانچی نے کہا کہ معاملہ بہت اہم ہے اور جو حاضر نہیں ہونگے انکو جیل خانہ بھیجدیا جائے گا۔

برطانیہ کی فوج میں زبردست اضافہ

لندن ۶ نومبر۔ ہوم گارڈ کی بنیادی تنظیم کی وجہ سے برطانیہ کی فوج میں ۱۷۰۰۰۰ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ ہوم گارڈ کا ایک ڈائرکٹر جنرل ہوگا جس کا اپنا اسٹاف ہوگا۔ اس کے لئے انسپکٹر جنرل لارڈ کارنٹ ہوں گے۔

مولانا برنی ایڈیٹر مدینہ کو سزا

بھوپال ۶ نومبر۔ مولانا ابوسعید بزمی ایم ایل سی (بھوپال) اور ایڈیٹر اخبار مدینہ بجنور کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت دو الزاموں میں ۱۲-۱۲ ماہ قید سخت اور پچاس پچاس روپے جرمانے کی سزا دی ہے یہ سزائیں یکے بعد دیگرے چلیں گی۔

یونان کی مالی امداد

لندن ۶ نومبر۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ یونان نے مالی امداد کے لئے جو اپیل کی تھی اس کے جواب میں حکومت برطانیہ نے یونان کو یقین دلایا ہے کہ وہ اسکی مالی امداد کریگی اور فوراً ہی ۵۰ لاکھ پونڈ یونان کو قرض دیدیا ہے۔

یونانیوں کی ایک اور فتح

بلگریڈ ۵ نومبر۔ یونان اور اٹلی کی لڑائی کے بارے میں تازہ خبر ملی ہے کہ شمالی مورچہ پر کارٹیز اجلد ہی یونانیوں کے ہاتھ میں آجائیگا اس پر قبضہ ہونے سے پہاڑوں کے درمیان مشرقی ضلع کے اٹلی کا حلقہ بھی ختم ہوجائے گا۔ اور اس کا وسط مورچہ پر اثر پڑے گا۔

جنوبی افریقہ میں خطرہ

پریٹوریا ۴ نومبر۔ جنوبی افریقہ کی پریس الیوسی ایشن کو دوران انٹرویو میں جنرل اسمٹس نے کہا کہ جنوبی افریقہ میں بھی خطرہ ہے کیونکہ تیز رفتار والے ہوائی جہاز کسی وقت حملے کرسکتے ہیں۔ آپ نے شمال کی جانب فوج بھیجنے پر زور دیا

کیل پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۴ نومبر۔ ہوائی وزارت نے ایک اعلان میں بتلایا کہ موسم خراب ہونے کے باوجود

جاپان میں عام معافی

ٹوکیو ۴ نومبر۔ جاپانی نوجوان توبیو سگویا جس نے سنہ ۱۹۳۰ء میں جاپان کے وزیراعظم ہاماگوچی کو گولی سے مار کر ہلاک کردیا تھا۔ ان ۲۳۳ نیک چلن اشخاص میں بھی شامل ہیں جن کو شہنشاہ جاپان نے سلطنت جاپان کی ۲۶۰۰ ویں سالانہ یادگار منانے کے موقع پر معافی دی ہے، رہا شدگان میں سب لفٹنٹ کاموتو بھی شامل ہے جس نے فروری سنہ ۱۹۳۶ء میں ٹوکیو کے انقلاب میں حصہ لیا تھا

ہریجن اس ہفتہ شایع ہوگا

پونہ ۵ نومبر۔ اخبار ہریجن کے دفتر سے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا گیا ہے کہ ہریجن بندھو اور ہریجن سیوک آیندہ سنیچر کو اور ہریجن آیندہ اتوار کو شایع ہوگا۔ لیکن اس کے بعد اشاعت بدستور سابق بند رہے گی۔

آبپاشی پر ۱۵۴ کروڑ روپیہ خرچ

نئی دہلی ۴ نومبر سوموار کی صبح نئی دہلی میں آبپاشی کے سنٹرل بورڈ کے گیارہویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ ہندوستان میں آبپاشی کے کام پر ۱۵۴ کروڑ روپیہ خرچ کیا جاچکا ہے۔ اسکے بدلے میں کیا ملا اس کو آمدنی سے نہیں ناپنا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ جان و مال کی کتنی فارغ البالی ہوئی۔

ٹانجیر پر اسپین کا قبضہ

لندن ۵ نومبر۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹانجیر پر اسپین کے کمانڈر نے اٹلی کی منظوری سے قبضہ کیا ہے۔ اسپین نے وہاں جو کچھ کیا ہے وہ فرانس خاصکر برطانیہ کے مظاہرہ کی روک تھام کرنے کے لئے کیا ہے

۵۷ روز کے بعد لندن میں آرام کی رات

لندن ۴ نومبر۔ ۵۷ روز کے بعد کل رات پہلا

خستہ نہیں

آپ خستہ نہیں کے

الفاظ ھنٹلے اینڈ پامرز کے نام پر ہندوستان میں آنے والے بسکٹوں کے لئے نہیں کہہ سکتے یہ بسکٹ مفید۔ طاقت بخش باہر شکار پر لے جانے کے لئے سفر میں غرضیکہ ہر جگہ بہترین خوراک کا کام دیتے ہیں۔ انگلینڈ سے پوری حفاظت کے ساتھ لائے جانے کی وجہ سے ان کی قسم بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے تھی۔

مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:۔

ماری	ڈائجسٹو
پلیٹیٹ بری	تھن اراروٹ

تیار کردہ:۔

ہنٹلے اینڈ پامرز!

ریڈنگ ★ انگلینڈ

HK. 6

ہر ہٹلر صلح کی شرطیں پیش کرینگے

نیویارک ۴ نومبر۔ خبر ہے کہ ہر ہٹلر پھر صلح کی تجویزیں پیش کرنے والے ہیں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کیا ہوں گی۔

جاپانی فوج پیچھے ہٹ رہی ہے

ہانگ کانگ ۵ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں سواٹو اور چیاکو سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

لندن ۴ نومبر۔ ایک جاپانی جہاز برطانیہ سے جاپانیوں کو لے کر ۸ نومبر کو جاپان روانہ ہوجائے گا

نیویارک ۶ نومبر۔ پریزیڈنٹ روز ویلٹ کو ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ سے زیادہ ووٹ ملے اور مسٹر ولکی کو ۲۰ کروڑ ۱۰ لاکھ ووٹ حاصل ہوئے آج صبح ۳ بجے تک جو ووٹ شمار ہوئے یہ ان کا اعلان ہے۔

گولڈن نائٹ — گولڈن نائٹ

کورنتھین کے اسٹاف کے ساتھ

دی شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ

اتوار ۱۰ نومبر ۴½ بجے دن ۹½ بجے رات	بمقام پلازا ٹاکیز مال روڈ کانپور	سنیچر ۹ نومبر ۹½ بجے رات

ایک بہترین اور دلکش اسٹوری

بھگت نرسی مہتا

ڈائرکٹر — بابو نانک لال

اسٹیج کے زریں ستارے

ماسٹر فدا حسین۔ مس مینا۔ مس راج منی
مس گلنار۔ مس تارا۔ مس کشوری
مس ہیلیتا۔ ماسٹر سیتارام۔ ماسٹر سورج رام۔ ماسٹر گنپت لال۔ ماسٹر نینو رام۔ ماسٹر بلدیو داس۔ ماسٹر رضی۔

اداکاری۔ دلسوز نغمے۔ دلکش ڈانس۔ پُرزور مکالمے۔

سین سینریاں دیکھکر آپ اپنے میں ایک دلکشی محسوس کرینگے

شرح ٹکٹ ۸ للعہ، ۶ ہے، ۴ ہے، ۲ ہے، ۷، زنانہ ۱۲

شاندار — دوسرا — ہفتہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

بدھ ۶ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات	# دیوالی	متنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن
ڈائرکٹر جینت ڈیسائی		سماج کا جیتا جاگتا فوٹو

خاص اداکار۔ مادھوری، ڈیکشت، ستی لال، اندو بالا، ایشور لال، بھگوانداس، کے ڈاٹے، دستنی

آنیوالے تماشے | گھر کی رانی۔ ان رادھا۔ اکبر اعظم۔ پردیسی۔

...کمپنی کا بیان

سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ کے مینجنگ ایجنٹ نے حج ٹریفک میں امسال سندھیا کمپنی کے شرکت کے بارے میں بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ حکومت ہند موجودہ نازک حالات میں بھی ہمارے مسلم ہموطنوں کو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سہولتیں ہم پہونچانے کے لئے تیار ہے۔

بیان دیتے ہوئے مزید فرمایا کہ گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں ہم سے خط و کتابت کی تھی جس کے جواب میں ہم نے گورنمنٹ سے یہ بتایا تھا کہ ہماری کمپنی حاجیوں کو امسال لانے اور لے جانے کے کام کرنے کے لئے بخوشی تیار ہوگی۔ اور شرح کرایہ کے متعلق واضح طور پر کہہ دیا کہ جہاں تک جہاز کے کرایہ کا سوال ہے ہم گورنمنٹ کے مقرر کردہ کرایہ پر حاجیوں کو لے جانے کے لئے تیار رہوں گے۔ اس چیز کو ہم نے خصوصیت کے ساتھ واضح کر دیا تاکہ وہ ناخوشگوار غلط فہمی جو گزشتہ سال چند متعلقہ اصحاب نے پیدا کی تھیں وہ دور ہو جائیں۔

ساتھ ہی ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ جیسا کہ گزشتہ سال ہم نے کہا تھا ہماری کمپنی اب بھی حج ٹریفک کی مساویانہ تقسیم کے مطالبے پر قایم ہے۔ یہ ٹریفک ہندوستان سے چلتی ہے۔ ہندوستان ہی میں ختم ہوتی ہے اور ہمارے ہندوستانی مسلمان بھائیوں کو لانے اور لے جانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے یہ ظاہر ہے کہ ایک ہندوستانی جہازراں کمپنی کو اگر زاید نہیں تو کم از کم مساوی حصہ تو ضرور ملنا چاہئے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ حکومت ہند کی پالیسی کا رویہ جیسا کہ ان کے خط سے ظاہر ہوتا ہے اس سے بالکل برخلاف ہے۔ وہ دونوں کمپنیوں میں مساوی تقسیم تجارت کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بلکہ وہ خود حجاج کے لیجانے کے جہازوں پر اور یہ کہ کونسی کمپنی کا جہاز کب جائے اس کا اپنا اختیار اور پورا ضابطہ رکھنا چاہتی ہے۔ حکومت کے اس غیر منصفانہ فیصلہ کو اور اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کمپنی کا ہر دلعزیز اور بہترین جہاز جو حج لائن میں اب تک چلا کرتا تھا۔ آجکل حکومت کے تصرف میں ہے۔ سندھیا کمپنی کو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس موسم میں اپنا کوئی بھی جہاز حاجی کو لے جانے اور لانے کے کام میں لگانا ناممکن سمجھتی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اس فیصلہ کا افسوس سب سے زیادہ خود ہمیں ہے۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ میرا امید ہے کہ مسلم پبلک۔ مسلمان اراکین مجالس قانون ساز اور پورٹ حج کمیٹیاں اس امر کا احساس کریں گی۔ کہ ہمارا حج لائن سے امسال پیچھے ہٹ جانا کا فیصلہ حکومت نے جبراً کروایا ہے۔ حکومت کی موجودہ پالیسی ایک قومی جہازراں کمپنی کو اس ہندوستانی تجارت میں جو خود اس کی ہے اس کے پورے حقوق یا کم از کم مساوی حقوق دینے سے پس و پیش کرنا ہر طریقہ سے ناروا ہے۔ اور اس کمپنی کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اپنی خودداری کو قایم رکھتے ہوئے اس لائن سے احتجاجاً امسال کے لئے پھر دست بردار ہو جائے۔

ایرانی سفیر کی کابل کو واپسی

پشاور ۱۳ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایرانی سفیر مقیم کابل ہز ایکسیلنسی عبدالسلطان کابل واپس گئے ہیں۔ افغانستان کے دفتر خارجہ کے افسروں نے آپکا خیر مقدم کیا۔

ڈاکٹر حافظ عفیفی پاشا کی تقریر جو سب سے پہلے سفیر ہیں اور جو مصر کی طرف سے لندن میں متعین تھے اور اب مصری بنک کے مدیر ہیں)

قسط اول

۱۹۳۶ء میں آج ہی کے دن برطانیہ عظمی اور مصر کے درمیان حلیفانہ اور دوستانہ معاہدہ ہوا تھا۔ جس نے اس اختلاف کو ختم کر دیا جو ایک مدت سے دونوں سلطنتوں کے درمیان چلا آرہا تھا اور جس کا اثر دونوں قوموں کی سیاست پر پچاس سال سے زائد عرصہ سے پڑ رہا تھا۔ اس معاہدے کی بعض اہم خصوصیتیں ہیں جنہیں بہ اختصار یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ یہ ان پیہم کوششوں کا نتیجہ ہے جن کا سلسلہ ۱۹۳۰ء سے شروع ہوا اور ۱۹۳۹ء سے پہلے ختم نہ ہوسکا۔ یہ کوئی عجلت کا کام نہ تھا اور نہ اس بارے میں گفت و شنید کا سلسلہ ایک دن اور رات میں یا دو ایک ماہ میں ختم ہوگیا بلکہ اس سلسلہ میں سات بار کوششیں کرنا پڑیں۔ جنہیں تمام مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی۔

۲۔ اس گفت و شنید میں مصر کی تمام بڑی بڑی شخصیتوں نے حصہ لیا ہے۔ پہلی بار ۱۹۲۰ء میں قائد اعظم سعد زاغلول پاشا اور ان کے ساتھی ارکان وفد پارٹی نے ۱۹۲۱ء میں عدلی یکن پاشا نے ۱۹۲۴ء میں پھر دوسری مرتبہ سعد پاشا نے ۱۹۲۷ء میں۔ ثروت پاشا نے ۱۹۲۹ء میں۔ محمد محمود پاشا نے ۱۹۳۰ء میں۔ مصطفیٰ نحاس پاشا نے اس خدمت کو انجام دیا۔ پھر دوبارہ ۱۹۳۶ء میں بھی نحاس پاشا نے "جبہ وطنیہ" (وطنی محاذ) کے ارکان کے ساتھ جس میں تمام پارٹیاں شامل تھیں گفت و شنید میں رہنمائی کی۔ ہر مرتبہ کی گفت و شنید کا کچھ نہ کچھ اثر دوسری مرتبہ کی گفت و شنید پر پڑتا رہا۔ اور اس سمجھوتہ کے لئے جو ہم سب کا منتہائے مقصود تھا کچھ نہ کچھ راستہ ہموار ہوتا رہا۔ ہر وہ فائدہ جو ایک مرتبہ مصر کو حاصل ہوتا تھا وہ بعد کی گفت و شنید کے وقت ایک حاصل شدہ حق منصور کیا جاتا تھا۔ اس طرح سب سے آخری گفت و شنید میں یہ سلسلہ تمام و کمال کو پہنچ گیا اور اس میں پچھلے سارے حساب کا بقایا نکالا گیا یعنی جو کچھ کہ اس وقت تک ان تمام جد و جہد اور کوششوں کے اثنا میں مصر کو حاصل ہوا تھا وہ سب یکجا کیا گیا۔

جس طرح کہ اس تمام گفت و شنید میں مصر کی طرف سے جملہ ارباب سیاست نے شرکت کی اسی طرح انگریزوں کی طرف سے بھی جملہ ارباب سیاست نے اس میں حصہ لیا اس طرح دونوں جانب کے سیاست داں اور تمام پارٹیاں اس نتیجہ کو حاصل کرنے میں شریک عمل رہیں جس کی وجہ سے وہ معاہدہ تمام رایوں اور رجحانوں پر حاوی ہے۔

۳۔ اس معاہدہ کے فریقین دوران گفت و شنید میں کامل طور پر آزاد تھے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک فریق نے دوسرے سے کچھ زبردستی منوایا ہے۔ بلکہ ہر فریق نے منظوری اور نامنظوری کی کامل آزادی رکھتے ہوئے اسے منظور کیا ہے۔

انھیں چند در چند خصوصیات نے اس معاہدے کو غیر معمولی اہمیت دیدی ہے ہر فریق نے اس معاہدے کے کرنے میں اپنی اپنی مصلحت کو پیش نظر رکھا ہے۔ اور میں تمام حاضرین سے جنہیں خواتین بھی شامل ہیں خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے خود اس معاہدے پر دستخط کئے ہیں اور مجھے پورا اطمینان ہے کہ اس معاہدے کو عام مقبولیت حاصل ہے اور یہی وہ مبارک قدم تھا جس نے مصر کی ترقیوں کا نیا باب کھولا اور اسے ایک اچھی حکومت کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ میری اس رائے پر اب تک قایم ہوں اور مجھے پختہ یقین ہے کہ جن پابندیوں پر یہ معاہدہ مشتمل ہے ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس سے اس حکومت کو ذلت اٹھانا پڑی ہو جو چاہتی ہے کہ مصر ترقی و اصلاح کی راہ پر گامزن ہے۔ اس کے ساتھ میری پہلے بھی یہ رائے تھی اور اس رائے پر اب بھی قایم ہوں کہ یہ معاہدہ بھی (جو بہر صورت انسانی کاموں میں سے ایک کام ہے اور اس لئے حد کمال سے دور ہے) تمام دوسرے انسانی اعمال کی طرح ہمیشہ اصلاح طلب اور لائق ترمیم رہیگا لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ زمانہ ہمیں خود بتا دیگا کہ اس میں کہاں کہاں کمزوری پائی جاتی ہے۔ محض ترمیم کی خواہش ترمیم کے لئے کافی وجہ نہیں ہے اور نہ اس سے غلطیوں کی روک تھام ہی ہوسکتی ہے معاہدوں کی ترمیم کے لئے قوانین کی ترمیم کی طرح اس بات کی مناسب دلیل درکار ہوتی ہے کہ آیا ترمیم کی ایسی صورت ممکن ہے جو منتہائے مقصود کے عین مطابق ہو۔ اس کے لئے ظاہر ہے طویل تجربہ درکار ہے۔ معاہدوں کی ترمیم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے لئے پہلے معاہدہ کرنے والوں کے باہمی اخلاص و اعتماد سے مناسب فضا تیار کی جائے۔ اس سے ترمیم کا کام ممکن ہی نہیں بلکہ آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے سمجھوتہ کو زیادہ دنوں قیام نہیں جس کے مصالح فریقین کے نزدیک ثابت نہ ہوں اور نہ ایسے کسی معاہدے کی کوئی وقعت ہوسکتی ہے جس میں فریقین کے فوائد مسلم نہ ہوں۔ یہی وہ اسباب ہیں جن کی بنا پر معاہدہ کرنے والے فریقین کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ رقت نظر اور خلوص نیت کے ساتھ معاہدہ کے نفاذ کے سلسلے میں عمل پیرا ہوں۔

یہ دوستی و یگانگت کا مصری انگریزی معاہدہ مصر کو صاف طور پر بتاتا ہے کہ اسے موجودہ نازک حالات میں اپنے حلیف کی مدد کس طرح کرنا چاہئے۔ سلطنت برطانیہ جرمنی اور اطالیہ کے ساتھ ایک عالمگیر جنگ میں مشغول ہے جسکے شعلے مصر و سوڈان ہی میں نہیں بلکہ بحر روم کے تمام مشرقی کنارے تک پھیل گئے ہیں۔ مصر نے بھی اس معاہدہ کی دفعہ ۔ کے مفاد کے مطابق اس نازک موقع پر اپنے حلیف کی امداد کے سلسلے میں کچھ وعدے کئے ہیں جن کا خلوص نیت و اعتماد کا ساتھ پورا کرنا اس کے لئے خاص طور پر ضروری ہے۔ یہ معاملہ اب صرف سلطنت برطانیہ یا نہر سوئز ہی کی سلامتی سے متعلق نہیں رہا ہے۔ بلکہ اس کا تعلق خود مصر کے مستقبل سے ہے۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بات کو نہ بھولیں کہ پختہ وعدوں کے ایفا کے لئے یہ لازمی ہے کہ جہاں تک مصر کا تعلق ہے اسے ان بنیادی اصولوں میں جو اس کی ابتدائی مستقل سیاسی زندگی کے لئے رہنما ثابت ہوں گے۔ سب سے پہلے جگہ دی جائے۔ اس عالمگیر مصیبت میں مصر کی جو حیثیت اس کے حلیف کے لحاظ سے ہے۔ اس کی بنا پر واجب ہے کہ وہ ایفائے وعدہ کی مثال قائم کردے۔ ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر ہم نے ایک مستقل قوم کی حیثیت سے اپنی زندگی کی ابتدا اپنے وعدوں کی خلاف ورزی سے کی تو ہم سب لوگ فرداً فرداً اور بحیثیت ایک قوم کے تمام قوموں کی نظروں میں خواہ ان سے ہمارا کوئی رشتہ ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ دوست ہوں یا دشمن ساری عزت و آبرو کھو بیٹھیں گے۔

قوم کے ہونے کے ہمارا بنیادی فرض ہے۔

ہم ایک چھوٹی سی امن پسند قوم ہیں جسے کسی قسم کی حرص و طمع دامنگیر نہیں۔ ہماری آرزو یہ ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں اور تمام دوسرے ممالک کے ساتھ دائمی امن کی زندگی گزاریں تاکہ اس امن و چین کی برکت سے ہم اپنی اندرونی حالت کو سدھار سکیں لیکن اسی کے ساتھ ہمیں اپنی آزادی و حریت کی قدر ہے اور حتی الوسع اس کی حفاظت کے لئے اور ہر اس سلطنت کا مقابلہ کرنے کے لئے جسے ہمارے ملک کے خلاف کسی جارحانہ کارروائی کرنے کا خیال بھی ہو پوری طرح تیار ہیں۔

یہی پوری قوم کا ارادہ ہے اور اس بارے میں پچھلی مصری وزارت نے اپنا طریقہ کار متعین کر لیا تھا اب مصری پارلیمنٹ نے بھی یہ طے کر دیا ہے کہ مصر اس وقت تک جنگ میں شریک نہیں ہوگا۔ جب تک اطالیہ اس کے خلاف حسب ذیل تین طریقوں میں سے کسی طریقہ سے جارحانہ اقدام نہ کرے گا۔

(۱) اگر اطالوی لشکر مصر کی سرزمین میں داخل ہو کر پہل کرے۔

(۲) اگر مصری شہروں پر بمباری کی گئی۔

(۳) اگر مصر کے فوجی مقامات پر ہوائی حملے کئے گئے۔

یہی وہ طریقہ کار ہے جسے پچھلی حکومت نے تیار کیا تھا اور جسے موجودہ حکومت نے طے کر لیا ہے۔ یہ وہ طریق کار ہے اگر اس پر خلوص نیت اور باہمی امداد کے صحیح جذبہ کے ماتحت عمل کیا جائے تو یہ بالکل صاف اور کھلا ہوا ہے یہی وہ طریقہ کار ہے جس میں کوئی ایسی پیچ نہیں سوائے ایک لفظ کے جو خاص کر فقرہ اول میں آیا ہے۔ جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ مصر کے لئے اس صورت میں اپنا دفاع ضروری ہو جائے گا اگر اطالیہ اس کی سرزمین میں داخل ہو کر پہل کرے۔ ظاہر ہے لفظ "داخل ہو کر" کے بعد اس آخری لفظ "پہل کرے" کا کوئی موقع نہیں ہے۔ میں اس بارے میں صرف اتنا عرض

...نہیں لی ہے کیونکہ دونوں سلطنتوں نے حتی الوسع اس کی دلجوئی کرنے اور اس کے خلاف لڑنے سے گریز کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار

الہ آباد ۱۳ اکتوبر۔ آج رات کو ۸ بجے چھیوکی میں پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کر لیا گیا۔ پنڈت جی مہاتما گاندھی سے بات چیت کرنے کے بعد کلکتہ میل سے الہ آباد واپس آرہے تھے جب آپ الہ آباد سے ۵ میل کے فاصلہ پر چھیوکی میں ٹرین تبدیل کر رہے تھے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آئے اور پنڈت جی سے کہا کہ آپ گرفتار ہیں۔ اس کے بعد آپ کو ایک موٹر کار میں بٹھا کر لے جایا گیا۔ جو اسٹیشن پر منتظر کھڑی تھی۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایل این آغا سٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس الہ آباد ایک سب انسپکٹر کے ساتھ پنڈت جی گرفتار کرنے چھیوکی گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی کو گورکھپور کی چند قابل اعتراض تقریروں کی بنا پر ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۳۸ (۱) کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورکھپور نے ۲۸ اکتوبر کو وارنٹ جاری کیا تھا۔

مولانا احمد سعید کی گرفتاری

دہلی یکم نومبر۔ مولانا احمد سعید صاحب نائب صدر جمعیۃ العلماء ہند کو کل پونے تین بجے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس مولانا صاحب کے مکان پر پہونچی۔ اور انھیں گرفتاری کی اطلاع دی۔ مولانا اسی وقت پولیس کے ہمراہ تھانہ مغل بازار تشریف لے گئے۔ کل ہی شام کو مولانا کو اعظم گڑھ لے جانے کا انتظام کیا گیا۔

وائسرائے کی میعاد میں توسیع

دہلی یکم نومبر۔ برطانی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہز مجسٹی ملک معظم نے ہز ایکسیلنسی مارکوئس آف لنلتھگو وائسرائے و گورنر جنرل ہند کی میعاد میں اپریل ۱۹۴۲ء سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی ہے

"آگ کا گولہ" ضبط

پٹنہ ۱۳ اکتوبر۔ دیوان کندن لال کی تالیف کی ہوئی کتاب

صرف تین ماہ کیلئے رعایت

حمائل شریف (خورد)

یورپ کے کتب خانے مشرقی جواہرات علمیہ سے مالامال ہیں۔ ہم اس علمی ورثہ سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست ایرانیوں نے اس طرف توجہ کی اور مطبع کاویانی کے نام سے ایک مطبع اور دارالاشاعت قایم کر کے فارسی، عربی، ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شایع کیا۔ یہ حمائل شریف بھی اسی مطبع کی مطبوعہ ہے۔ کاغذ اور چھپائی انگلستان، ہالینڈ، شام اور مصر سے جیسی کتابیں چھپ کر نکلتی ہیں ان سے اعلیٰ ہے۔ سائز جیبی ہے۔ پہلے ہدیہ ہے تھا۔ اب صرف تین ماہ کے لئے عہ کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حمائل شریف (کلاں)

فاطمۃ الکبریٰ بنت جناب محمد دین صاحب خوشنویس کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو حال ہی میں شایع ہوئی ہے کتابت کی دلاویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہتر عربی خوشنویس ہونے کی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمائشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال اور اعلیٰ حضرت نواب صاحب حیدر آباد دکن نے ہدیے اور وظائف پیش کئے ہیں۔ حمائل مترجم ہے اور ترجمہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہدیہ مجلد ۳؎

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی (۲) مکتبہ جامعہ لوہاری دروازہ (۳) مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ (۴) مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳ (۵) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور (۶) کتاب خانہ عابد شاپ حیدر آباد دکن

چھتراج کنور وغیرہ تعلقدار رام گنج تحصیل پٹی فریقثانیاں سائلان

بنام ۔ ۱ . ماہا بخش سنگھ ولد نامعلوم قوم چھتری ساکن براہم پور پرگنہ وتحصیل پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۲ ۔ مسماۃ گنگا کنور زوجہ نہ معلوم 〃 〃 〃
۳ ۔ جگنا تھ سنگھ ولد نہ معلوم 〃 〃 〃
۴ ۔ کاشی سنگھ 〃 〃 〃 〃
۵ ۔ صورت سنگھ 〃 〃 〃 〃
۶ ۔ رام بد ریہ سنگھ 〃 〃 〃 〃
۷ ۔ سری پت سنگھ 〃 〃 〃 〃
۸ ۔ مسماۃ سجھاری کنور بیوہ نہ معلوم 〃 〃 〃
۹ ۔ بھگوتی پرشاد سنگھ ولد نہ معلوم 〃 〃 〃
۱۰ ۔ سنکری بخش سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۱ ۔ مسماۃ کنور 〃 〃 〃 〃
۱۲ ۔ رام داس سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۳ ۔ رام ادہار سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۴ ۔ رام پال سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۵ ۔ رام پتی سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۶ ۔ مدسری سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۷ ۔ بھگنی سنگھ 〃 〃 〃 〃
۱۸ ۔ سنت بخش سنگھ ولد امید سنگھ ساکن کلائیں 〃 〃 〃
۱۹ ۔ رندھیر سنگھ ولد مکرن سنگھ قوم چھتری ساکن کلائیں پرگنہ پٹی 〃 〃
۲۰ ۔ گلاب سنگھ ولد مکرن 〃 〃 〃 〃 〃
۲۱ ۔ جبر سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۲۲ ۔ دوارکا سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۳ ۔ رام پرس سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۴ ۔ بھگوتی پرشاد سنگھ ولد مہابیر سنگھ 〃 〃 〃 〃
۲۵ ۔ گیا دین سنگھ ولد مہابیر سنگھ قوم چھتری ساکن کلائیں پرگنہ وتحصیل پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۲۶ ۔ جے سری سنگھ ولد نہ معلوم 〃 〃 〃 〃 〃
۲۷ ۔ مہادیو سنگھ ولد اہیرن سنگھ 〃 〃 〃 〃
۲۸ ۔ رام مالک سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃
۲۹ ۔ رام دیو سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃
۳۰ ۔ بکرماجیت سنگھ 〃 〃 〃 〃 〃
۳۱ ۔ مدسری سنگھ ولد رام دین سنگھ 〃 〃 〃 〃
۳۲ ۔ اودیریج سنگھ ولد رسال سنگھ 〃 〃 〃 〃
۳۳ ۔ اودر مال سنگھ 〃 〃 〃 〃
۳۴ ۔ درگپال سنگھ 〃 〃 〃 〃
۳۵ ۔ بلدیو سنگھ ولد نہ معلوم ساکن دیبا نواں پرگنہ وتحصیل پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۳۶ ۔ سہدیو سنگھ ولد کالکا سنگھ ساکن سرائے بھکھاری 〃 〃 〃
۳۷ ۔ کامتا سنگھ ولد رام سروپ سنگھ 〃 〃 〃
۳۸ ۔ موسئی سنگھ ولد مٹرو سنگھ قوم چھتری ساکن مہر تحصیل شاہ گنج ضلع جونپور
۳۹ ۔ شنکر سنگھ مدرس مدرسہ سونپورا پرگنہ پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۴۰ ۔ مسماۃ بھاگیرتی کنور بیوہ گنگا سنگھ ساکن مہر تحصیل شاہ گنج ضلع جونپور
۴۱ ۔ منور جیلی سنگھ ولد چندکا سنگھ ساکن مہندر پرگنہ وتحصیل شاہ گنج ضلع جونپور
۴۲ ۔ اندربلی سنگھ ولد دول سنگھ 〃 〃 〃 〃
۴۳ ۔ جانکی سنگھ ولد شیو نرائن سنگھ 〃 〃 〃
۴۴ ۔ ٹھکرائن جیراج کنور تعلقدار برحصہ پٹی سیف آباد پرگنہ پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۴۵ ۔ جوکھئی } پسران شنبیر } اقوام بقال ساکنان لشن گنج تحصیل کادیپو
۴۶ ۔ اندر }
۴۷ ۔ سرجو ولد منوہر } ضلع سلطانپور
۴۸ ۔ بھگوتی پرشاد سنگھ ولد اودت سنگھ ساکن مسو نپورا پرگنہ پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۴۹ ۔ مسماۃ ستراج کنور بیوہ گوپال سنگھ ساکن 〃 〃 〃 〃
۵۰ ۔ سورسیدیال سنگھ ولد بجے بہادر سنگھ ساکن سونپورہ پرگنہ پٹی ضلع پرتاب گڑھ
۵۱ ۔ رامپال سنگھ ولد رام لوٹن سنگھ 〃 〃 〃
۵۲ ۔ مسماۃ دہیراجی کنور بیوہ بلدیو سنگھ چھتری 〃 〃 〃
۵۳ ۔ رامدیو سنگھ ولد گیا پرشاد 〃 〃 〃 〃
۵۴ ۔ مسماۃ دہرم راج کنور بیوہ نہ معلوم 〃 〃 〃
۵۵ ۔ سرنید بہادر سنگھ ولد گوبند دیال سنگھ 〃 〃 〃
۵۶ ۔ ناگیشور سنگھ ولد نہ معلوم 〃 〃 〃
۵۷ ۔ جیندی سنگھ 〃 〃 〃 〃
۵۸ ۔ سری راج کنور 〃 〃 〃 〃
۵۹ ۔ رام پرشاد سنگھ 〃 〃 〃 〃

غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۴۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مفرم عدالت اسپیشل جج
درجہ دویم پرتاب گڑھ

ثبت مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۴۵

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

سری ٹھاکر جی مدعی بنام بہاری وغیرہ مدعا علیہ

بنام مسماۃ رنیاں زوجہ بارجن قوم اہیر ساکن موضع ماتی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور و رام دیال ۔ بھوجا ۔ گنگا پرشاد ۔ دبی پرشاد اقوام اہیر ساکنان موضع کھجوا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۸ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ نومبر سنہ ۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت

ثبت مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر
سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۵ شوال المکرم ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۶

ادبیات

رنگین ماضی کی یاد میں

از جناب سروش عسکری صاحب طباطبائی لکھنوی

وہ دور یاد ہے جب تھا یہ اہتمام ترا؟
مرے لئے تھی فقط تیری بزم آرائی!
تری نگاہ سے وابستہ میری ہستی تھی
دعائے جلوۂ تازہ، نمائشِ گیسو،
اِدھر نظارہ متاعِ کلیمِ درد امن
لگی سے دل کی بھڑکتی ہوئی وہ پیاس مری
وہ تیرا ناز سے گیسو میں منھ چھپا لینا
شرابِ تندِ محبت سے مست ہو ہو کر
وہ میرے دل کے ہر احساس کی پذیرائی
وہ گفتگو سے شگوفے نہال میں آنا
مشامِ جاں میں وہ مشک و عبیر کی لپٹیں
وہ تیری شوخیِ گفتار، میری بیتابی
وہ دن کو تابِ شکن برملا ملاقاتیں
وہ شاخِ گل کے لچکنے کا دلفریب سماں
تری نظر میں سمانے کی کوششیں میری
وہ کیف بار و جنوں خیز چاندنی راتیں
دہکتے داغِ جگر اور کھولتے آنسو
وہ جلتی دھوپ میں کچی کلی کا کمھلانا
وہ دل کی آنچ سے چہرہ کا تمتما اٹھنا
وہ تیرے قلب میں چبھتی ہوئی نگاہ مری
تمام عمر کو خمیازہ کشش بنا کے رہا!
کبھی تھیں لطفِ تخاطب کی عشرتیں حاصل
کہاں وہ لذتِ وصل اور کہاں یہ زہرِ فراق!

کہ خاص میرے لئے تھا یہ لطفِ عام ترا
مرے لئے تھا فقط نامہ و پیام ترا
مرے خیال کا پابند تھا نظام ترا
یہ ذکرِ صبح مرا اور وہ وِردِ شام ترا
تجلیوں سے اُدھر رشکِ طُور بام ترا
وفا کی مے سے چھلکتا ہوا وہ جام ترا
یہ کہہ کے "صبح مری اور سوادِ شام ترا
بساطِ دل پہ بہکتا ہوا خرام ترا
نیازِ عشق کا اللہ رے احترام ترا
وہ نو بنو، چمن اندر چمن کلام ترا
وہ بوئے زلف سے مہکا ہوا پیام ترا
وہ میری پاک محبت پہ اتہام ترا
وہ چھپ کے راتوں کو ملنے کا انتظام ترا
ادا سے پھیر کے منھ، رخصتی سلام ترا
وہ میری روح میں بسنے کا اہتمام ترا
اُفق پہ دل کے وہ تاباں مہِ تمام ترا
فضائے درد میں وہ حسنِ برق فام ترا
وہ کمسنی تری اور سوزِ ناتمام ترا
وہ تیز آنچ میں غم کی عیارِ خام ترا
وہ میری روح میں رچتا ہوا پیام ترا
کنارِ شوق میں دم بھر کا وہ قیام ترا
فغاں لبوں پہ اب آتی ہے گونج نام ترا!
نگاہِ لطف! کہ مرتا ہے تلخ کام ترا!!

دنیائے اسلام

ترکی یونان کی مدد پر تیار ہے!

لندن بذریعہ بحری تار

"ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے:-

۲۹ تاریخ سرکاری طور پر اس بات کا اعلان کیا گیا کہ ابھی تک حکومت یونان نے حکومت ترکی سے مدد کی درخواست نہیں کی ہے۔

موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب تک بلغاریہ یونان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریگا اس وقت تک ٹرکی کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کریگا۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے فی الحال ٹرکی کی جد و جہد کامل طور پر فوجی سامان اور سپاہیوں کی فراہمی میں محدود رہے گی۔ ٹرکی ہر امکانی صورت سے اس بات کا کوشاں رہے گا کہ یونان اور برطانیہ کی کوششوں میں آسانیاں پیدا کرے۔

استنبول کی آئی ہوئی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ یونان پر اطالیہ کی حملہ کی خبر نے یہ اثر کیا کہ ان تمام جوان یونانیوں نے جو کہ ٹرکی میں مقیم ہیں یونان کے قونصل کو آ کر گھیر لیا اور اس بات کی درخواست کی کہ ان کو وطن جانے کی اجازت دیجائے تاکہ وہ ملک کی حفاظت کے لئے صف اول میں نظر آئیں ٹرکی پر یک زبان ہو کر یونان سے اظہار ہمدردی کر رہا ہے اور اطالیہ کو بہت برا کہ رہا ہے اور اس کے مطالبات کو بالکل ناقابل قبول بتاتا ہے۔ جنرل میٹکیساز کی بہادرانہ جواب کی بابت عام رائے یہی ہے کہ وہ بہترین اور مناسب ترین جواب ہو سکتا تھا۔

روزنامہ "اقدام" کا نعرہ ہے زندہ باد یونان ہم کو فخر ہے کہ ایسی قوم ہماری حلیف ہے۔

ینی صباح لکھتا ہے کہ ہم آزادی سے اعلان کرتے ہیں کہ اگر بلغاریہ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایجین کا رُخ کیا تو وہ اپنے مقابلہ میں ٹرکی کو استادہ پائے گا۔

برلن میں جرمن سفیر متعینہ ترکی کی طلبی!

لندن بذریعہ خاص بحری تار

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم انقرہ رقمطراز ہے:-

فان پیپن جرمن سفیر متعینہ ترکی —— ترکی جمہوریت کی سال گرہ کی تقریبوں میں حصہ لینے کے بعد برلن روانہ ہو گیا۔ اس کی اس اچانک روانگی کے متعلق انقرہ میں بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر دوسرے قیاسات درست نہیں ہیں۔ تو کم از کم اس کی تہ میں یہ بات ضرور ہے کہ ہٹلر یونان پر اطالوی حملہ کے بارے میں ترکی کے تاثرات معلوم کرنے کا خواہش مند ہے۔

اگر فان پیپن نے صحیح رپورٹ پیش کر دی۔ تو وہ ہٹلر کے لئے تسلی بخش نہ ہوگی۔ محوری طاقتوں کے اس تازہ ترین جارحانہ کارروائی سے ترکوں میں سخت جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ یونانیوں کی دلیرانہ مزاحمت پر اظہار طمانیت کر رہے ہیں۔ جب برطانوی اور یونانی سفیر سڑکوں پر سے گذرتے ہیں تو لوگ پر جوش نعروں سے انکا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور جب ترک ہوٹلوں میں ریڈیو پر لندن سے ترکی پروگرام سنتے ہیں۔ تو وہ برطانی قومی ترانہ کی آواز سن کر از راہ ہمدردی استادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک غیر معمولی بات ہے ترکی نے قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کی فلاح و بہبود کا تمام تر انحصار محوری طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے پر ہے۔

انقرہ کے ترکی حلقوں میں اب تک اس امر پر اظہار تعجب کیا جا رہا ہے کہ اطالیہ ایسی جارحانہ کارروائی کیوں کی جس کے لئے وہ طیار نہ تھا۔ البانیہ میں جتنی اطالوی فوج موجود ہے۔ اس کی وجہ سے اطالیہ کو کوئی خاص تقویت حاصل نہیں ہو سکتی۔ البتہ البانیہ میں اطالوی فوج کی کمی سے برطانیہ کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

سرکاری اخبار "الوس" نے نہایت صفائی کے ساتھ اس مسئلے کے بارے میں ترکی کے خیالات اور جذبات کو پیش کر دیا ہے۔

اس نے یہ دلچسپ سوال بھی کیا ہے کہ اگر اطالیہ اپنی طاقت کی نمائش ضروری سمجھتا ہے۔ تو وہ بحرہ روم میں اور فضاؤں میں برطانیہ کے ساتھ کیوں جنگ نہیں کرتا۔ اور افریقہ جارحانہ اقدامات کیوں نہیں کرتا۔ اس نے ایک چھوٹی اور کمزور ہمسایہ سلطنت پر کیوں حملہ کیا ہے۔

ترکی نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ محوری طاقتیں کسی قانون کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ صرف طاقت کی قایل ہیں اور دوسری قوموں کے لئے ان کے پاس غلامی کے تحفہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جریدہ مذکور نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اطالیہ کے اس اقدام سے برطانیہ کے محاذ کی اخلاقی اور مادی تقویت حاصل ہوگی۔

کیا ٹرکی نے بلغاریہ کو متنبہ کیا ؟

"ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے یونان کی قلمرو میں برطانوی فوجیں اترنے کی خبر نے ٹرکی میں بہت جوش پیدا کر دیا ہے۔ ترکوں کو وثوق کے ساتھ اُمید تھی کہ برطانیہ اٹلی کے اور یونان کے جھگڑے سے ضرور فائدہ اٹھائے گا تاکہ رومانیہ اور اٹلی کے قریب ایسے ہوائی اڈے حاصل ہو جائیں جس سے وہ بمباری کر سکے۔ ترکوں کو سخت حیرت ہے کہ مسولینی نے برطانیہ کو یہ موقعہ کیوں دیا۔

یہاں اس قسم کی خبروں پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا رہا ہے کہ جرمنی اپنی فوجیں ڈینیوب کی طرف اور سمندر میں کانسٹانزا کی طرف سے رومانیہ لے جا رہا ہے اگر یہ خبریں سچی بھی مان لی جائیں تو ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے کیونکہ ۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش عشرت مستقل میں ہے
زمانہ ہر بھی ہی ہو جو تیرے سے دل بر ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۶

مرکزی اسمبلی میں گرما گرم تقریریں

مرکزی اسمبلی کے اجلاس دہلی میں فائنینس بل پر تمام بحث کے سلسلہ میں خوب گرما گرم تقریریں ہوئیں جن میں سے بعض تقریروں کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مسٹر ستیہ مورتی مرکزی اسمبلی میں جب فائنینس بل پر بحث چھڑی تو مخالف پارٹی کی طرف سے مسٹر ستیہ مورتی نے بحث شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ کانگرس پارٹی محسوس کرتی ہے کہ اس بل کے ذریعہ تمام دنیا خاص کر غیر جانبدار ملکوں پر واضح کرنا مقصود ہے کہ ہندوستان تہ دل سے اس لڑائی میں برطانیہ کی امداد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس لڑائی میں ہندوستان کو اس سے مشورہ کئے بغیر شامل کر لیا گیا ہے۔ اور مجھے شبہ ہے کہ آیا اس کے متعلق وائسرائے نے حکومت ہند سے بھی مشورہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے جنوبی افریقہ۔ آئرلینڈ اور مصر کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ اول الذکر جنرل سمٹس کی قابلیت کی وجہ سے صف میں شامل ہے۔ اور مؤخر الذکر دونوں ملک ابھی تک غیر جانبدار ہیں۔

مسٹر گرفتھ یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر گرفتھ نے جو کہ اس طبقہ کے بہترین مقرر شمار ہوتے ہیں کہا کہ لڑائی جو پہلے ۶ ہزار میل دور تھی اب ہندوستان سے صرف دو ہزار میل رہ گئی ہے گویا خطرہ ہمارے دروازہ پر ہے اسلئے ہندوستان کو حکومت کے رویہ سے کچھ بھی شکایتیں ہوں وہ جنگی کوششوں سے غافل اور بے پرواہ نہیں رہ سکتا۔

آپ نے بتایا کہ جدید سپاہی کو مسلح کرنے اور تربیت دینے میں کتنا وقت لگتا ہے اس تھوڑے عرصہ میں بہت بڑی ہندوستانی فوج تیار کرنا ممکن نہیں ہے۔ مسٹر گرفتھ نے کانگرس کے رویہ پر نکتہ چینی کی کہ وہ ہٹلر ازم کے خلاف بھی ہے اور اپنے ملک کی حفاظت بھی نہیں کرنا چاہتی کانگرس پارٹی کی طرف سے مسٹر گرفتھ کی تقریر میں کئی بار مداخلت کی گئی۔

سر یامین خاں سر یامین خاں (ممبر مسلم لیگ پارٹی) نے اخراجات کے متعلق حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ حکومت ہند نے بہت فضول خرچی کی ہے اور جب تک حکومت ہمیں یہ یقین نہ دلادے کہ اس نے جائز طریقہ پر رقمیں خرچ کی ہیں اسوقت تک ہم اس بل کی حمایت نہیں کر سکتے اگر حکومت اب تک قاعدے سے خرچ کرتی تو اس بل کے پیش کرنے کی نوبت نہ آتی حکومت نے امور سلطنت کو اس درجہ صیغہ راز میں رکھا کہ بہت سے معاملوں میں اسٹینڈنگ فائنینس کمیٹی سے بھی مشورہ نہیں لیا گیا حالانکہ یہ قریب قریب یقینی تھا کہ یہ کمیٹی حکومت کے اخراجات کو منظور کر لیتی بہت سی تقرریاں بالا بالا کر لی گئیں اور کانگرس پارٹی کی عدم موجودگی سے بھی فائدہ اٹھایا گیا سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں جو تقرریاں کی گئی ہیں ان میں خاص طور سے زیادہ تنخواہیں دی گئیں۔ سر یامین خاں نے اپنی تقریر کے آخر میں کانگرس پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی یہ پالیسی ٹھیک نہیں ہے کہ کبھی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے اس سے ملکی مفاد کو سخت نقصان پہونچتا ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اجلاس میں برابر حاضر رہیں۔

مولانا ظفر علی خاں فائنینس بل پر تقریر کرتے ہوئے مولانا ظفر علی خاں نے دریافت کیا کہ "ملک کو یہ کس طرح معلوم ہو کہ روپیہ حقیقتاً ہندوستان کے ڈیفنس کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے؟ ہندوستان پر اعتبار نہیں کیا گیا۔ جن چیزوں میں دلچسپی نہ ہو اس کے لئے روپیہ دینا انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ آپ نے کہا کہ جب کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنا دہلی کا ریزولیوشن پاس کیا تو اسوقت برطانوی حکومت کے لئے ہندوستان سے سمجھوتہ کرنے کا سنہری موقع تھا۔

آپ نے کہا کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار ہو سکتے ہیں تو جنرل ہرٹ زوگ اور مسٹر ڈی ویلرا کو کیوں گرفتار نہیں کیا جا سکتا؟ جب آئرلینڈ اور جنوبی افریقہ کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ جو روتیہ چاہیں اختیار کریں تو ہندوستان کو یہ آزادی دینے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مجھے یقین نہیں کہ جنگ کے بعد آزادی پکے ہوئے سیب کی طرح ہندوستان کی گود میں ٹپک پڑے گی۔ اسوقت برطانوی حکومت کے نام پر ہندوستان سے دل کھول کر جو فیاضانہ وعدے کئے جا رہے ہیں اگر انہیں پورا نہ کیا گیا تو سب سے پہلے میں علم بغاوت بلند کروں گا (تالیاں) سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی دو جماعتیں ایک دوسرے سے زیادہ آپس میں قریب تر ہیں تو وہ مسلم لیگ اور کانگرس ہیں (پھر تالیاں) یہ ہمارا کام ہے کہ مل کر بیٹھیں اور ایسا فارمولا تیار کریں جو فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔ ایسا فارمولا موجود ہے جس کے متعلق مسٹر جناح ہمیں پہلے ہی بتا چکے ہیں۔

مسٹر ال۔ سی۔ الیس یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر ال سی الیس نے کہا کہ ٹرنک ٹیلی فونوں پر ۱۰ فیصدی سرچارج کی علاوہ مجھے یوروپین گروپ کی طرف سے ممبر مالیات کی پیش کردہ تمام تجویزوں سے اتفاق ہے۔ ٹرنک ٹیلی فونوں پر ۱۰ فیصدی سرچارج کی جو تجویز ہے۔ اس پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔

مسٹر پرکاش مسٹر سری پرکاش نے ڈیڑھ گھنٹے تک ایک طویل تقریر کی جس میں کہا کہ آج حکومت کے ذمہ داروں کے سامنے تصویر کا وہ رخ پیش کرنا چاہتا ہوں جو ہم روز نہیں دیکھتے آپ نے دعوے کے ساتھ کہا کہ یہ تصویر ملک کے حقیقی حالات کا عکس پیش کرتی ہے۔ سب سے پہلے میں ان عورتوں اور بچوں کو ہمدردی کا پیغام بھیجنا چاہتا ہوں جو حملہ کا شکار ہوئے ہیں۔

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جس طریقہ پر معزز لوگوں کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اندھا دھند گرفتار کر کے غیر معین مدت کے لئے جیل بھیجا جا رہا ہے اس کی میں مذمت کرتا ہوں اس سلسلہ میں آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو، پنڈت پالیوال اور پروفیسر رنگا کی گرفتاری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ان سزا یابوں کو ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں قربانی تعبیر کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ آزادی کے لئے لڑی جا رہی مگر میرے نزدیک آزادی یہ ہے کہ باہر سے آکر کوئی دوسروں پر حکومت نہ کرے۔ پس تاوقتیکہ یہ نہ بتایا جائے کہ ہندوستان کو آزاد کرنے کے لئے فلاں فلاں قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ فائنینس بل کی تائید کرنے کی درخواست کرنا بیکار ہے۔

مسٹر عبد القیوم مسٹر عبد القیوم نے فرمایا کہ کوئی ہندوستانی یہ نہیں چاہتا کہ یہاں انگریزی حکومت کی جگہ کوئی دوسری حکومت قائم ہو۔ ہم محض آقاؤں کی تبدیلی نہیں چاہتے۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ جنگ ہندوستان کے ڈیفنس کے لئے یا برطانوی مخصوص مفادوں کی حفاظت کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ کیونکہ اب جنگ کے مقصد بدل گئے ہیں پہلے تو کہا گیا تھا کہ ہم جمہوریت کے لئے لڑ رہے ہیں مگر اب کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔

دس اور محوری طاقتیں

وزیر اعظم و وزیر خارجہ روس موسیو مولوٹوف کی برلن میں آمد یورپ کے تازہ حالات کی رفتار اور جرمنی، جاپان اور اٹلی کے درمیان معاہدہ کا منطقی نتیجہ ہے"۔ یہ ہے وہ سرکاری بیان جو کل جرمن دفتر خارجہ میں غیر ملکی اخبار نویسوں کو دیا گیا۔ بیان میں مزید لکھا گیا ہے کہ لڑائی کے وسعت اختیار کرنے اور برلن، روم اور ٹوکیو میں تیار ہونے سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ روس کی پوزیشن صاف طور پر واضح کر دی جائے۔ موسیو مولوٹوف کے برلن میں آنے کے مندرجہ ذیل مقصد ہیں:-

اول یہ کہ محوری طاقتوں کے ساتھ روس کے پولیٹیکل اور اقتصادی اشتراک عمل کی بنیاد مضبوط کی جائے۔ اور اس کے بعد جاپان کے ساتھ، دوئم جرمنی اور روس کے درمیان سمجھوتہ کی بنیاد کو زیادہ وسیع کرنے پر غور کیا جائے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں موسیو مولوٹوف کا دورہ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یورپ میں جو حالات رونما ہوئے ہیں، خاصکر جرمنی اٹلی اور جاپان کے درمیان معاہدہ ہونے سے جو صورت پیدا ہو گئی ہے اس سے جرمنی اور روس کے مشترکہ مفاد کو کسی طرح بھی کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد سے جرمنی اور روس کے درمیان اشتراک عمل اور زیادہ بڑھ گیا ہے اور غیر ملکی پروپیگنڈہ میں الزامات کے برعکس اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ بیان کے آخر میں لکھا ہے کہ برلن میں موسیو مولوٹوف کے ساتھ گفتگو بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ جرمنی اور روس کے درمیان مستقل اور مکمل تعاون کا ایک اہم پہلو ہے۔

اس سلسلہ میں فرانسیسی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ برلن میں بات چیت کے بعد ماسکو میں سلسلہ بات چیت جاری رہے گا۔ جب مولوٹوف واپس چلے جائیں گے۔ ماسکو کے پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ موسیو سٹالن کو بات چیت کا حال بتلانے کے بعد موسیو مولوٹوف جرمن اور جاپانی سفیروں سے مشورہ کریں گے اور بہت ممکن ہے کہ اٹلی اور ترکی کے نمائندوں سے بھی بات چیت کی جائے۔

آئینہ کان پور

ایگزیکیٹو افیسری کا عہدہ کانپور میونسپلبورڈ کی ایگزیکیٹو افیسری کی جگہ کے لئے اگرچہ امیدواروں کی تعداد بہت طویل ہے مگر اس سلسلہ میں جن لوگوں کے نام لئے جا رہے ہیں وہ حسب ذیل ہیں کہ:-

پنڈت سری رتن شوکل۔ مسٹر شیو بہادر سکینہ۔ مسٹر الیس ساین سکنڈ۔ مسٹر ہری کشن ماتھر۔ مسٹر مہندر سنگھ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ میونسپلبورڈ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اس عہدہ کے تقرر کے لئے ایک خاص جلسہ کرے گا۔

استعفیٰ منظور کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے پنڈت سری رتن شوکل میونسپل کمشنر کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اس خالی جگہ کو بھرنے کے لئے بورڈ اپنے ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ میں انتظام کرے گا۔

کانگرس کنٹرول بورڈ کانگرس کنٹرول بورڈ نے میونسپلبورڈ کی ایگزیکیٹو افسری کی جگہ پر غور و خوض کرنے کے بعد ابھی خود کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور اس معاملہ کو مزید غور کرنے کے لئے سٹی کانگرس کمیٹی کے پاس بھیج دیا ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ اس وقت تک پنڈت سری رتن شوکل کانگرس کے امیدوار نہیں ہیں اور جس وقت تک سٹی کانگرس کمیٹی اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ نہ دے اس وقت تک کانگرس کے نام پر کسی کو کنویسنگ کرنے کا حق نہیں ہے۔

مزدور سبھا ۱۰ نومبر کو مزدور سبھا کونسل کا جلسہ ہوا جس میں پنڈت رتن شوکل ایم۔ ایل۔ اے کی ایگزیکیٹو افیسری کی امیدواری کی مخالفت کا رزولیوشن منظور ہوا اسی جلسہ میں مسٹر رام آسرے کونسل کے پریسیڈنٹ اور مسٹر ڈھوب جنرل سکریٹری منتخب کئے گئے۔

سبھا نے اپنے بورڈ کے قائمقام مسٹر ہری ہرناتھ شاستری اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی کو ایگزیکیٹو افیسری کی کنویسنگ کرنے اور کسی امیدوار سے وعدہ کرنے کے لئے روک دیا ہے۔

مسلم لیگ سٹی مسلم لیگ کی جنرل کونسل کا جلسہ عنقریب جلد ہونے والا ہے جس میں میونسپل بورڈ کے مسلم ممبران سے یہ درخواست کرنے کا رزولیوشن پیش ہوگا کہ جب تک کونسل کسی امیدوار کے حق میں فیصلہ نہ کرے وہ کسی امیدوار کی کنویسنگ نہ کریں اور نہ کسی امیدوار سے وعدہ کریں۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کانپور کی مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ "انٹی ریپریشن ڈے" کی ہڑتال میں وہ اسٹوڈنٹ یونین کا ساتھ نہ دیں گے کیونکہ طالب علموں کو سیاسی جد و جہد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

گرفتاری پنڈت شیو کمار ترپاٹھی اور مسٹر سمپالال گپتا کانگرس کارکنان ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت باندہ میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیئے گئے ہیں۔

کرائسٹ چرچ کالج پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج نے ایک گشتی چٹھی طالب علموں کے سرپرستوں کے پاس بھیجکر یہ وعدہ لینا چاہا ہے کہ ان کے لڑکے آئندہ اسٹرائک میں شامل نہ ہوں گے جن کے سرپرست یہ وعدہ نہ کریں گے ان لڑکوں کے نام کالج سے خارج کر دیئے جائیں گے۔

کالج ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء تک کے لئے بند کر دیا گیا ہے اسی درمیان میں یہ وعدے آجانا چاہئیں۔

کمرشیل میوزیم گورنمنٹ کی طرف سے صوبہ متحدہ کا ایک کمرشیل میوزیم کانپور میں قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے

ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے ایک اسکیم اس کے لئے بنائی ہے جو کہ میونسپل بورڈ کے پاس بھیجی ہے۔

جنوبی سیسہ مئو جنوبی سیسہ مئو وارڈ کا ایک جلسہ ہوا جس میں سوامی نیتانند کا صدارت سے استعفیٰ پیش ہوا اور فیصلہ ہوا کہ آپ سے پریسیڈنٹ رہنے کی درخواست کی جائے اسی جلسہ میں ۳ نومبر کے جلسہ کو خلاف ضابطہ قرار دیا گیا۔

ڈپرسڈ کلاس کان پور ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے میں گورنمنٹ کو ہر قسم کی امداد دی جائے۔

اسی جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ میونسپل بورڈ کانپور کے ڈپرسڈ کلاس کے ممبران ایگزیکیٹو افیسری کے اس امیدوار کو اپنا ووٹ دیں جس کا سلوک اچھوتوں سے اچھا رہا ہو۔

ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ سے وظیفوں کی رقم بڑھانے کی درخواست کی ہے اور اس پر زور دیا ہے کہ کوئی کانسٹی ٹیوشن جو بلا ان کی رائے کے بنایا جائیگا وہ اس کو منظور نہ کریں گے۔

یادگار ہارسین برادران نے مردانہ اور زنانہ اسپتالوں کے لئے سات لاکھ روپیہ کا شاندار عطیہ دیا ہے اس کی قدر دانی کے طور پر شہر میں ان کی کوئی یادگار قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔

پنشن یافتہ پولیس ضلع کان پور میں پنشن یافتہ پولیس ملازموں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک انجمن بنانے کی تجویز منظور کی گئی۔

آل انڈیا اردو کانفرنس آل انڈیا اردو کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کا ایک جلسہ عام جناب مسٹر گنگادھر ناتھ صاحب فرحت کے مکان پر منعقد ہوا جس میں حسب ذیل عہدیداران و ممبران انتظامیہ کمیٹی منتخب ہوئے۔

صدر۔ بیگم اعزاز رسول صاحبہ ایم۔ ایل۔ سی۔ ڈپٹی پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل۔

نائب صدر:- حضرت مولانا حسرت موہانی (۲) ڈاکٹر عبد الصمد صاحب (۳) پنڈت بہاری لال صاحب (۴) مسٹر آر۔ منوہر لال سکریٹری وائی ایم سی اے۔

جنرل سکریٹری مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت ایڈوکیٹ

سکریٹریز۔ (۱) مسٹر سری رام چاولہ بی۔ اے۔ (۲) مولوی سلیم ناطقی کانپوری

اسسٹنٹ سکریٹری۔ خان ریاض لیاقت صاحب

خزانچی۔ لالہ رام گوپال گپتا بی اے۔ بینکنگ ڈائرکٹر لکشمی رتن کاٹن مل کانپور۔

ارکان مجلس انتظامیہ۔ (۱) خواجہ عبد السلام صاحب (۲) پنڈت منوہر لال شاد صاحب باجپئی (۳) سعید محمد جامع صاحب (۴) نواب انور حسین صاحب (۵) سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری (۶) مولوی لیاقت اللہ خاں لطفی صاحب نظر بریلوی (۷) سید احمد حسین بی اے آنریری مجسٹریٹ کانپور (۸) مسٹر پرتاب بہادر پردھان ایڈوکیٹ کانپور (۹) بابو جگیشور دیال صاحب۔

شاہجہاں تھیٹر ۲ نومبر سے کانپور میں شاہجہاں تھیٹر سکور نشین کے مشہور آفاق اسٹاف کے ساتھ شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ اپنے تماشوں سے اہل شہر کو محظوظ کر رہی ہے۔

ایکٹنگ، سین سینریاں اور ساز و سامان کے لحاظ سے یہ کمپنی بہت اونچا درجہ رکھتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں کورنتھین کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے۔

گذشتہ بدھ سے کمپنی اپنا مشہور ڈرامہ "بہت سونے" کھیل رہی ہے جو حب الوطنی کے جذبات سے پر ہے۔

سبدِ گل

یورپ میں دو انجمنوں کو نہایت ہی دلچسپ اور پُر لطف خیال کیا جاتا ہے۔ ان دو انجمنوں میں سے ایک انجمن کا نام ہے "ننگوں کی انجمن"۔ اس انجمن میں جوان بیٹی باپ اور بھائی کے روبرو انتہائی بے تکلفی سے تمام کپڑے اُتار کر پھینک دیتی ہے اور بیٹا مادرِ شفقہ کے روبرو مادر زاد برہنہ ہو کر لاپرواہی کے ساتھ آداب بجا لاتا ہے۔ دوسری دلچسپ انجمن بوسہ بازوں کی انجمن ہے۔ جہاں بوسوں کی اقسام پر سالہا سال سے تحقیق اور تصدیق کی جا رہی ہے اس انجمن کا کام صرف بوسوں کی قسموں کی تحقیق ہی پر ختم نہیں ہو جاتا۔ اس تحقیق کے علاوہ باقاعدہ بوسہ بازی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور ممبروں اور ممبرنیوں کو بوسہ بازی کی پریکٹس بھی کرائی جاتی ہے۔

ان دو انجمنوں کے علاوہ ایک تیسری انجمن بھی ہے جو ان دونوں انجمنوں سے بازی لے گئی ہے۔ اس انجمن کا نام ہے "بچہ پیدا کرانے والی انجمن"۔ یہ انجمن جرمنی کے دارالسلطنت برلن میں واقع ہے اس انجمن کے صدر اعظم ہٹلر بہادر ہیں اس انجمن کا کام یہ ہے کہ یہ جرمنی کی عورتوں سے بچے پیدا کرائے۔

بچے پیدا کرنے والی عورتوں کو اس انجمن کی جانب سے انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر طرح ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے لیکن جو عورتیں بچے پیدا نہیں کرتیں انھیں زبردستی اس کے لئے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ بچے پیدا کریں۔ اور اگر وہ مجبور کرنے کے باوجود بھی بچے پیدا کرنے سے قاصر رہتی ہیں تو پھر انھیں جیل خانے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ جرمنی میں صرف شادی شدہ عورتوں ہی کو بچے پیدا کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہوگا۔ وہاں بچے پیدا کرنے اور پیدا کرانے کے لئے کنواری اور بیاہی کی کوئی تمیز نہیں ہر بالغ عورت خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کے لئے بالغ ہوتے ہی یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ نہایت تیزی کے ساتھ بچے پیدا کرنا شروع کر دے۔ چنانچہ کنواری لڑکیاں ان کی دقتوں کو محسوس کرتے ہوئے اس انجمن نے نوجوانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کنواری لڑکیوں کو حاملہ کر کے اس قومی اور ملی کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ جرمنی کے نوجوان نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دے رہے ہیں۔

اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آج کل یہ انجمن بڑی تشویش میں ہے۔ کیونکہ یکایک شادی شدہ جرمن عورتوں نے بچے پیدا کرنے کی ہڑتال کر ڈالی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال شادی شدہ عورتوں کے ہاں برائے نام بچے پیدا ہوئے ہیں۔ اس انجمن کا خیال ہے کہ کسی مخالف نے عورتوں کو ورغلا دیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں بڑی چھان بین ہو رہی ہے۔

شادی شدہ عورتوں کی اس بچہ ہڑتال کے بعد کنواری لڑکیاں انتہائی کوشش کر رہی ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کر کے بچوں کی پیدائش کی اس کمی کی تلافی کر ڈالیں لیکن بھلا وہ پرانی تجربہ کار عورتوں کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

بہر حال یہ انجمن یورپ کی دلچسپ ترین انجمن ہے اس انجمن کے کارناموں سے اندازہ لگا لیجئے کہ جرمنوں کا اخلاق کس قدر بلند ہے۔

پٹنہ میں خاکساروں کی رہائی

پٹنہ ۸ نومبر۔ بہار کے ۶ خاکساروں کے ایک دستہ کو پنجاب سے لا کر یہاں رہا کیا گیا ان خاکساروں نے پنجاب کے ایجی ٹیشن میں حصہ لیا تھا۔

ادبِ لطیف

محبوب کی یاد!

از جناب عبد الغنی صاحب منظر بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج کانپور

اے محبوب ہر شام کو جب میں ندی کنارے والے شکستہ جھونپڑے میں داخل ہوتا ہوں .... تمام فضا پر ایک سکوت کا عالم طاری ہوتا ہے لیکن دریا کا شور اس مہر سکوت کو رہ رہ کر توڑتا ہے ہر طرف سے سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں ...... تمام عالم عیش کی میٹھی نیند سوتا ہوتا ہے .... اس وقت اے محبوب عالم تنہائی میں ...... تیری یاد آتی ہے .... اور اے محبوب وہ دن یاد آتے ہیں جب چاندنی راتوں میں صحرا کی پُر خار جھاڑیوں سے گذرتا ہوا میں تجھ سے ملنے آتا تھا ...... اور اگر کسی دن دیر ہو جاتی تھی تو اے محبوب ...... تجھکو اپنے انتظار میں سراسیمہ اور پریشان اس شکستہ جھونپڑے کے دروازے پر کھڑا ہی پاتا تھا ...... تیری پریشانی سے حزن ملال کے آثار نمایاں ہوتے تھے ...... تیری متجسس نگاہیں ہر طرف مجھکو تلاش کرتی تھیں ...... اور جب میں آ جاتا تھا تو تیرا حزن و ملال مسرت میں تبدیل ہو جاتا تھا اور تو دور ہی سے میرے استقبال کو خندہ پیشانی سے دوڑتا تھا ...... اور اے محبوب پھر ہم دونوں ندی کے کنارے سے گذر کر اس شکستہ جھونپڑے میں داخل ہوتے تھے .... باتوں ہی باتوں میں پوری رات گذار دیتے تھے ...... آہ ...... یاد آتی ہیں وہ پریم کی باتیں ...... وہ محبت کی کہانیں ...... اور وہ حسین رنگین راتیں ..... یاد آتا ہے وہ وقت ..... جب صبح صادق نمودار ہوتی تھی ..... طیور صحرا یا دحق میں زمزمہ سرائی شروع کر دیتے تھے ...... ہمارے شکستہ جھونپڑے کا دیا بھی ٹمٹما کر بجھ جاتا تھا .... اور ہماری اس شکستہ جھونپڑی سے ہمیں صبح کے آثار نظر آتے تھے ..... اے محبوب ..... شاید تجھکو وہ دن .... وہ راتیں ..... اور وہ صبح کے رنگین جلوے یاد نہ ہوں گے ..... لیکن میرے دل سے تو پوچھ ...... اے محبوب تو بھول جا .... یہ تیری عادت ہے یہ انداز معشوقانہ ہے لیکن یاد رہے میں ان دنوں کو ان راتوں کو ہرگز نہیں بھول سکتا .... اے میرے اچھے محبوب ..... میں اپنی راتوں اب بھی اسی طرح تیری یاد میں گذار دیتا ہوں .... صرف مسرت و شادمانی کے بجائے آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہہ بہہ کر رخسار پر آیا کرتے ہیں۔ .... اے محبوب اب بھی آس کی خشک کھیتی کو میں آنسوؤں کی نہر سے سینچا کرتا ہوں ..... اب بھی تخم تمنا بویا کرتا ہوں اور اسی آس پر زندگی کے دن گذار رہا ہوں کہ شاید تمنا کی کھیتی سرسبز ہو جائے اور میری اُجاڑ دنیا میں پھر سے بہار آ جائے .... اے محبوب تمام دن دریا کے کنارے بیٹھ کر میں تیری یاد میں اپنے دامن کو عالم محویت میں تر کیا کرتا ہوں اور ہر شام کو پھر وہی یاس و حرماں کا عالم ہوتا ہے ...... اے محبوب میں تجھکو اسی طرح یاد کئے جاؤں گا ...... لیکن کاش اے میرے اچھے محبوب ...... تجھکو بھی ایکدن میری یاد آتی۔

وزیرستان کی صورت حالات

پشاور ۸ نومبر۔ لفٹنٹ کرنل ڈبلیو آر ہے ریزیڈنٹ وزیرستان یہاں تشریف لائے۔ آپ گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کرینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ وزیرستان کے معاملات کے بارے میں گورنر سے مشورہ کرنے تشریف لائے ہیں۔ اور کل واپس جا رہے ہیں۔

پونہ ۸ نومبر۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر کو پونہ میں ہوگا

عالمِ نسواں

شوہروں سے محبت کی امید مت رکھو

امریکہ کے ایک ماہوار نسوانی رسالہ میں ایک امریکن خاتون کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں اس خاتون نے میاں بیوی کے تعلقات پر ایک نئے نقطۂ نظر سے بحث کو جاری رکھتے ہوئے عورتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شوہروں سے ہرگز محبت کی اُمید نہ رکھیں ہم اس مضمون کا خلاصہ ناظرین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

وہ عورتیں مغالطہ میں مبتلا ہیں جو میاں بیوی کے رشتہ کو عاشق اور محبوبہ کا رشتہ خیال کرتی ہیں۔ اس غلط خیال نے ہزاروں اور لاکھوں گھروں کی زندگیوں کو برباد کر دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنی بہنوں کو اس غلط فہمی سے بچاتے ہوئے ان کو بتا دوں کہ میاں بیوی کا صحیح معنوں میں کیا رشتہ ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ محبت کا رشتہ نہیں ہے بلکہ ایک خالص معاشرتی رشتہ ہے جس کو محض معاشرتی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ایک کاروباری رشتہ ہے جس کے ذریعہ دو افراد آپس میں مل کر نظام زندگی کو مرتب کرتے ہیں۔ اور دونوں کا فرض ہے کہ دونوں مل مل کر نظام زندگی کو اس طرح باقاعدہ بنالیں کہ دونوں کی زندگی نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بسر ہو سکے۔ اور دونوں مآل اندیشی سے کام لیتے ہوئے اپنے اور اپنے متعلقین کے مستقبل کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنا سکیں۔

میاں بیوی میرے نزدیک دو کاروباری شریک ہوتے ہیں جس میں محبت سے کہیں زیادہ فرض شناسی اور انتظامی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان شرکا، کار میں جس قدر زیادہ اتحاد عمل اور فرض شناسی کا جذبہ ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ یہ اپنے مقصد میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں میری نظر سے ایک دو نہیں ہزاروں ایسی مثالیں گذری ہیں کہ میاں بیوی میں محبت قطعی نہیں ہے۔ لیکن دونوں انتہا درجہ کے فرض شناس اور مآل اندیش ہیں۔ ایسے لوگوں کی معاشرتی زندگی بڑی خوشگواری کے ساتھ گذرتی ہے۔

اس کے برخلاف میں نے ان نوجوان شادی شدہ جوڑوں کو بھی دیکھا ہے جو عشق اور محبت کے جذبات سے اندھے ہو کر شادی کر لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی شادی نہایت کامیاب شادی ہے۔ لیکن چند ہی روز کے بعد معاشرتی پیچیدگیاں نہ صرف ان کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دیتی ہیں بلکہ اکثر اوقات ان کو طلاق لینی پڑتی ہے۔

محبت بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اور ازدواجی زندگی کے فرائض بالکل مختلف ہیں۔ ہم ان دونوں چیزوں کو کسی صورت میں بھی نہیں ملا سکتے۔ محبت ایک لطیف جذبہ ہے جو وقتی طور پر انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد فرو ہو جاتا ہے۔ اور ازدواجی ضرورت ایک اہم ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ہماری زندگی ناکام اور تشنہ رہ جاتی ہے۔

ازدواجی رشتے اور محبت کے جذبہ پر ہلکی سی روشنی ڈالنے کے بعد میں اپنی بہنوں سے کہونگی کہ وہ اپنے شوہروں سے محبت کی اُمید نہ رکھیں۔ بلکہ ان کو اس چیز کا متوقع ہونا چاہیے کہ ان کا شوہر اعلیٰ درجہ کا فرض شناس شوہر ہو۔ محبت کرنے والے شوہر ابتدا میں تو بہت دلفریب معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں عورتوں کو ان کی جانب سے بے حد مایوسی ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس محبت کو برقرار نہیں رکھ سکتے جو ایک مخصوص

خاص جذبہ کے ماتحت ابتدا میں دکھائی دیتی ہے۔ اس کے برخلاف ایک فرض شناس شوہر بظاہر تو غیر دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ اپنی فرض شناسی سے بیوی کے دل پر قابو پا لیتا ہے۔

بچوں کی دنیا

پاکیزگی

تیلی کے کپڑے چکنے ہوتے ہیں۔ بھڑبھونجے کے کپڑے کالے ہوتے ہیں۔ ان کے کپڑوں کو دیکھ کر پہچان لیتے ہیں کہ وہ کس جگہ کام کرتے ہیں۔ اسی طرح لوگ اپنی بات چیت الفاظ کے ذریعہ ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ سے ان کے خیالات کا پتہ لگتا ہے۔ جو شخص ایک اچھے اور میٹھے الفاظ بولتا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے خیالات پاکیزہ ہیں جس کی زبان پر گندے الفاظ ہوتے ہیں پتہ لگتا ہے کہ اس کے خیالات گندے ہیں۔

بس ہم کو چاہئے کہ جو الفاظ بولیں وہ ہمارے خیالات کے مطابق ہوں۔ جس سے لوگ سمجھ جائیں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جو لوگ قسمیں کھاتے ہیں۔ خواہ مخواہ فضول الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان الفاظ کا اثر سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قسم کھانے والے شخص کی بابتہ خیال ہو کہ یہ شخص قابل اعتبار نہیں ہے جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں قابل اعتبار نہیں ہوں اسلئے قسم کھا کر یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ میری بات درست سمجھیں۔ لیکن جو آدمی جھوٹ بولتا ہے وہ قسم کھا کر بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس لئے اس کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔

جس قدر کوئی شخص زیادہ تعلیم یافتہ ہوتا ہے اسی قدر اس کے پاس الفاظ کا ذخیرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسی قدر وہ اپنے خیالات کو بہتر ظاہر کرتا ہے۔ اسے فضول الفاظ اپنی تقریر میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

قسم کے الفاظ ہمارے دل و دماغ پر بڑا اثر ڈالتے ہیں۔ کپڑوں کا داغ آسانی سے دُھل سکتا ہے۔ مگر دل و دماغ کا داغ مشکل سے دھلتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ قسم جیسے نکمے الفاظ سے دل و دماغ کو صاف کر ڈالیں۔

غرور، نخوت، غصہ، حسد، دشمنی۔ نفرت اور بدلہ کے خیالات ناپاک ہیں۔ جب دل و دماغ میں ایسے ناپاک خیالات ہوتے ہیں تو ان کا اظہار ہوتا ہے جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے دل و دماغ کو ایسے خیالات سے پاکیزہ رکھیں۔ تاکہ ہمارا دل صاف ہو۔

مہاتما بودھ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بہت سی گالیاں دیں۔ مہاتما بدھ شانتی سے سنتے رہے۔ جب وہ خاموش ہو گیا تو پوچھا کہ اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کے لئے تحفہ لائے اور وہ لینے سے انکار کرے تو یہ تحفہ کس کا ہوا۔

اس شخص نے جواب دیا:۔

"تحفہ لانے والے کا"

مہاتما بدھ جھٹ بولے:۔

"تم میرے لئے گالیوں کا تحفہ لائے ہو میں اس تحفے کو لینے سے انکار کرتا ہوں"

وہ شخص شرمندہ ہوا اور اس پر مہاتما بدھ کے اخلاق کا بہتر اثر ہوا۔

اگر تمھیں کوئی شخص گالی دے تو تم اس کو جواب میں گالی مت دو۔ کیونکہ بھگت کبیر کہہ گئے ہیں کہ

آوت گالی ایک ہے اُلٹت ہوت انیک
کہے کبیر نہ اُلٹیئے وہی ایک کی ایک

پردۂ فلم

مرزا غالب کے اشعار نے ڈائرکٹر کو سادھو بنا دیا

فلمی دنیا میں یہ واقعی کافی اہمیت رکھتا ہے کہ فلم کارپوریشن آف انڈیا کلکتہ کے نامور میوزیکل ڈائرکٹر بھیشم دیو چٹرجی کے دل پر غالب کے اشعار کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ ان اشعار سے متاثر ہو کر اس لائق ڈائرکٹر نے دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ واقعہ اس چیز کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ غالب کے اشعار میں کس قدر زندگی اور روح موجود ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس وقت تک غالب کے اشعار میں کس قدر زندگی ہے جو لوگوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر چکے ہیں۔

اس دلچسپ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ مسٹر چٹرجی جو بنگال کے بہت بڑے ماہر موسیقی ہیں۔ فلم کارپوریشن آف انڈیا کلکتہ کی مشہور تصویر قیدی کے گانے سیٹ کر رہے تھے چنانچہ چٹرجی نے مرزا غالب کے ان اشعار کو گویا موسیقی کے سانچہ میں ڈھالا

رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
بے در و دیوار کا ایک گھر بنانا چاہیئے
کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسباں کوئی نہ ہو
پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیمار دار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

مرزا کے مندرجۂ بالا اشعار جب مسٹر چٹرجی کی مجوزہ موسیقی کے ساتھ گائے گئے تو مسٹر چٹرجی جھومنے لگے۔ اور ان پر اس درجہ کیفیت طاری ہو گئی کہ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس دنیا کو جو دکھوں سے بھری ہوئی ہے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں گے، چنانچہ مسٹر چٹرجی نے فوراً کام ترک کر دیا۔ بھاری تنخواہ کی ملازمت کو لات مار دی۔ شہرت ناموری اور عیش کی زندگی کو چھوڑ دیا۔ اور دنیا کی لذتوں اور دل فریبیوں سے منہ موڑ کر سری اروبندو گھوش کے آشرم (پانڈیچری) چلے گئے۔ جہاں آجکل وہ سادھوؤں کی زندگی گذارتے ہیں۔ اور اکثر اوقات قیدی کے اس گانے کو گاتے رہتے ہیں جس نے ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

زائرین حج کا بل

دہلی ۷ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں خان بہادر پراچا نے فرمایا کہ میرے بل کا مقصد یہ ہے کہ زائرین حج کو فی کس ۶ فٹ جگہ دی جاتی ہے اس میں ایک فٹ کا اضافہ کر دیا جائے۔ گویا ہر شخص کے لئے ۱۸ فٹ جگہ مقرر ہو جائے اور تختۂ جہاز پر بھی زائرین میں سے ہر فرد کے لئے الگ الگ جگہ مقرر کی جائے۔ رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے اس بل کو مشتہر کیا گیا تھا۔ ۹۰ فی صدی رائے حق میں ہے۔ باقی رائیں مخصوص مفاد کے لوگوں کی ہیں۔ صوبجاتی حکومتوں نے بل کی حمایت کی ہے۔

زائرین پر اس کا ردعمل نقصان دہ ہوگا۔ اس وجہ سے ہم بل کی حمایت نہ کریں گے لیکن اگر اس کے باوجود اس بہتری کرنا چاہیں تو ان کو اختیار ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ حکومت سلیکٹ کمیٹی میں ترمیم پیش کرے گی۔ کہ بل کو لڑائی کے بعد تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے سلیکٹ کمیٹی کی تحریک بغیر رائے شماری کے منظور ہو گئی۔

یو۔ پی مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

الٰہ آباد ۹ نومبر۔ ۷ نومبر کو مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال پہلی یو۔ پی مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ دوسرے دن خان بہادر ایس ایم اسمٰعیل کی صدارت میں کانفرنس کا اجلاس شروع ہوگا۔ بڑے بڑے مسلمان لیڈروں کو مدعو کیا گیا ہے ڈاکٹر سید نجم الدین احمد جعفری استقبالیہ کمیٹی کے صدر ہیں

اقوال زریں

غصہ

غصہ کا آغاز بیوقوفی سے ہوتا ہے اور انجام شرمندگی پر ہوتا ہے۔ (فیثاغورث)

غصہ کی وہ آگ جو تم دوسروں کے لئے جلاتے ہو وہ پہلے تمہیں جلاتی ہے۔ (چینی ضرب المثل)

غصہ کرنا گویا دوسروں کے قصوروں کا اپنے سے بدلہ لینا ہے۔ (پوپ)

غصہ نہایت کمزور جذبہ ہے اس سے اوروں پر تو بالکل اثر نہیں ہوتا اور اس شخص کی نسبت جس پر غصہ کیا جائے، غصہ کرنے والے کو زیادہ نقصان پہونچتا ہے۔ (الکلیزنڈن)

نفرت اگر دل میں ہو تو اس کا اظہار کبھی نہ کبھی ضرور ہو جاتا ہے۔ (شکسپیر)

غصہ کو اعتدال میں صرف دانا آدمی ہی رکھ سکتے ہیں۔ (غلیمن)

بہت خوش رہو اور غصہ نہ کرو، پھر تم تمام پر قابو پاسکوگے۔ (سینٹ جسٹ)

غصہ جسم کو گھن لگا دیتا ہے۔

موج تبسم

فلم ڈائرکٹر (ایکٹرس سے) "میں چاہتا ہوں کہ تم کو ایک بے وفا اور مکار عورت کا پارٹ دوں کیا تم اس پارٹ کو ادا کر سکو گی"۔

ایکٹرس: "میں نے اپنے شوہر کے ساتھ بے وفائی کی ہے اور مختلف فلم کمپنیوں کو بھی دھوکا اور فریب دے چکی ہوں۔ یہ پارٹ میرے لئے معمولی بات ہے"۔

گاہک (دوکاندار سے) "کیا جو آپ کی دوکان میں تھا۔ وہ آپ نے سب مجھے دکھا دیا"۔

دوکاندار:۔ "صرف ایک چیز دکھانا باقی ہے"۔

گاہک:۔ "وہ کیا؟"

دوکاندار:۔ "آپ کا حساب جس کی آپ نے تقریباً ایک سال سے خبر نہیں لی"۔

بیوی:۔ "میاں زندگی حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے"۔

شوہر:۔ "صرف یہی کہ شادی نہ کی جائے"۔

بیوی:۔ "پھر تم نے شادی نہ کی جائے"۔

شوہر:۔ "اس لئے کہ زندگی سے بیزار تھا"۔

ایک شخص:۔ "میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ دیانت بہترین چیز ہے"۔

دوسرا شخص:۔ "تم اس نتیجہ پر کس طرح پہونچے"۔

ایک شخص:۔ "انگوٹھی چرا کر پولیس کے ڈنڈوں سے"

دلچسپ معلومات

۱۲۰ سال کی عمر کی ایک کنواری

دنیا میں ایک ایسی کنواری لڑکی بھی رہتی ہے جس کی عمر اس وقت سوا سو سال کی ہے اس کنواری کا نام شرف بیگم ہے یہ افغانستان کے ایک قصبہ میں رہتی ہے سوا سو سال کی عمر کے باوجود وہ بالکل تندرست ہے اپنا تمام کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرتی ہے اس کنواری کی صحت اتنی اچھی ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد کوئی شخص بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ یہ سوا سو برس کی بوڑھی ہے۔

لڑکی لڑکا بن گئی!

عرصہ ہوا کہ موضع جلوڈا احمد آباد سے خبر آئی تھی کہ ایک کم سن لڑکی لڑکا بن رہی ہے۔ یہ لڑکی چھ ماہ پیشتر ہریجن عورت کے یہاں پیدا ہوئی تھی مگر پندرہ دن سے اس کے اعضاء بسرعت تمام تبدیل ہو رہے ہیں اور گرد کے دیہات کے لوگ اس خلاف معمول واقعہ کو دیکھنے کے لئے آرہے تھے ان میں سے جب کسی نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے تو ایک مسخرہ صاحب جو وہاں موجود تھے بولے

اجی ابا میاں کی دعا لگ گئی ہوگی۔

کلکتہ ۸ نومبر۔ آگن بموں سے بچنے کے انتظامات پر حکومت بنگال غور کر رہی ہے اس بارے میں کچھ سرکلر بھیجے گئے ہیں۔

افسانہ

بدمعاش

ہندی سے ترجمہ

جن کو ہم بدمعاش خیال کرتے ہیں ان میں بھی شرافت اور غیرت کا ایک عنصر پوشیدہ ہوتا ہے" یہ ہے لب لباب اس دل کشن افسانہ کا جو اول سے لے کر آخر تک عشق و محبت کے جذبات میں ڈوبا ہوا ہے۔

جب مجھ سے زیادہ محبت کرنے والا کوئی دلدار نہیں؟ ارے اس طرح کتراتی کیوں ہو؟ میں کھا تھوڑے ہی جاؤں گا" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا۔

کیا کہتے ہو ویریندر؟ سریش، اُرلیش ......

کوئی سنے گا تو؟" دلدار نے پیچھے ہٹ کر کہا۔

"ہش! ویریندر نہیں۔ دیرو۔ اب میں دیرو ہوں۔ دیرو نے اپنی چھوٹی چھوٹی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا وہ خود اپنی نگاہوں میں ارجن سے کیا کم تھا۔ وہ کہتا رہا۔ "ارے یہ سریش سریش کیا بکنے لگی؟ کیا وہی سریش۔ پدی۔ ہول بھول گئی، آن دونوں کو جب تو اور میں — اب ہنسی آتی ہے ان دنوں پر — کیسے تھے وہ کھیل۔ جھینپو نہیں — اور بے چارہ سریش اب تو اس کے حال پر رحم آتا ہے"۔

"نہیں، نہیں، یہ کچھ نہیں ..... تم چلے جاؤ" دلدار نے کہا۔

"اوہ بکنے لگیں کیا؟ دیرو کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

ہاں سچ کہتی ہوں۔ دلدار نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

"تمہاری پوشاک، یہ چال ڈھال — یہ عادتیں بُری بُری — اب تم سے کون بات کرے گا؟ بمبئی جا کر تو پورے شہدے ....."

"چپ نہ رہو گی تم" کہہ کر دیرو نے اپنی وزنی مٹھی ہتیلی پر دے ماری۔ دلدار اُچھل پڑی۔ بے چاری کا چھوٹا سا دل۔

"تم ڈرانا چاہتے ہو؟" ارے میں تو ویسے ہی ڈرتی ہوں۔ جاؤ۔ معاف کرو" کہہ کر دلدار نے جانا چاہا۔ دیرو نے لپک کر دلدار کی کلائی پکڑ لی اور کہا — "اس طرح تم نہیں جاسکتیں۔ سمجھیں! — نہیں جانے پاؤ گی"

ارے یہ کیا؟ چھوڑو، میری کلائی چھوڑ دو، اچھا نہیں جاؤں گی" دلدار نے دیرو کے برتاؤ سے گھبرا کر کہا۔

"اوہ۔ تو اب میں چھو بھی نہیں سکتا" دیرو نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔ اس کے چہرے پر سے غصہ غائب ہو گیا تھا۔

"ہاں نہیں۔ اب تم رہے ہی اس قابل کب کہ کوئی تم سے بات کرے۔ اب تم سے سب نفرت کریں گے"

"میں سمجھا" دیرو نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اور اپنی مٹھی ڈھیلی کر دی"

دیرو نے اسی رات جوئے خانے کے مالک کے سر دا سے پائی پائی وصول کر لی اور حکم بھی سنا دیا کہ اگر صبح تک مکان خالی نہ کر دیا تو دن دھاڑے اسی میں بند کر کے بھون ڈالے جاؤ گے — صبح جوئے خانے کے مالک کا پتہ بھی نہ تھا۔

دیرو نے اُسی گھر میں ڈیرا جمایا قصبے بھر میں اس کی طوطی بولنے لگی۔ اچھے بُرے سبھی اس سے ڈرتے تھے۔ نہ ڈرتی تھی تو بس ایک — دلدار "دلدار! میں تو وہاں پوری طرح سکھی تھا۔ بس کمی تھی تو تمہاری۔ تمہارے ہی لئے تو اس جنت کو اپنے ہاتھوں سے اُجاڑ کر چلا آیا ہوں۔ تمہاری اُمید تھی، اُجڑی ہوئی دوزخ بھی جنت بن جائیگی

سفیدی میں ایک کالا دھبہ ہے، تمہارا باپ بس اُسے مٹاتا ہے۔ وہ تم میں اور اس میں کتنا فرق ہے۔ جھوٹی باتیں بنا کر میرے باپ کی سونے کی دنیا اُجاڑ دی وہ اس دنیا میں رہنے کے قابل نہیں"۔

دیرو کے منہ پر نفرت انگیز جذبات پیدا ہو گئے۔

"تو کیا تم میرے باپ کو مارنے آئے ہو؟" دلدار نے گھبرا کر کہا، بے چاری بچپن ہی سے دیریندر سے ڈرتی تھی

"ہاں" اور پھر مسکرا کر دیرو نے کہا "اور تمہیں..."

"ہوں، جھوٹے کہیں کے" ناز سے دلدار نے کہا۔

"نہیں دلدار! تمہارے باپ کے لئے میرے دل میں گنجائش نہ ہو لیکن تمہارے ...."

"اوہ، اب جاؤ بھی۔ میں جانتی ہوں جیسے ہو تم"

"کیسی باتیں کرتی ہو۔ سنو۔ میں سچ مچ تمہارا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ لیکن تمہارے باپ کے بارے میں کسی کی ایک بھی نہیں سن سکتا۔ مجبوری ہے۔ ہاں تم کچھ اور حکم دے کر دیکھو"

"اور کیا خاک پتھر" دلدار نے جھنجھلا کر کہا۔

پتھر، ہاں پتھر ہی سہی۔ دیکھو یہ پتھر ہے تو ابھی سر میں مار لوں"

"اُف — مار نہ لو" دلدار کو یہ مذاق اچھا نہیں لگ رہا تھا"

"سوچ لو۔ سچ کہتا ہوں" دیریندر نے ہونٹوں کو عجیب طرح سکیڑ کر کہا۔

"ہاں اور کیا، اٹھا کر ہاتھ میں دے نہیں سکتی — اچھا اب میں جاتی ہوں۔ اب اپنے باپ کے لئے تمہارے پیروں پر نہیں پڑوں گی۔ تم میں تھی ہی یہ بات کب کہ کسی کی بات مانو۔ اور اپنے ہی من کی کرو گے۔

"یہ دیکھو پتھر" دیرو نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور وہ بڑا سا پتھر اٹھا کر اپنے سر میں مار لیا۔ خون کی تیز دھار بہہ نکلی وہ درخت کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ دلدار نے بھی یہ دیکھا۔ بیچاری کے ہوش جاتے رہے۔ وہ دوڑ کر پاس آگئی۔ اور بولی

"اُف یہ کیا کیا تم نے؟"

تم ہی تو کہتی تھیں کہ میں کسی کی بات نہیں مانتا، بس یقین دلانا چاہتا ہوں" دیرو نے اپنی آنکھیں دلدار کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔ بیچاری آنکھیں نیچے جھک گئیں اُس نے اپنے آنچل سے کپڑا پھاڑا۔ دیریندر نے ہاتھ بڑھا کر لے لیا۔

"تم کبھی بات کو سوچتے نہیں دیریندر؟"

"ہاں، لیکن اس کے لئے مجھے افسوس نہیں ہوتا ہے"

دیرو اپنی چارپائی پر پڑا ہے۔ اس کے ساتھی ابھی ابھی اُسے چھوڑ کر گئے ہیں۔ رات کی خاموشی میں پڑے پڑے اس کے دل میں خیالات کے طوفان سے اُٹھنے لگے۔ وہ سوچنے لگا۔ اس کا خیال تھا اور سبھی کا خیال تھا کہ وہ بدل گیا ہے ہاں وہ بدل گیا ہے۔ لیکن صرف اوپر ہی سے۔ اس کا دل ابھی تک پہلے ہی کی طرح پاک اور معصوم ہے۔ آخر کیوں؟ ہاں اس نے بُرے سے بُرے کام کئے جن کو لوگ بُرا کہتے ہیں۔ لیکن اُس نے دلدار کو ایک مرتبہ دل دے کر پھر واپس نہ مانگا۔ دیرو کو کوٹھے کی متوالی جوانی بھی موہ نہ سکی۔ وہ اس کی نگاہ میں دنیا کی سب سے ہیچ چیز رہی ہے۔ اپنی روح کو چاندی کے چند سکوں کے بدلے ہر شخص کے ہاتھ بیچ سکتی ہے

(باقی آئندہ)

چالیس ۴۰

ایسے چار چار آنے کے ڈیفنس سیونگ اسٹامپ

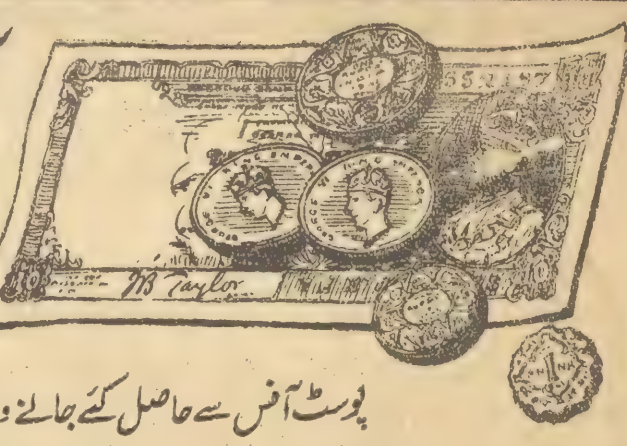

آپکو ۱۳ روپے ۹ آنے دینگے

پوسٹ آفس سے حاصل کئے جانے والے نئے سیونگ کارڈس کے ذریعے آپ اپنی کم سے کم چار آنے کی معمولی رقم بھی ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس میں لگا سکتے ہیں، جب بھی آپ چار آنے خرچ کرسکیں چار آنے والا ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خریدیں اور ڈاک خانے سے جو کارڈ آپ کو مفت ملے گا اُس پر اُس اسٹامپ کو چپکا دیجئے، اس طرح جب چالیس اسٹامپ پورے ہو جائیں تو اپنے کارڈ کو پوسٹ آفس لے جایئے، جہاں سے اس کے بدلے میں دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ملیگا جس کی قیمت چند سال کے اندر تیرہ روپیہ نو آنہ ہو جائے گی۔

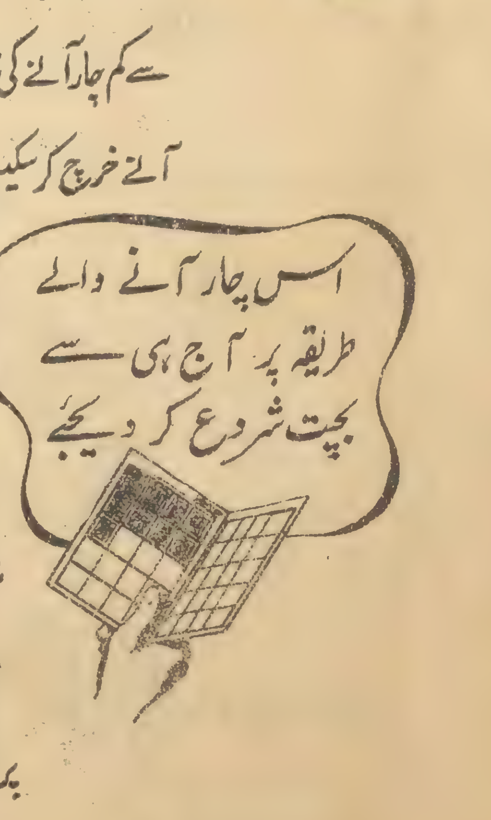

جب بھی آپ اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں آپ کو مع سود مل جائیگا اور اس پر انکم ٹیکس بھی عائد نہ ہوگا۔

آج ہی جا کر ایک سیونگ کارڈ لے لیجئے

خریدیئے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس

ہندوستان کا محفوظ ترین کاروبار

آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرس کانفرنس

اخباروں پر نئی پابندیوں کا حکم واپس

دہلی ۱۱ر نومبر. حکومت ہند کی طرف سے اخباروں کی آزادی پر لگائی گئی نئی پابندیوں کے خلاف متحدہ قدم اٹھانے کے لئے دہلی میں کل جو آل انڈیا نیوز ایڈیٹرس کانفرنس ہوئی اسے پہلے ہی مرحلہ پر یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اس حکم کو واپس لے لیا ہے. جو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی ترمیم کے ماتحت حال ہی میں نافذ کیا گیا تھا سرکاری اعلان میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اخباروں نے جنگ چھڑنے کے بعد ڈکیٹیٹری طاقتوں کے خلاف لڑائی میں حکومت سے تعاون کیا اور اسے مسلسل امداد دی. سرکاری اعلان میں اس تجویز کو بھی منظور کر لیا گیا ہے پریس کے نمایندوں کی ایک مختصر سی مشاورتی کمیٹی قایم کی جائے. جو حکومت کو اخباروں پر اثر انداز ہونے والے معاملہ پر مشورہ دیے گی. اور وہ کمیٹی صوبوں میں ایسی ہی مشاورتی کمیٹیاں قایم کرنے کے متعلق صوبجاتی حکومتوں کو مشورہ دے گی.

دہلی ۱۱ر نومبر. آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرس کانفرنس کل صبح ۱۰ بجے ہندوستان ٹائمز کے دفتر میں مسٹر کے سری نواسن مینجنگ ایڈیٹر روزنامہ "ہندو" مدراس کی صدارت میں شروع ہوئی

صدر کی تقریر

صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ میرے خیال میں میرے معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کانفرنس کے ایک داعی کی حیثیت سے میں آپکی اس شرکت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ نے کام کے سخت بار کے باوجود ایک قلیل نوٹس پر اس جگہ جمع ہونے کی تکلیف کی چند روز پہلے تک ہمارے تعلقات حکومت ہند سے پورے تعاون کے سمجھے جاتے تھے. اور ہر سیاسی خیال کا سر ذمہ دار اخبار حکومت ہند سے تعاون کرتا تھا ہم نے بلا اختلاف ہر ممکن ذریعہ سے حکومت کی جنگی کوششوں کے پروپیگنڈا میں امداد دی اور جنگ کی کامیابی کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کے بیانوں اور تقریروں کی رپورٹوں شایع کرنے کے لئے وقف کر دیئے ہم نے یہاں تک کیا کہ اپنے اشتہاری کالموں کی جگہ اخباری پروپیگنڈے کے لئے فراخدلی سے استعمال کرنے کی اجازت دی. اس کے لئے بعض دفعہ تو ہم نے بلا اجازت جگہ دی اور بعض دفعہ رعایتی مجھے آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ خدمات ہم نے ان مشکل حالات کے ماتحت انجام دیں جو اخباری کاغذ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور اپنے صفحوں کو کم کرنے سے پیدا ہوئیں

لیکن بڑے حیرت کی بات ہے کہ ہمیں ڈیفنس آف انڈیا ریگولیشنز کے ماتحت حکم سے سامنا کرنا پڑا جس پر اگر عمل کیا جائے تو اس سے ایک ایڈیٹر کی پوزیشن مذاق ہو کر رہ جائے گی. اس حکم کی شرطیں ایسی تھیں کہ کوئی خوددار ایڈیٹر ان کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کر سکتا تھا آج ہم اس جگہ جمع ہوئے ہیں کہ آپس میں ملکر اپنے ان حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی مشترکہ پروگرام تیار کریں جو آزاد پریس کی بقا کے لئے بنیادی ہیں یہ کانفرنس ہندوستان کے سیاسی جمود اور اسے حل کرنے سے حکومت ہند کے قاصر رہنے کی وجہ سے اور بھی اہم بن گئی ہے اور جنگ کے دوران میں اخباروں کی طرف سے حکومت کو جو امداد ملی ہے اسے اس نے صفائی کے ساتھ تسلیم کر لیا ہے لیکن حکومت کی تذبذب کی پالیسی اور سیاسی حالات کے بد سے بدتر ہو جانے کی وجہ سے ان لوگوں کا توازن اکھڑ گیا. جو نظم و نسق کے ذمہ دار ہیں اور اس کی وجہ سے ہم پر ایک حکم کی تعمیل کرائی گئی جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا مقصد اس بات کو روکنا ہے کہ ستیہ آگرہ تحریک کو چلانے والے اخباروں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں یہ الزام کہ ستیہ گرہ کی تحریک ہٹلر کے حق میں ہے اس کے متعلق تمام چیزیں جنگ کے خلاف سرگرمی پیدا کرتی ہیں. غیر منصفانہ ہے اور اسے منظور نہیں کیا جا سکتا. ہمیں یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ ہم جنگ کے نام پر تمام حسب معمول سیاسی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے فریق نہیں بن سکتے ہیں اور نہیں گے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنگ کے عرصہ میں ہمیں اپنے آپ کو ڈکٹیٹرشپ سے وابستہ اصولوں کا پابند بنانے کی اجازت دیدینا چاہیئے. اور پر آشوب دور میں شہریوں یا اخباروں کی آزادی کا ذکر کرنا ایک فضول بات ہے. کیا میں آپ کو یاد دلاؤں کہ اس سال گرمیوں کے موسم میں جبکہ فرانس کے زوال کے بعد برطانیہ پر حملہ ناگزیر معلوم ہوتا تھا تو مسٹر اٹیلی نے دارالعوام میں یہ اعلان کیا تھا کہ تمام حالات کے ماتحت اخباروں کو سرکاری مداخلت کے بغیر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی آزادی ہوگی لیکن ہمارے ملک میں لوگوں کی مرضی پر مبنی قومی حکومت نہیں ہے جو کیبنٹ کے ایک اور ممبر سر جان اینڈرسن کے قول کے مطابق اخباروں نیز عوام کی آزادی کا سب سے یقینی موثر تحفظ ہے مرکز میں قومی حکومت کا نہ ہونا اور سات صوبوں میں انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کا عملدرآمد کامیاب جنگی کوشش کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں آج اس ملک میں جو حالات پائے جاتے ہیں ان کے ماتحت کسی غیر ذمہ دار ایگزیکیٹو کی طرف سے اخباروں پر نئی نئی پابندیاں لگانا آزادانہ اظہار رائے کے لئے تخریبی ہیں یہ ایک خوشگوار علامت ہے کہ دہلی کے حکام نے اخباروں کا تعاون حاصل کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے اور وہ ہماری مشکلوں پر عبور پانے کے لئے اب ہم سے ملنے کے لئے تیار ہیں. ہم شروع ہی میں یہ کہہ دینا چاہیئے کہ ہمارا ارادہ یہ ہرگز نہیں کہ حکومت کے لئے مشکلیں پیدا کی جائیں یا جنگی کوشش میں رکاوٹ ڈالی جائے. ہمارا واحد مقصد یہ ہے کہ اخبارات کو صفائی سے اظہار رائے کرنے کی آزادی ہو اور اس مقصد کے لئے خبروں کو انکی اصلیت کے اعتبار سے پیش کرنے کی اجازت ہونا چاہیئے یہاں بھی کوئی ایسی کوئی جماعت ہونی چاہیئے جیسے کہ انگلینڈ میں وزارت اطلاعات ہے اور وہ دہلی نیز تمام صوبجاتی مرکزوں کے ذمہ دار اخبار نویسوں کی جماعت کے صلاح و مشورہ اور تعاون سے کام کرے حکومت کو ہم پر مکمل بھروسہ اور اعتماد کرنا چاہیئے. اس ملک کے سیاسی اختلافات سے ہم ہندوستان والے بخوبی واقف ہیں لیکن مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہے کہ پریس کی آزادی کے متعلق رائے یا نظریہ کا اختلاف ہم میں تفریق پیدا نہیں کر سکتا آزاد پریس کو جسے اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس ہو آزاد طور سے کام کرنے کی اجازت دی جانی چاہیئے اور جنگ جیتنے کے لئے صحیح اور واحد طریقہ حکومت کو بتانا ہمارا کام ہے.

آخر میں آپ نے اعلان کیا کہ جب میں یہ تقریر تیار کر رہا تھا تو دہلی کے چیف پریس سنسر کی مجھ سے بات چیت ہوئی اور انہوں نے مجھے مطلع کیا کہ حکومت ہند نے حال ہی میں ڈیفنس ریگولیشنز کے ماتحت جو حکم جاری کیا ہے وہ واپس لیا جاتا ہے

عام بحث

اس کے بعد عام بحث شروع ہوئی جس میں بہت سے ڈیلیگیٹوں نے حصہ لیا. شریمتی جہادیو ڈیسائی کی طویل دردناک تقریر کے بعد اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہو گیا. مسٹر پوتھن جوزف کی تحریک اور مسٹر جے. این سہانی کی تجویزوں پر مندرجہ ذیل اصحاب کی سبجکٹ کمیٹی رزولیوشن مرتب کرنے کے لئے بنائی گئی مسٹر کے سری نواسن (صدر) مسٹر تشر کانتی گھوش آنجہانی مہادیو ڈیسائی. سی آر سری نواسن دیوداس گاندھی، سی ایس رنگا سوامی بھی شیواراؤ کے راما راؤ. دیش بندھو گپتا. سامداس گاندھی، پی ڈی شرما اے ایس آئینگر، نترانجن پوتھن جوزف. جگن ناتھ راوت ذوانس نوییں ڈبلیو ویٹن کالی ناتھ رائے. کرشنا رام مہتہ اور سرپتی حیدر موڈ مدراس (ممبر)

رزولیوشن

لنچ کے بعد کانفرنس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن جو سبجکٹ کمیٹی کے پاس کئے گئے تھے صدر کی طرف سے پیش کئے گئے. جو پاس ہو گئے

(۱) (الف) یہ کانفرنس حکومت ہند کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہے کہ جنگ چھڑنے کے بعد جبکہ ڈیفنس آف انڈیا ڈیفنس نافذ کیا گیا تھا. اس ملک کے اخباروں نے مجموعی طور پر نہایت ہی اشتعال انگیز حالات کے ماتحت بھی ضبطی کے قابل تعریف جذبہ کے ماتحت کام کیا ہے.

اس لئے یہ کانفرنس حکومت ہند کے رویہ میں غیر ضروری تبدیلی سے جو اکتوبر ۱۹۴۰ء کے بعد اخباروں کے نام جاری کئے گئے. مسلسل علانوں سے ظاہر ہوتی ہے تعجب اور افسوس ظاہر کرتی ہے.

(ب) البتہ اس کانفرنس کو صدر کی طرف سے یہ معلوم کرکے تسکین ہوئی ہے کہ حکومت ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت تازہ ترین حکم کو واپس لینے کے لئے رضامند ہو گئی ہے.

(ج) یہ کانفرنس حکومت ہند کے اخباروں کی جانب رویہ میں اس تبدیلی کا خیر مقدم کرتی ہے. اور یہ کہہ دینا چاہتی ہے کہ حکومت کے زاویہ نگاہ سے بھی وہ نتایج جو حکومت حاصل کرنا چاہتی ہے تعاون اور بھروسہ کی پالیسی سے بہتر طریق پر حاصل ہو سکتے ہیں.

(د) اس لئے یہ کانفرنس حکومت ہند پر زور دیتی ہے کہ وہ ایسی تمام پابندیوں اور خرطوں کو ہٹا دے جو اخباروں کے جائز فرائض منصبی کی ادائیگی میں ایک سخت رکاوٹ ہیں. تاکہ اعتماد کی وہی فضا اور ماحول پیدا ہو جائے. جو کہ پہلے اخباروں اور حکومت کے درمیان تھا.

(ر) یہ کانفرنس ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ پریس ایڈوائزر کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کو اخباروں سے بہتر تعلقات پیدا کرنے کے طریقے سمجھائیں اور یہ دیکھنا بھی انکا فرض ہے کہ جرنلسٹوں کو جو حکم بھیجے جائیں وہ با اخلاق ہوں.

سٹینڈنگ کمیٹی

(۲) آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرس کانفرنس اپنی سبجکٹ کمیٹی کو سٹینڈنگ کمیٹی کے طور پر مقرر کرتی ہے جو اخباروں کے مفاد کی نمائندگی کرے گی. اس کمیٹی کو مرکز میں اور صوبوں میں سب کمیٹیاں مقرر کرنے کا اختیار ہوگا اس سٹینڈنگ کمیٹی کے کنوینر مسٹر جے. این سہانی ہونگے. صدر کو اپنی مرضی کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی میں ممبر شامل کرنے کا اختیار ہوگا.

یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ نیشنل ہیرلڈ اور

ایک — دلکش — ڈرامہ
امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء سے
سا گر موویٹون کا دلکش ڈرامہ
کم کم دی ڈانسر
روزانہ پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
خاص اداکار۔ سادھنا بوس۔ اسحاق۔ پدما دیوی۔ بدھوا ڈانی۔

شاندار — بیسواں — ہفتہ
جس نے ۱۹ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے
سرکو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
لکشمی
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء سے
تین بہترین رنگین ڈانسن
روزانہ۔ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات
میٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

نیوز کرانیکل کا وزیر ہند سے مطالبہ

لندن ۷ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی سزایابی پر لندن کے دو اخباروں نے تبصرہ کیا ہے۔ لیبر پارٹی کا آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ جلد ہی پارلیمنٹ میں اس مسئلہ پر بحث شروع ہوگی کہ لڑائی میں ہندوستان برما اور نوآبادیوں نے کیا امداد کی ہے لکھتا ہے کہ اس بحث میں بلاشبہ وہ ممبران جو پنڈت جواہر لال نہرو کی سزا کو خلاف انصاف سمجھتے ہیں۔ اپنا معاملہ پیش کریں گے لیکن بحث میں وسیع مسائل پر بھی غور ہونا چاہئے۔ وائسرائے اور کانگرس کے درمیان بات چیت کا سلسلہ بند ہونے سے لڑائی میں ہندوستان کی جانب سے امداد کا مسئلہ پیچھے پڑ گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کو حکومت پر واضح کر دینا چاہئے کہ پارلیمنٹ اور عوام کی خواہش ہے کہ سمجھوتہ کرنے کی بجائے نئے سرے سے کوشش کرنا چاہئے اور اگر ضرورت پڑے تو نئے طریقے اختیار کرنا چاہئے۔ اخبار "نیوز کرانیکل" پنڈت جواہر لال نہرو کی سزا کے متعلق وائسرائے کو مسٹر ایمری کے تار کے بارے میں لکھتا ہے کہ ابھی یہ معلوم نہیں کہ وزیر ہند نے تار میں کیا لکھا ہے لیکن ہمیں یہ خیال کرنا چاہئے کہ اس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی فوری رہائی کا حکم درج ہوگا۔ اخبار "نیوز کرانیکل" مزید لکھتا ہے کہ موجودہ صورت حالات کبھی پیدا ہی نہ ہوتی اگر لڑائی کے شروع ہی میں ہندوستانی مطالبوں کو زیادہ غور و فکر کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کی جاتی۔ یہ یقین رکھنے کی وجہ موجود ہے کہ کیبنٹ کے سرکردہ ممبران کی خواہش تھی کہ ہمارے زمانہ کا یہ نہایت اہم شاہی مسئلہ حل ہو جائے۔ ان کی رائے کو کیوں اور کس نے رد کر دیا۔

بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کے متعلق بل

نئی دہلی ۸ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں ایک بل اس موضوع کا پیش ہوا کہ انڈین ریلویز ایکٹ میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کے متعلق دفعات کو اور زیادہ سخت کیا جائے اور سزا زیادہ عبرتناک کی جائے ۱۹۳۶ء میں مرکزی اسمبلی میں ایک بل اسی مقصد کا پیش کیا گیا تھا۔ یہ بل بھی بالکل انھیں لائنوں پر ہے لیکن اس بل کی رو سے ٹرین میں بلا ٹکٹ داخل ہونے والے اور بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کو یکساں ہی سمجھا گیا تھا اور بل کا مقصد یہ تھا کہ بلا ٹکٹ سفر کرنے والے پر اپنی معصومیت ثابت کرنے کا بار ثبوت ہو۔ ریلوے کے ملازموں کے اختیارات میں بھی اضافہ کیا گیا تھا کہ وہ بلا وارنٹ مسافروں کو پکڑ سکیں موجودہ بل سے یہ باتیں نکال دی گئی ہیں لیکن سزا کی میعاد بڑھا کر ایک سال کر دی گئی اور زاید رقم چارج کرنے کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔ بل میں یہ بھی درج ہے کہ جو لوگ اس ایکٹ کے ماتحت جرمانہ ادا نہ کر سکیں گے انکو قید بھی کیا جا سکے گا۔ جیسا کہ تعزیرات ہند کے ماتحت کیا جاتا ہے۔۔ دوسرا بل زاید منافع ٹیکس بل میں ترمیم کا ہے کیونکہ اس کے عملدرآمد میں کچھ دشواریاں نظر آئیں۔ ایک بل اس مسجد کی مرمت کے بارے میں پیش ہوگا۔ جو کونسل ہاؤس کے قریب واقع ہے۔ یہ مرمت اس رقم سے ہوگی۔ جو مسلم فرقہ کے مفاد کے لئے جمع کی ہے۔ نئی دہلی میں چند قبرستانوں وغیرہ سے وابستہ رقمیں حاصل کی گئی تھیں۔ ان لوگوں کا پتہ نہیں لگا۔ جنہیں یہ رقم دی جاتی اس لئے مسلم فرقہ کے نام سے سرکار میں جمع رہی اور اسی فرقہ کے مفاد کے کاموں میں لگے گی۔

کونسل آف اسٹیٹ کی کانگرس پارٹی

اکولا ۸ نومبر۔ صدر کانگرس کی ہدایت کے مطابق کونسل آف اسٹیٹ کی کانگرس پارٹی کے سکریٹری آنریبل برج لال بیانی نے پارٹی کے تمام ممبروں کو مطلع کر دیا ہے کہ انھیں کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں شریک ہونا چاہیے۔

بحر الکاہل کی حفاظت کا سوال

واشنگٹن ۷ نومبر۔ بحر الکاہل میں حفاظتی تدبیریں اختیار کرنے کے متعلق امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان اس وقت بات چیت شروع ہوگی جبکہ لارڈ لوتھین امریکہ واپس چلے جائینگے۔

فوجی اڈے استعمال کرنے کی اجازت

نیویارک ۷ نومبر۔ اخبار نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ جنوبی امریکہ کی ریاستوں اور ریاہائے متحدہ امریکہ کے درمیان عام سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

مرکزی اسمبلی میں ۳۵ قانونوں کو منسوخ کرنے کا بل

نئی دہلی ۸ نومبر۔ آج لنچ کے لئے مرکزی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے سے پہلے پہلے مختصر بحث کے بعد پانچ سرکاری بل پاس ہو گئے۔ چار بل تو محکمہ ڈیفنس کے متعلق تھے پانچواں بل سر ظفر اللہ خاں نے پیش کیا۔ جس میں بعض قانونوں کو منسوخ کرنے اور بعض میں ترمیمیں کرنے کی سفارش کی بل پر غور کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں مردہ ہو چکی ہیں انہیں قانون کی کتاب سے نکال دینا چاہئے۔ مسٹر لالچند نول رائے نے سندھ لانڈ (ترمیمی) ریگولیشن بابت ۱۹۳۶ء کے متعلق ان قانونوں کا حوالہ دیا جنہیں منسوخ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ قانون کیا ہیں اور انہیں کیوں منسوخ کیا جا رہا ہے۔ سر محمد یامین خاں نے معلوم کرنا چاہا کہ اتنے زیادہ قانون کو جن کی تعداد ۳۵ ہے کیوں منسوخ کیا جا رہا ہے۔ مسٹر ہیرالال نے اس طریقہ پر اعتراض کیا کہ ہاؤس سے کہا تو یہ جا رہا ہے کہ وہ قانون کو منسوخ کرنے پر رضامند ہو جائے مگر اسے یہ نہیں بتایا جاتا کہ وہ قانون کیا ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الدین نے کہا کہ جن قانونوں کو منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کی تجویز ہے انکی نقلیں ممبروں کو دی جائیں۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے کہا کہ یہ طریقہ عمل قابل اعتراض ہے کہ مختصر مدت کا نوٹس دے کر اہم بلوں کو پیش کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا اتنی بڑی تعداد میں قانون کو منسوخ کرنے اور سال بہ سال منسوخی کے بل پیش کرنے کی کیوں ضرورت پیش آتی ہے۔

الکوہل پر محصول لگانے کا بل پاس

نئی دہلی ۸ نومبر۔ سہ پہر کو مرکزی اسمبلی میں رسالہ سوامی ملایا مرکام کرسامی کا ایک بل پاس ہو گیا جس کی رو سے بیمہ کمپنیاں، بینکنگ کمپنیاں سیلنگ فنڈوں میں دان دے سکیں گی۔ اور جنگ کی امداد کے لئے سرکاری قرضوں میں روپیہ دے سکیں گی۔ سر جرمی ریسمین کا بھی بل پاس ہو گیا جس میں ریزرو بنک آف انڈیا کی دو دفعات زیادہ سخت کر دی گئی ہیں۔ جس کی رو سے ماتحت بنکوں کے لئے ریزرو بنک میں روزانہ روپیہ جمع کرنا ضروری ہے۔ پٹرول سے الگ الکوہل پر محصول لگانے کا بھی بل پاس ہو گیا۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

لڑکوں کے اسکول کی عمارت شتر خانہ میں بنانے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جس کی لاگت کا تخمینہ ۲۲ ہزار ۲ سو ۷۸ روپیہ Rs 22278/- ہے۔
یہ ٹنڈر ۲۶ نومبر ۱۹۴۰ء کے ۳ بجے دن تک وصول کئے جائینگے۔
ٹنڈر فارم ۲۶ نومبر ۱۹۴۰ء کے ۳ بجے دن تک میونسپل آفس کانپور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
ٹنڈر فارم کے ایک سٹ کی قیمت پانچ روپیہ ہے جسمیں دو کاپیاں ہونگی۔
دیگر معلومات میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے کام کے کسی دن میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان معلوم کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین میونسپل بورڈ۔ کانپور

سمن برغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۱۴۵
بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور
سری کٹھا کر جی مدعی بنام بہاری ٹھاکر مدعا علیہ
بنام مسماۃ ریناں زوجہ ارجن قوم آہیر ساکن موضع باتی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور
رام دیال۔ بھوجا۔ گنگا پرشاد و دیبی پرشاد اقوام آہیر ساکنان موضع کھجورا پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور
واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۸۰ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ نومبر ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر کہ تم بنا اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت
مہر عدالت

روسی انقلاب کی سالگرہ

بمبئی ۸ نومبر۔ پونہ میں کل شام کو لیگ آف ریڈیکل کانگریسمین کے زیر انتظام روسی انقلاب کی سالگرہ منائی گئی۔ اس جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ فاسٹوں کے خلاف تمام جمہوریتوں کا بلاک بننا چاہیئے۔ اور ایک اینگلو سوویٹ محاذ قائم کرکے دنیا کو بچایا جائے۔

بنگلور ۸ نومبر۔ دسمبر کے آخر ہفتہ میں بنگلور میں دوسری میسور کمیونسٹ کانفرنس ہوگی جسمیں شرکت

ایک — دلچسپ — ڈرامہ
سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں
جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء سے
سنس پکچرس کا دلچسپ ڈرامہ
گھر کی رانی
روزانہ پونے سات بجے شام اور پونے دس بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
خاص اداکار:- لیلا چٹنس۔ نیکسی۔ کسم۔ دیپکا۔ وناٹک۔ بابوراؤ۔

ایک — دلکش — ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء سے
پرابھات موویٹون کا دلکش ڈرامہ
ریشمی ساری
روزانہ پونے سات بجے اور پونے دس بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
خاص اداکار:- بوس۔ شنکر۔ وزیر علی۔ کانتا دسنت۔ موتی گنپت
آنے والے تماشے | آج کا ہندوستان

آسان طریقہ! جب آپ کی اہلیہ روزمرہ کے کھانے کی چیزیں پکاتے پکاتے اُکتا جا...
تو آپ کو لازم ہے کہ آپ ایک دو پاؤنڈ برادہ کیا ہوا ناریل خرید لیجئے یہ آپ کے کھانے میں ایک عجیب...
خوشبو اور لذت پیدا کر دے گا۔ خوشبو۔ لذت۔ اور قیمت کے لحاظ سے پکانے...
کوئی مصالحہ برادہ کئے ہوئے ناریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

بُرادہ کیا ہوا ناریل سب کیلئے یکساں مفید ہے

بہتر خوشبو عام ناریلوں کے برعکس اس ناریل کو جسے ہم استعمال... کرتے ہیں درخت پر پک لینے دیا جاتا ہے اور پھر ... ۳۰ دن تک زمین پر توڑ کر رکھ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اور اچھی طرح... پک جائیں اس عرصہ میں اس کی گرمی تمام زائد عرق یعنی نا... کے نہایت ضروری وٹامن کو جذب کر لیتی ہے۔

استعمال کے لئے تیار پھر اس کا برادہ بنا کر فوراً پیک ک... ہے اور اب یہ استعمال کے لئے ب... تیار آپ کے پاس پہونچتا ہے اس پر ذرا بھی محنت نہیں کرنی پڑتی... یا وقت کا کوئی سوال ہی نہیں۔

قیمت بھی زیادہ نہیں برادہ کئے ہوئے ناریل کے ہر... میں ۳-۴ پورے پکے ہو... ناریل ہوتے ہیں جسے آپ ضائع نہیں کر سکتے، اس کے ... ہوتے کہ آپ اس کے استعمال سے پیسے کی بچت کرتے... اب آپ ہی خیال کیجئے کہ یہ بچت سال بھر کے اندر کہاں... پہونچ جاتی ہے۔

بُرادہ کیا ہوا ناریل

کانپور میں: ناریل کے برادہ کے تھوک فروش
پی۔ اے۔ دورہ۔ لاٹوش روڈ۔ کانپور۔

آپ کی دوسری ڈاک

شاید آسی قافلے والے جہاز کے ساتھ پہونچے جس میں کہ ہماری بسکٹ پہونچیں گے۔

آپ کے لئے شاید یہ کوئی خاص بات نہو لیکن ہمارے لئے یہ ایک اہم بات ہے کیونکہ اس دوران جنگ کے زمانہ میں بھی ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ "ہنٹلے اینڈ پامرز" کے بسکٹ حسب معمول خرید سکیں اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ انگلستان بسکٹ بنانے اور لانے والی قوم کے لحاظ سے بھی دنیا میں سب سے بڑی ہے۔

ہمارے خاص بسکٹ یہ ہیں

بادلی	ھاڈکک
جنجر نٹس	ڈیچ کریم کریکر

تیار کردہ:—

ہنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ☆ انگلینڈ

HK.1

...سکتے ہے نظیر لڑائی لڑی گئی۔ ہٹلر نے کہا کہ میں نے کبھی بڑے کام یا پیار کرنا نہیں لیں بلکہ میرا ہمیشہ یہ مقصد رہا ہے کہ اہل جرمنی کو قائل کروں اور ان پر فتح حاصل کروں۔ جرمنی نے پھولنا پھلنا شروع کیا۔ جیسے جیسے اس ترقی کی ان لوگوں کا حسد بھی بڑھتا گیا۔ جنہوں نے پہلے ایک مرتبہ جرمنی کو جنگ میں کھینچا تھا نوڈ امپیئر نے چرچل اینڈ کمپنی کی اشتعال انگیزیاں شروع ہو گئیں۔ ان بین الاقوامی ٹکڑ ٹکڑوں کو جمہوریت یا مطلق العنانہ حکومت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ انہیں تو صرف اس بات سے دلچسپی ہے کہ کیا کوئی اپنے آپ کو لٹوانے کے لئے تیار ہے؟ اگر جمہوریت ایسی احمقانہ ہے کہ اس میں اس قسم کی چیزیں گوارا کی جاتی ہیں تو اچھا ہے۔ اس کے بعد ہٹلر نے جرمنی کے خلاف بیرونی اور اندرونی بین الاقوامی جدوجہد چھیڑنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کے اندر انقلاب پیدا کرنے اور باہر سے اسے گھیرنے کی کوششیں کی گئیں۔ مگر ان کے وہ نتائج برآمد نہیں ہوئے جو پچھلی کوششوں کے برآمد ہوئے تھے۔ سمجھوتوں اور معاہدوں کے ذریعہ جرمنی کے خلاف حکومتوں کو متحد کرنے کی جتنی کوشش کی گئی اتنی ہی میری ہتھیار بندی کی رفتار تیز ہوتی گئی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ میں انگلستان کے ساتھ تعلقات اور دوستی کو واپس لانا چاہتا تھا مگر بدقسمتی سے اس کوشش...

ضرورت ہے

اسسٹنٹ کین ڈیولپمنٹ آفیسر کے دفتر گونڈیا زون (حلقہ) کے لئے ایک آمن کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵-۱½-۳۴ روپیہ کے گریڈ میں۔

امیدوار میٹریکولیشن امتحان پاس ہو اور ٹائپنگ جانتا ہو۔ دفتری کام کے تجربہ رکھنے والے اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں ۲۵ نومبر ۱۹۴۰ء تک پہونچ جانا چاہئیں۔

آنریری سکریٹری
کوآپریٹو ڈیولپمنٹ یونین لمیٹیڈ۔ کانپور

کانگریس کا تیسرا ستیاگرہی

واردھا ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے کونسل آف اسٹیٹ کے ایک ممبر کو تیسرا ستیاگرہی منتخب کیا ہے متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دو ایک دن میں ستیاگرہی کے نام اور دوسری تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

موسیو مولوٹوف برلن پہونچ گئے

برلن ۱۲ نومبر۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف مع دیگر روسی افسروں آج صبح ۱۱ بجے برلن پہونچ گئے۔

ہر فان ربن ٹروپ، فیلڈ مارشل کیٹل چیف آف آرمی اسٹاف ان لوگوں میں تھے جنہوں نے اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔

برطانیہ پر جرمن ہوائی حملے

لندن ۱۲ نومبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان ک... ہے کہ آج اکے دکے جرمن ہوائی جہازوں نے... حملہ کیا۔ ان میں سے ایک ہوائی جہاز جنوب مشرق... ساحل سے کچھ دور فی حملے پر سمندر میں گرا دیا گیا... لندن کے علاوہ کئی اور جگہ بھی بم گرائے گئے... بہت کم آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بہت کم نقص... ہوا۔ جب سے لندن پر ہوائی حملے شروع ہوئے... ہیں لندن پر اتنا مختصر حملہ کبھی نہیں ہوا۔ جتنا ک... رات ہوا۔ سوموار کی رات کو اندھیرا ہوتے ہی... حملہ شروع ہو گیا اور رات کے ۹ بجے تک حملے بند ہو گئے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کاغذی محال کے مکان نمبر ۱۰۱ / ۱۱۱ کے نزدیک کی گلیوں کو پبلک اعلان کرنا تجویز کرتا ہے۔ کوئی اعتراض جو ایگزیکیٹو افسر صاحب میونسپل بورڈ کو نوٹس جاری ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر وصول ہوگا۔ اس پر بورڈ غور کرے گا۔ موقعہ کے نقشہ کا معائنہ کسی کام کے دن ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کے پاس کیا جا سکتا ہے۔

ایس۔ این۔ تیواری (ڈی۔ پی۔ ایچ)
ایگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ۔ کانپور

بالکل نیا ساز و سامان
کو رنتھین اسٹاف کے ساتھ

دی شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ

سنیچر ۱۶ ار نومبر ۹½ بجے رات	بمقام پلازا ٹاکیز مال روڈ کانپور مادر وطن کے گھائل دل کی پکار	اتوار ۱۷ ار نومبر ۳½ بجے دن و ۹½ بجے رات

بھٹ سُوئے

ڈائرکٹر ← بابو نانک لال

اسٹیج کے درخشاں ستارے ماسٹر نانک لال۔ ماسٹر فدا حسین۔ ماسٹر ستیارام ماسٹر بلدیو داس ماسٹر بہرا جی کھیرے والا

ماسٹر سورج رام۔ ماسٹر منوام۔ ماسٹر رحمنی مس مینا۔ مس راج رمنی مس گلنار۔ مس تارا۔ مس کشوری مس نسیم مس ہملیت مس حسینہ

ایکٹنگ اور ساز و سامان و سین سینریاں دیکھکر آپ دنگ رہ جائینگے۔

شرح ٹکٹ:- للعہ/۔ ۶/۔ ۴/۔ ۳/۔ ۱۲/۔ ۸/۔ زنانہ ۱۲/

نازی پارٹی کے قدیم ممبروں کے جلسہ میں ہر ہٹلر کی تقریر

لندن ۹ نومبر۔ ہٹلر نے کل رات نازی پارٹی کے پرانے ممبروں کے سامنے جو تقریر کی تھی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

ہر ہٹلر نے اپنی تقریر کے شروع میں ۱۹۳۳ء کا ذکر کیا جب کہ جرمنی میں طاقت کے لئے جدوجہد پورے طور پر تھی اور اسی وقت سوشل تانون کی ابتدا ہوئی تھی۔ جسے نام نہاد جمہوریتوں نے فراموش کر دیا ہے۔ اس وقت بھی انگلستان ہمارا دشمن تھا۔ میں یہ بات جانتے ہوئے انگلستان کا نام لیتا ہوں کہ لیڈر اور عوام ایک نہیں ہیں بلکہ وہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دنیا کے جمہوریت پرستوں یہودیوں اور دولت مندوں کا ایک گروہ اس ملک پر حکمراں ہے اور اسی گروہ نے اس وقت بھی جنگ کو بھڑکایا تھا یہ اس وقت بھی ایسے ہی تھے جیسے آج ہیں فاتح اپنے ایک بھی وعدہ پر قائم نہ رہے۔ دنیا کی سب سے بڑی وعدہ خلافی شروع ہو گئی۔

اس کے بعد ہٹلر نے بتایا کہ میں نے کیونکر اقتدار حاصل کیا۔ ۱۹۲۳ء میں نمایاں شکست ہو گئی لیکن بعد کے برسوں میں فتح حاصل کرنے...

ساگر کا ——— ایک نکش ——— شاہکار

نشاط ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ پونے چھ بجے شام پونے دس بجے رات	سنیچر ۱۶ ار نومبر ۱۹۴۰ء سے ساگر فلم کمپنی کا ایک دلکش ڈرامہ	منی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

بھولے بھالے

خاص اداکار:- یایا بنرجی مس بہبو۔ پریم ادیب۔ ارون
بدھوا دلّی جیوتی۔ جگدیش۔ قائم علی

بندھن (بمبئی ٹاکیز) اداکار۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار
جسند آرہا ہے تاریخ کا انتظار کیجئے۔

دوسری کُل ہند اُردو کانفرنس کانپور
دسمبر ۱۹۴۰ء

انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی کے زیر اہتمام دسمبر ۳۹ء میں پہلی آل انڈیا اُردو کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی تھی۔ اسی کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس کے لئے صوبہ متحدہ کے مرکزی شہر کانپور کا انتخاب ہوا ہے۔ چنانچہ امسال دسمبر کے آخری ہفتہ میں دوسری کل ہند اُردو کانفرنس کانپور میں منعقد ہو گی۔

اس موقع پر کانفرنس کے عام اجلاسوں کے علاوہ انجمن کی ادبی اور علمی مجلسیں اپنی اپنی کارگذاریوں کی رپورٹیں پیش کریں گی اور دیگر امور متعلقہ پر غور و فکر کرینگی۔ ان مجلسوں میں ٹائپ۔ زبان۔ رسم الخط۔ اُردو کی اشاعت اور عام تعلیم، اُردو کی ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے نصاب وغیرہ کے متعلق متعدد اہم تجویزوں پر بحث ہو گی۔ اور انجمن کی شاخوں کے نمایندوں کے بھی جلسے ہوں گے۔

ایک مجلس اس امر پر بھی غور کرے گی اور اپنی تجویزیں پیش کرے گی کہ ضرورت اور اہمیت کے لحاظ سے انجمن ترقی اُردو کی طرف سے کس قسم کی کتابوں کی تالیف، تصنیف یا ترجمے کرائے جائیں۔ اور اس کے لئے بالعموم کیا صورت اختیار کی جائے۔ ان کمیٹیوں کے غور و فکر کے نتائج بطور قرارداد یا بصورت اطلاع عام کانفرنس کے اجلاسوں میں پیش کئے جائیں گے۔

اس کانفرنس کے کانپور میں ہونے والے اجلاس کے جملہ انتظامات سرانجام دینے کی غرض سے ایک عارضی استقبالیہ کمیٹی کی تنظیم ہو چکی ہے۔ سردست یہی عارضی کمیٹی فرائض اولین انجام دے رہی ہے۔ جب استقبالیہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد کافی ہو جائے گی۔ اس وقت استقبالیہ کمیٹی کے مستقل انتخابات عمل میں لائے جائینگے مجلس استقبالیہ کا چندہ رکنیت صرف پانچ روپیہ ہے اور صوبہ متحدہ کا ہر بالغ باشندہ کمیٹی مذکور کا ممبر ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں توی امید ہے کہ اُردو زبان کے شیدائی، ہمدرد اور سرپرست جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بن کر اپنی علمی اعانت کا ثبوت دیں گے۔ اور دامے درمے سخنے کانفرنس کی پوری امداد کریں گے۔

کانفرنس کے انعقاد کے متعلق اطلاع عام کے لئے پروگرام اور ضروری کارروائیوں کی اشاعت وقتاً فوقتاً ملک کے اخباروں کے ذریعہ سے بھی ہوتی رہے گی۔

کانفرنس کے اجلاسوں کے ساتھ ساتھ نادر و نایاب قلمی نسخوں اور تصاویر کی نمایش اور اُردو پریس کانفرنس اور ایک عظیم الشان مشاعرہ کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

فرحت کانپوری بی اے ایل ایل بی جنرل سکریٹری، عارضی استقبالیہ کمیٹی	سری رام جلوٹے (بی اے) اور بشیر احمد ادیب (ایم۔ اے، ایم۔ آر۔ اے۔ ایس) جوائنٹ سکریٹریز عارضی استقبالیہ کمیٹی

پنڈت نہرو کی سزایابی پر انگلستان کے اخبار کا تبصرہ

لندن، ۷ نومبر۔ کنزرویٹو پارٹی کے روزانہ اخبار یارک شائر پوسٹ نے "کل ہندوستان کی گڑ ول حاصل کرنے کا راستہ" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو ۴ سال کی سزا دینے سے ہندوستان کے معاملات میں افسوسناک پیچیدگی اور بڑھ جائے گی۔ ان حقیقتوں کے باوجود کہ مہاتما گاندھی صلح پسند ہیں جو چیزیں کانگریس کے ذہن میں گہری جڑیں پکڑے ہوئے ہیں انکی برطانیہ نقتہ طور پر مخالف ہے۔ مسلم لیگ وائسرائے کی تجویزوں کو مسترد کر چکی ہے لیکن ہندوستان کے بہت کم لیڈر ایسے ہیں جو اس جنگ میں جو ڈکٹیٹروں کے مظالم کے خلاف لڑی جا رہی ہے دل سے برطانیہ کے ہمدرد نہ ہوں پھر ایسی کونسی بات ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے معاملات میں افسوسناک پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اخبار مذکور نے آگے چلکر لکھا ہے کہ بہت بڑا دارومدار صرف اس بات پر نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ کیونکر ہو رہا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ گرفتاریوں اور سزایابیوں کا کوئی نعم البدل تلاش کیا جائے مصالحت کی کوششوں کے فائدہ سے زیادہ نقصان پہنچے گا۔ صحیح نعم البدل یہ ہو گا۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ پر بے اعتمادی کا جو بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ان سے دونوں کے مشترکہ مفاد کو نکالا جائے برطانیہ دولت مشترکہ کے مستقبل کو محفوظ کرنے کے لئے جنگ میں ہندوستان کو مخلص حلیف بنانا چاہتا ہے۔ اور ہندوستان برطانیہ کو اپنی خود مختاری کا جسے ہم دونوں چاہتے ہیں، محافظ بنانا چاہتا ہے۔ اور یہ دونوں کی صداقت بنیاد موجود ہے۔ صرف سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ فوری قدم اٹھانے پر اختلاف ہے جو دانشمندانہ اور فائدہ مندی کے ساتھ جنگ کے دوران میں اٹھایا جا سکتا ہے۔

اخبار مذکور کانگریس کے مطالبوں کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ کانگریس کے لیڈر آزادی پر اصرار نہیں کرینگے کیونکہ دولت مشترکہ کے باہر آزادی کی کوئی حقیقت اور حاجت نہیں۔ اخبار آخر میں لکھتا ہے کہ کانگریس کے لیڈروں کا حقیقی مطالبہ یہ ہے کہ فوراً قومی حکومت قایم کر دی جائے گی۔ جس سے دنیا پر ثابت ہو جائے کہ ہندوستان کو آزادی حاصل ہو گئی۔ اور اپنی مرضی سے جنگ میں حصہ لے رہا ہے۔ ایسی حکومت میں ہندو اور مسلمان مل جلکر کام کریں گے جو بجائے خود کوئی آسان کام نہیں ہے۔

جبرالٹر ایک جزیرہ میں تبدیل کر دیا گیا

لندن ۸ نومبر۔ روم سے خبر آئی ہے کہ ابنائے کے آر پار خشکی سے چٹان تک ایک نہر بنا کر جبرالٹر کو ایک جزیرہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو بہت اہمیت رکھتی ہے۔ فوجی نقطہ نگاہ سے اب تک جزیرہ ایک بدعت خیال کئے جاتے رہے ہیں لیکن جرمنی کی تیز رفتار والی موٹر سوار فوجیں مین لینڈ پر جارحانہ ثابت ہوئیں لیکن انکو جزیروں کے خلاف اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ جہازوں کے ذریعہ وہاں نہ اتر جائیں لیکن ایسا کرنا اسوقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ سمندر پر کنٹرول نہ ہو۔ جبرالٹر نہر ممکن ہے بہت وسیع نہ ہو لیکن اتنی وسیع ضرور ہو گی کہ ٹینکوں والی فوج اچانک حملہ نہیں کر سکے گی۔

پارلیمنٹ میں مسٹر سورنس کا سوال

لندن، ۸ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو جو ۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے اس کے بارے میں آج دارالعوام میں متعدد سوالات کئے گئے وزیر ہند مسٹر ایمری نے بیان کیا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ان کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ انہوں نے شروع اکتوبر میں ایسی تقریریں کیں۔ جو فوج کی بھرتی میں کاوٹ ڈالنے والی تھیں۔ ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں کے درمیان منافرت اور دشمنی کا جذبہ ابھارنے والی تھیں۔ اور رائے عامہ پر اس طرح کا اثر ڈالنے والی تھیں جس سے لڑائی کو کامیابی کے ساتھ چلانے میں خلل پڑے۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ میرے پاس ابھی مکمل رپورٹ نہیں پہنچی ہے لیکن خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ انکو مجرم قرار دے کر ۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر سورنس نے دریافت کیا کیا مسٹر ایمری یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ یہ سزا صرف انتہائی درجہ سخت ہے بلکہ سب لوگ اس کو ایسا ہی سمجھیں گے۔ اور ہندوستان، برطانیہ اور امریکہ میں اس کا نہایت خطرناک سوشل اور پولیٹکل بازار پڑے گا؟ کیا ان تمام باتوں کے پیش نظر وزیر ہند پارلیمنٹ میں اس معاملہ پر بحث کا انتظام کریں گے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیبر پارٹی کے دوسرے ممبر مسٹر شویل نے دریافت کیا کیا مسٹر ایمری پنڈت نہرو کی سزا کے اثر کو پیش نظر رکھیں گے۔ اور اس معاملہ میں دوبارہ غور کریں گے اور کیا ان کا یہ خیال نہیں ہے کہ اس سزا کے دینے سے ہندوستان پر جو کچھ اثر پڑا ہے اس سے لڑائی کی کوششوں کو کوئی فائدہ پہونچنے والا نہیں ہے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ میں نے ظاہر ہے کہ تار دیکر مکمل رپورٹ منگائی ہے۔ تمام آئینی مسئلہ کو تبدیل کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے محض اس وجہ سے کہ ایک خاص شخص کو عدالت سے سزا دیدی گئی ہے۔

لیبر پارٹی کے ایک اور ممبر مسٹر بون نے دریافت کیا۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ لڑائی کے شروع میں پنڈت جواہر لال نہرو نے برطانی قوم اور ہمارے کاز کے حق میں آواز اٹھائی تھی اور کہا یہ حکومت کی وجہ سے اتنا اثر نہیں پڑا ہے کہ وہ اس کے خلاف ہو گئے ہیں۔ سپیکر نے آگے کچھ کہنے سے روک دیا۔ مسٹر سورنس نے دریافت کیا کہ ایک زبردست اہم معاملہ نہیں ہے اور کیا ہم وزیر ہند پر جو کہ ہندوستان میں شخصی حیثیت سے شہرت حاصل کر چکے ہیں دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ سپیکر نے پھر مداخلت کی اور آگے کچھ کہنے سے روک دیا۔ کمیونسٹ ممبر مسٹر گلاچر نے دریافت کیا چونکہ جذبات بہت زیادہ بھڑکے ہوئے ہیں کیا ہم اس معاملہ پر بحث کے لئے تحریک التوا اجلاس کا مطالبہ نہیں کر سکتے؟ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

سپیکر نے مزید اہم سوالوں کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

جرمنی نے امریکہ کی درخواست نامنظور کر دی

واشنگٹن، ۷ نومبر۔ سٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکیوں کو واپس لانے کے لئے جو امریکن جہاز آئرلینڈ جانے والا تھا اسکو جرمنی نے محفوظ راستہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ اٹلی نے محفوظ راستہ دینے کا اقرار کر لیا ہے۔

حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ انگلینڈ کے آس پاس کا علاقہ فوجی علاقہ ہے اور برلن اس قسم کا کوئی یقین نہیں دلا سکتا کہ جس کی درخواست کی گئی ہے۔

حکومت اٹلی کا جواب جرمنی کے پاس بھیجا گیا لیکن جرمنی نے اٹلی کی تقلید کرنے سے انکار کر دیا۔ امریکہ ایک مغربی جہاز آئرلینڈ بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ برطانیہ سے ۱۱۴۰ امریکنوں کو واپس لے آئے۔ جرمنی کے اس جواب جرمنی اور امریکہ کے تعلقات اور کشیدہ ہو جائینگے

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی ۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء
بمقدمہ گیا پرشاد ولد منشی گلزاری لال قوم کاتستھ ساکن محلہ گوالٹولی شہر کانپور انسالونٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے تاریخ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے۔

المرقوم ۲۶ اکتوبر سنہ ۴۰ء
بحکم گنگا شرپ نگم
مسطرم عدالت جج خفیفہ کانپور۔ مہر عدالت

شری برہم دت گرفتار کر لئے گئے

دارو دھا، ۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شری برہم دت رائے نرمل جو کہ آج صبح سیوا گرام سے سنیہ گرہ کے لئے روانہ ہوئے تھے واردھا سے ۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں گرفتار کر لئے گئے۔

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرار داد امور تنقیح طلب
(آرڈر ۵ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی کاسگنج مقام کاسگنج ضلع علیگڈھ
مقدمہ نمبر ۱۳۰ بابت سنہ ۴۰ء

فرم جانکی پرشاد برجلال واقعہ کاسگنج بذریعہ لالہ برجلال ولد لالہ گنگارام۔ رادھاکشن ولد لالہ جانکی پرشاد قوم ویش اگروال ساکن قصبہ کاسگنج۔ مالکان فرم مذکور مدعیان
فرم جانکی پرشاد برجلال مدعی
بنام۔ رامیشور داس ولد نامعلوم قوم ویش اگروال ساکن شہر کانپور جیب رام بابو کیلاش چند دھنکوٹی کانپور آڑھتہ کھلی وغیرہ مدعا علیہ
بنام۔ رامیشور داس

ہر گاہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۱۱ ر ۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو۔ جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

جاپان کو رعایت منسوخ

میکسیکو سٹی ۷ نومبر۔ میکسیکو کے پریزیڈنٹ نے اعلان کیا ہے کہ میکسیکو نے جاپان کو تیل نکالنے کے لئے ۰۰۰،۷۴ ایکڑ جو اراضی دی ہوئی تھی اب وہ رعایت منسوخ کر دی گئی ہے۔

بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد

دہلی، ۱۱ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں خان بہادر شیخ فضل الحق پراچہ نے انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے جو بل پیش کیا تھا اسے آج صبح سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ پرائیوٹ ممبروں کے

صرف تین ماہ کیلئے رعایت

حمائل شریف (خورد)

یورپ کے کتب خانے مشرقی جواہرات علمیہ سے مالامال ہیں۔ ہم اس علمی ورثہ سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست ایرانیوں نے اس طرف توجہ کی اور مطبع کاویانی کے نام سے ایک مطبع اور دارالاشاعت قایم کر کے فارسی، عربی، ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شایع کیا۔ یہ حمائل شریف بھی اسی مطبع کی مطبوعہ ہے۔ کاغذ اور چھپائی انگلستان، ہالینڈ، شام، اور مصر سے جیسی کتابیں چھپ کر نکلتی ہیں، ان سے اعلیٰ ہے۔ سائز جیبی ہے۔ پہلے ہدیہ ہے تھا اب صرف تین ماہ کے لئے عہ کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حمائل شریف (کلاں)

فاطمۃ الکبریٰ بنت جناب محمد دین صاحب خوشنویس کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو حال ہی میں شایع ہوئی ہے، کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے۔ موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہتر عربی خوشنویس ہونے کی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمایشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال اور اعلیٰ حضرت نواب صاحب حیدر آباد دکن نے ہدیے اور وظائف پیش کئے ہیں۔ حمائل مترجم ہے اور ترجمہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ہدیہ مجلد ہے

ملنے کے پتے

۱- مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی (۲) مکتبہ جامعہ لوہاری دروازہ (۳) مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ (۴) مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی نمبر ۳ (۵) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور (۶) کتب خانہ عابدیہ شاہ حیدر آباد دکن

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمالِ پرتو حسن عمومی مستقل میں ہے ✻ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔/۳ ششماہی ۔/۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔/۴ ششماہی ۔/۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

گُناہ کی بیٹی

از ابوالحسنات حضرت یکتا حقانی امروہوی

اے طوائف! اے حسین رازِ طلسم رنگ و بو
ہیں گنہ کی لذتیں تیرے لب مینوش میں
تو کہ ہے تاریک دھبہ دامنِ آفاق پر
معصیت سے ولولے پنہاں اداؤں میں تری
بے حجابانہ کبھی تو جلوہ گر ہے بام پر
اور کبھی تاریک خلوۃ میں نظر افروز ہو

کس قدر بیزار ہے اپنی نسائیت سے تو
سیکڑوں فتنے مچلتے ہیں تری آغوش میں
برق بنکر کوندتی ہے خرمن اخلاق پر
بے وفائی کی جفا کاری وفاؤں میں تری
برق ہنس ہنس کر گراتی ہے دلِ ناکام پر
جس جگہ ہے تو غرض اک برق عالم سوز ہو

دل کو دام گیسوئے پیچاں میں کس لیتی ہو تو
یہ تری ناز آفرینی قہر کی تمہید ہے
قابل لعنت ہے تیرا غم بھی تیرا عیش بھی
شاہکار۔ ابلیس کی صنعت کا تیرا ہست و بو
او جہنم کی حسین دیوی نظر پرور چڑیل

بے وفا ناگن گلے مل مل کے ڈس لیتی ہو تو
شام جس کی شام غم ہے تو وہ صبح عید ہے
نوش میں اپنے چھپا رکھے ہیں تو نے نیش بھی
عالمِ انسانیت کو ننگ ہے تیرا وجود
نوجوانی سیکڑوں کی مٹ گئی تیرے طفیل

راج ہے ظلم و ستمگاری کا تیرے دیس میں!
موت کی رہبر ہے گویا زندگی کے بھیس میں

بیچتی ہے تو سرِ بازار اپنی زندگی،
زلفِ مشکیں کی سیاہی. عارضِ زیبا کا نور
آنکھ کی مستی مژہ کی تیغ ابرو کی کماں
ہمکناری کی تمنا خود تمنائی کی ترنگ
بیچتی ہے اپنا جوبن بیچتی ہے اپنا راز
جذبۂ انسانیت کی عصمت و پاکیزگی

زندگی یعنی شباب و شوق کی تابندگی
قد کی رعنائی لبوں کا رس محبت کا سرور
جسم نازک کی لچک کیف آفریں انگڑائیاں
کمسنی کی شوخیاں اٹھتی جوانی کی اُمنگ
اپنی فطرت کی بلندی اپنے دل کا سوز و ساز
اور نسائیت کا جوہر روح کی دوشیزگی

تیری فطرت خود ہی تجھ سے برسرِ پیکار ہے
رحم کر اپنی طبیعت پر کہ وہ بیزار ہے

دنیائے اسلام

ہوابازی ترکی میں کیوں مقبول ہے

"ٹائمز" کا ہوابازی سے متعلق نامہ نگار لکھتا ہے:۔

ترکی کی نیشنل الیسوسی ایشن "ٹرکی برڈ" کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس کی وجہ سے ہوابازی اب ترکی کا ایک بہت مقبول عام مشغلہ ہو گیا ہے۔

"ٹرکش برڈ" (جس کی افتتاح محض سنہ ۱۹۳۵ء کے موسم گرما میں ہوئی تھی) نے اس قدر قلیل مدت میں ہزاروں جوان مردوں اور عورتوں کو نہایت ہوشیار سبک سیار ہواباز۔ پیراشوٹ۔ جہازران اور لاسلکی کا ماہر بنا دیا ہے۔

اس الیسوسی ایشن کی دلچسپ کارگذاریوں کی طرف عام رجحان اس قدر بڑھنے لگا کہ مجبوراً اس کے داخلہ پر دن بدن سخت پابندیاں عائد کی جانے لگیں لیکن باوجود سختیوں کے بھی اس کے تعلیمی اسکولوں اور سکھلانے والوں کی تعداد شروع کی بہ نسبت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

اب اعلیٰ درجے کے تعلیمی ادارے انقرہ۔ استنبول اور اچی نوبیں اور دوسرے درجہ کے تعلیمی کیمپ برتیا۔ راز مر۔ اہی ڈرن۔ اڑانا۔ کونیا۔ بالی کیسر۔ گوتاہ یا۔ کازی انٹپ اور دوسری جگہوں پر ہیں۔

ترکی نوجوان غالباً ہوابازی میں خاص صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ ناکامیاب طلبا جو "سی" سارٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتے محض ۱۵ فیصدی تھے۔ وہ طلبا جن کو بے موٹر کے ہوائی جہاز اڑانا سکھائے جاتے ہیں ان کو پیراشوٹ ٹک بھی سکھائی جاتی ہے۔ ہر طالب علم کو کم از کم چار دفعہ پھاندنا پڑتا ہے اور آخری دفعہ کی پھاند بڑے بڑے ہوائی جہازوں پر سے کرنا پڑتی ہے۔

موٹر والے ہوائی جہازوں کو اڑانے کے لئے بہت سے تعلیمی کیمپ کھولے گئے ہیں۔ اور اب اُمید کی جاتی ہے کہ قریب قریب وہ تمام طالب علم جو سبک سیاری سیکھ رہے ہیں وہ انہیں پلنے والے ہوائی جہازوں کی جہازرانی بھی سیکھیں گے۔ جتنے سبک سیاری سیکھنے کے اسکول ہیں کم از کم اس کے آدھے اسکول انجن والے ہوائی جہازوں کی جہازرانی سکھانے کے لئے کھلے ہوئی ہیں۔ جہازرانی سیکھنے کے لئے جو تعداد ہوائی جہازوں کی شروع میں تھی تین برس کی مدت میں اس کی چوگنی ہو گئی ہے۔

"ٹرکش برڈ" صرف ان تندرست نوجوانوں کو ہوابازی سکھاتا ہے جو جسمانی اعتبار سے اس کے لئے نوجوانوں کو ہوابازی سکھاتا ہے جو جسمانی اعتبار سے اس کے لئے مناسب ہیں یہی وجہ ہے کہ ہوابازی پورے ملک میں مقبول ہے۔

کیا ترکی پر حملہ ہو سکتا ہے

نیوز کرانکل استنبول کا مندرجہ ذیل بحری تار شائع کرتا ہے۔

جرمنی نے رومانیہ پر کیوں قبضہ کیا اس کی ہزاروں امکانی وجہیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن دو اور سبب قابل ذکر ہیں۔ جو خصوصیت کے ساتھ ترکی سے متعلق ہیں۔ پہلا سبب یہ ہے کہ جرمنی رومانیہ پر قبضہ کر کے بلغاریہ اور اٹلی کی مدد کرنے اور بلقانی رقبہ میں پھیلنے کا خواہش مند ہے اور ساتھ ہی ساتھ یونان اور یوگوسلیویا اور کسی حد تک ترکی کو بھی نقصان پہونچانا چاہتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ سوئیز پر ترکی شام اور فلسطین کی راہ سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ رومانیہ سے ترکی پر حملہ کرنے کی محض دو صورتیں ہیں۔ ایک تو ترکی پر بلغاریہ سے گذر کر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اسمیں تو کوئی شک ہی نہیں ہے کہ بلغاریہ جرمنی فوجوں کو آسانی سے نہ رہنے دیگا لیکن ان کا خیر مقدم ترکی بلغاریہ سرحد اتارک لائن سے اچھی طرح ہو جائیگا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فوج بحر اسود کے کنارے کس مقام پر اتار دی جائے۔ اب وہ فوج کو اتار بھی سکیں گے یا نہیں یہ دوسرا سوال ہے۔ محض چار یا پانچ بندرگاہ ہمیشہ مستحکم رکھے جاتے ہیں۔ اور ان کی دفاعی قوت گذشتہ چند ہفتوں سے اور زیادہ بڑھا دی گئی ہے۔ لہذا اگر جرمن ان بندرگاہوں پر اتر بھی سکے تو نہ تو ان کو جانے کی کوئی جگہ جانے کی ملے گی اور نہ جہاں رہ جانا چاہتے ہیں وہاں جانے کا کوئی راستہ ملے گا۔

عراق اور امریکہ کے درمیان فضائی ڈاک

آئندہ سے عراقی ڈاک جو امریکہ بھیجی جایا کرے گی وہ برٹش سمندر پار ہوائی سروس براہ راست ہانگ کانگ سے جایا کرے گی اور یہاں سے یہ ڈاک بحرالکاہل کی کلیپر سروس کو منتقل کر دی جائے گی۔ یہ سروس بحرالکاہل سے منیلا۔ ہونولولو اور سان فرانسسکو سے جایا کرے گی اور سان فرانسسکو سے یہ ڈاک بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ کے تمام مقامات پر بھیج دی جائے گی۔

مصر میں ہندوستانی کوئلہ کی درآمد!!!

یوروپ کے ملکوں سے مصر میں کوئلے کی درآمد یا تو کم ہو گئی ہے یا منقطع ہو گئی ہے۔ اس لئے اب کوشش کی جا رہی ہے کہ ہندوستان سے کوئلہ منگوایا جائے۔ اس سلسلہ میں مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ایک دشواری یہ ہے کہ کرایہ کے مصارف زیادہ ہیں اور حکومت کے مقرر کردہ نرخ تھوڑے ہیں۔ بہرکیف کوشش کی جا رہی ہے کہ حکومت مصر کوئلہ کی قیمتیں بڑھائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ تمام مرحلے جلد طے ہو جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

سنت پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے زمانہ بدلی ہی ہو جو تیر سکا ہیں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۷

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی میں ۲۰ نومبر کی صبح کو مرکزی لیجسلیچر کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ ایگزیکٹیو کونسل کی توسیع کے معاملہ میں مجھے ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کی طرف سے وہ جواب نہیں ملا۔ جس کی توقع تھی۔ ملک معظم کی حکومت کو یہ نتیجہ معلوم کرکے دلی رنج ہوا ہے۔ زیر بحث تجویزوں سے حقیقی طاقت اور حقیقی ذمہ داری ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آجائے گی۔ ہندوستان کے سیاسی لیڈر اس نازک زمانہ میں ان تجویزوں کو قبول کرکے ہندوستان کے اتحاد اور مستقبل کے لئے متفقہ آئینی تصفیہ کو بڑی امداد اور تقویت پہنچا سکتے تھے۔ ملک معظم کی حکومت ان تجویزوں کو واپس نہیں لیتی، اور جس وقت بھی اسے یقین ہوگیا کہ تجویزوں کو کافی حد تک نمایندہ تائید حاصل ہوگئی ہے۔ اسی وقت وہ انھیں عملی شکل دیدے گی۔ لیکن چونکہ ابھی تک بظاہر اس حد تک تجویزوں کو تائید حاصل نہیں ہوئی اس لئے ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت اپنی ایگزیکٹیو کونسل میں توسیع کرنا یا جنگی مشاورتی کمیٹی مقرر کرنا میرے لئے صحیح نہیں ہوگا۔

آگے چلکر آپ نے فرمایا کہ:۔

حضرات! میں آج آپ سے پھر ملکر بہت خوش ہوں۔ ۱۴ ماہ ہوئے کہ میں نے آپ صاحبان کے سامنے تقریر کی تھی، اس عرصہ میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے۔ جو اس لحاظ سے بڑے اہم ہیں کہ تہذیب کے مستقبل اور دنیا کی تاریخ پر انھوں نے فوری اثر ڈالا اور آخر میں انکا رد عمل ہوگا۔ میں نے ستمبر ۱۹۳۹ء میں آپ کو خبردار کردیا تھا کہ اگر ہم نے یہ سمجھا کہ فتح آسانی سے حاصل ہوجائے گی یا جنگ کا ہم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا تو یہ ہماری حماقت ہوگی۔ اسی کے ساتھ میں نے جنگ کے نتیجہ پر کمل اور قطعی اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان اور سلطنت اور دنیا کی تہذیب کے لئے یہ بات کسقدر بنیادی اہمیت رکھتی ہے کہ جنگ کا نتیجہ اطمینان بخش ہونا چاہیئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں بلا شک و شبہ یقین رکھتا ہوں کہ ہندوستان انکو نظریوں کی جنگ میں جن کو وہ عزیز رکھتا ہے۔ اس کی بہت بڑی قیمت اور اہمیت ہوگی اور وہ اس کی روایات اور قدیم نام کے شایان شان ہوگی۔

گذشتہ بار جب میں نے آپ کے سامنے تقریر کی تھی تو ہم میں سے کوئی نہ جانتا تھا کہ ۱۴ مہینے کے بعد سلطنت بھاری بوجھ اٹھانے کے لئے تن تنہا رہ جائے گی جسے آج وہ اٹھا رہی ہے۔ اس کے حلیف پولینڈ اور فرانس جنگ کے شروع میں پامال ہو جائینگے اور انھیں ہضم کرلیا جائے گا۔ ناروے ڈنمارک، ہالینڈ، اور بلجیم نازی حملوں کا شکار ہو جائیں گے اور یونان جیسی بہادر قوم پر جس کی شاندار مدافعت آج ہماری تعریف کی مستحق ہے۔ اٹلی اسی طرح کا غیر مشتعل حملہ کر دیگا۔ جو حالات پیش آئے ہیں اگر ان کا ہمیں پہلے سے علم ہوتا اگر یہ خبر ہوتی تو سلطنت پر اتنا بار آپڑے گا۔ یا ہوا اور سمندر سے انسانی جان و مال پر بے رحمانہ اور بے اصول قسم کے حملوں کی اتنی شدت ہوجائے گی۔ اور ہمارے دشمن بین الاقوامی فرائض اور معاہدوں سے جو بے پرواہی برت رہے ہیں (ایسا کرکے محض وہ عارضی فائدہ اٹھا رہے ہیں) اگر ہمیں اس کا علم ہوتا اور اگر ہم یہ بھی جانتے کہ اس قدر بہادرانہ اور کامیاب مدافعت کیجائیگی تو ہم ۱۴ مہینے پہلے ہی مطمئن ہوگئے ہوتے۔ تاج برطانیہ کی فوجوں نے خواہ وہ ہندوستان مستعمرات، نو آبادیوں یا برطانیہ سے گئی ہوں ہوا سمندر اور خشکی کے ہر میدان جنگ میں جو کام کیا ہے وہ ہمارے لئے انتہائی قابل فخر اور قابل صد شکر ہے۔

تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ اب میں آئینی میدان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ لڑائی چھڑنے کے بعد مختلف پولیٹیکل پارٹیوں کے ساتھ جو بات چیت ہوئی میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میں نے مختلف پارٹیوں کے سرکردہ پولیٹیکل لیڈروں اور مختلف پارٹیوں اور فرقوں کے نمایندوں کے ساتھ بحث کی۔ اور میرا خیال ہے اور میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آئینی گتھی سلجھانے اور مختلف پارٹیوں میں میل جول کرانے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مجھے انتہائی مایوسی ہوئی جبکہ تمام کوششیں کامیاب نہ ہوسکیں اور وہ اختلافات جو آئینی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ تھے اور جن کو ملک معظم کی حکومت دور کرنا چاہتی تھی اب تک موجود ہیں۔ سب سے آخری اور سب سے اہم کوشش ملک معظم کی حکومت کی طرف سے وہ تھی جبکہ تین ماہ ہوئے میں نے حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک بیان شایع کیا تھا ۸ اگست کو ملک معظم کی حکومت کی جانب سے میں نے ایک بیان شایع کیا تھا۔ اس بیان میں ایک بار پھر اس اعلان کی تصدیق کی تھی کہ ہندوستان کے متعلق تاج برطانیہ اور برٹش پارلیمنٹ کی طے شدہ منزل مقصود یہ ہے کہ ہندوستان کو برطانی کامن ویلتھ میں آزادانہ اور برابری کا حصہ حاصل ہو جائے۔ ملک معظم کی حکومت کے ارادوں کے متعلق شبہات کو دور کرنے اور منزل مقصود کی جانب بڑھنے کی جانب وقت اور طریقہ کے بارے میں اس بیان میں یہ واضح کردیا گیا تھا کہ ملک معظم کی حکومت کی ہمدردی اس خواہش کے ساتھ ہے کہ ہندوستان کی حکومت خود مختاری کے متعلق مستقبل کی آئینی اسکیم کی ذمہ داری خود ہندوستانیوں کی ہو اور وہ ہندوستانی زندگی کے متعلق سوشل، اقتصادی اور پولیٹیکل ڈھانچے کے بارے میں ہندوستانی خیال سے پیدا ہونا چاہئے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ برطانیہ نے ہندوستان کے سلسلہ میں جو ذمہ داریاں اپنے اوپر لی ہوئی ہیں۔ وہ پوری ہو سکیں اسکے ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا تھا کہ ملک معظم کی حکومت چاہتی ہے کہ اسکیم تیار کرنے میں اقلیتوں کے نظریہ کا پورا دھیان رکھا جائے۔ یہ بھی اعلان کردیا گیا تھا کہ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد ہی آئین بنانے کے لئے ایک باڈی قایم کردی جائیگی اس باڈی میں ہندوستان کی قومی زندگی کے خاص خاص عنصر شامل ہوں گے۔

در یں اثنا ہندوستانی رائے عامہ کو مرکز میں حکومت ہند کے ساتھ زیادہ قریب لانے کے لئے اور ہندوستان میں اتحاد بڑھانے کی اُمید میں اور لڑائی کی کوشش میں ہندوستانیوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے مجھے اختیار دیا گیا تھا کہ میں اپنی ایگزیکٹیو کونسل کے لئے ہندوستانی پولیٹیکل لیڈروں کو مدعو کروں اور ایک جنگی مشاورتی کونسل قایم کروں جس میں ہندوستانی ریاستوں اور ہندوستان کے مختلف مفاد کے نمایندے شامل ہوں۔ ہندوستان سے باہر ان تجویزوں کا استقبال کیا گیا اور ہندوستان کے اندر بھی استقبال ہوا لیکن افسوس ہے کہ ایگزیکٹیو کونسل میں توسیع نہیں ہو سکی۔ کیونکہ ہندوستان کے پولیٹیکل لیڈروں نے اُمید کے مطابق تعاون نہیں کیا حکومت کو اس پر بہت افسوس ہے لیکن ابھی تک اسکیم منسوخ نہیں کی گئی۔ جب تعاون حاصل ہو جائے گا وہ اسکیم پر عمل کرنے کو تیار ہوگی۔

ملک معظم کی تقریر

ملک معظم نے ۲۱ نومبر کو خود پارلیمنٹ کے نئے سیشن کا افتتاح کیا۔ گو لڑائی سے دار الامرا کی رونق پھیکی پڑ گئی ہے لیکن پھر بھی پرانی شان کی جھلک باقی ہے۔ ملک معظم نے بڑی معنوط آواز میں اپنی تقریر پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری رعایا اور میرے ساتھیوں نے حملہ آور ملکوں کے خلاف اس وقت تک لڑائی جاری رکھنے کا تہیہ کیا ہوا ہے جب تک کہ آزادی محفوظ نہ ہو جائے ایسی حالت میں قوموں کو جبر و استبداد سے چھٹکارا مل جائے اور وہ آزادی اور سوشل انصاف کی بنا پر ملکر کام کرسکتی ہیں۔ مجھے بھروسہ ہے کہ نہ صرف میری سلطنت اور میرے ساتھیوں کے مسلح فوجوں کی امداد سے ملک ملک کا بچاؤ کرنے والی فوجوں اور میری رعایا کی جانفشانی کی بدولت بھی فتح یقینی ہے۔

ملک معظم نے مزید کہا کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک بل پیش کیا جانے والا ہے جسکی رو سے ان لوگوں کو معاوضہ ادا کیا جائے گا جن کے مکانات اور دوکانیں برباد ہوگئی ہیں۔ ایک سال سے زیادہ ہوا میری فوجیں سمندر میں، خشکی پر اور ہوا میں آزادی کے مقصد کی حفاظت کر رہی ہیں میری رعایا ہر مشکل کو برداشت کر رہی ہے۔ جرمنی اپنی دغا بازی اور تشدد سے بہت سے آزاد ملکوں پر قابض ہوگیا ہے۔ یونان کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ اٹلی نے حملہ کر دیا ہے۔ میری سلطنت اس کی ممکن امداد کریگی۔ آخر میں آپ نے امریکہ سے آنے والی امداد کا ذکر کیا۔

وزیر اعظم کی تقریر

۲۱ نومبر کو پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر چرچل نے بحر روم کی لڑائی کا حال بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ وہاں پر دو لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں ایک تو مصر اور نہر سوئز کے بچاؤ کا سوال ہے، اور وہاں دشمن کی فوجوں کی تعداد انگریزی فوجوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے چند ماہ پہلے وہاں صورت حالات بہت مشکل دکھائی دیتی تھی اور معاملہ مشتبہ تھا لیکن اب ہمیں بھروسہ ہے۔ کہ جب اٹلی کی فوجیں ہم پر حملہ کرینگی، ہم انکا اچھی طرح مقابلہ کرسکیں گے۔ دوسری لڑائی یونان کی ہے گو دشمن نے یونان پر اچانک حملہ کر دیا تھا لیکن یونانیوں نے دشمن کے دانت کھٹے کردیئے اور انکو اپنی سرحد سے باہر نکال دیا ہمیں ان دونوں جنگوں کا خیال رکھنا ہے اور میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی انتہائی کوشش کرینگے۔

آئینہ کانپور

ایگزیکٹیو آفیسری ایگزیکٹیو آفیسری کے عہدہ کے تقرر کے لئے میونسپل بورڈ کانپور نے ابھی تک کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی ہے۔ جن لوگوں کے اس جگہ کے لئے نام لئے جارہے تھے۔ انکے علاوہ رائے بہادر رماکانت اور مسٹر زبیر بلی ورما ایڈوکیٹ بنارس کے بھی نام لئے جارہے ہیں۔

کانگریس ۱۰ نومبر کو تلک ہال میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر برج لال بیانی کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ جلسہ کے صدر مسٹر پیارے لال اگروال تھے، سربرآوردہ کانگریسی لیڈروں نے کانگریسی پالیسی اور پروگرام کی توضیح میں تقریریں کیں اور شہر کے خاص خاص بازار بند رہے۔

مردم شماری ڈسٹرکٹ مردم شماری آفیسر صاحب نے ایک پریس نوٹ میں پبلک سے درخواست کی ہے کہ مردم شماری کے افسران کو انکے کام میں ہر ممکن امداد دیں اور یہ بھی تنبیہ کی ہے کہ غلط اطلاع دینے یا اطلاع دینے سے انکار کرنے والوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا مردم شماری یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوگی۔

سیوک گارڈ مسٹر پراگ نرائن دت وغیرہ نے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ براہ کرم بتائے کہ سیوک گارڈ کو کیا کیا رعایتیں دیجاوینگی

ٹریڈ یونین کانگریس یو۔پی کی ٹریڈ یونین کانگریس کی جنرل کونسل نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ مزدوروں کے لئے کانگریس کی پالیسی کا ساتھ دینا مفید ہے اور انکو کانگریس کے ساتھ متحد ہوکر کام کرنا چاہیئے۔

ڈی۔اے۔وی کالج ۲۸ دسمبر کو ڈی۔اے۔وی کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سوشل اجتماع ہوگا جسمیں کالج کے سب اولڈ بوائز کو مدعو کیا گیا ہے۔

مبارکباد مسٹر چٹر جی پرنسپل کرایسٹ چرچ کالج نے مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے اس فیصلہ پر مبارکباد دی ہے کہ مسلم طالب علم اسٹرائک نہیں کریں گے۔

اپیل مسٹر کے۔سی اگنی ہوتری سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے پبلک سے درخواست کی ہے کہ موضع یکو ٹھا کی آتشزدگی کے شکار اور پریشان حال آدمیوں کی مدد کی جائے کیونکہ اس موضع کے باشندوں کا آگ سے سخت نقصان ہوا ہے۔ آپ نے حکام سے بھی انکی امداد کی اپیل کی ہے۔

مال روڈ مرچنٹ ایسوسی ایشن ۱۶ نومبر کو مال روڈ مرچنٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مسٹر کے اے پٹیل کی صدارت میں مسرس بی اینڈ کمپنی میں منعقد ہوا جس میں ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے۔ پریسیڈنٹ صاحب کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ مال روڈ کے سوداگروں کے پاس سرکیولر بھیج کر ۲۴ نومبر ۱۹۴۰ء کو عام تعطیل منانے کی اپیل کریں اور آئندہ ہر ماہ کے آخری یکشنبہ کو تعطیل منائی جایا کرے۔

سیوک گارڈ اور کتکی کا میلہ کتکی کے میلہ یعنی بٹھور کے اشنان کے لئے کانپور میں لاکھوں جاتری آتے ہیں اس موقع پر انتظامات کے سلسلہ میں بڑی بڑی دقتیں ہوتی ہیں۔ امسال سیوک گارڈ کی خدمات حاصل کرنے کی وجہ سے انتظامات میں بہت کچھ سہولت ہوئی۔

الہ آباد بینک کے چوراہے پر بڑا ہجوم ہوتا ہے اور یہاں کا انتظام بڑا مشکل ہے اور عام طور پر اس چوراہے پر حادثات بھی ہو جاتے ہیں۔ اس چوراہے پر سیوک گارڈ کی حیثیت سے مسٹر ورما بھی تعینات تھے۔ انھوں نے اپنے فرایض نہایت ہوشیاری اور محنت سے ادا کئے جس کی وجہ سے کوئی حادثہ اس چوراہے پر نہیں ہونے پایا جس کے لئے وہ تعریف کے مستحق ہیں، ہم کو امید ہے کہ دیگر سیوک گارڈوں نے بھی اپنے فرایض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے ہوں گے۔

اسٹوڈنٹ ہڑتال ۱۲ نومبر کو اسٹوڈنٹ یونین نے انٹی پریشن ڈے منایا اور تلک ہال سے ایک جلوس اٹھایا گیا اور شام کو ایک پبلک جلسہ میں متعدد تقریریں ہوئیں جسمیں طالب علموں پر پابندی لگانے کے خلاف اظہار رائے کیا گیا۔

آل انڈیا اُردو کانفرنس آل انڈیا اُردو کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۲ نومبر کی رات کو مسٹر زحمت سکریٹری مجلس استقبالیہ کے مکان پر منعقد ہوا جسمیں دیگر ضروری امور کے علاوہ دو سب کمیٹیوں کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

مجلس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ وزیٹرس عمومی اور خصوصی دو قسم کے رکھے جائیں جن کے لئے بالترتیب تین روپیہ اور دو روپیہ چندہ رکھا گیا ہے۔

مشاعرہ کے لئے بھی دو روپیہ چندہ رکھا گیا ہے۔ وزیٹرس عمومی اجلاس اور مشاعرہ دونوں میں شریک ہوسکیں گے اور وزیٹرس خصوصی صرف کانفرنس کے اجلاس میں۔

ہم اُردو سے ذوق رکھنے والے حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد ممبر مجلس استقبالیہ (جس کی فیس پانچ روپیہ ہے) بنکر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش فرماکر اپنا فرض ادا کریں۔

انجمن وطن ۱۷ نومبر کو انجمن وطن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں متعدد رزولیوشن پاس کئے گئے اول رزولیوشن میں جاجمؤ سومناتھ۔ اور باجی پور روڈ (جہاں دس ہزار آبادی ہے) میں کسی سکول کے نہ ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ بورڈ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہاں بورڈ ایک اسکول ضرور قایم کرے۔ ایک دوسرے رزولیوشن میں حکومت نے طلباء پر جو پابندی لگائی ہے اس پر اظہار افسوس کیا گیا۔ ایک تیسرے رزولیوشن میں مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۸ نومبر ۱۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ہوگا جسکے ایجنڈے کے بعض مسائل یہ ہیں کہ کمشنر صاحب کا خط بورڈ کی مالی حالت درست کرنے کے متعلق ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کا خط کمرشیل میوزیم کے متعلق

وزیر ہند کی تقریر

۲۱ نومبر کو پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایمری نے مرکزی اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر کا ذکر کیا اور کہا کہ اس میں وہ سب کچھ پیش کر دیا گیا ہے جو ہندوستان کی آئینی ترقی کی معقولانہ خواہش کے ساتھ موجودہ حالات میں اندرونی اور بیرونی اور ہندوستان کی صورت حالات میں قابل عمل تھا۔

وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں توسیع کی پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ وہ ہندوستان کے لیڈروں کے لئے اب بھی کھلی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں محض مشیروں کی حیثیت سے نہ آئیں بلکہ بڑے بڑے محکموں کے ذمہ دار وزیروں کی حیثیت میں شامل ہوں۔

وزیر ہند نے مزید کہا کہ اس موقع پر ہندوستان میں ایسی ایگزیکٹیو کونسل قایم کرنے سے جو وائسرائے کے سوائے اور کسی کے روبرو ذمہ دار ہو ایک دفعہ پھر وہ تمام آئینی مسئلہ کھڑے ہو جائینگے جو ابھی تک طے نہیں ہو سکے ہیں۔

شہد گل

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں ایک ایسا بھی معزز طبقہ موجود ہے جس کو اللہ میاں نے براہ راست پروانہ راہداری دے رکھا ہے۔ یہ طبقہ ہندوستان کے "معزز" گداگروں کا ہے،

محکمہ ریلوے کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال محکمہ ریلوے نے ہزاروں ایسے گداگروں کو گرفتار کیا ہے جو بلا ٹکٹ سفر کر رہے تھے جب ان سے ٹکٹ کے بارے میں پوچھا جاتا تھا تو بہت بے تکلفی کے ساتھ فرماتے تھے کہ اللہ میاں نے ہم کو ریلوے کا پاس دے رکھا ہے اس لئے ہم سے کرایہ مانگنے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔

اللہ میاں کا عطا کیا ہوا یہ پاس یا اجازت نامہ صرف ریلوے ہی تک محدود نہیں ہے۔ یہ نہایت آسانی کے ساتھ سینما میں بھی کام آ جاتا ہے۔ چنانچہ جب کسی گداگر کا جی چاہتا ہے۔ سینما کے منیجر کے پاس جاتا ہے اور اللہ میاں کے نام پر سینما دیکھنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ بیچارے منیجر میں کہاں ہمت کہ وہ اس خدائی ٹھیکیدار کو روک سکے۔ چنانچہ اللہ کے نام پر سینما سے لطف اندوز ہونے کی اجازت مل جاتی ہے اور گداگر نہایت بے تکلفی کے ساتھ اللہ میاں کے اس مفروضہ پاس کی بنا پر رقص و سرود سے خوب لطف حاصل کرتے ہیں۔

یہ گداگر اللہ میاں کے نام پر ریلوے اور سینما ہی سے فائدہ نہیں اٹھا رہے بلکہ روپیہ بھی اس قدر کما رہے ہیں کہ پڑھا لکھا طبقہ ان کی آمدنی کو سن کر حیران رہ جائے گا۔ ان کی غیر معمولی آمدنی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے دنوں لکھنؤ کے دو فقیروں میں جھڑپ ہو گئی۔ جھڑپ کی وجہ یہ تھی کہ ایک بوڑھا فقیر ایک مندر کے دروازہ پر بیٹھا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دوسرے فقیر نے اس کی ایک دن کی آمدنی چھین لی۔ یہ معاملہ عدالت میں گیا۔ عدالت میں بوڑھے فقیر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ملزم نے میری ایک دن کی کمائی چھین لی ہے جو اڑتالیس روپیہ تھی۔ غور فرمائیے کہ ان فقیروں کی آمدنی کس درجہ شاندار ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ اس آمدنی کی بات سن کر ہندوستان کے ان گریجویٹوں کے منہ میں پانی بھر آئے جو بیس روپیہ کی نوکری کے لئے ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔

آج کل ریاست حیدر آباد میں گداگروں کی لعنت کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حکومت حیدر آباد نے جب گداگروں کی چھان بین کی تو پتہ چلا کہ حیدر آباد میں فقیروں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ جن میں سے ہر ایک فقیر کی آمدنی کم از کم پچاس روپیہ ماہانہ ہے۔ اسی طرح بمبئی کے ایک صاحب نے انکشاف کیا تھا کہ بمبئی کے گداگروں کو ہر ہفتہ اپنے گھروں کو نہایت آسانی سے سو پچاس روپیہ بھیجنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

گداگروں کے مندرجہ بالا چند واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ میاں کے نام پر ہندوستان میں کس بری طرح سے لوٹ مچی ہوئی ہے۔ اور یہ گداگر عوام کو احمق بنا کر کس طرح اپنی جیبیں پر کر رہے ہیں۔ پچھلی مردم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں تقریباً ۹۰ لاکھ گداگر گداگری کا معزز پیشہ فرما رہے ہیں کیونکہ گداگروں کا پیشہ نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ تازہ مردم شماری میں ان کی تعداد ایک کروڑ سے بھی آگے بڑھ جائے

بندھن۔ بندھن نامی تصویر ۱۹۴۰ء کا بہترین شاہکار کہا جاتا ہے۔ جو موسیقی۔ لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا ہے۔ جس میں لیلا چٹنس اور اشوک کمار کی ایکٹنگ کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔

ادب لطیف

پھول!
(ورڈسورتھ کی انگریزی نظم کا ترجمہ)

از جناب ایس۔ اے حسن بنارسی صاحب

شام کا وقت تھا، آفتاب بلند اور فلک بوس پہاڑوں سے گذر کر آہستہ آہستہ وادئی مغرب میں آشیاں نشین ہو رہا تھا، اس کی سنہری کرنیں میدانوں مرغزاروں ندی نالوں پر پڑ رہی تھیں، ہوا تیز چل رہی تھی میں سحاب کی طرح بے ارادہ قدم اٹھائے چلا جا رہا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ پھول قطار در قطار صف بہ صف ہزاروں لاکھوں جھیل کے کنارے مسکرا رہے ہیں اور اپنے حسن کی رعنائیوں پر ہنس رہے ہیں،

جس طرح آسمان پر روشن تارے کسی حرماں نصیب معشوقہ کی تلاش میں ٹکٹکی لگائے زمین کو دیکھ رہے ہوں اسی طرح پھول جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تھے، جھیل کے کنارے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کسی کی تلاش میں سرگرداں اور محو تھے۔ سمندر کی موجیں دیوانہ وار چٹان سے ٹکرا رہی تھیں اور ان کا شور بجلی کی کڑک کی طرح گونج رہا تھا۔ روتے روتے آنسوؤں کی ڈھیری ساحل پر جمع ہو گئی تھی جس طرح کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر اس وقت یہ پر کیف منظر شاعر ہی کے تخیل میں آ سکتا تھا اور وہی دیکھ دیکھ کر مسرور ہو سکتا تھا

آفتاب ساری دنیا کو منور کرنے کے بعد روانہ ہو چکا تھا اپنی سنہری آنچل سے روشنی پھیلا کر کھو چکا تھا، سناٹا تھا، میں آرام گاہ میں پہنچا۔ تنہائی کا عالم تھا پھر کیا سارے خیالات ذہن نشین ہوتے گئے میری نظروں میں وہی منظر گھوم رہا تھا۔ میرا دل ان پھولوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا گویا میں بھی انھیں کے دوش بدوش جھوم رہا تھا بدمستیوں کے ترانے گا رہا تھا۔

ہم سامان آرائش سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ حسین بناتی ہیں اور اپنے ظاہری حسن پر فخر کرتی ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس کی تھی کہ وہ ظاہری حسن پر وقت برباد کرنے کی بجائے اپنے اندر باطنی خوبیاں اور جوہر پیدا کریں۔

میرا بس چلے تو میں کسی عورت کی جوانی کو بھی بے فکرے اور عیش پسند مردوں کے ہاتھوں برباد نہ ہونے دوں۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ عورت ہی نے یہ سمجھ لیا کہ وہ محض مرد کی خوشنودی اور نفس پرستی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

شاہجہاں تھیٹر دی شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ کے تماشوں کی اہل کانپور کافی قدر دانی کر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کمپنی ۲۰ روز میں اپنے صرف ہی تماشے دکھا سکی ہے۔ کمپنی جمعہ سے اتوار تک ہلچل نامی سوشل ڈرامہ کھیلے گی۔ جو نہایت سبق آموز ہونے کے ساتھ ساتھ پر لطف بھی ہے بدھ سے کمپنی اپنا شہرۂ آفاق ڈرامہ ہر ہنٹر نامی شروع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے جو کہ اپنے رنگ کا ایک بالکل انوکھا ڈرامہ ہے۔

دنگل دارالندوہ کے سلسلہ میں ۷ و ۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کو پھول باغ میں ایک عظیم الشان دنگل سکریٹری صاحب وار کمیٹی کر رہے ہیں جس میں آسٹرین چیمپین پنجاب کے مشہور پہلوان لال سنگھ اور کانپور کے مشہور پہلوان ادھا جیسے مشہور و معروف پہلوانوں کی کشتی کا انتظام کیا گیا ہے۔

عالم نسواں

جوان عورتیں ناکارہ ہوتی ہیں

دنیا کی ہر ایک عورت کا خیال ہے کہ عورت کے لئے جوانی کی عمر بہترین عمر ہوتی ہے لیکن ایک امریکی خاتون کی رائے ہے کہ جوانی کی عمر عورت کی بدترین عمر ہے۔ چنانچہ اس امریکن خاتون نے جوانی کی عمر کی اپنے ایک مضمون میں بری طرح سے مذمت کی ہے۔ ہم اس امریکن خاتون کے مضمون کی روح ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

میں نہیں سمجھ سکتی کہ عورتیں اپنی جوانی کی عمر کو بیش بہا خزانہ کیوں سمجھتی ہیں۔ حالانکہ میرے نزدیک ایک عورت کے لئے اگر عمر کا کوئی بدترین زمانہ ہو سکتا ہے تو وہ جوانی کی عمر کا زمانہ ہے۔

جوانی سے عورتوں کے عشق کا یہ عالم ہے کہ جو عورتیں جوانی کی منزل سے گزر چکی ہیں وہ بھی مصنوعی ذرائع سے اپنے آپ کو جوان بنانے کی انتہائی کوشش کرتی ہیں۔ امریکہ میں ایک دو نہیں سیکڑوں ایسے ادارے ہیں جو عورتوں کو جوان بنانے کا فریب دے رہے ہیں۔ روزانہ ہزاروں عورتیں ان اداروں اور معمل گاہوں میں پہونچکر جھوٹی اور بناوٹی جوانی نہایت ہی گراں قیمت میں خرید رہی ہیں۔ ان بے چاریوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جس جوانی کو وہ اس درجہ قیمتی سمجھتی ہیں وہی بدترین شے ہے۔

جوانی اور خوبصورتی جسے عورتیں بے حد قدر کی نظر سے دیکھتی ہیں عورتوں کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ یہی جوانی اور خوبصورتی وہ مصیبت ہے جو عورت کو ترقی کے میدان میں آگے نہیں بڑھنے دیتی ہے۔ چنانچہ عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو مرد کسی نہ کسی طرح اپنی دلچسپی اور نفس پرستی کا کھلونا بنا لیتے ہیں۔ گویا عورت کی وہ عمر جبکہ وہ دنیاوی جدوجہد میں حصہ لینے کے قابل ہوتی ہے جوانی اور خوبصورتی کی بدولت مردوں پر قربان ہو جاتی ہے۔

ایک جوان اور خوبصورت لڑکی کے لئے یہ چیز تقریباً ناممکن ہو گئی ہے کہ وہ مردوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہوئے زندگی کے کسی مفید شعبے میں کوئی امتیاز حاصل کر سکے۔ کیونکہ ہر وقت مرد اسے گھیرے رہتے ہیں۔ اگر وہ متعدد مردوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے شادی بھی کر لیتی ہے۔ تب بھی اس مصیبت سے اسے چھٹکارا نہیں ملتا۔ غرضکہ جب تک عورت کے رخساروں پر جوانی اور خوبصورتی کی جھلک باقی رہتی ہے۔ مرد اسے اپنا آلہ کار بناتے ہیں۔ اور جب مرد اس کا پیچھا چھوڑتے ہیں تو اس کی صحت اس قابل نہیں رہتی کہ وہ دنیا میں کچھ کر سکے۔ غرضکہ جوانی اور خوبصورتی جسے عورتیں بے حد قدر کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ عورتوں کے لئے میرے خیال میں سب سے خطرناک چیز ہے۔

میں ایسی سیکڑوں عورتوں سے ملی ہوں جو بہترین دل و دماغ کی مالک ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ دنیا میں کوئی امتیازی درجہ نہیں حاصل کر سکیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی عمر کے بہترین پندرہ بیس سال مردوں نے غارت کر دئے۔ اور ان کو عیش پرستی میں ڈال کر ناکارہ کر دیا۔ اور ان کے اس ناکارہ ہونے کا بڑا سبب ان کی جوانی اور خوبصورتی تھی۔

عورتوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ جوں ہی وہ جوان ہوتی ہیں وہ کسی ذاتی خوبی کے پیدا کرنے کی بجائے صرف مردوں کے لبھانے کے طریقے سیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ وہ بہتر سے بہتر لباس سے آراستہ نظر آتی ہیں۔ وہ ہم

بچوں کی دنیا

فرض کی ادائیگی

ایک خریدار سے کسی دوکاندار سے سودا خریدتا ہے۔ دوکاندار کا فرض ہے کہ ایمانداری کے ساتھ ٹھیک ناپ تول کر پورا سودا دے اور چیز خالص اور عمدہ دے۔ خریدار کا فرض ہے کہ پوری قیمت ادا کرے۔ اگر دوکاندار پورا نہیں تولتا یا چیز ناقص دیتا ہے تو وہ اپنا فرض ادا نہیں کرتا اس لئے ایماندار نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح اگر خریدار کھوٹا سکہ دوکاندار کو دیتا ہے یا کم دام دینے کی کوشش کرتا ہے تو خریدار ایماندار نہیں۔ وہ اپنے فرض سے غفلت کرتا ہے۔ اگر دونوں اپنا فرض ایمانداری سے ادا کریں تو دنیا میں امن قائم رہے۔ اور کسی قسم کا جھگڑا یا تنازعہ پیدا نہ ہو۔ جب دوکان دار اپنا فرض ادا نہیں کرتا تو تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔ بے اعتباری پیدا ہوتی ہے۔ خریدار دیکھتا ہے کہ دوکاندار چالاکی سے کم تو نہیں تولتا۔ ٹھیک باٹ استعمال کرتا ہے۔ چار دوکانوں پر پوچھ کر بھاؤ ٹھہرا کر سودا لیتا ہے۔ پھر بھی خیال کرتا ہے کہ شاید ٹھگا نہ گیا ہوں۔ چیز ناقص نہ آگئی ہو۔ اسی طرح جب خریدار چالاکی سے کھوٹا سکہ پیش کرتا ہے تو دوکان دار کے دل میں بے اعتباری پیدا ہوتی ہے وہ خوب پرکھ کر جانچ پڑتال کر کے دام لیتا ہے۔ چونکہ لوگ اپنا اپنا فرض ادا نہیں کرتے اسی واسطے کوئی چیز بھی خالص میسر نہیں آتی۔ نہ آٹا خالص نہ گھی خالص۔ نہ دودھ خالص۔ کھانے پینے کا سب سامان ناقص ہے اسی سے سب کی صحت برباد ہو رہی ہے۔ جس طرح دوکاندار اور خریدار کے درمیان لینے دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح دنیا میں ہر جگہ لینے دینے کا سلسلہ جاری ہے مزدور کا فرض ہے کہ ایمانداری سے اپنا کام کرے۔ مالک کا فرض ہے کہ اس کی ٹھیک اجرت ادا کرے۔ استاد کا فرض ہے کہ طلبا کو ٹھیک تعلیم دے۔ طلبا کا فرض ہے کہ استاد کا حکم دل و جان سے مانیں۔ رعیت کا فرض ہے کہ باقاعدہ ٹیکس ادا کرے۔ حکام کی عزت کرے۔ حاکم کا فرض ہے کہ وہ رعیت کی بہتری دل و جان سے چاہے۔ اگر ساری دنیا کے لوگ فرض شناس ہو جائیں تو دنیا سے ہر قسم کا قضیہ دور ہو جائے حقوق کی آواز اسی وقت بلند ہوتی ہے جب کہ فرض کی ادائیگی میں کمی ہوتی ہے۔ استاد۔ فقیر۔ سنیاسی سب فرائض کی تعلیم دیتے ہیں۔ تاکہ لوگ اپنا فرض ادا کریں۔ حقوق کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن جب ایک آدمی اپنا فرض ادا کرے۔ دوسرا فرض سے غافل رہے تو قدرتاً حقوق کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اگر حقوق کا خیال پیدا نہ ہو تو مظلوم کی ہستی زائل ہو جائے۔ دنیا میں ظلم کرنے کا حوصلہ بڑھ جائے۔ وہ کمزوروں کو اپنا شکار بنائیں۔ البتہ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب ایک شخص متواتر اپنا فرض ادا کرتا ہے اور حق کی پرواہ نہ کرے تو دوسرا آدمی شرمندہ ہو کر اپنے فرض کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ مگر بہت کم۔

ستیاگرہ کی رفتار

واردھا ۲۲ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے فی الحال انفرادی سول نافرمانی کا دائرہ محدود کر دیا ہے۔ صرف ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور مرکزی اور صوبجاتی اسمبلیوں اور کونسلوں کے ممبر ستیاگرہ کر سکیں گے۔ ان کے علاوہ جن کانگریسیوں کو ستیاگرہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ انھیں ستیاگرہ کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

پردۂ فلم

فلمی ڈائرکٹروں کا ایک اہم فرض

مشہور ترکی فلم ساز نوزی عمران کا مقولہ ہے۔ کہ "فلم ڈائرکٹر کے لئے فلم سازی کے فن کے علاوہ مردم شناس اور ماہر نفسیات ہونا بھی ضروری ہے اور اس لئے کہ جب تک وہ اداکاروں کی اہلیت و قابلیت اور ان کے جذبات و محسوسات سے صحیح طور پر واقف نہ ہوگا ان کے کارناموں سے فائدہ حاصل نہ کر سکے گا"۔

بظاہر یہ مقولہ کچھ زیادہ اہم نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ در اصل اداکاروں کا صحیح انتخاب فلم کی کامیابی کی پہلی منزل ہے۔ لیکن یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک کے اکثر فلمساز اور ڈائرکٹر صاحبان زیادہ تر اسی خصوصیت سے محروم ہیں۔ اور اس کی نمایاں وجہ یہ ہے کہ "ہدایت کاری" کے اکثر "ماہرین" "مردم شناسی اور مطالعہ نفسیات" سے تقریباً نا آشنا ہیں۔ اس کمزوری کے نتائج یہ سامنے آتے ہیں کہ اکثر و بیشتر اداکاروں کا انتخاب، غلط ہوتا ہے اور اس بے عنوانی کی وجہ سے فلم کی خوبیاں خاک میں مل جاتی ہیں۔ صدہا مرتبہ یہ مشاہدہ ہوا ہے کہ افسانہ اچھا منتخب کر لیا گیا۔ مکالمے بھی دلنواز اور دلکش لکھوائے گئے۔ فلم سازی کا سامان بھی بہتر سے بہتر مہیا کیا گیا۔ لیکن اداکاروں کے انتخاب کی غلطی سے ساری محنت برباد ہو گئی۔

ان واقعات کو زیادہ اہمیت نہ دینے کی وجہ سے آج کیفیت یہ ہے کہ فلم سازی کے اعتبار سے آج ہم بہت سے ترقی یافتہ ممالک سے پیچھے ہیں اور ہماری فلموں کو اب تک وہ اہمیت حاصل ہے اور نہ ہو سکی جو غیر ممالک کی فلموں کو اب حاصل ہے۔ مصر کا مشہور فلم ڈائرکٹر طہٰ الیسین اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:۔

برسوں کے تجربات و مشاہدات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ افسانے کے انتخاب، افسانے کی ترتیب اور ساز و سامان کی فراہمی سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم صحیح طور پر اداکاروں کا انتخاب کریں اداکاروں کا انتخاب کوئی معمولی کام نہیں۔

ایک انٹرویو لینے یا پانچ منٹ ملاقات کرنے سے کسی اداکار کی صحیح قابلیت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کی صحیح استعداد کا حال معلوم کرنے کے لئے زیادہ قریب سے اس کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ زیادہ قریب کے مطالعہ سے مقصود یہ ہے کہ اس کی صحیح استعداد اور صحیح اہلیت کا حال معلوم کیا جائے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص میں اظہار غم کی قابلیت زیادہ ہے۔ لیکن ہم اپنی بے اعتنائی کی وجہ سے اس سے مسخرے کا کام لیتے ہیں اس غلط طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فلم کا یہ حصہ بہت ہی ناکام رہتا ہے۔ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص میں حاکمانہ قابلیت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لیکن ہم اسے ایک باغبان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کام کو انجام نہیں دے سکتا۔ یا فرض کیجئے کہ ایک خاتون میں کنیز کا پارٹ ادا کرنے کی اچھی قابلیت ہے لیکن ہم کسی اثر یا سفارش کے ماتحت یا کسی خوب صورتی سے متاثر ہو کر اسے "ملکہ عالم" بنا دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فلم کی کامیابی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ اداکاروں کے انتخاب سے پہلے ہمیں ان کی اہلیت قابلیت اور خصوصیات کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ جب تک ہم یہ راہ عمل اختیار نہ کریں گے عروس کامیابی سے ہم آغوش ہونا دشوار ہے۔

ضرورت ہے کہ ہندوستان کے فلم ساز اور ڈائرکٹر صاحبان ٹھنڈے دل سے ان معروضات کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے فرض کی اہمیت

اقوالِ زرین

نپولین کے اقوال!

طاقت کبھی قابلِ تضحیک نہیں ہوتی۔

مہذب آدمی کا سب سے پہلا وصف حب وطن ہے۔

اقوام کی سچی فراست تجربہ ہے،

انتہائی غمناک واقعہ بڑے آدمیوں کی تعلیم ہے اسکی تحریک واشاعت تاجداروں کا فرض ہے!

آدمی تصویروں کی مانند ہیں جن کی قیمت موقع کی مناسبت سے ملتی ہے۔

سیاست داں کا دل اس کے دماغ میں ہونا چاہئے۔

بے عیب بنو اور باقی تمام تقلید کریں گے۔

ہماری موجودہ درسگاہوں میں یہ نقص ہے کہ ان کے یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو قوت متخیلہ سے اپیل کرے۔ آدمی پر صرف تخیل کے ماتحت ہی فرماں برداری کی جاسکتی ہے بغیر اس کے وہ بچہ ناداں ہے،

جس عمدہ بات کو دیکھو عمل کرو۔

موجِ تبسم

دو شخص بڑی مدت کے بعد ملے۔ چنانچہ ایک بولا۔ "میرا خیال تھا۔ کہ تم مر گئے ہو"

"تم نے کس طرح خیال کیا"

اس طرح خیال کیا کہ آج کل گاؤں کا ہر شخص تمھاری تعریف کیا کرتا ہے۔

ایک ممبر:۔ مجھے کوئی کتاب دیدیجئے۔

لائبریرین:۔ کیسی ہو کوئی ہلکی سی۔

ممبر:۔ ہلکی بھاری کا کوئی فرق نہیں میرے پاس موٹر ہے۔

نرس:۔ تم میرے لئے شراب پینا ترک کردو

مریض:۔ مگر میں تمھارے لئے تو شراب نہیں پیتا۔

نرس:۔ جو شخص شراب پیتا ہے اس سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی۔

ایک ہوا باز کا جہاز خراب ہوگیا اور گرتے گرتے اس نے درخت کی شاخ کو پکڑ لیا۔ نیچے ایک کسان کھڑا تھا۔ اس کو دیکھ کر ہوا باز نیچے اتر آیا اور بولا۔ "میں ریکارڈ توڑنے کی کوشش میں تھا"

"کسان آپ بھی آپ نے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اب تک کوئی شخص درخت پر چڑھے بغیر اس سے نیچے نہیں اترا۔"

دلچسپ معلومات

ایک کنواری کی دولت کتوں کے لئے وقف

یورپ و امریکہ کی عورتوں کو کتوں کے ساتھ محبت کرنے کا جنون ہوگیا ہے۔ چنانچہ اس جنوں ہی کا یہ اثر ہے کہ عورتوں کی دولت کا ایک بڑا حصہ کتوں کی ناز برداری پر صرف ہو رہا ہے۔

کتوں سے محبت کرنے والی ان عورتوں کی یہ محبت مرنے کے بعد بھی کتوں سے باقی رہتی ہے۔ چنانچہ ایک دو نہیں سیکڑوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ کتوں سے محبت کرنے والیوں نے مرتے وقت اپنی دولت کا بڑا حصہ کتوں کے نام وقف کر دیا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک فرانسیسی حسینہ نے پچھلے دنوں اپنی تمام جائداد اپنے محبوب کتوں کے لئے وقف کر دی تھی۔ غرض کروڑوں روپیہ یورپ و امریکہ میں اسوقت کتوں کے آرام و آسائش کیلئے وقف ہے۔

ملکہ کے رخسار سے سگریٹ سلگانیکی کوشش

بعض واقعات نہایت ہی پُر لطف اور دلچسپ ہوتے ہیں چنانچہ اسی قسم کا ایک دلچسپ واقعہ ملکۂ ہالینڈ کے ساتھ پیش آیا جبکہ ملکہ جوان تھی۔ اس دلچسپ واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے معاصر کارواں لکھتا ہے کہ ایک روز ملکہ ہالینڈ دریائے کنارہ گشت کر رہی تھی راستہ میں ملکہ کو ایک ملاح ملا جو منہ میں سگریٹ لئے ہوئے تھا اور غالباً اسے سلگانے کی فکر میں تھا ملکہ جب ملاح کے قریب پہونچی تو ملاح نے ملکہ کے انگارے جیسے سُرخ رخساروں کو دیکھ کر کہا "اچھی بیگم عفو طلبی کے ساتھ گذارش کرتا ہوں کہ کیا میں آپکے رخسار سے اپنا سگریٹ

افسانہ

بدمعاش

ہندی سے ترجمہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۲)

آج کے حادثے کو دیرو یاد کرنے لگا، زندگی کا سب سے خوبصورت حادثہ۔ اس کے دل نے ایک ٹھنڈی آہ کھینچی۔ اس آہ میں اس کی روح کو ایک طرح نشہ سا ملا — ایسا نشہ جو نہ کبھی شراب کی بوتل میں ملا تھا اور نہ تاش کی گڈی میں آج اچھی طرح محسوس ہونے لگا۔ کہ اس کے دل میں ایک کونہ بالکل ویران پڑا ہے — جو آباد کیا جاسکتا ہے صرف دلدار سے اس کے دل میں جو آہستہ آہستہ پتھر ہو چلا تھا پھر انسانیت واپس آگئی۔ وہ چلا اٹھا۔ "دلدار۔ دلدار"

رات کی خاموشی میں اس کی آواز گونج گئی اُسے محسوس ہوا۔ جیسے کوئی اسے پکار رہا ہے۔

"میں آیا دلدار" بے ساختہ اس کی زبان سے نکل پڑا وہ گھبرا کر چارپائی پر سے کھڑا ہوگیا اور اسی گھبراہٹ میں دلدار کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ دلدار کا خیال اس کی اُلجھی ہوئی زندگی کا سلجھاؤ تھا۔

دلدار کا گھر آگیا۔ تیز تیز چلتی ہوئی سانس پر قابو حاصل کرنے کے لئے وہ باغیچہ میں ایک لمحے کے لئے ٹھہر گیا۔ معاً اس کے کان میں آواز آئی....

"نہیں نہیں" سریش یہ تمھاری غلط فہمی ہے۔ تم اطمینان رکھو سریش"

"رہنے بھی دو" سریش نے کہا۔ کیوں فضول دھوکہ دیتی ہو دلدار۔ اب میں زیادہ بھٹکتا نہ رہوں گا تم۔ بچپن سے دھوکے دیتی آرہی ہو"

دیریندر نے یہ سب کچھ سُنا۔ وہ کان لگا کر سننے لگا۔ "جب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تم اس بدمعاش کے اپنا آنچل پھاڑ کر باندھ رہی ہو تب اور کسر ہی کیا رہ گئی۔ اور ساتھ ہی تسلی بھی دے رہی تھیں — "تم کبھی بات کو سوچتے نہیں دیریندر"

"وہ تو میرا فرض تھا۔ سریش" دلدار نے اطمینان دلانے کے لئے تیزی سے کہا" ہاں تم چھپ چھپ کر اپنے فرض پورے کرو اور وہ بدمعاش تمھاری محبت کی دہائی بازاروں میں دیتا پھرے اب رہنے بھی دو۔ بیکار کی صفائی سے کیا حاصل"

یہ جملہ دیرو کے قوت برداشت سے باہر تھے۔ وہ تیزی سے سریش کے سامنے اکھڑا ہوا۔ بیچاری دلدار اس غیر متوقع حادثے سے دہک سے رہ گئی سریش بھی خوف زدہ تھا۔

دیرو نے اپنے کو سنبھال کر زوردار الفاظ میں کہا۔ "سریش! میں تو سمجھتا تھا کہ ابھی تو اُن بچپن کے گھونسوں کو بھولا نہ ہوگا لیکن اب دیکھنا چاہتا ہوں کہ پھر تجھے تھوڑی سی دوا کی ضرورت پڑ گئی ہے — کیوں نا" پھر ذرا اور سخت ہو کر بولا۔ "سُن! تو زبردستی کسی کی محبت نہیں پا سکتا۔ سمجھا کسی کا دل پانے کے لئے پہلے دل دے اور دل ہو میرا جیسا"

"ہاں ہاں دیکھا میں نے دیرو! دلدار تمھاری ہے، سچ کہتے ہو۔ لیکن یہ دھوکے باز..... آج بھی دیکھو — تمھیں بلایا ہے اور مجھ سے پریم ڈھونگ کرتی ہو"

دلدار کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آرہا تھا۔ کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ بے چاری سہمی کھڑی تھی۔

دیرو نے غصے سے سریش سے کہا۔ "اپنی زبان بند رکھو" اور ساتھ ہی سریش کے منہ پر ایک گھونسہ بھی جما دیا۔ پھر بولا — دلدار کی شان کے خلاف ایک ایک لفظ کا جواب ایک ایک گھونسہ ہے"۔ سمجھا"

دلدار کو محسوس ہوا کہ اُسے چکر آرہے ہیں۔ دوسری طرف سریش چلانے لگا — "اچھا تو مجھے پٹوانے کے لئے بلایا تھا دلدار" ساتھ ہی اُس نے دیریندر کی بندھی ہوئی پٹی کھینچ کر پھینک دی۔ اور اس سے لپٹ گیا۔ اب دیریندر کے لئے یہ سب ناقابل برداشت تھا۔ اس نے ایک ہی جھٹکے میں سریش کو نیچے گرا دیا...

دلدار جیسے سوتے سوتے چونک پڑی دوڑ کر دیرو کو چھوڑاتے ہوئے بولی "نہیں دیرو۔ چھوڑ دو اسے، یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو۔ اُسے تکلیف دینا مجھے مارنا ہے۔ چھوڑ دو.... چھوڑ دو"

دیرو نے سریش کو ٹانگوں سے دبا لیا تھا۔ سر اٹھا کر دلدار سے کہنے لگا — "لیکن وہ تیری کب سنتا ہے۔ اس نے تیری توہین کی جو دیریندر کی توہین ہے۔ شاید دیریندر تیرے کہنے سے اُسے چھوڑ بھی دیتا لیکن اس نے دیرو پر ہاتھ اُٹھایا ہے۔ یہ زندہ نہیں رہ سکتا...." اتنا کہہ کر دیرو نے اپنی مضبوط انگلیوں سے جھٹکا دے کر سریش کی گردن توڑ دی۔ دلدار چیخ مار کر بے ہوش ہوگئی۔

شور و غل سُن کر لوگ دوڑ آئے۔ دیرو نہیں دیریندر سر جھکائے کھڑا تھا۔ دیرو چاہتا تو آسانی سے بھاگ جاتا۔ اور کسی کے ہاتھ بھی نہ لگتا۔ لیکن کس کے لئے؟ اپنے ہاتھوں گھر پھونک کر تماشا دیکھنے کے لئے؟ یا اُس میں خود جل مرنے کے لئے؟

مقدمہ پیش ہوا کہ۔ دیرو نے صرف اتنا کہا کہ "میں اپنے کئے پر شرمندہ ہوں۔ اس نے جرم ہی ایسا کیا تھا جس کی اُسے سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے تھی۔ دنیا میں ایسا کوئی قانون نہیں جو اسے اس کے جرم کے برابر سزا دیتا۔ سزا لازمی تھی۔ میرے ہاتھوں میں سزا دینے کی طاقت تھی۔ دے دی.... دلدار اُسے چاہتی تھی لیکن سریش اس کا دل دکھاتا رہا۔ کسی کی تھوڑی سی لاپرواہی دیکھ کر ہی کتنا دکھ ہوتا ہے اسے میں خوب سمجھتا ہوں۔ بس"

صبح ۶ بجے دیرو پھانسی کے تختے پر لے جایا گیا۔ سر پر کوئی پٹی نہ تھی۔ زخم سے خون بہتے رہتے پر بھی اس نے دوسری پٹی نہیں بندھوائی تھی۔ بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے وہ سخت کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر کوئی علامات نہ تھیں۔

لوگوں نے دیکھا۔ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی آگے بڑھا اس کے ساتھ سفید کپڑے پہنے ایک لڑکی بھی تھی — دلدار۔ بیچاری کی پلکیں بھاری ہو رہی تھیں۔ آنکھیں سُرخ تھیں۔

ادھیڑ عمر کے آدمی نے دیرو نے کہا۔ "مجھے معاف کرو دیرو، تمھارے باپ کے ساتھ میں نے بہت زیادتیاں کی تھیں"

دیرو نے جواب دیا۔ "اب دیرو نہ کہو۔ کہو دیریندر۔ دیرو تو مر چکا تجھے مار نہ سکا۔ اسوقت سامنے ہٹ جاؤ"۔ اتنا کہہ کر دیریندر دلدار کی طرف مخاطب ہوا۔ "تم آگئیں دلدار! مجھے یقین تھا کہ تم چاہے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ آؤ گی ضرور۔ کتنی اچھی ہو تم۔ اچھا ہوا تم آگئیں — دیکھو! میرے سر سے اب بھی خون نکل رہا ہے۔ ارے کیا تم دیکھ نہیں رہی ہو"

"ہاں" دلدار نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ پوری مضبوطی کے ساتھ اس نے اپنے دوپٹے سے کپڑا پھاڑا۔ دیرو کے ہاتھ کھول دئے گئے۔ چند لمحوں کے لئے۔ اس نے دلدار کے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پٹی لے لی اور خود باندھنے لگا۔ اس کے بھی ہاتھ کمزور ہوگئے تھے کپڑا بندھ نہیں رہا تھا۔ "مدد کرو دلدار" دیریندر نے کہا اور چار ہاتھ مشکل سے اس پٹی کو باندھ سکے۔ دلدار کی آنکھوں سے آنسوؤں کا مینھ برس رہا تھا۔ دیرو نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر کہا۔ "تم رو دو نہیں دلدار یہ لوگ جانوروں کی طرح میری قربانی نہیں کر سکیں گے۔ تمھارا دیریندر زندہ جاوید ہوگیا ہے۔ دیرو کے لئے مجھے کچھ کہنا نہیں ہے"

پھر دیرو نے اپنا سر دلدار کے ہاتھوں پر جھکا دیا۔ اس کے پیر تھرتھرائے اور وہ زمین پر گر پڑا۔ سپاہی نے اس کو ہلایا لیکن

اپنا سیونگ کارڈ آج ہی لے لیجئے

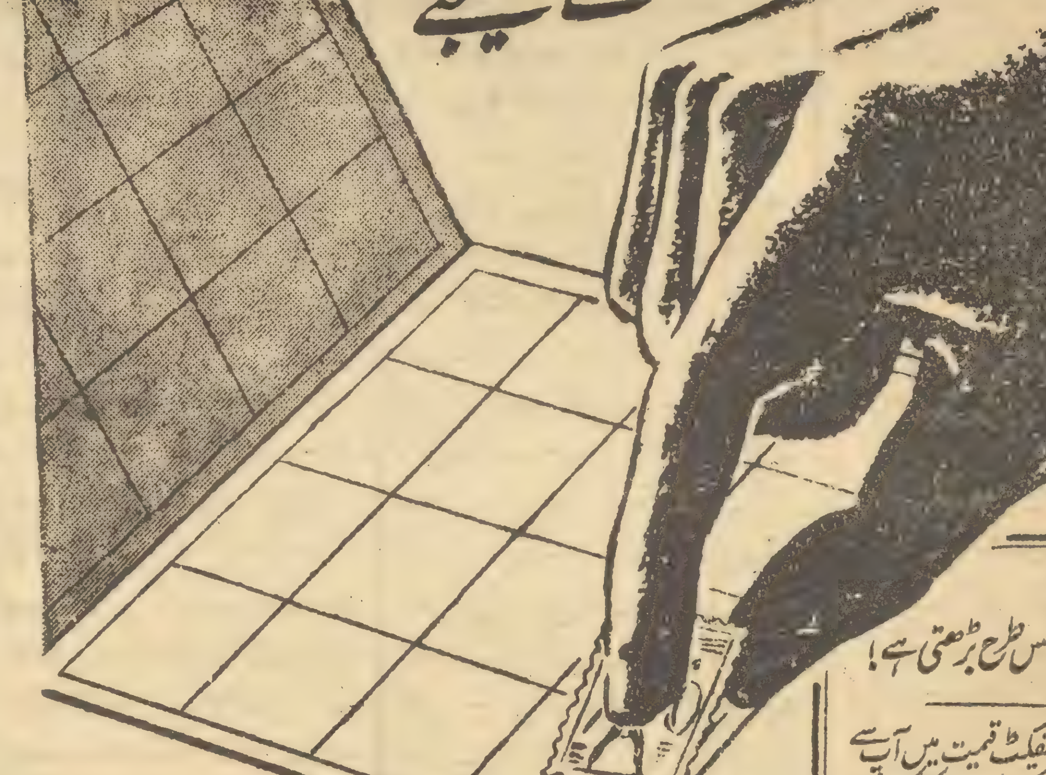

ذرا غور کیجئے

آپکی جمع کی ہوئی رقم کس طرح بڑھتی ہے!

آپکا دس روپے کا سرٹیفکیٹ قیمت میں آپ سے آپ بڑھ جاتا ہے اور اس پر کوئی انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔ اس کی قیمت اس طرح بڑھتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
خرید کی تاریخ سے ابتدائی ۲ سال کے اندر	۱۰	۰	۰
〃 〃 〃 ۳ 〃	۱۰	۵	۰
〃 〃 〃 ۴ 〃	۱۰	۱۰	۰
〃 〃 〃 ۵ 〃	۱۰	۱۵	۰
〃 〃 〃 ۶ 〃	۱۱	۸	۰
〃 〃 〃 ۷ 〃	۱۱	۱۳	۰
〃 〃 〃 ۸ 〃	۱۲	۲	۰
〃 〃 〃 ۹ 〃	۱۲	۷	۰
〃 〃 〃 ۱۰ 〃	۱۲	۱۲	۰
〃 〃 〃 ۱۱ 〃	۱۳	۵	۰

یہ بڑھی ہوئی رقمیں آپ کی ہیں جنھیں آپ پوسٹ آفس سے مانگ سکتے ہیں۔ نقد — کسی وقت بھی۔

اپنے قریبی پوسٹ آفس میں جائیے اور وہاں سے ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کارڈ مانگئے جو آپ کو مفت ملیگا۔ اور جب بھی آپ چار آنے بچائیں فوراً ایک ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خرید لیجئے اور اُس کارڈ پر چپکا دیجئے۔ جب آپ کے کارڈ پر پورے چالیس اسٹامپ جمع ہو جائیں تو اس کے بدلے میں آپ کو کسی بھی پوسٹ آفس سے دس روپے کا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکٹس خریدیئے۔

یہ سرمایہ لگانے کا نہایت محفوظ طریقہ ہے۔

جاپان نے جنوبی چین سے اپنی تمام فوج واپس بلالی

ٹوکیو ۱۵ نومبر۔ کینٹن کے جاپانی فوجی ہیڈ کوارٹر سے ایک بیان شایع کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ جنوبی چین کے علاقوں میں جو جاپانی فوجیں لڑ رہی تھیں وہ واپس بلالی گئی ہیں اور وہ کسی دوسرے علاقہ میں استعمال کی جائینگی۔ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جنوب مغربی کوانٹنگ بھی جاپانی فوجوں نے خالی کر دیا ہے اور صوبہ کوانگسی کا بھی ایک حصہ خالی کر دیا گیا ہے۔ جس پر نومبر میں قبضہ کیا تھا جاپانی بغیر کسی ناخوشگوار حادثہ کے واپس آ گئے ہیں۔

جاپان کے دفتر جنگ کے نمایندہ نے اس قسم کی خبروں کو ناننگ اور یا میو سے جاپانی فوجوں کی واپسی اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ جاپان چین سے اپنی تمام فوجیں واپس ہٹا لے گا ناقابل توجہ بتلایا۔ جاپانی نمایندہ نے کہا کہ ناننگ کی اب فوجی اہمیت کوئی نہیں رہی اور جنوبی چین کی ناکہ بندی انڈو چائنا میں جاپانی فوجوں کے داخلے سے مکمل ہو گئی ہے۔

ٹراونکور مہلا کانفرنس

ٹریونیڈرم (بذریعہ ڈاک) ۵ نومبر کو آل انڈیا ویمنز کانفرنس کی ٹریونیڈرم کی شاخ کا جلسہ ہوا جس میں ہر مذہب و ملت کی عورتوں نے فرقہ وارانہ اتحاد پھیلانے کی اپیل کی گئی۔ اور ایسی انجمنوں کو تقویت پہنچانے کے لئے کہا گیا جس میں مختلف فرقوں کے نمایندے شریک ہوں مسز ایم ای کزنس سابق صدر آل انڈیا مہلا کانفرنس نے صدارت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہندوستان کی زندگی میں سب سے اہم مسائک پہلو فرقوں کی تقسیم اور علیحدگی کا جذبہ ہے اتحاد پیدا کرنے کی خاص ضرورت ہے ہندوستان میں زچہ بچہ اور اچھوتوں کا معاملہ بھی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ مزدوروں سے رابطہ پیدا کر کے عورتوں کی طاقت کو محسوس کیا جائے۔ اس کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے۔ ہندوؤں کے لئے طلاق بل (جس میں عورتوں کو بھی طلاق کا اختیار ہو) ہندو عورتوں کے حق وراثت وغیرہ کی حمایت کی گئی۔ ٹراونکور کونسل سے اپیل کی گئی۔ کہ صغر سنی کی شادی کے قانون پر جسے پہلے نامنظور کیا جا چکا ہے پھر غور کیا جائے۔ تعلیمی سوشل اور لیبر کے مسئلوں پر کئی رزولیوشن پاس ہوئے۔

درجہ نو آبادیات اور غیر جانبداری

لندن ۱۵ نومبر۔ اخبار مانچسٹر گارڈین میں ڈاکٹر آرتھر بیریڈیل کیتھ نے ایک خط لکھا ہے کہ جس میں درج ہے کہ ڈی ولیرا سے کہنا چاہیئے کہ وہ آئرلینڈ کے بندرگاہوں کو بیڑہ پر دیدیں اگرچہ اس کے معنی غیر جانبداری کے ہوں ڈاکٹر کیتھ لکھتے ہیں کہ نو آبادیوں کے غیر جانبدار رہنے کے نقصانات اب ہم پر پوری طرح ظاہر ہو چکے ہیں اس لئے مسٹر چرچل کی حکومت کو صاف صاف بیان کر دینا چاہیئے کہ کیا اس کی رائے میں درجہ نو آبادیات میں یہ بھی حق شامل ہے کہ کوئی ملک برطانی کامن ویلتھ کا ممبر ہوتے ہوئے برطانی جنگ کے دوران غیر جانبدار بھی رہے۔ ڈاکٹر کیتھ نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان کے معاملہ میں یہ اہتمام نہ رکھا جائے گا۔ ہندوستان سے صاف کہ دینا چاہیئے کہ درجہ نو آبادیات میں غیر جانبداری کا حق نہیں شامل ہے برطانی کامن ویلتھ کی ممبری کے ساتھ یہ حق باقی نہیں رہتا۔

مسٹر چیمبرلین آنجہانی کو خراج تحسین

لندن ۱۱ نومبر۔ تمام شہر برمنگھم میں مسٹر چیمبرلین کے انتقال سے ماتم کی گھٹا چھا گئی ہے ان کی موت سے اس شہر کے ساتھ ایک خاندانی تعلق ٹوٹ گیا ہے۔ متعدد جگہ جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے۔ اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ مسز چیمبرلین کو ہمدردی کے بیشمار پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

خیال ہے کہ وزیر اعظم اور دیگر وزراء پارلیمنٹ میں مرحوم کو خراج تحسین پیش کرینگے۔ تمام برطانی اخباروں نے مسٹر چیمبرلین کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ برطانی اخباروں کے علاوہ غیر ملکی اخباروں نے بھی مسٹر چیمبرلین کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔

راجہ صاحب محمود آباد کی خواہش

بنارس ۱۱ نومبر۔ کل سہسرام ضلع شاہ آباد میں پراونشل مسلم لیگ کی صدارت کرتے ہوئے راجہ صاحب محمود آباد نے فرمایا کہ ہم اسلامی اصولوں پر حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں پاکستان میں فارس یا ترکی کی سی حکومت نہ ہوگی۔ ہم شاہی حکومت نہیں چاہتے ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستانی میں اسلامی حکومت قائم ہو ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کی تمام حکومتوں کی رہنمائی اور کنٹرول اسلامی حکومتوں کے مطابق ہو۔

برطانیہ کے کتنے جہاز ڈوبے

لندن ۱۲ نومبر۔ ۳ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۱۳ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۶۰۵۶۹ ٹن تھا۔ لیکن جرمنی کا دعویٰ ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۴۹۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوبے برطانی نقصان میں "امپریس آف برطانیہ" (۴۲۳۴۸ ٹن) کا نقصان بھی شامل ہے۔ اس نقصان کو نکال کر برطانیہ کے ۱۶۲۳۲ ٹن کے جہاز ڈوبے برطانی جہازوں کے علاوہ اتحادیوں کے ۴۰۲ء۵ ٹن کے جہاز ڈوبے اور ایک غیر جانبدار جہاز ڈوبا جس کا وزن ۱۵۸۳ ٹن تھا یعنی کل ۲۵۹۵۰ ٹن کے جہاز ڈوبے۔

مسلم یونیورسٹی میں گرو نانک کا جنم دن

علی گڈھ ۱۳ نومبر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں مسلم یونیورسٹی یونین کی طرف سے گرو نانک دیوجی کا جنم دن پروفیسر حلیم پرو وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی صدارت میں منایا گیا۔ جس میں سر سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر پنجاب۔ پروفیسر محمد حبیب۔ سردار تھانسنگھ اور پروفیسر عبدالمجید لاہوری نے گرو نانک دیو جی کے زندگی پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد ایٹ ہوم دیا گیا۔

مسٹر سبھاش چندر بوس

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ حکام نے الجن الگن روڈ پر اپنی ماں سے ملنے کی اجازت دیدی۔ مسٹر سبھاش چندر بوس ۲ گھنٹہ وہاں رہے۔

لندن میں مسجد

لندن ۱۳ نومبر۔ پارلمنٹ نے ایک مسجد اور اسلامی کلچر کے مرکز کے تیار کرنے کے واسطے دس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ اس کی کمیٹی بنا دی گئی ہے جس میں مصر اور سعودی عرب کے سفیر اور ہندوستان کا ہائی کمشنر شامل ہے ممبروں کا لارڈ لائیڈ نے ملک معظم سے تعارف کرایا۔

مصر کے وزیر اعظم کا اچانک انتقال

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم حسن صابری پاشا کا اچانک انتقال ہو گیا ہے۔ مصر کی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر جب شاہی تخت سے بادشاہ کی تقریر پڑھ رہے تھے۔ وہ ایکدم بیہوش ہو کر گر گئے۔ اور انکو چیمبر سے باہر لے جایا گیا۔ جس کے بعد سینٹ کے پریزیڈنٹ نے باقی تقریر پڑھی۔

کمال یار جنگ تعلیمی کمیٹی کی تحقیقات

لکھنؤ ۱۴ نومبر۔ کمال یار جنگ کمیٹی پرسوں رات یہاں پہونچی۔ کل اس نے مقامی درسگاہوں کا معائنہ کیا اور مسلمانوں کو تعلیمی معاملات میں جن مسئلوں سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ ان کے بارے میں ان اداروں کے پرنسپلوں سے ملاقات کی کمیٹی کے اعزاز میں جو جلسے کئے گئے۔ ان میں آنریبل مسٹر عزیز الحق علیل ہونے کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے۔ لکھنؤ مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے کمیٹی کو ایک ایڈریس پیش کیا۔ کمیٹی کے ایک ممبر ڈاکٹر اے ایس پوری نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کمیٹی نے انکی تعلیم کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اخباروں کی چند خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کمیٹی اپنی تحقیقات کے نتیجہ کو ابھی صیغہ راز میں رکھ رہی ہے اور جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے وہ اپنے نتیجوں کو ظاہر نہ کرے گی۔

مسٹر پوری نے آخر میں فرمایا کہ کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم اور تمدن کو ترقی دی جائے۔

روس کے روبرو برطانیہ کی تجویزیں

لندن ۱۵ نومبر۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو لندن کے مستند حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر مقیم ماسکو کے ذریعہ موسیو وشنسکی ڈپٹی کمشنر دفتر خارجیہ کے روبرو متعدد تجویزیں پیش کیں جن میں یہ تجویزیں بھی شامل تھیں کہ بالٹک ریاستوں کی روسی سلطنت میں شمولیت کو تسلیم کر لیا جائیگا لڑائی کے بعد جو صلح ہوگی اس میں روس کو شامل کیا جائے گا۔ اور یہ بھی یقین دلایا گیا کہ برطانیہ روس کے خلاف کسی حملہ میں شریک نہیں ہوگا۔ ابتک حکومت برطانیہ کو کوئی جواب نہیں ملا۔

نیوز کرانیکل کا تبصرہ

لندن ۱۵ نومبر۔ ہندوستان کے مشہور اخبار "نیوز کرانیکل" نے ہندوستان کے بارے میں آج ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ "اگر ہم ساری دنیا میں اپنے کاز کے ساتھ کوئی برائی کرنا چاہتے تو وہ اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی تھی جو ہم نے آزادی تقریر کا بنیادی حق استعمال کرنے کے الزام میں پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کر کے انجام دی ہے۔ اب کانگریس نے ڈیڑھ ہزار مردوں اور عورتوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں۔ ہم ہندوستان میں بہت بڑا موقع کھو رہے ہیں اور ایسا کر کے ہم اپنے دشمنوں کو موقع دے رہے ہیں۔

قرض کیلئے امریکہ سے اسپین کی درخواست

واشنگٹن ۱۴ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت اسپین نے ریاستہائے متحدہ کی حکومت سے ۱۰۰۰۰۰۰ ڈالر قرض مانگا ہے۔

باخبر سرکاری حلقے اس درخواست پر کسی خاص جوش و خروش کا اظہار نہیں کر رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں اسپین کے اخباروں نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے امریکن ریپبلکن کے ساتھ تعلقات کے متعلق زبردست حملے کئے ہیں لیکن یہ خیال ہے کہ اسپین کی درخواست کے بارے میں امریکہ کا رویہ موجودہ لڑائی کے متعلق اسپین کے رویہ پر مبنی ہوگا۔

آئی۔سی۔ایس کا انتخاب

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان شایع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے لئے انڈین سول سروس کا جو انتخاب ہوا ہے اس میں بارہ انگریز اور ۶ ہندوستانی ہیں۔

ہر ایک عورت کو حسن و خوبصورتی

مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ صحت کا پہلا اصول جانتی ہو

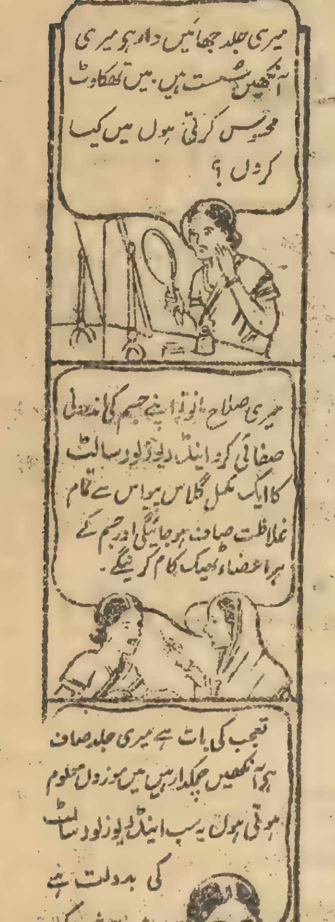

ہر ایک عورت خوبصورتی۔ ملایم بال اور چمکدار آنکھیں پیدا کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے جسم کے اندرونی تندرستی کو قایم رکھے اور اندرونی تندرستی صاف معدہ سے میسر ہوتی ہو کیونکہ جو جسم اندر سے صاف ہوتا ہے وہی تندرست ہو سکتا ہو۔

اپنے معدہ کو صاف رکھنے کے لئے ایک مکمل گلاس خوشگوار اور فرحت بخش اینڈ ریوز لیور سالٹ استعمال کیجئے اس سے آپ خوبصورت اور نوجوان ہو جائیں گے یہ آپکے جسم میں جان ڈالدیگا۔ اینڈ ریوز لیور سالٹ آنتوں کو آہستہ آہستہ صاف کرتا ہو اور تمام گندگی نکال دیتا ہو۔ یہ ہی گندگی خوبصورتی اور تندرستی کو برباد کر دیتی ہے۔

اینڈ ریوز لیور سالٹ خوش گوار سانس پیدا کرتا ہو زبان اور منہ کو صاف کرتا ہو اور جسم کے ہر ایک حصہ کو تازہ اور موزوں بنا دیتا ہے۔

اینڈ ریوز لیور سالٹ آپکے جسم کے اندرونی صفائی کرتا ہے خون صاف کرتا ہے جلد کو چکنا بناتا ہے۔ معدہ۔ جگر۔ اور قبض کی تمام شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور اس کے پینے کی عادت نہیں پڑتی ہے اور بچوں سے لیکر بڈھوں تک کے لئے موزوں اور مفید ہے۔

"اینڈریوز لیور سالٹ"

ANDREWS LIVER SALT

سب سے عمدہ اور کم خرچ جلاب جو جسم کے اندرونی صفائی کرتا ہے۔

20

فنانس بل نامنظور کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۹ نومبر۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام کو فنانس بل پر مرکزی اسمبلی میں رائے شماری ہوئی مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔ بل کی موافقت میں ۴۳ ووٹ آئے۔ اور ۵۵ ووٹ مخالفت میں پڑے۔ چنانچہ دو ووٹوں کی اکثریت سے اسمبلی نے اس بل کو پہلی ہی خواندگی میں نامنظور کر دیا نیشنلسٹ پارٹی نے کانگریس پارٹی کے ساتھ ووٹ دیا رائے شماری کا نتیجہ ظاہر ہونے پر کانگریس پارٹی نے استعفیٰ دو کے نعرے لگائے۔

مسٹر کھیر گرفتار

بمبئی ۱۷ نومبر۔ شری بی جی کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی اور ایم آر مسٹر وانڈریکر نے جو مضافات بمبئی کے سرکردہ کانگریسین ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بمبئی کو اپنے ستیا گرہ کرنے کی اطلاع دیدی تھی انھیں آج صبح اپنے مکان واقع کھار و ڈیر بمبئی میں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاریاں دفعہ ۱۲۹ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت عمل میں آئی ہیں۔

اٹلی کی فوج مصر میں جلد ہی آگے بڑھنے والی ہے

روم ۱۲ نومبر۔ اٹلی کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ مصر میں اطالوی فوجیں اب تک کیوں آگے نہیں بڑھ سکیں۔ بتلایا گیا ہے کہ وہاں آگے بڑھنے کے راستہ میں تین بڑی مشکلات ہیں پانی۔ موسم اور ریگستان۔ لیکن مارشل گرزیانی نے اب ان تمام مشکلوں پر عبور حاصل کر لیا ہے اور آگے بڑھنے کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور جلدی ہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مغرب کی جانب سے مصر پر حملہ کیا جا رہا ہے

پنڈت شکلا گرفتار

ناگپور ۱۷ نومبر۔ سی پی کے سابق کانگریسی وزیر اعظم پنڈت روی شنکر شکلا آج دوپہر کو ۱۲ بجے رائے پور میں اپنے مکان پر ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

ترکی کو جوٹ کی برآمد بند

کراچی ۱۶ نومبر۔ ہندوستان سے ترکی کو جوٹ کے بنے ہوئے مال کی برآمد کے لئے لائسنس جاری کرنا بند کر دیئے گئے ہیں۔

کارٹسرا پر یونانیوں کا قبضہ ہو گیا

بلگریڈ ۱۹ نومبر۔ سرحد سے جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ البانیہ کے فوجی اڈہ کارٹسرا پر یونانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس پر آج صبح دس بجے قبضہ کیا گیا تھا۔

برطانی سفیر کی ترکی وزیر خارجہ سے ملاقات

لندن ۲۰ نومبر۔ برطانی سفیر مقیم ترکی نے ایم سراج اوغلو سے ملاقات کی۔

ویانا میں کانفرنس ختم ہونے کے بعد ہٹلر کی برلن کو روانگی

لندن ۲۰ نومبر۔ لندن میں معلوم ہوا ہے کہ ہنگری بھی جرمنی، اٹلی، اور جاپان کے ساتھ معاہدہ میں شریک ہو گیا ہے۔ ہنگری کے ساتھ معاہدہ کے متعلق جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔ "آج ویانا میں ایک معاہدہ ہوا جس پر ایک طرف سے ہر فان رابن ٹروپ جرمن وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو اطالوی وزیر خارجہ اور مسٹر کروسو جاپانی سفیر مقیم برلن نے اور دوسری طرف سے ہنگری کے وزیر خارجہ کاؤنٹ زاکی نے دستخط کئے۔ اس معاہدہ کے مطابق ہنگری بھی ان تین طاقتوں کے معاہدہ میں شریک ہو گیا جو کہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء کو برلن میں جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان ہوا تھا۔

اس معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد ہر فان رابن ٹروپ نے ایک تقریر میں امید ظاہر کی کہ وہ مستقبل دور نہیں جبکہ دنیا اپنی آنکھوں سے امن دیکھے گی۔ ویانا کے ریڈیو کے مطابق نازی وزیر خارجہ نے ہنگری کے معاہدہ میں شرکت کے لئے استقبال کرتے ہوئے کہا کہ مجھے پوری امید ہے کہ اتحادی ملکوں کی مسلح فوجیں اور ان کے میل ملاپ کا زور عنقریب مستقبل میں امن بحال کر دے گا۔

ویانا میں بات چیت ختم ہونے کے بعد ہر ہٹلر وہاں سے چل دیئے ہیں۔

وزیر ہند کا ہندوستان آنے سے انکار

لندن ۲۱ نومبر۔ کل پارلیمنٹ میں وزیر ہند مسٹر ایمری کے روبرو یہ تجویز پیش کی گئی کہ ہندوستان میں سیاسی گتھی کو سلجھانے کے لئے وہ خود ہندوستان کا دورہ کریں کیونکہ سرکاری بیانوں اور وائٹ پیپر سے کام نہیں چلے گا۔ وزیر ہند نے اس تجویز کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہندوستان جانا بیکار ثابت ہوگا۔ اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا آپ نے یہ بھی کہا کہ دروازہ ابھی تک کھلا ہوا ہے اور وائسرائے نے جو پیشکش کی تھی وہ موجود ہے۔ حکومت کی زبردست خواہش ہے کہ ہندوستان میں اختلافات دور ہو جائیں اور معاملے طے ہو جائیں۔ وائسرائے کی پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ انہوں نے جو پیشکش کی ہے موجودہ حالات میں وہی سب سے زیادہ قابل عمل تجویز ہے یا جتنی کہ ہندوستانی آئین اجازت دیتا ہے۔ کانگریس کا رویہ یہ ہے کہ سب کچھ دیدو ورنہ کچھ نہیں چاہتے۔ کانگریس چاہتی ہے کہ ہندوستان کو آزادی دیدی جائے جسکی کنجی کانگریس ...

دو صوبوں کے طالبعلموں کو گاندھی جی کا جواب

وارد ہا ۱۴ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے طالبعلموں کو حسب ذیل بھیجا ہے:۔

مجھے بہت سے طالب علموں نے مدراس اور یو پی سے خط بھیجے ہیں۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری اور سزایابی پر ان کے مظاہرے اور حکومت کے موجودہ متقمانہ رویہ کے بارے میں ہیں۔ طالبعلموں کا اب یہ ارادہ ہے کہ وہ احتجاج کے طریقہ پر ہڑتال کریں اور اس لئے انہوں نے میرا ارادہ طلب کیا ہے۔ جبکہ ہندوستان کے ایک شریف ترین ہستی کی سزایابی پر تمام دنیا شرم سے سر جھکائے ہوئے ہے۔ ہندوستانی طالبعلموں کی دنیا بھی جڑ سے ہل گئی ہے۔ اس لئے اگرچہ میری ہمدردی پوری طرح ان کے ساتھ ہے لیکن پھر بھی مجھے اس رائے پر قائم رہنا پڑتا ہے کہ طالب علم غلطی پر ہیں۔ جبکہ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کی سزایابی کے خلاف واک آؤٹ کیا۔ لیکن ان دونوں صوبوں کی حکومتیں بدلہ لینے کی دھمکی دے کر غلطی سے بھی کچھ زیادہ مرتکب ہو رہی ہیں۔ لیکن طالب علم اچھا کریں اگر وہ مجوزہ احتجاجی ہڑتال سے باز رہیں اگر وہ میرا مشورہ چاہتے ہیں تو انہیں ایک با اختیار نمائندہ میرے پاس بھیجنا چاہیئے۔ جیسے یو۔پی طرح واقعات معلوم ہوں گے کیونکہ مجھ واقعات کا بہت سرسری علم ہے۔ میں خوشی سے اپنی ہدایت دونگا۔ چاہے ان کی کچھ بھی قیمت ہو وہ جانتے ہیں کہ جس تحریک کی میں رہنمائی کرنے والا ہوں۔ اس میں مجھے ان کے بارڈ کس بوگ کی کتنی قدر ہے۔ بہرحال اگر انہوں نے جلد بازی سے بے سوچے سمجھے قدم اٹھایا تو ... کو نقصان پہونچے گا۔

لندن کی سول لبرٹی کونسل کا مطالبہ

لندن ۱۵ نومبر۔ سول لبرٹی کی نیشنل کونسل کی اگزیکیٹو کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری اور سزایابی پر زبردست تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس سے برطانیہ کی اخلاقی اور مادی پوزیشن کمزور پڑ جائیگی اور حکومت میں اعتماد کم ہو جائے گا۔ اور اس کاز کو نقصان پہونچے گا۔ جس کی حفاظت کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ رزولیوشن کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے پر زور مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

انفرادی ستیاگرہ کی فہرست

بمبئی ۱۷ نومبر۔ انفرادی ستیاگرہ کی جو فہرست اب مہاتما جی نے تیار کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں بڑے بڑے لیڈروں اور سابق وزیروں وغیرہ کو رکھا گیا ہے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل سوموار کو احمد آباد میں ستیاگرہ کریں گے۔ شری برج لال بیانی ممبر کونسل آف اسٹیٹ صدر ودربھا کانگریس کمیٹی آج اتوار کو ستیاگرہ کرینگے۔ دونوں حضرات نے اپنے اپنے علاقے کے مجسٹریٹوں کو اس امر کی اطلاع دی ہے۔ مسٹر بی جی کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی ستیاگرہیوں کے ایک دستہ کے ایک بمبئی کے اضلاع میں پبلک جلسوں میں تقریر کرینگے۔ جو ۱۴ نومبر سے شروع ہوں گی اس طرح کرناٹک کے اضلاع میں صوبجاتی اور مرکزی اسمبلی کے ممبران آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران ستیاگرہ کریں گے۔ بمبئی پراونشل کانگریس کمیٹی نے کچھ انتظامات کئے ہیں اور وہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے ۲۰ نومبر کو مسٹر مرار جی ڈیسائی کا سابق وزیر مالیات بھی ستیاگرہ کریں گے۔ شری سیٹھ داد یو ڈیسائی سردار پٹیل سے ملنے کے لئے آج شام کو احمد آباد آرہے ہیں۔

غیر سرکاری پریس ایڈوائزر

دہلی ۱۵ نومبر۔ آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل پانچ احباب کو کانفرنس کی طرف سے مرکزی حکومت کے غیر سرکاری پریس ایڈوائزر مقرر کیا ہے۔ شری دیوداس گاندھی۔ مسٹر ایل۔ سی۔ کرجی۔ مسٹر ... نی شیوراؤ۔ لالہ دیش بندھو گپتا۔ اور مسٹر جے این ساہنی کنوینر۔

کنوینر سے کہا گیا ہے کہ وہ تمام ملک کے اخباروں کو لکھیں کہ انھیں اخباروں کی پابندی کے متعلق جو خاص شکایتیں ہیں وہ مفصل طور سے لکھکر بھیجیں۔ تاکہ یہ غیر سرکاری پریس ایڈوائزرز شکایتوں کو حکومت کے سامنے رکھ سکیں اس سلسلہ میں ہر قسم کی خط و کتابت مسٹر جے۔ این ساہنی نیشنل کال دہلی کے پتہ پر کی جانی چاہیئے چونکہ صوبجاتی کمیٹیوں کے کام کے طریقہ کے متعلق کچھ غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے اسٹینڈنگ کمیٹی کے رزولیوشن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ "قرار پایا کہ صوبجاتی کمیٹیاں صوبجاتی مشاورتی کمیٹی کے متعلق اپنی سفارشیں متعلقہ صوبجاتی حکومتوں کو پیش کرنے سے پہلے آخری منظوری کے لئے صدر کو بھیجیں۔

نئے فائننس بل کے خلاف پروٹسٹ

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ انڈین براڈ بوس (ایڈوار) ایسوسی ایشن کی کمیٹی کے ایک ہنگامی جلسہ نے یہ رائے ظاہر کی۔ اگر ضمنی فائننس بل مرکزی اسمبلی سے پاس ہو گیا تو بزنس پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ پاس ہوا کہ تمام آمدنیوں کے ٹیکس پر ۲ فیصدی کا اضافہ ٹرنک ٹیلیفون کے بلوں پر ۱ فیصدی سرچارج اور پوسٹل میں اضافہ فائننس ممبر کے اضافوں میں نئے ٹیکس کا سیدھا سادہ عمل خیال نہیں کیا جا سکتا کمیٹی نے حکومت بنگال کو بھی حکومت بنگال سیلز ٹیکس بل کے خلاف لکھا ہے کہ اس سے تمام صوبہ کی صنعتوں اور تجارت پر برا اثر پڑے گا۔

پارلیمنٹ میں پنڈت جی کی سزا کے متعلق سوال

لندن ۱۳ نومبر۔ پارلیمنٹ میں یک سوال کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ اور آزاد و آبادیوں میں نقصان پہونچانے والی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوانین میں یکسانیت پیدا کی جائے اس سوال سے لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر سورنسن کو پنڈت جواہر لال نہرو کی سزایابی کا سوال اٹھانے کا موقعہ مل گیا۔ لارڈ کرین بورن نے یہ تجویز ظاہر کی تھی اس معاملہ کو نو آبادیوں کی حکومت کے روبرو پیش کیا جانا چاہیئے۔ اس پر مسٹر سورنسن نے دریافت کیا کہ آیا کہ لارڈ کرین بورن کو معلوم ہے کہ اس قسم کے قوانین کا مطلب ہندوستان میں کچھ اور کہیں کچھ لگایا جاتا ہے آپ نے کہا کہ ہندوستان میں پنڈت جواہر لال نہرو جیسی تقریر کرنے والوں کو چار سال قید کی سزائیں دی گئی۔ اور پنڈت جی کو ۴ سال قید کی سزا دی گئی۔

لارڈ کرین بورن نے جواب دیا کہ مجھے ہندوستان کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں لیکن جہاں تک نو آبادیوں کا تعلق ہے ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنا دانشمندی نہیں ہوگی۔

لڑائی میں ہندوستان سے امداد

لندن ۲۰ نومبر۔ پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہندوستان برما اور نو آبادیوں نے لڑائی میں کیا امداد کی اسکے بارے میں

شاندار ــــ الکیسواں ــــ ہفتہ
جس نے ۲۰ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے
سر کو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
لکشمی
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
جمعہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء سے
تین بہترین رنگین ڈانس
روزانہ۔ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

وہ تصویر جس کی پریس اور پبلک دونوں تعریف کرتے ہیں
نشاط ٹاکیز کانپور میں!
مٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن
روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات
سنیچر ۲۳ نومبر ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کی نادر پیش کش
BANDHAN
بندھن
اداکاری کا بالکل نیا معیار پیش کیا گیا ہے
عشق و محبت رقابت ولولے اور جذبات
موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم
لیلا چٹنس۔ اشوک کمار۔ وی ایچ ڈیسائی۔ پیٹھا والا۔ شاہ نواز۔ پورنیما ڈیسائی۔ سرشس۔ جگن ناتھ۔
کی نیچرل اداکاری کی جسقدر تعریف کی جائے وہ کم ہے
نیچرل اداکاری — دلسوز نغمے — دلکش ڈانس — پر زور مکالمے
پرلطف مذاق — اعلیٰ ریکارڈنگ — دلچسپ سین — بہترین سٹنگ
اس لاجواب اور بہترین فلم کو ملاحظہ فرما کر لطف اندوز ہوجیئے!

ایک دلکش ــــ دلچسپ ــــ ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
ٹمنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن
روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات
جمعہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء سے
رنجیت فلم کمپنی کا لاجواب ڈرامہ
آج کا ہندوستان
خاص اداکار: مس روز، چارلی، لالہ یعقوب، پرتھوی راج، ستارہ، کلیانی، ایشور لال، دیکشت، تارا بائی

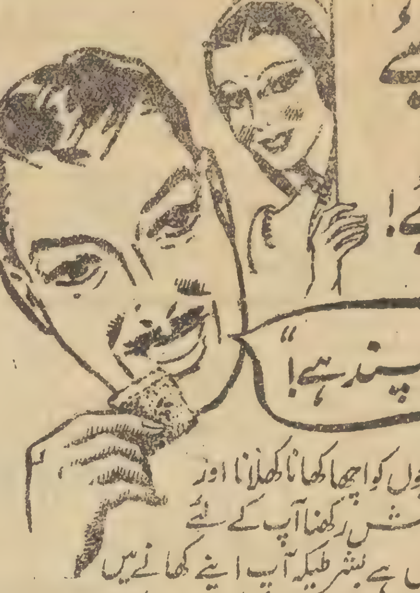

انھیں خوش بھی رکھیے اور ان کی پرورش بھی کیجئے!

(باپ) مجھے بے حد پسند ہے!"

اپنے بال بچوں کو اچھا کھانا کھلانا اور انھیں خوش رکھنا آپ کے لئے آسان ہے بشرطیکہ آپ اپنے کھانے میں ناریل کا برادہ استعمال کریں برادہ کیا ہوا ناریل کسی بھی قسم کے کھانے یا مٹھائی کی لذت دوبالا کر دیتا ہے اور اس کا استعمال نہایت سادہ اور کم خرچ ہے

(لڑکی) مجھے بھی پسند ہے!"

(لڑکا) مجھے بھی!"

ناریل کا برادہ ایک ایسا چھوٹا سا عجوبہ ہے جو تمام ملک میں نئی روشنی کی ہندوستانی بیویوں کا محبوب اور دل پسند مصالحہ ثابت ہو چکا ہے

بہترین لذت اکثر ناریل جو بازار سے خریدے جاتے ہیں درختوں سے پکنے سے پہلے ہی کاٹ لئے جاتے ہیں کیونکہ ان کی جٹائیں بڑی کارآمد ہوتی ہیں لیکن وہ ناریل جس کا ہم برادہ تیار کرتے ہیں برادہ بنانے سے پہلے درخت اور زمین پر ۳۰ دن رکھکر خوب پک لینے دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا مغز اس تمام زائد عرق کو جو اس کا ایک نہایت قوت بخش جزو ہوتا

استعمال کے لئے تیار آپ کو ہر روز نہ تو ایک نئے ناریل کا برادہ بنانے کی زحمت اٹھانی پڑیگی اور نہ وہ ضائع ہو سکے گا۔ ہر پاؤنڈ میں ۳-۴ خوب پکے ہوئے ناریل ہوتے ہیں اب آپ ہی خیال کیجئے کہ اس طریقہ سے آپ سال بھر میں کتنے پیسے بچا سکتے ہیں۔

برادہ کیا ہوا ناریل

کانپور میں ناریل کے برادہ کے تھوک فروشس

پی۔ اے۔ دورہ لاٹوش روڈ۔ کانپور

مزید اطلاعات کے لئے لکھیئے:۔ دی سیلون ٹریڈ کمشنر سیلون ہوس ہارن بائی روڈ بمبئی۔

جاپان اور ڈچ ایسٹ انڈیز میں سمجھوتہ

لندن ۱۳ نومبر۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کی تیل کی کمپنوں اور جاپان کے بیوپاریوں کے درمیان تیل کی سپلائی کے بارے میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ یہ سمجھوتہ جاپان اور ڈچ ایسٹ انڈیز کے ڈیلیگیٹوں کے پاس بھیج دیا جائے گا۔

نہر سوئز کے علاقہ میں بمباری

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ مصر کی ڈیفنس منسٹری نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ سوموار کی رات کو اطلی کے ہوائی جہازوں نے نہر سوئز کے علاقہ میں کئی بم گرائے۔ قاہرہ کے ایک باغ میں بھی کئی بم گرائے گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا

کیا حکومت ہندوستان کے معاملہ پر غور کریگی

لندن ۱۴ نومبر۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا ایک لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر ایک ہفتہ کے لئے بحث ملتوی کر دی گئی ہے یہ امید کرنا چاہئے کہ بحث اس لئے ملتوی کی گئی ہے کہ حکومت معاملہ پر پھر سے غور کر رہی ہے اور یہ سوال دریافت طلب ہے آیا حکومت جو استبداد کی پالیسی کا کوئی نعم البدل تلاش کر رہی ہے لیکن کوئی ایسی علامت دکھائی نہیں دیتی جس سے اس امید کی حوصلہ افزائی ہو، بہت ممکن ہے کہ مسٹر ایمری آخری کوشش کریں لیکن ان کے راستہ میں بڑی مشکلات ہیں اس لئے کوئی امید نظر نہیں آتی۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نوٹس

چند قطعات آراضی واقعہ این (N) روڈ سیسہ مؤ متصل مسلم قبرستان و عیدگاہ بنا بر فروخت مشتہر کئے جاتے ہیں۔ قطعات آراضی بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے دن دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

کشمیر کے نئے وزیر تجارت

سرینگر ۱۱ نومبر۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے خان بہادر جعفر علی خاں ایم بی ای ایڈیشنل کمشنر الہ آباد کو وزیر تجارت و ترقیات کشمیر بنا دیا ہے پہلے اس عہدہ پر عبدالصمد خاں تھے جو جنوری میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔

سی پی کے گورنر کا لڑکا

لندن بذریعہ ڈاک۔ رائل نیوی کے لفٹننٹ ٹائم جو سی پی کے گورنر سر ہنری ٹایم کے اکلوتے صاحبزادے لاپتہ ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لڑائی میں مارے گئے ہیں۔

مصر کی نئی کیبنٹ

قاہرہ ۱۸ نومبر۔ یہاں کے پولیٹیکل حلقوں کا بیان ہے کہ وزیر اعظم حسین صابری پاشا کے مرنے سے مصر کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ نئی کیبنٹ اسی پالیسی پر عمل کرے گی۔ جو کہ شاہی تخت سے تقریر میں واضح کی گئی تھی جس کا لب لباب یہ تھا کہ مصر اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔

نئے وزیر اعظم اور نئی وزارت کے جلد قیام پر زبردست اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کے صرف ۴ ممبر تبدیل ہوئے ہیں تین انڈی پنڈنٹ ہیں اور ایک لبرل ہے۔ وزیر اعظم سری پاشا کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔

بات کا نہیں کام کا وقت ہے

کراچی ۱۹ نومبر۔ مولانا آزاد سے جب سردار پٹیل کی گرفتاری پر بیان دینے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بات کا نہیں کام کا وقت ہے۔

آساب پر ۷۰ واں حملہ

عدن ۱۸ نومبر۔ جمعہ کو انگریزی ہوائی جہازوں نے آساب پر ۷۰ واں ہوائی حملہ کیا۔ اسی روز عدیس ابابا جبوتی ریلوے پر بھی بمباری کی گئی۔ اور اسکو نقصان پہنچایا گیا۔ ڈرڈوا پر ۳ حملے کئے گئے، عمارتوں پر بھی بم گرے اور پل کو نقصان ہوا

یوگوسلاویہ کے خلاف جرمنی کا الزام

برلن ۱۹ نومبر۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کو بلگریڈ سے جو خبر ملی ہے اس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ میں جرمن اقلیت کے ایک ممبر کو جس کا نام ڈرہیسر تھا۔ پولیس نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن ملکوں پر جرمنی نے اب تک حملے کئے ہیں ان سب کے خلاف اسی قسم کے الزامات لگائے گئے تھے۔

ہر ہٹلر اور بلغاریہ کے بادشاہ

صوفیہ ۱۹ نومبر۔ اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ بلغاریہ کے بادشاہ بورس اور انکے وزیر خارجہ ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے برلن گئے تھے وہاں کیا بات ہوئی اس کا حال ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ بلغاریہ کے سرکاری حلقے خاموش ہیں

مولانا محمد سجاد کا انتقال

پٹنہ ۱۸ نومبر۔ مولانا ابوالمحاسن ناظم اعلے جمعیۃ العلمائے ہند نائب امیر شریعت صوبہ بہار اور صدر بہار مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی کا آج شام کو پھلواری شریف میں مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ آپکی عمر تقریباً ۷۰ سال کی تھی

خدا کرے آپ عرصہ تک زندہ رہیں

بنارس ۱۸ نومبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو انکی ۵۲ ویں سالگرہ

ضرورت ہے

اسسٹنٹ کین ڈیولپمنٹ آفیسر کے دفتر گوشما زون (حلقہ) کے لئے ایک آفس کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵۔ ۱/۲۔ ۴۳ روپیہ کے گریڈ میں۔

امیدوار میٹریکولیشن امتحان پاس ہو اور ٹائپنگ جانتا ہو۔

دفتری کام کے تجربہ رکھنے والے اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں زاید از ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء تک پہنچ جانا چاہیئں۔

آنریری سکریٹری
کوآپریٹیو ڈیولپمنٹ
یونین لمیٹیڈ۔ کانپور

قوموں کی پسندیدگی

ٹاٹا کی قلعی دار اور نالیدار اسٹیل کی چادروں کی خاص شہرت اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ قیمتی مضبوط۔ پائیدار اور سستی ہیں اور اُن کے عرصہ تک قایم رکھنے کے لئے کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا ہے۔

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ ملک کی پسندیدہ چیز ہے۔

ٹاٹا کی قلعی دار اور نالیدار اسٹیل کی چادریں

جاری کردہ:۔ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ سیلس آفس ۱۰۲ (اے) کلایو اسٹریٹ کلکتہ۔

مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

"میری محبت اور آشیرباد قبول کیجئے۔ خدا کرے آپ آزاد اور کامیاب مادر وطن کی خاطر عمر دراز تک زندہ رہیں۔

روس اور جاپان

ماسکو ۱۵ نومبر۔ امریکہ سے اس قسم کی خبریں آتی تھیں کہ جاپان اور روس کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے اور دونوں نے مشرق بعید میں اپنا اپنا دائرہ اثر تقسیم کر لیا ہے اور کہ روس نے حکومت چین کی امداد کرنا منظور کر لیا ہے۔ سرکاری تاس ایجنسی نے آج ایک بیان میں ان خبروں کی تردید کی ہے

یو پی کے ستیاگرہیوں کی فہرست

لکھنؤ ۱۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گوبند بلبھ پنت پریزیڈنٹ یو پی۔ پراونشل کانگریس کمیٹی صوبہ کے ستیہ اگرہیوں کی ایک فہرست مرتب کر رہے ہیں۔ جو عنقریب مہاتما جی کو بھیجی جائے گی۔

اس ڈرامہ کو دیکھکر اہل کانپور دنگ رہ جائیں گے

انوکھا تماشہ ـــــ نئے سین ـــــ پُر لطف مذاق

دی شاہجہاں تھیٹریکل کمپنی آف کلکتہ

بمقام پلازا مال روڈ کانپور

سینیچر ۲۳ نومبر ۹ ۱/۲ بجے رات

اتوار ۲۴ نومبر ۴ ۱/۲ بجے دن ۹ ۱/۲ بجے رات

اہل شہر کو بے چین کر دینے والا ڈرامہ

ہلچل

ڈائرکٹر بابو مانک لال

سین سنیریاں ایکٹنگ ڈائیلاگ۔ کامک قابل دید

خاص اداکار:۔ ماسٹر مانک لال ماسٹر ستیارام ماسٹر فدا حسین مسٹر سہراب جی کیرے والا۔ ماسٹر سورج رام نیند رام مسٹر رضی۔ مس مینا، مس راجمنی۔ مس گلنار، مس تارا۔ مس کشوری مس نسیم مس ہیم لتا وغیرہ کی ایکٹنگ دیکھکر آپ محو حیرت ہو جائیں گے۔

مع اپنے احباب کے تشریف لاکر لطف اندوز ہوجیے

شرح ٹکٹ:۔ للعہ، ۱۱، ۱۱/۲، ۱۴/۲، ۱۲، ۸، زنانہ ۱۲

بدہضمی کے باعث تمام رات کروٹیں بدلتا رہا
اب کروشن سالٹ کے استعمال سے
رات بھر آرام سے سوتا ہوں

یہ آدمی کئی رات مسلسل پل بھر بھی نہ سو سکا۔ اس نے مختلف ادویات استعمال کیں۔ مگر کسی سے اسے فائدہ نہ ہوا آخر کار اس نے ہر روز کروشین سالٹ کا استعمال شروع کیا۔ یہ وہ چیز تھی جس کی درحقیقت اسے ضرورت تھی۔ ذیل میں اس کا یہ خط اس کی کامیابی کا اعلان ہے۔

"تین چار سال گذرے میں نے کروشین سالٹ کا استعمال پہلی بار شروع کیا تھا۔ اس سے پہلے میں بدہضمی میں بری طرح مبتلا تھا۔ کئی ہفتوں تک مسلسل میں شب کو بہت ہی کم سو سکتا تھا اور میری صحت اس وجہ سے تباہ ہوتی جارہی تھی۔ تب میں نے نیم دلی کے ساتھ کروشین سالٹ کا استعمال شروع کیا۔ مگر چند ہی خوراکوں کے بعد میری تکلیف روز بروز کم ہوتی گئی۔ پھر تو میں نے پوری مستعدی سے اس کا استعمال شروع کر دیا۔ اور میری تکلیف بالکل رفع ہو گئی۔ اور اس وقت سے اب تک میں باقاعدہ کروشین سالٹ کا استعمال کرتا ہوں۔ اب میری عمر پچاس سال کی ہے اور میں کسی وقت بھی کوئی چیز کھا لیتا ہوں جس کا مجھ پر کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔ میں شب کو بالکل آرام کی نیند سوتا ہوں میں کروشین کا بہت ممنون ہوں۔

جے۔ ایچ۔ سی

کروشین چھ قدرتی نمکیات کا مرکب ہے جو آپ کے جگر اور گردوں کے فعل کو درست کرتا ہے اور بلغم کو ٹھیک کر کے صحت کو بحال کر دیتا ہے یہ معدہ کو اندر سے صاف کر دیتا ہے اور خون کے دوران صحیح حالت میں رکھتا ہے

No. 25

مانچسٹر گارڈین کا حکومت کو مشورہ

لندن ۱۳ نومبر۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ ہمارے مفاد کا تقاضہ ہے کہ ہم ہندوستان کو اپنی طرف ملائے رکھیں۔ جب تک اس کو ہم دہلی ... آئین اس وقت تک نیک نیتی اور انصاف پسندی کی اسپرٹ میں کام کرنے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر ہم کسی ایسی اسکیم کا انتظار کریں جو مشکلات سے پُر ہو تو ہم ہمیشہ انتظار کرتے رہیں گے لیکن واقعات اور حالات ہمارا انتظار نہیں کر سکیں گے۔ وہ ہمیں اپنے پنجہ میں پھنسا لیں گے۔ تاوقتیکہ ہم دانشمندی سے کام نہ لیں۔ کانگریس کو کارروائی کرنے کے لئے چھوڑ دینا اور خود اپنے کو جبر و استبداد پر کمربستہ کرنا تباہ کن ثابت ہوگا یہ بات نہیں ہے کہ ایک فریق تو بالکل ٹھیک راستہ پر ہے اور دوسرا بالکل غلط راستہ پر ہے۔ کانگریس اور اس کے لیڈر بعض دفعہ بہت مشکل معاملہ پیش کر دیتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ انکو بغیر سمجھوتہ اور بات چیت کے سب کچھ دیدیا جائے لیکن جو شخص واقعات کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق پیچیدہ مسئلہ صرف بات چیت کے ذریعہ ہی طے ہو سکتے ہیں۔ مدبری کا تقاضہ یہ نہیں ہے کہ بیماریوں کو ہی دیکھ لیا جائے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ بیماری کے اصل سبب اور اس کے علاج کو معلوم کیا جائے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بیماری کے علامتوں کو دیکھ رہے ہیں اور اصل بیماری کو نظرانداز کر رہے ہیں اس سے کام نہیں چلے گا۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹری ... نوابھوے کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ کانگریس کا کھیل کھیلنے سے ہی ہمارا کام نہیں چل سکتا اگر ہم جبر و استبداد کرتے ہیں تو کیا اس کے ساتھ ہمیں کوئی حل معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ اور یہ ماننے سے انکار کر دینا چاہئے۔ کہ ہم نہیں کر سکتے۔

پریس کانفرنس میں اعلان

لکھنؤ ۱۵ نومبر۔ گورنر یو۔ پی کے مشیر مسٹر ٹی سلون نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۱۵ اکتوبر تک ۶۸۹ اشخاص کو سزا ہو چکی ہے ان میں بیشتر کو دفعہ ۳۸ (نقصان دہ فعل) کے ماتحت سزا ہوئی ہے اور ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۱۲ اشخاص کو نظر بند کیا گیا۔ رول ۲۶ کے ماتحت ۷۰ اشخاص کے خلاف احکام جاری ہوئے۔ مسٹر ... نے مزید فرمایا کہ گرفتار شدگان میں صوبجاتی اسمبلی اور کونسل کے ۱۵ ممبر اور مرکزی لیجسلیچر کا ایک ممبر شامل ہے کانگریسی حکومت نے سیاسی قیدیوں کو بعض حق دیئے تھے انہیں موجودہ حکومت نے جاری نہیں رکھا پہلے ۸ ماہ میں کانگریسی وزارت نے ۸ اخباروں یا پریسوں سے ضمانت مانگی۔ گزشتہ نومبر سے اب تک حکومت نے ۱۵ اخبار یا پریسوں سے ضمانت مانگی ہے اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت ۱۹ اخباروں سے ضمانت مانگی۔ ۲۱ کتابوں کو ضبط کیا گیا اور گیارہ اخبارو یا پریسوں کو تنبیہ کی گئی۔

مہاتماجی سے ملاقات کرینگے

احمد آباد ۱۵ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے طلباء کے نام اپنے پیغام میں جو ہدایات کی ہیں ان کے سلسلے میں مسٹر ایم۔ ایل شاہ جنرل سکریٹری آل انڈیا اسٹوڈنٹ فیڈریشن مہاتماجی سے ملاقات کرینگے

بنگال اسمبلی کا آئندہ اجلاس

کلکتہ ۱۵ نومبر۔ بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈا میں کئی اہم سرکاری بل ہیں جنہیں بنگال لیجسلیچر کے حقوق و اختیارات کا بل بنگال وقف ترمیمی بل سرکاری ٹرسٹی ترمیمی بل بنگال تنسی ترمیمی بل بنگال کوآپریٹو سوسائٹی بل بنگال لوکل اتھارٹی مردم شماری اخراجات بل بنگال سیلز ٹیکس بل بنگال موٹر اسپرٹ سیلز ٹیکس بل اور بنگال زرعی مارکیٹ بل شامل ہیں۔ ان میں سے پہلے دو بل تو پیش کئے جائیں گے۔ اسپیکر وغیرہ آئندہ اجلاس میں ہو گی۔ بنگال لیجسلیچر اختیارات و حقوق کا بل ۳۹-۱۹۳۸ء میں اسپیکر کی خواہش پر تیار ہوا تھا۔ موٹر اسپرٹ ٹیکس بل کا منشا یہ ہے کہ اس صیغہ سے حاصل شدہ رقم حکومت بنگال کے سڑکوں کے پروگرام پر صرف ہو سکے جس کا خرچ تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہے حکومت بنگال کو سنٹرل روڈ فنڈ سے ۱۸ لاکھ روپے ملتا ہے بقیہ بارہ لاکھ روپے اس مد میں حاصل ہو گا۔ پٹرول پر ڈیڑھ آنہ فی گیلن اور دوسری قسم کی موٹر اسپرٹ پر ۲ پائی فی گیلن ٹیکس لگے گا۔

چینی فوجوں کا ایک شہر پر قبضہ

چنگکنگ ۱۷ نومبر۔ چینی حکومت نے بتایا ہے کہ انڈو چائینا کی سرحد پر بڑی گھمسان لڑائی کے بعد چینی افواج نے ننگا ... پر قبضہ کر لیا ہے اب صوبہ کیانگ سی میں ایک درہ کے لئے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ درہ لڑائی کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔

سر سکندر حیات خاں کے صاحبزادے

لاہور ۱۷ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ سر سکندر حیات خاں کے صاحبزادے کیپٹن شوکت خاں جن کی گمشدگی کی اطلاع پہلے ملی تھی کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ جرمنی کے قیدی ہیں وہ معمولی زخمی ہو گئے تھے۔

ہر طرف ...!
باہر بھیجا رہتا ہے

اسی لئے آپ ھنٹلے اینڈ پامرز کے بہترین قسم کے بسکٹ جنگ شروع ہونے سے پہلے کی قیمتوں سے معمولی اضافے پر اب بھی خرید سکتے ہیں۔

ھنٹلے اینڈ پامرز

کا نام ہی ان کے بڑھیا ہونے کی گارنٹی ہے لہذا جب بھی آپ کو بسکٹ کی ضرورت ہو تو

ھنٹلے اینڈ پامرز

کے بسکٹ ہی خریدیں۔

مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:-

بارلی	ھادلک
جنجر نٹس	رچ کریم کریکر

تیار کردہ:-

ھنٹلے اینڈ پامرز!

ریڈنگ ★ انگلینڈ

HK2

بحکم جناب ڈاکٹر لکشمی نرائن مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
با اختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۱ سنہ ۱۹۴۰ء
شنکر دیال دلال ولد رام رام قوم کھتری ساکن سرکی محال کانپور ـــــ قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام و جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے ایک درخواست مفلس قرار دیئے جانے کی عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے تاریخ ۴ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۰ نومبر سنہ ۴۰ء۔ بحکم گنگا پرشاد

مصری پارلیمنٹ میں شاہ فاروق کی تقریر

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ "اس پیچیدہ لڑائی میں مصر نے وہ رویہ اختیار کیا ہے جو دوراندیشی اور دانشمندی پر مبنی ہے۔ اور جس پر اپنے تحفظ کے یقین کے خواہش غالب ہے اور اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کی آرزو موجود ہے۔" ان الفاظ کے ساتھ شاہ فاروق نے مصر کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ اٹلی کے لڑائی میں شامل ہونے کے بعد یہ پہلا اجلاس تھا۔ شاہ فاروق نے مزید فرمایا کہ مصر نے برطانیہ کے ساتھ میل ملاپ اور دوستی کے معاہدہ کو بہ لحاظ لفظ اور اسپرٹ کامل مستعدی سے نبھایا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ مصر کی یہ کوشش رہی ہے کہ جہاں کہیں لڑائی کی آگ نہیں پہنچی ہے دوسری طاقتوں کے ساتھ دوستی کے تعلقات برقرار رکھے جائیں۔ مصر بیدار ہوشیار رہا اور اپنے اوپر بھروسہ۔ اپنے ساتھیوں پر یقین۔ اپنی شہنشاہیت اور آزادی کو برقرار رکھنے کی پرزور خواہش اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے عزم کے ساتھ واقعات کا مطالعہ کر رہا ہے۔ بین الاقوامی حالات خواہ کوئی صورت اختیار کریں۔ مصر اپنی آزادی برقرار رکھے گا۔ یہ پالیسی وہی ہے جس کی آپ نے گزشتہ اجلاس میں سفارش کی تھی اور جس پر قوم کی رضامندی کی مہر لگی ہوئی ہے اور میری حکومت نے پالیسی اس امید کے ساتھ منتخب کی ہے۔ کہ اس سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ اور اس پر عمل کر کے مصر اپنی تمام خواہشات کو پورا کر سکے گا۔ میری حکومت کا خیال ہے کہ اس پالیسی کی کامیابی کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا کہ لڑائی سے قوم کی اقتصادی زندگی میں جو گڑبڑ ہو گئی ہے اس کو درست کر دیا جائے۔ اس لئے اس نے ہر ممکن ذرائع سے صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصر کے سب سے بڑے ساتھی سے حکومت کو زبردست امداد ملی ہے کیونکہ نئی روئی خریدنے کے بارے میں معاہدہ ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ملک کا مالی بازار کی تنظیم کر دی گئی ہے اس طریقہ پر کاروبار ایک ٹھوس بنیاد پر قائم ہو گیا ہے۔ بیرونی گڑبڑ کا مصر پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ اب تک پارلیمنٹ میں شاہی تخت سے تین تقریریں کی گئیں ان میں یہ سب سے مختصر تھی۔

ریڈیکل ڈیموکریٹک پیپلز پارٹی

دہرہ دون ۱۱ نومبر۔ ریڈیکل ڈیموکریٹک پیپلز پارٹی کے نام سے مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے ایک نئی پارٹی بنائی ہے جس نے نئی راہ نام سے پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں منسٹروں کے خطروں کی جانب توجہ دلانے کے بعد لکھا ہے کہ اس موقع پر کانگریس کی پالیسی عملاً ایسی ہے کہ جس سے فاسسزم کو جنگ کے فتح کرنے میں مدد ملے اس پمفلٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس یہ سخت حماقت کر رہی ہے اور اس سے کانگریس کے سابقہ پروگرام کی تردید ہوتی ہے۔ کانگریس خود آزادی اور جمہوریت کے اصولوں پر پوری نہیں اتری اس کے بعد پارٹی کا قیام درج کیا گیا ہے اور ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے لوگوں سے پارٹی میں شامل ہونے کی اپیل کی گئی ہے۔ پارٹی کا مقصد ہندوستان میں آزاد جمہوری حکومت قائم کرنا ہے۔ اس سے ملک کی ترقی اور بہبودی ہو سکتی ہے پارٹی چاہتی ہے کہ ملک میں سرکاری امداد سے مشینری کو فروغ دے۔

مصر کی نئی وزارت

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ شاہ فاروق والی مصر نے حسین صابری پاشا کو مصر کی نئی وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ پاشا صاحب پہلی وزارت میں وزیر محکمہ رسل و رسائل رہ چکے ہیں۔

ہندوستان
میں
۱،۰۰،۰۰۰
ایک لاکھ
پالیسی ہولڈر
ہیں

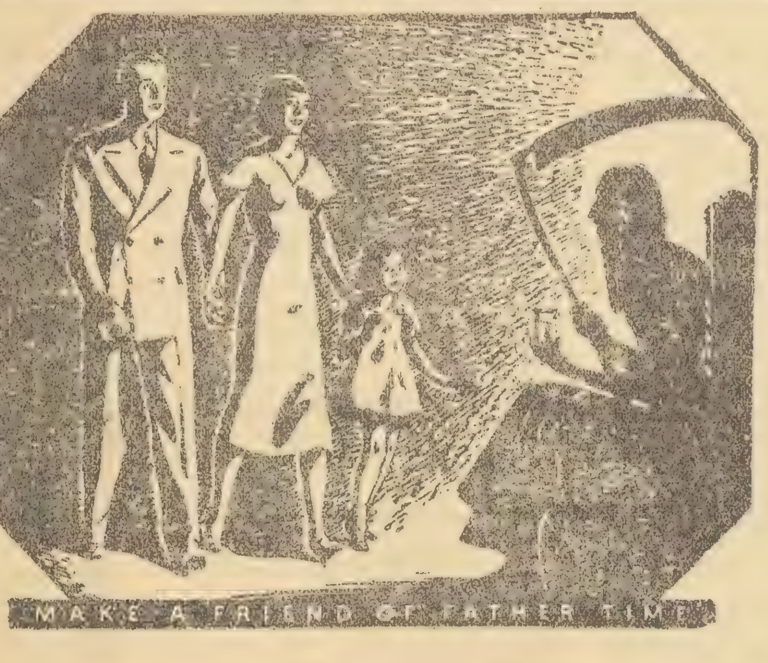

ہندوستان
میں
۱۱،۰۰۰،۰۰۰
گیارہ کروڑ روپیہ
بطور امانت
جمع رہے گا

سن لائف ایشورنس کمپنی آف کناڈا
ہیڈ آفس مانٹریل
(بطور لمیٹیڈ کمپنی ۱۸۶۵ء میں کناڈا میں قایم ہوئی)
سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین
ممالک متحدہ کے ہر شہر میں معزز اشخاص کی ضرورت ہے جو بطور ایجنٹ کام کریں
برانچ آفس
حضرت گنج لکھنؤ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پرتو حق غم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۴۸	کانپور شنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۹ھ	جلد ۳۲

ادبیات

"منظرِ وداع!"

از جناب سیّد محمد عسکری صاحب طبا طبائی بی۔اے۔ سروش لکھنوی۔

یاد ہے، ہاں یاد ہے اب تک وہ منظر ہائے ہائے
وہ فضا پر ہر طرف اک بیکسی چھائی ہوئی!
چودھویں کے چاند کا وہ زرد چہرہ "الاماں"!
ڈوبتی اُمید بڑھتی یاس کی آغوش میں!
میری شوریدہ محبت اور کبیدہ آہ اہ!
یاں اُلجھ کر ٹوٹنے کو تار و پودِ زندگی!
اِس طرف بجھتا ہوا ارماں بھرے دل کا کنول!
تیرے ماتھے کی شکن غمّاز میرے درد کی!
وہ مرے سینے میں جوشاں التہابِ صد جحیم!
میری آہیں پھونکدیں جو خرمنوں کو برق کے!
میری خاموشی جراحت ریز تیرے ضبط پر!
میری آہوں کے دُھندلکے میں ترے رُخ کی دمک!
پرتوِ رُخ سے ترے سینے میں میرے جوشش عشق!
تیری ایک اک سانس میں فرطِ الم سے جزر و مد!
تیری چتون میں جفا کاری سے توبہ کا غرور!
میری گردن، تیری باہیں، میرا آغوش اور تو!
عشق اور آنکھوں سے دیکھے حُسن کو مجبورِ غم!
درد افزا لرزشِ لب ہائے لعلیں حیف حیف!
گرم گرم اشکِ شفق آلودہ غلطاں آہ آہ!
وہ محبت کے پیاپے دعوئ بے اختیار!
وہ لبِ نازک پہ موجِ نُطق گھبرائی ہوئی!
بار بار اُلجھن میں لینا چپکے چپکے میرا نام!!

وہ اُداسی وہ سکوتِ گریہ پرور ہائے ہائے
وہ ہوائیں اضطرابِ شوقِ مضمر ہائے ہائے
چاندنی تھی یا تمنّا خاک بر سر ہائے ہائے
جھلملاتی شمع اور پامالِ صرصر ہائے ہائے
تیری سرخوشِ نوجوانی اور مکدّر ہائے ہائے
واں بکھرنے کو وہ گیسوئے معنبر ہائے ہائے
اُس طرف چھلکے ہوئے آنکھوں کے ساغر ہائے ہائے
میری بیتابی میں تیرا سوز مضمر ہائے ہائے
وہ ترے ہونٹوں پہ لرزاں موجِ کوثر ہائے ہائے
تیرے آنسو جیسے گھونگھٹ کھائیں اختر ہائے ہائے
تیرے اشکوں سے مرے سینے میں محشر ہائے ہائے
خاک کی آغوش میں موجِ گُلِ تر ہائے ہائے
چاند کے طوفان میں جیسے سمندر ہائے ہائے
وہ تلاطم میں ترے کانوں کے گوہر ہائے ہائے
میری نظروں میں وفاداری کے جوہر ہائے ہائے
تا گلو پہونچا ہوا وہ آبِ خنجر ہائے ہائے
وائے بدحالی و شومیِ مقدر ہائے ہائے
رُوح فرسا جنبشِ چشمِ سخنور ہائے ہائے
سرد سرد انفاسِ رنگیں و معطر ہائے ہائے
وہ وفا کے عہد و پیمانِ مکرّر ہائے ہائے
کرب میں اُلجھے ہوئے وہ مصرعِ تر ہائے ہائے
وہ زباں کو خشک ہونٹوں پر پھرا کر ہائے ہائے

آنکھوں ہی آنکھوں میں پھر کہہ کر خدا حافظ ترا!
تجکو پا لینے کی میں سر تا قدم اِک آرزو!
دِل کے خوں ہونے کی راہیں دِل کو دکھلاتی ہوئی!
اِس طرح تیری تمنّائیں مرے دل میں اسیر!
عکس آئینہ جدا ہو آئینے سے وا نصیب!
چھٹنے ہی کو نبضِ ہستی و عنانِ کائنات!!

دیکھ لینا جاتے جاتے مجکو مڑ کر ہائے ہائے
آرزو کا میری تو نقشِ مکرّر ہائے ہائے
خاک پر وہ لوٹتی رنگین چادر ہائے ہائے
جیسے آئینے میں آئینہ کے جوہر ہائے ہائے
جان تن سے دور دم سینے کے باہر ہائے ہائے
رُکنے ہی کو گردشِ افلاکِ اختر ہائے ہائے

اے سکونِ زندگانی، اے مسیحائے فراق!!!
آ پلٹ آ جاں بلب ہے تیرا مضطر ہائے ہائے!

دنیائے اسلام

ترکی کے دفاعی طریقوں کی ترقی

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے وسیع انتظامات

"ڈیلی ٹیلی گراف" کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے:۔

حالانکہ ترکی جنگ میں حصہ نہیں لے رہا ہے مگر یہاں پر مدافعتی اور جارحانہ محافظت کی کوئی تیاری ایسی نہیں ہے جو اُٹھا رکھی گئی ہو۔

اس پالیسی کے ماتحت ۶۰۰ میل لمبی سڑک جو استنبول کو ایڈریانوپل سے ملاتی ہے جلد مکمل کی جارہی ہے۔ یہ سڑک نہ صرف سیاحوں کے لئے مفید ہے بلکہ فوجی نقطۂ نظر سے بھی بہت اہم ہے۔

محفوظ فوج تربیت کے لئے متواتر بلائی جارہی ہے اور جو لوگ ابھی تک فوجی خدمت سے مستثنیٰ تھے وہ بھی بھرتی کئے جارہے ہیں۔

نوجوان مردوں اور عورتوں کے لئے ہوائی حملے سے مدافعت کی تربیت لازمی کردی گئی ہے۔

داخلی وزارت نے ملک کے تمام متعلقہ عہدیداروں کے نام احکام روانہ کئے ہیں کہ پناہ گاہوں کی تعمیر میں بہت جلدی کی جائے۔ اور ہر زمیندار کو یہ ہدایت کی ہے کہ اپنے کاشتکاروں کے لئے مناسب پناہ گاہیں تیار کرائے۔

مولوٹوف اور ہٹلر کی ملاقات کے سلسلہ میں ترکی کے باہر یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ جرمنی ترکی کے خلاف کوئی اقدام کرنا چاہتا ہے۔ مگر ترکی کے اہل سیاست یہ کہتے ہیں کہ مولوٹوف کے یہ ماننے کا امکان ہرگز نہیں ہے کہ درہ دانیال اور باسفورس کو ترکی سیادت سے چھین کر کسی اور کے ہاتھ میں دے دیا جائے کیونکہ یہ امر روسی مفاد کے بالکل ہی خلاف ہوگا۔

مصری محاذ کی اہمیت

"مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ:۔ حالانکہ ایک لمحہ کے لئے لوگوں کی توجہ یونان پر مرکوز ہوگئی ہے مگر مشرق وسطیٰ میں جنگ کی اصل کنجی مصر ہی ہے۔ یہ امر ابھی تک صاف نہیں ہوا کہ اطالوی کوئی آسان فتح حاصل کرنا یا برطانوی فوجوں کی توجہ مصر سے ہٹانا چاہتے ہیں یا یہ کہ محوری طاقتیں (غالباً شام میں) کسی چال کا موقع حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ جو فوجیں مصر میں تعینات ہیں ان کو یونان روانہ کرنے میں رسد کی مشکلات کے علاوہ یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئیے کہ مارشل گریزیانی نے ابھی مغربی ریگستان میں کوئی اقدام نہیں کیا ہے۔

یہ ایک معمہ ہے کہ گریزیانی کو کیا بات روک رہی ہے مگر بلاشک وہ مقابل فوجوں کی ہر کمی سے خوش ہوگا۔

اس کے باوجود یونانیوں کی مدافعت میں اور زیادہ شدت پیدا کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب تک اس پر غور نہیں کیا گیا کہ اگر محوری طاقتوں کا یونان کا قدم جم جائے تو ان کو شام میں اترنے کے لئے گویا ایک پل ہاتھ آجائے گا اگر برطانوی بحری بیڑہ اس کو نہ روک سکا تو مصر پر حملہ کرکے دشمن ترکی کو چاروں طرف سے گھیر لے گا۔

شام میں سیاسی اور معاشی حالات آجکل برابر بہتر ہورہے ہیں اور جب بلقان کے معاملات سدھر جائیں گے تو اور زیادہ ترقی کی اُمید ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ اپنے مصری محاذ کو نقصان پہنچائے بغیر برطانیہ کے لئے یونان کو ہر ممکن اور زیادہ سے زیادہ مدد دینا ضروری ہے۔

انگلستان اور ترکی تعلقات

مسٹر چرچل اور لارڈ ہیلی فیکس کی تقریروں کو ترکی جرائد نے تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اخبار اقدام اول الذکر تقریر پر تنقید کرتا ہوا رقمطراز ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ حقیقت پسند ہیں۔ اور کشادہ دلی کے ساتھ اظہار خیالات کرتے ہیں۔ مسٹر چرچل اس منصب جلیلہ پر ایسے نازک دور میں فائز ہوئے ہیں جس کی مثال تاریخ برطانیہ میں بہت مشکل سے ملے گی۔ لیکن اس کے باوجود انہیں نے صورت حالات کی نزاکت پر زور دینے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا۔ حسب معمول ان کی موجودہ تقریر بھی خلوص پر مبنی ہے۔ اور مبالغہ آمیزی اور تخیل پسندی سے پاک ہے۔ نہ انہوں نے دشمن کی طاقت کے متعلق مبالغہ آمیزی سے کام کیا ہے۔ اور اس کی اہمیت گھٹانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اب برطانیہ کی قوت محوری طاقتوں سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس نے انگلستان اور ترکی کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے متعلق جو زریں خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان کا خیر مقدم کرنے کے بعد جزیدہ "حقیقت" لکھتا ہے:۔

بہت لوگوں کو یہ بات نہایت عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ان دونوں قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کس طرح قایم ہوگئے جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ایک دوسرے کے خلاف نہایت زور شور سے جنگ کرتی رہی ہیں۔ اس کا سبب بالکل صاف اور سادہ ہے۔ ترک قوم کی خواہش یہ ہے کہ وہ اپنے اندرونی وسائل کی ترقی دے۔ اور برطانیہ چاہتا ہے کہ امن کے زمانہ میں تمام قوموں کو اس مقصد کے لئے سہولتیں حاصل ہوں۔ برطانیہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ گیا ہے کہ افراد کی آزادی عزت اور جمہوریت ہی کے ذریعہ سے تہذیب اور ترقی کا حصول ممکن ہے برطانیہ کے اس تخیل کو ترکی نے بھی اختیار کرلیا ہے اس طرح ان دونوں قوموں کے درمیان نظریوں اور اصولوں کی یکسانیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر جوش عزم مستقل ہیں سے زمانہ ہر بھی ہو جو تیر سے دل پر سے گا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۸

انگریز مدبرین کو اسٹیٹسمین کا مشورہ

اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" نے "منافرت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں تبلایا ہے کہ لڑائی چھڑنے پر ایک ملک کی نفرت دوسرے ملک سے کس قدر بڑھتی جارہی ہے۔ برطانیہ کے متعلق اخبار لکھتا ہے کہ جب لڑائی چھڑی تو حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ہم ہٹلرازم کے خلاف لڑ رہے ہیں اور اہل جرمنی سے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے لیکن جب اچھی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ نازیوں کا جرمنی پر مسلمہ طور پر قبضہ ہے تو کینٹ کے وزیروں نے اپنا لب لہجہ بدل دیا اور ایک دفعہ تو عوام کو بڑا دھکا لگا۔ اس کے بعد لوگوں کی زبانوں میں وحشت آگئی۔ اور اب یہ حال ہے کہ بڑی پوزیشن کے آدمی تک دیدہ و دانستہ دشمن کی آگ کو زیادہ بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور منافرت کا ایک عام شعلہ پھونک رہے ہیں سر رابرٹ ونسارٹ چیف ڈپلامیٹک مشیر حکومت برطانیہ نے گزشتہ اتوار کو جرمنوں کے متعلق مجنونانہ انداز میں تقریر کی انکی تقریر خطرناک مغالطوں سے بھری ہوئی تھی انہوں نے جرمنوں کے متعلق یہاں تک کہہ ڈالا کہ وہ شروع تاریخ سے دوغلے اور رذیل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جرمن عورتیں مردوں کو مظالم کے لئے ابھارتی رہتی ہیں، جرمنی اس شکاری چڑیا کی طرح ہے جو دیکھنے میں تو بھولی بھالی دکھائی دیتی ہے اور جب موقع دیکھتی ہے اپنے پڑوسیوں پر جھپٹتی ہے۔ کسی ملک کے خلاف جہاں کہ فاضل اور شریف آدمیوں کی بڑی تعداد ہو اور جہاں ایک بڑی تعداد میں عورتیں نرم دل ہوں۔ اس قسم کے الزامات لگانا قطعی لغویت ہے اس قسم کی لغو اور بے تکی باتوں سے نہ تو لڑائی جیتنے میں نہ صلح کرنے میں امداد ملے گی۔ برٹش کامن ویلتھ نے اس سے زیادہ منصفانہ لڑائی کبھی نہیں لڑی بالآخر جب سے دشمن کو جتینا ہوگا وہ ذہنیت ہے کینہ ور اور ناقابل برداشت نازی سپرٹ کو کچلنا سب کا مقصد ہے جس نے کہ تمام یورپ پر مصیبت ڈھادی ہے اس سے مقصد ہرگز پورا نہیں ہوگا اگر اس کے لیڈر ویسی ہی جاہلانہ ذہنیت اختیار کریں جو کہ دشمن کے لب و لہجہ سے بہتر نہ ہو۔ جرمنی میں آج بھی لاکھوں نیک دل اور رحمدل اشخاص ہیں جو دوسرے ملکوں کے لوگوں سے کسی حالت میں کم نہیں جن کے ساتھ لوگوں کو تعاون کرنا پڑے گا جبکہ ڈاکوؤں کے اس گروہ کا بیڑا غرق کر دیا جائے گا جس نے سات سال ہوئے جرمنی پر قبضہ کر لیا تھا۔

سانحہ پٹنہ اور راجندر بابو

پٹنہ میں مسٹر سری کرشن سنہا سابق وزیر اعظم بہار کی گرفتاری کے وقت کچھ ایسا ہنگامہ ہوا کہ وہ مقررہ نعرے بھی نہیں لگا سکے اول تو انکی گرفتاری کے وقت ہی کچھ ناخوشگوار واقعات پیش آئے اسکے بعد جب انہیں گرفتار کر کے جیل کے دروازہ پر پہنچایا گیا تو وہاں بھی ہنگامہ ہوا کہتے ہیں کہ کچھ طالب علموں نے پولیس والوں کی پگڑیاں اچھال دیں اور پتھر پھینکے اس کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا ہم اس واقعہ کی تفصیلات میں گئے بغیر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پولیس سے کسی قسم کی امید نہ رکھنی چاہیے گزشتہ تحریکوں کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔

البتہ عوام پر زیادہ سے زیادہ یہ فرض ہے کہ وہ پُرسکون رہیں۔ راجندر بابو نے اس افسوسناک واقعہ کے نتیجہ کے طور پر بہار صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے فی الحال اس صوبہ میں ستیہ آگرہ کی تحریک بند کر دی ہے۔ اور چھ ہدایتیں جاری کی ہیں اول یہ کہ گرفتار ہونے والے کو کوئی نہ گھیرے دوسرے ستیہ گرہی کے علاوہ کوئی اور نعرے نہ لگائے تیسرے گرفتاری کے بعد کوئی گرفتار شدہ ستیاگرہی کا پیچھا نہ کرے، چوتھے جیل کے دروازہ پر کوئی ہجوم نہ ہو، پانچویں پولیس وغیرہ سے کسی قسم کی بدسلوکی نہ کی جائے، اور چھٹے کارروائی ختم ہونے کے بعد سب پُرسکون طریقہ پر منتشر ہو جائیں امید ہے کہ عوام اور بالخصوص طلبا راجندر بابو کی ان ہدایات پر عمل کریں گے۔

وزارت سندھ

مولانا ابوالکلام آزاد دو ہفتہ تک سندھ میں قیام کرنے کے بعد وہاں سے واپس ہو گئے۔ آپ سندھ اس لئے تشریف لے گئے تھے کہ بہ حیثیت صدر کانگریس وہاں کے حالات کو درست لانے کی کوشش کریں، چنانچہ اس میں آپ کو اس حد تک کامیابی ہوئی کہ وہاں ایک کولیشن وزارت بنگئی ہے۔ مسٹر جی ایم سید نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا اور انکی جگہ خان بہادر اللہ بخش وزیر مقرر ہو گئے ہیں ایک نجی معاہدہ کی رو سے میر بندے علی خاں موجودہ وزیر اعظم سندھ پہلی فروری کو استعفیٰ دیدینگے۔ اور انکی جگہ سر غلام حسین ہدایت اللہ جو پہلے سندھ کے وزیر اعظم اور بعد کو وزیر رہ چکے ہیں پھر وزیر بن جائینگے۔ اگر یہ وزارت مستحکم ثابت ہوئی تو پھر صوبہ میں امن وامان بھی قایم ہو سکے گا۔ کانگریس پارٹی اگرچہ اس وزارت میں شامل نہیں ہے لیکن مولانا آزاد کی ہدایت کے مطابق وہ اس وزارت کا ساتھ دیگی۔ ہندو پارٹی نے بھی مولانا کی درخواست پر اس وزارت سے اتحاد عمل کرنا منظور کر لیا ہے لیکن سر عبداللہ ہارون صدر صوبہ مسلم لیگ سندھ ان انتظامات سے ناخوش نظر آتے ہیں اور انہوں نے مسٹر جی ایم سید سے جواب طلب کیا ہے کہ تم بغیر میری منظوری کے وزارت سے کیوں مستعفی ہوئے

مصری وزیر ڈیفنس کا انتقال

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ مصر سے یہ خبر آئی تھی کہ حسن صابری مصری وزیر اعظم مصر کے ایوان میں شاہ مصر کی تقریر پڑھتے پڑھتے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ اب خبر آئی ہے کہ مصری وزیر ڈیفنس یونس پاشا صالح جنہیں برسر عہدہ آئے گیارہ دن ہوئے تھے دوران سفر ٹرین پر حرکت قلب بند ہو جانے سے

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۲ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے مولانا محمد سجاد صاحب مرحوم سکریٹری آل انڈیا جمعیۃ العلماء ہند دہلی کی وفات پر رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق منظور کیا گیا بعد ازاں بھٹ جی نے سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مسٹر جی جی کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی اور مسٹر روی شنکر شوکلا سابق وزیر اعظم سی۔ پی اور دیگر کانگریسی لیڈران کی گرفتاری پر بورڈ ملتوی کرنے کا رزولیوشن پیش کرنا چاہا لیکن چیرمین صاحب نے اس رزولیوشن کے پیش ہونے کی اس لئے اجازت نہیں دی کہ اس کا نوٹس پہلے سے نہ تھا۔ کیونکہ بورڈ کے جلسے روزانہ گرفتاریوں کی وجہ سے ملتوی نہیں ہو سکتے اس کے بعد بھٹ جی نے آئیٹم کو ملتوی کرنے کا سلسلہ شروع کیا لیکن چیرمین صاحب نے اس کو بھی نامنظور کر دیا۔ اس پر کانگریس کے ممبران اور کچھ دیگر ممبران جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

بورڈ نے پنڈت سری رتن شوکل کے بجائے مسٹر کاشی ناتھ بھلے کو ایجوکیشن کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا ہے۔

کلکٹر گنج وارڈ میں پنڈت سری رتن شوکل کے استعفے کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے انتخاب کے لئے بورڈ نے ۸ دسمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

بورڈ کا ضمنی انتخاب پنڈت سری رتن شوکل کے استعفا دینے کی وجہ سے جو جگہ غیر مسلم حلقہ نمبر ۹ کلکٹر گنج وارڈ سے خالی اس کے انتخاب کے لئے ۸ دسمبر مقرر ہوئی ہے ۹ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک ٹاون ہال میں ووٹ پڑیں گے۔

نامزدگی کی تاریخ ۲۵ نومبر تھی جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے نامزدگی کرائی ہے۔

پنڈت بدری نشال وید۔ پنڈت اننت پرشاد۔ پنڈت جوگندر دت شوکل۔ مسٹر آدما شنکر بھرترا۔ مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت مسٹر جاگیشور دیال فرحت

سیلسہ منوولیسٹ سیلسہ منوولیسٹ نیوایریا ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں پنڈت پراگ نرائن شوکل جنرل سکریٹری کی یہ تحریک منظور نہیں کی گئی کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران سے درخواست کی جائے کہ وہ پنڈت سری رتن شوکل کو ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کے لئے ووٹ دیں۔

مسلم لیگ کانپور کی مسلم لیگ اس پر غور کر رہی ہے کہ وہ کانپور میونسپل بورڈ کی ایگزیکٹیو افیسری کی جگہ پر کسی مسلمان کو اُمیدوار بنائے۔ لیکن یہ خیال کیا جار ہا ہے کہ اگر کسی مسلم اُمیدوار کی کامیابی کی اُمید ہو تو اس کو سامنے لایا جائے اس سلسلہ میں دو تین حضرات کے نام لئے جارہے ہیں مگر لیگ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان سامنے نہ لایا جائے گا۔ تو ایسی صورت میں لیگ غالباً کسی خاص اُمیدوار کے لئے ممبروں کو پابند نہیں کرے گی بلکہ ممبران کو بطور خود فیصلہ کرنے کا حق دیگی۔

کانگریس کانگریس اور مزدور سبھا میں بھی کانپور میونسپل بورڈ کی ایگزیکٹیو افیسری کے سلسلہ میں اس وقت تک کوئی خاص فیصلہ نہیں کر سکی ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ یہ دونوں جماعتیں بھی اپنے ممبروں کو آزاد فیصلہ کرنے کا حق دیدیں گی۔

ایگزیکٹیو افیسری میونسپل بورڈ کانپور نے ابھی تک ایگزیکٹیو افیسری کے تقرر کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے مگر اُمید کی جاتی ہے کہ دو چار روز میں تاریخ مقرر ہو جائے گی اور دسمبر کے شروع ہفتہ میں اس کے تقرر کے لئے کوئی خاص جلسہ کیا جائے گا۔

اس جگہ کے لئے اگرچہ ۷۴ درخواستیں آئی ہیں مگر اس سلسلہ میں جن لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں کہ:-

پنڈت سری رتن شوکل سابق ممبر بورڈ۔ مسٹر ہری کشن ماتھر ڈپٹی کلکٹر۔ مسٹر الیس۔ ان سکنڈ سکریٹری کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ اور الہ آباد کے ایک مسلم ڈپٹی کلکٹر۔

ہر فریق کے طرفدار زبردست کوششیں کر رہے ہیں مگر عام خیال ہے کہ مقابلہ اوّل الذکر دونوں اصحاب میں ہوگا۔

ستیہ گرہ پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ال۔ اے یکم دسمبر کو اور مسز وجے لکشمی پنڈت ۳ دسمبر کو کانپور میں ستیہ گرہ کریں گی اس کے بعد ڈاکٹر جواہر لال۔ ڈاکٹر مراری لال۔ پنڈت رام سروپ گپتا اور بھگت دیال داس وغیرہ ستیہ گرہ کرینگے جن کی تاریخ ستیہ گرہ تقریباً ہر تیسری روز ہوگی۔

کنڈنک جی گرفتار مسٹر چھیل بہاری کنڈنک کانگریس لیڈر کو ڈیفنس انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۲۴ نومبر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ نواب گنج میں اس دن ہڑتال رہی۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت پنڈت گوبند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔ پی کی گرفتاری کے سلسلہ میں ۲۵ نومبر کو شہر میں ہڑتال منائی گئی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا۔

کانگریس کا جلسہ ۲۶ نومبر کو تلک ہال میں ستیہ گرہ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر رفیع احمد قدوائی نے نیشنل ہیرلڈ کی مالی امداد کی اپیل کی۔

نیشنل ہیرلڈ صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کانپور کانگریس کمیٹی نے نیشنل ہیرلڈ کے فنڈ میں روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے چندہ کے لئے ایک روپیہ کے ٹکٹ اور حصوں کے لئے دس روپیہ کے ٹکٹ فروخت کئے جارہے ہیں۔

مولانا محمد سجاد مرحوم ۲۴ نومبر کو مسلمانان کانپور کے ایک عام جلسہ میں مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت کے وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

انتخابات سٹی کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں مسٹر گنیت سہائے سکسینہ سٹی کانگریس والنٹیر کور کے کپتان مقرر کئے گئے ہیں اور مسٹر رام رتن گپتا کے بجائے پنڈت رگھبر دیال بھٹ سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے۔

اور جلسہ میں کلکٹر گنج وارڈ کے میونسپل الکشن کے سلسلہ میں بھی غور ہوا مگر کوئی فیصلہ نہیں ہوا

استعفا پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کی اپیل کے مطابق سید بشیر الدین احمد صاحب نے گرام سدھار کمیٹی کی چیرمینی سے استعفا دیدیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کانپور میں آکر کانگریسی کارکنوں سے سیاسی معاملات میں گفتگو کی اور فوراً لکھنؤ واپس چلے گئے۔

اسٹوڈنٹ یونین کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے سکریٹری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ کرائسٹ چرچ کالج کے جن طالب علموں نے ہڑتال وغیرہ میں شریک نہ ہونے کے وعدے کئے ہیں وہ اپنے وعدے واپس لے رہے ہیں اور اس کی شکایت کی ہے کہ جن طالب علموں نے وعدے نہیں کئے ہیں ان کو لائبریری کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں طالب علموں کے جلسے ہو رہے ہیں۔

آدی ہندو ایسوسی ایشن آدی ہندو ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن کے ایک خاص جلسہ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اگر کوئی اچھوت ذات کا ممبر ستیہ گرہ کی تحریک میں حصہ لے گا تو اس پر سخت جرمانہ کیا جائے گا۔ مسٹر تلک چند کریل کی یہ تحریک منظور کی گئی کہ حکومت کو جنگ میں ہر قسم کی امداد دینا چاہیے۔

لالہ پدم پت سنگھانیا ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ لالہ پدم پت جی ایک بارات میں گئے تھے جہاں آپ گھوڑے سے گر کر سخت چوٹ کھا گئے ہیں۔ اور آج کل کانپور میں زیر علاج ہیں۔

بچوں کی امداد جنگ کی امدادی فنڈ کے لئے مسٹر ہنکاکس کلکٹر کی سرپرستی میں کانپور کے بچوں کا ایک کامیاب کنسرٹ کا اجتماع ہوا۔

سوداگران مال روڈ مال روڈ کے سوداگران کی انجمن نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ ہر ماہ کے آخری اتوار کو تعطیل ہوا کرے گی چنانچہ گذشتہ اتوار ۲۴ نومبر کو مال روڈ کی دوکانیں بند رہیں۔

ایگزیکٹیو افیسری کے اُمیدوار کانپور میونسپل بورڈ کی ایگزیکٹیو افیسری کے لیے ۷۴ درخواستیں آئی ہیں اُن میں سے ۱۶ درخواستیں مسلمانوں کی ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ کہ:-

(۱) مسٹر اقبال مشیر قدوائی صاحب آئی۔ سی۔ الیس۔
(۲) سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر
(۳) مسٹر مصباح الدین صاحب ایگزیکٹیو آفیسر میونسپل بورڈ لکھنؤ
(۴) مسٹر شفیع احمد قدوائی صاحب " ڈیرہ دون
(۵) مسٹر محمد ابوبکر صاحب " گورکھپور
(۶) مسٹر حمید الدین صاحب " اعظم گڑھ
(۷) سردار احمد خاں صاحب یوسف زئی " اروہا
(۸) اے۔ ایچ۔ خاں صاحب " مالیگاؤں
(۹) مسٹر ایم۔ اے خیر سکریٹری میونسپل بورڈ بنارس
(۱۰) مسٹر محمد سعید خاں صاحب۔ ایم۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی
(۱۱) سید حلیم الدین صاحب ال۔ ال۔ بی مراد آباد
(۱۲) منشی شرافت اللہ صاحب ایم۔ الیس۔ سی الہ آباد
(۱۳) مسٹر عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے بدایوں
(۱۴) مسٹر حسن احمد صاحب بی۔ اے لکھنؤ۔
(۱۵) سید عبدالباری صاحب بی۔ الیس۔ سی
(۱۶) مسٹر حبیب اللہ صاحب ال۔ ال۔ بی اجمیر۔

ڈی۔ اے وی کالج سوسائٹی ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج سوسائٹی کے ممبران نے کچھ عرصے کشمکش چلی آرہی تھی اور سوسائٹی کا گذشتہ جلسہ اسی وجہ سے ملتوی ہوا تھا۔ یہ کشمکش کالج میں کچھ نئے پروفیسر مقرر کرنے کے سلسلہ میں ہے۔ ایک رزولیوشن اس امر کا بھی سوسائٹی کے پاس بھیجا گیا تھا کہ ان معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ سوسائٹی کا آئندہ جلسہ ۲ دسمبر کو ہونے والا ہے جس میں اس رزولیوشن کو جلسہ کے ایجنڈا میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اور اسکے کچھ ممبران نے عدالتی چارہ جوئی کی ہے اور ۲ دسمبر کے جلسہ کو ملتوی کرانا چاہتے ہیں۔

بلیک آوٹ ۲۷ نومبر کو ۲ بجے رات سے ۴ بجے صبح تک شہر میں اندھیرا کیا گیا اور ہوائی جہاز شہر میں اڑے خاص خاص مقامات پر پولیس کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

سرپرستوں کا جلسہ ۲۸ نومبر کو طلباء کے سرپرستوں کا ایک جلسہ مسٹر کیلاش چند کپور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج کے رویہ کی مخالفت کی گئی اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ کالج کی انتظامیہ کمیٹی سے درخواست کی گئی کہ وہ موجودہ پالیسی کو بدل دیں کیونکہ اس سے فرقہ وارانہ اختلافات بڑھیگا۔

بھٹ جی کا رزولیوشن پنڈت رگھوبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس میونسپل پارٹی نے ایک باضابطہ رزولیوشن مسٹر گوبند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم صوبہ متحدہ کی سزایابی پر برداشت کرنے کے لئے بورڈ کے آئندہ جلسہ کے لئے

سبد گل

ہندوستان کے بائسکوپوں کی یہ نوازش کیا کم ہے کہ ان کی بدولت ہندوستانیوں کو لڑکیوں کے اغوا کرنے کے وہ عجیب وغریب طریقے معلوم ہوگئے ہیں جو اس سے پہلے یورپ و امریکہ کے لئے مخصوص تھے۔

اغوا و بدمعاشی کے معاملہ میں ہندوستانی نوجوانوں نے کس درجہ قابل رشک ترقی کرلی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے فرمالیجئے کہ پچھلے دنوں رات کے نو بجے کچھ نقاب پوش نوجوان ایک غریب بیوہ کے مکان میں گھس گئے۔ اور بیوہ کو نقلی ریوالوروں سے خوفزدہ کرکے اس کی خوبصورت اور نوجوان بیٹی کو اٹھا کر لے گئے۔ اس ایک ہی واقعہ سے اندازہ فرمالیجئے کہ ہندوستان اغوا کے فن میں کس تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

بمبئی میں اغوا کا ایک واقعہ مندرجہ بالا اغوا کے واقعات سے بھی کہیں دلچسپ دیکھنے میں آیا۔ یہ اغوا کا واقعہ کیا ہے اچھا خاصہ ایک افسانہ ہے۔ ایک شخص رام دہنک دوسرے شخص کے مکان پر رہتا تھا۔ رام دہنک اپنے میزبان کی بیوی مسماۃ سوسنا پر عاشق ہوگیا۔ میزبان کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو رام دہنک کو مکان سے نکال دیا۔ رام دہنک نے مکان سے نکلنے کے بعد ایک دن یہ مشہور کردیا کہ ایک یوروپین کل غبارہ میں بیٹھ کر اُڑے گا اس لئے صبح سے پانی کے نل بند ہوجائیں گے۔ یہ خبر اس لئے اڑائی گئی تھی کہ جب عورتوں کو یہ معلوم ہو کہ کل پانی بند رہے گا تو وہ رات کو نل پر پانی بھرنے آئیں۔ اور اُن پانی بھرنے والیوں میں جب اس شخص کی محبوبہ آئے تو یہ اسے فرار کرکے لے جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب اس عیار شخص کی محبوبہ پانی بھرنے کے لئے آئی تو یہ اسے زبردستی اٹھا کرلے گیا۔ آخر چند دن کے بعد یہ سارا معاملہ طشت از بام ہوا معاملہ عدالت تک پہنچا اور عدالت نے ملزم کو سزا دیدی۔ اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں اغوا کے لئے کیسے کیسے عجیب طریقے وضع ہوگئے ہیں۔

گوجرانوالہ جس کو ہم عاشقانوالہ کہتے ہیں وہاں اغوا کا جو واقعہ ہوا ہے وہ بے حد دلچسپ ہے۔ گوجرانوالہ کے ایک داماد نے اپنی ساس ہی کو اغوا کرڈالا اور اس کے ساتھ شادی بھی رچالی۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص سنتو نامی نے اپنی بارہ سالہ لڑکی کی شادی کرپا نامی ایک شخص سے کردی۔ کرپا نے نابالغ ہونے کی بنا پر اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کردیا اور بجائے لڑکی کے اپنی ساس کو جو کہ اس کی بیوی کی سوتیلی مگر نوجوان ماں تھی اغوا کرکے لے گیا۔ جب خسر نے اس کے اس فعل پر مذمت کی تو اس نے جواب دیا کہ جب تک میری بیوی نابالغ ہے ساس کو بطور بیوی کے رکھوں گا اس کے بعد جب میری بیوی جوان ہوجائے گی میں ساس کو واپس کردوں گا۔

ملاحظہ ہو کہ ہندوستان میں کیسے کیسے عجیب واقعات ہو رہے ہیں اور ہندوستان اخلاقی اعتبار سے کس قدر پستی کی جانب چلا جارہا ہے۔

ص فی الحال ناممکن ہے۔ اور یہ طریقہ متحرک نقشہ عالمگیر کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ ہندوستان کی صنعت فلمسازی اُسی وقت آرٹ اور تعلیم کا قومی آرگن کہلانے کی مستحق ہوگی جبکہ ہماری فلمیں ہمارے ملک کے نونہالوں کے مفاد کے لئے بنائی جائیں گی۔ اور اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرکاری اعانت کی سخت ضرورت ہے۔

ادب لطیف

بھکارن

(ترجمہ) الفریڈ ٹینی سن (عالیہ سلطانہ مظاہر بلندشہر)

وہ بڑی خوبصورت تھی، اس کے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے ہوئے تھے۔ ننگے پاؤں وہ ایک بادشاہ کے پاس گئی۔ بادشاہ تاج پہنے ہوئے سنہری پوشاک میں، شاہانہ انداز میں اس سے ملنے کے لئے اس کے پاس گیا۔

بھکارن! تم دن سے بھی زیادہ خوبصورت ہو........ چاند بھرے بادلوں میں آسمانوں پر چمکتا ہے اور تم اپنے میلے کپڑے پوشش میں بہت اچھی معلوم ہوتی ہو، خوب ہی چمک رہی ہو!..... وہاں بادشاہوں کا مجمع تھا۔ تمام شہزادے اور شہنشاہ جمع تھے۔ کوئی بھکارن کی آنکھوں کی تعریف کرتا تھا۔ کوئی اس کے لمبے لمبے کالے بالوں کی، اس کی لمبی لمبی کالی زلفیں کمر سے بھی نیچے لہرا رہی تھیں، اس میں کتنی میٹھی میٹھی صورت تھی، شاید خدا نے اُسے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا.........

بادشاہ کا دل نہ معلوم کیوں بے چین ہونے لگا۔ وہ چاہتا تھا کہ بھکارن کو اپنے دل میں بٹھالے۔ بادشاہ اس سے ایک سنہری رشتہ قایم کرلینا چاہتا تھا۔ بھکارن کا اس نے سیدھا ہاتھ محبت سے پکڑا اور کہا۔۔۔ بھکارن۔۔۔ تم میری بن جاؤ!

بھکارن: اَن داتا۔ میں تو آپ سے بھیک مانگنے آئی تھی۔

بادشاہ: میں تجھ سے اب بھیک مانگ رہا ہوں۔

بھکارن: بادشاہ کو کیا بھیک دوں! میرے پاس کیا ہے؟

بادشاہ: میں تجھے اپنی ملکہ بنانا چاہتا ہوں!

بھکارن: میرے حضور، میں اور آپ کی ملکہ، آپ کیسا خواب دیکھ رہے ہیں؟

بادشاہ: بھکارن! یہ ایک بہت میٹھا خواب ہے! تم میری ملکہ بن جاؤ، تم غریب ہو، میرے پاس بھیک مانگنے آئی ہو مگر محبت اندھی ہوتی ہے۔

یہ ہندوستان کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ مستقل اور متفقہ طور پر ہندوستان کے محکمۂ تعلیمات کے سامنے اس مطالبہ کو پیش کریں کہ ایک ایجوکیشنل نیوزریل کا اجرا ہندوستان کے فلمسازوں کے تعاون کے ساتھ کیا جائے۔

اب وقت ہے کہ ہمارے تمام فلمساز خبر رساں فلمیں تیار کریں اور دیگر حامی و رہنمایان ملک جو تعلیم اطفال سے زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں انھیں چاہیئے کہ وہ موشن پکچر سوسائٹی آف انڈیا سے درخواست کریں کہ وہ اس تحریک کو جلد از جلد عمل میں لانے کی کوشش کرے اور مجھے یقین کامل ہے کہ ان کی یہ کوشش رائگاں نہ جائے گی۔

اِسی سلسلہ میں شیخ افتخار رسول کی بنائی ہوئی فلمیں مثلاً "ہندوستان میں شکار" "دیہاتی تعلیم اور حفظان صحت" اور "ہندوستانی تقریبیں" وغیرہ جو یونیورسل اور دیگر غیر ممالک کمپنیوں کے ہاتھ تعلیمی غرض کے لئے فروخت کی گئی ہیں۔ ایسے فلموں کو بغیر کسی اقتصادی اندیشے کے ہمارے فلمسازوں کو خرید لینا چاہیئے۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان کی قومی حالت نہایت نازک دور سے گذر رہی ہے۔ آج ابتدائی اور اوسط درجے کے درسگاہوں میں "پردہ جکڑوں" کی قیمتیں زیادہ نہیں ہوسکتیں اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تعلیمگاہوں میں تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کیا جائے اور اس تحریک کو عمل میں لانے کے لئے "پکچوریل ایجوکیشن" (یعنی تصویروں کے ذریعہ تعلیم دینا) سے بڑھ کر اور کوئی سہل نسخہ دستیاب ہونا ص

عالم نسواں

عورت اور دُنیا کے بڑے آدمی

عورت کے بارے میں دنیا کے تقریباً تمام بڑے آدمیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ہم عورت کے بارے میں بعض یوروپین مدبرین کے خیالات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں:۔

عورت بظاہر ایک کمزور مخلوق ہے۔ لیکن درحقیقت وہ دنیا کی سب سے طاقتور ہستی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس نے کم ہمت مردوں کو دنیا کا بہادر ترین انسان بننے پر مجبور کیا ہے۔ تاریخی صفحات ہم کو بتاتے ہیں کہ دنیا کے تقریباً تمام بڑے آدمی کسی نہ کسی طرح عورتوں کے طفیل میں بڑے بنتے ہیں۔ عورت ایک سرور ہے جو مردوں کے دل و دماغ پر چھا جانے کے بعد ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کردیتا ہے۔ (امیل)

خدا نہ کرے کہ کوئی عورت تباہی اور بربادی کے راستہ پر مردوں کی رہنمائی کرے۔ یونان اور وسطی یورپ کی تاریخ ہم کو بتاتی ہے کہ جب عورت تباہی اور خونریزی کا ارادہ کرتی ہے تو وہ مردوں کو کھلونا بنا کر ان سے کام لے لیتی ہے۔ مرد اس کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے۔ اور دُنیا کو اس کے اشاروں پر خون سے رنگ دیتا ہے۔ کیا اس سے یہ چیز ثابت نہیں کہ عورت بے پناہ طاقت کی مالک ہے۔ (ظفر)

ایک خوبصورت اور منس مکھ عورت دنیا کی بہترین نعمت ہے۔ ہم اس کے حُسن میں دنیا بھر کی جمالیت کا عکس پاتے ہیں۔ ہم کو اس کے قہقہوں میں بہترین موسیقی کی ترنم ریزیاں محسوس کرتے ہیں۔ جب وہ اپنی شوخ نظروں سے محبت بھرے جذبات کے ساتھ ہماری طرف دیکھتی ہے تو ہم سب تکلیفیں بھول جاتے ہیں اور جب وہ اپنے قہقہوں سے فضا کو رنگین بناتی ہے تو ہم مدہوش ہوجاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی شراب ہے جو انمول ہے اور ایک ایسی موسیقی ہے جس کا جواب نہیں۔ (بائیر)

عورت اگر درحقیقت عورت ہے تو اس کی موجودگی سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مسرت نہیں۔ لیکن اگر عورت صحیح معنوں میں عورت نہ ہو۔ تو اس کے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں۔ سیکڑوں مُردہ دل اور ناکارہ انسانوں کی عورتوں نے ایک نئی زندگی دیدی ہے اور لاکھوں مطمئن انسانوں کے اطمینان اور سکون کو عورتوں نے تباہ اور برباد کردیا ہے۔ (اوٹوے)

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب محبت کرنے والی عورت اپنے شوہر کو تقریباً فراموش کردیتی ہے۔ یہ وقت وہ وقت ہے جب وہ ایک یا ایک سے زیادہ بچّے کی ماں بن جاتی ہے۔ جب تک وہ بچّوں کی ماں نہیں بنتی تھی تب تک اس کی تمام تر توجہ شوہر کے لئے وقف تھی لیکن۔ ماں بننے کے بعد کیونکہ فطرت کا منشاء پورا ہوگیا اس لئے وہ صرف بچّوں کی ماں بن کررہ جاتی ہے۔ اس کے بعد بھی وہ شوہر سے محبت کرتی ہے مگر اپنا شوہر سمجھ کر نہیں بلکہ اپنے بچّوں کا کفیل اور باپ سمجھ کر۔ (رہئیر لیٹ)

جب کوئی عورت سچے دل کے ساتھ کسی مرد کو مشورہ دیتی ہے تو اس کا مشورہ ہر لایق مرد سے زیادہ قیمتی اور وزنی ہوتی ہے۔ کیونکہ مرد کا مشورہ دل کی گہرائی سے نکل کر زبان پر آتا ہے اور اسمیں مصلحت کے مقابلہ میں سچائی اور حقیقت زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ (مس ایونس)

بچوں کی دنیا

ھمــدردی

(از جناب عاطفت رڑکوی)

بائیبل میں لکھا ہے۔ GOOD NAME IS (BETTER THAN GREAT RICHES دنیا میں نیک نامی۔۔۔ چھوڑنا۔ دولت چھوڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ سر بارٹل فریئر کا انتقال ہوچکا ہے۔ جن کے بارے میں ذیل کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ سر بارٹل فریئر جب کہ وہ پردیس سے اپنے گھر واپس آرہے تھے تو ان کی نیکدل بیوی نے اپنے نئے ملازم کو ان کی خدمت میں۔۔۔ تاکہ وہ انہیں اور اسباب سفر کو بحفاظت گاڑی میں سوار کراکر گھر لے آئے۔۔۔ مگر وہ نیا خادم جس نے اپنے آقا کو ہنوز نہیں دیکھا تھا۔ اپنی مالکہ سے مؤدبانہ عرض کیا:۔

میری مہربان مالکہ!۔۔۔ میں کس طرح ان کو شناخت کرسکوں گا۔

مالکہ:۔ اوہ!۔۔۔ نہایت آسانی سے۔۔۔ تم غور سے دیکھنا کون شخص کس کی مدد کر رہا ہے؟۔۔۔ جو شخص دوسروں کی مدد کرتا ہوا دیکھو۔ بس سمجھ لو کہ وہی تمھارا نیک دل آقا ہے۔

پس یہ سُنکر خادم ریلوے اسٹیشن کو گاڑی لیکر روانہ ہوگیا۔ اور وہاں پہنچکر پلیٹ فارم پر انتظار کرنے لگا۔۔۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹرین آئی اور پلیٹ فارم سے لگ کر کھڑی ہوگئی اور مسافر اُترنا شروع ہوئے۔۔۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک دراز قد شریف آدمی تیسرے درجے سے ایک نہایت بوڑھی اور غریب عورت کا ہاتھ پکڑ کر اُتار رہا ہے اور اُس کے سامان کو نیچے اُتار کر رکھ رہا ہے۔ اور اس کے اس علامت سے نئے ملازم نے اپنے نادیدہ آقا کو پہچان لیا۔۔۔ واقعی وہ سر بارٹل فریئر تھے جو ایک غریب اور ضعیف عورت کی مدد کر رہے تھے۔

خدا کے نیک بندوں کی یہی پہچان ہے کہ وہ مصیبت اور ضرورت کے وقت کمزوروں، معذوروں اور بیماروں کی مدد کرتے ہیں۔ سچ ہے۔ ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

اے بچو!۔۔۔ جب تک ہمارے دلوں میں دوسروں کی امداد کرنے کا جذبہ موجود نہ ہو۔۔۔ ہم انسان کہلانے کا حق نہیں رکھ سکتے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے معلوم ہوا کہ اگر سر بارٹل فریئر لاکھوں کی دولت چھوڑتے تو یہ نام نہ ہوتا جو اس ہمدردی کے معمولی واقعہ نے ان کی شہرت و ناموری میں چار چاند لگا دئے۔

ص سے حتے الامکان گریز نہ کریں گے۔ اور انھیں چاہیئے کہ ہندوستان کے وزیر تعلیمات سے اس بات کی درخواست کریں کہ وہ ایک کافی رقم ایسی فلمیں تیار کرنے کے لئے اپنے سالانہ بجٹ میں منظور کرے۔

اب موجودہ جنگ صنعتی ترقیوں کی راہ میں بُری طرح حائل ہے اور ایسی حالت میں طول طویل فلمیں تیار کرنا بعید از دانشمندی ہے اور جو پروڈیوسر اپنی پُرانی روش پر قایم ہیں، تجارتی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک خطرناک قدم اٹھا رہے ہیں۔ موجودہ جنگ کے دور میں ایسا کرنے کے لئے ایک معقول سرمایہ کی ضرورت ہے طول طویل فلموں کے بجائے تازہ اور دلچسپ عنوانات پر دو دو ریلوں کی فلموں کو تیار کرنا ایک بہترین لائحہ عمل ہے کیونکہ ایسی فلمیں سرمایہ کے ساتھ تیار کی جاسکتی ہیں اور ساتھ ہی معاوضہ بھی معقول ہاتھ آئے گا۔ بشرطیکہ عنوانات کے انتخاب میں غیر معمولی چستی اور توجہ سے کام لیا جائے۔

پردۂ فلم

مفید تصویریں بھی بناؤ!

از جناب فقیر محمد صاحب الیف۔ آر۔ اے۔ الیس لندن۔

مسٹر فقیر محمد صاحب جو پچھلے دنوں ہالی ووڈ امریکہ گئے تھے آپ نے وہاں کی فلمی صنعت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ محسوس کیا کہ ہندوستان کو عشق و محبت کی فلموں کے علاوہ مفید فلموں کی بھی ضرورت ہے۔ ذیل میں ہم جناب فقیر محمد صاحب کے محسوسات درج کرتے ہیں:۔

میرے دوران قیام میں جبکہ میں پچھلے دنوں جنوری میں ہالی ووڈ گیا تھا تو متحرک تصاویر کی بے انتہا ترقی یافتہ تغیرات نے مجھے حیرت میں ڈالدیا۔ میری حیرت و استعجاب کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ میں نے "امریکن نیشنل بورڈ آف ریویو" کے سکریٹری سے ملاقات کی جس نے مجھے تازہ ترین مختصر فلمیں دکھائیں جو صیغۂ تعلیمات نے امریکن نوجوانوں کے مفاد کے لئے بنائی تھیں اور آج ہالی ووڈ میں صنعت فلمسازی تعلیم کا بہترین ذریعہ نشر و اشاعت مانا جاتا ہے۔ نئے سال کی خوشیوں میں چیف فلم سنسر کی طرف سے ایک ڈنر پارٹی دی گئی۔ جس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا۔ دوران گفتگو میں میزبان نے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا ہندوستان میں کوئی تعلیمی تیار ہوتی ہے، اور وہ مجھ سے نفی میں جواب سُنکر بے حد متعجب ہوا۔

صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کو ایسی فلموں کی سخت ضرورت ہے جو اسکول، کالج اور دیگر تعلیمی اداروں کے موافق ہوں۔ مانا کہ ہندوستان کی فلمیں ٹکنیکل و دیگر لوازمات صنعت کے لحاظ سے مکمل کہی جاسکتی ہیں لیکن پھر بھی اس میں بہت سی ایسی خامیاں ہیں جو زیادہ غور طلب ہیں۔ دیوداس اور ادھیکار۔ بڑی دیدی۔ آدمی۔ پکار۔ جوانی کی ریت۔ زندگی جیسی کہ کامیاب فلمیں یہاں تیار ہوئیں لیکن یہ تصویریں یہاں کے تقریباً ۴۰ کروڑ بسنے والوں کے لئے بالکل ناکافی ہیں ہمارے پروڈیوسرز ہماری بڑھتی ہوئی نسلوں کے لئے کیا کیا پیش کر رہے ہیں۔ اور ہم کیا چاہتے ہیں؟

اُن فلموں کے مفید نتائج جن کے ذریعہ مدرسوں میں اسباق سکھلائے جاتے ہیں، مبالغہ آمیز نہیں ہیں علم روحانیت کے ماہروں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ تعلیم تصویروں کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ اور جو امریکہ۔ اطالیہ۔ جرمنی، وروس وغیرہ میں رائج ہے بہترین حربہ ہے اور شاہراہ ترقی پہ گامزن ہونے کے لئے ایک سہل راستہ ہے، اور درسگاہوں میں غیر دلچسپ زبانی لکچر غیر مفید ہیں نوجوانوں کی تعلیم کے لئے اب ہم کیوں نہ سائنس کی بڑھتی ہوئی ترقیوں سے فائدہ اٹھائیں ہمارے ملک میں ابتدائی مدرسے ہی ہیں جہاں بالکل دقیانوسی طور پر تعلیم دی جاتی ہے اور یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں تصویروں کے ذریعہ تعلیم دینے کی اشد ضرورت ہے۔ کیا ہم ایسی دو ریلوں کی فلم جو تاریخ۔ ریاضی یا حفظان صحت کے متعلق تیار کی گئی ہو اس کے فوائد اور فوری اثرات سے انکار کرسکتے ہیں؟ ہمالیہ کی تاریخ پڑھانے کے بجائے ہم ہمالیہ کی ایک فلم دکھاسکتے ہیں، اور اسی طرح دہلی و آگرہ کے کھنڈرات و تاریخی مقامات پر ایک طول طویل تقریر کرنے کی بجائے وہی مقامات بذریعہ فلم بآسانی دکھاسکتے ہیں اور اس بات مشاہدہ کرسکتے ہیں کہ نازک دماغوں پر اس کا کسقدر فوری اثر ہوتا ہے اور ہم بجائے گھنٹوں تک مغز پاشی کرنے کے متحرک تصاویر کے ذریعہ اعضائے جسمانی کی بیرونی واندرونی ساخت و نقل و حرکت بآسانی دکھلاسکتے ہیں۔

آجکل دنیا میں "نیوز ریل" یعنی خبر رساں فلموں کی بہت مانگ ہے۔ ایسی خبر رساں فلموں کی ابتدائی اور اوسط درجے کی درسگاہوں میں سخت ضرورت ہے جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے میلے مثلاً کرکٹ۔ فٹ بول وغیرہ کے مقابلے اور دیگر اہم تقریبیں دکھلائی جائیں۔ اُمید ہے کہ تجارتی نقطۂ نگاہ سے ہمارے پروڈیوسر ایسے کام کو عملی جامہ پہنانے ص

اقوال زریں

لوگوں میں طاقت کی اتنی کمی نہیں جتنی کہ مستقل ارادے کی۔ (ڈاکٹر ہوگو)

انسان تب تک ناکامیاب نہیں ہوتا جب تک اس کے دل میں اس کا خیال نہ آجائے اور وہ اس پر یقین نہ کر بیٹھے۔ (انگریزی ضرب المثل)

تکلیف دراصل ایک موقعہ ہے جو کہ سایہ میں پوشیدہ ہے، اس سے نہ گھبراؤ بلکہ اس پر غالب آکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ (بائیبل)

ناکامی کامیابی کے سنہرے مندر تک پہونچنے کے لئے سیڑھی ہے۔ (ضرب المثل)

نہ جھپکنے والی آنکھ، نہ بدلنے والا ارادہ اور نہ تھکنے والا جسم کامیابی حاصل کرنے کے لئے تین سنہری چیزیں ہیں (بروک)

اگر کامیابی کے خواہشمند ہو تو سراپا عمل بن جاؤ۔

تعریف کے قابل وہ نہیں جنھوں نے موقعہ کا انتظار کیا، بلکہ قابل تعریف وہ ہیں جنھوں نے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ موقع کو بنایا اور وقت سے کام لیا۔ (ای-ایچ چیلپن)

دنیا میں اس کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں جو کوشش کرے۔ (سکندر اعظم)

موج تبسم

خاوند: تم نے جو تصویر اتاری ہے اس میں میری بیوی کی تصویر خوبصورت نہیں آئی۔
فوٹوگرافر: میں فوٹوگرافر ہوں آرٹسٹ نہیں کہ رنگ بھر کر بُرے کو اچھا بنادوں۔"

میں نے سُنا ہے کہ تم اپنی نئی بیوی کو پرل کہتے ہو اس کی کیا چیز پرل کہلاتی ہے؟"
"کیونکہ وہ اڑ جانے کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔"

اُستاد: "اگر تمہارا باپ ایک کام کو ایک گھنٹہ میں کرلے اور ماں اُس کام کو ½ گھنٹہ میں کرے تو دونوں ملکر یہ کام کتنی دیر میں کریں گے۔؟
لڑکا: "تین گھنٹوں میں" "انہیں آپس میں بحث کرتے ہی کافی دیر لگ جائے گی۔"

افسر: تم نے کل یہ کہہ کر چھٹی لی تھی کہ اپنی ساس کے جنازے میں جانے کی ضرورت ہے مگر میں نے سُنا ہے کہ وہ بھلی چنگی ہے۔"
ملازم: "مگر میں نے کب کہا تھا کہ وہ مرگئی ہے میں نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ میں اُس کے جنازہ میں جانا چاہتا ہوں اور اب بھی میری یہ خواہش ہے۔

ایک مُسافر: "ہسپتال جانے کا آسان راستہ کونسا ہے؟"
پولیس مین: سامنے آتی ہوئی ٹرک کے آگے لیٹ جاؤ تھوڑی دیر بعد تمہیں ہسپتال پہنچا دیا جائیگا۔

دلچسپ معلومات

امریکہ میں ماؤں کا دودھ جماکر ایک سال تک رکھا جاتا ہے،

میکسیکو کے باشندوں نے موٹروں کے خراب شدہ ٹائروں کا استعمال نکال لیا ہے وہ اس سے سینڈل کے تلے بنانے لگے ہیں حالانکہ صوبہ سرحد (ہندوستان) میں ان سے پہلے ہی چپل بنائے جاتے تھے،

امریکہ میں ایک ماہر فن کا بیان ہے کہ مرد عورتوں میں سب سے بُری چیز اُن کا حد سے زیادہ بولنا پاتے ہیں اور ایسا ہی عورتیں مردوں میں سب سے بُری چیز اُن کا زیادہ خاموش رہنا محسوس کرتی ہیں۔

جس فولاد کی ایک سلاخ کی قیمت ایک پونڈ ہے اس کے گھڑیوں کے فنر بن جانے پر وہ دو ہزار پونڈ قیمت پاتی ہے۔

---

۸ گھنٹہ تک ٹائپ رائٹر پر متواتر کام کرنے سے اتنی قوت خرچ ہوجاتی ہے جتنی اس عرصہ میں زمین کے کھودنے پر صرف ہوتی ہے۔

گائے کے دودھ میں ۸۷ فیصدی پانی ہوتا ہے۔

امریکہ کے جیسے پڑھے لکھے متمدن ملک میں پانچ لاکھ نجومی بستے ہیں۔

دنیا میں تین کروڑ ٹن کھانڈ ہر سال پیدا ہوتی ہے۔

افسانہ

شعلۂ شباب

از جناب محمد امین صاحب شر قنوجی

عشق و محبت کے جذبات سے لبریز ہم ایک ایسا افسانہ درج کر رہے ہیں جسے فن فسانہ نگاری کا شاہکار کہا جاسکتا ہے۔ اس افسانہ کا حُسن۔ اس افسانہ کا عشق۔ اور اس افسانہ کا انجام عام افسانوں سے بالکل مختلف ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کے مایۂ ناز فسانہ نگار جناب امین صاحب شر قنوجی نے جو چند بلند پایہ افسانے لکھے ہیں ان ہی میں سے یہ بھی ایک لاجواب افسانہ ہے۔ ہم جناب امین صاحب شر قنوجی کے شکریہ کے ساتھ اس انوکھے افسانہ کو درج کر رہے ہیں۔

اُس کا افسانہ اور افسانوں سے بالکل مختلف ہے اس کا نام تھا چندر کرن۔ ! مگر میں اُسے شعلۂ شباب کہونگا، چھلکتے ہوئے ارغوانی شراب کے جام کی طرح اس کا شباب پھٹا پڑتا ہے۔ وہ حسین بھی تھی۔ بیحد حسین، سیاہ آنکھوں سے جوانی اُبل رہی تھی رخساروں پر حُسن و شباب کے شعلے رقص کر رہے تھے، اس کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوتی تھی جو شادی کی پہلی رات کے بعد دوبارہ لوٹ کر نہیں آیا۔ ! لوگ روزانہ رات کو اُس کی منڈیر پر ایک دیا جلتا ہوا دیکھتے ہوئے! جس کے متعلق لوگوں کے مختلف خیالات تھے، کوئی کتا یہ دیوتا کو خوش کرنے کے لئے جلایا جاتا ہے، کوئی سمجھتا دور سے آنے والے مسافروں کی رہنمائی کے لئے جل رہا ہے، وہ ہر رات ایک دیا جلا کر اونچی منڈیر پر رکھ دیتی۔ منگیتر کے انتظار میں۔ ! دور سے اُس کی کانپتی ہوئی لَو اس طرح دکھائی دیتی جیسے آکاش کی رانی دیا ہاتھوں میں لئے کھڑی ہے سورج دیوتا کے انتظار میں ہوا کے تیز جھونکوں میں بھی لوگوں نے اُسے جلتے ہوئے دیکھا تھا حتیٰ کہ ایک روز بارش میں بھی وہ جل رہا تھا۔ ! شاید اُس کی بے پایاں محبت کے تاثرات دیئے میں سرایت کر گئے تھے، یا اُس کے غیر فانی حُسن و شباب کے شعلوں نے دیئے میں جذب ہو کر ایک استقامت پکڑ لی تھی۔ !

اس کے منگیتر جوالا کو لوگ اب تک نہیں بھولے۔ راجپوتوں کی بستی میں سب سے خوبصورت تھا جن لوگوں نے اُسے دیکھا ہے اُن کا بیان ہے کہ وہ ایک بلند قامت اور خوبرو جوان تھا جس کی جوڑ کا قرب و جوار میں کوئی نوجوان نہ تھا۔ !

گانے بجانے کا رسیا جوالا ایک روز پنگھٹ کے کنارے کھڑا تھا، چندر کرن گگری بغل میں دبائے پنگھٹ کے کنارے کھڑا لیکر پاؤں کی ہلکی چاپ کے ساتھ پانی میں اُتر گئی، جوالا نے پانی کی سطح پر ایک مُسکراتا ہوا چہرہ دیکھا۔ وہ سمجھا جیسے کوئی پری کنول کے شگفتہ پھول پر تیر رہی ہے۔ اور دو سفید سفید پاؤں پانی کے اندر بلّور کی طرح چمک رہے تھے۔ !

چندر کرن کے ہونٹوں پر ایک دلفریب تبسم ناچ رہا تھا۔ اوڑھنی کو دانتوں سے دبائے اٹھلاتی ہوئی چلی گئی۔ جوالا کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی دل کے پردوں میں اُتر رہا ہے۔ جسم کے رگ و ریشہ میں بے چینی کی لہریں دوڑ رہا ہے، چندر کرن کمر کو لچکاتی ہوئی جارہی تھی، وہ دیکھ رہا تھا، دُور سے اُوڑھنی کا پلّو ہوا میں لہراتا ہوا ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے قوس و قزح ہوا میں اُڑ رہی ہے، یا کوئی حسین اپسرا چہل قدمی کر رہی ہے، خوبصورت پروں کو پھیلا کر! اس کے خوبصورت پاؤں سے مَس ہو کر خاک کا ہر ذرّہ کُندن بن کر ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ چندر کرن نے دور سے پلٹ کر دیکھا۔ کسی کی آنکھیں تعاقب کر رہی تھیں، چندر کرن نکڑ پر گم ہوگئی، جوالا کی آنکھیں تاریک ہوگئیں، جیسے بجلی آنکھوں کو چندھیا کر گم ہوجاتی ہے اُس نے دیکھا پنگھٹ کا وہ کنارہ جہاں چندر کرن کھڑی تھی کندن کی طرح چمک رہا تھا پانی میں کسی کے سندر مکھڑے کا عکس جھلک رہا تھا۔ وہ فرط محبت سے جُھک گیا۔ !

دوسرے روز شام کو وہ پنگھٹ پر کھڑا تھا۔ چندر کرن کو دیکھ کر بولا۔ !

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"میرا نام آپ کس لئے معلوم کرتے ہیں؟"

"بتادو۔ بتانے میں ہرج ہی کیا ہے؟"

"مجھے چندر کرن کہتے ہیں۔ !"

"چندر کرن بہت اچھا نام ہے۔" اور چندر کرن سوچ رہی تھی کسی دوسرے گاؤں کا معلوم ہوتا ہے، سندر، بانکا اور سجیلا جوان۔ میرا نام اس نے کیوں پوچھا، پنگھٹ پر اور لڑکیاں بھی تو کھڑی ہیں۔ !" اس نے پلٹ کر دیکھا، جوالا کنارے پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے دا، کسی دیوی کے چرن چھو رہا تھا، چندر کرن کا دل کانپ اُٹھا۔ جانے کیوں، جسم میں ایک جھرجھری پیدا ہوئی۔ گگری تڑ سے زمین پر گر پڑی۔ ! سارا پانی بکھر گیا، چندر کرن چونک پڑی۔ گگری اُٹھا کر ننگے پاؤں پلٹ کر آئی۔ !

جوالا ٹکٹکی لگائے پانی کو دیکھ رہا تھا۔ ! چندر کرن نے سُنا جیسے وہ کہہ رہا تھا۔ !

"چندر کرن کتنا اچھا نام ہے؟"

"تمھیں پسند ہے؟" جی ہی جی میں بولی۔

"کیوں بہن چندر، مان کا رُوپ کسے بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ !"

چندر کرن کا پاؤں پھسل گیا، کسی کے گرنے کی آواز آئی، جوالا نے چونک کر دیکھا۔

"چندن کرن۔ ؟" کہتے ہوئے آگے بڑھا، چندر کرن نے دیکھا گگری پانی میں گر پڑی تھی اور خود گرنے سے کیوں کر بچ گئی تھی؟ وہ چونک پڑی۔ ! جوالا کے گرم گرم بازو اُس کے نازک جسم کو روکے ہوئے تھے۔ ! چندر کرن کا دل دھڑکنے لگا۔ جس کے ساتھ جوالا کا دل بھی دھک دھک کر رہا تھا۔ ! چندر کرن کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ لطافتوں کی گود میں پڑی تھی۔ ! جس کا سمبندھ کبھی نہیں ٹوٹتا۔ ! جس کی آغوش میں زندگی کا ہر سانس دائمی راحتوں سے ہمکنار ہوتا ہے، جہاں امرت برستا ہے۔ ! جہاں پریم کی راگنیاں سُنائی دیتی ہیں جہاں کسی کے مستانہ وار رقص کی دلکش آواز کانوں میں آتی ہے۔ جہاں آنکھوں کے آگے زندگی کی مسرتیں ناچتی ہیں! چندر کرن کھوگئی کسی کی گود میں۔ ! آنکھیں جھپکا کر دیکھا۔ جوالا جھکا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک وارفتگی دوڑ رہی۔ آنکھوں میں ایک شراب آمیز چمک تھی، جوالا کے ہونٹ آگے بڑھے اور کسی کے گلابی ہونٹوں سے پیوست ہوگئے۔ چندر کرن تڑپ کر جُدا ہوگئی جیسے وہ کوئی سُندر سپنا دیکھ رہی تھی اور کسی مہیب آواز نے اُسے چونکا دیا تھا۔ ! لجاتے ہوئے گگری کو دیکھا جو پانی کی سطح پر اس طرح بہہ رہی تھی جیسے کسی کے پریم کی نیا آشاؤں کی ندی میں بہتی ہے۔ ! جوالا پانی میں کود گیا گگری پکڑ لایا۔ ! سنجیدہ ہو کر بولا۔

"مجھ سے اپرادھ ہوا چندر۔ !"

"چندر کرن نے مُسکرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا لبوں میں گنگناتے ہوئے بولی۔ "تمھاری چوری پکڑی گئی۔ تم نے جانا مجھے سُدھ نہ تھی۔ ! میں پریم کا سپنا دیکھ رہی تھی کہ تم نے چٹکی لے لی اور مجھے جگا دیا۔!"

یکایک اُس کے چہرے پر افسردگی چھاگئی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ !

"چندر پیاری۔ !" جوالا نے محبت آمیز لہجہ میں کہا، چندر کرن نے آنسوؤں میں تیرتی ہوئی آنکھیں جھپکا کر دیکھا۔

(باقی آئندہ)

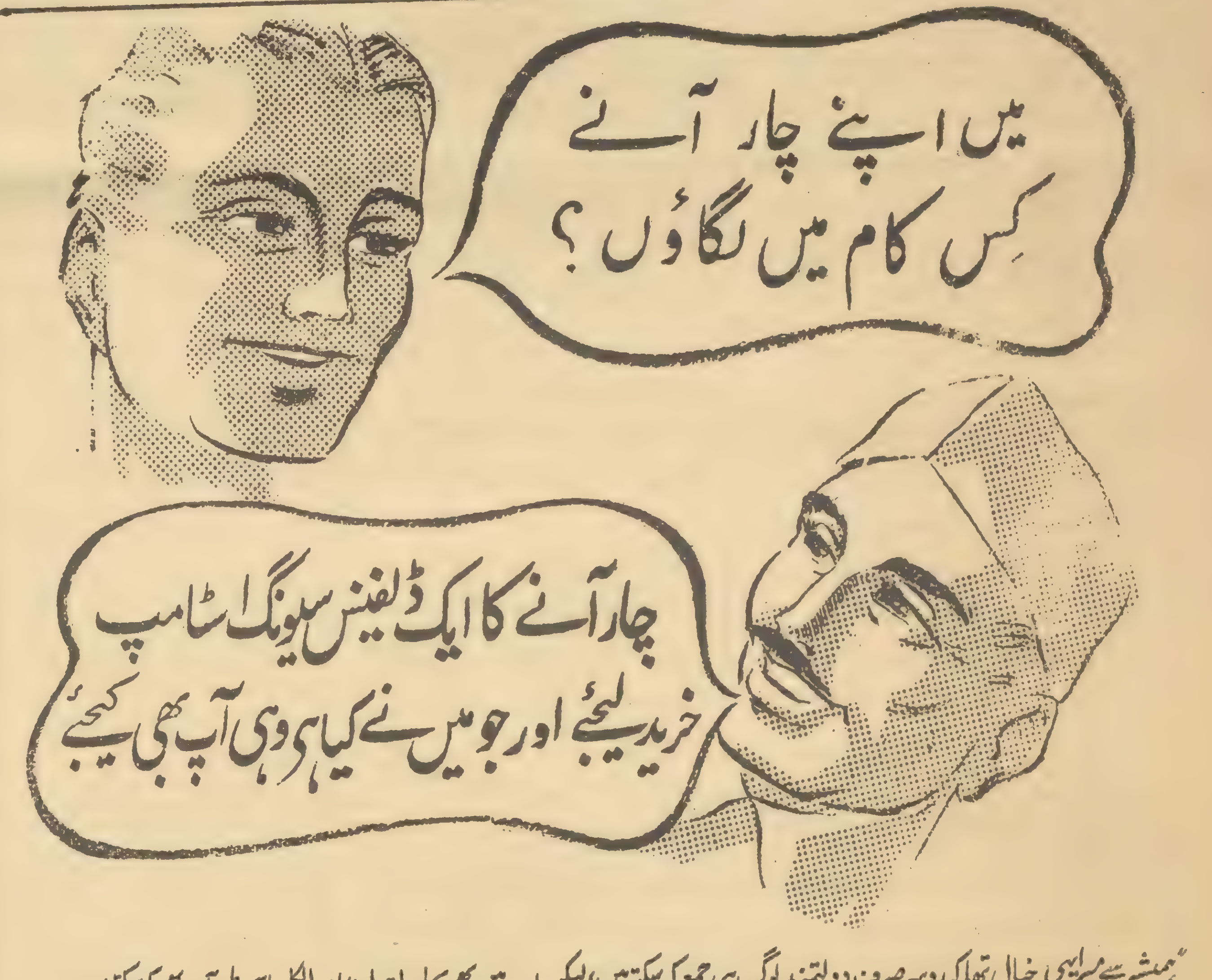

"ہمیشہ سے میرا یہی خیال تھا کہ روپیہ صرف دولتمند لوگ ہی جمع کر سکتے ہیں، لیکن اب میں بھی بچا رہا ہوں، اور بالکل اسی طرح آپ بھی کرسکتے ہیں۔ آپ کو صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ آپ پوسٹ آفس جائیں اور ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کارڈ مانگیں جو مفت دیا جائے گا۔ جب اور جس طرح آپ چاہیں ڈیفنس سیونگ اسٹامپ جتنے بھی خرید سکیں خرید لیں جب ایسے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپ آپ کے کارڈ پر جمع ہو جائیں تو آپ کا کارڈ مکمل سمجھا جائیگا۔ اور پھر چار چار آنے کے چالیس ڈیفنس سیونگ اسٹامپوں کے بدلے آپ کسی بھی پوسٹ آفس سے دس روپے کا ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ لے لیں سرٹیفکیٹ کی قیمت دن بدن بڑھتی ہی رہے گی۔ یہانتک کہ دس سال میں اس کی قیمت تیرہ روپیہ نو آنہ ہو جائے گی، یہ رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی"

"خیال تو بہت بلند ہے! .... ہاں اس طرح بے تنک میں بھی بچا سکتا ہوں، واقعی بچت کا یہ طریقہ ہر آدمی کے لئے نہایت آسان اور محفوظ ہے"

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکٹس خریدیئے۔
یہ سرمایہ لگانے کا نہایت محفوظ طریقہ ہے۔

اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" کی کھری کھری باتیں

وائسرائے اور وزیر ہند کی تازہ تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" لکھتا ہے کہ ہندوستان میں پولیٹیکل صورت حالات روزانہ بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ وائسرائے ہند یا وزیر ہند نے کوئی حوصلہ افزائی کرنے والی بات نہیں کہی اور اس ملک میں لوگوں کو سب سے زیادہ مایوسی اس بات سے ہوئی کہ انھوں نے کوئی نئی بات ہی نہیں کہی۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت برطانیہ لڑائی کے بعد سے جس طریقہ پر ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کا مقابلہ کر رہی ہے اس سے ہندوستان کے تمام فرقوں کی رائے عامہ اس سے بھی زیادہ مطمئن نہیں ہے جتنی کہ وہ کانگریس یا مسلم لیگ کے رویہ سے مطمئن ہے۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ جولائی میں وائسرائے نے ایک تاریخی تقریر کی تھی اور اس بیان کی بنا پر کانگریس نے وزارتیں قبول کر لی تھیں۔ آج ابتدائی پہلو کی تاریخ پھر اپنے کو دہرا رہی ہے۔ لڑائی چھڑنے پر جب ہم نے ایک عارضی قومی گورنمنٹ قائم کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو ملک نے اس کا حوصلہ افزا جواب دیا تھا۔ حکومت نے اس کا جواب دیا مگر نہایت بے کیف طریقہ پر —

ہمارا خیال ہے کہ حکومت نے جو کچھ پیش کیا وہ لب لباب تھا جس طرح اس نے ۱۹۳۸ء میں پیش کیا تھا لیکن اس میں طویل عرصہ لگا جبکہ اس نے سیکھا کہ کس طرح کہنا چاہئے۔ ہندوستان میں ایک کولیشن منسٹری بن سکتی ہے جس کو لجسلیچر کا اعتماد ہو اس میں وزیر ہند کی بہن ملکہ وائسرائے کی حیثیت ایک امپائر کی ہو اور حکومت اصولاً لڑائی کے دوران میں برطانی پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار ہو جس طرح برطانی پارلیمنٹ اور وزراء اصولاً ملک معظم کے روبرو ذمہ دار ہوں۔ اور وزیر ہند کا جو کچھ منشا ہے وہ یہی ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ آئینی دشواریاں اصل دشواریاں نہیں ہیں لیکن شاید وائسرائے اور وزیر ہند ایک مشتمل گورنمنٹ کے بجائے وائسرائے کی کونسل میں اضافہ کرنے کی رٹ اس وقت تک لگاتے رہیں گے جب تک تماشہ ختم ہو جائے گا۔ اس قسم کی روکھی پھیکی باتوں کا کسی ہندوستانی دل پر اثر نہیں ہوگا۔ دریں اثنا وہ لوگ جیلوں میں جا رہے ہیں جو تا حال صوبوں کے وزیر اعظم تھے۔ اور برطانیہ کے دوست حیرت انگیز بے چینی کے ساتھ صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں اور جرمن ریڈیو اپنی کامیابی کا راگ گا رہا ہے۔

لندن ۲۳ نومبر۔ برطانیہ نے یونان کو کوریٹزا کے فتح ہونے پر مبارکباد دی ہے۔ جنرل میٹاکسس نے جواب میں لکھا ہے کہ ہم فتح حاصل کر کے رہیں گے۔

روس جنگ کو طول دینا چاہتا ہے

مولوٹاف کے دورہ برلن پر ترکی جرائد نے جو تنقیدات کی ہیں۔ وہ نہایت اہم ہیں۔ عام طور پر اسے جرمنی کی کمزوری کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ جرمنی چاہتا ہے کہ روس اپنی غیر جانبداری اور اقتصادی امداد کو جاری رکھنے کا وعدہ کرے اور اس کے معاوضے میں وہ روس کو مزید مراعات دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ روس آئندہ بھی جرمنی کو مدد دے سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اشتراک عمل کر سکتا ہے لیکن اس کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی کو فتح حاصل نہ ہو۔ اور جنگ طول پکڑے۔ روس کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ جرمنی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ تاکہ وہ اپنی تمام قوتوں کو برطانیہ کے خلاف جنگ میں خرچ کر ڈالے۔ اور کمزور ہو جائے۔ نیز برطانیہ کی حالت جس سے روس ڈرتا ہے۔ جرمنی کے ساتھ جنگ کر کے بے حد خراب ہو جائے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ دوبارہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں اور انھوں نے اعلان کر دیا ہے کہ امریکہ کو چاہئے کہ وہ جس قدر سامان جنگ اور آلات حرب طیار کرے اس کا نصف حصہ برطانیہ کے لئے وقف کر دے۔ اب جرمنی اس کے جواب میں کوئی ہنگامہ خیز کارروائی نہ کرنا چاہتا ہے۔

علاوہ ازیں بلقان میں صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔ اطالیہ نے یونان کے خلاف جو جنگ جاری کی ہے۔ اس میں اسے کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اس لئے جرمنی بلقان میں مزید حربی اقدامات پر مجبور ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے جرمنی یہ امر ضروری سمجھتا ہے کہ مزید ہنگامہ آرائیوں سے قبل روس کے ساتھ اچھی طرح سمجھوتہ کر لیا جائے۔

حافظ ابراہیم بجنور میں ستیاگرہ کریں گے

نینی تال ۲۲ نومبر۔ حافظ محمد ابراہیم سابق وزیر یو پی نینی تال سے بجنور تشریف لے گئے ہیں جہاں آپ ستیہ گرہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ دو ہفتوں میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت اور شریمتی لکشمی دیوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو باضابطہ اطلاع دینے کے بعد الہ آباد اور ہردوئی میں ستیہ گرہ کریں گی۔

تمام امریکہ میں جرمن جاسوسی کا جال

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں حکومت جرمنی کی سرگرمیاں صرف پروپیگنڈا یا نام نہاد فوجی جاسوسی تک ہی محدود نہیں بلکہ حکومت جرمنی نے ریاستہائے متحدہ امریکہ، وسطی اور جنوبی امریکہ کے اقتصادی ڈھانچہ کو درہم برہم کرنے کے لئے کئی برسوں سے ایک دور اندیشانہ پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ یہ ہیں وہ سنسنی خیز انکشافات جو ڈائس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کئے ہیں۔ یہ کمیٹی امریکہ میں غیر امریکنوں کی چھان بین کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی کمیٹی نے امریکہ میں جرمنوں اور دیگر بدیشی ایجنٹوں کی جاسوسی اور پروپیگنڈے کے بارے میں جو وائٹ پیپر شائع کیا ہے۔ اس سے امریکہ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ پہلا خیال یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وائٹ پیپر سے امریکہ اور جرمنی کے سیاسی تعلقات پر بہت خراب اثر پڑے گا۔ ٹرانس اوشن نیوز سروس کی سرگرمیوں کے بارے میں جو کہ ڈاکٹر زیپ کی سرکردگی پر پروپیگنڈے کا کام کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہ آرگنائزیشن بھی جاسوسی کا کام کر رہی تھی۔ ڈاکٹر زیپ نے اس طریقہ میں خاص دلچسپی لی جس میں ریاستہائے متحدہ امریکہ جاپان کے ساتھ اپنے سیاسی تعلقات سدھار رہی تھی اور یہ واقعہ ہے کہ انھوں نے نہ صرف حکومت جاپان کے نمائندوں کو مشورہ دیا بلکہ اپنے ملک کو ایک ایسے مشورہ بھی دیئے جس سے اس کو امریکہ کے ساتھ سیاسی تعلقات طے کرنے میں امداد ملتی تھی۔ ڈاکٹر زیپ نے ایک دفعہ جاپان کو لکھا تھا کہ میرا خیال ہے کہ اگر بات چیت کے دوران میں امریکنوں کے ساتھ سرد مہری کا سلوک کیا جائے تو ان پر گہرا اثر پڑے گا۔

اس کمیٹی نے کیمیکل مارکٹنگ کمپنی نیویارک کے دفتر سے ایک اسکیم بھی پکڑی ہے جس کا منشا یہ تھا کہ لڑائی کے بعد امریکہ میں جرمن صنعت کی کس طرح تنظیم کی جائے گی۔ اس اسکیم کے مطابق ایک بڑے بنک سے مطالبہ کیا گیا تھا

ڈاکٹر زیپ کے پاس سے جو فائل ملے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں رہنے والے جرمن نیویارک میں جرمن وائس قنصل کی زیر صدارت باقاعدہ جلسے کیا کرتے تھے۔ رپورٹ میں بہت سے خطوط کا ذکر ہے جو کہ امریکن شہریوں نے لکھے تھے۔ جن کے آخر میں "ہٹلر زندہ باد" لکھا ہوا تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہیمبرگ میں جرمن ریلوے نے ایک محکمہ کھول رکھا تھا اور ایک جرمن لائبریری بھی ایسی کام کرتی تھی۔ اول الذکر محکمہ پر ۲ لاکھ ڈالر روزانہ خرچ کئے گئے تھے۔

ڈاکٹر زیپ اور ایک جاپانی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کو یہ امید تھی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو غیر جانبدار رکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جاپان اور اس کے سیاسی تعلقات میں بگاڑ قائم رکھا جائے۔ حکومت امریکہ گزشتہ لڑائی کے تجربے کی بنا پر پہلے ہی جانتی تھی کہ جرمنوں نے امریکہ میں ضرور جاسوسی کا جال پھیلا رکھا ہوگا۔

وائٹ پیپر کے آخری حصہ میں لکھا ہے کہ ٹرانس اوشن نیوز ایجنسی میکسیکو، کیوبا، ایکواڈور، ارجنٹائنا اور برازیل میں نازی پروپیگنڈا کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نیویارک کے ایک اخبار نویس جیمز اید منڈس کو جرمنوں نے امریکہ میں جاسوس کے طور پر ملازم رکھا ہوا تھا اور وہ جرمنی کو خبریں دینے کے ساتھ ساتھ برطانی، فرانس اور امریکن حکام سے بھی ملا ہوا تھا۔ جرمن نمائندے (جن کے ماتحت اید منڈ کام کرتا تھا) یہ معلوم کرنے کے خواہشمند رہتے تھے کہ امریکہ میں فرانس اور برطانیہ نے کتنے جہاز خریدے ہیں۔

انگریزی کمپنی کا علاقہ محفوظ ہے

ناگپور ۲۳ نومبر۔ سی پی اور برار کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جبلپور میں مسرز برن اینڈ کمپنی کا کارخانہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت محفوظ ہے وہاں

ہم صوبوں کے اختیارات بڑھانے اور نمائندگی کے طریقہ کو بدلنے کیلئے تیار ہیں

لندن ۲۱ نومبر۔ انگریزی بولنے والوں کی یونین کے لنچ میں مہمان کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان کے لئے ایسے آئین کی تلاش ہے جس سے ہندوستانیوں کے اختلافات مٹ جائیں اور ہندوستان کے ضروری اجزا کا اتحاد محفوظ رہے آپ نے فرمایا کہ قدرتی طور پر ہمارا سوال یہ ہے کہ ۱۹۳۵ء کے آئین میں کیا نقص ہے جو اس قدر طویل بحث اور غور و خوض کے بعد مرتب کیا گیا تھا مرکز میں جو اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کیا ان میں کوئی نقص ہے؟ کیا نمائندگی کے طریقے پر کوئی اعتراض ہے؟ کیا اعتراض پارلیمنٹری گورنمنٹ پر ہے جس کا براہ راست طریقہ پر پارلیمنٹری اکثریت کی تائید پر دارومدار ہے؛ قدرتی ذہنی نشوونما اور ہندوستان کے مختلف اور پیچیدہ حالات موجودہ جمود سے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں ہم اور وہ جن طریقوں سے غور کرنے کے عادی ہو گئے ہیں ان سے ہندوستانیوں کو اپنے مسائل کو سلجھانے میں مدد ملے گی۔ اور ایسا کرنے کے علاوہ وہ اپنے دوسری آئینی نظیروں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

معاملات خارجہ ڈیفنس اور اقتصادی پالیسی میں یکجائی قائم رکھنے کے خیال سے مرکز کے پاس کم از کم اختیارات رکھ کر صوبوں کے اختیارات میں اضافہ کرنے اور گروپوں کے دوبارہ تنظیم کرنے حد تک دور ہو جائیں اور اس تبدیلی سے بلاشبہ والیان ریاست کی پس و پیش بھی کم ہو جائے گی۔ تاہم مرکزی ایگزیکٹو اور مرکزی لیجسلیچر کی ضرورت ہوگی جسے ووٹ دینے اور ٹیکس عاید کرنے کے اختیارات ہوں گے۔ نمائندگی کی کوئی دوسری قسم ہو سکتی ہے۔ مثلاً پیشہ وارانہ نمائندگی جیسی کہ آزمائشی طور پر چند ہندوستانی ریاستوں میں نافذ ہے۔ اس سے فرقہ وارانہ دشواری پر قابو پانے میں بڑی امداد ملے گی۔ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کے لئے ہمارا پارلیمنٹری ایگزیکٹو کا پورا تصور امریکہ کے اصولوں پر قائم شدہ ایگزیکٹو سے کم موزوں ہو جو لیجسلیچر سے آزاد ہوتی ہے خواہ اسے صوبے اور ریاستیں منتخب کریں یا نامزد یا مختلف بڑے جوابے مقررہ تناسب سے اسے منتخب کریں ان مسائل پر خود ہندوستانیوں کو غور کرنا چاہئے۔ اور کوئی تعمیری حل دریافت کرنا چاہئے اس قسم کی رہنمائی پرانے لیڈروں کی پارٹی سے نہیں ملے گی۔ بلکہ نوجوان لوگ یہ رہنمائی کریں گے جن کا دل حب الوطنی کے جذبے سے پر ہے۔

میں ہندوستان کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور ہندوستان کی سیاسی اور کاروباری دنیا کے ذمہ دار اور پر مغز لوگوں سے اپیل کروں گا کہ وہ مل کر بیٹھیں اور ہندوستان کے مستقل مگر بڑا مفید مسئلہ کا مطالعہ کریں اور ایک نیا آزادی اتحاد اور ایک دوسرے کے ساتھ امن و اماں سے رہ سکیں۔ اگر ہندوستانیوں نے ایسا ڈھانچہ تیار کر لیا تو وہ اپنی کامیابی پر فخر کر سکتے ہیں اگر اس کامیابی کی بنیاد ہم نے رکھی اور اس میں روح ہم نے ڈالی تو پیچھے مڑ کر ہم اپنے اس کام کو جو ہم نے ہندوستان کی تاریخ میں کیا ہے قابل عزت اطمینان کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

برطانیہ اور جرمنی کے مصارف جنگ

"مانچسٹر گارڈین" کا مالیتی ایڈیٹر رقمطراز ہے کہ مسٹر ٹی بلوگ نے ادارہ "اعداد و شمار آکسفورڈ" کے ایک بلیٹن میں نازیوں کے جنگی مصارف پر تفصیلی بحث کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جرمنی چار ارب پونڈ سالانہ کے حساب سے صرف کر رہا ہے لیکن اس کے مقابلے میں برطانیہ کے مصارف کی شرح تقریباً تین ارب پونڈ ہے۔

حکومت جرمنی کے قرضہ میں اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے خفیہ قرضہ بھی بڑھ گیا ہے۔ اس لحاظ سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ جرمنی کے مصارف جنگ کی مجموعی رقم جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک کی آمدنی کے ساٹھ فیصدی کے حصے کے برابر ہے۔

موصوف نے لکھا ہے کہ جرمنی کے لئے یہ بار ناقابل برداشت ہو جاتا لیکن حکومت نے بیرونی ملکوں میں قرضے حاصل کرنے شروع کر دیئے ہیں اور جن ممالک پر جرمنی کا قبضہ ہوا انھیں لوٹا بھی گیا مسٹر بلوگ نے اندازہ لگایا ہے کہ آجکل ۱۵ مارک ایک پونڈ کے برابر ہیں۔ اس بنیاد پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ کو جنگ پر چار ارب پونڈ سالانہ

شاندار — دوسرا — ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

سنیچر ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار

بندھن

موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم

خاص اداکار۔ لیلا چٹنس اشوک کمار

نیچرل اداکاری دل سوز نغمے دلکش ڈانس

پرزور مکالمے پرلطف مذاق اعلیٰ ریکارڈنگ

مسلم لیگ کی عجیب غریب پوزیشن

لکھنؤ ۲۱ نومبر۔ معاصر اسٹیٹسمین کا اسپیشل نامہ نگار لکھنؤ سے لکھتا ہے کہ مسلم لیگ کے باہر تمام پولیٹیکل پارٹیاں بجز مسٹر ایم این رائے کے نام نہاد ریڈیکل گروپ کے اس پوزیشن کو مضحکہ خیز اور الجھن میں ڈالنے والی قرار دے رہی ہیں جو کہ فائنینس بل پر مسٹر جناح کی تقریر سے اور اس کے ساتھ ہی یو پی میں مسلم لیگ کی کونسلروں کی کمیٹی میں شامل ہونے کی اجازت دینے سے پیدا ہو گئی ہے۔ جب مسلم لیگ ہائی کمانڈ فائنینس بل کے خلاف ہے تو مسٹر جناح مسٹر رائے کی کولیشن منسٹری کس طرح حمایت کر سکتے ہیں۔ جس سے لڑائی میں امداد کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ یہ ہے وہ سوال جو یہاں دریافت کیا جا رہا ہے۔ مسٹر رائے آج لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔

کون کون گرفتار ہو چکے

(کانگریس ورکنگ کمیٹی) پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔

(سابق وزیر اعظم) پنڈت روی شنکر شکلا سی پی۔ مسٹر بی جی کھیر بمبئی۔

(سابق وزیر) مسٹر اگنی بھوج سی پی۔ مسٹر بھرو کا سی پی۔ مسٹر گوکھلے سی پی۔ مسٹر دوارکا پرشاد مصر سی پی مسٹر آر مرارجی بمبئی۔ ڈاکٹر ٹی ایس ایس راجن مدراس

(کونسل آف اسٹیٹ) آنریبل برج لال بیانی۔

(مرکزی اسمبلی) شری بھاش چندر بوس۔ پروفیسر کے جی رنگا۔ پنڈت سری کرشن دت پالیوال۔

(لیڈر ستیاگرہی) شریمتی رکمنی لکشمی پتی مدراس مسز اوک مدراس۔ کماری پریم کنٹک۔

دیگر سرکردہ کانگریسی ممبر مسٹر جے پرکاش نرائن بہار۔ مسٹر رام منوہر لوہیہ یو پی۔ سوامی سہجانند بہار پنڈت بالکرشن شرما۔ یو پی۔ پنڈت کیشو دیو مالیہ یو پی۔ سردار سوہن سنگھ جوش پنجاب۔

شاندار — ہفتہ — اٹھواں

جس نے ۲۱ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے

سرکو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

لکشمی

تین بہترین رنگین ڈانس

روزانہ۔ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳½ بجے دن سے

کالے سمندر کی بندرگاہوں سے رومانیہ کو ملانے کیلئے سڑکوں کی تعمیر

برلن ۲۴ نومبر۔ سلاوکیہ بھی جرمنی، اٹلی۔ اور جاپان کے ساتھ معاہدہ میں شریک ہو گیا ہے۔ سلاوکیہ کے وزیر اعظم موسیو ٹکا نے آج معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ اس طریقہ پر سلاوکیہ چھٹا ملک ہے جو اس معاہدہ میں شریک ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بھی وہی شرطیں طے ہوئی ہیں جو رومانیہ کے ساتھ طے ہوئی تھیں۔ سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے بعد وزیر اعظم سلاوکیہ نے کہا کہ اہل سلاوکیہ اپنی حکومت کی تعمیر کر کے اور نیشنل سوشلسٹ طریقہ کے سوشل نظام پر عمل کر کے نئے نظام کے ساتھ تعاون کریں گے۔

اس سے پہلے جرمن ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ رومانیہ محوری طاقتوں کے معاہدہ میں شریک ہو گیا ہے۔ آج صبح برلن میں معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اخبارات کے نام جو پیغام آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وان رابن ٹروپ جنرل انٹونیسکو، جاپانی سفیر اور اٹلی کے سفارتخانہ کے ایک نمائندہ نے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ جس کی عبارت یہ ہے کہ ایک طرف جرمنی اٹلی اور جاپان کی حکومتیں اور دوسری طرف رومانیہ اعلان کرتی ہے کہ ۲۷ ستمبر کو جرمنی اٹلی اور جاپان کے درمیان برلن میں جس معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے۔ اس میں رومانیہ شریک ہوتا ہے۔ دوئم تین طاقتوں کے معاہدہ کے آرٹیکل ۴ کی رو سے جو مشترکہ ٹیکنیکل کمیشن بنایا جائے گا۔ اس کے سامنے مفادوں کے بارے میں جو مسائل آئیں گے۔ ان پر غور کرتے وقت رومانیہ کے نمائندے شریک ہوں گے۔ سوئم موجودہ نوشتہ کے ساتھ جس پر دستخط ہوئے ان سے عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ تین طاقتوں کے معاہدوں کی عبارت منسلک ہے۔

رومانیہ کے اخباروں نے رومانیہ اور جرمنی کے دوستانہ تعلقات کے بارے میں بڑی بڑی خبریں چھاپی ہیں۔ اور ان خبروں کو بہت جگہ دی ہے۔ مسٹر جاری اخبار کرنٹل لکھتا ہے کہ ہم نے ہمیشہ یہ چاہا کہ جرمنی اور رومانیہ دونوں جرمنی کے لئے لڑیں چاہیئے کہ اس کا مطلب رومانیہ کی شکست ہی کیوں نہ ہو۔ سڑکوں کی تعمیر کے جرمن ماہر ڈاکٹر ٹوڈ عنقریب بخارسٹ آ رہے ہیں۔ حکومت رومانیہ ملک کی سڑکیں تعمیر کرانے کے لئے چند جرمن کمپنیوں کو ٹھیکے دیگی۔ یہ سڑکیں رومانیہ کو دریائے ڈینیوب اور بحر اسود کی بندرگاہوں سے ملا دیں گی۔

ایک سال قید کی سزا

ہلدوانی ۲۵ نومبر۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی و سابق وزیر اعظم یو پی کو آج ایک سال قید محض کی سزا دیدی گئی۔ انھیں کل پونے ۴ بجے شام کو ہلدوانی میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت جنگ کے خلاف نعرے لگانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پنڈت جی جب نعرے لگاتے ہوئے نکلے تو یا نچھ ازآدمیوں کا مجمع تھا جنمیں بہت سی استریاں تھیں۔ پنڈت جی کو دوسرا نعرہ لگانے پر کپتان پولیس نے جن کے ساتھ دو پولیس انسپکٹر بھی تھے گرفتار کر لیا اور موٹر کار میں بٹھا کر حوالات بھیجا دیا۔

ایک برطانی جہاز ڈوب گیا

یروشلم ۲۶ نومبر۔ ایک برطانی کمپنی کا جہاز "پاٹریا" جس کا وزن ۱۲۰۰۰ ٹن تھا۔ کل حیفہ کی بندرگاہ میں بڑے زور کے دھماکے کے بعد ڈوب گیا۔ اس جہاز میں ۱۸۰۰ اشخاص سوار تھے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں بہت سے ڈوب گئے۔ برطانی فوج انکو بچانے کی کوشش کر رہی ہے ابھی تک دھماکے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ جہاز فرانس کا تھا لیکن حال ہی میں ایک برطانی کمپنی نے اس کو لے لیا تھا۔

نیو یارک سے خبر ملی ہے کہ برطانی جہاز "شیپل ان" نے خبر دی ہے کہ اسپر ایک ڈوبنی کشتی نے حملہ کر دیا ہے۔

وزیر اعظم یونان کی تقریر

لندن ۲۳ نومبر۔ کل رات سارے یونان میں اس بات پر خوشی منائی گئی کہ سوائے قیدیوں کے ایک بھی اطالوی سپاہی یونان کی سرزمین پر موجود نہیں ہے۔ ایتھنز میں رات بھر یہ جشن منایا گیا۔ وزیر اعظم کے اعلان پر ساری آبادی یونان اور برطانیہ کے جھنڈے کے ہاتھوں میں لئے ہوئے سڑکوں پر آ گئی۔ اور روایت کے مطابق سدابہار درخت کی پتیاں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔ نوجوانوں کا یہ جلوس یونان کی فتح کی خوشی میں مختلف نعرے لگاتا ہوا فوجی ہیڈ کوارٹر کے سامنے پہونچا۔ اور ملک کے لیڈروں کے سامنے خوشی کا اظہار کیا۔

کل رات یونان کے ریڈیو نے اعلان کیا کہ کارٹزا کی فتح ان لوگوں کی فتح ہے جو اپنے وجود کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہم یونانی آخر تک لڑتے رہیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ ہوائی جہاز چاہئیں۔ اعلانچی نے یہ بھی کہا کہ یونانیوں کو مغربی علاقہ میں بھی اسی طرح کامیابی ہو رہی ہے وہاں بڑی بڑی توپیں اور بہت سا سامان جنگ ہمارے ہاتھ آ رہا ہے۔

جنرل میٹاکسس وزیر اعظم یونان نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ظالم اور بے ایمان دشمن نے وہ تمام چیزیں چھیننے کے لئے جو زندگی کو صحت بخشتی ہیں ہم پر بغیر کسی بہانہ کے حملہ کیا تھا لیکن پورا یونان متحدہ ہو گیا یونانی فوج نے مسولینی کو ایسا جواب دیا ہے جسے وہ کبھی نہیں بھولے گا۔ ہم مسولینی کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں ختم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ہم آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے زندہ رہیں گے ہمیں اپنے دانتوں کو مضبوط کر لینا چاہیئے۔ جنگ بھی شدید ہوگی۔ ہمارا راستہ آسان نہیں ہے مگر ہم ساری مشکلوں پر فتح حاصل کر لیں گے ہم نہ صرف اپنے ملک کے لئے بلکہ بلقان کی دوسری قوموں کے لئے اور البانیہ کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں ہمیں خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے یونانیوں کو آزادی کی لڑائی میں صف اول کا جنگجو بنایا ہے۔

کمپنیوں کی ریلیں خریدی جائیں

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ انڈین چیمبر آف کامرس کلکتہ کی کمیٹی نے حکومت ہند کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ موجودہ ٹھیکہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد حکومت ہند بمبئی۔ بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے نیز آسام بنگال ریلوے کو خرید لے اور اس کے لئے

نوٹس

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پنڈت سری رتن شکل جو کہ کانپور میونسپلٹی کے غیر مسلم حلقہ نمبر ۹ کے منتخب شدہ ممبر تھے۔ انکے استعفیٰ کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک ٹاؤن ہال میونسپل بورڈ کو پر بج میں انتخاب (الیکشن) ہوگا۔ اور درصورت ووٹنگ ووٹ اس تاریخ میں مندرجہ بالا وقت پر پڑیں گے۔

امریکہ اپنا مرکزی بیڑہ مضبوط کریگا

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے پریزیڈنٹ روزولٹ کو جو سالانہ رپورٹ پیش کی ہے اس میں بتلایا ہے کہ اہل امریکہ اپنے سمندری بیڑہ پر پورا بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ کرنل ناکس نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ ہمیں دو سمندروں سے کم والا بیڑہ تیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کرنل ناکس نے مزید کہا کہ اس کا بحر الکاہل کے وسط اور دیگر جگہ ہوائی اڈے قایم کئے جا رہے ہیں۔

صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو سرکلر جاری کر دیئے ہیں جنمیں کانگریس کے تعمیری پروگرام پر زور دیا گیا ہے۔ خاص طور پر فرقہ وارانہ اتحاد اور کانگریس کے حلقوں میں اختلاف ختم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مہاتما جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ جن لوگوں کے نام ستیہ گرہیوں میں ہیں وہ بغیر میری منظوری کے ستیہ گرہ نہ کریں۔

ڈبل پروگرام — ڈبل پروگرام

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ اول شو میں دونوں تماشے

روزانہ دوسرے شو میں پجارن

جمعہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

نیو تھیٹرس کے دو بہترین ڈرامے

ادھکار | پجارن

جسمیں بروا جمنا کی لاجواب اداکاری دیکھنے کے قابل ہے

جسمیں سہگل چندروتی کی بہترین ایکٹنگ لاجواب ہے

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن کو صرف ادھکار ہوگا۔

ایک سنسنی خیز ڈرامہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں | ایک ساتھ دونوں میں | امپیریل ٹاکیز کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے دن

جمعہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء سے

واڈیا موویٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

ڈائمنڈ کوئین

خاص اداکار:۔ مس نادیا۔ رادھا رانی۔ مس نذیرا۔ مس فہیمہ مس بسم اللہ جان کاؤس منصور بامن شرات

تشریف لا کر خوش ہو جیئے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۱۴۲۴

جماں پر توحق عزم مستقل میں کرے ہے * زباں بنری وری ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱
ممالک غیر ۴
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ، دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ، ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

مُسلم خواتین سے خطاب!

از جناب طیبہ نواز صدیقی صاحبہ
متعلمہ فرسٹ ایر ٹریننگ گرلس نارمل اسکول کانپور

آہ اے خاتونِ مسلم ساکنِ ہندوستاں
ہو نہیں سکتا ترے پُردرد قصّے کا بیاں

تو زمانے کی سہا کرتی ہے پیہم سختیاں
شکوہ رنج جور ہے پھر بھی زباں تیری کہاں

منہ کو آتا ہے کلیجہ سنکے تیری داستاں
توڑ اب بندِ خموشی کھول اب اپنی زباں

اٹھ قدم آگے بڑھا خاتونِ مسلم نیم جاں
اِسطرح کبتک رہے گی وقفِ جورِ آسماں

ہم بتاتے ہیں تجھے لے سُن تو اپنی داستاں
دین فطرت حق مساوی تیرا لایا تھا یہاں

پھر بھی تو خاموش ہی آغوش میں اُودی زباں
ہاں ہلا سکتی ہے بابِ عرش کو تیری فغاں

حق ترا خود چھینتا ہے آج تیرا رازداں
کر حفاظت آپ اپنی بنجے اپنی پاسباں

تیری ہی آغوش میں پلکر ہوئی دُنیا جواں
اور تجھی پر رات دن یوں ڈھائی جائیں سختیاں

اک تری معصوم ہستی اور ہزاروں سختیاں
اشک خوں ہوتا ہے سنکر میری آنکھوں سے رواں

نکتہ ور نالاں ہوں یا برہم ہوں علمائے زماں
حق بجانب کہہ رہی ہوں طیبہ یہ داستاں

مری بہنو یہ معاذ اللہ مرا مقصد نہیں
مغربی تہذیب میں ہو جاؤ تم یکسر نہاں

بلکہ احکامِ شریعت پر تمہاری ہو نظر
تمکو میدانِ عمل میں بھی ہے دینا امتحاں

اے مری بہنو! اُٹھو اب خوابِ غفلت سے اُٹھو
ہو چکی لبریز غم سے آج اپنی داستاں

اب خدا کے واسطے آ ہوش میں اے طیبہ
تیری بربادی کا چرچا ہو رہا ہے جا بجا

دنیائے اسلام

ترکی سیاست پر ایک نظر

برطانیہ اور ترکی کے تعلقات

جب سنہ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ اور ترکی کے درمیان میثاق اتحاد ہوا تو بہت سے لوگوں نے خیال کیا کہ یہ میثاق صرف سیاسی اغراض کی بناء پر ہوا ہے۔ لیکن یہ صرف انہیں لوگوں کا خیال تھا جو برطانیہ اور ترکی کے تعلقات کی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں۔ سچ پوچھئے تو سنہ ۱۹۱۲ء سے سنہ ۱۹۲۲ء تک کی مختصر سی مدت کے برطانیہ اور ترکی کے درمیان ہمیشہ دوستانہ تعلقات رہے ہیں

اس صدی کا ذکر نہیں دو صدی اُدھر سنہ ۱۷۹۱ء میں ولیم پٹ نے جو اس زمانہ میں انگلستان کا وزیر اعظم تھا دار العوام میں کہا تھا "دول یورپ کی میزان میں دولت ترکی وزن خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اگر اس حکومت کو مٹا یا تباہ کر دیا جائے یا کمزور اور غیر محفوظ کر دیا جائے تو پروشیا (جس سے اس زمانہ میں برطانیہ سے دوستانہ تعلقات تھے) کی صورت حال پر اس کا بہت برا اثر پڑے گا"

سنہ ۱۸۲۶ء میں انگلستان کے ایک دوسرے وزیر اعظم ڈیوک آف ولنگٹن نے دار الامراء میں اعلان کیا: "یورپ میں نظم از قوت قایم رکھنے کے لئے دولت عثمانیہ ایک نہایت ضروری طاقت ہے" سنہ ۱۹۲۸ء میں اس وقت کے شاہ انگلستان نے اپنی ایک تقریر میں جو تخت شاہی سے کی گئی تھی ترکی کو "ہمارا قدیم حلیف" کے خطاب سے یاد کیا تھا۔

سنہ ۱۸۳۰ء اور سنہ ۱۸۷۸ء کے درمیانی عرصہ میں برطانیہ نے ترکی کو تین نازک موقعوں پر قابل قدر سیاسی اور فوجی امداد دی۔ جب محمد علی خدیو۔ مصر نے اپنے آقائے نامدار خلیفۃ المسلمین سلطان ترکی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور فلسطین کو عبور کر کے شام پر حملہ آور ہونے والا ہوا تو اس آڑے وقت میں برطانیہ سلطان کے کام آیا۔ یہ محض برطانیہ کی سرگرم کوششوں اور کارروائیوں کا نتیجہ تھا کہ محمد علی کی فوجوں کو مجبور ہو کر ترکی سرحد سے واپس جانا پڑا اور سلطان اور مصری پاشا کے درمیان دوبارہ اطمینان بخش تعلقات قایم ہو گئے۔

جنگ کریمیا کے دوران میں برطانیہ نے ترکی سلطنت کو روس کی دست برد سے جس طرح محفوظ رکھا وہ تاریخ یورپ کا ہر طالب علم اچھی طرح جانتا ہے۔ اس جنگ میں ترکی اور برطانوی سپاہی پہلو بہ پہلو لڑے۔ اس جنگی رفاقت نے دونوں قوموں کے درمیان جو دوستانہ احساسات پیدا کئے اس سے اسلامی دنیا کے دور دراز گوشے تک متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس سلسلہ میں شہرۂ آفاق ترکی مصنفہ خالدہ ادیب خانم کی اس گفتگو کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جو ان کے اور صوبہ شمالی و مغربی کے ایک قبائلی سردار کے درمیان پشاور میں ہوئی تھی۔ اس پٹھان سردار نے موصوفہ سے بیان کیا کہ جنگ کریمیا کے بعد ہر انگریز بغیر کسی خطرے کے قبائلی علاقے کے ہر حصہ میں جا سکتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ کسی کی حکومت نہ ماننے والے ان قبائلی مسلمانوں نے اپنی عادت کے خلاف حکومت برطانیہ کے نمایندوں کا شکریہ بھی ادا کیا کہ اس نے ان کے خلیفہ کو بدشعار زار کے حملہ سے بچا لیا۔

پیٹر اعظم کے زمانے سے ہر زار روس قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے اور سلطنت ترکی کو یورپ سے نیست و نابود کرنے کا خواب دیکھتا رہا۔ لیکن برطانیہ نے زاروں کی ان تمناؤں کو کبھی پورا نہ ہونے دیا۔ جنگ کریمیا میں برطانیہ کی فتح نے "یورپ کے مرد بیمار" یعنی ترکی کے قالب میں تازہ روح پھونکدی۔

سنہ ۱۸۷۷ء میں جب روس نے ترکی پر دوبارہ حملہ کیا تو برطانیہ پھر سلطان ترکی کے کام آیا۔ برلن کانگرس میں جو روسی ترکی جنگ (سنہ ۱۸۷۷-۷۸ء) کے بعد منعقد ہوئی تھی مسٹر ڈزرائلی نے (جو اس زمانہ میں انگلستان کا وزیر اعظم تھا) اس امر کی انتہائی کوشش کی کہ ترکی کو جو روس کے رحم و کرم پر بے بس پڑا ہوا تھا۔ یورپ کے نقشہ سے نیست و نابود ہونے سے بچا لیا جائے۔ چنانچہ اپنی انتہائی بیدار مغزی اور تدبر سے ڈزرائلی نے روس کے چنگل سے جنگ کے مال غنیمت کو چھین لینے میں کامیابی حاصل کر لی اور سلطنت عثمانیہ کی متزلزل عمارت کو چھین لینے اور تباہی سے بچا لیا۔ اسطرح قسطنطنیہ اور بلقان کا بہت بڑا حصہ ترکی کے قبضہ میں رہ گیا۔

برلن کانگرس میں ڈزرائلی کی "اس غیر خونی آشام فتح" سے سلطنت عثمانیہ میں برطانیہ کی ہر دلعزیزی بہت بڑھ گئی۔ اور سنہ ۱۸۷۹ء سے سنہ ۱۸۹۷ء تک ترکی میں برطانیہ کا وقار بہت بڑھا چڑھا رہا ہے۔

ان واقعات نے ولیم (سابق قیصر جرمنی) کے دل میں رشک کی آگ بھڑکا دی۔ قیصر خود مشرق قریب اور مشرق وسطےٰ میں تفوق حاصل کرنے کے منصوبے باندھ رہا تھا۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں قیصر جرمنی قسطنطنیہ جا کر سلطان عبد الحمید سے ملا اور اس طرح فلسطین کی "سیاسی زیارت" کی اور بیت المقدس کے متبرک شہر سے دنیا کی تمام مسلم قوموں سے اپنی دائمی دوستی کا اعلان کیا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد جب قیصر ولیم کے برلن واپس آنے پر جرمنوں نے بہت زور شور کے ساتھ ان قائدوں کا چرچا کرنا شروع کیا جو اس دوستی کی اصل غرض و غایت تھے تو اس پر فریب اعلان کی قلعی کھل گئی ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بجلی سے پرتو حق ہو مستقل جب تک
زبان پہ بجلی سی ہو جو تیز سے دل پہ سحاب

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ، ۷ر دسمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۴۹

ایڈیٹوریل نوٹ

حج کے جہاز

حکومت ہند کا کامرس ڈپارٹمنٹ ہندوستانی جہاز رانی کے ساتھ سوتیلے پن کا جو سلوک روا رکھتا ہے اسکا اندازہ اس رویہ سے کیا جاسکتا ہے جو اس نے حاجیوں کے جہازوں کے بارے میں اختیار کیا۔ جب مغل لائن اور سندھیا اسٹیم نیویگیشن کے جہازوں میں حاجیوں کو لے جانے کے بارے میں مقابلہ تھا۔ اور سندھیا اسٹیم نیویگیشن کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ کرایہ کا تعین کر دیا جائے تاکہ یہ تجارتی مقابلہ غیر اقتصادی حد تک نہ پہنچ جائے اس وقت سر محمد ظفر اللہ نے جو اس زمانہ میں کامرس ممبر تھے یہ کہا کہ حکومت اس بارے میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مغل لائن اپنے عظیم وسائل کی بنا پر اس غیر اقتصادی مقابلہ میں کامیاب ہو گئی۔ اور اب جبکہ سندھیا اسٹیم نیویگیشن جو ہندوستانی کمپنی تھی میدان میں نہیں رہی تو اس ولایتی کمپنی نے شرح بڑھا دی اور حکومت اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اس بارے میں انڈین مرچنٹس چیمبر نے حکومت ہند کے کامرس ڈپارٹمنٹ کو ایک طویل خط لکھا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس پر توجہ دی جائیگی۔

ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی کی اسکیم

لکھنؤ یونیورسٹی میں صیغہ تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی نے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے جس کا خاکہ انہوں نے اخباری نمایندوں سے مختصر الفاظ میں بیان کیا۔ اسکیم کا منشاء یہ ہے کہ پہلے بنیادی اختلافات معلوم کئے جائیں پھر ان اختلافات کو تسلیم کرتے ہوئے اور آئین میں ان کے لئے جگہ دیتے ہوئے بقیہ معاملوں میں مشترکہ قومیت کو تسلیم کیا جائے اور آئین میں اقلیتوں کے لئے تحفظ رکھا جائے جو مذہب زبان یا نسل کی بنیاد پر ہو پروفیسر صاحب کی تجویز بہت معقول ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جس طرح برطانیہ کی میں اقلیتوں کا معاملہ طے کیا گیا ویسے ہی ہندوستان میں طے کیا جا سکتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس پر کافی توجہ دیجائیگی

ہنگامے سے پرہیز کرو

مولانا آزاد نے دارد ھا سے روانہ ہونے سے پہلے پٹنہ کے ہنگامے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آیندہ کہیں اس قسم کے ہنگامے نہ ہونے چاہئیں۔ دراصل ان ہنگاموں کے لئے زیادہ تر وہ لوگ ذمہ دار ہوتے ہیں جو کانگریس کے نادان دوست ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پولیس کو یا افسروں کو یا انگریزوں کو برا بھلا کہنے سے کوئی قومی خدمت ہوتی ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ اپنی ان حرکات کی بدولت کانگریس کی طاقت کو نقصان پہونچاتے ہیں اور اس کے مخالفوں کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں مہاتما گاندھی کو ایسے واقعات سے روحانی صدمہ پہنچتا ہے یہ نہ بھولنا چاہئیے کہ تحریک کو پاک صاف رکھنے کے لئے مہاتما گاندھی برت کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کر چکے ہیں اگر ان ہنگاموں کی بدولت مہاتما جی کو برت رکھنا پڑا اور انکی صحت کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری انھیں از خود رفتہ جوشیلے حضرات پر ہوگی

چینی گڈول مشن

ہز ایکسلینسی تائی چی تاؤ نے جو ہندوستان میں آنے والے چینی گڈول مشن کے رکن اعلے ہیں اپنی مختلف تقریروں میں ہندوستان اور چین کی تمدنی یک جہتی کا ذکر کیا ہے ان ملکوں کی تہذیب دنیا قدیم ترین تہذیبوں میں سے ہے۔ چینی اس وقت اپنی زندگی اور موت کی جدوجہد میں مبتلا ہیں جاپان نے اسی طرح مشرق کی دوستی کا ٹھیکہ لے لیا ہے جیسے جرمنی نے مغرب کی درستی کا لیا ہے ہندوستان کی پوری ہمدردی چین کے ساتھ ہے لیکن وہ اپنی موجودہ محکومی کی حالت میں چین کی کوئی نمایاں امداد نہیں کر سکتا۔

سبھاش بابو کی رہائی

ہمیں خوشی ہے کہ حکومت بنگال نے بالآخر اپنی غلطی تسلیم کر لی اور سبھاش بابو کو ایک ہفتہ کی بھوک ہڑتال کے بعد رہا کر دیا اگر اس سے پہلے اس نے یہی عمل اختیار کیا ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا سبھاش بابو کی رہائی کے سلسلہ میں حکومت بنگال نے جو بیان شائع کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبھاش بابو کی کمزوری اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ انھیں خاص احتیاط کی ضرورت ہے یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ حکومت بنگال نے انکی نظر بندی کے حکم کو منسوخ نہیں بلکہ معطل کیا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ سبھاش بابو کی صحت درست ہونے کی صورت میں پھر نظر بند کیا جا سکتا ہے اور اس اعلان میں ان دونوں مقدموں کی واپسی کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے جو سبھاش بابو کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت چل رہے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ سبھاش بابو سیاسیات میں کوئی نمایاں حصہ لینے سے پہلے اپنی صحت کی درستی کی جانب پوری توجہ دیں گے۔

ہندو یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے جو چند روز ہوئے آگرہ یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھ چکے تھے ہندو یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس بھی پڑھا۔ اس ایڈریس میں ڈاکٹر مکرجی نے تعلیم کا صحیح مقصد بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ طلبا میں قومیت کا جذبہ پیدا ہونا چاہئیے اور اسی سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آج اگر ہندوستان میں ملک کو تقسیم کرنے یا باہمی منافرت پھیلانے کی تحریکیں جاری ہیں تو یہ غلط تعلیم کا ہی نتیجہ ہے ڈاکٹر مکرجی نے اپنے ایڈریس میں اس نقصان کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ جو اس ملک کو غیر ملکی غلبہ کی وجہ سے پہنچ رہا ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ہندوستان اپنی تمدنی اقتصادی سیاسی اور سوشل حالت کو اسی وقت سنبھال سکتا ہے جب آزاد ہو یونیورسٹیوں کی تعلیم اگر طالبعلموں کو آزادی کی طرف نہیں لے جاتی تو وہ بیکار ہی نہیں بلکہ

آئینہ کان پور

میونسپل بورڈ

۳ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں ہوا پنڈت رگھوبر دیال بھٹ لیڈر کانگرس کمیٹی نے پنڈت سورج پرشاد اوستھی میونسپل کمشنر، مسٹر بھولا بھائی دیسائی اور مسز نائیڈو کی گرفتاری پر اظہار پروٹسٹ کا رزولیوشن پیش کیا جو منظور ہوا۔ بورڈ نے گورنمنٹ سے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اوستھی جی کو اے کلاس میں رکھا جائے۔ اس دن کا یہ جلسہ رزولیوشن پاس کرنے کے بعد ملتوی ہوا۔

ایگزیکیٹو افیسر

۴ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو میونسپل بورڈ کانپور کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی پی سریواستوا منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے ایجنڈا میں سب سے اہم معاملہ جدید ایگزیکیٹو افیسر کے تقرر کا تھا لیکن یہ معاملہ اُس جلسہ میں اس وجہ سے نہ لیا جا سکا کیونکہ ایجنڈا کے دوسرے آئٹموں پر کافی وقت خرچ ہو گیا تھا۔ موجودہ فائر بریگیڈ کو اچھی طرح آراستہ کرنیکے معاملہ پر غور ہوا تاکہ وہ جنگ کی حالت میں زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔ لیکن بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ اس سلسلہ میں کمشنر صاحب کی رائے معلوم کر لی جائے۔

شہر سے طوائفوں کے اخراج کے معاملہ میں یہ طے ہوا کہ امپرومنٹ ٹرسٹ سے دریافت کیا جائے کہ وہ مولگنج کی اصلاح کی اسکیم کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ جواب آنے پر یہ معاملہ پھر بورڈ میں پیش ہوگا۔ اس جلسہ میں ۵۵ سال سے زیادہ عمر کے سب ملازمان کے ریٹائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جن کی تعداد ایک سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔

جلسہ کے اختتام کے قریب مسٹر نیر نے چیرمین صاحب سے درخواست کی کہ چونکہ ایگزیکیٹو افیسر کے تقرر کا معاملہ بہت ضروری ہے اس لئے اُس کو آج ہی طے کر دیا جائے اور جلسہ کا وقت بڑھا دیا جائے۔ لیکن بابو دوار کا پرشاد شکل نے اس کی مخالفت کی بحث کے بعد چیرمین صاحب نے وقت نہیں بڑھایا اور اس کے ایک خاص جلسہ طلب کرنے کا وعدہ فرمایا۔

میونسپل بجٹ

کانپور میونسپل بورڈ کا بجٹ ۴۱-۱۹۴۰ء بورڈ کے سامنے ہے بورڈ کی آمدنی کا اندازہ ۲۹۸۷۳۵۴ روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۲۹۸۶۳۳۱ روپیہ ہے۔

ضمنی انتخاب

کلکٹر گنج وارڈ (غیر مسلم حلقہ) کا الکشن ۸ر دسمبر کو ہوگا اسی حلقہ کے کل ۶ امیدواروں نے گذشتہ ہفتہ اپنے استعفے کانگرس کمیٹی کے پریسیڈنٹ کے سپرد کر دئے تھے اور ان کو اختیار دیدیا تھا کہ وہ ایک کو چھوڑ کر سب استعفے ریٹرننگ افیسر کی عدالت میں داخل کر دیں۔ پریسیڈنٹ نے پنڈت بدری بشال وید کو ممبری کے لئے منتخب کیا باقی استعفے جب انھوں نے عدالت میں داخل کئے تو معلوم ہوا کہ مسٹر جاگیشور پرشاد نشتر ایڈوکیٹ نے اپنا استعفے واپس کر لیا ہے لہذا اب مقابلہ اس وارڈ میں ویدجی اور نشتر صاحب میں ہوگا۔

پنڈت سورج پرشاد اوستھی

۳۰ر نومبر کو پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ال۔ اے کو علے الصباح گرفتار کر لیا گیا آپ نے مجسٹریٹ کو اطلاع دی تھی کہ وہ یکم دسمبر کو نراین پور میں ستیہ گرہ کریں گے اس روز شہر میں ہڑتال رہی۔

مسز وجے لکشمی پنڈت

مسز وجے لکشمی پنڈت ۵ر دسمبر کو چوبے پور میں ستیہ گرہ کرنے کے لئے آنے والی تھیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ آپ کو ۴ر دسمبر کو الہ آباد میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس سلسلہ میں ۶ر دسمبر کو کانپور میں ہڑتال ہوئی۔

کانگریس

۳ر دسمبر کی رات کو ستیہ گرہ کونسل کا ایک جلسہ مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں ہوا جس میں پنڈت سری رتن شکل ایم۔ ال۔ اے کی اس کارروائی کی مذمت کی گئی جو انہوں نے میونسپل بورڈ کی ایگزیکیٹو افیسری حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ انکی امیدواری کی تائید کانگرس میونسپل پارٹی کے ممبر نہ کریں۔

ڈپرسڈ کلاس

ڈپرسڈ کلاس ایسوسی ایشن نے ایک ضروری جلسہ کر کے یہ طے کیا ہے کہ ڈپرسڈ کلاس کے میونسپل ممبران مسٹر ہری کشن ماتھر کو اپنا ووٹ دیں۔

جنگی امداد

نواب مسز ادا بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی پریسیڈنٹ آل انڈیا مستورات لیگ نے چیف سکریٹری گورنمنٹ یوپی سے ملاقات کی جس میں ہندوستان کے حفاظت کی فوری ضرورت اور جنگ میں گورنمنٹ کو پوری امداد دینے کے متعلق لوگوں کو تیار کرنے کے لئے صوبہ متحدہ کا ایک وسیع دورہ کرنے کی تجویز پر مشورہ ہوا۔

کرائسٹ چرچ کالج

پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج نے ان ۱۶ طالب علموں کے سرپرستوں کو پھر لکھا ہے کہ جنہوں نے اسٹرائک وغیرہ سے علیحدہ رہنے کا وعدہ نہیں دیا ہے کہ اگر وہ وعدہ کرنے کو تیار نہیں ہیں تو اپنے لڑکوں کو ہوسٹل سے اٹھالیں کیونکہ جو لڑکے اسٹرائک و پکٹنگ میں حصہ لیں گے ان کو وہ کالج میں نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔

اسٹوڈنٹ یونین

اسٹوڈنٹ یونین کانپور کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں کرائسٹ چرچ کالج کے معاملہ پر غور ہوا اور فیصلہ ملتوی کیا گیا۔

آل انڈیا اُردو کانفرنس

آل انڈیا اردو کانفرنس کے انعقاد کی تاریخیں ۲۵ و ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء مقرر ہوئی ہیں۔

مشاعرہ کی صدارت نواب جمشید علی خاں صاحب آف باغپت نے منظور فرمائی ہے۔

کانفرنس کے صدر کے نام کا اعلان اسی ہفتہ میں ہونے والا ہے

بیگم اعجاز رسول صدر مجلس استقبالیہ ڈپٹی پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل نے مجلس استقبالیہ کے آئندہ ہفتہ کے جلسہ میں شریک ہونے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

مجلس انتظامیہ کے ممبر بنا رہے ہیں آپ بھی مجلس استقبالیہ کی ممبری جلد قبول فرما کر اپنے فرض کو ادا کیجئے۔

انجمن آئینہ ادب

انجمن آئینہ ادب کا افتتاحیہ جلسہ ۴ر دسمبر ۷ بجے رات کو حلیم کالج میں بیگم اعجاز رسول ڈپٹی پریسیڈنٹ کونسل کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں آپ نے ایک پُر مغز اور مدلل تقریر میں اُردو کی اہمیت کو واضح کیا۔

دنگل

۷ر ۸ر دسمبر کو سرکاری انتظام سے پھول باغ میں ایک دنگل جنگی امداد کے لئے مسٹر گوپی کرشن ہانڈو کوتوال شہر کے زیر انتظام ہو رہا ہے جس میں ٹونی لیمرو آسٹریلین چمپین پنجاب کا مشہور پہلوان لال سنگھ اور کانپور کا شہرۂ آفاق پہلوان اودھا کی کشتیاں ہونگی۔ امید کی جاتی ہے کہ دنگل کے شوقین حضرات اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

شادی

کانپور کے کانگریسی لیڈر ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ال۔ اے، کے صاحبزادہ ڈاکٹر راجندر روہتگی کی شادی ناگپور کے ڈاکٹر راما شنکر جی دیتہ کی صاحبزادی کماری سرلا دیوی کے ساتھ ہوئی اس شادی کی خوشی میں ڈاکٹر صاحب نے ۴ر دسمبر کی رات کو ایک بڑے پیمانہ پر ڈنر دیا جس میں شہر کے ہر طبقہ کے حضرات نے شرکت فرمائی

سیٹیزن اخبار

سیوک لیگ کانپور کے زیر انتظام "سیٹیزن" نام سے ایک انگریزی پندرہ روزہ اخبار جاری ہوا ہے جس کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور بیرونجات کے لئے دو روپیہ آٹھ آنہ ہے اس کا پہلا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ کاغذ چھپائی ترتیب مضامین سب عمدہ ہیں اس کے ایڈیٹر مسٹر اے۔ بی۔ ال۔ اگسن ہوتری ہیں اس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں

(۱) سیوک معاملات کے بحث و مباحثہ کے لئے شہریوں کا ایک منتخب گروہ قایم کرنا۔

(۲) سیوک انسٹی ٹیوشنوں کی تعمیری نکتہ چینی کرنا اور اس کی مقبولیت کے لئے کام کرنا۔

(۳) کانپور کے شہریوں میں سیوک احساس اور ذمہ داری کی اسپرٹ پیدا کرنا۔

(۴) سیوک انسٹی ٹیوشنوں پر جمہوری اقتدار کے لئے کام کرنا۔

حسرتناک موت

کانپور کی عدالت کے مختار بابو کشوری لال عرصہ سے بیمار تھے آئندہ ہفتہ میں ایک دن ان کی حالت نہایت نازک ہوگئی مختار جی کی بیوی نے ان کی نازک حالت محسوس کر کے اپنے کوٹھے سے گر کر جان دے دی اس کے تھوڑی دیر کے بعد مختار صاحب کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور دونوں نعشیں ایک ساتھ اٹھائی گئیں۔ افسوس!

جلسۂ تعزیت

شیخ محمد عتیق صاحب کنوینر بساطخانہ کمیٹی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:- بساطخانہ کمیٹی کا ایک غیر معمولی جلسہ یکم دسمبر ۸ بجے رات کو حاجی زاہد حسین صاحب کے صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجویز منجانب صدر پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئی۔

"یہ جلسہ حاجی شیخ وزیر محمد صاحب (چھتری والے) کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالی سے دعا کرتا ہے کہ وہ ان کی رُوح کو اپنے دامن رحمت میں جگہ اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا کرے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج

ڈی۔ اے۔ وی کالج سوسائٹی کے ممبران کی کشمکش کے سلسلہ میں گذشتہ ہفتہ یہ خبر شائع کی گئی تھی کہ بعض ممبران نے ۲ر دسمبر کے جلسہ کو عدالت کے ذریعہ روکنے کی کوشش کی ہے مگر ہم کو بعد کو معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

ممبران سوسائٹی کے درمیان معمولی اختلافات ہیں جو عموماً ہر سوسائٹی میں ہوا کرتے ہیں۔

مسلم لیگ کا فیصلہ

۵ر دسمبر کو سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں میونسپل ایگزیکیٹو افیسری کے تقرر کے مسئلہ پر مسلم ممبران بورڈ کو پابند کرتے ہوئے اور چند شرایط کے ساتھ کل اختیارات مولانا حسرت موہانی کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ لیگ کے اس فیصلہ کے بعد مسلم ممبران بورڈ مولانا موصوف کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

ایگزیکیٹو افیسری

مُسلم لیگ کے فیصلہ کے بعد ایگزیکیٹو افیسری کے تقرر کے مسئلہ میں بہت کچھ تبدیلی ہوگئی ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ اب کون امیدوار کامیاب ہوگا جن امیدواروں کے نام اس وقت بورڈ کے سامنے آسکتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں کہ:-

(۱) پنڈت سری رتن شکل (۲) مسٹر ہری کشن ماتھر (۳) رائے بہادر رما کانت (۴) مسٹر ایس این سکسینہ (۵) ڈاکٹر شیو بہادر سکسینہ (۶) مسٹر شیخ احمد قدوائی (۷) سید اشفاق حسین (۸) مسٹر مصباح الدین۔

سبد گل

تہذیب جدید کی عنایت سے اب نفس پرستی اور عیاشی کے بھی نئے طریقے دریافت ہوگئے ہیں۔ اب نہ اغوا کی ضرورت باقی رہی ہے۔ اور نہ چھپے چوری آشنائی کی اب تو جو کچھ ہوتا ہے وہ ڈنکے کی چوٹ ہوتا ہے یعنی عیاش عورتیں پوری آزادی کے ساتھ آتش نفس کو بجھانے کے لئے اخباروں میں اشتہار دیتی ہیں اور عیاش نوجوان اپنا پہلو گرم کرنے کے لئے اخبارات کے کالموں سے دلالوں کا کام لیتے ہیں یہ ہے تہذیب جدید کی کرشمہ سازی۔

عیاش نوجوان اور عیاش لڑکیوں کیجانب سے جرمن اخبارات میں کیسے کیسے دلچسپ اشتہارات شائع ہو رہے ہیں۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اشتہار سے ہو سکتا ہے جو ایک عیاش لڑکی نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ یہ لڑکی اشتہار دیتے ہوئے اس طرح دعوتِ حُسن دیتی ہے:۔

"میں ایک سترہ سالہ نہایت حسین چنچل کنواری لڑکی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک بچہ کی ماں بن جاؤں۔ اس مقصد کے لئے مجھے ایک ایسے نازی نوجوان کی ضرورت ہے جو خوبصورت ہو اور تندرست ہو۔ درخواست کے ساتھ تصویر بھیجنا نہایت ضروری ہے۔"

اس دلچسپ اشتہار کو پڑھنے کے بعد آپ کو یہ مغالطہ نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ شادی کی درخواست ہے۔ شادی سے ان لوگوں کو کوئی تعلق نہیں صرف آشنائی کے لئے اس نوعیت کے دلچسپ اعلانات شائع ہو رہے ہیں۔

عیش پسند لڑکی کے اس اشتہار کے بعد اب ایک نازی نوجوان کے اشتہار کی بھی عبارت ملاحظہ فرمائیے یہ نوجوان ایک شوخ حسینہ کو اپنے پہلو کی زینت بنانے کے لئے یوں اشتہار دیتا ہے:۔

میں ایک نازی سپاہی ہوں۔ ۲۲ برس کی عمر۔ لمبا قد۔ نیلی آنکھوں اور سنہری بالوں والا۔ قبل اسکے کہ میں اپنی جان فوہرر اور اپنے ملک پر قربان کروں میں چاہتا ہوں۔ کہ کسی جرمن حسینہ سے تعلق پیدا کروں تاکہ دنیا میں اپنا جانشین چھوڑ جاؤں۔ جو میرے بعد میرے نام کو چمکائے۔

یہ اشتہار گیسٹاپو کے جریدہ "خواز نے کونس" میں شائع ہوا ہے۔ اس جریدہ میں اس قسم کے ایک دو نہیں سیکڑوں اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ نوجوان مرد لڑکیوں کی آشنائی کی دعوت دیتے ہیں۔ اور نوعمر لڑکیاں۔ نوجوان مردوں کو بدکاری کی ترغیب دیتی ہیں۔ ان حقائق سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔

ترکی اور برطانیہ میں تجارتی معاہدہ

لندن ۵ دسمبر۔ ترکی اور برطانیہ کے درمیان ایک نیا تجارتی سمجھوتہ ہوا ہے۔ دونوں ملکوں کی حکومتوں کو امید ہے کہ اس سے ان کی تجارت میں اضافہ ہو جائے گا۔ برطانیہ ترکی سے کچا مال خریدے گا۔ اور ترکی برطانیہ سے مصنوع سامان خریدے گا۔

بنگلور ۹ دسمبر۔ مسٹر ستیہ مورتی ڈپٹی لیڈر کانگریس اسمبلی (مرکزی) پارٹی نے مسٹر جناح کی ان تقریروں کے جواب میں جو انہوں نے دہلی میں فرمائی تھیں اور جنمیں کانگریس پر جا الزامات لگائے گئے تھے۔ ایک بیان اخبارات کے نام شائع کیا ہے۔

ادب لطیف

پریتم سے

از جناب عبدالغنی صاحب منظر بی۔ این۔ ایس۔ ٹی۔ سی اسسٹنٹ کابہٗ کانپور

سکھی آؤ چلو اس دلیش چلیں جہاں پریت بری کہی جاتی نہیں جہاں پریمی کو پاگل کہہ کر دنیا انگلی دکھلاتی نہیں پریتم ...... آؤ چلو دنیا سے دور ...... بہت دور ...... اس جگہ جہاں پریم کا ایک سنہرا سنسار ہو ...... جہاں پریم کی نرمل گنگا بہتی ہے ...... جہاں ہر تت پریم رس ٹپکا کرتا ہو ...... آؤ پریتم ...... اس دلیش چلیں ...... جہاں پریت کو لوگ برا نہ کہتے ہوں ...... جہاں پریمی کو پاگل کہہ کر پریشان نہ کیا جاتا ہو ...... پریتم کیا تم نہ چلوگے ...... نہیں نہیں ...... تم اس دلیش ضرور چلوگے جہاں پریم بھری ہوا چلا کرتی ہو ...... جہاں سدا پریم کا نیر برسا کرتا ہو ...... جہاں کی آگ وہ آگ ہو جسکو لوگ پریم کی آگ کہہ کر پکارتے ہوں اور بجائے جلانے وہ آگ پریمی کو ترپاتی ہو ...... پریتم ...... آؤ پریم کی گنگا کے اس پار ...... اس جیون نیا کو پریم کے پتوار سے کھیکر ...... ہنستے کھیلتے مشکلوں کا مقابلہ کرتے پریم ساگر کے اس پار ...... دنیا سے بہت دور بھاگ چلیں۔

پریتم آؤ اُس دنیا میں چلیں ...... جہاں کے لوگ پریمی ہوں ...... جہاں کی مٹی پریمی ہو ...... جہاں بنا پریم کوئی چیز نہ ملتی ہو ...... جہاں کے آکاش تارے چندرما سورج سب ہی پریم دیوتا کے نازک ہاتھوں سے بنے ہوں ...... پریتم اس دلیش چلو جہاں کے آکاش پریمیوں کے موافق ہوں ...... جہاں کے تارے پریمی کو پریم سے تکتے ہوں ...... جہاں کا چندرما اپنی من موہنی صورت میں ایک پریم کی مورت چھپائے ہوئے رہتا ہو ...... جہاں کا سورج پریمی کو پریم کی آگ میں جلاتا ہو ...... آؤ پریتم ...... اس سنسار میں چلیں جو پریم سے بنایا گیا ہو۔

آہ! اے پریتم ہم تم پریم کرتے ہیں ...... ہم تم پریم کی آگ میں جلتے ہیں ...... مصیبت سہتے ہیں اور ہنستے ہیں ...... لیکن نہ جانے کیوں اس پاپی دنیا والے ہم سے جلتے ہیں ...... ہمارے پاک پریم کو برا خیال کرتے ہیں ...... نہ جانے کیوں ...... یہ دو پریمیوں کو اپنا جیون پریم سے نہیں گذارنے دیتے ...... پریتم ...... کیا تم نے انہیں پریم کے مطلب پریمی لفظوں میں نہیں بتائے ...... کیا تم نے انہیں سچے پریم کا سبق نہیں دیا ...... پریتم ان کو بھی بتا دو پریم کیا چیز ہے ...... تاکہ یہ بھی ہماری طرح اپنے اُس پیارے پریتم کے سچے پریمی بن سکیں۔

---

۴۴ اور کیا وہ روتے وقت اپنی ماؤں کو تسلی دیتے ہوئے نہیں سنتے دنیا کہتی ہے۔ کلیم کی ماں پندرہ سال ہوئے کہ مرگئی۔ مگر کلیم ایسا ہرگز نہیں کہتا۔ میری ماں اب بھی زندہ ہے۔ اور اس وقت بھی میرے ساتھ ہے۔ یہ میری ماں ہے۔ جو بول رہی ہے یہ میری ماں ہے۔ جو میرے جسم و جان کا تعلق قایم رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہر گھڑی میری ساتھ رہتی ہے۔ میں جب خوشی سے پھولا نہیں سماتا تو میری ماں میرے دل میں بیٹھ کر میرے دل کو اچھالنے لگتی ہے۔ اور میں جب مغموم ہو کر رونے لگتا ہوں تو میری ماں میرے لئے آنسو بنکر میری آنکھوں سے ٹپکنے لگتی ہے۔ میری ماں! آہ! میری حیات کی جوہر! میرے قلب کی سکون جاوداں"

عالم نسواں

عورت ماں بننے کے بعد عورت نہیں رہتی!

از جناب محمد نصیر الدین صاحب

معاصر ادب لطیف نے "ماں" کے عنوان سے ایک افسانہ نما مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں ماں کے بارے میں وہ پاکیزہ اور بلند تخیل پیش کیا گیا ہے جس کو ماں کی صحیح تعریف کہا جا سکتا ہے۔ ہم اس مضمون کا سب سے اہم حصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں:۔

کلیم نے کہا: "ماں عورت سے بہت زیادہ بلند ہستی ہے۔ عورت ماں بننے کے بعد عورت نہیں رہتی۔ وہ اپنے بچہ کی محافظ اپنے شوہر کی امانت دار اور ہمارے آنے والے کل کی معلمہ ہو جاتی ہے۔ ماں ہونے کے بعد بھی جو عورت عورت بننا یا رہنا چاہتی ہے۔ وہ میری نظروں میں اس جلے ہوئے سگریٹ کی راکھ کے برابر بھی نہیں۔ عورت کی نسائیت اُسی وقت فنا ہو جاتی ہے۔ جب اس کے پیٹ سے بچہ باہر آتا ہے۔ اس انقلاب کے بعد وہ اس دنیا کی نہیں رہتی اور نہ دنیا اس کے لئے باقی رہتی ہے۔ وہ عالم بالا کی ایک مقدس ہستی ہو جاتی ہے۔ جس کی تمام رنگینیاں اور لطافتیں کھنچ کر بچہ کی ایک ننھی سی جان میں چلی آتی ہیں۔ بچہ اس کی کائنات ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیا تم کو ان عورتوں کو دیکھکر نفرت نہیں معلوم ہوتی۔ جو بچوں کی ماں ہونے کے باوجود اپنے بکھرے ہوئے حُسن کو طرح طرح سے جمع کرکے ہر جگہ جوان چھوکریوں کے ساتھ سینہ تانے پھرتی ہیں۔ میں تو ایسی عورتوں کے ہر بناؤ میں معصوم بچہ کی ایک چیخ پنہاں دیکھتا ہوں۔ ایسی عورتیں زیادہ تر "تاتاریخ" قسم کے گھرانوں میں دیکھی جاتی ہیں۔ جہاں فیشن پرورش پاتا ہے۔ بچوں کے لئے انائیں ماماتیں رکھ لی جاتی ہیں۔ اور سمجھ لیا جاتا ہے کہ بچہ کی پرورش کے فرض سے سبکدوشی حاصل ہوگئی۔ بچے کو فاقہ پر فاقہ کرایا جاتا ہے کہ ڈبے کے دودھ کا عادی ہو۔ مگر اس غریب کو اس کا پیدائشی حق نہیں دیا جاتا کہ پستان خراب ہو جائیں گے۔ میاں ایسی ماؤں کی طرف سے مسکین صورت بنا کر جواب دیتے ہیں: "بیگم کے کافی دودھ نہیں ہوتا" میں کہتا ہوں۔ لاکھ میں ایک ہی عورت ایسی ملے گی جسکی پستان میں اس کے بچے کے لئے کافی دودھ نہ ہوتا ہو۔ ورنہ ہر عورت جس کے بچہ ہوتا ہے اس کے لئے فطرت اس کے پستانوں میں کافی دودھ اُتارتی ہے۔ رام سروپ نے اپنے سگرٹ کو پھینک کر کہا۔ بس بس یار تم نے بچہ دودھ کی بھرمار سے فضا کو مکدر کر دیا۔ یہ عورت بھی عجیب چیز ہے۔ کلیم نے فوراً ٹوک کر کہا۔ یہ نہ کہو کہ عورت عجیب چیز ہے۔ بلکہ ماں عجیب چیز ہے۔ ——

—— میں سوچتا ہوں کہ اگر ماں نہ ہوتی۔ تو ہم آج دنیا میں کس طرح زندہ رہتے! میری مُراد اصلی ماں سے ہے۔ ان نقلی قسم کی ماؤں سے خدا بچائے۔ یہ تو نام کی ماں ہیں۔ جن کے گرم اور نازک سینوں سے معصوم بچوں کے ہونٹ آجتک مس ہی نہیں ہوئے۔ ایسی عورت بچہ اور بچہ کی محبت کو کیا جانے۔ جس کے سینہ نے آجتک اپنے خون سے گرم گرم دودھ کا دھارا بنا کر اپنی اولاد کو نہ پلایا ہو۔ ماں اور بچہ کی محبت کا پودا اس دودھ سے سینچا جاتا ہے۔ جب ماں اپنا خونِ جگر اپنی اولاد کو پلاتی ہے۔ تب اولاد اپنے خون کے اندر ماں کی محبت کو جوش مارتے ہوئے محسوس کرتی ہے۔ ایسی مائیں اپنی اولاد کے لئے جان دے اور لے سکتی ہے اور ۵

بچوں کی دنیا

تمباکو کے نقصانات

اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف نوجوان بلکہ نابالغ لڑکوں میں بھی بڑی تیزی کے ساتھ تمباکو نوشی کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ لہذا تمباکو کے نقصانات کے متعلق چند مغربی آراء ماہر فن ڈاکٹروں کی ذیل میں درج کرکے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ شاید وہ اس سے سبق حاصل کرکے اس نقصان دہ چیز کو نہ استعمال کریں:۔

آلیور ڈبلیو ہومز اے جواں مردو! میں تمہیں ہرگز یہ رائے نہیں دیتا کہ تم اپنی زندگی کے پھولوں کو دھوئیں سے ناپاک کرو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمباکو کا دھواں دل پر اپنا اس قدر گہرا اثر پیدا کرتا ہے جو تمہارے قیاس میں بھی نہیں آ سکتا۔

ڈاکٹر ہاتھرن تمباکو پینے والوں اور کھانے والوں کی رنگت خراب اور قابل نفرت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جگر اپنے عمل سے قاصر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر اکمن تمباکو اعصاب اور دیگر اعضاء قوے کیا آواز تک کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

مس ڈکسن جتنے دیوانوں کا میں نے علاج کیا وہ تمباکو کے باعث دیوانے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر سے تمباکو کے استعمال کا دماغ پر وہ اثر پڑتا ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے مجکو اتنی کثرت سے مثالیں یاد ہیں کہ بڑے بڑے زبردست آدمی اس کے استعمال کرنے سے خاک میں مل گئے ہیں لہذا میں تمہیں بہ منت نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ جو گورنمنٹ اور ملک کے خادم بننے والے ہو ہرگز اس آتشی سانپ کو کبھی منہ نہ لگانا۔

ڈاکٹر رشس تمباکو سے آواز اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ گانے والے بعد میں اس کو زہر سے کم نہیں جانتے۔

ڈاکٹر ہیگ تمباکو مرگی کا خوفناک باعث ہے اور اعصابی امراض کی تو جڑ ہے۔

ڈاکٹر چارلس تمباکو کھانا اور پینا مرگی اور سکتہ کے بڑے بھاری باعث ہیں۔

ڈاکٹر سنال مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ محنت اور برداشت کی طاقت تمباکو کے استعمال سے بالکل ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر کلیر میں نے کوئی شخص نہ دیکھا کہ جسکے والدین تمباکو استعمال کرتے ہوں اور اس کے اعصاب و ذہن کمزور نہ ہوں۔

ڈاکٹر ولیم پارکر تمباکو نوش بیمار ہوں تو ان کو جلد آرام نہیں ہو سکتا ایسے اشخاص متعدی امراض سے بہت جلد مر جاتے ہیں اور یہی حال ان کا ہوتا ہے جو اسے کھاتے ہیں۔

ڈاکٹر چمل نوجوانو دیکھنا تمباکو کو ہاتھ نہ لگانا ورنہ زندگی وبال جان ہو جائے گی اور زندہ درگور ہو جاؤ گے۔

ڈاکٹر ناکس امریکہ کی فوج سے جس قدر سپاہی مرض دل کی وجہ سے ملازمت سے خارج کئے گئے وہ سب کے سب تمباکو نوش تھے۔

البرٹ سمس امریکہ میں اس وقت، لاکھ پاگل ہیں جس میں ۸۵ ہزار صرف تمباکو کی بدولت ہیں۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کی زبان

دہلی کے ایک اجتماع پر ہم کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ ہندوستان کا ایک طبقہ فلمی صنعت کو بھی ہندی اور اُردو کے جھگڑے میں مبتلا کرکے اس انڈسٹری کو تباہ اور برباد کر دینا چاہتا ہے۔ اور اس کوشش میں لگا ہوا ہے۔ کہ وہ فلمسازوں کی غلط رہنمائی کرکے اس صنعت کو بھی فرقہ وارانہ جھگڑوں کا مرکز بنا دے۔

یہ چیز پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ تمام قطعی ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ جن میں خواہ مخواہ ہندی ٹھونسی جاتی ہے یا جن میں فارسی ادب کو ٹھونسنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پربھات کی سریندری لاجواب تصویر ہونے کے باوجود صرف اس لئے ناکام ہوئی کیونکہ اس میں خواہ مخواہ ہندی ٹھونسی گئی ہے۔

ہندوستانی فلموں کی زبان وہی زبان ہو سکتی ہے۔ جو روزمرہ بولی جاتی ہے۔ تاکہ اسے ہندوستان کا اعلےٰ اور ادنےٰ ہر ایک طبقہ سمجھ سکے۔ نیو تھیٹرس اور منروا کی مثال اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ان دونوں فلم کمپنیوں کی کامیابی کے جہاں دوسرے اسباب ہیں وہاں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ان فلم کمپنیوں نے زبان کے معیار کو کبھی نہیں گرنے دیا۔ بمبئی ٹاکیز نے بھی ہمیشہ زبان کا خیال رکھا ہے۔ ہم اُردو اور ہندی کا جھگڑا پیدا کرنے والوں سے گزارش کریں گے کہ وہ فلم کمپنیوں پر رحم کریں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہندوستانی فلموں میں اُردو اور ہندی کا جھگڑا شروع ہوگیا تو یہ صنعت چند روز میں تباہ اور برباد ہو جائے گی۔

---

۵ ان کی اولاد بھی اپنی ماؤں پر قربان ہو جانے میں اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ ماں جب سادہ لباس پہنکر ڈھیلے ڈھیلے قمیص سے اپنے بھرے بھرے سینہ کو چھپا کر بچہ کو گود میں لیتی ہے اور اس کے سُرخ سُرخ اور موٹے موٹے گالوں کا پیار لیتی ہے تو اس وقت رام سروپ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اس ماں کے چہرے پر کھیلنے والے نور کے اندر حیا مسکرا رہی ہے۔ بچہ ماں کو دیکھکر کیسا بے قرار ہو جاتا ہے اور کس طرح ہمک ہمک کر اس کی گود میں جانا چاہتا ہے؟ ماں بچہ کو دیکھکر کتنی وارفتہ ہو جاتی ہے۔ اور کیسی بے چینی سے اسے اپنے سینہ سے چپٹا لیتی ہے؟ تم نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ بچہ کا جسم اس ہڈیاں اس کے گوشت پوست الغرض بچہ کا ہر عضو، بال سے لیکر ناخن تک ماں کے گرم گرم خون سے بنا ہے۔ بچہ جب تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ تو ماں ہی بچہ کے لئے سانس بھی لیتی ہے اور ماں ہی کا دل بچے کے لئے بھی دھڑکتا ہے۔ اس وقت ماں اور بچہ کی رُوح بھی ایک ہوتی ہے ماں بچہ پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ اپنے کل سے ایک جز علیحدہ کرتی ہے۔ پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ان دونوں میں کتنا گہرا لگاؤ ہوگا؟ ہمارے جسم میں دوڑنے والا خون ماں کا ہے اور جب تک یہ دوڑتا رہے گا۔ ہمارے سینہ میں ماں کی محبت اُمنڈتی رہے گی۔ ہمارے خون کا ہر ذرہ ماں ماں پکارتا رہتا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی اور سیاہ قلبی ہے کہ ہم اس آواز کو سُن نہیں سکتے۔ یا اگر سنتے ہیں تو سُن کر کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم جہاں ہوتے ہیں وہاں ہماری مائیں ہوتی ہیں۔ وہ ہماری خوشیوں میں ہمارے ساتھ ہنستی ہیں۔ اور ہمارے غم میں ہمارے ساتھ روتی ہے۔ ہماری مائیں مرتی نہیں۔ بلکہ زندہ رہتی ہیں اور ہم جب مرتے ہیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ مرتی ہیں۔ رام سروپ لوگ کتنا غلط کہتے ہیں کہ ان کی مائیں مرگئی ہیں۔ کیا وہ اندھے ہیں یا بہرے ہیں جو ایسا کہتے ہیں؟ کیا وہ روز آئینہ دیکھتے وقت اپنی ماؤں کو نہیں دیکھتے ۴۴

اقوالِ زریں

کتنے مفلس ہیں وہ لوگ جو سرمایۂ قناعت سے محروم ہیں۔

احمقوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

زندگی ایک سلیٹ کی مانند ہے، جس پر ہمارے تمام گناہوں کی فہرست لکھی جاتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پشچاتاپ کے اسفنج سے ہم سلیٹ کا ایک حصہ صاف کر دیتے ہیں لیکن اس جگہ کو پُر کرنے کے لئے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں، اور تمام عمر اسی خانہ پُری میں برباد ہو جاتی ہے اور صاف کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

کبھی بیکار نہ رہو، کیونکہ بدی بہت آسانی سے اس روح میں اتر آتی ہے جو شغل سے خالی رہتا ہو۔ (جرمی ٹیلر)

ہماری سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ ہر دفعہ گر جانے کے بعد پھر اٹھ جانے میں ہے۔ (گولڈ سمتھ)

کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو اپنے ساتھ کام کرنے کا سنہری موقعہ نہ لاتا ہو۔ ایسا موقعہ جو شاید اس دن سے پہلے کبھی نہ آیا ہو اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی نہ آئے۔ (برلیگ)

موجِ تبسم

افسر:- (کانسٹبل سے) "کیا یہ صحیح ہے کہ تم نے ایک نوجوان حسینہ کی موٹر کار کو روکا اور یہ جانتے ہوئے کہ اس کے پاس لائسنس نہیں ہے، اسے چھوڑ دیا؟"

کانسٹبل:- "جی ہاں!"

افسر:- "تم نے ایسا کیوں کیا؟"

کانسٹبل:- اس لئے کہ اس لڑکی کے کہنے کے مطابق مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اپنا لائسنس گھر بھول آئی تھی"

افسر:- "ممکن ہے ایسا ہو لیکن تم پر ایسا یقین کیونکر کیا جا سکتا ہے"

"سُناؤ بیٹا کالج کی تمام کتابیں خرید لیں"

"نہیں جی دو کتابیں نہیں ملیں یہ امریکہ کی طبع شدہ ہیں اور مارکیٹ میں نہیں ملتیں"

"تو اب کیا کیا جائے؟"

"آپ مجھے پاسپورٹ بنوا دیں، جا کر لے آؤں"

ہوٹل کا مہمان:- ذرا مجھے اس میز سے چٹنی تو بڑھا دیجئے۔

نووارد:- (منہ بنا کر) خانساماں سے کہئے۔

ہوٹل کا مہمان:- معاف کیجئے۔ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی۔

نووارد:- کیا آپنے مجھے خانساماں سمجھ لیا تھا؟

ہوٹل کا مہمان:- نہیں، ایک شریف آدمی۔

دلچسپ معلومات

مرد اور عورتیں ایک حمام میں سب ننگے

دنیا میں ایک ایسا بھی ملک ہے جہاں عورتیں اور مرد حمام میں پہنچنے کے بعد بالکل مادر زاد برہنہ ہو جاتے ہیں۔ عورتیں مردوں کے سامنے بے تکلف ہو کر نہاتی ہیں اور مرد عُریاں حالت میں بغیر کسی خیال کے عورتوں کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔

وہ ملک جہاں بے حیائی عام ہے جاپان ہے۔ جاپان کے حمام بہت زیادہ مشہور ہیں۔ چنانچہ جب ایک ہندوستانی سیّاح ٹوکیو پہنچا اور اس نے وہاں کے حمام میں قدم رکھا تو وہاں ایک نیا منظر دکھائی دیا۔ خوبصورت عورت نہایت بے تکلفی سے مردوں کے برہنہ ہو کر نہا رہے تھے۔ اس سیّاح کا بیان ہے کہ اگر کوئی شرمیلا شخص اس حمام میں دوسروں کے سامنے ننگا ہونے اور نہانے سے پرہیز کرتا ہے۔ تو اسے غیر مہذب خیال کیا جاتا ہے۔ گویا جاپان کی تہذیب ہی یہ ہے کہ عورتیں اور مرد مادر زاد برہنہ ہو کر نہائیں

جاپان میں ٹوٹی ہوئی گڑیا پھینک نہیں دی جاتی بلکہ اُسے کسی مدرسہ کے کھیل کے میدان میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

بادیاں کے باشندے پیار کرنا نہیں جانتے اگر پیار کرنے کی نوبت آ ہی جائے تو وہ اپنی ناک ایک دوسرے سے رگڑتے ہیں۔

افسانہ

شعلۂ شباب

از جناب محمد امین صاحب اشرف پوری

گذشتہ سے پیوستہ

تم نے مجھے جیت لیا—!" جوالا بولا چندر کرن کے بہتے ہوئے آنسو رک گئے، جذبات سے مغلوب ہو کر باہیں جوالا کے گلے میں ڈال دیں۔!

جوالا کو ایسا محسوس ہوا — وہ نرم اور گداز باہیں پھولوں کی مالا سے کہیں بڑھ کر سُندر ہیں جو شادی کے وقت دلہن کے ہاتھ سے دولہا کے گلے میں ڈالی جاتی ہے—!

"رانی" وہ بولا!

"سوامی" شیریں آواز میں بولی

دونوں نے ایک دوسرے کو بغور دیکھا—!

"پھر کب ملوگے؟"

"کل رات کو تمھیں بیاہ کر لے جاؤں گا، تمھارے پتا نے میری درخواست منظور کر لی ہے—!"

چندر کرن ہنس پڑی۔ آسمان پر ستارے مسکرا رہے تھے چاند ایک بدلی کے نیچے چھپ کر جھانک رہا تھا۔ دونوں مسکراتے ہوئے جدا ہو گئے۔ کل آنے والی رات کے انتظار میں—!

صبح ہوئی دن نکلا۔ گاؤں کے ہر ایک کی زبان پر تھا کہ جوالا کا بیاہ پڑوس کے گاؤں میں پورن کے گھر ہو گا—! جوالا کے باپ نے سُنا تو بولا

یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ پورن سنگھ ہمارا چاہ رہی۔ پھر جے سنگھ کو زبان دے چکا ہوں بات طے ہو چکی ہے۔ تمھیں باپ کا حکم ماننا ہو گا—!"

"میں نے پورن کو وچن دیا ہے، اور چندر کرن کو—!" وہ رک گیا۔

"دہرم سنگھ بات کا پکا ہے۔ تمھاری باتوں میں آ کر آن کو بٹہ نہیں لگا سکتا" غصے سے کہتے ہوئے باہر نکل گیا—! جوالا کانپ رہا تھا جیسے کسی نے آناً فاناً اُس کی اُمیدوں کی لہلہاتی ہوئی کھیتی پر بجلی گرائی گئی تھی—! اُس نے دیکھا وہ پنگھٹ کے کنارے چندر کرن سے کہہ رہا تھا—!

"چندر کرن تم نے مجھے جیت لیا—!"

"سوامی—!" کہتے ہوئے کسی کا باہیں گلے میں ڈالنا۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ خوبصورت باہیں اب بھی اُس کے گلے میں حمایل ہیں اُس کے قلب و جگر کو گرما رہی تھیں—!

"میں اس سے بیاہ نہیں کر سکتا، پتا جی نے جے سنگھ کے بات طے کی ہے ان کے نام کو بٹہ لگے گا" کہتے ہوئے کانپ اٹھا۔

باپ کی عادت سے خوب واقف تھا۔ محبت اور فرض میں کشمکش ہو رہی تھی۔ آنکھوں کے آگے دو تصویریں گھوم رہی تھیں۔ چندر کرن کا پھول سا مکھڑا اور باپ کا غصہ سے سُرخ چہرہ!

"پھر کب ملوگے؟"

"کل—! وہ چونک پڑا

"تمھیں باپ کا حکم ماننا چاہیئے" ضمیر نے کہا،

"مجھے ان کا حکم ماننا ہو گا" افسردہ ہو کر بولا بنسری لے کر اُسی دن نامعلوم جگہ پر چلا گیا—!

چندر کرن کسی کا انتظار کر رہی تھی۔ دیا جلا کر منڈیر پر رکھ دیا—! جوالا کے لئے—! جسے دیکھتے ہی اپنی چندر کرن کے پاس چلا آئے—! وہ کھڑی رہی جوالا کے انتظار میں

لوگوں نے سُنا قرب و جوار میں جوالا کا کچھ پتہ نہ تھا۔ دہرم سنگھ نے چاروں طرف ڈھونڈا مگر اس کا کچھ سُراغ نہ ملا—!

چندر کرن یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ آئے گا—ایک رات! پنگھٹ پر گئی پھیرے کرتی، اسے ایسا محسوس ہوتا جیسے اُس کا جوالا وہاں بنسری بجا رہا تھا رسیلے لے میں—! چاروں طرف دیکھتی کنارے پر کھڑی ہو کر جوالا کو پکارتی—! جہاں ایک دن اُس نے چندر کرن کے دل میں محبت کی چنگاری ڈالی تھی۔

ہونٹوں کی امرت رس پلایا تھا—! کئی دن اور کئی راتیں انتظار میں گذر گئیں۔ ایک شام جبکہ وہ پنگھٹ سے لوٹ کر آ رہی تھی جوالا کے تصوّر میں کھوئی ہوئی—! شام کے دھندلکے میں اُس نے دیکھا جیسے جوالا کھڑا تھا۔ اُسے بلا رہا تھا۔ چندر کرن ٹھکرا کر گر پڑی گگری اُچھل کر دور جا پڑی—! اسے ایسا محسوس ہوا جیسے آج بھی جوالا نے اُسے تھام لیا ہے، گرم گرم بازوؤں پر—! دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ گھر لوٹ کر آئی دیا جلا کر چھت پر چڑھ گئی لوگوں نے تعجب سے منڈیر کو دیکھا۔ دیئے کی لَو کے ساتھ ایک شعلہ بھڑکا۔ جس کے ساتھ اونچے اونچے شعلے بھڑک اُٹھے۔ چندر کرن نے کپڑوں کو آگ لگا لی، تھوڑی ہی دیر میں جل کر راکھ ہو گئی، جلتا ہوا دیا ہمیشہ کے لئے گُل ہو گیا۔ چندر کرن جوالا سے جا ملی اس طرح شعلۂ شباب کا خاتمہ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اب بھی پنگھٹ کے کنارے

رات کے وقت بنسری کے مدھ
بھرے گیت سنائی دیتے
ہیں—! ناچنے کی آواز
بھی آتی ہے—!
اور اندھیری
راتوں کو
ایک
شعلہ بھڑکتا ہے
اونچی
منڈیر پر—!

روس اور امریکہ میں دوستانہ تعلقات

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ مسٹر ویلز نے کل پریس کانفرنس میں بتلایا کہ مسٹر سمنر ویلز نے مونسیوار لنکی روسی سفیر متعینہ واشنگٹن سے جو بات چیت کی تھی وہ دوستانہ تھی اور تعمیری تھی۔

مسٹر ویلز نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ روس کے ساتھ سیاسی بات چیت کا سلسلہ جاری رہیگا آپ نے تجارتی تعلقات بہتر ہونے کی بھی امید ظاہر کی۔ اس ملاقات کا یہ مقصد تھا کہ امریکہ اور روس کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات میں جن باتوں پر اختلافات ہیں انکو دور کیا جائے۔ اس بات چیت کے نتیجہ کے طور پر ولاڈی واسٹک میں امریکہ نے اپنا سفارت خانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دریافت کرنے پر آیا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ روس کے ساتھ امریکہ کی تجارت بڑھ جائے گی۔ مسٹر ویلز نے اس کا "ہاں" میں جواب دیا۔

ہندوستان میں فوجی بھرتی کی اسکیم

دہلی ۲۹ نومبر۔ ہندوستانی فوج میں بھرتی کا دوسرا درجہ طے کر لیا گیا یعنی ایک لاکھ جدید اشخاص فوج میں بھرتی کرلئے گئے ہیں۔ لہذا اب تیسرا اقدم اٹھایا جا رہا ہے جسکی رو سے تقریباً ۱ لاکھ مزید اشخاص فوج میں بھرتی کئے جائینگے جو موجودہ اسلحہ جنگ سے بخوبی مسلح اور قواعد جنگ سے اچھی طرح واقف کئے جائیں گے۔

ہٹلر کو موت کا خوف

لندن ۴ دسمبر۔ ایک فرانسیسی نامہ نگار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ہٹلر جب کبھی فرانس جاتا ہے تو اسکو موت کا خطرہ لگا رہتا ہے وہ ہمیشہ ایک ہتھیار بند گاڑی میں سفر کرتا ہے اور اس کی روانگی سے دو روز پہلے سپاہیوں یا ڈی گارڈ آگے جاتے ہیں اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ فرانسیسی ہوٹلوں کا اعتبار نہیں کرتے بلکہ وہ نہایت محفوظ سرنگوں کو منتخب کرتے ہیں اور وہیں ٹھہرایا جاتا ہے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت

الہ آباد ۵ دسمبر۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت سابق وزیر لوکل سلف گورنمنٹ و حفظان صحت یو پی کو آج صبح ۸ بجے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس الہ آباد نے آنند بھون میں زیر دفعہ ۱۲ ڈیفنس آف انڈیا رولز گرفتار کر لیا اور نینی سنٹرل جیل پہنچا دیا۔ انکی گرفتاری کے وقت بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور آچاریہ کرپلانی آنند بھون میں موجود تھے۔ ڈاکٹر کاٹجو سابق وزیر قانون یو پی کو نینی جیل الہ آباد سے فتحگڑھ سنٹرل جیل کو منتقل کر دیا گیا۔

لندن پر ہوائی حملہ

لندن ۵ دسمبر۔ گو گزشتہ رات (بدھ) کو نازی ہوائی جہازوں نے مڈلینڈ کے بہت سے علاقوں پر بمباری کی۔ لیکن اب تک جو خبریں ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ ایک پولیس اسٹیشن، ایک چوکی اور ایک گرجا گھر کو بھی نقصان پہنچا جبکہ مڈلینڈ کے ایک شہر پر بمباری کی گئی۔ لیکن حملہ زیادہ دیر تک نہیں رہا۔ آج دوسری رات تھی کہ پھر لندن میں آدھی رات سے پہلے ہی خطرہ کی گھنٹی بج گئی۔ رات کے ابتدائی حصہ میں بڑے زور سے توپیں چلیں اور ایک علاقہ میں ایک سکول برباد ہو گیا اور قریب ہی چند اشخاص زخمی ہو گئے۔

برطانیہ سے فرانس کا پروٹسٹ

میڈرڈ ۵ دسمبر۔ مارسلز پر بمباری کے خلاف حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ سے جو پروٹسٹ کیا تھا اس کا حکومت برطانیہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ رسید بھیجدی ہے اور لکھ دیا ہے کہ تحقیقات کے بعد جواب دیا جائے گا۔

سابق وزیر اعظم اڑیسہ گرفتار

کٹک ۴ دسمبر۔ شری وشوناتھ داس سابق وزیر اعظم اڑیسہ آج سہ پہر کو سول سکریٹریٹ کے سامنے جنگ کے خلاف نعرے لگا کر ستیاگرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ انھیں پولیس کی موٹر کار میں تھانے پہنچا دیا گیا۔

فوج کے لئے رائفلوں کی ضرورت

نئی دہلی ۴ دسمبر۔ آج ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ "اسلحہ کے دوکانداروں کے پاس مختلف قسم کے ہتھیاروں کا جو ذخیرہ جمع ہے اسے واپس لینے کا حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ فوجی ضروریات اور وجوہات کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے، چنانچہ رائفلیں مختلف قسم کی بندوقیں پستول اور ریوالور اور ان کی گولیوں کا ذخیرہ اسلحہ کے دوکانداروں سے واپس لے لیا جائے گا۔ انتظامی سہولت کے پیش نظر حکومت ہند نے دوکانداروں سے ہتھیار واپس لینے کا صوبجاتی حکومتوں اور انکے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں پولیس کمشنروں کو اختیار دینے کا فیصلہ کیا ہے غیر معمولی گزٹ میں فوراً اس بارے میں ایک اعلان شایع ہو رہا ہے۔ کیونکہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جن ہتھیاروں اور گولہ بارود کی ضرورت نہیں ہو گی وہ دوکانداروں کو واپس کر دیا جائے گا۔

اطالوی قلعہ پر یونانیوں کا قبضہ

لندن ۵ دسمبر۔ یونان کے تازہ بیان میں بتلایا ہے کہ یونانی فوجوں نے پرمیٹی میں اطالوی قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بہت اہم مقام ہے۔ اس علاقہ میں یونانی فوجوں نے کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ساحلی علاقہ اطالوی فوجوں کے لئے خطرناک ہو گیا ہے۔ یونانی فوج سانٹی کرانٹا سے سارا کی طرف بڑھ رہی ہے۔

ریاستی وزیروں کی کمیٹی کا اجلاس ختم

بمبئی ۵ دسمبر۔ ریاستی وزیروں کی کمیٹی کا سہ روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا، تین دن میں مختلف مضمون پر رزولیوشن پاس ہوئے جو امداد جنگ حقوق رعایا، نابالغ راجکماروں کی تعلیم تربیت اور جنگ کے متعلق ریاستوں میں بیمہ کا قانون بننے کے متعلق تھے۔ آخری معاملہ میں جو سب کمیٹی بنائی گئی تھی اسکی رپورٹ منظور کر لی گئی۔

سر سکندر حیات خاں کا بیان

لاہور ۲۹ نومبر۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندے کے انٹرویو کرنے پر کہا کہ کانگریس اسمبلی پارٹی کے اس فیصلہ پر کہ اس نے پنجاب اسمبلی سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے ذاتی اور سیاسی دونوں بنیادوں پر اختلاف ہے، وسیع تر قومی بنیاد پر بھی میرا نظریہ بالکل صاف ہے کہ یہ فیصلہ ان حلقوں کے مفاد کے خلاف ہے جن کے وہ ایوان میں اس صوبہ میں اور ملک میں نمائندگی کرتے ہیں۔

بحر الکاہل میں احتیاطی تدبیریں

کینبرا ۲۹ نومبر آسٹریلیا کی اسمبلی میں وزیر خارجہ سر فریڈرک سٹوارٹ نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ اگر جاپان نے کوئی خطرناک پالیسی اختیار کی تو برطانیہ اور آسٹریلیا بحر الکاہل میں برطانیہ اور سلطنت کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کرینگے۔ آپ نے بتلایا کہ برطانیہ نے جاپان کو ہر طرح سمجھایا ہے کہ برطانی پالیسی سے اس کے مفاد کو ٹکر لینے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

مہاتما جی اور مولانا آزاد میں ملاقات

واردھا ۳۰ نومبر۔ مولانا ابو الکلام آزاد صدر کانگریس نے آج مہاتما گاندھی سے دو گھنٹے سے زیادہ بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ عام صورت حالات پر گفتگو ہوئی۔

روس بلقان میں امن برقرار رکھنے کے حق میں

زیوریچ۔ ۲۸ نومبر۔ استنبول سے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ درۂ دانیال کو پار کرکے ایشیائے کوچک کے راستہ فلسطین اور مصر پر حملہ کرنے کی اگر کوئی اسکیم تیار کی گئی تھی تو وہ روس کی مخالفت کی وجہ سے ترک کردی گئی ہے۔ نامہ نگار کی رپورٹ سے روس اور جرمنی کے درمیان بات چیت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ ماسکو نے محوری طاقتوں کے ساتھ بہ حیثیت ایک گروہ بات چیت کرنے سے انکار کردیا ہے اور موسیو مولوٹوف نے صرف ان مسائل تک بات چیت کو محدود رکھا جن کا تعلق جرمنی اور روس سے ہے۔ مشرق قریب اور وسط ایشیا کے مسئلہ پر کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔ موسیو مولوٹوف نے یہ واضح کردیا کہ علاقہ دانیال میں اور کالے سمندر وں سے ملے ہوئے ملکوں میں موجودہ پوزیشن برقرار رکھی جائے۔ ماسکو نے ٹکڈم سے کوئی سروکار نہیں رکھا جو کہ اصل میں جرمنی اٹلی اور جاپان کے درمیان ایک معاہدہ ہے۔ حکومت روس نے ماسکو میں چینی وزیر کو یقین دلایا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شک کی امداد جاری رہے گی۔ موسیو مولوٹوف نے ماسکو آستانہ ہی اس خبر کی تردید کردی تھی کہ روس اور جاپان کے درمیان کوئی معاہدہ ہونے والا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ روس چین کی امداد بند کردے گا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس اور برطانیہ کے تعلقات گو سرد پڑے ہوئے ہیں لیکن روس اپنی غیر جانبداری برقرار رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

سیامی فوجوں کا حملہ

لندن ۲۸ نومبر۔ وشی سے خبر ملی ہے کہ سیام کی فوجوں نے انڈو چائنا کے صوبہ کمبوڈیا پر حملہ کردیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیامیوں نے سرحد کے پاس ایک دریا پر پل بنانے کی کوشش کی۔ انکو تین دفعہ پیچھے ہٹایا گیا۔ سیامیوں نے ایک گاؤں پر مشین گنوں سے فائر کئے لیکن بنگ کوک میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

ٹوکیو سے خبر ملی ہے کہ متعدد سیاہی زخمی ہوگئے۔ جب کہ آج فرانسیسی ہوائی جہازوں نے مشرقی سرحد کے ایک علاقہ پر بمباری کی سیامی ہوائی جہازوں نے انکو بھگادیا۔

سندھ اسمبلی میں اتحاد واتفاق

کراچی ۲۷ نومبر۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس ہوا اور پانچویں سرکاری بل ایک گھنٹہ میں پاس ہوکر قانون بن گئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ۲ وزیروں اور اسمبلی کے دوسرے دس ممتاز ممبروں پر مشتمل جو مصالحت کار کمیٹی مقرر کی تھی اس میں بحث ہونے کے بعد یہ بل پہلے ہی منظور کرلئے گئے۔

جھکنے سے سخت درد ہوتا تھا

کمر کے درد نے ۳۱ سال کی عمر میں بوڑھا بنادیا

یہ ۳۱ سالہ شخص گردوں میں تکلیف کے باعث قبل از وقت ہی بوڑھا ہوگیا۔ جبکہ اسے اپنی زندگی کے بہترین سال گذارنے چاہئیں تھے۔ ذیل میں اس نے یہ بتایا ہے کہ کس طرح کروشین کے استعمال سے مہینوں کے درد کے بعد اسے صحت حاصل ہوئی۔

"میں گردوں کی تکلیف کے باعث دس ہفتہ سے ہسپتال میں داخل تھا۔ اور جب میں ہسپتال سے گھر آیا تو میں اپنے آپ کو بوڑھا محسوس کرنے لگا حالانکہ میری عمر اسوقت صرف ۳۱ سال کی تھی۔ اگر کسی کام کے لئے مجھے جھکنا پڑتا تو پھر دوبارہ سیدھا ہونے میں مجھے سخت تکلیف ہوتی تھی کئی لوگوں نے مجھے کروشین سالٹ استعمال کرنے کے لئے مشورہ دیا۔ اور میں نے استعمال شروع کردیا جس سے مجھے درد میں بڑا فرق محسوس ہوا اور ہر طرح سے آرام نظر آنے لگا۔ اب میں اپنے کام پر جانے اور واپس آنے تک ۲۸ میل روزانہ سائیکل پر سفر کرتا ہوں۔ میں اب ہر روز کروشین کا استعمال جاری رکھونگا۔ کیونکہ میں اپنا روزانہ کا کام اور سفر آسانی سے کرسکتا ہوں اور مجھے اس میں ذرا بھی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔"

"ایس۔ وی۔ سی"

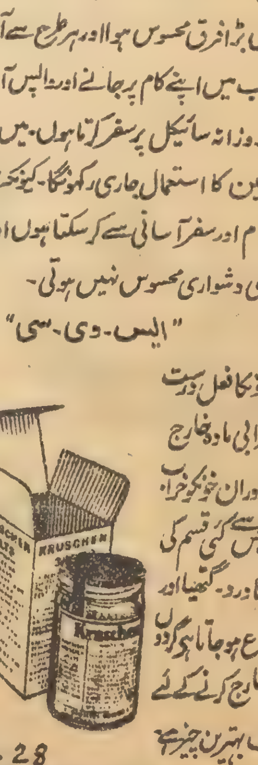

جب تک گردوں کا فعل درست نہیں ہوجاتا تیزابی مادہ خارج ہونے کے بجائے دوران خون کو خراب کرنے لگتا ہے جس سے کئی قسم کی تکلیفیں مثلاً کمر کا درد۔ گٹھیا اور بھاری پن شروع ہوجاتا ہے گردوں سے تیزابی مادہ خارج کرنے کے لئے کروشین سالٹ بہترین چیز ہے

NO. 28

طالب علم موٹر کار استعمال نہیں کرسکتے

لاہور ۲۸ نومبر۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے افسران نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے طالب علموں کو موٹروں اور موٹر سائیکلوں کے استعمال کی ممانعت کردی گئی ہے۔ انکا خیال ہے کہ اس سے نہ صرف کالج کی فضا زیادہ پرامن ہوجائے گی بلکہ ان طالبعلموں کا احساس کمتری بھی دور ہوجائے گا جو اتنے زیادہ صاحب مقدور نہیں ہیں یہ بھی ارادہ ہے کہ طالب علموں کے لئے پوشاک بھی یکساں کردی جائے تاکہ باہمی امتیاز بالکل باقی نہ رہے۔

تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس

سربہادر تحقیقاتی کمیٹی جو کہ فسادات جامعہ عثمانیہ کے سلسلہ میں بٹھائی گئی تھی۔ ریلوے پولیس و اضلاع پولیس کی تحقیقات مکمل کرچکی ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی جامعہ عثمانیہ کے طلبا سے واقعات کی جانچ پڑتال کررہی ہے طلبا کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے فسادات میں مسٹر مالنس ڈائرکٹر جنرل آف پولیس و مسٹر سلائر ایجنٹ آف ریلوے وغیرہ پر حملے کئے تھے اور چند پولیس والے اور طلبا بھی اس میں زخمی ہوئے تھے۔

برطانیہ کی تجارت

لندن ۲۸ نومبر۔ غیر ملکوں کے ساتھ برطانیہ کی تجارت کے جو اعداد وشمار شایع ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے پہلے ماہ میں ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا اکتوبر میں برطانیہ میں ۱۰۰۰۰۰۵۰ پونڈ کا مال آیا جس کے یہ معنی ہیں کہ سنہ ۳۹ء کے اکتوبر کے مقابلہ میں ۲۳۰۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا اور آمد میں ستمبر کے مقابلہ میں ۵۷۷۰۰۰۰ پونڈ کی کمی ہوگئی ہے۔

امریکہ یونان کو سامان جنگ سپلائی کریگا

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ مسٹر سمنر ویلز نائب وزیر خارجہ امریکہ کا بیان ہے کہ یونان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان فوجی سامان خریدنے کے بارے میں جو بات چیت ہورہی تھی اس کے نتیجہ کے طور پر ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ یہ بات چیت یونانی وزیر اور ریاستہائے متحدہ کے خزانچی اور دیگر افسروں کے درمیان ہوئی تھی۔

احرار ڈکٹیٹر کی گرفتاری

دہلی ۳۰ نومبر۔ آج دن کے بارہ بجے دفتر مجلس احرار دہلی پر پولیس نے ایک درجن کانسٹبل سے چھاپہ مارا پہلے مولانا خلیل الرحمن ڈکٹیٹر احرار ہند کو گرفتار کرکے جیل پہنچایا گیا۔ پھر دفتر کی دو گھنٹہ تک تلاشی ہوئی۔ پولیس اپنے ہمراہ بہت سے رجسٹر فائل۔ کاپیاں اور کتابیں لے گئی۔

جرمنی اور ترکی

لندن ۲۸ نومبر۔ جرمنی سفیر ہر وان پاپن نے ترکی کو یقین دلایا ہے کہ اس ملک کے ساتھ جرمنی اچھے تعلقات رکھنا چاہتا ہے اسکی کوئی اور نیت نہیں ہے۔

دفعہ ۱۲۹ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے قیدیوں کو سہولتیں

کلکتہ ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے ان قیدیوں کے لئے جو زیر دفعہ ۱۲۹ ڈیفنس آف انڈیا رولز جیلوں میں ہیں کچھ شکایتوں کا ازالہ کردیا ہے۔ انکو ہفتہ میں ایک بار ملاقاتوں کی اجازت ہوگی۔ آیندہ ملاقاتیں سپرنٹنڈنٹ جیل کے دفتر میں ہونگی جہاں قیدی اور انٹرویو کرنے والے کے درمیان ایک بڑی سی میز ہوگی۔ قیدی اپنے صرفہ سے کچھ کھیل بھی کھیل سکیں گے۔ اور روپیہ داخل کرنے پر امپیریل لائبریری سے کتابیں منگا سکتے ہیں۔ بعض اے کلاس کی غذا لیں گی اور اسٹیٹسمین اور آزاد کے علاوہ انھیں اپنے خرچہ سے امرت بازار پتر کا ہندوستان اسٹنڈرڈ ہگاینتر آنند بازار پتر کا اور ایڈوانس نامی اخبارات حاصل کرنے کا حق ہو۔

مسٹر پرکاش نرائن

پٹنہ ۲۸ نومبر۔ مسٹر جے پرکاش نرائن سابق سکریٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی اپنی سزا پوری کرنے کے بعد ہزاری باغ سنٹرل جیل سے آج رہا ہوگئے۔ آپ کو ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۹ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔

مسٹر جناح کا دورہ سندھ و بلوچستان

کراچی ۲۸ نومبر۔ مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ ۸ دسمبر کو کراچی پہنچیں گے اور ایک ہفتہ تک سندھ کا دورہ کرینگے۔ مسٹر جناح ۱۱ دسمبر کو سندھ پراونشل مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہونگے جس میں سندھ کی موجودہ حالت پر غور کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر کو سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس میں بھی شریک ہونگے۔ مسٹر جناح ۱۷ دسمبر کو بلوچستان کے دورے پر روانہ ہوں گے۔

گزشتہ ہفتہ کتنے جہاز ڈوبے؟

لندن ۲۷ نومبر۔ بحری محکمہ نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ ۱۷، ۱۸ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۷ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۵۹۵۳۴ تھا جن میں سے ۱۴ برطانیہ کے تھے جن کا وزن ۵۰۴۴۹ ٹن تھا دو اتحادیوں کے جہاز ڈوبے جن کا وزن ۷۷۶۹ ٹن تھا اور ایک غیر جانبدار جہاز ڈوبا جس کا وزن ۱۳۱۶ ٹن تھا جرمنی کا دعویٰ ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۳۱۳۴۰ ٹن کے جہاز ڈبوئے۔

ترکی کے اخباروں کی تنبیہ

استنبول ۲۹ نومبر۔ یونان میں اٹلی کا حملہ کامیاب نہ ہونے کا ایک نمایاں نتیجہ یہ ہے کہ تین بلقانی ملکوں یعنی بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ اور ترکی میں پھر سے اتحاد قایم ہورہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے انقرہ۔ بلغراد۔ اور صوفیہ کے درمیان تعلقات خاص طور پر خوشگوار ہوگئے ہیں۔ ترکی اخباروں میں اب بلغاریہ کے لئے تنبیہ کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزا باتیں بھی لکھی جارہی ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ کی آزادی پر ہاتھ ڈالا گیا یا بلغاریہ پر دباؤ ڈالا گیا تو بلقان میں آگ بھڑک اٹھے گی۔

گورنر گواہ کی حیثیت میں

ناگپور ۲۸ نومبر۔ ڈاکٹر این بی کھرے سابق وزیر اعظم نے مسٹر ایم آر مسانی مسٹر گراہم بروس (بمبئی) مسٹر کے پی ترائین وغیرہ کے خلاف ہتک عزت کا جو دعویٰ دائر کیا گیا تھا وہ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ڈاکٹر کھرے نے درخواست دی تھی کہ سر فرانسس وائلی سابق گورنر سی پی کو جو اب گورنر جنرل کے سیاسی مشیر ہیں بطور گواہ طلب کیا جائے۔ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو نامنظور کردیا ہے۔

ترکی میں بالغوں کی بھرتی

لندن ۲۸ نومبر۔ انقرہ کے ریڈیو سے ترکی کے بالغوں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کی گئی ہے جس میں ان سے فوج میں بھرتی ہونے کی درخواست کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ پڑوسی ملکوں میں جنگ کا ہنگامہ برپا ہے لہذا ترک قوم کو بیدار رہنا چاہئے۔

بلغاریہ کا ڈیفنس بل

صوفیہ ۲۸ نومبر۔ بلغاریہ کے وزیر جنگ نے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے جس کے ذریعہ ملکی بچاؤ کے لئے ۴۰ لاکھ پونڈ ضمنی خرچ کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر اضافہ بڑھ گیا ہے۔

مسٹر آصف علی صاحب کا پیغام

جب تک ہندوستان آزاد نہ ہو دے کسی ہندوستانی کو آرام کا سانس کبھی نصیب نہیں ہوسکتا۔ ہندوستان کا آنے والا زمانہ بہت شاندار ہے بلکہ ہندوستان کو اپنے گھر کے تمام جھگڑے اور اختلافات مٹادینے چاہئیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے عملی قدم اٹھانا چاہئے۔ اور ہندوستان کے تمام مذہبوں کے پیرؤوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی ہوکر اور سچا ہمدرد بن کر بسر کرنی چاہئے۔ ہندوستان کے خزانے اور قدرتی ذرایع اور وسیلے بہت وسیع ہیں۔ اور اگر سب ہندوستانی اپنی محنت اور انتظامی قوت سے کام لیں تو یہ ملک جنت بن سکتا ہے اور اس میں کوئی ننگا بھوکا نہیں رہ سکتا۔ میری تمام امیدیں آیندہ نسل سے وابستہ ہیں جن کے ہاتھوں میں نئے ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اگر اس کی زندگی میں کوئی موقع آئے تو وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائے۔ اور میں نے بھی اس موقع کو نہیں کھویا

ہندوستان اور چین کے تعلقات

بمبئی ۲۹ نومبر۔ چین کے گڈول مشن کے لیڈر ہز ایکسیلنسی ڈاکٹر تائی۔ چی تاؤ نے آج گورنمنٹ ہاؤس بمبئی میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ صدیوں سے چین اور ہندوستان کے درمیان جو دوستانہ تعلقات قایم ہیں وہ دونوں ملکوں کی پرامن خصوصیات پر مبنی ہیں اور یہی دونوں قومیں دنیا کے آیندہ امن اور بھلائی کی بنیاد رکھیں گی۔

اسے نہ پڑھیں

اگر آپکو بسکٹ پسند نہیں ہیں

لیکن دراصل بات یہ ہے کہ جو لوگ بسکٹ نہیں کھاتے وہ یہ معلوم ہی نہیں کرپاتے کہ بسکٹ کھانے والے لوگ:-

ھنٹلے اینڈ پامرز

کے بسکٹ ہی پسند کرتے ہیں۔ یہ بسکٹ بہترین قسم کے ہوتے ہیں اور اب بھی جنگ شروع ہونے کی قیمتوں سے قدرے اضافہ پر ہندوستان میں آتے رہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:-

بارلی — ہارلک

جنجر نٹس — رچ کریم کریکر

تیار کردہ:-

ہنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ★ انگلینڈ

NK.4

امریکہ کی فوج میں اضافہ

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ایک فوجی افسر نے بتلایا کہ اسوقت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فوج کی تعداد ۵ لاکھ ہے اور اگلے ہفتہ تک اس کی تعداد ۸ لاکھ ہو جائے گی۔ پیدل پلٹن کے اس وقت ۱۸ ڈویژن ہیں اور بہت جلد ہی ۹ اور ڈویژنوں کا اضافہ ہوجائے گا۔

رومانیہ کا موجودہ حکمراں

لندن ۲۹ نومبر۔ رومانیہ کی خبر ہے کہ موجودہ بادشاہ بھی بھاگنے والا ہے۔

حفاظت اور کفایت شعاری

آج سارے ہندوستان میں مالکان جائیداد ٹاٹا کی قلعی دار اور نالی دار اسٹیل کی چادروں کی زیادہ سے زیادہ قدر وقیمت محسوس کررہے ہیں۔ قیمت میں سستی اور کھڑی کرنے میں آسان ہونے کے علاوہ ان پر کسی مزید خرچ کی ضرورت نہیں۔ ان سے صحت مند جائداد کی پوری حفاظت ہوتی ہے۔

ٹاٹا کی قلعی دار اور نالی دار اسٹیل کی چادریں

جاری کردہ:- ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس:- ۱۰۲-اے۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

دہلی میں عورتوں کی کانفرنس

دہلی ۲۸ نومبر۔ نیشنل کونسل آف ویمن کا ساتواں ششماہی اجلاس مہارانی صاحبہ ٹراونکور کی صدارت میں ہوا۔ لیڈی لنلتھگو نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ہندوستان کی عورتوں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے ہندوستان کے ہر حصہ میں بہت جرأت انگیز کام کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ تپ دق کے خلاف جہاد کی بنیادیں اب مضبوط ہو گئی ہیں۔ آپ نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا کہ کئی میونسپلٹیوں نے تپ دق کے ہسپتال قائم کرنے کی مخالفت کی۔ دیہات میں لڑکیوں کی تعلیم کی راہ میں جو مشکلیں ہیں آپ نے انکا بھی ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ لیڈی اروِن کالج کی لڑکیاں اس سلسلہ میں مفید کام کریں گی۔

مسز سلطان سنگھ نے اپنی سواگتی تقریر میں لیڈی لنلتھگو کے کام کی تعریف کی جو انہوں نے ملک کے بچوں اور عورتوں کی بھلائی اور بالخصوص تپ دق کے خلاف جہاد کے سلسلہ میں کیا ہے۔ ٹراونکور میں عورتوں اور بچوں کے لئے سدھار کے جو قانون نافذ ہوئے ہیں، آپ نے انکی بھی تعریف کی اور کہا کہ دوسرے رجواڑوں کو بھی اسکی نقل کرنی چاہیئے۔

نیشنل کونسل آف ویمن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تحریک اب دور دراز دیہات میں پھیلتی جا رہی ہے۔ آپ نے عام استریوں سے تعلق پیدا کرنے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ قانون سازی کے کام میں اعداد و شمار کی ضرورت ہے تاکہ ضروری کارروائی کی جا سکے۔

مہارانی صاحبہ ٹراونکور نے اپنی صدارتی تقریر میں عورتوں سے اپیل کی کہ وہ ایسی سوسائٹی پیدا کریں جو جنگ کے رجحانات کا امکان ہی ختم کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ اس جماعت کا ادیشیہ یہ ہونا چاہیئے کہ شہریت کا جذبہ بیدار کیا جائے اور عام استریوں سے تعلقات پیدا کئے جائیں۔ آپ نے کونسل کی مختلف کمیٹیوں کے کام کی تعریف کی اور بمبئی اور کلکتہ میں عورتوں کی سنستھاؤں کی طرف سے جو مفید کام ہو رہا ہے اس پر روشنی ڈالی۔ اڈیسہ میں ہریجن بچوں کے سکول اور کوڑھیوں کے کئے گئے کام میں دلچسپی ظاہر کی۔

آخر میں آپ نے کہا کہ ہندوستان کی عورتیں کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ داخلی طور پر گھروں میں ان کی اقتصادی حالت بلند ہو اور باہر کام کرنے والی عورتوں اور بچوں کے لئے مفید قانون بنائے جائیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے لیڈی ہربرٹ شاد، شریمتی سروجنی نائیڈو، لیڈی گلینسی اور لیڈی سنہا کی طرف سے مبارکباد کے پیغام آئے تھے۔

ہندوستان کا سیاسی جمود حل کرنے کیلئے سر جگدیش پرشاد کی اسکیم

کلکتہ ۲۷ نومبر۔ کنور سر جگدیش پرشاد سابق ممبر مرکزی اگزیکٹو کونسل حکومت ہند نے آج اخباروں کے نام موجودہ سیاسیات پر ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے سر ماریس گوائر، مسٹر ایم آر جیکر، سر تیج بہادر سپرو، سر این این سرکار، سر عبدالرحیم، سر سلطان احمد اور جسٹس سر ہری سنگھ گوڑ جیسے اصحاب پر مشتمل (جو کسی پارٹی سے تعلق نہ رکھتے ہوں) ایک چھوٹی سی کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ جو مختلف سیاسی لیڈروں سے جنمیں وہ کانگرسی لیڈر بھی شامل ہوں جو اب جیل میں ہیں۔ ابتدائی مشورہ کرنے کے بعد اس بارے میں جانچ کر کے رپورٹ کریں کہ مرکزی حکومت کی نئی ترکیب کی ایسی کیا صورت ہو سکتی ہے کہ تمام ہندوستانی عوام کا رضاکارانہ تعاون اس واحد مقصد کے لئے حاصل ہو سکے کہ جنگ میں جرمنی کو شکست ہو۔ اسی بیان میں سر جگدیش فرماتے ہیں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ سیاسی لیڈر اس وقت تک حکومت میں آنا نہ چاہیں گے۔ جب تک انھیں یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ انکو خاص خاص مسئلوں پر مؤثر آواز حاصل ہو گی (بالخصوص ڈیفنس اور صنعتوں میں) اور انکی پوزیشن محکمہ کے ماتحتوں کی سی نہ ہو گی جو ایک دوسرے کے عمل سے ناواقف ہوں اور عام پالیسی پر مشکل سے انکا کوئی اثر ہو۔

فی ہفتہ ۹۰ ہزار ٹن کے جہاز ڈوب رہے ہیں

لندن ۲۷ نومبر۔ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر گرین ووڈ نے بتلایا کہ لڑائی چھڑنے کے بعد سے برطانیہ میں سامان جنگ اس سے تین گنا تیار ہونے لگا ہے۔ اور بعض سامان چار گنا تیار ہونے لگا ہے جتنا کہ لڑائی سے پہلے تیار ہوتا تھا لیکن ہم صرف اسی تک اکتفا نہیں کریں گے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ حال میں دشمن نے جو ہوائی حملے کئے ہیں اس سے توسیع شدہ پروگرام پیچھے پڑ گیا ہے لیکن اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

برطانیہ کے جہازوں کو جو کچھ نقصان پہنچا ہے وہ بہت زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت ایسے انتظامات کر رہی ہے جس سے نقصان کی رفتار ڈھیلی پڑ جائے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جرمنی کی ڈبکنی کشتیاں ... انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ہمارے بہت سے بیش قیمت جہاز اور بیش قیمت سامان تباہ ہو گیا ہے لیکن سامان جنگ کا بہت کم نقصان ہوا ہے۔ سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا نے سر گرین ووڈ کی تقریر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی بھی ٹھوس تجویز پیش نہیں کی گئی ہے۔ آپ نے بتلایا کہ برطانیہ اور اتحادیوں کے ہر ہفتہ ۹۰۰۰۰ ٹن کے جہاز ڈوب رہے ہیں۔ اس طریقہ پر ہمیں اتحادیوں سے جو جہاز ملے ہیں وہ ۲ سال میں سب ختم ہو جائینگے۔ اصل علاج یہ ہے کہ اٹلی کو لڑائی کے لئے ناکارہ بنا دیا جائے۔

ایک دلکش اور دلچسپ ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
سروج پکچرس کا دلکش ڈرامہ
مُراد
خاص اداکار۔ مس خورشید، شیام سندر، پی۔ جے راج، مہدی رضا، شیو داشنی
تشریف لا کر لطف اٹھایئے

فائنینس بل کونسل آف سٹیٹ نے پاس کر دیا

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں آزادی کے مندر کی طرف بڑھنے کا ہمارے لئے موقعہ ہوتا، لہذا ذاتی مفادوں کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ہم جنگی تیاریوں میں امداد کریں۔

ڈیفنس کی پالیسی پر جو نکتہ چینی کی گئی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈی سی ولیم ڈیفنس سکرٹری نے اس اعتراض کی تردید کی کہ زیادہ روپیہ افسروں کی تنخواہ پر صرف کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ اس کے برعکس ہے۔ روپیہ زیادہ تر ہتھیاروں اور ٹریننگ وغیرہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ آپ نے اس حقیقت کی طرف ہاؤس کو متوجہ کیا کہ ایک جنگی جہاز پر سالے ہندوستان کے ڈیفنس کے بجٹ کی چوتھائی رقم لاگت آتی ہے۔ لہذا یہ خوش قسمتی ہے کہ ہندوستان برطانوی بحری بیڑہ پر اپنی مدافعت کا انحصار رکھ سکتا ہے۔

بالآخر رائے شماری ہونے پر یہ تصدیق شدہ فائینس بل گیارہ بجے کے مقابلہ میں ۲۷ ووٹ سے منظور ہو گیا۔

گورنر یوپی اور مشیروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۲۸ نومبر۔ ہز اکسیلنسی سر ہاریس ہیلٹ گورنر یوپی نے آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں اپنے مشیروں سے کانفرنس کی جسمیں لکھنؤ، آگرہ اور پانچ دوسری میونسپلٹیوں کی بدانتظامی کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے کوئی کارروائی کرنے سے پہلے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ان بورڈوں کے انتظام کی جانچ کریگی بہرائچ ڈسٹرکٹ بورڈ کے معاملے پر بھی بحث ہوئی اور یہی طے کیا گیا کہ فی الحال اس کے طرز عمل کی بھی جانچ کی جائے۔

ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ حکومت ہند نے سرکاری بیان شایع کیا ہے کہ ملک معظم نے لفٹنٹ جنرل سی جے۔ ای۔ آچن لیک سی۔ بی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی ای کو ہندوستان کی فوج کا کمانڈر انچیف منظور کیا ہے۔

آپ سنہ ۱۹۴۱ء کی ابتدائی تاریخوں میں موجودہ کمانڈر انچیف ہز اکسیلنسی جنرل سر رابرٹ اے کیسل جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈی۔ ایس۔ او سے عہدہ کا چارج لیں گے۔

جاپانی ہندوستان سے جا رہے ہیں

بمبئی ۲۸ نومبر۔ جاپان کے جو باشندے ہندوستان میں بود و باش رکھتے ہیں وہ اپنے بال بچوں کو واپس جاپان بھیج رہے ہیں ہرونا نامی جہاز بمبئی سے ۵۰۷ جاپانی مسافروں کو جن میں ۳۴۶ عورتوں اور ۲۸ بچے شامل ہیں لیکر گیا ہے۔ بیشتر لوگ کلکتہ، مدراس اور کراچی سے گئے ہیں۔

سی۔ پی کے ملازم اور سیاسیات

ناگپور ۲۷ نومبر۔ موجودہ جنگ کے حالات کے پیش نظر اور کئی لوکل جماعتوں میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے رویہ کو دیکھتے ہوئے پراونشل گورنمنٹ سی پی نے طے کیا ہے کہ ان جماعتوں کے ملازموں کو اس وقت تک کانگریس اور مسلم لیگ وغیرہ سیاسی جماعتوں میں شامل ہونے کی اجازت ہے، جب تک یہ انجمنیں خلاف قانون قرار ...

... نہ پائیں لیکن ممبروں کی بھرتی کے لئے کوئی دباؤ نہ دینا چاہیئے۔ نہ یہ لوگ ان انجمنوں کا کوئی پروپگنڈا کر سکتے ہیں اور نہ انکی اگزیکٹو کمیٹیوں کے ممبر ہو سکتے ہیں۔

الاسکا کا علاقہ امریکہ کو دیا جائیگا

واشنگٹن ۲۹ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک غیر سرکاری تجویز یہ ہے کہ برطانیہ امریکہ سے مزید جنگی جہاز حاصل کرنے کے لئے کنیڈا سے الاسکا تک کا علاقہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ امریکہ والوں کے لئے یہ علاقہ بہت ضروری ہے۔ خیال ہے کہ بدلہ میں تباہ کن جہاز دئے جائینگے یکم نومبر کو امریکہ کے بحری بیڑے میں ۱۵۹ تباہ کن جہاز تھے اور اب دس روز میں ایک جہاز کی رفتار سے تیار ہو رہے ہیں۔

فن لینڈ کے صدر کا استعفےٰ

ہلسنکی ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کالیو ۶۷ سالہ پریزیڈنٹ فن لینڈ نے استعفےٰ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ ستمبر سے بیمار تھے۔

امریکہ چین کو قرض دیگا

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ چین ۱۰ ارب ڈالر کا قرضہ لینے والا ہے۔ جہاں تک چین کا تعلق ہے مسٹر جیس جان فیڈرل لون ایڈمنسٹریٹر نے پریس کانفرنس میں بتلایا کہ جب تک ممکن ہے ہم چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور اس کی امداد کرینگے۔

لورین سے پچاس ہزار فرانسیسی نکالے گئے

لندن ۲۷ نومبر۔ فرانسیسی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ لورین کے علاقہ سے جرمنوں نے پچاس ہزار فرانسیسیوں کو نکالا۔ ان کے مال و جائداد کی منتقلی کے بارے میں حکومت فرانس اور حکومت جرمنی میں بات چیت ہو گی۔

مسٹر ایٹلی لیڈر منتخب ہوئے

لندن ۲۷ نومبر۔ پارلیمنٹری لیبر پارٹی نے پھر مسٹر ایٹلی کو لیڈر اور مسٹر گرین ووڈ کو ڈپٹی لیڈر منتخب کیا۔

برما کے ایڈیٹروں کو سزا

رنگون ۲۹ نومبر۔ مسٹر ایس۔ وین سندرم پلیار ایڈیٹر تامل اخبار "سوتنترن" کو عدالت برخاست ہونے تک کی سزائے قید اور ۳۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی۔ ان کے خلاف یہ الزام تھا کہ انھوں نے اپنے اخبار کے اگست کے پرچہ میں نازیوں کا یہ دعویٰ شایع کیا کہ وہ برطانیہ کے ۱۰۰۵ ہوائی جہاز برباد کر چکے ہیں۔

کمشنر پولیس نے بیان کیا کہ یہ خبر اس طریقہ پر شایع کی گئی جس سے عوام میں گھبراہٹ پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ مسٹر حافظ الطاف بیگ ایڈیٹر اردو اخبار "برما مسلم" کو اسی الزام میں عدالت برخاست ہونے تک کی سزائے قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

فارورڈ بلاک کانفرنس کے متعلق بیان

دہلی ۲۹ نومبر۔ مولانا امداد صابری نے ایک بیان دیا ہے کہ دہلی میں ۲۲، ۲۳، ۲۴ دسمبر کو جو فارورڈ بلاک کانفرنس ہو رہی ہے اس کا مقصد جنگ آزادی کی جدوجہد کو تیز کرنا اور ہندوستان کے وقار اور عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے اصولوں کے ماتحت عملی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا ہے۔

شیلانگ ۲۹ دسمبر۔ سعداللہ وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنر آسام سے سفارش کی جائے کہ صوبہ کے غیر مستثنیٰ علاقوں سے بن ہر ریگولیشن ہٹا لیا جائے جس کی رو سے لوگوں کو بغیر مقدمہ چلائے نکالا جا سکتا ہے۔

شاندار تیئیسواں ہفتہ
جس نے ۲۲ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے
سر کو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
لکشمی
جمعہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
تین بہترین رنگین ڈانس
روزانہ۔ پونے سات بجے شام، پونے دس بجے رات
مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

شاندار تیسرا ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
سنیچر ۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار
بندھن
موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم
خاص اداکار۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار
نیچرل اداکاری، دلسوز نغمے، دلکش ڈانس
پُر زور مکالمے، پُر لطف مذاق، اعلیٰ ریکارڈنگ

اینٹی پاکستان کانفرنس

لاہور یکم دسمبر کل لاہور میں اینٹی پاکستان کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے شریمتی ایم ایس اینے نے مسلم لیگ کی پاکستان اسکیم کی شدید مذمت کی اور فرمایا کہ یہ اسکیم قومیت کش نہ، رجعت پسندانہ اور غیر جمہوری ہے کہ تقسیم ہند کے اس غیر منصفانہ مطالبہ" کے خلاف لڑنے کے لئے مختلف پارٹیاں متحد ہو کر صف آرا ہو جائیں۔ شریمتی اینے نے فرمایا کہ برطانی حکومت نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے مسلمانوں میں ہندوؤں کے ساتھ ملکر ایک قوم بنانے کی خواہش پیدا ہو حکومت کی بے تعلقی اور بعض اوقات دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرنے سے علیحدگی کی ذہنیت کو تقویت پہنچی۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ آج تقسیم ہند کا مطالبہ پیش کر دیا گیا۔ بسلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ صحیح طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ محوری فوجیں ہندوستان کے مشرقی اور مغربی دروازہ پر دستک دے رہی ہیں۔ ہندوستان کے دفاع کے مسئلہ سے لاچار ہونا ہے اور مشترکہ طور پر اہل ہند اور حکومت ہند کو اسے حل کرنا ہے۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے نے صحیح فرمایا تھا کہ یہ جنگ سلطنت کے کاز کے لئے ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے کاز کے لئے بھی لڑی جا رہی ہے۔ لیکن ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں شبہ ہے کہ اس جنگ سے ہندوستان کو کیسے فائدہ پہنچ سکتا ہے صاف بات یہ ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس نے ملک معظم کی حکومت سے مقاصد جنگ کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کرکے یہ قطعی سوال پیدا کر دیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت کی جانب سے اب تک جو جواب دیا گیا اور جو پیشکش کی گئی۔ اس سے کانگریس مطمئن نہیں ہوئی۔

پارلیمنٹ میں آزاد لیبر پارٹی کی تحریک

لندن یکم دسمبر۔ برطانی پارلیمنٹ کی انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی نے جو مسٹر جمیز میکسٹن اور دو اور ممبروں پر مشتمل ہے۔ اس ایڈریس میں ایک ترمیم پیش کرنے کا نوٹس دیا جو کہ ملک معظم کی تقریر کے جواب میں پیش کیا گیا تھا۔ اس ترمیم پر بحث کی جائے گی۔ اس ترمیم کے ذریعہ اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ حکومت ان شرطوں کو بیان کرنے میں ناکام رہی جن کی بناپر صلح کی جائے گی۔ اور نہ ہی اس نے ایسا کوئی اعلان کیا گیا کہ ہر ملک کی آزادی بحال کرنے کی بنیاد پر لڑائی ختم کرنے کے لئے ایک کانفرنس کی جائیگی۔ اور نہ ہی انہوں نے ایسا وعدہ کیا کہ لڑنے والے تمام ممالک میں ایک نیا سوشل نظام قائم کرنے کے لئے اپنے تمام ذرایع استعمال کرینگے۔

برطانی اخباروں کے لابی نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کے بہت سے ممبروں کا خیال ہے کہ تحریک کی عبارت اس قسم کی ہے کہ اس پر لندن کے بجائے اگر برلن میں بحث ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہاؤس کے متعدد حلقوں کی جانب سے یہ بھی مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا کے روبرو اس بارے میں ایک صاف اور واضح تصویر پیش کر دی جائے کہ یورپ کا وہ سسٹم کیا ہوگا۔ جس کی تعمیر ہم فتح پانے کے بعد کریں گے۔

ہر ایک عورت آزادی کے لئے اپنی طاقت لگا سکتی ہے!

ہز اکسیلنسی لیڈی لنلتھگو کی قائم کی ہوئی اسکیموں کے مطابق لیڈی ہیلٹ نے یوپی وومنس والنٹری سروس اب جاری کر دی ہے۔

کیا آپ ہوائی حملوں سے بچاؤ کا کام کرنے کے لئے رضامند ہیں، کیا آپ فوجوں کے لئے تفریح سامان مہیا کرنے میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں، کیا آپ کلرکوں کے کام، شارٹ ہینڈ۔ ٹائپنگ وغیرہ کے کام کی سند یافتہ ہیں۔ کیا آپ کے پاس نرس کے کام کی سند ہے، کیا آپ فرسٹ ایڈ اور ہوم نرسنگ اسکیم کی ماہر ہیں؟ اگر آپ ان میں سے کسی کام کے کرنے کے لئے رضامند ہیں یا کوئی مزید جنگی اغراض کے لئے کوئی مفید کام کرنے کے لئے تیار ہیں تو براہ کرم اپنا نام ۱۵ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے پیشتر "لیڈی ہیلٹ گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ" کے پاس روانہ کر دیں۔ سب کام آنریری کیا جائے گا کوئی تنخواہ دار عہدہ نہیں ہوگا۔

پانچ روپیہ کا انعام

یکم دسمبر ۱۹۴۰ء اتوار کے دن شام کو ۵ و ۶ بجے کے درمیان ہندوستانی ایم ای گرجا کے احاطہ سے میری سائیکل چوری ہو گئی ہے جو شخص سائیکل مذکور کا پتہ دیگا اسکو پانچ روپیہ بطور انعام دیئے جائینگے سائیکل کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر ٹی ۳۶ ۶۶ ۴۴ میکر فونیکس (PHOENIX)

(۱) بارٹن ہمبر سائیکل (۲) ٹائرس اور ٹوب ڈی۔ بی (۳) ہینڈل کی گھنٹی جاپانی (۴) لوکس لیمپ (۵) اسٹینڈ اور کیریر ساتھ نہیں

دستخط اے۔ ومی۔ ٹیوڈور
کرائیسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور
۲ر دسمبر ۱۹۴۰ء

مالٹا پر پانچ دفعہ حملہ

لندن ۳۰ر نومبر۔ جمعرات کو مالٹا کی توپیں گولے پھینکنے میں لگی رہیں۔ جب کہ مالٹا میں ہوائی حملہ کا پانچ بار الارم بجا۔ اٹلی کے دو ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے اور دو کو شدید نقصان پہونچا کسی انگریزی ہوائی جہاز کو نقصان نہیں پہونچا۔ بم اندھا دھند گرائے گئے۔ لیکن کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

مولانا ظفر اللہ خاں عزیز بی اے سابق مدیر "مدینہ" نے بیاس سے روزنامہ اخبار "مسلمان" جاری کیا ہے۔

دلکش ——— سنسنی خیز ——— ڈرامہ

امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے

شردا پروڈکشن کی لاجواب پیشکش

چنگاری

خاص اداکار
سبتیا دیوی۔ پرتھوی راج
ای بلموریا۔ میرا
دانتے

یونان کی فوجیں البانیہ میں!

لندن ۲ر دسمبر۔ البانیہ کی سرحد پر یونانیوں اور اطالیوں کی جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں اطالوی فوجوں کے چھکے چھوٹ گئے ہیں۔ یونانی فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ یونانیوں نے مزید ڈیڑھ سو اطالیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بہت سا سامان جنگ بھی ان کے ہاتھ لگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی مزید کمک لا رہے ہیں لیکن خیال ہے کہ اس وقت تک یونانی بھی اپنی تحفظ کو اور زیادہ مضبوط کر لیں گے۔

یونان کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ کارٹیزا کے شمال میں ۳۰ میل کے فاصلہ پر البانیہ کے اہم شہر پوگ ریڈیز پر مزید یونانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یونانی فوجوں نے سخت لڑائی کے بعد کئی جگہ سے اٹلی کی مدافعتی صفوں کو توڑ دیا ہے اور اگلی فوجیں پوگ ریڈیز میں داخل ہو گئی ہیں۔ اس شہر کو اطالیوں نے بالکل خالی کر دیا ہے۔ اطالوی بڑی گھبراہٹ میں پسپا ہوئے اور بہت سا سامان جنگ چھوڑ گئے۔ جس پر یونانیوں نے قبضہ کر لیا۔

ایسٹ انڈین ریلوے

مجنت شاہ کا میلہ بمقام تکیہ

خاص طور پر سب درجوں کے ہفتہ کے واپسی ٹکٹ اُن اسٹیشنوں سے جو تکیہ اسٹیشن سے ۱۶ میل سے ۱۰۰ میل تک کے فاصلہ پر ہیں ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۰ء تک جاری کئے جائینگے اور جن کی واپسی ۲۶ دسمبر ۱۹۴۰ء کے ۱۲ بجے رات تک ہو سکے گی۔

بڑے دن کی تعطیل کے رعایتی واپسی ٹکٹ بھی اُن اسٹیشنوں سے جو تکیہ سے ۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء تک جاری کئے جائینگے اور جنکی واپسی ۱۴ر جنوری ۱۹۴۱ء کے بارہ بجے رات تک ہو سکے گی۔

اگر ضرورت ہوئی تو کانپور اور رائے بریلی کے درمیان اسپیشل ٹرینیں بھی جاری کیجائینگی

چیف کمرشل منیجر

حیدرآباد کامریڈ ایسوسی ایشن

مسٹر سید عالم صاحب خوندمیری کامریڈ ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ دسمبر میں ہونے والے کامریڈس ہفتہ کے لئے مسٹر عبدالاسد بریلوی ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" کو دعوت دی گئی ہے۔ اور انہوں نے یہ دعوت قبول بھی کر لی ہے۔

امریکہ کی کمیونسٹ پارٹی کیخلاف الزام

نیویارک ۲۸ر نومبر۔ امریکہ میں غیر ملکی لوگوں کی سرگرمیوں کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے کمیونزم کے بارے میں ۹۰۰ صفحوں کی ایک کتاب شایع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کا یہ ارادہ تھا کہ لڑنے والے ملکوں کی سرگرمیوں میں روڑے اٹکا کر "سامراجی لڑائی" کی مخالفت کی جائے۔

اٹلی کا دیوالہ نکل رہا ہے

لندن ۲۹ر نومبر۔ امریکہ کے اخباروں میں شایع ہوا ہے کہ جنگ کی وجہ سے اٹلی کا دیوالہ نکل رہا ہے جس کی خاص وجہ برطانی ناکہ بندی ہے اٹلی میں قیمتیں ۳۰ فیصدی بڑھ گئی ہیں۔

سوئٹزرلینڈ میں کمیونسٹوں پر پابندی

برنے ۲۷ر نومبر۔ سوئٹزرلینڈ میں تمام کمیونسٹ آرگنائزیشن توڑ دی گئی ہیں اور سرکاری حکم سے انکی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے اس حکم پر فوراً ہی عمل کیا جائے گا۔

آسان طریقہ! جب آپ کی اہلیہ روزمرہ کے کھانے کی چیزیں پکاتے پکاتے اُکتا جائے تو آپ کو لازم ہے کہ آپ ایک دو پاؤنڈ برادہ کیا ہوا ناریل خرید لیجئے یہ آپ کے کھانے میں ایک عجیب خوشبو اور لذت پیدا کر دے گا۔ خوشبو۔ لذت۔ اور قیمت کے لحاظ سے بھالنے کا کوئی مصالحہ برادہ کئے ہوئے ناریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

برادہ کیا ہوا ناریل سب کے لئے یکساں مفید ہے

بہتر خوشبو! عام ناریلوں کے برعکس اس ناریل کو جسے ہم استعمال کرتے ہیں درخت پر پک لینے دیا جاتا ہے اور پھر انھیں ۳۰ دن تک زمین پر توڑ کر رکھ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اچھی طرح پک جائیں اس عرصہ میں اسکی گرمی تمام زائد عرق یعنی ناریل کے نہایت ضروری وٹامن کو جذب کر لیتی ہے۔

استعمال کے لئے تیار! پھر اس کا برادہ بنا کر فوراً پیک کرایا جاتا ہے اور اب یہ استعمال کے لئے بالکل تیار آپ کے پاس پہونچتا ہے اس پر ذرا بھی محنت نہیں کرنی پڑتی زحمت یا وقت کا کوئی سوال ہی نہیں۔

قیمت بھی زیادہ نہیں! برادہ کئے ہوئے ناریل کے ہر پاؤنڈ میں ۳-۴ توپے بچے ہوئے ناریل ہوتے ہیں جسے آپ ضائع نہیں کر سکتے، اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ اس کے استعمال سے پیسے کی بچت کرتے ہیں۔ اب آپ ہی خیال کیجئے کہ یہ بچت سال بھر کے اندر کہاں تک پہونچ جاتی ہے۔

برادہ کیا ہوا ناریل

بمبئی ہندوستان کے دیگر تھوک بیوپاریوں و ذخیرہ رکھنے والوں کے پتہ یا مکمل تفصیل و نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے:۔

دی سیلون ٹریڈ کمشنر فار انڈیا سیلون ہاؤس ہارن بائی روڈ بمبئی

کانپور کے ایجنٹ:۔ پی۔ اے۔ وورہ لاٹوش روڈ۔ کانپور

آسٹریلیا کے ڈیلیگیشن کی روانگی

کلکتہ ۲۸ر نومبر۔ آسٹریلیا کے ڈیلیگیشن کے لیڈر سر والٹر میسے گرین اور چار ممبر آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز آسٹریلیا کو روانہ ہو گئے۔ برما کے ڈیلیگیشن کے لیڈر سر پاٹن بھی بذریعہ ہوائی جہاز رنگون کو چلے گئے۔

مسٹر ستیہ مورتی کا بیان

مدراس ۲۹ر نومبر۔ مسٹر ایس ستیہ مورتی ممبر مرکزی اسمبلی نے سر این این سرکار اور سر جگدیش پرشاد کے بیانات کے متعلق ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انکے بیان حکومت نظر انداز کر دیگی مگر شاید یہ امید ضرورت سے زیادہ ہے۔

حکومت بنگال کا سرکاری بیان

کلکتہ ۳۰ر نومبر۔ حکومت بنگال کی طرف سے آج شام ایک بیان شایع کرایا گیا ہے جس میں پریزیڈنسی جیل میں سیاسی اسیروں کی بھوک ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حالات بیان کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس نے بھی کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔

ڈنمارک پر ہوائی لڑائی

اسٹاک ہام یکم دسمبر۔ جرمنی اور برطانی ہوائی جہازوں کے درمیان سنیچر کی رات کو سوئیڈن اور ڈنمارک کے درمیان علاقہ میں زور کا مقابلہ ہوا جس میں ڈنمارک کی توپوں اور سرچ لائٹ نے بھی حصہ لیا۔

ایک بہترین اور لاجواب ڈرامہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

جمعہ ۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے

ساگر موویٹون کا دلکش ڈرامہ

کامریڈ یعنی جیون ساتھی

خاص اداکار:۔ سریندر۔ ہریش۔ روزی۔ جیوتی۔ اوڈانی

ترک اور انگریز

استنبول کے یمنی صباح" نامی اخبار میں مندرجہ بالا سرخی سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

جب تک موجودہ حالت قایم ہے بلکہ صاف صاف یوں کہئے کہ جب تک برطانیہ مقابلہ پر ڈٹا ہوا ہے۔ ترکی پر حملہ نہیں کیا جاسکتا۔ انگلستان کی فتح کے صرف یہی معنی نہ ہونگے کہ اس ہنگامہ سے ترکی بغیر نقصان اٹھائے نکل آیا بلکہ ترکی کی قوت میں بھی بہت اضافہ ہوجائے گا۔

ترکی جن اصول سیاست پر اس وقت تک کاربند ہے اگر ہم اس پر نظر ثانی کریں تو ہمیں کوئی ذراسی بات بھی مشکوک نہ ملے گی۔ آیئے حقایق و واقعات کو جانچئے۔ دیکھئے کہ برطانیہ کے دوست اور ہمدرد کون کون ہیں اور کون نہیں؟ ذرا اس پر بھی غور کرلیجئے کہ کسی قوم کے دوست اور ہمدرد ہونے کے کیا معنی ہیں اگر ہم اس دوستی اور ہمدردی کا تصور وہی رکھیں جو آپس میں دو افراد کے درمیان ہوتی ہے تو کیا یہ دوستی تو خیر ممکن بھی ہوگا یا نہیں؟ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ دو افراد اور دو اقوام کی دوستی میں فرق اور وہ بھی بہت کچھ فرق ہوتا ہے۔ یہ فرق ایسا ہوتا ہے کہ اس پر توجہ کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔

دو قوموں میں دوستی صرف اس وقت ہوسکتی ہے جب ان دونوں کے مفاد میں کامل اشتراک اور یکسانیت ہو۔ اس کے برخلاف دو افراد کی دوستی میں مفاد کی اتنی یکسانیت و دو اشتراک ضروری نہیں ہے۔ آج ہمارے مفاد جس قوم کے مفاد سے مشترک ہوں اس سے دوستی کرنا اور رکھنا بالکل فطری ہے۔ کل اگر ہم دیکھیں کہ یہ قوم ایسی حکمت عملی پر کاربند ہے جس میں صرف اس کا فائدہ ہے اور ہمارے مفاد کو اس سے نقصان پہنچتا ہے تو ہمارے لئے اس کی دوستی کا گن گانا بالکل محال ہوجائیگا یوں سمجھئے کہ جب ہمارے مفاد اور اس کی حکمت عملی میں بنیادی اختلاف رونما ہوں اور دوستی اور دشمنی سے اور اتحاد اور افتراق سے بدل جاتا ہے کل ہم برطانیہ کے دوست نہ تھے کیونکہ دولت عثمانی اور دولت برطانیہ کی حکمت عملی میں مفاد کی یکسانیت اور اشتراک کلیتہً مفقود تھا۔ دونوں کے مفاد میں اس حد تک اختلاف تھا کہ دونوں میں جنگ بھی ہوئی۔ ہم لڑے اور دل کھول کر لڑے اس لڑائی میں دونوں قوموں کی افتاد مزاج ایک دوسرے پر ظاہر ہوئی۔ وہ ہمارے اور ہم ان کے کردار سے واقف ہوگئے۔ ترک اور برطانوی ایک دوسرے کو شریف بہادر اور شجاع دشمن سمجھتے رہے۔ اور دونوں میں باعزت جنگ جاری رہی۔ جنگ کے بعد واقعات نے پلٹا کھایا اور دونوں کے مفاد میں اختلاف اور تضاد باقی نہ رہا بلکہ ایک طویل مدت تک دونوں کے مفاد بہت کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوئے رہے۔

جمہوریہ ترکی قایم ہوئی تو اس کی بنیاد قومیت پر رکھی گئی۔ اسلامی سلطنتوں میں پراگندہ ہلچل اور شورش قایم رکھنے کی تدبیر اور اتحاد اسلامی کا مرکز ترکی میں ہوتا تھا۔ جمہوریہ ترکی نے صاف اور نمایاں طور پر اس کو ترک کردیا۔

علاوہ ازیں ترکی جمہوریہ ان سرحدوں پر بالکل قانع تھی جو اس نے اپنے لئے خود بنائی اور مقرر کی تھیں اور قریب اور بعید کے ہمسایوں کو دھمکانا اب اس کا رویہ نہیں رہا تھا جب تک ترکی قومی جمہوریہ، تھریس، اسٹریٹس اور درہ دانیال اور باسفورس) اور اناطولیہ پر قابض ہے۔ اس وقت تک فرانس اور برطانیہ کے تحت جو ممالک ہیں ان کو ہم سے خلاف رہنے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ ان ممالک پر دوسری حملہ کرنے والی سلطنتوں کے لئے یہ جمہوریہ ایک طرح کی روک ہے۔ اس قومی جمہوریہ نے اپنے ملک میں اقلیتوں کے اختلاف اور دوسرے اندرونی خلفشار کو بالکل ختم کردیا ہے اس کی وجہ سے عہد دولت عثمانی میں یورپ کی رائے عامہ ان سے بدظن تھی۔ اس وقت جمہوریہ نے کامل طور پر یوروپین معاشرت اختیار کرلی ہے۔ جمہوریہ نے قومی حکومت کا اصول تسلیم کرلیا ہے۔ اور اس پر کاربند ہونے کے سلسلے انقلاب اور تیاریوں کے دور میں بھی داخل ہوگئی ہے۔

ان حالات کے ماتحت فرانس اور برطانیہ ہمیں ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جس علاقہ پر ہمارا دعوی تھا وہ ہمیں دے کر فرانس نے ہمارے دلوں میں گھر کرلیا۔ اور اس ہمارے اعتماد کو بہت تقویت ہوگئی۔ اس وقت انگلستان اور فرانس سے ہمارا کوئی مفاد ذرا بھی نہیں ٹکراتا۔ اور ان دونوں عظیم جمہوریتوں کی مادی اور ذہنی امداد ترکی کی معاشی، مالی سیاسی اور معاشرتی ترقی کا اہم عنصر ہے۔

فرانس اور برطانیہ کو ہم بہت کچھ مدد پہنچا سکتے ہیں۔ اول تو یہ کہ ہمارا مصر اور عراق پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں اس لئے ہم وہاں کسی قسم کی سازش نہیں کرنا چاہتے۔ ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ فرانس عراق سے اور انگلستان مصر سے چلے جائیں اور اہل مصر اہل عراق کو سیاسی ارتقا حاصل کرنے میں جو فطری اور منطقی منزلیں طے کرنا چاہیں وہ طے کئے بغیر ان کا ملک انکو کلیتہ دے دیا جائے۔ اگر کوئی جارحانہ جدید شہنشاہیت کے منصوبے رکھنے والی حکومت جو اپنی سرحدوں کی وسعت کی کوششوں میں منہمک رہتی ہے۔ ان علاقوں پر قابض ہوجائے تو ہماری قومی جمہوریت کے لئے وہ بہت خطرناک ہوجائے گی۔ مگر اس وقت صورت حال یہ ہے کہ فرانس اور انگلستان کا ہمسایہ ہونا نہ تو ہمارے لئے پریشان کن ہے نہ تشویش انگیز۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ ہماری موجودگی ہی مشرقی بحر روم اور عراق کے برطانوی مفاد کو ہر حملے سے محفوظ و مامون رکھنے کو کافی ہے۔ چاہے وہ کوئی قوت ہو ان مقامات پر قابض ہونا چاہے گی۔ تو اس کو پہلے ہم سے مقابلہ اور مجادلہ کرنا پڑے گا۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ اگر ہم پر کوئی حملہ ہو تو برطانوی اور فرانسیسی مفاد پر حملہ ہوا۔ جب تک ترکی میں دم خم ہے۔ جب تک اس کی قوت محفوظ ہے۔ اس وقت تک برطانیہ اور فرانس کو عراق، ہندوستان اور مشرق قریب کے متعلق ذرا بھی تشویش پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی بالکل فطری امر ہے کہ ہم پر حملہ ہو تو جب تک برطانوی اور فرانسیسی مفاد کے اغراض ہم سے وابستہ ہیں یہ دونوں ممالک ہماری ہر ممکن طریقہ سے امداد کرینگے۔

چونکہ ہمارے مفاد اور اغراض میں یکسانیت اور اشتراک ہے اس وجہ سے ہم میں دوستی اور اتحاد بھی ہے۔

اس دوستی نے ہمیں ایک دوسرے کی مدد پر اکسایا ہے اور ایک دوسرے کا حلیف بنا دیا ہے۔ توازن قوت خطرہ میں پڑا تو انگلستان اور فرانس کے کمزور پڑ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ جدید شہنشاہیت قایم کرنے کا ارادہ اور اپنے لئے وسعت ارض کی ہوس رکھنے والی قوتیں یورپ بھر پر قابض ہونے کے خواب دیکھنے لگیں۔ ترکی کو بھی خطرہ پیدا ہوا کہ وہ اپنی خودمختاری اور آزادی کھو کر ان پر ہوس قوتوں کی نوآبادی ہو کر رہ جائے گا۔

موجودہ جنگ چھڑی۔ واقعات نے ثابت کردیا کہ حکومت ترکی نے بڑی پیش بینی اور دور اندیشی سے کام لیا تھا۔ یہ کتنا بالکل حقیقت ہے کہ اس وقت یورپ میں ایک بھی چھوٹی قوت ایسی نہیں جو صحیح معنوں میں آزاد یا خودمختار کہی جاسکے۔ صرف ترکی ہی ایسی مملکت ہے جو اس وقت تک کامل طور پر آزاد ہے۔ اس کے وجوہ بھی ہیں اول تو یہ کہ پوری قوم کی قوم اپنے قومی رہنما سے اتحاد عمل اور اس پر انتہائی اعتماد رکھتی ہے۔ ترکی کی حکومت انتہائی سیاسی دور اندیشی سے کام لے رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اعتماد اور بھروسہ دن بدن اس پر زیادہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ ترکی قوم کو اپنی فوجی طاقت پر بہت اطمینان ہے۔ یہ فوج خفیف سے خفیف جارحانہ اقدام کا منہ توڑ جواب دینے کو تیار ہے۔ اس کے علاوہ ماسکو انگلستان کی دوستی پر بھی کامل اعتماد ہے اور یہ یقین ہے کہ ضرورت پڑی تو یہ حلیف (انگلستان) کسی ممکن مدد سے دریغ نہ کرے گا۔

جب تک موجودہ حالت قایم ہے بلکہ صاف صاف یوں کہئے کہ جب تک برطانیہ مقابلہ پر ڈٹا ہوا ہے ترکی پر حملہ نہیں کیا جاسکتا انگلستان کی فتح کے صرف یہی معنی نہ ہونگے کہ اس ہنگامے سے ترکی بغیر نقصان اٹھائے نکل آیا بلکہ ترکی کی قوت میں بھی بہت اضافہ ہوجائے گا۔ یہی وجہ تو ہے کہ ہم اپنے دوستوں اور حلیفوں کے دل سے شریک رہیں اور شریک رہیں گے۔

وائسرائے نے فائنینس بل کی منظوری دیدی

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ آج حکومت ہند کے غیرمعمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے نے فائنینس بل پر منظوری دیدی ہے۔ اس پر فوراً عملدرآمد شروع ہوجائے گا۔ ڈاک اور تار کے محصول میں جو اضافہ ہوا ہے اس پر کل یکم دسمبر سے عملدرآمد شروع ہوگا۔ نوٹیفکیشن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نومبر کی قابل ادا تنخواہوں اور آمدنی پر سرچارج لگایا جائے گا۔

سرکاری بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یکم دسمبر سے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جزائر فلپائن کو ہندوستان سے کوئی منی آرڈر نہیں بھیجا جاسکیگا۔ یہ فیصلہ صرف عارضی طور پر کیا گیا ہے لہذا تا اطلاع ثانی ہندوستان کے ڈاک خانوں میں مذکورہ مقامات کے لئے کوئی منی آرڈر نہیں لیا جائے گا۔

تجمل موہانی

لکھنؤ ۲۸ نومبر مولانا سید محمد احمد تجمل موہانی کا کل لکھنؤ میں انتقال ہوگیا۔ آپ مشرقی زبانوں کے بہت بڑے ادیب اردو کے مشہور شاعر اور سینئر انٹرمیڈیٹ کالج کے ممتاز رکن تھے۔ اظہار غم کرنے کے لئے کالج ایک دن کے لئے بند رہا۔

پٹنہ ۲۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ امین دائرے آج ہز اکسیلنسی گورنر بہار سے ملاقات کی۔

ہڑتالوں کے متعلق مہاتما جی کی رائے

واردھا ۲۹ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

میری توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ اخبارات میں چند بیانات شایع ہوئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ طلباء کے ایجی ٹیشن کے مسئلوں کے بارے میں میری کیا رائے ہے اخبارات میں جو کچھ شایع ہوا ہے وہ میں نے نہیں پڑھا کیونکہ میں اپنی ساری طاقت کو اس کام پر مرکوز رکھنا چاہتا ہوں جس کا نامناسب بھاری بوجھ میں نے اپنے اوپر لے لیا ہے میری رائے معلوم ہے کہ تعلیمی اشتعال خواہ کوئی ہو طلباء کی سیاسی ہڑتالیں جائز نہیں ہو سکتیں تا وقتیکہ طالب علم ہمیشہ کے لئے کالج یا اسکول چھوڑنے کا فیصلہ نہ کرلیں۔ دوسرے آزاد ملکوں سے برعکس ہمارے تعلیمی اداروں کا کنٹرول ان حکمرانوں کے ہاتھوں میں ہے جن سے نجات حاصل کرنے کے لئے قوم جدوجہد کر رہی ہے لہذا طلباء کو حکمرانوں کے کنٹرول میں تعلیم حاصل کرنے کی قیمت اپنے آپ کو ڈبا کر ادا کرنی چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ روٹی حاصل کریں اور اسے کھا بھی لیں اگر وہ اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانا چاہتے ہیں جس طرح کہ وہ پا رہے ہیں تو پھر انہیں ان اداروں کے قواعد اور ضوابط کو ماننا پڑے گا۔ لہذا تا وقتیکہ تعلیمی اداروں کے افسران اعلیٰ رضامند نہ ہوں کوئی سیاسی ہڑتال نہیں کرنی چاہئے۔

لیکن میں نے ایک راہ نکالی ہے۔ اسکول اور کالج کے اوقات کے بعد طلباء کے پاس بہت وقت ہوتا ہے اور اس وقت کے وہ خود ہی مالک ہوتے ہیں وہ جلسے کرسکتے ہیں اور پرامن طریقہ پر قومی کاز کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرسکتے ہیں۔ جو طالب علم سول نافرمانی میں حصہ لینا اور میری رہنمائی قبول کرنا چاہیں وہ عارضی طور پر اپنی پڑھائی کو ملتوی کرنے کے بعد انفرادی سول نافرمانی کی شرطیں اور میری اجازت حاصل کرکے ایسا کرسکتے ہیں۔ طالب علموں کے میرے پاس خط آرہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ میری رہنمائی پر انہیں کم یقین ہے کیونکہ وہ تعمیری پروگرام پر کوئی اعتقاد نہیں رکھتے۔ جس کا مرکزی اور ظاہرہ حصہ کھادی ہے وہ چرخہ کاتنے پر بھی یقین نہیں رکھتے اور اگر میرے نامہ نگاروں کو قابل اعتماد گواہ مان لیا جائے تو اہنسا پر بھی انکا اعتقاد مشکوک ہے۔ اگر طالب علم مخلصانہ طور پر ڈسپلین کے اندر آجائیں تو وہ قومی جدوجہد میں بڑا موثر کام کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی مرضی سے کام کریں گے۔ اور غیر موثر مظاہرے کرکے اپنی طاقت کو ضایع کرینگے تو ان کے اس عمل سے قومی کاز کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔

میں خوشی کے ساتھ اس امر کی تصدیق کرسکتا ہوں کہ کانگریسی ڈسپلین کا اظہار کررہے ہیں جو میرے لئے ایک خوشگوار حیرت ہے۔ کیونکہ میں اس کے لئے تیار نہ تھا طلباء کی دنیا کے متعلق لوگوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ عین وقت پر ان میں کمی پائی گئی۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ بے ضابطہ اور بے مقصد مظاہروں میں حقدر تیاری حوصلہ اور قربانی کی ضرورت ہے۔ میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں۔ طالب علموں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ملک کے ۳۵ کروڑ باشندوں کے مقابلہ میں سٹاگرہ تھوڑے لوگوں تک محدود رہے گی۔ تعمیری پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے جو لوگوں کو کام کرنا چاہئے۔ ان کی تعداد کی کوئی حد مقرر نہیں ہے میں اسے تحریک آزادی کا سب سے زیادہ مفید اور موثر حصہ سمجھتا ہوں۔ اس کے بغیر سول نافرمانی سول نہ رہے گی۔ اور وہ بے قیمت ہوجائے گی۔

انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی کا مشورہ

بمبئی ۲۸ نومبر۔ انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی نے حکومت ہند کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے کہ ہندوستان میں پیداوار کا اسٹاک جمع ہوجانے سے زراعت پیشہ طبقہ کو جو نقصان پہنچا ہے اسے دور کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ حکومت خود اس زاید اسٹاک کو خرید کر جمع کرلے۔ کمیٹی کی تجویز ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک تجارتی کارپوریشن مرتب کیا جائے جو اس اسٹاک کے جمع کرنے۔ قیمت دینے خریدنے اور برآمد کا انتظام کرے اور اس بارے میں تجارتی حلقوں سے مشورہ کرلیا جائے۔ اور اس کارپوریشن کی تشکیل ایسی ہو کہ ہندوستان کے تجارتی حلقوں کا اس پر پورا پورا یقین ہو اور اس خرید فروخت میں اگر کوئی نقصان ہو تو وہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان تقسیم کرلیا جائے دوسرے ہندوستان میں کچے مال کی کھپت بڑھا کر بعض متعلقہ صنعتوں کو فروغ دے کر بھی یہ اسٹاک کم کیا جاسکتا ہے۔ آخر میں کمیٹی نے مشورہ دیا ہے کہ آنریبل کامرس ممبر تجارتی نمایندوں کی ایک کانفرنس طلب کریں جو اس مسئلہ پر غور کرے اور اس کے لئے عملی تدبیریں مرتب کرے۔

گورنر برما کے اختیارات

رنگون بذریعہ ہوائی ڈاک۔ مشرق بعید کے لئے جس میں برما بھی شامل ہے نئے کمانڈر انچیف کے مقرر ہونے سے گورنر برما کی آئینی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ حسب معمول برما کے فوجی امور کے انچارج رہیں گے۔ کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مشتہرہ میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی گئی ہے جس سے پرانی پوزیشن تبدیل ہوتی ہو۔ وثیقہ ہدایات میں بھی کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے نہ نفاذ کے بعد سے اس ایکٹ یا ان قاعدوں میں کوئی ایسی تبدیلی کی گئی ہے۔

ہندوستان کا سب سے زیادہ مقبول باتصویر ہفتہ وار

دین دنیا

ایک سال میں ڈیڑھ ہزار مضامین شائع کرتا ہے

ہفتہ وار "دین دنیا" اس وقت ہندوستان کے تمام ہفتہ وار اخبارات میں سب سے زیادہ مقبول ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی پالیسی بے لاگ ہے، بلا رو رعایت نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ "دین دنیا" کے ہر نمبر میں پندرہ مستقل عنوانات کے ماتحت سیاسی، اخلاقی، اصلاحی اور معلومات عامہ سے لبریز مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اصلاحی اور کارآمد مضامین کے علاوہ تفریحی مضامین بھی ہوتے ہیں مثلاً افسانے، ادبی دلچسپیاں، قلم کی شوخیاں، اور نظموں پر تو دین دنیا میں اتنی اچھی تنقید ہوتی ہے کہ آجتک ہندوستان کا کوئی اخبار بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ ایک سال میں "دین دنیا" ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ نہایت اعلیٰ مضامین شائع کرتا ہے۔ اس ایک ہفتہ وار اخبار کی خریداری کے بعد آپ تمام ماہوار رسائل اور ہفتہ وار اخبارات سے بے نیاز ہوجائیں گے۔ ایک کارڈ لکھکر نمونہ مفت منگا لیجئے۔

مینجر اخبار "دین دنیا" جامع مسجد دہلی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ے ششماہی ۲؏
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ر ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۵۰

ادبیات

جامعۂ ادبیہ کانپور کے مشاعرہ کا انتخاب

انجمن جامعہ ادبیہ کان پور کے مشاعرۂ بورڈ کا ماہواری مشاعرہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۰ء کی رات کو جناب مولوی حاجی سید محمد ابو محمد ثاقب صاحب کے دولتکدہ پر منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے:۔

جناب نواب سید محمد صادق صاحب صادق

سبھی یوں تو مدعی ہیں ترے عشق کے زباں سے
کِسے کس قدر ہے الفت، یہ کھلے گا امتحاں سے

دلِ خوں شدہ کی حالت، نہ کہی گئی زباں سے
تو یہ کام حسرتوں نے لیا چشم خونفشاں سے

تمھیں ناز ہے ستم پر، ہمیں ناز ضبطِ غم پر
نہ تم آشنا وفا سے، نہ ہم آشنا فغاں سے

وہ ملے تو وائے قسمت، ہوئے ہوش ایسے رخصت
مجھے تم سے ہے محبت، یہ نہ کہہ سکا زباں سے

من و تو میں حدِ فاصل، جو حجاب ہے خودی کا
مری بیخودی اٹھا دے یہ حجاب درمیاں سے

جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر

مجھے کیا خبر مٹایا مجھے کس نے دو جہاں سے
تیرا نام سن رہا ہوں مگر آج ہر زباں سے

ابھی دور تھا نہ ایسا ہیں غبار کارواں سے
کہ تڑپ کے روح نکلی میرے قلب ناتواں سے

سرِ شام بال کھولے یہ لحد پہ بیٹھنا کیا
کہیں دل دھل نہ جائے اٹھو جاؤ یہاں سے

نہ کسی کے پاس آنا نہ کسی کے پاس جانا
تیری لو لگی ہوئی مجھے کام کیا جہاں سے

جو غریب بینوا ہیں یہ خبر انھیں مبارک
وہیں جائیں گے پلٹ کر کبھی آئے تھے جہاں سے

جناب سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری

نہ ہوں اہل بزم واقف مری سعی رائگاں سے
جو کھلے بھی راز میرا، مری چشم خوں فشاں سے

مری ضعف سے سلامت ابھی جیب و آستیں ہے
نہ ہوا یہ مرحلہ طے مرے دست ناتواں سے

ہے یقین کہ عشق میرا نہیں خام کار لیکن
میں ابھی سے ڈر رہا ہوں ترے وقتِ امتحاں سے

مری حسرتیں ابھی تک ہیں غریقِ بحرِ حیرت
میں نکل گیا ہوں آگے جو غبار کارواں سے

وہی روح زندگی تھے وہی جان زندگی تھے
جو شرارے کچھ اٹھے تھے ابھی میرے آشیاں سے

مری روح جس سے اب تک ہے شرارہ گیر الفت
میں وہ نغمے سن رہا ہوں تری بزم لامکاں سے

تری بزم کی ہو رونق مرے دردِ دل کا قصہ
کہ سکونِ انجمن ہے مرے رنگِ داستاں سے

میں اسی سے چپ ہوں ثاقب کہ یہی ہے خوف مجھکو
کہیں حشر ہو نہ برپا مری شورشِ فغاں سے

جناب مسٹر گنگا دھر ناتھ صاحب فرحت ایڈوکیٹ

شبِ غم ہوا یہ ظاہر مری شورشِ نہاں سے
کہ نمودِ حشر ہوگی اسی قلب ناتواں سے

مرا دل مرا جگر یہ، ترا رخ تری نظر یہ
یہی چند پھول برسے تھے زمیں پہ آسماں سے

مری آستیں سلامت کہ بنی ہے دامنِ گل
یہ بہار پھٹ پڑی ہے مری چشم خونفشاں سے

یہ فسانۂ شبِ غم یہ نوائے سازِ ہستی
ہے وہیں سے کیف پرور اسے چھیڑ دو جہاں سے

یہ گدازِ سینۂ نے یہ صدائے دردِ فرحت
اسے کچھ نہ کچھ ہے نسبت مری بے اثر زباں سے

جناب نواب محمد مصطفیٰ حسین صاحب اثر

نہ گلہ ہے باغباں سے نہ شکایت آسماں سے
بھری فصل میں یہ قسمت جو چھٹے ہم آشیاں سے

دمِ مرگ بھی نہ نکلا کوئی حرف جب زباں سے
بنے سیکڑوں فسانے میری آہِ ناتواں سے

میرے دردِ دل کا ان سے نہ علاج ہو سکا جب
کہوں کس طرح سے عیسیٰ انھیں اپنی پھر زباں سے

میرے دامن و گریباں کی ہو خیر اب الٰہی
نظر آ رہی ہیں پھر وہ میرے دل پہ دھجیاں سے

یہ صلہ ملا وفا کا مجھے دیکھ کر وہ بولے
یہ اثر کہاں سے آیا کہو جائے اب یہاں سے

جناب مولوی سلیم صاحب ناطق

ملے داد زندگی کی مجھے مرگ ناگہاں سے
کہیں بارِ غم بھی سنبھلے مرے قلب ناتواں سے

کہیں شیخ و برہمن نے بھی کہانیاں ادھوری
وہاں تک کوئی نہ پہنچا مرا ذکر تھا جہاں سے

مرے ہر نفس پہ مجھ سے وہ قریب تر ہے گویا
وہ حجاب اٹھ رہے ہیں مرے اسکے درمیاں سے

ترے آستاں کے سجدوں کو نہیں کہیں سے نسبت
نہ زمیں کی پستیوں سے نہ فرازِ آسماں سے

مرے پاس دیر و کعبہ کی ہزاروں نعمتیں ہیں
کبھی کچھ ملا یہاں سے کبھی کچھ ملا وہاں سے

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

مصری اخبار "المقطم" یونان اور مشرق وسطیٰ کی صورت حالات پر لکھتا ہے:۔

یونان کی شرقی سرحدات بالکل محفوظ ہیں۔ کیونکہ ادہر ترکی واقع ہے۔ آزادی اور خود مختاری ان دو چیزوں کے لئے یہ دونوں ملک آخر وقت تک لڑیں گے۔ صدر جمہوریت ترکی کو پچھلی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ ترکی محوری طاقتوں کی جارحانہ کارروائی کا سختی سے مقابلہ کرے گا۔

مصری رسالہ "المصور" نے یونان میں اطالیہ کی مہم کے سلسلے میں حسب ذیل نتائج اخذ کئے ہیں:۔

(۱) اب بلقان میں وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا جاری ہے۔ جو قدرتاً برطانیہ کے مفید اور محوری طاقتوں کے لئے مضر ہوگا۔

(۲) باہمی حفاظت کے لئے آج کل برطانیہ ان بحری اور فضائی اڈوں کو استعمال کر رہا ہے جو اطالیہ اور البانیہ سے زیادہ قریب واقع ہیں۔

(۳) جو اطالوی فوج برطانیہ کے خلاف جنگ کر رہی ہے اس کا بہت بڑا حصہ ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

یہ باتیں برطانیہ کے لئے بہت مفید اور محوری طاقتوں کے لئے نہایت مضر ہیں۔ جنھیں توقع تھی کہ وہ شام اور موصل کی پائپ لائن پر قبضہ کرلیں گی۔

(۳) مصری اخبار "المقطم" نے بلقان میں محوری طاقتوں کی جارحانہ کارروائیوں کے بارے میں سوویٹ روس کے روش پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے:۔

روس نے غیر جانبداری کا جو اعلان کیا ہو وہ ایک نئی پالیسی کا پیش خیمہ ہے لیکن ہم اپنی ناامیدی میں مبالغہ آرائی کرنا نہیں چاہتے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس بلقان میں محوری طاقتوں کے پھیلاؤ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانا چاہتا ہے۔

مصری اخبار "دستور" نے مشرق وسطیٰ میں اطالیہ کی فوجی پوزیشن کا حسب ذیل تجزیہ کیا ہے:۔

یونان میں جو برطانی بیڑہ موجود ہے وہ بیڑہ ایڈریاٹک میں دشمن کی تمام بحری نقل و حرکت کی نگرانی کر رہا ہے۔ برطانی بیڑہ نے اطالوی بدرقہ کے جہازوں کو البانیہ اور لیبیا جانے سے روک دیا ہے۔ یہ بات مصر کے لئے یقیناً نہایت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس طرح اطالیہ اپنے مغربی صحرا کے محاذ پر کمک نہ بھیج سکے گا۔

مسٹر ڈیمٹری یونانی وزیر مختار مقیم مصر نے باشندگان مصر کے نام ایک پیغام شائع کیا ہے جس میں یونان کے متعلق ان کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ انھوں نے حکومت یونان کو بھی اطلاع دی ہے کہ اہل مصر یونان کے ساتھ گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔

مصری وزیر خارجہ نے مصری نمایندہ مقیم واشنگٹن کی وساطت سے صدر روزویلٹ کو ان کے پھر منتخب ہو جانے پر مبارکباد دی ہے ۔

ترے ہاتھ میں ہے ساغر ترے ہاتھ میں ہے شیشہ
کہ زمیں پہ چاند سورج اتر آئے آسماں سے

تسلیم اہل کارواں ہیں کہیں مست ناز منزل
میں لپٹ کے رو رہا ہوں کہیں گردِ کارواں سے

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری کانپور

نہ کسی نے بات مانی جو کہی گئی زباں سے
کوئی کام بن سکا کب مری سعی رائگاں سے

ترے در پہ عمر گذرے تو میں سمجھوں جی رہا ہوں
نہ کبھی اٹھے مرا سر ترے سنگ آستاں سے

جو کبھی سنے تھے میں نے تری بزم کن فکاں سے
وہی نغمے سن رہا ہوں ہیں فضائے لامکاں سے

مرا بتکدوں میں سجدہ نہیں کفر ساز زاہد
کہ بنے ہیں بت یہ سارے اسی سنگ آستاں سے

مری زندگی نے مجھکو دلِ داغدار بخشا
یہی پھول ملا ہے بزمی مجھے اپنے گلستاں سے

جناب سید اختر حسین صاحب نقوی اختر

نہیں کچھ بعید یارب ترے لطف بیکراں سے
وہ دعا قبول کر لے جو ادا نہ ہو زباں سے

ہے زمانہ ایسا واقف مرے غم کی داستاں سے
کہ بتائیں لوگ مجھکو لگوں بھولنے جہاں سے

یہ کہاں ہماری قسمت جو کہیں وہ ہو بھی جائے
وہ زباں کہاں سے لائیں وہ اثر ملے کہاں سے

جو خلاف وعدہ کرنا تری خو ہے او ستمگر
نہیں ایک تیری بہتر تری سو ہزار ہاں سے

جناب سید شبیر حسن صاحب سحر

بڑھا جا رہا ہوں آگے میں حدودِ لامکاں سے
یہ بتائیں لاؤں آخر تجھے ڈھونڈھ کر کہاں سے

ترے در سے جب اٹھایا مجھے دورِ آسماں نے
میں لپٹ لپٹ کے رویا ترے سنگِ آستاں سے

ترے نقشِ پا جو دیکھے کئے خاک ہی پہ سجدے
ملی سر کو سرفرازی ترے پاؤں کے نشاں سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش عزم مستقل ہیں رہے
زمانہ بھی ہو جو تیرے دل بربادگا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور یکشنبہ ۱۴ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵۰

ہندوستان پہلے

"ہندوستان پہلے" یہ وہ نعرہ ہے جو لندن سے بلند ہوا ہے اور اسے بلند کرنے والا کون ہے؟ کوئی معمولی سیاستداں یا کوئی غیر معروف پبلک مین نہیں بلکہ ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ میں ہندوستان کی قسمت کی باگ ڈور ہے۔

"ہندوستان پہلے" یہ نعرہ مسٹر ایمری وزیر ہند نے خود اپنے دہن مبارک سے بلند کیا ہے۔ لندن میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہر ہندوستانی کے لب پر خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور یہی نعرہ ہونا چاہئے۔ اور جہاں تک ہندوستان کے متعلق برطانی نظریہ کا تعلق ہے ہر انگریز کے لب پر بھی یہی نعرہ ہونا چاہئے۔ اور ہندوستان سے مسٹر ایمری کا کیا مطلب ہے؟ وہ ہندوستان جو قدرت اور تاریخ کے ہاتھوں سے بنا ہے۔ وہ ہندوستان جس میں لامحدود اختلافات ہیں اور انکی تہ میں بنیادی اتحاد ہے یعنی وہ ہندوستان جہاں کثرت میں وحدت ہے۔ کانگریس کے موجودہ صدر مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے خطبہ صدارت میں قدرت اور تاریخ کے ہاتھوں بنے ہوئے ہندوستان کی وحدت کا جو روح افزا تخیل پیش کیا تھا۔ آج وہی تخیل ایک انگریز مدبر ایسا مدبر جو ہندوستان کی حکومت کا ذمہ دار ہے اپنی زبان سے پیش کرے۔ یہ ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔ زیادہ دن نہیں ہوئے جب مسٹر ایمری نے ایک تقریر میں یہ اشارہ کیا تھا کہ شاید ہندوستان کے آئینی مستقبل کے فیصلہ کے لئے ہمیں آزادی اور جمہوریت کی مسلمہ روائتوں سے ہٹ کر کوئی نیا ڈھنگ اختیار کرنا پڑے حتیٰ کہ ممکن ہے کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کی حدود میں بھی نئے سرے سے تبدیلیاں کرنا پڑیں۔ اس قسم کا اشارہ پھوٹ ڈالنے والی روائتی پالیسی کے عین مطابق تھا مگر آج مسٹر ایمری کا نظریہ کچھ اور ہے آج وہ ہندوستان کی وحدت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہندوستان الگ الگ آزاد علاقوں میں تقسیم ہونے کے بعد پھر اسی حالت پر واپس آ جائیگا جو سلطنت مغلیہ کے زوال کے وقت تھی وہ متنازعہ طاقتوں کا اکھاڑہ بن جائے گا۔ آزاد اداروں کی آزادی لازمی طور پر دب جائیگی اور کسی عنصر کو وہ وسائل حاصل نہیں ہو سکینگے جن کی مدد سے وہ بیرونی حملے کے خلاف خواہ خشکی کے راستہ ہو یا سمندر کے راستے سے اپنی مدافعت کر سکے۔

اگر وزیر ہند کے یہ لفظ برٹش ڈپلومیسی سے خالی ہیں اور کسی صداقت پر مبنی ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے "پاکستان" کے خلاف صفائی سے آواز بلند کر دی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر ہند کی اس آواز کا ہندوستان کے ان تمام حلقوں میں خیر مقدم کیا جائے گا۔ جو اس ملک کی یکجہتی اور وحدت پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اپنا پختہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر ایمری نے اپنی تقریر میں ہندوستان کو مختلف نگاہوں سے دیکھا ہے، ایک ہندو کی نگاہ سے ایک کانگریسمین کی نگاہ سے۔ ایک مسلمان کی نگاہ سے، ریاستی راجہ کی نگاہ سے اور ایک انگریز کی نگاہ سے، ہر صورت میں وہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ہندوستان کی وحدت قائم رہنا چاہئے اور برٹش کامن ویلتھ سے الگ ہونے کی بجائے اسے برابر کا حصہ دار بننا چاہئے۔ اس آخری مقصد کو پورا کرنے کے لئے مسٹر ایمری کیا عملی قدم اٹھانا چاہتے ہیں؟ اس سوال کا ہمیں مسٹر ایمری کی اس تقریر میں بھی جو ایک قطعی نئے اور خوشگوار انداز میں کی گئی ہے کوئی امید افزا جواب نہیں ملتا۔ وزیر ہند نے وائسرائے کی پرانی پیشکش پھر دہرائی ہے اور ہندوستان کے نوجوانوں سے خاص طور پر خطاب کیا ہے کہ وہ جمود ختم کرنے کا راستہ نکالیں۔

ہم مسٹر ایمری کو ان کے اس بیان پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ عرض کرنے کی جرات کریں گے کہ سب سے سیدھا اور آسان راستہ کانگریس کا تجویز کردہ ہے لہذا اس پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے مرکز میں ذمہ دار حکومت دینے کی فوری ہی ضرورت ہو ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر ایمری واقعات اور جذبات کا صحیح مطالعہ کرتے ہوئے نہ صرف کانگریس بلکہ سارے ملک کے مطالبہ کو منظور کر کے سارے ہندوستان کے قلوب کو اپنے ساتھ کر لیں گے۔

لارڈ لوتھین کا انتقال

لارڈ لوتھین برطانی سفیر امریکہ دو روز کی قلیل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اُن کی موت جون میں زہر پھیل جانے سے ایسی اچانک ہوئی ہے کہ اس کا خیال بھی نہ تھا۔ لارڈ لوتھین کا ہندوستان کے موجودہ آئین سے بھی تعلق ہے کیونکہ جس رائے دہندگی کی بنیاد پر سنہ ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بنا ہے اس کی کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین ہی تھے انھوں نے سفیر امریکہ مقرر ہونے سے پہلے ہندوستان کا دورہ بھی کیا تھا اور یہاں کے تمام سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کی تھی ایک خبر یہ بھی تھی کہ لارڈ لنلتھگو کے بعد آپ ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہونے والے ہیں۔ سیاسی طور پر لارڈ لوتھین برطانیہ کی لبرل پارٹی سے متعلق رکھتے تھے اور ذاتی طور پر وہ نہایت نیک انسان تھے حال ہی میں جب وہ برطانیہ سے امریکہ واپس گئے تھے تو انہوں نے برطانیہ کی جانب سے امریکہ سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ ہمارے سونے کے ذخیرہ کے خاتمہ کی ابتدا ہو رہی ہے۔ اس پر م

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۹ر دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ بی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر ایس۔ این تواری ایکزیکیٹو آفیسر کو ۶ ماہ کی رخصت دینا منظور ہوا۔ اس کے بعد ایکزیکیٹو آفیسر کے جدید تقرر کا معاملہ پیش ہوا تو مسٹر مارگن نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ اس عہدہ کے امیدواروں کی ۴۷ درخواستیں غور اور سفارش کے لئے پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیجدی جاویں اور بورڈ جدید ایکزیکیٹو افیسر کا خود تقرر نہ کرے۔ پرنسپل چٹرجی بابو دوارکا پرشاد، حاجی قمرالدین بابو گوپرشاد کپور اور حاجی محمد سمیع نے اس کی تائید کی۔

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے یہ اعتراض اٹھایا کہ یہ رزولیوشن خلاف ضابطہ ہے مگر چیرمین صاحب نے اس اعتراض کو نہیں تسلیم کیا۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے اس رزولیوشن کی مخالفت کی، اس کے بعد ووٹ لئے گئے اور چیرمین صاحب نے ۱۸ - ۱۸ ووٹ دونوں طرف آنے کا اعلان کیا اور اپنا کاسٹنگ ووٹ مسٹر مارگن کے رزولیوشن کے موافق دیکر رزولیوشن کے پاس ہونے کا اعلان کر دیا۔

رزولیوشن کے مخالفین یہ کہتے تھے کہ ہمارے ۲۰ ووٹ اور موافقین کے ووٹ ۱۷ تھے اور اسی پر بڑا شور وغل اور گالی گلوج ہوئی اور بورڈ میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا اور بالآخر مجبوراً چیرمین صاحب نے جلسہ برخاست کر دیا۔ جلسہ میں کل ۳۷ ممبران تھے جس سے حاجی محمد حمزہ صاحب نے ووٹ نہیں کیا تھا۔

رزولیوشن کے متعلق بیانات مسٹر بی۔ بی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ۱۸ ووٹ رزولیوشن کے موافق اور ۱۸ ووٹ رزولیوشن کے خلاف تھے اور انھوں نے اپنا کاسٹنگ ووٹ سے رزولیوشن کو پاس کیا اور دوبارہ ووٹ شماری سے انھوں نے انکار کیا اور نام لکھنے کی تجویز اس لئے نہیں منظور کی گئی کہ وہ ووٹنگ کے بعد پیش ہوئی تھی، اور پنڈت برہمانند معترلی نے اس کی پُر زور مخالفت کی تھی۔

مسٹر ہری شنکر باگلا نے چیرمین صاحب کے بیان کے جواب میں ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۷ ممبروں نے مسٹر مارگن کے رزولیوشن کی موافقت میں اور ۲۰ ممبروں نے مخالفت میں ووٹ دیئے تھے آپکا یہ کہنا ہے کہ یہ رزولیوشن خلاف قاعدہ اور بے ضابطہ ہے اور چیرمین صاحب کو اس کی اجازت نہیں دینا چاہئے تھی۔

حاجی محمد حمزہ صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ انھوں نے مسٹر مارگن کے رزولیوشن کے خلاف یا موافقت میں ووٹ دیا ہے بلکہ وہ غیر جانبدار تھے۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے مسٹر ہری شنکر باگلا کے بیان کی تردید میں ایک بیان دیا ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ چیرمین کے لئے یہ مشکل ہے کہ سب ووٹ دینے والوں کے نام یاد رکھے اس لئے ناموں کی اشاعت کا معاملہ غیر ضروری ہے۔ ناموں کے درج کرنے کی تجویز کی، مسٹر برہمانند معترلی نے مخالفت کی تھی، پنڈت سری رتن شکل کے حق میں ووٹ دینے کے لئے سراسر ناجائز دباؤ پڑ رہا تھا اس لئے جب مسٹر مارگن کی تجویز پیش ہوئی تو ان لوگوں کو نجات ملی اور انھوں نے اس رزولیوشن کے حق میں ووٹ دیا۔

مسٹر بہاری لال اگروال پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے بھی اسی سلسلہ میں ایک بیان دیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:-

چیرمین صاحب کی گزشتہ پانچ سال کی پالیسی ویسے ہی گورنمنٹ کی طرف رہی ہے جیسی کسی غیر ہر دلعزیز منتخب چیرمین کی ہو سکتی ہے، اس کے بعد آپ نے مسٹر مارگن کے رزولیوشن کی مخالفت کی کیونکہ اس سے عوام کے حقوق میں کمی ہوتی ہے اس کے بعد آپ نے یہ لکھا ہے کہ مسلم لیگ کانگریس کی مخالفت میں پنڈت سری رتن شکل کی موافقت کر رہی ہے۔ اور مسلم امیدواروں کے عام مطالبہ کا ساتھ نہیں دے رہی ہے۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جلسہ میں چیرمین صاحب کا طرز عمل آئینی اور صحیح تھا۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور بدری بشال ممبران نے اسکی تائید کی ہے کہ چیرمین صاحب کا اعلان درست تھا۔ اس کے بعد آپ نے نوکر شاہی کی مذمت کی ہے جو جلسہ میں ہوا تھا

آل انڈیا اُردو کانفرنس آل انڈیا اردو کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۲۵ و ۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج ہال میں ہوگا۔ کانفرنس کی صدارت سر عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا لاہور نے قبول فرمائی ہے۔ مشاعرہ کی صدارت کیپٹن نواب جمشید علی خاں صاحب آف باغپت فرمائینگے مجلس استقبالیہ کی صدر بیگم صاحبہ اعزاز رسول ایم۔ ال۔ سی۔ ڈپٹی پریسیڈنٹ کونسل ہیں اسی سلسلہ میں ایک ادبی نمائش بھی ہوگی جس کے لئے حیدرآباد۔ بھوپال۔ رام پور۔ لکھنؤ دہلی وغیرہ سے بہترین اُردو ادب کی کتابوں وغیرہ کے نایاب نسخے آ رہے ہیں۔

کانفرنس اور مشاعرہ میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان کے مشہور انشاپرداز اور شعرائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔

مجلس استقبالیہ کے ارکان بڑی زبردست جد وجہد کے ساتھ انتظامات میں معروف ہیں۔ آپ بھی اپنی اول فرصت میں مجلس استقبالیہ کے ممبر بن کر اپنے فرض کو ادا کیجئے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۱۰ر دسمبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا جس میں جنوبی شہر کی توسیع کی اسکیم ناظر باغ گھسیانہ اسکیم اور سیسہ مئو نالہ اسکیم کے انجینرنگ کام کے لئے ۲۷،۱۲۹ روپیہ کے تخمینے منظور کر گئے۔ ایچ بلاک سیسہ مئو نالہ اسکیم اور ڈی بلاک ناظر باغ گھسیانہ کا نقشہ منظور ہوا اور پلاٹوں کی قیمتیں منظور کی گئیں۔ برائے نام سالانہ پٹہ (کرایہ) پر سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ہریجن اسکول کے لئے ۱۱۰ مربع گز زمین دینا منظور ہوا۔

۲۶،۰۴۵ روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی، شروع سال سے اس وقت تک ۳،۳۵۶۸ روپے کی زمین فروخت ہو چکی ہے۔

ستیہ گرہ مسٹر بھگت دیال ایم۔ ال۔ اے کانگریسی قایم مقام ڈسٹرکٹ کلاس کو ۹ر دسمبر کو موضع کنڈیا میں ستیہ گرہ کرنے کے جرم میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ال۔ اے ۹ر دسمبر کو جنیجک میں جنگ کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ آپ نے اپنی گرفتاری پر ہڑتال نہ کر کے اخبار نیشنل ہیرلڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی تھی۔ آپ کو ایک سال قید محض کی سزا اور بی کلاس دیا گیا ہے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت کی گرفتاری کے خلاف شہر میں ہڑتال منائی گئی۔ اور شام کو سٹی کانگریس کمیٹی کی سرپرستی میں ایک جلسہ ہوا جس میں انکو مبارکباد دی گئی کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

جمعیۃ القریش جمعیۃ القریش کی انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں جنگ کی کامیابی کے لئے گورنمنٹ کو پوری پوری امداد دینے کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

بیگم اعزاز رسول ۱۳ر دسمبر کو ۹ بجے اسٹیشن پر آل انڈیا اُردو کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی ورکنگ کمیٹی نے بیگم اعزاز رسول پریسیڈنٹ مجلس استقبالیہ آل انڈیا اردو کانفرنس کا استقبال کیا۔

مسٹر رام گوپال ڈائرکٹر لکشمی کاٹن ملس وخزانچی مجلس استقبالیہ آل انڈیا اردو کانفرنس نے ۴ ۱/۲ بجے اپنے بنگلہ واقع چھاؤنی میں آپ کو ایک مخصوص مگر شاندار ایٹ ہوم دیا۔

بیگم صاحبہ نے بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ کالج ہال میں تشریف لاکر مجلس استقبالیہ کے جلسہ میں شرکت فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے ممبران کو مستفید فرمایا بعد ازاں بیگم صاحبہ چند اراکین مجلس استقبالیہ کے ساتھ ڈاکٹر عبدالصمد، مسٹر ایس۔ این۔ سپرو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مسٹر ایس۔ ایس حسن لیبر کمشنر اور حافظ محمد صدیق صاحب کے یہاں تشریف لے گئیں۔ ان حضرات نے اپنی ادب نوازی سے کانفرنس کے لئے عطیہ جات عنایت فرمائے۔ اور بیگم صاحبہ ۸ ۱/۲ بجے رات کی ٹرین سے لکھنؤ تشریف لے گئیں۔

پریسیڈنٹ مزدور سبھا کو سزا مسٹر محمد یونس ایکٹنگ پریسیڈنٹ مزدور سبھا اور مسٹر رام رتن کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

نظر بند قیدی اور وزیٹرس ڈسٹرکٹ جیل کانپور میں سرکاری اطلاع کے ذریعہ آگاہ کیا گیا ہے کہ غیر سرکاری جیل کے معائنہ کرنے والے ممبران نظر بند قیدیوں سے نہ مل سکیں گے ممکن ہے کہ یہ ممانعت کانپور سے شاید دو نظر بند قیدیوں کی فراری کی وجہ سے ہو۔

مولانا وصی علی صاحب کانپور کے مشہور عالم دین جناب مولانا حاجی محمد وصی علی صاحب ملیح آبادی کو جامعہ اسلامیہ علیگڑھ نے اپنے اسٹاف میں داخل کر لیا ہے لہذا آپ کانپور سے ایک عرصہ کے بعد تشریف لے جا رہے ہیں اہل شہر کو آپ کو الوداع کہتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا ہے اسی سلسلہ میں جناب حافظ عبدالرزاق صاحب ۱۵ر دسمبر کو آپ کو الوداعی ڈنر دے رہے ہیں جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

ڈنر ۱۲ر دسمبر کی رات کو ڈاکٹر شیو شنکر لال سریواستوا نے اپنے دوسرے صاحبزادے مسٹر کیلاش چندر سریواستوا کے تلک کی تقریب کے سلسلہ میں اپنے مکان واقع نواب گنج میں ایک پُرتکلف دعوت طعام دی۔

اسٹوڈنٹ فیڈریشن ۹ر دسمبر کو کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کی ایکزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر حسن احمد شاہ منعقد ہوا جس میں کرائسٹ چرچ کالج کے اس مطالبہ پر کہ طلبا وعدہ کریں کہ وہ اسٹرائک نہ کرینگے اور ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کے سرکلر پر اظہار ناراضگی کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔

برٹش سپلائی مشن سر الگزنڈر راجر چیرمین برٹش سپلائی مشن نے کانپور تشریف لاکر گورنمنٹ ہارنس فیکٹری جے۔ کے اسٹیل رولنگ ملس اور مطر ہوزری کا معائنہ کیا۔ مرچنٹ چیمبر اور ڈاکٹر سر جوالا پرشاد سریواستوا کی طرف سے ڈنر اور لنچ دیا گیا۔

شاستری جی پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم ایل۔ سی ۱۵ر دسمبر کو نرائن پور سے ستیہ گرہ کریں گے۔

ہڑتال مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق منسٹر یوپی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ۱۳ر دسمبر کو گرفتار ہوئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں کانپور میں ۱۴ر دسمبر کو ہڑتال کی گئی۔

اپیل بتاریخ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ایک جلسہ سلطان ٹیپو کی یادگار منانے کے سلسلہ میں زیر اہتمام انجمن وطن کانپور ہونے والا ہے شہر کے آزاد خیال طبقہ سے عموماً اور مسلم نوجوان طبقہ سے خصوصاً امید قوی کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں امکانی کوشش سے دریغ نہ کریں گے۔ اور انجمن کو اپنے قومی جذبہ کی تحریک سے شکر گذاری کا موقع مرحمت فرمائینگے۔ سکریٹری انجمن وطن کانپور

سبد گل

مغرب زدہ بیویوں نے آج کل شوہروں کو تگنی کا ناچ نچا رکھا ہے۔ اور بے چارے شوہر مغرب زدہ بیویوں کے اشاروں پر ناچنے کے لئے مجبور ہیں۔ اگر کوئی خودسر شوہر بیوی کے حکم سے ذرا بھی سرتابی کرتا ہے۔ تو مغرب زدہ بیوی اُس کی اس بُری طرح سے مٹی پلید کرتی ہے کہ بے چارہ شوہر کو دن میں تارے دکھائی دینے لگتے ہیں مغرب زدہ بیویوں نے شوہروں کی کیا گت بنا رکھی ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل چند واقعات سے ہو سکتا ہے۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع ہے کہ واشنگٹن کی رہنے والی ایک بیوی اپنے شوہر سے خفا ہو گئی۔ شوہر نے ہر چند منانے کی کوشش کی مگر وہ قابو میں نہ آئی اس نے جھٹ عدالت میں جاکر شوہر کے خلاف ایک استغاثہ دائر کر دیا کہ "میرا شوہر بے حد شراب پیتا ہے اور شراب کے نشہ میں مدہوش ہو کر نوجوان لڑکیوں پر میرے بچوں کے حق برباد کر رہا ہے۔ اسلئے اس کی دولت کے تحفظ کے لئے حکومت کوئی مناسب قدم اُٹھائے" بیچارے شوہر نے ہر چند صفائی پیش کرنی چاہی لیکن عدالت نے کچھ نہ سُنا اور فیصلہ دیدیا کہ آئندہ اسے اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر روپیہ کے صرف کرنے کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔

اسی قسم کی ایک ویانا کی اطلاع ہے ویانا کے کسی بڑے میاں نے ایک مہ پارہ نوجوان لڑکی سے شادی کر لی۔ یہ لڑکی چھ مہینے تک تو اپنے بوڑھے شوہر کے پاس ہنسی خوشی کے ساتھ زندگی گزارتی رہی۔ چھ مہینے کے بعد اس نے یکایک بڑے میاں کے خلاف استغاثہ دیر کر دیا کہ "میرا شوہر ایک بوڑھا اور مخبوط الحواس انسان ہے۔ اس کی دماغی حالت بگڑ چکی ہے وہ اکثر پاگلوں کی سی حرکتیں کرتا ہے لہٰذا اس کی املاک اور جائداد پر مجھے قبضہ دلایا جائے" وہ منظر نہایت ہی دلچسپ تھا۔ جب شوہر عدالت میں کھڑا ہوا بیوی کی خوشامد کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کہ "بیوی میں پاگل نہیں ہوں" مگر بیوی اس کی ہر حرکت کو پاگل پن کے ثبوت میں پیش کر رہی تھی دیکھا آپ نے اس زمانہ کی لڑکیاں کس صفائی کے ساتھ اچھے خاصے انسان کو پاگل بنا دیتی ہیں۔

بیویوں کو پاگل اور احمق بنانے کی یہ وبا صرف مغرب ہی تک محدود نہیں ہے ہندوستان میں بھی روزانہ شوہروں کو پاگل قرار دیدیا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھنؤ کا دلچسپ واقعہ ہے کہ لکھنؤ کے کسی شخص نے دو عورتوں سے شادی کر رکھی ہے۔ یہ دونوں عورتیں اس کی مخالفت میں ہو گئی ہیں اور ان دونوں نے عدالت میں درخواست دی ہے کہ "ہمارا شوہر پاگل ہے۔ خطرہ ہے کہ یہ املاک اور جائداد کو برباد نہ کر دے لہٰذا اس کی جائداد ہم دونوں میں تقسیم کر دی جائے" پتہ چلا ہے کہ شوہر کے پاگل پن کا امتحان کرنے کے لئے اسے جیل بھیجدیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا واقعات سے اندازہ فرمالیجئے کہ اس زمانہ کی بیویاں کس آسانی کے ساتھ شوہروں کو پاگل قرار دے دیتی ہیں یہ ہے تہذیب جدید کی برکت۔

ادب لطیف

عشق کا خواب

از جناب گردش لکھنوی

جب تمہارے حُسن و جوانی کی مدھ بھری گھنگھور گھٹائیں میری رُوح پر چھائی ہوئی تھیں۔ ایک روز شام کے وقت میں تمہارے زندگی بخش تصور میں تھا اور شاید تم کسی اور سے دل بہلانے میں مشغول! ... ... میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے باغ کی طرف جاؤں ... ... میں چل کھڑا ہوا ... جاؤں ... ... جیوں ہی کہ تمہارے باغ کے نزدیک پہونچا ... ... تم گلاب کے بوٹوں کے اوٹ میں تم پھولوں سے کھیل رہی تھیں اور نسیم عطر بیز کی لطیف اور گستاخ لہریں تمہارے عارضِ گل رنگ سے مس ہو ہو کر لطف اندوز ہو رہی تھیں ... ... تمہارے لرزاں تبسّم کی ہلکی ہلکی برق ساماں قطاریں باغ کی فضا میں ایک نورانی تموّج پیدا کر رہی تھیں ... ... تم نے مجھے دیکھا تو پھول کی پنکھڑیوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے میری طرف بڑھیں ... ... میں نے تم سے سوال کیا۔ کیوں تمھیں میری فرقت کا احساس نہیں" تم کسی قدر سنجیدہ ہو کر بولیں" تمہارے تخیل سے بلند تر احساس ~~~~~~ "ان پھولوں میں" ... ... تمہاری یاد اس وقت لطیف تھی کہ ان پھولوں کی خوشبو بن کر میرے دماغ معطر کر رہی تھی" میں نے دریافت کیا۔ لیکن اب" اب وہ خوشبو تمہارے اندر منتقل ہو آئی ہے ... ... پیارے پریتم۔ یہ پھول میرے لئے اب بیکار ہیں" تم نے محبت بھرے لہجے میں کہا ... ...

اور اس کے بعد تمہاری آنکھوں سے چمکدار آنسو نکلتے ہوئے دکھائی دئے ... ... گنگا جلی کی طرح پاک اور لطیف ... ... جن میں فقر و عبادت کے روحانی معجزے پنہاں تھے ... ... میں مسحور و بے خود ہو کر ساکت ہو گیا ... ... ایک مرمریں مجسّمہ کی طرح ... ... تم نے فرط محبت سے میرے گلے میں اپنی حسین باہیں ڈالدیں دفعتاً میرے جسم میں پھر حرکت پیدا ہوئی اور میں تمہارے خوبصورت عارض پر بکھری ہوئی لٹوں سے کھیلنے لگا ... ... اب ہوا میں ایک نمایاں تھرتھراہٹ پیدا ہو چلی اور ایسا معلوم ہوا کہ فضا میں جیسے کوئی سرگوشیاں کر رہا ہے ... ... میں تمہاری ہدایت کے مطابق ایک گھنیرے درخت کی اوٹ میں چھپ گیا اور تم مبہوت بنی جہاں کی تہاں ہی کھڑی رہیں ... ... فضا میں زیر و بم کی آوازیں پیدا ہونے لگیں ~~~ ایک لرزاں موسیقی ~~~ آسمان سے دو فرشتے بڑی سرعت کے ساتھ ایک زرّیں تخت لے کر اُتر رہے تھے ... ... وہ تمہارے پاس آئے ... ...

اور تم کو اس تخت پر بٹھا کر پھر آسمان کی طرف پرواز کرنے لگے میں نے سوچا کہ میں بھی اُڑ کر جاؤں اور ان معزز آسمانی فرشتوں سے منت و سماجت کر کے تمھیں واپس مانگ لوں ... ...

لیکن آہ! مجھے بہت جلد احساس ہوا کہ مجھ میں قوت پرواز نہیں ہے ... ... میں نے ایک مرتبہ اوپر کو اُچھلنے کی ناکام کوشش کی ... ... کہ دفعتاً

صبح نے لوٹ لیا خواب پریشاں میرا

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق عارضی وزیر اعظم یو پی کو آج صبح انکے مکان پر گرفتار کر لیا گیا

جانسبرگ ۱۲ دسمبر۔ جنرل ہرٹزوگ سابق وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے یونین پارلیمنٹ سے استعفٰی دیدیا ہے۔ مسٹر ہیونگا سابق ممبر مالیات نے بھی استعفٰی دے دیا ہے۔

عالم نسواں

میں مردوں پر بھروسہ کیوں نہیں کرتی؟

ایک امریکن خاتون نے مردوں کے بارے میں نہایت ہی عجیب و غریب مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون میں خاتون مذکور نے یہ بتایا ہے کہ وہ مردوں پر بھروسہ کیوں نہیں کرتی۔ اُمید ہے کہ یہ مضمون ہمارے ناظرین کے حلقہ میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاوے گا۔

میں ان عورتوں میں سے ہوں جو مردوں کے سہارے زندہ رہنا نہیں چاہتیں۔ بلکہ خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونا اپنا سب سے بڑا فرض خیال کرتی ہیں۔ چنانچہ گذشتہ پندرہ برس سے میں کسی مرد کے سہارے کے بغیر نہایت آرام اور اطمینان کی زندگی گذار رہی ہوں۔ اور پندرہ برس کے مشاہدے کے بعد میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ زندگی جو صرف اپنے بھروسہ پر گذاری جاتی ہے خواہ وہ غریبانہ ہی کیوں نہ ہو۔ نہایت ہی پُرسکون ہے۔

اس موقع پر میں یہ بتا دینا نہایت ضروری خیال کرتی ہوں کہ اپنے بھروسہ پر زندگی گذارنے کا یہ سبق مجھ کو ایک مرد ہی نے دیا ہے یہ سبق میں نے ۱۹۲۳ء میں حاصل کیا جبکہ میں نے ایک ایسے نوجوان سے شادی کر لی تھی جو مجھ پر بُری طرح سے فریفتہ تھا۔ اس نوجوان کو مجھ سے کس بلا کی محبت تھی۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس نے دو دفعہ میرے لئے خودکشی تک کا ارادہ کر لیا۔ نوجوان کی اس غیر معمولی محبت نے مجھ کو مجبور کر دیا کہ میں اس کے ساتھ شادی کر لوں۔ ۱۹۲۲ء کے موسم بہار میں ہماری شادی ہوئی تھی شادی کے بعد ہم دونوں نہایت لطف کیساتھ زندگی گذارتے رہے۔ لیکن میری بہنوں کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوگا کہ ہماری یہ پُرکیف زندگی زیادہ مدت تک قائم نہیں رہی۔ ایک ہی سال کے بعد ہم میں بدمزگی کا بڑا باعث یہ تھا کہ میرے شوہر نے میری مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ میں پابند قفس ہو چکی ہوں۔ مجھ کو نظرانداز کرنا شروع کر دیا۔ مجھ کو اس وقت انتہائی تکلیف ہوتی تھی۔ جب میں یہ دیکھتی تھی کہ میرا شوہر میری بجائے دوسری لڑکیوں کے ساتھ زندگی گزارنے میں زیادہ لطف محسوس کرتا ہے۔ اور میرے قلب پر بے حد بار گذرتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتی تھی کہ میں غلاموں کی طرح اپنے شوہر کی دست نگر ہوں۔

۱۹۲۴ء میں ہمارے تعلقات بے حد خراب ہو گئے اور ۱۹۲۵ء کے ابتدا میں میں نے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر لی۔ ۱۹۲۵ء کے بعد سے لیکر آج تک میں خود مختاری کی زندگی گذار رہی ہوں اور بے حد خوش ہوں اور اب میں اس غلامانہ زندگی کو حقارت سے دیکھتی ہوں جسے میں نے کسی زمانہ میں اختیار کر لیا تھا۔

میں مردوں کو بُرا نہیں کہتی۔ مرد بلاشبہ ہماری معاشرتی زندگی کا اہم جزو ہیں۔ لیکن یہ دوست کی حیثیت سے تو نہایت اچھے انسان ہیں لیکن آقا یا شوہر کی حیثیت سے نہایت ہی خطرناک چیز ہیں۔ مرد کو جب اس چیز کا احساس ہو جاتا ہے کہ کوئی عورت اس کے پنجہ میں پھنس چکی ہے۔ تو پھر اس کو اس عورت سے وہ دلچسپی نہیں رہتی جو عورت کے پھنسنے سے پہلے دکھائی دیتی ہے۔ اور اگر مرد کو یہ معلوم ہو جائے کہ عورت اس کی دست نگر ہے۔ تو وہ اس کے ساتھ غیر ارادی طور پر وہی ناروا سلوک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جو دُنیا میں ہمیشہ غلاموں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عورتوں کو اپنی خود مختارانہ حیثیت ضرور قائم رکھنی چاہیئے۔ اگر وہ خود مختارانہ حیثیت قائم نہیں رکھتیں اور اپنے آپ کو مردوں کا کھلونا بنا دیتی ہیں تو یہ خود ان کا قصور ہے۔

بچوں کی دنیا

تمباکو کے نقصانات

(۲)

ڈاکٹر جان وارن جتنے مریض میرے پاس سرطان لب یا سرطان زبان کے آئے سب تمباکو پیتے تھے۔

ڈاکٹر ابراہیم سپیور سکتہ اور مرگی تمباکو کے نتائج ہیں۔

ڈاکٹر ٹیلر تمباکو سے دل و دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔ امراض دل سکتہ اور مرض مرگی لاحق ہوتی ہے۔

ڈاکٹر پلڈک تمباکو دل و دماغ کے واسطے سم قاتل ہے۔

ڈاکٹر جان شاہی شفاخانہ امراض چشم میں مجھکو اچھی طرح پتہ لگ گیا ہے کہ تمباکو سے بڑھ کے نظر کے حق میں کوئی دشمن اور خراب کنندہ نہیں

ڈاکٹر گورگاس میرا کہنہ تجربہ ہے کہ تمباکو نوش کو دلی صدمہ جسمانی کمزوری۔ ضعفِ بصارت اور بدہضمی وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر برنارڈ تمباکو نوش اکثر مندرجہ ذیل شکایات میں مبتلا دیکھے گئے۔ اعضاء و قوٰی کی کمزوری۔ ہاضمہ میں فرق۔ درد سر خیالات کی پریشانی حافظہ اور توجہ میں خلل۔ رعشہ۔ بے چینی۔ کم خوابی۔ دماغ میں گھبراہٹ وغیرہ۔

ڈاکٹر رچرڈ اگر تمباکو پینے والے کی تمباکو پینے والی ہی عورت سے شادی ہو۔ تو ایک دو پشت کے اندر اولاد نہ جسمانی حالت سے آدمی کی اولاد کہلائے گی اور نہ دماغی اور ذہنی۔ تمباکو نوش والدین سے اس قدم جرم چلے جاتے ہیں کہ سچی زندگی ان کو کبھی نصیب نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر ویکم تمباکو نوجوانوں کی تکمیل جسمانی اور قدوقامت اور روئیدگی کو بالکل مار دیتا ہے۔ اور توجہ کو یکجا جمع ہونے نہیں دیتا۔

ڈاکٹر ہمفری کیا کوئی شخص تمباکو کی کبھی تعریف کر سکتا ہے جس پر حیوان تک منھ نہیں ڈالتے جس میں کچھ غذائیت نہیں اور جس سے بدن مہلک امراض کے واسطے خوابگاہ بن جاتا ہے۔

ڈاکٹر کوپر اے تمباکو! تیرے بدترین اثر سے عورتیں جن کی صحبت آدمی کو مہذب بنانے کے لئے ضروری ہے ہم سے نفرت کر کے کنڈل کے لئے دور چلی جاتی ہیں تمباکو درحقیقت زہر ہے۔ جس کی ضرورت صرف باغبانوں کو درختوں کی جڑ وہل کے کیڑے مارنے کے لئے ہوتی ہے۔

بادشاہ جیمس اوّل تمباکو نوشی آنکھوں کے لئے سخت مضر ہے۔ دماغ اور پھیپھڑوں کو اس سے سخت نقصان پہونچتا ہے پیاس بڑھاتی ہے۔ ہاضمہ خراب کرتی ہے اور تقخی بدہضمی پیدا کرتی ہے۔

ڈاکٹر ملر سگریٹ دماغ کو نقصان پہونچاتا ہے لڑکے سُست کاہل اور بیوقوف ہو جاتے ہیں۔ کئی لڑکے سگریٹ پینے سے دیوانے ہو گئے۔ قوت مردمی بھی زائل ہو جاتی ہے۔ دل کا کام کمزور ہو جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والا لڑکا اپنی جماعت میں بہت کمزور رہتا ہے۔

ڈاکٹر فرنیک نئی نسل پر سگریٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کے بلا سے کئی ہاتھ بڑھی ہوئی ہے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ چمفرڈ تمباکو پینے والا لڑکا معمولی لڑکے سے بہت ہی خراب ہوتا ہے۔ وہ درجہ میں نیچا۔ کند ذہن گستاخ اور بے وقوف ہوتا ہے۔

مسٹر لوبل (مشہور کرکٹ کھیلنے والا) میرے گیند پھینکنے کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔ اور ٹھیک پھینکنے کے لئے تیز نگاہ اور ۴۴

۴۴ مضبوط اعصاب کی ضرورت ہے۔ اور مجھ میں یہ دونوں اوصاف ہیں۔ کیونکہ میں نے سگریٹ یا تمباکو کبھی چھوا تک نہیں۔

پردۂ فلم

فلمسازی اور بازاری عورتیں

فلمی دنیا میں آج کل بحث چھڑی ہوئی ہے کہ آیا بازاری عورتوں کو فلموں میں کام کرنے کا موقع دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ اصلاح پسند طبقہ کا خیال ہے کہ فلمی اداروں کی بے عنوانیاں اس وقت تک کم نہیں ہو سکتیں جب تک کہ بازاری طبقہ فلمی اداروں میں موجود ہے۔ ایک دوسرے طبقہ کی رائے ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ ہم کو ایکٹرلیسیں نہیں ملتیں طوائفوں کو گوارہ کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ اسی زیر بحث موضوع پر ہم کو ایک گمنام فلمی جرنلسٹ کا مضمون موصول ہوا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں:-

بازاری طبقہ میرے نزدیک صرف اس دائرہ کے لئے محدود ہے جس میں کہ اس نے پرورش پائی ہے۔ اس دائرہ سے نکلنے کے بعد یہ زندگی کے ہر شعبہ میں قطعی ناکام رہا ہے۔ اور اس طبقہ کی معاشرت عام معاشرت سے اس قدر مختلف ہے کہ ہم اس کو اپنی معاشرت کا جزو کسی طرح بھی نہیں بنا سکتے اور نہ یہ ہماری معاشرت کا جزو بننے کے قابل ہیں۔

ذرا غور کیجئے کہ جس طبقہ کا تمدن اور معاشرت عام مہذب اور شائستہ معاشرت سے بالکل مختلف ہو وہ ہماری تصاویر میں سیدھی اور سچی معاشرت کا نقشہ کیونکر پیش کر سکتا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ بازاری طبقہ کا وجود فلمی اداروں کی فضا کو زہر آلود کر رہا ہے میری قطعی رائے ہے کہ ایک بازاری عورت کبھی اچھی اداکار نہیں ثابت ہو سکتی اور وہ ثابت بھی کیونکر ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ نہ کبھی ایک اچھی بیٹی بنی ہے۔ نہ اچھی ماں بننا اس کو آتا ہے اور نہ اچھی بیوی کی بھی اس نے زندگی گزاری ہے۔ ان پاکیزہ رشتوں کی اداکاری کو چھوڑ کر عشق بازی ہی کی اداکاری کو لے لیجئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بازاری عورت محبوبہ کا بہترین پارٹ ادا کر سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ محبوبہ کا پارٹ بھی ادا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کے ہاں محبوبیت کا جو معیار ہے وہ اعلیٰ سوسائٹی کے معیار سے بے حد پست ہے۔ وہ تو صرف ایک عیش پرست اور بے حیا عورت کا پارٹ صحیح طور پر ادا کر سکتی ہے۔

یہ چیز قابل غور ہے کہ ہماری تمام تصاویر ہماری حقیقی معاشرت کا آئینہ ہوتی ہیں۔ ان تصاویر میں وہی سب کچھ دکھایا جاتا ہے جو روزانہ ہمارے گھروں میں پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا یہ ضروری نہیں کہ گھریلو زندگی کا پارٹ صرف ان عورتوں کو دیا جائے جو گھریلو زندگی سے واقف ہیں برخلاف اس کے کہ یہ پارٹ ایک ایسی بازاری عورت کو دیا جائے جو یہ جانتی ہی نہیں کہ گھریلو زندگی کیا ہے۔

اگر تصاویر کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان میں عورتوں کو زیادہ تر ایک بیوی کا پارٹ ادا کرنا ہوتا ہے۔ ایک منگیتر کے فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔ ایک بہن کے جذبات کا اظہار کرنا پڑتا ہے ایک ماں کے پاکیزہ خیالات کے اظہار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور ایک ایسی عورت کی تمثیل ادا کرنی پڑتی ہے۔ جو کنبہ داری کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہو۔ بھلا یہ تمام فرائض ایک ایسی بازاری عورت کیونکر ادا کر سکتی ہے۔ جس نے عمر بھر جھوٹا عشق کیا ہو۔ جھوٹی ہنسی ہنسی ہو۔ اور جھوٹی زندگی گذاری ہو۔

ایک طرف تو بازاری عورتیں فطری اداکاری کے معاملہ میں قطعی نااہل ثابت ہوتی ہیں تو دوسری جانب ان کی بُری شہرت ان کے کام کو ابھرنے نہیں دیتی ذرا غور فرمائیے کہ اگر کسی رسوا اور بدنام عورت کو پارسا لڑکی کا پارٹ دیدیا جائے تو کیا یہ پارٹ پبلک پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جب کبھی بھی کسی بازاری عورت کو کوئی بلند پارٹ دیا گیا ہے۔ اور اس بلند پارٹ میں اس بازاری عورت نے بلند خیالات کا اظہار کیا ہے تو پبلک نے ان بلند خیالات کا بھرے ہاؤس میں مضحکہ اڑایا ہے۔ کسی بدنام اور رسوا عورت کو کوئی بلند پارٹ دیدینا میرے نزدیک ایسا ہی ہے کہ کوئی نامی چور یا ڈاکو مجمع عام میں کھڑے ہو کر ایمانداری اور دیانتداری پر بقیہ ۵

۵ تقریر کرنے لگے۔

میری قطعی رائے ہے کہ ہندوستانی فلم انڈسٹری اس وقت تک نہیں اُبھر سکتی جب تک کہ اس صنعت کو طوائفوں سے پاک نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ایک طوائف اور بازاری عورت میرے نزدیک کبھی ایک اچھی اداکار بن ہی نہیں سکتی۔

ضرورت ہے کہ ہندوستان کے فلمساز اپنے فلمی اداروں کو جہاں تک ممکن ہو بازاری عورتوں سے پاک کریں اور اپنی تصاویر کو ان بازاری عورتوں کی اداکاری سے تباہ ہونے نہ دیں۔ جن کی کہ اداکاری میں کبھی حقیقی رنگ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

اقوال زرین

بہت سی باتوں میں کامیابی صرف یہ خیال کرنے کی وجہ سے نہیں ہوتی کہ کامیاب ہونے میں بہت عرصہ لگے گا۔ (مانٹی گومن)

ناکامی کا خوف ہول میں دکھنا دوسرے الفاظ میں ناکامی کو بلانا ہے اور ناکامیابی کا یقین کرنا کامیابی حاصل کرنا ہے۔

ہر ناکامی اپنے ساتھ کامیابی کا ایک سنہری موقعہ لاتی ہے۔

مجھے ادھورے کام سے سخت نفرت ہے، اگر کوئی کام کرنے کے قابل ہو تو اس کو مردانہ وار کر ڈالو، ورنہ اسے ہاتھ ہی نہ لگاؤ۔

پروانے کو دیکھ! اپنے ہزارہا بھائیوں اپنی آنکھوں سے مرتا ہوا دیکھ کر بھی طلب صادق کے لئے اپنے کو قربان کر دیتا ہے۔

چیونٹی کو دیکھ! کیسی ننھی سی جان ہے مگر موسم گرما میں محنت کر کے اتنا جمع کر لیتی ہے جس کو سرما میں بافراغت کھاتی ہے۔

کاش اے غافل انسان تو جانوروں ہی سے سبق لے۔

موج تبسم

شوہر:۔ (بیوی سے) "کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا پاجامہ کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں"۔
بیوی:۔ "نہیں مجھے کچھ نہیں معلوم"۔
شوہر:۔ "اسی لئے تو کہتا ہوں کہ عورتوں کا حافظہ اور دماغ بہت کمزور ہوتا ہے"۔

فلم کمپنی کا مالک:۔ "(ایکٹرس سے) اچھا تو یہ بتاؤ کہ تم سب سے بہتر پارٹ کونسا ادا کرتی ہو"۔
ایکٹریس:۔ "میں تنخواہ وصول کرنے کا پارٹ بڑی خوبی کے ساتھ ادا کر سکتی ہوں"۔

ایک دوست:۔ "کہو رمضان خیریت سے گذر گیا روزے تو سب رکھے ہوں گے"!
دوسرا دوست:۔ "(جو تمام روزے ہضم کر چکا تھا) جی ہاں ایک نہیں کھا"۔

عاشق۔ (محبوبہ سے) "وہ دیکھو سامنے سے ٹرین آرہی ہے اگر تم نے میری درخواست منظور نہ کی تو ٹرین کے نیچے لیٹ کر خودکشی کر لوں گا"۔
محبوبہ:۔ "اتنی جلدی نہ کیجئے۔ ذرا مجھے غور کر لینے دیجئے دس منٹ کے بعد دوسری ٹرین بھی آجاوے گی"۔

مریض:۔ "ڈاکٹر صاحب ایسی چیز دیجئے جس سے مجھے پسینہ آجاوے"
ڈاکٹر:۔ "بہت اچھا میں ابھی اپنا بل بھجوائے دیتا ہوں"۔

دلچسپ معلومات

۲۲ لاکھ کنواری مائیں

جرمنی اور ان ممالک میں جن پر جرمنی کا قبضہ ہو چکا ہے بن بیاہی لاکھوں عورتیں مائیں بن چکی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان ممالک میں ۲۲ لاکھ کے قریب ایسی بن بیاہی لڑکیاں موجود ہیں جن کے بچے پیدا ہو چکے ہیں۔

ان ۲۲ لاکھ کے علاوہ لاکھوں کنواری لڑکیاں وہ ہیں جو ابھی مائیں تو بنی نہیں ہیں مگر حاملہ ہو چکی ہیں۔ غرضکہ ان ممالک میں بن بیاہی ماؤں کی تعداد نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

۱۲۶ برس زندہ رہی مگر غسل کبھی نہیں کیا

دنیا میں ایسی بھی عجیب و غریب عورتیں ہوئیں ہیں جنھوں نے ساری عمر کبھی غسل نہیں کیا ان ہی عجیب و غریب عورتوں میں سے ایک عورت "جیون لیوسن" گزری ہے۔ یہ ۱۸۱۶ء میں لندن میں ۱۱۶ برس کی عمر میں مری تھی۔ اس نے کبھی غسل کیا۔ اسکا مکان اسقدر تاریک تھا کہ اسمیں ہوا اور روشنی برائے نام آتی تھی۔ اسے دانتوں کی کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسّی برس کی عمر میں اس کے دو نئے دانت نکلے۔ وہ کمروں میں کبھی جھاڑو نہ دلواتی۔ اسے تمام عمر ڈاکٹر کی ضرورت نہیں پڑی۔ وہ عجیب غریب عورت تھی۔

افسانہ

سُہاگ

ازجناب محمد امین صاحب شر قپوری

یہ محمد امین شرقپوری کا ایک ایسا جذبات سے لبریز افسانہ ہے جو نہ صرف سوسائٹی کے مظالم کو بے نقاب کر دیتا ہے بلکہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دیتا ہے جنھوں نے رواج کے پتھر سے انسانی ہستیوں کو کچل ڈالا ہے۔ ہم محمد امین صاحب شرقپوری کا یہ شاہکار شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔

کسی کی ارتھی اُٹھی۔ سارے گھر پر مُردنی چھا گئی۔ دُلاری نے چوڑیاں توڑ ڈالیں۔ دو کھردرے ہاتھوں نے آگے بڑھ کر کنگن، جھمکے، جھانجن سب زیور ایک ایک کر کے اُتار ڈالے۔ دُلریا ۱۵ برس کی عمر میں بدھوا ہو گئی۔ اُس کے بکھرے بال اُداس چہرہ دیکھ کر پاس پڑوس کی کہتیں۔ اب اس بے چاری کا کیا ہوگا شادی کے ایک ہی سال بعد رانڈ ہو گئی۔ بھگوان کی لیلا۔ کل کی بات ہے دھوم دھام سے شادی ہوتی تھی کسے معلوم تھا کہ اس سپنے کا بندھن آنکھ کھلتے ہی ٹوٹ جائے گا۔! دلربا کا سہاگ لٹ جائے گا، جوانی خزاں کی نذر ہو جائیگی دلربا ہر ایک کو کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھتی۔ نندیں رو پیٹ کر اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں۔ ساس کے آنسو بھی تھم گئے، مگر دُلریا جس کی زندگی مرنے والے سے وابستہ تھی، اب اُجڑی بہار بن کر رہ گئی۔! وہ کہاں جائے؟ اُس کی زندگی اور زندگی کی مسرتیں ختم ہو گئیں، اب اُسے جیون دُکھی رو رو کر بتانا ہوگا اس خیال کے آتے ہی دُلربا کا دل ڈوب جاتا۔!

مرنے سے تھوڑے دن پہلے بلدیو نے اُسے آراستگی کے لئے ایک بکس لا کر دیا تھا سنگھار دان! اُسے لے کر دُلاری کس قدر خوش ہوئی تھی سُرخی کی دھڑی ہونٹوں پر جمائی۔ لال لال پاؤڈر رخساروں پر ملا۔ مانگ میں خوشبو ڈالی، پتی کو مُسکرا کر دیکھا، بلدیو مُسکرا کر بولا۔! دُلریا آج تو تمہارا جوبن پھٹا پڑتا ہے۔!" دُلریا کی آنکھوں میں حیا آمیز چمک نمودار ہوئی۔ رخسارے تمتما رہے تھے۔ کاجل بھری آنکھیں مٹکا کر بولی۔!

"بہت اچھی معلوم ہو رہی ہوں کیا؟"
"اتنی اچھی، تعریف نہیں کر سکتا!"
"سچ؟"
"ہاں اعتبار نہ آئے تو آئینہ دیکھ لو!"

دُلریا نے سنگھار دان سے ایک خوشنما آئینہ نکالا۔ جادو بھری نگاہ ڈالی۔ آج وہ سچ مچ خوبصورت تھی۔!

دُلریا نے سنگھار دان سے ایک خوشنما آئینہ نکالا۔ جادو بھری نگاہ ڈالی۔

"اری اسمیں کیا دیکھتی ہو۔ میری طرف دیکھو۔ میرا دل بھی آئینہ ہے، تمہاری موہنی صورت ہر وقت اس میں بند رہتی ہے۔!" کہتے ہوئے شانوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔! دُلاری نے ہنستے ہوئے سر کاندھے پر ڈال دیا۔!

دُلاری کے جسم میں ایک سنسناہٹ دوڑ گئی۔ آج سنگھار کی سب چیزیں الماری میں بند پڑی تھیں۔ اُسے اُن کے قریب بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ ایک معمولی دھوتی پہنے رہتی جب کسی لڑکی کو اچھی کپڑے پہنے ہوئے دیکھ پاتی تو اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگتی!

ایک روز جب اُس نے ایک سہیلی کے ہاں جانے کے لئے دُھلی ہوئی ساری نکالی تھی تو ساس نے کس بُری طرح جھڑکا تھا۔!

"کہاں چلی بن ٹھن کر۔! لجیا نہیں آتی! جن کے پتی مرجاتے ہیں وہ زندہ نہیں رہتیں۔!"

دُلاری کا دل دھڑکنے لگا۔ اب اُسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اس کے بعد دُلاری نے سہیلیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔!

جب پتی زندہ تھا۔ گھر کے کام کاج میں بہت کم حصہ لیتی تھی، کسی کام کو ہاتھ بھی لگاتی تو ساس یہ کہہ کر روک دیا کرتی کہ بیٹی ساری عمر کام ہی کرو گی جب تک جیتی ہوں اپنے ہاتھ سے کھلاؤں گی۔! مگر اب سارے گھر کے کام دُلاری کے سر پر تھے۔! دونوں وقت رسوئی۔ گھر کی جھاڑ پونچھ۔ کپڑوں کی دُھلائی اور موہن کے لئے صبح ہی صبح اسکول جانے کا ناشتہ، کوئی کام ایسا نہیں تھا جو دلاری نہ کرتی اگر کسی کام میں دیر ہو جاتی تو ساس آنکھیں نکالکر کہتی "اب کیا کمانے والا سر پر ہے جو یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہو۔ اگر بھاگوان ہوتی تو میرا لال ہاتھ سے کیوں جاتا۔!"

غرض اُس کا بیوہ ہونا اُسے ہر روز جتا دیا جاتا ہے۔ ہر کام میں کوسا جاتا، بات بات پر طعن و تشنیع ہوتی۔! غریب دُلاری خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی منہ پر بے بسی کی مُہر لگی ہوئی تھی۔ پیچ و تاب کھا کر رہ جاتی۔ کسی کے دل میں اب اس کے لئے ہمدردی نہ تھی۔ دُلاری جو کبھی اس گھر کی لکشمی تھی اب داسی سے بدتر تھی۔!

(۲)

ایک روز وہ مغموم بیٹھی تھی۔ موہن مُسکراتا ہوا آیا۔ برفی کی ڈلیا دکھا کر بولا۔! "بھابی ہمارے نکڑ والے مکان میں ایک بابوجی آئے ہیں۔ انھوں نے دی ہے کہتے تھے تم کتنے اچھے ہو موہن روز مٹھائی دیا کروں گا تمہیں۔!" دلاری نے نیم مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا موہن مزہ لے لے کر کھا رہا تھا!

"تم سے بہت محبت کرتے ہیں"۔
"ہاں بھابی۔! دیکھو نا مجھے مٹھائی دی ہے"۔ کہتے ہوئے موہن نے ایک برفی کا ٹکڑا بھابی کے منہ میں ڈال دیا۔!"
"ہٹ میں نہیں کھاتی کسی کی مٹھائی۔!"
"بہت مزے دار ہے بھابی؟ پتاجی ایسی اچھی چیزیں کہاں لاتے ہیں؟"
"ابھی دیوالی پر تو لائے تھے۔!" وہ بولی
"برفی کہاں لائے تھے، کھانڈ کے کھلونے تھے!"
"یہ کون سی اچھی ہے۔!" دُلاری جھوٹ موٹ بولی۔!
"ہوں کھا رہی ہے۔ اور خراب بتاتی ہو؟"

بھابی ہنس پڑی۔ موہن چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد اُچھلتا ہوا آیا۔! دُلاری رسوئی بنا رہی تھی، دیکھ کر بولا۔!

اور اچھی مٹھائی لایا ہوں بھابی لڈو، برفی، قلاقند اور پیڑے متھرا سے لائے ہیں وہ؟"

بھوکا! لوگوں سے مٹھائی مانگتا پھرتا ہے۔!" سنجیدہ ہو کر بولی۔

"تم نے برفی خراب بتائی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ بھابی نے برفی پسند نہیں کی۔!"
"شریر میرا نام کیوں لیا؟"
"پھر تم نے کہا کیوں تھا" موہن اکڑ کر بولا
"میں نے یہ تھوڑا ہی کہا تھا کہ ان سے بھی کہہ دینا!"

موہن نے جیب سے ایک پیڑا نکالتے ہوئے کہا" لو اسے کھا کر دیکھو؟ انھوں نے کہا تھا۔! وہ رُک گیا۔

"کیا کہا تھا؟" دلاری بولی
"کہا تھا بھابی کو دینا، اسے خراب نہیں بتائے گی!"
"میں نہیں کھاتی برائی مٹھائی؟"
"برائی بتاتی ہو، وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں تم سے بھی زیادہ!"
"لو کھا لو۔!" مُصر ہو کر بولا

دُلاری نے پیڑا منہ میں ڈال لیا۔ کھاتے ہوئے بُولی۔!

بہت اچھا ہے یہ تو۔! اب اور نہ لانا مگر۔ سمجھا؟ ماتاجی سے کہہ دوں گی ورنہ۔!"
"اپنے لئے کہاں تمہارے لایا ہوں؟"
"میرے لئے بھی نہ لانا۔! بھوکی نہیں ہوں تمہاری طرح؟"
"کیوں بھابی۔؟" معصومیت سے بولا
"بھاگ جا اس وقت، کھانا پکا رہی ہوں، پتاجی آتے ہی ہوں گے"۔
"لڈو تو تم نے کھایا ہی نہیں؟" جیب میں ہاتھ ڈال کر بولا۔
"میں نہیں کھاؤنگی اب۔!"
"موہن! موہن! ماں پکارتی ہوئی آئی،

موہن بھاگ گیا دُلاری سُوچ رہی تھی، شریر نے میرا نام کیوں لیا۔! کتنے ہوں گے موہن کی بھابی بھوکی ہے۔! رسوئی سے نکلی تو موہن کھڑکی کے آگے کھڑا تھا۔! جھانکتے ہوئے بولا۔!

"بھابی وہ کھڑے ہیں بابوجی۔ جو مٹھائی دیتے ہیں۔!"
"میں نہیں دیکھتی اُنہیں شریر!"
"بہت اچھے ہیں بھابی!"

دلاری کھڑکی کے پاس آئی، جیسے کوئی طاقت اُسے وہاں کھینچ کر لے آئی تھی۔! ایک نظر جھانک کر دیکھا۔! موہن کے بابوجی کھڑے تھے۔ مُسکرا مُسکرا اُسے دیکھ رہے تھے۔! دُلاری کا رواں رواں کھڑا ہو گیا۔ پیچھے ہٹ گئی۔!

"مجھے میلی کچیلی دیکھ کر کیا سمجھے ہوں گے؟" ایک نظر جسم پر ڈالی۔ بکھرے بال۔ اترا ہوا چہرہ نہ کاجل نہ سُرخی کے ڈورے نہ بدن پر ٹھیک لتے! دل دھڑک رہا تھا۔ کسی نامعلوم جذبہ کے ماتحت!

"انھوں نے مجھے دیکھا تو نہیں؟

(بقیہ مضمون برصفحہ ملاحظہ ہو)

واہ! کتنا قوی اور طاقتور بن گیا ہے...

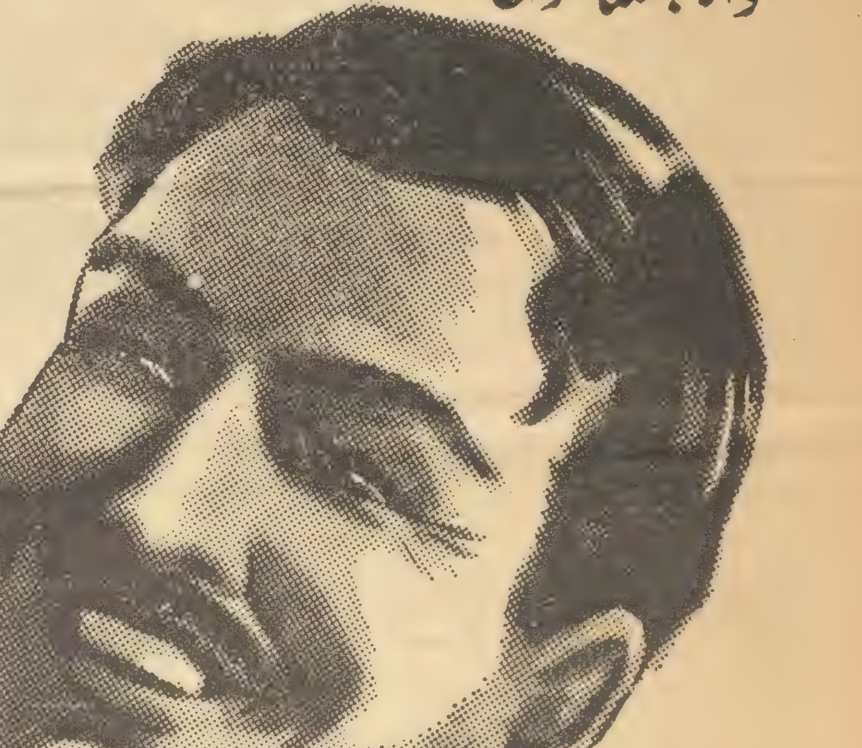

کیوں نہ ہو۔
ڈالڈا ونسپتی کو استعمال کرتا ہے۔

یہ اُن ہزاروں اشخاص میں سے ایک ہے جو ڈالڈا کا استعمال کرنے لگے ہیں اور اس لئے اُنہیں بہتر اور زیادہ صحت بخش خوراک مل رہی ہے ڈالڈا ہر قسم کا کھانا پکانے کے لئے عمدہ ترین چیز ہے۔ اس میں وہ جزو حیات پرور موجود ہے جو قوت و صحت کے لئے لازمی ہے۔ اس میں کسی جانور کی چربی نہیں اور بناتے وقت ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ چونکہ سر بمہر ڈبوں میں بکتا ہے اس لئے نہ ملاوٹ ہو سکتی ہے نہ گرد اور مکھیاں اسے آلودہ کر سکتی ہیں۔

ڈالڈا کے استعمال سے آپ ہر ماہ کئی روپے کی کفایت کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ارزاں بھی ہے اور برکت والی چیز ہے۔ اسکو استعمال کر کے دیکھیں کہ کس طرح آپ کے بال بچوں کی صحت کی بہتری ہونے کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کے خرچ میں کمی ہوتی ہے۔

خواہ مٹھائیاں اور پوریاں بنائی ہوں۔ خواہ چاول، پلاؤ وغیرہ کو بگھارنا ہو خواہ چٹنیاں چٹپٹی ہوں خواہ کچھ تلنا ہو ڈالڈا ہر دفعہ بہترین نتائج پیدا کرتا ہے۔

ڈالڈا سے کام لینا آسان ہے۔ یا ایک چمچہ بھر آگے سے کھانے میں ڈال دیں یا گرم کر کے حسب معمول اوپر سے ڈالیں۔

صرف سر بمہر ڈبوں میں بکتا ہے
۱ سیر کے، ۲ سیر کے، اور ۵ سیر کے ڈبے ہیں۔ سب دکانوں سے مل سکتا ہے۔

THE HINDUSTAN VANASPATI MANUFACTURING CO., LTD., BOMBAY HVM. 11-169 UD

ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنیکی ایک نئی تجویز

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی پروفیسر تاریخ لکھنؤ یونیورسٹی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے جو اسکیم مرتب کی ہے اس کو اقتصار کے ساتھ شایع کیا جا چکا ہے، ذیل میں اسکیم تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ درج کی جا رہی ہے:-

ہندوستان کے تمام فرقوں کے لیڈر ایک جگہ ملکر ہٹیں جن اختلافات کی بنا پر مختلف فرقے الگ الگ ہیں۔ ان پر ابتدائی سمجھوتہ ہو جائے اور اس سمجھوتہ کا دائرہ بھی طے ہو جائے جس کے اندر سب جمہوریت کی حیثیت سے ہندوستان کی تعمیر کرنے کے لئے کام کریں۔ یہ ہے اس اسکیم کا خلاصہ جو ڈاکٹر رادھا مکرجی پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مرتب کی ہے

آپ کی رائے میں مسئلہ کو حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے زیادہ گہرے اور زیادہ اہم اختلافات کی جانچ کی جائے جن کی وجہ سے فرقوں میں پھوٹ ہے اور جب یہ طے ہو جائے کہ کن کن وجوہ کی بنا پر فرقوں میں اختلاف ہے تو پھر فرقوں کے درمیان یہ سمجھوتہ ہونا چاہئے کہ ایسے تمام معاملات میں جن کا اختلافات سے تعلق نہیں ہے۔ سب ہندوستانی اور مشترک ملک کی قوم کے فرد ہونے کی حیثیت سے مل جل کر کام کریں گے۔ اسکیم میں اختلافات اور اتحاد کے دائروں میں احتیاط کے ساتھ حد بندی کی گئی ہے جس سے دونوں فرقوں کے درمیان تعاون کا وسیع میدان پیدا ہو جائے گا۔ اور اس کے ساتھ دونوں کے اختلافات کو علیحدہ علیحدہ تسلیم کیا جائے گا۔ اور انکا احترام کیا جائیگا۔ دونوں فرقوں کے درمیان متفقہ اختلافات کو کانی تحفظات کے ذریعہ پوری طرح آئین میں تسلیم کرنا ہوگا اور ان تحفظات سے مشروط ہو کر آئین پر عملدرآمد ہوگا۔

اہم اختلافات کو تسلیم کرنے کے علی طور پر یہ معنی ہونگے کہ فرقوں کو متعین حلقوں میں مکمل خود مختاری دے دی جائے گی مگر یہ خود مختاری ایسے جمہوری آئین سے مطابقت رکھے گی جس سے ناقابل تقسیم ہندوستانی قومیت کا اظہار ہو اور قوموں میں ہندوستان کو ایک خود مختار یونٹ کی حیثیت دی جا سکے۔

آزمائشی تجویزوں کے طور پر ڈاکٹر مکرجی نے فرقوں کی مندرجہ ذیل وجوہات پیش کی ہیں۔ ان اختلافی معاملہ کا آئین کے ذریعہ تحفظ ہوگا اور متعلقہ فرقہ کی منظوری کے سوائے اور کسی طریقہ سے ان تحفظات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، موٹے لفظوں میں بتائے کہ اختلافات تین چیزیں ہیں۔

زبان۔ نسل۔ اور مذہب۔

اس کے یہ معنی ہوئے کہ ایک فرقہ کو اپنی زبان اور رسم الخط کی پوری حفاظت کرنے کا حق ہے اس کے یہ معنی ہوئے کہ اس فرقہ کے بچوں کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اس کی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم دی جائے۔ اس کے یہ بھی معنی ہوئے کہ پبلک فنڈ سے الگ الگ پرائمری کمیونٹی سکول قائم کئے جائیں۔ اس کے معنی ہونگے کہ یہ فرقہ کی زبان کے تحفظ اور ترقی کو ہندوستان کی تمدن کے لئے بہت قیمتی امداد سمجھا جائے۔

فرقوں کے مذہبوں کا اسی طرح تحفظ کیا جائے جیسا کہ موجودہ قانون کے ماتحت ہے۔ اس قسم کے مذہبی تحفظ میں یہ اجازت ہونی چاہئے۔ جیسا کہ ترکی کے آئین میں ہے کہ لوگ پرائیوٹ طور پر اور کھلے طور پر آزادی کے ساتھ بلا روک ٹوک اپنے مذہب پر عامل رہیں، بشرطیکہ یہ اخلاق یا اخلاق عامہ کے خلاف نہ ہو۔

اس کے علاوہ بعض طور طریقے رواج اور پرسنل لاز ایسے ہیں جو نسلی طور پر جڑیں پکڑے ہوئے ہیں اور فرقوں کی سوشل خصوصیات میں انھیں ممتاز شمار کیا جاتا ہے لہذا مجلس کو ان رواجوں کو تبدیل کرنے یا متعلقہ فرقہ کی نسلی اور سماجی استحکام پر معرض رسالہ خود لانے کا اختیار نہیں ہوگا۔ صرف وہ فرقہ اپنی سماجی اصلاحات کریگا وہ اکثریت کے ووٹ کے ذریعہ اوپر سے اسپر ٹھونی نہیں جائینگی۔ مثال کے طور پر شادی کے قاعدے اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ قانون ہر اصلاحات کا دروازہ اس طرح کھلا رہنا چاہئے۔ کہ متعلقہ فرقے کے نمائندوں کی اکثریت کے ووٹ سے ہی صرف فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اس امر پر اتفاق ہونا چاہئے کہ ان اختلافات کے علاوہ جسقدر معاملات ہیں ان میں مشترک ہندوستانی شہریت کی بنا پر مل جل کر کام کیا جائے گا۔

”نیشنل ہیرلڈ“ نے ضمانت داخل کر دی

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ حکومت یو پی نے اخبار نیشنل ہیرلڈ سے ۶ ہزار روپے کی ضمانت طلب کی تھی وہ آج اس نے داخل کر دی ہے۔

مہاتما جی کا بیان

واردھا ۷ دسمبر۔ سردار سمپورن سنگھ کے مقدمے کے متعلق مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

سردار سمپورن سنگھ نے عدالت میں جو حیرت انگیز بیان دیا ہے وہ میں نے ابھی پڑھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کا نام کس نے منظور کیا۔ میری ہدایات تو یہ ہیں کہ اس قسم کے لوگوں کو قطعًا شامل نہ کیا جائے۔ سردار سمپورن سنگھ نے اپنی سیاسی شہرت کو نقصان پہنچا کر سچ بولنے میں جس حوصلے سے کام لیا اس پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ سردار صاحب کی مثال دوسروں کے لئے تنبیہ ہونی چاہئے کہ میرے نزدیک خالی خولی اور بے معنی ڈسپلن کی کوئی قیمت نہیں ہے جس کے نام پر سردار سمپورن سنگھ نے ستیاگرہ کیا۔

میں نے یہ خبر بھی پڑھی کہ طلباء نے سردار سمپورن سنگھ جنکو وہ ہیرو نظر آئے۔ کی گرفتاری پر پرجوش مظاہرے کئے۔ طالب علموں کو معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے قومی کاز کے ساتھ بہت بڑی برائی کی ہے۔ اگر اطلاع کو صحیح مان لیا جائے تو یہ بے تکا مظاہرہ کانگریس مینوں کے لئے تنبیہ ہونا چاہئے کہ وہ مظاہرے نہ کریں۔

سردار سمپورن سنگھ کے اس افسوسناک معاملہ میں ان لوگوں کا بھی کچھ بے تکا پن ہے۔ جو پنجاب کانگریس کمیٹی کے انچارج ہیں۔ وہ اس ہدایت پر کاربند نہ رہے کہ سول نافرمانی دیہات سے کی جائے۔ جان بوجھ کر حکومت کو تنگ کرنا اس تحریک کا مقصد نہیں ہے۔ اس کے برعکس خواہ کچھ کیا جائے اس کا منشا تقریر ہے کہ کانگریس کا یہ عزم ظاہر کر دیا جائے کہ وہ قومی عزت کو ثابت کرنے کے لئے ذاتی ستیاگرہ کرکے اور اپنے اوپر مصیبت مول لے کر بڑی سی بڑی قیمت ادا کر سکتی ہے۔“

ہر ملک کی آزادی بحال کر دی جائے مسٹر میک گورن کا مطالبہ

لندن ۵ دسمبر۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں اس مسئلہ پر زبردست بحث چھڑی کہ لڑائی کے بعد برطانیہ کے کیا مقاصد ہیں۔ آج شاہی تخت سے تقریر کے جواب میں ایڈریس پر بحث تھی انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کی جانب سے ایک مخالفانہ تحریک پیش کی گئی۔ اس تحریک کا یہ منشا تھا کہ لڑائی کے بعد جب صلح ہو تو اس کی ایک شرط یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہر ملک کی آزادی بحال کر دی جائے یہ ترمیم میک گوان نے پیش کی۔ ہاؤس بھرا ہوا تھا۔ مسٹر میک گوان نے تقریبًا ۵۰ منٹ تک پُر زور تقریر کی جو ہاؤس نے بڑے دھیان سے سنی۔ آپ کی تقریر کے دوران میں صرف ایک دفعہ بائیں بازو کے ممبر مسٹر گلاچر نے مداخلت کی جنہوں نے کمیونسٹوں کے خلاف حرف گیری کرنے پر اعتراض کیا۔

مسٹر میک گوون نے فرمایا کہ میں اور میرے دوست یہ ہرگز نہیں کہتے کہ برطانیہ کو ہتھیار ڈال دینا چاہئے۔ لیکن برطانیہ کو آنکھیں بند کر کے کام نہیں کرنا چاہئے۔ برطانیہ کو معقولیت پسندی کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ پرانی دنیا ختم ہو چکی ہے۔ حکومت کو نئی دنیا کے بارے میں اپنے مقصدوں کا اعلان کر دینا چاہئے۔ اس حالت میں تمام ملکوں کے لوگ سیاست دانوں کی پرواہ نہیں کرینگے۔ اور آپ کی بات سنیں گے۔ لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر جمیز گرفتھ نے اس بنا پر ترمیم کی مخالفت کی کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ صلح کے لئے پیشکش کرے۔ ایسا کرنا ہٹلر کے آگے ہتھیار ڈالنا ہے۔

حکومت کی جانب سے جواب دیتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے مسٹر میکسٹن کی تقریر کا جواب دیا۔ جنہوں نے اپنے ساتھی کی حمایت میں تقریر کی تھی۔ مسٹر اٹیلی نے جن کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور آواز جذبات سے تھرتھرا رہی تھی کہا کہ مسٹر میکسٹن کی تقریر میں بنیادی مغالطہ بھرا ہوا ہے یہ تو ایسا ہے جیسا کہ ہمیں اس میں انتخاب کرنا ہے۔ کہ ایک طرف تو خونخوار لڑائی ہے اور دوسری طرف امن کی خوبصورت دیوی ہے۔ مسٹر اٹیلی نے کہا کہ میں اس پوزیشن میں ہوں کہ میں یہ کب بتلا سکوں گا کہ لڑائی کے بعد ہمارے کیا مقاصد ہیں لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم آزاد لوگوں کے لئے ایک ایسا امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جیسا کہ ہم مہذب لوگ پسند کرتے ہیں وہ اس قسم کا امن نہیں ہوگا۔ جس میں ہر شخص کو ایک شخص یا قوم کا تابع ہونا پڑے۔

آپ کو انارکی کی جگہ باقاعدہ امن قائم کرنا ہوگا۔ اور وہ باقاعدہ امن اور انصاف پر مبنی ہوگا۔ ہم نئی دنیا آزادی کی بنیاد پر قائم کرنا چاہتے ہیں یعنی جس میں ہر قوم کے ہر فرد کو اپنی شخصیت تسلیم کرنے کا حق حاصل ہو۔ یہی وہ فرق ہے جہاں ہماری نسنٹ کی خیال سے ٹکر ہوتی ہے کہ انفرادیت کوئی چیز نہیں ہے ہمیں یقین ہے کہ آپ ان اصولوں کو وسیع کر سکتے ہیں اور انھیں دور تک پھیلا سکتے ہیں جو آپ نے یہاں اختیار کئے ہیں۔ جو مکمل طور پر اختیار نہیں کئے ہیں بلکہ برطانی کامن ویلتھ اور تمام سلطنت برطانیہ تک انکو پھیلا دیا ہے یعنی سیاسی شخصی اور اقتصادی آزادی میں توسیع کر دی گئی ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے فرمایا کہ ہم باقی دنیا کے لئے کوئی قانون نہیں بنا سکتے اور نہ ہم ایسا چاہتے ہیں ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے ہمارا طریقہ زندگی۔

ترمیم چار ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۱۴ ووٹوں سے مسترد ہو گئی اور رزولیوشن منظور کیا گیا۔

واشنگٹن کانفرنس

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ امریکن افسروں کی کانفرنس کے مزید حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں برطانیہ کے مالی ذرائع اور سامان جنگ کے سلسلہ میں اسکی قوت خرید پر پوری طرح غور کیا گیا۔ ایک بیان یہ ہے کہ کانفرنس کا مقصد یہ غور کرنا نہیں تھا کہ امریکہ برطانیہ کو روپیہ قرض دے تاکہ وہ سامان جنگ خرید سکے۔ بلکہ کانفرنس اس صورت پر غور کرنے کے لئے کی گئی جو برطانیہ کے جنگی سامان کے آرڈروں سے پیدا ہوتی ہے۔ برطانیہ اب تک ۲ ارب ۵۰ کروڑ ڈالر کا جنگی سامان خرید چکا ہے اور آیندہ سال یہ رقم ۴ ارب ڈالر تک پہنچ جائیگی معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لوتھین نے حال میں برطانیہ کے مالی ذرائع کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کی وجہ سے امریکہ کے سرکاری پارلیمنٹری صنعتی اور مالی حلقوں میں برطانیہ کی قوت خرید کی اصل حالت معلوم کرنے کا زبردست مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کا یونین

لندن ۸ دسمبر۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں میجر اٹیلی نے یقین دلایا کہ اس وقت امریکہ اور برطانیہ کو ایک ”یونین“ میں شامل کرنے کے لئے کوئی واضح یا خفیہ تجویز نہیں ہو رہی ہے اور نہ اس قسم کی تجویز پیدا ہونے کا امکان ہے لیکن اگر ایسی کوئی تجویز پیش آئی تو وہ دونوں ملکوں کی پارلیمنٹوں کے پورے غور و خوض کا نتیجہ ہوگی۔

نئے جہازوں کی ضرورت

لندن ۳ دسمبر۔ برطانیہ نے امریکہ کی جہاز بنانے والی کمپنیوں کو ۶۰ سال سے جانے والے جہازوں کا آرڈر دے دیا ہے۔ آج دارالعوام میں حکومت کے ایک نمائندے نے یقین دلایا کہ بحری کمیشن کے ذریعہ جہازوں کی خریداری جاری رہے گی۔

دہلی ۷ دسمبر۔ آج فیڈرل کورٹ نے یو پی کے لگان کے قانون کو جائز قرار دے دیا۔ جس کے خلاف زمینداروں نے عدالت ماتحت سے فیصلہ حاصل کر لیا تھا۔

ایسٹ انڈین ریلوے

کرسمس اور سال نو کی چھٹیوں پر رعایتیں

زبردست رعایتی موقعہ

تعلیمی دوروں اور سیر و تفریح کے لئے

سستے واپسی ٹکٹوں کا اجرا

سب درجوں کے لئے

جو سو میل سے زائد کے فاصلوں کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔

یکطرفہ کرایہ اور ایک طرف کے ۱/۳ کرایہ پر

۱۳ سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک

جن سے ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء تک سفر کیا جا سکتا ہے

راستہ میں سفر منقطع کرنے کی زبردست سہولتیں

یکطرفہ کرایہ پر موٹر کاریں بھی ساتھ لے جائی جا سکتی ہیں۔

شاندار — چوتھا — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
سنیچر ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار
بندھن
موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم
خاص اداکار:- لیلا چٹنس - اشوک کمار
نیچرل اداکاری — دلسوز نغمے — دلکش ڈانس
پُرزور مکالمے — پُرلطف مذاق — اعلیٰ ریکارڈنگ

امریکہ سے قرض لینے کیلئے برطانیہ سونے کی کانیں گرو رکھے گی!

نیویارک ۱۴ دسمبر۔ معاصر "نیویارک ہرالڈ ٹریبون" کا بیان ہے کہ فیڈرل ریزرو سسٹم کے گورنروں کے بورڈ کے چیرمین مسٹر میرنر ایکلس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برطانیہ کو ۲۵۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر (۶۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ) کی رقم قرض دیدے اور اس کے بدلے میں امانت کے طور پر امریکہ کو یہ قانونی حق دیدیا جائے کہ ۵ سال تک سلطنت میں سونے کی تمام پیداوار اُس کو مل جائے۔ اخبار کا بیان ہے کہ یہ تجویز گزشتہ ہفتہ بنکروں مالکان کارخانہ جات اور ماہر اقتصادیات کے روبرو پیش کی گئی تھی۔ مسٹر ایکلس نے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس طریقہ پر قرض کے سسٹم کا یہ نتیجہ ہوگا کہ سلطنت کے نئے سونے کی آمد سے امریکہ کے بنکنگ سسٹم میں گڑبڑ نہیں ہوگی۔

جرمانہ وصول کرنے کیلئے میاں افتخار الدین کی دو موٹریں قرق کر لیں!

لاہور ۱۴ دسمبر۔ کل سشن جج لاہور نے میاں افتخار الدین صدر پنجاب صوبہ کانگریس پر ایک سال کی سزا دینے کے علاوہ ۴ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا اس کی وصولیابی کے لئے پولیس نے آج ان کی دو موٹر کاروں کو قرق کر لیا۔ میاں افتخار الدین کو حکم ہوا ہے کہ اگر دو ہفتہ کے اندر اندر جرمانہ کا روپے نہ جمع کیا گیا تو موٹر کاروں کو نیلام کر دیا جائے گا۔

میاں صاحب کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت سزا دی گئی ہے۔

مزدوروں کو مہاتما گاندھی کا پیغام

احمد آباد ۴ دسمبر۔ آج یہاں مزدوروں نے لیبر ڈے منایا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں آج کے دن ٹیکسٹائل لیبر ایسوسی ایشن کی بنیاد پڑی تھی۔ صبح کو لیبر ایریا میں تقریباً ۵۰ جلسے ہوئے جن میں اس دن کی اہمیت مزدوروں پر واضح کی گئی۔ آج یہاں کے سارے مل بند رہے۔ مہاتما گاندھی نے مزدوروں کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ "جب سے آپ کے ساتھ میرا رابطہ قائم ہوا ہے میں نے ہمیشہ آپ پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ آپ کی آزادی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ محنت کی قیمت بہت ہی بڑی ہے۔ چاہے اسے آپ گرا دیں یا بڑھا لیں۔ لیکن اگر آپ محنت کی نقد قیمت سے مطمئن ہیں تو آپ اپنی قیمت کو خود محدود کر رہے ہیں۔

ایک دلکش اور لاجواب ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے شام اور ۹½ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳½ بجے
جمعہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا دلکش ڈرامہ
جوانی کی ریت
کانن بالا ← جگدیش
کی لاجواب اداکاری اور دلکش گانے دیکھنے کے قابل ہیں۔
آرہے ہیں | افسانہ — وجے کمار

ایسٹرن گروپ کانفرنس

بمبئی ۱۴ دسمبر۔ انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی نے ایسٹرن گروپ کانفرنس کے خلاف ایک بیان شایع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس کانفرنس میں نہ تو ہندوستان کے تاجرانہ مفاد کے نمایندوں کو شامل کیا گیا اور نہ انکا لحاظ رکھا گیا۔ اس کانفرنس میں جو ہندوستانی شامل تھے وہ حکومت کے نمایندے تھے۔ عوام کے نمایندے نہ تھے۔ اس کانفرنس کا نتیجہ ہندوستانی مفاد کے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ثابت ہوگا۔ حکومت کو لازم ہے کہ اس کانفرنس کی قایم کی ہوئی اسٹینڈنگ کمیٹی میں ہندوستانی مفاد کے نمایندوں کو بھی شامل کرے۔

مسٹر روزولٹ برطانیہ کی حمایت میں

واشنگٹن ۱۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگی علاقہ میں داخلہ کی ممانعت کے قاعدے میں مسٹر روزولٹ صدر امریکہ جمہوریہ امریکہ اس حد تک تبدیلی کرنے والے ہیں کہ امریکہ جہازوں کو آئرلینڈ کی ایک بندرگاہ میں داخل ہونے کی اجازت دیدی جائے گی۔ یہ خبر ابھی غیر سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ کو امداد اور زیادہ مل جائے گی۔ اور اس کے جہازوں کا نقصان کم ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا صیغہ انتظامات اٹلانٹک مال کی سپلائی کے متعلق نئی تدبیروں پر غور کر رہا ہے ممکن ہے کہ امریکہ کے جہاز ڈائریں برطانیہ کو سامان بھیجنے لگے۔

سردار سمپورن سنگھ کا جرمانہ
مجسٹریٹ نے ادا کیا

لاہور ۱۴ دسمبر۔ سردار سمپورن سنگھ لیڈر کانگریس پارٹی پنجاب اسمبلی پر جو ایک آنہ جرمانہ کیا گیا تھا وہ مسٹر ہنڈرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اپنی جیب سے ادا کر دیا۔ جرمانہ ادا کرنے کے ساتھ آپ نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا۔

سردار سمپورن سنگھ نے ایک آنہ جرمانہ ادا کرنے

سمجھوتہ کی کوششیں

لندن ۱۱ دسمبر۔ تردیدوں کے باوجود یہ افواہیں گشت لگا رہی ہیں کہ ہندوستان کی سیاسی گتھی سلجھانے کے لئے پھر تحریک کی جارہی ہے۔ "ایوننگ اسٹینڈرڈ" کی اطلاع ہے کہ تازہ مصالحانہ کوششوں میں پرائیوٹ آنریبل جسٹس جیکر سر کاؤس جی جہانگیر سر تیج بہادر سپرو اور بیٹ گھنشیام داس برلا کا ہاتھ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کی پیشکش یعنی ایگزیکیوٹو کونسل میں توسیع اور کانگریس کے مطالبہ یعنی قومی حکومت میں جو فرق ہے اسے ایک حد تک پورا کیا جائے تو سمجھوتہ کی راہ نکل سکتی ہے اور گفت و شنید کا سلسلہ اسی بنا پر آگے بڑھ سکتا ہے

اٹلی کی فوجوں کو الگ الگ کر دیا

قاہرہ ۱۰ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیدی برانی کے قریب برطانیہ کی موٹر سوار فوج نے اٹلی کے دو ڈویژنوں کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔ بتیس میل وسیع مورچہ پر لڑائی جاری رہی۔

۲۱ کروڑ پونڈ روزانہ کا خرچ

لندن ۱۰ دسمبر۔ گزشتہ ہفتہ برطانیہ نے ۰۰۰۰۰۰ ۱۶ پونڈ روزانہ خرچ کئے۔ اس سے پہلے اتنی رقم کسی ہفتہ خرچ نہیں کی گئی۔ یہ اعلان وزیر خارجہ کی طرف سے کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ اس ہفتہ میں ۰۰۰۰۰۰ ۲۱ پونڈ کی رقم صرف کی گئی جبکہ آمدنی صرف ۰۰۰۰۰ ۲۳ پونڈ کی ہوئی۔

برازیل اور برطانیہ

لندن ۹ دسمبر۔ حکومت برازیل نے ناروے

شاندار — جوبلیواں — ہفتہ
جس نے ۲۳ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے
سرکو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
لکشمی
جمعہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
تین بہترین رنگین ڈانس
روزانہ۔ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
میٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

سے انکار کر دیا۔ جو اپیل کیا گیا تھا۔ میں سردار صاحب کو پریشان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مزید براں اخباروں میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ سردار صاحب جنگی کمیٹیوں کے ممبروں کے نام لڑائی کے خلاف خط لکھیں گے۔ اگر اس مقدمہ کے نتیجہ کے طور پر سردار صاحب ایسا کرنے پر مجبور ہوئے تو اس سے حکومت کی آمدنی میں اچھا خاصہ اضافہ ہوگا۔ کیونکہ ڈاک ٹکٹ سے حکومت کی آمدنی بڑھیگی اس لئے میں ایک آنہ جرمانہ خود ادا کرتا ہوں۔

ایکدم حملہ کی لڑائی فیصلہ کن نہیں ہو سکتی

ماسکو ۹ دسمبر۔ روسی فوج کے اخبار "ریڈ سٹار" میں ایک مبصر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایک دم حملہ کر کے لڑائی فتح کرنا ممکن نہیں ہے۔ آجکل روسی اخباروں میں اس بارے میں بحث چھڑی ہوئی ہے کہ آیا جدید لڑائی آناً فاناً کی لڑائی ہے۔ مبصر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایک فیصلہ کن لڑائی میں دشمن کو شکست دینے کا نپولین کا طریقہ جنگ سنہ ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں ناکام رہا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جرمنی کو کامیابی اسکی بہتر فوج کی وجہ سے ہوئی بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ فرانس اور پولینڈ کمزور تھے۔

نوابزادہ محمود علی گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۵ دسمبر۔ نواب مظفر خاں سابق ریونیو منسٹر کے فرزند اور سر سکندر حیات خاں کے بھتیجے نوابزادہ محمود علی کو آج بعد دوپہر پولیس نے انکی کوٹھی سے گرفتار کر لیا اور سنٹرل جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ نوابزادہ نے ۷ دسمبر کو علاقہ چھچھ میں ستیاگرہ کرنا تھا۔

اسپین اور انگلینڈ میں مالی معاہدہ

میڈرڈ ۲ دسمبر۔ اسپین اور انگلینڈ کے درمیان ایک مالی معاہدہ ہوا ہے۔ جس پر آج برطانوی سفیر سر سیموئل ہور اور اسپین کے وزیر خارجہ سینور سینر نے دستخط کر دیئے۔

مزدوروں اور مالکوں کے نمائندوں کی کانفرنس

نئی دہلی ۳ دسمبر۔ حکومت ہند نے ۵ اور ۶ جنوری کو کلکتہ میں مالکان کارخانجات اور ملازموں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلائی ہے جس میں مزدوروں کے متعلق بلوں مثلاً صنعتی جھگڑوں کا بل۔ بیماری کا بیمہ۔ تعطیلات تنخواہ کے ساتھ چھٹیوں اور مزدوریوں کی ادائیگی کے قانون میں ترمیم کے بل پر غور کیا جائے گا۔ سر راماسوامی مدلیار کامرس ممبر اور مسٹر اکرم۔ ایس۔ اے۔ حیدری کانفرنس میں حکومت ہند کی پیروی کرینگے۔

سولہ کروڑ روپے روزانہ

لندن ۳ دسمبر۔ برطانیہ آجکل روزانہ جنگ پر ۰۰۰ ۱۲۸۷۶ پونڈ خرچ کر رہا ہے۔ جو تقریباً ۱۶ کروڑ روپے کے برابر ہیں۔

ہالینڈ اور پولینڈ کے لئے لندن میں اپنے سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کو برطانیہ کی جانب دوستی کا قدم خیال کیا جاتا ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

برلن ۱۰ دسمبر۔ ہر ہٹلر نے ہتھیار بنانے والے کئی ہزار مزدوروں کے جلسہ میں جو آج جرمنی کی راجدھانی برلن میں ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم آجکل ایک ایسی جنگ میں مبتلا ہیں جس میں محض ایک ملک یا دوسرے ملک کے جیتنے کا ہی سوال ہی نہیں بلکہ اس سے بہت

زیادہ کی بازی لگی ہوئی ہے۔ ہر ہٹلر نے بہت آہستہ اور نپی تلی آواز میں برطانی سلطنت کی وسعت کا ذکر کیا۔ ہر ہٹلر نے کہا کہ اس جنگ میں دو دنیا ئیں لڑ رہی ہیں۔

سابق وزراء یوپی ایک جیل میں

بریلی ۱۰ دسمبر۔ یوپی گورنمنٹ نے علیگڑھ سنٹرل جیل کو تمام سابق کانگریسی وزراء یوپی کے رہنے کے لئے منتخب کیا ہے بیشتر سابق وزراء جو سزایاب یا گرفتار ہوئے ہیں وہ وہیں کو تبدیل کئے جارہے ہیں۔ پنڈت گووند بلبھ پنت بھی الموڑہ جیل سے وہیں

محبت کی بے لاگ کہانی
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں = ایک ساتھ دونوں میں = امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں
روزانہ ۶½ بجے اور ۹½ بجے رات
میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
نیو تھیٹرس لمیٹڈ کا شاندار فلم
ہار جیت
خاص اداکار:- کانن بالا — پہاڑی سانیال — نواب — نیمو
بہت جلد آرہا ہے | بھگت نرسی مہتا!

سمجھوتے کی گفت وشنید شروع کرنے کیلئے اب مسلم لیگ کو پیشکش کرنی چاہیے

نئی دہلی ۵ دسمبر. مولوی اے کے فضل الحق نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

"ملک آہستہ آہستہ بدنظمی کی طرف جا رہا ہے. کانگریس کہتی ہے کہ وہ سمجھوتہ کے لئے بے قرار ہے. مسٹر جناح کہتے ہیں کہ گفت وشنید کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے. مسٹر ایمری فرماتے ہیں کہ گفت وشنید کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے. میں محسوس کرتا ہوں کہ وقار کا غلط جذبہ مسئلہ کے حل کے راستہ میں آڑے آ رہا ہے. کسی نہ کسی کو تحریک کرنی پڑے گی. اگر لیگ اس جمود کو توڑنے تو میں اس کو بڑی خوش اسلوبی خیال کرونگا اس مقصد کے لئے میں مسٹر جناح کو ایک طلبی نامہ بھیج رہا ہوں کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس بلائیں جس میں میری اس تجویز پر بحث کی جائے کہ سمجھوتہ کی گفت وشنید شروع کرنے کے لئے لیگ کانگریس کو پیشکش کرے. مجھے بھروسہ ہے کہ ہم کامیاب ہو جائینگے۔ چالیس کروڑ ہندوستانی عارضی سمجھوتہ کے لئے جو متحدہ مطالبہ کریں گے. اسے برطانوی حکومت اپنے مفاد میں منظور کرے گی. مجھے بھروسہ ہے کہ عارضی سمجھوتہ کے بعد مستقل سمجھوتہ ہو جائے گا. میں عارضی سمجھوتہ اس لئے چاہتا ہوں کہ جنگ کی کوششوں میں حصہ لینے کی ہندوستان کے لئے راہ نکل آئے.

مسٹر حق کل صبح پنجاب میل سے کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

کنور سر مہاراج سنگھ کا بیان

لکھنؤ ۶ دسمبر. کنور سر مہاراج سنگھ نے ایسوشی ایٹیڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ وزیر اعظم بنگال نے جو پیشکش کی ہے میں اس کی پُرزور تائید کرتا ہوں. عرصہ سے میری یہ رائے ہے کہ تاوقتیکہ ہندو مسلمان میں فرقہ وارانہ تصفیہ نہ ہو جائے. اس ملک میں نہ دائمی امن قایم ہو سکتا ہے اور نہ حقیقی سیاسی ترقی ہو سکتی ہے. ہندوستان میں دوسری اہم پارٹیاں اور مفاد بھی ہیں لیکن اس وقت کانگریس اور مسلم لیگ سب سے زیادہ بڑی اور با اثر جماعتیں ہیں. گزشتہ ستمبر میں میں نے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح دونوں سے درخواست کی تھی دونوں ملکر کوئی راہ نکالیں. مثلاً تصفیہ کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کی جائے پیشکش خواہ مسلم لیگ کرے۔ جیسا کہ وزیر اعظم بنگال نے تجویز کیا ہے یا کانگریس وہ مروقت ہوگی۔

سر مہاراج سنگھ آخر میں فرماتے ہیں کہ عارضی سمجھوتہ کافی ہوگا۔ اس کے بعد مستقل سمجھوتہ ہو سکے گا۔ جس میں حصہ لینے کے لئے دوسرے مفاد والوں کو بھی مدعو کرنا چاہئے۔

اٹلی کا کمانڈر انچیف علیحدہ ہو گیا

لندن ۶ دسمبر. جرمن نیوز ایجنسی کو روم سے خبر ملی ہے کہ مارشل بڈاگ کو شاہی حکم کے ذریعہ اٹلی کے فوجوں کے جنرل سٹاف کے چیف کے عہدہ سے ان کی اپنی درخواست پر سبکدوش کر دیا گیا ہے. اور انکی جگہ جنرل یوگو کیولیر و کو تعینات کر دیا گیا ہے. اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یونان کے خلاف اٹلی کی جو فوجیں لڑ رہی ہیں انکی کمان مارشل بڈاگ لیو کے ہاتھ میں تھی۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس

معلوم ہوا ہے کہ سر مارس ہیلٹ گورنر یو پی اس بار لکھنؤ یونیورسٹی کے کنووکیشن ایڈریس میں شریک نہ ہونگے. اس سے قبل ان کے پیشرو سر ہیری ہیگ بھی شریک نہیں ہوئے تھے گورنر کا کسی کنووکیشن ایڈریس میں شریک ہونا کوئی بڑا سانحہ نہیں، لیکن اس سے یونیورسٹی کو مالی نقصان ہو جانے کا اندیشہ ضرور ہوتا ہے کیونکہ صوبے کے حاکم اعلےٰ ہونے کی حیثیت سے مالیات کی باگ ڈور گورنر کے ہاتھ میں ہوتی ہے سر گرجا شنکر باجپئی نے بھی کنووکیشن ایڈریس پڑھے. اب غالباً کنور سر مہاراج سنگھ کنووکیشن ایڈریس پڑھیں گے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا سرکلر

کلکتہ ۶ دسمبر. یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے کہ وہ اپنے حلقوں کی ستیہ گرہ کی ہفتہ وار رپورٹ معہ نام دینہ ستیہ گرہی کے دفتر آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں بھیجا کریں اور یہ بھی ہدایت کی ہے کہ ستیہ گرہ کے علاوہ

برطانیہ کا نمائندہ امریکہ میں

نیویارک ۵ دسمبر. برطانیہ کے نمائندہ سر فریڈرک فلپس نیویارک پہنچ گئے ہیں. آپ نے ایک سٹر ویو میں کہا کہ برطانیہ کی مالی پوزیشن آج جتنی مضبوط ہے اتنی اس سے کبھی نہیں تھی. اس کا ثبوت آپ نے یہ پیش کیا کہ برطانیہ آج ۴ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر (۱۴ کروڑ روپیہ) روزانہ لڑائی پر خرچ کر رہا ہے. برطانیہ امریکہ سے جو مال خریدتا ہے اس کی قیمت پہلے ہی ادا کر دیتا ہے

مسٹر فلپس امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگنتھو سے ملاقات کریں گے۔ اور عام مالی پالیسی پوزیشن پر غور کریں گے۔

مشترکہ انتخاب کے بل کی حمایت نہ کرو

کراچی ۶ دسمبر. سر عبداللہ ہارون صدر سندھ صوبہ مسلم لیگ نے سندھ اسمبلی کے مسلمان ممبران بالخصوص مسلم لیگی وزیروں نے یہ کہا ہے کہ وہ سندھ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے مشترکہ انتخاب کے بل کی حمایت نہ کریں۔

مدراس کا زرعی قرضوں کے ریلیف کا قانون

نئی دہلی ۶ دسمبر. مدراس زرعی قرضہ کے ریلیف کے قانون کے جواز کے خلاف فیڈرل کورٹ آف انڈیا میں جو اپیل دائر کی گئی تھی اسے آج فیڈرل کورٹ کی اکثریت نے مسترد کر دیا ہے۔

۴۵۰۰ گنیاں

بمبئی ۵ دسمبر. بمبئی کے کسٹم افسروں نے ایک ایسے جہاز میں جو تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہونے والا تھا... ۱۲۷ روپیہ سے زیادہ کی گنیاں پکڑیں

گاندھی جی کے پرائیوٹ سکرٹری

واردھا ۱۱ دسمبر. مہاتما گاندھی کے پرائیوٹ سکرٹری شری پیارے لال آج صبح واردھا سے ۸ میل کے فاصلہ پر موضع انجی میں گرفتار کر لئے گئے۔ جہاں کہ وہ لڑائی کے خلاف نعرے لگا رہے تھے. آپ کے خلاف مقدمہ کل واردھا جیل میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت شروع ہوگا.

شریمتی سروجنی نیڈو

بمبئی ۱۱ دسمبر. ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ حکومت بمبئی کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ شریمتی سروجنی نیڈو کی صحت جیل میں رہنے سے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے اسلئے انھیں چھوڑ دیا۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

پونہ ۷ دسمبر. ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی صدارت میں ۵۵ ویں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوگا.

نہ بھی سیاسی معاملوں میں جو گرفتاریاں جرمانے اور ضبطیاں ہوں انکی رپوٹیں بھیجی جائیں.

شریمتی ... کو نو ماہ کی سزا

الٰہ آباد ۹ دسمبر. شریمتی وجے لکشمی پنڈت سابق وزیر یو پی کے مقدمہ کی سماعت آج نینی سنٹرل جیل میں سٹی مجسٹریٹ الٰہ آباد کے اجلاس میں زیر دفعہ $\frac{۵ و ۳۸}{۱۲۱}$) ڈیفنس آف انڈیا رولز ہوئی اور انھیں ۴ ماہ کی قید محض کی سزا دیگرا "سی" کلاس میں رکھا گیا. شریمتی جی نے کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا.

سر غلام حسین ہدایت اللہ کا بیان

کراچی ۶ دسمبر. مسٹر فضل الحق نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا فوری اجلاس بلانے کے لئے جو طلبی نامہ بھیجا ہے اس پر رائے اظہار کرتے ہوئے سر غلام حسین ہدایت اللہ فرماتے ہیں کہ مسٹر فضل الحق نے صحیح تحریک کی ہے کیونکہ وہ سارے ہندوستان کے مفاد میں ہے. عوام اور حکومت کے درمیان جو خلیج ہے وہ ہندوستانی مسئلہ کے تصفیہ میں مزید تاخیر ہونے سے اور وسیع ہو جائے گی.

ترکی کا فوجی مشن

نئی دہلی ۱۲ دسمبر. افغانستان کو ترکی کا جو فوجی مشن گیا اس کے ۹ افسر انقرہ جاتے ہوئے ۱۵ دسمبر کو پشاور پہنچیں گے پشاور میں حکومت کی طرف سے انھیں دعوت دی جائے گی. اور سرحد کے مختلف حصوں کی انھیں سیر کرائی جائے گی. یہ مشن پشاور سے کراچی جائے گا اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ترکی کو روانہ ہو جائے گا.

حج کے عازموں کے لئے اعلان

نئی دہلی ۱۱ دسمبر. پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جو لوگ حج کو جانا چاہتے ہیں انھیں ۹ دسمبر تک کراچی اور ۱۶ دسمبر تک بمبئی پہنچ جانا چاہئے. اب یہ سرکاری اعلان ہے کہ بمبئی پہنچنے کی بھی آخری تاریخ ۱۹ دسمبر ہی ہے

ہٹلر کی تقریر پر اظہار رائے

نیویارک ۱۱ دسمبر. نیویارک ٹائمز نے ہٹلر کی تقریر پر یہ تبصرہ کیا ہے کہ یہ تاریخ عالم کی تقریر نہیں ہو سکتی معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر کے ملک میں کارخانوں میں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے جس کا اشارہ تقریر میں پایا جاتا ہے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۰۶

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

شیام بہاری لال بنام منیاں وغیرہ

بنام۔ منیاں خود و ولی سدہن و سری ناتھ نابالغان پسران کیدار ناتھ و شیام نرائن ولد گوپے سر اقوام برہمن ساکن موضع بسن پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے بمقام ... اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے. پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت ... مہر عدالت

بحکم جناب پنڈت کشن نرائن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ $\frac{۲}{۹}$

بعدالت جناب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر صاحب درجہ دویم مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ بنام لچھمن پرشاد وغیرہ

بنام۔ لچھمن پرشاد و رام سروپ ولد سیتارام و ہرچند بہادر و رام پرشاد و رام ناتھ ولد کنور بہادر و کرشن چندر و رام بلاس چند ولد رگھو نندن پرشاد قوم کالیتیہ بڑا گاؤں مزرعہ کیرہٹ پرگنہ ڈیرا پور و کاشتکاران موضع بھلیاں محال صورت سنگھ پرگنہ ڈیرا پور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان مبلغ ۱۱/۸/۱ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمے کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو.

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا.

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا.

دستخط حاکم عدالت

مقام ڈیرا پور

مہر عدالت

عورتوں کے لئے

کیوں تکلیف اٹھاتی ہیں اور کیوں انگلیاں کاٹتی ہیں؟ جبکہ آپ کو

براده کیا ہوا ناریل

اس زحمت سے مکمل طور پر نجات دلاتا ہے

گھنٹوں جھکے رہ کر ناریل گھسنے ہاتھوں کو زخمی کرنے اور پھر کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں براده کیا ہوا ناریل آپکے پاس فوری استعمال کے تیار پہونچتا ہے۔

صفائی بھی اور وقت کی بچت بھی! کیونکہ

براده کیا ہوا ناریل گھسا ہوا تیار فروخت ہوتا ہے یہ نہایت صاف ہوتا ہے اور فوراً استعمال کیا جاتا ہے خیال کیجئے کہ یہ آپکا دھونے اور صاف کرنیکا وقت بھی بچا لیتا ہے۔

بہترین قسم کا اور زائد قیمت بھی نہیں! یہ ناریل

بہترین قسم کا ہوتا ہے کیونکہ گھسنے سے پہلے سے درخت سے پکا ہوا توڑ لیا جاتا ہے اور پھر ۳۰ دن تک زمین پر رکھ کر خوب پختہ ہونے دیا جاتا ہے ہر پونڈ میں ۳-۴ پختہ ناریل ہوتے ہیں اور اسمیں سے آپ ذرا بھی ضایع نہیں کر سکتیں اب ذرا غور کیجئے کہ سال بھر میں آپ اس طرح پیسے کی کتنی بچت کر سکتی ہیں۔

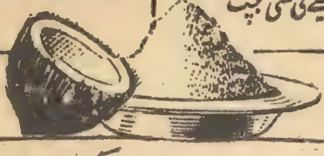

ہر جگہ ملتا ہے! ہر جگہ ملتا ہے!

بمبئی و ہندوستان میں دیگر تھوک بیوپاریوں و ذخیرہ رکھنے والوں سے پتے یا مکمل تفصیل و نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے

دی سیلون ٹریڈ کمشنر فار انڈیا سیلون ہاؤس۔ ہارن بائی روڈ بمبئی۔ کو لکھئے

ایسٹ انڈین ریلوے

مجتت شاہ کا میلہ بمقام تکیہ

خاص طور پر سب درجوں کے ہفتہ کے واپسی ٹکٹ ان اسٹیشنوں سے جو تکیہ اسٹیشن سے ۱۶ میل سے ۱۰۰ میل تک کے فاصلہ پر ہیں ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک جاری کئے جائیں گے اور جن کی واپسی ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کے ۱۲ بجے رات تک ہو سکے گی.

بڑے دن کی تعطیل کے رعایتی واپسی ٹکٹ بھی اُن اسٹیشنوں سے جو تکیہ سے ۱۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک جاری کئے جائینگے اور جنکی واپسی ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے بارہ بجے رات تک ہو سکے گی.

اگر ضرورت ہوئی تو کانپور اور رائے بریلی کے درمیان اسپیشل ٹرینیں بھی جاری کی جائینگی.

چیف کمرشل منیجر

اے!!!

کسی کو متوجہ یا مخاطب کرنیکا بہت بُرا طریقہ ہے
ہم نے ح - پ ، کہا تھا مگر اس کا مطلب
صاف طور پہ سمجھ میں نہیں آتا ہم جو آپ
کو بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ
ھنٹلے اینڈ پامرز
کے بسکٹ جنگ کے باوجود بھی پہلی
قیمتوں سے معمولی اضافہ پر اب
بھی مل سکتے ہیں بے شک وہ ویسے
ہی بہترین قسم کے ہیں جیسے کہ جنگ
شروع ہونے سے پہلے تھے۔
مندرجہ ذیل خاص قسم کے
بسکٹ ہیں :-

میری — ڈائجسٹو
پٹیٹ بری — تھن اراروٹ

تیار کردہ :-

ہنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ★ انگلینڈ

یو پی کے غیور نیلی پوش مجاہدوں

یو پی مسلم لیگ کانفرنس الہ آباد کو کامیاب بناؤ

نیلی پوش مجاہدو! ۱۹۳۷ء میں تم نے
ان اپیوں کی لاٹھیوں سے اپنے سروں کو پھڑوا کر اور
ہڈیوں کو تڑوا کر جنھوں نے مسلم لیگ کے آل انڈیا
اجلاس منعقدہ لکھنؤ کو ہر ممکن طریقہ سے ناکامیاب
بنانے کی کوشش کی تھی. مگر تم نے بڑے بڑے
مصائب کو جھیل کر اپنے خرچ سے لکھنؤ پہونچکر اس
اجلاس کو کامیاب بنایا جس کی گواہ لاکھوں آنکھیں
ہیں . یہی نہیں بلکہ لیگ کے ہر الکشن میں شامل
ہوکر لیگ کے نمائندے کے حق میں پروپگنڈا
کرکے اسے کامیاب بنایا اور اس کے اجلاسوں
میں بارش کے ایام میں ۱۲-۱۴ کوس پیدل اور
سخت موسم سرما میں ۲۴-۲۰ کوس سائیکلوں
سے اپنے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر ان میں شامل
ہوکر کامیاب بنائیے.
جس کے ثبوت میں لکھنؤ ضلع کانفرنس اور اس
طرح کی دوسری کانفرنسیں ہیں. اسی طرح اب پھر
تمہارے سامنے یو پی مسلم لیگ کانفرنس الہ آباد ہے
جو ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کو منعقد ہو رہی ہے
لہذا نیلی پوشان یو پی کو عموماً اور الہ آباد کے
نیلی پوش و محمود علی نیلی پوش کپتان کو خصوصاً
اپنے اپنے حلقہ و دیگر مقامات پر پروپگنڈا کرکے
اور ہر ممکن طریقہ سے الہ آباد کانفرنس کو کامیاب
بنانا چاہیے . آخر میں مسلمانان یو پی سے پرزور
اپیل ہے کہ بڑی سی بڑی تعداد میں الہ آباد پہونچکر
کانفرنس کو کامیاب بنائیں.

احقر محمد فاروق صدیقی کرنل نیلی پوشان یو پی
و رکن کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کانپور

نئی تاریخ ہند

کلکتہ ۲۹ نومبر . ڈاکٹر راجندر پرشاد آج شام
کو پٹنہ کو روانہ ہو گئے . آپ تاریخ ہند کی تیاری
کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے تھے . یہ کتاب
۲۱ جلدوں پر مشتمل ہوگی . اور اس کا نام نئی
تاریخ ہند ہوگا کتاب کی تیاری کے دوران
میں مختلف موقعوں حد سے زیادہ عالموں نے
کام کیا .
امید ہے کہ کتاب کی پہلی جلد آئندہ موسم
گرما میں تیار ہو جائے گی .

دنیا کی عدالتی تاریخ کا سب سے عجیب واقعہ

کلکتہ ہائی کورٹ نے ابھی ایک ایسے مقدمہ کا
آخری فیصلہ سنایا ہے جسے دنیا کی عدالتی تاریخ
کا سب سے زیادہ عجیب واقعہ کہنا بالکل صحیح ہے
یہ مقدمہ سارے بنگال میں " بھوال کیس " کے نام
سے مشہور ہے . اس مقدمے نے پورے بنگال
کو سالہا سال اس طرح مشغول رکھا کہ کوئی
چیز اس مشغولیت اور دلچسپی پر غالب آسکی
ہر پیشی پر عدالت میں اور عدالت کے باہر سڑکوں
پر بہت سی بھیڑ لگ جاتی تھی . لوگ . فٹ بال
اور ہر قسم کے تماشوں کو چھوڑ کر اس مقدمے
کی کارروائی سنا کرتے تھے اور بیشمار آدمی
" سیناسی " کو دیکھنے کے شوق میں گھنٹوں سڑکوں
پر کھڑے رہتے .
اس عجیب مقدمے کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ڈھاکہ
کے ضلع میں ایک ریاست ہے جو " بھوال اسٹیٹ "
کہلاتی ہے اور جس کی سالانہ آمدنی لاکھوں
روپے کی ہے . اس کے آخری راجہ کے تین بیٹے
تھے . تینوں کی شادی ہو چکی تھی . دو مر چکے تھے
ایک باقی تھا . یہ بھی کچھ بیمار پڑا اور اسے اس
کی بیوی اور سالا ، دونوں دارجلنگ لے گئے
یہاں ایک زہریلی دوا نے راجکمار کا " خاتمہ "
کر ڈالا . اس کی لاش بارہ بجے رات کو مرگھٹ
پہنچائی گئی . ابھی جلانے نہیں پائے تھے کہ
زبردست طوفان آگیا . لوگ " لاش " چھوڑ کر
بھاگ گئے . پھر کچھ دیر کے بعد جب آندھی اور
بارش رکی تو لوگ لوٹے تاکہ " لاش " جلا دیں
مگر وہاں لاش موجود نہ تھی انہوں نے دوسرے
دن ایک اور لاش جلا دی اور مشہور کر دیا کہ
بھوال کے راجکمار کو جلا دیا ہے . مگر مقامی
باشندے شک میں پڑ گئے اور یہ شک برابر
جاری رہا .
یہ واقعہ مئی ۱۹۰۹ء کا ہے گیارہ بارہ برس
کے بعد مئی ۱۹۲۱ء میں ایک سیناسی بھبوت ملے
جوائے دیو پور گاؤں میں پہنچا اور ایک درخت
کے نیچے دھونی رما کے بیٹھ گیا . یہ وہی گاؤں ہے
جو بھوال ریاست " کا " پایہ تخت " ہے جہاں اس
خاندان کے راجہ اور راجکمار رہتے تھے مگر اب نہ راجہ
تھا ، نہ راجکمار ہی باقی تھے . صرف ان کی
بیوائیں ، بہنیں ، اور بعض رشتہ دار مقیم تھے .
سیناسی رہتا رہا . گاؤں والے اس کے
پاس آتے جاتے رہے . کچھ دن بعد کسی کسان
کو شبہ ہونے لگا کہ سیناسی کو پہلے کبھی دیکھ چکے
ہیں . کانا پھوسی شروع ہو گئی . کسانوں نے
سوچا اور چپکے چپکے کہنا شروع کر دیا کہ یہ
سیناسی منجھلا راجکمار معلوم ہوتا ہے وہ اپنا
شک ظاہر کرتے ڈرتے تھے ، کیونکہ راجکمار مر چکا
تھا ، اور دارجلنگ کے پہاڑ پر اس کی لاش بھی
جل چکی تھی مگر بعض کسانوں کو راجکمار کی موت
کا بھی یقین نہ تھا . وہ خیال کرتے تھے کہ اس کی
موت کی خبر ، جھوٹی ہے ، اور وہ زندہ موجود ہے
ہوتے ہوتے لوگوں نے دھڑلے سے کہنا
شروع کر دیا کہ سیناسی اصل میں راجکمار ہی ہے
کسان اپنے اچھے راجکمار کو دیکھنے کے لئے جوق
آنے لگے ، اڑتے اڑتے یہ خبر ، راج محل میں پہنچی
راجکمار کی بہن نے سیناسی کو بلایا اور دیکھتے
ہی پہچان گئی . کہ اس کا پیارا بھائی ہے ! بوڑھی
دادی نے دیکھا تو وہ بھی پوتے کو پہچان گئی .
دوسرے رشتہ دار بھی پہچان گئے ، لیکن یہ عجیب
بات ہے کہ جس نے نہیں پہچانا . وہ خود راجکمار
کی بیوی تھی حالانکہ بیوی کی سگی بہن یعنی راجکمار کی
سالی نے بھی اسے شناخت کر لیا .
اب سیناسی نے بھی اقرار کیا کہ واقعی وہ
راجکمار ہی ہے . اس نے اپنی کہانی اس طرح
سنائی :-
مجھے زہر دیا گیا تھا . مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا
لوگ سمجھے مر گیا ہوں . مجھے چتا میں پہنچایا گیا
جلانے والے تھے کہ طوفان آگیا . جلانے والے
بھاگ گئے . وہیں کہیں قریب ناگا سادھو
ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے مجھے دیکھا تو میں
زندہ تھا . وہ مجھے اٹھا لے گئے اور میں ان
کے ساتھ تبت اور دوسرے مقامات میں
پھرتا رہا . میری یادداشت جاتی رہی تھی .
پچھلی زندگی بالکل بھول گیا تھا . سالہا سال
کے بعد جب میں ان سنیاسیوں کے ساتھ بنارس
پہنچا تو دفعتاً میری یادداشت لوٹ آئی .
اور میں نے گرو سے کہا کہ میں تو راجہ کا لڑکا
ہوں . گرو نے میری تصدیق کی اور کہا وقت
آنے پر اپنے راج میں لوٹ جانا . آخر ایک مدت
کے بعد میں گرو کے حکم سے اپنے وطن چلا آیا .
کیسا عجیب واقعہ ہے . ناول یا افسانہ معلوم
ہوتا ہے .
جب راجکمار کی شناخت ہو گئی تو راج پر
اس کے قبضے کا سوال پیدا ہوا . راج کورٹ
آف وارڈس کے ہاتھ میں تھا ، اور راجکمار
کی بیوی اور سالا ، یہ دونوں گل چھرے اڑا
رہے تھے ، راجکمار کے پاس ایک پیسہ بھی نہ
تھا اور ضرورت مقدمہ لڑنے کی تھی . اب کیا
کیا جائے ؟
اس مشکل کا علاج نکلا کہ راجکمار کی رعایا نے
چندہ جمع کرنا شروع کیا اور ایک لاکھ روپے
اس کے ہاتھ میں دے دیا . بعض دوسرے
لوگوں نے بھی مدد کی . سالہا سال مقدمہ بازی
ہوتی رہی . طرفین سے ڈیڑھ ہزار گواہ پیش
ہوئے . ہزاروں دستاویزیں بھی پیش کی
گئیں ، مقدمہ پر لاکھوں روپیہ خرچ ہو گیا بنگال
بھر کی پبلک راجکمار کی طرفدار اور اس کی بیوی
کی مخالف تھی ، اب ہائی کورٹ نے " سیناسی "
کو بھوال اسٹیٹ کا وارث تسلیم کر لیا ہے .
اس سلسلہ میں اہم سوال یہ ہے کہ اب عدالت
کے فیصلے کے بعد راجکمار کی بیوی کی پوزیشن
کیا ہو گی ؟ عدالت کے فیصلے کے مطابق
راجکمار اس خاتون کا جائز شوہر ہے مگر خود
خاتون نے اسے اپنا شوہر تسلیم نہیں کیا .
کیونکہ اس کے خیال میں وہ راجکمار ہی نہیں
ہے . دیکھنا یہ ہے کہ اب خاتون کیا کرے گی ؟
آیا راجکمار کو اپنا شوہر مانے گی یا نہیں ؟

لیبر لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

سہارنپور یکم دسمبر . کل دن کے ایک بجے مسٹر جہاں
سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سگرٹ فیکٹری میں
ہڑتال کے سلسلہ میں مسٹر جے . بی . بارہ خواجہ محمد تبین
صاحب مشہور لیڈر . مسٹر اجیت پرشاد جین سابق
پارلیمنٹری سکریٹری گورنمنٹ یو پی . ٹھاکر پھول
سنگھ ایم . ایل . اے . پنڈت ہیرا بلبھ ترپاٹھی
وکیل پنڈت کنول ناتھ تواری مسٹر مکرجی جنرل
سکریٹری لیبر یونین سہارنپور کے خلاف مقدمہ
کی سماعت شروع ہوئی جس میں مسٹر ملر نے فرمایا
کہ چونکہ میں انگریز ہوں اس لئے میرا کیس جیوری
ٹرائل سے کرایا جائے . چنانچہ یہ مقدمہ ۱۰ دسمبر
کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے .
سگریٹ فیکٹری کی ہڑتال کے سلسلہ میں دوسرا
مقدمہ . جو بابو اجیت پرشاد جین سابق پارلیمنٹری
سکریٹری گورنمنٹ یو . پی ٹھاکر پھول سنگھ وکیل
ایم . ایل . اے مسٹر مکرجی کے خلاف چل رہا ہے
آج مسٹر نریندر سنگھ ڈپٹی کلکٹر نے ۱۴ دسمبر
کے لئے ملتوی کر دیا ہے .

حیدرآباد اور برطانی ہند میں ٹیلیفون کا سلسلہ

حیدرآباد ۲ دسمبر . ریاست حیدرآباد اور
برطانی ہند میں ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنا
طے ہو گیا ہے .

اپنے بچوں کو صحت کا یہ پہلا اصول سکھائیے

اینڈریوز لیور سالٹ

آپ کے جسم کو اندر سے صاف کرکے خون کو ٹھنڈا صاف اور جلد کو صاف کر دیتا ہے اور معدہ و جگر
کی شکایات اور قبض کو دور کر دیتا ہے۔
اس کی عادت نہیں پڑتی اور بچوں و بوڑھوں کو یکساں مفید ہے اور موافق آتا ہے۔
ہر بچہ کو یہ سکھانا چاہیئے کہ جسم کے اندر کی صفائی بہت ضروری ہے اور اسی سے صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر
آپ بچوں کو " اینڈ ریوز لیور سالٹ " استعمال کرانا شروع کر دیں تو بچے خود بخود یہ سبق جلد سیکھ جائیں گے۔

" اینڈ ریوز لیور سالٹ "

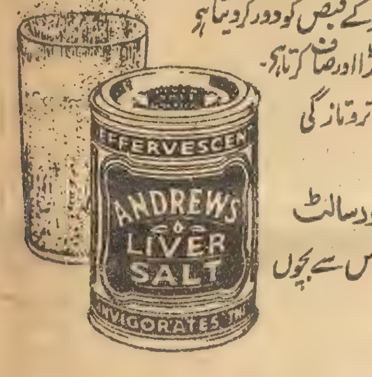

بچوں کے لئے بہترین چیز ہے یہ آہستہ آہستہ آنتوں کو صاف کرکے قبض کو دور کر دیتا ہے
معدہ کو آرام دیتا ہے جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ اور خون کو ٹھنڈا اور صاف کرتا ہے۔
باقاعدہ ایک گلاس استعمال کرنے سے بیماری دور رہتی ہے تر و تازگی
حاصل ہوتی ہے اور جسم کو طاقت پہونچتی ہے۔ چنانچہ
" ایک ماں لکھتی ہے کہ میں نے اپنے بچہ کو اینڈ ریوز لیور سالٹ
نہایت اطمینان کے ساتھ دیا اس سے بہت فائدہ پہونچا اس سے بچوں
کے جگر درست ہو گئے اور ان کا وزن بڑھنے لگا "

ANDREWS
LIVER SALT

قبض کشا اور جسم کو صاف کرنے والا
جسم کے اندرونی حصہ کو
صاف رکھتا ہے

اینڈ ریوز لیور سالٹ

NO21

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ . قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جناب منصف صاحب فرخ آباد
نمبر مقدمہ ۱۰۴۳ ۱۹۴۰ء

فرم مہاراج نرائن اینڈ سنس واقعہ مہاراج
نرائن ولد دیال رائے قوم سادہ ساکن فرخ آباد
محلہ سد ہواڑہ

بنام ۱ - شیو سان شنکر } ساکن شہر کانپور محلہ
۲ - ناگیندر شنکر } ٹپکا پور متصل اکھاڑہ
مہا نرائن مکان نمبر $\frac{19}{94}$ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش
بابت مبلغ ؎ ۱۳ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم
ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء وقت
۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ
کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو
کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس
کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے
سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ
کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حضار
کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ
کے تجویز ہوئی ہے . پس آپ کو لازم ہے کہ اسی
روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و
نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی
کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش
کریں . آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز
مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے
مسموع اور فیصل ہو گا .
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ
۲ ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا .

بحکم منصرم
عدالت منصفی فرخ آباد — مہر عدالت

جمعیۃ العلمائے ہند کی مجلس عاملہ کا جلسہ

نئی دہلی ۲ دسمبر . ۱۷ دسمبر کو مجلس عاملہ کا ایک جلسہ
ہوگا جس میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور
کیا جائے گا . معلوم ہوا ہے کہ مجلس عاملہ فیصلہ کرے گی
کہ آیا اسے کانگریس کی جاری کی ہوئی انفرادی سول
نافرمانی میں شریک ہونا چاہیئے . یا نہیں اور آیا مہاتما
گاندھی کے سامنے اپنے ستیا گرہیوں کی فہرست
پیش کرنا چاہیئے یا نہیں یا جمعیۃ العلمائے ہند کی طرف
سے اپنا الگ پروگرام بنانا چاہیئے .

سندھ یونٹی بورڈ

کراچی ۲ دسمبر . مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس
نے . جو غیر سرکاری یونٹی بورڈ مقرر کیا تھا آج اس کا
جلسہ ہوگا جس میں اتحاد قائم کرنے کی اسکیم پر غور ہوگا
اس اسکیم میں تجویز کیا گیا ہے کہ سکھر اور بالائی سندھ کے
سرحدی ضلع میں یونٹی کیمپ قائم کئے جائیں گے
جو آس پاس کے علاوہ میں لوگوں کو میل جول سے
رہنے کی تلقین کرینگے اور اس مقصد کے لئے والنٹیریوں
کو بہت دیا جائے گی .

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حسن غم مستقل میں رہے * زباں بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۵۱

ادبیات

حشرِ جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

دل پہ جب وہ نگاہ ہوتی ہے
زندگی عشق میں خدا جانے
تو جو آتا ہے یاد فرقت میں
اب تو اخفائے درد کی کوشش
حسن جس سے کہ حسن بنتا ہے
جو اٹھے اور اٹھ کے رہ جائے
ساری دنیا ہی مضطرب ہے دل
جس کی لذت سے تھی حیاتِ الم

میری دنیا تباہ ہوتی ہے
بنتی ہے یا تباہ ہوتی ہے
کتنی مشکل سے آہ ہوتی ہے
ہائے مجبور آہ ہوتی ہے
میری ہی وہ نگاہ ہوتی ہے
وہ نگہ بے پناہ ہوتی ہے
کس سے یہ رسم و راہ ہوتی ہے
وہ خلش گاہ گاہ ہوتی ہے

پارسائی تھی زندگی ثاقب
اب وہ صرف گناہ ہوتی ہے

دنیائے اسلام

ترکی میں سے گزر ممکن نہیں!

مندرجہ بالا عنوان سے "اقدام" استنبول میں عابدین داور کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

محوری طاقتوں کے ترکی اور شام میں سے ہو کر نہر سوئز تک پہنچنے کے امکانات پر غور کرنے والے متفق ہیں کہ ترکی محوری طاقتوں کو اپنے ملک میں سے گزر راستہ نہیں دیگا اور ترکی پکا ارادہ کر چکا ہے کہ ہر ایسی کوشش ناکام ثابت کر کے رہے۔ یہ خیال ایک حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

جرمنی فوج کے رومانیہ میں داخل ہونے کے بعد سے یہ خبر برابر چکر لگا رہی ہے کہ محوری طاقتیں ترکی میں سے گزر کر نہر سوئز اور عراق کے تیل کے چشموں تک پہونچا چاہتی ہیں۔ شروع میں جب رومانیہ پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تھا ہم نے اس وقت بتا دیا تھا کہ یہ بعید از قیاس نہیں ہے کہ جرمنی جیسی حکومت جس کا ملک بر اعظم یورپ تک ہی محدود ہے اپنی بحری فوج کی اہمیت بڑھانے کے لئے یہ خواہش کرے کہ اس کی فوجیں کہیں اور بھی خشکی پر جنگ کرنے کے لئے بھیجی جائیں اس کے بعد ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ جرمنی کے سابق قیصر ولیم کے زمانے ہی سے جرمنی کی پالیسی اس خیال کے تحت میں رہی ہے کہ مشرق کے ممالک پر جرمنی دست درازی کرے اور اگرچہ ہٹلر کے دل میں بھی یہی خواہش ہو گی لیکن مشرق میں جرمنی کی حکومت کی توسیع کے خواب دیکھنے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ ترکی کبھی رومانیہ کی طرح سر تسلیم خم نہیں کر سکتا۔

رومانیہ پر قبضہ ہونے کے بعد سے دنیا کے اخبارات میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ کیا حقیقت میں محوری طاقتیں ترکی کے راستے سے نہر سوئز اور بغداد پہونچنا چاہتی ہیں اور کیا ترکی اس قسم کی کوشش کی مخالفت کریگا اور کیا مسلح ترکی کی مقاومت کے مقابلے میں محوری طاقتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہیں؟ کیا محوری طاقتیں حقیقت میں یہی ارادے رکھتی ہیں؟ کیا ترکی میں سے ہو کر راستہ بنانے کی کوشش کامیاب ہو جائے گی؟ اس باب میں لوگوں کی رائیں مختلف ہیں۔ اس مسئلہ کے صرف ایک پہلو پر سب لوگ متفق ہیں جسے ہم فخر یہ بیان کرتے ہیں یعنی اگر ترکی پر زور ڈال کر راستہ دینے پر اسے مجبور کیا گیا تو ترکی یقیناً مقابلہ کرے گا اور اگر ترکی پر حملہ کر دیا گیا تو ترکی پوری طاقت سے جنگ کریگا۔

ہمارے لئے یہ امر نہایت قابل اطمینان ہے کہ سب لوگ اسے بخوبی سمجھتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔ باوجود برطانیہ سے پیمانِ اتحاد سے وابستہ ہونے کے ترکی ابھی تک جنگ سے اس لئے کنارہ کش رہا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں بین الاقوامی قوانین کے مطابق غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے اور اب بھی ترکی اپنے اس مصمم ارادے پر قائم ہے کہ اپنی موجودہ پالیسی پر کاربند رہے گا۔ امن قائم رکھنے کے لئے جو کچھ ہم کر سکتے ہیں اس سے ہم دریغ نہیں کریں گے لیکن اگر کبھی ہمارے اوپر زور دیا گیا یا کبھی ہمارے اوپر حملہ کیا گیا تو ہم مادرِ وطن کے لئے اور اپنی آزادی کے لئے اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے دل و جان سے آخر تک لڑیں گے۔ اور اس حقیقت کو ساری دنیا جانتی ہے کہ اپنی آزادی اور اپنے قومی وجود کے تحفظ کے مقدس مقصد کے لئے ترک کیسے لڑتے ہیں۔

اس حقیقت کو کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا کہ حکومت عثمانی نے حالت زوال و انحطاط میں بھی مادر وطن اور اپنے حقوق کی حفاظت میں بلا تامل ہتھیار اٹھانے میں کبھی کسر نہیں اٹھا رکھی اور کبھی کوئی ملک کا حصہ بغیر جنگ کئے ہوئے تسلیم نہیں کیا۔ نوجوان جمہوریہ ترکیہ جسے اپنی آزادی اتنی محبوب ہے اور جو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اتنی آمادہ و مستعد ہے ایسا کام کبھی نہیں کریگی کہ جس کے انجام دینے میں سلطنت عثمانی تک اپنی کسر شان اور ذلت سمجھتی تھی

ہم دوسرے کے ملکوں پر حرص آلود نظریں نہیں ڈالتے ہیں۔ ہم دوسرے ممالک کے حقوق کو پامال کرنے کا ذرا سا ارادہ تک نہیں رکھتے۔ ہم ان تمام چیزوں سے علیحدہ رہ کر اپنے ملک کی حالت کو سنوارنا چاہتے ہیں۔ ہم دوسری قوموں کو نہ دھمکی دینا چاہتے ہیں نہ انہیں مشتعل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم امن کی حالت میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ترکی میں سے ہو کر کسی نے جبراً راستہ پیدا کرنا چاہا تو اسے ان سنگینوں پر سے ہو کر گذرنا ہوگا جو کہ اس گذرگاہ کو روک دیں گی۔

ہم بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ ترکی فیصلہ کر چکا ہے کہ اگر مادر وطن کے خلاف اور قومی آزادی کے تباہ کرنے کے لئے کسی نے حملہ کیا تو ترکی بھی ہتھیار اٹھالے گا اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیگا۔ وہ لوگ جو ترکی میں سے راستہ بنا کر گزرنا چاہتے ہیں زندگی اور موت کی فیصلہ کن جنگ کرنے کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ ترکی میں سے ہو کر صرف ترک ہی گزر سکتے ہیں۔ باقی دیگر قوموں کے لئے ترکی میں سے ہو کر گزرنا غیر ممکن ہے۔

مصر کی خبریں!

مصری اخبار "روض الیوسف" نے باری کے ریڈیو کے ایک اعلان پر حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے :۔

جنگ اطالیہ و یونان کے ابتدائی ایام میں یونانی سپاہ نے اطالوی حملہ آوروں کو نہایت آسانی سے پسپا کر دیا۔ اور یونانیوں کے جوابی حملے نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ جب باری کے فاشی ریڈیو نے یونان کی فتح کی اہمیت کم کرنے کے لئے یہ اعلان کیا تو اسے سنکر اطالوی مبہوت ہو گئے۔ اطالویوں کی پیش قدمی میں سڑکوں کی خرابی حالب اور رسل و رسائل کی مشکلات کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ اطالوی بہت اچھے سپاہی ہیں اور وہ آگے بڑھنے سے خوف نہیں کھاتے۔"

ـــ ہز ہائینس خدیجہ عباس حلیم نے جو ہز رائل ہائینس محمد علی کی بہن ہیں اس انجمن کو پانسو مصری پونڈ کا ایک چیک بھیجا ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے غریبوں کی امداد کے لئے قائم کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں کہ پئے توحق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی ہی ہو جو ہر سے دل پر رہا

ہفت وار

صداقت

کانپور

جلد ۳۲	کانپور شنبہ ۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۵۱

مسٹر چرچل وزیر اعظم کا بیان

۱۹ر دسمبر کو پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے لیبیا کی لڑائی کا حال بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ وہاں انگریزی فوج کے ایک ہزار سے کم اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے اور انگریزی فوجوں نے ۴۰ ہزار اطالیوں کو قیدی بنا لیا۔ ۱۰۰ توپوں اور ۵۰ ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے۔ بارڈیا کے شہر اور بندرگاہ پر انگریزی فوجیں بڑے زور و شور سے حملہ کر رہی ہیں۔ اٹلانٹک سمندر میں جہازوں کے ڈوبنے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جہاز بڑی تشویشناک رفتار سے ڈوب رہے ہیں اور آئندہ ہم جہازوں کو بچانے کے لئے اور بہتر ذریعہ اختیار کریں گے پارلیمنٹ کا اجلاس کرسمس کی چھٹیوں کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ میں تمام حالات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا نہیں چاہتا کیونکہ خطرہ ہے کہ اس سے دشمن کو فائدہ پہنچ جائے گا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمارے جو ایک ہزار اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں ان میں انگریزی ہندوستانی اور دیگر ملکوں کے فوجی افسر اور سپاہی شامل ہیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ پہلا موقع تھا کہ انگریزی فوجوں کو ریگستان میں لڑنا پڑا اور ہم ابھی تک ایک غیر مسلح قوم ہیں اور ہمیں ایک مکمل طور پر مسلح قوم سے لڑنا پڑ رہا ہے لیکن سنہ ۴۱ء میں ہماری قوم بھی پورے طور پر مسلح ہو جائے گی۔ ملک کے کارخانوں کو لڑائی کے معیار پر لانے کے لئے تین چار سال لگتے ہیں۔ جرمن قوم ہتھیار بندی کے لحاظ سے انتہا کو پہنچ چکی ہے اور ہماری ہتھیار بندی کا ابھی دوسرا سال شروع ہوا ہے۔

مسٹر چرچل نے ممبروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں جا بیٹھیں اور وہاں عوام کے حوصلوں کو برقرار رکھیں اور پیداوار بڑھانے کا کام تیز رفتار سے شروع کر دیں۔ جب میں نے حال ہی میں سنہ ۴۲ء اور سنہ ۴۳ء کا ذکر کیا تھا تو میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی۔ لیکن زراعت اور جہازی تعمیر کا معاملہ ایسا ہے کہ ہمیں بہت آگے تک کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

آگے چلکر آپ نے فرمایا کہ کھانے پینے کی چیزوں کی پیداوار بڑھانے سے ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ یہ بڑی بدبختی ہوگی اگر کسی نے یہ خیال کیا کہ انتہائی درجہ کے مہلک خطرات ٹل جائیں گے وہ ابھی باقی ہیں۔ طویل جمود کے خطرات موجود ہیں اور ان سے بھی زیادہ فوری خطرات ہیں۔ حملہ آور کو جاڑے کے موسم میں وہ چند سہولتیں حاصل ہو جاتی ہیں جو اس کو گرمی کے موسم میں حاصل نہیں تھیں۔ یہ ایک بڑا بھاری ظلم ہوگا اگر ہم نے نگہبانی میں ذرا بھی کمی کر دی۔ ہم ہر گھڑی اس خطرہ پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔ جو ہم سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر موجود ہے۔ میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ ساحلوں کی حفاظت کا انتظام مکمل ہے۔ شمالی سکاٹ لینڈ سے لیکر آئرلینڈ کے اردگرد تک توپیں مشین گنیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور قلعہ بند چوکیاں بنائی ہوئی ہیں اور ہر طرح کا انتظام مکمل ہے اور مسلح فوج تعینات ہے اور ہم وہ غلطی نہیں کریں گے۔ جو فرانس کے جنرل سٹاف نے کی تھی اور میجنو لائن کی طرف سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

اب ہمارے پاس ایک بھاری لشکر موجود ہے جو بڑی تیز رفتاری کے ساتھ کسی جگہ لے جایا جا سکتا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگر دشمن نے ہمارے ساحل پر قدم رکھنے کی جرأت کی تو ہم اس کو مار بھگائیں گے۔ لیکن ہمیں دشمن کو یاد رکھنا چاہیئے گو ہمیں ہٹلر اور نپولین کا مقابلہ کر کے مرحوم کی روح کی توہین نہیں کرنا چاہیئے۔ جو کہ اندھا دھند حملہ کرنے کے لئے زبردست قوت کا مالک ہے۔

ہوائی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ آجکل ہوائی حملوں کا زور گھٹ رہا ہے۔ اس کا سبب موسم ہے لیکن ممکن ہے کہ اور کسی قسم کا حملہ کرنے کی تیاری کی وجہ سے ان میں کمی پڑ گئی ہے۔ رات کے ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر ترکیب سوچی جا رہی ہے۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ رات کے ہوائی حملوں کو روکنے میں ہمیں اس سے زیادہ کامیابی نہیں ہوئی تھی کہ جرمنوں کو رات کے حملے کے روکنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز جرمنی پر حملہ کرتے رہے ہیں گو حملوں کو روکنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ حملے ابھی جاری رہیں گے۔

آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ اٹلانٹک سمندر میں ہمارے جہاز بڑی تیز رفتار سے ڈوب رہے ہیں جس سے تشویشناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ گو وہ رفتار سنہ ۱۹۱۷ء کے معیار پر نہیں پہنچی ہے۔ تاہم جس خطرے کے بارے میں ایک سال پہلے ہمارا یہ خیال تھا کہ ہم نے اس پر قابو پا لیا ہے۔ وہ ابھی تک موجود ہے۔ آئندہ ہم بچاؤ کی زیادہ بہتر تدبیریں اختیار کریں گے۔

پارلیمنٹ اور کانگریس

لندن ۲۰ر دسمبر۔ پارلیمنٹ میں مسٹر سورنسن کے ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند مسٹر ایمری نے کہا کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کو وائسرائے ہند نے ۱۷ر دسمبر کو اپنی تقریر میں بیان کر دیا ہے کرسمس کے دوران میں ستیاگرہ کو عارضی طور پر بند کر دینے کے متعلق مہاتما گاندھی نے جو ہدایت جاری کی ہیں اس کے بارے میں مسٹر ایمری نے کہا کہ اخباروں میں جو کچھ شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ر دسمبر تک ستیاگرہ کے سلسلہ میں تین سو سے قدرے زیادہ اشخاص کو سزا دی گئی ہے۔ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ ہندوستان سے بحری تاروں کی آمد و رفت عارضی طور پر بند کر دی گئی۔

مسٹر سورنسن نے دریافت کیا۔ ستیاگرہ کے سلسلہ میں جو تین سو اشخاص سزا بھگت رہے ہیں۔ آیا ان کو سخت سزا دی گئی ہے اور آیا مسٹر ایمری اس بارے میں تحقیقات کریں گے کہ آیا ہندوستان سے بحری تار کی آمد غیر معینہ عرصہ کے لئے روک دی گئی ہے مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ کچھ اشخاص کو قید محض دی گئی ہے لیکن تفصیل کا مجھے کچھ علم نہیں میرا خیال ہے کہ بحری تار غیر معینہ عرصہ کے لئے نہیں بند کئے گئے ہیں۔

سر الفریڈ نوکس نے کہا کیا مسٹر ایمری نے اس بات کا ملاحظہ کیا ہے کہ مسٹر ایمری گاندھی جی کی فتنہ انگیز کوششوں کے باوجود بیالیس ہندوستانی فوج کتنی اچھی لڑ رہی ہے

جرمن فوجوں کی نقل و حرکت

لندن ۱۹ر دسمبر۔ لندن کے باخبر حلقوں میں ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ جرمن فوجیں اٹلی اور لیبیا تک میں بھیج گئی ہیں۔

رائٹر کا بیان ہے کہ اس خبر کی خبروں پر کافی غور و خوض کے بعد یقین کیا جائے گا۔

آئینہ کانپور

آل انڈیا اُردو کانفرنس دوسری آل انڈیا اُردو کانفرنس ۲۵ و ۲۶ر دسمبر سنہ ۴۰ء کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج ہال میں زیر صدارت سر عبدالقادر بار ایٹ لا آف لاہور ہوگی۔ مولانا ابو الخیر صاحب انجمن ترقی اُردو دہلی کی طرف سے کانپور کی مجلس استقبالیہ کو امداد دینے کے لئے آگئے ہیں اور مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو ۲۳ر دسمبر کو تشریف لا رہے ہیں۔

بیگم اعجاز رسول صاحب ڈپٹی پریسیڈنٹ یجس لیٹو کونسل پریسیڈنٹ مجلس استقبالیہ کانپور دو مرتبہ تشریف لا چکی ہیں اور وہ چند ممبران مجلس استقبالیہ کے ساتھ لالہ پدم پت سنگھانیہ لالہ رام گوپال گپتا۔ ڈاکٹر سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ مسٹر این۔ این سپرو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مسٹر صدیق حسن بیرسٹر ڈاکٹر عبدالصمد صاحب مسز مصباح الاسلام حاجی محمد حمزہ صاحب حافظ محمد صدیق صاحب وغیرہ سے ملیں جنہوں نے عطیات عنایت فرمائے (۱)۔ سر عبدالقادر صاحب صدر کانفرنس (۲) نواب جمشید علی خاں آف باغپت صدر مشاعرہ اور بیگم اعزاز رسول صاحب صدر مجلس استقبالیہ ۲۴ر دسمبر کی شام یا ۲۵ر دسمبر کی صبح کو تشریف لے آئیں گی۔

مختلف صوبوں سے ڈیلیگیٹ حضرات اور ہندوستان کے مشہور ادیب و شعرائے کرام ۲۵ر دسمبر کی صبح کو تشریف لا رہے ہیں۔

۲۵ر دسمبر کی صبح کو سبجکٹ کمیٹی کی نشست ہوگی اور ۲ بجے دن کو ادبی نمائش کا افتتاح ہوگا اور اس کے بعد مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

کانفرنس کا اجلاس ۲۵ر دسمبر کی شام کو اور ۲۶ر دسمبر کو دونوں وقت ہوگا جس میں صدر مجلس استقبالیہ اور صدر کانفرنس کے خطبۂ صدارت پڑھے جائیں گے۔ اور ہندوستان کے مشہور ادیب اپنے مقالے پیش کرینگے۔ علاوہ اس کے اُردو کی ترقی اور توسیع کے مسائل پر غور و خوض ہوگا اور رزولیوشن پاس کئے جائیں گے۔

۲۶ر دسمبر کی رات کو مشاعرہ ہوگا جس میں ہندوستان کے مشہور ترین شعرائے کرام نے شرکت کا وعدہ فرما لیا ہے اور وہ تشریف لا رہے ہیں۔

مجلس استقبالیہ کا چندہ صہ اور کانفرنس و مشاعرہ کے مشترکہ داخلے کا ٹکٹ ہے اور علیحدہ علیحدہ عہ رکھا گیا ہے اسٹوڈنٹ کو ہر ٹکٹ صرف عہ میں دیا جائے گا۔

مجلس استقبالیہ بڑی جد و جہد کے ساتھ انتظامات میں مصروف ہے، کام نہایت زبردست اور اہم ہے سارے شہر کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں ہاتھ بٹا کر اپنے فرض ادا کرے اور جلد سے جلد مجلس استقبالیہ کے ممبر یا دوسرے ذرایع سے کانفرنس کی امداد کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور اپنا فرض ادا کریں۔ ایک دفعہ ہم پھر اُردو ادب و شاعری سے ذوق رکھنے والے حضرات سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض کو محسوس کریں اور اردو کانفرنس کو کامیاب بنا کر اپنے فرض کو پورا کریں۔

میونسپل بورڈ مسٹر ملک چند کوریل نے میونسپل بورڈ میں ایک رزولیوشن بھیجا ہے جس میں لالہ ہری شنکر باگلا کے بیان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے جو انھوں نے ایگزیکٹو افسر کے تقرر کے جلسہ کے سلسلہ میں اخبارات میں شائع کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ اس بیان سے چیرمین اور بورڈ کی توہین ہوتی ہے اور انکو معافی مانگنے کے لئے مجبور کیا جائے لالہ ہری شنکر باگلا نے بھی چیرمین صاحب سے یہ درخواست کی ہے کہ یہ رزولیوشن جلد بورڈ میں رکھ دیا جائے تاکہ انکو اپنے دعوی کو ثابت کرنے کا موقع ملے۔

ایگزیکٹو افیسر ڈاکٹر ایس۔ این۔ تواری ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ نے ۱۵ سال کی ملازمت کے بعد اپنے عہدہ کا چارج مسٹر کو چرا انجینیر میونسپل بورڈ کانپور کو دے دیا۔ آپ نے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنے فرایض ادا کئے جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ستیہ گرہ کونسل ستیہ گرہ کونسل کے ایک جلسہ میں میونسپل بورڈ کے ان تین ممبروں کے طرز عمل کے خلاف مذمت کا رزولیوشن پاس ہوا جنہوں نے مینڈیٹ (ہدایت) کی خلاف ورزی کا خیال ظاہر کیا تھا۔ اور ایک دوسرے جلسہ میں یو پی پراونشل کانگریس کمیٹی کی گشتی چٹھی پر غور کیا گیا اور کانپور ستیہ گرہیوں کے پہلے جتھے کے ممبران منتخب کئے گئے۔

زائد پولیس کانپور کے فسادات کے سلسلہ میں جو زائد پولیس تعینات کی گئی تھی اس کی مدت اب ختم ہو گئی ہے اور وہ پولیس اب واپس جا رہی ہے۔ اور چوکیاں اب توڑی جا رہی ہیں۔

انجمن آئینہ ادب انجمن آئینہ ادب کا سالانہ جلسہ ۲۷ر دسمبر کو ہوگا جس کی صدارت پروفیسر نجیب اشرف کریں گے۔

ہڑتال پنڈت وسکیشن نرائن تواری اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کی گرفتاری پر شہر میں ہڑتال کی گئی تھی اور شام کو تلک ہال میں جلسہ کیا گیا۔

گرفتاری کالکٹر گنج پولیس نے مسٹر رام پرشاد کو پریس ایکٹ کی ایک دفعہ کے ماتحت بازاروں میں غیر قانونی پوسٹر لگاتے ہوئے گرفتار کیا ہے۔

سبد گل

گوجرانوالہ کی ایک حسین وجمیل نوعمر لڑکی نے دنیا کے سامنے اشتہار بازی کا ایک نہایت ہی مفید اور دلچسپ پہلو پیش کیا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ اس لڑکی کا باپ چاہتا ہے کہ اس نوجوان لڑکی کو کسی ساٹھ سالہ بوڑھے کے گلے باندھ دے لڑکی نے باپ کے اس حرکت کے خلاف فوراً ایک پوسٹر شایع کر ڈالا جس کی عبارت یہ ہے:-

"میں سولہ سال کی ایک نوجوان لڑکی ہوں میرا باپ میری شادی گوجرانوالا کے ساٹھ سالہ بوڑھے سے کرنا چاہتا ہے۔ میں ہندو مسلمان سکھ اور عیسائی نوجوانوں سے اپیل کرتی ہوں کہ مجھے اس بوڑھے سے بچایا جائے"

یہ لڑکی پوسٹر شایع کرنے میں کافی مشاق ہے۔ اس نے پہلے بھی وہ پوسٹر بازی کے ذریعہ اپنی شادی رکوا چکی ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ اس مرتبہ بھی اس لڑکی کی پوسٹر بازی سو فیصدی کامیاب ثابت ہوگی۔

گوجرانوالہ کی اس لڑکی نے پوسٹر شایع کر کے اس چیز کو ثابت کر دیا ہے کہ پنجاب اشتہار بازی میں سارے ہندوستان سے آگے ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ بوڑھے اور نفس پرست انسانوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ پہلا موثر حربہ ہے جو کسی لڑکی نے استعمال کیا ہے۔ بہرحال پنجاب کی اس لڑکی کی یہ جدت قابل داد ہے۔ اگر پنجاب کی لڑکیوں نے بوڑھے شوہروں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ بے خطا نسخہ استعمال کرنا شروع کر دیا تو ہم کو اُمید ہے کہ اس کے بعد شاید ہی کسی پُرانے کھوسٹ کو کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی جرأت ہو سکے۔

اس پوسٹر بازی کے دلچسپ واقعہ بیان کرنے کے بعد ہم آپ کو یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ گوجرانوالہ غالباً ہندوستان میں سب سے مشہور جگہ ہے جہاں بوالہوس بوڑھے کثرت سے پائے جاتے ہیں، چنانچہ پچھلے دنوں ایک بوالہوس بوڑھے نے کسی نوجوان لڑکی کو دیکھ لیا اور دیکھتے ہی لٹو ہو گیا۔ یار لوگوں نے اس بوڑھے کو اکسایا کہ شادی کا پیغام دیدے۔ بوڑھے نے شادی کا پیغام دے دیا۔ اور اس بوڑھے کی شادی بھی ہو گئی۔

بڑے میاں خوشی خوشی نئی نویلی دلہن کو گھر لائے، لیکن گھر پہنچنے کے بعد انکو نوعمر بیوی کے بجائے ایک ایسی دیوانی بندریا سے سابقہ پڑا۔ جس نے چھوٹتے ہی ان بڑے میاں کے رخسار پر اپنے دانت پیوست کر دیئے۔ یہ تھا یار لوگوں کا ان بڑے میاں کے ساتھ دلچسپ مذاق۔

بوالہوس بوڑھوں کے ساتھ اگر نوجوانوں کی یہ دلچسپ چھیڑ چھاڑ جاری رہی تو ہمارا خیال ہے کہ انکی بوالہوسی کسی نہ کسی حد تک کم ضرور ہو جائیگی۔ بہرحال اب زمانہ بدل رہا ہے حالات تبدیل ہو رہے ہیں، اور اب یہ ناممکن ہے کہ لڑکیاں آسانی کے ساتھ بوڑھوں کے پہلوؤں کی زینت بن جائیں۔

ناچنا پسند نہیں کرتیں۔ ایسی خوددار اور لایق عورتوں سے انکے شوہر کبھی خوش نہیں رہتے اس کے برخلاف وہ عورتیں جو بے حس ہیں جن میں عزت اور ذلت کا احساس نہیں ہے جو مردوں کی غلام بنی ہوئی ہیں اور جو مردوں کی پوجا کرتی ہیں، خواہ وہ شیطان ہی کیوں نہوں ایسی عورتوں سے مرد بے حد خوش رہتے ہیں۔ بہرحال مرد کی فطرت بڑی عجیب ہے، اور اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔

ادب لطیف

تو کہاں ہے

میری پُرشوق اور آرزومند نگاہیں شب دیجور میں تجھ کو ڈھونڈھتی ہیں، تیری تلاش میں آوارہ رہتی ہیں۔ آخر نورانی صبح پھولوں کا مینھ برساتی مسکراتی تخت مشرق پر جلوہ نگن ہوتی ہے۔ آئینۂ شفق میں مجھے تیرا پرتو نظر آتا ہے۔ جسے دیکھکر میرے زرد کمہلائے ہوئے چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ میں تیرے لئے ہمہ تن انتظار ہو جاتی ہوں، مگر آہ میری مشتاق نگاہوں کے سامنے آفتاب جلوہ ریز ہوتا ہے۔ مجھے تیرا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ موسم بہار میں جب افق تک سبزہ کا سہانا فرش بچھ جاتا ہے۔ جب کلیاں مسکراتی ہیں جب پرندے خوشی سے چہچہاتے ہیں اور بلبلیں گلاب کے پودوں پر ڈال ڈال پات پات رقص کرتی پھرتی ہیں میں بھی دن بھر پھولوں کی پتیوں میں تجھے دیکھتی ہوں۔ میرے حرماں نصیب دل میں مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے مگر تیرا کچھ پتہ نہیں ملتا۔

میں ترکی کے مشہور ترین ڈائرکٹر ارطغرل محسن کی کوششیں خاص طور پر قابل قدر ہیں۔ محسن نے ایک معمولی ایکٹر کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا کچھ عرصہ بعد وہ کام سیکھنے کے لئے پیرس چلے گئے اُس کے بعد برلن گئے۔ پھر ہالی ووڈ میں کچھ عرصہ بسر کر کے ماسکو میں فن کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ ارطغرل محسن نے ترکی واپس آ کر ملک میں فلم انڈسٹری کو فروغ دینے کے لئے یہ تجویز پیش کی کہ ہالی ووڈ یا پیرس کی بجائے ترکی کو الیفین (جرمنی) اور پدوکین (روس) کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ حکومت نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ ترکی میں آجکل زیادہ تر پکچریں جرمنی اور روس کے معیار پر تیار کی جاتی ہیں۔

ترکی میں پہلی پکچر "علی بابا چالیس چور" تیار کی گئی تھی ملک میں چونکہ عاشقانہ پکچریں زیادہ مقبول نہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے چند سال تک الف لیلہ کے افسانوں اور مناظر جنگ کی پکچریں تیار ہوتی رہیں۔ آخر سنہ ۱۹۳۲ء میں افق برادران نے "بیداری قوم" کے نام سے ایک خالص قومی اور سیاسی فلم تیار کر کے ترکی کی فلمی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس فلم میں سلطان وحیدالدین محمد خاں سادس کا ملک سے اخراج اور قوم پرست ترکوں کے ہاتھوں انگریزوں کی شکست فاش کے نظارے دکھائے گئے ہیں۔ یہ فلم نہ صرف ترکی میں بہت مقبول ہوا بلکہ جرمنی اور روس، اور اٹلی وغیرہ میں بھی بہت پسند کیا گیا۔

"بیداری قوم" کے بعد افق برادران نے کئی اخلاقی اور تعلیمی فلم تیار کئے۔ سنہ ۳۵ء میں ارطغرل محسن نے اپنی ذاتی کمپنی قائم کر کے "کوہستانی دوشیزہ" کے نام سے ایک مشہور فلم تیار کیا جو نیم سیاسی اور نیم اخلاقی ہے۔ اس کا پلاٹ ترکیہ پر ترکوں کے فاتحانہ حملے سے تعلق رکھتا ہے۔

ترکی کا بہترین مزاحیہ فلم "میری پیاری خناط" ہے جو اس کے بعد مزاحیہ فلموں میں "بیوی کا دھوکہ" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ چند سال ہوئے ترکی میں "خدا ایک زبان ایک" کے نام سے ایک بہترین اخلاقی فلم تیار ہوا تھا جس نے ملک میں غیر معمولی طور پر مقبولیت حاصل کی۔ جب فلم انگورہ کے سینما ہاؤس میں پہلی مرتبہ دکھایا گیا تو غازی مصطفےٰ کمال اور غازی عصمت پاشا دونوں اُسے دیکھنے کے لئے آئے تھے اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا تھا۔

عالم نسواں

مرد عورتوں کی خوبصورتی سے خوش نہیں ہوتے

بہ بہنت

لیڈیز جرنیل میں ایک مغربی خاتون کا شوہروں کے متعلق نہایت دلچسپ مضمون شایع ہوا ہے اس مضمون میں خاتون مذکور نے اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے مردوں کے بارے میں جن عجیب وغریب خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بے حد عجیب ہیں۔

نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ حسین وجمیل بنا سکیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے لئے سنگھار کی جتنی بھی چیزیں ممکن ہو سکتی ہیں وہ سب استعمال کی جاتی ہیں۔ نوجوان لڑکیاں اور عورتیں عام طور پر ضرورت سے زیادہ سنگھار اس لئے کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے حسن وجمال سے خواہ وہ نقلی ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے شوہروں کے دلوں میں گھر کر سکیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خوبصورتی اور خوشنمائی سب کو مرغوب ہے۔ اس لئے مردوں کا بھی خوبصورتی سے متاثر ہونا ایک قدرتی چیز ہے۔ لیکن میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ خوبصورتی مردوں کو عورتوں کی طرف متوجہ تو کر سکتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ عورت کی خوبصورتی ہمیشہ کے لئے مرد کو اپنا گرویدہ بنا لے۔

میرے سامنے ایک دو نہیں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں کہ مردوں نے اپنی خوبصورت بیویوں کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کی ہے۔ اس کے برخلاف ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ نہایت بدشکل اور بدوضع عورتوں نے مردوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

خوبصورت اور خوش جمال عورتوں کو چھوڑ کر بدشکل اور بدوضع عورتوں کی محبت میں مردوں کا مبتلا ہونا اس چیز کو ثابت کرتا ہے کہ مرد عورتوں کی خوبصورتی سے خوش نہیں ہوتے بلکہ وہ عورتوں میں کچھ اور ہی خصوصیات کے متلاشی رہتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر عورت کی وہ کیا خصوصیات ہیں جو مرد کو عورت کی خوبصورتی سے بھی زیادہ مرغوب ہیں۔ ان خصوصیات کے بارے میں عام لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ یہ عورت کی باطنی خصوصیات ہیں لیکن میرا خیال کچھ اور ہے میرے نزدیک مرد عورت میں ظاہری خصوصیات تلاش کرتا ہے اور نہ باطنی خوبیاں بلکہ اس کی قایم کردہ خصوصیات باطن اور ظاہر دونوں سے بالکل علحدہ ہیں۔

میرے نزدیک مرد صرف یہ چاہتا ہے کہ عورت انسان نہ ہو بلکہ ایک بے جان مجسمہ ہو۔ جس سے وہ ایک مشین کی طرح کام لے سکے۔ جسے وہ اپنے اشاروں پر چلا سکے۔ اس مجسمہ میں نہ احساسات ہوں اور نہ جذبات بس عورت ایک بے جان کھلونا ہو۔ جس سے مرد جس طرح چاہے کھیل سکے۔ اور جب چاہے اس کھلونے کو توڑ کر پھینکدے۔ یہ ہیں ایک عورت کی خصوصیات جو مرد کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ایسی عورت کو مرد سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

میں اپنی اس عجیب وغریب رائے کے اظہار کے بعد یہ کہونگی کہ جن حضرات کو میری رائے سے اتفاق نہ ہو۔ وہ شادی شدہ جوڑوں کی زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ انکو پتہ چل جائیگا کہ وہ مرد ہرگز اپنی بیویوں سے خوش نہیں ہیں جو لایق ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں جو احساسات اور جذبات رکھتی ہیں جو شوہروں سے نہایت سختی کے ساتھ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتی ہیں، اور جو مردوں کے اشاروں پر کٹھ پتلی کی طرح

بچوں کی دنیا

فرصت کے مشغلے

بچوں کے ایک دوست کے قلم سے

پیارے بچو! تم اپنے فرصت کے وقت کو کیونکر خرچ کرتے ہو؟ غالباً تم اس کا جواب یہی دو گے کہ تاش کھیل لیتے ہیں، یا شطرنج کی ایک آدھ بازی لگا لیتے ہیں۔ خیر یہ بھی کبھی کسی وقت ہو جائے تو چنداں ہرج نہیں لیکن ہر روز فرصت کے وقت میں تاش یا شطرنج کھیلنے میں کیا رکھا ہے۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ کسی دوڑ دھوپ والے کھیل مثلاً ہاکی، فٹ بال یا کرکٹ میں شامل ہو جاؤ۔ صبح وشام کی سیر بھی اچھی چیز ہے۔ بدن میں سکت آتی ہے۔ اور جسم کو پھرتی حاصل ہوتی ہے۔

ان کھیلوں کے علاوہ بعض مشغلے ایسے بھی ہیں جو نہایت مفید ہونے کے علاوہ تمہاری زندگی میں ایک خاص رنگینی پیدا کر سکتے ہیں مغرب میں یورپ اور امریکہ اور مشرق میں جاپان کے بچے ان مشغلوں میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ فرصت کے اوقات میں باغبانی، فوٹوگرافی، گھڑی سازی، صابون سازی، آئینہ گری اور دیگر مختلف قسموں کی دستکاریاں سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان مشغلوں کے ذریعہ نہ صرف وقت ہی خوشی سے گزرتا ہے بلکہ زندگی کے ذریعہ معاش کا بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ ان دستکاریوں کی مدد سے آدمی بعض اوقات اپنا پیٹ پالنے کے قابل بھی ہو جاتا ہے۔

امریکہ میں بہت سے غریب لڑکے ان دستکاریوں کی مدد سے کچھ روپیہ حاصل کر کے اسے اپنی تعلیم میں صرف کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انھیں لڑکوں میں سے بعض نے امریکہ کی عنان حکومت تک کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی قابلیت حاصل کر لی۔

یہ باتیں تو بہت دور کی ہیں لیکن بعض مشغلے تو بجائے خود ہی بہت دلکش ہیں، اور ان سے ہمارے مشاہدے کی طاقت کو بے حد ترقی حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً باغبانی ہی کو لو یہ تین طرح کی ہے، ایک تو پھلدار درختوں کو لگانا، دوسرا پودوں کی کیاریاں تیار کرنا۔ تیسرے سبزیاں، ترکاریاں اگانا۔ اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔ دو چار سال اس میں سے کسی ایک قسم کی باغبانی میں ملکہ حاصل کرو۔ قدرت کے بیسیوں رازہائے سربستہ تم پر کھل جائیں گے۔

ایک اور دلچسپ شغل "میکینو" کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ایک قسم کا کھیل ہے جس سے مختلف قسم کے پلوں وغیرہ کی تعمیر میں دسترس حاصل ہوتی ہے لوہے یا ٹین کے مختلف ٹکڑے ہوتے ہیں جنھیں آپس میں جوڑنے سے طرح طرح کے چھوٹے چھوٹے پل اور مچان وغیرہ تیار کئے جا سکتے ہیں۔

آئینہ سازی، گھڑی سازی، گلٹ سازی، صابون بنانا نہایت کارآمد ہنر ہیں۔ فوٹوگرافی زمانہ حال کا بہترین فن ہے، اس کے سیکھنے سے مشاہدہ کو خاص تربیت حاصل ہوتی ہے۔

مختلف قسموں کے ٹکٹوں کو یکجا جمع کرنا مختلف موسموں کی سبزیوں کو یکجا جمع کرنا۔ مختلف قسم کے پرندوں کے پروں کی نمائش اور ان کے انڈوں کو جمع کرنا۔ غرضیکہ بیسیوں ایسے مشاغل ہیں جن سے دماغی اور ذہنی تربیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور وقت گذارنے کا ایک موقعہ بھی میسر آتا ہے۔

پردۂ فلم

مصطفےٰ کمال فلمی صنعت کے دلدادہ تھے

حکومت ترکیہ میں فلمی صنعت اس طرح یتیمی کی حالت میں نہیں ہے جس طرح کہ ہندوستان میں ہے۔ حکومت ترکیہ نے فلمی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے ذیل میں ہم ایک مضمون شایع کر رہے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت ترکیہ میں فلمی صنعت کس طرح اُبھری ہے۔

مصطفےٰ کمال اتاترک کے ہاتھوں ترکوں کی نشاۃ ثانیہ سے پیشتر ملک کی تمام اہم صنعتوں کی طرح فلم انڈسٹری پر بھی غیر ملکیوں کا قبضہ تھا۔ اور انھوں نے سلطنت عثمانیہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بڑے بڑے حقوق حاصل کر رکھے تھے۔ ترکی میں سینما کو سب سے پہلے فرانس نے رائج کیا۔ اور اسی نے سنہ ۱۹۰۳ء میں استنبول (قسطنطنیہ) میں پہلا پکچر ہاؤس قایم کیا ملک میں کئی سال تک فرانس کی گرم بازاری رہی اور سوائے فرانسیسی فلموں کے ترکی میں کسی دوسرے ملک کا فلم نظر بھی نہیں آتا تھا۔ لیکن چھ سال بعد جب ملک میں دستوری حکومت قایم ہوئی، اور انجمن اتحاد وترقی کے ذمہ دار ارکان پر جرمن اثرات غالب آنے لگے تو ملک میں فرانسیسی فلموں کی اگلی سی گرم بازاری نہ رہی، اور اس کے دوش بدوش جرمن پکچریں بھی نظر آنے لگیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے طرابلس پر حملہ کیا۔ فرانس نے اس موقع پر جو بے التفاتی ظاہر کی اس سے ترکوں میں انگریزوں کے ساتھ ساتھ فرانسیسیوں کے خلاف بھی بہت بدظنی پھیل گئی۔ ترکی اور فرانس کے رہے سہے دوستانہ تعلقات کا بھی عملی طور پر خاتمہ ہو گیا۔ اسی زمانہ میں فرانسیسی کمپنی کا ایک ایسا فلم ترکی میں آیا جس میں حضرت موسیٰؑ کی پیدائش دکھائی گئی تھی۔ اس فلم کی نمائش سے ترکوں کے مذہبی جذبات بھڑک اٹھے۔ حکومت نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس فلم کی نمائش حکماً بند کر دی بلکہ تمام فرانسیسی فلموں پر ایسی سخت پابندیاں عاید کر دیں کہ ترکی میں ان کی نمایش عملی طور پر بند ہو گئی اور فرانسیسی فلموں کی جگہ ہالی ووڈ کے امریکن فلموں نے لے لی۔

جنگ یورپ کے اختتام پر جب ترکوں کو شکست ہوئی تو جرمن فلموں کا سلسلہ مسدود ہو گیا اور امریکن پکچریں ملک پر تمام وکمال چھا گئیں، لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں فرانسیسی فلموں کی آمد بھی شروع ہو گئی۔

مصطفےٰ کمال کی فتوحات کے بعد ترکی میں روسی فلموں کا تسلط بڑھنا شروع ہوا، یہاں تک کہ سنہ ۱۹۳۰ء میں خود ترکوں نے فلمسازی کی جانب توجہ مبذول کی۔ ترکی میں پہلی پکچر تیار کرنے کا سہرا "افق برادران" کے سر ہے۔ جو متعدد بڑی بڑی امریکن کمپنیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اور انھوں نے فلمی دنیا میں کافی اعتماد حاصل کر لیا تھا "افق برادران" نے جب اپنی تجویز حکومت کے سامنے پیش کی تو اس نے اظہار مسرت کرتے ہوئے افق برادران کی مالی امداد بھی منظور کر لی۔ چنانچہ سنہ ۳۰ء میں (انگورہ میں) ترکوں کا پہلا وطنی اسٹوڈیو قایم ہوا جس کی رسم افتتاح خود غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے انجام دی۔

افق اسٹوڈیو ابتدا میں مختصر پیمانہ پر قایم ہوا تھا لیکن چند سال کے اندر اس نے ایسی حیرت انگیز ترقی کر لی کہ آج اس کا شمار دنیا کے بہترین اسٹوڈیو میں ہوتا ہے۔ جب ترکوں نے فلمسازی کی جانب توجہ مبذول کی تو ملک میں ایسے لوگوں کا قحط تھا۔ جو فنی نکات سے واقف ہوں۔ چنانچہ اُفق اسٹوڈیو کے لئے بھی ابتدا میں جرمن روسی ماہران فن کی خدمات حاصل کی گئی تھیں لیکن ترکوں نے بہت جلد فلم انڈسٹری کے تمام شعبوں سے واقفیت حاصل کر لی۔ متعدد نوجوان غیر ممالک میں تحصیل فن کے لئے گئے اس سلسلہ میں

اقوال زریں

وہ لوگ بہت کم ترقی کرتے ہیں جن کے سامنے نقل کرنے کے واسطے صرف اپنا ہی نمونہ ہوتا ہے

متحمل مزاج آدمی کے غصہ سے ضرور خوف کھانا چاہیئے۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنے فرصت کے وقت کو بیکار مت جانے دو۔

عالم جاہل کو اس لئے پہچانتا ہے کہ وہ بھی جاہل رہ چکا ہے، اور جاہل عالم کو اس لئے نہیں پہچانتا کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

میرے لئے علم کی فضیلت یہی ہے کہ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ میں عالم نہیں۔ (افلاطون)

موت کو آسان سمجھو کیونکہ موت کی تلخی صرف اس کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔

خدا اور اپنے قوت بازو کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرو۔

زندگی کی وقعت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں تاہم دو جوہر چٹان کی طرح قایم رہتی ہیں اوّل، دوسروں پر مشکل کے وقت مہربانی کرنا دوئم، اپنی مصیبت میں حوصلہ نہ ہارنا۔

موج تبسم

جون:۔ تم ہر وقت باتیں ہی کرتے رہتے ہو اور ایک لفظ بھی نہیں سنتے۔
پیٹرک:۔ بالکل غلط ہیں جو کچھ کہتا ہوں اس کا ایک ایک لفظ سنتا ہوں۔

میزبان:۔ معزز مہمانو! میں آج آپ کو ہر طریق پر خوش کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایئے میں کیا کروں؟
ایک مہمان:۔ باہر تشریف لے جایئے۔

خاوند (بیوی کو کوستے ہوئے) دن بھر محنت و مشقت کرنے کے بعد جب شام کو گھر آتا ہوں تو بہت بھوک لگتی ہے۔ لیکن تمہاری صورت دیکھتے ہی پیٹ بھر جاتا ہے۔
بیوی:۔ (بات کاٹکر مسکراتے ہوئے) تب ہی تو میں کہتی ہوں کہ میری جیسی کفایت شعار بیوی تمہیں اور کہاں ملے گی۔

پہلا دوست:۔ کہو دوست شادی کے بعد کیسے گذر رہی ہے؟
دوسرا دوست:۔ اجی بالکل زندگی ہی بدل گئی ہے
پہلا دوست:۔ وہ کیسے؟
دوسرا دوست:۔ شادی سے پہلے میں بولتا تھا اور وہ سنتی تھی، شادی کے دو ماہ بعد تک وہ بولتی تھی اور میں سنتا تھا اور اب ہم دونوں بولتے ہیں اور پڑوسی سنتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

اندھوں کی ٹڈی دَل فوج

کہا جاتا ہے کہ لندن میں اسوقت ۵، ہزار اندھے جو جنگ سے قبل قوم کے لئے بار گراں ثابت ہو رہے تھے اسلحہ فیکٹریوں اور دیگر کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے اندھے سپاہیوں کے لئے جرابیں وغیرہ بننے کا کام کر رہے ہیں، بہت سے سرکاری دفاتر کے علاوہ فوج ایئر فورس کے دفاتر میں بطور ٹائپسٹ کام کرتے ہیں، نیز انھیں دیگر فنون کے متعلق باقاعدہ انکے مقررہ اسکول میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

۳۵ سالہ جوتے کی جوڑی

ایک یوروپین مسمیٰ ڈبلیو جے۔ انیسز نے جسے روزانہ تقریباً ۳ میل چلنا پڑتا ہے ۱۹۰۵ء میں ایک جوڑی جوتہ خریدا اور آجتک اسی کو استعمال کر رہا ہے، ۳۵ سال کے اس طویل عرصہ میں اس شخص نے صرف دو مرتبہ سول کے لئے دام خرچ کئے۔ لیکن پالش وغیرہ کے لئے ایک پائی بھی خرچ نہ کی گویا جوتوں کے معاملہ میں اس نے انتہائی کفایت شعاری کا ریکارڈ قایم کیا۔

اشجار نادرہ!

جنوبی کیوبا میں ایسے بڑے بڑے تناور درخت موجود ہیں جو مٹی میں اُگے ہوئے نہیں ہیں، ایسے بعض درختوں کے تنے جو ۴ فٹ قطر کی موٹائی رکھتے ہیں وہ پتھر کی چٹانوں کے اوپر اس طرح کھڑے ہیں جیسے کسی نے اکھاڑ کر رکھ دیئے ہوں یہ درخت چٹان کے کسی سوراخ سے سر نکالتے ہیں انکی جڑیں وہیں پر غور اک تلاش کر لیتی ہیں اور پھیل کر دور تک نکل جاتی ہیں۔

چار آنے والے ممبروں کو بھی ستیاگرہ کرنیکی اجازت

الہ آباد ۱۳ دسمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے آج شام کو ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ستیہ گرہ کی موجودہ شکل دیہاتی لوگوں تک نہ پہنچنے کے بعد کانگریس کے ان چار آنے والے ممبروں کو ستیہ گرہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ جنہوں نے مہاتما گاندھی کی مقررہ کردہ شرطوں پر کاربند رہنے کا عہد کر لیا ہے اور اپنے نام مہاتما جی کی منظوری حاصل کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حق عیر کانگریسیوں نے کانگریس کے مسئلہ کو اپنا مسئلہ بنا لیا ہے۔ ان تک کو ستیہ گرہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ منظوری کے لئے اپنے نام بھیجیں اور مہاتما جی نے جو شرطیں منظور کی ہیں اور جو ہدایات دی ہیں ان پر پابند رہنے کا عہد کریں۔ ڈسپلین اتحاد اور مستحکم عمل کے لئے یہ ضروری ہے۔ مولانا آزاد نے ڈسپلین اور رواداری پر خاص زور دیا۔ آپ نے ستیہ گرہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ آزادی تقریر سے کیا مراد ہے۔

صدر مجلس احرار سندھ گرفتار

لاہور ۲۵ دسمبر۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدر آل انڈیا مجلس احرار کو آج زیر دفعہ ۲۶ ڈیفنس آف انڈیا رولز گرفتار کر لیا گیا وہ کل ہی الہ آباد میں مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کر کے لاہور واپس آئے تھے۔ پولیس نے آج سردار چمن لال کو بھی گرفتار کر لیا جو میاں افتخار الدین صدر صوبہ کانگریس کمیٹی کے پرسنل اسسٹنٹ ہیں۔

پنجاب اسمبلی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی نے جائداد غیر منقولہ پر ٹیکس لگانے کا بل پاس کر دیا۔

افسانہ

سُہاگ

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری
(بسلسلۂ گذشتہ)

:(*:۰:*):

اُسے بدگمانی سی ہوگئی، اُسے آج دل پر یقین نہیں آتا تھا۔ میرا دل دھڑک کیوں رہا ہے۔ شاید! شاید۔۔! اس کا مُنہ کھلا رہ گیا۔

"مجھے ان باتوں سے کیا مطلب؟" کہتے ہوئے کوٹھری میں جا پڑی۔ اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج اس کی طبیعت بگڑ گئی ہے۔ دل پر ایک بوجھ تھا، آنکھوں سے خود بخود آنسو بہ نکلے۔! جیسے وہ پلکوں ہی پر رُکے ہوئے تھے۔!

"دلاری کہاں گئی؟"

دلاری نے روتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا۔ پتا جی پوچھ رہے تھے۔!

"ابھی تو موہن کے ساتھ کھڑی تھی۔!"

دلاری آنسو پونچھتے ہوئے بولی "!

آئی پتا جی؟"

"کیوں کیا ہوا؟" وہ بولے

"کچھ نہیں سر میں درد ہے۔؟"

"یوں ہی بہانہ کرتی ہے۔!" ساس بگڑ کر بولی

"اس میں بہانہ کی کیا بات! طبیعت ہے بگڑ جاتی ہے!" بیوی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے۔! بیوی خاموش ہوگئی۔

"بیٹی جب کوئی تکلیف ہو بتا دینا چاہیئے!" مسکرا کر بولے۔ ایک ہمدرد کو پا کر دلاری کا دل بھر گیا۔ آنکھیں ڈبڈبا گئیں اس کا جی چاہا کہ پتا جی سے کہہ دے۔ دل کی کیفیت! مگر جذبات پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"ایسی باتیں پتا جی سے نہیں کہی جاتیں!"

پتا جی کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ دلاری کھانا پروس کر لائی۔ موہن کو دیا۔ ساس نے کھایا۔ رات ہوگئی۔! مگر اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے شام کی تاریکی ابھی تک منڈلا رہی ہے۔! اور وہ کھڑکی کے پاس کھڑی دیکھ رہی ہے۔ بہت اچھے ہیں نا بھابی؟ مجھے بہت پیار کرتے ہیں یہ مٹھائی تمہارے لئے دی ہے، کہتے تھے بھابی کو بھی دینا۔ مگر انھیں کیا معلوم" وہ کانپتے ہوئے بولی" موہن کی بھابی، اُجڑی بہار کی نشانی کمہلایا ہوا چہرہ۔! بکھرے بال، میلی دھوتی پہنتی ہے۔ ایک مدت سے آنکھوں میں کاجل نہیں ڈالا۔ نہ مانگ میں سیندور اور نہ ہونٹوں پر سُرخی کی دھڑی۔ نہ گلے میں ہار۔ نہ ہاتھوں میں کنگن، نہ پاؤں میں جھانجن۔ بیوہ کی یہی تو پہچان ہے۔! دلاری جذبات کی دنیا میں کھو گئی۔ ایک کشمکش سی ہو رہی تھی، ایک لمحہ کے لئے اس کی آنکھ لگ گئی! اُس نے دیکھا جیسے وہ بابو جی کھڑے ہیں۔!

"دُلریا تمہارا مکھڑا تو کنول کا پھول ہے۔!" اور وہ کہہ رہی تھی۔" دلاری اُجڑی بہار کی نشانی۔! جوانی میں ہی جیون کی بہار کھو بیٹھی ہے۔! اب اس میں کیا کشش ہے؟"

"نہیں دُلریا یہ بات نہیں؛ تم نے کنول کو دیکھا ہے، کیچڑ میں پیدا ہوتا ہے مگر کتنا سُندر ہوتا ہے۔!"

دُلریا کی آنکھ کھل گئی صبح ہو چکی تھی۔ موہن سرہانے کھڑا چلا رہا تھا۔!

"بھابی! اٹھو نا! کھانا نہیں پکا کر دو گی۔ میں اسکول جاؤں گا۔" وہ کھڑی ہوگئی۔ موہن کھا پی کر چلا گیا۔! دلاری تمام دن کھوئی ہوئی سی رہی۔! جانے کیوں؟

(۳)

شام کو موہن اسکول سے آیا۔ بھابی کو سلیٹ دکھا کر بولا۔ "دیکھو! بابو جی نے اس پر کیا لکھا ہے۔ دلاری نے دیکھا لکھا تھا۔

"موہن اور اُس کی بھابی بہت اچھے ہیں۔!" اُس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔ موہن کتابیں زمین پر ڈالکر کھیلنے کے لئے چلا گیا۔ دُلاری سلیٹ کو دیکھ رہی تھی۔ "بہت اچھے ہیں دونوں۔! کسی اور نے لکھا ہو دیکھ لیا تو کیا ہوگا؟" اُس نے حروف مٹا دیئے۔ مگر دل پر نقش ہو چکے تھے۔ کیا وہ دل سے محو کر سکے گی۔ ڈرتی ڈرتی الماری کے پاس آئی۔ جھانک کر دیکھا، ساس پڑوس میں گئی ہوئی تھی۔ الماری کو کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کھولا۔ سنگھار دان نکالا ایک نظر آئینہ پر ڈالی" کیا وہ سچ مچ خوبصورت ہے۔! کنگھی کاجل، سُرخی سب چیزیں جیسے خودبخود ہاتھوں میں چلی آئی تھیں۔ بناؤ سنگھار کے بعد اس نے دوبارہ آئینہ دیکھا۔ آنکھوں میں کاجل کے ڈورے، لبوں پر سُرخی اور گالوں پر ایک دل آویز چمک ناچ رہی تھی، ایک ایک کر کے سب چیزیں بکس میں بند کر دیں۔ نئی ساڑی زیب تن کی۔ کلائیوں میں چار چار چوڑیاں پہنیں۔ مُسکراتی ہوئی کھڑکی کے پاس آئی۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا گویا وہ بیوہ نہیں ہے۔ آج اُسے بدھوا کہنے کا کسی کو ادھیکار نہیں، اُس نے جھانک کر دیکھا بابو جی کے کواڑ بند تھے۔ شاید ابھی دفتر سے نہ آئے ہوں!" اُس نے سوچا" آتے ہی ہونگے کہیں۔!" وہ کھڑی تھی۔ کواڑ سے چمٹ کر۔ آج وہ اسے دیکھکر کس قدر خوش ہونگے۔ دُلریا کا کنول سا مکھڑا۔ ساڑھی کا پلو سرک کر شانوں پر ڈھلک رہا تھا۔ سفید پتلی پتلی کلائیوں میں چوڑیاں جھنجھنا رہی تھیں۔ جسم کے ہر رگ و ریشہ میں مسرت دوڑ رہی تھی۔ لطافتوں سے ڈوبی ہوئی مسرت!

"یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ بناؤ سنگھار۔" ساس چوکھٹ میں کھڑی تھی! دُلاری کانپ اُٹھی، جیسے اس پر بجلی گر پڑی تھی، جسم پر ایک کھوئی ہوئی نگاہ ڈالی سُرخ ساڑی، چوڑیاں، ناخنوں پر سُرخی چونک پڑی۔! اسے ایسے کپڑے پہننے کا کیا حق تھا۔؟

ساس کو پلٹ کر دیکھا، آنکھوں سے خون اُبل رہا تھا، اسے پھر ایک مرتبہ بجلی کا سا جھٹکا محسوس ہوا۔! کانپتے ہوئے دھڑام سے نیچے کود پڑی گلی میں ایک شور سُنائی دیا۔ بابو جی موہن کی انگلی پکڑے آ رہے تھے، دوڑ کر آگے بڑھے۔ دُلریا موہن کی بھابی خون سے لتھڑی ہوئی پڑی تھی! سر پھٹ گیا تھا۔! رخسارے خون میں ڈوبے ہوئے تھے، کلائیوں میں چوڑیاں، سُرخ، سُرخ، ساڑی! سُرخ جمپر۔! سہاگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھی۔! اس وقت اُسے کون کہہ سکتا تھا کہ وہ بیوہ ہے۔"

ٹرکی میں سیلاب سے زبردست تباہی

استنبول ۱۱ دسمبر۔ اناطولیہ کے وسیع علاقہ میں بڑا زبردست سیلاب آگیا ہے جس سے شدید نقصان ہوا ہے۔ موسلا دھار بارش سے دریائے ساکو اور جنیفہ میں باڑھ آگئی ہے جس سے ان علاقوں میں پھر پانی بھر گیا ہے۔ جن میں گزشتہ سال سیلاب آگیا تھا، سمرنا کے زیریں علاقوں میں بھی پانی بھر گیا ہے ابھی تک کسی کے مرنے کی خبریں نہیں ملی لیکن سیلاب بڑا زبردست آیا ہے۔ تمام ترکی میں برف کے طوفان آ رہے ہیں اور کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے۔

انھیں خوش بھی رکھیئے
اور
ان کی پرورش بھی کیجئے

اپنے بال بچوں کو اچھا کھانا کھلانا اور انھیں خوش رکھنا آپ کے لئے آسان ہے بشرطیکہ آپ اپنے کھانے میں ناریل کا بُرادہ استعمال کریں بُرادہ کیا ہوا ناریل کسی بھی قسم کے کھانے یا مٹھائی کی لذت دو بالا کر دیتا ہے اور اس کا استعمال نہایت سادہ اور کم خرچ ہے۔

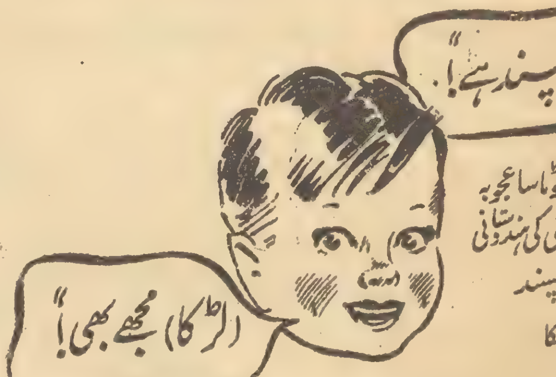

ناریل کا بُرادہ ایک ایسا چھوٹا سا عجوبہ ہے جو تمام ملک میں نئی روشنی کی ہندوستانی بیویوں کا محبوب اور دل پسند مصالحہ ثابت ہو چکا ہے

بہترین لذت اکثر ناریل جو بازار سے خریدے جاتے ہیں درختوں سے کچے ہی کاٹ لئے جاتے ہیں کیونکہ اُن کی جٹائیں بڑی کار آمد ہوتی ہیں لیکن وہ ناریل جس کا ہم برادہ تیار کرتے ہیں بُرادہ بنانے سے پہلے درخت اور زمین پر ۳۰ دن رکھ کر خوب پک لینے دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس کا مغز اس تمام زائد عرق کو جو اس کا ایک نہایت قوت بخش جزو ہوتا ہے جذب کر لیتا ہے۔

استعمال کیلئے تیار آپ کو ہر روز نہ تو ایک ناریل کا برادہ بنانے کی زحمت اُٹھانی پڑے گی اور نہ وہ ضائع ہو سکیگا۔ ہر پونڈ میں ۳-۴ خوب پکے ہوئے ناریل ہوتے ہیں اب آپ ہی خیال کیجئے کہ اس طریقہ سے آپ سال بھر میں کتنے پیسے بچا سکتے ہیں۔

بُرادہ کیا ہوا ناریل

بمبئی و ہندوستان میں دیگر تھوک بیوپاریوں اور ذخیرہ رکھنے والوں کے پتے یا مکمل تفصیل و نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے:۔

دی سیلون ٹریڈ کمشنر فار انڈیا

سیلون ہاؤس۔ ہارن بائی روڈ بمبئی۔

لارڈ لنلتھگو کا دعویٰ۔ یورپین تاجروں کے جلسہ میں تقریر

درجۂ نوآبادیات کے وعدے سے آگے قدم نہیں بڑھایا جاسکتا

کلکتہ۔ ۱۶ر دسمبر۔ آج صبح ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی والیسرائے نے گذشتہ سال کے واقعات۔ جنگ کی کوششوں میں ہندوستان کی امداد۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی اور آئینی مسئلے کو طے کرنے کے لئے اپنی اور ملک معظم کی حکومت کی کوششوں پر تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کیا۔ ہز ایکسلنسی نے ملک معظم کی حکومت کی اس امید کا اظہار کیا کہ جیسے جیسے وقت گذرے گا اس حقیقی اختیار و اقتدار پر زیادہ روشنی پڑے گی۔ جو ۸ر اگست والی تجویزوں کو قبول کرنے سے ہندوستان کے ہاتھ میں آئے گا۔ اور ان تجویزوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہندوستان میں بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں زیادہ تیار ہوں گی۔ ہندوستان کے آئینی مسئلوں کے حل میں امداد و حمایت کی اپیل کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی نے فرمایا" میں اس امر کا اعادہ کرتا ہوں کہ شروع سے اب تک ملک معظم کی حکومت نے یا اس کی طرف میں نے پہل کی۔ یہ حقیقت کہ ہم ابھی تک اس ملک کی بڑی بڑی پارٹیوں اور مفادوں کے متضاد مقاصد کو متفق نہیں بنا سکے جن کو ترقی سے پہلے متفق بنانا ہے' ہمیں باز نہیں رکھ سکتی۔ ہمارا مقصد اب بھی یہی ہے کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات کی اعلان کردہ منزل تک جلد سے جلد پہونچایا جائے۔ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ہمیں یہ دعویٰ کرنے کا حق ہے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ اور آج میں دعویٰ کرتا ہوں کہ خود ہندوستانی پارٹیوں کا متعلقہ فرقوں۔ مفادوں اور لیڈروں کا یہ فرض ہے کہ وہ مل کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ میں نے ابھی جو پس منظر پیش کیا ہے۔ اس کے خلاف وہ ایک دوسرے کے لئے اپنے دلوں میں جگہ پیدا کرکے کیا کر سکتے ہیں۔

سمجھوتہ کی اپیل ملک معظم کی حکومت کی یہ غلطی نہیں ہے کہ معاملات آگے نہیں بڑھے بلکہ جہاں کے تہاں ہیں مختلف حلقوں سے جو تجویزیں کی جارہی ہیں کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈر اور سیاسی پارٹیاں ایک جگہ مل کر بیٹھیں اور آپس میں سمجھوتہ کی کوشش کریں۔ ان کے ساتھ ملک معظم کی حکومت کو پوری پوری ہمدردی ہے اور وہ ان کے بارے میں نیک خواہشات رکھتی ہے۔

کانگریس کی تحریک ہم ملک میں ایسی تحریک سے دوچار ہیں جو کانگرس کی تائید و حمایت سے چل رہی ہے۔ جس سے باہر بڑی سنگین غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ کانگریس کے لیڈر اعلانیہ کہہ چکے ہیں کہ وہ جنگ کے انتظامات میں ملک معظم کی حکومت کو تنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن ایک ہی وقت میں انہوں نے اہنسا کے عقیدہ کے مفاد میں یہ بھی مطالبہ کیا کہ انہیں ملک سے یہ کہنے کا حق ہونا چاہئے کہ جنگ کی کوششوں میں آدمی یا روپے سے مدد نہ کرو۔

اس موضوع پر مہاتما گاندھی سے آپ کی جو خط و کتابت ہوئی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ" سچے ضمیری مقصد کے لئے میرے دل میں پورا احترام ہے۔ اور آج ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا کہ دنیا میں تشدد بالا تر ہو۔ یا بے رحمی کے ساتھ ہتھیاروں کو استعمال کیا جائے۔ لیکن اگر ہتھیار اٹھائے جائیں تو ان کا مسلح ڈیفنس واحد جواب ہے۔ اور ایسے قدر مخلصانہ جواب ہے۔ جسقدر ہم سب جنگ سے نفرت کرتے ہیں اس امر کا لحاظ رکھنا بھی ہمارا فرض ہے کہ آیا تقریروں یا کسی اور عملی مخالفت سے جنگ کی کوششوں (مجھے یقین ہے کہ ہندوستان ان کی لپشت پر ہے) کے رستے میں کسی طرح کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں کی جارہی ہے یا سپاہیوں کو جن اسلحہ کی ضرورت ہے ان سے کسی سپاہی کو محروم تو نہیں کیا جارہا ہے مجھے سارا افسوس یہ ہے کہ آل وقت ہمیں اس نوعیت کی تحریک سے دوچار ہونا پڑا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ تحریک ملک کے سچے جذبات کی بہت کم ترجمانی کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کو متحدہ طور ہٹلرازم سے نفرت ہے۔ اور جس طرح اسے شروع سے ہٹلر کے خلاف نفرت تھی اسی طرح اب بھی ہے۔ اور ہر پارٹی کے سیاسی لیڈروں کی تقریریں اس کی بہت بڑی شہادت ہیں۔

ہندوستان میں بھی اسی حد تک اجازت مل جائے گی۔ وسیع معنی میں اس کا یہ مطلب ہے کہ ضمیری معترض کو ایک تو لڑائی میں شریک ہونے سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کو یہ بھی اجازت دیدی جاتی ہے کہ عوام میں اپنے عقیدہ کا پرچار کر سکے لیکن اس کو اس حد تک اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ دوسروں کو خواہ وہ فوجی ہوں یا گولہ بارود کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور ہوں کہ وہ کام چھوڑ دیں اور امداد بند کردیں لیکن مہاتما گاندھی ہندوستان میں ان شرطوں کو مناسب تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اور جب میں نے ان سے یہ دریافت کیا آیا ان کی خواہش ہے کہ ان کو اس بات کی اجازت حاصل ہو جائے کہ وہ مزدور کو یہ کہہ سکیں کہ وہ لڑائی کا سامان تیار کرنے سے انکار کردے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کارخانوں میں جا کر مزدوروں میں اس قسم کا پرچار نہیں کروں گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ کانگریسیوں کو یہ آزادی حاصل ہونا چاہئے کہ وہ تقریریں کر سکیں اور ملک میں اہل ملک سے یہ کہہ سکیں کہ وہ ہندوستان کی لڑائی کی کوششوں میں کسی قسم کی امداد نہ کریں۔ جس سے کہ ہندوستان کو خونریزی میں شریک ہونا پڑے۔ یہ بات صاف ہے کہ یہ ایسی پوزیشن نہیں ہے جس کو منظور کیا جاسکے حقیقی ضمیری اعتراض کا مجھے پورا احترام ہے اور ہم میں سے آج دنیا میں کوئی نہیں چاہتا کہ تشدد کا بول بالا ہو یا بلا ضرورت ہتھیار اٹھانا پڑے۔ لیکن جو ہتھیار اٹھائے گئے ہیں ان کا ہتھیاروں سے مقابلہ کرکے ہی بچاؤ ہو سکتا ہے۔ لڑائی کے خلاف ہمیں سب کو زبردست اور گہری نفرت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا دھیان رکھیں کہ ہندوستان کی جنگ کی کوشش میں جس کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ ان کی لپشت پر ہندوستان ہے کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہو اور ایک بھی سپاہی تقریر کے ذریعہ یا کسی اور طریقے سے ہتھیار اور گولہ بارود سے محروم نہ رہے جس کی اس کو ضرورت ہے مجھے یہ افسوس ہے کہ اس وقت اس قسم کی تحریک کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ ملک کے حقیقی جذبات سے اس کی ذرا بھی نمایندگی نہیں ہوتی۔

آئینی پوزیشن ملک کی پوزیشن کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جب ایک سال ہوا میں نے تقریر کی تھی تو سیاسی لیڈروں کے ساتھ لبلسلہ بات چیت اس وقت ختم ہی کیا تھا اور مجھے یہ دیکھ کر تسلی ہوئی تھی کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کئی سال کے بعد ایک جگہ مل گئے۔ آئینی پوزیشن کے متعلق سیاسی ہندوستان کے لیڈروں کے خیالات بھی مجھے معلوم تھے۔ لیکن مجھے یہ ماننا پڑتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت اور اس کی جانب سے میں نے جو کوششیں کی ہیں وہ اب تک کامیاب نہیں ہو سکیں اور جو مسئلہ ہمارے اور ہندوستان کے روبرو پیش ہے ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ میں پر امید تھا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کی خواہش سے میں واقف تھا میں نے بھروسہ کیا کہ جنگ کا دباؤ ملک معظم کی حکومت کے رویہ کی بڑھتی ہوئی قدرو منزلت اور اس کا پر خلوص رہنا ضرور اثر کریگا میں پھر ناکامیابی اور مایوسی کا اعتراف کرتا ہوں گذشتہ ایک سال میں آئینی میدان میں جو واقعات پیش آئے ان کی تاریخ بیان کرکے میں آپ کی سمع خراشی نہیں کرونگا آپ ان سے اچھی طرح واقف ہیں ہماری طرف سے متواتر پہل کرنے کی یہ ایک تاریخ ہے غلط فہمیوں کو دور کرنے ملک معظم کی حکومت کی تجویزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے اور ہندوستان کے سیاسی لیڈروں پارٹیوں اور فرقوں کے دل میں یہ بات بٹھانے کے لئے کہ ملک معظم کی حکومت جنگ کی کوششوں کے سلسلہ میں انہیں مرکزی حکومت میں شامل کرنے کی خواہش رکھتی ہے اور حقیقی اختیار و اقتدار ان کی طرف منتقل کرنا چاہتی ہے ہر ممکن کوشش کی گئی میں نے وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے سرکردہ لیڈروں سے جو لمبے تعداد گفتگو ئیں کیں ان کے بارے میں میں کچھ نہیں کہوں گا میں دعوے کروں گا کہ میں نے اپنے بیان مورخہ ۸ر اگست میں ملک معظم کی حکومت کی طرف سے جو آخری تجویزیں پیش کی تھیں وہ اصلی پُر خلوص اور انتہائی فیاضانہ پیشکش تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ ایسے وقت میں وہ لوگ جن کے لئے پیش کش کی گئی تھی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے ارادوں کو واضح نہیں کیا۔

حضرات! اس بارے میں اتنا عرض کرونگا کہ اس بات کے لئے میں کافی بنیاد نہیں دیکھتا ہمارے ارادے اور ہماری تجویزیں بالکل واضح ہیں۔ میرے ۸ر اگست کے بیان میں جن الفاظ کے ساتھ انہیں پیش کیا گیا ہے اور زیادہ واضح کرنے کے لئے ان کے علاوہ الفاظ کی کوئی اور شکل پیش نہیں کی جاسکتی پارلیمنٹ میں ان پر بحث ہوئی وزیر ہند مختلف موقعوں پر اپنی تقریروں میں ان کو تحریر کر چکے ہیں میں یقین نہیں کر سکتا کہ وہ تجویزیں اس لئے قبول نہیں کی گئی ہیں کہ جن لوگوں کے لئے وہ پیش کی گئی تھیں انہوں نے ان کے معنے نہیں سمجھے۔

ہز ایکسلنسی نے اپنی ۸ر اگست والی تجویزوں کے اصل الفاظ کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کرنا حماقت ہوگا کہ اقلیتوں کے سوال کو نظر انداز کرکے یا ان کا گلا گھونٹ کر ہندوستان کے مسئلے طے ہو سکتے ہیں۔ آج ملک میں اقلیتوں کا سوال سب سے زیادہ اہم ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ زندگی اور موت کی جنگ کے دوران میں اہم آئینی گفتگوؤں کو نہیں چھیڑ سکتے ملک معظم کی حکومت کہہ چکی ہے دوران جنگ میں اگر ہندوستانی خود کوئی عملی قدم اٹھائیں گے جنگ کے بعد کے نظام کے طریقے اور شکل کے متعلق سمجھوتہ کا کوئی راستہ پیش کریں گے۔ ملک معظم کی حکومت اس کا خیر مقدم کرے گی۔ اس کی تجویز ہے کہ اس اثنا میں ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو شامل کرکے فوراً حکومت ہند میں توسیع کردی جائے جس میں ایک جنگی مشاورتی کونسل بھی قایم کی جائے۔ اور جس میں ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہند دونوں کے نمایندے شامل ہوں۔ ملک معظم کی حکومت کی یہ تجویزیں ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ تجویزیں نوعیت میں جتنی فیاضانہ ہیں تصور میں اتنی ہی پُر خلوص ہیں۔ میرے لئے یہ انتہائی مایوسی کی بات ہے کہ ان کا بہتر خیر مقدم نہیں کیا گیا۔

حضرات! آپ سب جانتے ہیں کہ ان تجویزوں کو ملک کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کی کافی حد تک تائید حاصل نہیں ہے آپ ہندوستان کے پیچیدہ مسئلوں سے خوب واقف ہیں نیز ان مشکلات کا بھی آپ کو علم ہے جو ہمارے روبرو پیش ہیں آپ میرے اس خیال میں شریک ہوں گے کہ اگر ملک میں کسی اسکیم پر خوش گوار طریقہ پر عمل ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے جبکہ جو آئینی تبدیلیاں کی جائیں ان کی لپشت پر عام اتفاق رائے کافی حد تک ہو اور ان تبدیلیوں کو عام حمایت حاصل ہو۔ میں نے جو تجویزیں پیش کی تھیں ان کو ملک کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں نے جن اسباب کی بنا پر مسترد کردیا وہ ایکدوسرے کے متضاد تھے اور لبعض صورتوں میں باہمی طور پر تباہ کن تھے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ملک میں اس وقت اس حد تک اتفاق رائے نہیں ہے کہ میں نے جو تجویزیں پیش کی تھیں ان پر عمل کیا جاسکے۔ لیکن ملک معظم کی حکومت اور میں مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اب بھی اتنے ہی خواہشمند ہیں جتنے کہ پہلے تھے۔ اس آئینی بحث میں پہل ہمیشہ حکومت کی جانب سے کی گئی ہے اور کسی مرحلہ پر بھی ہمارے روبرو تعمیری تجویزیں پیش نہیں کی گئیں جو کہ ہندوستان کے حالات کے مطابق ہوں۔ ہم نے انتہائی کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے پیدا ہو جائے اور مختلف پارٹیوں کو اس کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی۔

سابق وزیر یو۔پی گرفتار

بجنور۔ ۱۵ر دسمبر۔ حافظ محمد ابراہیم سابق وزیر یو۔پی کو آج بجنور جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔

قیدیوں کیلئے ریڈیو!

دہلی۔ ۱۶ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی جیل کے لئے سپرنٹنڈنٹ مسٹر آلیسر کی طرف سے ہدایت جاری ہوئی ہے کہ تمام زیر سماعت سیاسی قیدیوں سے اس وقت تک بہتر کلاس کے قیدیوں کا سلوک کیا جائے جب تک کہ ان کے مقدموں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں کی تفریح کے لئے دہلی جیل میں ایک ریڈیو بھی لگایا جارہا ہے تاکہ وہ تازہ ترین ملکی غیر ملکی خبریں سُن سکیں۔

بیگم سکینہ کو سزا

کلکتہ ۱۴ر دسمبر۔ کلکتہ مہتر یونین کی صدر بیگم سکینہ کو آج مسٹر ڈی۔ این۔ راجن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تا برخاست عدالت قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ ۲ ماہ قید محض کی سزا دی۔ آپ پر ایسے کاغذات قبضہ میں رکھنے کے الزام میں جن میں نقصان پہونچانے والی خبریں درج ہیں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

امریکہ سے مالی امداد کے لئے برطانیہ کی درخواست

واشنگٹن ۱۷ر دسمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے باضابطہ طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ سے مالی امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

امریکہ کے محکمہ مالیات کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ اور امریکہ کے درمیان جو مسئلہ درپیش ہے وہ ڈالر کا تبادلہ ہے۔ برطانیہ کو جنگی جہازوں ہوائی جہازوں اور دیگر سامان کی ضرورت ہے۔ اس نے امریکہ سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ اس وقت برطانوی نمائندہ سر فلپس سے اس بارے میں بحث ہورہی ہے کہ امریکہ کس طریقہ پر اس کی مالی امداد کرے گا۔ اور برطانیہ کے وہ کیا وسائل ہیں جن کی بنا پر اس کی مالی امداد کی جائے۔

آل انڈیا لوکل باڈیز کانفرنس

پٹنہ ۱۶ دسمبر ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو لوکل باڈیز کانفرنس کا جو تیسرا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس کی صدارت کے لئے مسٹر نلنی رنجن سرکار سابق میئر کلکتہ اور سابق وزیر مالیات بنگال کو منتخب کیا گیا۔ ایک استقبالیہ کمیٹی بنی ہے۔

نواب زادہ مہدی ایم۔ ایل۔ سی۔ سابق چیرمین پٹنہ میونسپلٹی اس کے صدر ہیں۔

ٹاٹا اسٹیل کی نالی دار۔ یا سادہ کالی یا قلعی دار چادروں کی روزانہ بڑھتی ہوئی ہر دلعزیزی سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان نے اس قسم کے تمام مقاصد کو پورا کرنیوالے سامان کا مشاہدہ کرکے اسکی اصلیت کو ثابت کردیا ہے۔ ان کی خریداری پر زیادہ لاگت بھی نہیں آتی اور یہ آسانی سے ڈالی جاسکتی ہیں جس پر خرچ بہت کم آتا ہے۔ ٹاٹا اسٹیل کی چادریں ہمیشہ قوم نے منتخب کی ہیں۔

مضبوط اور کفایت شعار
تمام مقصدوں کو پورا کرنے والا
سامان

جاری کردہ:۔ "ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ سیلز آفس ۱۰۲-۱اے۔ کلایو اسٹریٹ۔ کلکتہ

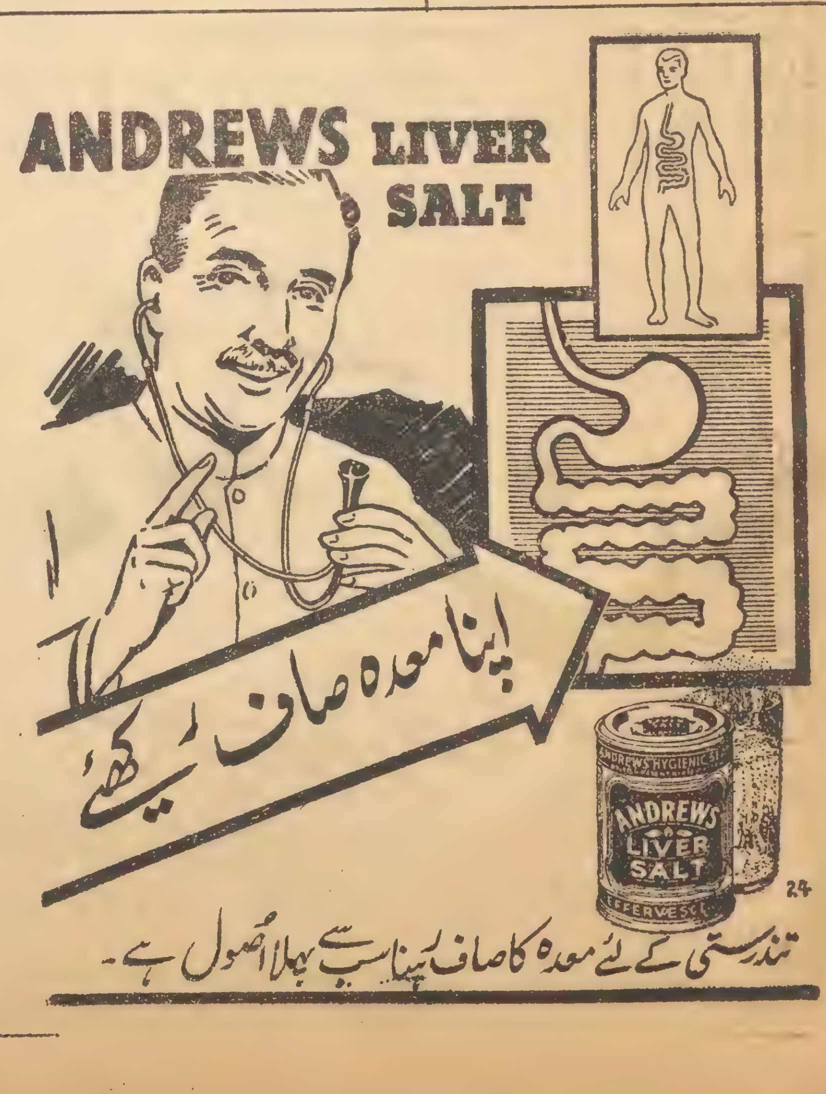

کیا مسٹر جیکر صلح کرانے آئے ہیں!

نئی دہلی ۱۴ر دسمبر بمسٹر ایم۔ آر جیکر کے ہندوستان آنے سے جہاں یک طرف خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ مصالحت کی گفتگو کرا کے ہندوستان کے سیاسی جمود کو دور کرنے کی کوشش کے لئے آئے ہیں وہیں دوسری خبر یہ بھی ہے کہ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج اور ایسٹرن گروپ کانفرنس کے صدر ہونے کی وجہ سے سر محمد ظفر اللہ خاں کی ذمہ داریاں چونکہ بہت بڑھ گئی ہیں اس لئے انھیں لا ممبری کے عہدے سے سبکدوش کیا جائے گا۔ اور مسٹر ایم۔ آر جیکر کو لا ممبر بنایا جائے گا۔ صلح کی گفتگو کے متعلق یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت مختلف صوبوں کی حکومتوں سے بات چیت کر رہی ہے۔ خیال یہ ہے کہ حکومت کانگریس سے اس وقت تک صلح کی آمادگی ظاہر نہ کرے گی۔ جب تک دہلی اور پونہ کی تجویزوں کے مطابق کانگریس ڈیفنس کے کام میں حکومت کو مدد دینے کو تیار نہ ہو۔

مارشل پیٹان کا حیرت انگیز بیان

لندن ۱۵ر دسمبر۔ مارشل پیٹان نے رات کو ایک ریڈیو پر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ موسیو پیری لاول اب حکومت کے ممبر نہیں رہے۔ مارشل پیٹان نے اہل فرانس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ فرانسیسیوں نے حال ہی میں ایک ایسا فیصلہ کیا ہے۔ جو مجھے امید ہے کہ ملک کے مفاد میں ہوگا اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ کہا کہ موسیو فلینڈن نے امور خارجہ کے محکمہ کا چارج لے لیا ہے اور وہ ایکٹ جس کی رو سے موسیو لاول کو مارشل پیٹان کا جانشین نامزد کیا گیا تھا منسوخ کیا جاتا ہے۔ مارشل پیٹان نے مزید کہا کہ اندرونی پالیسی کی بلند وجوہات کے سبب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اور اس کا ہمارے جرمنی کے ساتھ تعلقات پر کوئی بار اثر نہیں ہے۔ قومی انقلاب بدستور جاری ہے اور میں اس کی پشت پر ہوں۔

ڈاکٹر عبداللطیف کا بیان

حیدرآباد دکن (بذریعہ ڈاک) پاکستانی سکیم کے حامی دانا ڈاکٹر سید عبداللطیف نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ مسٹر فضل الحق کی اس تجویز سے کہ مسلم لیگ کانگریس سے مصالحت کی کوشش کرے، مسلمانوں کو ایک عجیب و غریب پوزیشن میں ڈال دیا ہے۔ مسلمانوں نے کبھی سمجھوتہ سے پہلو تہی نہیں کی جیسا کہ مسٹر جناح کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کو آپس میں مل کر سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مسٹر رضا علی کا یہ کہنا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی چیز مشترک نہیں بالکل غلط ہے۔ آزادی دونوں کے لئے مشترک ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کی اسکیم جس کی جزوی شکل مسلم لیگ کے لاہور رزولیوشن میں دنیا کے سامنے آ چکی ہے ہندوستان کے بالکل منافی نہیں مسٹر فضل الحق کی تجویز قابل غور ہے۔ مہاتما گاندھی کو اس کے لئے اپیل کرنی چاہیئے۔

چین کے ۴۴ ہوائی جہاز برباد

ٹوکیو ۱۳ر دسمبر۔ ڈومی ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے چین کے ۴۴ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے ہیں جن میں ۲۲ ہوائی جہازوں کے بنے ہوئے تھے۔ ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے ہوائی جہازوں نے یونن سے ۱۰ میل کے فاصلے پر واقع ہوائی اڈہ ہانگ پانگ پر اچانک حملہ کیا اور ہوائی جہاز برباد کر دیئے۔ ایجنسی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ برما روڈ پر ننگ کیو پر بھی کامیابی کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

مسٹر ایم این رائے اور مسلم لیگ

پٹنہ ۱۵ر دسمبر مسٹر ایم۔ این رائے نے بہار میں مشترکہ وزارت بنانے کے سلسلہ میں بہار صوبہ مسلم لیگ کے صدر خان بہادر ایس ایم اسمٰعیل سے بات چیت کی تھی۔ انہوں نے جب مسٹر جناح کو لکھا تو بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح نے یہ بھی جواب دیا کہ مسلم لیگ سردست کسی صوبہ میں مشترکہ وزارت نہیں بنائے گی جب تک کہ وزارت میں شامل ہونے والے دوسرے عنصر پاکستان کو منظور نہیں کر لیتے اور انھیں اس تیقن ہندوؤں کے ہوشمندانہ نہیں ہوتی جس سے وزارت کا کام مضبوطی سے چل سکے۔

سیاسی جمود کو حل کرنیکی تجویز

الہ آباد ۱۵ر دسمبر۔ الہ آباد میں پنڈت مدن موہن مالویہ اور مولانا ابوالکلام کی ملاقات کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ مالوی جی نے موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کے لئے کوئی واضح تجویز صدر کانگریس کے سامنے رکھی ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنر جگدیش پرشاد اس سے پہلے پنڈت مالویہ سے مل چکے ہیں اور وہ ملاقات بھی غالباً اسی سلسلہ میں تھی۔

چینی گڈوِل مشن کی روانگی

کلکتہ ۱۴ر دسمبر۔ آج ہز ایکسیلنسی تائی چی تاؤ معہ اپنی پارٹی کے رنگون کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں۔

یوم ادب گونڈہ

خیر بہودی نمایندہ خصوصی انجمن ترقی اردو ہند دہلی اطلاع دیتے ہیں:۔

کہ ہندوستان کے مشہور شاعر حضرت اصغر مرحوم کی جائے پیدایش گونڈہ (اودھ) میں ۲۶ر جنوری ۱۹۴۱ء کو ایک عظیم الشان "یوم ادب" منایا جائے گا۔ جسکی پہلی مجلس میں تمام چوٹی کے شعرا مثلاً حضرت جوش ملیح آبادی، رئیس تغزل حضرت جگر مرادآبادی حضرت حفیظ جالندھری۔ حضرت احسان دانش، حضرت سیماب وارثی اکبرآبادی۔ حضرت ساغر نظامی، حضرت روش صدیقی، پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری اور محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ وغیرہ خود اپنی شاعری پر تنقیدی مقالات پڑھیں گے

دوسری مجلس میں ملک کے مایہ ناز ادیب مثلاً پنڈت برجموہن صاحب کیفی دتاتریہ، حضرت نیاز فتحپوری۔ علامہ سید سلیمان ندوی۔ رشید احمد صاحب صدیقی پروفیسر اردو مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔ پروفیسر آل احمد سرور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔ سید مسعود حسن صاحب پروفیسر اردو لکھنؤ یونیورسٹی پروفیسر مجنوں گورکھپوری۔ ادب اور اس کی مختلف اصناف کے متعلق گراں بہا۔ اور معرکتہ الآرا مقالات پیش کرینگے۔

شب کو ایک عظیم الشان بزم مشاعرہ منعقد ہوگی جو ادبی تاریخ میں ایک انوکھی جدت ہے یعنی اس مشاعرے میں ہندوستان کے بڑے بڑے اردو شعرا کے علاوہ ملک کے وہ مشہور ترین ہندی شاعر بھی جو عام فہم زبان میں شاعری کرتے ہیں اپنے کلام سے سامعین کو مسرور فرمائیں گے۔

بزم ادب کی پہلی مجلس کی صدارت کے لئے جناب ڈاکٹر مولانا عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند کو اور دوسری نشست کی صدارت کے لئے جناب پنڈت برجموہن صاحب کیفی دتاتریہ کو مدعو کیا گیا ہے اور بزم مشاعرہ کی صدارت کے لئے عالی جناب صاحبزادہ رشید الظفر خاں صاحب پرنس آف بھوپال سے درخواست کی گئی ہے۔

اراکین یوم ادب

جگر مرادآبادی

(خانصاحب) سید حیدر کرار جعفری بلرام پور

(رائے صاحب) درگا پرشاد دشاد۔ وکیل گونڈہ

(رائے صاحب) رام بہاری حسن۔ وکیل "

ذوقی بی۔ اے۔ علیگ

کرشن چندر۔ حیرت " "

سرحد میں ستیہ گرہ شروع ہو گیا

پشاور ۱۴ر دسمبر۔ ڈاکٹر خانصاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد نے آج پشاور میں ستیہ گرہ شروع کیا۔ قاضی عطاء اللہ سابق وزیر مسٹر عبدالقیوم ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) اور ارباب عبدالرحمٰن نے بھی ضلع پشاور کے دوسرے حصوں میں ستیہ گرہ کیا۔ ڈاکٹر خانصاحب بازار قصہ خوانی میں ہجوم کو چیرتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ انکے پاس آئے اور موٹر میں بٹھا کر انکو ان کے مکان پہونچا دیا گیا۔ قاضی عطاء اللہ خاں مسٹر عبدالقیوم ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) اور ارباب عبدالرحمٰن ایم۔ ایل۔ اے کو بھی اسی طرح حکام نے انکے گھروں پر پہونچا دیا۔

فوجی اسکیم فروخت کرنے کا الزام

بنکاک ۱۳ر دسمبر۔ ایک سول افسر اور ایک فوجی میجر فرانس کے ہاتھ خفیہ فوجی اسکیم فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں بنکاک ریڈیو نے عوام کو پانچویں کالم کی سرگرمیوں کے خلاف متنبہ کیا۔

مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کی زبان کھلنے پر ملک کے طول و عرض سے ہدیہ مبارکباد

مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی و رکن کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کانپور کے پرجوش، نڈر۔ اور باعمل جماعت اتحاد ملت کے جنرل سکریٹری ہیں۔ آپ کے سامنے جب کبھی بھی مسلمانوں پر مظالم کئے گئے۔ آپ مردانہ وار میدان عمل میں یکہ و تنہا بغیر کسی خوف کے نکل آئے، جس کا ثبوت ہندو مسلم فساد ۱۹۳۹ء ہے جس میں آپ پولیس کی گولی سے بال بال بچ گئے ساتھ ہی ایک طرف اگر آپنے مسلمانوں کی محافظت کی ہے تو دوسری طرف برادران وطن کی بھی جان و مال کی حفاظت کی۔ مگر جون ۱۹۳۹ء کو مول گنج میں نہتے اور بے خبر مسلمانوں پر جو پولیس فائرنگ ہوئی تھی۔ جس کے خلاف سٹی مسلم لیگ نے احتجاج کیا تھا۔ جس کی تائید موصوف نے کی تھی۔ مگر حکومت نے بجائے تحقیقات کرنے کے آپ پر یکے بعد دیگرے ۳ مقدمے قایم کر دیئے۔ جس میں دفعہ ۱۰۸ میں ایک سال کے واسطے تقریر کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ مگر وہ میعاد پابندی بحمد اللہ ۱۷ر نومبر ۱۹۴۰ء کو ختم ہو گئی۔ اس کے ختم ہوتے ہی میرے پاس ہندوستان کے طول و عرض سے خطوط آ رہے ہیں جنمیں مجاہد ملت موصوف کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہوئے ہدیہ مبارکباد پیش کر کے ترقی عمر کی دعا دی گئی ہے۔ لہٰذا میں موصوف کی طرف سے ان تمام دوستوں و ہمدردوں کا فرداً فرداً جواب دینے کے بجائے اخبارات کے ذریعہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

احقر محمد ظہور صدیقی سالار تبلیغ نیلی پوشان یوپی

شاندار ـــــ پچیسواں ـــــ ہفتہ

جس نے ۲۴ ہفتہ سے اہل کانپور کو دیوانہ بنا رکھا ہے

سرکو پروڈکشن کا لاجواب شاہکار

گولڈن ٹاکیز کانپور میں

لکشمی

بالکل نئی کاپی

تین بہترین رنگین ڈانس

جمعہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے

روزانہ۔ پونے سات بجے شام، پونے دس بجے رات

مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ بجے دن سے

ڈسٹرکٹ بورڈ نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کی سڑکوں کے درختان شیشم کا بہت بڑا نیلام بتاریخ ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء بوقت ۱۲ بجے دن بمقام دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں ہوگا۔ فہرست درختان شیشم و شرائط نیلام ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔

ٹوڈرام سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

بھوک ہڑتالی قیدیوں کی نازک حالت

کلکتہ ۱۳ر دسمبر۔ آج شام کو حکومت بنگال نے ایک پریس کمیونک شایع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پریزیڈنسی جیل کے بھوک ہڑتالی قیدی مولوی عبدالحکیم کو علاج کے لئے ہسپتال پہنچا دیا ہے۔ پریزیڈنسی جیل میں بھوک ہڑتالیوں کی کل تعداد ۱۶ ہے۔ علی پور سنٹرل جیل میں ۱۶ میں سے دو قیدیوں نے تو بھوک ہڑتال کھول دی باقی ۱۴ میں سے ۸ جیل کے ہسپتال میں ہیں۔ علی پور سنٹرل جیل میں سوائے دو کے باقی سب بھوک ہڑتالی قیدیوں کی صحت اطمینان بخش ہے۔ اسپیشل جیل کے ۳۶ قیدیوں میں سے ۶ کو کل جیل کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ۹ قیدیوں کے سوائے تمام بھوک ہڑتالی قیدی تندرست ہیں۔ دو قیدیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

لکھنؤ میں صنعتی نمایش کا افتتاح

لکھنؤ ۱۶ر دسمبر۔ آج صبح ہز ایکسیلنسی سر ہارس ہیلٹ گورنر یوپی نے سکریٹریٹ میں آل انڈیا انڈسٹریز کانفرنس کا افتتاح کیا اس کانفرنس میں مختلف صوبوں اور دیسی ریاستوں

شاندار ـــــ پانچواں ـــــ ہفتہ

نشاط ٹاکیز کانپور میں

سنیچر ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے

بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کا لاجواب شاہکار

بندھن

موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم

خاص اداکار:۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار

نیچرل اداکاری، پرزور مکالمے، دلسوز نغمے، پُرلطف مذاق، دلکش ڈانس، اعلیٰ ریکارڈنگ

روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

ایک دلکش ـــــ سنسنی خیز ـــــ لاجواب ڈرامہ

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۰ء سے

وادیا موویٹون کا سنسنی خیز ڈرامہ

وجے کمار

جسمیں حیرت انگیز کام بے چین کر دینے والے گانے تڑپا دینے والے ڈانس اور پرلطف مذاق آپ ملاحظہ فرمائینگے خاص اداکار:۔ سیتا دیوی بمقصود ویلٹ کپور۔ گلشن۔ سیانی۔

روزانہ ۶½ بجے ۹½ بجے رات

مٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

"تاتار کا چور" بہت جلد آرہا ہے تاریخ کا انتظار کیجئے

وہ آہستہ آہستہ فربہ ہوتی جارہی تھی
کروشین نے نہایت حفاظت کیساتھ اس کا وزن کم کردیا!

اکثر اوقات عورتیں پتلی اور ہلکی ہونے سے گھبراتی ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ خاص قسم کی پرہیزی خوراکیں اور کئی نام نہاد دوائیاں نقصان دہ ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ عورت اپنا تجربہ بیان کرتی ہیں کہ کس طرح محفوظ طریقہ پر ان کا وزن کم ہوگیا۔ آپ فرماتی ہیں:-

"سات ماہ گذرے کہ میرا وزن دس سٹون چار پونڈ تھا۔ جبکہ میرا قد صرف پانچ فٹ ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں آہستہ آہستہ فربہ ہوتی جارہی ہوں میں نے کروشین کے استعمال کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ مجھے اس کے فوری اور خاطر خواہ نتائج معلوم ہوئے پہلے ہی ہفتہ میں میرا آدھا پونڈ وزن کم ہوگیا۔ اور اسی طریقہ سے کم ہوتا رہا اور اب میں ہر لحاظ سے تندرست اور توانا ہوں۔ میں کروشین کے استعمال سے پہلے اور بعد کی پیمائش ذیل میں درج کرتی ہوں۔"

(مسز ڈی۔ ای۔ بی)

تفصیل	پہلے	بعد میں
سینہ	۳۶- انچ	۳۴- انچ
کمر	۲۸- "	۲۷- "
کمر کے نیچے کا حصہ (ہپس)	۳۷½ "	۳۶ "
وزن	دس اسٹون چار پونڈ	نو اسٹون

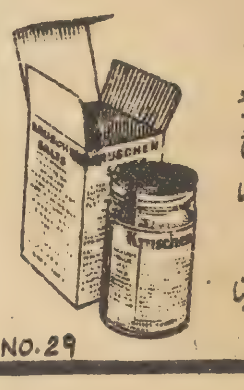

کروشین اندرونی اعضا کو وہ تمام فاضل مادہ اور زہریلے اثرات باہر نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ کہ اگر یہ جمع ہوتے جائیں تو بدن پر چربی کی تہ جمکر آدمی موٹا ہوتا جاتا ہے۔ اسطرح کروشین فربہی کے اصل سبب کو ختم کردیتا ہے

NO. 29

یوپی سے دو ہزار ستیا گرہی

الہ آباد ۱۳ر دسمبر۔ مولانا آزاد صدر کانگریس نے آج یوپی ستیہ گرہ کی اسکیم کے متعلق مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر سے ملاقات کی۔ آپ نے آنند بھون میں مقامی کانگریس ورکروں کے ایک اجلاس میں بھی تقریر کی جس کے دوران میں انفرادی ستیہ گرہ کے طریق کار اور اصولوں کی وضاحت فرمائی۔

مولانا نے کہا کہ موجودہ تحریک وسیع تر ہو جائے گی یہ تحریک کانگریس ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور اسمبلیوں کے ممبروں سے شروع ہوئی۔ اور اب پراونشل کانگریس کمیٹیوں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں اور ارڈ کانگریس کمیٹیوں کی باری آگئی ہے اگر لوکل باڈیز کے کانگریسی ممبروں نے خواہش کی تو انہیں بھی اجازت دی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ آئندہ دو ماہ میں یوپی سے ۵ ہزار ستیا گرہی جیلوں میں جائینگے۔ مکمل فہرست کی ابھی تک گاندھی جی نے منظوری نہیں دی۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اسمبلی کے کانگریس ممبر جو چند کمیٹیوں کے بھی ممبر ہیں مستعفی نہیں ہونگے۔

کانگریسی آنریری مجسٹریٹ بھی ستیہ گرہ کرنے کے باوجود اپنے عہدوں سے مستعفی نہیں ہوں گے۔

شریمتی سروجنی نائیڈو کا انٹرویو

بمبئی ۱۳ر دسمبر۔ شریمتی سروجنی نائیڈو نے واردھا کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ ایک دم رہا ہو جانے سے اس آرام سے محروم ہوگئی ہوں جس کی مجھے بہت ضرورت تھی۔ مجھے یہ آرام مل سکتا تھا اگر جناب میں قیدی جنگ میں نہ ہوں لیکن میں ہمیشہ جنگ آزادی میں پیش پیش ہوں۔

الوداعی دعوت

حضرت مولانا مفتی محمد وصی علی صاحب ملیح آبادی مدرس اول مدرسہ جامع العلوم کانپور مسلم یونیورسٹی میں عہدہ نظامت دینیات پر فائز ہو کر ۱۵ر دسمبر سنہ ۴۰ء دو بجے دن کی گاڑی سے علیگڑھ تشریف لے گئے۔ موصوف مسلمانان کانپور کے ہر طبقہ میں انتہائی ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کے تشریف لے جانے کی خبر صرف ایک ہفتہ قبل معلوم ہوئی تھی اور اسی دن سے الوداعی دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ ۱۵ر دسمبر سنہ ۴۰ء کو جناب حافظ عبدالرزاق صاحب احسان منزل کانپور نے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر شاندار الوداعی دعوت دی جس میں تقریباً تین سو معززین شہر مدعو تھے۔ کھانے کے بعد مولانا ظفرالدین صاحب نے ایک موثر رقت خیز تقریر میں مولانا کے خدمات رفیعہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا کہ مولانا کا کانپور سے تشریف لے جانا مسلمانان کانپور کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ بعد تقریر جناب حافظ عبدالرزاق صاحب کی طرف سے ایک دردناک الوداعی نظم اور ایک اڈریس پیش کیا گیا۔ پھر جناب سردار بیگم صاحب اختر نے ایک نظم بعنوان اشک مسرت پیش کی بزاں بعد

اڈریس

حضرات! آج کا دن خوشی اور رنج دونوں کا ہے خوشی اس لئے کہ ہمارے واجب الاحترام مولانا الحاج مفتی محمد وصی علی صاحب مدظلہ کا نظامت محکمہ دینیات جامعہ اسلامیہ علیگڑھ کے منصب جلیل پر تقرر ہوا ہے جس پر ہم لوگ حضرت والا کی خدمت میں تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔ رنج اس لئے کہ اب ہم ایک ایسی مقتدر ہستی ایک ایسے عالم باعمل ایک ایسے یادگار سلف کے فیض صحبت سے محروم ہونے والے ہیں جن کی ذات ستودہ صفات اس قحط الرجال میں اہل شہر کے لئے غنیمت تھی۔ حضرت مولانا ہم لوگوں کے دلوں پر ایک نہ مٹنے والا داغ چھوڑے جارہے ہیں جس کی وجہ وہ خدمات جلیلہ ہیں جو مولانا نے ۳۴ سال کے اندر انجام دی ہیں۔

آپ سنہ ۲۵ء میں کانپور تشریف لاکر مدرسہ جامع العلوم میں تحصیل علوم و دین میں مشغول ہوئے۔ ایام تعلیم ہی میں آپ مدرسہ کی جانب سے علم ریاضی کی تعلیم پر مامور ہوئے۔ سنہ ۳۱ء میں آپ نے مدرسہ جامع العلوم سے سند فراغ حاصل کی اور وہیں سنہ ۳۶ء تک مسند تدریس پر متمکن رہے۔ سنہ ۳۶ء سے سنہ ۳۶ء تک آپ نے مدرسہ علم آلہیات میں مدرسی کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیئے۔ سنہ ۳۶ء

سے آپ نے حضرت مولانا عبداللہ رح کی جانشینی قبول فرماکر تشنہ لبان علم و دین کو سیراب فرمانا شروع کیا۔ سنہ ۲۲ء میں جامع العلوم نے دوبارہ آپ کی گرانقدر خدمات حاصل کیں جہاں آپ صدر مدرس کے عہدے پر فائز ہیں۔ مگر اس وقت تک درس دے رہے تھے اب آپ ناظم محکمہ دینیات کے جلیل القدر منصب پر مامور ہوکر جامعہ اسلامیہ علیگڑھ تشریف لئے جارہے ہیں۔ سنہ ۲۲ء کے ختم ابتداء میں آپ نے علاقہ آگرہ و متھرا اور بھرت پور وغیرہ کا دورہ فرماکر اپنے وعظ و تبلیغ سے اشاعت دین کی مہتم بالشان خدمات انجام دیں۔

اس ۳۴ سالہ قیام کے دوران میں حضرت مولانا نے صرف درس و تدریس ہی سے طالبان علم کو نہیں سیراب فرمایا بلکہ آپ نے شہر اور بیرون شہر میں برابر وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ علاوہ بریں ہزارہا استفتوں کا جواب لکھکر شریعت اسلامیہ کے احکام کی اشاعت فرمائی۔ کئی سال سے آپ مسجد صوبہ دار میں جمعہ کے دن نماز سے قبل فقہی مسائل بیان فرماتے تھے۔ جس سے سامعین کی معلومات میں ضروری مسائل دین

جناب حکیم محمد سعیدالرحمن صاحب ڈبسر نے مسلمانان کانپور کی طرف سے ایک پُر درد بلند پایہ الوداعی نظم پیش کی۔ جس سے تمام مجمع آبدیدہ ہوگیا اور خود مولانا ممدوح کے بھی آنسو نکل آئے بعد نماز ظہر مولانا بہ احترام اسٹیشن روانہ ہوئے جہاں بعدہا معززین شہر و مخلصین مولانا کو رخصت کرنے کے لئے موجود تھے اسٹیشن پر مدرسہ جامع العلوم کانپور اور مسلمانان شہر کی جانب سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور متعدد الوداعی نظمیں نذر کی گئیں جس میں مولانا کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا گیا اور کانپور سے تشریف لے جانے پر دلی رنج و ملال کا اظہار کیا گیا تھا۔ آخر میں مولانا ممدوح نے تسلی آمیز الفاظ میں مسلمانان کانپور کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور دعا دیتے ہوئے گاڑی میں سوار ہوئے حسن اتفاق سے گاڑی ایک گھنٹہ لیٹ روانہ ہوئی اور مخلصین باآہ سرد و چشم نم واپس ہوئے۔

ڈیوک آف ونڈسر

واشنگٹن ۱۳ر دسمبر۔ ڈیوک آف ونڈسر امریکہ سے آج روانہ ہو رہے ہیں معلوم نہیں کہاں جائینگے

اُردو

(از جناب ماہر القادری)

موج کوثر کی طرح نرم و رواں ہے اُردو	طبع دشمن پہ مگر پھر بھی گراں ہے اُردو
ہند والوں پہ ضروری ہے تحفظ اس کا	باہمی ربط و محبت کا نشاں ہے اُردو
اس میں ملتی ہے خریدار کو ہر میل کی چیز	علم و آداب کی کیا خوب کاں ہے اُردو
غالبؔ و مومنؔ و خسروؔ ہوں کہ تلسی و کبیر	سب کی کوشش سے زمانہ میں عیاں ہے اُردو
اس کو چھیڑا تو بکھر جائیگا شیرازۂ دل	ہند ہے جسم تو اس جسم کی جاں ہے اُردو
جس نشیمن کی ہو تعمیر بہ انداز فساد	اس نشیمن کے لئے برق تپاں ہے اُردو
کیا مٹائے گا کوئی اس کو مٹانے والا	دل میں آنکھوں میں خیالوں میں نہاں ہے اُردو
اس کو قوموں کے تمدن نے کیا ہے پیدا	کون کہتا ہے کہ لشکر کی زباں ہے اُردو
جو دیا جاتا ہے ہر ملک کو ذوق فطری	بس اُسی ذوق کی تفسیر و بیاں ہے اُردو
اہل محفل تمھیں ماہر کا سخن یاد رہے	ہمتیں اپنی جواں ہیں تو جواں ہے اُردو

کے متعلق گرانقدر اضافہ ہوتا تھا۔

میں آخر میں اپنی اور آپ حضرات کی طرف سے مولانا کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں، اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اُس نے جس طرح اہل شہر کو مولانا کے فیض صحبت سے سیراب فرمایا ہے اسی طرح وہ مولانا کی تعلیم و ارشاد سے طلبائے جامعہ اسلامیہ کے دامن امید کو دولت دین سے مالامال فرمائے۔ آمین

عقیدت کیش
(حافظ الحاج) عبدالرزاق
احسان منزل کانپور

برطانیہ روس کی حرکتوں کو شت برداشت نہیں کریگا

لندن ۱۶ر دسمبر۔ گلاسگو میں تقریر کرتے ہوئے برطانی پیسر محکمہ کے وزیر مسٹر بیون نے روس کو متنبہ کیا کہ اس کو برطانیہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ ان کی تقریر سے پہلے وہاں مزدور ڈیلی گیٹوں کی میٹنگ ہوئی تھی جہاں کہ کچھ کمیونسٹوں نے جھگڑا کرنے کی کوشش کی تھی۔ مسٹر بیون نے کہا کہ کچھ کمیونسٹ بدقسمتی سے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور حکومت کو لڑائی کی ضرورت کے پیش نظر اس معاملہ کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ حکومت برطانیہ روس پر یہ بات اچھی طرح واضح کر دینا چاہتی ہے کہ غیر ملکی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کا طریقہ برطانیہ میں کامیاب نہیں ہوگا۔ مسٹر بیون نے مزید کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے میں کسی دوسری حکومت کی توہین نہیں کر رہا ہوں لیکن دوسرے ملکوں کے شہریوں کو آلۂ کار بنانے کی پالیسی عقلمندی کے خلاف ہے۔

اطالوی شہزادہ نظر بند

ایتھنز ۱۶ر دسمبر۔ اطالوی افسروں کا حبونا ہے کل ہتھیار ڈالدئے ہیں۔ بیان ہے کہ اطالوی فوجوں کا خیال ہے کہ اٹلی کے ولی عہد شہزادہ امابیرٹو کو شمالی اٹلی میں کسی مقام پر نظر بند کر دیا گیا ہے

مفرور کمیونسٹوں کی گرفتاری

لاہور ۱۴ر دسمبر۔ گزشتہ جون سے جب کہ پنجاب میں کمیونسٹوں کی عام پکڑ دھکڑ ہوئی تھی دو کمیونسٹ مسٹر کرم سنگھ مان بیرسٹر ایٹ لا اور سردار ہرکشن سنگھ سرجیت مفرور تھے اور انکی گرفتاری کے لئے انعام کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ آج انہیں مغلپورہ ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کرلیا گیا۔ جب کہ وہ ٹرین کے منتظر تھے۔ دونوں کو لاہور کے قلعہ میں رکھا گیا ہے۔

خستہ نہیں

آپ خستہ نہیں کے الفاظ
ھنٹلے اینڈ پامرز

کے نام پر ہندوستان میں تیار ہونے والے بسکٹوں کے لئے نہیں کہہ سکتے یہ بسکٹ مفید طاقت بخش باہر شکار پر لے جانے کے لئے سفر میں غرضیکہ ہر جگہ بہترین خوراک کا کام دیتے ہیں انگلینڈ سے پوری حفاظت کے ساتھ لائے جانے کی وجہ سے ان کی قسم بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے تھی۔

مندرجہ ذیل خاص قسم کے بسکٹ ہیں:-

ماری　　ڈائجسٹو
پیٹیٹ بری　　تھن ارارورٹ

تیار کردہ:-

ھنٹلے اینڈ پامرز

ریڈنگ ★ انگلینڈ

HK6

اسمبلی کے ممبروں کو اے کلاس میں رکھا جائے

لاہور ۱۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے ہدایات جاری کی ہیں کہ اسمبلی کے جن ممبروں کو سزا ہوئی ہے انھیں اے کلاس میں رکھا جائے۔

افریقہ کی جنگ

قاہرہ ۱۴ر دسمبر۔ برطانی فوجیں تیزی سے افریقہ کے محاذ جنگ پر بڑھ رہی ہیں اٹلی کے تین ہزار سپاہی پکڑے جاچکے ہیں۔ فوج کی رفتار اتنی تیز ہے کہ محکمہ اطلاعات کا سلسلہ قائم رہنا مشکل ہے۔

بلقان میں کشیدگی کم ہوگئی

استنبول ۱۲ر دسمبر۔ سیاسی حلقوں میں مکمل طور پر ملیک آؤٹ کی اسکیم کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کرنے کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ بلقان میں کشیدگی کم ہوگئی ہے۔

ترکی کا مضبوط رویہ۔ یونان کی فتح۔ بلغاریہ اور یوگوسلاویہ کا رویہ اس مضمون کی تہ میں کام کر رہے ہیں لیکن یورپین ترکی میں محاصرہ کی کیفیت برابر جاری رہے گی۔

سابق وزیر آسام گرفتار

کلکتہ ۱۴ر دسمبر۔ مسٹر فخرالدین احمد سابق وزیر مالیات آسام آج اپنے حلقہ انتخاب (آسام) میں جنگ کے

ایک مذہبی اور دلکش ڈرامہ

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں　دونوں سنیماؤں میں　امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں

جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء سے

پرکاش فلم کمپنی کا دلکش مذہبی ڈرامہ

روزانہ ۶ بجے ۹ بجے　　میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

نرسی بھگت

جیسی گھبنس۔ رام مراٹھے۔ درگا کھوٹے۔ بملا۔ وشنت
بے بی اندرا۔ ونتی۔ امیر کرناٹکی کے نیچرل اداکاری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

وزیر ہند نے پاکستان کے متعلق برطانوی حکومت کی پالیسی واضح کردی

متحدہ ہندوستان اور مرکزی جمہوری نظام حکومت کی حمایت

لندن ۱۲ دسمبر۔ مسٹر ایل ایس ایمرے نے آج لندن میں ایک لنچ میں تقریر کرتے ہوئے "ہندوستان پہلے کا نعرہ لگایا"۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے اس جمہوری دور میں ہماری سیاسیات کی روح یہ ہے کہ وہ نعروں یا آسان الفاظ یا فقروں کے ماتحت رہتی ہے۔ جن میں ایک اصول۔ ایک طریقہ یا مقصد پوشیدہ ہوتا ہے۔ جس کا ہر صورت حالات پر اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ اور بار بار دہرانے سے طاقت پکڑ جاتا ہے کیا ایسا کوئی نعرہ موجود ہے جس کا اس مشکل وقت میں ہندوستان کے معاملات پر اطلاق کیا جاسکتا ہے جس کا نہ صرف ہندوستان کا ہر فرقہ یا طبقہ اپنے آپس کے تعلقات یا برطانوی حکومت پر اطلاق کرسکتا ہو۔ بلکہ ہر ایک انگریز بھی خواہ وہ یہاں ہو یا ہندوستان میں ہندوستان کے مسائل کے بارے میں اپنے نقطۂ نگاہ پر اس کا اطلاق کرسکے۔ اور ہم سب کی مساویانہ طور پر پُرامید رہنمائی کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا

اسلام اور ہندو دھرم

نعرہ موجود ہے۔ اور میں یہاں نہ صرف آپ کے غور کے لئے بلکہ اگر میرے الفاظ اور ان کا مخلصانہ مقصد سے دور تک لے جائے تو میں ہندوستانیوں کے غور کے لئے بھی اسے پیش کرتا ہوں وہ نعرہ یہ ہے۔ کہ "ہندوستان پہلے" سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ لفظ ہندوستان سے میرا کیا مطلب ہے۔ ہندوستان سے میری مراد ہندوستان بحیثیت مجموعی ہے۔ ہندوستان جیسا کہ قدرت اور تاریخ نے اسے بنایا ہے۔ وہ ہندوستان مراد ہے جو اپنے غیر محدود رنگ برنگ اور پوشیدہ اتحاد کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ ہندوستان جیسا کہ آج ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ آئندہ برسوں میں بھی وہ ایسا ہی رہے۔ ہمارے جزیرہ کی طرح ہندوستان نے بہت سے بیرونی اثرات کو قبول کیا۔ شمالی سفید فام آریاؤں کے آنے سے پہلے جنہوں نے ہندوستان کے بیشتر حصہ کو آریہ زبان اور انتہائی مخصوص مذہبی فلسفہ بخشا شمالی مغربی دروازہ سے ہندوستان پر پے درپے حملہ آور آتے رہے ایک ہزار سال سے اسلام داخل ہوا۔ وہ ہندوستان میں صرف فاتح کی حیثیت سے داخل نہیں ہوا بلکہ ایک تبلیغی قوت کے ساتھ آیا۔ ہندوستانیوں کو اپنے اثر میں لینے کے لئے ان اثرات کے راستے میں کوئی قدرتی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ جن خطوں میں وہ شروع شروع میں داخل ہوئے وہاں بے شک وہ مضبوط اور طاقتور رہے مگر رفتہ رفتہ وہ ہندوستان کے دُور دراز کے حصوں میں پھیل گئے۔ ہندوازم اور اسلام ابھی بر اعظم ہند میں مختلف تناسب سے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

برطانوی اثر

تفصیلات کے اندر تاریخ سے ہندوستان میں جو غیر محدود تفرق پیدا ہوگئی ہے اس کے باوجود یہ متفرق چیزیں امتیازی انسانی نوع اور اپنے امتیازی طریقۂ زندگی کا ایکدوسرے پر سایہ ڈالتی ہیں موخرالذکر چیز بعض لحاظ سے ان خارجی اثرات سے زیادہ کارگر ہے جو گذشتہ تین سال سے ہندوستان میں موجود ہیں ہندوستان کی نسلی ساخت اور داخلی سوشل ڈھانچہ پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ لیکن سیاسی میدان میں پیش روؤں سے کہیں زیادہ اثر ہوا۔ ماضی میں ہندوستان میں جس قدر بھی حکومتیں قایم ہوئیں انھوں نے بحیثیت مجموعی سارے ہندوستان میں اپنے اختیار و اقتدار کو پھیلانے کی کوشش کی۔

برطانوی راج

صرف برطانوی راج ہندوستان میں سیاسی اتحاد قایم کرنے میں کامیاب ہوا۔ جو ہندوستان کی آزادی اور پُرامن ترقی کے لئے لازمی شرط ہے۔ برطانیہ نے ہندوستان کو وہی مضبوط و مستحکم نظم و نسق دے دیا جو انگلستان کو نارمنوں نے دیا تھا۔ انگلستان نے قانون کی حکومت (میگنا کارٹا) اور قانونی نظام کے اندر رہکر جو حاصل کیا تھا وہ ہندوستان کو دیدیا۔ ہندوستانی ججوں اور وکیلوں نے اس کو نافذ کرنے اور تقویت پہنچانے میں بڑی امداد دی۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس نے انگریزی زبان میں نہ صرف ایک مشترکہ ذریعہ دیدیا بلکہ ہر طبقہ اور ہر مذہب کے ہندوستانیوں کے سیاسی غور و فکر کے لئے ایک مشترکہ بنیاد قایم کردی۔ کم ازکم ان معنی میں ہندوستان میں برطانوی اثر اس کی قومی زندگی کا ایک داخلی جز بن گیا ہے اور آج اگر ہندوستان انگلستان نسلی اعتبار سے نہیں تو سیاسی نظریہ اور خواہشات کے اعتبار سے ایک سیاسی خاندان کے فرد ہیں میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان باتوں کے پیش نظر ہندوستان کے سیاسی اتحاد کا ہندوستان میں برطانوی تصور کی انفرادی آزادی اور قومی خود مختار حکومت کے نشوونما سے قریبی واسطہ ہے۔

ابتدائی نارمن بادشاہوں نے ہمارے ملک میں سختی کے ساتھ داخلی امن قائم کیا اور جزیرہ ہونے کی وجہ سے ہمارا ملک بیرونی طور پر محفوظ رہا اور انہیں وجوہ کی بناپر ہماری آزادی پھولتی پھلتی رہی جیسے کہ سنٹرل یورپ میں نسلی یا جغرافی سرحدیں واضح نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے باشندوں میں مطلق العنانیت اور فوجیت گھر کرگئی ہے۔

پاکستانی سکیم کی طرف اشارہ

ہندوستان کے الگ الگ آزاد علاقوں میں تقسیم ہونے کے بعد پھر اسی حالت پر واپس آجائے گا جو سلطنت مغلیہ کے زوال کے وقت تھی وہ متنازعہ طاقتوں کا اکھاڑہ بن جائے گا آزاد اداروں کی آزادی لازمی طور پر دب جائے گی اور کسی عنصر کو وہ وسائل حاصل نہیں ہوسکیں گے جن کی مدد سے وہ بیرونی حملے کے خلاف خواہ خشکی کے راستے ہو یا سمندری راستے سے اپنی مدافعت کرسکے۔

لفظ ہندوستان سے میری جو مراد تھی اس کو واضح کرنے کی میں کوشش کی "ہندوستان پہلے" سے میرا کیا مطلب ہے؟ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو میں یہ نعرہ سونپنا چاہتا ہوں اگر میں کے بعد دیگرے ان کی پوزیشن میں اپنے آپ کو رکھوں تو بہتر طریق پر اپنا مفہوم ادا کرسکتا ہوں پہلے میں اپنے آپ کو برطانوی ہند کے اس باشندے کی پوزیشن میں رکھتا ہوں جو ہندو کمیونٹی کا فرد ہو ہندوستان کو غیر ملکی غلبہ سے آزاد دیکھنا چاہتا ہوں اور جمہوریت پر یقین رکھتا ہوں یا تو میں اپنے آپ کو ہندو مہاسبھا کا یا کانگرس کا پیرو کہوں گا جو شخص اس پوزیشن میں ہو اس کے نزدیک "ہندوستان پہلے" سے کیا مراد ہے؟ اس کی میں اپنے لئے کیونکر وضاحت کروں؟ کیا اس وضاحت کا مندرجہ ذیل مفہوم نہیں ہوگا :-

اگر ہندوستان کو پہلی جگہ دوں تو کیا یہ میرا فرض نہیں ہے کہ اس مسلمان کا دل اپنے ہاتھ میں لوں جو میرا پڑوسی ہے اور جو ہندوستان کا اسی قدر لازمی اور ضروری حصہ ہے جس قدر کہ میں ہوں؟ میں آسان اکثریت کی بنیاد پر جمہوری نظام کو جو انگلستان میں رائج العمل ہے اور مرکزی آئینی کو ترجیح دونگا۔ لیکن کیا یہ قابل ترجیح باتیں ایسی مفاہمت کے راستے میں آڑ بنی ہوئی ہیں۔ جس کی بناپر میں یہ محسوس کرسکوں کہ میری کمیونٹی حقیقی آزادی سے لطف اندوز ہوگی۔ اور جیسے کہ انگلستان میں موقعے ہیں ایسے ہی انفرادی۔ فرقہ وارانہ اور تمدنی وجود کو نشوونما دینے کے موقع ملیں گے؟ میں مطلق العنانی کو ناپسند کروں گا۔ لیکن کیا مجھے ہندوستانی اتحاد اور ہندوستان کی خودمختار ریاستوں سے جو اس اتحاد اور ہندوستان کی خودمختار ریاستوں سے جو اس اتحاد کا لازمی فرد ہیں اور جو اپنے طریقۂ زندگی اور روایات کے لحاظ سے ہندوستان کے مخصوص حصے ہیں مجھے الگ ہوجانا چاہیئے یا انھیں خوش آمدید کہنا چاہیئے اور وقت پر بھروسہ کرکے اپنی خواہش کے مطابق تبدیلیاں کرنے کے لئے ایک مثال قایم کرنی چاہیئے۔

ایک مسلمان کی حیثیت میں

اگر میں ایک ہندوستانی مسلمان کی پوزیشن میں آجاؤں کہ پھر "ہندوستان پہلے" کے کیونکر معنی بیان کروں گا؟ کیا وہ کچھ اس طریقہ پر نہ ہوگا کہ میں کہوں گا کہ بلحاظ تعداد اقلیت نہیں بلکہ میری کمیونٹی کو ہندوستان کی قومی زندگی میں مستقل عنصر تسلیم کیا جائے۔ اور مجھے اس حد تک یہ مطالبہ پیش کرنے کا حق ہے کہ ہندوستانی اتحاد کو نقصان پہونچانے کے علاوہ جو ہم دونوں کے لئے سانحہ انگیز ہوگا۔ میں ہندوستان کی ہر سیاسی ترقی کے معاملہ میں حق منظوری اور نامنظوری کو استعمال کروں؟

ہندوستانی ریاستیں

ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کے نزدیک "ہندوستان پہلے" کا کیا مطلب ہوگا؟ کیا وہ مفہوم ان باتوں سے ملتا جلتا نہیں ہوگا کہ "کیونکہ تاج شاہی سے معاہدہ ہونے کی وجہ سے مجھے محفوظ پوزیشن حاصل ہے۔ اور چونکہ خلوص دلی کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ میری حکومت کے عرصہ کے قائم شدہ طریقے میری رعایا کی بھلائی کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لہذا ہندوستان میں قدرتی رہنما ہونے کی حیثیت سے کیا مجھ پر یہ غرض نہیں ہے کہ اپنے خودمختارانہ اختیارات کو کچھ کم کرکے اور اپنی ریاست کے داخلی آئین میں اصلاحات کرکے ہندوستان کے اتحاد میں مدد دوں کیونکہ ان اصلاحات سے ریاست بحیثیت مجموعی ہندوستان کی سیاسی زندگی سے قریب ہوجائے گی؟

"ہندوستان پہلے" کے نعرے کا ہندوستان کے ہر عنصر سے یہ تقاضہ ہے کہ جامع رواداری اور مفاہمت پیدا کی جائے۔ حقیقی ہندوستان کو جیسا کہ وہ آج قائم ہے قبول کیا جائے اور خیالی ہندوستان کو جسے کسی عنصر یا پارٹی نے اپنے پرچم پر عبارت کرلیا ہے۔ فوری طور پر مکمل منوانے کے لئے جو غیر مفاہمانہ اصرار کیا جارہا ہے وہ ختم ہوجانا چاہیئے۔ اب تک میں نے اس معاملہ پر تقریر کی ہے جو ہندوستان کے مختلف عناصر کے آپس کے تعلقات پر اثرانداز ہوتا ہے۔

برطانوی دولت مشترکہ

ہندوستان اور برطانیہ کے تعلق کے بارے میں کیا ہے؟ برطانوی دولت مشترکہ کے بارے میں ایک ہندوستانی کے نزدیک یا ہندوستان کے معاملہ میں ایک انگریز کے نزدیک "ہندوستان پہلے" کا کیا مفہوم ہے؟ ایک ہندوستانی یہ چاہے گا کہ وہ دولت مشترکہ میں حصہ دار رہے یا اس سے الگ ہوجائے؟ میں ایک انگریز کی پوزیشن میں آکر سوال کا جواب دیتا ہوں ایک انگریز ہونے کی حیثیت سے ("برطانیہ پہلے") سے میرا کیا مطلب ہوگا؟

"اپنے ملک کی طرف سے مجھ پر فوری فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے برطانیہ کو خوشحال اور محفوظ بنانے کے لئے قوموں کی لنڈاؤں میں اس کی عزت پیدا کرنے اور دنیا کی آزادی۔ امن اور ترقی کے لئے اپنے ملک کا عمل دخل بڑھانے کے واسطے جہانتک ہوسکے کام کروں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان مقصدوں کو سب سے زیادہ تقویت اس سے پہونچ سکتی ہے کہ قوموں کے ساتھ آزادانہ تعاون بڑھتا رہے جو ہماری برطانوی دولت مشترکہ کی بنیاد ہو کر اس دولت مشترکہ کو قائم رکھنے

پوری آزادی

کا ہمارے نزدیک مطلب یہ ہے کہ توسیع ہو۔ کیونکہ علیحدگی سے ہماری آزادی کم ہوجائے گی۔ یہی ہندوستان کے ساتھ ہے۔ وہ تحفظ جو "ہندوستان پہلے" میں مراد ہے۔ وسیع شرکت پر حقیقی بھروسہ کئے بغیر بھی کیا ممکن ہوسکتا ہے؟ ہندوستان وہ شرکت کہاں کرسکتا ہے جو اس کے لئے زیادہ موثر اور دیرپا ہو اور سب سے زیادہ تو یہ ہندوستان کے روحانی نظریہ اور اس کے علاوہ سیاسی نظریہ سے جس کی صدیوں کے برطانوی اثر نے ہندوستانی لیڈروں میں جڑیں ڈالدی ہیں کون ہم آواز ہوسکتا ہے؟ "برطانیہ پہلے" اور "ہندوستان پہلے" "ہندوستانی معاملات کے بارے میں میرے یا کسی دوسرے انگریز کے دعوؤں کے درمیان کوئی تضاد بھی نہیں ہے۔ میری طرح آپ بھی یقین کیجئے کہ برطانوی دولت مشترکہ کے استقلال اور اس کی طاقت میں برطانیہ کا سب سے زیادہ فائدہ پوشیدہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس دولت مشترکہ کی طاقت اور اس دولت مشترکہ کے استقلال کے ہر حصہ میں پوری آزادی۔ پورے نشوونما اور انفرادی زندگی کی پوری نوع پر رکھی جاسکتی ہے۔

ہوں کہ تین ماہ ہوئے اسی نقطۂ خیال سے وائسرائے نے ایک قابل یادگار بیان دیا تھا۔ بیان میں اُس طریقہ کا خاکہ پیش کیا گیا تھا جس کو اختیار کرکے ہندوستانی اپنے ملک کے آئندہ آئین کے ڈھانچے کے بارے میں اتفاق کرسکتے ہیں۔ اس میں پیشکش کی گئی تھی کہ ہندوستانی لیڈر حکومت ہند میں موثر شرکت کریں کیونکہ اس وقت وجود کے لئے جو جنگ لڑی جارہی ہے اس کے حالات میں بھی قابل عمل ہے۔ سردست یہ پیشکش مسترد کردی گئی ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیش کش ناکافی ہے بلکہ اس لئے کہ "ہندوستان پہلے" کی اسپرٹ سمجھوتہ اور مفاہمت کی اسپرٹ اور حقیقت شناسی اس قدر مضبوط نہ تھی کہ وہ ایک طرف ناقابل عمل مطالبوں پر ضد کرتی اور دوسری طرف نامناسب شبہ پر غالب آجاتی میں یہ یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اس پیشکش پر جو ابھی تک ہمارے سامنے ہے ہندوستان کا آخری ردّ عمل ہوگا۔

ہندوستان کی ہر پارٹی اور ہر کمیونٹی میں بہت سے ایسے لوگ ہوں گے۔ جن کی حقیقتوں کی طرف آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ قابل آدمی مسئلہ کی ذہنی مشکلات کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ عملی آدمی چاہیے کہ وہ معاملات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کریں جو کھل کر تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد جمود کا حل پیدا کریں جو ہندوستان کے متنازعہ مطالبوں کے درمیان پیدا ہوگیا ہے۔ اس جمود سے ہندوستان کو یا موجودہ لڑائی کی مشترکہ کاز کو جس کے متعلق ہر ہندوستانی جانتا ہے کہ وہ جس طرح ہماری ہے اسی طرح ان کی ہے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ میں جس چیز کی سب سے سفارش کرونگا وہ یہ نعرہ ہے کہ "ہندوستان پہلے" جس کو میں نے آج یہاں موضوع تقریر بنایا ہے۔

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے * جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ے شش ماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے
شش ماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

شباب

از جناب سروش صاحب عسکری طباطبائی بی اے لکھنوی

حُسنِ تخلیق کا شہکارِ درخشاں ہے "شباب" — شبِ ہستی میں عروجِ مہِ تاباں ہے "شباب"
حُسن کی جان ہے اور عشق کا ایماں ہے "شباب" — زندگی درد ہے اور درد کا درماں ہے "شباب"

یاس کو رُوکشِ اُمید بنا دیتا ہے!
شامِ غربت کو شبِ عید بنا دیتا ہے!

اے "شباب"! اے غمِ ہستی کے بُھلاتے والے — دہر کو غیرتِ فردوس بنانے والے
عشق کو عشق کے آداب سکھانے والے — حُسن کو حُسن کا آئینہ دکھانے والے

تو نے ہر جوش کو آمادۂ صد جوش کیا!
عشق کو فاش کیا حُسن کو روپوش کیا!

جوشِش تو ہی ہے چھلکتے ہوئے پیمانے کا — تو ہی میخانہ بھی، ساقی بھی ہے میخانے کا
سوز ہے شمع کا اور جذب ہے پروانے کا — ناز ہے حُسن کا اور شوق ہے دیوانے کا

جس میں طوفان بھرے ہیں وہ سفینا تو ہے!
زندگی جس میں چھلکتی ہے وہ مینا تو ہے!

آخری کوششِ صنّاع کا پھل ہے تو ہی — صُنعِ نقاش کا بے مثل عمل ہے تو ہی
کائنات ایک غزل، جانِ غزل ہے تو ہی — بہترین مقطعِ دیوانِ ازل ہے تو ہی

تو نے ہر صنعتِ نایاب کا منھ موڑ دیا!
تیری تکمیل میں قدرت نے قلم توڑ دیا!

تجھ سے ہی عشق کو تہذیبِ وفا آتی ہے — حُسنِ معصوم کو شوخی کی ادا آتی ہے
آپ اپنے سے حسینوں کو حیا آتی ہے — تیرے آنے سے غرض دل پہ بلا آتی ہے

ختم ہے تجھ پہ ہر اندازِ ستم ڈھانے کا!
آخری لفظ ہے تو حُسن کے افسانے کا!

عشق میں خونِ جگر، خونِ وفا ہوتا ہے — کم مگر جوشِ محبت نہ ذرا ہوتا ہے
دردِ دل اور تسلی سے سوا ہوتا ہے — کیا جوانی کا زمانا بھی برا ہوتا ہے!

دل میں اللہ کی یا بُت کی محبت آئے!
ٹوٹ کر آتی ہے جس پر بھی طبیعت آئے!

رُونما پیکرِ سیتا میں تھا عصمت کا "شباب" — رام کے روپ میں تھا نفس کی عزت کا "شباب"!
عیسوی دَور تھا انسان کی محبت کا "شباب" — اور اسلام ہے ہر مذہب و ملت کا "شباب"!!

سب نے کس کس پہ ترے راہنمائی کی ہے!!
تیری دنیا میں محمدؐ نے خدائی کی ہے!!

عزم بنکر دلِ بیدار میں پنہاں تو ہے! — جذبۂ شوق ہے تو نشۂ عرفاں تو ہے!
جوہرِ ولولۂ عظمتِ انساں تو ہے! — کہ پسِ پردۂ ہر کارِ نمایاں تو ہے!

مرکزی کیفیتِ نشۂ تحصیل ہے تو!!
آدرجِ ہر اَوج کا بھی نقطۂ تکمیل ہے تو!!

دنیائے اسلام

مصر کی خبریں

مصری ہلال احمر کی انتظامی کونسل نے اپنے پچھلے جلسے میں فیصلہ کیا ہے کہ قاہرہ اور اسکندریہ کے اسٹیشن پر ایک کینٹین (فوجی دوکان) کھولی جائے جہاں سپاہیوں کے لئے چائے اور پینے کی دوسری فرحت بخش چیزیں مہیا کی جائیں۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ جو لوگ ہوائی حملوں کے شکار ہوئے ہیں ان کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ مصر کے نیشنل بینک کی انتظامی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ یونانی ریڈ کراس سوسائٹی کو تین سو مصری پونڈ دئے جائیں

وزیر خارجہ محمود ریاض آفندی کو جو محکمہ معاملات سیاسی سے تعلق رکھتے ہیں اور ابراہیم احمد آفندی کو جو محکمہ حسابات میں کام کرتے ہیں زمانہ حج کے لئے مصری سفارتخانہ جدہ میں نمایندوں کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔

مصری اخبار "البلاغ" کا خیال ہے کہ جنگ میں اطالیہ کی ناکامی یقین ہوگئی ہے کیونکہ اسے دو گونہ مصیبت کا سامنا ہے۔ ایک یونان کے ساتھ جنگ اور دوسری جرمنی کی بے اعتبارانہ حیثیت۔

اخبار مذکور لکھتا ہے:-

جرمنی نقطۂ نظر سے اطالیہ ناکامی کی طرف جا رہا ہے۔ خواہ یونان میں اس کی فوجی حیثیت میں کیسی ہی تبدیلی پیدا ہو جائے اور خواہ اسے جرمنی کی طرف سے کتنی ہی امداد مل جائے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بحیرہ روم میں برطانیہ نے مضبوط اور بلند مرتبہ ہوائی اور بحری اڈے حاصل کر لئے ہیں۔ اب اطالیہ کی ناکہ بندی زیادہ سخت ہو جائیگی اور اطالیہ کو ایسی خوفناک ضربیں سہنی پڑیں گی کہ افریقیہ سے اس کا تعلق منقطع ہو جائے گا۔ اطالیہ کا اقتدار پہلے ہی کم ہو گیا ہے اور جرمنی اس کے لئے جو بھی پالیسی تجویز کریگا اطالیہ اسے اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

یونان میں جنگ جاری ہے اور مشرقی بحیرہ روم میں بحری تجارت کی راہ میں دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ ترکی اپنے مال کی برآمد کے لئے نئی منڈیاں تلاش کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ترکی عراق کے ساتھ گفت و شنید کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اسے بصرہ کی بندرگاہ میں آزاد گزرگاہ میں آزادی دی جائے۔ مصر کے سرکاری حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہ بندرگاہ مصر کے لئے بھی نہایت اہم ثابت ہو گی کیونکہ اس کا رُخ مشرق کی طرف ہے۔

مصر اور ترکی کے آپس میں ہر دو ملکوں کے درمیان

ایک نئے فضائی راستے کے قیام کے بارے میں بھی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ یہ نیا راستہ قاہرہ اور قبرص کے فضائی راستے کے آگے بڑھایا جائے گا۔ اور اس پر مصری ہوائی جہاز پرواز کیا کریں گے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں جلد ایک معاہدہ ہو جائے گا اور مصری ہوائی جہازوں کو ترکی کے علاقہ میں اترنے کی اجازت مل جائے گی۔

مصری رسالہ "زہرۃ الشرق" لکھتا ہے:-

محوری طاقتیں ڈینگیں مار رہی ہیں کہ انھیں یوروپ میں زبردست اقتدار حاصل ہے۔ یونانی محاذ پر اطالیہ کی شکست ان کے اقتدار پر گہرا اثر ڈالے گی۔ جب یہ اقتدار گھٹ جائے گا تو مقبوضہ علاقوں میں انقلاب بپا ہو جائیگا اور تیزی کے ساتھ نازی دور حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اس رسالہ میں ایک دوسرا مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "برطانی بحری طاقت جمہوریت کا حصار ہے"

ایک اور مضمون میں لکھتا ہے:-

برطانی بحری بیڑے کی فتح سے شمالی افریقہ میں بہت زیادہ اثر پڑے گا جہاں بارش کے موسم کے خاتمہ پر جنگی سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی۔

اخبار "الدستور" قاہرہ کا بیان ہے کہ برطانیہ کی تیاریاں اسے اپنے دشمنوں کے خلاف ایک زبردست جارحانہ اقدام کے قابل بنا دیں گی۔ اس نے لکھا ہے کہ "ابھی تک برطانیہ نے اپنی سلطنت کی ساری خوفناک قوت کے ساتھ جرمن اور اطالیہ کا مقابلہ نہیں کیا۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں اس بات کو خاص اہمیت دی ہے۔ برطانیہ کامل اعتماد کے ساتھ اس دن کا انتظار کر رہی جب ساری سلطنت کی فوجیں اس کے دشمنوں کی فوجوں کا مقابلہ کریں گی۔

مصر کی وزارت مال نے اعلان کیا ہے کہ مصر میں تیس ہزار ٹن مٹی کا تیل جلد آنے والا ہے تاکہ ملک کے مختلف حصوں میں اس کے جو ذخیرے موجود ہیں ان میں اضافہ ہو جائے۔ اس طرح کئی ماہ کے لئے مناسب ذخائر محفوظ کئے جا سکیں گے۔

مصری اخبار "المقطم" لکھتا ہے:-

"اگر جرمنی نے بلغاریہ پر حملہ کر دیا تو ترکی کا رویہ کیا ہوگا؟ کیا وہ اسے بلغاریہ کے خلاف ایک جارحانہ کارروائی قرار دیگا۔ اور اسے اپنی فوجی قوت کے ساتھ رد کریگا؟ ہمارا خیال ہے کہ وہ یقیناً ایسا کرے گا۔ اس صورت میں جنگ مشرق میں بھی پھیل جائے گی"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو جنس عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہی تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۲ | کانپور شنبہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵۲

دوسری آل انڈیا اُردو کانفرنس

دوسری آل انڈیا اُردو کانفرنس کا اجلاس ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج ہال کانپور میں زیر صدارت سر عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا آف لاہور منعقد ہوا۔

صدر مجلس استقبالیہ بیگم اعزاز رسول ڈپٹی پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل یو پی اور صدر مشاعرہ کیپٹن نواب جمشید علی خاں صاحب آف باغپت (میرٹھ) تھے۔

۲۵ دسمبر ۲ بجے دن کو کانفرنس کا عام اجلاس علامہ اقبال کے ترانہ سے شروع کیا گیا بعد ازاں چند نظمیں پڑھی گئیں اور اس کے بعد صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا جس میں کانپور کی ادبی اہمیت کو واضح کر کے ... ایڈیٹوں اور حاضرین کانفرنس کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں سر عبدالقادر صاحب صدر کانفرنس نے ایک پر مغز اور مدلل خطبہ صدارت پڑھا جس میں آپ نے اُردو زبان کی اہمیت اور اس کے رسم خط کو قائم رکھنے پر نہایت مدلل بحث کی۔ اور وہ الفاظ جو اسوقت اُردو میں رائج ہیں چاہے وہ کسی زبان کے ہوں اسکے ترجمہ کی آپ نے شدید مخالفت کرتے ہوئے زبان کو تنگ دلی سے پاک و صاف رکھنے کی اپیل کی آپ نے فرمایا کہ اُردو زبان سارے ہندوستان کی ہے اور اس کو کسی خاص رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرنا زبان کے ساتھ دشمنی کے مترادف ہے۔

کانفرنس کے اجلاسوں میں جو رزولیوشن بالاتفاق منظور کئے گئے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:-

۱- دوسری کل ہند اُردو کانفرنس مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد، حضرت احسن مارہروی، حضرت آغا شاعر دہلوی، خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی، پروفیسر اکبر حیدری دہلوی، حضرت بیخود موہانی کی موت کو اُردو زبان اور ادب کے لئے سخت ترین نقصان سمجھتی ہے۔

۲- یہ کانفرنس محبان اُردو سے درخواست کرتی ہے کہ مرکزی انجمن ترقی اُردو ہندی دہلی کی مجوزہ عمارت کے لئے عطیات اور امدادی رقموں کی فراہمی کی طرف جلد سے جلد توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کریں۔

۳- یہ کانفرنس اُردو کے بہی خواہوں سے درخواست کرتی ہے کہ اُردو کا ہر بہی خواہ اپنی آمدنی میں سے کچھ حصہ معتد بہ اُردو کتابوں کی خریداری میں بھی صرف کریں۔

۴- یہ کانفرنس آگرہ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ بلا اس شرط کے کہ کسی ملحقہ کالج سے اُردو کے ایم۔ اے میں طلبہ شریک ہوں یا نہیں۔ اُردو کے پرائیوٹ طلباء کے لئے ایم۔ اے۔ کے امتحان کا انتظام کرے۔

۵- چونکہ مردم شماری میں صوبہ متحدہ کے لئے زبان کے خانہ میں ہندوستانی کا اندراج حکام نے طے کر لیا ہے، لہذا یہ کانفرنس توقع کرتی ہے کہ مردم شماری میں اس کی پوری پابندی کی جائے گی۔ اور رپورٹوں میں مغربی ہندی اور مشرقی ہندی کے شاخسانے پیدا نہ کئے جائینگے۔ تاکہ اس مصنوعی تقسیم سے جو طرح طرح کے اختلافات اور فساد پیدا ہوتے ہیں وہ نہ ہونے پائیں۔

۶- یہ کانفرنس ریلوے کے حکام اور ریلوے کمپنیوں سے درخواست کرتی ہے کہ ٹکٹ کی قیمت جگہ اور درجے کا نام ریل کے ٹکٹوں پر اُردو حروف میں بھی ضرور طبع کرائے جائیں۔ نیز ریل گاڑیوں اسٹیشنوں اور لال ٹینوں کے اوپر جو مقامات کے نام اور ریل کے ڈبوں کے اندر ہدایتیں ہوتی ہیں وہ منجملہ دیگر زبانوں کے اُردو میں بھی لکھوائے۔

۷- یہ کانفرنس تمام صوبوں کے محکمہ ڈاک سے پرزور درخواست کرتی ہے کہ اپنے ماتحت تمام پوسٹ ماسٹروں اور ڈاکیوں کے لئے جہاں اُردو جاننے والے نہیں ہیں اردو جاننا لازمی قرار دے۔

۸- یہ کانفرنس انجمن ترقی اُردو کے ارباب حل و عقد سے استدعا کرتی ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالحق پروفیسر مسعود حسین رضوی اور پرنسپل ہیرالال کھنا، ان تین اصحاب کی ایک کمیٹی بنا دے کہ جو جامعہ اُردو آگرہ کے امتحانات کے متعلق تحقیقات کر کے ایک رپورٹ پیش کریں اور اس کے بعد انجمن کی طرف سے اس کی کوشش کیجائے کہ گورنمنٹ بہار کے کامیاب طلبہ کو وہی حیثیت دے جو محکمہ تعلیمات کے اُردو امتحان اعلیٰ قابلیت کو دیتی ہے۔

۹- یہ کانفرنس صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ اور ہائیکورٹ سے استدعا کرتی ہے کہ سمن و نوٹس وغیرہ جو پبلک پر تعمیل کئے جائیں اس کے دونوں ورقوں میں عبارت اُردو اور ہندی دونوں حروف میں رہے۔

۱۰- یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ اردو کانفرنس کا اجلاس ہر سال کسی معقول و مناسب مقام پر کیا جائے۔ اور مجلس استقبالیہ اور کانفرنس کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایک دستور العمل وضع کیا جائے۔

۱۱- یہ جلسہ کل ہند انجمن ترقی اُردو دہلی کی ان دیرینہ مسلسل اور موثر مساعی کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے جو انجمن اور اس کے نامور سکریٹری ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب نے اُردو کی توسیع تحفظ اور ترقی میں کی ہیں۔

۲۶ دسمبر کے عام اجلاس میں حکیم ابوالعلا ناطق پروفیسر مسعود الحسن رضوی، پروفیسر رشید احمد صدیقی، خواجہ مسعود علی ذوقی، پنڈت برجموہن کیفی اور منشی دیا نرائن نگم وغیرہ نے مقالے پڑھے

۲۶ دسمبر کی رات کو کیپٹن نواب جمشید علی صاحب آف باغپت (میرٹھ) کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ملک کے چند بہترین سخنور مثلاً جناب ماہر القادری۔ جناب احسان دانش۔ جناب روش صدیقی، جناب ذوقی۔ جناب خمار بارہ بنکوی۔ جناب ملا لکھنوی۔ جناب سراج لکھنوی، جناب قدیر لکھنوی۔ جناب سروش (ص)

آئینہ کانپور

میونسپلٹی ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر جی۔ پی سریواستوا منعقد ہوا۔ اور لالہ چنی لال مہیشوری سابق ممبر کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد بلا کسی مزید کارروائی کے ملتوی ہوا۔ اس سے پیشتر ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو بورڈ کا جلسہ پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کی اور بابو رام ترپ گپتا کی گرفتاری کی وجہ سے ملتوی ہو چکا تھا۔

مزدور سبھا ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو کانپور مزدور سبھا کی جنرل کونسل کا جلسہ بصدارت مسٹر رام آسرے دوبے منعقد ہوا۔ سبھا کے گرفتار عہدیداران کے عہدوں پر نئے آدمی مقرر کرنے طلبا کی تحریک کے مقابلہ کی سرکاری پالیسی کی مذمت کرنے اور یونیورسٹی کے طلبا پر لاٹھی چارج کرنے انکواری کے مطالبہ کرنے۔ سنہ ۱۹۳۸ء کی عام مزدوروں کی ہڑتال کے بعد سمجھوتہ کی قائم کی ہوئی مشنری کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے مل مالکان کے انکار پر اظہار ناراضی کرنے اور ایکٹ کی ادائیگی کی مخالفت کرنے اور کسان مزدور لیڈر سوشلسٹ۔ کمیونسٹ اور کانگریس ممبروں کی گرفتاری کی سرکاری پالیسی کی مذمت کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

وار فنڈ کانپور کے سرمنیری ہارسین اور انکے برادر مسٹر البرٹ ہارسین دونوں بھائیوں نے پانچ پانچہزار پاؤنڈ کا عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے جس سے اسپائٹ فیرس خریدے جائیں گے۔ یہ روپیہ یو۔ پی جنگی اغراض فنڈ کے ذریعہ دیا جائے گا۔ ان کے نام کانپور ہوں گے اس سے پہلے اس قسم کے تین ہوائی جنگی جہاز تیار ہو چکے ہیں جنہیں سے ایک میورل کے سر اسمتھ نے دیا تھا۔ اور دو یو پی جنگی اغراض کے فنڈ سے خریدے گئے ہیں۔ اسوقت تک کانپور کے جنگی چندہ کی تعداد ساڑھے ۴ لاکھ روپیہ ہوئی ہے۔ اس رقم میں پانچہزار پاؤنڈ کی وہ رقم بھی شامل ہے جو سر ٹامس اسمتھ نے انگلستان میں دی تھی۔

میڈیکل ایسوسی ایشن ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے وائس پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن۔ اور ڈاکٹر ایس۔ این تواری سابق اکزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور کو مبارکباد دی گئی۔

بورڈ میں ۱۷ رزولیوشن پنڈت بدری شکل و بدتر پاٹھی نے کلکٹر گنج وارڈ کی صفائی و اصلاح کے لئے ۱۷ رزولیوشن بورڈ میں بھیجے ہیں۔

اقبال لائبریری

سر عبدالقادر آف لاہور نے سر محمد اقبال لائبریری کا افتتاح کیا

شاندار ڈنر ۲۵ دسمبر کی رات کو سر عبدالقادر صدر آل انڈیا اردو کانفرنس کے صدر کو منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ نے ایک شاندار دعوت دی جس میں کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کے علاوہ شہر کے علم و ادب سے ذوق رکھنے والے حضرات بھی شریک تھے۔

جوگن عرصہ ۸ سال کا ہوا کہ ایک شخص مسمی رادھے شیام کی بیوی گم ہو گئی تھی پچھلے ہفتہ وہ ایک جوگن کے روپ میں گنگا جی کے کنارے آئی۔ اوسکو گانے میں مست دیکھکر ایک شخص نے اوسکو پہچان لیا کہ وہ اسکی گم گشتہ بیوی ہے دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا اور اس آدمی نے اوس کو گھر چلنے کی دعوت دی لیکن جوگن نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اس پر وہ آدمی بھی سادھو ہو کر اسکے ساتھ چلا گیا۔

ہندی ہندی پرچار سب کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق کانپور میں ۱۲ جنوری سے ۲۸ جنوری تک کا ہندی ویک منانا طے ہوا۔ پربھات پھیری۔ لکچر۔ مضامین کا مقابلہ کوئی نمائش وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔

آل انڈیا اُردو کانفرنس

استقبال۔ ۲۵ دسمبر کی صبح کو بیگم اعزاز رسول صدر مجلس استقبالیہ، سر عبدالقادر صدر کانفرنس اور جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو دہلی، الہ آباد، دہلی اور بمبئی سے تشریف لائے اور اسٹیشن پر معزز مہمانوں کا مجلس استقبالیہ کے ارکان نے استقبال کیا۔

ادبی نمائش۔ ۲۵ دسمبر ۹ بجے دن کو ادبی نمائش کا افتتاح ہوا۔ نمائش میں ہز ہائینس نواب صاحب رام پور اور نواب نور حسین صاحب کانپور کے کتب خانوں کے بیش قیمت قلمی نوادر نے تمام شرکا سے خراج تحسین و قبولیت وصول کیا

اجلاس۔ ۱۱ بجے دن کو سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس اور ۲ بجے دن کو عام اجلاس ہوا۔ ایٹ ہوم ۴½ بجے دن کو مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

اجلاس۔ ۲۶ دسمبر کی صبح کو سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اور ۲ بجے دن سے عام اجلاس ہوا جس میں رزولیوشن منظور کئے گئے۔

مشاعرہ۔ ۲۶ دسمبر ۹ بجے رات کو بی۔ این۔ ایس۔ ڈی۔ انٹر کالج ہال میں مشاعرہ ہوا جس میں ملک کے چند بہترین سخنوروں کے علاوہ بیرونجات سے متعدد صاحب کمال شعرا تشریف لائے تھے مقامی شعرا میں بھی باستثنائے چند سب حضرات نے شرکت فرمائی۔

مشاعرہ ۳ بجے رات کو ختم کر دیا گیا کیونکہ سر عبدالقادر صاحب اور نواب جمشید علی صاحب وغیرہ نے ارشاد فرمایا کہ مشاعرہ کو اس سے زیادہ طول دینا باعث زحمت ہوگا۔

مشاعرہ میں شہر کے شریک ہونے والوں میں بعض خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں کہ:- لالہ کیلاش پت سنگھانیہ۔ لالہ رام رتن گپتا۔ لالہ رام گوپال گپتا۔ مسٹر جی۔ جی جوگ۔ مسٹر عبدالجلیل ڈی۔ ایس۔ پی اور آپ کی اہلیہ محترمہ۔

(ص) لکھنوی۔ جناب محشر لکھنوی۔ کے علاوہ اور بہت سے حضرات بیرونجات سے تشریف لائے تھے۔ مقامی شعرا میں جناب ثاقب، جناب نواب قیصر، جناب نواب صادق۔ جناب سلیم ناطق، جناب درانی۔ جناب ساغر سندیلوی۔ جناب نشتر۔ جناب نشور واحدی، جناب بزمی۔ جناب مذاق۔ اور جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی کے علاوہ اور متعدد شعرا تشریف فرما تھے۔ اول جناب صدر نے ایک مکمل اور جامع خطبہ صدارت پڑھا جس میں زبان اُردو اور شاعری پر نہایت اچھا تبصرہ کیا گیا تھا اس کے بعد مشاعرے کا آغاز جناب نواب مصطفےٰ حسین صاحب اثر کانپوری کونیز مشاعرہ کی طرحی غزل سے شروع ہوا۔ اور تقریباً ۳ بجے رات کو مشاعرہ ختم ہوا۔

موجودہ مشاعرے اور ہنگامے گویا لازم و ملزوم سمجھے گئے ہیں اور خصوصاً کانپور کے مشاعرے لیکن ہم کو نہایت مسرت ہے کہ یہ مشاعرہ کم از کم کانپور کی ادبی تاریخ میں اپنے نظم و سکون کے لئے یادگار رہے گا۔

آخر میں ہم کارکنان کانفرنس و مشاعرے کی خدمت میں تہنیت پیش کرتے ہیں کہ ان کی مساعی جمیلہ بار آور ہوئیں اور انھوں نے کانپور جیسی کاروباری سرزمین میں ایک اہتمام بالشان ادبی اجتماع کو کامیاب بنایا۔

پیام

بندگان اعلیٰحضرت حضور پرنور فرمانروائے رامپور

دوسری آل انڈیا اُردو کانفرنس کانپور منعقدہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کے موقع پر صاحبزادہ عبدالجلیل صاحب ہوم منسٹر ریاست رام پور نے نواب صاحب رامپور کا پیام جو پڑھا تھا وہ حسب ذیل ہے کہ:- ہندوستان جیسے وسیع ملک کے لئے مشترک زبان کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن تہذیب و تمدن و معاشرت کی طرح زبان بھی بنائی نہیں جاتی - بلکہ ملک و قوم کی روزمرہ کی ضرورتوں کے سانچے میں خود بخود ڈھلتی ہے - ہندوستان میں ہندو مسلم معاشرتی ملاپ سے جو نئی نئی ضرورتیں پیدا ہوئی تھیں انھوں نے آج سے کئی سو برس پہلے ایک مشترک زبان کی داغ بیل ڈالی جو اب پروان چڑھ کر اردو کے نام سے یاد کی جاتی ہے

اس زبان کی پیدائش اور نشو و نما میں ملک کے کسی خاص طبقہ یا حصہ کو دخل نہیں تھا - اسی لئے اس میں ہندوستان کی مختلف زبانوں کے الفاظ کبھی پہلے اور کبھی نئے لباس میں آ آ کر داخل ہوئے اور باہم ایسے گھل مل گئے کہ اب یہ کہنا دشوار ہے کہ یہ اصل میں کیا تھے - اور انھوں نے موجودہ شکل کب اور کہاں اختیار کی

یہ نئی زبان اپنی گھلاوٹ اور سج دھج کی بدولت ملک کے ہر طبقہ میں مقبول ہوئی - اور رفتہ رفتہ شعر و شاعری کی حد سے آگے بڑھ کر اس نے نثر کے میدان پر بھی قبضہ کیا - اُردو کی اس ملک گیری میں ہندوستان کے ہر ایک گوشہ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر امداد کی - لیکن جو لگا تار محنت اور ان تھک کوشش سالہا سال سے "انجمن ترقی اُردو" نے اس زبان کی اشاعت میں کی ہے - وہ بے حد قابل قدر اور لائق تحسین و آفرین ہے - اس انجمن نے اپنے جلسوں سے - اپنے رسالوں سے - اپنے اشتہاروں سے اور اپنی مطبوعہ کتابوں سے ملک کی اس مشترک زبان کی خدمت کر کے تمام ہمدردان وطن پر ناقابل فراموشی احسان کیا ہے جس کا ہم سب کو شکرگزار ہونا چاہئے -

اس میں شبہ نہیں کہ اب ہندوستان میں ایک مشترک ادبی زبان پیدا ہو گئی ہے - جس میں آسانی اور خوبی کے ساتھ تحریر و تقریر کے ذریعہ ملک کا ہر فرد اظہار خیال کر سکتا ہے - اور یہ بھی مسلم ہے کہ اس زبان نے ادب سے گذر کر علوم و فنون کی محفل میں بھی رسائی حاصل کرنے کی مبارک کوشش شروع کر دی ہے لیکن ابھی تک اس علمی اُردو زبان نے مشترک علمی زبان ہونے کی سند حاصل نہیں کی - انجمن ترقی اردو کا اب یہ کام ہے کہ وہ ملک کے اہل علم میں ایسے رجحانات پیدا کرے کہ وہ ہندوستان کی مختلف زبانوں کے میل جول سے ایک وسیع علمی اُردو کی آبیاری کریں - تاکہ ملک کی یہ زبان مختلف علوم و فنون کے دقیق مسائل کے اظہار کے لئے آسانی سے ہی استعمال کی جائے اور ادبی زبان کی طرح یہ بھی ملک کی مشترک علمی زبان کہلانے کی بجا طور پر مستحق ہو۔

میں دیگر محبان وطن کی طرح انجمن ترقی اُردو کی مساعی کی دل سے قدر کرتا ہوں اور میری پرخلوص تمنا ہے کہ انجمن کا یہ اجلاس خاطر خواہ کامیاب ہو اور میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی مختلف قوموں کے لگائے ہوئے درخت اُردو کا سایہ سارے ملک کے علم و ادب پر چھا جائے تاکہ اس کے اندر ہندوستان کے تمام باشندے اپنی دماغی راحت کا سامان پاکر آسودہ زندگی بسر کریں -

اشتہاری ڈاکو گرفتار

معلوم ہوا ہے کہ ضلع کانپور کا مشہور ڈاکو کندھی سنگھ جس کیلئے پولیس نے ایکہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا - اچھلا پولیس اسٹیشن کے ایک ہیڈ کانسٹبل کے ذریعہ گرفتار کر لیا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس نے ہیڈ کانسٹبل سے اس کی سائیکل چھین لی کیونکہ ہیڈ کانسٹبل کے پاس سات سو روپیہ کی رقم تھی - اس لئے اس نے ذرا روپیہ بچانے کیلئے اپنی سائیکل اس کے حوالہ کر دی - اس کے بعد پولیس میں رپورٹ درج کرائی گئی اور ملزم کو گنے کے ایک کھیت سے گرفتار کر لیا گیا -

موضع متھیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں چار ڈاکوؤں اور ایک

سبد گل

آنکھ مچولی کے کھیل کا اگر دلچسپ تماشا دیکھنا ہو تو صوبہ سرحد تشریف لے جائیے جہاں آجکل حکومت اور کانگریس میں نہایت ہی دلچسپ آنکھ مچولی ہو رہی ہے۔

اس آنکھ مچولی میں جب کوئی کانگریسی لیڈر حکومت کے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے تو اسے جیل نہیں بھیجا جاتا، کیونکہ اگر جیل بھیجدیں تو آنکھ مچولی کا یہ تماشا ہی نہ ختم ہو جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ حکومت کے ارکان کانگریسیوں کو پکڑ رہے ہیں اور چھوڑ رہے ہیں۔ چھوڑ رہے ہیں اور پکڑ رہے ہیں غرضکہ صوبہ سرحد میں حکومت اور کانگریس کے درمیان نہایت دلچسپ انداز میں آنکھ مچولی ہو رہی ہے۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ اس قسم کی دلچسپ آنکھ مچولی صرف ہندوستان ہی تک محدود ہے۔ ہندوستان کے علاوہ ہسپانیہ میں بھی اس قسم کی آنکھ مچولی وہاں کی پولیس کو عورتوں کے ساتھ کھیلنی پڑ رہی ہے بلکہ اگر سچ پوچھا جائے تو ہسپانیہ کی آنکھ مچولی ہندوستان کی کانگریسی آنکھ مچولی سے بہت زیادہ دلچسپ ہے۔

قصہ یہ ہے کہ ہسپانیہ کی ان عورتوں نے جو مادر زاد برہنہ رہنا چاہتی ہیں، پولیس کا بری طرح ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہ مادر زاد عورتیں بالکل برہنہ ہو کر میڈرڈ کے بازاروں سے گزرتی ہیں اور نعرے لگاتی ہیں: "مادر زاد برہنہ رہنا ہمارا پیدائشی حق ہے"۔

جب ان مادر زاد برہنہ عورتوں کا حسین وجمیل جلوس میڈرڈ کے بازاروں سے گزرتا ہے تو وہ منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ خلقت دیوانہ وار اس تماشہ کو دیکھنے کے لئے ٹوٹی پڑتی ہے۔ اخباری نمائندے، اس جلوس کا فوٹو لینے کے لئے ادہر سے ادہر پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ادہر پولیس والے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور انکی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح اس جلوس کو روک دیا جائے تاکہ برہنگی اور بداخلاقی کے جراثیم ہسپانیہ کے دوسرے باشندوں پر حملہ نہ کر سکیں۔

وہ نظارہ قابل دید ہوتا ہے جب پولیس کے نوجوان برہنہ عورتوں کو گھیرے میں لینے کے بعد زبردستی انکو پکڑ پکڑ کر پولیس کی لاریوں میں بٹھاتے ہیں۔ ہر برہنہ عورت مچھلی کی طرح تڑپ تڑپ کر پولیس والے کے قابو سے نکل جانا چاہتی ہے مگر پولیس والے زبردستی انکو پکڑ پکڑ کر لاری میں ٹھونس ہی دیتے ہیں۔

پولیس اس برہنہ حسن کو لاریوں میں بھر کر پولیس اسٹیشن پر لاتی ہے۔ یہاں زبردستی انکو کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد انکو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور ہدایت کر دی جاتی ہے کہ وہ اس طرح منظر عام پر ننگی ہو کر نہ پھریں۔

پولیس اور مادر زاد برہنہ عورتوں میں یہ آنکھ مچولی کئی سال سے کھیلی جا رہی ہے اور اب تو یہ حالت ہے کہ اگر اس آنکھ مچولی کا تماشہ دیکھے ہوئے پبلک کو زیادہ مدت ہو جاتی ہے تو پبلک انتظار میں رہتی ہے کہ کب ننگیوں کا جلوس نکلے اور یہ دلچسپ تماشہ دیکھنے میں آئے۔ غرضکہ ہسپانیہ میں عورتوں اور پولیس کے درمیان جو آنکھ مچولی جاری ہے وہ دنیا کی تاریخ میں آپ ہی اپنی مثال ہے۔

کو ستیاگرہ نہ کیا جائے اس روز اتوار ہے۔

ادب لطیف

غریب یاتری

ہم غریب یاتری ہیں، ہم بیابانوں اور پہاڑی راستوں کو طے کرتے جاتے ہیں۔ ہم غریب ہیں لیکن ہمیں کوئی فکر نہیں۔ ہمارے پاس اس قصر کی کنجی ہے جو جنگل کے اس جانب ایک سنسان گاؤں میں بسا ہوا ہے۔

ہم غریب یاتری ہیں سرد ہوا اور برفباری نے ہمیں درماندہ کر دیا ہے۔ ہمارے قدم بھاری ہیں لیکن ہمارے دلوں میں اُمید کی کرن ہے شام کے دھندلے چاند کی روشنی میں ہم اس قصر تک پہنچ جائیں گے۔ جن کو فرشتوں نے منور کر رکھا ہے۔

ہم غریب یاتری ہیں، ہمارے دل میں اب سرفروشی کی عادت نہیں رہی۔ ہم ایک خاموش جگہ اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ کیا کوئی اس فقر حسن کی کنجی کو کام میں نہیں لائیگا! آہ! ہم تھرتھراتے ہیں۔ انجام آپہنچا۔ وقت ختم ہوا۔ اور ہم آزمائش سے لرز رہے ہیں۔ ہم غریب یاتری ہیں۔

ہم امیر یاتری ہیں۔ ہم خانقاہ کے نزدیک آپہنچے ہیں۔ ہماری تمنائیں بر آئیں گی اور اس کی ایک نگاہ ہمیں ابدی فردوس عطا کر دے گی۔

(ترجمہ از گبرئیلا بری ایو یو)

ص زیادہ خرچ کریں۔ اسی قدر زیادہ بڑھتا ہے آج بڑھیا کپڑا خریدا۔ کل اس سے بڑھیا کا شوق ہوگا۔ آج ایک آنہ خرچ کیا ہے تو کل چار آنے خرچ ہوں گے۔ پرسوں روپیہ خرچ ہوگا۔ فضول خرچی اسی طرح بڑھتی رہتی ہے۔ اس لئے ضروری چیزوں پر خرچ کرو۔

فرقہ دارانہ اخباروں کا سنسر

کراچی ۲۲ دسمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے جو یونیٹی پروپگنڈا بورڈ بنایا اس نے ایک ہندو اور ایک مسلمان کو سندہ کے دونوں فرقوں کے درمیان جھگڑے پھیلانے والے اخباروں کا سنسر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ سنسر روزانہ اخباروں کی چھان بین کر کے مسٹر جمشید نوشیرواں جی چیرمین بورڈ کے نوٹس میں لائیں گے۔ کرکوئی عبارت قابل اعتراض ہے وہ اس معاملہ کو ایڈیٹروں تک پہنچائیں گے یا حکومت سے مناسب کارروائی کرنے کو کہیں گے۔ حکومت نے بھی بورڈ کو اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس

لندن ۲۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ لوتھین مرحوم کی جگہ لارڈ ہیلی فیکس موجودہ وزیر خارجہ کو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں برطانی سفیر مقرر کیا گیا ہے اور موجودہ وزیر جنگ مسٹر ایڈن کو لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ وزیر خارجہ مقرر کیا گیا اور مسٹر ایڈن کی جگہ کپتان ڈیوڈ مارگیسن گورنمنٹ چیف وہپ کو وزیر جنگ مقرر کیا گیا ہے واشنگٹن میں لارڈ ہیلی فیکس کے تقرر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔

ستیاگرہ کا اتوار

ناگپور ۲۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے ستیہ گرہ کو ملتوی کرنے کی معیاد میں ایک روز کی اور توسیع کر دی ہے اور تمام جگہ ہدایات بھیجدی گئی ہے کہ ۵ جنوری

عالم نسواں

کیا شادی سے پہلے عشق ضروری ہے

مغرب کی اندھی تقلید میں ہندوستان کے نوجوانوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ "وہ شادی بیکار ہے جو عشق کے بغیر کی جائے"۔ مغرب زدہ ہندوستانی نوجوانوں کا یہ خیال کس حد تک درست ہے اس کا اندازہ ایک مغربی خاتون کے مندرجہ ذیل مضمون سے ہو سکتا ہے۔

"وہ شادی قطعی بیکار ہے جو عشق کے بغیر کی جائے۔ شادی سے قبل محبت ہونا لازمی چیز ہے اس کے بغیر زوجین کی زندگی نہ کامیاب ہو سکتی ہے اور نہ پرسکون"۔ یہ ہیں وہ خیالات جو نوجوانوں طبقہ کے دماغوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ لیکن ان خیالات کو زندگی کے تجربات سے دور کا بھی تعلق نہیں جن لوگوں کو زندگی کا تجربہ ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شادی سے قبل محبت اور عشق بازی ازدواجی زندگی کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن چیز ہے۔

ایک دو نہیں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے عشق کے نشہ میں مدہوش ہو کر شادیاں کر لیں لیکن یہ شادیاں خوشگوار نہ ثابت ہو سکیں۔ ایسی شادیاں تو چند روز تو بے حد پرکیف معلوم ہوتی ہیں لیکن جوں جوں شادی کو زمانہ گذرتا جاتا ہے عشق بھی ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا عشق عشق نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک جذبات کا طوفان ہوتا ہے جسمیں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بہنے لگتے ہیں۔ اس جذبات کے طوفان ہی کے زیر اثر یہ شادیاں بھی کر لیتے ہیں لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ جوں جوں جذبات میں سکون پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہ خیالی عشق بھی معدوم ہونے لگتا ہے۔ اور آخر میں ان شادیوں کا نتیجہ نہایت ہی خراب ہوتا ہے۔

طلاق کے مقدمات کا اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ زیادہ تر وہی نوجوان مرد اور عورتیں طلاق کی درخواستیں دیتے ہیں جنہوں نے ابتدا میں والہانہ محبت کی تھی۔ اگر فی الحقیقت یہ ایک دوسرے کے عاشق تھے تو طلاق کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ جس چیز کو یہ ابتدا میں محبت سمجھ رہے تھے وہ ایک لغزیت ہو کر تھا۔

میرا تو یہاں تک خیال ہے کہ صرف وہی شادیاں کامیاب ہوتی ہیں جو بغیر عشق کے کی جبا رتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شادی کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ عشق بازی کے جذبہ کو تسکین دی جائے۔ بلکہ شادی کا حقیقی منشا یہ ہے کہ دو انسان ملکر معاشرتی گاڑی کو آگے بڑھائیں اور دنیا میں تندرست نسلوں کا اضافہ کریں۔

شادی میرے نزدیک عشق نہیں ہے بلکہ ایک کاروباری معاہدہ ہے جو ایک عورت اور مرد میں ہوتا ہے۔ یہ دونوں ملکر زندگی کے کاروبار کو کامیاب بنانے کا وعدہ کرتے ہیں اور یہ دونوں اپنے مقصد میں اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب دونوں اپنے فرائض کو اچھی طرح سمجھیں اور پورے سکون قلب کے ساتھ زندگی کو کامیاب بنانے کی تدابیر پر غور کریں۔

میاں بیوی کا رشتہ عشق بازوں کے رشتہ کی طرح خیالی یا جذباتی نہیں ہے بلکہ ایک دوامی رشتہ ہے اور یہ رشتہ اتنا ہی زیادہ مضبوط ہوتا ہے جتنے کہ میاں بیوی سمجھدار اور ہوشیار ہوں گر میاں بیویوں میں سے ایک بھی جذباتی انسان ہے تو یہ رشتہ زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

بچوں کی دنیا

کفایت شعاری اور دور اندیشی

جب مکان بنواتے ہیں تو سوچ لیتے ہیں کہ بارش کا پانی چھت سے کدھر بہے گا۔ ادھر نالہ بنواتے ہیں۔ زمیندار بارش سے پہلے ہی بندہ باندھ دیتے ہیں تاکہ بارش کا پانی بہ نہ جائے اور جمع ہو کر کھیتوں کو فائدہ دے سکے۔ جب ریل گاڑی چلتی ہے تو انجن چلانے والا کنارے کنارے سگنل کو دیکھتا جاتا ہے تاکہ معلوم کرے کہ کوئی رکاوٹ تو نہیں ہے۔ اس طرح بہت سے حادثے نہیں ہوتے۔ پہلے سے پیشبندی کر لینا ہی دور اندیشی ہے اور جگہ جگہ پر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

زندگی میں بہت سی مصیبتیں آتی ہیں۔ گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔ سارا ال اسباب برباد ہو جاتا ہے، بیماری آتی ہے آدمی کما نہیں سکتا۔ آندھی آتی ہے۔ ٹڈیاں آجاتی ہیں اور زمینداروں کے کھیت برباد ہو جاتے ہیں۔ بڑھاپا آتا ہے اور آدمی کمانے کے ناقابل ہو جاتا ہے تجارت میں گھاٹا چلا جاتا ہے اور دیوالہ نکالنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے موجودہ اسباب پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ ان مصیبتوں کے آنے کی صورت میں ہمیں تکلیف نہ ہو۔ جب سمندر میں جہاز چلتا ہے تو اس خیال سے کہ جہاز کو کہیں راستہ میں زیادہ دن نہ لگ جائیں، آندھی آجائے۔ طوفان آجائے، کپتان ضرورت سے زیادہ سامان جہاز میں رکھ لیتا ہے۔

پانی۔ کھانا۔ کوئلہ۔ رسے۔ بادبان وغیرہ اس طرح آیندہ کی فکر کرنا دور اندیشی ہے ہمیں چاہئے کہ آیندہ کی مصیبت کا خیال کر کے موجودہ اشیاء۔ دولت کپڑے غلہ وغیرہ میں سے کچھ بچا کر رکھیں تاکہ آیندہ زندگی میں کام آئیں۔ اگر بچے اپنے کپڑوں کو احتیاط سے برتیں۔ بے پروائی سے انھیں میلا نہ کریں۔ کپڑے سادہ پہنیں۔ قیمتی کپڑوں پر زیادہ خرچ نہ کریں صحت کے قاعدوں پر عمل کریں۔ تاکہ بیمار نہ ہوں اور بے فائدہ دوا پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

بچے بہت سے پیسے ماں باپ سے لیتے ہیں اور انکو چاٹ اور ملائی کی برف پر خرچ کر دیتے ہیں ایسی چیزیں نہ کھانی چاہئیں۔ اگر ایک ایک پیسہ بھی بچائیں تو بہت کچھ بچا سکتے ہیں۔ کھانے کی چیزوں میں فضول خرچی نہ کریں کھاتے وقت کوئی چیز ضایع نہ کریں۔ اس طرح صفائی کی بھی عادت پڑتی ہے۔ اور بچت بھی ہوتی رہتی ہے۔

اگر بچے اپنا کام وقت پر ختم کر لیں اور وقت ضایع نہ کریں۔ جس قدر زیادہ بڑھنے کی مشق ہوگی ہم اسکول میں زیادہ چل سکیں گے حساب کے قاعدوں کی جسقدر زیادہ مشق ہوگی اسی قدر جلدی ہم سوال حل کر لیا کریں گے۔ جسقدر زیادہ پھیلاوٹ کے گروں کی زیادہ مشق ہوگی اسی قدر آسانی سے ہم سوال نکال سکینگے ہمیں کئی وجوہات کے باعث کفایت شعار ہونا چاہیئے۔

(۱) جس قدر ہم خرچ کر دینگے وہ واپس نہیں آسکتا۔ بے وقوفی سے ضایع کی ہوئی رقم واپس نہیں آسکتی۔ جسقدر کپڑے غذا وغیرہ ہم ضایع کر دیتے ہیں۔ وہ واپس نہیں آسکتے۔

ایک ایک بوند بارش سے تالاب بھرتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی بچت آدمی کو مالدار بنا دیتی ہے۔ چٹکی چٹکی سے آٹے کا گھڑا بھر جاتا ہے۔ ایک ایک دانہ مل کر غلہ کا ڈھیر بن جاتا ہے (۳) جس طرح آگ پر تیل ڈالنے سے آگ اور بھڑک جاتی ہے۔ اسی طرح ہم جسقدر ص

پردۂ فلم

ہندوستانی ٹاکی اور موسیقی

(ایک ہرسینا کے قلم سے)

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بولنے والی فلم کی کامیابی جن عناصر پر موقوف ہے۔ ان میں موسیقی کا بھی ایک بہت بڑا حصہ ہے مغربی ٹاکی فلموں میں بھی موقع کی مناسبت سے گانے شامل کئے جاتے ہیں لیکن ہندوستانی ٹاکی فلموں کی طرح نہیں۔ جن میں اکثر گانوں کو واقعات اور موقع سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ناطق فلموں کے سلسلہ میں موسیقی کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو پس پردہ "موسیقی یعنی" اور دوسری وہ گیت یا اشعار جو اداکاروں کی زبانی گائے جاتے ہیں۔ ناظرین کے دل و دماغ پر سب سے زیادہ اثر کرنے والی "پس پردہ" موسیقی ہوتی ہے جس سے ذریعہ خوشی غم۔ خوف۔ خطرہ۔ یا ہیبت کا احساس ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ پس پردہ موسیقی سین کے حالات و واقعات کے عین مطابق ہو۔ اگر کسی سین میں مسرت۔ ہنسی۔ اور قہقہہ ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ کوئی غم انگیز موسیقی کا میل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کسی دردناک یا غمگین منظر کے لئے مسرت آمیز موسیقی بالکل بے جوڑ ہوگی۔ لیکن اکثر ہندوستانی فلموں کی پس پردہ موسیقی اس حقیقت بالکل برعکس، نہایت درجہ مضحکہ خیز اور صحیح جذبات والوں کے لئے بڑی حد تک ڈرا دینی ہوتی ہے۔

کیونکہ پردہ پر ظہور میں آنے والے واقعات سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے علاوہ گانے اور وہ غزلیں جو ننگ شاعری کہی جا سکتی ہیں نہایت بے محل ٹھونس دی جاتی ہیں۔ جن کا اثر تعلیم یافتہ اور روشن خیال ناظرین پر بہت برا ہوتا ہے۔ مثلاً مدن تھیٹر کے فلم "لیلے مجنوں" میں لیلیٰ مرنے سے پہلے جانکنی کے وقت ایک گیت گاتی ہے۔ یہ کس قدر غیر فطری جدت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موت کے فرشتہ نے روح نکال لینے سے پہلے اسے گانے کی فرصت دے دی تھی مجنوں کا بھی یہی حال ہے کہ ہر جگہ گاتا پھرتا ہے یہاں تک کہ مرنے کے وقت بھی اس کے منہ سے گانے کی صدائیں نکلتی رہتی ہیں۔

ہندوستانی ٹاکیوں کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ اس کے ڈائرکٹر غالباً گانا بھی ہیرو اور ہیروئنوں کے مزعومہ فرائض میں داخل سمجھتے ہیں اور ان بے چاروں کو گانے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ جن کی موسیقی کسی گدھے کے رینکنے یا بھیڑئیے کے ممیانے سے کسی حالت میں بہتر نہیں ہوتی یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ ہر اہم کردار کو زبردستی گویا بنایا جائے۔ گانا تو صرف انہیں ایکٹروں کو چاہئے جو اس فن سے واقف ہوں اور دلکش آواز رکھتے ہوں۔ ہیرو ہیروئن یا دیگر اہم کرداروں کو تو اپنا کمال ایکٹنگ، گفتگو اور صحیح جذبات کے صحیح جذبات کے ذریعہ دکھلانا چاہئے فلم سوجتا اس وقت ایکٹنگ کے اعتبار سے پردۂ فلم کی ملکہ سمجھی جانے کی مستحق ہے مگر اس پر سب سے بڑا ظلم اسوقت کیا گیا جب "سوبھاگیہ سندری" میں اسکو بھی گانے پر مجبور کیا گیا۔ مشہور فلم "پورن بھگت" میں پورن نے بہترین کام کیا ہے۔ لیکن کہیں پر کوئی گیت نہیں گایا ہے۔ اس معنی میں یہ ایک کامیاب فلم ہے۔ فلم کمپنیوں کو چاہئے کہ اپنے ڈائرکٹروں کو اس ضروری اصلاح کی طرف رجوع کریں۔

لندن ۲۳ دسمبر۔ سائیگان ریڈیو کا بیان ہے کہ ڈمی ویگال خفیہ طور پر سوموار کو آپریشن کے لئے ڈولمن نرسنگ ہوم میں داخل ہوئے۔ انکی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ کل رات انہوں نے بے چینی سے گزاری۔

اقوالِ زرین

مولانا ابوالکلام آزاد کے اقوال

مکین سے پہلے چاہیئے کہ مکان کی فکر کرو۔

محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت اور خود فروشانہ بندگی ہے۔

حق اور راستبازی وہ قوت ہے کہ اگر چاہے تو وہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دے اور سمندر کی موجوں پر اپنا تخت بچھا دے۔

دنیا کے واقعات اور حوادث طوفان کی طرح اٹھتے ہیں اور سیلاب کی طرح آتے ہیں، اور انسان کا کمزور ارادہ ہمیشہ اسکی سطح پر حباب کی طرح بہتا رہا ہے۔

ہندوستان کو آزاد ہونا ہے اور آزاد ہو کر رہے گا۔

علم حق ایک نور الٰہی ہے جو اغراض نفسانی کی تاریکی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔

حق کی خاطر دوست ہو اور حق کی خاطر دشمن ہو

حریم محبت کا دروازہ ہمیشہ سے بے حجاب ہے۔

موجِ تبسم

شوہر:۔ بیوی مجھے افسوس ہے کہ تم کو اچھے شوہر کی قدر نہیں۔

بیوی:۔ یہ تم نے کیسے کہا؟ اگر مجھے اچھا شوہر ملتا تو میں اس کی ضرور قدر کرتی۔

مالک:۔ (نومشق ڈرائیور سے) تم اس قدر آہستہ موٹر کیوں چلاتے ہو؟

ڈرائیور:۔ حضور موٹر تیز چلانے سے پٹرول اچھل کر سڑک پر بہہ جاتا ہے۔ اس لئے آہستہ موٹر چلاتا ہوں کہ آپکا نقصان نہ ہو۔

ڈاکٹر:۔ (بدپرہیز مریض سے) تمہاری اس نامعقولیت کا میرے پاس کوئی علاج نہیں کہ تم خوب بدپرہیزی کئے جاؤ۔

مریض:۔ ڈاکٹر صاحب! لیکن میں تو کھانسی کا علاج کرانے آپکے پاس آیا ہوں۔ نامعقولیت کا نہیں۔

ایک دوست:۔ دوست تمہاری گھریلو زندگی بہت خوشگوار ہے:۔

دوسرا:۔ ہاں میں نے اپنی دلپسند محبوبہ سے شادی کی۔ وہ روز اول کی طرح ابتک خوبصورت ہے اسکے ہاتھ ہمیشہ سفید و صاف رہتے ہیں۔

پہلا دوست:۔ تو تمہیں فکر کی بات کیا ہے،

دوسرا:۔ میں بازار کی روٹی کھاتے کھاتے تنگ آچکا ہوں

دلچسپ معلومات

نہ ڈوبنے والا سمندر

ڈیڈسی یعنی مردار سطح سمندر سے سینکڑوں فٹ نیچے ہے بحر روم کی سطح مقابلے میں اس کی سطح ۱۲۹۲ فٹ پست ہے، بحر مردار فلسطین میں نمکین پانی کی ایک جھیل ہے اور اس کا پانی نہایت کھاری ہوتا ہے، عام طور پر سمندروں کے پانی میں صرف ۳½ فیصدی نمک ہوتا ہے لیکن بحر مردار میں ۲۴ فیصدی نمک ہے۔

سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ چونکہ یہ سطح سمندر سے بہت پست ہے اس لئے اگر آپ اس میں ڈوبنے کی کوشش بھی کریں تو کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یوپی پراونشل مسلم لیگ

الٰہ آباد ۲۴ دسمبر۔ یوپی پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کا اجلاس آج سہ پہر کو نواب محمد اسمٰعیل خاں ممبر یوپی اسمبلی کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں بیگم محمد علی صاحبہ چودھری خلیق الزماں ممبر یوپی اسمبلی نوابزادہ لیاقت علی خاں سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ بیگم اعزاز رسول، بیگم حبیب اللہ۔ ممبر یوپی اسمبلی اور بیگم وسیم نے شرکت فرمائی مسٹر ظہور احمد ممبر یوپی اسمبلی نے بحیثیت چیرمین استقبالیہ کمیٹی ڈیلیگیٹوں کا استقبال کیا

افسانہ

رہروانِ جادۂ الفت

از کیکا بھائی کمال راج سندر کانونی

تمدن اور معاشرت کی پابندیوں نے محبت کی دنیا کو کس طرح برباد کر رکھا ہے۔ اس کا اندازہ کیکا بھائی کے مندرجہ ذیل محبت میں ڈوبے ہوئے افسانہ سے ہو سکتا ہے۔

کملا ایک حسین تیتری کے مانند تھی جو آزادی سے چمنستان ہستی میں پرواز کر رہی تھی۔ اس کا خوبصورت چہرہ ماہ حیا رو سیم کو بھی شرماتا تھا۔ اُس کا باپ ایک دولتمند شخص تھا۔ کملا اکلوتی لڑکی ہونے کی وجہ سے بہت ناز و نعم میں پرورش یافتہ تھی، موہن اور کملا بچپن سے ساتھ کھیلتے تھے۔ موہن کے والدین غریب تھے، ان کی ناج کی ایک چھوٹی سی دوکان تھی۔ کملا کے والد کو معلوم نہیں کیوں اُسے ذاتی دشمنی تھی اور وہ اسی وجہ سے کملا کو موہن کے ساتھ کھیلنے سے بھی روکتے تھے لیکن کملا کو موہن کے سوا کسی کے ساتھ کھیلنے میں لطف نہ آتا تھا۔ کملا اپنی زندگی کی سترہ بہاریں دیکھ چکی تھی اور موہن اس وقت زندگی کی انیسویں منزل میں تھا۔ موہن نہایت شریف اور ذہین لڑکا تھا۔ محلہ بھر کے لڑکوں میں وہ سب سے زیادہ خوشرو اور مضبوط سمجھا جاتا تھا۔

اب عنفوان شباب کا وقت تھا۔ وہ وقت جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ سرمستی شباب پر جوش امنگ اور جوانی کی ترنگ میں بوقلموں نظر آتا ہے۔ ہر گل گل سبد، ہر شجر طوبیٰ صفت۔ نغمۂ بلبل۔ نکہت گل۔ آبشار کی سہانی آواز طوفانی دریاؤں کا جزو و خوشنوا ترانہ بن کر گوش گداز ہوتا ہے اگرچہ موہن کی نگاہیں کملا کے لئے ابھی ایسی نہ رہی تھیں جیسی بچپن میں تھیں اور جن کی جھک بجائے سطحی ہونے کے زیادہ عمیق ہو چکی تھی۔ محبت کتنی ہی عجیب کیوں نہ ہو اور شاعر و نثار اس کی کتنی ہی قسمیں کیوں نہ کردیں لیکن جس جذبہ کے ماتحت یہ بیماری شروع ہوتی ہے۔ وہ اتنا عام ہے کہ ضرورت شرح نہیں۔ تنہائی کا خیال حسن کی کشش موسم کا اثر، پر کیف ہوائیں اور خدا جانے کیا کیا عنصر ہیں جن سے محبت کا تعلق ظاہر کیا جاتا ہے لیکن میں تو صرف یہ سمجھ سکا کہ شباب و جوانی کے جذبات جو اندھے اور شاید بہرے بھی ہوتے ہیں۔ اپنی کسی کمی کو پورے کرنا چاہتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ عورت یا مرد جب کسی ایک سے ملتفت ہو کر اپنی محبت کا جواب نہیں دیتے تو کسی اور کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جام پر جام چڑھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ انکی پیاس بجھ جاتی ہے۔ اور جذبات مطمئن لیکن بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی نے محبت کی اور تا دم مرگ اس پر قائم رہا، اس سے بے نیاز ہو کر کہ کوئی اس کی محبت کا جواب دے۔

موہن کی نگاہیں محبت سے مخمور ہوتی گئیں اور کملا نے ایک فاتحانہ تبسم کے ساتھ ان نگاہوں کو قبول کر لیا۔ اور وہ کملا کو بھی بھلی کیوں نہ معلوم ہوتیں۔ ایک نوجوان لڑکی کی سب سے پہلے یہ تمنا ہوتی ہے کہ کوئی اس سے محبت کرلے۔ موہن پر بھی یہ ظاہر کردیا گیا کہ اس کی محبت کامیاب ہے۔ یہ دونوں تشنگان محبت چھپ چھپ کر ملاقات کرتے ایک دوسرے کے دلوں کو تسکین دیتے۔

ایکدن کملا ایک جھیل کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے عجیب کیف پیدا کر رہے تھے۔ پانی کے حسین قطرے اپنی مترنم رنگینیوں کے ساتھ جھک جھک کر اس کے پیارے پیارے سیمیں قدموں کے آگے سجدہ ریز ہو رہے تھے نسیم صبح کے سنسناتے ہوئے جھونکے اس کی آبی ساری میں ہلکی ہلکی لہریں پیدا کر رہے تھے۔ خوبصورت پیودل اس کی نسائی شیشہ میں ڈھلی ہوئی شراب سے مخمور ہو کر دیوانہ وار جھوم رہے تھے۔ نازنین دوشیزہ کا مستانہ شباب اس کے سفید ملائم جسم سے چھلکا پڑتا ہے۔ اس کے تبسم ریز لبوں پر متکلم مسرتیں کھیل رہی تھیں، میخانہ بردوش سینے سے معصوم جوانی کے بیتاب جذبات اُمنڈ رہے تھے۔

آسمانی ستارے اس نورانی حسن کو دیکھ کر ماند پڑ گئے تھے، بسنت کی دلفریب صبح اپنی تمام ولولہ انگیزیوں کے ساتھ معراج کمال پر تھیں۔ افق مشرق کے سنہرے پردوں سے زرد زرد روشنی چھن رہی تھی کملا کسی خیال میں محو بیٹھی تھی۔ موہن اُسے آتا ہوا نظر آیا۔ کملا موہن کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئی کیونکہ مہینوں کے بعد آج انھیں تنہائی میں بات چیت کرنے کا موقع ملا تھا۔ کملا جس جگہ بیٹھی تھی، اس کے سامنے ہی کچھ دور آم کے بہت سے درخت تھے۔ یہ دونوں وہاں ہو لئے۔ کچھ دیر تک تو یہ دونوں ریاض محبت کے پاکیزہ پھول روحانی فضا کو اسی طرح معطر کرتے رہے۔ اُمنگوں سے بھری ہوئی نگاہیں بارہا ایک دوسرے کی طرف اٹھیں گر شفاف چہروں سے پھسل کر نیچے گر پڑیں، آخر جذبات مچل اٹھے۔ ذوق تکلم کے لبریز پیمانے چھلک اٹھے، کملا اپنی نظروں کے خوبصورت جھکاؤ میں بیباک شرارتیں سمیٹتی ہوئی بولی:۔

موہن ہماری معصوم طبیعتوں کا پیارا ملاپ اسوقت ہوا جب کہ ہمارے ننھے دل ابھی پریم کی امرت بھری کسک سے بے نیاز تھے، بچپن سے اس دن تک ہم دونوں آغوش محبت میں ایک ساتھ کھیلتے ہیں لیکن کیا پیارے موہن ہم اپنی جیون کی آنے والی بہاریں اسی طرح مل کر نہیں کاٹ سکتے؟"

"پیاری کملا! یہی سوال میری خوفناک راتوں کے سناٹے میں اکثر مجھے تڑپایا کرتا ہے، ہاں تمہارے پتا اگر بجلی نہ گرائیں تو یہ آشیان محبت جس کا ایک ایک تنکا ہم نے محنت و مشقت سے جمع کیا ہے، اب بھی نذر آتش ہونے سے بچ سکتا ہے ورنہ۔۔۔۔"

"موہن پتا جی یہ نہیں قبول کریں گے کہ انکی ناز و نعم میں پلی ہوئی اکلوتی بیٹی ایک مفلس لڑکے سے بیاہی جائے لیکن آہ انھیں کیا معلوم کہ حقیقی شادی کیا ہے؟ دونوں کا آپس میں ملنا ہی حقیقی شادی ہے لیکن پیارے موہن مجھے بھول نہ جانا"۔

"کملا! جان سے زیادہ عزیز کملا! جس طرح پھول کی پتی پر لرزتے ہوئے اوس کے قطرے میں آفتاب کا زریں عکس اُس وقت جھلکتا رہتا ہے جب تک کہ وہ خشک نہ ہو جائے، اسی طرح میرے جسم کے ذرے ذرے میں سمائی ہوئی تمہاری حسین یاد اس وقت تک نہیں مٹ سکتی جب تک کہ میں خود اس صفحۂ ہستی سے نہ مٹ جاؤں۔ پیاری کملا اگرچہ میں رات کو آنکھیں بند کئے بستر پر بے خبر پڑا رہتا ہوں لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم اپنی ساری معصومیت بھولا پن اور زیر لبی تبسم کے ساتھ ہر دم میرے بزم خیال کی نورانی شمع بنی رہتی ہو۔ غیر مناسب نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ میری دنیائے جنت کو ایک ایسے انوکھے نرالے فرشتہ کی دید کا فخر حاصل ہے۔ جس کے وجود کا وہم و گمان انسانی آنکھ کو ابتدائے آفرینش سے آجتک کبھی نہیں ہوا۔

ابھی یہ راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک جھیل پر کچھ آہٹ معلوم ہوئی اور ساتھ ہی لوگوں کے بولنے کی آواز آئی، یکلخت راز و نیاز کی بے تکلف جھلکیاں بند ہو گئیں۔ ساز محبت کے بیباک نغموں کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ شگفتہ دلوں ص

ص کی پرکیف دھڑکن رک گئی، ترنم آفریں لمحوں کی شعریت افسردہ ہو کر رہ گئی۔

کملا اور موہن خدا حافظ کہتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے، عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے، موہن اور کملا کی لاکھ حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر بھی انکا راز کچھ نہ کچھ کملا کے والدین پر آشکارا ہو گیا، اور آخر وہ منحوس دن بھی آپہنچا جب کملا کے والد نے اُسے باہر جانے سے روکنا شروع کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ پابندی تشنگان محبت کے لئے کسقدر منافی ہو سکتی تھی۔ موجودہ سائنس کے ماتحت آفتاب کی ضوفشاں کرنوں اور ماہتاب کے پرضیا نور کو کسی ظرف کے اندر مقید کر کے رکھا جاتا ہے لیکن آتش الفت کو مقید کرنا صرف دشوار گذار ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ممکن ہے خاندانی عزت کا خیال رسوائی کا خوف انکو اپنی آہنی زنجیروں میں جکڑ لیتا۔ اور ان کی زبان پر قفل لگا دیتا۔ مگر شعلۂ محبت کی حدت کو کسی طرح سرد نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس پابندی نے محبت کی آگ کو اور بھڑکا دیا کملا کے والد شادی کی تیاریاں کرنے لگے اور جلد سے جلد کسی دولتمند بر کی تلاش ہونے لگی آخر انکی مسلسل کوششوں سے انھیں ایک دولتمند لڑکا مل ہی گیا۔ جس کی عمر قریب ۴۰ سال کی تھی اس کے والد ایک بہت بڑے زمیندار تھے، بہت جلد کملا کی نسبت اُس سے قرار پاگئی۔ اور اس طرح کملا کے والد نے اپنی ناز و نعم سے پلی ہوئی لڑکی کو دولت کے ہاتھوں بیچ دیا۔

(۲)

دن کے ہنگامے ختم ہو چکے تھے، عروس شام اپنی پر شباب رعنائیوں کے ساتھ بستر لاجوردی پر مست ناز تھی۔ خاموشی نہایت ہلکے ہلکے سروں میں سکون کے گیت گا کر کائنات کی آبادیوں پر محویت برسا رہی تھی۔ پانی کی تھکی ہوئی موجیں روانی کے جھولوں میں جھولتی ہوئی سو گئی تھیں، گلشن آفاق پر عالم غنچگی طاری تھا چاند دریائے نور کی سیمابی لہروں میں ہچکولے لیتا ہوا مستانہ وار بہہ رہا تھا۔ اس کی سیمیں شعاعیں زمین کی وسعتوں میں پھیل رہی تھیں خوشگوار ہوا کے شیریں جھونکے خستگان خواب کو تھپک

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ایک)

برادہ کئے ہوئے ناریل کا شکریہ!

شاید آپ نے اسے ممکن خیال نہیں کیا۔ لیکن اب آپ اپنی پیٹھ کو تکلیف دینے اور ہاتھوں کو کٹنے سے بچا کر نہایت لذیذ کھانے اور مٹھائیاں وغیرہ تیار کر سکتے ہیں۔ برادہ کیا ہوا ناریل آپ کے خاص فائدے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ آپ کا وقت گھسنے کی محنت اور تمام دوسری زحمتوں سے بچاتا ہے۔ اس میں سے ذرا سا بھی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور یہ ہر وقت استعمال کے لئے تیار رہتا ہے۔

کھانا پرلطف طور پر تیار کرنے کے لئے برادہ کئے ہوئے ناریل سے مدد لیجئے۔

برادہ کیا ہوا ناریل سب کے لئے مفید ہے

مزید قوت بخش......

کیونکہ یہ ناریل درخت پر پک لینے دیا جاتا ہے اور پھر ۳۰ دن تک زمین پر خوب خشک ہونے کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ اسے گھسنے سے پہلے اس کا مغز تمام زائد عرق لینے وٹامن کو جذب کر لیتا ہے

زحمت سے بچا لیتا ہے۔

گھسنے کی مشین پر گھنٹوں جھکے رہنے کی ضرورت نہیں۔ انگلیوں کے کٹنے کا بھی کوئی خدشہ نہیں۔ کیونکہ برادہ کیا ہوا ناریل آپکے پاس گھسا گھسایا اور فوری استعمال کے لئے تیار پہونچتا ہے۔

قیمت کوئی زیادہ نہیں۔

برادہ کئے ہوئے ناریل کے ہر پاؤنڈ میں ہم پورے پکے اور خشک کئے ہوئے ناریل ہوتے ہیں اسمیں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ دوسرے معمولی ناریلوں کے مقابلے میں یہ ناریل غیر معمولی بچت کا باعث ہوتا ہے۔

برادہ کیا ہوا ناریل

بمبئی و ہندوستان میں دیگر تھوک بیوپاریوں اور ذخیرہ رکھنے والوں کے پتے یا مکمل تفصیل و نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے:۔

دی سیلون ٹریڈ کمشنر فار انڈیا

سیلون ہاؤس۔ ہارن بائی روڈ بمبئی۔

برطانی پارلیمنٹ کے ممبروں کا خط اہل ہند کے نام

(*)

لندن ۲۴ دسمبر۔ برطانی پارلیمنٹ سے ہندوستان کے کچھ دوستوں نے اہل ہند کے نام ایک خط بھیجا ہے اس خط پر حسب ذیل اصحاب کے دستخط ہیں۔

آنریبل سر اڈورڈ گرگ سر اسٹیلے ریڈ رائٹ آنریبل سر فریڈرک سائکس اور سر جان وڈلا ملے (کنسرویٹو) رائٹ آنریبل ایچ پی لیز سمتھ اور مسٹر ایف ڈبلیو پتھ وک لارنس (لیبر) سر جارج شستر (نیشنل) مسٹر کے گریہم وائٹ (لبرل) اور مسٹر ورنن پارٹلٹ (انڈیپنڈنٹ)

خط اس طرح پر ہے۔

۲۳ دسمبر۔ ہم لوگ جو برطانی پارلیمنٹ میں مختلف پارٹیوں کے نمائندے ہیں اہل ہند کو ایک پیغام بھیجنا چاہتے ہیں ہم نے بڑی تشویش کے ساتھ ہندوستان کے ان واقعات کا مطالعہ کیا ہے جو گذشتہ چند مہینوں میں گذرے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے جمود پیدا ہوا ہے ہمیں خلوص کے ساتھ یقین ہے کہ یہ حالت زیادہ تر باہمی غلط فہمی کا نتیجہ ہے ہم برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایسی غلط فہمی کو خاص طور پر قابل افسوس سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک دونوں ملکوں کے وسیع اصولوں میں یکسانی ہے۔ اور جن مسئلوں پر ہمارا اختلاف ہے وہ ہرگز بنیادی نہیں ہیں۔

ان حالات میں یہ ٹریجڈی ہوگی کہ اگر دنیا کی تاریخ کے اس نازک مرحلہ پر جبکہ آزادی کی زندگی فنا کے خطرہ میں ہے آزادی کے مقصد کے لئے ہندوستانی اور برطانی عوام کے درمیان پورا تعاون نہ ہو دونوں جانب عوام کی عقل عامہ کو دیکھنا چاہئے کہ یہ ٹریجڈی نہ ہونے پائے خارجی معاملوں پر غلط فہمیاں نہ پھیلائی جائیں اور بنیادی معاملوں پر صاف صاف سمجھوتہ کرلیا جائے ایک بہتر مصالحت کے لئے ہم اپنا پارٹ ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے ہم صاف الفاظ میں برطانی رویہ کا وہ پہلو بیان کرتے ہیں جو ہمیں بنیادی معلوم ہوتا ہے۔

(۱) برطانی عوام کا ناقابل تردید تہیہ ہے کہ ہندوستان کو پوری سیاسی آزادی دی جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ جن ہندوستانی لیڈروں نے حال میں انگلستان کا دورہ نہیں کیا ہے انھیں شاید اس کا پورا اندازہ نہیں ہے کہ اس ملک میں یہ خواہش کتنی بڑھی ہوئی ہے کہ ہندوستان کو بھی دوسری نوآبادیوں کا درجہ حاصل ہو کامن ویلتھ کا تمام تخیل متقاضی ہے کہ ہندوستان آزاد ہو ہم نہایت خلوص سے کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک میں تمام پارٹیوں کو دلی اطمینان ہوگا اگر ہندوستان اپنی تسلی کے مطابق پوری طرح خود مختار ہونے کے ذریعہ حاصل کرلے۔ اگر ہندوستان میں یہ تنازعہ ہے کہ منزل مقصود درجہ نوآبادیات ہونا چاہئے یا آزادی مکمل تو ہمارے نزدیک یہ مفت کا تنازعہ ہے۔ بہرحال ہم ہندوستان سے یہ کہیں گے کہ پہلے درجہ نوآبادیات کی حیثیت سے اپنی پوری نشو ونما کرو اس وقت رسمی طور پر باضابطہ کے طور پر آزادی کامل کا سوال اٹھانے کا موقع ہوگا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تب آپ یہ سوال نہ اٹھائیں گے کیونکہ عملاً آپ یہ معلوم کریں گے کہ نہ صرف آپ کی آزادی محفوظ ہے بلکہ اس کے عمل میں لانے کے موقعے بھی زیادہ ہیں اور آپ اپنی خوشی سے ہی برطانی کامن ویلتھ کے ممبر رہیں گے۔ یہ بات تو ہم پہلے بھی کہہ سکتے تھے لیکن آج ہم یہ بات ڈبل زور سے کہہ رہے ہیں کیونکہ اسوقت انسانی آزادی کا تحفظ آزادی پسند قوموں کے اتحاد میں ہے۔

۲۔ برطانی یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان اپنا آئین آپ بنائے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی مسئلہ کا حل محض برطانیہ کی ہی معقولیت پر منحصر نہیں ہے خود ہندوستان میں اس کے لئے بہت گہری اور بار آور کوششوں کی ضرورت ہے وجہ کچھ بھی ہو لیکن ۱۹۳۵ء کا ایکٹ ہندوستان کے لئے قابل قبول نہیں معلوم ہوتا۔ برطانی حکومت نے اس حقیقت کو صاف صاف مان لیا ہے۔ اسی لئے وہ اس بات پر رضامند ہے کہ تمام آئینی مسئلہ کو از سر نو کھولا جائے اس کا یہی قصور ہے کہ ایکٹ کی جگہ ہندوستان جو آئین بنائے گا اس کا مسودہ تیار کرنا خود ہندوستان کا کام ہوگا۔ ہم اس کام کی اہمیت کم کرکے نہیں دکھانا چاہتے بلاشبہ مرکزی سوال فرقہ وارانہ سوال ہے صرف ہندوستان میں ہی یہ مسئلہ درپیش نہیں ہے کہ ایک ہی راشٹر میں مختلف فرقوں کے آدمیوں کا اتحاد کیوں کر ہو یہ دشواری حقیقی اور بنیادی ہے محض خیالی گورکھ دھندا نہیں ہے اور ہم یہ نوٹس کرتے ہیں کہ بعض لوگ تو اپنے آپ سے یہ دریافت کرنے لگے ہیں کہ آیا یہ سوال ایک حسابی جمہوریت کے ڈھانچہ میں طے ہوسکتا ہے۔ ہم اس خط میں اس مسئلہ کی باریکی میں جانے کی کوشش نہیں کرسکتے۔ لیکن ہم ہندوستانیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذہنی قابلیت کا امتحان خیال کریں نہ کہ برطانی عوام کے خلاف شبہ یا شکوہ کا ذریعہ مسئلہ کا حل ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔

۳۔ برطانی حکومت کی کچھ ذمہ داریاں ہیں جنھیں وہ چھوڑ نہیں سکتی آئین کا مسودہ بنانا جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ایک ایسا معاملہ ہے کہ جو ہندوستانیوں کو خود ہی طے کرنا چاہئے۔ لیکن بلاشبہ ہندوستان کو اپنی جگہ یہ ماننا چاہئے کہ برطانی حکومت کی کچھ ذمہ داریاں اقلیتوں کے فرقوں کی جانب ہیں اور دیسی ریاستوں کے ساتھ کچھ عملی معاہدوں کی پابند ماں ہیں ان ذمہ داریوں کے متعلق تشویش ہمارا ایک بااصول پارٹ ہے۔ یہ جیسا اکثر ہندوستان میں کہا جاتا ہے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی بنیاد پر اپنی طاقت قائم رکھنے کا ایک بہانہ ہے۔ لیکن کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ نامعقول مطالبوں میں ہم اقلیتوں کا ساتھ دیں بہر حال دونوں جانب معقولیت ہونی چاہئے۔

۴۔ برطانی عوام کی خواہش ہے کہ سیاسی آزادی کی جانب ہندوستان کی ترقی جلد از جلد ہو لیکن حقیقتوں کا بہرحال سامنا کرنا ہے۔ ہندوستان کو بلاشبہ ماننا چاہئے کہ برطانی حکومت کے لئے یہ بہ مشکل ممکن ہے کہ وہ ایک الجھے ہوئے آئینی معاملہ کو سلجھانے میں دوران جنگ ہوئے مسٹر گاندھی نے اسے مان لیا ہے لیکن جنگ کو غیر معین عرصہ کی تاخیر کے لئے بہانہ نہیں بنایا جاسکتا ہم صاف طور پر مانتے ہیں کہ نیا آئین جنگ کے بعد ہی نافذ ہو جانا چاہئے اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس وقفہ کو بالکل کورا نہ گذرنا چاہئے ہندوستانی کیوں نہ مل بیٹھیں کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہندوستان میں ضروری قابلیت کے آدمی مل بیٹھیں جو سخت کام کے زمانہ کے لئے باہمی سمجھوتہ پر رضامند ہوں اور جو اس بات کی کوشش کریں کہ ایک ایسی اسکیم کا خاکہ تیار کیا جائے جو نہ صرف ایک فرقہ یا پارٹی یا سیاسی انجمن یا طبقہ یا ذات کے لئے بہترین ہو بلکہ مجموعی طور پر ہندوستان کے لئے اور اس کے چالیس کروڑ باشندوں کے لئے بہترین ہو۔ ہمارے نزدیک یہ بنیادی باتیں ہیں۔ کیا ہم ابھی پچھلے دو مہینوں کے افسوسناک اتفاقات کے بعد یہ کوشش پھر نہیں کرسکتے کہ تعاون کی ایک اسکیم تیار کریں وہ تعاون ابھی ہو۔ موجودہ جمود کو ختم کرنے والا از جنگ کے بعد زیادہ باضابطہ اور مستقبل سمجھوتہ کی راہ نکالنے والا ہو اس درمیانی وقفہ کی اسکیم کے لئے ہم کچھ تجویزیں رکھنا چاہتے ہیں۔ بنیادی طور پر سوال یہ ہے کہ دوران جنگ کیسی حکومت رہے ہمیں تو یہ بہت صحیح اور قدرتی معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی کو یہ چاہئے کہ، ہندوستان کے سیاسی نمائندے موجودہ آئین کے مقابلہ میں زیادہ مکمل طور پر حکومت کے ان فیصلوں سے وابستہ ہوں جو جنگ میں ہندوستان کے حصہ سے تعلق رکھتے ہوں لیکن ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس کا بہترین طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ تدریجی طور پر ایک نئی طرز حکومت پیدا کرنے کے بجائے ایک عارضی ہنگامی اسکیم مرتب ہو۔ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تدریجی طور پر ایک بالکل نئی حکومت قائم کرنے میں خطرے ہیں ایسی حکومتوں کی تشکیل تو عارضی ہی ہوسکتی ہے۔ ایک طرح کی درمیانی منزل ہوگی جو آخری آئین تک لے جانے والی ہوگی۔ یہاں ایک خطرہ یہ ہے کہ ہندوستانی رائے عامہ کو کہیں یہ شبہ نہ پیدا ہو جائے کہ ہم غیر معین زمانہ تک اسی بیچ کی منزل میں پڑے رہیں گے۔ دوسرے اس درمیانی منزل کی تشکیل انقلابی آئین کے معیار کے مطابق ہونی چاہئے اور اس معیار پر اس میں کچھ خامیاں بھی نظر آئیں گی سچ پوچھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائے ہند نے ۸ اگست کی تقریر میں جو پیشکش کی تھی جس کی وضاحت ایک ہفتہ بعد برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر امیری نے کی تھی وہ ہمیں ایسی معلوم ہوتی تھی کہ اس میں ایک موزوں انتظام کی خاصی امید پائی جاتی تھی ہم اس حقیقت پر اپنی آنکھیں بند نہیں کرنا چاہئے کہ ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں نے صاف صاف اس پیشکش کو نامنظور کر دیا ہے لیکن کیا یہ تجویز کرنا ضرورت سے زیادہ بڑی بات ہے کہ یہ نامنظوری کم از کم جزوی طور پر اس غلط فہمی کا نتیجہ ہو جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

ہمیں برطانی پارلیمنٹ کی اسپرٹ کا براہ راست علم ہے۔ اسپرٹ اعتماد کی مستحق ہے اور برطانی پارلیمنٹ میں یہ اسپرٹ آج نہیں پائی جاتی کہ ہندوستان ایک برابر درجہ والے یا ایک ساتھی کی حیثیت سے کچھ کم رتبہ رکھتا ہے۔ آخر میں ایک بار ہمیں یہ کہنے کی اجازت دی جائے جو ہم میں سے بہت سے جنگ شروع ہونے کے بعد سے کہتے رہے ہیں آج ہندوستان کے مسئلے کو بیرونی دنیا کے واقعات سے الگ نہیں کیا جاسکتا موجودہ جنگی عہد ہم میں سے سب کی قسمتوں کا فیصلہ کر رہی ہے اس کے ذریعہ جیسے برطانیہ کی قسمت طے ہوگی ویسے ہی ہندوستان کی بھی ہوگی۔ ہندوستانی قوم کو برطانی قوم کا یہ پیغام ہے ہٹلرازم کو شکست دینے میں ہمارا ساتھ دو اور اس کے بعد صلح کے مراحل طے کرنے اور دنیا کی راہ بنانے میں ہمارا ساتھ دو۔ جنگ کے بعد ہندوستان کو نئی تشکیل میں بڑا حصہ ادا کرنا ہے لیکن اس کا راستہ یہی ہے کہ ان ملکوں سے تعاون کیا جائے جو اسی اڈیش کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جس سے ہندوستان کی ہمدردی ہے فضول کے تنازعوں میں کیا رکھا ہے۔

ہمیں برطانی رویہ کی جو بنیادی باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ ہم نے بیان کردی ہیں۔

ہم آپ سے صاف صاف دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ اس رویہ میں حقیقی سمجھوتہ اور تعاون کا امکان نہیں دیکھتے۔ کیا وہ باتیں کہیں زیادہ اہمیت کی نہیں ہیں جن پر ہم متفق ہوسکتے ہیں۔ یہ مقابلہ ان معاملوں کے جن پر ہمارا موجودہ اختلافات ہے کیا ہندوستان ۸ اگست کی تجویزوں کا زیادہ بالغ مطالعہ نہیں کرسکتا ہم ان سوالوں کے جواب چاہتے ہیں کیا ہندوستان کی جانب سے جواب نہ ملے گا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن ہمارا دعویٰ تو اس خط کے متعلق صرف یہی ہے کہ یہ ایک کوشش ہے کہ ہم ہندوستان تک ان جذبات کو پہونچائیں جن میں اس ملک کا ہر طبقہ اور ہر فرقہ شریک ہے۔ ہم یہ کوشش اس امید میں کر رہے ہیں کہ اس سے ایک نئی فضا پیدا ہوگی اور آپ کے جانب کے لیڈروں کو یہ حوصلہ ہوگا کہ وہ اس مشترکہ امتحان کی گھڑی میں آگے بڑھیں اور اس تعاون کی اسپرٹ میں آگے بڑھیں جس کے متعلق ہمارا پختہ یقین ہے کہ دونوں جانب عوام چاہتے ہیں۔

انجمن ترقی اردو کو عطیہ

حیدر آباد ۲۳ دسمبر داؤدی کے سب سے بڑے پیشوا ہز ہولی نیس ملا طاہر سیف الدین کی طرف سے انجمن ترقی اردو کی مقامی شاخ کو پانچ ہزار روپے عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ انجمن نے ملا صاحب کو اپنا ہوم دیا۔

مسٹر چرچل کا پیغام

لندن ۲۶ دسمبر۔ ہم تمام موروچوں پر اس ہمت اور دلیری کے ساتھ فتح حاصل کرنے کی کوشش کرینگے جس طرح وسط مشرق میں ہم نے دکھلائی ہے اور آنے والے سال کا پوری ہمت اور اعتماد کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ یہ ہے وہ پیغام جو مسٹر چرچل نے کرسمس کے موقعہ پر نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کے پاس بھیجا ہے

صنعتوں کی کانفرنس

بمبئی ۲۵ دسمبر ایسوسی ایشن آف انڈین انڈسٹریز کے زیر اہتمام وسط فروری میں یہاں ایک کانفرنس ہوگی جس میں چھوٹی چھوٹی اور غیر منظم صنعتوں کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں موجودہ صنعتوں کی دشواریوں نئی صنعتوں کی ترقی کے امکانات صنعتوں اور مزدوروں کے متعلق قانون سازی صنعتوں کی مالی پوزیشن مارکٹنگ ریسرچ حکومت کی خرید سٹور کی پالیسی اور غیر ہندوستانی وسیلوں کے مقابلہ پر غور ہوگا۔

امریکہ سے مسٹر ڈی ولیرا کی اپیل

لندن ۲۶ دسمبر مسٹر ڈی ولیرا نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نام ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے امریکہ میں آئرلینڈ کے دوستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ تعداد میں ہتھیار سپلائی کرکے آئرلینڈ کی امداد کریں ہتھیاروں کی قیمت ادا کر دی جائے گی۔ آپ نے سامان رسد مثلاً گیہوں کے لئے بھی اپیل کی ہے

صوبوں کے وزیروں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۵ دسمبر۔ سردار سنت سنگھ ممبر اسمبلی نے سنٹرل اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ تمام وزیروں اور پچاس آئین ساز پارٹی لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی جائے جو لڑائی کے دوران کے لئے ایک عارضی حکومت قائم کرنے کی اسکیم تیار کرے۔ ریزولیوشن میں گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ پولیٹیکل جمود کو ختم کرنے کے لئے فوراً مناسب قدم اٹھایا جائے۔ اور مرکز اور تمام صوبوں میں ذمہ دار حکومتیں قائم کی جائیں۔

اس مقصد کے پیش نظر ایک کانفرنس مارچ ۱۹۴۳ء سے پہلے ہی طلب کی جائے جس میں تمام صوبوں کے وزیروں جن میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے استعفا دیدیا ہے سنٹرل اور پراونشل لیجسلیچروں کی پارٹی کے لیڈروں اور ڈپٹی لیڈروں کو شامل کیا جائے جو مرکز میں عارضی گورنمنٹ قائم کرنے کی سفارش کرے۔

چینی فوجوں کی شاندار فتح

لندن ۲۶۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چینی فوجوں نے ایک زبردست فتح حاصل کی ہے انھوں نے علاقہ کوانگسی میں ایک شہر پر حملہ کیا اور جاپانی فوجوں کا مورچہ توڑ کر اندر گھس گئیں۔ بہت سے جاپانی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ اور اُن کے ہاتھ بہت سا سامان جنگ لگا۔ انھوں نے دوبارہ حملہ میں گولہ بارود کے ایک ذخیرہ کو آگ لگادی۔ شہر کے اندر سڑکوں پر بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔

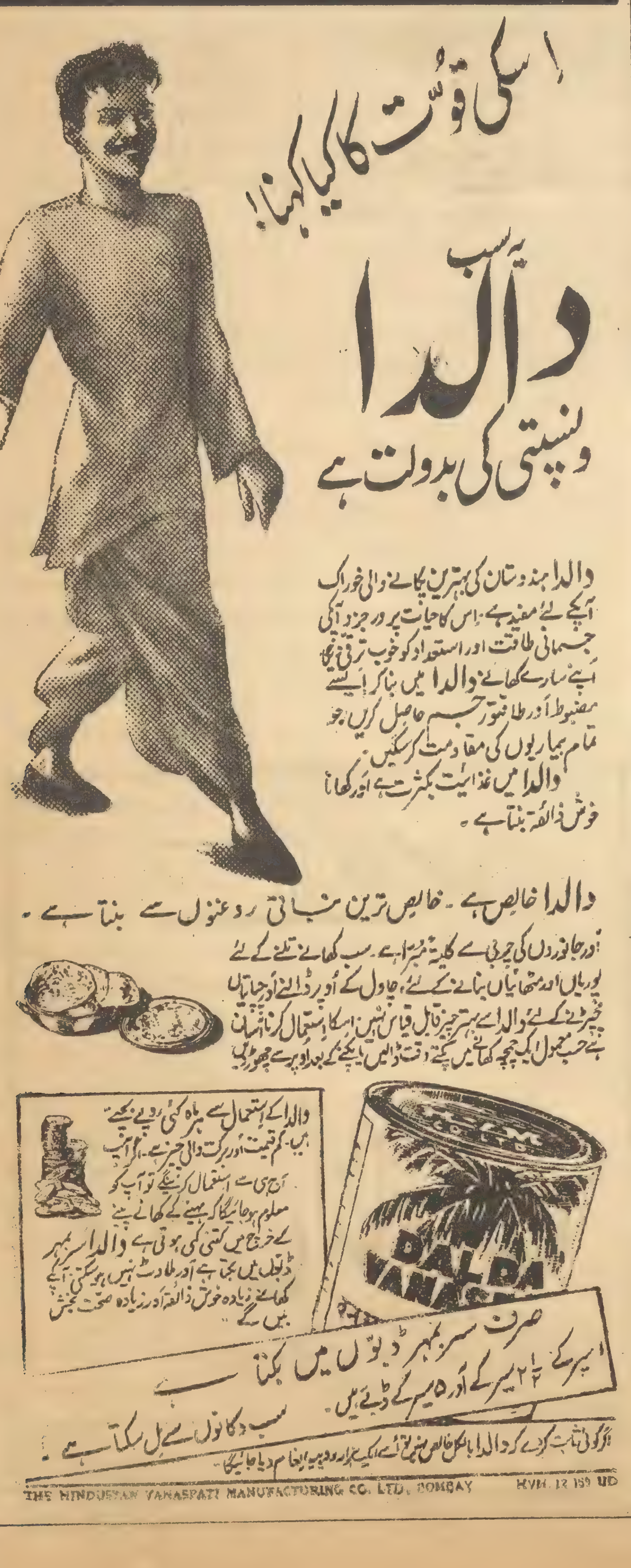

شہر مانچسٹر پر سب سے بڑا حملہ

لندن ۲۳ر دسمبر۔ کل رات مانچسٹر پر جرمن ہوائی جہازوں نے اتنے زور شور اور اتنی دیر تک حملہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ کئی گھنٹہ کی شدید بمباری کے بعد آج شہر پر دھوئیں کا گہرا بادل چھایا ہوا تھا۔ یہ حملہ سر شام سے ہی شروع ہو گیا۔ جرمن ہوائی جہاز جنوب کی طرف سے آکر شہر پر چیلوں کی طرح چھا گئے۔ اور انہوں نے شہر کا ایک وسیع علاقہ گھیر لیا اور انہوں نے حسب معمول پہلے روشنی پھینکی اور پھر آگ گولوں کی بارش شروع کر دی۔ ہر چند منٹ کے بعد دشمن کے ہوائی جہازوں کی ٹکریاں آتی تھیں اور بمباری کر کے واپس چلی جاتی تھیں۔ شہر کے آگ بجھانے والے تمام انجن اور ملازمین آگ بجھانے کے لئے تیار کھڑے ہوئے تھے۔ بعض بعض جگہ کی آگ کئی کئی میل سے نظر آتی تھی۔ اس کے بعد زور سے پھٹنے والے بموں کی بارش شروع کی گئی جس سے ایک بڑی تعداد میں شہری ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اور جائیداد کو سخت نقصان پہنچا۔ ابھی تک یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ آج صبح آگ پر کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے مانچسٹر کو ہی حملہ کا خاص نشانہ بنایا۔ جرمنی کے دو ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ یہ حملہ سب سے زبردست تھا اور کئی گھنٹہ تک رہا بہت سے مقامات پر آگ لگ گئی۔ اور عمارتوں اور دوکانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ابھی تک پورے حالات معلوم نہیں ہوئے لیکن خیال ہے کہ ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے کئی اور علاقوں پر حملے کئے گئے۔ مگر وہ زیادہ شدید نہیں تھے۔

اب اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ (دار العوام) کے احاطہ کے ایک حصہ کو بمباری سے نقصان پہنچ گیا ہے۔ لیکن چیمبر بچ گیا ہے ایک بم ممبروں کے داخل ہونے والے پھاٹک اور سینٹ سٹیفن ہال کے درمیان احاطہ پر گرا جس سے پبلک بل آفس اور ممبروں کے لباس گھر کو نقصان پہنچا۔ اسوقت پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں ہو رہا تھا۔ اس سے کسی ممبر کو چوٹ نہیں آئی۔ یہ تیسرا موقعہ تھا کہ پارلیمنٹ کی عمارتوں کو ہوائی حملوں سے نقصان پہنچا۔

نئی دہلی ۲۳ر دسمبر۔ سرکاری بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر رام چندرا کو جنوبی افریقہ میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا۔ جبکہ سر بی راما راؤ بمبئی میں اس عہدے سے ریٹائر ہوں گے۔

ریاستی کارکنوں کو مہاتما جی کا جواب

وار دھا ۲۲ر دسمبر۔ ریاستوں میں جنگ کے خلاف ستیاگرہ شروع نہیں کیا جائے گا لیکن اگر ریاستوں کے باشندے کافی مضبوط ہیں تو وہ اپنے مقامی معاملات کی اصلاح کرانے اور شکایتوں کو دور کرانے کے لئے اپنی ذمہ داری پر ستیہ گرہ کر سکتے ہیں"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاتما گاندھی نے میواڑ راجپوتانہ اور ہمالیہ کی چند ریاستوں کے کارکنوں کے ایک ڈیپوٹیشن کے ایک سوال کے جواب میں فرمائے۔

ڈیپوٹیشن نے دریافت کیا تھا کہ کیا ستیاگرہ ریاستوں میں بھی ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ایک دوسرے سوال میں جواب میں مہاتما جی نے فرمایا کہ پرجا منڈل کے ان کارکنوں کی فہرست جو کانگریس کمیٹی کے عہدیدار بھی ہیں۔ پرجا منڈل کے صدر کے ذریعہ بھیجی جانی چاہیئے۔ اور یہ کارکن پرجا منڈل کے کام کا ضروری کام کرنے کے بعد ستیہ گرہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

دریافت کیا گیا کہ برطانوی چھاؤنیوں میں ستیاگرہ کیا جا سکتا ہے۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ یہ ہو سکتا ہے تو میں اس کا مشورہ نہیں دیتا۔ سوال کیا گیا کہ کیا ریلوے ٹرینوں میں ستیاگرہ کیا جا سکتا ہے۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ ایک طرح سے تشدد ہوگا۔ میری اسکیم تو یہ ہے کہ دیہات میں پیدل چل کر ستیاگرہ کیا جائے دریافت کیا گیا کہ آپ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں وغیرہ کے ممبروں کو ستیاگرہ کرنے کا حکم دیں گے۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن مولانا آزاد سے مشورہ کرنے کے بعد میں اس بارے میں کچھ کہہ سکونگا۔ مہاتما جی سے یہ ڈیپوٹیشن کل بھی ملاقات کریگا۔

مسٹر رائے کانفرنس کرینگے

کلکتہ ۲۴ر دسمبر۔ ملک کے موجودہ مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے مسٹر ایم۔ این رائے نے ۳۰ر اور ۳۱ر دسمبر کو مختلف طبقوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے تمام ہندوستان سے ۷۰ لیڈروں کو مدعو کیا گیا ہے جن میں سے خاص خاص حضرات یہ ہیں کہ:۔ سر این۔ این سرکار سابق لا ممبر حکومت ہند مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال۔ سر سلطان احمد۔ سر گنیش دت سنگھ۔ سر تیج بہادر سپرو۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ سر مہاراج سنگھ۔ سر جوالا پرشاد سریواستو۔ نواب اسمٰعیل خان۔ نواب صاحب چھتاری سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب۔ سر چمنا داس مہتہ ایم ایل۔ اے۔ (بمبئی) ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیدکر ایم۔ ایل۔ اے بمبئی مسٹر کے۔ ایف نریمان

ایم۔ ایل۔ اے۔ بمبئی۔ مسٹر سی۔ آر۔ ریڈی وائس چانسلر اندھرا یونیورسٹی مسٹر ایس سرینواس آئینگر۔ ڈاکٹر این بی کھرے سابق وزیر اعظم سی پی۔ شری ایم۔ ایس اینے ایم۔ ایل اے (مرکزی) نواب سر محمد یوسف (یو۔ پی) سر چمن لال سیتلواد۔ اور سر وزیر حسن۔

اطالوی فوجوں کو نکال دیا گیا

لندن ۲۵ر دسمبر۔ قاہرہ سے تازہ خبر ملی ہے کہ انگریزی جنگی جہاز بارڈیا پر مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں۔ اور بارڈیا کو گھیرے میں لیا جا رہا ہے۔ اٹلی کی فوجوں نے یہاں بڑی مضبوط کمانیاں کھودر کھی ہیں اور وہ جم کر مقابلہ کر رہے ہیں ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بارڈیا پر کب تک مقابلہ رہے گا۔

برطانی فوج کے کمانڈر جنرل ویول نے فوجوں کے نام ایک پیغام دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ لڑائی ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اور ہم نے اب تک جس طرح کوشش کی ہے اگر اسی طرح کرتے رہے تو ہمیں اور کامیابیاں حاصل ہونگی۔ آپ نے فوجوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ دشمن کی فوجوں کو مصر کی سرزمین سے نکال دیا ہے۔

ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی جنگی جہازوں نے بحر روم میں اس سرے سے اس سرے تک گشت لگایا۔ مگر دشمن کا کوئی جہاز مقابلہ پر نہیں آیا۔

جرمنی اور اٹلی کی طرف سے جواب دیا جائیگا

لندن ۲۴ر دسمبر۔ کچھ سوچ وچار کے بعد جرمنی اور اٹلی والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر چرچل نے اہل اٹلی سے جو اپیل کی ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جائے۔ بلکہ اس کا جواب دیا جائے

روم سے آج تیسرے پہر مسٹر چرچل کی تقریر کا جواب میں ایک تقریر براڈکاسٹ کی گئی جس میں اس خبر کی تردید کی گئی کہ شاہ اٹلی اور سنیور مسولینی کے درمیان اختلاف ہو گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے مسٹر ولیم فلپس کو اٹلی کا نیا سفیر مقرر کیا گیا ہے جس کے یہ معنی لگائے جا رہے ہیں کہ امریکہ اٹلی میں نئی پالیسی میں تبدیلی کر رہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ روم پہونچکر مسٹر فلپس اٹلی کو لڑائی سے الگ کرنے کی کوشش کریں گے۔

غیر ملکی جہازوں پر قبضہ کرنے کا معاملہ

واشنگٹن ۲۴ر دسمبر۔ اخبار "نیویارک ہرالڈ ٹریبون" لکھتا ہے کہ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ کانگریس سے اس امر کی اجازت طلب کی جائے کہ جو غیر ملکی جہاز امریکن بندرگاہوں میں لنگر بند ہیں انکو قبضہ میں لے لیا جائے۔ اور غیر جانبداری کے قانون کو منسوخ کر کے امریکن جہازوں کو برطانیہ مال لے جانے کی اجازت دی جائے۔ اخبار کا بیان ہے کہ حکومت کے ماہرین قانون ایسی کوئی بنا تلاش نہیں کر سکے جس سے ان جہازوں پر قبضہ کیا جا سکے۔ اس لئے یہ معاملہ کانگریس کے روبرو پیش ہوگا۔

پاپائے روم کا پیغام

روم ۲۴ر دسمبر۔ یورپ کے نام پوپ نے جشن دن کا پیغام بھیجا ہے جس میں درج ہے کہ قیام صلح کے لئے یہ ضروری ہے کہ دلوں سے نفرت کا جذبہ نکال دیا جائے اور موجودہ اقتصادی حالت کو درست بنایا جائے اور عیسائیت کے سچے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

بمبئی ٹاکیز کا ایک دلکش ڈرامہ
گولڈن ٹاکیز کانپور میں
روزانہ ۔ ۶ بجے اور ۹ بجے
ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
آزاد
جمعہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
خاص اداکار۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار۔ رہنما۔ راما شوکلا۔ ممتاز علی۔

نواب محمد اسمٰعیل کا ایڈریس

الہ آباد ۲۳ر دسمبر۔ یو۔ پی مسلم لیگ کانفرنس کا صدارتی ایڈریس نواب محمد اسمٰعیل ممبر یو۔ پی اسمبلی (میرٹھ) نے پڑھا اور اس میں موجودہ جنگ کی تباہ کاریاں بیان کیں اس کے بعد ملک کی موجودہ سیاسی حالت کا ذکر کیا گیا اور کانگریس کے اس رویہ پر نکتہ چینی کی کہ اس نے سات صوبوں میں وزارت کی ذمہ داری کو وزیروں کے مشورے کے بغیر خیرباد کہہ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کر لی ایسے سسٹم کو کوئی معقول جماعت برداشت نہیں کر سکتی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ بہتر یہ ہو کہ موجودہ ایوانوں کو توڑ دیا جائے اور نئے انتخابات کئے جائیں یا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کر دی جائے تاکہ ایک سے زیادہ نمائندہ اور ذمہ دار حکومت دوران معطل آئین قائم رہ سکے۔ یو۔ پی میں ایک کولیشن گورنمنٹ کے قیام کے امکان کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ بغیر مسلم لیگ کے کولیشن وزارت نہیں بن سکتی لیکن مسلم لیگ قابل عمل اکثریت کے بغیر محض افراد سے ساز باز کر کے وزارت قبول کرے گی۔ ہندوستان کے مدبروں کو موقعہ کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ اور فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنا چاہیئے۔ جو اب تک حل نہیں ہوا۔ حب وطن اور خودداری کا تقاضا ہے کہ برطانی حکومت کے اس چیلنج کا موزوں جواب دیا جائے کہ تم ہیرا تحاد نہیں ہے۔ آخر میں نواب صاحب نے کانگریس کی ستیہ گرہ کی تحریک کی مخالفت کی اور کہا کہ اس کی بجائے ہندوستان کے آیندہ آئین کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔

جنرل ہوکر جرمن فوجوں کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔

مسٹر جناح کا بیان

کراچی ۲۳ر دسمبر۔ مسٹر جناح نے بحیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان شائع کیا ہے میری توجہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کی پٹنہ کی ایک خبر کی جانب دلائی گئی ہے۔ کہ مسلم لیگ ان میں سے کسی صوبہ میں اس وقت کولیشن وزارت بنائے گی جن میں آجکل براہ راست گورنروں کا راج ہے جبکہ صوبے کے دوسرے عناصر پاکستان پر رضامند ہیں۔ اور ہندو اکثریت کی امداد اتنی کافی ہو کہ ایک مستحکم وزارت بن سکے کہا جاتا ہے کہ جان بہادر ایس ایم اسمٰعیل صوبہ بہار صوبہ مسلم لیگ کی ایک تحقیقات کے جواب میں میں نے یہ خبر نہیں بیان کیں۔ جبکہ وہ بہار میں کولیشن وزارت بنانے کی متعلق مسٹر ایم۔ این رائے سے بات چیت کر رہے تھے۔ یہ رپورٹ بالکل غلط ہے۔ میرے اور خان بہادر اسمٰعیل صدر صوبہ کانگریس کمیٹی بہار کے درمیان کسی قسم کی مراسلت نہیں ہوئی ہے۔

بنگال کے ستیاگرہیوں کی فہرست

واردھا ۲۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے بعض تفصیلات نہ ہونے کی وجہ سے بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی کے ستیہ گرہیوں کی فہرست واپس کر دی ہے مسٹر سیتارام سکسار یا ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی (بنگال) مہاتما جی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سیتارام سکسار یہ اور ڈاکٹر سریش بنرجی ایم۔ ایل۔ اے نے بنگال کو جنہیں کئی مرتبہ ستیاگرہ کرنے کے باوجود گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے مشورہ دیا ہے کہ اپنے اپنے ضلع میں دیہاتیوں کو منظم کرو۔ اور وہاں ستیہ گرہ کرو۔

رومانیہ میں مزید جرمن فوج کی آمد

روم ۲۳ر دسمبر۔ اٹلی کی نیوز ایجنسی کو بخارسٹ سے خبر ملی ہے کہ جرمن فوجوں کے نئے دستے رومانیہ پہنچے ہیں۔ یہ دستے علاقہ بسیرا میں پہنچے ہیں۔ اس علاقہ میں

شاندار — چھٹا — ہفتہ
نشاط ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے ساتھ بجے شام پونے دس بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
سنیچر ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ کا لاجواب شاہکار
بندھن
موسیقی لطافت اور پاکیزگی سے بھرا ہوا فلم
خاص اداکار:۔ لیلا چٹنس۔ اشوک کمار۔
پنجرالہ اداکاری — دلکش ڈانس
پرزور مکالمے — دلسوز نغمے
پرلطف مذاق — اعلیٰ ریکارڈنگ

ایک دلکش — دلچسپ — ڈرامہ
موتی محل ٹاکیز کانپور میں
روزانہ پونے سات بجے شام پونے دس بجے رات
ٹمنی شو اتوار کو ۳ بجے دن
جمعہ ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء سے
ایک سنسنی خیز ڈرامہ
بھولی لٹارن
ماسٹر امانت — مس زہرہ
سنسنی خیز اور حیرت انگیز اداکاری بیچین کرنے والے ڈانس تڑپا دینے والے گانے
آرہے ہیں — غازی صلاح الدین۔ تاتار کا چور

مسلم یونیورسٹی میں سر سلطان احمد کا فاضلانہ کنووکیشن ایڈریس

علیگڑھ ۱۴ر دسمبر۔ سر سلطان احمد نے آج ...
و مسلم یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھا جس ...
پ نے شروع میں یونیورسٹی کے ارکان کا شکریہ ...
رہ کنووکیشن ایڈریس پڑھنے کے لئے مدعو ہونے ...
کیا اس کے بعد آپ نے تعلیم کے روحانی اخلاقی ...
وشل پہلوؤں کا ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ...
ملک کی اقتصادی حالت کی وجہ سے تعلیم سرکاری ملازمت ...
کے حصول کا ذریعہ ہو کر رہ گئی ہے اور اگر وہ نہ ملے تو گو ...
علیم کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ...
ندوستان میں انگریزی تعلیم مکالے کی اسکیم کی رو سے انگلستان ...
کے مطلب کے لئے شروع ہوئی۔ لیکن یہ بھی تسلیم کیا ...
ندوستان میں تعلیم کا موجودہ نصاب لبرل اصولوں ...
مبنی ہے اور اس میں تمدنی پہلو ہے یونیورسٹی کی زندگی ...
تبصرہ کرنے کے بعد آپ نے تعلیم اور تہذیب کا تعلق بتایا ...
پ نے تہذیب کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ چند ...
صاحب دماغ افراد کے خیالات اور کوششوں کا ...
ہوتی ہے جو ہر دور میں انسانیت کو ذرا اور آگے بڑھاتے ...
ترقی کی جانب کوچ کراتے ہیں۔ تعلیم اس کا سب سے ...
ثر اور سب سے ضروری آلہ کار ہے اس کے بعد آپ ...
متمدن اور غیر متمدن دماغوں کا فرق بیان کیا۔
نی اور سائنٹفک تعلیم کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے ...
ل اور صنعتی ترقی کا ذکر کیا جس میں آپ نے بتایا ...
جنگ کے غیر مفید پہلوؤں کے ساتھ مفید پہلو بھی ہیں ...
مہربانی کر کے یہ نہ بھولئے کہ اس نازک موقعہ پر جن ...
وٹی چھوٹی باتوں نے آپ کے دماغ پر چھا لیا انہیں آپ ...
زندگی کی اسکیم میں اپنی مناسب حدود میں رہنا ...
ہئے یہ باتیں مقابلتاً چھوٹی چھوٹی ہیں اگر آپ کے ...
دوسروں کے درمیان اختلافات ہیں تو یورپ ...
موجودہ ٹریجڈی سے آپ کو اندازہ لگانا چاہئیے کہ یہ ...
ختلافات کتنے خطرناک اور شر آمیز ہو سکتے ہیں یہ ...
ختلافات زندگی کے کتنے اتھلے تخیل پر قائم ہوئے ہیں ...
کتنے بھدے جذبات پر مبنی ہیں ان کی بنیاد ...
انسانی احساسات کی کمی پر ہے ہم محسوس کرتے ہیں ...
زندگی جو کچھ ہے سو ہے اور انسان جیسے ہیں ویسے ہیں ...
جذبات اور یہ ان بن تو بد قسمتی سے رہے گی لیکن آج ...
رے ملک میں انہوں نے بڑی عظیم حیثیت حاصل ...
لی ہے۔ اگر ہم ہندوستان میں کسی قسم کی ترقی چاہتے ہیں ...
افسوسناک حالت ختم ہونی چاہئیے۔ اُمید تو یہ تھی کہ موجودہ ...
رات کے پیش نظر یہ اختلافات بھلا دئے جائیں گے۔
مشترکہ کوشش سے ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ بہر حال ...
ایک چینی آزادانہ گھوم پھر رہا ہے تو ایسے وقت میں ...
وں کا اپنے حقوق پر لڑنا سمجھ میں نہیں آتا اگر اس وقت ...
جیتنے کو فنا نہ کیا گیا تو پھر اس کھانے کا بھی ٹھکانہ کہاں ...
جس پر لڑائی ہو رہی ہے لیکن ہم اس وقت ایسا ...
رہے ہیں اور جن لوگوں سے صحیح رہنمائی کی اُمید تھی ...
رقبولیت کے عناصر کو اور ترقی دے رہے ہیں صاف ...
یہ ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تمدنی اختلاف ...
ت بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے اور یہ بتایا جاتا ہے ...
ن میں سمجھوتہ ہونا ممکن نہیں ہے اس میں تو شک ...
کہ ہندوستان میں مختلف تمدن برسر کار ہیں اور اُن ...
ہندو یورپین تہذیب بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتی ...
س بھی شک نہیں کہ ہندوستان میں اور ہندوستان ...
بار مذہب مسلمانوں کی زندگی پر بہت اثر رکھتا ہے ان ...
ان کی شاعری ان کا طرز زندگی بہت کچھ عرب ...
ں کے نمونہ پر ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ تمدنی ...
اعتبار سے مسلمان ہندوستان کے آرٹ روایت اور ...
خیال سے بالکل اجنبی ہیں نہ مشترکہ قومی ارتقا کے یہ ...
معنی کہ دونوں مذہب ختم ہو جائیں گے۔ بہر حال افراد ...
مختلف طرح کے ہوتے ہیں پھر بھی وہ ایک دوسرے ...
سے مل کر کام کیوں نہیں کر سکتے افراد اپنے مذہب کو ...
پرائیوٹ زندگی میں پبلک لائف سے الگ کیوں نہیں ...
...کہ۔ اور ہندو اور مسلمان اپنے مذہب کو سیاسی ...
...سے ممیز کیوں نہیں رکھتے اگر آپ ہندو مسلم مسئلہ ...
...عقائد کی نظر ڈالیں تو یہ ناقابل حل یا چند اں ...
نہیں ہے۔
...اس کے بعد سر سلطان احمد نے اُردو زبان کے مشترکہ ہندو مسلم زبان ہونے کا ذکر کیا اور ہندوستانی زبان کو مصنوعی بتایا۔

آخر میں آپ نے فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نسلی اور سیاسی اعتبار سے ہم سب ہندوستانی ہیں، ہم اسی فضا میں سانس لیتے ہیں اسی زمین کو چوستے ہیں ہم ایک ہی قدیم قابل فخر تہذیب کے وارث ہیں اور ہم انفرادی طور پر کچھ بھی سوچیں ہماری قسمتیں ایک ساتھ وابستہ ہیں اختلافات جو ہیں سو ہیں۔

میں بھی مانتا ہوں مگر بنیادی طور پر ہماری زندگی ایک ہے سیاسی اور سوشل نجات اسی میں ہے کہ ہندو اور مسلمان مل جل کر ایک بہتر ہندوستان بنانے کی کوشش کریں آپ کتنی ہی کوشش کریں اور کوئی راہ نجات نہیں ہے اگر کوئی اور راہ اختیار کی گئی تو ہندوستان بد نظمی، خونریزی اور مستقل غلامی کی راہ لگ جائے گا۔ ہندو اور مسلمانو! باہمی سمجھوتہ باہمی اعتماد اور باہمی محبت کو ترقی دو۔ آپس کی ذمہ داری یاد رکھو ورنہ یوروپ کی مثال تمہارے سامنے ہے۔ گھر کے جھگڑوں کو فراخدلی سے طے کرو۔ اگر اس کا تہیہ کر لو گے تو دونوں فرقوں میں دوستی یکدلی اور محبت پھر سے قائم ہو سکتی ہے۔ جو حال میں بد قسمتی سے مفقود ہی ہو گئی ہے۔

فیض آباد ڈویزن کا نیا کمشنر

لکھنؤ۔ ۱۴ر دسمبر۔ کنور جسبیر سنگھ نے مسٹر ایم۔ اے۔ سی میندر سول سے محکمہ اطلاعات کی سکرٹری شپ کا چارج لے لیا۔ مسٹر میندر سول ۲۳ر دسمبر کو فیض آباد ڈویزن کے کمشنر کی حیثیت سے روانہ ہو رہے ہیں۔

اہل اٹلی سے مسٹر چرچل کی پرزور اپیل

لندن۔ ۲۳ر دسمبر۔ آج رات لندن میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اطالوی قوم سے اپیل کی کہ وہ مسولینی کو ٹھکرا دیں اور سوائے کے خاندان کی تقلید کریں۔ مسٹر چرچل نے آج پہلی مرتبہ اس امر کا انکشاف کیا کہ اٹلی کی لڑائی میں کودنے سے پہلے میرے اور مسولینی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اس میں مسولینی نے لکھا ہے کہ اٹلی نے برطانیہ کے خلاف جرمنی سے اپنا معاہدہ پورا کرنے کے لئے ہتھیار اُٹھائے ہیں۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ آج رات کو میں اہل اٹلی سے مخاطب ہو رہا ہوں اور لندن سے تقریر کر رہا ہوں جو کہ جزیرہ برطانیہ، برٹش کامن ویلتھ اور سلطنت برطانیہ کا دل ہے۔ میں آپ سے سچائی اور احترام کے ساتھ خطاب کر رہا ہوں۔ ہم ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں یہ ایک عجیب و غریب اور خوفناک خیال ہے۔ چند سال پہلے کون خیال کر سکتا ہے کہ انگریز اور اطالوی فوجیں ایک دوسرے کو برباد کرنے کی کوشش کریں گی؟ ہم گیری بالڈی میزنی اور کوئٹر کے حامی ہیں۔ اطالوی قوم کو متحد کرنے کے لئے انیسویں صدی میں جو کوشش کی گئی برطانی پارلیمنٹ اور برطانی قوم نے ان سب کی حمایت اور تعریف کی۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ اٹلی کو آسٹریلیا کی غلامی سے نجات مل جائے اور اطالوی قوم کو براعظم یورپ میں ایک ممتاز درجہ حاصل ہو۔ ہمارے اور آپ کے درمیان اب تک کبھی دشمنی نہیں ہوئی۔ وحشی ہنوں کے خلاف آخری لڑائی میں ہم آپ کے ساتھی تھے۔ اور اس کے بعد ۱۵ سال تک ہم آپ کے دوست رہے۔ ہمارے ہزاروں آدمی اور رشتہ دار آپ کے یہاں رہتے تھے۔ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ لیکن آج ہم ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار ہیں اور آج ہم ایک دوسرے کو برباد کرنے کے درپے ہیں۔ ہمارے ہوا باز آپ کی افریقی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں اور کریں گے۔ اس دردناک کہانی کا ابھی پہلا باب شروع ہوا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کہاں جا کر ختم ہو گی؟ جلد ہی ہم دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہونے والے ہیں۔

مسولینی کا قصور

یہ سب کیوں ہوا اور کس لئے ہوا؟ یہ صرف ایک شخص کا قصور ہے جس نے اٹلی والوں کو سلطنت برطانیہ کے خلاف خوفناک جنگ میں گھسیٹا ہے اور اٹلی کو امریکہ کی دوستی اور ہمدردی سے محروم کر دیا ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ وہ ایک عظیم شخص ہے۔ لیکن ۱۸ سال کی زبردست قوت کے بعد اس نے آپ کے ملک کو تباہی کے گڈھے میں ڈھکیل رہا ہے وہ صرف ایک شخص ہے جس نے بادشاہ اور شاہی خاندان کی مرضی کے خلاف، پاپائے روم کی مرضی کے خلاف اور رومن کیتھولک چرچ کے خلاف اہل اٹلی کی خواہش کے خلاف قدیم روم کے شہنشاہوں کے ملک کو خونخوار، کافر اور وحشیوں کا طرفدار بنا دیا ہے۔

اس کے لئے کیا صفائی پیش کی جا سکتی ہے؟ حبش کی لڑائی کے وقت اٹلی کے خلاف جو پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں یہ ان کے لئے جھگڑا ہے۔ ہمیں اس پر غور کرنا چاہئیے۔ گذشتہ لڑائی کے بعد اٹلی اور برطانیہ دونوں نے لیگ آف نیشنس کے معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ یہ مسولینی ہی تھا کہ جس نے لیگ کا ممبر ہوتے ہوئے سب سے پہلے معاہدہ اس خوفناک لڑائی کے مقابلہ میں اہمیت رکھتا ہے جس میں آج برطانیہ اور اٹلی جٹے ہوئے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حبش کی لڑائی اس لڑائی کے لئے جواز نہیں بن سکتی۔ اس کے بعد برطانیہ اور فرانس کے خلاف نازیوں کی جنگ شروع ہوئی۔ اٹلی کو مداخلت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ زوال خوردہ فرانس پر حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ برطانیہ کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مصر پر حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ جو کہ برطانیہ کی پروٹیکٹوریٹ ہے؟ ہم اٹلی کی غیر جانبداری سے مطمئن تھے۔

آپ نے اپنے پڑوسی یونان پر کس لئے حملہ کیا؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں لیکن آپ بھی پوچھ سکتے ہیں کیونکہ آپ سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ کسی سے بھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اٹلی والوں اور اٹلی کی فوج کو اٹلی کے مستقبل اور زندگی کی خبر گیری کرنی چاہیئے۔

صلح کی کوشش

میں آپ کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے چرچل اٹلی اور برطانیہ کے درمیان لڑائی روکنے کی انتہائی کوشش کی۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے میرے اور مسولینی کے درمیان خط و کتابت ہوئی تھی اس میں میں نے پوری کوشش کی اور اٹلی اور برطانیہ کے درمیان لڑائی نہ چھڑے،

میرے خط کے جواب میں مسولینی نے لکھا تھا۔ کہ "میں ان خطرات سے واقف ہوں جو ہمارے ملکوں کے درمیان دشمنی سے پیدا ہوں گے۔

میں بہت دور واپس نہ جا کر آپ کو ۱۹۳۵ء کے واقعہ کی یاد دلائی ہے جبکہ آپ کی حکومت نے اٹلی کے خلاف تعزیری پابندیاں لگانے کے لئے سب کی تھی جبکہ آپ کے علاقہ اور کسی کے علاقہ کو ذرا بھی نقصان نہ پہونچا کر افریقہ میں ایک چھوٹی سی جگہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں آپ کو اس کی بھی یاد دلاتا ہوں کہ اٹلی کی اپنے ہی سمندر میں کیا حالت ہے۔ اگر آپ کی حکومت اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جرمنی کے خلاف لڑائی لڑ رہی ہے تو اٹلی کی پالیسی بھی جرمنی اور اٹلی کے درمیان معاہدہ سے رہنمائی کرے گی۔

مسٹر چرچل نے فرمایا کہ میں ان کے جواب پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ اٹلی والے خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دنیا کے اخباروں کا تبصرہ

مسٹر چرچل کی تقریر پر دنیا کے اخباروں نے تبصرہ کیا ہے امریکہ کے اخباروں نے نمایاں سرخیوں سے اس تقریر کو شائع کیا ہے۔ مصر کے اخباروں نے اپنے ایڈیشن نکالے ہیں۔ مصر میں اطالوی قیدیوں میں اس تقریر کو تقسیم کیا گیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء کے لئے مس لینیس (متفرقات) اسٹورس کی سپلائی کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مس لینیس اسٹورس ٹنڈر حصہ اوّل

ٹوکریوں۔ اینٹوں۔ آرمرد ہوز پائپ۔ سوتی دھاگا اور جوٹ۔ جی۔ آئی۔ بولٹ وغیرہ۔ قفل اور لالٹینیں۔ چربی ہتھی لکڑی اور پٹرول وغیرہ

مندرجہ بالا اشیاؤں کی کتاب کی قیمت فی عدد دو روپیہ ۲/ ہے۔

۲۔ مس لینیس اسٹورس ٹنڈر حصہ دوم

الیڈون۔ سمینٹ۔ جھاڑو۔ کینوس ہوز پائپ۔ سی۔ آئی۔ کاسٹنگ۔ کوئلہ۔ چربی جی۔ آئی بکٹ وغیرہ۔ لوہے کے اینگل۔ اور چھڑ۔ آئرن ہارڈ۔ ویئرس۔ اسکروز۔ (اینچ) اور ہمینز۔ جوڑنے کا سامان۔ مٹی کا تیل۔ موٹر آئیل۔ سلنڈر آئیل نیٹ۔ جی آئی۔ پائپ۔ اور فرول وغیرہ۔

علیحدہ علیحدہ مذکورہ بالا شرولوں کے لئے فی عدد قیمت دو روپیہ ۲/ ہے۔ حصہ دو کے ٹنڈر صرف بنانے والوں یا اُن کے مستند ایجنٹوں یا اُن چیزوں کا کاروبار کرنے والوں کے ہاتھ فروخت کئے جاویں اور اُن سے وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر میونسپل بورڈ کانپور کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں جو مہر بند لفافوں میں ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ۱۲ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔

دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء

برطانیہ کا ڈھائی ارب ... ڈالر کا موجودہ آرڈر پورا کرنے کے بعد امریکہ کے پریزیڈنٹ روزولٹ کی اسکیم کے ماتحت چار ارب ڈالر کا مزید سامان جنگ نقد قیمت لئے بغیر امریکہ برطانیہ کو سپلائی کرے گا۔

آپ کی دوسری ڈاک

شاید اُسی قافلے والے جہاز کے ساتھ پہونچے جس میں کہ ہمارے بسکٹ پہونچیں گے۔ آپ کے لئے شاید یہ کوئی خاص بات نہ ہو لیکن ہمارے لئے یہ ایک اہم بات ہے کیونکہ اس دوران جنگ کے زمانہ میں بھی ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ

"ھنٹلے اینڈ پامرز"

کے بسکٹ حسب معمول خرید سکیں اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ انگلستان بسکٹ بنانے اور لادنے والی قوم کے لحاظ سے بھی دنیا میں سب سے بڑی ہے۔

ہمارے خاص بسکٹ یہ ہیں:۔

بارلی — ہارلک
جنجر نٹس — رِچ کریم کریکر

تیار کردہ:۔
ھنٹلے اینڈ پامرز
ریڈنگ ★ انگلینڈ

H.K1

فرانس میں نیشنل اسمبلی قائم ہو گئی

رشی ۲۶ر دسمبر۔ لائنس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانس میں جلد ہی ایک نیشنل اسمبلی قائم کی جائیگی اسمبلی گورنمنٹ کے صلاح مشورہ کے لئے قائم کیجائیگی اسمبلی کے زیادہ تر ممبروں کو خود مارشل پتیاں نامزد کرینگے حکومت فرانس نے ۱۹ میونسپل کونسلروں کو علیحدہ کر دیا ہے۔ ان کے خلاف کارروائی کرنے کا الزام ہے۔

پچھلے آٹھ مہینے میں انگریزی ہوائی جہازوں نے چینل کی بندرگاہوں سے لے کر بحیرہ روم کے اطالوی جزیرہ ڈوڈکینز تک جرمنی اور اٹلی کے مختلف علاقوں پر ۵ ہزار حملے کئے۔

برطانیہ کو فتح کرنا آسان نہیں

لندن ۲۶ر دسمبر۔ جرمن کمانڈر انچیف نے شیخی بھگاری تھی کہ سمندر برطانیہ کا تحفظ اسی وقت تک کر رہا ہے جب تک کہ جرمنی چاہتا ہے جب جرمنی نہیں چاہے گا تو سمندر برطانیہ کا تحفظ نہیں کر سکتا جرمن کمانڈر کے اس بیان کی تردید خود جرمن اخباروں کے بیان سے ہوتی ہے۔ آج صبح نازی اخباروں نے عوام کو متنبہ کیا ہے کہ برطانیہ کو فتح کرنا آسان کام نہیں اور اس کو جلدی فتح نہیں کیا جا سکتا۔ برلن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اتنی بڑی مہم کو کامیاب بنانے میں اگر چند ماہ لگ جائیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے

اطالوی فوجوں کے مورچہ کو توڑ دیا گیا

انقرہ۔ ۲۷ر دسمبر۔ اطالوی فوجوں نے علاقہ ستمارا میں ان بلند پہاڑیوں کو چھوڑ دیا ہے جو فوجی لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ یہ ہے وہ اعلان جو کل رات یونان کے ایک سرکاری نمائندہ نے کیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اطالوی فوجوں کو ستمارا کے شمال اور شمال مغرب کی طرف دھکیل دیا ہے۔ یونانی فوجیں اس علاقہ سے اطالوی فوجوں کا صفایا کر رہی ہیں جو کہ انھوں نے دریائے ڈرونس کے علاقہ میں حاصل کیا تھا وہاں اطالوی فوجوں میں بد نظمی پھیل گئی ہے۔ اور ۵ اطالوی افسر اور ۶ سپاہی پکڑ لئے گئے ہیں کئی مقاموں پر جھڑپوں کے بعد یونانی فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں اور انھوں نے کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ سردی بہت زور سے پڑ رہی ہے۔

تھیوسافیکل سوسائٹی کا کنونشن

بنارس۔ ۲۵ر دسمبر۔ ڈاکٹر جارج ارنڈیل صدر تھیوسافیکل سوسائٹی اور مسز رکمنی دیوی ارنڈیل دہلی سے یہاں تشریف لائے جارج ارنڈیل ۲۶ر دسمبر کو تھیوسافیکل کنونشن کی صدارت کریں گے۔ اس موقع پر سوسائٹی کے انڈین سکشن کی ڈائمنڈ جوبلی بھی منائی جائے گی۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

ٹھیک کر شرما رہے تھے ... مگر آہ! کملا ... فردوس کی نازک کلیوں کے لوچ میں ڈھلی ہوئی کملا اپنی منگنی کی خوفناک خبر سنکر آگ کی شعلوں کی طرح بل کھا رہی تھی۔ اُس کا آتشیں بدن حسرتناک آرزوں کی قیامت خیز شدت سے جھنجھنا رہا تھا اس کی مغموم آنکھیں بے کس آنسوؤں کے موٹے موٹے قطروں سے بھری ہوئی تھیں، وہ رات کی تنہائی میں اپنے خوبصورت ہاتھ جوڑ کر معصوم نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائے خدا سے یوں مخاطب ہو کر فریاد کر رہی تھی کہ:

"اے میرے آقا سنتی ہوں کہ تو بیکسوں کا آخری سہارا ہے۔ میں مظلوم ہوں میرا ہاتھ پکڑ اور مجھے بحر حیات کی تلاطم سے بچا لے"!

"پروردگار! مجھے اپنے شریک زندگی کے متعلق رائے دینے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں۔ آہ میں عورت ہوں اور صرف اس گناہ بیگناہی کی پاداش میں میری جوان آرزوؤں کا خون کرنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ سوسائٹی مجھے جس کے ساتھ چاہے شادی کی زنجیروں میں جکڑ دے اور گھلا گھلا کر مار دے لیکن آہ! میں بدنصیب عورت اُف تک نہیں کر سکتی"۔

"میرے مالک! تو مجھے سوسائٹی کی خود غرضیوں سے بچا! بچا۔ سماج میری جیون کی نیا کو دکھ ساگر میں ڈبو رہا ہے۔ میری پریم مالا کے موتی ٹوٹ کر گر رہے ہیں۔ میرے کمزور ہاتھوں سے میرے پریتم کا رس بھرا ساغر بامیں مروڑ کر چھینا جا رہا ہے"!

"میرے آقا میں اپنا دل کسی ایک کو دے کر جسم کسی دوسرے کے حوالے نہیں کر سکتی میں موہن کی ہو چکی ہوں۔ اور اب عمر بھر کسی اجنبی کی غلام نہیں بن سکتی"۔

میرے خالق! پتا جی شادی کو بھی ایک بیوپار سمجھتے ہیں۔ وہ محض اپنی بے معنی ضد کی بنا پر میرے رنگین افسانہ حیات کو دکھ بھری بپتا بنا رہے ہیں۔ قادر مطلق کیا تو دو بھرپور جوانیوں کو غارت ہونے سے نہیں بچا سکتا"۔

یہ کہکر کملا لرز گئی، اور مضطربانہ حالت میں اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔ آنکھیں زور سے بند کر لیں اور ایک المناک چیخ مار کر زمین پر گر پڑی۔

رات کے سنسان سناٹے میں حرکت پیدا ہوئی۔ کملا کی ماں چونک پڑی۔ وہ بستر پر پڑی ہوئی یہی ہولناک منظر خواب میں دیکھ رہی تھی۔ اس کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ وہ گھبرا کر اٹھی اور اپنی لڑکی کے پلنگ پر متجسس نگاہ دوڑائی۔ پلنگ خالی پا کر اُس کے حواس گم ہو گئے۔ کملا کو نیچے بیہوش پڑا ہوا دیکھکر وہ کانپ گئی۔

(۳)

اپریل کا مہینہ تھا۔ کملا کے والدین شادی کی تیاریوں میں معروف تھے۔ گھر کو آراستہ کیا جا رہا تھا۔ مہمان آ رہے تھے۔ باہر باجے بج رہے تھے۔ غرض شادی کے لئے عظیم الشان تیاریاں ہو رہی تھیں۔

کملا کی سہیلیاں اُسے چھیڑ رہی تھیں۔ اور اس سے مذاق کر رہی تھیں، لیکن آہ کملا کا چہرہ افسردہ تھا۔ رخسار زرد پڑ گئے تھے، آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ وہ اپنی آیندہ زندگی کے متعلق سوچ رہی تھی۔ ایک اجنبی کے ساتھ جسے اُس نے آجتک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کس طرح بسر ہو گی بیکا یک [illegible] نے کچھ سوچا۔ اس کا چہرہ کچھ بشاش سا ہو گیا۔

ادھر [illegible] کی خبر سنکر افسردہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا عمیق تفکر اور بیاض چشم مایوس صورت شدید ذہنی انتشار کا مظاہرہ کر رہے تھے، اس کے دل و دماغ پر کسی کی تلخ یاد اپنی کمال خیر سامانیوں کے ساتھ مسلط تھی

آخر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ اور اُس خیال کے ساتھ وہ ایک خط لکھتا ہوا دکھائی دیا

(۴)

شام اپنی تمام کار فرمائیوں کے ساتھ جلوہ فرما تھی نیلے اور سفید بادلوں کی اوٹ میں آفتاب کا الوداعی منظر حسن ایک کیف آگیں لطافت پیدا کر رہا تھا۔ جھیل کے کنارے کیوپڈ کے دو شکار ناوک محبت کے دو زخمی انتہائی طمانیت قلب کے ساتھ فطرت کے بچھائے ہوئے فرش زمردین پر بیٹھے تھے۔ کملا نے کہا "پیارے موہن! سماج ہمارے جیون نیا کو دکھ ساگر میں ڈبو رہا ہے۔ ہمارا رنگین افسانہ حیات برباد ہو رہا ہے آہ اب ہم ایک دوسرے کے بغیر کس طرح رہ سکتے ہیں نہیں! ہرگز نہیں! دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی! آؤ پیارے موہن ہم اس دنیا سے دور۔ اُفق کے اس پار اپنے پریم کی ایک نئی دنیا بسائیں"۔ یہ کہتے ہوئے بے اختیار اس کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا۔ موہن بھی اس منظر کو دیکھکر بیتاب ہو گیا اور بے اختیار دونوں زار زار رونے لگے۔ آخر موہن نے بےخود ہو کر کملا کو اپنی آغوش شوق میں کھینچ لیا۔ اور اسی وارفتگی اور بیخودی کی حالت میں اس کے مرتعش لب کملا کے احمریں کانپتے ہوئے لبوں سے آخری بار پیوستہ ہو گئے۔

دو مقدس روحوں! دو تشنگان محبت کے لبوں کا اتصال دو ناشناسائے سرور لبوں کا آخری بار ملنا معمولی بات نہ تھی، ساری کائنات صہبائے محبت میں غرق تھی۔ ذرہ ذرہ پر محبت ثبت نظر آ رہی تھی۔ دو محروماں محبت ہم آغوش تھے۔ دونوں کے لب یک دوسرے سے پیوستہ تھے، اور دونوں کی آنکھیں بند۔ ہمیشہ کے لئے بند۔ روح اس فردوسی لذت کی تاب نہیں لا سکتی تھی۔

ماہ نوروز او جھلملاتے ہوئے ستارے حیرت سے اس پر استعجاب منظر کو دیکھ رہے تھے اور انکی خاموش زبانوں پر بھی محبت کی اس عظیم الشان فتح کا چرچا تھا۔ محبت کا ایک حسین فرشتہ عشق کی کمان سے تیر برسانے والا ننھا کیوپڈ ان شیدان محبت کے سرہانے کھڑا تھا۔ آج اپنی عمر میں پہلی بار اپنے شکاروں کی بیچارگی پر غمگین نظر آ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تک مغموم کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا۔ اس نے اپنے باغ کے خوبصورت پھولوں کی دو مٹھیاں بھر بھر کر ان کے مقدس جسموں پر ڈالدیں۔

جھیل کے قریب کی رہنے والی خوبصورت پریوں نے اپنے طلائی بربطوں پر دھیمے اور غمگین سروں میں موت کا نغمہ چھیڑا محبت کے دیوتا کیوپڈ کا مغرور سر آج اولین بار خم تھا۔ اور اس کی بے نور آنکھیں پہلی بار پرنم۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ٹنڈر نوٹس

سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ایلن گنج سے لے کر ... افٹ سڑک تک ۴۰ فٹ سڑک معہ کناروں کی نالیوں کے بنانے کے لئے مہربند ٹنڈروں کی ضرورت ہے کام لاگت تخمیناً ۱۲۹۳۸ روپیہ ہے۔ ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر بھر کر (جس کی قیمت ایک روپیہ فی فارم ہے) بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو بوقت ۲½ بجے دن تک داخل ہونا چاہیئے۔ ہمراہ ٹنڈر مبلغ ۱۵۱ روپیہ بطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجنیر
امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

[...] پانچ اہم تجویزیں

لندن ۱۳ دسمبر۔ اینگلیکن چرچ اور فری چرچوں نے پاپائے روم کے امن کے متعلق پانچ تجویزوں کو منظور کر لیا ہے۔ چرچوں کے لاٹ پادریوں نے اخبار "ٹائمز" کو ایک خط بھیجا ہے جس میں ان تجویزوں کو منظور کیا ہے۔ اس خط پر کنٹربری اور یارک کے لاٹ پادریوں فری چرچ فیڈرل کونسل کے موڈریٹر اور ویسٹ منسٹر کے لاٹ پادری کے۔ رومن کیتھولک چرچ (برطانیہ) کے لاٹ پادری کے دستخط ہیں۔ وہ پانچ تجویزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تمام قوموں کو آزادی کے ساتھ زندہ رہنے کا حق (۲) ہتھیار بندی میں کمی (۳) ایک قانونی اور با اختیار انٹی ٹیوشن جو بین الاقوامی سمجھوتہ کی گارنٹی کرے۔ اور جب ضرورت سمجھے ان میں تبدیلی کرا سکے (۴) مختلف قوموں آبادیوں اور اقلیتوں کے جائز مطالبوں کا تصفیہ (۵) عوام اور حکمراں عالمگیر محبت کے اصول سے رہنمائی حاصل کریں۔

ان پانچ بنیادی چیزوں میں خط کے اندر پانچ اور تجویزیں شامل کر دی گئی ہیں۔ جو کہ حسب ذیل ہیں (۱) دولت میں انتہائی درجہ غیر مساویت اور بے انصافی کو ختم کر دیا جائے (۲) ہر بچہ کو تعلیم کی برابر سہولتیں حاصل ہوں۔ (۳) فیملی کو ایک سوشل یونٹ کے رشتہ تحفظ حاصل ہو (۴) خدا کی پرستش کا احساس روزمرہ کے کام میں کیا جائے (۵) ارضی ذرایع اور وسائل کو تمام انسانی نسل کے لئے استعمال کیا جائے۔

خط میں مزید لکھا ہے کہ یورپ میں اس وقت تک دائمی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ عیسائی دہرم کے اصولوں کو قومی پالیسی اور سوشل زندگی کی بنیاد قرار نہ دیا جائے۔ خط میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ برٹش کامن ویلتھ آف نیشن کے تمام حکمراں ان اصولوں کو منظور کر لیں گے۔

چار ارب گز کپڑے کا سالانہ خرچ

بمبئی ۳۰ دسمبر۔ تازہ ترین اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ گذشتہ تین سال میں ہندوستان کے ملوں میں چار ارب گز سالانہ کپڑا تیار ہوا۔ ۲۰ کروڑ اور ۳۰ کروڑ گز کے درمیان کپڑا تو بری یا بحری راستہ سے ہندوستان سے باہر چلا گیا۔ اور باقی اسی ملک میں کھپ گیا۔ سرسری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ایک سال کے اندر ایک ارب ۲۰ کروڑ پونڈ روئی کا سوت تیار ہوا اس میں سے ۴ کروڑ پونڈ سوت ملک سے باہر چلا گیا۔ لیکن اسی قدر مقدار میں غیر ملکوں سے ہندوستان میں آ گیا۔ اس ایک ارب ۲۰ کروڑ پونڈ سوت میں سے ۸۰ کروڑ پونڈ تو بجلی سے چلنے والے کارخانوں میں خرچ ہوا اور باقی کرگھے کی صنعت میں صرف ہوا۔ کرگھے کی صنعت ۲ ارب گز سالانہ کپڑا تیار کر رہی ہے"۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار حکومت ہند کے کہنے پر بمبئی کے مل مالکوں کی انجمن نے ایک پمفلٹ کی صورت میں شایع کئے ہیں۔ حکومت نے ایسٹرن گروپ کانفرنس کے ڈیلی گیٹوں کے فائدے کے لئے یہ اعداد و شمار شایع کر لئے تھے پمفلٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ۳۸۹ مل ہیں جن میں ایک کروڑ تکلیاں اور ۲ لاکھ کرگھے ہیں۔ جن میں سے تقریباً ۶۰ فیصدی تکلیاں اور ۷۰ فیصدی کرگھے صوبہ بمبئی میں ہیں۔ احمدآباد اور دوسرے درجہ کا صنعتی مرکز ہے۔ اور وہاں تقریباً ۲۰ لاکھ تکلیاں اور ۴۸ ہزار کرگھے ہیں۔

حکومت نئے روپے بنائے گی

نئی دہلی ۲۴ دسمبر۔ حکومت ہند نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ چونکہ تجارتی لین دین بڑھ گیا ہے۔ لوگوں نے روپیوں کے سکوں کو دبا کر رکھ لیا ہے۔ اور جو سہولت ملنی چاہیئے تھی، وہ روپے کے نوٹوں سے نہیں ملی ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے، روپے کے جو سکے اس وقت چل رہے ہیں ان میں ۱۱ حصے چاندی، اور ایک حصہ ملاوٹ ہے، لیکن حکومت بہت بڑی تعداد میں روپے کے سکے ڈھالنے کے لئے اس چاندی اور ملاوٹ کے اس وزن کو قایم رکھنا بالکل بیکار سمجھتی ہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اب جو روپے ڈھالے جائیں ان میں آدھی چاندی ہو اور آدھی ملاوٹ۔ حال ہی میں جو نئی اٹھنیاں تیار ہوئی ہیں۔ ان میں بھی چاندی اور ملاوٹ کا یہی وزن رکھا گیا ہے نئے روپیوں کی شکل و صورت وہی ہوگی جو موجودہ روپیوں کی ہے۔ مگر ان کی آواز کچھ بھاری ہوگی۔ یہ روپے بہت جلد ٹکسال سے جاری ہو جائینگے۔

ڈیموکریٹک پارٹی

بمبئی ۲۵ دسمبر۔ بمبئی میں ریڈیکل ڈیموکریٹک پیپلز پارٹی کا جو اجلاس ہوا تھا وہ آج ختم ہو گیا

کانپور میونسپلٹی ٹنڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ سے ۔ وی۔ گرلس ہائی اسکول ہیپی لاج (HAPPY Lodge) میں دس لاری گیرج اور ریوٹمنٹ وال 10 LARRY GARRAGES And RIVETTMENTWALL بنانے کے لئے سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں تخمینہ مبلغ ۴۶۱۸ روپیہ 4618/- روپیہ ہے ٹنڈر ۷ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے ۳½ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم کی دو کاپیوں کا ایک سٹ مبلغ دو روپیہ 2/- میں ۷ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے ۳ بجے دن تک دفتر میونسپل بورڈ کانپور سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مزید اطلاعات انجنیر صاحب کانپور میونسپل بورڈ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن میں ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے دن تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین
کانپور میونسپل بورڈ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور ٹنڈر نوٹس

ڈبلو بلاک فیکٹری ایریا میں بغرض تعمیر کرنے ۳۰ فٹ سڑک معہ کناروں کے نالیوں ینز گلی پٹ کنکشن کے مہربند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ لاگت کام تخمیناً (Rs. 20,068/-) روپیہ ہے۔ ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر جس کی قیمت ایک روپیہ -/۱ Rs فی فارم ہے بھر کر دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۴۱ء تک داخل ہونا چاہیئے۔ ہمراہ ٹنڈر مبلغ 230/- Rs ۲۳۰ روپیہ بطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجنیر

جرمانہ دینے سے انکار کر دیا

لاہور ۲۴ دسمبر۔ میاں افتخار الدین کو ۶ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا تھا جو انھوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ ان کی دو موٹر کاریں سرکاری گودام میں ہیں معلوم ہوا ہے کہ بیگم میاں افتخار الدین نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی انکی نیلامی کر کے جرمانہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۵ سنہ ۱۹۴۰ء

بعدالت منصفی ہمیرپور ضلع ہمیرپور

ماتا دین سنگھ ولد دہار سنگھ ٹھاکر ساکن ٹیڑھا [illegible] سمیر پور ضلع ہمیرپور

بنام مسماۃ سندریہی عرف سندریا بیوہ چندی دین ٹھاکر کیتی پور پرگنہ و ضلع فتحپور حال موضع گوڑ [illegible] ہنا باندہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت منسوخی ہبہ نامہ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بوار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم مقدم عدالت
منصفی ہمیرپور
مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۴۰ء استقرار حق دفعہ ۵۹ نمبر 16

بعدالت جناب مسٹر چیرادت جوشی صاحب اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول کانپور

رام رتن ولد ماتا دین قوم بھرجی ساکن موضع کیتھا [illegible] گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعی

بنام۔ رام کشور ولد شیو نرائن قوم برہمن ساکن موضع کیتھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء بوقت ۱۰ بجے بمقام [illegible] اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

برطانیہ میں کرسمس

لندن ۲۵ دسمبر۔ برطانیہ میں کرسمس کی صبح جرمن ہوائی جہازوں کی کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی لندن میں شام سے لے کر تمام رات خطرہ کا کوئی الارم نہیں بجا اور تمام ملک میں اسی طرح امن رہا۔

This PDF you are browsing now is in a series of several scanned documents by the Centre for the Study of Developing Societies (CSDS), Delhi

CSDS gratefully acknowledges the enterprise of the following savants/institutions in making the digitzation possible:

Historian, Writer and Editor Priyamvad of Kanpur for the Hindi periodicals (Bhavishya, Chand, Madhuri)

Mr. Fuwad Khwaja for the Urdu weekly newspaper Sadaqat, edited by his grandfather and father.

Historian Shahid Amin for faciliating the donation.

British Library's Endangered Archives Programme (EAP-1435) for funding the project that involved rescue, scan, sharing and metadata creation.

ICAS-MP and India Habitat Centre for facilitating exhibitions.

Digital Upload by eGangotri Digital Preservation Trust.

CSDS
centre for the
study of developing
societies

BRITISH
LIBRARY